Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068

بخدمت گرامی

جناب ڈاکٹر خلیق انجم صاحب

بہ احترامات فراواں

منجانب:

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ستارۂ امتیاز
ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی۔لٹ

صدر نشین
اردو ڈکشنری بورڈ
ایس۔ٹی، ۱۸۔اے، بلاک۔۵، گلشن اقبال
کراچی۔ ٹیلی فون: ۴۹۸۸۸۸۷

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد پانزدہُم

(کشمیری، کھ،گ تا گرگرانا)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّیِ اُردو بورڈ) کراچی

جُملہ حقُوق مع تلخیص بحقِ اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی محفوظ ہیں

سالِ اشاعت ... ... جون ۱۹۹۳ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰)

قیمت ... ... ۳۰۰/- روپے

****

مدیرِ اعلیٰ

۱. ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲. ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء)

۳. ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱. ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۳ء)

۲. جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱. مرزا نسیم بیگ

۲. حسین مجتبیٰ زیدی

عملۂ ادارت

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مدیر

ہدایت اللہ

فرحت فاطمہ رضوی

مرزا نسیم بیگ

لیاقت علی عاصم

نائب مدیر

حسین مجتبیٰ زیدی

یاسمین ظفر

عقیل احمد صدیقی

فہیم اقبال جعفری

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۱ - ۹۲

(۱) جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان — چیئرمین

(۲) جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ — وائس چیئرمین

(۳) نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان — رُکن

(۴) نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان — رُکن

(۵) رُکن قومی اسمبلی — رُکن

(۶) رُکن قومی اسمبلی — رُکن

(۷) صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب) — رُکن

(۸) صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب) — رُکن

(۹) مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب) — رُکن

(۱۰) ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب) — رُکن

(۱۱) جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی — رُکن

(۱۲) چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربانی اگرو صاحب) — رُکن

(۱۳) صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب) — رُکن

(۱۴) صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب) — رُکن

(۱۵) صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب) — رُکن

(۱۶) صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب) — رُکن

(۱۷) مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب) — رُکن

(۱۸) افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب) — رُکن

مجلسِ انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱) صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب) — صدر

(۲) نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان — رُکن

(۳) مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان — رُکن

(۴) مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب) — رُکن

(۵) چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربانی اگرو صاحب) — رُکن

(۶) مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب) — رُکن

(۷) منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی — رُکن

(۸) افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب) — رُکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۲ - ۹۳

(۱)	جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی - ڈی - میمن صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب)	رُکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رُکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربانی آگرو صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی - ڈی - میمن صاحب)	رُکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربانی آگرو صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد پانزدہم

اُردو لغت کی پندرھویں جلد* بحمداللہ ہر طرح مکمل ہو گئی اگرچہ تاخیر سے ہوئی، اس تاخیر میں اُردو لغت بورڈ کے تساہل یا بورڈ کی نگران وزارتِ تعلیم کے تغافل کو ذرا بھی دخل نہ تھا۔ بورڈ کا عملہ جو کچھ کرسکتا تھا، پوری مستعدی سے کرتا رہا، وزارتِ تعلیم کا تعاون بھی بورڈ کے حق میں بدستور ارزاں رہا اور بورڈ کے اعزازی صدر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی کی توجّہ بھی مسائل کے حل پر پوری طرح مرکوز رہی، پھر تاخیر کا سبب؟

تاخیر کا بنیادی سبب یہ ہوا کہ پچھلے دو تین برسوں میں سرکاری ملازمتوں پر **پابندی** لگی رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گزشتہ برسوں میں مختلف وجوہ سے بورڈ میں جو متعدد اسامیاں خالی ہوئی تھیں وہ پُر نہ کی جا سکیں۔ عملے کی یہ کمی، بورڈ کے دوسرے کاموں پر عموماً اور ادارتی کام پر خصوصاً اثرانداز ہوئی اور یہ اثراندازی ہنوز برقرار ہے! پھر بھی مختصر عملے کے ساتھ جس تیزی سے اور جتنا زیادہ کام ممکن تھا، وہ کیا گیا اور کیا جا رہا ہے، میں اس کے لئے اپنے رفقائے کار کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

زیرِ نظر جلد میں لفظ «کشمیری» سے لے کر لفظ «کُرکُرانا» تک کے دس ہزار سے زائد الفاظ شامل ہیں جبکہ فرہنگ آصفیہ اور نوراللغات میں ان لفظوں کی تعداد تقریباً تین تین ہزار ہے، گویا زیرِنظر جلد کا ذخیرۂ الفاظ، اردو کی بڑی سے بڑی مروّجہ لغت کے مقابلے میں تین گنا سے بھی زیادہ ہے اور اس میں جو کچھ ہے مستند حوالوں کے ساتھ ہے۔

اس وقت بورڈ کو جس مُشکل کا سامنا ہے وہ دراصل یہ ہے کہ حرف «ک» کے بعد کے الفاظ کا جو مسوّدہ، بورڈ میں موجود ہے وہ برائے نام ہے اور یکسر خام ہے! الفاظ کا یہ خام ذخیرہ دراصل نوراللغات و فرہنگ آصفیہ سے لے کے نقل کر دیا گیا تھا۔ اس پر نہ تو اعراب لگے ہیں، نہ تلفّظ کا تعیّن کیا گیا ہے، نہ معنی کی تشریح ہے، نہ لفظ کی قواعدی حیثیت واضح ہے اور نہ ان کے اشتقاق کا سراغ دیا گیا ہے۔ رہ گیا ان الفاظ میں اضافے کا مسئلہ، سو اس پر تو سرے سے کوئی توجّہ ہی نہیں دی گئی۔ ایسے میں بقیّہ لغت کا پورا مسوّدہ پہلے خام صورت میں تیار کرنا ہے پھر مشورے کی غرض سے بیرونی اسکالروں کو بھیجنا ہے اور بعدازاں تنقیح و تشریح نیز ترتیب اور موازنہ کی مختلف منزلوں سے گزار کر اسے کارآمد بنانا ہے، یقیناً یہ سب کچھ کیا جائے گا لیکن اتنی بات بہت واضح ہے کہ تجربہ کار عملے کی کمی کے باعث یہ کام پہلے کے مقابلے میں زیادہ وقت لے گا۔ پھر بھی بورڈ کے کارکنان کی پوری کوشش یہی ہوگی کہ کام کی رفتار تیز سے تیزتر رہے اور اُردو لغت کا منصوبہ کم سے کم وقت میں تکمیل کو پہنچے۔

(ڈاکٹر فرمان فتح پوری)

مدیر اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (۔) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لمبے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷. اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸. سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹. کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰. اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸).

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱. تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲. جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: تاج نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳. تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱. لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲. اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳. تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴. جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱. عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲. اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (> یا <) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱. لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲. امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱۔ اعراب و حرکات :

فت – فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج – فتحۂ مجہول (جیسے : «زیر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس – کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج – کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم – ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج – ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک – سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .

شد – تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن – تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباً عن جدٍ» کی «ز» اور «ب» کی تنوین) .

مخ – مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ – نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ – مغنونہ (جیسے : «منگانا» کا «ن») .

معد – واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف – الف ملفوف (جیسے : «...ٰ الٰہ» (لاحقہ) کا «ا») .

غم ا – غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال – غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و – غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس ـ اُس کا «و») .

غم ی – غیر ملفوظ ے (جیسے : «ایدھر ـ ادھر کی «ی») .

خف – خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲۔ قواعد :

ج = جمع عربی ۔

جج = جمع الجمع عربی ۔

مج = مجہول ۔

مع = معروف ۔

امذ = اسم مذکر ۔

امث = اسم مؤنث ۔

صف = صفت ۔

مذ = مذکر ۔

مث = مؤنث ۔

م ف = متعلق فعل ۔

ف ل = فعل لازم ۔

ف م = فعل متعدی ۔

ف مر = فعل مرکب ۔

۳۔ زبانیں :

ا = اردو ۔

انگ = انگریزی ۔

اوستا = اوستائی ۔

بنگ = بنگلہ ۔

پ = پراکرت ۔

پا = پالی ۔

پر = پرتگالی ۔

پن = پنجابی ۔

تر = ترکی ۔

س = سنسکرت ۔

سر = سریانی ۔

ع = عربی ۔

عبر = عبرانی ۔

ف = فارسی ۔

فر = فرانسیسی ۔

گج = گجراتی ۔

لاط = لاطینی ۔

مر = مرہٹی ۔

ہ = ہندی ۔

یو = یونانی ۔

۳۔ متفرق :

اپ و = اصطلاحات پیشہ وراں ۔

اف = افعال ۔

د = دیوان ۔

رک = رجوع کیجیے ۔

عو = عوام ۔

عور = عورات

ف = فعل ۔

ق = قلمی ۔

قب = مقابلہ کیجیے ۔

ک = کلیات ۔

ہندو = ہنود کی بول چال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ک

(مُسلسل)

کَشْمِیری (فت ک ، سک ش ، ی مع) ، (الف) صف.
۱. کشمیر (عَلَم) سے منسوب ، کشمیر سے متعلق کوئی شے.

کسی سے جائے کشمیری بنا کر
بلائی خوب سکھیوں کو بٹھا کر

(۱۸۸۴ ، تیرہ ماسہ ، ۱۳). برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے کشمیری بھائیوں کی تحریکِ آزادی میں مکمل حمایت کی اور کبھی کسی قربانی سے دریغ نہ کیا. (۱۹۶۶ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۲۶). مہاراجہ گلاب سنگھ اور اس کی اولاد ... اپنی حرص زر کو پورا کرنے کے لیے کشمیری عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے تھے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳). (ب) امذ. ۲. **کشمیر کا باشندہ ، کشمیر کا رہنے والا.** "ارمغان حجاز" میں مُلّا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض کے تحت متعدد نظمیں ہیں ، ان سب میں کشمیریوں کے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۱۹۲). ظاہر بات ہے ہم بھی ان آباد کشمیریوں کو جو آریاؤں سے قبل کشمیر میں آباد تھے ، تورانی ہی کہیں گے. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۲۲). ۳. **ناچنے گانے والا طائفہ.** کہیں ہیجڑے ہیں ، کہیں کشمیری ہیں ، کہیں کلاونت ہیں. (۱۷۷۵ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۶). کشمیریوں طبلوں ہیجڑوں کی بھاڑے بھبایت. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳). اس جلسے میں کشمیریوں نے یہ غزل گائی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۳). ۴. **کشمیریوں کا ایجاد کردہ ایک قسم کا خط** خط ہندی و سریانی و عبری و قبطی و معقلی و کوفی و کشمیری و حبشی و ریحانی و روحانی وغیرہ اور واضع خط میں اختلاف ہے. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). خط کے اقسام یہ ہیں : ہندی ، سریانی ، یونانی ، عبری ، قبطی ، معقلی ، کوفی ، کشمیری ، حبشی ، ریحانی ... وغیرہ جن کا قدیم کتابوں میں ذکر ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶). کشمیر کے خوشنویسوں کی ایجاد و اختراع کا یہ عالم تھا کہ ان کا خط ، خط کشمیری ان کی جلد ، جلد کشمیری اور ان کا کاغذ ، کاغذ کشمیری مشہور ہوا. (۱۹۷۳ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، اگست ، ۱۰۲). (ج) امث ۱. **کشمیر کے باشندوں کی زبان.** کشمیری کی خصوصیت اس کا نہایت ہی پیچیدہ اور لطیف نظامِ حروفِ علت ہے. (۱۹۶۲ ، آریائی زبانیں ، ۶۱). ۲. **کشمیر کی گلابی رنگت کی خوشبودار نگین چائے.**

نفتی کہیں چائے بن رہی ہے
کشمیری کہیں یہ چھن رہی ہے

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۰۶). [کشمیر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بے پیری جس میں لذت نہ شیری (نہ میٹھا نہ پیڑھی) کہاوت.
بعض کا خیال ہے کہ کشمیری بے وفا اور نادار ہوتے ہیں ، کشمیری ایسے جھوٹوں کا برا مانتے ہیں ، کشمیریوں کے بارے میں یہ بہت پرانا خیال ہے ، اب ایسا خیال کرنا درست نہیں ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ٹانکا / ٹانکہ (---مع / فت ک) امذ.
کاڑھنے کی ایک قسم ، زردوزی ، کشیدہ کاری ، نازک اونی یا ریشمی کڑھت. پنجاب میں اس کڑھت کو کشمیری ٹانکہ ... اور انگلش میں ایمبرائیڈری کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، کڑھت کی قسمیں ، ۶). [کشمیری + ٹانکا / ٹانکہ (رک)].

---بے گورا ، سو کوڑھا / کوڑھی کہاوت.
کشمیری بہت سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور جس کو برص ہو وہی ان سے زیادہ سفید رنگ کا ہو سکتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کَشْمِیرِیَّت (فت ک ، سک ش ، ی مع ، کس ر ، فت ی بشد) امث.
کشمیری ہونا ، کشمیریوں سے منسوب خصوصیات کا حامل ہونا. اس مقالے میں اقبال کے خلقی اور طبعی خصائص (یعنی برہمنیت کشمیریت ، ظرافت ، جمالیت .. کا خاکہ کھینچا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵۰). [کشمیری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کِشَن (کس ک ، فت ش) امذ.
۱. رک : کرشن.

گیا کشن اوتار میں ایک ہو
کہ کوکیج نے ڈونگر کیا سب گرو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۳).

ہر یک گوپی شہ کی جیوں ماہ ہے
کہ اس دور میں کشن او شاہ ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

یک دیو رہیا نہ ایک دیول
ہے سنگو سیاہ کشن کیول

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰).

کبڑے کے ہر انگیا میں لگا ، رادھکا بولی
ہے کشن یہ کانٹ کو موڑے انگ میں کبڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۳۳).

جرج میں آج جلیں کشن سے بھکوا لیجے
دو تو ہیں سالوری اور چار ہیں گوری گوری
(۱۸۸۸ ، دیوان شوق ، ۱۸۹)۔ ان کے متعلق یہ بھی رائے ہے کہ یہ بزرگ صورتیں دوزخ میں داخل ہوں گی اور کشن کو اسی گروہ میں شمار کرتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۸)۔ ۲. **ایک قسم کی جھاڑی کا نام۔** دہلی کے چاروں طرف کشن کے جنگل اُگ آئے تھے۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق)، ۱۰)۔ [کرشن (رک) کا بگاڑ اور محرف]۔

---انجنی (---فت ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
ایسا گھوڑا جس کے بائیں پہلو پر نیل کے رنگ کا داغ ہو ، یہ عیب میں داخل ہے۔ جس شخص کے اسپ کشن انجنی ہو وہ اندک روز میں فقیر و مفلس ہو جائے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷)۔ [کشن + س : انجن अजार + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کُشَن (ضم ک ، فت ش) امذ.
عموماً صوفوں اور کرسیوں وغیرہ میں استعمال کے لیے گول یا چوکور گدا نما سیٹ جس میں روئی یا کوئی اور نرم چیز بھری ہوتی ہے۔ صوفوں اور ... آرام کرسیوں پر بنارسی دوپٹے اور دہلی کے کارچوبی غلافوں کے کشن پڑے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۱)۔ میری ٹانگ آرام سے اٹھا کر گھٹنے تلے رکھیے کشن کو۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۹۷)۔ [انگ : Cushion]۔

کِشنا (کس مع ک نیز فت ک) امذ.
رک : کشن ، کرشن۔
کشنا اوتار کشن کا کہاتی آپ اہیر کے جایا
کبھہ برہمن شودر کنس کہیے جب کشن اوتار ہو آیا
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۳۰۴)۔ [س : कृष्ण]۔

کُشِنْدَہ (ضم ک ، کس ش ، سک ن ، فت د) صف.
مار ڈالنے والا ، قاتل۔ کشندۂ در خیبر ، کشندۂ عمرو و عنتر۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸)۔
کشندہ تھا لڑکا ہی نا کردہ خوں
مجھے دیکھ کر مضطر ڈر گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۳۹۹)۔
اے بےسبب کشندۂ خلق آفریں تجھے
کیا خوش ہوا بنا کے جہاں آفریں تجھے
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۸۳)۔ [ف : کشتن - مار ڈالنا کا اسم فاعل]۔

کَشَنْگ (فت ک ، ش ، غنہ) امث.
جنگلی کھجور یا اس قسم کے کسی درخت کے ریشے نیز رسی جو ان ریشوں سے بنائی جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [ف]۔

کِشْنیز (کس ک ، سک ش ، ی مع) امذ.
دھنیا ، حلجلان ، خلو (انگ : Corriander).
ہے تب ہجراں نہ لکھ نسخہ میں مریے لئے طبیب
خرفہ و کشنیز کو تو اب اتار تر سمیت
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۹۴)۔ کشنیز کہ ضماداً علل و اکلاً مغلظ ... ہوتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵)۔
بھکتا ہے واعظ کوئی منھ تو سونگھیے
نہ بو ہوئی ہے بوئے کشنیز ہو گی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۱۹)۔ خوش بودار جڑی بوٹیوں کے ساتھ ساتھ ان پودوں کی کاشت بھی خاصے پیمانے پر ہوتی تھی ... زیرہ ، کشنیز ، مجیٹھ اور حنا کی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۶)۔ [ف]۔

---خُشْک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
دھنیے کا بیج (خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۳۶ ؛ کلید عطاری ، ۸۵)۔ [کشنیز + خشک (رک)]۔

---سَبْز کس صف(---فت س ، سک ب) امذ.
دھنیے کا پودا ، ہرا دھنیا۔ کشنیز سبز سرکہ تند میں پیس کر ملیے۔ (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۱۷)۔ [کشنیز + سبز (رک)]۔

کُشُوث (ضم ک ، و مع) امث.
ایک بے پتّی کی بیل جس کا رنگ زردی ، تیرگی مائل ہوتا ہے اور جو درختوں پر چڑھ جاتی ہے نیز ایک دوا کا نام ، آکاش بیل۔ ایسا ہو کہ کشوث ولائتی امربیل ہو کیونکہ تخم کشوث اس امربیل سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵۰)۔ [ع]۔

کُشُود (ضم ک ، و مع)۔(الف) امث.
۱.(i) **کھلنا ، ظاہر ہونا ، وا ہونا ، بکھرنا ؛ (مجازاً) کسی مشکل یا مسئلے کا حل۔**
مکتوب یار لاؤ تو کچھ ہو کشود کار
اے قاصد نسیم و صبا غم غلط کروں
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۲۰۸)۔
عالم فریبیاں جو بنی ہیں حجاب میں
معلوم فتح باب کشود نقاب میں
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷۶)۔
نہ کہہ کہ صبر میں پنہاں ہے چارۂ غم دوست
نہ کہہ کہ صبر معمائے موت کی ہے کشود
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۳)۔
ہم پر کشود زلف بتاں سے کھلے وہ راز
کھلتے نہ تھے جو گوشہ نشیناں راز پر
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۲)۔ **(ii) فراخی ، پھیلاؤ ، کشادگی۔**
نہ سفر سے تو کچھ ہوئی بہبود
کار بستہ نے کچھ نہ پائی کشود
(۱۸۱۰ ، مثنوی پشت گزار ، ۴)۔
میلاد مرتضیٰ سے دلوں کی کشود ہے
خوشبو کے ساتھ غنچوں کے منہ میں درود ہے
(۱۸۸۹ ، میلاد معصومین ، ۲۱۵)۔ ۲. **مطلب حل ہونا ، مقصد براری ، مراد پوری ہونا ، کامیابی ، فائدہ۔**
درِ حرم کے کشود نہیں تو دیر میں جا کر کافر ہو
قشقے کھینچو ہوتھی بڑھو زنار گلے سے بندھاؤ تم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۹۵)۔

جب ہو گئی سحر تو وہ بند قبا کھلا
کیا خوب اے فلک مرے حق میں کشود ہے
(۱۸۸۳ ، تشبیہ خسروانی ، ۲۰۸). کولہو کے بیل کی طرح جُتا رہتا ہوں مگر سب بے سود ، انجام مراد و کشود کار بہر نوع مفقود ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۴). ۳. **مسرت ، خوشی.**
مطرب ایسا کچھ سُنا جس سے کہ ہو دل کو کشود
ایک سن کر ہی ترا کھٹ راگ آئے ہم تو ہیں
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۲). ۴. **(تصوف) کشف ، مکاشفہ.** اور کشود ظاہر و باطن کی ہر دم قید حیات حضرت اور بعد ممات کے امید دھرتا تھا. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۲). ۔
سمجھے جھگڑے کو کشود اور عطا کو اعجاز
پھر کشیوں کی طرح کرتے ہیں سب پر حملا
(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۶۶). وجود و شہود کی بحث محض کشود کے ذریعہ سمجھی جا سکتی ہے. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۳۷). (ب) صف. **کھلا ، پھیلا ہوا ، کشادہ اور عریض** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف : کشودن ـ کھلنا سے حاصل مصدر].

---کار کس ا نیز بلا اضا امذ.
کاربرآری ، تکمیل کار ، کام پورا کرنا یا ہونا ، مطلب حاصل ہونا ، مشکل حل ہونا. مگر اس سے تو کچھ بھی کشود کار نہ ہوا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۸).
افلاس بند بن کے دلیل کشود کار
آپ اپنی مشکلات کا حلال ہو گیا
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۹۸). انسان کے لیے کشود کار کا سامان فراہم ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۱۶). [کشود + کار (۱)].

---و بَسْت (---و مع ، فت ب ، سک س) امذ.
کھلنا بند ہونا ، انتظام ، بندوبست ، بست و کشاد (جامع اللغات). [کشود + و (حرفِ عطف) + ف : بست ، بستن ـ باندھنا].

---ہونا محاورہ.
۱. **مراد پوری ہونا ، مطلب حاصل ہونا.**
ذکر و شغل اوسکو نہ کچھ کہنا تھا سود
مطلقا ہوتی نہ تھی اوس کی کشود
(۱۸۱۳ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۳۸).
بلکہ ہووے ذکر کا اس کے سعود
تا ترے ہر کام کا ہووے کشود
(۱۹۰۷ ، مبادی الحساب منظوم ، ۲). ۲. **ظاہر ہونا ، عیاں ہونا ، کھلنا (عموماً راز ، معمہ وغیرہ).**
اے ساقیٔ مہرباں یہ بادۂ معبود
وہ مے دے کہ جس سے راز وحدت ہو کشود
(۱۹۳۳ ، نذر خیام ، ۹۰).

کِشُوْدُر (کسر مع ک ، و مع ، سک د) امذ.
جمبا کا درخت ؛ شہد ؛ پانی ؛ انگور (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س :].

کِشْوَر (کس ک ، سک ش ، فت و) امذ.
ملک ، ولایت ، اقلیم.
بہر شہر و کشور نے غازی چلے
پٹھانے مغل ، ترک و تازی چلے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱). بادشاہ زادی ہے ... صاحب کشور ، صاحب تیغ و خنجر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).
دی بادشہی حق نے تجھے حسن نگر کی
یو کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).
کشور عشق کو آباد نہ دیکھا ہم نے
ہر گلی کوچے میں اوجڑ پڑے تھے گھر کتنے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۰).
بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں
فرمانروائے کشور ہندوستان ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳).
ولی عہدِ حکومت اور خود شاہنشہِ اکبر
گئے انبیر تک جو تخت گہ ملک و کشور تھا
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۴۷). کشور ہندوستان میں دولتِ برطانیہ کی عیارانہ حکمتِ عمل کا اُصول اوّلین ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۲۸). [ف].

---آرا صف ؛ امذ.
ملک کو سجانے والا ؛ (مجازاً) حاکم ، بادشاہ.
بوہیں صورتِ دال و بالائے او
بوہیں پیکر کشور آرائے او
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۰). [کشور + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا سے لاحقۂ فاعلی].

---سِتاں (---کس س) امذ.
ملک فتح کرنے والا ، ہتھیانے والا.
شہِ کامراں و شہِ شادماں
شہِ شہ دلاور ہے کشورستاں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).
فلک رتبہ نواب کشورستاں
رئیسِ جہاں فخرِ ہندوستان
(۱۸۶۰ ، گلشن مہوشاں ، ۴۰). سلطان ... محمود جس طرح فاتح و کشورستان تھا اسی طرح علم و فضل میں بھی کمال رکھتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۷). [کشور + ف : ستاں ، ستادن ـ لینا].

---سِتانی (---کس س) امث.
ملک فتح کرنا ، تسخیرِ ملک.
ان ہی کے بازوؤں میں زور تھا کشورستانی کا
ان ہی کی یادگاریں جابجا اب تک نمایاں ہیں
(۱۸۹۳ ، کلیات شبلی ، ۲۰۹). [کشورستان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُشا (---ضم ک) امذ.
رک : کشورستان ، فاتح.

آیا جھگڑے کوں شاہ کشور کشائے
لیڑا لیتا دلدل کوں در جنگ جائے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۹).
کہتا ہے ہر سحر کو نکل کر یہ آفتاب
کشور کشا وہی ہے جو صاحب ارادہ ہے
(۱۸۸۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۸). ہر شخص بادشاہ ہو سکتا ہے ، فاتح عصر ہو سکتا ہے ، کشور کشا ہو سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۱). جب افراد کے مراحلوں میں سنگ و فولاد بھر جاتے ہیں تو انسانی معاشرہ جابروں ... اور کشور کشاؤں کے جنگل میں پھنس جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، تہذیب و فن ، ۱ : ۵۰). [کشور + ف : کشا ، کشودن - کھولنا].

---کُشائی (---ضم ک) امث.
کشورستانی ، تسخیر ملک کرنا
کہتا تیرا جب اژدھائی کرے
ترے بت تھے کشور کشائی کرے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۷۰).
اِک اُٹھا کشور کشائی کے لئے
اِک اُٹھا حق کی صفائی کے لئے
(۱۹۰۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۸۰). میں ان تمام جنگوں کو مردود سمجھتا ہوں ، جن کا مقصد محض کشور کشائی اور ملک گیری ہے. (۱۹۹۰ ، قاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۱). [کشور کشا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِیر (---ی مع) امذ.
رک : کشورستان ، فاتح. امیر کشور گیر نماز سے فراغت کر کے بیٹھے تھے کہ ملتی نے صندوق اسلحے کا لا کر سامنے رکھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۰). بادشاہ اسلام نے واسطے روانگی امیر کشور گیر کو ارشاد فرمایا. (۱۹۲۳ ، دل کی چند تجب ہستان ، ۵۱). [کشور + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، گرفت میں لینا].

---گِیری (---ی مع) امث.
کشور کشائی (علمی اردو لغت). [کشور گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِشور / کِشورا (کس ک ، و مع) صف.
۱. نورس ، نوخیز ، نو عمر ، جوان رعنا (جو پندرہ سال سے کم ہو).
جگیلا ہے کِت اور اوسیا ہے کشور
وہ چال کہ جیسے مل کے ٹلجیں سو مور
(۱۷۳۶ ، روپ ، ۱۵۹). ۲. ہندوؤں کے ناموں میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : جگل کشور ، نند کشور ، نول کشور (جامع اللغات). [س : किशोर].

کِشوری (کس ک ، و مع) امذ.
لڑکا ، طفل نیز مرکبات میں بطور جزو اول مستعمل جیسے : کشوری لال (جامع اللغات). [کشور (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کِشوَری (کس ک ، سک ش ، فت و) صف.
کشور (رک) سے منسوب ، سول ، شہری. عربوں کو امویہ کی حکومت میں جو کشوری (سول) اور لشکری (ملٹری) مناصب حاصل تھے ، وہ بنو عباس کے عہد میں ان سے چھینے گئے (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۲۷). تمام عسکری اور کشوری اختیارات ایک ہی وزیر کے حوالے کر دینے میں بڑے خطرات تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۶). [کشور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُلازَمَت (---ضم م ، فت ز ، م) امث.
غیر فوجی ملازمت یا خدمات ، سول سروس ، شہری ملازمت. کم سے کم دس سال کے عرصے کے لیے کسی ایسی کشوری ملازمت (سول سروس) میں نہیں رہا. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۳۰). [کشوری + ملازمت (رک)].

کُشُوف (ضم ک ، و مع) امذ.
کشف (رک) کی جمع ، افشا کرنا. عزیزہ عزیزہ والتر ولنعمتہ نوسلہ ... مستجاب الدعوات اور صاحبۂ رویا و کشوف تھیں. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۳۲۹). [ع].

کُشَّہ (ضم ک ، شد ش بفت) امذ.
(نباتیات) ننھے ننھے پودے جو تنے پر اُگتے ہیں اور اکثر قسم کے سربت بادامی یا سرخ رنگ کے ہوتے ہیں (ماخوذ : مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). [مقامی].

کَشی (فت ک) امث.
۱. کھینچنا ، برداشت کرنا (پلیٹس). ۲. قلمکاری ، دیواروں اور دروازوں پر نقش گری. اس کی خشتی دیواروں پر بڑی خوبصورتی سے قلم کاری کی ہے جسے کشی کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۱۵۱). [ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِشی (کس نیز ک ، ی مع) امذ.
نقصان ، تضیع ، کمی ، گھٹاو ، تباہی ، بربادی ، قسمت کا گھٹنا ؛ بنایا جانا کسی جگہ سے ، انتقال ، قتل ، انجام ، اخیر ، قیامت ، پرتو ؛ تپ دق ، بیماری ؛ (الجبرا) منفی مقدار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : छय].

---روگ (---و مع) امذ.
تپ محرقہ ، گھلا دینے والی تپ (خصوصاً سِل یا دق). باولو روگ ، کشی روگ ، اسلام ذیابطیس ، کھانسی ، دمہ ، تاپ تلی ، جریان کو دور کرتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۲۵). [کشی + روگ (رک)].

• • • کَشی (فت ک) لاحقہ.
کھینچنا ، تراکیب میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، مثلاً بادہ کشی ، دل کشی وغیرہ. میں نے کچھ وقت صرف کر کے شرع محمدی کے مطابق عقیدہ کشی کی. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۲۰۸). [ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

• • • **کُشی** (ضم ک) لاحقہ۔
مار ڈالنا ، مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل۔ ہر مذہب والے نفس کشی کو ثواب سمجھتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، مقاماتِ ناصری ، ۳۰۸)۔ [ف : کُش ، کُشتن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَشِید (فت ک ، ی مع)۔ (الف) امث۔
۱. **کسی چیز کا عرق نکالنے کا عمل ، عرق کشی۔**

بلبل کا خون کشید میں ہوتا اگر شریک
کھنچتا گلاب صورتِ لعلِ مُذاب سرخ

(۱۸۶۶ ، برہم ، د ، ۳۲)۔ کشید کے ذریعے سے الکحل بے پانی ملا ہوا حاصل نہیں ہو سکتا۔ (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۴۰)۔

اے طبع ! یہ خون وقت گرانقدر کا تا کے
اے فکر! مئے نظم کی تا چند کشید آج

(۱۹۱۳ ، فردوسِ تخیل ، ۱۳۰)۔ ۲. **کھچاؤ ، بل ، چنٹ ، چین۔**

سیدھے ہو جاتے ہیں اس عہد میں بانکے ترچھے
کبھی مٹ جاتی نہ ابروئے حسیناں کی کشید

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۰)۔ ۳. **شکر رنجی ، ملال** (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔ ۴. (کنایۃً) **شراب۔** ہمارا تڑا ہو یا کشیدِ پیرس و پرتگال کسی کو پھول سے نسبت نہیں ہوسکتی۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۷۵)۔

ہو کہ مفت لگا دی ہے خون دل کی کشید
گراں ہے اب کے مئے لالہ فام کہتے ہیں

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۹۸)۔ ۵. **سوئی اور تاگے سے کاڑھنے کا عمل۔** محمد علی خاں وہی ہیں جن کے کشید کیے ہوئے اور کاڑھے ہوئے رومال ولایت جا کر ہزاروں میں بکتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، مذاکراتِ نیاز ، ۲۰)۔ (ب) صف ، مث۔ **کھینچی ہوئی ، نکالی ہوئی ، بنائی ہوئی** (شراب وغیرہ)۔

لایا ہے جذبہ شوق دلِ ناامید کا
ساقی پیالہ دے مجھے دل کی کشید کا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷)۔ کمال فن جس میں طرح طرح کی کشید کو اس خوبی سے ملایا جاتا ہے کہ جام میں ایک نیا مشروب جھلک اٹھتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۷)۔ [ف : کشید ، کشیدن - کھینچنا]۔

۔۔۔ پا امذ۔
ایک داؤ جس میں اپنا بایاں ہاتھ حریف کی گردن پر رکھ کر اپنے بائیں پنجہ سے حریف کا داہنا موزہ اپنی طرف کو کھینچ کر فوراً اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتے ہیں۔ کشید پا ، جب حریف سامنے کھڑا ہو تو طفر کو چاہیے کہ ... حریف کا داہنا موزہ اپنی طرف کو کھینچ کر فوراً اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لے۔ (۱۹۰۷ ، رموزِ فن کشتی ، ۴)۔ [کشید + پا (رک)]۔

۔۔۔ شُدَہ (۔۔۔ضم ش ، فت د) صف۔
کھینچا یا نکالا ہوا ؛ (کنایۃً) صاف کیا ہوا۔ جب تعامل مکمل ہو جاتا ہے تو گرم سرخ ٹیوب کو ایک جاننا لٹر جس میں تقریباً ۱۰۰ م ، لی کشید شدہ پانی ہو گرا دیتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۹)۔ [کشید + ف : شدہ ، شدن - ہونا]۔

۔۔۔ کَرْدَہ (۔۔۔فت ک ، سک ر ، فت د) صف۔
کشید کیا ہوا ، صاف کیا ہوا (پانی وغیرہ)۔ حتی الامکان کشید کردہ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۰۴)۔ [کشید + ف : کردہ ، کردن - کرنا]۔

۔۔۔ کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **کھینچنا ، نچوڑنا ، سونتنا ، چوانا ، عرق کھینچنا ، عرق نکالنا۔**

آج وہ دن ہے کہ پیتے ہیں اسے بے آشام
کی ہے دو چار برس پہلے جو ساقی نے کشید

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳)۔ اندر ہر ایک سے دوستی نہیں رکھتا اور ان بدذاتوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتا جو سوما کی کشید نہیں کرتے۔ (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۳۹)۔ اسوریا نہ تو اتنی شراب پیتے تھے اور نہ ہی شراب کشید کرنے کے فن میں اپنے ماہر تھے۔ (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۲۳۱)۔ ۲. **اخذ کرنا ، حاصل کرنا ، لینا۔**

زباں بریدہ بھی چاہیے مجھے مرا قاتل
کشید کرتا ہے نغمہ رگِ گلو سے بھی

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۸۵)۔

۔۔۔ ہونا محاورہ۔
کشید کرنا (رک) کا لازم ، کھنچنا ، بننا۔

خروشِ شام و سحر میں کشید ہوتی ہوئی
شرابِ غم کا یہ اک جام ، جس میں اتری ہے
تجلیوں کی برات

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۱۲۱)۔

کَشِیدَگی (فت ک ، ی مع ، فت د) امث۔
۱. **کھچاوٹ ، شکر رنجی ، ملال۔**

اتنی کشیدگی نہ صبوحی سے چاہیے
خمیازہ کھینچتے ہیں عبادت گزار صبح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۳)۔ انگلستان اور امریکہ کے تعلقات میں اس قسم کی کشیدگی پیدا ہو گئی ہے کہ جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۰)۔

تیری کشیدگی کسی خنجر سے کم نہیں
بیزار ہو کے جان سے بیزار کر دیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۸)۔ برق صاحب نے علامہ کو خط لکھا اور کشیدگی تعلقات کا ذکر کیا۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جون ، ۴۹)۔ ۲. **کھینچا تانی ، جھگڑا ، تنازع۔** فیکلٹی کی سطح پر کوئی سیاسی کشیدگی یا پرنسپل اور سٹاف کے ساتھ چپقلش نہیں تھی۔ (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۸۹)۔ ۳. **بے چینی ، کشا کشی ، اضطراب ، انتشار ، دباؤ ، اعصابی تناؤ۔** شہر میں کرفیو لگا ہوا ہے سخت کشیدگی ہے۔ (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۰۲)۔ ۴. **درازی ، لمبائی (قد وغیرہ کی)۔** یہ بھی غلط ہے کہ قد و قامت و کشیدگی وقار کے لیے ضرور ہے۔ (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۹۷)۔ [کشیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ اِخْتِیار کَرْنا محاورہ۔
کھنچ جانا ، ناراض ہو جانا ، الگ ہو جانا۔ تم نے بھی مجھ سے

کشیدگی اختیار کی ہے دراصل تم لوگ اصلی واقعہ سے بے خبر ہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۵۸).

کَشِیدَہ (فت ک ، ی مع ، فت). (الف) صف.
۱.(i) **کھنچا ہوا ، تنا ہوا (ابرو وغیرہ)**.

چشم و ابرو سے تمہاری خفگی ظاہر ہے
بھری ہیں آنکھیں کشیدہ جو ہیں لئے یار ابرو

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۵۱).

ابرو جو کشیدہ ہیں تو ٹیڑھی ہیں نگاہیں
قاتل نے لگا رکھے ہیں خنجر تہ خنجر

(۱۹۱۹ ، دُرشہوار بیخود ، ۳۱). (ii) **کھنچا ہوا، کشید کیا ہوا، مقطر پانی ، تنھارا ہوا.** بارش کے پانی یا کشیدہ پانی میں کچھ مزہ نہیں ہوتا. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲۱۵). کشیدہ ... قدرتی نوشیدنی پانی سے کشید کیا ہوا. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳). ۲.(i) **دراز ، لمبا (قد وغیرہ)**.

عالم کوں قتل کر کے ترا یہ کشیدہ قد
مانند تیغ فوج بتاں میں علم ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). قد کشیدہ اور ہاتھ پانو زیر دست تھے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۱۷). حضرت کا قد نہ پستہ ، نہ کشیدہ بلکہ میانہ تھا. (۱۹۲۹ ، حیات فریاد ، ۱۲۱).
(ii) (کنایۃً) **طویل المیعاد، دیر تک رہنے والا (نشہ ، کیفیت وغیرہ**

ہے مرگ کی مانند خمار اوس کا کشیدہ
میں دل سے کہا تھا کہ نہ لے نام محبت

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۹۳). ۳. **ملول ، رنجیدہ ، خفا.**

گو جان جائے غم نہیں لیکن نہ بات جائے
ناسخ وہ کھنچ رہا ہے تو میں بھی کشیدہ ہوں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۹).

نازک مزاجیوں نے مجھے تجھ سا کر دیا
اے بےخبر میں اپنے سے آپ کشیدہ ہوں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۸). وہ اس لئے ندوہ سے کسی قدر کشیدہ ہیں کہ ندوہ میں انگریزی کیوں پڑھائی جاتی ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۳).

آئینہ جب سے وقت نے رکھا ہے سامنے
آئینے سے بھی رہنے لگے ہیں کشیدہ لوگ

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۴۳). ۴. **بُرا ، خراب ، ابتر ، فساد آمادہ.** آپ خود سیانے ہیں ، آپ کو پتہ ہے کہ حالات کتنے کشیدہ ہیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۹). ۵. **ہاتھ سے کھینچا یا بنایا ہوا ، خطوط یا رنگوں کے ذریعے تیار کیا ہوا ، لکیروں کے ذریعہ بنایا ہوا (نقش تصویر وغیرہ) ، عکسی کی ضد.** میرا خیال صحیح تھا ، کتاب ایک مرقع تھا ، لیکن عکسی تصاویر کا نہیں بلکہ کشیدہ تصاویر کا. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۱۰۵). ۶. **دراز کیا ہوا ، کھینچ کر پڑھا جانے والا ، اشباعی (حرف وغیرہ)**. بعض مادوں میں "ن" کی بجگہ اس کی کشیدہ شکل ان اضافہ ہوتی ہے. (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری (حاشیہ) ، ۲۲). ۷. مرکبات میں جزو اول کے طور پر ، جیسے: کشیدہ قامت نیز جزو دوم کے طور پر، جیسے: رنج کشیدہ ، محنت کشیدہ مستعمل (نوراللغات). (ب) امذ. ۱. **سوئی اور تاگے سے کاڑھا ہوا سوت ، ریشم یا اون کے تاگے سے بیل بوٹے بنانے کا کام ، کشیدکاری ، کڑھائی.**

صندل اوپر آ جھمکتی ہور ٹھمکتی ہے کھڑی ہو
نین کشیدے کے تاراں سوں مرے دل کوں برائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳). مگر نقاشی اور کشیدے کے کاموں سے مجھے خاص کر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۷۷). ۲. **وہ کپڑا جس پر کڑھائی سے گلکاری کی گئی ہو.** بعض نے گلدستے اور بعض نے اپنے کشیدے پیش کیے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۶۹). [ف : کشیدہ ، کشیدن ـ کھینچنا].

--- آب امذ.
تنھارا ہوا ، مقطر کیا ہوا پانی (انگ : Distilled Water). کشیدہ آب اور نمک کے کم زور محلولوں کے درمیان انتخاب کریں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۹). [کشیدہ + آب (رک)].

--- خاطِر (--- کس ط) صف.
رنجیدہ دل ، آزردہ خاطر ، دل آزردہ ، کبیدہ خاطر.

گر نہیں ہے کشیدہ خاطر تو
تو سبب کیا ہے سرگرانی کا

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ (رنگین) ، ۲۸).

جانتے ہو کہ وہ مجھ سے ہے کشیدہ خاطر
ہم نشینو اسے تم کھینچ کے یاں لائے عبث

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۳). وہ میری جہالت پر کشیدہ خاطر ہوئے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۹). [کشیدہ + خاطر (رک)].

--- خاطِری (--- کس ط) امث.
ناراضی ، خفگی. دنیا دیکھ لے کہ اسفندیار کو سلیم اس وقت صرف ایک ملزم تصور کرتا ہے نیز کشیدہ خاطری بھی ظاہر ہو جائے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۵۶). [کشیدہ خاطر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رُو (--- و مع) صف.
آزردہ ، پریشان حال ، غمگین ، اُداس ، ناراض ، برہم (نوراللغات). [کشیدہ + رُو (رک)].

--- رَہنا محاورہ.
کٹے کٹے رہنا ، کھنچے کھنچے رہنا ، خفا رہنا ، چُپ چُپ رہنا ، ناراض رہنا ، رنجیدہ رہنا ، ملول رہنا. چہرہ متغیر اور پژمردہ اور کشیدہ رہتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۰۶).

ہمیشہ وہ کشیدہ صورت تصویر رہتے ہیں
نہ میری بات سنتے ہیں نہ اپنی بات کہتے ہیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۸۶).

آپ کی خاطر دنیا والے ہم سے کشیدہ رہتے ہیں
آپ تو ہم کو اپنا بنائیں آپ تو ہم سے پیار کریں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۷).

---قامت (---فت م) صف.
لمبے قد والا ، دراز قامت ، لمبا ، طویل القامت. وہ کشیدہ قامت مرد پیر بالغ سہنیے تک اسی طرح آیا کیا کشیدہ قامت بلند بالا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۷).

کوئی بُرا نہ کہے اس کشیدہ قامت کو
یہ اور بات کہ میں ان دنوں کشیدہ ہوں

(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۰۰). [کشیدہ + قامت (رک)].

---قامتی (---فت م) امث.
قد کی لمبائی ، طویل القامتی ، قد کی درازی. اگر میری کشیدہ قامتی پر فریفتہ نہ ہوا تو میرا رکھ رکھاؤ یا میری زیبائش و آرائش کب اسے چین لینے دے گی. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۸۷). وہ ... اپنی نازک کشیدہ قامتی کے ساتھ اسٹیج پر تقریر کرنے کے لئے کھڑی ہو جاتی تھی. (۱۹۵۱ ، حسن کی عیاریاں ، ۱۲). [کشیدہ قامت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قد (---فت ق) صف.
رک : کشیدہ قامت ، لمبے قد والا.

جو سب پہ سایہ بار تھا سب سے کشیدہ قد
اُف ری دعا کہ لپٹی اسے منعری روح بد

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۷۷). [کشیدہ + قد (رک)].

---کاری امث.
کپڑے پر پھول بیل بوٹے کاڑھنے کا کام یا صنعت ، سوزن کاری ، کڑھائی. کشیدہ کاری میں ... سندھ نے انتہائی بلندیوں کو چھو لیا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۱۲۳). [کشیدہ + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری کرنا ف م ؛ محاورہ.
بیل بوٹے بنانا ، حسن میں اضافہ کرنا ، چار چاند لگانا. واقعات اور تجربات نے اس پر کشیدہ کاری کی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۵۲).

---کاڑھ (---سک ڑھ) امث.
رک : کشیدہ کاری. راجہ صاحب نے حیرت میں آ کر فرمایا کہ کیا مرد بھی کشیدہ کاڑھ جانتے ہیں. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۱). [کشیدہ + کاڑھ (کاڑھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---کاڑھنا محاورہ.
۱. **سوئی اور دھاگے سے پھول بوٹے بنانا ، کشیدہ کاری کرنا** (پلیٹس). ۲. **مشکل کام کرنا ، باریک کام کرنا (دیر کرنے کے موقع پر طنزاً مستعمل)**. کیسری بائی! چلو نواب صاحب تمہارے کمرے میں آ گئے ہیں ... آپ یہاں اوپر بیٹھی ہوئی کیا کشیدہ کاڑھ رہی ہیں. (۱۸۹۹ ، بیوہ کی کنی ، ۳۵).

---کڑنا محاورہ.
۱. **کڑھائی کرنا ، کاڑھنا**. یہ حروف ... ان ہی کے خاندان کی بیگمات میں سے کسی نے کشیدہ کیے ہیں. (۱۹۰۶ ، «خاتون» علی گڑھ ، مارچ ، ۱۷۲). ۲. **خراب کرنا بگاڑنا (عموماً حالات)**. اس متبرک دن پر صورتِ حال کو کشیدہ کرنا اور تصادم کی صورت پیدا کرنا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰۲).

---مزاجی (---کس م) امث.
خفگی ، ناراضی ، رنجیدگی.

تری کشیدہ مزاجی ہے بس کُشتہ ہوں
نہ کھینچنے کو میاں تیغِ آب دار اٹھا

(۱۸۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۰۷). [کشیدہ + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نکالنا محاورہ.
کڑھائی کا کام کرنا ، کشیدہ کاری کرنا. ایک بڑھیا اس کوچہ میں سے باہر کو چلی اتفاقاً اس کے ہاتھ میں ایک کپڑا تھا کہ واسطے کشیدہ نکالنے کے باجرت لئے جاتی تھی. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۵۰). سید عباس کی بیوی کشیدہ نکالتی ، یہ بازاروں میں جا کر فروخت کرتا. (۱۹۳۶ ، شیراز ، مقالات ، ۱۰۹).

---ہونا محاورہ.
۱. **رنجیدہ ہونا ، خفا ہونا**

کمال ربط میں ہوتی ہیں سیکڑوں باتیں
نہ اسقدر تمہیں ہم سے کشیدہ ہونا تھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۳). ۲. **کھنچنا ، بچنا ، فرار اختیار کرنا ، جان بچانا ، گریز کرنا ، بھاگنا**.

نیک عمل سے ہو نہ کشیدہ
ہے انسان اگر فہمیدہ

(۱۹۵۳ ، دم پد (ترجمہ) ، ۵۵).

کَشیدی (فت ک ، ی مع). (الف) صف.
کشیدہ کیا ہوا ، (کپڑا) جس پر بیل بوٹے کڑھے ہوں.

بھیجی ملوک صاحب کے پات اس ملک تے اس ملک کوں
جامہ چیرا اس ملک کا پٹکا کشیدی تھا شفاف

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۸). (ب) صف مث. **کشیدہ (رک) کی تانیث ، خفا ، ناراض**.

نہ رہ تو بیگم ہوا کشیدی
جو رکھے رنڈی موا وہ شیدی

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۰). [کشید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَشیدیا (فت ک ، ی مع ، سک د) امذ.
کشید کرنے والا ، (عموماً) چھوٹے پیمانے پر شراب بنانے والا. نہ میں صوفی بن سکا نہ سیاست دان ہی نامور آرٹسٹ نہ ہی شراب بنانے والا نہ نامور کشیدیا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۹۷). [کشید + یا ، لاحقۂ نسبت].

کُشیش (فت ک ، ی مع) امذ.
رک : «قسیس»، پادری ، دین نصاریٰ کا عالم.

تار زنّار کشیشاں سے خجل
کیا رگ خوابِ پریشاں سے خجل

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷۷). دروازے پر رہبان و مغ و کشیشاں بیٹھے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۷۳).

بر روح کسی کشیش ، ربی ، موبد ، ملا ، پادری ، پنڈت ، پروہت یا کسی اور مذہبی وکیل کی وساطت کے بغیر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف صعود کرتی ہے. (١٩٧٢ ، روح اسلام ، ٢٨٠). [ف].

کُفْلْر (ضم ک ، سک ط) امث.
پسلی کا درمیانی حصّہ جہاں نشیب ہوتا ہے (اسٹین گاس). [ع].

کُفْلْری (ضم ک ، سک ط) صف.
کفلر (رک) سے منسوب. کفلری رطوبت کی زیادتی ایک بزدل اور ڈرپوک کو جنم دیتی ہے.(١٩٦٦ ، افکار حاضرہ (ترجمہ) ، ٢٨٨).
[کفلر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَظْم (فت ک ، سک ظ) امذ.
غصّہ برداشت کرنا ، غصّہ کو ضبط کرنا ، غصّہ پی جانا. اس ایک صفت میں علم بھی ظاہر ہو گیا عفو صفح بھی نمایاں ہوا ، کظم غیظ بھی ثابت ہو گیا. (١٩٢٥ ، تجلیات ، ٢ : ٦٩). [ع].

کَظِیم (فت ک ، ی مع) صف.
کاظم ، غصّہ پی جانے والا ، غصّہ برداشت کرنے والا.

دین کے اعدا پہ کیا جانیے کیا آوے غضب
حلم تیرا ہی نہ ہو غیظ کا تیرے جو کظیم

(١٩١٧ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ١٥). [ع].

کِعاب (فت ک) امث (شاذ).
جوسر ، پانسے کا کھیل. سورۂ بقرہ کی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نرد اور شطرنج اور کعاب اور کھیل لڑکوں کا اخروٹ جو ہار جیت سے سب قمار اور جوا ہے.(١٨٤١ ، عجالۂ نادیہ ، ٨).[ع].

کَعْب (فت ک ، سک ع) امذ.
١.(ریاضی) **کسی عدد کی تیسری قوت یعنی کسی عدد کو اُسی عدد سے دوبار تین سے ضرب دینے کا عمل.** کعب اس کو کہتے ہیں کہ جو عدد اپنی ذات میں ضرب پاوے.(١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ٢٠).

دیکھو بحث معادلات کا حال
حل کیے مال کعب و کعب المال

(١٨٨٤ ، نظم طباطبائی ، ١٦٦). ٢. **ٹخنا ، ٹخنے کی ہڈی ، گٹا.**

دشمن سگِ کوچہ نہ ہو اُس شوخِ آہو چشم کا
نادم ہوں کعبِ گرگ ، پائے نامہ بر سے باندھ کر

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٦٦).

ہوں میں زورِ جنوں سے بادیہ گرد
ہے اثر کب یہ کعبِ گرگاں میں

(١٨٤٣ ، دیوانِ فدا ، ٢١٤). ٣. **چوسر کی چوکور ہڈی ، پانسا (پلیٹس).** ٤. **نیزے کا گرہ دار دستہ.** ناگاہ ایک سوار نیزہ بکف آیا اور آتے ہی اس نابکار نے اہلِ بیت اطہار کو کعبِ نیزہ سے مارنا شروع کیا.(١٨٨٤ ، تہیرالمصائب ، ٣ : ١٣٨). [ع].

کَعْبَت / کَعْبَة (فت ک ، سک ع ، فت ب) امث.
رک : کعب بمعنی نمبر ٣ ، **پانسہ ، مکہ میں چوکور خانۂ خدا ، عمارت جس کی لمبائی چوڑائی اور موٹائی برابر ہو ، (عموماً) چوکور عمارت (پلیٹس).** [ع].

ـــ اللّٰہ (ـــ ضم ت ، فت ا ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امث.
خانۂ خدا ، اللّٰہ کا گھر ، بیت اللّٰہ جو مکّے میں ہے. ازانجملہ ایک قبیلہ فہر جس کا لقب قریش ہے... اس قبیلہ سے آلِ قریش ہے جو کعبۃ اللّٰہ کے متولی تھے.(١٨٤٠ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ٣ : ٥). اب یہی مناسب ہے کہ بچہ کو ساتھ لے کر کعبۃ اللّٰہ چلی جاؤں اور بقیہ عمر دیارِ حبیب میں گزار دوں. (١٩١٨ ، سراب مغرب ، ٦). جزیرہ نمائے عرب میں مکّہ کعبۃ اللّٰہ کی حرمت ، مقبولیت اور مرکزیت کی وجہ سے بہت مشہور شہر ہے. (١٩٦٣ ، محسن اعظم اور محسنین ، ١١). [کعبۃ + اللّٰہ (رک)].

کَعْبَتَین (فت ک ، سک ع ، فت ب ، ی لین) (الف) امث.
ہشت پہلو پانسہ جس کے ہر پہلو پر ، ایک سے ٦ تک نشان ہوتے ہیں ، پانسہ جس پر ایک سے لے کر چھ تک کے عدد کھدے ہوتے ہیں ، قمار بازی میں مستعمل.

سو ہیں خاص العاص کے کعبتین
سو نیرو ہیں نیرنگ میں جورتین

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ٨٥).

کوئی روکے تمہیں کس کس طرف ہم ہائے ششدر ہیں
بہ رنگِ کعبتین اب تو لگے تم سب طرف ڈھلنے

(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ١٠١).

لے بت کے جوئے میں ہے نہیں چین
کافر کی ہے کعبتین کعبین

(١٨٩٩ ، شاد (شیخ محمد جان لکھنوی) ، مثنوی عبد مقتبس ، ٢). ایک گول میز کے گرد چار آدمی بیٹھے ہوئے ہاتھی دانت کے دو چھوٹے چھوٹے کعبتین کو گردش دے رہے تھے ہر شخص باری باری سے ان کو ایک پیالی میں ڈال کر زور سے ہلاتا تھا اور پھر آہستگی سے میز پر الٹ دیتا تھا.(١٩٠٢ ، یاسمین ، ٢١٥).
٢. **نرد بازی ، جُوا ، جو دو پانسوں سے کھیلا جائے.**

جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٠٣). جامع مسجد کی شرقی دالان کی شمالی سیڑھیوں پر شُہدے کعبتین برملا کھیلا کرتے تھے.(١٩٠٨ ، صلائے عام ، دہلی ، ستمبر ، ٣٩). مرزا جانی کے ہاں کعبتین ہوتی تھیں.(١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٣٣).
(ب) امذ. **مکۂ معظمہ اور بیت المقدس** (ماخوذ : نوراللغات).
[کعبت + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــ کھیلنا ف م.
پانسوں سے جُوا کھیلنا.

کھیلنا آساں نہیں ہے کعبتینِ عشق کا
نقش نے اس کے ہیں مثلِ مہرہ ششدر سینکڑوں

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ١٤٣).

کَعْبَتِینا (فت ک ، سک ع ، فت ب ، ی لین) امذ.
کعبتین کھیلنے والا ، جُواری (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ٥٠).
[کعبتین + ا ، لاحقۂ فاعلی].

کُعْبُرَہ (ضم ک ، سک ع ، ضم ب ، فت ر) امث.
(لفظاً) گرہ ، گانٹھ ؛ (تشریح) **کلائی کی ایک سخت گرہ دار ہڈی ، کلائی ہاڑ** ، جب کعبرہ اکیلی ٹوٹتی ہے تو ایسا بالعموم کسی بالواسطہ ضرب سے ہوتا ہے (۱۹۳۷ء ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳)۔ [ع]۔

کُعْبُری (ضم ک ، سک ع ، ضم ب) صف.
(تشریح) **کعبرہ (رک) سے متعلق ، کلائی کی ہڈی (انگ : Radial)** شریان کعبری میں نبض کو محسوس کرو. (۱۹۳۱ء ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۱۹)۔ [کعبرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کُعْبُرِیَہ (ضم ک ، سک ع ، فت ب ، کس ر ، فت ی) امث.
رک : کعبرہ (انگ : Radius). ریڈیس (Radius = کعبریہ) اور انگوٹھا بری ا کشیل بورڈر ... میں شامل ہیں. (۱۹۳۹ء ، مبادی جنینیات ، ۵۶)۔ [کعبری + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

کَعْبُک (فت ک ، سک ع ، ضم ب) امذ.
رک : کابک ، کبوتروں کا ڈربہ نیز پرندوں کا چھوٹا پنجرا.

بڑا پھرتا ہے ان آنکھوں کی کعبک کے تلے اپنی
ہمیشہ طائرِ قدسی وعید و وعد کا جوڑا

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۳)۔ کبوتروں کو وقت پر کھولنا ، اڑانا اور کعبک میں بند کرنا. (۱۹۸۷ء ، قلمرو ، ۲۲۲)۔ [کابک (رک) کا ایک املا]۔

کَعْبَہ (فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
(لفظاً) **مکعب عمارت جس کا طول ، عرض اور بلندی مساوی ہو ؛ (مراداً) مکے میں مربع عمارت جس میں حجرِ اسود نصب ہے ، یہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے اسی کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں سال میں ایک بار جب ذی الحجہ کے مہینے میں اس کی زیارت اور اس کا طواف کرتے ہیں جسے شرعاً حج کہتے ہیں ، ورنہ زیارت اور طواف کسی وقت بھی کرسکتے ہیں.** کلمہ پڑتا ... کعبے کون نیت بندتا میرا حج. (۱۴۲۱ء ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳)۔ عاشق جو کعبہ سے خانے میں پایا ، سو کعبہ میں زاہد کے ہاتھ ہیں آیا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۳)۔

کرے حج کعبہ کا دیوے زکوٰۃ
مسلماں ہے جو کرے یہ صفات

(۱۶۹۷ء ، آخر گشت ، ۳۳)۔

رات کو تھا کعبہ میں میں بھی شیخِ حرم سے لڑائی ہوئی
سخت کدورت بیچ میں آئی صبح تلک نہ صفائی ہوئی

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۱۲)۔

کعبہ کس منھ سے جاؤ گے ، غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۸)۔

دنیا کا ہے سرجن ہار وُہی معبود وُہی مختار وُہی
یہ کعبہ ، کلیسا ، بت خانہ سب ڈول اُسی نے ڈالے ہیں

(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۶)۔ خانۂ کعبہ میں ساتھ اندر گئے اور برگزیدہ نانا کے کندھے پر کھڑے رہ کر دیوار کعبہ پر نصب بت کو توڑا. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۱۷۵)۔ [ع]۔

---ڈھانا محاورہ.
مقدس مقام کو مسمار کرنا ، دل توڑنا.

کیا تجھ کو ملے گا دل دُکھا کر
کعبے کو نہ ڈھا خدا خدا کر

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۲۰۰)۔

---رَو (---و لین) امذ.
کعبے کو جانے والا ، کعبہ کا زائر یا سیاح (پلیٹس). [کعبہ + ف : رو ، رفتن = جانا ، چلنا]۔

---کی طَرَف ہاتھ اُٹھانا ف م ، محاورہ.
کعبہ کی قسم کھانا ، کعبہ کو اپنی صداقت کا گواہ قرار دینا (ماخوذ : نوراللغات)۔

---مَقْصَد/مَقْصُود کس اضا (---فت م ، سک ق ، فت ص / و مع) امذ.
اصل مقصد ، اصل مدعا ، منزل مقصود.

خدایا کعبۂ مقصود دکھلا
دلیل وہ دکھایا عید بکرید

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

ایس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی ناخدا ہووے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۵)۔

یہ سر ہے اور یہ سنگِ آستاں ہے
مرا تو کعبۂ مقصد یہاں ہے

(۱۷۷۳ء ، تصویر جاناں ، ۲۲)۔

راہِ حق میں ہر قدم پر کعبۂ مقصود ہے
سنگِ اسود رتبۂ سنگِ نشاں رکھتا نہیں

(۱۸۵۴ء ، غنچۂ آرزو ، ۹۱)۔

یہ وہی قبلۂ حاجات ہے سوچیں تو ذرا
یہ وہی کعبۂ مقصود ہے دیکھیں تو سہی

(۱۹۱۴ء ، شبلی ، ک ، ۹۹)۔ [کعبہ + مقصد / مقصود (رک)]۔

---نَشِین (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف ؛ امذ.
مراد : اللہ تعالیٰ.

کعبہ نشیں سُنے تو کہیں اُس سے دردِ دل
کعبے میں اینٹ چونے سے پتھر سے کیا کہیں

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۶)۔ [کعبہ + ف : نشیں ، نشستن = بیٹھنا]۔

---ہو تو اُس کی طَرَف مُنْہ نَہ کَرُوں فقرہ.
کسی جگہ سے اس قدر بیزار اور تنگ ہونا کہ اگر وہ جگہ مقام مقدس اور خدا کا گھر بھی بن جائے تو ادھر کا رخ نہ کرنا غرض نہایت بیزار تنگ اور عاجز ہو جانے کے موقع پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے (مہذب اللغات)۔

کَعْبی (فت ک ، سک ع) ، (الف) صف.
۱. (نباتیات) **اسفنجیہ کے مانند یا اس کا ، اسفنجیہ کے مادہ**

سے بنا ہوا۔ ایک دوسرے سے ملکر ... غیر منتظم کاذب کعبی بافتی غشتہ تیار کرتی ہیں۔ (١٩٦٨ ، الجی ، ٧٠)۔ ٢. **ٹخنے سے منسوب ، ٹخنے کا۔** کعبی رجعہ ... پاؤں کو ٹخنے پر زور سے جھکا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ (١٩٣١ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ٢٥٠)۔ (ب) امذ۔ ١. **مکعب ، وہ عدد جو کسی عدد کو تین دفعہ ضرب دینے سے حاصل ہو ، مراد وہ جسم ہے جس میں چھے مربع اور مساوی سطحیں ہوں۔** اب ہم دکھائیں گے کہ کعبی کو اس صورت میں کس طرح حل کرنا چاہیے جبکہ اس کی دو اصلی خیالی ہوں۔ (١٩٣٦ ، علم مثلث مستوی ، ٥٧٣)۔ ٢. (کشتی) **ایک داؤ جس میں حریف کو پیچھے آکر ایک ہاتھ سے حریف کی پشت کا جانگیا پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے داہنا یا بایاں موزہ پکڑ کر کھینچ لیتے ہیں** (رموز فن کشتی ، ١ : ٦٨)۔ [کعب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ بافت (ـــ سک ف) امث۔
(نباتیات) **ایسی بافت جس کی چھے مربع سطحیں ہوں ، ایک خلیاتی پرت ، خلیوں کا اسفنج نما مجموعہ جو پتوں اور گودے وغیرہ میں ہوتا ہے ، اسفنجیہ** (انگ : Parenchyma)۔ کعبی بافت پودوں میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ (١٩٦٢ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید مہاجر) ، ٩٧)۔ [کعبی + بافت (رک)]۔

ـــ بافتی (ـــ سک ف) صف۔
(نباتیات) **کعبی بافت (رک) سے منسوب ، کعبی بافت کا یا اس کے مانند۔** زمینی بافت خصوصاً کعبی بافتی ہے۔ (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٥٧٣)۔ غصنے یا بطنی حصہ بےرنگ کعبی بافتی خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ (١٩٨٣ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ٢ : ٥٥٣)۔ [کعبی بافت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ تَشا کُل (ـــ فت ت ، ضم ک) امذ۔
(طبیعیات) **کسی چیز وغیرہ کا طول و عرض و دبازت میں یکساں یا ہم شکل ہونا** (انگ : Cubic Symmetry)۔ بہت سی اشیاء مثلاً مائعات تقلے ٹھوس جیسے شیشہ اور قلمی ٹھوس جن میں کعبی تشاکل ہو۔ (١٩٧٣ ، موجیں اور اہتزازات ، ١٨٥)۔ [کعبی + تشاکل (رک)]۔

کَعْبَین (فت ک ، سک ع ، ی لین) امذ۔
دونوں ٹخنے یا دونوں ٹخنوں کی ہڈیاں۔

بےبت کے جوڑے میں ہے نہیں جیں
کافر کی ہے کعبتیں کعبین
(١٨٩٩ ، شاد (محمد خان) ، مثنوی عہد مذہب ، ٢)۔

کعبین کی جگہ بد بیضا رقم کیا
انگشت پا کو شمع تجلا رقم کیا
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ١ : ٥١)۔ [کعب + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

کَعْبِیَہ (فت ک ، سک ع ، کسر ب ، فت ی) امذ۔
بغداد کا ایک مذہبی گروہ جو معتزلہ میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے ، اس کا بانی ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمد الکعبی ہے۔ (فرقے اور مسالک ، ٥٣)۔ [کعبی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

کَعْک (فت ک ، سک ع) امذ۔
رک : کاک (١) ، روٹی ، میدے کی سوکھی ہوئی ٹکیہ ، بسکٹ (خزائن الادویہ ، ٥ : ٣٥٨)۔ [رک : کاک (١) کا معرب]۔

کُعُوب (ضم ک ، و مع) امذ ، ج۔
کعب معنی نمبر ١ (رک) کی جمع۔ دوسری قدر مساحت کے بعد تیسری کو آنا چاہیے تھا جو کعوب اور عمق سے متعلق ہے۔ (١٩٣٣ ، ریاست (ترجمہ) ، ٣٣١)۔ [کعب (رک) کی جمع]۔

کَف (١) (فت ک) امذ ؛ امث۔
١. **جھاگ ، پھین (جو کسی انسان یا کسی اور جاندار کے منھ سے جوش ، جذبے یا غصے کے موقع پر نکلے ، دریا کی سطح پر پیدا ہو یا ہانڈی کے جوش کھانے سے پیدا ہو)۔** کئی ہوتیاں و کئی جاتیاں جز کف ظاہر روپ نہیں۔ (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ٥٣)۔

توں ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے
دریا لیائے کف ہوں ابر شرم تے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٥)۔

دریا کوں ہور اس کی کف کوں وارث
انسان ہے دو طرف کوں وارث
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٠)۔

لب پر ہمارے شور و فغاں سے کف آ گئی
تو بھی سنی کسی نے نہ فریاد بے ستم
(١٧٥٠ ، دیوان زادہ حاتم ، ١٠٧)۔ ایک صاحب دل نے کسی زورآور کو غصے میں اور کف منھ میں بھرے ہوئے دیکھا (١٨٠١ ، باغ اردو ، ١١٣)۔

واں کرم کو عذرِ بارش تھا عناں گیر خرام
گریے سے یاں ، پنبۂ بالش ، کفِ سیلاب تھا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٣٥)۔ جب کف کثافت اوپر آئے اوس کو دور کرے۔ (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ٢٢)۔ دیوانہ و مست کی مانند منہ میں کف بھرا ہوا ہاتھوں میں پتھر لیے گرتا پڑتا اور لوگ مجھے دیکھ کر بھاگے ۔ (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٨٣)۔ ٢. **لعاب ، تھوک ، پھین۔** ایک میم صاحبہ کو میں نے دیکھا کہ منہ سے بےاختیار بہت سے کف اور بت ذرا سی ابکائی کے ساتھ نکل پڑے۔ (١٨٦٩ ، مسافران لندن ، ٩٨)۔ بھائی اس چشمے میں اژدہا پانی پیتا ہے سارا کف اس کا اس میں پڑا ہے۔ (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٣٣)۔

منہ سے شاعر کے مگر کف جو نکل جاتا تھا
شعر ہکلانے کی دلدل میں بدل جاتا تھا
(١٩٤٦ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ٩٦)۔

کچھ سلسلے تھے شوق کے پھولوں کے بےکجرے
ہیں جن کی کف دست میں ٹوٹی ہوئی لڑیاں
(١٩٩٢ ، سوغات ، بنگلور ، ٢)۔ [ف]۔

ـــ اُٹھنا محاورہ۔
جھاگ نکلنا ، جھاگ پیدا ہونا ، جھاگ بننا۔ ریشے کے بیلوں کو پانی میں تر کرتے ہیں اس سے کف اٹھتا ہے۔ (١٨٣٨ ، توصیف زراعت ، ٢١٢)۔

---اُڑانا محاورہ.
غصے یا کسی جذبے یا جوش کی حالت میں مُنھ سے جھاگ نکالنا. غصّہ میں داتیں باتیں آگے بیچھے قہر آ گیں نظروں سے دیکھ کر بڑے زور سے مُنھ سے کف اُڑایا. (۱۹۸٦ ، جوالا مُکھ ، ۱۰۷).

---اُڑنا محاورہ.
کف اڑانا (رک) کا لازم ، جھاگ نکلنا. مُنھ سے کف اُڑ رہی تھی. (۱۹۶۵ ، صبح امید ، ۱ : ۱۹۰).

---آبگینہ کس اضا (---سک ب ، ی مع ، فت ن) امذ.
وہ جھاگ جو شیشے کے پگھلانے سے اوپر آ جاتا ہے (جامع اللغات). [کف (۱) + آبگینہ (رک)].

---آلُود (---و مع) صف.
جھاگ سے بھرا ہوا ، لعاب دار ، (کنایۃً) غضبناک. مغرب کی سمت یہ پہلی کف آلود نظر تھی. (۱۹۸۰ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۳۲). [کف (۱) + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا].

---آنا ف ل.
غصے ، طیش ، گھبراہٹ یا جوش اور کسی طبعی خرابی کے باعث منہ سے جھاگ نکلنا.

ڈروں دیکھ مائل لے اس طرف
یہ حذرے کہ آ جائیں ہونٹوں پہ کف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۵) تھوڑی دیر میں منہ سے کف آنے لگے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳).

یہ جوش تھا غصے کا کہ کف آیا لبوں پر
برسات میں جس طرح سے ہو جوش پہ دریا

(۱۹۶۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰٦).

---بَدَہان / بَرْدَہان (---فت ب ، د / سک ر ، فت د) صف.
(کنایۃً) پُرجوش ، غضبناک ، منہ زور. ابتلا کے جیحتی کف بدہاں موجوں پر نظر جمائے کہا میں پرجوشوں سے عجیب و غریب حالات میں ملی وہ پہلا شخص تھا جو میرے حسن ، میری ذہانت اور میری دولت سے بالکل متاثر نہ ہوا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۸٤). جب وسط ایشیا میں منگولوں کا طوفان کف بردہاں اُمڈنا شروع ہوا تو وہاں کے علما اور اکابر کی کثیر تعداد ہندوستان کی طرف رجوع ہو گئی. (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۵). [کف (۱) + ف : بر / بہ (حرف جار) + دہان (رک)].

---بَرْسانا محاورہ.
رک : **کف اُڑانا.** وسیلہ ... ان گھوڑوں کا جو تیرے دشمنوں کی صفوں میں ہنہناتے ہوئے ، ٹاپیں مارتے ہوئے ، کف برساتے ہوئے گھس گئے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵).

---بَلَب / بَہ لَب (---فت ب ، ل) صف.
۱. رک : **کف بہ دہان ، جس کا منہ جھاگ سے بھرا ہوا ہو ، جس کے منہ سے تھوک نکل رہا ہو.**

کبھو ، کف بہ لب مست رہنے لگا
کبھو ، سنگ در دست رہنے لگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۵). ۲. لبالب ، **منہ تک بھرا ہوا.** ہماری سمت بھی زہرہ نے ایک کف بلب پیالہ بڑھایا. (۱۹۶۵ ، بسلامت روی ، ۳۱۲). [کف + بہ (حرف جار) + لب (رک)].

---مُنْہ سے بَہْنا ف ل.
منہ سے جھاگ نکلنا ، جھاگ لبوں پر آنا (جامع اللغات).

---بَھرْ آنا ف ل.
غصے یا جوش میں جھاگ پیدا ہونا ، مُنھ تھوک سے بھر جانا.

چلا اوس کے مسکن سے صحرا طرف
مرے موتھہ میں بھر آئے غصے سے کف

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۸).

---بَھرْ لانا محاورہ.
رک : **کف اُڑانا (غصے میں).** وہ کف بھر لاتا اور دانت پیستا ہے اور خشک ہو جاتا ہے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۰۲).

---پَہ کَفْ آنا محاورہ.
لگاتار جھاگ آنا ، دمبدم جوش مارنا.

آتے ہیں جن کے بوجھ سے دریا کو کف پہ کف
ہم پھر حق ہیں جان لڑانے کو بے تکلف

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱٦۱).

---ٹَپَکْنا ف ل.
تھوک بہنا ، لعاب نکلنا.

بپھرے ہو کیوں ، خیر ہے ، کیا ہوا
لبوں سے وہ ٹپکا کف آیا ہوا!

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۱).

---جاری ہونا ف ل ، محاورہ.
رک : **کف آنا ، جھاگ نکلنا.** مارے شہابوں کی چوٹوں کے اور زخموں کے موتھ سے کف جاری ہو رہا ہے. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگی خان پوستی (اردو نامہ کراچی ، جولائی ۱۹٦۳ء ، ۱۵)). وہ یہ کلمے سُن کر غیظ میں آیا بید کی صورت تھرایا رنگ چہرے کا متغیر ہو گیا ... منھ سے کف جاری ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ٦۲). بس چڑھ گیا جاہ کا نشہ اب کیا ہے وہی فلسفہ منطق کے کف جاری ہوں گے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۷). ان پر سخت ہذیانی کیفیت طاری ہو گئی ... منہ سے کف جاری ہو گیا. (۱۹۸۸ ، کیمیا گر ، ۱۰۱).

---چَلا جانا محاورہ (قدیم).
رک : **کف جاری ہونا.** دلہن کے مُنھ سے کف چلا جاتا ہے اور اسی مٹی لہو میں لتھڑی ہوئی بیحواس پڑی لوٹتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰).

---خارج ہونا محاورہ.
بلغم آنا (جامع اللغات).

ـــ دار صف.
جھاگ رکھنے والا (انگ : **Foaniy**). میلس جریں والے خلیات بھی نادر الوقوع نہیں ہیں ، ان کو کف دار خلیات بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۹۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲۱) . [کف + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــ دَرْدَہاں (ـــ فت د ، سک ر ، فت د) صف.
۱. **رک : کف بدہاں.**

روح طوفاں دربغل ، کف دردہاں
تو سُنو ، کس طرح تھیں موجیں رواں

(۱۹۳۳ء ، سنگ و سبو ، ۸۱). لاقانونی کف دردہاں بپھری ہوئی ندی کی طرح رواں دواں رہی. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۳۰). ۲. **جس کے منہ سے لعاب بہتا ہو.** بیخود دہلوی کے لیے ایک کف دردہاں عدوب کی شکل سامنے آتی تھی. (۱۹۹۲ء ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۷۷). [کف + در (حرف جار) + دہاں (رک)].

ـــ دَرْدَہَن (ـــ فت د ، سک ر ، فت د ، ہ) صف.
رک : کف دردہاں معنی نمبر۲. وہ سسٹم کے ذکر ہی سے کف دردہن اتنی لکچول بن جاتا ہے. (۱۹۷۶ء ، توازن ، ۲۰۲). [کف (۱) + در (حرف جار) + دہن (رک)].

ـــ دَرْیا کس اضا (ـــ فت د ، سک ر) امذ.
۱. **دریا کا جھاگ ، سمندر کا پھین.** حق تعالیٰ بخشے گناہ اوس کے پرچند مانند کف دریا کے ہووے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۵۱).

جشن سے اس کے ہے اک فیض کا دریا جاری
بہتے پھرتے ہیں برنگ کف دریا گوہر

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۲۵). ۲. **ایک بحری جانور کی پشت کی ہڈی جو ایک عرصے کے بعد ایک خاص شکل اختیار کر لیتی ہے.** دوا کہ خون جراحت کو بند کرتی ہے کف دریا را کھ کرکے زخم پر چھڑ کیں. (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۳). [کف + دریا (رک)].

ـــ لانا محاورہ.
پھین یا جھاگ نکالنا ، خصوصاً غصے خوف یا کسی جذبے یا جوش میں تھوک اڑانا نیز خون تھوکنا.

توں ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے
دریا لیائے کف موں ابر شرم تے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰۵). وہ زمین پر گرا اور کف لا کے لوٹ گیا. (۱۹۱۹ء ، انجیل مقدس ، ۱۰۲).

ساحل پہ ہے جو گریۂ مستانہ کی ترنگ
کف لا رہی ہیں مست بھی دریا کے سامنے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۰۸).

ـــ لے آنا ف ل ، محاورہ.
غصے سے تھوک اڑانا (جامع اللغات).

ـــ مار کس اضا ، امذ.
سانپ کا زہر.

بنھ ناریوں کے منھ سے ملا دیتی تھی شمشیر
پانی میں کف مار ملا دیتی تھی شمشیر

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۰). الف تورد میں نار ، شربت میں کف مار زہر یلا سانپ اور گلے کا ہار. (۱۹۱۵ء ، یہودی کی لڑکی ، ۳۲). [کف (۱) + مار (رک)].

ـــ نِکَالْنا ف م.
رک : کف لانا (جامع اللغات).

ـــ نِکَلْنا ف ل.
کف نکالنا (رک) کا لازم ، تھوک بہنا.

منہ سے شاعر کے مگر کف جو نکل جاتا تھا
شعر پگلانے کی دلدل میں پھل جاتا تھا

(۱۹۷۹ء ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۹۶).

کَف (۲) (فت ک) امذ ، امث.
۱. **(i) ہتھیلی نیز پیر کا تلوا ، پنجہ ، مٹھی ، تلوا ، جوتے کا پیتابہ ، ہاتھ.**

عبادت کی چکمک و کف صدق اپار
ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹).

مہندی کا رنگ نہیں ہے کف پائے یار پر
خون جگر ہوا ہے مگر پائمال دوست

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۰۲).

کلیوں میں ، انگلیوں میں ، لعل لب میں ، حسن سکوں میں
حنا آفت ، ستم فندق ، مسی جادو ، فسوں کاجل

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۵).

بہت آنکھیں ہیں فرش راہ چلنا دیکھ کر ظالم
کف نازک میں کانٹا چبھ نہ جائے کوئی مژگاں کا

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۷).

ابھی امید میں باندھے ہوئے ہیں ٹکٹکی مےکش
کف نازک پہ ساقی رکھ کے اک دن جام آئے گا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰). **(ii) ایک کف دست ، مٹھی بھر مقدار ،** ایک مٹھی کف : یعنی ایک مٹھی بھر اسی کو قبضہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۴ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). **(iii) ایک مٹھی وزن جو چھ مثقال یا چھ درہمی کے برابر ہوتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۰۲). ۲. **(مجازاً) ہاتھ.** ایسا بادشاہ سلطنت پناہ کہ زمام ایالت و سوراری اور عنان عدالت و بندہ نوازی بیچ ملک ہندوستان کے کف کفایت اور قبضۂ درایت اوسکے میں آئی. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۵).

دولت وصل کا دامان سرے کف سے چھٹ جائے
ہجر کا روز مجھے شکل مصیبت دکھلائے

(۱۸۵۴ء ، داستان عشاقاں ، ۱۱).

یاں گوہر مدعا تھا کف میں
واں تھے دُر بےبہا صدف میں

(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۷۱).

اگر تیرے کفِ جبروت میں سورج کا پرچم ہے
تو خا کو آدم و حوا یہ کیوں کرتوں کا ماتم ہے
(۱۹۵۸ء ، نبضِ دوراں ، ۱۷۳). ۲. روکنا ، باز رکھنا جیسے : **کف لسان (ترکیب میں شد ف کے ساتھ)**. روزہ کا مقصد صرف معاصی سے کفِ نفس تھا . (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۱۹).
۳. **(عروض) رُکن کے ساتویں حرف کو خاص شرط کے ساتھ ساقط کرنا جیسے فاعلاتن اور مفاعلتن کا آخری نون.** کفِ رکن کا ساتواں حرف گرا دینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو. (۱۸۷۱ء ، قواعد العروض ، ۵۴). [ع : (ک ف ف)].

۔۔۔افسوس مارنا محاورہ (شاذ).
رک : کفِ افسوس ملنا جو فصیح اور مستعمل ہے.
برگ جھڑتے یہ نہیں ہاتھ سے اب اندھی کے
مارتے ہیں کفِ افسوس شجر آخر روز
(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷۹).

۔۔۔افسوس / حسرت ، مَلنا محاورہ.
ہاتھ ملتے رہ جانا ، ہاتھ ملنا ، افسوس کرنا ، پچھتانا ، موقع ہاتھ سے جاتا رہنا.
آب و دانے میں عمر اپنی نہ کھو
کفِ حسرت ملے گا یوں چکیا
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۲).
پروانہ جلا شمع پہ جس وقت یہ بولا
لے میں تو جلا تو کفِ افسوس ملا کر
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۰).
نہ لائی ، شوخیِ اندیشہ ، تابِ رنجِ نومیدی
کفِ افسوس ملنا ، عہدِ تجدیدِ تمنا ہے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۲). میرے ارشاد کی تعمیل کرو ... مفت میں پچھتاؤ گے کفِ افسوس ملنے کے سوا اور کچھ نہ پاؤ گے. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴). کانگریسی وزیر کفِ افسوس ملنے لگے کہ انہوں نے فنانس کا چارج مسلم لیگ کو دے کر بڑی فاش غلطی کی ہے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۷۷).

۔۔۔البَصَر (۔۔۔ضم ف ، غم ا ، سکن ل ، فت ب ، ص) امذ.
آنکھوں کی ایک بیماری ، بینائی زائل ہونا ، بے بصری ، کم نظری. ضعفِ پیری اور کف البصر کے ہاتھوں بے بس تھے. (۱۹۳۸ء ، تراجمِ علمائے حدیث ہند ، ۱ : ۸۷). [کف (۲) + رک : ال (۱) + بصر (رک)].

۔۔۔الثَعلَب (۔۔۔ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، سکن ع ، فت ل) امث.
لومڑی کا پنجہ ؛ (طب) ایک پودے کا نام جس کے پھول کھنبی سے مشابہ ہوتے ہیں اور اس کے پتے مرضِ استسقا کی دوا میں استعمال ہوتے ہیں. کف الثعلب ... بعد کو دل کی ان دواؤں میں شامل ہو گئی جو دنیا میں سب سے اہم سمجھی جاتی ہیں. (۱۹۶۲ء ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۹۱). [کف (۲) + رک : ال (۱) + ثعلب (رک)].

۔۔۔الخُضَیب (۔۔۔ضم ف ، غم ا ، سکن ل ، ضم نیز فت خ ، ی مع) امذ.
(ہیئت) ایک ستارے کا نام جو سرخ رنگ کا ، روشن اور شمال کی جانب ہوتا ہے. سائیہ کے نزدیک دعا کی قبولیت کا وقت وہ ہے جب کہ راس اور مشتری کا اقتران ہو یا خواہ کوئی ستارہ کف الخضیب کے ساتھ ملے . (۱۲۰۹ء ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۳۱۳). کف الخضیب صورِ جنوبی میں سے ایک صورت ہے. (۱۸۵۹ء ، خطوطِ غالب ، ۵۰۳).
عیوق تھا اک دیدبان بہرِ حصارِ آسمان
کف الخضیب اک مشعلہ دار رو سلطانِ دیں
(۱۹۱۶ء ، نظمِ طباطبائی ، ۱۷). [کف (۲) + رک : ال (۱) + خضیب (رک)].

۔۔۔الضَبُع (۔۔۔ضم ف ، غم ا ل ، شد ض بفت ، سکن ب) امث.
ایک رُوئیدگی ہے جو بہار میں پیدا ہوتی ہے اور چند روز سے زیادہ باقی نہیں رہتی اس میں پتے کم اور گول اور پھٹے ہوئے آتے ہیں اور زمین پر بچھے رہتے ہیں. بعض کہتے ہیں کہ کف الضبع کی قبیل سے ہے اور اس کے سے خواص و فوائد رکھتی ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵۹). [کف (۲) + رک : ال (۱) + ضبع (رک)].

۔۔۔اللِسان (۔۔۔ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ل بکس) امذ.
زبان روکنا ، خاموش رہنا ، ضبطِ کلام (دوسرے کی بدگوئی پر). ان کے متعلق محتاط سے محتاط علمائے اہلِ سنت کا طرزِ عمل کف اللسان رہا ہے. (۱۹۷۳ء ، ذکرِ حسین ، ۷۶). [کف (۲) + رک : (۱) + لسان (رک)].

۔۔۔النَّہرَہ (۔۔۔ضم ف ، غم ا ، سکن ل ، فت ہ ، شد ر بفت) امث.
ایک بُوٹی ہے جو ایک ہاتھ کے قریب لمبی ہوتی ہے ، شاخیں چھوٹی چھوٹی ، پھول پیلا ، براق اور خوشبودار اور جڑ اس کی زیتون کے برابر ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵۹). [کف (۲) + رک : ال (۱) + ع : برہ ـ مادہ بلی].

۔۔۔آدم کسِ اضا (۔۔۔فت د) امث.
ایک رُوئیدگی جو ایک ہاتھ تک بلند ہوتی ہے پتے اس کے گول اور آس کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں رنگ میں اوپر سے سیاہی و زردی ہوتی ہے اور اندر سے سرخ ، اس کے بیج کڑ سے پتلے ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵۸). [کف (۲) + آدم (رک)].

۔۔۔برگ (۔۔۔فت ب ، سکن ر) امذ.
(نباتیات) کیلا ، کھجور ، تاڑ کی قسم کا ایک درخت (انگ : Palm) بیشتر فرتز کف برگوں (Palms) موز یا کیلوں وغیرہ کے پودے رطوبت پسند ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ء ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۷). [کف (۲) + برگ (رک)].

۔۔۔بکف (۔۔۔فت ب ، کف) م ف.
شرط بد کر (قدیم اردو کی لغت). [کف (۲) + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

ـــــ بَیضا کس صف (ـــــ ی لین) امذ.
رک : ید بیضا ، روشن ہتھیلی ، چمکدار ہاتھ (ماخوذ : نوراللغات).
[کف (۲) + بیضا (رک)].

ـــــ پا کس اضا ، امذ.
تلوا ، پانو کا تلوا.

آفتاب آئینۂ کفشِ کفِ پا ہے ترا
کیا مگر باقی ہے اعجازِ یدِ بیضا ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷).

یہ سن کر بدن میں لگی آگ بھر
کفِ پا کا شعلہ گیا تابہ سر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۳).

پوچھیے کوئی اون سے مری پلکیں ہیں کہ کانٹے
آنکھیں مجھے ملنے نہیں دیتے کفِ پا سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳). گوہر سے زیادہ پرتوِ کفِ پا آئینہ روئے عروسِ مہر. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳۸).

تو وہ برقِ تجلّی ہے کہ تیرے دیکھنے والے
ترے نقشِ کفِ پا کو یدِ بیضا سمجھتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۷).

چراغاں چراغاں نقوشِ کفِ پا
کہیں ماہِ تاباں ، کہیں مہرِ طلعت

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۸). [کف + پا (رک)].

ـــــ پائی امث.
۱. پتلی ایڑی کی جوتی، سلیپر ، زیرپائی (عموماً عورتیں پہنا کرتی ہیں). باندھ کر لٹکا دیا اور حکم کیا کہ کفِ پائیاں لگاؤ. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۹۸). کفش ، زیرپائی ، کفِ پائی ... پاؤں میں چھم چھم کرتیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). غدر سے پہلے گھیتلی جوتے ، کفِ پائی ، کفش یا گول پنجے کے جوتوں کا زیادہ رواج تھا. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و دہلی ، ۳). بادشاہ غضب ناک ہو کر اٹھا ، کفِ پائی پہن کر حرم سرا میں چلا گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۹۵). ۲. (مرغ بازی) **تلواسنا ، مرغ کے پنجے کے نیچے کی گدّی یعنی کھال میں سخت گانٹھ پیدا ہو جانا جو چلنے میں تکلیف دینے لگے** کفِ پائی میں تشویش ہوتی ہے اس کو قدوا کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۳۱).
[کفِ پا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ تَراش (ـــــ فت ت) امذ.
(نباتیات) کف دار پتے کی ایک قسم جس میں شگاف زیادہ گہرے ہوں اور تقریباً پتے کے قاعدے تک پہنچ جائیں مثلاً بھنگ کے پودے کا پتا وغیرہ (انگ : Palmatisect) (مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۱ : ۹۵). [کف (۲) + ف : تراش ، تراشیدن ــ کاٹنا].

ـــــ چَہ (ـــــ فت ج) امذ ؛ ــــ کفچہ.
۱. رک : کفچہ ، کفگیر ، چھوٹا کفگیر.

کوئی دوڑی کفگیر کفچہ کو لے
کوئی پاون اور کوئی دستہ کو لے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۳). حلوائی کو غصّہ آگیا کفچے کے سر میں ایسا کفچہ مارا کہ وہیں لوٹ گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۶). جب سرخ ہو جائے تو کفچہ سے آہستہ سے کباب کو پلٹ دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۹۳). ۲. **سانپ کا پھن.** سپس ناگ کے جوں کے ناگ کفچے اوٹھا کر سنے لگے اور بےساختہ وجد میں آکر سر دھنے لگے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۰). ۳. **کمان کے چلّے کا درمیانی حصّہ جو عموماً چمڑے کا ہوتا ہے اور اس میں تیر جما کر چلایا جاتا ہے.** خواجہ نے بہ تعجیل تمام تیر کفچہ میں رکھ کر مارا حلق میں پڑا گدّی کو توڑ کے پار گزرا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۳۸). [کف + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ خا ک کس اضا ، امث.
مٹھی بھر خاک ، بےحقیقت چیز ، حقیر ، معمولی چیز (کنایۃً) انسان.

ظاہر میں میں اکسیر ہوں باطن میں کفِ خاک
لیتے ہیں تو لیں مجھ کو خریدار سمجھ کر

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۵). [کف + خاک (رک)].

ـــــ خا کِستَر کس اضا (ـــــ کس ک ، سک س ، فت ت) امث.
مٹھی بھر راکھ ؛ (استعارۃً) حقیر چیز.

قمری ، کفِ خاکستر و بلبل ، قفسِ رنگ
اے نالہ ، نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). قمری کو آج سے بہت پہلے غالب نے کفِ خاکستر قرار دے دیا تھا. (۱۹۳۹ ، اک عشرِ خیال ، ۳۳).
[کف + خاکستر (رک)].

ـــــ خُضَیب کس صف (ـــــ ضم نیز فت خ ، ی مع) امذ.
(ہیئت) رک : کفُ الخضیب ، ایک سرخ روشن ستارہ.

آج تو شام ہی سے کفِ خضیب
خطِ نصف النہار کے ہے قریب

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شفشقیہ ، ۳۷). [کف + خضیب (رک)].

ـــــ دار. (الف) صف.
ہتھیلی کی شکل کا ، ہتھیلی جیسا ؛ (نباتیات) کئی نمایاں رگوں والا (پتا). کف دار یا کثیر رگی اس صورت کئی نمایاں رگیں (سوتی رگیں) ڈنڈی کے سرے سے نکل کر ورقے میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۹۰). (ب) امذ.
چھتری ، چھاتا.

ہے کف دار ہندوی چھاتا
ہے بدہوش مہا مد ماتا

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری (ق) ، ۱۰۳). [کف + ف : دار ، داشتن ــ رکھنا].

ـــــ دار رَگیت (ـــــ فت ر ، ی مع) امث.
(نباتیات) کئی نمایاں رگوں والی رگیت (پتوں کے بازوؤں میں نسوں کی ترتیب). کف دار رگیت دو طرح کی ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۹۱). [کف دار + رگیت (رک)].

ـــــ دار مُرَکَّب پَتّا (ـــــ ضم م ، فت ر ، شد ک بفت ، فت پ ، شد ت) امذ.
(نباتیات) ایسا مرکب پتا جس میں متعدد برگچے ڈنڈی کے

سرے پر ایک ہی نقطہ سے جڑے ہوئے ہوں (مبادی نباتیات (معین الدین)، ۱ : ۹۱)۔[کف دار + مرکب (رک) + پتا (رک)]۔

---دست کسی اضا(---فت د، سک س)۔ (الف) امذ، امث۔
ہاتھ کی ہتھیلی

کفِ دست اوس کے عاشق کے دل و جاں
ملایم اس طرح چاندی کے جیوں پاں

(۱۷۷۴، مثنوی تصویر جاناں، ۳۰)۔ حجر اسود کو کفِ دست سے ملے یا چومے بشرطیکہ کسی کو تکیف نہ ہو۔ (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۱ : ۲۳۶)۔

ہے جو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے، اسے جس قدر اچھا کہیے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۲۲)۔ پہاڑی پر ایک عورت ٹانگیں لٹکائے کفِ دست پھیلائے .... جلوہ افروز ہے۔(۱۹۲۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹ ، ۳۱ : ۹)۔ غالب کے آتے ہی اردو شاعری اپنی ٹھوڑی کو کفِ دست کا سہارا دے کر کسی فکر میں ڈوب گئی۔ (۱۹۸۸، نگار، کراچی (سالنامہ)، ۹۰ : ۲۳۹)۔ (۲) صف۔ **چٹیل، بے آب و گیاہ، جہاں دور تک درخت یا آبادی کا نشان تک نہ ہو (میدان بیابان کی صفت کے بطور)**

چلایا نظر جب اوپر جا تلار
کفِ دست میدان دسیا زیب دار

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۰۳)۔ ایک جنگل دکھلائی دیتا ہے، جہاں درخت کا نانو نہیں، چوڑا کفِ دست پڑا ہے۔ (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۹۷)۔ ایک روز ایسے کفِ دست میدان میں جا نکلے کہ جہاں بستی کا نام نہ تھا۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۹۳)۔ یہ کفِ دست کوسوں کا میدان .... ہے۔ (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱ : ۱۳)۔ کفِ دست صحراؤں اور دشوار گزار وادیوں میں اسی غول کی قافلہ سالاری میں اپنی جان کو جان نہ سمجھا۔ (۱۹۰۱، زلفی، ۹۰)۔ [کف (۲) + دست (رک)]۔

---دستِ بیاباں کس اضا(---فت د، سک س، فت ب) امذ۔
سنسان جنگل (نوراللغات)۔ [کفِ دست (رک) + بیاباں (رک)]۔

---دست مَلنا محاورہ۔
ہاتھ ملنا، پچھتانا (جامع اللغات)۔

---دستِ میدان کس اضا(---فت د، سک س، ی لین) امذ۔
لق و دق میدان جس میں دور تک درخت اور آبادی کا نام نہ ہو، سنسان جنگل۔

نہ انساں ہے واں نہ حیواں ہے
فقط اک کفِ دستِ میداں ہے

(۱۷۸۳، مثنوی سحرالبیان، ۹۵)۔ اسی لیے یہ اسٹیشن اکثر سنسان کفِ دست میدان بنے رہتے ہیں۔ (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۶ : ۳۴)۔ [کفِ دست (رک) + میدان (رک)]۔

---دستی کس صف(---فت د، سک س) امث۔
چٹیل پن، ہمواری (سطح کی)۔ اہل عرب کی استادی اس علم میں ان کے صناعی قطع انسانی اور یونانیوں کی کف دستی کے

پیدا کی۔ (۱۸۸۰، تاریخ ہندوستان، ۱ : ۸۲)۔ [کفِ دست + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---راد کس اضا، امذ۔
دینے والا کف یا ہاتھ، مراد: سخی، عطا کرنے والا، صاحب سخاوت و ہمت۔

قدم پھسلتے ہیں آتے ہوئے نکوہش کے
یہ ہو رہی ہے ترے در پہ بارشِ کفِ راد

(۱۹۰۸، صحیفۂ ولا، ۱۸۳)۔ [کف + راد (رک)]۔

---زَناں (---فت ز) صف۔
تالی بجاتا ہوا، تالی بجانے والا۔

کسی کو کوئی غوطہ دے کر وہاں
تھی خندہ زناں ہوتی اور کف زناں

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۱۷۱)۔ [کف + ف : زن، زدن - مارنا + اں، حالیۂ ناتمام]۔

---سائِل کس اضا(---کس ء) امذ۔
بھکاری کا ہاتھ، مانگنے والے کا ہاتھ۔

اشکوں نے کسی کی تو بڑھی اور ندامت
دامن ہے بشکلِ کفِ سائل کئی دن سے

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۲۰۳)۔ [کف + سائل (رک)]۔

---شِگاف (---کس ش) امذ۔
(نباتیات) **کف دار پتے کی ایک قسم جس میں شگاف کی گہرائی حاشیہ سے پتے کے قاعدے کے فاصلے کی نصف یا نصف سے کم ہو مثلاً کپاس وغیرہ** (لاط **Palmatifid**) (مبادی نباتیات (معین الدین) ۱ : ۹۵)۔ [کف + شگاف (رک)]۔

---غُبار کس اضا(---ضم غ) امذ۔
مٹھی بھر خاک؛ مراد: انسان۔

وہ جس نے دے کے مذاقِ تجسسِ اشیا
کفِ غبار کو سونپی خلافتِ دنیا

(۱۹۶۲، برگ خزاں، ۱۰۹)۔ [کف + غبار (رک)]۔

---کِفایَت کس اضا(---کس ک، فت ی) امذ۔
(مجازاً) **عملداری، حکومت۔** گھاٹی کا بند اور قلعوں کی نگہبانی ان کے کف کفایت سے علاقہ رکھیے۔ (۱۸۰۵، جامع الاخلاق (ترجمہ)، ۲۸۶)۔ بندہ نوازی کی عنان ان عالی مکان کے کف کفایت اور قبضہ درایت میں پہلے سے زیادہ مستحکم ہے۔ (۱۹۸۶، تاریخ پشتون، ۱۷)۔ [کف + کفایت (رک)]۔

---گیر (---ی مع) امذ؛ ـــ کفگیر۔
دیگ یا ہانڈی کے اندر سے کوئی چیز نکالنے کا آلہ، ان میں سوراخ دار بھی ہوتے ہیں، ڈوئی۔

دوریے سے دیگچوں کا ہے یہ حال
سینہ کف گیر کا ہوا غربال

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۸۳)۔

ایک ہے پرخور آشنا بے پیر
سینہ سوراخ جس سے ہے کف گیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). کیہوں میں پانڈی میں کفگیر اور لوٹی کی کھنکار اور کہنکار کے بھوکے ہیں . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۶). اس میں سے ، جس کا قبائلی نشان کف گیر ہے اور یہ شاخ شیریں کے نام سے موسوم ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۴۲). [کف + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــ گیرا (ـــ ی مع) امذ.
گھوڑے کا ایک مرض جس میں بتلی (سم کے نیچے کا حصہ) میں گوشت بڑھ جاتا ہے اور گھوڑا زمین پر پیر نہیں ٹکا سکتا اور لنگڑاتا ہے.

نہایت ہی بُرا ہے یار یہ روگ
کہا کرتے ہیں کفگیرا اسے لوگ
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۷).

ہے مرض یہ بھی ایک بے پیرا
جس کا لیتے ہیں نام کف گیرا
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۴۲). [کف گیر + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گیرا ہو جانا محاورہ.
گھوڑے کے سُم کا زخمی ہو جانا (نوراللغات).

ـــ گیرہ (ـــ ی مع ، فت ر) امذ ؛ ــ کفگیرہ.
سوراخدار کفچہ جو حلوائیوں کے پاس ہوتا ہے (نوراللغات) . [کف گیر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گیری (ـــ ی مع) امث.
چھوٹا کفگیر (ا پ و ، ۳ : ۳۹). [کف گیر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ لِسان کس اضا (ـــ کس ل) امث.
رک : کفَ اللسان ، زبان کو روکنا ، دم بخود ہونا ، چُپ . یہ رنگ دیکھا تو بجز اس کے کہ ہر طرح کف لسان کرلیں ، چارہ ہی کیا تھا. (۱۹۲۶ ، حیات فرہاد ، ۱۳۷). [کف + لسان (رک)].

ـــ مال کرنا ف م.
ہاتھ سے ملنا ، مسلنا. خوب کف مال کرکے آپ صاف اس کا ہی لیا جائے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ ، ۱/۱ گست ، ۷).

ـــ مَرجان کس اضا (ـــ فت م ، سک ر) امث.
مونگے کی شاخیں جو پنجے کی شکل کی ہوتی ہیں (جامع اللغات). [کف + مرجان (رک)].

ـــ مَریَم کس اضا (ـــ فت م ، سک ر ، فت ی) امث.
ایک قسم کی زرد رنگ کی جڑ ، پنجۂ مریم. وہ ہاتا جوڑی جو کف مریم ہے اس سے صورت و کیفیت میں متغائر معلوم ہوتی ہے بہرصورت ایک ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰). [کف + مریم (علَم)].

ـــ مَلنا ف س ؛ محاورۃ.
ہاتھ ملنا ، افسوس کرنا ، پچھتانا.

رنگ اس کا غرض لگا بدلنے
گلبرگ سے کف لگی وہ ملنے
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۹۰).

ـــ مُنقَسِمَہ کس صف (ـــ ضم م ، سک ن ، فت ق ، کس س ، فت م) امذ.
(نباتیات) **کف دار پتے کی ایک قسم جس میں شگاف حاشیہ سے پتے کے قاعدے کے فاصلے کے نصف سے زیادہ گہرے ہوں مثلاً ارنڈ** (لاط : **Palmatipartite**) (مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۹۵). [کف + منقسم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُوسَوی کس صف (ـــ و مع ، فت س) امث.
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزاتی ہاتھ.

جھلکتی اتھی یوں اد کب نور سوں
کفِ موسوی جوں کہ طور سوں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۵). [کف + موسی + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُوسیٰ کس اضا (ـــ و مع ، ا بشکل ی) امذ.
ید بیضا (جامع اللغات). [کف + موسیٰ (علَم)].

ـــ میزان کس اضا (ـــ ی مع) امث.
ترازو کا پلڑا.

نہ خریدار کا حصّہ ہوں نہ حق بائع کا
میں وہ دانہ ہوں جو گر جائے کفِ میزان سے
(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳۳). [کف (۲) + میزان (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) امذ.
ہتھیلی جیسا ؛ (نباتیات) رک : کف دار . مندرجہ ذیل میں برگچوں کی ترتیب کو دیکھو ، پرہ دار ، کف نما ، ہل پل . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۰). یہ کف نما تھیلیں ایک پلیٹ یا کشتی کی شکل کے لنگر کے زیریں تنہ کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۳۲۱). [کف (۲) + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

کَف (۳) (فت ک) امذ ؛ امث.
ایسی دوہری پٹی جو آستیوں خصوصاً قمیض کی آستینوں کے سرے پر لگاتے ہیں. آپ کے پاس ایک جبّہ ایسا بھی تھا جس کی کفیں اور جوبغلے ریشمی تھے. (۱۹۰۶ ، میلادنامہ ، ۳۹). وہ سادہ شلوار قمیض پہنے ستون کے ساتھ لگا کھڑا ہے ، چوری چوری وہ اپنے کف کے ساتھ ایک آنکھ پونچھتا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۲۶). [انگ : Cuff].

کُف (ضم ک) صف.
مانند نیز ہم قوم ، ہم نسب. اپنے کُف کے ہوتے غیر قوم میں کبھی نے کیا ہے جو میں کروں. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۹). میرا اب کہاں ایسا مرتبہ کہ اس کا سا شریف جوان مجھے اپنا کُف بنائے. (۱۸۹۰ ، شہید وفا ، ۴۴). [کفو (رک) کی تخفیف].

کَفا (۱) (فت ک) امث.
(چنائی) **ڈاٹ کے دونوں سروں کے نیچے ڈھارو چنائی کو کہتے ہیں جس پر ڈاٹ رُکی ہے** (انجینرنگ بک ، ۳). [ف : کف سے موزوں].

کَفا (۲) (فت ک) امث.
محنت رنج (جفا کے تابع کے طور پر مستعمل) (فرہنگ آنند راج).
[ف].

ـــ جَفا (ـــ فت ج)، (الف) امث.
سختی و مصیبت ، ظلم و ستم.

> کفا جفا ہے بہاری کبھی تو ہو گی دور
> کفاف تھوڑی ہے انسان کیوں نہ ہو مجبور

(؟ ، احقر (مہذب اللغات)). (ب) م ف. **بشکل تمام ، جوں توں کر کے ، خدا خدا کر کے.**

> اس بت کو راہِ راست پہ لائے کفا جفا
> روٹھے ہوئے کو میں نے منایا کفا جفا

(؟ ، تجمل (فرہنگ آصفیہ)). [کفا (۲) + جفا (رک)].

کَفا (۳) (فت ک) امذ.
(آب کاری) بھنگ کے پودے کے پتوں پر پیدا ہونے والا پھپھوندی کی شکل کا مادہ جس کو کپڑے میں لگا کر اتارتے اور جمع کر کے بدک بناتے ہیں (اپ و ، ۷ : ۹۲). [رک : کف (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَفّار (فت ک ، شد ف) صف.
بڑا منکر ، بڑا کافر ، بڑا ناشکرا (پلیٹس). [ع].

کُفّار (ضم ک ، شد ف) امذ.
بہت سے کافر ، کفر کرنے والے ، غیر اللہ کی پرستش کرنے والے ، خدا کے وجود کے منکر.

> تجھ زلف کے کنج دام کوں زاہد کہیں تسبیح ہو
> بہمن کہیں جیتے بھی زنار ہے کفار کا

(۱۵٦۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۸).

> کفار فرنگ کوں دیا ہے
> تجھ زلف نے درس کافری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، کـ ، ۷۲).

> چلیں فوج دینی کوں طیار کر
> پڑیں جائے کر فوج کفار پر

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۳۰).

> مسلمانوں کے حق میں دوزخ اندیش
> کہے کفار کو مومن وہ بدکیش

(۱۸۵۱ ، مومن ، کـ ، ۳۹۰). چونکہ تین برس تک دعوت اسلام مخفی رہی اور کفار کے ڈر سے علانیہ نماز پڑھنا ممکن نہ تھا ، اس لیے صرف رات کو دیر تک نماز پڑھتے رہنے کا حکم تھا. (۱۹۰۰ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۸). کفار کے خطرناک منصوبے ان ... ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتے تھے (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسا... ، ۱۰۲). [کافر (رک) کی جمع].

کَفّارا (فت ک ، شد ف) امذ.
گناہ کی پاداش ، تاوان. تو نے میرے پارۂ جگر نور نظر کو مارا ہے تیرا قتل کفارا ہے. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۵).
[کفارہ (رک) کا ایک املا].

کَفّارات (فت ک ، شد ف) امذ ؛ ج.
گناہ کے بدلے کی چیزیں. فرمایا کیا ہیں کفارات میں نے کہا ... پوشیدہ کرنے والی گناہوں کی تین چیزیں ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۵۷). کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا. (۱۹۰۱ ، ترجمہ قرآن (تفسیر مولانا نعیم الدین مراد آبادی) ، ۶۹۰). [کفارہ (رک) کی جمع].

کَفّارَت (فت ک ، شد نیز بلا شد ف ، فت ر) امث.
رک : کفارہ جو زیادہ مستعمل ہے ، گناہ کا بدلہ ، قسم یا روزہ توڑنے کی سزا.

> نہ آوے کفارت تیری سیر پر
> تو رکھنا او روزہ قضا کے پھیر کر

(۱٦۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۷۸).

> قتل کر کر قبر پر ناجی کے آئیو ضرور
> ہے گناہوں کی کفارت ہم شہیدوں کا طواف

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۲۸).

> گناہ گار کا انجام کار ہے دوزخ
> جو رنج و دکھ ہو یہاں اوس میں سو کفارت ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، کـ ، ۲۰۹). [ع].

کَفّارَہ (فت ک ، شد نیز بلا شد ف ، فت ر) امذ ؛ س کفارا.
۱. شرعاً کسی گناہ کا عوض جس سے گناہ گناہ نہ رہے ، جیسے: رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے متواتر روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ، گناہ کے بدلے کی چیز ، گناہ دھو دینے والا عمل.

> زر و گوہر سے دے کر کے کفارا
> گنہ بخشاؤں کی یکبار سارا

(۱۷۹۸ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۵۵). کفارے کا سرپوش خالص سونے سے بنائیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰؑ کی توریت مقدس ، ۳۰۸). تہائی مال خیرات میں دینا پڑے گا اور ظہار کا کفارہ اور ... ادا کرنا ہو گا. (۱۸٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۵۲). جو کام نادانستگی میں ہو شریعت میں معاف ہے کفارہ سے اوس کی تلافی ہو سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۴۰).
۲. تلافی ، بدلہ ، عوض.

> ہجر ایام جدائی میں نہ کپڑے پھاڑو
> یہ سمجھ لو کہ شبِ وصل کے کفارے ہیں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

> فلک کو عشوہ ترا سخت تنگ رکھتا ہے
> کفارۂ ستم ناتمام لیتا ہے

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۱٦۲). نا کردہ قصور کا کفارہ عذاب میں پڑنے سے قبل ہی قبل خود میری موت ہو سکتی ہے. (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۲۳۰). [ف : کفارہ ؛ ع : کفارۃ].

ـــ ادا کَرنا محاورہ.
۱. گناہ کا عوض دینا ، خطا کا بدلہ دینا. مولوی احمد نے کہا کفارہ ادا کرنا ہے تو کسی نیک عمل کی ضرورت نہیں. (۱۹۸۳ ، جولستان ، ۴۷۴). **۲. تلافی کرنا ، بدلہ دینا.** سزایابوں کی ٹرین

زندہ اور جاندار ہے مگر وہ کفّارہ ادا کرنے کا خواہش مند. (۱۹۸۹ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹۸).

--- دینا محاورہ.
رک : **کفّارہ ادا کرنا.** اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور کفّارہ دیویں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۷). اگر کسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اور کفّارہ دینا واجب ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن (تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۵۹). وہ اگر کفّارہ بھی دے تو اسے قضا روزے رکھنے پڑیں گے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۳۸).

--ٔ ذُنُوب کس اضا (---ضم ذ ، و مع) امذ.
گناہوں کا عوض ، کفّارہ جس سے گناہ مٹ جائیں. اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ اس پر صبر کرے تو یہ علامت کفّارۂ ذنوب ہونے کی ہے. (۱۹۶۳ ، کشکول ، ۶۷). [کفّارہ + ذنوب (ذنب (رک) کی جمع)].

--- کَرْنا محاورہ.
تلافی کرنا. اس نے بڑی بڑی مصائب اُٹھا کر ان کا کفّارہ کر دیا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۵). اب جوانی کی محرومیوں کا بڑھاپے کی ذوق اندوزیوں سے کفّارہ کرنا چاہتے تھے. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۲۵۰).

--- گاہ امث.
صدقہ یا قربانی دینے کا مقام ، بھینٹ چڑھانے کی جگہ. کفّارہ گاہ کے آگے بھی لہو اپنی انگلی سے سات مرتبہ چھڑکے. (۱۹۰۹ ، الکلام ، ۲ : ۲۲۳). [کفّارہ + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--ٔ مَعْصِیَت کس اضا (---فت م ، سک ع ، کس ص ، فت ی) امذ.
رک : **کفّارۂ ذنوب** (جامع اللغات). [کفّارہ + معصیت (رک)].

--- ہونا محاورہ.
کفّارہ کرنا (رک) کا لازم ، کفّارہ ادا ہونا ، تلافی ہونا.

محتسب کا شیشۂ دل صبح سے ہے چور چور
شیشۂ مے توڑنے کا ہو گیا کفّارہ آج

(۱۸۷۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۱۱). اگر سلیکٹ کمیٹی مقرر نہ کرنے کا سیا گناہ ہو تو اس کا کفّارہ بخوبی ہو چکا ہے. (۱۸۸۹ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۲۶).

اچھا ہوا مریض محبت ہوا جو میں
یہ بھی کسی گناہ کا کفّارہ ہو گیا

(۱۹۰۸ ، سحر (سراج میر) ، بیاض سحر ، ۴۷).

--ٔ یَمِین کس صفـ (---فت ی ، ی مع) امذ.
قسم توڑنے کا کفّارہ.

ہے غضب رنج دوستانِ اہل
اور کفّارۂ یمیں ہے سہل

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۳)). اگر وہ چار مہینے کے اندر اندر عورت کے پاس چلا گیا تو حانث ہو جائے گا اور کفّارۂ یمین لازم آئے گا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۳۰). [کفّارہ + یمین (رک)].

کَفاف (فت ک) (الف) امذ ؛ امث.
اتنی معاش جو بسر اوقات کے لیے کافی ہو ، روزمرہ کا خرچ ، وظیفہ ، نان و نفقہ ، روٹی کپڑا وغیرہ. اس طبقے کو معزز رکھا چاہیے اور رزق و کفاف سے خاطر جمع. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۰۷). شاہی خزانہ سے بارہ سو اشرفیاں سالانہ کفاف کے طور پر مقرر کر دیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۸۸). ضروری اور بقدر کفاف اخراجات کے بعد جو کچھ بچ جاتا وہ شام تک اہل استحقاق پر صرف کر دیا جاتا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۶). فقر کا مختصر مطلب ہے اپنی ضرورتوں کو بے نیازی ، کفاف اور سادہ انسانی ضرورتوں کی سطح پر لے آنا. (۱۹۷۷ ، مسائل اقبال ، ۲۶۶). (ب) صف. **کافی ، جس سے ضرورت پوری ہو جائے ، موزوں.**

بذل بکیف کیفیت میں کفاف
کفِ کافی مرے کفاف کرو

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ ، ۲۶۴).

فقط اوس ہی سے طبیعت ہماری سیر نہیں
کفاف کب ہے ابھی تین چار دیکھیں گے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۲). جن مقامات پر پانی کی قلت ہو وہاں بقدر کفاف پانی دیا جائے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۳۱). [ع : (ک ف ف)].

--- کَرْنا محاورہ.
کفایت کرنا ، کافی ہونا ، مناسب یا موزوں ہونا ، ضرورت پوری کرنا. اتنی حس صاف دیکھنے کے واسطے کفاف نہیں کرتی. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۹۷).

کفاف وہ بھی نہ کرنے جگر شگاف کو
ہزار بار کی طرح گر مرے نکلتے ہاتھ

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۱). جہیز خواہ وہ کتنا بھی ہو کسی کو مدت العمر کفاف نہیں کرتا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۶۳).

--- ہونا محاورہ.
رک : **کفاف کرنا ، کافی ہونا.**

مطبخ کا ایک خرچ ترے گر بیان کروں
اس ذکر کو کفاف نہ ہو صد زبان بکام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

کَفافی (فت ک) صف.
کفاف (رک) سے منسوب ، حسب ضرورت ، کافی ، جس سے ضرورت پوری ہو جائے. کارہائے آبپاشی کے اجرا نے ... کفافی کاشتکاری کو تجارتی کاشتکاری سے مبدل کرنے کے حق میں محرک کا کام کیا ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۸). [کفاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَفالَت (فت نیز کس ک ، فت ل) امث.
۱. **اپنے ذمے کوئی بار یا کام لینا ، ذمہ داری وکالت ؛ (عموماً) کفیل ہونا ، نان نفقہ ، خرچ وغیرہ کا.** وقتِ کفالت ابو طالب کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۱۹). جس شخص کی رضامت و کفالت کسی امر

میں اپنے ذمہ ہمت پر قبول فرمائی اس کو آخر عمر تک نباہا . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۰). نواب سید قاسم علی خان بہادر خلف نواب سید فیض اللہ خان صاحب بہادر نے ان کی کفالت فرمائی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۶۰).کارکنوں کی گرفتاری کی صورت میں ان کے متعلقین کی کفالت کے لیے فنڈز نہیں تھے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۹۶). **۲. شے مکفولہ یا مرہونہ ، جو چیز لائق رکھی جائے ، جو شے گروی رکھی جائے نیز تحفظ** (پلیٹس). **۳(ا) ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا دینا** (نورالہدایہ، ۳ : ۵۱). **(ا ا)** (شرع) **ملانا ، ذمہ کفیل سے طرف ذمہ اصیل کے مطالبہ میں** (نورالہدایہ ، ۳ : ۵۱). **۴. ضمانت ، زرِ ضمانت ، سیکورٹی.** اگر کوئی ڈگری کفالت کے مقابل کی ہو اور اس میں جائداد نیلام ہو جاوے تو جائداد نیلام شدہ بھی اس قانون کی تاثیر سے بری ہو جاوے گی. (۱۸۷۹ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۵۳). کئی لاکھ روپیہ علاقہ کی کفالت سے قرض دیا گیا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۳۷۲). پاکستان میں ہر بیمہ کمپنی کو حکومتی بانڈ اور منظورہ کفالتیں خریدنے ... کا لزوم ہے. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۹۷). [ع : (ک ف ل)].

---ُ المال (---ضم ت ، غم ا ، سکِ ل) امث.
۱. مال کی ضمانت ، روپے پیسے کی ضمانت. مال یا کفالت المال کا استحصال بالجبر کرنے کے لئے. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید (ضمیمہ) ، ۳۷). **۲. (قانون) ایسی دستاویز یا جو ایسی دستاویز سمجھی جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جائے یا بڑھایا جائے ، منتقل کیا جائے یا مقید کیا جائے یا زائل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے ، جس کے ذریعے سے کوئی شخص مقر ہو کہ میں قانوناً ذمہ دار ہوں یا اقرار کرے کہ فلاں قانونی حق میرا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری). [کفالت + رک : ال (۱) + مال (رک)].

---ِ بالْمال (--- کسِ ب ، غم ا ، سکِ ل) امث.
رک : **کفالت المال.** کفالت دو قسم ہے ایک کفالت بالنفس یعنی حاضر ضمانت دوسرے کفالت بالمال یعنی مال ضمانت. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۱). [کفالت + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مال (رک)].

---ِ بالنَّفْس (--- کسِ ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سکِ ف) امث.
(فقہ) حاضر ضمانت ، حاضر ضامنی ، ذاتی یا شخصی ضمانت کفالت ... دو قسم ہے ایک کفالت بالنفس یعنی حاضر ضمانت. دوسرے کفالت بالمال یعنی مال ضمانت. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۱). [کفالت + بہ (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + نفس].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مال رکھنے کی جگہ ، گودام. صندوقوں کا جو کفالت خانہ میں پنج امتحان کیا جائے . (۱۸۹۲ ، اصول سراغ رسانی ، ۸). [کفالت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خاص کسِ صف ، امث.
(قانون) وہ کفالت ہے کہ جب کوئی شخص کسی شے کے لہ دینے یا رکھ چھوڑنے کا دعویٰ دار اس وجہ سے ہو کہ اس نے شے مذکورہ پر محنت یا روپیہ صرف کیا ہے (اردو قانونی ڈکشنری). [کفالت + خاص (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
(عموماً اخراجات کا) ذمہ لینا ، بار اٹھانا ، کفیل ہونا. حال اپنا مفصل بیان کیجیے ہم کفالت کریں گے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۲۷). اگر یہ مستقل طور سے ناکارہ ہو جائے اور کام کرنے کے قابل نہ رہے تو حکومت اس کے اخراجات کی کفالت کرے. (۱۹۵۱ ، امن کے منصوبے ، ۵۰).

---مُعَلَّقَہ کسِ صف(---ضم م ، فت ع ، شد ل بفت ، فت ق) امث.
(فقہ) کسی شخص کا دیگر شخص کی بجائے ضمانت کا وعدہ کرنا . کوئی شخص کفالت معلقہ کرے یعنی یہ کہے کہ اگر یہ شخص نہ دے گا تو میں دوں گا تو کفالت صحیح ہو جاوے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۰). [کفالت + معلق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---میں لینا محاورہ.
سرپرستی قبول کرنا ، ذمہ داری قبول کرنا ، ولی بننا . آپ نے حضرت اسعد کی تینوں بیٹیوں کو اپنی کفالت میں لے لیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۴).

---نامَہ (---فت م) امذ.
ضمانت کی دستاویز (نوراللغات). [کفالت + نامہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
کفالت کرنا (رک) **کا لازم.** تعدد ازواج کو جن چیزوں نے روک رکھا ہے ، ان میں ایک یہ بھی ہے ، کہ متعدد بیویوں کی کفالت نہیں ہو سکتی. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۹۱).

---ِ یک جائی کسِ صف(---فت ی ، سکِ ک) امث.
(قانون) بالمقطع کفالت ، مجموعی طور پر کفالت ، اکٹھی کفالت (اردو قانونی ڈکشنری). [کفالت + یک (رک) + جا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَفالَتی (فت نیز کسِ ک ، فت ل) صف.
کفالت (رک) سے منسوب ، ضمانتی . کسی ساہوکار نے گورنمنٹ سے وصول یابی قرضہ میں امداد کی درخواست کی اور اس درخواست پر لفظ منظور لکھ دیا گیا اس بنا پر قرضہ مندرجہ درخواست کو گورنمنٹ کا کفالتی قرضہ متصور کر لیا گیا. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۹۶). [کفالت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِفاءَت (کسِ ک ، فت ء) امذ ؛ = کفایت.
ہم کفو ہونا ، مثل ہونا ، برابر ہونا ؛ (فقہ) مرد اور عورت کا بعض باتوں میں (خاندانی لحاظ سے) برابر ہونا ، ہم نسب ہونا . کفاءت شرعی کہتے ہیں برابر ہونے کو مرد کے ساتھ عورت کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۲۰). اولاد والد کی کفو ہوتی ہے اور چونکہ سارا عالم مخلوق ہے جو کفاءت کے منافی ہے. (۱۹۶۳ ، کشافین ، پارہ ۷ ، ۱۰۵). [ع].

کَفائف (فت ک ، کس ء) امذ.
انداز نے تیز روزمرہ کے قابل معاش.

تو سائل بزرگوں سے خائف ہے
گرفتار رنج کفائف ہے

(۱۹۰۲ ، سیرالاولیا ک ، ۳۸). [کفاف (رک) کی جمع].

کَفائی (۱) (فت ک) امث.
۱. (آب کاری) رک: کفا (۳) (اب و ، ے : ۹۳). ۲. (آب کاری) **بھنگ کے پتوں پر پیدا ہونے والی پھپھوندی کی شکل کی مادے سے بنائی ہوئی شراب.** کفائی یا مجالی ، واسی یہ تین درجے شراب کی تیزی کے ہیں. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ے). [رک: کفا + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَفائی (۲) (فت ک) امث.
(رنگائی) **کپڑے پر یکساں رنگ چڑھانے کے لیے سادے پانی میں تر کرکے نچوڑ لینے کا عمل اس عمل سے کپڑے پر ہر جگہ یکساں رنگ چڑھتا ہے نیز نیل کے حوض پر آیا ہوا جھاگ** (اب و ، ۲ : ۳۵). [رک: کف (۱) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کِفائی (کس ک) صف.
کافی ، کافی ہونے والا ، کفایت کرنے والا ، بقدر ضرورت. اس کی تحصیل واجب کفائی ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۹۹). ان علوم کا حاصل کرنا واجب کفائی بلکہ بعض صورتوں میں واجب عینی ہے جن کے جاننے والے قوم میں کم ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۰). [ع : کفایہ سے مشتق].

کِفایات (کس ک) امث ، ج.
(معاشیات) **فائدے ، سہولتیں.** پیدائشی دولت کا پیمانہ چھوٹا ہے جس کی وجہ سے بڑے پیمانے کی پیدائش کے کفایات کا حاصل کرنا دشوار ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۰). [کفایت (رک) کی جمع].

ـــــ خارجی کس صف(ـــــ سکر) امث ، ج.
(معاشیات) **پیداوار میں خارجی آسانیاں ، وہ بیرونی سہولتیں جس سے محنت اور وقت وغیرہ کی بچت ہو ، جیسے ; نہر اور سڑک وغیرہ کا نکالنا یا قرضہ دینا ، خارجی پیدائش کی وہ نئی نئی آسان ترکیبیں جو علمی تحقیقات سے پیدا ہوتی ہیں** (علم المعیشت ، ۱۲۵). [کفایات (رک) + خارج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ داخلی کس صف(ـــــ کس خ) امث ، ج.
(معاشیات) **پیداوار میں ایسی سہولتیں جن سے خاطر خواہ منافع حاصل ہو.** وہ مال عمدہ اور سستا تیار کرکے حسب دل خواہ منافع اٹھاتے ہیں ایسی کل آسانیاں کفایات داخلی کہلاتی ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۲۵). [کفایات (رک) + داخل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِفایَت (کس ک ، فت ی) امث.
۱. **کافی ہونا ، ضرورت کے مطابق ہونا.**

دانا کو سخن ہے یک کفایت
اس دن تیرا کوئی نیں حمایت

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورلین ، ۴۴). شام کو بھوں تمہیں کھانے کو گوشت اور صبح کو روٹی بقدر کفایت کے دے گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۲ : ۲). ۔

ہے کفایت غمزہ و ناز و نگہ ابرو
عاشقوں کے قتل کو ہے تیر کیا صمصام کیا

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲). ۲. **بچت ، فائدہ.**

خدا حافظ ترا تا جی لگا باندھنے مضمون
اگر مضمون فلک پہنچا تو نکتے کی کفایت ہے

(۱۸۳۱ ، شاکر ناجی ، ۵ ، ۲۳۲).

عاشق اب بڑھ گئے ہیں جھانٹو
اس میں سرکار کی کفایت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۳). فائدہ یہ ہے کہ فقط اضافت کی زیر سے حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ اور حرف ربط کی کفایت ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد (مولوی محمد حسین آزاد) ، ۱۰۲). ڈاک گاڑی کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو تو غالباً دو تین دن کا سفر رہ جائے اور بہت سے آدمی بوجۂ کفایت وقت اوسی میں سفر کرنا پسند کریں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۳۳). ۳. **وجہ معاش ، روزگار ، کفالت.** آپ متوکل باعتبار کسب و سعی نہ کرنے کے نہ تھے بلکہ قطع التفات کے رو سے تھے کہ اپنی قوت و کفایت پر ملتفت نہ تھے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین (ترجمہ) ، ۴ : ۳۵۳). شوکت و قوت نابید ہو گی تو پھر کفایت بھی نہیں ہو سکتی. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). ۴. **جزرسی نیز کنجوسی.**

ہووے ممسک کا تھوڑا تھوڑا جی
یہ بھی بخشش میں آ کہ کفایت ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۳). یہ مال کسی معتبر کے پاس ہوتا تو اپنی کفایت اور جزرسی نہ کرتا. (۱۸۰۴ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲۰۱).

نصیحت باپ کی جو دل نشیں تھی
کفایت خرچ میں سب طرح سے کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۹۹). ۵. **ذمہ داری ، ضمانت** (شاذ). ایسا بندہ کہ کفایت مہمات کے لائق ہو کمتر ہاتھ آتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۶۱). کرداروں کی صورت گری کفایت اور صفائی سے کی ہے. (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۳۲). ۶. **مال گزاری جو گورنمنٹ شرح لگان کے بڑھانے یا زائد محصول کے وصول کرنے سے حاصل کرے.** کفایت کے اصول کی حد تک مالگزاری کے انتظام اور محکمے کے قیام پر جو کثیر مصارف عاید ہوتے ہیں وہ کفایۂ مالگزاری کی تشخیص و تحصیل کے مصارف شمار نہیں کیے جا سکتے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸۰).

ـــــ سے م ف.
واجبی خرچ سے ، کنجوسی سے ، جزرسی کے ساتھ. شہریوں کو کھلا پانی فراہم کیا جائے کا پانی کفایت سے استعمال کرنے کی اپیل. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ جون ، ۱).

---شعار (---کس ش) صف.
جُزرس ، کم خرچ کرنے والا ، بچت کرنے والا. تعلیم و تربیت سے اکثر لوگوں کی حالتیں بدل جاتی ہیں ... مسرف کفایت شعار بن جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۴۹). اب بھی یہ لڑکی ... سگھڑ ، امور خانہ داری میں ماہر اور کفایت شعار معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۹۶). [کفایت + شعار ، لاحقۂ فاعلی].

---شعارانہ (---کس ش ، فت ن) صف.
کفایت شعار کی طرح ، کم خرچ کروانے والا. طرزِ حکومت سادہ ، کفایت شعارانہ ... اور نمائشوں سے پاک ہے . (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵۵). [کفایت شعار (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---شعاری (---کس ش) امث.
جُزرسی ، بچت کرنا. بقال نے ہر معاملہ دینی و دنیوی میں اسی طرح کفایت شعاری اختیار کی ہوگی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم جون ، ۱۰). ان کی کفایت شعاری اور جُزرسی ہر حد سے زیادہ تعجب ہوتا تھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۷). اس وقت شدید کفایت شعاری اور قاعدے قانون کی پابندی برتی گئی . (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۲۹۰). [کفایت شعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عامّہ کس صف(---شد م بفت) امث.
عوامی ضرورت ، سب کی آسانی ، عمومی فیض رسانی. غرضکہ اصول کفایت عامّہ نے کفایت علی شاہ کو بھی بیکار نہیں چھوڑا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۶۵). [کفایت + عامّہ (رک)].

---کا صف.
نفع کا ، سستا (نوراللغات).

---کار صف.
کفایت کرنے والا ، بچت کرنے والا. ایک کفایت کار کے ساتھ لنکاشائر جو شاہرہ کے امتحان میں حسب ذیل نتائج حاصل ہوئے. (۱۹۳۸ ، خوارق الجنون کا نظریہ ، ۲۱۸). [کفایت + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کرنا محاورہ.
۱. **کافی ہونا ، ضرورت کو پورا کرنا.**

حکم ہو پڑھو اپنی اپنی کتاب
کفایت تمہیں یہ کرے در حساب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۷۹). تعریف اور بڑائی میں بھی نکتہ کفایت کرتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴۴). بے سروسامان کو سامان کی حاجت کیا ہے فقط بزرگوں کی دعا کفایت کرتی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۹). بنگال میں ایک اردو مضبوط اخباری کاغذ کی بہت ضرورت تھی عدا کرتے کہ یہ پرچہ کفایت کرے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۸ : ۱۰). پیداوار ابھی تک اس حد پر نہیں پہنچی کہ اہل جزیرہ کے لیے کفایت کر سکے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۸). ۲. **اکتفا کرنا ، بس کرنا** («پر» کے ساتھ). اگر مکتوب الیہ رتبے میں بہت بڑا ہو تو اوس کا نام لکھنا ایک گونہ سوءِ ادبی ہے صرف خطاب پر کفایت کرنا چاہیے. (۱۸۹۹ ، انشائے خردافروز ، ۷). اس پر بھی کفایت نہ کی ان کا چہرہ سُرخ لال رنگ دیا گیا. (۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۴۰).

کفایت کریں اپنی تنخواہ پر
نہ ھا ہم الا ساۂ ماتحکمون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳). ۳. **بچت کرنا ، روپیہ پیسہ بچانا ، کنجوسی کرنا.**

نصیحت باپ کی جو دلنشیں تھی
کفایت خرچ میں سب طرح سے کی

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نوسنظوم ، شایان ، ۲ : ۳۹۹). ۴. (قدیم) **ذمہ داری قبول کرنا ، ضمانت لینا** (کسی کام کی).

پدایا ںگر دھن کیر امات سوں
کفایت کیا اوس مہمات کوں

(۱۶۴۵ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

---لسانی کس صف(---کس ل) امث.
بولنے سے بچنا ، کم بولنا ، بولنے میں اختصار سے کام لینا ، زبان کو روکنا ، خاموش ہونا. قدیم ہرا کرت میں کفایتِ لسانی کی بنا پر درہم کے لفظ نے داما کی صورت اختیار کر لی. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۳۰۹). [کفایت + لسان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لفظی کس صف(---فت ل ، سک ف) امث.
لفاظی سے بچنا ، لفظوں کی بچت ، کم الفاظ استعمال کرنا. ان میں حشو و زوائد کی بھرمار ہے کفایتِ لفظی کا اہتمام نہیں ملتا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۳۷). [کفایت + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مند (---فت م ، سک ن) صف.
رک : **کفایت شعار.** حضرت کے حکم کو حکم الٰہی کا نمونہ سمجھ کر نہایت شوق سے اس مہم پر دل نہاد ہوا لیکن کفایت‌مند اس مہم کا سامان نہیں کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۸۰). [کفایت + مند ، لاحقۂ صفت].

---مندی (---فت م) امث.
جُزرسی ، بچت کرنا. ریلوے بنانے والوں کو حسنِ کفایت مندی کی کوئی ترغیب نہ تھی . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۱۹). [کفایت مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہے فقرہ.
کافی ہے ، بس ہے.

لا کھ آوے تو ہم کو کیا مطلب
ایک آنا ترا کفایت ہے

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ء ، ۷۷)).

گو شبِ ہجر نہ ہو صبح بھی کیا پروا
شعلۂ آہ کفایت ہے سحر کرنے کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۲). اگر وہ شایستہ

چلے بغیر کودنے یا رکنے کے تو بس کفایت ہے ۔ (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۷).

کفایتی (کس ک ، فت ی). (الف) صف.
۱. کفایت (رک) سے منسوب ، کم خرچ ، بچت کا ، نفع کا ، سستا بالعموم یہ طریقہ سب سے زیادہ کفایتی ثابت ہو گا۔ (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۰). ۲. کفایت شعار (فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. کافی ہونا ، فراوانی ، افراط (پلیٹس). [کفایت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِفایہ (کس ک ، فت ی) امذ.
رک : فرض کفایہ ، کافی ہونا ، کفایت ، وہ جو سب کی طرف سے ادا کیا جائے عموماً فرض کے ساتھ.

حفظ کرنا سارے قرآں کا تمام
ہے کفایہ فرض سن اے نیک نام

(۱۸۹۰ ، کنز الآخرة ، ۱۷). بحمد اللہ کہ یہ فرض کفایہ ہندوستان کے ایک عالم سے ادا ہوسکا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۵۹). چند مسافر فرض کفایہ کے طور پر نیچے اتر گئے ۔ (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۳۷). [ع].

کُفْت (ضم ک ، سک ف) امث.
موج ، خراش ، بگاڑ (پلیٹس). [کوفت (رک) کی تخفیف].

کَفْتار (فت ک ، سک ف) امذ ، امث.
کتے سے مشابہ ایک قوی الجثہ درندہ ، اس کی خاکستری جلد پر سیاہ داغ یا خطوط ہوتے ہیں بیشتر غاروں میں رہتا ہے اور مردہ جانوروں پر زندگی بسر کرتا ہے.

بوڑ ہیں گے تکر ترکتر کشت میں
کب گیا کفتار ایسے دشت میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۰). جانوران وحشی اس ملک کے ببر ، کفتار ... گھوڑے گدھے مگر اور ہیپوپوٹیمس ہیں ۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۵). چیتا ، گیدڑ ، کفتار ، گینڈا اور مگرمچھ بھی منجملہ درندے جانوروں کے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۳). ۲. وہ شخص جو مُردوں کے کفن اتارے (نور اللغات ؛ جامع اللغات). (ب) امث. ڈائن ، چڑیل ، جادوگرنی. چونکہ ڈائن ہندار یعنی کفتار کو جادو سے مسخر و مطیع کرکے اس پر سوار ہوتی ہے بدیں نسبت کفتار ڈائن کو بھی کہتے ہیں ۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳۶). کوئی خبیث اور کوئی بھوت پلیت اور کوئی کفتار غرض کہ کسی کا کوئی بس نہیں چل سکتا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۲). [ف : کفت ، کافتن ـ پھاڑنا + ار ، لاحقۂ فاعلی].

کَفْتان (فت ک ، سک ف) امث.
رک : خفتان ، ابریشم بھری ایک ریشمی صدری . بدن پر نیچے لوہے کی کڑیوں کی جال دار زرہ ہے اور اس پر عمدہ ریشمی لیلے دھاری دار اور حریر کی کفتان ہے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۷). انگلستان کی یونیورسٹیوں میں آج تک جو گوُن پہنے جاتے ہیں ان میں عربی خلعت یا کفتان کی وضع قطع باقی ہے ۔ (۱۹۶۲ ، روح اسلام ، ۱۰۵). [خفتان (رک) کا معرب].

کَفْتَر (فت ک ، سک ف ، فت ت) امذ.
کبوتر ، کوتر ، حمام.

وہ تھے کفتر و زاغ و طاؤس و باز
عیاں ہو گئی قدرت بے نیاز

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۹۶). اس نے زمین پر گرتے ہی پھر بصورت کفتر پرواز کیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۹۹). [ف].

کُفْتَہ (ضم ک ، سک ف ، فت ت) صف.
چوٹ یا رگڑ کھایا ہوا ، خراش زدہ (پلیٹس). [کُفت (کوفت (رک) کی تخفیف) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

کَفْچَہ (فت ک ، سک ف ، فت چ) امذ.
۱. چھوٹا کفگیر ، بڑی ڈنڈی کا چمچہ نما ظرف جس سے ہنڈیا میں سے سالن وغیرہ نکالتے ہیں.

مطبخ ہندوی کہوں رسوئی
پاتلی ڈیگہ کفچہ ہے ڈوئی

(۱۶۵۲ ، مثل خالق باری ، ۳).

کوئی دوڑی کفگیر کفچہ کو لے
کوئی پاون اور کوئی دستہ کو لے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۳). وہ خاکستر مثل سریشی کے نرم ہو جائے گی اس وقت کفچہ سے تہ و بالا کریں ۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). سفیدی تخم مرغ سوکرین ... مرکب کر کے کفچہ سے کف اوتھاویں. (۱۸۹۰ ، شعاع مہر ، ۶۴). ملا کر ہی لکھا جائے گا کفچہ ، لیمچہ . (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۴۷۲). ۲. پھن ، سانپ کا پھن.

قطرے ہیں موتی شستہ میں یا زہر مار ہے
گیسو میں شانہ ہے کہ یہ کفچہ ہے مار کا

(۱۸۷۳ ، دیوان قدا ، ۳۶). ۳. (کنایۃً) چپو ، پتوار میرے قیاس میں نہیں آتا کفچۂ ناؤ اور سکان کی طرح دوسری قسم کے نیم سے متعلق ہیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۹). اس کے بعد پھر کشتی کو کفچوں سے چلانا شروع کیے ۔ (۱۹۰۲ ، سفر بغداد ، ۹۰). ۴. چمڑے کی ٹوپی ، جو طبل میں اور شکاری پرندوں کے سر یا آنکھوں پر باندھی جاتی ہے تیر چلہ ، تانت. خواجہ نے بہ تعجیل تمام تیر کفچہ میں رکھ کر مارا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۳۸). [کف (۲) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دار صف.
چوڑے پھن والا (سانپ). علاوہ اس کے ایک سانپ کفچہ دار ہوتا ہے جس کو نیجا کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۶). ذرا سوئے ہی تھے کہ ایک بڑا خونخوار ناگ کفچہ دار آیا (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۳۲). [کفچہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ کرنا محاورہ.
شکاری پرند کا سر اور آنکھیں کفچے (چمڑے کی ٹوپی) سے ڈھانپنا. کافور موتہہ سے چبا کر جانور کے موتہہ میں ڈالے اور کفچہ کر کے دھوپ میں رکھ دیوے (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۵۶).

ـــ مارنا محاورہ.
کسی چیز کو پکانے میں گھونٹنا ، چلانا ، چمچے وغیرہ سے اُلٹنا پلٹنا. اس مغز کو دودھ میں پکائے جب کہ وہ گاڑھا ہو تو شکر ملا کر کفچہ مارے. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۷۰).

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف ؛ امذ.
(لفظاً) چمچہ جیسا (نباتیات) وہ ورقہ جو راس پر جوڑا اور گول ہو اور اساس کی جانب بتدریج تنگ ہوتا جائے مثلاً خرفہ (مبادی نباتیات (سید معین الدین) ، ۱ : ۸۸). [کفچہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

کُفْر (ضم ک ، سک ف) امذ.
۱. (i) (فقہ) **اللہ کے وجود سے انکار ، اللہ کو نہ ماننا ، خُدا کے وجود کا انکار ، شرع اسلامی سے عمداً گریز ، اسلام کی ضد ، بے دینی ، گمراہی.** پیغمبر علیہ السلام ... ظاہر کے کفر سوں ہور باطن کے شرک سوں ... یگانگی میں مشاہدہ یکانگی ہوں ہوا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰). باطن ان دو جہاں تھے جدا یعنی دین و دنیا تھے کفر و اسلام تھے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۵).

اندر ہی ہوں کفر ہے اندر ہی اسلام
اندر بے آرام ہے اندر ہی آرام
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۶).

گئی کفر کی بس نکل جہاں سوں
تھی گرچہ کڑی ہو کمریاں سوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰).

توڑا بتوں کو دوش نبیؐ پر قدم کو رکھ
چھوڑا نہ نام کعبہ میں کفر و ضلال کا
(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۳۵۴).

کفر و دیں کے قاعدے دونو ادا ہو جائیں گے
ذبح وہ کافر کرے منھ سے کہیں تکبیر ہم
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۸). ایمان و کفر اور یقین و شک کے وجوہ منطقی طرز استدلال سے نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۳). آج سے چھ سو سال قبل یہ شہر ایک ہندو راجہ کی راجدھانی اور کفر و شرک کی آماجگاہ تھا. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۲۹۲). (ii) **اللہ تعالٰی کی نعمت کی ناشکری ، کفرانِ نعمت.** خدا کے فضل سے ناامید ہونا کفر ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۵).

ترے ہوتے بے شک یہ ہے کفرِ نعمت
جو رکھیں کسی اور کا آسرا ہم
(۱۹۲۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۷). ناشکری کو بھی کفر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں محسن کے احسان کو چھپانا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۹۳). ۲. **(لفظاً) چھپانا ، دبا لینا.** کفر کے لفظی معنی چھپانے کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۹۳). ۳. **شدید گناہ ، بڑا جُرم.**

اگرچہ دیں میں عاشق کے ہوسا کفر ہے پیارے
یہ ایسا کون ہے جو دیکھ تیرے لب نہ ہو طامع
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۲۵۰).

توڑنا دیر و حرم تک ہے نہ چنداں ہے گناہ
اپنے مذہب میں ہے کچھ کفر تو آزردن دل
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۳). ۴. ہٹ ، ضد (ماخوذ : علمی اردو لغت).
۵. (تصوف) **کفر کی دو قسمیں ہیں مجازی اور حقیقی ، حقیقی یہ ہے کہ سالک ذات حقانی کو عین صفات اور صفات کو عین ذات جانے جیسا کہ ہے اور ذات حق کو ہر جگہ دیکھے اور سوائے ذات حق کے کسی کو موجود نہ جانے یہ حقیقت میں توحید اور ایمان ہے اگرچہ عوام کو کفر معلوم ہوتا ہے.** تو جونھے کفر کوں پاویگا تو توں مومن ہوے گا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۸۷). غالباً مرزا نے کفر سے وہ کفر مراد لیا ہے جو صوفیہ کرام کی اصطلاح کے موافق ایک بڑا مرتبہ فقر و درویشی میں سے شمار کیا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۲۹۰). [ع].

ـــ باندھنا محاورہ.
گمراہی کی تہمت لگانا ، جھوٹی باتیں منسوب کرنا. بعض نے آپ کو جادوگر بتایا ہے اور بعضے ظاہر بینوں نے آپ پر کفر باندھا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۷۹).

ـــ بکنا محاورہ.
اللہ یا اس کے دین سے انکار یا مذمت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا ، کفر کی باتیں کرنا ، کلمات کفر منھ سے نکالنا. لڑکی ڈر خدا کے غضب سے ، کیا کفر بک رہی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۵).

ـــ پژوہ (ـــ فت پ ، و مج) صف ؛ امذ.
(لفظاً) کفر تلاش کرنے والا ؛ مراد : کافر ، منکرِ خُدا.

کس شان سے عدو کی شکوہوں کو لے گئی
دوزخ کی سمت کفر پژوہوں کو لے گئی
(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۲۹۸). [کفر + ف : پژوہ ، پژوہیدن ـ تلاش کرنا].

ـــ پیشَہ (ـــ ی مج ، فت ش) امذ.
کافر ، بے دین ، مُلحد.

بولے ادب سے حضرتِ عباس ذیشعور
خاطی ہیں کفر پیشہ ہیں یہ بانیانِ زور
(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۳۲۰). [کفر + پیشہ (رک)].

ـــ توڑنا محاورہ.
دینؔ دار بنانا تیز مطیع کرنا ، مُرید بنانا ، نیچا دکھانا ، ضد ، ہٹ یا پندار کو زائل کرنا.

سزاوار اس شاہ کوں ہو صفت
توڑے کفر ہور دین کا بے ملت
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (ق) ، ۷).

کفر توڑے گا ارے رعبِ مُسلمانی کا
اب مسلماں تجھے اوگیر کریں گے ہم بھی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۹). خامہ اور مضمون اور فکر جتنے یہ مغرور ہیں سب کو اپنی قید میں کرلوں اور ان کا کفر توڑ کر دیکھ ہی لوں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۵۳).

---تولنا محاورہ.

رک : کفر بکنا. توبہ توبہ ، کیسا کفر تول رہے ہو ؟ تم راستے سے بھٹکے ہوئے ہو اس لئے ہم سب کے سب مصیبت میں ہیں. (۱۹۸۰ ، میواڑ کے بھیڑیے ، ۱۰۷).

---ٹوٹنا خُدا خُدا کرکے کہاوت.

بڑی مشکل سے منایا ، راضی کیا ، بالآخر مہم سر ہوئی ، مرحلہ طے پایا.

لائے اوس بُت کو التجا کرکے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

(۱۸۴۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۰۷).

---ٹُوٹنا محاورہ.

۱. ضلالت یا ظلمت چھٹنا ، گمراہی یا سیاہی دُور ہونا.

اندھیر ہے دل پر تو پڑے پیچ بلا کا
ہر کفر ترا زلفِ سیہ کار نہ ٹوٹے

(۱۸۶۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۵). ۲. کسی بات کا آخرکار مان لیا جانا ، نامکمل بات یا کام کا انجام پانا.

کفر ٹوٹا ساقی پیمان شکن کو دیکھ کر
توبہ توڑی شیخ نے ، میخانے میں داخل ہوا

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ رعب ، ۲۰۶).

---جوٹنا محاورہ.

کافروں کی سی باتیں کرنا ، بے قاعدہ بات کرنا ، غلط بات کرنا (مہذب اللغات).

---جَلی کس صف(---فت ج) امذ.

صریح کفر ، واضح اور ظاہر کفر ، ایسا قول یا فعل جس سے انسان اسلام سے خارج ہو جائے. حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن (تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۴۸۸). [کفر + جلی (رک)].

---حقیقی کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.

(تصوف) ذات محض کو ظاہر کرے ، اس طرح پر کہ سالک ذات حقانی کو عین صفات اور صفات کو عین ذات جانے جیسا کہ ہے اور ذات حق کو ہر جگہ دیکھے اور سوائے ذات حق کے کسی کو موجود نہ جانے (مصباح التعرف). بارواں کفر حقیقی جو خدائے تعالٰی کے وصال تھے دور ہو کر دل کے کان خوش آواز طرف سیدھے یا باویں طرف نظر دوڑانا. (۱۸۱۰ ، جوشِ گہر ، ۱۰۶). [کفر + حقیقی (رک)].

---خَفی کس صف(---فت خ) امذ.

پوشیدہ یا معمولی کفر جو کذب و ریا وغیرہ کے باعث لازم آئے ، ایسا قول جس سے ایمان خطرے میں پڑ جائے. ریا سے کافر ظاہر میں نہیں ہوا لیکن کفر خفی میں مبتلا ہوتا ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۰۷). [کفر + خفی (رک)].

---دھونا محاورہ (قدیم).

کفر کو مٹانا ، شرک و الحاد کو ختم کرنا.

توڑ بت کھڑک ولے جب کیا کفر دھوئے
تو مسجد منے دین کی بانگ ہوئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

---ساز صف.

ملحد ، بے دین ، جھوٹا ، دروغ گو. یہ کفرساز تو اپنے مدرسہ و مسجد کے صحن میں کھڑے ہو کر سوچتے تھے کہ اس کی کرسی کتنی اونچی ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۰). [کفر + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سامانی امث.

کافروں کی سی باتیں کرنا ، بے قاعدہ بات کرنا ، غلو بات کرنا (مہذب اللغات). [کفر + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.

کفر توڑنے والا ، مطیع کرنے والا ، غرور توڑنے والا.

دکھن کے شہاں میں وو شمشیر زن
ہوا اول چون حیدری کفر شکن

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶). [کفر + ف : شکن ، شکستن - توڑنا].

---کا فتوٰی دینا ف م.

کسی کو ملحد یا کافر قرار دینے کا حکم جاری کرنا ، کسی پر الحاد یا کفر کا حکم لگانا ، ازروئے احادیث و آیات کافر قرار دینا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا فتوٰی لگانا محاورہ.

کفر کا فتوٰی دینا ، کافر قرار دینا. اقبال جب ملّا اور صوفی کے خلاف آواز بلند کرتے تھے تو ان پر کفر کا فتوٰی لگایا جاتا تھا. (۱۹۷۰ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۱۵).

---کُنجھری (---فت ک ، سک ج ، ج ، سک ھ) امث.

(کنایۃً) بُری صحبت ، بری سنگت ، صحبتِ بد ؛ (ہندو) وہ مصنوعی عدالت کا کھیل جو ہولی کے دنوں میں گالی گلوچ اور فحش کے ساتھ کیا جاتا ہے. ہندی لفظوں کا ملاپ عربی لفظوں کے ساتھ کفر کچہری ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۰۰). [کُفر + کچہری (رک)].

---کَرنا محاورہ.

بیزاری اور بے تکلفی اور بے تعلقی کا اظہار کرنا ، ایسی بات یا عمل کرنا جس سے کفر لازم آئے. ان کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تیرے ساتھ اسی طرح لئے جاؤں گا جب تک کہ تو مر جائے یا محمد (صلعم) کے ساتھ کفر کرے. (۱۹۰۶ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ : ۵ ، ۳۶).

---کی نقل کُفر نہیں کہاوت.

کفر کی نقل کرنے یعنی کفر کو دہرانے سے کفر نہیں ہوتا (ماخوذ : مہذب اللغات).

۔۔۔کے کَلِمات مُنْھ سے نِکالْنا ف م ؛ محاورہ.
کفر کا کلمہ بولنا ، بیزاری کا اظہار کرنا. اے صبح صبح یہ کیا کفر کے کلمات منْھ سے نکالتے ہیں ، معلوم ہوتا ہے آج پھر مشاعرے میں داد نہیں ملی . (۱۹۶۸ ، غالب (تدبیر محمد خان) ، ۱۰).

۔۔۔گو (۔۔۔و مج) امذ.
کفر بکنے والا (پلیٹس). [کفر + ف : گو ، گفتن - کہنا].

۔۔۔گوئی (۔۔۔و مج) امث.
کفر گو (رک) کا اسم کیفیت ، کفر بکنا (پلیٹس). [کفر گو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔مجازی کس صف (۔۔۔فت م) امذ.
(**تصوف**) **ایسا عمل جس سے بے دینی کا شائبہ نکلتا ہو ، وہ کفر جس سے حق تعالیٰ کی ناشکری ظاہر ہو.** ایک یاروان کفر مجازی جو زبان ہور فائدہ ہور شفا غیر تھے سمجھتا ہور بندگی شہرت کے واسطے دراز کرتا ہو. (۱۸۱۰ ، جوتستھ کھیر ، ۱۰۵). [کفر + مجاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔و اِلْحاد (۔۔۔و مج ، کس ا ، سک ل) امذ.
اسلام سے انکار ، دین حق سے پھر جانا ، دہریت. کسی نے ان کے کفر و الحاد پر طنز کی ، تو اسے فرشتہ سیرت نشان ثابت کرنے کی کوشش کی گئی. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۹۳). [کفر + و (حرفِ عطف) + الحاد (رک)].

کُفْران (ضم ک ، سک ف) امذ.
۱. **کفر ، انکار (ایمان کے مقابل).** ایمان اور کفران دو میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر کوئی زبردستی نہیں ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۶۰). ۲. **کسی نعمت خداوندی کا انکار ، ناشکری ، احسان فراموشی ، ناسپاسی.**

یہ سب میں نے دیا اس کو باحسان
اور اس نے مجھ سے پیش آیا یہ کفران

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۷ : ۱۹۳). اگر تم گنو اللہ کی نعمتوں کو نہ سب جمع کر سکو گے ، بے شک انسان البتہ ظالم ہے کفران کرنے والا. (۱۸۹۲ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۲ : ۱۵۱). اعلیٰ میووں کے باغوں کے بدلہ معمولی پھلوں یعنی پیلو ، جھاؤ اور کچھ بیری کے باغ دیدیے ، یہ ان کے کفران کی سزا ہے. (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۲۵۷). ایسی حرکت کو اللہ تعالیٰ انکارِ نعمت اور احسان فراموشی اور کفران سے تعبیر کرتا ہے. (۱۹۷۲ ، سرورِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۲۰). [ع (ک ف ر)].

۔۔۔نِعْمَت کس اضا (۔۔۔فت مع ن ، سک ع ، فت م) امذ.
نعمت کو جھٹلانا ، کسی نعمت خداوندی کا انکار کرنا ، ناشکری ، احسان نہ ماننا. تیری قوم نے کفران نعمت عجیب غریب اختیار کیا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۴). کفران نعمت ہمارے مذہب رندانہ تک میں جائز نہیں ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱). باوجود استطاعت کے اپنی ناداری کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح کفران نعمت ، دروغ گوئی اور مکاری کے سخت ترین گناہوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ گردانتا ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۹۱). دن بھر اس قسم کے بیہم شکوک و شبہات کفران نعمت کی حد تک میرے دل میں سر اٹھاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۶). [کفران + نعمت (رک)].

کُفْرِسْتان (ضم ک ، سک ف ، کس ر ، سک س) امذ.
کافروں کا مُلک ، جہاں کافر کثرت سے ہوں.

گوشۂ محراب ابرو میں ترے خالِ سیاہ
تابعِ اسلام ہے سردار کفرستان کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۸).

روز و شب رہنے لگے اس گھر میں یہ کافر صنم
کعبۂ دل صاف اپنا اب تو کفرستان ہوا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱). کہاں اللہ کے گھر کی موت اور کہاں اس کفرستان کی. (۱۹۲۸ ، حیات جوہر ، ۲۵۷). [کفر + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

کَفَرَہ (فت ک ، ف ، ر ، غنہ ہ) امذ.
کافر (رک) کی جمع ، بہت سے کافر.

خلیل کو کفرہ نے جو آگ میں پھینکا
اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس

(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیینؐ ، ۲۳). [کافر (رک) کی جمع].

کُفْری (ضم ک ، سک ف) صف ؛ امذ.
کفر (رک) سے منسوب ، بے دین ، ملحد ، کافر ، دین حق سے پھر جانے والا شخص ، غیر اہلِ کتاب ، (عموماً) جنوب مشرق افریقہ کے وحشیوں کو کہتے ہیں (پلیٹس). [کفر + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُفْرِیّات (ضم ک ، سک ف ، کسِّ ر ، شد ی مع نیز بلا شد) امذ ، نیز امث ؛ ج.
کفر کی باتیں ، لغو اور جھوٹ باتیں ، مشرکانہ باتیں.

ہزلیات ایسے بلکہ کفریات
ان کو وردِ زباں ہے لیل و نہار

(۱۸۰۹ ، کمال ، د ، ۱۰۹).

تیری باتیں ہیں کہ نغمے تیرے نغمے ہیں کہ سحر
زیب دیتے ہیں فراق اوروں کو کب یہ کفریات

(۱۹۴۳ ، شبنمستان ، ۳۳). فراق صاحب کو اپنی کفریات و دہریات پر بڑا ناز ہے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۷). [کفری + ات ، لاحقۂ جمع و نسبت].

کَفْش (فت ک ، سک ف) امث.
۱. **جوتی ، پاپوش ، پیزار.**

بازاں ہو مں شاہ حسین
دب دب پاؤں کفشاں پین

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۱۱).

جو میں دل سوں مشتاق پیغمبرم
جو اس کفش تھے تاج پاگا سرم

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۸).

میں ہوں بیٹا حسین حیدر کا
کفش جس کی ہے تاج ہر سر کا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۸).

آگے بدگو کے اوندھاوے اپنی تو ٹوٹی سی کفش
بحث کرنے کو تری بیزار مُنھ کھولے ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۵).
کبھی ستارہ نہ چمکے زمیں تا سر راہ
جو کفش پاؤں میں اس کے ستارہ دار نہ ہوں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۰). کفش میں پیوند لگیۂ کپڑے سیے اور کوئی چیز جمع نہ کرئے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷). قاضی صاحب ننگے سر ننگا ہوا کفش پہنے ہوئے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۸۰). اس نے اپنے غرور حُسن میں اپنے شاندار کفش ... کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۱۳۷). ۲. ایک خاص قسم کی جوتی جسے زیرپائی بھی کہتے ہیں.
کنھی ہے کوئی ; نُج کو جوڑا سوہا بنا دو
یا ٹاٹ باف جُوتا یا کفش سُرخ لا دو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۵۱).
لگے کھیتلوں میں تھے گھونگرو تمام
تھا کفشوں کے پنّوں پہ خوش زر کا کام
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۳). غدر سے پہلے کھیتلے جوتے ، کف پائی کفش یا گول پنجے کے جوتوں کا زیادہ رواج تھا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۱). [ف].

---بُردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
جُوتی اُٹھانے والا ، خدمت گار جو امرا کے یہاں ہوتے ہیں؛ (کنایۃً) ادنیٰ ترین ملازم ، ادنیٰ درجے کا خادم.
چھوڑ ہم کو غیر کے گھر میں جو رکھتے ہو قدم
جان من ہم بھی کبھو تو کفش برداروں میں تھے
(۱۷۵۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۰).
کہ اِک کفش بردار میں بھی تو ہوں
اُسی باغ کا خار میں بھی تو ہوں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲۱۰). میں نے کہا ہاں محمد علی میں ہی سرکار ہوں ، آپ کا ادنیٰ کفش بردار ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۷۵).
کفش برداروں کے محتاج ، غلاموں کے غلام
تیری پستی سے ہیں شرمندہ بلندی کے مقام
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۷). [کفش + ف : بردار ، برداشتن = اُٹھانا].

---بُرداری (---فت ب ، سک ر) امث.
کفش بردار (رک) کا کام ، جوتیاں اُٹھانا ، خدمت کرنا.
کفش برداری سے ، اُس مہر کی ، چمکا ہے نظیر
ورنہ کیا خاک تھی اس ذرۂ بے قدر کی قدر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۲). جن کی کفش برداری کے بھی ہم لائق نہیں ان پر بدظنی لیں. (۱۸۷۴ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۸). رانا جی سندھیا پیشوا کے دربار میں کفش برداری کی خدمت رکھتا تھا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۰۳).
آپ اب کچھ دن ہماری کفش برداری کریں
تا کہ ہم اگلے وزٹ کی پھر سے تیاری کریں
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۴۵). [کفش بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرسرِ کَشف فقرہ.
کشف کے سر پر جُوتی (اُس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کشف کا دعویٰ کرے). دوسری جگہ ہے کفش برسر کشف یعنی کشف دعوے پر جوتی مارو. (۱۹۱۶ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۱۱۱).

---پا کس اضا : امث.
جُوتی ، پانو کی جوتی.
اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانے کے ہاتھ سے
موچی سے کفش پا کو گنھاتے ہیں وہ اُدھار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۱).
کفش پا کے گل دکھا کے ہنس کے یوں کہنے لگا
سیر کو کیوں جاؤں گلشن ہے مری پیزار پر
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۳۸).
کس کی کفش پا پہ دیکھے ہیں ستارے اے فلک
رکتے ہیں دیدے زمیں کو جو ستاروں کے لگے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۵). [کفش + پا (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
(لکھنؤ) اپنے مکان کو انکسار سے کہتے ہیں گویا کہ مخاطب کی جُوتیاں رکھنے کی جگہ ؛ غریب خانہ.
کرو تم کفش خانہ کو سرافراز
کہ ہے مدِّنظر اکرام و اعزاز
(۱۸۹۲ ، طلسم شایان (داستان امیر حمزہ منظوم) ، ۹۵).
کفش خانے میں اب کرم کیجے
یہیں آرام کوئی دم کیجے
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۹۰). حضور نے قدم رنجہ فرما کر اس کفش خانے کی عزت بڑھائی. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، حشر ، ۳۶). [کفش + خانہ (رک)].

---دوز (---و مج) امذ.
جُوتی بنانے والا ، موچی ، جوتے گانٹھنے والا ، جُوتا ٹانکنے والا ؛ جوتوں کی مرمت کرنے والا. اس کا معنا کوتا جانتا ہے موز کفش دوز جانتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ف) ، ۲۸۰). جُلاہے دھنیے کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳۹). کیا لوہار اور کیا کمہار کیا درزی اور کیا کفش دوز غرض کہ تمام پیشہ ور محض علم کی ہدایت سے اپنے تمام کام سر انجام کرتے ہیں. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۷۱).
کفش دوز و کفن بر و نجار
مے فروش و مجاور و عطار
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۸۳). [کفش + ف : دوز ، دوختن = سینا].

---دوزی (---و مج) امث.
کفش دوز (رک) کا کام ، جوتی بنانے کا کام ، موچی کا پیشہ.
نوکری سے نہیں دنیا میں کوئی شے بدتر
کفش دوزی کا بھی اس سے بہت اچھا ہے ہنر
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۹۱). بعض کو ... کوزہ گری و جامہ بافی و

خیاطی و ترکش دوزی و کفش دوزی و نجاری ... اور اور اقسام کے ہنر ... سکھائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۳۹). اپنے بیٹے کو کفش دوزی یا آہن گری کا کام سکھلائے. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۱۸۰). انہیں کی طرح ہر ، شاعر ، کو کام مثلاً بڑھئی ، کفش دوزی ، رنگ ریزی ، گل کاری وغیرہ ضرور سیکھنا چاہیے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۹۳). [کفش دوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی امث.
رک : **کفش دوزی ، جُوتے بنانا ، جُوتے بنانے کا پیشہ یا کام.** جب جہاز سے دونوں اترے تو ایک ٹاٹ کے کرتے میں ملبوس کفش سازی کے سامان سے لدا پھندا تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۱). [کفش + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری امث.
جُوتے مارنے کا عمل ، جُوتے مارنا ، جُوتے چلانا.

رقم ہوتا ہے پہلے قول ماری
پھر اوس کے بعد ہو کی کفش کاری

(۱۸۱۴ ، برق لامع ، ۲). اس ساحرہ کے جھونٹے پکڑ کے اس قدر کفش کاری کی کہ بیدم کر دیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵۳).

کبھی دست مالی کبھی کفش کاری
عجب امتزاج فریب و وفا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۸). [کفش کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاری کرنا محاورہ.
جُوتے مارنا ، سزا دینا ، بے عزت کرنا ، ذلیل کرنا. پاؤں سے پاپوش اوتار کفش کاری کی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵۱). بدمعاشوں کی وہ کفش کاری کی کہ بھاگتے نظر آئے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۱۳).

---کاری ہونا محاورہ.
جُوتے پڑنا ، ذلیل و رُسوا ہونا. دوست کی اول دن کفش کاری ہوتی تھی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳۳).

---کَن (---فت کـ) امذ.
جُوتا اُتارنے والا ، وہ شخص جو مزارات وغیرہ (درگاہ) کے باہر زائر کے جُوتے اُتروا کر اپنے پاس حفاظت سے رکھتا ہے.

کفش کن کے پاس اک تربت کی مل جائے جگہ
یاس کی یہ التجا ہے حضرت شبیر سے

(۱۸۷۵ ، نظم دردِ بلند ، ۱۷۸). کفش کن ایک لکڑی سے اٹھا کر ان کو قطار در قطار رکھتا جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۳۵). [کفش + ف : کن ، کندن - کھودنا].

---کَنی (---فت کـ) امث.
جُوتے رکھنے کی جگہ ، جُوتے حفاظت سے رکھنا ، کفش کن (رک) کا کام یا خدمت. کفش کنی میں جوتے اتار کر اندر چلے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۳۵). [کفش + کن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

---گر (---فت گ) امذ.
جُوتے بنانے والا ، کفش دوز ، کفش ساز ، موچی. ایک کفش گر نے کہ معتقد خاص زاہد کا اور نیز باشندہ اس شہر کا تھا ... قدم پکڑے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸۴).

ناز کش پائے جاناں دیکھ ہیں اے کفش گر
اون کے کفشوں کے لیے زیبا گھر کی ایڑیاں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۰۰). [کفش + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---نَشین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
جُوتوں میں بیٹھنے والا ، حاشیہ نشیں ، نہایت کم درجہ اور کم لیاقت کا ، ادنیٰ مرتبہ کا (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [کفش + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

کَفَک (فت ک ، ف) امث.
۱. (أ) **تلوا یا ہتھیلی**

وہ فندق اور کفک اس کے یہ رنگیں
کہ ہو سرسبز جیسے باغ یائیں

(۱۷۹۶ ، بدماوت ، ۹۰).

ہر دم یہی کہتا ہے مرے جلتے ہیں تلوے
ہے رنگِ حنا سے کفکِ یار میں گرمی

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۰).

لن ترانی کی نہ لیتے کبھی موسیٰ ہرگز
گر دکھا دیتی ہیں ان کو کفکِ نورانی

(۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰). (ب) **مہندی وغیرہ سے رنگین پانو کا تلوا یا ہتھیلی**

طلائی کڑے اور کفک کا وہ رنگ
سنہری شفق جس کو ہو دیکھ دنگ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۸۶).

پشت پا جھپے روئے لیلیٰ سے مجنوں کا دل
خون فرہاد سدا شیریں سے چاہے وہ کفک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۰).

دیکھ کر رنگِ کفک کو اوس کے یوں کہتی ہے خلق
خون کس کا آ گیا ہے اس جوان کے زیر پا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۵). ۲. (مجازاً) **مہندی ، سرخی جو پانو یا ہاتھوں پر لگاتے ہیں.**

پاؤں میں بھی اگر ہے تو ہے کفک
یا وہ سونے ہی کے کڑوں کی چمک

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۶).

دسترس ہووے تو اتنا کہیں ہم خوباں سے
خونِ عاشق سے لگایا کریں پاؤں میں کفک

(۱۸۰۲ ، حسرت (جعفر علی خان) ، ک ، ۲۲). [ف].

کَفْک (فت ک ، سک ف) امث.
جھاگ ، پھین (پلیشی). [رک : کف (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

کَفْگیر (فت ک ، سک ف ، ی مع) امذ ؛ --- کفگیر.
رک : **کف گیر.**

کی زمانے نے لا کھ ہی تدبیر

نہ ملا دیگچی سے بھر کفگیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۳). پتیلے کو آگ سے اتار کر جو کہ مناسب جانیں عطریات میں سے اس میں ڈالیں اور کفگیر سے خوب ملاویں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۴). گھروں میں پانڈی میں کفگیر اور لوٹی کی کھنکار اور کھنکار کے ہوکے ہیں. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۹). میں نے غور سے دیکھا ایک شخص بیٹھا ہوا ایک بڑے سے پتیلے میں کفگیر چلا رہا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۵۰). [کف + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

کَفگِیرا (فت ک ، سک ف ، ی مع) امذ : ← کف گیرا.

گھوڑے کے سُم کی پتلی کی بیماری جس سے سم کے نیچے تلے کے حصے میں خالی جگہ گوشت ابھر آتا اور بہت تکلیف دیتا ہے گھوڑا پیر نہیں ٹکا سکتا.

نہایت ہی بُرا ہے یار یہ روگ

کہا کرتے ہیں کفگیرا اسے لوگ

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). اف : ہو جانا ، ہونا. [کف (۲) + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَفگِیرَہ (فت ک ، سک ف ، ی مع ، فت ر) امذ.

سوراخ دار کفچہ جو حلوائیوں کے پاس ہوتا ہے (نوراللغات). [کفگیر + ہ ، لاحقۂ تنکیر].

کَفگِیری (فت ک ، سک ف ، ی مع) امث.

(ڈھلئی کاری) چھوٹا کفگیر (ا ب و ، ۲ : ۳۹). [کفگیر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کَفَل (فت ک ، ف) امذ.

چوتڑ ، سرین ، پٹھا (عموماً جانور، جیسے: گھوڑے ، ہرن وغیرہ کا).

دوڑ نہار اتوٹاں بھرے یاو سب

مرجمع کفل ہیں اسی ٹھار سب

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۳).

بلند وہ ہاتھ سے شاطر کے اگر ہو جاوے

پڑ سکے بیچھے نہ اس کے کوئی جز اس کے کفل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۳).

سر و سینہ کو کمر تک تو بنایا رکھ ہاتھ

اُڑ گیا صفحۂ کاغذ پہ سے چھوٹے ہی کفل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۲). مگر یہ شیر ... میدان جلالت سپر ہاتھ میں لیکر بڑھا سپر پر تلوار دارا کی کاٹھ کر ہاتھ لیخچہ کا مارا دارا کفل پر گھٹنے کے پہنچ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۸۴). [ع].

ـــ پوش (ـــ و مج) امذ ؛ مث.

ایک لمبا کپڑا جو چارجامے کی جگہ استعمال ہوتا ہے اور گھوڑے کے سرین تک کو ڈھانپ لیتا ہے.

وہ زین طلا رنگ ، وہ فولاد کی پا کھر

پُرزر وہ کفل پوش ، چمکتے ہوئے زیور

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۳). [کفل + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا].

ـــ گاہ امث.

سرین کا درمیانی حصہ ، چوتڑ ، سرین. صندوق سینہ سے متاع جان برباد کرتی ہوئی شکم کو کاٹ کر کفل گاہ سے گزری. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۶۵۵). [کفل + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

کَفَن (فت ک ، ف) امذ.

میت کو پہنانے کے بغیر سلے کپڑے جو ہر مذہب میں اس کے رواج اور قاعدے کے مطابق ہوتے ہیں ، مسلمانوں میں مرد کے لیے تین اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ہوتے ہیں ، مردہ کو لپیٹنے کی چادر ، مُردے کا کپڑا.

عاشق جو تجھ پر ہوویں سُندُر اپس جو کھوویں

مجنوں فرہاد روویں یہ ناز لے کفن میں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۲).

کفن بیچ آکر او چلدر بدن

گلے لگ کے سوتی ہے جوں ایک تن

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۲۱۹).

سیدھے کاندھے پہ رکھ حسن کا کفن

زہر آلودہ سبز جوں گلشن

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).

جب تک کفن نہ پہنیں گے یہ مردم حریص

اوترنگی جسم سے نہ قبائے ہوا و حرص

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷).

ادھر مکاں بنا اُس طرف مزار کُھدا

ادھر لباس اُدھر ہے کفن کی تیاری

(۱۸۶۷ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۹). کفن کا لٹھا بیچتے بیچتے ... بشیر نے دکان پر عورتوں کے ریشمی کپڑے بھی بیچنے کا ارادہ کر لیا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۳۸). [ع].

ـــ اُتار لینا ف م ، محاورہ.

مردے کے جسم سے کفن الگ کرنا ، عریاں کر دینا ، رُسوا کرنا. یا اللہ کیا منکرنکیر سوال کرتے وقت مردوں کا کفن اتار لیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۰۹).

ـــ اُڑھانا ف م.

کفن پہنانا ، کفن میں لپیٹنا ، کفنانا.

کوئی چیز آئے تو آکسی کہ بخیر ہو گیا خاتمہ

مری بیکسی نے اُڑھا دیا مجھے آنسوؤں کا مجھے کفن

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۱۲۸).

ـــ اوڑھنا ف م.

کفن اُڑھانا (رک) کا لازم ، کفن پہننا.

پسند ہے تجھے نظارہ اس تماشے کا

جوانی اوڑھ چکی ہے کفن بڑھاپے کا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۵).

۔۔۔(سر سے) باندھنا / لپیٹنا ف م ؛ محاورہ.
مرنے کو تیار رہنا ، جان پر کھیلنا ، سر ہتھیلی پر رکھنا ، لڑائی پر جاتے ہوئے کفن کی علامت کے طور پر سفید کپڑا سر سے لپیٹنا.

رہبری شوق شہادت اپنی کرتا ہے اگر
سر بکف باندھے کفن چلتے ہیں قربان گہ کو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۵).

آج وان تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر ، میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے ، کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، ۲ : ۱۵۵). طلعہ بے کس و غریب صبح ہی سے کفن سر سے باندھے قتل گہ محبت میں سر کٹانے کو تیار بیٹھی تھی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۱۸).

۔۔۔بر (۔۔۔فت ب) امذ.
کفن لے جانے والا ، کفن چور.

کفش دوز و کفن بر و نجّار
مے فروش و مجاور و عطّار

(۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۲۳۰). [کفن + ف : بر ، بردن ـ لے جانا].

۔۔۔بردوش (۔۔۔فت ب ، سک ر ، و مج) صف.
جان دینے پر آمادہ ، مرنے کے لیے تیار.

کیا خبر کب کوچۂ قاتل میں آ جاتی اجل
یہ سمجھ کر جو وہاں تھا وہ کفن بردوش تھا

(۱۹۲۶ ، اعجاز نوح ، ۲۸). جس مقصد کے لیے میں کفن بردوش ہو کر نکلا ہوں اس کے لیے ملازمت کی قربانی تو ایک ادنیٰ سی قربانی ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۲). [کفن + رک : بر (۱) + دوش (رک)].

۔۔۔بگڑنا محاورہ.
کفن میلا ہونا ، کفن کا اصلی حالت پر نہ رہنا (مہذب اللغات).

۔۔۔بندھنا محاورہ.
کفن باندھنا (رک) کا لازم ، سر ہتھیلی پر ہونا ، مرنے کو تیار ہونا.

کفن سر سے بندھا ہے ہاتھ میں کافور جنت کا
شہیدی کوئے قاتل کو چلے ہیں طرفہ ساماں سے

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، ۱۵۳).

۔۔۔بیونت آئی (۔۔۔کس مج ب ، و مج ، غنہ ، فت ا) امذ.
(بنوٹ) لاٹھی کی نوک سے کیا جانے والا ایک داؤ ، آئی کی ایک قسم. بنوٹ کے ہاتھیوں کا نام تامی و اسمِ سامی ... دست گردش آئی کفن بیونت آئی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [کفن + بیونت (رک) + آئی (رک)].

۔۔۔پر اٹھنا محاورہ.
کفن کی مد میں صرف ہونا ، ایک قسم کی قسم دینا (مہذب اللغات).

۔۔۔پر اٹھے / لگے فقرہ.
(یقین دلانے کے لیے) کفن پر خرچ ہو ، ایک قسم کا حلف ہے ، جیسے : ہمارے پاس ایک کوڑی ہو تو کفن پر اٹھے (ماخوذ : جامع اللغات).

۔۔۔پڑنا محاورہ.
مرنا ، وفات پانا.

جتلانے جو نصیبوں کو اس پر کفن پڑے
بہلانے جو غریبوں کو اس پر کفن پڑے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰۸).

۔۔۔پنانا ف م (قدیم).
کفن میں لپیٹنا ، تجہیز و تکفین کرنا ، کفنانا.

کہ جیوں شاہ پایا ہوا کر اوسے
غسل دے کفن سب پنایا اوسے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۲۱۰).

۔۔۔پوش (۔۔۔و مج) صف.
رک : کفن بردوش ، جس نے کفن پہن رکھا ہو ، جان دینے پر آمادہ ، مرنے کے لیے تیار.

مجھ سا عاشق بھی نہ ہو گا کہیں مرنے والا
سر بکف وہ ہوں کہ کہتے ہیں کفن پوش مجھے

(۱۸۵۴ ، دیوان برق ، ۵۳۶). سپاہی کو ہر دم کفن پوش رہنا چاہیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۰۹). مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو ملک گیر کفن پوش تحریک کا اعلان کر دیا جائے گا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ مئی ، ۵). [کفن + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

۔۔۔پوشی (۔۔۔و مج) امث.
کفن پہننا ، کفن میں چھپنا ، کفن سے بدن ڈھکنا.

زندگی بھر میں رہا جامۂ عریانی میں
مرگ کے بعد ہے کیا کام کفن پوشی سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۲). [کفن پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔پہنانا ف م ؛ محاورہ.
کفن میں لپیٹنا ، کفنانا.

میری قسمت گور میں بھیجے جو پہنا کر کفن
میں بھی سمجھوں مجھے خلعت ہوا جاگیر کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰). آہستہ آہستہ سارے معاملے کو خاموشی کی ایک سازش کا کفن پہنا کر دفن کر دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۷).

۔۔۔پہن لینا / پہننا ف م ؛ محاورہ.
۱. سفید کپڑا سر یا جسم سے لپیٹنا نیز مرنے کو تیار رہنا.

مقام شکر ہے شے آسماں جو خرقۂ فقر
کفن پہن کے ہے اس گھر سے مہماں نکلا

(۱۸۴۶ ، آتش ، کـ ، ۲۱۷). کہتے ہیں کہ مرزا کفن پہن کر دربار میں جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۸). ہم تو لڑنے کے واسطے آمادہ ہو کر آئے ہیں ہم نے تو کفن پہن لیا ہے ہم نے تو سر ہتھیلی پر رکھ لیے ہیں. (۱۹۱۶ ، محرم نامہ ، ۱۶۱). ۲. مرنا ، وفات پانا ، انتقال کر جانا

جب تک کفن نہ پہنیں گے بہ مردم حریص
اوڑھے گی جسم سے نہ قبائے ہوا و حرص
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷).

---پھاڑ کَر/کے م ف.
(تحقیراً) بدحواس یا بے تاب ہو کر ، **بے تحاشا** ، **بے تابانہ** ، **جوش جنوں کے ساتھ ، شدت دیوانگی کے ساتھ.**
پھر گئے تھے تیری سُن سُن کے سجن تعریفیں
الھ کے دیدار کوں دوڑے ہیں گویا پھاڑ کفن
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۹).
کیا لحد پہ جو آ کر سوال جامہ دری
جنوں کو میں نے کفن پھاڑ کر جواب دیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵).
دفعتاً حشر کے مجمع میں وہ ہلچل پڑنا
وہ کفن پھاڑ کے آنا ترے دیوانے کا
(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۹۷).

---پھاڑ کَر/کے ، اُٹھنا محاورہ.
مُردوں کا زندہ ہونا ، قیامت سمجھ کر مُردوں کا اُٹھ کھڑا ہونا ، مُردوں کا کسی عجیب بات کے سبب قبر سے نکل کھڑا ہونا
(جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---پھاڑ کر بولنا محاورہ.
(تحقیراً) **دفعتاً بول اُٹھنا ، بہت زور سے بولنا ، بیقرار ہو کر بولنا ؛ اس طرح چیخ کر بولنا کہ دوسرا ڈر جائے.** وہ تو اس طرح کفن پھاڑ کر بولیں کہ جیسے ابھی کھا جائیں گی. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۳۱). اس نے آہٹ پائی کفن پھاڑ کے بولی ، اے تو کون. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۰۸). ہماری شاعری میں مردے بولتے ہیں اور کفن پھاڑ کر بولتے ہیں. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۵۳).

---پھاڑ کر چیخنا محاورہ.
(تحقیراً) **بدحواس ہو کر بے تحاشا چلانا.** سمجھو تم تو کفن پھاڑ کر چیخی ہو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۷۵). شیخ کفن پھاڑ کر چیخے کمبخت مردود ، دو روپیہ کا نقصان کر دیا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۵۳).

---پھاڑ کے نِکَل آنا/ نِکَلنا محاورہ.
(تحقیراً) **گھبرا کے نکل پڑنا ، بے تحاشا باہر آ جانا ، بے قابو ہو کے نکل آنا.**
اک اور حشر قیامت میں اے شرف ہو گا
کفن کو پھاڑ کے نکلیں گے جب مزار سے ہم
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۵۲).
ہے مرنے پر بھی جوش جنوں مجھ میں اس قدر
سو بار پھاڑ کے میں کفن سے نکل گیا
(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال ، ۱۹).

---پھاڑ کے نِکَل بھاگنا محاورہ.
(تحقیراً) **بیتاب ہو کر نکل بھاگنا** (نور اللغات).

---تازہ کَرنا محاورہ.
تجہیز و تکفین کرنا
بس غسل دے کر کیے تازہ کفن
لے چلے تابوت کو کرنے دفن
(۱۷۹۰ ، ریاض العارفین ، ۱۲۳).

---چور (---و مج) امذ.
۱. **وہ شخص جو قبر کھود کر مردے کا کفن چرا کر لے جائے ، کفن کھسوٹ ، کفن دزد.** امام ابو یوسفؒ اور شافعیؒ کے نزدیک کفن چور پر قطع ہے. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۲ : ۱۲۳). یہ آپ کا غلام کفن چور ہے اور کفن چورا چورا کر بیچتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۰۰). ۲. **ایسا لوٹ کھسوٹ کرنے والا جو جسم پر کپڑے تک نہ چھوڑے ، بہت لوٹنے والا ، بہت منافع خور ، دوسروں کا مال کھا جانے والا.**
مشرق میں غریبوں کی نہیں کوئی رہی گور
سر پکڑے ہوئے بیٹھے ہیں مغرب کے کفن چور
(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۶۲). ۳. (بازاری) **بدذات ، ملعون ، شریر ؛ حرام زادہ ، سنگدل ، بے رحم** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [کفن + چور (رک)].

---چوری (---و مج) امث.
کفن چرانے کا عمل ، کفن کھسوٹنا.
کفن چوری میں اپنی زندگانی
کرے اک دن فسانے آسمانی
(۱۶۸۸ ، قصہ کفن چور ، ۲). [کفن چور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُزْد (---ضم د ، سک ز) امذ.
رک : کفن چور.
اے فلک رہنے دے عریاں ہی پس از مرگ بھی تو
سونپتا کیا ہے کفن دزد کا اسباب مجھے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۵).
قبر کھودی جو کفن دزدوں نے مجھ وحشی کی
دنگ ہو ہو گئے جب لاشۂ عریاں نکلا
(۱۸۷۵ ، نظم دردِ مند ، ۵۹). [کفن + ف : دزد ، دزدیدن - چرانا].

---دَفْن (---فت د ، ف) امذ.
مردے کو کفنانا اور دفن کرنا ، تجہیز و تکفین ، تکفین و تدفین.
سوں کر سج کفن ہور دفن
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۶). کوئی اتنا بھی نہیں کہ مر جاؤں تو کفن دفن میں شریک ہو. (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۷). مرا تو ایسا گور گڑھا اور کفن دفن تو درکنار مٹکاں کے واسطے آدھی کی کوڑیاں بھی گھر میں نہ تھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۰). وہ برفانی طوفانوں کی نذر ہو جاتے ، نہ کفن دفن کی نوبت آتی تھی اور نہ جنازے اور فاتحہ کی باری. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۳). [کفن + دفن (رک)].

---دوز (---و مج) امذ.
کفن سینے والا ، کفن تیار کرنے والا.

یوں بدا تھا کہ سیے جائیں کفن دوز کے ہات
شہ نے بھیجے تو کیا موت نے کر تسلیمات
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۹۸)۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ کالج مُردہ شو ، کفن دوز غسّال ، گورکن پیدا کرتا ہے یا نہیں؟ تو کالج کی در و دیوار بول اُٹھیں گی کہ نہیں۔ (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۷)۔ [کفن + ف : دوز ، دوختن - سینا]۔

---دینا محاورہ۔
تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا ، کفنانا۔
باغباں بلبلِ کُشتہ کو کفن کیا دیتا
پیرہن گل کا نہ اوترا کبھی میلا ہو کر
(۱۸۵۸ ، غنچۂ آرزو ، ۵۷)۔
گور نے پیٹھ نہیں لگنے کی سب سُن رکھیں
بعدِ مُردن جو عزیزوں نے کفن مجکو دیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱)۔جس قدر جلدی ہوسکے نہلا دُھلا ، کفن دے کر ، دفن کر دینا چاہیے۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۶۹)۔
اے جنوں تھا مری قسمت میں جو عریاں رہنا
لوگ دینا مری میّت کو کفن بھول گئے
(۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۱)۔

---ساز امذ۔
کفن تیار کرنے والا ، کفن دوز۔
اب تن کیڑے کفن ساز
تابوت ڈولا دور دراز
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۱۷)۔
مانچسٹر کے کفن ساز بھی چپ بیٹھے ہیں
ایں قدر روئی کے انبار لگائے میں نے
(۱۹۱۵ ، بہارستان ، ۶۵۷)۔ [کفن + ف : ساز ، ساختن - بنانا]۔

---فروش (---فت ف ، و مج) امذ ؛ صف۔
کفن بیچنے والا ، کفن چور۔
کفن فروش بھی ہیں ، گورکن بھی ہیں لیکن
کوئی بتا نہیں سکتا کہ کس کی میّت ہے
(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۲۰)۔ [کفن + ف : فروش ، فروختن - بیچنا ، فروخت کرنا]۔

---فروشی (---فت ف ، و مج) امث۔
کفن بیچنا ، کفن فروخت کرنا ، کفن چُوری کرنا۔ مردہ شوئی اور کفن فروشی اور خیاگری اور رقاصی یعنی ناچنا اور بقالی اور بُرہ بازی۔ (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۵۲)۔ [کفن فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کاٹھی کَرنا محاورہ۔
مُردے کا کفن دفن کرنا ، تجہیز و تکفین کرنا ، کفنانا دفنانا۔ اپنے ہاتھ سے میری کفن کاٹھی کرتا جا۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۷)۔

---کاٹھی ہونا محاورہ۔
کفن کاٹھی کرنا (رک) کا لازم ، **تجہیز و تکفین ہونا** (جامع اللغات)۔

---کا چونکا کَرنا محاورہ۔
مرتے مرتے کفن لے مرنا ، کفن دفن کا انتظام کر لینا ، مرتے مرتے کچھ لے مرنا (کوئی رنڈی بڑھاپے کے قریب کسی کے گھر بیٹھ جاتی ہے تو تجربہ کار تماش بین اس کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ اس رنڈی نے کفن کا چونکا کیا یا مرتے مرتے کفن لے مری)۔ لوگ کہیں گے ، آخر رنڈی تھی نا ، کفن کا چونکا کیا۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۳۲۷)۔

---کَرنا محاورہ۔
کفن فراہم کرنا ، تجہیز و تکفین کرنا ، کفنانا۔
دیجیے اوترا پیرہن اپنا
ماہِ کنعاں کرے کفن اپنا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲)۔

---کو تار نَہیں فقرہ۔
رک : کفن کو کوڑی نہیں جو زیادہ مستعمل ہے۔
دشتِ وحشت کو ہے داماں و گریباں کی تلاش
یاں کفن کو بھی نہیں تار بڑی مشکل ہے
(۱۹۳۹ ، حیرت ، ک ، ۶۱)۔

---کو / کے لیے ، ٹکا ؛ کَوڑی (بھی) نَہیں فقرہ۔
انتہائی افلاس و تنگدستی کے اظہار کے لیے مستعمل۔ میرے یہاں کفن کو ٹکا بھی نہیں ہے اور بے زر کارروائی معلوم۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۶)۔
نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی
اس سے لو جو بڑی اسامی ہو
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹۵)۔
بدن غریب ترستا ہے پیرہن کے لیے
یہ مفلسی ہے کہ کوڑی نہیں کفن کے لیے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۶۱)۔

---کو لگے فقرہ۔
(کوسنا بطور قسم) کچھ بھی گرہ میں نہیں ہے ، اگر ہو تو میں مر جاؤں اور میرے کفن دفن میں کام آئے۔
جنوں میں پیرہن اپنا اڑا چکا پُرزے
جو ایک تار بھی باقی ہو تو کفن کو لگے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۵)۔

---کے چیتھڑے کو محتاج ہونا محاورہ۔
مفلس و نادار ہونا ، انتہائی غربت زدہ ہونا (مہذب اللغات)۔

---کے کام آئے فقرہ۔
(کوسنا) کفن پر اُٹھے۔
کفن کے کام آئیں گے اونہا رکھنا اونھیں یارو
جو کلیوں میں ملیں کچھ دھجیاں میرے گریباں کی
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۲)۔

---کے لیے اُٹھا رَکھنا محاورہ۔
کفن کے لیے پس انداز کرنا ، کفن کے لیے جمع کرنا۔

جان دیتے ہیں سب سخن کے لیے
کیا اٹھا رکھتا ہے کفن کے لیے
(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۱۹).

---- کَھسوٹ (---فت کھ ، و مج) صف.
رک : کفن چور ، کفن دزد. کاپک بے لوت دلال کفن کھسوٹ .
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲).

بزدلی کا تو مرنے پہ غم نہیں لیکن
کفن کھسوٹ سے شرمندگی ہوئی افسوس
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۰۵). یہ سال چوروں ، کفن کھسوٹوں اور ڈاکوؤں کے لیے بہت مبارک ہوگا.(۱۹۰۹ ، انتخاب فتنہ ، ۱۰).

ہیں بے شمار نقش گرانی کے جبر کے
لا کھوں کفن کھسوٹ ہیں انسان کی قبر کے
(۱۹۸۲ ، ستمگر ، ۱۹۶). [کفن + کھسوٹ (رک)].

---- کَھسوٹی (---فت کھ ، و مج) امث.
کفن چرانا ، کفن چوری. اپنی داستان سنانے کے بعد اس نے قبلہ رو ہو کر کفن کھسوٹی کے خطرناک پیشے کا سنگین جرم اور گناہ کبیرہ سے توبہ کی.(۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۷).
[کفن کھسوٹ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- مِلْنا محاورہ.
موت نصیب ہونا ، موت آنا.

اجل ہو مہربان دشمن کے بدلے
کفن مجھکو ملے دامن کے بدلے
(۱۸۹۲ ، شام غریباں ، ۲۸۳).

---- میں مُنْھ چُھپانا محاورہ.
مر جانا ، انتقال کر جانا.

وہ منہ کفن میں چھپانے جو دیکھے رونے فراق
عروسِ مرگ کا غازہ ہے گردِ کوئے فراق
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۵).

---- مَیلا نَہ ہونا محاورہ.
وفات کو تھوڑے دن گزرنا ، موت کو تھوڑی مدت گزرنا.

ابھی مٹا نہیں دعویٰ ستم رسیدوں کا
کفن ہوا نہیں میلا ترے شہیدوں کا
(۱۷۷۲ ، فغان ، ۲ (انتخاب) ، ۸۹). ابھی تو اس بی بی کا کفن بھی میلا نہ ہوا ہو گا ، سُنا ہے میں نے کہ لونڈیوں کو اپنے پہلو میں بٹھاتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۹۰۷). ابھی تمہارے باپ کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ، کہ تم ماں کی صورت سے متنفر اور عادتوں سے بیزار ہو گئے. (۱۹۰۸ ، سراب مغرب ، ۶).

---- نَصیب نَہ ہو فقرہ.
(کوسنا) بے گور و کفن رہے.

مجھے تو ہوئی روسیاہی نصیب
کفن ہو نہ اس کو الٰہی نصیب
(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

کَفْنِی (فت ک ، کس ف) امذ.
(لفظاً) تابوت؛ (فولاد سازی) آتشی مٹی سے بنایا ہوا بند کوزہ جس کی چوڑائی اور گہرائی ۳ فٹ اور لمبائی ۱۲ فٹ ہوتی تھی اس میں پتواں لوہے کو سلاخوں کی شکل میں ڈال کر پگھلایا جاتا تھا. کوزے ہوا بند ہوتے تھے ... ان کوزوں کو کفن بھی کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۵۲). [انگ : Coffin].

کَفْنا (فت ک ، سک ف) امذ.
رک : کفنی جو زیادہ مستعمل ہے ، کفن سے مشابہ فقیروں کا ایک لباس. آپ نے صبح کو حجام بلوا کر سر حلق کرایا اور ایک کفنا بطور درویشوں کے پہنا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۵۷). بابا جب سے کفنا پہنا ، تسمہ باندھنا ، سر ننگا کر دیا ، گوشہ نشین ہونے یہ دیکھ یہاں چھوڑ دی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۵۰).
[کفن + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَفْنانا (فت ک ، سک ف) ف م
مُردے کو کفن پہنانا

نہ گور و گڑھا ہے کا اس لوتھ کوں اب
نہ کفنانے کا باقی ہوں گے کچھ ڈھب
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۳).

ہرین بھاگ تیرے در پہ جو گل کرتا تھا
آج لوگ اوس کو لیے جاتے ہیں کفنائے ہوئے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۶). پروردگار کا شکر کیا اور اوس کو کفنا کے دفن کر دیا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲).

دھجیاں جیب دامن فرہاد کی پاتا ہوں میں
اپنی ا ک ا نہ حسرتِ مُردہ کو کفناتا ہوں میں
(۱۹۳۸ ، اعجازِ نوح ، ۱۵۰). میری لاش کو کفنانے کے بعد ایک مرتبہ پھر ام المومنین سے پوچھ لیا جائے.(۱۹۸۲ ، طوبیٰ ، ۱۹۳).
[کفن + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

---- دَفْنانا ف مر ؛ محاورہ.
تجہیز و تکفین کرنا ، کفن دینا اور دفن کرنا (جامع اللغات).

کَفْنی (فت ک ، ف نیز سک ف) امث.
۱. کفن کے کپڑے میں سے ایک کپڑا جو مرد اور عورت سے مشترک ہے اور کرتا کے بطور میت کو پہناتے ہیں. مرد کیوں دو چادر اور کفنی. (۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۹).

بورا ک کفنی بھاگے جوگی منگم بڑے چلے
آزاد سوں و تیاگ لے سب تن جلایا ہانے ہانے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۳). قمیص جسے کفنی کہتے ہیں. (۱۷۸۵ ، نظم الفرائض ، ۷). مرد کو تین سفید کپڑوں یعنی دو چادروں اور ایک کفنی میں کفنانا چاہیے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۹۷). میت کی ... قد و قامت تو بتائیے جس کے انداز پر کفنی اور پوٹ کی چادر واذر بھاڑوں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۳). میت مرد ہو یا عورت ... تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے ایک کفنی جو میت کو شانہ سے لے کر آدھی پنڈلی تک. (۱۹۲۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۸۷). ۲. وہ بغیر آستینوں کا

بغیر سلا کُرتا جو نوزائیدہ بچے کے گلے میں اس خیال سے پہناتے ہیں کہ اس کی عمر دراز ہو ۔ فقرا ، اس فعل سے «موتوا قبل ان تموتوا» (مر جاؤ مرنے سے پہلے) کی نسبت کرتے ہیں.

یہ اُس کی قبر ہے کہ جو آخر شدنی ہے
ہوتے ہی تولد جو گلے میں کفنی ہے

(۱۸۵۱ ، عارف دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)) . ۳ . (أ) **فقیروں کا گلے میں پہننے کا کفن نما لباس جو بیچ میں سے ترشا ہوا ہوتا ہے.**

سورا کی کفنی پھاٹکے جوگی جنگم بنرے جلے
آزاد سوں و تیاگ لے سب تن جلایا بانے بانے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۰).

تو ہی لے گیا مجکو آخر فقیر
پنہایا کلیجے کی کفنی کو چیر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۵).

گلے میں گیروی کفنی ہے اب میر
تمہاری میرزائی ہو چکی ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۳) . بال ابھی مٹی سے بھر لیے کفنی گلے میں. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۳۲۹).

پہنے کفنی گیا یہ ریاض آئے حرم میں
یا کوئی بزرگ آئے ہیں مدفن سے نکل کر

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۲۰۲). ایک چادر کی کفنی بنائیے اور گلے میں ڈالیے ، چار ابرو کا صفایا کیجیے اور خاک اڑاتے کسی طرف کو نکل جائیے. (۱۹۶۸ ، غالب (نذیر محمد خان)، ۹۷).
(أأ) **ماتمی لباس جو سیاہ ہوتا ہے.**

کوئی ڈال کفنی کرتے ہائے رے
کوئی سربرہنہ چلی جائے ہے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷۵).

اور اُن کے پیچھے ملائک کی لگی سر پہ قطار
سیاہ کفنیاں پہنے سبھی ہیں ماتم دار

(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۳۳).

نیل سے دیجیے اک کفنی دودِ آہ کی
لے روح پوشش بدن سوگوار کیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۹). کالے بھوت بندوں پر یہ کفنیاں چڑھاؤ گی تو لوگ دن دہاڑے ڈریں گے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۰). [کفن + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
کفنی جیسا ، فقیروں کے کُرتے جیسا لباس ، سیدھی سادی تراش کا. لمبی بے تکی داڑھی ، کفنی نما کُرتا ، ٹخنے کھلے ہوئے پاجامہ ، بے موزے کے پاؤں ... ایک شخص پہچان لے کہ وہ آ رہے ہیں. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، جمالستان ، ۱۹۳). [کفنی + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

کُفُو (ضم ک ، سک ف نیز و مع). (الف) صف.
جنس ، نوع ، طبقے ، رتبے ، معاشرت ، تہذیب وغیرہ میں مماثل ، ہم نسب ، ہم جنس ، ہم رتبہ ، برابر . پس متعین ہوا کہ مُراد اس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تھے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۸۳).

الگ ہو لیجی ہے یہ تیرا کفو
سبب اُس سے جا کر ہوئے تو بہو

(۱۸۸۰ ، نظام الاسلام ، ۱۵). خدا جانے کس شخص کے ساتھ عقد کرنے کا حکم ہو اور وہ میرا کفو اور ہم رُتبہ ہو یا نہ ہو. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۵۰). کفو کے معنی مماثل کے ہیں مماثل کیا؟ یعنی جو لوگ تہذیب ... سیرت و صورت میں بھی باہم دگر مماثل ہیں. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۰۸).
(ب) امذ. **قبیلہ ، خاندان ، برادری .** ہمارے کفو کے واسطے کفایت کرے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۵). کفو کی پابندی نہ کرنا اگرچہ باعث افسوس ہے مگر کیا کیجیے جب کہ ہم قوم لڑکے بالکل نالائق اور نا سعادت مند ہیں. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۶۳). ضرورت و مصلحت کے مقابلہ میں خاندان اور کفو کی پابندی کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے . (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۷۰). کسی نے کھلے طریقہ پر کسی غیر کفو سے شادی کر لی تو ... نسب نامہ میں اس فرد خاندان کے نام کے ساتھ اس اصول سے انحراف کی نشاندہی کر دی. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۱۰۱). [ع].

کَفُور (فت ک ، و مع) امذ.
کفر کرنے والا ، ناشکرگزار ، احسان فراموش ؛ کافر.

ازل سے فطرتاً انسان ہے کَفُور و کَنُود
ہے جزوِ اعظمِ مُشتِ غبار حرص و ستم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۹۰). [ع : (ک ف ر)].

کُفُور (ضم ک ، و مع) امذ.
رک : **کفر ، ناشکری.**

وہ شمع انجمنِ معرفت کہ جس سے ہوا
طلوعِ نیّرِ اسلام و محوِ جہل و کفور

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵). [ع : (ک ف ر)].

کَفُولِیَّت (فت ک ، و مع ، کس ل ، فت ی) امث.
رک : **کفالت ، ضمانت.** ہم کو یقین ہے کہ اگر ان کی زندگی نے چند سال اور وفا کی ہوتی تو ریاست ان کفولیتوں سے سبکدوش ہو جاتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۸۳). [کفالت (رک) کا بگاڑ].

کُفُوِیَّت (ضم ک ، و مع ، فت ی) امث.
برابری ، ہم جنس و ہم قوم ہونا ؛ (مجازاً) اقربا پروری. اصفہان کی یہ نیت کہ وہ شیرازی کو محروم کر دے لاریب قابل ملامت ہے ، کفویت کی تقویت اسی بے ایمانی کی ایک شاخ ہے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۷۹). [کفو (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کَفَّہ (فت ک ، شد ف بفت) امذ.
ا : **ترازو کا پلڑا.** دو کفۂ میزانِ عدالت ، دو دم شمشیرِ شجاعت. (۱۹۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

نہیں ہیں گوش ، ہیں دو کفۂ زر
کہ تولے ہے سخن کے اوس میں گوہر
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۲۸).

پیمبر ہے میزانِ علمِ خدا
امیرِ عرب کفۂ میزاں کا
(۱۸۳۸ ، مثنوی ناسخ ، ۶۸). دونوں کف دست کی جگہ کفہ ہائے میزان اور ہاتھ کی جگہ رسن اور گردن اور شانوں کی فصل کے قایم مقام ڈنڈی اور شاہین۔ (۱۸۰۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۷).

نبی کے کفۂ میزاں میں جنتوں کے عمل
وراعنہ کے لیے محشرِ حساب آیا
(۱۹۸۳ ، بلاء حکیم ، ۹۳). ۲. چھپا کر لے جانا کسی چیز کا تا کہ محصول نہ دینا پڑے خصوصاً افیون کا ۔ محصول چوری ؛ کپڑے کو افیون کے ست میں بھگو کر سلے کپڑوں میں ڈال دیتے ہیں (جامع اللغات). [ع].

کفی (فت ک) صف (قدیم).
مست ، کف در دہاں.

ہر یک بھانت میوہ جو تھا بن میں یک
ہوا تھا ہو کھیاں کوں نادر گزک
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳۸). [رک : کف (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بارا صف (قدیم).
مست کر دینے والا.

میں وو مینا کیع ہوں کہ ہے آسماں کفیبارا مرا
جم کرکراؤں مست ہو بنی مدن کی ڈھال پتے
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۶). [رک : کفی + بارا ، لاحقۂ فاعلی].

کفٰی (ف ک ، بشکل ی) صف.
کافی ہے ، کافی ہوا ، وافی (عربی فقرہ ترا کیب میں مستعمل).

--- باللہِ شہیداً (شہیدا) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) اللہ کی شہادت دوسری شہادت سے بے نیاز کر دیتی ہے یعنی اللہ کی گواہی کافی ہے۔ بانو! خوب تُلا ہو کے کفیٰ باللہ شہیدا ، کیا میں اس کی حرم نہیں ہوں. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۷).

--- بالموت و اعظا فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) موت کافی نصیحت کرنے والی ہے. وہ لوگوں کو کفیٰ بالموت و اعظا کا پیغام سنا گئے. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۱ : ۴۰۳).

کفیل (فت ک ، ی مع) صف ؛ امذ.
کفالت کرنے والا ، ضامن ، ذمہ دار ، مددگار نیز (عموماً) خاندان بھر کی کفالت کرنے والا شخص.

نا بحکموں کفیلا نا نعیے کف
ترلوک اپر تیرا تصرف
(۱۴۰۷ ، من لگن ، ۳).

مُرتضیٰ علی کفیل علی پیشوا علی
مقصد علی مراد علی مدعا علی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۳). غالباً اس کے بعد اُن کی اولاد کفیل تھی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۹۶). سلیم احمد ... جو ایک خاندان کا تنہا کفیل ہے ، جس نے دوستوں سے ابتدا اٹھانے کے بعد بھی انہیں دعائیں دی ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۵۳). [ع : (ک ف ل)].

--- بالمال (ــــ کس ب ، غم ا ، سک ل) امذ.
مال کا ضامن ، جائداد کا ضمانت دار. اگر وہ کفیل بالمال تھا اور مر گیا تو اوس کی جائداد سے دین وصول کیا جاوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۰). [کفیل + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + مال (رک)].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
ضامن بنانا ، وکیل ٹھہرانا.

کبریا کوں کفیل کر کے میں
مصطفےٰ کوں گواہ اب کروں گا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.
ضامن ہونا ، ذمہ دار ہونا ، مددگار ہونا۔ حضرت ابوطالب اس دُرِّ یتیم کی پرورش کے کفیل ہوئے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۱۰). حسبِ ضرورت میزبان ہی اس کی اس احتیاج کا کفیل ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۷۰).

کفّین (فت ک ، شد ف ، ی لین) امذ ؛ ج.
دونوں ہتھیلیاں ؛ (مجازاً) دونوں ہاتھ۔ تیمم ایک بار ہاتھ مارنا ہے واسطے سونہہ اور کفین کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۱). کہنے لگے وجہ اور کفین تو ستر نہیں. (۱۹۵۸ ، ملفوظات اشرف علی تھانوی ، ۵ : ۲۰). [رک : کف (۱) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

کفنوس (فت نیز ضم ک ، سک ن ، و مع) امذ (قدیم).
رک : ققنوس.

بسبے و کوئل و طاؤس کی
کلنگ و ہما بک و کفنوس کی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۰). [ققنوس (رک) کا قدیم املا].

کِک (کس ک) امث.
پیر کی ٹھوکر ؛ (خصوصاً) فٹ بال کو ٹھوکر سے مارنا۔ پیر مرد نے فٹ بال کی طرح مقصود پر ککس لگانی شروع کیں ، کبھی ادھر اچھالا کبھی ادھر اچھالا. (۱۹۰۹ ، مخزن ، ۱ نومبر ، ۳۳). گول کیپر بھی اس علاقے سے کک لگا سکتا ہے. (۱۹۹۷ ، مشرق ، کراچی ، ۲۳ نومبر ، ۵). [انگ : Kick].

کُک (۱) (ضم ک) امذ.
باورچی ، خانساماں۔ کک حاضر ہوا تو ابن الوقت نے پوچھا : آج کھانے میں کیا کیا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۷). تم سخت زبردست کک ہو. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۰۹). [انگ : Cook].

---بانی امذ.
باورچی، کھانا پکانے والا (فرہنگ آصفیہ). [انگ : Cook by].

کُک (۲) (ضم ک) امث.
آواز، چیخ، بھونکنا کُتے کا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایت الصوت].

---کُک (---ضم ک) امث.
مرغی کی آواز بچوں کو بُلانے کی (ماخوذ : جامع اللغات). [کُک (حکایت الصوت) + کُک (رک)].

ککّا (فت ک، شد نیز بلا شد ک) امذ.
۱. (ہندو) چچا. لنڈ لال نے اندور سے پوچھا کہ ککّا سیٹھ سکھے مل کے بیچ اتنی اَنبر کیوں لگی (۱۹۰۳، برہم ساگر، ۴۰). ۲. (بچوں کی زبان) خالہ (ماخوذ : مہذب اللغات). [کاکا (رک) کی تخفیف].

ککُب (فت ک، ضم ک) امث، نیز ککُبھ.
(موسیقی) مالکوس کی ایک راگنی جس کے گانے کا وقت دوپہر یا بعض کے نزدیک آخر شب ہے (یہ بلاول، دیوی گری، پوربی، کندہاری، سورٹھ مارُوا سے مرکب ہے). ککُب: سُروں سے سرگم، دیانی، سارے، گما پا اور سرگرپہ اسکا ویپوت ہے گانے کا وقت دوپہر ہے بعضوں نے وقت آخر شب کا لکھا ہے. (۱۹۰۵، ترانۂ موسیقار، ۷۹). [س : ककुभ].

ککُبھ (فت ک، ضم ک) امث.
۱. جگہ، خطہ، سمت (جیسے مشرق مغرب وغیرہ) (پلیٹس). ۲. رک : ککُب. ککُبھ راگنی... بلاول دیوی گری پوربی، کندہاری، سورٹھ مارُوا سے مرکب ہے. (۱۹۳۶، تحفۂ موسیقی، تتمہ (ج)). [س : ककुभ].

---بلاوَل (---کس ب، فت و) امث.
(موسیقی) مالکوس ٹھاٹھ کے ایک راگ کا نام. کرتنیوں کے راگ ککُبھ بلاول کو تو اب پاکستان میں ککُب بلاول ہی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۹۲). [ککُبھ + بلاول (رک)].

کُکّٹ (ضم ک، شد ک بضم) امذ.
مرغا، جنگلی مرغا (لاط : Phasianus Gallus) نیز ناخن، چنگل (پلیٹس). [س : कुक्कुट].

---آسَن (---فت س) امذ.
ایک آسن جو اس طور پر ہے کہ پدم آسن سے بیٹھ کر رانوں اور پنڈلیوں کے بیچ میں سے دونوں ہاتھوں کو نکالو، پھر ان کو زمین پر ٹکاکر آہستہ سے دھڑ کو اُٹھا کر سارا بوجھ ہاتھوں پر ڈال دو. پھر ککّٹ آسن کرکے پھر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے کان پکڑیں. (۱۹۳۱، آسن پرکاش، ۳۳). [ککّٹ + آسن (رک)].

کُکّٹی (ضم ک، شد ک بضم) امث.
ککّٹ (رک) کی تانیث، مرغی نیز عمدہ روئی کا درخت (لاط : Bombax Heptaphyllon). [ککّٹ (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

کَکَر (فت ک، ک) (الف) م ف (قدیم)
کہہ کر نیز کر کے.

شیر خدا الٰہیں ککر رفیق تھا نبی کو
سارے ملک تھا اِبر حیوان سوں واریے ہیں علی
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۱۰).

پوچھا عمر اُس کی کتنی ہے ککر
یعنی اُس نام کیا ہے سو دے مجھ خبر
(۱۷۳۶، قصۂ مقفور چین، ۱۵).

تم بادلی ککر یہ کیوں بولا
کہ زباں عمر شرح کیوں کھولا
(۱۷۸۳، مثنوی شاہ لطا (اردوادب، علیگڑھ، ۱، ۱۹۵۶)، ۳۴۲).
(ب) صف (قدیم). موسوم، مشہور (قدیم اردو لغت). [کہہ کر (رک) کی تخفیف].

کُکَر (ضم ک، فت ک) امذ.
رک : پریشر ککر، آلۂ طباخی، دیگچہ یا پکانے کا ظرف. لگتا تھا گوشت بھی.... اکڑتا جا رہا ہے بارے خدا خدا کرکے ککر کا خیال آیا. (۱۹۹۰، تبسم زیر لب، ۱۰۹). [انگ : Cooker].

کُکُر (ضم ک، ضم نیز فت ک) امذ.
۱. کتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. ایک قسم کا ہرن جس کی آواز کُتے سے مشابہ ہوتی ہے. مشرقی علاقے میں ککر یعنی (Barking Deer) ملتا ہے. اس کے علاوہ پڑیال... بھی. (۱۹۷۷، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ، ۱۵۶). [س : कुक्कुर].

---کھانسی (---مع) امث.
ایک قسم کی کھانسی جس میں انسان بھونکتا معلوم ہوتا ہے، کالی کھانسی، بہت بُری کھانسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ککر + کھانسی (رک)].

---مُتّا (---ضم م، شد نیز بلا شد ت) امذ.
۱. ایک قسم کی سفیدی مائل پھپھوند جو برسات میں اُگ آتی ہے اس کے سر پر چھتری سی ہوتی ہے، کھمبی، سانپ کی چھتری.

سبزہ چہرے پہ پلٹ یا کہ گوبر پر ککر مُتا
فقط اغیار کی تقلید میں اب تو یہ صورت ہے

(۱۹۱۸، دیوانجی، ۲ : ۹۹). بارش کے موسم میں بہت سے گندے مقامات اور گوبر کے ڈھیروں پر چھتری نما کھمبیاں یا ککر متے نکل آتے ہیں. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۸۷). ۲. (مجازاً) طفیلی نیز برساتی، عارضی، معمولی. بڑے پروڈیوسروں کا یہاں ذکر نہیں، بلکہ ان ککرمتا قسم کے پروڈیوسروں کا ذکر ہے جو کسی بارسوخ ہستی کے طفیلی ہوتے ہیں. (۱۹۶۲، معصومہ، ۸۹). [ککر + مُت (مُوت (رک) کی تخفیف) + ا، لاحقۂ نسبت].

---مُوتا (---و مع) امذ.
رک : ککرمتا. ذرا سا ککرموتا برسات میں اُگتا ہے اس کا تو کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہی ہے. (۱۹۰۵، معرکۂ چکبست و شرر، ۳۰۷). [ککر + مُوت (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

کُکْرا (ضم ک ، سک ک) امذ ؛ لم کُکرو.
(نیاری) سونے کی بھٹی کی وہ راکھ یا مٹی جس میں سے ایک بار دھونے کے بعد تہ نشین سونے کو نکال لیا گیا ہو اور اس کے بعد بھی اس میں سونا باقی رہ گیا ہو. کُکرے میں اب بھی سونا شامل ہوتا ہے جس کے نکالنے کی ترکیب بعد میں بیان کی جائے گی. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). [مقامی].

کُکْرا (ضم ک ، ک نیز سکا) امذ.
(طب) آنکھوں کا مرض جس کی تین چار قسمیں ہوتی ہیں پہلی قسم میں آنکھ میں خارش اور سرخی ہوتی ہے اور پپوٹے کے اندرونی جانب کھردرا پن ہوتا ہے اور آنکھ کے ڈھیلے سے رگڑ کھاتا ہے یہ گرم آشوب سے پیدا ہوتا ہے ، دوسری قسم بغیر آشوب چشم کے پیدا ہونے والی ہے اور تیسری قسم پپوٹے انجیر کے جوف کی طرح پھٹے ہوئے ہیں جوتھی قسم میں کھرنڈ جم جاتا ہے اور یہ قسم زیادہ سخت ہے ، جرب. اگر کُکروں کا کچھ حصہ باقی رہ جائے تو مذکورہ سرمے آنکھوں میں لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). اللہ نے چاہا تو اس کی آنکھوں میں کُکرے پڑیں گے (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۰). [س : कुक्कुक کُکرک].

کَکْرالی (فت ک ، سک ک) اسث.
بغل ؛ زال ؛ پیپ ، سواد ، پھوڑا جو بغل میں نکلتا ہے (پلیٹس ؛ نوراللغات). [مقامی].

کَکْرانی (۱) (فت ک ، سک ک) اسث ؛ ــ کنکرانی.
(کاشت کاری) کنکریلی مٹی کی زمین (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۹۰). [کنکرانی (رک) کا ایک املا].

کَکْرانی (۲) (فت ک ، سک ک) اسث.
رک : ککرالی (پلیٹس). [ککرالی (رک) کا ایک املا].

کُکَرْم (ضم ک ، فت نیز ضم ک ، سک نیز فت ر) امذ.
بُرے لچھن ، بدکاری ، بد فعلی ، بُرا کام.

کُکرموں کا لیکن بندھا تھا وہ چکر
کہ بے سود تھا میرا آنا نکل کر

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۱۰۷).

کُکرم چھوٹے نہ جب تک ، چھٹے نہ دل کا کرپن
ہزار جاپ کرے اوم کے اگرچہ اوم !

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۰). ۲. مرد اور عورت کے درمیان مجامعت جو برضا و رغبت کی جائے ، زنا (پلیٹس). [س : कुकर्म].

ـــ کاری صف ، امذ.
گنہگار ، پاپی ؛ بدکار ؛ زانی (پلیٹس). [کُکرم + کار (لاحقۂ فاعلی) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُکَرْما / کُکَرْمی (ضم ک ، فت نیز ضم ک ، سک نیز فت ر) صف.
پاپی ، بدکار ؛ زانی (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کُکرم (رک) + ا ؛ ی ، لاحقۂ نسبت].

کَکْرولی (فت ک ، سک ک ، و لین) امث.
رک : ککرالی ، ایک بیماری جس میں پھوڑا بغل میں نکل آتا ہے. وقت حاجت کے صبح و شام کھلاتا رہے تو مرض ناسی و جھولا اور مرض ککرولی بحال کی راہ سے صاف ہوتا رہے گا (۱۸۷۳ ، عیدگاہ شوکتی ، ۸۸). [ککرالی (رک) کا ایک املا].

کُکْرَوْندا / کُکْرَوْندہ (ضم نیز فت ک ، سک ک ، و مع لین نیز لین مع / فت د) امذ.
تین یا چار بالشت لمبا ایک بدبو دار خودرو پودا نیز اس کا پھل ، اس میں زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں ، پتے روئیں دار اور تیز بو ہوتے ہیں ، اولاً پتے جڑ سے نکل کر پھیل جاتے ہیں پھر درمیان سے شاخیں نکلتی ہیں ، بطور دوا مستعمل. جابجا ... ککروندا پھیلا ہوا تھا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۱). عشق پیچہ ککرونده پر چڑھا جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۹۵). کٹھل ، بڑھل ، یا کٹھل ، ککرونده وغیرہ کے درخت پھل پھولوں میں لدے ہوئے جھوم رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۰). ککرونده ورموں کو تحلیل کرتا اور گرم شکم کو ہلا ک کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۰۹). ان باغوں میں علاوہ امرودوں اور آموں کے ککروندے ، کمرخ ، کٹھو ، لیمو ، جامن ، بیر اور کسیرو بھی پیدا ہوتے تھے. (۱۹۸۸ ، موسموں کا عکس ، ۱۰۲). [مقامی].

کُکْرَوْنْدھا (ضم نیز فت ک ، سک ک ، و لین نیز مع ، مع) امذ.
رک : ککروندا (پلیٹس). [ککروندا (رک) کا ایک املا].

کُکْرَہ (ضم ک ، سک ک ، فت ر) امذ.
(نیاری) رک : کُکرا معنی کو ... دھونے کے بعد اسے کُکرہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). [مقامی].

کُکْری (ضم ک ، سک ک) امث.
رک : ککڑی ، مرغی (پلیٹس). [ککڑی (رک) کا بگاڑ].

کُکّری (ضم ک ، شد ک بفتح نیز بلا شد) امث.
کُکَر (رک) کی تانیث ، کتیا (ماخوذ : پلیٹس). [کُکر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُکَری بُک (ضم ک ، فت ک ، ضم ب) امث.
وہ کتاب جس میں کھانا پکانے کی ترکیبیں درج ہوں. خیر صاحب کُکری بک نکلی ... جی جان سے پلاؤ کا نسخہ رٹا. (۱۹۹۱ ، تبسم زیر لب ، ۸۹). [انگ : Cookery Book].

کَکَّڑ (فت ک ، شد ک بفت) امذ.
۱. پتے کا بھربھرا تمباکو جسے خشک اور تر دونوں طرح سلا کر بناتے ہیں.

معجون ، شرابیں ، تاڑی ، مرا اور تکیہ و سلفا ککڑ ہو
ترپھڑ کے نظیر بھی ملا ہو کیچڑ میں لتھڑ بھڑ ہو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، کد ، ۱ : ۹۵).

بخارات دل باعث ہیں اسی بد دماغی کے
بلا کے جان دھواں ہوتا ہے اس قلیان کے ککڑ کا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماد ، ۹۰). ۲. لمبے نیچہ کا حقہ ، مٹی کا بڑا حقہ

(نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲. (کنایۃً) دبلا پتلا ، حقیر آدمی جیسے: حاجی ککڑ (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

ــــ باز امذ۔
جسے حقہ پینے کی لت ہو ، بہت حقہ پینے والا آدمی (نوراللغات)۔ [ککڑ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

ــــ بَردار (ـــــ فت ب ، سک ر) امذ۔
(بھنڈے برداری) بھنڈے بردار ، حقہ پلانے والا (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲)۔ [ککڑ + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا]۔

ــــ خانَہ (ــــ فت ن) امذ۔
وہ جگہ جہاں عام لوگ بیٹھ کر حقہ پیتے ہیں ، تکیہ ، بھٹیار خانہ ، دائرہ ، بھنگر خانہ ، بُری جگہ ، بُری سنگت (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ککڑ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ــــ شاہی نَیچَہ (ــــ ی لین ، فت ج) امذ۔
(بھنڈے برداری) دربار یا امرا کی محفل کا بڑے نیچے اور لمبی لے والا حقہ (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲)۔ [ککڑ شاہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + نیچہ (رک)]۔

Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068

ــــ کا حُقّہ امذ۔
رک : ککڑ معنی نمبر ۲۔

عجب انداز سے نکلا ہے سیکش تیرا بھٹی سے
صراحی ہے بغل میں ہاتھ میں حقہ ہے ککڑ کا

(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۲۲)۔

ــــ کا دَم امذ۔
حقۂ مخصوص کا کش ، بڑے حقے کا گھونٹ۔

کوئی جھوٹا جہاں میں اس سے کم ہے
تما کو گر نہیں ککڑ کا دم ہے

(۱۷۳۹ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۱۳)۔

ــــ والا امذ۔
حقہ پلانے والا جو عموماً بازار میں لوگوں کو حقہ پلاتے ۔ اکثر آدمی شوقین حقہ کے دو تین دم کھینچ کر اس کے عوض میں ککڑ والے کو ایک پیسا دیتے ہیں (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۲)۔ ککڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۶)۔ تمام اربابِ عقل کو پان پیش کیے گئے ، اتنے میں ککڑ والا حقہ لے آیا ، دو دو دم سب نے لگائے۔ (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۵۱)۔ اتنے میں ککڑ والا اپنا بڑا سا حقہ لیے آ گیا خمیرے کی خوشبو سے بازار مہک گیا۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۷۱)۔ [ککڑ + والا (رک)]۔

کُکَّڑ (ضم ک ، شد ک بفت) امذ۔
۱. مرغا ، نر کو ہندی میں ککڑ اور فارسی میں خروس اور عربی میں دیک کہتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۰۲)۔ جنگلی طوطے ، ککڑ ، ونہ گیے اور سنہلے جن کے پر تیتریوں کی طرح رنگین تھے۔ (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۲۶)۔ ۲. (مجازاً) بوڑھا آدمی (جامع اللغات)۔ ۳. ہرن کی ایک قسم جو کتے کی طرح بھونکتا ہے Barking Deer یعنی ککڑ جنوبی کشمیر اور راولپنڈی کے کوہستانی علاقوں میں تین چار ہزار فٹ کی بلندی تک ملتے ہیں۔ (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۵۲)۔ [س : कुक्कुट]۔

ــــ کھانسی (ــــ بغ) امث۔
کالی کھانسی ، ڈوکر کھانسی کی ایک قسم جس میں مریض کو جب کھانسی اٹھتی ہے تو آخر میں مرغ کی آواز کی طرح کی سیٹی نما آواز نکلتی ہے اس لیے اسے دلکی سعال بھی کہتے ہیں ، شہقہ موت اختناق کا نتیجہ ہو تو اس کے اسباب یہ ہو سکتے ہیں ... شہقہ یا ککڑ کھانسی (؟ ، طب یونانی ، ۵۵)۔ [ککڑ + کھانسی (رک)]۔

کُکَڑا (ضم ک ، سک ک) امذ۔
سانپ کی ایک قسم جس کا پھن کالا اور سر سرخی مائل ہوتا ہے اس کے تمام جسم پر سوائے گردن کے گل ہوتے ہیں یہ نہایت زہریلا ہوتا ہے اس کا کاٹا ہوا بیس دم سے زیادہ زندہ نہیں رہتا (تریاق مسموم ، ۲۱)۔ [مقامی]۔

کُکَڑ کُوں (ضم ک ، فت ک ، سک ڑ ، و مع) امث۔
رک : ککڑوں کوں۔ یہ نظریہ جہاں تک مرغ کی ککڑ کوں اور بطخ کی قیں قیں کا سوال ہے قابل قبول معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۲۱)۔ [حکایت الصوت]۔

کُکَڑوں کُوں (ضم ک ، سک ک ، و مع ، و مع)۔(الف) امث۔
مرغ خانگی کے بولنے کی آواز ، مرغ کی بولی ، مرغ کی اذان۔

صبح جب بول اٹھا مرغِ سحر ککڑوں کوں
اٹھ گئے پاس سے وہ رہ گیا میں ٹروں ٹوں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۲۷)۔

جگائے لوگوں کو یونہی تمہاری ککڑوں کوں
اگرچہ نیند کے ماتوں پہ ہو اثر کم کم

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۹۶)۔ (ب) امذ۔ (کنایۃً) مرغ ، ککڑ۔ یہ گوشت ککڑوں کوں کا نہیں تھا بلکہ میاؤں میاؤں کا تھا۔ (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۷۴)۔ [حکایت الصوت]۔

کَکَڑی (فت ک ، سک ک) امث۔
ایک قسم کی لمبی اور پتلی ترکاری جسے کچّا اور پکا کر دونوں طرح کھاتے ہیں ، اس کے بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں؛ خیار (لاط : Cucumi Sutilisimus)۔

کدو خربوزہ ہر دو معروف میداں
خیار است ککڑی دم کھیر و سیخواں

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۷)۔

شم پرور سوں دکھ کہنا کتے ہرلوں لاتا ہے
نہ کھینچ سر اسے جو کئی نہ بوجھے سر ہے یا ککڑی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۶)۔ ایک روز ایک مالی تین ککڑیاں تحفہ لایا (۱۸۹۳ ، شیر عشرت ، ۱۷۱)۔ سرخ پوش نے بھی ان عادیوں کو ککڑی کی طرح کاٹ ... دیا ہے۔(۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۶۷)۔

گھر کے دروازے کے سامنے ہی آموں کے باغات کے ساتھ ساتھ خربوزہ ، ککڑی ، پھوٹ ، ترکاریوں اور سبزیوں کے کھیت تھے۔ (۱۹۸۸ ، حیات مستعار ، ۲۳)۔ [پ : ककड़िआ]

---کا چور امذ.
ادنیٰ چور ، اچکا ، چھوٹی چیزوں کا چور (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ)۔

---کا چور باندھا یا مارا جاتا ہے کہاوت.
بے انصافی اور ناپرسان حالی کے سبب ادنیٰ قصور پر بڑی سزا ملنا ، اندھیرنگری چوپٹ راج ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔

---کی ہونگی بجی بجی ، نہیں توڑ کھائی کہاوت.
کام میں کچھ برائی نہیں یوں ہوا تو ہوا نہیں تو اور سہی ، یہ کام ہر طریقے سے آسان ہی آسان ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع اللغات)۔

---کے چور کو (کی) گردن مارنا محاورہ.
معمولی غلطی یا ادنیٰ قصور پر زیادہ سزا ملنا ، اندھیر ہونا۔ ککڑی کے چور کی گردن نہیں مارتے۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۳۵)۔ تجھ ہمارے خلاف تو فساد نہیں جو ککڑی کے چور کی گردن ماریں۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۲ : ۵)۔

---کے چور کا خون نہیں کرتے کہاوت.
معمولی قصور پر سخت سزا نہیں دیتے۔

ککڑی کے چور کا نہیں کرتا ہے کوئی خون
مہندی کے چور پر کیا تم نے ستم غلط

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۴۳)۔

---کے چور کو کٹاری سے نہیں مارتے کہاوت.
رک : ککڑی کے چور کا خون نہیں کرتے (مہذب اللغات)۔

--- کھیرا کرنا محاورہ.
حقیر سمجھنا ، ذلیل کرنا ، کم تر خیال کرنا۔

سن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا
کوستا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے بُرا

(۱۸۳۰ ، نظیر (نوراللغات))۔

کُکڑی (۱) (ضم ک ، سک ک) امث.
مرغی۔ نہ امام رازی صاحب کی بکری اور نہ ہماری تمہاری کُکڑی۔ (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خاں ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۲۹۵)۔ [ککڑ + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

کُکڑی (۲) (ضم ک ، سک ک) امث.
۱. کچے سوت کی لچھی ، کُلی ، پونی۔ نانا نہاری کی خوبروئی سے سوت کاتا ککڑیاں بنائیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۸)۔ ۲. مکئی کا بُھٹا (کلی کی شکل کا) جو تنے پر نمودار ہو نیز گیہوں اور جو کی بال کا ابھار (ا پ و ، ۶ : ۸۹)۔ ۳. شہد کی مکھیوں کے چھتے کا وہ حصہ (خانے) جس میں شہد بھرا ہوتا ہے۔ شہد کی کُکڑی کو تیز دھوپ میں اس طرح لٹکاؤ کہ اس کے نیچے ایک برتن رکھا جائے۔ (۱۹۰۹ ، نعمت خانہ ، ۹۴)۔ اپنے ہاتھ سے ککڑیاں بنا کر چھتے میں جما دیتا ہے (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارخانہ ، ۱۰)۔ ۴. شکر کے اجزا جو راب نتھرنے کے بعد تھیلے کے اندر آپس میں چپک کر گلی یا ڈلے کی شکل بن جائیں (ا پ و ، ۳ : ۹۹)۔ ۵. آکھ کا کوڈا ، مدار کا پھل (نوراللغات)۔ ۶. دانو کی شکل کا گورکھوں اور نیپالیوں کا قومی ہتھیار جس کا دستہ چھوٹا اور پھل درمیان سے چوڑا اور سرے پر نوک دار ہوتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۹۰)۔ [س : ककूइका]۔

---ہو جانا محاورہ.
سکڑ کر یا اینٹھ کر ذرا سا ہو جانا (نوراللغات)۔

کُکڑی (۳) (ضم ک ، سک ک) امث.
ایک طرح کی پتنگ۔

غائب ہے ککڑی اُڑنے پہ ککڑی کا مرتبا
جوکٹی منچلی ہوں اُڑے جبکہ ہوکھڑا
اس زور سے ہوا پہ ہے جانا پتنگ کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۳)۔ [مقامی]

کَکلوت (فت ک ، سک ک ، و مع) امث (قدیم).
حرص ، لالچ ، خواہش ، آرزو۔

یو ککلوت سوں کیوں سنیا آ کے بول
بشری دیکھو اس کی کس حد لگوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۳)۔ [کاکلوت (رک) کا مخفف]۔

کَکَم (فت ک ، ک) امذ.
جنگی بحری جہاز جو چھوٹا ہوتا ہے۔ بڑے جہاز جنگ درمیانی ڈھو اور چھوٹے ککم کہلاتے تھے بڑے جہاز پر ایک ہزار آدمی سوار ہوتے۔ (۱۹۶۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۴۳)۔ [مقامی]۔

کَکنی (فت ک ، سک ک) امث.
باجرے یا کنگنی کی طرح کا ایک اناج جس کی فصل ساون بھادوں میں پک کر تیار ہو جاتی ہے ، اس کے دانے سہنی اور پیلے رنگ کے ہوتے ہیں ، تالکی کاکن کو ککنی بھی کہتے ہیں اعظم گڑھ میں اس کو تانکی کہتے ہیں سنسکرت میں اس کا نام کنگوہی ہے۔ (۱۹۰۶ ، علم زراعت ، ۱۵۴)۔ [کنگنی (رک) کا محرف]۔

ککوریتہ (---فت ک ، و مع ، شد ی بہ فت) امذ.
زہریلے کھجے دار سانپ کی ایک قسم جس کا رنگ کسی قدر خاکستری ہوتا ہے۔ تیسرے ککوریتہ یہ سانپ بھی سب اوصاف میں انھیں کے برابر ہے لیکن فقط یہی فرق ہے کہ رنگ اس کا گونہ خاکستری ہوتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ [مقامی]۔

ککوڑا (فت ک ، و مع) امذ.
ایک روئیدگی کا پھل جو کریلے کی طرح مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر باریک کانٹے ہوتے ہیں ، اس میں بیج بہت ہوتے ہیں ، اس کے پتے ککڑی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، اس کی

ترکاری مزے کی ہوتی ہے ، لاط : Momordicam uricata ۔ ککوڑا مفتح اور دیر ہضم ہے ۔(۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۳۳)۔ [س : कर्कोटकः]۔

کَکُون (ضم ک ، و مع) امذ ؛ سم کوکون۔
ریشم کے کیڑے کا خول ، ریشم کا کیڑا . دو ہزار ق م چینیوں نے ریشم کے کیڑے ککون کو کھول کر ریشم بنانا سیکھ لیا تھا۔ (۱۹۷۵ ، انسان کی کہانی ، ۲)۔ [انگ : Cocoon]۔

کَکُونَک (ضم ک ، و مع ، فت ن) امذ۔
بچوں کی آنکھوں کی ایک بیماری (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : कुकूणक]

کَکْہْرا (فت ک ، ک ، سک ہ) امذ۔
ہندی حروف تہجی . ہندی کا ککہرا بخط جلی لکڑی پر کھودا اور سو دو سو جلد کتاب بھی چھاپی۔ (۱۸۳۵ ، مرقع بیشنہ وراں ، ۱۲)۔ [س : ककार]۔

کَکَّیّا (فت ک ، ک ، شد ی) امث۔
(معماری) مستطیل شکل کی چھوٹی اور پتلی اینٹ ، کیا ، لاورس ، کنگھیا . مکانات عام طور پر چھوٹی اینٹ کے بنے تھے جس کو ککیا اینٹ کہتے ہیں۔ (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۸)۔ دادی کا مکان ... ککیا اینٹ کا دو منزلہ گھپا گھپا سا مکان ایک مار کھائے ہوئے بچے کی طرح لگتا تھا (۱۹۷۶ ، نقوش (سالنامہ)، لاہور ، جنوری ، ۹۱)۔ [کیا (رک) کا بگاڑ]۔

کِکْیانا (کسر ک ، سک ک) ف ل۔
۱. بندر کی طرح چلانا ، چڑیا اور اس کے جیسی ہوئی کا چیں چیں کرنا . بندر اور اس کے بچوں کا ککیانا ... کون سے دیس کی بھاشا ہے۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۸)۔ بندر اور اس کے بچوں کا ککیانا انسان کی اولاد کا پیدا ہوتے ہی ژوں ژوں کرنا کون سے دیس کی بولی ہے۔ (۱۹۸۳ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۳۵)۔ ۲. **چنگھاڑنا** ، **چیخنا** . عجیب انداز سے ککیاتے ، بھاگتے ، کلکاریاں مارتے جتھہ والے رنگ پور کی طرف بڑھے۔ (۱۹۸۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۲)۔ [کک (حکایت الصوت) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

کُکِیر (ضم ک ، ی مع) صف ؛ امذ۔
پان کی ایک قسم . دو پان پھلا تو دو ککیر ... ایک آدھا دساوری بھی نکل آیا۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۸ : ۳)۔ [مقامی]۔

کَکْھوائی (فت ک ، سک کھ) امث۔
رک : ککرالی ، پھوڑا جو بغل میں نکل آتا ہے (نوراللغات)۔

کَکْھوری (فت ک ، و مع) امث۔
رک : ککرالی (نوراللغات)۔ [س : कक्षोटिका]۔

کَگار (فت ک) امذ۔
نکلا ہوا حصّہ ، اُٹھا ہوا سرا ، کگر . چلتے چلتے ایک پہاڑ کی کھائی کے دو کگاروں کے بیچ میں پہنچا۔(۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۷۶۳)۔ ساحل پر خاردار جھاڑیاں نہیں ، اونچے کگار تھے ، (۱۹۲۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۰۸)۔

کس لیے بیٹا ہے اداس
تنہا کیڑا کگار میں

(۱۹۸۰ ، لطیف آبگینہ ، ۱۵۳)۔ [کگر (رک) کا اشباع]۔

کَگارا (فت ک) امذ ؛ سم کگار۔
۱. **اونچا کنارہ (عموماً دریا کا) نیز نکلا ہوا یا اُٹھا ہوا سرا** ، **کگر** . اس پر میرے پیروں کے نیچے والے کگارے ایک زور کی آواز کے ساتھ ٹوٹنے لگے۔ (۱۸۸۶ ، دوکیش نندنی ، شرر ، ۲۷۹)۔ کگارے میں اور صحرائے بے پایاں ہے۔ (۱۹۰۱ ، ستا ، ۱ : ۷۵)۔ اٹھتی لہریں بھیانک دیو کی صورتیں اختیار کرنے لگیں ، کگارے سے ٹکرا کر واپس ہونے والی موجیں ... گرنے لگیں۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۵)۔ ۲. **(معماری) رک : کگر معنی (۳)** . وہ جو پھسپھسے کھوکھلے کگارے کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۲۷۸)۔ [رک : کگر + ا ، لاحقۂ تذکیر]۔

کَگَر (فت ک ، گ) امث۔
۱. (اَ) **کنارہ** ، **سرا** ، **حاشیہ** . سامنے ایک لمبی بالٹی ، جس کی کگر پر ایک نچوڑا ہوا جھاڑن رکھا ہے۔ (۱۹۵۹ ، دوسری شام ، ۳۹)۔ ماں نے چینی کے پیالے میں جس کی کگر کئی جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے اسے چائے دی۔ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۸)۔ (آآ) **سامنے کو یا اوپر کو نکلا ہوا سرا** ، **اٹھا ہوا کنارہ** . بھر کی سیڑھیاں نہیں کانٹا کے نیچے کگر کی ٹکر لگی۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰۳)۔ پانی ادھر اودھر پتھر کی نکلی ہوئی کگروں سے چوٹ کھاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۷۵)۔ جب تک کشتی نظر آتی رہی مدھو اور برج بھون کگر پر کھڑے اسے دیکھا کئے۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷۰)۔ ۲. **سلامی دار چھت کے اوپر کا کنارہ** (نوراللغات)۔ ۳. **دیوار یا منڈیر کے آثار کو تنگ یا چوڑا کرنے یا خوشنمائی کو چُنائی میں چھوڑا ہوا چھوٹا کسکہ** (اب و ، ۱ : ۱۳۹)۔ ۴. **دھار** ، **باڑھ** . ٹیوڑی میں خربوزے کے چھلکے پر سے پاؤں جو پھسلا تو اوندھے منھ جا کر گرا ، دانے کی کگر بھوں میں گھسی۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۵)۔ اوزار کو پتھر کے منھ پر بائیں طرف سے دائیں طرف حرکت دیتے رہیں تا کہ ... اس کی کگر ناہموار نہ ہو جائے۔ (۱۹۳۸ ، انجینئری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۴)۔ [مقامی]۔

کَگْرِی (فت ک ، سک گ) امث۔
(جلد سازی) **جلد کے پُٹھے اور یا کھوں کے جوڑ کا مقام ، پُٹھے اور یا کھوں کی درمیانی کور جس کی وجہ سے یا کھے ہوئے کھلے رہتے ہیں** (اب و ، ۸ : ۲۲۹)۔ [رک : کگر + ی ، لاحقۂ نسبت و تصغیر]

کَگْرِیزی (فت ک ، سک گ ، ی مع) صف۔
کاکریز کے رنگ کا ، **کاکریزی** ، **سیاہی مائل اودے رنگ کا**۔

اگن کو پنجرہ لیے ، چھوڑ کسب رنگریزی
سجن ہیں سر کے اپر بیٹھ بالدھ ککریزی
(۱۷۸۲ ، احالم ، دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۳۰)۔ [لاکریزی (رک) کا محرف]۔

کگن (فت ک ، گ) امذ (قدیم)۔
رک : کنگن۔
پڑے سو کڑے جوڑ کونھاں کگن
ہلاں بھریا سیج کا سب کگن
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۳)۔ [کنگن (رک) کا مخفف]۔

کگوا (فت ک ، سک گ) امذ۔
کوّا (پلٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کاگوا (رک) کا مخفف]۔

کگیلا (فت ک ، ی مج) امذ۔
کوّے کا بچہ۔ ایک کوّا کسی درخت کی ڈالی پر بیٹھا ہوا اپنے ککیلے کو کچھ اڑان کہانیاں سکھلا کر یہ کہتا تھا۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۰۵)۔ [کگ (کاگ (رک) کا مخفف) + یلا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کگھا (فت ک ، شد گ) امذ۔
برچلا کھیلنے والوں میں فی کس جتنی کوڑیاں ہوتی ہیں ان میں ایک خر مہرہ بڑا بھی ہوتا ہے اس کو کگھا کہتے ہیں (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۲)۔ [مقامی]۔

کل (۱) (فت ک) امث ؛ متف۔
۱. (الف) **گزرا ہوا دن ، آج سے پہلے کا دن ، امس۔**
ہور ہے دزد اس تھے مج کہ میں آج کل نہیں دیکھیا
ہوا بیکل لیا میں کل کہ یک تل کل نہیں دیکھیا
(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۰۵)۔
کیا ہی خوشبو ہے وہ گل جو باغ میں کل ہو گیا
جس شجر کے پاس سے گزرا وہ صندل ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷)۔ کل میں نے اپنے ہاتھ سے تمہارے لیے کھچڑی پکائی تھی۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۸۳)۔
(آ) **ماضی میں ، زمانۂ قریب میں ، تھوڑے ہی دن پہلے۔**
ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخی فرشتہ ، ہماری جناب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹)۔
لے گئے کھینچ کے بت خانے سے ہم مسجد میں
کل ہوا داغ مسلمان بڑی مشکل سے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۵)۔ یہ ترکی غلام جن کو کل تک لوگ بازاروں میں بکتے ہوئے دیکھ چکے تھے (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۹۰)۔ ۲. (الف) **آج کے بعد کا دن ، اگلا دن جو آنے والا ہو۔**
امیدوار قتل ہوں ظالم کے ہاتھ میں
جو نہیں کیا ہے آج تو شاید کہ کل کرے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۰)۔
چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
گر آج بچ گئے تو سمجھ لو کہ کل گئے
(۱۹۰۸ ، گلزار بادشاہ ، ۵۱)۔ وہ ابھی جا رہے ہیں لندن سے ... کل شام واپس آئیں گے۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۲۰۵)۔ (آ) **(مستقبل قریب میں) زمانۂ قریب میں۔**
جو ہے کچھ آج سو پھر کل نہیں ہے
ہمیں اس غم سے ہرگز کل نہیں ہے
(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۱۰۶)۔
جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷)۔ جہاں تک ہو سکے نیکی کو بڑھائیں جو کل کو ہمارے بھی کام آئے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۹)۔
۳. **روزِ قیامت۔**
ہاتھوں سے جو آج ہو سکے کر لیجے
پھر کل تو ہمیں ہے اک قیامت درپیش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۷)۔
وہ کہتے ہیں کہ یہ صورت نہ ہو گی محشر میں
کہا جو میں نے دکھانا ہے کل یہ حال مجھے
(۱۹۰۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۱)۔ اپنے گناہ پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو بھی گواہ ٹھہرانا ہیں ہم سب کل کو اللہ کے آگے اس کی گواہی دیں گے۔ (۱۹۲۲ ، قولِ فیصل ، آزاد ، ۱۱۶)۔
رحمت کا تری بیاں کیا ہے سب سے
کل سامنے سب کے مجھ کو جھوٹا نہ بنا
(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۳)۔ [س : कल्य]

--- بھی آیا ہی داخل ہے فقرہ۔
کل کا دن بھی دور نہیں۔ کل کون سا دور ہے کل بھی آیا ہی داخل ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

--- پر/پہ اٹھا رکھنا محاورہ۔
رک : کل پر رکھنا۔
آج تو چال سے حشر اس نے بپا رکھا ہے
پھر بھی کہتا ہے کہ کچھ کل پہ اٹھا رکھا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۵)۔

--- پڑ جانا محاورہ۔
کل پر ٹلنا ، ٹال مٹول ہونا۔
صلح کی امید پھر کل پر گئی
سہل ہو کر کار مشکل رہ گیا
(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۹)۔

--- پر/پہ رکھنا محاورہ۔
ٹالنا ، ٹال مٹول کرنا ، التوا میں ڈالنا۔
کل پہ رکھیے ہو مرے قتل کو کس کے لیے
ہو چکے آج ہی وہ کیوں نہ جو ہونا ہووے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۶)۔
کس کو ہے خبر کل کی جیو تم کہ مریں ہم
کیوں کل پہ رکھو بات کو آ جاؤ ادھر آج
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۵۷)۔

---پر نہ چھوڑنا محاورہ.
کام فوراً کر دینا ، کام کو آج ہی ختم کر دینا (فیروز اللغات).

---پہ ٹالنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، التواء میں ڈالنا.

ٹالو نہ کل پہ آج کا تم وعدۂ وصال
اے جان زندگی کا نہیں اعتبار کچھ
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۶).

مدتوں سے آج کل پر ٹالتے ہیں وہ مجھے
صبح کو اقرار شام اور شام کو اقرار صبح
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵).

---جو ہونا ہے آج ہو جائے فقرہ.
جو چیز کل پر موقوف ہے وہ آج ہو جائے ، کام کی جلد سے جلد تکمیل کر لی جائے ، کسی طرح تاخیر نہ کی جائے ، خدشہ جلد سے جلد دور کر لیا جائے.

پھر میں صور پھنکے حشر کا ساماں ہو جائے
کل جو ہونا ہے وہ آج اے دل ناداں ہو جائے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۹).

---کا م ف ؛ صف (مث : کل کی).
۱. **کم عمر ، ناتجربہ کار.** شبو کل کا لونڈا ڈپٹ میں آ گیا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۶). میں تو بیٹھی اس کا منھ تک رہی تھی کہ کل کی لونڈیا بڑوں بڑوں کے کان کتر رہی ہے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۰). ممکن ہے یہ لڑکی کبھی اولیگ سے محبت نہ کرے کیونکہ وہ ابھی کل کا لڑکا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). کل کے لونڈے اگر مجھے چکر دینے لگیں تو میں کر چکا تھانیداری. (۱۹۶۱ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۷۰). ۲. **گزرے ہوئے قریبی زمانے کا ، چند روز یا کچھ مدت پہلے کا.**

ہے کل کی بات سب کے دلوں میں عزیز تھا
پر ان دنوں تو ایک بھی دل مہرباں نہیں
(۱۷۷۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۶۹).

اب کچھ نہیں ہے پہلے نہ کیا کیا تھے مجھ پہ لطف
یہ کل کا ذکر ہے ، نہ سہی پیشتر کی بات
(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۱۰۵). کل کی بات ہے کہ ان سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۳۶ ، مقالات شروانی ، ۴). اب شام آئے گا تو اسے کل کی پوری کہانی سناؤں گی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۹).

---کدا (---فت ک) م ف.
رک : **کل کلاں جو زیادہ مستعمل ہے.** جو کل کدا کو آنکھ بند ہو گئی تو. (۱۸۲۸ ، مراۃ ، نوابی دربار ، ۲۶). [کل + کدا (کدی ۔ کبھی کی تذکیر بطور تابع)].

---کداں / کدھاں (---فت ک) م ف ؛ متف.
رک : **کل کلاں.** کل کداں کو اس کی باتیں یاد آئیں گی اور دل میں پچھتاؤ گے تو کیا ہوگا. (۱۹۰۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۲۷). بالیاں عذاب جان نہیں تو وبال گوش ضرور ہیں کل کدھاں سال سے دھرکال مرو رمان کا کھیل ہوا تو دکھیں گی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۹/۷ : ۹). [کل + کداں / کدھاں (تابع)].

---کلاں کو متف ؛ م ف.
آئندہ زمانے میں ، کچھ دن بعد ، آئندہ. (مبادا کل کلاں کو) کبھی یہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے پہلے (یہود و نصاریٰ) بس دو ہی گروہوں پر کتاب اتری تھی اور ہم تو اس کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۰۱). اور نہیں تو کل کلاں کو کچھ ہو گیا تو میں کس کی ماں کو ماں کہہ کر پکاروں گی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۸۷). کل کلاں کو کوئی بات ہو جائے تو سب آ کر ہم پر ہی الزام دیں گے. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۱۹). [کل + کلاں (تابع)].

---کرنا محاورہ.
ٹالنا ، ٹال مٹول کرنا ، آج کل کرنا ، بار بار ٹالنا.

جیسا کہا تھا وہ کل ، آؤں گا کل اظفری
ویسا ہی پھر آج بھی کر کے وہ کل کل گیا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۸).

---کل ہونا محاورہ.
کل کل کرنا (رک) کا لازم ، ٹلنا.

روز کل کل ہے کہ کل آئے گا
کون سی کل ہے یقیں ہو جس کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، ک ، ۳۳۴).

---کلوتر (---فت ک ، و مج ، فت ت) صف ؛ م ف.
رک : **کل کلاں.** ہم خود بیٹیوں والے ہیں کل کلوتر اگر تیری بہن کو لوگ دیکھنے آئیں تو پھر آج کل کی لڑکیاں تو ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہوتی ہیں. (۱۹۵۰ ، میراث ، ۱۱۲). [کل + کلوتر (تابع)].

---کو م ف.
آئندہ ، کل کلاں کو. ہم ان کے پڑوس میں نہ رہیں گے ، کل کو اونچ نیچ ہو تو ہم بھی گیہوں کے ساتھ گھن کی طرح پسیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۷۱).

---کی م ف.
گزرے ہوئے قریبی زمانے کی یا چند روز یا کچھ ہی مدت پہلے کا حال (رک : کل کا جس کی یہ تانیث ہے). کل کی اندھیری رات میں کس نے سوچا تھا کہ سورج ماجد کا نام لے کر چمکے گا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۷).

---کی بات امث.
ابھی کی بات ، حال کا ذکر ، تھوڑے دنوں یا تھوڑے زمانے کا ذکر.

ہے کل کی بات سب کے دلوں میں عزیز تھا
پر ان دنوں تو ایک بھی دل مہرباں نہیں
(۱۷۶۷ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۳۲). کل کی بات ہے کہ یہ شخص کوڑی کوڑی کا محتاج تھا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۰۵). اس کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ آمنہ مر گئی ابھی کل کی بات

ہے کہ خاصا اچھا تندرست چھوڑ کر آئی تھی ۔ (۱۸۹۵ء ، حیاتِ صالحہ ، ۷۰)۔ ابھی کل کی بات ہے یا کستان سے پراروں میل دور کوریا میں جنگ شروع ہوئی اور امریکی مال کے دام ہمارے ملک میں بڑھ گئے ۔ (۱۹۵۶ء ، اس کے منصوبے ، ۹)۔

---کی خبر نہیں فقرہ۔
خدا جانے آئندہ کیا ہو۔

آگہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں
(؟ ، لاأعلم (علمی اردو لغت))۔

---کی کَل پر چھوڑنا محاورہ۔
آنے والے واقعات کا کیا سوچنا ، موجودہ کی فکر کرو۔

کل کی گردھاری چھوڑ دو کل پر
دیکھو کیا دیتے ہیں مرادی آج
(۱۹۲۱ء ، دیوانِ ریختی ، ۳۰)۔

---کی کَل پر ہے فقرہ۔
وک : کل کی کل کے ساتھ ہے ، کل کی کل دیکھی جائے گی۔

کل کی کل پر ہے گھڑی بھر کو ذرا آ جانا
اے مرے وعدہ فراموش ضرور آج آنا
(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ بشیر ، ۳ : ۳۷)۔

---کی کَل کے ہاتھ ہے فقرہ۔
کل کی فکر نہ کرو ، آئندہ کی فکر میں ابھی سے مبتلا نہ ہو ، کل کس نے دیکھی ہے۔

کل کی کل کے ہاتھ ہے اے غافلو
آج تم کو ہے غمِ فردا عبث
(۱۸۵۷ء ، غنچۂ آرزو ، ۴۷)۔

یہاں سے اٹھا آج تو مل کے ہاتھ
میں جاتا ہوں اب کل کی ہے کل کے ہاتھ
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۵۷)۔

--- کیا ہو فقرہ۔
خدا جانے آئندہ کیا ہو (علمی اردو لغت)۔

---کے جوگی کَندھے پر جٹا کہاوت۔
جب تک کمال حاصل نہ ہو وضع اختیار کرنے سے کیا ہوتا ہے (نور اللغات)۔

کَل (۲) (فت ک) امث۔
۱. سکون ، قرار ، چین۔

سو دھن خواب میں جاں سے بل نہیں
ہو اوکل برہ کی ہے اس کل نہیں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۴۸)۔

ملنے سے دل کو مرے محنت نہ تھا قرار
اب بھی تو بھی ذرا نہیں کل یک شد دو شد
(۱۸۷۰ء ، دیوانِ محنت (ق) ، ۶۰)۔ تعریف سننے سے دل بیکل ہوا ، کسی طرح کل نہ تھی ۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۳۷)۔

یہ چلتی ہے گاڑی انہیں کے سہارے
جو وہ کل سے بیٹھیں تو بے کل ہوں سارے
(۱۸۷۹ء ، مسدسِ حالی ، ۱۰۰)۔ اس کے نتھنوں میں سالن روٹی کی خوشبو پہنچی ، اس خوشبو نے اتنا بے کل کیا کہ وہ سیڑھیوں کے نیچے سے نکل آئی ۔ (۱۹۹۰ء ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۵۵)۔ **۲. ڈھب ، طور ، طرح۔** جس کل چاہیں نچائیں ۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۳۲)۔

کس کل پہ ہے بنائے طلسماتِ آب و گل
اہلِ نظر ہیں نقش بہ دیوار دیکھ کر
(۱۹۵۷ء ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۳۶)۔ **۳. مرضی ، وضع۔** شوقین تو کلجگ کل کی جوتی گوندھتی نہیں ۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۸۱)۔ **۴. رُخ ، پہلو ، کروٹ۔** دیکھئے اب اونٹ کس کل بیٹھتا ہے ۔ (۱۸۵۱ء ، بہار دانش ، ولایت علی خان ، ۱۰۵)۔ پر نہ اس کل چین آتا ہے نہ اس کروٹ آرام ۔ (۱۹۳۵ء ، موت سے پہلے ، ۱۱)۔ جس کل لٹاتے ہیں وہ لیٹتی نہیں ۔ (۱۹۷۰ء ، غبارِ کارواں ، ۲۰۹)۔ **۵. عادت ، لذّت یابی۔** کبھی موئے سہلاتے تک اور ان کو بھی میرے ہاتھ کی کچھ ایسی کل پڑ گئی تھی کہ میرے ہوتے تو کروٹ سے کبھی کم نہ لیتی تھیں ۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰۳)۔ **۶. لمحہ ، ذرا کی ذرا۔**

سب یار تیرے دم کا ہے نہ شمار جو میں
یاں ایک کل میں اوٹھا اور ایک کل میں بیٹھا
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳)۔ [س : कल्य]۔

---آنا محاورہ۔
چین آنا ، قرار ہونا ، سکون یا اطمینان حاصل ہونا۔

ہی وصل ہاتھ سیتی جاتی تھی جان اوس کی
جب یار پاس پہنچا عاشق کوں تب کل آئی
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۳۲)۔

کل آتی دل کو جو آتی تری کلائی ہاتھ
خفا ہو مجھ سے چھڑاتا ہے کیوں سال پہنچا
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۰۹)۔

کسی کروٹ سے کل نہیں آتی
نیند آتی اجل نہیں آتی
(۱۸۸۲ء ، فریادِ داغ ، ۱۱۰)۔

کیسے کچھ آپ کے سودائیوں کو کل آتے
بیچ میں ان کے اگر زلف مسلسل آتے
(۱۹۳۹ء ، حیرت بدایونی ، ک ، ۵۴)۔ وضو کے پانی سے لیکر سر میں تیل لگانے تک اس کے ہاتھ سے کل آتی تھی ۔ (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۱۲۰)۔

---بے کَل ہو جانا محاورہ۔
بے چین و بے آرام ہو جانا (جامع اللغات)۔

---پانا محاورہ۔
چین ملنا ، سکون یا قرار حاصل ہونا ، اطمینان ہونا ، صحیح ہونا ، طریقہ معلوم ہو جانا۔

ایذا ہی در و ہجر سے پائی تمام رات
کل ایک لمحہ ہم نے نہ پائی تمام رات
(۱۸۹۹ ، مجروح ، د ، ۵۹). پوچھا تو کہاں چلی؟ میں تجھ بن کیسے کل پاؤں گا. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۰۲).
یاد رکھ اس طرح سے ہم کو اگر کلپائے گا
ساری دنیا میں جہاں جائے نہ تو کل پائیگا
(۱۹۲۲ ، بزم ترنگیں ، ۳۰). نہیں اب تو میں اس کی کل پا کے سنبھل کر بیٹھوں گا. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۳۰).

ـــــ پڑنا محاورہ.
رک : کل آنا ، چین ملنا ، قرار آنا.
اسم اعظم کی ڈھونڈھ میں کیتی پھرے تمام
ملا مرشد کل پڑی جو کمہ ہے بڑا نام
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۸۹).
نہیں مثل سیماب مجھ دل کو چین
نہ دن کل پڑے ہے نہ ہے نیند رین
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۱).
ترے بغیر تھی یہ دل کو بیقراری رات
نہ کل پڑی کسی پہلو نہ مجکو ساری رات
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۴۲).
پڑتی ہی نہیں اس دل بیتاب کو کل آج
کیا وجہ جو آرام میں آیا ہے خلل آج
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۷).
ملال کر کے جو شب اس نے پھیرلی کروٹ
نہ کل پڑی مجھے تا صبح پھر کسی کروٹ
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۷).
ہجر میں بچی جان کل نہ پڑی
بڑھ گئی اور بیکلی دل کی
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۳).
نہیں پڑتی برہ کی آگ سے کل
جل رہا ہوں عطا ہو گنگا جل
(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۰۱).

ـــــ دینا محاورہ (شاذ).
سکون یا آرام پہنچانا ، چین سے بیٹھنے دینا.
نالہ دیتا نہیں کل ، جی کو ابھی سے یاں تو
آج کیا جانیے کیا دل پہ غضب ٹوٹے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

ـــــ سے بیٹھنا محاورہ.
چین سے بیٹھنا ، آرام سے بیٹھنا. بندی خدا کی رات کو تو دو گھڑی ایک جگہ کل سے بیٹھا کر (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۱). مسہارن ، ایسے تو وہ کل سے نیٹھے جب نہ برابر تو ٹلے جاتے ہے. (۱۹۳۷ ، دھالی بانکیں ، ۳۰).

ـــــ کا م ف.
مرضی کا ، سکون کا ، اطمینان کا ، آرام کا. اپنے ہاتھ کا کام بڑی کل کا ہوتا ہے ... تو کر جا کر جاؤ و چوبلہ رہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر (ترجمہ) ، ۲۱۲).

ـــــ کی نیند سونا محاورہ.
چین کی نیند سونا ، سکون ملنا. تمہارے سامنے جان خاک میں ملا دی مگر جب تک اس کو آرام نہ ہوا کل کی نیند نہ سوئیے. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۴۹).

ـــــ مَکَل (ـــ فت م ، ک) امث.
بے کلی ، بے چینی ، بے قراری.
بہی کل مکل تھی یہی کش مکش
پھرے مارتے سر کو دیوانہ وش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۹). [کل + مکل (تابع)].

ـــــ ملنا محاورہ.
چین ملنا ، (کسی پریشانی یا تکلیف سے) قرار حاصل ہونا ، اطمینان ہونا ، قرار آنا.
میسر ہو کہاں اس ڈھب کا صندل
ملے جو درد سر سے پھر مجھے کل
(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۸).

ـــــ ہونا محاورہ.
سکون ہونا ، چین ہونا. جان کو تو کل ہو گی یہ کل کل تو نہ ہوگی (۱۹۲۳ ، اہل علم اور نااہل پڑوسی ، ۲۰).

کَل (۳) (فت ک) امث.
۱. (i) **مشین.**
جو اترے تو کل اس کی یوں جوڑیو
جو برعکس چاہے تو یوں موڑیو
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۶۷). کتاب مسمی بہ بحر حکمت بیچ دریافت کرنے احوال حکمت روانگی اور ترکیب طیار کرنے دخانی کل کے. (۱۷۹۹ ، بحر حکمت ، ۵۸).
کسمسانے میں ران کے اڑ جانے
ہاتھ ہلنے میں جیسے کل مڑ جانے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۷). پلہیوں کو ایک کل کے ذریعہ باریک پیستے ہیں. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۳ : ۷).
مغربی کل نے مجھ کو پیسا ہے
میرا چولا ہے اور کلیسا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۴۳۵). ہر ماہ ایک سے زیادہ مضمون لکھنا پڑتا ہے آخر میں کوئی لکھنے کی کل نہیں ہوں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۵۳۹). (ii) **دستی پریس کا پہیا جس کو گھمانے سے چھاپے کا پتھر حرکت میں آتا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۲۲۶). (iii) **پنجرے کا وہ خانہ جس میں پرندوں کے پکڑنے کے لیے چٹخنی لگی ہوتی ہے.**
سرپ گھٹ ہوا گنج الگن کا تجھل
ہر یک رگ یعنی دل اڑالے کوں کل
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۰). کسان نے ہرن پکڑنے کے واسطے کل لگائی تھی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۴۳).

گھر کے آگے درخت میں ایک کل سی لگی ہوئی تھی۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۸۰)۔ (۱۷) فوارہ (قدیم اردو کی لغت)۔

طرب کی کتنی بزم میں اب تول
دف و نے دے حوض خانہ او کل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷)۔ ۲. باگ ڈور ، رک ، قابو میں رکھنے کا وسیلہ۔

تمہارے ہاتھ میں کل ہے سکون و بیقراری کی
جو تم چاہو گے ٹھیرانا تو کیوں کر دل نہ ٹھیرے گا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۹)۔ ناصر کے پاس ان میں سے ہر آدمی کی کل موجود تھی۔ (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۴۴)۔ ۳. مشینری ، کارخانہ۔ صاحب قدرت ہو کہ کُل عالم کی کل چلاتا ہو۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۴۴)۔ ان میں جب تک اعتدال قائم ہے اس دنیا کی کل چل رہی ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۹۱)۔ ۴. (مجازاً) ڈھانچہ ، تنظیم۔ حکومت کو اپنی انتظامی کل چلانے کے لیے ہندوستانی ہاتھوں کی ضرورت تھی۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۴۴)۔ ۵. سمت۔

کل آنکھے جہاروں کی سیدھی نہیں ابھی
بحری سپاہ لگتی ہے خنجر سوار سی

(۱۹۸۸ ، قہر عشق ، ۲۵۱)۔ [س : कला]۔

---بٹھانا محاورہ۔
کل بیٹھنا (رک) کا متعدی۔ تلاش کرتے ہیں ان کی کل بٹھانی اور ان کی کل کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳۵)۔

---بگاڑ دینا محاورہ۔
کسی مشین کو بیکار کر دینا ، بیکار کر دینا۔

اے انتظار آنکھ کی کیا کل بگاڑ دے
لب سوچتا نہیں یہ گھڑی ایک پل چلے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۱۸)۔ آپ نے روس کو برلیا ہے اور دنیا کے زبردست اسٹیم رولر کی کل بگاڑ دی ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۵۲)۔

---بگاڑنا محاورہ۔
مشین یا اس کا کوئی پرزہ خراب کر دینا ، (مجازاً) کام کا نہ رکھنا ، بیکار کر دینا۔

گھڑی جیسے ہرنگی ہوتی ہے دل بھی ہے یوں ہی
یہ خطرہ ہے کہ تو کوئی بگاڑ اس کی نہ کل ڈالے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶)۔

---بگڑ جانا محاورہ۔
رک : کل بگڑنا۔

قدیمی چلن زمانہ کے وہی سفیوں کی راہ
کیا کل بگڑ گئی نہیں معلوم ہم کو آہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۰)۔

کیا کل وہ بگڑ جاتی ہے مر جاتا ہے جسدم
انسان خلقت میں کہ اک پتلا ہے کل کا

(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۲۳)۔

---بگڑنا محاورہ۔
مشین یا اس کا کوئی پُرزہ خراب ہونا ، کام کا نہ رہنا ، بیکار ہو جانا۔

کل سے دل کی کل بگڑی ہے جی سارا بیکل ہو کر
آج لہو آنکھوں میں آیا درد و غم سے رو رو کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۸۵)۔

کچھ تو باعث ہے نہیں چلتا طنبچہ اس کا آج
یا گئی ہے کل بگڑ یا کوئی پرزا گھس گیا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۳۱)۔

منادی نے ، تعلیم نے ، جس کی آ کر
زمانے کی بگڑی ہوئی کل سنواری

(۱۹۱۱ ، کلیات نظم حالی ، ۳۸)۔

---بیکل ہونا محاورہ۔
کسی پُرزے یا عضو کا اپنی جگہ سے سرک جانا ، پیچ ڈھیلے ہو جانا ، انجر پنجر ہل جانا۔ اب کی دفعہ بی صابرہ کی ایسی کل بےکل ہوئی کہ کئی مدتیں ہوچکیں بی صابرہ کو خبر نہیں ہوئی یا تو اولاد ہو کر مر جاتی تھی یہ نئی مصیبت آئی۔ (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۵)۔

---پر چڑھانا / چڑھنا محاورہ۔
بندوق یا طنبچے وغیرہ کو فیر کے لیے تیار کرنا ، گھوڑا چڑھانا۔ انھوں نے کالے پہاڑوں پر بسیرا لیا ، طنبچہ کل پر چڑھا ہوا کہ اگر کوئی کی آواز اودھر سے آئے تو یہ بھی ادھر سے داغیں یہ داغ دیں۔ (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلھن ، ۷۷)۔

لٹھ باندھ کے مونچھے نکل آئے ہیں تو ہم بھی
آئے ہیں طنبچہ کو چڑھائے ہوئے کل پر

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۲)۔

---پُرزے (---ضم پ ، سک ر) امذ ، ج۔
۱. مشینری اور اس کے پُرزے۔ دوربین کے کل پُرزوں میں ایسا عیب ہوا کہ آسمان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۰۱)۔ ہمارے یہاں کی صنعت و حرفت بھی معمولی کل پُرزوں کے بل پر چل رہی ہے۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳)۔ ۲. (کنایۃً) اعضا ، جوارح۔

پاؤں چلتے ہیں بس سرک نہ انسان کے ہاتھ
جتنے کل پُرزے بدن کے ہیں وہ ہیں جان کے ساتھ

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۳۵)۔ رفتہ رفتہ سارے عضو اور کل پُرزے اپنے اپنے مقام پر لائے جا رہے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۷۲)۔ مرد کی میکنزم کے کل پُرزے اسے کھولنے اور جوڑنے کے تمام نٹ اور بولٹ۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳)۔ ۳. رگ رگ ، جوڑ جوڑ۔ وہ ان کے کل پرزے سے خوب واقف ہیں۔ (۱۹۳۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۲)۔ ۴. کسی ادارے کی مشینری چلانے والے۔ اس پیچیدہ تجارتی نظام کے کل پرزے بیوپاری ، دلال (مڈل مین) یا تاجروں پر مشتمل متعدد گروہ تھے۔ (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۲۸۳)۔ [کل + پُرزے (رک)]۔

---پُرزے بیٹھنا محاورہ۔
اعضا و جوارح کا کمزور پڑ جانا۔ تین لڑکے ، چار لڑکیاں وہ تو اللہ

کا شکر ہے کہ اس خودکار مشین کا کوئی "کَل پُرزہ" بیٹھ گیا ورنہ خشکی کے اندر سانس لینا مشکل ہو جاتا. (۱۹۶۱ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۶).

--- پہنچانا محاورہ.
کسی کی کمزوری سے واقف ہونا (فرہنگ اثر).

--- پھرنا محاورہ.
رک : کَل چلنا.

یہ کہکے جست و خیز دکھائی سمند کی
پھرنے لگیں کلیں فرس ہنر بلند کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۰۸).

--- پھیرنا محاورہ.
رک : کَل موڑنا یا مڑوڑنا.

کیوں کل پھیرے وہ کنجِ دلی کے بازی گر کی جھٹ
دل مرا ہے کل ہے حسن کے بحر میں اس طرح آج
(۱۸۵۸ ، تراب ، کـ ، ۲۰۹).

--- چلنا محاورہ.
مشین چلنا ؛ کاروبار چلنا ، کام دھندا بخوبی ہونا. جہاں دیکھو عمر رسیدہ لوگوں ہی کے تجربے پر دنیا کی کل چل رہی ہے. (۱۹۰۳ ، عصائے پیری ، ۵۳).

--- دار ؛ = کلدار (الف) امذ.
چہرہ شاہی سکہ ، کل کے ذریعے بنا ہوا سکہ. مبلغ ایک ہزار کلدار کہ آدھے اس کے پانسو روپے ہوئے. (۱۸۰۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۱۹۰). طراف نے دو سو اشرفیاں کلدار نکالیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳۲). دو سو درہم یعنی باون روپیہ کلدار. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۱). کوکین کا معاملہ ایسا تھا کہ نقد کل دار دے کر ہاتھ آیا کرتی تھی. (۱۹۶۹ ، ترنگ ، ۵۰). (ب) صف مذ. ۱. **پنجرا جس میں چڑیوں کے پکڑنے کی کل لگی ہوتی ہے** (نوراللغات). ۲. **جانب دار (بندوق ، توپ) (توڑے دار کے بالمقابل).** زبردست رسالوں ، توپ خانوں اور کلدار توپوں نے اس موضع کو فتح کر لیا. (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۹۹). خود انور نے رسالے کی کمان سنبھالی کلدار توپوں کی باڑھ سے لرزتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا اور وہیں شہادت پائی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸۵). ۳. **جس میں پیچ لگے ہوں اور تہ ہو سکے ، پیچ دار ، فولڈنگ.** کلدار قبضہ اوس کی دوکان میں بہتری بہتری ہیں. (۱۸۷۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۹۳). اس کی رفتار بھی تیز ہے اور وہ کلدار بھی ہے. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۱۰۷). وہ صرف کل دار کمان کا ذکر کرتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۱). [کل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- دبانا محاورہ.
(بٹن وغیرہ دبا کر) مشین چلانا ، حرکت دے کر کسی چیز کو چلانا. شاہزادے نے گھوڑے کی کل دبائی گھوڑا بجسم زدن آسمان پر پہنچا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۱۹).

--- سیدھی پڑنا محاورہ.
سمت کا درست ہونا. جب قوم کی بدنصیبی ہو تو کوئی کل کیونکر سیدھی پڑے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۱).

--- کا صف (مث : کل کی).
مشین کے ذریعے سے بنا ہوا یا جو مشین کے ذریعے سے یا مشین کی طرح حرکت کرے ، کل دار.

پرستاں سے پرے دم میں اوڑا کر اوس کو لے جاؤں
الٰہی مجکو تو ایسا ہی گھوڑا ایک کل کا دے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۹۱). انارکلی یوں بیٹھ جاتی ہے جیسے کل کی گڑیا ہے کہ پیچ دبا دینے پر بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں. (۱۹۰۰ ، انارکلی ، ۵۵). اسکی رفتار الف لیلہ کے کل کے گھوڑے سے بھی زیادہ تیز ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسائل عورت ، ۸۹).

--- کا پُتلا امذ (مث : کل کی پتلی).
مشین کی طرح دوسرے کی مدد سے کام یا حرکت کرنے والا ، دوسرے کا محتاج ، دوسرے کا تابع.

جہاں کے خوب صورت دیکھ اس مورت کو مجلس میں
ہوئے خاموش حسرت سے گویا پُتلے تھے سب کل کے
(۱۷۰۷ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۳۱).

تک کل سو بگڑ جائے تو جنبش رہے کیا خاک
پھرتے ہیں جو ہم لوگ یہ سب پُتلے ہیں کل کے
(۱۸۰۵ ، جرأت ، د ، ۲۶۶).

زعم میں اپنے تو انسان ہے مختار مگر
فی الحقیقت اسے دیکھو تو ہے کل کی پُتلی
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۹۳).

--- کا گھوڑا صف مذ.
وہ گھوڑا جو مشین کے ذریعے سے چلے.

پرستاں سے پرے دم میں اوڑا کر اوس کو لے جاؤں
الٰہی مجکو تو ایسا ہی گھوڑا ایک کل کا دے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۹۱). اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کل کا گھوڑا واقعی قصرالموت کی چھت پر اتر رہا ہو. (۱۹۸۷ ، ا ک محشر خیال ، ۱۳۱).

--- کَل (--- فت ک) امث ؛ ج ف.
جوڑ جوڑ ، بند بند. اس اس طرح کل کل دباتے ہیں کہ عمر بھر کی کلفت اتر جاتی ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۶۸). ذرا آئے تو اسفل ، کیسی توڑونگا کل کل. (۱۹۰۰ ، قتل نظیر ، ۵۰). [کل + کل (رک)].

--- کَل توڑ دینا ف م ؛ محاورہ.
جوڑ جوڑ ہلا دینا ، ایک ایک پرزہ یا عضو ڈھیلا اور بے کار کر دینا.

کل کل توڑی اور سر پھوڑا
مارا بہت گھسیٹا تھوڑا
(۱۸۵۱ ، مبارک سمجھانے ، ۲۰۵).

توڑ دی تم نے کل مری کل کل
دانی آئے تو بکلی نکلے
(؟ ، راحت (نورالغات)).

---گھڑی (---فت گھ) امث (قدیم).
وہ گھڑی جو مشین کے ذریعے چلے ، چابی کی گھڑی.
آب حیات او لب ترے جاں بخش و جاں پرور اہے
مشتاق تونے سوں یا امرت بھری او کل گھڑی
(۱۹۷۸ ، مشتاق (اردو ، ۱ کتوبر ، ۳۵)). [کل + گھڑی (رک)].

---گھمانا محاورہ.
مشین چلانا ، کسی کے رُخ کو کسی خاص سمت کی طرف موڑ دینا ، دباؤ ڈال کر یا متاثر کر کے کوئی خاص کام لینا ، اپنی منشا کے مطابق کٹھ پتلی کی طرح نچانا. جس نے (جیسی) کل گھما دی ویسی حرکت کرنے لگے. (۱۸۹۵ ، تجیب التواریخ ، ۲۰۰). عوام کو اس نے اپنا مٹھی میں کر لیا ہے کہ ... بیٹھے بٹھائے شاتی کمار کل گھمائے رہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۹۱).

---لگانا محاورہ.
کسی کام کے آلے یا اوزار کو نصب کرنا ، کسی پرند یا چوہے وغیرہ پکڑنے کے لیے کوئی چٹخنی دار جال نصب کرنا.
پھر لعل بھی لڑائے اور کلدمیں بھی پالیں
جنگل میں کل لگائی اور بدڑیاں سنبھالیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۳).

---مروڑنا محاورہ.
کل گھمانا ، مشین چلانا ، دباؤ ڈالنا. کچھ ایسی کل مروڑی تھی کہ خود پسند عام کے پھندے میں جا کر کلا رکھ دیتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۰۵).

---موڑنا محاورہ.
رک : کل مروڑنا.
ذرا کل کو موڑے فلک پر ہوا
جو کہیے تو کہیے اسے باد پا
(۱۸۴۳ ، سحر البیان ، ۵۸).

---ہاتھ میں ہونا محاورہ.
کسی پر قابو ہونا ، چابی ہاتھ میں ہونا (نورالغات).

کَل (۲) (فت ک) امذ.
"کالا" کا مخفف ، مرکبات میں جزو اوّل کے طور پر مستعمل (نورالغات).

---پتّا (---فت پ ، شد ت) صف ، امذ ، ج کلپتا.
رک : کلدما. طرح طرح کے پتنگ ہیں ، کول ، دوپتا ، ماہی جال ، مانگدار ، بھیڑیا ، طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ نکل ، کنکیا ، سفید ، لقہیا ، کل پتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۷۸). دیکھیے یہ کل پتا بھی ان ہی کے ہاتھ کا ہے ، کہنے کو کٹھیلے بانس کی کانپ ہے اس پر کچھ استاد کے ہاتھ کی برکت ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۰). [کل + پتا (رک)].

---پوٹیا / پوٹیہ (---و مج ، سکٹ / فت ی) صف ، امذ.
کبوتر جس کا پوٹا آگے سے کالا ہوتا ہے.
طاؤسی و کل پوٹیے ، تیلے ، گلی تہیڑ
تاروں کے وہ انداز نہیں بام فلک پر
جو کرتے ہیں ستری کے اوپر ناز کبوتر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶).
پہنچائے خط رقیب سیہ دل کو اس قدر
سارے کبوتر آپ کے کل پوٹیے ہوئے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۰۰). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... ان میں سے چند کے نام ... لال بند ... نقتہ ، کلپوٹیہ. (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [کل + پوٹ (پوٹا کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت].

---جبّا (---کس ج ، شد ب) صف نیز امذ.
جس کی زبان سے نامناسب الفاظ نکلیں ، کالی زبان والا ، بدشگونی کرنے والا ، جس کے کوسنے میں اثر ہو. میں نے کہا مریں میرے دشمن نامعقول بدشگونی کرتا ہے ، کل جبّے کہیں کا ہے. (۱۹۰۳ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۳۷). [کل + جبا - جبھا (رک) بمعنی زبان].

---جبّی (---کس ج ، شد ب) امث نیز صف.
رک : کل جبھی ، کالی زبان والی. عورت کلجبی ہو تو نامبارک ہوتی ہے. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۹۵). مگر عباسی تم بھی ایک ہی کل جبی ہو ، وہی ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۲۸). وہیں نگوڑی کلجبی ، کلموہی ، بچھلپائی کی خالا ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۰).
ڈرانے ہیں کہ اس سے ڈرتے رہنا
بڑی کلجبی بستی کی دھڑی ہے
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۴۰۴). [کل جبّا (رک) جس کی یہ تانیث ہے].

---جبھا (---کس ج ، شد بھ) صف ، امذ.
رک : کل جبا. کلجبھوں نے ہونس ہونس کے بیمار کر دیا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۰۸).
ہر وہ بتل میں ہے جو موبا سوجھی ہے
یہ بات ہے تو سن لے اور منحوس کل جبھے
(۱۸۸۸ ، قہر عشق ، ۱۲۵). [کل جبّا (رک) کا ایک املا].

---جبھی (---کس ج ، شد بھ) صف مث ، کلجبی.
کل جبھا (رک) کی تانیث.
میں کوس کوس کے کیا جاؤں گی بول کلجبھی
مری زبان کا دیکھا نہیں اثر تو نے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۸۶). [کل + جبھ (جیبھ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---جھواں (---فت جھ) صف.
سانولا

شباب اپنا جو گزرا کلجھواں چہرہ نکل آیا
ملمع تھا کہ سونا اوڑ گیا تانبا نکل آیا
(۱۸۶۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۰)۔ [کل + جھواں (جھانواں (رک) کی تخفیف)]۔

---جھوبیں صُورت (---فت جھ ، ی مع ، وسع ، فت ر) صف مث۔
کالی صورت ، سانولی رنگت (ماخوذ ؛ فیروزاللغات)۔ [کل + جھوبیں (جھواں (رک) کی تانیث) + صورت (رک)]۔

---چِڑا (--- کس چ) امذ۔
۱. **ایک خوش آواز طائر کا نام** (نوراللغات)۔ ۲. **ایک وضع کی پتنگ جس کا ۴/۱ حصہ کالے کاغذ کا ہوتا ہے۔** ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ، ںکا ، کل چڑا ... کل دمہ ... ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷)۔ [کل + چڑا (رک)]۔

---چِڑی (--- کس چ) امث۔
(مجازاً) **سیاہ فام عورت ، چڑیل۔** بی ظلمات اپنا منہ کالا کرو سامنے سے ہٹو نگوڑی کلچڑی کمویں کالے کوسے کی جورو۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۳)۔ وہ کلچڑی چڑیل اپنے دل میں خیال کرتی تھی کہ واقعی میں اسکی کمند زلف میں اسیر ہوں۔ (۱۹۰۹ ، محل خانہ شاہی ، ۷)۔ [کل چڑا (رک) کی تانیث]۔

---چونچا (---و مج ، مغ) صف۔
کبوتر جس کی چونچ سیاہ ہو ، کالی چونچ والا (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کل + چونچ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---دُمہ (---ضم د ، فت م) صف ، امذ (مث : کل دمی)۔
۱. **ایسی پتنگ جس کا پیندا (نیچے کا سرا) (۴/۱ حصہ) کالے کاغذ کا ہو۔** ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ، ںکا ، کل چڑا ، کل دمہ ، الفی ، تکلیں ... ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷)۔ پتنگ بازی ہو رہی ہے ںکا چڑا ، کل دمہ ، پری ... الفی ، تکلی ... ہیں (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۷)۔ ۲. **کالی دم کا کبوتر یا کوئی اور پرند۔** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں کلدمہ ، بیازی ، باہو وغیرہ۔ (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۵)۔ کل دمہ (کبوتر کی ایک قسم)۔ (۱۹۲۰ ، وضع اصطلاحات ، ۲۰۶)۔ [کل + دُم (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---سِرا (--- کس س) صف ، امذ۔
۱. **ایک وضع کی پتنگ جس کا سرا کالے کاغذ کا ہو۔**

اور ہے دو کونیے کی اک اک ادا انمول
اڑتا ہے کمسرے میں بھی شیرازیوں کا غول
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱ : ۸۳)۔

سر نہیں دیتی اٹھانے شیخ کو ریش دراز
ہے وبال اس کل‌سرے کو اپنے پچھالے کی جھوک
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۹۵)۔ ۲. **کالے سر یا چونچ کا پرند** (نوراللغات)۔ ۳. **ایسا مرد جس کے بال سیاہ ہوں ، سیاہ بالوں والا نوجوان ؛ (کنایۃً) بدچلن۔**

کسی سے ان نے منھ نہیں موڑا
کل‌سرا نام کو نہیں چھوڑا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۵۱)۔ میں دمہ لیتا ہوں ، نہ کل سرا نہیں کچھ نہ چھیڑیے گا۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۹۸)۔ الف سے لکھے ہی جائیں گے ... کل سرا۔ (۱۹۷۰ ، اردو املا ، ۱۰۰)۔ ۴. **کشتی کا ایک داؤ جس میں حریف کو نیچے لا کر اس کے منھ کی طرف بڑھ کر اپنا داہنا ہاتھ سامنے سے حریف کے بازو میں ڈال کر پشت پر لے جاتے ہیں اور فوراً دوسرے ہاتھ کی کلائی پکڑ کر بائیں طرف زور کر کے چت کر دیتے ہیں** (رموز فن کشتی ، ۱ : ۱۰۲)۔ [کل + سر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---سِری (--- کس س) امث۔
ایک وضع کی پتنگ جس کا سرا سیاہ ہوتا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ، ںکا ، کل چڑا ، کل دمہ ، کل سری ، الفی و تکلیں بڑھ رہی ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷)۔ ںکا ، چڑا ، کل دمہ ، کل سری ، الفی تکلیں بڑھ رہی ہیں۔ (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۷)۔ [کل سرا (رک) کی تانیث]۔

---کانٹھیا (---مغ ، کس ٹھ) صف ، امذ۔
(مرغ بازی) **اصیل مرغ کی ایک نسل جس کی ایال (کانٹھے) کالی ہوتی ہیں** (ا ب و ، ۸ : ۱۲۲)۔ [کل + کانٹا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

--- کَھپر (---فت کھ) امث۔
کھوٹی چاندی (ا ب و ، ۳ : ۱۰)۔ [مقامی]۔

---گَرْدْنی (---فت گ ، سک ر ، فت د) صف ، امذ۔
کالی گردن اور سروالی نسل کا مرغ (ا ب و ، ۸ : ۱۲۲)۔ [کل + گردن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُنْہا (---ضم م ، مغ) صف مذ (مث ؛ کل منہی)۔
کالے منھ کا ، سیاہ فام ؛ (مجازاً) کم بخت ، بدنصیب۔ کونٹھے پر کل منہا آیا تھا کونٹھری کا قلف (قفل) توڑ کر جمع جتھا ٹٹولتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳)۔ لو یہ کل منہا ادھر بھی آ پہنچا ، للہ مجھے بچاؤ۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۳۸)۔ الف سے لکھے ہی جائیں گے ... کل منہا۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۰۰)۔ [کل + منہ + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُنْہی / مُونْہی (---و مع ، مغ) صف امث۔
کالے منھ کی ، سیاہ فام ؛ بدبخت ، منحوس کل‌مونہی ، کل‌جھبی نہ جانے کیا کیا بکتی رہی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۳۱)۔ کہیں اس کلمونہی سوسن کے حوالے نہ کر دینا۔ (۱۹۵۷ ، پھول (انتخاب) ، ۱۷۷)۔ [کل + مونہہ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

مُوہا (---و مع) صف ؛ = کل مونہا ، کل موا۔
رک : کل منہا۔ شادی کے حیلے سے غم و رنج پایا یہ کل موہا نظر آیا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۵۳)۔ ملکہ نے جواب دیا او کل موہے خدا تیری صورت نحس نہ دکھائے۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۲۹۸)۔ اس کل موہے فیضو کا گھمنڈ تو ٹوٹ جائے گا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۰۳)۔ [کل مونہا (رک) کا ایک املا]۔

ـــ مُوہی (ـــو مج) صف مث ؛ = کموہی.
رک : کل موہی.

دل دھاڑا ہی رہے ، جی تو بجے اے انشا
کموہی کالی بلا ، ہائے وہ پھر شام ہو توج

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۱). نگوڑی کلجڑی کموہی کالے کوّے کی جورو کیوں شامت آئی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۳). اے حضور میں تو اس کل موہی کے جلانے کے لیے کہہ رہی تھی (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۳۱). لے کل‌موہی کھانا کھا لے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۳ : ۵). [کل + موہ = منہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُنہا (ـــ ضم م) صف مذ.
رک : کل منہا. اے کل منہے ایسی باتیں کبھی زبان پر نہ لانا. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۰۳). [کل موہا (رک) کا ایک املا].

ـــ مُنہی (ـــ ضم م) صف ؛ مث = کلہی.
رک : کل موہی.

لیلی یہ کیسی ہے کلمہی کی
شہر میں ترے سامنے ہے پھیکی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۹) [کل + منہی (رک) کی تخفیف].

کَل (۵) (فت ک) امذ.
ہانسا ؛ لڑائی جھگڑا ، فساد ؛ چار جُگوں میں سے آخری جُگ جس کے ختم ہونے پر قیامت آئے گی(علمی اردو لغت). [س : कल].

ـــ جُگ (ـــ ضم ج) امذ.
چوتھا جُگ ، آخری زمانہ ، بُرا زمانہ (ماخوذ : علمی اردو لغت). [کل + جُگ (رک)].

کَل (۶) (فت ک) صف.
گنجا جس کے سر پہ زخم ہو(جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

کِل (۱) (کس ک) امذ.
کیتی کا دھکا ؛ بند مٹھی کا مُکا ، گھونسا. علمت اصلاحی خوب بانٹے گھونسے ، کل ، ڈگ ، طمانچا چانٹے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۳). [س : کیل कील].

کِل (۲) (کس ک) امذ (قدیم).
پھوڑا (فیروز اللغات). [کیل (رک) کی تخفیف].

کُل (۱) (ضم ک). (الف) صف ؛ م ف (مضاف وغیرہ کی حالت میں شد ل).
۱. تمام ، سب ، پورا ، سب کو ملا کر یا جوڑ کر (مقدار و تعداد ظاہر کرنے کے لیے). سب عالم کا رب و کل جمیع الارواح دیکھ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷).

بولایا او کل کار کُل کارداں
بڑائی بڑائی کے صنعت گراں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵). سو قدم کے فاصلے پر کل گئے ہوں گے کہ کچھ سوار سامنے سے نظر آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۳). قومی استحکام بنی نوع انسان کی تقریبا کل تاریخ میں ایک لازمی عنصر رہا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۲۱). عمر جو کل کائنات کا لمحہ ہے. (۱۹۸۵ ، لہو کے چراغ ، ۹۹). **۲. کسی مرکب کے جزو اول کے طور پر بمعنی تمام ، سارا.** سید صاحب نے کل بند پیمانے پر جو تیاریاں کی تھیں وہ صاف طور پر اس بات کی علامت ہیں. (۱۹۶۹ ، برہان ، دہلی ، جولائی ، ۱۳). اجلاس کے اختتام پر ایک عظیم کل ہند مشاعرہ منعقد ہوا. (۱۹۸۷ ، آتش چنار ، ۲۹۵). **۳. صرف ، فقط.**

ڈھونڈیں نہ رخت تن کو نکیرین قبر میں
کل ایک تار تھا جو شریک کفن ہوا

(۱۸۸۱ ، منیر ، ک ، ۲۰۲). نمازیوں کا نمبر آیا جو کل چار تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۸). **۴. ہر ، ہر ایک ، سب ، تمام ، جیسے : کل آدمیوں کو دو دو روپے دیے**(نوراللغات). (ب) امذ. **۱. اجزا سے مرکب پوری شے ، کوئی شے جو پوری یا سالم یا مکمل ہو ، جزو کے مقابل.**

کہا کب حق نے سب ہویں مجھے ہر عشق کی مل کو
کرے وہ جزو پر عاشق کہو کس واسطے کل کو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۸).

مل گیا دریا میں جب قطرہ تو دریا ہو گیا
جزو جو کل میں ہوا گم جزو سے وہ کل بنا

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰). کوئی معجزہ ایسا نہیں بیان کیا جاتا ہے فلاں نبی نے کل سے جز کو اعظم کرکے دکھایا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۷۳). یہ سوال تم کو ایسا ہی مہمل و مضحک معلوم ہوگا جیسے کوئی یہ سوال کرے کہ جز کل سے چھوٹا کیوں ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰). کبھی جزو بول کر کل اور کل بول کر جزو یا ظرف کی جگہ مظروف اور مظروف کی جگہ ظرف مراد لیتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۷). **۲. (تصوف) ایک اسم حق تعالی کا باعتبار واحدیۃ الٰہیہ کے جو تمامی اسماء کا جامع ہے، اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ حق تعالی احد ہے باعتبار ذات کے اور کل ہے باعتبار اسماء کے ، یہ مستلزم اجزاء کا نہیں** (مصباح التعرف ، ۲۰۶). **۳. سب ، تمام؛(مجازاً) دنیا ، کائنات ، عالم ، اہل عالم.**

حسن یاں تک ہوا دیوانہ ترے عشق میں آخر
کہ اسی سے رفتہ رفتہ بات کرنی چھوڑ دی کل نے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، ۱۰۷). جان جانان ملائکہ و بنی جان و آدم سرور کل ہادی سبل خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین. (۱۸۸۸ ، خیابان آفرینش ، ۳).

شفیع دوسرا ، ختم النبی ، محبوب یکتا ہو
محمد مصطفیؐ ، احمد ، نبی ہو کل کے مولا ہو

(۱۹۰۹ ، نیر و نشتر ، ۵۳).

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۸). [ع : کل].

---النّاسِ راضٍ عَن عقلِہٖ کہاوت.
عربی مقولہ اردو میں مستعمل ؛ ہر ایک کو اپنی عقل پر بھروسا ہوتا ہے (جامع الامثال).

---اَمرٍ مَرہُونٌ باَوقاتِہا کہاوت.
عربی کلمہ اردو میں مستعمل ؛ ہر بات اپنے وقت پر ہوتی ہے. خیر خلاصہ یہ کہ جب کبھی جی چاہے کا تفریحاً کوڑے بھی ہلکے ہلکے کیا لوں کا کل امر مرہون باوقاتہا (۱۸۹۲ : خدائی فوجدار، ۲ : ۲۳۰). چونکہ کل امر مرہون باوقاتہا ، مشہور ہے اس لیے قبل از وقت کیسے ملاقات ہوتی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۵۰).

---اِناءٍ یَترَشَّحُ بِما فِیہ کہاوت.
عربی مقولہ اردو میں مستعمل ؛ برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے (جامع الامثال).

---بِینی (---ی مع) امث.
جیزوں کو بحیثیت کل دیکھنا ، چیزوں کو مجموعی طور پر دیکھنا نہ کہ جزوی طور پر. بہاں قریب نظر «کل بینی» کے رجحان سے پیدا ہوا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۸۷). [کل + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَدِیدٍ لَذِیذٌ کہاوت.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ہر نئی چیز مزیدار معلوم ہوتی ہے ، نئی چیز میں بہت لطف آتا ہے. بات یہ ہے کہ کل جدید لذید اس نے آج تک ایسی صورت دیکھی کبھے کو ہو گی. (۱۹۱۷ ، ناتی عشو ، ۲۰). کل جدید لذیذ کا مقولہ چاہے کسی دور کی بھی دین ہو یہ ایک نقطۂ نظر کے طور پر صنعتی تہذیب کے دور میں ہی زیادہ پھیلا (۱۹۸۹ ، فنون (سالنامہ) ، لاہور ، ۱۰۹).

---جَمع (---فت ج ، سکہ م) امذ.
ساری جمع پونجی ، سب کی سب رقم ، تمام سرمایہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [کل + جمع (رک)].

---جَمع بَندی (---فت ج ، سکہ م ، فت ب ، سکہ ن) امث.
(کاشت کاری) ساری مالگزاری (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کل + جمع بندی (رک)].

---حال امذ.
سارا قصہ ، تمام واقعات (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کل + حال (رک)].

---خُصُوصٍ بارِدٌ کہاوت.
ہر کھٹی چیز اپنی طبی خاصیت میں سرد ہوتی ہے (عربی کلمہ اردو میں مستعمل).

ہم تو سنتے تھے سدا کل خصوص بارد
ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش ابرو گرم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۰).

---زر (---فت ز) امذ.
تمام رقم ، اصل مع سود. ایک سال کے کل زر کو اتنی بار باہم ضرب دو جتنے سال مدت میں ہوں. (۱۹۱۵ ، مہاجنی حساب ، ۳). [کل + زر (رک)].

---شَیئیٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ کہاوت.
ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے (عربی مقولہ اردو میں مستعمل). رحم آیا کل شئی یرجع الی اصلہ دل میں ٹھان لی ... سب چھوڑ اپنے خاندان کے طریقہ پر آیا. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۳۷).

---طَوِیلٍ اَحمَقٌ کہاوت.
ہر لمبے قد والا احمق ہوتا ہے (عربی مقولہ اردو میں رائج).

سرو قامت ہے اگر اس کے ہو طویل سرکش
راست ہاں راست ہے یہ کل طویل احمق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۳).

---طَوِیلٍ اَحمَقُ اِلّا عُمَر کہاوت.
(عربی مقولہ اردو میں مستعمل) حضرت عمر کے سوا ہر لمبے قد کا آدمی احمق ہے (جامع الامثال).

---قَلِیلٍ فِتنَۃٌ اِلّا عَلی کہاوت.
(عربی مقولہ اردو میں رائج) حضرت علیؓ کے سوا ہر چھوٹے قد کا آدمی فتنہ ہے (جامع الامثال).

---کا کُل صف ؛ م ف.
سب کا سب ، پورے کا پورا ، تمام و کمال ، سارا. آبادی کی تعداد کا تعین تقریباً کل کا کل شرح ولادت و شرح اموات کے ذریعے ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۸۰). اس وقت تک عورتیں علمی لذت سے محض ناآشنا رہیں اور یہ تمام تمدنی میدان کل کا کل مردوں کے قبضہ میں رہا. (۱۹۵۸ ، آزاد ، مسلمان عورت ، ۱۰۹).

---کائنات (---کس ء) امث.
۱. کل مخلوقات ، تمام عالم ، ساری دنیا ، سب کچھ ، سب کا سب ، سارے کا سارا.

وہ اپنی ایک ذات میں کل کائنات تھا
دنیا کے ہر فریب سے ملوا دیا مجھے
(۱۹۷۹ ، خوشبو ، ۱۳۶). ۲. (مجازاً) ساری جمع پونجی ، تمام سرمایہ ، کل بساط (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کل + کائنات (رک)].

---کُلا (---ضم ک) م ف ؛ صف.
(دہلی ، عور) بہمہ وجوہ ، لے دیکے ، صرف ، اسی قدر (ماخوذ : نوراللغات). [کل کلاں (رک) کی تخفیف].

---کُلاں (---ضم ک) م ف.
مکمل ، کامل ، پورا پورا. تسرن کے اختیارات روز بروز وسیع تھے جس کو بنا چاہے وہ تنہا کل کلاں مختار وہی تھی. (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۳۶). اس سے پتہ چلا کہ نبی کو کل کلاں حق ہے جو چاہے سو کہے. (۱۹۵۹ ، مقالات ابوبی ، ۲۹۸). [کل + کلاں ، (غالباً) کلا (رک) کی تخفیف].

ـــ کلبٍ ببابہٖ نبّاحٌ کہاوت.
(عربی مقولہ اردو میں مستعمل) ہر کُتّا اپنے دروازے پر خوب بھونکتا ہے ، اپنی گلی میں کُتّا بھی شیر ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــ مُختاری (ـــ ضم م ، سک خ) امث.
پورے اختیارات (جامع اللغات ، پلیٹس). [کُل + مختاری (رک)].

ـــ مَنْ عَلَیہا فانٍ کہاوت.
(قرآنی آیات بطور کہاوت مستعمل) ہر چیز کو جو روئے زمین پر ہے فنا ضروری ہے ، روئے زمین پر جو چیز ہے وہ فانی ہے.

یہاں کچھ اپنا نہیں نشان
کُلُّ مَنْ عَلَیہا فان

(۱۹۶۵ ، جیہ سرہار ، ۳).

مرمر بولے مرغابی کُل من علیہا فان ، سبحان
جتنے پنکھ پکھیرو ہیں سب پڑھتے ہیں قرآن سبحان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰).

ہم ہوں یا صدرِ مملکت ہو رئیس
سب کے سب کُلّ مَنْ علیہا فان

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۱۹ ، اگست ، ۳).

ـــ میزان (ـــ ی مع) امث.
ساری جوڑ جمع ، کُل جمع ، ٹوٹل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کُل + میزان (رک)].

ـــ نفسٍ ذائقۃُ الموت کہاوت.
(قرآنی آیت بطور کہاوت مستعمل) ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے ، ہر جاندار کو مرنا ہے. کل نفس ذائقۃ الموت ، جب اس سرائے فانی سے مسافر عالم جاودانی کا ہوا. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۱۰).

ـــ وار صف.
تمام (جمع بندی کے متعلق) (جامع اللغات). [کُل + وار (وارا (رک) کا متبادل)].

ـــ وقتی (ـــ فت و ، سک ق) صف.
پورے وقت کا ، دفتر وغیرہ میں پورے وقت کام کرنے والا. ان لوگوں کو کل وقتی ملازم نہیں رکھا جائے گا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶۵۳). ہارڈی کے کل وقتی کارکن کی حیثیت سے ... مشکلات اور مصائب و آلام سے نبرد آزما ہونے کی اہلیت پیدا ہو چکی تھی. (۱۹۸۸ ، فیض کی شاعری کا نیا دور ، ۲۰). [کُل + وقت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ہُم (ـــ شد ل بضم ، ضم ہ) م ف ، حـ کُلُّہم.
سب ، تمام ، صرف ، فقط

سب آزمودہ کار قوی تن جوان ہیں
اور کُلّہم ابھی تو بہتر جوان ہیں

(۱۹۰۸ ، انیس (نور اللغات)). [رک : کُل + ع : ہم (ضمیر جمع غائب مذکر)].

ـــ ہُم اَجْمَعِین (ـــ شد ل بضم ، ضم ہ ، فت ا ، سک ج ، فت م ، ی مع) م ف ، حـ کُلُّہم اجمعین.
سب کا سب ، پورے کا پورا ، جیسے کلہم اجمعین میں تھا (فرہنگ آصفیہ). [کلہم (رک) + اجمع (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

کُل (۲) (ضم ک) امذ.
خاندان ، کنبہ ، ذات ، برادری. بہو بیٹی کو چاہیے کہ سسرال کی برائی میکے میں اور میکے کی سسرال میں ہرگز نہ کرے نیک بخت وہ ہے جو دونوں کل کی لاج رکھے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۲۰). لڑکی بڑی سندر پڑھی لکھی اچھے کل کی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۳۳). [س : कुल].

ـــ اُچھال (ـــ ضم ا) امذ.
(ہندو) ننگ خاندان ، اپنے خاندان کو کلنک لگانے اور بدنام کرنے والا آدمی (فرہنگ آصفیہ). [کُل + اچھال (رک)].

ـــ بکھانْنا محاورہ.
کسی خاندان کی تعریف و توصیف کرنا ، کسی خاندان کا سب نامہ پڑھنا ، خوشامد کی تعریف کرنا ، تمام خاندان کو برا بھلا کہنا ، کسی کے بڑوں کو برا کہنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ دیوتا (ـــ ی مج ، سک و) امذ.
(ہندو) خاندان کا خاص دیوتا. چراغ جل رہا تھا ، کل دیوتا کی مورتی رکھی ہوئی تھی وید منتروں کا پاٹھ ہو رہا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۹). [کُل + دیوتا (رک)].

ـــ دیوی (ـــ ی مج) امث.
(ہندو) خاندان کی دیوی ، وہ دیوی جس کی کوئی خاندان نسل در نسل خاص طور پر پوجا پاٹ کرتا ہو (پلیٹس). [کُل + دیوی (رک)].

ـــ دھَرْم (ـــ فت دھ ، سک ر) امذ.
(ہندو) خاندانی رسم و قاعدہ ، اپنے نسب کا دھرم ، بڑوں کی ریت (فرہنگ آصفیہ). [کُل + دھرم (رک)].

ـــ ناری امث.
عالی خاندان عورت (جامع اللغات). [کُل + ناری (رک)].

ـــ ناش ۱(الف) امث.
خاندان کی بربادی. نواب سہرہند کو ہمیشہ کے لئے معطل کر کے اس کی ، کل ناش ، یا خاندان ہی کو برباد کر دیا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۲۷). (ب) امذ. خاندان برباد ، بے خانماں شخص (پلیٹس). [کُل + ناش ، ناس].

ـــ وَنْت (ـــ فت و ، سک ن) صف ، امذ.
اچھے گھرانے کا ، شریف خاندان کا ، شریف زادہ ، شریف خاندانی (ماخوذ : پلیٹس). [کُل + ونت ، لاحقۂ صفت].

ـــ وَنْتا (ـــ فت و ، سک ن) صف ، امذ.
شریف گھرانے کا ، بڑے گھر کا ، رئیس زادہ ، شریف زادہ ، خاندانی (فرہنگ آصفیہ). [کُل ونت + ا ، لاحقۂ نسبت]

---وَنْتی (---فت و ، سکن ن) امث.
اچھے گھرانے کی عورت ، شریف زادی ، رئیس زادی ، پاک دامن ، عصمت والی ، فخرِ خاندان عورت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [کَل ونت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کلا (۱) (فت ک) امث ؛ امذ.
۱. (i) **مغلیہ عہد کے اُلہی سکے کا سولھواں حصّہ.** کلا : الٰہی سکے کا $\frac{1}{16}$ حصّہ ہے ، اسکے دونوں طرف کل تسرین کا نقش کندہ ہے (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). (ii) **بہت چھوٹا حصّہ ، ذرّے کا آٹھواں حصّہ** (فرہنگ آصفیہ).
۲. (i) **آٹھ سیکنڈ ، آٹھ ثانیہ.** آٹھ ثمن کا ایک کلا ہوتا ہے (۱۹۲۶ ، لغات الہند ، ۱ : ۸۳). (ii) **(موسیقی) تال میں ایک ہاتھ دوسرے پر مارا جاتا ہے اور اس کے بیچ میں جو سکون یعنی توقف ہوتا ہے ، اس کو کلا کہتے ہیں** (نغمات الہند ، ۱ : ۹۰).

سرت ہووے بائیس سولہ کلا
دکھیا لحن داؤد کا معجزہ

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۵). (iii) **درجے کا ساٹھواں حصّہ یعنی ایک منٹ یا دقیقہ** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **چھل ، فریب ، چال ، دھوکا ، شعبدہ.**

کدھیں شور کرتی کدھیں غلغلا
کدھیں کے اکھیلا ہور کدھیں سو کلا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

ہاتھ دکھلا کے جی نکال لیا
یہ کلا دیکھ کر گئے لٹ لٹ

(۱۷۳۲ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۲).

جو آپی دیکھتا ہے روپ اپنا
وہ بہروپی کی کچھ اوری کلا ہے

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۳۸۷). ۴. (i) **ہنر ، فن ، آرٹ**

کس سنگ تراش کی کلا ہے؟
ہر عضو بدن سخن سرا ہے

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۲). لیکھک کو بڑا کہنا کلا (آرٹ) اور ساہتیہ (ادب) کا اور لیکھک کا گلا گھونٹنا ہے (۱۹۸۷ ، نکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). (ii) **صنعتی علوم یا فن جو ۶۴ ہیں ، دستکاری** (جامع اللغات). ۵. **گُن ، صفت.**

کیومرس نے تاج بخشا کلا
جو بہرام لے لے ، سنواریا صلا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۵ ، ۷۲).

حاجت غرض نہ ناؤ نال کچھ نہ ضرور ہے
کہے فقیر نوشاہ وہ سب کلا بھرپور ہے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۶). ۶. **کرامت ، معجزہ ، جیسے** : درگاہ دیبی میں بڑی کلا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۷. **چاند کے قطر کا سولھواں حصّہ ؛ (مجازاً) روشنی.**

سورن ہے کلا چند تجے لے سنا کتی
تو سب جگ پر سنا ہے اب اجالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۹۵).

ہر یک دن صفا نور تس نرملا
دھرے پہلے چندرل جڑتا کلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۹). جب کے مہینے میں جب چاند اپنی تیرہ کلاؤں کے ساتھ روشن ہوا (۱۹۴۰ ، ہوک وانسٹ (ترجمہ) ، ۱۳۶). ۸. (نجوم) **راس کے تیسویں حصّے کا ساٹھواں حصّہ** $\frac{1}{1800}$ (فرہنگ آصفیہ). ۹. **شیوجی کے ماتھے کا ہلالی یعنی قوس نما نشان** (فرہنگ آصفیہ). [س : कला].

---بھون (---فت بھ ، و) امذ (شاذ).
کارخانہ. یہ عراد انجینئری کلابھون (کارخانہ) کے ابتدائی خالص علموں کا تیار کیا ہوا ہے (۱۹۳۸ ، انجینئری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۰۸). [کلا + بھون (رک)].

---کار صف.
۱. **ہنرمند ، فن کار ، آرٹسٹ.** تل اس زمانے کا ایک لائق اور شہرۂ آفاق (کلاکار) انجینئر تھا (۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۲۰۳). دور دور سے طوائفیں آتی تھیں کلاکار ، موسیقار اور گویّے بھی تھے (۱۹۸۳ ، گمشدہ کڑی ، ۱۸). ۲. **مکار ، فریبی ، دغا باز ؛ (مجازاً) فسادی ، لٹ کھٹ ، شوخ ، شور مچانے والا** (فرہنگ آصفیہ). [کلا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
ہنرمندی ، فن کاری ، اداکاری. ناٹک پر دوسری کتاب ناٹیہ درپن لکھی گئی جس کی تصنیف رام چندر اور گن چندر نامی دو مصنفوں سے منسوب ہے اس کا موضوع ایکٹنگ یا کلا کاری ہے (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳۱). [کلاکار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَنتہ (---فت و) امذ.
رک : **کلاونت.**

راگ کر ہو کلاونتوں کا وہاں
اس جگہ کا رہا ہو جیوں خاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۳). دوسری طرف سے آنبو جشم نے آ کر ہاتھ پکڑ لیا کہاں میاں کلاونت صاحب ہم آپ کے قدردان ہیں (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۲۰). [کلا + ونت ، لاحقۂ صفت].

---وَنْت (---فت و ، سکن ن) امذ ؛ = کلاونت ، کلانوت ، کلاوت.
۱. **پیشہ ور گویّا ، مغنّی ؛ ڈوموں کا ایک طبقہ.**

ایکبار واں جو تھا مرد کلاونت کہے
تھا مستعد رنگ راگ میں ہر نغمے

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۸).

جو جاں لگ کلاونت نے واں بھرے
تمام آب نے طائفاں سو کھڑے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۵). کہیں پیجڑے ہیں کہیں کشمیری ہیں کہیں کلاونت ہیں (۱۷۰۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۲).

کلاونت ، قوال اچھی پوشاک پہنے ساز کے سُر ملاتے حاضر ہیں (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). ان کے دھرپد کی الاپ سن کر اچھے اچھے کلاونت سر دھنتے تھے .(۱۹۳۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵). جشن و نشاط کے سامان ..... وہی گانے بجانے والے بھانڈ بھگتیے کلاونت اور قوال ہیں (۱۹۸۵ ، لفظ حرف ، ۲۰۰). ۲. ماہر فن

چترا ہوا پانچواں ہر ہنر
کلاونت جیتا موسیقی علم پر

(۱۶۵۷ ، قصۂ گلروب و کلاکام ، ۱۶). خواجہ الطاف حسین حالی جیسے کلاونت کی حق قدرہ قدر کی جانے گی .(۱۹۱۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۰). [کلا + ونت ، لاحقۂ صفت].

---ونتی (---فت و ، سکِ ن) صف.
۱. **کلاونت (رک) سے متعلق ، فنی ، تکنیکی ، ماہرانہ.** قوالی میں بھیروں کی سنگیت نہایت خوش نما ہے اور کلاونتی سنگیت جو توڑی کی ہے اس کو تمیز کرنا مشکل ہے . (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۸۷). ۲. **رک : کلاکار معنی نمبر ۲.** اللی عشق ملامتی ، کلاونتی بازی یہاں تو تہو تیجہ خواری .(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۸). [کلاونت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کلا (۲) (فت ک) امث. رک : قلا.
نٹ کا وہ کرتب جس میں سر نیچا کر کے ٹانگیں اوپر کر لیتا ہے ، قلا بازی (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). [قلا (رک) کا متبادل املا].

---بازی امث ؛ رک : قلا بازی.
نٹ کی طرح دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر سر کے بل اُلٹ جانا ، سر نیچے پانو اوپر کر کے پرے جا پڑنا ، ڈھینکلی کھانا.

کوئی الٹی میں کچھ چھپاتی تھی
کوئی کلا بازی کھا دکھاتی تھی

(۱۹۱۰ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۷۱). تیرنے والے کو چاہیے کہ ... کلا بازی کر کے اس طرح پانی میں کودے کہ سیدھا پانی میں گرے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تیراکی ، ۲۳).

یہ شطرنج گنجفہ کی بازیاں ہوں
کبھی کود ہو اور کلا بازیاں ہوں

(۱۹۴۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۷۵). ف : کرنا ، کھانا. [کلا + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جنگ (---فت ج ، غنہ) امذ. رک : قلا جنگ.
کشتی کا ایک داؤ جس میں داہنی بازو اور داہنی ٹانگ کو پکڑ کر پھینک دیتے ہیں. اسی لمحے نیچے کے داؤ ، کلا جنگ ، پر بیباک چیر کر ڈالا (۱۹۶۲ ، ویستم زماں کُشاں ، ۱۶). [کلا + جنگ (جانگھ (۱) (رک) کی تخفیف)].

---کرنا محاورہ.
ڈھینکلی کھانا (فرہنگ آصفیہ).

---کھیلنا محاورہ.
نٹ کی طرح ڈھینکلیاں کھانا ، نٹ بازی کرنا ، بازی گری کرنا

جادوگری ہے کرنا ہوا آنکھوں آنکھوں میں
کلا کھیلتا ہے نٹ کی کلا آنکھوں آنکھوں میں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶).

کلّا (۳) (فت ک) امذ ؛ رک : کلہ.
۱. **درخت کی کونپل جو کلی کی طرح پہلے نکلتی اور بعد میں اس میں سے بڑے بڑے پتے نمایاں ہوتے ہیں.** پہلے وہ اس برگ کی شاخ کا لطف تو اٹھا لے جس میں نئے نئے کلے پھوٹے ہیں. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۳۶). صبح ہی صبح کیاریوں کو دیکھنے گئی تھی ، مگر کلہ بھی نہ پھوٹا تھا .(۱۹۴۴ ، ٹیڑھی لکیر ، ۸۲). جیسے برسات کی پھوار تھی ہے کسی سوکھے ہوئے بانس کی جڑ سے شاداب کلا پھوٹ پڑا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۵). ف : پھوٹنا. ۲. **کرم کلا ، ایک قسم کی بند گوبھی جس میں پھول نہیں ہوتا** (فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ عامرہ). [س : कलल - جمع کرنا ، قب : کلی].

کلّا (۱) (فت ک ، شد ل) امذ ؛ — کلّہ.
۱. **جبڑا ، کلّہ ، گال کے اندر کا حصہ.** دونوں کلّے اُسکے پکڑ کر میں نے چیر ڈالے (۱۸۳۵ ، احوال انبیا ، ۱ : ۵۹۰). جیسے پہلے پانوں کی ایک گلوری بہت سا تمبا کو بڑا ہوا کلے میں دبائی (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۹۰). کلے میں بنارسی پان کی موٹی سی گلوری دبائے پان کی پیک کو تول تول کر اُردو بولنے والوں کے علاوہ ہندو بنگالی بھی شامل ہوتے (۱۹۸۲ ، جلتا مسافر ، ۱۰۹). ۲. **(مجازاً) دراز آواز ؛ بدزبانی ، زبان درازی** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **سر ، کھوپڑی.**

دل و جگر ہے پیا کلیجا
کلّا سر ہے مغز ہے بھیجا

(۱۶۳۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۲۳۵)).

نکلیں گے جب وہاں سب کے عمل میزان کے پلے پر
جو ہلکے ہیں پڑیں گے آتشیں گرز اُنکے کلے پر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۰). [ف : کلہ (رک) کا متبادل املا].

---بہ کلّا جواب دینا محاورہ.
برابر کا جواب دینا ، تُرکی بہ تُرکی جواب دینا ، ہمسری کرنا ، جواب دینے میں برابری کرنا. بیوی کو ڈانٹا ، وہ بھی پھر گئی کلا بہ کلا جواب دینے. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۳۲).

---بہ کلّا لڑنا محاورہ.
دو بدو لڑنا ، برابری کے ساتھ مقابلہ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---پر کلّا چڑھنا محاورہ (قدیم).
جسم پر گوشت آنا ، بہت موٹا ہونا

جو آدھا ہوا تن سے رحمت بھلا
لگا نہ کیوں چڑھنے کلا پر کلا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۹).

---پسارنا محاورہ.
منھ پھیلانا ، منھ کھولنا

بہت قضا سنی کرتا خضاری
چلا آتا ہے وہ کلّا پسارے
(۱۸۵۰ ، قصہ جوہیا اور بلی ، ۱۲۵).

--- پُھلانا محاورہ.
گالوں میں ہوا بھرنا ، خفگی یا ناراضی سے گال پُھلانا ، مغرور ہونا (نوراللغات).

--- پُھولنا محاورہ.
منھ میں کسی چیز کے بھرنے کی وجہ سے گال کا اُبھرنا.
کیا کسی کا پھولا ہے لڈو کی جات سے
منکرین جی میں بھرتے ہیں نان و کباب سے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۳۸).

--- تازہ کرنا محاورہ.
(عور) کچھ کھانا پینا ، خصوصاً منھ میں پان کا بیڑا دبانا ، پان کھانا. بڑی بہو ان کے لیے پان بنائیں ، کلا تازہ کر کے رخصت ہو جائیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، جولائی ، کراچی ، ۵۴).

--- توڑ (ـــــ و مج). (الف) صف.
منھ توڑ ، دندان شکن
قدرت کے چیلنج کا ہم نے
کلّا توڑ جواب دیا ہے
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۳۱۳). (ب) امذ. **برابر کا بھائی جو کسی بات اور ذات بلکہ زور و قوت میں بھی کم نہ ہو.**
آہ بھی ہیر فلک کا جوڑ ہے
گرز نالہ بھی ہو کلّا توڑ ہے
(؟ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)). [کلّا + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

--- توڑنا محاورہ.
منھ پر ضرب لگانا ، مغلوب کر دینا. بڑھیا تجھ سے بدلا لوں گی میں پیچھا نہ چھوڑوں گی ، تیرا کلا توڑوں گی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۷).

--- ٹھَلّا (ـــــ فت ٹھ ، شد ل) امذ.
زبان درازی ؛ (مجازاً) شان و شوکت ، رعب داب. اسی کلے ٹھلے سے یران وسیہ کو للکارا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۳۹). ولی عہد بہادر کو بادشاہ ذی جاہ کا لڑکا اور کلے ٹھلے کا کیھوا دیکھ کر رنجھ گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۵). ایک نوجوان جو کلے ٹھلے کا انسان ہے مسند پر رنج و ملال کے ساتھ بیٹھا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۱). [کلا + ٹھلا (تابع)].

--- جَبڑا (ـــــ فت ج ، سک ب) امذ.
۱. **گال ، رخسار ؛ (مجازاً) چہرہ ، نن و توش.** ایک دیوہیکل بڑے کلے جبڑے کا سپاہیانہ وضع. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۸۰). موٹے جسم بڑے کلے جبڑے اور بھری داڑھی کا شخص ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸۲). ۲. **رعب داب ،** دھاک (نوراللغات). ۳. (عور) **بلند آوازی** (نوراللغات). [کلّا + جبڑا (رک)].

--- چلے ستّر بلا ٹلے کہاوت.
کھانے پینے سے آدمی توانا تندرست رہتا ہے (نوراللغات).

--- دبانا محاورہ.
بولنے سے روکنا ، اپنی بات کے آگے دوسرے کی بات نہ بولنے دینا ، اپنی آواز کے آگے دوسرے کی آواز کو دبا دینا (فرہنگ آصفیہ).

--- دراز (ـــــ فت د) صف.
بیہودہ شور و غوغا کرنے والا ، چلّا کر بولنے والا ، بدزبان ، زبان دراز ، لڑاک (فرہنگ آصفیہ). [کلّا + دراز (رک)].

--- درازی (ـــــ فت د) امث.
شور ، غوغا ، زبان درازی ، بدزبانی ، گالی گلوج (فرہنگ آصفیہ). [کلّا دراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا محاورہ.
شور کرنا ، غل مچانا ، جھگڑنا.
ہیں لشکری ہتاں تری منجوں سلح کلا کرے
کوئی زبس تس کی کنول کرے سوندل کرے اسباب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کلیات ، ۱ : ۲۸۹).
کرے کلا عدو مجھ سے تو کلے چیر ڈالوں میں
پر اس پردے میں تو دکھلاتا اپنے کلے ٹھلے ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲).

--- گرم کرنا محاورہ.
کچھ کھانا. چڑیاں چیں چیں کر رہی ہیں اور اس نے بچہ کو پنجہ میں دبا کلا گرم کر لیا. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۲۱).

--- گرم ہونا محاورہ.
کچھ کھایا جانا. جب تک کلا گرم نہ ہو ، کسی سے بات کرلی قسم. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳).

--- مارنا محاورہ.
بڑھ چڑھ کر باتیں کرنا ، شیخی بگھارنا.
میدان میں تعشق کے میں وہ شیر ہوں غرّاں
کیا تاب ہے مارے کوئی کلا مرے آگے
(؟ ، محبوب (دو تابابد زمانہ بیاضیں ، ۲۱۶)).

کَلّا (۲) (فت ک ، شد ل) حرف نفی و انکار.
ہرگز نہیں ، یہ لفظ اردو میں حاشا (رک) کے ساتھ مستعمل ہے (ماخوذ : نوراللغات). [ع].

--- و حاشا (ـــــ و مج) کلمۂ فجائیہ.
ہرگز نہیں (قسم انکاری) ، اردو میں عام طور پر حاشا و کلّا مستعمل.

یہ دیکھا جو نادر نے نادر تماشا
تو کہنے لگا میں نے کلّا و حاشا

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۹۳) ۔ [کلّا + و (حرفِ عطف) + حاشا (رک)]۔

کِلّا (۱) (کسر ک ، شد ل) امذ۔
کیل ، کیلا ۔ ایک چوبی کھونٹا ہوتا ہے جس کے سرے پر ایک چھوٹی آڑی لکڑی (کلا) جڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۴ : ۳۷)۔ اب آ جاوے گا شاہ جی ، میں نے کلا گاڑ دیا ہے اسکی کہنائی لیے۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۳۷)۔ [کیلا (رک) کا ایک املا]۔

کِلّا (۲) (کسر ک ، شد ل) امذ۔
کھونسا ، مکّا۔ القصہ دو تین کلے دونوں میں ردوبدل ہوئی تھی کہ صاحبقران نے کیدال کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۸۰)۔ سسرے کی بابت کھود کے کھپیاں تو ہم توڑ دیں گے۔ (۱۹۰۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴۲ ، ۳۱ : ۹)۔ [س : کیل **कील**]۔

کِلّا (۳) (کسر ک ، شد ل) امذ۔
چیخ ، زوردار ہنسی ، کلکاری ، تال کالی کتی ، تنہلاتی کتی ، مگر لڑکی نے جو کلے مارنا شروع کیے تو دو دو گھنٹے اڑایا کی۔ (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۸۷)۔ اف : مارنا۔ [س : **किल**]۔

کُلّا (ضم ک ، شد ل) امذ۔
کُلّی ، غرارہ (نوراللغات ، پلیٹس)۔ اف : کرنا۔ [س : کَول **कवल**]۔

ـــ دَتُّون (ـــ ـــ فت د ، سک ت ، فت و) امذ۔
دانت مانجھنا اور منہ صاف کرنے کے لیے کلّیاں کرنا۔ بیوں کا تارا چمکا ، اٹھ بیٹھے ، جنگل گئے ، کلا دتون کیا۔ (۱۹۵۸ ، اپنی موج میں ، ۲۵)۔ اف : کرنا۔ [کلّا + دتون (رک)]۔

کُلّاً (ضم ک ، شد ل تن بفت) م ف۔
کُلّی طور پر ، پوری طرح ، سب کا سب۔ قرآن مجید کے کُلّاً یا جزاً حافظ تھے۔ (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۴۷)۔ حکومت نے زمین کا کوئی قطعہ یا رقبہ تو کسی کو عطا نہیں کیا البتہ اسکا خراج یا عشر جو بھی بیت المال میں جمع ہو رہا ہے ، کلاً یا جزاً اسکے نام کر دیا۔ (۱۹۷۶ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۰)۔ [کل (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

کِلاب (کسر ک) امذ۔
کتّے

احمدِ مرسل جو ہیں پیغمبراں کے بادشاہ
کے ہیں سردار اس دنیا کوں بوز طالب کوں کلاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۸)۔

جوں کسائی کی دکاں آ کے کلاب
جمع سب کرتے تھے ہر دم اضطراب

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰۷)۔

چاروں طرف ہے حملۂ خرس و کلاب تھا
اور درمیاں میں خیمۂ عالی جناب تھا

(۱۸۷۹ ، فلق ، ک ، ۵۳)۔

ہرگز نہ سمجھ مستقل اس انقلاب کو
رکھ راہِ راست بھونکنے دے ان کلاب کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۷۰)۔

کلاب مکلّب ہیں انساں نہیں
ہیں پُر کبر عقل مخبوں

(۱۹۶۹ ، مزامیر میر مغنی ، ۱۷۸)۔ [کَلْب (رک) کی جمع]۔

کَلّاب (فت ک ، شد ل) امذ۔
کتوں کا محافظ ، کتے پالنے والا شخص (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [ع : ک ل ب]۔

کُلّاب (ضم ک ، شد ل) امذ ، ج قُلّاب۔
خمدار کانٹا ، آنکڑا ، قلابہ ، ہک۔ پھر کپڑے کو کلاب کے ذریعہ کھینچ کر ... ڈلڈی کو آخری مرتبہ دبا کر اس سے ایک میلا سا پھوڑا سیال نچوڑا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی ، ۱۰۹)۔ [ع]۔

کَلابَتُّو (فت ک ، شد ت ، و مع) امذ ؛ ـــ کلابتون۔
ریشم یا سوت کے ڈورے کے ساتھ بٹا ہوا سونے چاندی کا تار جو زردوزی کے کام آتا ہے۔

کلابتو کا ہے جو کام تیرے کفش پر جھوٹا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۲ : ۱۱۸))۔ ٹوپی کا کپڑا ریشمی گورنٹ یا ساٹن ہو اور اس کے حاشیہ پر کلابتو کا ... کام ہو۔ (۱۹۰۵ ، مکتوباتِ حالی ، ۱۲۸)۔ کالے کپڑے کے ٹکڑوں پر کلابتوں سے «مدرسۃ العلوم» وہ دہلی سے کڑھوا کر لائے تھے۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۸)۔ [ت : کلابتون]۔

کَلابَتُون (فت ک ، ب ، شد ت بضم) امذ۔
رک : کلابتو۔ ڈوریاں اس کی کلابتوں کی ہیں۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۱)۔

کپڑے یہ کر لگا ہے طلائی کلابتوں
میں اس کے تار تار کی تعریف کیا کہوں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳)۔

ڈوریاں تھیں کلابتوں کی سب
جابجا گچھے موتیوں کے غضب

(۱۸۸۵ ، مثنویِ عالم ، ۲۰)۔ تیرے پاس کوئی ٹکڑا کپڑے کا ہے جس پر سچے کلابتوں کا کام ہو۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۶۷)۔ [ت]۔

کَلابَتُونی (فت ک ، ب ، شد ت بضم) صف۔
کلابتوں سے تیار کیا ہوا ، جس پر کلابتون کا کام ہو۔ کلابتونی نیچہ اس کی قیمت ... ایک روپیہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون ، ۲۰۲)۔ کلابتونی رسیوں پر تانبے کے بڑے کھنچے ہوئے۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۸۸)۔ جیسے سونے کے شیشے میں کلابتونی تار لگے ہوں۔ (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۲۰)۔ [کلابتون (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

کَلابَہ (فت ک ، ب) امذ.
کچا سوت جو تکلے پر لگا ہوا ہو ، سرخ اور زرد کلڈے دار رنگا ہوا کچا سوت ، کلاوہ.

مچھوکا گردن سے جب ڈورا تیری تلوار کا
تجھ کو اے سفا ک بت کا کلابہ ہو گا

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)). [ف].

کِلابِیَہ (کس ک ، ب ، شد ی بفت) امذ.
حکمائے قدیم کا ایک فرقہ جو رسمی اور اصطلاحی اصول اخلاق کا مخالف تھا مثلاً علانیہ سب کے سامنے عورتوں سے اختلاط کرتا تھا، اس کا استدلال یہ تھا کہ اس قسم کے افعال اگر مطلقاً ناجائز ہیں تو ان کو کسی اور جگہ اور کسی صورت میں جائز نہیں ہونا چاہیے (ماخوذ : حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۳). [کلاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

کُلّابِیَہ (ضم ک ، شد ل ، کس ب ، فت ی) امذ
(طب) ہک نما کیڑا ، وہ پیٹ کا کیڑا جو نصف انچ .. اور دھاگے کی مانند باریک ہوتا ہے اور چھوٹی آنت کے بالائی حصوں کی جھلی میں بکثرت چمٹا اور چپکا رہتا ہے (مبادی ... ، ۲۰۵). [کلاب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

کَلاپ (فت ک) امذ.
غم ، رنج ، دُکھ ، بندھن ، زندگی کا بندھن. دیکھو بیٹا ہم تو کلاپ سے چھوٹ جائیں گے اور تمھیں دعائیں دیتے جائیں گے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵). [غالباً ، س : کَ + کد + لاپ
[कद्+लाप].

کُلاچار (ضم ک) امذ.
(ہندو) خاندان کا رواج یا رسم ، خاندانی طریقہ یا دستور. راجاؤں اور سرداروں کے متعلق یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ان کا کلاچار یعنی خاندان کا رواج بطور رواج تسلیم کیا جا سکتا ہے. (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۱۰۸). [کل (۲) + آچار (رک)].

کَلادھار (فت ک) امذ (قدیم).
چاند.

حق کا اس جہاں کنہاں پایا
کلا دھار گھٹ گھٹ موں آیا

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۲۰۷). [س : کلادھر कलाधर].

کَلار (فت ک) امذ ؛ رک : کلال.
شراب بیچنے والا ، مے فروش ، کلوار ، ہندوؤں کا ایک فرقہ جس کا پیشہ شراب فروشی ہے نیز اس فرقے کا فرد ، کلال. اسلام خاں جیلہ نخشی سوم قوم کے کلار تھے اور ان ... پانچ بیٹے تھے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۹۳). کلار کو ... اپنی قسمتوں کو رو رہا تھا. (۱۹۳۳ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۲ : ۳۷). [س : کلی + پال कल्य + पालक].

کِلارک (کس مع ک ، سک ر) امذ ؛ رک : کلرک.
دفتر کا ایک چھوٹا عہدہ دار ، منشی ، محرر. ان درس گاہوں سے سوائے کلارک اور سرکاری نوکروں کے اور کوئی پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۰۳ ، مضامین محسن الملک ، ۱ : ۱). شیخ طاہر الدین ، یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں. (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۸۶). اور پھر ویٹنگ روم میں جیف کے کمرے کی گھنٹی بجی ، ایک جرمن کلارک نے جوتے کے رنگ کی وردی کی سلوٹیں درست کیں اور ... حاضر کر دیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴۵). [انگ : Clerk].

کَلارَن (فت ک ، ر) امث ؛ رک : کلاری.
کلار ذات کی عورت ، کلار کی بیوی ، شراب بیچنے والی عورت.

شہادت سے ملے کی شرابا طہورا؟
کلارن کی مُدرا سے دل بھر گیا ہے

(۱۹۶۸ ، فارقلیط ، ۲۴۳). [کلار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کِلارِنِٹ (کس ک ، کس مع ر ، کس مع ن) امذ.
شہنائی کی قسم کا ایک انگریزی ساز.

انگریزی وہ بین والوں کے ٹھٹ
بجتا تھا کلارنٹ نرم پٹ

(۱۸۸۰ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۲۵). کلارنٹ پر نہایت آہستہ آہستہ بہاؤ کی آواز سنائی دیتی ہے. (۱۹۵۷ ، ید بیضا ، ۳۶۰). [انگ : Clarinet].

کَلارِی (فت ک ، سک ر) امث.
رک : کلارن (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کلار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَلاڑی (فت ک) امث.
(گھوسی) خشک کیے ہوئے دودھ کا سفوف (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۹۳). [مقامی].

کِلاس (کس مع ک) امث ؛ امذ.
۱. اسکول یا کالج وغیرہ کے طلبا کا درجہ ، جماعت. مدرسہ ... نے بہت ترقی کی ہے جو امید سے بہت زیادہ ہے بی ، اے کلاس تک اس میں پڑھائی ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۰۲). ہمارے آنے سے پہلے یہاں فوجی افسروں کی ٹریننگ کی ایک کلاس کھولی گئی تھی. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۸۷). پھر ہم کلاس میں چلے گئے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۷). ۲. سینما ، ٹرین ، جہاز وغیرہ کا درجہ. جس جہاز پر ہم جانے والے تھے اس کا کرایہ بمبئی سے پورٹ سعید تک سیکنڈ کلاس کا تھا. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۰).

اسٹیشن گورز تک ہے یہ فسٹ و سیکنڈ
بعد اس کے موافق عمل ہو گا کلاس

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰۲). ۳. قسم ، نوع. حضور ہمارے صاحب کے جوتے تین کلاس چمڑے کے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳). لشپیر اور ڈائی مچھلی (Agnatha) کلاس سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ ستمبر ، ۵). ۴. طبقہ ، جماعت ، گروہ. رسد رساں ہوتے ہیں کہ ایک آرٹیکل (تجارت کی کوئی چیز) خریداروں کے کلاس (جماعت) پاس پہنچا دیتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۰). اور لفظ ہے کلاس ،

مڈل کلاس ، اَپر کلاس یا کلاس کانشس تھیں. (۱۹۶۹ ، ہماری قومی ثقافت ، ۶۰). [انگ : Class]

---رُوم (---و مج) امذ.
وہ کمرہ جس میں استاد ، طلبہ کو پڑھاتے ہیں. وہ کلاس روم سے گزرتے ہوئے بنچوں کے بل برآمدے میں پہنچ گئے ، اسکول کے احترام سے ان کے دلوں کی دھڑکن رکی ہوئی تھی. (۱۹۶۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۳). کلاس روم میں سگریٹ نہیں پی سکتے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۹۳).
[انگ : Class Room].

---فیلو (---ی مج ، و مج) امذ.
ہم جماعت ، ہم سبق. اپنے کلاس فیلو امام یوسف سے بعض مسائل میں اختلاف کیا ہے. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، سوانح عمری امام اعظم ، ۷۷). یہ میری ایک کلاس فیلو ہے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۷۹). [انگ : Class Fellow].

---لینا محاورہ.
طلبا کی جماعت کو درس دینا ، پڑھانا. کلاس وہ اسی پابندی سے لیا کرتے تھے. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۰۷).

کلاسیفکیشن (کسر نیز سکن ک ، کسر س ، ف ، ی مج ، فت ش) است.
درجہ بندی ، قسم وار تقسیم ، نوعی ترتیب. وہ اس کلاسفکیشن سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۳).
[انگ : Classification].

کلاسک (کسر مج ک ، کسر س). (الف) صف.
(ادبیات) **اعلیٰ درجے کا ، مستند ، قدیم اور معیاری.** ہندوستانی لوگ خصوصاً ہندوستانی مسلمان فارسی زبان کو بہت عزیز رکھتے ہیں اور اسے اپنی کلاسک زبان خیال کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۵۵). (ب) امذ.
ادبیات عالیہ ، ادب عالیہ. مولانا کا کلام اردو میں کلاسک یعنی ادبیات عالیہ کا درجہ رکھتا ہے. (۱۹۴۷ ، ادبی تبصرے ، ۳۷). بات فارسی کلاسک میں چل نکلی. (۱۹۶۳ ، نیاز فتحپوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۰). [انگ : Classic].

کلاسکس (کسر مج ک ، کسر س ، سکن ک) امذ.
قدیم یونانی و لاطینی ادبیات ، (کسی بھی زبان کے) ادب عالیہ. فارسی کلاسکس کو اب کون پوچھتا ہے. (۱۹۲۳ ، مکتوبات نیاز ، ۷۷). قیام پاکستان سے پہلے حیدرآباد دکن میں اس ادارے نے جو ادبی کتابیں شائع کیں ، آج انہیں جدید اردو کلاسکس کا درجہ حاصل ہے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۵). [انگ : Classics].

کلاسکل (کسر مج ک ، کسر س ، فت ک) صف ؛ = کلاسیکل.
(ادب و فن) **قدیم ، مستند ، اعلیٰ درجے کا ، ٹکسالی ، کلاسکی.** نہ صرف اپنے کلاسکل گانے کے مدنظر بلکہ اور بھی کئی وجوہ سے صرف شہر حیدرآباد کی ہی نہیں بلکہ دکن کی ایک ممتاز طوائف ہے. (۱۹۳۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۳۲). کلکتہ یونی ورسٹی نے اردو کو کلاسکل زبانوں میں شریک کر لیا ہے. (۱۹۴۰ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۹۷). [انگ : Classical].

کلاسکی (کسر مج ک ، کسر س) صف ؛ = کلاسیکی.
رک : **کلاسکل.** یہاں گوئٹے نے رومانی اور کلاسکی روح کے امتزاج کی حدود دکھائی ہیں. (۱۹۳۰ ، اردو ، اپریل ، ۲۸۷).
[کلاسک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کلاسکیت (کسر مج ک ، کسر س ، ک ، شد ی بفت) امث.
(ادب و فن) **کلاسکی انداز یا اسلوب کی پیروی جس کی نمایاں خصوصیات مسلّمہ ہیئات کی پابندی ، ضبط و اعتدال ، توازن و تناسب اور سادگی و سلاست وغیرہ ہیں (رومانیت کے بالمقابل).** اقبال کے شاعرانہ مسلک پر جو رومانیت ، رمزیت اور کلاسکیت کے امتزاج پر مشتمل ہے طویل بحث کی ہے. (۱۹۶۲ ، روح اقبال ، ۳). فیض کی کلاسکیت اور انکا اجتہاد صرف اسی بات میں ہے کہ انھوں نے کوئے یار میں رقیب اور شیخ شہر سے ہم زبانی کو عار نہ جانا. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۲۳۳).
[کلاسکی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کلاسیک (کسر مج ک ، ی مج) امث ؛ امذ.
رک : **کلاسک ، ادبیات عالیہ.** جو تحریر ان اصولوں سے مستثنیٰ ہو اس کلاسیک میں جگہ مل جاتی ہے. (۱۹۷۹ ، آواز دوست ، ۸۸). یہ کتاب بلاشبہ اردو کی جدید کلاسیک میں شامل ہے. (۱۹۸۷ ، کچی پکی کہانیاں ، ۷). [انگ : Classic].

کلاسیکل (کسر مج ک ، ی مج ، فت ک) صف.
رک : **کلاسکل.** بہت سے ڈرامے بالکل قدیم کلاسیکل نمونوں کے مطابق لکھے گئے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۵۹). اردو کا کلاسیکل شاعر اپنے ملک کی تسخیر پر فاتحوں کی مبارکباد دے رہا تھا. (۱۹۸۷ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۵۶).
[انگ : Classical].

کلاسیکی (کسر مج ک ، ی مج) صف.
کلاسکل. ”کلاسیکی“ اور ”رومانوی“ اسالیب میں امتیاز ... زیادہ سے زیادہ ممکن قدر حاصل کرتا ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۲۹۹). اس نے اپنے آپ کو عقل کے رویوں جائز ٹھہرانے کے مقصد سے کلاسیکی فلسفے کا بالخصوص ارسطو کے فلسفے کا استعمال کیا. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۳۱). [کلاسیک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---موسیقی (---و مج ، ی مج) امث.
قدیم اور روایتی موسیقی جو ہیئت و آہنگ وغیرہ کے مخصوص نظام و معیارات کے مطابق ہو. شاید صاحب کو کلاسیکی موسیقی سے بڑا لگاؤ تھا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۲۰۹). [کلاسیکی + موسیقی (رک)].

کلاسیکیت (کسر مج ک ، ی مج ، کسر ک ، فت ی) امث.
رک : **کلاسکیت.** آرٹ کے تین نظریے ہیں ... ، کلاسکیت ، رومانیت ، اظہاریت. (۱۹۶۵ ، مقام غالب ، ۲۰۳). اس میں ایک ایسا توازن پیدا کر دیتا ہے جو تخلیق کے ہر مرحلے سے زندہ و سالم گزرنے کے لیے ضروری ہے اور جو کلاسیکیت کی جان ہے. (۱۹۸۹ ، نئی تنقید ، ۲۰۸). [کلاسیکی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کُلّاشجُرا (ضم ک ، شد ل ، فت ش ، سک ج) امذ۔ دقلہ شجرہ، قفرا کا حملہ اسباب (نوراللغات)۔ [قلہ شجرہ (رک) کا بگاڑ]۔

کَلاشنکوف (فت ک ، ش ، سک ن ، و لین) اث۔
رُوسی ساخت کی خودکار بندوق ، جدید بندوق۔ ہاں انہی ان کے ہاتھوں میں کلاشنکوف تھی۔ (۱۹۸۸ ، افکار کراچی ، مارچ ، ۵۷)۔
[انگ : Kalashnikov]۔

کُلاغ (فت نیز ضم ک) امذ۔
پہاڑی کوّا ، زاغ کوہی۔ ساتھ کسی کلاغ کے ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا۔ (۱۸۰۲ ، باغ اردو ، ۷۷)۔ بعض کلاغ طوطی سے بھی بڑھ کر باتیں صاف کرتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵۵)۔

بلند ہے مری ہمت تو باز بن کے دکھا
مگر کبھی بھی کلاغ طفیل خوارہ نہ ہو

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۲)۔ [ف]۔

ـــ پیسّہ (ــــ ی مع ، فت ش) امذ۔
ایک قسم کا چھوٹا کوّا (پلیٹس)۔ [کلاغ + پیسہ (رک)]۔

کُلاغچہ (فت نیز ضم ک ، سک غ ، فت چ) امذ۔
چھوٹا کوّا ؛ نیل کنٹھ (جامع اللغات)۔ [کلاغ + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَلافر (فت ک ، ف) امذ (قدیم)۔
قرنفل ، لونگ۔

نہ سنائیں کے آپ سنواروں مکھ دھو کر پانی
مانگ موتی بشان پاروں کان کلافر لانی

(۱۵۳۰ ، دیوان محمود دریائی (ق) : ۲۰)۔

کلافر کے گل کنان قلوتی جو کہائے
فصاحت سوں راویاں نے بانان میں آئے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۸)۔ [قرنفل (رک) کا ایک قدیم املا]۔

کَلاک (فت ک) اث۔
۱. **وقت بتانے والی بڑی گھڑی ، گھنٹا۔** جیوں ہی لرکس کلاک (گھڑی) میں چھ بجتے ہیں ، قصر شاہی کے حدود سے باہر نکل کر خانۂ خدا کی راہ لیتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۵)۔ دیوان خانہ کی کلاک میں تین کے بعد ادھا بجا ہے۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۰۹)۔ ہر ساعت ایک ہی سوال ذہن میں کلاک کی ٹن ٹن کی طرح گونجا کرتا۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۳۸)۔ ۲. **ساعت ، دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی گھنٹہ۔** پنجم جمادی الاولی وقت یازدہ کلاک۔ (؟ ، ابرہیم خلیل لھنوی (تکملہ مقالات الشعرا ، ۳۸۶))۔ اس کا منی شاپنگ گیا ، بولا دو کلاک سے آئیگا۔ (۱۹۷۳ ، لیڑھی لکیر ، ۳۲۷)۔ [انگ : Clock]۔

ـــ ٹاوَر (ــــ فت و) امذ۔
گھنٹا گھر۔ ایک بڑا مشہور و خوبصورت مکان وہاں ہے اور اس پر ایک گھنٹہ لگا ہوا ہے کلاک ٹاور اس کا نام ہے۔ (۱۸۸۷ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰)۔ نواب سید ولایت علی خان مرحوم کے پھاٹک پر کلاک ٹاور بنایا ہے۔ (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۸۰)۔
[انگ : Clock Tower]۔

ـــ گھَڑی (ــــ فت گھ) اث۔
بڑی گھڑی۔ ایک کلاک گھڑی عمدہ اور طرز جدید کی اور ایک جوڑی پستول۔ (۱۸۷۷ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۲)۔ خدا جھوٹ نہ بلائے تو کوئی دس ہزار مرتبہ کلاک گھڑی اور اندر کے کمرے والی گھڑی دیکھ چکے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۵)۔
[کلاک + گھڑی (رک)]۔

کَلاگھات (فت ک) اث (قدیم)۔
غداری ؛ تکاری ، عیاری (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت)۔
[کلا (رک) + گھات (رک)]۔

کَلال (۱) (فت ک) امذ ؛ ـــ کلار۔
ہندوؤں کا ایک فرقہ جو شراب کشید کرنے اور فروخت کرنے کا پیشہ کرتا ہے نیز اس فرقے کا فرد ؛ شراب تیار کرنے اور بیچنے والا ، مے فروش ، کلار ، کلوار۔

دھن ترے مدھبے نین کے نین
ونکالی کلال تیں سمجھ ہے

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۹)۔ مزدوروں کو مزدوری دے کر اپنے آرام کے لیے عمل چنوانا ، کلال کو دام دے کر شراب کھنچوانا۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۷)۔ ۲. **ساقی۔**

سندر باقوتاں کا توں جانے تہاں کُل کلال
اس کے تائیں مجلس صاحب مروت کہتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۰)۔ ۳. (دکنی) **درخت سے سیندھی (ایک نشہ اور عرق) نکالنے والا۔** اس عرق کا نام سورج طلوع ہونے سے پہلے نیرہ اور طلوع کے بعد سیندھی ہوتا ، اس شخص کو کلال کہتے اور اس کے عمل کو سیندھی تاسنا ... دکنی میں صرف سیندھی کے لیے لفظ تاسنا استعمال ہوتا تھا۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳)۔ [کلار (رک) کا ایک املا]۔

ـــ خانَہ (ــــ فت ن) امذ۔
وہ جگہ جہاں شراب کشید ہوتی ہے ، شراب خانہ ، مے فروش کی دکان۔ ایک روز کلال خانے میں شراب پینے کے بعد شیشے کو آتش میں پھینکنے سے چند قطرات کہ اس میں باقی تھے اون سے بخار پیدا ہوا۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰۰)۔

چل کر کلال خانہ میں راقم پئیں شراب
چسکا پہ زبان کو شرابِ طہور کا

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۰)۔ ایک کوچہ ہے ، اس کوچے میں کولتی اور بڑیوں کے گٹروں کے علاوہ کلال خانہ (شراب خانہ) اور رعایا کی حویلیاں ہیں۔ (۱۹۱۵ ، مقامات ناصری ، ۵۰۳)۔ زیٹ ، جوئےال اور کلال خانے دیکھے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۶۵)۔
[کلال + خانہ (رک)]۔

ـــ کی بیٹی ڈُونبی چلی لوگوں نے جانا متوالی ہے کہاوت۔ **ایک شخص پر مصیبت ہے لوگ اس کو ہنسی سمجھتے ہیں** (نجم الامثال)۔

---کی دُکان پر پانی بھی ہو تو شراب کا گُمان ہوتا ہے کہاوت.
بُری صحبت میں رہنے والے کو بھی بُرا سمجھا جاتا ہے (جامع الامثال).

کلال (۲) (فت ک) امذ.
۱. تکان ، تھکن ، ماندگی. سودا گر نے دیکھ کر سبب کلال و ملال طبع کا استفسار کیا. (۱۸۰۰ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۱۵۰). یہ ملال و کلال کہ مجھ پر مستولی ہے تیرے واسطے ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۱۱). بھوک کی اقسام ، جن سے خائف رہنا ضروری ہے یہ ہیں ، حدۃ ، شدۃ ، ذبول ، کلال ... اوہام فاسدہ کا پیدا ہونا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۹۹).
۲. کسی عضو یا حس کا سست ، کند یا زائل ہو جانا.

دکھاتا ہے تاثیر ملال جگر
دوبالا ہے اس سے کلال جگر

(۱۸۳۸ ، بستِ حیدری ، ۱۳۸). شاید ہمارے دوست اس وقت کلال حواس میں مبتلا تھے. (۱۹۰۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۲ : ۹). [ع : (ک ل ل)].

کُلال (ضم ک) امذ.
مٹی کے برتن بنانے والا ، کمھار ، کاسہ گر.

خبر کُلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ
جو مری خاک سے تیار اس نے جا کے کیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۶).

بنا نہ آدمِ خاکی کو اے کلالِ ازل
یہ فرق ہیں کھلونے ترے بنائے ہوئے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۳). [ف].

کَلالت (فت ک ، ل) امث.
سستی ، **تھکاوٹ**. کسالت و کلالت اپنے پاس نہ آنے دیتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲۳). [ع : (ک ل ل)].

کَلالَن (فت ک ، ل) امث.
کلال (۱) کی تانیث ، شراب فروش کی جورو یا شراب بیچنے والی عورت ، کلارن.

بنا نہ را کھیا دھری آتا
بنا کلالن کی رس ماتا

(۱۹۳۴ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی چتر ریکھا (ق) ، ۷). [کلال (۱) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَلالَہ (فت ک ، ل) صف.
وہ شخص جس کے والد اور اولاد نہ ہو ، (فقہ) وہ شخص جس کے وارثوں میں باپ دادا ، بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی نہ ہو. ایسے میت کے جو کلالہ ہو اکیلے کو ان میں چھٹا حصہ ہے. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۱۷).

ہوئی جو اخیاف کلالہ کے لیے
ایک کو سُدس اور کئی کو ثلث دے

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۵۳). وارثان کلالہ کی تین صورتیں ہیں ، عینی ، علاتی ، اخیافی. (۱۹۰۶ ، احکام نسوانی ، ۹۹). اگر کسی کی وارث کلالہ یا کوئی عورت ہو اور (میت) کا بھائی یا بہن بھی ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا. (۱۹۶۰ ، المیراث ، ۱۰۳). [ع : (ک ل ل)].

کُلالَہ (ضم ک ، فت ل) امث ؛ امذ.
کاکل ، زلف پیچاں ، گھونگھر والے بال. گیسوان جیم اور کلالۂ سنبلۂ اسمعیل دوش پر چھوٹے ہوئے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۱۷). اے اُس مشکیں کلالہ ، اے مہ یگانہ لب. (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۱۰). [ف].

کَلام (فت ک) امذ.
۱. **(اَ) بات ، گفتگو ، بات چیت.**

معنیٔ ہور دل میں لگیا ہے مدام بحث
جب رہ توں عقل کرتی وو دونوں کلام بحث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۳).

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).

جھگڑوں میں تجھے رندوں کو تو جھگڑنے جا
باہم ہے جام سے ہر دم کلام شیشے کا

(۱۸۱۹ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۸).

تم اور پیارا عشق چلو اپنی راہ لو
اوس بے وفا کا ہم سے ہے یہ ہی کلام روز

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۹۷).

ہوا ہے جب سے دل ناصبور بے قابو
کلام تجھ سے نظر کو بڑے ادب سے ہے

(۱۹۵۷ ، نسخہ ہائے وفا ، ۳۹۹). **(ب) قول ، فرمان ، حکم.** کلام ربانی حق ہے. (۱۵۸۰ ، کلمۃ الحقائق ، ۳). جو کوئی بو کلام سے کا پڑھے گا ، پھر فاتحہ نا پڑھے گا تو وہ بے خبر خام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

کہا پھر زبانِ نبی پر تمام
یہ پہونچا ہے ہم کو خدا کا کلام

(۱۸۸۰ ، نظام الاسلام ، ۱۳). اور اگر تم شک میں ہو اُس کلام سے جو اُتارا ہم نے اپنے بندہ پر تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن ، مولانا محمود الحسن ، ۷).
۲. **(قواعد) وہ عبارت جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مرکب ہو.** جس میں دو کلمے یا دو سے زیادہ ہوں اس کو کلام کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳). جب دو یا دو سے زیادہ کلمات ترکیب پائیں تو اس کو کلام کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۹). کلام بات دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا مجموعہ ہے ، جو مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہو اور جس میں کوئی ایک بات پوری پوری بیان ہو جائے. (۱۹۰۹ ، اردو قواعد ، ۷).
۳. **وہ علم جس کے ذریعے عقائد کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں ، علم کلام.** اشاعرہ کلام نے اشاعرہ کے نقش قدم کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی. (۱۹۰۳ ، الکلام ، ۲ : ۹۳).

دراصل ذاتِ الٰہیہ کی نفی و اثبات کا مسئلہ کلام و الٰہیات یا خالصتاً مذہبی نقطۂ نظر سے اصول و عقائد کا مسئلہ نہیں (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۳). ۳. **نظم ، سخن منظوم ، شعر ، شاعری.**

ختم کر تول شوق دعا پر کلام
درود بر محمد علیہ السلام
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۸).

ہو جا ہے ملک نظم میں نظم و نسق مرا
ہے سہل ممتنع یہ کلام ادق مرا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۳). دنیا میں جتنے شاعر استاد مانے گئے ہیں ... ان میں ایک بھی ایسا نہ نکلے گا جس کا تمام کلام اول سے آخر تک حسن و لطافت کے اعلیٰ درجہ پر واقع ہوا ہو. (۱۸۹۳ء ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۸۹). اسے بھی اپنا کلام سنانے کا شوق گدگداتا ہے. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۹۹). ان کا کلام ابھی کثرت سے نہیں چھپا جتنا چھپ سکتا ہے. (۱۹۷۹ء ، رخت ہنر ، ۲۰). ۵. **گفتگو میں آواز کا اتار چڑھاؤ ، لہجہ ، بول چال**. لہجے سے الفاظ پر زور ڈالنا جسے انگریزی میں امفیسس کہتے ہیں اس کا تعلق کلام سے ہے کلمے سے نہیں. (۱۹۳۳ء ، منشورات کیفی ، ۵۷). ۶. **عذر ، اعتراض ، حجت**. جدا جدا ہر ایک سیال کو تولنے میں کسی کو کلام نہیں تھا. (۱۸۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۷). بعض بزرگان اہل سنت و جماعت کو اس کے جواز میں کلام ہے. (۱۸۷۳ء ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۲۵).

کہتے ہو تم بھی سزا ہے تری
ہم کو اس میں بھی کچھ کلام نہیں
(۱۹۵۱ء ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۵۵). ۷. **شبہ ، شک**.

کس کو سخن نے دیکھ مجھے آہ کی کہ پھر
اتنے بھی چپکے رہنے میں کچھ کچھ کلام ہے
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۶۶). اصول کی صحت میں کلام نہیں. (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۵). اس میں کلام نہیں کہ ادب زندگی کا ترجمان ہوتا ہے. (۱۹۸۶ء ، مقالات عبدالقادر ، ۱۶). ۸. **سوال و جواب ، غرض ، واسطہ**.

آدم پڑھی حق کی کلام
دفع ہو گئی آفت تمام
(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۲۳۶).

جب سے ہوا ہے میرا وہاں سے سلام بند
یارو عزیز و غیر نے بھی کی کلام بند
(۱۸۶۸ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۸).

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۹). (فائدہ) کلام کو بعض نے مونث لکھا ہے. [ع : (ک ل م)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
کلام مجید اُٹھانا ؛ (عو) قرآن اٹھا کر قسم کھانا ، قرآن کی قسم کھانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ الامیر امیرُالکلام مقولہ.
سردار کا کلام کلام کا سردار ہوتا ہے ، سردار یا کسی بڑے آدمی کے کلام کے بارے میں تعریف کے طور پر کہتے ہیں. آپ کا ہر کلام کلام الامیر امیرالکلام کا مصداق ہے. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱۳۸).

ـــ الٰہی کس صف (ـــ کس ا ، بد ل) امذ.
کلام اللہ ، اللہ کا کلام یعنی قرآن مجید. مسائل اختلافیہ میں ایک یہ بھی تھا کہ کلام الٰہی قدیم ہے. (۱۹۰۲ء ، علم الکلام ، ۱ : ۲۳). سال کے بیٹ میں بھی مجھے ہر خوش الحانی اور کلام الٰہی کے الفاظ اور آہنگ کا اثر پڑتا ہے. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۳۳۸). [کلام + الٰہی (رک)].

ـــ اُلٹنا محاورہ.
بات کو رد کرنا ، ترکی بہ ترکی جواب دینا.

غزل پر اپنی یہ کہتے ہیں قدر آپ غزل
کلام الٹے ہیں اپنا کمال کرتے ہیں
(۱۸۸۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۲۰۳).

ـــ اللہ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ل بفتحہ) امذ.
رک : **کلام الٰہی ، قرآن مجید**. اگر کوئی سب کلام اللہ از بر کرے لیکن پریشانی کی حالت میں امکان ہے کہ اس کو الف بے بھی یاد نہ رہے. (۱۸۵۵ء ، گلستان ، منشی نظام الدین ، ۲۲۳). کلام اللہ میں دوسرے موقع پر اسکی تصریح ہے. (۱۹۳۲ء ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲). پہلا کلمہ بچے کو چھوٹی سی عمر ہی میں سکھا دینا چاہیے ، پھر اسے کلام اللہ کی چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرانی چاہئیں. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۲۴۴). [کلام + اللہ (رک)].

ـــ اللہ اُٹھانا محاورہ.
قرآن شریف اُٹھا کر قسم کھانا ، یقین دلانے کے لیے قرآن کو ہاتھ میں اُٹھانا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ الملوک ملوکُ الکلام فقرہ.
بادشاہوں کا کلام کلام کا بادشاہ ہوتا ہے ، بادشاہوں کا کلام سب سے اعلیٰ ہوتا ہے (امیر یا بادشاہ کے کلام کی تعریف کے موقع پر کہتے ہیں). سلطان دکن خلد اللہ ملکہ نے خود بھی اردو نظم کی طرف توجہ فرمائی ، کلام الملوک ملوک الکلام کی زندہ مثال دکھائی. (۱۹۱۰ء ، مخاکمۂ مرکز اردو ، ۱۰۶). ان کے حق میں بلا کسی مبالغے کے عربی کی یہ مثل بالکل صادق آتی ہے ، «کلام الملوک ملوک الکلام». (۱۹۴۰ء ، تمہیدی خطبے ، ۱۰).

ـــ اُونچا کرنا محاورہ.
زوردار آواز میں بولنا ، بلند آواز سے بات کرنا ، سخت لہجے میں گفتگو کرنا ؛ دشنام دینا.

جو کبھی تو نے کلام اے بد زباں اونچے کیے
ہم نے منھ سے کیا کہا جو سب نے کان اونچے کیے
(۱۸۴۹ء ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۳).

---آ جانا/آنا محاورہ.
بحث ہونا ، تکرار ہونا ، جھگڑا ہونا.
میں تو کچھ کہتا ہوں تم سے تم سمجھتے ہو کچھ اور
بحث کہ باتوں میں کلام آیا مزا کیا بات کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).
کلام آ گیا واعظ سے جب زکاوٹ کا
زمیں پہ ہاتھ سے جام شراب دے پٹکا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۱).

---بَشَر کس اضا(---فت ب ، ش) امذ.
انسان کا قول ، وحی کے بالمقابل. اگر تم کو اس کلام کے کلام بشر ہونے کا خیال ہے تو تم بھی تو ایک سورت ایسی فصیح و بلیغ تین آیت کی تعداد بنا دیکھو. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۷). [کلام + بشر (رک)].

---پاک کس صف ، امذ (عموماً بلا کسرۂ اضافت).
قرآن مجید. اسی وجہ سے خدا نے اپنے کلام پاک میں اس کی نسبت فرمایا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶). کلام پاک بھی عمدہ ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا پاس ہی تھا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۳۲). [کلام + پاک (رک)].

---تام کس صف ، امذ.
(قواعد) لفظوں کا ایسا مجموعہ یا مرکب جس سے پوری بات سمجھ میں آ جائے. کلام تام وہ مرکب ہے جس کے سننے سے پورا فائدہ حاصل ہو. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۹۹).
[کلام + تام (رک)].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) امذ.
اللہ کا کلام.
صحیفہ کلام خدا مانتے ہیں
پیمبر کو سب رہنما مانتے ہیں
(۱۹۸۰ ، ضمیریات ، ۲۲). [کلام + خدا (رک)].

---دَرمیان آنا محاورہ.
ناخوشگوار گفت و شنید سے واسطہ پڑنا ، سخت و سُست بات چیت سے کام لینا.
سنا کیا مجھے باتیں وہ بد زباں کیا کیا
کلام آ گئے بے لطف درمیاں کیا کیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۰).

---دِکھانا محاورہ.
منظوم کلام پر اصلاح لینا (نوراللغات).

---دیکھنا محاورہ.
نظم پر اصلاح دینا (نوراللغات).

---رَبّانی کس صف(---فت ر ، شد ب) امذ.
کلام اللہ ، کلام الٰہی ، خدا کا قول ، خدا کا فرمان ، قرآن پاک. کلام ربانی حق ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۰).
ہاتھ اس کا وہی خدا کا ہاتھ
بات اس کی کلام ربانی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۵). [کلام + ربانی (رک)].

---رَکھنا محاورہ.
شبہ کرنا ، حُجت کرنا.
بے دہان و زبان وہ گویا ہو
ہم اسی میں کلام رکھتے ہیں
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۹۳).

---سَرسبز ہونا محاورہ.
کلام کا مقبول ہونا.
خدا کے فضل سے سرسبز ہے کلام اپنا
عجب نہیں ہے جو شاخ قلم ہری ہو جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۲).

---کَرنا محاورہ.
۱. **بولنا ، گفتگو کرنا ، بات چیت کرنا ، بات کرنا.** نقر ناموسی بادشاہ کوں عالم پناہ کو سلام کر کچھ کلام کر چلیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹۱).
ہے عاشقاں میں چکوتی آج لاڈلا تیرا
خدا سوں کیوں نہ وو موسیٰ ہو جا کلام کرے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۷). بڑی تعظیم و تکریم سے سلام کیا ، بہت ادب و قاعدہ سے کلام کیا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۲۷). کلام نہیں کرتی ، سر جھکائے ہوئے مثل تصویر خاموش بیٹھی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۳).
شریر جھونکوں سے اپنوں کی نرم سر گوشی
کلام کرنے کا لہجہ مجھے سکھاتی ہے
(۱۹۷۹ ، خوشبو ، ۲۱). ۲. **بحث کرنا ، حجت کرنا ، اعتراض کرنا ، جھگڑنا.** انہوں نے از روئے قواعد نحو اس میں کلام کرنا شروع کیا. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۵۳۶). مہدی کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں ہم کو ان کی اسناد میں کلام کرنے کا موقع ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۹).
ما النّصر إلّا من عند اللہ
کافر ہے جو اس قول میں کرتا ہے کلام
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۲۰). ۳. **شبہ کرنا ، شک کرنا.**
کرتے ہیں مدعی دین یار میں کلام
کچھ وہ بھی منہ سے بولے تو ہم گفتگو کریں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۸).
کرتی ہے بات زباں کمر یار میں کلام
معدوم ہے جواب ہمارے سوال کا
(۱۸۶۹ ، آتش ، ک ، ۳۶).

---کَہنا محاورہ.
غزل یا شعر کہنا ، بات کہنا ، لب کشائی کرنا.
کاٹے زباں وہ ظالم ہل جائے ہونٹ بھی گر
مشکل ہے آرزو اب کوئی کلام کہنا
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۳۶).

---کی جگہ فقرہ.
کچھ کہنے سننے کا محل ، اعتراض کا محل (نوراللغات).

---گرم کس صف(---فت گ ، سک ر) امذ.
تند و تیز شعر ، شوخ کلام جس سے جذبے کی شدت ظاہر ہو.

کلام گرم مرا سن کے یار بولا رند
مثال شعلہ زباں ہے ترے دہن میں آگ

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٨٤). [کلام + گرم (رک)].

---مجید کس صف(---فت م ، ی مع) امذ (عموماً بلا کسرۂ اضافت).
کلام اللہ ، قرآن شریف.

وہ قبلہ رُو کے فراقوں میں دل کے سی پارے
ہوئیں ہیں اس پہ وہ شاید ہے اب کلام مجید

(١٨٣٧ ، دیوان قاسم ، ٤٧).

عکسی شبیہیں کھینچی رخسار یار کی
یہ بھی تو چھاپنا ہے کلام مجید کا

(١٨٦٣ ، مرآۃالغیب ، ٥١). فرمایا کہ اس سے پہلے ایک رات دل میں ایک کلام مجید ختم کرتا تھا (١٩٤٠ ، تذکرۃ الاولیا ، ٣٠٥). بس اتنا کر کہ کلام مجید مجھے دیدے جانماز تو لے جا. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٦٧٧). [کلام + مجید (رک)].

---مَصْنُوع کس صف(---فت م ، سک ص ، و مع) امذ.
صناعتی کلام ، (علم البلاغت) وہ کلام جس میں صنائع بدائع کے ذریعے صناعتی حُسن پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہو. زبان و بیان کی سادگی ... زبان و بیان کا تکلف مصنوعیت یا کلام مصنوع کی خصوصیت سمجھی جاتی ہے . (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٤٨). [کلام + مصنوع (رک)].

---مَطْبُوع کس صف(---فت م ، سک ط ، و مع) امذ.
فطری کلام ، (علم البلاغت) وہ کلام جس میں صناعتی تکلفات کی بجائے خلوص اور تاثیر کو اہمیت دی گئی ہو زبان و بیان کی سادگی مطبوعیت یا کلام مطبوع کی ... خصوصیت سمجھی جاتی ہے . (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٤٨). [کلام + مطبوع (رک)].

---ملنا محاورہ.
کلام مشابہ ہونا.

بسمل تری زباں کے اہل زباں نے
ملنے لگا کلام کلام قتیل سے

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

---مُنْھ پَر رَکْھنا محاورہ.
(دہلی) کلام منھ پر لانا ، زبان سے کہنا (نوراللغات).

---مُنْھ پَر لانا محاورہ.
زبان سے کہنا (نوراللغات).

---ناقص کس صف(---کس ق) امذ.
(قواعد) مرکب تام کی ضد ، لفظوں کا ایسا مرکب یا مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے کلام ناقص وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو یعنی خاطر جمع نہ ہو (١٩٠٠ ، مصباح القواعد ، ١٩٦). [کلام + ناقص (رک)].

---نکلنا محاورہ.
اعتراض کی گنجائش پیدا ہونا ، شک و شبہ ہونا ، محل نظر ہونا.

خم و شراب سبو و مینا ، ہر اک میں آخر کلام نکلا
بنائے مستی کی وجہ مجکو کسی سے اتنا نہ کام نکلا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٨٨).

---ہو جانا محاورہ.
بحث ہو جانا ، تکرار ہو جانا.

ہیں قائل آپ کے روضے کا ہوں وہ قائل طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے

(١٨٧٢ ، مظہر خاتم النبیین ، ٢٠٠).

اُن سے ہو جاتے ہیں وحشت میں کچھ ایسے بھی کلام
لوگ سن پائیں تو دونوں ہی کو دیوانہ کہیں

(١٩٥٨ ، تار پیراہن ، ٤١).

---ہونا محاورہ.
١. گفتگو ہونا ، بات چیت ہونا ، ذکر ہونا. جو کچھ کلمہ کلام آج ہوا تم سب نے سنا. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٣٢). بیچ دوچار ہندوستانی جو معزز عہدوں پر ہیں ان کا ذکر نہیں ، عام سے کلام ہے . (١٨٤٧ ، الاخبار ، دہلی ، ٥ جنوری). ٢. شک ہونا ، شبہ ہونا ، کمی ہونا ، نقص ہونا.

تیری قدر و منزلت ختم رسل سے بوجھیے
تیری قدر و منزلت میں ہے کسی کو کیا کلام

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٣١).

مقام امن ہے جنّت ، مجھے کلام نہیں
شباب کے لئے موزوں ترا پیام نہیں

(١٩٠٨ ، بانگ درا ، ١٣٣). ان کی سیاسی عصبیت کے بارے میں کلام ہو سکتا ہے لیکن ان کی ذاتی دیانت شک و شبہ سے بالاتر تھی. (١٩٨٥ ، آتش چنار ، ط). ٣. عذر ہونا.

نہ بہری کہ ہو مجھ کو سننا حرام
نہ گونگی کہ ہو بولنے میں کلام

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ٦).

---ہے فقرہ.
اعتراض ہے ، شبہ ہے ، انکار ہے (نوراللغات).

کَلام (کس ک) امذ.
(زین سازی) ایک اوزار جو چمڑے کو سیتے وقت اس کی کور کو دبانے یا مضبوط پکڑنے کے کام آتا ہے (ا ب و ، ٥ : ٤٧). [کلب (رک) کا بگاڑ].

کَلابٹ (فت ک ، کس م) امث.
ایک قسم کی خوشبودار لکڑی . اہم خوشبودار لکڑیوں میں جنوبی ہندوستان کی سندل کی لکڑی ہے دوسری خوشبودار لکڑی برما

کی کلامنت ہے۔ (۱۹۰۷ء ، منحرف جنگلات ، ۸۲)۔ [انگ : کلامنٹ Calamint کا بگاڑ]۔

کلامری (فت ک ، م) امث.
ایک قسم کی مکڑی نما مچھلی جس کا اندر کا خول قلم کی طرح ہوتا ہے ، قلم ماہی ، قلم مچھلی۔ راسیۃ الرجل (سیفالو پوڈا) یعنی سر کے بل چلنے والے جانور ... کٹل فش ، کلامری ، صدف ماہی (ناٹیلس) وغیرہ اسی جنس میں شمار کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۵)۔ [انگ : Calamary]۔

کلامی (فت ک) صف ؛ امذ.
۱. (i) **بات یا گفتگو کا ، زبانی**۔ جمیع اعمال کتابی و کلامی میں قبل از شروع تسبیح و صلوات کرے۔ (۱۸۹۰ء ، جواہرالحروف ، ۸)۔ انسان اگر کلمہ گو ہے تو وہ رہتا ہی مسلمان ہے ہر حالت میں ... پال رہتا ہے لیکن زبانی کلامی۔ (۱۹۸۸ء ، ایک محبت سو ڈرامے ، ٦٨٤)۔ (ii) **لسانی**۔ سوچنے میں کلامی عادات Language Habits کو بہت زیادہ دخل ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۹۹)۔ (iii) **بولنے کا**۔ کلامی آواز کا یہ اختلاف ابتدا ، وسط یا آخر میں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸ء ، نئی اردو قواعد ، ۲۸)۔ ۲. **علم کلام سے متعلق ، علم کلام کے مباحث و مسائل پر مشتمل**۔ باقی کلامی و تاریخی کتابیں عیسائی مشنریوں اور مستشرقوں اور ہندو معترضوں کے جواب میں ہیں۔ (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۳۵)۔ عنقریب جب کلامی مسائل شروع ہوں گے تو اس پر ہم تفصیل سے بیان کر دینگے۔ (۱۹۵۹ء ، مقالات ایوبی ، ۱ : ۱۱)۔ ۳. **علم کلام کا ماہر ، متکلم**۔ لفظ Alexir یا Eleyir قرون وسطیٰ کے کلامی Scholastic فلسفیوں تک عربوں خصوصاً ابن سینا کی کیمیاوی تصانیف کے ذریعے پہنچا۔ (۱۹٦۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۷)۔ [کلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کلامیات (فت ک ، کس م) امذ ؛ امث.
علم کلام ، علم کلام سے متعلق مباحث۔ ان کے سیاسیات کا یہ رتبہ بھی حقیقت میں ان کے کلامیات ہی کی وسعت کا ایک جز تھا۔ (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۵۸۵)۔ ابوالعلیٰ کو کلامیات سے شغف تھا۔ (۱۹۹۳ء ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۱۰۸)۔ [کلام (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

کلامیہ (فت ک ، کس م ، فت ی) صف.
علم کلام سے متعلق۔ الماتریدی کے کلامیہ مسلک کی تائید و حمایت جن ممتاز حنفی علماء نے کی ان میں قابل ذکر ہیں۔ (۱۹۷۹ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۰)۔ [کلام (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

کلاں (فت ک ، غنہ) صف.
۱. **جسامت میں بڑا ، بھاری ، وزنی**۔

اُن سے ہر ہر کے فتاوے بے گماں
گر کریں گے جمع ہوتے جلد کلاں
(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۲۳)۔

رُکا جاوے تھا دیلم اس کا دم
کہ بخا کلاں تھا دروں شکم

(۱۸۱۰ء ، شاہ نامہ (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰)۔ کنارۂ دریا پر ایک جہاز کلاں کھڑا ہوا تھا۔ (۱۸۸۰ء ، ماسٹر رام چندر ، ۷۲)۔ ۲. **(نیز) یا عمر میں بڑا ، بزرگ**۔ خوانندہ و ناخواندہ اور خورد و کلاں کو بہرۂ فاضل اور نصیبۂ کامل حاصل ہوتے۔ (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۸)۔

اندوہ و درد و رنج و الم اب ہیں اور ہم
خرد و کلاں ہیں کشتۂ احسانِ کربلا

(۱۸۱۰ء ، میر ، کلّ ، ۱۲۷۹)۔ اپنی مادر کلاں اور بیٹے کو ساتھ ہاتھیوں کے ساتھ بھیجا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۰۳)۔ امور ملک میں بادشاہ کے لیے لازم ہے کہ وہ گدا نوازی اور درویش پروری کرے انصاف کرتے وقت خورد و کلاں کو برابر جانے۔ (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، آزادی نمبر ، جولائی ، دسمبر ، ۵۸)۔ ۳. **دراز ، لمبا**۔ اگر طیار ہو گئے ہوں ان کو تراش کر پیوندی کلاں ہونے کی شاخ کو جدا کر دینی چاہیے۔ (۱۹۰۳ء ، باغبانی ، ۹)۔ ۴. **وسیع ، بسیط**۔

ظاہر ہو اگر دیکھیے تو اسکی کا صحیفہ
سینہ میں ہرا ک نقطہ کے ہیں چند کلاں شرح

(۱۸۹۳ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۵۰)۔ ۵. **عظیم**۔ عشق نے اس کلاں صنعت گر کو کہ جس نے ظرف خلقت آدم کے تئیں اربعہ عناصر سے بنایا۔ (۱۸۰۳ء ، گلزار چین ، ۲٦)۔ [ف]۔

ـــــ بیں (ـــــ ی مع) امذ.
ایک آلہ جس کے ذریعے سے چھوٹی چیز بڑی دکھائی دیتی ہے ، مائیکروسکوپ۔ اجزا سیال کے ایسے چھوٹے ہیں کہ باستعانت عمدہ کلاں بیں کے بھی نظر نہیں آتے۔ (۱۸۵٦ء ، فوائدالصبیان ، ۸۸)۔ ان کی دو بڑی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں جو کلاں بیں سے بہت صاف نظر آسکتی ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۸)۔

ہر ذرہ میں شان کبریائی دیکھوں
اس چھوٹی سی آنکھ کو کلاں بیں کر لے

(۱۹۳۷ء ، رباعیات امجد ، ۲ : ۱۲)۔ [کلاں + ف : بیں ، دیدن = دیکھنا ، دیدار کرنا ، نظارہ کرنا]۔

ـــــ چال صف.
ہوشیار ، چالاک دست۔ ان کے آگے وہی کلاں چال رسال دار تیسرے رسالہ کا کہ جس سے میری روز اول ان اسپروں کی رہائی کے بارہ میں گفتگو ہوئی تھی کھڑا ہے۔ (۱۹۰۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۰)۔ [کلاں + چال (رک)]۔

ـــــ کار صف.
تجربہ کار ، پترمند ، (عو) مکار ، عیار ، چالاک۔ کئی پہاڑوں کے پاس کلندن نامی ایک کتنی رہتی ہے ، بڑی کلاں کار ، اسی کے مکان کا پتہ دیا ہے ... (۱۹۰۳ء ، جھگڑی ہوئی دلہن ، ۵۰)۔ [کلاں + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ گیر (ـــــ ی مع) صف.
بڑی چیز کو گرفت میں لانے والا ، بڑا شکار کرنے والا ، (مجازاً) طاقتور۔

بکری جو شیر نے کبھی کھیتی سے جڑ دیا
سمجھا کہ لیس باز کوئی مجھ سا کلاں گیر

(۱۸۱۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۵۹)۔

وہ لمبی اوس کی باہیں نہیں کلاں گیر
کہ موق دس گری جیسے ہو شہتیر
(۱۸۳۳ ، پنجۂ رنگین ، ۲۷)۔ [کلاں + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا]

---گیری (---ی مع) امث.
بڑی چیز کو پکڑنے یا بڑا شکار کرنے کی طاقت. جسامت اور کلاں گیری اور دوربینی میں مشابہ چرغ کے ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۸)۔ [کلاں گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نما (---ضم ن) صف.
چھوٹی چیز کو بڑا دکھانے والا، محدب یا آتشی (شیشہ). انکو کلاں نما شیشہ سے دیکھو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ برف کے ٹکڑوں سے بنی ہوئی ہیں. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۹۹). ان کو کلاں نما شیشوں سے دیکھو تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان کی ساخت مختلف اجزاء سے ہوتی ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۷۵)۔ [کلاں + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

کلانا (فت ک) ف م.
ملانا ، ملا جلا دینا ، گوندھنا.

جوتی تن تیر سیتی تن خا کا کوں کلاوو
دل کے سندھر کوں سو تھے وقت عبادت آیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳).

آب و آتش ملا خا ک و ہوا نے کلا
چار عناصر کا دیہ سنواریا ہمن
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۱).

تبھی دیکھا کہ ٹھہر ہو کے جوڑا
کلایا آب کے تئیں جب کہ پورا
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳)۔ [س : کل + انا ، لاحقۂ مصدر].

کِلانا (۱) (کس ک) ف م.
گھونسا مارنا ، مارنا ، پیٹنا ، ٹھونکنا (پنجابی)۔ [س : کیل [illegible] + انا ، لاحقۂ مصدر]

کِلانا (۲) (کس ک) ف م.
پھٹکنا ، رولنا ، اناج کا چھڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : کل + انا ، لاحقۂ مصدر]

کِلانا (۳) (کس ک) ف م.
(زرتار) تارا بنانے کی سلائی کی نوک باریک کرنا ، گھس کر تیز کرنا (اب و ، ۲ : ۱۸۸)۔ [مقامی].

کَلّانا (فت ک ، شد ل) ف ل.
جلنا ، سوزش ہونا ، چوٹ کی وجہ سے کسی عضو کا درد کرنا. آنکھ کھلی تو اپنی داڑھی اپنے قبضے میں تھی اور گال کلا رہا تھا. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۷ : ۳).

کِلّانا (کس ک ، شد ل) ف ل.
۱. چیخنا ، چلانا (پنجابی). ۲. لڑنا ، جھگڑنا. عقل دیوانہ ہے جو عشق میں کلاتا ، عقل کوئی عقل اچھی تو عشق کا مانا پاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۷)۔ [س : کل + انا ، لاحقۂ مصدر ؛ قب : چلانا].

کَلانتر (فت ک ، سک ن ، فت ت) امذ.
داروغۂ شہر ، کوتوال. پیٹر مجھے بتلایا کہ کلانتر کے گھر میں قید کے دوران میں کلانتر نے اپنے بیٹے کی منگنی کی تیاریاں کیں. (۱۹۶۶ ، قرۃ العین طاہرہ (ترجمہ) ، ۱۰۱)۔ [کلاں (رک) + تر ، لاحقۂ تفضیل].

کُلانٹی (ضم ک ، مغ) امث (قدیم).
قلابازی.

کلانٹیاں اچھلنے لگے میل خوب
کینک کھیل تفنگک کینک کھیل خوب
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۳)۔ [مقامی].

کُلانچ (ضم ک ، غنہ) امث ؛ = قُلانچ.
چوکڑی ، چھلانگ ، وقفہ. مثل آہوئے بردہ بھرے ہے کلانچ. (۱۸۲۴ ، مصحفی (نحریر ، دہلی ، ۲ ، ۱ : ۱۱۸)).

یہ کوئے عشق ہے آہستہ چل نہ مار کلانچ
کہ اس جگہ نہیں چلتی کسی کی تین اور پانچ
(۱۸۶۶ ، دیوان حافظ ہندی ، ۴۲). ف : بھرنا ، مارنا [قُلانچ (رک) کا ایک املا].

کَلانڈی (کس ک ، مغ) امث.
سبز اور سخت کیلوں کی ایک قسم جو عموماً بطور سبزی استعمال ہوتی ہے. اگر بطور سبزی استعمال کرنا ہو تو بالکل سبز رنگ کے اور سخت کیلے خریدیں ایسے کیلوں کی کلانڈی اور لیبن اقسام زیادہ مشہور ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۴۴)۔ [مقامی].

کَلانوت (فت ک ، مغ ، فت و) امذ ؛ = کلاونت.
خاندانی گویا ، پیشہ ور گویا ، مغنی ، ایک قسم کے ڈوم.

جیتی کروں ہوں ایسی سنیں لگی کر کر سنڈل بجاؤں
کبھی سوتوا ، کبھی سوپاتر کبھی کلانوت ہو کر آوں
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۳۱).

کلانوت ان میں ایسے اچھے جھانٹے
وہ ایل چھند اور پربند بانٹے
(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۵۶). اپنی صورت کلانوت کی جانی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۲۵). ایک لڑکی ماتخان کلانوت کی لے کر بطور اپنی بیٹی کے ناز و نعم سے پالی تھی. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۹۵)۔ [کلاونت (رک) کا ایک املا].

---بچہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
ڈوم کی اولاد ، میراثی ، میراثن.

خسرو ہند کے مرقد پہ غزل جا کے یہ گا
او کلانوت بچے رنگیں کے رجھانے والے
(۱۸۰۵ ، دیوان رنگین ، ۱۶۱)۔ [کلانوت + بچہ (رک)].

کَلانوتی (فت ک ، مغ ، فت و) امث.
گانے بجانے کا پیشہ ، ڈوم یا میراثی کا پیشہ۔ مسخرا ہن کلانوتی اور حوا اور یہ پیشہ سفیہوں کا ہے۔ (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ١ : ٢٠٠). [کلاونت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَلانوَنت (فت ک ، مغ ، فت و ، غنہ) امذ.
رک : کلاونت (کلا کے مرکبات) (پلیٹس).

کَلانی (فت ک) امث.
١. (i) بڑائی ؛ لمبائی.

کلانی اور جسامت اس کے تئیں کرتی ہے زیبا تر
ترا یار آبرو قد میں بہشتی حور ہے گویا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٣). ان موتیوں کو دیکھا کہ باوجود اس قدر کلانی کے بہت شفاف اور نہایت گول. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ٨٦). ایک قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے جس کی کلانی و مضبوطی و بلندی و محفوظی ایسی ہے کہ اور قلعوں میں مشکل سے پائی جائے گی. (١٩١٠ ، سراج منیر ، ١٠). (ii) بھاری پن. کسی جسم کے اجزا کے درمیان خلا ہونا اور ہوا کا اس کے اندر بھر جانا اس کی کلانی اور سبکی کا باعث ہوتا ہے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٦٤). ٢. جگر یا تلی وغیرہ کا بڑھ جانا. جگر اور طحال پر ، مزمن امتلا اور کلانی میں ... استعمال ہوتی ہے. (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ٨٣). [کلاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَلانِیَت (فت ک ، کس ن ، فت ی) امث.
رک : کلانی. اہلِ زبان نے اس قسم کو اس کی کلانیت کی وجہ سے مبالغۃً خوشہ خرک سے نام زد کیا. (١٩٠٧ ، خلاصۃ النخل ، ٣٩). [کلاں (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کِلاؤ (کس ک ، سک و) امذ ؛ سے کراو.
مٹر کی ایک قسم کا نام. مشنگ : غلہ است کہ بہندوی کلا و گویند. (٣٣٣ ، زبان گویا (سہ ماہی اردو ، جولائی ١٩٦٧ء ، ٣١)). [س : کلائی कलाय].

کَلاوا (فت ک) امذ.
رک : کلاوہ.

نہیں رات ابھی بیس ابھی دھری
کلاوا موتیوں جاند جو تا گری

(١٩٠٣ ، ابراہیم نامہ ، ٢٨). اور ایک مٹی کی ڈلی لے کر اس پر کلاوا لپیٹا. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٣١). ایک کشتی میں کلاوا ، چاندی کا چھلہ. (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٦٨). [کلاوہ (رک) کا ایک املا].

کِلاوَر (کس مج ک ، فت و) امذ.
تپتا گھاس اس لحاظ سے مغربی پاکستان میں سبز اور خشک چارے کی فراہمی کے لئے حسبِ ذیل فصلیں موزوں پائی گئی ہیں ... سرخ پھول والا کلاور ... میتھی. (١٩٦٦ ، چارے ، ٥٧). [انگ : Clover].

کَلاوَہ (فت ک ، و) امذ ؛ سے کلاتہ ، کلاوا.
١. (i) سرخ اور زرد کنڈے دار رنگا ہوا کچا سوت جو شادی بیاہ اور تعویذ گنڈوں اور دوسری تقریبات میں کام آتا ہے.

کلاوے کا تری چوٹی میں ہے کنہاں موباف
زبان یار سے ہے یہ لپٹ رہا شعلہ

(١٨٣٨ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ١٣٧). سہاگ پوڑہ سہاگ کے عطر میں بسا ہوا کلاوے سے کسا ہوا. (١٨٦٩ ، جادۂ تسخیر ، ١٣٨). بچے کے پیدا ہوتے ہی پہلے اس کے نال کو کلاوے سے باندھ کر پھر چاقو سے کاٹ دیتے اور کلاوہ گردن میں لٹکا دیتے ہیں. (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ٩١).

گرہ لگائی ہے اس واسطے کلاوے میں
کہ اس سے ہوتی ہے گی شمار سالگرہ

(١٩٣٩ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ١٨٠). (ii) سوت کی کُکڑی ؛ کچا سوت جو تکلے پر لگا ہوا ہو (ماخوذ : نوراللغات).
٢. وہ رسی جو ہاتھی کی گردن میں ڈال کر فیلبان اس میں اپنے پیر جماتا ہے.

ہے عکس اس کے کلاوہ کا کہکشاں یہ فلک
نظر جو آوے ہے اہلِ جہاں کو بعد از شام

(١٧٨١ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٠١). ہاتھی پر گدی ہے نہ جھول ہے فقط کلاوہ میں اس کے پاؤں اور پیٹھ پر اس کی جما ہوا ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٠٣). [ف].

کُلاہ (ضم ک) امث و سے کُلَّہ.
١. ٹوپی ، پگڑی. وہاں دیکھتے ہیں یک پیر سبز پوش ، کلاہ زرتا بنا گوش صاحب ہوش. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٧).

کلاہ آبرو اس کی اتارے باغ میں گلچیں
چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھ کر اکڑی

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٨٦).

پنہایا یار گلے کا پھر اس پہ یہ طرہ
کہ پھول غیر کے تم نے کلاہ میں رکھے

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٠٨). مجمع میں علیگڑھ کے نوجوانوں کی کلاہ و کوٹ نظر آتی ہیں. (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٥٠).

مجھے خوشبوؤں سی کلاہ دے مجھے ایسی سی بگہ دے
کبھی پھول تن کے مہک اٹھوں کبھی شمع تن کے جلا کروں

(١٩٨٧ ، الحمد ، ٦٢). ٢. مخروطی شکل کی ٹوپی جسے پہن کر اوپر سے پگڑی باندھتے ہیں. چار ٹوپیاں اور کلاہیں اور چند ہاتھ کی لکڑیاں جو مولوی محمد اشرف نے کرنال سے بھیجی تھیں وہ بھی پہنچیں. (١٩٠٠ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٦٩). ٣. تاج شاہی (ان معنوں میں بعض قدیم شعرا نے مد کر لکھا ہے).

کلاہ اس کا لہنگا تھا سر ماہ کوں
سو بخشیا عمر نوح اللہ شاہ کوں

(١٦٦٩ ، خاورنامہ ، ٣٨).

کہ جس نے آج پایا لعل سا پوت
اسے بخشا کلاوہ و تخت یاقوت

(١٧٦٠ ، مثنوی لعل و گوہر (تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ٧٦)).

خوف سے عجز سے لے دانتوں میں تنکا سنجر
رکھ دے فغفور سر معرکہ قدموں پہ کلاہ
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۲).
مرگ استبداد جس کے پاؤں کی زنجیر ہے
جس کی آزادی کلاہ و تاج کی تقدیر ہے
(۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۹۱). [ف]

---اُتارنا محاورہ.
بے عزت کرنا.
جس کو عزت دے اسے پھر نہ کرے بے عزت
کلہ سر نہ حبابوں کی اُتارے دریا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸). افسوس کہ پاکستان میں جن لوگوں نے مولوی صاحب کی کلاہ اتاری وہ انہیں کے پروردہ تھے.
(۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۱).

---اُچھالنا محاورہ.
۱. **وجد کرنا ، خوشی کرنا ، اظہار مسرت کرنا.**
ہوا مجھ کو امثال میں افتخار
فلک پر اچھالی کلاہ وقار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۸۸). ۲. **پگڑی اُچھالنا ، بے عزتی کرنا** (نوراللغات).

---باراں کس اضا ، امذ.
ایک چھتری نما نباتات جو برسات میں اُگتی ہے ، ککرمتا ، سانپ کی چھتری ، کھمبی. مجھے اس میں شبہ ہے کہ ... دھات مثل کلاہ باراں ایک رات میں پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۷). شہنشاہوں ، بادشاہوں اور اعیان و امراء کو ترپاتوں کی ضرورت رہتی تھی ... کلاہ باراں اس کا محبوب ترین ذریعہ تھے کیونکہ ان سے خوش ذائقہ کھانے تیار کیے جاسکتے تھے.
(۱۹۶۰ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۹۷). [کلاہ + باراں (رک)].

---بارانی کس صف ، امذ.
بارش سے بچاؤ کا ایک آلہ یا ڈھال.
تیر باراں فاقہ سے ماڑا
یک جگی کلاہ بارانی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۲). [کلاہ + باراں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باپاخ کس اضا ، امث.
ایک لمبی ٹوپی جو سیاہ دنبے کی کھال کی بنی ہوئی ہوتی ہے. سر پر اگرچہ کلاہ باپاخ نہ تھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۰۷). اب سر کا پہناوا ملاحظہ ہو ... ایک کلاہ باپاخ قسم کی بالوں دار ٹوپی بہالہ وقت ضرورت سر پر منڈھ لی جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، انجمن خزاؤ ، ۲۱). [کلاہ + باپاخ (رک)].

---پیچ (---ی مج) امذ.
(خیاطی) **کلاہ کے اوپر پگڑی کی طرح لپیٹنے کا کپڑا** (ا ب و ، ۲ : ۱۵۳). [کلاہ + پیچ (رک)].

---تتری کس صف (---فت ت ، ت) امث.
تاتاری ٹوپی جو امرا اور بادشاہ پہنتے ہیں. بدھو نے کلاہ تتری ہاتھ میں لے کر زمین کو بوسہ دیا اور اس کا ہاتھ چوم لیا.
(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۹).
مے کی بوتل میں لگا کاگ نشے میں تیڑھا
یا پری کی ہے کلاہ تتری شیشے میں
(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۸۸). [کلاہ + تتری (رک)].

---خُسْرَوانی / خُسْرَوی کس صف (---ضم خ ، سک س ، فت ر) امث.
شاہانہ ٹوپی ، تاج شاہی. گویا ان تغیرات کا وہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہا ہے دستور ، موبد ، ارجمندی ، کلاہ خسروانی ، باژ ... عربی لفظوں کو ترجیح دی. (۱۹۰۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۳۰). بانے ، کلاہ خسروی سے بڑے سلطان نہیں جاتی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۶۷). [کلاہ + خُسروانی / خُسروی (رک)].

---راہب کس اضا (--- کس ہ) امذ.
ایک پھول جس میں چمکیلی اور نیلی پتیاں ہوتی ہیں جو باہم مل کر راہبوں کی ٹوپی کی مانند دکھائی دیتی ہیں ، یہ پتیاں عجیب شکل کی پنکھڑیوں کو جن میں افراط کے ساتھ شہد ہوتا ہے ڈھک لیتی ہیں. خاندان شقائق النعمان کے تین ترقی یافتہ پودوں کی کیفیت لکھی جاتی ہے ... یہ پودے کو لمبائن ، لارکسپر اور کلاہ راہب ہیں. (۱۹۳۶ ، رسالہ علم نباتات ، ۸۲). زمانۂ قدیم سے کلاہ راہب ہندوستان اور چین میں ایک زہریلے پودے کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے. (۱۹۶۰ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۰). [کلاہ + راہب (رک)].

---زر کس اضا (---فت ز) امث.
سنہری کام کی ٹوپی جو عورتیں پہنتی ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).
[کلاہ + زر (رک)].

---سُلَیمانی کس صف (---ضم س ، ی لین) امث.
ایک روایتی ٹوپی جسے پہن کر انسان نظر سے غائب ہو جاتا ہے / سلیمانی ٹوپی ، جادوئی ٹوپی (ماخوذ : جامع اللغات).
[کلاہ + سلیمان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَج رَکْھنا / کَرْنا محاورہ.
فخر کرنا ، اترانا ، مسرت کا اظہار کرنا.
اسیران عرب سر حلقۂ مصر و عجم آئے
کلاہیں کج کئے زریں قبایان حرم آئے
(۱۹۵۸ ، نبض دوراں ، ۱۷۱). انہوں نے ہمیشہ اپنی کلاہ کو کج اس لیے بھی رکھا ہے کہ وہ جھوٹ کی بحران بن کر نہیں بیچ سچ کا موسم بن کر بیٹھے ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۱۵).

---گُرْدَہ کس اضا (---ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
(طب) **وہ غدود جو گردوں کے بالائی سروں پر ٹوپی کی شکل میں چسپاں ہوتے ہیں.** سلسل البول اور ... غدہ زیر بالا اور کلاہ گردہ کی کمزوری سے ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، دروں افرازیات ، ۵).

کلاہ گردہ غدودوں کا زیادہ فعال ہونا جنسی خلل پیدا کرتا ہے۔ (١٩٦٨ء ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، ٣٦ ، ٥ / ١٣ : ٦٣)۔ [کلاہ + گردہ (رک)]۔

---لالہ رنگ کس صف(---فت ل ، و ، غنہ) امث.
تُرکی ٹوپی جو سُرخ رنگ کی ہوتی ہے ، ترپوش ، لال ٹوپی.

ہو گئی رسوا زمانے میں کلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے ہیں آج مجبورِ نیاز

(١٩٢٣ء ، بانگِ درا ، ٣٠٠)۔ کلاہِ لالہ رنگ سے مفہوم ترکی ٹوپی ہے۔ (١٩٨٨ء ، مزاج و ماحول ، ٢٣)۔ [کلاہ + لالہ (رک) + رنگ (رک)]۔

---نمد کس اضا(---فت ن ، م) امث.
فقیروں کے پہننے کی ٹوپی جو نمدے سے بناتے ہیں.

تاجِ شاہی ہے یاں کلاہِ نمد
داغِ افلاس ہیں گلِ اورنگ

(١٨٧٣ء ، دیوانِ قدا ، ١٨٥)۔ [کلاہ + نمد (رک)]۔

کَلانچ (فت ک ، کس ن) امذ.
زہریلے سانپ سنکچور کی ایک قسم. کلانچ — چوتھی قسم سنکچور کی ہے ، یہ رنگ میں سیاہ ہوتا ہے اور سفید کنٹھے اور سیاہ آنکھ رکھتا ہے اور ڈیڑھ گز کا لمبا ... اس کا کاٹا گرمیوں میں تین اور جاڑوں میں چار پہر سے زیادہ نہیں جیتا۔ (١٨٧٣ء ، تریاقِ مسموم ، ٣٥)۔ [مقامی]۔

کِلائمکس (کس مع ک ، کس ء ، فت مع م ، سک ک) امذ.
نقطۂ عروج ، منتہائے کمال ، خصوصاً کسی قصے ، واقعے یا افسانے کا انتہائی نقطۂ کمال. خبر کا اہم ترین حصہ آخری ایک یا چند جملوں میں بیان ہو یعنی کلائمکس ، آخر میں آئے۔ (١٩٦٩ء ، فنِ ادارت ، ٣٣)۔ کلائمکس کے اعتبار سے پریم چند کے افسانے کفن کی یاد دلاتا ہے۔ (١٩٨٦ء ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ٣٠)۔ [انگ : Climax]

کِلائمیٹ (کس مع ک ، کس ء ، ی مج) امث.
آب و ہوا ؛ (مجازاً) ذہنی یا جذباتی رجحان ، فضا. پنجاب میں وہ کلائمیٹ پیدا کرنا ہوگی جس میں ہولہ رانے جی ، گیتوں اور بالشیوں کا رواج ہو۔ (١٩٨٦ء ، سندھ کا مقدمہ ، ٣٠)۔ [انگ : Climat]

کَلاوُ (کس ک ، و مج) امث ؛ ← کلائی.
(خفت سازی) جُول کی کچی سلائی جو پکی سلائی سے پہلے چند ٹانکے لگا کر اس کے حصوں کو باہم جوڑنے کے لیے کر دی جاتی ہے ، لدھائی۔ (ا پ و ، ٢ : ٣٢٣)۔ [کیلانا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

کَلائی (۱) (فت ک) امث.
۱. ہاتھ کی کہنی سے لے کر پنجے سے اوپر تک کا حصہ نیز وہ حصہ جو ہاتھ کے جوڑ کے قریب ہے اور جس جگہ عورتیں چوڑیاں پہنتی ہیں ، پہنچا ، ساعد.

کی آئی دل کو جو آئی تری کلائی ہاتھ
خفا ہو مجھ سے چھڑاتا ہے کیوں میاں پہنچا

(١٨٠٩ء ، جرأت ، ک ، ١ : ٢٠٦)۔

لچھے ریشم کے نہ ہاتھوں میں پہن
دیکھ نازک ہے کلائی تیری

(١٨٥١ء ، مومن ، ک ، ٢٦٥)۔ نبض کے لیے کلائی کی شریان کو اختیار کرنے کے متعلق ... تین وجوہ بیان کیے ہیں۔ (١٩٣٢ء ، رسالہ نبض ، ١٢)۔ اس نے ایک ہاتھ سے گلو کی کلائی اور دوسرے سے اپنی جیب تھامی ہے۔ (١٩٨٩ء ، خوشبو کے جزیرے ، ١٣٧)۔ **۲. کسی جانور کے اگلے پانو کا نیچے والا حصہ جو گھٹنے سے سُم تک ہوتا ہے.**

ہو کلائی میں ہاتھ کی پیدا
جیر بڈی وہ نام ہے جس کا

(١٨٣١ء ، زینت الخیل ، ٩٩)۔ (خرگوش) دھڑ سے جڑا ہوا حصہ بالائی بازو ، درمیانی حصہ کلائی یا پیش بازو ... کہلاتا ہے۔ (١٩٨١ء ، اساسی حیوانیات ، ٢٠٩)۔ **۳. کلائی کی طاقت آزمائی ، اپنی کلائی کو حریف کے ہاتھ سے چھڑا کر اس کی کلائی پر اپنا ہاتھ پہنچانے کے لیے زور آزمائی.**

کبھی تو پھولوں سے پنجہ کبھی کلائی ہے
خم آج زلفوں کو دکھلاتے ہیں کمر سے آپ

(١٨٦١ء ، کلیاتِ اختر ، ٢٩٨)۔ [س : کلاچِکا कलाचिका]۔

---اُتارنا محاورہ.
زور کر کے حریف کی کلائی کے جوڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا یا ہلا دینا.

پنجہ گو آفتاب کے پنجے کو پھیر دے
اے شوخ ماہ نو کی کلائی اتارے ہاتھ

(١٨٥٨ء ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ٢٩٢)۔

کیسے تو کہکشاں کی کلائی اوتار دے
پہنچائے تا فلک اپنی شاخِ چنار ہاتھ

(١٨٧٣ء ، کلیاتِ منیر ، ٣ : ١٠٨)۔

---اُترنا محاورہ.
کلائی کا اپنے جوڑ سے ہٹ جانا.

اس کی ساعد سے مہ نو کی کلائی اُتری
پنجہ نے پھیر دیا پنجۂ مہرِ روشن

(١٨٥٨ء ، سحر (نواب علی) ، قصائدِ سحر ، ٥٥)۔ دیکھنا نازک کلائی نہ اتر جائے کہیں لاؤ اپنے جہاں رکھتا ہے میں رکھ دوں۔ (١٩١٧ء ، مرزائی دادا ، ٣٠)۔

---پنجہ (---فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
کلائی کرنا اور پنجہ لڑانا.

کمال کس بل میں ہے یہ فائق
کلائی پنجوں کے ہیں مشاغل

(١٨٦٧ء ، رشک (نور اللغات))۔ [کلائی + پنجہ (رک)]۔

---پھرنا محاورہ.
کلائی پھرنا (رک) کا لازم ، کلائی اُترنا (جامع اللغات).

---پھیرنا محاورہ.
رک : کلائی اتارنا.

نزاکت میں ہے پنجے کی حقیقت نہ کہو کی
انگلی سے پھیرنا ہوتا کلائی میں دیو کی
(١٩١٢ ، اوج (نوراللغات)).

---چڑھانا محاورہ.
رک : کلائی کرنا (ماخوذ : ا پ و ، ۴ : ٣١).

---قفلی (---ضم ق ، سک ف) امث.
جوڈو کا ایک داؤ جس میں حریف کی کلائی کو جکڑ لیتے ہیں ، فرشی مقابلوں میں اگر آپ اپنے بازوؤں کو بے ترتیبی اور لاپروایی (کذا) سے استعمال کرتے ہیں تو یقیناً آپ پر کلائی قفلی لگ جائے گی. (١٩٧٣ ، آسان جوڈو ، ١٠٨). [کلائی + قفل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---کا توڑا امذ.
کسی دھات یا سونے وغیرہ کی زنجیر جو عورتیں کلائی میں بطور زیور لپیٹتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات).

---کرنا محاورہ.
اپنی کلائی کو حریف کے ہاتھ سے چھڑا کر اس کی کلائی پر اپنا ہاتھ پہنچا دینا ، کلائی کی طاقت آزمائی کرنا.

توڑتی کی کیا کہوں بازو یہ ہے جیسی پھبن
اور کلائی کر کے بیکل ہاتھ کیا کہلائے ہے
(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٢١٦).

دستِ نازک کا تمہارے مجھے ڈر رہتا ہے
کل جو کرتے ہیں کلائی کبھی گجرا ہو کر
(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٩٧).

---لچک جانا محاورہ.
کلائی کا بل کھا جانا (نوراللغات).

---مروڑنا محاورہ.
کلائی کرنے میں حریف کے پہنچے کو پھیر دینا. جو وقتِ رزم کیلڈے کی کمر توڑ ڈالیں اور شیر کی کلائیاں مروڑ ڈالیں اسیر ہو گئے.
(١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٧٨٨).

---مڑک جانا محاورہ.
کلائی میں بل یا موچ آ جانا.

گیا اکھڑ گیا کہ کلائی مڑک گئی
گجرا کبھی ہوا نہ سزاوار ہاتھ میں
(؟ ، سحر (نوراللغات)).

---موڑنا محاورہ.
کلائی میں بل یا موچ آنا.

اب خدا کے لیے جانے بھی دے پنجہ تو نہ کر
کہیں ایسا نہ ہو مڑ جائے کلائی تیری
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٣٠).

---موڑنا محاورہ.
حریف کی کلائی کو الٹی طرف پھیر دینا.

شاخِ گل ترا شاخِ گل ترا خوشبو ہم کو بھی ورنہ
تجھ سے اپنا حق لے لیں گے آج کلائی موڑ کے ہم
(١٩٧٩ ، جزیرہ ، ٨٨).

---ہونا محاورہ.
کلائی سے زور آزمائی ہونا.

حسن کامل ہے تو پھر زور تمائی ہو جائے
مہر سے پنجہ مہ نو سے کلائی ہو جائے
(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٢٤٠).

شب وعدہ مزے کی باتھا پائی ہوتی جاتی ہے
وہ ٹھوکر دیتے جاتے ہیں کلائی ہوتی جاتی ہے
(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٢٢٣).

کَلائی (٢) (فت ک) امث (شاذ).
دال کی ایک قسم کا نام. دالیں سات قسم کی ہوتی ہیں اربر ، مسور ، چنا ، مونگ اور مٹر ، کلائی اور ارد. (١٩٠٦ ، ہماری غذا (ترجمہ) ، ١٠٩). [س : کلائی + کا . फलाय + इका].

کَلائی (٣) (فت ک) امث.
رک : قلعی (پلیٹس). [قلعی (رک) کا بگاڑ].

کِلائی (١) (کس ک) امث.
(پیشہ تیلی) **تلی کا بھوسا اتارنے کا عمل** (ا پ و ، ٣ : ١٠٤). ف : کرنا. [کلانا (رک) کا حاصل مصدر].

کِلائی (٢) (کس ک) امث.
شیشے کی منجھائی جو قلعی کرنے کے لیے ایک قسم کے مسالے سے کی جائے (ا پ و ، ۴ : ٩٠). ف : کرنا. [قلعی (رک) کا بگاڑ].

کِلائی (٣) (کس ک) امث.
رک : کلاؤ (ا پ و ، ۴ : ٢٤٣). [کلانا (رک) کا حاصل مصدر].

کَلائیاں مارنا محاورہ.
گھوڑے کا پاؤں کو خاص انداز سے رکھ کر چلنا. مرکب باد رفتار زیرِ ران کلائیاں مارتا ہوا ، دم سے چنور کرتا ہوا تھوتھنی مثلِ غنچہ گل. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٨١٩). گھوڑے نے کلائیاں مار مار کر اور جھوم جھوم کر دوگمہ چلنا شروع کیا. (١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ٣٥). گھوڑے کو دیکھیے ... کلائیاں مارتا ... چلا آ رہا ہے. (١٩٩٣ ، انجام ، کراچی ، ٩ مارچ).

کِلائنٹ (کس مج ک ، ی مج ، سک ن ، ٹ) امذ (ج : کلائنٹس). **موکل ، گاہک.** ایکسپورٹ کے سلسلے میں میرے کچھ کلائنٹس ہیں. (١٩٨٠ ، وارث ، ٢٠٩). [انگ : Client].

کَلایا (فت ک) امذ.
ایک لمبی پتلی اور سیاہ پھلی جو گھوڑوں کے چارے کے طور پر استعمال کی جاتی ہے (پلیٹس). [س : کلائی + ک . कलाय + क].

کَلَب (فت ک ، ل) امذ.
۱. انجمن جو کسی خاص مقصد یا کھانے پینے ، تاش وغیرہ کھیلنے اور دوسری قسم کی دلچسپیوں کے لیے قائم کی جائے، سبھا ، انجمن ؛ وہ جگہ جہاں انجمن کے ارکان اکھٹے ہوتے ہوں، تفریح کے لیے جمع ہونے کی جگہ. اس کلب میں یہ قاعدہ ہے کہ کوئی شخص جو صاحب تصنیف نہ ہو یا اور کسی کمال میں مشہور نہ ہو ، وہ اس کلب کا ممبر نہیں ہو سکتا. (۱۸۷۹ ، مقالات سرسید، ۹ : ۲۹۳). ۷ نومبر ۱۸۹۸ء کو کلب کی طرف سے لارڈ کرزن کو ڈنر دیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳). اگر تم آج کلب میں بُری طرح ہار رہی ہوں تو وہ وقت سے پہلے بھی گھر آ سکتی ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰۰). ۲. ڈنڈا ، سونٹا ، لٹھ ، گاف کے کھیل وغیرہ کا ڈنڈا (علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). [انگ : Club].

ـــ گندُم کس اسا(ـــ فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
گندم کی ایک عمدہ قسم جس کے پودے سرمائی اور بہاری ہر دو خصوصیتوں کے حامل ہوتے ہیں ، تنا عموماً مضبوط اور سخت ہوتا ہے ، دانہ گول اور چھوٹا ہوتا ہے. کلب گندم کے آثار مصر میں ۵۰۰۰ ق م اور سوئٹزرلینڈ میں ۵۰۰۰ ق م ملتے ہیں. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۲۸). [کلب + گندم (رک)].

ـــ گھر (ـــ فت گھ) امذ.
انجمن (کلب) کی جگہ ، وہ مکان جس میں کلب کے ارکان جمع ہوتے ہیں. جن خواتین نے یہ کارنامے انجام دیئے ہیں وہ کلب گھروں میں ناچنے والی خواتین نہیں تھیں. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۰۹). [کلب + گھر (رک)].

ـــ ہاؤس / ہوس (ـــ و مع / و مج) امذ.
رک : کلب گھر. ہماری سپاہ فاتح نے اس کو اپنا کلب ہوس اور ایک گورنمنٹ اوفس اور ایک چرچ بنا لیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۶). [انگ : Club House].

کَلْب (فت ک ، سک ل) امذ.
۱. کُتا ، سگ.

وہاں کے سو پھرتے تھے ... تاک
تھے نگرہاں کے کیاں تن ویتج ہاگ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۸).

اتنا تو اعتماد حق پر رکھ تو
جتنا رکھتا ہے اپنے مالکہ پہ کلب
(۱۹۳۷ ، منکشفات الاسرار ، ۹۸).

گو وہ سیاہ رُو بھی قوی ہے دلیر ہے
پھر بھی تو کلب کلب ہے اور شیر شیر ہے
(۱۹۷۳ ، الشمس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹). ۲. (طب) باؤلے کُتّے کی بیماری ، ہلکاؤ ، ایک شدید اور متعدی بیماری جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے ، اس مرض میں مریض سخت تشنج یا وحشیانہ حرکات کی حالت میں نہایت کمزور ہو کر مر جاتا ہے ، یہ ایک قسم کا جنون ہے جس میں مریض اپنے آپ کو کتا خیال کرنے لگتا ہے اور اس کی خصلت کتے کی سی ہو جاتی ہے، جنون کلبی. جب یہ مرض جانوروں میں ہوتا ہے تو اسے «داءالکلب» یا «کلب» اور جب انسانوں میں ہوتا ہے تو اسے «آب ترسی» کہتے ہیں. (۱۸۹۹ ، مخزن علوم و فنون ، ۹۹). ۳. (ہیئت) آسمانی ستاروں کا مجموعہ جو کتے کی شکل میں واقع ہے. منازل قمر سے ایک منزل کلب آپ کو کتے کی شکل میں دکھائی دے گی. (۹؟ ، حلال و حرام ، ۷۱). [ع].

ـــ اَصْغَر کس صفت(ـــ فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
(ہیئت) ستاروں کے روشن مجموعے الجبار کے قریب واقع دو ستاروں کا مجموعہ، جس کا سب سے روشن ستارہ شعریٰ شامی کہلاتا ہے اور یہ بھی کلب اکبر کے روشن ترین ستارے شعریٰ یا شعرائی یمانی کے نزدیک واقع ہے، فارسی میں انہی دو ستاروں شعریٰ یمانی اور شعریٰ شامی کو دو خواہر یا برج جوزا کہتے ہیں (ماخوذ : افکار حاضرہ). صرف دو روز کی مدت میں برج جوزا سے گزر کر کلب اصغر کے مقابل تھا. (۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر ، ۱۰۳). شعریٰ یمانی ... اور شعریٰ شامی ... کے ساتھ مل کر جو «کلب اصغر» (Cains Minoris) کا سب سے روشن ستارہ ہے «شعریان» ... کہلاتے ہیں ، فارسی میں انھیں کو «دو خواہر» یا «خواہران» کہا جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، افکار حاضرہ ، ۱۵۵). [کلب + اصغر (رک)].

ـــ اَکْبَر کس صفت(ـــ فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
(ہیئت) اٹھارہ ستاروں کا مجموعہ (جو کُتّے کی صورت میں واقع ہے) اس کا سب سے بڑا اور سب سے روشن ستارہ شعریٰ یا شعرائی یمانی ہے یہ جنوب کی جانب ستاروں کے سب سے روشن مجموعے الجبار کے قریب ہے. زیادہ جنوب میں کلب اکبر ہے جس کا سب سے بڑا ستارہ شعریٰ یا شعرائی یمانی آسمان میں سب سے روشن ستارہ ہے. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک ، ۲۰۳). [کلب + اکبر (رک)].

ـــُ الْاَصْغَر (ـــ ضم ب ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
رک : کلب اصغر چھٹے کلب الاصغر ہے دو ستارے اس صورت میں داخل ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۸). [کلب + رک : ال (۱) + اصغر (رک)].

ـــُ الْاَکْبَر (ـــ ضم ب ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
رک : کلب اکبر پانچویں کلب الاکبر وہ ایک سگ دونبلہ کی صورت ہے اٹھارہ ستارے اس صورت میں داخل ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۸). کلب الاکبر اس کے ستارے اٹھارہ داخل الصورت اور گیارہ خارج الصورت ہیں. (۱۸۸۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۳). [کلب + رک : ال (۱) + اکبر (رک)].

ـــُ الْجَبَّار (ـــ ضم ب ، ضم ا ، سک ل ، فت ج ، شد ب) امذ.
رک : کلب جبار ایک ستارہ کلب الجبار کو یوں کہیے کہ ایک تاریک رات میں دیکھو زیادہ ہوتا. (۱۹۵۶ ، افکار حاضرہ ، ۱۵۵). [کلب + رک : ال (۱) + جبار (رک)].

ـــــ جبّار (کس صف (ـــــ فت ج ، شد ب) امذ.
(ہیئت) ستاروں کے بڑے مجموعے کا نام جس کی صورت کُتّے کی جیسی ہے جو موسم سرما میں اچھی طرح دکھائی دیتا ہے.

تو سن چرخ ہے تشبیہ فرس کا تیرے تنگ
کلبِ جبّار ہے نسبت سگِ در کو تیرے عار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۳). [کلب + جبار (رک)].

کَلْبانا (فت ک ، سک ل) ف م (قدیم).
رک : کلپانا.

ترا مکھ لوح کلبانا کروں تاں میں بری ہوں تھے
پیدو باتر مسیّری ہی بھکتی جیوں ہرن پلی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۳). [کلپانا (رک) کا ایک املا].

کَلْبانس (فت ک ، سک ل ، غنہ) سف.
مچھلی کی ایک قسم ، ایک قسم کی لمبی مچھلی. ہمارے مُلک میں مچھلیوں کی یہ اقسام (رہو ، تھیلا ، سوری اور کلبانس ہیں. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۱۵۰). [ہن : کل ـ جزو ، حصہ + بانس (رک)].

کَلْبَتان (فت ک ، سک ل ، فت ب) امذ.
وہ آلہ جس سے لوہار گرم لوہے کو کوٹنے کے لیے پکڑتے ہیں ، سنسی ، زنبور. جب حضرت آدم زمین پر آئے تو سندان و کلبتان و مطرقہ و حجر اسود و طلا و نقرہ عصائے موسیٰ بھی ساتھ تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۹). [ع].

کَل بَرکھ (فت ک ، کس ب ، سک ر) امذ.
رک : کلپ برچھ.

شو جی کی بکھر گئیں جٹائیں
کل برکھ نے چھوڑ دیں لٹائیں

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۷). [کلپ برکھ (رک) کا مخفف].

کَلْبَل (فت ک ، سک ل ، فت ب) امث.
۱. مصیبت ، آفت ، بلا ، کلول. ۱۱۸۷ھ میں مرزا پر سے بڑی کلبل ٹلی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱۵). ۲. گڑبڑ ، اودھم ، افراتفری. محل میں خبر کئی عجب طرح کلبل مچی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۴۷). اف : ٹلنا ، مچنا. [کلول (رک) کا محرف].

کِلْبِل (کس ک ، سک ل ، کس ب) امث.
۱. رک : کُلبل ، کیڑوں کا حرکت کرنا ، رینگنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. (مجازاً) بہت بچے کچے ، چنگی ہوئے ، بہت سارے چھوٹے چھوٹے بچے.

معشوق بچہ کش ہے عنایت خدا بچائے
کیا انتشار ہوتا ہے کِلبِل کو دیکھ کر

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۴۷). [حکایت الصوت (ہندی)].

کُلْبُل (ضم ک ، سک ل ، ضم ب) امث.
کلبلاہٹ ، جُنبش ، حرکت. بلّی اپنے بچوں کو منہ میں پکڑ کر اٹھاتی تھی وہ کُلبُل کر رہے تھے مگر ان کا کُلبلانا پری بی کو اچھا لگا. (۱۹۴۷ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۴۷). [حکایت الصوت (ہندی)].

کِلْبِلانا (کس ک ، سک ل ، کس ب) ف ل.
کیڑوں کا رینگنا ، کیڑے مکوڑوں کا پیٹ کے بل چلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کِلبِل (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کُلْبُلانا (ضم ک ، سک ل ، ضم ب) ف ل.
۱. سوتے میں جُنبش کرنا ، آہستہ آہستہ حرکت کرنا. کامنی سی عورت ... گھائل لہو میں لرزتی آنکھیں بند کیے پڑی کلبلاتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۳).

ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہیں
وہ سوتے میں کچھ کلبلانے لگے ہیں

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۳). بچہ اس کے پیٹ میں کلبلایا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۱۱). میری چارپائی سے ملی ہوئی مسہری پر لیٹے ہوئے بچے کلبلانے لگے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۰۰). ۲. کیڑے مکوڑے کا آہستہ آہستہ حرکت کرنا. کوئی موذی جانور بل میں ہو اور وہ کُلبُلا کر نکلے اور حملہ کرے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۷). ایک کونے میں پانی کا جو گھڑا رکھا ہوا تھا اس میں کیڑے کلبلا رہے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۵۸). ۳. بے چین ہونا ، گھبرانا ، مضطرب ہونا. ایک عجیب قسم کا غُل پیدا ہوا اور ہم جو کلبلا کر اُٹھ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک دیو شکل انسان ... سامنے کھڑا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ (سرشار) ، ۳ : ۹۳۱).

پستیٔ بانندہ ہو یا مستی ، جو کچھ بھی ہو
کلبلا جاتا ہوں اس امکان سے شاکیہ منی

(۱۹۸۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۵۸). ۴. ترنگ میں آنا ، گُدگُدانا. صاحب خانہ کا جی جو کلبلایا انھوں نے بھی ساتھ دیا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۷۵). کردار و مکالمات ... افسانہ نگار کے ذہن میں ترتیب پا رہے ہیں ، بنتے بگڑتے رہے ہیں ، کسمساتے اور کلبلاتے رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۱۶۵). [کُلبُل (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کُلْبُلاہَٹ (ضم ک ، سک ل ، ضم ب ، فت ہ) امث.
کلبلانا ، آہستگی سے حرکت کرنا ؛ (مجازاً) بے چینی ، بیقراری. میں یہ سوچتا ہوا باہر آیا کہ ان صاحبہ کے دل میں بھی کلبلاہٹ ہو رہی ہے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۹). اردو ادب میں کلبلاہٹ کے آثار صاف نظر آنے لگے تھے. (۱۹۸۶ ، شام کی منڈیر سے ، ۱۳۸). [کُلبُل (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کُلْبَہ (ضم ک ، سک ل ، فت ب) امذ.
۱. چھوٹا سا مکان ، تنگ و تاریک حُجرہ ، جھونپڑا.

قصر شاہ و کلبۂ درویش میں راحت کہاں
یہ مزہ اپنی ہی ٹوٹی چار دیواری میں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، (ق) ، ۱۸۵).

تیرے رخ روشن کے تصوّر سے ہمیشہ
ہے کلبۂ تاریک میں عاشق کے اوجالا

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲). امیدوار ہوں کہ کلبۂ حقیر کو اپنے نور قدوم سے منوّر فرماویں. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۹۹).

ان وسعتوں میں کلبہ و ایوان کوئی نہیں
ان کنکروں میں بندہ و سلطان کوئی نہیں
(۱۹۷۸ء ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۷۰)۔ ۲. گوشہ ، کونہ (فرہنگِ آصفیہ)۔
۳. (فیل خانہ) ہاتھی اور ہتھنی کے دہ سالہ جانور کو بوت ، بست سالہ کو تک اور سی سالہ (یعنی تیس سالہ) کو کلبہ کہتے ہیں (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱)۔ [ف]۔

ـــۂ اِحْزاں کس اضا (ـــــفت مج ا ، سک ح) امذ۔
۱. حزن یا رنج و الم کا گھر ، غم کدہ ، غم کا گھر
ایک دن اس کلبۂ احزاں میں آ
دل مرا سچ کہہ کہ گھر ہے یا نہیں
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۸)۔
پاؤں میرا کلبۂ احزاں میں اب رہتا نہیں
رفتہ رفتہ اس طرف جانے کی مجھ کو لت ہوئی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۹۶)۔ منشی نواب جان کلبۂ احزاں میں تشریف لائے۔ (۱۸۶۶ء ، خطوطِ غالب ، ۳۳۳)۔
بھائی بہن تڑپتے ہیں ماں باپ روتے ہیں
وہ آپ و رنگو کلبۂ احزاں نہیں رہا
(۱۹۱۲ء ، کلیاتِ حیرت ، ۱۰۳)۔
وہ رہے معتکفِ کلبۂ احزاں ہو کر
آپ کھچھڑے اڑاتے ، ہندو جنگل بیلے
(۱۹۶۶ء ، برگِ خزاں ، ۱۵۵)۔ ۲. ہجرانِ محبوب (مصباح التعرف ، ۲۰۷)۔ [کلبہ + احزان (رک)]۔

ـــۂ تاریک کس صف (ـــــی مج) امذ۔
اندھیرا جھونپڑا ، تاریک کوٹھری۔
آسماں میری نظر میں کلبۂ تاریک ہے
گر نہ دیکھوں تجھ کوں اے چشم و چراغِ زندگی
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۵)۔
قصر و ایوانِ عیش و عشرت کے نہیں ہیں ان کو راس
کلبۂ تاریک میں افلاس کے خورسند ہیں
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۰۷)۔ [کلبہ + تاریک (رک)]۔

ـــۂ نَے کس اضا (ـــــفت ن) امث۔
پھوس اور سرکنڈے کی جھونپڑی۔
نہ پک اے شیخ تیرے کلبۂ نے سستِ تقویٰ کو
ابھی چاہے تو دم میں پھونک دیوے اخگرِ عاشق
(۱۷۹۵ء ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۶)۔ [کلبہ + نے - نرکل (رک)]۔

کَلْبی (فت ک ، سک ل) صف۔
۱. کلب (رک) سے منسوب۔ کلبی یا (Cycnic) کے معنی ہی کتے جیسا ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۱)۔ ۲. دیو جانس (ایک یونانی فلسفی) کا لقب جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ دیانت دار انسان کی تلاش میں دن میں چراغ لے کر گھومتا پھرتا تھا ، وہ علم روایات اور رسومات سے بیزار تھا ، وہ سکندرِ اعظم جیسے جلیل القدر بادشاہ سے کسی حجاب یا خوف کے بغیر برابر کی سطح پر گفتگو کر سکتا تھا ، دیو جانس اپنے آپ کو کتا کہہ کر خوشی محسوس کرتا تھا نیز فلسفۂ کلبیہ کا پیرو (جو دنیا اور اسبابِ عیش سے نفرت ظاہر کرتے تھے)
دیو جانس کلبیؔ کا ہے مقولہ یہ سچ
نیک تم اس کو نہ سمجھو جو برائی سے بچے
(۱۹۶۵ء ، فلسفۂ اخلاق ، ۹۴)۔ کلبیت قدیم یونانی فلسفہ کا مکتبِ فکر ہے جسکے علمبرداروں کو کلبی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۱)۔ [ع : کلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَلْبِیَّت (فت ک ، سک ل ، شد ی مع فت) امث۔
دیو جانس کلبی کا فلسفہ یا اس کے خیالات ، جس کی بنیاد ترکِ آسائش ، ترکِ املاک اور ترکِ دنیا ہے ، کلبیت کا فلسفہ عملاً رہبانیت اور اذیت پسندی پر منتج ہوا۔ اخلاق کے متعلق ان میں ایک نہایت سخت بد کلبیت بانی خاق ہے۔ (۱۹۶۶ء ، میزان ، ۲۳۷)۔ کلبیت میں خود کشی بھی جرم نہیں بشرطیکہ خود کشی کا مقصد آلام سے فرار نہیں بلکہ صرف یہ ثابت کرنا ہو کہ میں زندگی کو چنداں اہمیت نہیں دیتا۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۱)۔ [کلبی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَلْبِیَّہ (فت ک ، سک ل ، شد ی مع فت) امذ۔
۱. **دیو جانس کلبی سے منسوب ، دیو جانسی فلسفہ۔** رواقیہ اور کلبیہ فلسفے کے معتقدین بھی بانئے تخت سے نکلوا دیے گئے۔ (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۷۵)۔ ۲. **دیو جانس کلبی کے خیالات کا پیرو گروہ یا اس کا کوئی فرد۔** اب فلسفی کا رویہ کلبی کا سا ہو جاتا ہے ، وہ ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا ہے اور اپنی اس قابلیت پر غرور و ناز کرنے لگتا ہے۔ (۱۹۳۱ء ، مقدمہ فلسفۂ حاضرہ ، ۱۰)۔ [کلبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

کَلْبھ (فت ک ، ل) امذ۔
نوجوان اونٹ یا ہاتھی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : कलभ]۔

کَلَپ (فت ک ، ل) امذ ؛ سو کلف۔
۱. **وہ ابار جو کپڑوں پر دھونے کے بعد لگاتے ہیں تا کہ وہ ہموار رہیں۔** تھوڑے کلپ چاول کا یا گیہوں کا مع ترشی پانی میں ڈال کر اس میں ڈبو دیں۔ (۱۸۴۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔ مجھے احرام باندھنے کے لیے ایک نرم کپڑے کی تلاش تھی مگر یہ نہ ملا ، چھوٹے عرض کا لٹھا ملا ، مگر مجھے بغیر کلپ کا اور بڑے عرض کا مطلوب تھا۔ (۱۹۶۳ء ، بیان الحج ، ۱۰۹)۔ ۲. **سیاہ رنگ جو بالوں کو دیتے ہیں ، وسمہ ، خضاب ، خیب ، کلنک ، داغ** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : कलप]۔

ـــ چڑھانا محاورہ۔
کپڑے کو کلپ دینا ، ابار کرنا۔ اور اب نیا دھوبی آتا کپڑوں کلپ چڑھاتا۔ (۱۹۸۹ء ، انصاف ، ۷)۔

ـــ دار امذ۔
وہ کپڑا جس میں کلف لگا ہوا ہو ، کلپ رکھنے والا۔ اگر کلپ دار بہشت کا نہ ہو۔ (۱۹۰۲ء ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۰۳)۔ [کلپ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

۔۔۔ دینا ف م۔
کپڑے پر کلف لگانا ، کپڑے کو اہار دینا۔ اور باریک کپڑوں کو نہلوا کر اور کلپ دے کر مثل نئے کے تہہ کر کے رکھاتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۸)۔

۔۔۔ کُندی (۔۔۔ ضم ک ، سک ن) امث۔
کلف لگانے کے بعد کپڑے پر استری کرنے کا عمل ، کلف لگانا اور استری کرنا۔

بنا دھوبی بھی بھی کر جامہ کو کلپ کُندی
سنگا کے داڑھیاں ، موچھوں کو کر کے پیوندی

(۱۸۶۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰))۔ کہاں وہ کلپ کندی کی ہوئی ہوتا کہ اور کہاں وہ جھتہ دار پھینچا ہوا بجنا۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۵ : ۹)۔ [کلپ + کندی (رک)]۔

۔۔۔ لگانا محاورہ۔
کپڑے کو اہار دینا ؛ (مجو) عیب لگانا (نور اللغات)۔

کَلْپ (فت ک ، سک ل) امذ۔
۱. (ہندو) ... برہمہ ، ایک دن اور رات جو ... **چار جُگوں کے برابر ہو اسے مانا گیا ہے** ... ۱ ... **۴۳۲۰۰۰۰ سال کا عرصہ۔** بداعمالی سے ایک کلپ تک کا جینا بھی ہیچ ہے۔ (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۳۳)۔ ان درمیانی زمانوں کو کلپوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۵۹)۔ ہندوؤں کی فلکیات کی بنیاد زمانہ کی اس تقسیم پر ہے جسکو سنسکرت میں کلپ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۳۸)۔ حال کا بہاؤ اس قدر تیز ہے کہ جو بچے پچھلے کلپوں سے بہتے آ رہے ہیں وہ اب آن کے دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۸۰۰)۔ ۲. **تڑپ ، رنج ، دکھ ، تکلیف۔** چتا پر اپنے سامنے آگ کی لپٹوں کے ساتھ اُسے بھسم ہوتے دیکھ لیتیں تو کلیجے میں یہ کلپ نہ ہوتی۔ (۱۹۸۷ ، ساتواں پہرا ، ۱۷)۔ ۳. **ویدوں کے مشکل الفاظ کی اشتقاق تشریح کا علم۔** وید حسب ذیل چھ حصوں پر مشتمل ہیں ... کلپ (ویدوں کے مشکل الفاظ کی اشتقاق تشریح کا علم)۔ (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۹)۔ ۴. **قیامت ، خطرہ ، اندیشہ ، شک و شبہ ، مطلب ، مراد** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [س : [illegible]]۔

۔۔۔ برچ / برچھ (۔۔۔ فت ب ، کس نیز سک ر) امذ۔
اندر کے باغ کا ؛ مراد بر لانے والا درخت ، بہشت کا ایک درخت جسے مسلمان سدرۃ المنتہیٰ یا طوبیٰ کہتے ہیں۔ کلپ برچھ بہ معنی درختے است کہ در بہشت بود و در عربی طوبیٰ خوانند۔ (۱۷۵۱ ، نوادر الالفاظ ، ۳۳۱)۔

کا کروں بکٹھ لے اور کلپ برچ کی چھانہ
احمد ڈھاک سہاؤ نے جو پیتم کے گل بانہہ

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۹۵)۔ جیسے کلپ برچھ کے پھل کو بڑے بڑے بانٹے ہیں ایسے ہی جسکے بڑے بڑے اُن اکٹھے ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷)۔ [کلپ + برچھ (رک)]۔

۔۔۔ بِرکش / بِرکھش (۔۔۔ کس ب ، ر ، سک ک / کھ) امذ۔
رک : کلپ برچ / برچھ۔ اے کلپ برکش کبھو تو یا کام دھوں کاٹے یا اس سے بہتر والا۔ (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۹)۔

پھول کھلے میں کلپ برکھش کے کتنے ہیں اسے
اسی تدبیر سے اب ہاتھ میں لیتے ہیں اسے

(۱۹۳۵ ، کنار سیپھو ، ۳۵)۔ [کلپ + برکش / برکھش (رک)]۔

۔۔۔ لَتا (۔۔۔ فت ل) امث۔
رک : کلپ برچ۔ کلپ لتا یعنی شجرۃ المراد کی طرح یہی زمین نتائج عظمیٰ بخشے گی۔ (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۵۰)۔ [کلپ + لتا = بیل دار درخت]۔

کِلپ (کس ک ، ل) امذ۔
۱. **کسی چیز کو پکڑنے ، جوڑنے یا اکٹھا کرنے کا چھوٹا سا لوہے کا آلہ جو تھوڑے سے فرق کے ساتھ کئی قسم کا ہوتا ہے۔** اگلے پیروں کی نسبت پچھلے پیروں کے نعلوں میں مضبوط کلپ لگانے چاہئیں۔ (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندی اسپاں ، ۸۸)۔ ۲. **پن یا سیفٹی پن جو ہیر پن کہلاتا ہے اور جسے عموماً عورتیں بالوں کو یا کپڑے کو جمانے یا موڑنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔** بالوں میں درجنوں ہیر پنیں اور کلپ لگے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۳ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۱۳۲)۔ ساڑھی کا پلو کاندھے پر کلپ سے بندھا ہوا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آواز دوست ، ۱۸۰)۔ [انگ : Clip]۔

۔۔۔ دارْ نَعْل (۔۔۔ سک ر ، فت ن ، سک ع) امذ۔
(نعل بند) نعل جس کے بیچ کے حصے پر چھوٹی سی اُبھری ہوئی کور یا کنگر نی ہوئی ہو جو سُم پر باہر کے رخ سے صحیح بیٹھ جائے ، تکھرایا ، ٹھوکرنا (اپ و ، ۵ : ۹۰)۔ [کلپ + ف : دار ، داشتن = رکھنا + نعل (رک)]۔

کَلْپا ک (فت ک ، سک ل) امث۔
قلپاق نامی توران ٹوپی جو آذربائجان و کوہ قاف میں پاپاخ یا پاپاخ کہلاتی ہے۔ سر پر کلپاک کے قسم کی ٹوپی جس پر ہلال تورپاش تھا کہ ایک ترک جنرل تشریف لا رہے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۸۰)۔ [کلام پاپاخ (رک) کی تخفیف]۔

کَلْپانا (۱) (فت ک ، سک ل) ف ل۔
۱. **دکھ پہنچانا ، ستانا ، تڑپانا۔**

نورتن کی کیا کھوٹ بازو یہ ہے جیسی بھنی
اور کلائی کر کے بیکل ہائے کیا کلپائے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۰۶)۔ دیکھنا کیسا از غیبی طمانچہ کھایا کہ اللہ اسے کلپائے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۸)۔

خدا دے گا بدلہ جو کلپاؤ گے
کہ جو بوؤ گے اس کا پھل پاؤ گے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۳)۔ ایوب نے اپنی تنقیل بڑھائی اور کہا ... قسم قادر مطلق کی جس نے میری جان کو کلپایا۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۰)۔ [کلپنا (رک) کا تعدیہ]۔

کَلَپانا (۲) (فت ک ، سک ل) ف م.
کلپ دلانا ، کپڑے دُھلانا.

کپڑی بھر رو کے کوئی بار بیں بوں رنگو ڈال کھویا
نہ کپڑا جیسے مفلس نے کپڑے کھاٹ آکے کلپایا

(۱۸۳۰ ، آتش ، ۲ ، ۵۱). [کلپ (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَلپِت (فت ک ، سک ل ، کس پ). (الف) صف.
خیالی ، فرضی ، مصنوعی. یہ ناہ اور روپ صرف من کے سنکلپ کی بھرناؤں کی وجہ سے ہیں ، اسی وجہ سے گیانی اس کو کلپت کہتے ہیں (۱۹۰۱ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۹۲). (ب) امذ.
جھوٹ ، فریب.

تن کنج میں یک ایس چھپا کر
کلپت کوں دوی کے سب کھپا کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، ۱۰۸). گیانی لوگ سب دیوتاؤں کو نراکار پروکار سمجھتے ہیں اور مورتیوں کو کلپت جانتے ہیں . (۱۹۲۶ ، بھگوت گیتا (ترجمہ) ، ۲۰۹). [س : कल्पित].

کَلَپْنا (فت ک ، ل ، سک پ) ف ل.
۱. کلفت میں بسر کرنا ، غم کرنا ، تڑپنا ، دُکھ پانا. بچوں کی مصیبت اور اپنے کلپنے کا احوال کہا. (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۹). یہ رات دن کلپنا مجھ سے نہیں سہا جاتا . (۱۹۰۹ ، راج دلاری ، ۸۰). سادھو نے اس کا کندھا تھپک کر کہا دیکھا دیکھی میں برس ہو گیا ، کلپنا مٹ گئی ہوئے ہوئے ہوئے. (۱۹۴۳ ، سفر مینا ، ۱۰۲). ۲. **کوسنا ، پیٹنا (کو کے ساتھ).**

کیا اثر ہے زبان کو تیری
سب کلپتے ہیں جان کو تیری

(۱۸۷۰ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۳۰). کیسے تیری جان کو کلپتے ہوں گے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۵۱). [کلپ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَلَپْنا (فت ک ، سک نیز فت ل ، سک پ) ف م.
کلپ دینا ، بالوں کو رنگنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کلپ (رک) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَلْپَنا (فت ک ، سک ل ، فت پ) امث.
بنانا ، گڑنا ، ایجاد ، تجویز ، تدبیر ، نقل ، بناوٹ ، جعل سازی ، قیاس ، دعوے ، خیال ، تصور ، سخت خواہش ، مشکل ، تکلیف (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कल्पना].

کَلپی (فت ک ، ل) صف.
رنگ جو عموماً تیل کے بجائے پانی اور لاسہ ملا کر تیار کیا گیا ہو اور استرکاری کی ہوئی دیواروں کو رنگنے میں کام آئے اس سے استرکاری کی ہوئی دیواروں کو رنگتے ہیں ، اس کو کلپی رنگ کہتے ہیں . (۱۹۰۸ ، اصولِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۵). [کلپ + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

کُلَت (ضم ک ، فت ل) امث [نیز کلتھ].
رک : کلتھی. کلت - مسور کی مانند کچھ سیاہ زیادہ ، اس کا پانی اونٹ کو فائدہ مند ہوتا ہے ، پتھر کو اس سے تر کرلیے ہیں تو اس کا کاٹنا آسان ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۷۰). [کلتھی (رک) کا مخفف].

کُلْتار (ضم ک ، سک ل) امذ.
رک : **کولتار.** لکڑی کا جو حصّہ چُنائی کے اندر یا چُنائی سے جڑا ہوا ہو اس پر کلتار ضرور لگانا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۱۰۱). [کولتار (رک) کا مخفف].

کُلَتّن (ضم ک ، فت ل ، شد ت بفت) امذ.
خراب ، بُرا ، بدسلیقہ. دوسرا باب کُلَتّن ہور بدکاروں کو سزا دینے . . . کے بیان میں. (۱۸۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [مقامی].

کُلَتھ (ضم ک ، فت ل) امذ.
کلتھی. فارسی میں سنگ شکن اور ہندی میں کلتھی اور کلتھ کہتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۹۹). [کلتھی (رک) کا مخفف].

کُلْتھی (ضم ک ، سک ل) امث ؛ کلتھ ؛ کلت.
ایک غلے کا دانہ جو مسور کے دانے کے برابر ہوتا ہے بعض سُرخ اور بعض تلخ ، حب الفلک. گندم اور عدس اور کلتھی قوت پرواز کی زیادہ رکھتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۲۷). تاہم اناج ، چاول ، ماش ، کلتھی ، گھوڑوں وغیرہ کے کھانے کا دانہ بہت ارزاں ہے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۱۱). بھارت میں جوار کے ساتھ عام طور پر کلتھی ، مونگ یا ماش ملا کر بوئے جاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، چارہ ، ۱۰۷). [س : कलत्थिका].

کِلْٹا (کس ک ، سک ل) امذ.
ایک وضع کا کھانچا ، ٹاپے کی طرح کا ٹوکرا جس میں پہاڑی لوگ کوئلے یا ترکاری وغیرہ بھر کر پیٹھ پر اٹھاتے ہیں. وہ تو اس پہاڑ پر کلٹا اٹھا کر چلنے والوں میں تھا ، اس کے گھرکے بوجھی نہیں ہو رہے ، اسے گھرکے کوئی کھلانے والی آسامی کرا رہی ہے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲). [مقامی].

کُلَٹا (ضم ک ، فت ل) امث.
ہرجائی ، آوارہ. کُلَٹا - بہتوں سے محبت کرتی ہے اور ہر ایک کو اپنی روش سے خوش رکھتی ہے ، کسی سے مال نہیں لیتی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۲۱۳). [س : कलटा].

کَلَٹّر (فت ک ، ل ، شد ٹ بفت) امث.
رک : **کلکٹر.** اور خدا نے چاہا تو تھوڑے ہی دنوں میں کلٹر ہو جاؤ گے. (۱۹۱۳ ، اقبال دلہن ، ۷۶). اتنے میں کلٹر صاحب آ گئے وہ ہمارے پڑوس میں رہتے تھے ، انہوں نے آن کے معاملہ رفع دفع کیا. (۱۹۲۷ ، لڑائی اردو ، ۶۱). [کلکٹر (رک) کا بگاڑ].

کَلَٹْنا (فت ک ، ل ، سک ٹ) ف ل.
پہلو بدلنا ، اپنے وعدہ سے پلٹنا ، وعدہ کرکے پھر جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : پلٹنا].

کَلْٹِیک (فت ک ، سک ل ، ی مع) امذ.
لوا (بٹیر کی قسم کا ایک چھوٹا پرند) کی ایک اچھی قسم جس کے پروں پر سیاہ داغ ہوتے ہیں. جاننا چاہیے کہ قسمیں لوں کی نو ہیں ... چہارم کلٹیک . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۰۰).
[کل ـ کالا (رک) + (رک : لیک (۱)].

کَلْٹی ویٹَر (فت ک ، سک ل ، ی مع ، فت ٹ) امث.
کانسے یا پتھر یا لوہے کا بنا ہوا قبل تاریخی بسولی نما اوزار ، زمین جوتنے اور کھیتی باڑی میں کام آنے والا ایک اوزار. ہل یا کلٹی ویٹر سے زمین کا اچھی طرح تیار کرنا ضروری ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۷). [انگ : Cultivator].

کُلْثُوم (ضم ک ، سک ل ، و مع) صف مث.
گول اور پُرگوشت چہرے والا ، مراد : خوبصورت چہرے والا. کلثوم کے لفظی معنی ہیں جس کا چہرہ گول اور بھرا ہوا ہو. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۵۳). [ع].

کَلْجام (فت ک ، سک ل) امذ.
کاجل پارنے کا برتن ، وہ پیالہ جس میں کاجل بناتے ہیں.

> تف سوز الم سے سینہ ہے حمام کی صورت
> مکدر دودِ دل سے چشم ہے کلجام کی صورت

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۳۳). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + جام (رک)].

کَلْجُگ (فت ک ، سک ل ، ضم ج) امذ.
(ہندو) چوتھا جگ جو چار لاکھ بتیس ہزار برس اور پاپ کا زمانہ مانا گیا ہے ، زمانۂ فساد کا قرن ، بہت بُرا وقت ، بدی اور گناہ کا زمانہ.

> اوٹھیں صف باندھ کر مژگاں جنیں شمشیر لے ابرو
> نظر بازو ڈرو اس دور میں انکھیوں کی کلجگ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۹).

> کلجگ نہیں ، کرجگ ہے یہ ، یاں دن کو دیے اور رات لے
> کیا خوب سودا نقد ہے اس ہات دے ، اس ہات لے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۳۵). بھئی یہ تو کلجگ ہے اس میں سچ بولنا حرام ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۰).

> کہیں لاگ رہی کہیں پیت رہی کبھی ہار رہی کبھی جیت رہی
> اس کلجگ کی یہی ریت رہی کوئی بندہ سے غم کی رہا نہ ہوا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۳۰). ایک نہیں ہزار کلجگ آجائے مگر انجھی تو کبھی آئی نہیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۹). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + جگ (رک)].

کَلْجَنْگا (فت ک ، سک ل ، فت ج ، غنہ) امذ.
سیاہ رنگ کی پتنگ (پلیٹس). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + جنگ ـ جانگ + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَلْجھائی (فت ک ، سک ل) صف مث.
سنولائی ہوئی ، بے رونق. تیمور نے لشکر والوں کی کلجھائی صورتوں کو جن سے وہ خوب آشنا تھا دیکھا. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۷۳). [کلجھ (کلجھواں کی تخفیف) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کَلْجَھماں (فت ک ، سک ل ، فت جھ) صف.
رک : **کلجھواں.** اب بڑھاپے میں کیسی شکل ہوگئی چہرہ کلجھماں ہو گیا تمام جھریاں پڑ گئیں. (۱۸۷۰ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۲۷).
[کلجھواں (رک) کا محرف].

کَلْجَھواں (فت ک ، سک ل ، فت جھ) صف مذ (مث : کلجھویں).
وہ جس میں سیاہی پھیل گئی ہو ، جو سنولا گیا ہو ، بے رونق.

> دھوپ میں پھرتا ہے یہ لڑکوں کے ساتھ
> کلجھواں ہو گیا ہے بچہ کا رنگ

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۰). اور دیکھو زعفرانی دوپٹہ اور یہ نگوڑی کلجھویں صورت آٹھہریا میں کونیلا. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۳۵).
[کل + جھواں (جھانواں (رک) کی تخفیف)].

کِلَچ (کس خفی ک ، فت ل) امذ.
۱. موٹر کا ایک پرزہ جسے رفتار میں لانے اور رفتار کو کم کرتے وقت پیر یا ہاتھ سے دباتے ہیں ، یہ انجن اور پہیوں کے درمیان رابطے کو ختم کرنے یا ان کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کا کام کرتا ہے. کلچ اور گیر بکس دو ہی چیزیں ہیں جو کہ انجن کا کنکشن پچھلے پہیوں سے کر دیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۹۸). ان میں سے جو بائیں طرف ہے ، اسے کلچ کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۸۵). **۲. انڈے دینے کا درمیانی وقفہ ، انڈوں کی جھول.** ان وقفوں کے درمیان جو انڈے دیئے جائیں اس عرصہ کو کلچ کی لمبائی سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، صنعت مرغبانی ، ۷). [انگ : Clutch].

کُلَچ (ضم ک ، فت ل) صف ، امذ.
وہ گھوڑا جس کے پچھلے گھٹنے چلنے میں باہم ٹکرائیں.

> جو گھٹنے پانوں کے ٹکرائیں باہم
> تو پھر ہے وہ کلچ تو کہا نہ کچھ غم

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۷). [کلنچ (رک) کا ایک املا].

کُلْچا (ضم ک ، سک ل) امذ.
رک : **کلچہ.**

> کسی حسین کا ایک موتیہ تو تھا ہی کلچا سا
> رچاوٹ اور ہوئی اب کہ اوسپہ تل لیٹے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۱). [کلچہ (رک) کا ایک املا].

۔۔۔ سے گال امذ ، ج.
پھولے ہوئے گال (جامع اللغات).

کَلْچائی (فت ک ، سک ل) امث.
(کاشتکاری) نلائی ، نکائی ، نلانے کا کام ، کھیت کی صفائی. کلچائی یعنی نکائی اور درد کا خرچ. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۰۷). سڑیاں چھوٹی بنانے سے یہ فائدہ ہے کہ کلچائی کے وقت ترکاری کچلنے سے بچے گی. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۹). [کلچر (بحذف ر) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کَلْچَر (فت ک ، سک ل ، فت چ) امذ.
۱. کسی گروہ کے عادات و اخلاق ، عقائد ، علوم و فنون اور اس کے رہن سہن کے طور طریق اور رسم و رواج ، ثقافت ، تہذیب ، تمدن.

دیوناگری رسم خط اختیار کرنے سے ان کے کلچر کو صدمہ پہنچے گا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۷). ہندتوں فارسی بیان کی کلچر اور ثقافت کی زبان رہی. (۱۹۷۰ ، ادب و لسانیات ، ۱۰۵). تمام روایتی تجاست کے باوجود کئی ہماری زندگی اور کلچر کا حصہ ہیں. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۲۲۰). ۲. **تجربہ اور امتحان کی غرض سے شہد کی مکھی ، مچھلی یا بیکٹیریا وغیرہ کی پرورش کا عمل**. عام قسم کا جرثومہ ہے جو ... تجربہ خانہ میں بہ آسانی کلچر کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۳۸۰). [انگ : Culture].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **کاشت ہونا**. مشرق بعید سے ... زیادہ شکر والے گنوں کے تخم دریافت ہو کر اور ملک کے اندر کلچر ہو ہو کر ... پہنچے. (۱۹۸۲ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۰۳). ۲. **پرورش پانا**. اس زہر کے اجزائے ترکیبی اس حد تک کلچر ہوئے کہ ہر علاقائی زبان نے مرغ کی سی بانگ لگائی. (۱۹۷۰ ، اردو ، کراچی ، جلد ۴۶ ، شمارہ ۳ : ۵).

کَلْچَرْڈ (فت ک ، سک ل ، فت چ ، سک ر) صف.
تہذیب یافتہ ، مہذب. مجھ سے زیادہ کلچرڈ بھی ہو گا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۹۵). [انگ : Cultured].

کَلْچَرَل (فت ک ، سک ل ، فت چ ، ر) صف.
ثقافتی ، تہذیبی. شادی کی تقریب نہ ہوئی ، کلچرل تقریب ہوئی. (۱۹۹۴ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۱). [انگ : Cultural].

ـــــ شو (ـــــ و مج) امذ.
فنون لطیفہ خصوصاً رقص و سرود کی محفل. مہمانوں کے اصرار پر کلچرل شو کے نام سے ایک آدھ ڈھولک گیت ، خٹک ناچ اور فلمی ستاروں کا اہتمام کیا. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۸۸). [انگ : Cultural Show].

کَلْچَری (فت ک ، سک ل ، فت چ) صف.
کلچر سے متعلق ، تہذیبی ، ثقافتی. انہیں نے کلچری اقدار کی اہمیت اور جماعتوں کے حق آزادی کو تسلیم کیا. (۱۹۳۳ ، آج کل ، دہلی ، یکم جون ، ۳۵). پنجابی بولنے والوں کے تقابل اور علمی پس ماندگی نے اس فیصلے کے خلاف کبھی احتجاج نہیں کیا جو ان کا کلچری فریضہ تھا. (۱۹۸۳ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱ : ۱۰۳). [کلچر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَلْچَرِیات (فت ک ، سک ل ، فت چ) امث ؛ ج.
تہذیب و ثقافت سے متعلق علم. نہ صرف یہ کہ وہ اپنی قوم کی تاریخ سے واقف ہوں بلکہ فلسفہ ، نفسیات ، عمرانیات ، علم زبان و لسانیات اور کلچریات سے بھی واقف ہوں. (۱۹۸۱ ، نئی تنقید ، ۶۳). [کلچر (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

کَلْچِڑا (فت ک ، کس ل ، کس چ) امذ ؛ = کل چڑا.
(چڑی مار) **ایک خوش آواز چھوٹا سا پرندہ ، جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ، کل چڑا**.

بٹیر اور تیتر لوے کلچڑے
ہر اک کے جھاڑیوں میں بھرے اور اوڑنے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۰). [کل چڑا (رک) کا ایک املا].

کَلْچِڑی (فت ک ، سک ل ، کس چ) امث.
۱. رک : کل چڑی.

میں شیر تو ہرن اور تو لومڑی ہے
میں ہوں شہباز اور تو کلچڑی ہے
(۱۸۰۳ ، برق لامع ، ۲). کالا بھجنگا اور کلچڑی اور نیل کنٹھ کے خون سے جوت اوڑا اگیار کی او لیر کی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۸). ۲. **(بطور گالی یا کلمۂ تحقیر) ، ذلیل ، کالی بھجنگ**. یہ کلچڑی یہ سرکاری خواصیں ایسی بڑی ڈھیٹھ ہے بچھل پتیوں کی ایک وقت پتھر کو دیکھیں تو سرمہ کر دیں. (۱۹۵۸ ، اپنی موج میں ، ۱۱۲). [کلچڑا (رک) کی تانیث].

کُلْچَہ (ضم ک ، سک ل ، فت چ) امذ ؛ = کلچا.
۱. **خمیر یا معمولی آٹے کی پھولی ہوئی روٹی جو چپاتی سے کسی قدر دبیز اور چھوٹی ہوتی ہے اس میں گھی اور عموماً دودھ کی آمیزش بھی ہوتی ہے**. جست مار کر ایک کلچہ منھ میں لیا اور بھاگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷). عبداللہ نے دو کلچے بندر کو دیے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۶۸).

کلچے تکیے آلو چھولے
کتنے گندے سخت اور بولے
(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۸۱). ۲. **لکڑی کا گول گٹا جو خیمے کی چوب میں لگا ہوتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [ف].

ـــــ سے گال امذ ؛ ج.
کلچے کی مانند پھولے ہوئے گال.

گال کلچے سے ہر توے سے سیاہ
کاسۂ سر ہے جیسے اوندھا کڑاہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۳). ناریل سا سر ، کلچے سے گال ، زیرہ سی آنکھیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۳۴).

ـــــ فروش (ـــــ فت ف ، و مع) صف.
کلچہ بیچنے والا ، نان بائی.

نانبائی ، کلچہ فروش ، کن میلے
پگڑیاں چاک ، پیراہن میلے
(۱۹۵۷ ، نقش دوراں ، ۲۳۸). [کلچہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا ، فروخت کرنا].

کِلْچی (کس ک ، سک ل) امث (قدیم).
انگلیوں کا جوڑ (علمی اردو لغت ، فیروزاللغات). [مقامی].

کِلْچِیا بَگْلا (کس ک ، سک ل ، کس چ ، فت ب ، سک گ) امذ.
بگلے کی ایک قسم جس کی گردن اور ٹانگیں بہت لمبی سر پر دو لمبے لمبے سفید پر چونچ اور باقی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے درختوں پر رہتا ہے گرمی کے موسم پیسا کھ کے مہینے میں یہاں آتا ہے. قسم آبی یہ تو قسم کا ہوتا ہے ... (۲) دیسی بگلا (۳) کلچیا بگلا (۴) بوڑی مار بگلا. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۹). [مقامی].

کلجھا (فت ک ، سک ل) امذ.
رک : کرچھا. اس لکیا کو ایک کلجھے میں گھی میں ڈال کر جلا دیا. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۱ : ۱۰۶). [کرچھا (رک) کا بگاڑ].

کُلَچّھَن (ضم ک ، فت ل ، شد چھ بفت) امث.
برے لچھن ، بدچلنی ، بد مزاجی ، بد کرداری. یہ بیری منسوبہ ہے ... اس کے کلچھن کون نہیں جانتا. (۱۹۰۹ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۵). [ک (سابقہ نفی) + لچھن (رک)].

کُلَچّھنا (ضم ک ، فت ل ، شد چھ) صف مذ.
برے لچھن والا ، بد کردار ، بد اطوار (پلیٹس). [کلچھن + ا ، لاحقۂ صفت].

کُلَچّھنی (ضم ک ، فت ل ، شد چھ بفت) صف مث.
برے لچھن والی ، بد کردار ، بد چلن. اماں بہت بگڑیں ... کلموہنی ، کلچھنی نہ جانے کیا کیا بکتی رہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۳). [کلچھنا (رک) کی تانیث].

کِلَخ (کس ک ، سک ل) امذ.
ایک روئیدگی جس کے پتے سیب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں یہ قبض پیدا کرتی ہے کہیں سے خون جاری ہو تو اسے بند کرتی ہے خونی دستوں کو دفع کرتی ہے بیج اس کا نہایت گرم ہے پیٹ کے مروڑ کو دفع کرتا ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۶۶). [سر].

کَلْدار (فت ک ، سک ل) امذ.
کل دار ، چابی والا ، مشینی ؛ انگریزی سکّہ ، چہرہ شاہی روپیہ. غیر منقسم ہندوستان میں انگریزی راج کے گول روپئے کو کلدار (یعنی گولائی والے ، گول) کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۰۵). [کل دار (رک) کا ایک املا].

کَلْدانی (فت ک ، سک ل) صف.
۱. کالدیا (قدیم بابل) سے منسوب ، کالدیا کا باشندہ. دنیا میں جو عظیم الشان قومیں مثلاً مصری ، کلدانی ، یونانی ، رومی وغیرہ کر چکی ہیں وہ تاریخ کی بدولت زندہ ہیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳۳). مغرب کے بدرگیوں سے کلدانی ملاحوں کا ایک گروہ آیا (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۹). کلدانی رہنمایان مذہب کے نزدیک یہ بابلی عورت بعل کی منظورِ نظر تھی. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۸). ۲. **کالدیا کی زبان جو بعد میں سریانی کے نام سے مشہور ہوئی.** یہاں کی زبان نے مختلف دوروں میں مختلف نام پائے یعنی آرامی پھر کلدانی پھر سریانی. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۹۸). مصنف نے عربی ، عبرانی ، کلدانی اور سریانی زبانیں سیکھیں. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۲۷). [کالدیا (علم) سے منسوب].

کَلْدُما / کَلْدُمَہ (فت ک ، سک ل ، ضم د ، فت م) امذ.
۱. **کالے دم کا ، کبوتر کی ایک قسم جس کی دم کا رنگ کالا ہوتا ہے.** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... کلدمہ ... بہاری وغیرہ. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ۲. **وہ پتنگ جس کا نیچے کا حصہ کالا ہو.** اس کثرت سے گڈیاں اڑیں کہ آسمان چھپ جاتا ... کلدما ، بلدما چپا ، پدی ... سینکڑوں قسم کی گڈیاں اڑیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۷). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + دم (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَلْدی (فت ک ، سک ل) امث.
رک : کلدانی. فینقی ، سریانی ، اسیری ، کلدی اور عربی کسی زمانۂ قدیم میں متحدالاصل اور ایک ہی زبان سے نکلی تھیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۸). [کلدانی (رک) کا مخفف].

کِلْڈ فولاد (کس ک ، سک ل ، ڈ ، و لین) امذ.
بغیر گیس کا فولاد ، اعلیٰ قسم کا فولاد جو مکمل طور پر آکسیجن یا دوسری گیسوں سے پاک ہوتا ہے. کلڈ فولاد کو بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ شامل شدہ آکسیجن یا دوسری گیسوں کو مکمل طور پر خارج کر دیا جائے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۰۶). [انگ : Killed + فولاد (رک)].

کِلْڈَرْکِن (کس ک ، سک ل ، فت ڈ ، سک ر) امذ.
شراب کا پیپا یا شراب ناپنے کا پیمانہ جس میں ۱۶ یا ۱۸ گیلن کی گنجائش ہوتی ہے. ایل اور بیر کے ناپنے کے پیمانے ... ۹ گیلن کا ایک فرکن = ۱۸ گیلن ایک کلڈرکن ؛ ۳۶ گیلن ایک بیرل. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۲۱). [انگ : Kilderkin].

کَلَر (۱) (فت ک ، ل) امذ.
۱. رنگ. فرمانے لگے تم کل ڈرائنگ بورڈ پوسٹر کلر اور برش وغیرہ لے کر آجاؤ تم سے معاملہ پہہ گا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۳۰). ۲. **رنگین فیتا یا وردی جو کسی خاص جماعت یا گروہ کے لوگ یا کھلاڑی بطور نشان کے اختیار کر لیتے ہیں.** آج سے چند سال پہلے تمہیں اپنے کالج کے کلر جیتنے کا کتنا خبط تھا. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۵۵). [انگ : Colour].

۔۔۔ بلائنڈ (۔۔۔ کس ب ، کس ء ، سک ن) صف.
رنگ اندھا جو رنگوں کو شناخت نہ کر سکے ، جسے رنگ نظر نہ آئے ، رنگوندھیا. جیسے ایک کلر بلائنڈ کے لیے رنگ معدوم کر دیے ہیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۶). [انگ : Colour Blind].

کَلَر (۲) (فت ک ، ل) امذ.
رک : کالر. عبا میں کلر نہیں ہوتا گردن کھلی رہتی ہے اور بدنما معلوم ہوتی ہے. (۱۸۹۳ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۵۸). [کالر (رک) کا مخفف].

کَلَّر (۱) (فت ک ، شد ل بفت) : (الف) صف مث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس میں کھار زیادہ ہو اور کاشت کے قابل نہ ہو ، اوسر ، بنجر ، زمین شور.

سکھ گیانی من نہیں گیانی
جیوں کلر ڈ کھلائے ہو پانی

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۲۱۱). اور زمین کیسی ہے مثمر ہے یا کلر اس میں درخت ہیں یا نہیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۵). نمک کے پہاڑوں یا ساحلی علاقوں میں مٹی کے اندر شور زیادہ

ہوتا ہے ، ایسی مٹی کو بھور ، کلّر یا ڈُسر کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۰)۔ (ب) امذ شور ، ریہ ، کھار (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : कल्लर]۔

---اُٹھی (---ضم ا) امث۔
(کاشت کاری) شور زمین ، یہاں تک پیدا ہو جاتا ہے کلر اٹھی زمین کی سطح عموماً سخت ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، وادی مہران میں زراعت ، ۲۳)۔ [کلر + اٹھی ، اٹھنا (رک) سے]۔

---کا کھیت ، جیسے کُپٹی کا ہیت کہاوت۔
شور والا کھیت بیوفا کی دوستی کی طرح ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (جامع اللغات)۔

---کھائی دھرتی (---فت دھ ، سکـ ر) امث۔
(کاشت کاری) زمین شور (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کلر + کھائی (کھانا (رک) سے) + دھرتی (رک)]۔

---لگنا محاورہ۔
(کاشت کاری) شور لگنا ، ریہ پیدا ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)

کلّر (۲) (فت ک ، شد ل بفت) امذ ؛ ـــ کہلر۔
دُبلا بوڑھا اور ناکارہ بیل (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۶۱)۔ [کہلر کا ایک املا]۔

کلّر (۳) (فت ک ، شد ل بفت) امث۔
۱. دو دانت کا بچھڑا یا بچھیا (ا ب و ، ۵ : ۵۲)۔ [مقامی]۔

کِلّر (کس ک ، شد ل ، بفت) امذ (قدیم)۔
جور ، ٹبرا (علمی اردو لغت ، فیروز اللغات)۔

کُلرابی (ضم ک ، سکـ ل) امث۔
کوبھی کا اوپری حصہ جو گوبھی کے پھول سے ملتا جلتا ہوتا ہے اور جیونٹیوں کی جوڑا کہ ہے۔ یہ سر جو شکل و صورت میں گوبھی کے پھول سے ملتا جلتا ہے ، کلرابی ، کہلاتا ہے (۱۹۷۳ ، جیوتش نامہ ، ۱۸۹)۔ [انگ : Cohlrabis]۔

کَلَرڈ (فت ک ، ل ، سکـ ر) صف۔
رنگین ، رنگ دار۔

بلیک اینڈ وہائٹ کتنا بور ہے بنی
انائونسر نہ جانے کب
کلرڈ ٹی ۔ وی کی خوش خبری سنائے گی

(۱۹۷۵ ، ظلمات ، ۱۵)۔ [انگ : Coloured]۔

کَلَرک (کس ک ، فت ل ، سکـ ر) امذ۔
دفتر کا کام کرنے والا بابو ، منشی ، محرر ... ایک ہندو کلرک کی بدمعاشی اور بدبختی سے ہوا۔ (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۷)۔

منشی کو کلرک یا زمیندار
لازم ہے کلکٹری کا دیدار

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۸)۔ دفتر میں ... ہر کلرک کے نام کی بجائے ایک دوسرے کو نمبروں سے مخاطب کرتے۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۱۰۹)۔ [انگ : Clerk]۔

کلرکَل (کس ک ، فت مع ل ، کس ر ، ب ک) صف۔
کلرک سے متعلق ، کلرک سے تعلق رکھنے والا ، دفتری مروجہ تعلیم کلرکل تعلیم ہے یعنی لوگ نوکری کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۳۳)۔ [انگ : Clerical]۔

کلرکی (کس ک ، فت ل ، سکـ ر) امث۔
کلرک کا کام ، دفتری بابو کے فرائض ، محرر۔ انہیں اپنے اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالنے کے لیے کسی دفتر میں کلرکی جیسی مبتذل جگہ بھی میسر آ جائے۔ (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۵)۔ تعلیم یافتہ اگر دولتیں زیادہ سے زیادہ کلرکی حاصل کر سکتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۳)۔ [کلرک + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَلّری (فت ک ، سکـ ل) امذ۔
(ماہی گیری) جسامت اور ساخت کے لحاظ سے جھینگوں کے تین گروہوں میں سے دوسرے گروہ کے جھینگے جو پہلے نمبر جیارو سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ہمارے سمندر میں تقریباً بیس (۲۰) قسم کے جھینگے ملتے ہیں جن کو عام طور پر ماہی گیروں نے ان کی جسامت اور ساخت کے لحاظ سے تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے ، سب سے بڑے جیارو ، اس سے چھوٹے کلری ... کہلاتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲)۔ [مقامی]۔

کُلّڑ (ضم ک ، شد ل بفت) امذ۔
رک : کلڑا۔

ترجمے نے کر دیا تبدیل یہ ذوق زباں
کل جو کاسہ لیس تھا وہ آج کلڑ چاٹ ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰)۔ [کلڑھ (رک) کا مخفف]۔

کُلّڑا (ضم ک ، سکـ ل) امذ ؛ ـــ کلّڑ ـــ کلیڑ ـــ کلڑھ۔
رک : کلڑھ۔ جیل نے جھپٹا سارا دودھ کا کلڑا اور کھجوریوں کا دونا نیچے گرا۔ (۱۹۰۹ ، ولایتی تتھی ، ۲۲)۔ [کلڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

کُلّڑھ (ضم ک ، شد ل بفت) (الف) صف۔
بیوقوف ، جاہل (نوراللغات)۔ (ب) امذ۔ مٹی کا برتن ، آبخورہ۔ اسی حلوائی کی دکان سے شام کو دہی کا کلڑھ آتا یا گھر میں آلو چھولے بنتے۔ (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، ۲۳ ، ۵ : ۱۰۲)۔ [کلھڑ (رک) کا متبادل]۔

کَلَس (فت ک ، ل) امذ۔
۱. گنبد کے اوپر کی کلغی ، قبہ لوہے یا پیتل یا تانبے کا سنہری ملمع کیا ہوا ، سرطوق گنبد ، میل سر گنبد۔

قبر نبی کے کلسوں آئے
رو رو نینہ نیر بہائے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۷))۔

اُوپر فلک دریا آسمان کُشتی
دھوتے تارے کلس قندری
(۱۵۹۹ء، کتاب نورس، ۹۰)۔
صدقے نبی قطب کے دل میں جو عشق ہے
او عشق ہے جگت منے سینسار کا کلس
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۲۶)۔
زر میں بچے نہ ظالم جب ہو عزیز دوزخ
جلتی ہے اسکی چاندی سونے کا گو کلس ہے
(۱۷۳۰ء، شاکر ناجی، د، ۲۰۰)۔ کلس ان کے اب تلک ویسے ہی جگ مگاتے ہیں۔ (۱۸۰۵ء، آرائش محفل، افسوس، ۱۱۵)۔ کلس کاسایہ دریا میں ایسا رہتا ہے جیسا برج آبی میں آفتاب۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۲۸)۔ یہ سامنے تیرے اجمیری جھارے کا سفید گنبد ہے اس کے کلس پر اپنا دیدار دکھا (۱۹۰۳ء، سی پارۂ دل، ۹)۔ وہاں کے اونچے مندروں کے کلس تو دکھائی دیں گے (۱۹۸۷ء، زمیں اور فلک اور، ۷۰)۔ ۲. **لوہے، تانبے یا پیتل وغیرہ کا چھوٹے منھ کا گھڑا، گگرا (شاذ)۔**
عجب ناز سے پھر اٹھا کر کلس
بہو نغمہ زن جاں بھی پیش و پس
(۱۸۹۳ء، صدق البیان، ۱۷۰)۔ [س : कलश]۔

---دار صف.
وہ برج یا بُرجی جس کے اوپر کا حصہ مخروطی شکل کا بنایا گیا ہو۔ چاروں کونوں پر چار بُرجیاں کلس دار موجود ہیں۔ (۱۸۶۳ء، تحقیقات چشتی، ۶۹۰)۔ [کلس + ف : دار، داشتن - رکھنا]۔

---دمکنا محاورہ
کلس کا چمکنا، کلس میں تڑپ پیدا ہونا (مہذب اللغات)۔

کَلْس (فت ک، سک ل) امذ.
دھات کا کشتہ، پُھکی ہوئی دھات. اس نظریہ کے مطابق دھاتیں، ایک کلس (جس کو ہم آج زنگ یا آکسائیڈ کہتے ہیں) اور ایک عجیب شے فلوجسٹن سے مل کر بنتی ہیں۔ (۱۹۶۸ء، فتوحات سائنس (ترجمہ)، ۵۰)۔ [انگ : Calx]۔

کِلْس (کس مج ک، سک ل) امذ.
چونا. اگر ہڈی اور بال کی مساوی مقداریں لے کر قرع انبیق کے ذریعہ الگ الگ عرق جلائیں تو ... تھوڑا سا کلسی (چونا) باقی رہ جائے گا۔ (۱۹۰۶ء، افادۂ کبیر مجمل، ۳۳)۔ لیکن زمینی مادہ میں چونے یا کِلس کے نمک ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۹ء، ابتدائی حیوانیات، ۲۰۳)۔ [انگ : Calc]۔

کَلْسا (فت ک، سک ل) امذ.
تانبے لوہے یا پیتل وغیرہ کا تنگ منھ کا بڑا گھڑا، گگرا، گاگر، کلس. وہ ایک عجیب ادا کے ساتھ کلسا (پیتل کا گگرا) لے کر چمکتی ہوئی اس طرف آئی۔ (۱۸۹۳ء، کامنی، ۳۵۸)۔ پھولمتی کلسا لیے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اُتری۔ (۱۹۳۶ء، پریم چند، واردات، ۶۳)۔ پانڈیاں، کلسے، گگرے وغیرہ اسی طرح بناتے ہیں۔ (۱۹۶۰ء، دھاتوں کی کہانی، ۹۱)۔ [کلس (رک) + ا، لاحقۂ تکبیر]۔

کُلْساٹ (فت ک، سک ل) امث.
سیاہی، کالا پن. ہور اُسکے زلفاں اسکی باؤرے کی رات کے ہیولے کلساٹ سوں جھمکتے (۱۶۵۰ء، گلشن عشق انوار سہیلی ۱۸۳)۔ [کلساہٹ (رک) کا مخفف]۔

کَلْسانا (فت ک، سک ل) ف م.
(کیمیا) کسی مادہ کو کُشتہ کرنا، پھونک کر یا جلا کر چُونا بنانا، کشتہ بنانا. چونے کے پتھر کو اگر بےحد گرم کریں یا کلسائیں تو کیلشیم کاربونیٹ ... سے کاربانک ترشہ ... خارج ہو کر ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ء، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۶۳)۔ ڈولومائٹ کو استعمال سے پہلے کلسایا (Calcinei) جاتا ہے تاکہ کاربن ڈائی آکسائڈ کی تمام شامل شدہ مقدار خارج ہو جائے۔ (۱۹۷۳ء، فولاد سازی، ۱۷۹)۔ [کلس + انا، لاحقۂ مصدر]۔

کِلْسانا (کس ک، سک ل) ف م.
جلانا، تڑپانا. رسالوں پر تبصرے کے باب میں چٹکیاں لینا، سہلائے جانا اور پھر کلسانا اس کا طرۂ امتیاز ہوگیا۔ (۱۹۸۴ء، مری زندگی فسانہ، ۲۰۹)۔ [کلسنا (رک) کا تعدیہ]۔

کِلْساہَٹ (کس ک، سک ل، فت ہ) امث.
جلنا بُھننا، تاؤ کھانا، کلسنے کی حالت. (خوشی، اترایٹ، کلساہٹ، گھبراہٹ، تبسّم کی محاکاتی کیفیت) جذبہ میں حقیقت اور اصلیت ہے۔ (۱۹۸۶ء، اُردو گیت، ۲۳۱)۔ [کلسنا (رک) کا اسم کیفیت]۔

کَلْساؤ (فت ک، سک ل) امذ.
کلسانے کا عمل، جلانے کا عمل، کُشتہ کرنے کی حالت. یہ کلساؤ سے پیشتر گنجان دانہ دار اور نرم معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ء، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۶۸)۔ [کلس + اؤ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَلَسْٹَر بَم (فت ک، ل، سک س، فت ٹ، سک ر، فت ب) امذ.
ایک طرح کا بم جو پچیس پونڈ وزنی کنٹینر کی شکل میں ہوتا ہے، اس میں ایک سو سینتالیس چھوٹے چھوٹے بم ہوتے ہیں جو ہدف پر بکھر جاتے ہیں اور بیس ملی میٹر دبیز دھاتی چادر کو پھاڑنے کی قوت رکھتے ہیں. ان طیاروں نے «کلسٹر بموں» کے ذریعہ اپنے ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ (۱۹۸۹ء، جنگ، کراچی، ۲۶ / مارچ، ۱)۔ [انگ : Cluster Bomb]۔

کَلْسِرا (فت ک، سک ل، کس س) امذ.
کالے سر کا، رک : کل سِرا. یہ کلسرا مکھیوں کا آن داتا بن بیٹھا۔ (۱۹۸۰ء، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ، ۹)۔ [کل سرا (رک) کا ایک اِملا]۔

---بڑی آفت ہے کہاوت.
انسان بہت چالاک ہے (خزینۃ الامثال، جامع اللغات)۔

---جانْوَر (---سک ن، فت و) امذ.
کالے سر کا حیوان؛ (کنایۃً) انسان. یہ کلسرا جانور بھی عجیب غضب کے کمالوں سے بھرا ہوا ہے کبھی پہاڑوں کی بلندی

بے جڑے تاپتا ہے کبھی سمندروں کی تہہ سے اُبھرے لیتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹۲). [کلسرا + جانور (رک)].

کلسیری (فت ک ، سک ل ، کس س) امث.
۱. کالے سر کی. اس کی نگاہ میں بلبل ایک کلسری چہچہانے والی چڑیا تھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۶). **۲. ایک قسم داؤ پیچ کی جس میں حریف کی گردن جھکا کر اس کو مارا جاتا ہے.** میں نے تا ک پر گھٹنا مارا اور گرا کر «کلسری» ڈالدی اور ایک دو جھٹکے دے کر چھوڑ دیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۶۶). [کلسرا (بحذفِ ا) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

کَلسنا (کس ک ، فت ل ، سک س) ف ل.
۱. درد محسوس کرنا ، رونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۲. جلنا بھننا، غصہ کرنا ، دانت پیسنا.** ایل میں سب بری ہوتے ہے اور جودھری صاحب کلستے ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۳۷). انگلینڈ میں لڑکیں کلستی وہیں کی سیلی زمین میں دفن ہوگئی ہوگی. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۰۳).

کَلسہ (فت ک ، سک ل ، فت س) امذ.
رک : کلسا. سیڑھیوں میں باہر جمعدار اپنا دودھ کا کلسہ رکھ دیا کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، دانہ و دام ، ۵۷). [کلسا (رک) کا ایک املا].

کَلسی (فت ک ، ل) امث.
۱. کلس کی تصغیر ، چھوٹا کلس. بیچ کھنڈے ست کھنڈے مندر ایسے اونچے کہ اکاس سے باتیں کر رہے ، جن کے سونے کے کلس کلسیوں کی جوت بجلی سی چمک رہی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۹). دالان میں بیچ کے در چھوڑ کر سنگ مرمر کا کٹہرا لگایا ہے اور اوس پر سنہری کلسیاں بہت خوشنما لگائی تھیں. (۱۸۳۶ ، آثار الصنادید (دوسرا باب) ، ۳۳). اونچے اونچے مکانوں اور برجیوں کا عکس پڑتا ہے تو پانی میں کلسیاں جگ مگ جگ مگ کرتی ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۹). **۲. چھوٹا کلسا ، گگری.** یک بیک کلسی طلائی دریا کے اندر سے مثلِ آفتاب کے عجب آب و تاب سے نکلی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۲ : ۱۵۰). [کلس (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

کِلسی (کس ک ، سک ل) صف.
چونے کا ، چونے سے متعلق. یہ چکنے والا مادہ کبھی تو کلسی ہوتا ہے اور کبھی صواتی یا سلیکائی. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۹). یہ بہت سے چھوٹے چھوٹے سنگ نما یا کلسی (چونے کے) خانوں سے بنے ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۳). [کلس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَلَش (فت ک ، ل) امذ.
۱. رک : کلس. (ہندو) ہندو کہتے ہیں کہ اس کا راج سوالک کے شکوہ کے سنار کا کلش تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۹). **۲. رک : کلس معنی نمبر ۲ ، لوہے یا تانبے یا پیتل کا گھڑا** اسے وہ خدا کے پرستش کی ابتدا کرتا ہے ، بعد اس کے کلس پوجا کرے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۹). [کلس (رک) کا معرب].

کَلُش (فت ک ، ضم ل) صف ، امذ.
میلا ، گندا ، گناہ ، میل ، گندگی سے بھرا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कलुष].

کُلِش (ضم ک ، کس ل) امذ.
کلہاڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कलिश].

کِلشِیَم (کس مع ک ، سک ل ، کس ش ، فت ی) امذ.
رک : کیلشیم. جب اچھی طرح ڈھل جاوے تو خشک کر لیں ، مس بھی جا کے ہے یعنی کلشیم کاربونیٹ. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۲۷). [کیلشیم (رک) کا مخفف].

کَلغا (فت ک ، سک ل) امذ.
۱. ایک پودا جس میں سرخ یا زرد رنگ کے بڑے بڑے مخملی پھول آتے ہیں ، یہ برسات میں ہوتا ہے ، تاجِ خروس ، بستان افروز ، مرغ کیس.

جھپیا رنگ آتشیں کلغہ خروساں کے پتلیاں تیں
لیا خوباں کے پنجے کیوں سو پنجہ روپ اچپل کا

(۱۶۹۵ ، علی نامہ ، ۵۱). ہر ایک مراتب اس باغ کے کی قطعہ بندی علیحدی علیحدی پھولوں کی ہے ، کہیں ہیں کیسر ہے ... کلغا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹). آگے چبوترے کے جو چار چمن لگے ہے جوگلا کلغا ہزار اس میں کھلا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۲ : ۱۰۴۹). صناحم کے بیج کلغے کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے کچھ چوڑے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲). **۲. بٹیر کی چار قسموں میں سے تیسری قسم جو عمدہ مانی جاتی ہے ، اس میں بٹیر کے خط و خال باریک ہوتے ہیں ، پیٹھ اور چونچ اور ناخن سیاہ ہوتے ہیں ، قد و قامت دراز اور جوڑ بند ہاتھ پیر کے مضبوط اور زبردست ہوتے ہیں.** بٹیر کی چار قسمیں ہیں ایک چنگ دوسری گھاگس تیسری کلغا. (۱۸۸۳ ، صید گہِ شوکتی ، ۲۳۸). [ف].

کَلغہ (فت ک ، سک ل ، فت غ) امذ.
پگڑی باندھنے والا ، پگڑی پہننے والا ؛ (مجازاً) سردار ، خلیفہ. خواتین کریما کے خاندان گرامی کا رکن بابا گرامی خلف محمد گرامی ، جو اپنے باپ کی موت پر کلغہ کے طور پر اس کا جانشین ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۸). [ت].

کَلغی (فت ک ، سک ل) امث.
۱. طرہ جو بطور آرائش پگڑی ، ٹوپی یا تاج میں لگاتے ہیں ، اتالہ.

سر پہ ایک خود دھرے جس پہ بڑی سی کلغی
ڈھال کاندھے پہ بڑی ہاتھ میں شمشیر دو دم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰۴). سر پر کلغیاں جھم جھم کرتے چلے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۹). زمرد کی کلغی لگائے بڑی بڑی مونچھوں والا ایک سیاہ فام آدمی اندر داخل ہوگا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۶۳). **۲. تاج کی طرح پروں کا گچھا جو بعض پرندوں کی چوٹی پر ہوتا ہے ، تاج.** ہد کے پر ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا کسی نے دانستہ زمرد کے پکھ جوڑے جوڑنے بنائے ہیں

یہ پر اور اس کی کلغی. (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۰۹). مور کچھ زیادہ ہی مور نظر آ رہے ہیں ، دم زیادہ لمبی ، زیادہ پھیلی ہوئی ، زیادہ اونچی کلغی ، زیادہ با وقار. (۱۹۸۰ء ، زمین اور فلک اور ، ۶۷). ۳. **گھوڑے کے جیغے کے ساز کا زیور جو خوشنمائی کے لیے سر کے اوپر کے جوڑے پر لگایا جاتا ہے.** کلغیاں ... سر پر دوسری کنوتی کے بیچ میں. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۷).

زیور برائے اسپ عرب کا رواج تھا
کلغی نہ تھی دہرا ہوا ہیرے کا تاج تھا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۵۵). گھوڑے عربی ترکی تازی بھی سجی سجائے ، ... کلغہ پٹہ ہیکل کلغی دمچی جواہر جڑے. (۱۸۵۷ء ، گلزار سرور ، ۹). ۴. **پھول کا درمیانی حصہ جس میں زیرہ دار سلائیوں کا گچھا ہوتا ہے ، زیرہ گیر.** کلغی کو قلم کر کے ایسا برابر کیا ہے کہ اس کے بیج اور پھولوں سے کونا سبز اور سرخ بوٹیوں کا قالیچہ بچھا دیا ہے. (۱۸۶۳ء ، انشائے بہار بے خزاں ، ۶۷). اس کے علاوہ نے اور کلغیوں کی تعداد سے بھی بیض خانوں کی تعداد کا مشابہہ ہو سکتا ہے. (۱۹۶۹ء ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۲۰۰). کلغی : یہ پھول بنے کا راسی حصہ ہے. (۱۹۸۳ء ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱۸۸). ۵. **کلس ، قبہ** (نوراللغات). [ت].

---باز صف.
شان و شوکت والا ، جس میں اکڑفوں ہو. وہ ایک حد تک کلغی باز ضرور تھا ، بڑا آن تان والا ... اور بڑا اینٹھو. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۹). [کلغی + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---دار صف.
مراد : **شاہی خاندان کا فرد ، تاج و تخت والا.** اگر بدرہ کلغی داروں کا خون نہ بہا تو چھوڑ اس خاندان سے نکل جائے گا. (۱۹۳۶ء ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰۹). [کلغی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---والا صف مذ.
عزت والا ، صاحب عزت ، صاحب توقیر ، پاک و پاکیزہ ، نفیس ، تقدس مآب.

میں رکھ والا اونچی لمبی کلغی والا

(۱۹۵۳ء ، ضمیریات ، ۵۷). [کلغی + والا ، لاحقۂ فاعلی].

کَلَف (۱) (فت ک ، ل) امذ.
رک : **کلپ ، ایار جو کپڑوں کو لگاتے ہیں.** بجائے گوند کے اراروٹ کا کلف پکا کر پیسٹ میں ملانے سے چھپائی باآسانی ہوتی ہے. (۱۹۳۵ء ، کپڑے کی چھپائی ، ۳۷). ذہن میں ایک سفید براق چکن کا کلف لگا کرتا اور ایک سفید لٹھے کا کلف لگا پاجامہ کھڑکھڑاتے لگتا ہے. (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۴۴). [ت].

---اُتر جانا محاورہ.
اکڑ ختم ہو جانا. ترکش اٹھا کر سارے تیر آزما دیکھے ، پھر بھی کچھ نتیجہ نہ نکلا تو سارا کلف اتر گیا ، تیوں سے انسان نکل آیا. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۹).

---دار صف.
کلف لگا ہوا ، اکڑا ہوا.

کلف دار شملوں کو لہرانے والے
تنک جواز کتوں کو لڑوانے والے

(۱۹۸۴ء ، ضمیریات ، ۲۰). [کلف + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---لگا (---فت ل) صف.
مصنوعی ، بناوٹی ، پُرتصنع. جب بھی میں اوشا سے بے تکلف ہونے کی کوشش کرتا تو جانے کیسا کلف لگا تکلف ابھرنے لگتا تھا. (۱۹۸۴ء ، پرایا گھر ، ۴۸). [کلف + لگا (لگنا (رک) کا ماضی) بطور صفت].

---لگانا محاورہ.
بہتر صورت میں پیش کرنا ، عمدگی کے ساتھ پیش کرنا. مغلوں کے دربار میں موسیقار ... فرشی سلام کرتے اور آنکھیں بچھاتے تھے ، انگریز حکمران آیا تو اسے ذرا چال میں کلف لگانا پڑا. (۱۹۸۵ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۸).

کَلَف (۲) (فت ک ، ل) امذ.
۱. **سیاہ داغ جو چاند پر نظر آتا ہے.**

مضر نہیں مٹنے کے ہے از بس خیال اس یار کا
مجھ نظر میں جیوں کلف ہے ماہِ کنعانی کا نقش

(۱۸۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۴۸).

دل ترا داغ کہاں اور کلفِ ماہ کہاں
اپنے خوش کرنے کو یوں بات بنالے مہتاب

(۱۹۵۷ء ، دل عظیم آبادی ، د ، ۴۳). قمر کے منھ پر کلف ہے اور عطارد کا رنگ زردی مائل. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳).

یوں کفر و دیں کو تیغ دو سر سے جُدا کیا
گویا کلف کو رُوئے قمر سے جُدا کیا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴۸۸).

مثالیں ڈھونڈھ کر لائیں کہاں سے تیرے عارض کی
نگاہیں پھیرلیں جب چاند میں تھیں کلف دیکھا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، بادۂ عرفاں ، ۶۶). ۲. **جب کوئی سیارہ کسی ثابتے پر سے گزرتا ہے اور اس ثابتے میں داغ سا پایا جاتا ہے جو دوربین سے نظر آتا ہے اس کو کلف کہتے ہیں** (ماخوذ : اصطلاح کرہ ، ۸۲). ۳. **سیاہ داغ ، دھبا ، کالک ، عیب.**

عالم کے ماہ رو ہیں ترے سامنے کلف
بے نور ہیں سورج کے مقابل ہزار شمع

(۱۸۳۹ء ، کلیات ، سراج ، ۲۸۸).

تجھ سے ہم اٹھوا کے گنگا جل یہ دیتے ہیں حلف
تو نے دیکھی تھی ہماری ماہِ عزت میں کلف

(۱۹۲۸ء ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۴۴). ۴. **چہرے کی جھائیاں ، چھیپ.** چند روز میں سب کلف دور ہو کر چہرہ روشن صاف و شفاف چمکتا ہوا نکل آئے گا. (۱۸۷۴ء ، جمیع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۸). کلف یعنی جھائیں کی حالتوں میں جلد پر رنگیں پیوند تا دھبے پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۲۰). [ع].

--- لگانا محاورہ۔

کالک لگانا ، الزام لگانا ، بے عزتی کرنا۔ نواب صاحب نے کہا کہ وہ تو میرا نام لیتے ہیں ، اور طرح طرح سے میری سفید ڈاڑھی کو کلف لگاتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۲)۔

کُلُف (ضم ک ، فت ل) امذ (قدیم)۔

رک : **قُفل۔** زلف دل کوں کلف ہو کر اس چھجے پر یوں کھینچ لیائی کہ دل کی ارواح کوں خبر نہیں آئی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹)۔

وہی کی کلف کیلی اس زباں
کھلیا جس کی حجت نے جگ پر قرآں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۸۰)۔ بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... کلف : قفل ، تالا۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۰)۔ [قفل (رک) کا بگاڑ]۔

کُلْفَت (ضم ک ، ل ، سک ف) صف۔

۱. **فربہ ، موٹا ، بھدا ، بے ڈول۔**

بالا قد و کلفت و تنومند و خیرہ سر
روشن تن و سیاہ دروں آہنی کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۸)۔ ڈاڑھی مختصر تا کہ دبی ہوئی اور ہونٹ نہایت کلفت ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۱۱۵)۔

۲. **گراں ، مکدر ، بھاری (مزاج ، دل وغیرہ)۔**

در گزرے بُت کدے سے حرم کو کیا سلام
پا کر کلفت کفر و دینداز کا مزاج

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۸)۔

پھولیوں سے کیا اشارہ
دل آج کلفت ہے ہمارا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۷)۔ [ف]۔

کُلْفَت (ضم ک ، سک ل ، فت ف) امث۔

رنج ، تکلیف ، مشقت۔

سکت جس کی کلفت کوں راکھے دیا
کلی دل کی کھلتی سخن تس حیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۹)۔

آنسو نے گرد کلفت دل کی فرو کیا
دیکھا ہے کس نے خاک کوں بالا نشین آب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۰)۔

کلفت میں گزری ساری مدت تو زندگی کی
آسودگی کا منہ اب دیکھیں گے ہم عدم میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۰)۔

ملتے ہی ان کے بھول گئیں کلفتیں تمام
گویا ہمارے سر پہ کبھی آسماں نہ تھا

(۱۹۱۰ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۷۱)۔

سب کلفتیں تمام ہوئیں تیرگی چھٹی
اس کی جناب میں جو کبھی دیدہ تر گیا

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۵۱)۔ [ع]۔

--- اُٹھانا محاورہ۔

تکلیف اٹھانا ، دکھ درد اٹھانا ، مشکل برداشت کرنا۔ بہرحال اسی عالم میں حق پرست ہیوو کرنش نے بھی تھوڑی بہت کلفت اٹھائی ہو گی۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۸۱)۔

--- آمیز (--- ی مج) صف۔

تکلیف دہ ، مشکل ، بوجھل۔ اگر جانا بہت کلفت آمیز معلوم ہو رہا ہے تو بیسوں کے خیال سے ہرگز مت جاؤ۔ (۱۹۴۳ ، حرف آشنا ، ۳۸)۔ [کلفت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]

--- باطنی کس صف (--- کس ط) امث۔

چھپی ہوئی دشمنی ، کدورت ، رنجش۔ میاں حسن سے اس کو کلفت باطنی تھی اس لیے وہ چاہتا تھا کہ بھائیوں میں عداوت پیدا ہو۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۷)۔ [کلفت + باطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- دُور کَرنا محاورہ۔

تکلیف ختم کرنا ، بوجھ اتارنا۔ اپنے ہر بوجھ کے منتشر ہونے کے بعد ... فکر و خیال کی کلفت کو دور کرتے ہوں گے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۴۳)۔ روزے کی زحمت کے بعد افطار کی رونق نے ساری کلفت دور کر دی ہو گی۔ (۱۹۷۵ ، حیات جوہر ، ۱۸۵)۔

--- دُور ہونا محاورہ۔

کدورت کا جاتا رہنا ، بغض و عداوت کا مٹ جانا ، رنج و تکلیف ختم ہونا ، سکون و آرام میسر آنا (ماخوذ : فیروز اللغات)۔

--- دھونا محاورہ۔

دل صاف کر لینا ، رنجش دور ہونا۔

تیرے قطرے روشن ہو جاؤں
اگلی پچھلی کلفت دھو ہوں

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۱۲۸)۔ بھائی میرے دل خواہش تھی کہ تم شکار گاہ میں ہمراہ ہوتے دل سے گرد رنج و کلفت دھوتے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸)۔

کتنے پنچھیوں سے آباد ہیں گلیاں بازار
کلفتیں شہر کے ماحول نے دھوئیں دل سے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۷)۔

--- دیرینہ کس صف (--- ی مج ، ی مع ، فت ن) امث۔

روایتی عذاب ، پرانی کدورت ، پرانی رنجش یا دشمنی

عشق کو کلفت دیرینہ سے آزاد کریں
آ نیا درد ، نیا غم کوئی ایجاد کریں

(۱۹۷۸ ، شوق تبسم ، دامن دل ، ۹۸)۔ [کلفت + دیرینہ (رک)]

--- مِٹنا محاورہ۔

مصیبت کا دور ہونا ، پریشانی اور مصیبت کا نہ رہنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

کُلْفَتگی (ضم ک ، ل ، سک ف ، فت ت) امث۔

تکلیف ، تکدر ، انقباض ، گرانی۔

ساری وہ کلفتگی ہوئی دور
دو روز میں سب مُرَض تھا کافور

(۱۸۸۱ ، مثنوی ترنگ خیال ، ۳۰). بادشاہ نے اُس کے باعث کلفتگی بوجھنے کو ترتیب دلایا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۰۳). [کلفت + گی ، لاحقۂ کیفیت].

کُلفہ (ضم ک ، سک ل ، فت ف) امذ.

رک : **خرفہ**. اہلِ دکن خُرفے کو کُلفہ کہتے تھے ، اینوتا بھی ایک قسم کا ساگ ہے ، پشاور میں بہت ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۵۹). [خرفہ (رک) کا بگاڑ].

(فت ک ، سک ل) (الف) امذ.

۱. **وہ میل جو مائعات میں تہ پر بیٹھ جائے ، گاد** ، کلک (گھی یا تیل کا بچا ہوا حصّہ). (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۳۳). ۲. **چیکٹ ، میل کچیل ، گندگی**. کلوا اور تیزی سے روانہ ہوا اب یہ کشتی نالے گھیرے کلک میں سے گزر رہا تھا. (۱۹۵۲ ، گوری ہو گوری ، ۱۷۹). ۳. **کان کا میل** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۴. **جھوٹ ، دروغ ، بہتان ، دغا ، دھوکا**.

معشوق پھر بولی سخن
ناحق کلک مجھ پر پڑا

(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۱ : ۵۷). (ب) صف. **گناہگار ، جھوٹا ، بدمعاش ، شریر** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कलंक].

کِلک (کس ک ، ل) امذ.

۱. **پرزے کی آواز جو پہیے کو اُلٹا پھیرنے سے روکتا ہے**. بلندی پر چڑھتے ہوئے دندانے دار پہیے کی کلک کلک صاف سنائی دے رہی تھی. (۱۹۶۳ ، در دلکشا ، ۶۳). ۲. **کیمرے کا بٹن دبانے کی آواز**. ادھر ہم کلک کلک تصویر پر تصویر لیے جا رہے تھے ادھر سڑک پر تماشائیوں کا ہجوم تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا. (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن ، ۲۰۲). [حکایت الصوت ؛ انگ : Click].

کِلک (۱) (کس ک ، سک ل) امذ ؛ امث.

۱. **قلم ، خامہ ، قلم کا نیزہ**.

نبیؐ کا مدح لکھیا ہے قطب شہ جیو کلک سیتی
تو اس خوشتر مدح کوں سنہیا ہے جیو سورج برن کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

زاہد کے قدِ خم کوں مصور نے جب لکھیا
تب کلک ہاتھ بیچ جو تھا سو عصا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

لکھتے لکھتے شکایتیں اوس کی
پھر گیا کلک دو زبان کا رخ

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۵۹).

لکھتے ہیں کلک تصور سے ترے نام کو ہم
کام میں لاتے ہیں لوحِ دلِ ناکام کو ہم

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۶). ۲. **نے ، نرکل ، سرکنڈے کا قلم ؛ سرکنڈے کے ٹکڑے جس سے ٹوکری وغیرہ بناتے ہیں**.

نیستاں کی جھیلوں کا بکھر ہے نام
کہ اون میں ہے کلک اور نرکل تمام

(۱۸۳۸ ، صیدیہ ، ۱۳۵).

فکر میری گہر اندوزِ اشاراتِ کثیر
کلک میری رقم آموزِ عباراتِ قلیل

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۸). کلک کو مڑنے کے قابل بنانے کے لیے گرم پانی میں ابالتے رکھیو. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۷۷).

جس طرح فرق توانائی و پیمائش ہے
کلک سے پیڑ بڑا تیر سے شہتیر بڑا

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۹۹). [ف].

---آہَنی کس صف (---فت ہ) امذ.

لوہے کا قلم ، آہنی قلم.

دلا دیوانہ ہے وہ تو کہ کلکِ آہنی لے کر
ورقے میں لکھیں سب نام پر زنجیر پر تیرا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۷۰). [کلک + آہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَقْدِیر کس اضا (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.

تقدیر لکھنے والا قلم ؛ مراد : کاتبِ تقدیر.

فلک نقطہ ہے کلکِ تقدیر کا
زمین ملک ہے جان ہوا ہیر کا

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۱).

یا بن کے مداد کلکِ تقدیر
کی خلق میں قسمتوں کی تحریر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲).

تراوش ہوئی کلکِ تقدیر سے
کہ مارو تو کاٹے جبیں دشت کے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۷۵). [کلک + تقدیر (رک)].

---فَولاد کس اضا (---و لین) امذ.

آہنی قلم ، لوہے کا قلم.

کلکِ فولاد مرے ہاتھ جب آیا راسخ
سینہ کاوی کے لیے تیشۂ فرہاد آیا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۳). [کلک + فولاد (رک)].

---قُدْرَت کس اضا (---ضم ق ، سک د ، فت ر) امذ.

وہ قلم جس سے قدرت نے لکھا ہو ؛ مراد : خالقِ کائنات.

کلکِ قدرت تھے لکھے حسن ترا اول تھے
کس قلم سوں نہ سکے کوئی لکھیں تیرا جتر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱).

تری صورت کچھ ایسی کلکِ قدرت سے حسیں نکلی
کہ اُس کی ہر ادا سے شانِ صورت آفریں نکلی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۷).

ازل میں کلکِ قدرت نے بنادی ایک سی صورت
نہ رکھا امتیاز واعظ و میخوار کا باعث

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۹). [کلک + قدرت].

---قضا (کس اضا (---فت ق) امذ.
مراد ؛ **حکمِ الٰہی**.
توحید کے پرچم کو جُھکانے وہ چلے ہیں
ہر فیصلۂ کلکِ قضا اور ہی کچھ ہے
(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۱۹۷). [کلک + قضا (رک)].

---کا جنگل امذ.
نیستان ، نے کا جنگل ، نرکل کا جنگل. اس کی لڑائی کا عجب ڈھنگ ہے ایک دن گرز بکڑ کے کلک کے جنگل میں گھس گیا. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۹ : ۵۲۵).

کِلَک (۲) (کس ک ، سک ل) امث.
ہنسی میں گلے سے نکلنے والی باریک اور اونچی آواز. «کلک» کی بہرویہ «کیک» ہے اور اس کے معنی خوشی کی بلند باریک آواز کے ہیں. (۱۹۸۸ء ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۱۹).
[حکایت الصوت].

کِلکا (کس ک ، سک ل) امذ.
۱. (ماہی گیری) **چکر کی شکل میں باندھا ہوا جال جس کے کنارے پر سیسے کی گولیاں برابر بندھی ہوئی ہوتی ہیں ، تاپا** (اب و ، ۳ : ۵۶). ۲. **ایک پرند جس کا رنگ سبز یا سفید ہوتا ہے ، چونچ بڑی اور موٹی ہوتی ہے اور پانو چھوٹے ہوتے ہیں ، رات کو کسی تالاب کے کنارے درخت پر بسیرا کرتا ہے یہ تیر نہیں سکتا ، کوئی مچھلی یا مینڈک وغیرہ نظر پڑتا ہے تو تیر کی طرح اس پر گر کر اس کا شکار کرتا ہے ، اس کو کلکا باندھ کر پکڑتے ہیں ، اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ جس گھر کے اوپر سے بولتا ہوا گزرتا ہے اس کے آدمیوں میں تکرار اور جھگڑا ہو جاتا ہے**. بعض ماہی خور ہیں ، یہ مچھلیوں کے سوا اور کچھ نہیں کھاتے خواہ بھوک کے مارے مر ہی کیوں نہ جائیں ، مثلاً ہر قسم کے بگلے ہر قسم کے گھگر اور ہر قسم کا کلکا. (۱۹۹۲ء ، سیر پرند ، ۵۲). [مقامی].

کِلکار (کس ک ، سک ل) امث.
رک : **کلکاری** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کلک (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ کیفیت].

کِلکارنا (کس ک ، سک ل ، ر) ف ل.
پکارنا ، نعرہ لگانا ، چیخنا (ماخوذ فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات).
[کلکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَلکارنی (فت ک ، سک ل ، ر) امذ.
گانو کا عہدہ دار جو محاسب یا محرر کا کام کرتا ہے ، پٹواری. گاؤں کا دوسرا عہدہ دار جو محاسب یا محرر کا کام کرتا ہے پٹواری یا کلکارنی کہلاتا ہے یہی گاؤں کے سب حسابات اور یاد داشتیں رکھتا ہے ، اس کے علاوہ ایک چوکیدار بھی ہوتا ہے جو کوتوالی میں جرائم و واردات کی اطلاع کرتا ہے. (۱۹۳۰ء ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۹). [مقامی].

کِلکاری (کس ک ، سک ل) امث.
۱. **دل کو اچھی لگنے والی چیخ ، فرطِ مسرت سے باریک آواز میں بےساختہ نکلی ہوئی چیخ ، بےساختہ اور اچھی آواز**.
وہی نغمے وہی چہلیں ہیں باہم
وہی چیخیں وہی کلکاریاں ہیں
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۳۰۱). ان جھاڑیوں میں ... بادشاہوں اور شہزادیوں کی کلکاریں کبھی سنی جاتی تھیں. (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱). ماں باپ کا تو پوچھنا ہی کیا اس کی ایک ایک کلکاری سے ان کا سیروں خون بڑھتا. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۸). ۲. **بندر یا لنگور کے چیخنے چلانے کی آواز ، بندر کا کِکیانا ، طبل کی آواز** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[کلکار (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

---بھرنا محاورہ.
بہت زیادہ شوخی دکھانا ، (کلام میں) ہنسی مذاق کی باتیں کرنا. غالب کے یہاں شوخ انا کلکاریاں بھرتی ہوئی ملتی ہے. (۱۹۶۹ء ، نوارک ، ۲۰۷).

---کرنا محاورہ.
چیخنا ، پکارنا (جامع اللغات).

---مار کے ہنسنا محاورہ.
شیر خوار بچوں کا زور سے ہنسنا. جوہی بھیڑیے سے چار آنکھیں ہوئیں کلکاریاں مار کر ہنسنے لگا. (۱۹۰۱ء ، زلفی ، ۱۱).

---مارنا محاورہ.
۱. **چیخ مارنا ، چلانا ، قہقہہ لگانا** چند حبشی مثل دیو سیاہ سر ولہ ملے ہم کو دیکھ کے کلکاریاں ماریں بہت خوش ہوئے. (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۹). وہ پانی میں ہاتھ مار مار کر کلکاریاں مارنے لگی تو وہ پھر چیخی. (۱۹۸۳ء ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۶۸). ۲. **بندر یا لنگور کا چیخنا**. کل سینے لنگور کلکاریاں مار رہے تھے. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۳). ۳. رک : **کلکاری بھرنا**. جعفری صاحب کا قلم عجب طرح کی کلکاریاں کرتا اور کلکاریاں مارتا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے. (۱۹۴۶ء ، دید و شنید ، ۲۵).

کُلکان کَرنا محاورہ.
دق کر ڈالنا ، ہلکان کرنا ، پریشان کرنا. اپنے گھر سے جا کے کچھ لے آؤ ، مجھے کلکان نہ کرو. (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۱۱۵).

کُلکاہٹ (کس ک ، سک ل ، فت ہ) امث.
طلب ، کُل ، بےچینی ، اضطراب ، پریشانی ، بےکلی. منھ کڑوا زعفران زار بن جاتا اس سے انھیں کوئی مطلب نہیں تھا ، ان کے دانتوں کی کلکاہٹ مٹ جاتی تھی. (۱۹۳۹ء ، ہمارا گاؤں ، ۳۲).
[کلکلاہٹ (رک) کی تخفیف].

کَلکَتّہ (فت ک ، سک ل ، فت ک ، شد ت بفت) امذ.
بنگال کا مشہور شہر جیسے ذیل تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : مہذب اللغات). [علم].

--- دِکھانا محاورہ.
بچہ کو کھلاتے ہوئے اس کے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے سر سے اونچا کرنا (نوراللغات).

--- کھیت (---ی مج) امذ.
لہسنیا پتھر کی ایک قسم جو کلکتہ شہر کے نزدیک کان سے نکالا جاتا ہے ، ہندوستان ، سری لنکا اور ہنگری میں بہت مقدار میں پایا جاتا ہے. جوہری حضرات اسے مندرجہ ذیل اقسام میں لکھتے ہیں ، کلکتہ کھیت ، یہ کلکتہ شہر کے نزدیک کانوں سے نکالا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۱). [کلکتہ + کھیت (رک)].

کَلْکَتِیا (فت ک ، سک ل ، فت ک ، سک ت) صف.
کلکتے کا ، کلکتے سے تعلق رکھنے والا (تمباکو). گھر میں تھوڑا سا کلکتیا پڑا تھا میں نے سوچا یہ تمباکو تمہیں سونے کے ورق لگے عادت ہو چکے ہیں. (۱۹۵۱ ، اپنی موج میں ، ۹۱). [کلکتہ (بحذف ہ) + یا ، لاحقۂ نسبت].

--- پان امذ.
پان جو کلکتہ سے آتا ہے اور کڑا ہوتا ہے ، بنگلہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [کلکتیا + پان (رک)].

کَلَکْٹَر (فت ک ، ل ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
جمع کرنے والا ، اکٹھا کرنے والا ، ضلع کا سب سے بڑا حاکم جو تحصیل ، وصول اور نظم و نسق قائم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے ، اسے مالی معاملات میں عدالتی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں ، حاکم ، ڈپٹی کمشنر ، تعلقہ دار کا عدالت سے نوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بھیجتا ہے. (۱۸۷۹ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۹). ضلع کا افسر ایک انتظامی عہدہ دار ہوتا ہے جسے کلکٹر یا مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶). ساتھ ہی احمد بخش نے رحمتیا کو آواز دی کلکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ آئی ہیں (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۸). [انگ : Collector].

کَلَکْٹَری (فت ک ، ل ، سک ک ، فت ٹ) (الف) صف.
کلکٹر سے منسوب ، کلکٹر سے متعلق امور. کلکٹر صاحب ضلع یا تعلقدار کے معنوں میں مستعمل ہے اس کا مشتق کلکٹری بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۰). (ب) امث. ۱. کلکٹر کا عہدہ یا کلکٹر کے فرائض. انھوں نے ایک عیسائی کو دربار کا سررشتہ مقرر کیا اور ابن آتال ایک عیسائی کو ضلع حمص کی کلکٹری کی خدمت دی. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۴). ۲. کلکٹر کی کچہری. ان حقوق کے رجسٹر سالیانہ کے طور پر ہوتے ہیں اور کلکٹری کے دفتر میں ترتیب سے رکھے جاتے ہیں. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیہی ، ۹). ایک شخص کلکٹری کے سررشتہ دار تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۶). وہ کلکٹری ضلع اوناؤ میں ناظر تھے. (۱۹۸۹ ، راماتن (اسفار الدین) ، ۲۹). [کلکٹر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

کُلَکُر (فت ک ، سک ل ، فت ک) امذ.
نہایت تلخ چیز ، کڑوی چیز ، ایک قسم کا تمباکو جس میں خمیرہ وغیرہ ملا ہوتا ہے.

اے ظفر دل کے دھوئیں میں ہے نہایت تلخی
ہم خمیرہ اسے ٹھہراؤ کہ کلکر باندھو
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۱۲). [مقامی].

کُلَکْشَن (فت ک ، کس مج ل ، سک ک ، فت ش) امذ.
(لفظاً) مجموعہ یا ذخیرہ (ایک ہی قسم کی چیزوں کا) ، (مجازاً) ذخیرۂ کتب ، منتخب کتابیں. مخطوطات پر مشتمل ذخیرہ شیرانی (Shairani Collection) پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قیمتی کلکشن ہے. (۱۹۸۶ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۱). [انگ : Collection].

کِلْکِل (۱) (کس ک ، سک ل ، کس ک) امث (رک : کل کل).
۱. فضول کا جھگڑا ٹنٹا ، حجت ، بحث و تکرار. یہ وقت کلکل کا نہیں ہے تم کو ابھی کیا معلوم ہے. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۹۳). پھر وہی لڑائی کی باتیں نکالیں ، ایک کی تو تمہاری اس کلکل سے جان گئی. (۱۹۰۵ ، حکایت لطیفہ ، ۱ : ۱۲۵). ۲. بک بک ، شور و غل ، چیخ پکار. عقل مند لوگ جو ہیں ان کے دن تو گیت اور شاستر کے آنند میں کٹتے ہیں اور بیوقوفوں کے دن کل کل اور فتنہ میں. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۷).

رہتی اس بزم میں کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی
بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۶۶).

کہتے ہیں وہ سر سبق کے گلے رشک عدو کے
ہم سے مجھے نفرت اسی کلکل کے لیے ہے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۳). ۳. بکھیڑا ، مصیبت. مرد نسبتاً زیادہ صاف ستھرے رہتے ان کے ساتھ بچوں کی کل کل نہ لگی رہتی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۰۷). [س : किलकिल].

--- پٹ پٹ (--- کس پ ، سک ٹ ، کس پ) امث.
بکواس ، بک بک جھک جھک ، جھگڑا ٹنٹا. ماں باپ کی اس کل کل پٹ پٹ اور جوتی بیزار سے وہ بھی بیزار ہو گئی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۹۳). [کلکل + پٹ پٹ (رک)].

--- ڈالنا محاورہ.
شور و غل مچانا ، بحث و تکرار کرنا. لڑکی بالیوں نے کل سے اس کے سونے کی کلکل ڈالی تھی سو ہی دیکھ لو کیا ہو گیا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۱۸).

--- کانٹا (--- مغ) امذ.
بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں کوئلے سے پتھر پر لکیریں کھینچ کر اسے چھپا دیتے ہیں جو لڑکا اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ چھپانے والے کے ہاتھ کی پشت پر تین بار انگلیوں سے مارنے کا حق رکھتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کلکل + کانٹا (رک)].

کِلکِل (۲) (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) امذ.
رک : کلکلا
کونج ، کبوتر ، سبزک ، جھانیو ، ککل ، سارو ، مارچونی
بدری ، بدی ، ہرولے ، شکر خورے بولیں ، توتی توتی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰۶). [حکایت الصوت].

کُلکُل (ضم ک ، سک ل ، ضم ک) امذ.
باڑھ ، جالی ، ڈربے یا پنجرے کو جال کو صاف رکھیں. (۱۸۹۹ ، رسالہ کبوتربازی ، ۱۵). [مقامی].

کِلکِلا (۱) (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) امث ، صف.
خوشی کے نعرہ ، خوشی کا اظہار؛ آوازوں سے زود رنجی ، شور ، غوغا ، کھلکھلاتا ہوا ، شور کرتا ہوا.
موسم ہوا و رعد کا اور کوہ اودا کلکلا
صحرا ہرا اور لہلہا اور سبزہ و گلو ملا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴۳). [س : **किलकिला**].

کِلکِلا (۲) (کسر ک ، سک ل ، کسر ک). (الف) امث.
خفگی ، چڑچڑاہٹ (جامع اللغات). (ب) امذ لمبی چونچ اور سفید چمک دار پروں والا چھوٹا پرند جو غوطہ لگا کر مچھلی پکڑ کر کھاتا ہے. کلکلا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عوام کا عقیدہ ہے کہ جس گھر پر سے یہ بولتا ہوا اڑتا ہے اس کے آدمیوں میں کل کل (یعنی تکرار اور جھگڑا) ہوتا ہے اس کی آواز سے بھی کل کل کا لفظ نکلتا ہے ، لاط : Malacocirevs Malcolm].
کناروں پہ سارس بھریں جوڑے جوڑ
کریں کلکلے اور کے مانی پہ دوڑ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۸). کہیں کلکلا دریا پر ہوا میں ایک جگہ ٹھیر رہا ہے. (۱۹۰۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۰).
[کل کل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- کر / کے م ف.
خفگی سے ، نہایت درجہ جل کے ، کچکچا کر ، دانت پیس کر. ام کلثوم نے کلکلا کر کہا اے اہل کوفہ تصدق ہم اہل بیت رسالت پر حرام ہے. (۱۸۹۰ ، کربل کتھا ، ۲۲۲). میں نے کلکلا کے کوسا تھا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۶۹).

کِلکِلاٹ (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) امذ (قدیم).
آہ ، بےقراری ، بےچینی ، اضطراب. ہماری جدائی کا جو کلکلاٹ اس پر پڑا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷). بہت سے اسما اور افعال جو اب متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں... کلکلاٹ : بےقراری. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۱). [کلکلاہٹ (رک) کی تخفیف].

کِلکِلانا (۱) (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) ف ل.
۱. چڑچڑانا ، بدمزاج اور ترش رو ہونا.
کیسے وقت بعد از کئی عقیلا
دنا کر جو بولی اوٹنی کلکلا
(۱۶۰۹ ، قصہ ابو شحمہ (ق) ، ۲۰). ۲. کاٹ کھانے کو دوڑنا ، غرانا. ان عورتوں کے لالہ گوں رخساروں اور بھیگے ہوئے ہونٹوں پر ان کی آنکھیں گڑی ہوئی تھیں اور وہ لومڑیوں کی طرح کلکلا رہی تھیں. (۱۹۴۷ ، زندگی کا میلہ ، ۸۷). ۳. بددعا کرنا ، کوسنا.
لوکاں اوس کے ظلم سوں رات دیس اے دانت پیوں کوسا کوستے تھے ہور اس کے حق میں کلکلاتے تھے. (۱۶۶۵ ، ؟ کہنی انوار سہیلی ، ۸۹). [رک : کلکلا (۲) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کِلکِلانا (۲) (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) ف ل.
کھلکھلانا ، قہقہہ مارنا.
کلکلاتی ہیں آپ میں ہر دم
طاق پر دھر رکھی ہے سب نے شرم
(۱۷۲۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۷). [کھلکھلانا (رک) کا قدیم املا].

کُلکُلانا (ضم ک ، سک ل ، ضم ک) ف ل.
ککار یا کلکاری مارنا ، چیخنا ، چلانا.
اِنس میں اپنی کی کلایوں اٹھیا
کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲). اور پرندوں کی آوازیں ، لہریوں کا کلکلانا ، تیتریوں کا ادھر ادھر پھولوں میں مشغول ہونا کیسی عجب کیفیت پیدا کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۵۰). ۲. خارش ہونا ، کلبلانا ، گھبرانا (جامع اللغات). [کھلکھلانا (رک) کا قدیم املا].

کِلکِلاہٹ (کسر ک ، سک ل ، کسر ک ، فت ہ) امث.
کھلکھلانے کا عمل ، کھلکھلاہٹ. اگر اس مشغلے سے کبھی فرصت باقی ہے تو عجب کلکلاہٹ کی آوازیں کرکے دل کو بہلایا کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۵۲۳). [رک : کلکلا (۱) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کِلکِلی (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) امث.
۱. چیخ ، کلکاری ، خوشی کی آواز.
مارے جو نعرہ سرور جا کفر کے سو دل میں
بادل میں آج دیکھو شور کلکلی ہے
(۱۹۷۵ ، بیاض مراثی ، ۲۲۸). ۲. کلکلا (رک) کی تانیث.
سارو تتر مینا ، چمگادڑیں بھی آئیں
مرغوں نے کلکروں کوں کی کلکلیاں پھڑپھڑائیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۷). [کلکلا (رک) کی تانیث].

کِلکِلی بی بی (کسر ک ، سک ل ، کسر ک) امث.
مسّی فروش عورت (دریائے لطافت ، ۹۳).
بس ! کنگھی بی اس سے لے لوت کی
اب کے آئے جو کلکلی بی بی
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۶). [کلکلی (مقامی) + بی بی (رک)].

کَلکَم (فت ک ، سک ل ، فت ک) امذ.
۱. تلچھٹ (جامع اللغات). ۲. الجن ، کاجل ، سرمہ سی ویسی تھی ہوں کہ ایک طبیب پٹ کے درد کو آنکھیں میں کلکم لگایا سرنگ. (۱۶۶۵ ، ؟ کہنی انوار سہیلی ، ۳۰۹). [س : **कल्क**].

کِلکِنا (کس ک ، فت ل ، سک ک) ف ل.
۱. **اچھلنا ، کودنا ، جست و خیز کرنا.** سکھیاں جو وہیں بیٹھیں تھیں ، ہنستی و کلکتی باہر جاتی ہیں. (۱۸۰۳ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۸۱). لیلیٰ سکیتھ! کیا آج بھی کلکو گی اور برسو گی؟ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۹۷). ۲. **کلکنا ، زیر بار کرنا.**

تمھاری اشتہا کیا صاف ہے آٹا کے سبیل میں
اکیلی ا کہ بھری تم قلیہ جڑی کی کلکتی ہو

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). ۳. **کبوتر کے بچے کا پرواز میں تیزی دکھانا** (نوراللغات). ۴. **خوشی میں بلند و باریک آواز نکلنا ، کلکاری مارنا.** کلکنا کا مطلب خوشی میں بلند و باریک آواز نکالنا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۱۶). [کلک (۳) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کِلکُوت (کس ک ، سک ل ، و مع) قدیم.
حرص ، خواہش رغبت ، ہوس ، لالچ.

جو کلکوت سوں کھائے کر بھی چلیا
جزیرے کے ایرال تک کڑ ملیا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۱). [کالکوت (رک) کی تخفیف].

کِلکی (۱) (کس ک ، سک ل) صف.
منسوب بہ کلک ، کلک کا.

دل پر داغ کا اپنے تھا جہاں مدفن آہ
وہاں نکلی جو قلم کلکی تو لالا نکلا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د (ق) ، ۲۹۰). [کلک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِلکی (۲) (کس ک ، سک ل) امث.
کلکاری ، چیخ پکار ، خوشی کی باریک آواز. اگر مسلمانوں میں کسی کی جائداد صحرائی باقی ہے تو اس مثل کا مصداق ہے «ایک پیگہ کا ملکی راتوں مارے کلکی». (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، جون ، ۲۳۶). [کلکاری (رک) کی تخفیف].

کِلکِیا (کس ک ، سک ل ، کس ک) امذ.
(بار برداری) ایک وضع کا پھوڑا جو مویشی کی ٹانگ یا ٹانگوں کے جوڑوں میں نکل آتا ہے یہ مرض پانی کے ایک کیڑے سے پیدا ہوتا ہے جس کو پانی کے ساتھ مویشی پی جاتا ہے ، یہ مرض انسان کو بھی ہوتا ہے ، ناارو ، نہارو ، نہروا (اب و ، ۵ : ۱۰۰). [مقامی].

کَلکِیری (فت ک ، سک ل ، ی مع ، سک ر) امذ.
کالو کا ایک عہدہ دار ، محاسب. نظام شاہیہ کے اعداد میں سے کوئی پانڈی کلکیری (موروثی محاسب وضع) تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۵۹۳). [کلکاری (رک) کا محرف].

کُلکِیہ (ضم ک ، فت ل ، سک ل ، فت ی) امث.
چھوٹی جگہ ، چھوٹی کوٹھری ، کلھیا. آخر تم جو وہاں بکلیہ میں بڑے ہوئے ہو بیس آن کے کیوں نہیں رہتے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۰). [کوٹھی (رک) کی تصغیر].

کَلَگا (فت ک ، سک ل) امذ.
رک : کلغا.

دستار پہ کل طرہ کیا شان جماتا ہے
کلگا بھی ادھر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). [کلگی (رک) کی تذکیر].

کَلگی (فت ک ، سک ل) امث.
رک : کلغی. اپنے اخیر عہد میں عربوں کے طور پر سبز پگڑی باندھنا اور جڑاؤ طرّہ یا کلگی سر پر لگانا. (۱۸۹۷ ، حملات حیدری ، ۹۱۶).

کیا دہ چند سہرے نے تری دستار کا جوبن
بڑھائی اور بھی کلگی نے زینت تیرے سہرے کی

(۱۹۲۱ ، طوفان نوح ، ۱۰۶). [کلغی (رک) کا بگاڑ].

کِلِّل بِلِل (کس ک ، ل ، سک ل ، کس ب ، ل) امث.
کچر پچر ، شرارت ، کلبل ، چلبلا پن. بچے خوب کلل بلل کر رہے تھے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۰). [حکایت الصوت (دیہی)].

کَلَم (۱) (فت ک ، ل) امث.
کرم ، **تقدیر ، قسمت کا لکھا.** اس شخص کے باپ کو مہادیو نے بیکنٹھ میں بلایا ، میں نرک میں جل رہا ہوں ، کلم کے لکھے کو تو کوئی میٹ نہیں سکتا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۹۴). [س : कर्म کا بگاڑ].

کَلَم (۲) (فت ک ، ل) امذ.
ایک قسم کی گوبھی جس میں پھول نہیں ہوتا ، کرم کلا ، بند گوبھی. پھول گوبھی کہتے ہیں اور ایک گوبھی دو پیسے کو آتی ہے کرنب اور کلم بھی اس کو کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، توصیف زراعات ، ۱۶۲). [مقا].

کِلَم (کس ک ، فت ل) امذ.
رک : **کلمہ جس کی یہ جمع ہے ، کلمات.**

حصار مجد و مناقب دیار دانش و داد
رحیم و راحم و ارحم کبیر کلک و کلم

(۱۹۶۶ ، منحنیا ، ۲۸). [کلمہ (رک) کی جمع].

کِلِم (کس ک ، ل نیز فت ل) امذ.
قالین ، دری.

اون کے نزدیک جو ہیں خاک نشین دربار
مسند و روئے زمیں تخت و کلم جاروب ایکہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۸). [ف].

کُلَّما (ضم نیز فت ک ، سک ل) امذ.
یک قسم کا کھانا جو بکری کی انتڑیوں میں قیمہ مسالے کے ساتھ بھر کر پکاتے ہیں ، لنگوچا. کلما : در رسالہ «رودۂ گوسفند کہ بہ گوشت پُر کنند». (۱۷۵۱ ، نوادر الالفاظ ، ۳۰۰). [مقامی].

کَلِمات (فت ک ، کس ل) امذ ، امث ؛ ج.
کلمے ، اچھے الفاظ ، باتیں ، شیریں اقوال. عمار نے ایسے کلمات سن کر بہت سمجھایا کہ نہیں ، شہنشاہ سے بگاڑ کر ہم کہاں رہیں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۸).

مجرّب ، مساوات و اخوت ، کے کلماتِ ثلثہ ... فوجی نشانوں پر آویزاں رہتے تھے ۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۳)۔ اللہ تعالیٰ کے کلماتِ عدل و صدق میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۶)۔ [کلمہ (رک) کی جمع]۔

ـــ الٰہیّہ کسرِ صف(ـــ کسر ا ، بدل ، کسر ہ ، شد ی بفت) امذ ، ج۔
(تصوف) اوس کو کہتے ہیں کہ جو حقیقتِ جوہریہ میں متعین اور موجود ہوا ہے (مصباح التعرف)۔ [کلمات + الٰہی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ تامّہ کسرِ صف(ـــ شد م بفت) امذ ، ج۔
(تصوف) مجرداتِ متفرقات کو کلماتِ تامّہ کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف)۔ [کلمات + تام (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ خَیر کسرِ صف(ـــ ی لین) امذ۔
اچھے الفاظ ؛ نیک خیالات ، بھلائی کی باتیں ، تعریفی جملے۔
وہ شخص جو دو شخصوں کے مابین صلح کرائے اور ان کے رفعِ نزاع کے واسطے کلماتِ خیر کہے جھوٹا نہیں ہے گو وہ کلمات دروغ ہوں۔ (۱۸۸۷ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۰۳)۔ [کلمات + خیر (رک)]۔

ـــ طَیِّبات کسرِ صف(ـــ فت ط ، شد ی بکس) امذ ، ج۔
پاکیزہ کلمے ؛ سنہری باتیں ، عمدہ الفاظ ، پسندیدہ باتیں۔ فائدہ ان کلماتِ طیبات کا یہ ہے کہ جو کوئی کہ اس نصائح دلپذیر پر عمل کرے عاقل اور خدا رس ہووے۔ (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۹۲)۔ کوئی بھی مثال ہو اس سے مقصود ہے افہام و تفہیم مثلاً کلماتِ طیّبات ہیں کہ ان کی مثال ہے شجرۂ طیبہ کہ جس کی جڑ اگرچہ زمین میں ہے لیکن شاخیں آسمان پر اور پھل ہمیشہ حاضر۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۲)۔ [کلمات + طیّبات (طیّبہ (رک) کی جمع)]۔

ـــ غَیبِیّہ کسرِ صف(ـــ ی لین ، کسر ب ، شد ی بفت) امذ ، ج۔
(تصوف) کبھی معقولات کو کہ ماہیات اور حقائق اور اعیان میں سے ہیں کلماتِ معنویہ اور غیبیہ اور خارجیات کو کلماتِ وجودیہ ... کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ [کلمات + غیبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ قَولِیّہ و وُجُودِیّہ کسرِ صف(ـــ و لین ، کسر ل ، شد ی بفت ، و مج ، ضم و ، و مع ، کسر د ، شد ی بفت) امذ ، ج۔
(تصوف) یہ عبارت ہیں ان تعینات وہمیہ سے جو نفس پر واقع ہوتے ہیں لیکن قولیہ نفسِ انسانی کے واسطے مخصوص ہیں اور وجودیہ نفسِ رحمانی کے واسطے جو حاملِ صورِ عالم ہے مثلاً جوہر ہیولاں کہ یہ عینِ طبیعت نہیں ہے مگر یہ سب موجودات پر ساری اور طاری ہے (مصباح التعرف)۔ [کلمات + قولی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث + و (حرفِ عطف) + وجودی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ مَعنَوِیّہ کسرِ صف(ـــ فت م ، سک ع ، فت ن ، کسر و ، شد ی بفت) امذ ، ج۔
(تصوف) رک : کلماتِ غیبیہ (مصباح التعرف)۔ [کلمات + معنوی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

کَلِماتی (فت ک ، کسر نیز سک ل) صف۔
کلمات (رک) سے منسوب ، کلمہ کا ؛ دنیا کے جتنے رسم الخط ہیں وہ دو قسم کے ہیں ، ایک وہ ہے جسے کلماتی (Morphemic) کہتے ہیں اور دوسرا جسے صوتیاتی (Phonemic) کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۲۰۲)۔ کمپیوٹر کے استعمال سے نتائج کو ... اخذ کیا جانے لگا ہے ، کچھ ماہرینِ صرف لسانی تصورات کو بھی تجزیے کی بنیاد بناتے ہیں مثلاً تعریف (Paradig Matic) اور کلماتی (Syntagmatic) شکلوں کا فرق یا چامسکی کی تشکیلی گرامر کی بنا پر ظاہر اور داخلی ساختوں کا فرق اور ان کے امتیازات وغیرہ۔ (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۶)۔ [کلمات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَلْمانی (فت ک ، فت نیز سک ل) صف۔
جیدالکلام ؛ فصیح اور عمدہ گفتگو کرنے والا۔

وہ خوش بیاں کلمانی ، خطیبِ قرآنی
بہ ہر فضیلت و مکرم ہے مفضّل و مکرم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۲)۔ [ع : (ک ل م)]۔

کَلَم باد (فت ک ، ل) امذ۔
(سالوتری) ایک مرض جس میں گھوڑے کے جسم پر گرہیں اور گولے پڑ جاتے ہیں اور اس سے پیلا پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ کلم باد جسم اسپ پر گرہ پڑ جاتی اور اس سے زرد آب ٹپکتا رہتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱۱)۔ [کلم + باد (رک)]۔

کَلِمَت / کَلِمَۃ (فت ک ، کسر ل ، فت م) امذ۔
رک : کلمہ (عربی کے مرکبات میں مستعمل)۔

ـــُ التَّقْویٰ (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ق ، ا بشکل ی) امذ۔
تقویٰ کا کلمہ ؛ مراد : کلمہ طیبہ جو تمام تر تقویٰ اور طہارات کی بنیاد ہے۔ شاید اسی لئے حدیث میں کلمۃ التقویٰ کی تفسیر لا الٰہ الا اللہ سے کی گئی ہے کیونکہ تمام تر تقویٰ و طہارت کی بنیاد یہ ہی کلمہ ہے۔ (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۲۹)۔ [کلمۃ + رک : ال (ا) + تقویٰ (رک)]۔

ـــُ الحَضْرَۃ (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ض ، فت ر) امذ۔
(تصوف) کلمۃ الحضرۃ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لفظ کُن کی طرف ... یہ کلمہ صورت ارادہ کلیہ حق ہے (مصباح التعرف)۔ [کلمۃ + رک : ال (ا) + ع : حضرۃ ـ موجود ہونا]۔

ـــُ الحَق (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ۔
کلمۂ حق ، حق کا کلمہ ؛ سچی بات ؛ انصاف کی بات۔ ہم میں اور عیسائی مذہب میں جو کلمۃ الحق ہے وہ ایک ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۰)۔ دارالسلام قائم کرنے کے لئے ترکی کے مجاہدین کی رنجیت سنگھی فوجوں پر یلغار کو مردِ مومن کا اعلائے کلمۃ الحق تصور کرتے تھے۔ (۱۹۶۹ ، توازن ، ۱۹۸)۔ [کلمۃ + رک : ال (ا) + حق (رک)]۔

ــــُـ الخیر (ـــــضم ۃ ، غم ا ، سکِ ل ، ی لین) امذ.
تحسین کے الفاظ ، اچھی بات ، تعریفی لفظ. اکثر انگریز اور اوس راہ سے گزرتے ہیں ، مگر اون دیواتوں کے حق میں شاہ مضر ہے کلمۃ الخیر نہیں بولتے ہیں. (۱۸۸۷ء ، عجائبات فرنگ ، ۹۱). وہ تو ایک سے لا کھ تک بھی میرے حق میں کلمۃ الخیر کہنے والی نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۸). [کلمۃ + رک : ال (۱) + خیر (رک)].

ــــُـ اللہ (ـــــضم ۃ ، غم ا ، ل ، شدِ ل بفتح) امذ.
۱. **اللہ کا کلمہ ، اللہ کا کلام ، وحی الٰہی ، ارشاد ربانی.** اے اسلامی ملک کی یادگار ! تجھ پر جو حروف کندہ ہیں وہ حقیقتاً جان سے زیادہ گرانمایہ ہیں اور تیرا رواج ایک حد تک تبلیغ کلمۃ اللہ کا ایک چلتا ہوا ذریعہ ہے. (۱۹۱۵ء ، سی پارۂ دل ، ۱۰۱). دنیا کی بڑی بڑی طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں اعلاے کلمۃ اللہ اور اظہارِ حق کا فریضہ ادا کیا. (۱۹۷۹ء ، سلہٹ میں اردو ، ۲۶۳). ۲. **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب.** حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ ہیں. (۱۸۹۸ء ، مضامین سرسید ، ۳۲). آپ حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ مانتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، ترجمہ قرآن ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۳۷). ۳. **ہر وہ شے جو منجانب اللہ ہو.** اس خصوصیت کی بنا پر ان کو کلمۃ اللہ کہا گیا لیکن حقیقت کلمۃ اللہ کی یہ ہے کہ وہ شے جو منجانب اللہ ہو وہ کلمۃ اللہ ہے. (۱۹۰۷ء ، مقصود کائنات ، ۲۰۹). [کلمۃ + اللہ (رک)].

کَلْمَلْنا (فت ک ، سکِ ل ، فت م ، سکِ ل) ف ل (قدیم)
تلملانا ، کلبلانا.

کہیں راجبنڈی کہیں کاولے
ہر مان کلملے ہد کہ تاولے

(۱۶۵۷ء ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱). [تلملانا (رک) کی قدیم صورت اور بگاڑ].

کَلِمَن (فت ک ، کسِ ل ، فت م) امذ.
ترتیب ابجد کے آٹھ کلموں میں سے چوتھا کلمہ ، ک ل م ن کا مجموعہ. عرب والوں نے اپنی (الف سے ے) آٹھ کلموں میں جمع کر دی ہے ابجد ، ہوز ، حطی ، کلمن ، سعفص ، قرشت ، ثخذ ، ضظغ. (۱۹۱۷ء ، اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳). ان حرفوں کو مندرجہ ذیل آٹھ کلمات میں مرتب کر لیا گیا تھا ، ابجد ، ہوز ، حطی ، کلمن ، سعفص ، قرشت ، ثخذ ، ضظغ. (۱۹۸۷ء ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۸).

کَلْمُوا (فت ک ، سکِ ل ، ضم م) صفت ؛ کلموہا ، کلمونہا ، کلمنہا.
کالے منھ والا ؛ **(مجازاً) بدبخت ، کمبخت ، منحوس ، خباثت بھرا ، نحوست سے پُر ، بُرا.**

اُڑ لے اُڑلے بھلا دیکھیو تو کیہاں آ پہنچا
کلموا کالا کلوتا کاجل

(۱۹۳۰ء ، میرا جی ، ک ، ۱۱۱). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + موا (منہا (رک) کی تحریف].

کَلْمُونْہا (فت ک ، سکِ ل ، و مع نیز ضم و ، مغ) صفت مذ.
رک : **کلموا.**

تیرا عشین باپ تیری اماں کو ٹاک پور سے بھگا کے لایا گیا جو بکڑا تو میرا سسرا ہی کلمونہے کو چھڑا کے لایا (۱۹۶۶ء ، راجہ مہدی علی خاں ، انداز بیاں اور ، ۱۰۲). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + موٗنہ ـ منہ + ا ، لاحقۂ صفت].

کَلْمُونْہی (فت ک ، سکِ ل ، و مع نیز ضم و ، غ) صفت مث.
کلمونہا (رک) کی تانیث ، بدبخت ، منحوس (عورت).
میں شرمندہ ہوں

وہ کلمونہی ، لسی کار میں کوہ مری کو چلی گئی

(۱۹۷۵ء ، نظمانے ، ۱۰۱). میرا لال کلیجہ کیو اس کلمونہی کی خاطر کسی سے نیر بسائے جاتے. (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۹۵). [کلمونہا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَلْمُوہا (فت ک ، سکِ ل ، و مع نیز ضم و) صفت مذ.
رک : **کلموا.** تمہارے ابا واپس آئے تو اس کلموہے منصور کو سنبے سے لگا لائے. (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۴۰). میں کہوں اکا سالس نہ حسب ہو کلموہے کو. (۱۹۷۳ء ، نقوش ، لاہور ، ۱۳۳). [کل (کالا (رک) کی تخفیف + موہ ـ منہ + ا ، لاحقۂ صفت].

کَلْمُوہی (فت ک ، سکِ ل ، و مع نیز ضم و) صفت مث.
کلموہا (رک) کی تانیث ، بدبخت ، منحوس (عورت) ، بری عورت. تمہارے ابا اور بڑے چچا اس کلموہی کی موت پر بھاگے چلے آئے. (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۴۰).

اس نے پوچھا کلموہی یہ کون ہے
، کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

(۱۹۸۸ء ، سمندر میں سیڑھی ، ۱۰۳). [کلموہا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَلْمُوئی (فت ک ، سکِ ل ، و مع نیز ضم و) صفت مث.
رک : **کلموہی.** یہ کلموئی شاما بڑی بیگم کی کنجی ماما. (۱۹۰۱ء ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۹). صبح صبح جھوٹے برتن ، کلموئی دیگچی ، جھوڑی ہوئی ہڈیاں ..... ہاں کی کلکاریاں کورٹس پر کھلاڑیوں کا استقبال کرتی ہیں. (۱۹۸۳ء ، قلمرو ، ۱۲۹). [کلموہی (رک) کی تحریف].

کَلِمَہ (فت ک ، کسِ نیز سکِ ل ، فت م) امذ.
۱. **(قواعد) وہ بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے ، بامعنی بول.** جو لفظ معنی دار زبان سے نکلے اس کو کلمہ کہتے ہیں. (۱۸۹۳ء ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳). کلمے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ لفظاً مفرد ہو بلکہ اس کا معنی مفرد ہونا ضرور ہے. (۱۹۰۳ء ، مصباح القواعد ، ۲۲). کلمہ (بول) : وہ لفظ جس سے صرف ایک (مفرد) معنی مراد لیے جائیں. (۱۹۸۲ء ، اردو قواعد ، ۷). ۲. **لفظ ، قول ، بات ، فقرہ.** اس بیت میں اظہار نور در صفا ہوا و لیکن در کلمۂ کن فیکون معدوم ہے. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۲۶). تین ہزار کلمے میں نے نصیحت کے لکھے. (۱۸۴۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۰). مالک ! پھر بھی وہ ہم سب پر حاوی ہے اور آپ کو ایسے کلمے زبان سے نہ نکالنے چاہئیں. (۱۹۳۱ء ، پیاری زمین ، ۲۳۳). ۳. **(شرع) وہ جملہ جو**

بالعموم ایمان کے اقرار کے لیے ادا کیا جائے ، کلمۂ شریف
لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ

سو کلمے کی عصمت ستی کال سب
سوجو کے دروق ستی بال سب

(۱۵۹۹ ، عشق شوق ، ۱۱۰)۔

خدا ایک برحق محمدؐ پچھان
کلمہ کتے ہیں نبیؐ کا بیان

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶)۔ میں نے کلمہ تلقین کیا ، اس نے بہ صدقِ دل پڑھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۳)۔ کلمے و مناجاتیں وغیرہ پڑھ کر اس کو کہلوانا یا سکھانا کریں تا کہ پہلا لفظ جو بچے کی زبان سے نکلے وہ اللہ ہو۔ (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۶۵)۔ پہلا کلمہ بچے کو چھوٹی سی عمر ہی سے سکھا دینا چاہیے۔ (۱۹۸۹ ، روشنی ، ۳۲۲)۔ ۴. (تصوف) ماہیات اور اعیان ثابتہ اور حقائق اور موجودات خارجیہ میں سے ہر ماہیت اور عین ثابتہ اور حقیقت اور موجود خارجی یعنی ہر ہر متعین کو کلمہ کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ ۵. (منطق) فعل (فرہنگ آصفیہ)۔ [ع : (ک ل م)]۔

ـــــ اِضافَت کس اضا(ـــ کس ا ، فت ف) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق ظاہر کرے ، حرفِ اضافت۔ کلمۂ اضافت یعنی کا ، کے ، کی کے لیے ایک ہی رمز مقرر ہے۔ (۱۹۸۳ ، اردو رونڈ نویسی ، ۳۲)۔ [کلمہ + اضافت (رک)]۔

ـــــ اِیجاب کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
(قواعد) وہ لفظ جو کسی بات کے اقرار کرنے میں یا کسی کے آواز دینے اور سوال کرنے کے جواب میں بولا جائے ، حرفِ ایجاب۔ ہاں ، اردو میں کلمۂ ایجاب ہے اور اگر اس پر زور دو یا مکرر کر دو تو معنی نہیں آتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۶۶)۔ [کلمہ + ایجاب (رک)]۔

ـــــ بولنا محاورہ (قدیم).
کلمہ پڑھنا ، ایمان لانا

سنی جو شریعت قبول اوسے
صدق لیا کو کلمہ سو بولی اوسے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶)۔

ـــــ بہ کَلِمَہ (ـــ فت ب ، ک ، کس ل ، فت م) م ف.
لفظ بہ لفظ (جامع اللغات)۔ [کلمہ + بہ (حرف جار) + کلمہ (رک)]۔

ـــــ بھرنا محاورہ.
۱. کسی کے نام کی رٹ لگانا ، کسی کو ہر وقت یاد کرتے رہنا ، دم بھرنا ، والہ و شیدا ہونا ، کسی کا نہایت معتقد و مطیع ہونا۔

تیری صفت کرتے سو ترسے
نوشہ تیرا کلمہ بھرتے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۵)۔

کلمہ بھرے ترا جسے دیکھیے تو بھر نظر
کافر اگر ہے یہ تیری کافر نگاہ کا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۴۳)۔ سب معاصی و منہیات سے توبہ کر کے سید محمد کا کلمہ بھرنے لگے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۹۳)۔ اس کی والدہ کی مصلحت کے خلاف نہ ہوتا تو گھر کے نوکروں کو وہ اتنا دیتی کہ سب اسی کا کلمہ بھرتے۔ (۱۹۰۴ ، اختری بیگم ، ۵۵)۔ ۲. اصولِ اسلام کا اقرار کرنا ، لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ کہنا ، ایمان لانا۔ ہند میں پانچ کروڑ آدمی ان کا کلمہ بھرتے ہیں اور تاقیامِ قیامت بھرتے رہیں گے۔ (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۳۳)۔

ـــــ پَڑھانا ف م ، محاورہ.
۱. کلمۂ توحید زبان سے کہلوانا ، مسلمان بنانا ، اسلام میں لانا۔ میرے تئیں بھی سکھاؤ اور کلمہ پڑھاؤ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۴)۔ تو ہندو ہے یا شیخ مسلمان ، میں تمہیں کلمہ پڑھا دیتا ہوں ، اس نے اسے کلمہ پڑھا دیا۔ (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۲)۔ ۲. (مجازاً) کسی شخص کے کمال یا خوبی کا اقرار کرانا ، والہ و شیدا کرنا ، معتقد و مطیع بنانا۔

کر وہ بت کعبے میں آیا ہوتا کلمہ اپنا پڑھایا ہوتا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۷۶)۔

آواز سنا کر کلمہ اپنا پڑھایا
کیا بات ہے او بت ترے اندازِ سخن کی

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۵۵)۔

ـــــ پَڑھنا ف م ، محاورہ.
۱. لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ زبان سے ادا کرنا ، ایمان لانا ، اسلام قبول کرنا۔ سب قسم کے کھانے سلونے اور میٹھے اس ذائقے کے تیار ہوئے کہ اگر بامن کی بیٹی کھائی تو کلمہ پڑھتی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳)۔

خوش بیاں لاتے ہیں ایمان کلامِ اقدس
کلمہ پڑھتے ہیں جو سنتے ہیں قرآں تیرا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۲۳۰)۔ تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی ، تم وہاں (احمن) جا کر کلمہ پڑھ آؤ۔ (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۲)۔ ۲. کلمۂ توحید کا ورد کرنا ، خدا کا نام لینا ، خدا کو یاد کرنا۔ دل مضبوط کر کے میں نے زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ (۱۹۰۳ ، انتخابِ توحید ، ۴۴)۔ اگر آپ کو نیند نہیں آ رہی تو آپ دعا پڑھیں کلمہ پڑھیں ، انہوں نے جواب دیا میں کلمہ پڑھ رہا ہوں۔ (۱۹۹۰ ، انجم اعظمی ، ساون آیا ہے ، ۲۷)۔ ۳. ماننا ، معتقد ہونا ، دم بھرنا ، اطاعت کرنا۔ شاگرد پیشوں کو اور اہلِ کاروں کو اتنا کچھ دے کر راضی کیا کہ سب میرا کلمہ پڑھنے لگے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۶)۔

پری وش پڑھتے ہیں کلمہ مرا میں ہوں وہ دیوانہ
پڑا اک داغ جنوں میں ہے اثر مہرِ سلیماں کا

(۱۸۴۶ ، دفترِ فصاحت ، ۷)۔ جسے ایک دفعہ پیار حاصل ہوا وہ ہمیشہ کے لیے کلمہ پڑھنے لگا۔ (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۲۰۹)۔

کلمہ پڑھتے ہیں ترا خوش لیاں کافر
تجھ پہ ہوتے ہیں فدا سر و قداں دلبر

(۱۹۲۵ ، خروش خم ، ۳۵)۔ ۴. (آ) کسی کے کمال یا ہنر کا اقرار کرنا ، کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنا۔

طوطی سبزہ بھی پڑھنے لگے کلمہ ان کا
دم بھر کے راغ، عمدؔ کا نسیم سحری
(١٨٨٨ء ، مضمونہائے دلکش ، ٣٠). بڑی بیگم پر بھی ان کا منتر چل گیا وہ بھی راج دلاری کا کلمہ پڑھنے لگیں . (١٩٠٣ء ، راج دلاری ، ١٨). ظریف شاعر بھی دنگ رہ جاتا ہے اور محکمہ پولیس کی کارگزاریوں کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے. (١٩٥٨ء ، آگ نامہ ، ٧). (اا) **کسی چیز کی خوبی یا برتری تسلیم کرنا.**

جس کی تہذیب کا پڑھتا تھا زمانہ کلمہ
اب اسی قوم کی ہے غیرمہذب صورت
(١٨٩٦ء ، تجلیات عشق ، ٥٧٢). جو لوگ ہر وقت زبان سے عدل و مساوات کا کلمہ پڑھتے رہتے تھے ، ان سے بڑھ کر عملی زندگی میں عدل و مساوات کی توہین کرنے والا اور کوئی نہ تھا. (١٩١٥ء ، فلسفۂ اجتماع ، ٦٠).

حسن اخلاق کا کلمہ پڑھا بیگانوں نے
آنے ہی گھیر لیا شمع کو پروانوں نے
(١٩٦٥ء ، آئینہ وفا ، ٥٧). ٥. (ا) **کسی کا نام جپنا ، کسی کا نام یاد کرتے رہنا.**

کلمہ پڑھوں میں یار کا بعد وفات بھی
طوطی ہو میری گور کا سبزا کسی طرح
(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٨٢).

کلمہ تو ترا پڑھتے ہیں بت کافر کیش
اور کروائے گا اے دشمن ایمان کیا کیا
(١٨٧٠ء ، الماس درخشاں ، ٣٠).

کلمہ پڑھتا ہے بت کافر ادا کا آرزو
ہوش میں آ توبہ کر بندے خدا کا نام لے
(١٩٢٦ء ، فغان آرزو ، ١٨٢). (اا) **کسی بات کی رٹ لگانا.** ادھر تو یہ کلمہ پڑھا جاتا ہے کہ تمام عقلمند خواہ وہ انگلستان کے ہوں یا ہندوستان کے اس کے حامی ہیں . (١٩٣٠ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٥ ، ٦ : ٦). ٦. **کسی کی تعریف کرنا.**

اک نظر آنہ کر آنکھ سے میری دیکھے
ابھی لے بت کلمہ پڑھنے لگے تو اپنا
(١٨٣٢ء ، دیوان رند ، ١ ، ١٠٨). یہ لڑکا بھی عجیب سر پھرا ہے یا تو ہر وقت رسیہ کا کلمہ پڑھا کرتا تھا اور یا اب اس جاپانی گڑیا پر لٹو ہے. (١٩٣٢ء ، کرمس ، ١٥٧). ٧. **تولے کا حق اللہ یا حق ذات اللہ کہنا** (نوراللغات).

--- **پڑھوانا** ف م ؛ محاورہ.
١. **کلمۂ توحید زبان سے نکلوانا ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کہلوانا.**

ہم زباں اپنا وہ کافر یہ ہو امکاں نہیں
کلمہ پڑھوا کے نہ اٹھوں تو مسلماں نہیں
(١٩٢٥ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٢٣٨). آپ سے کلمہ پڑھوانا بھی ضروری نہیں سمجھتے. (١٩٦٥ء ، بجنگ آمد ، ٥٠). گھر والوں نے انہیں تبلیغ کے ذریعے کلمہ پڑھوا کے مسلمان بنا لیا. (١٩٩٣ء ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ٢٠). ٢. **مطیع کرنا ، فرمانبردار کرنا ، لوہا منوانا.**

عشق وہ غارت گر ایماں ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوائے منات و لات کا
(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٦).

پڑھوا دیا ہے کلمہ تو نے بڑے بڑوں کو
ہنگام کل فشانی کوثر بہانے والے
(١٩٣٥ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٧). ٣. **کسی بات کا اقرار یا عہد کروانا.** اپنی اطاعت کا کلمہ پڑھوا چھوڑا. (١٨٠٣ء ، حسن اختلاط (ق) ، ٥ (الف)). پر آنے والے سے یہ بادشاہ کی مخالفت کا کلمہ پڑھواتا. (١٩٢٦ء ، شرر ، مضامین ، ٣ : ٣٠).

--- **تحسین** کس اضا (--- فت نیز ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
تعریفی کلمہ، مثلاً : آفرین ، شاباش . ہر کس و نا کس کلمۂ تحسین زبان پر لایا ہے. (١٨٧٣ء ، بنات النعش ، ٨٩). بیساختہ کلمۂ تحسین و آفرین منھ سے نکل گیا. (١٩٨٦ء ، انصاف ، ٧٢). [کلمہ + تحسین (رک)].

--- **تخاطب** کس اضا (--- فت ت ، ضم ط) امذ.
کسی کو مخاطب کرنے کا لفظ ، مثلاً آپ ، تم وغیرہ. ...نام ان کا دل بے قرار ہوتا، کے درمیان کلمۂ تخاطب کی ضرورت ہے ، پھر سوال یہ ہے کہ ان کا نام زبان پر کیوں نہیں ہے. (١٩٨٣ء ، بت خانہ شکستم من ، ١٢٩). [کلمہ + تخاطب (رک)].

--- **تکبیر** کس اضا (--- فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
اللہ کی بزرگی کا کلمہ ؛ مراد : اللہ اکبر جو ذبح کرتے وقت بھی پڑھا جاتا ہے.

ان کبریائی والوں میں ہے جان کا خطر
جیسے اجل ہے کلمۂ تکبیر میں خفی
(١٧٩٨ء ، میر سوز ، د ، ٣٢٢). [کلمہ + تکبیر (رک)].

--- **تلقین کرنا** محاورہ.
کلمہ پڑھانا. میں نے کلمہ تلقین کیا ، اس نے بہ صدق دل سے پڑھا اور... مسلمان ہوئی. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ١٦٣).

--- **توحید** کس اضا (--- و لین ، ی مع) امذ.
کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ اس میں اللہ کی وحدانیت (اور آنحضرتؐ کی رسالت) پر ایمان لانے کا اقرار ہے ، اس لیے اسے کلمۂ توحید کہتے ہیں ؛ اسلام کے پانچ رکن ہیں کلمۂ توحید ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ . (١٩١٦ء ، معلمہ ، ١٨). مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمۂ توحید ہے. (١٩٨٨ء ، نگار ، کراچی ، اگست ، ٦). [کلمہ + توحید (رک)].

--- **جپنا** محاورہ.
کسی کے فضل و کمال کا اقرار کرنا، نہایت تعریف و توصیف کرنا. آپ کے پدر بزرگوار عرصہ سے بہ عہدہ سفارت کلکتہ میں رونق افروز تھے ، اپنے سب بزرگوں کو انہیں کا کلمہ جپتے دیکھا. (١٩٢٢ء ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ١٢١).

--- **حق** کس اضا (--- فت ح) امذ ؛ ع : کلمۃ الحق.
١. **خدا کا کلام ، خدا کا فرمودہ.**

تیری باتیں خدا کی باتیں ہیں

کلمۂ حق ہیں کچھ کلام نہیں

(۱۸٦٧ ، رشک (نوراللغات)). ۲. سچی بات ، انصاف کی بات.

کون کہتا ہے کہ عاشقوں کا یہ دستور ہے

کلمۂ حق جو کوئی بولا وہی منصور ہے

(۱۸٧۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۲۰۰). بادشاہ کے غیظ و غضب سے نڈر ہو کر کلمۂ حق بلند کروں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۴۳). انہیں یہ بھی خیال نہ رہا کہ کلمۂ حق کہنے کے بھی کچھ آداب ہیں. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ٧٧). [کلمہ + حق (رک)].

---- حَیرَت کس اضا (--- ی لین ، فت ر) امذ.
تعجب کے موقع پر منھ سے نکلنے والا لفظ ، مثلاً اوہ ، آہا ، سبحان اللہ وغیرہ. اوہ۔ ڈاکٹر ایاز کے ہونٹوں سے کلمۂ حیرت نکلا. (۱۹۸۱ ، بے مثال ، جون ، ۳۰). [کلمہ + حیرت (رک)].

---- خَبِیثَہ کس صف (--- فت خ ، ی مع ، فت ث) امذ.
ناپاک لفظ ؛ بُری بات. ان کے مقابلے میں کلمۂ خبیثہ ہے شجرۂ خبیثہ کی طرح کہ جسے قرار نہیں. (۱۹٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۲). [کلمہ + خبیث (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---- خَیر کس اضا (--- ی لین) امذ ؛ سم کلمۃُ الخیر.
بھلائی کی بات ، اچھی بات ، تعریفی یا سفارشی لفظ ؛ تعریف ، سفارش.

کلمۂ خیر کی اُمید ُتوں سے کیا ہو

منھ کہاں ہے جو کریں اہل وفا کی تعریف

(۱۸۳٦ ، بحر (نوراللغات)).

ایک نے حق میں ہمارے نہ کہا کلمۂ خیر

سب کا منھ دیکھتے ہم مجمع محشر میں رہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۹۵). محض اس لیے کہ وہ صاحب کے مقابل اس کے لیے دوچار کلمۂ خیر کہہ دیں. (۱۹۴۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۵۵). نوجوان ناول نگاروں کے ضمن میں لارنس کے حق میں ایک آدھ کلمۂ خیر کہہ کر رکھا تھا. (۱۹۸٦ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۰۰). اف : کہنا. [کلمہ + خیر (رک)].

---- خَیر اَدا کَرنا محاورہ.
تعریف کرنا ، بھلائی سے یاد کرنا. جب میری موت کے بعد اسی اسٹیج یا کسی اور اسٹیج سے اہل نظر میری خدمات کے اعتراف میں کلمۂ خیر ادا کریں گے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۸٦).

---- سِکھانا محاورہ.
کلمۂ توحید پڑھانا. بولنے پہ آئے تو کلمہ سکھانا جانے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۰۹).

---- سُنانا ف م.
بات سنانا ، بات کہنا. رئیس جہاز یہ کلمہ سب کو سناتا کہ دیکھو جانور ہو کے ایسا سلیقہ شعار ہے. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵۵). فریدوں شوکت بولا چہ خوش تم کیا سختک تھالی ہو جو یہ کلمہ سناتی ہو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۹).

---- شَرِیف کس صف (--- فت ش ، ی مع) امذ.
کلمہ لا الٰہ اِلّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ ، رک : کلمۂ طیبہ. ہندوؤں کے دروازہ پر اوم لکھا ہوا ہو تو مسلمان کے دروازہ پر کلمۂ شریف لکھا ہوا ہو اور بس. (۱۹۰۳ ، احیاء ملت ، ۱۰۹). رہتی بازار کی لڈیا کچھ اس طرح چڑھی کہ سب کچھ بہہ گیا ، سب کلمۂ شریف کا ورد کرنے لگے. (۱۹٧۸ ، چار بیتہ ، ۱٧۱). [کلمہ + شریف (رک)].

---- شُکر کس اضا (--- ضم ش ، سک ک) امذ.
شکریے کے الفاظ ، کلمۂ شکر ، مراد : الحمد للہ ، شکر ہے اللہ کا. بڑی بیٹی نے گھر سے فرار ہو کر شادی کرلی تھی ، ماں نے رو دھو کر کلمۂ شکر پڑھا تھا کہ ایک بوجھ تو سر سے اتر گیا. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۹۸). [کلمہ + شکر (رک)].

---- شَہادَت کس اضا (--- فت ش ، د) امذ.
گواہی کے الفاظ ، مراد : کلمہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (اس میں چونکہ شہادت یعنی گواہی دی جاتی ہے اس لیے اسے کلمۂ شہادت کہتے ہیں). اول فرض کلمۂ شہادت پڑھنا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصّبیان ، ۲۰). ہماری بالشکس جس کی آواز کلمۂ شہادت کی طرح ولادت کے دن سے ہمارے کانوں میں پڑی صرف یہ تھی ، ابھی وقت نہیں آیا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۸۹). کوشش کے باوجود کلمۂ شہادت علقمہ کے منہ سے جاری نہ ہوتا تھا. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۳٦۹). [کلمہ + شہادت (رک)].

---- طَیِّب / طَیِّبَہ (--- ی لین ، شد ی بکس / فت ب) امذ.
پاک کلمہ ؛ مراد : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ. س : سر ایمان کیا ہے ؛ ج : کلمۂ طیّب پڑھنا. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصّبیان ، ۱۸). شہزادے نے جب اس کو راضی پایا کلمۂ طیبہ بتایا ، ملکہ کلمہ پڑھ کر مع کنیزوں اور سوکند کے مسلمان ہوئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٦٦۳). ہر وقت اس تختی پر انگلی سے کلمۂ طیبہ لکھا کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۹۹). پھولوں اور سفید کفن میں کلمہ طیبہ کی گونج کے درمیان دفن کر دیا گیا. (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۲۰۹). [کلمہ + طیب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---- فُجائیَہ (--- کسر ف ، ء ، شد ی بفت) امذ.
حیرت یا خوشی وغیرہ کے موقع پر اچانک منہ سے نکلنے والے الفاظ مثلاً آہا ، اوہو ، ارے واہ. وہ صرف کلمہ فجائیہ پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ واضح اور متعین انداز میں کم و کاست لفظوں میں تجربوں کی قدر و قیمت کا مدلل اظہار کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۱). [کلمہ + ع : فجاءۃ (بحذف ۃ) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---- کا شَرِیک امذ.
مسلمان بھائی ، دینی بھائی. ہم بوجہ کلمہ کے شریک ... ہونیکے ضرور کو ترجیح دیں گے. (۱۹۳۳ ، عزیزی ، انجام عشق ، ۲۰٦).

ـــــ کُفْر کسر اضا (ـــــ ضم ک ، سک ف) امذ.
۱. **ایسی بات جس سے کفر لازم آئے ، ایسے الفاظ جو خدا اور اس کے رسول اور دین اسلام کی شان میں گستاخی کے ہم معنی ہوں.** تا کہ وہ شبہ یا کے کلمۂ کفر نہ بکیں. (۱۸۱۹ء ، انجیل مقدس ، ۲۰۵). اور جو یہ کہا جائے کہ صرف کرۂ زمین کے فوائد کے لئے کرۂ شمس کی ضرورت لاحق ہوتی تو ہمارے نزدیک یہ کلمۂ کفر ہے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۸). "انا الحق" ... یہ کلمۂ کفر ہے دیوانے. (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۳۵۳).
۲. (مجازاً) **بڑی گستاخی یا غرور کی بات.** یہ چہرہ ان شان دار و آسمانی چہروں میں سے تھا جن کی نسبت عمر اور خدوخال کی موزونیت کا سوال کلمۂ کفر معلوم ہوتا تھا. (۱۹۰۹ء ، یاسمین ، ۹۳). [کلمہ + کفر (رک)].

ـــــ(و) کَلام (ـــــ و مج) ، فت ک) امذ.
۱. **گفتگو ، بات چیت.** آزاد بخت درویشوں کے بستروں پر آ کر بیٹھے اور کلمہ کلام ہونے لگا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳۲). بادشاہ سے شادی کے باب میں کلمہ و کلام تھا اور ادھر بھی انتظام تھا. (۱۸۵۹ء ، سروش سخن ، ۵۱). قرن بیست کے نمرود!! تو کیا جانے عبد و معبود کے کلمہ کلام کو. (۱۹۱۰ء ، سی پارۂ دل ، ۱: ۱۰۶). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **خدا کا کلام اور کلمہ شریف ، ایسے کلمے جن میں خدا اور رسول کا ذکر ہو.**

وگرنہ پڑھنے کو سب خاص و عام پڑھتے ہیں
ہزاروں طوطے ہیں کلمہ کلام پڑھتے ہیں

(۱۸۹۷ء ، نظم آزاد ، ۱۳۲). [کلمہ + (و ، حرف عطف) + کلام].

ـــــ کَہنا محاورہ (قدیم).
کلمۂ شریف زبان سے ادا کرنا ، کلمہ پڑھنا.

مسخر ہو جاری جنگم ہو نپے
بسر دیو پوجا سو کلمہ کہے

(۱۶۹۵ء ، حسن شوق ، ۸۵ ، ۱۰۴). کافراں اپنا مال ... بچانے کوں کلمہ کہنے ولے اس کہنے میں مسلمانی حاصل نہیں ہوتی. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۶).

ـــــ کی اُنگْلی امث.
رک : کلمے انگلی ، سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی (سبابہ) ، انگشت شہادت. صورت اوسکی یہ ہے کہ اونگلیوں کو بند کرلے لیکن کلمہ کی انگلی کو کھول دے. (۱۸۸۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۱). جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسمیں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۱۲ء ، علامات قیامت ، ۱۳). اسنے برج سومن کے کندھے پر کلمہ کی انگلی ماری. (۱۹۵۴ء ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱).

ـــــ گو (ـــــ و مج) صف ؛ امذ.
۱. **کلمۂ شریف پڑھنے والا ، دین اسلام کا پیرو ، مسلمان.** یہ شہر بُت پرستوں کا ہے ، اگر کلمہ گو کو یہ دین پائے ہیں سخت ایذا پہنچاتے ہیں. (۱۸۶۶ء ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۸۸). ہر کلمہ گو ہیں جو حبیبِ خدا کی شفاعت پر ایمان رکھتی ہے ، سلطنت اسلام کو دشمنوں کے حملہ سے بچاتی. (۱۹۱۱ء ، شہید مغرب ، ۴۳).
۲. **کلمہ پڑھنے والا ، حلقہ بگوش ، دم بھرنے والا.**

کفر اور اسلام میں باقی نہیں اب امتیاز
کلمہ گو ہے اسے جو ساری خدائی آپ کی

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۶۸).

تیرے کرتوت سے آگہ ہیں کوتب والے
کلمہ گو ہیں تیرے ہر ملت و مذہب والے

(۱۸۶۸ء ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۴۸۳)). صرف ایک بچے کی صحبت نے اُسے لطافت کا کلمہ گو بنا دیا. (۱۹۶۳ء ، جنت نگاہ ، ۱۶۸). ایک کلمہ گو کے انتقال پر اس انداز کی تعزیت حفیظ صاحب جیسے آدمی کو زیب نہ دیتی تھی. (۱۹۸۶ء ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۷۷). [کلمہ + ف : گو ، گُفتن - کہنا].

ـــــ مُحَمَّد کسر اضا (ـــــ ضم م ، فت ح ، شد م بفت) امذ.
مراد : کلمۂ طیبہ. وہ یہ طعنہ دیں گے کہ موت کے خوف سے کلمۂ محمدؐ پڑھا. (۱۸۸۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۳). [کلمہ + محمد (علم)].

ـــــ مُحَمَّدِیَّہ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ح ، شد م بفت ، کسر د ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) وہ کلمہ جو اسم محمدؐ سے منسوب ہے. حکمت فردیہ کی نص کلمۂ محمدیہؐ میں ہے. (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم ترجمہ ، ۲۲۶). [کلمہ + محمدؐ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ مُنَوَّنَہ کس صف (ـــــ ضم م ، فت ن ، شد و بفت ، فت ن) امذ.
وہ لفظ جس کے آخری حرف پر تنوین ہو جیسے حکماً ، شرعاً ، لفظاً وغیرہ. کلمہ منونہ یعنی جس کلمہ کے اخیر حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں تو وہاں پر ایک نون سا کن پڑھا جاتا ہے اور لکھا نہیں جاتا اوس کو نون تنوین کہتے ہیں. (۱۹۰۹ء ، علم تجوید ، ۱۴). [کلمہ + مُنَوَّن (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ والی اُنگْلی (ـــــ ضم ا ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : کلمہ کی انگلی ، کلمے کی انگلی. آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں ، آپ ان کو کھاتے تھے اور کلمہ والی انگلی اور درمیانی انگلی دونوں کو ملا کر کھجور کی گٹھلیاں ان میں سے لے کر پھینکتے جاتے تھے. (۱۹۸۸ء ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۱۰).

کَلْمی (فت ک ، ل نیز سک) امذ.
ایک قسم کا ساگ ، (لاط : Convolvulus Repens) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کلمبکا कलम्बिका].

کَلْمے (فت ک ، کسر نیز سک ل) امذ.
کلمہ (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ کا رُوپَیا (ـــــ ضم ر ، فت پ) امذ.
عہد شاہی کا روپیہ. انگریزی عہد میں ... شاہی روپے کو کلمے کا روپیا اور انگریزی روپے کو کلدار ... یعنی گول روپیا کہنے لگے. (۱۹۸۸ء ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۲۶).

---کی انگلی امث.
انگشت شہادت اور کلمے کی انگلی سے اندر واز و باہر واز کے لبوں کو کھولنا (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۰). اس نے فوراً اپنے داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی چاٹ لی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۷۰). پھر وہ کلمے کی انگلی اٹھا کر ہوا میں کچھ لکھنے لگے. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۱۴۶).

کُلَن (ضم ک ، فت ل) امذ.
کان اور ناک وغیرہ کے اندر ہلکی ہلکی ٹیک جو مسلسل گھٹتی بڑھتی رہتی ہے ؛ سلسلاہٹ ، ہلکا درد.

گرب پھل نہ پھول ڈاری
گرب کلن کھاب ہے

(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۳).

تدبیر بتا چارہ گر عشق کچھ ایسی
آرام پڑے جس سے مرے دل کی کلن میں

(۱۸۷۹ ، عیش (حکیم آغا جان) ، د ، ۱۰۲). کیا اس پھوڑے کی ٹیس ، کلن ، جلن کا اندازہ ہو سکتا ہے. (۱۹۱۷ ، انشائے بشیر ، ۱۰۵). [کلنا (رک) کا حاصل مصدر].

کِلنا (کس ک ، سک ل) ف ل.
۱. نولکے سے سانپ کا قابو میں آنا.

تمہارے گیسوئے پیچاں سے میں دل کو بچاتا ہوں
یہ کالے ناگ ایسے ہیں نہیں کیلے سے کلتے ہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان بشیر ، ۷۷). ۲. جادو یا منتر کے اثر سے منہ بند ہونا ، بولنے سے باز رہنا. وہ تو منہ کلے ہوئے ہیں ، مُردوں کے منہ غضب خدا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۱). [کیلنا (رک) کا لازم].

کُلنا (ضم ک ، سک ل) ف ل.
(زخم یا پھوڑے پھنسی کا) جلنا ؛ درد کرنا ، ٹیسیں مارنا ، کلکلانا.

کچھ کم نہیں پھوڑے سے یہ دل میری بغل میں
گر راتوں کو کلتا ہے تو ہے دن کو وہی ٹیس

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲۰۸). [کھولنا (رک) کی تخفیف].

کُلَنج (ضم ک ، فت ل ، غنہ) امذ ؛ صف.
۱. گھوڑے کے ایک عیب کا نام جس میں چلتے وقت اس کی پچھلی ٹانگیں آپس میں رگڑ کھاتی اور ٹکراتی ہیں ، عیب دار گھوڑا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. شیرازی کبوتر کی ایک قسم (نوراللغات). ۳. ٹیڑھی ٹانگوں والا آدمی (جامع اللغات). [کلنگ (رک) کی تحریف].

کُلَنجا (ضم ک ، فت ل ، غنہ) صف.
رک : کلنج. اس کے ٹخنے ایک دوسرے سے رگڑ کھا کر کلنجے گھوڑے کی طرح خون آلود ہوگئے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۱). [کلنج (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَلِنجری (فت ک ، کس ل ، سک ن ، فت ج) امذ.
سیاہ انگور جو بہت نرم اور شیریں ہوتا ہے. ان اطراف میں ایک سو بیس قسم کے انگور ہوتے ہیں جن میں تربیاں اور کلنجری نہایت خوش مزہ ، شاداب اور نرم ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۰). [ف].

کُلَند (ضم ک ، فت ل ، سک ن) امذ.
پھاوڑا ، کسی ، کدال. تم اپنے باپ کے خلوت خانے میں جا کے کلند سے اسے کھودو. (۱۸۴۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۴۲۳). اس شہزادے نے اپنی جوانمردی سے نہیں معلوم کس تدبیر کی کلند بنیاد حصار پر لگائی کہ اب نشان بھی اس کا احاطۂ تصور اور خیال میں نہیں آتا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۸۹). زمین کو نرم کرلیتے ہیں اور کلند (کسی) سے مختلف قطعات زمین کو تیار کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۰۹۵). [ف].

کَلِندا (فت ک ، کس ل ، سک ن) امذ.
تربوز (پلیٹس ، جامع اللغات ، نوراللغات). [س : کلندکم कालिन्दक].

کَلَندرا / کَلَندرہ (فت ک ، ل ، سک ن ، د / فت ر) امذ.
۱. فہرست جرائم ، فرد قرارداد جرم. ایک نقل وجوہات سپردگی کلندرا بیانات ... ارسال کرنا چاہیئے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۱۷۹). ۲. جنتری ، تقویم. ہر سال کلندرہ کے شروع میں ہر حاکم ضلع ... مجاز ہوگا کہ کسی ایک شخص کو عہدۂ تحصیلداری کے لئے نامزد کرے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۱۳). کیلنڈر کے اردو میں بگڑے ہوئے روپ «کلندرا» اور «کلندرہ» ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۵). [انگ : کیلنڈر Calendar].

کَلَنڈر (کس مع نیز فت ک ، فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ = کیلنڈر.
جنتری ، تقویم. یہ نئے برس ہیں تو میں نئے برس کا کلنڈر ہوں. (۱۹۲۲ ، ترکی حور ، ۱۷). مجھے ہجری اور عیسوی سنوں کی پہچان حضرت موصوف کے ہاں کے کلنڈروں ہی کو دیکھ کر ہوئی. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۱۷). [انگ : Calendar].

کَلَنک (فت ک ، ل ، غنہ) امذ.
۱. داغ ، دھبا ؛ (مجازاً) عیب ، رسوائی ، تہمت.

سروپ آگلا چندر تس بھی کلنک
نہ اس بھاؤ سنگ دھروں ہوں نہ سنک

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷).

کلنک چاند میں یہ سو دستا ہے یوں
کہ سنیے کی پیالی میں ہے مشک جیوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰). یہ کلنک کیسے چھوٹے گا کس جنم میں میری گتا ہو گی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۶). مشہور چندرماں میں جو کلنک ہے اس سے اس کی شوبھا سندر نہیں لگتی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵). اکسیر ہے یا خاک ہے ، پرنتو ایسے کلنکوں سے پاک ہے. (۱۹۲۱ ، پتی پرتاپ ، ۳). طلاق عیب نہیں ، کلنک نہیں ، جو خاندانوں کو لگ جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۹۹). ۲. (نباتیات) بیضہ دان (Ovary) کا وہ حصہ جو زر گل کو زرخیزی کے لیے حاصل کرتا ہے سرپچھہ. آلات ذیل پر زر گل لگ جاتا ہے دوسرے پھول کے بیضہ دان (Ovary) کے کلنک (Stigma) پر جا گرتا ہے

اور اسے زرخیز (Fertilize) کر دیتا ہے اس کے بعد بیضہ دان پھل میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۳۳۰). [س : कलंक]

---چڑھانا محاورہ.
(ہندو) بدنام کرنا ، رُسوا کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا ٹیکا/ٹیکہ امذ.
بدنامی یا رُسوائی کا داغ ، ذلّت و رسوائی ، روسیاہی . اگرچہ کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگا ، پر ایسا کام نہیں کیا جس میں ماں باپ کے نام کو عیب لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰). جب تک یہ کلنک کا ٹیکا ہندوستانی اپنے منہ سے نہ چھٹا دیں گے اس وقت تک کبھی ان کی عزت اور قدر کسی تربیت یافتہ قوم کی آنکھ میں نہیں ہونے کی. (۱۸۹۹ ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۱ : ۲۶). یہ کلنک کا ٹیکا چاند کے داغ کی طرح ہمیشہ اس کے ماتھے کا جھومر بنا رہا. (۱۹۲۹ ، نانک کنھیا ، ۹۰). وہ رہتی دنیا تک برطانیہ کی ہندوستانی حکمت عملی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن کر چمکتا رہے گا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۸۳).

---کا ٹیکا/ٹیکہ دینا محاورہ.
رک : **کلنک کا ٹیکا لگانا**. کُتنا سب نے اسفندیار ہے کہا تیری بہنوں کو اپنا سب لے گیا ہے کلنک کا ٹیکا دے گیا ہے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۲۰۵).

---کا ٹیکا/ٹیکہ لگانا محاورہ.
بدنام کرنا ، عیب لگانا ، رُسوا کرنا. ناحق مفت میں ذلیل ہو گئے ، کلنک کا ٹیکا لگاؤ گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۴). مسلم یونیورسٹی علی گڑھ شاعروں اور ادیبوں کو مشہور اور بدنام اور بےسبب لوگوں کے ماتھے پر چار چاند یا کلنک کا ٹیکہ لگانے کا مرکز ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۱۷).

---کا ٹیکا/ٹیکہ لگنا محاورہ.
بدنام ہونا ، عیب لگنا ، رُسوا ہونا. بوڑھا آدمی ہوں اس بڑھوتی میں کلنک کا ٹیکا لگے تو کہیں کا نہ رہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۹). بٹی روتی کیوں ہے ، یہ کلنک کا ٹیکہ تو عمر بھر کو لگ گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۹).

---کا داغ امذ.
رک : **کلنک کا ٹیکا**. میرے ماتھے پر کلنک کا داغ لگ گیا. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۳۱).

---لگانا محاورہ.
عیب لگانا ، رُسوا کرنا ، بدنام کرنا.

کلنک منھ کو لگا دیں تو کیا تعجب ہے
کلا نہیں جو وہ عاشق کی آبرو نہ کریں

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۹۱). اس کی بدمتی میں کنوری بٹی کی چاند سی پیشانی پر کلنک لگا دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۳۹).

---لگنا محاورہ.
داغ لگنا ، عیب لگنا ، رُسوا ہونا ، بدنام ہونا.

بارو ڈرو کمر میں مروڑو نہ بھر کے انگ
آہا کہیں لچک تو ابھی لاگ جا کلنک

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۷). جس کام کے کرنے سے سنسار میں کلنک لگے سو کام میں نہ کروں گا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۸). ایسا کوئی کام نہ کرنا کہ باپ دادا کے نام کو کلنک لگے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵۰).

کَلَنکِت (فت ک ، ل ، غنہ ، کس ک) صف.
داغ دار ؛ بدنام ، رُسوا ، ذلیل. میں کسی کے بنا کلنکت ہوا ہوں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۴).

کلنکت ہو نہ جائے اس وطن کا نام دنیا میں
غرض اپنے وطن کی لاج بھی تم کو بچانا ہے

(۱۹۸۳ ، راماین (امتیازالدین) ، ۵۸). [س : कलंकित].

کَلَنکڑی (فت ک ، ل ، غنہ ، سک ک) امث (قدیم).
تربوز.

جو کڑوے کدو پر او جھڑ کیں کو آپ
کلنکڑی تھو میٹھا او ہوئے شتاب

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۳۱). [کلندوا (رک) کا قدیم املا].

کَلَنکَن (فت ک ، ل ، غنہ ، فت ک) صف مث ؛ امث — کلنکنی.
بدنام ، رُسوا ، عیبی ، فاحشہ (عورت). کوئی کلنکن لوبھی ہو کسند دکھائے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰). اس سے زیادہ اگر کچھ اور چاہئے تو عورت نہ ہوتی کلنکن ہوتی ، طوائف ہوتی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۷۱). [رک : کلنک + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَلَنکنی (فت ک ، ل ، غنہ ، فت ک) صف مث.
رک : **کلنکن**. والدین نے اسے کلنکنی اور نہ جانے کیا کیا کہا مگر بالآخر وہ بھی راضی ہو گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۷۰). کہاں وہ دیوتا اور کہاں یہ کلنکنی. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۲۲). [رک : کلنک + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَلَنکَہ (فت ک ، ل ، مغ ، فت ک) امث (قدیم).
کسوٹی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

کَلَنکی (فت ک ، ل ، غنہ) صف مذ.
۱. **داغ دار ، جس کے جسم پر داغ ہوں**.

تمہارے حسن کی خوبی مقابل جب چندر سوں ہوتی
نشاں میں ہیں کلنکی کوں کدھیں نرمل نہیں دیکھیا

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۵۱).

کلنکی کے برابر عیب ہو ہے خوب کوں کہنا
تیرے گالوں کو کہیے چاند تو گویا کہ گالی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰). کیا نادر کتاب ہے ماہر اس کا کوڑھی کلنکی ... کو ... جب چاہے بتا دے کہ فلانے عمل کا یہ نتیجہ ہے. (۱۹۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۱). برہمن مہاتما بدھ کو

نہیں مانتے وہ اپنے کلنکی اوتار کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں ، کہتے ہیں کہ وہ کسی برہمن کے گھر جنم لیں گے ۔ (۱۹۶۹ء ، عبدالرحمان آزاد فتحپوری ، رام راج ، ۱۳۹)۔ ۲. کالے یا برہمن کا قاتل ، سخت گنہ گار ، رُوسیاہ ۔ جس کو سب سنگ عزیز نہیں وہی کلنکی ہے اور میری زندگی سب سنگ سے ہے ۔ (۱۸۵۵ء ، بھگت مال اردو ، ۳۰۳)۔ راجپوتوں میں موت کی سزا گستاخ اور کلنکی کو دی جاتی ہے ۔ (۱۹۶۷ء ، ساقی ، کراچی ، فروری ، ۱۵)۔ [کلنک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَلَنگ (فت ک ، ل ، غنہ) امذ۔
رک : کلنک ، داغ۔

یہ جو پروانے کو مارا کوئی مٹتا ہے کلنگ
روسیاہی اپنی رو رو کر عبث دھوتی ہے شمع

(۱۸۹۷ء ، بیان (احسن اللہ) ، د ، ۲۰)۔ [کلنک (رک) کا بگاڑ]۔

--- کا ٹیکا/ٹیکہ امذ۔
رک : کلنک کا ٹیکا / ٹیکہ۔

صنم سمجھتا ہے کون اس کو رنگ کا ٹیکا
یہ بندیا ماتھے پہ کہیے کلنگ کا ٹیکا

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۱۰۷)۔ لڑکی نے ... دل میں یہی ٹھانی کہ ... بادشاہ کے ساتھ نکاح کروں گی اگر خواستۂ خدا ہے تو بادشاہ اس کلنگ کے ٹیکے سے بچے گا ۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۱)۔ یہ ہیں صفحۂ تاریخ کے زریں حروف وہ نیچے کلنگ کے ٹیکے بدنیتی کے بدنما داغ ۔ (۱۹۳۰ء ، ہم اور وہ ، ۳۰)۔

کُلَنگ (ضم ک ، فت ل ، غنہ) امذ۔
۱. سارس سے مشابہ ایک مٹیالے رنگ کا آبی پرند جس کی گردن لمبی ہوتی ہے اور جو لق لق سے بڑا ہوتا ہے۔

اُڑے ہنس جا جب کُلنگ کُکڑ پاس
تولیں آ پڑے جی جو لیوے لگ پھانس

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۰۱)۔

سو سرخاب کی میل --- شُرنگ
جو بحری لے اس سال مارہا کُلنگ

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۳)۔

اگر شاہ کے ہات بہری اُڑی
کلنگاں کہیں گے کہ ویری اُڑی

(۱۶۹۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵)۔ کبھی باز جرّہ اڑاتے ہیں ، سو کلنگ اور مرغابیوں کے شکار کرتے ہیں ۔ (۱۸۴۶ء ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۰۷)۔

محال ہے کہ موافق ہو صحبتِ ناجنس
لگا نہیں کبھی باز و کلنگ کا جوڑا

(۱۸۵۹ء ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۵)۔ کلنگ شکار کر کے پکایا۔ (۱۹۲۶ء ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۳۳)۔ سارنگ پرندے جاؤں گر اس کی طرف دوڑے کلنگ لے گیا ، پھر بھی میں اپنی اسے اپنی چونچ میں داب کر بیچ دریا میں غوطہ آتا ہوں ۔ (۱۹۸۷ء ، روشنی ، ۲۳۳)۔ ۲. **اصیل مرغ (لیتن کا نقش)** لوگ اسے لڑاتے ہیں ، اس کی نسل اور ہوتی ہے ، وہ کلنگ

کہلاتے ہیں ۔ (۱۹۱۰ء ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۲۸)۔
۳. **(مجازاً) لمبی لمبی ٹانگوں کا آدمی** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]

کَلَنگڑا (فت ک ، ل ، غنہ ، سک گ) امذ (قدیم)۔
تربوز۔

عجب کیا جو ہل مجھ کراہت ہی پائیں
تو یک ہات میں دو کلنگڑے سنبھالیں

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۰)۔ [کلنگڑی (رک) کا محرف]۔

کَلَنگڑی (فت ک ، ل ، غنہ ، سک گ) امث (قدیم)۔
رک : کلنگڑا۔

میٹھی شالو بڑائی کر لیے جاتی کلنگڑیاں نے
کرے شالو اپر تارا تنک تر مغز سنجل کا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۰۹)۔ [کلنگڑی (رک) کی تصریف]۔

کَلَنگلی (فت ک ، ل ، غنہ ، سک گ) امث (قدیم)۔
وہ چھوٹی انگلی جو خنصر کے پاس نکل آتی ہے ، چھنگیا۔

جو بنصر کلنگلی کیر ناتول ہے
سب انگلیاں کی آخر جسے ٹھانوں ہے

(۱۶۸۸ء ، ہدایات ہندی ، ۷۲)۔ [کل ـ چھوٹا حصہ + انگلی (رک)]۔

کَلَنگی (فت ک ، ل ، غنہ) صف۔
جس کے جسم پر داغ ہوں ، داغ دار۔ جس نے اس درخت کا نام شجرالمبارک رکھا تھا اکثر ادھر کے لوگ کوڑھی کلنگی اپاہج لولے لنگڑے ... آتے اس کے پھل کھاتے ہاتھ ، پاؤں ، ناک کان زبان سے درست ہو کر چلے جاتے۔ (۱۸۱۲ء ، گل مغفرت ، ۱۰۹)۔ [کلنک (رک) کا بگاڑ]۔

کِلْنی (کس ک ، سک ل) امث۔
ایک قسم کی چچڑی یا چھوٹا کیڑا جو اکثر بکری گائے اونٹ کتے وغیرہ کے جسم میں ہوتا ہے۔ کنہ : جانور یست خرد کہ در چہارپایاں افتد و اہل ہند آنرا چچڑی و کلنی نیز گویند (۱۸۱۹ء ، ادات الفضلا (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ء ؛ ۳۱)۔ یہ دوا کلنیوں کی بھی قاتل ہے ۔ (۱۸۷۰ء ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۲۸)۔ [س : کرم **कृमि** (رک) کی تحریف]۔

کِلو (کس ک ، و مج) امذ۔
۱. **ہزار کی تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے انگریزی کے ذریعے درآمد شدہ الفاظ خصوصاً پیمانہ جات کے لیے مستعمل ، جیسے : کلومیٹر ، کلوگرام۔** کلومیٹر ... کلو (Kilo) یونانی سابقہ ہے اور "ہزار" کے معنی دیتا ہے ۔ (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۴)۔ ۲. **مراد : کلوگرام۔** تین کلو پانی میں چینی ڈال کر قوام تیار کر لیں ۔ (۱۹۸۵ء ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۰)۔ [انگ : Kilo]۔

کَلّو (فت ک ، شد ل ، و مع) صف مذ ، امذ۔
۱. **کالے رنگ کا آدمی ، کالا ، عام طور پر جو آدمی سیاہ فام ہوتا ہے اسے کلو کے نام سے پکارتے ہیں ، بعض اوقات بطور تحقیر بھی آتا ہے۔**

یہ دال لب لکک کبھی گل نہیں سکتی
کلو کے بتاشے سے بلا ٹل نہیں سکتی
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۰۲ : ۳۵۲) . ذرا کلو نے ملو کو گالی دی یا ملو نے کلو کو گالی دی یا ملو نے کلو کو مارا تو سمجھ لو قیامت آگئی . (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵) . ۲ . (ٹھگی) چور یا وہ شخص جو چُھپ کر یا اندھیرے میں چوری کرے (اب و ، ۸ : ۱۹۷) . [کَل (کالا (رک) کی تخفیف) + وُ ، لاحقۂ نسبت] .

کَلّو (فت ک ، شد ل ، و مج) صف مث ؛ امث.
کالے رنگ کی عورت ، سیاہ فام عورت.

کہ خوش ہو جائیں لالا جی سے لَلّو
لقب لَلّو ہے کو وہ ہوئیں کَلّو

(۱۸۶۶ء ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۳۱) . میری شامت نہیں آئی جو اس جھلو کو چڑیل کلو کو بغل میں بٹھا لوں . (۱۹۰۱ء ، راقم ، عقد ثریا ، ۹۷) . [کَلّو (رک) کی تانیث] .

کَلْوا (فت ک ، سک ل) امذ.
۱ . **کلو (رک) کی تصغیر یا تحقیر ؛ کالاکلوٹا.** کلوا کی نانی لہنگا بہت بھاری کالی کلی صورت اس پر چیچک کے داغ . (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۰۶) . بھلا میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہوں ، اور اس کلوے کو کیسے خاطر میں لا سکتی ہوں . (۱۹۰۵ء ، آریہ سنگیت راماین ، ۲۷۶) . ۲ . **سیاہ رنگ کا کتا.**

خیال اس خال کا ایسا نہیں جادو جو بچ رہئے
نہ چھوڑے پنڈ بعداز مرگ بھی جسکو لگے کلوا

(۱۸۳۷ء ، ستا کر ناچی ، د ، ۲۱) . [کَل (کالا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر] .

---بیر (---ی مع) امذ.
ایک فرضی سیاہ فام موکل جسے جادو ٹونا کرنے والے مدد کے لیے پکارتے ہیں.

ٹونا چماری کی قسم اور کلوابیر کی
کالی بلا کی غول بیاباں کی قسم

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۸۶) .

بستمان بےچارہ کس کس سے لڑے
ادھر ہیر بندا ادھر بیر کلوا

(۱۹۲۷ء ، بہارستان ، ۷۹۶) . [کلوا + بیر (رک)] .

---بھیروں (---ی لین ، و مج) امذ.
ایک فرضی بہت تاک سیاہ فام موکل جسے جادو ٹونا کرنے والے مدد کے لیے پکارتے ہیں. سنبھل کر بڑبڑانے لگی ، کلوا بھیروں کو بلانے لگی سحر کا وار کیا . (۱۸۸۰ء ، طلسم فصاحت ، ۶۳) . [کلوا + بھیروں (رک)] .

کَلْوار (فت ک ، سک ل) امذ ؛ ← کلار.
شراب کشید کرنے اور بیچنے والا ، بادہ فروش ، کلال

کیوں نہ کلوار سے کروں بیعت
رند ہوں فیض پارسا تو نہیں

(۱۸۶۶ء ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۱۳۹) . کلوار نے مارے ڈر کے عمدہ جوکھی شراب بھر دی . (۱۹۰۳ء ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۰) . ابوالخمر ... جس کا عنوان (The First Distiller) (پہلا کلوار) ہے اور جس میں شراب کی شیطانی اصلیت ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے . (۱۹۳۹ء ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۶۷) . [س : کَل + پال करय + पाल] .

---خانَہ (---فت ن) امذ.
شراب خانہ ، کلال کی بھٹی. بہ تحقیق معلوم ہوا کہ وہ مال سرکار نہیں ، عندالضرورت کلوار خانے سے مستعار آ جاتی ہے . (۱۹۰۰ء ، ذات شریف ، ۱۵۲) . کالے پہاڑوں کے پاس جو کلوار خانہ ہے وہاں سے ایک بوتل بھروا لا . (۱۹۰۳ء ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۰) . [کلوار + خانہ (رک)] .

---کی آکاڑی اَور قصائی کی پچھاڑی کہاوت.
شراب شروع میں خریدنی چاہیے اور گوشت آخر میں (ماخوذ : خزینۃ الامثال) .

کَلْوارَن (فت ک ، سک ل ، فت ر) امث ؛ ← کلوارنی.
کلوار کی جورو ؛ شراب بیچنے والی عورت. میاں آزاد یہ کہہ رہے تھے کہ پنساکلوارن دھانی بھرنا بھڑکاتی ہوئی لب چشمہ سار نظر آئی . (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۳) . ستار قوم کی عورتیں بہ سیاحت سہاگ چلیں اور کلوارنیں شراب محبت سے متوالی ہو رہی تھیں . (۱۹۷۵ء ، پدماوت ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۹۰)) . [کلوار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث] .

کَلْوارَنی (فت ک ، سک ل ، ر) امث.
رک : کلوارن.

کلوارنی نہ مرتا ہے تُف اس کی ریش پر
قاضی کے گھر میں کیوں نہ ہو چرچا شراب کا

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰) . [کلوار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث] .

کَلْواری (فت ک ، سک ل) امذ.
رک : کلوار (جامع اللغات) . [کلوار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---خانَہ (---فت ن) امذ.
رک : کلوار خانہ. اس کی بھٹی کو بھاڑ میں ڈالو اس کی دکان کا تختہ اولٹ دو کلواری خانے کو آگ لگا دو . (۱۸۹۳ء ، بشو ، ۳) . [کلواری + خانہ (رک)] .

---کی آکاڑی اَور قصائی کی پچھاڑی کہاوت.
شراب شروع میں خریدنی چاہیے اور گوشت آخر میں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

کِلْوانا (کس ک ، سک ل) ف م.
عمل یا منتر پڑھ کر حصار کرانا یا بند کرانا ، مکان کے کونوں میں عمل پڑھ کر کیلیں گڑوانا تا کہ وہاں آسیب نہ آسکے. کوئی کہتی کلان اچھا نہیں میر علیم سے کِلواؤ . (۱۸۶۸ء ، مرآۃ العروس ، ۲۸۵) . [کیلنا (رک) کا تعدیہ] .

کُلُوا وَاشْرَبُوا (ضم ک ، و مع ، ضم ا ، فت و ، ضم ا ، سک ش ، فت ر ، و مع ، ضم ا) فقرہ.
کھاؤ اور پیو.

کُلُوا واشربوا پر عمل ہو گیا
کسی دن جو یاروں کی محفل ہوئی

(۱۸۳۰ ، ریاض البحر ، ۱۷۷).

تھا کلوا واشربوا پر اپنا عمل
کہ شراب و کباب کے دن تھے

(۱۸۵۰ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸۰). ایک مولوی وعظ کہنے سے پہلے «کلوا واشربوا» کے مسئلہ پر غور کرتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ح). [ع : (ا ک ل) + و (حرف عطف) + ع : (ش ر ب)].

کِلْوائی (۱) (کس ک ، سک ل) امث.
(کاشت کاری) کھیت کی جڑیں صاف کرنے اور زمین ہموار کرنے کا ایک قسم کا بھاری ہل جو دو یا تین پھار کا ہوتا ہے ، ہندھنی (ا ب و ، ۶ : ۹۰). [مقامی].

کِلْوائی (۲) (کس ک ، سک ل) امث.
کیلنے کا فعل ؛ کیلنے کی اُجرت (نوراللغات). [کیلوانا (رک) کا حاصل مصدر].

کَلُّوب (فت ک ، شد ل ، و مع) امذ (شاذ).
سنسی جس سے لوہار گرم لوہا پکڑتے ہیں ؛ زنبور ؛ چمٹی. بے شمار آلات جراحت مثلاً ... مقراض ، منشار ، سکین ، ابو عتقاء ، کلوب. (۱۹۵۰ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۵۱). [ع].

کِلُوٹ (کس مع ک ، و لین) امذ.
وہ کپڑا جو بچے کے نیچے بچھایا جاتا ہے تا کہ پاخانہ پیشاب اسی پر کرے ، پوتڑا. دلہن کے میکے سے زچہ خانے کا سامان جو بچے کے چالیس دن کے لئے ہوتا ہے اور جس کو «بوانے کپڑے» کہتے ہیں آیا ... بچے کے لئے کرتے چالیس ، پوتڑے (کلوٹ) بیس ، روئی کی رضائیاں چار. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۰۲). [انگ : Clout].

کَلُوٹا (فت ک ، و مع) صف مذ (مث : کلوٹی).
بہت کالے رنگ کا ، کالا سیاہ ، سیاہ فام ، عموماً «کالا کلوٹا» مستعمل (بطور تحقیر بھی مستعمل ہے).

مت بے قرار ہو اے مری جان صبر کر
یہ کون آرہا ہے کلوٹا موا ادھر

(۱۸۷۰ ، دل فروش ، ۹۸). شہزادی کے بغل میں ... ایک کالا کلوٹا یار ہے. (۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷). ہو نہ کلوٹی ، روزانہ اتنی صبوں کو لاتا ہوں ، وہ کچھ بھی نہیں سوچتیں. (۱۹۳۶ ، لیلیٰ کی لکیر ، ۳۹۶). کسی کالی کلوٹی لنگڑی لولی دلہن کو اس کے گلے تو منڈھ نہیں دیا جاتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۸۷). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + وٹا ، لاحقۂ تصغیر (بطور تابع)].

کِلوٹیا (کس ک ، و لین ، سک ٹ) امذ.
(گاڑی بانی) گاڑی کی پھڑ (پہیہ) کی پٹلی پٹیوں میں جڑی جانے والی خاص قسم کی بنی ہوئی چھوٹی کیل (ا پ و ، ۵ : ۱۳۸). [کیل (رک) + وٹ ~ یٹ + یا ، لاحقۂ نسبت].

کُلُوخ (ضم ک ، و مع) امذ.
مٹی کا سخت ڈھیلا ، پکی یا کچی اینٹ کا ٹکڑا.

جہاد پر جو کمر باندھے لشکر اسلام
کلوخ ہاتھ نہ آئے بہ جز سر کفار

(۱۸۰۱ ، جوشش ، ۱۵ ، ۲۴۴).

تیروں کے وار ہوتے تھے اک صف سے بے درنگ
چلتے تھے ایک صف سے پیالے کلوخ و سنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۰).

اکثر اسی ہوس میں بنے ہیں کلوخ کب
اس کے خوشا نصیب جسے ہو رسوخ کب

(۱۹۲۱ ، اکبر ، کد ، ۲ : ۹۷).

مری انگشت میں ہے وہ انگوٹھی
کلوخ کربلا ہے جسکا پکھراج

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۹). [ف].

---انداز (---فت ا ، سک ن) (الف) صف.
ڈھیلا مارنے والا ؛ گوپھن چلانے والا. احمقوں کو تدبیر بھی سوجھتی ہے تو یہ کہ چلو بھائی گھر چھوڑ چھاڑ کر کلوخ اندازوں کے محلے میں جل بسیں. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۱۳).

حماقت ہے کلوخ انداز سے جنگ
وہ توڑے گا ترا سر اور شانہ

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۵۶). (ب) امذ. وہ سوراخ جو قلعے کی دیوار میں دشمن پر ڈھیلے یا پتھر وغیرہ مارنے کے لیے بنا رکھتے ہیں ، اب انہیں سوراخوں سے بندوقیں مارا کرتے ہیں (نوراللغات). [کلوخ + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا].

---اندازان (---فت ا ، سک ن) امذ.
ایرانیوں کا ایک تیوہار جو شعبان کے اخیر میں منایا جاتا ہے (جامع اللغات). [کلوخ انداز (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---انداز را پاداش سنگ (اَسْت) کہاوت.
اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ؛ خواہ مخواہ چھیڑ کرنے والے کو سخت سزا ملنی چاہیے. جو شخص شیشے کا گھر رکھتا ہو اس کو دوسرے گھروں پر ڈھیلے پھینکنے کیا مناسب ہیں «کلوخ انداز را پاداش سنگ است». (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۱۳).

اینٹ وکٹر کی گری پتھر شُحنۂ کا چلا
قول سعدی ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۲۴۴). یہ کسی سے اینٹا دیکھنے والی ہیں کب ، آدھی بات نہیں سہتیں ، کلوخ انداز را پاداش سنگ کی قائل ہیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۰۹).

---اندازی (---فت ا ، سک ی) امث.
، ڈھیلا مارنا ، گوپھن چلانا. لو جان بن اب تو تمہارے دیوانے پر کلوخ اندازی بھی ہونے لگی (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۲۳).

سنگ زنی اور کلوخ اندازی نہایت قابلِ قدر فن سمجھا جاتا تھا. (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ بازی کی تکنیک ، ۷). ۲. (مجازاً) نکتہ چینی کرنا، آپ نے تو غضب کیا کہ لکھنؤ کے تمام سربرآوردہ شعرا پر کلوخ اندازی شروع کر دی. (۱۹۱۲ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۱۹۹). [کلوخ انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُلوخی (ضم ک ، و مع) صف.

کلوخ (رک) سے بنا ہوا ، مٹی کے ڈھیلے کا.

> ہمارے سیلِ اشکِ خوں کو شاید ہی کبر آیا ہے
> کہ ڈوبے ہی گئے لعلِ کلوخی اُس یاراں میں

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۵۸). [کلوخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَلُور (فت ک ، و مع) امث.

۱. **جوان گائے جس نے کوئی بچہ نہ جنا ہو ، بچھیا** (پلیٹس). ۲. (طنزاً) **جوان عورت جس کے بچہ نہ ہوا ہو.** ڈاکٹر نے ... مناسب دوائیں دے کر سب کو سنگ دوش کر دیا ، سب کلور ہو گئیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۳). [س : کلیا कल्या].

کِلوَرا فارم (کس مع ک ، و مع ، سک ر) امذ.

رک : **کلورو فام**. کلورا فارم بطور داروئے بے ہوشی شفاخانوں میں لکھوکھا مریضوں کے شدتِ الم کو کم کرتا ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۲). بچہ تو سہیلے کے بعد پیدا ہوتا ہے ... میٹرنٹی ہوم کی ضرورت نہیں کلورا فارم درکار نہیں آو دیکھتا ہے نہ تاؤ پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، تلخ ، ترش اور شیریں ، ۳۴). [انگ : Chloroform].

کِلورائیڈ (کس مع ک ، و مع ، ی مع) امذ.

کلورین کا مرکب. دودھ کی ماہیت میں پانی شکر گلسرین یعنی بالائی روغن کلورائیڈ آف پٹاسیم و فاسفیٹ آف لائم فولاد و کلورائیڈ آف سوڈیم وغیرہ تک پائے جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۸۹). بیں اڑنے والے کلورائیڈ کاربونک ترشہ اور آکسیجن کی بڑی مقدار شامل تھی. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۷). کلورین کا ایک مرکب کلورائیڈ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳). [انگ : Chloride].

کَلوَرٹ (فت ک ، سک ل ، فت و ، سک ر) امث.

زمین دوز بدررو ، پٹی ہوئی نالی. کلورٹ (Culvert) زمین دوز بدررو یا پٹی ہوئی نالی کے لیے رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۹). [انگ : Culvert]

کلورِک (فت مع ک ، و مع ، کس ر) امث.

گرمی ، حرارت. حکما نے وہ سے بسیط عنصر جو معلوم کیا ہے وہ یہ ہیں لیٹ یعنی روشنی کلورک یعنی گرمی. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۸). [انگ : Caloric].

کِلورو ڈائن / کلورو ڈائین (کس مع ک ، و مع ، کس ر / ی مع) امث ؛ امذ.

ایک مشہور دوا جو دافعِ درد ہے. آگرے سے ایک دوست کی معرفت کلورو ڈائن کی دو شیشیاں خرید لیں. (۱۹۲۸ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۱). خود کلورین سے کئی اصطلاحیں مثلاً کلورین دار ، کلورین کا ، کلورو ڈائین بن گئی ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴). [انگ : Chlorodyne].

کِلورو فارم (کس مع ک ، و مع ، و مع ، سک ر) امذ ؛ = کلورا فارم.

ایک رقیق بے رنگ دوا جس کے سونگھنے سے بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ، داروئے بے ہوشی. اگر آپ لوگ اجازت دو تو کلورو فارم سنگھا کر میں اس کو اطمینان کے ساتھ دیکھوں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۰). انگریزوں نے ایک دوا نکالی ہے کلورو فارم ، اسکا خاصہ ہے کہ ایک مقدار خاص تک آدمی کو سنگھا دی جائے تو اس کا احساس عصبی باطل ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰). کلورو فارم سنگھا کر عمل جراحی کیا گیا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۹۳). [انگ : Chloroform].

کِلوروفِل (کس مع ک ، و مع ، و مع ، کس ف) امذ ؛ امث.

پودوں کے سبز حصوں کا رنگین مادہ ، خضرہ. وہ اپنی کلوروفل (سبزی) کی مدد سے ہوائی کرہ کی کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تمثل (Assimilation) کر سکتا ہے. (۱۹۳۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۲). جنگل میں تو کلوروفل کھاتے تھے اور مُردار کھاتے تھے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۵۰). [انگ : Chlorophyll].

کَلوری (فت مع ک ، و مع) امث.

(طبیعیات) **حرارت کی اکائی ، حرارہ.** اس سے جسم میں حرارت کی اتنی کلوریاں پیدا ہوتی رہتی ہیں جو جسم کو درکار ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، حرارت ، ۲۳۳). [انگ : Calorie].

ـــ میٹر (ـــ ی مع ، فت ٹ) امذ.

(طبیعیات) **حرارت کی اکائیاں ناپنے کا آلہ ، حرارہ پیما.** اگر ایک ہی وزن کے چند مختلف مادے ایک ہی ڈگری ٹمپریچر تک گرم کئے جاویں اور ان کو ایک برف کے کلوری میٹر میں نسط کیا جاوے تو ان کی گرمی کے لیے جس قدر گھیسنی درکار ہوگی وہ اس مقدار برف سے ظاہر ہو گی. (۱۹۰۶ ، راہنمائے انجینئری ، ۲ : ۷۰). کلوری میٹر ناپنے کا ایک برتن ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، حرارت ، ۹۴). [انگ : Calorimeter].

ـــ میٹری (ـــ ی مع ، سک ٹ) امث.

حرارہ پیمائی. اسے انگریزی میں کلوری میٹری کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، حرارت ، ۹۰). [انگ : Calorimetry].

کِلورِین (کس مع ک ، و مع ، ی مع) امث.

ایک زردی مائل سبز اور بدبودار گیس ، ادھاتی عنصر. گندک ، فاسفورس ... اور کلورین اب ان سب کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۸). نمک میں ... کلورین اور سوڈیم ایک خاص وزن اور تناسب سے موجود ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۰۸). پانی میں کلورین کی بہت زیادہ مقدار آپ کی صحت کے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ ستمبر ، ۳). [انگ : Chlorine].

کُلوز (ضم مج ک ، و مج) ، ف ؛ صف.
۱. **قریب ، نزدیک** اور ہیروئن کے کلوز سے فاسٹ کٹ کرتے ہوئے زوم ان کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۰۲). ۲. **کثیف ، ٹھوس** سنڈلو سخت اور کلوز گرین کاسٹ آئرن سے کاسٹ کئے جاویں. (۱۹۰۲ ، ریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۵۰۹). ۳. **مجتمع ، ملا ہوا.** سوڈیم کلورینیم (Pstates) کلوز (Close) جوڑوں کی صورت میں پائی جاتی ہیں. (۱۹۷۳ ، کیمیائی توانائی ، ۹۹). [انگ : Close].

ـــ اَپ (ـــ فت ا) امذ.
قریب سے لی ہوئی تصویر ابھروان نقشہ یا کلوز اپ اپنے مخصوص خد و خال کے ساتھ سامنے آ جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۲۷). [انگ : Close-up].

کُلوزِیَم (ضم مج ک ، و مج ، کسر ز ، فت ی) امذ.
شہر روم میں حصار کردہ قلعہ نما ایک قدیم اکھاڑہ جسے انسانوں پر وہاں کے قدیم حکمرانوں کی بربریت کا نشان سمجھا جاتا ہے. قدیم مسیحیت کے اس دارالسلطنت سے نکل کر ہم کلوزیم دیکھنے گئے. (۱۹۷۲ ، نقش فرنگ ، ۲۰۸). ایک کے بعد ایک چھ کچلی ہوئی لاشیں اب کلوزیم میں شیروں کو لایا گیا ، دوسری طرف قیدی ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۷۵). [انگ : Collosseum].

کُلُوف (ضم ک ، و مع) امذ (قدیم).
مشکل کام ، دشوار مرحلہ. اے دوست ای بات مشکل ہے آدمی کے دل کا کلوف دل سوں کھولنا ہے یعنی اپنی بچہائت اور عدا بچہائت. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۰۹). [ع].

کَلوک (فت ک ، و مج) امذ (امث : کلوکنی).
(دلالی) **وہ مرد جو گھوڑے کا خریدار ہو.** دلال گھوڑوں کے بول سیاہ کو سُریا کہتے ہیں اور خریدار اگر عورت ہے تو کلوکنی واو مجہول اور یائے معروف کے ساتھ اور اگر مرد ہے تو اس کو کلوک کہیں گے. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

کُلوک (ضم مج ک ، و مج) امذ.
فرغل ، ایک قسم کا لبادہ ، ایک نوع کا چوغہ. ٹھنڈے فرش پر دیوار کے سہارے بیٹھ گئی اور تنگ سنبھال کر زرینہ کا کلوک بننے میں مشغول ہو گئی. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۸۹). [انگ : Cloak].

ـــ رُوم (ـــ و مع) امذ.
لبادہ اور کوٹ وغیرہ سامان رکھنے کا کمرہ ، لبادہ خانہ. کلوک روم میں ڈبی فرنیچر استعمال کیا جاتا ہے جو عام طور پر غسل خانوں میں ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۶). کلوک روم سے نکلتی ہوئی بیگمات کو وہ اس بےفکری اور بےتعلقی سے اور کوٹ پہننے میں مدد دیتا. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۰۹). سامان کو محفوظ کرنے کے لئے محافظ خانہ کلوک روم موجود ہے. (۱۹۷۸ ، وقت و کرایہ نامہ ، ۱۰۹). [انگ : Cloak Room].

کَلوکنی (فت ک ، و مج ، سکن ک) امث.
(دلالی) **وہ عورت جو گھوڑے کی خریدار ہو.** دلال گھوڑوں کے بول سیاہ کو سُریا کہتے ہیں اور خریدار اگر عورت ہے تو کلوکنی واو مجہول اور یائے معروف کے ساتھ. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [کلوک (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کِلوگرام (کسر ک ، و مج ، کسر گ) امذ.
ایک ہزار گرام کا وزن یا پیمانہ جو عام طور پر ایک سیر آٹھ تولے کے برابر ہوتا ہے. دونو ہم وزن جسموں کا وزن پانچ کلو گرام تھا. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۸۳). ایک کلوگرام میں ایک ہزارگرام ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۹۹). [انگ : (MG) Kilogram].

کَلول (فت نیز کسر ک ، و مج) امث.
۱. **اچھل کود ، کھیل کود.**

نہ وہ بھاگتا تھا نہ کرتا کلول
بھی ہرگز نہ کرتا انھا لید و بول

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۹۹). جیسے ایک کوتل گھوڑا جو اپنے ہم جنسوں کو جنگل میں آزاد اور بےقید چرتا اور کلول کرتا دیکھتا ہے. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۸). وہ صبح کو اٹھ کر اپنے اپنے کاگ کو منڈیروں پر بولتے اور کلول کرتے دیکھ کر خوش ہوتے ہونگے. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۷۸). ۲. **دل لگی ، چہل ، چھیڑ چھاڑ ؛ خوش طبعی.**

پھریں باتراں جابجا کھول کھول
کریں لولیاں ڈومنیاں سوں کلول

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

فرخ آباد کے محلوں میں
حد سے باہر تو کر چکا ہے کلول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۸). مہاراج آپ گوپیوں سے کلول کیجیے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۵۷). کلول کرنے والیوں میں سے ایک نازنین نے آگے بڑھ کر راوجی کو سلام کیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، روٹھی رانی ، ۲۲). ۳. **چین ، مزہ ، لطف.**

مری بات سن بات اس دھات بول
کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹). [س : کلول कल्लोल].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
خواہش یا اُمنگ پیدا ہونا. بہلول کے دل میں بھی بادشاہی کی کلول اٹھی اور بغیر کسی ظاہری سبب کے سلطان محمد شاہ سے مخالفت کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۲۷).

ـــ میں غُلہ لگنا محاورہ.
عین مزے میں کھنڈت ہونا ، عیش میں خلل آنا ، رنگ میں بھنگ پڑنا. کلول میں غلہ لگا کہ خبر آئی کہ مرزا کامران نے دفعۃً دارالسلطنت کابل پر قبضہ کر لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۲۳).

کَلْوَل (فت ک ، سکن ل ، فت و) امث.
مصیبت ، بلا.

نام اس کا ہے سرو پر موہن
یاد اس کی ہے دافع کلول
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٠٣). [س : कल्लोल].

---- ٹلنا محاورہ.
مصیبت دُور ہونا ، بلا دفع ہونا.

بانے ساں جایا ہمارا ہم سے کل
جھگڑے کا کیوں کر نہ کلول جاوے ٹل
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٠).

بس غش آ گیا تھا وہ بدن دیکھ
بڑی کلول ٹلی ہے جان پر سے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٦٨). عہد محمد شاہی میں بعض الفاظ کے وہ معنی نہ تھے جو آجکل مستعمل ہیں ... اس عہد میں کئی لفظ ایسے استعمال ہوتے تھے ... اونٹنا (غصہ میں جلنا) ، کلول ٹلنا (مصیبت دور ہونا). (١٩٨٣ ، تنقیدی و تحقیقی جائزہ ، ٥٥).

کلولی (فت نیز کس ک ، و مج) امث.
رک : **کلول.**

نع نہ کی ہوا ایکی کرے کہ کلولی
پیالت کو ہوتا اوس لکھی لٹ کی ابر کہ
(١٦٤٢ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ٨٥ (ب)).

دو مرغابیاں بس کلولیاں کریں
مل آپس میں ہنس ہنس لٹھولیاں کریں
(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢٢٢).

تاباں قفس میں آج ہیں کے بلبلیں خموش
کرتے نہیں ہیں باغ میں گل سے کلولیاں
(١٧٤٨ ، تاباں ، د ، ٣٩). [کلول (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کلولیں (فت نیز کس ک ، و مج ، ی مج) امث ، ج.
کلول (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل.

---- کرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. خوشی سے اُچھلنا کُودنا.

انگوری عرق کی ہوا کیف جب
کریں کیف میں سب کلولیں عجب
(١٧٥٢ ، قصۂ کامروپ و کلا کام ، ٢٦٣). ایک پرندہ کبوتر سے چھوٹا ... چھت پر آ بیٹھا ہے اور ایک دم کلولیں کر کے یہاں تک لوٹتا ہے کہ جی سے گزر جاتا ہے. (١٨٠٢ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٩٩).

ہرن چونک اٹھے جو کڑی بھر رہے ہیں
کلولیں ہرے کھیت میں کر رہے ہیں
(١٩١٧ ، کلیات اسمٰعیل ، ١١٨). **۲. آپس میں چہلیں کرنا ، چھیڑ چھاڑ کرنا.** کچھ عورتیں اس میں نہاتی ہیں اور کلولیں کرتی ہیں. (١٨٦٩ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٦).

کلومیٹر (کسر ک ، و مج ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
لمبائی یا فاصلہ ناپنے کا پیمانہ جو ایک ہزار میٹر یا تقریباً پانچ فرلانگ کے برابر ہے. ڈیکا میٹر ، ہکٹو میٹر اور کلومیٹر ہیں ، ان میں سے صرف کلومیٹر مروّج ہے ، باقی دونوں شاذ و نادر استعمال میں آتے ہیں. (١٩٠٨ ، تحفۂ سائنس ، ٢٩١). ١٠٠٠ میٹر = ١ کلومیٹر ، یعنی ١ میٹر ، کلومیٹر کا ہزارواں حصہ ہے. (١٩٨٨ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ٨٦). [انگ : Kilometer Kilometre].

کُلوَنت (ضم ک ، سک ل ، فت و ، سک ن) صف ، امذ. کلاونت. خاندانی (وضع اصطلاحات ، ١٣٢). [کل (رک) + ونت ، لاحقۂ نسبت].

کُلوَنتی (ضم ک ، سک ل ، فت و ، سک ن) صف مث ، امث. خاندانی ، شریف ، باعصمت ، شریف زادی. مضمون یہ ہے کہ کلونتی لاج کی ماری ، ساون بھادوں میں اپنے پی سے بچھڑی پڑی ہے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٥٥). میری ماتا بڑی کلونتی تھی. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٤٠٠). [کل (رک) + ونت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَلَونجی (فت ک ، و لین نیز مج ، مغ) امث.
تخم پیاز سے مشابہ سیاہ رنگ کا تخم جس کی بو تیز اور مزہ تلخ ہوتا ہے ، مسالوں کے ساتھ نیز دواءً مستعمل ، مگریلا ، سیاہ دانہ. شونیز : سیاہ دانہ ہندوی کلونجی گویند. (١٣٣٢ ، زبان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ١٩٦٤ء : ١٢٣)). کلونجی ، سیاہ دانہ شونیز بشین معجمہ. (١٧٥١ ، نوادرالالفاظ ، ٣٤٣). ایسے زور کا بخار ہے اور تم کہتے ہو شہد میں کلونجی لت کر کے چٹا دو. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٣٥). کلونجی ، شہد اور روغن سوسہ کا لیپ لگائیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٢٥٨). شہد میں ، کلونجی میں ، روغن زیتون میں اور دوس کی بُوٹی میں شفا ہے. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٣٣٣). [س : کال + کنجک काल + कंजिका].

کَلَونج (فت ک ، و لین ، غنہ) امث.
۱. سنول کی قسم کی مچھلی ، اس کا رنگ سنول کی نسبت کسی قدر کالا ہوتا ہے ، کلونٹ (اب و ، ٣ : ٩٠). **۲. کالک ، سیاہی.** مجھ کو دیکھ کر ان کے منہ پر کلونج سی دوڑ گئی. (١٩٤٠ ، بادلوں کی برات ، ١٠٧).

دور تلک جوڑی کے کھرونچے ہیں جن سے لہو رستا جائے
جھک سینہ ہو اگن پیار کی منہ کلونج سے بھر جائے
(١٩٨٨ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ٢٤٨). [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + ونج ، لاحقۂ کیفیت].

کَلَونڈہ (فت ک ، و لین ، مغ ، فت ڈ) امذ.
سہوا کے درخت کا پھل (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ ، ١٣٣). [مقامی].

کَلَونڈا (۱) (فت ک ، و لین ، مغ) امذ.
(گاڑی بانی) وہ رسّی جو گاڑی کی پھڑ سے پیے کی لکڑیوں کو باندھے (اب و ، ٥ : ١٣٨). [کلاوہ (رک) کا بگاڑ].

کَلَونڈا (۲) (فت ک ، و لین ، مغ) صف (قدیم).
شرمندہ ، ذلیل ، رُسوا.

طمع بخت سے جھین بھونڈا کرے
طمع ساؤ کوں نت کلونڈا کرے
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۱۹)۔ [کلونڈا (رک) کا ایک املا]۔

کَلَونس (فت ک ، و لین ، غنہ) امث ؛ رک کالونس۔
۱. **کالک ، سیاہی**۔ انگوٹھی پر سے جب نگین جاتا رہتا ہے تو نری کلونس رہ جاتی ہے۔ (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۹۰)۔ ان کا رنگ بڑھاپے کی وجہ سے ذرا کلونس لے آیا تھا۔ (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۵۱)۔ اس کے منہ پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔ (۱۹۷۸ء ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۲۱۸)۔
۲. (مجازاً) **کلنک ؛ داغ ؛ رُسوائی ؛ بدنامی**۔ میں نے اپنی نکڑ بازی کے ساتھ نکج کر کے جہیم کی کلونس سے اپنا منھ سیاہ کیا ہے۔ (۱۹۶۲ء ، میری عینک ، ۴۳)۔ [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + ونس ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کا ٹیکا امذ۔
(ہندو) رک : کلنک کا ٹیکا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- لگانا محاورہ۔
(ہندو) **کلنک لگانا ؛ عیب لگانا ؛ روسیاہ کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

کِلَونی (کسر ک ، و لین) امث۔
دانتے دار پھوکی کی شکل کا آہنی اوزار جس سے برتن کے جوڑ کو دبا کر پیوست کر دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۵)۔ [مقامی]۔

کِلوواٹ (کسر ک ، و مج) امذ۔
ایک ہزار واٹ (برق طاقت کی اکائی)۔ آج دنیا میں جتنی کلوواٹ قوت مہیا کی جا رہی ہے اس کا ۹۵ فیصدی حصہ ان ہی پانچ انجنوں کے ذریعے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، آدمی اور مشین ، ۳۳)۔ ایک ٹرانسمیٹر ہے ، پچاس کلوواٹ کا۔ (۱۹۷۳ء ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۲۰۹)۔ [انگ : Kilowatt]۔

کَلَونی (فت کہ ، و مع) امث۔
(چوری ، ٹھگ) **چوری کرنے کا فعل** (ا پ و ، ۸ : ۱۹۷)۔ [کلو (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُلْوی (ضم ک ، سک ل) صف۔
گُردے کا ، گُردے سے متعلق۔ اُن جرم پھیکے زرد مخطط مخروطی تودوں کے ایک سلسلہ پر مشتمل ہوتا ہے جن کو کلوی اہرام (Renal Pyramid) کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، احشائیات (ترجمہ)، ۲۰۸)۔ کلوی حصاۃ (Renal Calculus) کے درد کو تسکین دینے اور اس کے اخراج میں مدد دینے میں نہایت مفید ہے۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۵)۔ [ع : کلوۃ یا کلیۃ ۔ گردہ سے منسوب]۔

کَلُوِیٹ (فت ک ، سک ل ، ی مع نیز مج)۔ (الف) صف۔
کالا ، کلوٹا۔ کرے سوں بولیاں بھلا ارے کلویٹ ، ، نوں بے شرم۔ (۱۷۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۵)۔ (ب) امذ۔ او کالا پوٹ
(دکھنی اردو کی لغت)۔ [کل (کالا (رک) کی تخفیف) + ویٹ ۔ وٹ ، لاحقۂ تصغیر]۔

کُلّہ (ضم ک ، فت ل) امث۔
رک : کلاہ۔
ستارے جڑیا سر شفق رنگ کلہ
ہوا جُھن جُھنا کھیلنے سُنبلہ
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۱)۔
اب بول توں مدح بادشاہ کا ہور اس کی کمالیت کلہ کا
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۹۰)۔
رکھیے تعظیم سے نامہ ترا سر پہ عاشق
خواہ دستار ہے وہ خواہ کلہ ہے باندھے
(۱۸۵۴ء ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۰)۔
میرے خرقہ بے کلہ کے سامنے بے اختیار
کانپتا ہے طرۂ طرف کلاہ شہریار
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۳۷)۔
شعلۂ آتش سے اُلجھے ہیں
کلۂ اطلس و قبائے حریر
(۱۹۵۸ء ، نبض دوراں ، ۱۹۸)۔ [ف : کلاہ (رک) کی تخفیف]۔

--- پوش (--- و مج) صف ؛ رک کلاہ پوش۔
ٹوپی پہننے والا ، وہ شخص جس نے ٹوپی پہن رکھی ہو۔
فرنگی اس میں آتے ہیں کلہ پوش
عدد دان جن کی گنتی کے ہیں بیہوش
(۱۷۰۷ء ، ولی (نگار ، کراچی ، مارچ ۱۹۹۱ء ، ۳۸))۔ [کلہ + ف : پوش ، پوشیدن ۔ پہننا]۔

--- دار صف ؛ رک کلاہ دار۔
تاجدار ، بادشاہ ؛ متکبر ؛ سرکش۔
چنگیز ہی چنگیز قبا پوش و کلہ دار
زخموں کے بھی نیلام ، سناٹوں کے بھی بازار
(۱۹۵۸ء ، نبض دوراں ، ۱۲۱)۔ [کلہ + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

--- داری امث۔
بادشاہی ؛ تاجداری۔
مت کلہ داری پہ نازاں ہو کہ اک گردش کے بیچ
مل گئے ہیں خاک میں یاں کتنے سر ، افسر سمیت
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۱۳۷)۔
ازل سے فطرت احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کلہ داری
(۱۹۳۶ء ، ضرب کلیم ، ۳۸)۔ قلندری کے ساتھ کلہ داری بھی ہو یا کلہ داری کے ساتھ قلندری ہو۔ (۱۹۸۸ء ، مزاج و ماحول ، ۱۸۳)۔ [کلہ دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- شجرہ (--- فت ش ، ج ، ر) امذ ؛ رک قلہ شجرہ۔
وہ ٹوپی اور سلسلۂ خاندان وغیرہ جو صوفیا اپنے جانشین کو عطا کرتے ہیں ؛ (مجازاً) مال اسباب ، بستر بستر ، بدھنا بوریہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [کلہ + شجرہ (رک)]۔

--- کج رکھنا/ کرنا محاورہ.
غرور کرنا ، نخوت بھرا ہونا ، اترانا

سر گُل نے اٹھایا تھا اس باغ میں سو دیکھا
کیا ناز سے یاں کوئی کج کر کے کلہ بیٹھے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٥٢٢).

سر بازار وہ نکلے ہیں کلہ کج رکھے کر
غیر ممکن ہے کہ جھگڑا نہ ہو دو چار سے آج
(١٨٧٨ ، کلیات منفرد ، ٩٠).

کلّہ (فت ک ، شد ل بفت) امذ و سہ کلّا.
١. (i) **سر ؛ کھوپڑی.** بادشاہ نے شہزادے کو خلعت دیا ، جام کلہ عفریت مرحمت کیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ٦٥٣).

کلّہ سے یہ کہتا تھا کہ افسوس افسوس
وہ بانگِ جرس کہاں کہاں نالۂ ناقوس
(١٩٣٨ ، الخیام ، ٣٣). (ii) **جانور کی سری جسے لوگ پکا کر کھاتے ہیں.** جب نظر حضرت زین العابدین کی بات کے سر پر پڑی تب سے دُنبے کا کلہ نوش نہ فرمائے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٥٨). جو شخص اس پہاڑ پر کلہ بریاں کھائے تمام عمر دردِ سر سے صدمہ نہ اٹھائے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٨٦). اب کی دفعہ میں جو شکار ماروں گا تو تجھ کو بھی یاد رکھوں گا اور کلہ تیرے لیے علیحدہ رکھ چھوڑوں گا. (١٩٠١ ، جنگل میں منگل ، ٥٠). ٢. **جبڑا ، گال ، رخسار.**

بڑا پکڑ ، بڑا شملہ ، بڑا کلّہ ، بڑا ڈاڑھا
بڑھاپا ہے بڑی محنت سے زاہد نے وقار اپنا
(١٧٩٣ ، عاجز (چمنستانِ شعراء ، ٢٦٨)). طمانچہ وہ ہے کہ داہنی طرف سے حریف کے کلہ پر ماریں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٤٣). ان کا کلہ ، ان کا جبڑا ، ان کی ناک اور ان کا گلا سبب اس امر کے شاہد ہیں کہ انہیں تقریر کے لئے پیدا کیا گیا ہے. (١٩٠٣ ، مخزن ، نومبر ، ٤). کلہ : جبڑا یا رخسار. (١٩٧٤ ، اردو املا ، ٤٧). ٣. **گولہ**

دلیری میں دل کے برابر جگر
بھرے توپ میں کلۂ سیم و زر
(١٨٣٠ ، معارج الفضائل ، ١١١). ٤. **(مجازاً) لمپ اور لالٹین کا وہ پرزہ جس میں بتی لگاتے ہیں.** اگر لمپ بری طرح جلتا ہے یا دھواں دیتا ہے تو اس کی عموماً کوئی نہ کوئی حسب ذیل وجہ ہوتی ہے ... وہ آلہ جس میں سے تیل گزر کر اوپر آتا ہے اور کلہ بھرنے کے بعد اچھی طرح پونچھا نہیں جاتا. (١٩١٦ ، خانہ داری (بعیشت) ، ٢ : ١١٠). [ف : کلہ نیز کلہ]

--- بہ کلّہ (--- فت ب ، ک ، شد ل بفت) م ف : صفتکلّے بہ کلّے.
مقابلے پر ، برابری کے ساتھ ، آمنے سامنے ، منھ در منھ.

وہ ترچھا ہو کے الجھے ہے یہ کرتا ہے نمود اپنی
لڑائی زلف و خط میں رات دن کلّے بہ کلّے ہے
(١٨٤٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٢٨). علمائے وقت سے کلہ بہ کلہ گفتگوئیں کر کے سب کی گردنیں دبانے لگے. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٤٦٣). ملکی دلیروں کو جمع کر کے کلہ بہ کلہ جنگ کرنے کی تیاری فرمائی. (١٩٠٧ ، ہزید نامہ ، ٢١). آج تک تو میری ان کی کلہ بہ کلہ لڑائی نہیں ہوئی. (١٩٨٠ ، روشنک بیگم ، ٩٠).

--- بہ کلّہ جواب دینا محاورہ.
روبرو مقابلہ کرنا ، ترکی بہ ترکی جواب دینا ، برابر کا جواب دینا. فضل الٰہی سے ہیں بادشاہانِ عالی جاہ صاحب فوج لشکر میں موجود ہیں حریف کو کلہ بہ کلہ جواب دیں گے. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٩٩٧). اپنے ایک حریف مقابل کو کلہ بہ کلہ جواب دے رہی ہے. (١٩٠٥ ، ترانۂ موسیقار ، ٤٩). سائیں بھلا کیس سے کم تھیں ، انہوں نے کلہ بہ کلہ جواب دینا شروع کر دیا. (١٩٥٨ ؟ ، بیلہ کیھونتی ، ٢٠٢).

--- بہ کلّہ لڑنا محاورہ.
آمنے سامنے ہو کر جنگ کرنا ؛ برابری کے ساتھ مقابلہ کرنا ، مقابل ہو کر لڑنا. میرے پاس اس قدر لشکر کی جمعیت نہیں جو سر میدان باغیوں سے کلہ بہ کلہ لڑ سکوں. (١٩٠٦ ، مرآت احمدی ، ٩٧). روس کے ساتھ کلہ بہ کلہ لڑنے والا کوئی نہیں رہا. (١٩١٥ ، گلدستۂ پنج ، ١٨).

--- بہ کلّہ ہونا محاورہ.
آمنے سامنے ہونا ، مقابلہ کرنا ، مقابل ہونا. شمشیر نیزہ جب کہ حریف کلہ بہ کلہ ہوتا تو اوس وقت استعمال کیے جاتے تھے. (١٨٩٢ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ٥٦). ڈراؤنی شکل کے جانوروں کے مقابلے میں سینہ بسینہ اور کلہ بہ کلہ ہو کر لڑیں. (١٩٠٧ ، اُمہات الامّہ ، ٤٩).

--- پانچہ (--- سک ، فت ج) امذ (شاذ).
رک : **کلّہ پائے.** غذائے لطیف ترک کر کے غذائے غلیظ کلہ پانچہ اور زردی بیضۂ مرغ اور حریرہ وغیرہ دینا چاہیے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٩٥). [کلہ + پانچہ (پاچہ (رک) کا ایک املا)].

--- پائے امذ.
جانور کا سر اور پانو جو پکائے جاتے ہیں ، سری پائے. علاج اس کا یہ ہے کہ بکری کے کلہ پائے چار عدد لیکر صاف کر کے پکائیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٣٣). [کلہ + پائے].

--- پُرباد (--- ضم پ ، سک ر) امذ.
سر جس میں غرور بھرا ہو ، غرور ، تکبر ، فخر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کلہ + پُر (رک) + باد (رک)].

--- پُز (--- ضم پ) امذ (شاذ).
سری پکا کر بیچنے والا شخص.

یہ پیسے تو لے کلّہ پز پاس جا
شتابی سے کلّہ تو ایک لے کے آ
(١٨٠٥ ، نظم رنگیں ، ٧٦). [کلّہ + ف : پز ، پزیدن - پکانا].

--- تازہ کرنا محاورہ.
(عو) **کچھ کھانا پینا ، خصوصاً منھ میں پان کا بیڑا دبانا ، پان کھانا.** دو دیسی پانوں کا بیڑا بنوایا ، کلہ تازہ کیا ... روانہ ہوگئے. (١٩٦٧ ، اُجڑا دیار ، ٧٩).

---توڑنا محاورہ
منھ پر ضرب لگانا ؛ (مجازاً) مغلوب کرنا.

آبلہ خار سر مژگاں نے پھوڑا سانپ کا
سیلیٔ زلفِ رسا نے کلّہ توڑا سانپ کا

(۱۸۳۲ء ، ریاض البحر ، ۵). معرکہ مارا ، خاندانی رقیب کا کلّہ توڑا اور ہاتھی چھین لیا. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۵۳۵).

---جبڑا/جبڑہ (---فت ج ، سک ب / فت ڑ) امذ
گال ، رخسار ؛ (مجازاً) ڈیل ڈول ، قد و قامت. ان کو توقع تھی کہ وہ ایک ڈیوپیکل بڑے کلہ جبڑہ کا سپاہیانہ وضع آدمی دیکھیں گے. (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۸۰). آنکھوں میں غضب کی چمک تھی ... جس میں شوخی اور ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری تھی ... کلّہ جبڑا بڑا زبردست پایا تھا (۱۹۲۸ء ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۰۳). [کلّہ + جبڑا/ جبڑہ (رک)].

---دراز (---فت د) صف.
بیہودہ شور و غوغا کرنے والا ، چلّا کر بولنے والا ، بدزبان ، لڑاکا ، زبان دراز. البرٹ کلہ دراز و بکی و اجڈ نہ تھا. (۱۹۰۴ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۰۹). بھاوج بڑی کلہ دراز عورت تھی ساتھ ہی ساتھ بڑی چالاک اور حرفوں کی بنی . (۱۹۸۹ء ، ترنگ ، ۳۷۹). [کلّہ + دراز (رک)].

---درازی (---فت د) امث.
شور و غوغا ، زبان درازی ، بدزبانی. جب تو میں ان دیاڑوں کو پہونچی جو کلہ درازی کرتی تو جانے کیا ہوتا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷۰). [کلّہ دراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَن (---فت ز) صف.
شیخی خور ، ڈینگیا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کلّہ + ف : زن ، زدن = مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
شیخی بگھارنا ، ڈینگ مارنا ، شیخی ، ڈینگ. پیشانی جس کی بڑی ہونے اور چین نہ پڑی ہونے یہ نشان دشمنی اور زبونی کا اور کلّہ زنی کا ہے. (۱۸۲۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۹). [کلّہ زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شکن (--- کس ش ، فت ک) صف.
زیر یا مغلوب کرنے والا ، کلّا توڑ دینے والا ، منھ توڑ. لشکر منصور اس کا مرزبوم روم سے ختاو ختن تک اور ہند سے تا سند کلّہ شکن دشمن کا رہا. (۱۸۹۸ء ، سرور سلطانی ، ۲۷۲). [کلّہ + ف : شکن ، شکستن = توڑنا].

---عَمود کس اضا (---فت ع ، و مع) امذ.
گرز کے سرے کا بھاری حصہ جس سے مارتے ہیں یہ کیا بیہودہ بکتا ہے مناسب یہ ہے کہ میدان کارزار ہے وہاں تیر و کلۂ عمود سے کام کر کہ لطف جرأت ملے. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۵). [کلّہ + عمود (رک)].

---فلاخن کس اضا (---فت ف ، خ) امذ.
گوپھن کا وہ حصہ جس میں پتھر یا ڈھیلا رکھ کر چلاتے ہیں. شاپور نے کلہ فلاخن میں پتھر رکھ کر دریا میں پھینکا. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۳). [کلّہ + فلاخن (رک)].

---قَند کس اضا نیز بلا اضا (---فت ق ، سک ن) امذ ؛ قلاقند.
ایک مشہور مٹھائی جو کھوئے اور قند سے بناتے ہیں ، قند کے قلے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [کلّہ + قند (رک)].

---کار صف
شور مچانے والا ، غل مچانے والا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کلّہ + کار (رک)].

---کَرنا محاورہ.
غل مچانا ، تکرار کرنا ، جھگڑنا. سنوبر کے سر پر جو کبھی کبار جن چڑھتا ہے اور ماں سے کلہ کرتی ہے یہ اسی کی بدولت ہے. (۱۹۰۷ء ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۰).

---گُرز کس اضا (---ضم گ ، سک ر) امذ.
رک : کلۂ عمود.

جبر ہے مُہرِ نبوت کے لئے دورِ سپہر
قبۂ تاجِ شجاعت کلۂ گرزِ گراں

(۱۸۷۰ء ، قصیدہ خسروانی ، ۲۷۱). پشت پر اس کی گرز مارا کہ کلۂ گرز پشت کو توڑ کر سینے کے باہر نکل آیا. (۱۹۰۸ء ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۲۸۱). [کلّہ + گرز (رک)].

---گَرم کَرنا محاورہ.
کھانے کے لیے منھ میں کچھ ڈالنا ، چبانا ، کلہ تازہ کرنا وہ پان بنا ، اپنا کلہ گرم کر چارپائی پر جالیٹی. (۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۲۰۲).

---گَرم ہونا محاورہ.
ذرا سا کھایا جانا. پیٹ نہیں بھرا صرف کلہ گرم ہوا ہے. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۹۹). پھلکی والا ؛ دو پیسہ کی تو لو ایک پیسہ میں تو کلہ بھی گرم نہ ہوگا. (۱۹۰۶ء ، ذات شریف ، ۱۰).

---مَنار/مینار (---فت م / ی مع) امذ.
وہ مینار جو مقتولوں کے سروں کو ایک دوسرے پر رکھ کر تعمیر کیا جاتا ہے ، کٹے ہوئے سروں کا ستون یا مینار. میدان جنگ میں کلہ منار بنوانے کا حکم دیا اور دو دن کے بعد دارالخلافہ کو روانہ ہوئے . (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۴۴). ایک سو بیس سر پشاور بھجوائے اور باقی سروں کا کلہ منار بنایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۷۰). کٹے ہوئے سروں کے مینار (کلہ مینار) . (۱۹۳۰ء ، تیمور ، ۳۳۶). مردوں کی کھوپڑیوں کے کلہ منارے تعمیر کیے جاتے. (۱۹۷۳ء ، عام فکری مغالطے ، ۳۰). [کلّہ + منار/ مینار (رک)].

کُلّھا (ضم ک ، سک ل) امذ.
بغیر دال والے اناج کے بیج کا پھٹاؤ جو سوئی کی شکل پھوٹتا ہے ، کاشت کاروں میں خصوصاً جوار اور عموماً ہر قسم کے اناج کے پھٹاؤ کو کہتے ہیں (ا ب و ، ۲ : ۹۰). [مقامی ؛ قب : کلا (رک)].

کَلْہارا (۱) (فت ک ، سک ل) امذ ، صف.
جھگڑالو ، لڑاکا ، فسادی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کل (س : کلہ कलह - جھگڑا) + ہارا ، لاحقۂ صفت].

کَلْہارا (۲) (فت ک ، سک ل) امذ.
کنول ، کنول کا پھول. صبح کی ہوا کلہارا کے جنگلوں میں کنول اور سوسن کے پھولوں کو کِھلا کِھلا کے ... بڑا ہی جوش پیدا کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲ : ۲۰۷). [س : کلہار कलहार].

کَلْہارْنا (فت ک ، ل ، سک ن) ف م.
نیم برشت کرنا ، دال کا چھلکا جلا کر اتارنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [کلہار = کلہاڑ (رک) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَلْہاری (فت ک ، سک ل) امث.
لڑاکا عورت ، جھگڑالو

تجھ کلہاری نار سے میں دکھیا ہوں آپ
جو تو گھر سے نکل جائے بٹس جنم کے پاپ

(؟ ، دوہا (فرہنگ آصفیہ)). [کلہارا (رک) کی تانیث].

کُلْہاڑ (ضم ک ، سک ل) امذ.
وہ جگہ جہاں کولھو لگا ہوا ہو یعنی جہاں کولھو کے ذریعے تیل نکالا جاتا ہو (اب و ، ۳ : ۱۰۰). [کلہ (کولھو (رک) کی تخفیف) + آڑ = آل (لاحقۂ ظرفیت) کا مخفف].

کُلْہاڑا (ضم ک ، سک ل) امذ.
لکڑی چیرنے کا بڑا آلہ جس کے سرے پر لوہے کا ایک بڑا ٹکڑا ہوتا ہے جو ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے دھاردار ہوتا ہے اور اس میں لکڑی کا دستہ لگا ہوتا ہے. وہ ایک کلہاڑا لئے ہوئے میری طرف جھپٹے. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۲۳۳). تمو بروان مقدس پیشہ تھا آج اس ہاتھ میں کلہاڑا نظر آیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۰۱). [س : کلہار कुठार].

کُلْہاڑی (ضم ک ، سک ل) امث.
لکڑی چیرنے کا چھوٹا آلہ ، چھوٹا کلہاڑا.

نکر تو جھوٹھ اور بیہودگی کو اپنا شعار
کلہاڑی پانوں میں اپنے نہ مار تو زنہار

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۷). کلہاڑی واسطے کاٹنے و چیرنے لکڑی کے. (۱۸۶۶ ، کھیت کرم ، ۷). لکڑی کاٹنے والے کا نہایت ضروری ہتھیار درخت گرانے کی کلہاڑی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۸۷). یہ کلہاڑی کی آواز سے سہم جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۸۹). [کلہاڑا (رک) کی تصغیر].

--- کل کل کرے جھوہاری جھو ہوئے ، اپنی اپنی بان سے کبھی نہ چوکے کوئے کہاوت.
لڑاکا عورت ہر وقت لڑتی رہتی ہے ، غصیلی غصے میں بھری بیٹھی رہتی ہے ؛ اپنی عادت کوئی نہیں چھوڑ سکتا (جامع اللغات).

کُلْہاوَن (ضم ک ، سک ل ، فت و) امث.
(شکرسازی) گنّے کے رس نکالنے کے کولھو کی مرمت اور درستی کی اُجرت (اب و ، ۳ : ۹۹). [کلہ (کولھو (رک) کی تخفیف) + اون ، لاحقۂ حاصل مصدر].

کُلْہَڑ (ضم ک ، سک ل ، فت ہ) امذ ؛ = کُلْھَڑ.
مٹی کا چھوٹا آب خورہ. پانی کے مٹکے پر کلہڑ (یعنی مٹی کا آبخورہ پانی پینے کو) رکھا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۸۰).

دیر سے بیٹھے ہیں لالہ
تجئی کلہڑ بھر دے پیالہ

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰ : ۳). خوانچے والے سے خرید کر نان کباب کھائے کلہڑ میں پانی پیا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۸۷). [س : کلہڑ कुल्हड़].

کُلْہَڑا (ضم ک ، سک ل ، فت ہ) امذ ؛ = کُلْھَڑا.
مٹی کا بڑا آبخورہ. دودھ ... پی چکے تو سب نے اپنا اپنا کلہڑا پھینکا جس کی آواز زور کی ہوئی وہی اپنے فن کا استاد. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۰). [کلہڑ + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُلُّہُم (ضم ک ، شد ل بضم ، ضم ہ) صف ؛ م ف.
۱. **کُل ملا کر ، مجموعی طور پر ، کُل ، فقط.**

دن ہوگا چار پانچ گھڑی کلہم بچا
آئی سپاہ شام کے نقاروں کی صدا

(۱۸۵۵ ، ضمیر ، مراثی ، ۱ : ۳۰۸). اب آپؐ کے ساتھ کلہم سات سو آدمی رہ گئے. (۱۹۱۶ ، میلادنامہ ، ۱۰۸). ۲. **سب ، پورا ، تمام ، پوری طرح ، سب کا سب.**

آشنا دریا سے ہو موجوں سے مت سازش کرو
دم میں یہ جانیں کی پانی ہو کے موجیں کلہم

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۰۵). اپنی طاقت اور اوائل عمر کو کلہم یا ان کا بڑا حصہ ایک عربی جیسی مشکل زبان کی تحصیل میں لگائے. (۱۹۰۳ ، مضامین محسن الملک ، ۲ : ۲۱). آپ نے جو اظہار خیال کیا ہے میں اس سے کلہم متفق ہوں. (۱۹۷۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۶۵). [کل (رک) + ہم ، ضمیر جمع غائب مذکر].

--- اَجْمَعِین (--- فت ا ، سک ج ، فت م ، ی مع) صف ؛ م ف.
کل ملا کر ؛ کل کرکے ، سب کے سب. کلہم اجمعین اس شہزادے پر راضی ہوئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۸). کلہم اجمعین آپ نے سات روز حکومت کی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۶). کلہم اجمعین روپیہ اور ریزگی اور کچھ ڈبل پیسے ملا کے انیس تو آئے چھ پائی کی میزان آئی تھی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰۳). [کلہم + اجمعین (رک)].

کُلْہِیا (ضم ک ، سک ل ، کس ہ) امث ؛ = کلھیا.
۱. (اَ) **ہانڈی نما چھوٹا گول برتن.** ان سب کو علاحدہ پیس کر آردنخود برہان میں ملاوے اور جوگے کی کلہیاں بھر دے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۹۰). (اا) **چھوٹا سا مٹی کا برتن جس میں پرندوں کا دانہ پانی رکھتے ہیں.** پانی دن کو دو دفعہ ، پھر دن چڑھے

اور پھر دل ہے، پھر کلہیا الٹ دی۔ (۱۹۱۰ء، آزاد (محمد حسین)، جانورستان، ۰۵). (iii) وہ ظرف جس میں کلہیا، **چونا یا رنگ وغیرہ رکھتے ہیں.** کو تم نے گلہری کی دم کا موقلم اور رنگوں کی کلہیاں اور سفید چین پہ ایک طرف کو سمٹتے ہوئے بڑبڑا کر کہا (۱۹۵۶ء، آگ کا دریا، ۴۷). ۲. **ایک قسم کی آتش بازی** (نور اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. **(فحش، بازاری) مقعد، دبر، اندام نہانی، فرج** (فرہنگ آصفیہ). [کلہیا (رک) کی تصغیر].

کَلی (فت ک) امث.

۱. **بے کھلا پھول، غنچہ، شگوفہ.**

لوتیل اہوں ہوں پاس بھانکوں ہوں مالی ہوں پاس ادیوں
ہوں بھورا منجھہ کیوں رائیں سیتیں پھولوں کی رس لیوں

(۱۵۶۵ء، جواہر اسرار اللہ، ۲۰۵).

دیکھیا جگ کوں یک ناسکا کی کلی
ڈبوے مغز کوں بتیو کی کد کلی

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۳۷).

گر آرزو ہے تجھ کوں مقصد کے گُل کا کھلنا
تک بند کر زباں کوں مکھ میں کلی کے مانند

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۹۷).

کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۳۵۰). پتی کے پر ڈنٹھل جڑ میں اس مقام پر جہاں زاویہ ہوتا ہے ایک چھوٹی سی کلی (بڈ) دکھائی دیتی ہے یہی کلی رفتہ رفتہ بڑھ کر بجائے خود ایک نئی شاخ ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۰۱).

کبھی تو آئے وہ رُت بھی کہ آگے جا نہ سکے
کلی کی آنکھ سے نیندیں صبا چرا نہ سکے

(۱۹۸۲ء، دریا آخر دریا ہے، ۱۶۵). ۲. **کپڑے کا مثلث نما کترا ہوا ٹکڑا جو کرتوں، پائجاموں اور انگرکھوں میں ڈالتے ہیں.**

کھونگٹ کی بہ کلی چھوٹی پھریا کیں ناز لج شیوا
جھڑ لیے اور تڑکیے کے پڑیا ذائق میں یا حافظ

(۱۶۹۷ء، ہاشمی، د، ۱۰۳).

کل اپنے دور شرابی ہو اس گلشن میں نازاں تھا
بہ ششدر ہو گیا دیکھیں جو کرتے کی ترے کلیاں

(۱۸۲۴ء، مصحفی، ک، ۳۰۳).

نہ کچھ باقی رہے دستِ جنوں، پُرزے اُڑے سب کے
کمر مونڈھا کلی بردا گریباں آستیں دامن

(۱۸۶۹ء، دیوان سخن، ۱۳۲). دہلی کی بیگمات کے سو سو کلی کے ڈھیلے پائجامے ہوا کرتے تھے (۱۹۳۰ء، چار چاند، ۴۸). ۳. **پرند کا چھوٹا سا پر جو شروع میں نکلتا ہے اور جس پر کھال نہیں ہوتی ہے، نیا پر.**

دیو نے کیا پری دبوچی ہے
کلی ایک پر کی نوچی ہے

(۱۸۶۱ء، کلیات اختر، ۹۹۰).

کیا غم ہے خزاں میں جو نہیں طاقت پرواز
نکلیں گی جو کلیاں تو نکل آئیں گے پر بھی

(۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۱۹۱). ۱۳ کلیس پر، بڑے جاندار، چار کے بجائے چھ چھ کلیاں اور جہاز کی جہاز دم. (۱۹۶۹ء، ساق، کراچی، ۳، ۳ : ۲۷). ۴. **ایک وضع کا حقہ جو ابتداً ئی صراحی نما یعنی کلی کی شکل کا بنایا جاتا تھا مگر اب اس کے علاوہ اور وضع کی بھی کلیاں نکلی ہیں.**

یہاں گلدستہ لانے کیا چلی ہے
تماکو گل ہے اور حقہ کلی ہے

(۱۷۳۶ء، دیوان زادۂ حاتم، ۲۱۲). کلیاں، گڑگڑیاں، سٹک پیچوان، چوگلی، مدریے وغیرہ ایک کوٹھڑی بھری ہوتی تھی (۱۸۸۰ء، آب حیات، ۳۵۰). اس نے حقہ نہ پینے کا عذر کیا تو شہزادے نے کلی کو آگے رکھ کر یہ داستان کہنی شروع کی. (۱۹۱۳ء، غدر دہلی کے افسانے، ۱ : ۹۳). کوئی ایک ذات کے حقے تھے ... مدریا، کلی، قرنل ... ایک ہو تو کہوں. (۱۹۵۸ء، اپنی موج میں، ۹۲). ۵. **پھنکا ہوا چونا، مراد : قلعی کرنے کا چونا.** تاہم چونا بہت باریک ہونا چاہیے بڑے بڑے ڈھیلے بہت مضر ہیں کیوں کہ جل کر یہ کلی کا چونا بن جاتے ہیں. (۱۹۳۸ء، اصول تعمیر (ترجمہ)، ۲۰۹). ۶. **(بازاری) دوشیزہ، کنواری، باکرہ** (فرہنگ آصفیہ). ۷. **(مجازاً) چھوٹا ٹکڑا یا حصہ.** وار کرنے والے فنکار کہانی کو بہت سی "کلیوں" اور "وچاروں" میں تقسیم کر لیتے ہیں پھر وہ ایک ایک کلی کے ساتھ وچار سناتے ہیں. (۱۹۷۳ء، لوک واراں (پنجابی)، مقدمہ، ۱۸). [س: कलि یا कली].

ـــ پوشت (ـــ و مع، سک ش) امث.

(نباتیات) کلی کو ڈھانکنے والے چھلکے نما پتے جو کلی کے کھل جانے پر جھڑ جاتے ہیں. کلی پوست (Bud Scale) بعض پودوں میں راسی کلی دو چھلکا نما پتوں سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے. (۱۹۶۶ء، مبادی نباتیات (معین الدین)، ۱ : ۳۷). [کلی + پوست (رک)].

ـــ پوش (ـــ و مع) صف.

پرند کا بچہ جس کی کلی (نیا پر) نکلی ہو (نور اللغات). [کلی + ف : پوش، پوشیدن - پہننا، چھپانا].

ـــ پُھندنے لگانا محاورہ.

کسی بات میں اضافہ کرنا، رنگ آمیزی کرنا، آرائش کرنا. بٹلاں میں کلی پھندنے لگا کر اپنے رشتہ داروں کو رحمت الٰہی اور علی سبحانی کہہ سکتے ہیں (۱۹۲۹ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴، ۳۰ : ۴). یہ دنیا ہمیشہ سے تھی، میں نے اس میں فقط چند کلی پھندنے لگا دیے ہیں (۱۹۶۷ء، جلا وطن، ۱۰۸).

ـــ پُھندنے / پُھنّے (ـــ ضم پھ، سک ن/شد ن) : امذ، ج.

اضافہ کیے ہوئے حصے، رنگ آمیزیاں، آرائش و زیبائش. تہہ در تہہ پردوں کے ڈیزائن میں معاشرت کے کلی پھندنے صاف نظر آنے لگتے ہیں (۱۹۷۹ء، توازن، ۲۰۷). [کلی + پھندنے/ پھنے (پھنا (رک) کی جمع)].

ـــ پُھوٹنا محاورہ.

۱. **پرند کے ابتدائی پر نکلنا**

اوڑ جائیں گے یہ گل چمنِ روزگار سے
کلیاں جو پھوٹتی ہیں نکلتے ہیں لال پر
(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۳۵).
ہم بے پروں کی بال فشانی محال ہے
پھوٹی کلی تو شہپر پرواز جل گیا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰). کچھ کچھ پر نکل آئے ہیں اکثر ایسے بھی ہیں جن کی کلیاں پھوٹ رہی ہیں۔ (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۳). ۲. کلی کھلنا ، **غنچہ کا شگفتہ ہونا** (نوراللغات).

--- پھیرنا محاورہ.
سفیدی کرنا ، چونے کی تہہ چڑھانا (پلیٹس).

--- ٹانکنا محاورہ.
کپڑے میں کلی لگانا ؛ (مجازاً) اضافہ کرنا ، سنوارنا ، آرایش کرنا یا دینا. دوشیزہ لکھ کر مسکرائی اور اپنی طرف سے کلی ٹانک دی۔ (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۵).

--- جھاڑنا محاورہ.
(کبوتر بازی) رنگ بدلنا. کل تک دیہاتی تھا اب شہر کی ہوا لگ گئی روز کلی جھاڑ رہا ہے۔ (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، مارچ ، ۳۹).

--- چٹکنا محاورہ.
کلی کا پھول بننا ، غنچے کا شگفتہ ہونا.
میں ہوں وہ نازک مزاج بلبل نہیں مجھے تابِ نکہتِ گل
دماغ کرتی ہیں کیوں پریشاں چمن میں کلیاں چٹک چٹک کر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۳).
یہ چٹک رہی ہے کوئی کلی یہ ہوا ہے کوئی شگوفہ وا
کہ یہ کھل گئے لبِ حور اور یہ نکلی زمزمے کی صدا
(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۴۰۰).
وہ شبنم نے بسیرے کئے گلستاں میں
وہ سبز پتے میں جکڑی کلی چٹکنے لگی
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۰۳).

--- دار صف.
کرتا یا پائجامہ وغیرہ جس میں کلیاں پڑی ہوئی ہوں.
کلی دار اوس کا تھا جو پائجامہ
صفت میں گل فشاں ہے شاخِ خامہ
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۱). انگریزی وضع کا کلی دار کوٹ بے مثل سیتا تھا۔ (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۵۹). نیچا کرتہ اور کلی دار غرارہ ان کا عام لباس تھا۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۸۲). [کلی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- کا چُونا امذ.
چونے کا پتھر ، سفیدی کرنے کا چونا. کلی کے چونے کے ٹکڑے اینٹ کو توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنے ثابت ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۹).

--- کلی (...فت ک) امت ؛ م ف.
ہر ایک کلی ، ساری کلیاں.

گل باغ باغ ہو گئے دیکھا جو اک نظر
لئے گل کلی کلی وہ تبرے پیرہن کی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۴).
وہ مسند ناز جو گلشن میں جا نکلتی ہے
کلی کلی کی زباں سے دعا نکلتی ہے
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۸۱). [کلی + کلی (رک)].

--- کِھلانا ف م ؛ محاورہ.
غنچے کو شگفتہ کرنا ، کلی کو پھول بنانا ؛ دل کی گرفتگی دور کرنا ، مسرور کرنا.
بہار آئی گئی ، حالت وہی اب تک رہی دل کی
کھلائی اے صبا تو نے نہ اک دن بھی کلی دل کی
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۶۷).

--- کِھلنا ف م ؛ محاورہ.
کلی کا پھول بننا ، غنچے کا شگفتہ ہونا ؛ دل کی گرفتگی رفع ہونا ، فرحت حاصل ہونا.
ہزار آرزو سات دونوں ملے
خوشی کے کلیاں ہر طرف تے کھلے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۸). اب ممکن نہیں کہ کوئی کیسا ہی افسردہ دل ہو اور اس کو پڑھے اور اس کے دل کی کلی نہ کھل جائے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۵).
نظر پڑتی ہے جا کر جب مآلِ حُسنِ رنگیں پر
کلی کھلنے سے پہلے خوں چکاں معلوم ہوتی ہے
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۳).

--- نِکالنا محاورہ.
پرند کا نئے پر نکالنا.
چھٹنے کا نہیں فصلِ گل آئی ہے تو آئے
کلپے کو کلی مرغِ گرفتار نکالی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۳).

--- نِکلنا محاورہ.
۱. **کلی نکالنا (رک) کا لازم.**
کلیاں نکل چکیں تو ہوئے دام میں اسیر
دل میں ہمارے رہ گئی حسرت بہار کی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۳). ۲. **غنچے کا نمایاں ہونا.** کونپلیں آئیں ، کلیاں نکلیں ، سبحان اللہ تیری قدرت آج پھول کھل رہے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۷).

کِلی (کسر ک) امث (قدیم).
چابی ، کنجی ، کلید.
جنف شاہ کہیں لاسکار آؤ تم
کلی اس قفل کی سدکاں لیاؤ تم
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹۵).
کلی دین دنیا کی ہے اس کے ہات
پھلی پھور پری کوں سٹیا مار لات
(۱۶۶۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۵). [س : کیل + کا कील+कुका].

کَلّی (۱) (کس ک ، شد ل) امث.
کلی ، چچڑی. کتّے کے کان کی ایک دو کَلّی کا خون لے کر طعمہ میں ملا کر صبح کو کھلاویں (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۶۱). وہ پٹھوں کتوں کی کلیاں مارنے کے لئے انھیں نہلاتی رہی. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۳). دیکھتی ہے یہ کلی کی مانند بھوے نامراد کہہ رہی ہے. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۹). [کِلنی (رک) کا عرف].

کَلّی (۲) (کس ک ، شد ل) امث.
چیخنے کی آواز ، چیخ (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). اف : مارنا. [کِلکی (رک) کی تحریف].

کَلّی (۳) (کس ک ، شد ل) امث.
(عم) کھونٹی ، کیل ، لوہے کی میخ. تانا بانا تنے میں دو کلّیاں اور کنّہ درکار ہوتا ہے. (۱۹۴۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۲ ، ۱۹ : ۸). [کیل (رک) کی تصغیر].

کُلی (۱) (ضم ک) امذ.
رک : **قلی** ، جو زیادہ مستعمل ہے. تین چار جریب کے فاصلے کی مٹی کلیوں سے ... ڈھو لانا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۶). [ب : कुली].

کُلی (۲) (ضم ک) امذ (قدیم).
ہاتھ ، کلائی.

سندر ہیں بے کلی گوری کنڈل پر یک جھوٹی سوٹ
یدھی پڑ تب رزی کاغذ سطر بندی کیا جدول

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۷). [س : कली].

کُلی (۳) (ضم ک) امث.
کل (یعنی خاندان) سے متعلق ، مرکبات میں مستعمل. [رک : کل (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

---بکھانْنا محاورہ.
(ہندو) کسی کے بزرگوں کا ذکر بڑائی سے کرنا ، تعریف کرنا ؛ (طنزاً) کسی کے باپ دادا کو گالیاں دینا ؛ بُرائی کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---ناس صف.
ایک سانپ جو کسی شخص کو کاٹے تو اس کے تمام خاندان کا ناس ہو جائے. یہ سانپوں کا بادشاہ ہے اور کلی ناس اسی کو کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳). [کلی + ناس (رک)].

کُلّی (۱) (ضم ک ، شد ل) صف.
۱. مکمل ، پورا ، تمام ، سارے کا سارا.

ہو جب حکم کُلی قضایت دیا
دوا عدل کا تب کھڑک کون کیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲). امورات متعلقہ سررشتۂ مال سے واقفیت کلی ... رکھتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۴). ویسرائے نے اس صلاح سے کلی اتفاق کر لیا. (۱۸۹۳ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۲۹). ایسی صورت میں ... تمدن کے مصالح کلی کی نگہداشت نہیں ہو سکی. (۱۹۳۲ ، روح اقبال ، ۲۷۶). والدین کو کلی اختیار ہے کہ وہ جس کے ساتھ چاہیں لڑکی کا رشتہ کریں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۳). **۲. (منطق) جس کے مفہوم میں بہت سے افراد شامل ہوں ، عام (جزوی یا جزئی کا نقیض).**

غیب کے ہر وصف بہر وصف عین یکدگر
جزوی و کُلی و جلالی و جمالی سربسر

(۱۷۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۱).

جزوی کُلی ہے اُس کے ذکر میں
علوی و سفلی ہے اُس کے ذکر میں

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵). ایک ہستی مطلق ، عام بھی ہے خاص بھی ، مطلق بھی مقید بھی ، کلی بھی جزئی بھی. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۵۱). پس اشیا کی تقسیم بڑی یا عام قسموں سے شروع ہو کر چھوٹی یا خاص قسموں میں ختم ہو جاتی ہے ، اصطلاحی الفاظ میں کلی (Generic) سے جزئی (Specific) کی طرف جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۳). [ع : کل + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُلّی (۲) (ضم ک ، شد ل) امث.
۱. پانی یا کوئی اور رقیق شے مُنْھ میں بھر کر اُگل دینا ، غرارہ ، پانی سے مُنْھ کی صفائی. اس کو روزہ یاد تھا اور کُلّی کرنے لگا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۹۷). اب حلق میں دو چار میٹھے کنوئیں ہیں باقی سب کھاری ، کُلّی تک نہ کی جائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۷).

صفائی وہ کہ لوگ اس پر وہم کا گماں کریں
جو اک پان کھائیں تو پچاس کلیاں کریں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۷). شاید کلّی کرتے پانی روم میں گیا ہو. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳). **۲. وہ دوا جس سے غرارہ کریں ؛ وہ رقیق چیز جس سے مُنْھ صاف کریں** (نوراللغات). [س : कवल + इक्का].

---بھر (---فت بھ) ف م.
کسی سیّال کی اتنی مقدار جس سے مُنْھ بھر جائے ، مُنْھ بھر. کھانستے کھانستے جب اللہ کا سارا وجود زخمی ہو گیا تو پھر اس نے کلّی بھر لہو تھوکا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۰). [کلّی + بھر (بھرنا (رک) سے)].

---پھینکْنا محاورہ (شاذ).
کلّی کرنا ، مُنْھ میں پانی بھر کر پھینکنا ، غرارہ کرنا.

گل کے منْھ پر جو کلی پھینکتا ہے اپنے شبنم
قطرے ہو جاتے ہیں گویا تخم سوسن خاک میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۲).

---تھوکْنا محاورہ (شاذ).
رک : **کلّی پھینکنا.**

در دلدار کا کوئی نقش و اثر دیکھے تو
کلی تھوکے تو بنے گرتے ہوئے آب گہر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۶).

---کرنا محاورہ.
منھ میں پانی وغیرہ بھر کر غرارہ کرنا ، منھ صاف کرنا.

بول کس طرح سے وصفِ خط مشکبو کریں
کلّی کریں گلاب سے تب گفتگو کریں
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٨٧).

کلّے (فتح ک ، شد ل) امذ ؛ ج.
کلّا نیز کلّہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---بھرنا محاورہ.
منھ بھرنا ، کوئی چیز منھ میں بھر لینا ، منھ میں ٹھونسنا.

کام ہر وجہ اپنا کر لیوے
کلّے بندر کی طرح بھر لیوے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٣٣).

---پائے امذ ؛ ج.
جانور کا سر اور پائے جو پکائے جاتے ہیں ، سِری پائے. کلّے پائے ان کے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گانوں کے گرد بگرد پھکوائے. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٦٠). بازاروں میں بھی رنگ برنگ کی روٹیاں قسم قسم کے کباب کلّے پائے وغیرہ بکتے ہیں. (١٨٨٧ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ١٦٥). جاڑے میں کئی بار کلّے پائے پکوائے تھے جو انہیں بہت مرغوب تھے. (١٩٨٩ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ٦٧). [کلّے + پائے (رک)].

---پچک (--- کس پ ، فت چ) صف.
جس کے گال پچکے ہوئے ہوں. ایک سے ایک مریل ، ہڈیوں کا ہار ، کلّے پچک بغو کی سی آنکھیں اور یہ پاؤڈر سرخی ... یہ سب چہ معنی دارد. (١٩٣٣ ، قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے ، ٣٣). [کلّے + پچک (پچک (رک) کی تحریف)].

---پچک گئے فقرہ.
ضعیف و لاغر ہو گیا (جامع اللغات).

---پر (---فت پ) م ف.
(کسی کے) مقابلے پر ، سامنے. جب انہوں نے دیکھا کہ غنیم کلّے پر آن ہی پہونچا تو خدا کا نام لے کر یہ اٹھے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٨٧).

---پر کلّہ چڑھنا محاورہ.
موٹاپا چھانا ، فربہی آنا. کلّے پر کلّہ چڑھا ہوا ، توند ان سے فٹ بھر آگے چلتی تھی. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ١٩٠).

---پیٹنا محاورہ.
منھ پیٹنا ، اپنے چہرے پر تھپڑ مارنا (غصّہ یا رنج و غم کی وجہ سے). لاحول ولاقوۃ! وہ ہوش میں آ کر پھر کلّے پیٹنے لگی ، اللہ انہیں جلد صحت یاب کرے ... زہرہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی. (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ٢١١).

---تلے دبا لینا محاورہ.
(عو) اپنی آواز سے دوسرے کو بات نہ کرنے دینا ، دوسرے کو عمل بجا کر دبا لینا ، اپنی آواز کے آگے دوسرے کی نہ سننا (فرہنگِ آصفیہ).

---جبڑے کا/والا (---فت ج ، سک ب) صف.
١. قوی الجثّہ ، رعب داب والا. وہ بڑی شان و شوکت اور بڑے کلّے جبڑے والا بادشاہ ہو گا. (١٩١١ ، روزنامہ باتصویر ، حسن نظامی ، ٦٠). بادشاہ بڑے کلّے جبڑے کا آدمی تھا. (١٩٨٠ ، تجلی ، ٣٥٣). ٢. زیادہ بولنے والا ، فضول بکواس کرنے والا. دوسری راہ ان لوگوں کی ہے جو کلّے جبڑے والے تھے ، لمبی لمبی باتیں بناتے تھے اور لایعنی ہرزہ سرائیوں سے کام لے کر بال کی کھال نکالا کرتے تھے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ١٥٢).

---چیرنا محاورہ.
منھ میں ہاتھ ڈال کر گال چیرنا.

کرے کلّا عدو مجھ سے تو کلّے چیر ڈالوں میں
پر اس بوڑھے میں تو دکھلاتا اپنے کلّے ٹھلے ہے
(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١٦٢).

علی کی انتہائی قوتوں کو کوئی کیا جانے
کہ پہلی مشق میں اژدر کے کلّے چیر ڈالے ہیں
(١٩١٣ ، صحیفۂ ولا ، ٢٣٩).

---دار صف.
(لوہاری) سنسی جو حلقہ دار منھ والی ہو ، زنبور (ا ب و ، ٨ : ١٨). [کلّے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دراز (---فت د) صف ؛ سم کلّہ دراز.
زبان دراز ، منھ پھٹ ، بد زبان. نٹ کھٹ کلّے دراز اور بے حیا ہے. (١٧٩١ ، ہشت بہشت ، ١٢٧).

لحد کا ڈر نہیں کلّا دراز رنڈی ہوں
دبا ہی لے گی فرشتوں کو بھی زبان میری
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٢٩٣). [کلّے + دراز (رک)].

---درازی (---فت د) امث.
زبان چلانا ، زبان درازی ، چلانا ، شور مچانا. جب تو میں ان دعاؤں کو پہنچی جو کلّہ درازی کرتی تو جانے کیا ہوتا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢١٧). بے کہے سنے اتنے دور بیٹھے تو تمہاری کلّے درازی کا یہ حال ہے خدا جانے سامنے ہوتیں تو طیش میں آ کر کیا کچھ نہ کر بیٹھتیں. (١٩٢٣ ، النشائے بشیر ، ١٧٣). [کلّے دراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مارنا محاورہ.
چیخنا ، شور مچانا ، دہاڑنا. آنول نال کاٹ گئی ، نہلائی گئی ، مگر لڑکی نے جو کلّے مارنا شروع کئے تو دو گھنٹے اڑایا کی. (١٩٣٥ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ٧٨).

---میں زور ہونا محاورہ.
زبان میں طاقت ہونا ، زبان دراز ہونا. کلّے میں زور ، پلّے پر ساس ،

شیر کی طرح گھر بھر کو زیر کر رکھا تھا (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۵۵).

ـــ والی صف ؛ امث.
(عو) گالی گلوچ بکنے اور شور و غل مچانے والی زبان دراز عورت
(نوراللغات).

کلَّیا (فت ک ، ل ، شد ی) امث (ج : کلّیاں).
(بیار یے) کلائی ، بانہہ ، خصوصاً عورت کی کلائی

چھوڑو بتیاں ، کلّیاں ، نیں بنّیاں بڑوں

(۱۹۰۰ ، پہلا پیار ، ۶۳). [کلائی (رک) کی تصغیر].

کُلیا (ضم ک ، سک ل) امذ.
۱. رک : کلھیا. جب قابل جوگ کھانے کے ہو جائیں تو پنجرے میں دو عدد کلیاں کلی ایک میں جوگ دوسری میں پانی رکھ دیا کریں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۵۰). کتنے جوڑے کی کلیاں کم سے کم دن میں دو بار ضرور اوپر سے مانجھنی چاہیں. (۱۹۲۳ ، پنواڑی کی دکان ، ۲۸). اماں نے ... کنبھے کی کلیاں میں پانی ڈال کر پاندان بند کر دیا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۵). ۲. (مجازاً) **تنگ کوچہ ، پتلی گلی ، گلیارا ؛ گوشہ ، کونا.** اس سے آگے چل کر کلیا ہے ، بس وہاں سواری تم اوتار دینا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷۱). ہمارے گھر کے ایک کونے میں ایک کلیا (پتلی سی جگہ) تھی کہا جاتا تھا کہ اس میں چڑیل رہتی ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۹). [کلھیا (رک) کا ایک املا].

ـــ کا گُڑ امذ.
(کنایۃً) **جو کام پوشیدہ یا چھپا کر کیا جائے ، پوشیدہ امر.** زینو کی خبر کلیا کا گڑ نہیں ... سارے شہر میں پھیلے گی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۲۸).

ـــ میں گُڑ پھُوٹنا محاورہ.
کلیا میں گڑ پھوڑنا (رک) کا لازم. مرنے والی اچانک تو مری نہیں کہ کلیا میں گڑ پھوٹ گیا ڈیڑھ مہینے کھٹیا کٹی تھی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۸).

ـــ میں گُڑ پھوڑنا محاورہ.
کوئی کام چھپا کر کرنا ، رازداری کے ساتھ کام کرنا. نہ انڈیا آفس سے ان کو یا مجھے ایسا حکم ملا ، آپ نے کلیا میں گڑ پھوڑا ہو تو اس کی ہمیں کچھ خبر نہیں. (۱۸۸۸ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۱۶). الف خان نے کہا کہ میں کلیا میں گڑ پھوڑنا نہیں چاہتا. (۱۹۰۰ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۵).

کُلّیا (ضم ک ، شد ل بکس) امذ (قدیم).
عام اصول ، قاعدہ ، تمام و کمال ، کلّیۃ.

فنانے تنگ نے ساجن کی زور ہی زنگنہ مارا ہے
چمن میں غنچۂ گل جس کا ہو سکتا نہیں کلیا

(۱۷۰۰ ، شاہ تراب ، د ، ۵۰). [کلیہ (رک) کا قدیم املا].

کُلّیات (ضم ک ، شد ل بکس) امذ ؛ امث.
۱. (منطق) **مجرد تصورات ، تعقلات (جزئیات کے بالمقابل).**

کلیات ایک طرف تجھ سے کسی ڈھب سے کبھی
امر جزئی میں بھی کچھ بندے کی امداد نہ ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۵). میں یہ تغیر خیالات کا صرف جزئیات میں نہیں پاتا بلکہ اصول اور کلیات میں بھی. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ۸). زندگی کے مجرد کلیات اور نظری حقایق پر غور کرنے میں مجھے زیادہ لذت ملتی تھی. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۰۵). ۲. **کسی شخص کی تصانیف خصوصاً نظم کا مجموعہ جس میں غزلیات کے علاوہ دوسری تمام اصناف سخن بھی شامل ہوں.**

دیوان ظفر کا دیکھ کے کاتب ہی کہہ ہے
لکھیں کہاں تلک ترے ہم کلیات کو

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰۷). ایک روز کمال خجندی کا کلیات ہاتھ میں آ گیا. (۱۹۳۲ ، کاروان خیال ، ۱۱۸). کچھ اسیاق تخلیقات بھی جو مجھے مختلف رسائل سے دستیاب ہوئی ہیں اور دوسری کتابوں میں درج نہیں ہیں وہ بھی اس کلیات میں شامل کر دی ہیں. (۱۹۸۶ ، لوح دل ، ۱۰). ۳. **کسی فن یا علم کی شاخ یا شعبہ.** وہ آزاد تھے جن معاہد اور کلیات میں وہ تعلیم پاتے تھے ان کے اسباق میں شریک ہو کر. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۳۷۰). [کلیہ (رک) کی جمع].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
مطالعہ کا کمرہ ، دیوان خاص. انہوں نے تھوڑی دیر کلیات خانہ میں آرام کرنے کے لیے گیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۵۹). [کلیات + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

کُلّیاتی (ضم ک ، شد ل بکس) امث.
شعبۂ علم سے منسوب ، علم کے شعبے سے تعلق رکھنے والا. جامعاتی و کلیاتی زندگی جہاں نیچ ذات کا آدمی اونچی ذات کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور چلتا پھرتا ہے. (۱۹۷۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱۹۲). [کلیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَلْیار (فت ک ، سک ل) امذ.
(کاشت کاری) دریا کے کناروں کی اونچی ڈھلوان زمین ، کچھار (اب و ، ۶ : ۹۰). [مقامی].

کَلْیان (۱) (فت ک ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا چھوٹا حقہ. انہوں نے وہاں کی سوغاتیں ، درگاہ کا صندل ... رومال ، چندویان ، کلیان ، چلمچی ، تھوڑی عطر ، سب کو دیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۰). [ف : قلیان (رک) کی تارید].

کَلْیان (۲) (فت ک ، سک ل) (الف) امذ.
۱. **بھلائی ، بھلا ، فائدہ.** تم سے میرا کلیان (بھلا) ہو گا تم کلیان روپ دیکھ پڑتے ہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۹). اس میں قدم رکھو ، ایشور تمہارا کلیان کریں گے. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۳۳۶).

رکھتے ہیں مطلب پر آنکھ اس سے
ہوتا ہے جن کا کلیان اس سے

(۱۹۵۰ ، دعقید ، ۱۱۸). ۲. **خوشی ، سکھ ، اطمینان.**

جب درس دے سانولا تب جا جھے کلیان پر
بھاوتا نہیں شیام بن مجکوں کسی کت رنگ و راگ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۲۷). بڑا کلیان ہے کہ میں نے بہت دنوں بعد اپنا سو روپ پایا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۸). مراقبہ کرنے والوں کو کلیان ملتا ہے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۸۸). ۳. (موسیقی) **ایک راگ جو دیپک کا آٹھواں پتر ہے اور جو رات میں گایا جاتا ہے.**

کرے مشتری رقص مجھ بزم میں نت
برس کاتھ میں زہرہ کلیان گایا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۰).

جواں نے سن کے بھاری کا سانایا
بنا کلیان دل سے خوش ہو گایا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷۱).

یہ قصیدہ جو پڑھا شام کو آقا کے حضور
مطربوں نے نہ جما بزم میں کلیان کا رنگ
(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترکی ، ۳۰). انہوں نے کلیان ، بلاول اور کھمبات (کھماج) کو اپنے کلاسیکی یعنی شدھ روپ میں برقرار رکھا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۰). ۴. **نجات ، مکتی.** جب من مر گیا تب برم کلیان ہوا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۷). مُردے کی ہڈیاں گنگا میں بہا کر سمجھا جاتا ہے کہ اس کا کلیان (نجات) ہو گیا. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۰ مئی ، ۳). (ب) صف. ۱. **خوش ، مطمئن ، اقبال مند ، شاد.** پنڈت جی نے اشیر دیا ، کلیان ہو کہہ کر کرسی پر قیام کیا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، شیر ، ۲۰). ۲. **خوش قسمت ، خوش نصیب ، خوبصورت ؛ خوشگوار ، مفید ، فائدہ مند** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : कल्याण].

---ہونا محاورہ.
(ہندو) پھلنا پُھولنا ، سرسبز ہونا ، فنا فی اللہ ہونا ، مر جانا ، فوت ہو جانا ؛ صاحب اقبال ہونا ، خوش طالع ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات).

کَلّیاں (فت ک ، سک ل) امث.
۱. **کلی (رک) کی جمع ، مرکبات و محاورات میں مستعمل.**

کلیاں جوڑتی ہیں کوئی بکھرے ہیں پھول سارے
بانیرئی چمن میں کیا کا بہار لوٹی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۸). ۲. (شاعری) **چار یا چار سے زیادہ مصرعوں پر مشتمل بند ، کڑی ، چار بیتہ.** چار بیتہ کا مطلع سر ، یا بند چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پھر چار چار مصرعوں کی کئی کلیاں ، ہوتی ہیں. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۹). [کلی (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---آنا محاورہ.
غنچوں کا نمایاں ہونا ، پرندوں کے نئے پر نکلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---پھُوٹنا محاورہ.
پرندوں کی کھال پر چھوٹے چھوٹے پر نمایاں ہونا ، پرندوں کے چوزوں کے پر نکلنا. ہزاروں کی چونچیں اور کچھ کچھ پر نکل آئے ہیں اکثر ایسے بھی ہیں جن کی کلیاں پھوٹ رہی ہیں. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۳).

---چٹکنا محاورہ.
کلیوں کا کھِلنا ، پھول کھلنا ؛ خوشی محسوس کرنا.

میں کہ میرے دھڑکتے سینے میں
جیسے کلیاں چٹک رہی تھیں کہیں
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۰۳).

---چھنٹنا محاورہ.
پرندوں کے نئے پر نکلنا ، کلیاں آنا یا پھوٹنا. دو ہی دن میں کلیاں چھنٹ آئیں ، قد نکھرا ، قامت ابھری سیں نے پیار کے مارے پیروں میں پنجیاں ڈال دیں. (۱۹۵۸ ، اپنی موج میں ، ۳۹).

---ڈالنا محاورہ.
گھیر بڑھانے کے لیے کسی لباس میں کلیاں سینا. سِل جانے کے بعد جو جھول پیدا ہوئے ان کو پھر کاٹ کر کلیاں ڈال دیں. (۱۹۲۶ ، آخری شمع ، ۳۹).

---نِکلنا محاورہ.
غنچوں کا نمایاں ہونا. کونپلیں آئیں ، کلیاں نکلیں ، سبحان اللہ تیری قدرت آج پھول کھل رہے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۷).

کَلّیانا (فت ک ، سک ل) ف ل.
۱. **کلیاں نکلنا ، کونپلیں نمودار ہونا.**

چمن کے بیچ کلیاتی ہے جیسے شاخ سنبل کی
ہوئے ہیں اس قدر دل جمع اس زلفِ پریشاں میں
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۷). اسی طرح کرنے کا پیڑ کلیا کر رہ گیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۳۳). ۲. **پر نکلنا ، پھوٹ کر نکلنا.**

وہ مرغِ چمن ہیں کہ بہار اپنی خزاں ہے
کلیائے پر و بال جب اپنے تو جھڑے پھول
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۱). اس حالت میں وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور ننھی خلیوں (Yeastcells) کی طرح نہ صرف کلیا سکتے ہیں یا پھوٹ کر نکل سکتے ہیں. (۱۹۳۲ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۷۹۰). [کلی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَلّیاو (فت ک ، سک ل) امذ.
۱. **بڑھنا ، نشو نما پانا ، کلیوں کا نکلنا.** کبھی کبھی شاذو نا بواتی حصے میں کلیاؤ (Budding) واقع ہوتا ہے اور وہ حصہ جو کلیاؤ سے حاصل ہوتا ہے نمو پا کر پودے میں تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علمی نباتیات ، ۱۰۷). ۲. (حیوانیات) **ایک خلیاتی جاندار کا دو حصوں میں تقسیم ہو کر افزائش نسل کرنا ، کسی جاندار کے عضو سے دوسرے جاندار کی پیدائش (رحم میں).** مادری حیوان میں غیر مساوی دو بارگی ہوتا ہے جس کے نتیجے میں دو حیوانچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک شیر ہوتا ہے

اور دوسرا عنصر اس قسم کی بارگی کو کلپاو بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، حیوانی نمونے ، ۱۳۰).[کلپانا (رک) کا حاصل مصدر].

کُلِّیَت (ضم ک ، شد ل بکس ، فت ی) امث ؛ ع کلیۃ

۱. **کُل ہونا ، جزویت کے بالمقابل ، جملگی ، پورے کا پورا ہونا ، تمامیت.**

نہر سوں ہر نہر جب لگ دور ہے
جزویت اس کلیت سوں پور ہے
(۱۷۵۴ء ، ریاض غوثیہ ، ۱۶۵).
خارج نہ ہو جب تک اپنی کُلِّیت سے
داخل نہیں حد عشق میں تو یہ یقیں
(۱۸۳۹ء ، مکاشفات الاسرار ، ۳۶). اہل حقیقت یہ ادّعا کرتے تھے کہ وہ (تصورات) خاص تعینات ہیں ... جن کو وہ کلیت اور حقیقت کہتے تھے. (۱۹۰۶ء ، مفتاح الفلسفہ ، ۵). یہ مرکزی کلیت گھر کے تقدس کی امین بھی ہے. (۱۹۸۷ء ، گلی گلی کہانیاں ، ۹).
۲. (تصوف) **اوصاف بشری کا صفات حق میں مستغرق ہو جانا ، سالک کی ذات حق میں اس طور پر محویت کہ ہونے تعین باقی نہ رہے** (مصباح التعرف). [کُلّی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِلِیْٹ (سک ل نیز کس ک ، ی مج) امذ.

فانا ، پھانا ، گانٹھ ، روک. یہ داب روک ... کلیٹوں ... پر قائم ہوتے. (۱۹۳۸ء ، جنائی ، ۵۱). [انگ : Cleat].

کَلیجا / کَلیجَہ (فت ک ، ی مج / فت ج) امذ.

۱. **جسم انسانی کا سب سے بڑا غدود جو داہنے طرف واقع ہے ، ایک اندرونی عضو جس میں پت پیدا ہوتا ہے ، جگر.**
احمد مدد تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھڑک سو مار کھپاواں عید کا
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶). وحشی کہتا ہے کہ ... جب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سباع کو قتل کر کے پلٹے ... پھر میں نے خنجر سے کلیجہ نکال کر ہند کو دیا. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۷۰). اب میرا کلیجہ کھا لو سب ، بڑی بہو نے دھیا دھپ بچے کو پیٹ ڈالا. (۱۹۸۰ء ، روز کا قصہ ، ۱۸۹). ۲. **دل یا سینے کے معنوں میں.**
کلیجا کیا لرمنر کوئلے
کیا راک ہر اڑا کہ کر کوئلے
(۱۵۷۲ء ، حسن شوق ، د ، ۹۷).
جھن کیا ہانے مجھ کلیجا سب
لگے لاگا وہ جگر کٹ تب
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۹). آخر ماں کا کلیجہ تھا ہر چند ضبط کیا مگر نہ ہو سکا. (۱۸۹۷ء ، فسانۂ دل فریب ، ۵۰). آنسوؤں کا ہر قطرہ ، میرے کلیجہ پر ایک بجلی ہے. (۱۹۲۲ء ، گرداب حیات ، ۱۰۸). میں نے ایک سیکنڈ میں فیصلہ کیا اور میرا چاقو معصومہ کے کلیجے کو کاٹ چکا تھا. (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۱۲۹).
۳. (کنایۃً) پیٹ (نوراللغات). ۴. **نہایت عزیز اور قیمتی چیز ، مایۂ حیات ، متاعِ زندگی ، پیارا عزیز شخص.** یغمبر کہیے ، میرے فرزند ستو میرے کلیجے (۱۹۰۳ء ، تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۵).

ایک مادر کا کلیجا ، ایک بیوہ کا سہاگ
ایک دریا کا کنارا ، اور اک شعلے کی آگ
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ دوراں ، ۱۰۸). ۵. **ہمت ، جرأت ، حوصلہ ، طاقت ، دلیری ، بہادری.**
کسے ہے کلیجا ترے سم ہوتے
کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہوتے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۲).
کرو غم مثل ہر کہ اٹھا لیا ہوں
حوصلہ دیکھو ذرا میرا کلیجا دیکھو
(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۸).
عدو دیکھیں خوشی ، احباب تیرے رنج و غم دیکھیں
کہاں سے یہ کلیجہ لائیں ، کن آنکھوں سے ہم دیکھیں
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۸). ۶. **طنز ، نفرت اور کراہت کے اظہار کے موقع پر عورتیں بولتی ہیں جیسے کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے ، جواب دیا ، تیرا کلیجا یا تیرا سر.**
کہا تھا میں نے گر خلوت ہو میں ہوں تو ہو تو کیا ہو
وہ بولے مسکرا کر کہنے والے کا کلیجا ہو
(۱۸۹۵ء ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۱۹). بھلا ستو تو سہی جو تم اس قابل ہوگئے تو پھر ہم کیا تمہارا کلیجہ چبائیں گے. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۹ : ۱۰). [س : कालेय+क].

--- اُچھلنا محاورہ.

(خوف یا مسرت سے) **دل کی دھڑکن تیز ہونا ، گھبراہٹ پیدا ہونا ، پریشانی میں مبتلا ہونا ، بے قرار ہونا.** آتو معشوق سے کلیجہ اُچھل رہا ہے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۵).
سُن ابھی مشق ستم کا نہیں نادان ہے تو
کوئی تڑپے گا تو اُچھلے گا کلیجا تیرا
(۱۹۱۵ء ، جان سخن ، ۵).

--- اُڑا جانا محاورہ.

دل کا نہایت پریشان ہونا ، دل کا گھبرانا ، مضطرب ہونا ، اوسان اُڑے جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- اُلٹ پُلٹ ہونا محاورہ.

دل بے چین ہونا ، دل بے قرار ہونا.
دل ہی نہیں ہے غم سے اکیلا اولٹ پلٹ
دھڑکی سے ہے جگر میں کلیجا اولٹ پلٹ
(۱۸۵۸ء ، سخن بے مثال ، ۳۲).

--- اُلٹ جانا / اُلٹنا محاورہ.

۱. **جی گھبرانا ، خفقان ہونا ، بے چین ہونا.**
اگر دیکھے تمہاری زلف کی ڈس
الٹ جاوے کلیجا ناگنی کا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۸).
جب میں سنا کہ یار کا دل مجھ سے ہٹ گیا
سنتے ہی اس کے میرا کلیجا الٹ گیا
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵). یہ پرماں ان کا سن کر میرا کلیجہ الٹ گیا. (۱۹۰۷ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۲۸۱). ۲. **سواتر لے**

آنے سے دم اُلٹ جانا ، قے کرتے کرتے جی گھبرا جانا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---اُمنڈنا محاورہ.

رقت طاری ہونا ، دل بھر آنا. میں دو تین دن سے ضبط کر رہا تھا دل بھر آنا اور کلیجہ امنڈنے لگا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۰۹).

---اَندر سے اُمنڈا چلا آتا ہے فقرہ.

(عور) سخت بے چینی یا گھبراہٹ ہے ، دل سنبھالے نہیں سنبھلتا. کس قیامت کی رات ہے کلیجہ اندر سے امڈا چلا آتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۹).

---بانسوں / بَلّیوں اُچھلنا محاورہ.

دل زور زور سے دھڑکنا ، زیادہ گھبراہٹ طاری ہونا ، مضطرب ہونا.

آج کچھ بانسوں اوچھلتا ہے کلیجا میرا
ہاں ذرا دوڑ کے سینے سے لپٹ جانیے تو

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۶۴). میرا کلیجہ بلیوں اچھلتا ہے بھری برسات کے دن آئے ہے! کہیں پھسل نہ پڑیں تو قہقہہ اُڑے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱). آستانہ کے چاروں طرف کئی سو سپاہیوں کا پہرہ تھا مگر بیگم کا کلیجہ ڈر کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا. (۱۹۳۲ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۸).

---بَرمانا محاورہ.

کلیجا چھیدنا ، دل جلانا ، اذیت پہنچانا ، صدمہ پہنچانا ، دُکھ دینا. الفاظ نہ تھے تیر و نشتر تھے جنھوں نے رُقیہ کے کلیجے کو برما دیا. (۱۹۳۳ ، جنت نگہ ، ۱۳۸).

---بڑھ جانا / بَڑھنا محاورہ.

ہمّت بڑھنا ، حوصلہ بڑھنا ، خوشی سے پھول جانا.

یار کے آنے کی شادی مرگ مجھ کو ہو گئی
بحرِ سینہ پھٹ گیا اپنا کلیجا بڑھ گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴).

کیا سرور افزا ہے شہزادوں کی تقریبِ سعید
آج فرحت سے جلیل اپنا کلیجا بڑھ گیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۳۴).

---بَیٹھا جانا محاورہ.

دل کا خوف اور ناتوانی کے باعث ڈوبا جانا ، نہایت مضمحل ہوا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پِنڈھنا محاورہ.

طعنے سہنے کی باتوں سے دل میں زخم ڈالنا ، دل میں چھید کرنا ، کلیجہ گودنا ، ہول مارنا (فرہنگ آصفیہ).

---پُھنْنا محاورہ.

دل جلنا ، کوفت ہونا.

میرا اک موتشر دل بن رہا ہے
سو اس کا بھی کلیجا بُھن رہا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۸۰).

---بُھونْنا محاورہ.

کلیجا بھننا (رک) کا تعدیہ ، دل جلانا.

دل پر مرے چھڑک کے نمک مرچ یار نے
بھونا ہے کس مزے سے کلیجا کباب کا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۷). ایک تو اس علی گڑھ نے میرا کلیجا بھونا ہے. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۲۹).

---پاش پاش ہونا محاورہ.

دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، دل پر صدمہ ہونا ، دل کو سخت اذیت پہنچنا. آپ کی داستان عجیب حیرت خیز و درد انگیز ہے سماعت سے کلیجہ پاش پاش ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۵۶).

رخصت ہوا قرار کلیجہ ہے پاش پاش
کوسِ رحیل کا ہے وہی شورِ دل خراش

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۷).

دیکھی تھی اسنے قیصرِاعظم کی جبکہ لاش
رویا تھا یوں کہ سن کے کلیجا ہو پاش پاش

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۱۱).

---پانی کَرنا محاورہ.

کلیجا پانی ہونا (رک) کا تعدیہ.

کہتے تھے عباس اے پیاسی سکینہ صبر کر
تیرے رونے نے کلیجہ میرا پانی کر دیا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۸).

---پانی ہونا محاورہ.

۱. بہت زیادہ دُکھ ہونا ، صدمہ ہونا ، غم یا تکلیف ہونا.

ہوا پانی کلیجہ صوفیوں کا
دل و جاں تھا شکستہ عارفوں کا

(۱۷۷۱ ، منصور نامہ (ق) ، ۱۱).

کیا کہیں تم سے شبِ غم ہم پہ کیا کیا ہو گیا
دل پگھل کر بہہ گیا پانی کلیجا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض (حیدرآبادی) ، د ، ۲۱).

آنسوؤں میں نظر آتے تھے لہو کے قطرے
غم سے دل خون ہوا اور کلیجا پانی

(۱۹۲۸ ، اعجاز نوح ، ۱۱). **۲. ہمت ہارنا ، حوصلہ پست ہو جانا ، بزدلی کا اظہار کرنا.**

شیروں کے کلیجے بھی ہوتے جاتے تھے پانی
تھی صاف صدا ہائے بہادر کی جوانی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۹).

گرچہ عباس کئی روز کے پیاسے ہیں مگر
رعب وہ ہے کہ ہے شیروں کا کلیجا پانی

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۸۷). **۳. کسی کی دُکھ یا تکلیف پر رحم آنا ، ترس آنا (پر کے ساتھ).**

پیاس پر ان کی نہ کیوں کر ہو کلیجہ پانی
بوند بھر جن کو نہ تو ، دھوپ میں پہنچا پانی

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۷۷).

---پتّھر (کا) کرنا محاورہ

۱. سنگ دلی اختیار کرنا ، بے رحمی سے کام لینا ، دل سخت کرنا۔

بے کسی پہ ستم خدا سے کرو کر نہیں کرتا
اس طرح کلیجا کوئی پتھر نہیں کرتا

(۱۹۱۵ ، سیوہ‌دی کی لڑکی ، ۸۸)۔ ۲. دل کو مضبوط بنانا ، سہار اور برداشت پیدا کرنا۔

تب اٹھے ہیں ان بتوں کے ہم سے ناز
جب کلیجا اپنا پتھر کا کیا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۹)۔

---پس جانا/پسنا محاورہ

کمال روحانی صدمہ ہونا ، روحانی صدمہ ہونا ، انتہائی دلی تکلیف ہونا (علمی اردو لغت)۔

---پکا کر پھوڑا کرنا محاورہ

بہت تکلیف پہنچانا ، دلی اذیت پہنچانا۔

موا ، اور کیسا مجھ پہ جھوڑا کیا
پکا کر ، کلیجے کو پھوڑا کیا

(۱۹۰۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۵)۔

---پکانا محاورہ

مسلسل آزار پہنچانا ، صدمہ پہنچانا ، عاجز کر دینا۔

ان سے نازک کو کہاں گرمیِ صحبت کی تاب
بس کلیجہ نہ پکا اے طبع خام اپنا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۹)۔ وار کو اس شیدائے بہار کے دفع کیا نعرہ کیا دیکھو اور ظلمات تو نے کلیجہ پکا دیا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۵۵)۔

---پکڑ کر بیٹھ جانا ف مر ؛ محاورہ

صدمے سے سینہ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا ؛ انتہائی پریشانی اور صدمے کی حالت میں ہونا ، دل مسوس کر رہ جانا ، صدمے سے نڈھال ہونا۔ کس میں درد پیدا ہو گیا ، کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئی۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۳۴۴)۔ تو ... تو پھر ان کی صلح جوئی میں کلیجہ پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۷)۔

---پکڑ کر رہ جانا محاورہ

۱. دل مسوس کر رہ جانا ، دل تھام کر رہ جانا۔

باتوں باتوں میں جو وہ مجھ سے بگڑ کر رہ گیا
میں تو اپنا کلیجا ہی پکڑ کر رہ گیا

(۱۸۳۸ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳)۔ ۲. متعجب ہونا ، دھک رہ جانا ، حیرت زدہ ہونا۔ جو کچھ دل میں آئے گا بے ساختہ کہہ دیں گے کہ سامنے تصویر کھڑی کر دیں گے اور جب تک سننے والے سنیں گے کلیجے پکڑ کر رہ جائیں گے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱)۔ ۳. مزے میں آ کر لوٹنے لگنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---پکڑ لینا/پکڑنا محاورہ

۱. کسی تکلیف یا صدمے سے سینے پر ہاتھ رکھ لینا یا اسے ہاتھ سے دبوچنا ، سخت صدمے سے بے چین ہو جانا۔

مری طرح سے کلیجا پکڑ لیا اس نے
فسانہ دردِ جگر کا جس آشنا سے کہا

(۱۸۷۰ ، شرف (نور اللغات ، ۳ : ۸۰۲))۔ آنسو آنکھوں سے امڈے چلے آتے تھے دل مسوسے کلیجا پکڑے بیٹھی تھی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۲)۔ ۲. (عور) کسی دوا کا دل پر جا کر برا اثر پیدا کرنا ، جھاتی جکڑ لینا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---پک کر پھوڑا ہونا محاورہ

کمال صدمہ پہنچنا ، بہت زیادہ تکلیف پہنچنا۔

مزا ایذا اوٹھانے کا ہے عشق خالی میں مجکو
کلیجہ پک کے پھوڑا ہو تو چھیڑوں نیش کژدم سے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۰۸)۔

---پکڑے پھرنا محاورہ

بیتابانہ پھرنا ، بے چین و بے قرار ہو کر پھرنا۔ شہری بیگمات کے محاورے ... کلیجہ پکڑے پھرنا ، بیتابانہ پھرنا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۲)۔

---پکڑے ہوئے م ف

دل تھامے ہوئے ، اضطراب اور پریشانی کی حالت میں ، رنج و تکلیف کو بمشکل برداشت کیے ہوئے۔

نہ آہ و شیون نے سر اٹھائے کہ ہجر کی وہ نہ تاب لائے
کلیجا پکڑے ہوئے خود آئے ہمارے نالوں میں یہ اثر ہے

(؟ ، ظہیر (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۵۳۹))۔

---پکنا محاورہ

دل جلنا ، عاجز آنا ، تنگ آنا ، غمزدہ ہونا۔

بیٹھے بیٹھے وہ جو اک دل تھک گیا
بولا غم سے کلیجہ پک گیا

(۱۸۱۴ ، حکایاتِ رنگین (ق) ، ۳۱)۔

قیامت کا تو وعدہ اوس پہ انکار
کلیجا پک گیا تیری نہیں سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹۶)۔ اے ہے بھیجا پک گیا میرا کلیجا پک گیا اب تو رہا نہیں جاتا مجھ سے رکا نہیں جاتا تنگ آ کر کچھ کہہ بیٹھوں گی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۲)۔

---پیپ کی ڈلی ہونا محاورہ

کلیجا پیپ ہونا۔ اے ان کی بے زبانی تو کوئی میرے دل سے پوچھے کلیجہ پیپ کی ڈلی ہو گیا۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۶۸۵)۔

---پیپ ہو جانا/ہونا محاورہ

مصیبت یا کثافت سے عاجز ہو جانا ، کلیجا پک جانا۔ جب کب تک ہیں ، کلیجا پیپ ہو گیا جب کا کوئی ٹھکانا بھی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۵)۔

---پیسنا محاورہ

صدمہ پہنچانا ، دکھ دینا۔

کلیجا پیستا ہے دل مسلتا ہے کوئی میرا
کہاں سے آ گئی ظالم تری رفتار پہلو میں
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۶۰).

---پھاڑ کے م ف.
نہایت تیز آواز سے. شیر بیدار ہوا آنکھیں کھولیں منظور نظر اسد اللہ پر نگاہ پڑی کلیجا پھاڑ کے نعرہ کیا حملہ آور ہوا.
(۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۵).

---پھاڑنا محاورہ.
کلیجا پھٹنا (رک) کا تعدیہ. نواب! ہائے ایسا نہ کہیئے آپ تو ابھی سے کلیجہ پھاڑے دیتے ہیں. (۱۹۰۰ء ، ذات شریف ، ۳۸).

---پَھٹنا محاورہ ؛ ف م.
۱. دل پھٹ جانا.
گل پر سحر کرتے ہے گریباں کو چاک چاک
اے عندلیب تیرا کلیجہ نہ پھٹ گیا
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۹). کیوں مسعود نے پوچھا کلیجہ پھٹ گیا اور کیوں. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۷). **۲. صدمۂ عظیم ہونا ، جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، سینہ پھٹنا**. آپ ایسا زار زار روتے کہ جتنے روبرو حاضر تھے اون کا کلیجا پھٹنے لگا.
(۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۸۹). ان کے چیخ چیخ کر رونے سے کلیجہ پھٹتا تھا. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دل فریب ، ۵). ساس خسر اور نندوں کو کھانا دیتے وقت بہووں کا کلیجہ پھٹتا تھا. (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۱۳۷).

---پَھڑکنا محاورہ.
دل بے تاب ہو جانا ، دل دھڑکنا ، دل میں سخت بے چینی ہونا.
زلف کے ایک ہی جھٹکے میں کلیجا پھڑکا
بہت ایوب کو دعویٰ تھا شکیبائی کا
(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۱۶). بیٹھے بیٹھے پسینا آیا دل دھڑکنے لگا کلیجہ پھڑکنے لگا. (۱۸۶۸ء ، سرور ، انشائے سرور ، ۵۱). عشق دیوانہ پھڑکا ، کلیجہ پھڑکا ، کہاں کی بھوک کہاں کی پیاس. (۱۹۱۵ء ، ذکر الشہادتین ، ۵۸).

---پُھنکنا محاورہ.
کلیجا پُھونکنا (رک) کا لازم ، کلیجہ جلنا. میرے تاجدار ، پانی کا ایک گھونٹ ، کلیجہ پھنکا جاتا ہے. (۱۹۰۳ء ، انتخاب توحید ، ۹۱).

---پُھونکنا محاورہ.
کلیجا جلانا ، مسلسل آزار پہنچانا.
خشک ہیزم کی طرح ہڈیاں کیوں کر نہ جلیں
تندئ آتش فرقت نے کلیجا پھونکا
(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۲۸).

---تر ہونا محاورہ.
۱. کلیجا ٹھنڈا ہونا.
مرنے کی میرے غیر نے آکے دی خبر غلط
اچھا ہوا کسی کا کلیجا تو تر ہوا

(۱۸۹۷ء ، کلیات راقم ، ۲۰۳). **۲. فراغت ہونا ، تسلّی ہونا ، اطمینان ہونا ، دولت مند ہونا** (نوراللغات).

---توڑ کر فریاد کرنا محاورہ.
نہایت رنج و کرب کے ساتھ فریاد کرنا ، بہت زیادہ نالے کرنا.
جہاں بلبل کلیجا توڑ کر فریاد لاتی ہے
جو قمری کوکتی ہو ، رقص واں شمشاد کرتے ہیں
(۱۹۳۳ء ، نظم طباطبائی (مہذب اللغات)).

---توڑ کر کھا جانا محاورہ.
انتہائی صدمہ یا تکلیف پہنچانا.
کلیجا مرا توڑ کھایا ہے پاک
اجل نے لگی ہے مرے گھر کوں آگ
(۱۶۸۷ء ، محی الدین نامہ (ق) ، ۹).

---(توڑ دینا) توڑنا محاورہ.
دکھ دینا ، آزار پہنچانا ، دل پر اثر کرنا.
دستر شبہ ، سینۂ زینب ، دلِ زہرا توڑا
اک ترے وار نے کس کس کا کلیجا توڑا
(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۰۵). تیرا نالہ مسلمانوں کا کلیجہ توڑ دے گا. (۱۹۳۱ء ، سیندو کا لال ، ۲۷۵).

---تھام تھام کر رونا محاورہ.
بہت رونا ، بیتابانہ رونا ، روتے روتے بُرا حال کر لینا (نوراللغات).

---تھام کر بیٹھ جانا محاورہ.
دل پکڑ یا مسوس کر رہ جانا ، ضبط کرنا ، دل پکڑ کر رہ جانا.
بیٹھ جاتا ہوں اسی دم میں کلیجا تھام کے
جب میں سنتا ہوں کہ اب ہوتا ہے جانا آپکا
(؟ ، تجمل (مہذب اللغات)).

---تھام کے رہ جانا محاورہ.
رنج و تکلیف سے دم بخود ہو جانا ، صدمے کو ضبط کرنا ، کلیجا پکڑ کر رہ جانا.
رہ گئے لا کھوں کلیجا تھام کے
آنکھ جس جانب تمہاری اوٹھ گئی
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۰۳). نظر بھر کے دیکھ لے وہ کلیجہ تھام کے رہ جائے. (۱۹۱۳ء ؟ ، انتخاب توحید ، ۳۷).

---تھام لینا / تھامنا محاورہ.
دل تھام لینا ، دل کو کسی طرح سنبھال لینا ، بے تابی کی شدت سے جگر پکڑ لینا ، سخت بے چین ہونا.
تجھے جب دیکھتا تھا رات کو نواب محفل میں
تو کیسی حسرت سے رو رو کر کلیجا تھام لیتا تھا
(۱۸۷۷ء ، درۃ الانتخاب ، ۲۵).
نہیں معلوم کیا کھوئی ہوئی شے یاد آتی ہے
ہوا جب سرد چلتی ہے کلیجا تھام لیتے ہیں
(۱۹۲۰ء ، روح ادب ، ۸).

---تھرّانا محاورہ.

خوف یا وحشت یا شدید رنج کی وجہ سے گھبرا جانا.

بجلی کے کوندنے سے تھرا گیا کلیجا

اب میرے آشیاں میں تنویر ہے تو نہ ہے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۸). خیال کرنے سے کلیجہ تھرا اٹھتا ہے اور دل بیٹھنے لگتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، مسلمان عورت ، ۱۳۷).

---تھرتھرانا محاورہ.

کلیجا کانپنا (نوراللغات).

---تھرتھر کانپنا محاورہ.

رک : کلیجہ کانپنا. مجھکو حمیدہ کی باتوں سے ایسا ڈر لگا تھا کہ اندر سے کلیجہ تھرتھر کانپ رہا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۱).

---تھلکنا محاورہ.

غم یا صدمے سے گھبراہٹ طاری ہونا ، کانپ اٹھنا ، پریشان ہو جانا ، دل دھڑکنے لگنا. بے اختیار ایک آہ بیخودی سے زبان تک آئی اور کلیجہ تھلکنے لگا پر بزور اپنے تئیں تھاما. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۵).

یوں ہی جو دیور تھا بکنے لگا

تو میرا کلیجہ تھلکنے لگا

(۱۸۷۱ ، عبیر پندی ، ۳۹).

---ٹکڑے ٹکڑے ہونا محاورہ.

جگر لخت لخت ہونا ، سخت صدمہ یا رنج پہنچنا ، دل پر سخت صدمہ پہنچنا. میرا کلیجہ اس کے عشق سے ٹکڑے ٹکڑے ہوتا. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۹۹). ملکہ بُراں تو ہوش اڑائے ہوئی ہیں خیالِ وصل سے کلیجہ ٹکڑے ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۴۷). سجاد اور اکبر کے حال کا جب تصور کرتا ہوں کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے. (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچہ ، ۱۰۸).

---ٹوٹا جاتا ہے فقرہ.

کلیجہ بیٹھا جاتا ہے ، بھوک کے مارے بُرا حال ہوا جاتا ہے (نوراللغات).

---ٹوٹنا محاورہ.

۱. نڈھال ہونا ، افسردہ و مضمحل ہونا ، بدحال ہونا ، دل ٹوٹنا.

سنی سو گیا سب سینا پھوٹ کر

نکر سوں کلیجہ پڑیا ٹوٹ کر

(۱۶۰۹ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۰)). **۲. کلیجہ پھٹنا ، دل پر چوٹ لگنا.**

تمہیں میں اس طرف آ کر جو چھاتی کوٹ جاتا ہے

خدا شاہد ہے اپنا تو کلیجہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۰۵).

نہ دال لگی ، نہ کوئی چیز مجھکو بھاتی ہے

کلیجا ٹوٹے ہے اور چھاتی امڈی آتی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷).

---ٹوک ٹوک ہونا محاورہ.

سخت صدمہ پہنچنا ، دل بیتاب یا ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، صبر کی طاقت نہ رہنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹھنڈا رہے محاورہ.

(عور) دعائیہ کلمہ ؛ خوش رہو ، آباد رہو. الٰہی ماں باپ کا کلیجہ ٹھنڈا رہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۸).

---ٹھنڈا کرنا محاورہ.

کلیجہ ٹھنڈا ہونا کا تعدیہ ، سکون پہنچانا.

اے ستم گر جلاتا ہی رہا تو دل کو

نہ کیا تو نے کبھی میرا کلیجہ ٹھنڈا

(۱۸۵٦ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۲). بدنصیب کو یہ اجازت نہ دی گئی کہ وہ بچی کو الوداعی پیار کر کے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر لیتی. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۰).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.

دل کو اطمینان ہونا ، تسلی ہونا ، چین پڑنا. تیرے آنے سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳).

تم گلے سے لگ گئے ٹھنڈا کلیجا ہو گیا

میرے دل میں جو پھپھولا تھا وہ اولا ہو گیا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۶).

ہم ان کی آتشِ فرقت میں جل جائیں کہ مر جائیں

کسی صورت کلیجا ان کا ٹھنڈا ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۹). تیرے آنے سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۸۷).

---جلانا محاورہ.

۱. غم زدہ یا آزردہ کرنا ، دل جلانا ، جی جلانا ، بہت رنجیدہ کرنا ، شدید صدمہ پہنچانا.

اس دلبر اثر فغاں نے کلیجہ جلا دیا

چھالے زباں میں پڑتے ہیں دو چار دن کے بعد

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی (نوراللغات)). **۲. حقّے یا سگریٹ زیادہ پینے سے سینے اور پھیپھڑوں کو متاثر کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---جلنا محاورہ.

۱. کوفت ہونا ، آزردگی ہونا ، مایوس و غمگین ہونا.

کبھی لے سند سات یاراں ولے

کلیجہ دروق میں اس کا جلے

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۷).

غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے

داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰).

دریا کے قریب رہ کے فارغ

ساحل کا کلیجہ جل رہا ہے

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۳۹). **۲. رنج اٹھانا ، غم کھانا ، غم برداشت کرنا** (علمی اردو لغت).

---جلی (---فت ج) صفت مث.

۱. **غم زدہ عورت** (نوراللغات). ۲. **وہ تکل (پتنگ) جس کے درمیان کا حصہ سیاہ ہو ، جس کے درمیان سیاہ کاغذ کی پٹی لگی ہو** ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ، تکا کل چڑا ... کلیجا جلی (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۵). پتنگ بازی ہو رہی ہے ... لال دمی ، کلیجہ جلی ، الفن تکلیں بڑھ رہی ہیں (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجب ہستیاں ، ۱۳۷). اس کثرت سے کلیاں اڑتیں ... کلدما للدما ... کلیجہ جلی ، سینکڑوں قسم کی کلیاں اڑتیں (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۷۲۳). [کلیجہ + جلی (جلنا (رک) سے ماضی صیغہ واحد مونث بطور صفت]۔

---چاہیے فقرہ.

ہمت کی ضرورت ہے ، حوصلہ بھی تو ہو

سنگرا کر کہتے ہو کیا چاہیے
دل لگانے کو کلیجہ چاہیے

(۱۸۸۵ ، کلیات حیرت ، ۵۹).

---چٹکیوں سے مَسَلْنا / مَلْنا محاورہ.

اذیت پہنچانا

یہ کس بے درد کس ظالم پہ اپنا دم نکلتا ہے
یہ رہ رہ کر کلیجہ چٹکیوں سے کون ملتا ہے

(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

---چُور چُور ہونا محاورہ.

دل پر کمال صدمہ ہونا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---چیر کَر دِکھانا محاورہ.

حال دل کہہ دینا ، دل کا راز ظاہر کرنا ، دل کی بات بتانا. دل کے حال سے پروردگار ماہر ہے کلیجہ چیر کر کس کو دکھائیں زمین شق ہو سما جائیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۹۱۹). اس سے قبل کہ وہ ... اپنا کلیجہ چیر کر اسے دکھا دیتا سامنے سے سیٹھ کشوری لال آتا دکھائی دیا (۱۹۸۳ ، اور انسان مرگیا ، ۹۶).

---چھانْنا محاورہ.

رک : کلیجہ چھلنی کرنا ، طعن و تشنیع سے کمال صدمہ پہنچانا. پھر ایک شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو غلط جاننا انصاف کا کلیجہ چھاننا ہے۔ (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۹۹).

---چَھلنی کَرْنا محاورہ.

طعن و تشنیع سے بہت زیادہ تنگ کرنا ، نہایت دُکھ پہنچانا ، جگر چھلنی کرنا. سسرال اس کا کلیجہ چھلنی کر دے گی (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۳۳). ثریا نے دن و رات عزیزں کے طعنوں سے کلیجہ چھلنی کیا (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۰).

---چَھلنی ہونا محاورہ.

کلیجہ چھلنی کرنا کا لازم ، طعن و تشنیع سے کلیجہ پھٹنا ، شدید صدمہ ہونا ، اذیت میں مبتلا ہونا

ادھر ہیں بے سبر نالے ادھر ہیں رخنہ گر غمزے
کلیجا ہوگیا چھلنی تمہارے روزن در کا

(۱۸۵۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۰). عزیز و اقارب کی بے مروتی سے کلیجہ چھلنی ہے (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۰۳). کسی ماں کا کلیجہ چھلنی ہوتا ... اخبار دردناک خبروں اور تصویروں سے بھر جاتے (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۷۱).

----چھِدنا محاورہ.

رک : کلیجا چھلنی ہونا

اے تابِ ضبط نالہ کہیں منتقی بھی ہے
کب تک زُکوں میں آہ کلیجہ تو چھن گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۳). تیرے ہاتھ سے میرا کلیجا چھدا ہے اپنی ملت میں تجھ سے کسی کی پشم گندہ نہ ہوسکی (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۶۹).

---چھیدْنا محاورہ.

طنز و طعن سے صدمہ پہنچانا ، طعنے دینا ، جلانا.

کیوں نہ چھیدو کہیں غیروں کا کلیجا چھیدو
کیوں سوئے دشمن بے پیر نہ دیکھو دیکھو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۰).

---خُون کَرْنا محاورہ.

انتہائی صدمہ پہنچانا ، حددرجہ دُکھ دینا ، صدمہ پہنچانا.

کلیجا کرے خُون وہ دل یہی ہے
تمہارے برابر کا قاتل یہی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۸).

---دَہْکنا (دہک جانا) محاورہ.

کلیجا جلنا ، دل زور زور سے دھڑکنا

سوز فراق سے یہ کلیجا دہک گیا
داغ جگر زغال کی صورت چٹک گیا

(۱۸۳۹ ، بحر (نوراللغات)).

---دَہْلانا محاورہ.

کلیجہ ہلانا ، دل میں ہول پیدا کرنا ، ڈرا دینا ، سہما دینا. ادھر منی کی مسلسل چیخوں نے اس کا کلیجہ دہلا رکھا تھا (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۳۳).

---دَہَل جانا / دَہَلْنا محاورہ.

خوف سے دل کانپ اٹھنا ، خائف ہونا. آسمان پر اس زور شور سے گڑگڑاہٹ ہوئی کہ کلیجہ دہل گیا (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۵). سننے والیوں کے کلیجے دہل جاتے تھے (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۳۷).

---دَھڑ دَھڑ کَرْنا محاورہ.

کلیجا زور زور سے دھڑکنا (مہذب اللغات).

---دَھڑ سے ہونا محاورہ.

کلیجے کا دھڑکنا ، دل دھڑکنا

ماتھا ٹھنکا اسی گھڑی میرا
سن سے جی اور کلیجا دھڑ سے ہوا

(۱۹۲۰ ، عروج (مہذب اللغات)).

---دھڑکانا (دھڑکا دینا) محاورہ۔
خوف سے دل ہلا دینا (نوراللغات)۔

---دھڑکنا محاورہ۔
دل کی حرکت کا اعتدال سے تجاوز کرنا ، بے قرار ہونا ، گھبرانا ، وسوسے پیدا ہونا۔ میرا کلیجہ دھڑکنے لگا اور خوف سے غش میں آ گئی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲)۔

منھ پھیر پھیر کر جو وہ میداں کو تکتے تھے
جن کے پسر تھے اُن کے کلیجے دھڑکتے تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۵)۔ جب دیکھتے کہ سامنے بڑے بڑے پہلوان ہیں ... تو ان کا کلیجہ دھڑکتا تھا۔ (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۰)۔

---دھک دھک کرنا محاورہ۔
دل بے قرار ہونا ، دل گھبرانا ، مضطرب ہونا۔ اس کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا۔ (۱۹۰۹ ، انصاف ، ۱۳۹)۔

---دھک دھک ہونا محاورہ۔
رک : کلیجا دھک دھک کرنا۔ اب میں دل بیقرار کو سنبھالتی ہوں کیوں کہ قدم آگے بڑھاتے کلیجہ دھک دھک ہوتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۳۰)۔

---دھکڑ دھکڑ ہونا محاورہ۔
رک : کلیجہ دھک دھک کرنا (نوراللغات)۔

---دھک سے ہونا (رہ جانا) محاورہ۔
اچانک صدمہ یا وحشتناک خبر سے دل کا دھڑک اٹھنا۔ علیم نے جو ایک دم سے جا کر کہا کہ غضب ہوا چاہتا ہے ماں کا کلیجا دھک سے ہو گیا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۱)۔ میرا کلیجہ یہ سُن کر دھک سے رہ گیا۔ (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، س (پیش لفظ))۔

---سالنا محاورہ۔
کلیجا چھلنی کرنا ، کلیجا چھیدنا ، کچوکے دینا ، طعنے دینا (ماخوذ : علمی اردو لغت)۔

---سراہنا محاورہ۔
کسی کی عالی ہمتی کی تعریف کرنا۔

اے عندلیب تیرا کلیجہ سراہیے
تیغ خزاں سے میرا دل افگار ہو گیا

(۱۸۳٦ ، بحر (نوراللغات))۔

---سلگانا محاورہ۔
رنج پہنچانا ، دُکھ دینا ، جی جلانا۔

یہ کہہ کے شب وصل میں سلگا نہ کلیجا
بے بے نہ ایسا مجھ سے کہ بدلا ہے ترا کرم

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۳۹)۔

---سلگنا محاورہ۔
کلیجا سلگانا (رک) کا لازم ، جی جلنا ، دُکھ ہونا۔

ہے بُرا حال بہت شکل قبلہ میرا
آنچ سے غم کی سُلگتا ہے کلیجا میرا

(۱۹۸۵ ، کمار سمبھو ، ۸۷)۔

---سنبھالنا محاورہ۔
دل سنبھالنا ، دل کو قابو میں رکھنا ، صبر و ضبط سے کام لینا۔

پہلو میں غیر کے جو وہ بیٹھے اوٹھا یہ درد
ہاتھوں سے رہ گیا میں کلیجہ سنبھال کے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱۹)۔

کلیجا سنبھالے چلے آ رہے ہیں
تڑپنا مجھے چھوڑ کر جانے والے

(۱۹۳۹ ، نوبہاران ، ۱۳)۔

---سُوراخ ہونا محاورہ۔
کلیجہ چھلنی ہونا ، سخت اذیت پہنچنا۔

سوراخ کلیجا تھا بھتیجے کے الم سے
فرماتے تھے بھائی ہیں جُدا ہو گئے ہم سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱۴)۔

---شق ہونا محاورہ۔
رک : کلیجا پھٹنا۔

درد پہلو کی یہ شدت ہے کہ رنگت فق ہے
زخم وہ دل میں ہے کاری کہ کلیجا شق ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲٦۵)۔ اتنی بے کسی پر اس کا کلیجہ شق ہو رہا تھا۔ (۱۹۱٦ ، گرداب حیات ، ٦۲)۔ طرح طرح کی کہانیاں ایسی کہانیاں کہ جن کو سُن کر کلیجہ شق ہو جائے۔ (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۰۰)۔

---کاٹنا محاورہ۔
۱. کلیجا شق کرنا ، کلیجے کو زخمی کرنا۔

پلائیں کر دوا لا کر ترے بیمار ہجراں کو
کلیجا کاٹ ڈالے کی ابھی وہ سنکھیا ہو کر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۷)۔ ۲. طعنے دینا ، کلیجہ چھیدنا ، انتہائی دُکھ پہنچانا (مہذب اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---کاڑنا محاورہ (قدیم) ؛ = کلیجہ کاڑھنا۔
۱. کلیجا نکالنا ، دل کو صدمہ پہنچانا۔ ایاز کوں کوئی بُرا بولتا تو اس کا کلیجا کاڑتا۔ (۱٦۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔

کلیجا کاڑیاں کھینچ ان تیغ سول
جلیا کنہو اسی سات جوں میغ سول

(۱٦۳۹ ، جاورنامہ ، ۳۱)۔ ۲. کسی کا مال مار لینا ، کسی کی دولت پر ہاتھ مارنا (فرہنگ آصفیہ)۔

---کاڑھ کے دینا محاورہ (قدیم)۔
کسی کے واسطے جان دینا ، کسی پر پیار سے اپنی عزیز چیز قربان کردینا ؛ روپیہ نکال کردینا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

---کاڑھنا محاورہ (قدیم)۔
رک : کلیجہ کاڑنا (فرہنگ آصفیہ)۔

--- کانپنا ف م ، محاورہ.

۱. **ڈر یا سردی کا غلبہ ہونا ، کپکپی لگنا.**

جلدی بھر دے ساقر ہے کہ دیکھ کلیجا کانپے ہے
چمکی ساق ابر میں بجلی قہر ڈرائی تیغ کی شکل

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۷). ۲. **خوف چھانا ، خوف سے دل دھڑکنا.** اس کے چلانے کی آواز میرے کان میں آتی کلیجا کانپنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹).

شیطان کے ہونٹوں پہ ہنسی تھی
میرا کلیجہ کانپ رہا تھا

(۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علی خاں ، انداز بیاں اور ، ۱۷۹).

--- کباب رہنا محاورہ.

کوفت رہنا.

یہ دور ہے ہے صبا آج کل زمانے میں
کہ محتسب کا کلیجا کباب رہتا ہے

(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵۴).

--- کباب ہونا محاورہ.

دل جلنا ، نہایت کوفت ہونا.

دل یہ گرمی میں تیرے ہے بلبل
یوں کلیجا ہوا کباب کہاں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۸).

--- کٹ کٹ جانا محاورہ.

رک : **کلیجہ کٹنا.** جب میں ... اس کے بیاہ کی بات کرتا ہوں تو میرا کلیجہ کٹ کٹ جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۷).

--- کٹنا محاورہ.

۱. **کسی کے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، خون کے دست آنا** (نوراللغات). ۲. **دکھ ہونا ، ناگوار گزرنا ، جی کڑھنا.** تم کیوں پرائی عورت کے رہو ، تم کیوں پھٹیل رہو ، میرا کلیجا کٹتا ہے تم اپنی شادی ضرور کرو. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۹۷). ۳. **بیجا خرچ ہونا ، بہت زیادہ روپیہ خرچ ہونا ، حسد ہونا ، رشک ہونا** (مخزن المحاورات).

--- کھانا محاورہ.

دل کو دکھ پہنچانا ، ایذا دینا.

مکی اس کون کھانے کے تیئں تلف ہو
کلیجا مکی کھاؤ لے مفت ہو

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۹).

اب بھی او بت آ جو آتا ہے خدا کے واسطے
غم کلیجا کھا رہا ہے آتش ناشاد کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۹).

--- کھرچنا محاورہ.

بھوک کی وجہ سے ایسا محسوس ہونا جیسے کوئی سینہ کھرچ رہا ہے ، بہت زیادہ بھوک لگنا. بھوک نے بیتاب کر دیا ، سوتی کو بدخواب کر دیا ، کلیجا کھرچا جاتا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۰۳).

--- کھلانا محاورہ.

بہت زیادہ خاطر مدارات کرنا ، بہت زیادہ عزیز رکھنا.

بے وفا کو جو کلیجا بھی کھلادیں اپنا
لب و دنداں کی طرح شیر و شکر کیا ہو گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).

--- کوٹنا محاورہ.

(عو) **طعن و تشنیع کرنا ، کلیجے میں سوراخ کرنا.** اس کی آہ کا تیر کلیجا کوٹ دے گی. (۱۹۲۲ ، سراب مغرب ، ۱۵).

--- لہو ہونا محاورہ (قدیم).

کلیجا خون ہونا.

کلیجا لہو ہو کر آکندہ تھا
ہر یک ملک کا لوگ پراگندہ تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۱).

--- مروڑنا محاورہ.

رک : **کلیجا مسلنا.**

لوہے کی انگلیاں ہیں کڑی چتونوں کے بل
رکھ رکھ دیا جنھوں نے کلیجا مروڑ کے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۲۳).

--- مسلنا محاورہ.

بے قرار کرنا ، مضطرب کرنا.

تم پر نگہ پڑتے ہی کیا جانے کیا ہوا
سینہ میں گھس کے کوئی کلیجہ مسل گیا

(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۴). آٹھ پہر کوئی کلیجہ مسلتا ہے. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۸۳).

--- مسوس کر / کے رہ جانا محاورہ.

صدمے کو خاموشی سے برداشت کر لے جانا ، کلیجا تھام کر رہ جانا ، کلیجہ پکڑ کر رہ جانا. سر چکر کھانے لگا ، کلیجہ مسوس کے رہ گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳۵). اور اب جو وہاں کی باتیں یاد آتی ہیں تو کلیجہ مسوس کر رہ جاتا ہوں. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۸۰).

--- ملنا محاورہ.

۱. **دل کو صدمہ پہنچانا ، دل دکھانا.**

کوئی دم میں دم ہی نکلتا ہے آج
کلیجا مرا کوئی ملتا ہے آج

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۸۸).

ہر وقت کلیجا کوئی ملتا ہے شب و روز
تو رہ کے مرے دل میں نہاں ہو نہیں سکتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۳). ۲. **غم و اندوہ میں سینے پر ہاتھ پھیرنا ، صدمہ برداشت کرنا.**

رہ رہ کر وہ دل کا اوچھلنا
آپ ہی آپ کلیجے کا ملنا

(۱۸۸۵ ، شب غم ، ۳۱).

تڑپتے کٹی رات اچھلتے کٹی
کلیجے کو ہاتھوں سے ملتے کٹی
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۵۳).

---مُنْھ سے باہر ہونا محاورہ.
بہت زیادہ مضطرب اور بے قرار ہونا ، صدمے کی وجہ سے دل کا بے قابو ہو جانا.

اگر آج بھی دل نہ ٹھہرا ہمارا
تو باہر ہے منھ سے کلیجا ہمارا
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۵۸).

---مُنْھ کو / تک آنا محاورہ.
۱. **انتہائی قلق اور اضطراب ہونا ، کلیجا اُلٹنا.**

بیمار کی حالت جو سُنی ہنس کے وہ بولے
یہ شکر ہے منھ تک جو کلیجا نہیں آتا
(۱۹۰۵ء ، دیوانِ انٹرِ سائل ، ۹۳). میرا کلیجا منھ کو آ رہا ہے اور میرا دل کانپ رہا ہے ... میں نے آلِ رسول سے دعا کی. (۱۹۳۰ء ، سیدہ کا لال ، ۶۷). یہ سب کچھ سوچ کر کلیجہ منھ کو آنا اور میں گھنٹوں اداس اور پریشان رہتا. (۱۹۸۸ء ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۹۵). ۲. **قے کی وجہ سے کلیجا الٹنا ، بیماری میں تکلیف زیادہ ہونا.** قے کرتے کرتے کلیجا منھ کو آتا ہے. (۱۸۷۷ء ، شمسو کوہ پارہ ، ۶۷).

---نُچْنا محاورہ.
۱. **دل کو تکلیف ہونا ، دُکھ ہونا.** شام کو بڑے بچے نے پیشہ کیا ، آنکھوں والی ماؤں کا اضطراب ایسے موقع پر جب دل تڑپتا اور کلیجہ نچتا ہے ، صورت دیکھ کر کم ہو جاتا ہے. (۱۹۱۹ء ، شبِ زندگی ، ۳۵). ۲. **بھوک کی شدت ہونا ، کلیجا کُھرچنا.** بھوک لگ رہی ہے کلیجہ نُچ رہا ہے ، دو چمچے دودھ کے دیدو. (۱۹۰۹ء ، جوہرِ قدامت ، ۲۶).

---نِکال کَر رَکھ دینا محاورہ.
۱. **کسی بات کی یقین دہانی کے لیے جان پر کھیل جانا.**

ان سنگ دل بتوں کو نہ اے داغ رحم آئے
رکھ دے جو کوئی اپنا کلیجا نکال کے
(۱۸۹۵ء ، مہتابِ داغ ، ۲۴۳). ۲. **بہت پیاری چیز دے دینا ، جان و دل سے کوئی کام کرنا ، اپنے جذبات و احساسات کا اظہار مکمل طور سے کر دینا.** گویا کاغذ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے. (۱۸۷۷ء ، رباعیات امجد ، ۲ : ۲). غالب ... خالص سلکہ رکھتے تھے اور اسی لئے مثنوی میں ... کلیجہ نکال کر رکھ دیا. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۷).

---نِکال کَر / کے لے جانا محاورہ.
کسی کی دولت لے جانا ، مال مار کر لے جانا ، چُن کر سب سے اچھی چیز لے جانا (فرہنگِ آصفیہ).

---نِکال کے دِکھانا محاورہ.
دل کھول کر دکھانا.

ناصح تری نصیحت بجا بجا سہی
کیونکر دکھاؤں تجکو کلیجا نکال کے
(۱۹۰۶ء ، گلکدۂ عزیز ، ۸۹).

---نِکال لینا محاورہ.
۱. **مار ڈالنا.**

عبث نہ تیز کر او ترک خنجر و شمشیر
نگہ بس ہے کلیجہ نکال لینے کو
(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۳). ۲. **سب سے بہتر اور عزیز چیز نکال لینا ، دوسرے کا مال مار لینا** (نور اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---نِکَل پَڑنا محاورہ.
بہت ڈر جانا ، دم فنا ہو جانا. اس ردیف قافیہ میں کوئی یہ شعر نکالے تو کلیجہ نکل پڑتا ہے. (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات ، ۳۹۶). کیا بتاؤں میرا آپ ہی بخار کے نام سے کلیجہ نکل پڑا ، ان کا کیا بگڑا. (۱۹۱۷ء ، سنجوگ ، ۵۶). عائشہ ، ہائے خدا میرا تو کلیجا نکل پڑتا ہے. (۱۹۴۷ء ، دھانی بانکپن ، ۱۳۰).

---نِکَل جانا محاورہ.
رک : **کلیجا نکل پڑنا.**

میں رو کنے نہ پائی کہ وار ان کا چل گیا
کیا میں نے کہہ دیا کہ کلیجہ نکل گیا
(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۴۸).

---نِکَلْنا محاورہ.
انتہائی قلق یا پریشانی ہونا ، بہت زیادہ خوف طاری ہونا ، کلیجا مُنْھ سے باہر آنا ، جان نکل جانا.

بدخواہ کا تفکر سے کلیجا نکل پڑا
وہ دبدبہ حضور کی سطوت کے ساتھ ہے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۲۰).

---نوچْنا محاورہ.
کلیجا نچنا (رک) کا تعدیہ ، دل میں تکلیف ہونا.

کب ہوا اے شوقِ وصل اس پر اثر فریاد کا
کیوں کلیجہ نوچتا ہے تو دلِ ناشاد کا
(۱۹۴۶ء ، ثمرِ فصاحت ، ۳). جل جلاؤ کے دن آگئے ہیں ڈاکٹروں نے امید چھوڑ دی ہے بس بات یہی کا کلیجہ نوچ رہی ہے. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۱۰۹).

---ہاتھ بھر بڑھ جانا / کا ہو جانا محاورہ.
ہمت اور حوصلہ بڑھ جانا ، خوش ہونا.

دستِ شفقت سے دیا آپ نے جھلا اپنا
ہاتھ بھر بڑھ گیا سینے میں کلیجا اپنا
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۶). ان کے کُل عزیزوں کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا اور خوشی کے شادیانے بجنے لگے. (۱۸۹۳ء ، کاسی ، ۸). روز افزوں شہرت سے اس کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو رہا تھا. (۱۹۶۵ء ، جشن نگہ ، ۱۰۹).

---ہاتھوں اُچھلنا محاورہ.
رک : **کلیجا بانسوں اچھلنا**. کلیجہ ہاتھوں اچھلنے لگا کوئی دو رہ کر دل کو ملنے لگا. (١٩٠٨ ، فسانۂ دل فریب ، ٥٤).

---ہاتھوں بڑھ جانا محاورہ.
رک : **کلیجا ہاتھ بھر بڑھ جانا**.

بڑھ گیا ہاتھوں کلیجہ یہ ہوئی دل کو خوشی
خود لگاکر اوسے کھینچا تیر اپنے ہاتھ سے

(١٨٩١ ، تعشق ، گلزار تعشق ، ٣٠).

---ہلانا محاورہ.
دل دہلانا ، خوف زدہ کر دینا ، دہلا دینا.

الٹی کہیں سمجھ کے جو کہنے کی بات ہی
ہونٹ اس کے یوں ہلے کہ کلیجا ہلا دیا

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ٣٣). عارث ہو سیال سے چڑیل... بھی کا کلیجا ہلانے ڈالتی ہے. (١٩٤٧ ، دہقانی بانکپن ، ٣٣).

---ہِلنا محاورہ.
کلیجا ہلانا (رک) کا لازم ، خوف کھانا.

رعشہ اندام ہوں یہ خوفِ خدا سے اے شاد
کوئی محرم ہو کلیجا ہے مرا ہل جانا

(١٨٤٨ ، سخن بے مثال ، ١٢). جیسے ہی سامنے صر صر دکھلائی دی عمرو نے دیکھا کلیجا ہل گیا. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٨٠٥).

---ہولنا محاورہ.
دل ہولنا ، گھبرانا. ان بچوں کو دیکھ دیکھ کر کلیجہ ہولتا ہے. (١٩٦٠ ، گل کدہ ، جعفری ، ٩٨).

کَلیجی (فت ک ، ی مج) امث.
کلیجہ ، جگر ، پکاتے وقت عموماً جگر کے ساتھ دل پھیپھڑا ، تلی وغیرہ بھی اس میں شامل کر لیے جاتے ہیں. دسترخوان بچھا اونٹ اور دنبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمال اس پر لگا دی. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٤٣). کلیجی اور گردوں کو ایک ساتھ ملا کر پانی سے دھو لیجیے. (١٩٤٣ ، شاہی دسترخوان ، ٩١). ستیاناس نے مجھے خوب چٹ پٹے ، کلیجی گردے کیورے بھونے ، حلوا بنانا ، کھیر پکانی. (١٩٨٤ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ٣٠٠). [کلیجا (رک) کی تانیث].

---پھیپھڑا (---ی مج ، سک پھ) امث ؛ امذ.
١. **کلیجی اور پھیپھڑا ، پھیپھڑا وہ عضو ہے جس کے ذریعے سانس لیا جاتا ہے اور خون صاف ہوتا ہے ، جانوروں کے کلیجی پھیپھڑے پکائے جاتے ہیں** (جامع اللغات). ٢. **ایک قسم کی پھبتی جو بے میل سیاہی اور سرخی پر کہی جاتی ہے** (ماخوذ : جامع اللغات). [کلیجی + پھیپھڑا (رک)].

---پھیپھڑا کرنا محاورہ.
بد رنگ یا بے جوڑ کر دینا. سنہری جوڑے کو کالی گوٹ لگا کلیجی پھیپھڑا کر دیا واہ یہ برا معلوم ہوتا ہے. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٨٥).

---کا کباب بننا محاورہ.
دل کو جلانا ، ملول ہونا ، افسردہ خاطر ہونا. اللہ صاحب قرآن کی زبرگی (سپارہ) میں فرماتا ہے مگر مسلمان کیوں کلیجی کے کباب بنے جاتے ہیں. (١٩٠٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ١٠٨).

کَلیجے (فت ک ، ی مج ، ی مج) امذ.
کلیجا (رک) کی مغیرہ حالت یا جمع ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر آرے چلنا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، بے چین اور مضطرب ہونا. جب خالہ جان نے بھی اسے سنگھیا لانے کی فرمائش کی تو خالہ بیٹا کے کلیجے پر آرے چلنے لگے. (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ٥٠).

---پر پتھر (پتھر کی سِل) دھرنا / رکھنا محاورہ.
انتہائی صبر و ضبط سے کام لینا ، برداشت کرنا. حضور واسطہ سامری و جمشید کا صبر کیجیے ، کلیجے پر پتھر رکھیے زیادہ تردد نہ فرمائیے. (١٨٩٢ ، طلسم ہوش ربا ، ٦ : ٨٨). کلیجے پر پتھر کی سِل دھرنا بھی بولتے ہیں جیسے: مجبوری سے کلیجے پر پتھر کی سِل دھر کے رخصت کیا ہے. (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٥٨). رانی کیکئی کو کنور جی کی جدائی شاق ہے سماجی بندھن لب کشائی کی اجازت نہیں دیتے ، شرم و حیا کلیجے پر پتھر رکھنے پر مجبور کرتے ہیں. (١٩٨٨ ، میر ، غالب اور اقبال (تقابلی مطالعہ) ، ٣٤).

---پر تیر لگنا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، دل پر چوٹ لگنا ، شدید غم ہونا. شفقت پدری کا فراق کیا تھا ، کلیجے پر تیر لگ رہے تھے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢١٩).

---پر/ پہ چوٹ کھانا محاورہ.
صدمے برداشت کرنا ، دل پر چوٹ کھانا.

ترے عشق میں رنگ لائے ہوئے ہیں
کلیجے پہ ہم چوٹ کھائے ہوئے ہیں

(١٨٩٤ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ١٣٥). ہمارے سن رسیدہ شاہزادے برائے گنہگار کلیجے پر ہزاروں چوٹیں کھائے ہوئے. (١٩٢٣ ، خونی راز ، ٨١).

---پر چھُری پھرنا محاورہ.
رک : **کلیجے پر چھری چلنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پر/ پہ چھُری چلنا محاورہ.
کلیجے پر تیر لگنا ، سخت صدمہ پہنچنا ، دل پر چوٹ لگنا ، شدید غم ہونا.

یاد آ گئی جو جنبش ابروئے یار رند
بے ساختہ چھری سی کلیجے پہ چل گئی

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٠٦). شکل ناپائیداری دنیا آنکھوں میں پھر گئی کلیجوں پر چھری چل گئی. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٠). میرے کلیجے پر تو پہلے ہی چھریاں چل رہی تھیں. (١٩٧٥ ، گرداب حیات ، ٤٣).

---پر داغ دینا محاورہ۔
صدمہ پہنچانا ، تکلیف دینا۔ اے سنگ‌دل تُو نے اس کی بڑی مٹی پلید کی اور ذرا سے کلیجے پر بڑے بڑے داغ دیے۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۳)۔

---پر سانپ لوٹ جانا / لوٹنا محاورہ۔
۱. دل پر سخت صدمہ گزرنا یہ مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتے ہیں۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۲۸)۔ جب یہ خیال آتا کہ خدا نے سب کچھ دیا مگر کوئی بیٹا نہیں دیا تو کلیجے پر سانپ سا لوٹ جاتا۔ (۱۹۰۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۹۹)۔ ۲. رشک و حسد سے بیقرار ہونا یا جلنا۔ پھول بیچنے والیاں جب سامنے آتی ہیں میری تمناؤں بھرے ولولوں میں حشر برپا ہو جاتا ہے کلیجے پر سانپ لوٹتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۹)۔

---پر کودوں دلوانا محاورہ۔
جان بوجھ کر تکلیف یا صدمہ پہنچانا اپنی بہو کے کلیجے پر کودوں دلوانے کے لیے اس موئے نے ایک مکان کرایہ پر لیا اور اس میں اسے رکھا ہے۔ (۱۹۲۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۶)۔

---پر گھونسا لگنا محاورہ۔
رک : کلیجے پر چوٹ لگنا۔ ہر وقت ان کی صورت آنکھوں میں پھرتی ہے ... جہاں کوئی بات یاد آتی اور کلیجے پر ایک گھونسا لگ گیا۔ (۱۸۷۴ ، بادی النساء ، ۳۶)۔ جب تک وہ نظر کے سامنے رہا کھڑی اس کو دیکھتی رہی اس کا اوجھل ہونا تھا کہ کلیجے پر گھونسے لگنے لگے۔ (۱۹۱۸ ، نسوانی زندگی ، ۳۶)۔

---پر ہاتھ دھرے پھرنا محاورہ۔
بے تاب اور مضطرب پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---پر ہاتھ رکھ کر دیکھو فقرہ۔
جو کچھ دوسرے پر گزرا ہے وہ اپنے اوپر گزرا سمجھ کر فیصلہ کرو ، انصاف کی کہو۔ کلیجے پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اگر پھر بھائی دوسری شادی کر لیں تو تمہیں کتنا رنج ہو۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۰)۔

---پر ہاتھ رکھنا محاورہ۔
۱. کسی کے غم کو اپنا غم سمجھنا ، کسی کے صدمے کی شدت محسوس کرنا۔ کلیجے پر ہاتھ رکھ کر غریبوں کی تکلیف محسوس کرنے لگے۔ (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۸)۔ ذرا کلیجے پر ہاتھ رکھ کر کہنا ، ممدو دولہا کا بیوی کے مرنے سے گھر اجڑا۔ (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۹)۔ ۲. کسی کے دل کا حال معلوم کرنا ، کسی کے احساسات کا لحاظ کرنا۔ اس کی ماں کے کلیجے پر تو ہاتھ رکھو۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۴۰)۔

---پہ چوٹ لگنا محاورہ۔
دل پر چوٹ لگنا ، صدمہ پہنچنا۔

لگی ہے چوٹ کلیجے پہ عمر بھر کے لیے
ترس رہے ہیں محبت میں اک نظر کے لیے
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۰۵)۔

---سے دھواں اٹھنا محاورہ۔
سخت رنج یا صدمہ پہنچنا ، دل جلنا بیٹے کے غم میں کلیجہ سے دھواں اٹھ رہا ہے بڑھ کر ہاتھ تلوار کا مارا۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۱)۔

لگی یہ آگ کیسی گھر میں فرزند پیمبر کے
کہ اٹھتا ہے مجنوں کے کلیجے سے دھواں اب تک
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۳)۔

---سے لگا (کر) رکھنا محاورہ۔
نہایت عزیز رکھنا ، احتیاط اور حفاظت سے رکھنا ، جان کے برابر رکھنا۔ اس عقیدے کی یا کیرہ حقیقت دوسری حکومتوں کے دل میں اتر نہ سکی جنھوں نے اپنے دقیانوسی خیالات کو کلیجے سے لگا رکھا تھا۔ (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۷۱)۔ اگر کوڑھ بھی باپ دادا سے ورثہ میں ملے تو کلیجے سے لگا کر رکھنا چاہیے۔ (۱۹۳۲ ، لڑھی لکیر ، ۹۳)۔

---سے لگانا ف م ؛ محاورہ۔
۱. سینے سے لگانا ، چھاتی سے فرط محبت کے باعث چمٹا لینا۔ اشتیاق سے بےقرار ہوکر کلیجے سے لگا لیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۰)۔ اوہ ممی آپ کے ہاتھ کتنے خوبصورت ہیں جی چاہتا ہے کلیجے سے لگا لوں۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۵۷)۔ ۲. نہایت عزیز رکھنا ، حد درجہ پیار کا اظہار کرنا۔

ہم ہیں دشمن کے بھی دلسوز اگر سمجھیں دوست
داغ سی شے کو کلیجے سے لگا لیتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱)۔ شکر ہے مر گئے ورنہ کیا پتہ کہ تمہارے ابا انہیں بھی آج کلیجے سے لگا کر کسی کالج میں پڑھوا رہے ہوتے۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۹۱)۔

---سے لگائے رکھنا محاورہ۔
اپنے پاس سے جدا نہ ہونے دینا ، نہایت عزیز رکھنا۔

کیوں نہ اے دوست کلیجے سے لگائے رکھوں
داغ دل ان کی نشانی جو نہیں تو کیا ہے
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۲۰)۔

---سے لگائے رہنا محاورہ۔
رک : کلیجے سے لگائے رکھنا۔ جس تصویر کو عالم خیال میں رات دن کلیجے سے لگائے رہا وہ مجھ سے بہت پھیری ہے۔ (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۴۱)۔

---سے لگنا محاورہ۔
کلیجے سے لگانا (رک) کا لازم ، پاس نہ جانا ، سینے سے لگنا۔ تھوڑے دنوں اور کلیجے سے لگی بیٹھی رہے گی۔ (۱۹۳۲ ، وضع تنہائی ، ۵۱)۔

---کا ٹکڑا امذ۔
(کنایۃً) نہایت عزیز ، نہایت پیارا ، لخت جگر ؛ مراد : فرزند۔

دل اس کا بہت دیا سوں ہات لے
کلیجے کے ٹکڑے کوں سنگات لے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۷)۔ مجھے تو دونوں

آنکھیں برابر ہیں ، اور تیسوں ہی میرے کلیجے کے ٹکڑے ہیں (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸). آخر یہ کون ہیں ، کلیجے کے ٹکڑے آنکھوں کے تارے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۶). حضرت یعقوبؑ بیٹوں کے دھوکے میں آگئے اور کلیجہ کے ٹکڑے کو دشمنوں کے ہاتھ میں دے دیا. (۱۹۳۲ ، قرآنی قصے ، ۶۰).

---کا چھالا امذ.
دل کا آبلہ ؛ مراد : پرانی چوٹ ، پرانا زخم ، پرانا صدمہ.

اب ایسے نہ تھے ہم کہ چھیڑو تو رو دیں
ہیا ہوگا کوئی کلیجے کا چھالا
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۲۶).

---کو بانی کرنا محاورہ.
سخت محنت کرنا ، مصیبت اُٹھانا ، صدمہ جھیلنا.

کہ باقی میں اپنے کلیجے کوں کر
کیا اس بوی باغ شاہی کوں تر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱).

---کو لگنا محاورہ.
کلیجے میں لپٹیں اُٹھنا یعنی کلیجے میں آگ لگنا ، دل جلنا ، بے قرار ہونا. اجہن ! میرے کلیجہ کو لگی ہوئی ہے. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۱۲).

---کی آگ امذ.
کلیجے کی جلن ، تڑپ ، تکلیف.

کلیجے کی آگ تھی ہوا تھا کباب
اسی وضع سلصال پیتا شراب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۶). آج تجھے اس حال میں دیکھ کر میرے کلیجے کی آگ ٹھنڈی پڑ گئی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۱).

---کی ٹھنڈک سف.
دل کی تسکین ، دل کی راحت و آرام ، دل کو تسکین دینے والا ؛ مراد : اولاد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کی کور امث.
رک : کلیجے کا ٹکڑا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی ہُوک امث.
دل کی ہوک ، دل کی گھبراہٹ ، درد و کسک. اس کلیجے کی ہوکیں اُٹھ اُٹھ کر ٹھوکوں پر ٹھوکے دیے چلی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۹۷).

---کے اَندَر پھانس لگنا محاورہ.
اندرونی صدمہ ، رنج یا تکلیف پہنچنا ، ناگوار ہونا ، رک : کلیجے کے پار ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کے پار ہونا محاورہ.
دل پر گہرا اثر کرنا ، دل میں اُترنا.

شکل اونکی سنگ آئینہ میں آشکار ہے
کیا حسن تھا کہ ایسے کلیجے کے پار ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۰۳). کئی لفظ دوسروں کے منہ سے خنجر کی نوک بن کر نکلتے ہیں اور پھر کلیجے کے پار. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۷۸).

---کے چھالے امذ ، ج.
(کنایۃً) روحانی صدمہ (نوراللغات).

---کھائی امث.
وہ روایتی جادوگری جو نظر کے ذریعے سے بچوں کے جگر کھا جاتی ہے (جامع اللغات). [کلیجے + کھائی (کھانا (رک) سے فاعل مونث)].

---میں اُترنا محاورہ.
دل میں اترنا. ام جعفر کی نگہ ناز یوں میرے کلیجے میں اُتر گئی. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ : ۷۸).

---میں آگ لگنا محاورہ.
۱. کوئی تیز چیز کھانے سے سینے میں جلن ہونا ، پیاس لگنا ، پیاس کی شدت ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). **۲. رنج ہونا ، تکلیف ہونا.**

برق کہتی ہے صبا ابر کو دے کر مجھ سے
آگ لگ جائے کلیجہ میں تو کچھ دل ٹھہرے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۶۷).

---میں بَرچھی چُبھونا محاورہ.
کلیجہ چھلنی کرنا ، گھائل کرنا.

تمہاری مژہ پر نگہ ایک ڈالی
کلیجے میں برچھی سی کس نے چبھوئی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۶).

---میں پَنکھے لگنا محاورہ.
دل کا تیزی سے دھڑکنا ، سخت گھبراہٹ ہونا. کلیجے میں پنکھے لگے ہیں دل باتسوں اُچھلتا ہے طبیعت گھبراتی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۳).

---میں پیپ پڑنا محاورہ.
کلیجے میں پیپ ڈالنا (رک) کا لازم ، مسلسل صدمہ پہنچنا. رو رو کے کہتی ہے ، میاں اس نگوڑی کے مارے کلیجے میں پیپ پڑ گئی ، اس ہوتی سے کسی طرح چھٹکارا کروا دو. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۶ : ۳).

---میں پیپ ڈالنا محاورہ.
بہت صدمہ یا رنج دینا ، دُکھ دینا ، دل دکھانا.

ڈال دی پیپ کلیجوں میں غم فرقت نے
غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۲).

---میں تیر لگنا محاورہ.
سخت دلی صدمہ پہنچنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ میں ٹیس اُٹھنا محاورہ.
دل میں تکلیف ہونا ، دل میں درد ہونا.

کلیجے میں ٹیس اٹھتی ہے سانس لیتے
ٹپکتا ہوا جیسے ہو کوئی پھوڑا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۲۲).

ـــ میں ٹھنڈک پڑنا محاورہ.
دل کو قرار آجانا ، چین آجانا ، تسلی ہونا. تجھ کو اپنی ہاتھوں سے اماں جان جوتیاں ماریں تب میرے کلیجے میں ٹھنڈک پڑے. (۱۸۷۴ ، توبۃالنصوح (نوراللغات)). ابھی نگوڑا ٹھکارا جنگ بخار آیا ، لا کھوں اس کے تیک لگے جب جا کے سرکار کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑی. (۱۹۰۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۹). یہ بات ابا میاں خود اپنی زبان سے کہتے تو ان کے کلیجے میں ٹھنڈک سی پڑ جاتی تھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۰).

ـــ میں چُٹکیاں لینا محاورہ.
دل میں چٹکیاں لینا ، دربردہ آزار پہنچانا.

لیتا ہے ہائے کوئی کلیجے میں چٹکیاں
رونا ہوں نوبت شب غم کی تکور پر

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۹).

میرے کلیجے میں لیتے ہیں چٹکیاں کیسی
وفا کے نام پہ کہتے ہیں وہ کہاں کیسی؟

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۹).

ـــ میں چھید کر رہ جانا محاورہ.
دل میں چبھ کر رہ جانا. ساری باتیں تیر کی طرح اس کے کلیجے میں چھید کر رہ گئی تھیں. (۱۹۶۶ ، آنگن ، ۱۰۱).

ـــ میں چُھریاں مارنا محاورہ.
طعن و تشنیع یا سخت زبانی سے رنج یا صدمہ پہنچانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ میں چھید ڈالنا محاورہ.
سخت ایذا دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ میں چھید ہونا محاورہ.
کلیجے میں سوراخ ہونا ، زخمی ہونا.

سب باوراں ابن علی رو سینہ زنی
دکھلاتی تھی زرہ کہ کلیجے میں چھید ہیں

(۱۸۵۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۸).

ـــ میں دَرد ہونا محاورہ.
دل میں درد ہونا.

یہ کہہ کے آئے سر کو جھکائے دلہن کے پاس
آنکھوں میں اشک درد کلیجے میں دل اداس

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳).

صرف اک خیال عشق تھا تکلیف دہ عزیز
تھا دل میں درد اور نہ کلیجے میں درد تھا

(۱۹۰۸ ، گلکدۂ عزیز ، ۸۲).

ـــ میں ڈال رکھنا محاورہ.
رک : کلیجے میں رکھنا. میں اپنے چمڑی کی جوتیاں بنا کر تجھے پہناؤں اور کلیجے میں ڈال رکھوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳).

ـــ میں رکھنا محاورہ.
نہایت عزیز رکھنا ، دل میں بٹھانا.

کلیجے میں اسے رکھا الٰہی ہے منزا
خیال یار رہا کرتا ہے جگر کی طرح

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۳۵). اس سے اگر اس کا بیاہ ہو جائے تو وہ کلیجے میں اس کو رکھ لے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸). بے اختیار جی چاہنے لگا کہ اٹھا کے کلیجے میں رکھ لے. (۱۹۲۰ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۹۷).

ـــ میں سُوراخ ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، دل میں سوراخ ہونا ، زخم ہونا.

کہوں کیا کلیجے میں سوراخ ہے
مری داستاں شاخ در شاخ ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱).

ـــ میں کَھٹکنا محاورہ.
خلش ہونا ، ناگوار معلوم ہونا ، بار خاطر ہونا. دنیا کی بہار ہمارے سامنے ہو گی مگر تمہارا فراق ہمارے کلیجے میں کھٹکے گا. (۱۹۳۶ ، نالہ زار ، ۳۹).

ـــ میں گڑنا محاورہ.
دل میں چبھنا ، دل میں تیر کی طرح لگنا ، حددرجہ تکلیف دہ ہونا. ایک ایک حرف تیر کی طرح قسیم کے کلیجے میں گڑ رہا تھا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۸۰).

ـــ میں گھاؤ لگنا محاورہ.
دل پر زخم لگنا ، دل کو اذیت پہنچنا.

اے سانس ٹھہر گھاؤ کلیجے میں لگا ہے
مٹھی میں ہے پھول کہ باہر نہ مہک جائے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۵۱).

ـــ میں گُھسنا محاورہ.
کلیجے میں چبھنا ، کلیجے کے پار ہونا. یہ تحریر ایک تیر تھا جو اس کے کلیجے میں گھسا. (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۸۸).

ـــ میں ناسُور پڑنا محاورہ.
دل میں زخم ہونا ، کسی بات کا روگ لگ جانا.

پولٹے زخموں سے وہ دونوں جوال چُور
کلیجے میں پڑے رنج کے ناسور

(۱۸۳۸ ، ناسخ ، شہادت نامۂ آل نبیؐ ، ۳۰). یہ ... ایسی چیزیں ہیں کہ انکی اصلیت کا خیال کرتے ہی ... قدردانوں کے کلیجوں میں ناسور پڑ جاتے ہونگے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۶۷).

ـــ میں ہاتھ ڈالنا محاورہ.
۱. دل میں جگہ کرنا ، دل میں گھر کرنا ، عزیز ہونا (فرہنگ آصفیہ).

۲. **دل دکھانا ، اذیت دینا ، دولت پر ہاتھ مارنا.** جو نقد و جواہر خلق خدا کے کلیجوں میں ہاتھ ڈال ڈال کر اکھٹے کئے تھے ان پر نظر ڈالی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۷۸). وہ باپ جس نے ... کلیجوں میں ہاتھ ڈال کر سلطنت قائم کی مرتے وقت اس کے بیٹے نے پانی کا ایک قطرہ تک اس کے حلق میں نہ ٹپکایا. (۱۹۱۹ ، محرم نامہ ، ۱۰۳).

---والی امث.
(مجازاً) **ڈائن ، چڑیل.** ایک عورت ... چندر کور کو دیکھ کر بولی کلیجے والی کی بھی بہشت چڑھائی جا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۸).

---پلٹنا محاورہ.
دل پلٹنا ، سخت صدمہ پہنچنا. اس طرح بلک کر روئی کہ سننے والوں کے کلیجے پل گئے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۳۰۷). اس قدر شور و غل برپا ہوا اور جہاز میں بیٹھنے والے ایسے بیخے اور بلبلائے کہ زمین والوں کے کلیجے ہل گئے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۷).

کُلیچا (ضم ک ، ی مع) امذ.
نان ، روغنی نان ، کلیچہ ، کلچہ (نوادرالالفاظ ، ۳۳۹). [کلیچہ (رک) کا ایک املا].

کُلیچہ (ضم ک ، ی مع ، فت چ) امذ.
۱. رک : **کلچہ ، خمیری روٹی.** کلیچہ کی خاطر اکثر انسان اوس کے بانوں پر کرتا ہے. (۱۸۳۵ ، بانی کلاٹ ، ۱۳۹). ۲. **چاند کا قرص** (جامع اللغات). [کلچہ (رک) کا ایک املا].

کُلیچی (ضم ک ، ی مع) امذ.
کلیچہ ، کلچہ ، نان گندم ، چھوٹا کلچہ.

بھوتوں کی نظر لیے ہیں نیچی
ہو کاک ، کباب ہور کلیچی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). [کلیچہ (رک) کی تصغیر].

کَلِید (کس نیز فت ک ، ی مع) امث ؛ امذ.
۱. **کنجی ، چابی ؛ تالی.**

جہاں سوز لشکر ہمہ پشت او
کلید ظفر در ہر انگشت او

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

کیمیا دشت ، در عیسی و ہور بھاگ میں فتح
ایسے دردانہ کے ہے پلت میں میرا سو کلید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۱).

کھلا ہے عقدۂ دل تجھ پلک کے سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ہے قفل دل کا کلید

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۹).

قفل دل کو ذکر اسکا ہے کلید
کمرہاں کو پل میں کرتا ہے رشید

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۵). راجا نے اس کو اپنا کلید عقل و مدارالمہام مقرر کیا تھا. (۱۹۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۰). صندوق جو سامنے رکھا ہے اس میں چادر جمشیدی ہے ، لے لے یہ کہہ کر کلید ایک کنیز نے سامنے پھینک دی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۹۱).

آساں ہوئی ہے صبر سے ہر مشکل
ہر قفل میں یہ کلید ٹھیک آئی ہے

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۹۰). ۲. **خلاصہ ، شرح ، حل.** گوردا‎س جی تو سکھوں کے ایسے واجب‌الاحترام بزرگ ہیں جو گوروؤں کو بہت عزیز تھے اور جن کی تصنیف کو کلید گرنتھ کہا جاتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۹۷). تمام اشکال کے پیدا کرنے کی صرف یہ ہی ایک تحریر ، کلید ہو سکتی ہے. (۱۹۳۰ ، کتاب شفتالو ، ۴۹). بہت پہلے زندگی اور مسرت کی کلید عیث میں تھی. (۱۹۸۷ ، شناسائی غالب ، ۲ ، ۱ : ۱۹۱). ۳. **مشرح ، نکتہ ، وضاحتی نکتہ.** یہی مسئلہ اسلام کا رکن اور ایمان کی کلید ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۹). قوت حیاتی کا تصور برگساں کے فلسفے کی کلید ہے. (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۲۰۱). یہ قلعہ سطح مرتفع آرمینیا کی کلید تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۸). مبصروں نے اس مصرعے کو بیسویں صدی کے مزاج کی کلید سے تعبیر کیا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۹). ۴. **ٹائپ رائٹر کی کنجی جس پر حرف لکھے ہوئے ہیں اور ٹائپ کرتے وقت انگلی سے دباتے ہیں.** ٹائپ رائٹر میں مختلف کلیدوں پر مختلف حروف قائم کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۵ ، ادب و لسانیات ، ۱۷۷). ۵. **تربوز.** تربوز کو سردا و کلید کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کیفیت کرم ، ۱۳). [ف].

---ایمان کس اضا (ــ ی مع) امذ.
ایمان یا بہشت کی کنجی ، مراد : کلمۂ شہادت (نوراللغات). [کلید + ایمان (رک)].

---بَرْدار (ــ فت ب ، سک ر) امذ.
۱. **وہ عہدے دار یا مقرر کردہ شخص جس کے پاس کنجی رہتی ہے ، چابی بردار.** مراد علی بیگ ، کلید بردار روضہ (مطہرہ) حضرت امام علی الرضا علیہ السلام. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا ، ۲۷۹). یہود جو اب بیت‌المقدس کے اصلی وارث اور اس کے نگہبان و کلید بردار بنائے گئے تھے ، ان کی تولیت اور نگہبانی کی مدت حسب وعدہ الہی ختم کی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۷۸). روایت ہے کہ یہ موئے مقدس ایک عرب شیخ کی تحویل میں تھا جو حرم کے کلید برداران میں سے تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۲). ۲. **اجارہ دار ، قابض.** انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ اپنے تئیں یوروپین علوم و فنون کے خزانہ کا کلید بردار سمجھتا ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱). اس جماعت نے علم و مذہب کے کلید برداروں کو اپنے متعلق ایک فیصلہ کرنے کی اجازت دے رکھی تھی. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۰۶). نطشے ... کا نقطہ نظر یہ تھا کہ وہ کائنات کی کلید بردار ہے. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۵۷). [کلید + ف : بردار ، برداشتن = اٹھانا].

---بَرْداری (ــ فت ب ، سک ر) امث.
کلید بردار کا منصب یا کام ، چابیاں رکھنا.

ہوئی ہے تم کو مبارک کلید برداری
ملا ہے اس کے خزانہ سے بے بہا گوہر
(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۲۲۸). کلید برداری کعبۃ اللہ کی خدمت کا بہت بڑا شرف اور معزز منصب تھا. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۸۷). [کلید بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانہ (---فت ن) امذ.
وہ مقام یا جگہ جہاں کنجیاں رکھی جاتی ہیں ، کنجی گھر. وصیت کی کہ کمان اسمٰعیل پیغمبر اور علَم اور کلید خانہ کہ باپ سے بیٹی کو منتقل ہوتا آتا ہے عبدالمطلب کو تفویض کریں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). ماہ جون کا زر مقررہ اور کلید خانہ کے دو سو اسی روپیہ خزانہ انگریزی سے وصول ہو کر شاہی خزانہ میں داخل ہوگئے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ، ۴۰). [کلید + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دار صف.
رک : **کلید بردار**.
ہاں اے کلید دارِ قضا کھول قفلِ بخت
کچھ اس میں گھس نہ جائے کا ناخن کلید کا
(۱۸۷۴ ، مرآۃ الغیب ، ۵۰). [کلید + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث.
رک : **کلید برداری** اور (خدمت) کلید داری محمد عاشوری کو (تفویض ہوئی). (۱۸۸۳ ، طلسم ہند ، ۱۵۵). [کلید دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِلیدانہ (کس نیز فت ک ، ی مع ، فت ن) امذ.
قفل کا کھٹکا ، دروازہ کھولنے اور بند کرنے کا آلہ ، بلی. اغلاق جمع ہے غلق کی اور غلق کو فارسی میں کلیدانہ اور بند در کہتے ہیں یعنی لوہے کا آلہ جو دونوں کواڑوں میں کیلوں سے جڑا ہوتا ہے دروازہ کھولنے اور بند کرنے کے واسطے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۵۷). [کلید + انہ ، لاحقۂ اسم آلہ].

کِلیدی (کس نیز فت ک ، ی مع) صف.
کلید (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ مرکزی ، اہم یا بنیادی حیثیت کا. صدر ناصر کی ذات اس مقصد کے حصول کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۰۰). اس مرکز کی کلیدی شخصیت خود سرسید کی تھی. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اورکارنامے ، ۲۶۶). [کلید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تختہ (---فت ت ، سک خ ، فت ت) امذ.
ٹائپ رائٹر کے بٹنوں کا مجموعہ نیز ترتیب حروف ؛ (Key Board) کا ترجمہ. ٹائپ اور رسم الخط کے طویل معیاد منصوبے کے زیر عنوان ایک مقالہ شائع کیا اور ٹائپ رائٹر کے لیے ایک کلیدی تختہ تجویز کیا. (۱۹۸۶ ، اردو ٹائپ کی کہانی ، ۱۰۱). [کلیدی + تختہ].

---چوکی (---و لین) امذ.
فوجی پڑاؤ کی مرکزی جگہ ، اہم ناکہ ، فوجی نقل و حرکت کا بنیادی مقام (انگلش اردو ملٹری گلوسری). [کلیدی + چوکی (رک)].

---فِقرہ (---کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
مرکزی نقطہ ، مرکزی خیال ، بنیادی اہمیت کی بات. یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اقبال کی نظم " تنہائی " کا کلیدی فقرہ " تنہائی شب " اور ایلی کی نظم " تنہائی " کا کلیدی فقرہ " کوئی نہیں آئے گا". دراصل انہوں نے (Lynch) اور (Deel Hymes) کے طریقۂ کار کو اردو میں منطبق کیا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر، ۱۰۶). [کلیدی + فقرہ (رک)].

---مقام (---فت م) امذ.
فوجی نقطۂ نگاہ سے اہم جگہ ، بنیادی حیثیت کی حامل جگہ (انگلش اردو ملٹری گلوسری). [کلیدی + مقام (رک)].

---مورچہ (---و مع ، سک ر ، فت چ) امذ.
فوجی لحاظ سے اہم پوزیشن ؛ بنیادی محلِ وقوع (انگلش اردو ملٹری گلوسری). [کلیدی + مورچہ (رک)].

کِلِیَر (کس مع ک ، سک ل ، فت ی) صف.
صاف ، شفاف ، ظاہر ، واضح ، صریح ، ہویدا ، کھلا ، بے روک ؛ بے باک ، یاک (علمی اردو لغت ، فیروزاللغات). [انگ : Clear].

کِلیرٹ (کس مع ک ، ی لین ، کس ر) امث.
سرخ رنگ کی تیز شراب. سنگ مرمر کے ایک ٹکڑے پر اگر نارنگی یا سیب کے ٹکڑے یا کلیرٹ کے چند قطرات پڑ جائیں تو وہ ہمیشہ کے لیے خراب ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۲۱۳). [انگ : Claret].

کِلیرنس (کس مع ک ، سک ل ، فت مع ی ، کس ر ، سک ن) امث.
۱. **صفائی ، وضاحت.** یونیورسٹی کے پاس کلیرنس کی رپورٹ نہیں آئی. (۱۹۸۸ ، یاد عہد رفتہ ، ۳۰۷). ۲. (کنایۃً) **خالی جگہ ، فاصلہ.** فرکشن پلی اور فلینجوں کے درمیان اس قدر تھوڑا کلیرنس ہوتا ہے کہ رفتار میں ذرا سے اختلاف سے سیل سنٹری گورنر کام کرنے لگ جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ہینڈ بک ، ۲ : ۵۳۴). [انگ : Clearance].

---سیل (---ی مع) امث.
دوکان کا موجود مال ختم کرنے کے لیے سستے داموں فروخت (علمی اردو لغت ، فیروزاللغات). [انگ : Clacarance-Sale].

کَلیری (فت ک ، ی لین) امث.
کوڑیوں سے تیار کردہ ہاتھ میں باندھنے کا چھوٹا ہار. نزدیکی رشتہ دار کنبے والی عورتیں کلیری بنا کے لاتی ہیں اور اس لڑکی کے ہاتھ میں باندھتی ہیں. (۱۸۵۸ ، یادگار چشتی ، ۲۰۶). [مقامی].

کَلیس (فت ک ، ی مع) امذ.
۱. رک : **کلش.** درِّ گھنے ہاتھ آئیں ، دور سب کلیس ہو جائیں. (۱۸۳۳ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰). تم کعبے کو اتنا کلیس الہاتی ہو کہ تین کوس سے زرق لاتی ہو. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۲۰).

عورت خاوند کے ساتھ دہکتی آگ میں جل جائے یا ساری عمر کا کلیس اپنے اوپر لے کر ہر طرح کی لذّت سے منہ موڑ لے. (۱۹۳۵ ، سفرنامۂ مخلص ، ۱۳۲). ۲. خیال ، فکر

اس بن دل کو ہے کلیس

اے سکھی ساجن! نا سکھی دیس

(۱۹۶۵ ، ہماری پہلیاں ، ۵۵). [کلیش (رک) کا ایک املا].

ـــ کٹنا عاورہ.

غم اور دکھ ختم ہونا ، تکلیف کم ہو جانا ، کلکل ختم ہو جانا ، جھنجٹ جاتی رہنا. جب اس نے ایسی غزل سنائی جڑی مار کے دل میں یہ بات آئی کہ اس جڑیا کو لے جا کر بادشاہ کو نذر دوں ، عمر بھر کا کلیس کٹ جائے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۳).

کَلیسا (فت ک ، ی مع).۱(الف) امذ.

عیسائیوں کا عبادت خانہ ، گرجا گھر. مصر میں ایک کلیسا ہے ، اوس میں قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۰). پہاڑ کی چوٹی پر کلیسا سے گھنٹیوں کی آواز وادی میں گونجنے لگی. (۱۹۸۹ ، سہ جہت ، ۷۹). (ب) امث. ۱. **کلیسائیت ، کلیسائی نظام.**

نسل ، قومیت ، کلیسا ، سلطنت ، تہذیب ، رنگ

خواجگی نے خوب چُن چُن کے بنائے مسکرات

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۹۸). جنس کے معاملے میں کلیسا کے خلاف سب سے پہلا باغی انگریزی شاعر بلیک تھا. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۷۰). قرون وسطیٰ میں کلیسا نے اس ضرورت کو محسوس کرلیا تھا کہ خدا اور انسان نیز اسی قسم کے دوسرے بڑے مسائل کی بے لاگ تحقیق کے لیے ایک آزاد فضا کا ہونا ضروری ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۳۱). ۲. (**تصوف**) **عالمِ ناسوت** (مصباح التعرف). [یو].

کَلیسائی (فت ک ، ی مع) صف.

کلیسا سے منسوب یا متعلق ، نصرانی ، عیسائی ، کلیسا کا ماننے والا.

مسجد کو چھوڑ آئے کلیسائیاں کی اُور

چھوڑا تواج کعبہ چلے ہم بُتاں کی اور

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۲۰۷).

ہو تری خاک کے ہر ذرّہ سے تعمیر حرم

دل کو بیگانۂ اندازِ کلیسائی کر

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۳۱۹). گیارھویں صدی عیسوی کے اواخر تک سر زمینِ اندلس انہیں کلیسائی (Ecclesiastical) ضلعوں میں منقسم رہی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۳). [کلیسا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

کَلیسیا (فت ک ، ی مع ، کس س) امذ.

۱. **عیسائیوں کی دینی جماعت جو حضرت مریم کے بُت کو پوجتی ہے.**

بادہ ہے نیم رس ابھی شوق ہے نارسا ابھی

رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسا ابھی

(۱۹۳۶ ، بانگ درا ، ۱۹۶). ۲. **اسقف یا اسقف اعظم کا علاقہ یا حدودِ حکومت.** قرطبی (Cliche) کلیسا (See) موجودہ غرناطہ

... کی جائے وقوع پر واقع تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۱). [یو].

کَلیش (فت ک ، ی مع) امذ ؛ ــ کلیس.

۱. **دکھ درد ، رنج و غم ، مصیبت ، تکلیف.**

ایسو الیشں ہے پیارا ، کل کلیش سوں نیارا

سب ہے تس مانیہ ، سب مانیہ وہی ہے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۰).

کہ جو کانٹا بھی لگے میرے تو ہو تجھ کو کھٹک

کہ جو پونہچے مجھے کچھ دکھ بھی تو ہو تجھ کو کلیش

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۷).

بھکتوں کے قدم جب آتے ہیں کلجگ کے کلیش مٹاتے ہیں

تھم جاتا ہے سیلِ بلا جوگی! رُک جاتا ہے تیرِ قضا جوگی!

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۴).

طعنے کانٹے سدا گلاب کے ہیں

رزق ہیں جان و دل کا کشٹ ، کلیش

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۵۳). ۲. **جھگڑا ، فساد ، دنیا داری کے جھگڑے** (جامع اللغات). [س : क्लेश].

کِلیشے (کس مع ک ، ی مع) امذ.

زنگ خوردہ ، پامال ، فرسودہ یا گھِسا پٹا جملہ یا فقرہ. بعض الفاظ کلیشے بن جاتے ہیں ، ان کی گرفت سے نکلے بغیر زندگی کی معنویت تک رسائی نہیں ہوتی. (۱۹۸۹ ، شاعری کی زبان ، ۳۸). [انگ : Gothic].

ـــ پرستی (ــــ فت پ ، ر ، سک س) امث.

فرسودہ اور گھِسے پٹے فقروں کے استعمال کا شوق یا عادت. جہاں تک فراق کا تعلق ہے وہ کلیشے پرستی میں یگانہ سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن ـ م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۴۴). [کلیشے + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَلیکا (فت ک ، ی مع) امث (شاذ).

(**ہندو**) **بن کھلی کلی ، بہت نرم و نازک کلی ، کلی کی طرح کا.**

یہ دیپ شکھا سی نا ک کلیکا سے اُدھر

وہ رنگ کہ کر رہی ہے اُوشا سرنگار

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۱۳۵). [س : کلکا कलिका].

کَلیکشَن (فت مع ک ، ی مع ، سک ک ، فت ش) امذ.

جمع شدہ ، انتخاب کیا ہوا ، مختلف جنسوں کا مجموعہ. فرج کے علاوہ پچھلے سال ہم ڈھیر ساری چادریں اور پردے اسی آف سیزن ویبیٹ کے چکر میں لے آئے ... منظر دل کش و نظر فریب تھا ہمارے فرج کلیکشن کا ... نیا فرج تو بس چلتا ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۵). [انگ : Collection].

کُلیگ (ضم ک ، ی مع) امذ.

ہم کار ، ساتھی ، ہم دفتر ، رفیق کار.

کمیٹی میں جتنے ہیں ارکان لیگ

بفضلِ خدا سب ہیں میرے کلیگ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گ ، ۸۰). [انگ : Colleague].

کَلیکڑا (فت ک ، ی مع ، سک ک) امذ ؛ صف (قدیم).

تربوز ؛ (کنایۃً) بہت موٹا ، تربوز کی مانند ، فربہ. ہور ایسی ہوئی کلیکڑا تھی کہ موٹاپے سوں پاؤں کہیں پھسل جائے گا. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۷). [کلندرا (رک) کا بگاڑ].

کَلیل (فت ک ، ی مع) صف.

تھکا ہُوا ، سُست ، کُند ، کونگا.

جزو بیاں ہے وصف شہ ذوالفقار کا

تلوار کی بوش ہے لساں کلیل میں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۱). [ف].

کُلیل (ضم ک ، ی مع) امث.

۱. حیوانوں اور پرندوں کی اچھل کود ، جست خیز ، چوکڑی. حیوانات ہرا ہرا سبزہ چر چگ کر بہت موٹے تازے آپس میں کلیلیں کر رہے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷). اوپر جنگلی بیل ہے نیچے پرندوں کی کلیل ہے. (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۵).

بند چڑیا ہے بے کسی کی امنگ

پھڑپھڑانا ہے یہ کلیل نہیں

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۹۳). کبھی علی پور کے چڑیا گھر میں چرند و پرند کی کلیلوں سے خوش ہوتا. (۱۹۸۸ ، گرد راہ ، ۵۵). ۲. چُہل ، نشاط ، مزا. تم دونوں بہنیں نہیں ہزار داستان کی طرح چہک رہی ہو ... یہ تو اسوقت کلیلوں پر ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۵۱). [کلول (رک) کا محرف].

---- بھرنا محاورہ.

اچھل کود کرنا ، چوکڑیاں بھرنا ، چہل کرنا. جو طرفہ پہاڑوں کی کالی کالی چوٹیاں اور ان پر ہرا ہرا سبزہ ، ہرن کلیلیں بھرتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۵۰).

---- کرنا محاورہ.

رک : کلیل بھرنا. ماہیان سمن اندام ... دریائے قہار میں اُچھلتے موج میں کلیل کرتے ہوئے ظاہر ہو کر غوطہ مارتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۰۵). یہ عورتیں جن میں خوبصورت بھی ہیں اور بدصورت بھی ... ادھر اُدھر دوڑتی اور کھیلتی ہیں ، گاتی بھی ہیں اور کلیلیں بھی کرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۳۸۱). ایک دودھ بھری گئے نظر نہ آئی ، دو بچھڑے بچھیاں کلیلیں کرتے دکھائی نہ دیتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۶).

---- میں خُلیل کہاوت.

خوشی اور مزے میں یک بیک بدمزگی یا فساد پیدا ہو جانا. رنگ میں بھنگ ، کلیل میں خلیل ، کام میں دھام دین میں موسل. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۱۰).

---- میں خُلیل لگنا محاورہ.

خوشی میں دفعۃً بدمزگی پیدا ہو جانا. بچی کی پیدا ہونے کی خوشیاں ہو رہی تھیں کہ کلیل میں خلیل لگی کہ گلوسٹر کی ڈچس دفعۃً بیمار ہوئیں اور دو روز بیمار رہ کر ... اس جہان سے رخصت ہوئیں. (۱۹۰۷ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۵۶۰).

کَلیم (فت ک ، ی مع) صف ؛ امذ.

۱. کلام کرنے والا ، ہم سخن ، بات کرنے والا. اللہ تعالٰی اپنی ذات سے قدیم ہے اپنی صفات سے حی ، اپنی سمع سے سمیع ، اپنی بصر سے بصیر ، اپنے کلام سے کلیم. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۰). ۲. **حضرت موسیٰ کا لقب جو کوہ طور پر اللہ تعالٰی سے ہم کلام ہوئے.**

خلیل ہور کلیم ہور ذبیح ہور مسیح

زباں کھول ہر یک اپس کی فصیح

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۶). وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہیترا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل اور کسی کو کلیم ... اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور روح القدس اور روح الامین فرما دے. (۱۸۲۳ ، تقویۃ الایمان ، ۳۸).

خالی نہیں ہے شوق بھی امید و بیم سے

گر اس میں گفتگو ہے تو پوچھو کلیم سے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۸). موسیٰ کو آگ کے بہانے پاس بلانا اور کہنا تو کلیم ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۳۳).

دل طور سینا و فاراں دو نیم

تجلی کا پھر منتظر ہے کلیم

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۶۷).

تہ خاک ، گرینکہ دانہ جو بھی شریک رقص حیات ہے

نہ بس ایک جلوۂ طور ہے ، نہ بس ایک شوق کلیم ہے

(۱۹۶۳ ، لوح دل ، ۱۵۱). [ع].

---- اللہ (---- ضم م ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.

اللہ تعالٰی سے کلام کرنے والا ؛ مراد : حضرت موسیٰ علیہ السلام ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب.

ابھی تو پھینک کے بھاگیں عصا کلیم اللہ

تمہاری زلف سیہ کا جو اژدہا مل جائے

(۱۸۷۵ ، آئینہ ناظرین ، ۲۰۹). موسیٰ کو (وکلم اللہ موسیٰ تکلیما) کی بنا پر کلیم اللہ کا شرف عطا ہوتا ہے ... محمدؐ اور خدا میں قاب قوسین یا اس سے بھی کم کی دوری رہ جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۵).

خلیل اللہ ہے کوئی کلیم اللہ ہے کوئی

مگر آقا مرے آئے ہیں محبوب خدا بن کر

(۱۹۷۰ ، احسن مارہروی (ارمغان نعت ، ۱۵۳)). [کلیم + اللہ].

---- اللٰہی (---- ضم م ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امث.

اللہ تعالٰی سے کلام کرنے کی منزل یا درجہ ؛ مراد : سرداری.

ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید

قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللٰہی

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۹۱). [کلیم اللہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- بیاں (---- فت ب) امذ (قدیم).

وہ جسے کلام میں موسیٰ کا مرتبہ حاصل ہو. دارا دَر ، فریدوں فر ، کلیم بیاں ، مسیحا دم ... صباح کے وقت ، پنچھی تخت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). [کلیم + بیاں (رک)].

---- طُور کس اضا (---- و مع) امذ.

رک : کلیم طور سینا.

اِیک دن اقبال نے پوچھا کلیم طور سے
اے کہ تیرے نقشِ پا سے وادیِ سینا چمن
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۲۷) . [کلیم + طور (رک)] .

---طورِ سینا کس اضا(---و مج ، کس ر ، ی مج) امذ .
(کنایۃً) حضرت موسیٰ علیہ السّلام .
ایک جلوہ تھا کلیمِ طورِ سینا کے لیے
تو تجلی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے
(۱۹۰۵ء ، بانگِ درا ، ۳۰) . [کلیم + طورِ سینا (رک)] .

کلیم (کس مج ک ، ی مج) امذ .
(قانون) دعویٰ ، حق کا مطالبہ ، استغاثہ ، نالش. جب کبھی کبھی کسی پالیسی پر مطالبہ یا کلیم ادا کرتی ہے تو کمپنی کی تشہیر میں اضافہ ہوتا ہے . (۱۹۶۳ء ، بیمۂ حیات ، ۱۰۹). اس کا کوئی کلیم ہم نے یا کستان میں داخل نہیں کیا . (۱۹۸۳ء ، گرد راہ ، ۵۰) .
[انگ : Claim] .

---بھرنا محاورہ .
دعویٰ کرنا ، حق کا مطالبہ کرنا. وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سمجھانے والے کی صورت دیکھ کر پوچھتی « کیا کلیم بھرنے سے مانتا ، پتا اور سب لوگ لوٹ آئیں گے؟» . (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳) .

کَلیما / کَلیمَہ (فت ک ، ی مج / فت م) امث (قدیم) .
رک : کلمہ. ایک کلیمے کا فرق ہے ، باقی خدا کی وحدانیت میں ہندو و ہور مسلمان غرق ہے . (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۰) .
بولیا ہے کلیما اونے پایا ہے تب ایمان
سب قوم سوں اس لھار ہوا ہے دو مسلمان
(۱۶۷۵ء ، مرزا ابوالقاسم (بیاضِ مراثی ، ۲۰۵)) . [کلمہ (رک) کا قدیم املا] .

کَلیمانَہ (فت ک ، ی مج ، فت ن) صف ؛ م ف .
کلیم اللہ سے منسوب ، کلیم اللہ کا جیسا.
یا حیرتِ فارابی یا تاب و تبِ رومی
یا فکرِ حکیمانہ یا جذبِ کلیمانہ
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۹۸) .
کر آئیں ہم بھی بات ابھی جا کے طور پر
بس ایک ظرف ہم کو کلیمانہ چاہیے
(۱۹۸۸ء ، مرج البحرین ، ۹۴) . [کلیم + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز] .

کلیمپ (کس مج ک ، ی مج ، سک م) امذ .
پتر ، پتری. جب سب ہوا گرم ہو کر نکل جائے تو اس نلکی میں کلیمپ لگا کر بند کر دو . (۱۹۳۴ء ، صنعت و حرفت ، ۱۳۷) .
[انگ : Clamp] .

کلیمٹ (کس مج ک ، ی مج ، فت مج م) امذ .
آب و ہوا ، موسم. وہ علیل ہے اور ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ کسی معتدل کلیمٹ کے مقام پر لے جاؤں . (۱۹۱۳ء ، سیر پنجاب ، ۹۳) .
[انگ : Climate] .

کَلیمی (فت ک ، ی مع) امث .
۱. کلیم اللہ سے منسوب و متعلق ؛ مراد : اعجازِ کلیمی ، کلیم اللہ کا منصب و اعجاز
کلیمی کی تصدیق دو چگ کوں بخش
خبر لیاوے ریں معراج بخش
(۱۹۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۹۷) .
کلیمی میں رضا جوئی ہے مطلوب
حبیبی میں رضا مندیِ محبوب
(۱۸۵۷ء ، مصباح المجالس ، ۴۴) .
رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۰۲) . حکمتِ کلیمی یہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی حاکمیت قبول نہیں کرتی اور دل کو ہر قسم کے خوف سے آزاد رکھتی ہے . (۱۹۷۸ء ، اقبال سب کے لیے ، ۴۶۶) .
۲. (مراد) دیدارِ الٰہی
حکیمی نا مسلمانی خودی کی
کلیمی رمزِ پنہانی خودی کی
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۵۰) . [کلیم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

کَلیں (فت ک ، ی مج) امذ ؛ ج .
۱. کل (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل ، طریقے ، راہیں . جن چیزوں کا دبانا یا نچوڑنا دشوار ہو ان کے دبانے یا نچوڑنے کے لیے پانچ کلیں بنائی (۱۸۹۹ء ، حیاتِ جاوید ، ۵۲) . **۲. پرزے ، مشینیں.** ولایت میں اسکی کلیں ہیں مگر کلیں کیا ہیں ایک طلسمات ہیں . (۱۸۶۹ء ، اردو کی پہلی کتاب ، ۲ : ۷۵) . **وہ مخلوق** ... جس کی دو ٹانگیں دو ہاتھ ایک سر اور اس سر کے اندر نہایت پیچیدہ قسم کی کلیں ہیں . (۱۹۸۶ء ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۰۹) .

---توڑنا محاورہ .
رقص وغیرہ میں جسم کے جوڑے جوڑے کو گھمانا پھرانا یا بھڑکانا. اوخو کیا کیا تھرکتی ہے ، کیا کیا کلیں توڑتی ہے ، بوٹی بوٹی پھڑکی ناچتی ہے . (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۱۹) .

کِلین (کس ک ، ی مج) صف .
صاف ، املا ، تراکیب میں مستعمل [انگ : Clean] .

---اَپ آپریشَن (---فت ا ، سک پ ، مد ا ، سک پ ، ی مج ، فت ش) امذ .
صفایا کرنا ، صاف کرنا ، فوجی نقل و حرکت سے دہشت گرد اور ڈاکوؤں کے گروہ کے خاتمے کے لیے اقدامات. وزیر اعظم ... کو پنوعاقل چھاؤنی میں جی ، او ، سی ... سندھ میں فوج کے کلین اپ آپریشن کے بارے میں بریفنگ دے رہے ہیں . (۱۹۹۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۸ جون ، ۱) . [انگ : Cleanup Operation] .

---شیوڈ (---ی مج ، سک و) صف ؛ رک : کلین شیو .
وہ جس کی داڑھی اور مونچھیں منڈی ہوئی ہوں. نیاز صاحب ، جب سے میں نے انہیں دیکھا ہمیشہ کلین شیوڈ رہتے تھے (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۶۶) . [انگ : clean Shaved] .

کُلِین (ضم ک ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. (ہندو) شریف خاندان ، اعلیٰ نسب ، بنگالی برہمنوں کی ایک اعلیٰ ذات یا اس کا فرد. رام موہن رائے کے بزرگ اعلیٰ نسل کے کلین برہمن تھے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، جولائی ۷ : ۳۰). ایک بڑے کلین پنڈت جی کے بہت سی لڑکیاں تھیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۱۸ : ۵). ۲. (مجازاً) کم نسب ، ذلیل، سفلہ ، کمینہ. ذات کا خود کلین تھا اور مالدار ہونے سے عزت داروں میں بھی داخل ہو گیا. (۱۸۷۳ ، قسانۂ معقول ، ۹۰). بھوکا کلین برہمن جس کو کھانے کے مقابل میں جان تک عزیز نہیں. (۱۹۰۳ ، خیالات آزاد ، ۵۶). [س : کلین कुलीन].

کَلینا (فت ک ، ی مج) (قدیم).
رک : کہنا.

کلینے لگی دل میں ہوں اوس گھڑی
کہ بے وقت بازی تو منج پر کھڑی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۸). [کہنا (رک) کا قدیم املا].

کَلینڈَر (فت مج ک ، ی مج ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ ــ کَلنڈر.
صفحات کا مجموعہ جس میں سال بھر کی تاریخیں اور مہینے درج ہوتے ہیں ، جنتری ، نظام تقویم. جاج صاحب کی وکیلانہ موشگافیاں رنگ لائیں ... یہ موشگافی اسلامی کلینڈر سے متعلق ایک نکتے سے متعلق تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۵). [انگ : Calender].

کِلینَر (کس ک ، ی لین ، فت ن) امذ.
۱. صفائی کرنے والا ؛ موٹر یا ریل گاڑی کے انجن میں صفائی ستھرائی وغیرہ کا کام کرنے والا.

غرور آمیز نظریں پڑتی ہیں پبلک پہ یوں گویا
کلینر اپنی ڈبلو آر کے انجن کے سمجھے ہیں

(۱۹۳۶ ، اختر ستان ، ۱۳۰). محلے کے ڈرائیور ، کلینر ، ٹیلر ، خانساماں، چوکیدار ، مالی وغیرہ اپنی فرصت کا سارا وقت اسی دکان پر گزارتے. (۱۹۷۰ ، ذکر یار چلے ، ۳۷۰). ۲. لانڈری میں کام کرنے والا، کپڑوں کی صفائی کرنے والا ، کپڑے دھونے اور استری کرنے والا. اپنے کپڑے کلینر سے درست کرا کر احتیاط سے رکھنا. (۱۹۵۳ ، مکتوبات عبدالحق ، ۹۹۸). [انگ : Cleaner].

کِلینَری (کس ک ، ی مع ، فت ن) امث.
کلینر کا کام یا پیشہ ، موٹر یا ریل کے انجن میں صفائی ستھرائی کا کام. قدیر کو کلکتے جا کر کلینری کرنی پڑی تھی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۴۳). [کلینر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِلینِک (کس مج ک ، ی مع ، کس ن) امذ.
ایسا ادارہ جہاں مریضوں کا علاج معالجہ کیا جائے ، شفاخانہ ، مطب. اس راسخ العقیدہ نرس نے نیویارک کے ایک گنجان علاقہ میں ایک کلینک کی ابتدا کی. (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۳۱). ڈاکٹر عشرت کی کلینک میرے گھر سے کافی دور تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۰۵). [انگ : Clinic].

کِلینِکی (کس مج ک ، ی مع ، کس ن) صف.
کلینک سے متعلق ، کلینک کا. ادب میں نفسیاتی تنقید کلینکی نقطۂ نظر سے تو اہم ہو سکتی ہے. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۲۸۰). [کلینک + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تَحْقِیق (ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
(ادب) تحقیق کی ایک قسم جس میں معلومات کے حصول کے لیے مشاہداتی طریقے ، انٹرویو ، اطلاق اور معروضی آزمائش اور لیبارٹری کے طریقے وغیرہ شامل ہوتے ہیں اور حقائق کا مشاہدہ و مطالبہ بڑے جامع طریقے سے کیا جاتا ہے. تحقیق کی تمام اقسام ... تاریخی تحقیق ، بیانیہ تحقیق ، تجرباتی تحقیق ، کلینکی تحقیق ، موضوعاتی تحقیق. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۰). [کلینکی + تحقیق (رک)].

کِلینو اسْٹاٹ (کس مج ک ، ی مع ، و مج ، کس ا ، سک س) امذ.
نباتیات) قوت جاذبہ کا یک رخی اثر زائل کرنے کے لیے استعمال کیا جانے والا آلہ جس کی وجہ سے پودے کے محور (یعنی جڑ اور تنہ) کی تمام سطحیں باری باری اوپر اور نیچے کی جانب گردش کرتی رہتی ہیں اس لیے پودے کے تمام حصے قوت جاذبہ کیلئے منکشف ہوتے ہیں اور قوت جاذبہ کسی خاص وضع پر اثر انداز نہیں ہوسکتی. اگر قوت جاذبہ کا یک رخی اثر زائل کر دیا جائے تو جڑ اور تنہ قوت جاذبہ سے متاثر نہیں ہوں گے. اس مقصد کے لیے ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے جس کو کلینو اسٹاٹ (Clinostat) کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۷۹۳). [انگ : Clinostat].

کُلیوا (فت ک ، ی مج) امذ.
۱. (ہندو) صبح کا ہلکا کھانا ، ناشتہ. ایک راجا نے کسی کنگال برہمن سے پوچھا کہ مجھے اور تجھے بھوجن اور کلیوا کون کرواتا ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۳). صبح جب وہ کلیوا کے لئے بلائے جائیں گے اس وقت دیکھوں گی، اس وقت ان کے سر پر سہرا نہ ہوگا. (۱۹۳۹ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶). ۲. باسی کھانا (فرہنگ آصفیہ). [س : कल्प + वर्त].

کُلِّیَّہ (ضم ک ، شد ل ، شد ی مع بفت) امذ.
۱. کُل ، تمام ، سب. یہ امر اسی خاص بحث کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر کلیہ اور ہر جزئیہ میں اس شان کا ظہور ہے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۷). موقف اول کا تعلق نقدمات سے ہے ، دوم کا مسائل کلیہ سے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۳). ۲. (فلسفہ) وہ تصور یا ادراک جو ایک نوع کے کل افراد پر حاوی ہو ، تصور کلی ، ادراک کلی ، اور صرف قضایا کے کلیہ جزیہ ، موجبہ اور سالبہ ہونے پر انحصار کر کے اس سے نتائج نکالے جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۳۴). ۳. اصول ، قاعدہ. کوئی شخص انسانیت کو کسی اصول یا ضابطۂ مقررہ کے تحت منضبط نہیں کر سکتا. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۷). کوئی کلیہ قائم کرنے سے پہلے ان تمام پہلوؤں کو دیکھ اور پرکھ لینا چاہیے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۳۳۶). ۴. شعبہ. وہ کسی ایسے ادارے سے وابستہ نہیں رہ سکتی تھی جس کے کلیے میں اس قدر اخلاق سوز سیرت کا استاد تھا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۷۲۸). ۵. ریاضی یا سائنس کے

کسی اصول کو حرفی صورت میں ظاہر کرنا ، سائنس کے کیمیاوی نتائج کو حروف یا نشانات کے ذریعے ظاہر کرنا ، فارمولا. سنیپر کا کلیہ : اس کلیے میں اوزان کو مستقل رکھا جاتا ہے جو بنیادی سال سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۸۰). کشش ثقل سے آگے نکل کر نیوٹن نے یہ کلیہ ثابت کیا. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۹۱). ۵. کسی علم کی شاخ یا شعبہ ، کالج یا یونیورسٹی. یہ طالب علم توغیر اور کسی مغربی کلیہ کا طیلسانی تھا. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۱). جامعہ عثمانیہ قائم ہوئی تو کالج کو کلیہ کہنے لگے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۷۱). [ع].

ـــ سازی امث.
اُصول بندی ، قاعدہ یا اُصول بنانا. اب تک ہمارے نقاد ، تحقیق اور ادب کے مربوط مطالعے کے بغیر ایسی کلیہ سازی اور تعمیم کرتے آئے ہیں جو فی الحقیقت بے بنیاد ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۲۳). [کلیہ + ف : ساز ، ساختن = بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ قائم کرنا عاورہ.
جامع اُصول بنانا ، سب پر حاوی طریقے وضع کرنا. پہلے ایک کلیہ قائم کیا ، اس کے بعد قطع بحث کے لیے استثناء قائم کیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۲۱۷).

کُلِّیَۃً (ضم ک ، شد ل بکسر ، فت ی ، تن ت بفت) م ف.
بالکل ، قطعی طور پر ، تمام و کمال ، پورے طور سے ، اصولاً ، ازروئے کلیہ.

جو اعجاز سب انبیا کو ملے
وہ کلیۃً مصطفےٰ کو ملے

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۷۱). اس حد تک انقلاب کر دیے ہیں جن سے کلیۃً ہمارے طرز زندگی کی ہیئت بدل گئی. (۱۹۰۲ ، افادات مہدی ، ۵۳). [ع : کلیۃ + ، لاحقۂ تمیز].

کَلّھ (فت ک ، سک لھ) متف (قدیم).
گزشتہ کل ، آئندہ کل. روؤں اس واسطے پکاں کہ کلھ توں میری محبت میں گرفتار ہونے کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷). [کل (رک) کا قدیم املا].

کُلھاڑ (ضم ک ، فت لھ) امذ : سے کلھار.
وہ جگہ جہاں کولھو لگا ہوا ہو یعنی جہاں کولھو کے ذریعے تیل نکالا جاتا ہو (ا پ و ، ۳ : ۱۰۰). [کلھ (کولھو (رک) کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ ظرفیت].

کُلھاڑا (ضم ک ، فت لھ) امذ : سے کلہاڑا.
لکڑی کاٹنے یا پھاڑنے کا دھاردار بھاری اوزار. نند جی تو گھر آئے دان پن کرنے لگے اور گوالوں نے ڈھر سے پھاوڑی کدار کلھاڑوں سے کاٹ کاٹ ہوتنا کے ہاتھ گوڑ تو گڑھے کھود کھود گاڑ دیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۹۰). کہیں کلھاڑے ، ترشول ، بھالے ، برچھی ، کٹاری ... بڑے زور سے چلنے لگے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۱). [کلھاڑا (رک) کا تلفظی املا].

کُلھاڑی (ضم ک ، فت لھ) امث.
رک : **کلہاڑی.** یکایک کلھاڑی اس کے ہاتھ سے ندی میں گر پڑی.
(۱۸۳۸ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۴۳). جب بجار اور بیراگ روپی کلھاڑی سے کاٹے تب شانت ہوا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۸). [کلھاڑا (رک) کی تصغیر].

کُلھاڑیا (ضم ک ، فت لھ ، کس ڑ) صف.
کلھاڑی جیسا ، تبر جیسا ، کلھاڑی کی شکل کا (ماخوذ : پلیٹس). [کلھاڑی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

کُلّھڑ (ضم ک ، شد ل بفت) امذ : سے کلھڑ.
۱. مٹی کا آب خورہ ، مٹی کا پیالہ ، کوزہ. تیل کلھڑ میں بھر لیا. (۱۸۸۳ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۵۳). دودھ کی خریداری میں جو روزانہ مٹی کے کلھڑ آتے تھے وہ غایت احتیاط سے محفوظ رکھے جاتے تھے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۹). ابھی ابھی رس گنّوں سے بھرا کلھڑ بازار سے دفتر پہنچا تھا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۷۸). **۲. (دہلی) ایک وضع کی آتش بازی ؛ (مجازاً) اجڈ ، جاہل اور بے ڈول آدمی** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کلھڑ (رک) کا ایک املا].

کُلّھڑا (ضم ک ، سک لھ) امذ.
رک : **کلھڑ معنی (۱)** ایک دودھ کا کلھڑا کنارہ ٹوٹا ہوا پانی پینے کو. (۱۹۳۲ ، ریزہ مینا ، ۵۱). [کلھڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُلّھُم (ضم ک ، شد ل بضم ، ضم ھ) م ف ؛ صف.
رک : **کلہم.**

اس واسطے جو معشر خیرالقرون تھے
اور کلھم عمارتِ دیں کے ستون تھے

(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۷۰). جو کچھ علامہ موصوف نے ہندوستان ہمارا پر لکھا ہے وہ کلھم شاہنامۂ اسلام پر متعلق ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ۲۷). [کلّھم رک کا ایک املا].

کُلّھوار (ضم ک ، سک لھ) امذ : سے کلھ وار.
شکر سازی کے کارخانے کا وہ حصّہ جہاں گنّے کا رس نکالا اور پکایا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۹۹). [مقامی].

کُلّھیا (ضم ک ، سک لھ) امث.
رک : **کلیا.**

ساقیا مے پلا کے کلھیا دے
سوندھی مٹی کی بھر کے کلیا دے

(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷). [س : कल्हिका].

ـــ بھرنا محاورہ.
(ہندو) دودھیا شربت بھر کر کسی دیوی پر چڑھانا ؛ دیوالی کی پوجا کے موقع پر کلھیوں پر کھیلیں ڈالنا (نوراللغات).

ـــ سا صف.
رک : **کلیا سا ، بہت چھوٹا سا.**

رحمت ہے بیکسوں پہ عجب کارساز کی
کلھیا سا منھ ضعیفی میں پیمانہ ہو گیا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۲۲). [کلھیا + سا ، حرف تشبیہ].

---**لگانا** محاورہ.
پھری سینگی لگانا (نوراللغات).

---**میں گُڑ پھوڑنا** محاورہ.
رک : کلھیا میں گڑ پھوڑنا.

کلھیا میں شیخی کوئی کچھ رکھیں ہے مول
کلھیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا حصول

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۳۹۹). کوئی لاکھ کلھیا میں گڑ پھوڑے مگر باپ نہ چھپے گا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳۷۶). مشائخ چپکے چپکے کچھ ایسا کلھیا میں گڑ پھوڑتے ہیں کہ ان کا کچھ بھید نہیں کھلتا (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۶۵).

---**میں گُڑ تھوڑا ہی پھُوٹتا ہے** کہاوت.
(دیکھ) **بُرا کام چھپ کر نہیں ہو سکتا، راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا** (نوراللغات).

کُلھیاری (ضم ک، سک ل ھ) صف، امث، ا ـــ کلہاری.
کنکی کرنے والی، جھگڑالو عورت. ذرا اس کلھیاری کے پاؤں تلے کی مٹی چولھے میں جلائیو. (۱۸۸۵، بزم آخر، ۸۳). خدا جانے موئی کلھیاریاں کہاں سے آ جاتی ہیں جس کو دیکھو وہی نگوڑی کلجبی، کلموئی، بجھلپانی کی خالہ ہے. (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۱۰۹). [کلہاری (رک) کا ایک املا].

کَم (۱) (فت ک) صف، م ف.
۱. (ا) **تعداد، مقدار، میزان میں، پیمائش یا مدت میں تھوڑا.**

لے جاویں تو بھر بھر جو لگ جام جم
تو کیا کچھ اور دریا سوں ہووے گا کم

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۹).

فرصت زندگی بہت کم ہے
مغتنم ہے یہ دید جو دم ہے

(۱۷۸۳، درد، د، ۷۸).

ہے بہت جیب چاک ہی جوں صبح
کیا کیا جائے فرصت کم میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۹۱۹).

بہت دونو میں تغافل نے تیرے پیدا کی
وہ اک نگہہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۹). ہم کہا: تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ کوئی دس کم سو روپے کا نسخہ ہے. نباض نے کہا: ہاں اتنے ضرور لگ جائیں گے ... یہ بتائے دیتا ہوں. (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۱۰۹). (ii) **کسی صفت، خوبی، برائی یا رتبے میں دبتا یا گھٹتا ہوا، مقابلۃً فروتر، معیار سے نیچے**

شجاعت میں رستم نے کچھ کم نہیں
سخاوت میں ایسا جو حاتم نہیں

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۰۲).

ہجر کی راتوں میں یہ مصرع ہوا وردِ سراج
دن بدن اب لطف تیرا ہم پہ کم ہونے لگا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۰۵۷).

حاصل خدا کا قرب وصال صنم سے ہے
مجھ کو تو بتکدہ بھی نہیں کم حرم سے ہے

(۱۹۰۰، نظم دل افروز، ۳۷۳). ان میں سے بعض میں بہت ہی کم فرق ہے اور بعض میں تو بالکل ہی امتیاز نہیں. (۱۹۷۷، شلوکے کی قواعد (ابواللیث صدیقی)، ۴۴). ۲. **بد، بُرا، چھوٹا، حقیر، سبک.** مفلس کو سب کم چشم سے نگاہ کرتے ہیں. (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۲۱۳).

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشا ہے، ولے اس قدر آباد نہیں

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۸۹).

نگاہ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلہ داری

(۱۹۳۶، ضرب کلیم، ۱۳۷). ۳. **شاذ و نادر، کبھی کبھار، باید و شاید.**

زخمی ہوں جان میرا بچا نہیں چلاتا
لگتا ہے تیر سا یہ دل میں ترا کم آنا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۱۰۰).

ہم سے اُسے نفاق ہوا ہے وفاق میں
کم اتفاق پڑتے ہیں یہ اتفاق میں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۷).

آنکھ ساقی سے لگی منہ سے لگی دخترِ رز
ہم سا متوالا کوئی ہو گا خرابات میں کم

(۱۸۵۸، تراب، ک، ۱۳۱). فیض کے یہاں "نوازا تلخ ترسی زن" والی بات کم ہی آتی ہے. (۱۹۸۸، آج بازار میں پابہ جولاں چلو، ۷۳). ۴. **نہیں، بالکل نہیں، نہ ہونے کے برابر.** غم کی عقل دریم ہوتی دریم کیا بلکہ کم ہوتی. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۵).

غیر کچھ کچھ کان میں بھی دم بدم کہنے لگے
بات تم اب اپنے دل کی ہم سے کم کہنے لگے

(۱۷۸۳، درد، د، ۱۰۹). کوئی مذہب کم خالی ہو گا جس میں روایات شاذ و ضعیفہ پائی نہ جائیں. (۱۸۷۱، عجالۂ نافعہ، ۱۰۸). ۵. **مرکبات میں جزوِ اوّل کے طور پر (نفی، خامی اور کمی وغیرہ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے مستعمل، جیسے: کم آمیز، کم اوقات، کم رتبہ وغیرہ).** [ف: کم ؛ پہلو ؛ کیم ؛ کم].

---**اُترنا** محاورہ.
(دکانداری) **کسی چیز کی مقرر کی ہوئی تول یا وزن میں کمی ہونا** (ا پ و، ۲: ۳۸).

---**احساسے** (ـــ کس مع ا، سک ح) صف، ج.
جو کسی بات کا احساس نہ کریں، بے حس، سنگ دل. یہ کم احساسے تو مجھے پاگل بنا دیں گے. (۱۹۵۹، وحشی، ۱۰۰). [رک: کم (۱) + احساس (رک) + ے، لاحقۂ جمع].

---**اِختلاطی** (ـــ کس ا، سک خ، کس مع ت) امث.
نامِلنساری، کم ملنا (نوراللغات، فرہنگ آصفیہ). [رک: کم (۱) + اختلاط (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---اَرز (---فت ا ، سک ر) صف.
کم قیمت ، گھٹیا ، کم حیثیت. اتیا نواری اور اس کا شوہر شاول اتنے کم ارز لوگ ہیں کہ گستاو فلوبیئر کے المیے کا احساس اپنے کاندھوں پر اٹھانے سے معذور ہیں. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۲۷). [کم + ارز (رک)].

---اَز کم . ب.
رک : **کم سے کم ، تھوڑے سے تھوڑا.** جو کوئی جو کچھ لکھنا رام نام اور کیرتن بھگوت جرتروں کی بیان کرے ... وہ کم از کم ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۵). میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ کم از کم آپ میری طرف سے تو ہمیشہ مطمئن رہیے. (۱۹۲۳ ، نگار ، دسمبر ، ۸۸). کم از کم تیسری دنیا کے سامنے نہایت پیچیدہ مسائل کا انبار ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۵). [رک : کم (۱) + از (رک) + کم (رک)].

---اَسبابی (---فت ا ، سک س) امث.
مال و اسباب تھوڑا ہونا ، غربت (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [رک : کم (۱) + اسباب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِستِعداد (---کس ا ، سک س ، کس مع ت ، سک ع) ایف.
معمولی قابلیت رکھنے والا ، کم پڑھا لکھا ، کم علم. مصدر کے معنی جانے صدور نکرہ کم استعداد لڑکوں کے لیے جانے ہیں اور مصدر دونوں یکساں. (۱۸۸۷ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۰). بعض فقرے کم استعداد ہندوستانیوں کے کانوں کو نئے معلوم ہوں تو وہ جانیں ، یہ علم کی کم رواجی کا سبب ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۶). [رک : کم (۱) + استعداد (رک)].

---اَصل (---فت ا ، سک ص) صف.
بدنسل ، بدذات ، کمینہ. اس بے وقوف کم اصل کیڑوں کو سردار نہ کیا چاہیے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۵۹).

تنکے چنتے ہیں نئے باغ سے گلچیں کم اصل
سابع اشعار کا کیوں کر نہ ہو تکرار حطب

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳). متقاربہ تو دولت اور کم اصل تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۵). اس نے کسی رذیل ... کم اصل ، کمینے اور پست ہمت شخص کو کوئی عہدہ نہیں دیا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۳۰). [رک : کم (۱) + اصل (رک)].

---اَصل / ذات ، سے وفا نہیں (اور اَصل سے خطا نہیں) کہاوت
کمینے آدمی سے کسی بھلائی یا وفا کی اُمید نہیں رکھنی چاہیے.

جو کم ذات اس سے وفا نہیں ہوتا
اصلاں سے ہرگز خطا نہیں ہوتا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰). بہت درست کسی نے کہی ہے مثل کہ اصل سے وفا نہیں اور اصل سے کبھی خطا نہیں ہوگی (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۶۳).

---اَصلَح (---فت ا ، سک ص ، فت ل) صف.
نادرست ، (مجازاً) ناتواں ، کمزور. کم اصلح افراد ترک وطن ... کر جاتیں. (۱۹۷۶ ، حیواتی کردار ، ۳۰). [رک : کم (۱) + اصلح].

---اَصلی (---فت ا ، سک ص) امث.
کم اصل ہونا ، کمینہ پن ، کمینگی ، بدذاتی. اپنی کم اصلی کو چھپانے کے لیے ان لوگوں نے وہ فقرہ اپنے جد و آبا کے باب میں شائع کیا. (۱۸۸۶ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۹۳). [کم اصل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِعتِقاد (---کس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) صف.
جو آسانی سے کسی بات پر یقین نہ کرے ، شکی ، بد عقیدہ. جب ڈوبنے لگا یہ کہہ کر چلایا اے خداوند مجھے بچا لے ... اس سے کہا کہ اے کم اعتقاد تو کیوں شک لایا. (۱۸۰۹ ، متی کی انجیل ، ۳۰). [رک : کم (۱) + اعتقاد (رک)].

---اِلتِفات (---کس ا ، سک ل ، کس مع ت) امذ قدیم
رک : **کم التفاتی ، بے توجہی.**

اما کم التفات ترا اس سال کے ڈیک
لگا ہے منج یہ نسبت سابق عجب انال

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳). [رک : کم (۱) + التفات (رک)].

---اِلتِفاتی (---کس ا ، سک ل ، کس مع ت) امث.
بے توجہی ، کم نگاہی ، نامہربانی.

مجھ یہ ہے اب قوم کی کم التفاتی کس لیے
کیا خطا میری ہے کیا تقصیر ہے کہیے بیاں

(۱۹۰۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۷). [کم التفات + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَندیش (---فت ا ، سک ن ، ی مع) صف.
کم فہم ، ناسمجھ ، نادان ، لااُبالی.

کم اندیش ہے چاردہ سال کا
ہر و بال دھرتا ولی بالکا

(۱۶۹۵ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۰). [رک کم (۱) + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا].

---اَندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امث.
کم اندیش ہونا ، ناسمجھی ، لااُبالی پن. ہماری دنیوں میں جو احتیاط عموماً برتی جاتی ہے اور ہمیشہ ایسے لاابالی مزاج مردوں کی کم اندیشیوں پر ہو ایکہ کام کرتی ہے ، وہ گویا مفقود تھی (۱۹۳۶ ، دودھ کی قیمت ، ۷۷). [کم اندیش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَوقات (---و لین) صف.
حیثیت میں گرا ہوا ، نٹ پونجیا ، بے وقعت ، نچلے طبقہ کا.

گر قبول افتد زہے عز و شرف
راسخ کم بخت کم اوقات ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۴۴). نگر ایک ذیل سی ساتویں سی عورت تھی ، کم اوقات جھجھوری ، بدتمیز ، لچی زبان. (۱۹۰۱ ، ذات شریف ، ۴۵). خاص طور پر مسلمان ، جو ہندوستان میں کم تعداد میں تھے اور کم اوقات بھی ، اپنے مستقبل کے متعلق بہت پریشان اور بد دل ہوئے (۱۹۶۲ ، میزان ، ۲۰۳). [رک : کم (۱) + اوقات (رک)].

---آب صف.
خشک جگہ جہاں پانی کی قلت ہو ، تمام ملک ریگستان ، کم آب اور

نوسوز تھا. (۱۹۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱ : ۲۶)۔
[ف : کم (۱) + آب (رک)]۔

ـــ آزار صف.
کم تکلیف دینے والا ، جو کسی کے خاص نقصان یا تکلیف کا باعث نہ ہو ، جو تکلیف رساں نہ ہو ، بے ضرر.

جیتا مرغ و ماہی امان در امان
کم آزار ہے شاہ آخر زمان

(۱۷۹۵ ، حسن شوق ، د ، ۹۳)۔

زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد
وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۲)۔

آباد ہیں سایۂ ایوان امارت
اچھے ہیں جو اس چرخ کم آزار کے نیچے

(۱۹۷۷ ، حرف نئی رس ، ۸۸)۔ [ف : کم (۱) + آزار (رک)]۔

ـــ آزاری امث.
کم آزار ہونا ، کم تکلیف دینا ، بے ضرر ہونا.

ترے جگر سول لے دونو جگ کے رواج
کم آزاری اس دھات باتی رواج

(۱۶۵۷ ، ڈسک پتنگ (ق) ، ۳۰)۔ [کم آزار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ آشنا (ـــــ سک ش) صف.
تھوڑا سا واقف ، معمولی شناسا ؛ مراد : ناواقف. اپنے اس تجربے میں مزید حاشیے بحوالہ پشت ، اسلوب اور تکنیک پیدا کریں تا کہ تجربہ سے کم آشنا اور روایت کے اسیر وسیع حلقہ تک بھی ان کی رسائی ممکن ہو سکے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۹۸)۔ [ف : کم (۱) + آشنا (رک)]۔

ـــ آشنائی (ـــــ سک ش) امث.
تھوڑی سی واقفیت ، معمولی شناسائی

میری کم آشنائی ، بری ہی رہی
سارے الزام تقدیر کے سر گئے

(۱۹۷۶ ، شبیر دیزہ ، ۴۸)۔ [کم آشنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ آگہی (ـــ فت گ) امث.
کم آشنائی ، کم واقفیت.

سوچ رہا ہوں کیوں نہ ایسی بے کیف فضا میں لوٹ چلوں
ساقی رعنا تجھ سے بھی کم آگہی کا شکوہ ہی رہا

(۱۹۷۷ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۴۲)۔ [ف : کم (۱) + آگہی]۔

ـــ آموز (ـــ و مج) صف.
جو کچھ بھی نہ سیکھا سکے ، ناتجربہ کار ، ناپختہ ، کچا ، (سبق آموز کے بالمقابل).

اک داستان کریہہ کم آموز کی جگہ
تیری پرتوں سے لونی واقعہ نئے

(۱۹۷۶ ، فبائلے ساز ، ۳۹)۔ [ف : کم (۱) + ف : آموز ، آموختن ـ سیکھنا ، سکھلانا]۔

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
بہت کم ملنے جلنے والا ، ربط ضبط پیدا کرنے میں محتاط ، تنہائی پسند ، جو کھلنے ملنے میں جلدی نہ کرے.

میسر ہو گئے دیدار اس کا
کہ ہے وہ رونق محفل کم آمیز

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۵۳)۔ جاوید کسی قدر سیانا تھا ، ایک حد تک خاموش اور کم آمیز ، کھل کر ملنے یا بات کرنے میں بھی تکلف کرتا تھا. (۱۹۹۰ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۲۰)۔
[ف : کم (۱) + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا]۔

ـــ آمیزی (ـــ ی مج) امث.
بہت کم ملنا جلنا ، الگ تھلگ رہنا ، لیے دیے رہنا ؛ تنہائی پسندی. جہاز پر مسٹر آرنلڈ وہ آرنلڈ نہیں رہے تھے جو علی گڑھ میں تھے ، نہ وہ متانت تھی نہ وہ کم آمیزی ، اکثر ہنسی مذاق کیا کرتے (۱۸۹۴ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲۰)۔ اس کی کم آمیزی اور کم گوئی بلکہ ایک حد تک یکسر خاموشی نے اسے پراسرار بنا دیا تھا. (۱۹۸۴ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۰)۔ [کم آمیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بخت (ـــ فت ب ، سک خ) امذ ؛ صف ؛ ـــ کمبخت.
۱. **بدقسمت ، بے نصیب ، تقدیر کا ہیٹا.**

پھر نیک بختی جو دھرے سلطان جان لے سو ملے
کم بخت کوں مل سے کہاں تس وصل کی فرصت محض

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۷)۔

امید ہے کہ بھولیے ترے لطف کی نوید
کم بخت بھی پھرا نہ ترے در سے ناامید

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۵)۔

دیکھ لے گا مری حالت جو محبت میں تو پھر
کوئی کمبخت ہی ہو گا جسے الفت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۴)۔ میں کبھی یوں عورت سے زیادہ کمبخت کوئی نہیں انصاف اس کے لیے بنی نہیں. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۲۳)۔ ۲. **بطور کلمۂ دشنام.**

تجھے کچھ شرم بھی ہے بیٹھ بوڑے او کم بخت
باز جاوینگے برے لوگ ایسے او کم بخت

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۱۹۰)۔ شہزادی نے کہا کہ اری کم بخت نکل ناچتی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶)۔ وہ برات کا دن کبھی نہ بھولے گا ، کمبخت (میرے جلانے کو) میرے گھر کے قریب سے برات لے کے گیا. (۱۹۰۶ ، اختری بیگم ، ۱۲)۔ کم بخت ، نامراد بلا کی طرح چمٹ گئی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۸۵)۔
۳. **ہمدردی یا بے تکلفی کے موقع پر ، نادان ، ظالم وغیرہ کے معنوں میں مستعمل ، بطور تکیہ کلام بھی مروج.**

زخم میرے جانے ہیں لئے ظفر جب تازگی
میں انہیں کہتا ہوں کم بختو ذرا اچھے تو ہو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۱۸)۔

لطف مئے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۰)۔

ہم نے مانی تجزیہ عنبر محبت کا کیا
عنصر کاہش ہے اس کم بخت میں شامل بہت
(۱۹۷۹ ، عوش مانی ، ۷۰). کم بخت دھارا کو پھر بھی چین نہ پڑا.
(۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۰). [رک : کم (۱) + بخت (رک)].

---بخت کا بیٹا لہو مُوتے، بختاور کا گھوڑا لہو مُوتے کہاوت.
بختاور کے مال اور کمبخت کی جان کا نقصان ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال).

---بخت کا بیٹا لہو موتے ، بھاگوان کا گھوڑا (لہو مُوتے) کہاوت.
آدمی کے لیے خون مُوتنا مضر ہے اور گھوڑے کے لیے نہایت نافع ہے (مہذب اللغات ، جامع الامثال).

---بخت کی کبھڑی کبھی بختاور کا آنا گیلا کہاوت.
نصیب ور کا نقصان بھی بہتوں کے فائدے کا باعث ہوتا ہے (نجم الامثال ، جامع اللغات).

---بخت گئے باٹ ، ترازو ملے نہ باٹ کہاوت.
بدقسمت کی ناکامی کی حالت میں بولتے ہیں (ماخوذ نجم الامثال ، جامع الامثال).

---بخت گئے باٹ نہ ملے ترازو نہ ملے باٹ کہاوت.
رک : کم بخت گئے باٹ، ترازو ملے نہ باٹ (خزینۃ الامثال).

---بختی (---فت ب ، سکنا خ) امث ؛ امث کمبختی.
۱. بدقسمتی ، نحوست نیز مصیبت ، آفت ، شامت.

نہیں معلوم یارب کس کی کم بختی ہے مجلس میں
نظر کچھ بے طرح آتا ہے مجکو اس کے تیور سے
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۲۹۰).

جو بات ہے اوس کی سو بہت خوب ہے وہ
جس کو نظر آئے اوس کی کم بختی ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۳۸). ہائے کمبختی! ارے میں تو کہیں کی نہ رہی (۱۸۹۹ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۶۱). ۲. درگت ، بگاڑ ، ستیاناس کسی کتاب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاہان سندھ و کابل کے لقب کی کمبختی ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۵۰).
[کم بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بختی / بختیاں آنا محاورہ.
مصیبت آنا ، شامت آنا ، بُرے دن آنا.

کیا جھیڑ نکالی ہے مری کچھ
کمبختیاں آئی ہیں تری کچھ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر (واجد علی شاہ) ، ۹۵۰) اس کے گھر میں اطلاع آئی کہ انگریز چھپا ہے غرض اس شبہ میں دو چار آدمیوں کی کمبختی روزانہ آتی تھی (۱۹۲۲ ، دلی کی جان کنی ، ۹۸).

---بختی آئی ہے فقرہ.
شامت آئی ہے. کیوں کمبختی آئی ہے ، کیا شیطان لگا ہے.
(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱).

---بختی تو نہیں آئی فقرہ.
کیا شامت آئی ہے ، کھوٹے دن تو نہیں آئے ، بیٹے کو تو جی نہیں چاہ رہا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---بختی جب آوے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے کہاوت.
بختی کے دنوں میں ہزار خبرداری کرنے پر بھی اذیت سے نہیں بچ سکتے (نجم الامثال ، جامع الامثال).

---بختی سوار ہونا محاورہ.
بدبختی یا نحوست طاری ہونا ، بدقسمتی ہونا. یہ ہم پر کیا کمبختی سوار ہے کہ جہاں جاتے ہیں لٹنے کے سامان نظر آتے ہیں (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۱).

---بختی کا مارا امذ.
بدنصیب ، آفت کا مارا (نوراللغات).

---بختی کی مار فقرہ.
ہائے کم بخت ، یہ کیا مصیبت ہے (عورتیں کسی اُلجھن یا پریشانی کے موقع پر بولتی ہیں) ، بدنصیبی ہے. ابھی انہیں کسی نے نہلایا دھلایا بھی یا نہیں ، کمبختی کی مار یہ کب تک ہو گی (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۰).

---بختی کی ماری صف مث.
بدنصیب ، آفت کی ماری. ناراض ہو کے اپنے خاوند کو کوسنا کم بختی کی ماریوں کا شعار ہے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۳).

---بختی کی نشانی (ہے) فقرہ.
بدنصیبی کی علامت ، بدقسمتی کی مار ہے (مہذب اللغات).

---بختی کی (ہے) یہ نشانی ، سُوکھ جائے (گیا) کوئیں کا پانی کہاوت.
بہت نقصان ہونے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ، محاورات ہند).

---بختی کے دن امذ ؛ ج.
بُرے دن ، مصیبت کے دن (نوراللغات).

---بختی لگانا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، شامت بلانا ، بدنصیبی کو دعوت دینا. فوج کے سرداروں سے بگاڑ کر کیا اپنی کمبختی لگانا چاہتے ہو (۱۸۹۵ ، تعجب التواریخ ، ۲۷۰).

---بختی لگنا محاورہ.
نحوست طاری ہونا ، بدنصیبی چھانا ، بدبختی آنا. ترے بادشاہ کو کیا کم بختی لگی تھی جو تمام خزانہ نہیں بھیجا ہے (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۰۳). صبح کے وقت پڑکر سونا نہیں ، اس وقت سونا بہت نحس ہے برکت جاتی ہے بلکہ کمبختی لگتی ہے (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۹).

---بختی نے تو نہیں گھیرا فقرہ.
رک : کم بختی تو نہیں آئی (نوراللغات).

---بختی / بختیوں نے گھیرا ہے فقرہ.
رک : **کم بختی آئی ہے.**

اب میں سمجھی جو قصد تیرا ہے
اسے لو کمبختیوں نے گھیرا ہے

(۱۹۰۵ء ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

---بختی ہونا محاورہ.
بدنصیبی ہونا ، بدقسمتی ہونا.

سخت کمبختی ہوئی یہ بھی نصیبوں کا لکھا
غیر کو خط نامہ بر نے بے خبر دکھلا دیا

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۷).

---بُدھ / بُدھ (---ضم ب) صفت (قدیم).
ناقص العقل ، **کم عقل** ، **بے وقوف**. وو عورت تھی ، کم بدھ تھی ، کم ذات تھی (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۲۹). [رک : کم (۱) + بُدھ ، رک : بُدھ (۲) کی تخفیف].

---بڑھ (---فت ب) م ف.
رک : **کم و بیش جو زیادہ مستعمل ہے.** اپنی موجودہ حالت پر پہنچنے کے لیے کہتے ہیں کہ انسانیت کو کم بڑھ اتنا ہی زمانہ لگا ہے. (۱۹۳۶ء ، تعلیمی خطبات ، ۱۰۱). [رک : کم (۱) + بڑھ ، بڑھنا (رک) کا امر و حاصل مصدر].

---بصَری (---فت ب ، ص) امث.
کوتاہ نظری ، کوتاہ بینی ، کم علمی

وہ علم ، کم بصری جس میں ہمکنار نہیں
تجلیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم!

(۱۹۳۶ء ، ضربِ کلیم ، ۱۹). [رک : کم + بصر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بصیرتی (---فت ب ، ی مع ، فت ر) امث.
کم آگاہی ، کم فہمی ، بے شعوری. ہمیں اپنی خودغرضی ، کاہلی اور بے صبری سے شرمانا چاہیے اور اپنی ..... کم بصیرتی پر شرمندہ نہ ہونا چاہیے ، اعلیٰ خیر کی سعی کا کافی سرچشمہ ہوتا ہے. (۱۹۴۷ء ، مقدمۂ اخلاقیات ، ۳ : ۵۰۰). [رک : کم (۱) + بصیرت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بضاعت (---کسر ب ، فت ع) صفت.
کم حیثیت ، لٹ پونجیا ، مفلس ، نادار.

کم بضاعت ہے خیالِ خام ہے کثرت کو فیض
اکتفا کرتا نہیں لشکر کو بالی جاہ کا

(۱۸۴۶ء ، آتش ، کذ ، ۱۰۲ : ۱۹).

فروغ کم بضاعت رونقِ عالم نہیں ہوتا
مہ نو بدر ہو کر نیرِ اعظم نہیں ہوتا

(۱۹۲۰ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۸). [رک : کم (۱) + بضاعت (رک)].

---بضاعتی (---کسر ب ، فت ع) امث.
کم بضاعت ہونا ، مفلسی ، (مجازاً) ، کم علمی. ہم اسے اپنی کم بضاعتی پر محمول کریں اور زحمت تحقیق گوارا کیے بغیر اس کی من مانی تاویل شروع کر دیں. (۱۹۸۵ء ، تفہیم اقبال ، ۹۸). [کم بضاعت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بغَل (---فت ب ، غ) صفت.
جس کے حمایتی کم ہوں ، جس کے خدمتگار تھوڑے ہوں نیز کم ظرف.

کیا سیر سیر جھکاویں ہر کم بغل کے آگے
نام خدا انھوں کی عزت بہت بڑی ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۵۳۹). [رک : کم (۱) + بغل (رک)].

---بُو (---و مع) صفت.
جس میں بُو (خصوصاً خوش بُو) تھوڑی ہو.

بازار ہے گو غرب میں خوبانِ جہاں کا
ہر گل کی طرح حسن بھی کم بُو ہے یہاں کا

(۱۹۵۱ء ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۷۳). [رک : کم (۱) + بُو (رک)].

---بیش (---ی مج) م ف.
رک : **کم و بیش جو زیادہ مستعمل ہے** (ماخوذ : بیشتر). [رک : کم (۱) + بیش (رک)].

---بیشی (---ی مج) امث ؛ رک کمیشی.
رک : **کمی بیشی** ؛ (طبیعیات) **حسب ضرورت کم زیادہ کرنا ، گھٹانا بڑھانا ، اتارنا چڑھانا ، خروج پیما کی متناسب تبدیلی کا عمل (انگ : Modulation).** کچھ خروج پیماؤں کو اس طرح متغیر بنانے کے اس عمل کو ہم کم بیشی کہتے ہیں. (۱۹۷۲ء ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۳۰). [کم بیش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیں (---ی مع) صفت.
۱. **جسے کم دکھائی دیتا ہو ، جسے بہت کم نظر آتا ہو ، جس کی بینائی کمزور ہو.**

روشنائی بھی زمانے میں ہے سامان نور کا
نور بخشے دیدۂ کم بیں کو سرمہ طور کا

(۱۸۸۲ء ، صابر ، ریاض صابر ، ۲۲). گوداوری کی آنکھیں اتنی کم بیں نہ تھیں کہ پنکت دیودت کی کیفیاتِ قلب نظر نہ آئیں. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۵۸). ۲. **تنگ نظر ، پست حوصلہ ، کوتاہ نظر.** وزیر بد اقبال بھی ساتھ دینے پر تیار نہ تھا اور اس کم بیں پست خیال کے باعث خزانے میں روپیہ کی کمی تھی. (۱۹۰۶ء ، مخزن ، جون ، ۳۶). اس کے پیچھے ٹھاٹھیں مارنے والا جذبات کا سمندر اسے نظر نہ آتا تھا شروع ہی سے ایسا کم بیں تھا. (۱۹۷۸ء ، اپنے سمت مسافر ، ۱۶). [رک : کم (۱) + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

---بینی (---ی مع) امث.
کم بیں ہونا ، کوتاہ نظری ، کم نظری. اس سے زیادہ کم بینی و نافہمی کیا ہو سکتی ہے کہ نکتہ نہ ہونے سے کوئی قابل کو «قابل» پڑھے. (۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۹۶). عشقیہ شاعری اسی لیے مریضانہ رنگ سے بچی ہوئی ہے اس میں وہ جنسی اختلاط اور «کم بینی» نہیں ہے. (۱۹۵۵ء ، نیم رخ ، ۱۳۱). [کم بیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پا صف.
بودا ، کم زور ، ناپائدار ، ناپائندہ ، دیرپا کا نقیض (فرہنگ آصفیہ).
[رک : کم (١) + پا (رک)].

---پایَہ (---فت ی) صف.
چھوٹے یا گھٹیا درجے کا ، کم حیثیت ، کم رتبہ. یہ کتابیں جن کا ذکر کیا گیا ، خود میرے کتب خانے میں موجود ہیں اور ایم اے کورس سے کسی طرح کم پایہ نہیں ہیں. (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ١٣٨). ابھی نابالغ ہے ، نارسا ہے ، نو آموز ہے ، کم مایہ ہے ، کم پایہ ہے. (١٩٨٦ ، اردو ذریعۂ تعلیم اور عقائد اردو ، ٤١).
[رک : کم (١) + پایہ (رک)].

---پَڑنا ف ل ؛ محاورہ.
(کسی چیز کا) ضرورت کے مطابق نہ ہونا ، جتنی ضرورت ہے اتنی نہ ہونا ، تھُڑنا (نوراللغات).

---پیالے کا ہونا محاورہ (قدیم).
کم ظرف ہونا ، کم حوصلہ ہونا. ارے وہ ایسے کم پیالے کا ہے کہ کچھ سوئے جاتا نہیں. (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٢٥٥).

---پیوَنْد (---ی لین ، فت و ، سک ن) صف.
رک : کم آمیز ، تنہائی پسند.

تُرا گناہ ہے اقبال مجلس آرائی
اگرچہ تو ہے مثال زمانہ کم پیوند !

(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ٣). [رک : کم (١) + پیوند (رک)].

---تَجْرِبَہ (---فت ت ، سک ج ، کس ر ، فت ب) صف.
نو آزمودہ ، تجربے میں کم ، ناپختہ تجربے والا ، نومشق. ایاز ایک ناز پروردہ اور کم تجربہ جوان سمجھا جاتا تھا. (١٩٦٨ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٦٠٣). [کم + تجربہ (رک)].

---تَر (---فت ت) - (الف) صف.
١. **بہت تھوڑا ، (مقابلۃً) درجے یا حیثیت وغیرہ میں چھوٹا یا تھوڑا ناچیز ، حقیر.**

فرشتہ اپنے ہیں ادنے ہر نہیں
تجلدی فرشتے تے کمتر نہیں

(١٥٩٧ ، حسن شوق ، د ، ٨٥).

کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں
تمہیں کر سمجے توں کہ کنکر ہوں میں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١١).

رکھتا ہے آس ہر دم تجھ سوں سراج کمتر
رکھو عاقبت میں ثابت ایمان یا محمدؐ

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٣٨).

رکھیے ہو تم قلم مری آنکھوں سے کیوں دریغ
رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩١). انہوں نے قدرتاً یہ محسوس کیا کہ بلکہ اس کو اپنی توقعات سے کمتر پائے گی. (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٥٤). میرے خیال میں انہیں ترکیبوں کے بدولت وہ موہن ہیں ورنہ ذوق سے بھی بدتر اور کمتر سمجھے جاتے. (١٩٩٠ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ٥٤). ٢. **(مقابلۃً) تعداد ، مقدار یا کیفیت میں تھوڑا ، کم حیثیت.**

مسلمان کو تو شرف حق دیا
تو ہندو جنم سب میں کمتر کیا

(١٩٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ١٠٢). کاشتکاروں کے مطالب بنگالہ کے تیل کے کاشتکاروں کے مطالب سے کسی حالت میں کمتر نہیں ہیں. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ١٢٨). دہلی میں کم تر لوگوں کو نان شبینہ میسر ہوتی ہے. (١٩٤٨ ، لکھنؤ کی شاعری ، ٦٢). (ب) م ف. **شاذ و نادر ، نہ ہونے کے برابر ، کبھی نہیں.** تمہاری طبیعت ایسی سلیم اور ذہن ایسا رسا ہے کہ بہت کمتر تمہیں بتلانے کی حاجت ہوتی ہے. (١٨٣٢ ، مفتاح الافلاک ، ١٢٦). [کم (١) + ف : تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

---تَری (---فت ت) امث.
کم تر ہونا ، تھوڑا ہونا ، حقیر ہونا ، گھٹیا پن. ان کی فکر ان کا سماجی ادراک ، خود اپنی ذات کے توسط سے کسی برتری یا کم تری کی گردشوں میں مبتلا نہیں تھا. (١٩٨٨ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ١٢٩). [کم تر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَرِین / تَرِیں (---فت ت ، ی مع) صف نیز امذ ؛ = کمترین.
١. **(درجے یا حیثیت وغیرہ میں) سب سے چھوٹا یا بہت زیادہ چھوٹا ، نہایت حقیر.**

اتال دنیا میں تا کہ میں زندہ ہوں
تو میں شاہ کا کمترین بندہ ہوں

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦١٣). الٰہی مجھ سا کمترین مخلوقات تیرا کوئی نہیں اور تیرے در پُرامید سوا مری جا نہیں کہیں. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٣). حضور کو کہاں مناسب ہے جو ادنیٰ ملازموں کے مقابلے کو جائیں یہ کمترین جا کر سب کو سزا دیگا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٣٣). ٢. **سب سے کم یا بہت تھوڑا.** ہندوستان ہی تنہا ایک ملک ہے جہاں دونوں صنفوں یعنی مردوں اور عورتوں میں ان بیاہیوں کا تناسب کمترین ہے. (١٩٣٠ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ١ : ٩٥). کم ترین عاملیت والا پرائمری الکحل کم ترین عاملیت کے ہیلوجن ایسڈ کے ساتھ ... عمل کر سکتا ہے. (١٩٨٥ ، نامیاتی کیمیا (ظہیر احمد) ، ١٩٤). ٣. **کاتب یا متکلم بطور انکسار ، خاکسار ، فدوی وغیرہ کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں.**

کمینہ ترا کار فرما ازل ابد خادم کمترین تجھ بدل

(١٦٩٥ ، علی نامہ ، ١٣).

عشق جفا کے واسطے کس کی تلاش ہے
کوئی اگر نہیں ہے تو یہ کمترین سہی

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٥٣). کم ترین یہ داستان فرحت عنوان ، یہاں سے گزارش کرتا ہے کہ دفتر کومک باختر و بالا باختر ختم ہو چکا ہے. (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٣٩). تقریباً تمام پرانے ساتھیوں کی مستقلی تبدیل کر دی گئیں لیکن یہ کمترین جہاں تھا وہیں رہا. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی ، جون ، ٣٢). [رک : کم (١) + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کل].

---تَرِینَہ (---فت ت ، ی مع ، فت ن) صف ، مث ـــ کمترینہ.
کم ترین (رک) کی تانیث ، حقیر ، ناچیز.

ہوں میں اک کمترینہ تیری کنیز
تو نہ پہنچا یہ راز تا پرویز

(۱۹۰۲ ، شیریں فرہاد مسکین ، ۳۳) اے قبلۂ عالم یہ کمترینہ جمیلہ بگردش روزگار ایک زن ساحرہ کی قیدی ہو گئی تھی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۷ : ۹۹۵).| کم ترین + ہ ، لاحقۂ تانیث بقاعدۂ عربی].

---تَمِیز (---فت ت ، ی مع) صف.
نادان ، ناسمجھ ، کم عقل.

لڑکا نہیں رہا تو جو کم تمیز ہووے
عشق و ہوس میں اب ہے کچھ امتیاز واجب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۳). [کم + تمیز (رک)].

---تَوَجُّہی (---فت ت ، و ، شد ج بضم) امث.
بے پروائی ، غفلت (نور اللغات). [رک : کم (۱) + توجہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توشَہ (---و مج ، فت ش) صف (قدیم).
ناکافی سروسامان والا ، جس کے پاس ضرورت کے مطابق سامان نہ ہو ، کم مایہ.

ایھوں گا اسی جاگے کم توشہ ہو
ایھوں گا تمام عمر یک گوشہ ہو

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۶۹). [رک : کم (۱) + توشہ (رک)].

---تَوقِیری (---و لین ، ی مع) امث.
بے عزتی ، ہتک ، توہین. اس کے ہوتے ہوئے رنگیلی بیگم کو کسی و نا کس کے در پر لے جانا نہ صرف اس کی کم توقیری بلکہ اپنی بھی ہتک ہے. (۱۹۲۰ ، دیوان ریختی ، ۲). [رک : کم (۱) + توقیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تول (---و مج) صف.
کم وزن کا ، جو وزن میں کم ہو (ماخوذ : پلیٹس). [رک : کم (۱) + تول (رک)].

---تولا (---و مج) صف.
کم تولنے والا ، جس کے باٹ وزن میں کم ہوں ، ڈنڈی مار. بعض دفعہ اسم اور ماضی کے ملنے سے فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں مثلاً ... کم تولا ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۰۳). [کم تول + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---تے کَم م ف (قدیم).
کم از کم ، کم سے کم.

اہے کم تے کم وو جو ترکوں تے کم
کدھی تے ادک وو جو ترکوں تے کم

(۱۶۶۵ ، حسن شوقی ، د ، ۹۷).

---جات صف : ـــ کمجات.
(عم) کم ذات ، نیچ ذات کا ، کمینہ.

اعلٰی نادی حق کا غافل نیچ کمجات
توشہ کبھی سُن پیاریا اور نہ جانتہ نہ بات

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۳۰۰). [رک : کم (۱) + جات (ذات (رک) کی تحریف)].

---جُرْأَت (---ضم ج ، سک ر ، فت ء) صف.
کم ہمت ، بزدل ، ڈرپوک ، پست حوصلہ ، تنگ ظرف (پلیٹس). [رک : کم (۱) + جرأت (رک)].

---جُرْأتی (---ضم ج ، سک ر ، فت ء) امث.
بزدلی ، کم حوصلگی ، تنگ ظرفی. خدا کی عنایت اور زمانے کی آزادی کے صدقے معشوقوں کی کمی نہیں صرف اپنی کم جرأتی نالائقی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۲). [کم جرأت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جوشی (---و مج) امث.
کم جرأتی ، بزدلی ، کم ہمتی. فکر و عمل کی شاید ہی کوئی بلندی و پستی ہو گی جس کی پیمائش میں قدم نے کوتاہی اور ہمت نے کم جوشی روا رکھی ہو. (۱۹۴۰ ، کاروان خیال ، ۲). [رک : کم (۱) + جوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چارَو (---و مع) صف.
کم چارا کھانے والا جانور جو دبلا اور کمزور ہو ، نکھرا (ا ب و ، ۵ : ۸۷). [رک : کم (۱) + چارہ (بحذف ہ) + و ، لاحقۂ صفت].

---حَرَکَت (---فت ح ، فت نیز سک ر ، فت ک) صف.
آہستہ یا کبھی کبھار حرکت کرنے والا ؛ (کنایۃً) سست ، کاہل ، آرام طلب (پلیٹس). [رک : کم (۱) + حرکت (رک)].

---حَوصَلگی (---و لین ، فت نیز سک ص ، فت ل) امث.
کم جرأتی ، بزدلی. کم حوصلگی کی وجہ سے دل کی بات شعر میں ڈھالنے کی ان میں ابھی جرأت نہیں ہوتی تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰۷). [رک : کم (۱) + حوصلہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَوصلَہ (---و لین ، فت نیز سک ص ، فت ل) صف.
کم جرأت ، بزدل.

قابو میں نہیں ہے دل کم حوصلہ اپنا
اس جور پہ چپ کرتے ہیں تجھ سے گلہ اپنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴). تنگ چشم ، کم حوصلہ ، سخن پرور ، سندیوں نے اور بھوکے پلاؤ خوروں نے خواہ مخواہ جھگڑے پیدا کر دیے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰۷). [کم (۱) حوصلہ (رک)].

---حَیثِیَّت (---ی لین ، کس ث ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
ٹٹ پونجیا ، ذلیل ، کمینہ ، معمولی ، حقیر (نور اللغات ؛ پلیٹس). [رک : کم (۱) + حیثیت (رک)].

---حَیثِیَّتی (---ی لین ، کس ث ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث
۱. قدر و قیمت ، عزت و رتبہ میں کم ہونا ، گھٹیا پن نیز مفلسی ، غربت.

وسطی دالان کی کم جشتی کو چھپانے کے لیے معماروں کو حکم ہوا کہ وہ اس کے کئی محرابوں پر مشتمل ایک مقفی جالی لگائیں. (۱۹۹۶ ، ثقافت یا کستان ، کراچی ، ۸۳). ۲. عہدہ و منصب میں کم ہونا ، بے بساط ہونا. اپنی کم جشتی کے باوصف ہم نے بیر رحمن سے بھی ایک استقبالیہ لیا اب تمہیں اور کیا چاہیے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۹). [کم جشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَبَری (---فت خ ، ب) امث.
کم علمی ، ناواقفیت ، بے خبری. تیس سالہ پہلے کی کم علمی اور کم خبری تو ہنوز میرے ساتھ ہے. (۱۹۶۰ ، اردو میں پشتو کا حصہ ، ۷). [رک : کم (۱) + خبر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) صف.
تھوڑا خرچ کرنے والا ، کفایت شعار ؛ کنجوس (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [کم (۱) + خرچ (رک)].

---خَرْچ بالا نَشین کہاوت.
اس کام یا چیز کی نسبت بولتے ہیں جس پر خرچ کم آئے یا جو قیمت میں کم مگر برتنے اور دیکھنے میں عُمدہ ہو ؛ وہ جو قیمت میں کم افادیت میں بہتر ہو.

رُکے اشک اور آہ پہنچی فلک پر
مرا عشق کم خرچ بالا نشیں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۵). اس میں کچھ بھی صرف نہیں ہوتا ، کم خرچ بالا نشین. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۵). ہاں کوئی گٹھا سا تو قدم یار کم خرچ بالا نشین ہو تو بہتر ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰). انہیں کو رو روکے دوبارہ خریدتے ہیں اور وہ بھی کم خرچ بالا نشین نہیں بلکہ زیادہ خرچ کم نشین والی نئی کہاوت کے تحت. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۵).

---خَرْچ میں م ف.
تھوڑے پیسوں میں ، کم لاگت میں. ماہی گیری کی ... مانگ زیادہ ہو اور کم خرچ میں مچھلی زیادہ سے زیادہ پکڑی جا سکتی ہو. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۵).

---خَرْچی (---فت خ ، سک ر) امث.
کم خرچ کرنے والا ہونا ، کفایت شعاری ؛ کنجوسی نیز تنگ دستی ، مفلسی (پلیٹس). [کم خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَرْچی میں آٹا گیلا کہاوت.
مفلسی میں آٹا گیلا ، آمدنی کم اور فضول خرچی بہت ، آٹے میں پانی زیادہ ہو جائے تو اس میں آٹا اور ڈالنا پڑتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---خِرَد (---کس خ ، فت ر) صف.
کم عقل ، بے وقوف ، نادان.

بولی میں جُھنجھ جاتی تھی ننگ و بد
نہیں سنتا مجھ بات او کم خرد

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷). [رک : کم (۱) + خرد (رک)].

---خواب (---و معد) صف (قدیم).
کم سونے والا ، جسے تھوڑی نیند آتی ہو.

نرگس حیراں ہے مجھے بیداریوں سے آشنا
کوئی پاوے کا خیال اس دیدۂ کم خواب کا

(۱۷۸۲ ، دیوان قاسم ، ۳). [رک : کم (۱) + خواب (رک)].

---خوابی (---و معد) امث.
کم خواب ہونے کی کیفیت ، نیند نہ آنا ، بے خوابی (پلیٹس). [کم خواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوار (---و معد) صف.
کم کھانے والا ، تھوڑی بھوک والا ، کم خوراک.

دل سے جگر کا رخ نہ کیا اُن کے تیر نے
کم خوار ہے حریف مرا میہماں نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۰۹). کم خوار. (۱۹۷۷ ، شاہرے کی قواعد (ڈاکٹر ابواللیث صدیقی) ، ۳۳). [رک : کم (۱) + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

---خوانی (---و معد) امث.
کم پڑھنا ، مطالعہ کی کمی ؛ (مجازاً) کم علمی. ہر چند کہ تمام مطبوعہ تحریریں میری نظر سے نہیں گزریں اور مجھے اپنی کم خوانی کا اعتراف ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۵). [رک : کم (۱) + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خور (---و مج). (الف) صف.
کم کھانے والا ، کم خوراک ، تھوڑا کھانے والا (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. **ایسا گھوڑا جو غذا معمول سے بہت کم کھائے یا غذا کھانے سے فربہ نہ ہو ، کمزور ، ناتواں ، لاغر گھوڑا.**

یقیں جان اُس کو جو گھوڑا ہے کمخور
تو بس وہ سارے گھوڑوں سے ہے کمزور

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۸).

ایک کمری ہے دوسرا کمخور
ایک ہے کھنہ لنگ اک شب کور

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۳). [رک : کم (۱) + ف : خور ، خوردن - کھانا ، نوش کرنا].

---خُوراک (---و مع) صف.
رک : کم خور (نوراللغات). [رک : کم (۱) + خوراک (رک)].

---خُوراکی (---و مع نیز مج) امث.
کم خوراک ہونا ، کم کھانا ، تھوڑا کھانا. بیماری رفتہ رفتہ کم پڑ گئی ہے اور ہم کو عرصے تک کم خوراکی پر گزر اوقات کرنی پڑی ہے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۵۵). پانچ چھ میل چلنے کی ریاضت شاقہ کے باوجود ایسی کم خوراکی دیکھی نہ سنی. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۶۱). [کم خوراک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُونی (---و مع) امث.
خون کی کمی ، خون کی قلت ، قِلّت الدم. یہ ایک مہلک کم خونی کا

مرض ہے. (۱۹۶۸ء ، نیا اُفق نئی منزلیں ، ۹۲). [رک : کم (۱) + جوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیزی (---ی مج) امث.
کمتر نشوونما ، زرخیزی میں کمی ، پیداواری کمی ، اُگنے اور بڑھنے میں کمی. عربستان ہمیشہ خشکی اور گرمی اور کم خیزی میں مشہور رہا ہے. (۱۸۹۸ء ، تمدن عرب ، ۳۳). [رک : کم (۱) + ف : خیز ، خاستن - اُٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِلا (---کس د) صف.
چھوٹے دل کا ، بُزدل ، تنگ دل ، کم ظرف ، پست ہمت. کم ... کم دلا ... کم وقعت وغیرہ. (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۲۶۰). [رک : کم (۱) + دل (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---دِماغ (---کس نیز فت د) صف.
چڑچڑا ، تنگ مزاج ، بددماغ.

یہ سوچ ہے تُمہیں اتنا تسیم سے نہ لگے
شمیم نرگسِ بیمار کم دماغ کو چوٹ

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۹). [رک : کم (۱) + دماغ (رک)].

---دِماغی (---کس نیز فت د) امث.
تنگ مزاجی ، چڑچڑاپن ، بددماغی.

ہے نام مجلسوں میں میرا میر بے دماغ
ازبس کہ کم دماغی نے پایا ہے اشتہار

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۷).

کچھ کہیں کوئی میں مُنھ دیکھ کے رہ جاتا ہوں
کم دماغی نے کیا ہے مجھے حیران کیا کیا

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۴۰). [کم دماغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ذات صف.
نیچ ذات کا ، کمینہ ، بدذات ، کم اصل.

نہ سمجھے اُتم ذات کم ذات کوں
کرے ترک اربات پرجات کوں

(۱۶۹۷ء ، حسن شوق ، د ، ۷۶). عورتاں کوں کتے کم عقل کم ذات ، عیاری مرداں کی بات. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۳).

ہر یک سوں جا رونا پھرے کم ذات جو ہے کا ظرف
رکھے فقیروں کا محل شاہاں کے مسند پر شرف

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۸). جو آفت اور بلا ملک پر آتی ہے سو کم ذات اور چھوٹے نوکر اور بے دیانتوں کے سبب سے آتی ہے. (۱۷۳۲ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۲). اگر مال کمینے اور کم ذات کے پاس ہووے تو سب لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۴۹). میرا رتبہ ایسا نہیں ہے جو میں ایسے ایسے کم ذاتوں کے ساتھ بحث کروں. (۱۸۶۳ء ، جوہر عقل ، ۶۸). مچھر بڑا کم ذات ہے ... گندی موریوں میں زندگی بسر کرتا ہے. (۱۹۱۰ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۵).

میرا آنگن ، میری کھیتی ، مچھ کم ذات میں ا کیڑ
تم زندہ کہ ٹوٹ کے بکھریں کب اعصاب ہمارے

(۱۹۸۱ء ، سلاسلوں کے درمیان ، ۵). [رک : کم (۱) + ذات (رک)].

---ذات سے وفا نہیں اَصِیلاں نے خطا نہیں کہاوت.
رک : کم اصل سے وفا نہیں الخ.

جو کم ذات اس نے وفا نیں ہوتا
اصیلاں نے ہرگز خطا نیں ہوتا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۰).

---ذاتی امث.
کمینگی ، رذالت ، کمینہ پن (پلیٹس). [کم ذات + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ذَوق (---و لین) امث.
ذوق نہ ہونا ، بے ذوقی ، عدم دلچسپی ، استحسال کا فقدان ہونا (باذوق کے بالمقابل).

کم ذوق و مجبوری مشکل ہے شُہا یعنی
وہ اہلِ نظر سے بھی چھپتے ہوئے جاتے ہیں

(۱۹۰۹ء ، بیاض شُہا ، ۷۴). مختلف ممالک کے ساتھ جو ثقافتی معاہدے یا مشترکہ ثقافتی ادارے ہیں ان سے بھی کوئی ٹھوس نتائج برآمد نہیں ہوئے یہ ہماری کم ذوقی کی دلیل ہے. (۱۹۶۶ء ، نکتہ راز ، ۹۵). [رک : کم (۱) + ذوق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ذِہْن (---کس مع ذ ، سک ہ) صف.
نادان ، کم عقل نیز کم استعداد ، نالائق ، کُند ذہن ؛ بھول جانے والا ، بھلکڑ (پلیٹس). [رک : کم (۱) + ذہن (رک)].

---راہ صف.
آہستہ گام ، سُست (عموماً گھوڑے وغیرہ کے لیے مستعمل) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : کم (۱) + راہ (رک)].

---رُتْبگی (---ضم ر ، سک ت ، فت ب) امث.
کم رُتبہ ہونا ، کم حیثیتی. میر اور غالب کے مقابلے میں فیض اور فراق کی کم رتبگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۶۹). [رک : کم (۱) + رتبہ (ہ بدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسْم (---فت ر ، سک س) صف.
معمول سے کم ، جو کم استعمال ہو (ماخوذ : پلیٹس). [رک : کم (۱) + رسم (رک)].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف.
ہلکے یا پھیکے رنگ کا (پلیٹس). [رک : کم (۱) + رنگ (رک)].

---رَو (---و لین) صف.
دوڑ میں کمزور ، بہت کم دوڑنے والا ، سُست رفتار (عموماً گھوڑا) (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). [رک : کم (۱) + ف : رو ، رفتن - جانا ، چلنا].

---رُو (---و مع) صف.
۱. جو دیکھنے میں حقیر معلوم ہو ، کم حیثیت ، کم لیاقت ، غیر وجیہ ، بدہیئت ، بدصورت. دو طرح کا کر رکھتے ہیں ایک کامل دوسرا ناقص یعنی ایک گرہ کم ، دہقانی کم رو کم نظر کم فہم مسافروں کو ناقص گز سے ناپ دیتے ہیں. (۱۸۴۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۰).

حاجی کم رو ہیں ان عورتوں میں ہر دل عزیز نہیں ہیں۔ (۱۹۰۲ء، روزنامچۂ سیاحت، ۱ : ۲۰۹)۔ وہ کم رو نہیں، نہ کنواری، خوبصورت، شریف، ہنس، ہزاروں خوبیوں سے متصف بیوی چاہتے تھے۔ (۱۹۸۸ء، حرفِ چند، ۱۰۵)۔ ۲. بُزدل، نامرد (مخزن المحاورات)۔ [رک : کم (۱) + رو (رک)]۔

---رُوئی (---و مع) امث.
بدصورتی، بدہیئتی

رات دن بزم سے تو حرم میں جاتا تھا نہ تُو
وجہ کم رُوئی سے منہ اپنا دکھاتا تھا نہ تُو

(۱۸۸۸ء، شعلۂ جوالہ (واسوخت آزاد)، ۱ : ۲۶۸)۔ لیکن لیک کے اپنا کلام سناتا تو اپنی کم رُوئی اور خستہ حالی کے باوجود ... بھولے ہی اس کے جھوٹے پر برسنے لگتا۔ (۱۹۳۷ء، زندگی نقاب چہرے، ۱۵۷)۔ [کم رو (باضافہ ء) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---روی (---فت ر) امث.
آہستہ چلنا، سست رفتاری

میں سکوں نما ہے با طرز خرام انقلاب
چڑھتی ہوئی ندی کا آج عالم کم روی بھی دیکھ

(۱۹۳۲ء، روحِ کائنات، ۲۰۳)۔ [کم رو (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
کم بولنے والا، کم گو

کہ سب مل تیں آج کی رات یاں
اچھو صبر سوں فجر لگ کم زباں

(۱۶۴۵ء، قصۂ بے نظیر، ۳۲)۔

کہتے ہیں دیکھ کر خموش مجھے
یہ بڑا کم زباں ہے گویا

(۱۹۰۳ء، باقیات اقبال، ۵۷۴)۔ [رک : کم (۱) + زبان (رک)]۔

---زُبانی (---فت نیز ز ضم) امث.
کم گوئی، کم بولنا

میں اپنی کم زبانی سے حزیزاں گرچہ مرتا ہوں
لب زخموں سے قاتل کا ادائے شکر کرتا ہوں

(۱۷۵۱ء، نکات الشعرا (میاں حسن علی شوق)، ۱۲۰)۔

شکوہ لب اوس کی گالیوں کا ہے
ہے گلہ اپنی کم زبانی کا

(۱۸۰۵ء، دیوان بیختہ، ۹۹)۔ [کم زبان (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---زدلی کرنا محاورہ.
غیر معمولی عاجزی کا اظہار کرنا (پلیٹس)۔

---زور (---و مج) صف : سہ کمزور.
۱. (۱) **جس میں طاقت کم ہو، ضعیف، ناتواں، دُبلا، ناطاقت**. عشق ... میرا بات چھوڑتا نہیں اور ایس بزور زور ہوتا ہے ای کمزور ہوتا ہے۔ (۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۱۶۰)۔ لڑکا مجھ سے تھا کمزور ... میں ایک پنجتی دبتا ہوں چاروں شانے چت۔ (۱۸۷۷ء، توبۃ النصوح، ۹۰)۔ ان میں سے چھ ان سکولوں میں جو کمزور دماغ بچوں کے لئے مخصوص ہیں بھیجے گئے (۱۹۲۵ء، موجودہ لندن کے اسرار، ۱۳۲)۔ اندر سے مضبوط اور باہر سے کم زور دکھائی پڑتا ہے۔ (۱۹۸۶ء، انصاف، ۹۳)۔ (۲) **جس کے وصف یا صفت یا خاصیت میں کمی ہو، مہارت یا استعداد میں کم**. کوئی نشہ دار کم زور شربت ذری مقدار میں پیا جاتا ہے تو اس کی تاثیر سے کسٹریک عرق کثیر مقدار میں تولید ہوتا ہے۔ (۱۸۹۱ء، مبادی علم حفظ جہت مدارس ہند، ۱۵۶)۔ تمہیں یہ منصب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ تم کمزور آدمی ہو۔ (۱۹۷۵ء، انداز بیاں، ۵۳۹)۔ ۲. (۱) **غیر مؤثر، بودا، بے جان** (بات، دلیل وغیرہ)۔ قانوناً کیس اس قدر کم زور تھا کہ سیشن جج کو چلانے کے لیے کمٹ کرنے کے قابل نہ تھا۔ (۱۹۸۶ء، انصاف، ۲۲۲)۔ (۲) **ناقص، غیر معیاری، پھسپھسا، خراب**. اگر غزل کمزور ہے تو کاٹ کر پڑھو۔ (۱۹۹۱ء، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۴۳)۔ (۳) **مدھم، بہت تھوڑا، ذرا سا**. نامیاتی تراب عمدہ ذائقہ اور کمزور خوشبو دیتی ہے۔ (۱۹۶۷ء، عالمی تجارتی جغرافیہ، ۱۴۲)۔ ۳. **غیر اطمینان بخش، ناقابل اعتبار، غیر واضح**.

کمزور ہے معتبر نہیں ہے
دنیا کی نظر، نظر نہیں ہے

(۱۹۳۹ء، آئینۂ حیرت، ۶۰)۔ [رک : کم (۱) + زور (رک)]۔

---زور پڑنا محاورہ.
غیر مؤثر ہونا، بودا ہونا. خود، توبطرز مرصع، میں طرز احساس کے بدلنے اور کمزور پڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ (۱۹۷۵ء، تاریخ ادب اردو، ۲، ۱ : ۱۱۳)۔

---زور کرنا ف مر ؛ محاورہ.
زور گھٹانا، طاقت گھٹانا، ضعیف کرنا (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔

---زور کا غُصّہ مار کھانے کی نشانی کہاوت.
زبردست ہمیشہ دبا رہتا ہے، جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو اسی کو سب دباتے ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---زوری (---و مج) امث : سہ کمزوری.
۱. **ناطاقتی، ضعف، نقاہت، بوداپن**. مردوں میں کمزوری تیس سال کے بعد شروع ہوتی تھی۔ (۱۹۳۱ء، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ، ۲۰۰)۔ اگر گردوں کی کمزوری کی وجہ سے کسی کو درد کمر لاحق ہو تو اس کا استعمال یقینی فائدہ کا حامل ہے۔ (۱۹۸۲ء، قیمتی پتھر اور آپ، ۱۱۳)۔ ۲. **نقص، خرابی، خامی**. مغلوں کے سیاسی نظام کے کمزور پڑتے ہی مسلمانوں کی کمزوریاں منظر عام پر آنے لگیں۔ (۱۹۹۱ء، قومی زبان، کراچی، فروری، ۸۱)۔ ۳. **کوئی پسندیدہ بات یا چیز وغیرہ جس سے گریز یا پہلوتہی اختیار کرنا کسی کی طاقت سے باہر ہو**. پنڈت جواہر لال نہرو کی طرح میں بھی کشمیری ہوں، اس لیے کشمیر میری زبردست کمزوری ہے۔ (۱۹۵۵ء، منٹو، سرکنڈوں کے پیچھے، ۳۸)۔ میں آج پہلی دفعہ اس بات کا جس کو مجھے اپنی کم زوری نہیں کہنی چاہیے، اعتراف کر رہا تھا۔ (۱۹۸۵ء، حیات جوہر، ۶۵)۔ ۴. **صلاحیت یا قابلیت میں کمی، کسی علم یا مضمون میں اہلیت نہ رکھنا**. اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ چند یا کئی ایک مضامین میں

کمزوری کی وجہ سے اکثر و بیشتر طلبہ کے لیے خواہ وہ پس افتادہ ہی کیوں نہ ہوں اس دنیا میں کامیابی کے دروازے بند ہو جائیں. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۶). [کم زور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زِی (---ی لین) صف ؛ امذ.
کم جینے والا ، عارضی ، چند روزہ ؛ (نباتیات) وہ پودے جن کی زندگی چند روزہ (تقریباً ایک سال) ہوتی ہے ، سریع الزوال. بعض یکسالہ پودوں میں ، جن کو سریع الزوال (کم زی = Ephemerals) کہتے ہیں ... ان کی ایک ہی موسم میں کئی نسلیں نکل کے بعد دیگرے ہو جاتی ہیں. (۱۹۰۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۹). [رک : کم (۱) + ف : زی ، زیستن = جینا].

---زِیاد (---کس ز) م ف.
رک : کم و بیش جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس). [رک : کم (۱) + زیاد (رک)].

---سال صف.
کم عمر ، خورد سال (نوراللغات ؛ پلیٹس). [رک : کم (۱) + سال (رک)].

---سالی امث.
کم عمری (پلیٹس). [رک : کم (۱) + سال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُخُن (---فت نیز ضم س ، فت نیز ضم خ) صف.
کم گو ، کم بولنے والا ، خاموش طبیعت ؛ کم آمیز شخص.

نہ پوچھو اب ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۶).

رنجش ذرا سی ہو تو نہ کہیں مہرباں دراز
میں کم سخن نہیں ہوں جو تم ہو زباں دراز

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۰۰).

کہنے کو تو کم سخن نہیں تھا
جب تھا گویا دہن نہیں تھا

(۱۸۸۲ ، ترانۂ شوق ، ۲۰). مولوی سید شہاب الدین ... نہایت پرہیزگار اور کم سخن ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۱۶۵). ملک کے دو لڑکے ... خوب گول مٹول اور بے حد شریر تھے ، البتہ لڑکی کم سخن اور سنجیدہ تھی. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۲۸). [رک : کم (۱) + سخن (رک)].

---سُخُنی (---فت نیز ضم س ، فت نیز ضم خ) امث.
کم بولنا ، کم گوئی.

تسو رنگیں ہیں ترے رشک عقیق یمنی
زیب دیتی ہے تجھے نام خدا کم سخنی

(۱۷۹۰ ، بیدار ، د ، ۱۸۲).

خوبیاں یوں تو ہیں اس عالم تصویر میں سب
اک مگر ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۳). اب فرمائیے کہ میری کم سخنی اور رافت اور شرافت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۹). میری کم سخنی اور دیر آشنائی اور لایعنی قسم کے احساس خودداری کو ... سنگین کر دیا تھا. (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۲۴۱). [کم سخن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرا (---ضم س) امذ.
(موسیقی) ساز کے ایک سر کے برابر کا دوسرا اترا ہوا دھیما سر ؛ سُر کے تار کی ستار یا سارنگی کی کھونٹی نیز ہارمونیم کی آواز کو کمتی بڑھتی کرنے والی کھونٹی ، کن سرا (اب و ، ۴ : ۱۶۹). [رک : کم (۱) + سر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---سَمَجھ (---فت س ، م ، سک جھ) صف.
کم فہم ، کم عقل ، ناسمجھ. ہم کم سمجھ آدمیوں کی سمجھ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی. (۱۸۹۵ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۲۵۱). [رک : کم (۱) + سمجھ (رک)].

---سِن (---کس س) صف ؛ امذ کمسن.
عمر میں چھوٹا ، چھوٹی عمر کا ، کم عمر ، نابالغ ، بچہ. کم سنوں کے چہروں پر بسنت کی بہار جدھر دیکھا آدمیوں کا ریلا تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶۳). شیخ کے بعض اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ اس کو کم سن چھوڑ کر مر گیا تھا. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۳).

کمسنوں کے لیے معشوق دل آرا ہے تو
دیدہ بازوں کے لیے آنکھ کا تارا ہے تو

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۰). زبیدہ کے سوالات کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا حالانکہ وہ بیٹے کی طرح کمسن نہ تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۴۰). [رک : کم (۱) + سن (رک)].

---سُنْنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی قدر بہرا ہونا ، اونچا سننا ، بے توجہی کرنا ؛ دھیان سے نہ سننا (نوراللغات ؛ پلیٹس).

---سِنی (---کس س) امث ؛ = کمسنی.
کم عمری ، چھوٹی عمر ، عالم طفلی ، بچپن ، لڑکپن کا زمانہ ، ناسمجھی اور نادانی کی عمر. آپ نے اپنی کمسنی میں چھوٹی چڑیاں پکڑنے کو ایک چوہے دان ایجاد کیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۳۶). ہائے ہائے ایسی کمسنی کی موت خدا کسی کو نہ دے. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸۰). [کم سن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَواد (---فت س) صف.
۱. **کم علم ، محدود علم رکھنے والا ، کم پڑھا لکھا.** جواب اوس کا سوائے فاضلان متبحر کے دوسرے کسی کم سواد سے نہیں ہو سکتا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). ہم جیسے کم سواد آدمی زیر و زبر کو اردو میں ڈھونڈتے پڑتے پھرتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۷).

آدم خاکی نہاد ، دُوں نظر و کم سواد
زاد در آغوشِ تو ، پیر شود در برم
(۱۹۵۰ ، فکر سخن ، ۴۴).
ہر شخص کی کہانی کا اک اپنا راز ہے
ہر مرد کم سواد کا دامن دراز ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۰). ۲. **لطف یا ذائقے میں کم.** آکثریت گیتوں اور دوہوں کو تخلیقی سطح پر کم سواد اور سطحی وسیلۂ اظہار خیال کرتی رہی ہے (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۰۹). [رک : کم (۱) + سواد (رک)].

---سَوادی (---فت س) امث.
کم پڑھا لکھا ہونا ، کم علمی. اس کم سوادی کے ساتھ میں قرآن کی فصاحت اور بلاغت کو معجزے کی حد تک کیا سمجھ سکتا ہوں (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۲). بطور یادگار ذیل میں اس کو جگہ دے کر اپنی کم سوادی کو رسوائے عام کرنا چاہتا ہوں (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۱۰). [کم سواد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَوار (---فت س) صف.
جو سواری (عموماً گھوڑے کی) کا زیادہ تجربہ نہ رکھتا ہو ، ناتجربہ کار سوار.
ایک کایت تھا بغایت کم سوار
تھا مقرر وہ نہایت کم سوار
(۱۸۰۵ ، نظم رنگین ، ۲۰).
پہنچے نہ اتنی بانی کہ ہوں تازہ دم سوار
گھوڑی کسی کی ران گرا کوئی کم سوار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۰۳). [رک کم (۱) + سوار (رک)].

---سُوال (---ضم نیز فت س) صف ؛ امذ.
سوال نہ کرنے والا ، وہ جو دستِ سوال دراز نہ کرے.
جو کوئی تجھے سو مسکیں ہوا کم سوال
تو کوں بھی ان کے بس عالی عیال
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۵۹). [رک : کم (۱) + سوال (رک)].

---سُوجھ (---و مع) صف.
جسے اچھی طرح دکھائی نہ دے (نوراللغات). [رک : کم (۱) + سوجھ (سوجھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---سے کَم م ف ؛ فقرہ.
رک : کم از کم ، بہت کم ، بہت تھوڑا ، کمی کے آخری درجے تک ، اتنا تو.
تمنا وصل کی اک رات میں کیا اے صنم نکلے
قیامت تک یہ نکلے گر نہایت کم سے کم نکلے
(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۶).
مخمور مئے شباب ہو لینا تھا
کم سے کم ایک نیند سو لینا تھا
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۵۹). جس زمانے میں لارنس نے فکشن پر تنقید شروع کی تو اس کے سامنے کم سے کم انگریزی زبان میں کوئی ایسا نمونہ موجود نہ تھا (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۰۰).

---سِین (---ی مع) صف (قدیم).
رک : کم سن.
تری عمر پندرا برس دس کے
کہوں کتا ، ترے دس کم سین کے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۲)). [رک : کم (۱) + سین (سن (رک) کا بگاڑ)].

---شان صف.
تھوڑی شان والا ، کم رتبے کا ، حقیر (ماخوذ : پلیٹس). [رک : کم (۱) + شان (رک)].

---شَر (---فت ش ، شد ر) صف.
جس میں شرارت کا مادہ بہت کم ہو ، بھلا مانس ، نیک طینت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : کم (۱) + شر (رک)].

---شَرْح (---فت ش ، سک ر) امث ؛ م ف.
سستا ، ارزاں ، تھوڑے نرخ پر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : کم (۱) + شرح (رک)].

---شَرْم (---فت ش ، سک ر) صف.
بے شرم (جامع اللغات). [رک : کم (۱) + شرم (رک)].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) صف.
رک : کم سمجھ ، ناواقف ، انجان.
کہ اے کم شعوراں عرش بریں
سنو اور سمجھو بہ علم و یقیں
(۱۹۵۲ ، شمشیر خامہ ، ۶۳). [رک : کم (۱) + شعور (رک)].

---شَوق (---و لین) صف.
جس میں شوق نہ ہو ، لا پروا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : کم (۱) + شوق (رک)].

---شَہْوَت (---فت مع ش ، سک ہ ، فت و) صف.
کمر کا ڈھیلا ، سست ، جنسی طور پر کم رغبت رکھنے والا ، (ماخوذ : نوراللغات). [رک : کم (۱) + شہوت (رک)].

---شِیر (---ی مع) صف.
تھوڑا دودھ دینے والا ، دودھ کی کمیابی کا شکار (جامع اللغات). [رک : کم (۱) + شیر (رک)].

---طالِع (---کس مع ل) صف.
کم نصیب ، بدقسمت ، بدنصیب ، بدبخت ، قسمت کی خرابی ، کھوٹی قسمت والا ، جس کا نصیب اچھا نہ ہو (پلیٹس). [رک : کم (۱) + طالع (رک)].

---طالِعی (---کس مع ل) امث.
کم نصیبی ، بدقسمتی ، کمبختی ، بدبختی.
اربابِ ہوس ہار کے بھی جاں پہ کھیلے
کم طالعی عاشق جاں باز تو دیکھو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۴). یہ کم طالعی صرف بوجہ اس قوم کی بے علمی کے تھی (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۱۰).

لیکن ہماری کم طالعی سے ایسا نہ ہوا. (۱۹۲۹ء ، سیاستنامہ بحوالہ خیابان مسعود ، ۸۵). [کم طالع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ظَرْف (---فت ظ ، سک ر) صف ؛ امذ.

۱. **حوصلے اور ہمت میں پست ، کم حوصلہ ، کم ہمت.** کم ظرف آدمی سے بڑ کام کیونا ہو آوے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۳).

ہوش کھوئے ہیں میرا یارو وہ انکھیا ہی ہیں
نہیں کہ ہوں کم ظرف ہو جاتا ہوں دو پیالوں میں مست

(۱۷۶۵ء ، مخزن نکات ، ۱۸).

کم ظرف اک دو ساغر مے سے کریں ہیں دھوم
بھر دے نہ مثل شیشہ تو ہاں تا گلو مجھے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۲۹).

بادۂ دولت دنیا سے بہکہ جاتا ہے
جام کم ظرف کم ظرف چھلک جاتا ہے

(۱۸۵۰ء ، دیوان برق ، ۲۳۳).

اپنے حصے کی بچا لیتے ہیں دینے والے
نہ بھرا ساقیٔ کم ظرف نے ساغر پورا

(۱۸۸۸ء ، گلزار داغ ، ۶۰).

کس قدر کم ظرف ازدر کس قدر مغرور سانپ
اُف یہ ماحول و وراثت کے شکنجے میں جکڑ سانپ

(۱۹۳۹ء ، نبض دوراں ، ۲۰۶).

ہم نے خُب رہنے کا عہد کیا ہے اور کم ظرف
ہم سے سخن آراؤں جیسی باتیں کرتے ہیں

(۱۹۷۳ء ، مہر دو نیم ، ۱۳). ۲. **کمینہ ، رذیل.**

کیوں نہ دل تیرے دہن سیں کہیا کے آوے گالیاں
کب نہ رسوا ہو جو گھر کم ظرف کے مہماں جا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۶). اوچھے اور کم ظرف لوگوں کا قاعدہ ہے کہ ہر شخص سے پہلی ہی ملاقات میں بے تکلف ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۶ء ، شعرالعجم ، ۵ : ۴۳). میں نے وقت کو ڈھیل دی اور وقت میرے چاروں طرف کسی کم ظرف انسان کی طرح سینہ تان کر کھڑا ہو گیا. (۱۹۸۷ء ، پلک پلک سپنے رات ، ۶۲). [رک : کم (۱) + ظرف (رک)].

---ظَرْفَا (---فت ظ ، سک ر) صف.

رک : کم ظرف. ایک آدھ شوریدہ مزاج اور کم ظرفا نالچو... میں پہلے کر بیٹھا. (۱۹۷۰ء ، اردو ، کراچی ، ۳ ، ۴۳ : ۵). [کم ظرف + ا ، لاحقۂ تصغیر].

---ظَرْفی (---فت ظ ، سک ر) امث.

اوچھا پن ، کمینگی ، عیالت ، قلانت ، پست ہمتی ؛ کم حوصلگی مجسنہ نے پوچھا کون سا کمہار اور اوس سے کیا بات کم ظرفی کی ہوئی. (۱۸۸۵ء ، حکایات سخن سنج ، ۱۳۱).

منجر قاتل نہ کر اتنا زوالی پر گھمنڈ
سخت کم ظرفی ہے اک دو بوند پانی پر گھمنڈ

(۱۸۹۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۱). سخن سازی کو وہ انتہائی کم ظرفی خیال کرتا. (۱۹۰۷ء ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۳). ماضی کی کوتاہیوں میں اسی طرح کھو کر رہ جانا... تنگ نظری اور کم ظرفی کی علامت ہے. (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۵۱). [کم ظرف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَرْض (---فت ع ، سک ر) صف.

وہ جو چوڑائی میں کم ہو. چاندی کے تاروں سے اور ریشم سے بنتے ہیں... کم عرض اور بیش عرض گوٹے اور زربفت وغیرہ ان سب کپڑوں کے بننے کی ترکیب اور تدبیر مختلف ہوتی ہے. (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۹). [رک : کم (۱) + عرض (رک)].

---عَقْل (---فت ع ، سک ق) صف.

عقل و دانش سے کورا ، بے وقوف ، نادان ، ناسمجھ. عورتاں کوں کہتے کم عقل ، کم ذات ، عیاری مرداں کی بات. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۰). ہر یک درد کوں... یکیچ دارو دیتا سو طبیب کم عقل ہے. (۱۷۳۲ء ، رسالہ اُلٹر دکنی (تصوف) ، ۳).

اتنو لوگاں کون کوئی دیوانہ کہتے
کوئی کم عقل کہتے

(۱۷۶۵ء ، جوش سر یار (ق) ، ۳۰).

شرم میری تیرے ہاتھ سائیں
مجھ کم عقل نادان کا مان تو ہے

(۱۹۷۷ء ، من کے تار ، ۷۵). [رک : کم (۱) + عقل (رک)].

---عَقْلی (---فت ع ، سک ق) امث.

بے وقوفی ، نادانی ، ناسمجھی. یہ قوم بہت جاہل ، کم عقلی اتو کوں بوجتی ہے جاہل. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۴۳). حشو کم عقلی کا (جو اُن کے سینے میں جمع ہوا ہے) سو دور ہو کر علم کے جواہر سے پُر ہو گا. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۹). جن کو مذاہب کے پیروؤں نے مصلحت بینی یا کم عقلی کی بنا پر مسخ کر دیا. (۱۹۷۰ء ، نئی تنقید ، ۳۵۳). [کم عقل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلْم (---کس ع ، سک ل) صف.

کم پڑھا لکھا ، ناواقف ، ان پڑھ ، جاہل. اُن ملکوں کے لوگ کم علم ، کم معلومات ہوتے ہیں. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۱ : ۳۳). [رک : کم (۱) + علم (رک)].

---عِلْمی (---کس ع ، سک ل) امث.

کم پڑھا لکھا ہونا ، ان پڑھ ہونا ، جاہل ہونا. اسلامی تعلیمات کا وسیع علم نہ ہونے کے باعث یعنی کم فہم لوگ محض کم علمی کی بنا پر فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث بنتے ہیں. (۱۹۹۱ء ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۷۳). [کم علم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عُمْر (---ضم ع ، سک م) صف.

کم سن ، چھوٹی عمر کا ، نونہال ، نوعمر. بظاہر نہایت مناسب رشتہ تھا ، شیری کم عمر اور ناسمجھ تھی. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۷۳). [رک : کم (۱) + عمر (رک)].

---عُمْری (---ضم ع ، سک م) امث.

کم سنی ، چھوٹی عمر. اس کم عمری میں محض سیاست کا

اِتنا لگا پڑا جو دیر تک باقی رہا . (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۲۱۰).
[کم عمر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَیار (--- کس ی ، فت ع) صف.
۱. **کھوٹا ، ناقص (عموماً سکہ).**

جنوں کے شہر میں ہیں کم عیار کوں حرمت
میں نقد قلب کون کانٹے میں دل کے تول چکا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۰). ۲. **جس کا معیار نظر پست ہو ، کم رتبہ ، پست خیال (شخص).** سوسائٹی کے دباؤ اور کم عیار حریفوں کے مقابلے نے میر انیس کو ہر جگہ جادۂ استقامت پر قائم رہنے نہیں دیا . (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۰۸).

تو ہو اگر کم عیار ، میں ہوں اگر کم عیار
موت ہے تیری برات موت ہے میری برات

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۹۴).

کم عیاران زمانہ نے مری قدر نہ کی
میں تہی دست سہی قد ہنر رکھتا تھا

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۹۵). ۳. **سطحی ، غیر معیاری ، حقیر ، گھٹیا (کلام ، بات وغیرہ).** تخیّلات نو کی بوقلمونی کے مقابلے میں اس کا کلام کم عیار ثابت نہیں ہوا . (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۴۴). [رک : کم (۱) + عیار (رک)].

---فَراغی (--- فت ف) امث.
رک : **کم فرصتی جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس).** [رک : کم (۱) + فراغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فُرصَت (--- ضم ف ، سک ر ، فت ص) صف.
جسے فرصت اور فراغت کم حاصل ہو ، مصروف ، مشغول. شعر کی تمام خوبیوں کا اظہار مجھ ایسے بے بضاعت اور کم فرصت شخص کے لیے ناممکن ہے . (۱۹۲۶ ، جہان بین ، ۶۱).
[رک : کم (۱) + فرصت (رک)].

---فُرصَتی (--- ضم ف ، سک ر ، فت ص) امث.
تھوڑی فرصت ہونا ، مصروفیت

کم فرصتی سے ہستی بے اعتبار کی
شرمندہ جیسے آگے ہیں لے شرر گیا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۰).

کم فرصتی جہاں کے ، مجمع کی کچھ نہ پوچھ
احوال کیا کہوں میں اس مجلس رواں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳). پھر کم فرصتی یا موت کے مہلت نہ دینے سے مقصود میں کوشش کی نوبت نہ آئی اور وہ ذخیرہ بغیر نظر ثانی کے یونہی رہ گیا . (۱۸۸۶ ، خیابان آفرینش ، ۴).

کم فرصتی شوق کا حاصل نہیں تو ہے
غم کار رائیگاں ہے مگر عمر بھر کیا

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۷۰). [کم فرصت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہم (--- فت مع ف ، سک ہ) صف.
رک : **کم عقل ، ناسمجھ ، بیوقوف.** بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انسان کا گناہ تو ایک لمحہ کا کام ہے ، پھر اُس کا عذاب اتنا طویل کیوں رکھا گیا ہے . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۹۵). بعض کم فہم لوگ محض کم علمی کی بنا پر فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث بنتے ہیں . (۱۹۹۱ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۲۷).
[رک : کم (۱) + فہم (رک)].

---فَہمی (--- فت مع ف ، سک ہ) امث.
ناسمجھی ، بیوقوفی. معمولی سوجھ بوجھ کا آدمی بھی اس قدر کم فہمی کا مظاہرہ نہیں کرے گا . (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۶). [کم فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدْر (--- فت ق ، سک د) صف.
بے وقعت ، بے حیثیت نیز حقیر ، گھٹیا.

بے فیض یہ چشمہ کبھی جاری نہیں ہوتا
کم قدر کا پلّہ کبھی بھاری نہیں ہوتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۵). [رک : کم (۱) + قدر (رک)].

---قَدْر ہونا محاورہ.
قدر و قیمت یا تعظیم یا عزت و وقعت میں گھٹ جانا (ماخوذ : پلیٹس).

---قَدْری (--- فت ق ، سک د) امث.
بے وقعتی ، ذلت ، خواری. اس زر کی تاریخ وار کم قدری یا اُن کے تفصیلات کو بیان کرنے میں ہم کو بہت احتیاط سے کام کرنا چاہیے . (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۲).
[کم قدر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدَم (--- فت ق ، د) صف.
آہستہ چلنے والا ، سست گام ، خراماں خراماں چلنا ، ٹہلتے ہوئے چلنا (پلیٹس). [رک : کم (۱) + قدم (رک)].

---قَرار (--- فت ق) صف (قدیم).
بے تاب ، بیقرار ، مضطرب ، پریشان.

ور لیں تو کہاں ہو کم قراراں
انساں کے گلے پڑے او یاراں

(۱۶۰۷ ، من لگن ، ۱۰۰). [رک : کم (۱) + قرار (رک)].

---قُوَّت (--- ضم ق ، شد و بفت) صف.
کم زور ، کم قوت والا ، نحیف ، مجبور ، ناتواں ، ضعیف. کم قوت (Impotent). (۱۹۷۷ ، شطرنج کی قواعد (ترجمہ) ، ۳۸).
[رک : کم (۱) + قوت (رک)].

---قُوَّتی (--- ضم ق ، شد و بفت) امث.
کمزوری ، کم طاقتی ، ضعف و نقاہت. کم قوتی (Impotence). (۱۹۷۷ ، شطرنج کی قواعد (ترجمہ) ، ۳۸). [کم قوت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قِیمَت (--- ی مع ، فت م) صف.
کم دام کا ، سستا ، ارزاں ، گھٹیا ، معمولی ، کم حیثیت. ہندوستان میں عورتوں کی زندگی مغرب کے مقابلے میں بہت کم قیمت سمجھی جاتی ہے . (۱۹۸۰ ، معشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷). [رک : کم (۱) + قیمت (رک)].

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
گھٹانا ، تخفیف کرنا ، وضع کرنا ، منہا کرنا ، کاٹنا ، سُست کرنا ، چال کم کرنا ، اختصار کرنا ، مختصر کرنا ؛ بڑھے ہوئے کنکوے کو اُتارنا (مہذب اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ کَم (ـــ فت ک) . (الف) م ف.
۱. **تھوڑا ، ذرا سا ، تھوڑا تھوڑا.**

مہرباں سوں میں یک دیس بوجھا ہی کہنہ
کم کم کی تُس مہر سے رووینہ

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۹)).

پھر اُسے میں بھگو رکھے تو اسی دم
بڑھا تو ہاؤ پھر تک اُس کو کم کم

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱).

کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اُس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵). گرزِ سنگ مردہ زمین پر پڑے ہیں تلواریں بے دم جوہر بُرش کم کم ... کوئی اٹھاتا ہے کوئی گرتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۳۷۴).

بند کم کم روزنِ دیوار رہنے دیجیے
دل میں کچھ کچھ حسرتِ دیدار رہنے دیجیے

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر (افتخار علی) ، ۱۶۷). وہ ملتے ہیں لیکن ذرا فاصلے سے ، قریب آتے ہیں مگر آہستہ آہستہ ، کھلتے ہیں مگر کم کم. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر (دیباچہ) ، ۷). ۲. **کبھی کبھی ، شاذ و نادر ، گاہے گاہے.**

مہترانی نہ رکھ غبار اتنا
کم کم آنا ترا قیامت ہے

(۱۸۳۰ ، جرکین (مہذب اللغات)). شہرت جیسے بھلے مانس کم کم پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۸۹ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۱۰). (ب) صف (شاذ). (**کنایۃً**) **ہلکا ، نرم ، آہستہ (چال ، رفتار کے لیے مستعمل).**

شکر درگاہ میں خدا کے دل
شعر کہتا ہے یاد کم کم سا

(۱۹۷۵ ، دل (عظیم آبادی) ، ۵ ، ۳۳) [رک : کم (۱) + کم (رک)].

ـــ کوش (ـــ و مج) صف.
تھوڑی کوشش کرنے والا ، کاہل ، سُست ، آرام طلب.

نومید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸۴). وہ نہایت کم کوش ، آرام طلب اور غیرفعال شخصیت کے مالک تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۲۸) [رک : کم (۱) + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

ـــ کوشی (ـــ و مج) امث.
کاہلی ، سُستی.

یک قدم رہ کے طے سے ہو ماندہ
رہ نہ جا از متر کم کوشی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۴). نوجوانوں کی کاہلی ، سہل انگاری اور کم کوشی کو دیکھ کر ان کو بڑا دکھ ہوتا تھا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۵۰). [کم کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کھائے غم نہ کھائے فقرہ.
غم انسان کو تحلیل کر دیتا ہے ، قرض لے کر کھانے سے کم کھانا یا فاقہ بھلا ، کم کھانے سے آدمی نہیں مرتا بلکہ غم اُسے تباہ کر دیتا ہے ، مراد یہ ہے کہ کم کھانے والے کو کوئی غم نہیں ہوتا ، بیماری سے بھی محفوظ رہتا ہے اور اخراجات بھی کم ہوتے ہیں (ماخوذ : قصص الامثال).

ـــ گری (ـــ کس گ) امث.
(**بنوا گری**) **بڑ کے سرے پر کلابتو کی لپیٹ کی بندش کے لیے ریشمیں ڈورے کے دو تین پھیر جو بطور پھندے کے لگائے جاتے ہیں یا کلابتوں کنٹھے کے سِروں پر لگائے جاتے ہیں** (ا پ و ، ۳ : ۸۰). [رک : کم (۱) + ف : گر (گیر ، گرفتن ـ پکڑنا کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُفتاری (ـــ ضم گ ، سک ف) امث.
رک : **کم سخنی ، کم گوئی.** سائیں کی بامعنی خاموشی اور کم گفتاری ضرب المثل بن چکی تھی. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۳). [رک : کم (۱) + گفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گِننا محاورہ (قدیم).
کم قدر جاننا ، مرتبے یا درجے وغیرہ میں نیچا سمجھنا. کھیل کھیل تے لا یعنی وقت گماں تے ... ہور دوسرے کوں کم گنتے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۵).

کم مت گنو نہ بخت سیاہوں کا رنگ زرد
سونا وہ ہی بھلا جو کسوٹی کسا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

ـــ گو (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
رک : **کم سخن ، کم بولنے والا نیز وہ شاعر جو کم یا کبھی کبھار شعر کہتا ہو**

اس زمانے بیچ کم کو کس قدر نایاب ہے
ڈھونڈتے ہیں پر نہیں پاتے کہیں تیرا دہن

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰). بعضے ان میں سے مجھے ترش رو کم گو معلوم ہوئے اور بعضے خوش مزاج اور خوش بیان. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۹۳). عنان سلطنت کو ہاتھ میں لیتے ہی ہمارے متین ، کم گو ... عزلت نشین شہزادے نے وہ مستعدی ، چستی اور لیاقت خداداد ظاہر کی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۹). ہمارے ایک اور شاعر دوست ... بڑے شریف ، بڑے مرنجان مرنج ، بڑے کم گو ، بڑے موٹے ، بڑے کند ذہن ہیں. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۸۹). [رک : کم (۱) + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

ـــ گوش (ـــ و مج) صف.
کم سننے والا ، اونچا سننے والا ، قدرے بہرا ؛ (**کنایۃً**) **توجہ نہ دینے والا ، بے پروا ، غافل.** کچھ کم گوش یہ کہتے ہیں کہ اس لڑکی

کی شاعری میں سوائے ... اس کی اپنی سرگوشیوں کے ، اور کچھ نہیں (۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۹) [رک : کم (۱) + گوشی (رک)].

---گوشی (---و مج) امث.
کم سننا نیز بے توجہی ، غفلت. عافیت اسی میں ہے کہ کم گوشی اور کم علمی کا اعلان کر کے معذرت اور مجبوری کا سہارا لیا جائے. (۱۹۹۱ ، اردونامہ ، جون ، ۲۰) [کم گوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گوئی (---و مج) امث.
کم بولنا ، کم سخنی ، خاموش رہنا.

ہزار عیب کو ڈھانکے ہے ایک کم گوئی
کلام خلق یوں سمجھا خموش رہ کے اب

(۱۷۹۲ ، دیوان محب (ق) ، ۲۰۲). اپنی طبعی کم گوئی اور سنجیدگی کے زور پر وہ افسروں سے گزارہ کر رہا تھا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۰) [کم گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھیر (---ی مج) صف.
جس میں گھیر کم ہو ، کم حلقے والا ، تنگ (لباس ، جامہ وغیرہ). اکثر عمامہ عربی سبز سر پر بندھا رہتا تھا اور جامہ کم گھیر. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، اگست ، ۳) [رک : کم (۱) + گھیر (رک)].

---لقبی (---فت ل ، ق) امث.
رسوائی ، بدنامی.

ہر شخص میں تھی درماں طلبی کیا کج کلہی ، کیا کم لقبی

(۱۹۶۸ ، کوہ ندا (کلیات مصطفٰے زیدی) ، ۲۶۱) [رک : کم (۱) + لقب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مادہ (---شد د بفت) صف.
کم استعداد ، جس میں صلاحیت یا ہنر کم ہو ، نکما ، بے ہنر. کیونکہ وہ خود کم مادہ اور محتاج ہے لڑکے اس کا کیا دباؤ مانیںگے اور لوگ اس کا کیا وقار کرینگے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳) [رک : کم (۱) + مادہ (رک)].

---مائگی (---فت ی) امث.
تھوڑی پونجی ہونا ، کم حیثیت ہونا ، ناداری. کم مائگی کے باعث کوئی رسم ادا نہ ہو سکے تو کھانا پینا تک حرام ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۵۵). نہ جانے بچوں کا وہ شعوری احساس تھا یا اپنی کم مائگی کا دکھ کہ ... گدگدا بستر سدا ہی کپڑے کی مانند کھلایا کرتا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۷). [کم مایہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مایہ (---فت ی) صف.
۱. **تھوڑی پونجی یا اثاثے والا ، لٹ پونجیا ، نادار ، بے حیثیت ، کم رتبہ.**

روکیں نہ مجھ سے دشمن کم مایہ ہو سکے
کیا آگے آفتاب کے ہو اعتبار شمع

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۶).

چرخ کم مایہ سے کچھ ہم کو ملے یا نہ ملے
یہ بڑی دولت دنیا ہے کہ تو ملتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۳). تصوف میں بھی عربی کم مایہ ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۵). موضوع کا تنوع ، فکر کی گہرائی یا شعور ... یہ رویہ شاعری کے لیے سودمند ہو تو ہو مگر خود شاعر بہت چھوٹا ، کم مایہ اور بے تہہ نظر آنے لگتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۵۹). ۲. **ہیٹا ، جس میں صلاحیت یا ہنر کم ہو ، کم استعداد.**

کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہے اکثر
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے اکثر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶). ناقابل اور کم مایہ لوگ ، بڑے بڑے رتبوں تک پہنچ جاتے تھے. (۱۹۰۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۱۷۸). ابھی نابالغ ہے ، نارسا ہے ، نوآموز ہے ، کم مایہ ہے. (۱۹۸۶ ، اردو ذریعۂ تعلیم اور نفاذ اردو ، ۱۷). [رک : کم (۱) + مایہ (رک)].

---محنت (--- کس مج م ، سک ح ، فت ن) صف.
محنت مشقت سے بھاگنے والا ، کام چور ، نکما (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---محنتی (--- کس مج م ، سک ح ؛ فت ن) امث.
کوتاہی ، کاہلی (پلیٹس). [کم محنت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مشرب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف ؛ امذ.
کم پینے والا ، ایسا شخص جو شراب کم پیے.

اے پری تو تو کم مشرب و مے نوش جہاں
ساتھ سرشار بھی دو چار لیے پھرتی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۸۲). [رک : کم (۱) + مشرب (رک)].

معنی (---فت م ، سک ع) صف.
جس میں معانی کم ہوں ، سپاٹ ، جس سے جذبات ظاہر نہ ہوں.

وہ نظر آج بھی کم معنی و بیگانہ نہیں
اس کو سمجھا بھی کرو ، اس پہ بھروسا بھی کرو

(۱۹۷۳ ، کلام ، ۶۸). [رک : کم (۱) + معنی (رک)].

---مقدور (---فت م ، سک ق ، و مع) صف.
کم زور ؛ (کنایۃً) کم حیثیت ، نادار ، محتاج. کالج کے احاطہ میں جا کر کوئی شخص کسی طرح تمیز نہیں کرسکتا کہ فلاں طالب علم غریب اور کم مقدور ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۵۳). [رک : کم (۱) + مقدور (رک)].

---نسب (---فت ن ، س) صف.
کم اصل ، بدذات ، بُرے خاندان یا نسل کا.

مرتبہ لفظ میں کس درجہ بےادب نکلا
جسے نجیب سمجھتے تھے کم نسب نکلا

(۱۹۸۳ ، مہر دونیم ، ۷۵). [رک : کم (۱) + نسب (رک)].

---نشان (--- کس ن) صف.
جس کا کوئی نشان نہ ہو ، جو کہیں نہ ہو ، ناپید ، (کنایۃً) بےمثل.

اس مقام کو ایسا مرتب کر دیا کہ ربع مسکون کے سیر کرنے والے کہتے ہیں کہ ایسی جگہ کم نشان ہے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٦ : ٣٦). [رک : کم (١) + نشان (رک)].

---نصیب (---فت ن ، ی مع) صف.
رک : کم بخت ، بدقسمت ، بدنصیب.

ہو پھر مدتوں جو ہو وصل ایک دم نصیب
کم ہو گا کوئی ہم سا بھی الفت میں کم نصیب

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٩٣). ایسے بہت سے کم نصیبوں کی زندگی کی شام لاہور ، امرتسر یا راولپنڈی کے کسی گلی کوچے میں ہو جاتی. (١٩٨٩ ، آتش چنار ، ١٩٣). [رک : کم (١) + نصیب (رک)].

---نصیبی (---فت ن ، ی مع) امث.
بدقسمتی ، بدبختی ، بدنصیبی. اتنے دنوں تو ہمارے پاس کیوں نہ آیا؟ بولا : اپنی کم نصیبی سے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٥٨). واسطے حصول بھگوت کے و نیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتی کافی ہے تو کمال کم نصیبی ہے. (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٣).

وہی مری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی
میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمال نے نوازی

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ٤٧). یہ میری خوش نصیبی تھی یا کم نصیبی کہ میں اچانک ایک ایسی ہستی سے متعارف ہوا جس کی شخصیت کے معنی نکلتے تھے. (١٩٨٥ ، فنون ، لاہور ، مئی ، ٣٦٢). [کم نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نظر (---فت ن ، ظ) صف.
کمزور یا تنگ نظر رکھنے والا ، جس کی نگاہ تیز یا دوررس نہ ہو ؛ (کنایۃً) بے توجہی برتنے والا ، بے پروا.

فلک ہو ہنگی چال کا کم نظر
سمج طبع کی مجھ کہو کول کنکر

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٠). سرور اس قدر بدذوق تھے اور کم نظر بھی کہ ان لفظوں کے معنی مفہوم سے ناواقف تھے. (١٩٩٠ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٣٩). [رک : کم (١) + نظر (رک)].

---نظری (---فت ن ، ظ) امث.
تنگ نظری ، بے توجہی ، بے پروائی.

ہے حیرت اعلیٰ سو لقا سرمد مطلق
اسفل جو ہے پنداشت تیری کم نظری ہے

(١٩٥٩ ، میراں جی خدا نما ، تورتین ، ٨٧).

نہیں معلوم کدھر کو نگہ لطف پڑی
اس طرف آپ کی کچھ کم نظری رہتی ہے

(١٨١٨ ، انظری ، د ، ٩٥).

ڈرتا ہے جی کہ دیکھیے ہم کو دکھائے کیا نصیب
ہم نے تری شکایتو کم نظری سنی تو ہے

(١٨٥٩ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٨٣).

بھلا دیا ہے جسے تو نے اے تغافل یار
وہ نالہ کے ہے ممنون شان کم نظری

(١٩٣٥ ، روح کائنات ، ٤٢). مجھ سے تعاون کیا اور کبھی کم نظری کا گلہ نہیں کیا. (١٩٨٣ ، حصار انا ، ٢٨). [کم نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگاری (---کس ن) امث.
تھوڑا لکھنا ، کبھی کبھار لکھنا. عزیز صاحب کی کم نگاری جن اسباب سے ہو سحر طراز مدیر نگار سے دوش بدوش ہے. (١٩٣٦ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ٩٦). [رک : کم (١) + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگاہ (---کس ن) صف.
رک : کم نظر ، تنگ نظر ، غافل.

نہ کیوں پنہاں رکھوں دامن میں اس کو کم نگاہوں سے
سمجھتا ہوں میں اپنا اشک گلگوں لال گودڑ کا

(١٨٩٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٥٢).

اس نگاہ سے جالب رسم و راہ کی خاطر
ہم نے کم نگاہوں کے ناز بھی اٹھائے ہیں

(١٩٨٩ ، اس شہر خرابی میں ، ٥٨). [رک : کم (١) + نگاہ (رک)].

---نگاہی (---کس ن) امث.
رک : کم نظری ، بے توجہی.

کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٢).

کم نگاہی کا ترے شکوہ کروں کس منہ سے میں
دیکھتے ہیں کب طرف کس کے یہ مست والے نین

(١٨٠٥ ، باقر آگاہ ، د ، ٥٦).

کیا کر رہی ہیں ظلم تری کم نگاہیاں
جس نے سنا وہ طالب دیدار ہو گیا

(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٥٥).

عذر گناہ پر بھی اس درجہ کج ادائی
اللہ ری کم نگاہی اللہ ری بیوفائی

(١٩٠٢ ، کلیات حسرت موہانی ، ٣٠٢). اس بے اعتنائی و کم نگاہی کا ازالہ کیا جائے جو مومن کے ساتھ ایک عرصے سے برتی جا رہی ہے. (١٩٨٧ ، غالب فن و شخصیت (ملاحظات)). [کم نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگر (---کس ن ، فت گ) صف.
رک : کم نظر ، تھوڑا دیکھنے والا ، بے پروا ، غافل.

یہ سبک نگاہ ، یہ کم نگر تگ و دو میں جلوے کی ہے مگر
ابھی سطح خاک پہ بیٹھ کر ، در بے بہا کی تلاش ہے

(١٩٣٦ ، لوح محفوظ ، ١٩٥). [رک : کم (١) + ف : نگر ، نگریستن - دیکھنا].

---نگہی (---کس ن ، فت گ) امث.
رک : کم نگاہی.

اس کم نگہی سے کب بجھتی ہے عطش دل کی
ساقی مجھے اتنی سی سے بھرنے کیا ہو گا

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٥).

ہم نشیں کو کہ اسے لا کہ طرح سمجھائی
کم نگاہوں کی کوئی کم نگہی جاتی ہے
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٣٣٢).
ہوتی نہیں جو کم نگہی سے محسوس
پیوست ہے وہ نگاہ میرے دل میں
(١٩٣٧ ، جنون و حکمت ، ١٠٣). جائداد تھوڑی کرنے کو کوتاہ اندیشی اور کم نگہی خیال کرتے ہیں. (١٩٨٧ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٦٣). [رک : کم (١) نگہ (نگاہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُما (---ضم ن) صف.
١. تھوڑا یا چھوٹا نظر آنے والا ، ظاہر نہ ہونے والا ، مشکل سے دکھائی دینے والا.

کم نما ہے نوجواں میرا ہرنگ ماہِ نو
ماہ نو ہوتا ہے اکثر اے عزیزاں کم نما
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٩).

وہ کم نما کہیں جو اس سے دوچار ہووے
اس بے قرار دل کو کیوں ہی قرار ہووے
(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ١٠٣).

صحرا میں مثلِ موجِ ہوا کم نما ہوں میں
دریا میں نقشِ آب کی صورت شنا ہوں میں
(١٨٧٣ ، مرآۃ الغیب ، ١٧٨).

کم نما و لاغر اندام و حقیر و ناتواں
صورت ایسی تھی کہ جس سے آب و گل کو آئے عار
(١٩٣٧ ، سہرشی درشن ، ١٥٦). ٢. **اپنی ذات کی نمائش نہ کرنے والا ، خود کو کم ظاہر کرنے والا.**

خودبینی و بے خودی میں ہے فرق
میں تم سے زیادہ کم نما ہوں
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١١١). [رک : کم (١) + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر ہونا ، نظر آنا].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
تھوڑا ظاہر ہونا ، کم دکھائی دینا.

کم نمائی سے ہوئے ماہِ لقا عید کا چاند
کہ برس میں کبھی اک بار نظر آتا ہے
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢٣٣). [کم نما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---و بیش (---و مج ، ی مج) م ف.
١. تھوڑا بہت ، نسبتاً کم ، تقریباً ، تھوڑے فرق کے ساتھ.

کم و بیش اد ہی اتھر جل ہزار
جانو دیو پیل پر ہوئے تھے سوار
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٥١).

کی بلا کر شباتکو پھر تفتیش
اور کہا ہاں نکھیو کچھ کم و بیش
(١٨١٠ ، مثنوی بہشت گلزار ، ٢٥). کم و بیش سو برس کا زمانہ گزرا ہے کہ اتنی مدت میں آباد بھی ہوا اجڑ بھی گیا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٣). ان میں سے ہر سوال کا جواب اس بحث کا کم و بیش فیصلہ کر سکتا ہے. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٦ : ١٣٣). عربی ، فارسی اور ہندی اور ان تینوں میں کم و بیش ایسی خصوصیات ہیں جو ترجمے کے کام میں بہت مدد دے سکتی ہیں. (١٩٨٣ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٥٧). ٢. **کمی اور زیادتی.**

خبر لیانا ہوں ہونچ میں بیش تو
جو آزماتا ہوں میں کم و بیش تو
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣٧٣). ہاں اتنا ضرور ہے کہ کچھ کم و بیش ہو جاتا ہے. (١٩٢٨ ، نانوں کی باتیں ، ٣١). [رک : کم (١) + و (حرف عطف) + بیش (رک)].

---وُقر (---فت و ، سک ق) صف.
بے وقعت ، کم حیثیت ، بے عزت. جس قدر مفلس ، کم وقر شخص ہو گا اسی قدر خبطی کہلائے گا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ١٨). [رک : کم (١) + وقر (رک)].

---وُقعتی (---فت و ، سک ق ، فت ع) امث.
کم حیثیتی ، وقعت میں کمی ہونا ؛ بے عزتی ، ذلت. مدرسہ میں بدتہذیبی سے ننگے بدن بیٹھنا یا لڑکوں سے اسی طرح ملنا اپنی کم وقعتی کرنا ہے. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ٣). [رک : کم (١) + وقعت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وقفہ (---فت و ، سک ق ، فت ف) صف.
مختصر ؛ تھوڑی مدت کا ، کچھ دنوں کا (زمانہ وقت وغیرہ).

خدا جانے ہماری خاک کے ذرے کہاں ہوتے
اگر ہوتا نہ کم وقفہ زمانہ بے قراری کا
(١٨٩٢ ، وحید الہ آبادی ، انتخاب وحید ، ٣٢). [رک : کم (١) + وقفہ (رک)].

---و کاست (---و مج ، سک س) امث.
کمی اور گھاٹا (عموماً بے اور بلا کے ساتھ مستعمل).

یہی بات بولیا سو دیکھ راست ہے
یا اس بات میں کچھ کم و کاست ہے
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣٠٠). جملہ مواعید و ضوابط و عہود پر بلا کم و کاست خود بھی پابند ہو کر اوتھیں بھی پابند کرے. (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٥٦). جو اصول انگریزی قانون میں منضبط ہیں ... وہ بلا کم و کاست ہر ملک اور ہر قوم میں بعینہ منتقل کیے جا سکتے ہیں. (١٩٣٧ ، ہندوستان کا نیا دستور حکومت ، ٢٢). ادیب اپنے فن میں اپنی سیرت یا سوانح کو بے کم و کاست نہیں پیش کرتا. (١٩٨٦ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ١٨). [رک : کم (١) + و (حرف عطف) + کاست (رک)].

---و کاستی (---سک س) امث (قدیم).
رک : کم و کاست.

عمل بات کا جس کے تت راستی
نہ رہی تس قلم تے کم و کاستی
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٣٥). [کم و کاست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہِمّت (---کس ہ ، شد م بفت) صف.
١. بزدل ، ڈرپوک ، کم ہمت ، کم حوصلہ. ہمیشہ کی کم ہمت تھی ،

بھائیوں کے گھروں سے بھی گھبرا گئی اور نکل کھڑی ہوئی. (١٩٨٧ ، پلک پلک سمٹی رات ، ٧٠). ۲. **کنجوس ، تھڑدلا ، بخیل**

حوالے ہی کم ہمتاں کے نہ کر
منت دار بھی اپنی و آن کے نہ کر

(١٩٦٩ ، خاورنامہ ، ٤٣٥). [رک : کم (١) + ہمت (رک)].

---ہمّتا (---کس ہ ، شد م بفت) صف.
رک : کم ہمت ، بزدل. میں تو یری کو ہی دیکھ کر سمجھی تھی کہ یہ لوگ کم ہمتے ہیں. (١٩٠٨ ، مخزن ، اپریل ، ٣٢). ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جز نہ عربی کے ہیں نہ فارسی کے ، جیسے ... کم ہمتا ... وغیرہ. (١٩٧٣ ، اردو املا ، ١٠٠). [کم ہمت + ا ، لاحقۂ تحقیر].

---ہمّتی (---کس ہ ، شد م بفت) امث.
بزدلی ، پست ہمتی. مثلاً ... اکثر بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ کرتے کہ اسے دیکھ کر رنج ہوتا تھا. (١٩٨٥ ، حیات جوہر ، ٧٦). [کم ہمت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہُنَر (---ضم ہ ، فت ن) صف.
جسے تھوڑا ہنر آتا ہو ، بے ہنر ، نکما ، جسے کچھ نہ آتا ہو. کم ہنراں اظہار سے «مقصد» اور فن تعمیر سے ابلاغ کرتے ہوئے ، لیڈاتی بلکہ حسن کی معروضیت چھین لینا چاہتے ہیں. (١٩٧٩ ، توازن ، ١١٨). [رک : کم (١) + ہنر (رک)].

---ہُنَری (---ضم ہ ، فت ن) امث.
مہارت نہ ہونا ، بے ہنری ، نکما پن انھوں نے جس انداز میں میرے دوہوں پر تبصرہ فرمایا اس سے نہ صرف یہ کہ میری کم ہنری کا بھرم رہ گیا بلکہ میری بڑی حوصلہ افزائی بھی ہوئی. (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ٢٥). [کم ہنر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف ل ، محاورہ.
١. **کم کرنا (رک) کا لازم ، تھوڑا ہونا ، گھٹنا (مقدار یا تعداد میں) ، وزن میں پورا نہ ہونا.**

لجاویں تو بھر بھر جو لک جام جم
تو کیا کچھ او دریا سوں ہووےگا کم

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٩١).

ہجر کی راتوں میں یہ مصرع ہوا ورد سراج
دن بدن اب لطف تیرا ہم پہ کم ہونے لگا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٥٧).

دن کم ہے رکھو میاں میں اب تیغ دو پیکر
تکتے ہیں علی راہ تمھاری لب کوثر

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٢ : ١٩٣).

بے اعتدالیوں سے ، سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے ، اتنے ہی کم ہوئے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٢٦).

ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستاں
جتنا بڑھے ہوئے تھے ہم اتنا ہی کم ہوئے

(١٩٠٩ ، گلزار بادشاہ ، ٩٩). ۲. **زور گھٹنا ، یکسر ختم ہونا ، زوال ہونا (کیفیت وغیرہ).** غم کی عقل درہم ہوئی درہم کیا بلکہ کم ہوئی. (١٩٣٥ ، سب رس ، ٢١٥).

کم جانتے تھے ہم بھی غم عشق کو ، پر اب
دیکھا ، تو کم ہوئے پہ ، غم روزگار تھا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٥٣).

روح کا غم سے گلفام سے کم کیا ہوتا
کوئی تریاق بجز وصل ستم کیا ہوتا

(١٩٦٠ ، لہو کے چراغ ، ٨٥). ۳. **ادنیٰ ہونا ، حقیر ہونا ، کمتر ہونا**

خون حسرت کر دیا ، کیا کچھ کسی سے کم ہے تو
کیوں نہ ہو آخر تو اُن کی تیغ کی ہمدم ہے تو

(١٩١٥ ، نقوش مانی ، ٢٣).

---ہی کم م ف.
کم سے کم ، بہت کم ، بالکل نہیں نیز شاذ و نادر ، کبھی کبھار. آج کل شاہراہیں خاموش ہیں ، قافلے کم ہی کم ایسے راستوں پر چلتے ہیں جہاں انھیں دوسرے قافلوں سے ملنے کا امکان نہ ہو. (١٩٨٣ ، دشت سُوس ، ١٠٥).

---یاب صف ؛ --- کمیاب.
کم حاصل ہونے والا ، وہ چیز جو کم پائی جائے ، نادر.

اہل دانش عام ہیں کم یاب ہیں اہل نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ

(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ٤٨). ان کے علم کی بنا «بصیرت» پر ہے جو متاع عزیز کی طرح آج کم یاب ہے. (١٩٨٦ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ٩٠). [رک : کم (١) + فا : یاب ، یافتن ـ پانا].

---یابی امث.
کم پایا جانا ، کم حاصل ہونا ، نایابی. وسائل کی کمیابی میں بھی ایک لطف آنے لگتا ہے. (١٩٨٦ ، اردو میں اصول تحقیق ، ١ : ٨٨). [کم یاب (١) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---یقین (---فت ی ، ی مع) صف.
تھوڑا ایقان رکھنے والا ، بدگمان ، بدظن.

مجھ کو دیے
اکثر خداؤں نے یہ طور بہشت کشش دنیا و دیں
ہیں ، مصطفےٰ زیدی ، ضعیف الاعتقاد و کم یقیں

(١٩٦٧ ، قبائے ساز (کلیات مصطفےٰ زیدی ، ٢٣)). [رک : کم (١) + یقین (رک)].

کَم (۲) (فت ک) ضمیر استفہامیہ نیز امد.
١. **وزن ، حجم یا تعداد میں کتنا (عموماً کیف کے ساتھ مستعمل).**

نا کم کوں نہ کیف کوں وہاں نہار
او کم تے الاک ہے کیف تے بہار

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٨).

کیف و کم کو دیکھ اسے بے کیف و کم کہنے لگے
جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے

(١٨٨٣ ، درد ، د ، ٩١).

کیا بحثوں میں لے مصحفی ان سے عزیز میں
معنی میں جہاں فرق نہ ہووے کم و کم کا

(١٨٢٣ ، مصحفی (انتخاب رام پور) ، ٢ : ٢٨)). کم ، کتنا اور جو جواب اس کا دیا جاتا ہے اس کو کیفیت کہتے ہیں. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٨٠). یہ کہنا صحیح نہ ہو گا کہ قدیم ایک کم ہے ، مقدار ہے جو ترقی پا کر دوسری نوع بن گیا. (١٩٤٣ ، تاریخ اور کائنات ، ٣٠٢). ٢. (فلسفہ) **عرض کی ایک قسم ، وہ عرض جو بالذات قابل تقسیم ہو.** جسم کے دوسرے معنے کم کے ہیں ، کم اس عرض کو کہتے ہیں جو بالذات قابل قسمت ہو ، یہ کم جسم طبیعی میں ساری ہے. (١٩٠٠ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ٩). [ع].

ـــــ و کیف (ـــــ و مع ، ی لین) ضمیر استفہامیہ.
کتنا اور کیسا.

کیوں ہے سو کسے سمجھ نہ آوے
کم کیف کو وہاں نہ مان پاوے

(١٦٥٩ ، میراں جی حق نما ، نورتن ، ٥٦).

لکھا ہے چھٹی تک ہوئی یہ نوح فراہم
حیران تھی خرد جس کے کم و کیف میں ہر دم

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ٢٦). عدد میں کم و کیف دونوں اعتبار سے اختلاف مراتب ہوتا ہے. (١٩٠٦ ، الکلام ، ٢ : ٣٠٦). میرا سوال یہ ہے کہ ... عوامی حالات کے کم و کیف کو ... کتنی دیانت کے ساتھ ریکارڈ کیا ہے. (١٩٨٧ ، حصار ، ١٠٠). [کم (٢) + و (حرفِ عطف) + کیف (رک)].

کُم (ضم ک) امذ.
سنگین ستون کے مقابل کا اوپر کا حصہ ، بھرنا ، دھتورا (ا پ و ، ١ : ٦٥). [مقامی].

کَما (فت ک) حرف تشبیہ.
مانند ، مثل ، جیسا کہ عربی مرکبات کے جزو اول کے طور پر مستعمل ہے (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــــ حَقُّہٗ (ـــــ فت ح ، شد ق بفتم ، ضم معکوس ہ) م ف.
جیسا کہ اس کا حق ہے ، ٹھیک ٹھیک ، بخوبی ، جیسا کہ چاہیے. عقل کے احاطے میں ذات حق تعالیٰ کماحقہٗ نہیں آ سکتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠).

کماحقہٗ ، اعتقادی کو دائم
خدایا یوں مجھ کر غلام شہیداں

(١٧٤٠ ، اعتقادی (بیاض مراثی ، ١١)). اے یار خدایا مجھ پر خوشحالی دے ، تیرے وصال سوں جو کماحقہٗ تیرا دیدار دیکھوں. (١٧٤٠ ، ارشاد السالکین ، ٤٣). جو شخص اس عجوبے کی کماحقہٗ ، خبر لاوے اس کو پسند فرماویے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٨٣). رجسٹری بموجب اس انتظام کے کماحقہ دیوان خانہ میں ہو گئی. (١٨٦٩ ، عہد نامہ ، ٤ : ٣٥). میاں حرفہ ریوڑی اب تک کماحقہ ، اس مسئلے میں در نہ آئے تھے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٥٣). سلامتی فی نفسہ ایک ایسی چیز ہے کہ ... مقرر اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھاتا ہے. (١٩٨٨ ، فن خطابت ، ٦٠). [کما + ع : حقہ اُس کا حق ہے].

ـــــ ہِیَ (ـــــ کس ہ ، فت ی) م ف.
جیسا کہ وہ ہے ؛ (مجازاً) پورا ، کامل ، واقعی.

جان میں جس کے شوق الہی ہے
اوس کے دل کوں تڑپھ کماہی ہے

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٥٥).

مسئلہ وحدتُ الوجود اوّل
ہر کام سے کر کماہِیَ حل

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ١٦٦).

کچھ ربط جمال و شوق کا حال
معلوم نہ ہو سکا کماہِیَ

(١٩١٦ ، کلیات حسرت موہانی ، ٨٣).

واقف نہیں تُو اس کی حقیقت سے کماہِیَ
ہم حزبِ محمدؐ ہیں ہم اللہ کے سپاہی

(١٩٧٥ ، خروش خم ، ٥٩). [کما + ع : ہِیَ - وہ (ضمیر اشارہ مونث)].

ـــــ یَنْبَغِی (ـــــ فت ی ، سک ن ، فت ب) م ف.
جیسا کہ مناسب ہے ، جیسا کہ چاہیے ، کماحقہ. محافظت حیوانات کی کماینبغی بجالا کر فائدہ اٹھاویں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١١). سب کوئی ان کی متابعت کریں اور فرمانبرداری کماینبغی بجالا لاویں. (١٨٣٣ ، سیر عشرت ، ٤٣). فریاد و فغاں سے لب و زباں کماینبغی آشنا نہ تھے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٥١). لہذا آپ نے اس شدید اور اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ لغت کماینبغی تحقیق و تدقیق سے تالیف کیا. (١٩٨٧ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ٤١). [کما + ع : ینبغی - ضرورت کے مطابق].

کَمابیش (فت ک ، ی مع) م ف.
تھوڑا بہت ، تقریباً ، کم و بیش ، لگ بھگ. یہ جوا مسلمانوں کی گردن پر اب کمابیش سو سوا سو برس سے رکھا گیا ہے. (١٨٩٢ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٢٨٠). وہ کمابیش مکمل شکلیں جو یونانی ماہرین نے بنائیں صرف اسی سیاسی اور ذہنی آزادی کی فضاء میں پیدا ہوسکتی تھیں. (١٩٦٢ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ١١٠). [کم و بیش (رک) کا بگاڑ].

کَمات (فت ک) امث.
سماروغ ، سانپ کی چھتری ، کُکُرمُتا. سرزمین شام میں کمات پیدا ہوتی ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٢١). [ع].

کَمانْچی (فت ک ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **وہ کاشت کار جس کو فوجی خدمت کے معاوضے میں اراضی مزروعہ دی گئی ہو ، بھومیا** (ا پ و ، ٦ : ٩٠). [مقامی].

کَماج / کَمانچ (فت ک) امذ.
ایک وضع کی سارنگی ، چوتارہ.

لیاوو اٹھ جاؤ سب ، مجلس کے مبالے
طنبورا ہور کماج و نے مرضع

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٣٩). بادشاہ عالم پناہ

قل اللہ صاحب سپاہ نے ، کماج ، طنبور ، قانون ، عود منگا کر مطربان خوش سرود بلا کر ... دو چار پیالے شراب کے پیا تھا۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۲)۔

کیوں نہ ہو کھماج عتاج کماج
تن میں دیپک کے لگی دیپک کی آچ

(۱۷۳۹ ، مثنوی خرابیہ ، ۱۱)۔

کسی کے لیے کماج صدیوں سے ہے سالن میں
سارا دیس ڈباج ، سنکتا ڈھونڈیں آدمی

(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۸۳)۔ [کمانچہ (رک) کا مخفف]۔

کُماج / کَماج (ضم ک) امث۔
۱. ایک وضع کا کلچہ ، ایک قسم کی روٹی جس کے کنارے پتلے ہوں اور بیچ کا حصہ پھولا ہوا ہو۔

پلاؤ سیتہ تا نہ لاگے نظر
دو تن آگ میں تم پکاوو کماج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۱۹۳)۔ ہر ایک تورہ میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ... کلیچہ اور کماج ... اور سب طرح کے کھانے ... چنے ہیں۔ (۱۸۳۷ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۶)۔

تھی کماج ایسی ملایم روغنی
دیدۂ دل کو تھی اوس سے روشنی

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷)۔ **۲. (مجازاً) موٹی اور گول چیز ؛ لکڑی کا گول ٹکڑا جو چوب خیمہ کے اوپر ہوتا ہے** (فیروزاللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ت]۔

کَماچی (فت ک) امث۔
چھوٹی سارنگی ، چھوٹا طنبورہ۔

کماچی و دھاڑی عطائی کیتے
مغنی سو جیتی خطائی کیتے

(۱۵۶۲ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲)۔

کماچی بجاتی گئے بھول مطرب
وہ زاہد ہنر جب بھویں تان نکلا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱۰۸)۔ [کماچ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَماد (فت ک) امذ۔
گنا ، نیشکر۔ اندھیرے میں مجھے کماد کے کھیت صاف صاف نظر آ رہے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۱)۔ لوگ بیٹھے ہیں ... اور عموماً غیر قانونی طور پر کماد میں چھپ کر کشید کرتے ہیں۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۵۹)۔ [مقامی]۔

کِماد (کس ک) امذ۔
خشک دوا کی پوٹلی سے جسم کو سینکنا ، ٹکور ، سکائی ، سینک۔ چودھویں کماد یعنی سینکنا۔ (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۹)۔ کماد ، تر یا خشک دوا کی پوٹلی سے بدن کو سینکنا اور جب سرد ہو پھر گرم کر لینا۔ (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۷)۔ [ع : (ک م د)]۔

کُمار (ضم ک) امذ۔
۱. کنوارا ، بن بیاہا۔ آپ نے کیا کہا شری رامچندر جی تو ابھی کمار ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲)۔ **۲. راجہ کا بیٹا ، کنور۔** کنور یا کمار جب حکمران ہوا تو ان سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ انگریز رعیت پر نہیں بلکہ ہندوستانی رعایا پر حکمرانی کریں۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰)۔ [س : कुमार]۔

کُماری (ضم ک) امث۔
کنواری ، نوجوان لڑکی۔

وہ بستاں کی کماری بشری
وہ بیاباں کی دلاوری بشری

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۹۰)۔

گاؤں کی وہ چندروتی
میری روپ کماری ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۵)۔ [س : कुमारी]۔

ـــ کَنْیا (ـــ فت ک ، سک نیز کس ن) امث۔
کنواری لڑکی ، دوشیزہ ، غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی۔ اس نے سرسوتی جی کی ارادھنا کی اور سرسوتی کماری کنیا کا روپ رکھ کر آئیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۹)۔ [کماری + کنیا (رک)]۔

کما کھانا محاورہ۔
محنت مزدوری سے پیٹ پالنا۔

یاد اے عاملو کر لو کہ کما کھاؤ گے
عمل حب سے عزت ہے کہ ستر سہرا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سقلی ، ۱۰۲)۔ ان میں سے اکثر کما کھانے کی استعداد رکھتے ہیں۔ (۱۹۰۲ ، افادات مہدی ، ۹۳)۔ لے اور سُرتال میں ایک طرز کے ساتھ گلے ملا کر گائیں گے تو پیسہ بھی یقیناً کما کھائیں گے۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۶)۔

کَمال (فت ک) ، (الف) امذ۔
۱. ہنر ، خاص خوبی یا وصف ، جوہر ، لیاقت۔

اے دوست تیری یاد میں دل کون کمال ہے
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۷)۔

موقوف کیجے کمال یہ یاں کم دل نہیں
مجھ کو ہی دیکھ لے نہ کہ ناکام رہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵)۔

گھٹ نہیں سکتا گھٹانے سے بھی کامل کا کمال
ہے الف معنی سے کب خالی ہے لفظ اللہ کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۷)۔ اس کا کمال ہی یہ ہے کہ دولت کی فراوانی میں بندہ صرف اللہ کے لئے فقر و غنا اختیار کرے۔ (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۸۸۰)۔ **۲. (i) کرتب ، اعجاز ، کرشمہ۔** تم امام زماں ہو ، یا کچھ اپنا معجزہ دکھلاؤ یا میرا کمال دیکھو۔ (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸)۔ ملکۂ عالم آج چاہتا ہوں کہ ایک کمال آپ کو اپنا دکھاؤں۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نو خیز جمشیدی ، ۳ : ۱۱)۔

کیا ہے کس نے اشارے سے چاند دو ٹکڑے
کہو فلک سے کہ دیکھے کمال احمدؐ کا

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۳)۔ **(ii) حیرت انگیز بات ، انوکھی بات۔**

میں نے اس دن کی روداد بیان کرنا شروع کی ، بعض کہانی حیرت زدہ سنتے رہے ، سر ہلاتے رہے ، آخر میں کہنے لگے ، بالکل صحیح ، کمال ہے کہ آپ کو پوری تفصیل یاد ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۱۰۱). ۳. تکمیل ، عروج ، انتہا ، تمام.

کیسا اس کا کیان کمال
دیکھیا اس کے نور جمال

(۱۶۰۳ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲)).

جب فقر کمال ہوتا ہے
تب دوستی اپنی دکھاوتا ہے

(۱۷۰۷ ، من لگن ، ۱۰۵). یااللہ اس کی سلطنت کو ... ہمیشہ زیادتی اور کمال ہوتا رہے. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۳۸). کمال کے معنی تمام ہونے کے ہیں (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۹۸). ۴. (فلسفہ) جب تک کوئی چیز قوت سے فعل میں نہیں آتی عرض کہی جاتی ہے ، اور جب قوت سے فعل میں آجاتی ہے تو اس کو کمال کہتے ہیں (حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۵۶). جو چیز اسے بالفعل حاصل ہو جاتی ہے ، وہ کمال کہلاتی ہے. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیۂ شرق کی ابجد ، ۳۸). (ب) صف ؛ م ف. بہت زیادہ ، نہایت ، انتہا درجے کا ، پوری طرح.

بارے ترے قدم تئیں چھوئیے ہزار شکر
مدت سے اشتیاق یہ ہم کو کمال تھا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸).

ہے کلم اس گل کو رہتی ہے کمال
رنگ اڑنے سے ہوا کا کرتے خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۵). شہریار کو کمال اشتیاق بھائی کے دیکھنے کا ہوا. (۱۸۴۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۵). ایک چیز میں نے دیکھی جس سے مجھ کو کمال تعجب ہوا. (۱۸۸۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۲۰۹). واسطے ... نرم کرنے جلد کے کمال مفید ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۹). یہ پہلی کتاب ہے جو دہلی کی عمارات پر کمال تحقیق اور غیر معمولی محنت اور صحت سے لکھی گئی ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۷۹). [ع].

--- اَوّل کس صف (--- فت ا ، شد و بفت) ابذ.
(منطق) وہ صفت یا خوبی جس سے موصوف کی نوعیت مکمل ہوتی ہو. جو چیز بالقوہ ہے اسکے اس کمال اوّل کو حرکت کہتے ہیں جو اس کے بالقوہ ہونے کی حیثیت سے ہے. (۱۹۰۰ ، علوم طبعیۂ شرق کی ابجد ، ۳۸). جس کو شے کا کمال اول کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳۳). [کمال + اول (رک)].

--- پذیر (--- فت پ ، ی مع) صف.
کمال کو قبول کرنے والا ، کمال کو پہنچا ہوا. شیلے کے ذہن میں کمال پذیر زندگی کا جو تصور تھا وہ صوفیا کے تصور سے جدا تھا. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۳۰۸). [کمال + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

--- ثانی کس صف ؛ ابذ.
(منطق) وہ خوبی جس سے موصوف کی ذات میں کسی فضیلت اور شخصی کمال کا اضافہ ہوتا ہو. اس غرض کو کمال ثانی قرار دیا جائے گا. (۱۹۶۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۸). [کمال + ثانی].

--- حاصِل کَرْنا محاورہ.
کوئی فن یا ہنر بہم پہنچانا ، لیاقت یا قابلیت حاصل کرنا ، کسی کام میں بڑھ کر ہنر پیدا کرنا ، مہارت حاصل کرنا (علمی اردو لغت).

--- حاصِل ہونا محاورہ.
ہنر یا فن حاصل ہونا ، کسی کام میں مہارت حاصل ہونا.

عشق لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
ہے بتیں زنجیر سے نکلے صدا خلخال کی

(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۳). ریوتی کو بھاؤ تاؤ کرنے میں کمال حاصل ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۹۱).

--- دَرْجَہ کا صف.
انتہا کا ، ازحد ، نہایت کامل ، پورا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

--- دِکھانا محاورہ.
ہنر ، جوہر یا کسی کرتب کا مظاہرہ کرنا.

وصل کی شب بخت بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ

(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۴). عیار موجد نے یہ کمال دکھایا کہ اپنی اختراع کے ساتھ سلطان ٹیپو کو ادا شناسی اور مزاج دانی کو بھی تباہ دیا. (۱۹۳۹ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۱). اور پھر اس اسٹیشن ماسٹر نے کمال دکھا دیا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۷۱).

--- رَکْھنا محاورہ.
فن یا ہنر میں کامل ہونا. مولانا کلب حسین صاحب اور سید العلما علی نقی صاحب فن سپہ گری میں کمال رکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۱۹).

--- شَے زَوالِ شَے کہاوت.
انتہائی ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے ، ہر کمالے را زوالے.

کمال شے زوال شے سُنا ہے میں نے لوگوں سے
مبارک ہو حریفوں کو کہ میں ہر فن میں کامل ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹۳).

--- کا م ف ؛ صف.
کسی بات میں بہت اچھا ، بہت عمدہ ، اعلیٰ درجے کا ، عجیب و غریب شے (ماخوذ : علمی اردو لغت).

--- کا بَنا (ہوا) صف.
کوتنی ، پُرفن ، عیار ، فریبی ، چال باز (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کَرْنا محاورہ.
ہنر یا ہوشیاری یا لیاقت کا اظہار کرنا ، حیرت انگیز بات کرنا ، غضب کرنا.

کیتا کے بدر کو ہر ماہ میں ہلال کیا
تمہارے چاند سے چہرے نے بھی کمال کیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵)۔ روزی آیا نے یہ کمال کیا کہ صبح ہی ہمارے اٹھنے سے پہلے کوئلے پر کھچڑی بھی چڑھا دی تھی۔ (۱۹۳۷ ، ساقی ، دہلی ، جنوری ، ۱۷)۔

ـــــ کو پہنچنا محاورہ۔
کمال حاصل کرنا ، پورا ہونا ، ختم ہونا ، کسی فن یا پیشے کو پوری طرح حاصل کر لینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

کمالا (فت ک) امذ ؛ = کمالہ۔
پہلوانوں کی دکھاوے کی کشتی اور داؤ پیچ جس کا مقصد ہار جیت نہ ہو ، پورا کشتی۔ یہ تو دو پہلوانوں کا کمالہ تھا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۹۳)۔ [رک : کمال + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

کمالات (فت ک) امذ ؛ ج۔
کمال کی جمع۔
سب کمالاتوں میں ہے صاحب کمال
بہوت ہے مقبول ہور صاحب جمال
(۱۶۸۲ ، حاتم ، مثنوی حسن و دل ، ۳۳)۔ ایک ذاتِ واحد میں ایسے کمالاتِ غریبہ اور اوصافِ عجیبہ کا جمع ہو جانا ... مولانا کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ گیا۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۰۱)۔ [کمال + ات ، لاحقۂ جمع]۔

کمالت (فت ک ، ل) امث (قدیم)۔
رک : کمال۔
کمالت کا جوبن آ کے منڈوا چڑی
لگیا گی سو توں ہانی عزت بڑی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰)۔
سعادت اوس کو حاصل دمبدم ہے
کمالت اور بزرگی ہر قدم ہے
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۶)۔ [کمال + ت ، لاحقۂ تانیث]۔

کمالی (فت ک) صف۔
۱. **کمال سے منسوب ، کمال کا۔** کمالی صفات مثلاً علم و قدرت ارادہ وغیرہ جیسے صفات کے لیے یہ ناجائز ہے۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۶۰۷)۔ ۲. **کمال والا ، صاحب ہنر۔**
بلاوت اک سو کمالی الگ
کہیں بندہ باز اور خیالی الگ
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۶)۔ [کمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کمالیت (فت ک ، کس ل ، فت ی) امث۔
۱. **کامل ہونے کی حالت ، کاملیت۔** انا ہی معشوقیت کے کمالیت کا مقام ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۶)۔ کمالیت کو استواری بخشی ہے۔ (۱۸۱۹ ، انجیل ، ۵۰۸)۔ یہ چھوٹا کیڑا صحت و کمالیت سے کام کرتا ہے۔ (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۷۸)۔ اس راہ میں اپنی ترقی مدنظر رکھتا ہے اس طرح کہ رفتہ رفتہ درجۂ کمالیت پر پہنچے۔ (۱۸۸۲ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۱۸)۔ یہ کمالیت کا ثبوت ہے۔ (۱۹۱۹ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۲۲)۔
۲. **(فلسفہ) کمالیت سے یہ مراد ہے کہ جو فضائل اس کے لیے ممکن ہیں وہ اس کو حاصل ہو جائیں۔** کمالیت جس میں کمال یا ترقی اخلاق ارادے کا مقاصد قرار دی گئی ہے اس کو لائبنز نے اخلاق میں جاری کیا تھا۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۳۱۷)۔ جس میں کمالیت (Perfection) کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۵۵)۔ [کمال (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

کمانہ (فت ک ، ا م) امذ۔
پھول کا بیرونی (عموماً سبز پتیوں کا) گھیرا۔ پھول کا سب سے بیرونی گھیرا ، کمانہ کہلاتا ہے اور اس میں کئی کمانہ سبز رنگ کے پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۵۷)۔ پھول کے نچلے حصے سے شروع کر کے سب سے پہلے سبز پتوں کا ایک گھیرا ہوتا ہے جسے انفرادی حیثیت سے پھول پتیاں اور مجموعی حیثیت سے کمانہ کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، پودے اور انکی زندگی ، ۳۲)۔ [ع]۔

کمان (۱) (فت ک) امث۔
۱. **(لشکری) حکم ، کمانڈ** (نوراللغات)۔ ۲. **فوج کی سالاری ، سرداری ، قیادت۔** لشکر جرار اور فوج فزون از حد شمار ساتھ کی اور سب کی کمان ان کو دی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳)۔ وہ جنرل شاہنواز کی کمان میں ایک قومی جنگ لڑنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۲)۔ ۳. **فوجی دستے کا کوچ ، فوجی نقل و حرکت ، فوج کا کسی معین زمانہ میں اپنی جگہ سے باہر پھرنا۔** اگر رسالہ کمان پر نہ ہوتا ، ہینسک میں رخصت لیکر تمہارے پاس پہنچا ہوتا۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۸)۔ [ف]۔

ـــــ افسر (ـــــ فت ا ، سک ف ، فت س) امذ۔
فوج کا افسر ، کماندار ، کمانڈنگ آفیسر ، فوج کی کمان بولنے والا۔ خود بھی اسی وردی کے ساتھ ان کے کمان افسر ہو کر ان کے شہر میں داخل ہوئے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳)۔ میرے ماموں نے نہانے کے بعد کھا پی کر وردی پہنی اور ایجنٹ صاحب اور کمان افسر صاحب کو سلام کرنے چلے۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۷)۔ [کمان + افسر (رک)]۔

ـــــ بولنا محاورہ۔
(لشکری) جنگی خدمت کا حکم دینا ، لڑائی کے لیے کوچ کا حکم دینا ، نوکری بولنا ، نوکری بتانا ، ڈیوٹی بتانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ بولی جانا محاورہ۔
نوکری نکلنا ، ڈیوٹی بتائی جانا ، نوکری بولی جانا ، جنگی خدمت پر جانے کا حکم ملنا ، جنگی نوکری پر جانا ، لڑائی پر جانا۔
فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ پھرا
بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۴۸۳)۔

---بھیجنا محاورہ.
شاہی زمانے میں کہاروں کی جو ڈیولیاں لگائی جاتی تھیں انھیں "کمان بھیجنا" کہتے تھے. اب اجازت دیں سرکار ، نین سکھ (کہار) کہنے لگا ، موتی محل "کمان بھیجنا" ہے ابھی. (۱۹۵۸ ، محل سرا ، ۲۶۰).

---پڑ جانا محاورہ.
جنگی خدمات پر جانا ، لڑائی پر جانا. اس فرانسیسی لفظ کی بدولت کئی اصطلاحیں اور محاورے اُردو میں مروّج ہیں جیسے کمان دغنا (بندوق سر ہونا ... کام بن جانا) کمان پر جانا (نوکری پر جانا). (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۰۹).

---چڑھنا محاورہ.
جیتنا (نوراللغات).

---دار امذ ؛ = کماندار.
فوج کا سردار ، لشکر کا قائد ، کمانڈر ، فوجی افسر اعلیٰ. مرہٹہ لوگوں کو افسران مالیہ اور کمان داروں تک کی حیثیت سے ملازم رکھا جاتا تھا. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۳۹). البارودی ... وہ خدیو (اسمٰعیل) کے محافظ دستے کا کمان دار ہو گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۲). [کمان + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث = کمانداری.
کمان دار کا پیشہ یا کام. افواجِ شاہی کی کمان داری کے لیے اس کو روک لیا گیا. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۹).

جنہیں زعم کمانداری بہت ہے
انہیں پر خوف بھی طاری بہت ہے

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۰۷). [کمان دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دان امذ ؛ = کماندان.
کمانڈو ، مُہم جُو فوجی. یہ چاروں کمان دان ، ناظم پاشا کے ماتحت ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۱۰۷). [کمان + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دغنا محاورہ.
بندوق یا توپ چلنا ، لڑائی چھڑ جانا ، بندوق سر ہونا ، حکم ہو جانا. اس فرانسیسی لفظ کی بدولت کئی اصطلاحیں اور محاورے اردو میں مروّج ہیں جیسے کمان دغنا (بندوق سر ہونا ، حکم ہو جانا ، کام بن جانا). (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۰۹).

---دینا محاورہ.
لڑائی کا حکم دینا.

سپہ دار لشکر نے دی جب کمان
ہوا مائلِ اوج جنگی نشان

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۶).

---سنبھالنا محاورہ.
ذمہ داری قبول کرنا ، معاملے کو دیکھنا ، کام کو ہاتھ میں لینا. بلیٹ مدھو سودن کاک نے استعفے کی کمان سنبھالی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۷).

---کار امث.
فوجی گاڑی جو جنگی سامان کے نقل و حمل کا کام دے. مسلح روسی فوجی ٹینکر گاڑیوں ، لاریوں اور کمان کاروں کے ساتھ ... جزیرہ کے علاقہ میں داخل ہوئے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۵ مارچ ، ۱). [کمان + انگ : کار (Car)].

---کرنا محاورہ.
سپہ سالاری کی خدمت انجام دینا ، فوج یا اس کے کسی دستے کی قیادت کرنا. بازیا دروازہ پر گئے اور دریافت کیا اس حملہ کی کمان کون کر رہا ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۵۳).

---میں ہونا محاورہ.
ماتحت ہونا ، تابع ہونا ، زیر حکم ہونا (مخزن المحاورات).

---نکلنا محاورہ.
(فوج یا فوجی دستے کا) جنگ کے لیے کوچ کرنا ، فوج کا لڑائی کے واسطے تعین کیا جانا.

جنگ ہے عشق سے اے نالہ عملداری کر
یعنی اشکوں کے رسالوں کی کمان نکلی ہے

(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---ہاتھ میں لینا محاورہ.
سپہ سالار ہونا ، فوجی کا نگراں ہونا ، فوج کی کمان سنبھالنا. ترک عورتوں کی طرح رضاکاروں کی کمان ہاتھ میں لے سکتیں. (۱۹۸۷ ، شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں ، ۳۱).

کمان (۲) (فت ک) امث.
۱. **تیر چلانے کا قوسی شکل کا ایک آلہ ، قوس (شعراً محبوب کی بھووں سے تشبیہ دیتے ہیں) ؛ ایک قدیم ترین غیر آتشیں حربہ جو بانس یا فلزات کے لچک دار لمبے ٹکڑے کے دونوں گوشوں میں ڈوری یا تانت باندھ کر بنایا جاتا اور جس کے ذریعے تیر یا غُلّہ نشانے پر مارتے.**

اسے تاج پور تخت سے بھیجی
کمان رستمی زرہ روئیں تنی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶). تیر ترکش کمان لیوا سپر اپنے سنگھات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱).

کیا سہم ہے آفت قیامت ستی اس توں
کھایا ہے جو کئی تیر تجھ ابرو کی کمان کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳). کمان کے قبضہ کی گرفت کا طریقہ پہلے بیان کیا جاتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۹).

حیا نے روک لیا جذبِ دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کمان کی طرح

(۱۸۵۸ ، گلزار داغ ، ۸۲).

اور کچھ بھی نظر نہیں آتا
ایک ٹوٹی ہوئی کمان کے سوا

(۱۹۵۸ ، شہر آذر (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۳۰۶)). سپہ شاخ کی

کمان سے تیر چل رہے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۶۲)۔ ۲. **دھنک ، قوسِ قزح**

غواصی بے بدل شاعر ہے تیرا کر تو اثیر بیچ
یقینی لا لئے ہیں سب فلک اپنی کمانان میں

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۲)۔

رُکیں جو اشک تقر پر چڑھائیے ابرو
کہ بعد بارشِ باراں کمان نکلتی ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۳)۔ تم نے برسات کے دنوں میں آسمان پر کمان نکلی دیکھی ہوگی۔ (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۸۰)۔ ۳. **محراب ، ڈاٹ ، طاق ، دائرے کا کوئی حصہ ، قطعِ دائرہ**۔ اس بازار میں چار کمانال تھیاں۔ (۱۶۰۲ ، بندہ نواز گیسو دراز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۶۰))۔ دیکھیے یہ کیسی عمدہ عمارت ہے ان کمانوں کو دیکھئے کہ پتھر پر پتھر ملا کر کس خوب صورتی سے جڑے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۳۷)۔ ہر بازار کے سرے پر ایک ایک خوبصورت کمان اور خوش قطع جھجے بنے ہوئے تھے۔ (۱۹۰۲ ، خیالات عزیز ، ۵۱)۔ ایک پل کی تین کمانیں ہیں جن کے عرض بالترتیب ۴۶ فٹ ۴۲ فٹ اور ۴۹ فٹ ہیں۔ (۱۹۳۰ ، علم ہندسہ مستوی ، ۵ : ۱۰۳)۔ ۴. **وہ قوس کی شکل جو شاہی فرامین پر بنی ہو** (نوراللغات)۔ ۵. **آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کا نام ، دھن راس**۔

یہ آسمان وسنا نہ دستی زمیں
زمیں بھار ستی کمان ہو جمی

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸)۔ ۶. (کنایۃً) **کوزہ پشت ، کُب ، جھکی ہوئی کمر ، کُبڑا پن**۔ ایک جوان عورت نے کسی بڑھیا کو کوزہ پشت دیکھ کر کہا کہ بڑی بی یہ کمان کتنی قیمت میں فروخت کرتی ہو۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۸)۔ ۷. **لچکیلا ، لچکدار ، لرزاں ، لرزتا ہوا ، جس میں لرزش ہو** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]

ـــ اَبرو کسرِ اضافت (ـــ فت ا ، سک ب ، و مع) صف۔
جس کے ابرو کمان کے مانند ہوں ، کمان جیسی بھنویں رکھنے والا ، ہلالی بھنویں والا ؛ (کنایۃً) **حسین ، خوبصورت**۔

مارتی مجھ کوں اے کمان ابرو
یہ پلک تیر و یہ نگہ تلوار

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۹)۔ [کمان + ابرو (رک)]۔

ـــ اُتارْنا محاورہ۔
کمان اُترنا (رک) کا تعدیہ ، کھنچاؤ کم کرنا ، کمان کا چلّہ اُتارنا۔ میرے قیاس میں نہیں آتا کہ تو نے کمان کیوں اتاری ہے۔ (۱۸۰۳ ، بلبل گلشن ، ۴۶)۔

اوتارو تم کمان قوسِ قزح کے اک اشارے سے
چڑھاؤ ابروئیں دیکھیں تو پھر کیونکر دھنک نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۶)۔

شہید ہوں تری بانکی بھووں پہ مرتا ہوں
چڑھی رہیں یہ کمانیں انہیں اتار نہیں

(۱۹۰۹ ، تیر و نشتر ، ۳۷)۔

ـــ اُتَرْ جانا محاورہ۔
قوت جاتی رہنا ، اثر جاتا رہنا ، رعب داب باقی نہ رہنا ، زوال آجانا۔ انہوں نے بھی باعالم شیطان اپنے وقت میں بہت کھیل کھیلے تھے ، اب اگرچہ کمان اتر چکی تھی ہاتھ بے مہندی کے ایک دن بھی نہ دیکھے گئے تھے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۷)۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ منہ چڑھی تھی مگر اب اسکی کمان اتر گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، نئی تنقید ، ۱۷۹)۔

ـــ اُتَرْنا محاورہ۔
کمان کا چلّہ اترنا ، کمان کا کھنچاؤ ختم ہو جانا ، زوال آنا ، کمزور پڑنا ، رعب داب کم ہو جانا۔

جو اٹ نہ کیا جیو اپنا پڑا
کمان اتری تھی اس کوں جیلا چڑا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷)۔

درِ جاناں پہ ہنگامہ نہ دیکھا
کمان اتری ہوئی ہے پاسباں کی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۴)۔

کس کو دیکھے سے دل کو چوٹ لگی
کیوں یہ اتری کمان ہے ہمارے

(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۸۷)۔

ـــ اُٹھانا محاورہ (پر یا پہ ، کے ساتھ)۔
تیر مارنے کا عزم کرنا۔

مجھ جانِ ناتواں پہ کمان کیوں اٹھائیے
کافی ہے ایک ادائے نگہ تیر کے عوض

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۷۹)۔

ـــ باز صف۔
تیر انداز ، کمان چلانے والا۔ ایسے بہت سے کمان باز اور شہسوار دیکھے جو طرح طرح کے کرتب دکھاتے تھے۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۲۸)۔ [کمان + ف : باز ، باختن = کھیلنا]۔

ـــ باندھنا محاورہ۔
کمان کو ہتھیار کے طور پر جسم پر سجانا ، کمان ساتھ لے کر چلنا ، کمان بردار۔

ابروئے کج ہے بیچ جو سیدھی نہ مانگ ہو
سچ ہے کمان باندھنا بے تیر ہے عبث

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۶۸)۔

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ۔
کمان اٹھانے والا ، کمان لے کر چلنے والا ملازم ، تیر انداز سپاہی (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ)۔ [کمان + ف : بردار ، برداشتن = اٹھانا]۔

ـــ بُلَنْد کسرِ صفت (ـــ فت تیر ضم ب ، فت ل ، سک ن) امث۔
وہ کمان جس کے گوشے لمبے ہوں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کمان + بلند (رک)]۔

---بَھِنْس کس اضا(---فت مع ب ، سک ہ ، رفت م) امث۔
قوس قزح (جامع اللغات)۔ [کمان + بھنس (رک)]۔

---پا ک کس صف ، امذ۔
مضبوط کمان (جامع اللغات)۔ [کمان + پا ک (رک)]۔

---پر چِلّا چڑھانا محاورہ۔
کمان کو تیر چلانے کے قابل بنانے کے لیے اُتری ہوئی تانت چڑھانا ، کمان کو اس قابل کرنا کہ تیر چلایا جا سکے۔

تم وہاں چلا چڑھاتے ہو کمان پر اور یہاں
کوئی صید عشق ہو کر مضطرب چلاتے ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳۵)۔

---پُشْت (---ضم پ ، سک ش) صف۔
جس کی پشت کمان جیسی ہو ؛ (کنایۃً) کبڑا ، کوزہ پشت ، ٹیڑھی کمر والا۔

اسی مبالے جا کر علی ہی دیکھے
کمان پشت یک پیر تھا سو پیکھے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۶۳)۔ [کمان + پشت (رک)]۔

---پھیرنا محاورہ۔
تاروں والے سازوں کو کمان پھیر کر بجانا ۔ کمان پھیرنا یعنی بالوں کی کمان پر گوند یا چیڑا لگا کر اسے تنے ہوئے تاروں پر پھیرا جاتا ہے۔ (ماخوذ : آواز)۔

---تانْنا محاورہ۔
کمان کا چلہ چڑھانا (علمی اردو لغت)۔

---تَنْگ کس صف(---فت ت ، غنہ) امث۔
کمان جس کے گوشے چھوٹے ہوں (جامع اللغات)۔ [کمان + تنگ (رک)]۔

---ٹُوٹ جانا محاورہ۔
سلسلہ منقطع ہو جانا ، قابو سے باہر ہونا ، درماندہ ہونا ، تھک جانا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پرواز کی کمان ٹوٹ گئی ، مرغابی تیزی سے نیچے گرنے لگی۔ (۱۹۷۸ ، پاگھ ، ۱۵)۔

---ٹیکا (---ی مج) امذ۔
(تعمیرات) بیل پایہ جس پر کمان (ڈاٹ) کا سب سے نچلا سرا ٹکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کمانوں کے لیے کمان ٹیکوں کا کام دے سکیں۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۷۰)۔ کمان ٹیکے ایسے بنائے جاتے ہیں کہ کمان کے مرکز سے ہم مں کر ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جنائی (ترجمہ) ، ۸۰)۔ [کمان + ٹیکا (رک)]۔

---چاق کَرْنا محاورہ۔
کمان چڑھانا ، کمان کھینچنا۔

اوسی تھار آتنہ کمان چاق کر
چلایا لگا تیر تس گھاٹ پر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۸)۔

---چڑْھانا محاورہ۔
کمان پر چلہ چڑھانا ، کمان زہ کرنا۔ طاقت خداداد بھی اسی قدر تھی کہ ہر ایک شخص ان کی کمان کو چڑھا نہ سکتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۹۵)۔

---چڑْھنا محاورہ۔
۱. **کمان کا چلہ چڑھنا ، کمان زہ ہونا۔**

تیری بھواں کو دیکھ کے کہتے ہیں عاشقاں
ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷)۔

بے خطا تیر ہے اس کا ایک ایک
چڑھی رہتی ہے کمان درویش

(۱۸۶۶ ، دیوان فیض ، ۱۳۸)۔

کشیدہ رکھو گے مجھ سے کب تک تم اپنے ابروئے جانستاں کو شکار کرنا تھا کر چکے بس اتار بھی دو چڑھی کمان کو (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۵۰)۔ ۲. **دور دورہ ہونا ، عروج حاصل ہونا۔**

تیر باراں بلا کیوں اے چرخ
یوں چڑھی کس کی کمان رہتی ہے

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۱۲۰)۔ وہ دن گئے جب کمان چڑھی ہوئی تھی۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳)۔

---چَہ (---فت چ) امذ ؛ = کمانچہ۔
۱. **چھوٹی کمان۔** ترکی ٹوپی والے کے کمانچۂ دہن سے کوئی تیر نکلا ادھر کبادہ توڑ دیں گے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳)۔ ۲. **روئی دھننے کا آلہ۔**

اوڑاتے تھے یوں پیادہ کہ تودے کو روئی کے
نداف کا کمانچہ جوں دے ہے انتشار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۰۸)۔ ۳. **محراب ، طاقچہ۔** شاہی عمارت ہے اس کے اندر ... بیسیوں کمانچے کمرے کوٹھریاں ہیں۔ (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۷۵)۔ فرش اور پل کی عرشہ بندی کے لیے ... کمانچوں کا استعمال گھٹ گیا ہے۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جنائی ، ۸۰)۔ ۴. **ایک وضع کی سارنگی ، ایک آلۂ موسیقی ، ساز بجانے کی کمان ، ساز بجانے کا تار یا آلہ۔**

کمانچوں کو سارنگیوں کو بنا
خوشی سے ہر اک ان کی ترہیں ملا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۹)۔

دل ان کے تار ستاروں کے ، تن ان کے طبل طمانچے ہیں
منہ چنگ زبان ، دل سارنگی یا گھنگرو ہاتھ کمانچے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۷)۔ طرح طرح کے باجے ، الغوزے ، بربط ... چوش ، قانون ، کمانچہ ، مردنگ ... بج رہے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۰)۔ [کمان + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---حَلْقَہ (---فت ح ، سک ل ، فت ق) امذ۔
وہ کمان جس کا چلہ نہ ہو ، بغیر چلے کی کمان (جامع اللغات)۔ [کمان + حلقہ (رک)]۔

---دار ; ~ کماندار. (الف) امذ.
تیر چلانے والا ، تیر انداز ، سپاہی.

کمان دار مردم سے چارہ گیا
کسو کھیت پر مفت مارا گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۵).

دل کو مارا تری چتون نے نہ دیکھ کان پہ ہاتھ
لے ہے چٹکی سے کماندار نشانے کی خبر

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۹۳).

یونان کے شوخ و شنگ کماندار کی طرح
تنہا سا ایک تیر چلا کر چلی گئیں

(۱۹۸۳ ، اخترستان ، ۸۸). (ب) صف. **محراب دار ، ڈاٹ والا ، قوس نما.** لالیں سفید کمان جن کے سامنے کماندار دکانیں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مسجدیں. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۹). کماندار چھتے کو جو زیادہ پائدار ہوا کرتا ہے ، ترجیح دی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت ، ۲۳).
[کمان + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری امث ; ~ کمانداری.
کمان دار کا کام ، تیر چلانا ، تیراندازی. حسن کتنے بھی اک حاجب تھا عاقل کاری ، خوب کستا کمان داری. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۸۶).

کچھ کمانداری میں اے قاتل نہ کی تو نے خطا
لاغر ایسا ہوں نہیں ملتا نشانہ تیر کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸). تیر اندازوں کی جماعت نے مردانگی اور کمانداری کی داد دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۹). آب ہوا بازی ، کمان داری اور دوسرے فرائض کی بجاآوری کا وسیع اور متنوع تجربہ رکھتے ہیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۴۳). [کمان دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دان امذ.
کمان رکھنے کا ظرف یا خول وغیرہ (ماخوذ : پلیٹس). [کمان + دان ، لاحقہ ظرفیت].

---راہ امذ.
(معماری) سُرنگ ، کھوہ. کمان راہ یا سُرنگ کے لیے سامان پر خاص غور ہونا چاہیے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رُڑکی چنائی ، ۸۵).
[کمان + راہ (رک)].

---رُستم کس اضا(---ضم ر ، سکو س ، فت ت) امث.
مراد : دھنک ، قوسِ قزح (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[کمان + رُستم (علم)].

---زہ کرنا محاورہ.
کمان پر چلّہ چڑھانا.

لیا تیغ گھوڑے اُپر خوش بندیا
کمان زہ کیا پور ترکش بندیا

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۱). دس آدمی اس کی کمان زہ نہ کرسکتے. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۷۸).

---زِہ ہونا محاورہ.
کمان پر چلہ چڑھنا ، کمان چلانے کی تیاری ہونا.

اکبار دس ہزار کمانیں ہوئیں جو زہ
تیر آئے اس طرح کہ برستا ہے جیسے مینھ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳). لیکن انصاف یہ ہے کہ شیخ سے یہ کمان زہ نہیں ہو سکتی ، دو چار قدم تن کر اور اکڑ کر چلتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۶۰).

---ساز امذ.
کمانیں بنانے والا شخص. بازار کے اکثر حصے پر کمان سازوں کا قبضہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶).
[کمان + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

---سازی امث.
کمان ساز کا کام ، کمانیں بنانا ، کمانیں تیار کرنا. سلطان احمد بن اویس تھا جو تمام کمالات کا مجموعہ تھا ، مصوری ، زرنگاری ، کمان سازی ، خاتم بندی وغیرہ ، ان تمام فنون میں بڑے بڑے صناع اس کی شاگردی کا دم بھرتے تھے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۸۰). [کمان ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے نِکلا تیر اور مُنھ سے نِکلی بات پھر نہیں آتی کہاوت.
بہت سوچنے سمجھنے کے بعد بات کہنی چاہیے ، ایسے محل پر بولتے ہیں جب بے احتیاطی سے کوئی بات بولتا ہو اور وہ غلط ہو (مہذب اللغات).

---شانَہ (---فت ن) امذ.
(معماری) کمان کی پشت جو سوٹی اور مضبوط بنائی جاتی ہے. نصف دائری بلوں میں پہلو کے ابھار کی روک کمان شانہ کے موزوں بھراؤ سے کرنی چاہیے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رُڑکی چنائی ، ۷۶).
[کمان + شانہ (رک)].

---شَیطان کس اضا(---ی لین) امث.
مراد : دھنک (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [کمان + شیطان (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امث.
کمان رستم ، دھنک ، کمان شیطان ، قوس قزح (علمی اردو لغت).
[کمان + فلک (رک)].

---کا بے رُخ ہونا محاورہ.
کمان کا نشانہ کی طرف سے بے رخ ہونا (مہذب اللغات).

---کا چِلّہ اُترنا محاورہ.
زور یا کس نہ رہنا ، کمان کا اس قابل نہ رہنا کہ تیر چلایا جاسکے.

تشبیہ تنی دون ترے گیسوئے رسا کو
اترا ہوا چلّہ کہوں ابرو کی کمان کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۱).

---کا رُخ کر جانا محاورہ.
کمان میں کسی طرف خم آ جانا.

کرے گی صاف جیں ان ابروؤں کی کرچی صبہا
کمان رخ کر گئی جب پھر وہ ہو کی آگ پر سیدھی
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۶).

---کاری امث.
(معماری) محراب بنانے یا تعمیر کرنے کا عمل. کمان کاری کے لیے اگر ممکن ہو سکے تو ہمیشہ اینٹیں ہی استعمال ہونی چاہئیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ روڑکی جنائی ، ۵۶). [کمان + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کڑنا محاورہ.
جھکنا ، خم کرنا.
تیر سا قد کمان کر اپنا
کھینچ قاتوں کے بیچ جلے شیخ
(۱۸۱۸ ، دیوان ابرو ، ۱۶).

---کڑکانا محاورہ.
کمان کڑکنا (رک) متعدی ، کمان چلانا ، تیراندازی کرنا.
کڑکا چکی ہے جنگ میں سو بار تو کماں
سر کر چکی ہے معرکۂ گاہ و کہکشاں
(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۳۲).

---کڑکنا محاورہ.
کمان چلنا ، کمان کھینچنا (اتنی زور سے کہ آواز پیدا ہو) ؛ جنگ ہونا.
ہدف ہوتا ہے عاشق بے خطا اپنے قاتل عالم
کمان کڑکی نہیں تیغ پر لبِ سوفار خنداں ہے
(۱۸۷۵ ، دیوان یاس ، ۱۸۳).
بے موت کوئی کس طرح مرے کڑکے نہ کمان خنجر نہ کھنچے ہو ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے کچھ کرتے نہیں کیا کرتے ہو (۱۹۵۱ ، آرزو ، ساز حیات ، ۲۹).
قبیلہ وار کمانیں کڑکنے والی ہیں
مرے لہو کی گواہی مجھے نڈر کر دے
(۱۹۸۳ ، سہر دو نیم ، ۵۸).

---کڑی ہونا محاورہ.
کمان کا سخت ہونا ، ایسی کمان کہ جس کا تیر زیادہ دور تک جا سکے (مہذب اللغات).

---کسنا محاورہ.
کمان کو ادھر ادھر جھکا کر آزمانا ، کمان کو تیر چلانے کے لائق بنانے کے لیے پرکھنا ، کمان میں تیر لگانا.
چلاوے اگر کوئی کمان کس کے تیر
پڑے آ کو کشتی میں قربان ہو پھیر
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۳).
کسی ہوئی کمان تھی
چھوڑ دیا میں نے بان
(۱۹۴۹ ، سراجی ، ک ، ۳۳۳).

---کش (---فت ک) صف ، امذ.
کمان کھینچنے والا ، تیرانداز.
اے کمان کش ہے کشش سے دل کی اپنا قوی
تیر پہلو سے مرے نکلے تو پیکاں چھوڑ کر
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۳۹۷).
ہر اک اپنے رنگ میں محو ہے یہ ہے لطف وادیٔ عشق میں جو خوشی ہے صید کو زخم کی تو کمان کش اپنے ہنر سے خوش (۱۹۱۰ ، دیوان وحشت ، ۲۰۱). [کمان + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کشی (---فت ک) امث.
تیراندازی (جامع اللغات). [کمان کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوتاہ خانہ کس صف(---و مج ، فت ن) امث.
کمان کے خمیدہ ہونے کی حالت (جامع اللغات ؛ (غلام سرور)). [کمان + کوتاہ (رک) + خانہ (رک)].

---کیانی کس اضا(---کس ک) امث.
کیانی خاندان سے منسوب کمان ؛ نہایت عمدہ کمان. فریوس زین میں کمان کیانی ، چہرے پر رعب و جلال کشورستانی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۳). رستم نے کمان کیانی کاندھے سے اتاری. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال ، ۲ : ۶۷). [کمان + کیان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کے ڈرپے ہونا محاورہ.
تیر اندازی سیکھنے کی طرف توجہ کرنا ، تیراندازی کی مشق کرنا.
کماں کے جو درپے ہوا بے نظیر
لیا کھینچ چلے میں سب فن تیر
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۳).

---کھلنا محاورہ.
آسمان پر قوس قزح کا ظاہر ہونا ، دھنک نمودار ہونا.
ابروئے یار نظر آئے تو رونا تھم جائے
کہ جھڑی مینہ کی نکلتے ہی کمان کھلتی ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۳).

---کھنچنا ف ل ، محاورہ.
کمان پر چلہ چڑھنا ، تیر چلانے کے لیے تیار ہونا.
گوشۂ ابرو کو تانا ہو کے بے رخ والغیب
پھر کمان کھنچنے لگی ہے اس قدر انداز کی
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۸۹۱).
کسی کو بے پرو بالی پہ جن کے آئے ترس
کھنچی کمان تو نہیں وہ نشانہ تیروں کا
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۷۸).

---کھینچنا ف م ، محاورہ.
کمان پر چلہ چڑھانا ، تیراندازی کرنا ، تیر چلانا.
ابرو نے ترے کھینچی کمان جور و جفا پر
قربان کروں سو جیو ترے تیر ادا پر
(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۱۷۹).

وہ تیور چڑھے ہیں کشیدہ ہے ابرو
وہ تیروں کے اوپر کمان کھینچے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۸۰).
دل ڈراتی ہے کھینچی ہے کمان
نو گھڑی کی سیاست دربان
(۱۹۵۸ ، شہر آذر (کلیات مصطفٰے زیدی) ، ۷۵).

ـــ گار امث.
ایک آلہ جس سے ۲۵۰۰ گز کے فاصلے پر پتھر پھینکتے تھے (علمی اردو لغت). [کمان + گار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گر (ـــ فت گ) امذ ؛ نیز کمانگر.
۱. کمان بنانے والا ، کمان بنانے کا پیشہ کرنے والا.
کمان گر بھی ہوئے گھر میں اپنے تیرانداز
لبھاتی آپ سے چلاتا ہے خلق پر نجار
(۱۷۲۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۳).
ہر دم کمان گروں کے اُبر پیچ و تاب ہیں
سحاف اپنے حال میں غم کی کتاب ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۰). جب کمانگروں کے پاس سے سواری اشرف گزری تو کمانداراں آ کر قدمبوس ہوئے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۵۷). **۲. ٹوٹی ہوئی یا اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے والا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[کمان + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گُروہَہ / گُروِہَہ (ـــ ضم گ ، و مج ، فت ہ / فت ی) امث.
غلیل. کمان گروہہ کہ جسے غلیل کہتے ہیں غلہ اس میں رکھ کے مارا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۷). ان کے علاوہ تیرے ... کمان گروہہ (کمان غلوبہ اندازی غُلیل) یہ ہاتھ میں لیے ... جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۹). [کمان + گروہہ / گروہہ (رک)].

ـــ گری (ـــ فت گ) امث ؛ نیز کمانگری.
۱. کمان گر کا کام ، کمانوں کے بنانے کا کام یا پیشہ.
تودۂ کینہ ہے فلک تیر کمال چاہیے
کھینچی چلہ پہ دھڑک ہے یہی اب کمان گری
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۴). **۲. ہڈیوں کے جوڑنے یا باندھنے کا ہنر** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کمان گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گیر (ـــ ی مع) امذ.
جس کے ہاتھ میں تیر ہو ، تیرانداز.
ترک آنکھ کا اس کمان گیر تھا
تو غمزہ تھی اس شصت میں تیر تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۱). [کمان + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــ میں خانہ ہونا محاورہ.
کمان میں ہلکا سا ٹیڑھا پن ہونا.
خدا کے واسطے کر یار چین ابرو دور
بڑا ہی عیب لگا جس کمان میں خانہ ہوا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵).

ـــ نکلنا محاورہ.
قوس قزح کا نظر آنا (جو مینہ کھلنے کی علامت ہے) ، بارش کے بعد دھنک کا آسمان پر نمودار ہونا.
عکس ابرو کا ہے پڑا کسکے
ہے فلک پر جو یہ کمان نکلی
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۶۸).
فلک پہ چھپ نہ سکی ابر میں یہ قوس قزح
ترے نظارے کو ابرو کمان نکل آئی
(۱۸۷۶ ، دیوان شادان ، ۲۳۰).

ـــ ہونا محاورہ.
خمیدہ ہونا ، کمان کی طرح جھک جانا.
کمان ہوا ہے قد ابرو کے گوشہ گیروں کا
لٹا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

کَمانا (فت ک) ف م نیز ف ل.
۱. (الف) محنت یا تدبیر سے روزی پیدا کرنا ، رزق یا روپیہ حاصل کرنا ، تجارت یا ملازمت کے ذریعہ دولت حاصل کرنا. تب تم کیا کھاؤ گے اور کیا کماؤ گے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۷). نوکری کر کے کچھ کمائے یا تھک کے اور مجبور ہو کے پھر ہل لادے. (۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۵). بیٹے کو اسی دن کے لئے پالا ہے پرورش کیا ہے کہ بڑھاپے میں کمائے اور ان کو کھلائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۹۱). غلامی اس جناب کی قبول کی ، یہیں کماؤں گا. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۶۷). اس کو تو ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے «مسعود ہنس کر بولا» اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ روپیہ کیسے کمایا جا سکتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۷). **(ب) رزق یا کچھ حاصل کرنا.**
گر دل میں ہے ترے جو کمائی کمائے کچ
تو صحبت اختیار کر اہل کمال کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۷).
جو کمایا تھا یہیں چھوڑ گئے بعد فنا
مالِ دنیا سے بہت اور نہ کم ساتھ رہا
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۷۰). خدا جانے ان مسلمانوں کو دولت کمانا کب آئے گا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۳۰۷). **(ج) پیشہ کرنا ، بُرا کام کرنا ، کوٹھے پر بیٹھنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **۲. کسی فعل کا مرتکب ہونا ، ذمہ لینا ، سر لینا ، جیسے: پاپ کمانا.** اس کتاب کی تالیف میں درحقیقت میں نے کچھ ثواب کمایا. (۱۸۷۰ ، خطوط سرسید ، ۱۰۴).
سرمانے میں داغ بھی سودا بھی درد بھی
تو نے تو اے جنوں بہت کچھ کما لیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۳). تم نے کیسے اعمال کمائے تھے کہ اب قبر بھی تمہیں پناہ نہیں دیتی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۵۰). **۳. زمین کو کئی بار کھود یا جوت کر زرخیز بنانا ، زمین تیار کرنا.** زمین کو اچھی طرح کمانا اور اس کی مٹی کو سرمہ سا کرنا کچھ مفید ہے یا نہیں. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۴۳).

وہی زمینیں اچھی ہیں جن کی مثال یہ تو بہت چمڑی اور سخت ہوں کہ ان کے کمانے اور تیار کرنے کے لیے محنت اور صرف زیادہ چاہیے ... (۱۸۹۳ء ، اردو کی پانچویں کتاب اسمٰعیل ، ۱۹۶). ۴. (i) **چمڑے کو ملائم اور صاف بنانا یا استعمال کے لیے تیار کرنا ، دباغت کرنا.** لوگ اوس چمڑے کو خوب کماتے ہیں اور نہایت نرم اور ملائم ہو جاتا ہے. (۱۸۴۷ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۵). کھالوں کو کما کر چمڑا بناتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، جغرافیہ عالم ، ۱ : ۱۲۹). (ii) **لوہے کو کوٹ پیٹ کر نرم اور لوچدار بنانا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۵. (i) **ریاضت اور محنت سے جسم کو مضبوط بنانا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ii) **طاقت سلب کر لینا ، کمزور کر دینا** (ماخوذ : نوراللغات). ۶. **نجاست صاف کرنا ، پاخانہ صاف کرنا ، انسان کا فضلہ اٹھا کر لے جانا.** میرا مارے پیشاب کے بُرا حال ہے جلد جا کر کما لے تو کرا ہٹا لے. (۱۸۸۹ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۷۹). ہمارے ہاں ایک بھنگن کوٹھا کمانے آتی تھی. (۱۹۵۵ء ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۸۹). ۷. **خدمت میں رہنا ، خدمت انجام دینا.** غلامی اوس جناب کی قبول کی نہیں کتنوں کا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۴۰). آپ میرا کہنا مان لیں تو سونے روپے کے محلوں میں رہیں ، لونڈیاں آگے کمائیں. (۱۹۳۱ء ، چار چاند ، ۱۵). ۸. (شاذ) **گھٹانا ، کم کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : कर्म क्षापि].

ـــــ دھمانا ف م.

روپیہ پیسا یا روزی پیدا کرنا ، کسبِ معاش کرنا. اب وہ تو مر گئے کمانے دھمانے والا رہا نہیں. (۱۸۹۹ء ، ہیرے کی کنی ، ۳۹). کمانے دھمانے کے قابل ہوتے تو یہ دل میں سمائی. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۹۲). [کمانا + دھمانا (تابع)].

ـــــ کھجانا ف م.

(رک : **کمانا دھمانا**) جب سے وہ کمانے کھجانے کے لائق ہوئی تھی اماں اس کی ساری باتوں کو چپکے سے پی جایا کرتیں. (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۲۷۸).

ـــــ کھانا محاورہ.

محنت کرنا اور پیٹ بھرنا ، محنت کر کے گزر بسر کرنا. اس زمانہ میں لوگوں کو عیش و عشرت پھول پان کا شوق ہے اور پڑھنا لکھنا فقط کمانے کھانے کے لئے سیکھتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، آزاد ، نگارستانِ فارس ، ۰).

کمانْچَہ (فت ک ، سک ن نیز مغ ، فت ج) امذ.

۱. **چھوٹی کمان.** ترکی ٹوپی والے کے کمانچۂ ذہن سے کوئی تیر نکلا. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). ۲. **محراب ، طاقچہ.** عمارت اونچی کرسی دیکر شمال رویہ بناتے ... وسیع دہر دالان ، شہ نشین ، کمانچے ، صحن چبانہ ... جدید قسم کے کمروں کا رواج تھا. (۱۹۵۱ء ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۷۲). ۳. **روئی دھننے کا آلہ ، دھنکی.**

اوڑاتے تھے یوں پیادہ کہ تودے کو روئی کے
نداف کا کمانچہ جوں دے ہے انتشار

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۸). ۴. **ایک قسم کی سارنگی نیز ساز بجانے کی کمان.** کمانچہ ... ضلع پنجاب میں مروّج ہے. (۱۸۷۵ء ، سرمایۂ عشرت ، ۱۲۲). مضراب کو نیت اور کمانچہ کو نیت کہتے ہیں. (۱۹۷۱ء ، حیاتِ امیر خسرو ، ۲۰۰). [رک : کمان (۲) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

کمانْچی (فت ک ، سک ن) امذ.

سارنگی بجانے والا. جیسے اور جتنی تعداد میں خطاط ، کاتب ، محقق نویس ... کمانچی ... تھے ایسے اور اتنی تعداد میں کسی زمانے میں نہیں ہوئے. (۱۹۶۹ء ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۵۲۹). [رک : کمان (۲) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

کمانْدار (فت ک ، مغ نیز سک ن) صف.

۱. **کمان رکھنے والا ، تیرانداز.**

کھنچتا ہے ہر کشش میں کماندار دل مرا
دیکھوں کماں کو کہ تیرے تیر کی طرف

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۲).

یونان کے شوخ و شنگ کماندار کی طرح
تنہا سا ایک تیر چلا کر چلی گئی

(۱۹۳۶ء ، اختر ستان ، ۸۸).

سارے دشمن درپے آزار لشکر صف بہ صف
لشکروں کے سب کمانداروں کے رُخ میری طرف

(۱۹۸۳ء ، سہرِ دونیم ، ۷۳). ۲. **محراب دار ، محرابی ، ڈاٹ والا ، قوس نما.** لانبی سفید گلیاں ... سامنے کماندار دوکانیں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مسجدیں. (۱۸۹۰ء ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۹). شہتیروں کے درمیان کنکریٹ کو کماندار بنایا جائے. (۱۹۷۱ء ، تعمیروں کا تجزیہ اور تجویز ، ۲ : ۹۹۵). [رک : کمان (۲) + ف : دار ، داشتن ــ رکھنا].

ـــــ اَعْظَم کس صف (ـــــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.

فوج کا سب سے بڑا افسر. ہندوستان کا کماندار اعظم بھی رہا ہے (۱۹۸۸ء ، تذکرۂ استخبارات ، نومبر ، ۲۷۵) [کماندار + اعظم].

ـــــ پسلی (ـــــ فت پ ، سک س) امث.

(معماری) عمارت میں استعمال ہونے والی مُڑی ہوئی سلاخ ... مُڑے ہوئے شہتیر جو عموماً دھات کے ہوتے ہیں چھتوں اور پلوں میں اکثر استعمال ہوتے ہیں اور ان کو کماندار پسلیاں کہا جاتا ہے. (۱۹۰۴ء ، مقبوضی اشیاء ، ۲۴۳). [کماندار + پسلی (رک)].

ـــــ محاذ کس اضا (ـــــ فت م) امذ.

سپہ سالار ، محاذ کا نگراں ، فوج کی کمان سنبھالنے والا. کماندار محاذ Sector Commander اب ہوائی گشت Airpatrol کی درخواست کرے گا. (۱۹۸۸ء ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۰۹). [کماندار + محاذ (رک)].

کمانْدارانَہ (فت ک ، مغ نیز سک ن ، فت ر) صف ، م ف.

کماندار کی طرح ، قائدانہ ، عسکری انداز کا. ایک کماندارانہ اسلوب سے لڑکیوں کے دستے کی قیادت کرتی ہوئی ہی تلے قدم ڈالتی. (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۲۳۴). [کماندار + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

کمانداری (فت ک ، سک ن) امث.
تیر اندازی ، تیر چلانا

توں تیر ہور کمان میں ہی دعویٰ دھرے
ایس کی کمانداری ظاہر کرے

(۱۶۷۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۶).

کچھ کمانداری میں اے قاتل نہ کی تو نے خطا
لاغر ایسا ہوں نہیں ملتا نشانہ تیر کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸). تیر اندازوں کی جماعت نے ... کمانداری کی داد دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲۰).

اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی خودداری کی
خوف کو رکھ لیا خدمت پہ کمانداری کی

(۱۹۵۸ ، شہر آذر (کلیاتِ مصطفٰی زیدی) ، ۱۰۶). [کماندار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کمانڈ (فت ک ، سک ن) امذ.
۱. **حکم ، بول (جس پر سپاہی قواعد کرتے ہیں) نیز فوجی دستہ ، ضلع یا علاقہ (جو کسی سپہ سالار کے زیر حکم ہو).** لنچ کا وقت ہوا تو شیرؔ ہمیں سگنلس کمانڈ کے میس میں لے گیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۳۸). ۲. **عبور ، دسترس ، اختیار.** جتنی کمانڈ مجھے اردو پر حاصل ہے تقریباً اتنی ہی ، بلکہ زیادہ ہی انگلش پر حاصل ہے. (۱۹۹۱ ، زن ، زر ، زمین ، ۲۰۲). [انگ : Command].

کمانڈر (فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
کمان دار ، سپہ سالار ، فوج کا ایک بڑا افسر ، امیر فوج. یوں سمجھو کہ انسان فی حدِّ ذاتہ ایک کمانڈر ہے. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۸). اے کائنات کی فوجوں کے کمانڈر خدائے جبر و ملکوت کے لشکروں کے سپہ سالار مولا لڑائی تو تیرے نام کو ہے. (۱۹۰۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۳). اس کام کے لیے مجھے ڈھاکہ کا کمانڈر مقرر کیا گیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۹۳). [انگ : Commander].

--- اِن چیف / اِنچیف (--- کس ا ، سک ن ، ی مج) امذ.
سپہ سالارِ اعلیٰ ، خصوصاً زمینی فوج کا سب سے بڑا افسر. پلونا کے واقعہ کے بعد سلطان نے ان کو کمانڈر انچیف اور صیغہ جنگ کا وزیر کر دیا تھا. (۱۸۹۴ ، سفر نامہ روم و مصر و شام ، ۴۳). بادشاہ نے کمانڈر انچیف کو سرزنش کی. (۱۹۲۶ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۳۸). صدرِ پاکستان نے جو فوج کے کمانڈر انچیف بھی تھے ... پیش نظر نہ رکھا. (۱۹۸۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰). [انگ : Commander-in-Chief].

کمانڈنٹ (فت ک ، سک ن ، فت مج ڈ ، سک ن) امذ.
فوج کا ایک عہدہ یا عہدیدار ، ایسا فوجی افسر جس کی کمان میں سپاہیوں کی ایک مقررہ تعداد ہو. سکریٹری کا چپراسی آیا اور کمانڈنٹ کا خط لایا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۹۰). دوسرے فرائض کے علاوہ پاک فضائیہ کے کالج رسالپور کے کمانڈنٹ اور فضائی ہیڈ کوارٹر میں شعبۂ نظم و نسق کے ڈائرکٹر ... کام کرتے رہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۳۵). کاکول اکیڈمی کے کمانڈنٹ رہے ہیں. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۰۹). [انگ : Commandent].

کمانڈنگ افسر / آفیسر (فت ک ، سک ن ، کس ڈ ، غنہ ، سک گ ، فت ا ، سک ف ، فت س / ی مج ، سک س) امذ.
فوج یا اسکے کسی حصے کا سالار ، سپہ سالار ، فوج کا سردار. کمانڈنگ افسر صاحب کو کوئی ایک درجن اور افسروں سے صلاح لینی پڑتی ہے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار ، ۱۰۷). ان ہی میں مقامی چھاؤنی کا کمانڈنگ افسر بھی تھا. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۵۱). اس لفظ سے بنے ہوئے فوجی عہدے مثلاً کمان افسر ، کمانڈو ، ونگ کمانڈر ، کمانڈنگ افسر ، کمانڈرانچیف بھی اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۸). [انگ : Commanding Officer].

کمانڈو (فت ک ، سک ن ، و مج) امذ.
دست بدست لڑنے والا چھاپا مار فوجی سپاہی. کمانڈو بٹالین بہت جلد سندھ کے حساس علاقوں میں پوزیشن لے گی. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۱۲). [انگ : Commando].

کمانہ (فت ک ، ن) امذ.
بڑھئی کی کمان جس سے وہ برما چلاتا ہے (علمی اردو لغت). [کمان + ہ ، لاحقۂ نسبت و تکبیر].

کمانی (فت ک) امث.
۱. **گاڑی کے جھٹکے سنبھالنے کی قوس نُما آہنی پتی جو دھرے اور گاڑی کے ڈھانچے کے بیچ میں دھرے کے اوپر جڑی رہتی ہے اور گاڑی کے جھٹکے کے ساتھ دبتی اور ابھرتی ہے** (ا پ و ، ۵ : ۱۳۹). اس قسم کا انتظام ہوتا ہے کہ حرکت کو جاری رکھنے والی بڑی کمانی کا عمل اپنزار کے ایک خاص حصہ تک معطل رہتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم پیشہ ، ۲۰۷). موٹر کیونکہ بہت تیز رفتار چلتی ہے اس وجہ سے اس میں کمانیاں ... فٹ ہوتی ضروری ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۳۴). ریلوے کے انجن اور ڈبوں میں موٹروں ، تانگوں اور سائیکلوں وغیرہ میں مختلف قسم کی کمانیاں استعمال کی جاتی ہیں ، یہ کمانیاں بھی آہن گر ہی بناتا ہے. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۱۶). ۲. **عینک کے تال بٹھانے کا خانہ یا عینک کے شیشوں کا گھر نیز تالوں سے کانوں تک جانے والی ڈنڈیاں ، فریم** (ا پ و ، ۸ : ۱۱۰). دو عینکیں ایک سنہری اور دوسری نکل کی کمانی کی. (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۰۶). عام طور پر تالی کالی پلڈی کے فریم کی عینک لگائے رہتی تھی ... جسکی ایک کمانی حادثاتِ زمانہ کی نذر ہو چکی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۳). ۳. **بڑھئی کی وہ لکڑی جس سے برما چلاتے ہیں** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **سارنگی وغیرہ بجانے کا گز ، کمانچہ.** کوئی کمانی چھو گئی اور باجے کی کھونٹی کو حرکت ہوئی. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، ۹۳). اس کی کمانی سارنگی کی کمانی سے چھوٹی ہوتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۵۰). ۵. **وہ تار جو دانتوں کی جانب میں دیتے ہیں** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [کمان + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

ــــــ دار صف.

جس میں لچکدار قوس نما پرزہ (کمانی) لگا ہو ، لچکدار ، مڑ جانے والا ، فولڈنگ. چند کمانی دار کونچیں بھی اپنی لچک دکھا رہی تھیں. (۱۸۸۹ ، کلگشت فرنگ ، ۷۶).

دیکھیے عینک لگانے کا نتیجہ اے ظریف
لوگ کہتے ہیں کمانی دار آنکھیں ہو گئیں

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۱ : ۵۹). عشرت خانوں میں کمانی دار پلنگ پر پڑے خراٹے لے رہے ہیں. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۲۳). بغلوں میں کمانی دار چاقو اڑسے رہتے تا کہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے. (۱۹۷۷ ، ساتھی احمد علی ، ۲۵). [کمانی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــــ دار ترازو (ـــ فت ت ، ا و مع) امذ.

ایک خاص وضع کا ترازو جس میں پلڑوں کو اٹھانے کے لیے ایک کمانی لگی ہوتی ہے (بہت قیمتی اشیا کا بالکل ٹھیک وزن کرنے لیے مستعمل) ، سائنسی ترازو. کمانی دار ترازو کی مدد سے ہم کسی چیز کی مقدار مادہ کو براہ راست ناپ سکتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۷۵). [رکب : کمانی دار + ترازو (رک)].

ــــــ تہ پہیا گاڑی جوت سیرے بھیا کہاوت.

بے سرو سامانی کی حالت میں شیخی مارنے کے موقع پر کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

کَمانیْر (فت ک ، شد ی مع بفت) امذ.

کمانڈر ، کمانڈنگ آفیسر ، فوج کا افسر. جنرل جونس صاحب بہادر اس فوج کے کمانیر مقرر ہو کر روڑکی میں داخل ہوئے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۷۹). آپ تو کسی فوج کے کمانیر معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲). اسی طرح نصراللہ بیگ خان جو سب سے بڑے تھے فوج کے کمانیر ہوئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۸). [کمانڈر (رک) کا بگاڑ].

کمانے کو بھیڑ ، کھانے کو شیر کہاوت.

نکھٹو آدمی کی نسبت بولتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

کماوے ٹوپی والا ، اُڑاوے دھوتی والا کہاوت.

کمائے کوئی اڑائے کوئی ، ایک کا مال دوسرے کے تصرف میں آنے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

کماوے دھوتی والا ، اُڑاوے ٹوپی والا کہاوت.

دیسی لوگ محنت کرتے اور انگریز عیش کرتے ہیں ، محنت کوئی کرے اور عیش کوئی کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کماویں خان خانان اُڑاویں میاں فہیم کہاوت.

کمائے کوئی اور لے اڑائے کوئی اور دوسرے کے مال پر گلچھرے اڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں. محنت اور مشقت تو یہ کریں گے اور رزقہ میرے ہاتھ آئے گا ، بقول شخصے کمائیں خانخانان اور اڑائیں میاں فہیم. (۱۸۰۲ ، نورتن ، ۹۰). اگر للا صاحب کی اولاد اعجاز دین کی پابند ہو تو امکان غالب ہے کہ ... کمائیں خان خانان اور اڑائیں میاں فہیم کی مثل اصل کر دکھائیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۱ : ۶).

کماویں رات ، کھلاویں ذات کہاوت.

باحیا یا غیرت مند آدمی برادرانہ حقوق حتی الامکان ادا کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

کَماؤ (فت ک ، و مع) صف.

۱. کمانے والا ، محنتی ، روپیا پیسا یا روزی کمانے والا ، کسب معاش کرنے والا (نکھٹو کی ضد). اگر خاندان میں حسن اتفاق سے ایک کماؤ پیدا ہو جاتا ہے تو تمام خاندان اس کے سہارے پر فکر معاش سے فارغ البال ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۸۰). کماؤ ایک ، کھانے والے دس جنے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ (آغا حیدر حسن دہلوی) ، ۲۰).

بیٹا سوتیلا اور کماؤ بھی
رکھتا خاطر وہ ہر طرح ماں کی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۷). اللہ رکھے کماؤ ہیں. (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۹). ۲. (کنایۃً) خاوند ، پتی. انہی سہاگ سلامت رہے اور کماؤ کی پگڑی قائم رہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). [کمانا (رک) سے صفت فاعلی].

ــــــ آوے/آئے ڈرتا نکھٹو آوے/آئے لڑتا کہاوت.

کمانے والا شریف ہوتا ہے اور لڑائی جھگڑے سے ڈرتا ہے مگر نکما شریر اور لڑاکا ہوا کرتا ہے. کماؤ نہ دھماؤ مگر دروازے سے پکارتا آئے گا کماؤ آئے ڈرتا نکھٹو آئے لڑتا ، بیوی بچاری دن بھر برائی تابعداری کرے. (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۱۰).

ــــــ پُوت (ـــ و مع) امذ.

کسب معاش کرنے والا بیٹا ، کمائی کرنے والا بیٹا ، کما کر کھلانے والا بیٹا ، سپوت. عمرو نے کہا مری قدردانی یہ ہے گزی گاڑھا پہناؤ اور جوار باجرا کھلاؤ ہم خود کماؤ پوت ہیں مٹی سے پیسا پیدا کرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۹ : ۷۹۵). بڑی بوڑھی عورتیں اس دن کماؤ پوتوں کا منہ دیکھتی ہیں آنکھ کھول کر. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۷).

ــــــ پُوت کی دُور بَلا کہاوت.

کمانے والے بیٹے کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے ، کفالت کرنے والے کے لیے دعاگو ہونا (جامع الامثال).

ــــــ پُوت کَلیجے مُوت کہاوت.

کمانے والے بیٹے کو ماں بہت چاہتی ہے ؛ جو کما کر کھلائے اس کی بری بات بھی برداشت کرنی پڑتی ہے (علمی اردو لغت ؛ خزینۃ الامثال).

ــــــ خصم کس نے نہ چاہا کہاوت.

جس کی ذات سے فائدہ ہو وہی عزیز ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

ــــــ دھن امذ.

۱. اولاد نرینہ ، بیٹا ، پوت (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. کرائے پر چلنے والا ٹھیلا ، گاڑی ،

بھاڑے کا ٹٹو وغیرہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات). ۳. (کنایۃً) نوجی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[کماؤ + دھن (رک)].

کَمائی (فت ک) امث.

۱. (اَ) کمانے کا عمل یا حاصل ، آمدنی جو محنت سے حاصل ہو.

شرم نئیں تو کیہا تاج تھا او سری
تو کتی دھات کی کیہہ کمائی تری

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۷). ان کے باپ دادا کی کمائی جس سے توقع نہیں کہ ان کی اولاد قائلہ الھاوے کی سب ڈوب گئی. (۱۸۷۹ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶). مجھے سب یہی کہیں گے کہ اپنی بیوی کی کمائی کھاتا ہے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۳۹) والد کا اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا جائز ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۸۰). (اا) کام ، محنت مزدوری (فرہنگ آصفیہ). ۲. دولت ، مال ، جمع پونجی ، جمع جتھا

توڑا کانٹوں نے آبلوں کو
برباد ہوئی مری کمائی

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۵). اس خیمے میں پڑا میرا رو کیا ہے اور اس میں تمام عمر کی کمائی ہے آپ میرے ساتھ چلیں تو جا کر ڈھونڈھ لوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰۸).

عمر بھر کی سب کمائی لٹ گئی
زیست کا برگ و نوا جاتا رہا

(۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲۰). بڈھی کی بیٹی باپ کی پوری کمائی لے کر گھر سے وداع ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۳۲). ۳. (مجازاً) محنت کا پھل ، فرزند ، بیٹا یا بھائی وغیرہ.

یہ جوانی تیری ، صد حیف اے بچے
یہ کمائی میری صد حیف ، اے بچے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۲) بعد عرصے کے محسن نے بہرام کو مطلع کیا کہ وہ اوس کا بھائی ہے اور اوس کے باپ کی کمائی ہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۲۷).

خیمے کے گرد پھیلے ہوئے تھے سب اہل شام
لٹتی تھی دن دھاڑے کمائی حسین کی

(۱۹۳۰ ، اعجاز نوح ، ۹). [کمانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ پھونکنا محاورہ.

پونجی ضائع کرنا ، دولت بے جا صرف کرنا ، سرمایہ لٹانا. کچھ تمہارے باپ دادا کی کمائی تو پھونکنا نہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۷).

ـــ دھمائی (ـــ فت دھ) امث.

رک : کمائی معنی نمبر ۱. اگر ایک کونے میں جب چاپ بیٹھیں تو کمائی دھمائی کس طرح پر کریں. (۱۹۰۲ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۵).
[کمائی + دھمائی (تابع)].

ـــ کرنا محاورہ.

۱. دولت یا روزی پیدا کرنا ، کمانا. اگر امام برحق کے محب ہوئے تو ... ایسی کمائی جیسے شیطان کرے امام کے واسطے خرچ میں لائے. (۱۷۳۸ ، ہدایت المومنین ، ۲۱).

کری جب اوس نے اس ڈھب سے کمائی
تو سب کچھ لے کے اپنے گھر میں آئی

(۱۸۱۳ ، شش جہت رنگیں ، ۲۸۰). باہر پھرنا ، پردیس جانا کمائی کرنا یہ سب کام مردوں کے ذمے ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۱). ۲. پانا ، حاصل کرنا.

آئے تھے ساتھ لے کے نقد حیات
کھو چکے اس کو یہ کمائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۸).

عشق میں ہم نے یہ کمائی کی
دل دیا غم سے آشنائی کی

(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۳۷).

ـــ کمانا محاورہ نیز ف مر.

دولت کمانا ، روپیا پیسا پیدا کرنا ، روزی کمانا.

گر دل میں ہے ترے جو کمائی کمائیے کچھ
تو صحبت اختیار کر اہل کمال کا

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۷). مفلس غریبوں کے روپے سے کمائی کماتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۷).

ـــ لٹانا محاورہ.

رک : کمائی پھونکنا. انہیں اپنی کمائی لٹانے کا پورا حق تھا لیکن باپ دادا کی جائداد کو لٹانے کا انہیں کوئی حق نہ تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند (اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ۱۹۹۱ء ، ۲۱)).

ـــ لُٹنا محاورہ.

کمائی لٹانا (رک) کا لازم ، عمر بھر کا حاصل ضائع ہو جانا ؛ اولاد کا مرنا

خیر بتول نے جنت میں جب یہ پائی ہائے
کہ کربلا میں سبھی لٹ گئی کمائی ہائے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۲۱).

خیمے کے گرد پھیلے ہوئے تھے سب اہل شام
لٹتی تھی دن دہاڑے کمائی حسین کی

(۱۹۳۵ ، اعجاز نوح ، ۹).

ـــ ہوئی مٹی امث.

برتن بنانے کے لائق صاف کی ہوئی اور لوچ دار مٹی. اینٹیں کمائی ہوئی مٹی سے مناسب شکل اور ناپ کے سانچوں میں ڈھالی ... جاتی ہیں. (۱۹۰۸ ، اشیائے تعمیر ، ۲۷).

کَمائے نہ دھمائے ، سو کو بھوج بھوج کھائے کہاوت.

(عورت اپنے نکھٹو خاوند کی شکایت کرتی ہے) کماتا کچھ نہیں اور مجھے تنگ کرتا رہتا ہے ، نکھٹو آدمی ہمیشہ بیوی کے لیے مصیبت ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کَمایا ہُوا (فت ک ، شم م ، مع و) امذ ؛ صف.

حاصل کیا ہوا ، محنت سے حاصل کیا ہوا (سرمایہ وغیرہ).

کمائی ہوئی، کمایا ہوا، نیز چمڑا جو مل کر نرم کیا گیا ہو (مرکبات میں مستعمل). [کمایا (کمانا (رک) کا ماضی) + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

کمایا ہُوا لوہا (فت ک ، ضم ہ ، غم و ، و مج) امذ.
صاف کیا ہوا لوہا ، لوہے کی ایک قسم. ہم اپنے دوست سے ایک توپ کی تصویر کی نسبت یہ سوال کریں کہ اسکے بنانے میں کونسا رنگ صرف ہوا ہے وہ جواب دے کہ کمایا ہوا لوہا. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۱۵۰). لوہا یا آئرن ... کی تین بڑی قسمیں ڈھلا لوہا (Cast Iron) ، کمایا ہوا لوہا (Wrought Iron) اور فولاد (Steel) ہیں. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۲۰۰). [کمایا ہوا + لوہا (رک)].

کَمبَخت (فت ک ، سک م ، فت ب ، سک خ) صف ؛ نیز کم بخت.
۱. **بدقسمت ، بدنصیب.** یہ خاتون حسینہ اپنے نادر ناولوں کے سبب سے بہت مشہور تھی مگر میاں ایسا کمبخت ملا تھا کہ چھوڑتے ہی بن پڑی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۷). گھر کا بچہ بچہ سو جاتا ، اور اس کمبخت کو کبھی سیدھی کروٹ نصیب نہ ہوتی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱). ۲. **شامت کا مارا ، خانہ خراب ، شامت زدہ.**

دیکھ لے گا مری حالت جو محبت میں تو پھر
کوئی کمبخت ہی ہوگا جسے الفت ہوگی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۳). ۳. **بطور تکیۂ کلام ، حسن کلام.**

وعدہ کرنے کو وہ تیار تھے سچے دل سے
میں نے کمبخت یہ جانا مجھے دم دیتے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۵)

کہتے ہیں وہ کہ ہم تو نہ بولیں رقیب سے
کمبخت اپنے بس میں جو اپنی زبان ہے
(۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۹). تنگ دھڑنگ سامنے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں کمبخت. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۸۱). ۴. **رشک ، ہمدردی یا بے تکلفی کے موقع پر ، ظالم کے معنوں میں مستعمل.**

جانتا ہوں نہ تولوں اس سے مگر
دل تو کمبخت مانتا ہی نہیں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۵۷). بری محل کے لیے کمبخت نے کیا جگہ انتخاب کی تھی ، آج وہ محل وقوع مہاراجہ کے محل کو بھی نصیب نہیں ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۷۸). [کم + بخت (رک)].

---کا بیٹا لَہُو مُوتے ، بَختاوَر/ بھاگوان کا گھوڑا لَہُو موتے کہاوت.
بختاور کے مال اور کم بخت کی جان کا نقصان ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی کھچڑی کَچی ، بَختاوَر کا آٹا گیلا کہاوت.
نصیب ور کا نقصان بھی بہتوں کے فائدے کا باعث ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کے ہاٹ ، تَرازُو مِلے نَہ باٹ کہاوت.
بدنصیب کی ناکامی پر یہ مثل کہا کرتے ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ نجم الامثال ؛ علمی اردو لغت).

کَمبَختی (فت ک ، سک م ، فت ب ، سک خ) امث ؛ نیز کم بختی.
۱. **بدقسمت ہونا ، بدنصیبی ، بدقسمتی ، محرومی ، نحوست.** داڑھی مونچھیں اور سر کے بال خلاف شرع کے رکھنے سے ایک بڑی کمبختی ہے. (۱۸۳۳ ، سعادت دارین ، ۲۷). ۲. **آفت ، مصیبت ، بپتا ، بلا ، بُرے دن ، کھوٹے دن.** مجھے اپنی کیا کمبختی تھی کہ میں یہ بات منہ سے نکالتی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۵). فلورا (سر پر ہاتھ مار کے) ہائے کمبختی! اپنے میں تو کہیں کی نہ رہی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۶۱). ۳. **بدشگونی ، شامت ، بدفالی** (فرہنگ آصفیہ). [کم بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
۱. **بُرے دن آنا ، بلا کا سامنا ہونا ، آفت نازل ہونا ، مصیبت پڑنا.** کیوں کمبختی آئی ہے؟ کیا شیطان لگا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱). ۲. **شامت آنا.** شہر میں دو چار آدمیوں کی کمبختی روزانہ آتی تھی. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جانکنی ، ۹۸).

---جو آئے /آوے ، اُونٹ چڑھے کو کُتا کاٹے کہاوت.
کبھی باوجود احتیاط کے بھی آدمی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال).

---سوار ہونا محاورہ.
بدنصیب ہونا ، بدقسمت ہونا. اور ملکوں والے یہاں سے لا کھوں کما لے جاتے ہیں یہ ہم پر کیا کمبختی سوار ہے کہ جہاں جاتے ہیں لٹنے کے سامان نظر آتے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۱).

---کا مارا صف مذ.
شامت زدہ ، مصیبت زدہ ، آفت کا مارا ، دُکھیا ، بدنصیب ، کم بخت (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی مار فقرہ.
بدنصیبی کا بُرا ہو ، بیزاری کے اظہار کے موقع پر کہتے ہیں. کمبختی کی مار یہ کب تک ہو گا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۳۰).

---کی ہے یہ نِشانی ، سُوکھ گیا کنویں کا پانی کہاوت.
بہت بڑا نقصان ہونا (نجم الامثال).

---کے دن امذ ؛ ج.
ایام نحوست ، زمانۂ مصیبت ، کڑوے کسیلے دن ، بُرے دن ، بُرا وقت (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---لگانا محاورہ.
شامت بُلانا ، بُرے دنوں کو آواز دینا. سرداروں سے بگاڑ کر کیا اپنی کمبختی لگانا چاہتے ہو. (۱۸۹۵ ، تعجب التواریخ ، ۲۰۱).

---لگنا محاورہ.
کمبختی لگانا (رک) کا لازم. مجھے جو کمبختی لگی دروازہ بند نہ کیا ایک بڑھیا شیطان کی خالہ ... دروازہ کھلا پا کر دندھڑک چلی آئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱).

---نے گھیرا ہے / نے تو نہیں گھیرا فقرہ.
شامت آئی ہے ، تقدیر نے دھکا دیا ہے (مخزن المحاورات).

کَمْبَل (فت ک ، سک م ، فت ب) امذ ؛ ج کمبل
بھیڑ کے بالوں وغیرہ سے بُنا ہوا اوڑھنے کا کپڑا جو بارش اور سردی سے محفوظ رہنے کے واسطے جسم کو ڈھانپنے کے کام آتا ہے ، موٹی لوئی.

اوڑھ کمبل کو پھر ہوا درویش
یہ جو روز سیاہ آیا پیش

(۱۷۸۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۱۹۳)).

جس طرح ریچھ بھاگتا ہے گا
یوں عدو بھاگے اوڑھ کر کمبل

(۱۸۰۵ ، کلیات صاحب ، ۱۰۳). ایک لنگوٹ ، جانگیا ، ایک کرتا ٹوپی پہننے کے لیے ، ایک ٹکڑا ٹاٹ اور ایک کمبل بچھانے کے واسطے اور ایک قدح آہنی مرحمت ہوا. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۳۹). میں ایک جھولی ، ڈنڈا ، کمبل لیے ہوئے متھرا ، بندراین ، گوکل میں مدتوں رہ کر سری کرشن جی کے مقام پیدائش و پرورش و عروج کو پڑھتا رہا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۸). کمبل لپٹ کر سو گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸۰). [س : कम्बल].

---اُڑھانا محاورہ.
جیل خانہ دکھانا ، قید میں بھیجنا ، قید کرانا (فرہنگ آصفیہ).

---اوڑھنا محاورہ.
موٹا جھوٹا پہن کر گزر بسر کرنا جیسے : کھل کھانا کمبل اوڑھنا ، ماما کا کیا جوڑنا (مشہور کہاوت).

---اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا کہاوت.
یعنی بھیس کے ساتھ ذاتی کمال بھی چاہیے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بن کر چمٹ جانا محاورہ.
پیچھے پڑ جانا ، کسی صورت نہ چھوڑنا. ہر موضوع پر فرفر بے تکان بولتے تھے ، کمبل بن کر چمٹ جاتے تھے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۰).

---پوش (---و مج) صف.
کمبل اوڑھنے والے ، وہ درویش جو ہمیشہ کمبل ہی اوڑھے یا پہنے رہتے ہیں ؛ (مجازاً) قناعت پسند شخص. کمبل پوش تو دس بیس ہی ہوتے ہیں. (۱۹۰۰ ، مشامیں قاری ، ۱۰).

طرفہ عالم ہے تہی آغوش بھی خاموش تھا
فقر و استغنا میں اک درویش کمبل پوش تھا

(۱۹۸۷ ، قسمریات ، ۳۷). [کمبل + ف : پوش ، پوشیدن = ڈھانپنا ، چھپانا].

کَمْبَلی (فت ک ، سک م ، فت ب) امث ؛ = کمبل.
چھوٹا کمبل. اس نے عرض کیا ، کیوں نہیں ایک موٹی سی کمبلی ہے ، اسے کچھ اوڑھتا ہوں کچھ بچھاتا ہوں. (۱۹۰۷ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۲۰۱). [کمبل + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کَمْبُو (فت ک ، سک م ، و مج) امذ.
۱. انگریزی حرف ایس (S) کی شکل کی پُونگی ، سنکھ ، ناقُوس (ا ب و ، ۳ : ۱۶۳). ۲. کوڑیوں کا ہار (جامع اللغات). [س : कम्बु].

کُمْبھ (ضم ک ، سک م) امذ.
(ہیئت) گیارھواں برج فلک ، دلو. نجومیوں نے میں ، بیکھ ، کرک ، کنیا ، تلا دھن ، مکر ، کمبھ ... کا انگلیوں پر بچار کر کے عرض کی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۸).

کوئی بدکرہ گیا راس سے
متھن سے ہو یا کمبھ کے باز سے

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۲۵). [س : कुम्भ].

کُمْبھ کا میلا امذ.
ہردوار اور الٰہ آباد کا مشہور میلا جو ہر بارھویں سال لگتا ہے. کمبھ کے میلے میں کئی دن تک بڑا ہجوم رہتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۳). کسی دیوی یا دیوتا کی پوجا ہونے والی ہے ، کوئی گنگا اشنان ہے کوئی کمبھ کا میلا ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۷۸).

کُمْبھک (ضم ک ، سک م ، فت بھ) امذ.
(ہندو) ایک مذہبی آسن جس میں منھ بند کر کے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے ناک کے نتھنے پکڑ کے ، سانس روک لی جاتی ہے. جب پران ایان میں استھت ہوا تب ایان کا کمبھک ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). کچھ لوگ ... سانس سے ہوا کے اندرونی راستوں کو بھی بند کر کے کمبھک پرانا یام کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۳۸). [س : कुम्भक].

کُمْبھی (ضم ک ، سک م) امذ.
ہردوار کا میلہ جو بارہ سال کے بعد لگتا ہے ، کُمبھ کا میلا (نوراللغات). [س : कुम्भी].

کَمْپ (فت ک ، سک م) امذ ؛ ج کیمپ.
۱. تمبو ، ڈیرا ، خیمہ جو عارضی قیام یا پڑاؤ وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے. وہاں سے کمپ اکھڑا اور شاہ ایسی ترک و شان سے طہران اپنے موسم سرمائی گزارنے کے مقام پر روانہ ہوئے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۰۷). محمد یوسف شاہ مع بعض قرابت داروں کے کمپ میں رہتے تھے. (۱۹۱۵ ، نشتر ، ۵). راقم سرکار کے کمپ میں شہر کے باہر مقیم تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۱۳۶). میں رضاست جمونہ کے سفری شفاخانے کو لا کر یوں کی میرا کمپ اس پہاڑی کے نیچے پہنچا. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۳۱). ۲. فوجی چھاؤنی ، پڑاؤ. وہ دل نہیں جس میں اکیاون برس سے مقیم ہوں ، ایک کمپ ہے. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۰). جہازوں پر سوار ہو کر وادی حلفہ پہنچی جہاں سردار کمپ قائم کیا گیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۸۶).

چھاؤنی کے ایک کمپ کا کھینچہ لئی لئی آتھ بجاتا ہے
شنٹ کا الجن دھواں اڑاتا آتا ہے کبھی جاتا ہے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۵). ۳. حلقہ ، گروہ ، جماعت.

اپنے ہی مکرم و محب نادانی یا مجبوری یا دانش مندی یا حکم خدا سے دوسرے کیمپ میں نظر آنے لگے تو دائرۂ سخن و اعتراض بہت تنگ ہو گیا (۱۹۱۱ ، مکاتیب اکبر ، ۹۳).
[انگ : کیمپ (Camp)]

کَمْپا (فت ک ، سک م) امذ.
لمبی چھڑ جس میں لاسہ لگا کر پرندوں کو پکڑتے ہیں. لاسا کمپے میں لگنے جانوروں کے قریب دینے کو لگی ہو بیے جمالے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۹).

عجب نہیں ہے ذرا انقلاب دنیا سے
پھنسے جو کمپے میں ، ماہی کلاغ کانٹے میں

(۱۸۹۹ ، روئی سخن ، ۱۰۶). دوسرے دن حسب معمول چڑی مار پھنگی ، جال ، کمپا اور لاسہ لے جنگل پہنچا (۱۹۶۹ ، ہیرا من طوطا ، اشرف صبوحی ، ۵). [مقامی]

---لگانا محاورہ.
۱. **پرندوں کے پکڑنے کی تدبیر کرنا.** اگر وہ آج کہیں ... چڑیوں کے لیے کمپا مت لگاؤ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۶۸).
۲. **پھانسنے کی تدبیر کرنا ؛ فریب دینا ؛ جال میں لانے کی کوشش کرنا.** لانے کا کمپا لگا کے دام دلجوئی میں پھنساتی ہیں (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۳).

---مارنا محاورہ.
۱. **پرندوں کو پھانسنا ، چڑیاں پکڑنا.**

کیوں نہ کمپا مارے دیوار کی اوجھل سے ہم
آپ کی انگیا میں چڑیا کے سوا کچھ اور ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۱). میٹھے بولوں کا لاسا لگا کر ایسا کمپا مارنا کہ ہوشیار سے ہوشیار جانور پھنس جاتا (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۳). ۲. **فریب میں لانا ، پھانسنا.** اب تم ماشاءاللہ سے سیانی ہو ایک یہ سمجھ سکتی ہو اگر یہاں کمپا نہ مارا تو کچھ بھی نہ کیا (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰۸). انہوں نے سوچا یار خان بھی ایسا کمپا ماریں گے کہ سب کو عمر بھر یاد رہے گا (۱۹۴۷ ، بسیرے بھی سم خانے ، ۲۵۹). وہ تو جیسے فاتحہ تھی ، اس نے اپنی سکس اپیل کا کمپا مار کے رام کیا تھا (۱۹۷۵ ، ادب لطیف ، لاہور (شمارۂ خاص) ، ۷۶).

کَمْپارْٹْمَنْٹ (فت ک ، سک م ، ر ، ٹ ، کس میج م ، سک ن) امذ.
۱. **کسی عمارت کے متعدد کمروں میں سے ایک کمرا یا خانہ جو پردہ یا اوٹ لگا کر بنا دیا جائے ؛ (عموماً) ریل کا ڈبا یا بحری جہاز وغیرہ کا چھوٹا کمرہ ، کیبن.** پورا درجہ کرایہ پر لیا اور پردہ باندھ کر ایک طرف اور سب نوکر بیٹھے اور دو کمپارٹمنٹ میں یہ سب ٹولی کر بیٹھے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۶). ان کا کمپارٹمنٹ بہت قریب تھا اور قریب تھا کہ آگ کی لپٹ وہاں تک پہنچے (۱۹۰۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۰۹). مجھے کھڑکی والی سیٹ سے اٹھا کر کمپارٹمنٹ کے درمیان ایک محفوظ جگہ بٹھا دیا گیا (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۰). ۲. **خانہ ، درجہ.** روشنیوں نے اپنی دانست میں اس کا خاتمہ کر دیا ، انہوں نے خیر و شر کے کمپارٹمنٹ بنا دیے (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۷). زندگی کو مختلف کمپارٹمنٹ میں بانٹنے میں ایک تکلیف سی محسوس ہوتی تھی (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۱). ۳. **شعبہ واری نظام** (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۷). [انگ : Compartment]

---کا اِمْتِحان امذ.
وہ اضافی یا ضمنی امتحان جو سالانہ امتحان میں کسی مضمون یا مضامین میں ناکامی کی صورت میں دوبارہ دیا جائے. ریاضی کے متعلق یہ ارشاد ہوا کہ صرف اسی مضمون کا امتحان ایک آدھ دفعہ پھر دے ڈالو (ایسے امتحان کو اصطلاحاً کمپارٹمنٹ کا امتحان کہا جاتا ہے ...) (۱۹۳۹ ، پطرس کے مضامین ، ۲۰).

کَمْپارْٹْمَنْٹَل / کَمْپارْٹْمِینْٹَل (فت ک ، سک م ، ر ، ٹ ، کس میج م ، سک ن ، فت ٹ / ی میج) صف ؛ امذ.
کمپارٹمنٹ (رک) پر مشتمل یا اس سے منسوب (مہذب اللغات).
[انگ : Compartmental]

---اِمْتِحان (--- کس ا ، سک م ، کس میج ت) امذ.
رک : **کمپارٹمنٹ کا امتحان.** کمپارٹمنٹل امتحان میں بی اے پاس کرنے والے طلبا کو ... پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے فارم بھرنے کی اجازت دی جائے (۱۹۷۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، ۱۰). [کمپارٹمنٹل + امتحان (رک)]

کَمْپازِیْٹَر (فت ک ، سک م ، ی میج ، فت ٹ) امذ.
رک : **کمپوزیٹر (جو زیادہ مستعمل ہے).** سارے کمپازیٹر اس میں لگ گئے اور تیزی سے کام ہونے لگا (۱۹۴۳ ، فن صحافت ، ۱۰۷). [انگ Compositor (رک) کا بگاڑ]

کَمْپاس (فت ک ، سک م) امث.
۱. **زمین کی پیمائش میں زاویوں کے ناپنے کا آلہ ، عرض و طول پر مبنی اشیا کی پیمائش کا ایک آلہ.**

آئی زیرہ تھی وہاں کمپاس لے
بیٹھی ربع المقنطرہ کو پاس لے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۹). تمام سرٹیفکٹ اور اسناد کی نقلیں تمہارے پاس بھیج دی جائیں اگر وہ کہتے ہیں کہ لیول اور کمپاس کا کام ان میں اچھی طرح سر انجام نہیں کر سکتا ، کیونکہ اس کے لیے نگاہ میں بہت قوت اور تیزی ہونی چاہیے (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۳۴). کمپاس (Compass) یہ اور اسکا مرکب ، کمپاس بکس ، دونوں عام ہیں (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۹). ۲. **ایک آلہ جو مقناطیسی سوئی کے ذریعے افق کی سمت معلوم اور متعین کرتا ہے ، قطب نما ، قبلہ نما نیز انعکاس کے وسیلے سے زاویہ کی پیمائش کرنے کا آلہ ، پرکار.**

صفت عدل تھی کمپاس اسی کشتی کی
جس نے گمراہی سے بیڑے کو برابر روکا

(۱۸۹۹ ، تجلیات عشق ، ۳۶۱). بعض جاپانی مسافر کمپاس ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۵ نومبر ، ۳). ۳. **گاڑی کا چکر ، محیط ، دائرہ ، حدود ، رقبہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [انگ : Compass]

ـــِ اَرْضی کسرِ صف(ـــ فت ا ، سک ر) امث.
زمین کی پیمائش میں استعمال ہونے والی کمپاس. درجۂ اول ... کمپاس ارضی اور کمپاس جہازی اور کمپاس اختلاف نصف النہاری شامل ہے. (۱۸۳۸ء ، رسالہ مقناطیس ، جعفر لکھنوی ، ۱۰).
[کمپاس + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ جَہازی کسرِ صف(ـــ فت ج) امث.
جہازی سمت نُما ؛ وہ آلہ جس سے جہازراں سمت معلوم کرتے ہیں ، قطب نُما. درجۂ اول ... کمپاس ارضی اور کمپاس جہازی اور کمپاس اختلاف نصف النہاری شامل ہیں. (۱۸۳۸ء ، رسالہ مقناطیس ، جعفر لکھنوی ، ۱۰). [کمپاس + جہاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کا دَفْتَر امذ.
محکمۂ پیمائش (فرہنگ آصفیہ).

ـــ لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
کمپاس سے پیمائش کرنا.

کچھ اسکے دیکھنے کا لے دل نہیں لگاؤ
کمپاس تم لگاؤ یا دوربیں لگاؤ

(۱۸۵۸ء ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۲).

کُھل گیا سطح حکومت کا نشیب اور فراز
حسن تدبیر کی جس وقت لگائی کمپاس

(۱۹۱۱ء ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۰۷).

ـــ والا امذ.
مسّاح ، پیمائش کرنے والا ، ناپنے تولنے والا (فرہنگ آصفیہ).
[کمپاس + والا (رک)].

کَمْپاسی (فت ک ، سک م) صف.
کمپاس (رک) سے منسوب ، **کمپاس کا یا کمپاس جیسا.** آہنوز کشتیوں میں راہ نمائی کے لیے ایک خاص قسم کی کمپاسی سوئی استعمال کی جاتی ہے. (۱۸۳۹ء ، مخزن علوم و فنون ، ۲۰۷).
[کمپاس + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَمْپانا (فت ک ، سک م) ف م.
ہلانا ، جھنجھوڑنا ، کپکپی پیدا کرنا ، لرزا دینا ، ا کسانا (پلیٹس).
[س : कम्प (کمپ) سے].

کَمْپانی (فت ک ، سک م) امث.
رک : **کمپنی جو عموماً زیادہ مستعمل اور صحیح ہے.** کمپانی بقت (یعنی ملی کے تیل کی عظیم الشان انگریزی کمپنی) کا کارخانہ عمرہ سے باہر ہے. (۱۹۱۰ء ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۹).
[انگ : Company].

کَمْپانیل (فت ک ، سک م ، ی مع) امذ.
گھنٹا گھر ، مینار جس میں بڑی گھڑی لگی ہو. معلوم ہوتا ہے ہندوستان کے پہلے مسلمان بادشاہ مینار کو اسی نظر سے دیکھتے تھے جیسے اطالوی کمپانیل کو یعنی عبادت گاہ کا جزو ہونے کی بجائے اسے فتح و قوت کا نشان سمجھتے تھے. (۱۹۳۲ء ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۷). [انگ : Companile]

کَمْپاؤنْڈ / کَمپاؤنْڈ (۱) (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن / و مع) صف.
مرکب (مفرد کی ضد). کئی لینزوں سے ملا کر ایک کمپاؤنڈ لینز کا استعمال بہت بعد میں ہوا ، انیسویں صدی کے شروع تک کیمرے کو ... استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۷۱ء ، فوٹو گرافی ، ۱).
[انگ : Compound].

ـــ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
(طبیعیات) **ترکیب دینا ، مرکب تیار کرنا ، ملانا ، آمیز کرنا.** ہم ایک سمت میں جتنی بھی رفتاروں کو چاہیں کمپاؤنڈ کر سکتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، اضافیت کا نظریہ ، ۱۳۹).

کَمْپاؤنْڈ / کَمپاؤنْڈ (۲) (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن / و مع) امذ.
احاطہ ، جس کے بیچ میں مکان ، کارخانہ یا کوئی عمارت ہو (عموماً ان معنوں میں برصغیر میں مستعمل). اسکول کے کمپاؤنڈ میں ... ہمارے لیے ایک مسہری اور بچھونے وغیرہ کا انتظام ہو گیا. (۱۹۶۹ء ، افسانہ کر دیا ، ۹۳). جیسے ہی کمپاؤنڈ میں قدم رکھا دل میں کہا ! آج اُبرے پھنسے. (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۱۹۸).
[ملاوی ، Kampong کا انگریزی املا (Compound)].

کَمْپاؤنْڈَر (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
دوا ساز ، دوا بنانے والا ، نسخہ باندھنے والا ، عطار. تمام بڑے آپریشن کا سامان اور کمپاؤنڈر اور بیہوشی کا سامان اور میزیں آئیں گی. (۱۹۴۱ء ، عظیم بیگ چغتائی ، لفشت ، ۵۲). ایک درمیانی عمر کا ڈاکٹر جو وضع قطع صورت شکل سے پرانا تجربہ کار کمپاؤنڈر معلوم ہوتا تھا ... قطار کو نپٹا رہا تھا. (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۸۳). [رک : کمپاؤنڈ (۱) سے موزوں].

کَمْپاؤنْڈَری (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن ، فت ڈ) امث.
کمپاؤنڈر (رک) کا کام یا پیشہ ، **مریضوں کے لیے طبیب کے نسخے کے مطابق دوا بنا کر دینا.** فنی شعبے کے نصاب کی تکمیل کے بعد وہ نرسنگ ، کمپاؤنڈری (پزشک یاری) اور مڈوائفری (ماما‌ئی) کی اعلیٰ درسگاہوں میں داخل ہو سکتی ہیں. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۶۷). [کمپاؤنڈر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَمْپِت (فت ک ، سک م ، کس پ) (الف) صف.
لرزاں ، کانپتا ہوا.

روپ جیون کی کمپت کرنیں
نو بر بہات کی آبھا لائیں

(۱۹۵۹ء ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۳۷). (ب) امذ (موسیقی) **راگ یا راگنی گانے کا ایک قاعدہ جس کے تحت سُر کو لرزا کے ادا کرتے ہیں.** راگ اور راگنیوں کے گانے میں چند قاعدے مقرر کیے ہیں ... کمپت ، مینڈ ، گٹ ... اب جھنک. (۱۹۳۷ء ، لغات النہند ، ۳۹).
[س : कम्पित].

کَمپِی (فت ک ، سک م ، پ) امذ.
سمندر ، بحر (جامع اللغات ، پلیٹس) [س : कम्प + ति]۔

کَمپِّی (فت ک ، سک م ، پ) امث.
(گلہ بانی) بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا ہے اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے اگر ڈھور تیز قدم چلے یا بھاگنے لگے تو یہ ڈنڈا اس کی دونوں اگلی ٹانگوں کے بیچ میں آ کر اٹک کر آڑا ہو جاتا ہے اور بھاگنے نہیں دیتا ، آنکڑا ، لنگر نیز گردن اور ٹانگ میں ملا کر باندھی ہوئی لکڑی تا کہ جانور پلٹ کر منھ نہ مارے۔ (ا پ و ، ۵ : ۸۷)۔ [قمچی (رک) کا بگاڑ]۔

کَمپْرو مائز (فت ک ، سک م ، فت پ ، و مج ، کس ء) امذ.
مفاہمت ، سمجھوتہ ، مصالحت ، تصفیہ. اور ایسے لوگوں یعنی اردو بولنے والوں کی اجازت ہی سے کمپرو مائز کروں گا۔ (۱۹۸۹ء ، سندھ کا مقدمہ ، ۸۱)۔ [انگ : Compromise]۔

کَمپْریس (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج) امذ.
دبانا ، بھینچنا. سیلنڈر میں موجودہ مکسچر کو کمپریس کرتا ہے. (۱۹۰۳ء ، آئینہ موٹر ، ۸)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [انگ : Compress]۔

کَمپْریشَن (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج ، فت ش) امذ.
دباؤ (ہوا کا). سٹارٹنگ ہینڈل کو آہستہ آہستہ چلا کر کمپریشن معلوم کیا جاسکتا ہے اور ہر سلنڈر کا علیحدہ علیحدہ معلوم ہوسکتا ہے. (۱۹۰۳ء ، آئینہ موٹر ، ۵۱)۔ [انگ : Compression]۔

کَمپِیس (کس مج ک ، سک م ، فت پ) امذ.
رک : کیمپس جو زیادہ فصیح ہے. خالی گھنٹوں میں لڑکیاں کمپس پر کالج کے ملازموں کو بڑھاتی نظر آتیں. (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۳۲۹)۔ [کیمپس (رک) کی تخفیف]۔

کَمپْلا (فت ک ، سک م ، فت پ) امذ.
زردہ یا کھانے کے تمبا کو رکھنے کی چھوٹی ڈبیا. لاٹ صاحب کے دربار میں بھی جوتے کی جُنوُق ، اور زردہ کا کمپلا بٹوے میں موجود تھا. (۱۹۱۸ء ، منازل ترقی ، ۹۰)۔ [مقامی]۔

کَمپَلسَری (فت ک ، سک م ، فت پ ، سک ل ، فت س) صف.
لازمی ، ضروری ، جبری. احکام کے جو قلیل ترین ہونے کی حیثیت سے کامیاب زندگی اور نجات کے لیے ضروری ہیں اور جس کو کم کرنے سے انسان گویا ضروری (کمپلسری) مضامین میں فیل ہو جائے گا. (۱۸۷۵ء ؟ ، نعمان فارسی ، ۳۵)۔ [انگ : Compulsory]۔

کَمپْلِکس (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ل ، سک ک) امذ.
۱. مختلف اجزا پر مشتمل منصوبہ ، مختلف حصوں سے مربوط عمارت ، ہلاوہ. الیکٹرانکس کمپلکس ریاست سے بجلی کے ساز و سامان کو باہر بھیجنے کا امکان پیدا کرے گا. (۱۹۸۱ء ، آتش چنار ، ۹۰۹)۔ ۲. (نفسیات) پیچیدہ بات ، وہ غیر معمولی دماغی کیفیت جو رجحانات یا جبلتوں کے دبانے سے پیدا ہو جاتی ہے. انتقام کا جذبہ سوگندھی میں پختہ ہو کر کمپلکس نہیں بن پاتا. (۱۹۷۳ء ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۲۰۰)۔ کئی کہانیوں میں چھوٹے اور درمیانی لوگوں کے بڑے کمپلکس کا طرح طرح سے بیان ملتا ہے. (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، ا اکتوبر ، ۸۵)۔ [انگ : Complex]۔

کَمپْلِکسِٹی (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ل ، سک ک ، کس س) امث.
الجھاوا ، پیچیدگی. کمپلکسٹی یعنی پیچیدگی صرف ٹیکنالوجی میں رونما نہیں ہو رہی بلکہ زندگیوں اور ذہنوں میں بھی الجھاؤ پیدا ہوا ہے. (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ دسمبر ،)۔ [انگ : Complexity]۔

کَمپْلِیٹ (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج) صف.
مکمل ، پورا. میرا مضمون پورا نہ بھی ہوا تو انشاء اللہ آپ کا مضمون ضرور کمپلیٹ ہو جائے گا. (۱۹۰۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۹)۔ [انگ : Complete]۔

کَمپْلیکس (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج ، سک ک) امذ.
۱. رک : کمپلکس معنی نمبر ۱. مزار قائداعظم کے قریب جدید طرز کا تجارتی کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا. (۱۹۷۵ء ، مساوات ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۵)۔ ۲. ذہنی الجھاؤ ، پیچیدہ بات. اس شعر میں اسے خود بھی اس مسخرگی کا احساس ہو گیا ہو گا جو اس کا اپنا احساس ہرگز نہیں ہے بلکہ متعدد کمپلیکسز سے پیدا ہوا ہے. (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۴۳)۔ صالح بیٹے کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں. (۱۹۸۳ء ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۱۸)۔ [انگ : Complex]۔

کَمپْلیکیشَن (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج ، ی مج ، فت ش) امث.
دقت ، پیچیدگی ، اُلجھاؤ. وہ سرجن کہہ رہا تھا کہ شاید کچھ سرجیکل کمپلیکشن ہے. (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۳۵۸)۔ [انگ : Complecation]۔

کَمپَنی (فت ک ، سک م ، فت پ) امث.
۱. (۱) اشیا کی فروخت یا اشیا سازی کا کاروبار کرنے والا بڑا ادارہ ، فرم ، کاروباری ادارہ ، تجارتی مرکز. (انفرادی یا کئی افراد کی شراکت سے). یہ وہ کمپنی ہے جس کے دخانی جہازوں میں ہم نے بمبئی سے مارسیلز تک سفر کیا. (۱۸۶۹ء ، مسافران لندن ، ۱۰۹)۔ ہم کو چاہیے کہ دوسرے ملک میں آڑتھ اور کمپنیاں قائم کریں. (۱۸۸۳ء ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۷)۔ روزانہ «صلح کل» بھی لمیٹڈ کمپنی کی طرف سے میں نے جاری کیا. (۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۵۳)۔ وہ رات بھی کراچی میں بسر کرتی تھی ، اپنی ہوائی کمپنی کے مہمانوں کے طور پر. (۱۹۸۷ء ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۱۰۵)۔ (۲) تجارتی کوٹھی یا عمارت نیز نیم حکومتی ادارہ (اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۰۳)۔ ۲. (کنایۃً) انگلستان کے سوداگروں اور ساہوکاروں کی جماعت ، ایسٹ انڈیا کمپنی جسے ہند کی تجارت کے لیے ملکہ الزبتھ کی جانب سے ۱۶۰۰ء میں پروانہ ملا اور ۱۸۵۸ء میں کمپنی کو ختم کر کے اختیارات تاج برطانیہ کو دے دیے گئے

کمپنی کی حب میں گو مردود ہیں
گرم فکر مجلس مولود ہیں
(۱۸۲۸ء ، واسوخت ، ۴۰)

الدھیر کی گفتگو سنیے آج
کیا بات ہے کمپنی کا ہے راج

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۹)۔ وہ خطرناک اصول رفتہ رفتہ کمپنی کے فوجی اور ملکی ملازمین تک بھی پہنچ گئے تھے (۱۹۳۶ء ، خطبات عبدالحق ، ۲۹)۔

اپنی زبان سے اٹھی وہ دیش کے ساونت
اڑا دیا تھا جنہیں کمپنی نے توپوں سے

(۱۹۵۹ء ، گل نغمہ (فراق گورکھپوری) ، ۳۱۳)۔ ۳. (عسکری) **فوجی دستہ ، پیادوں کا ایک گروہ جس کا افسر عموماً کپتان یا میجر ہوتا ہے ، سو سپاہیوں کی ٹولی۔**

آگے کوتل و نشان کے ہاتھی تخت رواں شتر دار
تلنگوں کی کمپیاں پیادوں کی پلٹنیں باجے بجاتے ہوئے

(۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۹۰)۔ دفعتاً ایک کمپنی تلنگوں کی جو سہارنپور سے مرادآباد جاتی تھی ، بجنور پہونچی (۱۸۵۸ء ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۳۸)۔ باہر میدان میں باجا اور سپاہ کی دو کمپنیاں تھیں (۱۹۰۳ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۲۱۳)۔ پیادہ ڈویژن کمپنیوں ، پلٹنوں اور سیکشنوں میں منقسم ہوتی ہے (۱۹۶۸ء ، کیمیاوی سامان حرب ، ۱۰۹)۔ ۴. **ساتھی ، سنگتی ، رفیق ، ہم نشیں۔** بیگم صاحب و کمپنی کی خواہش کہ مس صاحب کسی طرح دفان ہوں (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۶)۔ اگر آپ تھوڑی دیر ٹھیر جائیں تو میں اپنی نانی بھیج دیتی ہوں ، وہ آپ کے لیے بہتر کمپنی ثابت ہو گی (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۱۱۶)۔ ۵. **ٹولی ، منڈلی ، گروہ ، طائفہ ، تھیٹر کے لوگ۔** اب میں بالکل سدھر گیا ہوں ، تم لوگ بھی سدھر جاؤ اور جب تک یہ کمپنی اس شہر میں ہے روز ناٹک دیکھنے کے لئے آؤ (۱۹۱۰ء ، خواب ہستی ، ۱۱۱)۔ [انگ : Company]۔

---باغ امذ۔
سرکاری باغ ، لوگوں کی سیر کے لیے بنایا ہوا باغ۔ سوئی ڈونگری کے باغ کے سوا جو کہ مشہور ہے ، ایک کمپنی باغ بھی ہے (۱۸۸۰ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۵۵)۔ عید قرباں کی مستانی رات ہے ، ہوٹل کا اکیلا کمرہ ہے ، سامنے کمپنی باغ ہے (۱۹۱۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۴۴)۔ اس لفظ کے مختلف مرکبات جیسے کمپنی راج ، کمپنی بہادر ، کمپنی باغ وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت کی یاد تازہ کرتے ہیں (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰)۔ [کمپنی + باغ (رک)]۔

---بہادر (---فت ب ، ضم د) امذ
(ایسٹ انڈیا) کمپنی کا افسر ، کپتان یا میجر کا ایک خطاب ؛ (کنایۃً) ایسٹ انڈیا کمپنی۔ کمپنی کے ... مختلف مرکبات جیسے کمپنی راج ، کمپنی بہادر ، کمپنی باغ وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت کی یاد تازہ کرتے ہیں (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰)۔ [کمپنی + بہادر (رک)]۔

---راج امذ۔
ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہندستان میں حکومت۔ کمپنی ... کے مختلف مرکبات جیسے کمپنی راج ، کمپنی بہادر ، کمپنی باغ وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت کی یاد تازہ کرتے ہیں (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰)۔ [کمپنی + راج (رک)]

---کا راج امذ۔
ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ، حکومت جمہوری (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔

---کا سکّہ امذ۔
وہ سکہ جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانے میں ہندوستان میں رائج تھا۔ اس لفظ کے مختلف مرکبات جیسے ... کمپنی مارک اور کمپنی کا سکہ بھی مروج ہیں (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰)۔

---مارک (---سک ر) امذ۔
کپڑے کی وہ مخصوص علامت یا نشان جو کسی کپڑے کی کمپنی نے تجویز کر رکھی ہو۔ کمپنی باغ وغیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت کی یاد تازہ کرتے ہیں ، ان کے علاوہ کمپنی مارک اور کمپنی کا سکہ بھی مروج ہیں (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۰)۔ [انگ : Compnay Mark]۔

کَمپُو (فت ک ، سک م ، و مج) امذ۔
۱. **فوجی چھاؤنی ، کیمپ۔**

دل میں فوجیں ہیں یاس و حسرت کی
اب یہ کمپو نہیں تو پھر کیا ہے

(۱۸۹۹ء ، تجلیات عشق ، ۳۰۴)۔ انگریزوں کے نوکر تھے ، پلٹن کمپو کے افسر تھے (۱۹۰۱ء ، راقم، عقد ثریا ، ۴۲)۔ کیمپ کا بگڑا ہوا روپ کمپو بھی مروج ہے (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۸)۔ ۲. **ڈیرا ، خیمہ ، پڑاؤ (جہاں دورہ کرنے والے حکام ٹھیرتے ہیں)۔** شام سے تمام رات ہمارے کمپو یا پڑاؤ میں نہایت میچنے اور قہقہے رہے (۱۸۸۸ء ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۹۹)۔ ۳. **مراد : ہندوستان کا شہر کانپور جہاں ایک بڑی چھاؤنی تھی۔** کانپور کو کمپو بھی کہتے ہیں کیونکہ مدت تک یہاں بڑی چھاؤنی رہی ہے (۱۸۸۳ء ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۴۳)۔ [کیمپ کا بگڑا]۔

---پڑنا محاورہ۔
فوج کا اُترنا ، لشکر اُترنا ، سپاہ کا اُترنا ، فوجی جوانوں کا عارضی پڑاؤ ، کمپو پڑنا ، کیمپ ڈالنے یا پڑاؤ ڈالنے کے لیے مستعمل ہے (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۶)۔

---کا بگڑا ہوا امذ۔
رک : کمپو کے بگڑے ہوئے جو زیادہ مستعمل ہے (نوراللغات)۔

---کے بگڑے ہوئے امذ ؛ ج۔
باغی ، سرکش ، منحرف نیز لشکری لوگ ، گُنڈے ، شہدے۔ ایک اصطلاح کمپو کے بگڑے ہوئے ، باغی یا بدکردار لوگوں کے لیے مستعمل ہے (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۶)۔

کَمْپُونِیشَن (فت ک ، سک م ، و مع ، ی مع ، فت ش) مذ.
رک : **کمپنیشن جو صحیح ہے.** وکیل جو ایمانداری سے کام کرتے ہیں، بیشک کمپونیشن میں بے ایمان لوگوں سے بچھی رہ جاتے ہیں. (١٨٩٣ ، مکتوبات سرسید ، ٣٢٦). [کمپنیشن (رک) کا بگاڑ].

کَمْپُوڈَر (فت ک ، سک م ، و مج ، فت ڈ) امذ.
رک : **کمپاؤنڈر ؛ نسخہ کے مطابق دوا تیار کرنے والا.** یہ کام درحقیقت میرا نہیں ہے ، بلکہ آپ کی عریب الٹ کا ہے جس کچھ بتواری ہیں ، کچھ کمپوڈر ہیں. (م ١٩٤٠ ، روزنامچۂ خواجہ حسن نظامی ، ٣٠٨). وہاں جو جرمن تعینات ہیں وہ جرمن ہے ، وہ کمپوڈر ہے بنا کہ نہیں سمجھتا ، کمبخت. (١٩٤٧ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٦٢٩). [کمپاؤنڈر (رک) کی تخفیف].

کَمْپُوڈَرْنی (فت ک ، سک م ، و مج ، فت ڈ ، سک ر) امث (شاذ).
کمپوڈر (رک) **کی تانیث.** انجیلینا کو خوبصورت سہی مگر پھر کمپوڈرنی تھی. (١٩٣٣ ، عزیزی ، انجام عیش ، ٣٣). [کمپوڈر + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَمْپوز (فت ک ، سک م ، و مج) امذ.
(طباعت) **ٹائپ کے حروف ملانا یا جوڑنا ؛ (موسیقی) راگ یا دھن بنانا** (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : Compose].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
١. **(طباعت) ٹائپ کے حروف کو پلیٹ پر لفظوں کی شکل میں جمانا.** اول کمپوز کرتے ہیں جب کمپوز ہو جاتا ہے تو اس کو ایک کاغذ پر ... چھاپتے ہیں. (١٨٨١ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٣). ایک صفحہ تجربہ کے طور پر کمپوز کر کے تو دیکھیں. (١٩٨٣ ، تنقید و تفہیم ، ٢١). ٢. **(موسیقی) گانے کی دھن یا طرز بنانا.** میں نے اپنے عزیزوں کی لاشوں کے انبار میں بیٹھ کر تمہارے لیے موسیقی کمپوز کی اور خیالات کی قندیلیں روشن کیں. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٥١٧). چھ برس کی عمر میں اس نے موسیقی کمپوز کرنا شروع کر دی تھی. (١٩٨٧ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ٣٢).

--- ہونا ف ل ؛ محاورہ.
کمپوز کرنا (رک) کا لازم. اول کمپوز کرتے ہیں جب کمپوز ہو جاتا ہے تو اس کو ایک کاغذ پر ... چھاپتے ہیں. (١٨٨١ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٣). مرزا کے خط کمپوز ہو چکے تھے اور چھپ رہے تھے. (١٩٢٦ ، مکتوبات عبدالحق ، ٣١٠).

کَمْپُوزِٹَر (فت ک ، سک م ، و مج ، کس مج ز ، فت ٹ) امذ.
(طباعت) رک : **کمپوزیٹر ؛ ٹائپ کے حرف جمانے یا بٹھانے والا.** حکومت کے مطابع کے کمپوزٹر ، فوجی سنگینوں کے سائے میں اس اعلان کو مرتب کر رہے تھے. (١٩٣٥ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ٨٣٧). [کمپوزیٹر (رک) کا ایک املا].

کَمْپوزْڈ (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ز) صف.
(موسیقی) **ترتیب دیا ہوا ، بنایا ہوا ، ایجاد کیا ہوا (راگ دھن وغیرہ).** غالب کا یہ مصرعہ دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟ کون سے راگ میں کمپوزڈ ہے ، کوئی نہیں کہہ سکتا. (١٩٨٧ ، تنقید و تحقیق ، ١٨٢). [انگ : Composed].

کَمْپوزَر (فت ک ، سک م ، و مج ، فت ز) امذ.
١. رک : **کمپوزیٹر جو زیادہ مستعمل ہے.** کاتب اور کمپوزر کے لیے متن اور حاشیہ کے درمیان توازن قائم کرنا ایک آزمائشی مرحلہ ہو جاتا ہے. (١٩٩٠ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٢٢). ٢. **(موسیقی) گیتوں یا نغموں کی دھن بنانے والا ، راگوں کا موجد ، موسیقار.** ملک کے مشہور اور نامور کمپوزروں کی خدمات بھی حاصل کرنی چاہیں تا کہ پہلے سے بھی اچھے نغمے تخلیق ہو سکیں. (١٩٦٦ ، نصرت ، فروری ، ٥٨). [انگ : Composer].

کَمْپوزِنْگ (فت ک ، و مج ، کس ز ، غنہ) امث نیز امذ.
(طباعت) **ٹائپ کے حروف کو الفاظ کی شکل میں جمانے یا جوڑنے کا کام.** جس وقت یہ مشینیں ہندوستان میں رائج نہیں ہوئی تھیں اس وقت کمپوزنگ اور چھپائی میں کافی دیر لگتی تھی. (١٩٣٣ ، فن صحافت ، ١٠٩). [انگ : Composing].

--- اِسْٹِک (--- کس ا ، سک س ، کس ٹ) امذ.
وہ لمبی سی پٹی یا سانچہ جس میں ٹائپ کے حروف مرتب کیے جاتے ہیں ، حروف جوڑنے کی تختی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [انگ : Composing Stick].

کَمْپوزِیٹا (فت ک ، سک م ، و مج ، ی مع) امذ.
(نباتیات) **پودوں یا پھولوں کی ایک صنف یا خاندان کا نام جس میں سورج مکھی ، گیندا وغیرہ شامل ہیں ، مُرَکَّبَہ.** صنف ، مرکبہ (کمپوزیٹا) یعنی گیندہ وغیرہ. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٢٧). [انگ : Compositae].

کَمْپوزِیٹَر (فت ک ، سک م ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
(طباعت) ٹائپ کے حروف جوڑ کر کاپی (پلیٹ) تیار کرنے والا شخص. اتفاقات سے کمپوزیٹر بیمار ہو گئے. (١٨٤٨ ، مکاتیب سرسید احمد خان ، ١ : ١٣٦). اسے دستی کمپوزیٹر کے مقابلے میں زیادہ تیزی کے ساتھ اپنے دماغ سے کام لینا پڑتا ہے. (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ٢٠٩). وہ برطانوی ادیب سیموئل کالر کے اخبار لیڈر ٹائمس میں کمپوزیٹر ہو گیا. (١٩٤٦ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ٢٣٣). [انگ : Compositor].

کَمْپوزِیٹی (فت ک ، سک م ، و مج ، ی مع) امذ.
رک : **کمپوزیٹا.** یہ خاندان کمپوزیٹی ... کا مخصوص پھل ہے مثلاً سورج مکھی. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات (گیارہویں جماعت کے لیے) ، ٢٢٧). [انگ : Compositae].

کَمْپوزِیشَن (فت ک ، سک م ، و مج ، ی مع ، فت ش) امذ ؛ امث.
١. (اَ) **(مضمون یا نظم وغیرہ) ترتیب دینا یا تیار کرنا ؛ (فقروں کی) بناوٹ یا ترکیب.** اس نظم کی تذہیب کاری کا حسن یہ ہے کہ کمپوزیشن ، میں مینا کاری ، خطی تناظر ... سب جلوے بن گئے ہیں. (١٩٨٨ ، فیض احمد فیض ، ٢٠٩). (اا) **ترکیب ، ملاوٹ ، آمیزش**

ذرا کمپوزیشن بگڑا سرخ اور سفید ذرات کا اور بات بگڑی. (۱۹۸۰ ، چلتا مسافر ، ۲۲۸). ۲. انشا ، مضمون ، تحریر ، مقالہ. تڑپا ، کہنے لگی جب سالانہ امتحان ہو گا تو میری کمپوزیشن انہیں دکھا دیا کرنا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۳۸). ۳. (i) (مصوری) درستی ، ترتیب (تصویر کے مختلف حصّوں کی). تصویروں پر اس کا سحر ایسا ہوا کہ ترتیب اور کمپوزیشن اور رنگوں میں اس کا حسن جذب ہو گیا. (۱۹۷۶ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۱۵). (ii) (مصوری) کئی چیزوں کو بہ لحاظ جسامت شکل و شباہت اور ٹون اس فن کاری سے ترتیب دینا کہ ان سے ایک تصویر مرتب ہو جائے. ان کی نگاہ مناظر پر لگی ہے ، توجہ کمپوزیشن پر مرکوز ہے ... دل پر کیمرے کے لنز کا پردہ پڑا ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، لیک ، ۱۸۲). [انگ : Composition].

کَمپوسْٹ (فت ک ، سک م ، و مج ، سک س) امث.
مرکب کھاد. نباتاتی کھادیں ، ان میں مویشی خانہ کی کھاد ، کمپوسٹ اور سبز کھاد شامل ہیں. (۱۹۷۰ ، چاول دستور کاشت ، ۸۱). [انگ : Compost].

کَمپونڈ (۱) (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن) صف.
رک : کمپاؤنڈ (۱) ، مرکب. ان کے پتے عموماً کمپونڈ اور پھول دو جنسی ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۰۳). [رک : کمپاؤنڈ (۱) کا ایک املا].

کَمپونڈ (۲) (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن) امذ.
رک : کمپاؤنڈ (۲) ، احاطہ. ایک طرف اس کمپونڈ میں ایک نہایت نازک اور خوبصورت آہنی جنگلہ تھا. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۴۹). جو غفیر اس فیصلے کے واسطے دوزخ کے کمپونڈ میں جمع تھا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمالنامے ، ۳).

جس کے کمپونڈ میں جلیں شب بھر
بلب بجلی کے ، دن کا دھوکا ہو

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۹۳). [رک : کمپاؤنڈ (۲) کا ایک املا].

کَمپونڈَر (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ کمپوڈر.
کمپاؤنڈر ، جو نسخے کے مطابق دوا تیار کرتا ہے. ایک نیٹو ڈاکٹر اور ایک کمپونڈر پر دم بھال رہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۹).

کمپونڈر سگی ہیں ، شیشی ابل رہی ہے
کانی کبلیوں پر ہیں ، بکری اچھل رہی ہے

(۱۹۲۰ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۸۷). کمپونڈر دوا ساز کے معنی میں اردو میں عام ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۲). [کمپاؤنڈر (رک) کا ایک املا].

کَمپونڈَری (فت ک ، سک م ، و مج ، سک ن ، فت ڈ) امث.
کمپونڈر (رک) کا کام یا پیشہ. کسی زمانے میں کمپونڈری کرچکے تھے گاؤں میں آ کر ڈاکٹر بن گئے تھے. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۱۵۲). [کمپونڈر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَمپونَنْٹ (فت ک ، سک م ، و مج ، کس مج ن ، سک ن) امذ.
ترکیبی جز ، مشتمل (حصہ). جب ہم اگلے ایٹم ماڈل کا ذکر کریں گے ... تو ہم پورے پانچ کمپونٹوں کی توجیہ کر سکیں گے. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۱۰۹). [انگ : Component].

کَمپِیٹ (فت ک ، سک م ، ی مج) ف م.
(کسی کام وغیرہ میں) مقابلہ کرنا ، سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنا (عموماً کرنا کے ساتھ مستعمل). ان کے ساتھ کمپیٹ کرنا تو محال عقل ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۲۶). [انگ : Compete].

کَمپِیٹِیشَن (فت ک ، سک م ، ی مج ، ی مج ، فت ش) امذ.
مقابلہ ، عموماً امتحان میں مقابلہ ، مقابلے کا امتحان. ان کی طبیعت کمپیٹیشن کی کون نہیں ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۱). اس گورنمنٹ میں ملازمت کی درخواست کریں جس نے تمام عہدے دینے میں کمپیٹیشن (امتحان مقابلہ) کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۲۶). اس کمپیٹیشن کی فضا کو شمبھو ناتھ نے تھوڑی سی ہوا دے کر روک دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳۸). [انگ : Competition].

کَمپیئرِنگ (فت ک ، سک م ، کس مج پ ، ی مج ، کس ر ، غنہ) امث.
(ریڈیو ، اسٹیج ، ٹیلیویژن وغیرہ کے) کسی پروگرام کی تمہید یا پروگرام میں حصّہ لینے والوں کا تعارف پیش کرنا نیز ان کے درمیان رابطہ برقرار رکھنے کا عمل. ان سے کمپیئرنگ کرنے والے صاحب نے غالباً یہ سوچ کر درخواست کی تھی کہ وہ دنیا کی بیشتر زبانیں جانتے ہیں. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۱). [انگ : Compering].

کَمپیُوٹَر (فت ک ، سک م ، کس پ ، ی مخت ، و مع ، فت ٹ) امذ.
وہ خود کار مشین جو حساب کتاب اور بعض دوسرے امور کو مرتب کرنے کا کام کرے اور انہیں محفوظ رکھے ، منطق کا عمل یہ نظام ایک خود کار کمپیوٹر کو اس کی خبر کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۸۱). تمہارے دماغ کے کمپیوٹر نے یہ بتایا کہ اب تمہیں مشرق کی طرف ہجرت کرلینی چاہیے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۹). [انگ : Computer].

۔۔۔ سِسٹَم (۔۔۔ کس س ، سک س ، فت ٹ) امذ.
کمپیوٹر کے کام کرنے کا نظام. بیت الحکمۃ کے کمپیوٹر سسٹم کو دنیا کی اہم لائبریریوں سے مربوط کیا جاتا ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۱۰). [انگ : Computer System].

کَمپیُوٹَرائزڈ (فت ک ، سک م ، کس پ ، و مع ، فت ٹ ، کس ء ، سک ز) صف.
کمپیوٹر کے نظام پر مشتمل ، کمپیوٹر نظام کا انجام دیا ہوا. پتے کو نکال کر کمپیوٹرائزڈ ریڈر سے گزارا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۳۲۳). [انگ : Computerized].

کَمپیُوٹَری (فت ک ، سک م ، کس پ ، و مع ، فت ٹ) صف.
کمپیوٹر (رک) سے منسوب ، کمپیوٹر کا. مغرب کے کئی ممالک میں اسے کمپیوٹری حیثیت دی جا رہی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۷). [کمپیوٹر + ی ، لاحقۂ صفت].

کَمپیُوٹِنگ (فت ک ، سک م ، کس پ ، و مع ، کس ٹ ، غنہ) صف.
کمپیوٹر (رک) سے متعلق یا منسوب ، کمپیوٹر کا. ڈیٹل ڈیجیٹل (ڈیجیٹل) رنگلی قابر کسی حد تک رالااز ، کمپیوٹنگ اور مواصلاتی ساز و سامان میں استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، الیکٹرانکس کا بنیادی مطالعہ ، ۱ : ۱۱۶). [انگ : Computing].

کَمتَر (فت ک ، سک م ، فت ت) صف.
کم تر ، بہت تھوڑا نیز حقیر.

مسلمان کو تو شرف حق دیا
ہو ہندو جنم سب میں کمتر کیا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲).

رکھتا ہے آس ہر دم تجھ سوں سراج کمتر
رکھ عاقبت میں ثابت ایمان یا محمدؐ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۸). تمہاری طبیعت ایسی سلیم اور ذہن ایسا رسا ہے کہ بہت کمتر تمہیں بتلانے کی حاجت ہوتی ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۸۶).

رنج ہوتا جو کوئی میرے برابر ہوتا
شکر کرتا ہوں کہ ہر ایک سے کمتر میں ہوں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۵). انہوں نے قدرتاً یہ محسوس کیا کہ پبلک اس کو اپنی توقعات سے کمتر پائے گی. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۷). میں نے خود کو کبھی مرد ساتھیوں سے کمتر یا تنہا عورت کے ناطے ، عجیب سی صورت میں محسوس نہیں کیا تھا. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۵۵). [رک : کم + تر ، لاحقۂ تفضیل].

کَمتَرِین (فت ک ، سک م ، فت ت ، ی مع) صف.
۱. سب سے کم ، قلیل ترین. ہندوستان ہی تنہا ایک ملک ہے جہاں دونوں صنفوں یعنی مردوں اور عورتوں کے ان پایوں کا تناسب کمترین ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). **۲. احقر ، خاکسار (انکسار کے طور پر اپنے لیے لکھتے ہیں).**

میں تو کمترین بندہ ہوں ہوں شاہ کوں
دیا ہوں بوسہ خاک درگاہ کوں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۰۸). الہیٰ مجھ سا کمترین مخلوقات تیرا کوئی نہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). جی ، جی ، جی ... کمترین نغمہ سرائی کر رہا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۴۷۲). [رک : کم + ترین ، لاحقۂ تفضیل کل].

---مُزاحَمَت کا خَط امذ.
(معماری) کمترین مزاحمت کا خط ، بار کے وسط سے چٹان کی قریب ترین سطح کے فاصلہ کو کہتے ہیں (انشائی تعمیر (ترجمہ) ، ۲۱۱).

کَمتَرِینَہ (فت ک ، سک م ، فت ت ، ی مع ، فت ن) صف مث.
کمترین (رک) کی تانیث. الغرض قبلۂ عالم یہ کمترینہ حیلہ بگردشِ روزگار ایک زن ساحرہ کی قیدی ہو گئی تھی. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۹۹). [کمترین + ہ ، لاحقۂ تانیث بقاعدۂ عربی].

کَمتی (فت ک ، سک م) (الف) صف.
(عم) تعداد یا مقدار میں کم ، تھوڑا.

یہ ڈوری برابر تھی گردن کمر کی
جو ناپا نہ کمتی کوئی بال بھر تھا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۳). (ب) امث. **۱. گھٹاؤ ، تنزل.** بعدازاں نورانی جانب کم بکم چاند کے مانند کمتی نظر آتی ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۳۰). **۲. کم ہونا ، کمی.** کمتی زیادتی بھی ہر اناج کی جابجا دیکھنے میں آتی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۲).

اوس کی درگاہ میں کمتی کیا ہے
جو طلب کیجیے کا پائیے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۴۲). [کم (رک) کا بگاڑ].

---بَڑھتی (---فت ب ، سک ڑھ). (الف) صف.
تھوڑا بہت ، کم و بیش ، کمی بیشی. میں نے تو اس کو خود ہی جمع کیا ہے ، اباجی نے بھی یہی دیکھا ہے اور کچھ کمتی بڑھتی اس میں سے کیا ہے. (۱۹۱۶ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۸). (ب) م ف. **(قیمت میں) کمی اور بیشی سے ، عموماً کم داموں پر.** اپنے دن پورے کرتے ہیں ، کمتی بڑھتی بیچ ہی ڈالتے ہیں. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۷). اس کے بعد یہ قاعدہ ہوا کہ جو کچھ لکھتے کمتی بڑھتی فوراً بک جاتا. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳۶). اف : کرنا ، ہونا. [کمتی + بڑھتی (بڑھنا (رک) سے)].

---بَڑھتی بیچنا محاورہ.
(دکان داری) حسبِ ضرورت اور حسبِ موقع قیمت کی کمی بیشی سے مال فروخت کرنا (اب و ، ۷ : ۴۸).

کَمتِھیر (فت ک ، سک م ، ی مع) صف (قدیم).
کم تر ، مقابلۃً چھوٹا یا نچلا.

تیری ہمت کی دریا ہر نوا نیر
دے یک بڑبڑے نے ہو کے کمتھیر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷). [کم تر (رک) کا بگاڑ].

کُمِٹ (ضم ک ، کس م) امذ.
دمدار ستارہ.

سمجھا رہے تھے مجھ کو کمٹ کی وہ گردشیں
خود کر رہے تھے تاک کی ٹٹی سے سازشیں

(۱۹۲۲ ، مقالاتِ ماجد ، ۴۰). [انگ : Comet].

کُمِٹمَنٹ (ضم ک ، کس م ، سک ٹ ، کس م ، سک ن) امث.
معاہدہ ، پابند یا مقید ہو جانا ، پابندی کرنا ، خود کو پابند کر لینا ، روگردانی نہ کرنا. پنڈت نہرو نے تو تحریری طور پر ماونٹ بیٹن کے ساتھ کمٹمنٹ بھی کر لی تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۸۵). [انگ : Commitment].

کَمٹھا (فت ک ، سک م) امذ.
۱. کمان (خصوصاً بانس کی بنی ہوئی).

پوچھا شہ نے کہ واں کی کر تقریر
رکھ دیا لاکے آگے کنٹھا تیر
(١٨٠١ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ٣٣). سوار چوکیدار دھانک پاس تیر کنٹھے والے سڑک پر پھرتے ہیں (١٨٧٢ ، طلسم گوہر بار ، ١٠٣). چند پاسی کنٹھے لیے ہوئے آکر گرے اور نگہبانوں کو قتل کرنے لگے. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٦٠١). ٢. (اونٹانی اور ڈھنانی) دھنکی لٹکانے کی کمان. لنگر کمان اور دھنکی کے درمیان بندھی ہوئی رسی (ا ب و ، ٦٠). [س : کنٹھ + کا कण्ठ + का].

کَنکھُور (فت ک ، سک م ، و مع) صف.
سنگ چور سانپ کی تیسری قسم ، اس کا جسم بھی سیاہ ہوتا ہے اور آنکھ بھی کالی ہوتی ہے ، اس کا سر گول اور طول بارہ گرہ کا ہوتا ہے جسے کاٹا ہے چہرہ سیاہ ہو کر بدن ورم کر جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے (تریاق مسموم ، ٢٣). [مقامی].

کَنچی (فت ک ، سک م) امث.
رک : قمچی ، پتلی چھڑی.
رو میں سوار ہاتھ سے کنچی اگر گرائے
اور یہ فرس جنوب سے سوئے شمال جائے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٣٣). [قمچی (رک) کا محرف].

کَنخاب (فت ک ، سک م) امث.
رک : کمخواب.
سو عمر دیا ترے عمل کوں
کمخاب دیا زبوں کمل کوں
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٧). زیب و آرائش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس دو سالہ کمخاب ، حریر ، دیبا ، سمور ، مشروع .... (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٢). قرآن شریف پہ کمخاب ، اطلس ، تمامی کے جزدان چڑھائے (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٢٢). [کمخواب (رک) کا تلفظی املا].

کَنخواب (فت ک ، سک م ، و معد) امث.
ایک قیمتی ریشمی کپڑا ، یہ مختلف وضع کا ہوتا ہے ، بعض میں بادلے کے تار تانے بانے میں ہوتے ہیں ، بعض میں زربفت کے تار ہوتے ہیں.
سواری سو دھن پتہ بھو دھات سوں
سو زربفت اطلس و کمخواب سوں
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣). زربفت اور اطلس اور کمخواب بنتے ہیں. (١٨٥٣ ، مرآۃ الاقالیم ، ٢٠). مثنی کے لیے پہلے سے ایک کرسی بچھا دی گئی تھی ، جس پر کمخواب کا گدا پڑا ہوا تھا. (١٩٠٥ ، مقالات شبلی ، ٥ : ٩٣). یہ تین بٹیاں کبھی ریشم اور زربفت اور کمخواب کے تھان بن جاتی تھیں. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٩١). [ف].

ـــ میں ٹاٹ کا جوڑ فقرہ.
ان میل ، بے جوڑ ، غیر موزوں ، غیر مناسب ، بے تکا ، بے ڈھنگا. پنڈت صاحب نے حافظ کے ایک مشہور شعر پر مصرعے لگائے ہیں .... یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کمخواب میں ٹاٹ کا جوڑ لگایا گیا ہے (١٩٠٣ ، مضامین چکبست ، ٣).

کَمد (فت ک ، کس م) صف.
رنج ، غم ، اندوہ. جس نے حسد کا درخت جمایا اوس نے کمد و اندوہ تنہائی کا پھل چکھا. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ٩١).
ہے اہل فن کی رسد بیچ و تابِ اہلِ حسد
رہے ہمیشہ بتر مبتلائے رنج و کمد
(١٩٧٥ ، خروش خم ، ١٤٧). [ع].

کُمُد (ضم ک ، م) امذ.
کنول ، نیلوفر ، لاط : **Nymphcearubra**.
کیا کروں سوزشِ پنہاں کا بیاں
جیسے سورج کا کنول ، بس کا کمد دیوانہ
(١٩٦٢ ، برگ خزاں ، ١٣٦). [س : कुमुद].

کُمُدنی (ضم ک ، م ، سک د) امث.
١. کنولوں کے پھولوں کا گچھا ، کنول کے پھول. جیسے سورج کے اترے ہوئے سے کمدنیاں بند ہو جاتی ہیں. (١٨٩٠ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٣).
شعاعِ مہر نے یوں ان کو چوم چوم لیا
ندی کے بیچ کمدنی کے پھول کھل اٹھے
(١٩٣٦ ، مشعل ، ١٥٣). ٢. وہ جگہ جہاں سفید کنول کثرت سے ہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کمد + نی ، لاحقۂ تانیث].

کُمڈا (ضم ک ، سک م) امذ.
(ہندو) گول کدو ، تونبا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

کمر (فت ک ، م) (الف) امث.
١. جسم میں پیٹھ کا نچلا اور کولھے کے اوپر کا حصہ. کمر کوں دیکھیا کہ بال تے باریک ، دیکھتے وقت نظر ہوتی تاریک. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٨٢).
شاہدِ ہستی مطلق کی کمر ہے ، عالم
لوگ کہتے ہیں کہ ہے پر ہمیں منظور نہیں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٥). جواں کی نیند الڑھ پنے کی عمر ہاتھ کہیں پاؤں کہیں گردن کہیں کمر کہیں. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٥). کنجی انا میاں نے لے لی پھر بڑی احتیاط سے ازاربند میں باندھ کر کمر میں اڑس لی. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ١٩٨). ٢. وہ حصۂ لباس جو کمر پر رہتا ہے.
لباس جو کمر پر رہتا ہے.
حق نے بخشا ہے ہر اک قد کے موافق خلعت
دامن تنگ ہے تو کوہ کمر رکھتا ہے
(١٧٣٢ ، دیوان زادہ حاتم ، ٩٤).
نہ کچھ باقی رہے دستِ جنوں پُرزے اُڑے سب کے
کمر مونڈھا ، کلی بردا گریباں آستیں دامن
(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ١٣٢). ٣. پٹکا ، پیٹی.
اوبھا ہوا جیسا چاند
تیغ و ترکش کمر باندھ
(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٧٥)).

کمر سلطنت کا یہاں پیچ ہے
تحمّل کے سر بیچ کوں ایچ ہے
(١٨٠٣ ، داستان فتح جنگ ، ١٥٨).
یہ رشک ہے تن لاغر سے ناتوانوں کے
وہ کھینچ کھینچ کے اپنی کمر کو دیکھتے ہیں
(١٨٤٨ ، گلزار داغ ، ١٥٣).
کھلا ہوں ، مگر وہ گدائے غنی دل
کہ تاج و کلاہ و کمر تیجنا ہوں
(١٩٣٠ ، فکر و نشاط ، ١٩٠). ٤. پُشت ، پیڑھی ، نسل. اللہ تعالیٰ نے ابتدا آدم کی کمر سے تمام دریاتوں کو نکالا. (١٨٥٥ ، تعلیم الصبیان ، ٢٠). ٥. **کسی چیز کا درمیانی حصّہ ، وسط ، بیچ کا حصّہ ، میان ، پہاڑ کا درمیانی حصّہ.**
ہرچند جوشِ گریہ بہت کم ہوا ہے لیک
ڈوبے پڑے ہیں کوہ بھی اب تک کمر تلک
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٩٧).
کمر پہ کوہ کی گر عکس تیغ تیز پڑے
شرار سنگ میں جم جائیں خوں مردہ مثال
(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ٢). جابجا پہاڑوں کی چوٹی پر اور ان کی کمر میں موقع موقع پر پختہ برج بنائے ہیں اور مورچہ بندی کی ہے. (١٨٨٠ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ : ١٩٣).
ہوں سراسیمہ کھدبڑے ہوئے برتوں کی طرح
ان کی زنجیروں کی جھنکاریں سنیں کوہ و کمر
(١٩٧٥ ، خروش خم ، ١٠٩). ٦. **(کشتی) ایک داؤ جو کمر یا کولھے کے ذریعے سے کیا جاتا ہے ؛ (بنوٹ) لاٹھی کی ایک مار (ضرب) کا نام جو کمر پر ہوتی ہے.** کوئی سر تا کتا ہے کوئی پکنی کوئی طمانچہ کوئی کمر کوئی پالٹ. (١٨٨٠ ، فسانہ آزاد ، ١ : ٢٢٩). ٧. **(مجازاً) تلوار کا خانہ جو کمر سے لگا رہتا ہے ، میان.**
اک ہاتھ میں جو کٹ کے گرے دستِ نابکار
بولے کمر میں رکھ کے یہ شمشیرِ آبدار
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٩٨). ٨. **(مجازاً) ہمیانی ، تھیلی جو کمر سے باندھی جاتی تھی یا کمر پر لٹکتی تھی یا کمر میں کھوس لی جاتی تھی.**
سودا خرید یوسف کنعاں کا سر میں ہے
بیعانہ ہاتھ میں زرِ قیمت کمر میں ہے
(١٨١٠ ، عشق (اچھے صاحب) ، د ، ٢). ٩. **فوج کا پہلو ، بازوئے لشکر ؛ کابلی کبوتر کا ہوا میں قلا بازی کھانا ؛ محراب ، طاق ؛ کمان ؛ کمربند** (فرہنگ آصفیہ ؛ نورُاللغات ؛ جامع اللغات). (ب) صفت (قدیم). رک : کمر کمر. تالاب کے کناروں سے پانی کہیں کمر سے کہیں چھاتی ہے. (١٧٣٢ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٢٠٧). [ف].

---اُکھڑ جانا محاورہ.
کمر کی ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا.
یار دامن سے اُکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آتش کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اوترا
(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ١٠٣).

---آفتاب کس ، امذ (---مد ا ، سک ف) امذ.
ایک لکیر جو سورج کے وسط میں سے گزرتی ہے ؛ پہاڑ ، غار (جامع اللغات). [کمر + آفتاب (رک)].

---باندھ لینا / باندھنا ف س ؛ محاورہ.
١. **(کسی کام کے لیے) تیار ہونا ، لیس ہونا ، مستعد یا آمادہ ہونا ، پختہ ارادہ کرنا (پر ، پہ یا میں کے ساتھ).**
کل عالم سب تمن خدمت کو باندھے ہیں کمر
سچ بندے بچارہ کوں باندھو کمر ہو دستگیر
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٧٩).
آیا توں کمر باندھ کے جب جور و جفا پر
میں جی کوں تصدّق کیا تجھ بانکی ادا پر
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٨١).
سچ کہو قتل پہ اب کس کے کمر باندھی ہے
ان دنوں ہاتھ میں تم رکھتے ہو تلوار بہت
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٣٣).
کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٩٦). اوس بے ادب نے باز رہیں اور نمک حلال پر کمر باندھی. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ١١٩). اس شخص نے تو ہمارے ان معبودوں سے عداوت پر کمر باندھ لی. (١٩٥٨ ، ابوالکلام آزاد ، رسول عربی ، ٣٤). اس پریشان حال آدمی نے حوصلہ نہ ہارا محنت پر کمر باندھی. (١٩٨٥ ، روشنی ، ١٦٢). ٢. **کمر سے دوپٹہ یا پٹکا باندھنا ، کمر کو کسی چیز سے کسنا ، مضبوطی سے باندھ لینا.**
لائیں سلاح سامنے زینب بچشم تر
پٹکا اٹھا کے شہ نے کہا باندھیے کمر
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٢٣). ٣. **سفر کی تیاری کرنا ، سفر کے لیے آمادہ ہونا ، جانے کے لیے تیار ہونا.**
قضا سوں جو یک دیس وو شہریار
کمر باندھ نکلیا سو کھیلیں شکار
(١٦٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ٩٢).
باندھی کمر ہم نے اور چلے اپنی راہ
اللہ اللہ یارو اللہ اللہ
(١٧٧٣ ، طبقات الشعرا (شیفتہ) ، ٣٤٣).
وہ تکنے لگے شب سے رُوئے سحر
یہ حسرت کہ ہو صبح باندھیں کمر
(١٨٧٤ ، صبح خنداں ، ٧٤).
چلو بے نظیر اپنے یاروں سے مل لیں
کہ بیٹھے ہیں باندھے کمر جانے والے
(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ٢٣٥). ٤. **بھروسا کرنا ، تکیہ کرنا ، انحصار کرنا ، امید رکھنا.**
تج تن کی شاب تھی کُنھ طور جل سُرمہ ہوا
کیوں کمر باندھے ہمارا دل تمہارے کھور تھی
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١١).

کیا کمر باندھے اسیر وصل پر عاشق ترا
کٹ گئی اس کی تو اب تیغ تغافل سے کمر
(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۵).

---بستر سے نہ لگنا محاورہ.
بیتاب رہنا ، تڑپنا ؛ چت نہ لیٹ سکنا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

---بستگی (---فت ب ، سک س ، فت ت) امث.
کمربستہ ہونے کی حالت ، مستعدی. اس کمربستگی کو دیکھتے ہی مانڈرینوں کو خوف ہوا. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳). [رک : کمربستہ (ہ بتبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بستہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. کمر باندھے ہوئے ، مستعد ، آمادہ ، کسی کام کی انجام دہی کے لیے تیار ہونا. ہمیشہ کمربستہ نگہبان اور جان نثار جان باک اکل کے تھے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۵۶).
آراستہ تھیں خلد میں حوریں شب اسریٰ
جنت میں کمربستہ تھے غلمان شب معراج
(۱۹۰۳ ، دیوان پروین ، ۵۳). ان کی کمک پر حکومت کی تمام قوت و طاقت کمربستہ کھڑی ہے. (۱۹۱۶ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۲۳). صورت حال سے نمٹنے کے لیے کمربستہ ہو جائیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۳۵). ۲. ہتھیاربند ، مسلح. اس وقت ہم کو کمربستہ ہو کر لڑنا اور جنگ کے نتیجہ پر قانع رہنا پڑا. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۸۹). وردیوں میں ملبوس کمربستہ اور مؤدب ملازمین ... رائفلوں بندوقوں سے مسلح تھے. (۱۹۸۸ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۱۶۵). [رک : کمر + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---بسلانا محاورہ (قدیم).
کمر بٹھانا ، ہمت توڑنا. ایسا کیے جو آخر بجنا کر کمر بسلا لیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

---بلا (---فت ب ، شد ل) امذ.
(جہیز بندی) جہیر یا کھپریل کے اوپر کی بلی یا شہتیری جس پر دونوں بلوں کے سرے قائم کیے جاتے ہیں ، مگری (ا ب و ، ۱ : ۱۹). [کمر + بلا (رک)].

---بند (---فت ب ، سک ن) (الف) امذ.
۱. ازاربند ، پاجامہ یا شلوار کے نیفے کی ڈوری یا کپڑے کی پٹی وغیرہ جس کی مدد سے اسے کمر سے باندھا جاسکے ، ناڑا.
بت مشرق نہیں محتاج سامان
کمر ہی جب نہیں کیسا کمربند
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۲۵).
کس درجہ پشیماں ہوئے ہیں وہ سر بزم
پاجامے میں اتنا بھی نہ ہوتا ہو کمربند
(۱۹۰۰ ، سنگ و خشت ، ۸۱). ۲. پیٹی ، پٹکا.
کمربند ترکش منڈا سانسو خول
نہ دکھنی نہ رومی نہ سمجھے مغول
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

اترے نہ لنگ تربک سے کھوے نیں لنگ کمربند
آسائش نیں کیے لنگ آواز چل چل کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۸).
باندھا ہے کمربند نہ عقدہ کھلنا کا
عمامہ ہے سر پر حسن سبز قبا کا
(۱۸۷۴ ، میر انیس (انیس کے مرثیے ، ۱ : ۲۹۹)). کمر میں کمربند باندھا ، ہاتھ میں پیش قبض دیا (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵۳). خدام دربار نے زریں کمربند ملاحظہ کے لئے پیش کیے ، حضور نے بہت پسند فرمائے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۷۳). (ب) صف. ۱. کمربستہ ، تیار ، آمادہ ، مستعد. بیعت بخاندان عالیشان چشتیہ حاصل کی اور جو انہوں نے وظائف عطا کیے جندے اس پر کمربند رہے. (۱۸۹۲ ، تحقیقات چشتی ، ۶۶۹). ۲. جس پر فیتہ وغیرہ لپٹا ہوا ، فیتے وغیرہ سے بندھا ہوا (شاذ).
بے حواسی میں جو خط ہم نے کیا ان کو رقم
نہ لفافے ہوئے ان کے نہ کمربند ہوئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی (انتخاب رام پور) ، ۲۵). [کمر + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بند ڈھیلا ہونا محاورہ.
ہمت ٹوٹنا ، بے بس ہو جانا. جب ہرمز کا آواز ایرانی پہلوانوں نے سنا سبوں کا کمربند ڈھیلا ہو گیا. (۱۸۰۲ ، قصہ گل و ہرمز (ق) ، ۷). مفلس کا تو کمربند ڈھیلا ہوا وہ تو گردن جھکا کر رہ گیا مالداروں نے سربلند کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۱).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. کمربستہ ہونا ، مستعدی ، تیاری. عورت کے جذبات تو غالباً ایسی کمربندی کو پسند نہیں کر سکتے (۱۹۳۴ ، نقش و نقاش ، ۱۲۹). ۲. فوج کا مسلح اور لیس ہونا ، فوج کا حملے اور کوچ کے لیے تیار ہونا ، تیاری ، مستعدی. طرفین سے فوجیں نکلیں کمربندیاں ہو چکیں. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲۱). اسی وقت نواب کے ہاں سپاہ کی کمربندی ہو گئی. (۱۸۹۸ ، سرسیدؔ ، مقالات سرسیدؔ ، ۳۳۴). سر شام فوج کو کمربندی کا حکم دیا. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۵). اف : کرنا ، ہونا. [کمربند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندی رشتہ (---فت ب ، سک ن ، کس ر ، شد ش ، فت ت) امذ.
(مجازاً) سسرالی رشتہ ، نسبتی تعلق. مولوی نصیرالحق کی شام سے لاپتہ ہیں سب جگہ تلاش کیا ... سسرال والوں کے کمربندی رشتہ داروں سے پوچھا خلاف عادت پتہ نہ چلا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۷). آپ کیوں ہیں کچھ کہتی ہیں آپ کا تو ہم سے کمربندی رشتہ ہے. (۱۹۸۲ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۵۸). [کمربند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندھانا محاورہ.
ڈھارس بندھانا ، ہمت بندھانا ، تقویت دینا ، مستعد کرنا ، آمادہ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---بندھنا محاورہ.
مستعد ہونا ، آمادہ ہونا ، تیار ہونا ، راغب ہونا ، چلنے کو تیار ہونا.

سفر پر مضبوط کمر بندھی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰۹)۔ کبھی مردوں کی بندگی میں کمر بندھی ، درگاہ کی قبروں پر ٹکٹکی لگی ہے۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳)۔

---بیٹھنا محاورہ۔
ہمت ٹوٹنا ، حوصلہ پست ہونا ، مایوس ہونا۔

بچھڑے سوں ہوا ہے تلخ جینا
کمر بیٹھی ہے اور پھوٹتا ہے سینا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۰)۔ نواب سالار جنگ کا مرنا تھا کہ جی چھوٹ گیا ، کمر بیٹھ گئی۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۵۴)۔

---بیسنا محاورہ (قدیم)۔
رک : کمر بیٹھنا۔

دیکھیا یوں جو بیتاب یکبارگی
کمر بیس گئی ہور تگ تنگ تگی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۶)۔

---پٹّا / پٹّہ (---فت پ / شد ٹ بفت) امذ۔
سونے یا چاندی کا ایک زیور جسے کمر پر پٹی کی طرح باندھتے ہیں۔ ہیروں کا کمر پٹا کمر پے باندھتا ہے۔ (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۶)۔ زیورات عورتوں کے ... کمر پٹا۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۵۲)۔ حکم دیا کہ ہنسلی ، چھانجن ، کمر پٹا ... تیار کیے جائیں۔ (۱۹۳۹ ، حکایت رومی ، ۱ : ۷)۔ [کمر + پٹا / پٹہ (رک)]۔

---پٹرا ہو جانا محاورہ۔
کمر تختہ ہو جانا ، کمر اکڑ جانا (نوراللغات)۔

---پٹکا (---فت پ ، سک ٹ) امذ۔
رک : کمر پٹا۔ گلنار پاجامہ ریشمی اور کالا الکرکھا زربفتی اور کمربند لاہوری زرد اور کمر پٹکا گلابی۔ (۱۹۴۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۰)۔ [کمر + پٹکا (رک)]۔

---پکڑ کے اٹھنا ف ل۔
بڑھاپے یا کمزوری یا ضعیفی کی وجہ سے دونوں ہاتھوں سے کمر تھام کے اٹھنا ، بڑھاپا ، بوڑھا ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---پکڑ کے چلنا محاورہ۔
کمزور یا بڈھا ہو جانا (نوراللغات)۔

---پکڑنا محاورہ۔
۱. **سہارا دینا ، حمایت کرنا ، کسی کی اعانت اور مدد کرنا۔**

اونٹھا جو بڑے کمر پکڑ لے
کاکل جو ہے تو سر پکڑ لے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۹)۔ ۲. **ہمت بندھانا ، مستعد کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---پیٹا / پیٹہ (---ی مج / فت ٹ) امذ۔
۱. (کشتی) **ایک داؤ جو اس طور پر ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو** چاہیے کہ اپنی داہنی ٹانگ حریف کی کمر میں ڈال کر دوسری طرف نکال لے اور اپنے بائیں پیر سے داہنے پیر کا حلقہ کر لے اور اپنے بائیں پنجے کو حریف کے بائیں گھٹنے کے پاس اندر کو اڑا دے اور حریف کی سانڈی نکال کر یا آگے کو بڑھا کر پیٹہ ڈال کر چت کر دے۔ اوپر کے داؤں کی تعداد قریب قریب سو کے لگ بھگ ہیں کے نام یہ ہیں : ایک ٹنگی ، اسواری ... کمر پیٹہ ، پیٹہ توڑا اور گھٹنا رکھنا۔ (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۹۵)۔ ۲. (بانک بنوٹ) ایک داؤ جو اس طرح پر ہے جب حریف ال مارے تو یہ خالی دے کر اس کی داہنی کروٹ آ کر اپنی لکڑی مع ہاتھ کے اس کے سر پر سے اڑا کر اس کی کمر تک پہنچائے اور اپنی لکڑی کی ال اپنی داہنی طرف کمر میں پھنسا کر بایاں ہاتھ خالی کر کے اس کے سینے کے سامنے لا کر پھر بائیں طرف کو کھولے تا کہ اس کی پسلیاں اور دونوں ہاتھ دب جائیں ، حریف تھوڑی دیر میں بے ہوش ہو جائے گا (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۸)۔ [کمر + پیٹا / پیٹہ (رک)]۔

---پیٹی (---ی مج) امث۔
۱. رک : کمر پٹکا (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳)۔ ۲. **باڑ کے عرض کی لکڑی یا لکڑیاں جس پر معمار کے بیٹھنے اور مسالا رکھنے کو تھوڑی ، تختہ وغیرہ ڈالا جا سکے** (ا ب و ، ۱ : ۹۳)۔ اف : باندھنا ، ڈالنا۔ [کمر + پیٹی (رک)]۔

---پیچ (---ی مج) امذ۔
۱. کمر پٹکا۔

سر اوپر لعل اور ہیرے کا سر پیچ
کمر میں طاش کا باندھا کمر پیچ

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا، فگار ، ۵۷)۔ نمازیوں کی جماعت ... نماز میں مصروف ہو چکی تھی ہم بھی اس میں شامل ہو گئے کمر پیچ کھول کر آگے بچھالیے۔ (۱۹۵۰ ، تیغ ، ۱ : ۲۰۷)۔ ۲. (کمہار) بوڑ (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۶۲)۔ [کمر + پیچ (رک)]۔

---تختہ ہونا محاورہ۔
کمر کا اکڑ جانا ، سخت ہو جانا۔ اوہ کب سے چت پڑا ہوں ، پیٹھ دکھ گئی ائے لیجئے کمر تختہ ہو کر رہ گئی۔ (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۴۳)۔

---تکیہ (---فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ۔
وہ تکیہ جو کمر کے نیچے رکھیں ، سہارے یا آرام کی غرض سے کمر تکیے سے ٹکانا ، وہ تکیہ جس سے لگ کر بیٹھتے ہیں۔

جبیں سائی کو سنگ آستاں یار بہتر ہے
کمر تکیے کو قصر دوست کی دیوار بہتر ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۱۰)۔ [کمر + تکیہ (رک)]۔

---توڑ (---و مج) صف۔
کمر توڑنے والا ، ناقابل برداشت یا انتہائی تکلیف دہ۔ کمر توڑ ہچکولے انسان کو پیس کر ... اعصاب چاہے فولاد کے بنے ہوں جب بھی انہیں دھونس کر رکھ دیں۔ (۱۹۵۳ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۰۰)۔ اٹھارویں صدی میں حکومت کی کمر توڑ وصولی ... نے

برصغیر کے معاشرے کی بنیادیں ہلا دیں۔ (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۲۰۲)۔ [کمر + توڑ (توڑنا (رک) سے مشتق)]۔

---توڑ جانا محاورہ۔
بے سہارا کر دینا۔ اے بہنو ، اپنی جنڈری پر یہ آفت تم نے کی میری کمر توڑ گئیں ، ابھی تم نے دنیا کا کیا دیکھا تھا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۶۵)۔

---توڑ دینا/توڑنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. کمر شکستہ کرنا ، کسی ضرب سے کمر کو نکما کر دینا ، کمر پر شدید ضرب لگانا۔

باغ میں مالی کیوں کیسے چھوڑے
بن رضا آئے تو کمر توڑے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۸)۔

توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گرانبار اولاد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳)۔ **۲. ہمت یا قوتِ عمل ختم کر دینا ، زور ختم کر دینا۔** اس دشمن سخت کی کمر توڑ دی ہے مگر پھر بھی ... کوشش کرتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۲)۔ کارنوالس کے نئے قانون نے بالکل ہی کمر توڑ دی تھی۔ (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۲۳)۔ اس نے سیاسی تحریک کی کمر توڑ دی تھی (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۶۹)۔ **۳. بے سہارا کر دینا۔** تم نے رانا کو تبھی قید کیا بلکہ سلطانہ کی کمر توڑ دی (۱۹۰۲ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۳۵)۔ **۳. بے یار و مددگار کر دینا ، مر کر بے سہارا کر دینا۔**

میں جانتا ہوں تم نہ مجھے چھوڑو گے عباس
دل توڑو نہ اب کل تو کمر توڑو گے عباس
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۲۹)۔ بیٹے کی جوان مرگ نے باپ کی کمر توڑ دی۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۳)۔ **۴. کسی کے دوستوں اور معاونوں کو توڑ لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---توڑی (---و مج) امث۔
انگرکھے کی چولی کے نیچے کے گھیر میں سلی ہوئی پٹی ؛ نیز رک : توڑی۔ نیچے دامنوں کا چست انگرکھا ہے جس میں دونوں بغلوں کے نیچے کمر توڑی کے پاس چنٹ دی ہوئی ہے۔ (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۳۶)۔ تین کمر توڑی کا چست انگرکھا زیبِ بدن ہے۔ (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۳۹)۔ [کمر + رک : توڑی (۱)]۔

---تھامنا محاورہ۔
پشت بندھانا ، سہارا دینا ، کمک پہنچانا ، مدد کرنا ، تسلی دینا ، ہمت افزائی کرنا۔ بیس ملین پونڈ قرض لینے کی تجویز تھی تاکہ شرحِ مبادلہ کی کمر تھامی جائے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۵)۔ خدا نہ کرے جو برا وقت آئے اور جنگ میں ان کمزور حمایتوں کی کمر تھامنی پڑے۔ (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱ : ۱۰)۔

---تھیلی (---ی لین) امث۔
(خیاطی) نقدی رکھنے کی لمبی تھیلی جو کمر پر باندھ لی جائے ، تیولی ، ہمیانی (ا پ و ، ۲ : ۱۵۳)۔ [کمر + تھیلی (رک)]۔

---ٹٹولنا محاورہ۔
ہمیانی میں روپیا پیسا تلاش کرنا ، جیب ٹٹولنا۔

دیکھو آتے ہی ٹٹولا نہ کرو میری کمر
ہاتھ رکھو میرے دل پر تو مرا دل ٹھہرے
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۸۵)۔

---ٹکانا محاورہ۔
کمر سیدھی کرنا ، قیلولہ کرنا ، آرام کرنا ، تھوڑی دیر لیٹنا۔ آج دوپہر کو بڑی ہی کمر ٹکانے کو لیٹی تھیں کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰۷)۔

---ٹُوٹا (---و مج) صف۔
جس کی کمر ٹوٹی ہوئی یا جھکی ہوئی ہو ، کُبڑا ، خمیدہ پشت ، بے ہمت ، نامرد ، بزدل ، پست ہمت (فرہنگ آصفیہ)۔ [کمر + ٹوٹا (ٹوٹنا (رک) سے ماضی مطلق بطور صفت)]۔

---ٹُوٹ جانا/ٹُوٹنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. کمر کا شکستہ ہو جانا۔ دو ڈیڑھ سو قدم گھر تک لاد کر لائے ہی تھے جیسے کمر ٹوٹ گئی۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۹)۔ **۲. ہمت ٹوٹ جانا ، سہارا ختم ہو جانا ، آس جاتی رہنا ، مایوس ہو جانا۔**

گھر جا کے جو اس کے گھر نہ پایا اس کو
حیران سے رہ گئے کمر ٹوٹ گئی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۴۷)۔

دیکھ کر تیری تیغ کوہ شگاف
ٹوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۳)۔ امید ہماری حوصلہ افزا ہے اور یاس سے ہماری کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۶۳)۔ وہ مر گیا مجھے مرنا ہے مگر اس کے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۵)۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پبلشر کی کمر ٹوٹ گئی۔ (۱۹۸۶ ، او کھے لوگ ، ۲۰۸)۔

---ٹھوکنا محاورہ۔
پیٹھ ٹھوکنا ، ہمت افزائی کرنا ، شاباشی دینا ، تعریف کرنا ، آفرین کرنا ، سراہنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---جُھکانا محاورہ۔
کمر کو خمیدہ کر دینا ، ضعیف کر دینا ، غرور توڑ دینا ، زور ختم کر دینا ، کَرّوں ختم کر دینا ، جوش و ولولہ نکال دینا۔

مغرور ہو نہ حسن ، جوانی پہ آدمی
پیری نے آسمان کی کمر کو جھکا دیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۵)۔

---جُھکنا محاورہ۔
مرض ، ضعیفی یا کمزوری سے سیدھا نہ چل سکنا ، کمر کا خمیدہ ہو جانا ، کمر کا کبڑا ہو جانا۔

ہوا شاہ بیگم کو اس درجہ غم
کمر جھک گئی اور ہوئی چشم نم
(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر ، قصہ بڑی بیگم ، ۲۶)۔

شیخ صاحب کی کمر جھک گئی اور دل نہ جھکا
آج تک شوق تصور چلا جاتا ہے
(١٩٧٠ ، کمرہ ، کتاب ، ٢ : ٧٥). یہ دیکھ کر بادشاہ کا حال خراب ہو گیا اور وہ بیمار رہنے لگا ، کمر جھک گئی ، رنگ زرد ہو گیا. (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ١ : ٨٨).

۔۔۔چُرانا محاورہ.
بے ہمت ہونا ، بزدلی کرنا. جوان اگر بوقیس ہے تو تحمّل سے اس کے کمر چرانا ہے. (١٨٠١ ، گلشن ہند ، ٥٣).

۔۔۔چُسْت باندھنا محاورہ.
کمر چُست کرنا ، کمر کسنا ، ہمت باندھنا. دلوں پر چھریاں چلیں ... گریباں چاک کیے آخر دامن گردانے مرنے پر کمریں چست باندھیں. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٣٠).

۔۔۔چُسْت کرْنا محاورہ.
کسی کام پر نہایت مستعد اور آمادہ ہونا ، کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا. بزرگوں نے بھی جُز رسی پر کمر چست کی ہے بخل پر ان کی بھی نظر ہے. (١٨٩١ ، بوستان خیال ، ٨ : ٣٩٠). میلک صاحب نے معائنۂ تحریرات سابقہ اخراج رام دیال و معزولی شرکاء نیابت پر کمر ہمت چست کی. (١٩٥٩ ، بیگمات اودھ ، ١٣٣).

۔۔۔چُسْت ہونا محاورہ.
کمر چُست کرنا (رک) کا لازم.
چُست کیں دل کمر معرکہ آرائی تھی
خلق کب کشتۂ اعجاز مسیحائی تھی
(١٨٦٥ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ١ : ٨٠)).

۔۔۔چلانا محاورہ.
کمر کو حرکت دینا ، کمر کو مٹکانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔چِیں (۔۔۔ی مج) امذ.
ایک قسم کا لباس جو سینے پر سے ڈھیلا ہوتا ہے. داؤد خان آج کارچوبی سجا سنہری کمرچیں پہنے ہوئے آستانی میں سنہری ستاتے. (١٩٢١ ، خونی شہزادہ ، ٣٠). [کمر + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا].

۔۔۔خَم ہونا محاورہ.
کمر ٹوٹ جانا ، کمر جُھک جانا ، کمر خمیدہ ہونا ، کمر ٹیڑھی ہو جانا ؛ بوڑھا ہو جانا. قومی تعلیم گاہ کی خدمت کرتے کرتے اس کی کمر خم ہو گئی. (١٩١٢ ، مقالات شبلی ، ٨ : ١٦٢).

۔۔۔خمیدہ (۔۔۔فت خ ، ی مج ، فت د) صف.
جھکی ہوئی کمر والا ، بوڑھا. ان کی مراد شاید کمر خمیدہ سے ہے. (١٩٥٣ ، شاید کہ بہار آئی ، ٢٠). سر جھکائے ، کمر خمیدہ ہانپ ، زرد رو ، سوکھی چھاتیوں سے چمٹائے مائیں. (١٩٨٢ ، مردے لوگ زندہ رہیں گے (ترجمہ) ، ٢٩). [کمر + ف : خمیدہ ، خمیدن ـ جھکنا سے اسم صفت].

۔۔۔دار امذ.
جڑواں موتی ، ایک قسم کا جڑواں موتی جس کی کمر ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے. ایک موتی ایسا ہوتا ہے کہ گویا دو موتی باہم طول میں توام ہیں اس کو کمردار کہتے ہیں. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ١٦٣). [کمر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

۔۔۔دَرْ کَمَر م ف.
باہم ، پیوست ، متصل ، برابر.
گیا تھاٹ ڈونگر میں او جیرہ سر
او ایڑانا نہاتا کمر در کمر
(١٦٦٩ ، خاورنامہ ، ٩٠٧). [کمر + ف : در (حرف جار) + کمر (رک)].

۔۔۔دوہری ہونا محاورہ.
کمر جُھک جانا ، بوڑھا ہو جانا. وہ اس قدر ضعیف ہیں کہ کمر دوہری ہو گئی ہے. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٣٢٠).
میری کمر دھری ہونے تک
خواہش کا سایہ میرے پیچھے رہا
(١٩٨١ ، سلامتوں کے درمیان ، ١٠٧).

۔۔۔دِیوال کس اضا(۔۔۔ی مج) امذ.
کمر باندھنے کا تسمہ ، چمڑے کا تنگ (ماخوذ : نوراللغات). [کمر + رکنا : دیوال (١)].

۔۔۔ڈھیلی کرْنا محاورہ.
کمر ڈھیلی ہونا (رک) کا تعدیہ ؛ ہمت ہار دینا ، جوا چھوڑ دینا. مئی اور جون کی دھوپ ذرا میرے سر پر لگی اور اسامی نے کمر ڈھیلی کی. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٣٥٧).

۔۔۔ڈھیلی ہونا محاورہ.
پست ہمت یا بزدل ہونا ؛ نامرد ہونا. جب وہ کمر کھول کر بیٹھنے لگا تو میاں کی کمر ڈھیلی ہو گئی اور سودائیوں کی طرح اٹھا. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٣٢٢).

۔۔۔رَہ جانا محاورہ.
تھک جانا ، کمر شل ہو جانا ؛ کمر پر فالج کا اثر ہونا ، مفلوج ہو جانا ، دھڑ کا بے حس و حرکت ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔زیب (۔۔۔ی مج) امذ.
کمر کا زیور جو سونے یا چاندی کی زنجیر کی شکل کا ہوتا ہے ، عموماً ہندو عورتیں کمر پر باندھتی ہیں جس میں اکثر کنجیاں بھی لگا لیتی ہیں ، تاگڑی ، کٹ میکھلا. معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب کمرزیب موتیوں سے بناتے تھے. (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١ : ٢١٣). ایک معزز عورت کی زینت کے لیے حسب ذیل چیزیں ضروری تھیں ... گھنگرو دار کمر زیب پہننا ... پان کھانا وغیرہ. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک جھلک ، ٣٢٢). [کمر + ف : زیب ، زیبیدن ـ سجنا ، سنورنا].

۔۔۔سال امذ (قدیم).
کمر پٹہ ، کمر میں پہننے کا زیور (فیروزاللغات). [مقامی].

---سی ٹوٹ گئی فقرہ.
مایوسی ہو گئی ، ہمت جاتی رہی ، ہمت نہ رہی ، حوصلہ جاتا رہا (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ).

---سے کفن باندھنا محاورہ.
ہر وقت مرنے کو تیار رہنا ، آمادۂ مرگ رہنا (مہذب اللغات).

---سے لگانا محاورہ.
کمر سے باندھنا ، ہتھیار کمر سے باندھنا.

ہے یہ تبرک اس کو بعزت اٹھاؤ تم
حیدر کا نام لے کے کمر سے لگاؤ تم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۶۲).

---سیدھی کرنا محاورہ.
۱. کمر کو زمین سے لگا کر لیٹنا ، تھوڑی دیر آرام کرنا.

نہ فرصت پائی اتنی ہم رہوں کی تیزگامی سے
ذرا دم لے کے ہم رستے میں کرلیتے کمر سیدھی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۳). اب ٹھیک دوپہر کو کون اتنی دور جائے ذرا کمر سیدھی کر لیں (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۶). گھر کا بچہ بچہ سو جاتا اور اس کمبخت کو کمر سیدھی کرنی نصیب نہ ہوتی (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱). اسی وقت کام سے واپس آیا تھا اور کمر سیدھی کرنے کو کھٹے پر لیٹا ہوا تھا (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۹۳). ۲. **قیلولہ کرنا** (نوراللغات).

---شکستہ (---کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
جس کی کمر ٹوٹی ہوئی ہو ، کمر خمیدہ ؛ (کنایۃً) بے یار و مددگار.

کمر شکستہ ہوں اے عاشقوں کے پشت پناہ
تری کمر نظر آئے یہ ہے دوائے کمر

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [کمر + ف : شکستہ ، شکستن - ٹوٹنا].

---شکن (---کس ش ، فت ک) صف.
ہمت شکن ، حوصلہ پست کر دینے والا. القصہ... دور دور مرزا رفیع السودا چہار دانگ ہند میں بلند اور کمر شکن ہر خود پسند (کا) ہوا (۱۸۷۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۲۰۳). مزدوروں کی کمر شکن محنت اور سرمایہ داروں کے غیر منصفانہ نظریات کی قلعی کھولی ہے (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۰۶). [کمر + ف : شکن ، شکستن - ٹوٹنا].

---کا بل کھانا ف م ؛ محاورہ.
نزاکت سے کمر کا رفتار کے وقت پیچیدہ ہونا اور جنبش میں آنا ، کمر لچکنا ، چلنے میں نزاکت سے کمر کا پیچ و تاب کھانا (مہذب اللغات ، نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ).

---کا پیچ امذ.
رک : کمر پیچ ، کمر پٹکا.

کمر کے پیچ سے ہر شب لچکتے ہیں انجم
چمک دمک یہ ہے اس کی جہاں میں مشہور

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷).

---کا ڈھیلا صف.
نامرد ، ہیجڑا ، خنثا.

کمر کے ڈھیلے ہی اچھی بری ہیں دیکھنے شکل
کڑے نہ کرتے ہیں صورت نہ ناک کان پسند

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۳).

---کا مضبوط صف.
۱. **(باہ کے اعتبار سے) قوی ، طاقتور.**

کمر کا ہووے جو مضبوط اور دکھائے مزہ
مجھے تو اتنوں میں کوئی نظر نہیں آتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). ۲. **روپے پیسے والا ، سرمایہ دار** (نوراللغات).

---کرنا محاورہ.
۱. **کابلی کبوتر کا ہوا پر قلا کرنا ، کبوتروں کی ٹکڑی کا ہلّی کھانا.**

کمر کرتا پھرے کیوں کر کبوتر دل کا پہلو میں
تری انگیا کی چڑیا لے ستم ہووے جو زوروں پر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۶۶).

کیوں نہ معموم ہوں اس نام پہ جو مرتے ہیں
وہ کبوتر بھی ہیں عنقا جو کمر کرتے ہیں

(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۵۵). ۲. **پہلوان کا کمر کا پیچ کرنا ، کولا کرنا** (نوراللغات). ۳. **گھوڑے کا کمر یا پٹھوں کو اس طرح اچھالنا کہ سوار کے گر پڑنے کا احتمال ہو.** جو یہ گھوڑا کمر نہ کرتا تو بے عیب تھا (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۳۹۵).

---کس (---فت ک) امذ.
ڈھاک کا گوند ، چنیا گوند ، آس کا گوند جو کمر کو طاقت دیتا ہے.

شیخ صاحب بھی طرفہ ہیں معجون
نسخہ ڈھونڈتے ہیں لو کمر کس کا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۸۱). تذکرۃ الہند میں لکھا ہے کہ ہندوستانی آس کا گوند ہے ، یہ گوند سرخ و سفید ہوتا ہے... جس کو کمر کس کہتے ہیں (۱۹۳۹ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۹۱). [کمر + کس ، (کسنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---کس لڈو (---فت ک ، سک س ، فت ل ، شد ڈ ، و مع) امذ.
ایک قسم کے لڈو جو مردانہ کمزوری کو دور کرتے ہیں اور قوت باہ پیدا کرتے ہیں (مہذب اللغات). [کمر کس (رک) + لڈو (رک)].

---کسنا محاورہ.
کسی کام کے لیے مستعد یا تیار ہونا ، پختہ ارادہ کرنا.

پیرہنہ ماندیا ہوں کمر کس
جیوں کی اب کسی کوں ہوس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۵۷).

جور و جفا سوں کس کمر آیا غل سوں بغض دہر
اے بے حیا اپنے بے کمر کیا کام کیتا بانٹے بانٹے

(۱۶۷۵ ، غواصی (بیاض مراثی ، ۲۰۰ : ۹۲)).

آبرو کے قتل کوں حاضر ہوئے کس کے کمر
خون کرنے کوں چلے عاشق یہ تہمت باندھ کر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۳).

ہم کو ہم سے لاگ لگی ہے روتے ہیں تو ہنستے ہو
ہم نے کمر کو کھول رکھا ہے اپنی کمر تم کستے ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۸). تو میں نے الہ کو اپنی کمر کسی
(۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۹ : ۵۸). مسلمان مورخین نے بھی
اس کے جواب میں ماضی کو ضرورت سے زیادہ «سنہری دور»
ثابت کرنے پر کمر کس لی. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۶).

--- کَسے ہونا محاورہ.
جنگ کے لیے تیار رہنا (مہذب اللغات).

--- کُشائی (---ضم ک) امث.
کمر کھولنا ، پیٹی اُترنا ، سپاہ کا اپنے ہتھیاروں کو کمر سے کھولنا (نوراللغات). [کمر + ف : کشائی ، کشادن ـ کھولنا].

--- کَمَر (---فت ک ، م) م ف.
کمر کے برابر ، کمر تک.

اوس سر و قد کے سامنے مارے حجاب کے
گڑ گڑ گئے ہیں سرو لب جُو کمر کمر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۳). اس تال کے آس پاس کمر کمر
گھاس ہے. (۱۹۱۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، اردو زبان کا قاعدہ ، ۲۳).

لہو کا دریا کمر کمر ہے
بشر بشر ہے اس اس ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۱۰). [کمر + کمر (رک)].

--- کوٹ (---و مج) امذ.
مکان کے احاطے کی چہار دیواری جو تقریباً کمر کے برابر ہو. فن تعمیر کی اصلاح میں « کمر کوٹ » مکان کے احاطہ کی اس چار دیواری کو کہتے ہیں جو کمر کے برابر یعنی تین یا ساڑھے تین فٹ اونچی ہو. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۷).
[کمر + ہ : کوٹ ـ فصیل ، چار دیواری].

--- کوٹھا (---و مج) امذ.
شہتیر یا کڑی کا وہ حصّہ جو دیوار کے باہر کے رخ نکلا رہتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کمر + کوٹھا (رک)].

--- کوہ کس اضا (---و مج) امذ.
پہاڑ کے بیچ کا حصّہ جو دوسرے حصّوں سے کسی قدر پست ہو.

کوہ کن کو کمر کوہ دیا
قیس کو دشت کا داماں بخشا
(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۸۳). دامنِ کوہ میں کچھ دکھائی دیتا تھا جب کمر کوہ پر پہنچے تو کچھ اور فضا نظر آنے لگی. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲۰). [کمر + کوہ (رک)].

--- کی زنجیر امث.
وہ زنجیر جو قیدیوں کی کمر میں باندھتے تھے ، سونے کی زنجیر جو عورتیں کمر میں لگاتی ہیں (جامع اللغات).

--- کی لچک امث.
کمر کی جنبش ، کمر کا بل ، چلنے میں نزاکت کی وجہ سے کمر میں ایک قسم کی لطیف حرکت.

تری کمر کی لچک پر تڑپتی ہے بجلی
ہوائے زلف میں کھاتی ہے پیچ و تاب گھٹا
(۱۸۵۳ ، صبا (مہذب اللغات)).

--- کُھلنا محاورہ.
، کمر کھولنا ، (رک) کا لازم.

کمریں ادھر کُھلیں اُدھر اُتری سپاہِ شام
بھائی کو لے کے خیمہ میں داخل ہوئے امام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳).

جیسے منزل پہ مسافر کی کمر کُھلتی ہے
قبہ میں یاروں نے وا بندِ کفن چھوڑ دیا
(۱۹۱۳ ، ریاض شفق ، ۲۸).

--- کُھلوانا محاورہ.
کمر کھولنا (رک) کا تعدیہ. نواب نے میری عرض قبول کی فوج کی کمر کھلوا دی. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۳۰).

--- کھول (کَر) بَیٹھنا محاورہ.
۱. **نوکری چھوڑ کر بیٹھنا ، ملازمت ترک کرنا.** قزلباش خاں نوکری چھوڑ کر کمر کھول کر بیٹھ رہے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۲۲).
۲. **کوشش سے باز آنا.**

ہم بیٹھے ہیں کھول اپنی کمر مصحفی ہاں اب
جو چاہے سو دل اس بُتِ بیباک سے باندھے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۱۰).

--- کھولنا محاورہ.
۱. **پیٹی یا ہتھیار وغیرہ کمر سے کھول کر علیحدہ کرنا ؛ کام سے فارغ ہو کر سستانا.**

دیکھا نبی جو مجھ سول کیا کیا عمر
چلک تاں لڑون میں نہ کھولوں کمر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۹). یہ سن کر اس نے اپنی کمر کھولی اور ہاتھ منھ دھو دھا کر کچھ ناشتا کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۷).

منزل پہ کمر نہ کھول اے بندۂ راہ
منزل تو ہے اک تازہ سفر کا آغاز
(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۲۸۰). ۲. **نوکری سے دست بردار ہونا ، کام سے فارغ ہونا ، کام چھوڑ دینا.** میرے نانا نے نوکری ترک کی اور گھر بیٹھے تو تمھارے پردادا نے بھی کمر کھولی اور پھر کبھی نوکری نہ کی. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۳۹).

ایسے کچھ بیٹھے ہیں فارغ یار سب کھولے کمر
جو مہم درپیش تھی ، وہ کر چکے گویا کہ سر
(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۰۳).

--- گہ امذ.
(معماری) کسی عمارت یا قلعے کی درمیان کی ایسی جگہ جہاں کمر کسی جا سکے ، کمربستہ ہونے کا ٹھکانا.

چلیا قصد کر جوں کمرگہ لگ
کہ دس جا پہ بیٹھا و سیو باندا ہو یک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۱). راجہ کے آنے سے

چند روز پہلے افغان ناگاہ یورش کرکے کمر گاہ قلعے میں پہنچے (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۸ : ۲۲۹)۔ [کمر + گاہ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گئی فقرہ۔
کمر ٹوٹ گئی، اس وقت کہتے ہیں جب کمر پر صدمہ پہنچنے کا احتمال ہو۔

جوئی بہت وبال ہے اللہ رہے نازکی
ہر دم یہی کلام ہے میری کمر گئی
(۱۸۵۷ء، سحر (شیخ امان علی)، ریاض سحر، ۱۱۷)۔

---گھسنا (---کس کھ، شد س) امذ۔
(گھوڑ سواری) جوتے کپڑے یا گدے کی گدی جو معمولی ضرورت کے لیے زین یا کاٹھی کے بجائے گھوڑے پر کسی جاتی، خوگیر، چارجامہ (ا ب و، ۵ : ۳۸)۔ [کمر + گھسنا (گھسنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

---لچکانا محاورہ۔
کمر لچکنا (رک) کا تعدیہ۔

لچک سی آگئی ہے شاخ گل کے شانے میں
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا
(۱۸۱۸ء، انشا، ک، ۲۰)۔

---لچکنا محاورہ۔
(نزاکت یا بوجھ وغیرہ سے) کمر کا بل کھانا یا جھٹکا کھانا؛ نازک بدن ہونا۔

الفی کا اس سے خوف دو عالم کا بار کیا
جس کی کمر لچکتی ہے گردن کے بوجھ سے
(۱۸۷۷ء، درۃ الانتخاب، ۵۰)۔

بازوگل اس تن نازک سے الفی کا کیوں کر
بار کے بوجھ سے لچکے کی کمر آپ سے آپ
(۱۹۰۰ء، ظہیر، د، ۲ : ۳۹)۔

---لگانا محاورہ۔
(سقوں کی اصطلاح) مشک کندھے پر رکھنا، پیٹی کسنا؛ نوکری یا پہرے کے واسطے تیار ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔

---لگنا محاورہ۔
کسی جانور کی پیٹھ کا زخمی ہونا؛ چارپائی پر پڑے ہوئے پیٹھ میں زخم ہو جانا، پیٹھ لگنا (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---لینا محاورہ۔
کمر پکڑنا، کمر تھام لینا، کمر کا ناپ لینا، پیمائش کرنا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---مار کر چلنا محاورہ۔
گھوڑے کا، بوجھ کے سبب کمر جھکا کر چلنا، کمری کرنا۔

بوجھے کر اس پر ڈال دوں میں بار عشق کے
چلنے لگے یہ رخش فلک مار کر کمر
(۱۸۲۹ء، معروف (نوراللغات))۔

---مارنا محاورہ۔
۱. صف لشکر کے درمیانی حصے پر حملہ کرنا، فوج کے درمیان کے حصے پر ضرب لگانا۔ پیچھے سے آ کر کمر ماری، غرض نیم ساعت میں یہ سب خاک میں مل گئے۔ (۱۸۹۶ء، قیصر التواریخ، ۲ : ۱۲۶)۔ ۲. پہلو کے رخ ضرب لگانا، پہلو مارنا۔ اور اوٹنا ... بڑھا کر کمر مارے دوسرا داہنے پاؤں پر طانچہ اور بائیں پاؤں پر کمر روکنا۔ (۱۸۹۸ء، قوانین حرب و ضرب، ۱۰)۔

---مٹکانا محاورہ۔
کمر کو جنبش دینا، ہلانا جلانا، کولھے مٹکانا، شیخی یا شوخی کا اظہار کرنا۔

وہ کہتے ہیں لوگوں میں جو مٹکا کے کمر کو
کھا کھا کے قسم صاحبو دیوان ہوئے ہیں ہمیں
(۱۸۷۹ء، دیوان عشق دہلوی، ۱۷۸)۔

---ملانا محاورہ۔
مجامعت کرنا، جماع کرنا (مخزن المحاورات)۔

---میں بوتا نہیں مدار صاحب بیٹا دو کہاوت۔
بغیر محنت کیے راحت و کامیابی کا آرزو مند ہونا (مہذب اللغات؛ فرہنگ اثر)۔

---میں بوتا ہونا محاورہ۔
کمر میں زور ہونا، طاقت ور ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات؛ فرہنگ اثر)۔

---میں توشہ راہ/منزل کا بھروسہ کہاوت۔
روپے پیسے سے ہر حال میں دل جمعی ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---میں چک آنا ف م۔
کمر میں ایک قسم کی چک اور درد پیدا ہو جانا، کمر میں جھٹکا آنا، کمر میں ضرب آنا۔

جان صاحب کمر میں آتی ہے چک
لے کے ڈولی جو گل کہار کرے
(۱۸۷۹ء، جان صاحب، د، ۱۹۰)۔

---میں رکھنا محاورہ۔
کمر میں باندھنا، کمر میں لگانا، کمر سے پیوست کرنا یا ملانا (ماخوذ : جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔

---میں زور ہونا محاورہ۔
قوت باہ یا مردمی کی قوت ہونا، مجامعت پر قدرت حاصل ہونا۔

نے گانٹھ میں ہے زر، نہ عنایت کمر میں زور
اب کون سی ہے یار سے صورت نباہ کی
(۱۸۸۹ء، دیوان عنایت و سفلی، ۷۵)۔

---میں گھسنا محاورہ۔
صف لشکر کے درمیان حملہ کرنا، صفوں کے بیچ کے حصے پر حملہ آور ہونا، فوج کے درمیانی حصے پر ضرب لگانا۔ غنیم کی کمر میں گھس جاؤنگا۔ (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۲۳۹)۔

---میں ہاتھ ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
کسی کی کمر کو ہاتھ سے تھام لینا ، **کچھ نکالنے کے لیے باہم آغوش ہونے کے لیے جھگڑا کرنا ، گرفتار کرنا** (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نہ ہوتا ، سانجھے سوتا کہاوت
نامرد آدمی سر شام سو جاتا ہے تاکہ بیوی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے (جامع اللغات).

---ہمت باندھنا محاورہ.
ہمت کرنا ، **کسی کام کے انجام دینے پر خاص طور سے مستعد ہونا.** لشکر ظفر اثر و جان نثاران نامور کمر ہمت باندھ کر بصد کروفر آمادہ ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۸۳). ان دنوں ہمارے پاس بہت ذرائع تو نہ تھے لیکن پھر بھی ہم نے کمر ہمت باندھ ہی لی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۹).

کَمْرا (فت ک ، سک م) امذ.
۱. کمرہ ، خلوت خانہ ، حجرہ ، **کوٹھڑی ، مکان کا ایک حصہ ، رُوم.** جدا جدا گھر کے دوست کے مکان پر پہنچا ... اور ... کہا مجھے ایک کمرا دو جہاں کوئی نہ ہو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۲).
ہم ، وہ ہیں اور کمرا ہو گا
کاش ایک ہوم کا پردا ہو گا
(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۸ : ۳). ۲. **ریل گاڑی یا جہاز کا درجہ** (جامع اللغات). [کمرہ (ر ک) کا ایک املا].

کَمْرَخ (فت ک ، سک م ، فت ر) امث.
۱. **گھڑی کی گراریوں کے دانتے.** پول یعنی سوراخ ہیوٹ یعنی (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۹۳). ان باغوں میں علاوہ امرودوں اور آموں کے ککروندے ، کمرخ ، کیتھ ، لیمو ، جامن ، بیر اور کسیرو بھی پیدا ہوتے تھے. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۱۱۲). ۲. **گھڑی کی گراریوں کے دندانے.** پول یعنی سوراخ ہیوٹ یعنی پول پرزوں کے دانت گزک یعنی کمرخ الٹی چیزیں صاف ہونے سے گھڑی عمدہ چلتی ہے. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۱۰). [کمرک (ر ک) کا ایک املا].

کَمْرَخی (فت ک ، سک م ، فت ر) صف ؛ کمرکی.
کمرخ سے منسوب ، کمرخ سے مشابہ ، تراکیب میں مستعمل.

---پخ (---فت پ) امث.
(معماری) **مینار یا ستون کے یا کھمبے کی کمرخ کے پھل کی وضع پر تراش جو مثلث نما مخروطی شکل کا ہوتا ہے** (ا ب و ، ۱ : ۱۱۱). [کمرخی + پخ (پکھ (ر ک) کا بگاڑ)].

---مینار (---ی مج) امذ.
(معماری) **وہ مینار جس کی بیرونی سطح کمرخی پخ نما بنی ہوئی ہو** (ا ب و ، ۱ : ۵۷). [کمرخی + مینار (ر ک)].

کَمَرْشَل (فت ک ، م ، سک ر ، فت ش) صف.
ر ک : کمرشیل. اب ان ایسکولوں کے خالص علمی رحولوں سے گذر کر ان کے کمرشل (تجارتی) و انڈسٹریل (حرفتی) استعدادوں کے بروئے کار ظاہر ہونے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں. (۱۹۰۶ ، کرزن نامہ ، ۲۳۰). اگر یہ پرچہ کسی سیاسی جماعت ، کسی کمرشل ادارے یا صحافیوں کا ہوتا تو ہمیں اس بات پر کوئی افسوس نہ ہوتا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۰۳). [انگ : Commercial].

---آرٹسٹ (---مد ا ، سک ر ، کس ٹ ، سک س) امذ.
اشتہاری کمپنی کا وہ آرٹسٹ جو عموماً کلائنٹ کی مرضی کے مطابق کام کر کے معاوضہ لے. کمرشل آرٹسٹ کی تربیت حاصل کر رہی تھی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۵۶). [انگ : Commercial Artist].

---سوچ (---و مع) امث.
تجارتی سوچ ، کاروباری سوچ. لعنت ہو تیری کمرشل سوچ پر. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۲). [انگ : کمرشل + سوچ (ر ک)].

کَمَرْشیل (فت ک ، م ، سک ر ، ی مع) صف.
تجارتی ، تجارت سے متعلق. ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ڈراموں کو اور بعض اخباری تحریروں کو وہ کمرشیل کام کہتے تھے. (۱۹۸۹ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۴۳). [انگ : Commercial].

کَمْرَق (فت ک ، سک م ، فت ر) امث (شاذ).
(عم) ر ک : **کمرک.** یہ آم ہے ، یہ بڑھل ہے ، یہ کٹھل کہلاتا ہے ، یہ کمرق ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۳۵). [کمرک کا محرف].

کَمْرَک (فت ک ، سک م ، فت ر) امث.
ر ک : **کمرکھ.** چاندی کی بیل کمرک کے درخت پر لپٹی جاتی ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۸). شاہ صاحب ... کمرک کی لکڑی کی کھڑاویں سامنے رکھیں. (۱۹۲۱ ، گڑھے خاں کا دکھڑا ، ۳۰). [کمرکھ (ر ک) کا ایک املا].

کَمْرِک (فت مع ک ، سک م ، کس ر) امث.
بن سکھ سے مشابہ باریک کپڑا ، سہن سفید سوتی کپڑا. بن سکھ یا بن زیب کے انگرکھے اور کمرک یا لٹھے کے پاجامے کافی ہیں. (۱۸۶۹ ، چند پند ، ۹). پارچہ کمرک باریک میں چھان لیں. (۱۸۹۰ ، شعاع مہر ، فدا حسین ، ۴۶). [انگ : Combric].

کَمْرَکی (فت ک ، سک م ، فت ر) صف ؛ کمرخی.
کمرک (ر ک) سے **منسوب ، کمرک سے مشابہ : پہلودار.** اس حوض میں ایک قطعہ سنگ مرمر کا کمرکی بنا ہوا بہت خوبصورت ایک پھول معلوم ہوتا ہے. (۱۸۴۸ ، آثارالصنادید ، ۳۶). دور مینار کی عمارت مثمن ، کمرکی نہایت خوشنما و مطبوع ہے. (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۵۵). [کمرک + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَمْرَکھ (فت ک ، سک م ، فت ر) امث ؛ امذ ؛ کمرک ، کمرخ.
ایک درخت یا اس کا پھل جو شش پہلو ہوتا ہے ، پکنے پر زرد رنگ اور مزے میں ترش و شیریں ، لاط : Averrhea Carambola .

کمرکھ کے ہر درخت سے یوں سنگترہ کا نخل
کہتا ہے گرچہ ہاتھ میں شیشہ ہے تیرے بار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۵).

کولا کمرکھ سیب شفتالو ہے سب کچھ آس پاس
ہم نے جب مانگا ذری کچھ بھی تو بتلاتے ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹).

کئی ڈالیاں پیڑ کی جل چکیں
بس اب صبر ہے کمرکھیں پھل چکیں
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۰). کمرکھ قابض ہوتا ہے صفرا کی حدت اور پیاس کی شدت کو تسکین دیتا ہے (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۱ : ۳۰۱). ٹھکرائن کی بگیا میں سے ابھی اس نے کروندے اور کمرکھیں اور کمود توڑ کر جلدی جلدی منہ میں ٹھونسے تھے (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۷). [س : कर्मरक].

ـــ کمر گڑھا (ـــ ضم ک ، فت م ، سک ر ، فت گ ، سک ڑ) امذ.
(گورکنی) نابالغ بچے کی قبر (ہندوؤں میں بچے کی لاش کو اگر چھوٹی ہو تو دریا برد کر دیتے ہیں ورنہ گڑھا کھود کر دبا دیتے ہیں) (اب و ، ۷ : ۱۳۸). [مقامی].

کمرنکہ (فت ک ، سک م ، فت ر ، غنہ ، سک ک) امث.
رک : کمرکھ. جلپائی اور کروندہ ... اور کمرنکہ ولایتی اور دیسی اور چتا اور املی اور برفہ ربوڑی وغیرہ جو پھل ترشی کی جاتی ہے (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۰۳). [کمرکھ (رک) کا ایک املا].

کمروت (فت ک ، م ، سک ر ، فت و) امث.
(حمامی) نہلاتے وقت کمر دھارنے ، سونتنے اور ریڑھ کی کڑیاں چٹخانے کا عمل (اب و ، ۳ : ۱۰۹). [کمر (رک) س : وت (رک)].

کمرہ (فت ک ، سک م ، فت ر) امذ ــ کمرا.
۱. حجرہ ، کوٹھڑی ، خلوت خانہ ، کوٹھی کے اندر کا حصہ. ہر دکان میں شاہی سامان تھا کمروں پر پرستان کا گمان تھا (۱۸۶۶ ، خانۂ تسخیر ، ۴۴). اونکا وہ کمرہ جسمیں یہ آلات رکھے جاتے تھے ایک رصد خانہ معلوم ہوتا تھا (۱۸۹۶ ، سیرۃ فریدیہ ، ۴۳). میں تیرے گھر میں نہ ریوں کی مونڈھا بچھا کر کمرے پر بیٹھوں گی (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۵).

ہوا زور سے چلتی ہے بار بار
پہونچتی ہے کمروں کے اندر پھوار
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۹۷). دلہن کے لئے اوپر جو کمرہ بنایا گیا تھا ... اس چھوٹے کمرے میں دلہن کا دم گھٹنے لگا (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰۹). ۲. جہاز یا ریل کا کیبن ، کمپارٹمنٹ. ریل تھوڑی دیر میں چلی تو ان کے کمرے میں کئی آدمی بیٹھے تھے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۱). جس کمرہ میں ہم سوار تھے اس کمرے میں یہ بھی فتح آباد کے اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۳). ۳. (معماری) دالان کی قسم کی عمارت جس کے دروں میں چوکھٹیں مع کواڑ لگی ہوں عموماً تین دروں کا ہوتا ہے ، مغربی عمارتوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے (اب و ، ۱ : ۵۰). [مقامی].

ـــ اِسْتِراحَت کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، فت ح) امذ.
آرام کرنے کا کمرہ. وہ ایک کوچ پر جو جہاز کے کمرۂ استراحت میں موجود تھی ، آنکھیں بند کرکے لیٹ گئی (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۵۷). [کمرہ + استراحت (رک)].

ـــ جَراحَت کس اضا (ـــ فت ج ، ح) امث.
وہ کمرہ جہاں آپریشن کیا جاتا ہے ، آپریشن تھیٹر. اس روشنی کے لیمپ کمرۂ جراحت ہسپتال اور خرد حیاتیاتی تجربہ خانوں میں لگائے جاتے ہیں (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۳). [کمرہ + جراحت (رک)].

ـــ چُکانا محاورہ.
کمرہ کو کرایہ پر لینا (مہذب اللغات).

ـــ عَدالَت کس اضا (ـــ فت ع ، ل) امث.
عدالت کا وہ کمرہ جہاں انصاف سے متعلق کارروائی ہوتی ہو. نوجوان یہاں تک پہنچ کر دفعتاً کمرہ عدالت کی پشت میں گیا اور چند منٹ بعد باہر نکلا (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۹۷). ایڈمنڈ برگر نے اس تمام بحث کو کمرہ عدالت کے انداز میں پیش کیا ہے (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۳). [کمرہ + عدالت (رک)].

ـــ مُلاقات کس اضا (ـــ ضم م) امذ.
ڈرائنگ روم ، دیوان خانہ ، بیٹھک. دو منزلہ گھروں کی نچلی منزل میں کمرۂ ملاقات (بیٹھک) ، باورچی خانہ ، بیت الخلا نوکروں کے کمرے اور بعض اوقات تو نجی عبادات گاہ بھی بنی ہوتی تھی (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۹۳). [کمرہ + ملاقات (رک)].

کَمَری (فت ک ، م نیز سک م) (الف) صف.
جس کی کمر کمزور یا جھکی ہوئی ہو ، کمر جھکا کر چلنے والا. خفا ہو کر کہنے لگا اے احمق ننگ نفروں کے آنور کم زور حشری کمری چل اٹھ کر خا میرے سامنے سے (۱۸۰۳ ، نوطرز ، ۱۹۱). (ب) امذ : ۱. وہ گھوڑا جو بھاری بوجھ اٹھانے کے سبب کمر کے صدمے سے کبڑا ہو کر یا پیٹھ کو دبا کر چلے ، جھک کر چلنے والا گھوڑا ، کمزور گھوڑا.

نہ حشری نہ کمری نہ شب کور وہ
نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ
(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۸). فرس کو بلندی پر چڑھائے اگر صاف چڑھ جائے تو کمری نہیں ہے جو برعکس ہو تو کمری سمجھنا چاہیے (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۵). ۲. جانوروں کا ایک مرض جس میں جانور کو بیٹھنے میں دقت ہوتی ہے. کمری ... اس مرض میں مثلاً اونٹ کو بیٹھنے میں دقت پیش آتی ہے (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۷۵). ۳. (تیغ زنی) ایک داؤں جس میں حریف کے گرد گھوم کر اس کے ہاتھ میں پیچ ڈال کر اپنا ہاتھ چھڑاتے اور پھر وار کرتے ہیں. مختلف تین پیچ یہ ہیں ، کمری ، دستی کھڑنے کا پیچ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶). کمری یہ جب دونوں شخص چھریاں اپنی کمر میں کھونسے ہوں اور پھر اٹھتے دونوں کے ہاتھ میں آ جائیں اور بائیں ہاتھوں سے

دونوں لنگوٹ کو خوب مضبوط پکڑ لیں تو چھری اور کمر چھڑانے کا یہ طریقہ ہے۔ (۱۹۲۵ء ، فن تیغ زنی ، ۸۶)۔ (ع) امث. **ایک وضع کی جیکٹ ، مرزئی ، نیمہ ، واسکٹ ، صدری.** بنارس کالج ... ان پنڈتوں کے برابر نہیں ہو سکا جو دھوتی باندھے کمری پہنے ... مقدس زبان سنسکرت کی تحصیل کرتے ہیں۔ (۱۸۸۰ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹)۔ کمری ، مرزائی ، صدری ، جا کٹ ، یہ سب کرتے پر پہنی جاتی ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، انسانی بشر ، ۳۱۳)۔ روئی کی کمری ریشمی کولا کی لگی ہوئی۔ (۱۹۶۶ء ، نور مشرق ، ۳۱)۔ بڑھیا کو دیکھا کیا زور کا غرارہ پہنا ہے ... اور کمری بھی دیکھی کیسی بھڑک دار اڑاتی ہے۔ (۱۹۷۰ء ، غبار کاروان ، ۳۰۲)۔ [کمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ گھوڑا (ـــ و مج) امذ.
کمری کا عیب رکھنے والا گھوڑا ، جُھک کر چلنے والا گھوڑا ؛ (کنایۃً) جُھک کر چلنے والا آدمی. ایک بائیسکل کے صدمہ سے شیخ صاحب کمری گھوڑے ہو کر رہ گئے ، ورنہ معمولی طور پر انکی عمر کا اندازہ کرنا بڑا ہی مشکل کام تھا۔ (۱۹۳۳ء ، ساقی ، دہلی (ظریف نمبر) ، ۳ ، ۳ : ۵ ، ۱۰۵)۔ [کمری + گھوڑا (رک)]۔

کَمَرِیا (فت ک ، م ، کس نیز سک ر) امث.
۱. **واسکٹ ، کمری.** بیوی کمریا میں عطر لگا کر انگرکھے کا دامن اور آستین چن رہی ہیں۔ (۱۹۵۸ء ، شمع خرابات ، ۱۳۲)۔ ۲. **(مجازاً) نازک اور لچکدار کمر ، (پیار کے اظہار کے لیے مستعمل).**

سینہ ، دو سنگین چٹانوں کا سنگم
نرم کمریا سبز گلاب کی ڈنٹھل ہے

(۱۹۵۶ء ، چاندی کی پتیاں ، ۹۳)۔ [کمر + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَمْزور (فت ک ، سک م ، و ج) صف ؛ ← کم زور.
۱. **ناتوان ، ضعیف ، نحیف.** اسکروی ایک مزمن بیماری ہے جس میں ابتدا کے اندر مریض کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۹۱)۔ عقل اس کی خوشنودی کی خاطر پا ک صاف لفظوں سے اپنی کمزور جانوں کو اس کی راہ کی طرف چلاتے تھے۔ (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۱۷۷)۔ ۲. **(کنایۃً) کم اہل ، انتظامی امور میں کم حوصلہ ، جو حالات کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کرسکے.** تمہیں یہ منصب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ تم کمزور آدمی ہو۔ (۱۹۷۵ء ، انداز بیاں ، ۵۰۹)۔ ۳. **غیر معیاری ، کم عیار.** اگر غزل کمزور ہے تو کا کر پڑھو۔ (۱۹۹۱ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۳)۔ ۴. (ا) **نڈھال ، بے جان ، بہت لاغر.** حالت اگرچہ سر دست تشویشنا ک نہیں لیکن کمزور و ناتوان ہو گئے ہیں۔ (۱۹۵۹ء ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۹۷۵)۔ (ا) **ناپختہ ، غیر استوار ، ناپائدار.** ایران شیعی مملکت قرار پایا اور عرب ممالک سے اس کا رشتہ کمزور پڑ گیا۔ (۱۹۸۶ء ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۳۰۳)۔ ۵. **کم لیاقت ، پڑھائی یا کارکردگی میں پیچھے ، مطلوبہ لیاقت یا مہارت سے کم استعداد رکھنے والا.** کمزور طلبہ کو باغ کے بجائے سبز پلے گراونڈ دکھایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۶ء ، مشرق ، کراچی ، ۲۰ اگست ، ۱)۔ [ف : کم + زور (رک)]

کَمْزوری (فت ک ، سک م ، و مج) امث.
۱. **ناطاقتی ، ناتوانی.** اگر گُردوں کی کمزوری کی وجہ سے کسی کو دردِ کمر لاحق ہو تو اس کا استعمال یقینی فائدہ کا حامل ہے۔ (۱۹۸۲ء ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۰۳)۔ ۲. **خرابی ، بُرائی ، کمی.** کمزوریوں پر پردہ ڈالے ... وجہ یہ ہے کہ ہر کمزوری کا ایک جذباتی پہلو ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پا کستان ، ۲۵۶)۔ [کمزور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کِمِسْٹری (کس مج ک ، کس م ، سک س ، کس مج ٹ) امث.
رک : **کیمسٹری ، کیمیا.** کمسٹری سے ثابت ہوا ہے کہ تو تُربجن میں کچھ کیمیاوی قوت نہیں ہے۔ (۱۸۹۸ء ، سرسیّد (تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۲۰))۔ [کیمسٹری (رک) کا مخفف]۔

کَمِسَرْیَٹ (فت ک ، سک م ، فت س ، سک ر ، فت ی) امذ.
فوج کے لیے جنگی سامان اور رسد بہم پہنچانے کا محکمہ ، افسر رسد رسانی کا دفتر. فوراً کمسریٹ سرکاری سے یہ نرخ بازار دے دی جاوے گی۔ (۱۸۹۹ء ، عہدنامجات ، ۷ : ۱۵۳)۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آزاد مرزا کسی گاؤں میں مسافرانہ طور پر گئے تھے وہاں کمسریٹ سے ہاتھی بھی جانے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ (۱۸۸۰ء ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۸۵)۔ جگت رام بواری لال نے کمسریٹ کا ٹھیکہ لیا ہے انہوں نے ہم کو پانچ سو روپے ماہوار کا بیعانہ دیا ہے۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۸۷)۔ [انگ : Commissariat]۔

ـــــ اَفْسَر (ـــ فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
فوج کی رسد بہم کرنے والا افسر ، منتظم رسد. میں اس وقت کرنال میں کمسریٹ افسر تھا۔ (۱۹۰۳ء ، چراغ دہلی ، ۲۱۶)۔ [کمسریٹ + افسر (رک)]۔

کَمْسِن (فت ک ، سک م ، کس س) صف ؛ کمسِن میں.
کم عمر ، نوعمر ، چھوٹا.

کمسنوں کے لیے معشوق دل آرا ہے تُو
دیدہ بازوں کے لیے آنکھ کا تارا ہے تُو

(۱۹۱۸ء ، مطلع انوار ، ۱۰۳)۔ زبیدہ کے سوالات کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا حالانکہ وہ بیٹے کی طرح کمسن نہ تھی۔ (۱۹۸۱ء ، قطب نما ، ۱۰۳)۔ [ف : کم + سِن (رک)]۔

کَمْسِنی (فت ک ، سک م ، کس س) امث.
کم عمری ، چھوٹا پن ، بچپن ، خورد سالی ، طفولیت. ہائے ہائے ایسی کمسنی کی موت خدا کسی کو نہ دے۔ (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸۰)۔ [کمسن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَمِشَن (فت ک ، کس مج م ، فت ش) امذ ؛ کمیشن.
۱. رک : **کمیشن ، پروانگی ، حکم نامہ ، ہدایت ، جو کسی سرکاری کام کی بجاآوری کے لیے دیا گیا ہو.** کیا ہماری کرنیل محض کاغذی کرنیل تھی؟ کیا ہمیں آزاد اور خودمختار مملکت پا کستان نے کمشن نہیں دیا تھا؟ (۱۹۷۵ء ، سلامت روی ، ۱۰۳)۔ ۲. **ماہرین کی جماعت جسے خاص کام کا اختیار دیا گیا ہو.** ۱۹۳۷ء میں حد بندی کمیشن نے حد بندی کرتے وقت مسلم اکثریت کے بعض علاقے

بھارت کو دبانے کے لیے کسی طرح سکیم بنائی تھی۔ (١٩٦٩ء، ین ادارت، ٢٠٩)۔ ٣. **معاوضہ یا فی صدی رقم جو ایجنٹ کو ادا کی جائے۔** ان کو حق السعی کے طور پر دس روپیہ سیکڑہ کا کمیشن ملے گا۔ (١٨٥٠ء، کوائف تعلیم دیسی (ضمیمہ) ١ : ٢٠٩)۔ [انگ : Commission]۔

کَمِشنڈ (فت ک، کس م، فت ش، سک ن) صف۔
جسے کمیشن مل گیا ہو، کمیشن یافتہ، ابتدائی فوجی افسری کے لیے منتخب۔ جو لائق طلبہ ہوں انکو مختلف چھاؤنیوں میں جنگی قواعد سکھائی جائے اور جب وہ تین برس میں قواعد سیکھ جائیں تو وہ کمشنڈ افسر مقرر ہو جائیں۔ (١٩٠٧ء، کرزن نامہ، ٢٠٩)۔ [انگ : commissioned]۔

کَمِشْنَر (فت ک، کس م، سک ش، فت ن) امذ۔
١. **متعدد اضلاع یا کمشنری کا حاکم یا نگراں جسے خصوصی طور پر عدالتِ مال کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور کسی کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کے اوپر ہوتا ہے۔** بادشاہ نے ان لوگوں کے بہکانے سے ایک شخص کو کمشنر کر کے روانہ کیا۔ (١٨٦١ء، تذکرۃ العاقلین، ٦٣)۔

کیا کلکٹر کیا کمشنر کیا سپاہی کیا عسس
اس کی ہیبت کے ہیں سب مداح بے رو و ریا

(١٨٩٢ء، دیوانِ حالی، ٣٨)۔ مسٹر ہملٹن آگرہ کے کمشنر ہو گئے۔ (١٩٣٨ء، حالاتِ سرسید، ٧)۔ عدلیہ عالیہ، قاضیین (گورنران) اور حاکمانِ اعلیٰ (کمشنران) و انتظامیہ کی نگران ہوگی۔ (١٩٦١ء، آسان اسلامی آئین، ٩٠)۔ ٢. **کسی ادارہ کا نگراں یا منتظمِ اعلیٰ۔** وہاں چند شخص نہایت معقول اور اشراف صورت کھڑے ہوتے ہیں یہ لوگ ہوٹلوں کے کمشنر تھے۔ (١٨٨٠ء، رسالہ تہذیب الاخلاق، ٢٠٠ : ٣١٥)۔ [انگ : Commissioner]۔

۔۔۔قِسْمَت (۔۔۔ کس ق، سک س، فت م) امذ۔
کئی ضلعوں کا اعلیٰ افسر، کسی کمشنری کا اعلیٰ عہدہ دار، کسی کمشنری کا اعلیٰ افسر۔ کمشنر قسمت، اس سے اعلیٰ عہدہ دار مہتمم انتظام قسمت مالی مراد ہے۔ (١٩٣٥ء؟، اردو قانونی ڈکشنری)۔ [کمشنر + قسمت (رک)]۔

۔۔۔مال امذ۔
شعبۂ مالیات کا اعلیٰ افسر۔ حسابِ ایکٹ آبکاری اس میں وہ عہدہ دار بھی شامل ہے جس کو لوکل گورنمنٹ نے کسی خاص رقبہ اراضی کے اندر کمشنر مال کی خدمات انجام دینے کے واسطے مقرر کیا ہو۔ (١٩٣٥ء؟، اردو قانونی ڈکشنری)۔ [کمشنر + مال (رک)]۔

کَمِشْنَری (فت ک، کس م، سک ش، فت ن) امث۔
١. **کئی ضلعوں کا حلقہ، صوبے کا وہ حصہ جو کئی ضلعوں پر مشتمل ہو۔** بعض صوبوں میں چند اضلاع کو ملا کر کمشنری یا قسمتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ (١٩٣٣ء، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ١ : ١٠٦)۔ اس زمانے میں اودھ کا علاقہ تین کمشنریوں پر مشتمل تھا۔ (١٩٨٩ء، قومی زبان، کراچی، جون، ٧)۔ ٢. **کمشنر کا دفتر۔** کمشنری کا چپراسی ابن الوقت کے نام کا ایک لفافہ لایا۔ (١٨٨٨ء، ابن الوقت، ٤٧)۔ کمشنری میں نائب منشی کے عہدے پر مقرر کر دیا۔ (١٩٣٨ء، حالاتِ سرسید، ٧)۔ ٣. **کمشنر کا کام یا اس کا عہدہ۔** قاضی صاحب کمشنری کا کام کرتے تھے۔ (١٩٠٦ء، علم و عمل (ترجمہ)، ١ : ٨٧)۔ اپنی کارگزاری اور نیک نامی کے باعث تقسیم ملک کے بعد بھی ان کو ترقی ملتی رہی اور وہ کمشنری کے رتبے تک پہنچے۔ (١٩٧٠ء، مسلمان اور سائنس کی تحقیق، ٥)۔ [کمشنر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

کَمْ ضَلا (فت ک، سک م، فت ض) امذ۔
رازدارانہ یا خفیہ تحریر یا گفتگو کا ایک طریقہ جس میں کاف کو میم سے س کو لا سے الف کو واو سے ح کو ط سے د کو ر سے س کو الف سے بدل دیتے ہیں (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [ف]۔

کَمَک (فت ک، م) امث۔
کمک، ڈھول کی آواز، طبلے کی آواز۔

کسی کے پاؤں سے گھنگرو کی صدا آتی ہے
کسی کے ہاتھ سے مردنگ کی نکلی ہے کمک

(١٧٩١ء، حسرت (جعفر علی)، ک، ٢٠٣)۔

فلک پر بھی سازوں کی پہنچی کمک
اٹھا گنبد چرخ سارا دھمک

(١٨٠٥ء، آرائشِ محفل، افسوس، ٢٧٧)۔ سارنگی کا ملاپ طنبور کی بھنک ڈبل کی کمک گلکری کی کسک راگ رنگ ترانے کا ترنگ۔ (١٨٦٣ء، انشائے بہار بیخزاں، ٥٣)۔

وہ کمک بائیں کی وہ طبلے کی تھاپ
اور وہ سارنگیوں کے سُر کی ملاپ

(١٩١٧ء، گلستانِ باختر، ٣٠٠ : ٥٧٨)۔ [کمک (رک) کا محرف]۔

کُمَک (ضم ک، فت م) امث۔
١. **مدد، سہارا۔** بطریق خدمت ایک دوسری کی کمک کرے۔ (١٨٠٥ء، جامع الاخلاق (ترجمہ)، ٢٢٢)۔

وہی دین و دنیا کے حامی ہیں صنعت
کہ رکھ تو بھروسہ نبیؐ کی کمک کا

(١٨٨٦ء، کلیاتِ صنعت، ٣)۔

سپاہِ غم دل میں جنگ کا طالب ہوں
پر احتیاج میں اس کی کمک کا طالب ہوں

(١٩٨٣ء، الحمد، ١٣)۔ ٢. **وہ مزید فوج یا جنگی ساز و سامان جو میدانِ جنگ میں سپاہیوں کی مدد کے لیے بھیجی جائے، فوجی امداد۔**

کمی کہ مانے تھا شاہ سمک
جو ایڑ اسے جنگ آوراں کو کمک

(١٦٣٩ء، خاورنامہ، ٥٥٩)۔ بس ہر پکڑانا کمک طلب کرتا ہے جہاد اکبر کی خاطر۔ (١٧٣٢ء، سید محمد شاہ میر انتباہ الطالبین، ٣)۔ بادشاہ کتنی فوج بکتر پوشوں کے ساتھ لے کر کمک کو آئے۔ (١٨٠٢ء، باغ و بہار، ٢٠٥)۔ اور اس کی کمک کے لیے جالینوس کو مقرر کر کے بہمن جاذویہ سے کہا کہ اگر اب کی مرتبہ بھی جالینوس میدان سے بھاگا تو ضرور اس کی گردن

آزا دی جائے گی (۱۹۶۰ء ، تاریخ اسلام ، ۱ : ۳۵۲)۔ حکومت نے سرکار انگلشیہ سے باضابطہ طور پر فوجی کمک طلب کی۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۸۰۱)۔ [ف]۔

۔۔۔ پر ہونا محاورہ۔
کسی کا معاون ہونا ، مددگار ہونا (نوراللغات)۔

۔۔۔ پہنچانا محاورہ۔
۱. **کمک دینا ، مدد دینا۔** دشمن کا ساتھ دیا تھا اور اس کو خفیہ کمک پہنچائی تھی۔ (۱۸۹۷ء ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۲۱۲)۔ دشمن کو یقین ہوگیا کہ ہم اس چوکی کو آزاد کرالیا تو دو کنار اسے کمک بھی نہیں پہنچا سکتے۔ (۱۹۷۰ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۶۸)۔
۲. **تقویت پہنچانا ، مضبوط کرنا۔** اس تاثر کو مزید کمک پہنچانے کے لیے میں نے اپنے بدن پر مصنوعی کپکپی طاری کی اور کچھ تیز تیز جھرجھریاں بھی لیں۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۸۸)۔

۔۔۔ دینا محاورہ۔
سہارا دینا ، حمایت کرنا (نوراللغات)۔

۔۔۔ کرنا محاورہ۔
مدد کرنا۔

رخ سے اے شاہ بتاں جلد کمک کر کہ مباد
فیل غم صبر کی بازی (کو) کہے مات کی بات

(۱۷۹۴ء ، دیوان محب (ق) ، ۱۳۰)۔ ہم سب پر ان کی کمک کرنا فرض ہے۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۳)۔ اے برق فرنگی اگر اس وقت میں خواجہ کی کمک کرو اور طلسمانہ جادو کو مار لو تو بڑا کمال کرو۔ (۱۹۰۱ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱۳۰)۔

۔۔۔ مانگنا محاورہ۔
مدد مانگنا ، امداد طلب کرنا۔ جب اس نے کمک مانگی تو عراق عاجب نے معذرت کر دی۔ (۱۹۷۱ء ، تاریخ ایران ، ۲ : ۲۳۵)۔

کُنکُم (ضم ک ، سک م ، ضم ک) امذ۔
زعفران ؛ لاط : Crous Salivus ۔ درخت کم کم کے پھولوں پر سے کنبیلہ کا رنگ فراہم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۷ء ، مصرف جنگلات ، ۵۷)۔ عورت اور مرد دونوں مشک اور صندل پسند کرتے عورتوں کو زیادہ تر کنکم اگر اور مختلف قسم کے خوشبودار تیل مرغوب تھے۔ (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۳)۔ [س : कुमकुम]۔

کُنکُنا (ضم ک ، سک م ، ضم ک) صف۔
رک : کنکنا۔ عورت کو تصدیع بہت ہوئی ہو تو کنجی یا کنکنا پانی لے کر ایک روز کو پانچ سات باری پسینج سے دھونا۔ (۱۸۳۸ء ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۳۵)۔ [کنکنا (رک) کا بگاڑ]۔

کُنکُماٹ (ضم ک ، سک م ، ضم ک) امث (قدیم)۔
کنکنا ہونے کی حالت (پلیٹس)۔ [کنکناہٹ (رک) کی تخفیف]۔

کُمکی (ضم ک ، فت م) (الف) صف۔
مدد کرنے والا ، مددگار ، کمک دینے والا ، امدادی۔

میرا کوئی کمکی ہو آتا نہیں
اپنو پاس تجے مج چھوڑاتا نہیں

(۱۶۸۷ء ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۳۵)۔ آدھا توپ خانہ کمکی فوج جرنقار کا ہے۔ (۱۷۳۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۲)۔ منصب داروں کی تعداد ۹۹ تھی کہ اللہ کے عدد ہیں بعض متفرقات کے طور پر تھے کہ باوری یا کمکی کہلاتے تھے۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۷۰)۔ کمکی فوجوں کی غداری بالی کی قلت اور دشمنوں کی عددی فوقیت جیسے عوامل کی موجودگی کے باعث بایزید کو شکست ہوئی۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۱)۔
(ب) امذ۔ (کشتی) **حملے کے دوران میں مدد دینے والا گروہ یا پہلوان** (ا پ و ، ۸ : ۶۰)۔ [کمک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَمْ گَری (فت ک ، سک م ، ک) امث۔
(پتوارگری) **بڑ (گجر کی شکل کی بندش) کے سرے پر ریشمیں ڈورے کے پھیر جو پھندے کے طور پر لگائے جاتے ہیں یا کلابتوں کنٹھے کی سروں پر لگائے جاتے ہیں** (ا پ و ، ۳ : ۸۰)۔ [مقامی]۔

کَمَل[۱] (فت ک ، م) امذ۔
رک : **کنول (مع تحتی الفاظ)**۔

ہر ہر روکھنہ لاوے پھل
کس کس بھاتنہ پھول کمل

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۷))۔

جو او بادشہ استجاں کے بدل
کیا بات اُسوں سو کھلیا جوں کمل

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۲)۔

بچن کے دُر کے دریا کا جو میں ہوں غواص آج
ترے دیا کی ہوں سوں شگفتہ جیوں ہے کمل

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۶۸)۔ کمل (پھول) سگندھ سے رہت ہوتا ہے۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۷)۔

جال جیرنے کی طرح نیل کمل سی آنکھیں
تیر سی دل میں لگیں ، نقد جوانی مانگیں

(۱۹۶۲ء ، برگ خزاں ، ۱۶۵)۔ [کنول (رک) کا مخرّف]۔

۔۔۔ گٹّا (۔۔۔ فت گ ، شد ٹ) امذ۔
کنول کا بیج ، کنول گٹا۔ میں نے پوٹلی سے کمل گٹے نکال لیے اور مزے سے کھا رہا تھا ، ماں نے بہت آنکھیں دکھائیں۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۵۳)۔ [کمل + گٹا (رک)]۔

۔۔۔ مُکھی (۔۔۔ ضم م ، شد کھ) صف مث۔
کنول مکھی ، کنول جیسے منھ والی ، خوبصورت چہرے والی ، خوش رو۔ کمل مکھی یعنی کمل جیسے منہ والی۔ (۱۸۸۶ء ، لال چندر کا ، ۳۷)۔ [کمل + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ نینی (۔۔۔ ی لین) صف۔
جس کی آنکھیں کنول کے پھول کی طرح خوشنما ہوں۔ کمل نینی یعنی کمل جیسی آنکھ والی۔ (۱۸۸۶ء ، لال چندر کا ، ۳۷)۔
[کمل + نین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَمَل (۲) (فت ک ، م) صف ؛ ج ؛ اسم کَمَلَہ.
کامل ، پورا ، بالکل. وہ معرفتِ الٰہی کو اس قدر دشوار نہیں سمجھتے جس قدر کہ عرفا اور کمل اولیا سمجھتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، یادگار غالب ، ۲۵۰). [ع : کامل (رک) کی جمع].

کُمَل (ضم ک ، فت م) صف.
رک : کومل (قدیم اردو کی لغت). [کومل (رک) کا مخفف].

کُمِل (ضم ک ، کس م) امذ.
(ٹھگی) ٹھگی کا مال جو کسی کے پاس پا کر تاڑ لیا جائے اور اسکا بھید کھل جائے ، برک (ا ب و ، ۸ : ۱۷۱). [مقامی].

کَمَّل (فت ک ، شد م بفت) امذ.
رک : کمبل (مع تحتی الفاظ).

سو تو کمّل نہ پٹو نہ لوئی
سایہ گسترنہ ابر ہی کوئی

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۹۷). اور بیابان کے دو غول ، مرد بھی اور عورت بھی ، گویا کہ اُن دونوں پر کمّل کے ٹکڑے پڑے ہیں. (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۶۰).

آرام سے سوتا ہے کوئی کمّل میں
سکھ کوئی کاتا ہے پڑا جنگل میں

(۱۹۵۷ء ، یگانہ چنگیزی ، گنجینہ ، ۱۳۵). [کمبل (رک) کا متبادل املا].

---اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا کہاوت.
یعنی بھیس کے ساتھ ہی ذاتی کمال بھی چاہیے (نوراللغات).

---پوش (---و مج) صف.
کمّل اوڑھنے والا ؛ (کنایۃً) درویش ، فقیر.

دعائیں دیں گے انہیں یہ فقیر کمّل پوش
الٰہی دور دو شالے کا ہوئے شال کا وقت

(۱۸۸۷ء ، الماس درخشاں ، ۸۱). بعض ناقصات کہ وہ اسم صفت ، اسم فاعل ، اسم ظرف وغیرہ بنانے کی ضرورت سے لائے جاتے ہیں جیسے ... کمّل پوش ، کھدّر پوش. (۱۹۷۰ء ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۸۹). [کمّل + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

---ڈالنا محاورہ.
فریب میں لا کر لوٹنا ، پھانسنا ، قابو میں لا کر مارنا ، لپیٹنا. ادھر فیرن ان کو لوٹے ادھر میں ان پر کمّل ڈالوں. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۳۱).

---میں دو شالے کا مزا ملنا کہاوت.
غربت میں لطف ہونا (جامع اللغات).

کَمَلا (۱) (فت ک ، م نیز سکو م) امذ.
سنگترے کی ایک چھوٹی قسم ، کولا ، نارنگی (ماخوذ : پلیٹس).
[س : कमल + क].

کَمَلا (۲) (فت ک ، م نیز سکو م) امذ.
ایک کیڑا جس کے بدن پر سیاہ رنگ رُواں بطور بالوں کے بہت کثرت سے ہوتا ہے ، اگر آدمی کے بدن کو لگ جائے تو یہ رُواں جلد میں گھس جاتا ہے ، کھجلی کثرت سے ہوتی ہے اور ورم آ جاتا ہے ... بیری کے درخت پر بہت ہوتا ہے ، یہ کیڑا اکثر گیہوں یا تری کے کھیت میں پیدا ہوتا ہے اور اسے تباہ کر دیتا ہے عموماً زرد یا سبز رنگ کا ہوتا ہے. وہی ہوا کچ نہ عیب سیاسی بند سینی کی و نہ پتنگ جوت دیوتے (کی) و نہ کملا بھنور. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۳). گھونگھے کے اندر کا سا کیڑا اور کملا جو نہایت قاتل ہیں بعض بعض موسموں میں سوت تک سے مر جاتے ہیں. (۱۸۶۵ء ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۷۶). کملا (Caterpillar) کے شکم پر جزکی زائد ہوتے ہیں اور اس کی چال ٹریکٹر کی طرح ہوتی ہے. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۲۷). [س : कम्बल + क].

کَمَلا (۳) (فت ک ، م نیز سکو م) امث.
لکشمی دیوی کا لقب جو ہندو عورتوں کے ناموں کا جزو ہوتا ہے ، جیسے کملا دیوی (پلیٹس). [مقامی]

کُمَلا (ضم ک ، فت م) امذ ؛ ج.
کمال رکھنے والے ؛ صاحبانِ کمال. علما فُضلا فقرا شعرا اور جادو طراز انشا پردازوں الغرض اصناف سخن کے کُملا نے مضامین فسانہ سنتے ہی آہنگ وجد کیا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱). ایسے زندہ و جاوید کُملا کے حالات لحد فنا میں سو رہے ہیں. (۱۹۰۳ء ، مقالات شروانی ، ۹۳). اس قصیدۂ مبارکہ کا نام بردہ تو عام ارواح میں اولیا و کُملا کے اندر مشہور تھا. (۱۹۳۶ء ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۲۷). [کامل (رک) کی جمع].

کُمَلانا (ضم ک ، سکو م) ف ل.
۱. (درخت ، پھول پتے وغیرہ کا) مُرجھانا ، تازگی جاتی رہنا ، طراوت نہ رہنا.

پھولنہ باری کملائی
سیوتی ، چنبا جتی جاتی

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۱ ، ۴ : ۱۴۷)). سب کیسے بھاتے یہ پھول ، دایم تازے ، ہرگز نہیں کملاتے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹).

سنگ تربت لال ہے میرے تنِ مغرور کا
پھول کملاتا نہیں گو گو چراغِ گور کا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۳) گلاب کا پھول ایک دن کی تیز دھوپ میں کملا اور مرجھا جاتا ہے. (۱۹۲۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۷۱). دو برس کا کھلتا ہوا خوبصورت پودا کملا سا گیا. (۱۹۴۳ء ، میرے بہترین افسانے ، ۵۰).

گل کدے کا ایک کملایا گلاب
ابر میں بھٹکا ہوا اک ماہتاب

(۱۹۴۴ء ، نبضِ دوراں ، ۵۰). ۲. (چہرے وغیرہ کا) افسردہ ہوجانا ، نڈھال ہو جانا ، غمگین ہونا ، مُرجھانا ، پژمردہ ہونا.

مگر یاد تجہ یار آیا مرا
اوسی سوں ہے ، کملایا مکھ ترا

(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۳۶)).

کملا بیچ ہو کی رو کیں نیں تمہیں مسوسنا
رنگ اوڑ گیا ہے اب کا کس کوں دنا ہے بوسنا
(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۱۱۰).
دل کسی باد مخالف سے نہ کملایا کبھی
تلفتیِ دوراں سے جنوں پر نہ میل آیا کبھی
(۱۸۹۳، دیوانِ حالی، ۱۹۰). اب یہ عالم ہے کہ اگر اتفاق سے ہنسی آ بھی جائے تو کملا جاتا ہوں. (۱۹۸۶، کھوئے ہوؤں کی جستجو، ۱۷). [کمھلانا (رک) کا ایک املا].

کُملاہَٹ (ضم ک، سک م، فت ہ) امث.
تازگی ختم ہو جانا، کملانے کی حالت، افسردگی، اُداسی. آبِ حیات اس پر شبنم ہو کر برسا کہ شادابی کو کملاہٹ کا اثر نہ پہنچے. (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۳۳۵).
جاوداں لمحہ شاخِ دوراں سے
کٹ کے تا عمر میری دنیا پر
اپنی کملاہٹیں بکھیرے گا
(۱۹۷۵، مرے خدا مرے دل، ۷۳). [کملا + ہٹ، لاحقۂ کیفیت].

کَمَلْ باؤ (فت ک، م، سک ل) امذ؛ رک کنول باؤ.
رک: **کمل بائی** (پلیٹس). [س: कामल+वायु].

کَمَلْ بائی (فت ک، م، سک ل) امث؛ رک کنول بائی.
یرقان (پلیٹس؛ نور اللغات). [س: कामल+वायु].

کَمَلِنی (فت ک، م نیز سک، کس ل) امث.
۱. **کنول کا درخت نیز وہ جگہ جہاں کنول کے درخت زیادہ ہوں، کنول کے پھولوں کا گچھا یا جُھنڈ.** یہ بھونرا جب کملنی کے پتوں کے اندر تھا تب کملنی کے پھول کے عرق سے مست اور ست پڑا رہتا تھا. (۱۸۸۶، لال چندرکا، ۳۹). ۲. **ایک روایتی تقسیم کے مطابق عورتوں کی چار قسموں میں سے سب سے اعلیٰ قسم، پدمنی** (ماخوذ: پلیٹس). [کمل + نی، لاحقۂ تانیث].

کَمْلَہ (فت ک، سک م، فت ل) امذ.
رک: **کملا** (۲). اس صوبے میں ایک قسم کا کیڑا مثل کملہ کے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۳۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۱: ۵۳). چھوٹا کیڑا یعنی کملہ انڈے سے نکل کر کیڑے کی بناوٹ میں اپنا گھر بنا لیتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پورا کیڑا بن کر باہر آ جاتا ہے. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت)، ۳، ۱: ۳۵۵). [رک: کملا (۲) کا ایک املا].

کَمْلی (فت ک، سک م) امث.
چھوٹا کمل، کمبل.
جی میں کہوں کا تکوں دو تن سوں کھونکو
اتلس کوں پھاڑ کملی کوں پیوند تکو کرو
(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۴۸). نہ بیجوں کا کملی میں بیجوں کا تو برنہ ہوں گا. (۱۳۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۹۷).
اوڑھی ہے جیوتیوں نے یہ کملی
تا نہ ہو نبض دودی اور جلی
(۱۷۷۵، مثنوی ہجو در حویلی (مثنویات میر حسن، ۱، ۲۴۴)).

فوج میں بھگدڑ پڑی اور ... سلیمان کملیاں اوڑھ کر ایک غار میں اتر گئے. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۹۲۱).
ذرا رخ سے کملی کا پردہ اٹھا دے
دو عالم کو شانِ جمالی دکھا دے
(۱۹۳۸، نغمۂ فردوس، ۲: ۶۸). جمعہ کے دن اگر آپ لوگوں کے بدن پر کملی کے موٹے کپڑے دیکھتے تو فرماتے، کیا حرج ہے اگر جمعہ کے لیے کام کاج کے کپڑوں سے الگ ایک جوڑا بنالو! (۱۹۸۵، روشنی، ۱۳۱). [کمل (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

---بچھانا محاورہ.
سوگ یا ماتم کی علامت ظاہر کرنا کیونکہ جس شخص کا کوئی مر جائے اسے کریا کرم تک کملی بچھا کر بیٹھنا پڑتا ہے (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---پڑنا محاورہ.
مار پڑنا، زد و کوب ہونا، فریب سے لوٹا جانا.
میخانہ کے دھوئیں سے نہ بھاگا تو دیکھنا
کملی پڑے گی عابدِ شب زندہ دار پر
(۱۸۷۳، کلیاتِ منیر، ۳: ۲۶۵).

---تننا محاورہ.
شامیانے کی شکل سے کملی کو تاننا، ایک وضع کی جھونپڑی تیار کرنا (مہذب اللغات).

---جتنی بِھیگے گی، بھاری ہو گی کہاوت.
جتنا اسراف کرو گے یا جھگڑا بڑھاؤ گے اتنی ہی زیر باری بڑھے گی (نور اللغات).

---ڈال کر لُوٹ لینا محاورہ.
فریب سے لوٹ لینا، ڈاکہ ڈالنا، زبردستی چھیننا. کل جھٹپٹے وقت تک تو بیوقوفوں کو کملی ڈال کے لوٹا کیا، رات سے دیکھا نہیں. (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۱۲۹).

---ڈالنا محاورہ.
رک: **کمل ڈالنا.**
یہ کملی دن دوپہرے ڈالتے ہیں
بلا کے گیسوؤں والے ہیں ڈاکو
(۱۸۷۸، سخن بے مثال، ۸۰).
بال بنا کے روپ دکھا کے دن کو کملی ڈالیں گے
گھات ہے یہ جوبن والوں کی آرزو اس کو کٹ نہ کہہ
(۱۹۳۸، سریلی بانسری، ۷۸).

---کَنْٹھری (---فت ک، سک ٹھ) امث.
بستر اور کپڑے لتّے، مال و اسباب، ساز و سامان، جمع پونجی. سامان سفر کے واسطے انسانی سر سامان یا خانساماں کی ضرورت نہیں، انسان خود ہی کملی کنٹھری باندھے چلنے پر آمادہ ہے. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱۶: ۲). [کملی + کنٹھری (رک)].

--- کٹھری کرنا محاورہ.
اسباب اور کپڑے وغیرہ سمیٹ لینا ، مال اسباب چھین لینا ، لُوٹنا ، کھسوٹنا. یہ بیگ زر و دینار و درم لے جائیگا اور کمل کٹھری کرے گا (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳). جھوٹے سچے شعبدے دکھا اپنا معتقد بنا کمل کٹھری کو بغل کے کپڑے تک اتروا لیے (۱۹۰۱ ، خورشید بہو ، ۳۱).

--- کٹھری ہونا محاورہ.
لُوٹ مار ہونا ، مال چھن جانا (مہذب اللغات).

--- میں مَست/مگن رہنا محاورہ.
اپنے حال میں خوش رہنا ، قناعت پسند ہونا.

چجتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۵۰).

--- میں مَست/مگن ہونا محاورہ.
اپنے حال میں خوش رہنا ، مستغنی ہونا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- والا/والے امذ.
(کنایۃً) آنحضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم.
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا ، جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں (۱۹۵۶ ، ظفر علی خان ، ارمغان نعت ، ۱۷۷).

بے عین راستوں پر سفر کرنے والے مسافر سنو
بے سہاروں کا ہے اک سہارا بہت کملی والا بہت
(۱۹۷۹ ، خالی ہاتھوں میں ارض و سما ، ۱۰۶). [کملی + والا (رک)].

کَمَلِیا (فت ک ، م ، سک ل) امث.
چھوٹا کمل ، کملی.

کوئی اوڑھے ہے شال دوشالے
کوئی کاندھے کملیا ڈالے
(۱۹۱۱ ، بہیلا پیار ، ۷۷). [کمل + یا ، لاحقۂ تصغیر].

کَمَلیٹ (فت ک ، سک م ، ی مج) امذ.
رک : کاملیٹ.

کرنوں کے دل ہیں شب خوابی اسے درکار ہے
اے قمر کملیٹ کی براق چادر کھول دے
(۱۸۵۰ ، دیوان برق ، ۲۳۷). [کاملیٹ (رک) کا مخفف].

کَمَّنا (ضم ک ، فت نیز سکنہ م) امذ ؛ ج.
نیچ ذات کے لوگ ، کمینے. کہیں جہلا کی پُر شور و شر پوزہ درائی اور کہیں کمنا کی بےمعنی خویشتن فراموشی ہے. (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، ۲۳۷). [کمین (رک) کی جمع].

کُمِنٹری (ضم مع ک نیز فت ، کسر مج م ، سک ن ، فت مع ٹ) امث.
۱. **کھیل پر رواں تبصرہ ، کھیل کا مفصل بیان.** وہ کرکٹ کی کومنٹری تو انتہائی ذوق و شوق سے سنتی ہے مگر ادبی سرگرمیوں سے مطلقاً لاتعلق ہے. (۱۹۷۳ ، تعصبات ، ۲۳). ۲. **تفسیر ، شرح.** علامہ کے انگریزی خطبات کی نہ کوئی کمنٹری ... ملتی ہے نہ ان کا کوئی موضوعی انڈکس تیار کیا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۳۱). [انگ : Commentary].

کُمِنٹیٹر (ضم مع نیز فت ک ، کسر مج م ، سک ن ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
شارح ، مفسر ، حاشیہ نویس ، مبصر ، (عموماً اسٹیج ڈراموں اور کھیل کے مقابلوں کی تفصیل بتانے والا) روئداد سنانے والا. پروفیسر احتشام حسین کے بھانجے آل حسن نے جو اس زمانے میں لکھنؤ ریڈیو میں تھے ... اس ڈرامے میں کمنٹیٹر ... کے فرائض انجام دے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۰). [انگ : Commentator].

کَمَنٹھ / کَمَنٹھا (فت ک ، م ، سک ن) امذ.
رک : کمٹھا ، بانس کی کمان. جہاں کوئی اپنے سے زبردست نظر آیا تیر کمنٹھ ہاتھ میں لیا ... پہاڑوں کو نکل کھڑے ہوئے. (۱۸۶۸ ، رسالہ سیاست مدن ، ۳۰). جنگلی قومیں سہال کو تیر کمنٹھے کا نشانہ بناتی ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۰). [کمٹھ (رک) کا اتکب املا].

کَمَنْد (فت ک ، م ، سک ن) امث.
۱. **ایک پھندے والی لمبی اور مضبوط رسّی ، جسے کسی کو گرفتار کرنے یا پکڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.**

خراسان کے شاہاں میں شمشیر بند
روہیلے پٹھانان و گرزے کمند
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۳۰۷).

جمع فوج فیلاں میں اُس کھیر کر
کمند ستاؤں میں اس کے اوپر
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۳۲).

نہ جانوں کون ہے شمشاد کا یہ دیوانہ
کہ طوق فاختہ ہے سرو کے گلے میں کمند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۹). وہ بھی بہادر تھا فوراً مسلح ہو کر میدان میں مقابل ہوا شہزادہ نے بطرزِ سہل گرفتار کمند کیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۶۵). رستم نے تعاقب کیا اسے اپنی کمند میں پھانس کے پکڑا ایک درخت میں باندھ کے سو رہا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲۸۳). ۲. **رسّوں کا بنا ہوا زینہ یا اسی کی سیڑھی جو بلندمقام پر چڑھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں.** بادشاہ بھی اسی دم بالاخانے سے کمند پکڑ کر تلے اترا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۹). دوسرے حصۂ فوج کے پاس کمندیں تھیں کہ فصیل پر ڈال ڈال کر اوپر چڑھ جائیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۳۷۷). ۳. **(مجازاً) رسائی کا ذریعہ ، پہونچنے کا وسیلہ.**

وفور ضعف سے جا پہنچے بامِ جاناں تک
ہماری سانس کا رشتہ نہیں کمند ہوا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۳). ۴. **کمند جس میں لوہے کی سیخیں بھی لگی ہوں اس سے گھوڑے کو باندھتے ہیں** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۷). [ف].

ـــ اَنْداز (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
کمند پھینکنے والا ، پھانسنے والا.

با ہیں کمند انداز او کوتْوال سیرے تیں دو
سو کا کمند لے ہات میں بیٹھے ہیں سٹے چک اوپر

(۱۵۶۳ ، حسن شوقؔ ، د ، ۱۵۵).

دام میں زلف کمند انداز کے
آ ولی بے دل پھنسا ہے العیاث

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۵).

کمندیں اور بھی ہوں تو کمند انداز رکھتے ہیں
تری زلفوں کے خم کچھ اور ہی انداز رکھتے ہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸). [کمند + ف : انداز ، انداختن = ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ بائی امث.
(طب) ایک قسم کا تشنج جو گردن اور ہنسلی کے عضلات میں پیدا ہو کر ان کو طول میں اگلی جانب یا پچھلی جانب یا دونوں جانب کھینچنا یا اینٹھنا ہے. تکلیف جو کمند بائی کے تشنج سے ہوتی ہے ... ظاہر ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۹۷). [کمند + رک : بائی (۲)].

ـــ بٹنا محاورہ.
رسی بٹنا ، رسی بنانا. اس چور کو دیکھیے کمند بٹنے میں مصروف ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۶ : ۹).

ـــ پھینکنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. کوٹھے کے اوپر چڑھنے کے واسطے رسی کے حلقے پھینکنا. باہر سے کوئی کمند پھینک کر دیوار کے اوپر چڑھا ہے. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۶۸). **۲. ہمت و حوصلہ کرنا ، وسیلہ پیدا کرنا ، رسائی کا ذریعہ ، پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈنا.** یہ گھوڑے ان بے فکر اور نڈر نوجوانوں کو بار بار دعوت دے رہے ہیں جو کمند پھینک کر سوار ہونا جانتے ہیں. (۱۹۹۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۹۰).

عطا ہو محبت کا ذوق بلند
ستاروں سے آگے جو پھینکے کمند

(۱۹۸۳ ، لطیف آبگینہ ، ۵۴).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
پھندا ٹوٹنا ، آسرا ختم ہو جانا.

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳). وائے قسمت کمند ٹوٹی تو کہاں پر غریب بیوہ پھوپھی کے گھر ان کی قسمت میں تو بانو آپا ہی بدا تھیں. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۱۵).

ـــ ڈالْنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : کمند پھینکنا. پہلوان کمندیں ڈال قلعہ میں کود پڑے. (۱۸۷۲ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۷). زمین پر رہتے ہوئے ستاروں پر کمند ڈالنے اور عقل زمین کا کیڑا بنے رہنے میں بڑا فرق ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۸۱).

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۶).

ـــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
کمند ڈالنا ، کمند پھینکنا.

زلفِ مشکیں کا مجھ پر کر کے کمند
جیو مرے کوں اس میں نا کر بند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳).

ـــ مارْنا محاورہ.
رک : کمند پھینکنا. یہ تصور کر کے جھاڑی سے نکل کر اس عورت کو کہ پیشاب کر رہی تھی کمند ماری. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۰).

کَمَنْداز (فت ک ، م ، سک ن) امذ.
رک : کمند انداز.

کمنداز کوئی گرز بازی میں چست
تیر اندازی کوئی نیزہ بازاں درست

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۸). [کمند انداز (رک) کی تخفیف].

کَمَنْدا (فت ک ، م ، سک ن) امذ.
اچھل کود ، کلیل. چار ہزار من کب کوتل جن کا ساز و یراق مرصع تھا کمندے کرتے ، پھکیں پھونے ، کلغیاں دھری ، ایک سر پر اور دوسری کنوتی کے بیچ میں لگائے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۲۲). [مقامی].

کَمَنْڈَر (فت ک ، م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
رک : کمانڈر.

کمنڈر یہ ان چیف تھے فوج کے
یہ تھے لاٹ ، مالک یہ تھے اوج کے

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) (شکوۂ فرنگ، اورینٹل کالج میگزین ، ۴۳)). [کمانڈر (رک) کا مخفف].

کَمَنْڈَل (فت ک ، م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
جوگیوں کے پانی پینے کا برتن جو کسی دھات ، لکڑی ، مٹی ، تونبڑی یا دریائی ناریل کا بنا ہوا ہوتا ہے. ہم دھونی باندھ قشقہ لگا کمنڈل ہاتھ میں لیے ہر کی پیڑی پر جا موجود ہوئے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۶). ایک سادھو آیا ، بھبوت رمائے لمبی لمبی جٹائیں ہاتھ میں کمنڈل. (۱۹۳۹ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۲۹). یہاں میری جگہ پہ فکری سے بیٹھ جا اور جانے بکا دودھ بھی کمنڈل میں رکھا ہے ، میں تیرے لئے اور دولت لاتا ہوں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۱۴). [مقامی].

کَمَنْگَر (فت ک ، م ، سک ن ، فت گ) امذ.
۱. کمان بنانے والا ، کمان گر (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲. ٹوٹی ہوئی یا اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے والا ، ہڈیوں کا معالج.** سید کاظم کو خبر ہوئی اس نے کمنگروں کو بلوایا لیپ بندھوائے مالش کروائی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۹۹).

ہی کی زبان کی موج اب تک کسی کمنگر کی مڑوڑا تروڑی اور سنت مال سے دفع نہیں ہوئی. (۱۹۲۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳۱ : ۴). ۳. **بانس کی کھپچی اور ابرک ، ابری اور رنگین کاغذ سے پھول پتیاں اور دوسری چیزیں تیار کرنے والا.** خدا اور رسولؐ کے فرض و سنت جس میں برا لگے نہ پھنکری نہ کمنگر بلانے پڑے ، نہ بانس ابرک لانی ہو. (۱۸۶۷ء ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۲۲). ۴. **رنگائی یعنی پینٹ کا کام کرنے والا ، پینٹر.** ان ہی دنوں لالہ موتی مل نے اپنی مہلیاں اور رتھ رنگوانے کے لئے میرٹھ سے محمد رمضان کمنگر کو بلوایا تھا. (۱۹۴۶ء ، جہان دانش ، ۹۹). [کمن (کمان (رک) کا مخفف) + گر ، لاحقۂ فاعلی].

کَمَنگَری (فت ک ، م ، سک ن ، فت گ) امث.
کمنگر کا کام یا پیشہ (ماخوذ : نوراللغات). [کمنگر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ایک رنگ جو پلنگ اور پنس کے پایوں پر کیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [کمنگری + رنگ (رک)].

کُمْنَہ (ضم ک ، سک م ، فت ن) امذ.
آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھوں میں خشکی اور خارش پیدا ہو جاتی ہے اور تمام چیزیں غبار آلود اور دھندلی دکھائی دیتی ہیں. زخم آنکھ کو مجرب ہے اور کمنہ اور طرفہ کو بھی مفید ہے. (۱۹۱۱ء ، رسالہ کمپوٹر یاری ، ۳۰). یہ بیماری جس کو کمنہ کہا جاتا ہے حقیقتاً ایک مادہ ہوتا ہے جو کہ آنکھ میں جمع ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۹۰). [ع].

کَمَنَیْت (فت ک ، سک م ، ی لین نیز مع) امذ.
کمان بردار ، تیرانداز ، شکار جنگل سے نکالنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کمن (کمان (رک) کی تخفیف) + یت ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

کَمَنَیتی (فت ک ، سک م ، ی لین) امث.
تیراندازی (جامع اللغات). [کمنیت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَمْوار (فت ک ، سک م) امذ.
(کشتی بانی) **کشتی کا رُخ پھیرنے یا موڑنے کا پتا ، جو کشتی کے سرے پر لگا ہوتا ہے ، پتوار ، سبل ، پتوار کا دستہ** (ا ب و ، ۵ : ۱۰۷). [مقامی].

کُمُود (فت ک ، و مج نیز مع) امذ.
۱. (موسیقی) **ہنڈول راگ کا آٹھواں پُتر.**

یہ حالت دیکھ رنگیں اور سمایا
کمود اوس نے بنا کر گا سنایا

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۳۴). نمبر ۳۲ - چار بیت دھن کمود تال پشتو. (۱۹۰۸ء ، عشق فیروز لقا ، ۵۵). ۲. **کنول کی ایک قسم جس کا پھول دن میں مُرجھا جاتا ہے ، کمودنی.**

گل اورنگ و ارگند نرگس نول
جھل جل بسندے کمود و کنول

(۱۷۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۰۱). ۳. **ایک دوائی جو رنگنے کے کام بھی آتی ہے ؛ جالدی ، کافور** (قدیم اردو کی لغت ؛ جامع اللغات). [س : कुमुद].

کُمُودَت (فت ک ، و مع ، فت د) امث.
رنگت کا تبدیل ہو جانا ، صفائی کا جاتا رہنا ، بدن کے رنگ کا سیاہ ہو جانا. دوسرے آثار قشعریرہ کی طرح بعد جماع کے کمودت بیاض چشم کی اور غثیان کا واقع ہونا. (۱۸۸۵ء ، مجمع الفنون ، ۸۸). بدن کے رنگ کا سیاہ ہونا (کمودت) برودت کی زیادتی اور غلبۂ سوداء کی دلیل ہے. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۴۷). [ع].

کُمُودِنی (فت ک ، و مع نیز مج ، فت د) امث.
۱. **کنول کی ایک قسم جو دن میں مُرجھا جاتا ہے ؛ لاط : Menyanthes Indica.** کی نیلوفر را کہ بزبان ہندی کمودنی گویند. (۱۶۲۷ء ، تزک جہانگیری ، ۲۰۵). اور پانی میں کنول کمودنی ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں. (۱۸۵۴ء ، جام جہان نما ، ۱ : ۵۶).

پالوں میں کمودنی کی لٹی لڑیاں
پر گیت ترا روپ نہ کیوں اپنا لے

(۱۹۷۸ء ، گھر آنگن ، ۳۷). ۲. (کنایۃً) **نہایت حسین عورت ، محبوبہ.** ایسا نہ ہو کہ ہماری شگفتہ کمودنی اور کنول جیسی آنکھوں والی محبوبہ بخوف ضعیفی پریشان ہو. (۱۸۸۶ء ، لال چندرکا ، ۴۷). ۳. (موسیقی) **کھرج کے چار سرتوں میں سے ایک سرت.** جدول بائیس سرت متعلقہ سات سُر تیسرا کمودنی. (۱۹۰۵ء ، ترانۂ موسیقار ، ۳۳). اول کھرج کی ۴ سرتیاں ہیں تیرا ، کمودنی ، مندا ، چھندوتی (۱۹۲۷ء ، نغمات الہند ، ۱ : ۱۱). [رک : کمود + نی ، لاحقۂ تانیث].

کُمُودی (فت ک ، و مج نیز مع) امث.
(موسیقی) **رک : کمودنی.**

سمایا دیکھ وہ روئیں ہوئی نار
کمودی کو بنا کر گا لی یک بار

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۴۷). راگنیاں متعلقہ دیپک راگ ... کمودی - روپ سروپ اس کا ایک حسین عورت. (۱۹۳۶ء ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۳۰). [رک : کمود + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَموڈ (فت ک ، و مج) امذ.
ایک ڈھکن دار اسٹول جس میں رفع حاجت کے لیے ایک ظرف بھی ہوتا ہے. دوسرے حصہ میں کموڈ تھا اور پانی کا نل اس کے قریب لگا ہوا تھا. (۱۸۸۱ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۹). ایک طرف مٹکے ، گھڑے ، لوٹے ، فلٹر وغیرہ نظر آتے ہیں اور دوسری طرف کموڈ اور پیشاب کرنے کا برتن رکھا ہوتا ہے. (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۴۵ : ۳). وہ ابھی سے کموڈ ... لے کر کیا کریں گے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۳۰۹). [انگ : Commode].

کَموڈُر (فت ک ، و مج ، ضم غنہ ڈ) امذ.
رک : کموڈور. ممالک متحدہ کی افواج بحری میں متعلقہ ذیل عہدہ دار تھے ایک امیرالبحر ، ایک مقدم امیرالبحر ، ۹ - جونیئر امیرالبحر ، ۱۰ - کموڈر ، ۴۵ - کپتان. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۲۲). [کموڈور (رک) کا مخفف].

کموڈور (فت ک ، و مج ، و مج) امذ.
بحری فوج کا ایک اعلیٰ عہدہ دار جو کپتان سے اونچا اور ریئر ایڈمرل سے نیچا ہوتا ہے. میں آپ کو کموڈور کی یہ تقریر اپنی بیوی بلیئر فائل سے پڑھ کر سنا رہا تھا. (۱۹۸۹ ، ایک اور سومنات ، ۲۶۳). [انگ : Commodore].

کمُور (ضم ک ، و مع) امذ.
کمنہ ، کم نگاہ ، کم نظر. جب کوئی آدمی ہمیشہ ... سفید اور چمکیلی چیزوں کو دیکھتا رہتا ہے ... نظر کمزور ہو جاتی ہے ، بعض دفعہ بالکل جاتی رہتی ہے اس کو کمور بولتے ہیں. (۱۹۶۰ ، استاد جراحی ، ۲۰۸). [رک : کم + نور (رک) کی تخفیف].

کمورا (فت ک ، و مج) امذ.
(کاشت کاری) عمدہ دھان کی ایک قسم (اب و ، ۶ : ۶۷). [مقامی].

کمولی (فت ک ، و مج) امث.
(تحقیراً) کملی ، کمل ، کمبل.

کیوں نہ غم کھاؤں بے نوائی کا
نہیں آتا مری کمولی میں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۵۸). [کمل (رک) کی تصغیر].

کموُن (فت ک ، و مع) امذ.
زیرہ. کمون پیس کر کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۹). غزال کا دماغ دہن الفار میں ملا کر جوش دیا جاوے اور ماء کمون کے ساتھ ایک گھونٹ پیا جاوے (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ)، ۲ : ۲۰۶). کمون ... ایک پیڑ کا بیج ہوتا ہے سونف سے پتلا تیز خوشبودار ، اس کے پیڑ کے پتے سوئے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۸۹). [ع].

--- اَبیَض کس صف (--- فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ.
زیرہ کی ایک قسم ، سفید زیرہ. اجوائن دیسی کمون ابیض ... برگ کپاس بوزن مساوی پیس کر ... گڑ ملا کر کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۹). [کمون + ابیض (رک)].

--- اَسْوَد کس صف (--- فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
زیرہ کی ایک قسم ، کالا زیرہ ، سیاہ زیرہ. کمون کرمانی و کمون اسود ... مطلق کمون سے زیرہ سیاہ مراد ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۰). [کمون + اسود (رک)].

کمُون (ضم ک ، و مع) امذ.
پوشیدگی ، چھپاؤ ، چھپا ہوا ہونا.

مع عریانی بطون و کمُون
ہے ظہور و بروز اسکا شعار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۶).

جو کہنا ہوں کہتا ہوں میں واشگاف
کہ ہوں ناشناس کمین و کمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۷۹). ہر ظہور بطون اور بروز کمُون سے بالا ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۷۳). [ع].

کمُونزم (فت ک ، و مع ، کس ن ، سک ز) امذ.
رک : کمیونزم. میرے نزدیک فاشزم ، کمیونزم یا زمانۂ حال کے اور ازم کوئی حقیقت نہیں رکھتے. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۱۰). [انگ : Communism].

کمُونو (فت ک ، و مع ، و مج) امذ.
جاپان کا قومی لباس جو ایک قسم کا کھلا لمبا کرتا ہوتا ہے ، کیمونو. اکا دکا عورتیں اپنے قومی لباس یعنی کمونو میں بھی دکھائی دیتی ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۸). [جاپانی].

کمُونی (فت ک ، و مع) امث.
کمون (رک) سے منسوب ، ایک ہاضم مرکب (جوارش) جس کا جزو اعظم زیرہ ہے ، جوارش کمونی.

دی کمونی جو ہوا پیٹ میں اغیار کے درد
مجھ کو ہے درد لے اعوان بڑی مشکل ہے

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۹۰). [کمون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُمہار (ضم ک ، سک م) امذ ؛ = کمھار.
۱. مٹی کے برتن بنانے والا.

جولاہے دھوبی کھس کھٹے اور کمہار
تمولی و تیلی بڑھئی اور لوہار

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۴).

کیا ہم میں رہا گردش افلاک سے ایک
پھرتے ہیں کمہاروں کے بڑے چاک سے ایک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۷). کمہار اپنے سارے برتنوں کو آوے میں یکساں گرمی پہونچاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۲۳). ایک کمہار اپنے گدھوں کو لیے ہوئے اولوں کی مٹی کی تلاش میں آیا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۰). کیولا کی اولاد نے حجام اور کمہار کا پیشہ اختیار کیا. (۱۹۹۰ ، تاریخ بیتی ، ۴۲). **۲. ایک پردار کیڑا جو مٹی کا گھر بناتا اور اس میں انڈے رکھتا ہے ، ایک قسم کی بھڑ.** برسات میں کتنے حشرات الارض نکلتے تھے ، ہر جگہ کیچوے ، بچھو ، کنکھجورے، بھڑوں کے چھتے اور کمہار. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۰۳). [کمہار (رک) کی مخرب].

--- پر بَس نہ چلا گدھیا کے کان اَینٹھے کہاوت.
کسی کے کیے کی دوسرے کو سزا دینا ، زبردست پر زور نہیں چلتا ، کمزور کو دباتے ہیں. عورتیں جاہل ہیں تو مردوں سے واسطہ ؟ وہی کہاوت ہے کہ کمہار پر بس نہ چلا ، گدھیا کے کان اینٹھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۴). سرکاری ملازم اس کشتی سے بچ نہیں سکتے جو ملازم نہیں ہیں انہوں نے تو دھتا بتا دی ، کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶۰).

--- پَربس نَہیں چلا گدھیا کے کان اینٹھے کہاوت.
رک : کمہار پر بس نہ چلا الخ (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کا آوا امذ.
۱. **کمہار کی بھٹی ، چھوٹا پزاوہ جس میں کمہار برتن پکاتا ہے.** تعلیم و تربیت کی مثال کمہار کے آوے کی سی ہے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۳). ۲. (کنایۃً) **ماں کا پیٹ** (مہذب اللغات).

--- کا چاک امذ.
لکڑی کا گول مسطح ٹکڑا جس کو چکر دے کر کمہار برتن بناتا ہے. وہاں ایک قطعۂ آتشیں معلق کمہار کے چاک سے زیادہ گردش چشم معشوق سے سوا بلکہ قسمت کے چکر سے دونا گھومتا نظر آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۰). وہ کمہار کے چاک اور کوزہ گر سے اپنے شعری اجزا حاصل کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، دست زرفشاں ، ۴۰).

--- کا کُمہاری پر بَس نہ چلے گدھی کے کان اُمیٹھے کہاوت.
رک : کمہار پر بس نہ چلا الخ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کا گدھا جِس کے چوتَڑ پر مٹی دیکھے اُس کے پیچھے دَوڑے کہاوت.
یعنی اسے ہی اپنا مالک سمجھتا ہے جیسی عادت پڑ جاوے ویسا ہی ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کَہنے / کَہے سے گدھے پر نہیں چڑھتا کہاوت.
اپنی خوشی سے تو کام کرتا مگر کہنے سے نہ کرتا ، ضدی آدمی سے مراد ہے جو کسی کے کہے سے کوئی کام نہ کرے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کے گھر باسَن کا کال / چکّے کا دُکھ کہاوت.
جہاں کوئی چیز بہت پیدا ہو اور وہاں وہ نہ ملے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

کُمہاری (ضم ک ، سک م) امث ؛ = کمھاری.
۱. **کمہار کی بیوی ، کمہارن.** آخر کو ایک کمہاری نے اوسکی روٹی پکائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۳۸). ۲. (کمھاری) **ایک پردار کیڑا جو مٹی کا گھر بناتا اور اس میں اپنے انڈے رکھتا ہے** (اب و ، ۳ : ۱۵). [کمہار + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- کا گھر امذ.
وہ مٹی کا گھر جسے کمہاری (ایک قسم کی بھڑ) بناتی ہے (جامع اللغات).

کَمہٹھ (فت ک ، سک م ، ہ ، فت ٹھ) امذ.
بانس کی کمان ، کمان کی ڈور ، کمان کا وہ حصہ جس میں تیر رکھ کر چلاتے ہیں. اور کمانیں ایسی ہوتی تھیں کہ ان کے چلے ہاتھوں سے پکڑے تھے اور کمہٹے پاؤں سے کھینچتے تھے. (۱۸۷۶ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۴۳۵). [کمٹھا (رک) کا ایک املا].

کَمہَنڈا (فت ک ، سک م ، کس ہ ، سک ن) امذ.
بحرہند کے ساحل اور جزیروں میں پایا جانے والا چھوٹا سمندری پرند جس کی چونچ خمدار اور رنگ خاکی ہوتا ہے ، ہمیشہ پانی میں رہتا ہے مگر پانی میں کچھ کھاتا نہیں بلکہ دانہ اور کیڑے اس کی خوراک ہیں ، بہت تیز پرواز ہے ، مینڈا اور لہٹوا بھی کہتے ہیں سیہنڈا لہٹوا یا کمہنڈا ، یہ ساری قسموں کے لہٹووں سے بڑا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، ستر پرند ، ۳۰). [مقامی].

کُمہیر (ضم ک ، سک م ، ی مع) امذ.
لمبی تھوتھنی والا مگرمچھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कुम्भीर].

کَمہیرا (فت ک ، سک م ، ی مع) امذ.
اُجرت پر کاشتکاری کا کام کرنے والا ، کسان کا ٹہلوا نوکر ، کمیڑا ، کمیرا. کمہیرے کو نئی دھوتی اور تھوڑا سا گڑ دیا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، گنبے کی کہانی ، ۱۰۰). [کمیرا (رک) کا مُحرف].

کَمی (فت ک) امث.
۱. **کم ہونے کی حالت ، قلت.** جس نفر کی خدمت بادشاہ کے دل میں جمی اس نفر کوں مال کی کمی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳).

کیا دیر ہے امیر کے عفو گناہ میں
اللہ کیا کمی ہے تری بارگاہ میں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۶۷). اگر زہر نہ ہوتا تو اللہ میاں کی دنیا میں کیا کمی رہ جاتی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۰). غذا میں ضروری حیاتین کی کمی بچے کی ذہنی بالیدگی پر بڑی شدت سے اثرانداز ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، نئی تعلیم کے مسائل ، ۱۰۵). ۲. **کوتاہی ، کسر ، خامی ، نقص.**

بزرگی میں جس کی اچھے کیا کمی
نسب کی ہے نسبت بنی ہاشمی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰). تا مقدور کسو طرح ہم سے کمی نہ ہوگی اور درگزر نہ کروں گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۵). جو کمیاں ہیں وہ بس اسی طرح پوری ہو سکتی ہیں کہ کسی قریب کی بڑی قوم سے اتحاد کیا جائے. (۱۹۳۹ ، معاشیات قومی ، ۲۶۳). ۳. (أ) **مقدار یا قیمت وغیرہ میں گراوٹ ، گھٹاؤ.** اوس کی کمی و بیشی اور خاص قباحتیں جن سے اوس کی پیدائش میں نقصان اور ہرج واقع ہوتے ہوں سب قلم بند کیے جاویں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال (ترجمہ) ، ۷۰). (أأ) (درجے یا حیثیت یا کیفیت میں) **کمتر ہونا ، انحطاط ، زوال.**

زمانہ کیا جب کمی کا وقت
نہ او تخت رہے اس کو نہ او بخت

(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۲۹).

جب تلک تھا کروفر کہتے تھے ہم مخلص ہیں سب
جب کمی پر آ گئے پھر کون کس کا آشنا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۷). ۴. **نقصان ، گھاٹا.**

متاعِ جنس کی کب تک رہے گی گرم بازاری
کمی پر بیچ ڈالا جس نے گھاٹا مال میں دیکھا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۰). ۵. (مصدری معنوں میں) **کم ہونا**

کمی کا نام میرا دبدبۂ بزم نہیں لیتا
غلط اس کو کس طرح لکھوں کہ پانی دم نہیں لیتا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶). [رک : کم (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ آنا محاورہ۔
گھٹنا ، کم ہونا ، نقصان ہونا۔

محنت میں کمی آئی نہیں فضل الٰہی سے
نیاز اپنا وہی ہے ناز وہ ہر چند کرتے ہیں

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۱۳۲)۔ برہمنوں نے دیکھا کہ ہمارا رسوخ دن بدن کم ہو رہا ہے ہماری عظمت و احترام میں کمی آ رہی ہے۔ (۱۹۲۵ء ، غدر کی صبح و شام ، ۱۰۶)۔

۔۔۔ بیشی (۔۔۔ ی مج) امث۔
کم یا زیادہ کرنا ، گھٹاؤ بڑھاؤ ، کمی زیادتی۔ خط کا ذمہ میں لیتا ہوں کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی بے نہیں۔ (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۵۸)۔ اخبار کی گنجائش کے اعتبار سے کمی بیشی کرنی پڑتی ہے۔ (۱۹۳۳ء ، فن صحافت ، ۱۱۸)۔ ترجمے کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ اصل میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ (۱۹۸۵ء ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۶۵)۔ [کمی + بیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ کرنا محاورہ۔
۱۔ کوتاہی کرنا ، کسر چھوڑنا۔

رات تھی وصل کی کچھ چاؤ نکلتے جی کے
لیک کیا کیجے نہایت ہی کمی کی شب نے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۰۳)۔

اے تیغِ جفا کمی نہ کرنا
سوگند تجھے مرے لہو کی

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۷)۔

کمی کر گئی کیوں نگاہِ عتاب
پہنچ کر سناں تا جگر رہ گئی

(۱۹۳۲ء ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۷۱)۔ **۲۔ کم کرنا ، مختصر کرنا۔** لڑکے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو کمی کر دیتے تھے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۸)۔ **۳۔ تھوڑا ہونا ، کمزور ہو جانا۔** آخر کثرتِ انتظار سے نظر کمی کرنے لگی۔ (۱۸۲۴ء ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۱)۔ پہلے تو بہت عذر کیا کہ اب مجکو بہت دیر ہوتی ہے آواز بھی کمی کرتی ہے لیکن ... یاسمین نے ایک غزل اور گائی۔ (۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۵)۔

کَمّی (فت ک ، شد م) صف۔
چھوٹی ذات کا ، نچلا کام کرنے والا ؛ نیچ ذات کا ، کمین۔ پھر کمی لوگوں کو کچھ نقدی بطور انعام دیتے ہیں ، کمی لوگ یہ ہیں : نائی ، دھوبی ، بہشتی ، مہتر ، کمہار۔ (۱۸۵۶ء ، یادگار چشتی ، ۹۱)۔ ادھر ڈیرے پر کمّی اور کئی نوکر جا کر موجود ہیں۔ (۱۹۷۸ء ، جانگلوس ، ۹۸)۔ [کم (کام (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔ کاری امذ۔
معمولی کام انجام دینے والا ، رک : کمّی۔ سات پشتوں سے زمینداری اور چودھراہٹ ہمارے خاندان میں ہے ، کسی کمّی کاری کو بھی بلا وجہ سزا نہیں دی۔ (۱۹۹۰ء ، افکار ، کراچی ، ا نومبر ، ۵۶)۔ [کمی (رک) + ف : کار ، کردن = کرنا + ی ، لاحقۂ نسبت (بطور تابع)]۔

کَمیا (فت ک ، کس م) امذ۔
مزدور ، قلی ، زرعی مزدور ، کمیرا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کمی (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

کَمیاب (فت ک ، سک م) صف ؛ = کم یاب۔
کم دستیاب ہونے والا ، نادر ، کم ملنے والی۔

جو خوش شکل تھا اور خوش آواز تھا
وہ کوہ طور سا جگ میں کمیاب تھا

(۱۶۳۵ء ، قصہ بے نظیر ، ۶۵)۔ اس صحرا میں پانی نہایت کمیاب ہے اور آبادی کہیں نظر آتی نہیں۔ (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۳۰)۔ قدیم زمانے میں سامان نوشت و خواند کمیاب تھے۔ (۱۹۰۳ء ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹۷)۔ یہ کمیاب یا اس کی سپلائی محدود ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۴ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۳)۔ [رک : کم (۱) + ف : یاب ، یافتن = پانا]۔

کَمیابی (فت ک ، سک م) امث۔
کمیاب ہونا ، شاذ ہونا۔ روشن ضمیر استادوں کی کمیابی کا رونا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، گرد راہ ، ۱۵)۔ [کمیاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَمِیَّت (فت ک ، شد ی مع فت) امث۔
مقدار جو تولی یا ناپی جائے ، جو گنی جائے (کیفیت کی ضد)۔

ہر کم و کیف میں ہے ساری لیک
آپ بے کیف و بے کمیت ہے

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۸)۔ چند اجسام جو مخلوط کر دیے جائیں ان کی کمیت دریافت کرنے کا طریقہ تین مقالوں میں ہے۔ (۱۸۹۸ء ، مقالات شبلی ، ۶ : ۷۹)۔ بے شک اس صدی میں جنگ کی کمیت بہت بڑی تھی مگر اسکی کیفیت متانت رکھتی تھی۔ (۱۹۰۳ء ، آئین قیصری ، ۱۶)۔ ہر مرکب میں ہمیشہ وہی عناصر پائے جاتے ہیں جو باعتبار کمیت ایک ہی معین تناسب کے ساتھ باہم ملے ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۸ء ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۳۶)۔ فارسی کا ادب کمیت کے اعتبار سے وسیع ہے۔ (۱۹۸۸ء ، مغرب سے نثری تراجم ، ۲۹۰)۔ [ع]۔

کُمَیت (ضم ک ، ی لین) امذ۔
وہ گھوڑا جس کا رنگ عناب یا تازی کھجور کے مانند سیاہی مائل سرخ ہو (گھوڑے کا یہ رنگ تمام رنگوں میں افضل سمجھا جاتا ہے ، اس رنگ کا گھوڑا گرمی ، سردی اور سفر کی تکالیف کا بہت متحمل ہوتا ہے اور بہت لمبی منزلیں طے کرتا ہے)۔

کمیتِ ظفر جِہ کہن لنگ ہے
سو شمشیرِ نصرت اوپر زنگ ہے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۹۱)۔

سوار ایک لشکر تے آیا بروں
کمیت گھوڑا تھا اس کے زیر اندروں

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۳۵۸)۔

ظالم کہ اس طرف ہو کُداتا گیا کُمیت
پامال کر گیا ہے مرے دل کوں جی سمیت

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۱۳)۔

جو آوے رنگ میں گھوڑے کے تکرار
تو کہہ سب سے کمیت اچھا ہے اے یار
(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۸).

کُمیتِ کلک شائستہ قدم ہے
صفت گھوڑوں کی کچھ زیبِ قلم ہے
(۱۸۶۲ء ، طلسمِ شایاں ، ۳). میرے اصطبل میں کُمیت گھوڑے چار ہزار تھے. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۹۱).

کھایل سوار کو
کالے کُمیت تو
کس اور لے جا رہا ہے ارے
(۱۹۷۹ء ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۲۰۳). [ف].

---خامہ کس اضا (---فت م) امذ.
قلم کا گھوڑا ؛ مراد : قلم.

لکھوں کیا جوک کی تنگی کا احوال
کُمیتِ خامہ چل سکتا نہیں چال
(۱۷۷۸ء ، گلزارِ ارم ، ۳۳).

کُمیتِ خامہ مرے ہاتھ کے ہے زانو تلے
صفت کروں میں سمندِ وزیر کی تحریر
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۹۳).

کہکے مطلع اب میں لکھتا ہوں ترے توسن کا وصف
کیونکہ اب جولاں کُمیتِ خامہ ہے بے اختیار
(۱۸۹۳ء ، خنجرِ حسن ، ۲). [کُمیت + خامہ (رک)].

---قلم کس اضا (---فت ق ، ل) امذ.
رک : کمیتِ خامہ.

عناں کُمیتِ قلم پھیریے
نہ ہوگی ادا حمد و نعت آپ سے
(۱۸۵۲ء ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۲).

کُمیتِ قلم کی ہیں چالا کیاں
دکھاتا ہے ہر وقت بے باکیاں
(۱۹۰۱ء ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲). [کُمیت + قلم (رک)].

کَمِیَّتی (فت ک ، شد ی مع فت) صف.
کمیت سے متعلق ، مقداری یا عددی. نفسی اور طبعی دونوں حیثیتوں سے وہ انسان اور حیوان میں فقط کمیتی اختلاف کو تسلیم کرتا تھا. (۱۹۳۳ء ، تاریخِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۹). [کمیت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَمِیٹِڈ (فت مع ک ، ی مع ، کس ٹ) صف ؛ امذ.
پابند (کسی نظریے یا اُصول کا). ہر ادیب اور شاعر یہ کچھ سمجھے بغیر کہ کمٹ منٹ کسی بات سے ہے یا کہ ہونا چاہیے یہ کہتا پھرتا کہ میں کمیٹڈ ہوں. (۱۹۸۷ء ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۶). [انگ : Committed].

کَمیٹی (فت نیز ضم ک ، ی مع) امث.
۱. چند لوگوں کی انجمن جو کسی خاص مقصد اور کام کے لیے تشکیل دی جائے. ابوالفضل سیکرٹری ہوتے ، اور اس کمیٹی کے ۲۰ ممبر تھے. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۱۷).

کمیٹی کے جتنے ہیں ارکان نیک
بفضلِ خدا سب ہی رہیے کُلیک
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۲). اصطلاحات کی تدوین کے لیے حکومت ایک کمیٹی بھی بنا چکی ہے. (۱۹۸۳ء ، خطباتِ محمود ، ۱۲۷). **۲. کمیٹی کا اجلاس ، جلسہ.** اگر کل کمیٹی میں گئے ہو تو میرے سوال کے پڑھے جانے کا حال لکھو. (۱۸۶۹ء ، غالب ، خطوط ، ۱۰۳). کیوں صاحب آج کیا ہے ، کس بات پر جلسہ ہے ، کس معاملے کی کمیٹی ہے. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۹). ایک بار مدارالمہام بہادر کے ہاں کمیٹی تھی. (۱۹۳۱ء ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۱۲). **۳. میونسپلٹی ، بلدیہ.** ہم وہاں سے سیدھے کمیٹی پہونچے اور عرضی مع رسید داخل کی. (۱۸۹۶ء ، شاہدِ رعنا ، ۱۹۶). میں دوسرے ہی روز کمیٹی کے مدرسے میں داخل کر دیا گیا. (۱۹۳۳ء ، آج کل ، نومبر ، ۳۶). وہاں اشفاق کی بھوار کمیٹی کا نلکا بن کر رہ جاتی تھی. (۱۹۸۶ء ، اور کھیر لوگ ، ۱۰۳). **۴. رقم پس انداز کرنے کا ایک مخصوص طریقہ جس میں چند افراد مل کر ہر ماہ ایک مخصوص رقم جمع کرتے ہیں اور پھر شامل افراد میں سے کسی ایک کو وہ ساری رقم دے دیتے ہیں عرفِ عام میں اسے بیسی کہتے ہیں.** والی ولایت طرفہ کی بی بی نے کمیٹی کر کے بارہ ہزار ایک سو پیراہن ... جمع کیے. (۱۸۹۱ء ، فغانِ بے خبر ، ۱۷). شرطیں لگنے اور کمیٹیاں ڈالنے کا بڑا خبط تھا. (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۸۱). اف : ڈالنا ، کرنا. [انگ : Committee].

---بٹھانا محاورہ.
کسی خاص معاملے وغیرہ میں افرادی مجلس سے تحقیق کرانا. صراف صاحب نے ھمدانی صاحب اور ... میاں غلام محمد پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۵۸۸).

---کرنا محاورہ.
صلاح مشورہ کرنا ، اجلاس کرنا. دیکھیے یہ بھائی بہن کئی کئی دن سے کمیٹیاں کر رہے ہیں کیا فساد کھڑا کرتے ہیں. (۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۲۰۹). سید صاحب نے ایک کمیٹی کی اور شہر کے اندر ایک ابتدائی مدرسہ کے جاری کیے جانے کی تحریک کی. (۱۹۵۸ء ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۶۸).

---ہونا محاورہ.
کمیٹی کرنا (رک) کا لازم ، اجلاس ہونا. نواب صاحب نے کہا کہ بھئی اب اس بارے میں ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ اس کا تدارک کیا جائے. (۱۸۸۹ء ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۰). پھر شور ہوا اور سلسلہ کی کمیٹیاں ہوئیں. (۱۹۳۲ء ، عالمِ حیوانی ، ۹۶).

کُمَید (ضم ک ، ی لین) امذ.
رک : کمیت. واضح ہو کہ رنگ کمید سب رنگوں سے مبارک ہے. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۶). [کمیت (رک) کا معرب].

---سو سپُوت شاذ و نادر ایک کپُوت کہاوت.
گھوڑوں میں سب سے عمدہ اور فرماں بردار گھوڑا کمید ہے ،

شاذ و نادر ہی بُرا نکلے تو نکلے ۔ اہل ہند اس رنگ کے اسپ کو بہتر سب رنگوں سے جانتے ہیں جیسے کہ مثل مشہور ہے ، کمید سو سپوت شاذ و نادر ایک کپوت (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۲۳).

کَمیدان (فت ک ، ی مع) امذ.
کپتان کا ماتحت فوجی عہدے دار. نام ان کے باپ کا امام شاہ ، جو کمیدان سپاراجہ تھا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۹۰۰). ادھر کمیدان آئے ادھر سے رسالدار پہونچے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰). راجہ جواہر سنگھ کمیدان سپاہ فوت ہوگئے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۳۰). شاہان اودھ ہی کے دور میں فوج اور سول کے بعض عہدوں کے نام اردو میں بہ تصرف آ گئے تھے مثلاً کماندار (کمانڈر) رفل (رائفل) کمیدان (کومینڈنٹ). (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۸). [ت].

کَمیدانی (فت ک ، ی مع) امث.
کمیدان کا عہدہ یا کام. آپ کوئی نرا سنجھی ہو مجھے میں نے بھی کمیدانی کی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۲۰). پھر حضرت فردوس منزل محمد علی شاہ کے عہد میں خلعت کمیدانی عطا ہوا. (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۲۸). [کمیدان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَمیڈی (فت ک ، ی لین) امث.
رک : طربیہ. اس تماشا (ڈراما) کے دو حصے کر دیے گئے ایک کمیڈی دوسرا ٹریجڈی. (۱۹۳۳ ، میر ناصر علی ، مقالات ناصری ، ۱۹۳). یہ تصنیف مجسم کمیڈی ہے. (۱۹۳۵ ، علامہ راشد الخیری کی ٹریجڈی ، ۷۳). [کامیڈی (رک) کا مخفف].

کُمیڈیا (ضم ک ، ی لین ، سک ڈ) امذ ؛ ب کمیڈھیا.
ہاتھی کی ایک چھوٹی قسم (ماخوذ : پلیٹس). [کمیڈھیا (رک) کا ایک املا].

کَمیڈھی (فت ک ، ی مع) امث.
ایک طرح کی کالی چڑیا جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی جانور کے سینگ پر بیٹھ جاتی ہے تو جانور کے سینگ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور سینگ ہلنے لگتا ہے ، کلجڑی. کمیڈھی کی بابت گاؤں کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چڑیا کالی ہوتی ہے جس کو کلجڑی کہتے ہیں وہ سینگ پر بیٹھ جاتی ہے ، اوس سے اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں اور سینگ ہلنے لگ جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۵). [مقامی].

کَمیرا (فت ک ، ی مع) امذ.
۱. **(عموماً کاشتکاری یا صنعت وغیرہ میں) اجرت پر محنت مزدوری کرنے والا ، مزدور ، خدمت گار.**

فرشتہ ہے ، پری ہے ، دیو ہے یا آدمی ، جن ہے
بلا ہے ، بھوت ہے یا مُنی ، سروڑا یا کمیرا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، کلیات ، ۱ : ۹۰). نان بائی کے یہاں سے پانچ چار کمیرے کفگیریں پکڑ کر دوکان پر سے کودے (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۳۳).

ہونا کے مزدور اور کمیرے ان کے اب قائم مقام
بھرتے ہیں بیگار جن کے کودک و پیر و جواں

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۹). وہاں مولانا کے سپرد باغ میں کمیرے کا کام کیا گیا. (۱۹۷۹ ، حریت ، کراچی ، ۹ اپریل ، ۴). ۲. **غلام.** اونچے کیے ہم نے درجے ایک کے ایک سے کہ ٹھہراتا ہے ایک دوسرے کو کمیرا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۷۴). ۳. **خاکروبوں کا پیش دست ، بھنگی کا مددگار جو معاوضے پر کام کرے** (نوراللغات). [کم (کام (رک) کی تخفیف) + یرا ، لاحقۂ صفت فاعلی].

کَمیرن (فت ک ، ی مع ، فت ر) امث.
۱. **خاکروبوں کی پیش دست ، بھنگن.**

ہم کیوں کہیں اے جان یہ خضرو ہے کمیرن
کچھ فائدہ کہنے سے نہ کچھ ہے ضرر اپنا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۵). ۲. **خادمہ ، کام کرنے والی.** سینکڑوں کمیرنیں جو باہر سے ذرا اوجرے آتی ہیں ان کی دہلیز ہی پر بیٹھ کر ٹھہرنا پڑتا ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۱۸). [کمیرا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَمیرنی (فت ک ، ی مع ، فت ر) امث.
رک : کمیرن معنی نمبر ۲. زمینداروں کے گھر میں کمیرنیاں اس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں اور اس کوٹھی کے اس کوٹھی میں کیا کرتی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۲۶). [کمیرا (بحذف ا) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَمیری (فت ک ، ی مع) امث.
رک : کمیرن معنی نمبر ۲. اندر ہر کام کے لئے نوکر جدا ، قلماقنیاں حاضر اور دوسری کمیریاں موجود تھیں. (۱۹۳۵ ، سفر نامۂ مخفی (دیباچہ) ، ۹). [کمیرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَمیڑا (فت ک ، م ، ی مع) امذ.
(ہندو) **مروڑ ؛ اینٹھن ؛ (اعضا میں) تشنج ؛ لرزہ ؛ کپکپی ؛ ام الصبیان ؛ پسلی کا آزار** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : **कम्पय कम्प+र+क**].

کَمیڑی (فت ک ، ی مع) امث.
فاختہ ؛ قمری (پلیٹس). [مقامی].

کَمیص (فت ک ، ی مع) امث (قدیم).
رک : قمیض. نہایت بدہوشی میں کمیص پتلون بدن سے اوتارا. (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۷۲). [قمیض (رک) کا قدیم املا].

کَمیشن (فت ک ، ی مع ، فت ش) امذ ؛ امث.
۱. (اَ) **چند افراد کی جماعت جسے کسی خاص امر یا امور کی تحقیق کا اختیار دیا گیا ہو.** پنجاب میں جو اموات ٹیکا لگانے سے ہوتی ہیں ، کمیشن نے ان کی تحقیقاتی رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی ہے. (۱۹۰۳ ، انتخاب فتنہ ، ۳۷). اس کمیشن میں کوئی بھی ہندوستانی نمائندہ شامل نہیں. (۱۹۸۷ ، قائد اعظم کے مہ و سال ، ۹۷). (آ) **کوئی ایک یا ایک سے زائد اشخاص**

جن کو عدالت کی جانب سے کسی امر کی تحقیق یا معاینہ کرنے یا شہادت لینے کا اختیار حاصل ہو۔ یہ کمیٹی بطور ایک کمیشن واضع قوانین کے کام کرے۔ (۱۸۹۰ء، معلم السیاست (ترجمہ)، ۱۰۱)۔ گواہ کا اظہار بذریعۂ کمیشن لیے جانے کا حکم کونسی عدالتیں جاری کر سکتی ہیں۔ (۱۹۳۲ء، مجموعہ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی، ۱۰۶)۔ ۲. **عدالت کی جانب سے کسی کام کے کرنے کا اختیار دینے کا حکم۔** یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بھی جو بذریعہ کسی کمیشن کے شہادت لیتے ہوں شامل ہیں یا نہیں۔ (۱۸۷۹ء، شرح قانون شہادت، ۵)۔ میں نے کہا تو کمیشن ہی جاری کرایا ہوتا، کہنے لگے وہ بھی میری وضعداری کے خلاف ہے۔ (۱۹۲۸ء، مضامین فرحت، ۱ : ۶۷)۔ ۳. **فوج (بحری، بری یا فضائی) میں افسری کی جگہ پر سند تقرر۔** رسالے میں جونیر کمیشن ملی مگر خوشی یہ ہے کہ رسالے کی افسری عطا ہوئی۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۹۲)۔ اسے کمیشن لیے کئی سال ہو چکے تھے۔ (۱۹۷۱ء، انگنائی فکار انبی، ۱۰۵)۔ ۴. **معاوضہ یا فی صدی رقم جو کسی شخص کو اس کے حق محنت کے طور پر دیا جائے، دستوری، دلالی۔** جس کوٹھی کا مال ... اچھا ہوئے وہاں کے ملازمین کو کمیشن اور انعام سرکاری بھی ملتا ہے۔ (۱۸۳۸ء، توصیف زراعات، ۱۲۹)۔ اس کو ہر دستاویز کے بلنے پر خاطر خواہ کمیشن ملتا رہتا تھا۔ (۱۹۴۴ء، اختری بیگم، ۳۷)۔ میری کمیشن کے چودہ ہزار لے دیں سارے اخراجات بھی اس رقم میں شامل ہیں۔ (۱۹۸۷ء، کئی کئی کہانیاں، ۴۳)۔ [انگ : Commission].

---افسر (---فت ا، سک ف، فت س) امذ.
باقاعدہ بھرتی کیے ہوئے فوجی افسر یا سپاہی۔ میگزین کے مختلف دروازوں پر حفاظت کے واسطے غیر کمیشن افسر مقرر کیے گئے۔ (۱۹۰۳ء، چراغ دہلی، ۳۸۵)۔ [کمیشن + افسر (رک)].

---ایجنٹ (---ی مج، کس مج ج، سک ن) امذ.
دلال، آڑھتیا جو کمیشن (حق المحنت) پر چیزوں کی خرید و فروخت اور دوسرے تجارتی معاملات کو طے کرائے۔ دلال ... یہ کلمہ ہمیں بھی کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا، بجائے اسکے اگر مہذب زبان کا کلمہ "کمیشن ایجنٹ" کہا جائے جو اسی کا مرادف ہے تو بہتر ہو گا۔ (۱۸۱۳ء، ام الائمہ، ۵)۔ دادا بھائی نوروجی پارسی برسوں سے انگلستان میں تاجرانہ بود و باش رکھتے ہیں اور کمیشن ایجنٹ بھی ہیں۔ (۱۹۰۷ء، کرزن نامہ، ۹۷)۔ جاہل مریدوں نے آفرین کے نعرے مارے اور ساتھ ان کے کمیشن ایجنٹوں نے جو ان کے ساتھ رہتے ہیں واہ واہ کی ایک دھوم مچا دی۔ (۱۹۲۸ء، مرزا حیرت، مضامین، ۲۸۷)۔ آڑھت کی بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں ... کاشتکار یا صنعت کار دریائی آدمی یا کمیشن ایجنٹ کا محتاج ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ء، روشنی، ۹۱)۔ [کمیشن + ایجنٹ (رک)].

---بٹھانا محاورہ.
کمیشن مقرر کرنا، تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنا۔ بادولت نے اس سنگین مقدمے کا فیصلہ مرتب کرنے کے لیے ایک کمیشن بٹھا دیا ہے۔ (۱۹۳۵ء، تلخ و ترش اور شیریں، ۱۶۶)۔

---بیٹھنا محاورہ.
موقع پر کارروائی کرنے کے لیے تحقیقی کمیٹی کا مقرر ہونا یا کمیٹی کا اجلاس ہونا۔ تحقیقات کے لیے کمیشن بیٹھنا۔ (۱۹۰۴ء، اجتہاد، ۶۵)۔ اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی آزاد کمیشن بیٹھتا تو یہ مسئلہ صاف ہو جاتا۔ (۱۹۱۴ء، شبلی، مقالات، ۸ : ۱۳۶)۔

---جاری کرنا محاورہ.
موقع پر تحقیقات کے لیے کسی جماعت کو مقرر کرنا۔ عدالت مذکور ان معاملات میں ... شہادت لینے کے لیے کمیشن جاری کر سکتی ہے۔ (۱۹۳۲ء، مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۲۸۷)۔

---مقرر کرنا محاورہ.
رک : **کمیشن بٹھانا۔** گورنمنٹ اُمور مشتبہ میں کمیشن مقرر کرتی ہے۔ (۱۸۸۷ء، ملکٹنی مجموعہ لکچرز و اسپیچز، ۳۴۷)۔ رائے شماری کی نگرانی کے لیے ایک ایسا کمیشن مقرر کیا جانا چاہیے جو ... ممبروں پر مشتمل ہو۔ (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۵۵۱)۔

کَمیشیا (فت ک، ی مج، سک ش) امذ.
کمیشیا : **ایک مجلس چند چیدہ آدمیوں کی رعایا میں سے جو کاروبار سلطنت میں اختیار رکھتے تھے۔** کمیشیا کو دو بار قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے اس حق کے وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کریں۔ (۱۸۴۹ء، تذکرۃ الکاملین، ۹)۔ [مقامی].

کُمیل (ضم ک، ی مج) صف.
اکمل، بے جوڑ، بے تکا، ناموزوں۔

کنجفہ باز چرخ کے ہاتھوں
رنگ بازی کا کچھ کُمیل پڑا

(۱۷۸۶ء، دیوان میر حسن، ۲۹)۔ [ک (سابقہ نفی) + میل (رک)].

کَمیلا (فت ک، ی مج) امذ ؛ ــــ کمیلہ.
سرخ رنگ کا سفوف جو ایک کوہستانی درخت کے پھلوں پر سے جھاڑ کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے، دواءً مستعمل ؛ لاط : Rottera Tinctoria کمیلا ادویۂ مناسبہ کے ساتھ معدے اور آنتوں سے ہر قسم کا مواد نکالتا ہے۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۴۴۳)۔ کمیلہ اندرونی طفیلی کرموں کو تلف کرتا ہے۔ (۱۹۸۲ء، جانوروں کے متعدی امراض، ۲۳۵)۔ [س : कमील + क].

کَمیلا (فت ک، ی مج) امذ ؛ ــــ کمیلہ.
جانور ذبح کیے جانے کی جگہ، مذبح خانہ۔

دیکھ کر کوچۂ قاتل کو یہ بولے قصاب
ہم نے دنیا میں نہیں دیکھا کمیلا ایسا

(۱۸۸۹ء، دیوان عنایت و سفلی، ۲۲)۔ پیپل کے درخت پر برابر کے کمیلے سے بھیپھڑا جو اٹھا کر لائی تھی وہ پنجہ سے چھوٹا اور دونوں کے سر پر آ کر گرا۔ (۱۹۲۹ء، ولایتی تھی، ۲۱)۔ بعض پیشوں میں انکی ضرورت بھی ہوتی تھی مثلاً قصائیوں کو کمیلے سے راس لانے کے لیے۔ (۱۹۶۷ء، ساقی، کراچی، جولائی، ۴۴)۔ [س : कर्म + आलय + क].

ــــ کرْنا محاورہ.
ذبح کرنا (نور اللغات).

کَمِین (۱) (فت ک ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. **کمینہ ، بدخصلت ، اوچھا ، کم ظرف**.

اندر ہی اشراف ہے اندر نیچ کمین
باہر تو سب ایکسان نوشہ کہے سنکین
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۵).

نہ بچتگی عالم میں دور خامی ہے
ہزار حیف کمینوں کا چرخ حامی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴). ۲. **نیچ قوم کا ، کم ذات ، نیچ کام کرنے والا**. کمینوں کا حق دینے اور حصے بانٹنے میں اماں کو دوپہر ہو گئی. (۱۸۹۹ ، شاہد رعنا ، ۳۰۱). تو شودر ہے ، کمین ہے ، چمار ہے ، پلید ہے ، گندہ ہے مگر میرے واحد خدا کا بندہ ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۷۰). ہمارے ہاں آج بھی ہاتھ سے کام کرنے والے کو کمینہ یا کمین (لفظی معنی ہے) کام کرنے والا کہا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۴۳). [کمینہ (رک) کا مخفف].

ــــ پَن (ــــ فت پ) امذ.
رک : کمینہ پن (پلیٹس). [کمین + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ چاری امث.
(**کاشت کاری) گاؤں کے کمیروں کا حق خدمت جو فصل پر ادا کرنا ضروری ہوتا ہے** (اب و ، ۲ : ۹۰). [کمین + رک : چاری (۲)].

ــــ ذات صف.
نیچ ذات ، کم ذات ، نیچ قوم کا. ہندو اس قوم کو دین و دنیا کے قوانین اور آداب سے باہر جانتے ہیں اور کمین ذات سمجھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱۰۵ : ۱۰۲). [کمین + ذات (رک)].

ــــ کبھی کونڈے کے اِدھر کبھی اُدھر کہاوت.
کم بخت کمینہ کھانے کے گرد رہتا ہے (جامع اللغات).

کَمِین (۲) (فت ک ، ی مع) امث.
۱. **دشمن یا شکار کے لیے چھپ کر بیٹھنا ، گھات میں ہونا**.

ظالم زمیں سے لوٹتا دامن اٹھا کے چل
ہوگا کمیں میں ہاتھ کسو داد خواہ کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲).

بڑے مرحلے مجکو درپیش ہیں
کمیں میں ہزاروں بداندیش ہیں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲۰۹).

کسی کو صید کرنا تھا تو کرتا دل نشیں ہو کر
تجھے اب تک شکار افگنی نہ انداز کمیں آیا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۳).

کیا تیر کمان رشتہ ہے ، صیاد کمیں میں
یہ درس جو دیتے ہو کمان ہے نہ کمیں ہے

(۱۹۸۸ ، سرود و خروش ، ۲۲۹). ۲. **گھات لگانے کی جگہ ، کمین گاہ**. ناگاہ ایک جمعیت خندق کی کمین سے نکلی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲۷). اپنی کمیں میں دشمنانہ نشست اختیار کی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱). [ع].

ــــ کرْنا محاورہ.
گھات لگانا ، داؤ لگانا.

نہیں مردی ہلے سول کس مارنا
کمیں کر کر ایکس کوں ہو ہارنا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۸).

ــــ گاہ / گَہ (ــــ / فت گ) امث.
گھات لگانے کی جگہ.

کماں تھے خدنگاں کنارہ لیے
کمیں گہ میں پھاندے پڑے ہی ہیے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۰۸). میں تعاقب کیا اور کمیں گہ سے حریف نکل پڑے پھر کیا تھا گھیر کے مار لیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۷۷). ممکن ہے کہ درختوں کے جھنڈ سے کمیں گہ کا کام لیا جاتا ہو. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۲۸). مقابلہ کا موقع پڑا تو ہمارے لیے مسجد کے یہ بنگلے کمیں گہ کا کام دے سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۹). [کمیں + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ــــ لگانا محاورہ (شاذ).
گھات لگانا.

عزم شکار کرکے تو اے نازنیں نہ جا
سب ہی ہیں تجھ پہ لاکھ لگائے کمیں نہ جا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۵۷).

ــــ وَر (ــــ فت و) صف.
گھات لگانے والا. اس نے ایک کھانگ لگائی جسے سن کر تمام کمیں وروں نے تلواریں سونت لیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۸). [کمیں + ور ، لاحقۂ فاعلی].

کَمِیں (فت ک ، ی مع) (قدیم). (الف) امث.
کمی ، گھاٹا ، توڑا.

میں عاشق ہوں دل رات نج ذات کا
سمجھے کیا کمیں ہے کسی بات کا
(۱۶۶۹ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۱۳). (ب) صف. **کم ، تھوڑا**.

وہاں ہوئے سو دریا کا پانی کمیں
سو ہلاّز پولاد کی ہے زمیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹۶).

لکھا سوچ پہونچاوتا ہے ہمیں
نکرتا زیادہ ندھرتا کمیں
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۴۷). [رک : کمی + ں (زائد)].

کُمِینڈ (ضم ک ، ی مع ، سک ن) امث.
دغا ، فریب ، چَل ، دھوکہ. تمہاری یہ کمینڈ کی باتیں پسند نہیں آتیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۵). صاف صاف دل کی بات کہہ دینا اگلے زمانے میں قابل تعریف تھا اب جو جتنی کمینڈ کی بات کہہ جائے اتنی تعریف ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۸ : ۳). [س : कमीड].

ـــ کرنا محاورہ.
جُل دینا ، دغا دینا ، فریب دینا.

آپ ہم سے جو کیا کرتے ہیں بیکار کمینہ
چاہنے والے سے لازم نہیں اے یار کمینہ

(۱۹۰۵ ، انجم ، د ، ۵۷).

کُمینڈیا (ضم ک ، ی مج ، غنہ ، سک ڈ) ؛ ہم کمینڈھیا (الف) صف. **فریبی ، دغاباز ، مکار ، چال باز.**

رندوں سے واعظین نہ کریں پھر کبھی گھمنڈ
گرائی کمینڈیوں سے کریں ہم ذری گھمنڈ

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۹). (ب) امذ. **(مجازاً) ایک جھوٹے قد کا ہاتھی.** چھوٹے کو کمینڈھیا اور بڑے کو گنجل کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۶). [کمینہ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

کمینگی (فت ک ، ی مج ، سک ن) امث.
کمینہ پن ، ذلالت ، کم ظرفی ، اوچھا پن ، سفلہ پن. دست اندازی کرنے کو بڑے درجے کی کمینگی سمجھتا ہوں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۳). مجھے اس غیر فطری کمینگی سے بالاتر ہونا چاہیے. (۱۹۳۳ ، حرفِ آشنا ، ۲۱). وہ انسان کو حرص و حسد اور کمینگی سے محفوظ رکھتی ہے. (۱۹۸۹ ، اسلامی جدیدیت ، ۳۰۴). [کمینہ (و مبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کمینہ (فت ک ، ی مج ، فت ن) صف ؛ امذ ؛ ـــ کمینا.
۱. **ذلیل ، بدخصلت ، سفلہ ، کمین ذات.**

عطارد کیا مشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲).

جھلجھلاتا جو ہے چوتھے آسمان ایرال سورج
سو ترے مکھ حسن کا ہے وو کمینہ یک اجالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۵).

خدا کے فضل سوں اس کوں کیا حصار دین
فلک ہے جس کے قلے کی کمینہ ایک النگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳).

غیر اور آنکھ ملانے کا ہے کہنے کی یہ بات
تاجور تیرے مقابل وہ کمینا ہو گا

(۱۸۹۷ ، تاج الکلام ، ۵۴). یہ ذلیل کمینے تاہم کہ اپنی اصلیت کو بھول کر آج مابدولت کے سامنے منھ کر کے بھونکتے ہیں. (۱۹۰۹ ، شہید مغرب ، ۲۴). ۲. **قابلِ مذمت ، خراب.** دشمنی اور عداوت حسد اور رنجش ... اس شخص میں کمینہ عادتیں اور رذیل اخلاق پیدا کرتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۲). جہاں تک ان کی دسترس ہو اس نالائق اور کمینہ رسم کا انسداد کریں. (۱۹۰۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۹۵). جب آپ کے سفلانہ جذبات کو ابھارنے کے لیے نہایت کمینہ حرکات کی جا رہی تھیں تو آپ نے استقامت اور اصول کا راستہ اختیار کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۸). ۳. **رذیل اخلاق والا ، بدشعار ، اوچھا ، کم ظرف.**

کیا اس کمینے کوں سلطان کبھیر
تجے تس سہے ہو کنگن اے فقیر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۸۰). کمینے زرپسند گھوڑے کو بیچ ڈالتے تھے اور پیادہ بن جاتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۸۳). ممکن ہے آپ مجھے انتہا درجہ خود پرور ، کمینہ ، حریص سمجھیں. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۵). اس نے رازدارانہ انداز میں بتایا «تم نہیں جانتے یہ لین جنکنز سخت کمینہ آدمی ہے». (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۷). ۴. **کم ذات ، نیچ قوم کا.** اگر مال کمینے اور کم ذات کے پاس ہووے تو سب لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۹۴). اگر مقابلہ کا امتحان جو نیشنل کانگرس کے مطلوبات میں ہے ہندوستان میں جاری ہوا ، تو کمینہ قوموں کو حکومت کی کرسیاں نصیب ہوں گی. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۵۸). وہ تم کو اس کمینے مقدر کے ساتھ باندھنے کی سوچ رہے ہیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۰). ۵. **خراب موٹا (کپڑا).** دوسرے مہین اور کمینہ (موٹے) کپڑوں کی قیمتوں کا اندازہ ان ہی سے لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الدین) ، ۴۵۶). [ف].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
کمینگی ، ذلالت ، اوچھا پن ، کم ظرفی. آپ دوست بن کر اس کے دل کی تھاہ لینا چاہتے ہیں میں اسے کمینہ پن سمجھتا ہوں. (۱۹۳۲ ، مضامین پریم چند ، ۲۰۸). میری شرافت میرے ساتھ تمہارا کمینہ پن تمہارے ساتھ. (۱۹۸۹ ، انصاف ، ۱۶۵). [کمینہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خُو (ـــ و مع) امذ.
بدخصلت ، کمینی عادت والا ، بدخو.

لیتا ہے ہم کو بدلا چرخ کمینہ خُو سے
کام آئے گا کسی دن ضبطِ فغاں ہمارا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۵). [کمینہ + خُو (رک)].

کمینی (فت ک ، ی مج) صف مث.
۱. **کمین (رک) سے منسوب ، ذلیل ، اوچھی ، خراب ، بداصل.** کمینی حرکات کر کے مسافروں سے مانگتے ہیں. (۱۹۱۱ ، روزنامچہ سفر ، حسن نظامی ، ۲۰۳). اس سے زیادہ بدتر اور کمینی ایک اور عادت ہے کہ ہنسی کے پردہ میں کسی کو طعنہ دینا. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۲۰۳). ۲. **نیچ ذات کی ، کم اصل.** کمینی! اس قدر دلیری ، تو نے کیا سمجھ کر یہ کہا ہے. (۱۹۲۰ ، انار کلی ، ۹۷). پتہ نہیں وہ کتنی کمینی اور چنڈال ہے تیرے تو نام سے اسے آگ لگ جاتی ہے. (۱۹۵۸ ، جانگلوس ، ۹۳۰). ۳. **کمینہ پن ، کمینگی.**

کمینی کرنا تو نیئں لئے رسم مرد
بھی مردی سوں کرنا مرد ہوئے نبرد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷). [کمین (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ باج امذ.
(کاشت کاری) **وہ معمولی محصول جو گانو کے مشترکہ اخراجات کے لیے غیر کاشتکار لوگوں سے وصول کیا جائے ، تکیہ ، رقم نزول** (اپ و ، ۶ : ۹۰). [کمینی + باج (رک)].

کَمِینے (فت ک ، ی مع) صف.
کمینہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---سے خُدا کام نہ ڈالے فقرہ.
بداصل سے بھلائی کی اُمید نہیں (نوراللغات).

---کی دوستی بالُو کی بھیت کہاوت.
کمینے کی دوستی پائدار نہیں ہو سکتی ، کم اصل کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں. کمینہ دولت مند ہوتے ہی نجیب زادے سے آنکھیں لگا چرانے ، تب وہ خفا ہو کر بولا ، یہ سچ ہے کہ کمینے کی دوستی جیسی بالو کی بھیت. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۹).

کَمیُولیشن (فت ک ، سک م ، و مع ، ی مج ، فت ش) امذ.
مبادلہ ، زرمبادلہ ، روپیوں یا سکوں کے خرید و فروخت کی قیمت. جو ملازم ساٹھ سال کی عمر میں ریٹائر ہوتے ہیں انہیں کمیوٹیشن کس عمر کے حساب سے ملتی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۱۸). [انگ : Commutation].

کَمیُون (فت ک ، سک م ، و مع) امذ.
فرانسیسی پرگنہ ، تعلقہ ، ملکی انتظام کا سب سے چھوٹا مرکز (نیروزاللغات). [انگ : Commune اصلاً فرانسیسی].

کَمیُونٹی (فت ک ، سک م ، و مع ، کس مج ن) امث.
افراد کا کوئی گروہ یا طبقہ جو کسی ایک خاص فرقے یا نظریہ پر کاربند ہوتا ہے ، کسی ایک مذہب یا پیشے کے افراد ، برادری ، قوم ، ایک جیسے لوگوں کا گروہ. آپ کی ملاقات ہمارے مقاصد کے لیے جو ہماری کمیونٹی اور ہمارے سرکل کی اصلاح سے متعلق ہے مفید ہو. (۱۸۹۵ ، خطوط سرسید ، ۲۲۱). مجھے آپ سے ذاتی طور پر نفرت نہیں مگر کمیونٹی کا اسٹریو ٹائپ مجھے آپ سے نفرت کروا رہا ہے. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۱۸). اس وقت ہماری ساری کمیونٹی بدرالدین ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲۳). [انگ : Community].

---سینٹر (---ی لین ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
کسی گروہ یا طبقے کے افراد کے جمع ہونے کا مقام و مرکز. مسجد ایک کمیونٹی سینٹر تھا ایک آبادی یا ایک شہر کے اندر ایک مرکز اعصاب تھا (۱۹۷۳ ، انداز بیان ، ۱۵۹). [کمیونٹی + سینٹر (رک)].

کَمیُونِزم (فت ک ، سک م ، و مع ، کس ن ، سک ز) امذ.
اشتمالیت ، مساوات ، مواخات ، املاک کو قوم کی مشترکہ ملک بنانے کا اصول (جس کی رُو سے افراد کو حسبِ قابلیت اور حسبِ ضرورت حصّہ دیا جائے). اس نے ایشیا میں کمیونزم کے خطرے پر روشنی ڈالی. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۵۱۷). [انگ : Communism].

کَمیُونِسٹ (فت ک ، سک م ، و مع ، کس ن ، سک س) امذ.
اشتمالیت کا ماننے والا ، اشتمالی ، کمیونزم کا حامی ، کمیونزم کا پیرو. پکے دیندار مسلمان ، لیکن عقائد میں کمیونسٹ. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۷). [انگ : Communist].

---پارٹی (---سک ر) امث.
کمیونزم کے نظریہ پر یقین رکھنے والوں کی جماعت. کمیونسٹ پارٹی کے مخلص اور ان تھک کام کرنے والے رفقا ... ساتھ کام کر رہے تھے. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۵۲). ساجد ... میں کمیونسٹ پارٹی کا باقاعدہ ممبر ہوں. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگم ، ۱۸۰). [کمیونسٹ + پارٹی (رک)].

کَمیُونِک / کَمیُونِکے (فت ک ، سک م ، و مع ، کس ن / کس مج) امذ.
سرکاری اطلاع ، اعلامیہ. گورنمنٹ بنگال کے تازہ جبر و تشدد اور ۱۸ کے کمیونک کی اطلاع بمبئی میں ملی اور میرے لئے ناممکن ہو گیا کہ ایسی حالت میں کلکتہ سے باہر رہوں. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۸۴). تقسیم ہند کے معاً بعد اپنی قومیت بدل دی؟ وہ ایرانی نیشنل بن گئے حکومتِ ایران نے ایک کمیونکے میں انہیں ایرانی باشندہ تسلیم کر لیا. (۱۹۵۷ ، گل کدہ ، ۳۳). [انگ : Communique].

کُمہار (ضم ک) امذ.
رک : کمہار مع تحتی الفاظ.

جولاہے دھوبی کُھس کُھدے اور کمہار
تولی و تیلی بڑھئی اور لوہار

(۱۷۹۳ ، جنگنامۂ دو جوڑا ، ۴۳). یہاں سے بلا کی طرح جھپٹی تو ایک کمہار جیٹھ میں آ گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۵). [پ : कम्भकार س : कुम्भकारी कुमारी].

---گری (---فت گ) امث.
کمہار کا پیشہ یا کام. سندھ کی کمہار گری دو قسم کی ہے اول فرشی اینٹ مربع بنانا دوم خانگی ظروف تیار کرنا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۲ : ۱۰). [کمہار + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُمہارَن (ضم ک ، فت ر) امث.
کمہارنی ، کمہاری ، کمہار کی بیوی (پلیٹس). [کمہار + ن ، لاحقۂ تانیث].

کُمہارنی (ضم ک) امث.
رک : کمہاری.

کیونکہ ہو کے روز کٹیں اے کمہارنی
اب تو ہزار سال کے بدھنے لگے گھڑنے

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء (میر یحییٰ ، عاشق) ، ۴۴۴).
[کمہار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کُمہاری (ضم ک ، سک م) امث.
۱. کمہار کی بیوی ، کمہارن. کمہاری سے پانچ چار انگیٹھیاں منگالیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۴). ہمارے یہاں چماری ، کمہاری ، بنی ، کسائنی ، تحصیلدارنی ، ٹھاکے دارنی بولا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۴۳). ۲. رک : کمہاری معنی ۲. کمہاری ، بھڑ کے برابر سیاہ رنگ کا ایک پردار کیڑا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱ : ۹). [کمہار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُمھڑوا (ضم ک ، فت مھ ، سک ڑ) امذ (قدیم).
(تحقیراً) کمھار.

ہنس پڑے ماتی یہ اتم اے شہریار
کمھڑوا ہر کیا ہنسے بے اختیار

(۱۷۷۷ء ، رموزالعارفین ، ۲۰۹). [کُمھر (کُمھار (~ک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

کُمھلانا (ضم ک ، سک مھ) ف ل.
مُرجھا جانا.

گلشنِ الفت میں یا رب غنچۂ دل کا مرے
سُوکھ جانا خوب تھا لیکن یہ کُمھلانا بُراہ

(۱۸۰۱ء ، دیوانِ جوشش ، ۳۴).

مثلِ گل ہوں تری فرقت میں نہ کُمھلا جائے
ہم بلائیں جو نہ لیتے ترے رخساروں کی

(۱۸۸۶ء ، دیوانِ سخن ، ۲۴۷).

جو کبھی خواب میں بھی آئیں تو کُمھلا جائیں
ایسی پریوں میں گزاری ہے جوانی ہم نے

(۱۹۳۶ء ، شورِ آوارہ ، ۳۳).

رہ گئی کمھلا کے جیسے اُن کے چہرہ کی کلی
آج تو تڑپا گیا ان کو تڑپ جانا مرا

(۱۹۸۳ء ، حصارِ انا ، ۶۹). [س : कश्मल].

کَن (۱) (فت ک) حرف.
کنے (کے) ، پاس ، نزدیک ، قریب.

دوڑا آیا حسین کن
بارہ برس کیرا سن

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار ، ۳۸).

مباحث بدل آکے اس نار کن
نہ دے سک ہے جواب حیران من

(۱۵۹۰ء ، قصۂ فیروز شاہ ، عاجز ، ۳).

جکتی رب کوں مانے ، تمانے رسول
نہیں دوست حق کا نہ کس کن قبول

(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۰)).

گلۂ شوخ اے ولی کرنا
ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۶).

حکم رب کا میں لے آیا ہوں تجھ کن
چلو تم ساتھ میرے اب سو رب کن

(۱۷۸۱ء ، قصۂ لیلیٰ و مجنون (اردو کی قدیم داستانیں ، ۱۳۴)).

نہ آیا کوئی تجھ کن درد و غم سے
نہیں مرہم رکھیا زخموں یہ اس کے

(۱۹۳۷ء ، گلبن قسمت ، ۲۸). بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... کلکلانا (شور کرنا) کلکلاٹ (بے قراری) ، کن (دانہ ، اناج) کن (کنے ، پاس). (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد (ڈاکٹر ابواللیث صدیقی) ، ۵۱) [ب : कन].

ـــــ سے م ف.
پاس سے ، قریب سے ، نزدیک سے.

نکل اُس بلاکن سے کیس دعات آئی
چھنک اس کے ہاتان تے کس وضع بائی

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۵).

کَن (۲) (فت ک) امذ.
۱. **ریزہ ، ذرہ ، ٹکڑا.** ایسا کوئی اگن اور بایو کا بھی کن (ریزہ) نہیں جس میں سرشت نہ ہو. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۳). سوکن تو جوتی کی بھی بری آنکھ میں ایک کن پڑ جاتا ہے تو انسان بے قرار ہو جاتا ہے اور یہ تو سوکن. (۱۹۲۰ء ، لختِ جگر ، ۱ : ۷۷). ۲. **شگوفہ ، کلی ، کونپل.** ککڑیوں میں کن آرہا ہے. تما کو میں کن نکلا ہے. (۱۹۲۶ء ، نوراللغات ، ۳ : ۸۲۰). ۳. **راز ، بھید ، پیچیدگی.** یہ تن موس کا کن کیری و خصلت سو اصل موس و تن میں کی. (۱۵۸۲ء ? ، کلمۃ الحقائق ، ۳۹).

سمجھے کیا ہیں مگر سنتے ہیں فسانۂ حُسن
نکتہ ناز تری بات بات میں کن ہے

(۱۹۳۵ء ، روحِ کائنات ، ۳۰۲). ۴. **طاقت ، زور ، دم ، ہمت.** کسی کو سر بنایا کن دے کے کمر پر ہاتھ مارا کبھی پیٹھ کے بالشت کا ہاتھ لگایا چار ، چار کے پیر اُڑ گئے. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۹۰۱). دستِ حق پرست اٹھایا اس کن سے ہاتھ مارا کہ مستورہ کے دو ٹکڑے ہوئے. (۱۹۰۰ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۰۰). اگرچہ کرایت بار بار مجھے ٹھوکے دے رہی تھی لیکن میری قوتِ برداشت میں ابھی کن باقی تھا. (۱۹۷۳ء ، جہانِ دانش ، ۳۰۲). ۵. (i) (کاشت کاری) **غلہ ، اناج ، فصل تیار ہونے پر غلہ کی قیمت کا اندازہ.**

خِرکہ و کن کسی نے حاصل نہ مجھ سے دیکھا
گویا ہوں میں وہ دانہ جو سبز بام پر ہے

(۱۷۹۵ء ، دیوانِ قائم ، ۱۶۷). جہاں کن و بٹائی ہو مالگزاری دو بھلے آدمی کنبہ مقرر کر کے کوت پیداوار کھیت کا کرے. (۱۸۳۶ء ، کھیت کرم ، ۳۰). (ii) (کاشت کاری) **بٹائی ، کوت** بعد ہونے قول و قرار آپس میں درمیان مالگزار اور آسامی کے جب فصل تیار ہوتی ہے جس گانو میں کن یا بٹائی یا شرح نقدی وغیرہ ہو ... نمونۂ خسرہ کنکوت کا اس طرح ہوگا. (۱۸۴۵ء ، پٹواری کی کتاب ، ۹). بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... کلکلانا (شور کرنا) ، کلکلاٹ (بے قراری) ، کن (دانہ ، اناج). (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد (ڈاکٹر ابواللیث صدیقی) ، ۵۱). ۶. **آدھا ، کونا ، گوشہ** (فرہنگِ آصفیہ). [س : کن : कण].

ـــــ انکھی / انکھیا (ـــــ فت ا ، مغ / غنہ ، سک کھ) امث ؛ ـــــ کنکھی ا ج : کنکھیاں.
نیم نگاہ ، دزدیدہ نگاہ ، ترچھی نظر. تماش کا شخص کن انکھیوں اور شکی نظر اندازی کا عادی ہوتا ہے. (۱۸۹۵ء ، فرسانۂ لوجی ، ۷۳). کن انکھیوں سے دوسروں کے عمل کو دیکھنا اور اسی کی نقل کرنا جاتا تھا. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۹۵).

کچھ دیکھ کے شرمائی بھی شرما کے بھی دیکھا
پلکوں کے جھپکنے وہ کن انکھیوں سے نظارے

(۱۹۵۵ء ، حرفِ تمنا ، ۱۶۷). [رک : کن (۲) + انکھ ~ آنکھ + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---انکھیوں سے م ف.
آنکھ کے کونے سے ، **چوری چُھپے** ، **دزدیدہ نظر سے** ، ترچھی نگاہ سے بڈھا اس چال ڈھال سے ... اس کی کن انکھیوں سے تاڑ لیتا تھا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۰). کن انکھیوں سے بہ پڑھا اور لفافے کی صورت دیکھتے ہی خط کا مضمون بھانپ گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۲). افریقی میزبانوں سے مذاق کے بعد کن انکھیوں سے کانفرنس کی شرکا کی میز کی طرف نظر. (۱۹۸۷ ، آحاو افریقہ ، ۸).

---انکھیوں سے دیکھنا ف م ؛ محاورہ.
آنکھ کے گوشوں سے دیکھنا ، **چوری چُھپے دیکھنا** ، **ترچھی نگاہ سے دیکھنا** ، **نظر بچا کے دیکھنا** ، **نظر چُرا کے دیکھنا**.

کن انکھیوں سے دیکھو ہو جول غیر کو
نہ کی بوں ابھو تم نے ادھر نگاہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۹). کن انکھیوں سے چوری چوری ادھر دیکھتا رہا. (۱۸۰۲ ، سیر عشرت ، ۷). تم ان لوگوں کو دیکھو گے دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے اور مارے ذلت کے جُھکے ہوئے کن انکھیوں سے دیکھتے جاتے ہوں گے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۸۰). چپکے سے اُٹھا اور پلنگ کے نیچے جا کر غائب ہو گیا ، یہ سبحان راجا کی نقل و حرکت کی انکھیوں سے دیکھتا رہا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۸۲). جعفری اسے کن انکھیوں سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکلنے لگا. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۳۸).

---آنکھوں سے دیکھنا محاورہ.
رک : **کن انکھیوں سے دیکھنا**.

کل باغ میں کن آنکھوں سے ہم دیکھتے تھے سب
بھٹکے گئے تھے پھول جنھیں خار کے عوض

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۵۵). نظر اٹھا کے مالکہ کو کن آنکھوں سے دیکھتا اور پھر نظر نیچی کر لیتا. (۱۹۰۳ ، محذرات ، ۱ ، ۲۷).

---بٹائی (---فت ب) امث.
(**کاشت کاری**) **فصل یا پیداوار کو اندازے سے حصہ داروں میں تقسیم کرنا**. ہر برس ایک کاغذ بنیاد آمدنی کا بطور کانو زمینداری کے بنانا پڑتا ہے اور کانو زمینداری میں جہاں کن بٹائی ہو. (۱۸۸۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳). [رک : کن (۲) + بٹائی (رک)].

---ٹوٹنا محاورہ.
زور شور ختم ہو جانا ، **دم خم باقی نہ رہنا**. قلعہ کے رہنے والے ... اپنی حیثیت اور عقل کے مطابق موجیں اڑاتے رہے لیکن عدو کے بعد ان کے کن ٹوٹ گئے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۹).

---سُرا (---ضم س) صف مذ (مث : کن سُری).
رک : **بے سُرا**. بہت کن سری تھی ، مگر دونوں بھائی اس کا گانا سن کر یوں جھومتے تھے جیسے وہ کانوں میں شہد ٹپکا رہی ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۵۷). اللہ سے ہی لکھے جانیں گے ، کن سرا. (۱۹۷۱ ، اردو املا ، ۱۰۰). [کن (۲) + سُر (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---کرنا محاورہ.
۱. **جانچ کرنا** ، **پرکھ کرنا** ، **کھڑی اور پکی کھیتی یا فصل میں اناج کا اندازہ لگانا** (ماخوذ : نوراللغات). ۲. **چال چلنا** ، **داؤ لگانا**. اس نے پلٹ ایسا کن کیا کہ کشتی کا رنگ بدل گیا. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۵۵).

---کُوت (---و مع) امذ.
رک : **کنکوت**. کنکوت : کن کے معنی اناج کے اور کُوت کے معنی تخمینہ و قیاس کے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳). [رک : کن (۲) + کوت (رک)].

---کھانا محاورہ.
(**پتنگ بازی**) **ڈولنا** ، **ایک طرف کو جُھکنا**. ایک محاورہ تھا کن کھانا ، پتنگ اگر مسلسل دائیں یا بائیں جُھکتی رہتی تو کہتے کن کھا رہی ہے. (۱۹۸۶ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۱۰).

---ماترا (---فت ت) صف ؛ م ف.
بہت تھوڑا ، **قلیل** ، **ذرہ بھر** (مخزن المحاورات ؛ پلیٹس). [کن (۲) + ماترا (رک)].

کَن (۳) (فت ک) امذ ؛ امث.
۱. **انداز** ، **طور** ، **دھج**. سراپا کے بیان میں بھی آگے بڑھ کر وہ کن اختیار کی کہ معمولی سراپا سے اور اس سراپا سے امتیاز خاص پیدا ہو گیا. (۱۹۰۹ ، پیغمبران سخن ، ۳۰۷).

شیشوں کی طرح ٹوٹے توبہ سر میخانہ
ساقی پھر اسی کن سے اک لغزش مستانہ

(۱۹۲۷ ، دیوان صفی ، ۵۰۱). ۲. **فن** ، **کرتب** ، **داؤ** ، **پینترا**.

اب اعظم قلم کون نوی کن سکھا
سخن میں سپاہی گری کر دکھا

(۱۸۰۲ ، داستان فتح جنگ ، ۵۳). اس کن تڑ رہے ہیں کہ دارا دنگ ہو رہا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۹). بالا بلانے کے لکات اور پکا اٹھانے کے کن بے مثل جانتے تھے. (۱۹۲۶ ، پلوستان اودھ ، ۹۰). [مقامی].

---دینا محاورہ.
فن یا کرتب کا ہاتھ دکھانا ، **کُشتی میں داؤ یا پینترا چلنا** ، **ہلکا سا جھٹکا دینا**. کسی کو سر بتایا کن دے کے کمر پر ہاتھ مارا کبھی پیٹھ کے پالٹ کا ہاتھ لگایا چار چار کے پیر اڑ گئے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۰۹). وہ جانتا تھا جھٹکا دے کے ہاتھ چھڑائے مگر بہرام نے بجلی کا کن دے کے ہاتھ مروڑا ، بے بس ہو گیا. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، بہرام کی رہائی ، ۸).

کَن (۴) (فت ک) امذ.
(**ظروف سازی**) رک : **کنا معنی (۲)** (اب و ، ۳ : ۵۱). [مقامی].

کَن (۵) (فت ک) امذ.
کان (رک) کا مخفف ؛ مرکبات میں جزو اول کے طور پر مستعمل ہے ، جیسے کن کٹا ، کن سلائی ، وغیرہ.

دو دل بھور ہونگے موتی تمن کن میں کرے باتاں
اسی تھے ہو کے نرمل ڈلتے ہیں خوباں کے گالاں کنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۰).

---بجی (---ضم ب ، شد ج) امث.
کان اُکھیڑنا ، گوشمالی ، سزا ، پٹائی ، پٹروں ، بیدوں ، جاتوں ، لاتوں اور گھونسوں سے ، بگڑے تگڑے کسانوں کی کن بجی ہوتی تھی. (۱۹۶۶ ، جار ناولٹ ، ۲۹۳). [کن + بجی (بوجھنا سے اُکھیڑنا ، سے مشتق ، اسم مفعول)].

---بدھا (---کس ب) صف مذ.
(کن بدھائی) زیور پہنانے کے لیے کان اور ناک میں سوراخ کرنے والا پیشہ ور (ماخوذ : ا ب و ، م ؛ ۸۸). [کن + بدھا ، بندھنا (رک) سے چھیدنا کا اسم فاعل].

---بِندھا (---کس ب ، مغ) امذ ؛ — کنبندھا.
کان چھیدنے والا. آزادی کا یہ حال تھا کہ کن بندھے کی آواز کان میں پڑی اور بنا توڑ غائب ہوئی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰). کنبندھے یعنی کان چھیدنے والے کو آٹا گڑ اور حسب مقدرت نقدی دی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۸).
[کن + بندھا (بندھنا (رک) سے)].

---پٹی (---فت پ) امث.
رک : کنپٹی ، کان کے بالائی حصہ اور آنکھ کے درمیانی حصہ کو کنپٹی کہتے ہیں. عزیز کی کن پٹیاں سہلانے لگی. (۱۹۵۶ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۶۴). [کن + پٹی (رک)].

---پرا (---فت پ) امذ.
دیمک کی ایک قسم. دیمک کی قسم کا ایک کیڑا جس کے پروں کے جھلی جوڑے کی شکل کان کی طرح ہوتی ہے اس لیے ان کا نام کن پرے ہے. (۱۹۶۶ ، حشرات الارض اور وحیل ، ۱۰۲۸). [کن (۳) + پر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پکڑی (---فت پ ، سک ک) امث.
کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرنا.

بلائے فقر بلا ہے جہاں میں ہو نکڑی
گویں گے ہم نہ کسی کے حضور کن پکڑی

(۱۹۵۰ ، ضمیر خامہ ، ۲۸۹). [کن + پکڑی ، پکڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

---پھٹا (---فت پھ) صف.
وہ شخص جس کا کان پھٹا ہوا ہو (عموماً ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنے گرو کے نام پر کان چھدوا کر کڑا یا مندرا ڈال لیا ہو).

رات کو جوگی نہیں کن پھٹا
کدڑی اوڑھے سر پر جٹا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۹). یہاں اہل ہنود کے کن پھٹے سادھوؤں کے مسکن بھی ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۹۷). اگر یہ جاری کسی کنجے یا کن پھٹے سادھو کے ہاتھ چڑھ گئی تو کیا ہو گا. (۱۹۳۸ ، شگفتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۸). جس کا مقابلہ ہندوستان کے کن پھٹے جوگیوں اور انکے منتر جنتر سے نہیں ہو سکتا. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۱۵۹). [کن + پھٹنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---پُھڑا (---ضم پھ) صف.
۱. (کان کاری) بڑے کان والا. وہ شخص جس کے کان کا بیرونی حصہ معمول سے زیادہ لمبا چوڑا ہو (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۱۰۰۳).
۲. کن پھٹا (ماخوذ : پلیٹس). [کن + پھڑا (رک)].

---پُھسکی (---ضم پھ ، سک س) امث.
کانا پھوسی سے کام لینا (بطور طنز یا بھبتی اظہار ناگواری کے لیے مستعمل). بعض نابکشتان کے ضعیف دلوں نے کن پھسکی کی کہ اب ہم لڑنے والا علقہ نہیں چاہتے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۲۶۸). کسی دن کوئی اوشغلہ ضرور اوٹھے گا یہ دس دس بجے رات تک غدا بخشا ہے کن پھسکیاں اوپر ہی اوپر جاتی گی. (۱۹۰۶ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۷۵).
[کن + پھسکی ، پھوسی (رک)].

---پُھول (---و مع) امذ.
رک : کرن پھول. محمد امین نے حسب ذیل زیور و لباس دیے ہیں : سیس پھول ، ٹیکہ ، بیسر ، کن پھول. (۱۹۶۷ ، یوسف زلیخا (مقالات شیرانی ، ۲ : ۲۱)).

وہ ترنے صاف ستارا ہے اور موتی سے دامان بھرے
وہ کان جواہر کان بھرے کن پھولوں ، لالے جان بھرے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۸).

کیوں کن پھول کے کانوں میں اس کے کیا چمکتے ہیں
یہ باغ حسن میں انگور کے خوشے لٹکتے ہیں

(۱۸۸۶ ، مغفور (فرہنگ آصفیہ)). [کن + پھول (رک)].

---پھیڑ (---ی مج) امذ.
کان اور حلق کے درمیان غدودوں کا ورم کرنا ، کرسل. کن پھیڑ اور طرح طرح کے پھوڑے. (۱۸۷۳ ، مطلب الشاہ ، ۱ : ۴۶). باوبلوس یا کن پھیڑ ... کی بیماریاں ان ماورائی خوردبینی اجسام کی کرم فرمائیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۰۸). [کن + پھیڑ (پھوڑا (رک) کا بدل)].

---تھڑا رنگیلا (---فت تھ ، ر ، غنہ ، ی مع) امذ.
ایک رنگین کیڑا ، آبی رنگ سفید اور خط زرد تانے کے طور پر اور کنڈے بانے کی طرح پر سیاہ و سفید رکھتا ہے اور آٹھ گرہ کا لمبا موٹا سا ہوتا ہے (تریاق مسموم ، ۴۹). [کن + کنتھا (رک) کی تخفیف].

ٹوپ (---و مج) امذ ؛ — کنٹوپ.
ایک قسم کی بڑی ٹوپی جو دونوں کانوں کو ڈھک لے. سر پر بال چھوٹے کا کن ٹوپ متوسط داڑھی بڑھوائی ، کانوں سے بہرا ہے. (۱۸۸۳ ، مکتوب آزاد (مرتبہ جالب دہلوی) ، ۸۰). چنگیز کے جسم پر زرہی پوشاک اور سر پر سنہری کام کیا ہوا کن ٹوپ ہے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۹). لالہ بھائی نے سر اور کان ، اف کن ٹوپ سے

چھپائے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۳ء ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۲۳۰)۔
[کن + ٹوپ (رک)]۔

---چھدا (---کس چھ) امذ۔
وہ شخص جس کے کان (اپنے گرو وغیرہ کے نام پر) چھدے ہوئے ہوں ، کن پھٹا (نور اللغات)۔ [کن + چھدا (رک)]۔

---چُھٹی (---ضم چھ) امث
کنٹوپ سے مشابہ ٹوپی ، ایسی ٹوپی جو کانوں کو چھوتی ہو یا ڈھک لیتی ہو ، رک : کن ٹوپ (ا ب و ، ۲ : ۱۵۳)۔ [کن(۳) + چھٹی (چھوٹی ، چھونا (رک) سے مشتق)]۔

---چھیدَن (---ی مج ، فت د) امث ؛ امذ ؛ --- کن چھدن۔
بچوں کے کان چھیدنے کی رسم۔ میری والدہ نے بتقریب کن چھدن رانمہ بہت تکلف کے ساتھ جشن کیا۔ (۱۸۷۲ء ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳)۔ اپنی لڑکی کی کنچھیدن کے بہانے مولوی صاحب کی دعوت بھی کر دی۔ (۱۹۱۵ء ، کایا پلٹ ، ۸۵)۔ جھوجھک لوریاں کن چھیدن شادی بیاہ ... وہ سب کچھ ہے جن سے مل کر اس علاقے کی زندگی بنی ہے۔ (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۹۶)۔ [کن + چھیدن (چھیدنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

---دو گُزار (---و لین ، ضم گ) صف۔
(تیراندازی) ایسا تیر جس کا توڑ دور تک اور زیادہ ہو اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب چلہ کمان کو کان کے پاس لا کر تیر چھوڑتے ہیں۔

کن دو گزار تیر نظر تیر بھی کی نظر
طائر عقاب تیر کے بھی اڑ گئے ہیں پر

(۱۸۷۴ء ، انیس (نور اللغات))۔ [کن + دو (رک) + گزار (رک)]۔

---رَس (---فت ر) ؛ --- کنرس ، (الف) امذ۔
موسیقی سے مس یا فطری لگاؤ ، راگ راگنی سے واقفیت یا اس سے محظوظ ہونے کی صلاحیت۔

کن رس بھی حیف اس کو تھا نہ کہا تو کیا کیا
قطعہ ، لطیفہ ، بذلہ ، شعر و غزل ترانہ

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۸۶)۔

قصۂ بلبل جو میں اس گل سے کہتا ہوں کبھی
علم کچھ اتنا نہیں ہے لیک کنرس ہے مجھے

(۱۸۸۶ء ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۰۰)۔ بڑے سریلے بڑے کن رس جانور ہیں ... اللہ نے ان کو بڑے مرتبے دیے ہیں۔ (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۲۰)۔ (ب) صف۔ خود گویا نہ ہو مگر موسیقی کے فن سے واقف یا اس سے لطف اٹھانے کا اہل ہو۔ شیریں نے پوچھا سیٹھ بھلا علم موسیقی میں بھی کچھ دخل ہے ، کہا ہاں کن رس ہوں آپ کوئی چیز چھیڑیے۔ (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۳۰۹)۔ خود حضور ماشاءاللہ سے بلا کے کن رس ہیں۔ (۱۹۵۳ء ، اپنی موج میں ، ۱۱۸)۔
گیت پرانے سوچے لیکن کب تک گائے جاؤ گے
الگ سے بول اور ایک سی لے سے کن رس بھی تھک جاتے ہیں
(۱۹۷۱ء ، لاحاصل ، ۸۸)۔ [کن + رس (رک)]۔

---رَسا (---فت ر) صف۔
واقف ، جانکار ، ماہر۔ زبان کے ان جوہروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے کن رسا ہونا ضروری ہے۔ (۱۹۶۱ء ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۹)۔ [کن + رس (رسیا (رک) کا مخفف)]۔

---رَسْیا (---فت ر ، سک س) امذ۔
رک : کن رس۔ کن رسیا ایسے بڑے ... سارا ، گما ، پادھا ، نی کے موضوع کے ادراک کی لیاقت نہ آئی۔ (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹)۔ پہلے طالب علم کن رسیا ہوتا تھا پھر گویا۔ (۱۹۶۱ء ، ہماری موسیقی ، ۷۱)۔ [کن رس + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

---سار امذ ؛ --- کان سار۔
(ٹھٹھیرا گری) رک : "کسیرا" (ا ب و ، ۳ : ۳۸)۔ [مقامی]۔

---سال امذ۔
(سلاوٹ و کھٹ بنا) پلنگ کے پائے کا سوراخ (ا ب و ، ۱ : ۱۸۳)۔ [کن + رک : سال (۲)]۔

---سِرا (---کس س) امذ۔
گھوڑے کے چہرے کے ساز کا چمڑے کا وہ تسمہ جو گھوڑے کے کانوں کے درمیان ماتھے پر رہتا اور کانوں کے پیچھے بندھا ہوتا ہے (ا ب و ، ۵ : ۴۸)۔ [کن + سرا (رک)]۔

---سَلائی (---فت س) امث ؛ --- کنسلائی۔
کھنکھجورے کی طرح کا ایک رینگنے والا کیڑا جو برسات میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ کان میں گھس جاتا ہے ، کنکھجورا ، ہزارپایہ۔

جہاں شور اژدر سے ہے دھوم دھام
کوئی کن سلائی سے نکلے ہے کام

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۳۸)۔

بچھو کسی کو کاٹے کیڑا کسی کو کھوجے
آنکس میں کن سلائی کونوں میں کھنکھجورے

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۸)۔ لوگ بےخبری میں پانی کے ساتھ کھنکھجورے اور کن سلائیاں پی گئے ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۰۳)۔ چاروں طرف اندھیرا گھپ اوپر سے برسات کے زہریلے کیڑے گرتے تھے اور نیچے موٹی موٹی کن سلائیاں رینگتی تھیں۔ (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۳)۔ [کن + سلائی (رک)]۔

---سُئیاں لینا محاورہ۔
رک : کن سوئیاں لینا ، کان لگا کر خاموشی سے سننا۔ اگر اب کبھی تجھ کو اس طرح کن سئیاں لیتے دیکھا تو اچھا نہ ہو گا۔ (۱۹۴۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۱)۔ لوگوں سے کن سئیاں لیتے رہتے کہ شاید کوئی خبر مل جائے۔ (۱۹۷۵ء ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۰۰)۔

---سُوئی (---و مع) امث ؛ --- کنسوئی۔
خفیہ باتیں یا نعرہ لگانے کا عمل ، سننا (ماخوذ : علمی اردو لغت)
[کن + سوئی (رک)]۔

---سُوئیاں لینا محاورہ۔
چُھپ کر باتیں سننا ، خفیہ طور پر بھید یا ٹوہ لینا۔ پھر کن سوئیاں لینے کی غرض سے ڈیوڑھی میں کواڑوں سے لگ کر جا کھڑی ہوئی۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۰)۔ بیگم صاحب بیٹھی کن انکھیوں سے تکر تکر دیکھ رہی ہیں ، کن سوئیاں لے رہی ہیں۔ (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۶)۔ یے ترازیع جلے جانا تو کجا کن سوئیاں لینا بھی بدتمیزی ہو گی۔ (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۶۱)۔

--- کَٹا (۔۔۔فت کَ) صف۔
۱. جس کا کان کٹا ہو ، بوچا۔ اس نے واپس آ کر جواب دیا کہ وہ تو نکوڑا کن کٹا ہے۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۲۲)۔ ۲. **کان کاٹنے والا ، ایک فرضی وجود (بچوں کو ڈرانے کے لیے کہتے ہیں کہ کن کٹا آ جائے گا)۔** دیکھو میرے دنگا نہ کرو کن کٹا ... کان کاٹ لے جائے گا۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۸۴۱)۔ [کن + کٹا (کٹنا (رک) کا ماضی بطور صفت)]۔

--- کیڑے نِکالنا محاورہ۔
پوشیدہ عیوب ظاہر کر دینا ، نقص یا عیب نکالنا ، کیڑے نکالنا یا خواہ مخواہ برائی بیان کرنا۔ ابھی تو میں نے آپ کی جیٹھی بہنوں کو چڑیل کہا ہے ، اب آپ کی تغلقو اناں کے سارے کن کیڑے نکال کے رکھ دوں گی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۸)۔

--- کَھڑا (۔۔۔فت کھ) صف۔
جس کے کان کھڑے ہوں ، جس کے کان قدرے بڑے اور اوپر کو اٹھے ہوئے ہوں۔ یہ کن کھڑا جانور بہت دور سے سن لیتا ہے فطرت نے اسکو کھڑے کان اسی لیے عطا فرمائے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۳۳)۔ [کن + کھڑا (رک)]۔

--- کَھجُورا (۔۔۔فت کھ ، و مع) امذ ؛ ← کنکھجورا۔
ایک لمبا زہریلا کیڑا جو اپنے نوک دار پاؤں جلد میں گاڑ دیتا ہے۔

جتنا کل کا اس کی کیونکر خیال چھوٹے
یے وجہ دل سے آ کر لپٹا ہے کنکھجورا

(۱۹۳۸ ، تصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۰۹)۔ [کن + کھجورا (رک)]۔

--- کَھجُورے کے کِتنے پاؤں ٹُوٹیں گے کہاوت۔
بہت بارسوخ اور امیر آدمی کا کتنا نقصان ہو گا (علمی اردو لغت)۔

---کھونگھا (۔۔۔و مج ، مغ ، فت کھ) امذ۔
کان کا سننے والا حصہ (انگ : Cochlea)۔ شکل ۱۳۵ میں کن کھونگھے کو لمبوتری صورت میں دکھایا گیا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۵۰)۔ [کن + کھونگھا (رک)]۔

---مَیل (۔۔۔ی لین) امذ۔
کان کا میل۔ جنوں کی ایسی امانتوں کا ذکر بھی ہوا ہے جن میں کن میل ... لگانے سے شفا ہوگئی۔ (۱۹۳۲ ، عصبیات ، ۲۰۱۶)۔ [کن + میل (رک)]۔

---مَیلا (۔۔۔ی لین) صف مذ ؛ ← کن میلیا۔
کان کی صفائی کرنے والا۔

نائی ، کلیجہ فروش ، کن میلے
پکڑیاں چاک ، بیریں میلے

(۱۹۵۷ ، نقش دوراں ، ۲۳۸)۔ [کن میل + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---مَیلِیا (۔۔۔ی لین ، سک ل) امذ ؛ ← کان میلیا۔
کان کی صفائی کرنے والا۔ ریلوے اسٹیشنوں پر آپ نے کن میلیے ... دیکھے ہوں گے۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰ : ۹)۔ ایسے لفظ تو الف سے لکھے ہی جائیں گے جن کے دونوں جزو نہ عربی کے ہیں نہ فارسی کے جیسے ... کن میلیا۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۱۰۰)۔ [کن + میلیا (رک)]۔

کَن (۶) (فت ک) امذ۔
کھودنے والا۔ مرکبات میں لاحقے کے لیے مستعمل ہے ، جیسے: کوہ کن ، گور کن ، کان کن وغیرہ۔

نہ ہووے کوہ کن کیوں آ کے عاشق
جو وو شیریں ادا کل گوں قبا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۲)۔ اب باقی رہا گورکن وہ بھی بات کی بات میں آن موجود ہو گا مطمئن رہیے۔ (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۵)۔ بیچارہ کان کن تھا اور چند برس پیشتر کان پھٹ جانے کی سے اندھا ہو گیا۔ (۱۹۶۰ ، دل دلکشا ، ۹۱)۔ [ف : کن ، کندن ـ کھودنا]۔

کَن (۷) (فت ک) امذ۔
کن : ترکی زبان میں آفتاب کو کہتے ہیں (تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷)۔ [ت]۔

کِن (۱) (کس ک) صف۔
۱. **(i) کس (رک) کی جمع۔**

دیکھوں جرأت اس کو تو کہتا ہے یہ منھ پھر کے
کن بڑی آنکھوں سے دیکھے ہے یہ سودائی مجھے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۹)۔

لپٹا جو آہوؤں سے ان آنکھوں کی یاد میں
کن مشکلوں سے قیس نے مجھکو جدا کیا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۹)۔ کوؤں ، چڑیوں شامان طوطوں وغیرہ کی ہم آواز پہچان سکتے ہیں لیکن بعض بعض ایسی انوکھی ہیں کہ ہم رائے نہیں قائم کر سکتے کہ کن کی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۷۹)۔ **(ii) کسی نے ، کونی۔**

انھیں سر جیسا نا ہوں کن

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت))۔ ۲. **کس ، کے معنوں میں بطور واحد۔**

دل کی صفائی کن نے پائی
جنے خدا دیا اسے آئی

(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۵۲)۔

جھمکے دکھالنے کہ دل چھین لے گئے ہیں
یہ کن تری انکھیاں کوں سکھلا دیا چھنالا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸)۔ ۳. **کون (قدیم)۔**

چندر سور جیسے نور تھے ، تس دن کیوں نورانی کیا
تیری صفت کن کر سکے ، توں آپی میرا ہے جیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳)۔

تو چاند کن ہے توں کس کا چکور
جو تلتل کوں ہوتا ہے توں طور طور

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳). « کون » کی جگہ دکن میں « کن » کا استعمال بھی ہوا ہے. (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ۹۰). ۳. **کدھر ، کہاں (شاذ).**

جب تو پڑے گا ، دنیا کے دھندے
کن گیا پالنا کن گئی نیند

(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، عمدی بیگم ، ۱۸). [ہ : **किस**].

---آنکھوں سے م ف.
کس طرح ، کیوں کر یا کیسے ، کس دل سے. کیوں کر تمہارے دل نے صبر کیا اور کن آنکھوں سے تم نے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۷۷).

---کن (---کس کَ) صف.
کتنے ، کون کون سے.

آہ کن کن کے نہ برآئے مقاصد ، لیکن
دلِ ناکام کو حاصل نہ ہوا کامِ وصال

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۸۶). میرا چھوٹا سا ذہن نہ معلوم کن کن دنیاؤں کی سیر کرتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳). [کن + کن (رک)].

---میں م ف.
۱. **کن لوگوں میں ، کس قماش کے لوگوں میں.**

نہ شاداں ہوں نہ غمگیں ہوں خدا جانے میں کن میں ہوں
نہ خوش دل نے مجھے جانا نہ اہلِ غم نے پہچانا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۷). ۲. **کن چیزوں میں ، کس قسم کی چیزوں میں** (نوراللغات).

---نے م ف.
کس نے.
کیا کہا؟ کس سے کہا؟ کن نے سنا؟ کب؟ کس گھڑی؟ کس جگہ؟ کس وقت؟ کس دم آپ کا چرچا کیا (۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲).

کن نے غارت کیا آ باغ کی جمعیتِ دل
گل کے تئیں حاصلِ اوقات پریشانی ہے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۸۰).

---وقتوں کی صف
کتنی پرانی ، کتنے پرانے زمانے کی ، کس زمانے کی. نہیں معلوم کن وقتوں کی پنکی پنکی بے قلعی دو پتیلیاں ... اس گھر کی کل کائنات تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۳۲).

کن (۲) (کَس کَ) امذ.
زخم ، گھاؤ ، کلنک کا ٹیکا.

میں سب بندیاں میں کن
سنجہ ادھار تہیں تم پن

(۱۵۶۵ ، جوگ سرُ بار ، ۸۰). [س : **किस**].

کُن (۱) (ضم کَ) امر.
فارسی مصدر « کردن » سے صیغۂ امر ، مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل اور کرنے والا کے معنی دیتا ہے.

کارکن و مختار وہاں میں
مہتمم پرکار وہاں میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۴). جب بیٹی کی جوانی کی بہت دہائی دی تو انہیں اپنے سیاسی کارکن سے زیادہ بہتر آدمی نظر نہ آیا. (۱۹۶۰ ، آنگن ، ۹۶). [ف : کن ، کردن = کرنا].

کُن (۲) (ضم کَ) عربی کان سے صیغۂ امر.
ہو جانا ، پیدا ہو جانا ، وجود میں آ جانا. جس نے ایک کلمۂ کن سے عالمِ امکان بنایا. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲).

آوازِ کن جو آئی کانوں میں ہم یہ سمجھے
غربت پکارتی ہے بس رہ چکے وطن میں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۸). دنیا کو لفظِ کن سے نمودار کیا اور مافیہا کو آشکار کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). کن کا خطاب خلق کے بعد تدبیر و تصریف وغیرہ کے لیے ہوتا ہوگا. (۱۹۳۰ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۵۰۳). یا قادرِ مطلق آپ نے جب دنیا بنانے کا ارادہ فرمایا تو حکم دیا کہ « کن » یعنی کہ ہو جا اور ہو گیا. (۱۹۹۰ ، تبسم زیرِ لب ، ۷). [ع].

---فکاں فقرہ.
ہو ، پس وہ ہو گیا ، اردو اور فارسی میں آخری نون کا عموماً اعلان نہیں کرتے ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا « ہو جا پس وہ تھا یا ہوگیا » ؛ مراد : ابتدائے آفرینش ، عالمِ ازل نیز عالمِ موجودات ، مراد : اللہ تعالیٰ کی قوتِ تخلیق سے ہے. طائرانِ خوش الحان مصروفِ ثنائے باغبانِ کن فکاں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۴).

تو رازِ کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا ، خدا کا ترجماں ہو جا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۱۱).

سب سے بڑھ کر جہاں ضرورت تھی
باعثِ کن فکاں وہیں آئے

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۹۱). [ع].

---فیکون فقرہ.
ہو جا ، پس وہ ہو جاتا ہے ، کن فیکون میں بعض اوقات ن کا اعلان نہیں کرتے ؛ مراد : اللہ تعالیٰ کی قوتِ تخلیق سے ہے.

یہ سب کرنے رہی اوں
قدرت اس کی کن فیکون

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۷)).

ہوا کن فیکون تے ہو روشن تمام
دنیاں کا ہو منڈال گلشن تمام

(۱۶۸۰ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۸).

دیوانِ ازل بیچ ، خدائی نے جوں
یہ حکم کیا عام کہ ہاں کن فیکون

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۹).

کر تجھ پہ کُھلے حقیقت کن فیکون
کیا قدر تری نظر میں رکھے گردوں
(۱۹۳۶ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۸). خدا نے صرف ارادۂ "کن فیکون" سے غیر کو شق اور مسیح کو پیدا کر دیا ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۸۱). دمادم صدائے کن فیکون کی گونج سنائی دینے لگتی ہے. (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۲ : ۸۳). [ع].

---فَیکُونی صف.

کن فیکون (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ مراد : آمرانہ انداز. وہ ایک کن فیکونی انداز میں اپنا کلام سنا رہے تھے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۲). [کن فیکون + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَکُن (---فت م ، ضم ک) امث.

امر و نہی ؛ (لفظاً) کر ، نہ کر ؛ مراد : حکم چلانے کا اختیار کُلّی. بادشاہوں کا پہلے یہ دستور تھا کہ وہ اپنے جلد سعادت سرشت بندوں کو کن مکن کا اختیار دیتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۳). [ف : کُن ، کردن - کرنا + م (حرف نفی) + کُن (رک)].

کَنا (۱) (فت ک) ف م (قدیم).
رک : کہنا.
کنا تھا سو کہیا تجے میں بچار
اقبال اے شہنشہ ترا اختیار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).
کنا ملک فوق الکرامت سدا
کہ اس عقل سوں ہم بچھانے خدا
(۱۷۵۵ ، گلشن عشق ، ۲۲). [کہنا (رک) کا قدیم املا].

کَنا (۲) (فت ک) امث.
(کنکا کا مخرب ، کناکت کا مخفف) اسوج کے مہینے کا تاریک نصف (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [س : कन्या].

کِنا (کس ک) امث.
رک : کینہ ، بغض ، عداوت ، حسد ، لاگ. تم سمجھتی ہو کہ تمہارا جیٹھ تمہیں چاہتا ہے وہ ہمیشہ سے تمہاری طرف سے دل میں کنا رکھتا ہے. (۱۸۷۵ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۲۰۶). [کینہ (رک) کا بگاڑ].

کَنّا (فت ک ، شد ن) امذ.
۱. کنارا ، سرا ، کگر. دوسرے کنے میں ملک کا وہ حصّہ ہے جو آسٹریا کی عملداری میں ہے. (۱۹۰۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۳). ۲. (اُ) **پتنگ کا کمربند جس کا ایک سرا کانپ کے وسط میں ٹھڈے کو ملا کر اور دوسرا نیچے کی نوک کے پاس ٹھڈے میں باندھا جاتا ہے ، اس کے بیچ ڈور باندھتے ہیں.**
تیغ پر کنا اڑا بیٹھے ہو
بخرے تلے دکھا اپنے ہو
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۵۰). کٹوں پر سے لوٹی ہوئی کنکنا کی طرح باڑی باز لیڈروں کی چلائی ہوئی ہوا پر سراج ہو. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۲ : ۵). **(اا) پتنگ کا وہ حصّہ جس میں ڈور باندھتے ہیں.**
لیجیے رشتۂ حیات مرا
ہیں یہ کنے اسی کے تکل میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۳. **جُوتے کے کناروں کی سلائی.** پھٹی سی ٹوپیاں اوڑھے ، پھٹی جوتیاں ، ٹوٹے کنے ، کنے کے چھلکے کھڑے جوس رہے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۰). کرتہ پاجامہ سفید تھا ، ٹوپی بھی خاصی تھی مگر جوتی کے کنے نکلے ہوئے تھے. (۱۹۳۶ ، بزم رنگکال ، ۶). ۴. (آب براری) **ڈول کے منہ کا کنارا جس پر مضبوطی کو چمڑے کی گوٹ سلی ہوتی ہے** (اب و ، ۱ : ۲۰۱). ۵. (جھیر بندی و کھیرپلی) **رک : بسا کھی ؛ جڑیا ؛ جھیر کے سامنے کی اڑواڑ** (اب و ، ۱ : ۱۰۶). ۶. **کڑا یا حلقہ جو کڑھائی میں لگا ہوتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات). ۷. (ظروف سازی) **چاک کے کنارے پر چھوٹا گڑھا جس میں چک لٹی پھنسا کر چاک کو گھماتے ہیں ؛ کن** (اب و ، ۳ : ۱۵). [س : कर्णिक].

---نِکَل جانا / نِکَلنا محاورہ.
شکستہ حال ہو جانا ، کنارہ پھٹ جانا ، کنارہ ٹوٹ جانا. کسی کی کنجی پھٹ گئی کسی کا کنا نکلا ، کسی کی دال جوتو ہو گئی. (۱۹۸۳ ، دلّی کی عجب پتنیاں ، ۱۲۷).

کَنار (۱) (فت ک نیز کس ک). (الف) امث ؛ امذ.
۱. **کنارہ ، سرا ، ساحل ، گوشہ ، طرف.**
کہاں لگ کروں فائز اوصاف یار
کہ دریائے قلزم کو ناہیں کنار
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰).
ہم کنار کو آ پہنچے ہیں دوری میں تری
تو نے اک احوال میں ہم سے کنارہ کیا کیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، کد ، ۳۵).
بادباں ہیں تباہ کشتی کے
کیوں نہ مایوس ہوں کنار سے ہم
(۱۸۸۳ ، صبا الیس ، د (ق) ، ۲۲).
کیا اب بھی کنار دریا پر
طوفان کے جھونکے آتے ہیں
(۱۹۳۹ ، اخترستان ، ۶۹).
تو کنار بحر کی وہ چٹان ہے جسے
تند و تیز موج درد کاٹتی چلی گئی
(۱۹۸۷ ، زندہ پانی سچا ، ۸۲). ۲. **دامن.**
اِدھر جو طرۂ شمشاد بڑھ گئے تا دوش
ادھر لٹک گئے سنبل کے شملے تا بہ کنار
(۱۸۷۳ ، قدر ، ک ، ۳۱).
ترے بہار کرم سے ہر اک بیے زر دار
بھرے چمن بھی گل اشرفی سے جیب و کنار
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳). ۳. **آغوش ، پہلو ، بغل ، گود.**

لیے تھی یکس بانٹے شہ درکنار
لیا تھا یک کوں شہ اندر کنار
(١٦٤٩ ، خاور نامہ ، ٣٠٢).

اس کوں کنار گل مثل عالم ہے ا کہ جدا
پہچانتا ہے کوں مکاں عندلیب کا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٧).

کرنے لگے نہ صبر و سکوں کیوں کنارہ آپ
کوں اٹھ گیا ہے آہ ہمارے کنار سے
(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ٣٩١). دوسری شادی کی صلاح دی مگر انھوں نے ایک نہ مانی اور اپنے بچوں کو اپنی کنار شفقت میں لیا.
(١٨٨٧ ، مکتوبات حالی ، ١٧٠).

ہر ایک جیز جواں تھی جو آج صبح کو ہم
کنار شاہد نو خیز و نوجواں سے اٹھے
(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٨٥). ٣. (ان معنوں میں زیادہ تر (فتحہ ک) سے بولتے ہیں) بغل میں لینا ، پہلو میں بٹھانا ، سینے سے لپٹانا ، بھینچنا ، عموماً تراکیب میں ، جیسے : بوس و کنار.

گلستر چمن و ہوائے کتاں
بن پیالہ کنار خوش ندلیسے
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٤٥٦).

مانگیے بوسہ تو کرتے ہے کنار
ایسے بوس و کنار سے کیا حظ
(١٧٩٥ ، قائم ، ک ، ٤٧). ٥. (تصوف) اسرار توحید کے دریافت کرنے اور ہمیشہ مستغرق رہنے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف).
(ب) م ف. ایک طرف ، سرے پر ، نزدیک.

کنار اس کے تھی بیٹھی ایک پیاری
کہ اس کی نے نوازی کی تھی یاری
(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٣٣).

دیکھ جا وہ بادشاہ کام گار
ہے پڑا اک جہاز کے ساحلٔ کنار
(١٨٢٨ ، باغ ارم ، ٣٢). [ف].

--- آنا محاورہ.
کنارے لگنا.

اثر سیں رو ہنے کے آشنا آغوش میں آیا
یہ کشتی آبرو لہروں سیں دریا کے کنار آئی
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٣١).

--- بیکسی کس اضا (---ی مع ، فت ک) امث.
مراد : بے چارگی ، تنہائی ، محتاجی ، غریبی ، بیکسی یا لاچارگی کی حالت میں ہونا.

ازل سے پرورش پائیہ کنار بیکسی ہوں میں
نہ تھا طفلی میں سر پر دایۂ غمخوار کا سایہ
(١٨٤٣ ، دیوان فدا ، ٢٨٩). [کنار + بیکسی (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پکڑنا محاورہ.
رک : کنارہ پکڑنا (سے کے ساتھ).

دین حق شاید کرے نہ اختیار
اور پکڑے کیبی باطل سے کنار
(١٨٨٠ ، تفسیر مرتضوی ، ١٠٣).

--- پوشہ (---و مع ، فت ش) امذ.
کھیرش کی سی ترتیب کا ، پنکھڑیاں اس طرح ہوں کہ ان کی کم از کم ایک پنکھڑی باہر نکلی رہے اور ایک بالکل ڈھکی رہے اور دیگر پنکھڑیوں کا ایک سرا اندر کی طرف رخ کرے اور دوسرا باہر کی طرف تو اس ترتیب کو کنار پوشہ کہتے ہیں. دیکھو مندرجہ ذیل پھولوں میں پنکھڑیاں اور ا کمامے کس طرح اپنے کناروں پر تہ کیے ہوئے ہیں ... (نروڈ) اور Tecomastans میں کنار پوشہ. (١٩٣٨ ، علمی نباتیات ، ٩١). کنار پوشہ ... جبکہ بعض پتوں کے دونوں حاشیے بیرونی جانب ہوں ... اس ترتیب کو کنار پوشہ کہا جاتا ہے. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١١١). [کنار + پوش (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- جُو کس اضا (---و مع) امذ.
دریا کا کنارہ ، ندی کا کنارہ ، نہر کا کنارہ.

شہید تشنہ لبی ہوں فشار پنہاں ہوں
کمال خستگی ہائے کنار جُو کی قسم
(١٩٣٨ ، روح کائنات ، ١٠٧). [کنار + جو (رک)].

--- سیخچہ (---ی مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
ایک تیز سیخچہ ہے جو ہاتھی کو جوش میں لائے یا اس کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے اس سیخچے کو ہاتھی کے کان میں چبھوتے ہیں. کنار سیخچہ ہوتا ہے جسکا سر تیز ہوتا ہے اسکو کلاوہ میں لٹکاتے ہیں اور ہاتھی کے بن گوش کو اس سے کھجلا کر تیزی اور شورش میں لاتے ہیں. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ ، ٢ : ٦٦٣). [کنار + سیخچہ (رک)].

--- عاطفت کس اضا (--- کس مع ط ، فت ف) امث.
آغوش ، شفقت ، سہارا ، پناہ یا قبضہ میں ہونا ، زیر سایہ ، زیر حکومت ، زیر نگرانی. یورپ کے مہذب جب کسی وحشی ملک کو اپنے کنار عاطفت میں لینا چاہتے ہیں تو تہذیب و انسانیت کا بہانہ آگے رکھ لیتے ہیں. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٣٩٣). [کنار + عاطفت (رک)].

--- قبر کس اضا (--- فت ق ، سک ب) امث.
قبر کی آغوش ، قبر کی طفلی ، قبر کا بغلی کنارہ.

قیامت جس کو کہتے ہیں وہ ہے ہجر
کنار قبر میں مردانہ ہو کا
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٤١). [کنار + قبر (رک)].

--- کرنا محاورہ.
علیحدہ کرنا ، الگ کرنا.

آغوش سیں ہمن کے سجن کو کیا کنار
ماروں گا اس رقیب کو چھریوں سیں گود کر
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١٨).

ـــ کھینْچْنا محاورہ.
کنارہ کرنا ، جدا ہونا

کھینچا جو شب کنار تصور میں شوق نے
لا کیوں جگہ سے بزیں ان کا مسک گیا

(۱۹۰۳ ، تسلیم ، د ، ۱۰۳).

ـــ گَرْم کَرْنا محاورہ.
کنار گرم ہونا کا تعدیہ ، بغل گرم کرنا ، ساتھ سونا ، ہم بستر ہونا (اردو علمی لغت).

ـــ گَرْم ہونا محاورہ.
ہم آغوش ہونا ، بغل گرم ہونا.

کیوں ابھی سے کنارہ کرتے ہو
گرم ہوجئے تو دو کنار ابھی

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۱۸).

ـــ لَحْد کس اضا(ـــ فت ل ، سک ح) امث.
قبر کی آغوش ، رک : کنار قبر.

دم مرگ تک مے پرستی کرے
کنار لحد میں بھی مستی کرے

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۸). [کنار + لحد (رک)].

ـــ و بوس (ـــ و مع ، و مج) امذ.
رک : بوس و کنار ، بے تکلفانہ اختلاط.

بنفشہ لب لبلی بونی جوش ترا کٹ دیکھنا
ہے ترے سبزہ سے بیش از کنار و بوس سبز

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۷۰). [کنار + و (حرفِ عطف) + بوس (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
علیحدہ یا الگ ہونا ، دور رہنا (سے کے ساتھ).

ملتے ہو سب کے جا کے گھر اور ہم سوں ہو کنار
کچھ ہم تو ان مکوروں سے اے ماہ کم نہیں

(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۱).

کَنار(۲) (فت نیز کس ک) امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری (زکام) جو سردی لگنے سے پیدا ہوتی ہے ، اس میں دماغ کی جھلی پھول جاتی ہے اور گھوڑا نتھنوں سے سانس نہیں لے سکتا. گھوڑا اگر کنار کے مرض میں مبتلا ہو جائے علاج اس کا یہ ہے کہ کاتفل کو خوب باریک پیس کر نلکی میں رکھ کر گھوڑے کی ناک میں پھونک دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۲). حب الشفا عارضہ کنار ... کو نافع ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۶). [مقامی].

کُنار (ضم ک) امذ.
رک : بیر. ایک روز کسی باغ میں جا نکلا دیکھا میں نے کہ درختان کنار میوہ ہائے تر و تازہ اور خوشگوار سے بھرے ہوئے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۸).

سنگھاڑے شریفے کنار اور بہی
بکثرت کریں اس میں جلوہ گری

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹). بیر کے درخت کو فارسی میں کنار کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۴۹۶). [ف].

ـــ دَشْتی (ـــ فت د ، سک ش) امث.
جھڑ بیری. بیخ کیلہ پوست بیخ کنار دشتی ... ملا کر کھلانا ... یہ دوا عدیم المثل ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۵). [کنار + دشتی (رک)].

کَنارا (کس نیز فت ک) امذ (سہ کنارہ).
کونہ ، طرف ، گوشہ ، حاشیۂ فیتہ جو دو شالوں ، چادروں کے جوڑوں وغیرہ پر لگاتے ہیں. دور دار یعنی حد ہور کنارا نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۹۵).

پیاسا ہے جو کہ جی کا اور آبرو کا دشمن
وہ آشنا نہ ہو گا اوس میں بھلا کنارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱).

کشمیر کی صنعت ہے نہ رنگت نہ بناوٹ
پنکھے میں ہے بال و پر عنقا کا کنارا

(۱۸۹۷ ، رشک ، د (ق) ، م ۱). یہ وضع وضع کی بیلیں اور طرح طرح کے کنارے تمہاری ان کناری بانکڑیوں سے اچھے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۹).

ترا بحر پُرسکوں ہے! یہ سکوں ہے یا فسوں ہے؟
نہ نہنگ ہے نہ طوفاں نہ خرابی کنارہ

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۳۱). [کنارہ (رک) کا ایک املا].

ـــ (پہ) آلَگْنا محاورہ.
ایک طرف کو آ جانا ، ایک طرف ہو جانا.

سو مشکل جنگل تھا سو واں تھے سریا
کنارا آلگیا دیکھنے کوں دریا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹۰).

سفینہ جب کہ کنارے پہ آلگا غالب
خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

ـــ پَکَڑْنا محاورہ.
گوشہ نشینی اختیار کرنا ، کنارے بیٹھ رہنا ، ساحل بیٹھ جانا.

کس بوں نہیں سوق ہے کہ اتباع اپنا سوں لیٹ
پھانکیا دھتی تو کیا ہوا پکڑی کنارا کاہیکوں

(۱۶۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۱۳۹).

جتر بحر معنی سے کاڑے گہر
سو رکھ بیٹھ روئے کنارا پکڑ

(۱۷۸۱ ، مجموعہ ہندی ، ۵۸).

ـــ کَرْنا محاورہ.
چھوڑ دینا ، علیحدہ ہو جانا ، بے تعلق ہونا.

آبرو جیس کے تئیں نہیں درکار
اوس سیں کرنا بھلا کنارا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).

جب کے مرنے سے ڈوب مرنا خوب
ہے کنارا یہاں سے کرنا خوب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶).
رخصت نہ اٹھی تا نہ کھلا تشنہ لبی سے
اب تاب و تواں نے بھی کنارا کیا تن سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۰).
انسان اس سے کرے کنارا
اس پر اگر ہو یہ آشکارا
(۱۹۵۰ ، ذہمید ، ۱۰۶).
میں نے سیکھا نہیں ساحل سے کنارا کرنا
اور ہر منزل انساں سے کنارا کرنا
(۱۹۸۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۳۴).

کنارَت (کسر ک ، شد ن ، فت ر) امث.
باجا ، **دف** ، **طبلہ**. بادشاہ نے صندل کی لکڑی سے خداوند کے گھر کے لئے ... کنارتیں اور بربطیں گانے والوں کے لئے تیار کرائیں. (۱۹۱۷ ، تاریخ عرب قدیم ، ۹۳). [ع : کنارۃ].

کنارَہ (فت نیز کسر ک ، فت ر) و نیز کنارا (الف) امذ.
۱. **گوشہ** ، **کونا** ، **کھونٹ** ، **کنج**. تلمیذ : جب آپ اس کو (کرہ کو) تھوڑا سا اس کے مدار پر بڑھا دیتے ہیں تب مجھے اس کی نورانی جانب کا کنارہ نظر آتا ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۳۳).
کنارہ مر کے ہاتھ آیا ہے ہم کو ملک امکاں کا
بڑی مشکل سے دروازہ ملا شہر خموشاں کا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۳). جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو چھوڑ دو. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹).
۲. (i) **سرا** ، **حد** ، **انتہا** ، **انجام**. جد ہور کنارا نہیں بہوت جوڑا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۹۵).
کنارہ نہ تھا اس جہاں کا و لیکن!
قدم رکھ کے ان عاشقوں نے نہ پایا
(۱۶۹۷ ، میر سوز ، د ، ۳۷). اصل مطلب سے الگ ہو کر افراط و تفریط کے کناروں پر آ گئے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۴). چند روز میں مدینہ کے کنارہ پر پہنچ کر گرد و غبار کی مانند پھیل گیا. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۸). (ii) **ساحل** ، **لب** (دریا).
یکایک سمندر نے لایا لہر
لگا آ کے تختہ کنارے اوپر
(۱۷۵۴ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۱).
گرا جو آشنا اس میں نہ نکلا وہ قیامت تک
کنارہ عشق کے دریا کا ہے یہ کس قدر اونچا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹). نیل کے کناروں سے ہٹا کر پھر دجلہ و فرات کے سواحل کی طرف دھکیل دیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۸۱۵). (نیز) امث. ۳. **گوٹ** ، **کناری نیز تھان کی کور** ، **چوڑی کنی**.
ترا مکھ جیوں چاند ، لوچن ستارا
انہاں ہے سو ساڑی شفق اس کنارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۵). سیاہ کنارے کی دھوتی بھی کرتہ اور انگرکھا پہنا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۴۷).

یہ ... بیلیں اور طرح طرح کے کنارے تمہاری ان کناری بانکڑیوں سے اچھے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۹).
۲. **دوری** ، **علیحدگی** ، **بے تعلقی**. میں نے روزگار اور اہل روزگار سے اس واسطے کنارہ اختیار کیا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۹).
بعد مردن بھی انھیں ہم سے کنارہ ہی رہا
آئے ماتم کو یہ بیٹھے صف ماتم سے الگ
(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۵۲). [ف].

--- پکڑنا محاورہ.
علیحدہ ہونا ، **بچنا** (سے کے ساتھ). کسی شخص نے سلامتی نہیں پائی مگر اس شخص نے کہ صحبت خلائق سے کنارہ پکڑا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۴۵).

--- رہنا محاورہ.
دور رہنا. جہاں لڑائی ہونے اور فساد ہونے اس جگہ سے کنارہ رہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۶).

--- کرنا محاورہ.
۱. **بچنا** ، **پرہیز کرنا**. خلاف طبیعت کے ایک حرکت اس نے دیکھی میں نے اور وہ مجھ کو خوش نہ آئی صاف اس سے کنارہ کیا اور محبت کو اس کی دل سے اٹھانا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۰). مجھ کو سب سے زیادہ تمہارا بھروسا تھا ... تم نے ملنے سے بھی کنارہ کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۵). مجھ کو سب سے زیادہ تمہارا بھروسہ تھا کہ تم اس مشکل میں میرا ساتھ دو گے ... نہ کہ تم نے ملنے سے بھی کنارہ کیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸۹). ۲. **علیحدگی یا دوری اختیار کرنا** ، **چلا جانا** ، **رخصت ہو جانا**.
کرنے لگے یہ صبر و سکوں کیوں کنارہ اب
کون الجھ گیا ہے آہ ہمارے کنار سے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۳). رسول دو جہاں نے اسی وقت میدان سے کنارہ کیا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۵۸).
آدم کا ہیں ناخلف فرزند ہوں اے جوش
عصیاں سے اگر کبھی کنارہ کر لوں
(۱۹۳۳ ، جنوں و حکمت ، ۱۳۳).
ہر کام یہ استخارہ کرنے نہ بنی
تھی دل سے لگی کنارہ کرنے نہ بنی
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۹۹).

--- کَش (--- فت ک) صف.
دوری ، **علیحدگی اختیار کرنے والا** ، **الگ تھلگ** ، **ترک کر دینے والا** ، **بے تعلق**. بہت اشخاص دور ہی دور سے کنارہ کش ہو گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰). آصف الدولہ کے دربار میں اراذل کا دور دورہ ہوا تو یہ کنارہ کش ہو گئے. (۱۹۴۰ ، مقالات شروانی ، ۲۰۹). جو لوگ سیاسی زندگی سے کنارہ کش رہے وہ اس مقتدر طبقے کے ہتھکنڈوں کی جارحیت کا براہ راست نشانہ بننے سے محفوظ رہے. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۸۸). [کنارہ + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا].

ـــ کش ہونا محاورہ۔
علیحدگی اختیار کرنا ، الگ ہونا ، چھوڑ دینا ، دست بردار ہونا ، باز آنا۔

کنارہ کش ہو جو دنیا سے اے ظفر کوئی
تو پھر نصیب اسے کنجِ فراغ اچھا ہو

(۱۸۴۹ع ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۹۶)۔ وہ جولائی ۱۸۷۰ء میں ملازمت سے کنارہ کش ہو کر علیگڑھ چلے آئے۔ (۱۹۳۸ع ، حالاتِ سرسید ، ۵)۔ فلسفی شہرت اور مالی منفعت سے کنارہ کش ہو کر غور و فکر سے حقیقت اور سچائی کی تلاش کرتا ہے۔ (۱۹۸۷ع ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۰)۔

ـــ کشی (ـــ ـــ فت ک) امث۔
علیحدگی ، بے تعلقی ، دوری۔ جو عادتیں فضول اور لایعنی ہیں ، ان سے کنارہ کشی کرنی چاہیے۔ (۱۸۷۵ع ، کلیاتِ نثرِ حالی ، ۲ : ۱۹۹)۔ بلحاظ میرے حالات کے اس کنارہ کشی کی کچھ غلط تعبیر ہو سکتی ہے۔ (۱۹۱۵ع ، خطوطِ اکبر ، ۲۵)۔ چھ سال کے لئے سیاست سے کنارہ کشی ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دے گی۔ (۱۹۸۷ع ، شباب نامہ ، ۸۲)۔ [کنارہ کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کشی (اختیار) کرنا محاورہ۔
علیحدگی اختیار کرنا ، الگ ہو جانا ، قطعِ تعلق کرنا۔ جب وہ بیک بینی و دو گوش ہو جائے تو کنارہ کشی کرے۔ (۱۹۰۰ع ، شریف زادہ ، ۸۲)۔ انھوں نے تمام گھر کی ذمے داریوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ (۱۹۸۷ع ، ہک ہک سختی رات ، ۵۸)۔

ـــ کھینچنا محاورہ (قدیم)۔
رک : کنارہ کشی اختیار کرنا۔

دل زیس مائل ہے اوس پردہ نشیں پر ان دنوں
اوس سبب بیٹھے ہیں ہم سب سے کنارا کھینچ کر

(۱۸۳۳ع ، دیوانِ پختہ ، ۱۸۲)۔

ـــ گزیں (ـــ ـــ ضم گ ، ی مع) صف۔
دنیا کے دھندوں سے الگ ہو کر بیٹھ جانے والا ، کنارے بیٹھ جانے والا ، علیحدگی یا بے تعلقی اختیار کرنے والا۔ تمام دنیا کے لوگوں سے سوائے چند کے کنارہ گزیں ہو۔ (۱۸۷۹ع ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱)۔ [کنارہ + ف : گزیں ، گزیدن - پسند کرنا ، اختیار کرنا]۔

ـــ گزیں ہونا ف مر ؛ محاورہ۔
علیحدگی اختیار کرنا ، دور رہنا ، دنیا کے دھندوں سے یکسو ہو کر بیٹھنا۔

جس کی خاطر ہوئے کنارہ گزیں
نہ ہوئے اس سے ہم کنار افسوس

(۱۸۱۰ع ، میر ، ک ، ۸۷۲)۔ شہر چھوڑنا پڑا لوگوں سے کنارہ گزیں ہونے پر مجبور ہوا۔ (۱۸۷۹ع ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۹۰)۔

ـــ گیر (ـــ ـــ ی مع) صف۔
گوشہ گیر ، گوشہ نشیں ، الگ تھلگ ، کنارہ کش۔

سب کنارہ کیوں اپنے اور بیگانے ہوئے
اب کی فصلِ گل میں ہم بے طرح دیوانے ہوئے

(۱۸۰۱ع ، لطف ، گلشنِ ہند ، ۱۵۰)۔ [کنارہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، تھامنا ، گرفت میں لینا]۔

ـــ لینا محاورہ۔
۱. **علیحدگی اختیار کرنا۔**

ان کو بولے تم کنارہ لے اٹھے
چھوڑ کر مجھ کو اکیلا کر دیئے

(۱۷۹۰ع ، ریاض العارفین ، ۴۳)۔ حکمِ شدت کا یا جہاد کا نکلے ہو کنارہ لیتے ہیں۔ (۱۸۶۰ع ، فیض الکریم ، ۱۰۳)۔ ۲. **کونا پکڑنا ، پناہ لینا۔**

جوں حیدر ڈونگر کون ہی جا کر لگیا
ڈونگر کے دامن میں کنارا لیا

(۱۶۴۹ع ، خاور نامہ ، ۱۵)۔

یعنی یہ اس بہانے ہی لیکا ، یہیں یہ لہانو
میں لیتا ہوں کنارہ تم سچ مرا بھی مانو

(۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۱۸۸)۔

ـــ ہونا محاورہ۔
علیحدگی یا بے تعلقی اختیار کرنا ، لاتعلق ہونا۔

بادشاہی سے کنارا ہے اسی باعث سے
اے ہما کون غریبِ ہم احسان ہو گا

(۱۸۹۷ع ، رشک (علی اوسط) ، ۲۰)۔

کِناری (فت نیز کس ک) امث۔
پانچ چھ انگل چوڑا گوٹا ، لچکا۔

ہو کناری مکھ پہ تیرے اے زلیخا وش لبھی
سورۂ یوسف کو لکھیا گرد تحریرِ طلا

(۱۷۰۷ع ، ولی ، ک ، ۳۹)۔

کناری کے جوڑے جھمکتے ہوئے
وہ بالوں کے گھنگھرو جھنکتے ہوئے

(۱۷۸۴ع ، سحر البیان ، ۴۶)۔ چمکتا ہوا کناری کا مباف۔ (۱۸۰۲ع ، نثرِ بے نظیر ، ۹۶)۔

کناری محرمِ آبِ رواں میں تو اگر ٹانکے
حبابِ بحر ٹھہرے کیا نظر میں ماہِ تاباں کے

(۱۸۴۵ع ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۳)۔ گوٹے والے لٹھے کو گھیر لیں کناری ٹھپا لے کے آئے۔ (۱۹۰۱ع ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۶۷)۔ وہ سیاہ کناری کا سیاہ لباس پہنتا ہے اس لیے کہ یہی برسات کی ماہیت ہے۔ (۱۹۶۵ع ، شاخِ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۳)۔ ۲. **پہیے کا حلقہ یا گھیرا ، چھلنی کا گھیرا ، حلقہ۔** بالآخر پہیے نے یہ صورت اختیار کی کہ بیچ میں ایک دھرا ، پھر ڈنڈے پھر کناری۔ (۱۹۳۰ع ، سکلماتِ سائنس ، ۲۳۰)۔ ایسے فولاد کی الکٹ کے بیرونی حصہ جیسے حلقہ یا کناری (Rim) کہتے ہیں تقریباً خالص لوہا ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ع ، فولاد سازی ، ۱۲۰)۔ [کنارا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---باف امذ.
کناری بُننے والا ، جو پیشے کے طور پر یہ کام کرے . اور غربت زدہ قبرستان دفنا کناری باف اور تیر فور پٹر نگاں و کاڈروں کی . (۱۹۷۳ء ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۸۳). [کناری + ف : باف ، بافتن = بنا].

---فولاد (---و لینا) امذ.
فولاد کی ایک قسم ، حلقہ دار فولاد (Rimming Steel) کا اردو ترجمہ . تمام فولاد جو اس طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عموماً کناری فولاد (Rimming Steel) ہوتے ہیں . (۱۹۷۳ء ، فولاد سازی ، ۹۸۱). [کناری + فولاد (رک)].

---کا سُوت (---و مع) امذ.
(زرباف) کندلے کا فی تولہ چھ سو گز لمبا کھنچا ہوا تار (اب و ، ۲ : ۹۷۱).

کِنارے (کسی ک) صف ؛ م ف.
کنارہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالات ، تراکیب میں مستعمل ؛ سرے پر ، ایک طرف کو ، پرے ہٹ کر ، علیحدہ . نیند آئے تو مجلس میں سے کنارے جا کر سونا . (۱۹۰۳ء ، شرحِ تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۶).

تھے اوسکے زیر دیوال جگ کے سارے
بربان اوس حکم سوں تیں تھیاں کنارے

(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۹۷).

جانتا بھی اب نہیں کوئی یہاں ہے یا نہیں
میں تری محفل میں بیٹھا ہوں کنارے اس قدر

(۱۹۷۸ء ، بیان ، ۶ : ۳۶). جب اسطرح سواری کنارے بہشت کے آ کھڑی ہوں گی تو رضوان ان لوگوں کے استقبال کے واسطے آئے گا . (۱۸۳۸ء ، بہشت نامہ ، ۳۰).
بے بسی و بس اوس میں اتنا ہی جو لطف و ستم کے مارے ہیں کچھ ملکِ عدم میں جا پہونچے کچھ عاشق گور کنارے ہیں (۱۹۰۶ء ، فغانِ آرزو ، ۳۸).

کوچ کرو دل دھڑکے بولے ، بچھم کو اُٹھ جانا ہے
کب کنارے پاجا ناجے دور کا دیس بسانا ہے

(۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶).

---(پہ) آ لگنا/ آن لگنا محاورہ.
ساحل پر آ کر ٹھہرنا ، کشتی کا ساحل دریا پر پہنچنا

تباہ بحر جہاں میں تھی اپنی کشتیٔ عمر
سو ٹوٹ پھوٹ کے بارے کنارے آن لگی

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۱۷).

سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا ، غالب
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۸).

---بیٹھا ہے فقرہ.
مرنے کے قریب ہے ، گور میں پانو لٹکا رکھے ہیں (ماخوذ : مخزن المحاورات).

---بیٹھنا ف ل.
الگ بیٹھنا ، دور بیٹھنا ، ایک طرف ہو کر بیٹھنا.

آئنے کو تم نے دکھلایا جمال
ہم کنارے بیٹھے منہ دیکھا کیے

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۳).

---پر م ف.
دریا کے سرے پر ، لب دریا ، ساحل پر ، ایک طرف . وہ کنارے پر کھڑے رہیں ہم ان کو بخوبی دیکھ لیںگے . (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۹۷).

---رکھنا محاورہ.
علیحدہ رکھنا (علمی اردو لغت).

---رہنا محاورہ.
الگ رہنا ، علیحدہ رہنا ، جُدا رہنا . خلوت سو خلق سو کنارے رہنا اور گوشہ اختیار کرنا ہے مگر وقت ضرورت کے . (۱۷۷۰ء ، شاہ میر ، انساء الطالبین ، ۹۴).

کیا بیچ تھا جو ہے کنارے
کیسو نہ بڑھے خدا سنوارے

(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۸۷).

---کر دینا محاورہ.
الگ کر دینا ، جُدا کر دینا ، ایک طرف کر دینا ، کوئی تعلق نہ رکھنا . رواجی معیار اور دستور کے مطابق نہیں پایا تو اس کو خارج آہنگ کہہ کر کنارے کر دیا . (۱۹۵۹ء ، پردیسی کے خطوط ، ۱۳۱).

---کرنا محاورہ.
(کسی کو) علیحدہ کرنا ، جُدا یا الگ کرنا ، دُور کرنا

سبہ کون دریا تھے کنارے کریں
حیدر کی طرف جا کر سارے ملیں

(۱۹۳۹ء ، خاور نامہ ، ۱۰۱). ان کے واسطے کرسی منگوائی گئی لیکن اس کو کنارے کر کے فرش پر چار زانو بیٹھ گئے . (۱۸۹۰ء ، تذکرۃ الکرام ، ۳۷۱).

---کنارے (---کس ک) م ف.
الگ الگ ، پہلو میں ؛ بیچ سے ہٹ کر ، ایک طرف (فرہنگِ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---کنارے چلنا ف مر.
بچ کر چلنا ، بیچ راستے سے ہٹ کر چلنا ، ایک طرف کو چلنا ، ایک طرف چلنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نور اللغات).

---کنارے ہونا ف مر ؛ محاورہ.
الگ الگ ہونا ، ایک طرف ہونا . خلیفہ جی کے اشارے سے سب کنارے کنارے ہو گئے . (۱۹۰۰ء ، ذاتِ شریف ، ۱۰۷).

---لگانا محاورہ.
کشتی یا جہاز کو ساحل پر لگانا یا کھڑا کرنا ، دریا پار اُتارنا ؛ مدد کرنا ، حد کو پہنچانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نور اللغات).

ـــ لگنا محاورہ.

۱. **منزل تک پہنچنا**. کبھی ڈیڑھ دو بجے جا کر علی گڑھ کے کنارے لگے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۵). ۲. **الگ ہو جانا ، رخصت ہو جانا**. خدمت گار ، بہلیے ، خاص بردار ، ثابت خانی سب چھوڑ کر کنارے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۱).

ـــ ہو جانا / ہونا محاورہ.

۱. **علیحدہ ہو جانا ، دُوری اختیار کرنا**. بہ فرمان رب العزت روح تن تے کنارے ہو ندی تمام خاک در خاک شد. (۱۵۸۰ ، تحفۃ الحقائق ، ۳۴). ایران میں جانا نہ ہوئے جوتھا تم بھی کنارے ہو جاؤ یہی باتوں کا ڈر ہوتا ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گُل و ہرمز ، ۳۸).

رفیق و مونس و ہمدم کنارے ہوتے جاتے ہیں
تماشا ہے ہمارے بھی تمہارے ہوتے جاتے ہیں

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۸۸). کہنے والے تو اتنا سنتے ہی کنارے ہوئے. (۱۹۰۱ ، بنت الوقت ، ۳۰). ۲. **دنیا سے رخصت ہوجانا ، انتقال کر جانا ، دنیا کو چھوڑ کر رخصت ہو جانا**.

دو جہاں سے ہم کنارے ہو کے جاوینگے حسن
ہاتھ ملتے یہیہ یہ دنیا و دیں رہجائیں گے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۵).

کنارے ہوئے جو کہ زخمی ہوئے
حرارت بروت سے صدہا موئے

(۱۸۳۳ ، مثنوی ایوب کشن بہادر ، ۹۱).

کنارِیا (فت ک ، کس ر) امذ.

کبوتر کی ایک نوع (نوراللغات). [مقامی].

کَنّاس (فت ک ، شد ن) امذ.

۱. **جاروب کش ، بھنگی**.

کھوپرے پر سے ہو اُٹھ نہ سکتے تھے
وے بھی کناس بوچ بکتے تھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۷). کناس کے رہنے کے لیے جدا مکان تجویز کرنا. (۱۹۰۱ ، کرزن نامہ ، ۲۷۴). ہندوستان میں کناس کو حلال خور کہتے ہیں ، جلۂ عالم نے اس کو خاکروب کے لقب سے یاد فرمایا. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۹). ۲. **پھانسی دینے والا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **بخیل ، حریص ، شرارتی ، شیطان کناس ، جوپڑا ہوتا ہے اور محاورہ میں لالچی اور خسیس کو بھی اسی نام سے پکارتے ہیں**. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۹). [خناس (رک) کا بگاڑ].

کُناسی (ضم ک) امث.

۱. (سوہن سازی) **دھات کی چیزوں میں دانتے بنانے یا صاف کرنے کی جوبیل برچھے کی شکل کی سوہن** (ا پ و ، ۸ : ۱۵). ۲. (نجاری) **آری کے دانتے تیز کرنے کی تہہ پہلو سوہن** (ا پ و ، ۱ : ۴۰). [مقامی].

کَنّاسی (فت ک ، شد ن) امث.

کناس کا کام یا پیشہ ، خاکروبی ، جھاڑو دینا. جھوٹ بولنا اور فریب اور دغا کرنا ان میں لازم ہو مانند شاخ کشی اور قصابی اور کناسی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۴۵۱). پیشہ وری تین طرح کی ہوتی ہے ... سوم جس سے طبیعت کو نفرت ہو جیسے حجامی ، دباغی ، کناسی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۵۳). [کناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَنا گَت (فت کنا ، گ) امذ.

ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام جس میں اکثر وہ اپنے متوفی بزرگوں کے نام پر غریبوں اور عزیزوں کو عمدہ عمدہ کھانے کھلاتے ہیں اور دان پن کرتے ہیں ، کنیاگت ، سرادھ. یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں کہ وہ بھی تیجا ، دسواں ، چالیسواں ، برسی ، کناگت کرتے ہیں. (۱۸۳۷ ، تذکیرالاخوان ، ۱۰۰). زیب النساء کی جفت پسند طبیعت نے ... کناگت جو ہندوؤں کے ہاں مُردوں کی فاتحہ کے لیے سالانہ حلوا پوری پکائی جاتی ہے شب برات کی حلوہ پوری سے اس کا تبادلہ کر دیا. (۱۹۲۸ ، حیات طیبہ ، ۲). [س : कन्या+गत].

کَنال (فت ک) امذ.

(کاشت کاری) **زمین کا پیمانہ جو بیس مرلے کے برابر اور بیگھ کا چوتھا حصہ ہوتا ہے**. اڑھائی کنال زمین مزروعہ جنوب و شرق ... رویہ تا قیام خانقاہ معاف ہے. (۱۸۶۷ ، تحقیقات چشتی ، ۳۳۸). یہ اُن کی مرضی پر منحصر ہوتا (وفات کے بعد) کہ ایک کنال کے پلاٹ میں کروٹیں بدل بدل کر جس پہلو چاہیں لیٹیں. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیر لب ، ۱۰۷). [پن].

کَنال (کس یج کہ) امث.

۱. **نہر**. سویز کنال یعنی نہر کی طرف سے پورا پورا اطمینان حاصل کرکے مصر سے بالکل دست بردار ہو جانا چاہیے. (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۹). بعض جگہ تو کنال ایسی تنگ ہے کہ دو جہاز مشکل سے اس میں گزر سکتے ہیں. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۹۹). ۲. (نباتیات) **درخت یا حیوانی جسم میں غذا ، ہوا وغیرہ کی نالی**. گردن میں خلیوں کی چار طولی قطاریں ہوتی ہیں جو ایک مرکزی کنال کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں ، یہ کنال ابتداً راس پر بند ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، نباتاتی نباتات ، ۱ : ۵۹۳). ان خلیات کو دکھایا گیا ہے جو مرکزی کنال کو گھیرے ہوئے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۰۲). [انگ : Canal].

کُنالی (ضم ک) امث.

مٹی کی بنی ہوئی ہانڈی جس میں آٹا وغیرہ رکھتے ہیں ، مٹی کی کونڈی جس میں آٹا گوندھتے ہیں ، کونڈالی. سودی خانہ باورچخانہ سے ملحق ہوتا ہے ... مٹی سے جھپی ہوئی کنالی یا لپیے و جست کی بڑی کوٹھی. (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۲). اپنی چارپائی پر بیٹھ کر ناشتہ کا انتظار کر رہا تھا ، نہیں آٹا گوندھ کر کنالی ماں کی پیڑھی کے پاس رکھ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۰۶). [کونڈالی (رک) کا مخفف].

کُنام (۱) (ضم ک) صف ؛ امذ.

بدنام ، رُسوا ، کمنام ، کم ظرف.

اس دور منے کُنام نامی
جولا کرے دور کی غلامی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰۹). مگر وہ کُنام بیشۂ دغا باہم کی کیر و دار سے نوک سنان بیکان تیر آبدار سے منہ نہ پھراتے تھے. (۱۸۵۴ ، گلزار سرور ، ۶۰). [رک : کُ (سابقہ نفی) + نام (رک) ، قب ، ب : **कनांव**].

کُنام (۲) (ضم ک) امذ.
جانوروں کی آرام گاہ ، چراگاہ.

جو اس شہر کوں سبد کہتے ہیں نام
بہت جاگہ دھرتا پرآب و کُنام

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۲۷). ایک صیاد ہنرمند کہ آہو ... شیر اس کے خوف حیلہ و تزویر سے سر کُنام سے باہر نہ نکالتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۰۱). [ف].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
(جانوروں کا) آرام کرنا.

پلنگ اس جاگے پر نہ کرتا کُنام
نہیں ہے بجز جادونے زال نام

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۹).

کُنامی (ضم ک) امث.
بدنامی ، رُسوائی.

جا کوئی کُنامی آترے گھر
ناگے نسنا ہے سر کے اوپر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵). [رک : کنام (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

... کُناں (... ضم ک) لاحقہ.
کرتا ہوا (بطور جزو دوم ؛ تراکیب میں مستعمل).

حشر میں وجد کناں قبر سے باربہ نکلوں
نغمۂ صور ہو آوازِ ترنم مجھکو

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۹). جب وہاں دوڑہ کناں پہونچا تو مجھ سے پلیل نیز مختلف اشخاص نے یہ واقعہ بیان کیا. (۱۹۳۲ ، قطب یارجنگ ، شکار ، ۲ : ۵).

اے صبا رقص کناں ہو کہ مرا شہزادہ
آج تاروں کے دریچوں سے اتر آیا ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۸). [ف : کناں ، کردن - کرنا ، سے حالیۂ ناتمام].

کَنانا (فت ک) ف م (قدیم).
۱. رک : کرانا.

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کنانے
سو ترلوک کے لوک مہمان آئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱). ۲. کہلانا (قدیم اردو کی لغت). [کرانا (رک) کا قدیم املا].

کَناوِیز (فت ک ، ی مج) امذ.
ایک وضع کا ریشمی موٹا کپڑا. اب لڑکی کا لکھو ، پہلے پاجامہ لکھو ، (اللہ سے) بتاؤ نی آپا کناویز کا ٹھیک ہو گا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۷). کناویز جولاہا ، مشروع ، کسناوہ ، بس سے تیار ہوتا ہے اور دیگر قسم کے باریک کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳ : ۳۴۲). [قناویز (رک) کا محرف].

کَناوِیزی (فت ک ، ی مج) صف.
کناویز (رک) سے منسوب ، کناویز کا. ایک کناویزی جانماز بھی رکھی ہے. (۱۹۰۶ ، خاتون ، علی گڑھ ، جنوری ، ۳۹). [کناویز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَنائس (فت ک ، کس ء) امذ ؛ ج.
کلیسا ، گرجاگھر ، غیرمسلموں کی عبادت گاہیں. مورخین میں کسی نے کنائس کی کسی نے مذاہب کی ... تاریخ لکھی ہے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۲). زمانۂ قدیم سے کنائس اور معابد میں دعا و تسبیح کے وقت گانے اور باجے کا استعمال جاری ہے. (۱۹۱۳ ، مولانا محمد امین ، ہندوستانی موسیقی ، ۳۷). [کنیسہ (رک) کی جمع].

کَنائی (فت ک) امث.
راہ ، گزرگاہ ، رستہ ، باٹ ، پتیا ، رہگزر (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [مقامی].

--- کاٹ جانا / کاٹنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **عام گزرگاہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنا ، کنّی کاٹنا ، کنارہ کش ہو جانا ، راستہ بدلنا.**

نوروز بعیں رہی لڑائی
دسویں دن کاٹ کر کنائی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۵۳). ان لوگوں کو یہ موقع غنیمت ملا بس کنائی کاٹ کر روانہ ہوئے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۲۱). ۲. **موقع پر ٹال جانا ، پہلوتہی کرنا.** اپنے یاروں سے کنائی کاٹی تو پھر دیکھیے تماشا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۷ : ۹). شعر کو اگلے دن کے لئے اٹھا رکھنا لیکچراری کے خلاف تھا اور لفظ کے معنی سے کنائی کٹ جانا اس سے دشوار. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، لاہور ، ۱۲۸).

کِنایَں (کس ک ، ی مع) امث ؛ ج (شاذ).
پوشیدہ باتیں ، اشارے.

بات میں بات نکلے ہے وہ پرچول بھرا
کس کو معلوم ہیں جز اوسکے کنائیں اپنی

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۶۱). [کنایہ (رک) کی جمع].

کُنائین (ضم ک ، ی ع) امث (قدیم).
رک : کونین ؛ ایک سفید رنگ تلخ سفوف جو بخار کے لیے مفید ہے. بخار کے لیے یہ پانی اگر کنائین کی خاصیت رکھتا ہے تو صفرا شکنی میں آب زلال آلوئے بخارا کا کام کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۶۱). [کونین (رک) کا قدیم املا].

کِنایا (کس ک) امذ (قدیم).
رک : کنایہ.

میر دوم کا یہ کنایا ہے
مجھے نہ رُو تمہارا بھاتا ہے
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، واجد علی شاہ ، ۱۹).
خود ناز کو ناز سے حکایت
خود شوق کو شوق سے کنایا
(۱۸۷۵ ، مظہر خاتم النبیین ، ۱۷۵). [کنایہ (رک) کا متبادل یا قدیم املا].

کنایات (کسر ک) امذ ، ج.
اشارے ، پوشیدہ باتیں ؛ مراد ؛ رمز ، مجاز.
تو باندھے کنایات اردو بھی
ترے شعر میں اظفری جی بڑا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۳۷). شاعری میں اشارات و کنایات کا ہونا ضروری ہے (۱۹۶۹ ، مقالات عبدالقادر ، ۴۲). [کنایہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

کنایَت (کسر ک ، فت ی) امث.
کنایہ ، پوشیدہ بات.
محبت ہوتی سجن نے کنایت نہیں لکھی
آئے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۱).
گُل صد برگ دیکھو اس کے ہاتھ
دل صد چاک کی کنایت ہے
(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، لطف ، ۶۲).
نہیں اب مانتا ہے شوق دل بے نام بتلائیے
کنایت پر بھی ترجیح دیتا ہے صراحت کو
(۱۹۰۹ ، یقین ، ک ، ۱۹۳). ان کے یہاں تصوف میں اصطلاحیت زیادہ ہے اور کنایت کم (۱۹۸۰ ، غالب فن و شخصیت ، ۲). [ع : کنایۃ].

کنایۃً (کسر ک ، فت ی ، تن ت) م ف ؛ س (کنایتاً (شاذ)).
اشارے سے ، اشارۃً ، ضمناً ، مجازاً. کسی آیت سے صراحۃً کیسا کنایۃً بھی تو یہ بات نہیں پائی جاتی (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۹۶). ان کے اقوال پر نکتہ چینی نہیں کرتے بلکہ اکثر جگہ کنایۃً اور بعض جگہ صراحۃً انکی تحسین کرتے ہیں (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۸). شکر ادا کر کے لوبان بیتے میں لگ گیا ، اشارتاً کنایتاً بھی کسی سے کچھ نہ کہا (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۹). [ع].

کنائیہ (کسر ک ، فت ی) امذ.
۱. **اشارہ ، جو بات کُھل کر اور براہِ راست نہ کہی جائے.**
کیا پوچھتا ہے ہمدم احوالِ تُو ہمارا
نے رمز نے کنایہ ایما ہے نے اشارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۲).
کچھ کہتے تم کنائے میں کی کیا
نہ کسی نے تمہاری مانی بات
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹). قدیم کمیڈی میں فحش عبارت مضحک ہوتی تھی اور جدید میں صرف کنایہ سے مطلب نکالتے ہیں (۱۹۳۲ ، اخلاق نقوماجیس (ترجمہ) ، ۱۰۳). جگہ جگہ اشاروں اور کنایوں میں بہت کچھ کہنے کی کوشش کی گئی ہے (۱۹۸۸ ، یاد عہد رفتہ ، ۸). ۲. **(بیان) استعارے کی ایک قسم جس میں حقیقی معنی دلالت کریں غیر حقیقی معنی کی طرف اور کلام میں بھی حقیقی معنی مراد لیے جائیں.** دامن کمر سے لپیٹنا آمادۂ سفر ہونے سے کنایہ ہے کس واسطے کہ مسافر راہ چلنے کے وقت دامن کمر سے باندھ لیتے ہیں (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۱۱). علم بیان کی اصطلاح میں کنایہ سے مراد وہ لفظ جس کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۲). [ع : کنایۃ].

--- بازی امث.
اشاروں کنایوں میں بات کرنا ، رمز و کنایہ سے کام لینا. عصمت نے کچھ تھوڑے سے اسکیچ بھی لکھے ہیں جن میں ایک بھی ... مخصوص کنایہ بازی سے خالی نہیں (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، ک ، ۵۳۹). [کنایہ (رک) + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا محاورہ.
اشارے یا رمز میں بات کرنا ، صاف اور صریح الفاظ میں نہ کہنا ، مرادی یا مجازی معنی لینا.
یہ کنایہ کرتے ہیں جوشِ غلوِ عشق میں
آسماں پھنس ہے سقفِ بامِ اشتیاق
(۱۸۵۳ ، دیوانِ برق ، ۲۰۸).

کُنبا (ضم ک ، سک ن) امذ ؛ رک : کنبہ.
قبیلہ ، گھرانا ، خاندان ، بال بچے ، اہل و عیال ، لڑکے بالے ، آل اولاد. کنبا بڑا ہے سامان بہت سہنا ہے (۱۸۶۲ ، شبستان سرور (ترجمہ) ، ۷۶). کمہار نے کھلا بھجوایا تو اپنا کنبا لیکر شہر سے باہر چلا جا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۳۸). جب کنبا یوں ترقی کر رہا ہے تو ، چھوٹا گھر بڑا مستدعیانہ ضرور کھلے گا (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۵ : ۹). [کنبہ (رک) کا ایک املا].

کُنْبِٹ (ضم ک ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
کسان ، کاشت کار ، رعیت (علمی اردو لغت). [کمبٹ (رک) کا ایک املا].

کَنْبَل (فت ک ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ ؛ رک : کمبل.
عنبری جس نے کی گوندا کہ اس نے بادشاہی کی
جسے ظلِّ ہما کہتے ہیں درویشوں کا کنبل ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۹). تھوڑے سے اونی کپڑے ملبوس و ڈبے و کنبل وغیرہ باقی ہیں (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵). چار کنبل بافتہ سن کے اور چار عمدہ پشمینے کی رسیاں جن کو کنبل کہتے ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰). [کمبل (رک) کا ایک املا].

کُنبل (ضم کُ ، مغ ، فت ب) صف (قدیم).
کومل ، نازک.

کنبل ہوتلی یا ہوتلی کھاٹ ساز
سوگے دم یا سوگے لنکار

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۱۰۰). [کومل (رک) کا قدیم املا].

کُنبلانا (ضم کُ ، غنہ ، سک ب) صف (قدیم).
رک : کُمھلانا (قدیم اُردو کی لغت). [کُمھلانا (رک) کا قدیم املا].

کَنبلی (فت کَ ، سک م بشکل ن ، سک ب) امث (قدیم).
چھوٹا کنبل ، کنبلی ، کملی (قدیم اُردو کی لغت). [کنبل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

کُنبہ (ضم کُ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
۱. قبیلہ ، گھرانا ، خاندان ، بال بچے ، اہل و عیال ، آل اولاد.

تھا وان خان دولھے کا کُنبہ کھڑا
تھا مضبوط لڑنے یہ چھوٹا بڑا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴). وہ بھی بنی ہاشم تھے اور تمام بنی ہاشم اپنے تئیں آلِ محمد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کنبہ سمجھتے تھے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰۸). بیگم صاحب کا کنبہ تو اوّل ہی تیا ٹلا تھا وہ نہیں چاہتی تھیں کہ اس میں افراتفری ڈالیں. (۱۹۰۳ ، اقبال دلہن ، ۵۸). ہم چاروں کا ایک کنبہ بن گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۱). **۲. (ہیئت) آسمان کے بارہ بُرجوں میں سے دسواں بُرج ، اس کا بدن اور دم مچھلی کا اور اگلی ٹانگیں گردن اور سر بارہ سنگھے کا ہوتا ہے ، جدی ، مکر ، اس کے ستاروں کا انبوہ بکری کے بچے سے مشابہ معلوم ہوتا ہے.** نجومیوں نے بھی راسیں ملکہ اور شہزادے کی کہ قمر اور خورشید کے سر حرف سے کنبہ اور مکر جس کو جدی اور دلو کہتے ہیں حساب لگایا تو ... صبح کا وقت سعد اکبر بتایا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹). [س : कुटम].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
افزائشِ نسل کی روک تھام ، خاندانی منصوبہ بندی. میں نے نسل بندی کا نہیں کنبہ بندی کا فتویٰ دیا تھا. (۱۹۷۷ ، مشرق ، کراچی ، ۲۵ جولائی ، ۵). [کنبہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَروَر (فت پ ، سک ر ، فت و) صف مذ.
خاندان کو پالنے والا ، بال بچے اور رشتہ داروں کی خبرگیری کرنے والا. آپؐ کا چچا بزرگ ابو طالب ایک بڑا کنبہ پرور شخص تھا ، اس نے نہ صرف بچہ کی بچپن میں پرورش کی بلکہ جوانی میں بھی پورا پورا ساتھ دیا. (۱۹۲۳ ، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۷). کپتان صاحب کنبہ پرور تھے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۳۸). [کنبہ + ف : پرور ، پروردن - پرورش کرنا ، پالنا].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
خاندان اور اولاد کی خبرگیری کرنا ، رشتے دار اور احباب کی بچ کرنا ، اقربا پروری. آپ کو کُنبہ پروری کا دعویٰ ہے ، آپ کے کئی بھائی بھتیجے ہیں ، وہ کبھی آپ کی بات بھی نہیں پوچھتے (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۰). اس زمانے میں خدا ترسی اور کُنبہ پروری عام تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۹). [کُنبہ پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پِٹی (---ی مع) صف مث.
(کوسنا) بدنصیب عورت جس کا کوئی والی وارث نہ ہو ، وہ عورت جو اپنے سارے گھربار کو رو چکی ہو

رو کے وہ بولی کہ ہاروں مونی بیکس دُکھیا
کُنبہ پٹی جگر افگار گرفتارِ بلا

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱۸۳). [کنبہ + پٹی (پیٹنا (رک) سے)].

---جوڑنا عاورہ.
رشتہ داروں اور عزیزوں کو جمع کرنا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---داری امث.
رشتہ داری ، خاندانی مراسم ، رشتہ ناتا ہونا ، مراسم ہونا ، خاندانی تعلقات. کُنبہ داری تعاون و تناصر کا تقاضا کرتی ہے. (۱۹۷۳ ، مسائلِ اقبال ، ۳۵۴). [کُنبہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُونی (---و مع) صف مث.
رک : کنبہ پٹی.

درباروں میں بازاروں میں تشہیر ہوئی ہوں
زینب وہ کوئی اور تھی میں کُنبہ مُونی ہوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۶ : ۱۳۶). [کنبہ + مونی (رک)].

---نوازی (---فت ن) امث.
خاندان کو پالنا ، خاندان کی پرورش کرنا ، کنبہ پروری ، اقربا پروری. میخانہ ، مسرت اندوزی کے لیے ہے نہ کہ کُنبہ نوازی کے لیے. (۱۹۰۳ ، خونی راز ، ۹). [کنبہ + ف : نواز ، نواختن - پرورش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُنبی (ضم کُ ، سک م بشکل ن) امذ بت کنبی.
ہندوؤں کی ایک ذات جس کا پیشہ کاشتکاری ہے ؛ مراد : کسان ، کاشتکار ، دیہاتی.

کیا بڑیا سو کُنبی کرے کا درو
براق ندی میں او لیانے آبِ تو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۲۸).

نفس آگے ہوا ہے دل کوں تھیل
کُنبی اس گانوں کا ہوا ہے بتیل

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۲). ایک کُنبی کا باغ بہت ہریا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۰۹). نورالدین یا نورستا گر ... نے گجرات کے کنبیوں (Kunbis) کھرووں ... اور کوریوں ... کو مشرف بہ اسلام کیا. (۱۹۶۶ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۷۹). [کنبی (رک) کا ایک املا].

کُنبے (ضم ک ، سک م بشکل ن) امذ.
کنبہ (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل. آپکی والدہ آپؐ کو مدینہ کی طرف لے گئیں تا کہ کنبے کے لوگ حضرت سراپا برکت کو دیکھیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۷). سرسید کو اپنے کنبے کے ساتھ حد سے زیادہ لگاؤ رہا ہے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۲۵). رام چرن اور اس کے کنبے کی زندگیوں کے دکھوں کو دھیرے دھیرے آسائشوں میں بدل دوں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۵۳).

---دار صف.
ایک کنبے یا خاندان کا ، یک جدی ، دُور کا ناتا رشتہ رکھنے والا ، کنبے والا ، ایک ہی خاندان کا. مدرسے میں اپنے اپنے اور رشتے کنبے داروں کے بچے داخل کرانے کو لکھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۹). [کنبے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کی کٹ جانا محاورہ.
خاندان کی آبرو جاتی رہنا.

کنبے ہی کی کٹ جاتی جو کرلیتی میں گھربار
اسواسطے خود ڈھونڈ کے گھر در نہ نکلا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۲۳).

---والے کے چاروں پَلّے بھاری کہاوت.
جس کے حمایتی ہوں یا جس کا کنبہ بڑا ہو اُس کا دل غنی رہتا ہے (جامع الامثال ، نجم الامثال).

---والے کے چاروں پَلّے کیچڑ میں ہیں کہاوت.
کنبے والا ہمیشہ مصیبتوں میں پھنسا رہتا ہے (جامع الامثال).

کُنبھ (ضم کنبھ ، سک م بشکل ن) امذ ؛ ــــ کنبھ.
۱. گھڑا ، مٹکا ، پانی کا برتن (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. برج دلو ، بارھواں بُرج. جس سال کہ مشتری دلو میں آتی ہے زبان ہندی میں اُسے کُنبھ کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۸۲). کسی نے پوتھی کھول کوئی حرف مفرد لکھ کر حساب کرنے لگا کوئی تلا ، برچھیک ، دھن ، مکر ، کُنبھ ... بچار کرنے لگا. (۱۸۲۴ ، فسانہ عجائب ، ۸۵). [کنبھ (رک) کا ایک املا].

---کا میلا امذ.
بھارت کے ہندوؤں کا ایک میلا جو ہر بارھویں سال ہردوار ، کاشی اور الہ آباد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب سورج بُرج دلو میں داخل ہوتا ہے. خصوصاً بارھویں سال کُنبھ کا میلا بہت بڑا ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۱ : ۷۵). کُنبھ کے میلے پر جو بارہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے جاتریوں کی تعداد کئی لاکھ تک پہونچ جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۵۳).

کُنبھار (ضم ک ، سک م) امذ ؛ ــــ کنبھار (قدیم).
رک : کمھار.

کنبھاراں و مالی نین ڈالیں جو یہ
گلاویں تو جینی کا ہووے خمیر
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ۱۵۱).

سو خاطر پکہ اینٹ والا کُنبھار
بنائے وہے گیارہ گیں گن شمار
(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۹۰). [کمھار (رک) کا قدیم املا].

کُنبھاوتی (فت ک ، سک م بشکل ن) امث.
(موسیقی) مالکوس راگ کی پانچ راگنیوں میں سے ایک راگنی کا نام ہے (ترانۂ موسیقار ، ۵۴). [رک : کُنبھ + اوت ، لاحقۂ کیفیت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَنپا (فت ک ، سک م بشکل ن) امذ ؛ ــــ کنپا.
۱. لاسا ، لگی ہوئی لمبی چھڑی یا بانس جس سے پرندوں کو پکڑتے ہیں ، کمپا. چڑی مار جال پھنکی پھینک ، لاسا کنپا چھوڑ ... روٹی اور چنے اور رسی لے کر چل نکلا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۲۹). جھٹپٹے وقت ایک چڑیمار کنپا جال لیے ہوئے آ نکلا ، ہاتھ میں تین چار جانور. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۸). ہوا یہ جتنا ہے جو مردوں کا کنپا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۳). ۲. (کنایۃً) جال ، پھندا ، دھوکہ ، مکر ، فریب. اپنے یاروں کو نفسانی خواہشوں کے لاسے سے بچا ، شیطانی کنپے سے اپنے پروں کو محفوظ رکھ. (۱۹۷۳ ، کاشف الاسرار ، ۳۹). [کنپا (رک) کا ایک املا].

---مارنا محاورہ.
کسی کو قابو میں لانا ، کنپا مارنا.

نالہ جب ہار گیا چرخ کے بولے یہ ملک
طائر سدرہ کو صیاد نے کنپا مارا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۴).

کَنپانا (فت ک ، مغ) ف ل.
کپکی چڑھانا ، تھرتھراہٹ پیدا کرنا. انکی کمریں جُھکی ہوئی ہیں ، جس طرح کوئی بُخار سے کانپے اس طرح وہ اپنے سر اور جسم کو کنپا رہے ہیں. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۹۳). [کانپنا (رک) کا متعدی].

کَنپٹی (فت ک ، سک ن ، فت پ) امث ؛ ــــ کن پٹی.
ابرو کے متوازی کان اور ماتھے کے بیچ کا حصّہ ، کن پٹی.

سر کو پیشانی کے اوپر سے مُنڈا
کنپٹی پر اُسترے کو مت چلا
(۱۷۳۳ ، آبرو (اردو ، جنوری ۱۹۳۰ ، ۱۳۷)). یعنی کنپٹی کی ہڈی بہ نسبت کھوپڑی کے کمزور ہے. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانگ بنوٹ ، ۱۰). اس کو نیند کی حالت میں اپنے پستول سے کنپٹی میں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱۷). [رک : کن (کان (رک) کی تخفیف) + س : पट्टिका].

کَنپٹیاں (فت ک ، سک ن ، فت پ ، سک ٹ) امذ.
کنپٹی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

زلفاں پکڑ جو کھینچاں کنپٹیاں ٹوٹ جلیاں
جانی کنیدنی سے گرا بچوں کا آہ و نالا
(۱۷۳۳ ، تربل کتھا ، ۲۹).

واہ کنپٹیاں اسکی کیا تھیں وہ

ورقِ حُسن کا سرا تھیں وہ

(١٨٦١ ، کلّیاتِ اختر ، ٩٦٧). دبو لے ـ کنپٹیاں جیالی تھیں . (١٩٣٣ ، طربیۂ خداوندی ، ٣١٢). التحاب نے کنپٹیاں دبائیں . (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ١٣). [کنپٹی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ پھڑ کنا محاورہ.
غصّہ کی حالت میں کن پٹی کی رگوں کا اُچھلنا. عبدو کی آنکھوں میں تو شعلے لپک اُٹھے ! نتھنے پھول گئے ، کنپٹیاں پھڑک گئیں . (١٩٨٧ ، جوالا مُکھ ، ٢٠١).

ـــ تپنا محاورہ.
بہت زیادہ غصّے ہونا. اسکے خون میں حدّت بڑھتی یہاں تک کہ کنپٹیاں تپنے لگیں . (١٩٨٣ ، دشتِ سوس ، ٣١٢).

ـــ گرم کرنا محاورہ.
طیش دلانا ، غصّہ دلانا. اگر جنس افسانہ نگار پر سوار ہوجائے تو لذّتیت کا شکار ہوکر پڑھنے والوں کی کنپٹیاں گرم کرنے کا وسیلہ بنتا ہے . (١٩٨٧ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ١٣١).

ـــ گرم ہونا محاورہ.
رک : **کنپٹیاں تپنا.** ایلمر ریکسن کا رنگ دفعۃً سفید پڑ گیا ، پھر اس کی کنپٹیاں گرم ہوئیں . (١٩٥٢ ، سفینۂ غمِ دل ، ٢٣١).

ـــ لپکنا محاورہ.
کن پٹی کی رگوں کا اُچھلنا اور اُبھرنا. نعرۂ یا خداوند تصویر کہہ کر جو زور کیا تو ایک تہلکہ پڑ گیا ، مگر ان کے لنگر کو حرکت تک نہ ہوئی ، دونوں کنپٹیاں البتہ لپکنے لگیں . (١٩٠٢ ، آفتابِ شجاعت ، ١ : ٦٧٧).

کَنپکَپانا (فت ک ، غنہ ، سک پ ، فت ک) ف ل.
رک : **کپکپانا ، کانپنا ، تھرتھرانا.** سورج کی کرن کی سی تیز نظر اور حُسن کی برق سے کنپ کپاتا دل درکار ہے . (١٩٢٧ ، عظمت ، مضامینِ عظمت ، ٩). [کپکپانا (رک) کا ایک املا].

کَنپکَنپاہٹ (فت ک ، غنہ ، سک پ ، فت ک ، مغ ، فت ہ) امث.
رک : **کپکپاہٹ ، تھرتھراہٹ.** ہوش اُڑ گئے حواس باختہ ہوگئے ... ہاتھ پاؤں میں کیسی قدر کنپکنپاہٹ ، یا الٰہی بڑے غضب کا سامنا ہے . (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٢٥٧). [کنپکپانا / کنپکنپانا (رک) کا اسمِ کیفیت].

کَنپنا (فت ک ، غنہ ، سک پ) ف ل.
رک : **کانپنا.** چہرہ غضبناک ہو گیا ، آنکھیں سرخ ہونے لگیں کنپنے اور جنبش کرنے لگا . (١٩٣٧ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ٣٥). [رک : کانپنا (بحذف ا)].

کَنپنی (فت ک ، سک م بشکلِ ن ، فت پ) امث.
رک : **کمپنی.** علّتِ مشترکہ داعیہ نواب حیدر علی خاں بہادر کے سعود کی اوپر سر پر سلطنتِ دکھن کے اور باعثہ کنپنی انگریز بہادر کے عروج کی ... وہ برج سرج تھا . (١٨٣٧ ، حیالاتِ حیدری ، ٣٣). ایسٹ انڈیا کنپنی اور شاہی انتظام دونوں مطیعِ پارلمنٹ ... کے تھے . (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ١١٥). [رک : کمپنی (باضافت ن)].

کَنپو (فت ک ، سک م بشکلِ ن ، و مع) امذ ؛ ـــ کمپو.
رک : **کمپو.**

میں کنپولے آؤں کا سرکار سے

نکالوں گا میں اس کو گھر بار سے

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ١٥).

دونوں کنپو کو ہو گئے راہی

یہیں چھوڑا نہ سلطنت چاہی

(١٨٦١ ، کلّیاتِ اختر ، ٩٧٥). [کمپو (رک) کا ایک املا].

کَنپونڈر (فت ک ، سک م بشکلِ ن ، و لین ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
رک : **کمپونڈر ، کمپاؤنڈر ، ڈاکٹر کا ماتحت اور مددگار.** روز دو وقتہ ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ کر کے نسخے لکھتے تھے اور ایک کنپونڈر ہر دم پاس رہتا تھا . (١٨٩٣ ، بستو ، ٣٧). [کمپونڈر (رک) کا ایک املا].

کَنپھول (فت ک ، سک ن ، و مع) امذ ؛ ـــ کن پھول.
کان کا ایک زیور ، گوشوارہ.

تہِ زلف اس کے وہ کنپھول زیبا (کذا)

گل شبو ہے جیسے شب کو پھولا

(١٧٩٦ ، پدماوت ، ٢٣). [رک : کن (کان (رک) کی تخفیف) + پھول (رک)].

کَنت (فت ک ، سک ن) امذ ؛ ـــ کنتھ ، کنتھا.
محبوب ، پیارا ، مالک ، آقا ؛ (مجازاً) شوہر.

توں گھر آئے پیارے کنت

او بھی دیکھوں تیری پنت

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٢٠٦ ، ٢ : ٦٨)).

تو ہی آدتو انت تو تت

تو ہی یاد تو کنت تو بت

(١٦٥٣ ، گنجِ شریف ، ١٩٦).

کرن میں کنت کیرا آشکارا

اعد کرنا چلیا فیض آدوبارا

(١٦٨٣ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ١٥٣).

جسکو کہے کنت کنز کرتار

احیب او مصطفیٰ ہے مختار

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٣). کنت ـــ پیارا . (١٩٧١ ، جامع القواعد (ڈاکٹر ابواللیث صدیقی) ، ٥٠). [کانت (رک) کی تخفیف].

ـــ نہ پُوچھے بات ری ، میرا دَھن سُہا گَن نام کہاوت.
خاوند بات نہیں پوچھتا ، کہنے کو میں سہاگن ہوں ؛ مالک پروا نہیں کرتا اور نوکر مالک سے تعلق پر شیخی مارتا ہے (جامع الامثال).

کُنت (ضم ک ، سک ن) امذ.
برچھی ، بھالا (قدیم اردو کی لغت ؛ پلیٹس). [س : कुन्त].

کَنتا (فت ک ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) دریائے جمنا کے کنارے کی ادنیٰ قسم کی زمین (ا پ و ، ۹ : ۷۰). [مقامی].

کَنتا دار (فت ک ، سک ن) امذ.
(پارچہ باقی) ململ کے تھانوں کی دُھلائی کا کام انجام دینے والا ٹھیکے دار (ا پ و ، ۲ : ۸۲). [کنتا (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

کَنتا رِیتی (فت ک ، سک ن ، و ، کسر م ، شد ت) امث.
وہ شے جو پانی میں بہہ کر آئے اور بریوں (پانی کی نالیاں) میں جمتی جائے جس سے اندر کی تہہ کی سطح اونچی ہو کر پانی کی روانی کو روکے اور اس کے بہاؤ کو بدل دے ، ڈیلٹا (ا پ و ، ۹ : ۹۹). [کنتا (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت + ریتی (رک)].

کَنتان (فت ک ، سک ن) امث.
شارک کی نوع سے تعلق رکھنے والی ایک مچھلی . یہ مچھلیاں عام طور پر ہمارے ملک میں بہت قلیل مقدار میں استعمال ہوتی ہیں ، ان میں چند اہم حسب ذیل ہیں : شارک ، مھور ، کنتان ، کاری ، ما کستری شارک. (۱۹۷۳ ، رسالہ جدید سائنس ، دسمبر ، ۵). [مقامی].

کُنتَل (ضم ک ، سک ن ، فت ت) امذ ؛ س کنتل (قدیم).
سر کے بال ، زلف ، بالوں کی چوٹی ، بالوں کی لٹ ، بالوں کا جُوڑا.

سورج مکھ پھول پر بُھلتے ہیں عنبر پھول کنتل کے
نہ پائے ہو عجب پھولاں سو مشکیں کیس اجل کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۸).

ادھی بیچ لیا غم سوں جیوں سنبلاں
کرے یاد تج نار کے کنتلاں

(۱۶۹۵ ، مینک پنگ (ق) ، ۵۸). [س : कुन्तल].

کَنتُور (فت ک ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک ساز کا نام.

کہاں ہے وہ کنتور تاشا کہاں
دہل کس طرف ہے تماشا کہاں

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۰). [مقامی].

کَنٹھ (فت ک ، غنہ ، سک ٹھ) امذ (قدیم).
گلا ، حلقہ ، کنٹھ . کم نہیں تشبیہ جیوں کی سر یا کنٹھ آفتاب نے بڑے آگ یوں قدرت تیری مظاہر الٰہی جاگ . (۱۶۸۷ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۰۹). [کنٹھ (رک) کا ایک املا].

کَنتھ (فت ک ، سک ن) امذ.
رک : کنت ، پیارا ، شوہر ، خاوند ، محبوب ، مالک.

پیارے چاہا آنکھوں کنتھ دیں دونی دُکھی
دیں جانے سو میں جیئے ہو تم رہیں اب سکھی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۴۳). سنو بی بی جو ہوت تھا تمہارا وہ کنتھ ہے پیارا . (۱۹۰۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴۲ ، ۱۰ : ۱۱). [کنت (رک) کا ایک املا].

کَنتھا (۱) (فت ک ، سک ن) امذ.
رک : کنت ، شوہر ، خاوند جیسے کنتھا کہو پیے ویسے ہیے بدیس . (۱۹۳۳ ، گنجینۂ اقوال و امثال ، ۹۹). [کنتھ (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

کَنتھا (۲) (فت ک ، سک ن) امذ (قدیم).
رک : کنتھا (مع تحتی الفاظ).

جسکوں جتری کالی سو کیوں کنتھا کالی

(۱۵۳۰ ، دیوان محمود دریائی ، ۸۸).

فقیر او جو طمع طوق ہے سو کاز سنے
اپس کلے سوں نہ کنتھا کلے نس بھاڑ سنے

(۱۷۱۴ ، بحری ، ک ، ۲۰۷). [کنتھا (رک) کا ایک املا].

کَنتھا (فت ک ، مغ) امذ (قدیم).
قصہ ، بپتا ، دُکھڑا ، کہانی (رک : کنتھا مع تحتی الفاظ).

تو پر لکھیا ات عجب
کیوں کہی میں کنتھا سب

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۹۶).

توں سائیں گوتتا مرا ، پرلیا سبھی جنتا میرا
میں سیوک کا کنتھا مرا سجان تیرے سُجان ہوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰).

کہی ہوں میں اس کا کنتھا اے سجان
کہتے ہیں جو تھا اک دل اور جوان

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۹). سب کو ایک جگہ جمع کر کو اپنا کنتھا ... بیدار کیا . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۴). [رک : کنتھا (باضافت ہ)].

--- کھولنا محاورہ.
دُکھ کی کہانی سُنانا ، بپتا بیان کرنا ، غم کی داستان بیان کرنا.

تیں پت بہو کنتھے کھولتے
کمائے وقت ہور قصے بولتے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، غواصی ، ۱۰۹).

--- گانا محاورہ.
احوال سُنانا ، قصہ بیان کرنا . ہور اپنی جورو سنوں سب کنتھا گایا . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۵۹).

کَنتھن (فت ک ، مغ ، فت تھ) امث (قدیم).
کہانی ، کتھا ، کنتھا.

خاموشاں میں خاموش ہوں بولتیاں سوں مل بولس
کنتھا کنتھوں سبھی سنتی ناچت کدیری ڈولس

(۱۵۸۰ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۰۶). [کنتھن (رک) کا ایک املا].

کَنتھی (فت ک ، سک ن) امث.
رک : کنٹھی ، گھوڑے کی ایک بیماری.

گلے کے نیچے جو پھوڑی ہو اس کو
کہا کرتے ہیں کنتھی سارے ہندو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). [کنٹھی (رک) کا ایک املا].

کَنٹ (فت ک ، سک ن) امذ (قدیم)
رک : کنٹھ ، حلق ، گلا ، گردن.

تجھ کنٹ کا لے سوت سو مزی فضا لیے
شمشیر بھی نظر کی جلاوے دیکر جُدا

(١٦٧٩ ، شاہ سلطان ثانی ، ٥ ، ٨). [کنٹھ (رک) کا قدیم املا].

ـــــ مال امذ ؛ ج کنٹمال.
رک : کنٹھ مال.

کسی کوں جڑت کے اوتم کنٹ مال
کسی کوں جڑت کی بھی جگ اوجال

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، غواصی ، ٣٧).

ہو شاد اس قصدے پہ ہر بت کوں سو آج
جیوں کنٹمال اپنے گلے آسمان کیا

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٣٣). [کنٹھ مال (رک) کا ایک املا].

کَنٹا (فت ک ، سک ن) امذ.
رک : کنٹھا ، ہار ، مالا. جبلی کا کنٹا اور کچھ ادھ کچری کلیاں چنگیر دان میں مسہری کے قریب ہی ایک چھوٹی سی میز پر رکھی ہوئی ہیں. (١٨٩٩ ، بیوے کی کنی ، ٢٠١). ان بزرگوں کو دربار سے تقسیم وظائف کی خدمت سپرد تھی ، ان کے بھائی دلی آئے تو وہ بارہ کا کنٹا گلے میں پہنے ہوئے تھے. (١٩٨٨ ، میر ، غالب اور اقبال ، تقابلی مطالعہ ، ٣٣). [کنٹھا (رک) کی تصحیف].

کُنٹا (ضم ک ، سک ن) امذ ؛ ج کنٹے.
تالاب ، بڑا حوض ، کُنڈا. اس قدر بارش ہوئی کہ قلعہ کے سب کنٹے اور کنوئیں لبالب ہو گئے. (١٩٠١ ، ارمغان سلطانی ، ٥٣). اس سال اپریل ہی سے ہوا میں لو کی سی گرمی تھی ، تالاب کنٹے سب سوکھ گئے تھے. (١٩٤٨ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ٧٠). [کنڈا (رک) کا محرف].

کَنٹاب (فت ک ، سک ن) امذ.
رک : کنٹاپ. اور لگا ایک دوسرے کی تکفیر کرنے تو کسی تہذیب کے ساتھ کہ جوتا اور لٹھ اور کنٹاب اور فیلات اور نشتر غیر در وقت اسیر عجیب عجیب ناموں کی کتابیں تصنیف ہو رہی ہیں اور اس کشمکش میں اسلام کی مٹی خوار ہے. (١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٠٣). وعظ پر قناعت نہ کر کے رسائل لٹھ و جوتا و کنٹاب کی تصنیف میں ذریں لگ پڑے. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ١٠٢). [کنٹاب (رک) کا ایک املا].

کَنٹاپ (فت ک ، سک ن) امذ ؛ امث ؛ ج کنٹاپ.
جوف : (مجازاً) بہت زور کا تھپڑ ، بھرپور طمانچہ. پولیس صاحب نے عورت کی گدی پر ایک کنٹاپ رسید فرما کر مقدمہ کو سنگین بنا دیا. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ٣١ : ٩). [مقامی].

ـــــ کی آنا محاورہ.
طمانچہ مارنا (اصطلاحات پیشہ وراں ، ملنیز ، ١٢).

کَنٹال (فت ک ، مغ) امذ (قدیم).
نفرت ، بیزاری.

سو ٹک شاہزادہ ہواویں نڈھال
لگے رگ میں ٹک دھرنے جتھا کنٹال

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٥٩).

بھوتی سا اس پری کا دیکھ حال
دل میں اپنے بیٹ بکڑا کنٹال

(١٧٣٣ ، پنچھی نامہ ، ٥٣). [مقامی].

کَنٹَر(١)(فت ک ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
مینا ، شراب انڈیلنے کا صراحی نما ظرف.
سوہن بنا جب ہے انبد میں انند بڑھائے کیاں بدھاوے سو دہی کی منکیاں اٹھاں دو ٹنکیاں لگیاں پلائے کنٹر کدارا (١٩٤٢ ، شاہی ، ک ، ٣٠).

کیا کہنا میرے ساقی رنگیں مزاج
کنٹر ہے فالسائی گلابی گلاس ہے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٨١). بڑی بیگم صاحب نے دونوں کو حکم دیا کہ عطر کے کنٹر اور خوشبودار تیل لے آؤ. (١٨٨١ ، فسانۂ آزاد ، ٠ ؛ ٣٠٩). ایک گجراتی چھوکری عطر کا کنٹر لیے دیواروں پر عطر چھڑکتی پھرتی تھی. (١٩٠٣ ، انتخاب توحید ، ٧٠). الماریوں میں قسم قسم کی شراب کی بوتلیں تھیں کنٹر تھے. (١٩٨٦ ، جانگلوس ، ١٤٣). [انگ : Decanter موزہ].

ـــــ نوش (ـــــ و مج) امذ.
بادہ نوش ، شراب پینے والا ، کثرت سے شراب نوشی کرنے والا

مئے تہذیب ، بزم خوش برستاں ، چاہ بل ساقی
بقتی تہامیاں کلو کا کنٹر نوش ہو جانا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٦) [کنٹر + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا]

کَنٹَر(٢)(فت مج ک ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
گھوڑے کی پویہ چال ، گھوڑے کی درمیانی رفتار ، دُلکی چال.
کنٹر یعنی چھا ترک چلتے وقت اگر گھوڑا بائیں پاؤں سے چلتا ہو اور سوار چاہے کہ اسکو دہنے پاؤں پر لاوے تو اسوقت میں سوار کو چاہیے کہ بائیں باگ کو کوتاہ کرے. (١٨٩٢ ، فنون سپہ گری ، و اسپورٹس ، ٩٠). کنٹر (Canter) گھوڑے کی پویہ چال کے معنی میں رائج ہے ، انگریزی زبان میں یہ لفظ اس وقت سے مروج ہوا جب سے کہ زائرین کنٹربری کی زیارت کو گھوڑوں پر تیزی ... سے جاتے تھے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٤٦). [انگ : Canter].

کَنٹراسٹ (فت ک ، سک ن ، ٹ ، س) امذ.
تقابلی امتیاز یا فرق ، تضاد. قیمتی سامان سے سجے ہوئے خوب صورت کمرے میں ایک کالے بھجنگ مزدور کا اسٹیچو لا کر رکھ دو تو یہ کنٹراسٹ نظروں کو اچھا لگتا ہے نا؟. (١٩٨٤ ، روز کا قصہ ، ١٢٢). [انگ : Contrast].

ـــــ پیدا کرنا محاورہ.
متضاد صورت میں ظاہر ہونا ، ایک دوسرے کے برعکس دکھائی دینا. شناختی ترتیب سے پھیلی ہوئی کنٹراسٹ پیدا کر رہی تھیں. (١٩٨٤ ، حصار ، ١٩).

کَنْٹَرْشُوا (فت ک ، سک ن ، فت ٹ ، سک ر ، ضم ش) امذ.
برچھے کی قسم کا ہتھیار جس میں اوپر کی طرف ایک لمبا پھل اور نیچے دستے کے قریب دونوں بغلوں میں خار ہنکھ ہوتے ہیں جو ضرب کے گھاؤ کو چوڑا دیتے ہیں (ا پ و ، ۸ : ۱۱۱). [مقامی].

کَنْٹْرول (فت ک ، سک ن ، ٹ ، و مج) امذ.
۱. قابو ، حکومت ، تسلط ، حکم دینے کا اختیار. حزب وطنی کے لیڈروں کو یہی ضد تھی کہ سارے بجٹ پر اپنا کنٹرول قائم کریں. (۱۹۰۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۲۵). نیا گروپ جو ابھر رہا تھا وہ بی ، ایل ، او کو بھی مات کر رہا تھا اور عرب لیگ کے کنٹرول میں بھی نہیں تھا. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۹۲). ۲. قید ، حد بندی ، روک تھام ، پابندی ، بندش (خصوصاً روز مرہ استعمال کی اشیا کی قیمت یا تقسیم ، نقل و حمل یا فی کس مقدار خرید پر). جی بے قرار ہے کہ جو کچھ یاد ہے سب کچھ لکھ ڈالوں لیکن کاغذ پر کنٹرول ہے اپنے سے زیادہ دوسرے لکھنے والوں کے جذبات کا پاس ہے. (۱۹۴۱ ، گل کدہ ، عزیز لکھنوی ، ۲۳۱). کھانے پینے کی تمام اشیاء پر کنٹرول لگاؤں گا. (۱۹۸۰ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ۸۱). [انگ : Control].

---اُٹھنا محاورہ.
پابندی ختم ہو جانا ، بندش کا خاتمہ ہونا. کاغذ سے کنٹرول اٹھنے کی دیر ہے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۷).

---بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
۱. وہ تختہ جس پر مشین کو حرکت دینے ، روکنے یا اس کی رفتار کو متعین کرنے کا آلہ نصب ہوتا ہے ، بساط ، مشینری کی روک تھام ، نقل و حمل کو متعین کرنے والا تختہ. اس کی مثال کے لئے براڈکاسٹ کرنے کا کنٹرول بورڈ دیکھئے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۳). ۲. کسی کام کی نگرانی کرنے والا ادارہ ، بااختیار انتظامی ادارہ ، کسی محکمہ کی مجلس انتظامیہ اور اس کے ارکان. پاکستانی حکومت نے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ قائم کیا. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جولائی ، ۳). [انگ : Control Board].

---ٹاوَر (---فت و) امذ.
وہ مینار یا بلند جگہ جہاں سے بیرونی رابطوں کی روک تھام کی جاتی ہے. انسانی دماغ باقی اعضا کے لیے کنٹرول ٹاور کا کام کرتا ہے. (۱۹۹۱ ، نئے پرانے ، ۱۲۲). [انگ : Control Tower].

---چارٹ (---سک ر) امذ.
(دفتری امور سے متعلق) حساب کتاب یا جانچ پڑتال کرنے کے لیے تیار کیا گیا نقشہ یا خاکہ. ضمیمہ کے تحت دی گئی صورت میں ایک « کنٹرول چارٹ » تیار کیا جائیگا. (۱۹۸۲ ، دفتری طریقۂ کار ، ۳۰). [انگ : Control Chart].

---رَکْھنا محاورہ.
قابو میں رکھنا ، بس میں رکھنا ، زیر نگرانی رکھنا ، تصرف میں رکھنا ، اختیار میں رکھنا. تیار کردہ سامان کے معیار اور کوالٹی کی جانچ پڑتال تک اپنا کنٹرول رکھیے. (۱۰۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، جنوری ، ۲۳).

---رُوم (---و مع) امذ.
وہ کمرہ جہاں سے انتظامی احکامات جاری کیے جائیں ، وہ جگہ جہاں سے حالات کو قابو میں رکھنے کی ہدایات جاری کی جائیں ، (ہنگامی حالات میں افسران اپنے ماتحتوں کو ہدایات جاری کرتے ہیں). کنٹرول روم بے کار تھا ، سپریم ڈیفنس کونسل بیکار تھی. (۱۹۶۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۵۳). انہوں نے کنٹرول روم پر حملہ کر دیا جس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور دوسرے افسران موجود تھے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ فروری ، ۱). [انگ : Control Room].

---کَرْنا محاورہ.
قابو میں رکھنا ، روک تھام کرنا ، پابندی لگانا ، قبضہ میں رکھنا ، ہاتھ میں رکھنا ، اختیار میں رکھنا. کسی چیز کو قبضہ میں رکھنے کو اور اپنی مرضی کے موافق اس سے کام لے سکنے کو کنٹرول کرنا کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۱۸۰). برقی قوت کی سپلائی کو کنٹرول کرنے کا انتظام ہونا چاہئیے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۳۵).

---میں رَکْھنا محاورہ.
کنٹرول کرنا ، قابو میں رکھنا ، بس میں رکھنا ، قبضے میں رکھنا ، گرفت میں رکھنا ، اختیار میں رکھنا ، تصرف میں رکھنا. طے شدہ رجحانات کی تقلید کی حد تک اپنے فن کو محدود نہیں رکھتے بلکہ اپنے فنی بہاؤ کو شعوری کنٹرول میں رکھتے ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۳۵).

کَنْٹْرولَر (فت ک ، سک ن ، ٹ ، و مج ، فت ل) امذ.
کنٹرول کرنے والا ، ناظم ، منتظم. اکونٹنٹ جنرل اس پر اپنی کیفیت لکھ کر کنٹرولر جنرل کی پیشی میں روانہ کرتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۶۷). ایک لائق کنٹرولر جنرل آف اکونٹس ان کی امداد کے لئے منظور کیا گیا. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۲۹). اس دوسرے درجے میں سب ہی شامل تھے ... سہارا چاؤنی کے کنٹرولر اور اے ڈی سی میجر. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۱۳۱). [انگ : Controlar].

کَنْٹری (فت ک ، سک ن ، کس مج ٹ) امث.
ملک ، خطہ ، زمین. اگر کوئی کہے کہ آپ کونسی ودیا پڑھتے ہو ، یا آپ کس کنٹری کے رہنے والے ہیں ... مذاق نہ اڑایا جائے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۱۰ : ۵). امریکہ کی دنیا کے سب سے زیادہ ... امیر ترقی یافتہ اور فیشن ایبل کنٹری کی ، یعنی امریکہ کی سٹی ون شپ. (۱۹۹۱ ، زرد ، زرد ، زمین ، ۱۱۷). [انگ : Country].

---ہاؤس (---و مع) امذ.
دیہات میں امراء کے مکانات ، مضافات میں امیروں کے رہنے کی جگہ. پارک ہورسی انگریزوں کے شاندار کنٹری ہاؤس تھی. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۰۳). [انگ : Country House].

کَنٹری بیُوٹ (فت ک ، سک ن ، کس مع ٹ ، کس مع ب ، و مع) امف۔
حصہ کے طور پر دینا ، چندہ کرنا ، جمع کرنا۔ پارٹی کے الیکشن فنڈ میں ایک بڑی رقم کنٹری بیوٹ کرنا ہو گی۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۰)۔ [انگ : Contribute]۔

کَنٹریکٹ (فت ک ، سک ن ، کس مع ٹ ، ی مع ، سک ک) امذ۔
معاہدہ ، ٹھیکہ ، کاروباری کا معاہدہ۔ بلے بیک کے لیے سرینے پاس ان گنت کنٹریکٹ آتے ہیں۔ (۱۹۵۷ ، سفینۂ غم دل ، ۳۳۳)۔ ، خاصا بڑا کنٹریکٹ تھا ، پہلے آدمی نے کہا کچھ دیر کے لئے دونوں خاموش ہوگئے (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۰)۔ [انگ : Contract]۔

کَنٹریکٹر (فت ک ، سک ن ، کس مع ٹ ، ی مع ، سک ک ، فت ٹ) امذ۔
ٹھیکیدار۔ پر کھاتے پیتے آدمی کی دو تین یا چار بیویاں ہوتی ہیں میرٹھ میں ہمارے کتنیں کنٹرکیٹر کیپٹان بہادر کی چار تھیں۔ (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۵۸)۔ [انگ : Contractor]۔

کَنٹک (فت ک ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ امث۔
۱. کانٹا ، خار ، کوئی نوک دار چیز ، سوئی ، پن ، ڈنک ، مچھلی کا کانٹا ، تیز ہڈی ، ناخن ، ڈر کی وجہ سے بالوں کا کھڑا ہونا ، زبان کا کھردرا پن ، باغی شخص جو سلطنت کے لیے کانٹا ہو ، رنج دینے والی بات ، معمولی دشمن ، کوئی چیز جو رنج دے (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ ۲. کنجوس ، بخیل ، تنگ دل ، خسیس۔ خاندان کے تمام آدمی اس کو خسیس دنی الطبع ، کنٹک اور مکھی چوس خیال کریں گے۔ (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲)۔ بلا سے کوئی بھی کہے گا تا کہ بڑے کنٹک اور دانۂ زد ہیں۔ (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۳۷)۔ روپیہ والے تو ہیں پر دل والے نہیں کنٹک ہیں پیسہ مشکل سے سرکائیں گے۔ (۱۹۵۹ ، شمع خرابات ، ۹۱)۔ [س : कण्टक ، कंटक]

ــــ پَنا (ــــ فت پ) امذ۔
کنجوسی ، بخل ، تنگ دلی ، خسیس پن (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [کنٹک + پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ پَنا کَرنا محاورہ
خباثت دکھانا ، کنجوسی کرنا ، تنگ دلی کرنا ، خسّت کرنا ، اوٹ بجارنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

کُنتَل (ضم ک ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ ــــ کنتل۔
سر کے بال ، بالوں کا گُچھا ، کنتل۔

بدل رنگ سیام کہوں کنتل نین ابلق نپٹ اجیل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بجے ہرناں کے اوچھلتے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹)۔

جسے اوسکے ادھر پور کنتل اس دھات
کہ یو سو آب حیوان ، او سو ظلمات
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۹)۔ [کنتل (رک) کا ایک املا]۔

کَنٹِنجنٹ (فت ک ، سک ن ، کس ٹ ، سک ن ، کس مع ج ، غنہ) امذ۔
۱. اتفاق ، زاد یا بالائی خرچ ، متفرقات (ماخوذ : نوراللغات)۔ ۲. فوجی دستہ جو اصلی فوج کا ایک حصہ ہو ، فوجی دستے کا وہ حصہ جو کُمک کے لیے طلب کر لیا جائے۔ اتوار کی شام کو کنٹنجنٹ کے سپاہی پرجوش بلوہ کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، مارچ ، ۶۵)۔ بارہ ہزار کنٹنجنٹ قیصر روم سے طلب کیے (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۰۵)۔ [انگ : Contingent]۔

کَنٹوپ (فت ک ، سک ن ، و مع) امذ ؛ ــــ کن ٹوپ۔
بڑی ٹوپی یا ٹوپا جو پہننے پر کانوں تک آئے۔ ہر ایک مکتب میں ایک ایک برہمن کنٹوپ سر پر ، پیشانی پر قشقہ ہاتھ میں زنّار۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۲۳)۔ آپ نے ایک روئی دار نیچا لبادہ کوٹ بنوا لیا جسے پہن کر باکی بھگت جی بن گئے صرف کنٹوپ کی کسر تھی۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۳)۔ عجیب بھری نظروں سے بلوں کو گھورنے لگا جو آٹومیٹک رائفلیں تانے اور کنٹوپ پہنے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۷)۔ [کن ٹوپ (رک) کا ایک املا]۔

کَنٹُور (فت ک ، سک ن ، و مع) امذ۔
۱. وہ خطوط جو کسی شے یا ساحل سمندر کے بیرونی حدود کا تعین کریں ، خط ساحل یا کوہ ، ساحل کا پیچ و خم۔ کنٹور:- ایسے فرضی خطوط جو سطح سمندر سے یکساں بلند مقامات کو نقشے پر ملاتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۱۸)۔ ۲. (زمین اور زراعت) پشت ، خط و خال ، نقشہ۔ کپاس کے ذریعے کٹاؤ سے بچانا ، حفاظتی بند بنانا۔ کنٹور پر کاشت کرنا۔ (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۲۵۸)۔ [انگ : Contour]۔

کَنٹونمنٹ (فت مع ک ، سک ن ، و مج ، سک ن ، کس مج م ، سک ن) امذ۔
صدر کیمپ ، چھاؤنی۔ کنٹونمنٹ سے صبح کی توپ کی آواز آیا کرتی ہے۔ (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۹۱)۔ کنٹونمنٹ ... سپاہیوں کی چھاؤنی کے لیے اُردو میں عام لفظ ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۵)۔ [انگ : Cantonment]۔

ــــ بورڈ (ــــ و مج ، سک ر) امذ۔
چھاؤنی کے علاقہ میں میونسپل کمیٹی کی طرح کام کرنے والا ادارہ (فیروزاللغات)۔ [انگ : Contonment Board]۔

کُنٹھ (ضم ک ، سک ن ، فت ٹ) امذ۔
رک : کنٹا ، تالاب۔ حوض (کنٹھ) میں زندگی بسر کرنیوالے جانوروں میں سب سے زیادہ خوشنما ... ہیں احاطہ بھی بہت بڑا ہے اور ایک چھوٹا سا کنٹھ بھی واقع ہے۔ (۱۸۸۹ ، سفرنامہ بیلگری ، منیرالملک حسن ، ۲ : ۹۱)۔ حوض (کنٹھ) میں زندگی بسر کرنیوالے جانوروں میں سب سے زیادہ خوشنما رنگولی حوض ہیں۔ (۱۹۳۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۷۳)۔ [کنٹا (رک) کا ایک املا]۔

کُنٹھی (فت ک ، سک ن) امث ؛ ــــ کنٹھی۔
رک : کنٹھی۔

خاصدان آدمی لانے کا تمہارا ہر دم
کنٹی اور لونیاں پہناؤ گی دے دے کے قسم
(۱۸۹۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۸۹)۔ [کنٹھی (رک) کا عرف]۔

کَنْٹیکْٹ (فت ک ، سک ن ، ی مج ، سک ک) امذ.
رابطہ. لاہور کی لائن بے حد خراب ہے فون پر کنٹیکٹ ہی نہیں ہو رہا تھا۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۳۰). [انگ : Contact].

کَنْٹِیلا (فت ک ، مغ ، ی مج) صف.
خاردار، کانٹے والا.

کلی سول پڑیں گل کی جس بک جھلے
کنٹیلے جنگل میں وو بک کیون چلے

(۱۶۲۵ ، مینک بنک (ق) ، ۳۰). کنٹیلا درخت اور سیہنڈ درخت اور کافر کے بند کی بیب اور دھوون سچ ہے (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۶۰). [رک : کنٹیلا (بااضافہ ن)].

کَنْٹِیلی (فت ک ، مغ ، ی مج) صف مث.
کانٹوں والی ، خاردار.

بلا کا جنگل آ گیا ، یہ ہیں کنٹیلی جھاڑیاں
وہ بیچ میں نشیب اور ادھر اُدھر پہاڑیاں

(۱۹۱۳ ، نیرنگ خیال ، ۳). [کنٹیلا (رک) کی تانیث].

کَنْٹِین (فت ک ، سک ن ، ی مج) امذ.
کسی ادارے وغیرہ سے متعلق کھانے پینے کا چھوٹا ہوٹل ، ریسٹورنٹ. یوں تو تیسرکہ میں بھی ایک کنٹین تھا مگر ہم لوگ بلاق کے زیادہ عادی تھے. (۱۹۷۱ ، ڈاکٹر یار جلے ، ۳۰۷). [انگ : Canteen].

کَنْٹھ (فت ک ، غنہ) امذ.
۱. گردن ، گلا. تیرے کنٹھے کی سوت ، تیرے کنٹھ مال کی سول. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷). ان کے کنٹھ میں اودرا کشی کی مالا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). ۲. حلق

کنٹھ اسکی پیاسوں سوکھی اور تالو گر پڑا ہے
بن دودھ جان بلب اب یہ طفل ہو رہا ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۸). پھر آپ نے کنٹھ (حلق) سے ادا کر کے انہیں یہ بھی سمجھایا کہ جیسے تم شبد لکھتے ہو ہندی والے اُسے الاپ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۰۶). چیچک کی بیماری میں مرغیوں کی کلغی ، کنٹھ پر اور آنکھوں کے ارد گرد چھالے نکل آتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کی متعدی امراض ، ۲۷). ۳. حلق کی وہ ہڈی جو سن بلوغ میں اُبھر آتی ہے اور اس سے آواز کسی قدر بھرا جاتی ہے. جسم جلد جلد بڑھنے لگتا ہے کندھے اور سینہ چوڑا ہونے لگتا ہے کنٹھ نکل کر باریک آواز موٹی پڑ جاتی ہے. (۱۹۰۹ ، حرز جلالی ، ۱۰۲). لڑکوں کے کنٹھ نکل کر آواز بھاری ہو جاتی ہے (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳۰). ۴. (مجازاً) آواز ، گلا.

ترا کنٹھ سُن کوئیلاں باس حظ
ترا تنگ دہن دیکھ کلیاں یاس حظ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۷). ۵. (اَ) ہار ، مالا ، کنٹھا. وہ تخت بچھا ہے جانماز تسبیح کنٹھ سجدہ گہ موجود ہے جس طریقہ پر منظور ہو بسم اللہ. (۱۸۹۳ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۳۸). برق پہنتا ہے اور خوشحالی کرتا ہے کہتا ہے دیکھو صاحبو یہ ایسی شاہزادی کہ مجھ ایسے فقیر کو نہال کر دیا مگر جی میں کہتا ہے کہ استاد اس کنٹھ کو نہ چھوڑینگے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۵). (آ) پرندوں کے گلے کا طوق. تیتر کے گلے میں سیاہ کنٹھ بھی ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۸۸). ۶. (سالوتری) ، گھینگا ، ایک بیماری. کنٹھ ... ورم جو کان کی جڑ سے حلق تک ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۰). ۷. (بٹیر بازی) بٹیر جس کی گردن میں سیاہی مائل پروں کا حلقہ ہو (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳). ۸. (سالوتری) گھوڑے کی گردن کے نیچے کی بھونری جسے ایرانی مبارک سمجھتے ہیں ، کنٹھی ہمیان زر کہتے ہیں (ا ب و ، ۵ : ۲۷). ۹. (موسیقی) سری راگ کی ایک بھارجا کا نام (ماخوذ : ترانہ موسیقار ، ۸۰). [س : कण्ठ].

---بَیٹھنا محاورہ.
۱. پیاس سے حلق کا اتنا خشک ہو جانا کہ سانس لینا بھی مشکل ہو جائے

دو روز سے پانی نہ مقدر میں ہے نے شیر
اور کنٹھ جو بیٹھا ہے تو ہے موت گلوگیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۶). ۲. گلا بیٹھنا ، آواز بیٹھ جانا یا موت کے آثار ظاہر ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات).

---پُھوٹْنا محاورہ.
بلوغت کے آثار نمایاں ہونا ، سن بلوغت کو پہنچنا. ماں اسے سمجھا رہی تھی کہ بیٹے اچھی طرح جوان ہو جا ، کم از کم کنٹھ پھوٹنے تک رکا رہ. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۵۰).

---سِری (--- کس س) امث.
عورتوں کے گلے کا ایک زیور ، نو یا دس بڑے موتیوں کا گلوبند. چندن ہار ، طوق ، کنٹھ سری ، جھمی جوڑی. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۳۰۹). [رک : کنٹھ + ب : سری सरी].

---سُوکْھنا محاورہ.
مارے پیاس کے حلق خشک ہو جانا ، دُبلا اور لاغر ہو جانا (مخزن المحاورات).

---کَرانا محاورہ.
صحیح مخرج سے ادا کروانا ، الفاظ کا مخرج حلق سے ادا کرانا. الفاظ و محاورات کے حفظ اور کنٹھ کرانے پر مجبور نہ کریں جن کے معنی وہ بچے نہیں جانتے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳۰).

---کَرْنا محاورہ.
حفظ کرنا ، نوکِ زبان کرنا (جامع اللغات).

---کُھلْنا محاورہ.
رک : کنٹھ نکلنا.

اس ہنڈولے میں ودیا جی کا کنٹھ کُھلا
اس زمین کے نیچے لالہ سر و غالب بھی

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۰۴).

---مالا امذ.
رک : کنٹھ مالا (۲).

کبھی شہ گلے پات کنٹھ مال پھانے
کبھی شوق سوں کدکیاں کر بسانے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳). تیرے کنٹھ کی سوں ، تیرے کنٹھ مال کی سوں (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷). [کنٹھ + مال (مالا (رک) کا مخفف)].

---مالا امث ، امذ.

۱. **ایک بیماری جس میں عموماً گردن کی رگوں میں گلٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں ، گلٹیوں کا ہار سا بن جاتا ہے ، خنازیر.** ایک پھوڑا گردن میں قسم خنازیر کے ہوتا ہے اس کو کنٹھ مالا کہتے ہیں (۱۸۷۳ ، مفید الاجسام ، ۱۸). وحشی سرداروں کے بارے میں یہ عقیدہ تھا کہ ان کے پاؤں لگنے سے کنٹھ مالا اور جگر کا ورم جاتا رہتا ہے (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳). ۲. **(سالوتری) پھونری جو دہومن (کنٹھ من) کے اوپر ہوتی ہے** (رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹). ۳. **(بانک بنوٹ) جبڑے کے نیچے گردن کے سرے پر ماری جانے والی ضرب** (ا ب ق ، ۸ : ۹۱). ۴. **گردن میں پہننے کا متعدد لڑیوں کا زیور.** چاندی کا زیور انوٹ ، بچھوے ... مالا ، کنٹھ مالا ، موہن مالا (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۴).

کبھی تو اُتار اس کو اے شیخ جاہل
یہ تسبیح ہے کنٹھ مالا نہیں ہے

(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۲۵). [کنٹھ + مالا (رک)].

---نکلنا محاورہ.

رک : **کنٹھ پھوٹنا.**

کنٹھ نکلا نہیں ہے صاف سراحی سے گلا
مونڈھے خوش ڈول عجب کاندھوں کی بانکی ہے ادا

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (جان صاحب) ، ۱ : ۳۶۳).

کنٹھا (فت ک ، سک ن) امذ.

۱. **گردن میں پہننے کا چاندی یا سونے کا لڑی کی طرح کا زیور بعض میں موتی یا جواہرات بھی لگے ہوتے ہیں کنٹھ مال ، کنٹھ مالا نظر بد ، جادو وغیرہ کے اثرات سے بچنے یا منّت کے طور پر بھی گلے میں پہنتے ہیں.**

کبھیں کنٹھا گلے پہری کبھیں کسوت کری زیبا
کبھیں زرباف شامی کبھیں رومی سرنگ زیبا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۷).

بینا ، ٹیکا وہ کنٹھا یا دولڑا
یا وہ کنٹھا ہر اک جواہر کا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۸). ایک کنٹھا بہت قیمتی ہیروں کا ان کے گلے میں تھا (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۱۰). گل اندام نے یہ سن کر کنٹھا یاقوت احمر کا زیبِ گلو تھا وہ اتار کر برق کو دیا (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۳). بات جیت سیٹھی ، بول لیے تلے نہ بالکل چُپّا نہ بہت باتونی ، گفتگو ایسی جیسے کنٹھے میں موتی پروئے ہوئے (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، رسول عربی ، ۲۸).

سر پر سرخ رومال بندھا تھا
گلے میں مونگوں کا کنٹھا تھا

(۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۸۷). ۲. **پھولوں کا گجرا جس میں کلیاں گندھی ہوتی ہیں.** کنٹھے کی خوشبو کا جھونکا دیتے ہوئے میرے ساتھ ساتھ داخل ہوئے (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۹۶). تماشبین اس کے دروازے پر پھولوں کے کنٹھے لٹکانے آتے تھے (۱۹۳۳ ، نائیس ، ۱۷). موتیا کا کنٹھا گلے میں تھا (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۲ : ۵۶). ۳. **پرندوں کے گلے کا طوق.**

مور اُس داغ کا پہنے کنٹھا
نور اس بزم کا ہے کنوٹا

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۸). طوطی کی گردن میں سرخ کنٹھے کی کیا وجہ ہے (۱۹۳۰ ، مقامات ناصری ، ۲۵۹). ۴. **عموماً تینتیس موتے دانوں کی تسبیح جسے فقرا ہاتھ میں رکھتے یا گلے میں ڈال لیتے ہیں.**

کنٹھا سخت محنت کا اب گل کیا
سو کچکول لاہت توکل کیا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰).

دیکھا جو استخارہ بنے ہنسی جہاں
کنٹھا لیا جو ہاتھ میں منکا ڈھلک گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۹). صورت اپنی ایک پیر مرد کی بنائی سپید داڑھی ناف تک لٹکی ہوئی ایک بڑی کنٹھا گلے میں پڑا ہوا ، اس ہیئت سے یہ عیّار مکّار لشکر کی طرف چلا (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۴۳).

مولا علی نے کی ہے عطا ستیٔ اجل
سُولی کو ہم سمجھتے ہیں کنٹھا ملنگ کا

(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۳۶). ۵. **(انگیا یا کُرتے وغیرہ کا) گھاٹ ، گریبان.**

کوٹی کنٹھے بنھے کی دیکھیے بہیں (کذا)
کس کَسا کوٹی بیلھی تھی تن تُھن

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۲۰).

استخارہ کر کے چاک اپنا گریباں میں کروں
اے جنوں آ جائے گر کُرتے کا کنٹھا ہاتھ میں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۰۶). ۶. **ہلالی وضع کا کڑھا ہوا کپڑا جو گریبان میں لگاتے ہیں.**

یہ تو اُترا ہوا کنٹھا ہے ترے کُرتے کا
ہاتھ آیا مہ نو کے یہ گریباں کیوں کر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۵). گریبان جہاں انگرکھے میں کنٹھا لگتے ہیں (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۱۷).

پامال رشک کیجے حسیناں دہر کو
پاپوش میں لگائیے کنٹھا ہلال کا

(۱۹۰۱ ، ثمر فصاحت ، ۹). [رک : کنٹھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---اُٹھانا محاورہ.

تسبیح کی قسم کھانا.

ہم سے نہ ہو قرار یہ باور نہیں ہمیں
گو تم نے خدا کو پاک کا کنٹھا اُٹھا لیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

تو جا کے قسم روضۂ عباس پہ کھا لے
یا خاکِ شفا کا ابھی کنٹھا تو اٹھا لے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰).

ـــ برن (ـــفت ب ، ر) امث.
گھوڑے کے حلقوم کے نیچے کی بھونری جو مبارک خیال کی جاتی ہے، گھوڑے کی چھاتی پر کی بھونری. جس اسپ کے کنٹھا برن ہو مالک اس کا یوماً فیوماً صاحبِ گنج و دولت رہے ، مفلس نہ ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵). [کنٹھا + رک : برن (۱)].

ـــ کرنا محاورہ.
گلے میں مالا پہننا (جامع القواعد (ابواللیث صدیقی) ، ۵۱۰).

ـــ من (ـــفت م) امث.
رک : **کنٹھا برن**. دیومن کے کئی نام ہیں جیسے کنٹھامن . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵). [کنٹھا + من (رک)].

کَنٹھل (فت ک ، سک ن ، فت ٹھ) امذ.
رک : کنٹھلا.

کنٹک اوس جلبلی کے دیکھ کنٹھل
لگاتے تھے چراغاں ہور مشعل
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۳). [کنٹھلا (رک) کا مخفف].

کَنٹھلا (فت ک ، سک ن ، ٹھ) امذ.
ہار جس میں سونے چاندی کے ٹکڑے ہوتے ہیں اور بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہناتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : कण्ठला : कठला].

کَنٹھنا (فت ک ، سک ن ، ٹھ) ف م (قدیم).
رک : کٹنا ، بسر کرنا.

کنٹھیا رات سکی سو جگل منے
تماشا دیکھیا نادر او کل منے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۶). [کٹنا (رک) کا ایک قدیم املا].

کَنٹھی (۱) (فت ک ، سک ن) امث.
۱. **چھوٹا کنٹھا ، سونے یا مونگے کے دانوں کا ہار ، موتیوں کی لڑی.** دل افروز نے اپنے گلے پر ہاتھ پھیرا تو کنٹھی نہ پائی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۹۷). گلے میں موتیوں کی کنٹھی پھولوں کی بدھی. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵۳). ۲. **لکڑی کے دانوں یا کسی درخت کے بیجوں کی مالا.** کان میں کنڈل پہنے گلے میں کنٹھی ڈالی مہنت بن کر بیٹھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۳۵). ۳. **پرندوں کے گلے کا طوق.** مادہ کے حلق پر ایک کنٹھی ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۳۸). ۴. (گھوڑ بانی) **گھوڑے کے گلے یعنی گردن کے نیچے کی بھونری ، دیومن** (اپ و ، ۵ : ۷۲). ۵. (خیاطی) **کرتے ، اچکن وغیرہ کا گلا یا حلقہ ، جس کے بیچ میں سر میں آنے کے لائق چاک بنا ہوتا ہے نیز وہ پٹی جو گریبان میں لگاتے ہیں.** مجھے تو یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی گریبان میں کنٹھی یا گھیر میں بیک لگائی ہو . (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۲۰). [کنٹھا (رک) کی تصغیر].

ـــ باندھنا محاورہ.
کسی کا چیلا ہونا ، مرید ہونا ، بیعت کرنا ؛ گوشت کھانے اور شراب پینے سے پرہیز کرنا ؛ پارسائی اختیار کرنا ، بھگت بن جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ دینا محاورہ.
چیلا بنانا ، مرید کرنا ، گرو منتر دینا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ مالا امث.
لکڑی کے دانوں یا کسی پیڑ کے بیجوں کی مالا جو ہندو گلے میں پہنتے ہیں. قسم تو نہیں کھاتا کہ اس سے شادی ہو جانے پر کنٹھی مالا پہن لوں گا لیکن اتنا جانتا ہوں ... کچھ کر سکوں گا. (۱۹۳۱ ، میدانِ عمل ، ۳۳۶). [کنٹھی + مالا (بطور تابع)].

کَنٹھی (۲) (فت ک ، سک ن) امث.
(لیک) ناؤ ، کشتی (اپ و ، ۸ : ۱۹۸). [مقامی].

کَنٹھے (فت ک ، سک ن) امذ ؛ ج.
کنٹھا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ باز صف.
فقیر جس کے گلے میں کنٹھا پڑا ہو ؛ (مجازاً) مکار ، فریبی ، دھوکے باز.

کنٹھے بازوں کی طرح عشقِ صنم پنہاں نہیں
دانۂ تسبیح میں چھپتا ہے کچھ زنار خوب
(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، بیاضِ سحر ، ۲۹). [کنٹھے + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

ـــ دار صف.
ایسا لباس عموماً کرتا یا انگرکھا وغیرہ جس کے گریبان میں کنٹھا لگا ہوا ہو. بھدا سا دیہاتی جوتا پاؤں میں ، گاڑھے کا کنٹھے دار کرتہ جسم میں اور موٹی مارکین کا صافہ سر پر. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، جمالستان ، ۲۵۶). [کنٹھے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

کُنج (۱) (ضم ک ، غنہ) امث.
کلنگ ، قاز ، کونج.

وہ کنجیں وہ سرخاب و مرغابیاں
کوئی غوطہ زن کوئی پراں دواں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۸). کنج کے انڈے میں مسور کے دانے کے برابر سوراخ کر کے ... ماش کے آٹے سے اس کا منہ بند کر دیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۹۳). [کونج (رک) کا مخفف].

کُنج (۲) (ضم ک ، غنہ) امذ.
۱. **گوشہ ، کونا.**

تیرے بوستاں کے کُنج میں بل دستہ سنج
مگر سُرخک نے بکڑی سو میں ڈالا
(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۳۵).

شیخ ڈھونڈتے ہے جو تیں حضرتِ قاسم کو تو
ابلتے ہوں گے کبھی کنج میں میخانے کی
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۹۹). وہ اپنے کنج میں بڑا غالب کا مصور دیوان دیکھتا رہا. (۱۹۳۶ء ، شکست ، ۷۶). وہ سب کچھ اسی تاریک کنج میں بیٹھے اس طرح سمجھ رہے تھے جیسے آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۸۹).

۲. شادی بیاہ کے موقع پر پٹھانوں کی ایک تقریب جس میں دلہن کو ایک کونے میں بٹھا کر مہندی لگانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس رسم کو کنج اس مناسبت سے کہا جاتا ہے کہ اس دن لڑکی کو گھر کے ایک کونے میں الگ تھلگ بٹھا دیا جاتا ہے. (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۸). [ف].

---انزوا کس اضا (--- کس ا ، سک ن ، کس ز) امث.
گوشۂ تنہائی ، تنہائی کا حجرہ ، کونا.

زاہد جو تنہائی میں تھا کچھ تجکو باتوں کا مزہ
لازم تھا کنجِ انزوا میخواروں کی منزل کے پاس
(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۱۸۵). [کنج + انزوا (رک)].

---تنہائی کس اضا (--- فت ت ، سک ن) امذ.
وہ گوشہ جہاں تنہائی نصیب ہو

گور میں بھی جوشِ غم دل سے نہ نکلا ہائے ہائے
آپ ہی میں ہم نہیں جب کنجِ تنہائی ملا
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۳).

منتظر حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں میں
ہم نشینِ خفتگانِ کنجِ تنہائی ہوں میں
(۱۹۰۵ء ، بانگِ درا ، ۲۵).

تو ساتھ ہو اور کنجِ تنہائی ہو
اس عیش پہ سلطنتِ جہاں کی قربانی
(۱۹۸۲ء ، دستِ زرفشاں ، ۸۳). [کنج + تنہائی (رک)].

---خلوت کس اضا (--- فت خ ، سک ل ، فت و) امذ.
رک : کنجِ تنہائی

ہوا ہے صورتِ دیوار زاہد کنجِ خلوت میں
نہیں اس خُشکیِ حیرت بخشی کی ظاہر کرامت ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۰). [کنج + خلوت (رک)].

---دہن کس اضا (--- فت د ، ہ) امذ.
منہ کا کونا ، گوشۂ دہن ؛ مراد : دہن.

تشنہ کہاں مئے وصل کا کیا حال کہوں
کہ زباں پڑی ہیں کنجِ دہن سے باہر
(۱۸۶۷ء ، رشک (نوراللغات)). [کنج + دہن (رک)].

---ران کس اضا ، امذ.
جلد. بندش کی ابتدا بغل اور کنجِ ران سے شروع کر کے نیچے کی طرف پیر اور ہتھیلیوں تک پہونچائی جائے. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱). پیٹ کے نیچے کنجِ ران کی جھلی پھٹ کر انتڑی کا فوطوں کی تھیلی میں تنگ آنا. (۱۹۷۵ء ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۵۷۶). [کنج + ران (رک)].

---زنداں کس اضا (--- کس ز ، سک ن) امذ.
زنداں کا کونا ، قید خانے کی کوٹھری.

کبھی محسود ابنائے زماں ، کبھی نور وہ چاہ کنعاں
کبھی روشنیِ کنجِ زنداں ، کبھی شمعِ ہدایت زاد یقیں
(۱۹۱۳ء ، نقوشِ مانی ، ۹۰). [کنج + زنداں (رک)].

---قفس کس اضا (--- فت ق ، ف) امذ.
پنجرے کا کونا ، قید کا گوشہ ؛ مراد : قفس.

بیضہ آسا ، ننگ بال و پر ہے یہ کنجِ قفس
از سرِ نو زندگی ہو ، گر رہا ہو جائیے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۱۹).

حواس اون کے قابو میں دل اون کے بس میں
خرد کو یہ پرواز کنجِ قفس میں
(۱۹۰۹ء ، مظہر المعرفت ، ۸۲). میری طرح جو کنجِ قفس میں پڑے حلقۂ دامِ خیال میں مبتلا رہے انہیں خونِ جگر پر گزارا کرنا پڑا. (۱۹۷۳ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۹). [کنج + قفس (رک)].

---قناعت کس اضا (--- فت ق ، ع) امث.
جو کچھ مل جائے اس پر راضی و خورسند رہنے کا موقع ؛ مراد : قناعت پر شاکر رہنا.

جو کنجِ قناعت میں ہیں تقدیر پہ شاکر
ہے ذوق برابر انہیں کم اور زیادہ
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۶۹). [کنج + قناعت (رک)].

---کاؤ (--- و مج) امذ ؛ سہ کنج و کاوش.
جستجو ، تلاش ، محنت. کنج کاؤ اس کے کون بنا سکے اور بچاؤ لگاؤ کس کی جو بتا سکے. (۱۸۰۵ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۰). پوری سیرابی کے لئے وسیع پیمانے پر کنج کاؤ کی ضرورت ہے. (۱۹۶۷ء ، الجمعیۃ ، دہلی ، اپریل ، ۲۹). [کنج + ف : کاؤ ، کاوش (رک) کا مخفف].

---کاوی امث.
تلاش ، جستجو ، کُرید. اللہ تعالٰی نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو اس کنج کاوی اور لاحاصل سے مستغنی کر دیا تھا. (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۹۹). [کنج + ف : کاو ، کاویدن = کریدنا ، کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گور کس اضا (--- و مج) امذ.
قبر کا کونا ، گوشۂ لحد ؛ مراد : قبر (ماخوذ : نوراللغات). [کنج + گور (رک)].

---لب کس اضا (--- فت ل) امذ.
رک : کنجِ دہن.

کنج لب پر اس کے تھا زیبندہ خال
تھے دراز اس سُو کمر کے سر کے بال
(۱۸۰۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۲۰۵)۔

رکھا تھا منھ کبھو اس کنج لب پر
ہمارے ذوق میں اب تک مزا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۵)۔ [کنج + لب (رک)]۔

---لحد کس اضا(---فت مع ل ، ح) امذ۔
قبر کا گوشہ۔

گر بعد مرگ وسعتِ دل ہو نصیب میں
کنج لحد بھی کم نہو کنج فراغ سے
(۱۸۸۶ ، آفتاب داغ ، ۹۷)۔

کر نہ اے کنج لحد زحمت مرے آرام کی
میں مجاہد ہوں مجھے خوں نے تن آسانی نہیں
(۱۹۴۹ ، لوح محفوظ ، سیماب ، ۱۶۰)۔ [کنج + لحد (رک)]۔

---مرقد کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ق) امذ۔
رک : **کنج لحد**۔ ہم تو اچھی طرح آپ کو کنج مرقد میں سلا آئے تھے۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۸۱)۔

کُجا صحن عالم کُجا کُنج مرقد
بسر کر رہے ہیں بسر کرنے والے
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۹)۔ [کنج + مرقد (رک)]۔

---مزار کس اضا(---فت م) امذ۔
قبر کا گوشہ۔

اے دل کُنج مزار دیکھا
پہلا یہ مقام ہے سفر کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۵)۔ [کنج + مزار (رک)]۔

---نشیں (---فت ن ، ی مع) صف۔
گوشہ نشیں ، تنہائی پسند ، خلوت نشیں۔ میں واعظوں ، عابدوں اور کنج نشینوں سے پوچھتا ہوں ، تمہارا کیا حال ہے۔ (۱۹۸۵ ، قومی ڈائجسٹ ، لاہور ، مارچ ، ۷۶)۔ [کنج + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا ، سے صفت]۔

---و کاوش (---و مع ، کس و) امث : ــ کنج و کاؤ۔
رک : **کنج و کاؤ**۔ کسو طرح کی کنج و کاوش باقی نہ رہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۴)۔ [کنج + و (حرف عطف) + کاوش (رک) بطور تابع]۔

کُنج (۳) (ضم ک ، غنہ) امذ۔
۱. **درختوں کا جُھنڈ ، ایسی جگہ جو درختوں سے گھری ہوئی ہو۔**

وہی کریل کی کنجیں تھیں اور بندرا بن
سہانی دھن وہی مُرلی کی وہی بنسی بٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۰۰)۔ تیسری طرف بانسوں کا کنج اور چوتھی طرف ایک وسیع احاطہ ہوتا ہے۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطٰی کی ایک جھلک ، ۶۱۷)۔ آموں کے کنج کے بیچھے سے نظر آتے ہوئے مندر کے کلس شام کے بڑھتے ہوئے اندھیروں میں ڈوب رہے تھے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۴۴)۔
۲. **ہاتھی کا جبڑا ؛ ہاتھی دانت ؛ ہاتھی کا جبڑا** (جامع اللغات)۔
[س : कञ्ज]۔

---بُوٹا (---و مع) امذ۔
(چھپ کاری) **آم کی شکل کا بنا ہوا بڑا بوٹا جو شال ، چادر اور رومال وغیرہ کے کونوں پر چھاپا جاتا ہے** ، ترنج (ا پ و ، ۲ : ۱۰۷)۔ [کنج + بوٹا (رک)]۔

---پَتّا (---فت پ ، شد ت) امذ۔
(چھپ کاری) **ترنج کی ڈنڈی کا پتا** (ا پ و ، ۲ : ۱۰۷)۔ [کنج + پتا (رک)]۔

کَنجا (فت ک ، غنہ) صف۔
رک : **کرنجا ، نیلی آنکھوں والا**۔ کنجا وہ اسپ ہے جس کی سیاہی مردمک کم ہو۔ (۱۸۵۸ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۰)۔ نوجوان سوچ میں پڑ گیا کنجا آدمی کنجی آنکھوں سے اسے تکتا رہا۔ (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۲۹)۔ [کرنجا (رک) کا مخفف]۔

---بھگوان / بھاگوان ہوتا ہے کہاوت۔
کرنجا یعنی نیلی آنکھوں والا خوش قسمت ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

کَنجاس (فت ک ، سک ن) امذ۔
(کاشت کاری) **کھاد** (ا پ و ، ۹ : ۹۰)۔ [کنجا (رک) جس سے یہ مشتق ہے]۔

کُنجال (ضم نیز فت ک ، سک ن) امذ۔
کائی جو ٹھہرے ہوئے پانی یا چٹان وغیرہ پر تہہ کی صورت میں جم جاتی ہے ، پانی میں اُگنے والی گھاس۔

چکڑی سو پکڑیا تھا زرحل کی شان
دیسی جل یہ کنجال ستی کے پان
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱۳۹)۔

جس کے جونک تل کر ایس پائمال
پانوں رکھیا جل کے سو اوپر کنجال
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۶۵)۔ کائی سے وہ کنجال مراد ہے جو کسی چٹان یا لکڑی یا کسی دوسری چیز پر پیدا ہو۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۰۹)۔ جونکوں کی غذا کنجال اور کیچڑ ہے۔(۱۹۶۴ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ جنوری ، ۱۱)۔ [س : कञ्ज]۔

کُنجالی (ضم نیز فت ک ، سک ن) صف۔
کنجال (رک) **سے منسوب ؛** (ارضیات) **آبی یا سبز رنگ کا** (انگ : Clauconitic)۔ فوقانی جو رائی پر مساوی دل کے تحتانی کھریائی ریگ سنگ واقع ہیں جو اکثر کنجالی ہیں۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۳)۔ [کنجال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کُنجایش (ضم ک ، سک ن ، کس ی) امث۔
رک : **گنجائش** (بکشن)۔ [گنجائش (رک) کا غلط املا]۔

کُنجُد (ضم ک ، سکون ن ، ضم نیز فت ج) امذ.
تل (جس کا تیل نکالا جاتا ہے)، نام جنس ، دھان ، مکئی ، کنجد ، مونگ ، منڈوہ ، کنگنی. (۱۸۸۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۱۶). دانہ دانے کنجد کو پیمۂ صندل جلا کر موش دیتا ہے. (۱۸۸۹ ، لال چندر کا ، ۶۵). اس میں آرد آلو ، روغن مہوائے مقطر ، روغن کنجد مقشر اور شحم مجہول جیسی اشیا ملائی جاتی ہیں. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۹۱). تخم کنجد یا تل : کھانے کے اعتبار سے دیسی گھی کے بعد اسی کے تیل کا درجہ ہے. (۱۹۶۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۸). [ف].

---دَشتی کس صف (---فت د ، سکون ش) امذ.
جنگلی تل جو چھوٹے اور زرد رنگ ہوتے ہیں ، سِم سِم بری ، جیرابنگ جیرابنگ ... ایک رونیدگی کے بیج ہیں جن کو کنجد دشتی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵۶). [کنجد + دشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سِیاہ کس صف (---کس س) امذ.
کالے تل جو استعمال میں سفید تلوں کی بہ‌نسبت زیادہ مفید خیال کیے جاتے ہیں. نسخۂ سیر فلک ... کنجد سیاہ ، تخم خربزہ ... مقوی دل و دماغ و مفرح ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ ، اگست ، ۱۷). [کنجد + سیاہ (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
تل بیچنے والا (پلیٹس). [کنجد + ف : فروش ، فروختن = بیچنا].

---مُقَشَّر کس صف (---ضم م ، فت ق ، شد ش بفت) امذ.
صاف کیا ہوا تل ، وہ تل جس کا چھلکا اُتار دیا گیا ہو. زن میزبان ... آخر کچھ سبب ہے کہ کنجد مقشر غیر مقشر کے برابر بیچتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۱۰). گھی ... میں آرد آلو ، روغن ، ہوائے مقطر ، روغن کنجد مقشر اور شحم مجہول جیسی اشیاء ملائی جاتی ہیں. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۹۱). [کنجد + ع : (ق ش ر)].

کَنجَر (فت ک ، غنہ ، فت ج). (الف) امذ.
ایک خانہ بدوش نیچ ذات کی قوم (یا اس کا فرد) جو سرکیاں اور چھینکے وغیرہ بنا کر بیچتی ہے ، جنگلی جانور کا شکار کرتی اور مردار گوشت اور سانپ وغیرہ کھاتی ہے ، یہ قوم بھیک بھی مانگتی ہے ، کنجڑ.

ہزار یکمیں حسن کنچن لیا ہے
حجاب بے بدل کنجر کیا ہے
(۱۶۴۵ ، جنت سنگار (ق) ، ۱۹۳).

میر جی اس طرح سے آتے ہیں
جیسے کنجر کہیں کو جاتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶). اقوام آوارہ گرد ، سانسی ، سانسیہ ، کنجر ، کوچی وغیرہ راقم کے دیکھنے میں آئے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶). پہلے چمار کنجر و کھٹیک وغیرہ مردار جانوروں کے گوشت کھاتے تھے. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۳). رہتک کے سانسی کنجر ہیں ، پنجاب کے سانسی بھروپیے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۶۸). (ب) صف. ۱. (استعارۃً) **کمینہ ، رذیل.** اس نے میرا سب کچھ چھین لیا اور آنکھیں بھی پھیر لیں ، ایک نمبر کنجر نکلا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۸۰). ۲. (کنایۃً) **بد وضع ، بد شکل** (نوراللغات). [مقامی].

---بازار امذ.
کنجروں اور نیچ ذات والوں کا محلہ ، کنجروں کا بازار. کیا تمہارے والدین اجازت دیں گے کہ ان کے بیٹے کی بارات کنجر بازار جائے اور بہو بیاہ کر لائے. (۱۹۷۵ ، اوراق ، لاہور ، ستمبر ، ۶۸). [کنجر + بازار (رک)].

---بوسَکی (---و مج ، سکون س) امذ.
بوسکی کی ایک قسم، چند نام جو زبانۂ مشہور ہیں یعنی ایک کرم فرما کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں ، مثلاً آنکھ کا نشہ ، دل کی پیاس ، سیم کریپ ، کنجر بوسکی ... وغیرہ وغیرہ. (۱۹۵۵ ، چراغ حسن حسرت ، مطائبات ، ۱ : ۲۹). [کنجر + بوسکی (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں اوباش رہتے ہوں. گورنر کالا باغ نے ... دو ٹوک جواب دے دیا کہ وہ ایسے کنجر خانوں میں جانا پسند نہیں فرماتے. (۱۹۸۸ ، فیض ، شاعری اور سیاست ، ۹۳). [کنجر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

کُنجَر (ضم نیز کس ک ، سکون ن ، فت ج) امذ.
۱. **ایک قسم کا بڑا ہاتھی.**

پہلے باند نکلے جو نخچیر کوں
نہ کنجر کوں چھوڑے نہ خنزیر کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۸).

سو اوس قصر کے کاند سیتی پھرا
کیے ہیں کھڑا مست کنجر بڑا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۷).

دیے اسپ رہوار و فیلاں کنجر
بساز زر و ہودج زر بکثرت
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں)، بیاض سحر ، ۹۷). ۲. **ناگ سانپ کی ایک نوع.**

دسیں ناگ کُنجر کیتی دھات کے
دسیں اژدھا ات کیتی دھات کے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۵). [س : कुञ्जर].

کَنجَرا (فت ک ، غنہ ، سکون ج) امذ.
کنجر قوم کا فرد. بو علی سینا ... نے بچپن میں اس ہندی حساب کو ایک کنجرے سے جو اس حساب میں بہت ماہر تھا سیکھا تھا. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۳۷). [کنجر (رک) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

کَنجَڑن (فت ک ، غنہ ، سکون ج ، فت ڑ) امث.
رک : کنجری جو زیادہ مستعمل ہے.

کنجرن کی تھی ایک بٹی جوں حور
نام اوس کا قنچنی تھا مشہور
(۱۸۰۵ ، نظم رنگین ، ۲۶). [کنجر (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَنجَرنی (فت ک ، غنہ ، فت ج ، سک ر) امث.
کنجروں کی قوم نیز اس قوم کی عورت. ساتویں کنجرنی ، یہ فرقہ گرد دیہہ اور قریوں کے بیشتر رہتی ہیں ، مرد ان کے ساز بجاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۸). [کنجر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَنجَروں (فت ک ، غنہ ، سک ج ، و مج) امذ ؛ ج.
کنجر (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. یہ شکرے بے رحمانہ قابل نفرت اور کنجروں کا طریقہ ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۸۸).

---کی بولی امث.
ناشائستہ گفتگو (نوراللغات).

کَنجَری (فت ک ، غنہ ، سک ج) امث.
۱. **کنجر (رک) کی جورو . کنجر قوم کی عورت جو بیشتر ناچنے گانے کا پیشہ کرتی ہے**. عرصہ ایک سال سے مجرا تماشہ و ناچ کنجریوں کا بھی ہونا شروع ہوگیا ہے. (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۰۲). قلبریاں اور کنجریاں کبھہ رہی ہیں دولھا کی کبھر. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۸). یہ لفظ اردو میں بھی معنی کے اختلاف کے ساتھ کنجری اور کنجر کی شکل میں موجود ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۲۲). ۲. **ایک قسم کا فحش گیت جسے کنجریاں لڑائی کے وقت گا گا کر اپنا بخار نکالتی ہیں نیز وہ سوانگ میں بھی گائے جاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [کنجر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَنجَریا (فت ک ، غنہ نیز سک ن ، فت ج ، کس ر) امث.
رک : کنجری (پلیٹس). [کنجری + ا ، لاحقۂ تحقیر].

کَنجَڑ (فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
رک : کنجر. ہندوستان کی ولایت میں ہندوؤں میں سے ایک رذیل قوم کنجڑوں کی ہے ، بہت کثیف اور پلید اور ناپاک بد ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۷۰). کنجڑ ، نٹ اور دوسرے خانہ بدوش قبیلوں کو تو معاشرت کا ایک لازمی جز کہتے ہیں. (۱۹۵۰ ، حیوانات قرآنی ، ۱۳۸). [کنجر (رک) کا ایک املا].

کُنجَڑ (ضم ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
رک : کنجڑا جو زیادہ مستعمل ہے. اے تم کیا سٹھیا گئی ہو ، صورت چڑیلوں کی سی ، کپڑے کنجڑوں بھٹیاروں کے سے. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۷۷). [کنجڑا (رک) کی تخفیف].

کُنجڑا (ضم ک ، غنہ ، سک ج) امذ.
ہندوؤں میں ایک قوم جو سبزی اور پھل بیچتی ہے نیز اس قوم کا فرد ، ترکاری اور پھل بیچنے والا.

کہ کنجڑے بھٹیارے و دھوبی حجام
بھڑبھونجے بہشتی لہار کئے آ سلام
(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ ، عالم علی خان ، ۲۵)
ایک کنجڑے کے چار کنبی پیاز
تس پہ اس کو ہزار فخر و ناز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵). لشکر جب آگے چلا اس وقت بازاری بیوپاری ، کنجڑے ، قصائی ، نان بائی کو ڈھنڈیے ہر جگہ لے جا کر آباد کرنے لگے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰). دام دینے کے لیے روپیہ نکلا تو کنجڑے نے اسے ٹھنکا کر کہا دوسرا روپیہ دو ، یہ خراب ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۰). کہاں تسبیح و مصلّی کہاں رشد و ہدایت کی محفلیں اور کہاں پنساری کنجڑوں اور قصائیوں کی دوکانیں مگر شاہ صاحب بلا تردد وہاں پہنچے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۲). [غالباً ، س : [illegible]].

---کنجڑی کا سانگ امذ.
تمثیل یا ڈرامہ جس میں کنجڑے اور کنجڑی کا کردار پیش کیا جاتا ہے (پلیٹس).

کُنجڑن (ضم ک ، غنہ ، سک ج ، فت ڑ) امث.
کنجڑے کی جورو ، سبزی فروش عورت.

کنجڑن کے جو مشتاق ہوا میں مُو کا
دکھلا دیا باغ سبز اس نے رُو کا
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۹۶). اس عورت کے ساتھ شادی کرو جو تمہاری ہم رتبہ ہو ، مچھلی والی یا کنجڑن کو بی بی بناؤ ، عیب کی بات ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۳۳). ایک کنجڑن کا اتنا حوصلہ نہ ہوسکتا تھا کہ ان کے گھر میں جا کر انہیں کی شان میں نازیبا کلمات منہ سے نکالے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۲). [کنجڑ + ن ، لاحقۂ تانیث].

---اپنے بیر کھٹے نہیں بتاتی فقرہ.
کوئی اپنی چیز کی برائی نہیں کرتا. سچ ہے بہن کنجڑن اپنے بیر کھٹے نہیں بتاتی ، سرفراز دلہن نے کہا. (۱۹۶۲ ، جلاوطن ، ۱۳۶).

---کی آگاڑی مارے قصائی کی پچھاڑی کہاوت.
کنجڑن کے ہاں اول وقت ترکاری تازی ہوتی ہے قصائی کے ہاں پچھلے وقت گوشت اچھا ہوتا ہے یعنی کنجڑوں سے اول خریدیے ، قصائیوں سے پیچھے (نجم الامثال).

کُنجڑی (ضم ک ، غنہ ، سک ج) امث.
رک : کنجڑن. مغل نے پوچھا اے کنجڑی ! ایں میوہ چہ نام دارد ، بولی مرزا جی ! ان کو جامنیں کہتے ہیں. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۱۷). ۱۶ اگست ۱۸۳۶ء کو ایک کنجڑی بادشاہ کی منظور نظر ہو کر محل سلطانی میں داخل ہوئی. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۹۸). [کنجڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُنجڑے (ضم ک ، غنہ ، سک ج) امذ ؛ ج.
کنجڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. کنجڑے ، بھٹیارے ، نائی ، قصائی ، دھوبی ، گھسیارے ، درزی ،

خانساماں ، خدمت گار بلکہ بھنگی تک بڑھتے بڑھ اُتر گئے . (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۹۳). تاجر ، آڑھتی ، کسان ، زمیندار ، کنجڑے ان آبادیوں کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸). [کنجڑا (رک) کی جمع].

---قسائی (---فت ق) امذ ؛ ج.
رک : کنجڑے قصائی صحیح املا ہے (نوراللغات). [کنجڑے + قسائی (رک)].

---قصائی (---فت ق) امذ ؛ ج.
(کنایۃً) ادنیٰ درجے کے لوگ ، گھٹیا لوگ ، عوام.

اب یہی ناسمی کیا بہیں جو یہ نہالیں
اپنی جوروں کو سوئے کنجڑے قصائی انگیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). [کنجڑے + قصائی (رک)].

---کا غلّہ امذ.
وہ برتن جس میں کنجڑا اپنی کُل بکری یعنی ریزگاری اور روپے ڈالتا ہے ؛ (کنایۃً) ایسا حساب جس کی آمدنی اور خرچ کا پتا نہ چلے ، گلمند اور بے ترتیب یا ملا جلا حساب (ماخوذ : نوراللغات).

---کی اگاڑی قصائی کی پچھاڑی کہاوت.
ترکاری اول وقت اور گوشت آخر وقت اچھا ملتا ہے (نجم الامثال ؛ محاورات ہند).

کُنْجِشْک (ضم ک ، سک ن ، فت نیز کس ج ، سک ش) امث.
ایک چھوٹا پرند ، چڑیا جو ویرانے کے بجائے گھروں میں گھونسلے بناتی اور رہتی ہے ، گرگریا ، عصفور.

خوش آواز کنجشک مل چھپ سوں سب
کناں کے ہندی رنگ پر رکھ کوں تب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۵).

کہاں جاتی ہے پیش اوس کے مقابل اوس کی اودھوتی
کہ دل کنجشک ہے میرا و تیری چشم ہے دھوتی

(۱۷۰۸ ، دیوان آبرو ، ۹۴).

بالیوں میں بتوں کے ہے یہ حال مرے دل کا
کنجشک کو جس صورت نادان پکڑتے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رام پور) ، ۳۰۸). ایک چھوٹی سی کنجشک کو دوڑ کر پکڑ لینا آدمی کے اختیار سے باہر ہے. (۱۸۶۲ ، نظر مجموعہ ، ۱ : ۳).

گرماؤ غلاموں کا لہو سوز یقیں سے
کنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۹).

خانہ زادوں میں سپہدار جو آ بیٹھے ہیں
ایک ہی شاخ میں کنجشک و ہما بیٹھے ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۹۹). [ف].

---تاتا امث.
کنجشک دیسی سے ذرا بڑی اور خاکی رنگ چڑیا. کنجشک تاتا ... یہ وطنی کنجشک سے قد میں بڑی ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۶۰). [کنجشک + تاتا (مقامی)].

---جِسْتی کس صف (---کس ج ، سک س) امث.
خاکی رنگ کی ایک چڑیا جو قد میں کنجشک خانگی کے برابر ہوتی ہے درخت کے بجائے زمین پر رہتی ہے. سنہری تاج کے پرندے کنجشک جستی اور فاختہ وغیرہ . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵). [کنجشک + جستی (مقامی)].

---چِڑَک (---کس چ ، سک ڑ) امث.
ایک قسم کی چڑیا جس کا قد چنڈول کے برابر اور رنگ خاکی ہوتا ہے اور یہ غول کے ساتھ رہتی ہے. کنجشک چڑک ... کا قد چنڈول کے برابر اور رنگ خاکی ہوتا ہے . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۴۳). [کنجشک + چڑک (مقامی)].

---خانُگی کس صف (---فت نیز سک ن) امث.
گھریلو چڑیا ، گھروں میں گھونسلا بنانے والی چڑیا. کنجشک خانگی بالی میں تر کرکے مسند پر ضماد کرنا نافع ہے. (۱۸۴۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲). ایک کنجشک خانگی آپ کے آگے آ کر گری ، منحنی حالی اور اضطراب کرتی تھی. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۳۷). [کنجشک + خانگی (رک)].

---دیسی کس صف (---ی مج) امث.
چڑیا کی ایک قسم جو باغوں اور جنگلوں میں رہتی ہے صورت شکل قد و قامت ، رنگ روپ اور سارے حالات میں کنجشک خانگی کی مانند ہے (سیر پرند ، ۳۵۷). [کنجشک + دیسی (رک) ؛ ی ، لاحقۂ نسبت].

---زُدّی کس صف (---ضم ز ، شد د) امث.
کنجشک دیسی سے مشابہ ایک چڑیا جس کے نر کی پیشانی زرد ہوتی ہے. کنجشک زُدّی ... پنجاب میں ہر جگہ ہوتی ہے (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۹۷). [کنجشک + زدی (مقامی)].

---ساوی امث.
چڑیا کی ایک قسم جس کا رنگ گہرا زرد ، قد سہڑی کے برابر اور مادہ خاکی مائل ہوتی ہے ، جنگلوں اور باغوں میں درختوں پر بیٹھتی ہے. کنجشک ساوی ... یہ پنجاب میں مسافرانہ آتی ہے (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۸). [کنجشک + رک : ساوی (۱)].

---سورُنگا کس صف (---و مج ، ضم ر ، غنہ) امث.
چڑیا کی ایک قسم جو تلیر کے برابر اور خاکی رنگ کی ہوتی ہے ، درختوں کے بجائے میدانوں میں جھنڈ کی صورت میں رہتی ہے. کنجشک سورنگا ... یہ کانگ کے مہینے میں یہاں آتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۵۹). [کنجشک + سورنگا (مقامی)].

---سَہاسْتی کس صف (---فت م ، سک س) امث.
ایک قسم کی رنگین پروں والی چڑیا جس کا قد سہڑی کے برابر ہوتا ہے اور درختوں پر رہتی ہے. کنجشک سہاستی دیکھنے میں دو قسم کی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک ہے نر اور مادہ میں فرق ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۶۵). [کنجشک + سہاستی (مقامی)].

ـــوطنی کسی صف (ـــفت و ، ط) امث.
رک : **کنجشک دیسی**. کنجشک وطنی ... یہ عام باغوں اور جنگلوں میں رہتی ہیں. (۱۹۰۷ء ، سیر پرند ، ۳۵ء)۰[کنجشک + وطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَنجُک (فت ک ، غنہ ، ضم ج) امذ ؛ ← کنجک.
رک : **کنجک جو صحیح ہے**. ہاتھ پر باز سفید ، گھوڑے تازی پر سوار ، دو کتے ہمراہ ، شکار کنجکوں سے لٹکے ہوئے. (۱۸۹۰ ، تحقیقات چشتی ، ۸۰۰)۔ [کنجکا (رک) تخفیف]۔

کَنجِکا (فت ک ، سک ن ، کس ج) امذ ؛ امث.
ایک نازک پودا جو انسان کے برابر اونچا ہوتا ہے؛ (کنایۃً) لڑکی ، دوشیزہ ، کنیا. کیا دنیا میں ایسے ظالم بھی ہوتے ہیں جو معصوم کنجکا پر بھی ہات اُٹھاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۳۱۲)۔
[س : कञ्जिका]۔

کَنجُکا (فت ک ، سک ن ، ضم ج) امذ ؛ ← کنجکا.
رک : **کنجکا**. شاہزادہ عالی مقام کو سوار کروا کے اور کنجکا ملکہ کی بالکی کا بکڑے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۲۳)۔ [کنجکا (رک) کا ایک املا]۔

کُنجکاوی (ضم ک ، غنہ ، سک ج) امث.
تجسس ، تلاش نیز غور و فکر. اس محققانہ کنجکاوی کے دوران ... الفاظ ایسے ملے ہیں. (۱۹۶۰ ، اردو میں پشتو کا حصہ ، دیباچہ ، ط)۔ [کنج + ف : کاو ، کاویدن - کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُنجَل (ضم ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
رک : **کنجر ، بڑا اور قوی الجثہ ہاتھی.** بنجھلا جس کا نام بھیم سین تھا ... بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اُکھاڑتا کنجل ہاتھیوں کو زمے زمے پٹکتا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۶)۔ پھاٹک کے اندر دہنے جانب دو ہاتھی جھوم رہے تھے ایک کنجل ہاتھی ، کنجل بن کا راجہ. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۷)۔ بلحاظ جسم اچھے درست اعضا کے ہوتے ہیں ، گو کہ اتنے اونچے نہیں ہوتے جتنے کہ کنجل ہاتھی. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۱۰۱)۔ [کنجر (رک) کا ایک املا]۔

ـــ کِریا (ـــ کس ک ، سک ر) امث.
(لفظاً) ہاتھی کا فعل ؛ (بن باسی) سادھوؤں کا پانی پی کر پیٹ صاف کرنا تا کہ ریاضت میں خلل پیدا نہ ہو. جڑ تازی ... سے پہلے ناتی دھوتی اور کنجل کریا کرائی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۸۵)۔
[کنجل + کریا (رک)]۔

کُنجَل (ضم ک ، غنہ ، فت ج) امذ.
ترش دلیا (پلپش). [س : कञ्जल]۔

کُنجِل (ضم ک ، غنہ ، کس ج) امث.
(ٹھگی) سارس کے بولنے اور اسے دیکھنے کے شگون کا نام (اب و ، ۸ : ۱۹۸)۔ [مقامی]۔

کُنجُلک (ضم نیز فت ک ، سک نیز ضم ج ، فت ل) ؛ ← کنجلک.
(الف) امث.
۱. **(کپڑے وغیرہ کی) شکن ، جُھن ، سلوٹ.**

بوجہ فخر فریدوں و سکندر ہو اگر
اس کے فرائض ہو قالیں کی مثالیں کنجلک

(۱۹۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۱)۔ ۲. **پیچیدگی (مطلب کی)** (نوراللغات)۔
(ب) صف. **گھگھیایا ہوا ، بھدا اور خوف زدہ.** آواز بھاری اور کنجلک ہو کر جیسے گھگھی بندھ جانا کہتے ہیں ، بعض دفعہ بالکل بند ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، فلسفہ جذبات ، ۵۵)۔ [ف]۔

کُنجَلی بَن (ضم ک ، سک ن ، فت ج ، ب) امذ.
رک : **کجلی بن ، گھنا جنگل ، ہاتھیوں کے رہنے کا جنگل.** تمام فیل صحرا میں آ ہی گئے ان کے آنے سے صحرائے سبزہ زار گویا کنجلی بن ہو گیا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۶۳)۔
[رک : کنجل + ی ، لاحقۂ نسبت + بن (رک)]۔

کَنجَن (فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
رک : **کنچن ، زر ، طلا ، سونا نیز سونے کا ورق.**

کالکا اود ہو سنا مانج کیا تھا سجار
صبح جو نکیا بھار دھوپ کا کار یا کنجن

(۱۵۱۸ ، لطفی بہمنی (رسالہ اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ء ، ۳۵))۔

کنجن تمن سب تھا سونن سو اس کول تا کرسک جن
پیوستہ قہاباں سو ہو علت اہس کول لائے ہیں

(۱۶۹۷ ، قدیم بیاض (احمد) ، ۶۸)۔

کہیں پھول کنجن ہیں پاتاں برس
کہیں بادلاں کے ہیں گوہر برس

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۹۳)۔ [کنچن (رک) کا ایک املا]۔

کَنجُوا (فت ک ، غنہ ، سک ج) امذ.
(کاشت کاری) گیہوں کا دانہ جو فصل کی خرابی کی وجہ سے بال کے اندر چھپ کر پتلا رہ جائے ، مرنڈ ، جھورا ، جھری (اب و ، ۶ : ۹۰)۔ [مقامی]۔

کَنجُوس (فت ک ، غنہ ، و مع) صف.
بخیل ، خسیس ، شوم ، تنگ دل. ایک کنجوس نے یہ خیال کہ مبادا میرا روپیہ نہ برباد ہو جاوے ... اپنے روپیہ کی حفاظت کی. (۱۸۵۴ء ، تحفۃ الاحباب (مولوی ذکاءاللہ) ، ۸)۔

دولت دنیا نہ آئی ہاتھ دور چرخ میں
ہم کو خالق نے کیا ممنون نہ اس کنجوس کا

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۳)۔

تم سا کنجوس نے کا کیا تسکیں
سم بھی جس سے دیا نہیں جاتا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۷)۔ میں نے پھر حکومت کے دروازے کھٹکھٹائے تو انہیں کسی کنجوس کی تجوری کی طرح بند ہی پایا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۰)۔ [پ : कञ्जूस]۔

ـــ مَکّھی چُوس (ـــ فت م ، شد کھ ، و مع) صف.
انتہا درجے کا کنجوس. اگر مال دار ہے اور بیجا خرچ نہیں کرتا تو

کہیں گے ، کہ کنجوس مکھی چوس ہے (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۹۳). مجھے کیا خبر تھی تم ایسے کنجوس مکھی چوس ہو. (۱۹۱۰ ، بیوی کی تعلیم ، ۵۳). [کنجوس + مکھی (رک) + چوس (چوسنا (رک) سے لاحقۂ فاعلی)].

کَنجُوسْنا (فت ک ، غنہ ، و مع ، سک س ، فت ب) امذ.
بخل ، **کنجوسی** (بلشنی). [کنجوس + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

کَنجُوسی (فت ک ، غنہ ، و مع) امث.
بخل ، خست ، تنگ دلی (نوراللغات). [کنجوس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَنجَئی (فت ک ، غنہ ، فت ج) صفہ مث.
رک : **کرنجی ، کنجی**.

کنجئی ایک اک سلیمانی
نیلے پیلے سے اک زرافشانی

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۰۹). [کنجی (رک) کا ایک املا].

کَنجی (فت ک ، غنہ) صفہ مث.
(عموماً آنکھوں کی صفت) **نیلگوں** ، **کرنجی** ، **نیلی**. کوتاہ قد ، زرد رنگ ، آنکھیں کنجی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۹). انگریز کنجی آنکھوں اور بھورے بالوں کے شیدا ہیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۲). نوجوان سوچ میں پڑ گیا ، گنجا آدمی ، کنجی آنکھوں سے اسے تکتا رہا بولا کچھ نہیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۲۹). [مقامی].

کُنجی (۱) (ضم ک ، غنہ) امث.
۱. **قفل کھولنے کا اوزار ، چابی ، کلید**.

اس کی کنجی زبان شیریں ہے
دل مرا قفل ہے بتاشے کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱).

صبح ہوتی نہیں جو ہجر کی شب آج کی رات
آہ کھوئی گئی کیا بابِ اثر کی کنجی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۱). کنجیوں کا پارسل ... مولوی صاحب پاس مدرسے میں پہنچے گا. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۱۰).

مہربانی سے مجھے گودام کی کنجی تو دی
لیکن اب گیہوں نہیں باقی فقط گھن کیا کروں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۶۰). کلثومی بھنی انگلی میں کنجی نکالے اس نے الماری کھولی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۷). ۲. **حل ، شرح**.

مرشد مایا مرشد پونجی
مرشد سب مشکل کی کنجی

(۱۵۶۴ ، گنج شریف ، ۱۰۱).

مخزنِ دیدار کی کنجی اوسی کے ہات ہے
جو کیا ہے نقد بینائی نثار انتظار

(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵۹). ان کی کنجی سید صاحب کی آزاد تحریریں ہیں. (۱۹۰۶ ، مقالات حالی ، ۱ : ۵). فلسفے کی ... نمایاں خصائص کی کنجی ہمارے ہاتھ میں آ گئی ہے.

(۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۳۰). ۳. **سبب ، علت نیز ذریعہ ، وسیلہ**. یہی وہ کنجی ہے جس کے ذریعہ سے برٹش سلطنت نے مشرقی ممالک کے انتظام و نظم و نسق میں کامیابی حاصل کی (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۱۲). اوس کو مفید خلائق اور بکار آمد بلکہ قوم کی ترقی کی کنجی سمجھا جائے (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۷). علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی لیکن بلا ضرورت سوال نہیں کرنا چاہیے (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۱). ۴. **ایک قسم کا شگن جو مدت حمل کو سات مہینے گزرنے کے بعد برادری کی عورتیں جمع ہو کر کرتی ہیں** ، رات کو میٹھے چاول پکتے ہیں اور حاملہ عورت کے ماں باپ کے گھر سے سرخ کپڑے آتے ہیں اور وہ اس عورت کو پہنائے جاتے ہیں اور جب سب لوگ کھانا کھاتے ہیں تو پھر اس عورت کا سر دھوتے ہیں اور گوندے ہیں اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں (یادگار جشنی ، ۹۴).
[ب : कुञ्चिका ؛ س : कुञ्चिका].

---پھرانا ف م.
چابی گھمانا (تالا کھولنے یا مشین وغیرہ چالو کرنے کے لیے). مشین تو موجود ہوتی ہے ، لیکن وہ قوتِ محرکہ موجود نہیں ہوتی جس کے بغیر کنجی پھرانے سے پہیے حرکت نہیں کرتے. (۱۹۳۰ ، اساسی نفسیات ، ۲۲۵).

---ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
(قفل سازی) قفل کھولنے کے لیے کنجی کے سرے کو قفل کے منھ میں داخل کرنا (ا پ و ، ۷ : ۴).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. (قفل سازی) رک : **کنجی ڈالنا** (ا پ و ، ۷ : ۴). ۲. **مقفل کرنا ، تالا لگانا ، بند کرنا**. اس کا بس چلتا تو اس وقت اپنے دماغ میں کنجی لگا دیتا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۷).

---لگنا ف م ؛ محاورہ.
(قفل سازی) قفل کھولنے کے لیے چابی کا تالے میں صحیح بیٹھنا (ا پ و ، ۷ : ۶).

---ہاتھ میں آنا محاورہ.
سبب یا ذریعہ معلوم ہونا ، کسی چیز یا کیفیت کی اصل معلوم ہو جانا ، قابو میں ہونا. فلسفے کی ... نمایاں خصائص کی کنجی ہمارے ہاتھ میں آ گئی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۳۰).

---ہاتھ ہونا محاورہ.
کسی کے مزاج پر قابو ہونا ، خزانہ قابو میں ہونا (نوراللغات).

کُنجی (۲) (ضم ک ، غنہ) صفہ ؛ امذ.
گوشے دار ، شجر دار ، شجری ، درخت کا ؛ (نباتیات) ایک نوع کے پودے جو چالیس میٹر تک اونچے اور پانچ یا اس سے زیادہ فٹ قطر میں موٹے پائے جاتے تھے یہ نوع اب ناپید ہو چکی ہے (انگ : **Arboreal**). یہ کنجی (**Arboreal**) انواع بہت مدت ہوئی دنیا سے ناپید ہو چکی ہے. (۱۹۸۱ ، فرہنگ و ثانیا ، ۴۴). [غالباً ، کنج (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَنجِیا / کَنجِیَہ (فت ک ، غنہ ، کس ج / فت ی) امث.
وہ دانہ جو آنکھ کے پپوٹے کے نیچے نکل آتا ہے ، **گوہانجی ، رنجن ہاری**. آم کے تازے پتوں کی ٹہنیوں سے جو پانی نکلتا ہے وہ اون دانوں کے لیے مفید ہے جو آنکھ کے پلک پر نکلتے ہیں اور کنجیہ کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں. (١٨٩٠ ء رسالہ حسن ، ٢ ، ٢ : ٥٨). [س : **कञ्जिका**].

کُنجِیال (ضم نیز فت ک ، غنہ ، کس ج) امذ.
کیلے کے تنے کے بیچ میں ایک سفید ڈنڈا جس کو تراش کر مچھلی کے ساتھ یا تنہا پکا کر کھاتے ہیں (خصوصاً بنگال میں کھایا جاتا ہے) (خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٨٧). [مقامی].

کُنجھ (ضم ک ، غنہ) امذ.
(قفل سازی) قفل کے اندر کے وہ پُرزے (جو ایک سے لے کر پانچ چھے تک ہوتے ہیں) جن کی حرکت سے قُفل کا پڑکا آگے بڑھایا اور پیچھے ہٹایا جاتا ہے ، جس قُفل میں یہ پُرزے زیادہ ہوتے ہیں وہ عمدہ سمجھا جاتا ہے اور اپنی خاص کنجی کے علاوہ دوسری کنجی سے نہیں کُھلتا ، لیور ؛ بعض کاریگر قفل کے کان (رک) کو بھی کُنجھ کہتے ہیں (ماخوذ : ا ب و ، ٧ : ٦). [غالباً کُنجی (رک) کا محرف].

کُنجھے (ضم ک ، غنہ) امذ ؛ ج.
کنجھ (رک) کی جمع نیز حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ دارقُفل (ـــ سک ر ، ضم ق ، سک ف) امذ.
(قفل سازی) وہ قُفل جس میں کُنجھ لگے ہوں ، لیور دار ؛ ایسا قفل جس کے کان بڑھے ہوئے ہوں اور اس کا کڑا کُنڈلے کے ساتھ پیوست ہو جائے (ا ب و ، ٧ : ٦). [کنجھ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + قفل (رک)].

کَنچ (فت ک ، غنہ) امذ.
رک : کانچ ، شیشہ. اگر کرم کلے کے درخت پر ایک کنچ کا گلوب رکھا جائے تو چند منٹ کے بعد وہ گلوب اس طرح دھندلا معلوم ہوگا جس طرح کہ آئینہ پھونک مارنے سے ہوجاتا ہے. (١٨٩١ ء کسانی کی پہلی کتاب ، ١ : ٧١). میں نے کنچ کی گولیاں نہیں کھیلیں. (١٩٠٩ ء خوبصورت بلا ، ٣٩). ایک کتے نے لٹنے لٹنے اسے اپنی کنچ کی گولیوں ایسی آنکھوں سے گھور کر دیکھا. (١٩٨٧ ء آخری آدمی ، ١٢١). [کانچ (رک) کی تخفیف].

کَنچا (فت ک ، سک ن) امذ.
بچوں کے کھیلنے کی کانچ کی گولی ، شیشہ کی گولی (عموماً کنچے مستعمل). تمہارا لڑکا دن رات کنچے کھیلتا ہے نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے کیا ہوتا ہے. (١٩٧٧ ء مہذب اللغات ، ١ : ٣٣). [کنچ + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَنچائی (فت ک ، سک ن) امث (قدیم)
رک : **کنچنی ، طوائف** (دریائے لطافت ، ٢٠٨). [کنچنی (رک) کی اشتقاقی صورت].

کِنچِت (کس نیز فت ک ، سک ن ، کس چ) صف ؛ امذ.
قلیل ، تھوڑا سا ، کچھ. اس سے زیادہ جونیہ کنچت بھ ہے اُس کو پاکر میں شرمان ہوتی. (١٨٩٠ ء جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٩١).

ویاپک ، اجر ، امر ، اَبناسی سو تو روپ ہمارا
بھرم بُھول دھوکا نہیں کنچت نہ جگ گیان پسارا

(١٩٢٠ ء یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ١٥٨). [س : **किञ्चित**].

ـــ ماتْر (ـــ سک ت) صف.
ذرا سا ، تھوڑا. اُن کے دھیریہ میں کنچت ماتر بھی فرق نہ آیا. (١٩١٥ ء آربہ سنگیت رامائن ، ٢٣١). [س : **किञ्चितमात्र**].

کَنچُک (فت ک ، سک ن ، ضم چ) امذ (قدیم).
١. **انگیا ، چولی ، سینہ بند**.

کُھل جائے کنچک کاتنہ جو دھن سینے اوپر
پاتنہ سو اُس کا نہ دیتے ساج کدھر

(١٦١١ ء قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٣٨).

کُنچ دو کنول کلیاں اچھے دھن کے سینے اُوپر
کنچک کی چھپ ہو کہیں چھپے باندھے جو بال کر

(١٦٧٢ ء شاہی ، ک ، ١٣٧). ٢. **اچکن ، کرتی ، دامن ؛ زرہ بکتر ؛ سانپ کی جلد ، کینچلی ؛ تنگ مُہری کا پاجامہ نیز کپڑے (پلیٹس)**. [س : **कञ्चुक**].

کَنچُکا (فت ک ، سک ن ، ضم چ) امذ.
پالکی یا تخت وغیرہ یا اُن کا کوئی حصّہ ، چادر یا پردے کا دامن جو کسی قدر نیچے کو لٹکتا رہتا ہے. کنچکا تخت کا پکڑے ہوئے خواصی کرتا چلے. (١٧٩٢ ء عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ٨١). [کنچک + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کَنچُکی (فت ک ، سک ن ، ضم نیز فت چ) امث.
کنچک ، انگیا ، چولی.

لکھ سوں تصویر کرنے جوبن پر
کنچکی پھاڑ تار کیے

(١٦١١ ء قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٦٥٣).

نئی گلاب کی پکتیے تو ہھوٹے سوختہ رنگ
سنہلی کنچکی جوش شباب سے مسکے

(١٩٦٣ ء کنگ موج ، ٢٣٢). [کنچک + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَنچُگ (فت ک ، سک ن ، ضم چ) امذ (قدیم).
رک : **کنچک ، چولی**.

نہ کے تنہالاں سانے کنچگ کے باد کہ دیو
زہرہ و مشتری سوں پاتر زیبا لجاؤ

(١٦١١ ء قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢١٧). [کنچک (رک) کا قدیم املا].

کُنچَل (ضم ک ، سک ن ، فت چ) امذ.
بڑا ہاتھی ، تراکیب میں مستعمل ، [رک : کنجل (١) کا ایک املا].

ـــ کِریا (ـــ کس ک ، سک ر) امث.
(ہن ناسی) **سادھوؤں کا پانی پی کر پیٹ صاف کرنا تاکہ ریاضت میں خرابی نہ ہو ، کنچل کریا** (ا ب و ، ٧ : ١٥٩). [کنچل + کریا (رک)].

ـــ لیٹ (ـــــی مع) امث.
(نباتی) رک : بابل لیٹ ، کول اور باریک خانوں دار بُناوٹ کا جالی نما کپڑا ، تکیے کے اوپر کی جالی‌دار بیل جو سلائی سے بنائی جاتی ہے (ا ب و ، ۲ : ۸۰) [کینچلی + انگ : Let].

کَنْچَلی (فت نیز کسر ک ، غنہ ، سک چ) امث.
۱. رک : کینچلی ، سانپ کے جسم کی پتلی جھلی جسے وہ ہر سال بدل دیتا ہے.

فرنگ میاں نے کاڑی شہ جان یوں
نکلتا ہے کنچلی میں تے سانپ جیوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸).

تُنّت میں ست اپنا کر پتو دام
جو سانپاں تجوین کنچلی تس کتے وام

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷۶). چونکہ سانپ کی کنچلی سانپ کے وجود پرنچے تکتی یوں بوجھنا سوائے موت ..... اس خاکی تن میں ممکن کیوں ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ۷۴). ان کی نشو و نما بار بار کنچلی بدلنے سے ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، حشرات‌الارض اور وھیل ، ۷۲). ۲. رک : کنچک ، انگیا (پلیٹس). [کینچلی (رک) کی تخفیف].

کَنْچَن (۱) (فت ک ، سک ن ، فت چ) امذ.
سونا ، زر ، طلا.

پیرا کے باری پدل دھوپ کا کنچن تجھن
سرک تے اترتا نکل کوب کون دیتا سجن

(۱۵۱۸ ، لطفی بہمنی (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۶۵ ، ۳۵)).

لگے سوم باتاں کنچن کے لگن
کنچن کے لگن نورتن کے گگن

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

نہ نچی توں سیمرغ کے پیٹ نہیں
نہ نکلے کنچن کتیں لوہے کیٹ نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳۰).

نظر شہ کی اکسیر کا فن لیے
کہ سب مس وجوداں کوں کنچن کرے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۷). جوں جوں کنچن کو جلاتے ہیں توں توں چمکدار ہوتا جاتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۴۹). یہ جگت جیتن کا کنچن ہے برھوی لوک توں سے کچھ اچھا نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۰). کنچن چھوڑ کر کوڑی اور کانچ اٹھا کرتے ہیں. (۱۹۲۰ ، جوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۵) شعور کے جھونپڑے میں تو کنچن کی چمک پھلی ہی تو ڈرا کرتی ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۱). [س : कञ्चन : س : कचाण].

ـــ برسنا محاورہ.
پیداوار یا مال و دولت کی بہتات ہونا ، بن برسنا ، کثرت سے آمدنی ہونا.

لکھنؤ ہے وہ جسے کہتے ہیں زرریز مکاں
ہر گلی کو میں برسے ہو نہیں کنچن دیکھا

(۱۸۵۸ ، تو اریخ (آج کل ، دہلی ، جولائی ، ۱۹۶۲ ، ۵۷)).

آج جو بھی کام تم بھی کرلے تو کنچن تمہارے یہاں بھی برس ہی برستا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۳).

ـــ بَرَن (ـــــفت ب ، سک نیز فت ر) صف.
سونے کے رنگ کا ، سنہری.

ایک دیکھی میں بھنگیاں دل ڈبا
من ہرن ، کنچن برنہ ، حورین تھا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳). جھائی جو اس کی سُرخی ہے ، سو کیسی ہی موہنی ہے ..... کریری ہیں اور کنچن برنا ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۴۳). [رک : کنچن (۱) + س : वर्ण].

ـــ چُور (ـــــو مع) امذ.
ایک اچھی قسم کا چاول (جامع اللغات). [رک : کنچن (۱) + چُور (رک)].

ـــ رُوپ (ـــــو مع) امذ.
سونے کے رنگ کی شکل و صورت. یہ سرشت کنچن روپ ہے دوسری بست نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۲). [رک : کنچن (۱) + روپ (رک)].

ـــ کایا امث.
۱. سونے کے رنگ کا جسم.

بچ بچ کے چلنا پاپ نے موہ جال بچھایا
ماٹی میں مل جائے گی تیری اک دن کنچن کایا

(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۵۳). ۲. سنہرے رنگ کے جسم کی عورت (ا ب و ، ۷ : ۸۵). [رک : کنچن (۱) + کایا (رک)].

ـــ نیر (ـــــی مع) امذ.
آب زر ، سونے کا پانی نیز آب زلال.

جب کنچن نیر سی جھلکتی ہو فضا
ایسے میں کٹیں تیری آہٹ پائیں

(۱۹۴۷ ، رُوپ ، ۱۰۱). [رک : کنچن (۱) + نیر (رک)].

کَنْچَن (۲) (فت ک ، سک ن ، فت چ). (الف) امذ.
۱. (ا) رک : کنجر ، ایک قوم یا اس کا کوئی فرد جو گانے بجانے کا پیشہ کرتے ہیں.

بھنگے بھاٹ ٹوٹے کہ کنچن ملے
سو تو کھنڈ کے سب کنچن ملے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).

کنچن وہ کتی راگ ہور گانے والی
خوش‌الحان اپنا سو دکھلانے والی

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۲۲).

مُغنّی ہور کنچن ڈومنیاں سب
غنی ہوا ہے اد کے انعام پا تب

(۱۷۶۵ ، نسخۂ پھول بن ، ۲۹).

کنچن آ آکے بُرا کہتے ہیں شرماتے ہیں
طعنے سازندے ادھر آ کے سنا جاتے ہیں

(۱۸۸۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت رعنا) ، ۲ : ۴۴۳). دور دور کی

ڈیرہ دار طوائف کنجن اور استاد لوگ بلائے گئے. (۱۹۰۸ ، راج دلاری ، ۱۰). بوڑھا کنجن جوان چھوکریوں پر نگاہ رکھتا ہے. (۱۹۷۰ ، بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل ، ۳۷۷). (ii) کنجیوں کا مالک ؛ لولی زادہ ، لولی بچہ ، ولدالزنا ، حرامی ، بھڑوا (فرہنگ آصفیہ). ۲. ایک قسم کی چڑیا کا نام. بعض خادم پرندے مثلاً کنجن چڑیاں اور سفیدے ان کے بیج کھا کھا کر ان کی ترقی اور پھیلاؤ کو روکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پرندے ، ۳۳). اس نے ... مختلف پرندوں کو اپنا پیامبر بنایا ہے ، یہ پرندے بھنگم ، کوکلا ، کنجن ... بلبل ، کاگ اور طوطا ہیں. (۱۹۷۱ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۷۷). (ب) صف. نہایت ہی تندرست ، تردگا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ـــ بان/وان امذ.

اصلی یا پیدائشی کنجن ، صحیح النسل کنجن (پلیٹس). [رک : کنجن (۲) + س : वर्ण].

ـــ بچہ (ـــ فت ب ، شد ج بفت) امذ.

ولدالزنا ، حرامی ، کسی کا جنا ، بیسوا کا لڑکا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کنجن + بچہ (رک)].

ـــ کچہری (ـــ فت ک ، کس مج چ ، سک ہ) امث.

طوائفوں کی لڑائی جھگڑوں کو نمٹانے والی عدالت یا محکمہ. یہ محکمہ کچہری ارباب نشاط یا کنجن کچہری کے نام موسوم تھا. (۱۹۸۲ ، بیاگ نگر کی طوائفیں ، ۱۵). [رک : کنجن (۲) + کچہری (رک)].

کنجنی (۱) (فت ک ، سک ن ، فت ج) صف.

کنجن (۱) (رک) سے منسوب ، زردپوست ، طالب زر (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [رک : کنجن (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کنجنی (۲) (فت ک ، سک ن ، فت ج) امث.

کنجن قوم کی عورت ، ناچنے گانے اور پیشہ کرانے والی عورت.

بڑ کنیاں و کنجناں بہوت ساز سوں

بجاویں و گاویں بہوت ناز سوں

(۱۵۹۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

زال دنیا سے محبت مت کرو اے مرد حق

بیوفائی میں تو یہ مثل ہے کسی کنجنی

(۱۷۶۲ ، عاجز (عارف الدین خاں ، (چمنستان شعرا ، ۳۶۵)).

کنجناں ، بھانڈ ... قوال اچھی ہوتا کہ ایسے سازکے سر ملاتے حاضر ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). بعد نماز فجر مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ قریب مسجد کے ایک کنجنی کا مکان ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰۲). کسی کنجنی کو بلاؤ اس سے گانا سنیں. (۱۹۰۱ ، خواب ہستی ، ۹۳). اس دور کے شعرا نے کنی اور طبلوں کی عورتوں کے نام بھی گنائے ہیں ان میں کلاونتی ، کنجنی ، پکوان والی ، سنہاری وغیرہ سبھی ہیں. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۷۰). [رک : کنجن (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کنجہ (فت ک ، سک ن ، فت ج) امذ.

چارا ، چراگاہ ، ہریالی. ایک قطعہ دو سو بیگہ کا فروخت ہوئے کو ہے جس میں دو کنٹے اور تین باولیں ہیں ، جنگل کی زراعت گھاس کا کنجہ اور جویتہ وغیرہ بہت کچھ موجود ہے. (۱۸۹۰ ، حسن (رسالہ) ، ۳ : ۷ (آخری صفحہ)). [مقامی].

کنجی (فت ک ، سک ن) امذ (قدیم).

گھوڑے کی ایک قسم.

ہو کنجی و زیری و تازی تُری

کھیا برنی کھیت کو تُردی

(۱۵۹۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶). [مقامی].

کنجیری (فت ک ، سک ن ، ی مع) امث.

(طب) ایک مرض جس میں کان کی جڑیں پھٹ جاتی ہیں اور پیپ اور زرد پانی خارج ہوتا ہے ، قلاع الاذن. یہ دزور بہت جلد کنجیری کو آرام کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۱). [کن ـ کان + چیر (چیرنا کا حاصل مصدر) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کنجیفی (فت ک ، سک ن ، ی مع) امث.

(کھیل) بچیسی کا کھیل جس میں چوسر کی ایک فرد خارج کر دی جائے ؛ چوپڑ کا درمیانی حصہ (اب و ، ۸ : ۱۹۲). [مقامی].

کنچھی (فت ک ، سک ن) امث.

پتنگ کا کندا ، پتنگ کا پر ایک بازو. ہمارا ہندوستان تو ایسی تکل کی شکل ہے جس کا سر کٹا ہوا اور پیٹا کنچھی سے بائیں طرف جھک کر ملا ہوا ہو. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۹۵). کسی کی کنچھی پھٹ گئی ، کسی کا کنا نکلا ، کسی کی ڈال جھو ہو گئی. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۷). [مقامی].

کنچھی کویلے (فت ک ، سک ن ، فت ک ، ی مع) امذ ، ج.

بے موسم یا بے موقع گانے والے پرندے.

دل چیر جائیں ، کتنا رلائیں

جس وقت گائیں کنچھی کویلے

(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۳۳). [مقامی].

کنچھیدن (فت ک ، سک ن ، ی مج ، فت د) امذ ، امث.

بچوں کے کان چھیدنے یا چھدوانے کی رسم. محفل میلاد و مجلس عزا بھی رجسٹری کی زد میں آ جائیں ، رتہ جگے ، بسم اللہ ، کنچھیدن ... کی بھی رجسٹری ہو. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۵ : ۳). کچھ اندھیر ہے ، میری بچی کے دانت تک نہیں ٹوٹے ، مکتب کو بھیجے نہیں گزرے ، کنچھیدن نہیں ہوئی اور عقد ہو گا. (۱۹۰۸ ، روشنک بیگم ، ۱۰۸). [کن = کان + چھیدن (چھیدنا (رک) کا حاصل مصدر)].

کند (۱) (فت ک ، سک ن) امذ.

۱. گانٹھ نیز گانٹھ دار جڑ ، گٹھی (پیاز وغیرہ کی). اس کی جڑ میں قریباً تو انچ لمبا کند یعنی گانٹھ نکلتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۸۰). ۲. ایک خوردنی جڑ جو کٹھل کے برابر ہوتی ہے (لاط : Arum companulatum). کند ایک جڑ ہے کٹھل کے برابر ہوتی ہے ، کوہستان مالوہ میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۶۷). ۳. اروی ؛ لہسن ؛ دنبل ؛

ورم ؛ زخم کی ایک بیماری ؛ بہت چربی ؛ جھگڑا ، لڑائی ؛ بادل ؛ ایک وزن یا بحر (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : कच्छ].

---پھل (---فت پھ) امذ.
اوخر ، زمین کے اندر پیدا ہونے والی ترکاری ، گاجر ، شلجم وغیرہ (ماخوذ : ریاض الادویہ از (پنجاب میں اردو ، ۲۲۰)). [رک : کند (۱) + پھل (رک)].

---مُول (---و مع) امذ.
زمین کے اندر پیدا ہونے والے پھل یا پودے کی جڑ جو کھانے کے کام آتی ہو ، جیسے : مولی ، شکرقند ، گاجر وغیرہ.

ہو گی نہ تم میں کوئی اذیت میرے لیے
تم ہو تو کند مول ہیں امرت میرے لیے

(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی (درگا سہائے) ، خمکدۂ سرور ، ۱۶۰). [رک : کند (۱) + س : मूल].

---مُول پَھل (---و مع ، فت پھ) امذ.
(حلوائی) مغزیات اور خشک میووں سے تیار کی ہوئی مٹھائی ، پنجاب اور سرحدی علاقے کی خاص چیز (ا پ و ، ۴ : ۲۰۱۳).
[کندمول (رک) + پھل (رک)].

کَنْد (۲) (فت ک ، سک ن) امث.
رک : قند ، شکر ، کھانڈ.

میانہ ہے زانا دو لب ہے پلند
سو اس کھیرے انزال کوں شہد کند

(۱۶۱۳ ، پھوک بن ، ۲۲). امرت کے کند میں سے ایک کھڑا بھر ، رابعہ کے پاس لے آیا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۲ع). [کھنڈ (رک) کا ایک املا].

کَنْد (۳) (فت ک ، سک ن) امذ.
۱. کندھا (رک) سے ماخوذ ، تراکیب میں مستعمل. (تیراندازی) تیر چھوڑنے وقت کمان کے چلے کو ذرا جھولا دے کر چھوڑنے کا عمل تا کہ تیر کا توڑ اور پلا زیادہ ہو (عموماً کرنا کے ساتھ مستعمل) (ا پ و ، ۸ : ۶۹). [کندھا (رک) کی تخفیف].

---پیٹ (---ی مج) امذ.
(ہندو) ایک آسن جس میں پالتی لگا کر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں ، بعد ازاں ایک پانو کا پنجہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر آہستہ آہستہ گھما کر اوپر کو اٹھا کر پیٹ پر لے آتے ہیں (آسن پرکاش ، ۳۹). [کند + پیٹ (رک)].

کَنْد (۴) (فت ک ، سک ن) امذ.
کندن کا ماضی مطلق ، تراکیب میں مستعمل. [ف].

---کاری امث (قدیم).
کاوش ، تلاش ، کھوج ؛ (مجازاً) رنج کشی.

ہے نوش ہو تج سات مل کتا مجھے ات اجر ہے
تج لے بچھڑ زاہد ہونا سو ہے کند کاری محض

(۱۶۷۵؟ ، شاہی ، ک ، ۷۲). [رک : کند (۴) کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُنْد (ضم ک ، فت ن)
فارسی کردن ۔ کرنا کا فعل مضارع ، تراکیب میں مستعمل.

---ہَم جِنْس باہَم جِنْس پرواز ، کَبُوتر با کَبُوتر باز با باز کہاوت
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے (جامع اللغات).

کُنْد (۱) (ضم کنہ ، سکنہ ن) (الف) صف.
۱. (ا) موٹی دھار والا جس کی دھار کاٹنے کے قابل نہ ہو ، موتھرا (تیز کی ضد).

اتھی جوں کہ دریا میں بادر تند
ہوئی ہات میں تیغ اقبال کند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۵).

تیغ زنگ آلودہ ، خنجر کند ، بازو ناتواں
مجکو مرنے کے لیے جلاد بھی ترسانے کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۷).
مری رگوں میں غلیظ خون کا سراغ پانے کی جستجو میں وہ میری شہ رگ پہ ترش لفظوں کی کند چھریاں چلا گیا ہے (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۳۴). (ا۱) (دانتوں کے لیے) ازکار رفتہ ، ناکارہ ، کمزور. اگر دانت کسی ترش شے کے کھانے سے کند ہو گئے ہوں تو ان کو چھوڑ کر گرم گرم روٹی دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۶). ۲. (طبیعت ، ذہن ، قویٰ وغیرہ) سُست ، کاہل ، بے کار ، ٹھس (رواں کی ضد).

جو ذہن اس کی تھی کند سو تیز ہوئی
حیا سوں طبیعت رنگ آمیز ہوئی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۰).

کمر ہور دامن تھا ڈونگر او تند
جو اندیشے کا پانو ہوئے دیکھ کند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۱۶).

زبان عامہ کی ہو گی کند تندی
رہیگی چھوٹ تیزی اور تندی

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۵۲). غریب آدمی ، بدصورت ، عمر زیادہ ، علم کم ، ذہن کند. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۵). سوچ سمجھ کر ان سے کام لیں تا کہ یہ حواس کند نہ ہو جائیں . (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۳۹).

کسی کے خطوط بدن پر ہے کند
نظر کلکِ ناخوردہ قط کی طرح

(۱۹۶۸ ، غزال اور غزل ، ۹۶). ۳. زاویۂ منفرجہ کی صورت کا. خلیات ، جو قالب میں دو چار آٹھ وغیرہ کے گروہ میں رہتے ہیں ، کند زاویئی شکل کے ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۰۳). (ب) امذ. (نباتیات) وہ پتا جس کا راس تقریباً گول ہو ، بیضوی یا نکیلے (انگ : Obtuse). پتے کے راس کے حسب ذیل نمونے ہو سکتے ہیں ، کند یا بیضوی. (۱۹۶۶ ، (سید معین الدین مبادی نباتیات ، ۱ : ۸۰). [ف].

---بیان (---فت ب) صف.
جو روانی سے بیان نہ کر سکے ، اٹک اٹک کر بیان کرنے والا ، اظہار میں ناقص. جس کی اہمیت کا اظہار زبانِ کندبیان سے ناممکن ہے (١٩٣٥ ، خطبات مشرانی ، ١ : ٣٠٥). [کُند + بیان (رک)].

---پنا (---فت پ) امذ.
سُستی ، کاہلی. سوائے اسکے کچھ غنودگی یا ذہنی افعال کا کندپنا ہوتا. (١٨٦٠ ، نسخۂ عمل طب ، ١٦٥). [کند + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---چُھری چلانا محاورہ.
رک : کند چھری سے حلال کرنا ، جو زیادہ مستعمل ہے. مسٹر چکبست نے تمام شعرا پر کُند چُھری چلائی تو ان سے باز پرس نہ ہو. (١٩٠٥ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ٢٦).

---چُھری سے حَلال کَرنا محاورہ.
کمال ایذا دینا ، بہت تکلیف دیکر مارنا ، بے دردی سے نیست و نابود کردینا. وہ تمہیں کند چُھری سے حلال کرے تو مجھے مسرور ہو. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٢٣٤). تم نے حُبِ وطن کو کند چُھری سے حلال کر ڈالا (١٩٣٧ ، اشارات ، جوش ، ١٠١).

---چُھری سے حَلال ہونا محاورہ.
رک : کند چھری سے حلال کرنا (رک) کا لازم ، بہت ایذا اٹھانا
وہ خط کو چہرۂ روشن سے دور کیا کرتے
کہ ہم کو کند چھری سے حلال ہونا تھا
(١٨٦٧ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٨٨).

---چُھری سے ذَبح کَرنا محاورہ.
رک : کند چھری سے حلال کرنا. جمہوریت کو کند چھری سے ذبح کرتے ہیں. (١٩٦٧ ، دیدہ ور ، ٣٥٨).

---ذِہن (---کس نیز ذ ، سک ہ) صف.
موٹی عقل کا ، غبی ، کُھٹس ، جس کی یادداشت کمزور ہو (ذہین کی ضد). لڑکانی تین برس کی عمر میں تو منتھے ، لدھڑ کند ذہن تک ... جڑھنے لگتے ہیں. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ١٢). مہربان ، معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت کند ذہن ہیں. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٧ : ٩). باورچیوں کی طرح وفاقی وزارت اطلاعات ... غبی اور کند ذہن واقع ہوتی ہے. (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ٢٠٠). [کند + ذہن (رک)].

---ذِہنی (---کس نیز ذ ، سک ہ) امث.
کند ذہن ہونا ، غبی پن ، کم عقلی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کند ذہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
جس کے بولنے میں رکاوٹ پیدا ہو ، جو بولنے میں ہکلائے ، جو رُک رُک کر بولے ، اٹک اٹک کر بولنے والا. نابغہ شاعر کند زبان ہونے سے پناہ مانگتا ہے. (١٨٨٠ ، خطبات احمدیہ ، ١٩٨). [کند + زبان (رک)].

---طَبعی (---فت ط ، سک ب) امث.
طبیعت کی سُستی ، کاہلی. میں اپنی کُند طبعی کے باعث اُس طرح استفادہ نہیں کر سکتا. (١٩٧٩ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٦٥). [کُند + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہم (فت نیز ف ، سک ہ) صف.
رک : کند ذہن (پلیٹس). [کند + فہم (رک)].

---فَہمی (---فت نیز ف ، سک ہ) امث.
کند فہم ہونا ، کند ذہن ہونا ، ناسمجھی ، کم فہمی. مبادا وقت تحصیل اور بہتر علوم کے قیاس کرتے اوپر کند فہمی اپنی ہمت ہارے اور کمر سعی کھول ڈالے. (١٨٣٧ ، ستۂ شمسیہ ، ١ : ١٢). [کند فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
بے کار کر دینا ، ناکارہ بنا دینا ، سوتھرا کر دینا ، کم اثر و کمزور کردینا. تلوار کی دھاروں کو کُند کیا. (١٨١٩ ، انجیل مقدس ، ٥٦٥).
یاں لا کھوں ہی بُلبُلے اُبھر جاتے ہیں
ذہنِ دریا کو کند کر جاتے ہیں
(١٩٨٦ ، سنبل و سلاسل ، ١٤٣). بیس سال ایک عمر ہوتی ہے جو بچوں کو جوان اور جوانوں کو بوڑھا اور یادوں کو کند کر دیتی ہے. (١٩٨٨ ، تشیب ، ١٥٨).

---گَڑھا (---فت گ) امذ.
کند اوزار کا نشان ، سطحی نشان ، ایسا گڑھا جو کسی کُند اوزار کی ضرب سے کسی چیز کی سطح پر پیدا ہو جائے. تیار شدہ چیزوں پر رندے سے اچھی صفائی کے باوجود خراش اوزاروں کے کند گڑھے (Dents) اور داغ دھبے وغیرہ رہ جاتے ہیں. (١٩٦٧ ، لکڑی کا کام ، ٣ : ٨١). [رک : کند (١) + گڑھا (رک)].

---گھیرا (---ی مج) امذ.
(حیوانیات) ہڈیوں کے گھیرے جو دھڑ کے کناروں پر بطنی جانب کے موٹے عضلات کے پاس ہوتے ہیں اور مع فقروں کے (جو کہ پر دو کے بالائی کناروں کے درمیان ہوتے ہیں) جسم کو گھیرلیتے ہیں انہیں کولا گھیرا بھی کہتے ہیں (ماخوذ : ابتدائی حیوانیات ، محمد سعیدالدین ، ٣٢). [رک : کند (١) + گھیرا (رک)].

---مِزاج (--- کس م) صف.
مضمحل ، افسردہ خاطر (تند مزاج کا نقیض). صاحب حجرہ صبح کو بجائے چالاک و توانا اٹھنے کے شکستہ اور کند مزاج اٹھتا ہے. (١٨٩١ ، مبادی علم حفظ صحت بجہت مدارس ہند ، ٩٧). [رک : کند (١) + مزاج (رک)].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف.
جسے دھندلا نظر آئے ، جس کی نظر تیز نہ ہو. کس واسطے بعض آدمی حالت طفولیت میں کندنظر ہوتے ہیں اور جس قدر بڑھتے ہیں تیز نظر ہوتے جاتے ہیں (١٨٣٩ ، ستۂ شمسیہ ، ٥ : ١٣٢). [رک : کند (١) + نظر (رک)].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
کند کرنا (رک) کا لازم ، ناکارہ ہونا

اثر ہے اس گرفتاری میں مجھ پر کند ہوتے ہیں
کترنا ہے اگر دانتوں سے وہ صیاد پر ہیلے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۸۳). سوچ سمجھکر ان سے کام لیں تاکہ یہ حواس کند نہ ہو جائیں. (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۳۰۹).

کند ہوتے نہیں دردِ احساس کے نشتر
دل کو پھر بھی نہیں خواہشِ دورکرو

(۱۹۶۸ ، شہرِ درد ، ۱۲۷).

کُند (۲) (ضم ک ، سک ن) امذ.
۱. **جنگلی رائے بیل کا نام جس کا پھول خوشبودار اور جنبلی سے مشابہ ہوتا ہے** (لاط : **Tasminum Multiflorum**). داخوں کا سلسلہ مثل کند کے غنچہ سے واضح ہو کر کند کا پھول مثل پھول کروندہ کے ہوتا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۰۵).

کہیں موتیا تھا کسی جا پہ کند
صبا جن سے باقی تھی خوشبوئے تند

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۹۸). حکیم شریف خانصاحب کند کے پھول کو گرم بتاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۹۷).
۲. **نو کا عدد** (جامع اللغات). [س : कुन्द]

کُند (۳) (ضم ک ، سک ن) امث.
ایک بیل جس کی جڑ پانی کے اندر ہوتی ہے ، پتا اس کا حرفے کے بڑے پتے کی طرح ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۹۸). [مقامی].

کُند (۴) (ضم ک ، سک ن) امذ.
رک : خصیہ خصیہ ... فارسی میں کُند اور خایہ اور کند کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۷۷). [ف : کند (رک) کا ایک املا].

کَندا (فت ک ، سک ن) امذ.
رک : کند (۱) ، گانٹھ دار جڑ ؛ شکر قند ؛ سوسن کی قسم کا ایک پودا جس کی پیاز مُدِر اور مسہل ہوتی ہے (لاط : **SeillaIndica**). **نیز پیاز کی قسم کا پودا جس کی گٹھی استوانہ نما ہوتی ہے** (پلیٹس). [س : कन्द + क]

کُندا (۱) (ضم ک ، سک ن) امذ.
۱. (اُ) **رک : کندہ ، بندوق کا پچھلا حصہ ، دستہ ، بٹ.**

ہے جز سپاہیوں کے بندوق اور نشان
کندے کا ان کے تلم ، یہ چلے کا ہے نشان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰۱). روسی افسروں نے بندوق کے کندوں سے مارنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۸). بندوق کا کندا دیوار کی جڑ میں جُکا ہوا ہے. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۰۲). (اا) کندھا (پلیٹس). ۲. (اُ) **موٹی لکڑی کا ٹکڑا جس پر گوشت یا لکڑی کاٹتے ہیں نیز درخت کے تنے کا چھوٹا یا بڑا سالم ٹکڑا جو جلانے کے کام آتا ہے.**

خشک زاہد دوزخ کا کندا
عشق نہ جانے کیسا بندا

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرارالله (ق) ، ۵۹).

قنات اور تنبو سر سب گئے
کھڑے تھے جو کندے اُتر سب گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۹). آگ روشن تھی جس پر لکڑیوں کے بڑے بڑے کندے بڑے سنگ دہے تھے (۱۸۸۸ ، مقدس نازنین ، ۵۱). فریڈرک پیشانی پر زخم کا نشان لیے اس کندے پر بیٹھا تھا جس پر عام طور سے لکڑی کاٹی جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۷). (اا) **ایک قسم کا اڑنڈا ، سوراخ دار موٹی لکڑی جس میں مجرم کے پاؤں ڈالتے ہیں.**

کندے کو کندا دیا جس دم اڑا
پاؤں میں راحت کے آ کندا پڑا

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۵). ۳. **پتھر کا بڑا ٹکڑا ، گھڑا ہوا پتھر ، ڈالا:** روضےدار بلاک ... اس میں پتھر کے مستطیل کُندے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جنائی (ترجمہ) ، ۳۸). ۴. **گاڑھا دودھ ، ایک قسم کا کھویا.** بازار سے کچوریاں اور بالائی ، کندا کھویا ، ربڑی ، کباب منگوا کر کھا لیا کرتی. (۱۸۹۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۶). ۵. (**پتنگ بازی) بانجانہ کی لمبی تین کونوں کی کلی ، پتنگ کا بغلی حصہ یعنی کانپ کے سروں کے قریب کا حصہ** (اب و ، ۸ : ۳۳ ؛ جامع اللغات). ۶. **مرغابی یا نیل سر کی دم کے اوپر کے دو تین پر جو اس طرح مڑے ہوتے ہیں جیسے جھوٹے سے بچھو کا ڈنک ، ان پروں کو عموماً پہاڑی عورتیں کانوں میں جوڑا جوڑا ملا کر پہنتی ہیں** (ماخوذ : سیر پرند ، ۲۰۶). [کندہ (رک) کا ایک املا].

---بھونْنا ف م.
دودھ کا کھویا بنانا ، دودھ کا ماوا بنانا (نوراللغات).

---جوڑی (---و مج) امث.
(دبکتی) **باڑ ، تار دبکنے یا بادلا بنانے کے دبکنے کے اوزار ، دبکتی کے کام کا پورا سامان** (اب و ، ۲ : ۱۹۱). [رک : کندا (۱) + جوڑی (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
بندوق کی نال میں لکڑی کا دستہ لگانا (نوراللغات).

---کسنا محاورہ.
رک : کندا بھوننا (نوراللغات).

کُندا (۲) (ضم ک ، سک ن) امذ.
(ٹھگی) **معدہ ، پیٹ کا پورا حصہ** (اب و ، ۸ : ۱۹۸). [مقامی].

---لینا محاورہ.
(ٹھگی) **پیٹ پھاڑنا** (اب و ، ۸ : ۱۹۸).

کَندالہ (فت ک ، سک ن ، فت ل) امذ.
کندہ کرنے کا آلہ ، چھینی جس سے تانبے وغیرہ پر کندہ کرتے ہیں ، کندن آلہ ، وہ نوک دار اوزار جس سے فولاد ، بتواں لوہے اور ڈھلے لوہے کو کھردرا کیا جاتا ہے. کندالہ ... یہ اوزار کام کو کھردرا کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، انجینری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۰۰). [رک : کند (۱) + آلہ (رک)].

کَنْدَر (۱) (فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
(ہیئت) علم نجوم کے حساب کی ایک منزل ، مرحلہ. چندرماں کندر استھان میں پڑے تو صاحب جوگ راحت مند و خرد مند ہو۔(١٨٨٠ ، کشاف النجوم ، ١٨١).

جو کندر میں چند کو ملے برتری
کرے جوگ والا معلم گری

(١٩٠٢ ، سیرالافلاک ، ٢ : ٢٦١). [ع].

کَنْدَر (۲) (فت ک ، سک ن ، فت د) امذ ؛ امث.
غار ، کھو ، گپھا (قدرتی یا مصنوعی) پہاڑ کی کھو . بڑے بڑے سنتی عنوں کو چھوڑ کر خوفناک جنگلوں اور پہاڑوں کی کندروں کا آسرا لیتے ہیں . (١٩٨٣ ، توازن ، ١٠٦). [س : कन्दर].

کُنْدُر (ضم ک ، سک ن ، ضم د) امذ.
۱. ایک درخت نیز اُس درخت کا زرد گوند جو بطور دوا مستعمل ہے. لے تکیۂ کلاں ، کندری کولی کو اپنے بھائی کے منہ کے پاس لے جاؤ. (١٨٣٩ ، ستۂ شمسیہ ، ٦ : ٨٠). اگر شریان پر نشتر لگے ... کندر ... موضع زخم پر لگاویں . (١٨٤٧ ، رسالہ سالوتر ، ٣ : ٥). جب تم آپریشن کر چکو تو کندر ایلوا لشاستہ وغیرہ زخم کے اوپر چھڑکو. (١٩٠٣ ، جراحیات زہراوی ، ١١١). ۲. جنگلی قرانیا ، ایک درخت جس کا پھل زیتون کے برابر اور اُس سے مشابہ ہوتا ہے نیز کئی مماثل درختوں میں سے ایک درخت (انگ : Dog Wood). کندر ، بید اور مخروطی پتوں کے درختوں میں چیر یا چیل ... اس علاقے کے خاص درخت ہیں . (١٩٦٩ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ٢٢). [یو].

---رُومی کس صف (---و مع) امذ.
کُنْدُر (رک) کا ایک نام . فارسی میں کندر رومی ... انگریزی میں مسٹک بولتے ہیں . (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٩ : ٩٠). [کندر + رومی (علم)].

---کُوٹ (---و مع) امذ.
ایک دوا کا نام ، لوبان (پلیٹس). [کُنْدُر + کُوٹ (کوٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

کَنْدَرا (فت ک ، سک ن ، فت د) امث.
پہاڑ کی کھو. انھوں نے بڑے بڑے پربتوں کی کندرا اور بن اور کنج اور بڑے گنگ کے استھان دیکھے اور ایک بن میں جا لیے . (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ١٥٨). [رک : کندر + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُنْدْرا (ضم ک ، سک ن ، د) امذ.
۱. (کاشت کاری) وہ قطعۂ زمین جو ہال کی رو کی کاٹ سے بچ کر اوپر کو اُبھرتا رہے ، ٹیلا (ا ب و ، ٦ : ٩١). ۲. (اناج وغیرہ کا) ڈھیر ، انبار (پلیٹس). [کُنڈرا (رک) کا ایک املا].

کِنْدْرات (کس ک ، مع ، سک د) امث ؛ ــــہ کندرات.
متلی ، گھبراہٹ ، الجھن ، تنفر.

کہلانے سو کندرات مع کنوں چھٹی
نکائیک وہیں پڑ پڑاتی اوٹھی

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٢٠).

سو کندرات سوں دیکھتی اس جنجال
کھڑا ہو رہے تن کے اپرال بال

(١٦٦٥ ، دیپک پتنگ (ق) ، ٩٣). [کندرانا (رک) کا حاصل مصدر].

کِنْدْرانا (کس ک ، غنہ ، سک د) ف ل ؛ ـــہ کنڈرانا.
نفرت کرنا ، ابا کرنا ، متلانا ، گھبرانا ، پریشان ہونا. کھنکار کر تھوکنا یا اسی قسم کی آوازیں نکالنے سے دوسروں کے دل کندرانے لگتے ہیں . (١٩٣٠ ، لخت جگر ، ٢ : ٩٤). [کندرات (بحذف ت) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کُنْدُرش (ضم ک ، سک ن ، ضم د ، سک ر) امذ.
کندر (رک) کا ایک نام ، ایک درخت کا گوند. کندرشک ... کاف کے حذف سے کندرش بھی آیا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٠١). [کندرشک (رک) کی تخفیف].

کُنْدُرْشَک (ضم ک ، سک ن ، ضم د ، سک ر ، فت ش) امذ.
رک : کندر جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے. کندرشک ... محیط میں لکھا ہے کہ کندر کا نام ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٠١). [کندر (رک) + شک (زائد)].

کُنْدُرُو (ضم ک ، سک ن ، فت نیز سک د ، و مع) امذ.
ایک بیلدار جنگلی پودے کا پھل ، ایک قسم کا جنگلی کدو (لاط : Trichosanthes) (پلیٹس ؛ کلید عطاری ، ٨٦). [مقامی].

کُنْدُرُو (ضم ک ، سک ن ، ضم د ، و مع) امذ.
رک : کندر ، ایک درخت کا گوند (لاط : Boswelliathurifera) (پلیٹس ؛ کلید عطاری ، ٨٦). [کُنْدُر (رک) + و (زائد)].

کَنْدَری (فت ک ، سک ن ، فت د) امث.
رک : کندر ، پہاڑ کی کھو (پلیٹس). [کندر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُنْدُری (ضم ک ، سک ن ، ضم د) امث.
ایک روئیدگی ہے ، گاجر اور سونف کی طرح ، اس کے بیج اُن کے پتوں سے جوڑے ہوتے ہیں اور بو کندر کی سی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٠١). [کندر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُنْدْری (ضم ک ، سک ن ، د) امث.
۱. ایک قسم کی سبزی ، ایک قسم کا جنگلی کدو (Bryonia Grandis).

کہا جیو کندری پھلکولیاں کھیلے
کی سنہ کا جس گھیل نہ بیلے

(١٥٦٥ ، جواہر اسرار اللہ ، ١٦٢). ۲. ڈاڑھے میں تلخ ایک گھاس ، بگولا ، گرد باد (پلیٹس ؛ کلید عطاری ، ٨٦). ۳. (حمالی) حمالوں کے سر پر بوجھ کے نیچے رکھنے کی کنڈلی نما بنی ہوئی چیز جس پر چندیا سے الگ بوجھ ٹکا رہے اور چندیا پر بوجھ کی رگڑ نہ لگے ، بعض حمال ضرورت کے وقت کپڑے کو موڑ کر سر پر رکھ لیتے اور اُس پر بوجھ ٹکا لیتے ہیں بعض مستقل طور پر

کسی چیز کی بنا لیتے ہیں ، اینڈوا (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۳۸) ۔
[غالباً ، س : कण्डवी]۔

کُنڈرا (ضم ک ، سک ن ، ف د) امذ۔
ڈھیر (غلے وغیرہ کا) ، انبار (ماخوذ : پلیٹس) ۔ [غالباً ، س : क + कण्डल]۔

کُنڈُس (ضم ک ، سک ن ، ضم د) امذ۔
رک : کندش جو فصیح ہے۔ کندس ، بادام ، کا کنج اور بیر وغیرہ کے درخت سب قریب قریب ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۸)۔ صالح نے ... کندس کو باریک پیس کر پھکنی کے ذریعے ابراہیم کی ناک میں چڑھا دی۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکمۃ ، ۳۰۲)۔ [کندش (رک) کا متبادل املا]۔

کُنڈُش (ضم ک ، سک ن ، ضم د) امث۔
ایک نبات کی جڑ ، ایک قسم کی رونیدگی ، چھینک لانے والی ایک دوا ، نک چھکنی۔ کندش کے دھوئیں سے مکھیاں مر جاتی ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۸)۔ سعد کوفی و کندش یعنی نک چھکنی ... پیشانی پر لگاویں۔ (۱۸۶۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۲۱)۔ کندش ... پتہ اس کا حرشف بستانی کی طرح ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۱)۔ [ع]۔

کَنڈَل (فت ک ، سک ن ، فت د) امذ۔
ایک درخت کا گوند جو باہر سے سرخ و زرد اور اندر سے سفید رطوبت کے ساتھ ہوتا ہے ، بُو تیز اور مزہ قدرے تلخ ہوتا ہے (لاط : Sagapenum) (پلیٹس ؛ کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲۹)۔
[س : कन्दल]۔

کُنڈَل (۱) (ضم ک ، مغ ، فت د) امذ۔
خالص سونا ، کندلا۔

> رانساں شعلہ ہے لچکی لچکی سی کمر
> کندل نہ کنول ہے یا دمکتا پیڑو

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۹۷)۔ [غالباً ، کندن (رک) کا بگاڑ]۔

کُنڈَل (۲) (ضم ک ، مغ ، فت د) امذ (قدیم)۔
رک : کنڈل۔

> کہ بیٹھا ہے لٹ کنڈل مار سانپ
> سُنے کا جو چھیڑے نہ بے فکر جھانپ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸۳)۔ [کنڈل (رک) کا قدیم املا]۔

کَنڈَلا (فت ک ، غنہ ، سک د) امذ۔
رک : کندرا ، غار ، کھو نیز ڈھلوان چٹان یا اس کا کنارہ ، کھڑی چٹان (پلیٹس)۔ [کندرا (رک) کا بگاڑ]۔

کَنڈَلا (فت ک ، غنہ ، فت نیز سک د) امذ ؛ ج کندلہ۔
۱. خالص سونا ، سونے کا ڈلا۔ کانوں میں کندلے کی ایک ایک بالی۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ (آغا حیدر حسن دہلوی) ، ۳۳)۔ ۲. (کندلا کشی) تانبے ، چاندی اور سونے میں سے کسی دو یا تینوں دھاتوں کو متناسب اجزا میں اوپر تلے ، باہم پیوست کر کے تیار کی ہوئی مرکب دھات (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۱۷۹)۔ ۳. سونے یا سونے چاندی اور تانبے کی مرکب دھات سے تار تیار کرنا ، تارکشی کا کام۔ کندلے کا تار و کیدانی و کلاہ زر دوزی و دو شالہ باف و کفش سازی کا کام اطفال لاوارث سے بنوایا جاتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۶۹)۔ کندلہ یعنی تارکشی یہاں کی عام صنعت تھی۔ (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ ، ۱۸۷)۔ [غالباً ، س : क + कन्दल]۔

--- کَش (--- فت ک) امذ۔
کندلے کا تار تیار کرنے والا ، چاندی پر سونا چڑھانے والا کاری گر۔ کبھی کندلا کشوں وغیرہ پیشہ وروں کے کارخانوں میں گھس جاتے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۶۵)۔ [کندلا + ف : کش ، کشیدن ۔ کھینچنا]۔

--- کَشی (--- فت ک) امث۔
کندلے کے تار کھینچنے کا عمل ، چاندی پر سونے کے ورق چڑھانا۔ چاندی کے شلاق پر سونے کے ورق کی ملمع کرنے کو کندلا کشی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳)۔ آگرے کے رہنے والے تھے ، کندلہ کشی کرتے تھے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۹۲)۔ [کندلا کش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- گَر (--- فت گ) امذ۔
چاندی پر سونے کا ورق چڑھانے والا۔ دیکھو مرد کیسی کیسی سخت محنت کرتے ہیں ، کوئی بھاری بوجھ سر پر اٹھاتا ہے ، کوئی لکڑی ڈھوتا ہے ، سنار ، لوہار ، ٹھٹھیرا ، کمیرا ، کندلہ گر ، زرکوب ، دبکیا ، تارکش۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۲ : ۳۰)۔ [کندلا + گر ، گار ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- گلانا ف م۔
چاندی اور سونا ملا کر گلانا تا کہ چاندی پر سنہری رنگ آ جائے (فرہنگ آصفیہ)۔

--- گلنا ف ل۔
کندلا گلانا (رک) کا لازم ، چاندی اور سونے کا باہم پگھلنا۔ جہاں کندلہ گلتا ہے واں انگریز کا پہرہ بیٹھ گیا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ (آغا حیدر حسن دہلوی) ، ۱۳۳)۔

کُنڈَلا (ضم ک ، غنہ نیز مغ ، سک د) امذ۔
ایک قسم کا چھوٹا خیمہ ، راوٹی کے طرز کا چھوٹا خیمہ۔ شہر کے باہر تنبو ، قنات اور بیچوبے اور سرا پردے اور کندلے کھڑے کروا کر ان میں داخل ہوا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۹)۔ دکاندار دکان جمائے جاتے تھے ، بیچوبے ، بالیں ، رواٹیاں ، کندلے ، بنگلے کھڑے ہوتے تھے۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۱۷)۔ [غالباً ، ف : کندلان کی تخفیف]۔

کَنڈَلہ (فت ک ، غنہ ، فت نیز سک د ، فت ل) امذ۔
رک : کندلا ، چاندی پر سونا چڑھا ہوا۔ کندلہ تین قسم پر ہوتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۲)۔ [کندلا (رک) کا ایک املا]۔

کُنڈلی (ضم ک ، غنہ نیز مع ، سک ڈ) امث.
چھوٹا کنڈلا. حمام شاہی کے روبرو ... مجوسی ، کنڈلیاں راوشاں استادہ ہوئیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰۷)۔ [کنڈلا (رک) کی تصغیر]۔

کَنْدَن (فت ک ، سک ن ، فت د) امث.
۱. **کھودنا ، جڑ سے نکالنا ، مٹا دینا ، کھرچ دینا ، دھات پر کھدائی کا کام کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲. **نزع کا عالم ، جان کنی ، سخت اذیت.**

پوچھوں سوں مرے کے بولیگاں تمہاریاں رات دن باتاں
الجھیو سوں کے گرتی ہیں خوں اوی ہور کندن سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۳)۔

وہی جان کندن مجھے تھا سو تھا
کہوں کیس زباں سے میں اپنی بتھا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵)۔ حکیم ابوالفتح بڑی جان کندن سے منزل پر پہنچے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷۹)۔ [ف]۔

ـــ جان / دل کس اضا (ـــ / کس د) امذ.
عالم نزع ، جان کنی (پلیٹس)۔ [کندن + جان / دل (رک)]۔

ـــ کَرْنا ف م.
کھودنا (پلیٹس)۔

کُنْدَن (ضم ک ، سک ن ، فت د)، (الف) امذ.
۱. **اعلیٰ قسم کا صاف کیا ہوا سونا ، سچا سونا ، طلائے خالص ، ذہب خالص.**

سوا لاکھ پربت کوں کانچھی بتھاؤ
سہر سال کندن کے لاٹھی بتھاؤ
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳)۔

کندن کی ہے پتلی جیوں کی ہے مورت
تو شبتی ہے امرت بچن اس اسولے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۳)۔ سبحان اللہ اس عمارت کا کیا کہنا روبرو اس کے عجب نہیں جو کندن ہیرا رشک سے کھالے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲۷)۔

خوشنما ساعد سیمیں میں طلائی کنگن
گوری گوری وہ جبیں اور وہ کندن سا بدن
(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۶۵)۔ انگ انگ جل گیا ، مگر کانسۂ سر پر ذرا آنچ نہ آئی اور تپ تپ کر کندن کی طرح دمکا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۷)۔ ۲. **خالص سونے کا ورق.** سونے کا خالص ورق لے کر جس کو کندن کہتے ہیں اور قیمت میں اکیس روپیہ تولہ آتا ہے ... نگینہ کے گوشوں میں اور درزوں میں بھر دیتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا باہر سے کندن کی دیوار اس پر نقش و نگار۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۷۸)۔ ۳. **کھرا پن ؛ (کنایۃً) اصلیت ، جوہر.** آگ سے اس کی شخصیت کا کندن نکھر آتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۳۶)۔ (ب) صف. **بے میل ، خالص ، کھرا ، پاک و صاف ، بے عیب.** میری صحیح تربیت ہوگی اور میں اس بھٹی میں سے کندن ہو کر نکلوں گا۔ (۱۹۸۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۶)۔ [غالباً ، س : کندل ، कन्दल کا بگاڑ]۔

ـــ بَدَن (ـــ فت ب ، د) صف.
کندن جیسا بدن رکھنے والا ، جس کے بدن کا رنگ سونے جیسا ہو ؛ (کنایۃً) خوبصورت ، حسین. میں نے پاک چھاننگ کر کے اشنان کرنے والیوں کا جائزہ لے لیا ہے ، کوئی کندن بدن نہیں۔ (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۱)۔ [کندن + بدن (رک)]۔

ـــ بَرَسْنا محاورہ.
بن برسنا ، دولت کی کثرت ہونا.

برسا کمالِ ذہن پہ کندن خیال پر
نوبت بجی منارۂ ذوقِ جمال پر
(۱۹۷۷ ، مہذب اللغات (جوش ملیح آبادی) ، ۱۰ : ۳۶)۔

ـــ بَنا دینا ف م ؛ محاورہ.
کیمیاوی طریقہ سے تانبے کو زر خالص بنا دینا ، کھرا کر دینا ، پاک و صاف کر دینا ، ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا ، کایا پلٹ دینا.

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵)۔ جرام ، خنازیر وغیرہ کے لیے ایک ہی خوراک کافی ہے ، زندگی بھر کے لیے کندن بنا دیتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۸)۔

پارس نے روم کے تجھے کندن بنا دیا
کس حال میں ہے میرا جری الفتی بتا
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۸۷)۔

ـــ بَنْنا محاورہ.
۱. **کندن بنانا (رک) کا لازم ، نکھر جانا ، پاک و صاف ہو جانا.** بڑے لوگوں کی صحبت بھی اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے ، جو ان سے چھوا کندن بن گیا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۷)۔ ۲. **قابل قدر ہونا ، قیمتی ہونا.** میر تقی میر ... جنوں کی آگ سے کندن بن کر نکلا۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷)۔

ـــ پُلاؤ (ـــ ضم پ ، و مج) امذ.
پلاؤ کی ایک قسم ، سبزی پلاؤ. ہر ایک تورہ میں زیربریاں ، زعفرانی پلاؤ ... کندن پلاؤ۔ (۱۸۴۷ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵)۔ [کندن + پلاؤ (رک)]۔

ـــ حَلْوا (ـــ فت ح ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا عمدہ حلوہ. جیسا موقع دیکھا کبھی ... حلوا سوہن ، کندن حلوا ، ریشمی حلوا وغیرہ تیار کیا۔ (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۴۷)۔ [کندن + حلوا (رک)]۔

ـــ ساز امذ.
سونے کو صاف کر کے خالص بنانے والا ، سونے کو صاف ستھرا کرنے کا پیشہ کرنے والا. سپہ اسپکٹر نے اس سنار اور مینا کار اور کندن ساز کو بلوایا۔ (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۳)۔ [کندن + ف : ساز ، ساختن - بنانا]۔

---قلیہ (---فت ق ، کس نیز سک ل ، فت ی) امذ.
اعلیٰ درجے کا قلیہ. کیا کھلائیے گا ، میں نے کہا ... پرسیلے کباب ، کندن قلیہ ، قورمہ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰۲).
[کندن + قلیہ (رک)].

---کاری است.
(جڑائی و میناکاری) **زیورات میں نگینوں کو کندن (خالص سونے کے ورق کے ریزے) سے جڑنے کا عمل ، کندن کرنا** (ا پ و ، ۲ : ۴۳). [کندن + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کر دینا محاورہ.
آگ میں جلا تپا کر سرخ کر دینا ، چمکا دینا. پہلے حقے کا شغل شروع ہوا ، میاں تم کندن کیے دیتے ہو ، ایک کش ہم بھی تو لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۳).

---ہو جانا محاورہ.
جسم یا چہرے پر تندرستی کی سرخی دوڑ جانا ، اصلی یا خالص ہو جانا ، پاک و صاف ہو جانا. خراب خستہ سڑا ہوا وجود کندن ہو جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۳).

کُندَنی (ضم ک ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **کندن (رک) سے منسوب ، سونے کا ، سنہری ، سونے کا سا.**

کیا کہوں کندنی تھا کیا وہ رنگ
پر نگینے کا ڈاک تھا وہ رنگ

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۳۰). رنگت کسی قدر زرد اور کندنی تھی. (۱۹۰۳ ، سفرنامۂ ... ۱ : ۷۱). ملکہ کی رنگت کندنی ناک نقشہ سڈول اور قد میانہ پوتا سا تھا. (۱۹۵۹ ، بیگمات اودھ ، ۱۸۶).
[کندن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قلیہ (---فت ق ، کس نیز سک ل ، فت ی) امذ.
رک : **کندن قلیہ.**

کندنی قلیا قناعت سے او بالا ہو گیا
داغ زر کھایا تو سونے کا نوالا ہو گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۷). [کندنی + قلیہ (رک)].

کُنڈُو (ضم ک ، سک ن ، و مع) امذ.
(لهگی) رک : **کنڈا** (۲) (ا پ و ، ۸ : ۱۹۸). [رک : کنڈا (۲) کا بگاڑ].

کندورا / کَندورَہ (فت ک ، سک ن ، و مع / فت ر) امذ.
۱. رک : **کندوری ، کھانا ، دعوت جو وسیع پیمانے پر کسی تقریب کے موقع پر کی جائے.**

خلائق ولے دور ولے خاص و عام
کندورے تے فارغ ہوئے خوش تمام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۸). ۲. **دسترخوان** (جامع اللغات). [ف].

کَندُوری (فت ک ، سک ن ، و مع) امث نیز امذ.
۱. **کھانا ، ضیافت ، دسترخوان ، دعوت جو کسی تقریب کے موقع پر ہو ؛ (عموماً) وہ کھانا جو وسیع پیمانے پر دلہن کی طرف سے بعد نکاح کھلایا اور تقسیم کیا جاتا ہے.**

بادل سے سُفرت کے اپر جوڑے جت کیاں نعمتاں
سو اس کندوری کوں دیکھت تر لوگ سب حیراں ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۲).

بہت شکر کر لئی کندوری کیا
اِدک مال او عاجزاں کو دیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۲).

کہا جس کِن ہے جو کچا و پکا
دھریے وہ اس کندُوری کے اپر لا

(۱۷۹۱ ، پشت بہشت ، ۷ : ۳۳۲). مٹ منگرا کرنا ، پھول کرنا ، کندوری کھلانا رت جگا کرنا ، یہ سب رسم ہندوؤں کی ہیں. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۵). بغیر گوشت کی کندوری جو طرح طرح کے تکلفات سے شاہی مطبخ میں تیار ہوتی ہے ، حاضرین ، مجلس کو پیش کی جا رہی. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۵۴). **دسترخوان ، چمڑے یا کتان کا میز پوش ؛ دست پاک ، ڈسٹر** (پلیٹس). ۳. **حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ کی نیاز ، صحنک (جس میں صرف خواتین شریک ہوتی ہیں).** رت جگا بیٹھک کندوری کونڈا کرنا ، بیٹھک والی عورت کی باتوں کو جو مکر سے سر ہلا ہلا کر دیوانوں کی طرح واہیات بکتی ہے سچا جاننا. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۴۸). عیدین کو بعد نماز اور آخری چہار شنبہ کے روز ہمیشہ کندوری کرتے تھے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۸۶). ۴. **ایک قسم کا چھوٹا سرخ پھل.** کندوری بالخاصیت عقل کو کم کرتی ہے ، اگر اس کا چھلکا دور کریں تو پیٹ کم پھلاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۰۵). اس کے ... گال تو بنگالی رس گلوں کی طرح سفید تھے اور آنکھیں پکی ہوئی کندوری کی طرح سرخ. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۲). ۵. **ایک قسم کی ترکاری ، جنگلی کدّو ، کندری** (لاط : **Bryonia Crandis**) (نوراللغات ؛ پلیٹس). [ف].

---خَرچنا کرنا محاورہ (قدیم).
ضیافت ، کھانا کھلانا ، دعوت کرنا.

دلاں تو تمانے سوں مائل اکھائیں
اُکھانے کندوری خرچنے بجائیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق (دکھنی اردو کی لغت)).

کَندَہ (فت ک ، سک ن ، فت د) : (الف) صف.
کُھدا ہوا ، نقش کیا ہوا ، لکھا ہوا (کھود کر). اگر یہ اس ضرور ہے تو یہ دو بیتیں کندہ کرو کہ کافی ہیں. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۴۴). تصویر خیالی شہزادے کی لوح سینہ پر کندہ تھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۲). باہر جا کر دیکھو آ دیوار پر کیا کندہ ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۰). جس جان کا گھر اس وبا سے محفوظ ہے جن کے دروازوں پر سورۂ ناس کندہ تھا. (۱۹۶۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۹). (ب) امذ. ۱. **نقش ، نشان.**

کندہ ہماری قبر کا بالکل مٹا دیا
اپنے نشان سے اون کو عداوت ہے کسقدر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۱). کم قیمت پتھروں پر عمدہ کندہ و نقش و نگار نہیں کیا جاتا. (۱۹۳۲ ، اسرار الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۷۶).

۲. اینٹوں یا گارے سے بنی ہوئی دیوار (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۹). [ف : کندن ـ کھودنا سے اسم مفعول].

ـــ کار امذ.

پتھر وغیرہ پر کھدائی کرنے والا ، نقش و نگار کھودنے والا ، حکّاک (فرہنگ آصفیہ). [کندہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ کاری امث.

کندہ کار کا کام ، نقاشی ، قلم کاری ، حکّاکی. اکثر چوبی عمارتیں ہیں بعضوں پر کندہ کاری ہے اور بعض رنگین اور منقش ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۹). کندہ کاری ، بت تراشی مینا کاری کے نفیس و پاکیزہ نمونے .... قرینے سے آراستہ تھے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۹). دھاتوں میں ٹانکا لگانا ، چھالنا ، جڑاؤ ، کندہ کاری اور مرصّع کاری بھی انہوں نے شروع کی. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۵۹). [کندہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کرانا ف م.

۱. **نقش کرانا ، کھدوانا (لوح ، مُہر وغیرہ)**. میرا بس چلے تو اس آیت کو تختیوں پر کندہ کرا رکھوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۶). کالج کے محسنوں ، مربیوں اور مددگاروں کے نام بڑے اہتمام سے کندہ کرائے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۳). ۲. **کھدوانا (زمین وغیرہ)**. جس زمین میں دموت ہوئی تھی وہ ایسی ناپاک سمجھی گئی کہ کندہ کرائی گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۴). ۳. **ادھڑوانا ، کھنچوانا، نچوانا (عموماً کھال وغیرہ کا)**. شہزادہ نے واقعہ نویس کا پوست زندہ کندہ کرایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹).

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **نگینہ یا پتھر وغیرہ پر کھدائی کرنا ، نقاشی کرنا**. اس کی ہر ہر بات لوح دل پر کندہ کرنے کے لائق ہے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۸۲). مصر کے لوگ ... الفاظ کو نہایت خوش نما حروف میں کندہ کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۵۷). ۲. **کھودنا ، کھود ڈالنا ، اکھاڑ پھینکنا**.

کنواں ایک اُس شاہ کی راہ میں
کروں کندہ تا وہ گرا لے چاہ میں
(۱۸۱۲ ، شمشیر خانی ، ۲۱). انڈیا کی عمارات کی تحقیق ... قدیمی انڈیا کے شہروں کے کندہ کرنے سے قدیمی کتابوں کے پڑھنے اور نقل کرنے سے ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۴۷). ۳. **ادھیڑنا ، دھنا**. طعمہ کو برغبت نہ کھانا یا منقار سے کندہ کر ڈال دینا اور پرہائی جدید کو ڈالنا علامات کرنا زدگی کی ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۳۴).

ـــ گر (ـــ فت گ) امذ.

رک : کندہ کار (جامع اللغات). [کندہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گری (ـــ فت گ) امث.

کندہ گر کا کام یا پیشہ ، نقش و نگار کھودنا ، پتھر وغیرہ پر کھدائی کرنا (ماخوذ : نوراللغات). [کندہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــ ہونا محاورہ.

کندہ کرنا (رک) کا لازم ، نقش ہونا نیز اُکھڑنا

کیوں مجھ پہ مڑوڑتا ہے مونچھیں اپنی
دشمن ہے نہ میری پشم ہو گی کندہ
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۱۸)

کُنْدَہ (ضم ک ، غنہ ، فت د) امذ.

۱. (i) **درخت کا تنا یا موٹی لکڑی کا سالم حصّہ ، شہتیر ، کُنھا ، کاٹھ**. ریت کے ذرّے ... کو تو ہم پلکا کہتے ہیں اور لکڑی کے کندے کو بھاری بتاتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۸). سخت لکڑی کے کندے چیر کر تختے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۳). (ii) **لکڑی کا وہ سالم ٹکڑا جس پر گوشت یا ایسی قسم کی کوئی چیز کاٹی جاتی ہے اور عموماً قصاب استعمال کرتے ہیں**. وہ لوہے کا تیر ... اور کاٹ کا کندہ جس پر وہ گردنیں کٹی ہیں ، ٹاور کے اسلحہ خانے میں اب تک موجود ہے. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۲۰۸). (iii) **سوراخ دار موٹی لکڑی جس میں مجرم کے پانو بطور سزا ڈالتے ہیں** (نوراللغات). ۲. (i) **بندوق کی موٹھ جو عام طور پر کسی قدر مثلث نما لکڑی کی بنی ہوتی ہے ، بندوق کا دستہ یا قبضہ**. روسی افسروں نے بندوق کے کندوں سے مارنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۸). بندوق کے کندوں کے لیے ایسی لکڑی درکار ہوتی ہے جو سخت ، لچیلی ریشے والی اور ہلکی ہو. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۶۶). اچھی توڑے دار بندوق کی ناپ کے کندے پر ایک آلہ لگا ہوا تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۷). (ii) **لکڑی کی بندوق جس سے رنگروٹ مشق کرتے ہیں** (پلیٹس). ۳. **بانجھے کی تین گوشوں کی لمبی کلی جو پانجے کا گھیر بڑھاتی ہے ، نیز ؛ پتنگ کا ہر ایک گوشہ جو عرض میں ہوتا ہے ؛ کانپ کے سروں کے قریب کا حصّہ ، پرند کا بازو ، شہپر (عموماً جمع میں)** (پلیٹس). ۴. **ایک قسم کا کھوپا ، ماوا**. دونوں وقت بازار سے کھجوریاں اور بالائی ، کندا کھویا ، ربڑی ، کباب منگوا کر کھا لیا کرتی. (۱۸۹۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۶). روٹی کے لالے پڑ گئے تھے کبھی کبھی دودھ دیکھ کر پی لیا کبھی کندہ کھایا اور صبر کیا. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۱۵). [ف].

ـــ باندھنا محاورہ.

پرندوں کا پروں کو اکٹھا کرنا (نیچے کی طرف آتے ہوئے یا زمین پر اترتے ہوئے).

جاتا ہے مرغ نظر کُندے کدھر باندھے ہوئے
ہو سے تار اشک سے ہیں تیرے پر باندھے ہوئے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳). اس کو دیکھتے ہی کندہ باندھ کر اپنی مادہ کے پاس آ جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۵).

ـــ جہنّم کس اضا (ـــ فت ج ، ہ ، شد ن بفت) امذ.

جہنم کا ایندھن. اے ملعون خدا تجھے کُندۂ جہنم کرے کہ تو نے ہزارہا بندگان خدا کو برگشت کر رکھا ہے. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۰۳). [کندہ + جہنم (رک)].

---سانچا (---مع) امذ.
کسی دھات کے ڈلے کا بنا ہوا سانچا (انگ : **Ingotmould**)
دھات کو ... کندہ سانچوں میں براہ راست یا ونفریکٹری نالیوں کے ذریعے الڈیل دیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۰۳).
[کندہ + سانچا (رک)].

---لوہا (---و مع) امذ.
لوہے کا ڈلا جو بھٹی میں سے نکل کر مستطیل نما شکل میں جم جاتا ہے (انگ : Pig Iron). بھٹی سے حاصل شدہ لوہے کو ... اردو میں کندہ لوہا یا پگ لوہا کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۵). [کندہ + لوہا (رک)].

---ناکار کس صف(---فت ب) امذ ، صف.
لکڑی کا بے کار ٹکڑا ؛ (کنایۃً) بے مصرف ، بے کار ، جو کسی کام کا نہ ہو.
مبادا طوفاں بھٹک گیا تھا کہ زور طوفاں نہ سہہ سکا تھا
یہ کندۂ ناکار کشتی ، یہ لاشۂ روسیاہ ساحل
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۹۳). [کندہ + ناکار (رک)].

---ناتراش / ناتراشیدہ کس صف(---فت ت / ی مع ، مع ، فت د) امذ.
بے تمیز ، اَن پڑھ ، جاہل ، اُجڈ. دین دیال تجار کی تحت حکومت آئی ... یہ کندۂ ناتراش ... رنج آنکار او تہائی دینے لگا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۰). اَن پڑھ ، جاہل ، کندۂ ناتراش ، کم فہم ، کم عقل ، گنوار بلکہ گنوار کی لٹھ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷). آریا کندۂ ناتراشیدہ ضرور تھے مگر قدرت کو نقش و نگار کے لیے ان سے بہتر کندہ کبھی نہ ملا تھا. (۱۹۰۳ ، ویدک ہند ، ۴۲). ... فن بارق میں محض روسانی جھیڑ جھاڑ بھی دکھائی جا سکتی ہے کندۂ ناتراش امرا کی ذہنیت کا نقشہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۱۹). [کندہ + نا (حرف نفی) + ف : تراش / تراشیدہ ، تراشیدن - چھیلنا].

کَندَنی (فت ک ، سک ن ، فت د) امث.
لکڑی کا ٹکڑا جس پر دروازے کی چول گھومتی ہے. دونوں نے مل کے مشکل سے ایک پٹ کی چول کندنی پر سے اوتاری. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۸). [غالباً ـ کندھا (رک) سے].

کُنْدی (۱) (ضم ک ، سک ن) امث (شاذ).
۱. دھار یا نوک کا کند ہونا ، کُنْھل ہونا. اتنا بھی سمجھ لو کہ یورپی طرز تعلیم و حالات ، وسعت معلومات اور کندی جذبات انسانی وہاں کیسی ہے. (۱۹۰۵ ، گلدستۂ پنج ، ۳۱).
دیکھیے مسند محبت پر بھی ہے کیا وقت ذبح
شوق میں تیری ادھر کندی ادھر خنجر میں ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۱). **۲. سستی ؛ بے حسی نیز بیوقوفی** (پلیٹس). [رک : کند (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُنْدی (۲) (ضم ک ، سک ن) امث.
۱. وہ موگری جس سے دھوتے وقت کپڑوں پر ضرب لگائی جاتی ہے. ایک روز کوئی دھوبی صاحب گدھے پر کندی کسے لادے گھاٹ جا رہے تھے. (۱۹۰۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ : ۲ : ۱۰). **۲. وہ چوبی موگری جو کپڑوں کی سلوٹ نکالنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے.** اور ہنوز کچھ نمی باقی رہتی ہے کہ سکھا اور جس اس کی صاف کر کے کندی کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۴۸). کندی کرنے اور خشک کرنے اور تہ کرنے ... کے لیے علیحدہ علیحدہ کلیں ہیں. (۱۸۸۹ ، گلکشت فرنگ ، ۱۹۳). **۳. مرمت ، پٹائی ، زد و کوب.** نوکر نے پکڑ کر اسے (فقیر کو) کندی کیا تو اس کے بلحاظ دس ہزار درم قبول کیے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۸۳). پرنالی کی بھی کندی خوب ہوئی مگر اس کو کچھ مار لگی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۳). دوسرے بھوک کی جھانجھ ، ایک تو کریلا کڑوا ، دوسرے نیم چڑھا ، خوب ہی بیچاری پر کندی ہوئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۳۵). اے بڑی جیجیں بھر رہی ہیں ، بہت دل سے تمہاری کندی نہیں ہوئی. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۴۳). ف : کرنا ، ہونا. [غالباً ، س : कुण्डल + कुण्डा].

---کار امذ.
(دھلائی) کپڑے کی سلوٹیں نکالنے والا کاریگر (ا ب و ، ۲ : ۳۲) [کندی + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---گر (---فت گ) امذ.
رک : **کندی کار.** روزمرہ کی کاروباری زندگی مثلاً جولاہوں ، کندی گروں ، زرباتوں ، لوہاروں اور ساروں کے پیشہ ورانہ مشاغل کی مصوری بہت حسن و خوبی سے کی ہے. (۱۹۶۳ ، ہماری مصوری ، ۱۳). [کندی + گر ، لاحقۂ فاعلی].

کُنْدی (۳) (ضم ک ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) **گیہوں کی بال کا اُبھار ، کنکڑی** (ا ب و ، ۲ : ۹۱).
[گھنڈی (رک) کا بگاڑ].

کُنْدی (۴) (ضم ک ، سک ن) امث.
۱. چھوٹا کنواں. بلیا کے بنانے میں چاہیے کہ سڑک کے دونو کناروں پر گہری گہری کندیاں بناویں. (۱۸۷۶ ، علم طبیعات ، ۲ : ۲۰). **۲. (کشتی بانی) بادبان کا کھم یا کشتی میں جڑا ہوا مستول پھنسانے کا نلوا یا تھوا جس میں مستول کا سرا جما کر کھڑا کیا جاتا ہے ؛ کشتی کے مستول میں بندھی ہوئی موٹی رسی ، کشتی کھینچنے کا رسا** (ا ب و ، ۵ : ۱۷۹). **۳. (ماہی گیری) چھوٹی مچھلیاں پکڑنے کا جال** (ا ب و ، ۲ : ۶۰). [کنڈی (۲) کا ایک املا].

کُنْدے (ضم ک ، سک ن) امذ ، ج.
کندہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل ، لکڑی کے موٹے ٹکڑے. ایک انگریز نے بندوق کے کندے سے سکھ کے سر پر چوٹ ماری. (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۴۷). شیطان کو مات کرتے ہیں اور دوزخ کے کندے بنتے ہیں. (۱۹۱۰ ، نشاط عمر ، ۹۵). آگ ... پر لکڑی کے بغیر چھال والے خشک کندے رکھے جاتے تھے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۷). [رک : کندا (۱) کی جمع].

ـــ باندھ / تول / جوڑ کر آنا محاورہ۔
پرندے کا پروں کو اکٹھا کرکے نیچے کی طرف آنا یا زمین پر اُترنا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

ـــ باندھ کر گِرنا ف ل۔
رک : کُنڈے باندھ کر آنا ، کندھے تولنا۔ باز کُنڈے باندھ کر شکار پر گرا پنجوں سے نوچنے لگا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹۶)۔

ـــ باندھنا محاورہ۔
اڑنے کے لیے پرند کا بازوؤں کو ملانا ، پرواز کا قصد کرنا ، پرواز کرنا۔

جاتا ہے مرغِ نظر کُنڈے کدھر باندھے ہوئے
ہم نے تارِ اشک سے ہیں تیرے پر باندھے ہوئے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۱)۔ باز کُنڈے باندھ کر شکار پر گرا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹۶)۔

ـــ پڑنا محاورہ۔
خوب زد و کوب کیا جانا ؛ اذیت میں ہونا۔ صبح و شام جہنم کے کُنڈے پڑتے ہوں گے۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا (فرہنگ اثر ، ۳۷۵)۔

ـــ تراشنا ف م ؛ محاورہ۔
درخت کی موٹی لکڑی کو چھیل کاٹ کر قابلِ استعمال بنانا ، موٹی لکڑی کو چھیلنا ، ہموار کرنا ؛ مراد : بد اور قبیح افعال یا خیالات کو اچھے پیرائے میں بیان کرنا۔

غزل میں جھوٹ سچ کے اس قدر کُنڈے تراشے ہیں
کہ ڈلنے والا بھی قائل ہوا ہے میری بانی کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۳۰)۔

ـــ تول کے چلنا محاورہ۔
پہلوانوں اور بڑے ورزشیوں کا بازوؤں کو بغلوں سے الگ کر کے جھوم کے چلنا (مہذب اللغات)۔

ـــ تولنا محاورہ۔
۱. بلندی کی جانب پرواز کرنے کی تیاری کرنا ، پرندوں کا اُڑنے کے لیے بازوؤں کو جنبش دینا ، پرواز کے لیے تیار ہونا۔ کُنڈے تول کر اسی پہاڑ پر چلا سوچا کہ پانی بھی پیوں گا۔ (۱۸۹۸ ، طلسم ہفت پیکر ، ۳ : ۳۷)۔ کُنڈے تول کر جھپٹنے اور پنجے جھاڑ کر جھٹنے سے تغزل کی رمزیت لہو لہان ہو گئی ہے۔ (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۹۷)۔ ۲. چلنے کی تیاری کرنا ، کہیں جانے کا قصد کرنا ، کچھ کرنے کا ارادہ کرنا۔ یہ کہہ کر سب کے سب کُنڈے تولنے لگے۔ (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۷)۔ گھڑی بھر کو گھر میں آتے ہیں تو رسیاں تڑاتے ہیں کُنڈے تولا کرتے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۸۲)۔

ـــ جوڑ کر اُترنا / گرنا محاورہ۔
پرند کا بازوؤں کو سمیٹ کر تیزی سے نیچے آنا۔ یہ نکلو اول عاشق ہو گیا ، کُنڈے جوڑ کر اتر پڑا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۶)۔ کبوتر کُنڈے جوڑ ہوا کر اس کاسہ پر گرے اور پانی پیا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۵۷)۔

ـــ جوڑنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **نیچے اُترنے کے لیے پرند کا بازوؤں کو جوڑنا۔**

رہا ہوکر قفس سے گلستاں تک کس طرح پہنچوں
نہ اب اُڑنے کی طاقت ہے نہ کُنڈے جوڑے جاتے ہیں

(۱۹۵۸ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ۱۱۳)۔ ۲. **بندوق کے دستے کو کاندھوں سے لگانا (نشانہ باندھنے کے لیے)۔** دونوں نے فوراً اپنی بندوقیں سنبھالیں اور کُنڈے جوڑ کر کشتی کو زد میں لے لیا۔ (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۱۰۲)۔

ـــ دار صف۔
۱. **نوک دار (پگڑی)۔**

پتا ہی کے یہ فراش باندھ کُنڈے دار
پُھر تویزوں کے تاگے سے ہجانے آزار

(۱۷۸۲ ، شاہ حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۰))۔ ۲. **(پائجامہ) جس میں کلیاں لگی ہوں۔**

ہمارے بُت کا کُندا بھی کہاں اور ہے تو بس وہ ہی
جو کُنڈے دار پیجامہ بُرا سحر لُبھاتی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۷۴)۔

کَنْدِیدگی (فت ک ، سک ن ، ی مع ، فت د) امث۔
۱. **کندیدہ ہونے کی حالت ، کھدنا ، کُھدائی۔** سنگتیر کی صنعت ... کی کندیدگی احاطۂ مدراس میں بمقام وراکا پٹم شروع ہوئی تھی۔ (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۱)۔ ۲. **کندہ ہونا ، نقش نگاری ، منبت کاری۔** طبع مونوگرام و کندیدگی و نقش و نگار وغیرہ کا کام ... لینا چاہیے۔ (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ضوابط حساب ، ۹)۔ [کندیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَنْدِیدَہ (فت ک ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف۔
کھودا ہوا یا کُھدا ہوا ، کندہ کیا ہوا۔ یہ دونوں تاریخیں سنگِ مرمر میں کندیدہ ہو کر نواحِ پیشانی مسجد پر نصب ہیں۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۳۹)۔ [ف : کندیدہ ، کندیدن ۔ کھودنا]۔

کَنْدھا (فت ک ، سک ن) امذ ؛ رک کاندھا۔
۱. **جسم میں بازو کا اوپر کا حصّہ جو سینے سے جُڑا ہوتا ہے ، کھوا ، مونڈھا۔**

بتاوے جو حاجت میں زیادہ عمل
کہیں اوس کوں کندھے پر رکھ اور چل

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۶)۔

کیا پیار جھائی سے اپنی لگایا
محبّت سے کندھے پہ اونکو چڑھایا

(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۷)۔ کسی نے اس کا کندھا ہلا کر ہوشیار کیا تھا۔ (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۳۳)۔ ۲. **کرتے یا قمیص کا وہ حصّہ جو کندھوں پر رہتا ہے اور جہاں آستین جوڑی جاتی ہے۔** کندھوں کی تیجی کر لو تو بغلوں اور آستینوں کی سیونیں لو۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۰)۔ کالر ، کفوں ، کندھوں اور حاشیے پر سنہرا روپہلا کام ہوا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱۳)۔ [کاندھا (رک) کا مخفف]۔

---بدلنا محاورہ.
کاندھا بدلنا ، کہاروں کا ایک کاندھے سے دوسرے کندھے پر پالکی وغیرہ رکھنا.

رستے میں گزرتے ہیں وہ کوچہ سے جو میرے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲).

---تولنا محاورہ.
۱. کاندھا تولنا ، مستعد ہونا ، تیار ہونا. وقت بھرنے کے لیے کندھے تول ہی رہا تھا کہ دور سے ایک عدالت کے باگڑبلے نے دیکھ کر مجھے ڈرایا. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، آغا حشر کاشمیری ، ۹۷). ۲. کسی بات کے لیے ارادہ کرنا یا آمادہ ہونا.

کس برتے پر زبان کھولے
رہ جاتی ہے صرف کندھا تولے
(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱ : ۵).

---دینا محاورہ.
۱. کاندھا دینا ، جنازے کو کندھے پر لینا ، میت کے ڈولے کو کندھے پر اٹھانا.

ہوں وہ مقتول جسے دیتی ہیں حوریں کندھا
ہاں تمھیں بھی تو مری نعش کو چھونا ہو گا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۲). چار قدم کے لیے کندھا دے دینا میری روح خوش ہو جائے گی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۹). یہ حسرت دل ہی میں رہ گئی کہ ان کے جنازے کو کندھا دیتا. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۷۶). ۲. مدد دینا ، سہارا دینا. اسی خیال سے میں نے شروع سے کندھا نہیں دیا، جانتا تھا کہ پٹھے پر ہاتھ دھرنے دیا اور انہوں نے بغل چڑھے. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۵۰).

---ڈالنا محاورہ.
کاندھا ڈالنا ، بد دل ہو جانا ، مایوس ہونا ، ناامیدی کا شکار ہونا ، ہار ماننا. ابھی سے کندھا ڈالو گی تو اس کے معنی ہونگے کہ تم یہ کوشش کرتی ہو کہ ... اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ چن لو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۵). اگر قوتیں حوصلے کا ساتھ نہیں دیتیں تو بالکل شل ہو کر مایوسی سے کندھا ڈال دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۲۸).

---لگانا محاورہ.
مدد دینا ، سہارا دینا. فکر معیشت سے فارغ البال تھا تو تجھے غریبوں کی مصیبت میں کندھا لگانا چاہیے تھا. (۱۹۳۶ ، سعادت ، سرفراز حسین عزمی ، ۷).

---ملا کر م ف.
برابر میں ، مقابلے پر. ستو ... اس صدی کے دیگر عظیم مفکروں اور ادیبوں کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑا ہونے کا اہل ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۵۲).

کَندھار (فت ک ، سک ن) امث.
(کاشتکاری) دھان کے کھیت میں پانی بھرنے کے بعد ہلکاسا ہل چلانے کا عمل (ا پ و ، ۲ : ۹۱). [مقامی].

کَندھوں (فت ک ، سک ن ، و مج) امذ ؛ ج.
کندھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---پر بوجھ نہ ہونا محاورہ.
بے فکری ہونا ، ذمہ داری نہ ہونا ، اطمینان و سکون ہونا ، فکر و تردد سے آزاد ہونا. چبوترے پر بیٹھوں اور ان دنوں کو یاد کروں جب ہر طرح کی بے فکری تھی جب کندھوں پر کوئی بوجھ نہ تھا. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۱۱۲).

---پر لینا محاورہ.
اپنے ذمے لینا ، ذمہ داری اٹھانا. اس کا دوش مجھے اپنے کندھوں پر لینا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۷).

کَندھی (فت ک ، سک ن) امث.
دریا کا کنارا ، ساحل.

اُتّیت ناس کندھی دریاؤ
سچ بھرت درویش کی ناؤ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۳). [مقامی].

کَندھے (فت ک ، سک ن) امذ ؛ ج.
کندھا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت، تراکیب میں مستعمل.

---اُچکانا محاورہ.
لاپروائی کا اظہار کرنا ، لاعلمی کا اظہار کرنے کے لیے کندھوں کو ہلکی سی جنبش دینا ، بے تعلق ہونا ، ناآشنائی کا اظہار کرنے کے لیے کاندھوں کو حرکت دینا یا ہلانا ، واسطہ نہ ہونا. مگر ساڑھے تین سو ڈالر! اسنے کندھے اچکائے. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۸۳).

---جھٹکانا محاورہ.
رک : کندھے اُچکانا. میں یہاں کیوں آیا ... اس نے اپنے کندھے جھٹکائے. (۱۹۸۶ ، جوراہا ، ۵۹).

---جھکنا محاورہ.
ممنون احسان ہونا ، کسی کے احسان کے بوجھ تلے جھکنا ، زیر بار احسان ہونا. پرتھوی راج تم نے جو احسان کیا ہے اس سے میرے کندھے ساری عمر جھکے رہینگے. (۱۹۲۲ ، قوم پرست ، ۱۰۰).

---ڈالی جھولی ، چمار چھوڑا نہ کوئی کہاوت.
جب مانگنے پر آئے تو غیرت کیسی ، ذلیل کام کرنے سے غیرت مٹ جاتی ہے، بھیک مانگنے والے بے غیرت ہوتے ہیں (ماخوذ: محاورات ہند ، نجم الامثال).

---سے کندھا چھلنا محاورہ.
انتہائی ہجوم ہونا. اس قدر آباد نہ سہی پھر بھی بہت آباد ہے اب بھی یہاں کندھے سے کندھا چھلتا ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۹۰).

ـــــ سے کندھا ملا کر م ف.
ساتھ ساتھ ، مل جل کر ، میرے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلو تا کہ اگر کبھی میرے پاؤں لڑکھڑا جائیں تو میں تمہارے مضبوط بازوؤں کا سہارا لے سکوں. (١٩٨٩ ، خاک اور خون ، ٢٣١). ایک ہی بنگال میں اردو سندھی کے مفکر کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھے ہیں. (١٩٧٠ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ٢٥).

ـــــ سے لگانا محاورہ.
اپنے مونڈھے سے چپٹانا ، بچے کو گود میں لے کر اس کا سر کندھے پر رکھنا. میر غزنوی اور ماہم انگہ اکبر کو کندھے سے لگائے سامنے آئی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٨). میرا بچہ بخار میں بے ترتیب ہو گیا ، پس اپنے بچے سے زیادہ کوئی نہیں ، جلی اس کو کندھے لگا اور ٹہلی. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ٥٠).

کَنْدْھیا (فت ک ، غنہ ، سک د ھ) صف مذ.
رک : کنھیا ؛ (مجازاً) حسین ، خوبصورت ، محبوب. کوئی ڈاڑھے ناز مٹر کر کہتی تھی کہ ہائے اس فلک جفا کر نے ہمارے کندھیا کو ہم سے چھڑا دیا. (١٨٥٨ ، تاریخ نثر اللہ ، ١٥). [کنھیا (رک) کا ایک املا].

کَنْدْھیلی (فت ک ، مغ ، ی مج) امث.
ایک قسم کی پالان ، کدبلا ، گدا ، زین پوش (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : इला + इका].

کَنْدْھیلیا (فت ک ، مغ ، ی مج ، سک ل) صف مذ.
(مویشی) بھینس یا گائے جس کے کندھے معمول سے زائد اوپر کو اٹھے ہوئے ہوں ، ایسی بھینس یا گائے جو دودھ بہت کم دیتی ہے (ا ب و ، ٣ : ٩٢). [کندھ (کندھا (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کُنْڈ (ضم ک ، سک ن) امذ.
١. پانی کا چشمہ ، تالاب ، باؤلی ، کنواں ، حوض. دو کنویں کنڈ کھدوائے ... تب کرشن چندر ان میں اشنان کر باہر آ بیٹھے کنوداں دیے. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٦٠).

کنڈ ہو ہیں نہاں ہوتے ہیں
جس میں گنگا ہوئی کے سوتے ہیں

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٧٨). اس قسم کے گرم پانی کا ایک کنڈ (تالاب یا چشمہ) وادی کلو میں واقع ہے. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ١٢٦). کنڈ ، کنول کے پھولوں سے اٹا پڑا تھا. (١٩٨٨ ، صدیوں کی زنجیر ، ١١). ٢. گڑھا ، غار نیز وہ گڑھا جس میں مقدس آگ دبا کر رکھیں یعنی اگنی کنڈ اب اگنی کا کنڈ ہو کے مجھے کو دھنتا ہے. (١٩٠٧ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ٢٠٦). جہاں کئی کسی ہوئی تھی ہوم کنڈ بنائے گئے. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ٥٠٠). ٣. (تیراکی) تنگ اور گہرا گڑھا جس میں کسی ندی کا پانی گر کر آگے بڑھتا اور بیچ میں چکر (بھنور) پیدا کرتا ہے ، ایسی جگہ تیرنا نہایت خطرناک ہے (ا پ و ، ٥ : ١٢٣). ٤. (آب پاشی) کنویں کی تہہ کی چٹان میں بنایا ہوا ایسا بڑا سوراخ جس میں سے چٹان کے نیچے کا پانی ابل کر اوپر آئے ، کنڈر ، کنڈوارا ، کوسل (ا پ و ، ٩ : ١٩٢). ٥. (گاڑی بانی) گاڑی کے پہیے کے بیچ کے حصہ میں دھرے کا منھ ڈالنے کے لیے نالی کی شکل کا بنا ہوا سوراخ ، کنڈل (ماخوذ : ا پ و ، ٥ : ١٣٩). [س : कुण्ड].

کَنْڈا (١) (فت ک ، سک ن) امذ.
١. وہ گوبر جسے گھاس پھونس ملا کر ہاتھ سے پاتھ کر خشک کر لیتے ہیں ، سوکھا ہوا گوبر ، اپلا. گوبر کے اپلے تھاپے ہیں ان کو کنڈا اور گوہرا کہتے ہیں. (١٨٣٨ ، توصیف زراعات ، ١٠٢). راکھ کنڈے کی وقتا فوقتا بیرون میں چھڑکتے رہیں. (١٩٢٥ ، محمد مولانی ، ٤٨). کنڈوں کی آنچ پر چکنی ہانڈی میں گوشی سے گھٹی ہوئی ارد کی بے دھلی دال چٹخارے لے لے کر کھاتا. (١٩٧٦ ، ذرگزشت ، ٥٣). ٢. سر کنڈا ، ایک جھاڑی (ماخوذ : جامع اللغات). [س : काण्ड + क].

ـــــ ہونا محاورہ.
سوکھ جانا ، دبلا ہو جانا ، کمزور ہو جانا (نور اللغات).

کَنْڈا (٢) (فت ک ، سک ن) امذ.
چاول کوٹنے اور صاف کرنے سے حاصل ہونے والا سرخی مائل سفوف. انہوں نے سینکڑوں چھوٹی چھوٹی دھان جڑیوں کو جنہیں وہاں ڈنول کہتے ہیں چاول کا ... پاؤڈر کنڈا استعمال کر ڈالا. (١٩٦٩ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ٣٥). [مقامی].

کُنْڈا (ضم ک ، مغ) امذ (شاذ) (قدیم).
رک : کونڈا.

دھرت کنڈا کھم رچا ہے ساق جیسے
سوز سرنگ جام ہے کاف جیسے

(١٦٧٢ ، بحری ، ک ، ٢٦٥). [کونڈا (رک) کا مخفف].

کُنْڈا (ضم ک ، سک ن) امذ.
١. چھوٹا یا بڑا حلقہ یا وہ قوس نما کانٹا یا کڑا جس میں زنجیر ڈالتے ہیں یا کوئی اور چیز پھنساتے ہیں ، بڑی کنڈی. ایک نقشہ جس میں کونین کی تصویر ہے اس پر میں نے بجائے کنڈے کے کاغذ کتر کر ایک لمبا نشان بنا دیا ہے. (١٨٩٧ ، مکتوبات سرسید ، ٥٤٣). پندوں کے کنڈے ٹوٹ گئے تھے ، ستار بنوایا گیا. (١٩٣٥ ، بیگمات شاہان اودھ ، ٩٠). صندوق کے کنڈے میں تالا پڑا تھا. (١٩٨٩ ، جانگلوس ، ٤٣). ٢. دروازے کی کنڈی کا سرا ٹکانے کا حلقہ ، بڑی کنڈی.

کسی میں پارۂ الماس کے لگے کنڈے
جڑی ہوئی کہیں یاقوت سرخ کی جھوٹھے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٧١). انہوں نے وہاں کے چرچ کے کانسی کے کنڈے تک نہیں چھوڑے. (١٩٤٣ ، آتش چنار ، ٤٤٤). ٣. (قفل سازی) قفل کے کھلنے اور بند ہونے والا حصہ جو عموماً قوس کی شکل کا ہوتا ہے اور اسی کی بندش رکاوٹ کا کام دیتی ہے (ا پ و ، ٧ : ٦). ٤. (فن کشتی) اوپر کا داؤ جو اس طرح پر ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو ... حریف کی داہنی طرف کھڑے ہو کر اپنی داہنی ٹانگ حریف کی گردن میں بائیں طرف سے

ڈال کر حریف کی داہنی بغل کے باہر نکال لے اور اپنے بائیں پیر کے گھٹنے کے اندر اپنے داہنے موزے کو دبا کر حریف کے سر پر بیٹھ جائے اور بائیں ہاتھ سے حریف کا جانگھیا پکڑ کر چت کر دے۔ حریف پر کنڈا ڈال کر مظفر کو چاہیے کہ حریف کا موزہ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے کھینچے. (۱۹۰۸ء، رموز فن کشتی ۱۷ ; ۱۱۰). اوپر کے داؤں کی تعداد ... ۹ کے لگ بھگ ہے جن کے نام یہ ہیں : ایک ٹنگی، اسواری ... کنڈا، کمر پٹہ. (۱۹۶۲ء، رستم زماں گاماں، ۱۹۵). [کنڈی (رک) کی تکبیر].

--- کرنا محاورہ.
شوخی اور طرّاری سے گھوڑے یا کبوتر کا اپنے سر کو پیچھے کر کے گردن کو اس طرح تان لینا کہ قوس نما حلقہ بن جائے.

وہ گھوڑا جو نہیں کرتا ہے کُنڈا
اسے کوئی نہیں کہتا ہے اچھا
(۱۷۹۵ء، فرسنامۂ رنگین، ۷).

کنڈا کرنے میں ہے شاخ خمیدہ گردن
پھوٹتی غنچۂ سوسن سے کی پھول کنول
(۱۸۸۳ء، قدر، ک، ۷۱).

کُنڈا کئے تھم تھم کے جلو خانے سے نکلا
معشوق طرحدار تھا کاشانے سے نکلا
(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۸۳).

---لگانا محاورہ.
دروازہ بند کرنا، دروازہ یا کھڑکی وغیرہ مقفل کرنا. باہر کے دروازے کو صرف کنڈا لگا رہا. (۱۹۰۳ء، مکتوبات حالی، ۲ : ۳۳۸).

کَنڈار (فت ک، سک ن) امذ.
ایک عمارتی لکڑی کا درخت، ایک قسم کی لکڑی. ذیل میں ان مخصوص ہندوستانی لکڑیوں کی فہرست دی گئی ہے جو بطور عام کنڈیاں، ڈول، پیپے وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ... کنبھل، کنڈار (۱۹۰۷ء، مصرف جنگلات، ۱۴۷). [مقامی].

کُنڈال (ضم ک، مغ) امذ (قدیم).
حلقہ، گھیرا، کُنڈل.

سو پرپیچ زلفاں سرنگ گال پر
کُنڈال گھال ناگاں بٹھے مال پر
(۱۵۶۲ء، حسن شوق، د، ۱۳۳).

یک زلف ہور ہزار کنڈالاں سو ہے تجے
یک چک ہور اس میں لا ک ہے جالا سو اوترا
(۱۷۱۷ء، بحری، ک، ۱۰۶). [کُنڈل (رک) کا ایک قدیم املا].

--- کرنا محاورہ.
گھیرے میں لینا، کُنڈل کرنا، گھیرا ڈالنا. اس کے پیچھے سے کنڈال کر ہاتھ باندھ کر تین خنجر مارے پھر کنوئیں میں گرا دیا. (۱۸۰۱ء، آرائش محفل، حیدری، ۵۱).

کُنڈالا (ضم ک، مغ) امذ ؛ = کُنڈیلا.
رک : **کُونڈا**. تل کٹ بھرا کنڈالا. (۱۹۳۳ء، فراق دہلوی، مضامین، ۲۸). [کنڈا (رک) + لا، لاحقۂ تکبیر].

کُنڈالی (ضم ک، مغ) امث ؛ = کُنڈھالی.
۱. **چھوٹا کونڈا، چھوٹا تسلا، کونڈی**. ایک پتھر کی کنڈالی میں سب کے ڈنڈے خوب گھوٹ کر ... اپنے جھولے میں داخل کیا. (۱۹۰۵ء، نور عین، ۱ : ۷۱). دلہن گھبراہٹ میں ایک کنڈالی سے ٹھوکر کھاتی ہوئی ڈنڈا لے کر پہونچیں. (۱۹۶۳ء، دلی کی ایک شام، ۳۰). [کنڈالا (رک) کی تانیث].

کَنڈائی (فت ک، مغ) امث.
کنڈیانا (رک) کا عمل یا اس کی اجرت (ماخوذ : اپ و، ۳ : ۳۸). [کنڈیانا (رک) کا حاصل مصدر].

کُنڈر (ضم ک، سک ن، فت ڈ) امذ.
۱. **آہنی حلقہ جو پالی کے جرس پر لگا ہوتا ہے**. بڑا ڈول چمڑے کا ہوتا ہے اور اسکے مونہہ پر ایک حلقہ لوہے کا لگا ہوا ہوتا ہے کہ اس کا نام کنڈر یا مانڈال ہے. (۱۸۸۶ء، کھیت کرم، ۹).
۲. **وہ نشیبی زمین جو دریا کے پانی سے بھر جاتی ہو**. دریا کے ... جہاز طرف اس کی زمین اونچی ہو اس کا کنڈالا، کنڈر نام ہے. (۱۸۸۶ء، کھیت کرم، ۳). [رک : کُنڈال (ل مبدل بہ ر)].

کِنڈَر گارٹن (کس ک، سک ن، فت ڈ، سک ر، کس ٹ) امذ.
بچوں کا باغ، ایسی درس گاہ جہاں بہت چھوٹے بچوں کی ذہنی تربیت و ابتدائی تعلیم کے لیے مادّی اشیا استعمال کی جاتی ہیں اور کھیلوں کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے. خورد سال بچوں کے لیے کنڈر گارٹن، نوجوانوں کے لیے مدرسۂ عالیہ نظام کالج اور دوسرے بہت سے اعلیٰ مدارس نہایت دریا دلی سے قائم فرمائے. (۱۸۹۰ء، رسالہ حسن، ۳، ۱۱ : ۷۰). ایک شعبہ تعلیم نسواں اور کنڈر گارٹن کی تعلیم کے متعلق ہے. (۱۹۱۰ء، ادیب، دسمبر، ۳۸۳). کنڈر گارٹن کا طریقۂ کار، ریاضی کا (اسٹرانومی) علم النجوم اور طبیعات سے ربط پیدا کرنا. (۱۹۸۷ء، طواسین اقبال، ۱ : ۲۶). [انگ : Kinder Garten].

کَنڈِکْٹ (فت مع ک، سک ن، کس مع ڈ، سک ک) امذ.
ہدایت، رہنمائی، کنٹرول و اہتمام کرنا، انتظام کرنا. یار اب کنڈکٹ کون کرے گا ان کا سا امپائر کہاں ملے گا. (۱۹۷۸ء، جانگلوس، ۳۰۹). [انگ : Conduct].

کَنڈِکْٹر (فت مع ک، سک ن، کس مع ڈ، سک ک، فت ٹ) امذ.
۱. **ریل گاڑی یا بس وغیرہ میں ٹکٹ دینے اور ٹکٹ چیک کرنے والا**. اگر کسی زائد یا ادنیٰ درجے کی ریل گاڑی کے کنڈکٹر یا انجن میں ہونے کی حیثیت سے ... آپ کو مندرجہ ذیل حکم ملا ہو. (۱۹۳۳ء، آدمی اور مشین، ۲۴۷). اتنی دیر میں کنڈکٹر آ گیا. (۱۹۸۷ء، روز کا قصہ، ۹۳).
۲. (برقیات) **موصل، وہ تار یا شے جس سے بجلی کا کرنٹ گزر سکے**. ایکس ریز کے عمل کے ماتحت بہت اچھی کنڈکٹر ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۱ء، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز، ۱۳۶). [انگ : Conductor].

کَنڈِکْٹری (فت مع ک، سک ن، کس مع ڈ، سک ک، فت ٹ) امث.
کنڈکٹر کا کام یا پیشہ.

تنہائی ہے دل میں اب نہ دیں گے کسی سے ہم
تنگ آ گئے ہیں روز کی کنڈکٹری سے ہم
(۱۹۰۷ء ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۹۰)۔[کنڈکٹر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَنڈَل (فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
پیاز کا موٹا چھلکا (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

کُنڈَل (ضم ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
۱. (i) **حلقہ ، دائرہ یا چکّر۔** بیتی شعلہ کا کنڈل دکھائی ہے۔ (۱۸۶۸ء ، مقالات آزاد ، محمد حسین ، ۳۳۱)۔ دائرہ کی تعریف جو اقلیدس میں ہے کیا اُس کے لئے ہم چکّر ، کُنڈل ... ہر ایک جگہ مستعمل کر سکتے ہیں۔ (۱۹۱۲ء ، مخاکمۂ مرکز اُردو ، ۳۵)۔ دوسرا کنڈل شروع کریں جو پہلے کی طرح ہی لپیٹا جائے گا ... اس طرح حلقہ دار پٹی لپٹتے جائیں۔ (۱۹۷۰ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۸۸)۔ (ii) **بالوں کا چھلّا یا گھونگر۔** اس کی دادی افریکن تھی ، اس کے سیاہی مائل بال ان میں کنڈل ، اسی رنگ کی آنکھیں۔ (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۹۲)۔ (iii) **کنڈالی ، وہ دائرہ یا انداز جو سانپ اپنے جسم سے بیٹھتے وقت بناتا ہے۔**

ہوا ہے گنجِ سربستہ مہابل کوٹ دریائے
پھریا خندق ہو ایسا ہے توبے جوں ناگ کنڈل کا
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۵۸)۔

کر ناں کنڈل میں سانپ کے ہے
یا دستو دلیر باگ کے ہے
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۱)۔ سانپ کا کنڈل سانپ سے علیحدہ نہیں۔ (۱۸۵۵ء ، بیگنٹ سال اردو ، ۴۳)۔ (iv) **وہ دائرہ جو جادوگر منتر پڑھتے وقت زمین پر کھینچ لیتے ہیں ؛ وہ دائرہ جو بچے کھیلنے کے واسطے کھینچ لیتے ہیں۔** اس نے اپنے گیند بلے اور کنڈل کو دوسروں کے واسطے چھوڑا۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین بونا پارٹ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲)۔ باقی بچے اس کنڈل میں گھس کر شرارت مچاتے ہیں ... اگر کنڈل کے اندر وہ کسی کو چھولے تو وہ بچہ چور ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۵ء ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۶۶۹)۔ (v) **بلاؤں سے بچنے کے لیے کوئی منتر یا دعا پڑھ کر اپنے گرد ایک حصار بنالینا۔** دور سے منتر سانپ پکڑنے کا پڑھ کر ... کنڈل گرد اپنے کھینچ لیا ہے۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۳۶)۔
۲. **چاند کا حلقہ ، پالہ ، زُلفوں کا حلقہ۔**

کنڈل نہیں ہیں چاند سے عارض پہ جلوہ گر
پالہ ہے نور کا مہِ انور کے آس پاس
(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۲۳)۔

اٹھا کر دونوں ہاتھوں کو وہ بت انگڑائی لیتا ہے
نہ دیکھا ہووے جس نے دیکھ لے وہ چاند کنڈل میں
(۱۹۰۵ء ، دیوانِ انجم ، ۸۹)۔ ۳. **کان میں پہننے کا بالا۔**

یہ کنڈل کان میں میں نے جو پہنا
ہوا حلقہ بگوش اب اک پری کا
(۱۷۹۶ء ، پدماوت ، ۹۷)۔ صورت اپنی ایک جوگی کی بنائی کانوں میں کنڈل اور مُندرے پہنے بالوں کی جٹائیں بٹ کر خاک آلودہ کیں۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۵۷)۔

منت کی وہ گلے میں چھوٹی سی آرسی پیکل
کانوں میں ہلکے ہلکے وہ موتیوں کی کنڈل
(۱۹۱۰ء ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۵۷)۔ کانوں میں بالیاں اور کنڈل پہننے کا رواج عام ہے۔(۱۹۷۲ء ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۵)۔ ۴. (تارکشی) **چرخ کا پٹا یا بیچ کا گہرا حصّہ** (ا ب و ، ۲ : ۱۸۷)۔ ۵. **کنوئیں سے پانی نکالنے کا بڑا ڈول جس کے منھ پر ایک آہنی حلقہ ہوتا ہے اسے کنڈل یا منڈل کہتے ہیں۔** ہاتھ میں طنبور دائرے کی شکل کا ایک ساز اور کنڈل اور کندھے پر مرگ چھالا۔ (۱۹۳۹ء ، وفا کی دیوی ، ۹)۔ ۶. **وہ گندھا ہوا آٹا جس کو دیگ کے اطراف میں اس وقت لگایا جاتا ہے جب دیگ تقریباً تیار ہو جاتی ہے ، دم پر رکھنے کے لیے دیگ کا مُنھ بند کرنا** (مہذب اللغات)۔ [س : कुण्डल]۔

---- ڈالنا محاورہ۔
رک : کنڈل کرنا۔ بغلوں کے لانبے لانبے بالوں کو بھی انگلیوں سے مروڑ مروڑ کر ان میں کنڈل ڈالے۔(۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۰۰)۔

---- کرنا محاورہ۔
(کسی چیز کا) دائرہ بنانا ، حلقہ بنانا۔

جوں جیسے کنول اوپر بھونر بھئیں اہیں یا وو
بھنے بیٹھے ہیں کنڈل کر جو دیکھیا راس مالاں کے
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۲)۔

---- کھینچنا محاورہ۔
جادوگر منتر پڑھتے میں زمین پر دائرہ کھینچ لیتے ہیں ، جادو ٹونے کے وقت اپنے گرد حصار کھینچ لینا۔ اندھیری رات میں مرگھٹ پر بیٹھ کر کنڈل کھینچا۔ (۱۹۶۹ء ، نقش ، کراچی ، ۳ ، ۳ : ۶۹)۔

---- مارنا محاورہ۔
۱. **(عموماً سانپ کا) اپنے جسم سے حلقہ بنا کر بیٹھنا ، کُنڈلی مارنا۔**

سوتا ہے وہاں پائیں تے کی کُندھن
کنڈل مار یک سانپ اس کی کُندھن
(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۸)۔

جدیاں کے پاس وو انساں کی پاتا
کنڈل مارا زمیں سوں یہن اوچاتا
(۱۷۳۷ء ، طالب و موہنی ، ۹۸)۔ ۲. **گھیرنا ، حلقے میں لینا۔**

سبھیں خلق کوں موت ماریا کنڈل
ولے شاہزادے کے تیں تھی اجل
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰)۔

کنور کا مرد سب چندرمان کے جیت
پرتیں مار کنڈل کنور گرد سنت
(۱۷۵۶ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۶۳)۔ ایک دوسرے کے گرد کنڈل مار کر زنجیر کی شکل بنی گئیں۔ (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۲۰۸)۔

کُنڈلا (۱) (ضم ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
بڑا حصار ، کنڈل ، بڑا حلقہ ، دائرہ۔ جیسے ہی اس کنڈلے کو ناگہا بیہوش ہو کر گرے۔ (۱۹۰۸ء ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۴۹۷)۔
[کنڈل (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

ـــ کھینچنا محاورہ.
حصار کھینچنا ، **حلقہ یا دائرہ بنانا** ، **کنڈل کھینچنا**. یہ کہہ کے وہ تو باہر چلا گیا اس نے کنڈلا کھینچا آگ جلائی۔(۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۹۲). سکندر رستم خو نے جلدی سے کنڈلا کھینچا اور بیچ میں اس کنڈلے کے بیٹھ کر اسم کو پڑھنا شروع کیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۳۶).

کُنڈْلا (۲) (ضم ک ، سک ن ، ڈ) امذ.
کنڈالا ، کونڈا ، مٹی کا بڑا ظرف ، تسلا ، برات. صابون کو احتیاط سے چوڑے منہ کے مٹی کے کنڈلے میں ڈال کر رکھ چھوڑو . (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۱۹). [کنڈالا (رک) کا مخفف].

کُنْڈْلی (ضم ک ، سک ن ، ڈ) امث.
۱. **چھوٹا حلقہ ، دائرہ**. کھڑی جو تمہاری جیب میں ہے اس میں فولاد کی ایک کمانی کنڈلی کے طور پر تہہ کی ہوئی موجود ہے . (۱۸۸۵ ، محسنات ، ۱۱۱). دائرہ کی تعریف تو اقلیدس میں ہے کیا ... حلقہ ، کنڈلی وغیرہ ... ہر جگہ مستعمل کر سکتے ہیں . (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۵). ۲. (گاڑی بانی) **گاڑی کے پہیے کا بیچ کا حصہ جس میں دھرے کا منھ ڈالنے کو نالی کی طرح کا سوراخ ہوتا ہے** ، کنڈ (ا پ و ، ۵ : ۱۳۹). ۳. (پیشہ) **جنم پتری ، زائچہ**. شوہر سنڈورن میں جورو جھالرا پاٹن میں اور جھپ سے ... کنڈلی دکھا کے بھونری کی تیاری کر ہی تو دی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰۲). آج رات کے وقت محل میں چوری ہو گئی ہے ... آپ کنڈلی بنا کر چور کا پتہ بتائیے . (۱۹۳۱ ، پتنی پرتاپ ، ۳۲). پھر کچھ کنڈلیاں سی بنائیں اور بڑی دیر تک جمع تفریق اور ضرب و تقسیم کے سوالوں کی طرح کچھ کرتا رہا . (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۸). [رک : کنڈل + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ کھینچنا محاورہ.
حلقہ یا دائرہ بنانا یا کھینچنا. یہ پوتھی شنجرف سے جو سرخ کنڈلی کھینچی ہے اس پر انگلی رکھئے اور روشنی منگائیے کہ میں غور کروں . (۱۸۸۶ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۲۸).

ـــ مار کر/مارے بیٹھنا محاورہ.
سانپ کا اپنے جسم کو جلیبی کی طرح بنا کر بیٹھنا ، گول چکر دے کر بیٹھنا. مگر ایک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے . (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳۶).

زلف کی بندش نہیں ہے سر مڑوڑا سانپ کا
کیا ہی کنڈلی مار کر بیٹھا ہے جوڑا سانپ کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، ۵ ، ۱). ہتھیلی کی ایک ریکھا نے سانپ بن کر انگڑائی لی تھی ... اور پھر وہ لکیروں کا جال بن کر میری ہتھیلی پر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا . (۱۹۸۶ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۵).

ـــ مارنا محاورہ.
کنڈل مارنا ، چھوٹا حلقہ بنانا.

سانپ کی طرح کنڈلی مارے ہے
زلف تیری ہے کوئی بس کی گانٹھ

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء (سنجاد) ، ۲۸۷). کنڈلی مارے پھن پھیلائے غضب ناک آنکھوں سے دیکھ رہا ہے . (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۲).

کُنْڈْلِیا (ضم ک ، مغ ، فت ڈ ، سک ل) امث.
(شاعری) **دوہے کی ایک قسم جو چھ مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے**. اکثر گنوار بادیہ نشین ایسی ایسی حکایتیں اور ضرب المثلیں بیان کرتے ہیں جو بالکل قواعد عقل کے موافق ہوتی ہیں جیسے گردھر کبراج کی کنڈلیاں اور تلسی داس کے دوہرے . (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۷۵). بہت سے دوہے یا کبت ، کنڈلیاں اور چھند مختلف کتابوں میں یکساں لکھے ہوئے نہیں ہوتے . (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۴۳ ، ۲ : ۹۵). [س : कुण्डल + इका].

کَنْڈَم (فت ک ، سک ن ، فت ڈ) صف.
ایسی چیز یا شخص جو کسی کام کا نہ ہو ، بے کار ، قابل ملامت ، مذموم ، ناکارہ ، نکما ، رد کیا ہوا.

اور تو سب زمرۂ اہل وفا میں آ گئے
اک مگر احمق جسے اس بت نے کنڈم کر دیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹) . اس تو خیز اور متنازعہ صنف کو کنڈم کیا گیا ہے . (۱۹۸۶ ، فنون (سالنامہ) ، لاہور ، ۱۰۷). [انگ : Condemn کا مورّد].

کَنْڈَنْسَر (فت ک ، سک ن ، فت ڈ ، سک ن ، فت س) امذ.
آلۂ تکثیف ، بھاپ کے کثیف ہونے کا خانہ (انجن وغیرہ میں). سائیفن کی دوسری لگ کا سرا بذریعہ ایک پائپ کے کنڈنسر سے جوڑا ہوتا ہے . (۱۹۰۹ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۱۳). پوائنٹ کی حفاظت کے لیے ایک کنڈنسر فٹ ہوتا ہے جو کرنٹ کی فالتو مقدار جذب کر لیتا ہے اور شعلہ پیدا نہیں ہونے دیتا . (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۲۱۶). [انگ : Condenser].

کَنْڈْوا (فت ک ، سک ن ، ڈ) امذ.
جو یا گیہوں کی بال کی ایک بیماری جس سے دانہ سوکھ کر سیاہ ہو جاتا ہے اور خاک بن جاتا ہے اس قسم کی ایک بیماری گنے کی جڑ میں بھی ہو جاتی ہے جس سے تنا خراب ہو جاتا ہے اور اس کے اندر سیاہ پھپھوند لگ جاتی ہے ، کرنجوا. انہیں پیڑوں میں ایک روگ ایسا ہوتا ہے کہ جس سے پیڑ کالا پڑ جاتا ہے اور بیج بالکل برباد ہوجاتا ہے اسکو کنڈوا کہتے ہیں . (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۸۳). [کرنجوا (رک) کا ایک املا].

کُنْڈْوارا (ضم ک ، سک ن ، ڈ) امذ.
(آب پاشی) **کنوئیں کی تہہ کی چٹان میں بنایا ہوا ایسا بڑا سوراخ جس میں سے چٹان کے نیچے کا پانی اُبل کر اوپر آئے بعض مقامات پر اس کو کومل کہتے ہیں** ، کنڈ (ا پ و ، ۶ : ۱۹۹). [مقامی].

کَنْڈور (فت ک ، مغ ، و مج) امذ.
۱. **آنکھوں کا ایک مرض جس میں آنکھ کے ڈیلے میں سفید دھبہ پڑ جاتا ہے**. جس شخص کی کسی آنکھ کے ڈیلے میں کوئی سفید دھبہ پڑ جائے اسے کنڈور یا چور قندیل اور پھیکے کو تریٹ کہتے تھے . (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۶).

۲. (ایندھن عراری) اُپلے رکھنے کی جگہ جہاں اُپلے جمع کیے جائیں (اب و ، ۳ : ۱۰۵)۔ [مقامی]۔

کَنْڈوری (فت ک ، سک ن ، و مع) امث۔
(سلائی بنائی) ایک قسم کا ریشم جس کا تار موٹا مگر صاف ہوتا ہے ، کندوری (اب و ، ۲ : ۲۷)۔ [کندوری (رک) کا ایک املا]۔

کَنْڈی (۱) (فت ک ، سک ن) امث۔
۱. بید وغیرہ کی بنی ہوئی مختلف سائز اور وضع کی ٹوکری۔ جیسے کنڈیاں اور اسی قسم کے اور ظروف ... بنائے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، معترف جنگلات ، ۱۰۵)۔ پھل جمع کرنے کی کنڈی یا ٹوکری پھل توڑتے وقت مناسب مقام پر آویزاں رکھیں۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۱۰۱)۔ ۲. ایک قسم کا کھانچے کی وضع کا ٹوکرا جس میں کوہستانی لوگ اسباب وغیرہ بھر کر کندھے پر اٹھا لیتے ہیں (نوراللغات)۔ [س : कण्डोल]۔

کَنْڈی (۲) (فت ک ، سک ن) امث ؛ جمع کنڈیں۔
ہار ، پھلوں کا ہار جو ہولی کے تہوار میں ہندوؤں کے بچے گلے میں ڈالتے ہیں (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

کَنْڈی (۳) (فت ک ، سک ن) امث۔
چھوٹا اور گول کنڈا ، کنڈوں (اُپلوں) کا جُوڑا ، چھوٹا اُپلا (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [کنڈا (رک) کی تصغیر و تانیث]۔

کَنْڈی (۴) (فت ک ، سک ن) امث۔
شمال مغربی سرحدی علاقے میں پائی جانے والی عمدہ نسل کی بھینس۔ راوی اور کنڈی عمدہ نسل کی بھینسیں سمجھی جاتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۵)۔ [مقامی]۔

کُنْڈی (۱) (ضم ک ، سک ن) امث۔
دروازے کے پٹوں یا پٹ کو بند رکھنے والی زنجیر نیز اس کا حلقہ جس میں وہ پھنستی ہے ، چھپکا ، دروازے کا کھٹکا ، چھوٹا کُنڈا۔ اس میں نہ کواڑ جڑے تھے نہ کنڈی لگی تھی۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۰۹)۔ دروازے کی کنڈی کو اندر سے بند کیا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۴۳)۔ [کنڈا (رک) کی تصغیر]۔

ـــ بَجانا ف م۔
دروازے کی زنجیر سے آواز پیدا کرنا ، کنڈی کھٹکھٹانا۔ ہر دروازے کی کنڈی بجا چکا ، آنسو بھی بہائے ، ہاتھ بھی پھیلائے لیکن اس کا دامن لعیب نہ ہوا۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۳)۔ اس زور سے کنڈی بجائی کہ میں ڈر گئی۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، بنت میں میلہ ، ۳۰)۔

ـــ بَجْنا محاورہ۔
دروازے کی زنجیر ہلنا ، دستک ہونا۔ کواڑ پیٹے جانے لگے ... کواڑ کی کنڈی بجی ... دادی نے کلیجا تھام لیا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۶۷)۔

ـــ جَڑنا محاورہ۔
رک : کنڈی لگانا۔ کنڈی وہ مضبوط جڑ رکھی ہے کہ ... وہ کسی طرح نہیں کُھل سکتی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۰۹)۔

ـــ چڑھانا محاورہ۔
رک : کنڈی لگانا۔ وہ جوان اُٹھ کر سب مکنوں کی کنڈیاں چڑھا کر باغ کے کوٹھے کی طرف چلا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹)۔

کنڈی چڑھا کے شام سے وہ شوخ سو رہا
پٹکا کیا میں سر کو پس در تمام رات

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۵)۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ کسی ویران مندر کے تاریک کربھ گرہ میں چھپ جائے اور اندر سے کنڈی چڑھا لے۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۴۲)۔

ـــ دے لینا محاورہ۔
رک : کنڈی لگانا۔ لڑکے کا نام سُنا اور دروازوں کی کنڈیاں دے لیں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۹۳)۔

ـــ کَھٹْکَھٹانا محاورہ۔
کنڈی بجانا ، دستک دینا۔ دن چڑھے وہ اس وقت اٹھی جب کسی نے کنڈی کھٹکھٹا کر اسے زور زور سے پکارا۔ (۱۹۵۵ ، ہمارا گاؤں ، ۹۳)۔ چوکیدار نے کنڈی کھٹکھٹائی اور کہا تنخواہ نکالو۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱)۔

ـــ کُھلْنا محاورہ۔
کنڈی کھولنا (رک) کا لازم ؛ دروازہ کھلنا۔ محلات کی کنڈیاں کُھل گئیں رعایا بھاگی ، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوئے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳۹)۔

ـــ کھولْنا ف م۔
دروازہ کھولنا۔

اجی کہنا ہوں دروازے کی کنڈی کھول دو جیکے
نہیں تو میرا سر ہے آج اور صاحب کی چوکھٹ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۹)۔ جب کنڈی کھولی تو سب گورے اندر گُھس آئے۔ (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۴۴)۔

ـــ لگانا محاورہ۔
دروازے کے پٹ بند کر کے زنجیر لگا دینا ؛ دروازہ بند کر دینا۔ ایک یہ بہادری کی کہ اس کو کوٹھری میں ڈھکیل جھٹ اوپر سے کنڈی لگا دی۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۷)۔ اندر سے کنڈی لگائی تو اب سارے گھر نے قدری کر ڈالی ، مگر وہ اللہ کی بندی ٹس سے مس نہیں۔ (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، راشد الخیری ، ۳۸)۔ راشدہ کو میں نے اندر سے کنڈی لگانے کی ہدایت کر دی تھی۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۵۵)۔

ـــ لَگْنا محاورہ۔
کنڈی لگانا (رک) کا لازم۔ اس میں نہ کواڑ جڑے تھے نہ کنڈی لگی تھی۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۰۹)۔

دکھائی وہ رسّی لٹکتی ہوئی
وہ آنگن میں باہر سے کنڈی لگی

(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۳۱)۔

ـــ مارْنا محاورہ۔
کنڈی کھٹکھٹانا (نوراللغات)۔

---مُوندنا محاورہ.
کنڈی لگانا ، کنڈی بند کرنا
آئے جو میرے گھر میں وہ سب راہ کرم سے میں موند دی کنڈی
سنا پھر لگے کہنے تعجب ہے کہ یہ کیا اس نیری یہ طاقت
(۱۸۰۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۳).

---ہلانا محاورہ.
کنڈی کھٹکھٹانا

ہوا جوشِ جنوں مجھ کو بقیں ہے وہ پری آئی
کسی کے خانۂ زنجیر کی کنڈی ہلاتی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۳). کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا کنڈی کو ہلایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ سرشار ، ۹۴).

میں بھاند کے کل رات جو دیوار نہ جاتی کنڈی نہ ہلاتی
(۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۵۲).

کُنڈی (۲) (ضم ک ، سک ن) امث.
۱. **چھوٹا کنڈ ، چھوٹا سا حوض.** کنویں کے قریب ۲۰۰ فٹ فاصلہ تک کوئی بیت الخلاء ، گھڑا ، کنڈی یا گندہ حوض نہیں ہونا چاہیے. (۱۹۶۰ ، بنیادی صحیات ، ۹۸). ۲. (شکر سازی) **گنّے کا رس نکالنے کے لیے قدیم وضع کے کولھو کا ناند کی شکل کا وہ حصہ جس میں رس نکالنے کے لیے گنّے بھرے جاتے ہیں ، کونھی ، کوی ، کھان** (ا ب و ، ۳ : ۹۹). ۳. (باغ بانی) **پھول کے نیچے کا وہ حصہ جس میں پھول کی پنکھڑیاں یا ان کی ڈنڈی جمی ہوتی ہے ، پھول کی پتیوں کا پیالہ نما غلاف ، پیالۂ گل** (ا ب و ، ۶ : ۱۳۱). [کنڈ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

کَنڈے (فت ک ، سک ن) امذ ، ج.
اُپلے ، ایندھن میں کام آنے والا سکھایا ہوا گوبر ، گوبر کی چکتیاں ، کنڈا (۱) (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. خاوند کے سر کے بال جتنی قدر اس کی بائیں مٹھی میں آویں کاٹ لے اور ان بالوں کو بندان کے کنڈے کی آگ میں جلاوے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۵). اس کے گوبر کے کنڈے جلائے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۰۳).

---پاتھنا ف م.
اُپلے تھاپنا. میرے دادا کی تین بیویاں تھیں ایک کو کنڈے پاتھنے کا شوق تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۶).

---والی امث.
اُپلے بیچنے والی. گرتے ہیں تو کنہاں جا کے ، واہ جوڑی والی ، کنڈے والی. (۱۸۹۱ ، بستر کہسار ، ۲ : ۳۰۲). کنڈے والیوں کی طرح وہ صبح کو ٹوکرا لے کے نکلتے ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۵ : ۳).

کُنڈے (ضم ک ، سک ن) امذ ، ج.
کنڈا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ، لوہے کے وہ حلقے جس میں زنجیر ڈالتے ہیں ، زنجیر ، کنڈی.

سبزہ گل دار ہے یا ہے یہ جس کا طاؤس
دم اسی طرح جڑو ہے وہی کنڈے کا ہے بل

(۱۸۹۱ ، دیوان غافل ، ۲ ، ۵۹). انہوں نے وہاں کے چرچ کے کانسی کے کنڈے تک نہیں چھوڑے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۲۲).

---کا رُپیہ امذ.
(صراف) **وہ رُپیہ جس میں کنڈا جھلوا کر زیور کے طور پر استعمال کیا گیا ہو ، ایسے رپے کی بازار میں قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے** (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۲۱).

کَنڈیا (فت ک ، سک ن ، ڈ) امث.
ٹوکری جس میں پھل یا مٹھائی وغیرہ رکھی جاتی ہے. آدھی رات پچھلے پہر کی گاڑیوں میں سے چابک دستی کے ساتھ سوتے ہوئے مسافروں کے ناشتہ دان پھلوں کی ٹوکریاں مٹھائی کی کنڈیاں اور بڑوں پکوان کی چھابیاں ہوئیں اتار اتار کر لانا ... ہوسٹلوں کے حلیفاؤں کا ہمیشہ کا دھندا ہے. (۱۹۸۶ ، ترنگ ، ۲۹۵). [رک : کنڈی (۱) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کُنڈیاں (ضم ک ، سک ن ، کس ڈ) امث.
(کاشت کاری) **گھنڈیاں (رک) بال یا گی میں دانوں کے ابتدائی ابھار** (ا ب و ، ۶ : ۹۱). [مقامی].

کَنڈیانا (فت ک ، غنہ ، سک ڈ) ف م.
(جڑائی کاری) **سونے چاندی وغیرہ کے زیور ، برتن کی سطح پر باریک لکیروں سے پھول بنے کچھ کرنا یعنی ابتدائی اوپری نشان لگانا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۳۸).

کَنڈیرا (فت ک ، مغ ، ی مج) امذ.
دھنیا ، کنڈیرا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : कण्ड+कार].

کَنڈیرْنا (فت ک ، مغ ، ی مج ، سک ر) امذ.
« کنڈیانا » کا اوزار ، زیور یا برتن کی اوپری سطح پر باریک نشانات ڈالنے کا قلم (ا ب و ، ۳ : ۳۸). [مقامی].

کَنڈیشَن (فت ک ، سک ن ، ی مج ، فت ش) صف.
حالت ، احوال. ہم خود ٹرنزیشو اور پروگریسو کنڈیشن میں ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۰۶). میں تو کنہوں کا کنڈیشن ایسی سیریس ہو گئی ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۸۹). [انگ : Condition].

کَنڈیشَنَر (فت ک ، سک ن ، ی مج ، سک ش ، فت ن) امث.
بالوں یا سر کو دھونے کا ایک مرکب مائع جس میں دواؤں کی آمیزش کی جاتی ہے تاکہ بال صحت مند رہیں ، یہ مختلف رنگوں میں ہوتا ہے اور عموماً خوشبودار ہوتا ہے. شیمپو کے بعد اگر ضرورت ہو تو کنڈیشنر سے دھولیا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، خواتین کا صفحہ ، ۱۷ مارچ). [انگ : Conditioner].

کَنڈَیکْٹ (فت ک ، سک ن ، ی لین ، سک ک) ف ل.
رہنمائی کرنا ، رہبری کرنا. واہ یہ اچھا کنڈکٹر ہے جو مسافروں کو کنڈیکٹ ہی نہیں کر رہا ہے اور نہ اچھے مسافر ہیں جو ایسے کنڈکٹر کے باوجود ٹکٹ خرید رہے ہیں. (۱۹۸۲ ، پند یاترا ، ۱۶۱). [انگ : Conduct].

کنڈیکٹر (فت ک ، سک ن ، ی لین ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
رک : کنڈکٹر . اب بڑھیا کنڈیکٹر کی طرف بڑھی . (۱۹۸۷ ، اردو افسانوی ادب ، ۱۹۳) . [انگ : Conductor] .

کنڈیل (فت ک ، سک ن ، ی لین) امذ.
رک : کرنیل ، بڑا فوجی افسر . اچھے اچھے جنڈیل اور کنڈیل جھک جھک کے تعظیم کرنے لگتے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۷) . [کرنیل (رک) کا بگاڑ] .

کُنڈیلا (ضم ک ، مغ ، ی لین) امذ.
بڑی کنڈیلی ، مٹی کا پیالہ ، چھوٹی ہانڈی . ایک طرف کنڈیلے میں بوٹی بھنگ گاڑھے کا نے فنا دیوار سے لگا . (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۰) . [کنڈ (رک) + یلا ، لاحقۂ نسبت] .

کَنڈیلا چُوہا (فت ک ، مغ ، ی مع ، و مع) امذ.
چوہوں کی ایک قسم جن کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں . کنڈیلے چوہے میں بالوں کے علاوہ کانٹے بھی ہوتے ہیں . (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۰۳) . [رک : کنڈیلا + چوہا (رک)] .

کَنڈیلوا (فت ک ، سک ن ، ی لین ، سک ل) امذ.
(خیمہ و چھتری سازی) لمبی پوری اور موٹے دل کا بانس جسے چھپر میں لگاتے ہیں ، سرموجھی (ا ب و ، ۱ : ۱۰) . [مقامی] .

کَنڈیم (فت ک ، سک ن ، ی مج) صف.
رک : کنڈم . ناکارہ ، نکما ، رد کیا ہوا ، مسترد . مذہب نے نہایت شدت سے اس ذہنیت کو کنڈیم کیا ہے . (۱۹۷۵ ، صدا کر چلے ، ۱۶۳) . [انگ : Condemned] .

کَنڈینسر (فت ک ، سک ن ، ی لین ، سک ن ، فت س) امذ.
آلۂ تکثیف ، بھاپ کے گاڑھا (کثیف) کرنے کا انجن . کم و بیش بیس ہزار کی بڑی رقم جدّہ کے لیے نیا کنڈینسر یعنی سمندر کے پانی کو صاف کرنے کی کل پر صرف کی گئی . (۱۹۲۹ ، مسئلہ حجاز ، ۱۳۸) . فیڈ بیک کو کنڈینسر C2 کے ذریعے ارتھ کر دیا گیا ہے . (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلیویژن ، ۵۳) . [انگ : Condenser] .

کَنڈھا (فت ک ، سک ن) امذ.
موٹا تازہ ، تگڑا . ایک راس جاموش رنگ سیاہ ، کنڈھا ، عمر جوان چار سالہ ... چرتا ہوا گرفتار کر کے بھالک موبشی تھانہ شرقپور میں بھیج دیا گیا ہے . (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۵۶) . [مقامی] .

کُنڈھالی (ضم ک ، مغ) امث.
رک : کنڈالی ، چھوٹا کونڈا . سوندھی سوندھی کنڈھالی سے لپھنڈا پانی ہی جیسے ہو جاتا تھا . (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۳ ، ۳ : ۷۶) . [کنڈھا = کونڈا + لی ، لاحقۂ تانیث] .

کِنّر (کس ک ، شد ن بفت) امذ.
۱. (دیو مالا) جس کا سر گھوڑے کا سا اور جسم انسان کا سا ہوتا ہے ، یعنی دیوتا نیز الدرسبھا کا گروہ . دیوتا اور کنّر لوگ جن کے پردے میں کوئی کسنا باقی نہ رہی تھی . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳) .

کھینچ کر تان جو کنّر کبھی گا دیتے ہیں
مہر سی ایک ترنم کی بہا دیتے ہیں

(۱۹۳۵ ، کنار سبھو ، ۳) . ۲ . باجا جو بین کے مانند ہوتا ہے لیکن اس کی لکڑی اس سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے اور اس میں تین کدو اور دو تار ہوتے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۲) . [س : किंनर] .

کنَرس (فت ک ، سک ن ، فت ر) امذ.
رک : کن رس .

قصۂ بلبل جو میں اس گل سے کہتا ہوں کبھی
علم کچھ اتنا نہیں ہے لیک کنرس ہے مجھے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۷۰) . [کن (کان (رک) کی تخفیف) + رس (بطور فاعل)] .

کُنڑ (ضم ک ، غنہ ، سک ڑ) امذ.
(آب پاشی) کنڈ ، چٹان میں بنا ہوا ایسا بڑا سوراخ جس میں سے چٹان کے نیچے کا پانی اُبل کر اوپر آئے بعض مقامات پر اس کو کونبل کہتے ہیں (ا ب و ، ۹ : ۱۶۲) . [مقامی] .

کَنڑی (فت ک ، سک ن) امث.
۱. ایک قوم جو میسور اور حیدرآباد کے جنوبی حصے میں آباد ہے . مرہٹے تلنگے اور کنڑی قوم کے لوگ آباد ہیں . (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۶) . ۲ . کنڑی قوم کی زبان جو دراوڑی کی ایک شاخ ہے ، ایک زبان کا نام . گلبرگہ اور لنگسگور تک عوام الناس کی زبان بالکل کنڑی ہے . (۱۸۸۹ ، حشمن ، مثی ، ۶۳) . کنڑی مغربی گھاٹ کے خطے اور کوکن اور ملابار کے بعض حصوں میں بولی جاتی ہے . (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۰۲) . سامی ، تامل ، تلگو ، کنڑی وغیرہ دراوڑ خاندان کی زبانیں سب اسی قسم میں شامل ہیں . (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۹) . ۳ . ایک راگنی کا نام ؛ ایک بحر یا وزن (جامع اللغات) . [ہ : किंनर] .

کَنز (فت ک ، سک ن) امذ.
۱. خزانہ ، گنج .

اس مہینے میں ہوا نور النبیؐ کا ظہور
کنز مخفی سے ہے اظہار ربیع الاول

(۱۸۷۹ ، غلام امام ، گلدستۂ شہید ، ۷) .

بیت تھی کنز مضامین سے بیت المعمور
نثر تھی لولوئے منثور جہاں میں مشہور

(۱۹۱۷ ، فردوس تخیل ، ۱۳۹) . ۲ . (فقہ) کنز سے مراد یہ ہے کہ روکنا ، چاندی اور سونے کا اور زکوٰۃ نہ دینا ، دولت جمع کرنا . میں بھیجے تھی اوضاع سونے سے ... کہا میں نے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کنز ہے یہ فرمایا کہ جو پہنچے یہاں تک کہ ادا کی جاوے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۱) . جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ کنز نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو وہ کنز ہے . (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۰۹) . مجرد سونے چاندی کو کنز کرنے پر اعتراض مقصود نہیں . (۱۹۶۰ ، آب رفتہ ، ۱۳۹) . [ع] .

ـــــ الاَخلاق (ـــــ ضم ز ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک خ) امذ.
خزینۂ اخلاق.

گویا ہوا خامۂ گہربار
کنزالاخلاق دُرِّ افکار

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۳۳). [کنز + رک : ال (۱) + اخلاق].

ـــــ الکُنُوز (ـــــ ضم ز ، غم ا ، سک ل ، ضم ک ، و مع) امذ.
(تصوف) مرتبۂ وراالورا ، (لفظاً) خزانوں کا خزانہ یا غیب الغیوب کو کہتے ہیں ، ذات بحت اور مرتبۂ احدیت بھی مراد ہے (مصباح التعرف).
[کنز + رک : ال (۱) + کنوز (کنز (رک) کی جمع)].

ـــــ خَفی کس صف (ـــــ فت خ) امذ.
چھپا ہوا خزانہ ، کُنتُ کنزاً مخفیاً کی طرف تلمیح (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا).

انوارِ ذات کنزِ خفی جن کے ہیں نہاں
غنچہ میں گل میں رنگ میں بو میں چمن میں ہم

(۱۹۳۸ ، بستانِ تجلیات ، ۶۰).

یسین ، رؤف ، کنزِ خفی ، انّما ، بشیر
کس کس طرح سے حق نے سنوارا ہے ان کا نام

(۱۹۸۸ ، مرے آقا ، ۶۷). [کنز + خفی (رک)].

ـــــ مَخفی کس صف (ـــــ فت م ، سک خ) امذ.
چھپا ہوا خزانہ ، پوشیدہ خزانہ. اکثر خاندانی طبیب کنزِ مخفی کی طرح نہاں رکھتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳). حدیث قدسی کے مطابق جب حقیقتِ اعلیٰ نے جو ایک مخفی خزانہ (کنز مخفی) تھا خود اظہاریت کا ارادہ کیا. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۰۲). [کنز + مخفی (رک)].

کُنزائِٹ (ضم ک ، سک ن ، کس ء) امذ.
قیمتی پتھر. اس پتھر کو انگریزی میں کنزائٹ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۱). [انگ : کنزائٹ Kunzite].

کَنزَروِیٹو (فت ک ، سک ن ، فت ز ، سک ر ، ی مج ، کس ٹ) صف ؛ امذ.
رک : کنسرویٹو ، قدامت پسند ، رجعت پسند ، روایت پرست (ترقی پسند کا نقیض). کلکتے سے ایک کنزرویٹو اخبار نکلا. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۶۸). [انگ : Conservative].

ـــــ مُعاشَرَہ (ـــــ ضم م ، سک ش ، فت ر) صف.
قدامت پسند معاشرہ ؛ پرانی روایتوں کو پسند کرنے والے لوگ ، رجعت پسند لوگ. یورپ میں انگلستان جیسے کنزرویٹو معاشرے کو شامل نہیں کیا جاسکتا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۵). [کنزرویٹو + معاشرہ (رک)].

کَنزیُومَر (فت ک ، سک ن ، کس ز ، ی مع ، فت م) امذ ؛ امث.
صارف ، خرچ کرنے والے. سب کے سب کنزیومر Consumer کہلاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲). [انگ : Consumer].

کَنس (۱) (فت ک ، ن) امذ.
(سانپ) دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو سبزکاہی سوا گز لمبا عریض سر جیسے انگوٹھا اور رنگ شکم آسمانی کہ جسے کاٹتا ہے تین پہر کے بعد بدن کانپنے لگتا ہے ... اور اعضا پھڑکنے لگتے ہیں پھر آنکھ ناک سے پانی جاری ہو کر مر جاتا ہے ... ضلع ہوشیارپور یا کہیں پہاڑوں کے نیچے سے پایا آتا ہے (تریاق مسموم ، ۳۰). [مقامی].

ـــــ پَلدِیا (ـــــ فت ہ ، سک ل ، کس د) امذ.
دوسری قسم کنس کی ، زرد رنگ بارہ گرہ کا اور سر و شکم کا وہی حال جس روز کاٹتا ہے اس کے دوسرے روز خارش ہونے لگتی ہے اور آنکھ سرخ چھٹے روز بھوک پیاس غائب ہو کر آٹھویں نویں روز (مر جاتا ہے) آخر ہو جاتا ہے نواح لاہور وزیرآباد میں دیکھا ہے (تریاق مسموم ، ۳۱). [مقامی].

کَنس (۲) (فت ک ، ن) امث.
رک : کارنس ، کگر ، اوپر کی سطح سے کوئی دو فٹ نیچے گڑھے کی پوری لمبائی کے ساتھ ساتھ پہاڑ کی جانب دو فٹ چوڑی کنس پر انگور کی بیل لگا دی جاتی. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخارات ، ۱۴۸).
[کارنس (رک) کا ایک املا].

کَنَس (۳) (فت ک ، ن) امث.
ایک بیماری جو کماد کو ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[ب : कनसल].

کُنس (ضم ک ، ن) امث.
(کاشت کاری) بجوں خصوصاً دالوں کی پھلی (ا ب و ، ۶ : ۹۱).
[مقامی].

کَنَستَر (فت ک ، ن ، سک س ، فت ت) امذ ؛ رک کنستر.
ٹین کا چوکور ڈبا جو اونچائی میں زیادہ چوڑائی میں کم ہوتا ہے اور عموماً مٹی کا تیل یا گھی وغیرہ رکھنے کے کام آتا ہے. صندوق میں گھی کا کنستر ... لاتے لے جاتے خوب ہی ٹپکا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۸). تیل کے کنستر جو ہندوستان میں ہر جگہ عام ہیں ، انہیں ٹین کی چادروں کے ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). ہر خاندان دو کنستر پانی لے جا سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۳۲). [انگ : Cannister].

ـــــ بَجانا محاورہ.
اطلاع دینا ، مطلع کرنا ، شور و غل کرنا. انہوں نے اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر خالی ٹین کے کنستر زور زور سے بجانا شروع کر دیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۸).

کَنَسٹرکشَن (فت ک ، سک ن ، س ، فت ٹ ، ر ، سک ک ، فت ش) امث.
ساخت ، بناوٹ ، تعمیر ، عمل. قوانین اور جہات اور کنسٹرکشن اتنی مفید اور بکارآمد نہیں. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۳).
[انگ : Construction].

کَنشاپ (فت ک ، سک ن ، پ) امذ.
کن ٹوپ ، وہ ٹوپی جو کان تک جائے ، بڑی ٹوپی.

کھوپری ان کی ہے اوندھی یہ نہ ہو گی سیدھی
جب تک اس کے لیے ہو گا نہ ہمارا کنسٹاپ
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۷۰)۔ [کن ٹوپ (رک) کا ایک املا]۔

کَنسٹیبل (فت ک ، سک ن ، س ، کس مج ٹ ، کس ب) امذ ؛ سم کنسٹیبل۔
کانسٹیبل ، سپاہی ، برقنداز۔ مسمی شریف خاں و لطیف خاں مدعا علیہم کو کنسٹیبلوں کی حراست میں کر کے حضور میں چالان کرتا ہوں۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۱۰)۔ زبردست خاں ہیڈ کنسٹبل اور کنجی داس ... میں ہوں تو سنجیدگی موجود ہے۔ (۱۹۵۹ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۲۹۹)۔ [انگ : Constable]۔

کَنسٹر (فت ک ، ن ، سک س ، فت ٹ) امذ۔
رک : کنستر ، ٹین کا پیپا۔ فیاٹل کی بوتلیں بلکہ ایک پورا کنسٹر لے کر اس میں سے کچھ وہاں کے لیے رکھ لینا اور باقی یہاں بھجوا دینا۔ (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۵۶)۔ یہ فرشتہ کسی تیل کے کنسٹر میں سر ڈال کر اس جلدی سے بھاگا ہے کہ منہ تک پونچھنے کی اسے مہلت نہیں ملی۔ (۱۹۳۲ ، الوز ، ۳۹۰)۔ اجرت دے کر باقی گرم کروا لیجیے صرف ۹ آنے میں گرم کر کے کنسٹر باتھ روم میں رکھ دے گا۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۳۸)۔

کَنسٹیبل (فت ک ، سک ن ، س ، ی مج ، کس ب) امذ۔
رک : کنسٹیبل ، سپاہی ، پولیس کا سپاہی ، پولیس۔ وہ کنسٹیبل کے بھیس میں وہاں سے نکل گئے۔ (۱۹۲۱ ، رپورٹ نیشنل کانگریس ، ۱۰۱)۔ ایک خاتون کنسٹیبل نے اس کا برقع اتارا۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۸۰)۔ [کانسٹیبل (رک) کا ایک املا]۔

کَنسر (فت ک ، سک ن ، فت س) امث۔
گیہوں سے بنے والا ایک کھانا ؛ (مٹھائی) جو شادی کے بعد ہندو دولھا دلہن ساتھ ساتھ کھاتے ہیں۔ شادی کی چوکی پر بیٹھنا ... دولھا دلہن کا ایک دوسرے کو میٹھا کنسر کھلانا (۱۹۳۵ ، تلاش حق ، ۱ : ۲۰۸)۔ [مقامی]۔

کَنسرا کُرَنڈی (فت ک ، سک ن ، ضم س ، ک ، فت ر ، سک ن) امذ۔
کرنڈی سانپ کی ایک قسم ہے جو سرخ مائل بسیاہی دس گرہ لمبا ہوتا ہے۔ کنسرا کرنڈی تیسری قسم ہے ، سرخ مائل بسیاہی دس گرہ کا لمبا۔ (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۷۲)۔ [مقامی]۔

کَنسَرٹ (فت ک ، سک ن ، فت س ، سک ر) امذ۔
محفل رقص و سرود ، چوکی ، منڈلی۔ جہاں کنسرٹ اور بال (انگریزی قسم کے ناچ) ہوتے وہاں اسے پہونچنا بہت ضروری تھا (۱۹۳۰ ، مظلوب حسینان ، ۵)۔ [انگ : Concert]۔

کَنسرونسی (فت ک ، سک ن ، کس س ، کس مج و ، سک ن) امث۔
تحفظ ، نگرانی ، محکمۂ نگران ، وہ ادارہ جو دریا اور بندرگاہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ جب کنسرونسی کی بابتہ غیر متفرقہ رقم خزانہ میں داخل کی جائے۔ (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۹۵)۔ [انگ : Conservancy]۔

کَنسَرویٹر (فت ک ، سک ن ، فت س ، سک ر ، و مج ، فت ٹ) امذ۔
محافظ ، نگران مال ، مہتمم جنگلات ، وہ افسر جس کے سپرد جنگلوں اور جھیلوں وغیرہ کا انتظام ہو۔ کنسرویٹر عجائب خانے یا جنگلات کے محافظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۳)۔ [انگ : Conservator]۔

کَنسَرویٹو (فت ک ، سک ن ، فت س ، سک ر ، ی مج ، کس ٹ) صف ؛ امذ ؛ سم کنزرویٹو۔
۱. **قدامت پسند ؛ پرانے خیال کا ؛ (پرانی کے طور پر) لکیر کا فقیر (انقلابی یا ترقی پسند کے بالمقابل)۔** ان میں کوئی پولیٹکل اختلاف نہیں کیونکہ وہ سب کنسرویٹو ہیں۔ (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۷۱)۔ ایک گروہ دوسرے کو قدامت پرست ، کنسرویٹو اور لکیر کا فقیر بتاتا ہے دوسرا اس کو طفل مزاج ، جلد باز اور قبل از وقت شور مچانے والے لقب سے یاد کرتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۳)۔ ۲. **برطانیہ کا وہ اساسی فرقہ جو پرانے انتظام کو پسند کرتا ہے** (جامع اللغات)۔ [انگ : Conservative]۔

---خیالات (---فت خ) امذ ؛ ج۔
پرانے خیالات ، دقیانوسی سوچ ، قدامت پسندانہ ذہنیت۔ کنسرویٹو خیالات اب رخصت ہو رہے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۷)۔ [کنسرویٹو + خیالات (خیال (رک) کی جمع)]۔

---قیادت (---فت ق ، د) امث۔
قدامت پسندوں کی قیادت۔ کنسرویٹو قیادت جس کی فکری نمائندگی کے لیے چرچل کا نام لیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۵۸)۔ [رک : کنسرویٹو + قیادت (رک)]۔

کَنسَلائی (فت ک ، سک ن ، فت س) امث۔
کیڑا جو عموماً کان میں داخل ہو جاتا ہے ؛ (مجازاً) دبلی پتلی ، سیخ سلائی ، بہت کمزور۔ اسکے علاوہ اکثر نام ظاہری یا معنی مشابہتوں سے بھی رکھے گئے مثلاً کنسلائی ، کنکھجورا (۱۹۸۵ ، علم اللسان ، ۲۰۸)۔ ازدہے کے مقابلے میں ایک کنسلائی کو لانا ستم ظریفی ہے۔ (۱۹۸۴ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰۰)۔ ایک کنسلائی پھر رینگنے لگی۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۹۳)۔ [کن (کان (رک) کی تخفیف) + سلائی (رک)]۔

کَنسُوا / کَنسُوآ (فت ک ، سک ن ، ضم س) امذ۔
۱. (کاشت کاری) **جو ، جوار یا گیہوں کے بیجوں کا نیا پھناؤ ؛ ایک کیڑا جو گنے کی نئی پود اور اس کے پھناؤ کو کھا جاتا ہے** (ا ب و ، ۲ : ۹۱)۔ ۲. (دست کاری ، جراحی) **کان کے نیچے جبڑے کی ہڈی کے سرے پر نکلنے والا دنبل ، گل سوا** (ا ب و ، ۷ : ۱۰۲)۔ [س : कर्ण+शु+क]

کَنسورشیم (فت ک ، سک ن ، و مج ، کس ش ، فت ی) امذ۔
انجمن ، ادارہ ، تنظیم۔ غیر ملکی کمپنیوں سے جو کمپنیاں اور صنعتی مسئلہ بن گئی تھیں اس کی رو سے ایک کنسورشیم ... کا قیام عمل میں آیا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۰)۔ کنسورشیم کے فیصلے پاکستان کی اقتصادی اصطلاحات پر انحصار اقدام ہیں۔ (۱۹۹۱ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ مئی ، ۱۰)۔ [انگ : Consortium]۔

کنسُوئیاں لینا عاورہ

چُھپ کر باتیں سننا ، کسی بات کی ٹوہ لینا. اور تم میں بھی کنسوئیاں لینے والے انکے لئے اور اللہ جاننے والا ہے ظالموں کو. (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خان ، تصانیف احمدیہ ، ۲ : ۱۳۳). مرد کی نسبت عورت میں کنسوئیاں لینے کا بہت شوق ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، پیام سحر ، ۲۰). خدا مجھے بھی معاف کرے کبھی کنسوئیاں لینی پڑتی ہے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۲۵).

کُنْسی (ضم ک ، ن) امث.

۱. (کاشت کاری) ہل کی جوڑ کھودنے یعنی پہلی نالی پر دوسری آڑی نالیاں کھودنے یا بنانے کا عمل (ا ب ا ج ، ۲ : ۹۱). اف : کرنا. ۲. (کاشت کاری) جانوں کی پود کی ایک بیماری (ا ب و ، ۲ : ۹۱). [مقامی].

کُنِش (فت ک ، فت ن) (قدیم). (الف) حف.

بد اعمال ، بد کردار. دوسرا بخیل ہور کنشی کہلائے سوں ڈرنے رہنا کہ سوموا دنیا ہور دین میں بدنام ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۶). (ب) امذ. **کردار ، عمل (اچھا یا بُرا)**. شاہ اپنے کینش و کنش سے جدا کیے گئے. (۱۷۸۷ ، حملاتِ حیدری (ترجمہ) ، ۱۰۳).

اذعر تھا عجم کو جہات نے گھیرا
کہ دل سب نے کینش و کنش سے تھا پھیرا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۵). [ف].

کِنِشْت (ضم نیز فت ک ، کس ن ، سکہ ش) امذ.

۱. **بُت پرستوں ، آتش پرستوں یا یہودیوں کا معبد ، بُت کدہ ، آتش کدہ ، غیر مسلموں کی عبادت گاہ.**

کنشتیاں کرے اس کے آئے بد سرشت
کریں گے تجھے ایراں لعنت کنشت
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۳).

شیخ کعبہ ہو کے پہنچے ہم کنشتِ دل میں ہو
درد منزل ایک ہی تھی راہ کا ہی پھیر تھا
(۱۷۸۵ ، میر درد ، د ، ۲۲).

بتوں کی مجلس میں شب کو مہرو جو اور تک بھی قیام کرتا
کنشت ویران ، صنم کو بندہ ، برہمنوں کو غلام کرتا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵).

جب چھوڑ کر کعبہ سوئے کنشت آیا
حسنِ ازل کا عالم زولیدہ صنم میں پایا
(۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۲۱).

کُھلا ہے اور کُھلے گا جمیل سب کے لئے
یہ میکدہ ہے کنشت و حرم نہیں اے دوست
(۱۹۶۸ ، فکر جمیل ، ۱۰۵). اور احوال مسجد و کنشت کا. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). ۲. (تصوف) عالمِ تعیّن و شہود (مصباح التعرف). [ف].

کِنِشْتی (ضم نیز فت ک ، کس ن ، سکہ ش) صف.

کنشت سے منسوب ، آتش پرست نیز بت پرست. ایک جماعت پہلوان کنشتیاں و زناردارں ... داخل شہر ہوئے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۸۳).

کریں شیخ و برہمن اللہ اللہ رام رام آ کر
زیارت گہ ہے وہ کعبہ الٰہی کنشتی کا
(۱۹۷۹ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۲۸).

ادھر اللہ اکبر نعرہ تھا اللہ والوں کا
ادھر اُفّ و ہُل شور کنشتی و کلیسائی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۳).

نہ یہ موسم ازلی بہشتی
نہیں بھیجے ہوئے رحمت کنشتی
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۰۷). [کنشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساز امذ.

(لفظاً) یہودیوں (غیر مسلموں) کا باجا ؛ (مجازاً) غیر مسلم قوموں کے افکار و آثار کا تسلط.

تجھے معلوم ہے غافل کہ تیری زندگی کیا ہے؟
کنشتی ساز معمور نوا ہائے کلیسائی
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۷). [کنشتی + ساز (رک)].

کَنِشْٹ (فت ک ، کس ن ، سکہ ش) صف.

ادنیٰ ، نہایت معمولی ، حقیر.

کن تجھ میں جو ہے کنشٹ کھوٹے
تو جان نہیں ترے چھوٹے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰۹). [س : कनिष्ठ].

کَنْشْٹِیبل (فت ک ، غنہ ، سکہ ش ، ی مج ، کس ب) امذ.

سپاہی ، پولیس کا سپاہی ، پولیس والا. وہاں نورالحسن صاحب پنڈ کنشٹیبل مل گئے جو عرصہ تک دہلی میں رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، روزنامچہ خواجہ حسن نظامی ، ۹۲). [کانسٹیبل (رک) کا ایک املا].

کَنِشْٹھ (فت ک ، کس ن ، سکہ ش) صف.

نہایت چھوٹا ، تھوڑا ، سب سے چھوٹا جو آخیر میں پیدا ہوا ہو ؛ کم درجہ ؛ ماتحت ؛ چھوٹا بھائی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : कनिष्ठ].

کِنْشُک (کس ک ، ضم ن ، سکہ ش) امذ.

ڈھاک ، اس کا پھول (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : किंशुक].

کَنْعان (فت ک ، سکہ ن) امذ.

فلسطین کا قدیم نام جو حضرت یعقوب کا مسکن تھا اور حضرت یوسف کی جائے پیدائش (شعراء کے یہاں ماہِ کنعان سے حضرت یوسف اور پیرِ کنعان سے حضرت یعقوب مراد ہیں). ایک خواب دیکھا کہ نبی کنعان میں گیا ہوں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۹). یہ قبائل ہمیشہ عبرانیوں کے ساتھ جنگ کرتے رہے اور ایک مدت تک الٰہی ارضِ کنعان میں پہنچنے سے باز رکھا. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۹۷).

سرکشی فرمانِ حق سے کر نہ اے سرمایہ دار
لے نہ ڈوبے تجھ کو کنعان کی طرح تیرا غرور
(۱۹۸۴ ، ا ط ظ ، ۷۱). [علَم].

کَنعانی (فت ک ، سک ن) صف ؛ امذ.
کنعان (رک) سے منسوب ، کنعان کا ، کنعان کا رہنے والا ؛ مراد ؛ حضرت یوسف یا حضرت یعقوبؑ.

مصر میں سینے کے ہے از بس خیال اس یار کا
مجھ نظر میں جیوں کلف ہے ملو کنعانی کا نقش

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٤٨). عیراق میں ان کا نام کنعانی ہے. (١٩٢٩ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ٧). [کنعان + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَنَف (فت ک ، ن) امذ ؛ ج : اکناف.
کنارہ ، جانب ، طرف ، پناہ ، حفاظت ، سایہ.

ہمیں شہ کا لینے تھے آ کر کنف
رہتا سب سو نزدیک دشمن طرف

(١٦٤٤ ، پشت بہشت ، ٥ : ٤١). حضرت رسولِ مقبولؐ ... رعایت کنفِ ابو طالب میں تا زمان قریب ہجرت مکہ بفراغ بال مقیم ہیں. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٣٠).

محروم ہوں جو حق بقین سے وہی لوگ
ڈھونڈیں کنفِ عاطفتِ اہلِ جہاں

(١٩٣٩ ، لحن صریر ، ٢٠٦). [ع].

کَنفَرم (فت ک ، سک ن ، فت ف ، سک ر) امذ ؛ صف.
(لفظاً) تصدیق یا توثیق کرنا (بیان ، شہادت یا کسی بات کی) ، منظوری دینا ؛ (مجازاً) پکا ، تصدیق شدہ ، توثیق کردہ. میں نے نرمِا کو لکھا تھا وہ کو آ رہا ہوں مگر سیٹ ابھی کنفرم نہیں ہوئی. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ٩٩). ف : کرنا ، ہونا. [انگ : Confirm].

کَنفِرنس (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ، ر ، سک ن) امث.
رک : کانفرنس ، اجتماع. اس کنفرنس میں دنیا کے کُل سربرآوردہ اقوام کے وکیل شامل تھے. (١٩١٠ ، ادیب ، اگست ، ٦٥). [کانفرنس (رک) کا ایک املا].

کَنفُوژَن (فت ک ، سک ن ، و مع ، فت ژ) امذ ؛ = کنفیوژن.
اُلجھن ، پیچیدگی ، کشمکش ، پریشانی ، غلط فہمی. فلسفے کے بارے میں ایک اور کنفوژن دور کرنا چاہتا ہوں. (١٩٨٢ ، فلسفہ کیا ہے ، ١١). [انگ : Confusion].

کَنفُوشَش (فت ک ، سک ن ، و مع ، فت ش) امذ.
رک : کنفیوشس جو زیادہ مستعمل ہے. بعضے کنفوشش کے تابع ہیں یعنی خالقِ حقیقی کے مقربین. (١٨٥٣ ، مرأۃ الاقالیم ، ١٥). [علم].

کَنفیڈرَل (فت ک ، سک ن ، ی مج ، کس مع ڈ ، فت ر) صف.
کنفیڈریشن (رک) سے منسوب ، متحدہ ریاستوں کا ، متحدہ جماعتوں کا. لیکن کنفیڈرل طرز میں کامیاب نہیں ہو سکتا. (١٩٧٦ ، جواب الجواب ، ٣٤). [انگ : Confederal].

کَنفیڈریشَن (فت ک ، سک ن ، ی مج ، کس مع ڈ ، ی مع ، فت ش) امث.
متحدہ ریاستوں کا وفاق ، جو اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہوں ؛ گروہ بندی ، تنظیم. کنفیڈریشن مختلف ریاستوں کی گروہ بندی کے معنی میں رائج ہے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٤٠). پاکستان میں امریکی صدر ... نے بھارت کو کنفیڈریشن اور مشترکہ دفاع کی پیش کش کی. (١٩٨٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ٥٠). [انگ : Confederation].

کَنفیُوز (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ، و مع) صف.
پریشان ، درہم برہم. ذہن اکثر اوقات بنیادی فکری جستجوؤں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا وہ کنفیوز ہو جاتا ہے. (١٩٧٣ ، صدا کر چلے ، ٩٢١). [انگ : Confuse].

ــــ کَرنا محاورہ.
پریشان کرنا ، اُلجھا دینا ، کشمکش کی کیفیت میں مبتلا کر دینا. ہمیں ثقافت کے عشق نے بڑا ڈسٹرب اور کنفیوز کر دیا ہے. (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ٥٣).

ــــ ہونا محاورہ.
کنفیوز کرنا (رک) کا لازم ، پریشان ہونا. اکثر اوقات بنیادی فکری جستجوؤں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا وہ کنفیوز ہو جاتا ہے. (١٩٧٣ ، صدا کر چلے ، ٩٢١).

کَنفیُوژ (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ، و مع) صف.
رک : کنفیوز (مع تحتی الفاظ). کرپٹ اور کنفیوژ ہو جانے کی باتیں کرتے رہتے ہیں. (١٩٨٦ ، حصار ، ١٠٣). [انگ : Confuse].

کَنفیُوژَن (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ، و مع ، فت ژ) امذ.
رک : کنفوژن. افسوسناک امر یہ ہے کہ جدید شاعری کے مبلغین اور مفسرین خود شدید ذہنی اُلجھن اور کنفیوژن میں مبتلا ہیں. (١٩٧٠ ، برش قلم ، ١٤٢). [انگ : Confusion].

کَن فیُوشَس / کَنفیُوشَس (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ی مخت ، و مع ، فت ش) امذ.
(ادبیات) چین کا مشہور ترین معلّم ، فلسفی اور مفکر (٥٥١ تا ٤٧٩ قبل مسیح) ، اس کی تعلیمات کا اثر پورے مشرقی ایشیا پر پھیلا اور آج بھی اس کی تعلیمات اقوال کی صورت میں محفوظ ہیں. وہ تھے بش ہی ، جنہوں نے ... وہی کارروائیاں کیں جو اورفیس کن فیوشس اور برہما نے کیں. (١٩٠٧ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ٥ : ٣٥٨). کنفیوشس ، زرتشت ، اسلام ، وید اور گیتا کسی کی بھی تعلیم راہبانہ نہیں ہے. (١٩٧٨ ، اقبال ایک شاعر ، سلیم احمد ، ٦٤). [علم].

کَن فیُوشَسی / کَنفیُوشَسی (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ی مخت ، و مع ، فت ش) صف.
کن فیوشس (رک) سے منسوب یا متعلق ، کنفیوشس کا ، کنفیوشس عقیدے کا. کن فیوشسی حکمت کا باقی ... جس سے بڑھ کر اہلِ چین پر اور کسی فلسفے کا اثر نہیں ہو سکا. (١٩٥٧ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ ، ١٠٨ : ١). [کنفیوشس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَن فیُوشَسیَت / کَنفیُوشَسیَت (فت ک ، سک ن ، کس مع ف ی مخت ، و مع ، فت ش ، کس س ، فت ی) امث.
کن فیوشس کا فلسفہ ، تعلیم یا مذہب. کن فیوشسیت فلسفہ ہے

یا بدھیت اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم اس کی تعریف کن الفاظ میں کرتے ہیں۔ (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸)۔ [کنفیوشس + بت ، لاحقۂ کیفیت]۔

کنک (۱) (فت ک ، ن) امث ، امذ ؛ نیز کنکا۔
۱. **پتھر وغیرہ کا ریزہ ، اناج کا دانہ ، چھوٹی سی کنکری یا تنکا۔**

بڑے ہیں کہ پھوڑل کے پر جا کنک
گئے جیسے تارے زمیں پر چھٹک

(۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۲۸)۔ آنکھ میں کوئی تیز سی کنک جا پڑی ہے کہ آنسو نکل آئے۔ (۱۹۲۳ء ، مراۃ الشعرا ، ۲۹۹)۔ کیا دیدوں میں کوئی کنک پڑ گیا تھا جو انہیں مل مل کر ... لال کر لیے۔ (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۲)۔ ۲. (کاشت کاری) **ٹوٹا ہوا چاول جو دھان صاف کرتے وقت نکلتا ہے ، چاول کا چورا** ، کنکی (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۹۱)۔ [کنکا (رک) کی تخفیف]۔

کنک (۲) (فت ک ، ن) امذ۔
۱. **سونا ، زر ، طلا۔**

سور کنک جل گھول سنوارے
پرجت کے لکھنی لکھنہارے

(۱۵۹۹ء ، کتاب نورس ، ۸۹)۔ ۲. **اکسیر۔**

کنک ہوئی چندر پر مگر سم کی خاک
کہ پارہ اتھا سو ہوا نقرہ پاک

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۰۵)۔ ۳. **دھتورا ، دھتورے کا بیج** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [س : कनक]۔

---چھڑی (---فت چھ) امث۔
سونے کی چھڑی ؛ (کنایۃً) خوبصورت نازک اندام عورت۔

بل کھاتی کنک چھڑی ہے رس کی پتلی
خوشبو تن نازنیں کے سونے میں سگند

(۱۹۳۷ء ، روپ ، ۳۸)۔ [کنک + چھڑی (رک)]۔

---کامنی (---کس نیز سک م) امث۔
سونے جیسی عورت ، نہایت خوبصورت عورت۔

کلنکن کماری ، کنک کامنی
ینغ ، بردلی ، ناقۂ حیزبون

(۱۹۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۸)۔ [کنک + کامنی (رک)]۔

---مہادیو (---فت م ، ی مع نیز مج) امذ۔
(جوگ پنتھیوں کی اصطلاح) **مراد : عصا ، سونٹا۔** جوگی لوگ ... ایک پارچہ لنگوٹا اور سونٹا جس کو کنک مہادیو بولتے ہیں ، ... رکھتے ہیں۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۷۶۳)۔ [کنک + مہا (رک) + دیو (رک)]۔

کنک (۳) (فت ک ، ن) امث (قدیم)۔
عیب (قدیم اردو کی لغت)۔ [کنکھی (رک) کی تخفیف]۔

---کھیت (---ی مج) امذ۔
چشم گربہ ، ایک پتھر جو بلی کی آنکھ کی طرح چمکدار ہوتا ہے (انگ : Cat Eyes)۔ (قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۱)۔ [کنک + کھیت (رک)]۔

کِنک (فت ک ، کس نیز فت ن) امذ ، امث۔
گیہوں ، گندم ، بھنا ہوا گیہوں ، اناج۔

ابھارا سو کیچ تیں دھریا کنک کوٹ
جو آکاس رہیا تجھے دونے بوٹ

(۱۶۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۰۹)۔ وہ گندم قسم عمدہ داؤدخانی سفید تھی ، دیکھ کر کہا : کہ ایسی کنک سفید رنگ کیوں پیدا ہوتی ہے۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۹۹۱)۔ ایک ملک والے دوسرے ملک سے تل ، نیشکر ، کپاس ، کنک ... لے جا کر اپنے ملک کی پیداوار بدل لیں۔ (۱۹۰۱ء ، ادیب ، ستمبر ، ۱۰۵)۔ اونچے ماسٹر کے گھر (کنک) گندم اور چاول بھجوائے تھے کہ تنہیں (۱۹۸۰ء ، وارث ، ۱۵۹)۔ [س : कणिक]۔

---منڈی (---فت م ، سک ن) امث۔
غلہ منڈی ، وہ منڈی جہاں گندم فروخت کی جاتی ہو۔ سکاچ مشن اسکول سیالکوٹ کی عمارت اس زمانے میں کنک منڈی میں تھی۔ (۱۹۸۷ء ، عروج اقبال ، ۲۰)۔ [کنک + منڈی (رک)]۔

کنک (فت ک ، سک ن) امذ۔
(موسیقی) **ہنڈول راگ کے ۸ پتروں میں سے ایک پتر** (ماخوذ : ترانۂ موسیقار ، ۹۳)۔ [مقامی]۔

کِنکا (فت ک ، کس نیز سک ن) امذ۔
۱. **ریزہ ، ذرہ ، کنکر۔** اگرچہ ہم رنگ ہیں کنکا ہور موتی ، ولے موتی کی جوت کنکے میں نیں ہوتی۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۳۹)۔ اس کی دھول کی کنکا (ذرہ) بھی بحر کے سمان ہیں۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بشستھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۵)۔ کنکا = کنکر۔ (۱۹۷۱ء ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۱)۔ ۲. **دانہ (غلے وغیرہ کا) ؛ ایک قسم کا چاول ؛ صاف ریت (خصوصاً روئی وغیرہ میں ریت کا کرکراپن)** (پلیٹس)۔ ۳. **عقل و دانش** (قدیم اردو کی لغت)۔ [س : कणिका]۔

کنکاش (کس ک ، سک ن) امث۔
مشورہ ، شوریٰ۔ ہم نے تم کو شریک کنکاش اس واسطے نہیں کیا تھا کہ تم اخفائے رائے کرو اور تائید سخن کر کے کلمۂ حق کو دریغ رکھو۔ (۱۸۷۳ء ، نتائج المعانی ، ۹۴)۔ [کنکاش (رک) کا ایک املا]۔

کنکال (فت ک ، غنہ) امذ (قدیم)۔
۱. **ڈھانچہ ، لُھتھر۔**

پھریں چھندوں سوں تس دن نیلو میں پیرے کنکالاں میں
سمو کر سور نیہہ چند نہ حمالے بن سروراں کے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۷)۔ ۲. **ریڑھ کی ہڈی ؛ کمر ، پٹھے** (پلیٹس)۔ [س : कंकाल]۔

کنکالا (فت ک ، غنہ) امث۔
چڑیل ، ڈائن ، مکار ، جادوگرنی۔ ادھر تو یہ کنکالا چلانے لگی ،

اذعر پنڈت جی نے زور سے مکا میز پر مارا ، چپراسی کو ہوکم (حکم) دیا نکالو اس چڑیل کو. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۰۹). [کنکال + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَنکالَن (فت ک ، غنہ ، کس ل) امث.
رک : کنکالا (پلیٹس). [کنکالا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَنکانی (فت ک ، غنہ) صف.
کنکا سے منسوب.

پھوڑے کا مت پوچھیے کچھ مول تول
تو ہے کنکانی کا ترک کے مول

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۹). [کنکا (عَلَم) + نی ، لاحقۂ نسبت].

کَنکَٹا (فت ک ، سک ن ، فت ک) صف ؛ امذ.
رک : کن کٹا ، جس کے کان کٹے ہوئے ہوں ، بغیر کان کا ؛ وہ شخص جس کے کان کٹے ہوئے ہوں (پلیٹس). [کن (کان (رک) کی تخفیف) + کٹا (کٹنا سے ماضی)].

کَنکَٹی (فت ک ، سک ن ، فت ک) امث.
رک : کن کٹی ، (عورت) جسے سنائی نہ دیتا ہو (پلیٹس). [کنکٹا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَنکَجھُو (فت ک ، سک ن ، فت ک ، و مع) امث.
ایک ساگ جو کشمیر کے جنگلوں میں ہوتا ہے (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱۰۱ : ۱۱۳). [مقامی].

کَنکَر (فت ک ، غنہ ، فت ک) امذ.
۱. ایک قسم کا پتھر جسے بھٹی میں پکا کر سفیدی بنائی جاتی ہے اور اصلی حالت میں سڑکیں بنانے کے کام آتا ہے. تمام گلاں سڑکوں پر کنکر کوٹا گیا. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۹). کنکر اصل میں چونے اور چکنی مٹی کے رسوب سے بنا ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۵). ۲. پتھر کا چھوٹا ٹکڑا ، سنگ ریزہ.

رلیے اودیو جیوں جب تب پری کے سات یوں آتا
نہ پھولاں سات کانٹا ہور شکر میانے کنکر آوے

(۱۵۰۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۶)).

ہدم گفتی و خرسندم عفا ک اللہ نکو گفتی
بحمداللہ و المنہ شکر میں تے کنکر نکلے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۷).

کیا کر اچھے کا کُنایاں مگر
کنکر ہور بالو یا ڈونگر پتھر

(۱۹۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۲۸).

اب شوق ہے کنکر کوں ہم بحر و بر کرینگے
ذرے کوں مہر تاباں کر مشتہر کرینگے

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۲۵).

باغ میں بنگل میں جو گیا
پھول لگے ہیں کنکر کے

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۸۷۶). دال میں کنکر بھرے ہوئے... کیا حال کہ کہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵). اپنے بوٹ کے تسمے کھول کر اس میں سے کنکر نکالنے لگا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۷۸). ۳. **قیمتی پتھر ، جیسے : عقیق وغیرہ**

دولوں وہیں نہی ایک ہوڑی کئے
جواہر کنکر اس میں کچ بھر تئے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۱). سنے کے اپر کنکر جوڑتے ہیں. (۱۷۹۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۷). سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ان کے پاس کنکریں تھیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۹). ۴. **پھوڑا جو عورتوں کے سینے پر نکلتا ہے. رک : کنکر بیل جو فصیح ہے.**

لگ گئی کس کی نظر پتھر پڑیں میں کیا کہوں
دودھ بے جاتا رہا چھاتی میں کنکر ہو گیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۶). [س : कङ्कर : پ : कककर].

ـــ بیل (ـــ ی مج) امذ.
ایک پھوڑا جو عورت کی چھاتی میں گٹھلی کے مشابہ پیدا ہوتا ہے ، یہ گٹھلی بڑھ کر آم کے برابر ہو جاتی ہے. نام اس کا کنکربیل ہے اور تحلیل ہونا معلوم. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۲۰). بن بیاہی کو خالی سینہ چوسانے میں کنکربیل کا ڈر ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۹ ، ۳۷ : ۳). [کنکر + رک : بیل (۵)].

ـــ پتّھر (ـــ فت پ ، شد تہ بفت) امذ.
۱. **اینٹ یا پتھر کے چھوٹے ٹکڑے.** آدمی نہ تو کنکر پتھر کی طرح مجبور محض ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰).

توڑو قفل در گنجینہ کو لیکر پتھر
لے ابیرو در و یاقوت ہیں کنکر پتھر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۹).

کوچۂ یار میں یوں ہے دل عشاق کا حال
جیسے بے قدر پڑے ہوں کہیں کنکر پتھر

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۷۸). ۲. **(مجازاً) ردی یا واہیات چیزیں ، الابلا ، حقیر ، کم قیمت.**

ہم تو لب خوش رنگ کو اس کے مانا لعل احمر آج
اور غرور سے ان نے ہم کو جانا کنکر پتھر آج

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸). بکری کو بعض کنکر پتھر کے عوض بھی بک جاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۷). ۳. **(طب) ایک بیماری ، خسرہ.** انگریزی میں اسکو چکن پا کس اور ہندی میں کنکر پتھر کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۷۵). اس مرض کو کنکر پتھر اور کانجیاں بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۳۰۸). [کنکر + پتھر (رک) بطور تابع].

ـــ پتّھر کھانا محاورہ.
کنکروں پتھروں کی مار کھانا ، ڈھیلے پڑنا

سر بازار کھڑے کھاتے ہیں کنکر پتھر
بار لایا ہے نخل کا ستور پتھر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۸).

ـــ پھینکنا ف م ؛ محاورہ.
کنکر مارنا ، پتھر مارنا (لعنت ملامت کے طور پر).

اس اپنے شیفتہ کو سنگ‌سار کر لیکن
نہ کنکر اور یہ تو ساتھ جھڑ جھاڑ کے پھینک

(۱۸۷۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۷). معلوم ہوا کہ یہاں یزید کی قبر تھی ... چنانچہ ... ایک کنکر ہم نے بھی تلاش کر کے پھینک دی. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۷۵).

---سا صف مذ.
نہایت ٹھنڈا ، نہایت سرد (پانی). اس نے صراحی سے کنکر سا پانی پیا جس سے اسے سردی چڑھ گئی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۹). [کنکر + سا (حرفِ تشبیہ)].

---کا / کی صف.
کنکر سے نسبت رکھنے والا ، کنکر کا بنا ہوا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کُوٹنا محاورہ.
سڑک کو بنانے کے لیے کنکر کو درمٹ سے مارنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی سڑک امث.
پکی سڑک (فرہنگِ آصفیہ).

---مارنا محاورہ.
پتھر کا ٹکڑا پھینکنا. آب ساکن میں کنکر مارنے سے موج پیدا ہوتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۵).

کنکرا / کنکرہ (فت ک ، غنہ ، فت نیز سک ک / فت ر) امذ.
۱. (i) **کنکر کا ٹکڑا ، سنگ ریزہ ، کنکر.** کوئی کانٹا اوس کے تلوے سے بدن میں نہ چبھے اور کوئی کنکرہ اوس کی نازک پشت اور نازنیں پہلوؤں کو تصدیعہ نہ دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵). (ii) **پتھر کا ٹکڑا ، بڑا کنکر.**

سر پھوڑ کر اس کا وہ کنکرا
پانی کے شکم سیتی گُزرا

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۶). ۲. **پتھر کی گیند ، گولی (جس سے بچے کھیلتے ہیں) ؛ پتھری کی بیماری** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کنکر + ا / ہ ، لاحقۂ تکبیر].

کنکرول (فت ک ، غنہ ، سک ک ، و مع) امذ.
ایک قسم کا کدو (لاط : Momordica Mixta). (پلیٹس).
[ب : कङ्कुवल्ली ، س : कर्कटक + वल्ल].

کنکری (فت ک ، غنہ ، فت نیز سک ک) امث ؛ ← کنکڑی.
۱. (i) **کنکر کا چھوٹا ٹکڑا ، سنگ ریزہ ، روڑی.**

نہ آسی نیند منج آج اس رین میں
کہ سلتی یو کی کنکری نین میں

(۱۶۵۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۴).

وہاں کی باد تھی سوزندہ صرصر
وہاں کی کنکری تھی مثلِ اخگر

(۱۶۶۳ ، قصۂ لال و گوہر (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۰۳)).

کوئی پھینکے تھا اوٹھا کر کنکری
خاک مٹھی میں کسی نے تھی بھری

(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۹۰).

پابوس نقشِ پا سے ، تیرے جو کنکری ہو
جا کر فلک پر اس کو تاروں سے برتری ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۰). ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور کنکری جس کے سر پر پڑی پار نکل گئی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۷). غزالہ کو غنودگی سی آئی کہ اوپر ہوا میں سے کسی نے کنکری پھینکی. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۳۲). (ii) **بجری** (پلیٹس). ۲. **ایک چھوٹا ڈلا ، ڈلی ، ٹکڑا (نمک یا شکر وغیرہ کا)** (پلیٹس). [کنکر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---کا اَحسان امذ.
احسان ، عنایت ، مہربانی.

بندہ ہے تری ادا کا بندہ
احسان ہے سر پہ کنکری کا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۸).

---کَر دینا محاورہ.
ناقدری کرنا ، بے جا خرچ کرنا ، ٹھیکری کر دینا (جامع اللغات).

کنکریٹ (فت ک ، غنہ ، سک ک ، ی مع) امذ.
۱. **کنکر ، ریت اور سیمنٹ کا مرکب جو تعمیرات اور سڑکوں کے بنانے میں کام آتا ہے.** اس کی تلافی کے لیے قیمتی گچ یا کنکریٹ بھرنا پڑے گی. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۸). کنکریٹ کو مضبوط کرنے کے لیے وہ جلے ہوئے ٹائل استعمال کیا کرتے تھے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۷۰). کچے گھروندوں کی جگہ ... کنکریٹ ، اسٹیل کے انبار نے اور ملٹی نیشنل اداروں نے لے لی. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۵۹). ۲. **حقیقی ، جامد ، ٹھوس ، پختہ.** ملک کو اسی قسم کی تصنیفات کی ضرورت ہے جو ملکی معاشرتی مسئلوں کو کنکریٹ (Concrete) واقعات اور جزئی مثالوں سے پیش نظر کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، زود پشیماں ، ۵). [انگ : Concrete].

کنکرے کا آزار امذ.
گردے ، پتے یا مثانے وغیرہ میں پتھری پیدا ہو جانا ، پتھری کی بیماری (جامع اللغات).

کنکریل (فت ک ، غنہ ، ی مع) صف.
رک : کنکریلا جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس). [کنکر + یل ، لاحقۂ صفت].

کنکریلا (فت ک ، غنہ ، سک ک ، ی مع نیز مع) صف ؛ مذ.
۱. **جس میں کنکر یا پتھر کی آمیزش ہو ، کرکرا ، پتھریلا نیز ریتلا.** تین نخلستان ایک ویران ریتلے اور کنکریلے (سریر) صحرا کے وسط میں ذرا نشیبی علاقوں میں واقع ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۳). ۲. **ریتلی یا پتھریلی زمین** (پلیٹس).
[کنکر + یلا ، لاحقۂ صفت].

کَنْکَرِیلی (فت ک ، غنہ ، سک ک ، ی مع تیز مع) صف مث.
کنکریلا (رک) کی تانیث ، ریتلی ، پتھریلی. عمدہ قسم کی زمین اوس کے لیے کام کی نہیں ہوتی بلکہ ریتلی اور کنکریلی اور پہاڑی جگہ سے بہتر کام نکلتا ہے. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۱۱۶). یہی نورِ اسلام ہے جو فاران کے پہاڑ پر چمکا اور اسمٰعیل کے دل میں اوترا اور اس کنکریلی ریتلی زمین کو منور کیا. (۱۸۸۳ ، سفرنامۂ پنجاب ، ۴۸). بہت چکنی اور ریتلی اور کنکریلی مٹی اینٹ بنانے کے قابل نہیں ہوتی. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۵۰). [کنکریلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَنْکَڑ (فت ک ، غنہ ، فت ک) امذ.
رک : کنکر.

پانی سے بوجھیے عرق ہرچند
اسی کنکڑ کے کوزے کے مانند

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵). کہا کہ او آدم زاد تو بڑا سخت ہے ، کیا کنکڑ ہو گیا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۱۱۷). [کنکر (رک) کا عرف].

کَنْکَڑی (فت ک ، غنہ ، سک ک) امث.
ایک قسم کی ترکاری جو سبز رنگ کی لمبی ہوتی ہے ، عموماً کچی کھائی جاتی ہے ، سبزی کی طرح پکا کر بھی کھاتے ہیں.

یہی کنکڑی و خربزہ کو کھایا ہے شاہ
انھی خربزے کے اہر اس کی جاہ

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۷). نکال دے ہم کو جو اُگتا ہے زمین سے اس میں کی بھاجی اور کنکڑی اور فوم اور مسور اور پیاز. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۲). کنکڑی پک ڈھیلے کو ہے. (۱۹۷۳ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۱۷). [ککڑی (رک) کا عرف].

کَنْکَڑِیلا (فت ک ، غنہ ، سک ک ، ی مع) صف مذ ؛ سہ کنکریلا.
کنکر ملا ہوا ، بنجر علاقہ جو میدانی (زرخیز) نہ ہو ؛ (مجازاً) ایسا علاقہ جہاں علم کی روشنی کم پھیلی ہو. جہانسی ایسے کنکڑیلے پتھریلے مقام میں ذوق شعری پیدا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۲۷). [کنکریلا (رک) کا بگاڑ].

کَنَکْشَن (فت ک ، ن ، سک ک ، فت ش) امذ.
۱. رشتہ ، تعلق ، ربط. انجن اور سیگمنٹ کا کنکشن جوڑ دینا چاہئے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۵۷). ۲. بجلی یا ٹیلی فون وغیرہ کی لائن یا ترسیل. یہیں نہیں لینا یہ خیرات تھا کنکشن. (۱۹۹۰ ، تبسم زیر لب ، ۶۵). [انگ : Connection].

--- **کَٹْنا** ف ل ؛ محاورہ.
بجلی ، پانی یا ٹیلی فون وغیرہ کی لائن کا کٹ جانا یا منقطع ہونا. اب بجلی جلانا بھول جائیے تا کہ یہ سمجھیں کہ بجلی کا کنکشن کٹ گیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۵).

کَنْکَلا / کَنْکَلَہ (فت ک ، سک ن ، فت ک/فت ل) امذ.
(موسیقی) ا کتارے کی ایک قسم جو کدو پر ایک تار تان کر بناتے ہیں ، ا کتارا.

سمایا یہ وہ معشوقہ کو بھایا
تو پردہ کنکلا کا دل میں آیا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷۶). ان کے ایک ساز کا نام کنکلہ ہے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۲۷). [کن (کان (رک) کی تخفیف) + کلا/کلہ (رک)].

کَنْکَلاٹ (فت ک ، غنہ ، فت ک) امث.
ایک قسم کی سخت مٹی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کنک (کنکر (رک) کی تخفیف) + لاٹ (رک)].

کَنْکَلانی (فت ک ، ن ، ک) امث.
موسم برسات کا ایک خوش رنگ سرخ و زرد پھول. جدول گل خوش رنگ ... کنکلانی. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۹). [رک : کنگلانی].

کَنْکَلی (فت ک ، سک ن ، فت ک) امث.
(موسیقی) سنگھ راگ کی چوتھی راگنی.

بھیروں ، بھیاس ، کنکلی ، لوری ، اساوری
سارنگ و پوربی یہ و ایں و کنھرا بہم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۰). [کن + کلی (کلا (رک) کی تانیث)].

کُنْکُم (ضم ک ، غنہ ، ضم ک) امذ.
زعفران ، کم کم.

کدم کر سو کستور کُنکم ملا کر
کنتی کوبلاں کا ستاگن کوایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۹). [پ : कुंकुम ، س : कुङ्कुम].

کُنْکُنا (۱) (ضم ک ، سک ن ، ضم ک) صف مذ (مث : کنکنی).
ہلکا گرم ، گنگنا ، نیم گرم. ہم نے کنکنا بادامی رنگ کا پانی پیا جس کو عرفِ عام میں چاء کہا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۳). تم نے ابھی سے گرم پانی کی عادت ڈال دی ، نلوں کا بھی کنکنا سا ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۷۸). [گنگنا (رک) کا متبادل املا].

کُنْکُنا (۲) (ضم ک ، سک ن ، ضم ک) امذ.
کنگال یا اُبٹن وغیرہ ملنے کا کھنگنا ، مالش کے لیے کھونگھردار چکنا آلہ. جواہر جڑا زمرد نگار کٹورا ، بنا ملنے کا کنکنا بہ از عقدِ ثریا دُر یکتا پڑا. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۸۵). [مقامی].

کِنْکِنی (کس ک ، غنہ ، سک ک) امث.
(زرگری) ایک گھنگرودار زیور (ا پ و ، ۳ : ۳۹ ؛ پلیٹس). [مقامی].

کُنْکُنی (ضم ک ، سک ن ، ضم ک) امث.
(حمامی) جھرجھری ، پھریری ، بدن کی اضطراری حرکت جو حمام میں فوری یعنی پہلا اور کسی قدر زیادہ ٹھنڈا پانی بدن پر پڑنے سے پیدا ہو (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۰۹). اف : آنا ، لگنا ، لینا. [مقامی].

کنکوا (فت ک ، سک ن ، فت ک ، شد و) امذ ؛ ← کن کوا ، کن کی.

۱. رک : پتنگ. کنکوے کے پیچ دیکھ رہے ہیں بڑے حضور کو پتنگ کا شوق بہت ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۶). ایک دن املی کے درخت میں کنکوا اٹک گیا. (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۲۰). ۲. ایک بوٹی (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [مقامی].

---اُتارنا محاورہ.
(پتنگ بازی) بڑھے ہوئے یا اڑتے ہوئے پتنگ کو ڈور کھینچ کر واپس زمین پر لانا (جامع اللغات).

---اُترنا محاورہ.
(پتنگ بازی) کنکوا اُتارنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---اُڑانا ف م ، محاورہ.
پتنگ اڑانا ، پتنگ بازی کرنا. مگر خدا نے ایسی توفیق دی کہ پھر نہ کنکوا اڑایا ، نہ درخت پر چڑھا. (۱۹۱۰ ، آزاد (دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۲۰). ہم بھی کنکوا اڑائیں گا. میں نے کہا ضرور اڑاؤ. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۴۴). میاں صاحبزادے چھت پر کنکوا اڑاتے ہوئے کسی کو لنگے پر کوٹھے پر آتا دیکھ کر اس پر ہزار جان سے فریفتہ ہو جایا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۱).

---اُڑنا محاورہ.
کنکوا اڑانا (رک) کا لازم (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---بڑھانا محاورہ.
(پتنگ بازی) پتنگ کو بلند کرنا ، کنکوا اڑانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---ڈھانا محاورہ.
(پتنگ بازی) کنکوے کا کانپ کے رُخ کی طرف سے اتنا نیچا کرنا کہ نظروں سے چھپ جائے اور پھر اونچا نہ ہو (مہذب اللغات).

---کاٹنا محاورہ.
(پتنگ بازی) مخالف کے کنکوے کے مانجھے یا ریل کو اپنے کنکوے کی ریل یا مانجھے سے کاٹنا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کٹنا محاورہ.
(پتنگ بازی) کنکوا کاٹنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---لڑانا محاورہ.
(پتنگ بازی) پتنگ بازی کرنا ، مخالف کی پتنگ کو اپنی پتنگ کی ڈور سے کھسا دے کر کاٹنے کی کوشش کرنا ، مخالف کے کنکوے سے پیچ لڑانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---لڑنا محاورہ.
(پتنگ بازی) کنکوا لڑانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---لُوٹنا محاورہ.
(پتنگ بازی) کسی کی کٹی ہوئی پتنگ کو پھپانا. ایک کیڑیا جوک سی ہوتی ہے پیچ رہا تھا سدا یہ تھی اُسے بھی یہ کنکوے کون لوٹے گا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۱۹۰).

---ملانا محاورہ.
(پتنگ بازی) اپنے کنکوے کو مخالف کے کنکوے کے برابر لے جانا (مہذب اللغات).

کَنکُوت (فت ک ، سک ن ، و مع) امث ؛ ← کنکوٹ.
کھڑے کھیت کا تخمینہ. اوّل زمینداروں کی طرف سے ٹیہ اور کاشتکاروں کی طرف سے قبولیت اور دوسرے خسرہ کنکوت گانوں کا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۸۱). کنکوٹ (ہندی میں غلے کو کن اور تخمینے کو کوٹ کہتے ہیں). (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۲). [س : کن = غلہ + کوتہ = تخمینہ].

کَنکُوتی (فت ک ، سک ن ، و مع) امث.
کان کا ایک زیور.

> موتیوں کی کنکوتی باندھی کون کلائی ہو کر آیا
> بھری بکھیریاں جنھیں گتریاں ایسا تنھیں ستار ملایا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۰۹). کن (کان (رک) کی تخفیف) + کوتی (رک) بمعنی چھلا].

کَنکول (فت ک ، سک ن ، و مع) امث.
دانے جو سیاہ مرچ کے مشابہ لیکن اس سے بڑے ہوتے ہیں ، مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے. باہ برنگ ، قرنفل ، کنکول مرچ اصل السوس تیج پات پستہ پستہ بھر ... کھلانا کمال نافع ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۰). کنکول مقوی معدہ کاسر ریاح ، قابض اور مقوی باہ ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۳). [مقامی].

کَنکوے (فت ک ، سک ن ، فت ک ، شد و) امذ ، ج.
کنکوا (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ (مرکبات و تراکیب میں مستعمل). باتونی الفاظ کے غبارے اور آواز کے کنکوے اڑاتا ہے. (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۴۲).

---باز امذ.
وہ شخص جو پتنگ لڑائے ، کنکوے اُڑانے اور لڑانے کا شوقین (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۳۸ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [کنکوے + ف : باز ، بازیدن = کھیلنا].

---بازی امث.
رک : پتنگ بازی. منازعت برطرف ہو گئی اور کنکوے بازی موقوف ہو گئی. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۱۷). شہر والوں میں کنکوے بازی شروع ہوئی. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۱). ولایت علی کنکوے بازی میں مشہور تھے. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۵۳). [کنکوے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے دُم چھلّا بڑا ہونا محاورہ.
اصل چیز سے اضافی یا ضمنی چیز کا غیر ضروری طور پر بڑا ہونا (جامع اللغات).

کَنْکی (فت ک ، سک ن) امث.
ٹوٹے ہوئے چاول ، چاول کا چُورا ، ٹوٹا۔

عشق کی کنکی شیریں تا کر سکے کد
جوبن پیالہ سوں توں سہاتی لیے ری
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۳)۔

کنکی اور باجرہ کیسا یکساں
خاک سے سب ملا کے دالہ وال
(۱۷۷۵ ، ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۶۹))۔ اگر کنکی جس کو چھوٹی چُوری کہتے ہیں ، وہ ہو تو پیسنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۹۲۵ ، عجب الحواس ، ۱۱)۔ کنکی کا پلاؤ قاب میں اس طرح لگایا تھا کہ جیسے دالہ ہو۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۸۴)۔ [س : कणिका]۔

کَنْکَیّا (فت ک ، سک ن ، فت ک ، شد ی) امث.
پتنگ ، چھوٹی پتنگ۔ دو شنبہ کو تڑکے سے ہالے کی کنکیا لڑی گی۔ (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳)۔

ہے اپنی چنگیوں پر ناز اتنا ننھے آغا کو
کہ اپنی چھوٹی کنکیا کو اک تارا سمجھتے ہیں
(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۱ : ۳)۔

ابھی کمسن ہیں ان کو شوق ہے لنگر لڑانے کا
نکلا ڈور کا ہو اک ، نہ کنکیا نہ تکل ہو
(۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۵)۔ بوتا ہوئی ، تواسا تواسی والے ہوگئے مگر کنکیا ہاتھ سے نہ چھُوٹتا تھی نہ چھوٹی۔ (۱۹۷۸ ، لکھنؤ کی شاعری ، ۱۰۰)۔ [کنکوا (رک) کی تصغیر]۔

کَنْکھَجُورا (فت ک ، سک ن ، فت کھ ، و مع) امذ ، مہ کن کھجورا
رک : کن کھجور

نہیں شانہ تو اون بالوں میں الجھا
پھنسا تاروں میں آ کر کنکھجورا
(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۱۱)۔ کسی کو جویا ، کسی کو سانپ ، کسی کو بچھو ، کسی کو **کنکھجورا وغیرہ وغیرہ** ٹھہرایا۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۱۶)۔ جواہرات اس کے گوشت میں کنکھجورے کی طرح ہولے ہولے دھنس رہے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲۰)۔ بالشت بھر لمبے کن کھجورے نے بیچ کی انگلی سے لے کر کلائی تک اپنے ہزاروں پروگرام بنا لیے۔ (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۸۸)۔ [س : कणरखज्जूरओ]۔

کَنْکھیوں سے م ف.
رک : کن انکھیوں سے۔

اِدھر دیکھ لینا اُدھر دیکھ لینا
کنکھیوں سے اُس کو مگر دیکھ لینا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۰)۔ سحر کاذب کے وقت جاپ معلوم ہوئی ، کنکھیوں سے دیکھا وہی ساحرہ لئی لٹائی آتی ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۷)۔ اس نے گھوڑے کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۱۰)۔ وہ اکرم سے باتیں کرتا ہوا مریم کو گود میں لے لیتا اور کنکھیوں سے بھی دیکھتا رہتا۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۲)۔
ف : دیکھنا ، گھورنا ، تاڑنا وغیرہ۔

کِنْک (فت ک ، غنہ) امث.
تنبورے کی قسم کا اک تارا ساز جس کو بھکاری بھجن گاتے وقت تنتناتے رہتے ہیں ، انند لہری ، تن تنی ، گوپی جنتر (اا ب و ، ۳ : ۱۶۳)۔ [مقامی]۔

کِنْگ (کس ک ، غنہ) امذ ؛ صف.
بادشاہ ، شاہ ، بادشاہ جیسا ، بڑا ، عظیم

وہ کہ جو مشہور ہے کنگ فرنگ
تابع زمین آن کے صاحب زمان
(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، ۳)۔

حصول علم ہی انسان کو انسان بناتا ہے
یہی تو بادشاہ اور کنگ اور سلطان بناتا ہے
(۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۸)۔ کنگ بادشاہ کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے اس کا مرکب کنگ کانگ قد آور جسم کے پہلوان کے مفہوم میں اردو تحریر و تقریر میں رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۷۵)۔ [انگ : King]۔

ـــــ ڈَم (ـــــ فت ڈ) امث.
سلطنت ، بادشاہت۔

نزدیک ان کے گویا بزعم عقل و دانش
ہے کنگ ڈم سے آساں مِڈم کو بس میں لانا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۴۳)۔ [انگ : Kingdom]۔

ـــــ ساگا امذ.
یورپی اساطیر کا ایک سلسلہ ، ساگا کی ایک قسم ، ان کہانیوں کے ہیرو نویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی کے درمیان ناروے اور اس کے ماتحت علاقوں کے حکمران تھے (کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷)۔ [کنگ + ساگا (رک)]۔

ـــــ سائز (ـــــ کس ء) صف.
بھاری سائز ، سب سے بڑی جسامت کا۔ یہ سب کچھ ایک کشادہ کنگ سائز کمرے میں جس کا ظرف ... محلات سے مشابہ تھا۔ (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۸۲)۔ [انگ : Kingsize]۔

ـــــ کانْگ (ـــــ غنہ) صف مذ.
قد آور اور قوی الجثہ شخص۔ کنگ... اس کا مرکب کنگ کانگ قد آور جسم کے پہلوان کے مفہوم میں اردو تحریر اور تقریر میں رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۷۵)۔ [انگ : King Kong]۔

کَنْگارُو (فت ک ، مغ ، و مع) امذ ؛ ــ کنگرو ، کانگرو.
آسٹریلیا کا ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی ہوتی ہیں ، اس کے پیٹ میں ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں وہ اپنے بچے کو بٹھا لیتا ہے۔ ایک کنگارو کے بچے کی طرح بیٹھ کر چاروں طرف نگاہ دوڑاتے اور فرط غضب سے بڑبڑاتے اور چڑچڑاتے تھے۔ (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۶۵)۔ ڈپٹی کلکٹر کو گورنمنٹ سے وہی نسبت ہے جو کنگارو کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتی ہے ... کنگارو کا بچہ خطرہ کی آہٹ پا کر ماں کی جھولجھ میں بیٹھ جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۶۳)۔ [انگ : Kangaroo]۔

کَنکاش (کس ک ، غنہ) امث ؛ ← کنکچ.
رک : **کنکاش**. اتفاق رائے اور صلاح اور اصلاح کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور اس کا نام مجلس کنکاش تھا . (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥٥١). کل سپاہ کی سرداری داراب خاں کے حوالہ کی کہ انجمن کنکاش اس کی منزل میں منعقد ہو. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٣٧). [ف : کنکاش (رک) کا مرف].

کَنکال (فت ک ، غنہ) صف.
مفلس ، نادار ، تباہ حال ، قلاکت زدہ.

ہوا ہوں بخت ور تو بس ملتا ہے مال گنج کا کچھ
خدا بھی کچھ دے ہر جو عبث کنکال کرتے ہیں

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٩٢).

ہمارے ہے گل ہاتھ سب کے حضور
ہوا زر ہو کیا ہی تو کنکال ہے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٨٣).

صورتیں کالی سوکھی سوکھی سے
سارے کنکال اور بھوکے سے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٠٥). ہم نے شہر کی خوب سیر کی نہایت ویران اور کنکال شہر ہے. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٩٩). سادات کا جلال اس کنکال کے چہرے سے خون کی طرح ٹپکتا تھا. (١٩٠٧ ، مخزن ، اپریل ، ٣٦).

ایک عقیل کی بات نہیں ہے ، یہی ہے سب کا حال
دولت ہے تو دل ہے خالی ، دل والے کنکال

(١٩٩٢ ، جنگ ، کراچی (شفیع عقیل) یکم جنوری ، ٣ : ٣).
[ب : कंकालो ؛ س : कङ्काल].

---بانکا (---سع) امذ.
(عو) **مفلس شوقین ، فاقہ مست** (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس).
[کنکال + بانکا (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
کنکال ہونا ، مفلس ہونا ، مفلسی (ماخوذ : پلیٹس). [کنکال + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---گھر کا امذ.
بہت غریب گھر کا ، مفلس یا محتاج خاندان کا شخص (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ہونا محاورہ.
بے وسیلہ ہونا ، بے سہارا ہونا ؛ بے زر ہو جانا ، غریب ہونا. اگر انسان ماضی کو بھول جائے تو اس کی روح تک کنکال ہو جائے گی اور بڑھاپے میں اس کے پاس کوئی بھی ذریعہ نہ رہے گا. (١٩٩١ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ٥٣).

کَنکالا (فت ک ، غنہ) امث.
چڑیل ، ڈائن ، کنکالن. خدا کرے اس کا چونڈا مونڈا جائے بڑی کنکالا ہے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ٣٠). [کنکال + ا ، لاحقۂ تانیث].

کَنکالَن (فت ک ، غنہ ، فت ل) امث.
کنکالنی ، مفلس ، فاقہ زدہ (پلیٹس). [کنکال + ن ، لاحقۂ تانیث]

کَنکالْنی (فت ک ، غنہ ، سک ل) امث.
مفلس ، کنکالن ، کنکال کی تانیث. تم جیسے فرقہ پرست کچھ رہی ہو ، تمہیں میں نے کنکالنی سے ایک دم رانی بنا کر بٹھا دیا. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٣٠). [کنکال + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَنکالی (فت ک ، غنہ) امث.
کنکال ہونے کی حالت ، کنکال پن. مرغ لڑانا نہایت منحوس ہے اور نتیجہ افلاس اور کنکالی ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٢٠٨). کنکالی میں نانا نباہنے والا ایک آپ ہی کا دم ہے. (١٩٣٨ ، شگفتگی (اختر حسین رائے پوری) ، ١١٩). [کنکال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُنگُر / کُنگُرہ (فت نیز ضم ک ، غنہ ، ضم نیز فت گ / فت ر) امذ.
دندانہ نما محراب جو دیوار کے اوپر بنا دیتے ہیں ، فصیل یا دیوار کے اوپر محرابی شکل کی ایک آرائشی تعمیر ، وہ طاقچے جو خوبصورتی کے واسطے شہر کی فصیل یا قلعے کی دیوار وغیرہ کی منڈیر میں بنائے جاتے ہیں ؛ (کنایۃً) کسی چیز کی بلندی کا سرا ، بلند ترین مقام جیسے کنگرۂ عرش وغیرہ.

محل پور ایوان زرّیں سرہ
کیا ہے اسی سات واں کنگرہ

(١٦٠٩ ، خاورنامہ ، ٢١٣). دوسری یہ واردات ہے کہ اسی رات بالاخانۂ نوشیرواں بادشاہ کا حرکت میں آیا چودہ کنگرے اس مکان کے گر پڑے. (١٨٠٣ ، دقائق الایمان ، ٩٧).

وگرنہ کاٹ کر اس شخص کا سر
بنے گا قلعہ کے کنگر کا افسر

(١٨٦٢ ، طلسم شاہان ، ٣٠). جب آپ کی ولادت ہوئی تو کعبے کے تمام بت سرنگوں ہو گئے اور قیصر و کسریٰ کے کنگرے ہل گئے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٦٧٣). اس چھوٹے سے دیہاتی تھانے کے تھانہ دار کو سادھو جی کی کتھا کی بنیادیں قصر بکنگھم کے کنگروں میں نظر آئیں گی. (١٩٨٩ ، ترنگ ، ٢٩٨). [ف : کنگور (رک) کی تخفیف].

کُنگَرا (١) (ضم ک ، غنہ ، فت گ) امذ.
پلا کتا ، موٹا تازہ ، فربہ شخص ، شیر جیسا طاقتور.

ہے بڑی لونڈوں کے آگے شہر کے کتوں کی شان
عرش پر لے کر بٹھا دیں جو کہ پاویں کنگرا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١). تم تو خاصے پلے کتے ہو کنگرے بنے ہوئے ہو ، ہم کو دیکھو کہ تین چار دانت ٹوٹ گئے مگر اف تک نہ کی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٢٨). [کھنگا / کھنگہ (رک) کی تحریف].

کُنگَرا (٢) (ضم ک ، غنہ ، فت گ) امذ ؛ ← کنگورا.
١. رک : کنگورہ (پلیٹس). ٢. **ایک سانپ جو آٹھ گرہ کا ہوتا ہے اور خط زرد و سیاہ متوازی طولاً پشت پر ہوتے ہیں ، یہ زہر نہیں رکھتا** (تریاق مسموم ، ٣٠). [کنگورہ (رک) کی تخفیف].

کَنْگَرُو (فت ک ، غنہ ، سکن گ ، و مع) امذ.
رک : کنگارو. ایک جانور ہے جو وہاں کی زبان میں کنگرو کہلاتا ہے صورت اسکی گلہری سے ملتی ہے اور قد اس کا آدمی سے زیادہ. (١٨٥٣ ، مرآۃ الاقالیم ، ٨٣). ایک جانور ہم نے یہاں دیکھا اس کا نام کنگرو ہے. (١٨٨١ ، رسالۂ تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٢). ہماری مراد کنگرو اور اُپاسم خاندان کے تھیلی دار جانور ہیں. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ٩٥). [انگ : Kangaroo].

کُنْگُرَہ (ضم ک ، غنہ ، ضم نیز فت گ ، ر) امذ.
رک : کنگرا (٢).

> محل ہور ایوان زرّیں سرہ
> کیا ہے اسی سات وان کنگرہ

(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٣١٣).

> گو ہوئیے اس سے کنگرۂ عرش تک گزر
> بہتر ہے کاٹنا ہی ہوس کی کمند کا

(١٨٠١ ، دیوان جوشش ، ٤). اسی وقت ابلیس اسی شہر مقدس میں لے گیا اور ہیکل کے کنگرہ پر کھڑا کیا. (١٨٢٢ ، موسٰی کی توریت مقدس ، ٤). برآمدے کا کوئی حصہ اور بُرج کا کوئی کنگرہ ایسا نہ تھا جہاں روشنی نہ جگمگا رہی ہو. (١٩٣٦ ، ستونتی ، ٢٠٠).

> بھولی سی ایک یاد جو اب بھی کبھی کبھی
> ہر تولتی ہے کنگرۂ ماہ و سال پر

(١٩٤٧ ، لوح دل ، ٩٤). [ف : کنگورہ (رک) کی تخفیف].

کِنْگَرِی (کس ک ، غنہ ، سکن گ) امث.
دو تاروں والی ایک بین جس میں دو یا زائد کدو لگتے ہیں.

> اے خدا کم نہ کر توں بلکہ زیاد
> جیوں کہ کنگری وقار جنتر کا

(١٦٤٧ ، بحری ، ک ، ١٣٢). انہوں نے مردنگ ، کنگری ، بین ، بانسری ... میں کھرج ، رکھب ، گندھار ... موافق دستور کے باندھا. (١٨٠٣ ، مادھونل اور کام کندلا ، ٣١). [ف].

کُنْگَرِی (ضم ک ، غنہ ، فت نیز سکن گ) امث.
موٹی تازی عورت. ایک ادھیڑ عورت موٹی تازی ، کنگری ، توند نکلی ہوئی پیٹ میں بلی بڑی ہوئیں. (١٨٧٧ ، طلسم گوہربار ، ٣٤٩). [کنگرا (رک) کی تانیث].

کُنْگَڑ (ضم ک ، غنہ ، فت گ) امذ.
رک : کنگڑا (پلیٹس ، علمی اردو لغت). [رک : کنگرا (١)].

کُنْگُڑا (ضم نیز فت کہ ، غنہ ، سکن نیز فت گ) امذ.
موٹا تازہ ، ہٹا کٹا ، مضبوط آدمی. ایک موٹے کنگڑے نے ایک دبلے پتلے کو پکڑ خوب سا مارا. (١٨٠٢ ، نقلیات ، ٦٦). خوب کنگڑا اور موٹا ہے یہ کہہ کر زنبیل سے اسی پہلوان رومی کو نکالا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٣٣). [کنکا / کنگہ (رک) کی تحریف].

کُنْگُڑائی / کُنْگَڑی (ضم ک ، غنہ ، فت نیز سکن گ) امث.
رک : کنگری (پلیٹس). [کنگڑا + ئی / ڑی ، لاحقۂ کیفیت].

کَنْگْلا (فت ک ، غنہ ، سکن گ) امذ.
محتاج ، مُفلس ، فاقہ زدہ ، کنگال.

> سب شاد ہو رہے ہیں ، منعم ، غریب ، کنگلے
> کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٣٧). جب خشک سالی ہوتی تھی ہزاروں کنگلے آئے تھے پانچ سیر غلے پر تجھ کو ساحروں نے خریدا. (١٨٩٢ ، طلسم ہوش ربا ، ٦ : ١٠٩). اناج کی بوریاں ... کنگلوں اور بھوکوں نے لوٹ لیں اور اناج کا دانہ دانہ لے گئے (١٩٢٣ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ٢١). [کنگال (رک) کی تصغیر].

کَنْگْلائی (فت ک ، غنہ ، سکن گ) امث.
ایک درخت یا اس کا پھول جو ، پنج برگہ ، ہوتا ہے ، ہر پتی چہار انگشت دراز ہوتی ہے. پھول بے حد خوبصورت ، ہر شاخ پر صرف ایک ہی کھلتا ہے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ١٦٦). [مقامی].

کَنْگْلی (فت ک ، غنہ ، سکن گ) امث.
مُفلس و محتاج عورت ، مفلوکہ ، فاقہ زدہ عورت ، بھوکی. بادشاہ نے کہا تم کنگلی ہو اور کنگلوں کے پاس ہمارا کام نہیں. (١٩٣٥ ، بیگمات شاہان اودھ ، ١١). [کنگلا (رک) کی تانیث].

کَنْگَن (فت ک ، غنہ ، فت گ) امذ.
١. کلائیوں میں پہننے کا جڑاؤ یا کنگورے دار زیور.

> دیے برگت ہو عزت اس ہات کا
> کہ دریں نچھاتے کنگن پات کا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٦١).

> باہو و پہنچی و کنگن بیچ لڑی
> سرسوں تھی یا لگ جواہر میں جڑی

(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ٢٠٦).

> جیسے ہیرے کے کنگنوں میں ہوں
> گوری گوری کلائیاں پیاری

(١٨٣٧ ، کلیات منیر ، ١ : ٩٥). ایک کنگن نہایت ہی عجیب و غریب ، مرصع و بیش بہا اس برہمن کو دیا. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٣١٢). دو تولہ کے پاؤں کے چھلے اور تین تولہ کے کنگن دیئے. (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ١١٣). کنگن کا یہ کنگن ڈھیلا ہو کر ہاتھوں سے پھسلتا ہے تو میں بار بار اسے اوپر چڑھاتا ہوں. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ٨٣). ٢. (مجازاً) **ہتھکڑی.** کیا مجھے احساس جرم دلانے کے لیے یہ کنگن پہنائے گئے ہیں. (١٩٤٣ ، یہ یاراں دوزخ ، ٤٥). ٣. **ایک قسم کی شیرینی جو بیشتر غریب غربا کھاتے ہیں** (جامع اللغات). [پ : ककरा ، س : कक्कुरा + क].

کَنْگْنا (فت ک ، غنہ ، سکن گ) امذ.
١. (ہندو) کلاوے کا ڈورا جو شادی میں پھیروں کے وقت دولہا کی داہنی کلائی اور دلہن کی بائیں کلائی میں شگون کے طور پر باندھتے ہیں ، اس میں لوہے کا چھلا ، لونگ کوڑی ، سپاری کی ڈلی اور کالا دانہ وغیرہ بھی بندھا ہوتا ہے.

شگن میں لگن پنڈتوں نے دھری
کنور ہات کنگنا بندھا وس گھڑی
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۹۳). رت جگا کرنا ، کنگنا باندھنا ... یہ سب رسم ہندوؤں کی ہیں . (۱۸۵۲ ، تقوی ، ۳۵). جوگی میں جواہرنگار کنگنا بندھا . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۸).
۲. وہ گیت جو کنگنا باندھتے وقت گائے ہیں (جامع اللغات).
[ب : ककणा (س : कङ्कण+क] .

---باندھنا ف م .
(ہندو) شادی کی ایک رسم ؛ رک : کنگنا معنی نمبر ۱ . رت جگا کرنا ، کنگنا باندھنا ... یہ سب رسم ہندوؤں کی ہیں (۱۸۵۲ ، تقوی ، ۳۵).

--- کھولنا محاورہ .
(ہندو) شادی کی ایک رسم جس میں پھیروں کے بعد دولھا دلہن کا اور دلہن دولھا کا کنگنا کھولتی ہے (پلٹس).

--- کھیلنا محاورہ .
(ہندو) دولھا دلہن کا ایک دوسرے کا کنگنا کھولنا ، شادی کی ایک رسم . کبھی اسے اپنی شادی کی امنگ اور من سکھی کے ساتھ کنگنا کھیلنے کا دھیان آتا کبھی شوخی اور اچپلاہٹ سے اس کے یہ کہنے کا خیال آتا کہ دیکھیں پہلے کنگنا کون لے . (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۷).

کنگنی (۱) (فت ک ، غنہ ، سک گ) امث .
ایک ادنی درجے کی جنس جس کے دانے نہایت باریک ہوتے ہیں ، کاکن ، **ٹوٹ** ، **ٹولا** ، **کدائی** ، **کودو** ، **کودوں** (ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو ، ۲۰۰)). نام جنس ... دھان ، مکئی ، کنجد ، مونگ ، منڈوہ کنگنی . (۱۸۰۵ ، بنواری کی کتاب ، ۱۶). کدو کی کھیر ، کھجر کی کھیر ، کنگنی کی کھیر (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۳). جو کودو کنگنی بوئے گا وہ کودو کنگنی کاٹے گا (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۲۲۴). [س : कङ्गनी] .

کنگنی (۲) (فت ک ، غنہ ، سک گ) امث .
۱ . (معماری) **دیوار اور منڈیر کے درمیان کسی قدر باہر نکلا ہوا چھانی کا ردا ، کانس ، کگر .**
کنگنی دیوار کی نپٹ ہے حال
بڑی کا بوجھ بھی سکے نہ سنبھال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰).
وہ چھوٹی چڑیوں کا کنگنی پہ تیری اے دیوار
چہک چہک کے ہم آہنگیوں سے گانا ملار
(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۵۰). شیر دل لڑکی ذرا نہ ڈری اور اپنے مضبوط ہاتھوں سے دیوار کی کنگنی پکڑ کے چڑھ گئی . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۲۲).
۲ . (زرباف) رک : **کھائی** (ا ب و ، ۲ : ۹۹). ۳ . **پوست گردا گرد قصب** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی] .

کنگوا (فت ک ، غنہ ، سک گ) امذ .
(عم) رک : **کنگھا** (پلٹس). [کنگھا مخفف + وا ، لاحقۂ تصغیر] .

کُنگور (ضم ک ، سک ن ، و لین) امذ .
ایک سانپ جس کے تمام بدن پر سوائے سر آسمانی رنگ کے بال جوہے کے سے ہوتے ہیں اور آنکھیں بھازی اور سر انگوٹھے کے برابر ہوتا ہے ڈیڑھ گز کا لمبا ہوتا ہے . جسے کاٹتا ہے اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے (تریاق مسموم ، ۱۳).
[مقامی] .

کنگُورا (فت کا ، سک ان ، و مع) امذ ؛ ج کنگورے .
چھجہ جو عمارت کی چھت کے قریب باہر نکلا ہو .
اس بتیمہ پر جو رحم اب کھاؤگی مان جائیو
بس کنگورا عرش کا ہاوے کا فرحت الوداع
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۸). کمند کمر سے کھول کر پھینک کنگورے پر اٹکا دے رسی کے آسرے قلعہ پر چڑھ ... خواب گاہ میں آیا . (۱۸۰۳ ، سیر عشرت ، ۲۹). دیوار کے کنگورے خاص طور پر قابل دید ہیں . (۱۹۰۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۵۸).
۲ . **خوشنما کلغی جو سرداروں کی ٹوپی پر ہوتی ہے** (نوراللغات).
۳ . **کنگورے سے مشابہ ریشم یا دھاگے کا کام ، سنگھاڑا** (نوراللغات). [ف] .

کنگُوٹی (فت ک ، غنہ ، و مع) امث (قدیم).
رک : **کنگھی کرنا .**
کنگورے بلند جو دیے دیس کوں
کنگوٹی کرتے تھے سور کے کیس کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).
بلوں سونپ اس چک کے بن تس نہ سوٹی
سہ تس کی جوئی کوں کیا کنگوٹی
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۳). [کنگھالی (رک) کا قدیم املا] .

کنگی (فت ک ، غنہ) امث .
۱ . رک : **کنگھی .**
کنگی کوں بہت ناز سیتی پکڑ کر
عشق شیریں خسرو کوں چھند بند دیکھا وے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۷). نبی کہیے آدمی سب برابر ہے جوں کنگی کے دندانے . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۲۰).
کہ پھر کنگی کیے بالوں کوں سب مل
سہیلاں سب لگے گانے کوں ہل مل
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۳۳). ۲ . **کگر ، کانس ، کنگنی** (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۱۵). تو اس پر چارانگشت سونے کی ایک کنگی بنائیو . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۰۶). کنگیاں ، طاق ، طاقچے دیواروں میں دھنسے ہوئے (۱۹۶۶ ، شہر نگاراں ، ۱۵۰). [کنگھی (رک) کا عرف] .

---جوئی (---و مع) امث .
کنگھی جوئی ، سنگھار ، آرائش . میدان جنگ میں کنگی جوئی کے جھگڑے مول لینے کے لئے نہیں ہے . (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۰).
[کنگی + جوئی (رک)] .

ـــــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : کنگھی کرنا.

چمن کے عروس زلف مکھ پر دھرے
صبا بات سوں اب کنگی اس کرے

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۸).

کنگھا (فت ک ، غنہ) امذ.

۱. بالوں کو سلجھانے اور سنوارنے کا آلہ جس کے دندانے کسی قدر کھلے ہوئے ہوتے ہیں. صندل کی کنگھیاں، کنگھے ، تسبیحاں ، تھولی ، جاءنمازیں حریر کے چادرے ... عطر سب لو دیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۰). بال خشک ہونے پر کسی موٹے دندانے والے کنگھے یا برش سے سلجھائیں اس کے بعد باریک برش سے کنگھی کریں. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اگست ، ۱۰). ۲. کپڑا بننے کے سوت کو درست کرنے کا باریک انگلیوں سے مشابہ دندانے دار آلہ. جدید طریقوں کو اپنانے اور مناسب امدادی آلات استعمال کرنے کی بھی رقم فراہم کی گئی ہے. مثلاً آب و ہوا کی مشکلات پر قابو پانا ، سوت صاف کرنے والے کنگھے مہیا کرنا. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۷۳). اف : کرنا ، ہونا. [کنگھی (رک) کی تذکیر].

کنگھالنا (فت ک ، مغ ، سک ل) ف م.

رک : کھنگالنا جو زیادہ مستعمل ہے.

خاطر جناب شیخ کی ہاں کچھ تو چاہیے
ساقی انہیں جو دینا تو ساغر کنگھال کے

(۱۹۰۸ ، مخزن ، نومبر ، ۱۷). ہندوستان کے کتب خانے کافی نہ تھے ، اس لیے مصر و شام اور قسطنطنیہ کے کتب خانوں کے کنگھالنے کی حاجت تھی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۹۰). [کھنگالنا (رک) کا محرف].

کنگھائی (فت ک ، سک ی) امث.

کنف بعض جانور کے شانے کا جوڑا بازو ، جس کو کنگھائی کہتے ہیں (فیض الکریم ، ۷۵۹). [کنگھا (رک) سے مشتق].

کُنگھرا (ضم ک ، غنہ ، سک گھ) امذ.

تنگ و تاریک جگہ ، کوٹھری (عموماً کونا کنگھرا). ہم دونوں چلے ، اس ذرا سے کنگھرے میں نہ جانے وہ کیونکر رہتی ہیں. (۱۹۳۰ ، عین ، ۳۳۸). [کنگورہ (رک) کا محرف].

کنگھی (فت ک ، غنہ) امث ؛ ج کنگی.

۱. چھوٹا کنگھا جس کے دونوں رُخ پر دندانے ہوتے ہیں ، مختلف وضع اور سائز کا ہوتا ہے ، سینگ ، ہاتھی دانت اور بعض دھاتوں کا بھی بنایا جاتا ہے

مری تبریں کنگھی کرن ، کنگی بجے ہیں ناداں سوں
رتن نیلا دھرے منگ میں لوہے جھنڈ سوں دباتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۷).

دھو کے پھر سکھلا ، کنگھی سے صاف کر
تیل دے کے گوندھ رکھ ، موباف کر

(۱۹۳۳ ، آبرو (اردو ، جنوری ، ۳۰ ، ۱۳۷)). ہم ان فرمائشوں میں سے ... فقط چند کنگھیاں ، چند پراندے اور آلہ نمبر کی سلائیاں سوئٹر بننے کی لا سکے. (۱۹۶۷ ، چلتے ہو تو چین کو چلیے ، ۱۰۰). ۲. بُنتے وقت کپڑے کی بنائی کو درست کرنے کا آلہ جس میں کنگھی کی طرح دندانے ہوتے ہیں. ایک ہاتھ میں نال ہے دوسرے میں کنگھی کا ہتا ، ادھر نال پھینکتا ہے ... اور کنگھی سے ٹھونکتا جاتا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۶). ۳. ڈورا لپیٹنے کا ہتا جو بغیر دندانوں کے کنگھی کی شکل کا ہوتا ہے. رانا سوامی کی دکان سے اتنا پیلا بانچھا لاؤ ڈور کی اتنی کنگھیاں اور اسی قسم کی کنگھی لاؤ. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۹۳). ۴. ایک بوٹی جو ایک گز تک بلند ہوتی ہے. پتے گول ، نوک دار کپاس کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں ، پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے اور پھل کنگھی کے مانند دندانے دار ہوتا ہے (کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۳).

الجھا ہے دل بتوں کے گیسوئے پُرشکن میں
اگتی ہے جائے سبزہ کنگھی مرے چمن میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۸).

پھول کنگھی کا لگاؤں تیری زلفوں کے لیے
سنبلیں زلف پہ صدقے کروں مشک و عنبر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۰).

کنگھی کیسی جو پھول کنگھی کا
چھو لیا اس نے درِ شانہ ہوا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۳). کنگھی کے پتے اور پھولوں کا شیرہ نکال کر نفث الدم میں پلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۳). ۵. (ماہی گیری) مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی جس کی پھلیوں میں دو طرفہ کنگھی کے سے دانداے دار کانٹے ہوتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۹۰). [س : कङ्कतिका].

ـــــ چوٹی کرنا محاورہ.

عورتوں کا بالوں کو سنوارنا ، بناؤ سنگار کرنا ، بننا سنورنا.

کنگھی چوٹی سو کاجل کر رہنا لیٹ پاٹ تھمکے سوں
سنگاں باج اُجڑیا جوں ہوا نیٹ پاٹ ہور تھم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳). ایک دن ملکہ نے تیل سر میں ڈالنے اور کنگھی چوٹی کرنے کا قصد کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۲). کوئی کنگھی چوٹی کرواتی کوئی جوڑ کرتی ، کوئی پنکھا ہلاتی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲). پھر اسی طرح خود منہ دھویا کنگھی چوٹی کی اور بن ٹھن کر بیٹھ گئیں. (۱۹۸۸ ، صلیبوں کی زنجیر ، ۳۷).

ـــــ چوٹی ہونا محاورہ.

سجنا ، سنورنا ، آرائش کا سامان ہونا. جب کنگھی چوٹی ہو چکی پان کھایا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۶).

ـــــ ساز امذ.

(کنگھی سازی) کنگھیاں بنانے والا کاری گر (ا ب و ، ۳ : ۹۲). [کنگھی + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــــ سازی امث.

کنگھی ساز کا پیشہ یا کام. بعض اقطاع ہند میں کنگھی سازی ایک

اہم حرفت ہے. (١٩٠٧ء ، مصرف جنگلات ، ١٦٨). [کنگھی ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرمَہ (بسـ ضم س ، سک ر ، فت م) امذ.

وک : کنگھی جوق (نوراللغات). [کنگھی + سرمہ (رک)].

---کا پُھول امذ.

کنگھی (معنی نمبر ٣ (رک)) میں لگنے والا پھول.

> باغ عالم میں نہ دیکھی اک سر مو دوستی
> پھول کنگھی کا نہ سنبل کے لئے شانہ ہوا

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٩٧).

> پھول کنگھی کا لگاؤں تری زلفوں کے لیے
> سنبلِ زلف پہ صدقے کروں مشک و عنبر

(١٨٦١ء ، کلیات اختر ، ٩٥٠).

---کَرنا ف م ، محاورہ ، سـ کنگی کرنا.

شانہ کرنا ، **کنگھی پھیرنا** ، **بال سنوارنا**. دونوں کے گیسوؤں کو دھو کنگھی کروں ، نہ جانوں بعد میرے ان کے سر کے بالوں کوں کون دھوئے. (١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٦٧).

> دل عشاق کو کس واسطے الجھن میں ڈالا ہے
> خدا کے واسطے کنگھی کرو سلجھاؤ کاکل کو

(١٨٤٨ء ، دیوان آغا ، ١٠٨). انہوں نے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کی. (١٩٢٨ء ، آخری شمع ، ٨٥). وہیں ان کے کپڑے تبدیل کیے ، تیل لگا کر کنگھی کی. (١٩٨٨ء ، صدیوں کی زنجیر ، ٣٤١).

کنگھے (فت ک ، غنہ) امذ ؛ ج.

کنگھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ **تراکیب میں مستعمل**. جدید طریقوں کو اپنانے اور مناسب امدادی آلات استعمال کرنے کی بھی رقم فراہم کی گئی ہے مثلاً ... سوت صاف کرنے والے کنگھے مہیا کرنا. (١٩٦٠ء ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ٣٤٣).

---دار صف.

کنگھے والا ، **دانتے دار**. عورتیں بنے اور کاتنے کا کام کرتی تھیں جس میں کنگھے دار کنگھیوں اور تیل کا استعمال ہوتا. (١٩٥٩ء ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ : ١٢٢).[کنگھے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---کے دانْت امذ ؛ ج.

کنگھے کے دندانے یا دانتے

> جی چاہتا ہے زلف کا تیری بیاں کرے
> کنگھے کے دانت توڑ کے اپنی زباں کرے

(١٨٣٣ء ، مجالس رنگیں ، ٩٧).

کَنْگھیا (فت ک ، غنہ ، سک گھ) امث.

(معماری) **مستطیل شکل کی چھوٹی اور پتلی اینٹ** ، **ککیا**. چھوٹی اینٹ جس کو کنگھیا کہتے ہیں اس کا روڑا توڑنے میں صرف کم ہوتا ہے. (١٩١٣ء ، انجینئرنگ بک ، ٧). [مقامی].

کُنْمُنانا (ضم ک ، سک ن ، ضم م) ف ل.

اضطراب محسوس کرنا ، **بے چین ہونا** ، **کسمسانا** ، **جُزبُز ہونا** ، **پس و پیش کرنا** ، **ہچکچانا**. جو آسائش یا تکلیف پیش آئے اس کو بن جانب اللہ جان کے کچھ نہ کنمنائے ، مفلسی میں خاوند کی جان نہ کھائے. (١٨٤٣ء ، تہذیب النسا ، ٢٥).

> صالح یہ سن کے کنمنایا
> غصہ سے سعد تھرتھرایا

(١٨٨٢ء ، تفسیر عفت ، ١١٠). اوقات کے حساب کتاب کے درست رکھنے کے تقاضے سے یوں کنمنانا کچھ معنی رکھتا ہے. (١٩٣٢ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١٣ : ٩). ٢. **حرکت کرنا** ، **سوتے میں پہلو بدلنا**. ابی آپ لمبی تانے پڑے خراٹے لے رہے ہیں اٹھو اٹھو یہ طوطے چشمی کہ آنکھ تک نہیں کھولتے کچھ کنمنائے تو سہی. (١٨٨٠ء ، فسانہ آزاد ، ١ : ٣٥). ساری رات گود میں بچہ لیے بیٹھے ذرا کنمنایا اور انہوں نے تھپکیاں دیں. (١٩١٥ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ١٨). [کُن مُن (حکایت الصوت ذہنی) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کِنَن (کس ک ، فت ن) ضمیر ، تنکیر (قدیم).

رکس ، **کوئی** ، **کسی**.

> تمن مکھ میں خدا کا نور سنج تینا بھریا دیکھے
> کنن صورت تمن سر پھر نہ ہمراہی کرن سکتا

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٣).

> پھواں کماں نین تیرے تھے کنن نہ چھوٹیا
> ہدف ہو بیٹھے ہیں مارو نہ مارو تم ہے صلاح

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٧٦). [رک کن + ن ، لاحقہ جمع].

کَنِنْدَہ (فت ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف (شاذ).

کھودنے والا ، **اُکھاڑنے والا**. کنندۂ درخیبر ، کشندۂ عمرو و عنتر. (١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٢٨).

> گھر سے کنندۂ درخیبر کو لے چلے
> چادر گلے میں باندھ کے حیدر کو لے چلے

(١٨٧٥ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ٥). [ف : کندن ـ کھودنا ، سے اسم فاعل].

کُنِنْدَہ (ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف (ج : کنندگان).

کرنے والا کے معنی دیتا ہے اور مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، **جیسے : شمار کنندہ** ، **انتخاب کنندہ وغیرہ**. ایک دن جبکہ میں اپنے علی گڑھ اور یوپی کے متعدد دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ، اسی وقت شمار کنندہ مردم شماری کے لیے آیا. (١٩٣٠ء ، جائزہ زبان اردو ، ١ : ٣٠٠). [ف : کَردن ـ کرنا ، سے اسم فاعل].

کُنْوا (ضم ک ، مغ ، و مخت) امذ (شاذ).

کنواں ، **چاہ**.

> کیا کنوا ہے کہ جس کی سن کے ثنا
> جھیکے آوے ہے دیکھنے دریا

(١٧٨٠ء ، سودا ، ک ، ١ : ٣٢٥). پانی کے کنوے کے کنوے نکلیں گے. (١٨٩٠ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ٣٣).

> گر کنوے سے یا بڑے تالاب سے
> مینھ کے پانی سے جاری آب سے

(١٨٩١ء ، کنزالآخرۃ ، ٣٥). [کنواں (رک) کی تخفیف].

کُنوار(۱) (ضم مع ک ، مغ) امذ ؛ ← کوار.
ہندی بکرمی سال کا چھٹا مہینا ، فصلی سال کا پہلا مہینا جو انگریزی مہینے ستمبر کے وسط میں شروع ہوتا ہے. جیسے کہ بکھرے باتھ آثار کنوار کے مہینے میں بوئے جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۲).

تھی برسات بچھڑے جو پیارے
کنوار آنکھوں سے روتا ہے ہمارے

(۱۷۹۱ ، چمنستان شعرا (سامی) ، ۳۱۹). ہر مہینہ ساون بھادوں ہو یا کنوار کاتک ، بسنت کے دن ہوں یا پھاگن کے اپنی رعنائیوں کے ساتھ آتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۶۰).
[س : कवार].

---جاڑے کا کہاوت.
کنوار کا مہینا شروع ہوا نہیں کہ جاڑے آ گئے ، سردی کا موسم کنوار سے شروع ہوتا ہے (نجم الامثال ، ۹۰۸).

---کا (سا) جھالا امذ.
کنوار کے مہینے کا ترشح (پھوار) جو زیادہ دیر قائم نہیں رہتا ؛ (استعارۃً) آنی جانی چیز ، جلد ختم ہو جانے والا غصہ وغیرہ. میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ کنوار کے جھالے ہیں آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مکتوبات نیاز ، ۸۳). ان کا غصہ کنوار کا سا جھالا ہے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۸۲۹).

کُنوار(۲) (ضم مع ک ، مغ) امذ (قدیم).
رک : کنور جو زیادہ مستعمل ہے.

شہنشہ بڑا شاہ احمد کنوار
پرت پال سنسار کرتار ادھار

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵). [کنور (رک) کی اشباعی شکل].

کُنوار(۳) (ضم مع ک ، مغ) امذ ؛ ← کوار.
کنوارا (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : کنوارپن ، کنوارپت ، کنوار چھل وغیرہ.

---پَت/پَتا (---فت پ) امذ.
کنوارپنے کا مان ، کنوار پنے کی آبرو ، بن بیاہا ہونا. میں کہتی ہوں کنوار پتا تو ساری دنیا کا ہوتا آیا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱). ددا نے اپنے کنوارپت کی سند پیش کی. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۲ ، ۵ : ۳۷۳). [کنوار + پت / پتا (رک)].

---پَت اُتارنا محاورہ.
ازالۂ بکارت کرنا ؛ سر ڈھکنا (نوراللغات).

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
رک : کنوارپت. کیا غضب کیا کنوارپنے میں کس سے آنکھ لگائی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۳). اپنے کنوارپنے سے سات برس تک ایک شوہر کے ساتھ گزران کیا. (۱۸۱۹ ، بنی کی انجیل ، ۱۳۶). شرکان اس کے ساتھ ہم بستر ہوا اور اس کا کنوارپن زائل کیا. (۱۹۶۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۶۱). پلٹ کے دیکھو کہ زندگی کے کنوارپن کی سلونی چاندی چمک رہی ہے
(۱۹۶۶ ، زرد آسمان ، ۳۰). [کنوار + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---چِھت (---فت چھ) امذ.
رک : کنوارپت (سیرالبیان ، ۱۰). [کنوار + چھد (رک) کی تخفیف].

---چِھل (---فت چھ) امذ.
کنوارپن ، دوشیزگی ، بکارت ؛ اچھوتا پن. کنوار چھل اتارتا ہے گھبراؤ نہیں میں خط اس کے باپ کو لکھتی ہوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵۳). پہلے منگنی کی رسم ادا ہوگی پھر مانیوں بٹھائیں گے کہ کنوار چھل اترے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۷۰). سکھانے بھڑکانے سے ہی داموں عصمت اور کنوار چھل کا آبدار انمول موتی گنوا دیتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۱ : ۴). [کنوار + چھل (رک)].

---چِھل اُتارنا محاورہ.
بکارت زائل کرنا ، دوشیزگی ختم کرنا.
کبھی نہ بھولوں بھی آ کے پوچھا کہ تیرے جوڑے کا حال کیا ہے
یہی تھے اقرار تو نے جس دم کنوار چھل تھا مرا اتارا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۳).

---کوٹ چُنوانا محاورہ.
کنوارا رکھنا ، شادی نہ کرنا ، بن بیاہا رکھنا. کئی جگہ سے پیام آئے ... باوا جان نے انکار کیا ... اکثر پرانی ماماتیں اسیلیں کہتی تھیں کہ سرکار کنوار کوٹ چنوائیں گے. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ ، ۵ : ۳۷۵).

کُنوارا (ضم مع ک ، مغ) صف مذ.
بن بیاہا ، غیرشادی شدہ نوجوان. کسی کھیل کھلاڑی نے کسی کنوارے کو زانو میں جکڑ کر توبہ دھاڑ مچوائی. (۱۸۷۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۴). اگر بیوہ کی مرضی ہوگی کہ کنوارے ہی مرد سے عقد کرے تو اس کا انتظام بھی کر دیا جائے گا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۶۰). [رک : کنوار (۳) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
رک : کنوارپت/پن.

شب وصال کٹے پھر بھی یہ کنوارا پن
تمام غنچہ صفت ہے کھلا ہوا گلزار

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۰۴). [کنوارا + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---پِنڈا (---کس پ ، سک ن) امذ.
اچھوتا بدن ؛ مراد : بن بیاہا ، بن بیاہے جسم والا ، کنوارا ، کنواری. ابھی کنوارا پنڈا ہے ایسا نہ ہو جو کوئی بلا آئے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰۴). ابھی نام خدا کنوارا پنڈا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۱). ابھی کنوارا پنڈا ہے جوان بلکا ہے ، اونچ نیچ سے ناواقف ہو. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۳۰). [کنوارا + پنڈا (رک)].

ـــــ ناتا امذ.
نسبت کے بعد اور شادی سے پیشتر کا رشتہ یا تعلق ، کچا ناتا ؛ مراد : جنسی تعلقات نہ ہونا. سمدھنوں کو چونکہ کنوارے ناتے بھی بن نکح یاں نہیں کھلاتے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۶).

بیتی ہوئی کی سہاگ راتیں کتنی
لیکن ہے آج تک کنوارا ناتا
(۱۹۳۶ ، مشعل ، ۱۴۴). [کنوارا + ناتا (رک)].

کُنْواری (ضم ک ، مغ) صف مث.
۱. **بن بیاہی ، نا کتخدا**

سورج مشعل ، چندر جوتاں ، ستارے جونکہ گرزاں
دیہانی تکوں بکھو پیشانی خوباں آ کنواریاں کی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۸۹). اپنا منہ پیٹ کر بولی ارے کنواری تہکاری تو نابید ہو یہ کس کے پیچھے پروگ لیا ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۴۷). کنواریاں خوبصورت اپنے اپنے کھیتوں میں بیٹھیں اناج کاٹتیں. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۵). اس بات پر بڑی ہنسی آئی کہ ان کو آپ کنواری سمجھے ہوئے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲). میں کنواری ہوں اور یا کرہ کوئی مرد میرے پاس اب تک نہیں آیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۸۶). تاصاحب بھلا ایک شریف کنواری کنہیں عشق کرتی ہے کسی سے؟. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۷).
۲. **(مجازاً) اچھوتی ، غیر استعمال شدہ.** اردو کی کنواری زمین میں ان کے ہی ہاتھ سے یہ بیج بویا گیا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۵). [کنوارا (رک) کی تانیث].

ـــــ کَرے اَرْمان ، بیاہی ہو پَشیمان کہاوت.
غیر شادی شدہ تو شادی کی خواہش کرتی ہے اور شادی شدہ پچھتاتی ہے (شادی کے متعلق کہتے ہیں اور باوجود کامیاب ہونے کے کچھ نفع نہ اُٹھانے کے موقع پر بھی بولتے ہیں). غضب خدا کا پاؤں میں مہندی بھی لگ گئی ، بی بی کچھ اور رہ گیا ہو تو وہ بھی پورا کر لو ، کسی نے سچ کہا ہے کہ کنواری کرے ارمان اور بیاہی ہو پشیمان. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۱۶).

ـــــ کو سَدا بَسَنْت کہاوت.
آزاد اور مجرد کے لیے ہر وقت خوشی کا موقع ہے ، مراد یہ ہے کہ غیر شادی شدہ عورت کو وہ دکھ نہیں ہوتے جو شادی کے بعد سہنے ہوتے ہیں (نوراللغات ؛ نجم الامثال).

ـــــ ماں امث.
مراد : بی بی مریم. مسیح کا مبارک نام لے کے اور اپنے آپ کو مقدس کنواری ماں کی امان میں دے کے اُٹھ کھڑی ہو. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۰۹). [کنواری + ماں (رک)].

کِنْواڑ (کس ک ، مغ) امذ.
رک : کواڑ. رانا شمشیر بکف آیا اور پکارا کہ کنواڑ کھول. (۱۸۵۵ ، پھبکت مال ، ۳۰۳). دادا ... کنواڑ بند کر کے خود بھی وہیں دراز ہو گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۷ : ۳).

پھر بند نہ ہو جائے کہیں دل کا کنواڑ
ایسے میں سویرا ہے آتا ہے تو آنا

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۵). اس کا جی چاہا تھا کہ وہ سمٹ جائے اتنا کہ کنواڑ اور چوکھٹ کے بیچ جو دراڑ ہے اس میں رینگ کر نکل جائے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۸). [کواڑ (رک) کا ایک املا].

کِنْواڑا (کس ک ، مغ) امذ.
رک : کواڑا. اب دیبے کے نام کوئی کنواڑا دے کے بھی نہیں سوتا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۳). [کنواڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کَنْواسا (فت ک ، مغ) امذ ؛ ـــ کنواسا (مث : کنواسی ؛ کنواسی).
نواسے یا نواسی کا بیٹا. نواسوں کو کھلا کر کنواسوں کو کھلانا نصیب ہو. (۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النسا ، ۸۳). اُن کے بوڑھے پڑوتے نواسے کنواسے چھاپیوے زندہ تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۰). نواسہ نواسی ... کنواسے ، کنواسی ... سب کچھ موجود ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، عصائے پیری ، ۱۹۰). [س : ک (سابقۂ تصغیر) + نواسا (رک)].

کُنْواں (ضم ک ، مغ) امذ ؛ ـــ کونواں ، کواں.
رک : کواں. کونویں میں آ ، دیوون کوں مسلمان کیا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۰). ملا صاحب کے انتقال کے بعد کنویں کی من خراب ہوگئی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۹). پختہ کنواں بنھایا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۵۲). [رک : کنواں (بحذف ن)].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) کنویں سے کھیت یا مزروعہ زمین کو پانی دینے کا معاوضہ (ماخوذ : اب و ، ۲ : ۶۹). [کنواں + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بیچا ہے کُنْویں کا پانی نَہیں بیچا کہاوت.
کسی معاملے میں بےجا تکرار کرنے یا بےجا شرطیں لگانے کے موقع پر بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــــ پیاسے کے پاس نَہیں جاتا کہاوت.
جو چیز مطلوب ہو وہ طالب کے پاس نہیں پہنچتی بلکہ طالب خود اس کے پاس پہنچتا ہے ، ضرورت پوری کرنے کے لیے ضرورت مند ہی کو زحمت اُٹھانی پڑتی ہے. کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا ، ہزار بار غرض ہو تو وہ خود حاضر ہو اور سجدہ کرے ورنہ وہ نہیں اور کوئی سہی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۲۰).

ـــــ جوتنا / چَلانا محاورہ.
(کاشت کاری) کنویں سے لاؤ کے ذریعے سے پانی نکالنا ، کھیتوں کو پانی دینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــــ جھانکنا محاورہ.
حیران و پریشان پھرنا ، آوارہ پھرنا ، مصیبتیں جھیلنا.

کھو کر ہمیں پچتاؤ گے یعقوب کے مانند
جھانکو گے کنویں اے مہِ کنعانِ محبت
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۵).
ڈرا دے جرم یہ جھانکے کنویں فرشتوں نے
یہ آدمی ہیں کہ کیا کیا گناہ کرتے ہیں
(۱۸۸۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۱۸).
یہ آگ فرشتوں کے بجھائے نہیں بجھتی
ہاروت نے جھانکے ہیں کنویں دلکی لگی سے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۵۸).

---جھکانا محاورہ ؛ سے جھکانا.
کنویں جھانکنا (رک) کا تعدیہ.
مزہ چاہ کا دیکھ اپنی ذرا
جھنکاتی ہوں کیسے کنوئیں وہ بھلا
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۸۱).
جھکائے ہیں کنویں تو نے فرشتے کے کھود منہ پر
تری چاہ ذقن نے منہ دکھایا چاہِ بابل کا
(۱۸۸۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۵). تم نے اپنی شرارت سے ہم کو بھی کنویں جھکا دیے خیر کیا مضائقہ ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۳۳). تجھے کنوئیں جھکاؤں گی وفا کا مزہ چکھاؤں گی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۲۱).
تو لگائے آگ پانی میں کہ چھا جائے دھواں
تو جھکائے عصمت قدسی کو بابل کا کنواں
(۱۹۲۹ ، نقوش مانی ، ۱۳۴).

---جھکوانا محاورہ ؛ سے جھکوانا.
رک : کنواں جھکانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے.
گردشِ نرگسِ فتاں نے تو دیوانہ کیا
دیکھو جھکوائے کنویں چاہِ زنخداں کیا کیا
(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۲۱). اپنی چاہ میں کنوئیں جھکوائے جو دیکھے اسی چاہ میں باؤلا ہو جائے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳۸).

---کھودنا محاورہ.
جدوجہد کرنا ، سخت محنت مشقت کر کے روزی کمانا. روزی کمانے کی جدوجہد جاری ہے شام کو پانی پینے کے لیے دن بھر کنواں کھودنا پڑتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۲۲).

---کھودنے والا امذ.
چاہ کن ؛ برائی کرنے والا ، بدی کرنے والا (فرہنگِ آصفیہ).

کَنوانا (فت ک ، سک ن) ف ل ؛ ف م (قدیم).
کنارہ کش ہونا ، کترانا.
توں کسی بات کنوا کر ہوتی ہے نکس
کہ آدھا اپے عشق ہسارا ہو مل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). ولے کام کے وقت جاں کام پڑتا ہے وہاں دغا کھاتا ہے گھابرا ہوتا ہے ، کنوانا جاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۸). [کنیانا (رک) کا قدیم املا].

کُنوانری (ضم ک ، مغ ، مغ) امث.
کنواری ، بن بیاہی ، باکرہ.
کنجیاں کونلیاں کنوانریاں ناریاں کلیاں کوں تو روز آیا
محمد صدقے قطبا کوں اندواں سوں ملایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۰). کنوانری لڑکیاں کافروں کی زیر مشق فوج اہل اسلام کے ہوئیں. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۴).
[کنواری (رک) کا محرف].

کَنوانس (فت ک ، مغ ، غنہ) امذ.
(گاڑی بانی) گاڑی کے نیچے گھانس ، چارا وغیرہ رکھنے کو بنی ہوئی جالی (اب و ، ۵ : ۱۳۹). [کنواں + س ، لاحقۂ اسمیت].

کَنوانسی (فت ک ، مغ ، مغ) امث.
نواسے یا نواسی کی بیٹی. یہ تھی لیڈی کشہرائن نوف جرسی اس کی کنوانسی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۳).
[کنوانسا (رک) کی تانیث].

کَنوتی (فت ک ، و مج) امث ؛ سے کنوتی.
۱. کان ، (خصوصاً) چوپائے مثلاً گھوڑے اور ہرن وغیرہ کا کان نیز دوڑنے والے جانوروں کا کان جو دوڑ میں اوپر اٹھے رہتے ہیں. میرے سامنے ایک ہرنی کنوتیاں اٹھائے ہوئے ہوا ہوگئی تھی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۵). ہرنی خوش چشم ، صاحب جمال ہیں کنوتیاں نکیلی انکھڑیاں نشیلی ڈھیلی (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۸). ایک بدلگام گھوڑے کی طرح سوار کو کنکھیوں سے دیکھا کنوتیاں کھڑی کیں کچھ ہنہنائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۷۴). شیو راج سنگھ کے سر پر بھاگلپوری ریشم کی پگڑی ویسی ہی بندھی تھی ، بائیں جانب پیچ در پیچ کنوتی تک جھکی ہوئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۰). **۲. مُرکی ، کان کی بالی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کان (رک) کی تصغیر ؛ قب : س : कर्ण + पत्र + इका]

---بدلنا محاورہ.
غصہ یا خوف وغیرہ کی حالت میں گھوڑے کا کبھی دونوں کانوں کو ہلانا اور کبھی الگ کرنا ، کانوں کو غیر معمولی حرکت دینا.
شورِ دُہل ہے اور تزلزل ہوا دوچند
صف میں کنوتیوں کو بدلنے لگے سمند
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴). غریب الوطن گھوڑے نے مقامی گھوڑوں کو دیکھتے ہی کنوتی بدلی اور دم ہلائی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۶ : ۳).

---چڑھانا محاورہ.
(گھوڑ بانی) گھوڑے کا چمکنے یا چوکنا ہونے کی حالت میں کانوں کو تان کر سیدھا کھڑا کرنا (اب و ، ۵ : ۲۸).

---دبانا محاورہ.
(گھوڑ بانی) تیز رفتاری کے وقت گھوڑے کا کانوں کو تان کر گردن سے ملا دینا (اب و ، ۵ : ۲۸).

کنوتیاں (فت ک ، و مع ، کس ت) امذ ، ج.
کنوتی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

--- بدلنا محاورہ.
رک : کنوتی بدلنا. جب گھوڑوں کی آمد دیکھی سنبھل کنوتیاں بدل جو لڑی باجست و خیز بھرنے لگے. (۱۸۲۴ء، فسانۂ عجائب، ۳۱). اسی وقت گھوڑی نے کنوتیاں بدلیں کان کھڑے کئے اور سر کو ایک ہلکا سا جھٹکا دیا. (۱۹۷۵ء، بدلتا ہے رنگ آسماں، ۹۰).

--- کھڑی کرنا محاورہ.
گھوڑے کا دونوں کانوں کو کھڑا کرنا ، چوکنا ہو جانا ، ہوشیار ہونا. گھوڑوں نے کنوتیاں کھڑی کیں اور کتے لگے رونے اور بھونکنے. (۱۸۸۸ء، ابن الوقت، ۲۳۹). ہرن نے سم مرکب کی صدا سنی ، فوراً کنوتیاں کھڑی کیں. (۱۹۰۷ء، آفتاب شجاعت، ۱ : ۹۰۷). کنوتیاں کھڑی کیں ، موقع ملے اور بھاگ کھڑے ہوں. (۱۹۱۵ء، سجاد حسین ، احمق الذین، ۲۱).

کنوٹ (فت ک ، و لین) امذ ؛ سـ کنوٹ.
بچ کر نکل جانے یا کترانے کا عمل. بھری جھپٹا مارتے مارتے رک کر ہٹ گئی ، اس کا قاعدہ ہے کہ اگر کبوتر کنوٹ کرکے نکل جاتا ہے تو جگر مارتی ہے. (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۱۶۲). اف : کرنا ، ہونا. [کن (کنی (رک) کی تخفیف) + اوٹ (رک)].

کنوتی (فت ک ، و مع) امث (ج : کنوتیاں).
رک : کنوتی. تھوتھنی بڑی کنوتی کری ہوئی. (۱۸۷۲ء، رسالہ سالوتر ۲ : ۱۳). پہلے ہی کنوتیاں کھڑی تھیں. (۱۹۱۵ء، سجاد حسین ، کایا پلٹ، ۸۰). [کنوتی (رک) کا محرف].

کنوٹھا (فت ک ، و لین) امذ.
کمرے یا مکان کا کونا ، گوشہ. یہ ایک افسوں جانا تھا کہ چاندنی رات کو دولت مندوں کے گھر کے کنوٹھے کھڑے ہو سات بار شوم شوم کہنا اور مہتاب پر ہاتھ مار کے ایک ہی جست میں کنوٹھے پر آن کر کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا. (۱۸۰۲ء، خرد افروز، ۱۰۸).

غضب یہ ہے کہ مرے بیٹھ کر کنوٹھے میں
ہیم یہ مل کے کیا کرتیاں ہیں مجھ پہ ستم

(۱۸۳۰ء، امتحان رنگین، ۸). [س : कर्णक + अवस्थ + क].

کنوجہ (فت ک ، و لین ، فت ج) امذ ؛ سـ کنوتجہ.
چھوٹے چھوٹے تخم جن کا رنگ سفید ، سبزی مائل اور مزہ پھیکا لعاب دار ہوتا ہے. (کتاب الادویہ، ۲ : ۳۱۳). [مقامی].

کنود (فت نیز ضم ک ، و مع) صف.
۱. ناشکرا ، ناسپاس.

اور ہے بے شک کنود روسیاہ
اپنے اس بخل و کنودی پر گواہ

(۱۸۰۷ء، تفسیر مرتضوی، ۲۳۳).

ازل سے فطرتاً انساں ہے کفور و کنود
ہے جزو اعظم ملت غبار ، حرص و ستم

(۱۹۶۶ء، منحنا، ۹۰). ۲. (تصوف) ایسا شخص جو راہ باطن و معرفت الٰہی کی طرف توجہ نہیں کرتا اور کمال سے محروم رہتا ہے ، تارک الفضائل ، تارک الفرائض (مصباح التعرف). [ع : (ک ن د)].

کنودی (فت نیز ضم ک ، و مع) امث.
کنود (رک) کا فعل ، ناشکری ، ناسپاس گزاری.

اور ہے بے شک کنود روسیاہ
اپنے اس بخل و کنودی پر گواہ

(۱۸۰۷ء، تفسیر مرتضوی، ۲۳۳). [کنود (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کنودیا (فت ک ، و مع ، کس د) صف ؛ امذ.
(بیل بانی) ریلکھنڈ کے علاقے کا ایک پست قد اور مضبوط نسل کا بیل (ا پ و ، ۵ : ۹۰). کنودیا بیل یہ نسل دریائے کین کے کنارے باندہ سے ہمیرپور تک پائی جاتی ہے. (۱۸۹۳ء، اردو کی پانچویں کتاب ، محمد اسمٰعیل میرٹھی، ۸۰). [مقامی].

کنوڈا (فت ک ، و لین) صف مذ (مث : کنوڈی).
رک : کنونڈا. کیا بری ساعت ان کانوں کا قدم یہاں آیا مجھ کو کنوڈا بنایا. (۱۸۶۲ء، شبستان سرور، ۳۹).

پاؤں پر گر کے منتیں کیجے
جس طرح ہو کنوڈا کر دیجے

(۱۸۷۱ء، فریب عشق، ۲۰). اف : بنانا ، بننا ، کرنا ، ہونا. [کنونڈا (رک) کا محرف].

کنوڈی (فت ک ، و لین) صف مث.
رک : کنونڈی. وہ لونڈی آخوند کی کنوڈی جواب دہ ہوئی. (۱۸۱۳ء، نورتن، ۱۰۷). اف : بنانا ، بننا ، کرنا ، ہونا. [کنوڈا (رک) کی تانیث].

کنور (فت ک ، غنہ ، فت و) امذ (لکھنؤ ، کرنال (فرہنگ اثر)).
ورم جو کانوں کی جڑ میں ہو جاتا ہے (جمع میں مستعمل ہے). چار روز سے زید کے کنور نکلے ہیں. (۱۹۲۹ء، نوراللغات، ۴ : ۸۲). [کن (کان (رک) کی تخفیف) + ور (ورم (رک) کی تخفیف)].

کنور (ضم ک ، مغ ، فت و) (الف) امذ.
بیٹا ، خصوصاً راجہ کا بیٹا ، شہزادہ ، راج کمار.

وہی پادشاہاں تھے تھا یادگار
کنور بھان کا بھان دھرتی تھی پیار

(۱۶۴۹ء، خاورنامہ، ۲۵۱).

سو ویسے سعادت بھرے وقت پر
تولد ہوا شاہ کے گھر کنور

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۹۲). جتنے راجہ اور کنور ہیں ، میدان میں زیر جھروکھے نکل کر ، تیر اندازی اور چوگان بازی کریں. (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۵۰). پرانا کمار کالج ۱۸۷۰ء میں راجکوٹ میں خاص کاٹھیاواڑ کے کنوروں کی تعلیم کے لیے قائم ہوا تھا. (۱۹۰۷ء، کرزن نامہ، ۲۶۵). (ب) صف. مسلم راجپوت یا راجا مہاراجہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کا لقب یا ایک خطاب جو نام سے پہلے بولا یا لکھا جاتا ہے ، جیسے : کنور برنام سنگھ اور کنور محمد اشرف ، بعض اوقات تنہا بھی بولتے ہیں.

و به کنور کرن و جہانگیر قلی خان دو اسپان خاصہ مرحمت نمودم (۱۶۱۵ء ، تزک جہانگیری (سرسید ایڈیشن) ، ۱۳۷). کنور صاحب ناداںستہ ہم سے ہزاروں قصور ہو گئے آپ معاف فرمائیے (۱۸۸۹ء ، درگیشں نندنی ، ۸). [س : **कुमार**].

کُنورا (ضم ک ، و مع) امذ.
(کشتی بانی) کشتی میں کھونٹے کے بیٹھنے کی جگہ (ماخوذ : اب و ، ۵ : ۱۷۷). [کونورا (رک) کی تخفیف].

کُنوز (ضم ک ، و مع) امذ.
ذخیرے ، ذخائر.

که ناموس شریعت کا ہو حافظ
کنوزِ دین و ملت کا ہو حافظ
(۱۸۵۵ء ، ریاض المسلمین ، ۳۴).

جرائے سے بھی یہ مضموں کم نہیں ہوتے
کنوزِ فکر میں پیدا ہے جمع مال نہیں
(۱۸۷۴ء ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۱۳۰). [ع : کنز (رک) کی جمع].

کَنوسی (فت ک ، و مع) امث.
(کمہاری) مٹکے کی قسم کے برتن کی گولائی کو ٹھیک کر بڑھانے کی چوبی تھاپی (اب و ، ۳ : ۱۰۵). [مقامی].

کَنْوَل (۱) (فت نیز کس ک ، مغ ، فت و) امذ.
۱. دریائی پودے کا پھول جو سطح آب پر کھلتا ہے ، (شعرا کنول کے غنچے کو دل سے تشبیہ دیتے ہیں). وہاں اینسا حوض اس میں اینسا کنول تھا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۶۱).

ہیں دیول میں پُتلی ہو ہے یا کعبہ میں اسود ہے
ہرن کا ہے ہو نافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵).

دل میں بسا رہا ہے یوں داغ عشق اپنے
جس طرح کوئی بھونرا ہووے کنول میں بیٹھا
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳).

دل شگفتہ ہو ہمارا یہ یہ ممکن نہیں
یہ کنول کھلتا ہے ساقی تیرے ساغر تال میں
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۵۲).

کبھی منصب و جاہ کی چاٹ رہی کبھی پیٹ کی پوجا پاٹ رہی
لیکن یہ دل کا کنول نہ کھلا اور غنچۂ خاطر وا نہ ہوا
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۰). خوشبودار پھول جن سے عطر کشید کیے جا سکتے جیسے گلاب ، کنول (نیلوفر) وغیرہ ، پھول جن کا عطر کشید نہیں کیا جاتا ، جیسے نرگس ، بنفشہ وغیرہ (۱۹۷۲ء ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۸۲). ۲. **فانوس کی ایک قسم ، کنول یا کھلے ہوئے پھول سے مشابہ ایک فانوس جس میں موم بتی یا بلب لگا کر روشن کرتے ہیں.**

دیکھ وہ دستِ نازنیں دن رات
رشک سیں جل کنول گئے ہیہات
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۵). وہ شمعیں مومی و کافوری روشن وہ جھاڑ و ہانڈیاں وہ کنول ولایتی. (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۲).

کہیں چراغوں کی قطار کہیں کنول اور جھاڑ جدھر نظر ڈالو جلوۂ رعنائی (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵۹).

اک گوشے میں ہے فانوس تو اک سمت کنول
قصرِ ارمان و تمنا کا تو اب ذکر ہی کیا
(۱۹۷۸ء ، دامنِ یوسف ، ۱۷). ۳. (اَ) **کنول سے مشابہ کاغذ یا ابرک سے بنا ہوا چراغدان جس میں موم بتی لگا کر روشن کرتے ہیں.**

شجرِ طور کا جوں وادی ایمن میں ہو نور
شمع ابرک کے کنول میں ہے دکھاتی عالم
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۹۱). ابرک کے کنول سُہاگ پڑے کے آگے روشن جوگی بجتی ہوئی پیچھے پیچھے. (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۶۸). (اَا) **ایک رسم جس میں بھادوں کے مہینے میں رنگین کاغذ یا ابرک کے پھول جن میں موم بتی روشن ہوتی ہے خواجہ خضر کے نام پر پانی میں بہاتے ہیں ، خواجہ خضر کا بیڑا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. (نگینہ گری) **مخروطی وضع کا پہل دار بنایا ہوا نگینہ** (ماخوذ : اب و ، ۴ : ۶۲). انگلیاں ، پھنکڑیاں ، پات کا پنجا کنول ، جوین سُد امرت کے پھل. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۸۵).

مشتری دیکھ یہ نایں ہیں کہ ہے کاہکشاں
جوہری دیکھ یہ جوہر ہیں کہ ہیرے کے کنول
(۱۹۱۹ء ، نظم طباطبائی ، ۳۵). ۵. **ایک بوٹی کا نام.** زمین قند ، چم کورہ ، کنول ، مال کندہ وغیرہ ، ان نشاستہ دار گٹھوں میں سے اکثر میں زہر ہوتا ہے. (۱۹۰۷ء ، مصرف جنگلات ، ۳۲). ۶. **جانور کا مثانہ** (نوراللغات). [س : **कमल**].

ـــ آسَن (ـــ فت س) امذ.
یوگا کا ایک آسن ، کنول کے انداز کا آسن. سورج نکلنے سے پہلے ، کنول آسن میں دم سادھے اپنی ناف پر نگاہ جمائے کائنات پر غور و فکر فرماتے (۱۹۷۶ء ، سرگزشت ، ۸۹). [کنول + آسن (رک)].

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
شمع یا فانوس اُٹھانے والا ، شمع لے کر چلنے والا. کنول بردار نے شمع کو دوپٹے کی آڑ میں لے لیا. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۱۰۸). [کنول + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ جَلانا ف مر ، محاورہ.
فانوس روشن کرنا ، محفل سجانا.

حسبِ مراد اپنی تمناؤں کو جگائے
اپنے محل کے طاق میں اپنے کنول جلائے
(۱۹۷۴ء ، سنبل و سلاسل ، ۷۱).

ـــ چَرَن (ـــ فت چ ، ر) صف.
مُبارک قدم ، جس کا پیر اچھا یا سعد ہو (سبز قدم کی ضد). اس کے بائیں پاؤں پر پدم تھا ، ایسے شخص کو ہندو کنول چرن یعنی مبارک قدم کہتے ہیں. (۱۹۹۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۳). [کنول + چرن (رک)].

ـــ چک (ـــ فت چ) امذ.
خراد مشین میں پُرزے کو پکڑنے کا چک جو گول ہوتا ہے. ستدمی ڈھیری کو ... کنول چک میں لگا کر سدھا لو. (۱۹۰۸، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق، ۹۹). [کنول + رک : چک (۲)].

ـــ دُما (ـــ ضم د) صف مذ.
کنول کے پھول کی مانند گھنے اور گھیردار پھیلے ہوئے پروں کی دم والا مرغ. اگر کنول دُما ہو تو کیا کہنا ہے. (۱۸۸۳، صید گہ شوکتی، ۱۹۳). [کنول + دم (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

ـــ رُوپ (ـــ و مع) صف.
کنول جیسا حسین، خوبصورت. بہت بگڑی مگر اس بگاڑ نے بناؤ کی صورت پیدا کر دی اس کا چہرہ کنول روپ ہو گیا. (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۱۰). [کنول + روپ (رک)].

ـــ زِہ (ـــ کسر مع ز) امث.
(میناکاری) **کنول کے پھول کی شکل کی بنی ہوئی نگینے کی بیٹھک کی زہ** (ا پ و، ۲ : ۷۸). [کنول + زہ (رک)].

ـــ قِیف (ـــ ی مع) امث.
(کیمیا) **تجربہ گاہ میں استعمال ہونے والی کنول سے مشابہ شیشے کی قیف** ایک چھوٹی کنول قیف سے کام نکالا جاسکتا ہے. (۱۹۳۱، تجربی فعلیات (ترجمہ)، ۲۲۱). کنول قیف پر ایک تفاوتی نفوذ پذیر جھلی منڈھ دیں. (۱۹۸۵، حیاتیات، ۱۳۲). [کنول + قیف (رک)].

ـــ کٹورا (ـــ فت ک، و مج) امذ.
(ٹھٹیرا گری) **کنول کی شکل کا پھیلے منھ کا کٹورا** (ا پ و، ۲ : ۳۹). [کنول + کٹورا (رک)].

ـــ کِھلْنا محاورہ.
دل شگفتہ ہونا، کنول پُھولنا، دل خوش ہونا.

جو دل کی آرسی کو ہماری جلا کرے
اُس کا کنول خدا کی طرف سے کھلا کرے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۰۷).

ـــ گٹّا (ـــ فت ک، شد ٹ) امذ؛ ← کنول گٹہ.
کنول کے تُخم جن کا مغز سفید اور لذیذ ہوتا ہے، مکھانا. لوٹیوں کے لٹو کنول گٹے کی تراش کے ہیں اور ان پر سنہری رنگ پھرا ہے. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن دہلوی، ۲۶). مغز کنول گٹے کو پانی میں پیس کر بچوں کے مرض عُطاش میں پلاتے ہیں. (۱۹۲۹، کتاب الادویہ، ۲ : ۳۱۵). اس کا پتلا کنول کے کچے ڈنٹھل اتنا نازک، دانت کنول گٹوں کی طرح سفید اور سفید کوڑیوں ایسے برابر تھے. (۱۹۸۸، جدیدوں کی زنجیر، ۱۱). [کنول + گٹا (رک)].

ـــ نال امث.
کنول کی ڈنڈی، چھڑی. بعض کانوں میں سرس کے پھولوں کا جھومر ہونا چاہیے جس کے زرتار کانوں کو چوم رہے ہوں اور چھاتی پر کنول نال کی مالا جو چاند کی کرن کی طرح نازک ہو. (۱۹۳۸، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری)، ۱۵۷). [کنول + نال (رک)].

ـــ نَین (ـــ ی لین) صف.
جس کی آنکھیں کنول کی طرح خوبصورت ہوں، حسین آنکھوں والا یا والی.

کنول پروسیں پر پساریے بہود
کہ جوں سیام ابرو کنول نین پر

(۱۶۳۵، قصۂ بے نظیر، ۱۰۲). میں تو تیرے بھلے کو کہتی ہوں، اے کنول نین کنیا تو سدا کنواری رہے. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن دہلوی، ۱۲۸). [کنول + نین (رک)].

کَنْوَل (۲) (فت ک، مغ، فت و) امث.
یرقان کی بیماری، پیلیا (پلیٹس؛ جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [س : कामला].

ـــ باد امث.
یرقان، پیلیا (ماخوذ : جامع اللغات؛ پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). [کنول + باد (رک)].

ـــ باؤ / بائی (ـــ و مع) امث.
یرقان، پیلیا.

چشم بروہ تیری نرگسی روز و شب
ہے کنول باؤ اس کو تیرے غم سوں اب

(۱۷۱۳، فائز دہلوی، د، ۲۰۹). عموماً ہندو لوگ کنول باو یا پیلیا کہتے ہیں. (۱۸۸۲، کلیات علم طب، ۲ : ۹۰). [کنول + باؤ / بائی (رک)].

کَنْوَلا (۱) (فت ک، مغ، فت و) امذ؛ ← کولا.
نارنگی کے قبیل کا ایک گول زردی مائل پھل، ایک وضع کا نارنگی جیسا پھل جو رنگ میں زعفرانی اور بہی کا سا ہوتا ہے (آئین اکبری، ۱ : ۱۳۱). حویلی میں طاقوں پر رنگترے، کنولے، نارنگیاں اور کاغیاں رنگ برنگ کی چنی ہیں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۳۵). اگر کنولا پھرا کر ہوا میں پھینکا جاوے تو وہ ہوا میں گھومتا رہے گا. (۱۸۳۳، مفتاح الفلاک، ۳۳). کنولا، سنگترہ، سیب، ناشپاتی، توت، جامن، انگور، انار، آلوچہ، آڑو عام طور پر مفید چیزیں ہیں. (۱۹۰۹، فلسفۂ ازدواج، ۸۵). [مقامی].

کَنْوَلا (۲) (فت ک، مغ، فت و) صف مذ (مث : کنولی).
نازک، نرم، پھول سا.

گل کھلے تارے نمن کنولے رنگیلے سرو کوں
چند سُرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۲۹۳).

دسیں یو جوانی سوں جوبن لول
اسنگ آنے جوں جل نے کنولے کنول

(۱۶۳۵، قصۂ بے نظیر، ۴۷). [رک : کنول (۱) + ا، لاحقۂ نسبت].

کَنْوَلی (فت ک، مغ، فت و) صف مث.
نرم، نازک، پھول سی.

لے کیوڑی کنولی پیاری اپنے ہت سانے پیالا
لے بیچکی ہے پلکی میں ہوئے جیوں پرتہ والا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۳۵).
تمہی کنولی ہے تو کس کے چمن کی
ہے روشن شمع تون کس انجمن کی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۲).
بقیں بہت بگی کسی کو نہ بھائے
کہ کنولی سو ککڑی پر ایک کوئی کھائے
(۱۷۸۱ ، مجموعۂ بندی ، ۶۹). [کنولا (رک) کی تانیث].

کنوں (فت ک ، غنہ ن ، و مج) امذ ؛ ج.
کنا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات).

---سے اُکھڑ جانا / اُکھڑنا محاورہ.
۱. **پتنگ کے کنے ٹوٹ کر اُکھڑ جانا** (نوراللغات). ۲. **جلد ناراض ہو جانا ، سخت ناراض ہو جانا ، جلدی برہم ہو جانا.** وہ پہلے راضی ہو چلے تھے تمہاری گفتگو سن کر کنوں سے اکھڑ گئے (۱۹۰۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۸۲).

---سے جانا محاورہ.
ناراض ہو جانا ، کٹ جانا. فرحت نے جو میر صاحب کو کنوں سے جاتے دیکھا تو ذرا ڈھیل دی. (۱۸۶۹ ، بیز نابالغ ، ۵۰۱).

کنوتا (فت ک ، و مج ، مغ) امذ.
رک : کنوتا.
مور اس داغ کا ہیں کنٹھا
لٹوا اس بزم کا ہے کنوتا
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳). [کوتا (رک) کا ایک املا].

کنونجہ (فت ک ، و لین ، مغ ، فت ج) امذ.
رک : کنوجہ ؛ ایک دیسی پودے کا نام جس کا بیج دوا میں استعمال ہوتا ہے. تخم کنونجہ ، زعفران ... جیسی دافع دوائیں استعمال نہ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [کنوجہ (رک) کا متبادل املا].

کنوندا (فت ک ، و لین ، مغ) صف مذ (مث : کنوندی).
۱. **وہ شرمندۂ احسان جو اپنے محسن کی ملاقات سے مارے شرم کے کتراتا ہے ، احسان شناس ، منت پذیر ، شرمندہ.** خدا کا شکر کیا کہ خودبخود یہ لوگ میرے کنوندے اور منت پذیر ہوئے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۰). یہ بولیاں ہوں یا جھاڑ جھنکاڑ سب اس کے کنوندے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۱۰). ۲. **عیب دار ، عیبی ، یک چشم.** اگر آج کے روز ایک بیٹا کھدرا یا کنوندا پیدا ہوتا تو وہ بھی کام آتا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۳۰۵). ۳. **ذلیل ، رُسوا ، بدنام ، جھینپو.**
ہر ناز میں جھپی ہے ہر شوخ ہے کنوندا
نہ رہنے پاوے رندی نہ رہنے پاوے لوندا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۲). زمانے بھر کے کنوندے جہان کے مطبوع (۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۸۰). [س : कर्ण श्रावत].

---بنتا محاورہ.
احسان مند ہونا ، شرمندہ ہونا. ناحق مجھے تمہارے بھائی بہن کا کنوندا بننا پڑا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰۰).

---کر دینا / کرنا محاورہ.
کسی کو شرمندۂ احسان کرنا ، رُسوا و شرمندہ محسوس کرانا. انہوں نے عمر بھر کے واسطے خورشید کو کنوندا کر دیا ، خورشید کا بھی قصور تھا تا کہ جب ان کی بگڑی تھی تو اس نے بھی آنکھ بدل لی تھی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۷۰).

---ہونا ف مر.
کنوندا کرنا (رک) کا لازم. اس بکھیڑے کو بالکل ہی پاک کر دوں تاکہ دنیا کے نااہلوں کا کنوندا نہ ہونا پڑے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کانٹات ، ۳۷).

کنوندی (فت ک ، و لین ، مغ) صف مث.
احسان مند ، منت پذیر ، شرمندہ.
جب کنوندی وہ ہو چکی لونڈی
باغبان زادی نے یہ خواہش کی
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۳).
وہ تو میں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنوندی رہیں گی ہمیشہ غریب کی
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۵). [کنوندا (رک) کی تانیث].

کنونشن (فت ک ، سک ن ، کسر مج و ، سک ن ، فت ش) امذ.
اجتماع ، کسی جماعت کا رسمی اجتماع. اسوسی ایشن کے سالانہ کنونشن میں محکمۂ تعلیم کو شکایات دور کرنے پر آمادہ کرنے کی دوسری صورتیں سوچی جائیں گی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ مئی ، ۳). ۱۹۰۶ء میں جنیوا کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جسے سنگل کنونشن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جولائی ، ۳). [انگ : Convention].

کنووکیشن (فت ک ، سک ن ، و مج ، ی مج ، فت ش) امذ.
جامعہ وغیرہ کا سالانہ اجتماع خصوصاً تقسیم اسناد کے لیے.
ہاں یہ کیوں آپ کے گم ہو گئے ہیں ہوش و حواس
کنووکیشن میں یہ دکھلاتی ہے کیا جھانپتا
(۱۹۲۶ ، چکبست ، صبح وطن ، ۲۰۰). [انگ : Convocation].

کُنوؤں (ضم ک ، مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
کُنواں (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---میں بانس پڑنا محاورہ.
کنوؤں میں بانس ڈالنا (رک) کا لازم ، بڑی شدت سے جستجو و تلاش ہونا ، بیقراری و پریشانی کے ساتھ جستجو کرنا. نورا دربان نے کہا یہاں کنوؤں میں بانس پڑ گئے ، بڑے حضور گھبرا اٹھے کہ آج خلاف معمول دیر کیاں ہوئی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۱).

---میں بانس ڈالنا محاورہ.
بہت زیادہ تلاش و جستجو کرنا ، کھوج لگانا ، جستجو میں کاوش کرنا.

جن بھوت کے یہ سب سرگرم جستجو ہیں ، کنووں میں بانس ڈالے گئے مگر آپ کا پتہ نہ ملا (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۷).

کنویس کرنا ف م ، محاورہ.
ہم خیال بنانا ، قائل کرنا ، یقین دلانا ، ووٹ حاصل کرنے کے لیے سرگرم عمل ہونا. نہ صرف خود اسے ووٹ دیں بلکہ اپنے تمام متعلقین کو کنویس کریں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۴۳).

کُنویں (ضم ک ، مغ ، ی مج) امذ ، ج.
کنواں (رک) کی مغیرہ حالت اور جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بھر گئے اور پیاسے آئے کہاوت.
جہاں بڑے فائدے کی امید ہو وہاں سے محروم رہنے کے موقع پر بولتے ہیں (نجم الامثال).

---جھانکنا محاورہ.
کنویں جھکوانا (رک) کا لازم.

یہ جگہ وہ ہے فرشتوں نے کنویں جھانکے ہیں
پاک آلائش دنیا سے بشر کیا ہو گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).

ناصح نہیں ہے عشق زنخداں میں کچھ گناہ
ایسے کنویں تو حضرت یوسف نے جھانکے ہیں
(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۱۱۷).

---جھکانا / جھنکانا محاورہ.
آوارہ پھرانا ، دیوانہ وار پھرانا ، تھکا مارنا ؛ حیران و پریشان پھرانا. اس آٹھ پہر میں کیا کیا مزے اٹھائے چاہ نے یوسف کی زلیخا کو کنویں جھکائے ، نہیں معلوم لیلٰی نے اپنی عمر کیوں کر کاٹی (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۸).

پھنسا چاہ میں جب کہ پائیں گے یہ
کنویں تجھ کو کتنا کیا جھنکائیں گے یہ
(۱۹۰۵ ، ضمیر خامہ ، ۶۰).

---جھکوانا ف م ؛ محاورہ.
رک : کنویں جھکانا.

چاہ میں یوسف مقصد کے ہے دل ڈانواڈول
کنویں جھکوائینگے اپنائے زمانہ کب تک
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷۷).

یہی دل ہے کنویں جھنکوا دیئے جس نے زمانے کو
اسی ظالم کی تائید مکرم لے کے آئے ہیں
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۵۶).

---کا تارا امذ.
کنویں کی تہہ ، بہت عمیق کنویں میں پانی تارے کی طرح چمکتا دکھائی دیتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا توا امذ.
بڑے بڑے عمیق کنووں کی تہہ میں حلقۂ چاہ کے برابر لوہے کا توا زنجیروں سے نصب کرتے ہیں تو اس توے کے سوراخوں سے چھن کر پانی آتا ہے (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کا کبوتر امذ.
جنگلی کبوتر جو کنویں کے سوراخوں میں رہتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---کا مینڈک امذ.
(مجازاً) محدود معلومات و تجربات کا حامل ، بہت معمولی تجربات کا مالک ؛ مراد : کوتاہ نظر ، لاعلم ، بے خبر. تم نے جہاں کو کہاں دیکھا جو تم اس کے دستور سے واقف ہو کنویں کے مینڈک کو آسمان اتنا ہی دکھائی دیتا ہے جتنا کنویں کا منہ ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۰). وقت کے خط میں سے ایک نقطے کو لے کر جز کو کل سمجھ بیٹھیں گے تو کنویں کے مینڈک ہی بن کر رہ جائیں گے (۱۹۸۳ ، حلقۂ ارباب ذوق ، ۴۳). اف : بننا ، ہونا.

---کی آواز امث.
گنبد کی صدا ، آواز بازگشت یعنی جیسا کہوگے ویسا سنو گے (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کی تہہ سے بولنا محاورہ.
آہستہ بولنا ، دھیمے لہجے میں بات کرنا ، نرم لہجے میں گفتگو کرنا. آپا جیسے کنویں کی تہہ سے بولیں ان کا چہرہ سفید ہو رہا تھا. (۱۹۸۷ ، آنگن ، ۳۱).

---کی مٹی کنویں کو لگنا محاورہ.
جہاں کی کمائی ہو وہیں صرف ہونا ، آمد اور خرچ کا برابر رہنا ، کوئی نقصان نہ ہونا.

ترے ذہن کی مسی کا ذقن پہ کیوں نہ ہوئے عکس
کنویں کی لگتی کنویں کو ہے چاہ من مٹی
(۱۸۸۰ ، تسخیر (نوراللغات)).

---کے پاس پیاسا آتا ہے کہاوت.
کسی شے کا حاجت مند یا طالب خود اس کے پاس پہنچتا ہے.

گر مثل سچ ہے کنوئیں کے پاس پیاسا آئے ہے
کیوں نہ آ پہونچی زلیخا مصر سے کنعاں تلک
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۲).

---میں بانس پڑنا محاورہ.
بہت جستجو و تلاش ہونا ، بہت کھوج لگانا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---میں بولنا محاورہ.
آہستہ اور دھیمی آواز میں بولنا ، مشکل سے کان میں پڑنا یا سمجھ میں آنا.

آہستہ سنا دیتے ہیں تعریف ذقن
گویا کنویں میں بولتے ہیں ہم بھی
(۱۸۵۳ ، رباعی مصحف ، ۵۲۸).

---میں بھنگ پڑنا محاورہ.
سب کا پاگل یا متوالا ہو جانا ، سب کا بے وقوف ہو جانا ، (جامع اللغات).

---میں پھینکنا / دھکیلنا / ڈھکیلنا محاورہ۔
مصیبت میں پھنسانا ، بُری جگہ لڑکی لڑکا بیاہ دینا ، لڑکی کا رشتہ غلط لوگوں میں کرنا۔ ماں باپ لڑکے لڑکی کی کچھ پیش نہیں جانے دیتے وہ آنکھ بند کر کے انھیں کنوئیں میں دھکیل دیتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۱۹۷)۔ ایسے لڑکے عموماً پوشیدہ بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان سے شادی کرنا لڑکی کو کنوئیں میں پھینک دینے کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۷)۔ یہ سب مُنھ کی باتیں تھیں ، ورنہ ممکن تھا کہ وہ اپنی پیاری بیٹی کو کنوئیں میں ڈھکیلنے پر راضی ہو جاتا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۶)۔

---میں ڈال دینا محاورہ۔
کنوئیں میں غرق کر دینا ، کنوئیں میں پھینک دینا (مہذب اللغات)۔

---میں ڈوب مَرنا محاورہ۔
کنوئیں میں گر کر اپنی جان دے دینا ، خود کشی کرلینا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

---میں ڈوب مَرو فقرہ۔
کچھ شرم کرو (کوئی بے غیرتی کی بات کرے تو کہتے ہیں) (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---میں ڈوبنا محاورہ۔
ضائع ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا ، معدوم ہو جانا۔ وہ ساری دستاویزات اب وقت کے اندھے کنوئیں میں ڈوب کر گم ہوچکی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ک)۔

---میں گِرنا محاورہ۔
مصیبت میں گرفتار ہونا ، جان جوکھوں میں ڈالنا۔

معاملے کے بُرے ہیں وہ غیرتِ یوسف
کنوئیں میں گرتے ہیں جو ان کی چاہ کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸)۔

کُنوئیاں (ضم ک ، مع ، و مخت ، شد ی) امث ؛ کُئیاں ، کُیا۔
چھوٹا کنواں۔

ہو گیا چاہِ زنخداں یہ دہن کا دھوکا
ہم کنواں جس کو سمجھتے تھے وہ کنوئیاں نکلا

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۱ : ۱۳)۔ سالار مسعود غازی کی بنائی ہوئی کنوئیاں اب تک لیالہ میں موجود اور اس نام سے مشہور ہیں۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۹)۔ [کنواں (رک) کی تصغیر]۔

کَنوَنشَن (فت ک ، سک ن ، ی لین ، سک ن ، فت ش) امذ۔ رک : کنونشن۔ مجھے کنونشن کے داعی اور صدر ہونے کی عزت بھی حاصل ہوئی۔ (۱۹۶۶ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۷۲)۔ کئی تحریکات ، کئی جلسے منعقد کرے ، کئی کنونشن ، کئی معاہدے سال گزاری کرتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۲۶۳)۔ [انگ : Convention]۔

کُنہ (کسرِ نیز ضم ک ، سک نیز فت ن) امذ ؛ امث ؛ ـــ کُنا۔
کینہ ، حسد ، جلن۔ اوس وقت قابو نہ پایا پر دل میں کنہ اور کینہ رکھا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۷)۔ اس دن سے شیخ یوسف سے اپنی کنہ پڑی کہ اللہ دے اور بندہ لے ، دشمنی اور عناد کا بیج رنڈی کے کونپے پر ایسا پھیلتا ہے جیسے کوڑی پر جولانی۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۶۹)۔ ف : پڑنا ، نکالنا [ع]۔

کُنْہ (ضم ک ، سک ن) امث۔
۱. **حقیقت ، ماہیّت ، اصلیت۔**

آسماں کہیے کنہ مشکل ہوبے
گر کہیں گے تو کہیں گے بوتراب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۲)۔

وہ کنہ کونسی ہے پردۂ عدم کے بیچ
کہ تیرا مدرکہ اس کا ہوا نہ ہووے شیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۵)۔

کنہ بازی میں مقر ہو عجز کا
جت لے بازی کو ہمت ہار کے

(۱۸۷۴ ، مراۃ الغیب ، ۳۰۲)۔ انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت جو اپنے پروردگار... کے کنہ کو پاسکے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۸۹)۔ کوتاہ نظر تو مطلقاً نہیں سمجھ سکتے ، علمائے راسخین و مقربین سمجھتے ہیں لیکن وہ بھی کنہ اور ماہیت نہیں سمجھتے۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸۵)۔ یہ علم انسانی مطلق نہیں بلکہ اضافی ہوتا ہے لیکن صحیح عرفان میں مطلق کی کنہ موجود ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۳۱)۔ ۲. **کسی بات کی باریکی ، نزاکت ، راز۔** لوگ گو اس بات کی کنہ کو نہیں سمجھتے مگر ان کے دل کو سچی لگتی ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۰)۔ جب اس کلام کی کنہ کو پہنچی اپنے نفس کو ملامت کی۔ (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۸)۔ یہ کنہاں سے لازم آ گیا کہ ہر مسئلہ کی کنہ ... عقل ہی کی وساطت سے دریافت ہو سکتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۷۱)۔ ۳. **انتہا ، غایت ، چیز کا آخر۔**

پہونچا مجاز سے جو حقیقت کی کنہ کو
یہ جان لے کہ راستے میں بھٹک پڑ گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵)۔ جس کی جنس فصل نہ ہو اس کی کنہ کون پائے۔ (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۳)۔ علم کی کنہ اور اس کے اغراض و غایات تک پہنچ گیا۔ (۱۹۰۹ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۰۹)۔ ۴. **(تصوف) ماہیتِ الٰہی جو ادراک سے برے ہے** (مصباح التعرف)۔ [ع]۔

---بیں (---ی مع) صف۔
دوربیں ، حقیقت شناس۔

اس کی فکر انتہا رس کنہہ دان و کنہ بیں
اس کی عقل غور بینا نکتہ فہم و نکتہ گیر

(۱۹۰۹ ، رعنت ، ک ، ۳۰۵)۔ [رک : کنہ + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا سے لاحقۂ فاعلی]۔

---پانا محاورہ۔
سراغ پانا ، اصلیت کا سراغ پانا ، بات کی تہ تک پہنچنا۔ انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت جو اپنے پروردگار کے کنہ کو پاسکے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۸۹)۔

---حقیقت (---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
حقیقت کی تہہ ، اصل حقیقت. خیال دور دور پہونچنے لگا طبیعت نے ہر بات کی کنہ حقیقت تک رسائی کی راہ نکالی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۵). [کنہ + حقیقت (رک)].

کُنہری (فت ک ، کس ن ، سک ہ) امث.
چھوٹا کونڈا ، کنڈالی ، کُنڈلی. مہترانی نے آٹا گوندھنے کی خاطر کنہری میں ڈالا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸۷). [مقامی].

کَنہکاری (فت ک ، ن ، سک ہ) امث.
(کاشتکاری) کنکوت ، کھڑی کھیتی کا اندازہ لگانے کا عمل نیز اس کی اُجرت. پھر تمام علاقے سے گھر پیچھے ساڑھے پانچ روپے کنہکاری وصول کرکے مہاراج کو اسلام کیا. (۱۹۱۰ ، مولانا محمد حسین آزاد ، مقالات ، ۲۰۶). [مقامی].

کُنہیات (ضم ک ، سک ن ، کس ہ) امث.
کنہ کی جمع ، رموز ، نزاکتیں ، باریکیاں. اس کے (سیف بازی) دقائق اور کنہیات کی شرح کا ایک شمّہ بھی اس کتاب مختصر میں گنجائش پذیر نہیں ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۲). عرب اور یونان والے اس علم کے کنہیات کو علمی طور پر سکھلانے لگے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴۴). [رک: کنہ + یات ، لاحقۂ جمع].

کَنی (فت ک) امث.
۱. ریزۂ الماس ، ہیرے کا ریزہ ، ہیرے کا بہت چھوٹا ٹکڑا ، ریزہ.

وہاں کی ریت ہیروں کی کنی تھی
وہاں کے خار بھالوں کی انی تھی

(۱۷۶۴ ، عاجز (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۳)).

ہیں سرخ ترے لب جو عقیق یمنی سے
دانتوں کی چمک کم نہیں ہیرے کی کنی سے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۹).

آنسو نہ بہے جائیں گے اے ناصح ناداں
ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۰). کنی ہیرے کی قلم میں جڑی ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۹۰). **۲. ٹوٹے ہوئے چاول ، کنکی ، ٹوٹا.**

او ترے مرے گلے سے نہ سکھ دانس کی کنی
اوس ہی وہ ہیرے حق میں ہے الماس کی کنی

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۷۰). **۳. اُبلے ہوئے چاول کا جگری یعنی اندرونی کچا پن جو کھاتے وقت یا ہاتھ سے ملنے کے بعد دانتوں کی شکل معلوم ہوتا ہے.**

پختہ مغزی خام ہے فرقت میں زہر
جو کنی چاول میں ہو الماس ہو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۹۳). چاولوں کو جوش دو جب تین کنی رہ جائے تو اتار کر بسا لو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۸۷). دو کنی رکھ کر چاول ابال لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۳۳). [رک: کن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رہ جانا محاورہ.
چاولوں کا پوری طرح نہ پکنا ، چاولوں کا کچّا رہ جانا. چاولوں کو لونگ الائچی دے کر جوش کرے جب قدرے کنی رہ جاوے بسا کر چاہے ایک دفعہ کوفتوں پر ڈال دے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۵).

---کھانا محاورہ.
ہیرے کی کنی کھانا ، خود کشی کرنا ، مرنا.

پہلی الماس کی کھائی کنی ہے
مری اب آبرو پر آ بنی ہے

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۲۰).

شیشوں میں برف ایسا جم جاتا ہے
کہ الماس جن پر کنی کھاتا ہے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۲).

کَنّی (۱) (فت ک ، شد ن) امث.
(معماری) گارا چونا پھیلانے کا اوزار ، کرنی. کنی جس سے معمار چونہ وغیرہ پھیلاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۴۳). معمار کے لیے تیشی اور کنی وغیرہ ... لیکن آہن گر خود اپنے اوزار کسی سے نہیں بنواتا بلکہ خود بناتا ہے. (۱۹۲۶ ، فن آہن گری ، ۱۰۹). [کرنی (رک) کی تخفیف].

کَنّی (۲) (فت ک ، شد ن) امث.
۱. اگر کپڑا قطع کیا جائے اور اس کا ایک کونا کچھ بڑھا ہوا محسوس ہو تو کہتے کہ اس میں کنی یا کنی ہے اور اسے کھینچ تان کر درست کر لیتے ہیں ، کپڑے کی کور جو کپڑے سے زیادہ مضبوط اور غف ہوتی ہے. اگر جا کون میں کنی ہے تو کھیر تریا جائے گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۲). **۲. وہ دھجی جو پتنگ کے گوشے کی جانب کانپ میں باندھی جاتی ہے تا کہ پتنگ وزن میں برابر ہو کر سیدھی اُڑے.** کنکوے باز کی ٹھیک ہو ہر ایک رخ ناچنے پھریں نہ اخلاق کا مڈھا گھستا کام آئے نہ کنی سے میزان قائم ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۲ : ۵). **۳. تمباکو کے وہ چھوٹے چھوٹے پتے (کونپل) جو ایک دفعہ کاٹ لینے کے بعد دوسری بار نکلتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات). [رک : کن + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---بچانا محاورہ.
رک : **کنی کاٹنا.** دوست ہوا کہیں دوست دوست کے آڑے وقت میں کنی بچاتا ہے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۹۳). لوگ ناک ڈرتے اور بھلے مانس کنی بچا کر چلتے تھے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۵۹).

---دبانا محاورہ.
۱. قابو میں لانا ، بس میں کرنا ، کور دبانا. اس سلطنت کے برتے پر اس نے تمام یورپ کی سلطنتوں کی کنی دبائی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۲۸). **۲. بچ کر نکل جانا ، کنی کاٹنا.** کیا آپ بھی عہد سے کنی دبا کر جانا چاہتے ہیں اور رشتۂ الفت کو توڑنا ، تو خیر. (۱۹۰۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۹). **۳. (کشتی) حریف کے پہلو کی طرف سے اس طرح دباؤ ڈالنا کہ وہ آگے بڑھنے سے رک جائے** (اب و ، ۸ : ۳۲).

---دَبْنا محاورہ.
کنی دبانا (رک) کا لازم ، مغلوب ہونا ، خائف ہونا ، جھینپنا.

رقیبوں سے تو کچھ دبتی ہے کنّی
غضب آلودہ رہتے ہو ہمیں پر

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۷۶). مولوی صاحب جزبز ہو کر رہ گئے اور کچھ جواب نہ دیا ان کی کنّی صرف بیوی ہی سے دبتی تھی بہ حالت غیظ و غضب مردانے میں چلے گئے. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۹۳). یہی تدبیر بہتر ہے ... ان بدمعاشوں کی بھی کنّی دبے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۷۱).

---ڈالْنا محاورہ.
(پارچہ باف) تھان کے کنارے پر پھانجواں ڈورا تانے کے تاروں کی اخیر میں ملانا (ا پ و ، ۲ : ۸۲).

---سے کنّی مِلا کَر سِینا محاورہ.
کپڑے کا کنارے سے کنارے ملا کر سینا. دونوں پالوں کو برابر کیا مگر اس طرح کہ جھول نہ رہے کنّی سے کنّی ملا کر سینا شروع کیا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۸).

---کاٹ امث.
چکر ، انحراف ، موڑ ، گھماؤ تیز ہیرے کی کنّی جیسی کاٹ. ان کی بات میں ایسی کنّی کاٹ تھی کہ کوئی چونکا نہ چونکا ، وجے بری طرح چونک گیا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۱۲۶). [کنّی + کاٹ].

---کاٹ جانا محاورہ.
رک : کنّی کاٹنا. غرض سسرال میں خسر اور میکے میں باپ بھائی سب کنّی کاٹ گئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۱).

---کاٹ کَر گُزَرْنا محاورہ.
کترا کر نکل جانا ، کنّی کاٹ جانا. آذر زوبی نے ... شدید قدغن کے سامنے بھی رکنے کی جگہ کنّی کاٹ کر گزرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۴۱).

---کاٹ کَر نِکَل جانا محاورہ.
رک : کنّی کاٹ کر گزر جانا. راہ گیر ان پر ایک نظر ڈال کر ایسے کنّی کاٹ کر نکل جاتے تھے جیسے یہ انسانوں کے جسم نہ ہوں بلکہ ناسور کے ڈھیر ہوں ، ان کے کفن دفن کا انتظام کرنے کی فکر بھی کون کرتا. (۱۹۸۴ ، آتش چنار ، ۳۸).

---کاٹْنا محاورہ.
کترانا ، بچ کر نکل جانا. گھاٹی والوں نے لوٹ کے لالچ سے مورچہ چھوڑ دیا ، کافروں نے کنّی کاٹ کر وہیں مورچہ آ دبایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۲). جب ساجد نے اسے اکیلا پا کر اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ صاف کنّی کاٹ گئی. (۱۹۴۰ ، برف کے پھول ، ۱۳۰). آرزو صاحب بہت نہیں بارے میں البتہ ان سے کنّی کاٹتا رہا. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۶۰).

---کتْرانا محاورہ.
کترانا ، کنّی کاٹنا. کبھی مڈبھیڑ ہو جائے تو آنکھیں چُرا کر کنّی کترا جاتے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۸۰).

---کَٹْنا محاورہ.
کنّی کاٹنا (رک) کا لازم ، پتنگ کے کنّے کٹ جانا. میں ناصر پتنگ کی طرح دور دور اُڑتا رہا لیکن انہوں نے نہ ڈور چھوڑی نہ کنّی کٹنے دی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۳).

---کھانا محاورہ.
کترانا ، کنّی کاٹنا. ناصر نے خالص غزل گویوں کی محفل سے بالعموم کنّی کھائی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۳۸).

---مارْنا محاورہ.
(کُشتی) حریف کے پہلو کے قریب ہو کر پسلیوں پر کہنی سے ضرب لگانا (ا پ و ، ۸ : ۳۲).

---مِلانا محاورہ.
(دھلائی) کپڑے کی دونوں کوریں صحیح کرنا ، برابر کرنا (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۳۳).

کنّے (فت ک) امف (قدیم).
پاس ، نزدیک («کے» کے ساتھ اور بغیر «کے» کے دونوں طرح مستعمل).

میں نہ بیٹھوں گا اس کنّے واللہ
ایسا وہ پارسا کہاں کا ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۰۶).

جب لوگ آئے شہر کے دروازے کے کنّے
کیا دیکھیں ایک شخص کو واں آدھی رات سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷).

مہیا جن کنّے اسباب سب ملکی و مالی تھے
سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

(۱۸۸۳ ، مفیدالاجسام ، ۳). [پ : कहीं س : कत्रहि].

کنّے (فت ک ، شد ی) امذ ، ج.
کنا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---ٹھس ہونا محاورہ.
ایسے کنکوے کی طرح ہونا جس کے کنوں میں توازن نہ ہو یعنی کنّے ٹھس ہوں ، پتنگ کے اوپر نیچے کے کنّے غیرمتوازن ہونا.

اڑتے ہیں مگر اڑ نہیں سکتے واللہ
غالب کے ایسے کنّے ٹھس کم ہوں گے

(۱۹۳۳ ، غالب شکن ، ۲۳).

---ڈِھیلے ہونا ف مر ؛ محاورہ.
پتنگ کے کنوں یا جوتوں کے کنوں کا ڈھیلا ہو جانا ، غرور یا جوش فرو ہو جانا ، کمزور ہو جانا.

کبھی تھی یہ کفش میں نہ چھوڑوں گی قدم
سو اس کے بھی ہو چکے ہیں کنّے ڈھیلے

(۱۷۹۵ ، قائم (نوراللغات)).

---(پر) سے کاٹنا محاورہ.
کنّے سے کٹنا (رک) کا تعدیہ. اِک کثر امید ... اچھوتوں کو کنّے پر سے کاٹنے کی فکر میں ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۳۲ : ۳).

---(پر) سے کٹنا محاورہ.
بے دست و پا ہو جانا ، کنوں سے اُکھڑنا ، بالکل الگ ہو جانا یا کیا جانا. خورشید بیگم بالکل کنّے سے کٹ گئیں. (۱۹۵۳ ، محل سرا ، ۹۷).

---لینا محاورہ.
پیچ ڈالنا ، پیچھا کرنا. صدق و راستی سے ادھر انہوں نے پاؤں باہر نکالا اور اخباری کاغذوں نے آزادی کے ساتھ کنّے لیے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۱۰).

---ناتھنا (ناتھ لینا) محاورہ.
کنّے پھنسانا ، جھٹانا ، کٹتی ہوئی پتنگ کو جھٹانا ، الجھانا ، بے بس کر دینا. کبھی کنّے ناتھ لیے کبھی سادی پر سے کاٹ گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳).

---نتھنا (نتھ جانا) محاورہ.
کنّے ناتھنا (رک) کا لازم ؛ الجھ جانا ، پھنسنا. پہلے تو ہمارے کنّے نتھ گئے ، ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۸).

کنّے (کس ک ، شد ن) ضمیر (قدیم) ؛ سے کنتے.
رک : کس نے

محبّت کی جاگا کنّے پائے نا
تج اچھتے کسی ہور کوں آئے نا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

ہنسی بہانے بہا کر چھپائی رونے
نہ اس ناز کا بھید پایا کنے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹). [کن (رک) + نے (رک)].

کَنّیا (۱) (فت ک ، ن ، شد ی) امث ؛ ج کنیاں ، کنیا.
۱. **کنواری ، کم سِن لڑکی ، لڑکی.** اپنے من ہی من میں کہنے لگے کہ بھلا دیکھیں ہمارے آگے سے اس کنیا کو کیسے لے جائے گا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۹). سکول ایسا چلا کہ ... اب ساری ہندو کنیاؤں کے لیے ہوگیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۴). اس نے چندر گپت کو ہلاک کرنے کے لیے ایک وِش کنیا بھیجی. (۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۳۳). ۲. **بیٹی ، دختر.** میں کنیا زیرباد کے دیس کے راجا کی ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۰). اپنی کنیا (بیٹی) کا بواہ (بیاہ) پہلی بڑھیا کے بیٹے کے ساتھ کرا دیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۳۹). مجھے معلوم نہ تھا کہ سیٹھ رام ناتھ کی کنیا ابھی تک کنواری بیٹھی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۹۲). ۳. **دلہن ، بہو** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۴. **(ہیئت) برج سنبلہ جنوبی** (سیر افلاک ، ۲ ؛ ۹۳).

کنیا تھی غرض کہ راس اس کی
پوری نہ ہوتی وہ آس اس کی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۵). برہمن نے پوتھی کھول اور سیکھ پرکھ منھ کرکھ ، سنگھ کنیا تُلا برچھیک وغیرہ کا انگلیوں پر بچار کر کے کہا یہ پوتھی میں جو شنجرف سے سرخ کنڈل کھچی ہے اس پر انگلی رکھیے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۷۷). ۵. **(ہندو) درگا دیوی کا نام** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۶. **وہ پودا جو دوسرے درخت پر پیدا ہو جائے جیسے آکاس بیل ، امر بیل وغیرہ** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۷. **(عروض) ایک بحر یا وزن ، رباعی کا ایک وزن جس میں چار رکن ہوتے ہیں** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۸. **بڑی الائچی ، ہیل کلاں** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۹. **بانجھ عورت** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۱۰. **ایلوے کا درخت ، درخت صبر** (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : **कन्या**].

---بھاؤ (---و مج) امذ.
دوشیزگی ، کنوارپنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[کنیا + بھاؤ (رک)].

---بھرتری (---فت بھ ، سک ر ، کس ت) امذ.
(ہندو) کارتکیہ کا لقب ، داماد (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
[کنیا + بھرتری (رک)].

---پال امذ.
۱. **لڑکی کا باپ یا والی** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
۲. **لونڈیاں بیچنے والا سوداگر** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
۳. **شراب فروش ، کلال** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
[کنیا + پال (رک)].

---پُتر (---ضم پ ، سک ت) امذ ؛ ج کنیاپتر.
کنواری لڑکی کا بیٹا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[کنیا + پُتر (رک)].

---جمانا محاورہ.
(ہندو) چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو دُرگا کے نام پر کھانا کھلانا ، معصوم لڑکیوں کی ضیافت کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---داتری (--- کس ت) امذ.
بیٹی کا دان کرنے والا یعنی باپ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
[کنیا + داتری (رک)].

---دان امذ.
۱. **لڑکی کو بیاہ دینا ، بیٹی کی شادی ، بیاہ.** بید کی بدھ سے سنکلپ کر کنیا دان دیا اور اس کے دہیج میں بہت سا دھن درب دیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۹). میں کیوں اپنی کھلی آنکھوں اور چلتے ہاتھ پاؤں اس کنیادان سے ادا نہ ہو جاؤں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۲). ۲. **جہیز نیز وہ روپیہ جو بیٹی کے بیاہنے یا جہیز میں دینے کے لیے جمع کیا جائے.**

زر نچھاور مشتری رز ہے نو عروس
جام مئے تھالی ہے کنیادان کی

(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۲)۔ کوئی حجن ان کے مار لے گئی ، کوئی کنیادان کے نام سے کہا گئی۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۰)۔ [کنیا + دان (۲)]۔

ـــ دان دینا محاورہ۔
لڑکی بیاہنا ، لڑکی کی شادی کرنا ، بطور کارِ ثواب غریبوں کی لڑکیوں کی شادی کروانا۔ بیہ کی بدھ سے شکلپ کر کنیادان دیا۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۹)۔ کنیادان دینا یعنی غریب لڑکیوں کی شادی کرا دینا ، بس ان کی زندگی کا مقصد اور یہی ان کا کام تھا۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۵۵)۔

ـــ دُوشک (ـــ و مع ، فت ش) امذ۔
دوشیزہ سے زنا بالجبر کرنے والا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [کنیا + دوشک (رک)]

ـــ راسی صف۔
(ہیئت) کنیا (برج سنبلہ) کی راس کے وقت پیدا ہونے والا۔ کبھو کیا خبر لائیں بیٹا کہ بیٹی ، گورا بولی وہ کنیا راسی کوئی اور ہونے ہوں گے۔ (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۲۵)۔ [کنیا + راس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ رَتن (ـــ فت ر ، ت) امث۔
مراد : نہایت حسین لڑکی ، خوبصورت لڑکی ، پُرکشش اور جاذبِ نظر لڑکی (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کنیا + رتن (رک)]۔

ـــ سَوَاَمْبَر (ـــ و لین ، فت ا ، سک م ، فت ب) امذ۔
(ہندو) لڑکی کا اپنا خاوند منتخب کرنا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کنیا + سوامبر (رک)]۔

ـــ کال امذ۔
دوشیزگی کا زمانہ ، لڑکی کا کنوارپن (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کنیا + کال (رک)]۔

ـــ وانی صف۔
وہ بارش جو سورج کے برج سنبلہ میں ہونے کے وقت ہو ، ماہ ستمبر کی بارش (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [کنیا + وانی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ وِیدَن (ـــ ی مع ، فت د) امذ۔
داماد (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [کنیا + ویدن (رک)]۔

کَنَّیا (۲) (فت ک ، ن ، شد ی) امذ (قدیم)۔
رک : کنھیا ، کرشن جی ، کرشن جی کا لقب۔

سسی اور پنو کوپی اور کنیا
زلیخا اور یوسف ہیر و رانجھا

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (غزلت) ، ۳۴۳)۔ [کنھیا (رک) کا قدیم املا]۔

کَنَّیا (۳) (فت ک ، ن ، شد ی) امث۔
(ہندو) کان چھیدنے کی رسم (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔ [س : कर्णिका]۔

کِنیا (کس ک ، سک ن) امث۔
(معماری) مستطیل شکل کی چھوٹی اور پتلی اینٹ ، ککیا (اِ پ و ، ۱ : ۸۱)۔ [مقامی]۔

کَنْیان (فت نیز کس ک ، سک نیز شد ن بکس) امث۔
۱. **(ہندو دیو مالا) آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج ؛ ستاروں کے ذریعے شگون لینے کی ایک سبیل۔** کوئی حرف مفرد لکھ کر حساب کرنے لگا کوئی ... کرک سنگھ کنیاں کی کر بچار کرنے لگا۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۵)۔

ادھر سے مِتھن اور کنیاں ادھر
یہی دونوں بس بدھ کے ہاتھے ہیں گھر

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۹)۔ ۲. **رک : کنیا (۱)۔** ہندو دھرم میں باپ کے لیے کنواری کنیاں کا جل بھرنا اور لے جانا بڑا پن ہے۔ (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۰۱)۔ [رک : کنیا (۱) جس کا یہ ایک املا ہے]۔

کَنْیانا (فت ک ، سک ن) ف ل۔
۱. **پتنگ کا ایک طرف کو جھک جانا ، کنی کھانا۔** لو پیچ لڑ گئے ... کسی کا پتے پر سے اکھڑ گیا کسی کا کنیانے لگا۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۵)۔ پیچ ہے یہ کل بنا تو کنیانے لگا ، کہیں کنڈوں پر سے نہ چق دے۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۲)۔ ۲. **کنی کھانا ، کسی وجہ سے شرمانا ، جھینپنا ، شرمندہ ہونا۔**

اوروں پر جھکتے ہو اٹھتے ہو کے جوں شمع تو پتنگ
اور جہاں دیکھا ہمیں کچھ ہم سے کنیانے رہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶)۔ دولھا سے پوچھتیں تو وہ بتا نہ سکتے اور کنیاتے۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۰)۔ قدرت نہ کسی سے جھینپتی ہے اور نہ کنیاتی ہے۔ (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کاناباتی ، ۱۰)۔ ۳. **کترانا ، بچنا ، کنی کاٹنا ، پہلوتہی کرنا۔**

کچھ نہ کچھ تم نے دی کسی کم بخت نے
اس لیے وہ ہم سے کنیانے لگے

(۱۸۹۹ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۰۶)۔

لوگ اب تیری ملاقات سے کنیاتے ہیں
دیکھتے ہیں جو مجھے آنکھ چرا جاتے ہیں

(۱۸۲۸ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۸۳))۔

کنیاتے تھے محنت سے نہ آلام سے تھکتے
کوشش کی گھٹا میں تھے وہ بجلی سے کڑکتے

(۱۹۱۱ ، اسمٰعیل ، کا ، ۱۳۳)۔ وہ زندگی کی کشمکش سے جھینپتے اور مشکلات سے کنیاتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۰۹)۔ [رک : کنی + یانا ، لاحقۂ مصدر]۔

کَنْیاہَٹ (فت ک ، سک ن ، فت ہ) امث۔
۱. **شرمانا ، لجانا ، جھینپنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲. **رولھنا ، دور رہنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کنیانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

کُنِّیَت (ضم ک ، شد ن ، ی مع ، فت ی) امث.
اصل نام کے علاوہ وہ نام جس کے پہلے اب ، ابو ، ابی ، ام ، بنت وغیرہ موجود ہوں جیسے : ابوطالب ، ابن ہشام ، امّ ہانی ، بنت حوّا. ایک قاسم ہے اور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اوس کے تھی. (١٨٥١ ، عجائب القصص ، ٢ : ٥٢٥). کنیت جس سے ابیت یا ابوت ظاہر ہوتی ہے جیسے ابو طالب ، ابن ہشام. (١٨٥٣ ، تمہیدی خطبے ، ٩١). باقی ایک صحابی تھے جن کی کنیت ابوالحکم تھی. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٥٣). شریف نے نہایت مہربانی سے پوچھا ، تمہاری کنیت کیا ہے انہوں نے جواب دیا ابوعبداللہ. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١١ : ٣). اس بڑھیا کا نام بشواہی تھا اور کنیت ام الدواہی (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٣٥١). جن سے ایک لڑکا خالد نام کا پیدا ہوا ، اس سبب سے ان کی کنیت ام خالد ہوئی. (١٩٩٠ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ٢٣). [ع].

کَنیر (١) (فت ک ، ی مج) امذ.
ایک تلخ اور زہریلے درخت اور اس کے پھل کا نام ، اس کا پھول زرد یا سرخ اور سفید ہوتا ہے ، جڑ اور پتے بطور دوا استعمال کیے جاتے ہیں. شمال رویہ باغیچہ ... اس میں چار درخت ... ایک کنیر و گل عباسی و نیم موجود. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٣٠٧).

جو پُھندنے ہیں پکھراج کے زرد ہیں
دکھاتے ہیں سونے کے جگنو کنیر

(١٨٩٠ ، کتاب مبین ، ٩٠). کچھ مرغیاں سرخ اور زرد کنیر کے تھالوں میں مٹی کا غسل کر رہی تھیں. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٨). [س : करवीर].

--- کا پُھول / گُل امذ.
کنیر کے پھول کے متعلق مشہور ہے کہ اسے جس گھر میں ڈال دیں وہاں لڑائی ہو جاتی ہے ؛ (کنایۃً) فساد کی گانٹھ ، فساد پیدا کرنے والا ، فتنہ پرداز.

جس گھر میں ہو لڑائی وہاں آدمی نہیں
کانٹا سمجھیے سیہ کا یا گل کنیر کا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٩١).

کَنیر (٢) (فت ک ، ی مج) امذ.
قدیم باجوں میں سے ایک باجے کا نام. سرمنڈل اور کنیر اور تال اور ڈھولک. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩٥). [مقامی].

کَنیر (٣) (فت ک ، ی مج) امذ ؛ ← کنیل.
پرندوں بالخصوص مرغ کے پانو کا کانٹا جو پنجے کے اوپر ہوتا ہے اور حریف پر وار کرنے کے کام آتا ہے ، اس کی زد کو کہا جاتا ہے ، کنیلی کی چوٹ. اگر کردنا ہو تو کنیر اور لنگ چلاتا ہوگا. (١٨٨٣ ، صید گاہ شوکتی ، ١٩٣). [مقامی].

کَنیرا بوزا (فت ک ، ی مع ، و مج) امذ ؛ ← بوزا کنیرا.
کالے رنگ کا ، بگلے سے مشابہ ایک پرند جو خشکی میں رہتا ہے (سیر پرند ، ٣٠٨). کولسہ ... اس کا رنگ کنیرا بوزا کی مثل ہوتا ہے ، قد کلاں بوزا کے برابر. (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ٢٢٢). [کنیرا (مقامی) + بوزا (رک)].

کَنیری (فت ک ، ی مج) امث ؛ ← کناری.
زرد رنگ کا بلبل سے مشابہ ایک خوش الحان پرند.

نغمے بلبل کے نہیں اب ہے کنیری کی صدا
باغ میں پہلے جہاں گل تھے وہاں بام آیا

(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ١ : ٢٩). اس جنس میں نوانواع بیان کی گئی ہیں ... ٦. کنیری میں پائے جاتے ہیں ... یہ مختلف جانوروں میں بیماریاں پیدا کرتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٦٦). [انگ : Canary].

کُنیڑ (ضم ک ، ی مج) امث.
١. (کاشت کاری) ہل سے بنتی ہوئی نالی کے متوازی دوسری نالی کا نشان ڈالنے والی ہل میں لگی ہوئی کھونٹی ، کوانیڑ ، پرتھی ، نالی ، وہرنا (ا ب و ، ٦ : ٩٢). **٢. (کاشت کاری) بوائی کا ہل** (ا ب و ، ٦ : ٩٢). [مقامی].

کَنیز (فت ک ، ی مع) امث.
١. خدمت گار عورت ، باندی ، بندی ، لونڈی.

کنیزیاں جتیاں رقص کیتیاں وہاں
ریاحیں پر سنبل بی دیتیاں وہاں

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦٢٣).

اس دو کوں ہے دو کنیز کوہین
اس دو کوں ہے دو غلام دارین

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٨).

کنیز اور اصیلوں کو آواز دے
اوٹھی بی بی سنبھلی وہاں پانس لے

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٢٢). باوصف اس زہد و ریاضت کے طاقت بشری ایسی تھی کہ سات سو کنیز اور تین سو منکوحہ سے ہم بستر رہتے تھے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ١٠٩). جناب امیر نے ان کی طرف سے یہ حال عرض کیا اور درخواست کی کہ فلاں غزوہ میں جو کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک کنیز مل جائے. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣١١). سلطان چاہتا تو اس کو روز اول سے ہی کنیز بنا کر ڈال لیتا. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی ، ١٣١). **٢. اپنی ذات کو کم مرتبہ یا کم حیثیت ظاہر کرنے کے لیے خاکسار کمترین کی جگہ ، عموماً خط عرضی وغیرہ کے خاتمے پر مستعمل.** یہ حقیر تحفہ ... آپ قبول فرما لیجیے تو آپ کی ذرہ نوازی ہے ، آپ کی کنیز ، قیصر. (١٩٣٦ ، گرداب حیات ، ٤٥). [ژند : کنیا ؛ پہلو : کنیک ، کنیکا ؛ س : कन्यका : कन्या].

--- زادَہ (--- فت د) امذ.
باندی بچہ ، لونڈی بچہ. بھاگوت میں لکھا ہے کہ ناروجی پہلے کلپ میں داسی پتر یعنی کنیز زادہ تھے. (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ١١٥). [کنیز + زادہ (رک)].

کَنیزَک (فت ک ، ی مع ، فت ز) امث.
(تحقیراً) کنیز.

جوں خاور نے اس سات باتاں کیا
کنیزک کیاں بھو دعات باتاں کیا
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٩٣).
کنیزک ایک جاگی رات اندر
اسے آواز آیا کان اندر
(١٧٨١ ، قصۂ لیلیٰ مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ١٠٠)).
شاہ بندر کے خوف سے کہ مبادا چھین لے ، سب کنیزکوں کو صندوق میں بند کیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٦٥). کسی ملک میں ایک ملک التجار ... تھا مال و دولت غلام و کنیزک ، بکثرت. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٥). رنگین مولا کے رنگ بھی عجب ہیں کہاں سردار کی لڑکی سے کنیزک کیا اور کہاں اب کنیزک سے کشور عالم کی ملکہ بنا کر بٹھا دیا. (١٩٢٨ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ٨٥). [رک : کنیز + ک ، لاحقۂ تصغیر].

---زادہ (---فت د) صف.
رک : **کنیز زادہ**. سب سے بڑا اندھا تھا اور چھوٹا کنیزک زادہ ؛ اس سبب سے سلطنت منجھلے کو ملی بُجھا ہوا چراغ اس گھر کا پھر روشن ہوا. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٤٢). حضرت عباس معاذاللہ کنیزک زادے اور توبہ توبہ ولدالزّنا تھے. (١٨٧٠ ، آیات بیّنات ، ١ : ١٣٥). [کنیزک + زادہ (رک)].

کَنِیزَہ (فت ک ، ی مع ، فت ز) امث.
(**تحقیراً**) کنیز. مثل اس کنیزہ کے ہزاروں شہزادیاں اور وزیرزادیاں ملاحظہ فرمائیں گے . (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٧ : ٥٩٩) . [کنیز (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

کَنِیزِی (فت ک ، ی مع) امث.
کنیز ہونا ، باندی پن ، خدمت گاری. زلیخا نے یہ صورت خواب میں نہ دیکھی تھی اور پریوں نے اوڑ کر اگر بانی ہو گی تو اس کی کنیزی ہاتھ آئی ہو گی. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ١٧١).
کون میخوار ہے ذی رتبہ جہاں میں مجھ سا
تاک دیتا ہے کنیزی میں مجھے دختر کو
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٦٩).[رک : کنیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَنِیسَہ (فت ک ، ی مع ، فت س) امذ.
یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہ ، گرجا ، گرجا گھر ، کلیسا. میں نے لڑکا واسطے کنیسہ کے مانگا تھا وہ مثل عورت کے نہیں ہے جو تو نے عنایت فرمائی. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٦٩٣). بڑے گھرانوں اور دیروں اور کنیسوں میں ایسی مخفی کتابیں موجود تھیں جن میں آپ کا تمام حلیہ لکھا تھا. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ١٦٧). ڈاکٹر ’’کازالا‘‘ جو ہسپانیہ کے دارالسلطنت میڈرڈ میں قصر شاہی کے قریب رہتا تھا وہاں کے کنیسہ کا کاہن تھا. (١٩٣٨ ، نگار ، جولائی ، ٣٠ ، ١ : ٢٠). [ع : کنیسۃ].

کَنِیل (١) (فت ک ، ی مع) امذ.
رک : **کنیر (١)**.
لیلیٰ کے سر پر آج ٹیکا ہے
اس کے آگے کنیل پھیکا ہے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٩). [رک : کنیر (١) کا عرف].

کَنِیل (٢) (فت ک ، ی مع) امث.
رک : کنیر (٣). (مرغ بازی) **کنپٹی کی چوٹ** (اب و ، ٨ : ١٢٣).
[کن (کان کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ نسبت].

---مارْنا محاورہ.
(مرغ بازی) **لڑائی میں مرغ کا حریف کی کنپٹی پر انی مارنا ، جس کو مرغ بازوں کی اصطلاح میں چڑھی کنیل مارنا کہا جاتا ہے** (اب و ، ٨ : ١٢٣).

کَنِیلی (فت ک ، ی مع) صف.
١. کنیل (٢) سے منسوب یا متعلق ؛ (**کنایۃً**) لڑاکا.
طمانچہ جو لڑکوں کو مارے وہ مُلّا
لڑانے کا ہے تحفہ مرغا کنیلی
(١٧٩٢ ، محب دہلوی ، د ، ٣٥٠). ٢. (**لہکی**) **مُرکی ، انٹی ، کان کا زیور ، بالی یا بُندا** (اب و ، ٨ : ١٩٨). [کنیل (٢) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَنِیں (فت ک ، ی مع) صف (قدیم).
کنے ، پاس ، نزدیک.
ماہرو غیر کنیں جانے نہ پائے ناجی
دیکھ ابرو کوں مبادا وہ ہلالے اس کو
(١٧٣١ ، شاہ کرناجی ، د ، ١٩١).
فراست سوں شہزادہ جوسار میں
کیا حال اپنا بیاں اس کنیں
(١٧٣٦ ، قصۂ فغفور چین ، ٩). کنیں = پاس (جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ٥١). [رک : کنے (رک) کا انفی تلفظ].

کِنِیں (کس ک ، ی مج) حرف (قدیم).
کون ، کس ، کنھیں ، کون لوگ.
دیکھ یو خرابی کنیں یوں کیا
دیکھ یو دلبری کنیں یوں کیا
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٣١٠).
دلبراں او سب باغ میں آئے تھے
لجانے کنیں ان کوں واں لیائے تھے
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٧٨٠). [رک : کنھیں (بحذف ھ)].

کُنَیْن (ضم مج ک ، ی لین) امث.
ایک کڑوی دوا جو ملیریا یا بخار کے لیے مفید ہوتی ہے ؛ (کنایۃً) بہت تلخ شے. جن درختوں سے ربڑ ، کنین اور قیمتی ادویہ بنتی ہیں ، ان کی بھی کمی نہیں. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ٢ : ٨٣).
اور بعض وقت غصے سے کہہ ، کیونکہ گاہ گاہ
مصری سے فائدہ نہ ہو اور کام دے کنین
(١٩٣٠ ، اردو گلستاں ، ١٩٣). ایسی شیریں خوشگوار کنین برہم چند ہی کے دواخانہ میں دستیاب ہو گی. (١٩٣٦ ، انشائے ماجد ، ٢ : ١١٢). کنین کی تلخ گولی پر کس طرح شکر لپیٹ کر کھلاتے ہیں. (١٩٥٣ ، اکبرنامہ ، ١٩٥). [انگ : Connine].

کَنِّیَہ (فت ک ، شد ن بکس ، فت ی) امث.
رک : **کنیا** جس کا یہ غلط املا ہے.

ـــ دان امذ.
رک : **کنیا دان**. ایک ہزار روپیہ کنیہ دان سیدانیوں کو عنایت ہوا ہے. (۱۸۵۸ء ، تاریخ غزالہ ، ۳۲). [کنیا دان (رک) کا متبادل املا].

کَنَیہہ (فت ک ، ی مج ، فت ہ) امذ.
(کاشت کاری) **کھڑی فصل پر بٹائی یا لگان کے لیے پیداوار کا تخمینہ لگانے والا ، کنکوت کرنے والا**. آخر اس خسرہ کے العبد مالگزار اور پٹواری اور کنیہہ اور دو چار کاشتکار کے ہونے چاہیے (۱۸۷۵ء ، پٹواری کی کتاب ، ۱۱). [مقامی].

کِنھ (کس ک) ضمیر (قدیم).
رک : کِن ، کِنس (پلیٹس). [کن (رک) کا قدیم املا].

کِنھائی (کس ک) امث.
نال (نوراللغات). [مقامی].

کَنْھیر (فت ک ، سک نھ ، فت ی) امذ.
(موسیقی) **سری راگ کا پانچواں پتر**.

طرب کا دیکھ کر سارا سمایا
کنھیر اس مرد نے دل سے بنایا

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۵۳). [مقامی].

کَنْھجڑ (فت ک ، سک نھ ، فت ج) امذ.
رک : • کنجر / کنجڑ.

سیاہ کاریوں سے دبا نور ایماں
جو ہو جائے کنھجڑ وہ پکا مسلماں

(۱۹۲۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۶ : ۳). [کنجر (رک) کا محرف].

کِنھوں (کس ک ، و لین) کلمہ.
۱. **کن (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل**.

سے تم توڑو ہمیں نہ توڑیں
تم سو توڑ کنھوں سیں جوڑیں

(۱۵۶۵ء ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۰۸). کنھوں ، کنھیں ، کن جمع کے لیے (۱۹۱۷ء ، قواعد اردو ، ۲ : ۸۶). ۲. **بعض ، کچھ لوگ ، تھوڑے سے اشخاص**. دیووں نے بناؤ کیا ہے ، سو کنھوں نے تو کچی کھال پہنی ہے اور اس سے بھی زیادہ خوبی کا جو بناؤ کیا ہے تو تنگ سکے ہیں. (۱۸۰۳ء ؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۲).
[کنھ = کن + وں ، لاحقۂ جمع].

کَنْھیا (فت ک ، نھ ، شد ی) امذ.
ہندوؤں کے ایک اوتار سری کرشن جی کا لقب (کنایۃً) خوبصورت ، ملیح ، حسین.

تیرے سب رنگ کے جلوے کے تئیں جو دیکھے
کہے وہ اس کو کنھیا زہ حسن و جمال

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰).

دو کنھیا بنے بیٹھے ہیں اک بار
لٹنے بیٹھے گلے سے آ جوں ہار

(۱۷۹۱ء ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۷).

میرے یوسف سے کنھیا کو بھلا کیا نسبت
روز روشن ہے جدا اور شب تار جدا

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۵۵). یہ معلوم ہو کہ اندر کا اکھاڑا ہے ، اور ہم اس میں راجہ اندر اور کنھیا بنے ہوئے ہیں بیٹھے ہوئے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۳).

بنے جگے ہیں آپ کو درشن کنھیا اور کپل
آپ کی نظروں میں پرمیشر کے سب اوتار ہیں

(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۳۸۱).

ـــ چڑھانا محاورہ.
ڈنڈا ڈولی کر لینا ، ہاتھ پانوں پکڑ کر لٹکا دینا ، کاندھے پر اٹھا لینا ، کاندھے پر بٹھانا. ہمارے ساتھ دس اچھے موٹے تازے جوان موجود ہیں آپ سے نہ چلا گیا ، تو کنھیا چڑھا لیں گے. (۱۹۲۳ء ، طاہرہ ، ۹۰).

کَوِ (فت ک ، کس و) امذ ؛ نیز کوی.
شاعر ؛ دانا آدمی ، منی رشی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : कवि].

ـــ راج امذ.
ملک الشعرا ، شاعروں کا سردار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)
[کو + راج (رک)].

کَو (۱) (و لین) حرف.
کب.

کو شاہ ہو اس باغ منے آوے گا
کو شاہ منجے بند سوں گلے لاوے گا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۲).

کو لگ چھپاتا جیوں کلی اب پھول تیوں کہتا ہوں کھول
دامن سوں ایک پھل ڈال کے رہیا الگ اے خار ہو

(۱۷۱۷ء ، بحری ، کد ، ۱۸۵). [س : कु].

کَو (۲) (و لین) امذ (قدیم).
رک : **کون**. ایک گنوار ... جیسے ہی قریب شاپور کے آیا اپنی زبان میں بولا کہ تم کو ہو جو تلوار چمکوت ہو. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۱۵). [مقامی].

کُو (و مع) امث ؛ امذ.
گلی ، کوچہ ، راستہ ، محلہ.

روز جھڑا ہے میرے دل کا کبوتر حاتم
سیر کرتا ہے جب اڑتا ہے اس کے کو کا

(۱۷۲۸ء ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۸).

خبر بھی آنے سے رہ گئی ہے
کبوتر اڑ گئے ستم کی کو کے

(۱۷۶۱ء ، چمنستان شعرا (سامان ، میر ناصر) ، ۳۹۷).

لہو سے پیرہن تر دیکھ کر یاروں نے فرمایا
نسیم آیا ہے کوئے یار سے کیا سرخرو ہو کر

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۴).

ہنگام صبوح ہے خروش اے ساقی
ہے بادہ و کوزۂ مے فروش اے ساقی
(۱۹۳۸ء ، الخیام (ترجمہ) ، ۲۳)۔ [ف]۔

ـــــــے بُتاں کسی اضا (ـــــ ضم ب) امذ۔
(**مجازاً**) **محبوب کا گھر یا گلی کوچہ** ۔ ان کے حق میں ہر خیرخواہ کو یہی دعا کرنی چاہیئے کہ «آں آوارۂ کوئے بتاں آوارہ تر باداء»۔ (۱۹۸۷ء ، ا کا محشر خیال ، ۹۷)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + بُت (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــــبہ کُو م ف ؛ ← کُوبکُو۔
گلی گلی ، جگہ جگہ ، دربدر ، جابجا۔
عشق جب آیا تو ترکِ آبرو کرناں لگا
گوشہ گیری چھوڑ سیر کوبکو کرناں لگا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۲)۔
یوں ہی ہوتے ہیں چارسو رسوا
دربدر اور کوبکو رسوا
(۱۸۸۲ء ، فریادِ داغ ، ۱۳۲)۔
ڈھونڈتے پھرتے سکونِ دل جہاں میں کُوبکُو
اور اپنے ہی کیے کی خود سزا ہو جائیے
(۱۹۸۸ء ، مرج البحرین ، ۵۵)۔ [کو + بہ (حرفِ جار) + کُو]۔

ـــــــبہ کُو بَھٹَکْنا محاورہ ؛ ف م۔
آوارہ گردی کرنا ، دربدر پھرنا ، مارا مارا پھرنا۔
وہ کہیں ملتا تو امکانِ ظفر ہو جاتا
کو بہ کو میرا بھٹکنا بھی سفر ہو جاتا
(۱۹۸۶ء ، غبارِ ماہ ، ۷۱)۔

ـــــــبہ کو پھرانا محاورہ۔
دربدر پھرانا ؛ کو بہ کو پھرنا (رک) کا تعدیہ۔
الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو
پھرانا نہ مجکو کبھی کوبکو
(۱۸۷۳ء ، محامد خاتم النبیین ، ۲۰۴)۔

ـــــــبہ کُو پھِرْنا محاورہ۔
آوارہ گردی کرنا ، دربدر پھرنا۔
واصل جہاں حیراں ہے ، پھرتے ہیں عاشق کوبکو
بیچارہ دیگر خاص ہو واں عام کو جاگا کہاں
(۱۷۹۹ء ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۰)۔
منع کی ہر نہ کی کچھ جستجو
دربدر پھرتے رہے یا کوبکو
(۱۸۰۲ء ، رموز العاشقین ، ۲۱)۔
کرتے پھر میں تا رہے جستجو
مری جستجو میں پھرے کوبکو
(۱۹۱۱ء ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۰۰)۔

ـــــــبہ کُو پھیلْنا محاورہ۔
جگہ جگہ جانا ، چارسُو بکھر جانا۔
ذکر شاید کسی خورشید بدن کا بھی کرے
کوبہ کو پھیل ہوئی میرے کفن کی خوشبو
(۱۹۷۷ء ، خوشبو ، ۳۷)۔

ـــــــبہ کُو کَرْنا محاورہ ؛ ← کوبکو کرنا۔
آوارہ کر دینا ، پریشان پھرانا۔
عشق جب آیا تو ترکِ آبرو کرناں لگا
گوشہ گیری چھوڑ سیر کوبکو کرناں لگا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۲)۔
بھلی نہیں یہ تری بیقراریاں اے دل
بس نکال کے گوشہ سے کوبکو نہ کریں
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۶۰)۔
وہ ہر مقام سے دامن کشاں گزرتے ہیں
ہم اپنی خاک کو آوارہ کوبہ کو کرتے ہیں
(۱۹۸۲ء ، چراغِ صحرا ، ۵۸)۔

ـــــــے جاناں کسر اضا ، امذ۔
رک : کوئے بُتاں۔
جب کبھی لوٹے ہیں خاک کوئے جاناں پر تو ہم
کیا معطر ہو کے عطرِ گل سے گھر میں آئے ہیں
(۱۸۴۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۷۰)۔
پاؤں لیکن بڑھ رہے ہیں کوئے جاناں کی طرف
بے قراری کھینچتی ہے راحتِ جاں کی طرف
(۱۹۱۵ء ، نقوشِ مانی ، ۴۳)۔
خاک پر وہ آج لئے ہے لبِ دلدار کا رنگ
کوئے جاناں میں کھلا میرے لہو کا پرچم
(۱۹۶۰ء ، دستِ تہ سنگ ، ۶۷)۔ [کُو + ے (حرفِ اضافت) + جاناں (رک)]۔

ـــــــچَہ (ـــــ فت چ) امذ۔
رک : کوچہ مع تحتی الفاظ۔
پھروں دوری بغم از درد دلدار
میاں کوچہ و صحرا و بازار
(۱۶۲۵ء ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۰)۔
بے خانۂ وحدت کا جو کوزۂ جام پیا ہے
آرام کے کوچے سے نکل بے خبر آیا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۲)۔
اس کا جلال خلق میں کس پر جلی نہیں
کوچہ وہ کون سا ہے جہاں یہ چلی نہیں
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۰)۔ میں نے چوک کے ا کبری دروازے سے گول دروازے تک کئی بار چکر لگائے ، اس کوچے کے پرانے رہنوردوں سے رابطہ قائم کیا۔ (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۳۹)۔ [کو + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

ـــــــے دوسْت کسر اضا (ـــــ و مج ، سک س) امذ۔
رک : کوئے بُتاں۔

بے وجہ بانئے شوق میں لغزش نہیں ہے آج
شاید کہ آ چلا ہوں میں نزدیک کوئے دوست
(۱۹۰۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۷۱)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + دوست (رک)]۔

---ے سِتَم کس اضا (--- کس س ، فت ت) امذ.
ظلم کی جگہ ، وہ جگہ جہاں ظلم کیا جاتا ہو. جوں جوں فیض کی رہائی کے دن قریب آ رہے ہیں ... لشکر کے تتر بتر ہونے کا دکھ خود کلامی کی شاعری پیدا کرنے لگا ہے اور کوئے ستم کی خاموشی کَھلنے لگی ہے (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۱۱۲)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + ستم (رک)]۔

---ے سَلامَت کس اضا (--- فت س ، م) امذ.
عافیت کی جگہ ، سلامتی کا ٹھکانا.
خیر جو کچھ چرخ نے چاہا تھا وہ تو ہو چکا
اب کوئی کوئے سلامت کی بتاؤ مجھ کو راہ
(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۲ : ۳۲۳)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + سلامت (رک)]۔

---ے صَنَم کس اضا (--- فت ص ، ن) امذ.
رک : **کوئے جاں.**
اتراتی ہوئی آتی ہے تو کوئے صنم سے
اے بادِ صبا اُڑ کے کہاں جائے گی ہم سے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۷۱)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + صنم (رک)]۔

---ے قاتِل کس اضا (--- کس ت) امذ.
قاتل کی گلی ، قاتل کا گھر ، قتل گہ ، مقتل ؛ (کنایۃً) محبوب کا گھر ، محبوب کی گلی.
کوئے قاتل کو کون جائے گا
جان گنوانے کا اب شعار نہیں
(۱۹۹۰ ، انجم اعظمی ، ساون آیا ہے ، ۱۸۳)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + قاتل (رک)]۔

---ے مُغاں کس اضا (--- ضم م) امذ.
(لفظاً) مجوسیوں کا محلّہ ؛ مراد : شراب فروشوں کی گلی ، میکدہ ، میخانہ ؛ (تصوف) کوئے عالمِ باطن کو اور مغاں مرشدِ کامل کو کہتے ہیں جس کی صحبت سے عشق اور شوق پیدا ہوتا ہے اور اسرارِ الٰہی حاصل ہوتے ہیں (مصباح التعرف ، ۲۰۸)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + مغاں (رک)]۔

---ے ناز کس اضا ، امذ.
ناز دکھلانے والوں کی گلی ؛ مراد : کوچۂ محبوب. ناز کا لفظ ہزاروں مرتبہ استعمال کر گئے ہیں ... مثلاً نگو ناز ، بزمِ ناز ، خرامِ ناز ، جلوہ گاہ ناز ، حریمِ ناز ، بانئے ناز ، سکوتِ ناز ، کوئے ناز (۱۹۷۵ ، ن ۔ م ۔ راشد ایک مطالعہ ، ۳۴۳)۔ [کو + ے (حرفِ اضافت) + ناز (رک)]۔

---ے یار کس اضا ، امذ.
رک : **کوے ناز.**
کیا کروں اے اہلِ جنت کچھ نظر آتا نہیں
میری آنکھوں میں بھری ہے خاک کوئے یار کی
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۱)۔
مقام ، فیض ، کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے
(۱۹۵۴ ، زنداں نامہ ، ۱۰۲)۔
زاہد تمام عمر حریصِ جناں رہا
ابرار نے پسند کیا کوئے یار کو
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۹۷) [کو + ے (حرفِ اضافت) + یار (رک)]۔

کُو (۲) (و مع) کلمۂ استفہام.
کہاں.
کس کا گھر ، کس کی بات ، کس کا زور
کُو سلیمان ، کجا وہ لشکرِ مور
(۱۷۷۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۱۰۹))۔ [ف : کجا (رک) کی تخفیف]۔

کُو (۳) (و مع) سابقہ.
برائے نفی و تصغیر ، بطور جزوِ اوّل تراکیب میں مستعمل ؛ مثلاً : کوڈھب ، کُڈھب (پلیٹس)۔ [س : کُ कु (رک) کا متبادل]۔

--- پاتر (--- شد ت بفت) صف.
ناپاک ، جو پاک نہ ہو ، نجس ، گندا ؛ (کنایۃً) ذلیل ، نیچ. تو تو سدا کی اندھی ہے ، کو پاتروں کے گھر بھی نواس کرتی ہے ، اپنی کیرتی کا ستیاناس کرتی ہے (۱۹۲۱ ، بتی پرتاپ ، ۱۷)۔ [س : کو (سابقۂ نفی) + پاتر (رک)]۔

کو (۱) (و مج) حرف.
۱. علامتِ مفعول.
کیفیتِ چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۱)۔
بسکہ تھا در پے مرے یہ صبح و شام
نفسِ سگ نے کر لیا ہے مجھ کو رام
(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۳)۔
غضب شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشاکش میں
کبھی میرے گریباں کو کبھی جاناں کے داماں کو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۸)۔ بھاشا کی ساخت کو دیکھو کہ ہر ایک زبان کے ملاپ کے لیے کیسی ملنسار طبیعت رکھتی ہے (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳)۔
لٹے ہوئے ہوں میں پادری اسی میں دولتِ عفو
فرشتے کیوں مرے دامانِ تر کو دیکھتے ہیں
(۱۹۰۷ ، نوائے دل ، ۱۹۷)۔
نہ دو داغیوں کے بھید آہوں کو رو کو
نہ لو نالوں کا نام آہستہ بولو
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۲۰۶)۔ ۲. (آ) سے ، ساتھ .

کوئی شخص ایک جورو کے سوا دوسری کو شادی نہیں کرسکتا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵).

جس دم رقیب کہنے کو آتے ہیں جھوٹ سچ
ان کو مری طرف سے لگاتے ہیں جھوٹ سچ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۶). اس سے جا کر کہو کہ بوڑھا باپ اپنی بیٹی کو ملنا چاہتا ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۶). **(ا) کو ، کرکے کی جگہ.**

پھر کو بڑتا ہے جب ہوا یہ خیال
طرح دیگر سے جیو در جنجال

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۲). روز کے مقابل آج دیر کو عشا کے لیے موتی مسجد میں تشریف لے گئے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار، شرر ، ۶۲). **۳. کسی اسم ، کیفیت ، جذبہ ، ارادہ اور حالت وغیرہ کی نسبت ظاہر کرنے کے لیے ، چاہا جانے یا مبتلا ہونے کے اظہار کے لیے (عموماً) جملۂ اسمیہ میں).**

زاہدوں کو فرق ہے ہم سے ہزاروں کوس کا
ہم کو قصد دیرِ جاناں اون کو فکر حور ہے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۷۷).

تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۷).

ہم کو جاناں سے نہ کچھ پُرسشِ جانانہ سے کام
غم کو اب غم ہی کہیں ، کیوں غمِ جانانہ کہیں

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۰۰). **۴. واسطے ، لیے**

کچھ سوجھتا نہ تھا صفِ فوجِ یزید کو
گرتا تھا ایک ایک پہ چہرے کی دید کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۷).

ہم سے تم کو لاکھ ہوں گے ، تم سا ہم کو ہے کہاں
تم اگر مل جاؤ ہم کو ، پھر ہمیں کیا چاہیے

(۱۹۰۱ ، راقم دہلوی (تلامذۂ غالب ، ۱۱۶)). **۵. اضافت کے لیے (بجائے ، کا ، کی ، کے).**

شاہ سے بولا جو اتھا معتبر
ان کو ہے اس شہر میں ایک گھر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۲۳). ہرات کو اٹھارہ مہینے تک محاصرہ کیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷). سانچے کو ڈھکنا اور پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۱). **۶. (ا) میں ، کے لیے.**

یہ جوشِ اشک نے طوفاں اٹھایا ہے کہ اے جرأت
کہے ہے کشورِ تن میں تو کوئی دم کو ڈھہتا ہوں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۵). اب میں تھوڑی دیر کو سوتا ہوں. (۱۹۹۱ ، شاخسانے ، ۷۸). **(ا) تا ، تک ، کی طرف ، کے نزدیک.**

ہم جو کعبے جائیں گے تو واں سے ہوکر اے ظفر
پھر مدینے کو نجف کو کربلا کو جائیں گے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۶). دلی سے لکھنؤ کو خبر گئی کہ اردو میں جان آ گئی. (۱۸۷۹ ، مقامات ناصری ، ۱۰۶). **۷. (اظہار و تعین قیمت کے لیے) میں ، عوض ، بدلے.** تو مجھے یہاں سے لے چل اور فلانے بادشاہ کے ہاتھ جتنے کو تیرا جی چاہے اتنے کو بیچ. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۲). ایک سوداگر نے ایک کنیز ترکی ہزار دینار کو خریدی تھی. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۹۳). **۸. میں ، کے وقت ، دن ، گھڑی وغیرہ ظاہر کرنے کے لیے.**

اے رشکِ ماہتاب تو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ہے دن کو اگر تو رین میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). جانِ غالب ، مگر جسم سے نکلی ہوئی جان ، قیامت کو دوبارہ ملنے کی توقع ہے. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۸۳). ۳۲ میل کی مسافت طے کرکے ہم لوگ برازکون ۱۰ بجے دن کو پہنچے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۵۷). شام کو کچھ دوست ملنے آ گئے ان سے باتیں کرتے رہے. (۱۹۹۲ ، ساون آیا ہے (حرفِ آغاز) ، ۲۳). **۹. کی خاطر ، کے واسطے.** خوب لوگوں کو خدا ہور خدا کے خلیفہ کی آس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

دوبارہ تو وہ کوئی مرتے نہیں
گئے تو یہ مرنے کو ڈرتے نہیں

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۶)).

سہی ہے یہ تکلیف آرام کو
یہ ناکامیاں ورنہ کس کام کو

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۲۳).

میں نامراد دل کی تسلی کو کیا کروں
مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶). بھیڑیوں میں ہمیشہ کو نااتفاق پیدا کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۵۷). لوگ باری باری ان کی عیادت کو کمرے میں آتے. (۱۹۹۲ ، ساون آیا ہے (حرفِ آغاز) ، ۲۵). **۱۰. پر.** آرام سے لیٹے ہوئے معہ سامان منزل کو پہونچ جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۳۹).

کچھ ایسی چڑھی تھی اوس قمر کو
ہنستا تھا سدا زمانے بھر کو

(۱۸۸۱ ، مثنوی ترنگ خیال ، ۱۳). **۱۱. کے ساتھ.** دھری کو فولادی بازو لگے ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۷۳). **۱۲. کی طرف ، بہ سمت ، بجانب.** دوچار چور رات کو جمع ہو کر کسی سپاہی کی حویلی کو چلے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۵).

جنگل میں کہیں بیٹھ کے ہم روئیں گے تمام
منھ کر کے نہ اب گھر کو ہمیں سوئیں گے تمام

(۱۸۵۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۲۰۳). اندر کو سات محرابیں ، باہر صحن کی طرف گیارہ دروازے ہیں. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۳۵). **۱۳. (کسی بات یا واقعہ کی مدت ظاہر کرنے کے لیے) ہونے کی جگہ.** وہاں گئے کو دو برس ہوگئے. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۵). شاید ... کتنے ہی دن تنہائی کو ہو گئے تھے ، خوب تنہائی. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۰). **۱۴. والا ، قصد و ارادہ کے اظہار کے لیے عموماً فعل کے ساتھ.** جان بہادر صاحب مع اپنی بیوی کے رات کی گاڑی سے مرادآباد جانے کو ہیں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۹۱). اس وقت ہمارے دو ڈوبرن عاد پر تھے اور ان دونوں کو کمک شاید سے ہی جاتی تھی. (۱۹۶۵ ، جنگ آمد ، ۶۹). **۱۵. ربط کے لیے ، زائد.**

سوچ میں غنچے ہیں گرفتہ دل
باغباں آپ ہی کو کھڑے ہیں خجل
(١٧٧٦ ، خواب و خیال ، ٥٦).
چھینٹے دے دیکر جگانے کو لگا ابر بہار
سبزۂ خوابیدہ اپنے خواب سے چونکا ہے آج
(١٩٠٨ ، گلزار بادشاہ ، ٢٠٨). ١٦. **برابر سے ، ایک جیسا ، ہم وزن** (مساوات ظاہر کرنے کے لیے). دو قسم کے سالن ہیں نیں سیر کو سیر ہی گھی ڈالا جاتا ہے. (١٩٦٧ ، اردو نامہ ، کراچی ، ١ اکتوبر ، ٩٩). ١٧. **کے پاس ، کنے ، نزدیک**. جن لوگوں کو چشم بینش ہے ، ان کو محسوس بھی ہوتا ہے. (١٩٢٣ ، عصائے پیری ، ٣٠). ١٨. **کے متعلق**. میرے یہاں آنے کو سنے گا تو خدا جانے دل میں کیا کہے گا اور کیا کرے گا. (١٩٢٥ ، مینا بازار ، شرر ، ١٠٥). [س : कगरखे].

کو(٢) (و مج) کلمہ (قدیم).
رک : **کوئی**.

کبھی میں نے تم سا نہ دیکھا ہے کو
کبھی دے تو آ ہم پر اسوار ہو
(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٩٣). [کوئی (رک) کی تخفیف].

کو(٣) (و مج) امذ (قدیم).
رک : **کوس**.

کئے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ
کہ کو بیس اوپر پڑیا سیس جا
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٨). [کوس (رک) کی تخفیف].

کَوا(۱) (فت ک) امذ (قدیم).
رک : **کوّا**.

کرے آگ کوں پانی ، پانی کوں آگ
کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣).
صبح کے وقت دیا شمع کوں سکن خوب کوا
آج احوال مرا ہیو کوں بھیجوں گی کوا
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٣٨).
سن آج صفت باغ کی بلبل کی زباں سوں
بلبل کو کہیں کیوں نہ کوا بلکہ کوا ہے
(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ٢٢٧). [کوّا (رک) کا قدیم تلفظ اور مخفف].

کَوا(٢) (فت ک) امذ (قدیم).
رک : **کہوا ، کہا**.

پسہانا جو سب شیر مرداں راہ
اسی کے کوے تے بھی ڈھونڈیں پناہ
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦٥٢). [کہا (رک) کا قدیم املا].

کَوا(٣) (فت ک) حرف (قدیم).
کیا ، **کرنا کا ماضی مطلق**.

مراتبہ شاہ سوں قایم دوئی کیتا کوا کی توں
چھوٹی باتاں بنا سوں کر سبب دلدگی بسانی ہے
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣١٣). [کرنا (رک) کے ماضی مطلق ، کیا ، کا قدیم املا].

کُوا (ضم ک) امذ (قدیم).
رک : **کنواں**.

کوئے میں برے چڑیا یا چوہا
تاپاک کوا تحقیق ہوا
(١٥٠٣ ، لازم المبتدی ، ٣).
اگے پانیں ہے ہور پیچھے کُوا
اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٢). دانا لوگوں نے یہ آٹھ باتیں کہی ہیں ایک تو یہ کہ بڈھے کوں جو عقل نہ ہو سو ایسا ہے جیسا بغیر پانی کا کُوا. (١٧٣٦ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ٢٨١). جاتے جاتے ایک ایسے جنگل میں لے گیا کہ جس میں ایک بڑا کوا تھا. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٩٠).
نہ روا وضو ہے اوس سے نہ ہے غسل شیخ صاحب
یہ کُوا ہے کافروں کا ہے بہت خراب پانی
(١٨٦٨ ، دیوان حافظ ہندی ، ٦٧). [کواں / کنواں (رک) کی تخفیف].

---بیچا ہے کُوے کا پانی نہیں بیچا کہاوت.
رک : **کنواں بیچا ہے کنویں کا پانی نہیں بیچا ، غدار اور بدمعاملہ کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے** (محاورات ہند).

---جوڑنا محاورہ.
(کاشت کاری) **پانی نکالنے کا ساز و سامان تیار کرنا ، آب پاشی کی تیاری کرنا** (محاورات ہند).

---جھانکنا محاورہ.
تلاش کرنا ، جستجو کرنا ، ڈھونڈنا.

میں اوس کی چاہ سے کیوں باولا نہ بن جاؤں
کوے میں کاہے کو جھا کوں اگر پیاس نہ ہو
(١٨٥٨ ، کلیات تراب ، ١٤٠).

---چلنا محاورہ.
(کاشت کاری) **کھیتوں کو پانی دیا جانا ، نکالا جانا ، آب پاشی ہونا** (محاورات ہند).

--- کھودنا ف م ؛ محاورہ.
زمین کے اندر سے پانی نکالنے کے لیے گہری کھدائی کرنا ؛ برائی کرنا ، کسی کے لیے بُرا چاہنا ؛ سخت محنت و مشقت کرنا.

نہیں خوبی اسی جو بُرائی کرے
کوا کھودنے ہر کاج اپی کب مرے
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٩). جو کوئی کسی کے واسطے کُوا کھودتا ہے تو وہی گرتا ہے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٢٦).

کوّا(۱) (فت ک ، شد و) امذ.
۱. **ایک سیاہ رنگ کا پرندہ جو قد میں کبوتر سے بڑا ہوتا ہے ، جنگل میں بسیرا کرتا ہے مگر صبح ہی صبح بستیوں میں پہنچ جاتا ہے**.

جو ہے سارے کوؤں کا ایسا ہجوم
تو ایس باز کو وہ بنا دیں گے بوم
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۵۱).
ایک دن ایک کوّا آ بیٹھا
بے گماں جیسے ہوّا آ بیٹھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۰). جو کوا یا چیل اور بچھو اور سانپ اور چوہا اور باؤلا کتا مارے تو مضائقہ نہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۵). اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدنے لگا. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۲۷). پشت پر ایک کوا بیٹھا چونچ مار رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۰۲). ۲. (مجازاً) چالاک ، ہوشیار ، سیانا ، لالچی.
عدو کے شست سے بچنے نہیں ہیں
یہ کالے ہیں مگر کوّے نہیں ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۸۸). [س : काक]

---پری (---فت پ) امث.
کالی عورت ، کلو ، کالی کلوٹی ، شیدن ، حبشن (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ دریائے لطافت).

---پری کا اللہ.
(عم) احمق آدمی کو بولتے ہیں (دریائے لطافت ، ۷۸).

---پُکار (---ضم پ) امذ.
کوؤں کی طرح کائیں کائیں ؛ چاروں طرف سے ایک ساتھ بولنا ، بہت شور و غل. کوا پکار پر بستی کا ہر مرد لنگ چڑھاتا ، پگڑی باندھتا لاٹھی لیے چلیج کرتا شور کی جانب چل پڑا. (۱۹۸۵ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۵۳). [کوا + پکار (رک)].

---پھنسانے کی چال ہے کہاوت.
ہوشیار آدمی کو دام فریب میں لانے کا ڈھنگ ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---تَرتراتا ہی ہے ، دھان پکتے ہی ہیں کہاوت.
کوّا تلملاتا ہی رہتا ہے مگر دھان پکے بغیر نہیں رہتے ، دشمن کے برا چاہنے سے برا نہیں ہوتا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ٹھوڑی / ٹھینٹھی (---و مج / ی مج ، مغ) امث.
ایک پھوندار بیل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ پلیٹس). [کوا + ٹھوڑی (رک) / ٹھینٹھی (ٹھینٹھا / ٹھینٹا (رک) کی تانیث)].

---چلا ہَنس کی چال اَپنی چال بھی بُھول گیا / بُھولا کہاوت.
جو شخص اپنی اوقات سے بڑھ کر حوصلہ کرتا ہے وہ اپنی اگلی حیثیت کو بھی برباد کرتا ہے یا دوسروں کی ریس کر کے نقصان اٹھاتا یا بگڑ جاتا ہے.
کوا جو چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھولا
او کبک قیامت کی وہ رفتار کہاں ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۰). آدمی کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنی زبان درست کرے پھر اور زبانیں سیکھنے کا ارادہ کرے ، نہیں تو وہی مثل ہو گی ، کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی چال بھول گیا. (۱۸۷۸ ، مجالس النساء ، ۲ : ۳۳). زمانے کا رخ دیکھ کر کام کرو مگر نہ ایسا کہ دوسرے کی ریس میں اپنی اصلیت ہی بھول جاؤ ، کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی چال بھول گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۴). ایسے شخص کا پہلے پہلے نودولتیہ کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے اور ، کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا ، والی کہاوت بھی کہی جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۶۹).

---سَفید ہو جانا محاورہ.
امر مُحال کا وقوع پذیر ہونا ، ناممکن کا ممکن ہو جانا. ساری عمر ان پر اور ان کے باپ پر ہزاروں احسان کئے بھلا اس کی بیٹی کسی کی جان نثاری کا کن مانے گی ، توبہ توبہ کوا سفید ہو جائے مگر اس گھرانے کا دل کبھی نورانی نہ ہو گا. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۷۹).

---کان لے گیا / کان کو نہیں دیکھتے کوّے کے پیچھے دوڑے پھرتے / جاتے ہیں کہاوت.
رک : کوا ناک لے گیا ، ناک کو نہیں دیکھتے کوّے کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں. لیکن اگر کوئی تم سے کہہ دے کہ کوا تمہارے کان لے گیا تو کیا سننے کے ساتھ کوے کے پیچھے دوڑے دوڑے پھرو گے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۸۶).

---کھایا ہے فقرہ.
روایت ہے کہ کوے کھانے سے عمر بڑی ہوتی ہے اور بال سیاہ رہتے ہیں (فرہنگ اثر).

---گُوہار / کُہار امث.
کوؤں کی طرح ایک ساتھ کائیں کائیں کرنا اور حملہ آور ہونا ؛ (مجازاً) دشمن کا نرغہ ، مخالفوں کا جمگھٹ. اس نے کہا کہ میں کسی کی کوا گوہار سے نہیں ڈرتا. (۱۸۹۳ ، حیدری مختصر کہانیاں ، ۵۹).
اغیار روسیہ ہیں عنایت جسے ہوئے
اڑتی ہے واں سے دیکھئے کوا کہار کب
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سنقی ، ۲۵).
آغا تقی میں حُسن نہ اب وہ سنگار ہے
پردہ اٹھا کے دیکھو تو کوا کہار ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۲۵). [کوا + گوہار - کلم کلوچ ؛ س : घोर + ग्वार].

---کُہار میں پڑنا محاورہ.
دشمنوں کے ہاتھ میں پھنسنا ، نرغے میں گھرنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا. جب کچھ دینے کو نہ رہا تو قرض خواہوں کی کوا کہار میں پڑ گئے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۷۹).

---کُہار میں پھنسنا محاورہ.
کسی نرغے میں گھر جانا ، مصیبت میں پڑنا.

باغ میں آکے خار میں ہوں پھنسی
میں تو کوّا کہار میں ہوں پھنسی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۵۹).
بزم میں اس کی جا کے میں ، کوّا کہار میں پھنسا
کوئی کہے اِدھر نہیں کوئی کہے اُدھر نہیں
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵۱ : ۳).

---ناک لے گیا ، ناک کو نہیں دیکھتے ، کوّے کے پیچھے دوڑے پھرتے/جاتے ہیں کہاوت.
جھوٹی بات کو بے تحقیق مان لینے کے موقع پر مستعمل (علمی اردو لغت ؛ خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---نوچن (---و مج ، فت ج) امث.
رک : کوّا کہار ، کووں کی یلغار. بڑی بھاوج جھ کر باہر آئیں اے ہے یہ کیا کوّا نوچن مچی ہے ... چل نکل موئی یہاں سے(۱۹۶۷ء ، جلا وطن ، ۶۸). [کوّا + نوچن (نوچنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

---ہکنی/ہنکنی (---فت ہ ، سک ک / فت ہ ، غنہ ، سک ک) امث.
کوّے اُڑانے یا بھگانے والی ؛ (مجازاً) بے وقعت ، حقیر. بنی آرپا لیا کوا ہکنی بنی رہے گی. (۱۸۹۰ء ، سیر کہسار ، ۲ : ۶۶۰). مگر میں نے بھی ایسا بدلہ لیا ہے کہ وہ یاد کریگی خدا کی قسم کوا ہکنی بناؤں گی. (۱۹۰۱ء ، غیب دان دلہن ، ۱۳۸). [کوّا + ہک/ہنک (ہانک (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ہنس کے چال سیکھتا تھا اَپنی چال بھی بھول گیا کہاوت.
رک : کوّا چلا ہنس کی چال الخ (مہذب اللغات).

کَوّا (۲) (فت ک ، شد و) امذ.
وہ گوشت کا ٹکڑا جو حلق میں تالو سے آگے کوّے کی شکل میں لٹکا ہوا ہوتا ہے ، حلق کا کوّا. مچھلی نے حلق کے کوّے کو زور سے پکڑ لیا تھا. (۱۸۹۲ء ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۹۶). میں نے جناب نبی ... کو پورا خندہ کرتے کبھی نہیں دیکھا ، حتیٰ کہ میں آپ کے کوّے کو دیکھ پاؤں ، ہاں آپ مسکراتے ... تھے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۱۰). عام طور پر کسی کے کوّے کو چھوا جائے تو ابکائیاں آنے لگتی ہیں. (۱۹۶۸ء ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، ۳۶ ، ۵ : ۱۵۰). ان سب آوازوں کا مخرج لہات ہے جسے اردو میں کوّا کہتے ہیں یہ زبان کی جڑ کے مقابل ، اوپر کے تالو میں لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا ہے. (۱۹۸۸ء ، اردونامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸). [مقامی].

---اُٹھانا محاورہ.
چھوٹے بچوں کا حلق کے اندر کا گوشت جو زیادہ لٹک جاتا ہے ، اسے دبانا تا کہ تکلیف جاتی رہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---گرنا محاورہ.
چھوٹے بچوں کے حلق کے اندر کے گوشت (کوّا) کا لٹک جانا.

ہنسلی گئی گھنڈی پڑی کوّا گرا تو دائی سے
کلواؤں اے لوگو! کہو پوچھوں ، پوچھاؤں اب کسے
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۹۲).

---لٹکنا محاورہ.
رک : کوّا گرنا. کوّے میں استرخا پیدا ہو جاتا ہے ... اس صورت میں کوّا ... اتنا لٹک جاتا ہے کہ اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آتا. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰).

---لِلّی (--- کس ل ، شد ل) امث.
پتلی ، سہیں یا باریک اور چھوٹی چیالی (مہذب اللغات). [کوّا + للی (رک)].

کَوّا (۳) (فت ک ، شد و) امذ.
(ماہی گیری) سوہن مچھلی کا بچہ یعنی نوعمر بچہ (ا پ و ، ۳ : ۹۰). [مقامی].

کَواب (فت ک) امذ.
رک : کباب. لکھنؤ میں پلاؤ ، قورمے ، سالن اور کواب کی جتنی قسمیں ہیں اتنی کہیں نہیں. (۱۹۲۰ء ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۸). [کباب (رک) کا غلط املا اور تلفظ].

کَوابَن (فت ک ، ب) امث.
رک : کبابن (ا پ و ، ۳ : ۱۹۱). [رک : کواب + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَوابی (فت ک) امذ.
رک : کبابی (ا پ و ، ۳ : ۱۹۱). [کواب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوآپریٹیو (و مع ، مدا ، سک پ ، ی مج ، کس ٹ ، سک و) امذ.
باہمی امداد کا ، امداد باہمی کا ادارہ ، مشترک. یہ کمپنی ایک ٹرسٹ کی صورت اختیار کر کے کوآپریٹیو ادارہ بن گئی. (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۳۵۶). [انگ : Co-oprative].

---ہاؤسِنگ سُوسائٹی (---و مع ، کس س ، غنہ ، و مع ، کس ء) امث.
برائے تعمیر مکانات انجمن امداد باہمی ، مشترکہ سرمائے سے کام کرنے والا ادارہ. کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی ... ہذا کا جنرل باڈی اجلاس تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیا گیا. (۱۹۹۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جون ، ۷). [Co-oprative Housing Society].

کُواٹ/کُواٹس (ضم ک / ضم ک ، سک ٹ) امذ ؛ ← کوارٹ.
ایک بین الاقوامی پیمانہ جو مائعات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، مقدار میں چوتھائی گیلن. مراد اس سے خالص تیزاب الکول کیمسٹری والوں کا ہے ، جس کا ایک پینٹ پانی میں ملانے سے قریب ایک کواٹ کے ہوتا ہے اور یہ اسپرٹ وین کہلاتا ہے. (۱۹۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰۱). [انگ : Quart].

کُواڈرُوپَڈ (و مع ، سک ڈ ، و مع ، فت مج پ) امذ.
حیوانیات) چوپائے ، چار پیر والے جانوروں کی نوع. اس نوع کے تمام حیوانات بالعموم اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں

بالوں سے ڈھک جاتے ہیں یہ عام طور پر چوپائے (کواڈروپڈ) یعنی چار پیر والے جانور ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۰۹)۔ [انگ : Quadruped]۔

کُواڈْرُومانا (ضم ک، سکہ ڈ، و مع) امذ۔
(حیوانیات) چار ہاتھ پیر والے جانور جیسے میموں یا بندر (ایسے جانوروں کا انگوٹھا ہوتا ہے، جس کی مدد سے وہ گرفت کر سکتے ہیں)۔ بندروں کو رباعیۃ الایدی (کواڈرومانا یعنی چار ہاتھ والے) کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھ اور پیر دونوں سے اچھی طرح گرفت کر سکتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۲۰۰)۔ [انگ : Quadrumana]۔

کُواڈْرِینْٹ اِلَیکْٹرومِیٹر (ضم ک، سکہ ڈ، ی لین، سکہ ن، فت ا، ی مع، سکہ ک، کس مع ٹ، و مع، ی مع، فت ٹ) امذ۔
(طبیعیات) ایک آلہ جس کے ذریعے برق رو کی شدت معلوم کی جاتی ہے۔ اس بلٹ کو کواڈرینٹ الیکٹرومیٹر کے ساتھ ملا کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ (۱۹۷۰ء، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز، ۲۰۹)۔ [انگ : Quadrant Electrometer]۔

کُواڈْرِینگل (ضم ک، سکہ ڈ، ی لین، غنہ، کس گ) امذ۔
ایسا صحن یا میدان جس کے چاروں طرف عمارتیں ہوں، چوکھونٹا صحن، چہاردیواری، احاطہ۔ امتحان کے پہلے دن صبح سات بجے سے پہلے کالج کے کواڈرینگل اور برآمدوں میں لڑکوں کی بھیڑ تھی۔ (۱۹۵۵ء، آبلہ دل کا، ۱۰۶)۔ [انگ : Quadrangle]۔

کِوار (کس ک) امذ۔
رک : کِواڑ۔

اُس کے پھُوں یہ جلد کی یہ بہار
در باغ بہشت کے ہیں کوار

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱ : ۳۴۳)۔ [کواڑ (رک) کا قدیم املا]۔

کُوار (ضم ک) امذ ؛ سے کُنوار۔
ہندوؤں کے ساتویں مہینے کا نام، اسوج، بکرمی سمبت کے سال کا ساتواں مہینہ۔

کوار میں کوکو بولی کوئلیا
پی بن پیہا پکارا نہیں

(۱۸۸۰ء، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے، ۵ : ۱۰۹))۔ ہفتے اور مہینوں کے نام اصلی ترکی نسخے میں اس طرح درج ہیں ... بھادوں، کوار، کاتک، پوس، ماگھ، پھاگن۔ (۱۹۶۹ء، مقالات شیرانی، ۲ : ۱۶)۔ [س : कुमार]۔

---جاڑے کا دُوار کہاوت
کُوار کے مہینہ سے سردی شروع ہو جاتی ہے، لفظی معنی کوار کا اور سردی کا پڑوس ہے یعنی ساتھ ساتھ (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال)۔

---کا سا جھالا، آیا، بَرسا، چلا گیا فقرہ۔
رک : کُنوار کا سا جھالا آیا، برسا، چلا گیا (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات)۔

کُوار (۲) (ضم ک) امذ ؛ سے کُنوار۔
نوعمری کا زمانہ، بن بیاہا ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔
[س : कुआर ؛ कुआर]۔

---پَت (---فت پ) امذ ؛ سے کُنوارپت۔
غیر شادی شدہ ہونا، باکرہ پن، باکرہ ہونا۔ ایک غیر شخص کے سامنے کنوارپت میں اس نے ایسے ایسے کوئلے سلگائے ... کہ بیان نہیں کئے جاتے۔ (۱۸۰۳ء، حیدری، مختصر کہانیاں، ۹۹)۔ غرض جتنی اچھی چوٹی کی چلتہ باتیں تھیں ددا کے کوارپت میں موجود۔ (۱۹۲۸ء، پس پردہ، آغا حیدر حسن دہلوی، ۱۲۵)۔
[کوار + پت (رک)]۔

---پَت اُتارْنا محاورہ۔
رک : کُنوارپت اُتارنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---پَتا / پَتَہ (---فت پ / فت پ، ت) امذ۔
رک : کنوارپت۔

لکھنے پڑھنے کا وقت دنیا میں
ہے جبھی ہووے جب کوارپنہ

(۱۸۷۱ء، عبیر ہندی، ۸۷)۔ وہ کوار پنے میں جو کوٹھے پر سے گری تھی اور اس کا کولھا اتر گیا تھا۔ (۱۸۹۱ء، ایامیٰ، ۱۵۸)۔ زائرہ کا کوارپنہ ایک پھول تھا جس کی خوشبو نے بہت سے دماغ مہکائے۔ (۱۹۲۷ء، سنجوگ، ۶)۔ [رک : کوار + پنا / پنہ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ۔
رک : کُنوارپن۔ واہ واہ دل تو کوارپنے میں صاحبزادی کوٹھے میں بیٹھی ہوئی آپ لگتی ہیں۔ (۱۸۳۵ء، نغمۂ عندلیب، ۵۰)۔ کوارپنے میں ایسا چکر کیا کہ جس کے سننے سے غصم والیوں کے بھی حواس بجا نہ رہیں۔ (۱۸۱۱ء، چار گلشن، ۸۹)۔ [رک : کوار + پن / پنا، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَن اُتارْنا محاورہ۔
رک : کُنوارپن اُتارنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---چَھل (---فت چھ) امذ۔
رک : کُنوار چھل (فرہنگ آصفیہ)۔ [رک : کوار + چھل (رک)]۔

---چَھل اُتارْنا محاورہ۔
رک : کُنوار چھل اُتارنا (فرہنگ آصفیہ)۔

--- کوٹ (---و مع) امذ۔
رک : کُنوار کوٹ مع تحتی الفاظ۔ جس گھر میں دیکھو، کوار کوٹ جمے ہوئے ہیں ؛ پلٹن کیا ہیں جیونٹوں کی فوج ہیں۔ (۱۹۱۷ء، شام زندگی، ۹۶)۔ کیسی تھیں کہ سرکار کوار کوٹ جنوائیں گے۔ (۱۹۲۸ء، پس پردہ، آغا حیدر حسن دہلوی، ۱۳۷)۔ اف : جَنّا، جَنْوانا۔ [کوار + کوٹ (رک)]۔

--- کوٹلہ (---و مع، سکہ ٹ، فت ل) امذ۔
رک : کوار کوٹ۔ کوئی توفی ہوئی لڑکی میں تو اب عقدہ کھل گیا ورنہ

اتنا دولت مند باپ اور اچھی خاصی صورت تو کوار کوٹلہ یونہی جتا رہا (۱۹۶۷ء ، جلاوطن ، ۱۳۰). [کوار + کوٹلہ (کوٹ (رک) کی تصغیر)].

کِوارا (کس ک) امذ ، کواڑا.
(تحقیرا) کواڑ ، دروازہ ، در (ماخوذ : پلٹس). [کوار (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کُوارا (ضم ک) امذ.
۱. رک : کُنوارا. یہاں تو چھوٹے لڑکے ... بیاہے کوارے سب کو صورت شکل کا پتا تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹). کوارا مرد / کواری عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۷). راماننّد مرحوم ابھی تک کوارے ہی تھے. (۱۹۴۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۴۳).
۲. اچھوتا ، غیر استعمال شدہ. اقرار کرتا ہوں کہ تحفہ اس حالت میں تہ وہ بالکل کورا اور کوارا تھا مجھ کو ملا. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۲۲). [کنورا (رک) کا متبادل املا].

ــــ بالا امذ.
نوعمر مرد ، غیر شادی شدہ لڑکا ، ایسا مرد جو کنوارا ہو. عمر اتنی ہو گئی ہے کہ کوئی کوارا بالا مل نہیں سکتا. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۵۵). [کوارا + بالا (۱)].

ــــ بٹھائے رکھنا محاورہ.
رک : کنوارا بٹھائے رکھنا. بیٹی تو بہرحال بیاہنی تھی ، لیاں کی بے احتیاطی کا نتیجہ یہ تو ہو ہی نہ سکتا تھا کہ ماں زاہدہ کو عمر بھر کوارا بٹھائے رکھتی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۶۴).

ــــ پن (ـــــ فت پ) امذ.
رک : کنوارا پن ، کنوارپن.

تھی علامت کوارے پن کی سب
دیکھ کر دل کو چین آوے کب

(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرالفت ، ۱۹). [کوارا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ پنڈا (ـــــ کس پ ، سک ن) امذ.
رک : کنوارا پنڈا ، اچھوتا جسم یا بدن. کوارا بالا ... کوارے پنڈے والا. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۷۹). [کوارا + پنڈا (رک)].

ــــ کچا (ـــــ فت ک ، شد چ) امذ ، صف.
ناسمجھ ، کم عمر ، غیر شادی شدہ. تم خدا کے لیے ایسی باتیں تو کرو مت ، سن سن کر کوارے کچوں کے منہ کا نور صبور اڑا چلا جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۰). [کوارا + کچا (رک)].

ــــ منڈھوا (ـــــ فت م ، غنہ ، سک ڈھ) امذ.
رک : کنوارا منڈھوا (فرہنگ آصفیہ). [کوارا + منڈھوا (رک)].

ــــ ناتا امذ.
رک : کنوارا ناتا ، منگنی یا نسبت کے بعد کا اور شادی کے پیشتر کا رشتہ (فرہنگ آصفیہ). [کوارا + ناتا (رک)].

کُوارٹ (ضم ک ، سک ر) امذ ، ج کوارٹ.
سیالات کی پیمائش کا ایک پیمانہ ، چوتھائی گیلن ، پاؤ گیلن. غذا ... حاصل کرنے کے لیے روزانہ کم از کم پاؤ گیلن (ایک کوارٹ) دودھ استعمال کرنا چاہیے. (۱۹۴۱ ، بیماری غذا ، ۸۰). [Quart].

کُوارٹر (ضم ک ، سک ر ، فت ٹ) امذ ، ج کوارٹر.
۱. چوتھائی ، پاؤ ، ۴/۱ حصّہ. کوارٹر چوتھا حصہ ، پاؤ یا ربع کے لیے بات چیت میں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۳). ۲. مقام ، ٹھکانا ، یک منزلہ چھوٹا مکان ، چھاؤنی. اور ایک چھوٹا سا کوارٹر بھی رہائش کے لیے دلوایا. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۷۷). مجھے کوارٹر مل گیا ہے. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۳۸۸). [Quarter].

ــــ جنرل (ـــــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
(عسکری) کوارٹر ماسٹر سے بڑا افسر ، فوج کے لیے ضروری سامان فراہم کرنے والے محکمے کا افسر اعلیٰ. میں نے اپنے انگریزی جنرلوں سے خدا حافظ کہا اس سے ایک شب پہلے مشیر ادہم پاشا اور کوارٹر جنرل سے میں رخصت ہو چکا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۹۰). [Quarter General].

ــــ فائنل (ـــــ کس ء ، فت ن) امذ.
ٹورنامنٹ میں کسی کھیل کے ابتدائی مقابلے کے بعد اور حتمی مقابلے سے پہلے کا مرحلہ. اپنے اپنے میچ جیت کر کوارٹر فائنل میں پہنچ گئے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۱۸ اپریل ، ۶). [انگ : Quarter Final].

ــــ ماسٹر (ـــــ سک س ، فت ٹ) امذ.
(عسکری) جنگی محکمہ کا وہ افسر جو چھاؤنیوں کے واسطے ہر چیز مہیا کرے. تم سے فرانس اور تمہارا خاندان چھوٹے گا اور ترقی بھی نہ ملے گی کیونکہ تم کوارٹر ماسٹر ہو چکے ہو. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۱۰). [Quarter Master].

ــــ گارڈ (ـــــ سک ر) امذ.
فوجی چھاؤنی کا عارضی جیل خانہ یا حوالات. چھاؤنی پہونچا کر مجھے ایک کوارٹر گارڈ میں بند کر دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳). [انگ : Quarter Guard].

کُوارٹز / کُوارٹس (ضم ک ، سک ر ، ٹ) امذ.
بلورالصخور ، روک کرسٹل ، بلور کی اعلیٰ قسم جس کی تراشیدہ اشیا سجاوٹ کے لیے استعمال ہوتی ہیں. کوارٹس (کوارٹز) یہ خالص سلیکا ہے جب مجلا ہوتا ہے تو اسے بلورالصخور (روک کرسٹل) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۹). کوارٹز اصل میں سلیکا کا مرکب ہوتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے یہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ شیشہ کاٹنے کے کام آتا ہے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۵). [انگ : Quartz].

کَوارگَندل (فت ک ، سک ر ، فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
(طب) ایک پودا جس کے پتے لانبے اور ان کی رطوبت لیسدار ہوتی ہے ، عموماً دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے ، گھیکوار.

صحن مسجد میں بیر ، برنا ، کیکر ، کونڈی موجود ہیں اور کوارگندل بھی کھڑی ہے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۰۶۰)۔ [مقامی]۔

کَواڑنا (فت ک ، سک ر) ف م۔
جڑ سے اُکھاڑنا ، بنیاد سے نکال دینا ، بیو سے اکھاڑنا (پلیٹس)۔ [رک : کوار + نا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

کَواری (فت ک) امث۔
ایک مرغابی جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

کُواری (۱) (ضم ک) امث۔
بن بیاہی ، غیر شادی شدہ لڑکی ، **کنواری** ، باکرہ۔ کسی نے اس دختر کو آ کر حالت مجامعت میں نہ دیکھا اور ... وہ کواری کی کواری رہی۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸۲)۔ اپنے قول کی صداقت کا یہ نشان بتایا کہ ایک کواری کو حمل رہے گا وہ بیٹا جنے گی۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۶۳)۔ سوائے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بیوی کواری نہ تھی۔ (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۱۲)۔ [کوار (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ باری امث (قدیم)۔
رک : **کنواری بالی**۔ کب تک تو بکاؤلی کو کواری باری رکھے گی (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، نہال چند ، ۵۸)۔ [کواری + (رک) بالی (ل مبدل بہ ر)]۔

ـــ بالی امث۔
رک : **کنواری بالی** (فرہنگ آصفیہ) [کواری + بالی (رک)]۔

ـــ کو اَرمان ، بیاہی پَشیمان کہاوت۔
باوجود کامیاب ہونے کے کچھ نفع نہ اٹھانا ، کواری کو ہوس کہ عیش کروں بیاہی کو پچھتاوا کہ بلا میں پھنسی (نجم الامثال ؛ محاورات ہند)۔

ـــ کو سَدا بَسَنْت ہے کہاوت۔
آزاد اور مجرد کے لیے ہر وقت خوشی ہے ، آزاد مجرد کو ہر وقت عیش ہے کچھ فکر نہیں ہوتا (محاورات ہند ؛ نجم الامثال)]۔

ـــ کھائے روٹی ، بیاہی کھائے بوٹی کہاوت۔
کنواری بیٹی سے بیاہی کا خرچ زیادہ بڑھ جاتا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ نجم الامثال)۔

ـــ لڑکی کو پیٹ رَکھوانا محاورہ۔
بے بنیاد بات کرنا ، الزام دھرنا ، تہمت دھرنا ، افترا کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

کُواری (۲) (ضم ک) صف ؛ امث۔
۱. فصل خریف ، فصل خریف سے متعلق (ماخوذ : پلیٹس)۔
۲. (کاشت کاری) وہ زمین جو بہت زیادہ تر اور نرم یا بہت زیادہ خشک اور سخت ہونے کی وجہ سے کاشت کے قابل نہ ہو (ا ب و ، ۶ : ۹۲)۔ [پ : क्वारी س : कुमारी]۔

کِواڑ (سک ک) امذ (قدیم)۔
۱. دروازہ ، کھڑکی یا روشندان وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ۔

جوں یو بات سن شرم کا پردہ پھاڑ
قدم بہار سٹے جو کھولے کواڑ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۳)۔

پھل ہوئے درجہ جو روپے کی گت
کواڑ اور دیوار کھنبا و چھت
(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۷۷)۔

ہیں جو اس میں کواڑ چسپیدہ
تا بہ جوکھٹ تمام بوسیدہ
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۳)۔ بغل میں کوٹھڑی ہے جس کے کواڑ بھڑے ہوئے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۱)۔ وہ کبھی گھر کے کواڑوں کو دیکھتی ہے کبھی جگمگاتے ہوئے تاروں کو گھور گھور کر کھائے جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۸۸)۔ قیمتی ساز و سامان کے ساتھ ساتھ چھتوں کی کڑیاں تختے اور کواڑ تک نہیں چھوڑے گئے۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۷۹)۔ ۲. **دروازہ**۔

نکو کھول فتنے کے سوتے کواڑ
نکو توں ستم منج کوں بھار کاڑ
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۸)۔

کاغذ تمہیں جو بھیجے شک سے کے تادیدے ہو
دہلیز میں سوں یو آ دل کے کواڑ سوں میں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۱)۔

عرش کے کیوں نہ کواڑ آہ سے اپنی کھل جائیں
کہ یہ بے شبہ اجابت کے ہے در کی کنجی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۰)۔ عالیہ نے کواڑوں کی اوٹ سے جھانک کر باہر دیکھا۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۱۲)۔ ۳. (استعارۃً) **سینے کا ایک حصّہ ، پہلو**۔

آبرو یار در آیا جبھی دروازے سیں
کھل گئے دیکھ اوسے دور سیں چھتیوں کے کواڑ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۳)۔

آئینہ کی طرح غافل کھول چھاتی کے کواڑ
دیکھ تو ہے کون باہے تیرے کاشانے کے بیچ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۹)۔

بجلی ہوتا ہے توٹے کواڑ سینے کے
جو بے قرار دل ناصبور ہوتا ہے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۰)۔

دیتا ہے کون دل کے کواڑوں پہ دستکیں
یہ کون روپ دھار کے آیا ہواؤں کا
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیراہن ، ۱۰۹)۔ ۴. **رکاوٹ ، بندش ، روک**۔ جتنا کوئی طبیعت کے کواڑ کھولے گا ، اس کتاب میں ہیں سو بلند کیا ہوئے گا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰)۔

ہوئے پیدا بہبر بحر و بر کے
کھلے ہیں اب کواڑ فتح و ظفر کے
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۰۱)۔ [پ : कवाड़ ؛ س : कपाट ؛ कवाड़]۔

---بجنا محاورہ.
کسی خطرے کا ظاہر ہونا. تیری بہاروں کی موت پر یہ شکستہ پر تتلیاں تڑپتے تڑپتے خاموش ہوگئی ہیں یہ ریت کے سخت و گرم و سنگین کواڑ بجنے لگے ہیں. (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۱۶).

---بند ہونا محاورہ.
رک : کواڑ بھڑنا ، دروازہ بند ہونا.

وہ خدا جانے گھر میں ہیں کہ نہیں
کچھ کھلا اور کچھ ہے بند کواڑ
(۱۹۳۲ ، اعجاز نوح ، ۸۱).

---بھڑنا محاورہ.
بے نام و نشان ہو جانا ، خاندان میں کوئی باقی نہ رہنا ، کواڑ بند ہو جانا.

بھڑ گئے ہیں کواڑ لاکھوں کے
کیا یہاں رنج بے دری کرنا
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۲۰۹).

---بھیڑنا ف م.
دروازہ بند کرنا. اس نے کچھ اس طرح کہا کہ ساں بھی باہر چلی گئی تب نادرہ نے بغل میں دبی مٹی کو مزید بھینچا اور کواڑ بھیڑ لی. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۲).

---پیٹنا محاورہ.
دروازے پر دستک دینا. جب آس پاس کے کواڑ پیٹے جانے لگے تھے اور دروازوں کے ساتھ ساتھ بال کی چار پائیوں پر ... سجائے جانے لگے تھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۷).

---تڑوانا محاورہ.
مقفل یا بند دروازے کو زبردستی کھلوانا. مجبوراً لوہار سے کواڑ تڑوانے پڑے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۳۸).

---توڑ توڑ کے کھانا محاورہ.
مصیبت سے دن کاٹنا ، جوں توں عمر بسر کرنا ، فاقوں کی نوبت آنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---توڑنا محاورہ.
مقفل یا بند دروازے کو زبردستی کھولنا.

کون ہے جو کواڑ توڑتا ہے
میرے سر پر پہاڑ توڑتا ہے
(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۹۰).

---جڑ دینا محاورہ.
دروازے کو سختی سے بند کرنا ، دروازہ مقفل کر دینا. گھروں کے کواڑ جڑ دیتے ہیں اور بنیے ... بھی سب دوکانوں یہ سے بھاگ بھاگ جاتے رہتے ہیں. (۱۸۰۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۶۵).

---دینا محاورہ.
دروازہ بند کرنا ، کنڈی لگانا.

ہر گھر میں انتظار ہے اے تیغ زن ترا
جھانک کے بھی کواڑ نہ دیکھے دیئے ہوئے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۱).

---کا پٹ امذ.
کھڑکی یا دروازے وغیرہ کا ایک پہلو یا پلہ ، کواڑ. جب کواڑ کے پٹوں کو کھول دیں تو پھر وہ ذرے نظر سے غائب ہو جائیں گے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۲۰).

---کی آڑ لینا محاورہ.
بہانہ کرنا ، عذر تراشنا ، کنیانا. دلفریب نے کہا میں جانتی ہوں یہ وزیر نے جو آڑ کواڑ کی لی ہے یہ اس کی حرمزدگی ہے ، تم ٹھہرو میں اسے دھنیے کی کھوپڑی میں پانی پلوا دوں گی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۳۸).

---کی پینی امث.
دروازے کے کواڑ کی سستک جو نسبتاً موٹی ہوتی ہے.

میں تو کرتا نہیں سخن چینی
نا کہ ہے جوں کواڑ کی پینی
(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۳۶).

--- کھٹکھٹانا محاورہ.
کھلوانے کے لیے دروازے کی زنجیر کھڑکھڑانا ، دستک دینا ، کنڈی مارنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کواڑا (کس ک) امذ.
رک : کواڑ ، بڑا کواڑ.

خوباں بھواں کی تیغ لے جس پر نہیں تلے
زخماں سیں اوس کے دل کے کواڑے نہیں کھلے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۶).

کواڑے تھے صدف اور تیغ کٹرے کے
بڑے حلقے تھے سونے کے کڑے کے
(۱۷۹۵ ، یوسف زلیخا ، فکر ، ۲۰۹).

اور تختوں کی بھاری قبر کو حاجت نہیں
خانۂ محبوب کا کوئی کواڑا چاہیے
(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۳).

کس درجہ گراں تھا درخیبر کا کواڑا
انگلی سے وہ در ، حیدر صفدر نے اکھاڑا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۱). [کواڑ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کواڑی (کس ک) امث.
۱. چھوٹا کواڑ ؛ مراد : والو (Valve). شریان اعظم کی کواڑیوں کی وجہ سے وہ قلب تک واپس نہیں آنے پاتا ، اس لئے خون میں ایک دوسرا جھٹکا لگتا ہے. (۱۹۳۲ ، رسالۂ نبض ، ۶۹).
۲. (قبالت) بغلی رخ یعنی پسلیوں کی حد (ا ب و ، ۷ : ۶۷).
۳. قبا ، انگرکھا یا مرزائی وغیرہ کا کپڑا ، پردہ یا حصہ جو سینے کے دونوں پہلوؤں کے ادھر ادھر ہوتا ہے ، یا کہا ، انگرکھے کا پردہ ، وہ کپڑا جو سینے کے دونوں طرف ہوتا ہے.

کدھیں کھالی منسلہ کسکی اوپر
کواڑی کدھیں کسکی دی برج کر

(۱۶۷۰ ، یوسف و زلیخا ، میراں ہاشمی ، ۲۲)۔ ۳. **دل کا پردہ ، آنکھ کا پپوٹا ؛ معدہ کی جھلی یا پردہ.** ملاپ کی جگہ لعاب دار جھلی کی جیبیں بطور کواڑی کے جو پائی جاتی ہیں انہیں والو کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۳۹)۔ شارک میں پپوٹا افقی ہوتا ہے جو کواڑی کی طرح آنکھ کو بند کر دیتا ہے. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۳۵)۔ [کواڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث]۔

کُواسا (ضم ک) امذ.
نواسے کا بیٹا ، کنواسا.

نہ ڈرو نالی کے مُردے سے ہوا دیکھو ہولے
بیٹے اور پوتے نواسوں کے کواسے پیدا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۱۲۲)۔ [کنواسا (رک) کی تخفیف]۔

کُواسی (ضم ک) امث ؛ = کُنواسی.
کواسا (رک) کی تانیث (نوراللغات)۔ [کنواسی (رک) کی تخفیف]۔

کَواشیا (فت ک ، کس ش) امث.
کواشیا ایک درخت کی لکڑی ہے اس کا درخت مختلف قد و قامت کا ہوتا ہے ، اس پر نیلی خاکی چھال ہوتی ہے ، اس کی لکڑی کی چھپٹیاں یا برادہ کر کے رکھتے ہیں ، اس کا ذائقہ نہایت تلخ ہوتا ہے ، اس لئے اطباء نے اس کا نام خشب‌المر ، یعنی کڑوی رکھ دیا (خزائن الادویہ)۔ [لاط]۔

کَواغذ (فت ک ، کس غ) امذ ؛ ج.
بہت سے کاغذ ، کاغذات ، دستاویزات. آمد و شد کواغذ سرکار الکتسبہ ... اسی محکمے کی معرفت ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۳ : ۶۴)۔ [کاغذ (رک) کی جمع]۔

کَواغذات (فت ک ، کس غ) امذ ؛ جج.
بہت سے کاغذات ، بہت سے کاغذ ، دستاویزات ، کاغذوں کا پلندہ. وہ کئی کواغذات ہیں کہ متعلق ایک ہی مقدمے کے ہوں. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۹)۔ کواغذات دفتر دیوانی اشد ضرورت ہوئی. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۸)۔ [کواغذ + ات ، لاحقۂ جمع]۔

کَواکِب (فت ک ، کس ک) امذ ؛ ج.
(ہیئت) **نجوم ، ستارے ، تارے ، سیارے.**

ظفر کا کواکب سورج جا کہ اوٹھیا
مدد لیا کہ افلاک اوپر ٹوٹیا

(۱۶۸۷ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴۴)۔

سوار اور پیادے کیں جانیں کب
کنے بے شمار کواکب کا ڈھب

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۷)۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۴)۔ اہل نجوم نے رصد کے ذریعے سے کواکب کی اشکال اور ان کی حرکات کا علم حاصل کیا. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۶)۔ علم طبیعیات ایک علم ہے جس میں اجسام عالم سموات اور کواکب کی اور ان کے ماتحت اجسام مفردہ کی ... بحث کی جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۱۶)۔ [کوکب (رک) کی جمع]۔

---اُلْاَرْض (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امث.
ابرک ، ابرق. اگر اس کو ابرکی پر جس کو کواکب‌الارض کہتے ہیں لگا کر آگ دکھلاویں تو ابرک مثل پانی کے ہو جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۸)۔ [کواکب + رک : ال (۱) + ارض (رک)]۔

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
ستاروں کی پوجا ، ستاروں کی پرستش. بت پرستی ، ارواح پرستی ، کواکب پرستی غرض ایک خدا کی پرستش کے سوا اس وقت دنیا میں جتنی پرستیاں پائی جاتی تھیں وہ سب ان میں رائج تھیں. (۱۹۷۳ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۱۰۰)۔ [کواکب + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ثابِت / ثابِتَہ کس صف (---کس ب / فت ت) امذ ؛ ج.
(ہیئت) **وہ ستارے جو ایک جگہ قائم اور اپنے محور پرگھوم رہے ہیں ، وہ ستارے جو گردش دوری نہیں رکھتے جیسے: قطب ستارہ.** کواکب ثابتہ کے بیان میں جاننا چاہئے کہ کواکب ثابتہ ان سے زیادہ ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۰)۔ [کواکب + ثابت (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---دَجاجَہ کس صف (---فت د ، ج) امذ ؛ ج.
(ہیئت) **اشکال شمالی فلک میں ایک شکل دجاج یا مرغی سے مشابہ شکل میں شامل ستارے.** وہ کوکب جو اس کے سینے پر ہے اسے فرخہ کہتے ہیں اور جو ... کواکب دجاجہ سے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۰)۔ [کواکب + دجاج (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---سَبْعَہ کس صف (---فت س ، سک ب ، فت ع) امذ.
(ہیئت) **سات ستارے.** اس میں کواکب سبعہ میں سے کسی ایک کوکب کی روح داخل تھی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۳۰۱)۔ [کواکب + سبعہ (رک)]۔

---سَیّارَہ (---فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
قدیم فلکیات کی رو سے وہ ستارے جو آفتاب کے گرد مثل زمین کے گردش کرتے ہیں (نوراللغات)۔ [کواکب + سیارہ (رک)]۔

---عِلْوِیَّہ کس صف (---کس ع ، سک ل ، کس و ، فت ی) امذ.
(ہیئت) **جن ستاروں کے مدار زمین کے باہر واقع ہوں جیسے مریخ اور مشتری وغیرہ ؛ نیک ستارے ، سعد ستارے جن کے اثرات اچھے خیال کئے جاتے ہیں.** جیسے حقیقت بشری یا ملکی یا کواکب علویہ کے حقائق یا اسماء صفات الٰہی کی تجلی کا مظہر بنتے ہیں یا تجلی ذاتی کا بھی کبھی اپنے قوای یا قوالب مثالیہ میں مشاہدہ کر لیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۲۷)۔ [کواکب + علوی + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

کُوالٹی (ضم ک ، غم و ، کس ل ، ی مع) امث. ۱. کوالیٹی ، **قسم ، نوعیت ، صفت ، خوبی ، معیار.** ان دنوں کوالیٹی (صفت) کو تو کوئی پوچھتا نہ تھا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۸).

بڑائے مال کا بازار میں گاہک نہیں کوئی

جو قیمت جاننا ہے تو بدل اب کوالٹی اپنی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۶۳). انہیں مشورہ دیا کہ گرفتاریوں میں شمار سے زیادہ کوالٹی پر زور رکھا جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰۲). [انگ : Quality].

کُوالیفائی (ضم ک ، غم و ، ی مع) ف ل.

اہل ثابت ہونا ، اہل قرار دیا جانا ، پاس کرنا ، کامیاب ہونا. کیپٹن کارڈر کل رات سے ایم سی اینڈ بار کے لئے کوالیفائی کر چکا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۰). وہ واحد خاتون ہیں جنھوں نے ومبلڈن ٹینس کے لئے کوالیفائی کیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ مارچ ،). [انگ : Qualify].

کُوالیفائیڈ (ضم ک ، غم و ، ی مع ، کس) صف.

مُستند ، سند یافتہ ، تربیت یافتہ. سماجی تحفظ کی اسکیم کے تحت تمام لوگوں کے لیے علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے تربیت یافتہ اور کوالیفائیڈ عملہ فراہم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر بڑے بڑے پروگرام شروع کیے جائیں گے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۵ ستمبر ، ۳). آج کوالیفائیڈ ڈاکٹر اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ ان کے لئے ملازمت کا حصول ایک مسئلہ بن گیا ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۴۳). [انگ : Qualified].

کُوالیفکیشن (ضم ک ، غم و ، ی مع ، کس ف ، ی مع ، فت ش) امث.

اہلیت ، صلاحیت ، قابلیت یا اہلیت کی سند. اپنی کوالیفکیشن پر غالب ایک برہمن بت خانے سے اکھاڑ کر کعبے میں گاڑنے پر مصر تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۸). [انگ : Qualification].

کَوامِخ (فت ک ، ی مع) امذ ؛ ج.

کھٹی چیزیں ، ترشیاں. راستوں کو کھولنے کے لیے سکنجبین بزوری اور کوامخ استعمال کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۸). [ع : کامخ (رک) کی جمع].

کُواں (ضم ک) امذ.

رک : **کنواں.**

یا لگے پانی تو اکڑیں پاوں ہاتھ

یا کواں ہے ڈول رسی نہیں ہے ساتھ

(۱۷۳۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۷). اور بیچ میں اس کے ہے ایک کواں کہ آبوں کا اس سے اٹھ رہا ہے دھواں اس کے گرد نہ دیو ہے نہ پری. (۱۸۰۲ ، قصۂ بے نظیر ، ۹۹). درخت سایہ دار تھے وہاں آن کر ٹھیری برابر کواں اور حلوائی کی دوکان تھی. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹۳).

مری عقل کھوئی مرا سر پھرا

کواں میں نے کھودا تو میں ہی گرا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰). [کنواں (رک) کی تخفیف].

---بیچا ہے ، کُنویں کا پانی نہیں بیچا کہاوت.

بہانہ تراشی یا دھوکا دینے کے لیے جب کوئی چال چلی جائے تو کہتے ہیں ، چیز دے دی جائے اور فائدہ نہ اٹھانے دیا جائے نیز رک : کُوا بیچا ہے کوئیں کا پانی نہیں بیچا. جب خریدار نے اس میں سے پانی بھرنا چاہا تو بائع نے مزاحمت کی اور کہا کہ میاں کواں بیچا ہے کوئیں کا پانی نہیں بیچا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۲۹).

---کھودنا محاورہ.

رک : **کنواں کھودنا.**

مری عقل کھوئی مرا سر پھرا

کواں میں نے کھودا تو میں ہی گرا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰).

کَوانا (۱) (فت ک) ف م (قدیم).

رک : **کہوانا ، کہلانا.**

جو کوئی ان کی محبت سوں غلام ان کے کوایا ہے

مدد اس مصطفیٰ ہے ہور ہے کا صدا راغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷).

کہ سارے ولیاں میں تو ہی دستگیر

ترے سب کوالے صغیر و کبیر

(۱۹۶۷ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۹). [رک : کوا = کہا + نا ، کا بگاڑ یا قدیم صورت].

کَوانا (۲) (فت ک) ف ل.

بِرانا ؛ (کنایۃً) بدحواس ہو جانا ، گھبرا جانا (نوراللغات) [رک : کانورا + نا ، لاحقۂ مصدر].

کُوانٹِٹی (ضم ک ، غم و ، فت ا ، سک ن ، کس ٹ) امث.

تعدد ، مقدار ، تعداد ؛ ان دنوں کوالیٹی تو کوئی پوچھتا نہ تھا کوانٹٹی (مقدار) بڑی کارگزاری سمجھی جاتی تھی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۸). [انگ : Quantity].

کُوانٹَم (ضم ک ، غم و ، فت ا ، سک ن ، فت ٹ) امذ.

(سائنس) توانائی کا یونٹ ، پیکٹ ، مجموعہ ، توانائی کی بنیادی مقدار. توانائی کی کسی تبدیلی میں توانائی کے ایک چھوٹے سے پیکٹ یا ایک سے زیادہ پورے پیکٹ حصہ لیتے ہیں توانائی کے اس پیکٹ یا یونٹ کو اس نے کوانٹم کا نام دیا ہے. (۱۹۷۰ ، کوانٹم نظریہ ، ۵۱). [انگ : Quantum].

---تھیوری (---کس تھ ، ی مخت ، و مع) امث.

(سائنس) یہ نظریہ کہ توانائی مسلسل جذب یا نفوذ پذیر نہیں ہوتی بلکہ جزواً جزواً ہوتی ہے. کوانٹم تھیوری اور نظریۂ اضافت نے میکانکی توضیح کے بجائے ریاضیاتی تجرید سے روشنی حاصل کی. (۱۹۷۲ ، نئے مقالات ، ۷۷). [انگ : Quantum Theory].

---نمبر (---فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.

(سائنس) مداروں کے نصف قطر اعداد ... ۳، ۲، ۱ ... کو ان کے متعلقہ مداروں کے کوانٹم نمبر کہتے ہیں (ایٹم کے ماڈل ، ۳۹). [انگ : Quantum Number].

کُوانْچ (فت نیز کسر ک ، غنہ) امث.
ایک درخت اور اس کی پھلی کا نام جس کے چھڑکنے سے جسم میں کھجلی ہونے لگتی ہے.

بڑ تھا چڑھنے والوں کی کرتا تھا کون جانچ
بول ناچتے بدن میں تھے گویا ملے کوانچ

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۲۸). [س : कपि+कच्छु].

کُوانْر(۱) (ضم ک ، غنہ) امذ.
رک : کنور ، کنوار(بلیشس). [کُنْور (رک) کا ایک املا].

کُوانْر(۲) (ضم ک ، غنہ) امذ (قدیم).
کُنْوارا ، کنوارا . ادات میں ہے کیا ہی است تلغ که عرب آنرا صبر و اہل ہند کوانر خوانند. (۱۹۳۳ ، زبان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ۱۹۶۷) ، ۹۵). [کُنْوار / کوار (رک) کا قدیم املا].

کُوانْری (ضم ک ، غنہ) امث (قدیم).
کنواری ، کواری - دوشیزه عرب آنرا بکر خوانند و اہل ہند آنرا کوانری خوانند ہندوستانی کلمہ اسی مخصوص املا کے ساتھ نسخہ ... میں مندرج ہے. (۱۹۳۳ ، زبان گویا (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ۱۹۶۷) ، ۴۰). [کُوانر (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُوانْسی (ضم ک ، غم و ، فت ا ، مغ) امث.
پھندا.

ہے یہ نیشنل کانگریس پھر کوانسی
کسی کے گلے کی نہ بن جائے پھانسی

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۶۰۸). [مقامی].

کُوانْیڑ (ضم ک ، غم و ، فت ا ، غنہ) امذ.
رک : کنیڑ (اب و ، ۶ : ۹۲). [مقامی].

کَواوَت (فت ک ، و) امث (قدیم).
رک : کہاوت.

لکھی ہیں کواوت کنہن کے ہتی
کہ کوئی نا کہے جھاجھہ اپنی کھٹی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳). [کوا ـ کہنا + وت ، لاحقۂ کیفیت].

کَوائِف (فت ک ، کسر ء) امذ ، ج.
کیفیتیں ، کیفیات ، تفصیلات ، احوال ، وقائع. لوگ ایک ممتاز شخص اور خاص برگزیدہ حالات اور کوائف سے متاثر ہو کر خود بھی ویسا بننے کی کوشش کریں. (۱۹۰۳ ، مخزن ، اپریل ، ۴۷).

ظراف و مصنف لطائف
طباع و مصور و کوائف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۶). انہوں نے ایسی لغتوں کی ایک فہرست مختصر کوائف کے ساتھ پیش کر کے دو اہم لغتوں کا ذکر کیا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۰).
[کیفیت (رک) کی جمع].

کُوائِل (ضم ک ، کسر ء) امذ ، امث.
برقی تاروں کا لچھا جس کے اندر برقی لہر دوڑتی رہتی ہے یہ مشین میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے. کنڈکٹر ایک بہت سے تاروں کی کوائل ... کی شکل میں عام طور پر ہوتا ہے اور سب سے آسان طریقہ مقناطیسی لائنوں کے کاٹنے کا یہ ہے کہ کوائل مقناطیسی پولوں کے درمیان چکر کھائے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۸). اس سگنل کو ایک لمبے کوائل سے گزارا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلیویژن ، ۳۸). [انگ : Coil].

کوایجُوکیشَن (و مج ، ی مج ، و مع ، ی مج ، فت ش) امث.
مخلوط تعلیم ، لڑکے اور لڑکیوں کی ایک ساتھ تعلیم و تدریس ، مخلوط تعلیمی نظام جس میں لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ درس لیتے اور تعلیم حاصل کرتے ہیں.

نہ ہوتی گر اسکیم کوایجوکیشن
تو کِرو کی قسمت میں کب تھی زرینا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴). [انگ : Co-Education].

کَوائِن (فت ک ، کسر ء) امذ ، ج ـ کواین.
رک : کائنہ ، کائنات. ہیں نازل کیا گیا حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہے کہ مشتمل ہے ... اوپر اخبار کے کوائن حوادث و اسرار اور خفایا و ضمایر کہ پائی گئی جیسا کہ خبر دی تھی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۵). [کون (رک) کی جمع].

کوآپریٹِو (و مج ، فت پ ، ی مج ، کسر ٹ ، سکن و) امذ.
رک : کواپریٹو امدادیہ کو یہاں کوئی صاحب انگریزی لفظ کوآپریٹو ترجمہ نہ سمجھ لیں. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۱۳). [Co-oprative].

کوآپریشَن (و مج ، سکن پ ، ی مج ، فت ش) امذ.
تعاون ، باہمی معاونت ، امداد باہمی. کچھ دنوں کوآپریشن کے دفتر میں مٹرگشت کرتا رہا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۶۸). [انگ : Co-op ration].

کُوآرْ (و مع) امث.
(موسیقی) آڑ کے لحاظ سے لے کا دوسرا درجہ. لے کے آڑ سے کے درجہ ہیں ... تیں ، آڑ کوآڑ ، بڑاڑ ، یہ درجہ بلمپت لے سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۵ ، نغمات الہند ، ۸۳). [مقامی].

کُوب (و مع ، غم و) امذ.
کبڑے پن کا ابھار ، کبڑا پن.

خوش ہوں قد خم شیخ کا ہے معتقداں کو
جوں کشش کوں کبجا کا لگے کوب پیارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۵). کراچی میں اتنے زور کی چھینی ہوا چلتی ہے کہ کسی کبڑے کو بیچھم کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا کر دیا جائے تو ایک ہی دن میں ساری کوب نکل جائے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۳۶). [کُب (رک) کی اشباعی شکل].

کوب(۱) (و مج) لاحقہ.
۱. کوٹنے والا ، توڑنے والا ، ٹھوکنے والا کے معنی میں عموماً بطور جزو دوم ترا کیب میں مستعمل.

کوہ ہے سنگ دل تیری پر ایک سُو ظالم
نالہ دل کوب نہ کس طرح ہو اولتا پھر کر

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۲۹). کوب ادویہ کو خشک اور مخلوط کرنے والی بڑی کلیں ان سب سے دوا سازی کا کام لیا جاتا ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۰۹). ۲. **کوٹا ہوا.** یہ دونوں رولر ایک سے ایک جکڑ کیھاتے وقت رگڑتے ہیں جو اس میں جو کوب ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، ۱ اکتوبر ، ۳۶). ۳. **زد و کوب ، کٹائی ، پٹائی.**

یک دو گھڑی جو کوب کیا کچھ عجب نہیں
سب عمر بول سری تو کہو کس سوں بولتا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۲۶). [ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا کا امر].

---- کاری امث.
سرزنش ، جسمانی سزا ، مارپیٹ ، زد و کوب ؛ تادیب ، تنبیہ. الی کی کوب کاری کے واقعات سن سن کے بازار کی کل اندام نازنینیں بھی جری ہو چکی تھیں. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۷۰). [ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا ، پیٹنا ، کا حاصل مصدر].

کوب (۲) (و مج) امذ.
جام ، پیالہ ، خاص وضع کا جام جو اوپر اور درمیان میں سے پتلا اور نیچے سے چوڑا ہوتا ہے. کوز (لوٹا) اس وقت ہے جب اس کے ساتھ ٹونٹی (عروہ) ہو ورنہ کوب ہے. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲). [انگ : کپ (**Cup**) کی تعریب].

کوبا (۱) (و مج) امذ ؛ ــــ کوبہ.
۱. **(معماری) تھاپی ، کوٹنے کا آلہ ، موگری** (اب و ، ۱ : ۱۳۹). ۲. **(اینٹ ، پتھر وغیرہ) توڑنے کا آلہ** (اب و ، ۱ : ۱۳۶ ؛ جامع اللغات). [کوب (۱) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---- کاری کرنا محاورہ.
خوب پیٹنا ، مار مار کے بلبلھن نکال دینا ؛ زد و کوب کرنا (ماخوذ: مخزن المحاورات).

کوبا (۲) (و مج) امذ.
(زراعت) دھوک کا دباؤ بڑھانے والی سیسے کی گولی ، بنی جو بطور وزن کلابتو لپیٹنے کی حد سے نیچے لگی رہتی ہے (اب و ، ۲ : ۱۹۶). [مقامی].

کوبالٹ (و مج ، سکن ل) امذ.
(کیمیا) ایک دھات کا نام جو نکل سے مشابہ ہوتی ہے نیز وہ سوسنی رنگ جو اس سے نکلتا ہے ، ایک دھاتی عنصر جو پانی سے ۸ ½ گنا بھاری ہوتا ہے ، چمکیلی ، گہرے خاکستری رنگ کی دھات. اور وہ فلزات یہ ہیں ، گولڈ یعنی سونا ... کوبالٹ . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۳). کوبالٹ کلورائڈ ، ایک کیمیائی مرکب کا نام ہے جس کے اجزا ترکیبی ایک دھات کوبالٹ اور کلورین گیس ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۹۹). تانبا اور کوبالٹ ہمارے خون کے سرخ ذرات کے بنانے کے لئے سخت ضروری ہیں. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۵۰). [انگ : **Cobalt**].

کوبان (و مج) صف.
کوٹتا ہوا ، پھوڑتا ہوا ؛ (عموماً بطور جزو دوم تراکیب میں مستعمل).

سینہ و سر سنگ سے کوبان چلا
خستہ خاطر سوئے قبرستان چلا

(۱۸۰۹ ، معروف ، د ، ۲۰۵).

اصنام خیالی سے سروکار ہے ان کو
ہیں سنگ در یار پہ سب ناصیہ کوباں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۰۸). [ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا کا حالیہ ناتمام].

کوبانس (و لین ، غنہ) امذ.
کوؤں کو بانس سے اڑانے کا عمل ، کوؤں کے اڑانے کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [رک : کوا (بحذف ا) + بانس (رک)].

---- پھرنا محاورہ.
کوّے اڑانا ؛ ہرزہ گردی کرنا ، واہی تباہی یا مارا مارا پھرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---- کرنا محاورہ.
۱. **کوّے اڑانا ، کوّے اڑاتے پھرنا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **کسی کے پیچھے لکڑی لیے پھرنا ، تنبیہ کرتے پھرنا.** دن بھر بچوں کے پیچھے کوبانس کوبانس کرتی پھرتی ہوں. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۵۸). ۳. **ہرزہ گردی کرنا ، واہی تباہی پھرنا ، مارا مارا پھرنا** (فرہنگ آصفیہ).

کوبانی ٹوپی (و لین ، و مج) امث.
بانس کی باریک تیلیوں سے بنی ہوئی ٹوپی ، چٹائی کی ٹوپی. سر پر رکھی ہوئی سرخ پھندنے والی سیاہ کوبانی ٹوپی سے مدت سے واقف تھا. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۳). [کوبان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ٹوپی (رک)].

کُوبجا (ضم ک ، غم و ، سکن ب) امث.
وہ عورت جس کے کُب ہو ، جس کی پیٹھ پر کوبڑ ہو ، کبڑی. وہ بولی کے دیکھ بھال میں کنس کی داسی ہوں ، میرا نام ہے کوبجا نت چندن کنس کے لگاتی ہوں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۷). [س : کب جا (علم)].

کوبچہ (و مج ، کسر ب ، فتح ج) امذ.
(نباتیات) زواجی پودے میں کلوں کے ذریعہ عمل میں آنے والی تولید کے اُبھار. ان اعضا کو ، کوبچے یا کلا پیالی کہتے ہیں یہ عصنہ کی بالائی سطح پر بنتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۱۰۵۷). شاہ بلوط کی سپاری اساس پر ایک سخت پیالہ نما ساخت سے گھری ہوتی ہے جس کو کوبچہ ... کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۲۲۷). [کوب (۱) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

کوبد (و مج ، کسر ب) صف مذ.
कोविद **تجربہ کار ، ماہر ، عالم ، پنڈت** (جامع اللغات). [س : کووِد (و مبدل بہ ب)].

کوبرا (و مع ، سک ب) امذ.
یک رنگ اکثر سیاہ رنگ کا ایک زہریلا سانپ جس کا پھن چوڑا ہوتا ہے، ایشیا اور افریقہ میں پایا جاتا ہے، ناگ. صحرائے افریقہ کے مارشا خوار ... ہندوستان کے کوبرا کے زہر کے مقابلے میں کوئی ہستی نہیں رکھتا. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۸۵). کوبرا کو جو سب سے زیادہ زہریلا اور کسی حد تک بہادر سانپ کہا جاتا ہے سیاہ رنگ رکھتا ہے. (۱۹۳۱ ، حیواتی دنیا کے عجائبات ، ۹۱). [انگ : Cobra].

کُوبڑ (و مع ، فت ب) امذ.
۱. رک : کوب ، کُب. مانا کہ تیوڑی اور کوبڑ میں درد نہیں ہوتا مگر بیماری تو ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۱۷ : ۹). دبلا کمزور بدن چھوٹا قد جو ان کے جھک کر چلنے کی وجہ سے اور چھوٹا لگتا اور ان کی پیٹھ پر ہلکے سے کوبڑ کا شبہ ہوتا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۵). ۲. (مجازاً) **کمزوری ، عیب ، خامی ، خرابی جو کسی شخص کی پہچان بن جائے.** ان کے کوبڑ دو تھے مولوی اور عورت ، مولوی سے انہیں نفرت تھی عورت کے وہ آخر عمر تک پرستار رہے. (۱۹۸۹ ، نیاز فتح پوری کی شخصیت اور فکر و فن ، ۵۰) [رک : کوب (۱) + ڑ ، لاحقۂ تصغیر].

کُوبڑا (و مع ، سک ب) صف ؛ ← کبڑا.
جس کے کوبڑ نکلا ہوا ہو.

ابر لیا دل اس تھے جو یہ کوبڑا
پالیا بھوتاں ہور ماریا کوبڑا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۳۵). [رک : کوبڑ + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُوبڑی (و مع ، سک ب) امث (قدیم).
رک : **کبڑی.** وہاں سے آگے جائے دیکھیں تو سامنے ہی گلی میں ایک کوبڑی کیسر چندن سے کٹوریاں بھرے تھالی میں دھرے ہاتھ میں لیے کھڑی ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۰). [کبڑی (رک) کی اشباعی شکل].

کُوبکھ (و مع ، فت ب) امذ.
گھوڑے کی ایک بیماری جس میں منھ کے اندر حلق کے قریب ورم آجاتا ہے. کوبکھ ، یہ ورم اکثر اندرون حلق ... کے ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱). [ف : خوبک (رک) کی تہنید].

کُوبَل (و مع ، فت ب) صف (قدیم).
رک : **کُبل ، سخت ، مشکل.**

کتے بو بڑے آدمی تھا کوبل
دیالی پنکھیرو کول ازار اول

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، ۱۶).

دونو میں کوبل عشق بازی لگی
دو بازی منھی حق کے تاڑی لگی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷۳).

چندا سو پات کالنک ہو لگیا جھاتی یہ کوبل
مقدم دیس ولس کا بیان کم زیادت کے کر

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۶). [کُبل (رک) کی اشباعی صورت].

کوبَلْٹ (و مج ، فت ب ، سک ل) امذ.
رک : **کوبالٹ.** ظہور قوت مقناطیسی نکل اور کوبلٹ میں اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگر آمیزش لوہے سے اس کا بیان نہیں ہوسکتا. (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۲۶۰). زرد رنگ کے شعلہ کو نیلے یا کوبالٹ کے شیشے میں سے دیکھا جائے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۶). [انگ : کوبالٹ (رک) کی تخفیف].

کوبِنْدَہ (و مج ، کس ب ، سک ن ، فت د) صف.
کوٹنے والا

اے مرأتِ کوبندۂ ہر خوف و خطر جاگ
اے نوعِ بشر نوعِ بشر نوعِ بشر جاگ ، اے نوعِ بشر جاگ

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۱). [ف : کوبیدن ـ کوٹنا ، سے اسم فاعل].

کَوبَنْسی (و لین ، فت ب ، سک ن) امث.
کوّے اڑانے کا بانس ، کوّے اڑانے کی چھڑ جس پر کپڑا وغیرہ بندھا ہو ، جھوجھرا بانس ، جس کو بجا کر کوؤں کو اڑایا جاتا ہے. قصہ مختصر میر انشاءاللہ خاں مع سانگ اور ایک کوبنسی بہ بجو بڑھتے ہوئے احمد نگر میں میاں صاحب کے مکان پر گئے. (۱۸۳۵ ، خوش معرکۂ زیبا ، ۲۷۱). [کو (کوّا (رک) کی تخفیف) + بنس (بانس (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُوبَنْگ (و مع ، فت ب ، غنہ) امذ.
بانس کا بنا ہوا باجا. ان کے پاس لے دے کر بانس کا ایک باجا ہوتا تھا جس کا نام کوبنگ ہے جو بربط سے ملتا جلتا ہے. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۰). [فلپنی].

کُوبَہ (و مع ، فت ب) امذ.
(موسیقی) **ایک قسم کا مشہور باجہ.** کوبہ اس باجہ کو کہتے ہیں کہ جو دونوں طرف مندھا ہوتا ہے جیسے ڈھول ڈھولک اور ڈور یعنی پڑک. (۱۸۳۳ ، تذکیرالاخوان ، ۱۶۱). نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب اور جوئے اور کوبہ اور غبیرا سے. (۱۸۷۱ ، مجالۃ بادیہ ، ۹۱). [ع].

کوبَہ (و مج ، فت ب) امذ.
کوٹنے کا ایک آلہ ، تھاپی ، درمٹ ، موسل ، موگری ، لہر. دھوپ میں خشک کرلیں ... مثل اس کا صاف کرکے ، تہ کریں اور کوبہ سے درست کر کے رکھیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۶۵). معدنی چیز استوانہ میں رکھی جاتی ہے پھر اس کو کوبہ سے کوٹتے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۶). [ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کاری امث ؛ ← کوب کاری.
(مجازاً) **پٹائی ، تنبیہ ، تادیب.** ڈاکٹر تو موقع پا کے کھسک گیا تھا ورنہ خوب ہی کوبہ کاری ہوتی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۰۳). چیتھڑیا شاہ اتنی کوبہ کاری کے بعد زیادہ نہ جیے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۳ : ۱۰). [کوبہ + ف : کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کاری کرنا محاورہ.
مار پیٹ کرنا ، زد و کوب کرنا. پولیس والوں نے خوب ہی کوبہ کاری کی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۳).

کوبی (و مج) امث.
کوٹنے کے معنی میں بطور لاحقہ مستعمل.

سینہ کوبی دل خراشی گریہ و آہ و فغاں
ہم نے عشق پیچ ہی میں دیکھتا کیا کیا کیا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲) . میں اپنی خشت کوبی سے اکتا گیا ہوں. (۱۹۸۱ ، ماورا ، ۱۱۷). [ف: کوبیدن - کوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

کوبیدگی (و مج ، ی مع ، سکن نیز فت د) امث.
کوٹنا ، توڑنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا. کوبیدگی یا کوفتگی وہ عمل ہے کہ جس سے مضبوط سخت ... اشیا کو ... پاش پاش کیا جاتا یا توڑا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵). [رک : کوبیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوبیدہ (و مج ، ی مع ، فت د) صف.
کُٹا ہوا ، پسا ہوا ، کچلا ہوا. جس وقت پارہ جمتا ہے تو گیا اور معدنیات آہن وغیرہ کی مانند منجمد ہوتا ہے ... اسی قدر ان کے موافق جمتا ہے کہ کوبیدہ ہوتا ہے ... بخار ہو کر بہ نسبت اس کے آہستہ اُڑتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۳۳).

خشک روٹی نیم کوبیدہ نمک
کھا کے سونا مرتبہ پر بے دھڑک

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۱۰). [ف : کوبیدن - کوٹنا سے اسم صفت].

کُوپ (و مع) امذ (قدیم).
رک : کنواں.

لونی بیچ پر چھائی ہو کی مورت آجرج جتکار
ابراہیم سہا سندر یوسف بوتر بھیا کوپ دیجے ڈار

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۹). [س : कूप].

کوپ (۱) (و مج) امذ.
عتاب ، غضب ، خفگی ، غصّہ

کتے دور شہ دل میں نے کوپ سب
لگے مستعد کرنے اب موب سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

لُچ کوپ کی نظر سوں خم ہو رہیا فلک سب
پیلا ہوا تداں تھی رنگ روپ شوریا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۲).

کیوں تسول من ہو لگا یا کہ نہیں آج ترا
پیار دستا ہے مجھے پالی ہور کوپ کھنڈری

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۸۹). جتنے بھی اس سے دانہ نکلوائیں گے ان پر سہائے روپ کی اور جن کو نہیں لگوایا جائے گا ان پر کوپ کروں گی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۹).

تو پھر دھرتی ماتا کو وہ کوپ آیا
ابھی دیکھ کر آئے ہو روپ جس کا

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۹).

سر انگشت پہ پربت کو نچایا تو نے
اِندر کے کوپ سے بھگتوں کو بچایا تو نے

(۱۹۳۶ ، حرف ناتمام ، ۶۵). [س : कोप].

کوپ (۲) (و مج) امذ.
چائے پینے کی خاص وضع کی بنی ہوئی پیالی جس میں دستہ بھی لگا ہوتا ہے ، دستہ دار پیالی. کوپ کپ سے بگڑ کر بنا ہے اور یہی بگاڑ و روپ اردو زبان و ادب میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۷۲). قف ... اس کی اردو اصل کیپ ہے جس کا روپ ، کوپ ، بہ معنی پیالی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۱۱۸). [انگ : Cup (رک) کی تارید].

کوپ (۳) (و مج) امذ.
جنگل میں درختوں کی سالانہ کٹائی کے لیے کُل رقبے میں سے ہر سال کے لیے مخصوص حصّہ ، جنگل یا زرعی زمین کا قطعہ. چونکہ عملاً بڑے رقبہ میں سالانہ کٹائی کرنی مشکل ہے اس لیے جنگل کو متعدد کوپوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جن میں دور مسلسل کے لحاظ سے کام ہوتا ہے. (۱۹۰۹ ، تربیت جنگلات ، ۹۹). [مقامی].

کوپَر (۱) (و مج ، فت پ) امذ.
رک : تانبا. تند کشور کو پنجاب کا اوّل انعام کوپر سلور میڈل ملا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۹۸). [انگ : Copper].

کوپَر (۲) (و مج ، فت پ) امث.
(سنگ تراشی) محراب کے دہن کا روکاری پتھر جس پر چُنائی کا لداؤ رہتا ہے (اب و ، ۱ : ۷۱). [مقامی].

کوپَری (و مج ، فت پ) امث.
(معماری) چوکھٹ کی روکار کے چاروں دروازے کی چنائی کا بقدر دو تین انچ بطور حاشیہ باہر کو دکھائی دیتا ہوا حصّہ ، تجائی. تجائی کے مرادی معنی چھوڑی ہوئی جگہ کے ہیں اس لیے کوپری کو تجائی بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ۱۳۶). کوپری بڑے پتھر یا کھڑی اینٹ کا داسہ ہوتا ہے جو دونوں جانب آگے کو نکلا ہوا رکھتا ہے. (۱۹۳۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۳). [کوپر (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

کوپَرنِیکی نظام (و لین ، فت پ ، سکن ر ، ی مع ، کس ن) امذ.
(سائنس) کوپرنیکس ایک مشہور ماہر فلکیات جس کا تعلق پولینڈ سے تھا اس نے پندرھویں صدی عیسوی میں قدیم نظریۂ نظام شمسی کی تردید کرتے ہوئے ایک نیا نظریہ پیش کیا کہ یہ کائنات گیند کی طرح ہے ، سیارے ہم مرکز نہیں ہیں اور دائروں میں حرکت کرتے ہیں. سائنسی نظریات چونکہ ایک ارتقائی عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں اس لیے کوپرنیکی نظام شمسی کے ارتقا کے بارے میں تجسس پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۹۷). [کوپرنیکس (علَم) + نظام (رک)].

کُوپَڑ (و مع ، فت پ) امذ.
ناہموار راستہ (علمی اردو لغت). [س : کُو कु (سابقۂ نفی) + پڑ - باٹ ، پٹ ، پتی بمعنی راستہ].

کوپَل (و مع ، فت پ) امث ؛ جـ کونپل.
۱. **تازہ ملائم پتی ، چھوٹی پتی.**

سیر کر تازگی و خرمی و شادابی
خشک بھی شاخ نے اب سبز نکالی کوپل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۷ : ۱۱).

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کے نکل آئی کوپل

(۱۸۶۹ ، کلیات نعت ، محسن ، ۱۰۰).

پھوٹیں نئی کونپلیں شجر میں
اک جوش بھرا ہوا ہے سر میں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۶). ۲. (کنایۃً) **نوعمر ، نوخیز ، نوجوان.**

ہے جبھہ پر ایک دانتوں میں دھر
گویا کونپلیاں پر سو پڑتیاں نظر

(۱۹۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۴۴).

غم نے مرا برگ و بار جانا
الھتی ہوئی کوپلوں کو کالا

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۱۰۳).

اٹھتی کوپل کی اف جوانی
اور اس پہ لباس ارغوانی

(۱۹۳۱ ، عروس فطرت ، ۲۶). ف : اُٹھنا ، پُھوٹنا ، نکلنا.
[رک : کونپل (بحذف ن)].

کُوپَن (و مع ، فت پ) امذ ؛ امث.
۱. **اصل کاغذ سے الگ کیا جانے والا وہ حصّہ جو اس کا مثنیٰ یا یادداشت یا رسید ہو ، پرچی.** آج ایک منی آرڈر بیس روپیہ کا جو آپ کی طرف سے بھیجا گیا ہے پہونچا ، اس کی کوپن میں کچھ تفصیل نہیں ہے کہ کس بابت ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسید ، ۳۵۲). نہ کوپن میں یہ لکھا کہ یہ روپیہ کس غرض کے لیے بھیجا ہے ، ظاہرا تعمیر کے خرچ کے لیے بھیجا ہوگا. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۵). پہلی قسم کے لوگ اشتہار کے کوپن فوراً کاٹ لیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۹۳). ۲. **کسی ضابطے کے تحت کسی شے کے حصول کے واسطے جاری کردہ سندی کاغذ ، کسی چیز کے حصول کے لیے تصدیق شدہ کاغذ.** میرے آنے تک تم یہیں رہو ، راشن کے کوپن آتشدان پر رکھے ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۴۰۹). [انگ : Coupon].

کُوپِن (و مع ، ضم پ) امذ.
(خیاطی) **شرم گاہ کو چھپانے کا لباس ، لنگوٹی** (ا ب و ، ۲ : ۱۵۴). [س : कपक - جانگھ سے مشتق].

کُوپَہ (و مع ، فت پ) امذ.
(قبالت) **نابھ کنول ، ناف کا نشان** (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۶۲).
[س : कूप - گڑھا ، چھید سے مشتق].

کَوپی (و لین) امث.
رک : کاپی. علیٰ ہذالقیاس ... کوپی کا کاپی ، کمانڈ کا کمان ... لائسینس کا لیسن وغیرہ وغیرہ. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۰). [انگ : Copy].

کُوپی (و مع) امث.
رک : کُپّی ، **ایک خاص ناپ کا تیل کا برتن.**

سہاویں کلیاں یوں کنول کیا سرنگ
کوپیاں جیں کیاں سے بھریاں رنگ رنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۵). حکم ہوا کتی ایک روپے اور ایک کپڑا جھالردار اور ایک کوپی تیل کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).
[کُپّی (رک) کی اشباعی صورت].

کُوپے (و مع) امذ.
ریل گاڑی کا دو نشستوں والا ڈبّہ یا کیبن ، دو آدمیوں کے لیٹنے کے لیے کیبن. بابو (جیب سے ایک پرچہ نکال کر) جناب جگہ کہیں نہیں صرف ایک کوپے میں ایک جگہ خالی ہے. (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۹۹). [انگ : Coupe].

کَوت (فت ک ، کس و) امث ؛ ← کوتا.
نظم ، شعر ، کلام (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).
[س : کوتا कविता].

ـــ کار امذ.
شاعر ، شعر کہنے والا ، نظم نگار.

چنچل چپل چکھ بیرم کو ایک پیار
یو لجھیں ا کہیں ابراہیم کوت کار

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۷). [کوت + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

کَوت (و لین) امذ.
مطلب ، واسطہ ، رستہ ، تعلق. کبھی نہ ہوجی دوار کی کبھی نہ کروا جوت ، تو کدھی تمہارکی تجھے رام سے کیا کیا کوت. (۱۸۸۶ ، محاورات ہند ، ۱۵۵). [کوتھ (رک) کی تخفیف].

کُوت (۱) (و مع) امث.
۱. **جانچ پڑتال ، کھڑے کھیت میں پیداوار کا تخمینہ.** ہماری اسامیوں کا نقصان ہو گا ، ہمیرہ پر ایک کسان ہو گا کوت ہو چکی ہے سبھی کھیت بتاتی کے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۱۵). کھکوت کن کے معنی ... اور کوت کے معنی تخمینہ و قیاس کے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۵). ان کے کھیتوں کا اپنے کھیتوں سے مقابلہ کرتے سوچتے کوت کوت حساب لگاتے. (۱۹۵۷ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۱). ۲. **مثلث قائم الزاویہ کا قاعدہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. **پیمائش ، ناپ.** جب تک کہ یہ ہاتھ پاؤں سنبھالیں ... اور خبردار ہوں سلطنت کدھر اور حکومت کہاں اور چرخ کو قراری سے کوت. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۸). ۴. **اندازہ ، اٹکل ، پرکھ.** حضور مجھے کوت نہیں پڑی ، ٹرین ہیرے سوئے ہی تبول لسٹان دیتے تیار کھڑی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۲).
[س : कूट - ڈھیر ، انبار ، خرمن سے مشتق].

کوت (۱) (و مج) امذ ، امث ؛ ــ کوتہ ، کوتھ۔

۱. **بندوق رکھنے کی الماری ، محافظ خانہ ، اسلحہ خانہ**۔ کوت ، کورٹ کا بگڑا ہوا روپ ہے اور لکڑی کی اس الماری کے لئے آتا ہے جس میں بندوق رکھی جاتی ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۵)۔ ۲. **وہ بندوقیں جو سپاہی اکٹھی کر کے کوتوالی میں رکھیں** (فرہنگ آصفیہ)۔ [انگ : Court کی تارید]۔

ـــ لگانا محاورہ۔

بندوقوں کو قاعدے کے مطابق رکھنا یا کھڑا کرنا ، دو یا زیادہ بندوقوں کو نال سے نال ملا کر بالمقابل کھڑا کرنا ، بندوقوں وغیرہ کو ایک جگہ جمع کرنا۔ فوج میں سپاہی وردیاں پہنے بندوقوں کی کوت لگائے ٹہل رہے تھے۔ (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۱۰۴)۔ بندوقوں کے کوت لگا کر دھونیاں بچھا بچھا کر بستر مرگ پر دراز ہو گئے۔ (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۷۵)۔

ـــ میں بنْدُوق نہ دفْتَر میں نام کہاوت۔

گزارے کی کوئی صورت نہ ہونا۔ اس لفظ کوت کی بدولت اردو میں ایک نئے محاورہ کا اضافہ ہوا مثلاً کوت میں بندوق نہ دفتر میں نام اس سے ایسے لوگ مراد ہیں جو بیکار ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۰)۔

کوت (۲) (و مج) امث۔

(ٹھگی) دیبی کی پُوجا۔ دکھنی تلنگانی ٹھگوں کی اصطلاح میں دیبی کی پوجا کو کہتے ہیں کہ کوئی ٹھگ کرے۔ (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۱۲۵)۔ [مقامی]۔

کوت (۳) (و مج) امذ (قدیم)۔

قلعہ ، حصار ، شہر پناہ۔

کوت اجالا گھر دیبک
جگ کا پیارا رن دھیرک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۷۵))۔

بودیہ ، بودل ، بوجیو ، بوجوت
کثرت کے شریک شرک کی کوت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰)۔ کوت یا کوٹ کے دو معنی ہوتے ہیں قلعہ اور شہر پناہ چنانچہ کوتوال سے کوت یعنی شہر شہر کی حفاظت کا ذمہ دار افسر مراد ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹)۔ [کوٹ (رک) کی تعریبی]۔

کَوِتا (فت ک ، کس و) امث۔

شاعری ، نظم ، سُخن ، کلام۔

کروڑا رس کی سریلی کوتا ہے بدن
اٹھتے ہوئے درد کا ترانہ ہے بدن

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۱۲۶)۔ میں آہنسا کی دیوی کا سچا پجاری ہوں شانتی کا اپدیش میری کوتا ہے ، جنتا کی سیوا میرا دھرم ہے۔ (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۶۱)۔ [کوت (رک) کا ایک املا]۔

کُوتا (و مج) صف۔

(کاشت کاری) کوتنے والا ، جانچو ، آنکو ، اندازہ کرنے والا ، تخمینہ لگانے والا (فرہنگ آصفیہ)۔ [کوتنا (رک) کا اسم فاعل]۔

کُوتّا (و مع ، شدت نیز بلا شد) امذ (قدیم)۔

رک : کتّا۔ کوتیاں کوں سنگ دیے تو موں جاتے آتے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵)۔ پھر حملہ لیے اور کئی ملعونوں کوں مار پہتوں کوں زخمی کر دیے آخر وہ کوتے عاجز ہو در و دیوار پر چڑھ مسلم کوں سنگ باران کرتے نازنیں اوس کا تمام زخمی کیے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۰)۔

کوتا ہوویں یا کہ خنزیر کا
اراقت نجاست مغلظ میں ہا

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۷۷)۔ [کتّا (رک) کی اشباعی صورت]۔

کوتا (و مج) صف مذ۔

رک : کوتاہ۔ اس حبوری جوں اوتیا گیا وہیں ہرت بٹ لیہ کپڑا رہیا خصلت تھے کوتا و خصلت تھے بلی۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹)۔

گیا واں جو دیوار کوتا اتھا
نگہبان واں کا ہی سوتا اتھا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۱)۔

لج ہو منزل ہے کٹھن میں نا تیھوں کا کر نہ بوج
جسم سے کوتا ہوں لیکن ہے میری ہمت طویل

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۹)۔ [کوتاہ / کوتہ (رک) کا ایک املا]۔

ـــ پَنا (ـــ فت پ) امذ۔

چھوٹا ہونا ، چھٹپنا ، چھٹپن ، بچپن ، بچپنا ، جسمانی طور پر چھوٹاپا۔

اصل صورت نہ کوتی ہے نہ لمبی
لنبا پنا ، کوتاپنا نمائش ہے

(۱۷۹۹ ، نوراللہ شاہ ، تجلیات سبعۂ نوریہ ، ۳ : ۲۶)۔ [رک : کوتا = کوتاہ + پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ فَہْم (ـــ فت مج ف ، سک ہ) صف (قدیم)۔

ناسمجھی ، نادانی ، کم عقلی ، احمق پن۔ نور کے عناصروں کوں ... بہوت خلق کوتا فہم میں پڑ کر اس حقیقت کوں نہیں اپڑے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۸)۔ [رک : کوتا = کوتاہ + فہم (رک)]۔

کوتار (و مج) امذ۔

(ٹھگی) اَدکَھڑ ، کھڑتل (گھوڑا) بُرے شگون کی اصطلاحات (اب و ، ۸ : ۱۹۸)۔ کوتار شگون بد اکثر برے شگون ... بھی بولتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۱۲۹)۔ [مقامی]۔

کُوتال (و مج) امذ (قدیم)۔

بُری گت ، خراب حالت۔

کوئی آ ستورے میرا حال
پیو کیتا مج سوں جو کوتال

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۱)۔ [س : کو / ک : ** (سابقۂ تحقیر) + تال (رک)]۔

کوتاہ (و مج) صف ؛ ــ کوتہ۔

۱. (اَ) **چھوٹا ، ناٹا ، مختصر القسر (قد و قامت ، مقدار اور طول و عرض کی پیمائش میں عموماً مرئی چیزوں کے ساتھ مستعمل)**۔

بڈان بولیا صلصال نیکو ہو
ایسے لڑنے تھے بات کوتاہ ہو

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٩٨٠). دونوں پاؤں آگے دراز اور پیچھے کوتاہ ہیں. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٣٣).

کشادہ صدر اور کوتاہ گردن
نکو بُز رعب قد رنگ صنوبر

(١٩٣٣ ، سنگ و سبو ، ٩٩).

میں شعلۂ اظہار ہوں کوتاہ ہوں قد تک
وسعت میری دیکھو تو ہے دیوار ابد تک

(١٩٤٦ ، شیشے کے پیرہن ، ٨٥). (آ) **مختصر ، چھوٹا (عمر، قصہ ، وقت وغیرہ یعنی غیرمرئی چیزوں کے ساتھ مستعمل).**

آیا تھا سو دینا جواب ان کوں باز
کہ کوتاہ اچھو رنج ، و عمرت دراز

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٠٨).

قصہ کوتاہ یہ ستو شادی و غم
کہ دونو اکٹھے ہوئیں ایک دم

(١٦٣٢ ، کربل کتھا ، ٥٠). سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہے ، جلد پھر آنا ہوں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٤).

تھی شبِ وصل کس قدر کوتاہ
شام گزری کہ بس سحر آئی

(١٨٤٨ ، گلزار داغ ، ٢٣٠).

دیتی مجھے اک لمحۂ فرصت جو تری زُلف
کیا کیا نہ میں اس لمحۂ کوتاہ میں کرتا

(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ١٥٤). ٢. **کم ، قلیل ، تھوڑا.** آدمی کو... جس کی ہمت کوتاہ اور جس کا ارادہ متزلزل ہے ، اس درجے پر پہنچنا دشوار ہے. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٥٤).

کم ستی کو ہے بہاری بکر انشاءاللہ
ہیٹس ہوں گی ذرا بھی نہ بہاری کوتاہ

(١٩٣٣ ، عروج (سید خورشید حسن)ء عروج سخن ، ٩٧). ٣. **تنگ (فراخ کی ضد).**

کہ تیغ سینہ کوتہ درازی ہے راہ
کہ مشکل مشقت کی سخت بلا ہے راہ

(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٥).

جالے بھی دو جال چھوٹی سلمۂ ہستی ہے آج
جا کہ یہی ہوتا ہے اچھا جامۂ کوتاہ کا

(١٨٦٣ ، مرآۃ الغیب ، ٤٤). ٤. **چکتا ، بے باق ، طے ، انقطاع (فرہنگ آصفیہ). ٥. طے شدہ ، مقررہ (وقت کے اعتبار سے) (انگ : Settle).** آواز کبھو کبھی یا بھاری ہوتی اور متواتر کوتاہ خشک کھانسی ہوتی ہے. (١٨٦٠ ، نسخۂ عمل طب ، ٣٣٣). [ف].

---**اَندیش** (---فت ا ، سک ن ، ی مج) صف ؛ مف کوتہ اندیش.
بغیر سوچے سمجھے کام کرنے والا ، جو دوراندیش نہ ہو ؛ (مجازاً) نادان ، کم عقل ، کم فہم.

کوتہ اندیشوں کی باتوں پہ نہ جانا ہرگز
تم کیے جائیو تدبیر ظفر اپنی سی

(١٨٤٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٢٤٦). پچھلے زمانہ میں سلطنت کی حمایت سے اکثر کوتاہ اندیش حامیان مذہب نے علم و فلسفہ کو روکنا چاہا. (١٨٩٨ ، معارف ، دسمبر ، ١٨٨). بعض کوتاہ اندیش سمجھے کہ شاید کھانا ان کی کمزوری ہے. (١٩٤٦ ، پمہ یاران دوزخ ، ١٢٤). قدر و منزلت کو ہم نے اپنی کوتاہ اندیشیوں سے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا. (١٩٨٣ ، کوریا کہانی ، ١٣٣). [کوتاہ + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا].

---**اَندیشانَہ** (---فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ن) صف ؛ مف.
دوراندیشی یا غوروفکر سے خالی ، بغیر سوچا سمجھا ، معمولی غور پر مبنی. مسلم لیگ کی قیادت کے کوتاہ اندیشانہ رویے کی سب سے زیادہ زد تقلیدیئے ہی پر پڑی. (١٩٤٣ ، پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت ، ٢٠٣). [رک : کوتاہ اندیش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---**اَندیشی** (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث ؛ مف کوتہ اندیشی.
کم سوچنا ، کم فہمی ، عاقبت نااندیشی ، نادانی. اپنی کوتہ اندیشی پر ہزار لعنت و ملامت کی. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٨٢). ان سے کوتہ اندیشی یہ ہوئی کہ غنیم کے ساتھ صلح کی گفتگوئیں کیں. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٣٢). کیا یہ انمول اور بےبہا عضو جو انسان کی کوتاہ اندیشی کے باعث ضائع ہوچکا ہے ، پھر پیدا ہو سکتا ہے. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٩ : ٦). گورنر نے اپنی کوتاہ اندیشی میں پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٨٩). [رک : کوتاہ اندیش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**آستِین** (---سک س ، ی مع) صف.
(کنایۃً) **محتاج ، مفلس** (اسٹین گس). [کوتاہ + آستین (رک)].

---**آستِینی** (---سک س ، ی مع) امث.
(کنایۃً) **محتاجی ، مفلسی ، تنگ دستی.** اوس ہاتھ کی... کوتہ آستینی و فراغ دستی... باحسن وجوہ ظاہر تھی. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، پیاری دنیا ، ٩٠). میری کم ہمتی ، بزدلی اور کوتاہ آستینی کا رونا رویا گیا. (١٩٨٣ ، اجلے پھول ، ٤٦). [کوتاہ آستین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**بَختی** (---فت ب ، سک خ) امث.
کم نصیبی ، بدقسمتی ، نحوست. وہ اپنی کوتاہ بختیوں اور محرومیوں کا گلہ... کس کس کے سامنے کرے. (١٩٣٣ ، مضامین عبدالماجد دریا آبادی ، ١٠). [کوتاہ + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**بِیں** (---ی مع) صف ؛ مف کوتہ بیں.
١. **کم نظر ، جس کو دور کی چیز نظر نہ آئے.** بعضے کوتاہ بیں جو پانچ یا چار انچہ کی حدِّنظر رکھتے ہیں ان کو وہ شکل اس قدر بڑی نظر نہ آئے گی. (١٨٣٩ ، ستۂ شمسیہ ، ٥ : ١٣١). اس کی آنکھیں ایسی کوتاہ بیں ہیں کہ دور کی چیز کو وہ صحیح صحیح نہیں دیکھ سکتیں. (١٩٣٢ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢٠ : ٢١). ٢. **غافل ، بےخبر ، عاقبت و انجام پر نظر نہ رکھنے والا ، کم عقل ، عاقبت نااندیش.**

نکو مجھ کوں کوتاہ بیں خویش دے
دے بیگانہ بیں دوز اندیش دے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹)۔ اکثر کوتاہ بیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسے لمبے سفر میں جانے کے لیے نیا جوتا پیر میں ہونا چاہیے۔ (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۰)۔ قیادت خود غرض اور کوتاہ بیں سیاست دانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۷)۔ [کوتاہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا]۔

---بینی (---ی مج) امث.
کم نظر آنا ، عاقبت نااندیشی ، کم عقلی.

تروں سرو سوں قد کوں نست اگر
عقل بولے کوتاہ بینی نہ کر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱)۔ ایسی حالت میں میدان جنگ کو میرا جانا سراسر بےغیرتی اور کوتاہ بینی ہے۔ (۱۹۱۲ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۲۰۱)۔ استہزا آمیز قہقہہ گونج رہا تھا ، ان کی کم مائیگی اور کوتاہ بینی کا مذاق اڑاتا ہوا۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۰)۔ [رک : کوتاہ بیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پا صف.
جس کے پانو چھوٹے ہوں ؛ (کنایۃً) سُست رو ، پست ہمت. رفتار کوتاہ پا کے گلے ، ہم نقصان خام کی کور ذوق کا ماتم ہے۔ (۱۹۳۷ ، مسائل اقبال ، ۱۰۲)۔ [کوتاہ + پا (رک)]۔

---پاچہ (---فت ج) امذ ؛ ــــ کوتہ پاچہ.
۱. کوتاہ پا ، انسان یا جانور جس کے پانو چھوٹے ہوں نیز چھوٹے قد کا ٹھنگنا اور پیٹ دھرم آدمی. بادشاہ کا ایک سائیس تھا کوزہ پشت کوتہ پاچہ قد کوئی یکشست و دو انگشت۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۰)۔ **۲. ایک چوپایہ جس کے بدن پر دھبے اور ہرن کی طرح سینگ ہوتے ہیں (اکثر خرگوش کے لیے مستعمل).** اس کے نواح میں شکار اقسام کا ہاتھ لگتا ہے لیکن ... کوتاہ پاچہ و خوک صحرائی و ماہی کا شکار بہ کثرت۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۲)۔ [کوتاہ + پا (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---پائے امذ.
رک : کوتاہ پاچہ (پلیٹس)۔ [کوتاہ پا + ے ، لاحقۂ صفت]۔

---خیالی (---فت خ) امث.
خام خیالی ، کم سمجھی ، کم اندیشی ، تنگ نظری ، نادانی.

دنیا کی یہ قدیمی کوتہ خیالیاں ہیں
جیتے تو تالیاں ہیں ہارے تو گالیاں ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۵۹)۔ [کوتاہ + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَرْیافت (---فت د ، سک ر ، ف) صف.
کوڑ مغز ، ناسمجھ ، کم فہم ، بےعقل. ایک شاعر بلند فہم نے کسی راجہ کوتاہ دریافت کی مدح میں ایک قصیدہ ... کہا۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو (احمد خان صوفی) ، ۱۰)۔ [کوتاہ + ف : دریافت ، دریافتن ـ پانا]۔

---دَسْت (---فت د) صف ؛ ــــ کوتہ دست.
۱. چھوٹے ہاتھ والا ؛ (کنایۃً) بخیل ، کنجوس ، جزرس (فراخ دست کا نقیض) (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ **۲. سُست ، پھسڈی (عموماً سزا دینے یا جبر کرنے میں) ؛ پست ہمت ، کمزور** (پلیٹس)۔ [کوتاہ + دست (رک)]۔

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
پست ہمتی ، بزدلی. کسی کی کلائی گلدستۂ نور کسی کا دل کوتاہ دستی سے چُور۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۰)۔

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

(۱۹۷۲ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷۷)۔ لوگوں کی طرح محض لہو چھپانے کے لیے نہیں اپنی کوتاہ دستی یا بےدستی پر پردہ ڈالنے کے لیے بھی۔ (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰)۔ [کوتاہ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---عِلْمی (---کس ع ، سک ل) امث.
علم کی کمی ، کم علمی ، کوتاہ علمی ، کم علم ہونا. مجھے اپنی کوتاہ علمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۷۸)۔ [کوتاہ + علم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---فَہْم (---فت مج ف ، سک ہ) صف ؛ ــــ کوتہ فہم.
کم فہم ، نادان ، کم عقل ، ناسمجھ ، بےوقوف. نور کے عناصروں کوں ... بہوت خلق کوتا (ہ) فہم میں پڑ کر اس حقیقت کوں نہیں اترے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ کوتاہ فہم ظاہر پر اٹکتا ہے اور اس کو حقیقی تعلق سمجھتا ہے۔ (۱۹۰۹ ، علم الکلام ، ۲ : ۸۳)۔ [کوتاہ + فہم (رک)]۔

---فَہْمی (---فت مج ف ، سک ہ) امث ؛ ــــ کوتہ فہمی.
کم عقل ہونا ، کم عقلی ، نادانی ، ناسمجھ ، بےوقوفی. اگر کچھ شعر میری سمجھ میں نہیں آئے ، تو یہ میری کم علمی یا کوتاہ فہمی کے باعث ہے۔ (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۵۱)۔ [کوتاہ فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---قامَت (---فت م) صف.
چھوٹے قد والا ، ٹھِنگنا ، پستہ قد ، بونا (قدآور کی ضد). جو مرد دکھائی دیے وہ عموماً کوتاہ قامت اور فاقہ زدہ تھے۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۵)۔ [کوتاہ + قامت]۔

---قامَتی (---فت م) امث.
پستہ قد ہونا ، ٹھِنگنا یا بونا ہونا. اُم المومنین عائشہ کا اس سے مقصود صفیہ کی کوتاہ قامتی کا عیب پیغمبرؐ صاحب کے سامنے مذکور کرنا تھا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۷)۔ ایک تو سیڑھی چھوٹی پھر اپنی کوتاہ قامتی کے سبب بھی بہ مشکل اسکے ہاتھ وہاں پہنچ رہے تھے۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۳)۔ [کوتاہ قامت + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---قَد (---فت ق) صف.
رک : کوتاہ قامت ، پستہ قد ، چھوٹے قد و قامت والا شخص ، بونا

وہ صورت میں بھونڈا کوتاہ قد تھا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۰)۔ علی صاحب فتنہ قامت کوتاہ قد تھے۔ (۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۵۵)۔

رو کشِ تیک و بد کتنے کوتاہ قد

(۱۹۸۸ء ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۸۳)۔ [کوتاہ + قد (رک)]۔

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف ؛ ← کوتہ قلم۔
کم لکھنے والا (نوراللغات)۔ [کوتاہ + قلم (رک)]۔

---قَلَمی (---فت ق ، ل) امث ؛ کوتہ قلمی۔
کم لکھنا ، سیر حاصل بحث کرنے سے قاصر رہنا۔ آپ نے اس خط میں کوتاہ قلمی کو ایسا کام فرمایا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ (۱۸۶۹ء ، مکتوبات سرسید ، ۸۰)۔ کچھ موسم کی سردی کچھ بڑھاپے کی کاہلی کو بھی کوتہ قلمی میں دخل ہے۔ (۱۸۹۰ء ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۶۲)۔ امید ہے کہ میری اس تحریر کے بعد تم آیندہ کوتاہ قلمی نہ کرو گی۔ (۱۹۲۳ء ، انشائے بشیر ، ۱۸۵)۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنے پچھلے خط میں اپنی کوتاہ قلمی کے باعث جدید و قدیم کی بحث کو الجھا دیا۔ (۱۹۸۶ء ، ن م راشد ایک مطالعہ ، ۳۰۹)۔ [کوتاہ قلم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کَرْنا محاورہ۔
۱. (اَ) **گھٹانا ، ختم کرنا ، مختصر کرنا ، کم کرنا ، طول نہ دینا۔**

سخن دراز محبت ہے وصل کا بہتر
خدا کے واسطے کوتاہ کر کلام فراق

(۱۷۸۳ء ، دیوان محبت (ق) ، ۱۰۹)۔

ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ
ہو گراں خاطر نازک پہ مبادا تطویل

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۰۱)۔ (اا) **چھوٹا کرنا ، سکیڑ دینا۔** ہم ... اپنی ریاست کے مرد اور عورت ذات کی جدید تعمیر کرنا چاہتے ہیں جن کا روحانی اور ذہنی قد صدیوں کے ذہنی دباؤ اور مظالم نے کوتاہ کر دیا ہے۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۰۲)۔
۲. **روکنا ، بند کرنا (ہاتھ ، دست کے ساتھ)۔**

توں لیں کھینچ تجھے کیتا کوتاہ دست
کھولے ہر طرف تجھے ہی بدخواہ دست

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۵۷۱)۔

جب تک کہ نہ ہاتھ آئے وہ ماہ
اس کام سے کر نہ دست کوتاہ

(۱۸۹۳ء ، لیلیٰ مجنوں (ہوس) ، ۳۲)۔

کوتاہ کیا ہاتھ نہ ماتم سے کسی نے
ہر روز دکھائیں تہی دس روح تبھی نے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۹)۔

---کُن (---ضم ک) صف۔
کم کرنے والا ، گھٹانے والا ، سمیٹنے والا۔ ثابت کرنا کہ صورت بگاڑ زور نتیجے کے اعتبار سے ایک دراز کن زور اور ایک کوتاہ کن زور کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۹۶۵ء ، مادے کے خواص ، ۱ : ۳۷۷)۔ [کوتاہ + ف : کن ، کردن ـ کرنا]۔

---گَرْدَن (---فت گ ، سک ر ، فت د) صف ؛ ← کوتہ گردن۔
چھوٹی گردن والا ؛ (کنایۃً) فسادی ، فتنہ پرداز ، منحوس۔

نہ دی ساقی نے مے ہم کو خم و مینا سے کیا شکوہ
قصور اس تنگ دل کا ہے نہ اوس کوتاہ گردن کا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰)۔

کشادہ صندر ، اور کوتاہ گردن
شکم پُر رعب ، قد رشکِ صنوبر

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۹۰)۔ پستہ قد تنگ پیشانی ، کوتاہ گردن ... کم زور دکھائی پڑتا۔ (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۹۳)۔ [کوتاہ + گردن (رک)]۔

---گَرْدَن تَنگ پیشانی، حَرامْزَدگی/حَرامْزادے کی پہلی نِشانی کہاوت
چھوٹی گردن اور تنگ پیشانی والا بڑا شریر اور مفسد ، فتنہ پرداز ، شیطان خیال کیا جاتا ہے۔ برق فرنگی ایک سو اکیس کلی کا جامہ پہن کر کوتاہ گردن تنگ پیشانی حرمزدگی کی نشانی شیطان درگہ ... سر پر خداوند کے مگس پرانی کرنے لگا۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۸)۔ کوتہ گردن تنگ پیشانی ، حرامزادے (شریر ، مفسد) کی پہلی نشانی۔ (۱۹۰۷ء ، اجتہاد ، ۹۵)۔

---گَرْدَن دُم دَراز کہاوت۔
جس کی گردن چھوٹی ہو وہ مکار ہوتا ہے (جامع الامثال)۔

---لَہنْگا (---فت ہم ل ، سک ہ ، ہم) امذ۔
انگریزی منی اسکرٹ کا اردو ترجمہ۔ وہ زمانہ تھا جب مغربی عورتوں نے ... کوتاہ لہنگا پہننا شروع کر دیا تھا۔ (۱۹۸۳ء ، گرد راہ ، ۲۵۹)۔ [کوتاہ + لہنگا (رک)]۔

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف ؛ ← کوتہ نظر۔
۱. **گہری باتوں یا حقیقت کو نہ سمجھنے والا ، نارسا ، کم فہم نیز تنگ نظر۔** لیکن یہ کوتہ نظر اس حقیقت سے بےخبر ہیں ، کہ سب سے زیادہ بلیغ کلام وہی ہے جو دل میں اتر جائے۔ (۱۹۲۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۷۹)۔ بیسویں صدی عیسوی میں کوئی ایسا کوتاہ نظر ہو گا جو زندگی اور ادب کی عظمت سے ... ناواقف ہو۔ (۱۹۳۹ء ، ایک مختصر خیال ، ۲۲)۔ ۲. **عاقبت نااندیش ، بےخبر ، غافل۔** سائنس انسان کی روح اور روحانی عالم اور عقبیٰ کا انکار کیا کرے کیونکہ وہ کوتہ نظر ہے۔ (۱۹۱۰ء ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۵۵)۔ ۳. (عینک سازی) **وہ شخص جس کی بینائی محدود ہو اور اس حد سے پرے کی چیز بغیر عینک کی مدد کے نہ دیکھ سکتا ہو۔** مگر مثل ایک کوتاہ نظر آنکھ کے ہے جو پاس پاس کی ناچیز چیزوں کو دیکھ سکتی ہے۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۵)۔ ایک کوتاہ نظر شخص کو ۳۰ سمر سے پرے صاف دکھائی نہیں دیتا۔ (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے ، ۲۶۰)۔ [کوتاہ + نظر (رک)]۔

---نَظَری (---حذ ن ، ظ) امث۔
کم نظری ، کم فہمی ، ناسمجھی ، تنگ نظری۔ یہ اعتراض درحقیقت یورپ کی کوتاہ نظری کا نتیجہ ہے۔ (۱۸۹۸ء ، مقالات شبلی ، ۹ : ۳۳)۔

شائع ... مسلمانوں کو خصوصاً بُھگتنا پڑے ، جو پہلے تو کانگریسی کوتاہ نظری کے شکار لیکن مایوسی میں مسٹر جناح کی خودی کی شان کے پیچھے چڑھ گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۱۷)۔ [کوتاہ نظر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- ہِمَّت (--- کس ہ ، شد م بفت) صف۔
پست ہمت ، بُزدل ، ڈرپوک ، کم حوصلہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [کوتاہ + ہمت (رک)]۔

--- ہِمَّتی (--- کس ہ ، شد م بفت) امث۔
ہمت کی پستی ، بزدلی ، کمزوری ، کم حوصلگی (نوراللغات)۔ [کوتاہ ہمت + ی ، لاحقۂ کیفیت]

--- ہونا محاورہ۔
۱. **کوتاہ کرنا (رک) کا لازم ، رُکنا ، بند ہونا ، معذور ہونا ، قابل نہ ہونا (ہاتھ ، قدم وغیرہ کے ساتھ)۔**

برائی ہونا سلطان بیگہ ہو
اسے لڑتے بھی ہات کوتاہ ہو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۰)۔

کیا ان سے عداوت جو گئے دارِ فنا سے
کوتاہ ہیں چلنے سے قدم ہاتھ وغا سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹۶)۔ ۲. **نارسا ہونا ، پہنچ نہ ہونا ، دسترس نہ ہونا (عقل فہم کے ساتھ)۔**

اے نبیِ فہم نہیں عقل ہے تیری کوتاہ
تیغ حیدر سے ہوئے لشکرِ کفار تباہ

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۵۷)۔

کوتاہی (و مع) امث ؛ --- کوتہی۔

۱. **(لفظاً) کمی ، خامی ، چھوٹا ہونا ؛ (کنایۃً) اختصار۔**

دیا ہے عشق اس پیو کا مجھے عمر دراز ایسا
جو ذرہ اس نہ عزرائیل کوتاہی دوں سکتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۸)۔

چھوڑ انہیں وہ غرض ہوئے راہی
بڑھا قصہ ہوئی نہ کوتاہی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۷۱)۔ آواز کی پستی اور بلندی اور درازی اور کوتاہی کے ساتھ ہے چنانچہ اس آواز کی پستی بلندی کا نام ہندی میں سُر ہے اور وہ سات قسم پر ہیں۔ (۱۸۵۷ ، فوائدالصبیان ، ۱۶۸)۔

اوس حیلہ گر نے کوتہی شب کے شکوے سے
رکھا ہے اپنا وصل قیامت کی رات پر

(۱۸۷۷ ، تسنیم سروانی ، ۹۷)۔

کوتاہیِ وصال کو اپنے نہیں کچھ کہو
یعنی کہ میرا طولِ شبِ انتظار ہے غلط

(۱۸۸۷ ، درۃ الانتخاب ، ۷۳)۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۳)۔ ۲. **توجہ میں کمی ، غفلت ، عدم توجہ ، بے پروائی۔**

ہے کوتہی اجل کی طرف سے ہی ورنہ میں
اک عمر سے اسیر ہوں زلفِ دراز کا

(۱۸۷۸ ، ذوق ، د ، ۴۴)۔

رفیقوں نے دیکھی بہت کوتہی
غریبی نے اک عمر کی ہم سری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۳)۔ جو عمدہ موقعہ اُس کو اتفاق سے ہاتھ آیا ہے اُس سے فائدہ اُٹھانے میں کوتاہی نہ کرے۔ (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۳۹)۔ سب سے بڑا فرض ہر حالت میں سرکار کی خیرخواہی ہے اُس کی وجہ سے کوئی کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۸۷)۔ فرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت برتی گئی۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۰)۔ ۳. **دریغ ، (توجہ میں) کمی۔** بہ نظر عیب پوشی اصلاح مناسب سے کوتاہی نہ فرمائیں۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸)۔ رانے راجان نے اوس فقیر کے لیے جان تک دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۵۷)۔ وہ (لڑکی) اون تمام حملوں کو روکنے سے ... ہرگز کوتاہی نہ کرے گی۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹)۔ وہ شخص میرے بھائی سے کہتا جاتا تھا کہ ... کھانے میں کوتاہی مت کر کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ تو کس قدر بھوکا ہے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۵۸)۔ ۴. **نارسائی ، ناکامی۔**

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں ، یارب ، دل کے پار
جو ، مری کوتاہیِ قسمت سے ، مژگاں ہو گئیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰)۔ مجھے کامیابی نہ ہوئی ، اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۶۳)۔

سحر کی تیز روی اور شبوں کی کوتاہی
گزشتنی ہے جو دل پر تمام لکھیں گے

(۱۹۸۱ ، سناٹوں کے درمیان ، ۳۳)۔ ۵. **ذہن کی پرواز یا فکر کی اڑان میں کمی ، تقصیر۔**

ایک مضمون نہیں زلف کا بندھتا مجھ سے
کیوں نہ کوتاہیاں او فکرِ رسا کرتی ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۸)۔

ہماری کوتہیوں پر نظر نہ کر یارب
نہ دیکھ کردہ و ناکردہ مصطفیٰؐ کے لیے

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۱)۔ ۶. **عدم گنجائش ، کمی ، تنگی۔** مکتب میں دیکھتی ہو جگہ کی کتنی کوتاہی ہے۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۰۵)۔ ۷. **پست ہمتی ، کم حوصلگی ، بزدلی۔**

کیونکر ہو بھلا مادرِ مضطر کو تسلی
بچپن میں یہ کوتاہیاں پیری میں یہ تعلی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴۳)۔ ۸. **نقصان ، قلت ، خامی ، کسر۔** اونہوں نے بذاتِ خاص کبھی کوئی انتظامی کام نہیں کیا تھا لیکن ... اس کوتاہی کو پورا کر دیا۔ (۱۸۹۲ ، رسالہ حسن ، ۵ ، ۲ : ۷۷)۔ مذکورہ بالا کوتاہیوں کے ہوتے ہوئے پہاڑوں پر وسیع پیمانہ پر کاشتکاری محال ہوتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۳)۔ ۹. **کمزوری ، خرابی ، نقص ، بُرائی ، عیب۔** اس نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ جہاں پناہ! ہنر کی کوتاہی نہیں ، یہ دانائی کی کمی ہے۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۹۵)۔ جوں جوں زمانہ

کرنا جانا ہے یہ کوتاہیاں اردو میں سے دور ہوتی جاتی ہیں (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲)۔ ایک دوسرے نے اپنی ... لڑکے لڑکی کی کوتاہیاں اچھی طرح واضح کر دی تھیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۴۰۹)۔ [کوتاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کرنا محاورہ۔

۱. کمی کرنا ، کسر چھوڑنا نیز قصور کرنا ، دریغ رکھنا۔

زندگی کرتی ہے کوتاہی شب فرقت دراز
حشر پر موقوف رکھنا ہوں نظارا صبح کا

(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۰)۔ ۲. غفلت برتنا ، لاپروائی کرنا ، توجہ نہ دینا ، خیال نہ کرنا۔ اس معاملے میں انہوں نے کبھی کوتاہی نہ کی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۲۳)۔

ـــ ہونا محاورہ۔

کوتاہی کرنا (رک) کا لازم ، کمی ہونا ، غفلت ہونا نیز قصور سرزد ہونا۔ بابائے اُردو کی خدمات کے اعتراف کے سلسلے میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے ... اس سال انشاءاللہ ہم تین تقاریب منعقد کریں گے تا کہ تاخیر کا ازالہ ہو سکے۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵)۔

کوتائی (فت ک ، کس و) امث۔
رک : کوتا ، کوتہا (پلیٹس)۔ [س : कविता+इका]۔

کُوتَر (و مع ، فت ت) صف۔
کتا ہوا ، کترا ہوا۔

پہاڑ اوپر تھا یک کوتر کنارا
کہا مجھ کو کرو مجھ کو نظارا

(۱۸۵۲ ، قصہ چوہا اور بلی ، ۱۳۱)۔ [کوترنا / کُترنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

کُوتَرْنا (و مع ، فت ت ، سک ر) فت م (قدیم)۔
کترنا ، کاٹنا (دانتوں سے)۔ جب وہ سوتا تب ہر ایک چوہا اُسے آ کر کھینچتا اور کوتر کوتر کر مزا اٹھاتا۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸۵)۔ [کترنا (رک) کا قدیم املا]۔

کوتْری (و مع ، سک ت) امث۔
الو کی مانند ایک پرند جس کی آنکھیں چھوٹی اور گول ہوتی ہیں۔ جونہی لانچ سے باہر نکلے ، وہیں ایک کوتری کی آواز ان کے کان میں پہنچی۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۳)۔ [مقامی]۔

کَوتُک (و لین ، ضم نیز فت ت) امذ۔
۱. (i) کرتوت ، کام ، عمل ، فعل ، اطوار (عموماً بُرے معنوں میں)۔ ایسی ایسی کہانیاں میں بُرے کوتکوں کی مشق بہم پہنچاتے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳)۔ اس کے کوتکوں سے میں نے جان لیا تھا کہ وہ میری بڑی دشمن ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۹۸)۔ آپ کی صورت تو دیکھیے کیا مقطع ہے اور کوتکوں کو ملاحظہ فرمائیے کہ کیا ہیں۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۰)۔ (ii) کرتوت ، بدکرداری ، بُرا کام ، لچھن ، حرکت۔ بابا غفلت اپنے کوتکوں کے پیچھے یہاں سے نکال گئی۔ (۱۸۹۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۷۰)۔ اب خالد نے وہ بھی قبول دیا کہ محض رشک بڑھانے کے لیے یہ کوتک کئے تھے۔ (۱۹۰۳ ، خالد ، ۹۶)۔ جو شخص بازار آیا جایا کرتا تھا ... تعجب کرتا تھا کہ ... ایسا کام جو ان نے کبھوں کیا لیکن وہ کہتے تھے کہ محبت بُری بلا ہے ، شہزادی کی محبت نے اس سے یہ سارے کوتک کرائے۔ (۱۸۹۹ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۸۵)۔ ۲. (جرائم پیشہ) کودن ، نااہل (اب و ، ۸ : ۱۹۸)۔ ۳. شدید خواہش ، شوق ؛ چہل ، دل لگی ؛ تیوہار ؛ تماشا ، نظارہ ؛ گانا ، ناچنا ؛ شادی کے موقع پر ایک رسم دھاگے یا چھلے کی ؛ شادی کا دھاگا یا چھلا (پلیٹس)۔ [س : कौतुक]۔

کُوتَک (۱) (و مع ، فت ت) امذ۔
ڈنڈا ، سونٹا ، موسل ، (عموماً) بھنگ گھونٹنے کا سونٹا ، خنکا ، کنکا (اب و ، ۷ : ۹۳ ؛ پلیٹس)۔ [ت]۔

ـــ کھانا محاورہ۔
مار کھانا ، ڈنڈے کھانا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــ مارْنا محاورہ۔
ڈنڈا مارنا ، مارنا پیٹنا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔

کُوتَک (۲) (و مع ، فت ت) امذ۔
الجبرے یا حساب کا کوئی قاعدہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [غالباً ، कुट्टक کُٹک]۔

کَوتَکی (و لین ، فت ت) صف۔
کوتک (رک) سے منسوب ، شریر ، بدکردار ، فریبی ، فتنہ پرداز۔ جسودا اپنے فرزندِ اَرْجُمند کوتکی کا ہرگز قصور نہ سمجھتیں۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۵۷)۔

میاں ہے کوتکی ، آنکھیں لڑائے باثر سے
چراغِ محفلِ رقص و سرود ہے بیگم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۱۱۲)۔ [کوتک + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَوتُنگ (و لین ، ضم نیز فت ت) امذ۔
رک : کوتک ، کام ، لچھن۔

بُرے کوتنگ بھی کرتے اور توقع نیکنامی کی
دماغ اپنا سنوارو تم! نہیں ہے یہ خلل اچھا

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل میرٹھی ، ۲۸۳)۔ [کوتک (رک) کا بگاڑ]۔

کوتَل (۱) (و مج ، فت ت)، (الف) امذ۔
۱. وہ گھوڑا جو ساز اور دیگر سامان زیب و زینت سے آراستہ ہو لیکن صرف نمود و نمائش کے لیے ؛ بادشاہوں یا امیروں کے جلوس کے آگے آگے ساتھ ساتھ چلتا ہو اور اس پر کوئی سوار نہ ہو ، خاص قسم کا شاہی گھوڑا۔

رہتے انھیں کوتل اس کے ہمراہ
ہوتا نہ سوار اس پہ وہ شاہ

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۰۳)۔

لے کے تیرے کوتلوں کے زیر پا
بانکپے اب بنوائیں اپنے پر ا ٹلے

(۱۸۷۸ ، سحر (آغا علی) ، ۲۶۳)۔ ۲. گھوڑا

وصف تیرے کے کیوں نہ ہوں عازم
طبع یاں دوڑی ہے جوں کوتل
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۳).

تازی ترکی عراق و عربی
کوتل آگے تھے خوش جلو میں سبھی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۵۸).

ستور کے پیچھے ہیں کوتلوں پہ شہزادے
دماغ عرش بریں پہ چڑھائے جاتے ہیں
(۱۹۸۰ء ، شہر سدا رنگ ، ۶۲). (ب) صف. ۱. **مستعد ، تیار ، سجا ہوا (خصوصاً گھوڑا).** جو بادشاہ براق آتے ہیں سو اپنی سواری کے ہاتھی ... لوہے کا ساز اور کوتل گھوڑے اور کوتل چھتر اور کوتل تخت ... شہر کے باہر بھیجتے ہیں. (۱۷۴۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۳). ایک جانب کوتل خاصے گھوڑے تازی ترکی عربی عراقی. (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۶۷). ایک دستہ سواروں کا بڑے زرق و برق سے ایک کوتل گھوڑا ہمراہ لیے چلا آتا ہے. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲).

لاشے ستم گروں کے جو گرتے تھے ہر طرف
کوتل سمند دوڑتے پھرتے تھے ہر طرف
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۰). ۲. **خالی ، بغیر سوار کا (گھوڑا نیز دیگر سواریوں کے لیے مستعمل).**

ایسی فرصت جی اور دیوے نوج طریقت نام
تن نورانی سوں اس کے دینے چھوڑیا کوتل جام
(۱۵۹۱ء ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳ الف). قاسم اپنے گھوڑے سے اتر اوس کے گھوڑے پر سوار ہو ، کوتل چچا کنے لایا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۵۹).

رہے اٹھے کوتل اس کے ہمراہ
ہوتا نہ سوار اس پہ وہ شاہ
(۱۷۹۲ء ، بشت بہشت ، ۸ : ۲۷). اگر اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو کوتل لے جائیں تو جانیو کہ مدینے کو جاتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۶۷). قیصر کی گاڑی کے پیچھے دو کوتل گاڑیاں تھیں. (۱۸۹۹ء ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۳۰). دو سو گھوڑے کوتل رکاب میں تھے کہ ضرورت کے وقت کام آئیں. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۳۳). وہ آہستہ سے گھوڑی سے نیچے اتر آیا اور خاموشی سے کوتل گھوڑی اور ان جیتوں کے ساتھ تھانہ کا ڈیڑھ میل کا راستہ چپ چاپ پیدل طے کرنے لگا. (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۷). ۳. **زیادہ ، فالتو ؛ محفوظ (تلوار وغیرہ جو وقت ضرورت استعمال میں آئے).** چالیس دوسری تلواریں محفوظ رکھی جاتی ہیں جن کو کوتل کہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ (۱) : ۱۹۸). [ب].

--- **کرنا** محاورہ.
سجانا ، آراستہ کرنا (گھوڑے کو). گھوڑے کو کوتل کر کے لگام میں اس کو باندھتے ہیں اور ہندی میں باگ ڈور کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۳).

--- **کش** (--- فت ک) امذ.
۱. **(زین سازی) وہ تسمہ یا لگام کا حصہ جس کو سوار کوتل گھوڑے کے دہانہ سے باندھ کر اپنی کاٹھی سے باندھ لیتا ہے تا کہ کوتل گھوڑا سوار کے گھوڑے کے ساتھ چلے** (ا ب و ، ۵ : ۸۶). ۲. **بالانگ ، ہینا** (فرہنگ آصفیہ). [کوتل (۱) + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- **نکلنا** محاورہ.
آراستہ و پیراستہ گھوڑے اور دیگر سواروں کا جلوس برآمد ہونا. وقت سواری جس وقت وہ خاص کوتل نکلتی ہے عجب آن شان و تجمل ہوتا تھا. (۱۹۰۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۰).

کوتل (۲) (و مج ، فت ت) امذ.
ٹیلا ، چٹان یا پہاڑ عبور کرنے کا راستہ. اس منزل سے آگے پہاڑ و کوتل و نشیب و فراز بہت تھے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۳۲). [مقامی].

کوتل گارڈ (و مج ، فت ت ، سک ر) امذ.
چھاؤنی یا فوج کا وہ صدر مقام جہاں ہر وقت گارڈ متعین رہتی ہے اور بندوقوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے، آتے جاتے افسروں کی سلامی بھی اترتی ہے اور دلیل والوں کی نگرانی بھی ہوتی ہے. کوارٹر گارڈ اردو میں بگڑ کر ، کوتل گارڈ ، ہوگیا ہے یہ دونوں مرکب ہماری زبان میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۳). [کوارٹر گارڈ (رک) کا بگاڑ].

کوتلی (و مج ، سک ت) امث ؛ ← کوتھلی.
تھیلی ، بٹوا (قدیم اردو کی لغت). [کوتھلی (رک) کا ایک املا].

کوتمیر (و مج ، سک ت ، ی مج) امذ ؛ ← کوتھمیر.
ہرا دھنیا ، دھنیے کے پتے. کوتمیر اور سویا اور میتھی اور اجوائن اور سونف بونے کے لیے مثل باغیچہ کے زمین چاہیے. (۱۸۳۵ء ، دولت ہند ، ۱۳۶).

بنتے ہیں جو کہ مہر پہن کر لباس سبز
بیٹھے نہیں ہیں صاحبو وہ کوتمیر ہیں
(۱۸۶۷ء ، لذۃ الافہام ، ۹۹). [کوتھمیر (رک) کا ایک املا].

کُوتنا (و مع ، سک ت) ف م.
اندازہ کرنا ، حساب کتاب لگانا ، جانچنا ؛ رفع حاجت کے لیے مقعد کی جانب سانس کا زور لگانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [غالباً ، س : **कुट्टय (ति)**].

کوتوال (و مج ، سک ت) امذ.
۱. **محافظ ، محافظ قلعہ ، قلعہ دار.**

اقبال کوتوال اس حصار برنج
جو معمور کیا خزینہ و گنج
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۷۷). نزدیک ایک قلعہ تھا نہایت مضبوط نام اوس کا معمورہ تھا اور وہاں ایک کوتوال تھا عزیز بن ہارون نام. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۳۳). بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ کوتوال وغیرہ کوں بے نصیحت کی باتیں لکھیں. (۱۷۴۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۳). کوتوال نے مکرر عرض کیا کہ متواتر خبر پہنچی ہے. (۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۳۵). دروازۂ اول کہ سرخ رنگا ہوا ہے

اس کا کوتوال بھی لباس گلنار پہنے کرسی پر بیٹھا ہے۔ (۱۹۰۲ء، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۵۷۶). عمارت میں قلعہ دار (یا دزدار یا کوتوال) رہا کرتا تھا. (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۰۳)۔ ۲. **محافظ شہر، پولیس کا افسر جس کے تحت شہر کا بڑا تھانہ ہو.**

لازم گناہ کرتے ہیں کوتوال و قاضی سُن
میں شرعی ہوں کی کرتے اہیں لوگ عام بحث
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۶۳)۔

حیراں ہیں سارے مفتی و قاضی و کوتوال
آگے ترے کسی کی حکومت کہاں رہی
(۱۸۰۳ء، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۲۷۲)۔

چوری میں ہے کیا کسی کی چوری
اب یار ہے کوتوال میرا
(۱۸۲۹ء، معروف، د، ۲۰)۔ آخر آپ کو کسی فعل سے کیا واسطہ آپ کوئی قاضی ہیں کوتوال ہیں مفتی ہیں. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۹۸). ۳۰ اپریل ۱۸۸۱ء سے ۸ اکتوبر ۱۸۸۲ء تک اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور قائم مقام کوتوال رہے. (۱۹۲۹ء، تذکرۂ کاملان رام پور، ۳۸۳)۔ منٹگمری سے آپ ریٹائر ہوئے سابقاً آپ لاہور میں کوتوال تھے۔ (۱۹۹۰ء، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۳۰)۔ [س : **कोट** یا **कोष्ठ** + **पाल**]

کوتْوالی (و مج، سک ت) (الف) امث.

۱. **شہری پولیس کا سب سے بڑا تھانہ، شہر کی پولیس کا محکمہ، پولیس اسٹیشن.**

دیکھیو مجھ پر بہت ستم نہ کرو
پاس اپنے جان کوتوالی ہے
(۱۸۴۰ء، الماس درخشاں، ۳۳۲)۔ اس نے ایک نہ مانی اور پکڑ کر کوتوالی لے گیا. (۱۸۷۷ء، توبۃ النصوح، ۲۶۹)۔

آسمانی کوتوالی پر لکھا دی ہے رپٹ
حکم پایا، استغاثہ زیرِ تحقیقات ہے
(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۳ : ۵۹)۔ کوتوالی کی نئی عمارت میں سنگِ مرمر کی ایک تختی لگائی جائے. (۱۹۷۷ء، اقبال کی صحبت میں، ۲۲۳)۔ ۲. **(مجازاً) حکومت، عملداری.** دغا کی کوتوالی، فریب کی تحصیلداری ... اور رہزنی کی چوکیداری ہونے لگی. (۱۸۶۳ء، جوہرِ عقل، ۱۰۹)۔

گئی سلطنت چھن گئی کوتوالی
وہی پھر سے کھرپا وہی پھر سے جالی
(۱۸۹۹ء، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۲۸)۔ کس کی مجال ہے کہ میرے فرزند کی کوتوالی میں ایسا فتور کرے. (۱۹۰۲ء، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۶۲)۔ ۳. **کوتوال کا عہدہ، (کسی جگہ کی) حفاظت و نگرانی کا منصب.** یہ بات لومڑی کی شیر کو خوش آئی اور بلی کو بلوا کر خدمت کوتوالی کی دی وہ اپنی خدمت پر مستعد ہوئی. (۱۸۰۲ء، طوطا کہانی، ۳۰)۔ (ب) صف. **کوتوال (رک) سے منسوب، کوتوال جیسا، پولیس افسر کا.** اٹھنے بیٹھنے اور بولنے کے انداز تو کوتوالی تھے ہی چال بھی ان کی نرالی تھی. (۱۹۹۰ء، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۳۲)۔ [کوتوال + ی، لاحقۂ نسبت]

---(کا) **چَبُوتَرا / چَبُوتَرَہ** (فت چ، و مع، فت ت/فت ر) امذ.
کوتوال کے دفتر کی وہ خاص جگہ جہاں کوتوال بیٹھ کر ملزموں اور مجرموں کے خلاف چارہ جوئی کرتا ہے نیز؛ (مجازاً) بڑا تھانہ، کوتوال کا صدر دفتر. اگر نہ مانو گے، کوتوالی چبوترے میں کہہ دوں گا. (۱۸۷۷ء، عجائبات فرنگ، ۱۳۰)۔ بیاہ جب تک نہ ہوتا کہ دولہا دولہن دونو کوتوالی کے چبوترہ پر نہ آتے. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲ : ۲۱۷)۔

آگے تھک کر گئی جو تخت نہ لیٹ
کوتوالی چبوترہ، کھلا پیٹ
(۱۹۲۰ء، عروج لکھنوی (باقر علی) شاہد نامہ (ق)، ۵)۔
[کوتوالی + چبوترا / چبوترہ (رک)]

---**چَڑھنا** محاورہ.
کسی جرم کی وجہ سے تھانے میں بلایا جانا، بدمعاشوں میں نام درج ہونا (جامع اللغات).

---**دِکھانا / کا چَبُوتَرَہ دِکھانا** محاورہ.
تھانے میں لے جانا، گرفتار کرنا، حراست میں لینا، پکڑنا. مگر اتنی تشفی تھی کہ کوتوالی کوئی نہ دکھائے گا. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۷)۔ ان ذات شریف کو اب کوتوالی کا چبوترہ دکھاؤ. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۰)۔

---**کا چَبُوتَرَہ دیکْھنا** محاورہ.
کسی جرم میں ماخوذ ہو کر کوتوال کے سامنے پیش ہونا (ماخوذ : فرہنگ اثر).

کوتْوالِیا (و مج، سک ت، ل) امذ.

سپاہی (علمی اردو لغت). [کوتوالی + ا، لاحقۂ نسبت]

کُوتَہ (و مع، فت ت) امذ (قدیم).

رک : کتا.

تا رک وہاں تھواد کوں
بلی و کوتہ ہانک دے
(۱۶۳۵ء، تحفۃ المومنین، ۱۰۴)۔ [کتا (رک) کا بگاڑ]

کوتَہ (و مع، فت ت) صف.

۱. رک : **کوتاہ، مختصر، چھوٹا.**

کہ تیغ سے کوتہ درازی ہے راہ
نہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۵)۔

قصہ کوتہ ہم سنو شادی و غم
کہ دونوں اکٹھے ہوئیں آ یک دم
(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۱۵۰)۔

شب کوتہ اور قصہ ان کا دراز ورنہ
احوال میر صاحب ہم تجھ کو سب سناتے
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۲۹۶)۔
باغ جہاں میں سیر کو آئے ساتھ ہے لیکن قسمت نہ بھی ہاتھ ہے کوتہ شاخ ہے اونچی پائینگے کیونکر کوئی ثمر ہم. (۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۲۰۰)۔ ۲. **(مجازاً) پست، حقیر**

نامبول اتنا اوس کہنا
نارنگ لذت کوتہ بقتہ
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۷)۔ [کوتاہ (رک) کی تخفیف]۔

---اَندیش (---فت ا ، سک ن ، ی مج) صف۔
رک : **کوتاہ اندیش ، بے سوچے سمجھے کام کرنے والا ، کم فہم**۔ کوتہ اندیش نے بوسر دیوان جلسۂ امرا میں آ کر میرا ناکہ کو قتل کیا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۳)۔ [کوتہ + ف : اندیش ، اندیشدن - سوچنا]۔

---اَندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث۔
رک : **کوتاہ اندیشی ، کم فہمی ، بے وقوفی ، نادانی**۔ اپنی کوتہ اندیشی پر ہزار لعنت و ملامت کی۔ (۱۹۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۲)۔ ان سے کوتہ اندیشی یہ ہوئی کہ غنیم کے ساتھ صلح کی گفتگوئیں کیں۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۱)۔ [کوتہ اندیش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آستینی (---سک س ، ی مع) امث۔
رک : **کوتاہ آستینی ، کنجوسی**۔ اوس ہاتھ کی موروثی اور مناسبت اور قبض و بسط ، کوتہ آستینی و فراخ دستی ... باحسن وجوہ ظاہر تھی۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، ہماری دنیا ، ۹)۔ [کوتہ + آستین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پاچَہ (---فت چ) امذ۔
رک : **کوتاہ پاچہ ، چھوٹے قد کا آدمی یا جانور**۔ بادشاہ کا ایک سائیس تھا کوزہ پشت کوتہ پاچہ ، قد کوئی یکمشت و دو انگشت۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۱)۔ [کوتہ + پا (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---خَیالی (---فت خ) امث۔
رک : **کوتاہ خیالی ، تنگ نظری ، کوتاہ اندیشی**۔
دنیا کی یہ قدیمی کوتہ خیالیاں ہیں
جیتے تو تالیاں ہیں ہارے تو گالیاں ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۹ ۲)۔ [کوتہ + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سُخُن (---ضم نیز فت س ، فت خ نیز ضم) صف۔
رک : **کم سخن ، کم بولنے والا ، کم گو**۔
اسی وقت ہوئے گا کوتہ سخن
نکوئی تجھ سوں جھگڑا کریں گے ہمن
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۳)۔
تیاگ اس چمن میں نے توتا میو
ہوا کوتہ سخن واللہ اعلم
(۱۶۷۰ ، شغلی ، بہرام و گل اندام (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۲۷))۔ [کوتہ + سخن (رک)]۔

---قَد (---فت ق) صف۔
پستہ قد ، ٹھگنا ، بونا (فرہنگ آصفیہ)۔ [کوتہ + قد (رک)]۔

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف۔
رک : **کوتاہ قلم ، کم لکھنے والا ، کوتاہ نویس** (جامع اللغات)۔ [کوتہ + قلم (رک)]۔

---قَلَمی (---فت ق ، ل) امث۔
رک : **کوتاہ قلمی ، کم لکھنا ، کوتاہ نویسی**۔ کچھ موسم کی سردی کچھ بڑھاپے کی کاہلی کو بھی کوتہ قلمی میں دخل ہے۔ (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۲۶۲)۔ [کوتہ قلم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کَرنا محاورہ۔
رک : **کوتاہ کرنا ، چھوٹا کرنا ، کم کرنا ، مختصر کرنا ، طے کرنا** (جامع اللغات)۔

---گَردَن (---فت گ ، سک ر ، فت د) صف۔
رک : **کوتاہ گردن ، چھوٹی گردن والا ، وہ شخص جس کی گردن نسبتاً چھوٹی ہو**۔ کوئی چھوٹی اُنٹ کی سوئی تازی سنڈی زنڈی کوتہ گردن ... کی منجھلی بہن بھی برات کی کیفیت دیکھنے کو آئی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵)۔ [کوتہ + گردن (رک)]۔

---گَردَن تَنگ پیشانی حرامزادے کی یہی نشانی کہاوت۔
چھوٹی گردن اور چھوٹی پیشانی والا ، شریر ، فسادی۔ کوتہ گردن ، تنگ پیشانی ، حرام زادے (شریر ، مُفسد) کی یہی نشانی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۵)۔

---نَظَر (---فت ن ، ظ) امث۔
۱. رک : **کوتاہ نظر ، تنگ نظر**۔
حقیقت میں جو ہولیں کوتہ نظر
زباں پر رکھیں عیب مشت تیغ پتر
(۱۸۰۵ ، دیباچۂ گلزار عشق (صحیفہ ، جنوری ۱۹۷۳ ، ۱۲۳))۔ لیکن یہ کوتہ نظر اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ سب سے زیادہ بلیغ کلام وہی ہے جو دل میں اتر جائے۔ (۱۹۰۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۹)۔ ۲. جسے کم نظر آتا ہو ، **کم بین ، کم نظر**۔ سائنس انسان کی روح اور روحانی عالم اور عقبیٰ کا انکار کیا کرے کیونکہ وہ کوتہ نظر ہے۔ (۱۹۱۰ ، مقدمۂ معرکۂ مذہب و سائنس ، ۵۵)۔ کوتہ نظر پاس کی چیز بھی نہیں دیکھ سکتے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۳)۔ [کوتہ + نظر (رک)]۔

کوتہی (و مج ، فت ت) امث۔
رک : **کوتاہی ، کمی ، غفلت**۔
ہے کوتہی اجل کی طرف سے ہی ورنہ میں
اک عمر سے اسیر ہوں زلفِ دراز کا
(۱۸۸۳ ، ذوق ، د ، ۳۰)۔
جھالے پڑے ہیں گو تفِ دل سے زباں پر
اس پر بھی کوتہی نہیں کرتے فغاں میں ہم
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۳۰)۔
اوس حیلہ گر نے کوتہی شب کے شکوے سے
رکھا ہے اپنا وصل قیامت کی رات پر
(۱۸۷۳ ، تشبیر خسروانی ، ۹۷)۔ [کوتہ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُوتی (۱) (و مع) امذ.
(مشاط گری) کشتا ، قرساق ، بھڑوا (ا ب و ، ے ؛ ۸۶)، [مقامی]۔

کُوتی (۲) (و مع) امذ (قدیم).
بھَو (علمی اردو لغت)۔ [مقامی]

کوتی (۱) (و مج) اصف مث.
۱. کوتہ (رک) کی تانیث ، چھوٹی ، مختصر۔ تیسرے دیس رات کون رلف جا کر شب حول بڑی ، کوتی تھی سو ہوئی بڑی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۹)۔

جمال و حسن میں کامل وہ سب تھی
ولے کوتی حمایت اوس کے عجب تھی

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور ، ۲)۔ آرسی میں صورت چھوٹی دستی ہے اور باتی میں اوٹھی اور تلوار میں لمبی ، اما اصل صورت نہ کوتی ہے نہ لمبی لمبا بنا کوتا بنا تماشں ہے۔ (۱۷۹۹ ، شاہ نور اللہ ، تجلیات ستۂ نوریہ ، ۳ ؛ ۶۶)۔ اکثر ایسے معالج ان عورتوں کو ضرور بڑھتے ... اور بھی ان عورتوں کو کہ جن کا جسم فربہ اور گردن کوتی ہے۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۰)۔ ۲. حقیر (قدیم اردو کی لغت)۔ [کوتا (رک) کی تانیث]۔

---عقل کا صف مذ.
کم فہم ، ناسمجھ ، نادان ، بے وقوف۔ دُسرا کوتی عقل کا۔ (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت))۔

کوتی (۲) (و مج) صف.
اندازہ لگانے والا ، جانچنے والا (عموماً غلہ وغیرہ کا)۔

نکس تھے ایک ہی جوتی ، دیکھت بھولیں جگت کوتی
حجل ہوئیں ڈھال کے موتی ، ڈھلیں جب چُلبلیاں بالیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ ؛ ۱۹۹)۔ [رک : کُوت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کوتے (۱) (و مج) امث.
رک : کوتی (۱) ، حقیر (قدیم اردو کی لغت)۔ [رک : کوتی (۱) کا ایک املا]۔

کوتے (۲) (و مج) صف.
رک : کوتی (۲) ، جائزہ لینے والا ، حصہ دار (قدیم اردو کی لغت)۔ [کوتی (۲) کا ایک املا]۔

کوتیا (و مج ، کس ت) امذ.
رک : کوتی (۲) ، غلہ اور میوہ کا اندازہ کرنے والا (علمی اردو لغت)۔ [رک : کُوتی (۲) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

کُوتیاں (و مع ، سک ت) امذ (قدیم).
کُوتہ (رک) کی جمع ، کتے۔ کوتیاں کوں سنگ دیے تو موں جاتے آئے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۵)۔ [کوتی = کتا (رک) کی جمع]۔

کَوتھ (و لین) امذ.
(لفظاً) کیا کام ؛ (مجازاً) کام ، مطلب ، واسطہ ، رشتہ ، تعلق ، سروکار۔ تم اپنی ہستی کو کیوں بھولتے ہو ، تو کدھی کمہار کی تجھے رام سے کوتھ ، (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۵)۔ [غالباً : کون (رک) کا بگاڑ]۔

کوتھ (۱) (و مج) امذ و امث.
رک : کوت (۱)، لکڑی کی وہ الماری جس میں بندوقیں رکھتے ہیں۔ اسی شب دس یا گیارہ بجے رات کو انیسویں رجمنٹ کے سپاہیوں نے بلوہ کر کے کوتھ (جہاں کہ بندوقیں جمع رہتی تھیں) کو توڑ کر اپنی اپنی بندوقیں لین میں لا رکھیں۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۵۶)۔ [رک : کوت (۱) کا ایک املا]۔

کوتھ (۲) (و مج) امذ.
خوشہ ، اناج کی بالی (پلیٹس)۔ [س : कोथ]۔

کوتھ (۳) (و مج) امث.
(کاشت کاری) اناج کے پودے میں بال ، طرہ یا بھٹا نکلنے کا ابھار (ا ب و ، ۶ ؛ ۹۲)۔ ف : آنا ، نکلنا۔ [رک : گود ۔ سوجن کا بگاڑ]۔

کَوتھا (و لین) صف مذ.
کون سا۔

پوچھ مت مجھ سے دوگانا ہے تجھے کوتھا برس
دور تیری جان سے تجھ کو لگا میٹھا برس

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشاء ، ۶۶))۔

مجھے یہ تو بتا تیرے فرزند کا موئے نادہند کا
کیا ڈول کیا حال ہے اوس کو کوتھا سال ہے

(۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۲۹)۔ اکلا (= اکیلا) سے اکلوتھا بنا (جو بعد کو اکلوتا ہو گیا) چنانچہ جوتھا کوتھا۔ (۱۹۹۰ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۳۹)۔ [رک : کوتھ + ا ، حرف تشبیہ]۔

کوتھبی (و مج ، سک تھ) امذ.
پان کی ایک قسم۔ اسماء اقسام پان یہ ہیں ... کوتھبی۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعت ، ۱۸۳)۔ [مقامی]۔

کوتھلا (و مج ، سک تھ) امذ.
تھیلا ، بورا ، غلاف ، چمڑے کا بڑا تھیلا ، پٹی یا مٹی کا بڑا برتن جس میں اناج ڈالتے ہیں ، جیب ، کیسہ ؛ (مجازاً) پیٹ ، شکم ، معدہ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [س : कोष्ठ + त्व = कोष्ठ]۔

---بھرنا محاورہ.
(حقارۃً) ادھواری ناتنا ، پیٹ بھرنا ، گڑھا بھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

کُوتھلی (و مع ، سک تھ) امث.
چھوٹا تھیلا ، تھیلی ، بوری ، جیب ، شیرینی یا مٹھائی کی تھیلی (جو تحفۃً کسی کو دی جائے) (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [کوتھلا + ی ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوتھ میر / کوتھمیر (و مج ، سک تھ ، ی مع) امذ.
ہرا دھنیا یا اس کے پتے (لاط : Coriandrum Sativum)۔

لہسن بیگ و پیاز بیگ و پودینہ بیگ و کوتھمیر بیگ (م ۱۷۰۰، جنگ نامہ، یوسفی (اردو نامہ، کراچی، جولائی ۱۹۶۷ء، ۱۳۰)). دھنیے کے پتوں کو کوتھمیر کہتے ہیں (۱۸۳۸ء، توصیف زراعات، ۱۶۶).

لیکن ستم رسیدہ بخاری کو آج تک
چٹنی کے واسطے نہ ملا کوتھمیر بھی

(۱۹۲۷ء، بہارستان، ۳۳۷). ماش کی دال، مونگ کی بکھری ہوئی دال کوتھمیر (ہرا دھنیا) کی خوشبو ان کو پسند تھی (۱۹۸۸ء، غالب، کراچی، جنوری تا جون، ۲۰۸). [س: कुस्तुम्बरी].

کُوتھنا (و مع، سک تھ) ف ل ۱ = کونتنا، کونتھنا.

۱. پاخانہ کرتے ہوئے زور لگاتے وقت آواز کا نکالنا، کانکھنا. زحیر (Tenemus) یعنی بار بار پاخانہ کی حاجت ہونا کوتھنا اور پھر بھی پاخانہ کا نہ آنا پیچش کی علامت ہے. (۱۸۸۷ء، کلیات علم طب، ۱ : ۵۶). جب مویشی کے مرض کا دوسرا درجہ ہو گا، تو علامات و تشاکلات حسب ذیل ہونگے تمام بدن کی گرمی کا یکساں نہ ہونا ... جانور کا کوتھنا و کانکھنا ... پیٹ میں مروڑ کا زیادہ اٹھنا (۱۹۰۵ء، محب المواشی، ۳۹). ۲. کراہنا سسکنا بچے کو کندھے پر چڑھانے کے بعد ایسی کوتھنے والی منحوس قطع کسی عورت کی، ہم نے تو دیکھی نہیں. (۱۹۳۵ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۹ : ۹). ۳. بوجھ اٹھاتے ہوئے آواز نکالنا، زور لگانا، بڑی کوشش کرنا (ماخوذ : جامع اللغات). [س : कुन्थनीय].

کُوتھی (و لین) امث.

کوتسی (تاریخ). قافیہ خوب ملا، ولی حسین پوچھتے ہیں کہ کوتھی کو آتی کے میں کہتا ہوں جوتھی کو. (۱۹۱۸ء، خطوط اکبر بنام خواجہ حسن نظامی، ۱۰۲). [کوتھا (رک) کی تانیث].

کوتھی (و مع) امث.

وہ حلقہ نما تسمہ جو تلوار یا پیش قبض وغیرہ کی میان میں بطور تھام لگا ہوا ہوتا ہے، میان کا چھلا. سپر کہنہ پشت پر تلوار برائے چمڑے کی نیام، جس کی کوتھی گر گئی ہے. (۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا، ۵ : ۶۰۳). [رک : کوتھ (۲) + ی، لاحقۂ تانیث].

کُوٹ (۱) (و مع) امر.

۱. کوٹنا (رک) کا امر، تراکیب میں مستعمل نیز بطور تابع جیسے: کاٹ کوٹ (جامع اللغات). ۲. " کوٹ " کر کی جگہ.

لاؤ الھاوس طبل کوٹ
باذل جیوں کے برسیں بھوٹ

(۱۵۰۳ء، نوسرہار (اردو ادب، علی گڑھ، ۱۹۵۷ء، ۲، ۱ : ۵۳)).

او لشکر سوں یوں بولی اس وقت گرم
جو اتیاں کوں میں کوٹ کری ہوں نرم

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۸۱۳). میں سب کو کاٹ کوٹ کے ڈھیر دوں گا، جاتے کہاں ہیں. (۱۸۹۲ء، خدائی فوجدار، ۱ : ۸۹). شیشہ کو کوٹ پیس کر اس کے باریک ذروں کو کپڑا بنانے میں شامل کر دیتا ہے. (۱۹۸۱ء، قطب نما، ۳۳). ۳. پڑھنا، ورد کرنا، مسلسل دہراتے رہنا، یاد کرتے رہنا.

کلمہ کوٹ محمدیؐ تابیں امن و امان
توشہ تھلی بادشاہ ایک صاحب سبحان

(۱۶۵۳ء، گنج شریف، ۱۹۰). [کوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

---تان امث.

(موسیقی) تان کی دوسری قسم جس میں سُر مسلسل وار لگانا ضروری نہیں بلکہ الٹ پلٹ کر تانیں پیدا کی جاتی ہیں. ہم کوٹ تان کے بنانے معلوم کرنے کا ایک مختصر طریقہ معہ نقشہ کے تحریر کرتے ہیں. (۱۹۲۷ء، نغمات الہند، ۱ : ۱۰۶). [کوٹ + تان (رک)].

---ڈالنا محاورہ.

۱. مارنا، پیٹنا، قلع قمع کرنا. وہ جمعیت شیروں کے مانند تازہ دم کمین گاہ سے باہر کود دی اور دشمن کو چار طرف سے کوٹ ڈالا (۱۸۲۳ء، سیر عشرت، ۳۵). ۲. کسی چیز سے ضرب لگانا، کسی چیز کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا. چیختی ہوئی منقبہ نے عارف کا دروازہ کوٹ ڈالا (۱۹۶۳ء، کپاس کا پھول، ۱۳۶).

---(کاٹ) کَر م ف.

ٹکڑے ٹکڑے کر کے، بخوبی، بکثرت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ، علمی اردو لغت).

--- کَر بھری ہونا محاورہ.

(کسی شخص یا چیز میں کسی خوبی یا خرابی کا) کامل طور پر ہونا، کسی شخص یا چیز میں کسی صفت کا مکمل طور پر ہونا.

تمام اس کے ہیں اعضا شعلۂ نور
شرارت کوٹ کر اس میں بھری ہے

(۱۸۵۳ء، اندر سبھا، امانت لکھنوی، ۱۲۰).

---(کُوٹ) کَر/کے بَھرنا محاورہ.

ٹھونس ٹھونس کر بھرنا، اتنا بھرنا جس سے زیادہ ممکن نہ ہو، اچھی طرح سے داخل یا شامل کر دینا؛ (کسی خوبی یا صفت وغیرہ کا) بہت زیادہ پایا جانا یا موجود ہونا یا جمع ہو جانا.

یے تابیاں بھری ہیں مگر کوٹ کوٹ کر
خرقے میں جیسے برق بھارے ہے اضطراب

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۶۰۴). جس قوم کے بچے ابتدائی عمر سے ناز و نعم میں پلے ہوں اس کے جوانوں میں عیش پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہو گی. (۱۹۰۹ء، نکات رموزی، ۲ : ۱۳). انشا میں مزاح کی حس کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی. (۱۹۸۸ء، احوال دوستاں، ۱۳۵).

---(کُوٹ) کَر/کے موتی بَھرنا محاورہ.

۱. دنیا کی تمام خوبیوں کا جمع کر دینا.

کہنے لگے ز روئے طرب خوش کہو تمام
موتی بھرے ہیں کوٹ کے کیا واہ واہ واہ

(۱۸۵۳ء، اندر سبھا، امانت لکھنوی، ۱۰۶).

جوش نمائی سلک دندان کی دہن میں کیا کہوں
دُرِ جگر یاقوت میں موتی بھرے ہیں کوٹ کوٹ

(۱۸۳۹ء، نکہت دہلوی (فرہنگ آصفیہ)). ۲. (آنکھوں کا) پُرکیف و بارونق بنانا.

وہ آنکھیں جو روتی ہیں بس پھوٹ پھوٹ
تو گویا کہ موتی بھرے کوٹ کوٹ
(۱۷۸۴ء، مثنوی سحرالبیان، ۹۰)۔

کوٹ کر موتی بھرے ہیں مری آنکھوں میں اگر
قطرۂ اشک نہاں بھی ہیں گہر آنکھوں میں
(۱۸۳۱ء، دیوان ناسخ، ۲ : ۸۵)۔

دیکھیے جو چشم نسبت کو چشم صدف کبھی
موتی بھرے ہیں کوٹ کے یے ہر آنکھ میں
(۱۸۶۱ء، سراپا سخن، ۶۷)۔

---کُوٹ م ف۔
رک : کوٹ کر، بخوبی، بہت زیادہ، بکثرت۔

شتم اس بیچارے ہو کی کوٹ کوٹ
تراش اس گھڑی کوچ کا کوچ جھوٹ
(۱۷۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی ۱۶۷)۔

---کُوٹ کے خُوبیاں بھری ہیں فقرہ۔
(طنزاً) بہت عیب ہیں، ہجو (نوراللغات، جامع اللغات)۔

کُوٹ (۲) (و مع) امث۔
چوری مال مسروک (مصطلحات ٹھگی)۔ اف : کر لینا۔ [مقامی]۔

کوٹ (۱) (و مج) امذ۔
۱. قلعہ، گڑھ، شہر پناہ، حصار۔

کیا رام جیونکہ وو راون پہ چل
لیا کوٹ لنکھا سو سہنا بدل
(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د ، ۱۳۷)۔

نی کہے لا الہ کا کوٹ میں جے کوئی آویگا
مرے کوٹ میں سو عذاب تے راحت پاویگا
(۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۱۲۷)۔

کر صف مژگاں ہو گھیرے عقل کیا غم جیوں نگاہ
عشق کے ہیں سات برجوں کے سدا کوٹوں میں ہم
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۵۰۶)۔ ایک کوٹ دیکھا، بہت بلند تمام پتھر کا۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۸۱)۔ اس کے استقلال کو دیکھ کر لنکا کا کوٹ باقی باقی ہوا جاتا ہے۔ (۱۸۸۰ء، نیرنگ خیال، ۱۰۹)۔ اپنے جوگ نشادی رچائی اور برات بنا کر راجہ کے کوٹ میں لے گیا۔ (۱۹۳۷ء، قصص الامثال، ۳۰۷)۔ کوٹ یعنی قلعہ، قلعہ اونچا ہوتا ہے (۱۹۷۹ء، اثبات ولفی، ۸۲)۔ ۲. **چار دیواری، کنڈل، فصیل، حصار۔**

ابا ماں کی دعا ورد ہے دُعا کا کوٹ جوگرد ہے
معانی قطب تج بڑھے علی کو حُب حصاری ہے
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۷۳)۔

ہو جائے کوٹ گرد ترے کو وہ بیٹھ جائے
صف باندھ کر کھڑے ہوں تو ہے قلعہ کے النگ
(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱ : ۳۱۰)۔

اندر جس ایسا کیا جو طرف اس کو کوٹ ہے
حکمت یہ جانے ہے خدا آدم بنا سب کھوٹ ہے
(۱۸۳۷ء، مجموعۂ بست قصہ، ۷)۔ ۳. **(مجازاً) قالب، جسم، جسد** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. **دفاعی مورچہ، وہ جگہ جہاں سے دشمن پر گولے داغے جا سکیں، دشمن پر تیر یا آتشیں اسلحہ پھینکنے کا مورچہ۔** خیال کیا جاتا ہے کہ اتنا بڑا قلعہ اور کوئی نہو گا مشہور ہے کہ اس قلعہ اور شہر کے چھپن کوٹ اور باون دروازے ہیں۔ (۱۸۴۶ء، آثارالصنادید، ۲۰۰)۔ ۵. **لڑائی کے وقت ہاتھی یا گھوڑوں کی حفاظتی صف یا پرا وغیرہ۔** دوارکا پوری سے ہستنا پور کو چلے اس سمے کی سوبھا کچھ بری نہیں جاتی کہ آگے ہاتھیوں کا کوٹ بائیں دائیں رتھ گھوڑوں کی اوٹ۔ (۱۸۰۳ء، پریم ساگر، ۱۸۷)۔ ۶. **عاملوں اور جادوگروں کا حصار یا کنڈل جس میں بیٹھ کر عمل کرتے یا منتر پڑھتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۷. **(استعارۃً) سمت، طرف۔**

آج کا دن بھی آخر بیتا، جگ جگ کا جنجال لیے
اندھیارے نے ایک جھپٹ میں چاروں کوٹ سنبھال لیے
(۱۹۷۸ء، ابن انشا، دل وحشی، ۶۵)۔ [س : **कोट : कोट्ट**]

---اُٹھانا محاورہ۔
قلعہ تعمیر کرنا، فصیل کو بلند کرنا، حصار تعمیر کرنا۔

کیا سخت مکاں بنواتا ہے کھم تیرے تن کا ہے پولا
تو اونچے کوٹ اٹھاتا ہے واں گور گڑھے نے منہ کھولا
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۵۴۴)۔

---باندھ بیٹھنا محاورہ۔
گھٹنوں کو سینے کے بالمقابل لا کر ہاتھوں وغیرہ سے گرفت میں لینا، آلتی پالتی مار کر بیٹھنا، آرام سے بیٹھنا۔ تیسرا درویش کوٹ باندھ بیٹھا، اور اپنی سیر کا بیان اس طرح سے کرنے لگا۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۹۳)۔

---باندھنا محاورہ۔
حصار کھینچنا، روک قائم کرنا، چار دیواری اُٹھانا، فصیل بنانا۔

کیوں نظر تجھ چاند مکھ پر عاشقاں کی پڑ سکے
زلف کے خط کی گھٹا نے ہر طرف باندھا ہے کوٹ
(۱۹۶۷ء، سندھ میں اردو شاعری، ۱۰۹)۔

---پال امذ۔
حاکم قلعہ، قلعہ کا سردار (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کوٹ + پال (رک)]۔

---گشتی (۔۔۔فت گ، سک ش) امث۔
قلعے کے سپاہیوں کی وہ جماعت جو قلعے یا شہر کا گشت کر کے دشمنوں اور مجرموں کا سراغ لگائے، قلعے کی گشت اور حفاظت پر مامور سپاہیوں کی جماعت۔ ہر کارے کوٹ گشتی کے دوڑ گئے اور ملکۂ حیرت کی دعا و ثنا بجا لا کر عرض کیا۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۵۹)۔

جھب کے ملنے کی بھی کلفت اونہیں مل جائے
کوٹ گشتی میں لگے کوئی جو بریا اون کا
(۱۹۵۹ء، دیوان برق، ۹۴)۔ [کوٹ + ف : گشت، گشتن - گھومنا، گردش کرنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

کوٹ (۲) (و مج) امذ.
کورٹ (رک) کی تخفیف، تراکیب میں مستعمل، جیسے کوٹ شپ، کوٹ مارشل وغیرہ. [رک : کورٹ (رک) کی تارید و تخفیف].

ـــ شِپ (ـــ کس ش) امث.
شادی کے لیے لڑکی کو رجھانا ؛ معاشقہ ، ملاقات کچہری ، عدالت ، دربار (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) [کورٹ شپ کی تخفیف].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کورٹ شپ ، معاشقہ کرنا ، شادی سے پہلے لڑکی سے ملاقات کرنا (علمی اردو لغت).

ـــ مارْشَل (ـــ سک ر ، فت ش) امذ.
رک : کورٹ مارشل ، فوجی عدالت میں مقدمہ چلانا ، فوجی تحقیقات کرنا ، فوجی افسروں پر مشتمل عدالت. اگر پلٹن میں کسی نے ایسی شرارت کی ہوتی تو فوراً کوٹ مارشل ہو جاتا. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۲۵). [کورٹ مارشل (رک) کی تخفیف].

ـــ ہونا محاورہ.
رک : کورٹ مارشل ہونا. نئے سوار رژکی تک ساتھ ہے اور وہاں پہنچ کر بگڑ گئے ، انکا کورٹ ہوا ... کلکٹر بہادر کی عنایت سے ان کی جان بخشی ہو گئی. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۶۳).

کوٹ (۳) (و مج) امذ.
رک : کوت (۱) کا ایک تلفظ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ باندْھنا / بَنْدْھنا محاورہ.
ہتھیار بند سپاہیوں یا فوجیوں کا قاعدے اور اُصول کے مطابق صفوں میں کھڑا ہونا. برگیڈیر کرسی پر بیٹھا تھا کوٹ ہتیاروں کا بندھا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۰).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
ہتھیاروں یا بندوقوں وغیرہ کو قرینے یا قاعدے کے مطابق رکھنا یا جمع کرنے کی صورت یا حالت. قدرت نے نیا تماشا دکھایا تھا باغ رخسار کی نرگس میں تلوار کا پھل آیا تھا ترکان چشم نے تلواروں کی کوٹ بندی کی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۰). [کوٹ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوٹ (۴) (و مج) امذ.
۱. آستینوں والا انگریزی وضع کا جوغہ نیز کُرتے وغیرہ کے اوپر پہنے کا لباس جو مختلف وضع قطع کا ہوتا ہے. یہاں کالجوں اور اسکولوں میں ... ہر طالب علم کے کوٹ کے گریبان پر سنہری کلابتوں میں اُس کالج یا اسکول کا نام کڑھا ہوا ہوتا ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۵۳).

ہرچند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے
بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۲). شب یخبر کے شور میں کوٹ پہنے گئے ، باہر رات سرد اور ویران اور خوشگوار تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸). [انگ : Coat].

ـــ پَتْلُون (ـــ فت پ ، سک ت ، و مع) امذ.
انگریزی وضع کا مکمل لباس ، پورا سوٹ. سرکار کا نیا کوٹ پتلون سارا جل گیا. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۲۵). اتنا پتہ چلا کہ پڈو برف والے کا لڑکا جو ہر وقت کوٹ پتلون پہنے پھرتا ہے اور بہلے بکہ بانکا تھا ڈورے ڈال رہا تھا. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۵۸).

یہی پہن کر کوٹ پتلون اور لٹ کر پیٹ بوٹ
آدمی تو کیا بلا تشبیہ بندر ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱). [کوٹ + پتلون (رک)].

ـــ پِیس (ـــ ی مع) امث.
تاش کے پتوں کا ایک کھیل جس میں بہ یک وقت چار آدمی کھیل سکتے ہیں. بچہ اپنے جہیز سے دور بے تعلق سی بیٹھی بچوں کے سنگ کوٹ پیس کھیل رہی تھی. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۹۵). [کوٹ + پیس (پیسنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

کوٹ (۵) (و مج) امذ.
۱. (رنگ کاری) استر ، رنگ و روغن کرنے سے پہلے لکڑی کی سطح کو چکنانے اور ریخوں کو بھرنے کا سریش میں بنا ہوا مسالا جو روغنی رنگ کرنے سے پہلے بطور تہ لگایا جاتا ہے اس کو تہ اور زمین بھی کہتے ہیں (ا ب و ، ۱ : ۱۵۹). ۲. رنگ ، روغن ، گرد ، چونے یا کسی اور چیز کی تہ. اِدھر آپ نے کھرچا اُدھر دوسرا آیا اور اس نے ایک کوٹ اپنی طرف سے چڑھا دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۵). شکستی کے مرغولے یعنی سپائرل (Spiral) پر بیریم اوکسائڈ کا ایک کوٹ چڑھایا ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۷). ف : پھیرنا ، چڑھانا ، کرنا. [انگ : Coating (رک) سے ماخوذ].

کوٹ (۶) (و مج) امذ.
(باغبانی) گیندے اور دوسرے گُچھے دار پھولوں کی سب سے اوپر کی پنکھڑیاں. پیالے کے درمیان سے ایک ڈنڈی باہر نکل آتی ہے جس پر مادہ کوٹ پائی جاتی ہے مادہ کوٹ دراصل ایک سادہ پھول ہے. (۱۹۶۲ ، مبادیٔ نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر) ، ۱۰۳). [مقامی].

کوٹ (۷) (و مج) ۔(الف) صف مث.
کروڑ ، سو لاکھ کی تعداد ؛ (مجازاً) بہت زیادہ ، بے شمار.

کئے کوٹ بخشش اوک لاک نے
تو ارزاں ہوا یوں تنا خاک نے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). (ب) امث. انتہا یا بلندی (کسی بھی چیز کی) ، چوٹی ؛ دھار یا نوک (تلوار کی) ؛ اونچی جگہ ؛ مثلث قائم الزاویہ کا پہلو ؛ ہلال کی نوک (پلیٹس). [س : कोटि].

کُوٹا (و مع) امذ.
۱. ٹکڑا ، چھوٹا ٹکڑا ، ریزہ ، قاش.

کیا کوفت سے لخت دل کے کوٹے نکلے
ٹکڑے جو ہوئے جگر کے کوٹے نکلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۳). لڑکا ناشتے دان میں کیتلی کے کوٹے کا سالن ... سے بھرا دے جاتا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۳).

۲. (تیلی) ادھ بلی کھاٹی یعنی کولھو میں ڈالی ہوئی ادھ کچلی تلہن جس میں تیل نہ چھوٹا ہو ، نیم کوفتہ (ا ب و ، ۳ : ۱۰۰).
[کوٹنا (رک) سے].

---بَلّی (---فت ب ، شد ل) امث.
موگری (انگ : Mallet) (ماخوذ : علمی اردو لغت). [کوٹا + رک : بلی (۱)].

کوٹا (۱) (و مج) امذ.
(پارچہ باف) تانی ، تانا ، تننے کا اڈا (ا ب و ، ۲ : ۸۲).
[مقامی].

کوٹا (۲) (و مج) امذ ، ج کوٹے.
مختص یا معین حصہ ، حصہ رسد ، جس کو کوئی فرد واحد یا کوئی جماعت ادا کرنے پر مجبور یا پانے کی مستحق ہو، برآمد ہونے والی مقدار کا کوٹا مقرر کر دیا جائے. (۱۹٦۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱٦۹). اس ایٹم کے اندرونی شیل الیکٹرانوں کے اپنے اپنے کوٹے (Quota) سے مکمل طور پر ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ساڈل ، ۳۹). [انگ : Quota].

---سِسٹَم (---کس س ، سک س ، فت ٹ) امذ.
کسی کم ترقی یافتہ علاقے کے رہنے والوں کو آگے لانے کے لیے مخصوص شرح سے تعلیم اور نوکریوں کے شعبے میں ملنے والے استحقاق یا حصہ دینے کا نظام. کوٹا سسٹم ، ڈومی سائل سرٹیفکٹ ... وغیرہ کتنی خرافات ہیں جن سے ہم کو چھٹکارا نہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۰).
[انگ : Quota System].

کُوٹائی (و مع) امث.
رک : کٹائی ، کوٹنے کا عمل. جب تک کنکریٹ کی جھریاں آپس میں ایک تہ ہو جائیں کوٹائی موقوف نہ کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۹۰). [کٹائی (رک) کا ایک املا].

کوٹَر (۱) (و مج ، فت ٹ) امذ.
۱. (کاشتکاری) ایسا پودا جس کے تنے کو کیڑے نے اندر سے کھا کر کھوکھلا کر دیا ہو نیز درخت کے اندر کی وہ جگہ جسے پرند کھوکھلا کر دیتے ہیں (پلیٹس ؛ ا ب و ، ٦۰ : ۹۲).
۲. سوراخ ، کھوکھلا پن (درخت کا) ، سوراخ ، غار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कोटर].

کوٹَر (۲) (و مج ، فت ٹ) امذ.
ایک قسم کی ترکاری (جامع اللغات). [مقامی].

کوٹَر (۳) (و مج ، فت ٹ) امذ.
کیلی ، ڈاٹ جو دو چیز کے جوڑ کو مضبوط بٹھانے کے لیے لگاتے ہیں. والو کتنے حصوں میں منقسم ہوتا ہے؟ جواب (۱) والو سیٹ (۲) والو سسٹم (۳) اسپرنگ (۴) کوٹر (۵) کوٹرپن. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۳۰). [انگ : Cotter].

کوٹڑی (و مج ، سک ٹ) امث.
رک : کوٹھڑی ، چھوٹا گھر یا کمرہ. سولہ تھا کروں کی کوٹڑیوں کے نام سے مشہور ہے. (؟ وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۹۴).
[کوٹھڑی (رک) کا ایک املا].

کَوٹُک (و لین ، فت نیز ضم ٹ) امذ.
رک : کوتک ، کرشمہ نیز منظر.

تب چنتوں منجھ ہوجانے کی جک
جب منج بہ کھلی بہ دشت کوٹک

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵٦). [کوتک (رک) کا ایک املا].

کوٹِک (و مج ، کس ٹ) امذ.
مینڈک ، ایک کیڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : कोटिक].

کوٹ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
(کسی کتاب یا مصنف کا) حوالہ دینا یا اس سے رجوع کرنا ، شعر ، فقرے یا عبارت کے ٹکڑوں کو دہرانا یا نقل کرنا ، اقتباس پیش کرنا. مسٹر آرنلڈ کی سپیچ اور پائنونیر کا جو فقرہ پنجاب آبزرور میں کوٹ کیا ہے اس کا ترجمہ کرا کے مجھے ضرور ضرور بھیج دو. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۲). یہ دونو فضلا امام اعظم صاحب کے ہمعصر تھے ... ان کے مضامین بطور اعتبار کے کوٹ کئے جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبۂ ، ۲۱۸). غالب کے اشعار کی شرح لکھتے وقت خود اپنے اشعار بھی کوٹ کرتے گئے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۰).

کُوٹَل (و مع ، فت ٹ) صف.
جو کسی طرح نہ مانے ، اپنی بات پر یا جگہ پر قائم رہے (محاورات ہند ، ۱۵۲). [مقامی].

کوٹلا / کوٹلہ (و مج ، سک ٹ / فت ل) امذ.
۱. چھوٹا قلعہ. یہ اپنا رشتہ چنگیز خاں سے ملایا کرتا تھا اور کوٹلے بسایا کرتا تھا. (۱۹۷۱ ، اردو کی آخری کتاب ، ۱۷۱).
۲. وہ جگہ جہاں مندر کا توشہ خانہ یا اسباب رہے وہ جگہ جہاں کسی مندر کی املاک رکھی جائے اور اس کے انتظامی معاملات طے کیے جائیں (فرہنگ آصفیہ). [رک : کوٹ (۱) لا / لہ ، لاحقۂ تصغیر].

کُوٹلہ (و مع ، سک ٹ ، فت ل) امذ.
رک : کوڑا. میں کوٹ کے نیچے کوٹلہ چھپا کے ان کے گرد چکر لگانے لگا. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۹٦). [مقامی].

---چَھپاکی (---فت چھ) امذ.
رک : کوڑا جمال شاہی جو زیادہ معروف و مستعمل ہے ، بچوں کا ایک کھیل جس میں دائرہ بنا کر بیٹھتے ہیں اور بڑے رومال کا کوڑا بنا کر کھیلتے ہیں. میں نے اپنے منظر کو بلا دے کر انہیں کوٹلہ چھپاکی کا کھیل سکھانا شروع کیا. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۹٦). [کوٹلہ + چھپاکا (رک) کی تانیث].

کوٹلی (و مج ، سک ٹ) امث.
رک : کوٹھری (پلیٹس). [کوٹھی (بحذف ھ ؛ ل مبدل بہ ی)].

کوٹنیرا (و مع ، سک ٹ ، ی مع) امذ.
ایک پھل کا نام جو گول کدو کی شکل کا ہوتا ہے اس کا مربا اور مٹھائی بناتے ہیں ، پیٹھا. کدوئے گرد ... اس کی ایک قسم اور ہے کہ اس کو بھتوا اور کوٹنیرا اور پیٹھا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۲۰). [مقامی].

کُوٹُمْب (ضم ک ، غم و ، ضم ٹ ، سک م) امذ.
(رک : **کنم جو زیادہ مستعمل ہے ، کنبہ ، قبیلہ ، خاندان ، رشتہ دار.** کتنے دن بیتے کرشن کا جنم دن آیا تو جسودھا رانی نے سب کوٹمب کو نیوتا بلایا. (۱۹۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۵). [س : کٹمب कटम्ब (رک) کا اشباع].

کُوٹَن (و مع ، فت ٹ) امث.
کوٹنے اور چھڑنے میں جو یا چاول وغیرہ کا چورا یا ٹوٹا ، ترا کیب میں مستعمل.

سکھا ساب تیسی تیل ، منکٹی ترتیا ملے ا کتیل
کاوُں کے گونڈی ملے کانا ، کوٹن جن نہ کاج سدھانا

(۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۰۸). [کوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ ہاری صف مث ، ـــ کوٹنہاری.
(پسنہاری) جو ، دھان وغیرہ چھڑنے یعنی اوکھلی میں کوٹ کر چھلکا نکالنے والی مزدورنی (ا ب و ، ۳ : ۱۱۸). [کوٹن + ہار لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُوٹنا (و مع ، سک ٹ) ف م.
۱. **(ضرب لگا کر) چورا کرنا ، ریزہ ریزہ کرنا.**

کوٹ ہوئی زمیں یہ فرش کیا
لعل و گوہر رکھے جھتوں میں لگا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۲).

دے اسی کو کوٹ کر مانجھا تو اپنی ڈور کو
شیشۂ دل میرے پہلو میں جو چکنا چور ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۶). اگر بلوط کے سیاہ دانے کوٹ کر شراب عتیق میں گوندھیں اور عورت شافہ لے ہرگز حیض سے نہ ہو گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵). میرا کام الماریوں اور میز کرسیوں کی جھاڑ پونچھ بھٹے پرانے رجسٹروں کی مرمت اور حکیم صاحب کی جڑی بوٹیوں کو چٹو میں ڈال کر کوٹنا تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۹۶). ۲. **پیٹنا ، کسی شے سے ضرب لگانا ، چوٹ مارنا.**

روون لاگیا یوں سر کوٹ
جانو اسمان پڑیا ٹوٹ

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۱۰۲).

ان کی لغزش سے کیا حق درگزر
کوٹ لے تو اب حسد سے اپنا سر

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۳۸).

جس کو سیر چمن حسن نہ ہو مدِّنظر
دستِ مژگاں سے سدا سینہ کو کوٹے وہ آنکھ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۰۳). کوئی سر پیٹتا تھا اور سینہ دونوں ہاتھوں سے کوٹتا تھا. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۲ : ۳۵۸). جب میں نے اس کی باتیں سنیں تو میں سینہ کوٹنے لگا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۱۲). ۳. **مارنا پیٹنا ، زد و کوب کرنا ، زخمی کرنا ، ضرب لگانا.**

اتنجے اس پر حیف کروں
ماروں کوٹوں دو کھ دھروں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ۱۹۵۷ء ، ۲ : ۶۰)).

او لشکر سوں یوں بولی اس وقت گرم
جو اتیاں کوں میں کوٹ کرتی ہوں نرم

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۱۳).

کل آئے تھے بڑی شیخی سے میخانے کو اٹھوانے
ولے رندوں نے مل کر محتسب کو زور ہی کوٹا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۵۵). کوئی ایسا بے غیرت ہوتا ہے کہ جتنا مارو ، جتنا کوٹو وہ دن پر دن چکنا گھڑا ہوتا جاتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۵). اوس بدنصیب کو گھر میں بلا کر سر سہلا کر چیکے چیکے لوٹو دام مانگے تو کوٹو. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۸۳). مڑی ہوئی تلوار سے دشمن کو دھما دم کوٹا جا سکتا ہے. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۵۳). ۴. **غلے کو اوکھلی میں ڈال کر چھلکا وغیرہ دور کرنا ، اناج وغیرہ کا ڈنڈے مار کر دانہ اور بھوسا الگ کرنا.** ایک پتھر کا ٹکڑا کہ وہ ایک قدرتی پیداوار تھی ، لیکن انسان نے اس کو نوکدار بنا کر شکار کرنے کا آلہ بنا لیا یا اس میں عمق پیدا کر کے غلہ کوٹنے کا برتن تیار کر لیا. (۱۹۰۹ ، گہوارۂ تمدن ، ۳۱). اب ان اناج کو اچھی طرح کوٹ کر پانی میں ڈال دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا (ظہیر احمد) ، ۲۰۶). ۵. (اُ) **چھیتنا ، ضرب لگا کر یا دبا کر پھیلانا یا ہموار کرنا.**

کس کے کانوں سے ہمسری کر کے
سونے کے ورق کو کوٹتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). پتھر کوٹنے کا انجن ، اپنی بھاری بھرکم چال سے اِدھر سے اُدھر ، اُدھر سے اِدھر پھر ... رہا تھا. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ۱۱). ایک موچی دن بھر جوتے سیتا ، چیلیں ٹانکتا ، چمڑا کوٹتا ، محنت سے کام کرتا. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۱۷۵). (اَا) **جوتے ، چھت وغیرہ کو تھاپی سے پیٹنا نیز کنکروں کو سڑک میں ڈال کر موگری سے دبانا یا توڑنا.**

مزدوں کی لحد پہ چل کے مغرور
مزدور ہیں کوتھیں کوٹتے ہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۵). پتھر کوٹنے کا انجن ، اپنی بھاری بھرکم چال سے اِدھر سے اُدھر ، اُدھر سے اِدھر ... کر رہا تھا. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ۱۰). ۶. **بجانا ، چوٹ لگانا ، ضرب لگانا ، کسی چیز سے بجا کر آواز پیدا کرنا ، ضرب لگا کر آواز پیدا کرنا.**

ناؤ الٹاویں طبل کوٹ
بادل جیوں کے برسیں پھوٹ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ۱۹۵۷ء ، ۲ : ۵۳)).
[پ : कुट्ट (१) ; س : कुट्ट (१)].

ـــ چھاننا ف م ، محاورہ۔
توڑ کر ریزہ ریزہ کرنا ، الگ الگ کرنا ، فضول یا اضافی چیزیں نکالنا ، بہتر بنانا. اس کہانی کے اجزا کو کئی بار کوٹا چھانا (١٩٨٣ء ، او کھے لوگ ، ٨٢)۔

کُوٹَنْب (ضم ک ، و مع ، ضم ٹ ، سک م بشکل ن) امذ۔
رک : **کُنم جو زیادہ مستعمل ہے ، رشتے دار ، خاندان.**

کوٹنب دار بھرکیا جو ہو دیندار
کرے بادشاہ جو عمل بے شمار

(١٦٠٩ء ، آخر گشت ، ١٠٧)۔ [کوٹمب (رک) کا ایک املا]۔

کوٹنگ (و مج ، کس ٹ ، غنہ) امث۔
رنگ ، روغن وغیرہ کی تہ. کوٹ ... اس کے کئی مرکبات مثلاً اوور کوٹ ، لانگ کوٹ ، شارٹ کوٹ اور کبھی کبھی کوٹنگ بھی مستعمل ہیں۔ (١٩٥٥ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٢٢٣)۔ [انگ Coating]۔

کُوٹْنی (ضم ک ، و مع ، سک ٹ) صف مث۔
رک : **کُٹنی.**

نہ کر راز یہی کنیں ہوندا وہاں
کیا ایک کوٹنی کوں پیدا وہاں

(١٦٣٩ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٣٠)۔ ایک دن ایسوتیہ نام کوٹنی کہ سب گھروں میں آمد و رفت رکھتی تھی ، مروان کے گھر آئی۔ (١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٩٣)۔ اری میں نے تاڑا تو علامہ بڑی ہی کوٹنی ہے چل دور ہو۔ (١٨٨٥ء ، نغمۂ عندلیب ، ٣٩)۔ [کٹنی (رک) کی اشباعی صورت]۔

کُوٹُو (و مع) امذ۔
ایک قسم کا اناج جسے ہندو برت (فاقہ یا روزہ) میں کھاتے ہیں (جو ایک سبزی کے پھول کے بیج کا پسا ہوا آٹا ہوتا ہے) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

کوٹْوار (و مج ، سک ٹ بفت ٹ) امذ۔
رک : **کوتوال.**

ہوئے بھری قانوں کو کوٹوار
بہت اور پٹواری بھی بے شمار

(١٨٩٣ء ، صدق البیان ، ١٦٢)۔

چھیلا خان ، بیلوں کو موڑو
کوٹوار کی چندیا توڑو

(١٩٦٧ء ، اندھیر نگری ، ١٠٩)۔ [رک : کوٹ (١) + وار ، لاحقۂ صفت]۔

کوٹْوال (و مج ، سک ٹ) امذ۔
علاقہ کا حاکم ، بڑا افسر ، کوتوال (ماخوذ : پلیٹس)۔ [رک : کوٹ (١) + وال ، لاحقۂ فاعلی]۔

کُوٹُو تو چُونا ، نہیں تو خاک سے دُونا کہاوت۔
چونا جتنا زیادہ کوٹا جائے گا اتنا ہی پائیدار ہو گا ، اسی طرح جتنی محنت کی جائے ، محنت سے اتنا ہی فائدہ ہو سکتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

کُوٹُو کی چھال امث۔
ایک قسم کی خشک چھال جو جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے. کوٹو کی چھال یہ ایک خشک چھال ہے جس کی اصلیت معلوم نہیں ... بیرونی سطح مثل دارچینی کے بھوری اور صاف۔ (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٢١)۔

کوٹَہ (و مج ، فت ٹ) امذ۔
رک : **کوٹا ، حصہ.** جائزے میں زیادہ صحت پیدا کرنے کے لئے ہر شمار کنندہ کا "کوٹہ" مقرر کر دیا جاتا ہے۔ (١٩٦٨ء ، اطلاقی شماریات ، ٨٣)۔ میں بچپن ہی میں اپنا کوٹہ پورا کر چکا ہوں۔ (١٩٨٨ء ، احوال دوستاں ، ١٦٢)۔ [انگ : Quota]۔

کُوٹی (و مع) امث۔
رک : **کوٹا جس کی یہ تصغیر ہے.**

گلابی تافتا بند ہیں جول لعل رنگ تس میں
جوبن بالا جھپا کے منج پر تک پینے کی کوٹی ہے

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٥٠)۔ [کوٹا (رک) کی تصغیر]۔

کوٹیال (و مج ، سک ٹ) صف۔
جادو ٹونا کرنے والا ، ساحر ، جادوگر ، پڑھنتیا ، عامل.

ناہیں کمند انداز او کوٹیال تیرے من دو
سو کا کمند لے ہات میں بیٹھے ہیں ستیے چک اوپر

(١٥٦٣ء ، حسن شوقی ، د ، ١٥٥)۔

ٹونا کسی کوٹیال کا تج پر چلے نا تیوں کدھیں
تعویذ بازو سوں تیرے باندے ہیں حیدر فتح کا

(١٦٧٨ء ، غواصی ، ک ، ٣٦)۔ [رک : کوٹ (١) یال ، لاحقۂ صفت]۔

کُوٹیشَن (ضم ک ، و مع ، ی مج ، فت ش) امث ؛ امذ۔
شرح ، نرخ ، سامانِ تجارت کی جاریہ قیمتیں نیز اقتباس ، حوالہ. کراچی اسٹاک ایکس چینج کو ... کوٹیشن کے لئے اجازت ... دے دی گئی ہے۔ (١٩٩٦ء ، جنگ ، کراچی ، ٣٠ ، ١٨٣ : ٦)۔ [انگ : Quotation]۔

کُوٹھ (و مج) امث۔
رک : **کٹ ، ایک پودے کی جڑ ، ایک دوا کا نام ، قُسط.** قسط ... فارسی میں کوشتہ اور ہندی میں کوٹھ بواوِ معروف کہتے ہیں۔ (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ١٩٩)۔ سیشل جیل دراصل قیمتی جڑی بوٹی کوٹھ کا ایک گودام تھا۔ (١٩٨٢ء ، آتش چنار ، ٢١٣)۔ [کٹ (رک) کا اشباع]۔

کوٹھ (١) (و مج) امذ ؛ = کوٹ۔
قلعہ ، حصار.

کہ یک کوٹھ کے پھاٹک پر کر سرا
مدام ایک رہتا اچھے پاندرا

(١٦٣٩ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٣٣)۔

اتھا کوٹھ اقلا ک اپسنا بلند
نہ دستا تھا اس کوٹھ کوں سید بند

(١٦٤٩ء ، خاور نامہ ، ٦٨)۔ [رک : کوٹ (١) کا ایک املا]۔

ــــ باندْھنا محاورہ.
رک : **کوٹ باندھنا ، حصار کھینچنا ، فصیل قائم کرنا** پھر موسیٰ علیہ السلام ان کو یہ حکم سنا دیتے تو کہیں اللہ کے حکم بجا لاتے ہیں سو تمام اپنے خیموں کے روبرو کوٹھ باندھ کے بیٹھے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۹).

کوٹھ (۲) (و مج) امذ.
رک : **کوٹھا ، مکان نیز گودام ، ذخیرہ کرنے کی جگہ.** اور عشراتے کے کوٹھ پر حجروکے اور کھڑکیاں ہرگز نہ رکھیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۷). جو بچا وہ بیت المال کے کوٹھ میں داخل ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۰۸). [کوٹھا (رک) کی تخفیف].

کوٹھ (۳) (و مج) امذ.
کوڑھ کی ایک قسم جس میں بڑے گول دھبے پڑ جاتے ہیں ، داد (بیشتی). [پ : कुष्ठ : س : कुष्ठ].

کوٹھا (و مج) امذ.
۱. **چھت ، بام** کیا ، کون ہے کہ مسلم کون کوٹھے پرائے جاتے اور سر اوس کا کاٹ بھی لئے لاوے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۵).

کہ اوس کے جنّب کے زوروں سے دلبر
چڑھ آئے جوں مہ تو کوٹھے اوپر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۹۷). شہر کے کوٹھوں پر جو خلقت تماشا سواری کا دیکھنے کے لئے جمع ہوئی تو ... منظر برنگ چمن پر کیفیت ہو گئی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۳).

آن بیٹھا کون کوٹھے پر جو یوں حیران سے ہوں
خاک پر جیکے پڑے تکتے ہیں سونے بام ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۹).

لڑکا بھی جو کوٹھے پہ چڑھا ہو وہ اتر جائے
آتا ہو ادھر جو وہ اسی جا پہ ٹھہر جائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲). کوٹھا اور سائبان انگنائی اور دالان کھچا کھچ بھر گئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۵). کوٹھے پر تو ہوا چل رہی ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۹۸). ۲. (۱) **بالا خانہ ، مکان کے اوپر کا کمرہ.**

کوٹھوں کی کھڑکیاں ہوں رنگارنگ
دنگ ہوں دیکھ جن کو اہل فرنگ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۲).

آکے وہ نیچے پکڑ کر میرا ہاتھ
لے گئی کوٹھے پر مجکو اپنے ساتھ

(۱۸۱۳ ، ابجاد رنگین ، ۵).

رفعت کوٹھے کا ایک زینہ
دولت عالم کا اک نگینہ

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۶۰). سارے کوٹھوں اور تمام کمروں کے دروازے اس طرح بند ہیں جیسے طرح کسی ماہ رخ نازنیں نازک دماغ کی آنکھیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۲۸). گھر آ کر ہم میاں بیوی کو اوپر کا کوٹھا رہنے کے لیے ملا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۷). (۲) (**مجازاً**) **طوائف کا بالا خانہ ، رنڈی کا مکان.**

تھے ماہوشاں کل جو اُن کوٹھوں پہ جلوے میں
ہے خاک سے آج اُن کی ہر صحن میں یکسانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۰).

نظم ہوں کوٹھوں کے مضموں شعر میں
فحش باتیں کل مضامین نا صواب

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۵۳). ہماری فلموں کا معیار اور طوائف کا کوٹھا الگ الگ الفاظ نہیں ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۹۰). ۳. **وہ مکان جس کا ایک ہی دروازہ ہو ، بڑا حجرہ.**

کوٹھری ہے تو چھت نہیں اس میں
ہے جو کوٹھا تو ست نہیں اس میں

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۳۴). کعبہ تو ایک کوٹھا سا ہے اور اس کے گردا گرد مسجد بنی ہوئی ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید (حاشیہ) ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۴). پیغمبر صاحب پورے تیس دن یا انتیس دن تک بی بیوں سے علیحدہ کوٹھے پر رہے. (۱۹۰۶ ، اجتہاد ، ۸۵). جب زندگی اک اکتاہٹ سی محسوس ہونے لگتی ہے تو ایک کالا بے ڈھبا کوٹھا سا ابھرتا ہے اور وہ آ کر چاروں طرف سے مجھے گھیر لیتا ہے. (۱۹۷۵ ، لیک ، ۳۱۷). ۴. **جانوروں کے باندھے جانے کا کمرہ ، پختہ باڑہ.**

دیکھا بیل کوٹھے میں آیا جو گھر
سو پوچھا کہ لے تیں لے گئے تھے کدھر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲). ۵. **بھنڈار ، ذخیرہ گاہ ، گودام ، ہتھیار وغیرہ کو قرینے سے رکھنے کی جگہ.**

ابروؤں کا جو کسی کے ہے تصوّر دل میں
اپنا سینہ نہیں کوٹھا ہے یہ تلواروں کا

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۳۱). وہ لا کھوں من غلہ ایسے اتفاقات کے بھروسے پر جو ان کے اختیار سے باہر ہیں بے دھڑک خرید کر کوٹھے اور کھتیاں بھر لیتا ہے. (۱۸۹۶ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۷). باغ والے بھجوائے میں کچے کوٹھے اور بھینسوں کے باڑے تیار ہو رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۳). ۶. **توشہ خانہ ، مکان جس میں مال و متاع رکھا ہو ، خزانہ.**

دیوانہ ہاشمی کے تیں دیکھیا غلط کتا ہے یوں
دیکھا تجھ کچھ سو کچھ کا کچھ سو کوٹھے مال جڑی میں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۴).

جو کوٹھا تھا نواب کے عہد کا
کہ بارود شیشہ سے تھا سب بھرا

(۱۷۹۷ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۸۸). ہمیشہ کوٹھا خزانے کا کھلا رہتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۰). ۷. **سینہ ، چھاتی ، نیم تن یعنی سر سے کمر تک کا حصّہ** (فرہنگ آصفیہ). ۸. (۱) **سینے اور ٹانگوں کے درمیان کا حصۂ جسم ، کوٹھی** (ا پ و ، ۷ : ۱۳۲). (۲) **پیٹ ، معدہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ ا پ و ، ۷ : ۲۸). (۳) **عورت کے پیٹ میں بچے دانی کی جگہ ، ناف سے نیچے کا حصّہ** (ا پ و ، ۷ : ۳۲). (۴) **بچہ دانی ، دھرن** (فرہنگ آصفیہ). ۹. **خانہ ، لکیروں کا کھینچا ہوا خانہ ، کالم ، نصف کالم ؛ ضرب کا نقشہ جس میں پہاڑے درج ہوتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [پ : कोष्ठ + क : س : कोट्ठओ].

--- بگڑنا محاورہ.
معدے میں خلل ہو جانا ، ہاضمہ میں فرق آ جانا ، معدے کا غلیظ ہو جانا نیز رحم یا بچہ دانی میں خرابی ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

--- توڑنا محاورہ.
نقب لگانا

دیکھا کیا مُحسن کی دولت کا کوٹھا توڑ کر
نکلی ہیں سر پر لیے دو بدرۂ زر جھانسانہ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳).

--- ٹوٹنا محاورہ.
نقب لگنا ، چوری ہونا

چوری ہے اے اُلٹ عیّار کہ سر زوری ہے
نقد جاں کا جو محل تھا وہی کوٹھا ٹوٹا

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)).

--- کاٹنا محاورہ.
نقب لگانا ، چوری کرنا ، لوٹنا. برکت تو تب ہو جب شاہی کوٹھے کاٹیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۳).

--- لُٹنا ف مر ؛ محاورہ.
خزانہ لٹ جانا ، ڈاکہ پڑنا.

اب کہاں آنسو کہاں وہ دل زمانہ ہو گیا
لیا کوٹھا لُٹ گیا خالی خزانہ ہو گیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۳).

--- لے کر بیٹھنا/لینا محاورہ.
کسب اختیار کرنا ، چکلے میں بیٹھنا ، پیشہ کمانا ، حرام کی روزی کمانا. جس مکان میں آیا مری تھیں ، اُسے منحوس سمجھ کر چاوڑی میں کوٹھا لیا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۵).

تجھ کو نہیں لحاظ تو کب مجھ کو شرم ہے
بیٹھوں گی کوٹھا لے کے میں بھنڈی بزار میں

(؟ ، راحت (فرہنگِ آصفیہ)).

کوٹھار (و مج) امث ؛ امذ ؛ = کُٹھار.
کٹھار ، گودام ، اناج ذخیرہ کرنے کی جگہ.

جوان جب چھپا اس کے کوٹھار میں
لگا ڈھونڈنے وہ ہر اک ٹھار میں

(۱۸۵۲ ، قصۂ زن تنبولی (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۱۹)). آج صبح ایک اور چاول والے کی کوٹھار لٹ گئی. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۵۷). گھر میں تم سب نوکروں کی افسر ہو کوٹھار تمہارے ہی ہاتھ ہے. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۳۷). خسر نے حریف کا بیج بھی کوٹھار میں رکھنا شروع کر دیا تھا ، بس جیسے دفینہ ہاتھ آ گیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۰۵). [رک : کوٹھا + ر ، لاحقۂ نسبت].

کوٹھاری (و مج) امذ.
۱. (کاشت کاری) اناج کا ذخیرہ رکھنے والا آمر یعنی آئندہ فصل یا بہ وقت ضرورت کام میں لانے کے لیے اناج کو کوٹھوں میں بھر کر محفوظ رکھنے (ا ب و ، ۶ : ۹۹). ۲. (مجازاً) رکھوالا ، محافظ. اسے میں مویشی خانہ کا کوٹھاری راتب کی گرم گرم روٹیوں کا ٹوکرا لئے نظر آتا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۶). [کوٹھار + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُوٹھاری (ضم ک ، غم و) امث.
رک : کٹھاری ، کلھاڑی. کوٹھاری بطور تبر کے ایک چیز لوہے کی ہوتی ہے لمبا دستہ ... ڈیڑھ ہاتھ کے ... لگتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۷۰). [کٹھاری (رک) کا ایک املا].

کُوٹھالی (ضم ک ، غم و) امث.
رک کٹھالی ، بوتہ جس میں چاندی سونا پگھلاتے ہیں.

جو دیکھے تو بیٹھا ہے وہ عشوہ ساز
کوٹھالی میں کرتا ہے دل کو گداز

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۱۸). [کٹھالی (رک) کا ایک املا].

کوٹَھر (و مج ، فت ٹھ) امذ (قدیم).
رک : کوٹھا ، کوٹھری.

کھول کوٹھر دل وہم کلف کھول
فہم ، بکل ، ادرا ک دھر ہاتھ تول

(۱۹۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۱۰). [کوٹھری (رک) کی تخفیف].

کوٹھری ((و مج ، سک ٹھ) امث.
۱. ایک کمرے کا چھوٹا گھر ، چھوٹا کمرا جس میں عموماً ایک ہی دروازہ ہوتا ہے.

لیجا کر اس ایس کے ساتھ گھر میں
لیجا کر اوں نے را کھا کوٹھری میں

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، عاجز ، ۲۵).

کیا رات کی کوٹھری دربان
رکھیا لائے دیوار سر سیتی پھول جان

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۳).

سینے کی کوٹھری میں الذکار کیوں رہے گا
کیسی ہی دل کیوں نہ سے تیغ نکل تار واشیح

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۶ (الف)).

میں کوٹھری چھوڑ بہار آیا
دالان میں اس دلی کے دھایا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰). بابی قبول کیا اور ایک کوٹھری اپنے محل میں بنا ، مسلم سے کہا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۸).

کوچۂ مرّیخ سے بھی آنکس تنگ
کوٹھری کے حباب کے ہے ڈھنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۸). کوٹھری سے حجرے کی جھول بھر لاؤ کی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۵۱).

ہے شبا داغِ عشق کی دل میں
کوٹھری میں چراغ جلتا ہے

(۱۹۲۶ ، اعجاز نوح ، ۲۳۹). اچانک کوارٹر گارڈ کی کوٹھری کا

دروازہ کھول دیا گیا اور ہمیں باہر آنے کا حکم دیا گیا۔ (۱۹۹۰ء ، آتش چنار ، ۹۷)۔ ۲. گودام ، اناج ذخیرہ کرنے کی جگہ ، اسٹور نیز گودام کا حصّہ (مختلف قسم کے اجناس کے لیے)۔

پیدا اس کے گھر کا سو اقبال تھا
بنا سو اُسے کوٹھریاں مال تھا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۹)۔ سینے کی منجیہ سے عقل کی پُڑیا نکالو گی یا اناج کی کوٹھری سے تجربے کی جھولی بھر لاؤ گی۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۵۱)۔ ۳. (کنایۃً) خول ، خانہ۔ ہر ایک کیڑے کی اپنی جدی کوٹھری ہوتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ [رک : کوٹھا (بحذف ا) + ری ، لاحقۂ تصغیر]۔

---- کٹھلا (---ضم ک ، سک ٹھ) امذ۔
(مجازاً) مال و دولت ، جمع پونجی ، گہنا وغیرہ ، خزانہ۔ اور عورتیں حضور یوں کہتی ہیں کھرپاو تمہارا کوٹھری کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۳۹)۔ [کوٹھری + کٹھ (کوٹھا کی تخفیف) + لا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوٹھریا (و مج ، فت ٹھ ، سک ر) امث۔
چھوٹی کوٹھری ، بہت مختصر سا کمرہ۔ بوتل والے اور بوتل والی جنکو کو کوٹھریا میں پڑے رہنے دیجیے وہ جانیں اون کا کام۔ (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۸)۔ اس میں کتب خانے کے نام کی کوٹھریا تک نہ تھی۔ (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانہ ، ۵۳)۔ جسے دیکھیے بلند بانگ دعووں پر تکیہ کرتا ہے ، چاہے کوٹھریا ہو مگر اپنے دفتر کو ایوان ادب کہے گا۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۰۶)۔ [کوٹھی + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوٹھڑا (و مج ، سک ٹھ) امذ۔
رک : کوٹھا ، کمرا۔ گھر کی تقسیم میں کُل مویشی خانہ حیراں کو لینا پڑا ، چنانچہ سارے سامان میں بمشکل ایک کوٹھڑا اور اس کے آگے ذرا سا چھپر اور تنگ سا صحن اس کو ملا۔ (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۱۳)۔ [رک : کوٹھا (بحذف ا) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوٹھڑی (و مج ، سک ٹھ) امث۔
رک : کوٹھری۔

ہے کنج اتنا ہوی ناتواں کیا دل غنی تھا تیرے جو وو
لا تیوں کے تیرے دیکھنے تو وو کوٹھڑی میں لیں بک کاس تھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳)۔ اُس کوٹھڑی پر چھت نہیں ہے۔ (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۷)۔ یوسف ، قصر کی ایک کوٹھڑی میں جہاں کوئلے بھرے تھے ، چھپ گیا۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۰۳)۔ بادشاہ نے خواہ مخواہ تم کو اس اندھیری کوٹھڑی میں بند کر رکھا ہے۔ (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰)۔ [کوٹھری (رک) کا متبادل املا]۔

---- بند (---فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ۔
جسے کوٹھڑی میں قید رکھا گیا ہو ، قیدی ، اسیر۔ ان میں زیادہ تر کوٹھڑی بند تھا کر مہاراجہ سورجمل صاحب کی اولاد ہیں۔ (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۵۷)۔ [کوٹھڑی + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

---- کٹھلا (---ضم ک ، سک ٹھ) امذ۔
رک : کوٹھری کٹھلا۔ نہیں تو وہ ساس والی مثل ہو گی کہ بہو سے فرماتی ہیں کہ بیٹا ، گھر بار تیرا ہے ، کوٹھڑی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۲۳۸)۔ [کوٹھڑی + کٹھ (کوٹھا (رک) کی تخفیف) + لا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوٹھل (و مج ، فت ٹھ) امذ۔
رک : کٹھل ، ایک معروف پھل۔ اپنے گھر کٹھل بھات پکا تھا ... پھر وہ اپنے ہونٹ چاٹتی ، کوٹھل ، کوٹھل ، ماں ، کتنا مزے دار ہوتا ہے ، اس کی آواز میں ماضی کی حسرتیں ہوتیں۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۲)۔ [کٹھل (رک) کا بنگالی تلفظ]۔

کوٹھلا (و مج ، سک ٹھ) امذ۔
۱. رک : کوٹھڑا ، چھوٹا مکان (پلیٹس)۔ **۲. لکڑی کا اونچا اور گول چکر جسے کنویں کی تہ میں مٹی وغیرہ نہ گرنے کی غرض سے ڈالتے ہیں ، کوٹھی۔** ایک بڑا ظرف ... بناتے ہیں اگر وہ ظرف بہت بڑا نہ ہو تو ... منہ بند کرنے کے لیے جو ایک چیز مدور بناتے ہیں اس کو ہھال کہتے ہیں اور اسی کا نام کوٹھی اور کوٹھلا ہے۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۵۶)۔ [کوٹھ (کوٹھا کی تخفیف) + لا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کوٹھوں (و مج) امذ ؛ ج۔
کوٹھا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ، بہت سے کوٹھے ، بہت سی چھتیں ؛ تراکیب میں مستعمل۔

شہرہ تیرے وحشی کا ہے گھر گھر کئی دن سے
کوٹھوں پہ جُتے جاتے ہیں پتھر کئی دن سے

(۱۸۵۹ ، آزاد بدایونی ، کاظم لوہار (تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۸۷))۔ ان کوٹھوں پر چونکہ محبّت کا کاروبار ہوتا ہے ، اس لیے یہاں آنے والا ہر شخص محبت کی لور میں ڈوبا ہوتا ہے ، وہ چاہے اپنی بند ڈبیا اپنے ساتھ لائے یا اسی جگہ کا ڈٹھل اٹھا کر منہ ڈال لے۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸)۔

---- پر جانا محاورہ۔
عیّاشی کے اڈوں پر جانا ، عیّاشی کرنا ، رنڈی بازی کرنا ، بازاری عورتوں کے ٹھکانے پر جانا۔ بیوی پسند نہیں آتی ہے اس لیے کوٹھوں پر جاتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، بہار عیش ، ۹۳)۔

---- چڑھنا محاورہ۔
شہرت پانا ، مشہور ہو جانا ، زبان زد عام ہونا۔ میں ڈری ہوں جدّو کہ یوں بات بڑھ جائے گی ، کوٹھوں چڑھا جائے گی ، اُدھر بڑی بیگم سنیں گی وہ بھی مجھ ہی کو پُنیں گی بتاؤ میں کیا کروں گی۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۷۰)۔ جو بات اس کے منہ سے نکلی ہے ، کوٹھوں چڑھ جاتی ہے اور سب کی زبان بن جاتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۹۸)۔

کوٹھی (و مج) امث.

۱. **مغربی وضع کا بنا ہوا پختہ اور خوبصورت مکان ، بنگلہ ، امیروں کے رہنے کا بڑا مکان.** ”مورس صاحب“ کی کوٹھی انھوں نے مول لی ہے۔ (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۱۷۵)۔ کوٹھی میں پردہ ہو جائے کہ میم صاحب ہوں گی اور اُن کی لڑکیاں اور کچھ آیا وغیرہ. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸)۔ کل کوٹھی میں اذان کی آواز سُنی گئی تھی آج ان کی زبانی بنگلۂ خدا کا لفظ سنا. (۱۹۱۸ ، جنگیاں اور گدگدیاں ، ۱۳)۔ وہ نئے نئے اپنی کوٹھی میں منتقل ہوئے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۶)۔ ۲. **بڑی دکان (جس کے ساتھ گودام بھی ہو)، آڑت گھر ، کارخانہ ، انگریز سوداگروں کی دکان ، کمپنی.** اکثر شہروں میں کوٹھیاں اور گماشتے خرید و فروخت کے واسطے مقرر تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۴)۔ کوٹھی سے شراب ، گندھی سے گلاب ... قرض لیے جاتا تھا. (۱۸۶۸ ، خطوط غالب ، ۱۱۱)۔

مذہب کو دوز ہی سے کیا جاتا ہے سلام
کوٹھی کو ہے فروغ نہ رونق نہ ہے گدام

(۱۹۰۰ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۶)۔ انھی سواحل پر پہلے اپنی تجارتی کوٹھیاں قائم کیں. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۲۰۷)۔ ۳. **(i) ساہوکار ، مہاجن ، ہنڈی وال یا صراف کی دکان ، بینک ، بیمہ کمپنی وغیرہ.** اُدھر درباری مل کو مارا ، اُدھر خوب چند چین سکھ کی کوٹھی جا لوٹی ، ہر ایک کے پاس تمسک مُہری موجود ، سہد لگاؤ ، چاٹو ، نہ مول نہ سود. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۸۷)۔ کوٹھی پر پہونچ کر کہا کہ ہم کو دو سو اشرفیاں خریدنی ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸۹)۔ **(ii) تجارتی متحدہ جماعت ، ساجھا ، کمپنی ، شرکت.** جو اشخاص باہم شراکت میں ٹوآئے ہوں وہ ... کوٹھی کہلاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، ایکٹ معاہدہ ہند ، ۱۸۷۲ ، ۲۸۱)۔ ۴. **غلہ رکھنے کا مکان یا ظرف (مٹی یا لکڑی کا) ، کٹھلا ، گودام ، ذخیرہ گاہ.** نوکر ایسا چاہیے کہ خاصیت کوٹھی کی رکھے وہ ایک ظرف ہے کچی مٹی سے بناتے ہیں اکثر اناج رکھنے کے لیے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۷۶)۔ اُس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں اور اُس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں کیا کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۴۸)۔ ۵. **کوٹھری ، چھوٹا مکان یا کمرا.**

جو کوئی دوانہ ہے مرا آتا ہے وو میرے سنگات
توں اُٹھ کے تک کوٹھی میں جا کر مہربانی کی تو بات

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴۹)۔

تک بلی کا چلہ نہ اس کے گھر
اس کی کوٹھی میں تیل تک سو سیل

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۶۲)۔

بیچ کی کوٹھی بندھیں زمیں اوپر
میٹھ کی باندھتا ہے جی جاڑا

(۱۷۳۹ ، طبقات الشعرا (سجاد) ، ۳۷۶)۔ ۶. **(i) جہاز یا گاڑی کا نچلا حصہ.** فلش نے کئی بڑاق کوٹھیوں یعنی جہاز کے ڈھانچوں میں تارپیڈو لگا کر اُڑائے. (۱۸۸۹ ، رسالۂ حسن ، ۱ ، ۴ : ۳۱)۔ سمندر میں چلنے والے جہاز کی کوٹھی کا ایک پیندا ہوتا ہے جس کو کیل کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن مشکلات (ترجمہ) ، ۲۰۰)۔ **(ii) کسی چیز کا نچلا پھیلا ہوا گول یا گھیر والا حصہ.** ایک تلی سطح کوتاہ سوراخ والی جس کے نیچے کوٹھی بنی ہو لیکر اوس کی کوٹھی پر حرارت دیتے رہیں. (۱۸۹۰ ، شعاع مہر (اللہ حسن) ، ۹۱)۔ ۷. **آتشیں اسلحہ میں گولا بارود ، رنجک بھرنے یا کارتوس وغیرہ رکھنے کی جگہ ، خزانہ ، میگزین ، پیالا.**

کوٹھی میں ہوئے بھر تو اُسی کو ڈھنڈورنا
کوٹی میں ہو تو اس میں بھی جا مُنھ کو بوریا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۰۷)۔ صحن میں آتش بازی لگی انار ، پھلجڑی ، مہتاب ... خدنگ ، چادر ، کوٹھی ، پنکھیاں ، سانپ درخت باتھی وغیرہ تیے ہوتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۵)۔ توپ کی کوٹھی میں بارود وغیرہ بھرنے کے بعد لوہے کا ایک مضبوط اور گول ٹکڑا ... توپ کے پچھلے حصّے میں ہاتھ سے اُٹھا کر رکھ دیتے تھے. (۱۹۳۲ ، اسرالیلک ، تفنگ یافرہنگ ، ۱۹۰)۔ ۸. رک : کوٹھلا معنی نمبر ۴ ، لکڑی کا گول چکر جو کنویں میں ڈالتے ہیں.

رات دن ایسا فراق یار میں رونا ہوں میں
ان مرا کمرا نہیں کوٹھی ہے گویا چاہ کی

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۰)۔ ایک کنوئیں کی کوٹھی ... کتنے ایسانہ کام کے ہوں گے. (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۱۵۴)۔ ۹. (شکر سازی) **گنے کا رس نکالنے کے قدیم وضع کے کولھو کا ناند کی شکل کا حصّہ ، جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں ، کُنڈی ، گول کہاں ، کھکرا ، موہن** (ا ب و ، ۳ : ۱۹۹)۔ ۱۰. (ساز گری) **سارنگی کا نچلا پھیلا ہوا حصّہ جو اندر سے خالی اور ستار کے تونبے کے بجائے ہوتا ہے** (ا ب و ، ۳ : ۹۶)۔ ۱۱. (سُناری) **جڑاؤ زیور کے نگ کا گھر جس میں نگ بٹھا کر اوپر کوروں پر کندن کر دیا جاتا ہے یا کوریں موڑ دی جاتی ہیں** (ا ب و ، ۳ : ۳۹)۔ ۱۲. (ثابت کاری) **ایسا دیغچہ جس کا پیٹ گھیر دار ہو** (ا ب و ، ۳ : ۳۹۶ / ۲۹)۔ ۱۳. (سیف بازی) **سر سے گھٹنوں تک کی زرہ جس میں خود شریک رہتا ہے** (ا ب و ، ۸ : ۹۱)۔ [س : कोष्ठ + इका : کوٹھی कोठ्ठी]۔

۔۔۔ اُتارنا محاورہ.

کنویں کے اندر لکڑی کا گول چکر کنوئیں کی تہہ میں استحکام کے لیے ڈالنا ، حلقۂ چوبیں کا داخل کرنا یا پختہ اینٹوں سے بنانا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔ اناج (تو) کوتوالی راج کہاوت.

گھر میں خوشحالی ہو تو باہر عزت ہوتی ہے ، دولت اور حکومت دونوں میں (جامع الامثال ، جامع اللغات)۔

۔۔۔ اوپر توبڑی ، کیا دیوے گی سوٹڑی / لوٹڑی کہاوت

لوہڑی (ہندوؤں کا ایک تہوار) کے دن اگر کوئی عورت بچوں کو کچھ نہ دے تو کہتے ہیں کہ یہ کنجوس عورت کچھ نہیں دے گی (جامع اللغات ، جامع الامثال)۔

۔۔۔ بیٹھ جانا / بیٹھنا محاورہ

۱. (بنک یا کمپنی کا) دیوالہ نکلنا ، ٹاٹ اُلٹ جانا ، گھاٹا پڑنا ، نقصان ہونا.

جب پلٹی آئی مالک کی اور آکر جم کی بھیج لگی
بالا کوٹھی کوٹھے بیٹھ گئی وہاں کھیتی باڑی کھیت رہی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲ ، ۲۰۲ : ۲۷۷)۔ ۲. کسی مکان کا ڈھے جانا (پلیٹس)۔

---بڑنا محاورہ
کنویں کو مٹی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اس میں پختہ اینٹ یا لکڑی کا گول چکر لگایا جانا۔

گرد حسد پھر اگر ایمان کی چاہی آبرو
کوٹھیاں بڑتی ہیں تو بڑھتا ہے پانی جاہ کا
(۱۸۹۶ ، گلدستۂ امانت ، ۰۰)۔

---چلنا محاورہ
تجارت کا زوروں پر ہونا ، کاروبار کا فروغ پانا۔ لاکھوں کی کوٹھی چلتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۰۷)۔ تمہارا خیال ہے، یہ مہاجن ہیں ، کوٹھی چلتی ہے ہماری ... ہم تو دو مفلس قلاش ہیں۔ (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۵۸۳)۔

---دار صف ؛ امذ۔
۱. **کوٹھی رکھنے والا ، صاحب حیثیت ، امیر کبیر۔** چند عرصہ سے وہ حوش بند ہو گیا تھا اب از سر نو میاں غلام نبی کوٹھی دار سوداگر پشمینہ نے آراستہ کیا۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۵۳۸)۔ ساہوکاران کوٹھی داران بنک و کمپ۔ (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۲۵۳)۔ ۲. **جس میں گولا بارود یا کارتوس وغیرہ بھرنے یا رکھنے کی جگہ ہو۔** بریچ لوڈنگ (کوٹھی دار) توپیں سہما ہیں اور انگریزی وضع کا کوپی توپ خانہ خچر کا توپ خانہ۔ (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۱۰۵)۔ [کوٹھی + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دار پِیلا (---فت ب ، ی مع) امذ۔
(تھٹیرا گری) **ایسا دیغچہ جس کا منھ چھوٹا اور پیٹ گھیردار ہو** (اب و ، ۳ : ۳۰)۔ [کوٹھی دار + پیلا (رک)]۔

---دار کَنگھی (---فت ک ، غنہ) امث۔
(کنگھی سازی) **وہ کنگھی جس کا بٹا یعنی بیچ کا حصہ تیل بھرنے کو اندر سے کھوکلا یا کوٹھی دار بنایا گیا ہو ، اس میں (دندانوں کے رُخ سوراخ کر دیتے ہیں جن میں تیل دانتوں میں پھیل کر بالوں کی جڑوں میں پہنچتا ہے** (اب و ، ۴ : ۹۰)۔ [کوٹھی دار + کنگھی (رک)]۔

---دھونی / دھونے کیچ ہاتھ لگی / لگے کہاوت
محنت کے باوجود کچھ نہ ملا ، توقع کے مطابق بافت نہ ہوئی ، بعض بھلے کاموں میں بُرائی مول لینی پڑتی ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---شراکتی (---کسی ش ، فت ک) امذ۔
جو اشخاص باہم شراکت میں داخل ہوئے ہوں وہ بالاجتماع کوٹھی شراکتی کہلاتے ہیں (قانون معاہدہ سرکار عالی ، ۹۰)۔ [کوٹھی + شراکت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---کُٹھلا (---ضم ک ، سک ٹھ) امذ۔
خزانہ ، ذخیرہ گاہ ؛ (مجازاً) مال و دولت۔ بہت سی ہمدردی کرتے ہیں ، پھر کوٹھی کٹھلے سے الگ کر کر۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۹)۔ بات یہ ہے کہ دولت اُبلی پڑتی ہے ، کوٹھی کٹھلے میں سما نہیں سکتی۔ (۱۹۰۳ ، عطر جدید ، شمیم ، ۳۰۶)۔ [کوٹھی + کٹھلا (رک) بطور تابع]۔

---کُٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ ، گھر بار آپ کا / تمھارا ہے کہاوت
زبانی بہت ہمدردی مگر کچھ دینے کو تیار نہیں ، قیمتی چیز اپنے قبضہ میں ، فضول چیزوں سے دوسروں کو خوش کرنا ہو تو کہتے ہیں (فرہنگ اثر ؛ جامع الامثال)۔

---کرنا محاورہ
صراف یا ساہوکاری کی دکان کھولنا ، ہنڈی کا بیوپار شروع کرنا ، کارخانہ جاری کرنا ، سوداگری کی بڑی دکان کرنا ، بینک گھر کھولنا۔

یا کوٹھی کر کر سیٹھ ہوئے یا کھود زمیں کو کھیتی کی
لکھ ڈالی بہیاں لاکھوں کی ، یو ڈالی دھرتی بُری بھلی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۷۷)۔

---کوٹھار سب تُمھارا مگر کِسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا کہاوت
رک : **کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگاؤ ، الخ۔** سب یہی سمجھتے کہ دیتا ہی کیا ہے ، جس پر غُل مچائیں جو کچھ دیتا ہے وہ اس طرح کہ کوٹھی کوٹھار سب تمہارا مگر کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۹ : ۶)۔

---کھولنا محاورہ
رک : **کوٹھی کرنا ، تجارت قایم کرنا ، سوداگری شروع کرنا ، بینک گھر کھولنا۔** بادشاہ نے بہت کچھ انعام دینا چاہا تھا لیکن اُس عالی ہمت نے اُس کے صلہ میں فقط اس بات کی اجازت چاہی کہ ہماری قوم کو ممالک بنگال میں اجازت کوٹھی کھولنے کی ملے۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۱۹۰)۔ رپورٹ ہوئی کہ سُورت میں جن فرنگیوں کو تجارت کی کوٹھیاں کھولنے کی اجازت ملی ہے وہ شراب رکھتے ہیں ... سخت جرم ہے۔ (۱۹۳۴ ، افسانچے ، ۸۰)۔

---گلانا محاورہ
کنویں کی تہہ میں لکڑی یا اینٹ کا کُونہ لگانا ، حلقۂ چوبیں بنا کر تہہ میں بٹھانا۔ کنویں میں کوٹھی اتارنے کو کوٹھی گلانا کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، اُردو کا روپ ، ۳۳۵)۔

---گھاٹ امذ۔
وہ کوٹھی جو دریا پر بناتے ہیں ، دریا کنارے بنا ہوا مکان۔

شکم صاف تو ہے حسن کا دریا تاباب
کوٹھی گھاٹ اوس پہ ہے پستان جسے کہتے ہیں حباب
(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ (امیر احمد) ، ۱ : ۱۵۳)۔ [کوٹھی + گھاٹ (رک)]۔

---میں چاول گھر میں اُپاس کہاوت.
بخیل کی نسبت بولتے ہیں جو پاس ہوتے ہوئے نہ کھائے (نجم الامثال).

---میں دانے کود کود کمانے ہو لیے دانے رہ گئے تمانے کہاوت.
۱. جب تک موقع ملے کمائی کو تیار رہے ، جب موقع نہ رہا تھک کر بیٹھ رہے (محاورات ہند). ۲. پیسہ پاس ہو تو آدمی بہت ہوشیار ہوتا ہے اگر پاس کچھ نہ ہو تو آدمی کسی کام کا نہیں (جامع اللغات).

---میں سے موٹھی نہیں نکلی کہاوت.
ابھی کچھ خرچ نہیں ہوا ؛ ابھی دنیا کا کوئی تجربہ نہیں ہے (جامع الامثال).

---وال صف.
۱. مہاجن ، صراف ، ساہوکار ، ہنڈی کا بیوپار کرنے والا. ایک پیسا اور ایک روپیا بے مال لے کر نکلتا ہوں اور بقال کوٹھی وال ہے ... واپس کر دیتا ہوں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۹۳). ۲. (کنایۃً) مال دار ، امیر.

تھا دوستی ہنڈی دل سو دیا اب یار سمجھ کر کچھ مانگو
تم جانتے ہو میں مفلس ہوں کچھ ایسا کوٹھی وال نہیں
(۱۸۳۹ ، اسیر اکبرآبادی ، ۵ ، ۸۳). [کوٹھی + وال ، لاحقۂ صفت].

کوٹھے (و مج) امذ.
کوٹھا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

وہاں جاں ہوا بیارے ٹھہرتا پھر تو کوٹھے پر
مجھے جب واں تنہا کر سر سکھاتا تیرا یاد آیا
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۳۵).

کہیں مل کے بیٹھے ہیں کوٹھے پہ یار
کہیں شعر خوانی ہے کہیں ستار
(۱۸۹۰ ، نظم آزاد ، ۱۰۱). ایک دن وہ دونوں کوٹھے پر گئیں تو دیکھا کہ ایک گدھا مادہ خر سے مل رہا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۹۵۹).

---اوپر توںڑی ، کیا دیگی سونڑی/لونڑی کہاوت.
بخیل یا کنجوس سے حاجت روائی کی امید نہیں ہوتی (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ قصص الامثال).

---پر بیٹھنا محاورہ.
کوٹھا لے کر بیٹھنا ، کسب اختیار کرنا ، چکلے میں بیٹھنا ، پیشہ کرنا. وہ ... اپنی مرنہ ماں کی تقلید میں کوٹھے پر نہ بیٹھی. (۱۹۳۳ ، نقش و نگار ، ۴۰).

---پھاندنا محاورہ.
حرام کاری کرنا. کہا کہ اے شہنشاہ چل کر بہن کو سنبھالیے شادی نہ کرنے کا مزہ ملا ہمشیرہ صاحب آپ کی کوٹھے پھاندتی ہیں. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش رُبا ، ۷ : ۲۶).

---پھٹنا محاورہ.
کسی جلوس یا سواری کو دیکھنے کے لیے چھتوں پر لوگوں کا ہجوم ہونا. جو شہر میں تھے اس وقت یہ کیفیت تھی کہ کوٹھے پھٹے پڑتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۱).

---چڑھ کر دیکھا ، گھر گھر ایک ہی لیکھا کہاوت.
سب کا ایک سا حال ہے ، کوئی بھی پریشانیوں سے محفوظ نہیں ہے (جامع الامثال).

---چڑھنا محاورہ.
ام نشرح ہونا ، طشت از بام ہو جانا ، سب کو معلوم ہو جانا عام ہو جانا.

کھڑکی نکال جانبِ دشمن نہ بام پر
کوٹھے چڑھے جو بات کُھلے خاص و عام پر
(؟ ، رنج (فرہنگ آصفیہ)).

---قرّانا محاورہ.
رک : کوٹھے باندنا. کچھ ہو بھی سکتا ہے کہ خالی منھ سے مزا نکالتا ہے جُوروا کی تو جا کے خبر لے وہ کوٹھے قرّاتی ہوں گی تیرے یار کو بلاتی ہوں گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۹۳).

---والا روئے ، چھپّر والا سوئے کہاوت.
دنیا میں دولت مند زیادہ حاجت مند متفکر اور شاکی پائے جاتے ہیں اور غریب بے فکر خوش و خرّم (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---والی امث.
مراد : طوائف ، رنڈی ، فاحشہ. چال ایسی ہے جیسی کوٹھے والیوں کی ہوتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰). اللہ رکھے وہ تو ایسے ہرجے نہیں ، کسی کوٹھے والی نے جادو کر دیا ہے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۵۳).

کوٹھیار (و مج ، سک ٹھ) امذ ؛ ــــ کٹھیار.
گودام ، کوٹھڑی. روز صبح شام کوٹھیار میں آپ جا کر ... تُلوا کر دیا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۲). [رک : کوٹھی + ار ، لاحقۂ ظرفیت].

کوثر (و لین ، فت ث) امذ.
۱. بہشت کی ایک نہر کا نام جو اس کے اندر جاری ہے ، چشمہ اور حوض کا نام (ادبیات میں بطور تلمیح مستعمل).

دونوں حوض ہیں ترے قصرِ بہشت
دو ادھر تیرے ہیں جیوں کوثر پرآب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱).

او چشمے کا سر زیر دیوانہ تھا
توں بولے کا کوثر دراں خانہ تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۲).

نبی جیوں کنھیں حوض میرا بڑا
جسے حوض کوثر کہے ہے خدا
(۱۶۹۹ ، آخر گشت ، ۹۹).

طوبیٰ کی سلسبیل کی کوثر کے جام کی
حور و قصور و جنت و غلمان کی قسم
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۸۵).
آنکھوں سے لگا کے اُس کو کہیے ہیں ملک
گوہر نہیں نور چشم کوثر ہیں یہ اشک
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳).
گنگ و جمن ہیں کوثر و تسنیم کا جواب
ہے جن کے آگے چشمۂ حیواں بھی آب آب
(۱۹۲۳ء ، مطلع انوار ، ۷۵). جہاں کوثر و تسنیم بہتی ہوں گی اُس جنتِ سماوی کا کیا منظر ہو گا. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۶۹۰). ۲. **کوثر کا پانی ، آبِ کوثر.**
پئے ہے ساقی کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برمال شاہاں میں کواؤو تم
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۴).
[ک خُوشتر محبت الٰہی دکھلاتا تھا کوثر
کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا کوثر
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹).
کوثر پلا کے ہم سے نہ حوروں کریں مذاق
ہم رند تلخ نوش کہاں ، انگبیں کہاں
(۱۹۳۶ء ، طیور آوارہ ، ۸۱). ۳. **قرآن مجید کی ایک سورة کا نام.**
تھا سورۂ کوثر کسی پیاسے کی زباں پر
مائل تھا کوئی سیرِ گلستانِ جناں پر
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰). ۴. **بہت زیادہ ، مراد : کثرتِ اولاد (بے اولاد کے بالمقابل).**
جاں کوثر ہے وہ لفظ اے نکتہ داں
مشتمل ہے معنی کثرت کو یہاں
(۱۸۷۰ء ، تفسیر مرتضوی ، ۲ : ۲۵۱).
ہم سُلّی لڑنگ پڑھتے ہیں ہروان اسی سے جڑھتے ہیں
کیوں کر نہ عدو سب ابتر ہوں ہم خیر کثیر کوثر ہیں
(۱۹۳۱ء ، بہارستان ، ۴۷). ۵. (کنایۃً) مایۂ خیر کثیر نیز خیر کثیر ؛ مراد : **قرآن مجید.** اِنَّا اَعطینٰکَ الکوثر ہم نے تم کو کوثر یعنی قرآن عطا فرمایا. (۱۹۱۳ء ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۲). کوثر کے معنی خیر کثیر کے ہیں یعنی بہت زیادہ بھلائی. (۱۹۳۲ء ، ترجمہ قرآن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۳۶). [ع].

---- سے/میں ، دھوئی/دُھلی ہوئی زُبان امث.
پاک و صاف ، شستہ زبان ، بہت ہی عمدہ زبان ، پاکیزہ زبان.
حقیقت میں ہے سحر و افسونِ بیاں
یہ کوثر کی دھوئی ہوئی ہے زباں
(۱۸۵۷ء ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۸۲).
کس منھ سے کروں شکر خدائے دو جہاں مہر
دھوئی ہوئی کوثر کی زباں پائی سخن صاف
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۰۲). اہلبیتِ رسالت کا احسان عظیم ہے کہ ان کی عصمت میں رچی ہوئی فکر اور کوثر سے دُھلی ہوئی زبان نے ہماری یہ مشکل آسان کر دی. (۱۹۸۰ء ، دعائے کمیل ، دعائے مشلول ، دعائے صباح ، ۴).

کُوثَری (و لین ، فت ث) صف.
کوثر (رک) سے منسوب ، کوثر کا ، کوثر والا ، جنتی.
وو تیرے رس بھرے دونوں ادھر کوں
پیالا کوثری نا کوں تو کیا کوں
(۱۶۵۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۹۲).
اُس پیاس میں یہ کہتے تھے بابا وہ کوثری
قہرِ خدا ہے ضرب جوانانِ حیدری
(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۶۶).
کوثری بیٹھے رہیں اُمید فردا کے لیے
میرے ہونٹوں تک شرابِ موج زن آ ہی گئی
(۱۹۷۱ء ، انجم کدہ ، ۲۸). [کوثر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَوَچ (فت ک ، و) امذ.
۱. زرہ بکتر. پُرسوتم اپنے گُرو کے پرتاپ سے دونوں انگ یعنی ہر دو عضو میں کوچ یعنی بکتر پہنا تھا. (۱۸۵۵ء ، بھگت مال ، ۳۰۲). لوہے آدک کا کوچ (زرہ) پہنے ہو تو اس کو بان نہیں بیدھ سکتے. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششتھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۰). ۲. **طلسم ، دھونسا ، تعویذ ، ایک درخت لاط : Hibscus Populneoid**
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कवच].

کُوچ (۱) (و مع) امذ ؛ امث.
۱. **روانگی ، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا عمل ، سفر.**
جو ہر شہر اتنا ہونگ لیائیں گے
اگر کوچ کرں ہاں دِرنگ لیائیں گے
(۱۶۷۹ء ، خاور نامہ ، ۴۰۲). ارادہ کوچ کا تری کی راہ سے کیا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۶۱). ہندوستان کے بجٹ میں موسم گرما کے کوچ کو بند کر کے کافی روپیہ بچایا جا سکتا ہے. (۱۹۲۳ء ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۲۳۲). میدان جنگ کے نقشے اور فوجوں کے کوچ کو شاعرانہ جذبات کے ساتھ پیش کیا ہے. (۱۹۸۲ء ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۸۱). ۲. **بیوی ، جورو.** خرم بیگم نے مرزا کو ا کسا دیا ، وہ مرزا کی کوچ (بیوہ منکوحہ) تھی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۶). ۳. **منزل ، دو پڑاؤ کے درمیان کی مسافت.** جب شہر دو کوچ رہا تو منزلہ کر کے دفعۃً رات ہی کو شہر میں داخل ہوگئے. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۲ : ۲۳). ۴. **وفات ، رحلت ، موت** (جامع اللغات). [ف].

---- بکُوچ (---- فت ب ، و مع) م ف.
پے در پے ، (راہ طے کرنا) منزل بمنزل ، لگاتار. کوچ بکوچ بادشاہ سیالکوٹ کے مضافات میں آیا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۰). کوچ بکوچ کئی منزل میں سرہند جا پہنچا. (۱۹۶۷ء ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۱۰۷۷). [کوچ + ب (حرف جار) + کوچ (رک)].

---- بول دینا محاورہ.
سفر پر روانہ ہونا ، روانگی کا حکم دینا. لوگوں سے پوچھا وہ فرنیچر کہاں گیا ، معلوم ہوا کہ آتے آتے مولوی صاحب اس کے کوڑے کر آئے ، بچارے ایک رات ٹھہرے اور صبح ہی کوچ بول دیا. (۱۹۲۸ء ، مضامین فرحت ، ۱ : ۵۲).

کچھ کھا کے یہیں بسیرا لیجئے
اور صبح کو کوچ بول دیجئے
(١٩٦٠ء ، آتش خنداں ، ٣٠٣).

---بر کُوچ ف ا.
مسلسل ، لگاتار اور بلا توقف ، منزل منزل.
وہیں کوچ بر کوچ جانے لگیا
او ہر یک نگر کوں بجھانے لگیا
(١٦٣٠ء ، چندر بدن و مہیار ، ٩٨).

---بر کُوچ کَرْنا محاورہ.
لگاتار سفر کرنا ، بہیم سفر میں رہنا. وہ دلاور سپاہی لڑائی کے میدان میں کھڑا ہے ، کوچ بر کوچ کرنے تھک گیا ہے. (١٨٩٨ء ، مقالات شبلی ، ٥ : ٢٢).

---تمام ہونا محاورہ.
سفر ختم ہونا ، منزل پر پہنچنا (مہذب اللغات).

---دَر کُوچ (---فت د ، سک ر ، و مع) م ف.
رک : کوچ بکوچ. خواجہ سودا کر جی کے ساتھ ہونے کی خوشی میں شکر خدا کا کرتا اور کوچ در کوچ چلا جاتا تھا. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ٢٠١). سلطان محمود خان کو ایسا توہم ہوا کہ کشتیوں کو جلا کر کوچ در کوچ مراجعت کی. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٥٧). [کوچ + در (حرف جار) + کوچ (رک)].

---کا دن امذ.
(مجازاً) موت کا وقت ، روانگی کا دن (نوراللغات).

---کا ڈنکا بجنا محاورہ.
روانگی کا اعلان ہونا ، خاتمے کا اعلان ہونا.
راگ کی خوبصورتی کے کوچ کا ڈنکا بجا
جب گیا مطرب کا بازو ، زیر سینہ بم ہو گیا
(١٨١٨ء ، دیوان آبرو ، ٩٩).

---کا راگ امذ.
فوج کے لڑائی پر روانگی کے وقت جوش اُبھارنے والی سازوں کی مخصوص دھن. فوج کوچ کا راگ بجانے لگتی ہے ، رانی اور الندراؤ ہاتھی سے اتارے جاتے ہیں اور ہاتھی الگ لے جایا جاتا ہے. (١٩٤٩ء ، جھانسی کی رانی ، ١٨٠).

---کا نقارہ بجانا محاورہ.
روانگی کا اعلان کرنا.
مولانا جیسی کھدو سنبھالیں رخت ہستی کو
چمن میں کوچ کا غنچے نے نقارہ بجایا ہے
(١٨٥٤ء ، ریاض مصنف ، ١٥٧). اب بڑھیا کے حکم سے کوچ کا نقارہ بجایا گیا. (١٨٩٣ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ١٥٧).

---کا نقارہ کَرْنا محاورہ.
کوچ کا نقارہ ہونا (رک) کا تعدیہ.

مہر نے جس دم کوچ کا دنیا سے نقارہ کیا
ماتمی باجے کی نوبت جابجا ہو جائے گی
(١٨٦٧ء ، رشک (نوراللغات ، ٣ : ١٨٣٨)).

---کا نقارہ ہونا محاورہ.
روانگی کا اعلان کیا جانا ، موت آ جانا.
یار جاتا ہے کہو اپنے ہم سُونے مُلکِ عدم
صبح کی نوبت ہمارے کوچ کا نقارہ ہے
(١٨٧٠ء ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣١٣).
ساماں عیش سب کا سب آوارہ ہو گیا
نوبت سحر کی کوچ کا نقارہ ہو گیا
(١٩١٨ء ، سحر (سراج میر خان) بیاض سحر ، ٤٢).

---کَرْ جانا/ کَرْنا محاورہ.
١. روانہ ہونا ، سفر اختیار کرنا ، چل دینا. کنور نے کیا کوچ اوس وقت سنو. (١٧٥٦ء ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ٢٠٩). جب تم اپنے گھر یا اس شہر سے کوچ کرو. (١٨١٩ء ، منی کی انجیل ، ٢٥). ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاءاللہ ہم محاصرہ چھوڑ کر کوچ کریں گے. (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦١٧). لطف جی! تو میں قسم کھاتا ہوں کہ صبح ہوتے ہی یہاں سے کوچ کر جاؤں گا. (١٩٨٠ء ، الہجرتین ، ٢٠٠). ٢. مر جانا ، دنیا سے گزر جانا. ایک میری دادی تھی وہ بھی قضا الٰہی سے کتنی برس ہوئے کہ اس عالم فنا سے ملک بقا کو کوچ کر گئی. (١٨٠٣ء ، گل بکاؤلی ، ١١١).
دریا سے مشک بھیج دی اور خود گزر گئے
پانی پیا نہ تشنہ دہن کوچ کر گئے
(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ١ : ٤٧). ٢٢ مئی ١٩٠٦ء کو وہ اس دنیا میں آئے اور ٢٧ مئی ١٩٦٧ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے. (١٩٨٩ء ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ٥). ٣. رخصت ہو جانا ، سدھارنا ، چلا جانا ، ختم ہو جانا. وہاں سے برائیاں فساد اٹھینگے اور امن و امان کوچ کر جائیگا. (١٨٣٥ء ، مطلع العلوم ، ١٦٩).
ترنیجر نے بھی کیا کوچ مگر حُسن کے ساتھ
اب نہ قالین ہیں کوٹھی میں نہ صوفے ہیں نہ کوچ
(١٩٩٩ء ، سنگ و خشت ، ٣٧).

---و مقام (---و مع ، فت م) امذ.
سفر و حضر ، چلنا اور ٹھہرنا ، روانگی اور پڑاؤ. ہر روز کے کوچ و مقام کے سبب جواب میں تاخیر ہوئی. (١٨٦٩ء ، انشاء خرد افروز ، ٤٧). [کوچ + و (حرف عطف) + مقام (رک)].

---ہو جانا/ ہونا محاورہ.
١. روانہ ہونا. اس نے دست بستہ ہوکر ساری حقیقت عرض کی کہ جب آپ کا کوچ ہوا تھا ، لونڈی کا پاؤں بھاری تھا. (١٨٣٥ء ، نغمۂ عندلیب ، ٣٠). ٢. دنیا سے گزر جانا ، مر جانا. ہمیشہ زاد سفر تیار رکھو نہیں معلوم کس وقت کوچ ہو جائے. (١٨٦٣ء ، عقل و شعور ، ٥٧).

---بَنْدھا (---فت ب ، مغ) امذ.
سفر پر آمادہ ، کوچ کے لیے تیار ؛ ایک خانہ بدوش قوم جو جرائم پیشہ مشہور ہے. جن گروہوں کو میں نے دیکھا ... وہ ان ناموں سے موسوم ہیں ، کنجھر ... کوچ بندھے. (۱۹۲۲ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۱۷). [کوچ + بندھا (بندھنا (رک) کا اسم مفعول)].

کُوچ (۲) (و مع) امذ.
۱. جلاہوں کا برش جس سے تانی صاف کرتے ہیں یہ جس کے تنکوں کا بنا ہوا ہوتا ہے. ایک عورت چرخا کات رہی ہے ، ایک عورت ہاتھ میں کوچ لے تانی صاف کر رہی ہے. (۱۸۹۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، محمد حسین آزاد ، ۲ : ۵۶). ۲. وہ موٹا پٹھا جو انسان کی ایڑی کے اوپر پنڈلی سے ملحق ہوتا ہے اور جو زانو کے نچلے کے نیچے ہوتا ہے ، کونچ.

جب اس کوچ بھی کسی تو اس کے کوچے میں
بہشت کھسٹ کے ہی گھٹنوں سے ہم رواں ہوئے

(؟ ، قمر (فرہنگ آصفیہ)). [کونچ (رک) کا محرف].

کُوچ (۳) (و مع) امث (قدیم).
رک : کچھ.

انو میں کسی پر مرا دل نہیں
انو نے سچے کوچ حاصل نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳).

جن ہو تجے بچھڑے ہے ، اپے سینسار تھی کوچ حظ
جس تھار میں وو ہو نہیں ، اس تھار میں نیں کوچ حظ

(۱۶۱۱ ، کلیات قلی قطب شاہ ، ۲ : ۱۴۲). [کچھ (رک) کا قدیم املا].

---کا کُچ کَرنا محاورہ (قدیم).
رک : کچھ کا کچھ کرنا.

قضا آ نکا کر ایسے لچ کیا
جو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

---کا کُچ کَنہنا محاورہ (قدیم).
رک : کچھ کا کچھ کہنا.

اگر کوچ کا کچ کدھر کا کدھر
کہے تو کہے ہیں اسے ہیچ کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

---کا کُچ ہونا محاورہ (قدیم).
رک : کچھ کا کچھ ہونا.

جو عاقل انہے وو سو سب ہیچ ہوئے
دو ہانے جدا کوچ کا کچ ہوئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۵).

کوچ (۱) (و مج) امذ.
وہ آرام کرسی جس پر نیم دراز لیٹ سکتے ہیں ، ایک خاص وضع کی نرم گدوں سے آراستہ آرام دہ بینچ ، گدّے دار نشست فرش ہے قالین ہے کوچ ہے مسہری ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۹). میں اور مولانا ایک ہی کوچ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۵۶ ، محمد علی ، ۲ : ۳۰۶). کیا کسی ذرا لٹرکے دائیں جانب جا کر کسی کوچ پر لیٹ جاؤں ؟ میں نے جل کر کہا. (۱۹۸۹ ، درد کے سنگ ، ۲۰۷). [انگ : Couch کا مورد].

---کَٹ کَھاٹ (---فت ک ، سک ٹ) امث.
(سلاوٹ و کھٹ بُنا) چھوٹی کھٹیا جس پر پورے قد کے آدمی کے لیٹنے میں پیر نہ پھیل سکیں یعنی کھاٹ کی لمبائی سے باہر نکل جائیں اور لیٹنے میں تکلیف ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۸۴). [کوچ + کٹ (کٹھ (رک) کا مخفف) + کھاٹ (رک)].

کوچ (۲) (و مج) امث.
۱. بالکی گاڑی ، سیج گاڑی. دوستوں سے رخصت ہو کے جگہ دیر ہوتی گاڑی میں کوچ آدمیوں سے بھر گئی کہیں جگہ باقی نہ رہی ، ناچار کوچوان کے پاس بیٹھا. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۷). یہ کوچ اردو میں ایک خاص قسم کی گاڑی کے مفہوم میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۹۰). ۲. استاد ، مُعلّم ؛ سکھانے والا. اب سے پہلے آپ نے مجھے ڈرائیونگ سکھائی تھی اور آج میں آپ کی کوچ بنی ہوئی ہوں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۸۵). [انگ : Couch].

---بان امذ ؛ سم کوچبان.
کوچوان ، بگھی یا فٹن ہانکنے والا ، گاڑی بان ، گھوڑا گاڑی چلانے والا ، سائیس.

تجھکو عیسیٰ سب کہیں گے اس کو چرخ چار میں
مہر جب تیری جرث کا کوچبان ہو جائیگا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۰). کوچ بان سے کہہ کیوں نہیں دیتے کہ گاڑی لوٹا دے میں نہ جاؤں گی. (۱۹۰۲ ، کوتہۂ عاقبت ، ۱ : ۱۳۶). ازل ہی سے وقت کا کوچبان اپنی گاڑی ہانکے جا رہا ہے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۰۱). [کوچ + بان ، لاحقۂ فاعلی].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) امذ.
(گاڑی بانی) رک : کوچ بکس جس کا یہ بگاڑ ہے (ا پ و ، ۵ : ۳۰). [کوچ + بخش (بکس (رک) کا محرف)].

---بَکْس (---فت ب ، سک ک) امذ.
بگھی یا شکرم میں گاڑی بان کے بیٹھنے کی جگہ جو گاڑی کے اگلے حصے میں قدرے بلند بنی ہوتی ہے. کوچمین سبز ستابل کھوپری پر جمائے ہوئے کوچ بکس پر بیٹھا ہوا پائپ بالیٹ کر رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۰۲). گاڑی میں بچوم تھا اس لئے کوچ بکس پر بیٹھ گیا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۴۹). ایک ڈاڑھی دار بلتفا وردی پہنے ہوئے کوچ بکس پر بیٹھ گیا ، گاڑی بنگلے کے باہر آئی. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۲۸۳). [کوچ + بکس (رک)].

---گاڑی امث.
سیج گاڑی ، بگھی ، وکٹوریہ. یہاں سے وہاں تک سفر کرنے میں

ایک کوچ گاڑی کے لئے چھ گھنٹے کا وقفہ درکار ہے. (۱۹۰۹ء ، فسانۂ عذرا ، ۲ : ۱۶۷). [کوچ + گاڑی (رک)].

---مَین (---ی لین) امذ ؛ ج کوچمین.
گھوڑا گاڑی چلانے والا ، کوچوان ، گاڑی بان. کوچمین نے گھوڑے پر کوڑے جمانے شروع کئے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۹). اس کوچ مین کا نام بھی نہیں تھا. (۱۹۰۰ء ، صید و صیاد ، ۱۳۳).
[انگ : Coachman].

---مَینی (---ی لین) امث.
گھوڑا گاڑی چلانے کا کام ، کوچ مین کا کام یا پیشہ. میں نے پچھلے مہینے سے کوچ مینی چھوڑ دی. (۱۹۱۵ء ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۹۶). انہوں نے اپنی کوچ مینی کا کمال دکھلانے کے خیال سے گھوڑے کے ایک چابک رسید کیا. (۱۹۵۸ء ، عمر رفتہ ، ۸۰).
[کوچ مین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وان صف ؛ ج کوچوان.
رک : **کوچ بان.** پھر جہاں کوچوان آیا ، کوچ میں بن کر آیا ہے. (۱۸۸۵ء ، مقالات ناصری ، ۲۳۱). کچھ عرصہ کے بعد "کوچ بان" بگڑ کر "کوچوان" اور "کوچبان" ہو گیا. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳) بس کے ڈرائیور میں تانگے کے کوچوان والی بات کہاں. (۱۹۸۵ء ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۲۱۶).
[کوچ بان (به مبدّل به د)].

کُوچا (و مع) امذ.
املی کی سبز پھلی جس کو نمک مرچ لگا کر کھاتے ہیں ، کریجی ہوئی سبز املی (ماخوذ : نوراللغات). [کوچنا (رک) سے مشتق].

کوچا (و مع) امذ.
کسی نوک دار چیز یا تلوار وغیرہ کا معمولی سا زخم جو آرپار نہ ہوا ہو ، کچوکا ، چرکا. اوس نے ایک کوچا سرویی کا اوس کے دے کر اوس کو بھی مار ڈالا. (۱۸۴۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۱). [کچوکا (رک) کا ایک املا].

---دینا محاورہ.
کچوکا لگانا ، چبھونا ، نیزے وغیرہ کی نوک گھسیڑنا ؛ (کنایۃً) طعنہ دینا (فرہنگ آصفیہ).

--- کَریلا (---ف ک ، ی مع) امذ.
کچوکے دیا ہوا کریلا ، کریلے کی طرح کا داغدار ، چیچک ، سیتلا (بطور پھبتی مستعمل).

مجھے جو نام دھرتی ہے دوگانا میری خیلا ہے
وہ خود تو آرسی دیکھے کہ کیا کوچا کریلا ہے
(۱۸۳۵ء ، رنگین (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۸۸)).

جناب یوسف مصری سے ذیں تشبیہ کیونکر ہم
مسیتال جہاں آگے ترے کوچے کریلے ہیں
(۱۸۶۶ء ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۰۹). رنگ سانولا ، چیچک سے کوچا کریلا. (۱۹۴۳ء ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۷).
[کوچا + کریلا (رک)].

---مارنا محاورہ.
نوک چبھونا ، ڈنک مارنا ، نشتر لگانا ، زخم دینا ، کچوکا لگانا آر کرنا (فرہنگ آصفیہ).

کُوچک (و مع ، فت ج) صف.
۱. **چھوٹا (کلاں اور بزرگ کا نقیض) خرد ، کوتاہ** میں نے قبر حضرت حوّا کی جدہ میں زمین سے ہموار دیکھی ہے ، مقابل ناف ایک گنبد کوچک واقع ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸). اشتہار بندہ زادہ کوچک کی طرف سے دیا گیا ہے. (۱۸۹۶ء ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۹۸). یقیناً ایک کوچک خلوی بافت پر مشتمل ہے. (۱۹۳۳ء ، مبادی نباتات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۰). ایک کوچک گروہ نے ہندوکش کے جنوب مشرقی علاقہ پامیر میں اقامت اختیار کی. (۱۹۸۲ء ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۳۹).
۲. (موسیقی) بارہ مقامات موسیقی میں سے چوتھے مقام راگ کا نام ، یہ راگ پہر دن رہے تک گایا جاتا ہے. بارہ مقامات کے نام یہ ہیں اوّل ... چوتھا کوچک ... بارھواں رہاوی. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم ، ۳۴۳). کوچک کا پہلا شعبہ "رکب" ہے جس کی ۹ راگنیاں ہیں. (۱۹۲۶ء ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۵). [ف].

---اَبدال (---فت ا ، سک ب) امذ.
(تصوف) ایسے مرید کو کہتے ہیں جو دوسروں کی بہ نسبت بعد کو مرید ہوا ہو ، حلقہ ارادت میں نیا شامل ہوا ہو ؛ نیا مرید ، نووارد مرید

شام غم کو ہم تو راقم جانتے تھے اور کچھ
آج سمجھے یہ اجل کے کوچک ابدالوں میں ہے
(۱۸۹۷ء ، راقم ، ک ، ۲۱۷). وہ اصطلاحات جو اقبال نے تصوف کو عطا کی ہیں مثلاً آشنائے راز ، برگ گیاہ ... کوچک ابدال ، لالہ ... نوری وغیرہ. (۱۹۸۸ء ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۳۳۵).
[کوچک + ابدال (رک)].

---دِل (--- کس د) صف.
تنگ دل ، چھوٹے دل کا ، بخیل ، کنجوس

بت مہوش کو اکثر یار کوچک دل بتاتے ہیں
تمہی بیدادگر کیوں مہرباں پھر مجھ سے محزوں پر
(۱۸۷۳ء ، دیوان فدا ، ۱ : ۱۳۲). [کوچک + دل (رک)].

---دِلی (--- کس د) امث.
بے دلی ، تنگ دلی. مرزا نے اپنی کوچک دلی سے مُلکی اور مالی مہمات کا مدار لٹھہرایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۰۶).
[کوچک دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُوچکی (و مع ، فت نیز سک ج) امث.
چھٹپن ، چھوٹا پن ، کودکی ، صغیر سنی ، کم سنی. بس اب ابتدائے صغار کی کوچکی کا تم کچھ تصور کر سکتے ہو. (۱۹۳۳ء ، مفتاح الافلاک ، ۸۳). بزرگی اور کوچکی اور نفع اور نقصان کا جھگڑا ان میں نہیں ہے. (۱۸۳۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۷). [کوچک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوچنا (و مع ، سک ج) (الف) ف م.
۱. **چھری یا کانٹے یا کسی نوک دار چیز سے کچوکے لگانا ،**

کسی چیز میں بہت سے سوراخ کرنے کے لیے کوئی نوک دار چیز مثلاً سوئی چبھونا ، کچوکا لگانا ، چبھونا ۔ اگر انگلی کی نوک کو تاگے سے مضبوط باندھیں اور جس وقت وہ پھول جاوے سوئی سے آہستہ کوچ دیں تو ایک قطرہ خون کا نکلے گا ۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ۱ کنوبر ، ۹) ۔ ۲ . (کنایۃً) طعنہ دینا (نوراللغات) ۔ ۳ . کچوکنا ، تلوار وغیرہ سے کچوکا لگانا ، زخمی کرنا ، چیرنا ، پھاڑنا

دشنۂ غم سے سینہ کوچا

ناخن سے منہ سارا نوچا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۱) ۔ آپ نے اپنا نیزہ ہلایا اور بھیڑوں کے گلے میں دھنس گئے اور بھیڑوں بچاریوں کو کوچنے لگے ۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۴۱۰) ۔ (ب) امذ ۔ ۱ . (نان بائی) روٹی میں چھید بنانے یا روٹی چھیدنے کا سہ شاخہ ، پنج شاخہ ، کنگھی نما یا گول قسم کا دانتے دار اوزار جس سے روٹی کو گودا جاتا ہے تاکہ وہ پھولے نہیں ، پر کوب ، کچوکا (ا پ و ، ۳ : ۱۰۳) ۔ ۲ . (اچار سازی) اچار یا مربہ ڈالنے کے پھل یا ترکاریوں کو گودنے کا کانٹا (ا پ و ، ۳ : ۱۸۵) ۔ [س : कुचक] ۔

کوچنی (و مع ، سک چ) امث .

(اچار سازی) اچار یا مربہ ڈالنے کے پھل یا ترکاریوں کو گودنے کا چھوٹا کانٹا (ا پ و ، ۳ : ۱۸۶) ۔ [کوچنا (رک) کی تصغیر یا تانیث] ۔

کُوچَہ (۱) (و مع ، فت چ) امذ .

۱ . گلی ، تنگ راستہ ، راہ گزر .

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیران ہوا

تجھ زلف کے کوچے میں ، دل جا کے سرگرداں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰) ۔ گرتا پڑتا ڈھونڈتا شام کے وقت اس کوچے میں اسی نے پر جا پہنچا ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۹) ۔

یہی میں گزرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے

کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۲) ۔ مدینۂ منورہ میں ایک عورت تھی ... وہ آپ کو ایک کوچہ میں لوا لے گئی اور وہیں بیٹھ گئی ۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳۵) ۔ بہت کم قصبوں کی زندگی کی شام لاہور امرتسر یا راولپنڈی کے کسی گلی کوچے میں ہو جاتی ۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳) ۔ ۲ . بستی ، محلہ ، شعبہ

ہے خانۂ وحدت کا جو کوئی جام پیا ہے

آرام کے کوچے سے نکل بے خبر آیا

(۱۹۳۷ ، کلیات سراج ، ۳۰۱) ۔ ان کو شاعری سے مناسبت نہ تھی اس لیے وہ بہت جلد اس کوچے سے نکل آئے ۔ (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۵۸) ۔ تمہارے نزدیک کون لوگ ایسے ہیں جن سے رجوع کرنا سود مند ہوگا ، میں نے عرض کیا کہ میں اس کوچے سے نابلد ہوں ۔ (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۷۰) ۔ ادب کے دوش بہ دوش شاہد احمد دہلوی کو فن موسیقی پر بھی بہت عبور تھا اور وہ اس کوچے میں بھی سند اجتہاد حاصل کر چکے تھے ۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵) ۔ [ف] ۔

---بکُوچَہ (---فت ب ، و مع ، فت چ) م ف .

گلی گلی ، ایک گلی سے دوسری گلی ، جگہ جگہ (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) ۔ [کوچہ + ب (حرف جار) + کوچہ (رک)] ۔

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) ۔ (الف) صف .

اینی گلی کا راستہ بند کرکے جنگ کے لیے مستعد ، محفوظ و مسدود ، ابراہیم خان اللہ دیا سروانی کوچہ بند ہو کر سرگرم پیکار ہوئے ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۲۰۴) ۔ (ب) امث . وہ گلی جس کے دونوں طرف نکاس پر دروازے لگے ہوں کہ ہر وقت اندیشہ کسی آفت کے دونوں دروازوں کو حفاظت کے لیے بند کر لیں (اردو قانونی ڈکشنری) ۔ اف : کرنا ، ہونا ۔ [کوچہ + ف : بند ، بستن = باندھنا] ۔

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث .

گلی کے دروازے بند کرنا ۔ امراء کو یہ خیال تھا کہ رانا کہیں شبخون نہ مارے ، کوچہ بندی کی خندق اور دیوار اتنی اونچی کہ اس پر سے سوار نہ آسکے ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۹۰) ۔ [کوچہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---جھکانا محاورہ .

گلی گلی پھرانا ، سرگرداں رکھنا ، گلی کے پھیرے لگوانا ، پریشان کرنا .

خضر آئیں تو مجھے راہ بتانے کے لئے

اپنا کے کوچے وہ جھکاؤں کہ بہت یاد کریں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۰) ۔

---خَمُوشاں کس صف (---فت خ ، و مج) امذ .

قبرستان (نوراللغات) ۔ [کوچہ + خموشاں (رک)] ۔

---دکھانا محاورہ .

راہ سُجھانا ، راستے پر ڈالنا .

تم سے ہر روز یہ چُھپ چُھپ کے کہیں جاتے ہیں

کوچہ گرد اور ہی کوچہ انہیں دکھلاتے ہیں

(۱۸۶۵ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۹)) ۔

---سَرْبَسْتَہ کس صف (---فت س ، سک ر ، فت ب ، سک س ، فت ت) امذ .

وہ گلی جس کا ایک ہی راستہ ہو ، بند گلی ، وہ مقام جس میں گھسنے کا راستہ نہ ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) ۔ [کوچہ + سربستہ (رک)] ۔

---سَلامَت کس صف (---فت س ، م) امذ .

ڈھکا ہوا راستہ ، گلی ، سرنگ ، چور گلی یا راستہ جو مثل خندق کے ترچھا اور ٹیڑھا بناتے ہیں تاکہ فوج اس راستے کی کجیوں کی آڑ میں صحیح سلامت قلعۂ غنیم تک پہنچ سکے ، حملہ آور سپاہیوں کے لیے دشمن پر حملے کا محفوظ راستہ ۔ یہاں توپوں کو لگا کر غانہ نشینوں کے گھروں اور عمارتوں کو جلانا شروع کیا کوچۂ سلف (کوچۂ سلامت) بنانا شروع کیا ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۷) ۔ [کوچہ + سلامت (رک)] ۔

ــــ گرد (ـــ فت گ ، سک ر) صف.
آوارہ ، بیکار ، گھومتے پھرنے والا ، واہی تباہی پھرنے والا.

اس ماہ کوچہ گرد کے تئیں ڈھونڈھتا ہوا
ہر شب گلی گلی نہ پھرے آہ کیا کرے

(۱۷۸۸ء ، جہاندار ، د ، ۱۳۵). حضرت بی بی فاطمہ کا فاتحہ کا کھانا کسی عورت کم ذات کو یا عورت کوچہ گرد کو کھلانا حرام جانے. (۱۹۳۲ء ، سعادتیہ دارین ، ۳۷).

وحشت میں کوچہ گرد کہاں تک رہے گا تو
اے داغ کیا نہ جائے گا تیرا سکوں تجھے

(۱۸۸۷ء ، گلزار داغ ، ۲۷۶).

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار آشفتہ مغز ، آشفتہ مُو

(۱۹۳۸ء ، ارمغان حجاز ، ۲۲۳). تاریخ کو مسخ کرنے کا یہ کام سبائی کوچہ گردوں نے کیا (۱۹۸۴ء ، طوبیٰ ، ۶۰۰). [کوچہ + ف : گرد ، گردیدن ـ گھومنا ، پھرنا].

ــــ گردی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
مارا مارا پھرنا ، آوارہ پھرنا ، گلی گلی پھرنا.

کوچہ گردی دلِ مجنوں نے مرنے کی ایجاد
مبتذل جان کے ڈھب بادیہ پیمائی کا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۷). سیر ، تماشا اور کوچہ گردی اس شہر کی مدت تلک کی ہوگی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۷).

نہ تھی کوچہ گردی نہ صحرا نوردی
یہ رستے ہمارے نکالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۶). ہجر و وصال کی کہانی جیسے تمام عناصر موجود ہیں جو ان کے عاشق مزاج ہونے کی غمازی کرتے ہیں گویا اسی کوچہ گردی میں ساری عمر کٹی ہو. (۱۹۸۳ء ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۴۸). [کوچہ گرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ گردی کرنا محاورہ.
واہی تباہی پھرنا (مخزن المحاورات).

ــــ نشین (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
گلی میں بیٹھنے والا ، آوارہ مزاج ، گلی محلے میں رہنے والا ، راستے میں پڑا رہنے والا.

کیا جانے وہ کیا کوچہ نشینوں کو دکھا دے
گر یونہیں یہ آنکھیں طرف بام رکھیں گے

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د ، ۵۰۳). [کوچہ + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا ، فرو کش ہونا].

کُوچَہ (۲) (و مع ، فت چ) امذ.
وہ سوتا پٹھا جو انسان کی ایڑی کے اوپر اور ٹانگ کے ٹخنے کے نیچے ہوتا ہے.

جوہر نہ کُھلنے پائے مرے دستِ تیز کا
لے تیغ کوچہ کاٹ دے پائے گریز کا

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷). اندر قدم رکھا تو کوچہ کاٹ ڈالیں گے. (۱۹۲۲ء ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۵). ف : کاٹنا. [کوچا (رک) کا ایک املا].

کُوچْھ (و مع ، سک چ) م ف (قدیم).
رک : کچھ. سبب وہاں کا جو کوچھ آرائش بنانے سو ذرہ ذرہ دیکھیا. (۱۷۰۳ء ، بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۳۰).

یو ہوتا نہیں فام تنا کون کوچھہ
کھڑے دیکھتے سب دیوانے ابوجھ

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵).

یا تو فغاں کریگی مری کوچھ اوسے اثر
یا آہ میری تیر ہوائی ہو جاوے گی

(۹ ، خفیہ (پنجاب میں اردو) ، ۲۶۵). [کچھ (رک) کا قدیم املا].

کُوچَہ (و مع ، فت چ) امذ.
کسی نوک دار چیز یا تلوار وغیرہ کا معمولی سا زخم ، کچوکا ، کوچا. اس جگہ سے پر اکھاڑ کر سوئی سے کوچہ دیں کہ اس میں سے خون نکلے. (۱۸۹۱ء ، رسالہ کبوتر بازی ، ۲۳). [کوچا (رک) کا ایک املا].

کُوچَنی (و مع ، فت چ) امذ.
کوچ بندھا ؛ خانہ بدوش راہزن قوم ، ایک خانہ بدوش قوم یا قبیلے کا نام. جس قدر اقوام آوارہ گرد سانسی سانیہ کنجر ، کوچنی وغیرہ راقم کے دیکھنے میں آئے ہیں ان سب میں یہ قوم ایماندار ہے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶). [کوچی (۲) کا محرف].

کُوچی (۱) (و مع) امث ، ـــ کونچی.
۱. **سفیدی کرنے کا مونج کا بنا ہوا برش نما آلہ ، بچاری ، کونچی.** آج تک میسر تو درکنار کبھی سنٹلے کی کرلی یا سفیدی کی کوچی تک نصیب نہ ہوئی. (۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۱۰۶). ۲. **موقلم ، بالوں کا بنا ہوا برش جو رنگ کرنے یا لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، برش.** گھروں میں تصویریں بنانے کا پورا سامان ، رنگ اور کوچیاں سب تیار رہا کرتی تھیں. (۱۹۰۹ء ، تاریخ تمدن ، ۲۸۹). اس سے کم جتنی کوچی اور بالو یا دیگر چیزوں سے کھیتوں رگڑ رگڑ کر جھاڑنے سے ضائع ہوتی ہے. (۱۹۲۲ء ، انتخاب لاجواب ، ۷ مئی ، ۱۰). ۳. **ایک وضع کا برش جس سے جولاہے کرگے پر چڑھے ہوئے دھاگے برابر کرتے ہیں.** جلاہوں کے کام میں ... دوسری چیز ، کوچی ، (یا کوندچی ، کونچی) ہے جو ایک بڑا برش ہے کہ اس سے تاروں کو صاف کرتے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۷). ۴. **سونا چاندی صاف کرنے کا برش ، ایک کھرنجا جس سے گھوڑے کے جسم کا گرد و غبار صاف کرتے ہیں ؛ (کنایۃً) لمبی داڑھی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات ؛ جامع اللغات). [س : कच्चिका कूची].

ــــ کرنا محاورہ.
کسی چیز پر رنگ و روغن وغیرہ چڑھانا یا پھیرنا.

پان کیوں بی بی کے کھانے کو تو پر بار لگا
کوچی کرنے سے ترے آگے بے انبار لگا

(۱۷۸۰ء ، سودا ، کـ ، ۱ : ۲۰۸).

کُوچی (۲) (و مع) صف ، امث.
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والا ، کوچ کرنے والا ؛ ابابیل کی ایک قسم جو عام ابابیل سے چھوٹی ہوتی ہے ، خراسان و کابل کے سرد ملکوں میں جا کر انڈے دیتی ہے. کوچی کی دم کے دونوں طرف کے دو پر بہت لمبے ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۹). [کوچ (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- گری (--- فت گ) امث.
کوچ کرنا ، انتقال مکانی ، کڑی قافلے کا کوچ کرنے کا طریقہ. انتقال مکانی کے اس طریقہ کو کوچی گری کہا جاتا تھا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۳۱). [کوچی + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُوچی (۳) (و مع) امث.
پلو ، کونا ، آنچل. دو سٹھی بھات مانگ کر لے آئے گا اور لنگی کے دونوں کوچی میں چھپا لے گا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۶۵). [مقامی].

کُوچے (۱) (و مع) امذ.
کوچہ (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت تراکیب میں مستعمل. بھواہ کا فرشتہ ایک کوچے میں انگوروں کے کھڑا ہوا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۷). اس کوچے میں قدم رکھنے کی کسی میں ہمت نہیں تھی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۳۸).

--- کُوچے (--- و مع) م ف.
ہر جگہ ، ہر طرف ، ہر گلی میں. میں تو بادشاہوں کو گلی گلی کوچے کوچے عام کر دینا چاہتا ہوں. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۸۳).

--- میں ہونا محاورہ.
ہمراہ ہونا ، دلچسپی ہونا (کسی معاملے میں). تم اس کوچے میں نہیں ہو ورنہ تم سے اور خفا. (۱۸۸۷ ، خام سرشار ، ۱۹).

کُوچے (۲) (و مع) امذ.
رک : کوچ (۲) جس کی یہ جمع اور محرف شکل ہے.

لھیرے جو شام کو تو نشان قدم ہوئے
بھاگے جو راہ کاٹ کے کوچے قلم ہوئے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۸۵).

--- کاٹنا محاورہ.
ایڑی کے اوپر سے پانو کے پٹھے کاٹ ڈالنا ، پانو قلم کرنا.

ثابت معرکۂ عشق بتاتا ہے مجھے
کوچے کاٹوں جو ہوں لغزش کے سزاوار قدم

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۶).

اک وار میں کیا صف اعدا کو منتشر
کوچے شتر کے کاٹ دیے ایک وار میں

(۱۹۰۹ ، نظم طباطبائی ، ۶۲).

کوچے (و مع) امذ.
کوچا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

--- دینا محاورہ.
جلانا ، طعنے دینا ، کچوکنا ، زخم ڈالنا. تم نے اس کے ... دل کو اس بیدردی سے کوچے دیئے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۵).

--- لگانا محاورہ.
کچوکے دینا ، گودنا ، داغنا. جو معتزلہ تھے ان کے کوچے لگا کے خراسان بھیجدیا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۹۳).

کُوچیں (و مع ، ی مج) امث ؛ سم کونچیں.
کوچ ۲ (رک) کی جمع ، دونوں پیروں کی ایڑیوں کے اوپر کے موٹے پٹھے. جو اونٹ سامنے آیا ... اس کی کوچیں اڑا دیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۰). [کوچ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع مؤنث].

--- کاٹنا محاورہ.
کونچیں کاٹنا ، پانو قلم کرنا ؛ (مجازاً) تباہ و برباد کرنا. اس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۵۰۸).

--- کٹنا محاورہ.
رک : کونچیں کاٹنا (رک) کا لازم.

کوچہ ہے قاتل کا وہ ایسا نہو کوچیں کٹیں
منتقل ہم اس کی جو کھٹ کے چلے جاتے تو ہیں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۳).

کُوچھ (و مع) صف (قدیم).
رک : کچھ مع تحتی الفاظ. ان کے تئیں دھڑ بدن آؤر پانو نا کپھ کان پیٹ پتھ کوچھ نہیں ہے. (۱۷۰۱ ، سیدھا راستہ (صوفیائے بہار اور اردو ، ۳۶)). [کچھ (رک) کا قدیم املا].

کُود (و مع) امث.
جست ، چھلانگ ، کودنا.

کیا جانیں داب صحبت از خویش رفتگاں کا
مجلس میں شیخ صاحب کچھ کود جانتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۰). ترجمے میں اچھل کود چھلانگ کے الفاظ نہ آ جائیں. (۱۹۳۳ ، فن صحافت ، ۸۹). اف : لگانا ، مارنا ، پڑنا ، جانا. [کودنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- بچھڑے کُود ، تیری نلیوں میں گُود کہاوت.
جب تک طاقت ہے شرارت کئے جاؤ (جامع الامثال).

--- پڑنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **بغیر سیڑھی وغیرہ کے اوپر سے نیچے آ جانا ، کسی امر ، معاملے یا بات میں بے جا دخل دینا.**

تو دوست ہے کسی طرح نہ لیں تیری بلائیں
ہم کود پڑا کرتے ہیں دشمن کی بلا میں

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۶۹). جوز الکتانی میں کود پڑا. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۷۶).

--- پھانْد (--- غنہ) امث.
۱. **کودنا ، اُچھل کود.** کود پھاند اور لپٹ جھپٹ دکھاؤں جو ... جو کڑی بھول جائے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵).

پھنک رہا ہے تری کود پھاند میں طفرہ
دل ایسی کونسی کل ہے جسے تو لے ہے مروڑ

(۱۸۳۴ ، شاہ نیاز ، د ، ۸۲). اس کود پھاند اور لپٹ جھپٹ میں معاشرت کے واقعاتی پہلوؤں کی سنجیدہ تلاش بے سود ہے. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال تقابلی مطالعہ ، ۴۳). ۲. **شرارت ، دھما چوکڑی ، اودھم.**

لقلق کی فکر رہتی ہے سرق کو وجد میں
یہ جست و خیز چوٹوں کی کود پھاند ہے

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۳۳۸).

سب بڑھاپے نے بھلائی کود پھاند
چہرہ اب ہے ماند جو پہلے تھا چاند

(۱۹۳۸ ، عریانی ، ک ، ۲۰۸).

دکھائے نہ کیوں طفلِ دل کود پھاند
یہ چودہ کی شب چودہویں کا یہ چاند

(۱۹۵۰ ، ضمیر نامہ ، ۲۷). [کود پھاندنا ، کا حاصل مصدر].

ـــ پھانْد لَگانا محاورہ.

بچوں کا اُچھلنا کودنا ، بلڑ مچانا (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

ـــ جانا ف ل ، محاورہ.

اپنی مقررہ حدود سے تجاوز کر جانا ، جست لگانا ، چھلانگ لگانا. ایٹم کا الیکٹران کسی اندرونی مدار (Inner Orbit) سے کسی بیرونی مدار (Outer Orbit) میں کود جاتا ہے لیکن ویسے وہ ایٹم کے اندر ہی رہتا ہے (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۹).

ـــ کُود مَنجھلی نِکْلے کو کھائے کہاوت.

الٹا زمانہ ہے کہ کمزور طاقت ور کے منہ آتا ہے یا کمینہ شریف پر چڑھ دوڑتا ہے (جامع الامثال).

ـــ سُونْٹھ کُود تیری نَلیوں میں کُود ، نِکَل گیا کُود تو رہ گیا مردود کہاوت.

جب تک بدن میں طاقت ہے شرارتیں کئے جا جب طاقت جاتی رہی تو کوئی تجھے پوچھے گا نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کود (۱) (و مج) امث.

خشکی کی راہ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۸). [مقامی].

کود (۲) (و مج) امذ.

ڈھیر ، کھاد (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

کودا (و مج) امذ.

رک : کوندا (پلیٹس).

کوداب (و مج) امذ.

انگور کا رس ، انگور کے شیرے کا آش (ماخوذ : لغات کشوری ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

کُودار (ضم ک ، غم و) امث.

رک : کدال ، لوہے کا بنا ایک اوزار. ڈیڑھ کوس پر جوتھا گھر پایا جس میں ایک کودار اور ایک کپی ملی. (۱۸۶۱ ، رتہ گرۃ العاقلین ، ۵۰). [کدال (رک) کی متبادل شکل].

کُودال (ضم ک ، غم و) امذ.

رک : کدال.

ایک کودال ہی درست ہوا
مہر سیف و شکار شیر خدا

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۳۵).

کُودانا (و مع) ف م.

۱. **رک : کدانا ، چھلانگ لگوانا.**

بڑے مرزا گھوڑا کودائے چلے
وہیں سوزنی میں جگائے چلے

(۱۸۷۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۴۴). ۲. **جفتی کرانا.**

نر کو مادہ پر کودانا بالعوض
یہ بھی ہے مکروہ تحریمی غرض

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۱۳۰). [کدانا (رک) کا ایک املا].

کُودائی (ضم ک ، غم و) امث.

کودنا ، چھلانگ لگانا ، کدائی. چیت پر سے طرح بطرح کی کودائی کودنے لگی. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۳۰). حکم ہوا کہ ننگی پیٹھ پر گھوڑوں کی سواری اور کودائی سیکھو. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۴۳۳). [کودنا (رک) کا حاصل مصدر].

کُودَتے کُودَتے نَٹّیا ہو جاتا ہے کہاوت.

مشق کرتے کرتے ماہر ، تجربہ کار یا اُستاد ہو جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

کودْرو (و مج ، سک د ، و مج) امذ.

معمولی قسم کا ایک سخت غلہ ، کودوں. بعض نے کودرو کا نام بتایا ہے جو مرہٹی میں کودوں کا نام ہے. (۱۹۰۹ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۶). [رک : کودوں].

کودْرُوں (و مج ، سک ر ، و مج) امذ.

رک : کودوں جو زیادہ مستعمل ہے. کودروں بہ مثل ساٹواں کے ہوتا ہے لیکن اس کا بیرونی پوست سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۱۱). [کودوں (رک) کا ایک املا].

کودْری (و مج ، سک د) امث.

رک : کودوں جو زیادہ مستعمل ہے ، چھوٹا دانہ جو چاول کی طرح پکتا ہے اور چاول کی طرح کھایا جاتا ہے. کودری سرسوں کی مانند مگر اس سے زبوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۶۷). کودری ، دانہ اس کا مثل ساٹواں کے ہوتا ہے لیکن بمقابلہ ساٹواں کے ادنی تر ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۱۰). [کودوں (رک) کا بگاڑ].

کُودَک (واین ، فت د) امذ ؛ جمع : کودکان.

لڑکا ، بچہ ، طفل ، نوعمر ، چھوٹا بچہ ، نابالغ لڑکا ، طفلک

اے ہوئیا مہیا دیو اند کیست
ہو داور سزاوار یک کودک است
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۷).

ادب سے حضرت حق کے زبسکہ سنے ہے
ہر اک کلی ہے سو جیوں کودک دبستانی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۹).

درس میں تیرے اے شہ علّام
پیر عقل ایک کودک جاہل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).

ہو عمر دراز اس شہ والا کی الٰہی
دیتے ہیں دعا پیر و جواں و زن و کودک
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۷۷).

مرغ بسمل کی طرح کیوں دل ہیں سینوں میں تپاں
نعرہ زن ہے کیوں زباں کودک و پیر و جواں
(۱۹۳۷ ، الم (سلہٹ میں اردو ، ۱۳۳)). [ف].

ـــ طبع (ـــ فت ط ، ب) صف.
بچکانہ ذہنیت رکھنے والا.
یہ کودک طبع کیا جانیں کہ میں جور معلم ہوں
بڑا ہے چھوٹا نکل یہ پردہ بدگمانی کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸). [کودک + طبع (رک)].

ـــ مزاج (ـــ کس م) صف.
طفلانہ مزاج ، بچے کی سی طبیعت ، جس کے مزاج میں بچپن ہو.
کودک مزاج ہے فلک پیر خوف کر
غافل نہ کر گھمنڈ جوانی کے زور پر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۱). [کودک + مزاج (رک)].

ـــ ناداں کس صف ، امذ.
ناسمجھ بچہ ، کم عقل بچہ ، کم فہم بچہ. وہ لذاتیوں کا گانا تھا اور یہ کلاونت کا ترانہ ، وہ کودک ناداں کے ہکّے چلانا تھا اور یہ قادر انداز کا نشانہ. (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۴۷).
چھوڑ کر اس کی گلی کو کس قدر مارا پھرا
کس قدر تسلیم بھی تھا کودک ناداں عشق
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۷۱). [کودک + ناداں (رک)].

کودَکانہ (و لین ، فت د ، ن) صف ، م ف.
طفلانہ ، بچوں کی طرح
کودکانہ ہوتے ہیں مرنے بھی کالعدم پر سوار
جانتے ہیں ایک ہم انجام اور آغاز کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۶). [کودک + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

کودَکِسْتان (و لین ، فت د ، سک ک ، کس س) امذ.
چھوٹے بچوں کا مدرسہ جہاں کھلونوں سے تعلیم دی جاتی ہے. کئی کودکستان (کنڈر گارٹن سکول) بھی قائم ہو گئے تھے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۹). [کودک + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

کودَ کَش (و لین ، فت د ، ک) صف.
کوڑا کرکٹ پھینکنے والا ، غلاظت پھینکنے والا ، خاک روب ، جاروب کش.
گر اصالت کے نشاں ہوں برخلاف
پھینکے ہے وہ کودکش کے در تلک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۳۷). [کود (= کوڑا کرکٹ) + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا ، لے جانا ، اٹھانا].

کودَکی (و لین ، فت نیز سک د) امث.
رک : کودک ہونا ، لڑکپن ، بچپن ، طفولیت ، بالپن.
مجھے اس سے کیا توقع بزمانہ جوانی
کبھی کودکی میں جس نے نہ سنی مری کہانی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸). [کودک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کودگر (و مع ، سک د ، فت گ) امذ.
کھدائی کرنے والا آدمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

کَوْدَن (و لین ، فت د) صف.
۱. **احمق ، نادان ، کند ذہن ، کوڑ مغز ، بیوقوف ، گھامڑ.**
یاں کودن بہت ہے یا انسان بہوت
ولے عاقلاں کم ہیں انجان بہوت
(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۲).
چھوڑ دنیا کو کہ اس مادر بے مہر کا اب
پھرتا کب تئیں تعالیٰ ہوئے کودن دامن
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۰۷).
عقل اول کو ایک سنا تھا
نکلا سو معارضے میں کودن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۸). لڑکے کو لفظ بتائے جاؤ خود ہجے کر کے وہ ایک لفظ نہ کہے پھر لڑکا کودن نہ ہو تو کیا ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۵) مدرسے میں دو تین بڑے لڑکے ہیں بالکل کودن غبی کام سے جی چرانے والے (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۶۰). دیہاتی : اب میں ایسا کودن نہیں ، جانتی ہوں کہ عورت جات تو شیطان سے بھی نہ نکلی جائے. (۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۸۷). ۲. **سست رفتار ، لدو گھوڑا ، نخ نخ کرکے چلنے والا ، بارکش گھوڑا ، راستہ بھولا ہوا گھوڑا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ع : کَدَن سے ماخوذ].

کُوْدنا (و مع ، سک د) ف ل.
۱. **اچھلنا ، جست لگانا ، چھلانگ مارنا ، پھاندنا ، اُچک کر کسی چیز کو پار کرنا.**
او اس جاگے تھے کود لشکر پھریا
وہاں تھے اور خاور کے لشکر گیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۹۶). بیساختہ کود کے لپٹ گئی بادشاہ نے دیوچ کے سر کاٹ ڈالا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۰). دو پھاٹکوں نے تو یہاں تک ستایا کہ سیڑھی لگا کر کودنا اور انہیں اندر سے کھولنا پڑا. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۳). جب ایک الکٹران ایک ترجیح یافتہ (Privileged) مدار سے ایک

اور ترجیح یافتہ مدار میں کود جاتا ہے تو اترجی شعاع کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ء ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۷)۔ ۲. **خوشی ظاہر کرنے کے لیے جھلانگیں لگانا خوشی کے مارے اچھلنا ، خوشی منانا.** انہوں نے بہت تعریف کی بہت اچھلے ، بہت کودے اور پانچ روپیہ بھی دلے۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۹۲)۔ ہر طرف مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ جوش و خروش سے اپنے قومی گیت گاتے اپنے اپنے باجے بجاتے اور اپنے مذاق کے موافق ناچتے کودتے چلے آتے ہیں۔(۱۹۰۷ء ، شوقین ملکہ ، ۶)۔ ۳. **اترانا ، گھمنڈ کرنا ، پھولنا (پر کے ساتھ).** اس نے کہا بالے صاحب تم ہی جیسا پر کودتے ہو کیوں نہ کہو گے جو گھر میں نشے بتیل تراتی ہیں۔ (۱۸۰۳ء ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۷۵)۔ ۴. **دخل دینا ، ٹانگ اڑانا.** انہوں نے جاہل مطلق دنیا کو اپنی طرح جاہل ناطق بنالینے کا پری طرح عزم باندھ لیا تھا ، لوگوں کی باتوں میں ضرور کودتے اور اسی طرح بے پر کی اڑاتے۔ (۱۹۶۹ء ، افسانہ کر دیا ، ۹۵)۔ ۵. **بدکنا ، چھوڑنا ، بچنا.** ماماٹی خدمتگزار ، کود کر ، الگ ہو رہیں گی۔ (۱۸۸۹ء ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۵۷)۔ ۶. (میں یا پر کے ساتھ) **داخل ہونا ، شریک ہونا.** یہ پہلا شخص تھا جو ایشیا کی زمین میں جا کودا۔(۱۸۲۷ء ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۳۶)۔ جاپان دوسری جنگ عظیم میں کود چکا تھا۔ (۱۹۸۸ء ، نادوں کے گلاب ، ۳۱۱)۔ [س : **स्कन्द (ते)**]۔

---**پھاندنا** ف ل ، محاورہ.

۱. **اچھلنا ، پھلانگنا ، جست و خیز کرنا ، اُچک کر پار کرنا.**

یا کود پھاند چول بھی ان کے پلنگ کی

میں ہو کے لڑکے بجڑنے کو تیار توڑنے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۶۸)۔ انہیں کوٹھیوں پر کودتے پھاندتے پھرنگے۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۴۳۴)۔ میں ... تھوڑی دور لگے تالاب تھی دیوار سے کود کر ان کے کنارے پہنچا کوا بھی کود پھاند کے ساتھ تھا۔(۱۹۳۹ء ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۳۱)۔ ۲. **شرارت کرنا ، اودھم مچانا ، دھما چوکڑی مچانا ، خوشی کے مارے جھلانگیں مارتے پھرنا.** میں کرسی پر بیٹھ جاتی اور بانو سارے گھر میں کودتی پھاندتی رہتی۔(۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۰)۔

کودَنی (و مع ، فت د) امث ، صف.

کند ذہنی ، کند فہمی ، بے وقوفی ، نادانی.

سہنی میری کوتاہی و کودنی !

ہو لطف و کرم اُنکا پل پل فزوں

(۱۸۶۹ء ، مزمور میر مغنی ، ۳۳)۔

علما دشمن فہم و تحقیق

کودنی شیوۂ دانش سنداں

(۱۹۳۷ء ، نئی نئی کی مورتہ ہوں ، ۵۳)۔ [کودن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کوڈْوان (و مع ، سک ڈ) امث.

رک : **کودوں.** کودوں (کوڈوان) کا کھانس تھوڑا تھوڑا درجت پر باندھ دیتے ہیں۔ (۱۸۹۰ء ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۸ : ۳۸)۔ [کودوں (رک) کا ایک املا]۔

کوڈْوانا (و مع ، سک ڈ) ف م.

رک : **کدوانا ، کُدانا.** تمہارے یار جاتی ہیں جاہو آگ میں کروا دیکھو ، جاہو کنویں میں کودوا دیکھو۔ (۱۸۵۸ء ، تاریخ غزالہ ، ۶۳)۔ [کودنا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

کودوں (و مع ، و مع) امث.

ایک قسم کا غلہ جس کا چھلکا سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اور بمشکل اترتا ہے ، اس میں غذائیت کم ہوتی ہے. کودوں اضلاع مغربی میں کم اور پورب میں زیادہ ہوتے ہیں ... دانے سیاہ ہوتے ہیں غریب غربا بھات بنا کر کھاتے ہیں۔ (۱۸۴۸ء ، توصیف زراعات ، ۱۰۶)۔

کہیں جھنکی ہے رائی کہیں

کہیں اوگی ہے کودوں کنگنی بہی

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۴۴)۔ کودوں کو دیہاتی لوگ کھاتے ہیں اس میں غذائیت کم ہوتی ہے۔ (۱۹۲۶ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۶)۔ غریب بہن کو مٹھی بھر کودوں دیا ، کودوں بیکار سا اناج ہوتا ہے اس نے وہ نہیں لیا۔(۱۹۹۳ء ، نور مشرق ، ۱۳۵)۔ کنبے لگی پیس آٹے اور دلیا بھر کودوں کی لڑکی لڑکا قیمت مقرر تھی۔ (۱۹۸۵ء ، گردش رنگ چمن ، ۳۱۹)۔ [پ : **कोद्रो**]۔

---**دَلانا** محاورہ.

سخت کام لینا ، کٹھن کام کرانا ، محنت شاقہ لینا. چاہے کودوں دلا لے چاہے منڈوا پسا لے یعنی چاہے جیسا مشکل خواہ آسان کام لے لے۔ (۱۸۹۸ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۸۵)۔

---**دے کَر/کے پڑھنا** محاورہ.

مُعلّم کو بہت ہی قلیل معاوضہ دے کر تعلیم حاصل کرنا ، کم خرچ کر کے پڑھنا ، ناقص تعلیم پانا ، کم خرچ پڑھائی معمولی ہی ہو گی ، جب کوئی شخص کم علمی کی باتیں کرتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں ، کیا کودوں دے کر پڑھا ہے.

غلط بنگلی پڑھاتی ہے لڑکی رقّو تو اپنو کو

فضیلت کیا بڑھی ہے دیکھے کودوں اپنی آلو کو

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۱۷)۔ ایسا ترجمہ کروں کہ آنکھیں کھل جائیں پھر کیا کودوں دے کر پڑھے ہیں غلط دیکھیے موتی پروتا ہوں۔(۱۸۸۰ء ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۲۵)۔ایک صفحے میں تم نے اعراب کی بیس غلطیاں کیں کہتے ہو کہ نحو صرف میں بہت بڑھا ہوں کودوں دے کے پڑھے ہو۔ (۱۹۷۵ء ، مہذب اللغات ، ۱ : ۷۷)۔

---**کا بھات** امذ.

کم قیمت کھانا ، ادنی درجے کا کھانا ، ستی کسنی ، دال دلیا ، نان جویں (فرہنگ آصفیہ)۔

---**کا بھات کِن بھاتوں میں نَنْھیا ساس کِن ساسوں میں** کہاوت.

دور کے رشتے کا کیا اعتبار (نجم الامثال ، نوراللغات)۔

---کا دلّیا امذ.
ناقص اور بدمزہ کھانا. بکری کے دودھ دیا سینکیوں بھرا ... کودوں کا دلیا ، پھر بھی کسی نوالہ میں مکھی کسی میں بال کھاری کنواں اور اس میں مردار. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، ب).

کودہ (و مع ، فت د) امذ.
ہل میں لگائی جانے والی لکڑی. ایک جھدار لکڑی ببول کی ... جو ہل میں کھڑی لگی ہے اس کو کودہ کہتے ہیں. (۱۸۸۴ ، توصیف زراعات ، ۳۰). [مقامی].

کودنی (و مع ، فت د) امث.
رک : **کودوں** (ماخوذ : شبد ساگر). [س : **कोद्रव**].

---کا بھات کن بھاتوں میں ، مَٹّھا ساس کن ساسوں میں کہاوت.
رک : **کودوں کا بھات کن بھاتوں میں ، مٹھا ساس کن ساسوں میں** ایک دور کا واسطہ نامہ نگاری کا ضرور ہے سو بقول شخصے کودنی کا بھات کن بھاتوں میں مٹھا ساس کن ساسوں میں ، میں بھی بری کیا ہوں. (۱۹۰۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۴۲ ، ۳ : ۳).

کُودی (و مع) امث (ج : کودیاں).
جست ، قلابازی.

> فرشتے کودیاں اوس کرپو میلیں
> بدل اس کود میں جیوں طفل کھیلیں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۹). [کود + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- کھانا محاورہ.
کودنا ، **جست لگانا** (قدیم اردو کی لغت).

---مارنا محاورہ.
کودنا ، **چھلانگ لگانا**

> کہ پھر آئی فکر النّاس کو تب
> کودی ماروں میں اس دیوار سے اب

(۱۷۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۲۸). بہیں کھڑکی میں سے کودی ماروں. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۱).

کُودیتی (و مع ، ی مج) امث.
تربیت یافتہ گھوڑے کی ایک چال جو نمائش کے لیے سکھائی جاتی ہے ، اس چال میں گھوڑا پچھلے پیروں پر کودتا ہوا چلتا ہے اور اگلے پیر صرف سہارا لینے کو برائے نام زمین پر ٹکاتا ہے. دوڑ میں پویا ... اور چال میں رہوار ، کودیتی ... وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۰۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۵ : ۱۰۹). [کودنا (رک) سے مشتق].

کُودَھرّی (ضم ک ، غنہ و ، فت دھ ، سک ر) صف.
بدی ، برائی ، خرابی. اب یہی اتم ہے کہ اس کودھرّی سے اپنے تئیں بھونگ کر را کھ بناو. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۱). [کو (رک) بطور سابقہ + دھرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوڈ (و لین) امث.
مچھلی کی ایک قسم. جال ، ٹرالر ... کی مدد سے کوڈ ، ہڈک وغیرہ قسم کی مچھلیاں ہزاروں کی تعداد میں پکڑی جا سکتی ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۳). [انگ : Cod].

---لِوَر آئل (--- کس ل ، فت و ، کس ء) صف.
کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل ، مچھلی کا تیل. اب کوڈ لورآئل کے لیے جب ڈاکٹر کہیں گے تب منگوایا جائے گا. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۰۰). [انگ : Codliver Oil].

کُوڈ (و مع) صف ؛ رک : کوڈم.
(مجازاً) **احمق ، جاہل ، گنوار**

> ن اپنا کہوں کوڈ بجھانے
> من ان بجھے بول برانے

(۱۵۰۸ ، خوب ترنگ (ادب و لسانیات ، ۲۰۵)). [س : **कपट**].

کوڈ (و مع) امذ.
۱. **ضابطہ ، مجموعۂ قوانین.** قرآن پاک جو خدا کا اصلی کلام اور ہم مسلمانوں کا ایک پر مثال مذہبی اور اخلاقی کوڈ ہے. (۱۸۹۸ ، معارف ، ۱ کتوبر ، ۲۰۵). انہوں نے تعزیرات ہند کے کوڈ کو مرتب کیا جو ایک مدت کے بعد قانون ہوگیا. (۱۹۰۴ ، آئین قیصری ، ۷۰). پورے ملک کے لیے ایک مناسب کوڈ استعمال کیا گیا. (۱۹۶۸ ، اطلاق شماریات ، ۱۳۲). ۲. **طے شدہ اصول ، فارمولا.** حسن کے اجزائے ترکیبی کا تسلی بخش بیان نہیں ہوسکتا ، جیسی کوئی فارمولا ، کوڈ یا نسخہ نہیں جس حد تک صفات حسن کو سمجھا جا سکے. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۶). نہ بھاگنے کا کوئی اشارہ یا کوڈ (Code) مقرر کیا اور یہی اس منصوبے کی کمزور ترین کڑی تھی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱). ۳. **اشاروں کا کلام ، بری اور بحری فوجی اشاروں کے ضوابط کا مجموعہ ، خفیہ لغت ، مختصر کرنا ، خفیہ لغت میں پیغام بھیجنا.** کوڈ (Code) مجموعہ قوانین اور خفیہ پیغام رسانی کی لغت کے لیے بات چیت میں مستعمل ہے لیکن فوجی اصطلاح میں تحریر میں بھی آتا ہے چنانچہ بحری اور بری فوجی اشاروں کے قوانین و ضوابط کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۰۳). ۴. **خفیہ پیغام کے الفاظ.** ایسے پیغامات سے ... گریز کرنا چاہیے ... انہیں ، کوڈ ، میں ڈالنے ... میں وقت صرف ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقہ کار ، ۱۰۸). [انگ : Code].

---ٹیلی گرام (--- ی مع ، کس گ) امذ.
ٹیلی گرام جو خفیہ الفاظ پر مبنی ہو ، اشاراتی زبان میں ٹیلیگرام. جب ، کوڈ ٹیلی گرام ، " کوڈ ، میں بھیجنے کے لیے ہو تو ان کا پیغام تار کی زبان کے بجائے عام زبان میں لکھا جائے. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقہ کار ، ۱۰۸). [انگ : Code Telegramme].

---نَمبَر (--- فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.
پوشیدہ یا خفیہ نمبر ، رازدارانہ شناختی نمبر. غلطی سے فارموں میں اس کا شہری کوڈ نمبر درج نہ تھا. (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ (برائے ۱۹۸۳) ، ۳۰۷). [انگ : Code Number].

---وَرڈ (--- فت و ، سک ر) امذ.
پوشیدہ یا خفیہ لفظ جس کا مفہوم غیر نہ سمجھ سکے ، خفیہ لغت ،

رمزیہ اصطلاحی لفظ. فون کے ذریعے آگے کی کمپنیوں کو بتا دیا گیا کہ جب بھی کوڈ ورڈ ملے فوراً حملہ کی طرف بھیجنے کی کوشش کریں. (۱۹۸۸ء، صدیوں کی زنجیر، ۵۶۳). [انگ : Code Word].

کوڈر (و مج، فت ڈ) امذ.
مختصر نویسی کرنے والا، اشاروں کی خفیہ عبارت یا بات سمجھنے والا، تدوین و ترتیب کرنے والا. مواد کی تقسیم اور شناخت کے لیے کوڈر (Coder) کو چاہیے کہ تجزیے کی اکائی میں ایک مخصوص محرک کے تخیل کی موجودگی کی شناخت کرکے اس کی مجموعی مقدار کی گنتی کرے. (۱۹۸۸ء، مجلہ تحقیق، ۲ : ۳۰۰). [انگ : Coder].

کوڈنگ (و مج، کس ڈ، غنہ) امث.
مختصر نویسی، مخصوص اشارات، اشاراتی زبان. اگر اسکالر کوڈنگ سے واقف ہے تو اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی. (۱۹۸۹ء، اردو میں اصول تحقیق، ۱ : ۲۰۲). [انگ : Coding].

کوڈو (و مج، و مع) امذ.
ہرن کے خاندان کا ایک افریقی جانور. ان کے پسندیدہ شکار کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ یہ کوڈو، گولو، ہرن، سب کا شکار کرتے ہیں. (۱۹۷۵ء، افریقہ کے جانور، ۲ : ۵). [مقامی].

کوڈی (۱) (و لین) امث (قدیم).
رک : کوڑی بمعنی خر مہرہ.

> توں کیوں اپنی سُدھ نہ لے
> کوڈی مانگے مانک دے

(۱۶۵۸ء، گنج شریف، ۲۵۹). کوڈی ... یعنی کوڑی، خر مہرہ جس کا اکثر شہر میں خرید و فروخت اور لین دین میں رواج تھا. (۱۸۷۵ء، نوادرالالفاظ، ۳۵۸). آریہ ورت میں سکّے کا رواج بہت مدت سے چلا آتا ہے، سونا، چاندی، تانبا، کوڈیاں سکّے کا کام دیتی تھیں. (۱۹۲۳ء، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی، ۱۰۸). **۲. ناخن پر ظاہر ہونے والا سفید نقطہ** (نوادرالالفاظ، ۳۵۸). [کوڑی (رک) کا ایک املا].

کوڈی (۲) (و لین) امث.
(عو) **لڑکوں کا ایک کھیل، کبڈی.** آج تمہاری کوڈی دیکھ کر کمشنر صاحب بہت خوش ہوئے. (۱۹۶۳ء، سب، کراچی، ۲۸ : ۵۶). [کبڈی (رک) کا بگاڑ].

کوڈی آئن (و مج، کس ء) امث.
رک : کوڈین. مارفائن (مارفیا = مارفین) اور کوڈی آئن (کوڈین) سے جو افیم کے جوہر ہیں اس کو تیار کرتے ہیں. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۲ : ۲۲۶). [انگ : Codeine].

کوڈین (و مج، ی مع) امذ.
افیون کا جوہر. کوڈین ... یہ ایک جوہر ہے جو افیون سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۵۲۳). افیون میں تقریباً بجس قلیا سے (Alkaloid) پائے جاتے ہیں ان میں کوڈین (Codeine) اور مارفین (Morphine) نشہ آور ہوتی ہے. (۱۹۷۳ء، رسالہ جدید سائنس، دسمبر، ۳۲). [انگ : Codeine].

کوڈھ (۱) (و مج) امث.
(کاشت کاری) **کھیت میں بیج ڈالنے کی نالی، مالا، مالا پانسا** (اب و، ۶ : ۱۰۶). [مقامی].

کوڈھ (۲) (و مج) امذ ؛ —— کوڑھ.
مرض جس میں اعضائے جسمانی سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں، برص، جذام، کوڑھ (نوادرالالفاظ، ۳۵۸). [س : [illegible]].

کُوڈھا (و مع) امذ.
لُڑھا (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

کُوڈھب (و مع، فت ڈھ) صف ؛ —— کُڈھب.
خراب، تکلیف دہ، مشکل، کڈھب.

> دست اغیار ہے زیر سر یار
> آج اپنا کوڈھب مجیب ہے

(۱۸۰۱ء، گلشن ہند (لطف)، ۲۲). ایسے ایسے کوڈھب انوکھے پہاڑے فقرے ہر شہر میں نئی نئی طرح پر سننے میں آئے. (۱۸۳۸ء، تاریخ ممالک چین، ۳۰). غش کھا کر ایسی کوڈھب پلنگ پر سے گری کہ اگر اس کا دوپٹہ پائے میں الجھ نہ جاتے تو زمین تک پہنچتی، سر بے پاش پاش ہونے نہ بچے. (۱۸۹۱ء، ایامیٰ، ۸۷). [س : کو [illegible] ـ برا + ڈھب (رک)].

کُوڈھبا (و مع، فت ڈھ، شد ب) صف.
بدشکل، بے ڈھنگا، بے ڈول، اول جلول، ناہموار، اونچا نیچا. دیوار کے سہارے دو کوڈھبے پتھر رکھ لیے ہیں. (۱۹۲۳ء، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی، ۱۰۵). تم نے پلنگ کے پائے تو خرید لئے مگر یہ نہ دیکھا کہ کتنے خراب اور کوڈھبے ہیں، تمہیں سودا خریدنا نہیں آتا. (۱۹۷۷ء، مہذب اللغات، ۱۰ : ۷۷). [کُڈھب + ا، لاحقۂ تحقیر].

کُوڈھنگا (و مع، فت ڈھ، مغ) صف.
سلیقے سے عاری، بے ڈھنگا، بے سلیقہ.

> کوڈھنگے شہر میں اتھی یک سکی
> دیا بھیج اوس پاس رنگ راتی

(۱۶۴۵ء، مینا ستونتی، ۵۰). اگر مولانا عرفی کو نیچرل شاعری کا مذاق ہوتا تو کشمیر کی تعریف میں ایسا کوڈھنگا قصیدہ تصنیف نہ فرمائے ہوتے. (۱۸۹۷ء، کاشف الحقائق، ۲ : ۲۱۸). [س : کو [illegible] + ڈھنگ (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

کُوڈھنگی (و مع، فت ڈھ، مغ) صف، مث.
کڈھنگی، کڈھب.

> دھرت کے آکاس لگ اٹھتی ہے یک لعنت کی با کہ
> بھوت جب کہتا ہے منچ سا کوئی کوڈھنگی کہاو

(۱۶۷۸ء، بحری، کد، ۸۹). [کوڈھنگا (رک) کی تانیث].

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

کوڈھی (و مج) صف (قدیم).
رک : **کوڑھی** ، سفید داغ کی بیماری والا. کوڈھی سوں بی مت رکھنا ، بوند سب سوں دوستی رکھنا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۰۷). [کوڑھی (رک) کا ایک (قدیم) املا].

کُوذات (و مج) امث (قدیم).
کجات ، کم ذات ، حقیر (قدیم اردو کی لغت). [کُو سابقہ تحقیر + ذات (رک)].

کَور(۱) (و لین) امذ.
لقمہ ، **نوالا**. اسکے یہاں کا سوکھا کور سونے کا کور معلوم ہوگا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، سرشار ، ۲۸۰). ہم تمہیں اس سے کہیں اچھا گھر دیں گے جہاں تم سونے کے کور کھاؤگی اور پیروں سے لہ جاؤگی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۹۳). بڑا کور کھائیے بڑا بول نہ بولے. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۲۰۱). [س : कौर].

---گراس نہ کرنا محاورہ.
ایک نوالہ تک نہ کھانا ، کچھ نہ کھانا ، بھوکا رہنا (مخزن المحاورات).

کَور(۲) (و لین) امث.
بہتات ، زیادتی ، افراط ، فراخی کے بعد **تنگی** (فرہنگ عامرہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

کَوَر (فت ک ، و) امذ.
ڈھکنا ، **بالا پوش** ، **سرپوش** ، **اوپر سے ڈھکنے والی چیز** ، **غلاف** ، **کاپی کتاب کا سرورق**. پٹرولیم لوکو موٹو کے ایک ٹینک میں بھرا جاتا ہے جو کوئلہ کی جگہ پر ایک سب پٹے رکھ کر بنایا جاتا ہے اور اسکی ٹاپ پر ایک کور بنایا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۱۲۸). گاؤ تکیہ کے غلاف ، نئی کوزی کا کور ، تخت کی چادر سبھی چیزیں ضروری معلوم ہونے لگی ہیں. (۱۹۵۱ ، زیر لب ، ۲۲۹). شاہد نے اپنی فائل کے کور پر ایک برف کا اسکیچ بنائے ہوئے کہا. (۱۹۸۳ ، پرانا گھر ، ۱۶۹). [انگ : Cover].

---کرنا محاورہ.
سائبان ڈالنا ، **چھت ڈالنا** ، **ڈھکنا** ، **گھیرنا** ، **احاطہ کرنا** ، **پورا کرنا** ، **حفاظت میں لینا** ، **مدافعت کرنا** ، **پوری چیز کو سمیٹ لینا**. باہر کے ناکے کو کھینچے اور اندر کے پیر اور ناکے کی مدد سے اور گھوڑے کو گھما دے اور کور کرے. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۲۵). ڈوروں سے کور (Cover) کیا ہوا ایک پورا پٹہ (Band) نمودار ہو جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۸۹).

کُوَر (ضم ک ، فت و) امذ.
رک : کنور ، راجا کا بیٹا. اس پیام سے رانی سونا بنت بھیم سین کو اور زیادہ قلق ہوا کہتی تھی کور اب کیا اس کی تدبیر کروں کہ یہاں سے رہائی ہو. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۷۸). [پ : कवर].

کُور(۱) (و مع) امذ.
بڑا نقارہ. پلٹنیں آگے بڑھیں باجے بجنے لگے کوس و کور گرجنے لگے. (۱۸۴۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸). [ت : ؛ کورکاہ کا مخفف].

کُور(۲) (و مع) صف.
ظالم ، بے رحم ، گنوار (ماخوذ : ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [س : क्रूर].

---کی رَسْم امث.
رعایا کا سرکاری عملوں کے ظلم سے بچنے کا طریقہ جس میں لکڑیوں کے ڈھیر پر کسی لڑکے یا بڑھیا کو بٹھا کر آگ لگا دیتے تھے. کور کی رسم ہنود میں اسی قبیل سے تھی. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۱۷۰).

کُور(۳) (و مع) امذ.
کورہ (قدیم کرۃ) جمع کے لیے کُوَر ، توپ کا گولا ہے (ماخوذ : دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۳). [ع].

کور(۱) (و مج) امث.
فوج کا ایک دستہ (جس میں دو یا تین ڈویژن ہوتے ہیں) **فوجی دستہ**. شخص مذ کور کو اس پلٹن یا کور یا جماعت کے کمان افسر کو جس سے اسکو تعلق ہو ... حوالہ کرے. (۱۸۹۵ ، مجموعۂ ضابطہ فوجداری ، ۳۰۷). بھاری توپیں ... توپ خانہ کور کا حصہ ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۰۶). کور : ایک کور میں عام طور پر دو یا تین ڈویژن ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، پاکستان کا المیہ ، ق). [انگ : Corps].

---کمانڈر (---فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
ایک بڑا فوجی افسر ، **فوجی دستوں کا سرباہ** ، **تین ڈویژن فوج کا افسر اعلیٰ**. ذمہ دار ذرائع کے مطابق بری فوج کے کور کمانڈروں کا ایک غیر رسمی اجلاس ہفتہ کی شام آرمی ہاؤس میں ہوا. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جولائی ، ۱). [کور + کمانڈر (رک)].

کور(۲) (و مج) امث.
۱. کنارا ، کنگر ، سرا. چنکہ وہ افقی رخ پر ہی قایم ہوتا ہے اسکی دو کوریں ہوتی ہیں ، ایک چسپیدہ کور ... اور ایک آزاد کور. (۱۹۳۸ ، احشائیات ، ۸۱). کل رقبے میں مناسب فاصلے سے ان کی کور پر کھڑے کئے جائیں. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۵۰).

کھیتوں کی کوروں سے لگ کر
دور پر وہ اک ندی بہتی

(۱۹۵۵ ، دو نیم ، ۱۶۵). ۲. **کنی** ، **حاشیہ** ، **کپڑے کے کنارے پر بنی ہوئی پٹی جو عموماً ڈیڑھ انچ تک چوڑی ہوتی ہے** ، **کناری**. حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تھے اوپر کور عمامے کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۰۳). جب چوڑی بنارسی کور کی ساڑھی کو سمیٹتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھنے لگی تو ... مسکراہٹ ان کے لبوں پر نمودار ہوئی. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۰۶). بغیر کور کی ملل دھوتی کے نچلے کناروں سے سیاہ آبنوسی پنڈلیوں کا سانچہ میں ڈھلا ہوا گداز جھمک رہا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵). ۳. **درخت کے تنے کے علاوہ دوسرے حصے** ،

شاخیں ، ٹہنی وغیرہ. کوروں کی لکڑی ایک سال پانی میں ڈوبنے سے اچھی ہو جاتی ہے اور نئی لکڑی میں سکوڑا لگ جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۱). ۴. (معماری) پتھر کے کناروں پر چھینی سے کاٹ کر بنائی ہوئی پٹی ، حاشیہ. کور ہونے سے پتھر ٹھیک بٹھایا جا سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جناتی ، ۱۰). ۵. کنارا ، کسی شے کا آخری سرا ، کنگر. ڈھالو سہارے نالی نما لوہے کے ہوتے ہیں جن کی کوریں باہر کے رخ پر ہوتی ہیں. (۱۹۱۷ ، تعمیر عمارت ، ۳۸). اگر کمانیں بالائی کور سے جست کریں تو سانچوں کے زیریں کوروں پر ٹھہرا سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی جناتی ، ۸۳). ۶. کلیجی کے سرے کا پتلا حصّہ. آن پہنچا ہے وہ وقت جب یہ جسم بے جان ہو گا اور کلیجہ کی کور صرف ہڈیوں کا ڈھیر رہ جائیگی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۵۷).

وہ سُر کی چھیل وہ آواز کے کنول کی دمک

الاپ تھی کہ کلیجہ کی کور کٹتی تھی

(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۱۲). ۷. پھول گھاٹ ، نگینہ کا مصنوعی کناؤ. نگ کے مصنوعی کور کنانے اور پھول تیار کرنے کو اصطلاحا بندش کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۶ : ۵۱). ۸. (i) ناخن کا نوک دار ٹکڑا ، کھال کا ٹکڑا جو ناخنوں کے جڑوں میں ان کے گرد نکل آتا ہے.

ملنے والوں کو کھیں کلیں ہوویں

ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). (ii) انگلی کا پورا.

منھ ڈھانپ کر نہ رو یہ چھلوری نہیں موئی

اے کوکا تیری انگلی کی پکی یہ کور ہے

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۸)). ۹. اپلے کا چُورا ، کرسی (نوراللغات). ۱۰. ایک قسم کا پتلا فیتہ جس کو لباس کے گردا گرد لگاتے ہیں. کوریں لیس دار ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۹). [س : कोटि]

---پَر (---فت پ) صف.

وہ پرند جس کے پر جھڑنے کے بعد نہ نکلیں ، پرندے کی وہ حالت جب اس کے پر جھڑنے کے بعد نہ نکلیں. سبب یہ ہے کہ بازو میں گوشت نہیں ہے اور خون بدیر آتا ہے اور بوقت کوفت شکاف میں آواز نہ کر جھاڑتا ہے کور پر ہو جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۵۲). [کور + پر (رک)].

---پَری (---فت پ) امث.

کور پر ہونا ، پرندوں میں پر جھڑنے کی بیماری لگ جانا. اگر کور پری بسبب کرم کے ہے تو یہ علاج مناسب ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۵۳). [کور پر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکْنا محاورہ.

کور میں زخم پیدا ہونا (ا ب و ، ۱ : ۱۳۲).

---جھاڑْنا محاورہ.

پتھر کی سل کے کناروں کی ناہموار کور کو ٹکیے کی ضرب سے توڑ کر سیدھا اور برابر کرنا ، ہموار کرنا ، دھار سیدھی کرنا (ا ب و ، ۱ : ۱۷).

---دَبْنا محاورہ.

رک : کنی دبنا ، عاجز ہونا ، مغلوب ہونا.

ہم سے دبتی ہے کور سب کی

شامت آئی تمہاری اب کی

(۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلھن ، ۳۷). ظلافت لسانی اور علم مجلس میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے ، بڑے بڑوں کی کور دبتی تھی. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۲۷). یہ وہی عورت تھی جس سے سیتاپتی سدا شیو پنڈت بھاؤ کی کور دبتی تھی. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۲۳۸).

---کا رَنْدَہ امذ.

(نجاری) کولچی ، لکڑی کی کور گول کرنے اور صاف کرنے کا رندہ (ا ب و ، ۱ : ۳۲).

---کَسَر (---فت ک ، س) امث.

کمی بیشی ، نقص ، برائی ، کجی ، عیب. پھر اس کو بنا کر چلا کر دیکھتے ہیں اور جو کور کسر رہ جاتی ہے غور کر کے اس کی اصلاح اور تکمیل کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۶۶). تھوڑی دیر کے لئے پھر عمارت کے سلع میں آؤ کہ معمار فطرت نے مذہب کی عمارت تو بنا کھڑی کی جس میں کسی طرح کی کور کسر نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۵). خدا کا جو کام ہے وہ ہر پہلو سے مکمل ہوتا ہے یعنی اس میں کسی قسم کی کور کسر نہیں رہتی. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۰۰). لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بیانیہ لسانیات کے طریق مطالعہ میں کوئی کور کسر نہیں رہ گئی ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۶۳). کیا اس میں کہیں کور کسر ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۴۶). [کور + کسر (رک)].

---نِکالْنا محاورہ.

عیب نکال دینا ، ٹھیک کر دینا ، خامی دور کر دینا. اب اس کپڑے کی سب کور کسر نکال دی. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۸۵).

---نِکَلْنا محاورہ.

رک : کور کسر نکلنا ، جس کا یہ لازم ہے (فرہنگ آصفیہ).

کور (۳) (و مع) امث.

رحم ، بچہ دانی ، کوکھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : कोख]

---انگارے بَھرْنا محاورہ.

غصے سے آگ بھبوکا ہونا.

ہو نالاے کون لاتبان ہیں اینتی کوروں انگاریتہ بھر

جہاں دیکھے وال کچھ کچھ کر لگا دو چار جوری سول

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۹).

---بُجْھوا (---ضم ب ، سک جھ) امذ.

سب سے پچھلا بچہ ، پوچھن (مخزن المحاورات). [کور + بجھوا ، پوچھن ← پوچھنا (رک) سے].

کور (۴) (و مع) صف.

اندھا ، بصارت سے محروم ، نابینا

اٹے بولتا کیتا عمر مجھ پہ زور
ادھی رات کوں آ کر مجھ کیتا کور
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۷).
گرایا شیخ کے جاہ ذلالت میں مریدوں کو
تری اس رہبری سے تو عصائے کور بہتر ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۱).
یاں جہاں میں کہ شہر کوراں ہے
سات پردے ہیں چشم بینا پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۷).
غبار نجف سے ہوئے کور بینا
وہ اکسیر اعظم ہے سرما علی کا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲).
میری پیری میں زور رہنے دے
چشم عالم کو کور رہنے دے
(۱۹۲۸ ، فکر و نشاط ، ۹۹).
جدھر دیکھئے لوگ باچشم کور
اکھاڑے میں کرتے ہیں رہ رہ کے زور
(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۵۶). [ف].

---اندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
اندھی سوچ ، ناعاقبت اندیشی ، غلط سوچ ، حق شناسی ، فضول سوچ . بعض مبصرین نے ...یہ تنقید بے سود کی ہے کہ .... اقبال نے صرف مغربی فلسفیوں کے نظریات کو ... فارسی یا اردو میں پیش کر دیا ہے ، یہ ان کی کور اندیشی ہے . (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۰۰). [کور + اندیش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باطن (---کس ط) صف.
۱. **بے بصیرت ، کور ذہن.**
جیوں کور باطناں زمانہ نہ رکھ مجھے
اے نور عشق دیدۂ دل میں ظہور کر
(۱۷۹۵ ، دل ، د ، ۵۱).
کور باطن کو ہو کیا جوہر دانش کی شناخت
کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۴). سیکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی ... اپنے کور باطن اہل شہر کے کفر کو خدا کے تقدیر کیے ہوئے خذلان کی نشانی جانتے تھے (۱۸۹۵ ، آیات بینات ، ۲ : ۱۲). ۲. **(لفظاً) دل کا اندھا ؛ (مجازاً) کینہ ور ، (اہل صفا کے بالمقابل) کپٹی ، ظالم.** کور باطن کے اس عالم میں گزر کم ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۱). شہزادۂ عالمیان ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد کے باہر داہنا پاؤں بائیں پاؤں پر دھرے بیٹھا تھا اتنے میں وہ کور باطن مسجد سے نکلا حضرت امام حسن علیہ السلام کو دعائیں دیتا برچھی ٹیکتا ہوا قریب آیا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۲۰). جو حق پسند صاحب دل ہیں انکو سیر سے مزا آئیگا اور کور باطنوں سے دیکھا نہ جائے گا. (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۰۲). وہ تو ان کی نگاہ میں خود غرض ہے ، بخیل ہے ، سنگدل ہے ، مغرور ہے ، کور باطن ہے (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵). [کور + باطن (رک)].

---بخت (---فت ب ، سک خ) صف.
بدنصیب ، بدقسمت ، ابھاگی . ایسا کور بخت و کوتاہ اندیش کون ہو گا جو آپ کی حکومت پر اعتراض لا سکے . (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۳۴).
کاش مجھ کور بخت کا چہرہ
حشر کے دن سفید ہو یارب
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۱۰۰). [کور + بخت (رک)].

---بختی (---فت ب ، سک خ) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی ؛ مصیبت (پلیٹس) . [کور بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بصر (---فت ب ، ص) صف.
نابینا ، اندھا ، جس کو نظر نہ آتا ہو (مجازاً) بے عقل ، ناسمجھ. اس نے نظر اٹھا کے دیکھا تک نہیں کہ یہ کور بصر کیا شور و غوغا کر رہے ہیں . (۱۹۱۰ ، رسالہ نظام المشائخ (شہید نمبر) (ارمغان آزاد ، ۹۰)). اپنے جیسے کور بصروں اور ٹھیٹھ دنیا داروں کی زبان سے کہہ رہا ہوں (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۳۱۵). [کور + بصر (رک)].

---بصری (---فت ب ، ص) امث.
اندھاپن ، بے عقلی ، ناسمجھی ، بینائی نہ ہونا دنیا میں یہ اخلاق کور بصری کا مرض شائع ہو رہا ہے. (۱۹۱۷ ، پیام امن ، ۷). [کور بصر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیں (---ی مج) صف.
رک : کور چشم . ہم اس مرزبوم کی کوربیں نگاہوں سے دور اجنبی سرزمینوں کے ریشم سے مرغزاروں میں رک رک کر چلتی آبشاروں کے زیر و بم میں ایک اندوہناک ماضی کا دہلا دینے والا ... خواب فراموش کرتے ہوئے . (۱۹۷۹ ، زرد آسمان ، ۲۲۲). [کور + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

---تھیلا / تھیلہ (---ی لین / فت ل) امذ.
معدہ کے ایک حصّے کا نام . قلبی معدہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے ، اس کا پچھلا حصّہ جو کور تھیلہ بناتا ہے گول ہوتا ہے. (۱۹۴۰ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۷۲). [کور + تھیلا (رک)].

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
رک : کوربیں ، اندھا ، نابینا ، جسے دکھائی نہ دے.
کیا دکھائیگی مجھے بے نگۂ لطف کریم
کور چشم آپ ہر اک عینکِ بینائی ہے
(۱۸۹۵ ، خزینہ خیال ، ۲۰۹).
زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر
شپرک کہتی ہے تجھ کو کور چشم و بے ہنر
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۲). اس کو ایک ایک شے کی پہچان ہے اس کے پاس دیدۂ بینا ہے وہ کور چشم نہیں کہ زمین پر اس کے قدم نہ ٹکیں. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۶). [کور + چشم (رک)].

---چَشمی (---فت چ ، سک ش) امث.
کور چشم ہونا ، اندھاپن ، بے بصری. تف ہے اس کور چشمی پر جو آئینے پر بھی شک کرے. (١٩٦٨ ، غالب ، ٥٧). اور اسی لیے زندگی کی قیادت کے فریضے سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کے بجائے زندگی کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور اپنی کور چشمی اور بے رنگ عمومیت کی وجہ سے پورے منظر کو بے رنگ اور بے روح بنا چکے ہیں. (١٩٩٠ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ٣٠). [کور چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل (---کس د) صف.
رک : کور باطن
لگا دُھنے وہ کور دل دودھ جب
بلایا برہمن کو چشمک سے تب
(١٨٠٢ ، بہار دانش ، طپش ، ٣١).
ہے کور دل رقیب لقا لی مہر کی ضیا
اے دل پھنسا جو زلف میں شامِ سیاہ کاٹ
(١٨٦١ ، دیوان اختر ، ٣١٣).
کیا کور دل تھا شمر کہ اس پر نظر نہ کی
شبیر نورِ دیدۂ خیرالانامؑ ہے
(١٩٢٧ ، معراج سخن ، ٨٥). [کور + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
کور دل ہونا ، بے بصیرتی.
سوجھتا خاک نہیں کور دلی سے تجھکو
سخت جاں تیرہ دروں اصل ہے تیری پتھر
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٢٣). [کور دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِماغ (---کس د) صف.
کور مغز ، بے عقل ، کج فہم. دیانت یہی فیصلہ کرتی ہے کہ کوڑھ مغز ، کور دماغ اور بطی الفہم سے زیادہ سہل حاصل اور عام فہم ہے. (١٩٧٣ ، قاموس الفصاحت ، ٢٨٢). [کور + دماغ (رک)].

---دِماغی (---کس د) امث.
بے وقوفی ، حماقت ، ناسمجھی. پھر بھی یہ کور دماغی نہ گئی. (١٩٢٢ ، ہفت کشور ، ٤٨). جنھوں نے عہد وسطیٰ کی کور دماغی اور مذہبی عصبیت زدگی کی مخالفت کی. (١٩٨٦ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ١٦). [کور دماغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِہ / دِیہہ (---کس د/ی مع) امذ.
پس ماندہ گانو ، کم آباد اور معمولی درجے کا گانو ، شہر سے دور بے رونق اجاڑ گاؤں جو روشنیوں سے محروم ہو.
اک نظر آیا کوردہ جو خراب
اس طرف کو قدم اٹھایا شتاب
(١٨١٠ ، ہشت گلزار (مہذب اللغات)). سلطان محمود نے اس کو غارت کر کے پھر ایک کوردہ بنا دیا پھر سلطان سکندر نے اس کو شہر بنایا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٢ : ٣٦٨). میں ضلع اعظم گڑھ کے ایک کوردہ کا رہنے والا ہوں. (١٩٣٨ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ٢٧٣).
ناسازی بخت سے میں ایسے کوردہ میں وارد ہوں
جہاں کے لوگ الف کے نام سے بھی نہیں جانتے
(؟ ، عجالہ بادیہ ، ٣). [کور + دہ - دیہات (رک)].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
رک : کورچشم. سیاہ باطن کور دیدہ کو فتح کر لینا دشوار نہیں. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٣٣). اگر مرد کور دیدہ ہے یعنی اس کے کامل معرفت صرف ظاہری احوال ہی معلوم کئے تو بدستور حجاب اور اشتباہ میں مبتلا ہے. (١٩٧٣ ، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ٣١٤). [کور + دیدہ (رک)].

---ذَوق (---و لین) صف.
بدمذاق ، بدذوق ، خوش مذاق سے عاری ، حس لطیف سے عاری (باذوق کا نقیض).
کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ
(١٩٣٦ ، ضرب کلیم ، ٨٥). عام طور پر کم ہمت اور کور ذوق ہندوؤں کو مگر ان کا وجود بھی طبع غیور کے لیے ناگوار ہے. (١٩٩٠ ، صحیفہ ، لاہور ، ١٦). [کور + ذوق (رک)].

---ذَوقی (---و لین) امث.
بدذوقی ، مذاقِ سلیم کا فقدان.
گلہ ہے مجکو زمانے کی کور ذوقی سے
سمجھتا ہے مری محنت کو محنت فرہاد
(١٩٣٨ ، ارمغان حجاز ، ٢٢٩). آپ کا سیاسی شاعروں میں شمار کرنا کور ذوقی معلوم ہوتا ہے. (١٩٨٦ ، ن م راشد ایک مطالعہ ، ١٩٠). [کور ذوق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---راہ امث.
اندھا راستہ ، وہ راستہ جس میں اندھیرا گھپ ہو؛ (مجازاً) برائی اور گناہ کی راہ. اگر تم نیک ہوگے تو تجھ ہم کو بخش دوگے یا کور راہ چلوگے تو تجھ ہم سے چھین لوگے (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٨٠). [کور + راہ (رک)].

---سَواد (---فت س) صف.
جاہل ، کج فہم ، نادان ، بے سمجھ.
پہنچیں تجھ سے تو پردہ نہیں الدھر ہوا
اس کی آنکھوں میں دلِ کور سواد آ تو گیا
(١٨٣٩ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ٤).
تیرہ باطن نظر آئے نہ کوئی کور سواد
دل کی قندیل میں روشن ہے چراغِ امید
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٩٣).
نہروٹے دیدہ ور نے کر بات کوئی کھری کہی
اس پہ ڈریں برس پڑے کور سواد مالوی
(١٩٢٦ ، نہارستان ، ٤٧٨). کور سواد اور ضعیف الاعتقاد وحشی اور جاہل کالا اور احمق ... ہوتا تب تو آپ ... حق بجانب تھے. (١٩٣٣ ، سید محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ٥٣). [کور + سواد (رک)].

---سوادی (---فت س) امث.
جہالت ، نادانی. بنی اسرائیل کی کور سوادی کو یہ حقیقت تو کسی طرح سوجھ سکتی تھی. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۲۳۰). [کور سواد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عقلی (---فت ع ، سک ق) امث.
بیوقوفی ، ناسمجھی ، کند ذہنی. کوئی کس طرح سمجھائے اب یہ ہماری بدنصیبی و کورعقلی نہیں تو اور کیا ہے. (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، ۲۰۸). [کور + عقل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فہم (---فت مج ف ، سک ہ) صف.
بے وقوف ، جاہل ، نادان. کورذوق ، کورفہم ، کورفہمی ... کورنگاہ وغیرہ. (۱۹۲۰ ، وضع اصطلاحات ، ۲۸۲). [کور + فہم (رک)].

---فہمی (---فت مج ف ، سک ہ) امث.
رک : **کورعقلی.** آہ کیسی نادانی اور کورفہمی ہے کہ جو جنت کا طالب تھا ... قانع ہو کر رہ گیا. (۱۹۳۳ ، نشامین عبدالماجد ، ۵۳). [کورفہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کورانہ (---و مج ، فت ن) صف ؛ م ف.
۱. **نپٹ اندھا ، یکسر اندھا.**

اس کے نظارۂ دیدار سے درگزرا میں
کور کورانہ مجھے بےبصری رہنے دے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۵). ۲. **بالکل اندھوں کی طرح.** خیالی فرضی ذات کی تلاش میں سرگردانی (ع : یہاں جمع سنایاں بھی تلاش یار میں آئے) کی احمقانہ اور کور کورانہ ٹٹول نہیں ہے. (۱۹۰۵ ، ہماری دنیا ، ۱۳). [کور + کورانہ (رک)].

---مادر زاد کس صف(---فت و) صف.
مادرزاد اندھا ، پیدائشی اندھا ، جو شکم مادر سے نابینا پیدا ہوا ہو.

جو میرا تیرا بھائی تھا نوبک
تو وہ تھا کور مادرزاد بےشک

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۸).

دیکھ لی جس نے جھلک اس کی وہی مسرور ہے
کور مادرزاد کی آنکھوں میں اس سے نور ہے

(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۷۵). [کور + مادر (رک) + ف : زاد ، زادن = پیدا کرنا].

---مغز (---فت م ، سک غ) صف.
بیوقوف ، احمق ، جاہل (محاورات ہند ؛ نوراللغات). [کور + مغز (رک)].

---مغزی (---فت م ، سک غ) امث.
بے وقوفی ، حماقت ، جہالت (علمی اردو لغت). [کور مغز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---منش (---فت م ، سک ن) صف.
بدفطرت ، بداطوار. جن میں ... اسلام کی روزافزوں اشاعت ان کورمنش عیسائی متعصبین کے لیے کافی دندان شکن جواب ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳۰). [کور + منش (رک)].

---موصلی کس صف(---و مج ، فت ص) صف.
شہر موصل کا وہ اندھا جس نے اپنی چھڑی کی نوک امام حسین علیہ السلام کے پشت پا میں پیوست کر دی تھی ؛ مراد : آزار پہنچانے والا. جرأت کو کورموصلی قرار دیا ہے. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۱ : ۴۷۲). [کور + موصل (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نظر (---فت ن ، ظ) صف.
رک : **کور نگاہ.** مخالف قوتوں کو ... کثر اور کور نظر خیال کیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۸۳). [کور + نظر (رک)].

---نگاہ (--- کس ن) صف.
اندھا ، نابینا ، بے بصر.

جلوتیان مدرسہ کور نگاہ و مردہ ذوق
خلوتیان مے کدہ کم طلب و تہی کدو

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۳). [کور + نگاہ (رک)].

---نگاہی (--- کس ن) امث.
بے نگاہی ، آنکھوں سے کچھ نہ نظر آنے کی حالت یا کیفیت.

میں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک
دیرینہ ہے تیرا مرض کور نگاہی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۵). [کور نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نمک (---فت ن ، م) صف.
نمک حرام ، ناشکرا ، خیانت پیشہ ، دغا باز. بادشاہ نے کہا یہ کور نمک غیر خواہ ہوموں کا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۵۳).

آتی ہے صدا مال غریبوں کا چکھا ہے
اے کور نمک دیکھ یہ شورش کا مزہ ہے

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۲۰۹).

رکھتی نہیں سابقۂ لطف یاد
کور نمک ہے ترا کیا اعتماد

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۵۸). اگر کتا بھی ساتھ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا کتے سے بدتر ، مردود علیہ اللعن ولدالحرام ، کور نمک. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۳). [کور + نمک (رک)].

---نمکی (---فت ن ، م) امث.
ناشکراپن ، نمک حرامی ، دغا بازی ، خیانت. سنہ تیسویں میں ... غلام قادر روہیلے نے جو کور نمکی کی ہے مفصل بیان اس کا غضب ہے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۰). ننگ و ناموس کو سلام کیا کور نمکی کا دھبا لگا لیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲). وہاں اگر تصنیف و تالیف کا خیال کرتا تو کور نمکی کا مجرم ہوتا (۱۹۱۲ ، حیاۃ النذیر ، ۸۷). جواہر علی خاں خواجہ سرا کی کور نمکی نے تاریخ اودھ کا ایک اور نایاب ورق الٹ دیا. (۱۹۶۲ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۱۰ : ۲۶). [کور نمک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و کر (---و مج ، فت ک) صف.
اندھا اور بہرا.

کیوں سنتے اور نہ دیکھتے میرے کلام کو
گر حاسداں شعر میرے کور و کر نہیں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۳۱) [کور + و (حرف عطف) ف : کر (رک)].

ـــ ہو جانا / ہونا ف م.
اندھا ہونا ، نابینا ہونا ، نظر نہ آنا.

خوش چشم کیسے کیسے دیکھے ہر ایک کی بھی
دیکھیں ہوں ایسی آنکھیں تو ہوئیں کور آنکھیں

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۲۹).

عجب اس کا نہیں کہ چشم جوہر کور ہو جائے
ٹپک کر اشک ہو گا آبلہ شمشیر قاتل کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۲). لیکن جب وہ اپنے دل کی آنکھیں اس کی روشنی کی طرف مبذول کرتا ہے تو دل کی نظر کور ہو جاتی ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۱۳).

کُورا (۱) (و مع) امذ.
(گلہ بانی) گھوڑے کے سم کی بیماری جس میں سم کے نیچے کا حصہ پک جاتا ہے (اب و ، ۵ : ۱۰۱). [کور (کھر / کر (رک) کا اشباع) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُورا (۲) (و مع) امذ.
۱. **(کاشت کاری) گدری یا تیاری پر آئی ہوئی گیہوں وغیرہ کی بالیں** (اب و ، ۶ : ۹۳). ۲. **(کاشت کاری) کھیت کی پہلی سینچائی کرنے کا عمل** (اب و ، ۶ : ۱۶۲). [مقامی].

کُورا (۳) (و مع) امذ.
۱. **(سناری ، زرگری) بھٹی ، آتش دان ، سنار کی بھٹی جو مٹکے کی شکل کی ہوتی ہے جسکے سامنے کے رخ ایک منھ بنا ہوتا ہے** (اب و ، ۳ : ۳۹). ۲. **(اتوکاری) اتوگر کی بھٹی جس میں وہ اتو کرنے کے اوزار گرم کرتا ہے ، یہ معمولی قسم کی ہوتی ہے اور مٹکے کو توڑ کر بنائی جاتی ہے** (اب و ، ۲ : ۱۶۵). [ع].

کورا (۱) (و مج) امذ.
کھر ، کُھرا. تینوں خط یعنی بھاپ کا خط ، برف کا خط اور کورے کا خط ایک ہی نقطہ پر ملتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۸۹). چاروں طرف بڑی گہری دھند چھائی ہوئی تھی گھاس پر کورا جما ہوا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۰). [کھرا (رک) کا محرف].

کورا (۲) (و مج) صف (مث : کوری).
۱. **مٹی کا برتن جس میں پانی نہ ڈالا گیا ہو ، غیر مستعملہ ، آوے سے نکلا ہوا.**

زمرے میں گلرخاں کے بے مہر ہوہے کورا
کیونکر ملے نہ ٹھنڈا ہوتا ہے سرد شورا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳).

کسی گل پاس جھوٹی سی کلی ہے
کسی کے ہاتھ کوری کوکڑی ہے

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۵۸).

پرہیز اگر کرتے ہم اے ساقی مغرور
کورا بھی جو ہوتا تو ترا جام نہ لیتے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۰۳). کورے ٹھیکرے میں ڈال کر چولھے پر چڑھا کر اوس کے نیچے آنچ کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۷۱).

کورے گھڑے میں ، دور کی ندی کا پانی
مٹی کی مہک سے سوندھا ہو ہی جاتا ہے

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۳۸۷). ۲. **بلا دُھلا (سُوتی کپڑا)** آخر حضرت بی نے بازار سے کورا لٹھا منگوا ... اس کی مرزائی تیار کی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۳). پورا بجس کر کھدر کا کورا تھان گٹھری میں سے نکال کر میرے ہاتھ میں دے دیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۴). ۳. **(کاغذ) بغیر لکھا ، صاف ، سادہ.** واسطے چھاپنے ایسی کتابوں کے جو کم قیمت ہیں اس کاغذ سے جس پر وہ چھاپی جاتی ہیں جب کہ وہ کورا تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۷). کیونکہ اس میں جا بجا کورے اوراق چھوڑ دیے گئے ہیں. (۱۹۰۹ ، مکاتیب حالی ، ۴۰).

کیا شرارت ہے کہ بھیجا مجھے خط غیر کے ہاتھ
اور پھر اس پہ لفافے میں ہے کورا کاغذ

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۳۳). نئے خیالوں کی آمد کا منتظر میں کورا کاغذ اور قلم لیے آسمانوں کو تکتا رہا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۶۳). ۴. **صاف (انکار کے لیے) ، کھرا ، قطعی.** سعید کو کورا جواب مل گیا. (۱۹۲۸ ، جلاالعین ، ۲۹۸). ہم نے مابعد کے اشعار سے اشارے کا کھوج لگانا چاہا تو وہاں سے بھی کورا جواب ملا . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۱ : ۵). انھوں نے بھی کورا جواب دے کر رخصت کر دیا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی / ستمبر ، ۱۳). ۵. **بے بہرہ ، خالی.** وہ مگر ہیں اصلیت سے کورے ، نری باتیں ہی بگھارتے ہیں. (۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۹۳).

علم سے خالی عقل سے کورے
غور نہیں اس بات پہ کرتے

(۱۹۵۲ ، دھنک ، ۱۱) . یہ ایسے نوجوانوں کا ٹولہ تھا جو اسلامی علوم میں کورے تھے. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۹۹). ۶. **صاف ، شفاف ، بےداغ ، جس پر میل یا دھبّا نہ ہو ، کھلا ہوا (عموماً آسمان کے لیے).** وہ نکیلی چونچ ، وہ پیشانی سے کاکُل چکنا ، بیکھی کھائی اور کٹ گیا ، سیکڑوں معرکوں میں لڑا مگر کورا آیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۷۷).

بے داغ جب زمیں ہو اور آسمان کورا
جب سینۂ شفق پر غلطاں ہو سرخ ڈورا

(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۱۰۵). دن کو کورے آسمان کے نیچے دھوپ کی تیزی میں ... پکے کھانوں کی بھاپ ، کوئلے اور چھالوں کا دھواں جنھیں چرواہوں سے خرید کر لوگ وہاں جلاتے تھے (۱۹۳۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۳۰). ۷. **برا ، خالی ، محض** زبان درست کرنے میں تو اور کوئی عضو بھی معطل نہیں ہوتا کوری زبان ہی کو حرکت ہے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۴). کوئی زبان کوری نقالی سے نہیں آتی . (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۹۳). ۸. **نااہل ، بے صلاحیت.** فرشتوں کے پاس گئے تو ان کو استحقاق مظہریت میں کورا پایا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۶). انگریزی اسکول میں داخل تو ہو گیا مگر حساب میں بالکل کورا تھا. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۰). ۹. **ناتجربہ کار ، اناڑی.** پہلوان ایسا کورا تھا کسی دنگل میں آسمان دیکھنے کی نوبت نہیں آئی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۵).

میں بالکل کورا تھا نالائق ثابت ہوا. (۱۹۶۶ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۵۶). میں خود تو تصویر کشی کے فن میں کورا ہوں. (۱۹۸۹ ، او کھے لوگ ، ۲۳۳). ۱۰. **بن بیاہا ، کنوارا ، کنواری ، اچھوتی.**

بہشتوں میں کورا نہیں ہو کوئی
ہر ایک شخص کوں دوی عورت دیتی

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۲۰۰). اس کی جوانی کی کنواری چاندنیاں اور کوری دوپہریں مایوس گزر رہی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۶). ۱۱. **پورا ، مکمل.** انتظام اس سلیقہ سے میں نے کیا کہ پچاس روپے ماہوار سارے خرچ اٹھا کر کورے بچنے لگے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۲۰۶). سو سوا سو روپئے میں نکٹی گھوڑنچی کر کراکے کورے چار سو بچ جائیں گے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۴). سو روپیہ میں متفرق سامان لے کر کورے چار سو روپے بچا لیے. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۳۰۶). ۱۲. **بے کیف ، بے مزا.** ان کی زبان کوری اور ان کی نظم ادھوری ہے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۸۸). ۱۳. **خشک ، سوکھا.** سطح پوش چادر کی بڑے بڑے پتھروں کی ہو جن کو مطلوبہ ڈھال پر کوری ٹھکائی کر کے لگایا گیا ہو. (۱۹۶۹ ، آب پاشی ، ۲۸۹). ۱۴. **بے مروت ، بد لحاظ ، بے حیا** (جامع اللغات). ۱۵. **اچھوتا ، پاک صاف.** شام کے وقت گھر میں آیا ، دیکھا والدہ صاحبہ نے کوری مٹی سے زمین لیپی ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۳۰). ۱۶. **جس پر کسی قسم کا عمل نہ کیا گیا ہو ، بحالت اصلی.** اس کام کو نیے ہوئے تین برس ہی ہوئے تھے کہ یہ صدر پیش چادر کے بیٹھ جانے سے ناکارہ ثابت ہوا ... بالائی سمت کی پیش چادر میں کورے پتھر کا بھرتیلا ...۵ فٹ چوڑا اور دو فٹ موٹا تھا کسی قسم کی گھلی ملی مٹی کا یا کوٹنی اور ڈگزار فرش کا مسالا نہیں تھا. (۱۹۶۹ ، آب پاشی ، ۳۰۳). [س : **कौमार**].

---اُسترا (---ضم ا ، سک س ، فت ت) امذ.
نیا استرا ، تازہ سان لگا استرا ، وہ استرا جو پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو. دور پار شیطان کے کان بہرے کہیں کسی کا سایہ جھپٹا نہ ہو جائے تو یہ بوڑھا چونڈا کورے استرے سے مونڈا جائے. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۱). [کورا + استرا (رک)].

---آنا محاورہ.
فتحمندی کے ساتھ لوٹنا ، زندہ سلامت آنا ، بغیر چوٹ کھائے صاف بچ کر آنا. وہ نکیلی چونچ ، وہ پنجے سے کاکل چکنا ، چکھی کھائی اور لٹ گیا سیکڑوں معرکوں میں لڑایا مگر کورا آیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲).

---بچ جانا / بچنا محاورہ.
صاف بچ جانا ، صدمے یا آفت کا اثر تک نہ ہونا.

ہاتھ سے یار کے مے پیتے تو ہوتا نہ گناہ
کورے بچ جاتے اچھوتا جو پیالا ہوتا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۵).

شیا الیہ آپ اپنے جس دل سے ہاتھ دھو بیٹھیں
وہ کیا کورے بچیں گے پاس جو زلفوں کے بیٹھے ہیں

(۱۹۰۹ ، صلائے عام ، جنوری ، ۳۱).

یہ ناز کی عقل ہے یہاں وعظ کا کیا کام
کورے نہ بچیں شیخ جو آئے ہیں ادھر آج

(۱۹۳۵ ، علی نواز میر ، گلدستۂ ناز ، ۹۸).

---بَرتَن (---فت ب ، سک ر ، فت ت) امذ.
آوے سے نکلا ہوا غیر مستعملہ برتن ، مٹی کا نیا برتن جس میں اب تک پانی نہ بھرا گیا ہو ؛ (مجازاً) کنواری لڑکی.

نازکی جی کی اور ترے تن کی
واہ کیا بات کورے برتن کی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۷۳). [کورا + برتن (رک)].

---بنانا محاورہ.
بے حیا کر دینا ، دیدہ دلیر کر دینا ؛ بے مروت کر دینا ؛ مفلس کر دینا. مفلسی میں خاوند کی جان نہ کھائے اور بچارے کو کورا نہ بنائے. (۱۹۷۳ ، تہذیب النسا ، ۲۵).

---بننا محاورہ.
معصوم ظاہر کرنا ، غیر ملوث سمجھنا ، بے گناہ ثابت کرنا. جس کا باپ ، اس کا باپ ، لیکن کورے بنے سے اور پارسائی بگھارنے سے جان جل گئی ، اس سبب سے اتنا منھ سے بھی نکلا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۰۵).

---پن (---فت پ) امذ.
سادہ لوحی ، حماقت ، بیوقوفی. ان کو ان کے استغنا پر محمول نہ کیجیے بلکہ یہ دماغی استطاعت یعنی کورے پن کا نتیجہ ہے. (۱۹۰۲ ، افادات مہدی ، ۶۳). الفاظ نہایت محفوظ ہیں لیکن نہ اس قدر کہ ان کے شگافوں میں سے تنقید نگار کا کورا پن نظر نہ آئے. (۱۹۵۸ ، پطرس ، کت ، ۵۱۰). انگریزی دانی ، ملکی اور غیر ملکی معلومات کے بارے میں کورا پن اور صحت املا سے بے پروائی آج کے نوجوان طالب علم کی علمی بے مائیگی کا جو بھیانک نقش پیش کرتی ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۰). [کورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پنڈا (---کس پ ، سک ن) امذ.
کنوارا یا کنواری ، غیر شادی شدہ ، جسے کسی نے ہاتھ نہ لگایا ہو. یہ سن و سال یہ حسن و جمال دوشیزہ کنواری ، کورا پنڈا ایسی حالت میں کہیں بول بیٹھتا ہے کوئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۸۴). ابھی کورا پنڈا اور جنگلوں کا پھرنا آخر وہی نتیجہ پیش آیا کہ کچھ چھپنا ہو گیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۳۳). سچ جانو ... تمہارا کورا پنڈا ہے جاؤ اپنی ماں کے پاس بیٹھو. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۵۳). [کورا + پنڈا (رک)].

---تہ دَرز (---فت ت ، د ، سک ر) صف.
جو استعمال نہ ہوا ہو اور جس کی تہہ نہ کھلی ہو ، بالکل نیا. کورا تہ درز دسترخوان نکال کر بچھایا اور ایک ہی دفعہ میں میلا کیجیے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۷). [کورا + تہہ (رک) + درز (رک)].

---جانا محاورہ.
خالی گزرنا ، بے مصرف گزرنا. ساون تو تیسرا بھی البتہ کورا ہی گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۱).

---جَواب (---فت ج) صف.
بالکل انکار ، صاف منع ، صاف جواب. پورا یقین تھا کہ روپیہ ترنی کے سے پھول گنواؤں گا ، کورا جواب سن کر سناٹا آ گیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۸). کورا جواب دینا تو سیٹھ قسم کے لوگوں کی شان کے منافی ہوا کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۸). [کورا + جواب (رک)].

---دیدَہ کَرْنا محاورہ.
بے رخی برتنا ، بے مروتی کو کام میں لانا. تمہارے دل میں دھبہ تک اس کی محبت کا نہیں ، ایسے کورے دیدے کئے کہ گویا کبھی میل ہی نہ کریں گے. (۱۹۰۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۱).

---رَکْھنا محاورہ.
۱. **کچھ نہ سکھانا ، بالکل تعلیم و تربیت نہ دینا ، بے علم و ہنر رکھنا.** اولاد کی دنیوی تعلیم میں اس قدر کوشش کرنی ، اور آداب دین سے بالکل کورا رکھنا کہاں تک قرین صواب ہے. (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸). باپ نے اسے علم سے کورا رکھا. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۲۸). ۲. **کچھ نہ دینا ، بالکل محروم رکھنا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **وعدہ وفا نہ کرنا ، اقرار پورا نہ کرنا ؛ آرزو بر نہ لانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---رَہ جانا / رَہْنا / ہونا محاورہ.
۱. **کچھ ہاتھ نہ آنا ، ناکام و محروم رہ جانا ، کچھ حاصل نہ ہونا ، کچھ نہ پانا.** رحمو تو باسی روٹی اور چٹنی کھا بھی آئے ہیں ہم تو بالکل کورے ہی ہیں چلیے یوں ہی سہی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۱). عشق کا ثمرہ نہ مل سکا ، اور ہم بھی کورے ہی رہ گئے. (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۳۱۱). شبلی نعمانی سے تاریخ لے لیجیے تو قریب قریب کورے رہ جائیں گے. (۱۹۸۶ ، مقالات عبدالقادر ، ۱۳). ۲. **بے بہرہ رہ جانا ، جاہل رہ جانا ، بے لکھا پڑھا رہنا.** ادھر تو دینی تعلیم سے کوری ادھر ماں نے توجہ کی نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۱). انسان لکھ پڑھ کر عیار ، خودغرض ، نفسانی خواہشوں سے مغلوب اور خودداری اور عزت نفس سے کورا رہ جائے. (۱۹۳۵ ، مقالات شروانی ، ۲۵۷).

---سَر (---فت س) امذ.
۱. **وہ سر جس پر پٹے کے بال ہوں ، وہ سر جس پر استرا نہ لگا ہو ، وہ سر جس کے بال نہ مونڈے گئے ہوں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **بچے کے بال** (مخزن المحاورات) [کورا + سر].

---سَلْما (---فت س ، سک ل) امذ.
(سلما سازی) بغیر دبکے ہوئے تار کا سلما (ا ب و ، ۲ : ۱۹۸) [کورا + سلما (رک)].

---صَفْحَہ (---فت ص ، سک ف ، فت ح) امذ.
سادہ صفحہ جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو ؛ (مجازاً) کند ذہن ، کج فہم ، عقل و شعور سے ناآشنا. سعیدہ کو دیکھ لو وہ ان پڑھ تھی دیکھ لو تو کورا صفحہ. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۶۱۵). [کورا + صفحہ (رک)].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
ایسا کاغذ جس پر کچھ تحریر نہ ہو ، سادہ کاغذ.

کیا شرارت ہے کہ بھیجا مجھے خط غیر کے ہاتھ
اور پھر اس پہ لفافے میں ہے کورا کاغذ

(۱۸۹۰ ، شعاع مہر ، ۴۳). ایک قلم کار کی حیثیت میں تمہارے لیے میں ایک کورا کاغذ ہوں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۷). [کورا + کاغذ (رک)].

---کَپْڑا (---فت ک ، سک پ) امذ.
(پارچہ بافی) **بغیر دُھلے ہوئے سوت کا بنا ہوا کپڑا ، غیر مستعملہ کپڑا** (ا ب و ، ۰ : ۸۰). [کورا + کپڑا (رک)].

---گھَڑا (---فت گھ) امذ.
نیا گھڑا (نئے گھڑے میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے).

تھا دھیان کہ آوینگے سفر سے شہ والا
کورے گھڑوں میں پانی بھرا رکھتی تھی ٹھنڈا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۳۱).

اک کنواں اور مٹی کا کورا گھڑا
ایک چوپال اور چھاؤں کی ٹوکری

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۰). [کورا + گھڑا (رک)].

---نِکَل آنا / جانا محاورہ.
صاف بچ جانا ، ملوث نہ ہونا ، بے داغ گزر جانا. اس اندر کے اکھاڑے سے کورے نکل آؤ تو لانگ کی راہ نکل جاؤں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸). میں مذہب کی بھول بھلیاں سے کورا نکل آیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۷). آج کا دن بھی کورا نکل گیا. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۲۳). قد تو بوٹا سا لائے ہیں کہ چار انگل کی جوڑی سے کورے نکل جاتے ہیں (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۰).

---ہونا محاورہ.
۱. **جاہل ہونا ، نابلد ہونا ، نا سمجھ ہونا ، بے بہرہ ہونا ، خالی ہونا ، ناآشنا ہونا.** ان کی عنایتوں سے ادب ہی سے کورے ہو گئے. (۱۹۳۹ ، اک عشر خیال ، ۵۲).

جذبات سے تو خیر سے کورا ہے شکر کر
اُڑتا خیال تیرا بھی ورنہ لگا کر پر

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۸۵). ۲. (کُشتی) **شکست کا منھ نہ دیکھنا.** بھولو پہلوان کی طرح میرا پٹھا بھی اپنے میدان میں کورا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۸).

کُوراب (و مج نیز مع) امث
چمکتا ہوا ریت جو ریگستانوں میں پیاسے مسافروں کو دُور سے بالکل پانی کی طرح نظر آتا ہے ، سراب (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس). [ع].

کُورات (و مع) امذ
(قانون) **قصبہ ، ضلع ، پرگنہ ، وہ علاقہ جو چند تحصیلوں پر مشتمل ہو.** یہ تنظیم صوبائی اضلاع (کورات) پر مبنی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۱). [ع].

کورانہ (و مج ، فت ن) صف ، م ف.

۱. **اندھوں کی طرح ، ناسمجھوں جیسی.**

کورانہ جو لوگ آئے یہاں کیا آئے
سمجھے آپ سے ستار جو بینا آئے

(۱۸۹۱ ، تعشق ، بزاین غم ، ۲۰).

تیغوں کی دھار پر ہوں کورانہ راہ چلنا
یہ جادۂ وفا ہے اے دل بڑا خطر ہے

(۱۹۰۹ ، انجم کدہ ، ۱۰۶).

عرب کا ہو کہ عجم کا ہو یا کہ مغرب کا
وہ اتباع جو کورانہ ہو غلامی ہے

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۲۰۱). ۲. **اندھا دھند ، غیر عاقلانہ ، بلا سوچے سمجھے.** وہ نہیں ہیں جیسے ضد یا تعصب یا کورانہ پیروی کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۸۹). یہ صرف پجیس تیس برہمن پوجاریوں کی جو مہاراج کہلاتے ہیں کورانہ پرستش کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۰۰). ان پر کورانہ تقلید کا الزام لگانا نا انصافی ہو گی. (۱۹۸۷ ، عروج اقبال ، ۳۴۳).
[کور + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---اِطاعَت (---کس ا ، فت ع) امث.
اندھی تابع داری ، تعمیل حکم ، اندھی بندگی. جا کم وقت تمہاری مذہبی آزادی میں مخل نہ ہو تو خواہ وہ حبشی ہو اس کی کورانہ اطاعت کرو. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۸۹).
[کورانہ + اطاعت (رک)].

---پَیرَوی (---ی لین ، فت ر) امث.
اندھی تقلید ، اندھا اعتقاد ، کسی کے نقش قدم پر چلنا. وہ نہیں جیسے ضد یا تعصب یا کورانہ پیروی کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۸۹). اس کی تنظیم و ترتیب ... صرف و نحو کی کورانہ پیروی کرتی ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۲).
[کورانہ + پیروی (رک)].

---تَفْرِیق (---فت ت ، سک ف ، ی مع) امث.
بے جا اختلاف ، بلا وجہ مخالفت. عوام کے درمیان مختلف درجات کی کورانہ تفریق نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۰۳). [کورانہ + تفریق (رک)].

---تَقْلِید (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
رک : **کورانہ پیروی ، اندھی پیروی.** مسلمان مغرب کی کورانہ تقلید کے راستے پر بڑے چلے جاتے تھے. (۱۹۲۹ ، مقالات عبدالقادر ، ۱۳۳). اس طرح مذہب اور کورانہ تقلید کو لازم و ملزوم ٹھہرا دیا گیا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۳). [کورانہ + تقلید (رک)].

کورائڈ (و مج ، کس ء) امذ.
آنکھ کے تھیلے کا پردہ ، مشیمہ.

پچھلا حصہ جو کورائیڈ ہے ہوتا ہے سیاہ
آئرس جوف میں دو رکھتا ہے اپنے کمرے

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۰). کارنیا ... کے اندر ایک اور دیوار سی ہے جسے کورائڈ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۴۰۸).
[انگ : Choroid].

کورائی ضَرْب (و مج ، فت ض ، سک ر) امذ.
سندھ کا قدیم سکہ. انہیں کورائی ضرب کی بجائے صورتی ضرب انگریزی سکوں میں ادا کئے جانے کا حکم دیا. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۴۴). [کورائی (مقامی) + ضرب (رک)].

کُورْپوریشَن (و لین ، سک ر ، و مج ، ی مج ، فت ش) امث.
رک : **کارپوریشن.** جہاز سے اترتے ہی بمبئی کورپوریشن کے ایڈریس کے جواب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ، اس میں سے چند فقروں کا ماحصل لکھا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸).
[انگ : Corporation].

کُورْتَہ (ضم ک ، غم و ، سک ر ، فت ت) امذ.
رک : **کرتا.** عورتیں نیل گوں کے ایک لمبا کورتہ پہنے رہتی ہیں جو عموماً سرخ ہوتا ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۴۳).
[کرتا (رک) کا اشباعی املا].

کورْٹ (۱) (و مج ، سک ر) امذ ؛ = کوٹ.
تاش کے کھیل میں ایک طرح کی جیت جو لگاتار سات ہاتھ جیتنے سے ہوتی ہے اور سات بازیاں جیتنے کے برابر سمجھی جاتی ہے (شبد ساگر). [انگ : Court].

---پیس (---ی مع) امذ.
تاش کی بازی کا نام ، تاش کا ایک کھیل جسے چار آدمی مل کر کھیلتے ہیں.

اکی دکی کیا ، برک کیا نقش کیا بنک کیا
کورٹ پیس و گی تیتیا ، لیس الکر کھیلتے

(۱۹۲۸ ، تتہ ظریف ، ۲۰). [انگ : Court Peace].

کورْٹ (۲) (و مج ، سک ر) امث ، امذ ؛ = کوٹ.
۱. **کچہری ، عدالت.** اس میں ملک پنجاب کی چیف کورٹ ... اور ایسی اور اور کورٹ یعنی عدالتیں شامل ہیں. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ۱۰۹). جناب مولوی صدرالدین صاحب بہت دن حوالات میں رہے کورٹ میں مقدمہ پیش ہوا. (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچہ ، ۲۸). اسی کے ساتھ اٹھ کر کورٹ میں جا پہنچے. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۲۴۲). ۲. **صحن ، انگنائی ، چوک ، احاطہ ؛ کھیل کا میدان.** باورچی خانے کا چوتھائی حصہ تو ان کے کاموں سے گھر گیا اور لاجرم یہ بھی ایک ضروری امر تھا کہ کورٹ کے صحن ہی میں چولہے بنائے جائیں ... حلوائی بھی ایک دالان میں اپنے کڑھاؤ میں مٹھائی تیار کر رہے تھے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۸۰). ٹینس کے بے شمار کورٹ تھے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). ۳. **دربار ، شاہی عدالت ، دیوان شاہی.**

وہ نہ تھا جلسہ مگر ایک کورٹ تھا بے اشتباہ
وہ نہ تھا جلسہ مگر دربار تھا بے قیل و قال

(۱۸۹۵ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸۵). [انگ : Court].

ـــ اِنْسْپِکْٹَر (ـــ کس ا ، سک ن ، س ، کس مع پ ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
سرکاری وکیل ، عدالتوں میں پولیس کی طرف سے فوجداری مقدمات کی پیروی کرنے والا ، وہ عہدہ‌دار جو سرکار کی طرف سے مقدمات کی پیروی کرتا ہے۔ سہارنپور سے بیگم الطاف حسین صاحب کورٹ انسپکٹر نے مستقل چندہ مقرر فرما رکھا ہے ۔ (۱۹۳۶ ، سیاحت ہند ، ۵۴)۔ [انگ : Court Inspector]۔

ـــ صاحِب (ـــ کس ح) امذ.
رک : **کورٹ انسپکٹر**۔ کورٹ انسپکٹر اور بول میں محض کورٹ صاحب (کورٹ انسپکٹر کے لیے) ۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۱)۔ [کورٹ + صاحب (رک)]۔

ـــ فِیس (ـــ ی مع) امث.
سرکار یا حکومت کی طرف سے مقررہ فیس ، وہ طلبانہ جو کسی دعویٰ کے لیے حکومت کی طرف سے مقرر ہو یہ بصورت ٹکٹ ادا کیا جاتا ہے۔ سرکار ہند نے ایسے دعاوی میں کورٹ فیس معاف کی ہے۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، دسمبر ، ۶۰)۔ انصاف کی نقد قیمت (کورٹ فیس) ادا کی ، پر سنئے بیشیاں بڑھیں انصاف کے دلالوں ... کی فیس ادا کی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۶ : ۵)۔ [انگ : Court Fees]۔

ـــ مارْشَل (ـــ سک ر ، فت ش) امذ.
فوجی عدالت ، جنگی یا جہازی افسروں یا ملازمین کے مقدمات فیصل کرنے والی عدالت۔ کوئی قیدی ... واسطے دینے اظہار نسبت کسی معاملہ مرجوعہ روبرو ایسے کورٹ مارشل یا مجمع کمشنر ان کے حاضر کیا جائے۔ (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ۸۱)۔ وہ پُر زور دست و قلم جس نے اسباب بغاوتِ ہند لکھا تھا اور اس وقت لکھا تھا جب کورٹ مارشل کے ہیبت ناک شعلے بلند تھے۔ (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۵۵)۔ میں فوجی افسر ہوں، اگر میرے خلاف شکایت ہے تو آرمی ایکٹ کے تحت مجھے کورٹ مارشل میں پیش ہونا چاہیے تھا۔ (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۱۰۴)۔ [انگ : Court Martial]۔

ـــ مارْشَل کَرْنا محاورہ.
فوجی عدالت میں مقدمہ چلانا۔ کرنل آرڈی نر کو ٹھہر جانے کا حکم دیا اور کہا ، اگر نہیں ٹھہرو گے تو تمہارا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۳۷۰)۔ یم برکاش ... کا باقاعدہ کورٹ مارشل کیا گیا۔ (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۳۴)۔

ـــ مارْشَل ہونا محاورہ.
فوجی عدالت کے حوالے کیا جانا ، فوجی عدالت سے سزا ملنا۔ صیغۂ ملٹری کے قواعد اور قوانین بھی تو سخت ہیں نہ جاؤں تو گرفتار ہو جاؤں کورٹ مارشل ہو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱)۔ مرزا مغل کی صدارت میں قاتل کے مقدمہ کی سماعت کرنے کی غرض سے کورٹ مارشل ہوا۔ (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۱۷)۔ اگر میں تیس دن کی غیر حاضری کے بعد وطن لوٹا تو آگے کورٹ مارشل میرے انتظار میں ہو گا۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۰۴)۔

کورْٹ (۳) (و مع ، سک ر) امث.
منتخب یا مقرر اراکین کی جماعت ، مجلس۔ چانسلر (اب گورنمنٹ آف انڈیا) ہر ایک معاملہ کے متعلق ... کورٹ (جماعت ٹرسٹیان) کو مشورہ دے گا۔ (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۹)۔ [انگ : Court]

ـــ آف ڈائرِکْٹَر (ـــ کس ء ، ر ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
ارکان مجلس ، منتظمہ۔ خفیہ احکام کورٹ آف ڈائرکٹر عام طور سے قانون میں لائے جاتے تھے۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، مارچ ، ۴۴)۔ کورٹ آف ڈائرکٹرز نے بہت زور مارا کہ دلّی کی بادشاہت کا خاتمہ کر دیا جائے مگر بورڈ والے اس پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۵)۔ [انگ : Court Of Director]۔

ـــ آف وارڈ / وارڈز / وارڈس (ـــ سک ر/ڈ) امذ.
وہ محکمہ جو نابالغوں یا سرکار کی زیر نگرانی افراد کی جائداد کا انتظام کرتا ہے۔ ہائی کورٹ نے ... انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس میں ہے ، کیوں کر کی جائے۔ (۱۸۷۹ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۸)۔ نابالغوں کی جائیداد کو کورٹ آف وارڈ کی حیثیت میں اپنے تفویض میں رکھتی ہے۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، دسمبر ، ۵۳)۔ دیوانی سے مال ، مال سے فوجداری ، اس سے چھوٹے تو سیدھے کورٹ آف وارڈز۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۴۲)۔ [انگ : Court Of Wards]۔

ـــ رَہْنا محاورہ.
مقدمہ چلنا ، مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہونا ، مقدمہ بازی۔ باپ ان کے انہیں بچہ چھوڑ کر بوڑھے ہو گئے تھے ، برسوں کورٹ رہا ، ولایت بھی ہو آئے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۲۱)۔

ـــ کَر لینا / کَرْنا محاورہ.
(سرکار کا کسی جائداد) کو تحویل میں لے لینا ، قرق کر لینا ، قبضہ میں لے لینا۔

> آخر آخر یہ ہوئی نظم کی قوت پیدا
> کر لیا تازہ مضامیں کا علاقہ کورٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹)۔ فوراً علاقہ کو کورٹ کرنے کا حکم دے کر رئیس کی تنخواہ مقرر کر دی۔ (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۲۹)۔ کورٹ سے کئی محاورے مثلاً کورٹ کرنا (کچہری کرنا) ، کورٹ ہو جانا (قرق ہو جانا) بھی بنتے ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۱)۔

ـــ کَرْوانا محاورہ.
قرق میں دلوا دینا ، قرق کرا دینا۔

> ہزار پانسے پلٹ پلٹ کر کیے تھے کیسے یہ داؤں اس نے
> یہ وہ کھلاڑن کہ کورٹ کروا دیے ہیں گاؤں کے گاؤں جس نے

(۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۹۰)۔

ـــ وارْڈ (ـــ سک ر) امذ.
رک : **کورٹ آف وارڈ**۔ ان کے بھائی نے ان صاحبزادے صاحب کو پڑھانے لکھانے اور کورٹ وارڈ میں بھرتی کرانے کے بہانے سے جلا وطن کر دیا۔ (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۱۰۷)۔ [انگ : Court Ward]۔

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
کورٹ آف وارڈس کی تحویل میں چلا جانا ، سرکاری تحویل میں چلے جانا ، قرق ہو جانا ، ضبط ہو جانا. اگر بلگرام کے علاقے کورٹ ہو جائیں تو نہایت خوشی ہو گی. (۱۸۹۵ ، خطوط سرسید ، ۱۹۳).

قیس بالکل تھا علاقہ نجد کا کورٹ ہوا
اور لیلی میں آپ کا عاشق منیجر ہو گیا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ك ، ۱ : ۳۰). کورٹ سے کئی محاورے مثلاً کورٹ کرنا (کچہری کرنا) ، کورٹ ہو جانا ، قرق ہو جانا بھی بنے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۱).

کورٹ (۴) (و مج ، سک ر) امث.
(عورت کو) رجھانا ، عشق بازی ، دام محبت میں گرفتار کرنے کی کوشش. یہ دونوں (Journalism) کی کلاس میں ملتے ، ہائیکورٹ کے پاس جو باغیچہ ہے ، وہاں اکثر جایا کرتے وہیں میں نے اسے کورٹ کرنا شروع کیا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۰۵) ف : کرنا ، ہونا. [انگ : Court].

ـــــ شپ (ـــــ کس ش) امذ.
شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا باہمی پسندیدگی کے لیے ملنا ، شادی سے پہلے لڑکی لڑکے کی ملاقاتیں. اگر مہذب طریقہ چاہو تو اس سے کورٹ شپ کرو مگر ہم کو امید نہیں کہ تم کو پسند کرے گی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۸).

جو سچ پوچھو شراب عشق سب کرتی رہی ہوتی میں
وہی اچھا ہے جس سے کورٹ شپ کرتی رہی ہوتی میں

(۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علی ، انداز بیاں اور ، ۹۵). [انگ Court Ship].

کورٹ شُو (و مج ، سک ر ، و مع) امذ.
بند جوتا. یہ دونوں جوتے کورٹ شو بادامی چمڑے کے ہوں گے. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۱). [انگ : Court Shoe].

کورڑا (و مج ، سک ر) امذ (قدیم).
رک : کوڑا.

جو کوٹی جا جو پسنک کی بھاندی پڑے
لگے سر جالیاں کے تس کے کورڑے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸۵). [کوڑا (رک) کا قدیم املا].

کورس (۱) (و مج ، سک ر) امذ.
۱. کسی درجہ کا مقررہ نصاب جس کی تکمیل پر طالب علم کو سند دی جاتی ہے ، نصاب تعلیم. جب کورس میں جدید کتابیں درج یا مروج ہوں تو مدرسین کو ان کو خود دیکھ کے مستحضر کرلینا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳). اسکولوں اور کالجوں میں دیسی زبان کا کورس ایسی زبان میں مرتب کیا جائے جو اردو ہندی دونوں زبانوں میں ایک ہی عبارت و الفاظ کے ساتھ پڑھا جا سکے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۷۲). یہ تربیتی کورس کتنے عرصے کا ہوا؟ (۱۹۶۵ ، موسیقی ، ۱۰۴). وہ تو آٹھ آنے والی ایک کاپی تھی ، ہمارے پاس کورس کی پوری کتابیں تو نہیں ہیں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۶). **۲. کسی دوا وغیرہ کے استعمال کی مقررہ مدت.** میں ۲۸ اگست کی شام کو رخصت ہو جاؤنگا علاج کا کورس اسی روز صبح ختم ہو جائیگا. (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۹۷). **۳. گھڑ دوڑ کا میدان ، بازی گاہ ، میدان.** نیشنل پارک کے گولف کورس میں دو گھنٹے تک گولف کھیلا. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، ۱۹). **۴. کھانے کی اشیا کا دور ، دعوت وغیرہ میں یکے بعد دیگرے کھانوں کی پیش کش ، کھانے کا سلسلہ.** میں بھی ان دعوتوں میں شریک ہوا ہوں ... کہنے لگے بہت سچ بولتے ہو تو بتاؤ ، کے کورس تھے؟. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۳ : ۴). کھانے کے کورس بھی یکے بعد دیگر تین مختلف آدمی لائے. (۱۹۶۲ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۹۹). [انگ : Course].

کورس (۲) (و مج ، سک ر) صف.
کھردرا ، موٹا ، معمولی. جب وہ بہت ہی فائن یا بہت ہی ، کورس ، ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل تعلیمدی اسباق ، ۳۳). [انگ : Course].

کورَس (و مج ، فت ر) امذ.
افراد کا مل کر گانا. اسی طرح کورس یعنی ہم آہنگی کی اسی وقت تک ضرورت تھی. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۵). دوسرے مغربی ملکوں میں کھیل کی ابتدا کورس یعنی کئی آدمیوں کے مل کر گانے سے ہوتی ہے. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۲). ہر طرف بے سرے کورس کی بھنبھناہٹ تھی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳۰). [انگ : Chorus].

کورَک (۱) (و مج ، فت ر) امث.
کلی ، شگوفہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : कोरक].

کورَک (۲) (و مج ، فت ر) امذ.
ناپیدا ، ایک خطرناک دنبل جو سوداوی ورم سے پیدا ہو جاتا ہے ، سرطان (فرہنگ عامرہ). [ف : کور (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

کور کرلی (و مج ، سک ر ، فت ک ، سک ر) امذ ؛ امث.
چھپکلی یا گرگٹ کی قسم کا ایک جانور. چھپکلی یا کور کرلی ، سانپ ، کبوتر ، طوطا ، مینا وغیرہ کے ، وہ سب انڈے دیتے ہونگے. (۱۸۰۷ ، سیر پرند ، ۵۸). [مقامی].

کُور کُور (و مع ، سک ر ، و مع) امث.
کتے کے پلے کو بلانے کی آواز (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) [حکایت الصوت].

کوَرگ (فت ک ، و ، سک ر) امذ.
حلقی حروف ، وہ حروف جو گلے سے نکلیں یہ پانچ ہیں:- ک ، کھ ، گ ، گھ ، ن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : कवर्ग].

کُورگہ (و مع ، سک ر ، فت گ) امذ ؛ ـــ کورگھ.
بگل ، قرنا. تیمور نے کورگہ بجانے کا حکم اس غرض سے دیا کہ تمام فوجیں جمع ہو کر سمرقند کے قصد سے روانہ ہو جائیں. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۳۵۴). آفتاب نکلنے کے ... بعد تھوڑی دیر کورگھ بجاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [ت : کورگہ کا ایک املا].

کورَل (و مج ، فت ر) امذ.
١. (حجریات) **مونگا ، مرجان ، حجرالبحر**. جوفیہ (کوئزاٹا) اس میں شقائق النعمان بحری (یعنی بحری انثی مون) کھونگے مرجانی (کورلز) اور ثریص البحر (میڈیوسا) داخل ہیں ، ان کے جسم میں ایک جوف ہوتا ہے جس میں غذا رہتی ہے. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١١١). ٢. **زہریلا کیڑا ، زہریلا سانپ**. کورل سانپ ... ہند و پاک کا مشہور زہریلا سانپ ہے. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٥ ستمبر ، ٥). [انگ : Coral].

کُورَم (و مع ، فت ر) امذ.
کچھوا (قدیم اردو کی لغت ؛ جامع اللغات). [س : कूर्म].

کورَم (و مج ، فت ر) امذ.
کسی ادارہ ، جماعت یا انجمن کی مجلس میں اُمور طے کرنے یا جلسہ ہونے کے لیے اس کے اراکین کی کم از کم مقررّہ تعداد. مولوی نذیر احمد صاحب اور خان بہادر منشی الٰہی بخش صاحب کی تشریف آوری کی نہایت ضرورت ہے تا کہ کورم پورا ہو جاوے. (١٨٩٢ ، مکتوبات سرسید ، ٢٣٥). جمعیت کے جلسے میں مساجد بھرپور کی بحث تھی ... کورم پورا نہ ہونے کے سبب کوئی خاص کارروائی نہ ہو سکی. (١٩٢٣ ، روزنامچہ ، حسن نظامی ، ١٠٩). نئے اعضاء کے ہر جلسے میں داخل کروائے بغیر کورم بھی پورا نہ ہوسکتا تھا (١٩٨٥ ، حیات جوہر ، ٣٢٥) [انگ: Quorum].

کورمُوش (و مج ، سک ر ، و مع) امذ.
اندھا چوہا ، ایک قسم کا چوہا جس کا منھ اور بدن عام چوہے سے پتلا ہوتا ہے آنکھیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں عرفِ عام میں اسے چھچھوندر کہتے ہیں. چھچھوندر کو کورموش بھی کہتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٢٦). نچلے دودھیلے جانوروں میں ہندوستانی کورموش ... پائے جاتے ہیں. (١٩٨١ ، جدید سائنس ، ٩٠). [کور + موش (رک)].

کُورْمی (و مع ، سک ر) است.
پورب کے ہندو زمین داروں کی ایک ذات ، کُرمی. بیچارہ کورمی ہے اور کورمی اکثر کم پڑھا لکھا کرتے ہیں. (١٨٤٦ ، گلشن عبرت ، ٤). [کرمی (رک) کا ایک املا].

کَورْن (١) (و لین ، سک ر) امذ.
گٹا ، گوکھرو ، گھوڑے کی ایڑی کا زخم. ایڑی کے مقام پر ... وہ مرض ہو جاتا ہے جسے کورن کہتے ہیں. (١٩٠٥ ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ١٣٥). [انگ : Corn].

کَورْن (٢) (و لین ، سک ر) امذ.
غلّہ ، دانہ ، اناج نیز اس کا پودا ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : قاموس الاصطلاحات). [انگ : Corn].

ـــــ فلاوَر / فلور (ـــــ کس ف ، فت و ، و مع) امذ.
میدہ ، آٹا ، مکئی کا آٹا. اس میں سبزیاں ڈال دیں اوپر کالی مرچ ڈال دیں پھر کورن فلاور ڈالیں. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٧ مارچ (خواتین کا صفحہ)). [انگ : Corn Flour].

ـــــ فلیکْس (ـــــ کس مع ف ، ی مع ، سک ک) امذ.
کُٹا ہوا گندم یا مکئی ، ایک قسم کا دلیہ جو ناشتے کے طور پر استعمال ہوتا ہے. دلیہ اور دودھ یا کورن فلیکس اور دودھ. (١٩٨١ ، متوازن غذا ، ١١). [انگ : Corn Flakes].

کورنْتھی (و مج ، فت ر ، سک ن) است.
جست کی طرح کی دھات جس سے کھلونے بنائے جاتے ہیں. ایک کورنتھی دھات کا بنا ہوا گدھا اٹھا لیا. (١٩٤٣ ، تائیس (ترجمہ) ، ٢٢٣). [مقامی].

کُورَنْڈ / کُورُنْڈ (ضم ک ، ضم و ، فت ر ، سک ن) امذ.
ایک طرح کا نیلم یا یاقوت جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے ؛ ایک قسم کا پتھر جو ریت لاکھ وغیرہ سے بنتا ہے اس پر چاقو تیز کرتے ہیں ، اُسترے تیز کرنے کی پتھری. جواہرات کی اس جا پر کھان ہے ، کورنڈ کہ ہیرے اور دوسرے سخت جواہرات کو کاٹتا اور تراشتا ہے اس جزیرے میں بہت دیکھا. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، ١ : ٢١٨). بعض مقامات پر سنگیشم اور کورنڈ بھی ہوتا ہے. (١٩١٣ ، تمدن ہند ، ٥٣). [انگ : Corundum].

کورْنِش (و مج ، سک ر ، کس ن) است (ج : کورنشات).
جُھک کر سلام کرنا ، شاہی سلام جو بہت جھک کر کیا جاتا ہے ، مجرا.

وہیں آ کو حتف شاہ کوں کورنش کیا
ادب سات ہت جوڑ سر نیں دھریا
(١٦٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ١٢).

جو کورنش بدل خم ہوئی وو پری
دیکھائی ارم کر کے سب دہر تری
(١٧٥٣ ، مثنوی عاشقیہ ، ٢). کلو داروغہ کورنش عرض کرتا ہے. (١٨٦٣ ، خطوط غالب ، ١١٢). حاضرین دربار دستِ راست کی ہتھیلی کو پیشانی پر رکھ کر اپنے سر جھکائیں اس طریقے کو عرفِ عام میں کورنش کہتے ہیں. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٢٩٩). میں نے رقعہ بھیجا سادہ تخاطب ، تسلیم و کورنش سے معرّا. (١٩٨٩ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ٣). [ت].

ـــــ بجا لانا محاورہ.
آداب بجا لانا ، تعظیماً جھک جانا ، تسلیم عرض کرنا ، سلام کرنا. میں صحافت کی اسٹیج تا روشنیوں کے سامنے پہلا کورنش بجا لایا. (١٩٨٥ ، حیات جوہر ، ٩٣).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
دیوان عام ایوان تخت (کورنش خانہ) جس کی کرسی ، جو آٹھ ہاتھ چوڑی ، پندرہ ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ اونچی ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١٩١). [کورنش + خانہ (رک)].

کورْ نُقْطَہ (و مج ، سک ر ، ضم ن ، سک ق ، فت ط) امذ.
تاریک مقام. جس مقام پر بصری عصب شبکیہ میں داخل ہوتی ہے وہ کور نقطہ کہلاتا ہے. (١٩٨٣ ، معیاری حیوانیات ، ١ : ١٠٤). [کور + نقطہ (رک)].

کُورَنگ (ضم ک ، غم و ، فت ر ، غنہ) امذ.
رک : کرنگ ، گہرے زرد یا حنائی رنگ کا گھوڑا.

کمیں بور کمیت کرنڑی کورنگ
کھڑی چال تڑنی جو زردی سو رنگ

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۰). [کرنگ (رک) کا قدیم املا].

کُورَنکا (و مج ، فت ر ، غنہ) امذ.
۱. (ظروف سازی) ڈالا ، نکھار ، ڈھاکا ، چھوٹے مُنہ اور پھیلوان بڑے پیٹ کا بٹھو کی وضع کا ٹوکرا جس میں جڑی مار یا پکڑا ہوا جانور بند رکھتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۶). ۲. گوبر اور مٹی سے بنی ہوئی ایک قسم کی بڑی ٹوکری جس میں اناج وغیرہ رکھتے ہیں (شیدنا گر). [ب : कोरङ्गा].

کُورَنگی (ضم ک ، غم و ، فت ر ، غنہ) امث.
چھوٹی الائچی (جامع اللغات). [س : कोरङ्गी].

کُورْنی (و مج ، سک ر) امث.
کڑچھی ، کنندہ کرنے کا اوزار (جامع اللغات). [س : करनी].

کَورَو (و لین ، و لین) امذ.
دھرت راشٹر کی اولاد کا خاندانی نام ، اس خاندان کی لڑائی پانڈو سے ہوئی تھی اسی لڑائی کو مہابھارت کہتے ہیں ، اس جنگ میں کورو کو شکست ہوئی تھی ، بطور تلمیح مستعمل. اس کے بعد پانڈو اور کورو میں روزبروز رشک بڑھتا گیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۲۹). اسی زمانے میں وید تصنیف ہوئے اور کورو اور پانچال بول کی جنگ ہوئی. (۱۹۳۱ ، مقالات عبدالحق ، ۱ : ۳۸۱). بائیں جانب کورو پانڈو کے قدیم اور خستہ حال قلعے کی فصیلیں کھڑی تھیں. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۹۰). [س : कौरव].

کورو (و مج ، و مج) امذ.
۱. شہتیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. غلہ وغیرہ کی لکڑی یا جھانکڑ جس سے غربا چھتیں مکانات کی پاٹتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ب : कोरो].

کوروبین (و مج ، و مج ، ی مع) امث ؛ سم کورامین.
طاقت کی ایک دوا جو پانی میں چند قطرے ڈال کر پلائی جاتی ہے. کورو فارمی بیوط میں قلبی مہیجات جیسے : کافور ، کورامین یا کارڈیزال. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۵). تھرماس میں دودھ تھا ، ٹوکری میں نارنگیاں تھیں اور جیب میں کوروبین کی شیشی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳۹). [انگ : Coramine].

کُورَه (۱) (و مع ، فت ر) امذ.
رک : کرہ. کورہ اوس کا کورہ نار سے دعویٰ مساوات کرتا ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع بینندہ وران ، ۳۲). [کرہ (رک) کا ایک املا].

کُورَه (۲) (و مع ، فت ر) امذ.
بھٹی. اور اس بوتہ میں شیشہ گروں کے کورہ کی خاک بھریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۸). کورۂ آہنگر فلک میں اختر نجم ثابتہ ہوئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۳۵۹).

سوز سینۂ بیمار شام تنہائی
کہ ہے وفور حرارت سے کورۂ حداد

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۷۹). [ف].

کُورَه (۳) (و مع ، فت ر) امذ.
ضلع ، قصبہ ، شہر ، پرگنہ. بیت المقدس دمشق کی مشرق جانب میں ہے ... اردن اس کے کورے کا نام ہے ... بیت المقدس اسی اردن کے نگر میں داخل ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۰۱). سب سے اہم کورہ قرطبہ کا تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۱). [ع].

کورَه (۱) (و مج ، فت ر) صف.
رک : کورا ، صاف ، پاک صاف ، غیر استعمال شدہ. انسان کی طبیعت یا تجر بالکل صاف واقع ہوتی ہے جیسے کہ ایک کورہ اور سفید کاغذ. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۱۷). [کورا (رک) کا املا].

کورَه (۲) (و مج ، فت ر) امذ.
ریشم کی ایک قسم جو بہت صاف شفاف اور عمدہ خیال کی جاتی ہے. ریشم کیڑے سے نکلتا ہے ... وہ چار قسم کا ہوتا ہے ... پہلی قسم کو کورہ اور تاتا بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). [مقامی].

کوری (۱) (و مع) امث.
بے بصری ، اندھاپن ، کور چشمی. خدا کیاں صفتاں سوں کوں روشن ہوتیاں ہیں ہور کوریاں صفتاں دور ہوتیاں ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۸۵). پاک ہے تمام صفات نقص و زوال سوں ... ناتوانی کوری ہور کوری ... سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۵). راج اپنے بڑے بھائی دھرت کو جو کوری کے سبب تخت نشینی سے محروم رہا تھا حوالہ کیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۷۲). وہ پہلا شخص ہے جس نے زندہ حیوانوں پر تجربات کرکے حسی اور نفسی کوری میں امتیاز کیا. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۵۱). [کور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوری (۲) (و مج) صف.
۱. رک : کورا جس کی یہ تانیث ہے.

ساغر چھلک رہے تھے تو مشکیں بھری ہوئیں
ہر آب تھیں صراحیاں کوری دھری ہوئیں

(۱۸۷۹ ، تلق میرٹھی ، ک ، ۲۶۹). بچہ پیدا ہوتا ہے تو دل کی کوری تختی (معصوم) لیے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۸۳). ایک کوری (غیر مستعمل) مٹی کی پیالی میں رکھ کر کوئلوں کی آگ پر رکھتی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۴). بغل میں شربت کی کوری ٹھلیا سر پر فاتحہ کی ٹرے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۳). ۲. (کنایۃً) باکرہ ، کنواری. میرا خدا جانتا ہے کہ میں جب میاں کے پاس گئی تو کوری تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۸).

انواسی ہے کوری نہیں کوری نہیں رنڈی
اس پر بھی ہے سرکار کی منظور نظر آج

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۰). [رک : کورا (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---آنکھ (---فتہ) امث.
بے نور آنکھ ، سفید دیدہ کی آنکھ ، حیران آنکھ ، بے سرمہ آنکھ ، بے رخی سے دیکھنے والی آنکھ ، نڈر ہوکر دیکھنے والی آنکھ ، بے حیائی سے دیکھنے والی آنکھ. پیغمبر علیہ السلام معراج کوں جاتے وقت میں خدائے تعالیٰ کی طرف اپنا رخ باندھ کر گئے ، دوسری طرف میں کوری آنکھ سوں بھی نہیں دیکھے. (۱۷۶۵ ، چھ سر بار ، ۲۷ ب). ان اکابر میں ولی ، فلسفی ، بادشاہ سبھی ہیں ، جن کی تکتی ہوئی کوری آنکھیں پلاسٹر میں حیات جاوید پا کر زماں و مکاں کا جائزہ لیے جا رہی ہیں. (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن ، ۷). [کوری + آنکھ (رک)].

---آنکھ سے دیکھنا محاورہ.
بے غیرت بن کر دیکھنا ، بے حیائی سے دیکھنا ، نڈر ہوکر دیکھنا ، بے خوف ہوکر دیکھنا (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ).

---باتیں (---ی مج) امث ، ج.
بہلانے اور ٹالنے کے حیلے ، فضول ، لایعنی ، بے مصرف باتیں ، بے نتیجہ باتیں (قاموس الفصاحت). [کوری + باتیں بات (رک) کی جمع].

---پیٹھ پچھنے لگنا محاورہ.
ناحق بدنام ہونا ، کسی جرم کی تہمت لگنا ، بہتان لگنا. آج ہیں برادری میں بدنام ہو گئی ، وہ مثل کہتے ہیں کہ کوری پیٹھ پچھنے لگے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۶۸).

---تُراب (---ضم ت) امذ.
وہ جگہ یا زمین جہاں فصل نہ بوئی گئی ہو ، بغیر استعمال شدہ مٹی یا زمین. کوری تراب اور دریا وغیرہ فطری ماحول کے اجزا ہیں. (۱۹۸۶ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳). [کوری + تراب (رک)].

---چندیا (---فت چ ، سک ن ، د) امث.
وہ سر جس پر بال نہ ہوں ، گنجا سر. رہا وہ کوری چندیا والا بڈھا ... تو وہ میری بات میں نہیں بول سکتا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۲۳). [کوری + چندیا (رک)].

---کمر (---فت ک ، م) امث.
(چوری ، لپکی) جس نے دُرّے نہ کھائے ہوں ، جس کو بید کی سزا نہ دی گئی ہو ، جس کو سزا نہ دی گئی ہو (بطور اشارہ بولتے ہیں) (اب و ، ۸ : ۱۹۸). [کوری + کمر (رک)].

---کوری (---و مج) صف مث.
۱. جو استعمال میں نہ آئی ہو ، بالکل صاف اور نئی.

اور چاہیے ہے سیہ مست مجھے اے ساقی
دے تو بھر بھر کے مجھے پیالیاں کوری کوری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۱). ۲. صاف صاف ، بلا تکلف. معاملہ کرتے وقت مخرم نے کوری کوری دو ٹوک باتیں کیں. (۱۹۵۸ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۳). [کوری + کوری (رک)].

---کوری سُنانا محاورہ.
لحاظ و مروت نہ کرنا ، صاف صاف بات کہہ دینا ، گالیاں دینا. جی میں تو آتی کہ دو چار ایسی کوری کوری سناؤں کہ سب کچھ بھول جائیں. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۸۹).

---کی کوری صف مث.
نری جاہل ، جاہل مطلق ، بالکل ناواقف ، جو اثر قبول نہ کرے. حدیث رسولؐ تم نے سنی اور آج تک کوری کی کوری رہیں. (۱۹۲۹ ، شیو زندگی ، ۲ : ۳۷).

جھونکوں کی خوشبو ، درود میں نور لٹاتی جائے
مجھ بھاگوں کے مارے کی قسمت کوری کی کوری

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل ، ۱۵۹).

---کھانڈ (---فتہ) امث.
وہ شکر جو صاف نہ کی گئی ہو ، کچی کھانڈ ، کچی شکر. دو سیر پانی میں ... ایک سیر کوری کھانڈ ڈال کر نرم آنچ پر پکاؤ. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۲۰۰). [کوری + کھانڈ (رک)].

---مَنطق (---فت م ، سک ن ، کس ط) امث.
خالی دلیل ، فضول بحث. وہ کہنے لگے بہت سے اسرار ہیں جو ابھی کھل نہیں سکتے کوری منطق ہر معاملے میں نہیں چلتی. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۸). [کوری + منطق (رک)].

---مُونچھیں ہی مُونچھیں فقرہ.
صرف دکھاوا ہی دکھاوا ، نمائش ہی نمائش ، محض شیخی ہی شیخی ، بلا وجہ کی دھونس ہی دھونس (قاموس الفصاحت).

---ہی کوری فقرہ.
خالی ، بے مصرف ، بلا معاوضہ. پندرہ بیس سال اس ملکانے کی خدمت کرتے گزر گئے تھے ہاں یہ ضرور تھا کہ خدمت کوری ہی کوری تھی وصول ... کچھ نہ ہوتا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۳۳۵).

کوری (۳) (و مج) امث.
ہر تلر کے حصہ کا روپیہ ، ہر جولہے کا روپیہ ، ہر مویشی کا روپیہ (اردو قانونی ڈکشنری). [س : कोटि].

---بندی (---فت نیز ، سک ن) امث.
ایک نیا انتظام ، دیہاتوں یا کھیتوں کی ایک فہرست جو تقسیم کے موافق درج رجسٹر ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [کوری + بندی (رک)].

کوری (۴) (و مج) امث.
مینا کی ایک نوع جس کا رنگ سیاہ ، چونچ ، پانو اور آنکھوں کے حلقے زرد ، آنکھیں بلی کی سی ، قد لالڑی کے برابر ، دم نیچے سے سفید ہوتی ہے ، (گوہ کھاتی ہے اس لیے اس کو کوئی نہیں کھاتا). کوری مینا مسافر فصل ربیع اس کا رنگ سیاہ ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۸۳). [مقامی].

کوری (۵) (و مج) امث.
(پنواڑی) نُنّھا ، ڈھولی کا آدھا یعنی ایک سو پان کی جٹ (اب و ، ۳ : ۱۱۸). [مقامی].

کوری (٦) (و مج) امث.

۱. **ایک قوم جو موٹا کپڑا بنتی ہے ، ہندوؤں کی ایک نیچ قوم.** ایک وسیع میدان میں کوریوں کا ہجوم دیکھ کر ٹھٹھک رہے ... ایک کوری ... گیت گاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹). ماتا دین ایک ادھیڑ عمر کا پوربی مزدور تھا ذات اس کی کوری تھی. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۵۳). چمار ہیں تو جب تک ان کی جیڑی نہ ادھڑے بیگار نہ دیں گے کوری ہیں تو جب تک ان سے لٹھم لٹھا نہ کیجیے کوڑی نہ ملے گی. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۳۱). ۲. **عقیق.** مصر میں عقیق کو کوری کہتے ہیں اور یہ زیادہ تر سبز رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۸۷). [مقامی].

کورے (و مج) صف.

کورا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

سو تو نکلے ہو کورے بالا تم
ہو گدا جیسے شاہ عالم تم

(۱۸۱۰ ، میر ، کم ، ۹۹۹). مدرسے کے لڑکے مدرسہ چھوڑ دینے پر بالکل کورے ہوتے ہیں (۱۸۸٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۷). باوا اچھے خاصے لکھے پڑھے اور بیٹے اس قدر کورے ، کہ الف کے نام سے نہیں جانتے. (۱۹۰۸ ، افادات مہدی ، ۱۳۲). یہ لوگ آرٹ کے صحیح مذاق سے کورے ہوتے ہیں. (۱۹۴۴ ، نقش و نقاش ، ۷۲).

---اُسترے چَندیا / چونڈا / سَر مُنڈ جانا / مُنڈنا محاورہ.

رک : کورے استرے سے سر منڈنا کا لازم. دور پار شیطان کے کان بہرے کہیں کسی کا سایہ جھپٹا نہ ہو جائے تو یہ بوڑھا چونڈا کورے استرے سے منڈ جائے... (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱٦۱). جو کوئی ... دیکھ پاتا تو کورے استرے چندیا منڈتی میری بندی کی اور مزے کرنے لیے والے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۹۹).

---اُسترے سے چَندیا چونڈا / سَر کھوپڑی / مُونڈنا محاورہ.

۱. **تازہ سان لگے ہوئے استرے سے سر مونڈنا تا کہ کوئی بال نہ رہے** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **سوکھے استرے سے سر مونڈنا تا کہ تکلیف زیادہ ہو** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **کمال ذلیل کرنا.** ایک کٹنی اری قحبہ رہ تو جا میں تیرا کورے استرے سے سر مونڈوں گی ... موئی بھٹکاری میرے آدمی کے پیچھے بلا ہو کر چمٹی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰). گھر والے اور اللہ رکھے سب قائل ہو ، مگر میرے بڈھے چونڈے کو کورے استرے سے نہ مونڈو. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ٦). ۴. **رسوا کرنا ، ذلیل کرنا ، دھڑی دھڑی کر کے لوٹنا ، تمام مال و متاع لوٹ لینا.**

میں نکلی بال بال اے میری خانم
ہیں کورے استرے سے مونڈتی سر

(۱۸٤۲ ، عبیر ہندی ، ۸۷). اپنے قحبے کی خیر مناتے اور دنیا کی چندیا کورے استرے سے مونڈنے کی فکر پر ایک کو ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۵ : ۳). ۵. **نقصان پہنچانا ، تباہ برباد کرنا.** نسیمہ غریب کے فرشتوں کو خبر نہیں کہ کیڑوں کو یہ آگ لگ رہی ہے اور بی لواسی کورے استرے سے میرا سر مونڈھ رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۸).

---اُسترے سے سَر / کھوپڑی مُنڈوانا محاورہ.

رک : کورے استرے سے سر مونڈنا کا متعدی.

سر کورے استرے سے یہ منڈوائیگا ہوا
کرتا ہے کیا ہی دیکھو جواب اور سوال شوخ

(۱۸٤۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۳). انسان طلب حق میں کچہری جائے اور کورے استرے سے کھوپڑی منڈوا کر گھر نہ آئے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۲ : ۳).

---بال امذ.

پیٹ کے بال ، بچے کی پیدائش کے وقت کے نرم بال ، بچے کے پیدائشی روئیں (مخزن المحاورات). [کورے + بال (رک)].

---بَچنا / چُھوٹنا محاورہ.

صاف بچ جانا ، کسی قسم کا کوئی الزام نہ آنا.

ہاتھ سے یار کے مے پیتے تو ہوتا نہ گناہ
کورے بچ جاتے اچھوتا جو پیالا ہوتا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵م). بچہ اچھل اچھل کر چلا پڑا جھپٹا لائیں گے ، چھوٹ جائیں گے بابو کل کورے چھوٹ جائیں گے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۳۲۹).

---دیدے کَرنا محاورہ.

سخت بے مروتی کرنا ، سخت ناراضگی کا اظہار کرنا ، اس قدر کسی کا مخالف ہو جانا کہ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ ہو. ایسے کورے دیدے کئے کہ گویا کبھی میل ہی نہ کریں گے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۱).

---رَہنا محاورہ.

جاہل رہنا ، غافل رہنا ، احمق رہنا. تم یار ہمیشہ ایسے معاملوں میں کورے رہے ہو. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۹۳).

---کا کورا صف ؛ م ف.

غیر مہذب ، انتہائی جاہل ، بالکل سادہ ، محض احمق. سو بار پڑھتے مگر پھر کورے کے کورے. (۱۸۹۰ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۵). رجسٹر روانگی ایڈیٹر کی طرح بالکل کورے کا کورا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۳۰). ان کا دماغ بلیک بورڈ تھا ، جس پر جو لکھا جاتا وہ مٹ جاتا ، کورے کے کورے رہنے کی ان سے بڑی مثال میرے سامنے کبھی نہیں آئی. (۱۹٦۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۷۵).

---گھاٹ اُتَرنا محاورہ.

ایسی جگہ پہنچنا جہاں آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہ ہو. اوس وقت تک یہ گمان نہ تھا ، کہ سارا برس یونہی کورے گھٹ اوتریگا ورنہ بے موت مر رہتے. (۱۹۰٦ ، مرآت احمدی ، ۱۲۳).

---گھڑے کا چُوہا بَن جانا محاورہ.

مصیبت میں گرفتار ہو جانا ، آفت میں پھنس جانا ، بے بس و لاچار ہو جانا. استری کی بدولت اس نے یہ مصیبت اٹھائی ...

اور کاڑھا کوڑے گھڑے کا چوہا بن گیا ، ورنہ دنیا کے گھر گھاٹ سے خوب واقف تھا۔ (۱۹۲۰ ، کاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۶۰)۔

ـــ گھڑے میں چوہا رہ جانا محاورہ۔
بالکل تنہا اور بے بس و لاچار ہو جانا ، مفلس و قلانچ ہو جانا ، فقیر ہو جانا۔ زیور بکے ، برتن گئے ، غرض کوڑے گھڑے میں چوہا رہ گیا۔ (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۲ : ۸)۔

کوڑیا کیول (و مج ، سک ڑ ، ی مج ، فت و) امث۔
(کاشت کاری) **چکا کیول سے دوسری قسم کی زمین ، اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور اس میں ترخش کم ہوتی ہے** (اب و ، ۶ : ۹۳)۔ [مقامی]۔

کوریڈور (و مج ، ی مج ، و مج) امذ۔
غلام گردش ، طویل برآمدہ ، گزرگاہ ، وہ برآمدہ یا گیلری جس کے دروازے کمروں میں کھلتے ہوں۔ دونوں زینے سے اتر کر نیچے کوریڈور میں آگئے تھے۔ (۱۹۴۸ ، جانگلوس ، ۲۵۵)۔ [انگ Corridor]۔

ـــ کیریج (ـــ ی لین ، ی مج) امذ۔
ایسی گاڑی جس کے ڈبے آپس میں اس طرح جڑ جاتے ہیں کہ آدمی اندر ہی اندر ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا سکتا ہے۔ گاڑیاں کوریڈور کیریج قسم کی لگائی گئی تھیں۔ (۱۹۳۲ ، غبار خاطر ، ۳۷)۔ [انگ : Corridor Carriage]۔

کوریل (و مج ، ی مج) امذ۔
رک : کورل۔ سمندر کی تہ پر جو گھونگے کوریل اور حیوانات ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۱۲۳)۔ [انگ : Coral]۔

کوڑ (و لین لیز مج) امذ (قدیم)۔
رک : کروڑ۔

کہ اس توش میں لاک صد نیش ہیں
کوڑاں سوں دل اس نیش تے ریش ہیں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۷)۔ [کروڑ (رک) کا مخفف]۔

کُوڑ (۱) (و مع) صف ؛ ـــ کوڑھ۔
کند ذہن ، بے وقوف ، احمق ، بھوہڑ ، کوڑھ مغز۔ اگر کوئی کوڑ ہور جہالت سوں ، بد اصالت سوں ، رذالت سوں ، بات کرے تا سمج ہو جایا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱)۔

گر کوئی سگڑ اچھو و گر کوڑ
بحری کر اتال ہیں ہو مد کوز

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۸)۔

تاں چیندم کوڑ کاٹے کوڑتیے
ریسماں لے دوڑ آئے کورتیے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹)۔ کوڑ ـ کوڑھ ، بے وقوف احمق۔ (۱۹۵۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲)۔ [کوڑھ (رک) کا ایک املا]۔

ـــ مغز (ـــ فت م ، سک غ) صف۔
بے وقوف ، کند ذہن ، غبی ، بدسلیقہ ، کمزور حافظے والا ، کم عقل۔ ایک کوڑ مغز مثلاً با شہوت پرست زاہد سمجھتا ہے کہ درحقیقت بہشت میں نہایت خوبصورت ان گنت حوریں ملیں گی۔ (۱۹۰۲ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۷۹)۔

حضرت ناصح گدھے سے بڑھ کے ہوں میں کوڑ مغز
آپ کی اس مغز کاوی کا نتیجا کچھ نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۶۰)۔ ہر شخص احمق ہے آرام طلب اور کوڑ مغز ہے۔ (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۱۷)۔ [کوڑ + مغز (رک)]۔

ـــ مغزی (ـــ فت م ، سک غ) امث۔
رک : حماقت ، بے وقوفی۔ بس یہی تو کوڑ مغزی کی باتیں ہیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸)۔ [کوڑ مغز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُوڑ (۲) (و مع) امذ۔
(کاشت کاری) **ہل کا وہ بڑا حصہ جو لکڑی کا بنا ہوتا ہے ، کھوڑ۔** ہل میں آٹھ اجزا ہیں ... ہلس ، مُٹھیا ، جنڈوا عرف پرہاری ، کوڑ ، پھالی ، جُوا۔ (۱۸۸۶ ، کھیت کرم ، ۵)۔ [مقامی]۔

کوڑ (۱) (و مج) امذ۔
ایک مرض جو فساد خون سے پیدا ہوتا ہے اس میں یا تو بدن پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا گل کر ہڈی کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ، کوڑھ ، برص ، جذام۔

دیکھا یار اپنا جو تھا نابکار
ہوا کوڑ میں انگ سب استوار

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۶))۔

ہور اندھوں کی دیا آنکھوں کو وہ نور
کیا کتنی کوڑیوں کو کوڑ سے دور

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲)۔ سری کرشن چندر نے ایسا کیا کہ دوارکا پوری میں گھر گھر تپ ... کوڑ ، جلندھر ... پھیل گئی۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۲)۔

اچھو گلاب اس وقت میں کوڑی کے حق مانگی دعا
کوڑی کی کوڑ اب دور کر تیرے کرم سے اے خدا

(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۸۵)۔ [کوڑھ (رک) کا متبادل املا]۔

کوڑ (۲) (و مج) صف (قدیم)۔
ناقص ، کھوٹ ، گھٹیا۔

یو جوں کہ سنا او کوڑ کے سار
تھالی کوں سنے کی کوڑ آدھار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۱)۔ [کھوٹ (رک) کا متبادل املا]۔

ـــ کپٹ (ـــ فت ک ، پ) صف۔
چھل بنا ، حسد ، کینہ ، بغض و کدورت۔ دونوں مل کر ، ایک دل کر ، دل رُبا شہر دیدار کے اودھر چلے ، دل میں کوڑ کپٹ سوں پر دونوں بھلے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳)۔ [رک : کوڑ (۲) + کپٹ (رک)]۔

کوڑا (و لین) امذ۔
۱۔ **رک : بڑی کوڑی ، ٹیا۔**

ایک کوڑا ہے لنگوٹے میں مرے
سو بہ لے دھرتا ہوں میں آگے ترے

(۱۸۱۰ ، ایجاد رنگین ، ۱۷)۔ ۲۔ **کوڑیوں سے کھیلے جانے والے**

ایک کھیل میں زمین پر بنا ہوا چوکور نشان . سب لڑکے زمین پر کوئی ۹ فٹ کا چوکور نشان کوڑی سے لکیر کھینچ کر بناتے ہیں ، اسے کوڑا کہتے ہیں (۱۹۲۸ ، کھیل ہنسی ، ۱۰۳). [کوڑی (رک) کی لکیر].

---بھر (---فت بھ) صف ؛ م ف.
ایک خر مہرے کے برابر ، بہت تھوڑا سا ، چٹکی بھر ، کسی قدر (جامع اللغات).

کُوڑا (و مع) امذ.
۱. **خس و خاشاک ، گھاس پھوس ، کچرا ، کوڑا کرکٹ.** صفائی ایسی کہ ایک تنکا کہیں پڑا نظر نہ آیا کوڑے کا تو کیا ذکر ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹). گرد مکان کے کوڑا فرش پر مٹی دکھائی دیتی ہے. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۵). کوڑا کیوں کر رہی ہو ، اماں نے سختی سے پوچھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۳). ۲. **کوڑا ڈالنے کی جگہ ، کوڑے کا ڈھیر ، کوڑی.** ہمارا خدا غریبوں کو خاک سے اٹھا لیتا ہے ، محتاجوں کو کوڑے پر سے اٹھا کر بلند کرتا ہے. (۱۸۶۳ ، مکمل مجموعۂ لکچر و اسپیچز ، ۲۰۲). یہاں پیٹ بھر کر روٹی بھی میسّر نہ ہو ، وہاں سوں ترکاری کوڑے پر پھینک کر جائے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۲۰). ۳. (کنایۃ) **ناقص چیز ، ناکارہ چیز ، خراب اور بیکار چیز.** آدھ سیر جھاڑیں تو اس طرح کہ جانوں کی جان نکال لی ، کوڑا چھوڑا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۷). چھوٹی دکان والے ظاہر ہے سستی چیزیں بیچتے ہیں خواہ آپ کے مقابلے میں کوڑا ہی ہوں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۱). [س : कूकूट].

---پھیلانا ف م ؛ محاورہ.
خس و خاشاک ڈالنا ، کوڑا کرکٹ بکھیرنا ، ایسا کام کرنا جس سے فرش یا انگنائی میں کوڑا ہی کوڑا ہو جائے (فرہنگ آصفیہ).

---خانہ (---فت ن) امذ.
کوڑا ڈالنے کی جگہ. ساجھے کا گھر کوڑا خانہ بنا ہوا تھا. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۲۰۳). [کوڑا + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---کباڑ (---فت کب) امذ.
کاٹھ کباڑ ، ٹوٹا پھوٹا سامان ، بےکار اور ناقابل استعمال سامان. یہ زمین جس پر کوڑے کباڑ کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے اور گھاس پھوس اُگ آئی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۶۸). [کوڑا + کباڑ (رک)].

---کچرا / کچرہ (---فت ک ، سک چ / فت ر) امذ.
میل کچیل ، کوڑا کرکٹ. ظاہر کا رستہ کوڑے کچرے سے بھرا ہے ، باطن کا مقام صفا دھرا ہے. (۱۸۳۵ ، پنجپن مثال ، ۴ الف). جو کچھ ... کوڑا کچرا نکلتا ہے اس کو ہم لوگ فوراً زمین میں چھوٹے چھوٹے گڑھے بنا کر گاڑ دیتے ہیں. (۱۹۱۹ ، علم زراعت ، ۲۳). ہر ایک ریشہ الگ الگ ہو جاتا ہے اور اُبالنے سے اندر کا کوڑا کچرہ آسانی سے الگ ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۷). [کوڑا + کچرا / کچرہ (بطور تابع)].

---کَرکَٹ (---فت ک ، سک ر ، فت ک) امذ.
۱. رک : **کوڑا ؛ بےکار ، بے وقعت شے.**

> کیا شگفتہ ہے بہار چمن نزہت طبع
> سامنے جس کے گل و لالہ ہیں کوڑا کرکٹ
> (۱۸۷۱ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱).

انہوں نے اپنے کوڑے کرکٹ کو پھینکنے کے باغ میں پھینک دینے کی قدیمی مکار پالیسی پر عمل کیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۷). جہاں دیکھا کہ آپ نے کھانے کو کچھ رکھا ہے کوڑا کرکٹ ، بلا تر جو ہاتھ چڑھا اٹھایا اور اوپر سے مارا. (۱۹۲۲ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۴۸). ٹھیکرے اور کچھ کوڑا کرکٹ پانی کی تہہ میں بھرا ہوا ہے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۹۰). ۲. **بےکار چیز ؛** بے تحقیق تنقید وہ کوڑا کرکٹ ہے جسے ... دریا بُرد کر دینا چاہیے. (۱۹۸۹ ، نئی تنقید ، ۳۷). [کوڑا + کرکٹ (بطور تابع)].

---کَرکَٹ سَمَجْھنا محاورہ.
بے وقعت جاننا ، فضول خیال کرنا

> آگے ہمّت کے ہے یہ دولتِ دنیا کیا مال
> لعل و گوہر کو سمجھتا ہے وہ کوڑا کرکٹ
> (۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰).

---لگنا محاورہ.
کوڑا جمع ہو جانا (نوراللغات).

---ہونا محاورہ.
ضائع ہو جانا ، خراب ہو جانا ، ناکارہ بن جانا. صاحب آج تین سینٹے سے سیٹ کھڑا ہے مشکل سے ایک آدھ شوٹ ہو جاتا ہے یعنی ایک سونگ پر چالیس ہزار فٹ فلم کوڑا ہوگیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۶۶).

کوڑا (۱) (و مع) امذ ؛ جمع کوڑے.
سواری کے جانوروں خصوصاً اونٹ اور گھوڑے کو چلانے ، مارنے یا سزا دینے کا ایک چابک جو عموماً چمڑے کے فیتوں کو گوندھ کر بنایا جاتا ہے ، آلۂ سرزنش ، چابک ، تازیانہ ، سونٹا یا ڈنڈا جس میں لچکدار تسمے یا ڈوریاں لگی ہوں. حضرتؐ نے فرمایا اے سلمان ، وہ کوڑا فاطمہ کے گھر ہے ، جا اور لا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳). نابینا اپنا کوڑا ڈھونڈنے لگا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۹۱). ان کو پادری خاردار کوڑوں سے مارتے ہوئے گاؤں گاؤں سے ہنکاتے ہوئے ساحل تک لے گئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۷). رسالتمآبؐ نے دعا کرنے کے بعد کوڑا لیا اور اونٹ کے ہنکانے کے لیے اسے رسید کیا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۷۱). ۲. **تنبیہ ، گوشمالی.** سلطان مظفر نے سکندر خاں کو ولی عہد مقرر کیا یہ اور بھی سونے پر سہاگہ ہو پڑا ، از بسکہ بہادر کو اتنا کوڑا کافی ہو گیا. (۱۹۰۶ ، مراۃ احمدی ، ۳۳). [پ : कशकुआ].

---بِٹھانا محاورہ.
سختی کرنا ، نگرانی کرنا ، خوف و ہراس پیدا کرنا. یہ تو قیامت کا کوڑا بٹھاتے ہیں ہوا کی بھی سنک پاتے ہیں تو کالے ناگ کی طرح بل کھاتے ہیں. (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۷۹).

--- بجانا محاورہ.
سزا دینا ، کوڑا مارنا ، کوڑے کی ضرب لگانا ، زد و کوب کرنا.
سپاہ سے برادرانہ ملاقات کرتا تھا ، لیکن تند مزاج تھا ، ہمیشہ کوڑے بجاتا رہتا تھا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٩٤).

--- بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
وہ شاہی ملازم جو کوڑے کی سزا دینے پر مامور ہو یا جس کی تحویل میں سزا دینے کے لیے کوڑا رہتا ہو. جلو میں جلاد ، کوڑہ بردار اور زنجیریں لیے ہوئے لوگ چلتے ہیں ، جب راہ میں کسی کو کوئی کام خلاف قانون کرتے دیکھتے ہیں وہیں سزا دیتے ہیں. (١٨٩٦ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٦٨). [کوڑا + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

--- پھٹکارنا محاورہ.
١. سزا دینا، کوڑا اس طرح گھما کر مارنا کہ آواز پیدا ہو، ہنٹر مارنا.

گر حکم ہو تو سالے سلطے کا دم لگا کر
پھٹکاروں اور بھی میں سبزی کو ایک کوڑا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٩٦). سارا غصہ لونڈیوں پر اپنی اُتارا کسی کو گالیاں دیں کسی کو جوتیاں لگائیں کسی پر کوڑا پھٹکارا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٧٥٠). ٢. چابک کو خاص انداز سے گھما کر ڈرانے کے لیے آواز نکالنا (جامع اللغات).

--- جڑنا محاورہ.
کوڑا بجانا ، کوڑے کی سزا دینا ، کوڑا لگانا.

بھکو شراب تند کا حاصل ہوا مزا
کوڑا جو محتسب نے جڑا اک تڑا ک سے

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٢٦١).

--- جمال شاہی (--- فت ج) امذ.
بچوں کا ایک کھیل جس میں بچے دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں ، کسی کپڑے کو بل دے کر کوڑا بنا لیا جاتا ہے ، ایک بچہ اس کوڑے کو ہاتھ میں لیے دائرے کا چکر لگاتا رہتا ہے اور کہتا جاتا ہے ، کوڑا جمال شاہی ، پیچھے دیکھا تو مار کھائی، یا ، بھولے چوکے مار کھائی، اور آہستہ سے کوڑا کسی بچے کے پیچھے رکھ دیتا ہے ، بچے ہاتھوں سے ٹٹولتے ہیں جس بچے کے پیچھے کوڑا رکھا ہے اگر اس نے اٹھا لیا تو وہ چکر لگانے لگتا ہے اور پہلا بچہ اس کی جگہ بیٹھ جاتا ہے اور اگر نہیں اُٹھایا تو چکر لگانے والا بچہ کوڑا اُٹھا کر اس بچے کی کمر پر کوڑا مارتا ہے جس کے پیچھے کوڑا رکھا گیا تھا وہ بچہ تیزی سے چکر لگاتا اور پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے، اس دوران میں کوڑا بردار بچہ اس کے کوڑا مارتا جاتا ہے. کمال نے بچوں کو کوڑا جمال شاہی کھلانا شروع کیا. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٥٦٥). میرے بچپن کے ساتھی آنکھ مچولی ، کوڑا جمال شاہی ... انکن بنکن اور جانے کیسے کیسے معصوم اور شرارت بھرے کھیل کھیلتے تھے. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٤٣). [کوڑا + جمال شاہ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- چٹخنا محاورہ.
سزا دیتے وقت ہنٹر کی آواز نکلنا ؛ (کنایۃً) کوڑے برسنا.
تند مزاج اور بلند نظر بھی حد سے زیادہ تھا ؛ جب جاؤ اس کی ڈیوڑھی پر کوڑا ہی چٹختا سنائی دیتا تھا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٤٤٨).

--- چلنا محاورہ.
کوڑے لگائے جانا ، سزا ملنا. اللہ کو چھوڑ کر پیروں ، بزرگوں ، شہیدوں اور اماموں کو پوجنے کی پاداش میں مسلمانوں پر عذاب الہی کا کوڑا چل رہا ہے. (١٩٣٩ ، رام راج ، ١٣٣).

--- دکھانا محاورہ.
کوڑا دکھا کر ڈرانا ، دھمکانا ، خوف زدہ کرنا.

قوت کوئی جتاوے ، باتیں کوئی بتاوے
کوڑا کوئی دکھاوے ، کڑیاں کوئی سناوے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٢٥٢).

--- رکھنا محاورہ.
نگرانی کرنا ، سختی کرنا ، سزا دینا ، قابو میں رکھنا.

رسم و عادت پر ہیں کرتے عقل کو فرمانروا
نفس پر رکھتے ہیں کوڑا حکمرانوں کی طرح

(١٨٩٣ ، دیوان حالی ، ٧٥).

--- کرنا محاورہ.
١. چابک مارنا ، ہانکنا. بادشاہ لاچار ہو کر اس ٹوٹے گھوڑے پر سوار ہوا اور دونوں نے کوڑا کیا. (١٨١١ ، چار گلشن ، ١٢٩).

کوڑا کیا فرس کی جو باگ اس نے پھیر کے
پر صف میں غل ہوا کہ چلا منہ ہیں شیر کے

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٥٨). بادشاہ کو صبر نہ آیا غصے میں گھوڑے پر کوڑا کیا ، گھوڑا طرارہ بھر کے دیوار کو ٹرا گیا. (١٩٠١ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٢ : ٥٨١). ٢. تادیب و تنبیہ کرنا ، سزا دینا.

کرے جو طبع کے کلکوں کو کوڑا
وہ سمجھے اشرف الحیواں ہے گھوڑا

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٣).

بوسہ کب میں نے لئے چوری سے
کب تری جعد نے کوڑا نہ کیا

(١٨٦٦ ، فیض حیدر آبادی ، د ، ٩٤).

--- کھانا محاورہ.
چابک کی مار سہنا ، پٹنا ، سزا پانا.

درپے دل کو کسی انساں نے کہیں جھکایا
کسی بے جرم نے سونٹے کا کوڑا کھایا

(١٨٦٥ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ١ : ٦٠)). غضنفر نے گھوڑے پر کوڑہ اُٹھایا نہ مر کب اصیل طلسمی بھلا کب کوڑہ کھاتا ہے ایک طرارہ بھرا ساحروں کے سر ٹھکراتا ہوا برابر کہکشاں کے آ کر اُترا. (١٩٠٢ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ٣٠٢).

---لگانا محاورہ۔
چابکہ مارنا۔

ترنگاں کوں کوڑے لگوے ترنگ
لگے کوڑے مار جھالاں بھنگ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۶)۔

کوڑے تاہوں کے لگانا ہوں قدم اوٹھتا نہیں
کیا ہی شبدیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷)۔

توبہ کرو توبہ کہیں میخانے سے بھی
کوڑے اسے جلی کے لگاتے ہیں کہیں لے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۶)۔

---لگنا محاورہ۔
کوڑوں کی مار پڑنا

کوڑے لگے یہ بنت سے تہ کی اُس جری نے آہ
مسلم کے ساتھ وہ بھی ہوا قتل بے گناہ

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳)۔

---ہونا محاورہ۔
کوڑا کرنا (رک) کا لازم۔

اس قدر ترکی سجن یہ چشم گھوڑا ہے مگر
چابکی بانکی لگ ترے ابرو یہ کوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۹)۔

ہوئی دل شاد پہنا سبز جوڑا
خواصوں پر بھی تھا اس وقت کوڑا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۲۹۹)۔

ہم سے آشفتہ مزاج اور محبت توبہ
ہو گیا تو ستی جالاک کر کوڑا کیا

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۳۳)۔

کوڑا (۲) (و مج) امذ۔
(فن کشتی) کشتی کے ایک داؤ کا نام جس میں جب حریف داہنے پینترہ پر کھڑا ہو تو ظفر کو چاہیے کہ فوراً قدم بڑھا کر اپنے بائیں ہاتھ کی کُہنی حریف کی داہنی ران پر گھٹنے کے قریب اور اپنے داہنے ہاتھ کی کلائی سے حریف کا داہنا پیر گٹا کے قریب سے اٹھاتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ ملا کر زور کرتا ہوا اپنے بائیں طرف کو چت کر دے (رموزِ فن کُشتی ، ۳۰۰)۔ [مقامی]۔

---باندھنا محاورہ
حریف پر ”کوڑا“ داؤ چلانا۔ کبھی یہ بغلی ڈوبا کبھی اُس نے تولی بند باندھا ... کوڑا باندھا ، آنی ماری ... کولا اُتر گیا۔
(۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۹۱)۔

کُوڑانا (ضم ک ، غم و) ف م (قدیم)
کڑھانا ، رنجیدہ کرنا ، دل دُکھانا۔

بغیر ہو منج سنج کھاتی دیئے
کوڑاتی ہے جب آس کانی منجے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۵۳))۔

مٹھ رُو دل کوں کوڑاتا ہے عبث
پھر نس جھوٹے کوں چھپاتا ہے عبث

(۱۷۸۱ ، شا کرناجی ، د ، ۸۰)۔ اہلِ باطن کے لوگ دلوں کو کوڑاتے ... ایسے قراتے ہے لوکہ کب بھستے ہیں (۱۸۳۵ ، بھوپ مثال ، ۵ ب)۔ [کڑھانا (رک) کا ایک قدیم املا]۔

کُوڑانا (و مج) ف م۔
کھوکھلا کرانا ، اندر سے کُھدوانا ، کُھدائی کا کام کروانا ، کندہ کرانا (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [کوڑنا (رک) کا تعدیہ]۔

کُوڑائی (و مج) امث۔
کھدائی کرنے یا کندہ کرانے کی اُجرت (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [کوڑانا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

کُوڑلی (ضم ک ، غم و) امث ، (قدیم)۔
رک : کَوڑی۔

کبوتر کوں اطلس کی کوڑلی سہائی
قبا طاس کی طاس کوں خوش لگ آئی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۷)۔ کہاروں کی زربفت و کمخواب کی کوڑلیاں اور ان کی سنہاوی ہوتے ہوں اور ڈیپر پاؤں کی پھرتیاں (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۹۱)۔ [کَوڑی (رک) کا اشباعی املا]۔

کوڑکا (و مج) امث۔
(**جوری ، ٹھگی**) **چاندی یا رُپیہ** (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۱۹۸)۔ [کوڑنا (رک) سے صفت ۔ ٹھپہ کیا ہوا ، مسکوک]۔

کوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م۔
کھودنا ، کھوکھلا کرنا ، کھدائی کام کام کرنا ، کندہ کرنا (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [ب : **कौड़े** (इ) **कोड** ؛ س : **कुठ** (ते) **कोटय**]

کَوڑی (و لین) امث۔
۱. سمندر کے کیڑوں کے چھوٹے چھوٹے خول ، ایک قسم کا چھوٹا صدف جو کسی زمانے میں خرید و فروخت کے سلسلے میں سکّے کا کام دیتا تھا ، دیہی زیورات میں بھی مستعمل تھا۔

سدا ہل سیوں کرینگ کشتی بے درنگ
کیا صاف کوڑی کوں تیر خدنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۳)۔ پٹھے سا سر ہے اور کوڑی سے دانت ہیں اور طاق سا پیٹ ہے ، دو دو گز کے ہاتھ ہیں۔
(۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۶)۔

سنگ سے مارا بھرا پیٹ میں کوڑی کے اور
میں نے یہ اونٹ سے کہا یہ بھی تو اک دعوت ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹)۔ نا تربیت یافتہ قوم بھی کوڑیوں اور پوتھوں سے اپنی آرائش کا سامان بہم پہنچاتی ہے (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۲)۔ کوڑیاں ... سمندر کی تہ سے نکالی جاتی ہیں چار کوڑیوں کا ایک گنڈہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۷۲)۔ مالک کے گلے میں ایک ڈھول پڑا ہوا اور بیل کی پیٹھ پر جھول ، جس میں قسم قسم کی گھنٹیاں اور کوڑیاں وغیرہ تھیں۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۲)۔

۲. (i) پرانے زمانے کا سب سے چھوٹا سکہ ؛ (مجازاً) بہت تھوڑی پونجی ، بہت معمولی رقم. کسو نے ایک کوڑی یا ایک نوالہ نہ دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۶). کوڑی کی آمد کا آسرا نہیں ، کیا ہوگا. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۸). جب تک محمدؐ کا انکار نہ کرو گے ، ایک کوڑی نہ ملے گی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۱۳). کوڑی گھر میں خرچ کو نہ رہی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۶). (ii) رقم ، نقدی ، روپیہ پیسہ ، مال و دولت ؛ (مجازاً) انعام ، بخشش. جو کوڑی سے بن سکتا ہوئے تو اس جگہ تلوار مت نکالے. (۱۷۹۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۵).

کوڑی کے سب جہان میں نقش و نگین ہیں
کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

اگر عزت سے رہنا چاہتے ہو شہر میں یارو
سہاجن سے کبھی کوڑی نہ لینا بھول کر سودی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۶۵). ۳. (i) سینے کی ہڈی کے نیچے کا گڑھا جو فم معدہ کے اوپر ہوتا ہے ، کولے اور پسلی کے درمیان کا حصۂ جسم ، فم معدہ ، وہ چھوٹی ہڈی جو سینے کی آخری دو پسلیوں کی جائے اتصال پر عین فم معدہ کے اوپر واقع ہے. آٹھویں مہینے میں ناف اور کوڑی کے بیچا بیچ آ جاتا ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۴۷).

ہاں پشت سے سناں دو دھاری نکل گئی
کوڑی کو چاک کر کے کٹاری نکل گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۸). لکھنؤ میں چکن اور انگرکھے کو ترتیب دے کر اچکن ایجاد کی گئی ... جو گلے سے لیکر سیدھا کوڑی (سینے کی ہڈی) تک آتا بوتام لگا دئیے جاتے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، سنڈویک میگزین ، ۹ ، نومبر ، ۹). (ii) ٹیٹوا ، گلے کا ابھروان حصہ. رومال کے پیسے سے گلے میں پھندا دیا اور کوڑی کے پاس پڑتے ہی دم کے دم میں دم نکل گیا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۹). ۵. کتار کا پھل

خرید کیجیے کوڑی کتار کی دے کر
متاع جان عدو آج کل یہ ارزاں ہے

(۱۸۲۹ ، دیوان گویا ، ۷).

کوڑی تری کتار کی مجھکو ہے یہ عزیز
جوں دیدۂ دل میں ہو رتبہ پشیز کا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۸۷). [س : कपर्दिका].

ـــ اِدھر سے اُدھر ہونا محاورہ.

پانسہ پلٹ جانا ، بازی الٹ جانا. قضا سر پر کھیل رہی تھی پورا سالھ ہزار کا داؤ لگا ہی تو دیا کوڑی اِدھر سے اُدھر ہو گئی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۲).

ـــ اَگلا (ـــ فت ا ، سک گ) صف.

پورے کا پورا. اب حضور کا مال کوڑی اگلا ، جس دن حکم ہو حاضر کیا جائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۳۶). [کوڑی + اگلا (رک)].

ـــ آئے تو گلگلے پکائیں کہاوت.

تھوڑا بہت روپیہ پیسہ ، کچھ رقم ملے تو عیش کریں ، کچھ پائیں تو رنگ رلیاں منائیں ، روپے پیسے کی آمد پر عیش کی سوجھتی ہے. اور دل ہی دل میں کوڑی آئے تو گلگلے پکائیں کہا کرتا تھا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۳۸).

ـــ باز صف ؛ امذ.

چالباز جواری دھوکا دینے والا ، فریبی ، چھل بنا کرنے والا.

ایک کوڑی باز ہیں وہ آہ سب کے سامنے
دل مرا آنکھوں ہی آنکھوں میں چرا کر لے گئے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۶۳). [کوڑی + ف : باز ، باختن - کھیلنا سے لاحقۂ فاعلی].

ـــ بھر (ـــ فت بھ) صف ؛ م ف.

۱. ذرا ، بالکل ، نفی کے ساتھ مطلقاً (نہیں).

بادشاہوں کی سیاست کا جو دل میں ڈر نہ ہو
تو کسو کو اس جہاں میں چین کوڑی بھر نہ ہو

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵۵). ۲. تھوڑا سا ، ذرا سا.

دیا اک کوڑی بھر تیل اپنے دل افروز
بلا باتی میں اس کو ایک ہی روز

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). عورتوں کا زیور اور ظروف وغیرہ جو سونے چاندی سے سنار بناتے ہیں تو خالص سونے میں فی تولہ نیم کوڑی بھر چاندی براہ بے دیانتی ملا دیتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۱۹۸).

ـــ پاس نہ ہونا محاورہ.

نہایت مفلس ہونا ، بہت ہی نادار ہونا.

کوڑی بھی نہیں پاس جو جراح کو دیویں
سینے پہ کٹاری سی لگی یار کی بیتی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۸۲).

ـــ پاس نہیں اَور چلے باغ کی سَیر کو کہاوت.

ناہوئی یا مفلسی میں حوصلہ مندی کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں (نوراللغات).

ـــ پاس نہیں ، بَڑی اَفِیم کی چاٹ کہاوت.

غریبی پر امیروں والی عادتیں (جامع الامثال).

ـــ پاس نہیں ، کَھٹّے والے ہوت کہاوت.

پاس کچھ بھی نہیں مُفت کی شیخی جتاتے ہیں (محاورات ہند).

ـــ پَٹ پَڑنا محاورہ.

پانسہ پلٹ جانا ، ہار جانا ، شکست ہونا ، بازی خلاف ہونا. ہاں تدبیر ... بس سنتے ہی تڑپ جائیگا پھڑک جائیے گا ، نہ کوڑی کبھی پٹ پڑی ہی نہیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۹۹).

ـــ پَہ خُون نَہیں ہوتا کہاوت.

معمولی بات کے لیے کوئی کسی کا نقصان نہیں کرتا (جامع اللغات).

ـــ پَیسَہ (ـــ ی لین ، فت س) امذ ؛ = پیسہ کوڑی.

مال و دولت ، زر و مال. میاں کوڑی پیسہ بھی پاس ہے یے زر عشق لیں نہیں ، مثل مشہور ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۰). [کوڑی + پیسہ (رک)].

---پھر جانا / پھرنا محاورہ۔
لوگوں کا کسی امر پر متفق ہو جانا ، ہر ایک کو باخبر کر دینا ، کسی فیصلے کی نکلے بعد دیگرے سب کو خبر دینا ، کسی گروہ کے سب آدمیوں کا خبردار ہونا۔ جب دیکھا گیا کہ کوئی لحاظ نہیں ہوا تو کوڑی پھر گئی اور مکمل ہڑتال کا انتظام ہوا۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۵۹)۔ کوڑی پھر جانا ایک محاورہ ہے جس کے معنی سب کو خبر دینا۔ (۱۹۶۷ ، اردو کا روپ ، ۲۵۵)۔

---پھیرا کرانا محاورہ۔
کوڑی پھیرا کرنا (رک) کا متعدی۔ آپ ہمارے اوپر رحم کھائیے اور کوڑی پھیرا نہ کرائیے۔ (۱۹۱۰ ، مرقع زبان دہلی ، ۶۷)۔ کوڑی پھیرا بازار کا کرائے ، برتن دھلوائے۔ (۱۹۶۲ ، ساق ، جولائی ، ۵۲)۔

---پھیرا کرنا محاورہ۔
بات بات پر آمد و رفت کرنا ، ادنیٰ ادنیٰ کام کے واسطے آنا جانا ، بہت سے پھیرے کرنا ، بہت زیادہ پھرنا ، مفت تھکنا ، ناحق دوڑنا۔ دن بھر لجر لجر کرنے والی لونڈیاں تو تپتے ہوئے پتھر اور جھلستے ہوئے دالانوں پر ننگے پاؤں کوڑی پھیرا کریں اور یہ سردار چودھرائن بی ایک ایک پر حکومت کرے۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۸۷)۔ روسے کارٹ ملاقاتی کمرے اور خواب گاہ کا کوڑی پھیرا کر رہا تھا۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۸)۔

---پھینکنا محاورہ۔
(ٹھگ) مال کی تقسیم کے لیے پانسہ ڈالنا ، قرعہ اندازی کرنا (مصطلحات ٹھگی : اب و ، ۸ : ۱۹۸)۔

---جِگَنْ مَگَن (---فت ج ، گ ، سک ل ، فت م ، گ) امذ۔
بچوں کے ایک کھیل کا نام ، جس میں بچے دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں ، دونوں گروہوں کے سردار مقرر ہوتے ہیں ، ہر بچہ اپنی جوٹ دوسرے گروہ میں بد لیتا ہے ، میدان میں فاصلہ وغیرہ مقرر کر کے جوڑیاں آمنے سامنے بیٹھتی ہیں ، پہل کرنے کے لیے کوڑی یا جوتی چت پٹ کر لی جاتی ہے جو جیتا ہے ، وہ باقی ٹولی کے بچوں کے ہاتھ یا جھولی میں کوڑی (اگر نہ ہو تو کنکر وغیرہ) پکتا ہے اور کسی کو دے دیتا ہے ، پکنے کے بعد فریق مخالف کے سردار سے کہتا ہے کہ کوڑی مانگ لو ، وہ اپنے قبالہ سے کسی بچے سے مانگ لیتا ہے ، اگر اس کے پاس نکل آتی تو اب یہ دوسرا سردار اپنی ٹولی کے بچوں کے ساتھ ایسا ہی عمل کر کے کسی ایک کو کوڑی دے دیتا ہے اور پہلی ٹولی کے سردار سے کوڑی مانگنے کو کہتا ہے ، اگر کوڑی اس بچے کے پاس نہ نکلی تو جس کے پاس ہوتی ہے ، وہ چھلانگ لگا کر مقررہ حد تک پہنچتا ہے ، اس طرح جس ٹولی کے بچے جیتتے ہیں وہ ہارنے والی ٹولی کے بچوں سے چلّی لیتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

---جوڑ کے نہ رکھنا محاورہ۔
کچھ پاس نہ رکھنا ، پیسہ جمع نہ کرنا۔

بخت جو دے خدا تو یہاں تک لٹائیے
رکھیے کفن کو دل کی بھی کوڑی نہ جوڑ کے
(۱۸۵۸ ، سخن بے مثال ، ۲۰۱)۔

---جھاڑ امذ۔
بناوٹ کی ایک قسم جس میں بناوٹ میں کوڑیاں بیل بوٹوں کی صورت میں ٹکی جاتی ہیں۔ کوڑی جھاڑ بھی خوبصورت ہوتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، اون کا کام سلائیوں سے ، ۲۷)۔ [کوڑی + جھاڑ (رک)]۔

---چِتْ پڑنا محاورہ۔
جیت ہونا ، معاملہ حسب منشا ہونا ، پانسہ سیدھا پڑنا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دینا ناتھ کی کوڑی چت پڑی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۴۳)۔

---چُھبّول (---ضم چھ ، فت ب ، شد و بفت) امذ۔
رک : کوڑی جگن مگن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [کوڑی + چھبول (رک)]۔

---دانتوں سے اُٹھانا محاورہ۔
بے حد کنجوس ہونا ، انتہائی لالچی ہونا۔

کیچڑ میں کوڑی دیکھیں تو دانتوں سے لیں اٹھا
ایسا زمانہ لے ہوا کنگال ہو گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۳۰۱)۔

---دُوکان مانگنا محاورہ۔
چندہ جمع کرنا ، مختلف جگہ سے تھوڑا تھوڑا لینا ، ذلت سے بھیک مانگنا۔ ایک مٹھی چنوں کے لئے کوڑی دوکان مانگتے پھرتے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۷)۔ بھیک کا ٹھیکرہ ہاتھ میں لے کر کوڑی دوکان مانگتے پھریں گے۔ (۱۹۲۰ ، چار چاند ، ۱۶)۔

---ڈالنا محاورہ۔
(ٹھگی) رک : کوڑی پھینکنا (مصطلحات ٹھگی ، اب و ، ۸ : ۱۹۸)۔

---رَگڑنا محاورہ۔
عاجز ہونا ، عاجزی ظاہر کرنا ، ناک رگڑنا۔

اس جگہ پر تو کوئی جھگڑے ہے
وہاں تو ریشم بھی کوڑی رگڑے ہے
(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۹۴)۔

---زَخْنْ مَخْن (---فت ز ، خ ، سک ن ، فت م ، خ) امذ۔
رک : کوڑی جگن مگن۔ کوڑا جمال شاہی کوڑی زخن مخن ، اونچ نیچ کی چیو ... غرض کونسا کھیل تھا جو ہم نہ کھیلتے تھے۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۱)۔

---رَتَن (---فت ز ، ق) امذ۔
دیسی میدانی کھیل جس میں کوڑی یا اسی قسم کی کسی چیز کو زمین میں گڑھا کر کے یا مٹی کی چھوٹی ڈھیری لگا کر دبا دیا جاتا ہے ، اور جگہ جگہ اس جیسے گڑھے بنا دیے یا ڈھیریاں لگا دی جاتی ہیں ، تمام کھلاڑی کوڑی وغیرہ کی تلاش کے لیے میدان میں جاتے ہیں ، جو اس کوڑی کو ڈھونڈ نکالتا ہے وہ کامیاب

سمجھا جاتا ، اور دوسرے کھلاڑیوں پر جا کم یا میری بنا دیا جاتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۱۰). [زق + زقند (رک) کی تخفیف]

---زَقَنْد (---فت ز ، ق ، سک ن) امذ.
رک : کوڑی جگن مگن. یہ چھوٹے چھوٹے بچے ... کوڑی زقند ، کبڈی ... کھیلتے ... اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۹). [کوڑی + زقند (زغند (رک) کا محرف)].

---زَقَنْ مَقَن (---فت ز ، ق ، سک ن ، فت م ، ق) امذ.
رک : کوڑی جگن مگن. لڑکے کوڑی زقن مقن اور سرنگ لال گھوڑی کھیل رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۸۰).

---کا صف ؛ م ف.
۱. بے قدر ، معمولی ، نکما ، بے کار ، ذلیل ، ارزاں ، بہت سستا ، بے حیثیت.

مشہد وہ کس کام کا ہے جو نہ کہے لفظ صحیح
ہے وہ کوڑی کا نگیں جس میں کھدے نام غلط

(۱۸۵۷ ، گلستان سخن ، ۱۹۲).

تعریف میرے عند سے نہ کی اس نے شعر کی
کوڑی کا کر دیا درِ شہوار توڑ کر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۸). مگر مالدار نہیں ہے تو وہ کوڑی کا انسان ہے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۷۳). اف : کرنا ، ہونا.
۲. مفید مطلب ، سود مند ، کسی کام کا ، کسی مصرف کا (نفی کے ساتھ). بات کول موتی کٹے ہوو کوڑی کا کام نہیں کرتی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳).

ہے جب سے دستِ یار میں ساغر شراب کا
کوڑی کا ہو گیا ہے کٹورا گلاب کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۳).

---کا پُوت صف.
ابن زر ، سخت طامع شخص ، حریص ، لالچی (دریائے لطافت ، ۸۳).

---کا تِین ہونا محاورہ.
نہایت سستا ہونا ، بے قدر ہونا ، ذلیل ہونا.

دنیا ہی اب درست ہے قایم نہ دین ہے
زر کی طلب میں شیخ بھی کوڑی کا تین ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۳۲).

---کاج / کام کا نہیں کہاوت.
بالکل نکما ہے ، بالکل بے مصرف ہے. انسان کی آبرو موتی کے آب سے زائد نازک ہے جہاں گئی پھر نہیں آتی ، بے آب کا موتی اور بے عزت کا آدمی کوڑی کام کا نہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۲). لوح نکما آدمی بھی کوڑی کاج کا نہیں دنیا کی کہاوت کہ آدمی پیارا نہیں کام پیارا ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۲۲).

---کا مال نہیں کہاوت.
محض نکما ہے ، مفت لینے کے لائق بھی نہیں ، بے حقیقت اور بے حیثیت ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کام کا نہ رکھنا محاورہ.
کسی کام کا نہ رکھنا ، نکما کر دینا. ہر وقت گندی گندی کتابیں پڑھتی رہتی ہے ، انہوں نے تو تجھے کوڑی کام کا نہیں رکھا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۰۷).

---کا نہ ہونا محاورہ.
کسی مصرف کا نہ ہونا ، بالکل نکما ہونا. ان شاعروں سے بگاڑنا ٹھیک نہیں ، یہ ضرور ہے کہ ان کا کلام کوڑی کا نہیں ہوتا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲۲).

---کا ہو جانا محاورہ.
نہایت بے قدر ہو جانا ، کوڑی کی قیمت ہو جانا.

ہے جب سے دستِ یار میں ساغر شراب کا
کوڑی کا ہو گیا ہے کٹورا گلاب کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۹).

---کَفَن کو لگا نہ رکھنا محاورہ.
بے دریغ خرچ کرنا ، اندھا دھند خرچ کرنا یا دولت لٹانا. خوش باش اور بے فکرے تھے ، کوڑی تک کفن کو لگا نہیں رکھتے تھے (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۷۲).

---کَفَن کو نہ رکھنا محاورہ.
بے فکرا ہونا ، فضول خرچ ہونا شان قلندری کا مظاہرہ رکشا والا ایک بچے سے پہلے بھی کر سکتا ہے ... کوڑی نہ رکھ کفن کو ، ان لوگوں کا اصول معلوم ہوتا ہے. (۱۹۴۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳).

---کَفَن کو / کے واسطے نہ ہونا محاورہ.
محتاج اور مفلوک الحال ہونا ، مفلس قلاش ہونا.

چاہئے زر ان بتان سیم تن کے واسطے
قلندر ہیں نہیں کوڑی کفن کے واسطے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷).

نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی
اس سے لو جو بڑی اسامی ہو

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۵).

---کو بھی نہ / نہیں پُوچھنا محاورہ.
بے وقعت جاننا ، ذرہ بھر خبرگیری نہ کرنا ، خاطر میں نہ لانا. پرانی حکمت اور فلسفہ کو اب کوڑی کو بھی کوئی نہیں پوچھتا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۸). اس کو کوئی شخص کوڑی کو بھی نہ پوچھے گا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، جنس لطالبی ، ۲۷).

---کَوڑی (---و لین) امذ.
ایک ایک پیسہ ، ایک ایک پائی.

ترک شاہی کو کر اب طرز گدائی لے کر
کوڑی کوڑی کا سب اسباب لٹاتے ہم ہیں

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۹). اس نے کوڑی کوڑی اور دام دام بیوی کے نام روانہ کر دی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳). [کوڑی + کوڑی (رک)].

--- کَوڑی ادا کَرنا محاورہ

ایک ایک پیسہ ادا کر دینا ، ایک ایک حبہ چکا دینا. پچھلا چڑھا ہوا کوڑی کوڑی ادا کر دیا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الامہ ، ۹۸).

--- کَوڑی بَھر پانا محاورہ

کُل وصول پانا ، دام وصول پانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کَوڑی بھیک مانگنا محاورہ

پیسے پیسے کو محتاج ہونا ، پیسے پیسے کو ترسنا ، ایک ایک پیسے کے لیے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا

جھاڑو بی بی کی پھرے ہو جائے گھر بیری کا صاف

کوڑی کوڑی بھیک مانگے وہ مُوا بازار میں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۵۵)

--- کَوڑی پَر جان دینا محاورہ

نہایت کنجوسی کرنا ، انتہائی خسیس ہونا. تیرا بادشاہ کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے. (۱۸۳۶ ، قصہ اگرگل ، ۴۷).

--- کَوڑی پَر دانْت رکْھنا / رَہنا محاورہ

رک : کوڑی کوڑی پر جان دینا.

کوڑی کوڑی پہ رہا دانت تلاشِ زر میں

ہڈیاں ہم نے چبائیں سگِ دنیا ہو کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۰).

--- کَوڑی جوڑْنا محاورہ

نہایت خسّت سے روپیہ جمع کرنا ، تھوڑا تھوڑا کرکے روپیہ جمع کرنا ، نہایت کفایت شعاری سے پس انداز کرنا ، بمشکل اور نہایت دقت سے دولت جمع کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کَوڑی کا حِساب دینا محاورہ

ایک ایک پائی کا حساب دینا ، مکمل حساب دینا ، چھوٹی سے چھوٹی رقم کی آمدنی و خرچ کا حساب کتاب دینا.

دولت وہ پیسے والی ہوتی کیا بنی ہے سوم

کہتی ہے کوڑی کوڑی کا مجکو حساب دو

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۷۲).

--- کَوڑی کا مُحْتاج صف.

ایک ایک پیسے کو ترسنے والا ، نہایت مفلس. میں یہ سوچا کرتا تھا کہ ابوبکر الرازی جو اس قدر بڑا طبیب اور اتنا مخیر انسان تھا کس چیز نے کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دیا. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۷۳).

--- کَوڑی کو بَھنگی ہو جانا محاورہ

ایک ایک کوڑی کو محتاج ہونا ، تہی دست ہونا ، مفلوک الحال ہونا ، انتہائی بے عزت ہو جانا (مہذب اللغات).

--- کَوڑی کو تنگ ہونا محاورہ

نہایت مفلس ہونا ، ایک ایک پیسے کے واسطے حیران و پریشان رہنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کَوڑی کا / کو مُحْتاج رَہنا / ہونا محاورہ

رک : کوڑی کوڑی کو تنگ ہونا. کل کی بات ہے کہ یہ شخص کوڑی کوڑی کو محتاج تھا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۰۵)

مبذر ہے مُسرف ہے مزاج کوئی

ہے کوڑی کوڑی کو محتاج کوئی

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۳). اسی پریشان حالی اور بے چارگی میں کوڑی کوڑی کے محتاج ہو کر ... سید صاحب نے انتقال کیا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ۵۰).

--- کَوڑی لینا محاورہ

کچھ (قرضہ) نہ چھوڑنا ، سب لینا ، کچھ رعایت نہ کرنا ، ایک ایک حبہ وصول کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)

--- کَوڑی مایا جوڑی ، کَر باتیں چھل کی ، بھاری بوجھ دھرا سر اُوپر کسی بدھ ہو ہلکی کہاوت

فریب کاری سے دولت جمع کی اور گناہوں کا بوجھ سر پر لیا ، جو کسی طرح ہلکا نہیں ہوتا (جامع الامثال).

--- کَوڑی مایا جوڑے جَو زمین میں دَھرتا ہے ، جس کا لہنا وہی کھاوے پاپی برتھ مرتا ہے کہاوت

کنجوس کوڑی کوڑی جوڑ کر جمع کرتا ہے ، جس کی قسمت میں ہو اُسی کو ملتا ہے اور پاپی یوں ہی مر جاتا ہے (جامع الامثال).

--- کَوڑی ہو جانا محاورہ

بے وقعت ہو جانا ، بے قدر ہونا ، ذلیل ہو جانا.

آنکھیں نکالیں غیر نے بوسے کے واسطے

کیا کوڑی کوڑی ہو گئے لعلِ شکر فروش

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۷۹).

--- کوس دَوڑْنا محاورہ

کوس بھر دوڑا کر اس کے بدلے کوڑی پانا ، سخت محنت کرنا ، بڑی دقت اٹھانا.

جان آ جائے نہ کیوں پا کر دلِ گم گشتہ کو

اس کا منہ دیکھا ہے کوڑی کوس ہم نے دوڑ کر

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۱۳).

--- کو نَہ پُوچْھنا محاورہ

ذرا قدر نہ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

--- کی آمَد نَہ ہونا محاورہ

ذرا سی بھی آمدنی نہ ہونا. کنجا ساتھ ، خالی ہاتھ ، بچوں کی پرورش ، کہیں سے کوڑی کی آمد کا آسرا نہیں ... اور کیونکر یہ پہاڑ زندگی اس سے کاٹے کٹے گی ، بڑا لڑکا تو پہلے ہی گویا ہاتھ سے جا چکا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸).

--- کی عزّت ہو جانا محاورہ

بے عزت ہو جانا ، بے وقار و بے وقعت ہو جانا ، بات بگڑ جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---کی نہ رہنا محاورہ.
بے کار ہو جانا ، کسی کام کا نہ رہنا ، بے وقعت ہونا ، ذلیل و خوار ہو جانا. راکھ کے استعمال سے ان پر شکنیں پڑ جائیں گی ... اور سامان کی قدر و قیمت ایک کوڑی کی نہ رہے گی. (۱۹۳۰ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۶). ہم بادشاہ کی نظروں میں ایک کوڑی کی بھی نہ رہیں گی. (۱۹۷۵ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۵۶).

---کے تین صف.
نہایت بے قدر اور بے وقعت. بڑھیا کی آنکھیں بند ہوئیں اور کوڑی کے تین. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۹).

---کے تین تین بِکْنا محاورہ.
نہایت ارزاں ہو جانا ، بہت سستا ہو جانا ، بے وقعت ہو جانا ، بے قدر ہو جانا.

دنداں کی آب و تاب دکھاوے جو ہنس کے تو
کوڑی کے تین تین بکیں موتیا کے پھول
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۰۱).

کوڑی کے تین تین بکیں گے یہ مولوی
اٹھ اٹھ کے لیے رہے ہیں جو تثلیث کے قدم
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۱۹۰).

---کے تین تین ہونا محاورہ.
رک : کوڑی کے تین تین بکنا.

کوڑی کے سب جہاں میں نقش و نگین ہیں
کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۱ : ۳). ورنہ کوڑی کے تین تین تو ہو ہی رہے ہیں چھ چھ ہو جائیں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۹ : ۹). میاں کے ہاتھ سے جورو بھی گئی اور منصب و حکومت بھی تشریف لے گیا اب کوئی دن جاتا ہے جو کوڑی کے تین تین ہو جائیں گے. (۱۹۲۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۶۳).

---کے دو دو بِکْنا محاورہ.
رک : کوڑی کے تین تین بکنا.

تیری آنکھوں سے کرے قصد جو ہم چشمی کا
تو بکیں کوڑی کے دو دو یہ ہوں بادام خراب
(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۳).

---کے کام کا صف.
محض بے کار ، نکما ، بے تصرف ، ناکارہ ، ہیچ کارہ.

دعویٰ بڑا ہے سوز کو اپنے کلام کا
پر غور کیجئے تو ہے کوڑی کے کام کا
(۱۷۹۸ ، سوز (فرہنگ آصفیہ)).

یہ ہے حریص درہم و دینار کا مزاج
کوڑی کے کام کا نہیں زردار کا مزاج
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۴). میرے نشہ پر شہر نہ ہو تو کوڑی کے کام کی نہیں. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۱).

---کے مول صف.
انتہائی ارزاں ، بہت کم قیمت.

کوڑی کے مول میں جو اچھنا دیا ہو جیو
مایا کنہاں سوں لاوے ہوں کیا تمہارے
(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۸).

کوڑی کے مول بےشک کوئی پوچھتا نہیں
بار گراں ہوئی ہے پہاں تک بہائے زلف
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، شوق ، ۴۴). جس انگوٹھی پر کبھی کبھی شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے، میں اس کو کوڑی کے مول بھی نہیں خریدتا. (۱۹۰۸ ، شبلی ، حیات حافظ ، ۴۴).

---کے مول بِکْنا محاورہ.
نہایت سستا اور ارزاں بکنا.

بعد فنا کھلے گی تجھے قدر زندگی
کوڑی کے مول بکنے کے یہ استخواں نہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۰).

---کے واسْطے مَسْجِد ڈھاتے ہیں کہاوت.
تھوڑے سے فائدے کے لیے بہت سا نقصان اُٹھاتے ہیں ، کوڑی کے عوض ایمان بیچ دیتے ہیں (جامع الامثال).

---گانٹھ کی ، جورُو ساتھ کی کہاوت.
روپیہ اور بیوی اپنے پاس ہو تو اپنی ہوتی ہے (جامع الامثال).

---گُھمیّا (---ضم گھ ، فت م ، شد ی) امذ.
(کھیل) ایک کھیل جس میں آٹھ لڑکے چار چار کے گروپ میں ایک ایک لیڈر کے ساتھ کوڑی چھپاتے ہیں کسی ایک لڑکے کی گود میں دوسری ٹیم کا لیڈر کوڑی برآمد کرنے کے لیے اندازہ لگاتا ہے ، اس کھیل کو وہی جیت سکتا ہے جو کوڑی ڈھونڈنے میں کمال مہارت رکھتا ہو ، کوڑی جھپول (کھیل بنسی ، ۱۰). [کوڑی + گھمیا (گھومنا (رک) سے اسم فاعل)].

---لانا محاورہ.
دور کی کوڑی لانا ، بہت آگے کی سوچنا ، دوراندیش ہونا. اپنے میں دماغ جانے کہاں کہاں کی کوڑی لانا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۶۰).

---میں تین مزے فقرہ.
کھنے کی پھانک بیچنے والے کی آواز جس سے مراد یہ ہے کہ ایک کوڑی میں کھنے کی پھانک دیتا ہوں جس میں نمک مرچ اور ترشی تین ہیں (فرہنگ آصفیہ).

---نہ خَرچْنا ف م ، محاورہ.
پلے سے کچھ نہ دینا ، نہایت کنجوسی کرنا ، تھوڑا سا بھی خرچ نہ کرنا.

کوڑی نہ خرچی کبھی ہیں جگلے کی کسیاں
لیا مفت جان کھوو کے پربال نکل گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۰).

کُوڑی (و مع) امث.
کوڑا خانہ ، گھورا ، وہ جگہ جہاں کوڑا ڈالتے ہیں.

باپ اُس کا سخت نادان نادرست
کوڑی کی سی گندی بٹی قاق و سُست

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). نادان کسان تھوڑے بہت تجربہ کے بھروسہ پر جیسا کھاد میسر آتا ہے کوڑی سے اٹھا کر کھیت میں ڈال دیتا ہے (۱۹۱۷ ، علم الفلاحت ، ۲ : ۵۳). ساس: تو کیا اب اسے کوڑی پر پھینک دیں (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۱۸). [کوڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کے دن پھرنا محاورہ.
ناکارہ چیز کا کارآمد ہونا ؛ ذلیل کا باعزت ہونا ، گھورے کے دن پھرنا ، بے قدر چیز کی قدر ہونا. اس وقت غلام سہی مگر تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ، کبھی تو کوڑی کے بھی دن پھریں گے. (۱۹۵۲ ، ہوائی ، ۲۵).

کوڑی (۱) (و مج) صف.
رک : **کوڑھی ، کوڑھ کے مرض میں مبتلا شخص.** اتو یک پانی کا جناور کرتے ہور اڑاتے ہور اندہیاں انکھیاں دیتے ہور کوڑیاں کوں علت دور کرتے (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۲۲).

ہور اندھوں کے دیا آنکھوں کو وہ نور
کیا کئی کوڑیوں کو کوڑ سے دور

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲).

اچھو کلاب اس وقت میں کوڑی کے حق مانگی دعا
کوڑی کی کوڑ اب دور کر تیرے کرم سے اے خدا

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۸۵). پھر سرشتہ کے اہلکاروں کے خرچ کی مدیں جدا جدا مقرر تھیں کسی کا نام کوڑی ، کسی کا نام جذامی (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۶). [کوڑھی (رک) کا ایک املا].

کوڑی (۲) (و مج) امث.
۱. **بیس ، ایک بیسی ، دہائی کا دوگنا.** اختلاف مذہب اس ملک میں اس کثرت سے پھیلا ہوا ہے کہ گویا ہر کوڑی آدمی ایک جدا مذہب رکھتے ہیں (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴). بارہ کوڑی بھیڑیں تھیں انہیں کھیتوں میں چرانے کے لیے ہر رات آٹھ آنہ کوڑی مزدوری تھی (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۲۰۱). ۲. **تالاب وغیرہ کا وہ ڈھلواں حصہ جس کے ذریعے زائد پانی نکل جائے ، جھال.** سب سے بڑا تالاب ہے طبریہ میں اس کا طول دس میل کا ہے اس کا پانی شیریں ہے اس تالاب کی کوڑی کی ایک ندی بہتی ہے (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۳۹۷). [س : कोटी].

--- بھر (--- فت بھ) صف.
بیس کے برابر ؛ (کنایۃً) زیادہ تعداد میں. یوں دیکھنے اور کہنے کو تو حُسن آرا اکیلی مکتب میں بیٹھی ، مگر کوئی درجن بھر تو لونڈیاں اس کے ساتھ تھیں ، اور کوئی کوڑی بھر سہیلیاں (۱۸۷۴ ، بنات النعش ، ۱۱). کوئی کوڑی بھر ملازموں کا قافلہ ساتھ تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۵). [کوڑی + بھر (رک) ، لاحقۂ صفت].

کوڑے (و نیز) امذ.
روپیہ ، دام ، پیسہ ، قیمت ، رقم ، مال ، دولت ، کوڑا (رک) کی **صرف شکل نیز جمع ؛ ترا کیب میں مستعمل** (فرہنگ آصفیہ).

--- سیدھے کرنا محاورہ.
نفع کمانا ، بیچ ڈالنا ، فروخت کرنا ، دام کھرے کرنا. اور پھر ان کی لیلی کو ساتی والوں کے ہاتھ بیچ کر کوڑے سیدھے کیجیے (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۸).

--- کرانا محاورہ.
کوڑے کرنا (رک) کا تعدیہ. ان نامرادوں سے مزار ہا کے ٹکے کے کوڑے کرا لو (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۶). بس یوں سمجھیں بھوک کوڑی کے کوڑے کرا لاتا ہوں (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۴).

--- کرنا محاورہ.
۱. **قیمت وصول کرنا ، اونے پونے بیچنا ، دام کھرے کرنا ، سستا بیچنا.** لکھوُ چل کر اسی جھونپڑی کے کوڑے کرلو (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۴۳). تمام دن لکڑی کاٹی شام کو بازار میں لے جا کے کوڑے کئے ، دال لیے (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۸). اس نے کہا تمہارے کوڑے کروں گا ، تو میرا کھانا پینا چلے گا. (۱۹۵۰ ، قصص الامثال ، ۲۵۵). ۲. **قیمت بتانا ، مول بھاؤ کرنا.** شکر سہائے کو خوب معلوم تھا کہ چوری کا مال ہے ، مگر چور بیچنے والوں تھا ستر روپے کو کوڑے کئے ، انہوں نے خرید لیا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۶۳). ۳. **(بیوپاری) تجارتی مال کو قیمت گھٹا کر فروخت کرنا ، کم سے کم قیمت پر جو ملے فروخت کرنا** (ا پ و ، ۷ : ۷۹).

--- کھرے کرنا محاورہ.
رک : **کوڑے سیدھے کرنا ، پیسے بنانا ، رقم وصول کرنا.** شوہر نے بلا اس لحاظ کے کہ یہ مثل ایک وفادار لونڈی کے مفت سے میری خدمت میں ہے یا تو بازار میں لے جا کر کوڑے کھرے کر لیے (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۱ : ۲۵). ہمارے گو نگ کے تو کوڑے کھرے کر لیتے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۳).

--- ہو جانا محاورہ.
سستے داموں بک جانا ، اونے پونے فروخت ہو جانا ، سودا ہو جانا. اگر ہار گئے تو پھر صبح ہی گھر تک کے کوڑے ہو جائیں گے. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۹).

--- ہیں اس چیز کے ندائیہ فقرہ.
(شہدی) مول ہے اس چیز کا ، دام ہیں اس چیز کے ؛ جب شہدے کوئی چیز ارزاں فروخت کرتے ہیں تو اُس کے نام کے ساتھ کوڑے ہیں لگا کر یہ آواز لگاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

کوڑے (و مع) امذ.
کوڑا (رک) کی جمع تراکیب میں مستعمل

--- پڑی (--- فت پ) صف مث.
کوڑے پر پڑی ہوئی ؛ (مجازاً) گئی گزری ، کمتر. اگر تمہاری لڑکی جان رکھتی ہے تو پرائی جان بھی کوڑے پڑی نہ تھی. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۷). [کوڑے + پڑی ، پڑنا (رک) سے صیغہ واحد مونث بطور صفت].

---کا ڈھیر امذ.
۱. گندگی ، خس و خاشاک.

کچی میں اب نہیں باقی وہ ڈھیر کوڑے کا
ہوئی ہے ختم یہاں سے جو اُلو ہی تھی سرِ الف

(۱۹۸٦ ، قطعہ کلامی ، ۱۰۱). ۲. **فالتو ، خراب اور نکمی چیز ، بے کار چیز** لالی افسردہ ہو گیا ، میں تو ہی کوڑے کا ڈھیر ہوں. (۱۹۸۷ ، جانگلوس ، ۲۰۲).

---کی امث.
بے قدر ، ناچیز ، بے وقعت. میں کوڑے کی ہوں گی جو مجھ کو اٹھا جان لے وہاں دھکا دے دیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۰).

---کے دن پھرنا محاورہ.
بے قدر چیز کی قدر ہونا ، کمتر کا عزت پانا ، ناکارہ چیز کا کارآمد ہو جانا. مثل مشہور ہے کہ بارہ برس بعد کوڑے کے بھی دن پھرتے ہیں اور کاڑھے خان کے نو برس بعد پھرے ہیں. (۱۹۲۰ ، کاڑھے خان نے مقبل جان کو طلاق دے دی ، ۲).

کوڑے (و مج) امذ.
کوڑا (رک) کی جمع (ـ چابک ، دُرّہ) ؛ تراکیب میں مستعمل.

خوں قصائی صدر کا حاکم ہے لال خاں
کوڑے پڑیں عجب نہیں مہندی کے چور پر

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۳۵). [رک : کوڑا جس کی یہ جمع ہے].

---بازی کرنا محاورہ.
کوڑے سے مارنا ، کوڑے چلانا. وہ غصہ ہو کر کوڑے بازی کرنے لگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۴). اگر تم اُسے کسی لونڈی سے بات کرتا ہوا دیکھ لو تو خوب کوڑے بازی کرنا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۸۷).

---بجانا محاورہ.
دھمکانا ، ڈرانا ، کوڑے کو خاص طرح سے لہرا کر آواز پیدا کرنا. سپاہ سے برادرانہ ملاقات کرتا تھا ، لیکن تند مزاج تھا ، ہمیشہ کوڑے بجاتا رہتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹۷).

---برسانا محاورہ.
رک : لگاتار کوڑے مارنا ، سخت سزا دینا. ننگے جسموں پر کوڑے برسائے گئے. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۸۰).

---پیٹنا محاورہ.
کوڑے مارنے یا کوڑے لگنے کی آواز پیدا کرنا. ہاتھی تڑپ اُٹھا ، درد سے ایسا چنگھاڑا کہ ساری وادی گونج اُٹھی ، بیابی سے سُونڈ یوں پٹکتا تھا کہ معلوم ہوتا کوئی کوڑے پیٹ رہا ہے. (۱۹۷۰ ، روشنی ، ۹۳).

---کا موباف امذ.
رک : کوڑے کی چوٹی ، چوٹی میں اوپر کی جڑ سے لیکر نیچے کی نوک تک بٹی لیٹنے کو اصطلاحاً کوڑے کا موباف کہا جاتا ہے یہ صورت عام طور پر چھوٹی لڑکیوں کی چوٹی میں کی جاتی ہے تا کہ بالوں کی چکنائی سے ان کا کُرتہ خراب نہ ہو (ا ب و ، ۴ : ۲۰۸).

---کی چوٹی امث.
ایک قسم کی چوٹی جس میں بال کوڑے کی شکل میں گوندھے جاتے ہیں ، کوڑے کا موباف (جامع اللغات).

گندھوا کے روز کوڑے کی چوٹی وہ کہتے ہیں
کس کے سمندِ عمر کو قمچی لگائیے

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۳۰۷).

---کھانا محاورہ.
بہت پٹنا ، کوڑے کی سزا برداشت کرنا ، کوڑے کی مار سہنا ، سخت مصیبت اٹھانا.

دل میں اُس بت کے ہو نالوں کا اثر تا کُ ، کہ نرم
ہوئے کب ، کھائے اگر کتنے ہی کوڑے پتھر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۳۹). فقہا کے فتووں سے ان دونوں گروہوں کو ہمیشہ سخت نقصان پہنچتے رہتے ہیں ، قتل کیے گئے ہیں ، دار پر چڑھائے گئے ہیں ، مُشکیں بندھی ہیں ، کوڑے کھائے ہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۲۹). ساری عمر تو نے ... مصیبتیں کاٹیں ، ہنٹر اور کوڑے کھائے. (۱۹۵۸ ، انگلیاں نگار اپنی ، ۲۱۰).

---لگانا محاورہ.
کوڑے برسانا ، دُرّے مارنا ، کوڑے کی سزا دینا.

جھٹکے دئے موباف کے کوڑے بھی لگائے
گیسو سے کسی طرح جدا دل نہیں ہوتا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۲).

جو کرتا ہے شوخی کچھ ابر رواں
لگاتی ہیں کوڑے اسے بجلیاں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۴۲). جنگ آزادی کے متوالوں کے ہاتھ پاؤں بندھے ہیں انہیں کوڑے لگائے جا رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۹۸).

---لہرانا محاورہ.
کوڑے اس طرح ہلانا کہ لہر پیدا ہو جائے ، کوڑے کو بار بار ہوا میں گھمانا ، لچکانا. دلدوز آہوں کے ساتھ اپنے سے بیگانہ وہ کوڑے لہرا رہا تھا. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۳۸۲).

---مارنا ف م ؛ محاورہ.
سخت سزا دینا ، دُرّے مارنے کی سزا بجا لانا ، پٹائی کرنا. سیاست گاہ میں کھڑا کر کے فروشی کوڑے مار رہے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲). عورتوں کو کوڑے مارنے کی بالکل ممانعت تھی. (۱۸۷۹ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹٦).

کوڑیا (و لین ، کس مج نیز سکہ ڑ) صف.
۱. **وہ جو کوڑیاں پہنے ہوئے ہو یا کوڑیوں سے ڈھکا ہوا ہو** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **رک : کوڑیالا (سانپ).** کوڑیا جس کے کاٹنے سے ہندوستان میں سب سے زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں ، اس کی خاص غذا چوہے اور دوسرے قسم کے سانپ ہیں. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۱۰۹).

میں وہ بھولا ہوں جو زمانے میں
کوڑیے سانپ سے بہلتا ہے
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۶۸)۔[کوڑی (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ غُلام (ـــ ضم غ) امذ۔
غلامی کی نشانی کے طور پر کوڑیاں پہننے والا غلام ، بے قدر غلام ، بے عزت خادم ، مفت کا نوکر ؛ (کنایۃً) نہایت مطیع و فرمانبردار شخص۔ اس دن سے سان میرے کوڑیا غلام ہو گئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۳۲۲)۔ بی ننھی صفہ پر ایسی جمالیں کہ کوڑیا غلام تھا۔ (۱۹۲۹ ، ولایتی تنھی ، ۲۷)۔ [کوڑیا غلام (رک)]۔

کَوڑِیا (کس ک ، فت و ، سک ڑ) امث۔
کواڑ (رک) کی تصغیر ؛ چھوٹا کواڑ یا دروازہ (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کواڑ (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَوڑِیال (و لین ، کس مج نیز سک ڑ) امذ۔
۱. **ایک آبی پرندہ جس کے پروں پر بند کیاں ہوں ، رام چڑیا**۔
جنجل کا جھٹ جنجل دیکھت کہ ہو اٹکا ہے جیو میرا
بھرکتا دیکھ مچھلی کوں کہ جیوں کوڑیال پانی میں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۶)۔ ۲. رک : **کوڑیالا (چتکبرا سانپ)**۔
جنوں نظر میری ترے مکھ پر جو ڈھلتا ہے عرق
یوں نہ کیں کوڑیال پھر کیا تال پر اے شہپری
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۱۳)۔ [کوڑی + ال ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

کَوڑِیالا (و لین ، کس مج نیز سک ڑ) ، کوڑیالہ (الف) صف مذ۔
۱. **چتکبرا سانپ ، سفید اور سیاہ بند کیوں والا**۔
وہ بلا زلف ہے کچھڑی بھی جو ہوتے مرے بال
کوڑیالا کوئی ہوتا کوئی کالا ہوتا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۸)۔
لپٹے ہیں جوڑے میں بار اس پری کے
جو کالے تھے اب کوڑیالے ہوئے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۶)۔ ۲. (کنایۃً) **مال دار ، متمول ، دولت مند**۔ ہر ایک دلال کوڑیالا مال مست ، کوئی گھوڑے کے مول تول کے لئے ہاتھ لاتا ہے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۸)۔ وہ تھا کوڑیالا یعنی مالدار۔ (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افادات غالب ، ۳۵))۔ (ب) امذ۔ ۱. **ایک سفید چتیوں والا کالا سانپ جو نہایت زہریلا ہوتا ہے**۔
موتیوں گوندھی وہ چوٹی دل کو میرے ڈس گئی
کون کہتا ہے شہیدی کوڑیالا کیا ڈسے
(۱۸۲۰ ، شہیدی ، د ، ۱۷)۔ سینے کے دونوں طرف سیاہ بالوں کی لٹیں سفید موباف میں گندھی پڑی تھیں ، دونوں کوڑیالے سانپ معلوم ہو رہے تھے۔ (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۳۰)۔ کھڑکی میں بڑا ہوا چتھڑا پلا اور جیسے دودھ پر کوڑیالا سانپ لہرانے لگا۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۵)۔ ۲. **ایک پودا جو اوسر زمین میں اُگتا ہے ، اس کی پتیاں چھوٹی اور مثبالی ہوتی ہیں ، پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ، پھولوں کا رنگ لال ، نیلا اور سفید ہوتا ہے**۔
یہ کس کی زلف کی ناگن نے اے دل مار ڈالا ہے
کہ کوسوں تک مری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۲۲)۔ ایک صحرائے سبزہ زار میں پہونچا کہ کوسوں تک سبزہ لہلہا رہا تھا ، کوڑیالا رنگ لالہ کھلا تھا۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۷۶)۔
اُدھر کوڑیالا بھی ہر رنگ کا
سطح زمیں پر کھلا جا بجا
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۰۳)۔ ۳. **ایک قسم کا چھوٹا پرند** (نوراللغات)۔ [کوڑی (رک) + الا ، لاحقۂ صفت]۔

کَوڑِیالی (و لین ، کس مج نیز سک ڑ) امث۔
رک : **کوڑیالا (ب) معنی (۲)**۔
جائے وحشت میں اگر عاشق بار سیمیں
کوڑیالی کی جگہ پھولیں سمن صحرا میں
(۱۸۳۶ ، منیر ، د ، ۱۹۱)۔ [کوڑی + الی ، لاحقۂ صفت]۔

کَوڑِیاں (و لین ، کس مج نیز سک ڑ) امث۔
کوڑی (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل۔

ـــ اُڑانا محاورہ۔
مال مارنا ، مفت کی تنخواہ لینا۔
ملت سے کوڑیوں کو اڑایا ہے گھر میں بیٹھ
ہو کر سوار اب کرو میدان میں کار زار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳)۔ کوڑیاں اڑانا ... یعنی مال مارنا اور مفت میں تنخواہ چکھنا۔ (۱۸۷۳ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳۲)۔

ـــ کرنا محاورہ۔
(دوکاندار) سستا بیچنا ، کوئی جنس سستی فروخت کرنا (ماخوذ : نوراللغات)۔

ـــ کھیلنا محاورہ۔
ایک کھیل کا نام جو زمین پر خانے بنا کر یا بساط پر کوڑیوں کو مہرے بنا کر شطرنج کی طرح کھیلتے ہیں۔ پہریدار نے ... کہا یہ بھی کوئی فلسفی جان پڑتا ہے اور پھر وہ دونوں کوڑیاں کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۳)۔

ـــ گِنْنا محاورہ۔
کُڑکُڑ کی آواز نکالنا ، (حقے کا) کُڑکُڑانا ، کڑکڑاہٹ کی آواز نکلنا ، ایسی آواز نکالنا جو کوڑیوں کے گنتے وقت پیدا ہوتی ہے۔ القصہ دونوں چلمیں حسب دلخواہ دھواں دینے لگیں حقے کوڑیاں گننے لگے۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۲)۔

کَوڑِیلا (و لین ، ی مع) امذ۔
رک : **کوڑیالا (سانپ)**۔ دیکھو وہ کوبرا ہے ، وہ تیلیا ہے ... وہ کوڑیلا ہے۔ (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳)۔ [کوڑی (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

کَوڑِیوں (و لین ، کس مج نیز سک ڑ ، و مج) امث ، ج۔
کوڑی (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل۔

---کا صف.
بہت سستا، نہایت ارزاں. حقیقت یہ ہے کہ یہ کوڑیوں کا نسخہ قیمتی جواہرات سے زیادہ وقعت رکھتا ہے (١٩٣٧ء، سلک الدرر، ٣٧).

---کا جھاڑ امذ.
١. کوڑیوں کا بنا ہوا درخت، کوڑیوں کا کھلونا، کوڑیوں کی آواز.

کوڑی بھی ... کی کرتی ہے جھڑ جھاڑ
لڑکا بھی دم میں آتا ہے سن کوڑیوں کا جھاڑ

(١٨٣٠ء، نظیر، ک، ٢، ٢: ٣). ٢. (بازاری) اندامِ نہانی؛ عضوِ تناسل (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ).

---کے بھاؤ م ف.
رک: کوڑیوں کے مول.

میرے موتی کوڑیوں کے بھاؤ بک جانے کو ہیں
نقع پہنچانے کو ہے میری گہر ریزی مجھے

(١٩١٧ء، نگارستان، ٧٥).

---کے مول م ف؛ صف.
نہایت سستا، ارزاں، بے قدر و قیمت.

عاشق نہ بدلے انجمِ گردوں سے اپنے اشک
کیوں کوڑیوں کے مول دُرِ شاہوار دے

(١٨٥٤ء، ذوق، د، ٢٠٧). جو باپ دادا کی نشانی اور موروثی جائداد تھی، کوڑیوں کے مول علیحدہ کرنا پڑا (١٩١٢ء، شہیدِ مغرب، ٧). کڑیا کے کتنے خریدار تھے ... دس ہزار میں؛ یہ تو کوڑیوں کے مول ہوا (١٩٨٧ء، روز کا قصہ، ٤٨).

---کے مول بِکْنا محاورہ.
بہت سستا بکنا، مُفت بکنا، بے قدری کے ساتھ فروخت ہونا.

بکی یوں تب ہیں کہ جب کانِ خُلد بکی
بکے ہے تیرے قافلہ میں کوڑیوں کے مول

(١٧٨٠ء، سودا، ک، ١: ٣٦٨).

کوڑیوں کے مول نقدِ دل بکا
بڑھ کا مال اپنے اظفری تو گھٹ گیا

(١٨١٨ء، اظفری، د، ٩).

کہہ دو یہ اہلِ ہوس سے لے رکھیں کام آنے کی
کوڑیوں کے مول بکتی ہے ہماری آرزو

(١٨٧٨ء، گلزارِ داغ، ١٧٠). کتابیں کوڑیوں کے مول بکنے لگی ہیں (١٩٠٦ء، حکمتِ عملی، ١٩).

---کے مول بِکْوانا محاورہ.
نہایت ارزاں اور سستا فروخت کرانا، بے قدری سے بکوانا، مُفت لٹوانا (فرہنگِ آصفیہ).

---کے مول (روپیہ) بہانا محاورہ.
بہت بے قدری سے پیسہ خرچ کرنا، نہایت فضول خرچی کرنا. نواب صاحب عیش میں روپیہ کوڑیوں کے مول بہا رہے ہیں (١٩٦٩ء، انگلیاں فگار اپنی، ٢٤١).

---کے مول بیچنا محاورہ.
نہایت ارزاں فروخت کرنا، بہت سستا بیچنا.

بیچتا کوڑیوں کے مول اسے جا کر میں
دلِ نادار اگر کوئی ہر برو لیتا

(١٨٦١ء، کلیاتِ اختر، ١٨١). روبوں کا مصالحہ کوڑیوں کے مول بیچ ڈالا (١٩٠٨ء، صبحِ زندگی، ١١٠).

---کے مول چلْنا محاورہ.
نہایت سستا بکنا.

کیجیے تم بھی جوتے ہو چلا کوڑیوں کے مول
نیلام کر رہا ہوں دلِ ناامید کا

(١٨٩٥ء، دیوانِ راسخ دہلوی، ٥٧). اتنی بڑی ڈھنڈار حویلی کوڑیوں کے مول چلی جا رہی ہے (١٩٣٢ء، اخوان الشیاطین، ٣١٧).

---کے مول/مولوں ڈھالْنا محاورہ.
سستا بیچنا، ارزاں بیچنا، ٹکے دھڑی لگا دینا (نور اللغات؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کے مول لینا محاورہ.
نہایت سستا لینا، ارزاں خریدنا، مُفت لینا. شام کو تیلیوں نے کوڑیوں کے مول لیا صبح کو پھر سرکار میں روپے لے کے تول دیا (١٨٦١ء، فسانۂ عبرت، ٤٣).

---کے مول نَہ لینا محاورہ.
مفت بھی نہ لینا، بلاقیمت بھی لینے کا ارادہ نہ کرنا؛ ازحد نکما اور ناکارہ اور بے قدر سمجھنا.

کیا بے قدر اپنا دورِ دور چشمِ ساقی نے
کہ کوئی کوڑیوں کے مول جامِ جم نہیں لیتا

(١٨٧٠ء، دیوانِ اسیر، ٣: ٢٧). جو قومی عزت و خوشحالی اور لوگ لاکھوں کروڑوں خرچ کر کے حاصل کر رہے ہیں وہ ہم کوڑیوں کے مول نہیں لیتے (١٩٠٥ء، عصرِ جدید، ٢٠٨).

---کے نِرْخ م ف.
کوڑیوں کے مول، نہایت سستا، بے قدر و قیمت. وہ چیزیں جو ہم کوڑیوں کے نرخ بیچتے ہیں وہ غیر ملکوں میں اشرفیوں کے مول بکتی ہیں (١٩٣٦ء، مقالاتِ شروانی، ٣٨٧).

---میں م ف.
بہت سستا، معمولی خرچ یا کم لاگت میں. لاکھوں کا کام کوڑیوں میں بناتا ہوں (١٩٥٨ء، شمع خرابات، ١٩٩).

کُوڑِیوں (و مج، کسرہ مع نیز ساکن ڑ، و مج) امث، ج.
کوڑی (رک) کی جمع؛ مرکبات میں مستعمل.

---کا رَہْنا اَور مَحلوں کے خواب دیکھنا کہاوت.
اپنی حیثیت سے زیادہ کی خواہش یا اظہار کرنا، رہیں جھونپڑی میں خواب دیکھیں محلوں کے. نہ چین سے بیٹھیں نہ چین سے بیٹھنے دیں، کوڑیوں کا رہنا اور محلوں کے خواب (١٩٠٧ء، اجتہاد، ٢٠١).

کوڑْیوں (و مج، کسرہ مع نیز ساکن ڑ، و مج) صف؛ م ف.
بیسیوں، بکثرت، بہت زیادہ، بہتات. کلیو علی میں کوڑیوں

لڑکے بھرے پڑے ہیں لیکن اُن کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۸). امام صاحب کے کوڑیوں شاگرد تھے. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۵۹). کالی اور گوری کوڑیوں عورتوں سے اُن کا واسطہ پڑا. (۱۹۳۳ ، نقش و نقاش ، ۲۰). [کوڑی (۲) + وں ، لاحقۂ جمع].

کوُڑھ (و مع) صف ؛ امذ.

احمق ، نادان ، بیوقوف ، کوڑھ مغز. تمہارے راجہ کی مجلس میں سب کوڑھ ہیں حسن و قبح کو دریافت نہیں کرتے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۲۸).

کوڑھ کتنی ہے لڑکی ہی ذرا دیکھو سنجھلی
جھوٹی کری کو کہا تب بھی نہ لائی اٹکنا

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۵). آخر میں استادوں کی باری آئی ... محفل میں کوڑھ ایک بھی نہیں تھا ... باموقع داد دی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۷). مجھے اب تک جو شاگرد ملا کم بخت کوڑھ ہی ملا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶). [کڑھ (رک) کا اشباعی املا].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.

بدسلیقگی ، بےوقوفی ، پھوہڑپن.

تو عقل بیٹ ہو دوا ختم اس پہ ہے سب کوڑھ پن
ساری ستی سے ہے اونگھی دیکھ لے اس کی بھری

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۶۲)).

اس لیے کڑی ہوں شکوہ میں یہ ماما کا کہ وہ
دیتی ہے کوڑھ پنے سے مجھے سالن کوکا

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگِ آصفیہ)). [کوڑھ + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---مغز (---فت م ، سک غ) صف.

کم عقل ، کند ذہن ، بیوقوف ، نادان ، موٹی عقل والا. جیسا کوڑھ مغز آدمی ہو گا ، ویسا ہی اس کا کیسی کوڑا کام ہو گا. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲۱). خدا ان کی عقل کو ٹھکانے لگائے عجب کوڑھ مغز ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۲ : ۷). یہ ایک خاص بات تھی جو عام کوڑھ مغز لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۳۵). [کوڑھ + مغز (رک)].

---مغزی (---فت م ، سک غ) امث.

رک : کوڑھ پن (نوراللغات). [کوڑھ مغز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوڑھ ((و مع) امذ ؛ امث ؛ ـــ کوڑہ.

ایک خبیث مرض جو فسادِ خون سے عارض ہوتا ہے اور اس میں یا تو بدن پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا پر ورم ہو کر انگلیاں وغیرہ جھڑنے لگتی ہیں ، جذام نیز برص ؛ (مجازاً) ایسی علت جو بدن کو بدنما بنا دے. جوں ملعون نے چھاتی کھولی کوڑھ کا داغ اوس کے سینۂ پُرکینہ پر دیکھ ، فرمائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۷). اس کافر نے زرہ اتاری جناب امام حسین علیہ السلام نے اس کی چھاتی دیکھی کہ ایک چکتا سفید کوڑھ جھلک رہا ہے. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۱۱۳). کاظم کو مرے تیسرا مہینہ تھا کہ جسم میں کوڑھ شروع ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۶۸).

وہ چہرے آہ ہیں پر کوڑھ کے دھبے نمایاں ہوں
انھی چہروں سے آئینے پشیماں ہیں جہاں میں ہوں

(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۰۶). زراعت کے کندن سے جسم کو کوڑھ لگ گئی تھی بھوک کا شعلہ بڑی استقامت کے ساتھ قدم جمائے فروزاں تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۶). [س : کشٹھہ कुष्ठ].

---پڑ جانا محاورہ.

جذام یا برص کی بیماری میں مبتلا ہو جانا (عموماً بددعا کے طور پر کہتے ہیں). اللہ کرے اگر میں تیرے سوا دوسری کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھوں تو اندھا ہو جاؤں ہاتھ سے چھوؤں تو کوڑھ پڑ جائے. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۷۱).

---پھوٹنا محاورہ.

جذام کے داغوں اور زخموں کا جسم پر نمایاں ہونا. اور خون بھی کہیں چھپائے چھپتا ہے ، کوڑھ کی طرح ایک دن نہ پھوٹے تو سہی ابھی پھوٹے اور پھر پھوٹے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۰).

دیواروں پہ ہے جمی پھپھوندی
یا کوڑھی کی کوڑھ پھوٹ نکلی!

(۱۹۳۱ ، عروسِ فطرت ، ۳۳). راجہ کے بدن پر مسموم پنجہ پھیرا ، رونگٹے رونگٹے پر کوڑھ پھوٹ گئی. (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۱۷).

---ٹپکنا محاورہ.

جذام کے داغوں سے پیپ یا مواد بہنے لگنا ، جذام یا برص کی بیماری میں مبتلا ہونا (عموماً بددعا کے طور پر عورتیں بولتی ہیں). ہاتھ لگایا ہو تو خدا کرے پور پور سے کوڑھ ٹپکے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۷۷). اور تو کیا کوسوں ، الٰہی کہنے والے کی زبان تھکے ، منہ میں کیڑے پڑیں ، بدن سے کوڑھ ٹپکے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۸).

---چوُنا محاورہ.

رک : کوڑھ ٹپکنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چوُیا (---و مع) صف (امث : چونی).

جو کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو. کمبل کا خلت (خلعت) ہم بھی لے لیا کریں ، لیکن بیگم! دل لرزتا ہے کہ ایسے بے بدن سے لگا اور کوڑھ چونی خطاب لیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۰۵). [کوڑھ + چوا (چُویا ، چُونا (رک) سے حالیۂ تمام) کی تانیث].

---میں کھاج کہاوت.

مصیبت پر مصیبت ، آفت پر آفت ، مشکل در مشکل ، ستم بالائے ستم.

عشق میں ہم یہ دکھ سہتے ہیں
کوڑھ میں کھاج ایسے کہتے ہیں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، داستانِ رنگین ، ۱۷۶). اس شاہ زادگی کا خیال ایسا ہے جیسے کوڑھ میں کھاج. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۳). کوڑھ میں کھاج ، مفلسی میں آٹا گیلا ، لڑکی کو پیاس ہو گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۳). بھارت میں پھوٹ پڑ گئی اور مزید

مصیبت یہ کہ کال پڑ گیا ، یہ دوگونہ عذاب ہے ، کوڑھ میں کھاج. (۱۹۶۶ ، ساق ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳۳).

کوڑھا (و مج) صف (قدیم).
رک : کوڑھی.

اندھے کو آنکھاں
کوڑھے کو کایاں

(۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۱۰۱). [کوڑھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

کوڑھن (و مج ، فت ڑھ) صف مث.
کوڑھ کے مرض میں مبتلا ، جذامی (عورت).

شمع کوڑھن کو نکالو بزم سے جاوے کلنک
چاند سا مکھڑا لئے مجلس میں اب آتے ہیں آپ

(۱۷۹۱ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۸۸). [کوڑھی (حذف ی) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کوڑھی (و مج) صف.
۱. کوڑھ کا مریض ، جذامی ، مبروص. کئی کوتوں نے مجھ پر حملہ کیا اون میں ایک کوتا تھا کوڑھی ، نہایت دیوانہ ، میں اوسے دیکھ ، دل میں کہا ، یہ مجھے مارے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۱). میں نے اس درخت کا نام شجرالمبارک رکھا تھا اکثر ادھر کے لوک کوڑھی ، کنگی ، اپاہج ، لولے ، لنگڑے .... اس کے پھل کھاتے .... درست ہوکر چلے جاتے. (۱۸۰۲ ، گل مغفرت ، ۱۱۶). کیا تم کو کالا بھٹ ، کانڑا ، لنگڑا ، کوڑھی بنا دینا اس کو مشکل تھا. (۱۸۷۴ ، توبۃالنصوح ، ۹۳).

کوڑھیوں پر آتش کب سے چڑھاتے ہیں حضور
کوڑھ کو لیکن کھجے سے نکالتے ہیں حضور

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۱۵۶). زخمی جسم ، خون میں نہائے ہوئے جسم ، ناسوروں سے سنکتے ہوئے جسم ، اپاہج اور کوڑھی جن کا کوئی پرسان حال نہیں. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۳).
۲. (عوامی) سست ، کاہل ، نکھٹو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[کوڑھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ڈراوے تھوک سے کہاوت.
جس کے پاس جو حربہ ہوتا ہے وہی استعمال کرتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

--- کٹنیا سنگراسن آتی آرہا ریتھیے گرست داتی کہاوت.
سب کھیتی کاٹنے والے کو بڑی بڑی بولیاں ملتی ہیں اور جو بہت کام کرتے ہیں ان کو گرا پڑا ملتا ہے ، برے لوگ اچھی حالت میں ہیں اور اچھے تکلیف میں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کلنکی (---فت ک ، ل ، غنہ) صف.
فاجر و فاسق ، گنہگار ، پاپی ، اپرادھی (فرہنگ آصفیہ).
[کوڑھی + کلنکی (رک)].

--- کو دال بھات ، کماست کو پھٹا کہاوت.
نکمے کو اچھی چیزیں ملتی ہیں اور کماؤ کو کچھ نہیں ملتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے جوں نہیں ہوتی کہاوت.
مرے کو کوئی نہیں مارتا ، جو خود مصیبت زدہ ہے اس پر کیا آفت آئے گی ؛ مصیبت زدہ کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ خزینۃ الامثال).

---مرے سنگتی چاہے کہاوت.
مصیبت زدہ دوسروں کو بھی مصیبت میں دیکھنا چاہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کُوز (۱) (و مع) امذ.
۱. ٹونٹی دار لوٹا ، آفتابہ اور کوز (لوٹا) اس وقت ہے جب اس کے ساتھ ٹونٹی (عروہ) ہو ورنہ کوب ہے. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲). ۲. آب خورہ ، کوزہ. کوزہ کے لئے کوئی لفظ نہیں کوزہ کو کوز کر لیا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۰۲). [کوزہ (رک) کی تخفیف].

کُوز (۲) (و مع) صف.
خمیدہ ، دوتا شدہ ؛ پشت خمیدہ ، کُب ؛ مرکبات میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف
۱. کبڑا ، خمیدہ پشت ، کبجا ، جس کی پیٹھ جھکی ہوئی ہو. یہ سماڈہ دیوان بھوانی داس کوزپشت پشاوریہ کی ہے. (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۰۶). ۲. (مجازاً) ابھرا ہوا ، محدب ؛ (ہیئت) نیم دائرے سے زیادہ روشن ، روشن ٹکیہ کا آدھے سے زیادہ حصہ نظر آتا ہے ، اس شکل کو کوز پشت (Gibbous) کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۱۹۳). [کوز + پشت (رک)].

---پُشتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
کبڑا پن.

کوز پشتی یہ شیخ کی مت جاؤ
اس یہ بھی احتمال ہے کچھ اور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳). [کوزپشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُوزا (و مع) امذ ؛ ← کوزہ.
(کمھاری) رک : کوزہ (۱) ب و ، ۳ : ۵ ، ۱). [کوزہ (رک) کا متبادل املا].

کُوزک (و مع ، فت ز) امذ.
(تیاری اون) باختر اور بخارا کے اونٹوں کا اون (اب و ، ۲ : ۲۰).
[مقامی].

کُوزہ (۱) (و مع ، فت ز) امذ.
خمیدہ پشت ، کبڑا ، مرکبات میں مستعمل (نوراللغات). [ف].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
۱. رک : کوزپشت ، منحنی کمر ، اتفاقاً ایک روز کوزہ پشت ایک شخص طبلہ ہاتھ میں ، مسخرے پن کی گھات میں ، نقلی ہر بات میں (۱۸۶۶ ، شبستان سرور ، ۱۲۰). کبھی کالی سے مصری خالی کوزہ پشت تشریف لا رہے ہیں. (۱۹۰۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۰۵). میں نے دیکھا کہ ایک کوزہ پشت بڑی بی ، لکڑی ٹیکتی اور

ریلوے لائن کو عبور کرتی ہوئی ... چلی آ رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۸۵). ۲. رک : کوز پشت ، معنی ۲. نویں تاریخ کو اس سے اور زیادہ روشن حصہ سامنے آتا ہے اور چاند کوزہ پشت دکھائی دیتا ہے. (۱۹۲۱ ، الفمر ، ۶۱). [کوزہ + پُشت (رک)].

---پُشتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
کبڑا پن.

بعد مرنے کوزہ پشتی کا ہوا حال آشکار
دیکھتے ہیں پشتارۂ اندوہ عصیاں پشت پر
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (امیر علی خاں ہلال) ، ۳۳۱).
کوزہ پُشتی سے حال ہے تاثیر
جیسے ٹوٹی ہوئی کمان کا تیر
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۲۳). [کوزہ پشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُوزَہ (۲) (و مع ، فت ز) امذ.
۱. (ا) آب خورہ ، پانی پینے کا چھوٹا ظرف جو چوڑے منْھ کا ہوتا ہے.

کبھی کوزہ کوں نکڑے او یخ تیز
جو کوزہ ہوا پات میں ریز ریز
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۸). طوعہ گئی اور ایک کوزہ ٹھنڈے پانی کا لائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۰).
سجن آب دل کوزہ میں صاف کی
ترے فیض کی ترملی پاغلی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ ، ۳۵۸).
رکھیو میرے نام پر اے بیٹی پانی کی سبیل
نام پر اصغر کے پلوانا تو کوزہ شیر کا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۵۶).
اک کوزۂ بادہ دے تو اس سے پہلے
ہو خاک مری نری سبو اے ساقی
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۹۱). ایک ٹکڑا نانِ جویں اور کوزہ آبِ سرد بھی اطمینان کے ساتھ نہیں ملتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۲۸). (اا) مٹی کا برتن. ایک مٹی سے چند قسم کے کوزے جدا جدا نام اور صورت کے ہوتے ہیں لیکن مٹی سب میں ایک اور یہ ایک ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۶). مئی جون میں جب تاڑ کے درختوں کی شاخیں میٹھے رس سے بھر جاتیں ... چھوٹا بھائی مٹی کا کوزہ لے کر درخت پر چڑھ جاتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۸). ۲. **مصری کا کوزہ ، کوزہ میں جمایا ہوا شکر کا ڈلا.**

خود بیاں رُخ کی صباحت کا کر اے شیریں دہن
قند کے کوزے سے جاری ہوئے دریا شیر کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳). مٹھائی سے مراد بڑے بڑے بالوشاہی اور مصری کے لو سے لے کر کیارہ تک کوزے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۵۳). ۳. **قلفی.**

کوئی کہتا ہے اس آتش کا اطفا سخت مشکل ہے
مگر دے دو کوئی کر برف کا کوزہ جمایا ہے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۰). ۴. **نسرین سے مشابہ سفید رنگ کا پھول ، گلاب کی ایک قسم.** کوزہ : شکل و قطع میں گلاب سے مشابہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۶۱). [ف].

---ءِ دولاب کس اضا (---و مع) امذ.
رہٹ کی ڈولچی ، رہٹ کے چکر میں بندھا ہوا کروا جس میں پانی بھر کر اوپر آتا ہے.

دن رات دیکھتا ہوں نشیب و فراز دہر
کیا دلو بخت کوزۂ دولاب ہو گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۵). [کوزہ + دولاب (رک)].

---گَر (---فت گ) امذ.
کوزہ بنانے والا ، مٹی کے برتن بنانے والا ، کوزہ ساز ، کمہار ، کاسہ گر.

گردش کا ہوں مارا یہ میرا تار گریباں
لو کوزہ گرو بٹ کے کرو چاک کے ڈورے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۹۰۹). ایک کوزہ گر کی پارسا بیوی نے آ کر اوس کو بتا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸۷). کوزہ گر کے بنائے ہوئے مٹی کے کھلونوں کو حیرت سے دیکھتا ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۵). یہ مسلمان کوزہ گر ہی تھے جو مٹی کے برتنوں کے ساتھ مورتیاں بھی بنایا کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۱۰). [کوزہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
مٹی کے برتن بنانے کا کام یا فن ، کمہار کا پیشہ. بعض کو ... تیر گری و کمان گری و کوزہ گری ... کے ہنر ... سکھائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۳۶). دیگر فنون اسلامیہ کی طرح اسلامی کوزہ گری کے متعلق بھی ہماری تاریخ خاموش ہے. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۱). عربی عہد میں مذ کورہ فنون کے علاوہ جن فنون نے فروغ پایا ان کے نام یہ ہیں ، لکڑی کی کندہ کاری ، کوزہ گری ، شیشہ اور بلور سے برتن سازی ، پارچہ باقی اور قالین باقی. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۰). [کوزہ گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ءِ گِل کس اضا (---کس گ) امذ.
جام سفال ، مٹی کا پیالہ یا آب خورہ ، گملا جس میں پھول لگاتے ہیں.

تمام فاصلے سمٹے تھے کوزۂ گِل میں
وہ سامنے تھا کہ جب اس کا رخ ارادہ کیا
(۱۹۸۱ ، ملاقتوں کے درمیان ، ۲۲). [کوزہ + گِل (رک)].

---ءِ مِصْری کس صف (---کس م ، سک ص) امذ.
مصری کا گول ڈلا ، کوزۂ نبات.

دوات کوزۂ مصری قلم ہو شاخِ نبات
سوادِ شیرۂ جاں کاغذ انگبیں ہو جائے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۰۶). مازو سبز ... برابر وزن کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور سفوف کے برابر وزن کوزہ مصری ملائیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۸). فریج خالی تھا اور اس کے خانوں میں کوزۂ مصری کی سی برف جمی ہوئی تھی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶). [کوزہ + مصری (رک)].

ـــــۂ نبات کس اضا(ـــــ ف ن) امذ.
خاص انداز سے پکا کر پیالے وغیرہ میں جمائی ہوئی قند کا ڈلا یا طبق جو جمنے کے بعد پیالے کی شکل کا ہو گیا ہو. امرود اس کے کوزۂ نبات کے مانند شاخوں میں آویزاں تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۰۱). ہونٹ سلسبیل تو چاہ زنخداں کوزۂ نبات. (۱۹۶۲ء ، عشق جہانگیر ، ۴۲). [کوزہ + نبات (رک)].

کوزی (و مع) صف.
پیچھے کو مڑا ہوا، پس خمیدہ؛ (لسانیات) وہ پس دندانی مصمتے جن کی ادائیگی میں زبان کسی قدر پلٹ جاتی ہے ، مثلاً ٹ ، ڈ. اردو زبان میں متعدد لفظ ایسے موجود ہیں جن میں دو دفعہ کوزی (رٹروفلکس) آوازیں آتی ہیں. (۱۹۳۲ ، ہندوستانی لسانیات ، ۳۹). ڈاکٹر زور مرحوم نے انہیں کوزی اور ڈاکٹر سبزواری نے منقوطی کہا ہے ، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ معکوسی کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۴). [کوز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوزے (و مع) امذ ؛ ج.
کوزہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

ـــــ ڈھلیں کہ ساٹ کہاوت.
کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پہلے بوڑھے مریں گے یا جوان (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــــ میں دجلہ بھرنا محاورہ.
رک : کوزے میں دریا بند کرنا.

بھرا کوزہ میں دجلہ ہوں آپ نے
قل امنت باللہ ثم استقم
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۹۶).

ـــــ میں دریا / جیحوں بند کرنا محاورہ.
۱. بڑے مضمون کو تھوڑے لفظوں میں بیان کرنا ، کسی طویل مضمون کو نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ پیش کر دینا ، چھوٹی چیز میں بڑی چیز کو سمو دینا.

تو میری رباعی کا سمجھنا مضمون
کوزہ میں کیا ہے بند عمگیں جیحوں
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۷). غرض کوزہ میں دریا بند کر کے طرفہ تماشا دکھانا ہوں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۸۸).
۲. ناممکن کام کو ممکن کر دکھانا. کیا یہ بات کسی طرح ممکن ہے کہ جو دریا روز بروز موج مارتا ہوا بڑھتا آتا ہو اور اس کو ایک کوزہ میں بند کر لیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۰۲).

ـــــ میں دریا بند ہونا محاورہ.
کوزے میں دریا بند کرنا (رک) کا لازم.

دل میں میرے وہ سمایا جو ہے عالم پر محیط
کیا تماشا ہے ہوا کوزے میں دریا بند ہے
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۵۱).

فلسفہ کیا کا ہے دنیا میں کان معرفت
بند ہے کوزے میں دریائے رواں معرفت
(۱۹۰۹ ، مطلع انوار ، ۳۵).

ـــــ میں دریا / بحر سمانا محاورہ.
رک : کوزے میں دریا بند ہونا.

یہ سب کسی مکے بیاں کرنے میں آئے
کہاں کوزے میں یک دریا سماوے
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۹۷).

متحیر ہے اُن کے وصف میں رائے
بحر کوزے میں کس طرح سے سمائے
(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، ۷).

طریقہ نکالا تھا وہ سوتروں کا
سمائے تھے کوزوں میں علموں کے دریا
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۱۵). اس سادگی میں ایجاز کے ساتھ ایسی کمال معنی خیزی بھی ہے کہ چند الفاظ کے کوزے میں دریا سما جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۱۳).

ـــــ میں دریا کرنا محاورہ.
رک : کوزے میں دریا بند کرنا.

ضبط گریہ دل سے ہو تو کوزے میں دریا کرنا ہے
حوصلہ داری جن کی ہو ایسی عشق میں انکو سراہیں ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹).

ـــــ میں دریا لانا محاورہ.
رک : کوزے میں دریا بند کرنا.

گریہ و زاری کا میری آہ لکھنا ماجرا
کوزے میں دریا ہے لانا آسماں کا ناپنا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹).

ـــــ میں دریا ہونا محاورہ.
رک : کوزے میں دریا بند کرنا (رک) کا لازم ، طویل مضمون یا بات کو مختصر لفظوں میں بیان کرنا.

چشم کم سے ہم نے دیکھا گھٹ کے قطرا ہو گیا
اے حباب اب تو ترے کوزے میں دریا ہو گیا
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۹).

کوزیاں (و مع ، کس نیز سکہ ز) امث ؛ ج.
(دہلی) مٹی کے آب خورے لمبے اور گلے کے بیچ میں سے پتلے (نوراللغات). [کوزی (کوزہ (رک) کی تصغیر) + اں ، لاحقۂ جمع].

کوس (و مع نیز مج) امذ.
نقارہ ، دھونسا ، طبل.

ہوا بوق اور کوس کا یہ خروش
کہ یکسر پریشاں ہوا مغز و ہوش
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۶۷). دیکھا کہ دو اور لشکر صف آرا ہیں تو آواز ڈھل ہوئی اور کوس کی صدا مثل رعد بلند ہو گئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۶).

گلہ ہے یہ کہتا تھا کہ افسوس افسوس
وہ بانگ جرس کہاں کہاں نالۂ کوس
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۳۰۳). [ف : کوس].

ـــــ اَجَل کس اضا(ـــ فت ا ، ج) امذ.
موت کا نقارہ ، موت کا پیغام. پس ناگاہ کوس اجل جب بلند آواز ہوتا ہے تو چار طرف سوائے محرومی و یاس کے کوئی نہیں دکھائی دیتا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری (ترجمہ) ، ۵۸۷). [کوس + اجل (رک)].

ـــــ بَجانا ف مر ؛ محاورہ.
نقارہ بجانا ؛ اعلان کرنا. جب شیطان نے ولولۂ اطاعت اور کوس عبادت ملک و ملکوت میں بجایا تو عشق نے چاہا کہ دستِ محبت کمر بمواصلت میں ڈالے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۶). شعرا کے طبقۂ پیشیں میں عنصری، رودکی وغیرہ نے کوس استادی بجایا. (۱۹۰۲ ، مقالات شروانی ، ۲۳۰).

ـــــ بَجنا ف مر ؛ محاورہ.
نقارہ بجنا ؛ اعلان ہونا. شاہزادہ اسد کے لشکر میں کوس سفر بجا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۹).

کوس بجتا ہے کہ دھڑکنے لگی دل کی دھڑکن
ساحلِ دور سے توپوں کی دھمک آتی ہے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۶).

ـــــ رِحْلَت کس اضا(ـــ کس مج ر ، سک ح ، فت ل) امذ.
کوچ کا نقارہ ، روانگی کی گھنٹی ؛ اعلان روانگی.

چونکے مرغِ سحری عرش سے آوازِ خروس
ہو گئی خواب کو آوازۂ کوسِ رحلت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۶).

کون کون آ کے بجاتا نہیں کوسِ رحلت
ہے کس کس کے یہاں طبل و علم دیکھیو تو
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۹). اف : بجانا ، بجنا. [کوس + رحلت (رک)].

ـــــ رَحِیل کس اضا(ـــ فت ر ، ی مع) امذ.
رک : کوسِ رحلت.

مت ہو مغرور زندگی میں سراج
آمد و رفتِ دم ہے کوسِ رحیل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۸).

کوسِ رحیل باغ میں غنچے بجاتے ہیں
دنیا سے پھول فاطمہ کے آج جاتے ہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۲۶).

کل شب جو میں ستم زدہ محوِ خرام تھی
آتیں صدائیں کان میں کوسِ رحیل کی
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۸۱). اف : بجانا ، بجنا. [کوس + رحیل (رک)].

ـــــ لِمَنِ الْمُلک / الْمُلکی کس اضا/ کس صف(ـــ کس ل ، فت م ، کس ن ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل) امذ.
قرآن آیت کی طرف اشارہ ہے ، ادعائے یکتائی ، دعوائے اقتدار اعلیٰ ، فخر و عظمت کا دعویٰ.

نقارہ کا مضمون بدرستی ہو یہ باندھیں
کوسِ لمن الملک کے پھونکیں ہو بم و زیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۶). یہ زبدۂ کملائے روزگار اس صناعت میں اپنے عہد میں کوس لمن الملکی مارتا تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۲۰). مصری قومیں جو کبھی روئے زمین پر کوس لمن الملک بجاتی تھیں ، ہزارہا سال سے بے نشان ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۰۰). اف : بجانا ، مارنا. [کوس + ع : ل - لیے ، واسطے + مَن - کون + رک : ال (۱) + ملک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نَوازْنا ف مر ؛ محاورہ.
نقارہ بجانا.

سنیا ہوں کہ حیدر نوازیا او کوس
ہوئی گرد تھے خاک سب آبنوس
(۱۶۴۴ ، خاورنامہ ، ۷۹۰).

کوس (۱) (و مج) امذ.
۱. راستے کی ایک حدِ معین کا نام جس کی لمبائی بعض کے نزدیک دو میل کے برابر اور بعض کے نزدیک چار ہزار یا تین ہزار گز ہے ، رائج الوقت گز کے مطابق $\frac{2}{3}$ ۲۳۴۶ گز کا کوس مانا گیا ہے (مختلف علاقوں میں مختلف پیمائش ہوتی ہے)؛ فرسخ کا تیسرا حصہ ، کروہ.

وہاں تیں کوس ڈونگر اونچا اتھا
ڈونگر پر عجائب تماشا اتھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۵). شہر لعین کوس دو تین ایک اوس شہر سے دور اترا. (۱۷۳۰ ، کربل کتھا ، ۲۳۴). ایک ایک کوس کی مسافت پر ایک مینار نمودار ہوا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۹). سرائے والی تقیا میں کوئی ایک کوس کے فاصلے پر لشکر ٹھیرا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۳). ننھی سی جان تین کوس چلے گا ، پاؤں میں چھالے نہ پڑ جائیں گے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۸). وہ گھر سے کئی کوس دور تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۴). ۲. وہ پتھر یا نشان جو فاصلے کا اندازہ کرنے کے لیے لگائے جاتے ہیں ، سنگ میل ، سنگ نشان (فرہنگ آصفیہ). [س : کروش क्रोश].

ـــــ بادْشاہی کس صف(ـــ سک د) امذ.
عہد مغلیہ میں حکومت کی مقرر کردہ راستے وغیرہ کی پیمائش جو کوس رسمی کے $1\frac{1}{4}$ کے برابر ہوتی تھی (کوس رسمی کے بالمقابل). لاہوری بند سے ... تھانۂ بنداسال متعلقۂ بنگالہ تک نو سو چورانوے کوس بادشاہی ... ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۹). [کوس + بادشاہی (رک)].

ـــــ پَہیا / پَہیّہ (ـــ فت پ ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
شاہی سواری کے ساتھ مسافت کی پیمائش کے لیے چلایا جانے والا ایک پہیا جس کے چکروں سے کوس کا اندازہ کیا جاتا تھا. اس کے بعد اسباب تزک ماہی مراتب کوس پہیہ فرق زنجیر ، نقیبان خوش آواز صدائیں دیتے ہوئے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۶۳). ان کے بعد کوس پہیا پھرتا ہوا سڑک

کانٹی ہوئی ان سب کے بعد کئی ہزار ہاتھیوں پر نشان. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۵۹۰). [کوس + نہیا / نبہیہ (رک)].

---چلی نہیں بابا پیاسی کہاوت.
اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو تھوڑا سا کام کرنے کے بعد تھکاوٹ کی شکایت کرنے لگے (جامع اللغات).

---رَسْمی کس سَمِی (---فت ر ، سک س) امذ.
راستے وغیرہ کے فاصلے کی رائج الوقت پیمائش، ۳ / ۳-۱ کوس رسمی کا ایک کوس بادشاہی ہوتا ہے. لاہوری بند سے ... تھانہ بنداسال متعلقہ بنگالہ تک ... اور ایک ہزار سات سو چالیس کوس رسمی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۶). [کوس + رسمی (رک)].

---کڑا ہونا محاورہ.
راستہ لمبا اور دشوار گزار ہونا.

کوس کڑے تھے جاہ کے دھوپ میں تیور آ گئے
ہم بھی سوچتے رہے چھاؤں ملے تو بیٹھ جائیں
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵۳).

---مَنارَہ کس مَنا (---فت م ، ر) امذ.
سنگ میل ، فرسنگ کا نشان. یہاں سے اجمیر تک ہر منزل پر ایک کنواں پختہ اور ایک منارہ بلند جس کو کوس منارہ کہتے ہیں بنایا جائے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، مئی ، ۶). [کوس + منارہ (رک)].

---نہ چلی بابُل پیاسی کہاوت.
رک : کوس چلی نہیں بابا پیاسی (جامع اللغات).

---نہ چلی باوا پیاس لگی کہاوت.
رک : کوس چلی نہیں بابا پیاسی. ابھی کے دن کے راتیں ، کوس نہ چلی باوا پیاس لگی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۲).

کوس (۲) (و مج) امذ.
آستین کا جوڑ ، آستین کا کف، کلائی بھر کا زائد کپڑا جو کسی کمی کی وجہ سے یا خوبصورتی کے لیے آستین میں الگ سے سلوائے ہیں ، آستین پر کٹی ہوئی پٹی.

مصحفی اب تو گریہ کر موقوف
آستینوں کے خون میں ڈوبے کوس
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۰۸). اتنے میں دو آدمی لباس ملتی پہنے ہوئے باغ میں آئے ، لباس زمین دوز ، ہر شخص کے ہاتھ میں بڑا سا کوس تھا اور کوس بھی سیاہ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۲۶). [س : کوشم कोशं].

---بڑنا محاورہ.
آستینوں کے آگے جوڑ ڈالا جانا تا کہ طول بڑھ جائے ، کف لگنا.

ہاتھوں سے تانتے ہیں راہ جنوں
آستینوں میں کوس بڑتے ہیں
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۰۶).

قبائے اطلس گردوں میں یارب کوس بڑ جائیں
کہ یوں میں ہجر کی شب بادیہ پیمائے بیتابی
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۸).

---چڑھانا محاورہ.
آستینوں کے آگے جوڑ ڈال کے طول بڑھانا ، کف لگانا ، آستینوں کا اوچھا پن دور کرنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---ڈالنا محاورہ.
رک : کوس چڑھانا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---کُھلنا محاورہ.
کف کا بخیہ کھل جانا ، آستین کا کف کھلنا.

تمام عمر پھرے جامۂ جنوں پہنے
کھلے نہ کوس کسی دن بھی آستینوں کے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۵).

کوس (۳) (و مج) امذ.
کوسنا (رک) کا فعل امر اور حاصل مصدر، مرکبات میں مستعمل.

---کوس کَر/کے کھا جانا/ کھانا محاورہ.
بددعائیں دے دے کر تباہ کر ڈالنا.

بددعا دیتے ہیں بشر مجھ کو
کھا گئے کوس کوس کر مجھ کو
(۱۸۸۲ ، مثنوی فریاد داغ ، ۱۳۰). شہر کے جن لوگوں کو تو نے بزور سحر بھیلیاں بنایا ہے انہوں نے مجھے کوس کوس کر کھایا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۰).

کُوسا (۱) (و مع) امذ.
(کاشت کاری) ہل کا آہنی پھل جو زمین میں نالی کھودتا ہے (اب و ، ۱ : ۹۳). [مقامی].

کُوسا (۲) (و مع) امذ.
(لھٹیرا گری) جمجھہ (اب و ، ۳ : ۸۰). [مقامی].

کوسا (۱) (و مج) امذ.
۱. دعائے بد ، سراپ.

پھر غریبوں کی شب ہجر کا کوسا نہ لیے
کالا بالی ہو تجھے چرخ کہیں آج کی رات
(۱۹۰۶ ، راسخ دہلوی (نوراللغات)). کوسے سے نہ جئیں نہ مریں تا حق دل ناخوش کریں یہ خوب ظاہر ہے. (۱۹۱۳ ، محاورات ہند ، ۱۸۹). [کوسنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جئے اسیسی مرے کہاوت.
مرنا جینا کسی کی خواہش سے نہیں بلکہ مقدر سے ہوتا ہے ، جسے مرنے کی بددعا دی جائے وہ نہیں مرتا جس کو جینے کی دعا دی جائے وہ مر جاتا ہے. بیمار کا اچھا ہونا یا نہ ہونا مقدر کے ہاتھ ہے وہی مثل ہے ، کوسا جئے اسیسی مرے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ (ضمیمہ) ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۶ : ۹).

ـــ کاٹی امث.
کوسنا پیٹنا ، سراپ ، دعائے بد. اُس نے ان کے بچوں کو کہا پھر تو خوب کوسا کاٹی ہوئی. (١٩٠٥ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ٢٢). [کوسا + کاٹی (کاٹنا (رک) کا ماضی بطور تابع)].

ـــ کاٹی کرنا محاورہ.
کوسنا پیٹنا ، برا بھلا کہنا ، سراپ دینا ، بددعا کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ لگنا محاورہ.
بددعا کا اثر ہونا.

> نہیں ہے نام کو بھی نم پڑی ہے خشک سینت سے
> یہ کس کا لگ گیا کوسا ہماری چشم گریاں کو
> (١٨٥١ ، عارف (فرہنگ آصفیہ)).

کوسا (٢) (و مج) امذ.
کسی دو دال والے پودے کی پھلی جیسے مٹر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کوش + ک कोश + क یا कोष].

کُوسال (و مع) امذ.
چیتے کی نسل اور ریچھ کی نسل کے ملاپ سے پیدا ہونے والا جانور. چیتا ... اسی جانور سے اور ریچھ سے جب جفتی ہوتی ہے تو عجب طرح کا ایک جانور پیدا ہوتا ہے جسکا نام کوسال ہے. (١٨٨٨ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٢٣). [ف].

کُوشت (و مع ، فت س) امذ.
(موسیقی) بارھویں مقام رہاوی کے شعبۂ دوم کے چوتھے نغمے یا آواز کا نام. چوتھے کوشت ہے وہ حجاز کی پستی اور نوا کی بلندی سے معلوم ہوتا ہے اور تو نغمہ اُس سے حاصل ہوتے ہیں. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٣٣). [ف].

کُوسَت (ضم ک ، غم و ، فت س) امذ.
جھوٹ ، ناراستی ، گمراہی ، ضلالت.

> ستیاں جو ستی ہوتیں ، ست بوجھ چل مریں ہیں
> سو ست نہیں کوست ہے ہر کفر وہ کریں ہیں
> (١٧٣٣ ، کربل کتھا ، ١٥٥). [س : کُست कुसत کا اشتقاقی املا].

کَوسَج (و لین نیز مع ، فت س) امذ.
کوسہ ، چھدری ڈاڑھی والا ، جس کے ٹھوڑی پر بال ہوں اور رخساروں پر بال نہ ہوں ؛ قدیم ایران کے ایک تفریحی مشغلے کا نام. آذر ماہ اس کے اول یوم کو برسز کہتے ہیں ، اس میں کوسج کی سواری ہے. (١٨٨٨ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٢٩). [ف : کوسہ (رک) کا معرب].

کَوسَل (و لین ، فت س) امث.
صلاح مشورہ ، مل کر تدبیر سوچنا.

> وہ بیٹھے سارے وہاں سے ہو کر اوجھل
> کہا آخر یہ سب نے کر کے کوسل

(١٨٠٩ ، پنجۂ رنگیں (مثنی جہت رنگیں) ، ٢٨٠). [ف : انگ : کونسل (رک) کا بگاڑ].

کوسلی (١) (و مج ، سک س) امث.
اجودھیا کے علاقے میں بولی جانے والی بولی. ہندی کی دو شاخیں ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں - برج بھاشا ، کوسلی ، قنوجی ... یہ بولیاں مختلف اضلاع میں بولی جاتی ہیں. (١٩٠٠ ، مضامین سلیم ، ١ : ٦٨). [کوسل - س ؛ کوشل (اجودھیا کے علاقے کا نام) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوسلی (٢) (و مج ، سک س) امث.
(کاشت کاری) دال والے بیجوں کا پھٹاؤ جس میں دال کے دونوں حصے پتے کی شکل بن کر اوپر نکل آتے ہیں یعنی پورا بیج باہر نکل آتا ہے (ا پ و ، ٦ : ٩٣). [س : کوش कोश یا कोष + ا ؛ لی ، لاحقۂ تصغیر].

کُوسُم (و مع ، ضم س) امذ.
١. **ایک پھول جس سے شہاب نکلتا ہے اور لال کپڑے رنگے جاتے ہیں نیز وہ رنگ جو اس پھول میں سے نکلتا ہے.** ریشمی زربن اور کوسم زعفران کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنیں. (١٩٠٦ ، سوغات بہار اور اردو ، ٤٨). ٢. **(موسیقی) عہد قدیم کے ایک راگ کا نام.** کرانتھ صاحب کے آخر میں راگ مالا کے عنوان سے ایک خاص بحث ہے ... اس میں بہت سے ایسے راگ ہیں جو اب بالکل بھلا دئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں آسا ... کوسم اور بیہنگ وغیرہ. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٣٠٦). [کُسم (رک) کا اشتقاقی املا].

کوسَم (و مج ، فت س) امذ.
(کاشت کاری) ایک قسم کا جنگلی درخت جس پر لاکھ کا کیڑا پرورش پاتا ہے (ا پ و ، ٦ : ٩٣). [مقامی].

کوشمان (و مج ، سک س) امذ.
(دکن) گھوڑا گاڑی چلانے والا ، کوچبان ، کوچوان. انگریزی میں کوچ ... اردو میں گاڑی کے مفہوم میں یہ ... پہلے پہل غالباً فرانسیسی سے آیا ہے کیونکہ دکھنی میں جس پر انگریزی کے مقابلہ میں فرانسیسی کا زیادہ اثر پڑا ہے کوچ چلانے والے کے لئے ”کوشمان“ کا لفظ قدیم سے رائج رہے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٠٦). [کوچبان (رک) کا قدیم املا].

کوسَم کاٹا (و مج ، فت س ، سک م) امث ؛ امذ.
ایک دوسرے کو کوسنا ، آپس میں تکا فضیحتی ہونا ، ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا. محلے والوں نے اظہار دیئے کہ دونوں گھروں میں ہر وقت کوسم کاٹا رہا کرتی تھی. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٣٥). جب اس چیخ چاخ ، گالی گلوچ اور کوسم کاٹے کو بہت دیر ہو گئی تو آخر مرزا عابد حسین کی بیوی کو بولنا پڑا. (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ١٠١). غل مچ گیا وہ کوسم کاٹا ہوا کہ سوتے ہوئے بچے جاگ اٹھے. (١٩٦٠ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ١٥). [رک : کوس (٣) + م ، (حرفِ اتصال) + کاٹا (کاٹنا (رک) کا حالیہ تمام بطور تابع)].

کوسَن (و مج ، فت س) امث.
(دباغت و پاپوش دوزی) کمائے ہوئے چمڑے کا گوشت کی طرف کا رخ جو چمڑے کی سوتان سے تراش کر علیحدہ کر لیا گیا ہو ، ادھوڑی (ا ب و ، ۲ : ۲۱۰). [مقامی].

کوسْنا (و مج ، سک س). (الف) امذ.
بددعا ، سراپ
تجھے کوسنے یا گالی طعنوں کا جواب آخر
لب تک عمر غیر آتا گر دل میں بھرا ہوتا
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۹۴). یہ تو ... ماں ہی سے ہو سکتا ہے ، جس کے کوسنے کو بچہ اوروں کے پیار سے اچھا جانتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۸). کیا کروں منہ سے کوسنا ہی نکلتا ہے ، خیر تم اور تمہارے گھر بر میں نے لعنت بھیجی . (۱۹۸۰ ، مقالات ماجد ، ۲۹۹). (ب) ف م. **بددعا دینا ، بُرا بھلا کہنا ، سراپ دینا.**
نہ گنج سداسی کو بھی پور کوستی
جفا نات پور کھاٹ کا سوستی
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۳).
کرے ہے منع مجکو کوسنے سے اپنے ظاہر میں
یہ منہ کو پھیر کر کہتا ہے چپکے سے کہ آمیں ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰).
ہوں وہ آزردہ کسی اور سے ہم کوسے جائیں
کوئی تقصیر کرے ان کی ہمیں مار پڑے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۷).
اجل کا نام لیں تقدیر کو روئیں ، مجھے کوسیں
مرے قاتل کا چرچا کیوں ہے میرے سوگواروں میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۵).
نہ دل سے ہم کوستے ہیں مگر
کہ الٹی کی توپوں میں کیڑے پڑیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۹). ماں اُن نالائق محض ڈرتے تھے اور کوستے تھے. (۱۹۸۹ ، او کھے لوگ ، ۲۹۲). [س : **कोशय (ति)**].

ـــ پڑنا محاورہ.
بددعا کا اثر ہونا.
پڑ جائے گا کبھی کسی عاشق کا کوسنا
مر جاؤ گے جوان اگر بددعا لگی
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۳).

ـــ پیٹنا محاورہ.
سر یا جسم پیٹ پیٹ کر بُرا بھلا کہنا ، بددعا دینا. درخت کے نیچے ایک کالی کلوٹی عورت کیچڑ میں لتھڑی بھوڑی کوس پیٹ رہی ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۳).

ـــ دینا محاورہ.
بددعا دینا.
دُعا گر نہ دو کوسنا دیتے جاؤ
میرے پیار کا کچھ صلا دیتے جاؤ
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱ : ۱۹۱). بی بی اس وقت کوسنا مت دے دونوں وقت مل رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۷).

ـــ کاٹنا محاورہ.
رک : کوسنا پیٹنا.
کل جن کو کھیرے ککڑی کیا کوس کاٹ کر
آج اوس پری نے ان کو دئے نرم آرئے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰). گھر میں بیٹھ کر بڑھیوں کی طرح کوسنے کاٹتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷۶). ہم ادب کو کوسنے کاٹنے لگتے ہیں. (۱۹۶۰ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۰).

ـــ لگ جانا محاورہ.
بددعا کا اثر ہونا (نوراللغات).

کُوسَنْج (و لین نیز مع ، فت س ، سک ن) امث.
وہ مچھلی جس کے اوپر کے گلپھڑے آگے نکلے ہوئے اور تلوار کی طرح تیز ہوتے ہیں ، کنار مچھلی. اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ماہی کوسنج بہت شریر اور غصہ ناک پرغضب ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۴۹۳). [ع : کوسج کا اتفی تلفظ].

کُوسَنْک (و مع ، فت س ، غنہ) صف.
وہ گھوڑا جس کے گلے کی کھال گائے کی کھال کی طرح نیچے لٹکی ہو (ایسا گھوڑا منحوس خیال کیا جاتا ہے). جو کوئی اسپ کوسنک کو پالے تو اگر اُس کی دس زوجہ ہوں بالخاصیت کوسنک سب مر جائیں . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۶). [مقامی].

کُوسَنْگ (ضم ک ، غم و ، فت س ، غنہ) صف (قدیم).
بُری صحبت ، بُرا ساتھی.
پڑیا ہے مرے سنگ ایسا کوسنگ
نہ یو سنگ ہے بلکہ سینے پہ سنگ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۱). [س : کُ / کو **कु** (سابقۂ نفی) + سنگ = ساتھ].

کوسْنے (و مج ، سک س) امذ ، ج.
کوسنا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل.

ـــ پڑنا محاورہ.
بہت کوسنا دیا جانا ، بددعائیں پڑنا.
باتوں ہم اُن کے ایک بار پڑے
کوسنے ہم پہ دو ہزار پڑے
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۷۶).
بے پردگیٔ حسن ہے الزام کے قابل
کیوں کوستے پڑتے ہیں مری بدنگہی پر
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴۳).

ـــ دینا محاورہ.
بددعائیں دینا ، بہت بُرا بھلا کہنا. ڈرایا دھمکایا کوسنے دیے

کبھار کب ٹلنے تھے ، آخر جو مانگا سو دیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۱). کھڑا ہوتا تھا کہ ترحمان ہاتھ جوڑنے لگا کہ معاف کیجیے جانے دیجیے ، اور بڑبڑاتا کوسنے دیتا گاڑی سے نکل گیا. (۱۹۱۱ ، روزنامہ سفر حجاز و مصر و شام ، حسن نظامی ، ۳۶). گالیاں بکتی کوسنے دیتی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۶).

ـــــ سُنانا محاورہ.
رک : کوسنے دینا.

یاتی تو میں کروں گی فقط کہنے دو مجھے
ایسے سناؤں جیج کے قسمت کو کوسنے
(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۲۱۳).

ـــــ کھانا محاورہ.
بُرا بھلا سننا ، بددعائیں لینا. میں کہتا ہوں کہ خواہ مخواہ بیگمات کے کوسنے کیوں کھاؤں. (۱۹۱۰ ، خطوط اکبر ، ۱۶۹).

کوسنے بندہ و حمالہ کے اکثر کھائے
گالیاں کھائیں مرے واسطے بھر کھائے
(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۳۳).

کوسوں (و مع ، و مع). (الف) امذ ؛ ج.
بہت سے کوس ، میلوں ؛ کوس (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. اس طرح کی لاکھوں ہم شکل چیزیں ہیں لیکن ان میں کوسوں کا فاصلہ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۹). (ب) م ف.
بہت دور تک ، دور دور تک.

زاہد حرم میں بیٹھ کے خالی میں کیا کروں
کوسوں یہاں شراب کہیں ہوتو بھر نہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۵). تیرانداز اپنی جگہ پر رہتا ... تیر کوسوں نکل جاتا. (۱۹۱۱ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۳۷).

کچھ تو کڑی کٹھور مسافت کا دھیان کر
کوسوں سفر پڑا ہے ابھی سے کمر نہ کھول
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۰۳).

ـــــ بھاگنا محاورہ.
سخت نفرت کرنا ، گریز کرنا ، پاس نہ پھٹکنا ، الگ رہنا. ستائے ہے اس کے کوسوں بھاگتا تھا دور. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۸۳). دنیا کے فکر جن سے میں کوسوں بھاگتا تھا ایک مرتبہ چاروں طرف سے تن تن کر سامنے آئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰۷). آپ کو معلوم ہے کہ میں اس قسم کے رسوخ سے کوسوں بھاگتا ہوں. (۱۹۱۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۰۲).

ـــــ دُور (ـــــ و مع) م ف.
الگ تھلگ ، بہت دور. انسان کی یہ حالت کہ خدا کی نہ رسولؐ کی ، تہذیب سے کوسوں دور ، جہالت میں چکنا چور. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۵). اس وقت جب مدینہ کوسوں دور ، شام کی سرحد پر یہ خوف ساطر درپیش تھے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں منبر پر تشریف فرما تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۱۶).

ـــــ دُور بھاگنا محاورہ.
بہت دور رہنا ، بے تعلق رہنا.

بھاگتا ہوں مئے گلرنگ سے میں کوسوں دور
فرقت یار میں مستوں کا مگر ہوش ہوں میں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۱). سلف صالح متشابہات کی تاویل سے کوسوں دور بھاگتے تھے. (۱۸۹۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۳۳). میں تو ان فضولیات سے کوسوں دور بھاگتا ہوں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۰۸).

ـــــ دُور رہنا محاورہ.
پاس نہ پھٹکنا ، وحشت کرنا ، بچنا ، الگ رہنا.

بیخودوں سے ترے رہتی ہے خودی کوسوں دور
ہوش دیوانہ نہیں آئے جو دیوانوں میں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۶۹).

ـــــ دُور ہونا محاورہ.
بہت فاصلے پر ہونا ، الگ تھلگ ہونا.

لا کہہ وہ گم کردہ منزل تجھ سے کوسوں دور ہے
تیرا دل دادہ ہے تیرا عاشق مہجور ہے
(۱۹۱۳ ، مطلع انوار ، ۵۶). میری آنکھوں سے نیند کوسوں دور ہے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۶).

ـــــ کا صف.
بہت وسیع و عریض ، بہت لمبی مسافت کا ، بہت دور کا.

اے جنوں دل نے مرے وسعت صحرا پائی
اب نظر آتا ہے کوسوں کا بیاباں مجھ کو
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱۹۹).

ـــــ کوس (ـــــ و مع) م ف.
بہت دور تک ، چوطرفہ ، ہر طرف.

چال الکھیلی دھوم مچائے کوسوں کوس دہائی
روپ سجیلا گُن ہیں کالے رات یہ کیسی آئی
(۱۹۵۱ ، تار پیراہن ، ۱۳۳). [کوسوں + کوس (رک)].

کوسَہ (۱) (و مع ، فت س) امذ.
وہ شخص جس کی ڈاڑھی نہ ہو یا تھوڑی سی ڈاڑھی صرف تھوڑی پر ہو اور رخساروں پر نہ ہوں ، کوسج. ایک آدمی ایسا ڈھونڈھ کر لائے کہ ڈاڑھی کا کوسہ ہو اور آنکھ سے کانڑا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۳). نوج اس طرح واپس ہوتی جس طرح کوسہ کے بے ریش گالوں پر سے انشاءاللہ کہنے کے بعد ہاتھ پھسلتا ہوا گود میں آ رہتا ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۵ : ۳). قیصر کی ڈاڑھی چھدری اور مختصر تھی ایسے آدمی کو کوسہ کہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۲۱). [ف].

ـــــ بَرنِشین (ـــــ فت ب ، سک ر ، فت ن ، ی مع) امث.
قدیم ایران کا ایک جشن جو ماہ آذر کے شروع میں ہوتا تھا اور جس میں لوگ عموماً ایک کوسے کو گدھے پر سوار کر کے پھراتے تھے. وہ ہنگامہ گرم ہو کہ پارسیوں کی کوسہ برنشین کا گمان کریے. (۱۸٦۵ ، خطوط غالب ، ۹۸). چنانچہ ایک جشن ہوتا تھا کہ اسے جشن کوسہ برنشین کہتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۳). [کوسہ + ف: بر - اوپر + نشین].

ـــــداڑھی / ڈاڑھی امث.
بہت چھدری ڈاڑھی ، وہ ڈاڑھی جو صرف ٹھوڑی پر ہو. کوسہ داڑھی یعنی چکور داڑھی ہوشیاری اور دانائی کی علامت ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۸). [کوسہ + داڑھی/ڈاڑھی (رک)].

کُوسی (و مع) امث.
(ہن باسی) لُت کو غسل دینے کا برتن (ا پ و ، ۵ : ۱۵۹). [غالباً س : کوش कोश + ی ، لاحقۂ تانیث].

کوسے (و مج) امذ ؛ ج.
کوسا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

ـــــجِئیں اَیسے مَریں کہاوت.
خرد سندوں کی تباہی اور نالائقوں کی اقبال مندی پر بولی جاتی ہے : دنیا کے عجیب معاملات ہیں ، جنھیں بددعائیں ملتی ہیں وہ جیتے رہتے ہیں ، جنھیں لوگ دعائیں دیتے ہیں وہ مر جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

ـــــ(نَہ) جِئیں نَہ مَریں ، ناحَق دِل ناخوش کَریں کہاوت.
بددعائیں دینے سے بھلا بُرا کچھ نہیں ہوتا (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

کَوسَیا (و لین ، فت س ، شد ی) امذ ؛ صف.
ایک قسم کا ریشم جو جنگلی ریشم کے کیڑے سے پیدا ہوتا ہے ریشم سے بنا ہوا ، ریشمی. ان کے کپڑے کوسیا یا روئی کے (سوت کے) ہوتے ہیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۹۷). [س : کوشے ، ی कौषेय : कौशेय].

کَوش (و لین) امث.
ایک جوتا جس کی ایڑی نہیں ہوتی ، سلیپر.

جوتا کوش پہنے موزہ بھی
چاہیے کہ پیلا ہو تو

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۲). [ف].

کوش (۱) (و مج) صف.
یہ مرکبات میں جزو آخر (لاحقہ) کے طور پر آ کر ، کوشش کرنے والا محنت کرنے والا یا اقدام کرنے والا کے معنی دیتا ہے.

سب پڑھتے ہیں تربت پہ ترے کشتے کی الحمد
رکھتے نہیں تم قبر وفا کوش پر انگشت

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۲۹).

یہ بات مگر نہ کر فراموش
تو حق کی نظر میں ہے غلط کوش

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۱۸).

نطق کے مصلحت کوش آہنگ سے
لفظ کی مقدرت کو جو مجروح کر دیں

(۱۹۷۵ ، نقشہائے ، ۲۵). [ف : کوشیدن ـ کوشش کرنا ، کا فعل امر بطور لاحقہ].

کوش (۲) (و مج) امذ.
۱. لغت ، ڈکشنری ، فرہنگ. ہندی والا مجبور ہے کہ سنسکرت کے کوش الٹے پلٹے اور اردو والا عربی فارسی لغات. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰).

کوش گھونٹ لینے والوں کا
سطریں پڑھ لینے والوں کا

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۰۵). ۲. خزانہ ، گنجینہ ، مخزن ، کنز ؛ میان ، نیام ، خانۂ تلوار وغیرہ کا گھر (فرہنگ آصفیہ). ۳. ظرف. یوم آکاش کے کوش میں ایک پہاڑ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۳). [س : कोष : कोश].

کُوشا (ضم ک ، مع و) امذ.
ایک گھاس جس کی پتیاں نکیلی تیکھی اور سخت ہوتی ہیں. اے بدھاتا ! اگر ممکن ہو تو مادۂ آہوئے صحرائی سے ایسے سبز کوشاؤں کا لقمہ دلوا جو نئے سبزگی پوروں کی طرح خوش مذاق ہوں. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۷۰). [س : کشا कुशा (رک) کا اتباعی تلفظ].

کوشاں (و مج) صف ؛ امذ.
کوشش کرنے والا ، سعی کرنے والا ، تگ و دو کرنے والا ، دوڑ دھوپ کرنے والا. تمام عیسائی دنیا تیار اور کوشاں ہے کہ اس سرزمین سے تم کو محروم کر دے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۹۷). حکومت اردو کی ترویج اور ترقی کے لیے کوشاں ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۲۸). [ف : کوشیدن ـ کوشش کرنا کا حالیۂ نا تمام].

ـــــہونا محاورہ.
کوشش کرنا ، تگ و دو کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا. میر انیس صاحب کا موید من اللہ ہونا ایک امر یقینی ہے ، اگر بلاتائید غیبی کوئی شخص میر صاحب کے برابر کا شاعر ہونا چاہے تو کوشاں ہو کر دیکھ لے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۰). محبت کے وجود کے بجائے انقیجوبشن کے عزم وجود کو ثابت کرنے میں کوشاں ہوا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۰).

کوشِش (و مج ، کس ش) امث.
سعی ، دوڑ دھوپ ، جدوجہد.

ہوا شہ سو دھرن پت میں اختیار
کہ بندے نے کوشش خدا کرنہار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲). کوشش کر کہ آج رات مجھ ساتھ افطار کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۱). موت کے سہلت نہ دینے سے مقصود میں کوشش کی نوبت نہ آئی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳). وارفتا نے میری کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے. (۱۹۳۰ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۷۳). مشرکوں اور کافروں تک کی بھی خدا نے مدد کی ہے جنھوں نے اپنی مدد آپ کی اور کوشش اور محنت میں کسر نہیں کی. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پا کستان ، ۱۷۱). [ف : کرنا ، ہونا. [ف : کوشیدن ـ کوشش کرنا کا حاصل مصدر].

ـــــ اُٹھا نہ رکھنا محاورہ.
کسر نہ چھوڑنا ، دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا. زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اب وہ مجھ سے بدگمان ہو گیا ہو گا اور آزار پہنچانے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھے گا. (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۱۲۵).

ـــــ رکھنا محاورہ (قدیم).
جدوجہد کرنا ، دوڑ دھوپ کرنا ، جتن کرنا ، قصد کرنا. خدا نے کہا ، جے کوئی کوشش رکھتے ہیں ہماری طرف آنے کا تو دیکھلانے گے ہمیں انوکوں ناکاں ہماریاں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰). جاہدوا فی اللہ حق جہادہ اس کا معنا ، خدا کی طرف آنے کا کوشش رکھنا ، سو کوشش خوب ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ۱۰۹).

کوشک (و مج ، فت ش) امذ.
قصر ، محل ، ایوان ، اونچی عمارت.

بنازیب و زینت و رونق ہوا
جیتا کوشک و منبر خورنق ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

سیکڑوں ہاتھ لگے خانہ بدوشی میں مکاں
جو بگولا ہے بیاباں میں مجھے کوشک ہے

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۹۱).

ہر کوشک و ایوان ہر اِک منزلِ عالی
عبرت سے ہے پُر اور مکینوں سے ہے خالی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۴۰). اس دو منزلہ کوشک کے کھنڈر ۱۹۰۷ تک موجود تھے. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۳۱). [ف].

کوشنی (و مج ، سک ش) صف.
کچھ گرم کچھ ٹھنڈا ، کنکنا.

ایک سمیں ایک سادھ کے انس
ہوا کوشنی راجس ہنس

(۱۹۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۵). [س : کوشن कोश्ण].

کُوشی (و لین) امث.
چھوٹا سلیپر ، عورتوں کا سلیپر (ماخوذ : جامع اللغات ، پلیٹس). [کوش (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث ، موزّد].

کوشی (۱) (و مج) امث.
مرکبات میں جزوِ آخر (لاحقے) کے طور پر ، کوشش کرنا یا محنت کرنا کے معنوں میں مستعمل. ہر چیز کا مدار سخت کوشی ، زود ناشی اور اتحاد عمل پر تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۵۸). ضمیر میں ایک وجدانی خیر کوشی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۲۴). [کوش (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوشی (۲) (و مج) امث.
ایک قدیم زبان کا نام جو کوش بن حام بن نوح کی نسل سے منسوب تھی. مگر یہ کلدانی علم قدیم کلدانی یا کوشی زبان میں تھا ، (۱۸۸۱ ، مقدمہ تحقیق الجہاد (حاشیہ) ، ۳۸). [کوش (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوفت (و مج ، سک ف) امث.
۱. ضرب لگانا ، کوٹنا ، کُٹائی ، ٹھکائی ، ضرب. لقار خانہ میں اور آہنگروں کی دوکان میں آواز کوفت نقارہ و کوفت آہن وغیرہ کی ہووے ضرور لے جانا کرے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۹۱). جن نالوں پر کاں اور کامل درجہ تک کوفت نہیں ہوتی اول میں اکثر ہوا کے اثر سے دانتوں کے گول نشان اور کھردرا پن باقی رہ جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، افسر الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۷۰). **۲. کبیدگی ، کبیدگی خاطر ، رنجیدگی.**

کوفت سے دن رات کی اے دوستاں
مجھ کو اپنا ہی کیا ہے ناتواں

(۱۸۲۹ ، داستان رنگین ، ۸). اس سے سوائے کوفت اور کبیدگی کے میں تو کوئی نتیجہ نہیں دیکھتا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۷). میں جب طالبہ عقدوں کو اس میں نزول کرتے دیکھتا تو مجھے بہت کوفت ہوتی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۶۲). اس کے کمرے میں جب پہلے پہل آنا جانا شروع ہا تو بڑی کوفت ہوتی تھی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۹۰). **۳. مایوسی ، افسوس ، بے کیفی.** وہ لڑکی رات دن اسی کوفت میں کبھی روتی تھی کبھی خود بخود ہنستی. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۷). لیکن طباعت کی غلطیاں دیکھ کر موجودہ معصیت سے کبھی زیادہ کوفت ہوتی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۴). **۴. تھکن ، تکان ، ماندگی.**

اچھوں کا واں یک ہفتہ جا یک دگر
تجھے باٹ کا کوفت ہے سربسر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۳).

نکلا تھا کبھی وہ گُلِ نازک شبِ مہ میں
سو کوفت نہیں جاتی ہے رخسار سے اب تک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۸). سرسیّد نے ... بہ سبب علالت اور رستے کی کوفت کے چند روز مولوی محمود عالم کے مکان پر ... مقام کیا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۳). بازوؤں کی مالش ، بھونی دینے ، جوتیج کاٹنے، بتانے اور کوفت کے مٹانے میں کیا کیا اہتمام نہیں ہوتے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۸). چند کی ساری کوفت ختم ہو گئی (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۷۹). **۵. الجھن ، پریشانی ، دردِ سری.**

اوروں کا الم قافلہ والوں میں ہے مجکو
کس کوفت میں رہتا ہے یہ صدمہ ہے درا کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹). یا تو ساری عمر کی کوفت مول لو یا شرعی اور قانونی شکل طلاق کی اختیار کرو. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۰۶). **۶. برتن وغیرہ کی سطح پر فولادی قلم کی نوک سے پھول بنے کھودنے اور ان کو سونے چاندی سے بھرنے کا کام.** حلال ہے کھانا پینا اوس برتن سے جس میں کوفت ہو چاندی اور سونے کی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۶۵). لوہے اور فولاد پر اس قسم کا کوفت خاص کر کشمیر ، گجرات اور سیالکوٹ میں ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۲ : ۱۱). [ف : کوفت ، کوفتن ـ کوٹنا کا حاصل مصدر].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
تکلیف یا صدمہ برداشت کرنا ، مصیبت سہنا.

خاطر کے علاقے کے سبب جان کھپائی
اس دل کے دھڑکنے سے عجب کوفت اٹھائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۶). لوگ اپنی رائے کی فتح یابی کے لیے اور اس واسطے کہ لوگ اس رائے کی پیروی کریں ، بے انتہا کوفت اوٹھاتے ہیں. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۹۰).

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
تکلیف دہ ، ملال انگیز. اس طرح کے کوفت آمیز فقرے سُن کر میں ہنستا. (۱۹۷۵ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۳۰). [کوفت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــ برداشت کرنا محاورہ.
رک : **کوفت اٹھانا.** اس بات پر معذرت کا اظہار کیا کہ انہیں کوفت برداشت کرنا پڑی. (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپوٹ ، ۱۹۹).

ـــ بنانا محاورہ.
لوہے کے برتن وغیرہ پر سونے چاندی کے بیل بوٹے نقش کرنا یا چڑھانا. ایسا نادر کوفت بناتا ہے کہ لوہے کو سونا چاندی کر دکھاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۹۳).

ـــ دینا محاورہ.
صدمہ پہنچانا ، مصیبت میں پھنسانا ، مشکل میں ڈالنا.

جو لاتی کوفتہ کبھی نہ رو رو
کہ دی ہے کوفت ایسی تم نے مجھ کو

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فکار ، ۳۸).

ـــ چڑھانا محاورہ.
رک : **کوفت بنانا.** بچھوے کے قبضے پر ایسا کوفت چڑھایا. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۹۳).

ـــ کاری اسث.
(کوفت کاری) برتنوں پر سونے یا چاندی کا نقشین کام بنانے کی صنعت جو بجی کاری ، عرق ، قلم کاری ، زربلند اور کرتا بیدی وغیرہ ناموں سے موسوم کی جاتی ہے (آ ب و ، ۳ : ۳۶). [کوفت + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کا کام امذ.
برتن وغیرہ پر کھدائی کر کے سونے چاندی کے پتر بٹھانے کا کام نیز لوہے وغیرہ پر چڑھایا ہوا سونے چاندی کا پتر. ایک زاغ نول سنہری کوفت کا کام خاص ایران کی ساخت میرے پاس تھی. (۱۸۹۷ ، سیر پرتلہ ، ۱۶۰). اس قسم کے دمشقی برتن کو اگر مانجیں تو پتر نکل آتے ہیں ، برخلاف اس کے کوفت کے کام میں پتر فلز کا جز ہو جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۳۷۲).

ـــ کرا دینا محاورہ.
سخت الجھن میں ڈال دینا ، سخت پریشانی میں مبتلا کر دینا (مہذب اللغات).

ـــ کھانا محاورہ.
رنج برداشت کرنا ، صدمہ سہنا ، جی جلانا ، پریشان ہونا. آخرکار ناچار ہو کر وہ عزیز صاحب تمیز دل میں کوفت کھا کر چپ ہو رہا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۳۸). جب وہ غذا تمام ہوئی کوفت کھانے لگا ، زندگی حرام ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۹۱).

ـــ کھینچنا محاورہ.
تکلیف سہنا ، مصیبت برداشت کرنا.

ہجراں کی کوفت کھینچ کے بیدم سے ہو چلے ہیں
سر مار مار یعنی اب ہم بھی سو چلے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر (مہذب اللغات)).

ـــ گر (ـــ فت گ) امذ.
کوفت کا کام کرنے والا ، لوہے کے برتن وغیرہ پر سونے چاندی کے نقش و نگار بنانے والا. کوفت گر کا بھی نام خدا کیا ہی ہنر ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۹۳). کوفت گر ، فولاد یا اسی قسم کی شے پر سوہان کے دندانوں سے باریک نشان کر کے اس میں سونے اور چاندی کے تاروں سے نقش بٹھایا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷). [کوفت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گری (ـــ فت گ) امث.
لوہے کے برتن وغیرہ پر سونے چاندی کے نقش و نگار بنانے کا کام یا ہنر. استاد ضیاء اللہ تصویر کشی اور نقاشی اور کوفت گری یعنی انگریونگ (Engraving) کے فن میں بے حد مشاق تھے. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۲۳). [کوفت گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُزرنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، رنج ہونا ، تکلیف ہونا.

دیکھیے کب ہو وصال اب تو لگے ہے ڈر بہت
کوفت گزرے ہے فراق یار میں جی پر بہت

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۱).

ـــ کوب (ـــ و مج) امث.
مارنا ، کوٹنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کوفت + ف : کوب ، کوبیدن ـ کوٹنا کا حاصل مصدر].

کوفتگی (و مج ، سک ف ، فت مج ت) امث.
رک : **کوفت.** ہرچند کوفتگی راہ اور شدت اشتہا سے سست و نزار تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۶). اگر مؤرخ کو کسی عصر و عہد میں کسی بادشاہ یا وزیر یا کسی بزرگ سے کوفتگی پہونچی ہو یا ... نوازش و شفقت پر اس کی نظر نہ ہو. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۸). یہ مقام اس عصب کی معرضہ کوفتگی میں اہمیت رکھتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۲۶۳). [کوفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کوفتہ (و مج ، سک ف ، فت ت) (الف) صف.
۱. **کوٹا ہوا.** اب اس تل کو برف کوفتہ میں رکھو یارہ اس میں سے کے نقطۂ نمین تک اُترے گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۱).

تیز رفتار گھوڑے دوڑ سے ماندے ہو کر ایسی زمین سخت میں جو سُم ستوراں سے ترکیدہ اور کوفتہ رہتی ہے غبار اڑانے لگیں ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۳۵). ۲. (أ) **مارا پیٹا ہوا ، چوٹ کھایا ہوا ، تھکا ماندہ.** جو بچے ہیں وہ مجروح اور کوفتہ ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳۰). (أأ) **آسیب رسیدہ، آزار کشیدہ ، رنج دیدہ** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. **کٹے ہوئے یا معمولی پسے ہوئے گوشت میں مسالے ملا کر بنائے ہوئے گولے اور ان کا سالن ، قیمہ کے گول کباب اور ان کا سالن.**

نہ تھا ہر غلولہ بتولی کے کم
دکھے کوفتے بار گولیاں کے جم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۳).

جو لائی کوفتہ کبھی یہ رو رو
کہ دی ہے کوفت ایسی تم نے مجھ کو
(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فکر ، ۳۸).

دھرے پرسندے کوفتے ہیں کہیں
سب رکابی قرینے سے ہیں چُنیں
(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۱۰). صرف گاڑھا شوربا اسی قدر رکھیے جس قدر کبابوں کے ساتھ لپٹا رہے ، اسے کوفتہ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۵). ہاں ، میں نے کہا ہذلل کو کوفتے اور بریانی ایک بار اور کھلا دیں. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۸۳). [ف : کوفتن ـ کوٹنا (رک) کا اسمِ مفعول یا حالیۂ تمام].

--- **بیختہ** (ـــــ ی مع ، سک خ ، فت ت) صف.
کُٹا ہوا اور چھانا ہوا. سبح صاف کرکے باقی ادویہ کوفتہ بیختہ میں ملا کر گولیاں بنائیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۲۲). [کوفتہ + ف : بیختہ ، بیختن ـ چھاننا (رک) کا اسمِ مفعول یا حالیۂ تمام].

--- **پُلاؤ** (ــــ ضم پ ، و مع) امذ.
پلاؤ جو کوفتے کے قورمے میں دم دے کر پکایا جاتا ہے. اناس پلاؤ ، کوفتہ پلاؤ ، بریانی پلاؤ ... یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳). کوفتہ پلاؤ بھی اسی طرح پکتا ہے یعنی یخنی میں چاول ڈال کے کوفتہ کے قورمے میں دم دیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۵). [کوفتہ + پلاؤ (رک)].

--- **خاطر** (ـــــ کس ط) صف.
دل گرفتہ ، رنجیدہ ، ملول. بیماری بھی داد و ستد کے نفع و ضرر میں کوفتہ خاطر رہتے ہیں. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۰). حاجی خان اس خیمے میں اترا اس سے شریف امراء افغان کو رشک و حسد ہوا اور اس سے وہ کوفتہ خاطر ہوئے اور آپس میں دل ماندگی کی باتیں کرنے لگے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷۳). [کوفتہ + خاطر (رک)].

--- **رانانِ تُہی (حلْوائے بے دُو دست) کوفتہ است** کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **دکھی اور غریب کے لیے سوکھی روٹی بھی غنیمت ہے** (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

--- **کرْنا** محاورہ.
کوٹنا ، ٹکڑے ٹکڑے بنا ڈالنا ، ریزہ ریزہ بنا دینا ، پچکا دینا.

تیر قیمہ تن کوں کرتے ہے کماں
کرے کوفتہ سر کوں گرز گراں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۰).

--- **ہونا** محاورہ.
۱. **کوفتہ بننا ، کباب بننا.**

میں دریا نوش ہوں تو آشنا ہے
بطِ بے کوفتہ ہوں جب مزا ہے
(۱۸۶۲ ، طلسم شاہان ، ۱۱۹). ۲. **ٹکڑے ٹکڑے ہونا ، پس جانا.** آری بند کے لئے جو سب سے زیادہ خاص ہدایت ہے وہ صرف یہی کہ عمل کے وقت کسی طرح اسٹاک کی لکڑی یا چھال کوفتہ اور خستہ نہ ہو جائے. (۱۹۳۰ ، کتاب شفتالوہ ، ۳۶).

کوفتی (۱) (و مج ، سک ف) امث.
(عم) **صدمہ ، رنج ، ملال.** بڑی کوفتی ہوئی. (۱۹۶۱ ، فرہنگ اثر ، ۲ : ۸۰). [کوفت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کوفتی (۲) (و مج ، سک ف) امذ.
(مرغ بازی) **وہ مرغ جو لڑائی میں بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہو ، جس کے منہ پر اور آنکھوں پر کاری زخم آئے ہوں** (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳).

ہے کوفتی اور لڑتی ہیں اک ترک سے آنکھیں
مرغِ دلِ بیتاب کا تکواؤ دو پل کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۴۳). [کوفتہ (بحذفِ ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوفتی (۳) (و مج ، سک ف) امث.
قیمے کی مسالہ ملی ہوئی گولی ، چھوٹا کوفتہ. پھر کوفتیاں جو تلی ہوئی تھیں وہ ڈالیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۴۴). [کوفتہ (بحذفِ ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کوفجان (و مج ، سک ف) امذ.
پنجرہ ، قفس.

باہنر کوفجاں ہوں عنادل ہزار حیف
شایانِ شاخِ گل ہوں کلاغ و زغن کے پاؤں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۶). [ف].

کُوفی (و مع) صف ؛ امذ.
۱. **کوفے کا رہنے والا ، کوفے کا باشندہ ؛ (مجازاً) بے وفا اور سنگدل شخص.**

کریں ہم دعا آپ سے توبہ توبہ
یہ کوفی کریں گے یہ شامی کریں گے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹).

حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کُوفی و شامی!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۰۵).

محبت کا گلا جو گھونٹ ڈالیں
اثر باز آئے ایسے کوفیوں سے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۲۲). ۲. **عربی رسمِ تحریر کا ایک طرز**

جو کوفے کی طرف منسوب ہے اور خطِ کوفی کہلاتا ہے.

ملایا خا ک میں ان کو جہاں کی بیوفائی نے
کتابہ خطِ کوفی میں لکھو گورِ غریباں کا

(١٨٤٢ ، مرأۃ الغیب ، ٥٧). کمروں کی دیواروں پر چونے سے قالین نما جو نقش بنائے گئے ہیں جن میں نباتی نمونے ... کوفی اور رواں خط میں کتبات کے ساتھ شامل کر دیے گئے ہیں. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٥٧). [کوفہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گُلْزار (---ضم گ ، سک ل) امذ.
وہ خطِ کوفی جس میں حروف کو بیل بوٹوں سے مزیّن کیا گیا ہو. خطِ کوفی کی ایک اور قسم ہے جسے کوفی گلزار کہتے ہیں. (١٩٦٢ ، مسلمانوں کے فنون ، ١٠٣). [کوفی + گلزار (رک)].

کَوفی (و مع لین بز لین) امث.
کافی ، ایک قسم کا قہوہ. اس پہاڑ کے ڈھالوں پر کوفی کے کچھ باغات ہیں. (١٩٦٨ ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، کراچی ، ٥ ، ٣٦ : ٥١). [کافی = قہوہ کا محرّف].

کُوفِیّہ (و مع ، کس ف ، شد ی بفت). (الف) امث.
چہار گوشہ رومال جسے عرب اپنے سر پر ڈالتے اور عقال (مخصوص ڈوری) اس پر لپیٹتے ہیں. سر پر نہایت عمدہ بیش قیمت دمشق کی بنی ہوئی کوفیہ تھی اور کوفیہ پر کارچوبی عقال. (١٨٩٩ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ٦٩). (ب) امذ.
خطِ کوفی.

کہ ایک دن بعدازاں اور ایکشب کو
کہ وہاں پہنچا پڑھا کوفیہ خط کو

(١٩٤٧ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ٣١). [کوفی (عَلَم) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

کُوک (١) (و مع) امث.
١. دل خراش آواز ، غم بھری آواز ، چیخ ، چھلاہٹ.

اوٹھی کوہلاں مست ہو ہانک مار
اوٹھی کوک کوکیاں کے بے اختیار

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٨).

کچھ نہ جانا کہ کسے پیاس ہے اور ہے کسے بھوک
بچے دم توڑتے ہیں رانڈوں میں ہے رونے کی کوک

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٢ : ٩٥). آنکھوں سے اس نے کچھ نہ دیکھا تھا ... صرف چیل کی کوکیں سنی تھیں. (١٩٣٣ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ٩٠). **٢. سُریلی آواز ، میٹھی آواز ، خوش الحانی ، آواز یا گلے میں مٹھاس ہونا.**

سازِ عیش بیدلی ہے خانہ ویراں مجھے
سیل یاں کوکِ صدائے آبشارِ نغمہ ہے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٨٧).

تیری کوک میں ہے وہ جادو بیانی
دل آویز ہے وہ تری چھیڑ خوانی

(١٩١٠ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ٢٠٧).

یہ حسیں کوک ، یہ دلدوز نوائے غمگیں
مجھ سے مت پوچھ کہ میرے لیے کیا لاتی ہے

(١٩٨٢ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ١٣٣). **٣. کوئل ، مور اور فاختہ وغیرہ کی آواز.** کوئل کی کوک اور پپیہے کی ہوک دلوں پر آفت لاتی ہے. (١٨٨٧ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ١٨٢). آم کی ٹہنی کی کوئل ، سب اُس پیاری اور سُریلی صدا کی راہ دیکھ رہے ہیں جس کی کوک کلیجے میں ہوک پیدا کرتی ہے. (١٩١٣ ، انتخابِ توحید ، ١٠).

تمہیں معلوم ہے تاریکی و تنہائی شب میں
تمہاری کوک سے کوئل ! دلِ انساں پہ کیا گزری

(١٩٨٨ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ٧٩). [رک : کوکنا (١) کا حاصلِ مصدر].

---پَڑْنا محاورہ.
رونے پیٹنے کی آواز بلند ہونا ، گریہ و زاری کا شور ہونا.

اٹھی ہے اپنے دل سے کچھ ایسی ہی ہوک سی
پڑ جاتی جس سے دشت میں ہے ایک کوک سی

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٥٨).

رخصت جو مل گئی تو شگفتہ وہ دل ہوا
رونے کی کوک پڑ گئی رخصت کا غل ہوا

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ١ : ١٤٣). تمہاری بیٹی تو ہمارے محلوں کی رانی ... اس پر ایک کوک پڑے گی ، دلہن رخصت ہو گی. (١٩٣٣ ، مغل اور اردو ، ١٣).

---سُنانا محاورہ.
آواز نکالنا ، آواز لگانا.

کوئل نیں آئی کوک سنائی بسنت رُت
بورائے عام خاص کہ آئی بسنت رُت

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١١٣).

جب جی ہٹلے اندر آیا
شکر خدا کا کوک سنایا

(١٨٥١ ، مثنوی مورک سمجھاتے ، ٣٠).

---کَرْنا محاورہ.
چیخنا ، چلانا ، نالہ و فریاد کرنا.

سو سُرخاں دیویں کھینچ سُر خوش کا
کریں کوک کوکے دلاں مبتلا

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٥٥).

سر الذہب کا نام سن کے کنور
کرا کوک کر کے ہوا بے خبر

(١٧٥٢ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ٢٦).

---کَروں تو جگ ہَنسے ، چُھپکے لگے گھاؤ ، ایسے کَٹھن سِنیہ کو کے بَد کروں اُپاو کہاوت.
اگر چلاؤں تو لوگ مذاق اڑاتے ہیں ، اگر خاموش رہوں تو زخم لگتے ہیں ، ایسی سخت بیماری کا کیا علاج کروں یعنی عشق ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں.

کُوک کروں تو جگ ہنسے ، اور جی کو لاگے گھاؤ
ایسے کٹھن سنیہ کا کیسے کروں اپاؤ
(۱۸۷۳ء ، بے نظیر بدر منیر (آرام کے ڈرامے (رونق)) ، ۳ : ۳۳).

ـــــ لگانا محاورہ.
چیخنا ، چلّانا ، نالہ کرنا.
یہ دیکھ سماں ناچتی پھرتی ہیں چکوریں
کوئل نے بھی وہ کوک سہانی ہے لگائی
(۱۹۱۷ء ، راج دلاری ، ۸).

ـــــ مارنا محاورہ.
آوازِ گریہ بلند کرنا ، نالہ و شیون کرنا ، نالہ و فریاد کرنا.
جو ضبط آہ سے جان تن سے بہتر ہے
مثال عقل و رنگ مرہ کیوں مارے کوک
(۱۸۹۳ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۳۴).
کیوں بجھائے ہو دیا الفت کا پھوکاں مار کے
چاہتا ہے دل مرا رُوؤں میں کوکاں مار کے
(۱۹۶۶ء ، راجہ مہدی علی خان ، انداز بیان اور ، ۲۶۳).

کُوک (۲) (و مع) امث.
کسی کل مشین کا شور یا آواز، گھنٹے یا گھڑی وغیرہ کے فنر ، کمانی یا چکر کا لپٹاؤ جو چابی کے ذریعے سخت کیا جاتا ہے ، اس کی قوت سے یہ آلے چلتے ہیں ، فنر کا لپیٹ ، چابی ، کُنجی. بڑے صاحبزادے اپنا کوک کا موٹر لیے ہوئے تشریف لائے . (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۱۳۶).
انسانیت کا شور ، کھلونے کی کُوک ہے
آدمی نہیں ہے صرف دکھاوے کی ہُوک ہے
(۱۹۸۴ء ، سمندر ، ۲۹۰). [رک : کوکنا (۲) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ اُترنا محاورہ.
کوک ختم ہو جانا ، چابی ختم ہونا ، گھڑی باجے یا گھنٹے وغیرہ کے چکّر کا کُھل جانا ، کُنجی ہو چکنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)

ـــــ بھرنا محاورہ.
چابی کے ذریعے کل ، گھڑی ، مشین وغیرہ کے فنر ، کمانی یا چکّر کے لپیٹ کو سخت کرنا ، چابی دینا. گھڑی والے نے اس کو جیب سے نکالا اور دستِ شوقین کی انگلیوں سے چُٹکی بجاتے کوک بھر دی. (۱۹۰۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۵). ایسا لگ رہا تھا گویا کسی قدیم مصری ممی کو سیدھا کھڑا کر کے اس میں کوک بھر دی گئی ہو. (۱۹۵۰ء ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۲۱).

ـــــ چڑھنا محاورہ.
گھڑی گھنٹے وغیرہ میں زیادہ کُنجی لگ جانا ، چکّر کا زیادہ کسا جانا ، چابی زیادہ بھر جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ دینا محاورہ.
رک : کُوک بھرنا ، چابی دینا.
چھیڑ کر دل کو وہ سن لیتے ہیں شیون کیسا
کوک دیتے ہیں تو بجتا ہے یہ ارگن کیسا
(۱۸۵۳ء ، غنچۂ آرزو ، ۳۸). اپنی بائیں ہاتھ کے پیچھے کرکے گھڑی میں الٹی کوک دیجیے اور یہ دیکھیے کہ آپ روک دار دندانوں کی کٹ کٹ کو کس قدر صفائی سے محسوس کرسکتے ہیں . (۱۹۶۶ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۶۰).

کُوک (۳) (و مع) امث.
(بٹیر بازی) منہ کی بھاپ جو چوٹ کھائی ہوئی بٹیر کے سر اور گردن وغیرہ پر دی جائے (ا پ و ، ۸ : ۱۲۳). ہر روز وقتِ شام دونوں کال میں دو مرتبہ اور سر پر کوک تین مرتبہ دیا کریں. (۱۸۹۱ء ، رسالہ بٹیربازی ، ۵). [مقامی].

کوک (۱) (و مج) امذ.
عورتوں سے صحبت ، عیاشی ، شہوت ، عورت سے لذت اُٹھانا.
کُن اور لچھن میرا وو کوک ہے ہاشمی کیوں سب عیاں
کیا عار کر بولوں اپے استاد جو ہے کوک کا
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۶).
انشا کی بات چیت میں جو چھیڑ چھاڑ ہے
سو لذت النسا میں کہیں ہے نہ کوک میں
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۲۰۱).
پیروں کی خلوت گہ پر پڑ جائے گر میری نظر
زانوئے فکر پہ گو میں کوک کا آسن کہوں
(۱۹۲۶ء ، بہارستان ، ۷۳۲). [س : कोक].

ـــــ شاستر (ـــــ سکن س ، فت ت) امذ.
کتاب جس میں عورتوں کی اقسام،عیب و خوبی اور ان سے مجامعت اور لطف اندوزی کے طریقے وغیرہ درج ہوں ، کتاب لذت النسا ، بھوک بلاسن. میں نہیں جانتا کہ کوک شاستر کو تصانیف کی کس صنف میں رکھوں ، یہ کتابیں حددرجہ کی عیاشانہ نظمیں ہیں جن میں شہوت انگیز اعمال کی تشریح و تجزیہ ہوتا ہے. (۱۹۳۵ء ، خطبات گارساں دتاسی ، ۱۳۷). اس چلتے پھرتے کوک شاستر کو یاد رکھنا چاہیے. (۱۹۸۷ء ، اک محشر خیال ، ۶۹). [کوک + شاستر (رک)].

ـــــ کاویہ (ـــــ کس و ، فت ی) امذ.
رک : کوک شاستر. جوتش ، رس ، گیتا ، کوک کاویہ ... ان سب کو پڑھا ہوں. (۱۸۰۱ء ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۷). [کوک + کاویہ (رک)].

کوک (۲) (و مج) امث.
(خیاطی) کپڑے کی کچی سوڑائے کو لگائے ہوئے لمبے ٹانکے ، لنگر ، شلنگا ، کچی سلائی ، لنگر ، تُرپائی ، دھاگا ڈالنا ، لمبے ٹانکے (پلیٹس ؛ ا پ و ، ۲ : ۱۵۴ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). [کوکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ دینا محاورہ.
کچی سلائی کر دینا ، لنگر ڈال دینا ، نکیانا ، تاگے ڈال کر کھڑا کر دینا ، ترپ دینا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

کوک(۳) (و مج) امث.
رک : **کوکھ.**

صبح شرق کے بالا کے بل کی تھوک
نکالیا جو کنجن کی جب تم ہی کوک

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۵۹).

مارا ہے لعینوں نے بیرے کوک میں خنجر
بے بے علی اکبر

(۱۸۱۲ء ، کلِ مغفرت ، ۱۰۱). نیک کوک کی بیٹھی تھی ، اس کا پیٹو بیچتا ہے ، کبھی تیوری پر بل نہ لاتی. (۱۹۱۰ء ، سنجوگ ، ۴۹). گو یہ کچھ نہ دیویں گے ، مگر دل میں تو خوش ہو جائیں گے کہ کیسی نیک کوک کی بیٹی ہے دھن بھاگ اس ما کے جس نے ایسی بیٹی اٹھائی. (۱۹۳۶ء ، نالۂ زار ، ۱۰۹). [کوکھ (رک) کا ایک املا].

ـــــجلی (ـــــفت ج) صف.
رک : **کوکھ جلی ، وہ عورت جسے اولاد کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو ، بد دعا کے طور پر بھی بولتے ہیں.**

سنا نہیں فریاد یہاں اس گھڑی کوئی
مجھ کوک جلی کی

(۱۸۱۲ء ، کلِ مغفرت ، ۱۰۹). کوکہ جلی بنا برہا کی آنچ میں پڑی کوکتی تھی کہ آئے گئے کا کلیجہ پھٹتا تھا. (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۵۳). [کوک + جلی (جلنا (رک) سے ماضی صیغۂ واحد مونث بطور صفت)].

ـــــمانگ بھری پُری رَہے کہاوت.
رک : **کوکھ مانگ بھری پری رہے ، شوہر زندہ رہے اور اولاد ہوتی رہے.** بنک اتھا کے راج کرو ، کوک مانگ بھری پری رہے. (۱۹۱۱ء ، قصہ مہر افروز ، ۳۰).

کوک(۴) (و مج) امذ.
پتھر کا وہ کوئلہ جس سے آنچ دے کر کاربن خارج کر دیتے ہیں اور جو لوہے کو پگھلانے میں کام آتا ہے. بہتر ہے کہ آگ کوک یا کوئلوں کی ہو. (۱۹۳۸ء ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۷۷). کبھی کبھی لوہے کا کوئی ٹکڑا کوک کے ساتھ بھٹی میں چلا جاتا ہے. (۱۹۷۶ء ، فن آہن گری ، ۷۶). [انگ : Coke].

کُوکا (و مع) امذ.
۱. **کوکنے والا ، فریادی ؛ (کنایۃً) کوئل.**

سچ کیوں لگیا ہے ذکر سنا ہو مستی پیا
کوکا ہو کوکتا ہے دل پک رہ ستی پیا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۴).

کوکے ، طوطیاں ، شارکاں خوش آواز
کہیں قمریاں تورباں سبات راز

(۱۸۰۷ء ، داستان فتح جنگ ، ۱۰۶۳). ۲. **سکھوں کے فرقے کا نام جس کا بانی رام سنگھ بڑھئی ہوا ہے چونکہ یہ تقریر کرتے وقت بہت چیختا تھا اس لیے یہ نام ہوا.** سکھوں کے ایک فرقے کو جسے کوکا کہتے ہیں یہ بات ناگوار گزری. (۱۸۶۴ء ، مقالات گارساں دتاسی ، ۱ : ۱۳۳). [کوک (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کوکا(۱) (و مج) امذ ؛ امث ؛ ـــــکوکہ.
دودھ شریک بھائی ، دودھ پلانے والی (انا ، دائی) کا لڑکا. یہ کوکا ادب سے دست بستہ کھڑا رہا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۰۸). اس واقعہ کو جہانگیر نے سنا تو وہ اپنے کوکا کے مارے جانے پر ... نہایت غمگین ہوا. (۱۸۹۱ء ، رسالہ حسن ، ۱ ، م ۱ : ۳۹). کل ہی کا ذکر ہے کہ اس کی کوکا مرا ہوا بچہ جنی. (۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۵ : ۹). [کوکہ (رک) کا ایک املا].

کوکا(۲) (و مج) امذ.
۱. **بلی کیل ، چھوٹی پرینگ ، پھل دار کیل.**

کوکے کے بھائیوں میں ٹھہری ہے بادشاہی
قائم ہے تخت جب میں تب میں لگے ہیں کوکے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۳). ایک چھوٹے سے بکس میں قرینے کے ساتھ سب کتابیں لگا کر اس میں کوکے جڑ دیں گے. (۱۹۱۰ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۷۹). کوکوں کو منہ سے کاٹ ڈالتے ہیں. (۱۹۲۰ء ، انتخاب لاجواب ، جولائی ، ۹). ۲. (عو) **ناک میں پہننے کا زیور جو پھلی دار کیل نما ہوتا ہے ، لونگ.** اس وقت اسکرین پر سعیدہ کی ناک اور کوکا قٹ کرتی انگلیاں نظر آتی ہیں. (۱۹۸۸ء ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۶۱۱). ۳. **کلی ، غنچۂ نیلوفر.**

چمن زار خلائق میں یہ دل ہی گل عجائب ہے
تشابہ جس کو ہے صورت میں نیلوفر کے کوکے سے

(۱۸۵۸ء ، تراب ، ک ، ۲۰۷). ۴. **سرخ کنول ، سرخ رنگ کا کلی کی مانند پھلوں کی کیل میں نیچے لٹکتی ہوئی چیز ؛ وہ گچھا جو کیلے میں سے نکلتا ہے ؛ کانٹا ، سول** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات پلیٹس). [س : कोरक+क].

ـــــبیلی (ـــــی مج) امذ.
گل نیلوفر. جھیل میدان میں لہراتی نظر آتی کہ کنارے اس کے سبزہ لگا تھا اور سینکڑوں کنول کھلے اور کوکا بیلی کی اس میں بڑی تھیں. (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۱۱). بعض آبی پھول ہوتے ہیں جو نہر ، تالاب ، جوہڑ وغیرہ میں ہوتے ہیں مثلاً کوکا بیلی وغیرہ. (۱۹۳۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۶ : ۹). [کوکا + بیلی (رک)].

کوکا(۳) (و مج) صف.
رک : **کوک(۱).** فحاشی اور عریانی کو ہوا دینے میں یوں تو مغرب زدہ عناصر کے کوکا کلچر کو بہت بڑا دخل ہے لیکن ... نائٹ کلبوں کے بڑھتے ہوئے رواج نے اس لعنت کو بہت تیزی کے ساتھ ترقی دی ہے. (۱۹۶۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۸ اگست ، ۹). [رک : کوک (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کوکا(۴) (و مج) امذ.
ایک درخت جس کی پتیاں دواؤں میں استعمال کی جاتی ہیں اس سے کوکین بھی حاصل کی جاتی ہے. ان کے علاوہ کوکین جو کوکا (Coca) کے پودے سے حاصل ہوتی ہے ... کا استعمال بھی عام ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۲۳). [انگ : Coca].

کوکائی (و مج) امث.
(ٹھگ) الو کی آواز کے شگون کا نام ، کُڑا ، ٹھا کر (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۹۸۰). [مقامی].

کوکَب (و لین ، فت ک) امذ.
۱. **ستارہ ، تارا.**

جاگنے کتنی ہے جوں دیدۂ کوکب ہر رات
ہے تو بے خوابی و حیرانی میں اپنی یہی بات
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۸).

یہ کربلا میں ہوا جمع شام کا لشکر
فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکبِ منحوس
(۱۸۷۲ ، مجاہد خاتم النبیینؑ ، ۲۳).

تنِ اقدس پہ کیا موزوں قبائے خسرواں ہے
جبیں سے نور افشاں کوکبِ صاحبقراں ہے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۰۲).

وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اس سے اب نا آشنا تیری جبیں
(۱۹۷۲ ، اقبال اور قرآن ، ۲۶۳). ۲. (نگینہ گری) **گوہر شب چراغ ؛ نہایت شفاف اور منور یاقوت جو دہکتے ہوئے کوئلے کی مانند اندھیرے میں چمکے** (ا ب و ، ۲ : ۶۲). [ع].

ـــــ الصُّبْح (ـــــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، سک ب) امذ.
(تصوف) **ستارۂ صبح ؛ مراد : وہ تجلی جو سب سے اول میں ہو یعنی پہلے نظر آئے.** کوکب الصبح اوس تجلی کو کہتے ہیں جو سب سے اول میں ہوتی ہے کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوس کا مظہریۂ نفسِ کلیہ پر جیسا کہ کلام مجید میں ہے فلمّا جنّ علیہ الّیل را کوکباً. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۰۸). [کوکب + رک : ال (۱) + صبح (رک)].

ـــــ بِلاوَل (ـــــ فت ب ، و) امذ.
رک : **ککبھ بلاول.** کرنہوں کے راگ ککبھ بلاول کو نواب یا گستان میں کوکب بلاول ہی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۹۲). [کوکب + بلاول (رک)].

ـــــ دُرِّی کس صف (ـــــ ضم د ، شد ر) امذ.
چمکیلا موتی ، گوہر شب چراغ. کوکب دری انھیں نے روضۂ مبارک پر چڑھایا تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۲۳). کوکب دری جو صدیوں سے حرم محترم کے اندر جالی مبارک میں بحفاظت نصب تھا اس پر شریف صاحب کا قبضہ کر لینا ، یہ سب امور ایسے قابل افسوس ہیں جن کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۳۱). [کوکب + در (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دُمْدار کس صف (ـــــ ضم د ، سک م) امذ.
(ہیئت) **دمدار ستارہ ، جھاڑو ستارہ ، ستارۂ دنبالہ دار.**

ابرو ہے اور وہ سرمہ کا دنبالہ زیبِ چشم
گویا ہلال کوکبِ دمدار کے قریب
(۱۹۰۵ ، کلیات رعب ، ۶۷). [کوکب + دمدار (رک)].

ـــــ ساعَتی کس صف (ـــــ فت ع) امذ.
(کنایۃً) **قطب تارا جو کرۂ زمین کے شمالی سرے پر نظر آتا ہے اور جسے رات میں وقت معلوم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.** قطب تارا ... مقدم یا پیش قراول (یعنی جد ، دُبِّ اصغر) دونوں میں روشن تر تھا اور بعض اوقات « کوکب ساعتی » کہلاتا تھا کیونکہ اسے رات میں وقت معلوم کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۱۷۶). [کوکب + ساعت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سَیّار کس صف (ـــــ فت س ، شد ی) امذ.
گردش کرنے والا ستارہ.

فانوس ہیں اس شمعِ صباحت کے سب افلاک
جو کوکبِ سیار ہے پروانہ ہے اسی کا
(۱۸۳۶ ، مہر ، د ، ۶۱). [کوکب + سیار (رک)].

ـــــ صَباحی کس صف (ـــــ فت ص) امذ.
(کنایۃً) **ستارہ مریخ ، مریخ ستارہ جب آفتاب سے پہلے طلوع ہوتا ہے تو اسے کوکبِ صباحی کہتے ہیں.** مریخ کا رنگ مدھم سرخ ہے اور بعض اوقات زہرہ کے حجم کے برابر معلوم ہوتا ہے ... اور جب یہ آفتاب سے آگے طلوع ہوتا ہے تو اس وقت اس کو کوکب صباحی یعنی صبح کا تارہ کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، اشکال کرہ ، ۳۰۴). [کوکب + صباحی (رک)].

ـــــ صُبْح کس امذ (ـــــ ضم ص ، سک ب) امذ.
رک : **کوکب الصبح ، وہ روشن ستارہ جو نمود سحر کے وقت طلوع ہوتا ہے.**

کوکبِ صبح جلوہ ریز ہوا
شب نے کی اختیار راہِ گریز
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۶). [کوکب + صبح (رک)].

کوکَبَہ (و لین ، فت ک ، ب) امذ.
۱. **ستارہ.** کوکبۃ السہم ، اس میں پانچ ستارے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۱).

برطانیہ کا کوکبہ ہے دہر سے بلند
ہندوستاں کے قافلہ سالار ہیں کہاں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۲).

آسرا کوکبۂ بخل و زمانہ کا ہے یا
عزمِ مردانہ و بازوئے دلیرانہ کا
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۸). ۲. **گروہ ، جماعت.**

میں نے بتلائے عبادت کے حقیقی معنی
میں ہوا پیش رو کوکبۂ اہلِ نیاز
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۱). ۳. **شان و شکوہ ، کرّوفر ، حشمت و فوج.**

شکستہ شۂ دیں سے ہے آشکار
نہ وہ کوکبہ ہے نہ لشکر ہے کل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۹). بادشاہ کو کوکبۂ خسروی کے سامنے سر جھکانا پڑا. (۱۹۰۳ ، مقالات شروانی ، ۹۸). ۴. **سواروں کا پرا ، شاہی جلوس.**

رونقی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی
اترائے کیوں نہ خاک سر رہگذار کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱).

پھیلا ہوا پہاڑ کے دامن میں دُور تک
میدان و شہر و کوکبۂ شہریار تھا
(۱۹۰۳ ، مخزن ، لاہور ، اگست ، ۲۶). ۵. عصائے بلند جس کے بالائی سرے پر صیقل شدہ فولادی گولا لگا ہوتا ہے ، ایسے شاہی سواری کے آگے آگے لے کر چلتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۶. (مشعلچی) بلندی پر لٹکا ہوا گیس یا بجلی کی روشنی کا ہنڈا (ا پ و ، ۱۲۵). اور کوکبے جو ہزار ستون کے اندر لٹکتے ہیں ، سو منوں کے ہیں ، کہ جن کی روشنائی جھاڑوں سے زیادہ ہے (۱۸۰۳ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۷). اور کوکبہ و قنادیل مرقد کے اوپر لٹکائی جائیں (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۵۰). کوکبہ ، ان کی ایک تعداد عقل شاہی کے سامنے آویزاں کی جاتی ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). ۷. سونے چاندی یا صیقل شدہ دھات کا بنا ہوا ستارہ ، جو فوج اور پولیس وغیرہ میں عہدے کے امتیازی نشان کے طور پر لگایا جاتا ہے ، پھول ، نشان ، ستارہ (پلیٹس). ۸. (موسیقی) راگ مالکوس کی پانچ راگنیوں میں سے ایک کا نام جس کا مہینہ کنوار کاتک کا اور وقت آدھی رات کا ہوتا ہے. کوکبہ ، دھیو کیبہ دھ نی سا رے کا ما پا مہینہ کنوار کاتک وقت رات کا چوتھا پہر. (۱۹۰۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۸۰). [کوکب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

کَوکَبی (و لین ، فت ک) امث.
ثوابت یا بروج سے متعلق. شمسی اور کوکبی زمانے کے حساب کے بیان میں. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۲۵). ایسے ہم نظام کوکبی یا کہکشاں (Milky Way) کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۳۰). [کوکب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دِن (ـــ کس د) امذ.
(ہیئت) وہ دن جو اس وقت شروع ہوتا ہے جب کہ راس الحمل نصف النہار پر ہو اس لیے اس وقت گھڑی ، گھنٹے ، منٹ ، سیکنڈ پر صحیح ہونی چاہیے ، روز فلکی. کوکبی دن اس وقت شروع ہوتا ہے جب کہ راس الحمل نصف النہار پر ہو. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۳۰). آفتاب کے نصف النہاری عبور کے ذریعہ شمسی دن کا تعین کیا جاتا ہے جو کوکبی دن سے تقریباً ۴ منٹ بڑا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۶۷). [کوکبی + دن (رک)].

ـــ دَور (ـــ و لین) امذ.
وہ مدت مراد ہے جو سورج کے گرد سیارہ کی گردش کی تکمیل میں لگتی ہے اس مدت کو بالعموم کوکبی دور بھی کہتے ہیں (علم ہیئت ، ۹۱). [کوکبی + دور (رک)].

ـــ سال امذ.
وہ سال جس کا آغاز شعری یمانی کے شمسی طلوع پر کیا جاتا تھا یہ وہ مدت ہے جس میں سورج آسمان میں ٹھیک اسی مقام پر واپس پہنچتا ہے جہاں چند ستارے پہنچے ہیں. ایک تو کوکبی سال ہے جو اسی اصول پر مبنی ہے جیسے ... مصری سال تھا جس (کے آغاز) کا اعلان ... شمسی طلوع پر کیا جاتا تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۶۷). [کوکبی + سال (رک)].

ـــ گھڑی (ـــ فت گھ) امث.
ایسی گھڑی یا آلہ جس سے نصف النہار ستاروں کے عبور کے اوقات کے وقفے میں ستاروں کے اصالی علی وقوع کو ظاہر کیا جا سکتا ہے. کوکبی گھڑی کو ٹھیک کرنے کے واسطے ایک ستارہ چُنا جاتا ہے جس کا صعود معلوم ہو. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۹۲). [کوکبی + گھڑی (رک)].

ـــ ماہ امذ.
(ہیئت) وہ مدت یا عرصہ جس میں چاند ثوابت کے لحاظ سے اپنے اصل مقام پر واپس آ جاتا ہے ، وہ مدت جس میں چاند کا صعود مستقیم بقدر ۳۶۰ ڈگری بڑھ جاتا ہے. قمری ماہ کوکبی ماہ سے بڑا ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱۳۹). [کوکبی + ماہ (رک)].

ـــ مُدّت (ـــ ضم م ، شد د بفت) امث.
(ہیئت) ایک ستارے سے چل کر واپس اسی ستارے تک پہنچنے کے وقفہ کو کوکبی مدت (Sidereal Period) کہتے ہیں (علم الافلاک ، ۱۹۳). [کوکبی + مدت (رک)].

ـــ وَقت (ـــ فت و ، سک ق) امذ.
وہ وقفہ جو راس الحمل کے گذشتہ مرور سے لے کر آن مذکور تک گزرا ہو جب کہ اس وقفہ کو کوکبی گھنٹوں ، منٹوں وغیرہ میں بیان کیا جائے. ہیئتی گھڑی کی رفتار ایسی ہوتی ہے کہ اس سے کوکبی وقت ظاہر ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۳۰). نقطۂ اول حمل کے ساعتی زاویے کو ناظر کا کوکبی وقت کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۹۱). [کوکبی + وقت (رک)].

ـــ یَوم (ـــ و لین) امذ.
رک : کوکبی دن. اسی طرح سے وہ مدت جو ثابت ستاروں کو قطب کے گرد اپنی گردش کے مکمل کرنے میں صرف ہوتی ہے کوکبی یوم کہلاتی ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۳۰). [کوکبی + یوم (رک)].

کَوکَبِیَہ (و لین ، فت ک ، کس ب ، فت ی) صف ؛ امذ.
۱. ستارہ پرست ، نجوم کو پوجنے والا.

دہریہ و منصریہ و کوکبیاں
غمگین کہتے ہیں سب اس عالم کو قدیم
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۱). ۲. تارا مچھلی ، پانچ بازوؤں والی ایک نوع کی سمندری مچھلی جس کے سارے جسم پر قینچی کی طرح کاٹنے والے اعضاء ہوتے ہیں ، اس کی شکل پانچ کونوں والے ستارے جیسی ہوتی ہے. کوکبیہ (اسٹی رائڈیا) اس صنف میں صرف اصلی تارا مچھلی (اسٹار فش) داخل ہے جس کے وسط میں ایک گردا سا ہوتا ہے جس میں سے ہاتھ نکلے ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۷). [کوکب + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

کوک ٹیل (و لین ، سک ک ، ی مج) امث.
چند شرابوں کا آمیزہ ، مرکب شراب. مردوں نے لاولیچ کے سرخ پردوں کی طرف ذرا ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے سرسری نظر ڈالی اور پھر کوک ٹیل بنانے میں مصروف ہو گئے . (۱۹۷۰ء ، سوئے بھی منتظر چلے ، ۱۰۱). [انگ : Cock Tail].

کُوکُر (و مع ، لت ک نیز ضم ک ، ضم و ، فت ک) امذ.
کتا ، سگ.

اوس نے جھنجھلا کر یہ بات اوس سے کہی
ہیں رسوئی کھا گیا کُوکُر سنّر
(۱۸۳۳ء ، عجائبِ رنگین ، ۹۰).

کہیں کہیں کوکر بھونکت
موتت ٹانگ اُٹھائے
(۱۹۲۴ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۲ : ۳). [پ : कूकर].

---بسیرا کرنا محاورہ.
ذرا کی ذرا سستانا ، ذرا آنکھ جھپکانا ، بہت کم آرام کرنا ، ذرا سی دیر ٹھہر کر چلتے بننا ، بہت کم ٹھہرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---بھنگرا (---فت بھ ، غنہ ، سک گ) امذ.
ایک بدبودار بوٹی کا نامِ لاط : Vertesina Prostrata
برابر سنکے کے ... کوکر بھنگرا کھڑا ہوا ہے. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۲). [کوکر + بھنگرا (رک)].

---تیرائی (---ی لین) امث.
(پیراکی) تیراکی کا ایک انداز ، کُتّے کے تیرنے کے انداز سے تیرنا ، سگ شناوری (فرہنگِ آصفیہ). [کوکر + تیرائی (تیرنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---چال امث.
ڈلکی چال ، چور چال جس میں آہٹ نہ ہو. وہ کوکر چال چلتا ہوا کرسی پر جن داروں کی طرح آ بیٹھا. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۶). [کوکر + چال (رک)].

---چِنڈی (---فت چ ، سک ن) امث.
ایک رونیدگی جس کے پتے کاسنی اور تمباکو کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں اور انتہائی بدبودار ہوتے ہیں ، ان کا لیپ دیوانے کتے کے کاٹے کے لیے مفید ہے ، کتا اس کو کھاتا ہے تو قے کرتا ہے اس لیے اس کو ککرونده بھی کہتے ہیں. اُدھر کارٹ آنکھ بند کرتے ہی تھل میں پہنچ گیا تھا اب وہ تھا اس کے اردگرد بھی کانٹے ... آہ بند کوکر چنڈی. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [کوکر + چنڈی (رک)].

---دَنتی (---فت د ، سک ن) امث.
چوپے دتی ، چوپے دتیاں ، جنیاں ، کوکر دتیاں ، کلائی میں پہننے کا پہنچی کی قسم کا زیور (۱۹۴۰ء ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۲ : ۳۹). [کوکر + دنت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کھانسی (---مع) امث.
ایک قسم کی کھانسی جس میں کھانستے وقت کتے کے جیسی آواز نکلتی ہے ، کالی کھانسی ، کتا کھانسی. چند حالتوں یا بیماریوں میں دم کشی کے ساتھ آواز ہوتی ہے مثلاً کوکر کھانسی. (۱۸۸۴ء ، کلیاتِ علمِ طب ، ۱ : ۵۹). کوکر کھانسی ، پھیپھڑے کا سڑ جانا ، پتھہ ... وغیرہ امراض میں کافور کا استعمال نافع ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۲۸۹). [کوکر + کھانسی (رک)].

---مُتّا/مُوتا (---ضم م ، شد ت نیز و مع) امذ ؛ ← ککر متّا.
سانپ کی چھتری ، سانپ کی ٹوپی ، کھمبی ، ایک قسم کی نباتات جو برسات میں اُگتی ہے.

کوچۂ یار میں پھولا ہے جو کُوکر متّا
لُبلُو ہو گا پھر اپنا نہ گُلِ تر پیدا
(۱۸۳۲ء ، چرکین ، د ، ۹۱). تھوڑا سا کوکر موتا جو تما کو سلگانے میں کام آتا ہے زخموں میں بھر کے رومال سے سر کو باندھ دیا. (۱۹۲۸ء ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۹۹). [کوکر + متا (مُوتنا (رک) سے مشتق)].

کُوکَرم (و مع ، فت ک ، ر) امذ ؛ ← ککرم.
بُرا کام ، فعلِ بد ، عملِ بد. کیسا پاپ ہو رہا ہے کیسے کوکرم ہو رہا ہے. (۱۹۰۱ء ، سیتا ، ۱ : ۲۱۹). کوکرم کرنے والوں کو باندھ لینا تو میرا دستور ہے. (۱۹۲۱ء ، جنی پریلاپ ، ۳۶). [س : کو / کُ कु + کرم = کام].

کُوکَڑا (ضم ک ، مع و ، سک ک) امذ.
(مرغبانی) مرغیوں کی ایک بیماری جس میں مرغ اور مرغیاں منھ کھول کر سانس لیتے ہیں اور منھ سے لیسدار مادہ رال کی طرح ٹپکتا ہے ، بیٹ نرم بدبودار اور سبزی مائل ہوتی ہے ، رانی کھیت متعدی امراض رانی کھیت یا کوکڑا چیچک یا ماتا ... مثلاً ملیریہ اور خونی پیچش میں مرغیاں عام طور پر مبتلا ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۵ء ، صنعتِ مرغبانی ، لاہور ، ۱۰۳). [مقامی].

کُوکَڑی (ضم ک ، مع و ، سک ک) امث ؛ ← ککڑی.
رک : ککڑ ، جس کی یہ تانیث ہے ، ککڑی.

چلیں تو طانچیاں سوں پسرانوں چال
کروں تت بجے والی کُوکڑی کا حال
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۹۵). [ککڑی (رک) کا قدیم املا].

کُوکَس (و مع ، فت ک) امذ (قدیم).
محل.

کنہیں اس دُھرت یہ نہ ہوتی ہے عمارت بھی کنہیں
کدھیں کوکس نہیں دیکھیا ہے سبھی میں ہو محل
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۲۳). [مقامی].

کُوکَل (و مع ، کس نیز فت ک) امث.
۱. ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا پرندہ ، فاختہ کی طرح کا خوش آواز پرندہ جس کے گلے میں کنٹھا ہوتا ہے ، کوئل. تو وہاں تیسے ہی تو مور و کوکل و لال ، ہزار داستان و طوطی اور اقسام اقسام طرح کے جانور بولتے ہیں اور تیسے ہی اُنھوں کے گلے ہیں کہ

کوکل سے بھی سرّیں ہیں۔ (۱۸۰۷ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۳۰)۔ جُغد اور کوکل وغیرہ پرندے بھی مکروہ ہیں۔ (۱۹۵۱ء ، کتاب مقدّس ، ۱۰۲)۔ **۲. ایک قسم کا چوہا ؛ ایک قسم کا سانپ ، زہریلا کیڑا ، ایک قسم کا کنکھجورا ؛ انگارا ، دہکتا ہوا کوئلا ؛ پودے کی ایک قسم** لاط : **Asteracantha Longifolia** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : कोकल]۔

کوکلا (و مع ، کس ک) امذ.

۱. رک : کوکل معنی نمبر ۱.

اندھیری رات میں مجنوں کو جنگل بیچ کیا ڈر ہے

پپیہا کوکلا دیں بن میں مل کے ہر گھڑی پھیرا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۹)۔

جنگل سے سنا کوکلا کا جو کوک

کنور کا برہ کا و نیہی تن میں ہوک

(۱۷۵۲ء ، قصہ کامروپ و کلاکام (عکسی) ، ۵۱)۔

کبھی کوئیل بُرا بھلا تھی

پھراق مرنے میں کوکلا تھی

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۰۷)۔ بو قلموں اور دلربا بولی کے سبب خوش الحان و ہزار داستان کہلاتے ہیں ، جیسے ... کوکلا ، بلبل اور پدّی وغیرہ۔ (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۳۳۴)۔ ایک کوکلا منگایا اور اُسے پنجرہ میں رکھا۔ (۱۹۱۰ء ، آزاد (محمد حُسین) ، جانورستان ، ۷۴)۔ یہ پرندے بھنگم کوکلا ، کنجن ، سبزک ... اور طوطا ہیں۔ (۱۹۷۱ء ، سوغاتِ بہار اور اُردو ، ۷۷)۔ **۲. نرسنگا ، سنکھ ، ناقوس ، گھونگا۔** بلنگڑی پر بیٹھی ہے اور اوس کے سامنے کوکلہ رکھا ہوا ہے اور وہ اپنے یار جاں نثار کا انتظار کر رہی ہے۔ (۱۹۰۵ء ، ترانۂ سوسیقار ، ۲۸)۔ **۳. راگ راگنی یا تال ، سُر کا نام۔**

چتردس کہیں اور کہیں کوکلا

ہر اک تال کا پتہ مجھ کو دکھا

(۱۸۵۹ء ، خزنیۂ اختر ، ۱۰۶)۔ [کوکل (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

کوکلانا (و مع ، سک ک) ف ل.

کوئل وغیرہ کی سی آواز نکالنا۔

یہ لڑکے نازنیں بولیں ہیں کوکلا جوں مور

تمام رنگ کی بوچھار سے ہیں شورابور

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۲)۔ [کوکلا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

کُوکَلتاش (و مع ، فت ک ، سک ل) امذ.

رضاعی بھائی ، **دودھ شریک بھائی۔** خان نے اپنے کوکلتاش کو وہاں کی حکومت دی تھی۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵)۔ کہا جان من یہ ہمارا کوکلتاش ہے اس کی ماں نے ہمیں دودھ پلایا ہے۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۴۱)۔ [ت]۔

کُوکَم کُوک (و مع ، فت ک ، سک م ، و مع) م ف.

چیخ پکار ، نالہ و فریاد ، شور و فغاں ، متواتر چیخ ، مسلسل شور۔

دیکھیو اتنی زیادہ نہ مچا کوکم کوک

تجھیر کہا جائے نہ یہ نالہ و زاری کوئل

(۱۹۶۰ء ، آتش خنداں ، ۲۷۷)۔ [کُوک (۱) + م (لاحقۂ اتصال) + کُوک (رک)]۔

کوکین (و مع ، کس مع ک) امذ ؛ ـــ کوکِین.

ایک دوا ہے جس سے جلد سُن ہو جاتی ہے۔ یہ لفظ ہسپانوی کوکا سے بنا ہے اور خود کوکہ امریکہ کی ریاست پیرو کے کوکہ سے نکلا ہے(اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۵)۔ [انگ : Cocain]

کُوکنا (۱) (و مع ، سک ک) ف ل.

۱. (اَ) کوئل کا بولنا۔

برہ کی بھیہ بن میں کوکی کوئیل

سوناواں سوں پھکیر و سب ریجھائی

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۹)۔

بُرزے بُرزے اُڑاتے تھے دل کے

کوکتے تھے مثال کوئل کے

(۱۸۷۱ء ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۵)۔بلبل اور گل کے ساتھ کوئیل بھی آم پر کوکنے لگی۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۳)۔ **(اا) قمری اور فاختہ کا بولنا۔**

لگیں کہنے وہ اس طرح ٹھہری

سرو پر کوکے جس طرح قمری

(۱۸۸۵ء ، مثنوی عالم ، ۸۷)۔

نامیہ نے جگا دیا سبزہ کو خواب ناز سے

باغ میں کوکتی ہوئی قمری زار آ گئی

(۱۹۳۹ء ، چمنستان ، ۲۰۹)۔ **(ااا) پرندوں کا چہچہانا۔**

پرندے لگے کوکنے تہار تہار

درندے چلے سیر کرنے کوں بہار

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۷)۔

وہی اوّل وہی آخر ہے ہو ہو

نہ کوکے کس طرح سارس برابر

(۱۸۵۸ء ، تراب ، ک ، ۹۹)۔

کوکتا ہے پھر پپیہا ، جھومتی ہے پھر گھٹا

توڑ دے مُہرِ خموشی ، کھول دے چین جبیں

(۱۹۳۹ء ، نقش و نگار ، ۷۰)۔ **(iv) مور کا چیخنا۔**

کالی گھٹا چھائی ہے کہسار پر

کوکتے ہیں مور بھی دیوار پر

(۱۸۵۸ء ، مثنوی قضا و قدر ، ۹)۔ **۲. (اَ) چیخنا ، نالہ و زاری کرنا ، درد کی آواز نکالنا۔**

سُنج کیوں لگیا ہے ذکر سدا ہو سنی پیا

کوکا ہو کُوکتا ہے دل یک دوستی پیا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۳)۔

چلے سوئنہ موڑ جب تیری گلی سیں

گھٹا آرام و بیکل ہو کے کوکے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۷۵)۔

اِس آستاں سے کس دن پُرشور سر نہ پٹکا

اُس کی گلی میں جا کر کس رات میں نہ کُوکا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۳)۔ کوک جلی بنا مرہا کی آنچ سی بڑی کُوکتی تھی کہ آتے گئے کا کلیجہ پھٹتا تھا۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۸۴)

فضا میں کوکتا ہے کون شب بھر
یہ سنّاٹا یہ سوز و ساز کیا ہے
(۱۹۸۰ ، شہرِ صدا رنگ ، ۶۷)۔ (اا) بلند آواز نکالنا۔
غیر نے پالا جو کوکا اوس کبوتر باز نے
کوز کا نالہ کبوتر کا سا میں مشغوں ہوا
(۱۸۳۰ ، جرکین ، د ، ۳۰)۔ تیسری جو اب تک خاموش تھیں فوراً کوکیں (۱۹۵۷ ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۱۲۳)۔ [س : कूक]۔

کُوکنا (۲) (و مع ، سک ک) ف م۔
۱۔ گھڑی ، کلا یا مشین وغیرہ کے فنر ، لیٹ یا چکر کو چابی کے ذریعے سخت کرنا ، چابی دینا ، چابی بھرنا۔ اس نے شیشۂ ساعت نکال کر کوکا ... گھڑی بیش قیمت تھی (۱۸۰۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۶۸)۔ اس گھڑی میں دو نقص تھے ، ایک یہ کہ دن میں دو مرتبہ کوکنا پڑتا تھا (۱۹۴۰ ، انتخاب لاجواب ، ۶ / جنوری ، ۷)۔ **۲۔ (کنایۃً) اُکسانا ، چڑھانا ، کوئی کام کرنے کے لیے تحریک کرنا (تعریف کرکے یا طیش دلا کر)۔** یہ آپ بھی کوک دیتے ہیں ، تعریف کیا ، کہتے ہوں گے یہ بے سُرا الاپنا کہاں سے بلا لیا۔ (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۷۱)۔ **۳۔ بٹیر کا جگانا۔** جو لوگ بٹیریں پالتے ہیں ... وہ رات کو ان بٹیروں کے کان میں زور زور سے آوازیں نکالتے ہیں (لکھنو کی اصطلاح میں کوکتے ہیں) تا کہ ان بٹیروں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں۔ (۱۹۸۸ ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۹۹)۔ [رک : کُوک (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

کوکنا (و مع ، سک ک) ف م۔
کچی سلائی کرنا ، لنگر ڈالنا ، تاگا ڈالنا ، کھڑا کرنا ، تیپچی بھرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : कूक्ष]۔

کُوکَنار (و مع ، فت ک) امذ۔
خشخاش کا ڈوڈا ، پوست خشخاش جو بطور دوا اور مختلف طریقے سے ہلکے نشے کے لیے استعمال ہوتا ہے ، پوست کا ڈوڈا ، پودا۔
پیدا ہوئی سو گرہ اگر اک دل سے کھولیے
جوں کوکنار لالہ و تخمِ حنا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۸۱)۔ کوکنار اور طرح طرح کے فرنگی پھولوں سے باغیچہ رنگوں اور لہلہاتی ہوئی ٹہنیوں سے بھرا پڑا تھا۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۰۳)۔ [س : कृषि]۔

کوکَنی (۱) (و مع ، سک ک) امذ۔
ایک رنگ کا نام جو شہابی لاجورد پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نور اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [مقا]۔

کوکَنی (۲) (و مع ، سک ک) صف ، امذ۔
کوکن سے منسوب ، کوکن کا ، کوکن کا باشندہ (نیز وہاں کی بولی)۔ کرناٹک کے باشیوں کو بھی یہیں آکر قریب سے دیکھا ، مسلمانوں میں خوجے ، میمن ، بوہرے ، اسمعیلی ، کوکنی وغیرہ ممتاز طبقوں سے بھی یہیں آکر واقفیت ہوئی۔ (۱۹۶۷ ، انشائیے ، فضل احمد صدیقی ، ۹۱)۔ [کوکن (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کوکِنی (و مع ، کس ک)۔ (الف) صف۔
چھوٹا ، ننھا ، خرد ، ادنیٰ درجے کا ، گھٹیل ، گھٹکا (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ (ب) امث۔ **چھوٹی مرغی۔** کوکنی ذرا چھوٹی ہوتی ہے انڈے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معاشرت)، ۲۰۲)۔ [س : कोकनाडा]۔

--- بیر (--- ی مع) امذ۔
جھڑ بیری کے بیر۔ کوکنی بیر کے برابر گولیاں بنا کر دونوں وقت دہی کے ساتھ لپیٹ کر کھائیں۔ (۱۹۶۰ ، استاذ جراحی ، ۹۰)۔ [کوکنی + بیر (رک)]۔

--- کَلابَتُو (--- فت ک ، ب ، شد ت بضم) امذ۔
(بنتی) **کنگا جمنی کلابتو ، سفید بادلے اور سُرخ تار سے بنا ہوا کلابتو جو دیکھنے میں دو رنگا معلوم ہو** (اب و ، ۲ : ۱۹۷)۔ [کوکنی + کلابتو (رک)]۔

--- کیلا (--- ی مج) امذ۔
ایک قسم کا چھوٹا کیلا ، چینا کیلا ، جو شہابی ہوتا ہے ... کوکنی کیلوں کے اور سیب اور امرود یہ سب ساتھ لیتے آنا۔ (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۵۱)۔ [کوکنی + کیلا (رک)]۔

کُوکُو (و مع ، و مع) امث۔
۱۔ فاختہ ، قُمری اور کویل وغیرہ کی آواز۔
اس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق پہنا کر
قمری نمن الم سوں کوکو پکارتا ہوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۰)۔
سن کے ناجی نے نالۂ کوکو
دل گیا ہے پناہ قمری کا
(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۲)۔
چلنا نسیمِ صبح کا رہ رہ کے بار بار
کوکو وہ قمریوں کی وہ طاؤس کی پکار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶)۔
ہر زمیں میں ترا مضموں ہے مطلوب اے دوست
کہیں ہوہو کی طرح ہے کہیں کوکو کی طرح
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۲۷)۔ بارش کی بوچھاڑیں ، آم کے درختوں میں کوئل کی کوکو ، جھولے جھولنے والیوں کے گیت ؛ میں برآمدے میں بیٹھا اداس ہو جاتا۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۳۷)۔ **۲۔ کبوتر اُڑاتے وقت کبوترباز کی آواز۔** کبوتروں کے اُڑانے کی آواز کوکو ہے جس سے ہم اور ہمارے کبوتر دونوں واقف ہیں۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۰۲)۔ کہیں کوکو ، کبوتر اُڑائے جا رہے ہیں کہیں سبزوار مرغیوں کے انڈے لڑ رہے ہیں ، (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۲)۔ [حکایت الصوت]۔

--- کَرنا محاورہ۔
نالہ و زاری ، فریاد کرنا ، چیخنا ، چلّانا ، پکارنا۔
چشم اُس بن رشکِ آبجو کرے
یادِ قد میں اس کے دل کوکو کرے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۹۲)۔

کرتی ہوں کوکو صدا صحرا میں قمری کی طرح
پر کہیں وہ غیرتِ رشکِ چمن ملتا نہیں
(۱۸۵۳ ، انور سہا ، امانت ، ۱۵۰). کبھی فاختہ کی مانند ہر سرو شمشاد کے آگے کُوکُو کرتا پھرتا تھا. (۱۹۱۳ ، عقل خانۂ شاہی ، ۵۰).

کُوکُو(۲) (و مع ، و مع) امذ.
تلا ہوا انڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

ـــ پُلاؤ (ـــ ضم پ ، و مع) امذ.
وہ پلاؤ جس میں کباب یا مسلّم انڈے ڈالتے ہیں ، بیضہ پلاؤ. عزیزوں میں پلاؤ پُلاؤ ... کوکو پلاؤ ... (کچھی جن کے دیکھنے سے نگاہ اشتہا کی سیر ہو. (۱۸۶۱ ، خطِ تقدیر ، ۹۸). پلاؤ یہاں کتنے کو تو سات طرح کے مشہور ہیں ان میں سے بھی صرف ... کوکو پلاؤ ... کے نام بس اس وقت یاد ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۰۹). اقسام پلاؤ مکئی ، یخنی پلاؤ ، یخنی پلاؤ ... کیلانی ، کُوکُو پلاؤ. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۸۳). [کُوکُو + پلاؤ (رک)].

کوکو(۱) (و مج ، و مج) امث.
زاغ کوّا ، قراے کا اصلی نام. میں متحیّر کہ دفعۃً کیا قلبِ ماہیت ہوئی یا زبانیں سب کی کوکو لے گئی. (۱۹۰۵ ، بیاری دنیا ، ۷). میری زبان کیا کوکو لے گئی تھی. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۱۰). [مقامی].

ـــ آئی فقرہ.
دو انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ خم کر کے بچوں کی طرف لے جاتے ہیں اور اُن کے گدگدی کرتے ہیں (محاورات ہند).

کوکو(۲) (و مج ، و مج) امث.
قہوہ ، ایک قسم کا سفوف جو ایک درخت کے بیجوں سے تیار کیا جاتا ہے. اُس کی زمین مزروع میں غلّہ اور کوکو اور نیشکر وغیرہ بہت پیدا ہوتی ہے. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۷۷). جائے کی پیالی میں کوکو ڈال کر تھوڑا پانی ڈالیں. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۷). کوکو میں جائے کی مانند نشہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵۰). [انگ : Coca].

کوکو(۳) (و مج ، و مج) امذ.
ناریل کا درخت. کوکو ناریل کے درخت ، ناریل ، کھوپرا یا ان سے بنی ہوئی مٹھائیوں اور دوسری چیزوں کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴۷). [انگ : Coco].

ـــ نَٹ (ـــ فت ن) امذ.
ناریل ، کھوپرا. کافی کی طرح کوکونٹ اردو میں (از قسم مشروبات) عام ہو گئے ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۹). [انگ : Coconut].

کوکوٹو (و مج) امذ ؛ ـــ کاکاتوا.
ایک قسم کا بڑا طوطا جس کے پیر کی دو انگلیاں آگے اور دو پیچھے ہوتی ہیں ، کاکاتوا. طوطے کے خاندان میں طرح طرح کی قسمیں پائی جاتی ہیں. کوکوٹو ، میکو ، لوری اور پیارا چڑیا. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۸). [انگ : Cocka Too].

کوکُون (و مج ، و مع) امذ.
ابریشم کا کویا. کویا یا پیویا اکثر کوکون یا ابریشم میں وقت گزارتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۱). ریشم کے کیڑے کی طرح سمٹ سمٹا کر اپنا ایک الگ کوکون بنا لیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۳). [انگ : Cocoon].

کوکَہ(۱) (و مج ، فت ک) امذ ؛ امث.
رضاعی بھائی یا بہن. اکبر نے یلغاریں تو بہت کیں ، مگر عجیب یلغار وہ تھی جبکہ احمدآباد گجرات میں خان اعظم اس کا کوکہ گھر گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳). یہ تین آل تیمور اور ایک ان کے کوکہ ایک رتھ میں سوار ہیں. (۱۹۰۶ ، ہم اور وہ ، ۲۷). اشرف علی خان فغاں تخلص ... کے دودھ شریک بھائی تھے اس لیے کوکہ خان کے نام سے مشہور ہیں. (۱۹۷۳ ، دیوانِ دلی ، ۸۰). [ت].

کوکہ(۲) (و مج ، فت ک) امذ.
کبوتر کی ایک قسم جس کی خوبی یہ ہے کہ اس کی آواز اذان کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے. کوکہ کبوتر اس کی آواز سے خدا کی یاد دل میں تازہ ہوتی ہے (یعنی اذان کی آواز سے مشابہ ہے). (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲ ، ۳۲۱). [مقامی].

کوکئی (و مج ، فت ک) امذ.
اودا رنگ. حُسن آرا بولی اسانی جی ... جاڑے کے ... زعفرانی کوکئی ، کرنجوی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۰۳). سنہری بسنتی تھی اور گیندئی تھی کاہی اور انگوری اور کوکئی. (۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۲). [ت : کوک + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُوکی (و مع) امث.
کویل ، کوکلا.

پیہے و کُوکی و طاؤس کی
کلنک و حصا بگ و ککنوس کی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۱). [کُوکا (رک) کی تانیث].

کوکی (و مج) امث.
رضاعی بہن (نوراللغات). [کوکہ (رک) کی تانیث].

کوکین (و مج ، ی مع) امث ؛ ـــ کوکن.
ایک نشہ آور اور سُن کردینے والی دوا جو سفید سفوف ہوتا ہے. کھولو ... اوّل تو مزدوری ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو پھنک کوکین کی نذر کرتے ہیں. (۱۹۰۲ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۸). حساب کر کے یہاں تک بتادیا کہ الیم کے تبادلے میں کوکین حاصل ہوتی ہے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۳۳). [انگ : Cocaine].

کوکینی (و مج ، ی مع) صف.
کوکین سے منسوب ، کوکین کا مرکب. کوکینی مرہم چشم : اس میں ۲۵ فیصدی کوکین ہائیڈرو کلورائیڈ موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۲ : ۹۹۰). [کوکین + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوکینت (و مج ، ی مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
کوکین کھانے کا اثر ، کوکین زدگی، مزمن سمی تاثیر یا کوکینیت (Cocainism) کوکا کی طلب کی طرح کوکینی ماننا ... تمویاب ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۱)۔
[کوکین + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

کوکھ (و مج) امث.
۱. **پہلو کے نیچے کی جگہ جہاں ہڈی نہیں ہے**۔

جیسے دوسرے دونی تک تر لیک
چلی آئی وہ کاٹتی کوکھ تک
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۵)۔

بالائے زیں بیٹھ گئی کوکھ پکڑ کر
چلائے بڑا قہر ہوا وائے مقدر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۹۵)۔ بائیں کوکھ میں کسی قدر ڈکار یا ہچکی یا چھینک لیتے وقت درد معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۸)۔

سنبھلے نہ ابھی تھے کہ لگا گرز گراں سر
نیزہ جو لگا کوکھ میں غش کر گئے سرور
(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۹۳)۔ ۲. **کسی چیز کا پہلو ، کنارہ**۔ سارا دن چولہے کی کوکھ میں بیٹھے بیٹھے ان کی کمر ٹیڑھی ہو جاتی۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۰۵)۔ ۳. **پیٹ ، شکم ، بطن**۔ کوئی اپنی والدہ کی خدمت اور اُن کے پالنے اور کوکھ میں رکھنے کا اور کوہ نُوت کرنے کا حق سمجھے گا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۸)۔ تم خوش ہو مجھے نہیں معلوم تھا کہ میری کوکھ سے ایسا کپوت پیدا ہوگا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۲۷)۔ ایک امید والی ماں کی طرح جو روز بروز اپنی کوکھ میں رینگنے والی جان کی سرکشی محسوس کرتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۵)۔ ۴. **(مجازاً) اولاد**۔

سکھ مانگ کا اور کوکھ کا بانٹے مری بہنی
پوتوں پھلے اور دودھوں نہائے مری بہنی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۸۲)۔ اب اس کا بدلہ اس نے یہ دیا کہ میری کوکھ کو برباد کرنے نکلا۔ (۱۹۲۳ ، پنجاب میل ، ۲۸)۔
۵. **کسی چیز کا اندرونی کھوکھلا حصہ**۔ مشتری ، زحل ، یورانس ... کے بیرونی حصے میں گیس اور اندرونی حصے میں رقیق مادہ ہو اور ان کی کوکھ قدرے بختہ ہو۔ (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۳۰)۔
۶. **بچہ دانی ، رحم ، حمل ، گربھ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
[پ : कच्छी]۔

---اُجاڑنا محاورہ.
تباہ و برباد کر دینا ، بچوں کو قتل کر دینا ، ختم کر دینا۔ اگر تو نے میرا کہنا نہ مانا تو میں تیرے سامنے تیری دنیا اور تیری کوکھ اجاڑ دوں گی۔ (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۱۱۲)۔

---اُجڑ جانا محاورہ.
اولاد کا مر جانا ، نسل ختم ہو جانا نیز تباہ و برباد ہو جانا۔

کس مصیبت میں پڑ گئی بیٹا
کوکھ میری اُجڑ گئی بیٹا
(۱۸۶۷ ، زہر عشق ، ۱۶۸)۔ لال قلعہ کی تو کوکھ ہی اُجڑ گئی اور دلی کا سہاگ ایسا لٹا کہ پھر اس کے وہ اچھے دن نہیں آئے۔ (۱۹۶۷ ، خان صاحب ، ۱۱)۔ جس کی کوکھ اُجڑ گئی اس کا جی جانتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، روح غزل ، ۹۱)۔

---اُجڑی (---ضم ا ، سک ج) امث.
رک : کوکھ جلی (نوراللغات) [کوکھ + اُجڑی (اُجڑنا (رک) سے ماضی ، صیغہ واحد مؤنث بطور صفت)]۔

---اَندھی ہونا محاورہ.
بچے کا رحم میں مر جانا ، کوکھ اُجڑا جانا۔ بس کوکھ اندھی ہوئی ، اب کیا ہو سکتا ہے۔ (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۱۸۰)۔

---آباد رہے فقرہ.
(عور) **ایک دعا ، اولاد زندہ رہے** (نوراللغات)۔

---آباد ہونا محاورہ.
اولاد کا زندہ رہنا۔ ہائے کوئی میرا حمایتی نہیں ہے بیٹے وارث سے جدائی ہوئی ، مالک اُجڑی کوکھ آباد تھی وہ بھی برباد ہوئی۔ (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۲۶)۔

---آنچ سے بھری پُری رہے فقرہ.
(عور) **ایک دعا ، اولاد اور خاوند سب سلامت رہیں** (جامع اللغات)۔

---بَند (---فت ب ، سک ن) صف مث.
(مجازاً) **بانجھ عورت ، عقیمہ** (نوراللغات)۔ [کوکھ + ف : بند ، بستن - باندھنا]۔

---بَند ہونا محاورہ.
بچہ نہ ہونا ، بانجھ پن ہونا ، حمل نہ ٹھہرنا۔ ذو ملک بولا ، رانی تو شاب مت ڈرے ... تیری کوکھ بند دیکھ من میں بڑی چنتا تھی۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸)۔

---پڑنا محاورہ.
(عور) **حاملہ ہونا** (جامع اللغات)۔

---ٹھنڈی رہنا محاورہ.
اولاد زندہ رہنا ، بچوں کا پھلنا پھولنا ، آباد رہنا۔ بھلا ہوا ! خدا کرے تمہاری کوکھ ٹھنڈی رہے ، تمہیں اپنے بچے کی خوشیاں دیکھنی نصیب ہوں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۲)۔

تو نہ اُن کی طرح پھرتا عرصۂ بن میں چھلانگ
کوکھ تا ٹھنڈی رہے بچوں سے اور سندلیہ سے مانگ
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۷)۔

---ٹھنڈی ہونا محاورہ.
صاحب اولاد ہونا ، بانجھ پن کا دُکھ ختم ہونا ، بے اولادی کا دُکھ دور ہونا۔ کاش کوئی مرنے والا بچہ ہی اس کے بطن سے جنم لیتا کہ نامراد کوکھ ٹھنڈی ہوتی۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۸۵)۔

---جَلنا محاورہ.
اولاد سے مرحوم ہونا ، اولاد کی وفات کا غم ہونا

یہ کیسی آگ ہے کہ مری کوکھ جل گئی
ہے ہے چُھری کلیجے پہ زہرا کے چل گئی
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸).

---جَلی (---فت ج) صف مث.
وہ عورت جسے اولاد کے مرنے کا صدمہ پہنچا ہو ؛ کوکھ اُجڑی.
میں کوکھ جلی ہوں تیرے بابا کی نگہبان
اب فاطمہؑ ہے اور ہے یہ قتل کا میدان
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۵۰). ہائے میری بچی تو کہاں ہے اور بغیر ماں کے کسی مصیبت میں گرفتار ہے کبھی تو بجھ کوکھ جلی سے بچھڑی نہ تھی. (۱۹۰۵ء ، جورعلی ، ۱ : ۱۶). [کوکھ + جلی (جلنا سے ماضی صیغہ واحد مونث بطور صفت)].

---جُھوٹی کَرنا محاورہ.
کوکھ اُجاڑنا ، حمل ساقط ہونا ، بانجھ کر دینا ، کوکھ ماری جانا. تِلَک کی موت واقعی ہندوستان کی کوکھ جھوٹی کر گئی. (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۸ : ۱۰).

---خالی ہونا محاورہ.
اولاد کا وفات پانا ، اولاد سے محروم ہو جانا.
گئی تو ، مری کوکھ خالی ہوئی
اری میری گودوں کی پالی ہوئی
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۸۶).

---سے ٹھنڈی ہے فقرہ.
صاحب اولاد ہے ، گود بھری ہے ، جو بچہ پیدا ہوا وہ زندہ و سلامت ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ دریائے لطافت ، ۱۰۰).

---شاسْتَر (---سک س ، فت ت) امذ.
(کنایۃً) علم غیب (فرہنگ آصفیہ). [کوکھ + شاستر (رک)].

---کا آزار/خَلَل امذ.
اسقاط کا مرض ، بچوں کا جیتا نہ بچنا ، مر جانے کا مرض ، پیٹ کی تلطر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا دُکھ امذ.
رک : کوکھ کا آزار. اس بندی کو کوکھ کا دُکھ ہے جیتے کا بچہ بھی نہیں ہوتا. (۱۹۰۰ء ، راحت زمانی ، ۹۶).

---کی آگ/آنچ امث.
ماں کی ممتا ، مادری محبت. بیگم صاحبہ: بوا سچ ہے کوکھ کی آنچ بری ہوتی ہے مگر اب رونے دھونے سے کیا ہو گا. (۱۹۰۵ء ، جورعلی ، ۹ : ۵۷). پیسہ پاس نہ تھا یہ نگوڑی کوکھ کی آگ ایسی بری بلا ہے ، ممتا کی ماری ماں نے اپنی عزت بیچ کر بچی کی تند بوتی کی. (۱۹۳۰ء ، ہم اور وہ ، ۸۷).

---کی آنچ سَہی جاتی ہے پیڑو کی آنچ نَہیں سَہی جاتی کہاوت.
اولاد کے مرنے پر صبر آ جاتا ہے مگر خاوند کی موت برداشت نہیں ہوتی (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی آنچ نَہیں سَہی جاتی ، پیٹ کی آنچ سَہی جاتی ہے کہاوت.
بھوکا رہا جا سکتا ہے مگر ممتا نہیں چھوڑی جا سکتی(ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---ماری جانا محاورہ.
بانجھ ہو جانا ، حمل ٹھہرنے کے قابل نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ).

---مانگ بَھری پُری/ٹَھنڈی رَہے فقرہ.
(عور) ایک دعا ، اولاد اور خاوند زندہ سلامت رہیں ، گود بھری رہے ، سدا سہاگن رہو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---مانگ سے ٹَھنڈی رَہو فقرہ.
(عور) ایک دعا ، صاحب اولاد اور سہاگن رہو ، اولاد اور شوہر سے خوش و خرم رہو. دونوں نے جوڑی والی کو سلام کیا اس نے دعا دی کہ وارث زندہ رہے ، کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲۵). میں اس بیاہ کو پسند کرتا ہوں ، ایشور کرے کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو ، دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو. (۱۹۲۹ء ، ناٹک کتھا ، ۱۹).

---مانگ سے ٹَھنڈی ہونا محاورہ.
سہاگن اور صاحب اولاد ہونا.
کوکھ اور مانگ سے وہ ٹھنڈی ہے جو دیتی ہے
جہاڑ بالوں سے زمیں لال پری کی بیٹھک
(۱۸۳۵ء ، رنگین (دیوان رنگین ، ۳۷)).

---ہَری رَہنا محاورہ.
رک : کوکھ ٹھنڈی رہنا.
تم ہی تو ، مادر گیتی سدا سہاگن ہو
رہے گی حشر کے دن تک تمہاری کوکھ ہری
(۱۹۵۳ء ، چراغ اور کنول ، ۱۱۸).

---ہَری ہونا محاورہ.
حمل قرار پانا ، بچے پیدا ہونا. سنتے ہیں کہ خیر سے اس کی کوکھ ہری ہو گئی. (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۱۱ : ۳). بڑی دلہن نے ... طعنوں تشنوں سے جان ضیق میں کر دی ... تو چھوٹی دلہن کی کوکھ ہری ہوئی ... اللہ نے چاند سا بیٹا دیا. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۲۶۳).

کوکھی (و مج) امث.
گھوڑے کی کوکھ کے دونوں طرف پائی جانے والی بھونری جو گھوڑے کا عیب خیال کی جاتی ہے. کوکھی کی دونوں اصلی بھونری. (۱۸۷۱ء ، زینت الخیل ، ۵۷). [کوکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کوکھیں (و مج ، ی مج) امث.
کوکھ (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. لکھو کہا بانجھ عورتوں کی کوکھیں ہری ہوئیں اور گودیں بھر گئیں. (۱۹۰۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۰). [کوکھ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---لگ جانا/لگنا محاورہ.
کوکھوں کا اندر کو دھنس جانا ، بھوک کے مارے کوکھوں کا خالی معلوم دینا ، بھوکا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

کَول (و لین) امذ (قدیم).
رک : **قول جو صحیح ہے** (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [قول (رک) کا قدیم املا].

کَوَل (۱) (فت ک ، و) امذ.
۱. (کاشت کاری) اناج کی گدری یعنی تیاری پر آتی ہوئی بال ، جس کے دانے بھولا بنا کر کھائے جا سکیں (ا ب و ، ۶ : ۹۳).
۲. **لقمہ ، نوالہ ؛ کچا اناج جو بھون کر یا اسی طرح گنوار لوگ کھاتے ہیں ؛ غرارہ ؛ غراروں کی دوا ؛ مچھلی کی ایک قسم** (فرہنگ آصفیہ، پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कवल].

---گراس نہ کرنا محاورہ.
ایک لقمہ بھی نہ کھانا ، بھوکا رہنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

کَوَل (۲) (فت ک ، و) امذ.
رک : **کنول**.

کَوَل لوچن کنول جوبن کنول من
کنول ایسی لول لے آ کھلایا

(۱۶۲۷ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۲).

جب تصور اوس گل خنداں کا کرتا ہوں تراب
دل مرا کھلتا ہے ایسا جیسے پھولے ہے کَوَل

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۰۱). مگر کولا دیوی کے دل کا کَوَل کُملایا ہی رہتا تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۳۶). [کنول (رک) کا غیر انفی املا].

کَوَل (۳) (فت ک ، و) امذ.
ایک وزن جو دو ٹانک کے برابر ہوتا ہے. تین رائی کا ایک سرسوں آٹھ سرسوں کا ایک جو ... دو ٹانک کا ایک کول دو کول کا ایک تولچہ. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲). کول دو ٹانک کے برابر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۳). [مقامی].

کول (۱) (و مج) امذ.
۱. **وہ سوراخ جو درخت ، لکڑی ، زمین وغیرہ میں ہو ، سوراخ ، غار ، کھوہ ، گڑھا**. شہزادہ جو بندر بنا تھا ... ضعف و نقاہت سے ایک درخت کے کول میں غش ہو کر پڑا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۲۹). الو جو دن بھر کے شور ہنگموں سے کول کے اندر ... مصروف مراقبہ ہو گیا تھا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲ : ۱۷۷). اسی میں جگہ جگہ کھولے کی زبن کی مانند گڑھے ، جنہیں کول یا ڈیپ ... کہتے ہیں بن جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۷). [کھول (رک) کا عرف].

کول (۲) (و مج) امذ ؛ امث.
۱. **حوض ، تالاب ، جھیل ، چشمہ ، جوہڑ**. انہوں نے ایک کول دیکھی جس کے کنارے پر رہتا تھا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۵۷). سو کوس تک پانی نہیں ملتا تھا ، ایک کول بزرگ تھا ، اس میں برسات میں پانی بھرتا تھا ، اوسی کو سال بھر تک یہاں کے لوگ پیتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۶۲).
۲. **سمندر یا دریا کا کنارہ ، ساحل ، چھوٹی خلیج ، کھاڑی**. اوس جہاز نے اوسی کول میں آ کر لنگر کیا. (۱۸۰۲ ، الف لیلہ ، کریم ، ۱ : ۲۷). ہمارے پہلو میں ایک بڑا کول تھا اس لیے پانی کی مصلحت کے سبب سے ہمیں ہم اترے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰).
۳. **پانی کی وہ نالی جو کھیتوں کو سیراب کرتی ہے** اور جوہڑوں کی طرح نہر یا کول سے پانی پی لیتا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۹۷).
۴. **ہر وہ نالہ جس میں کسی نہر سے پانی آتا ہو لیکن وہ بتصرف سرکار قائم نہیں ہے نیز وہ تمام کام جو ایسے کسی نالے سے علاقہ رکھتے ہوں** (اردو قانونی ڈکشنری). [ف].

کول (۳) (و مج) امذ.
ایک ہتھیار یا آلہ جس سے حملہ کیا جا سکے ، اسلحہ.

سپاہی جو جل بل ہوئے کول سے
اوپر تیر پیچھے ڈنے تول سے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹). [س : कोल بت ؛ کوڑ ۔ قوں (رسدال بہ ل)].

---بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
چوبدار کی طرح ہتھیار لے کر شاہی سواری کے ساتھ چلنے والا ملازم. ذکر باقر علی و محمد جان چوبداران و حیدار خان کول بردار. (۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۴۹). [کول + ف : بردار ، برداشتن ۔ اٹھانا ، ہاتھ میں لینا].

---خانہ (---فت ن) امذ.
ہتھیار رکھنے کی جگہ ، اسلحہ خانہ. چھوٹے خان کو کول خانے کی داروغگی کا خلعت دیا گیا. (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۸۳). [کول + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دار امذ.
بادشاہ یا نواب کے ساتھ ہتھیار لے کر چلنے والا خادم.

وہ باقر محمد لو ہیں چوبدار
کولدار حیدار خاں سن لے یار

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۴۶). [کول + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

کول (۴) (و مج) امذ.
(کشتی بانی) **پتوار ، کشتی میں پتوار کی جگہ** ، گول (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۷۸). [مقامی].

کول (۵) (و مج) امذ.
کوئلہ ، پتھر کے کوئلہ کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ، اردو میں کوئلہ لکڑی اور پتھر دونوں کے لیے مروج (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [انگ : Coal].

---اسٹیشن (--- کس ا ، سک س ، ی مج ، فت ش) امذ.
وہ مقام جہاں ریل کا انجن یا جہاز کوئلہ لیتے ہیں ، کول اسٹیشن کے علاوہ کولنگ اسٹیشن بھی کہلاتا ہے (فیروز اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [انگ : Coal Station].

---تار امذ : سمه کولتار.

رال ، قیرلک کا تیل ، تارکول. مستی کے زمانے میں لز کی گردن سے کول تار کی طرح ایک مادہ نکلا کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۲۲۵). تانگے کے پہیئے کول تار کے نشان لے کر نکلے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۷۷). [انگ : Coal Tar].

---ڈسٹ (---فت ڈ ، سک س) امذ.

کوئلے کا چُورا. کول ڈسٹ (کوئلہ کی خاک) اور بریز کی طاقت بخیر ... کے ٹیبل میں دی گئی ہیں. (۱۹۰۷ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۱۳۰). [انگ : Coal Dust].

---گیس (---ی لین) امذ.

کوئلے کی گیس ، ایک مرکب گیس جو کوئلے سے حاصل کی جاتی ہے. کول کے بعض مرکبات اُردو تحریر میں رائج ہیں مثلاً کول گیس ، کول تار. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۷). [Coal Gas].

کولا (و لین نیز مج) امذ.

۱. دروازے کے ادھر اُدھر کی دیوار ، دروازے کے دونوں پہلو ، یا کھیے کا سِرا. دروازہ اس کا عریب روبہ ہے نہ در ، صرف دو کولے مدوّر کرکے طاق بانسوں کے بھرے ہوئے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۹۹). مگر بول اور کولوں کے لیے پتھر کے لوہں بموجب نقشہ لگائے جاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۷). ۲. چولہے کے دروازے کا وہ حصّہ جس میں لکڑیاں یا ایندھن ڈال کر جلاتے ہیں اور جو دو چھوٹی دیواروں پر مشتمل ہوتا ہے ، چولہے کے دہن کا بغلی حصّہ ، بکھوائی. چولہے گنتی میں دو بلکہ تین مگر جو ہے وہ بے ڈھنگا ، ایک کا بازو نہیں تو دوسرے کا کولا ندارد. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۳). ۳. (مجازاً) کونا ، گوشہ ، کنارہ. وہاں کے لوکاں ہوتے بک کولے ، سب بولے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳). ۴. اناج کی بولی جو کالنے والے کو دی جائے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۵. دونوں بانہوں کا حلقہ ، کولی ، بغل ، گود ، آغوش.

رسم کول ووچ کولاں میں رکھیں بول ہات میں میرے
نکٹ اور دال کا نقدا پر اک سنگار جھوڑی ہوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۸).

او کنگھی ، ماسا تولہ
کر دکھلاوے بک کولا

(۱۷۱۲ ، بحری ، ک ، ۱۴۰). باغ کے کونے میں ایک درخت کولے میں پکڑ جٹا کی لٹ کی گلے میں پھانسی لگا کر رہ گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۸). اور پر ایک درخت کی گندگی ایسی تھی کہ مردم بلند بالا کے کولے میں اس کا تنہ نہ آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۱). ۶. چھوٹا سنگترا ، نارنگی کی ایک قسم ، کولے ، رنگترے ، میٹھے کے درخت جہاں تہاں. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۹). رنگترے ، سنگترے ، کولے اناس ، نارنگیاں جو چاہیے خرید لیجیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۲۶). سامان اکل و شرب مہیا ، کہیں میوؤں پر تکلیفات ، کیلا ، نارنگی ، کولا ، امرود ، اسٹابری. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۱۷). [س : कोला].

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.

وہ پلاؤ جو چھوٹے سنگترے ڈال کر پکایا جائے. غوریوں میں پلاؤ چلاتو ، قورما پلاؤ ، یخنی پلاؤ ... کولا پلاؤ ... رکھے جن کے دیکھنے سے نگاہ اشتہا کی سیر ہو. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۶۸). [کولا + پلاؤ (رک)].

کُولا (و مج) امذ : سمه کُولہ ، کُولھا.

۱. انسان کی پیٹھ کی طرف ران کے اوپر کا حصّہ ، کمربند باندھنے کی جگہ ، پُٹھا ، سرین ، چُوتڑ. جڑاؤ پیکل کمر اور کولے کے نیچے پڑی ہوئی دیکھ کر دیکھنے والوں کا دل لوٹتا تھا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۵۸).

آنت کی کمر غضب کا کولا
سانچے میں ڈھلا ہوا سراپا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ تعشق ، ۵۳).

رقص کیا ہے روح کے نغمے کے کولوں کی لچک
پیکرِ تصویرِ خاکی کی اُجٹی سی جھجک

(۱۹۳۶ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۲ : ۱۸۷). ۲. کُشتی کا ایک داؤ جس میں حریف کو کولے کی زد پر لا کر یا کولے پر چڑھا کر گرا دیتے ہیں. جب خالی دیکر داہنے یا بائیں طرف آئے تو کشتی کے پینچ مثل بولیاں ... کولا ، دھوبی پاٹ اور قلاجنگ وغیرہ ہوسکتے ہیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۴). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے ... کولا ... قلی ہولے ہوتے شہزادے نے ... سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [کولھا (رک) کا ایک املا].

---اُترنا محاورہ.

کولھے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے سرک جانا. نانا جی کا کُولا اُتر گیا باپ جوانی میں مرا اب آپ لوگوں کی آس ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۳۱).

---دَنْگیاں (---فت د ، غنہ ، سک گ) امث ، ج.

پاتھا پائیاں ، دھینگا مشتیاں (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) = [کولا + دنگ - ڈنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + اں ، لاحقۂ جمع].

---کاٹنا محاورہ.

سزا دینا ؛ بولیاں اُڑانا ؛ صدمہ پہنچانا.

کیوں پاؤں پہ سر رکھتے ہو تم ہاتھ نہ جوڑو
کولا ابھی کیا کاٹے کی سرکار تمھارا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۰۸). چل چل نگوڑی ... دیکھوں تو کیا میرا کولا کاٹ لے گی. (۱۹۰۰ ، دامنِ مریم ، ۲۳).

---مار کر چلنا محاورہ.

مٹک کر چلنا ، ناز و انداز سے چلنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---مٹکانا محاورہ.

رک : کولا مار کر چلنا ، ناز و انداز سے چلنا.

کمر اور کولا اپنا مٹکائے
اور کمر باندھ قتل کو جائے

(۱۹۱۰ ، حسرت دہلوی ، طوطی نامہ ، ۵۹). بڑی بیگم کی کنجی ماما

دَم پلا پلا کر کُولا بنا بنا کر موق بھرتی ہے۔ (١٩٠١ء ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ١٩)۔

---پلانا محاورہ۔
حرکت کرنا۔ آگ لگے تیری عقل کو جو سمجھے وفا کی اصل کو ، لے آگے آ ، ذرا کُولا پلا۔ (١٩٠٢ء ، راقم دہلوی، عقد ثریا ، ١١٣)۔

کولا (١) (و مع) (الف) امذ۔
گیدڑ ، شغال۔ اس جنگل کے کولیاں نے شیر زبان کوں مارے۔ (١٦٣٥ء ، سب رس ، ١٨٠)۔ فعل اول سو حقائق خنازیر ہور سگاں ... ہور کولے ... پیدا کیا۔ (١٦٩٧ء ، پنج گنج ، ٣٠)۔

صحرائے محبت میں ہے شیروں کا بسیرا
کیوں آ سکے اس دشت میں زاہد کہ ہے کولا

(١٨٠٥ء ، باقر آگاہ ، د ، ٨٠)۔ میں نے دیکھا کہ دو کولے اندازاً اوس سے دس پندرہ فٹ کے فاصلے پر کھڑے اوس کو دیکھ رہے ہیں۔ (١٩٣٢ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٣٠)۔ کولا ، گیدڑ۔ (١٩٧١ء ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ٥٢)۔ (ب) صفت۔ (کنایۃً) **عیّار ، مکّار ، چالاک۔** وزیراں میں سوں دو وزیر بڑے کولے تھے۔ (١٧٦٥ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ١٧)۔
[س : कोष्टुक]

کولا (٢) (و مع) امذ۔
رک : **کوئلا ، کوئلہ۔**

جل کر اگر بجھے بھی دل سوختہ مرا
تو پھر جلے کا جیسا کہ کولا بجھا ہوا

(١٨٥٤ء ، ذوق ، ک ، ١٧١)۔ پتھر کے کولوں کی چرایند دھواں ہو ... اوپر سے بجھر ستاتے ہوں۔ (١٨٨٦ء ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ١٩)۔

کالے کُبڑ کو کھودو اس سے کُبڑ ملے گا
کولے کی کان سے تو کولا مگر ملے گا

(١٩٢١ء ، فغانِ اشرف ، ٢٨)۔ [کوئلا (رک) کا ایک املا]۔

---ہونا محاورہ۔
جل کر سیاہ پڑ جانا ، کوئلے کی مانند ہو جانا۔

کنوئیں میں آگ کے لا کر ڈھکیلا
ہوا سب جسم جل کر اُس کا کولا

(١٨٩٠ء ، طلسم ہوش ربا ، ٢ : ٩٦)۔

کولاب (و مع) امذ۔
تالاب ، جھیل ، چشمہ۔ باغات ... کولاب ... تیلام ہوئے۔ (١٨٦٩ء ، کتاب الآغاز ، ٩٥)۔ ایک کولاب پر جو چوڑائی اور لمبائی میں دریا کی برابر تھا دونوں لشکر اوس کی جانبوں میں فروکش ہوئے۔ (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ١٣٣)۔ [ف]۔

کولاٹ / کولانٹ (و مع / غنہ) امذ (قدیم)۔
نٹ ، قلاباز ، رسّی پر چڑھ کر ناچنے والا۔

دھرتے ہو مجنوں وال کی ایسا ہنر
کولاٹی کریں کیا کولاٹ اس اپر

(١٧٨٥ء ، قصۂ بے نظیر ، ١٠٣)۔ [مقامی]۔

---کھیلنا محاورہ۔
قلابازی لگانا ، نٹوں کے سے کرتب کرنا۔

بجلیاں کے لکڑے کرمیں دھر ، لے دھات کے جھنڈ ہند کر
کولانٹ کھیلے سرنیسر ، کیا شوخ مہ پارے اہیں

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٧٤)۔

کولاٹی / کولانٹی (و مع / غنہ) امث۔
قلابازی ، نٹوں کے کرتب ، اچھل کود (قدیم اردو کی لغت)۔
[کولاٹ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مارنا محاورہ۔
قلابازی لگانا ، کرتب دکھانا۔

کولانٹی پراں سات دستک بجا
کولاٹیاں لگے مارنے جابجا

(١٦٥٧ء ، گلشن عشق ، ١٣٨)۔

---میں آنا محاورہ۔
قلابازی کھانا ، نٹوں کے سے کرتب دکھانے لگنا، اُچھل کود کرنا۔

ہوا دھر کبوتر کولاٹیاں میں آئے
پراں جوڑ تالیاں سوں دستک بجائے

(١٦٥٧ء ، گلشن عشق ، ٥٥)۔

کُولانج (و مع ، غنہ) امذ : رک : قلانج۔
زقند ، چھلانگ ، چوکڑی۔ دریائے شور کو ایک کولانج میں لانگھ کر لنکا میں ... پہونچے۔ (١٨٨٣ء ، طلسم پند ، ٢٠)۔ [قلانج (رک) کا ایک املا]۔

کولاہل (و مع ، فت ہ) امذ۔
١. **چیخ و پکار ، شور و غُل۔** ترکوں نے بھارت ورش میں کیا کولاہل مچا رکھا ہے۔ (١٩٣١ء ، تنہا راما ، ٣٠١)۔ ٢. **بلند اور تیز آواز** کا سر۔ کولاہل ، راجہ بھرت کا اختراع کیا ہوا ہے۔ (١٩٣٦ء ، تحفۂ موسیقی ، ٢ : ١٧)۔ [س : कोलाहल]۔

کولتار (و مع ، سک ل) امذ : رک : کولتار۔
پتھر کے کوئلے سے کشید کیا ہوا سیاہ رنگ کا مادہ ، تارکول ، قیر ، ڈامر۔ کوئلہ کو کشید کرنے سے کولتار (تارکول) حاصل ہوتا ہے۔ (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٣٢٠)۔ لڑکوں سے یہی سہی کہلوا دیا کہ وہ تیں دراصل کوئلوں کا ہے کولتار کا نہیں ہے۔ (١٩٣٣ء ، کولتار ، ٣٠)۔ حد نظر کولتار سے چمکتی ہوئی سڑکوں پر گہرا سناٹا تھا۔ (١٩٨٧ء ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ٥٣)۔
[انگ : Coal Tar]۔

---کا پیپا امذ۔
(تحقیراً) **بہت کالا۔** مرزاجی نے اگر کولتار کا پیپا کہا تو حکیم جی نے جلی ہوئی اوری۔ (١٩٣٢ء ، اخوان الشیاطین ، ٢٩٢)۔

کولتاری (و مع ، سک ل) امث۔
کولتار سے متعلق ، کولتار کا۔ بنزال ... جو کولتاری سلسلہ کی مادر شے ... ہے ، اس کی سنیّت بہت بڑی ہے۔ (١٩٣٨ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ١٣٣)۔ [کولتار + ی ، لاحقۂ نسبت]

کوئلی (و مج ، سک ل) امث (قدیم).
جلتی ہوئی لکڑی. اس کی جدائی سوں تن بدن میں آگ سُلگ گئی ہور کوئلی کے تیوں جلنے لگی. (۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۸۸). جولیے کی ایسی لکڑی کو کوئلی (بہ وزن اولتی) کہتے تھے. (۱۹۷۹ء ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۰). [مقامی].

کُولتھ (و مع ، سک ل) امذ.
ایک ادنیٰ قسم کا غلہ. چینا ، کُولتھ ، باتھو ، بھابھرا یہ (یہ) جاروں ادنیٰ قسم کے غلے صرف ہمالے کے پہاڑی علاقوں میں ہوتے ہیں. (۱۸۵۹ء ، جام جہاں نما (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷). [مقامی].

کُولَج (و مع ، فت ل) امذ ؛ سے کولجھ.
وہ گھوڑا جس کی پچھلی ٹانگوں کی کونجھیں (پنڈلیوں کے اوپر کے سرے) چلنے میں آپس میں ٹکرائیں ، کُولج ، کجل ، کوچل. جس گھوڑے کے دونوں پانوں راستہ چلنے میں باہمدگر لڑ جائیں اس کو کولج کہتے ہیں. (۱۸۴۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۲). بعض اشخاص کجل کو کولجھ ... کہتے ہیں. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷). [کوجل / کجل (رک) کا محرف].

کُولَچھَن (و مع ، فت ل ، شد چھ بفت) صف ؛ سے کُلچھن.
بدچلن ، بدکار. چھوٹھی بہت کولچھن یاپی ہے بھرے گوڑی گبڑی کھر کھر لگن. (۱۵۹۹ء ، کتاب نورس ، ۷۵). [کلچھن (رک) کا اشباعی تلفظ].

کولڈ (و مع ، سک ل) صف.
ٹھنڈا ، سرد ، تراکیب میں مستعمل. [انگ : Cold].

---اِسٹوریج (کس ا ، سک س ، و مع ، ی مج) امذ.
برف خانہ ، سرد خانہ. ان کے لیے کولڈ اسٹوریج کا بندوبست بھی ضروری ہے. (۱۹۶۳ء ، تکبۂ راز ، ۲۰۲). [انگ : Cold Storage].

---ڈرِنک (--- کس مع ڈ ، کس ر ، غنہ) امذ.
ٹھنڈا مشروب. تم کوئی کولڈ ڈرنک لے لینا ، چلو تو سہی. (۱۹۸۰ء ، وارث ، ۵۶). [انگ : Cold Drink].

---کریم (--- کس ک ، ی مع) امث.
جلد کو خشکی سے محفوظ رکھنے والی کریم. اعصاب کو وہ سکون عصوبی ہوا گویا ہر ریشۂ بدن پر البزنتھ آرڈن اپنے ہاتھ سے کولڈ کریم مل رہی ہے. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۵۹). [انگ : Cold Cream].

---وار امث.
سرد جنگ ، شدید مخالفت جس میں حریف کو اقتصادی طور پر نقصان پہنچانے کے لیے پروپیگنڈہ کیا جائے. اس خاموش کولڈ وار کے بعد موضوع سخن بدل جاتا ہے. (۱۹۶۸ء ، مان جی ، ۱۳۲). [انگ : Cold War].

کُولڈا (و لین ، سک ل) امذ (قدیم).
کوڑا. توں اس اندھے کے سرنکج دستا ہے کہ کولڈا ہور سانپ نی پچھان سکیا اس سبب سوں مر گیا. (۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، سہیلی ، ۳۷۰). [کوڑا (رک) کا قدیم املا].

کَولَر (و لین ، فت ل) امذ.
رک : کالر.

زیب تن جو کچھ ہو اُس کی ہو بہت عمدہ فیشن
کف ڈبل ، کولر بھی عمدہ ہو ہوا فیشن کی ہے

(۱۹۰۸ء ، مخزن ، مارچ ، ۹۲). [انگ : Collar].

کُولَر (و مع ، فت ل) امذ.
پانی یا مکان کے کمروں کو ٹھنڈا کرنے کی مشین ، خُنک ساز. ...جی ۹۲ کے قریب ایک علیحدہ آئیل کُولر بھی لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ء ، موٹر انجنز ، ۲۱۸). توبہ کیجیے کولر تو رہا ایک طرف وہاں تو پینے کے لیے معمولی پانی تک دستیاب نہیں تھا. (۱۹۸۱ء ، دھوپ کنارا ، ۲۷). [انگ : Coller].

کولسا / کولسَہ (و مج ، سک ل / فت س) امذ.
۱. کوئلہ. در ذات حق جوں کی پانی مل گیا دود میں یا کولسا گنوایا آگ میں اس مراقبہ اعلیٰ است. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۲).

پلک ہو سو ہے کولسے کا ڈھیکار
سلگی دھگدھگاتا دیے پک انگار

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۵).

اگن دُکھ کی نہ لگ سکھ سوں جلے گا آہ سوں کاغذ
سطر ہونے کولسا جل کر انگارا سا قلم ہونے گا

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۳۰). دکنی میں کوئلے کو کولسہ کہتے ہیں. (۱۹۷۹ء ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۷). ۲. **جنگلی مرغ کی ایک قسم.** اسی طرح جنگلی کی بھی کتنی ہی قسمیں ہیں ... ستال اور چیجورانا اور کولسہ دیکھے ہیں. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۹۹). ۳. **سیاہ مرغ کی شکل کا ایک پرند جو رات کو درخت پر رہتا ہے اور دن کو مرغ کی طرح چگتا پھرتا ہے یہ پہاڑوں پر رہتا ہے میدان میں کبھی نہیں آتا.** کولسہ دیسی پہاڑی قسم خشک ... یہ بھی پہاڑوں پر رہتا ہے میدان میں کبھی نہیں آتا. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۲۱۲). [س : कोलसा].

کَولَک (و لین ، فت ل) م ف (قدیم).
کب تک.

کولک کریں اے بھرٹ تمنے چوری
پھرتاں کے سو پھرتیاں کلوں توڑ نہار علی

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳). کولک یو جفا ، جدا جالے کدھاں ہوتا تھا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۵۸). [رک : کو + کب + لگ = لک (رک)].

کُولَکشَنی (و مع ، فت ل ، سک ک ، ش) صف مث.
بدچلن عورت ، بدکار عورت ، منحوس. ایسی جو لڑکی راجہ کے گھر میں جائیگی تو راجہ اس کے آدھین ہووے گا ... بہتر ہے کہ راجہ سے کہیے کہ وہ کولکشنی ہے. (۱۸۰۳ء ، بیتال پچیسی ، ۳۷). [کُلچھنی (رک) کا ایک املا].

کولکی (و لین نیز مج ، سکن ل) امث.

۱. جوڑے آثار کی دیوار کے کولے میں حسب گنجائش جگہ جس میں معمولی گھریلو سامان رکھا جائے. دو دو کوٹھریاں باورچی خانہ اس کی بغل میں چیز بست رکھنے کو تینی کولکی سامنے کے صلح میں سہ دَرہ. (۱۸۸۵ ، بعضات ، ۲۱۹). دو الماریاں اور ایک کولکی جو باہر سے الماری معلوم ہو گی رکھی گئی ہیں. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۰۵). ۲. **چھوٹا کمرہ ، چھوٹی کوٹھری.** اس کولکی میں آپ نے کسے بند کر رکھا ہے ذرا دیکھوں میں اس میں جا کر (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۹). کچھ دنوں بعد کیا دیکھتے ہیں کہ (دوپٹہ) کولکی میں ایک ٹوکری میں ٹھنسا ہوا مڑا تڑا ملا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۰). چاروں طرف میدان چھوٹا ہوا تھا جس میں کنارے کنارے ایک قطار سی جو رہی کولھریاں ، کوٹھے اور کولکیوں کی صورت میں باورچی خانہ ، اصطبل اور چارہ کے گودام واقع تھے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۳۸). [کول (کولا (رک) کی تخفیف) + کی ، لاحقۂ نسبت].

کولکیا (و لین نیز مج ، فت ل ، سکن ک) امث.

کولکی ، چھوٹی کوٹھی ، کُٹھریا.

نتھی سی یہ کولکیا اور اتنی بڑی چڑھائی
بیروں سے نکلی جاتی ہے پھسلن سے رہ رہ پائی

(۱۹۳۷ ، ظریف ، دیوان جی ، ۳ : ۲۰۱). [کولکی (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر]

کولم (و لین ، فت ل) امذ.

رک : کالم. مسٹر وا کنسن نے حسابات کے وہ طریقے ایجاد کئے کہ ان میں سے وہ کولم کم ہو گیا جو شرح مبادلہ کے نقصانات کا ڈھو کہ دیتا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۳). [انگ : Column].

کولن (۱) (و مج ، فت ل) امث ؛ امذ ؛ سہ کولی.

کولی کی عورت ، مراد : نیچ ذات کی ہندنی. ذیل کے اسموں سے مذ کر کا صیغہ بناؤ ، جاتنی ... کولن ... تنبولن. (۱۹۱۷ ، قواعد اردو ، ۲ : ۲۱). آس پاس کئی کٹڑے تھے جن میں کولی جلاہے ، دھوبی سقے وغیرہ رہتے تھے ، وہاں جا کر تلاش کیا تو ایک کولن دودھ پلانے کی نوکری کو تیار ہوگئی. (۱۹۶۷ ، غبارِ کارواں ، ۱۸۵). [کولی (رک) کی تانیث].

کولن (۲) (و مج ، فت ل) امذ.

ایک تحریری علامت جس میں اوپر تلے دو نقطے (:) ہوتے ہیں ، تفصیل و التباس کی علامت ، وقف توضیحی ، تفصیلیہ ، رابطہ. کولن اور ڈیش کا استعمال التباس سے پہلے ضروری ہے. (۱۹۷۳ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر غلام مصطفٰے ، ۲۰۱). [انگ : Colon].

کُولنا (و مع ، سکن ل) ف ل ؛ سہ کولھنا.

کراہنا ، زخم کے درد یا مرض کی تکلیف سے ہنکارا بھرنا ، تکلیف کی آواز نکالنا ، کُڑھنا. یہ چرواہا وقت قیلولے کے ایک راہب کے صومعہ کے پاس بسیرا کرتا تھا ... اور بہت کُولتا کراہتا آہ آہ کرتا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۳). [کولھنا (رک) کا ایک املا].

کولنا (و مج ، سکن ل) ف م.

۱. اندر سے خالی کر کے جگہ بنانا ، سوراخ کرنا ، چھید کرنا. یہاں سے وادی قریب اٹھارہ میل پر تھا ، پہاڑوں کو کول کر گھر بنائے ، خوش معاش تھے. (۱۸۸۳ ، مطالع الظہور ، ۱۱). ۲. دبانا ، کچلنا (نوراللغات). [س : कोलना]

کُولنگ (و مع ، کس ل ، غنہ) امث.

ٹھنڈک ، خُنکی ، تراوت. سب سے پہلے اور سب سے زیادہ کولنگ کی سلنڈر ہیڈ اور سلنڈر کو ضرورت ہے (۱۹۲۳ ، انسہ مولر ، ۲۶). [انگ : Cooling].

ـــــ واٹر (ـــــ فت ٹ) امذ.

انجن کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے استعمال کیا جانے والا پانی. جول نے یہ دریافت کیا کہ کولنگ واٹر کے مربع سرکولیشن سے فی گھنٹہ فی مربع فٹ پر ۱٫۰۰ پونڈ اسٹیم تحلیل ہو سکتی ہے. (۱۹۰۹ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۳۹۷). [انگ : Cooling Water].

کولُو (و مج ، و مع) امذ.

تیل نکالنے یا گنا پیلنے کا آلہ ، کولھو.

تکبّر سوں کھڑیا ہے نیشکر بار
وہاں میں خوب کولو کے ہوا خار

(۱۷۰۵ ، دُرِ مجالس ، ۹). زمیندار لوگ کولو بناتے ہیں. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۲۷). [کولھو (رک) کا ایک املا].

ـــــ کاٹ کے موگری بنانا محاورہ.

ایک بڑے کام کی چیز کو بگاڑ کر ادنیٰ چیز کو بنانا (نجم الامثال).

ـــــ میں پلوانا محاورہ.

رک : کولھو میں پلوانا.

ہو خفا کہتے ہیں کیا رہ تو سہی
تجھ کو اب کولو میں پلواتے ہیں ہم

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۱۱).

کولوں (و مج ، و مج) امذ ؛ ج.

کونلا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ کا گُل امذ.

کولا پیس کر اس میں چاولوں کی پیچ ملا کر ٹکیاں بنا کر خشک کرلیتے ہیں ، یہ بہت جلد آگ پکڑ لیتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کی دَلالی میں مُنھ بھی کالا کپڑے بھی کالے کہاوت.

رک : کونلوں کی دلالی میں منھ بھی کالا ، کپڑے بھی کالے (نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــــ کی دَلالی میں ہاتھ کالے کہاوت.

رک : کونلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے (نوراللغات).

کولون (و مج) امث.

بڑی انتڑی. کولون (Colon) بڑی انتڑی جس کا ایک حصہ مقعد تک پہنچتا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جون ، ۱۱). [انگ : Colon].

کولونی (و لین ، و مج) امث

رک : کالونی. اگر بفرض محال کسی خطہ میں ایسی ناشدنی "کولونی (آبادی) چند روز کے لئے آباد ہو جائے تو اسکا انجام کیا ہو گا. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۰۷). [انگ : Colony].

کولہ (و مج ، فت ل) امذ.

رک : کولا. بڑی بی ... اگر کر پڑتیں تو کمر کولہ برابر ہو اور چار اُنگل زمین دھنس جائے. (۱۹۰۹ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۳۸). [کولھا (رک) کا ایک املا].

---اُترنا محاورہ.

رک : کولا اُترنا. قاسم نے جو مگدہ مارا تو مسّنا کا کولہ اتر گیا. (۱۹۰۹ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۶۵).

کولہ (و مج ، فت ل) امذ ؛ سـ کولا.

رک : کوئلہ. جب یہ تیار ہو جائے تو آتشدان میں کولہ خوب لال کریں. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون ، ۲۲۳). اپنے ہاتھ سے سماور میں کولہ ڈالتے آگ روشن کرتے. (۱۹۱۵ ، مقالات شروانی ، ۱۸۳). [کوئلہ (رک) کا مخفف].

---اُٹھانا محاورہ.

قسم کھانے کا ایک طریقہ جس میں دہکتا ہوا انگارہ ہاتھ پر رکھ کر اپنی سچائی ظاہر کرتے ہیں ، انگارہ اٹھانا. حضور کڑھائی چڑھوا دیجیے سب کے بیٹھے میں کولہ اٹھاؤں کی بڑی روٹی کی قسم کھاؤں گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۵۰).

---ہونا محاورہ.

کولا ہونا ، کوئلہ ہونا ، سیاہ پڑ جانا. جل بھن کر کولہ ہو گیا. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۱۲).

کَولی (و لین) امث.

۱. دونوں ہاتھوں کا حلقہ ، آغوش. ایک درخت عالیشان ہے کہ تنا اس کا سو آدمی کی کولی میں بھی نہ آوے. (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۶۷). چور تک کو مردانہ وار پکڑ لیتی ہیں اور ایسے ویسے مرد کو تو کولی سے نکلنے بھی نہیں دیتیں. (۱۹۰۱ ، راحت زمانی ، ۱۲). ۲. (قبالت) کولہے اور پسلی کے درمیان کا حصۂ جسم ، کوڑی (اب و ، ۲ : ۶۸). ۳. (گاڑی بانی) اِکّے اور بیلی کی چھتری کے ڈنڈوں کو سیدھا اور اپنی جگہ قائم رکھنے والی رسی کی ناس ، (طنابیں) اور اس چوبی گٹکے کو بھی کہتے ہیں جو ڈنڈے کے سرے اور تان کے بیچ میں پھنسا دیا جاتا ہے (اب و ، ۵ : ۱۰۸). ۴. (کاشت کاری) دو کھیتوں کے درمیان حدِّفاصل یا علامتِ تقسیم (اب و ، ۶ : ۹۳). ۵. مٹکی ، گھڑا. بہت سے اسمأ اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں ... کولی : مٹکی ، گھڑا. (۱۹۰۷ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۷). [کولا (رک) کی تصغیر و تانیث].

---بھرنا محاورہ.

۱. دونوں ہاتھوں سے گھیر کر بیچ میں لینا ، آغوش میں لینا.

چاہوں تو بھر کے کولی اٹھالوں ابھی تمہیں

کیسے ہی بھاری ہو میرے آگے تو پھول ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۴۴). اس کے ساتھ والی جب آتی اور چھاتی پر پاؤں دھر کے جانے لگی تو جھٹ الدھے نے کولی بھر لی. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰۸). میں اپنے خیال میں مستغرق چلا جا رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کولی بھری. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۱۹). ۲. (کشتی) حریف کی کولی کو ہاتھ کے الیٹ سے پکڑ لینا اور پھر داؤ کرنا یا اچکا کر گرا دینا (اب و ، ۸ : ۳۲). ۳. حرص کرنا ، طمع کرنا (نوراللغات).

---پکڑنا محاورہ.

(کشتی) حریف کی کولی کو ہاتھ کے الیٹ سے پکڑ لینا اور پھر داؤ کرنا یا اُچکا کر گرا دینا (اب و ، ۸ : ۳۲).

---میں لینا محاورہ.

۱. گود میں لینا ، گود میں اٹھانا ، گھیر لینا. تیموری لشکر کے برنغار اور جرنغار دونوں کو انہوں نے اپنی کولی میں لے لیا تھا. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۸۵). ۲. گود میں اٹھانا ، بغل گیر ہونا. پھر تو ڈپٹی صاحب نے مجھے کولی میں لے لیا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۸۶). زبعو نے جو کولی میں لیا تھا تو آپ کی میلی ... ٹوپی بھوں پر اتنی آئی کہ ایک آنکھ ڈھک گئی. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۶). ۳. حرص کرنا ، طمع کرنا (نوراللغات).

کُولی (و مع) امذ.

قلی ، مزدور ، بوجھ وغیرہ اٹھانے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [قلی (رک) کا بگاڑ].

کولی (۱) (و مج) امذ.

ہندو جُلاہا ، ہندوؤں کی ایک ادنیٰ ذات جس کا کام مولا کپڑا بُننا ، مچھلیاں پکڑنا اور بیگار بُھگتنا ہے.

وہ بھی اکولی چمار تھے کوئی

قانوں کے زیر بار تھے کوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵). میرے واسطے وہ الفاظ ناشائستہ اور ایسی گالیاں دی ہیں کہ کوئی شخص کسی کولی چمار کو بھی یہ الفاظ نہ لکھے اور ایسی گالیاں نہ دے گا. (۱۸۶۷ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۱۰۳). اور گاؤں کا کولی اس سوت کا کپڑا بن دیتا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵۲). [س : कौलिक].

---کا گھر جلے قلندر کانڈا مانگیں / مانگے کہاوت.

اپنے مطلب سے غرض ہے کسی کے نقصان کی کوئی پروا نہیں (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

کولی (۲) (و مج) امث.

کالا پن ، سیاہی ، کالک ، (لکھنؤ) وہ سیاہی جو مہندی لگے ہاتھوں میں مہندی لگانے سے ظاہر ہوتی ہے.

کولی تری مہندی کی نظر میں ہے مرے لال

مشہور ہے نام حبشی رکھتے ہیں مرجان

(۱۸۶۷ ، رشک (فرہنگ آصفیہ)). [کالی (رک) کا محرف].

کُولے (و لین نیز مع) امذ ، ج

۱. **کولا (رک) کی جمع ، دروازے کے ادھر اُدھر کی دیواریں ، یا کھبے ، تراکیب میں مستعمل**.

ان بے قراریوں کا ثمر اور کچھ نہیں
ٹکرا کے سر کو توڑے کولے مکان کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۸). ۲. **نارنگیاں ، سنگترے** میں ابھی باغِ بادشاہی میں جاتا ہوں اور دامن بھر کے اچھے اچھے کولے لاتا ہوں. (۱۸۰۳ ، حیدری (حیدر بخش) ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۹). امرود ، کولے ، زنگترے وغیرہ ٹوکروں میں قرینے سے چنے ہوئے ہیں. (۱۹۰۷ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۵۶).

---ٹھنڈے کرنا / سینچنا محاورہ.

(ہندو) سفر کو جاتے یا آتے وقت یا ماتا کی پوجا کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے دروازے کے ادھر ادھر پانی بہانا یا چھڑکنا (فرہنگ آصفیہ).

---کی مٹھائی امث.

کولا ۔ سنگترا کی آمیزش سے بنائی ہوئی ایک مٹھائی.

جب کچھ آیا لبِ شیریں بتاں کا جھوٹا
ہم یہی سمجھے کہ کولے کی مٹھائی آئی

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)).

کُولے (و مع) امذ ، ج.

رک : کولا (۱) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اپنے کولے پر ڈالا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت ، ۱۴۴). اب آپ داہنے کولے میں جریب زنبوری کی آڑ لگا ... سواری کے انتخاب میں غرق ہوگئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴).

---پر لادنا محاورہ.

(کُشتی) **کشتی کا ایک داؤ جس میں حریف کے ہاتھ پکڑ کر پٹھے کے سہارے اُٹھا کر پٹک دیتے ہیں ، پٹھے کے ذریعے گرانا**. ایک نے کولے پر لادا ، دوسرا بغلی کُوبا اتنے میں دونوں چت گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۲). جوشِ جرات میں ساحروں سے لپٹ پڑے کولے پر لاد کے مارا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۶۹).

---سے آ لگنا محاورہ.

پہلو سے لگ کر بیٹھ جانا ؛ لڑکی کا ناراض ہو کر میکے میں آ جانا ، گھر میں بیٹھ جانا. تسیمہ بے وقوف ماؤں کی طرح حمایت کو کھڑی ہو جاتی تو شاید پندرہ ہی دن میں رابعہ کولے سے آ لگتی. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۰۰).

---سے کُولا بھِڑانا محاورہ.

۱. **بہت ہی قریب آنا ، ساتھ ساتھ ہونا** ، ملنا. حاجی صاحب خود بھی کولے سے کولا بھڑا کے اپنے بھاری بھرکم تابع کو اس لطف تابع سے مدغم کر دیتے تو کچھ خلاف دستور نہ تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۷ : ۱۰). ۲. **پاس رکھنا ، پاس بُلا لینا**. میاں کولے سے کولا بھڑا کر تو ماں ہی بٹھا سکتی ہے. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۰۵).

---سے لَگ کَر کَھڑا ہونا محاورہ.

ناراض ہونا ، خفگی کا اظہار کرنا ، رنج یا غصہ ظاہر کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---سے لگانا محاورہ.

بے جا حمایت کرنا ، پناہ دینا ؛ پاس رکھنا ، پاس بُلا لینا. افسوس ہے تمہاری ماں اور باپ دونوں پر کہ اتنی موٹی بات نہ سمجھے اور کولے سے لگا بیٹھے (۱۹۲۲ ، گلدستۂ عید ، ۵۰).

---مٹکانا محاورہ.

اِٹھلا کر چلنا ، ناز و انداز سے چلنا. ماما لب چبا کر کولے مٹکاتی گئی. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، دسمبر ، ۵۰۷).

کولے (و مع) امذ ، ج.

رک : کولا (۲) جس کی یہ جمع یا محرف شکل ہے ، تراکیب میں مستعمل. صرف چھ سات شخص اسلام لا چکے تھے قریش نے ان کو ... کولے جلا کر زمین پر بچھائے اس پر چت لٹایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰۳).

---کا خَط امذ.

مجرم کو سزائے قتل دینے کے اہتمام کا ایک مرحلہ ، جس میں مجرم کی گردن پر ضرب کی جگہ کوئلے وغیرہ سے نشان لگا کر مشخص کی جاتی ہے. تلوار کھینچ کر سر پر شاہزادے کے آیا گردن پر کولے کا خط کھینچا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۶۳). اس ساربان زادے کا سر کاٹ لے جلاد نے کولے کا خط گردن پر دیا اور خنجر چمکانے لگا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۴۹۶).

ف ، ر : دینا ، کھینچنا ، لگانا.

کَولْیا (و لین ، سک ل) امث.

رک : کولی جس کی یہ تصغیر ہے (جامع اللغات). [کولی (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

---بھرنا محاورہ.

رک : کولی بھرنا. احسان صاحب کو گالیاں دینے لگی ، انہوں نے لپک کر کولیا بھر لی اور اسے صوفے پر پٹخ دیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۴).

کَولْیانا (و لین ، سک ل) ف م.

رک : کولی بھرنا (پلیٹس ؛ نور اللغات). [کولی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کَولَیت (و لین ، شد ی مع بفت) امث.

(کاشت کاری) **ایک مزارع کا دوسرے مزارع سے زمین اجارے پر لینا یا اصل اجارہ دار کے سوا کسی شخص کا کاشت کرنا ، شکمی کاشت کاری** (اردو قانونی ڈکشنری). [س : कवलय کول = زمین + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کولیسٹرول (و لین ، ی مج ، سکن س ، کس مج ٹ ، و لین) امذ.
ایک قسم کی الکحل جو جسم کے خلیوں اور بافتوں میں پائی جاتی ہے اور جس سے شریانوں میں سکڑن کا عمل پیدا ہوتا ہے. اگر آپ اپنی غذا میں بے چھنے آٹے کی روٹی ، چھلکے والی دالیں اور اناج رکھیں گی تو آپکے جسم میں موجود کولیسٹرول کی زیادتی کبھی نہیں ہوگی. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳). [انگ : Cholesterol].

کولیشن (و مج ، ی مج ، فت ش) امث.
اتحاد ، باہمی ربط ، اتفاق ، مختلف جماعتوں کی متحدہ حکومتیں. وہ یورپ کی اس کولیشن کو قابل التفات نہیں گردانتا. (ق ۱۹۰۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۰۹). [انگ : Coalition].

کولیگ (و مج ، ی مج) امذ.
ہم منصب ، شریک کار ، رفیق کار ، شریک منصب. وہ یہاں پر انتظار کرتی ہے ، کبھی کسی سہیلی کا ، کسی کولیگ عورت کا ، گاڑی کا ، شام کا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۷). [Colleague].

کولھا (و مج) امذ ؛ ← کولہا.
رک : کولا (مع تحتی الفاظ). اس کی تکلیف کے ڈر سے زیادہ چھیڑ نہیں سکتی ، مگر مجھکو تو کولھا اترا ہوا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۳). پیروڈی سوکھی چھیٹی ہے تو ربڑ کے کولھے اور سینہ کسی اعلا کیمسٹ کی دکان سے منگوا لیجیے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۸۹). مہین ململ کا ٹکڑا ... جو اس کی رانوں اور ابھری ہوئی چھاتیوں اور چوڑے کولھوں کی نمائش میں معاون بنتا ہے. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۲۲۵). [مقامی].

---اُترنا محاورہ.
رک : کولا اُترنا. نواب صاحب کا کولھا اُتر گیا اور میری دو پسلیاں ٹوٹ گئیں. (۱۹۲۲ ، روح ظرافت ، ۶۱).

---پھڑکانا محاورہ.
رک : کولا مٹکانا. ہی جمکو بل کھاتی کولھا پھڑکاتی ہوئی ... بولی. (۱۸۹۳ ، بی کنہاں ، ۴۷).

---کاٹنا محاورہ.
نقصان کرنا ، صدمہ پہنچانا. یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر اس کا لکھنا جائز و مستند ہے تو ہمارا کیوں نہ ہو ، ہم نے کیا کسی کا کولھا کاٹا ہے. (۱۹۲۰ ، دیوان بشیر ، ۱۱).

کولھن (و مج ، فت لھ) امث.
کولن ، کولھی کی تانیث. گو وہ قوم کی اتنی ہی کولھن چماری تھی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۵۳). [کولن (رک) کا ایک املا].

کولھو (۱) (و مج ، و مع) امذ ؛ ← کولہو.
۱. تیل نکالنے کی قدیم وضع کی کل جو ایک بھاری موسل والی بڑی اوکھلی کی وضع کی ہوتی ہے ، اس موسل کو ایک بیل گھماتا ہے جس سے تلہن کچل جاتی ہے اور تیل نکل آتا ہے (کولھو گنا پیلنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے). پھر بیل لے کتہا جس وقت ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں ، بیلوں میں باندھ اور چکیوں ، کولھوں میں جکڑے ہوئے ... کوڑے اور الٹرپال منہ اور جوتوں پر مارتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۰). آلہ تیلیوں کا مشہور و معروف ہے جس کو ہندی میں کولھو اور فارسی میں چرخشت اور عربی میں معصار کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۹). کولھو سے تیل نکالنے ، کپڑا بننے اور سوت کاتنے کے تمام کام مزدوروں کے اپنے گھروں میں ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۹). ایک مرتبہ زیتون کا تیل خریدا اس میں سے مرا ہوا چوہا نکلا صاف معلوم ہوتا تھا کولھو میں گر کر پچک گیا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۰۶). ۲. (کاشت کاری) زمین ہموار کرنے کا بیلن کی شکل کا ہل (ا ب و ، ۶ : ۹۲). [پ : कल्हू س : कूटल्लकः].

---پلنا محاورہ.
کولھو میں پسنا ، کولھوں میں پڑ کر تیل نکلنا (فرہنگ آصفیہ).

---پیلنا محاورہ.
کولھو چلانا ، کولھو پلنا (رک) کا تعدیہ (نوراللغات).

---چلانا ف م ؛ محاورہ.
کولھو کا کارخانہ قائم کرنا ؛ تیل نکالنے کی چرخی یا کل کو رواں کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چلنا محاورہ.
تیل یا رس نکالنے کی کل کا رواں ہونا ، کولھو کا کارخانہ قائم ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سے پیلنا محاورہ.
بہت ایذا دینا.

جس میں تل بندھتے تھے کھلی نہ رہی وہ امان
پیلتی تم ہو مجھے کولھو سے ہر آن عبث
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۳۷).

---سے کھل اُتری ، بھئی بیلوں جوگ کہاوت
آدمی بوڑھا ہو کر نکما ہو جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کا بیل صف مذ.
۱. وہ بیل جو کولھو میں جوتا جائے ؛ (مجازاً) ایک ہی جگہ چکر کھانے والا ، گھوم پھر کر اسی جگہ لوٹ آنے والا ، آگے نہ بڑھنے والا ؛ سخت محنت کے باوصف دین و دنیا سے بے خبر.

جن کی قسمت میں نہ لکھا تھا انہیں کولھو کے بیل
بن گئے عاشق تمھارے گردش تقدیر سے
(۱۹۳۲ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۱۳۱). کولھو کے بیل کی طرح آنکھوں پر کھوپے چڑھائے نہ اندر کی خبر نہ باہر کی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۲۲). ۲. (مجازاً) ہر وقت کام میں لگا رہنے والا ، بہت زیادہ محنتی.

جو کہ آگے ہیں ان کے بیرسٹر
ہیں وہ کولھو کے بیل سے بدتر
(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شگفتہ ، ۱۲). راج تم کام بھی کولھو کے بیل کی طرح کرنے لگی ہو میں دیکھتا ہوں. (۱۹۹۰ ، راج دلاری ، ۶۳).

نہ کوئی آرام کا وقت ہے نہ کوئی مشغلہ ، ایک کولھو کا بیل ہے کہ ایک بلنے سے لے کر دوسرے بلنے تک اور دوسرے سے تیسرے تک یوں ہی گھومتا کرتا ہے (۱۹۸۶ء ، حیاتِ جوہر ، ۲۰۳)۔

---کا بیل بنانا محاورہ۔
انتہائی کام لینا ، مسلسل کام کرانا۔ مرد لوگ بیویوں کو کولھو کا بیل بنائے رکھتے ہیں (۱۹۸۵ء ، غالبا کبھی جیسے ، ۱۳۰)۔

---کاٹ موگری بنانا محاورہ۔
بیوقوف اور جہالت کا کام کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---کی رکھوالی ، منہ چکنا پیٹ خالی کہاوت۔
ایسا کام جس میں بظاہر نفع نظر آئے مگر درحقیقت کچھ فائدہ نہ ہو۔ بھائی سے نہیں کی بہ ہے تمہاری سسرال وہی مثل ہے کہ کولھو کی رکھوالی منہ چکنا پیٹ خالی (۱۹۵۸ء ، عمرِ رفتہ ، ۳۵۰)۔

---کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس / کو گھر ہی میں منزل ہے کہاوت۔
غریب مزدور کو گھر میں مصیبت رہتی اور نصیب کی گردش سے غریب حیران و سرگرداں رہتا ہے ، مصیبت کے مارے کو گھر میں بھی آرام نہیں ملتا (فرہنگِ آصفیہ)۔

---کے بیل کی طرح پلنا محاورہ۔
نہایت محنت اور مشقت کا کام کرنا ، مصیبت اٹھانا ، غلاموں کی طرح کام میں لگا رہنا ، دن رات کام میں لگا رہنا۔ صبح اٹھ کر جو ان جھگڑوں میں پڑی تو اللہ کی بندی کولھو کے بیل کی طرح تمام دن پلتی (۱۸۶۵ء ، حیاتِ صالحہ ، ۲۰)۔

---میں پلنا محاورہ۔
سخت سزا پانا ، مصیبت اٹھانا ، ختم ہو جانا۔

مثالِ نیشکر ان کولھوؤں میں پل جائیں
کبھی شانِ زمین آسمان بدل جائیں

(۱۸۴۳ء ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۱)۔ کمزوری اور فاقہ ، فاقہ اور کمزوری سودی اور بھوک ، بھوک ہی بھوک کے کولھو میں پلتے ہیں (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۳۱)۔

---میں پلوانا محاورہ۔
سخت اذیت دے کر مار ڈالنا ، سزائے موت دینا۔

ظلم کر رکھو نخرے اور تلے
پلواؤگی کولھو میں مجھے کیا

(۱۸۸۱ء ، عبیر ہندی ، ۸۵)۔ اگر عدالت مرزا فدا حسین کی بیوی کے اختیار میں ہوتی تو مرزا عابد حسین اور ان کے بیوی بچوں کو کولھو میں پلوا ڈالتیں (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۸۸)۔ کوئی اور جا کم وقت ہوتا تو بگڑ بیٹھتا ، زن و بچہ کولھو میں پلوا دیتا (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۵۳۹)۔

---میں (ڈال کر) پیسنا محاورہ۔
سخت سزا دینا ، نہایت محنت و مشقت میں رکھ کر مار ڈالنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

---میں پیلنا محاورہ۔
۱. کولھو میں ڈال کر تیل یا رس نکالنا۔ اس کا کوڑا یا پھل سال بھر میں پک جاتا ہے اور اس کے بیج نکال کر کولھو میں پیل لیتے ہیں (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۲)۔ ۲. سخت اذیت دینا ، دکھوں میں مبتلا کرکے مار ڈالنا ، سزائے موت دینا۔ اس کے بعد کولھو میں میرا سر پیلا گیا (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۰۸)۔

---میں جتنا محاورہ۔
بہت زیادہ محنت مشقت کرنا۔ رات دن کولھو میں جت کر ٹکڑا کماتے ہیں (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۲)۔

کولھو (۲) (و مع ، و مع) امذ۔
(مرغ بازی) وہ مرغ جس کا پچھلا دھڑ معمول سے زیادہ موٹا ہو گیا ہو اور اٹی مارتے وقت گر پڑے یا الٹ جائے (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳)۔ [مقامی]۔

کولھواڑ (و مع ، سک لھ) امذ۔
وہ جگہ جہاں تیل نکالنے یا گنا پیلنے کا کولھو لگایا جائے عموماً گنا پیلنے کے لیے کولھو لگائے جانے کی جگہ۔ جوالا سنگھ گاؤں کا ملاحظہ کرتے ہوئے آکر سکھو چودھری کے کولھواڑ میں کھڑے ہوگئے (۱۹۴۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۳)۔ [کولھو (رک) + واڑ (واڑا کی تخفیف)]۔

کولھواڑا (و مع ، سک لھ) امذ۔
رک : کولھواڑ۔ اناب اور منو میرا انتظار کر رہے ہوں گے ، پہنچتے ہی گرم گرم کھانا ملے گا ، کولھواڑے میں گڑ پک رہا ہوگا ، وہاں سے گرم گرم رس پینے کو آجائے گا (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۶۳)۔ [رک : کولھو + واڑا ، لاحقۂ ظرفیت]۔

کولھے (و مع) امذ ؛ ج۔
رک : کولھا (رک) کی جمع یا محرف شکل ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---سے لگنا محاورہ۔
نزدیک رہنا ، حمایت میں آنا ، پناہ میں ہونا ، ناراض ہوکر حمایتی کے پاس پہنچنا۔ اس نے لباس تبدیل نہیں کیا تھا اور وہیں ماں کے کولھے سے لگی بیٹھی تھی (۱۹۵۷ء ، خدا کی بستی ، ۶۰)۔ افروز فطرتاً بھی ماں کے کولھے سے لگی رہنے والی لڑکی تھی (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۲۰۹)۔

---مٹکانا محاورہ۔
رک : کولھے مٹکانا۔ فاتحانہ تیوروں سے دھارا کی جانب دیکھا ، کولھے مٹکانا ... اور ہاتھ نچا کر کہا (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۶۰)۔

کوم (و مع) امذ (قدیم)۔
کونپل نیز نرم و نازک پودے کی نوک۔

اتھا سخت پتھرا ہوا موم سا
ہکایس منے پھر چلیا کوم سا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰)۔ بعدۂ انگور جتایا ، تخم تھے ، دکھایا کوم (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵)۔

پھلے خشک جھاراں کون دیکھے تو کوم
پھتر پر دھرے بگ تو ہوے نرم موم

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۴). [کوم ~ کوپ ، کونپل (رک) کا مخفف].

کوما (۱) (و مج) امذ.
(قواعد) عبارت میں ٹھہراؤ کے لیے ، فقرے کی حد بندی کرنے والی علامت ، مختصر وقفہ. آج کل کی اصطلاح میں ایک ڈیش اور کومے ... کی ضرورت ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰۹). یہاں کولن کا مطلب یہ ہے کہ بولنے والا «مِس چلتا ہے» کے بعد اگلے الفاظ پر زور لانے کے لیے زیادہ ٹھہرا ، ورنہ یہ کام سکتے (کوما) سے بھی چل جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۳۵۱). [انگ : Comma].

کوما (۲) (و مج) امذ ، نیز : کُوما.
(طب) وہ بیماری جس میں آدمی بظاہر مُردہ نظر آتا ہے ، سکتہ ، بے ہوشی ، غیر طبعی گہری نیند ، غفلت کی نیند ، گہری غنودگی. اگر اوس حالت میں آدمی سو جائے تو کوما میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۴۲). کوما جو ہوش میں بے ہوشی اور بے ہوشی میں ہوش کی ایک کیفیت بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جوراہا ، ۲۰). [انگ : Coma].

---میں چلا جانا محاورہ.
(طب) ہوش سے بے ہوشی کی حالت میں ہو جانا ، بیہوش ہو جانا. اس کی بیماری تو بڑھ ہی چکی تھی ، اس واقعہ نے اس کے ذہن پر بہت برا اثر کیا ، وہ بے ہوش ہو کر کوما میں چلا گیا. (۱۹۸۸ ، حرفے چند ، ۵۱).

کومار (و لین) امث.
وہ زمین جس کی کاشت ٹھیکے پر ہو (اُردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

کومب (و مج ، سک م) امذ.
اناج اور خشک چیزوں کو ناپنے کا ایک پیمانہ جو ۲۰ پیال کے برابر ہوتا ہے. ۴ بشل کا ایک کومب. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۲۲). [مقامی].

کومپلکس (و مج ، سک م ، پ ، کس ل ، سک ک) امذ.
پیچیدہ بات ، اُلجھا ہوا معاملہ ، دماغی وہم ، ایک دماغی کیفیت جو رجحان اور جبلّت کو دبانے سے پیدا ہو جاتی ہے. ہر قسم کے کومپلکس سے آزاد ذہن موجود تھا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۰). [انگ : Complex].

کومپوزیشن (و لین ، سک م ، و مج ، ی مع ، فت ش) صف ، امث ؛ کمپوزیشن.
درستی ، ترتیب ، کمپوزنگ ، تالیف ، نظم و تنظیم. رنگ بھی خوب جاگتے ہوئے ہیں اور کومپوزیشن بھی بہت لطیف ہے. (۱۹۵۶ ، دوسری شام ، ۲۰). [انگ : Composition].

کومٹی (و لین ، سک م) امث.
(کاشت کاری) وہ کاشت کار جس کو فوجی خدمت کے معاوضے میں اراضی مزروعہ عنایتاً دی گئی ہو فوجی خدمت کی جاگیر رکھنے والا ، بھومیا (اب و ، ۹ : ۹۳). [مقامی].

کومٹی (و مج ، سک م) امذ.
ہندوؤں کی ایک قوم جو بیوہار کا کام کرتی ہے. چند کومٹی ساہوکار ہماری فوج کے ساتھ تھے. (؟ ، گولکنڈے کے ہیرے ، ۹۸). [مقامی].

کومْ جَبے دا (و لین ، سک م ، فت ج) امذ.
ایک رال دار درخت کا نام جس کا گوند ادویات میں کام آتا ہے. ہندوستان میں اس کا ایک قائم مقام درخت ہوتا ہے جس کو کوم جبے دا کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۹). [بنگ].

کومِک (و لین ، کس م) امذ.
(نقل یا کومیڈی سے متعلق) تفنن آمیز ، پُر تمسخر ، مضحکہ خیز ، طنز آمیز کردار. حکیم صاحب کومک میں کام کرتے اور اچھے اداکار سمجھے جاتے. (۱۹۹۷ ، اردو ، کراچی ، ۷۳ ، ۲ : ۴۸). [انگ : Comic].

کُومَک (و مع ، فت م) امث.
عسکری کُمک ، فوجی مدد. اگر حضور کی کومک دیر میں پہنچے گی تو خدانخواستہ ان کی ضعف عقل سے اور دشمن کے قوت غلبہ سے چشم زخم پہونچے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۱). [کُمک (رک) کا اشباعی تلفظ].

کُومَکی (و مع ، سک نیز فت م) صف.
رک : کمکی ، مددگار ، اعانت کرنے والا. سوائے معظّم خان و شاہنواز خان و نجابت خان کے کوئی اورنگ زیب کا کومکی نہیں رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۵). [کومک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُومَل (و مع ، فت م) امذ ، نیز امث : ← کوبھل ، کونبھل.
وہ سوراخ یا شگاف جو چوری کے لیے مکان میں کیا گیا ہو ، سیندھ ، نقب. «نقب» ... سیندھ لگانے کو کہتے ہیں مگر اس کا مترادف لفظ «کومل» ہے ، یوپی کے دیہات میں «کومل» ہی بولا جاتا تھا ، «نقب» تو لکھے پڑھے لوگوں کی ثقافت کی زبان تھی. (۱۹۷۵ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۹۱). ۲. (کاشت کاری) کنڈ کنویں کی تہہ کی چٹان میں بنایا ہوا ایسا بڑا سوراخ جس میں سے چٹان کے نیچے کا پانی اُبل کر اوپر آئے بعض مقامات پر اس کو کومل کہتے ہیں (اب و ، ۶ : ۱۶۲). [کونبھل (رک) کا ایک املا].

---دینا محاورہ.
چوری کے لیے مکان کی دیوار یا چھت پھوڑنا ، نقب لگانا ، چوری کرنا. شہر کے چوراہے میں ایک شیشہ گر کی دکان ہے وہاں کونبھل دیں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۳۰۶). علمدار نے کہا اے حضور آج پھر کونبھل دی گئی ، پالنے رہا سہا بھی اڑا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۱).

---کَرنا محاورہ۔
چوری کے لیے نقب لگانا۔ شیر مردوں کو ناداری کے سبب سے کوسل کرتے پکڑا ہے اور نجے جھڑے دیکھے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، گلستان ، ۱۰۳)۔

---لگانا محاورہ۔
نقب لگانا ، سوراخ کرنا ، چوری کے لیے دیوار یا چھت وغیرہ پھوڑنا
اب گزر ہو گی نہیں کوسل لگائے کے بغیر
ہے در دولت پر ان کے غیر دربان آجکل
(۱۹۲۶ ، خندہ ، ۵ ، ۸)۔ اس کی دوکان میں رات چوروں نے کوسل لگایا اور سارا سامان نکال کر لے گئے۔ (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۹۱)۔

---لگنا محاورہ۔
چوری کے لیے مکان کی دیوار یا چھت وغیرہ میں سوراخ کیا جانا ، چوری ہونا۔ خزانچی نے کہا کہ خزانہ کی نک بھرا ہوا تھا ، آج میں نے جا کر دیکھا تو خالی پایا لیکن نہ وہاں کہیں کوسل لگی نہ دروازہ ٹوٹا ہے۔ (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۷۵)۔

کوَمَل (و مج ، فت م) (الف) صف۔
نازک ، نرم ، لطیف ، مُلائم۔ کمر چیتے کی سی پاتھ پاتوں کومل کنول کے سے رنگ چمپئی کا سا عرض انگل جوبن کی جوت دن بدن بڑھتی تھی۔ (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۷۶)۔ عارت ہو تمہاں سے چڑیل اس کومل سی بچی کا کلیجہ ہلائے ڈالتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، دھانی بانکپن ، ۴۴)۔ ہندی میں یہ خوبی ہے کہ اس کے الفاظ نرم و شیریں اور کومل ہیں۔ (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۳)۔ (ب) امذ۔ **(موسیقی) ہلکا سر ، اترا سر ، وہ سُر جو سدھ سُر سے ایک درجہ نیچے اتارا ہوا ہو ، نیچے کا سُر۔** مجال نہ تھی کوئی سُر کومل سے اتی کومل ... ہو جائے۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۳)۔ اسی طرح نیچے سُر کو کومل ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۲۶۳)۔ کان لگا کر سنو تب بھی کہیں جین کا کومل راگ یا مد بھرا ترانہ سننے کو نہیں ملتا۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۰)۔ [س : कोमल]

کوَمَلتا (و مج ، فت م ، سکت ل) امث۔
نزاکت ، لچکیلا پن ، خوبصورتی۔ جب اس کی کوملتا و رنگ کون نہ پہنچے ، تب یاللہ کے لنکائے دئے کہ پھر کوئی ایسا نہ کرے۔ (۱۷۳۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۷)۔ اظہار میں جس کوملتا سے کام لیا گیا ہے اسے سنسکرت تنقید کی اصطلاح میں "رس" سے سمجھا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۷۷)۔ [کومل + تا ، لاحقۂ کیفیت]۔

کوَمَن (و لین ، فت م) صف ؛ ← کامن
عام ، معمولی۔ یہ تھرمامیٹر دوسری قسم سے بہت بہتر ہے کیونکہ کامن یعنی عام تھرمامیٹر میں غلطی رہنے کا احتمال ہو سکتا ہے (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۳۴)۔ [انگ : Common]۔

---رُوم (---و مع) امذ۔
کسی تعلیمی ادارے یا اقامت گاہ کا وہ کمرہ جو عام نشست کے لیے مخصوص ہو۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کومن روم میں سے کسی کے قہقہے کی آواز آ جاتی تھی۔ (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۲۸)۔ [انگ : Common Room]۔

کومیڈی (و لین ، ی مج) امث۔
وہ صنفِ سخن جس میں خوشی و مسرت کی کیفیات وغیرہ بیان کی گئی ہوں ، طربیہ ، (المیہ کے بالمقابل)۔ اس نے اکثر ڈراموں میں ٹریجڈی اور کومیڈی کے عناصر کو مخلوط کر کے نقادوں کو اعتراض کا موقع دیا ہے۔ (۱۹۰۷ ، ناٹک ساگر ، ۱۰۹)۔ ڈرامے کی دو بڑی قسمیں حزنیہ (ٹریجڈی) اور طربیہ (کومیڈی) ہیں۔ (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۲۹)۔ [انگ : Comedy]۔

کومَہَل (و مع ، فت ہ) امذ ؛ امث ؛ ← کوسل
رک : **کوسل۔** مانند چوروں کے حریف کے سینے میں نقب جان کے لینے کے واسطے کومھل دے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰)۔ سیو نے کہا ، چلو کومھل دو۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۳)۔ [س : कुम्भिल]

---لگانا محاورہ۔
رک : **کوسل لگانا۔** بندہ ٹھگ گرہ کٹ لے بھگا ، اوچکا ، کومھل لگانے میں پورا۔ (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۰۱)۔

کَون (۱) (و لین) امذ۔
۱. **ہونا ، ہستی ، وجود ، تخلیق ، نئی چیز پیدا ہونا۔**
توں کون گوہر نور
یہ سب غفلت کرنا دور
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۴)۔ یاد رہے کہ وہاں بعد اس فساد ایک کون ہو گا۔ (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۳۲۹)۔ ان میں کون کے وقت تکوین اور فساد کے وقت استحالہ ہوتا ہے۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۳۰)۔ عالمِ کون اور انسان کی یہ باہمی کشمکش ہی وہ چیز ہے جو انسان کی تمام ترقیوں کی جڑ ہے (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۷)۔ پہلا سوال کون (ہستی) کی علت سے اور دوسرا سوال تکلیف (احکامِ الٰہی) کی علت سے ہے۔ (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۳)۔ ۲. **دنیا ، جہان ، عالم۔**
دو کون کا جو ہے خالق خدائے عزّ و جل
کیوں اس کے نانو پہ ہر دم نہ جاؤں میں بل بل
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳)۔
ساقیا تیرے ہوا خواہوں کو ہے تلف دو کون
ٹھنڈی ٹھنڈی باد کھانا تاک کے سایہ تلے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۸۹)۔
نظر انداز کرے کون کو حیران تیرا
پھینک دے خلعت ہستی کو بھی عریاں تیرا
(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۱۵)۔
مجھے خوف ہے کہ الجھ کے یہ کہیں راستہ میں نہ رہ پڑے
مری روح عالمِ کون سے جو ہو نہیں رکھے کی چلا ملا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷)۔ ۳. **(تصوف) ہر امر وجودی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف)۔ [ع]۔

ـــــو فساد (ـــــو مج ، فت ف) امذ.

۱. **تعمیر و تخریب ، بناؤ بگاڑ ، تغیر و تبدل ، ہستی و نیستی ، ہست و بود ، موجود ہونا اور تباہ ہو جانا.** کون و فساد کے عالم کا یہی خاصّہ ہے کہ ایک حال پر نہیں رہتا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۳۳). جو کچھ عالمِ کون و فساد میں ہے وہ صاف و شفاف ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۷). اس دنیائے کون و فساد میں ہم ایک عجیب قسم کی مصیبت میں مبتلا ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۶). متصوفین کا تو یہ دعویٰ ہے کہ کون و فساد کے یہ تمام ہنگامے ایک حُسنِ مطلق کے نت نئے جلوے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۸۹). ۲. **دنیا ، جہان ، عالم ، روئے زمین.** جہاں کے داناؤں نے اس کا نام کون و فساد رکھا ہے کیونکہ اگر نقشہ سیاست کا نہ ہووے تو کام عالم کا آراستگی پر نہ رہے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۵۵). وہ اپنے ابنائے جنس کو حکمت و دانش کے نکتے سکھاتے ہیں اس لیے وہ نظامِ دنیا کے شیرازہ بند اور عقلِ کون و فساد کی شمع ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۶۷). عطارد اور زہرہ ، چاند اور اس عالمِ کون و فساد (زمین) کے قریب ہونے کے باوجود بذاتِ خود روشن ہیں. (۱۹۶۹ ، مقالاتِ ابن الہیثم ، ۸۱). [کون + و (حرفِ عطف) + فساد (رک)].

ـــــو مکاں (ـــــو مج ، فت م) امذ.

دنیا ، جہان ، عالم.

تجھا دیکھتا ہوں تو کون و مکاں میں
اس ایسا نہیں کوئی گروا گھنیرا
(۱۷۶۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰).

کون و مکاں دیکھیں ہیں آنکھوں بغیر
پر نہیں ہر دونوں جہاں ہر بیر سیر
(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۰۱). شاہنشاہ دو جہاں خلاقِ کون و مکاں کی حمد و ثنا اس واسطے کہ اقرارِ عبودیت فرض ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱).

التجا ہے بعد و بجز اور اس پہ یہ دعویٰ کہ ہم
ہیں حضورِ سرورِ کون و مکاں کی آل میں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۹).

مستی میں رازِ کون و مکاں برملا کہوں
پر کیا کروں مقال کا اشارا نہیں مجھے
(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۸). [کون + و (حرفِ عطف) + مکاں (رک)].

کَون (۲) (و لین) صف.

۱. **کسی شخص یا ذات کی حیثیت و نوعیت معلوم کرنے کے لیے کلمۂ استفہام (ذوی العقول کے لیے مستعمل).**

کُل شے محیط ہے اسے کون بجھائے
جو کوئی عاشق اس ہو کے اسے جیو میں جلائے
(۱۴۲۱ ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)). اگر تو نہیں تو خبر کہوں ہارا کون ... توں اس غفلت کا شاہد ہو. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷).

یہی پوچھے ہیں تیرا کون رب
پیمبر تیرا کون ہے کہہ توں اب
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۶۱).

میداں سے پھرا کون ہزاروں کو بھگا کر
ہاں دیکھیں تو کس نے تہہ و بالا کیا لشکر
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۱).

زینتِ آغوش ہے تُو جس کی وہ مادر ہے کون
نور ہے جس گھر کا تو بچے بتا وہ گھر ہے کون
(۱۹۲۷ ، روحِ رواں ، ۱۰۰). کچھ کہے سے بغیر الٹے پاؤں پھر پلٹی اور تیزی سے اپنی راہ پر ہولی عثمان سوچتا ہی رہ گیا کہ یہ لڑکی کون بنت کون ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۲). ۲. **کسی شے کی حیثیت ، نوعیت ، مقدار معلوم کرنے کے لیے سوالیہ کلمہ ، کلمۂ استفہام (برائے غیر ذوی العقول).** روح کون؟ روحی ذ کر کون؟ مراقبہ و مشاہدہ کیا؟ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۱۰۰). ۳. **مشتبہ حالت میں کسی کو ٹوکنے اور روکنے کا کلمہ.** رات کے باعث صورت تو نہیں دکھائی دی مگر کسی کے پیروں کی چاپ سن کر باآواز بلند کون؟ مشتاق ... آؤ بیٹھو. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۴۳). راستہ میں جو بے تکے باتیں ہوتی جاتی تھیں اس میں کبھی کبھی پولیس والوں کی " کون " بری طرح حائل تھی. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۹۱). ۴. **حقیقت ، حیثیت معلوم کرنے کا کلمہ ، حقیقت کیا ہے کیا چیز ہے کی جگہ مستعمل.**

ماں کون باپ کون عطا کبریا کی ہے
اولاد ہے تو کیا ہے عنایت خدا کی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۱). ۵. **کونسا کی جگہ مستعمل.** یہ دعا بازی کرنے کا کون وقت. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۵ : ۵). اے پھر مہربان ، ابھی ہمارا کون وقت تیمی اور بیکسی کا تھا؟ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۹).

کون کیا الگ اب مجھ سے تو اک دم تھم نہیں سکتا
مری آنکھوں میں پوچھو سوز سے یہ کون دریا ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۵۳). کس جا سے اوٹھ کر کون راہ سے کدھر گئے. (۱۸۸۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۲).

کون صورت مری بخشش کی بجز رحمت کے ہے
مبتلا اس غم میں ہوں آلودہ پھر یا خوشتر یا کہ
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۹۹). لیکن ہم کو کون بہت جینا ہے. (۱۹۰۱ ، رقعاتِ اکبر ، ۹۹). ظاہر ہے کہ فلسفہ کی اصلاح کے لیے اس سے زیادہ اور کون مقام موزوں ہو سکتا ہے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۱۸۳). ۶. **کیا.**

کہیں رائے سب وو ترک کون ہے
کہ جیں مکھ کے جل میں بتا لون ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۰). پوچھے کہ ترا مذہب کون ہے. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۳). جب ڈالی تمہارا پیغام لیے گئی تب میں ڈرا کہ مبادا پھر کون آفت پڑی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۷). اما جان! خدا کیا چیز ہے اور عبادت اس کی کون ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳). خیال صرف یہ تھا کہ کون منہ لے کر جاؤں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۵۶). ۷. کوئی.

بتفِ دل یہ لگا ہر نگہ مُنہ سے نہ کہہ
کون جی مارے کسی کا یہ نشانہ ہے بُرا
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۶۹). ۸. **اظہارِ نفی کے لیے ، استفہامِ انکاری ، کوئی نہیں.** کون سمجھ سکتا خدا کی گت ، ایک اِیے لا کی صفت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

گوشۂ چشمِ غم باز ہے جب تک کہ ادھر
کون کافر ہے جو طالب ہو کسی شادی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

کون کافر پھر کرے سجدہ خدا کے سامنے
کہہ تو بیٹھے مجھ سے وہ بُت اپنا ایمان چھوڑ دے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۳).

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق
ہے مکرّر لبِ ساقی پہ صلا ، میرے بعد
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹). کون کو غم انگیز انداز میں پڑھیں تو استفہام انکاری اور اگر سرسری لہجہ میں پڑھیں تو صرف استفسار کا رنگ پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۰).
۹. **(استفسار کے لیے) کوئی ہے (بےمثل و بےمانند ظاہر کرنے کے لیے بمعنی کوئی نہیں).** کون ایسا عاشق ہے غازی ، ہر ایک کا کام نہیں جانبازی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹).

ہے کسی بجھ سیں آشنا ہے سراج
نہیں تو عالم میں کون ہے کس کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۷).

جس کو کاندھے پہ محمدؐ کے ملی ہے معراج
میرے آقا سا سخی کون ہے کونین میں آج
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۰). اب ہم لے اپنے تجربے اور مہارت سے کھول کر آپ کو دودھ سپلائی کرتے ہیں تو اسے ملاوٹ کون کہہ سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۲). ۱۰. **کتنا (کتنی ، کتنے) (ظرفِ زمان کے ساتھ).**

کون وقت اے وائے گزرا جی کو گھبراتے ہوئے
موت آتی ہے اجل کو یہاں تلک آتے ہوئے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۹).

کون مُدّت سے ہے عادت مجھے تنہائی کی
یاسِ فردوس کے سُنسان بیاباں ہوتا
(۱۸۸۸ ، آفتابِ داغ ، ۱۸). کون وقت ہو گیا ہے ، اس غریب بےزبان کو بیٹھے ہوئے. (۱۹۲۷ ، رسومِ دہلی ، انیس بیگم صاحبہ ، ۱۵). ۱۱. **کیسا (کیسی ، کیسے).**

کون کون پیدا کیتے شاہ
آخر سوتے کروٹ کہاہ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)). بھلا کہہ تو یہ کون آدمیت ہے کہ مہمان کو اکیلا اٹھا کر ادھر ادھر پڑے پھرتے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶).

یہ رنگ کون ہے نہیں آتا جو تو یہاں
مہندی لگی ہے کیا تُو ہے ہر پاؤں میں
(۱۸۹۱ ، سراپا سخن ، ۳۷). ۱۲. **کسی فعل کے ساتھ اس کی نفی کے لیے بحالتِ متکلم ، یعنی میں یا ہم ایسا نہیں کرتے یا کرینگے کی جگہ ، کسے غرض پڑی.**

ہم بکاریں اور کھلے ، یوں کون جائے
یار کا دروازہ پاویں ، گر ، کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰). [پ : केहही ؛ س : कोहश].

---اَمْر ہے فقرہ.
کیا مسئلہ ہے ، کیا معاملہ ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ایسی کشِش ہے جس میں ڈنڈی/لکڑی نہیں کہاوت.
ہر چیز میں کوئی نہ کوئی کمی یا خرابی ضرور ہوتی ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

---بات ہے فقرہ.
۱. **کوئی موقع نہیں ہے.**

گر خط کو ہو نہ طول تو اے شاہِ نیک ذات
لکھ دیجیے کا صاف چھپانے کی کون بات
(۱۹۰۲ ، اوج ، محمد جعفر (نوراللغات)). ۲. **عجیب و غریب کام ہے ، کیسا یا کتنا.**

تن میں جیو ہور جیو میں خدا پایا جاتا ہے ، سبحان اللہ
کون بات ہے جو کوئی کہے تو اس پر میرا جیو قربان کر
(۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳).

---بڑی بات ہے فقرہ.
کوئی زیادہ اہم بات نہیں ، معمولی سی بات ہے ، آسان کام ہے. کون بڑی بات ہے وہ تو پورا شہر خالی کرانے کا انتظام کر دے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۰).

---بشر ہے فقرہ.
ہم نہیں جانتے (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---پرائی آگ میں گرتا ہے کہاوت.
کوئی کسی کی وجہ سے مصیبت مول نہیں لیتا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---ٹھکانا فقرہ.
۱. **کوئی اعتبار یا بھروسا نہیں ، کوئی بھروسا نہیں ، کیا ٹھکانا.** ابھی اس کا کیا اعتبار کہ وہ زندہ ہے مسعود اور اس کے وکیل کا کون ٹھکانا؟ جعلی خط بنا لیا ہو. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۳۰). ۲. **کوئی اُمید نہیں.** خدا جانے یہاں ہو بھی کہ نہ ہو کون ٹھکانا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۳۰).

---جانے فقرہ.
خُدا معلوم ، کسے خبر ، کسی کو نہیں معلوم ، کوئی نہیں جانتا.

کون جانے ہست کس کس کو کیا کس کس کو نیست
کارخانہ یوں ہی جاری ہے مدام اللہ کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹).

سوزشِ دردِ دل کسے معلوم
کون جانے کسی کے عشق کا راز
(۱۹۳۱ ، نقشِ فریادی ، ۷۲). گھر میں شادی تو تھی ، قبرستان کا سا سناٹا تو تھا ، خوشیاں نہیں کہ نہیں ، کون جانے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۲).

---جانے فقرہ.
یعنی میں نہیں جانتا (محاورات ہند).

---چڑیا ہے فقرہ.
کیا حقیقت ہے ، کوئی حیثیت نہیں.

میں سمجھوں تو ، لڑ گیا ہے کہہ تو سہی
جفا کون چڑیا ہے ، کہہ تو سہی

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۰).

---حقیقت فقرہ.
بے حقیقت ہے ، کوئی حقیقت نہیں.

میں کیا مرے ظلمت کدے کی کون حقیقت
یہ عشق وہ ہے جس نے کیے سینکڑوں گھر صاف

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---دن تھے فقرہ.
کیسا اچھا زمانہ تھا ، کتنا عمدہ وقت تھا.

کون وہ دن تھے کہ جب تب مرے نظارے کو
تیرے آئین میں پریشان نظری کا تھا جواز

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۳).

---سا صف مذ.
۱. کسی مجموعے میں سے کسی ایک کے متعلق استفسار یا تخصیص و تعین کے لیے استفسار.

صیّاد تھا وہ کون سا طائر اسیرِ دام
ثابت جو تیرے ہاتھ سے پر لے کے اڑ گیا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۴). ۲. کیا ، کوئی نہیں کی جگہ مستعمل. تمہارے باپ سے مرا کون سا دوستی ہے اور تمہارا باپ میرا کون سا بھلائی کیا ہے . (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۹) ، کون سا غضب آ گیا آخر ذرا سی پنسل ہی تو لگی ہے . (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۳۰۷).

---سا دَرَخت ہے جسے/جس کو ہَوا نہیں لگی کہاوت.
عیب اور تکلیف سے کوئی خالی نہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---سا دِن ہے فقرہ.
کس دن ، کوئی ایسا دن نہیں.

کون سا دن ہے کہ عاشق بھول جاتے ہیں تجھے
اے اجل کیوں ہو گئی غافل ہماری یاد سے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---سا زَہَر مِل گیا فقرہ.
کیا بُرائی ہو گئی ، کیا خرابی پیدا ہو گئی.

گر کہا تم گلے سے مل جاؤ
مل گیا زہر کون سا اِس میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱).

---سا گھر جاگا فقرہ.
(ہیجڑوں کی صدا) کس کے گھر بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے رت جگا ہوا. ایک ہیجڑا روز ہر ایک محلے میں جا کر یہ آواز لگاتا ہے کہ (ہوا بیٹا) (کونسا گھر جاگا) اس محلے کے لڑکے یا حلال خوری بتا دیتی ہے کہ فلاں شخص کے ہاں لڑکا یا لڑکی ہوئی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۶).

---سا گھر ہے جس میں مَوت نہیں آئی کہاوت.
مصیبت اور تکلیف سے کوئی جگہ خالی نہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ جامع الامثال).

---سی صف.
رک : کون سا ، جس کی یہ تانیث ہے.

اوس نے کہا کون سی یہ بات ہے
مجھ پہ بزرگوں کی عنایات ہے

(۱۸۵۸ ، مثنوی قضا و قدر ، ۱۰۹). اس کا امتحان کون سی تاریخ سے شروع ہوگا. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۷). مگر کون سی زمین اس کو پناہ دے گی. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۱۱).

---سی بات اُٹھا رَکھی ہے فقرہ.
کیا کمی چھوڑی ہے ، کون سی کسر باقی رکھی ہے ، کیا نہیں کیا.

غیر کیوں ہوتے ہیں شامل مری رسوائی میں
کونسی بات مرے دل نے اٹھا رکھی ہے

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۸۱).

---سی چکّی کا پِسا/پیسا کھایا ہے فقرہ.
کس چکی کا کھایا ہے ، عموماً موٹے آدمی کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سی حَدیث میں آیا ہے فقرہ.
کس قاعدے اور قانون سے جائز ہے یعنی یہ بات درست نہیں. کون سی حدیث میں آیا ہے کہ بچوں کو مکان میں اکیلا چھوڑ دیا کرو. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۲).

---سی کَسَر باقی رَکھی ہے فقرہ.
کیا کچھ نہیں کیا ، سب کچھ کر ڈالا ، چھوڑا کیا (جامع اللغات).

---سی کِشْمِش ہے جس میں ڈَنْڈی نہیں کہاوت.
کوئی عیب سے خالی نہیں ، کوئی نہ کوئی علت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے ، ہر شخص میں کوئی نہ کوئی خامی ضرور ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---سے صف مذ ؛ ج.
کون سا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. تم شخصیت کو کون سے پیمانوں پر پرکھتے ہو. (۱۹۶۷ ، ادب اور حقیقت ، ۹۷).

---سے روز فقرہ.
کس روز ، کس دن.

طعنے دیجے کو محبت میں بُرا کہیے کو
کون سے روز یہاں مجمعِ احباب نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۶).

---سے قرآن میں لکھا ہے فقرہ۔
کس قاعدے اور قانون سے جائز ہے یعنی یہ درست نہیں۔ دکھا تو کون سے قرآن میں لکھا ہے کہ بچہ پیٹ میں ہو اور دہرے دہرے کہیں بڑیں اور بچے والی آنکن میں جلے پھرے اور کام کرے ۔ (۱۸۷۳ء ، بنات النعش ، ۹۰).

---سے لعل لگے ہیں فقرہ۔
کیا خاص بات ہے ، کیا خوبی ہے ، کوئی خوبی نہیں۔

کون سے لعل لگے تکلی میں یاقوت کے ہیں
بے جواہر کو جو کولا سی نہ بھاتی سورت

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۳۰۴).

---سے مرض کی دوا ہو فقرہ۔
کس کام کے ہو ، بڑے نکمے ہو ، بے مصرف آدمی ہو۔

تم سے ہوا نہ درد دل زار کا علاج
پھر کون سے مرض کی بتاؤ دوا ہو تم

(؟ ، نساخ (نور اللغات)).

---شے ہے فقرہ۔
کیا چیز ہے ، کیا بلا ہے۔ کیا کچھ پتہ ہے تجھ کو کہ الفت ہے کون شے۔ (۱۹۸۸ء ، قہر عشق ، ۸۵).

---صورت فقرہ۔
کیا سبب ہو سکتا ہے ، کوئی سبب نہیں۔ آدمی اور پری میں کیا مناسبت ، لطف اور کثیف میں ملاقات کی کون صورت۔ (۱۸۰۳ء ، مذہب عشق ، ۱۰۲).

--- کتنے پانی میں ہے فقرہ۔
کس کی کیا حیثیت ہے ، کیا وقعت ہے ، کیا مرتبہ ہے ، کتنی اہمیت ہے ، معلوم ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں کون کتنے پانی میں تھا اس کا ایک اندازہ کرنے کے لیے ... ان تاثرات کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۵۸۳).

--- کس / کسی کی سنتا ہے کہاوت۔
کوئی کسی کا کہا نہیں مانتا ، سب اپنی مرضی کے مالک ہیں ، کوئی کسی کی داد فریاد نہیں سنتا۔

کیا پرسش گنہ کا روز شمار کھٹکا
سنتا ہے کون کسی کی عُق بے حساب ہوگا

(۱۸۹۲ء ، شعور (نور اللغات)).

--- کسی کا کہاوت۔
کوئی کسی کا نہیں ہوتا ، کوئی اپنا نہیں۔

کس سے کہوں حال اپنے جی کا
سچ کہتے ہیں کون ہے کسی کا

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۳).

--- کسی کے آوے جاوے ، دانہ پانی قسمت کا لاوے کہاوت۔
مہمان قسمت سے آتا ہے ، جہاں کا دانہ پانی لکھا ہوتا ہے وہیں جاتا ہے (جامع الامثال ؛ محاورات ہند).

--- کسی کے ساتھ مرتا ہے کہاوت۔
کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا ، مرنے والے سے لاکھ محبت ہو کوئی اس کے ساتھ نہیں جا سکتا ، کوئی کسی کے ساتھ نہیں مرتا ، سب لاچار ہیں۔

ہم کب گئے جہاں سے نبی و علی کے ساتھ
دنیا میں کون مرتا ہے بی بی کسی کے ساتھ

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۶).

--- کہتا ہے کہاوت۔
ایسا کرنے کو کسی نے نہیں کہا ، ایسا نہیں کرنا چاہیے ، میں نہیں کہتا ، کوئی نہیں کہہ سکتا ، کسی کی مجال نہیں کہ کوئی کچھ کہہ سکے ، کس نے کہا ، اگر کوئی کہتا ہے تو غلط کہتا ہے۔

قتل کرنے کو خوش اندازی کا جوہر چاہیے
کون کہتا ہے کہ تیغ و تیر و خنجر چاہیے

(۱۸۶۷ء ، رشک (نور اللغات)).

کون کہتا ہے کہ دنیا کو بھلا بیٹھا ہوں
ٹوٹ سکتا ہے بھلا یوں بھی کسی کا پندار

(۱۹۵۱ء ، لہو کے چراغ ، ۳۲).

--- کہے فقرہ۔
۱. کون تشبیہ کرے ، کوئی نہیں کہہ سکتا ، کون آگاہ کرے (مہذب اللغات)۔ ۲. بیان نہیں ہو سکتا ، بےشمار ہیں کی جگہ مستعمل (نور اللغات).

--- کہے راجہ جی ننگے ہو / ہوتے ہو / ہیں کہاوت۔
زبردست انسان کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا ، زبردست کا پلہ بھاری (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کہے ران ڈھانکو کہاوت۔
کسی کا عیب جاننا مگر متنبہ نہ کرنا ، اس لحاظ سے کہ بلاوجہ برا کون بنے (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---مدت سے م ف ؛ فقرہ۔
کتنے زمانے سے ، کب سے۔

کون مدت سے ہے عادت مجھے تنہائی کی
پاس فردوس کے سنسان بیابان ہوتا

(۱۸۸۴ء ، آفتاب داغ ، ۱۸).

---مشکل فقرہ۔
کون سی مشکل (جامع اللغات).

--- کھیت کی مولی ہو / ہے کہاوت۔
رک : کس کھیت کی مولی ہو ، نہایت بے حقیقت ہو ، بےوقار اور بے حیثیت ہو۔ تم بے چارے کون کھیت کی مولی ہو؟ اپنا آرام اپنی آسائش کھو بیٹھے ان کے لیے (۱۹۰۱ء ، اتالیق بی بی ، ۳۶).

---وقت ہوا فقرہ۔
کتنی دیر سے ، کب سے ، دیر ہو گئی ، مدت ہو گئی (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---وقتوں سے م ف ؛ فقرہ.
کب سے ، بڑی دیر سے ، کافی مدت سے ، کتنی دیر سے.
پھر خیال ہوا ، کہ کون وقتوں سے انتظار کر رہے ہیں آنا تو پڑے ہی گا (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۱۶۹).

---ہر روز آتالیق ہو سمجھائے گا کہاوت.
بے وقوف انسان کو سمجھانا بہت مشکل ہے ، کم فہم کو سکھانا کارِ محال ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

---ہوتا ہے فقرہ.
کیا تعلق ہے ، کیا رشتہ ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---ہو/ہوں/ہے کلمۂ استفہام.
کیا لگتا ہے ، کیا رشتہ ہے ، کیا تعلق ہے (واسطے ، حیثیت اور رشتہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے). میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب ، میں تمہارا کون ہوں اور تم میرے کون ہو. (۱۸۶۷ء ، خطوط غالب ، ۵۰).

کون ہوں میں جو بڑا اُن کو مرا غم ہو گا
دنیا ساری کو ہوا بھی تو بہت کم ہو گا
(۱۹۰۳ء ، دیوان پروین ، ۱۰۱).

میں کون ہوں کیا ہوں یہ بتانا نہیں پڑتا
بن جاتا ہے ماحول بنانا نہیں پڑتا
(۱۹۸۸ء ، آنگن میں سمندر ، ۱۳۷).

---ہے فقرہ.
ہے کوئی ایسا ، کوئی نہیں. کون ہے جو اپنی تجدد پسندی کی وجہ سے معتوب نہ ٹھہرا بشمول علامہ اقبال. (۱۹۹۴ء ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۰۳).

کَون (۳) (و لین) امذ (قدیم).
کھوڑا.

لکڑی کے کون بھرائے دل میں
بھتر کی بھی ترائے جل میں
(۱۷۰۷ء ، من لگن ، ۳۵). [مقامی].

کَون (۴) (و لین) امث (قدیم).
حقیقت ، نشان ، پتا.

اللہ پاں کے جو سو کسم کون جاگے
تب آپے ہو کی کون پائے
(۱۷۰۷ء ، من لگن ، ۹۱). [مقامی].

کُوں (۱) (و مع) حرف (قدیم).
رک : کو ، جس کی یہ قدیم شکل ہے. قدیم قدمی کے آونے سیں لازوال دولت کوں پاوتا ہے. (۱۲۶۵ء ، بابا فرید شکر گنج (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۲)). عاشق کوں عشق ، معشوق کوں حسن دیا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۰). دونوں یتیم غریب شکور کوں دعا کرتے ہوئے چلے. (۱۷۴۶ء ، کربل کتھا ، ۱۲۲).

کو خاک بھی ہو جائیں گے اس شوخ کے کو میں
پھر ہم کو یقیں ہے کہ وہ برباد کرے گا
(۱۷۸۸ء ، جہاندار ، د ، ۱۶۷).

اے صبا جا در مدینہ مصطفیٰ کوں کہہ سلام
اس سراپا نور ذاتِ کبریا کوں کہہ سلام
(۱۸۳۵ء ، میر غلام علی مائل (سندھ میں اردو شاعری ، ۸۱)).
[کو (رک) کا املئی تلفظ].

کُون (۲) (و مع) م ف (قدیم).
کیوں (رک) کی تخفیف.

دردِ سر کا علاج کون نہ کرے
یار کا رنگ صندلیں کون ہے
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۵۳). [کیوں (رک) کی تخفیف].

کُون (۳) (و مع) امث.
بدن سے فضلہ خارج ہونے کا سوراخ ، پاخانہ کی جگہ ، مقعد.

یاد تیری کون کی کرتا جہاں
پدتا وہاں ذکر لالہ زار کا
(۱۷۶۰ء ، دیوان زاق ، ۵).

غیر کا دھکا سے ہوا دل کون سے جاری خون ہوا
کوچۂ گیسو میں مجکو دیکھ سونے جون ہوا
(۱۸۳۲ء ، چرکین ، د ، ۳).

بھر ہے بیہوشی و مستی و جنون
فرج سے بے پردہ ملتا فرج و کون
(۱۸۹۱ء ، کنز الآخرۃ ، ۹۰).

سکھاؤ بچوں کو تشریح پہلے اعضاء کی
بیان کون و کس و خصیہ اور آلت کا
(۱۹۳۸ء ، کلیات عریاں ، ۵). [ف].

---آسَن (---فت س) امذ.
ایک آسن کا نام ، دونوں پانو کو اس طرح رکھنا کہ دونوں میں قریباً ایک گز کا فاصلہ رہے ، اس کے بعد ایک پانو کو سیدھا رکھ کر دوسرے کا گھٹنا بغل کی طرف موڑنا ، جس طرف کا گھٹنا موڑا ہے اس طرف کے ہاتھ بھی نیچے لے جانا اور مڑے ہوئے پانو کا انگوٹھا پکڑنا (آسن پرکاش ، ۹۱). [ف : کون + آسن (رک)].

---خَر کس اضا (---فت خ) صف.
احمق ، بیوقوف ، چوتیا. اور بہت سا کھانا ... ساتھ لوائے اپنے کوارٹر کو سدھارا اور یوں اس کون خر سے خلاصی ملی. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۶). [کون + خر (رک)].

کَون (۱) (و مج) امث.
۱. (کاشت کاری) ہل کی چوبڑ کھودنے یعنی پہلی نالیوں پر دوسری آڑی نالیاں کھودنے یا بنانے کا عمل ، کسی (ا پ و ، ۶ : ۹۳).
۲. (کاشت کاری) چاول کی پود کی ایک بیماری کا نام (ا پ و ، ۶ : ۹۳). [مقامی].

کَون (۲) (و مج) امث.
۱. (لفظاً) مخروطہ ، (کنایۃً) آئس کریم کی ایک قسم جو سکٹ کی

بنی ہوئی تکون یا قف میں بھری ہوئی ہے ، کون آئس کریم ... تکے اور کوئی یہاں کوزہ مارکٹ کی اسپیشلٹی ہے ۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰)۔ ۲. (نباتیات) ایک درخت کا پھل جو لکڑی کی طرح سخت اور انڈے کی شکل کا ہوتا ہے ، صنوبر وغیرہ کا پھل۔ ان کے بیج سخت لکڑی جیسے اوول اسکیل پر لگے ہوتے ہیں ... اس طرح ایک کون بناتے ہیں ، پک کر یہ کون سخت لکڑی جیسی ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۸)۔ ۳. مخروطی ٹھوس شکل کی ڈھیری یا ڈٹ جو دھرے کی گرفت کے لیے سائیکل وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔ (دھرے کو) دونوں طرف سے کون کھول کر نکال لیے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۷۵)۔ [انگ : Cone]۔

کون (۳) (و مج) عدد۔
(دلالی) ایک کم دس ، نو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [مقامی]۔

---اوبن (---و مج ، فت ب) امذ۔
نو روپے۔ دلال قسمت نے کی خریداروں کے روبرو اپنی اصطلاح میں دکانداروں سے ٹھیراتے ہیں ... ڈیک اوبن ، ... مانجی اوبن ، کون اوبن ، سلا اوبن۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ [کون + اوبن (رک)]۔

کون (۴) (و مج) امذ۔
زاویہ ، کونا ، بربط بجانے کا گز ؛ درمیانی سمت ، جیسے : شمال مشرق ؛ عدد چار ؛ تاروں کا باجہ ؛ تلوار کی نوک ؛ ڈنڈا ؛ لاٹھی ؛ زحل ؛ سنیچر ؛ مریخ ؛ منگل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [س : कोण]۔

---دار صف۔
کونا رکھنے والا ، نوک دار (پلیٹس)۔ [کون + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، پاس ہونا]۔

کونا (و مج) امذ ؛ ← کونہ۔
۱. گوشہ ، زاویہ ، کھونٹ۔

> سراں کاٹ کر لانگے ہیں ہی وہاں
> لہو جھاڑکے ہر کونے کے درمیان

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۷)۔

> آتاہے ، چلنجاں ، بھری
> دور کونوں میں رکھ دو لا کے ابھی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۳)۔ ظاہرا بہانے سے ادر ادر چیزوں پر نظر کرتی تھی اور آنکھ کے کونے سے عماری پر اپنے یار کو دیکھتی تھی۔ (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۵)۔ پھر سنگ مرمر کے قلعہ پر چاروں کونوں پر چار برج طلائی نظر آئے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۸۳)۔ آزاد اور غیر محدود مسابقت ... چند خاص جماعتوں یا کونوں کونوں میں اس کا وجود پایا جائے ۔ (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۷)۔ ۲. سرا ، کنارہ۔

> سر کٹنے کا مرے قاصد کا وہاں جا کے ضرور
> کاٹنا نامہ کا مقراض سے کونا ہے عبث

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۵)۔ کاربن کاغذ کو ... ایک تختے پر دو چپٹی کیل سے یا کونوں پر شناستہ لگا کر جما دیا جائے (۱۹۰۷ ، حرفتی کام ، ۶)۔ ۳. مکان وغیرہ کا چھوٹا سا حصہ ، الگ تھلگ مقام ، تنگ مکان ، گوشہ۔

> بری ہر حال وو آخر ہوتی رہی
> چھپا کونے میں جا آرام ہوا چین

(۱۷۳۱ ، نیہ دربن (اردو شہ پارے ، ۲۸۵))۔ بہشت اس کے ایک باغ کے کونے کا چمن۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵)۔

> کرو چل کے آباد اب گور اے زلد
> بہت دن سے سونا وہ کونا پڑا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان زلد ، ۱ : ۱۷۴)۔

> مل گئی ان کو کمیٹی ان کو غربی مجلسیں
> میرے حصے میں مگر گھر کا ہی ایک کونا پڑا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۶)۔ پیالی کے ایک کونے میں اس کی نرم گرم انا بکے آم کی طرح گول مول سو رہی تھی۔ (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۱)۔ ۴. طرف ، جانب۔ تازو ایک ہی استاد دل سے چاہتی تھی کہ نواب اس پر بھی ریجھیں اور دونوں کونے آباد ہو جائیں۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۶)۔ چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے اور تاریکی ہے کہ ہر کونے سے اٹھی چلی آ رہی ہے۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۵۲)۔ مسافر اس شخص کو ایک نظر دیکھ کر کچھ مایوس ہو گیا اور اداس سا ایک کونے میں جا بیٹھا۔ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۶۰)۔ ۵. پوشیدہ مقام ، مکان کا وہ حصہ جہاں پر اک کی نظر نہ پہنچ سکے۔

> سیر سفر کر دیکھ تماشا قدرت کا سب عالم میں
> پھر کون جھونک بھاڑ کے بہتر عاشق ہو کر کونا کیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳)۔ درودگر سر شام گھر کے ایک کونے میں آ چھپا۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۶۱)۔ اتنا سنا کہ کبھی ٹھکرے پاس پکڑی گئی ، لو بی بی یہ شہزادیاں ہیں جن کو محل کیسا کوئی کونا آڑ بھی نصیب نہ تھا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۶۷)۔ گھر کے گوشوں اور کونوں میں دیواروں پر ... پھیل جانے سے یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۲۹۹)۔ ۹. ٹھکانا۔

> میں وہ طالب کہ مرے نقش قدم تک معدوم
> تو وہ عنقا کہ ترے ملنے کا کونا نہ ملا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۲)۔ [س : कोण]۔

---پتّھر (---فت پ ، شد تھ بفت) امذ۔
(معماری) عمارت کا بیرونی کونا ، وہ خاص اینٹ یا پتھر جس سے یہ کونا تیار کیا جائے۔ کسر بند اینٹ یسنہ کونا پتھر سے یا کونے کے عرضوں سے ملی ہوتی ہو۔ (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی جناتی ، ۱۶۰)۔ [کونا + پتھر (رک)]۔

ـــ جھانکنا محاورہ

۱. بہت جستجو کرنا ، بے انتہا تلاش کرنا ، ہر جگہ تلاش کرنا ، ہر جگہ ڈھونڈھنا

کونا کونا نہ جھانکا کی نہ کس گھر میں تلاش
جستجو میں تیری شمشیر سپہ کل ہو گیا

(۱۹۳۲ ، آتش ، ک ، ۲۰۰ : ۲۲۲). ۲. چھپنے کی جگہ تلاش کرنا ، پناہ کی جگہ ڈھونڈھنا ، چھپنا.

حیا بھرتی ہے کونے جھانکتی پھلوں میں مژگاں میں
نگہ شوخ نے ڈالا ہے پھندا چشم پُرفن پر

(۱۹۰۵ ، وفا رامپوری ، ک ، ۷۰).

ـــ جھکانا محاورہ

کونا جھانکنا (رک) کا متعدی ، تلاش کروانا. یہ ماما سب ہی کونے جھانکے گی. (۱۹۵۸ ، شیخ غرابات ، ۲۳۲).

ـــ دبنا محاورہ

جھکاؤ پیدا ہونا ، کمزور دبنا ، دباؤ میں آنا . نرم گوشہ پیدا ہونا. آخری معاملہ یعنی سرستی باقی ہی گا . وہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے ، کیونکہ آپ کے دل کا کونہ دب چکا ہے.(۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۷۴).

ـــ کُتْرا / کُھتْرا / کُھدْرا (ـــ ضم ک ، سکن ت / ضم کھ ، سکن ت / سکن د) امذ.

بل ، سوراخ ، کونا ، پوشیدہ اور خالی جگہ. چاروں طرف کونے کھترے خوب ٹٹول اور دیکھ دا لھ ایک جگہ بیٹھ گئے.(۱۸۸۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۹۳). کہیں کونے کھدرے میں دبا یا نکلے میں اُڑیں جتنے بھڑتے نظر آئے. (۱۸۹۰ ، ایامی ، ۱۱۰). جابجا مکان کے کونوں کتروں میں کوئلے ڈال دیے کہ وہ ہوا کے زہر کو چوس لیتے ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۶). موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں ان کونوں کھدروں تک بھی پہنچتے ہیں جہاں عام افسانہ نگاروں کی نگاہیں یا تو پہنچتی ہی نہیں یا بھر مشکل سے پہنچتی ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۸). [کونا + کترا / کھترا / کھدرا (رک) بطور تابع].

ـــ کُھجْڑا (ـــ ضم ک ، سکن ج) امذ.

رک : **کونا کھترا ، کونا کھدرا** (ماخوذ : پلیٹس). [کونا + کھجڑا (رک) بطور تابع].

ـــ کُھچیلا (ـــ ضم ک ، ی مج) امذ.

رک : **کونا کھدرا.** انہیں کونوں کھچیلوں سے نکال کر کھلے میں لانا چاہیے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۰). [کونا + کھچیلا (رک) بطور تابع].

ـــ کونا (ـــ و مج) امذ.

گوشہ گوشہ ، چپہ چپہ ، ہر جگہ. کھاتا ہے تو پسلیوں ، پیتا ہے تو کیاروں ، سوتا ہے تو گھر کا کونا کونا زندگی سے لبریز ، جھلکنے کو تیار. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۰). [کونا + کونا (رک)].

ـــ کونا چھان ڈالنا / چھاننا / مارنا محاورہ

خوب تلاش کرنا ، ہر جگہ ڈھونڈنا. آج صبح سے اس کی تلاش میں جنگل کا کونا کونا چھانا جا رہا ہے. (۱۹۰۵ ، زبان داغ ، ۱۹۲). چاروں طرف دیکھا ، کونا کونا چھان مارا ، مگر بڑھیا کا پتہ نہ ملا. (۱۹۰۵ ، گرداب حیات ، ۲۰).

ـــ کونا دیکھنا محاورہ

اچھی طرح تلاش کرنا ، خوب ڈھونڈھنا. سارے گھر کا کونہ کونہ دیکھ کر اپنے بچھونوں پر لیٹ کر سو گئیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۸).

ـــ لینا محاورہ

گوشہ نشینی اختیار کرنا ، خلوت میں بیٹھ جانا

کہاں کی دولت و ثروت کہاں کی عزت و حشمت
میسر ہی تجھے دو روٹیاں بس گھر کا لے کونا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۸).

کونْبَل / کونْبُھل (و مج ، مغ ، فت ب / ضم بھ) امذ.

رک : **کونبھل ، قلب ، سندھ.** شہر کے چوراہے میں جو ایک شکستہ گر کی دوکان ہے ، وہاں کونبھل دیں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۰۹). جن افعال سے مال کی طرف سے اٹھی اٹھ جاتے سب چوری ہیں ... جھولی جھپٹ ، اچکا پن ، کونبھل ... اوپر تلے کے بھائی بہن ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰۳). لکان دیتے کو اب کس کے گھر میں کونبل دیتے جائیں گے. (۱۹۰۱ ، پریوں کی پنڈیا ، ۱۸). اف : دینا ، لگانا. [کونبھل (رک) کا ایک املا].

کونْپَل (و مج ، مغ ، فت پ) امث.

۱. رک : **کونپل ، شگوفہ ، کلی ، پتی جو تازہ پھوٹی ہو.**

ہاں سوتلی کلی سولائی
کونپل لہ لہ اب دکھائی

(۱۵۶۵ ، جوکم (شاہ علی محمد) ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۱۳). قدرے کونپل درخت گرنج ... ایک ایک تولہ پانی میں پیس کر بیمار کو ساتھ دن تک پلائے. (۱۹۳۳ ، مقصد الاجسام ، ۹۴). جستجو دعا نرانی پربالی کونپل کو دوسرے کے پھول پر کسی لالچ سے قربان نہ کیا تھا. (۱۹۰۲ ، کرشن بیتی ، ۳۹). وہاں دور دور تک گیے ہوئے درختوں کے ٹنڈ پڑے تھے ، جن کے اطراف سے ہری ہری کونپلیں جھانک رہی تھیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۵). ۲. (قصائی) **کچی اور چھوٹی پسلی یا پسلیاں جو کرکری ہڈی کے مانند نرم اور بڑی پسلیوں کے نیچے دونوں طرف کوک کے ساتھ جھلی میں لگی ہوتی ہیں** (ا ب و ، ۳ : ۷۸). [س : फटमल ; س : कपल].

ـــ آنا محاورہ

نئے نئے پتے نکلنا ، کھلاؤ ہونا. سردی کم ہوئے تو آگے قدم بڑھائیں ... درختوں میں کونپلیں اور کونپلوں میں نکہاں آنا شروع ہوئیں. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۵۰). کونپلیں آئیں ، کلیاں نکلیں سبحان اللہ تیری قدرت. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۴).

ـــ پھوٹْنا (ف س) محاورہ

۱. رک : **کونپل آنا.**

قوت نامیہ کی تو ہو نہ امداد کرے
نہ کسی شاخ سے کونپل کوئی اصلا پھوٹے
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۳۵۳). ایک چھوٹی بروں بالیدگی نکل آتی ہے ... اس عمل کو کونپل پھوٹنا یا کھاؤ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۱۱). ۲. (مجازاً) آغاز ہونا ، ابتدا ہونا ، نیا نیا ہونا. اس وقت میں مرض کی کونپل ہی پھوٹ رہی تھی اور اس کا بروقت مداوا کیا جاسکتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۱)

ـــــ نکلنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. رک : کونپل آنا ، شگوفہ پھوٹنا. ایک دانہ زمین میں ڈالا جاتا ہے ، کچھ دنوں کے بعد وہ پھوٹتا ہے ، اس میں کونپلیں نکل آتی ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۶). ۲. رک : کونپل پھوٹنا نمبر ۲ ، آغاز ہونا. روس کی فکر کو جب ہم یورپی پیوندکاری سے متصف دیکھتے ہیں تو ایک نئی فکر کی کونپل نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۰۰).

کونپلہ (و مج ، مغ ، فت پ ، سک لھ) امث (قدیم).
رک : کونپل. بابونہ شگوفہ بہندوی کونپلہ ... مونہ اور مدار میں کونپل ہے. (۱۴۳۳ ، زبان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ ، ۹۸)).
[کونپل (رک) کا قدیم املا].

کونپلی (و مج ، مغ ، فت پ) امث. (قدیم).
کونپل ، تازہ پتی.
سو دھن میں کونپلیاں پنجے سولیو و کونپلیاں اب پت
تو اس تھے مدعا یا کر دے کا عاشقاں میں کچ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷).
کری جگ میں گرمی نے یوں سرکشی
اوگی کونپلی رکھ کی ہو آتشی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۰). [کونپل (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کونت (۱) (و مج ، غنہ) امذ.
رک : کیث ، ایک درخت اور اس کا پھل (لاط : Feronia Elephantum)
کونت اور کوٹ بڑی اور کیتھ اور کونٹ اور کیتھل بھی اس کے نام ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۷۷). [س : कपट].

کونت (۲) (و مج ، غنہ) امث.
اندازہ ، تخمینہ ، اٹکل ، تشخیص (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[س : क्राकत].

کونت (و مج ، غنہ) امذ.
کمی.
فکر اندیشہ کرے بہت
نسبت سکوں پڑیا کونت
(۱۴۲۱ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲)). اف : پڑنا. [مقامی].

کونت / کونتا (و مج ، غنہ / مغ) امذ.
نیزہ ، بھالا ، برچھی.
ہو جھنٹ کرلے تیغ بدل جیسے سلح باندھے ونے
بل ٹوٹ سا یک بادنہ کے جیوں کونتے ہو کر اڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸). [پ : कोतो ، س : कुन्त].

کونتا (و مج ، مغ) صف. (قدیم).
پھنسا ہوا ، مبتلا ، مقید.
جے کاشاں میں سنیڑیا سو اسے ہوئی غیب کی ساری
ہوا سلاں میں کونتے کوں سرگ پھانسا جنم کی کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۳). [کونتنا (رک) کا حاصل مصدر].

کونتنا (۱) (و مج ، غنہ ، سک ت) ف ل.
پھنسنا ، مبتلا ہونا ، گرفتار ہونا ، قید ہونا.
مجازی میں کونتے تو جب سر کنوائے
حقیقی یہ دوائے تو منزل کوں پائے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷). [مقامی].

کونتنا (۲) / کونتھنا (و مج ، غنہ ، سک ت) ف م.
۱. رک : کونتھنا ، پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت زور لگانا ، ہگنے یا پیشاب کے لیے زور مارنا.
کونتھنے میں منہ بنانے کا جو وہ بت ناز سے
اک ادا ہگنے میں بھی اوس سے ادا ہو جائے گی
(۱۸۳۲ ، جرکیں ، د ، ۳). اس میں جانور کونتا ہے اور بار بار زور کرتا ہے اور گوبر کرنے کا ارادہ کرتا ہے. (۱۹۰۵ ، محب المواشی ، ۹۰). ۲. بچے کی ولادت کے وقت عورت کا سانس روک کر نیچے کی طرف دباؤ ڈالنا. یہ معلوم نہیں کہ جننے اور کونتھنے کی مصیبت زچہ کی طرح طالب علم نے اٹھائی یا نہیں. (۱۹۰۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۶ : ۹). جب درد آئے تو زچہ اپنے پاؤں تو چارپائی کی پائتیوں پر رکھ کر زور سے دبائے اور ساتھ ہی ... اپنے سانس کو روک کر زور سے نیچے کی طرف کونتھے (۱۹۳۶ ، گھریلو انسائکلوپیڈیا ، ۵۰۵). ۳. زور لگانا ، زور مارنا ، بہت زیادہ کدوکاوش کرنا.
کونتھ کر زور کیا تو بھی ٹوٹا بانڑ
اس نیچے ڈنڈے یہ کہتے ہیں سبو جیرس گے
(۱۹۷۵ ، سوز ، د ، ۳۰). مرزا نوشہ مرحوم کونتھ کونتھ کر پارسی ناآمیختہ بنارس لکھا کرتے تھے. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲). [کونتھنا (رک) کا الفی املا].

کونتی (و مج ، مغ) صف.
کوتاہ ، چھوٹا.
نکج کہہ بھجے کا ہے سکت اس من کی کوئی کون
نہ واں لگ بات اپڑنے کا ہے بل سچ بات کوتی کون
(۱۶۰۹ ، غواصی ، ک ، ۱۳۵). [مقامی].

کونتھیا (و مج ، غنہ ، سک تھ) صف.
آنکنے والا ، تشخیص کرنے والا ، مبصر ، جانچو (لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۵۱۳). [کونت (۲) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کونٹ (و مج ، سک ن) امذ.
نواب ، امیر ، یورپی ممالک کے امرا کا خطاب. دوسری طرف انجمن کے بقیہ ارکین تھے اور جو اب کھلم کھلا کونٹ ارتوا کو اپنا سردار تسلیم کرنے لگے تھے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ترجمہ ، ۳۸). کونٹ اور کونٹس انگریزوں کے خاص خطاب ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۰). [انگ : Count].

کَونٹر (و لین ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
رک : کاؤنٹر ، غلک تختہ ، روپے گنے کی میز یا تختہ ، روپے کے لین دین کی میز یا تختہ (بنک ، ہوٹل ، دکان وغیرہ میں). کارپرداز کو جو کونٹر کے پیچھے چھپا تھا اشارہ کیا. (۱۸۹۲ ، اصول سراغرسانی ، ۵). کونٹر انگریزی میں کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۰۹). [انگ : Counter].

کونٹِس (و مج ، سک ن ، کس مج ٹ) امث.
کونٹ (رک) کی تانیث ، کسی امیر خاتون کا خطاب (یورپی ممالک میں). کونٹ اور کونٹس انگریزوں کے خاص خطاب ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۰۹). [انگ : Countess].

کَونٹی (و لین ، سک ن) امذ.
ضلع (انگلستان اور بعض دوسرے ممالک میں). دونوں ایک ہی کونٹی کے رہنے والے تھے ایک دوسرے سے شناسا (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۹۰). [انگ : County].

--- کونسِل (--- و مج ، سک ن ، کس س) امث.
مجلس ضلع ، ضلعیہ ، مختلف مجلسیں ، کونٹی کونسلیں ، انتظام کیا ، قرعہ اندازیوں کے صندوق ... کیا کیا کچھ نہیں رکھے (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۰). [انگ : County Council].

کونٹی نینٹَل (و مج ، سک ن ، ی مج ، سک ن ، فت ٹ) صف.
برّاعظم سے متعلق ، برّاعظم کا ، برّاعظمی ؛ تراکیب میں مستعمل.
[انگ : Continental].

--- سلوپ (--- فت س ، و مج) امث.
(جغرافیہ) برّاعظمی ڈھلان ، جہاں سے برّاعظموں کی اصلی حد شروع ہوتی ہے. کونٹی نینٹل سلوپ : اسے برّاعظمی ڈھلان بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹۵).
[انگ : Continental Slop].

--- شیلف (--- ی مج ، سکنہ ل) امث.
(جغرافیہ) یہ ایک اونچا سا میدان ہوتا ہے جو ایک طرف خشکی سے اور دوسری طرف سمندر سے ملا ہوا ہوتا ہے ، یہ ایک قسم کا چبوترا (پلیٹ فارم) سا ہوتا ہے جو کم گہرے پانی میں کھڑا ہوتا ہے ، دراصل یہ برّاعظم کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے جو پانی کے نیچے ڈوبا ہوا ہوتا ہے. کونٹی نینٹل سلوپ کی ابتدا بالکل وہاں سے ہی ہو جاتی ہے جہاں کونٹی نینٹل شیلف ختم ہو جاتی ہے. (۱۹۶۶ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹۵).
[انگ : Continental Shelf].

کونٹھ (و مج ، غنہ) امذ (قدیم).
کوہان (قدیم اردو کی لغت). [کوہان (رک) کا بگاڑ].

کونٹھا (و مج ، غنہ) امذ.
رک : کوٹھا ، گودام.

تب سوں مجھ پر پڑی جمعیت کمال
غلہ کونٹھے سوں خرچیاں ہوتا نکال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۳). [کوٹھا (رک) کا انفی املا].

کونٹھی (و مج ، غنہ) امث.
رک : کوٹھی ، گودام.

آپ احمد آپ واحد آپ آپ
آپ کونٹھی آپ غلّہ آپ باپ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲). [کونٹھا (رک) کی تانیث].

کُونج (و مع ، غنہ) امث.
۱. کلنگ کی ایک قسم ، ایک آبی پرندہ ، جو سردی کے موسم میں پاک و ہند میں آتا اور قطار بنا کر اڑتا ہے. یکایک کونجوں کے ایک پرے کا وہاں گزر ہوا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۳۷). بسنتوں ، کونجوں اور مرغابیوں کو سردی بھاتی ہے. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب (مولانا محمد حسین آزاد) ، ۲ : ۲۱). لوگوں میں غل ہوتا ہے ، کونجیں آئیں. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۵). یہ رنگ فراک میں سے ان کی ٹانگیں کونج کی ٹانگوں کی طرح دبلی اور سیاہ دکھائی دے رہی تھیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۰۵). ۲. قاز ، ہنس (پلیٹس). [س : क्रुञ्च : क्रौंच].

--- ہماری کوڑی دے جا ، اپنی کوڑی لے جا فقرہ.
(کھیل) جب لڑکے کونجوں کے غول کو دیکھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باہم رگڑتے جاتے اور یہ فقرہ کہتے جاتے ہیں اور اس رگڑ سے یا تو ازخود سفید نقطے جو ناخونوں پر نمایاں ہوتے ہیں ، ان کو کوڑیاں خیال کر کے کہتے ہیں . کہ ہمیں اپنی کوڑیاں دے گئی یا رگڑ سے جو نشان پڑ جاتے ہیں ان کو خیال کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

کُونجا (و مع ، غنہ) امذ.
کونج (رک) کا مذکر ، نرکلنگ (پلیٹس). [کونج + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کُونجڑا (و مع ، غنہ ، سک ج) امذ ؛ مو کُنجڑا.
ایک قوم جو سبزی ترکاری اور پھل وغیرہ کی خرید و فروخت کا بیوپار کرتی ہے ، ترکاری بیچنے والا ، کنجڑا ، کبڑیا.

قسائی و کونجڑے و موچی چمار
جمعدار کے سب ہوئے باز شار

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۶). نان بائی ، کونجڑے ... وغیرہ برادری ذاتیں بن گئی ہیں. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اکتوبر ، ۳۳۸).
[کنجڑا (رک) کا اشباعی املا].

کُونجڑی (و مع ، غنہ ، سک ج) امث.
کنجڑن ، کنجڑی.

جب میں کچھ کونجڑی سے کہتا ہوں
لیو ہی جی کے اپنا رہتا ہوں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۷). [کونجڑا (رک) کی تانیث].

--- اپنے بیر کَھٹّے نہیں بَتاتی کہاوت.
اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا (نور اللغات).

کُونجی (ضم ک ، ضم و ، سک ن) امث (قدیم).
رک : کنجی. تالا کونجی ، قفل کلید. (۱۵۶۱ ، مثل خالق باری (ق) ، ۵). حضرت نے فرمایا اے فاطمہ ، جانتی ہو ہم کون ہے ...

ایسا حریف کہ بغیر کونجی دروازہ کھولے۔ (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۶۶)۔
[کُنجی (رک) کا اشباعی املا]۔

کُونج (۱) (و مع ، غنہ) امذ.
رک : **کوچ ، روانگی**. جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے کونج کیا. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۶۱)۔

دم میں سرائے دہر سے بس کونج کر گیا
جانے کی اوس کے سن کے یہ جرأت نے ہائے کی
(۱۸۰۹ء، جرأت، کـ، ۳۳)۔

پڑے یہ غلغلہ جب ذوالفقار حیدری چمکے
کہ حق ظاہر ہوا اب کونج ہے اہل ضلالت کا
(۱۸۹۸ء، دیوان مجروح، ۳۲). اس دور دراز سفر میں ... ہر کونج و مقام میں عجائبات بسیار آپ سے ظاہر ہوئے . (۱۹۰۵ء، لمعۃالضیا، ۱۰۸)۔ [کُوچ (۱) کا انفی املا]۔

کُونج (۲) (و مع ، غنہ) امث ؛ امذ.
وہ موٹا پٹھا جو انسان کی ایڑی کے اوپر اور چوپایوں کے ٹخنے کے نیچے ہوتا ہے (بیشتر جمع میں مستعمل) لشکریاں حضرت اسر نے اوس اونٹ کی کونجیں کاٹیں (۱۸۵۳ء، الکلام المبین، ۵۵)

پانی پہنچاتا ہے دونوں کونجوں میں ا
اور بھوؤں میں کویوں میں اور مونچھوں میں
(۱۸۹۱ء، کنزالآخرۃ، ۲۸) . انہوں نے بھی سرکشی کی اور حضرت صالح کی اونٹنی کی کونجیں کاٹ ڈالیں. (۱۹۲۸ء، سلیم ، افادات سلیم ، ۱۰۳). ان کے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ ڈالنا اور ان کے رتھ آگ سے جلا دینا. (۱۹۵۱ء، کتاب مقدس ، ۲۰۸)۔
[کُوچ (رک) کا انفی تلفظ]۔

---نکل گیا فقرہ.
بگڑ گیا ، طاقت نہ رہی ، تباہ حال ہو گیا (محاورات ہند)۔

کُونج (۳) (و مع ، غنہ) امذ.
(پارچہ باف) رک : **کوچ ، کوچی ، تانا مانڈھنے اور صاف کرنے کا برش کی وضع کا اوزار ، جولاہے کا برش جس سے تانی صاف کی جاتی ہے** (اب و ، ۲ : ۸۳ ؛ فرہنگ آصفیہ). [کوچ = کوچی کا انفی تلفظ]۔

---پھیرنا محاورہ.
(پارچہ باف) **پان کرنا ، مانڈھی لگا کر تانے کو کونج سے چکانا** (اب و ، ۲ : ۸۳)۔

کُونج (۴) (و مع ، غنہ) امذ.
سرخ اور سیاہ رنگ کا ایک بیج ، جس سے سنار رتی کا وزن کرتے ہیں ، گھونگچی (پلیٹس). [غالباً س : गुञ्ज]۔

کُونج (۵) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **کونج ، کلنگ**. نسخہ شکار کرنے کلنگ کا یہ لفظ فارسی ہے ہندی میں کونج کہتے ہیں . (۱۸۸۳ء، صیدگہ شوکتی ، ۲۹۱)۔
[کُونج (رک) کا غلط املا]۔

کُونچ (۱) (و مع ، غنہ) امث.
ایک بیل دار درخت اور اس کی پھلی کا نام جس کے چھونے سے آدمی کے جسم میں خارش ہونے لگتی ہے ، بطور دوا بھی استعمال کرتے ہیں (لاط : Mucuna Prurita). مغز تخم کونچ کو رقت ، سرعت ، جریان ... کے لئے ... استعمال کراتے ہیں. (۱۹۲۹ء، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۹)۔ [کوانچ (رک) کی تخفیف]۔

---پھلی (---فت پھ) امث.
کونچ کے درخت کی پھلی جو سیم کی پھلی سے مشابہ مگر موٹی اور انگلی کے برابر ہوتی ہے اور بطور دوا استعمال ہوتی ہے. معدہ وامعا کو صاف کر کے کونچ پھلیوں کے رونگٹے دس گرین قدرے شکر میں ملا کر دینا مفید ہے. (۱۸۸۲ء، کلیات علم طب ، ۲ : ۸۶۵)۔ [کونچ + پھلی (رک)]۔

کونچ (۲) (و مع ، غنہ) امث ؛ امذ.
رک : **کوچ (۲) ، گدے دار بڑی کرسی نیز پلنگ.**

تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کونچ کے
سوئے ہم تم کبھی کا مخمل دو خوابا ہو گیا
(۱۸۶۷ء، رشک ، د ، ۲۰۰). دو کونچ ، دو آرام کرسی ، دو کرسیاں اور صرف ایک گول میز ہے. (۱۹۱۶ء، ایک نادر سفرنامہ ، ۴۷)۔
[کوچ (۲) کا انفی تلفظ]۔

کُونچ (و مج نیز مع ، و لین ، غنہ) امث.
کھونپ ، پھونک (پلیٹس). [کونچنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

---دینا ف م ؛ محاورہ.
کوچنا ، ہلکا سا نشان لگانا. روٹی پر کچھ نشان بھی کر دے یا کونچ دے. (۱۹۳۰ء، جامع الفنون ، ۲ : ۲۳)۔

کَونچا (و لین ، مغ) امذ.
۱. بھاڑ کی گرم بالو کو الٹ پلٹ کرنے اور کریدنے کی آنکڑے دار لمبی اور موٹی سلاخ جس میں چوبی دستہ لگا ہوتا ہے.

نظر میں کرتا ہوں بھڑ بونجے کا لنگ چلتا
بنا کے کونچے کا نیزا ... کو چلتا
(۱۷۸۲ء، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۳۳)). **۲. حلوائیوں کا کڑھائی وغیرہ کھرچنے یا ملائی اتارنے کا آلہ ، کونی** (پلیٹس) **۳. بڑا لگا ، ایک قسم کا لگا.** کنکا جنتی جھلیاں ، طلائی شیردہاں سوئے لقرئی سورج مکھیاں جا کبھ بلا الم علم لمبے لمبے آسمانی کونچوں یعنی ابر بنانے والے لگوں پر ، برات ساتھ ساتھی ... پر سجی جاتی ہیں. (۱۹۳۵ء، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۹ : ۹)۔ [کونچا = کونچنا (رک) کا حاصل مصدر) کا انفی تلفظ]۔

کُونچا (۱) (و مع ، مغ) امذ.
رک : **کوچہ (بمعنی گلی)**.

ایہا شہر او گنج سبتی بھریا
تمام کونچے بازار معمور کریا
(۱۶۳۹ء، خاور نامہ ، ۵۸۰)۔

قدم جس دن سے اختر عشق کے کونچے میں رکھا ہے
مصیبت پر مصیبت ہے مصیبت پر مصیبت ہے
(۱۸۶۰ ، کلیات اختر ، ۹۶۳). [کوچہ (رک) کا انفی املا].

کُونْچا (۲) (و مع ، مغ) امذ.
کپاس کا پولا. ان لوگوں نے کپاس کا ایک کونچا جلا کر بل کے سرے پر رکھ چھوڑا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸۲).
[کوچی - کونچی (رک) کی تکبیر].

کُونْچا (و مع ، مغ) امذ.
رک : کوچا : کسی نوک‌دار چیز کا تھوڑا سا زخم جو آر پار نہ ہو ، کچوکا ، لوا کب میں مستعمل [کونچنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ دینا محاورہ.
کچوکے لگانا . کسی نوک‌دار چیز سے ہلکا سا زخم یا نشان لگانا تیز طعنہ دینا. ہمز کے معنی چھاتی پر مار کر اور دبا کر ہٹانے کے ہیں جو مشابہ کونچا دینے کے ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۱). میں نے ایک لکڑی لے کر اس کے پھوڑے کو کونچا دیا وہ پھوٹ گیا. (۱۹۴۰ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۶۲).

ـــ کَربلا (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.
وہ شخص جس کے منھ پر بہت سے چیچک کے داغ ہوں ، کوچا کربلا. چیچک نے اس کی نہ صورتی بڑھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی ، یعنی وہ پورا کونچا کربلا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳). [کونچا + کربلا (رک)].

ـــ لگانا محاورہ.
رک : **کونچا دینا ، کچوکے لگانا.**
الفت کا دیکھنا یہ تُو پھر رہا ہے وہ
کونچا لگا کے دل پہ مرے تیر سے تنک
(۱۸۰۳ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۹۳). تجلیات کی تاقتان میں جو نگاہ کی نوک نے کونچا لگا کے برہمی پیدا کر دی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۵).

کُونْچُو (و مع ، مغ ، فت چ) امذ.
(بیل بانی) **وہ بیل یا لدّو جانور جو چلتے چلتے بیٹھ جائے ، کام ہارو ، جی چھوڑو بیل (اس قسم کے بیلوں کی کونچیں فطرتی طور پر کمزور ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ چلنے سے جلد تھک جاتے ہیں** (ا ب و ، د : ۹۰). [رک : کونچ (۲) + و ، لاحقۂ نسبت].

کُونْچَلی (و مع ، غنہ ، سکچ) امث.
نوک‌دار دانت جو اگلے دانتوں سے متصل دونوں جانب ہوتے ہیں ، کچلیاں ، کچلی.
کنٹارناں پڑیاں کونچلیاں کیچ بھانت
فرنگاں کئوں سوں پھر نکل آئے دانت
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۷). نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا تبسم کئے کہ حضرت کے کونچلیاں نمود ہوئیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰۷). [کچلی (رک) کا اشباعی اور انفی تلفظ].

کُونْچْنا (و مع نیز مغ ، غنہ ، سک چ) ف م.
کوچنا ، چھیدنا ، کسی نوک‌دار آلے سے نشان ڈالنا. تمام بدن اس کا بچھوؤں سے کونچا. (۱۸۵۰ ، بہار دانش (ولایت علی) ، ۵۰). سیخ میں کونچ کر کوئلے کی نرم آنچ پر رکھے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۵). [کوچنا (رک) کا انفی املا].

کُونْچَہ (و لین ، مغ ، فت چ) امذ.
(حلوائی) رک : **کونچا ، لمبے دستے کا کفچا** (ا ب و ، ۳ : ۲۱۳). [کونچا (رک) کا ایک املا].

کُونْچْہ (و مع ، غنہ ، سک چہ) امث (قدیم).
رک : **کونچ (۲).** جب بچہ پیدا ہو چکے معاً کپڑے کی چیر سے کونچہ بچہ کے باندھ دیں اس تدبیر سے پیر ٹیڑھے نہیں ہوتے (۱۸۶۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۷۰). [رک : کونچ (۲) + ہ (زائد)].

کُونْچَہ (و مع ، مغ ، فت چ) امذ.
رک : **کوچہ ، گلی.**
نہ وو بیشتر برما نہ وہ بہشت ہے
جو کونچے میں پراو سے دشت ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). یو سرا وو تیرا ہوا ، میانے سان کونچے پڑے گھر کوں جاتے پھرا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰).
ملیا تیں وان ہے ، سو کونچہ گلی کوں
جلیاں ویں ڈھونڈ لیا اوس ولی کوں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۰). سُنا ہے کہ ایک شخص ہمیشہ شاہ جہاں‌آباد کے کونچوں میں پھرتے تھے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۰۲).
دیکھ لی ہے اوس کے درباں کو بھی اب تو کیا کہیں
گر کسی تقریب اوس کونچہ میں جانا ہو گیا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۸۲). [کوچہ (رک) کا انفی املا]

ـــ سَرْبَسْتَہ (ـــ فت س ، سک ر ، فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
(معماری) **وہ کونچہ جس میں آمد و رفت کا ایک ہی راستہ ہو ، دوسری طرف نکلنے کا راستہ نہ ہو** (ا ب و ، ۱ : ۱۳۷). [کونچہ + سربستہ (رک)].

کُونْچی (و مع ، مغ) امذ.
۱. **مکان کی دیواروں پر سفیدی پھیرنے کا مونجھ وغیرہ کا بنا ہوا برش نما آلہ تیز گھوڑے کا بدن صاف کرنے کا بُرش ، کوچی.** بدن کو پولہ وغیرہ کی کونچی سے روز صاف کرتے رہیں. (۱۸۶۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۹). اچھا اب تم جاؤ اور مہمانوں کو بلاؤ بھیجو کونچی سے کہو کہ مکان کی صفائی کرے. (۱۹۲۲ ، گاڑے خاں نے مخمل جان کو طلاق دیدی ، ۹). ۲. (آ) **داڑھی کو صابن لگانے کا بُرش.** خلیفہ نے .. صابن کے پھین سے آلودہ کٹھاری کونچی جھٹ سے منہ میں گھسیڑ دی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۱ : ۹). (آآ) (مجازاً) **مو قلم ، تصویر میں رنگ بھرنے کا برش.** ان کے ہاتھ میں مصور کا قلم اور کونچی نہ تھی. (۱۹۸۴ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۵۰).

۳. (کنایۃً) لٹ ، لڑ ، جٹا ، **بالوں کی جوٹی**. بالوں کی کونجیاں گوندھنے کے بعد ہر کونجی پر غلافے کو جال دار طریقے سے لپیٹا گیا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۹۲). [کونجی (رک) کا الف اِملا].

---بھرنا محاورہ.
کسی سیال شے کا بُرش کے ذریعے لگایا جانا ، لیپ کیا جانا ، پلستر ہونا. بال پر شیشے کی سرف کونجی بھری ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۳۰۹).

---پھیرنا محاورہ.
کسی سیال شے کا بُرش کے ذریعے لگانا ، لیپ کرنا.

تا کہ سے کچھ دن زمیں پر کھینچتے رہیے لکیر
پھیرئیے کونجی سفیدی کی بدن پر آپ بھی

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۱۹۲).

---تُما (ـــــ ضم ت) صف.
کونجی جیسا ، بُرش کی طرح کا. حاجی آلہ بخش ... خونخوار صورت بنائے تیوریاں چڑھائے دن بھر اپنی کونجی تما مشتمل ہر ، دو دوہری موٹے مشت داڑھی سے مشت زنی کیا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۹). [کونجی + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھنا].

---ہونا محاورہ.
قلعی یا سفیدی کیا جانا. کمرہ پر ایک دن میں کونجی ہو جائے گی. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۸۹).

کُونجے (و مع ، مغ) امذ ، ج.
رک : **کونچ (۲) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل**.

---کاٹنا ف مر ؛ محاورہ.
پانْو کا پٹھا کاٹنا (جو ایڑی کے اوپر یا ٹخنے کے نیچے ہو) ، پانْو قلم کرنا ، جان سے مار ڈالنا.

سرکیں نہ ذرا جو سر بھی کٹ جائیں
کونجے کٹیں قدم جو ہٹ جائیں

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۹).

---کٹوانا محاورہ.
کونجے کاٹنا (رک) کا تعدیہ.

کونجے کٹوائے ہیں میرے پاڑھ پر ہے آبِ تیغ
آج کٹوں تک ہوا کی تا گلو ہو جائے گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱).

کُونجے (و مع نیز مع ، مغ) امذ ، ج.
کونجا (زخم ، گھاؤ) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---دینا محاورہ.
کچوکے لگانا ، زخم یا نشان ڈالنا ؛ طعنہ دینا. ان دونوں بڑھیوں نے بہو صاحب بچاری کو ایسے کونجے دیے ، کہ آخر چیخیں مار مار کے رونے لگی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۸). اس سفاک نے آ کے میری چھاتی اور پہلو پر چھری سے ایسے کونجے دیے کہ گوشت پوست سب چھد گیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۵). اب کو بھی میں ایسے ایسے کونجے دوں گی کہ آپ یاد کریں گے. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۹۵).

کُونْچیں (و مع ، مغ ، ی مج) امث ، ج.
کونچ (۲) کی جمع ، پٹھے ، تراکیب میں مستعمل.

---کاٹنا ف مر ؛ محاورہ.
کونچے کاٹنا ، پانْو کے پٹھے کاٹنا تا کہ دم نکل جائے ؛ مار ڈالنا. گھوڑوں کی کونچیں کاٹ دیتے اور سیر دیکھتے ، مختصر یہ ہے کہ کوئی ترکیب ستانے ، دق کرنے اور ایذا پہونچانے کی ایسی نہ تھی جو بیچارے بے زبان جانوروں کے واسطے اٹھا رکھتے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۳۴). اونٹنی بطور معجزہ کے ظاہر ہوئی تھی ... اس کی کونچیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا. (۱۹۵۶ ، حیواناتِ قرآنی ، ۱۱۹).

---کٹنا ف مر ؛ محاورہ.
کونچیں کاٹنا (رک) کا لازم. عمرو ... گھوڑے سے اُتر آیا ، اور پہلی تلوار گھوڑے کے پانْوں پر ماری کہ کونچیں کٹ گئیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۹۳).

کَونْچھ (و لین ، مغ ، فت چ) امذ.
کونچ ، کونچا ، کفچہ.

لیونہ بہن کونچھ بھر کو دوں
وہی دوبا کا پوتڑا مری بہن اے راجہ بیرل

(۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۵). [کونچا (رک) کا ایک اِملا].

کَونْد (۱) (و لین ، غنہ) امث.
(بجلی کی) چمک ، بجلی کا لپکا ، آنکھوں کو خیرہ کرنے والی روشنی ، تیز چمک دمک.

نکلی اپنے دل سے راگنی کوند
لبوں سے اس کے ہونٹی میں برق کی کوند

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۷).

کبھو کالی گھٹا میں کوند بجلی کی نہ ہو ایسی
سیاہی میں جو اُن دانتوں کی مِسّی کی ہے براق

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۳). برق کی کوند اور کڑک سے ... پہاڑوں کی آنکھوں میں چکا چوند. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۸). اس لفظ کو اصطلاحاً اس ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو بجلی کی کوند کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کسی بندے کے دل میں ڈالی جائے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۸۵). [کوندھ (رک) کا مستعمل اور صحیح اِملا].

---جانا محاورہ.
چمک جانا ، تیزی سے گزر جانا.

کدائو تو وہ بجلی سا کوند جائے
جو دوڑاؤ تو باد اوس کو نہ پائے

(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۸۸).

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے ، تو کیا
بات کرتے ، کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸).
حکم ملتا تھا کہ وہ گرمِ نفس کوند گیا
برق تڑپی کہ سرِ راہ قرس کوند گیا
(۱۹۳۳ ، عروج (خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۴۴). جنگ کے میدان میں بجلی کی طرح کوند جانے والا محمد خان. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۹۵).

کَونْد (۲) (و لین ، غنہ) امذ.
۱. **(موسیقی) سری راگ کا چھٹا پتر.**
نظر میں جوان نے سب سمایا
بنا کر کوند دل سے خوش ہو گایا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۵). ۲. **(موسیقی) میگھ راگ کی دوسری راگنی.**
طرب سے کوند کو جب کھلی کے گائی
جوان نے بین میں سب دھن بجائی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۷). [مقامی].

کُونْد (و مع ، غنہ) صف.
رک : کوند (۳) ، مقیّد ، تراکیب میں مستعمل . [رک : کوندْ (۳) کا ایک املا].

ـــ لینا محاورہ.
رک : کوند لینا ، بند کرنا.
نین کے دو کنول مکھ موند لیتے
بھنور پتلیان کے تس میں کوند لیتے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۸۰).

کَونْدا (و لین ، مع) امذ.
بجلی کی چمک بالخصوص جس میں آواز نہ ہو ، روشنی کا لپکا ، جو اکثر برسات میں ہوتی ہے ؛ (کنایۃً) ہر وہ روشنی جو اچانک چمکے اور غائب ہو جائے.
اُلی راؤ رانے سب آکو رُکے
اُلی بار کوندے سو سنگ نور کے
(۱۶۹۹ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۳). ایک تو کوندے کے لونکنے سے بجلی چمکی اور غائب ، دوسرے جگنو کی روشنی. (۱۸۹۳ ، بی کنہاں ، ۱). بادل میں کبھی روشنی سی ہو کر رہ جاتی ہے جسے کوندا کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، ۵). اس کی آواز کی سچائی کوندے کی طرح لپک کر ان سب کو اپنی لپٹ میں لے چکی تھی. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۱). [کوند (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

ـــ پڑنا محاورہ.
کوندا لگنا (رک) کی جگہ بولتے ہیں (نوراللغات).

ـــ لپکنا محاورہ.
بجلی چمکنا ، اچانک نظر آنا اور یکایک غائب ہو جانا ؛ بجلی گرنا.
کالی گھٹا میں کوندا لپکا رو کے جو کوئلی کوک گئی
جتنی گہری سانس کھینچی تھی اتنی لمبی ہوک گئی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۵). آخر ایک رات ، خیال کا کوندا لپکا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۸).

ـــ لگنا محاورہ.
بجلی کا بار بار چمکنا ، متواتر بجلی چمکنا.
بکار ہے کہ وہ کوندا لگا وہ مینہ آیا
پڑی ہے دھوم مرے اشک و آہ کی ایسی
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

ـــ لونکنا محاورہ.
بجلی چمکنا (فرہنگ اثر).

ـــ ہونا محاورہ.
کوندا لگنا ، بجلی چمکنا. پورب سے اودی اودی گھٹائیں جھوم کر اٹھی تھیں ، کوندا ہو رہا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۹).

کُونْدالا (و مع ، مغ) امذ (قدیم).
گول برتن ، مٹی کا برتن ، لگن (جس میں آٹا وغیرہ گوندھتے یا کپڑے دھوتے ہیں) ، کنڈالا.
کوندالا کھلا جیوں رکھیا نیر بھر
کھڑی چاند یوان سو روپے کی دھر
(۱۹۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۲۰). [کنڈالا (رک) کا قدیم املا].

کونْدَل (و مع ، مغ ، فت د) امذ.
ایک پھول کا نام. ایک فصل میں ہندوستان کے پھولوں کے نام ملتے ہیں ... سندوریہ ، کوندل ، لمو ، مروہ. (۱۹۲۹ ، مقالاتِ حافظ محمود شیرانی ، ۱ : ۱۱۲). [مقامی].

کُونْدْلا (و مع ، غنہ ، سک د) امذ.
رک : کندلا (پلیتی). [کندلا (رک) کا اشباعی املا].

کَونْدَن (و لین ، مغ ، فت د) امث.
رک : کوند (۱) ، چمک دمک ، بجلی کا لپکا ، تراکیب میں مستعمل
[کوندنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ پڑنا ف س ؛ محاورہ.
چمکنا ، چمک اٹھنا ، تپکنا.
چمک ہے ، درد ہے ، کوندن پڑی ہے ، ہوک اٹھتی ہے
مرے پہلو میں کیوں ، یارو ، یہ دل ہے یا کہ پھوڑا ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۳).

کَونْدْنا (و لین ، غنہ ، سک د) ف ل.
بجلی چمکنا ، بجلی کا لپکنا.
ابر کوندے تاری دھر
دھرتی صورت روٹھوں بھر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱ ، ب).
اِدھر بجلی جدی شدت سے کوندے
اُدھر بدلی جدی چھاتی کو روندے
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۲). بجلی بھی کوند رہی تھی ، اور ہوا نرم نرم بہتی تھی. (۱۸۰۹ ، باغ و بہار ، ۵۴).

کشتوں کو اپنے فوج عدو روندنے لگی
جنگل میں برقِ قہرِ خدا کوندنے لگی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۳).
ہر برق جو کوندی ہے گری ہے وہ تمہیں پر
ہر فتنہ جب اٹھتا ہے تمہیں اتنے ہو آماج
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۶۳).
پہلو سے اُٹھی وہ یوں تڑپ کے
جیسے کوئی تیز برق کوندے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۰۴). [کوندھنا رک کا مستعمل اور صحیح املا].

کُونْدْنا (و مع ، غنہ ، سک د) ف ل.
رک : **کودنا** (پلشن). [کودنا (رک) کا انفی تلفظ].

کونْدون (و مج ، مع ، و مج) امث ، ج.
(کاشت کاری) **ایک قسم کا سخت غلہ ، چاول (دھان) کی ایک قسم جو بہت چھوٹی ہوتی ہے ، کودوں** (تراکیب میں مستعمل).
[کودوں (رک) کا انفی املا].

ـــ دَلْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : **کودوں دلنا**. دیوانِ خاص کی محلسرا خالی ہے وہاں لے جاؤ اور چھاتی پر کوندوں دلنا ہو تو ویسا فرماؤ. (۱۸۶۶ ، جادہ تسخیر ، ۲۸۰).

کَونْدْھ (و لین ، غنہ ، سک دھ) امث.
رک : **کوندہ ، چمک**.
بجلی کی کوندھ اُس نے مُنھ اپنا چھپا گئی
دل کی تڑپ تو مجھ کو تماشا دکھا گئی
(۱۸۲۴ ، مصحفی (نوراللغات)). [س : चमक + अन्ध : अन्धरी].

کَونْدْھا (و لین ، مع) امذ.
رک : **کوندا ، تیز روشنی کی چمک**. وہ بجلی کے کوندھے کی شکل بن کر آکاس مارگ کو چلی. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۸۵).
[کوندھ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَونْدْھنا (و لین ، غنہ ، سک دھ) ف ل.
رک : **کوندنا ، چمکنا**. یا بادل میں تارے چمکتے ہیں ، سو نظر آتے ہیں ، یا دامنی ہے کہ گھٹا میں کوندھتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰).
یہ کہتا ہے نظر پڑتی ہے جس کی اُس کی جتون پر
نہ بجلی کوندھ کر تاراج کرے گی کسی کے خرمن پر
(۱۸۷۸ ، کلیاتِ جعفر ، ۱۰۱). افراسیاب بجلی کی طرح کوندھ کر زمین پر گرا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۷). [کوندھ + نا ، لاحقۂ مصدر].

کُونْڈ(۱)(و مع ، مغ) امث.
۱. **تالاب ، تلری ، تالہ ، کنوق**.
کہ قبل مادہ ہے تو باقی اور متوالی
جو چھاچھ پیوے تو دو چار چاہیے ہیں کونڈ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۳۰). موشیوں کے پانی پینے کے کبھل اور کونڈ کالی کیچڑ سے بھرے رہتے ہیں. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۳۸). ۲. **پیالہ ، مٹی کا بڑا چھچھلا برتن ، کونڈا**. اوپر کی جانب اس لکڑی کے موٹی رسی باندھ کر ایک ظرف گلی کہ اس کو کونڈ اور کروارا کہتے ہیں لٹکا دیتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳۵). بالآخر بعض کونڈوں نے پانی کی ... مقدار جذب کر لی. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض الہند ، ۱۳). [کنڈ (رک) کا اشباعی املا].

کُونْڈ (۲) (و مع ، غنہ) صف (قدیم).
مقید ، قید.
ہمارے گرجہ میں تیغ بن تمہیں تل رہنے سکتی ہوں
ولے لوکاں کے ڈر تھے بھی اپس تیں کونڈ رکھتی ہوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۲). [مقامی].

ـــ بار امذ.
کٹھہرا ، کٹگھرا ، بند کرنے کی جگہ ، قید خانہ.
جس تھار جاتی ہوں ہی میں کچھ وقت گنتا نیں مرا
انکن دیسے کونڈ بار سو ، ہور دار میں نیں کوچ خط
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۸). [کونڈ + رک : بار (۳)].

ـــ ڈالْنا محاورہ (قدیم).
بند کرنا ، قید کرنا. ہور پنجرے میں کونڈ ڈالیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــ رَکْھنا محاورہ (قدیم).
مقید رکھنا ، بند کرنا ، قید میں رکھنا.
نہ رکھ کونڈ اپس کو کئی سار وہیں
نکل آیا پھول ہو بہار میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰).

ـــ لینا محاورہ.
مقید کر لینا ، بند کر لینا.
نہ لے کونڈ ہرگز کئی سار دل
کم اس بار سوں پھول کے سار کھل
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۲).

کُونْڈ (و مع ، غنہ) امث.
(کاشتکاری) **بیج بونے کو ہل سے بنائی ہوئی نالی ، کونڑ**. مٹھی میں بیج لے کر اس چلم میں چھوڑتے جاتے ہیں ہل سے زمین جوتتے جاتے ہیں اور کونڈ میں بیج پڑتا جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۲ : ۶۱). [کونڑ (رک) کا ایک املا].

کُونْڈا (و مع ، مغ) امذ ؛ ج کونڈے.
۱. (اَ) **تسلا کی طرح کا مٹی یا دھات وغیرہ کا گول چھچھلا برتن**.
کندھا تھا ایسے ایک کونڈے میں آتا
جسے تھا سیکڑوں کتوں لے جاتا
(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہت رنگین ، ۲۶۹). بہشتی بےچارہ ناچار ہو کر اُٹھا ، کونڈے میں اٹا نکال کر لایا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۵۸۱). اعلیٰ جماعتوں میں سارے کمہاری اشکال جیسے ...

کونڈے مونگرے ، مرتبان وغیرہ سکھلائے جائیں . (۱۹۳۶ء ، حرفتی کام ، ۲۰۵). جب دیگ میں تمام مال مسالہ پڑ جاتا تو دیگ کے منھ پر کونڈا رکھ کر آٹے سے جما دیا جاتا . (۱۹۶۶ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۱). (ii) **کپڑے رنگنے یا دھونے کا مٹی کا برتن** (جامع اللغات). (iii) **پھیلے منھ کا کم گہرا پیالے کی وضع کا برتن ، چھوٹی ناند جو جانوروں کے دانہ پانی کے کام آتا ہے**. اوپر کی جانب اس لکڑی کے موٹی رسی باندھ کر ایک طرف لگی کہ اس کو کونڈا اور کروارا کہتے ہیں لٹکا دیتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، توصیف زراعات ، ۳۵). جب بڑی پنجال کرے تب اوس کے آگے ناد کا کونڈہ کہ بہت سرد نہ ہو رکھیں. (۱۸۸۳ء ، صید گہ سوکتی ، ۱۰۹). رضیہ بیگم نے نال کے کونڈے میں اشرفی ڈال کر لڑکی کو اپنا کرلیا تھا. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۹). مرزا اپنے صرف کونڈے سے دہی دودھ نکال کر گاہکوں کو دینے والا مرزا ہی دکھائی نہیں دیتا بلکہ ایک غمزدہ باپ بھی. (۱۹۸۰ء ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۰). ۲. **بھنگ وغیرہ گھوٹنے کا خاص انداز کا بنا ہوا برتن**.

ہر کوئی ستاری ہات لے ساقی سوں کیوں بیٹھے کا کو
تج عشق کامل سخت ہے نس کچھ کونڈا ہو بھانگ کا

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۷). ڈلڈا کونڈا بھنگ نوشوں کے واسطے موجود رہتا ہے. (۱۸۹۴ء ، تحقیقات چشتی ، ۵۷۲). تہنگ اکالیوں کے لیے بڑے بڑے کونڈوں میں بھنگ بھگوئی جاتی تھی. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۴۴). ۳. (مجازاً) **نذر نیاز کی تقریب جس میں مٹھائی حلوہ وغیرہ جسے عموماً کونڈوں میں رکھتے ہیں جیسے موچھوں کا کونڈا ، نذر ، نیاز (خصوصاً امام جعفر صادق کی نیاز جو اکثر رجب کے مہینہ کی ۲۲ اور ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے ، جمع میں مستعمل)**. محل سرا میں شادیانے بجے کونڈے صحنکیں رت جگے ہونے لگے. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دل فریب ، ۲۹). مسی بھیگنے سے موچھوں کے کونڈوں کا تقاضا ، خیر لعنت بھیج. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۱). اگر ان کا اسٹاک بازار میں چوگنی قیمت پر بک گیا تو قائد اعظم کے مزار پر چادر چڑھائیں گے اور کونڈا کرائیں گے. (۱۹۷۵ء ، اچھے مرزا ، ۳۵). ۴. **پودے بونے اور لگانے کا برتن ، گملا ، ناند**.

پھولوں کے کونڈوں سے کھلے سب باغ
ہو معطّر جو اس کی بو سے دماغ

(۱۹۱۷ء ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۰). ایک کونڈے میں کچھ پھولوں کے بیج بوئے جائیں. (۱۹۰۹ء ، فلسفہ ازدواج ، ۱۰۵). ۵. (آب پاشی) **بربوں (نالیوں) میں پانی چھوڑنے کا نالے یا تلیا کے کنارے پختہ بنا ہوا چھوٹا چوبچہ (جل ہودہ)** (اب و ، ۶ : ۱۶۲). ۶. **تھالا ، تھانولا ، درخت کے گرد پانی بھرنے کے لیے بنایا ہوا حلقہ** (پلیٹس). ۷. **مویشی باندھنے کی جگہ**. کسانوں کے کونڈہ یعنی گائے بیل کے باندھنے کی جگہ سے جو روزمرہ کوڑا ... نکلتا ہے وہ بھی پانس کے کام آ سکتا ہے. (۱۹۲۰ء ، رسائل عمادالملک ، ۹۷). [رک : کونڈ (۲) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

---**بھرنا** محاورہ.

منت پوری کرنا ، نیاز دلانا ؛ امام جعفر کی نیاز دلوانا ، ماہ رجب کی ۲۲ ویں تاریخ امام جعفر صادق کی نیاز دلوانا.

کوئی بولا کہ ہم کونڈے بھریں گے
انوکھے ہیر کا میلہ کریں گے

(۱۸۶۲ء ، طلسم شایان ، ۹۵).

---**ڈھکنا** محاورہ.

بحث و تکرار یا لڑائی کو کسی مرحلے پر بند کر دینا ، معاملے کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا. دوسری تنخواہ کا انتظار اس لڑائی کی آگ پر کونڈا ڈھک دیتا ہے. (۱۹۴۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۴).

---**کر دینا** محاورہ.

تباہ و برباد کر دینا ، ختم کر دینا ، بہت زیادہ نقصان پہنچانا. کونڈا کر دینا پنجابی محاورہ ہے جس کے معنی ہیں تباہ کر دینا (۱۹۷۱ء ، اردو کا روپ ، ۲۵۳).

---**کرنا** محاورہ.

۱. **کسی بزرگ کے نام کی نذر دلانا**. رت جگا ، پشمک ، کندوری ، کونڈا کرنا ... سچا جاننا. (۱۸۲۳ء ، تقویۃ الایمان ، ۴۸).

وہ دیوانہ ہوں میرے پاؤں میں جب بیڑیاں ڈالیں
تو کوہ قاف میں کونڈا کیا پریوں نے منت کا

(۱۸۷۲ء ، مظہر عشق ، ۱۵). میں نے منت مانی ہے کہ گھر چل کے مولا مشکل کشا کے کونڈے کروں گی. (۱۹۰۸ء ، دربار حرام پور ، ۱ : ۱۲). ۲. **دو تین آدمیوں کا مل کر کسی کے ساتھ فعل شنیع کرنا**. کونڈوں کا نام سنتے ہی پٹس کے بولے ، تمہارا کونڈا میں کروں گا. (۱۹۰۸ء ، دربار حرام پور ، ۱ : ۱۲). ۳. **نقصان پہنچانا ، دیوالیہ نکال دینا**. تختہ گردن گھوڑا باوجود لگام دینے اور قابو کرنے کے بھی کونڈا نہیں کرتا. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۴).

---**ماننا** محاورہ.

کونڈے میں رکھ کر نیاز دلانے کا عہد کرنا ، مراد بر آنے پر نیاز دلانے کا وعدہ کرنا ، یہ منت ماننا کہ کونڈا بھریں گے.

علم حضرت عباس میں باندھا چلّا
پیر دیدار کا تیرے لیے کونڈا مانا

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۳۵). پیر دیدار کا کونڈا مانیے ، ہی ترت پھرت کی پڑیا. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۳۹).

---**ہو جانا** محاورہ.

کونڈا کر دینا (رک) کا لازم ، بہت نقصان ہو جانا. ۱ کہتے ہندوستان اور اس پاکستان میں دونوں جگہ بچارے مسلمان کا ، کونڈا ، ہوگا. (۱۹۶۰ء ، آب رفتہ ، ۹۲).

---**ہونا** محاورہ.

رک : **کونڈا کرنا کا لازم ؛ نیاز ہونا**. آٹھویں رجب کو ... امام باڑے میں کونڈے ہوتے تھے بے کم و کاست ایک ایک کونڈا تین تین گز سے کم عریض نہ ہوتا تھا. (۱۹۳۵ء ، بیگمات شاہان اودھ ، ۴۲).

کُونڈالی (۱) (و مع ، غ) امث

(کمہاری) **کونڈی کا اسم تصغیر ، چھوٹا کونڈا** (ا ب و ، ۳ : ۱۰۵). [کونڈا (رک) + الی ، لاحقۂ تصغیر].

کُونڈالی (۲) (و مع ، مغ) امث.
رک : ٭ کنڈلی ، ، سانپ ؛ کنواں ؛ باؤلی ؛ ہر وہ چیز جو گول ہو ؛ حلقہ ؛ کھیرا ، چھلا ؛ ہالہ ؛ زائچہ (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت).
[کُونڈ + الی ، لاحقۂ تصغیر].

---مارْنا محاورہ.
رک : کنڈلی مارنا ، سانپ کا سمٹ کر بیٹھنا.

یہ بالوں کا تو جُوڑا کیا بندھا ہے
کونڈالی مار بیٹھا اژدھا ہے

(۱۸۷۳ ، تصویر جاناں ، ۱۱).

کُونڈْر (و مع ، مغ ، فت ڈ) امث.
قید (قدیم اردو کی لغت). [رک : کونڈ (۲) + ر ، لاحقۂ کیفیت].

کونڈَر (و مع ، مغ ، فت ڈ) امذ.
جنوبی امریکا کا ایک بڑی قسم کا گدھ. شکاری پرندوں کی پہچان ان کی خم دار چونچ اور تیز ناخن سے کی جاسکتی ہے ، عقاب ، باز ، بشتی چڑیا اور کونڈر ان کے چند نمونے ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۷). [انگ : Condor].

کُونڈگیری (و مع ، مغ ، ی مع) امث.
(موسیقی) مالکوس راگ کی پہلی راگنی جو اساوری ،گوجری کلیان وغیرہ کی ترکیب سے ترتیب پائی ہے.

بنا کر کونڈگیری دل سے کہو صبر
وہ گانی جیسے رعد اور روئے جیوں ابر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۷). [رک : کونڈ (۲) + گیری (مقامی)].

کُونڈَل (و مع ، مغ ، فت ڈ) امذ (قدیم).
رک : کُنڈل.

ہوا لاہر سونا لنک محل شاہ کا
کونڈل تارے ہو کہ سو گھر ماہ کا

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۹۰). [کُنڈل (رک) کا اشباعی املا].

کُونڈْنا (و مع ، غنہ ، سک ڈ) ، (الف) ف م.
۱. روکنا ، بند کرنا ، قید کرنا ، کوٹنا ، داٹنا.

اب اس بیچ محمد عقل کونڈی گئی
گنوا فکر جگ بگ انگ ٹھیک ہی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰۱). ۲. ٭گھوٹنا٭ جیسے: بھنگ کھونٹنا (قدیم اردو کی لغت). (ب) ف ل. بند ہونا ، رُکنا ، گھٹنا.

سینا کونڈتا ہے مسلم مرا
قیامت لے آیا ہے ہو غم مرا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۲). [رک : کونڈ (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کُونڈی (ضم ک ، و غم ، سک ڈ) امث (قدیم).
رک : ٭ کنڈی ، دروازے کی زنجیر. جب موافق نشان دیں گویر کے دروازے پر پہونچے آہستہ آہستہ کونڈی ہلائی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش (ولایت علی) ، ۱۰۸). [کنڈی (رک) کا اشباعی املا].

کُونڈی (۱) (و مع ، مغ) صف ، مث (قدیم).
رک : کونڈ (۳) کی تانیث ، مُقید ، بند.

نہے گوں دم سوں کونڈی کی سو کر آہ
چلے دلکی جی ، اوبار کر آہ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۰). اف ، کرنا. [رک : کونڈ (۳) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُونڈی (۲) (و مع ، مغ) امث.
۱. رک : ٭ کونڈا ، تسلا کی طرح کا برتن ؛ بھنگ گھونٹنے کا برتن.

خود بولتی ہو وہ سرا جسم پوست گر
ست بھر کی کونڈی منے ملتا ہے رات دس

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۲ (الف)).

کونڈی کے نقارے پر خُتکے کا لگا ڈنکا
نت بھنگ پی اور عاشق دن رات بجا ڈنکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۲ : ۱۷۷) ایک کونے میں پتھر کی کونڈی نیم کا سونٹا رکھا پایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۷). پیستانی ایسی گھبرائیں کہ کونڈی میں جا پڑیں ، ساری وہ بھی نجس ، پانی میں لت پت ہو گئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ (آغا حیدر حسن) ، ۹۸). برج کے ساتھ اونچی کرسی والا برآمدہ تھا ، جس کے تمام دروں میں لوبیا اور اسپراگس کی کُونڈیاں لٹک رہی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰). ۲. مٹی اینٹ وغیرہ سے بنا ہوا چھوٹا حوض نیز حسب ضرورت لمبائی چوڑائی کی چار دیواری جس کے اندر کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں. سامنے ہی کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ایک کونڈی بنی ہوئی تھی اس سے پیٹھ لگا کر بیٹھ گئے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۸۹). [رک : کونڈ / کونڈا + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---(کے) اِس پار یا اُس پار کہاوت.
اس طرف یا اس طرف ، اِدھر یا اُدھر ، موافق یا ناموافق ، معاملہ ایک طرف ، قطعی فیصلہ ، دو ٹوک بات. لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے دلی نفرت تھی یا کونڈی کے اِس پار یا اُس پار. (۱۸۹۳ ، بشرو ، ۱۳).

---جھا گوں آ گئی فقرہ.
کام ہونے کو ہے ، وقت قریب آ گیا ہے (محاورات ہند).

---خُتکا (---ضم خ ، سک ت) امذ.
رک : ٭ کونڈی سونٹا ، (پلیٹس). [رک : کونڈی + خُتکا (رک)].

---سوٹی / سونٹی (---و مع / مع) امث.
فقرا کا سامان سفر ، بھنگ گھونٹنے کا سامان.

کہوں کونڈی سونٹی یہ بھیتی نئی
عیاں ہے نگہ چشم مخمور کی

(۱۸۲۷ ، دیوان بیخود (بادی علی) ، ۱۳۲).

چلے سفر میں کس کے لنگوٹی
لے کر ہاتھ میں کونڈی سوٹی

(۱۸۹۷ ، جلد اول ، ۴۳). [رک کونڈی + سوٹی / سونٹی (رک)].

---سوٹنا (---و مج ، مغ) امذ.
بھنگ گھوٹنے کے آلات ، پیالہ اور ڈنڈا وغیرہ.

کیا بلیں نکیے سے سائیں کونڈی سوٹنا چھوڑ کر
پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں پروائے زر

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۷).

کونڈی سوٹنا جیسے لینا ہو وہ لے لے آ کر
آج تکیہ سے اٹھاتا ہوں میں بستر اپنا

(۱۸۸۱ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۱۸۰). ایک جانب طرب چڑھ رہے ہیں ، کونڈی سوٹنے کی بکار سبز بختوں کی للکار سبزی گھٹ رہی ہے. (۱۹۰۱ ، قمر ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۷۷). کونڈی سوٹنا آلہ خاص کر عمل میں زیادہ تر ہے ... جس میں کسی لکڑی کے موٹے سوٹنے کے ذریعے سے گیلی دوا ... سرمہ بنا کر لی جا سکتی ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۱۷).

---سوٹنا (کو) بجانا محاورہ.
بھنگ گھوٹنا ، بھنگ گھوٹنے کے سوٹنے میں لگے ہوئے گھنگھرو کا آواز دینا.

کونڈی سوٹنے کو بجا اور دیکھ تک قدرت کے کھیل
چھوڑ سب کاموں کو غافل ، بھنگ پی اور ڈنڈ پیل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۳).

---سوٹنا بجنا محاورہ.
، کونڈی سوٹنا بجانا ، (رک) کا لازم ، خوب بھنگ گھٹنا اور پی جانا (مخزن المحاورات).

کُونڈے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
، کونڈا ، (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ نذر و نیاز یا اس کا سامان. شب شہادت کو حلوؤں کے کونڈے تعزیوں اور علموں کے آگے تمام رات رکھتے ہیں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۵۸).

سیدانیوں کا وہ کونڈے کھانا
وہ لوگوں کا منتیں بڑھانا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۰). میر ذکی لکھنؤ کے ایک بدمزاج رئیس تھے ، رجب میں پلاؤ کے کونڈے کرتے تھے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۱۰).

---کا آشنا امذ.
لالچی ، مطلب کا دوست ، کھانے کا یار.

اس سے کیا ، آشنا ہے کونڈے کا
جابجا مبتلا ہے کونڈے کا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۶۳).

---کرنا محاورہ.
رک : کونڈا کرنا ، کسی کے نام کی نیاز دلوانا.

صدقے لگے ہر طرف اوترنے
کونڈے گئے سارے گھر کے بھرنے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۶۳). میں نے منت مانی ہے کہ گھر چل کے مولا مشکل کشا کے کونڈے کروں گی. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۱۰۲).

---کے اِس پار یا اُس پار کہاوت.
رک : کونڈی کے اس پار یا اس پار ، سست آدمی کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کے تلے/نیچے ، ڈھکنا محاورہ.
بحث و تکرار یا لڑائی وغیرہ کو آئندہ پر موقوف کرنا ، لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا ، کنارہ کرنا. کیا عجب ہے کہ .... اگلے پچھلے شکوے گلے کشمیریوں کی لڑائی کی طرح کونڈے کے تلے رکھ دیے جائیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۸ : ۱۰). سب کے سب اس بحث کو آئندہ کے لیے کونڈے کے نیچے ڈھک ، الھ کھڑے ہوئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۵).

---ہونا محاورہ.
کونڈے کرنا (رک) کا لازم. آٹھویں رجب کو اسی امام باڑے میں کونڈے ہوتے تھے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۳۲).

کُونْڈِیلی (ضم ک ، و غنہ ، مغ ، ی مج) امث.
چھوٹا کونڈا (نوراللغات). [رک : کونڈا + یلی ، لاحقۂ تصغیر].

کونْڈھا (و مج ، مغ) امذ.
، پیٹھا ،.

پھر جاتی غذا کہاں کدھر ہے
کونڈھوں سے بھسم جو سربسر ہے

(۱۸۷۳ ، جامع النظائر ، ۵۸). [کونہڑا (رک) کا بگاڑ].

کَوْنْرا (و لین ، مغ) صف.
کانپ کانپ سے گھبرایا ہوا ، بدحواس ، بےاوسان (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [کانورا (رک) کی تخفیف].

---جانا محاورہ.
کانپ کانپ سے گھبرا جانا ، بدحواس ہو جانا ، بےاوسان ہو جانا ، ضیق میں آ جانا (فرہنگ آصفیہ).

---دینا محاورہ.
پریشان کرنا ، گھبرا دینا (فرہنگ آصفیہ).

کَوْنْڑی (و لین ، مغ) امث.
(پنواڑی) ڈھولی کا آدھا یعنی ایک سو پان کی جٹ ، منہا (ا ب و ، ۳ : ۱۰۸). [مقامی].

کُوْنْڑ (و مع ، مغ) امذ.
(کاشتکاری) بیج بونے کے لیے ہل کی نوک سے بنائی ہوئی نالی ، ہل کے پھل کا دبا ہوا شگاف. ہل کے پیچھے کونڑ میں ہاتھ سے بیج ڈالتے جائیں گے. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب اسمعیل میرٹھی ، ۹۳). ہل کے پیچھے گیہوں کی طرح ڈالتے جاتے ہیں اس حالت میں ہر دوسرا کونڑ چھوڑ دیا جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، علم زراعت ، ۱۳۱). کسان جب کونڑ میں بیج ڈال چکتے ہیں تو مٹی برابر کر دیتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ستمبر ، ۹). [رک : کونڈ (۱) کا متبادل].

کُونس (و مع ، مغ) امث.
(کاشت کاری) ارہر کی پھلی ، کُری (آ ب و ، ۱ : ۹۳). [مقامی].

کونس (و مع ، سک ن) امذ.
صنوبر کے درخت کا پھل جو مخروطی شکل کا ہوتا ہے. صنوبر کی موسلی جوڑ صنوبر (کونس) بن رہی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷۱). [انگ : Cones].

کَونسا (و لین ، سک ن) صف مذ.
رک : کون سا (مع تعتی الفاظ).

ہے نبی کونسا اُمی شاہِ عرب سے آگے
پیش امام آپ ہی اس صف میں ہیں سب سے آگے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۰۹). میں کونسا کما کر لاتا ہوں. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۵۷۷).

---دَرَخت ہے جِس کو ہَوا نَہیں لَگی کہاوت.
عیب اور تکلیف سے کوئی خالی نہیں (نور اللغات).

---دِل ہے فقرہ.
کتنا سخت ہے ، کتنا بے رحم دل ہے (مہذب اللغات).

---زَہَر مِل گَیا کہاوت.
کیا بُرائی ہو گئی ، کیا غلط بات ہو گئی (مہذب اللغات).

---گَھر ہے جِس میں مَوت نَہیں آتی کہاوت.
موت ہر جگہ آتی ہے ، ہر جگہ رہنے والے مرتے ہیں (ماخوذ : مہذب اللغات).

کَونسٹنٹ (و لین ، غنہ ، سک س ، فت حف ٹ ، سک ن) صف.
مستقل ، راسخ ، پکا. ڈی لیکژ سرکٹ کا ٹائم کونسٹنٹ اسی طرح رکھا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلیویژن ، ۴۱). [Constant].

کَونسَرٹ (فت ک ، وغم نیز و مع ، سک ن ، فت س ، سک ر) امذ.
موسیقی کا پروگرام ، موسیقی کی محفل. اگلے مہینے ہمارا ایک بہت ہی گرینڈ قسم کا کونسرٹ ہونے والا ہے. (۱۹۷۴ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۰۵). [انگ : Concert].

کُونس کُونس (و مع ، غنہ) امث.
جوان کتے کی آواز ، کتے کا بھونکنا. تھوڑی دیر تک کونس کونس کر کے آواز نکالتا اور پھر بھاگ جاتا. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۴۴). [حکایت الصوت].

کَونسَل (۱) (و لین ، سک ن ، کس نیز فت س) امث.
۱. مجلس مشاورت نیز مجلس ، جماعت.

میم صاحب گئے بڑی لے جان
سر ڈھکا کیوں نہ ٹھہرے کونسل میں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۴۳). مرزا مغل نے اپنے مکان میں جنگی کونسل منعقد کی. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۰۹). وہ دہلی یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل کے رکن تھے (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵). ۲. وائسرائے اور اس کے مشیروں کی جماعت اور اس کا اجلاس.

بنے اہلِ کونسل عقلِ پژوہ
ارسطو مشی اور فلاطون شکوہ

(۱۸۰۲ ، بہار دانش (طپش) ، ۳). حق مالکانہ و مزارعانہ کے باب میں حضور نائب السلطنت باجلاس کونسل کو متوجہ کیا. (۱۸۶۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲۹۹). قواعد متعلق انسداد چوری کے صلہ میں کونسل نے انعام دیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۶۳). غالب کا مقدمہ کونسل میں پیش ہوا تو اس پر حکم ہوا کہ اس کو پہلے دہلی کے ریذیڈنٹ کے سامنے پیش ہونا چاہیے. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۵). ۳. (اَ) کسی ملک یا علاقے کی دستور ساز جماعت ، ایوان نمائندگان ، اسمبلی.

خلافت کی بنا اجماع پر ہے واقعی ناظم
اسی رو سے ہوئی لازم اطاعت ہم پہ کونسل کی

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۰۶).

اسلام کی رونق کا کیا حال کہیں تم سے
کونسل میں بہت سیّد مسجد میں فقط جُمّن

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۶). کونسل پارلیمان کے سامنے جواب دہ ہو گی. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۱۰۲). (اا) وہ جماعت جو کسی راجہ یا نواب کی نابالغی کے زمانے میں ریاست کا انتظام کرتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات). ۴. (مجازاً) مشورہ کرنے کی جگہ. چار ایوان ... یہ گویا ایک کونسل (انجمن) عقلا علماً کی تھی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۱). [انگ : Council].

---آف اِسٹیٹ (---سک ف ، کس ا ، سک س ، ی مع) امث.
امرا کی شاہی مجلس ، بادشاہ کی مقرر کی ہوئی امرا کی مجلس. ایک کونسل آف اسٹیٹ کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد اہم معاملات حکومت میں مشورہ دینا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۹۰). [انگ : Council of State].

---بِل (---کس ب) امذ.
کونسل کے حساب و اخراجات وغیرہ کا کاغذ (ماخوذ : مہذب اللغات). [انگ : Council Bill].

---ہال امذ.
مشورہ کرنے کی جگہ ، ایوان نمائندگان. عقبی اسٹیج جس میں کچھ فرنیچر ہوتا تھا اور جو کسی محل ، کمرہ یا کونسل ہال ... کے لیے استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۱۰۹). [انگ : Council Hall].

کَونسِل (۲) (و لین ، سک ن ، کس نیز فت س).(الف) امث.
۱. صلاح مشورہ ، تجویز ، چند آدمیوں کا مل کر کسی بات کو طے کرنا. فرنگیوں نے ایک کونسل کر کے اپنے افسروں اور سواروں کو جمع کر کے زنگی کے مقابلے کو گئے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا ، ۲ : ۳۴۷). حکیم میر اشرف علی میں اور ان میں کچھ کونسل تو ہو رہی ہے (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۹۵). ۲. منصوبہ ، تدبیر (جامع اللغات). (ب) امذ. ۱. پیروکار ، وکیل ، مشیر قانونی ،

سفیر ، قونصل نیز وہ برطانوی افسر جو کسی دوسرے شہر میں تجارتی معاملات کی نگرانی کرتا ہے. ذیل کی رقومات خلیج فارس کی کونسل کی رپورٹ ... سے جو فارس کی محکمہ کروڑگیری سے شائع ہوئیں لکھی جاتی ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۱۰ : ۲۰). انڈین افسر بطور کونسل کے کرمان میں اور وائس کونسل بندر عباس میں رہتے ہیں ، جہاں ہم کونسل ریسیڈنٹ بنائے کو ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۳). آپ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کی طرف سے آپ کا استقبال کرنے آئی ہیں. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۲۲۸). ۲. قدیم روما میں چیف مجسٹریٹ کو کہتے ہیں (جامع اللغات). [انگ : Councel].

---- کرنا ف مر ، محاورہ.

۱. صلاح مشورہ کرنا ، مل کر تدبیر سوچنا. فرنگیوں نے ایک کونسل کرکے اپنے افسروں اور سواروں کو جمع کرکے زنگی کے مقابلے کو گئے. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا ، ۲ : ۲۳۴). ان صاحبوں نے علیحدہ کونسل کی. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۷۷). ۲. ساز باز کرنا ، سازش کرنا (پلیٹس).

---- گھر (---- فت گھ) امذ.

کچہری ، عدالت ، ایوان. موافق معمول کے کونسل گھر میں جا کر اجلاس فرمایا. (۱۸۹۰ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۲۰۷). [کونسل + گھر (رک)].

---- لگانا محاورہ.

چیخ پکار مچانا ، جھگڑا کرنا ، دنگا فساد کرنا ، ساز باز کرنا ، شور و غل کرنا. کیا ہے یہ آج کیا سر پر کونسل لگائی ہے. (۱۹۷۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۴).

---- ہونا ف مر ، محاورہ.

کونسل کرنا (رک) کا لازم ، باہم صلاح مشورہ ہونا. حکیم میر اشرف علی میں اور ان میں کچھ کونسل تو ہو رہی ہے. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۹۵).

کَونسُل (و لین ، سک ن ، ضم س) امذ.

رک : قونصل ، نائب ، کارپرداز (جو ممالک غیر میں کسی سلطنت کی طرف سے اپنی رعایا اور تجارت کے حقوق کی نگرانی کے لیے مقرر ہوتا ہے) سفیر سے کم درجے کا عہدہ دار ، تراکیب میں مستعمل. [انگ : Counsul].

---- خانہ (---- فت ن) امذ.

قونصل خانہ ، سفارت خانہ ، کونسلر کا دفتر ، قونصلیٹ کا دفتر. مختلف گورنمنٹوں کے نشان کونسل خانوں پر ہیں اور بڑی گورنمنٹوں کے گارڈ بھی رہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۰۸). [کونسل + خانہ (رک)].

کَونسْلَر (---- سک ل ، کس ا ، سک س ، ی مج) امذ.

۱. کسی مجلس مشاورت ، اسمبلی یا ایوان نمائندگان کا رکن. برمنگھم کا ایک شہری کونسلر انتظام ہند کے کسی مسئلہ کے حل کرنے میں ... زیادہ قابلیت رکھتا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹). پارٹی کی تنظیم نو کے بعد چار کونسلروں کا انتخاب کیا گیا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ فروری ، ۱). ۲. مشیر ، صلاح کار ، قانونی مشیر ، بیرسٹر. اس میں پانچ ممبر اور اعلی اپیل کے دو کونسلر مامور کیے گئے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۵۳). اردو میں کونسل کے علاوہ کونسلر اور کونسلی (وکیل سرکاری) بھی رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۰). [انگ : Counsellerr].

کَونسُلَر (و لین ، سک ن ، ضم س ، فت ل) امذ.

قونصلر ، سفیر ، ایلچی ، سفارت کار. سفارتی تعلقات نہ تھے اور برطانوی تعلقات صرف کونسلر کی سطح تک محدود تھے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۲۷۲). [انگ Consular].

کَونسِلی (و لین ، سک ن ، کس س) امذ.

مشیر قانونی ، وکیل ، مختار ، بیرسٹر. میں نے اپنی محنت و مشقت کے زور سے ایک امتحان معمولی پاس کیا ہے اور اب کونسلی بن رہا ہوں. (۱۸۷۹ ، مکتوبات سعید ازلی (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۹)).

عصمت اللہ ہے نام میرا ہوں کونسلی ہے یہ کام میرا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۱). جب لارڈ سنہا وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہوئے تو صرف یہ ایک کالے کونسلی تھے. (۱۹۷۸ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۱۳۱). [رک : کونسل + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَونسْنی (و لین ، فتہ ، سک س) امث ، امذ.

(دباغت) چمڑے کے گودے کی کترن جو بطور ردی بکنے تھے چمڑا چیرنے پر جو بے کار چمڑے کا گودا رہ جاتا ہے اور نہایت کم قیمت سے بہ طور ردی کونسنی یا برچھول کے نام سے فروخت ہوتا تھا. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۵۰۹). [مقامی].

کَونسی (و لین ، سک ن) صف مث.

کونسا (رک) کی تانیث. ہم کرۂ ارض کی زندگی کو ہلاکت میں ڈال کر اپنی کونسی آرزو پوری کر رہے ہو. (۱۹۶۷ ، اعلی تعلیم ، ۳۹). [کونسا (رک) کی تانیث].

---- بات ہے فقرہ.

کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے.

فرماتی نہیں یہ دختر خاتون کائنات
تم دونوں کے بزرگ ہو یہ کونسی ہے بات

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۱).

کونسیا / کونسیہ (و مج ، سک ن ، س ، فت ی) امث.

(موسیقی) ایک راگنی کا نام. دھن کونسیا ... ایک پری رو نے بھی مارا. (نظارہ نارگرہ (۱۸۹۹ ، حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۰۹). بھیرتہ گانا : (راگنی کونسیہ تین تالا). (۱۹۱۵ ، آئینہ سنگیت راتنائی ، ۵۱۶). [مقامی].

کونش (و مج ، غنہ) امث.

ایک خاص قسم کا زنانہ پشاوری پلکا جوتا جو زمانہ قدیم میں استعمال ہوتا تھا. میرے پاؤں میں موتیوں والی کونش ہے. (۱۹۷۸ ، چار پتہ ، ۱۸۳). [مقامی].

کونشنس (و لین ، سک ن ، فت ش ، سک ن) امث نیز امذ.
اچھے بُرے کی تمیز ، ضمیر ، نفس لوامہ ، وہ قوت جو بھلائی کی طرف راغب کرتی ہے. غرض کونشنس تو ہم کو ہمارے فرض کا قانون بتلاتا ہے. (۱۸۹۰ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۱۸). ہم یہ خیال کرکے اپنی کونشنس کا علاج کر لیتے ہیں کہ مبالغہ قابل معاف ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۶). [انگ : Conscience]

کونکریٹ (و مج ، غنہ ، سک ک ، ی مج) صف.
کنکریٹ ، ٹھوس ، جامد. کونکریٹ پوئٹری ، لسانی تشکیلات ، ساختیات یا اسلوبیات ہو ، سب مغرب سے آ کر ہمارے ادب کے وجود کا حصہ بن چکی ہیں یا بن رہی ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۰۷). [انگ Concrete].

کُونکُم (و مع ، مغ ، ضم ک) امذ.
زعفران ، کرکم.

ڈوبے لوزتن ، سانکہ سر تا قدم
سر کونکم و کیسر سو سر کھند کدم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵). [ب : कुंकुम].

کونکنی (و مج ، مغ ، فت ک) صف.
کونکن / کوکن (علَم) سے منسوب ، کونکن کا ، کوکنی ، ایک بولی جو مہاراشٹر اور اُس کے ساحلی علاقوں میں بولی جاتی ہے ، عموماً مرہٹی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے (کونکن کے رہنے والے کو بھی کہتے ہیں). گوا کی ٹھیٹ دیسی بولی کونکنی جو ایک آریائی زبان ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۹۸). [کونکن / کوکن (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُوں کُوں (و مع) امث.
کتے کے پلے کی آواز. کہا کہ جاتی کتا ہو جا ، سو کتا ہو جاتا ہے ، دو چار لکڑیاں اس کے مارتی ہے ، کوں کوں کرتے ہے باہر نکلتے ہیں. (۱۷۳۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۵). زبردست کے سامنے کتے والی کوں کوں ، سے لے کر زیردست اور خصوصاً قرضدار پر ، جرنیل کی سی کڑک تک جتنے شعبے ممکن ہیں سب کے سب اس کی آواز کے پردے میں موجود ہوتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۸۱). پیال کے ایک کونے میں... اللہ رکھے آم کی طرح گول مول سو رہی تھی ، کوں کوں کر کے وہ اس میں گھسنے لگی. (۱۹۴۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۲). [کوں (حکایت الصوت) کی تکرار].

کونکھ (و مج ، غنہ ، سک کھ) امث.
رک : کوکھ ، پیٹ. اوس کے کونکھ میں زخم مارا چھری اوس کے پار ہوگئی. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۵۰). ف : کرنا ، ہونا. [کوکھ (رک) کا انفی تلفظ].

کُونکھنا (و مج ، غنہ ، سک کھ) ف ل.
پاخانہ کرتے وقت یا کوئی بوجھ اٹھانے کے موقع پر منھ سے دباؤ کی وجہ سے آواز نکالنا ، کنجنا ، کانکھنا نیز کراہنا.

خوب کونکھا اور کانکھا بیٹھ کر
ایک بھی لینڈی نہ نکلی اس کے پر

(۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۰۸۵). [س : कुंथनीय].

کونگی (و مج ، مغ) امث.
(کاشت کاری) زنگ ، بورجۂ زنگار (انگ : Rust). پھپھوندی اور کونگی اس کی عام بیماریاں ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۴۹). [مقامی].

کَونلا (و لین ، مغ) صف مذ (امث : کونلی ، ج : کونلے).
نرم ، نازک ، لچکیلا ، پتلی اور ملائم ٹہنی ، نرم شاخ.

ڈلڈی کالی کنول کونلے بھنور جالدیو پایا سوں
بے دو بادل جو بن کورے سیہ بھی تن پرتا آنچل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۸).

تھا کونلا جو پہلے موڑ کا جھاڑ
اب ہاؤ کا ہار بوڑ کا جھاڑ

(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۲۰ ، الف). شاخ سطح زمین سے متصل پیدا ہوتی اور ان کے کونلے ریشے اپنی جڑ آپ پیدا کرلیتے ہیں. (۱۹۰۹ ، تربیت جنگلات ، ۹۲). [کملا (رک) کا محرف].

کَونلہ (و لین ، مغ ، فت ل) امذ.
ایک درخت کا پھل ہے ، نارنگی کی قسم سے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے پک کر نارنگی کی طرح رس دار ہو جاتا ہے. سلہٹ کا کونلہ اچھا ہوتا ہے ویسا شیریں کہیں نہیں پایا جاتا وہاں اس کے جنگل کھڑے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۳۹) [कौला]

کَونلی (۱) (و لین ، مغ) امث.
دونوں بانہوں کی گرفت ، کولی ، آغوش.

بھر لیا کب نہ تمہیں کونلی میں
تم نے کب مجھ پہ اچنبا نہ کیا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۶۷). [کولی (رک) کا انفی املا].

کَونلی (۲) (و لین ، مغ) صف مث.
رک : کونلا جس کی یہ تانیث ہے.

کچیاں کونلیاں کنواریاں ناریاں کلیاں کو نوروز آیا
محمدؐ صدقے قطبا کوں انداں سوں ملایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰). [کونلا (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَونمل (و لین ، مغ ، فت م) صف ، امذ.
رک : کومل. ایک سرخ دوسری سبز تخم باقی پانچ جو ہیں بذاتہ تیہور ہیں اور جب ان کو اتارتے ہیں ونکو کونمل کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۷۳). [کومل (رک) کا انفی املا].

کُونوائے (و لین ، سک ن) امذ ، امث؛ نیز کانوائے ، کنوائی.
محافظ کے طور پر فوجی یا مسلح افراد کا دستہ ، ساز و سامان اور لوگوں کی نگرانی پر متعین سپاہی. جنگ ختم ہونے والی تھی لیکن فوجوں کے کونوائے دن رات اس پہاڑی راستے پر سے گزرتے رہتے تھے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۸۰).

ہمارا کونوائے جو مہاجرین کو لے کر آ رہا تھا جو پیدل قافلے بنا کر آ رہے ہیں (۱۹۶۱ ، پالہ ، ۱۰)۔ [انگ : Convoy].

کُونُورا (و مج ، غنہ ، سک و) امذ.
(کشتی بانی) کشتی میں کھونٹوں کے بیٹھنے کے تختے کی آڑ یا باڑے جس پر تختہ جڑا رہتا ہے ۔ کھونٹے کے بیٹھنے کی جگہ (اسے و ، ۵ : ۱۰۶۶)۔ [مقامی].

کونہ (و مج ، فت ن) امذ : ← کونا.
طرف ، کنار ، گوشہ ، زاویہ ، جانب ، عورت کے واسطے اپنے کونہ گوشہ میں بیٹھے ہوئے گھر کا کام کاج کرنا مناسب ہے۔ (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۰)۔ لڑکے نے کوٹھری کا کونہ کھودا۔ (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۶۳)۔ کونہ = زاویائی نقطہ (عیوبست اصطلاحات)۔ (۱۹۳۰ ، مائف متغیر کے تفاعل ، ۱)۔ [کونا (رک) کا متبادل املا].

--- کُھَجلا (--- ضم ک ، ی لین) امذ.
رک : کونا کھدرا ، غیر مانوس اور غیرمعروف حصے ، مکان کے تنگ اور متروک حصے ، کسی مکان کا وہ حصہ جو صاف ستھرا نہ رکھا جاتا ہو اور بےپروائی سے نظرانداز کیا جا رہا ہو۔ مولوی عبدالحق نے کونہ کھدرا استعمال کیا ہے یہ غالباً ان کے وطن کی زبان ہے اکبر آباد کی زبان کونہ کھجلا۔ (۱۹۶۰ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۳)۔ [کونہ + کھجلا (تابع)].

--- کونہ جھانکنا محاورہ.
ہر جگہ ڈھونڈتے پھرنا ، بےحد تلاش کرنا (لغات سعیدی).

کونہڑا (و مج ، غنہ ، سک ہ) امذ.
پیٹھا ، میٹھا کدو (پلیٹس)۔ [س : कुष्माण्ड+क].

کَونی (و لین) صف.
کائنات ، کائناتی.

کاف کونی ہے تجھ شعر کا بیچ
جگ میں اس کو سر کلام کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۳).

افسوس وہ مظاہر کونی میں پھنس گیا
جو عالم عقول سے ناآشنا نہ تھا

(۱۹۵۵ ، ضیات شیفتہ ، ۳۲)۔ ہم میں ہر تصور کو کونی تصور میں تبدیل کرنے کا میلان ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۳۳۴)۔ لوگ خدا کو اس کی تجلیات کونی میں ایک علت فاعلہ کے طور پر دیکھ لیتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ تہذیب و تقدیر ، ۹۳)۔ [ع : کون + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُونی (و مج) صف.
بھبھیا ، علت مشائخ کا عادی.

پھریں لونڈے کونی جو بلی ڈھونڈتے سیوق
مراوس کانڑ پھر دوق عجب یہ دور آیا ہے

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۴۳).

روا ہے کہ دے تو مجھے اب طلاق
کہ تو آپ ہے کونیوں ہی میں طاق

(۱۷۰۷ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۰)۔ [ف : کون + ی ، لاحقۂ نسبت].

کونی (و مج) امث (قدیم).
کہنی ، بانہہ کا درمیانی موڑ.

کبھی ایک جانب اپرن کے شاہ
کرے تکیہ کونی پو بھی گہ گہ

(۱۶۷۷ ، پشت بہشت ، ۵ : ۸۳)۔ غریبی کے ہاتھوں کو کونی کے اوپر سے تھام کر چند مرتبہ یہاں تک اوپر کھینچو کہ وہ سر پر آگے باہم مل جائیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۰۳)۔ یہ سن کر آرتھدو نے اپنے دوراندیش دماغ کو جنبش دی اور کونیاں میز پر ٹیک کر مصنوعی مسکراہٹ ظاہر کر کے سر ہلایا۔ (۱۹۰۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۵۷)۔ [پ : कोनी].

کونے (و مج) امذ ؛ ج.
کونا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ ایک کونے میں ابا میاں کا تخت بچھا تھا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۹۰).

--- کاٹنا محاورہ.
فوری اور سرسری طور پر مختصر کرنا ۔ اسی طرح انھوں نے جلدبازی اور کونے کاٹنے (Short-cut) کے جو حل پیش کئے تھے ، انہوں نے بھی ریاست کی پائیدار خوش‌حالی کا راستہ ہموار نہیں کیا۔ (۱۹۸۶ ، آتش چنار ، ۸۹۴).

--- کونے (--- و مج) امذ.
ہر طرف ، جگہ جگہ ، جہاں تہاں.

جادو جو حسن دیکھا تو سیکھے جادو ٹونے
پریوں کے تئیں جگہ کے بٹھلایا کونے کونے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۷)۔ علی الصباح یہ دیکھ کر سب دنگ رہ گئے کہ گھر کے چپے چپے اور کونے کونے کو جھاڑو دی ہوئی ہے۔ (۱۹۲۸ ، وداع خاتون ، ۱)۔ دکن کے کونے کونے سے اردو یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ (۱۹۹۰ ، اردونامہ ، لاہور ، ستمبر : ۲)۔ [کونے + کونے (رک)].

--- کونے کے جالے لیتے پھرنا محاورہ.
ایک جگہ چین سے نہ بیٹھنا ، دراز کی تو میں ہر طرف گھومنا ، عیوب کی تلاش میں رہنا۔ کونے کونے کے جالے لیتی پھرتی تھی ، شاید مقدور جو بیٹھ کے کھیلتی ہو۔ (۱۹۰۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۳).

--- کی بیٹھنے والی صف.
ناتجربہ کار عورت ، گوشہ نشین ، اصل یہ ہے کہ میں کونے کی بیٹھنے والی یہ سنتے ہی گھبرائی (۲۱ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

--- کی خبر سنانا محاورہ.
گھر کی دیکھ بھال کرنا ، گھر کی حفاظت کرنا ، گھر کا خیال رکھنا

نکل راسخ کہیں اس چار دیوار عناصر سے
ارے غافل بنائے گا کہاں تک خیر کونے کی
(۱۹۲۲ء، راسخ عظیم آبادی (نور اللغات)).

---گھوس ہونا محاورہ.
گوشہ نشین ہو جانا ، گھر سے باہر نہ نکلنا ، گمنامی میں بسر ہونا. ہم بھی یہاں آ کر کونے گھوس (گھس) ہوگئی ہو. (۱۹۵۸ء، بیس مزاج بیس بروانے (ترجمہ)، ۳۳).

---لگ/ سے/ میں بیٹھنا ف مر ؛ محاورہ.
گوشہ نشین ہونا ، تنہائی پسند ہونا ، خلوت کر لینا ، الگ تھلگ ہو جانا.

بس جا کر او بیٹھی سو کونے منے
بیزار انسوں غم اس کے سینے منے
(۱۶۷۹ء، قصہ ابوشحمہ، ۴۰).

دیکھ لیا تم کو بھی اے سوز جی
کونے میں بیٹھا تھا سو یہ چھل گیا
(۱۷۹۸ء، میر سوز، ۸۶).

کونے لگ بیٹھے تو جرأت اے وائے
پھر وہی رات تھی اور رونا تھا
(۱۸۰۹ء، جرأت، ک، ۱ : ۸۱).

بیٹھنے دے گی نہ کونے میں بھی وحشت مجھ کو
صبح کو زیر قدم صحن بیاباں ہو گا
(۱۸۶۵ء، نسیم دہلوی، د، ۱۰۷).

---میں بیٹھ رہنا محاورہ.
گوشہ نشینی اختیار کرنا ، گوشہ نشین ہو جانا ، علائق دنیا سے دور ہو کر بیٹھنا.

مرنے سے پہلے جو مرنا ہو تو سن لے تدبیر
بیٹھ رہ چپکے کسی کونے میں ہو کر خاموش
(۱۸۳۱ء، دیوان ناسخ، ۲ : ۷۴).

---میں پڑا رہنا/ پڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گوشہ نشین ہو جانا ، خلوت اختیار کر لینا ، الگ تھلگ ہو جانا.

نہ بے جیتی نہ بنایں کوئی تربت کے سولے میں
عجب آرام سے چپکے پڑے ہیں ایک کونے میں
(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۰۵). سارا دن دالان کے ایک کونے میں کھاٹ ہی پڑی رہتی تھی. (۱۹۸۷ء، روز کا قصہ، ۱۸۱).

---میں جا پڑنا محاورہ.
گوشہ نشین ہو جانا ، خلوت اختیار کر لینا ، الگ تھلگ ہو جانا ، چھپ جانا.

جدھاں تھے منع کوئی غم اس کا لگیا بدحال تھے وہیں
غواصی ملول ہو جا کر پڑی ہے کونے میں
(۱۶۳۹ء، غواصی، ک، ۲۳).

کُونیا (و مع ، مغ) امث.
چھوٹا کنواں (مقامی). [س : कूप+इका].

کونیا (۱) (و مع ، سک ن) امذ.
عمارت کا بیرونی زاویہ اور وہ اینٹ یا پتھر جو زاویہ بناتا ہو ، کنارہ ، نکڑ ، نکڑ کا پتھر وغیرہ ، کونیا پتھر. ہر ایک متبادل طولہ رہتے میں کونیے کے پاس کی دوسری اینٹ عرضہ رکھی جاتی ہے. (۱۹۰۹ء، رسالہ رڑکی جنائی (ترجمہ)، ۶۳). [انگ : Quoin].

کونیا (۲) (و مع ، سک ن) امذ.
بڑھئی اور راج کا سیدھ ناپنے کا زاویہ دار یا کبھی نما اوزار ، گنیا. خواجہ ... بھاوڑا ، کدال ، کنی ، بسولی ، سہاول ، کونیا سنبھال کے سوچتے. (۱۹۲۹ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۴، ۲۰ : ۵). [مقامی].

کونیات (و لین ، سک ن) مذ.
۱. **کائنات کا علم ، کائنات سے متعلق تحقیق کہ کس طرح وجود میں آئی ، وہ علم جو وجود کائنات کے اسباب و علل سے بحث کرتا ہے.** کونیات التحقیق کی طرح اپنسلتا طالبس ، بطلیموسی نظام کے بھی ادراک حسی ہی نقطۂ نظر اختیار کیا. (۱۹۳۱ء، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ)، ۱ : ۹۱). کونیات ، یہ کائنات کے متعلق تحقیق کرتی ہے کہ وہ کیسے وجود میں آئی. (۱۹۸۲ء، فلسفہ کیا ہے، ۳۸). ۲. (مجازاً) **دنیا ، سوچ کا نیا انداز.** منیر نیازی کی نظموں اور غزلوں کا یہ نیا منطقہ ہمیں ایک نئی کونیات سے دوچار کر رہا ہے. (۱۹۷۶ء، کلیات منیر نیازی، ۱۱). [کونیہ (حذف ہ) + ات لاحقۂ جمع].

کونیاتی (و لین ، سک ن) صف.
کائناتی ، آفاقی. اس نے انسان سے اس کا وہ مقام چھین لیا جو موجودات کے کونیاتی نظام میں اسے حاصل رہا ہے. (۱۹۶۹ء، افکار حاضرہ، ۳۲). ایونیا کے فلسفی طالیس ملطی نے سب سے پہلے یہ کونیاتی سوال اٹھایا کہ کائنات کس چیز سے مل کر بنی ہے. (۱۹۸۲ء، فلسفہ کیا ہے، ۱۰۲). [کونیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

کونیاک (و مع ، سک ن) امذ.
فرانسیسی برانڈی ، ایک قسم کی شراب. شیرباقی نے مجھے ذرا وہ دینا وہ کونیاک رکھی ہے ادھر یا کیا ہے. (۱۹۷۰ء، تین بہنیں، ۸۰). [انگ : Cognac].

کونیانی (و مع ، سک ن) صف.
کونے والا ، گوشہ دار ، کناروں کی طرف کا ، تکونا. سردی کے موسم میں اوپر بڑا رومال کونیانی تہ کیا ہوا دوہرا کندھے پر پڑا رہتا تھا. (۱۹۵۸ء، عمر رفتہ، ۹۱). [کونیا (۱) + نی ، لاحقۂ نسبت].

کَونین (و لین ، ی لین) امذ ؛ ج.
دونوں جہان ، دنیا و آخرت ، دنیا اور عاقبت.

خصوصاً جو ہستی ترا ناشناں
بنایا سو کونین کی بوستاں
(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۳). نقش کونین کی مجھ سے نہیں ہے ارزانی کر. (۱۹۳۲ء، شریان لنها، ۳۰).

آپ کا فضل و کرم کونین میں مشہور ہے
اور تمہیں پر طور سے لطف و کرم منظور ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۰). ایک گدائے بے نوا ، شہنشاہِ کونین کے دربار میں اخلاص و عقیدت کی نذر لے کر آیا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱).

وہ سر جھکا رہی ہیں عقیدت کی راہ سے
کونین خود ہے جن کی تمنا لیے ہوئے

(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۵۷).

مجھ کو برباد نظر کرتے ہیں
میں ہی کونین کو ٹھکراؤں گا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۶). [ع : کون + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

کُونِین (ضم ک ، غم و ، ی مع) امث ، سہ کنین.
سنکونا درخت کی چھال کا جوہر جو عام طور پر ملیریا بخار میں استعمال کیا جاتا ہے ، اس کا مزا کڑوا ہوتا ہے ، کنین Quinine. دیکھو باوجود میری تاکید کے تم نے اب تک کونین کا استعمال شروع نہیں کیا. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۳۳). یہ کونین جب حلق سے اتاری گئی ہے تو شکر کی تہ یا مصری کے غلاف میں لپیٹ کر. (۱۹۳۲ ، مقالات ماجد ، ۵۷). یہ کونین کی تلخی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۶۸) [انگ **: Quinine**].

کَونِیَہ (و لین ، سک ن ، فت ی) صف.
کونیہ سے تعلق رکھنے والا ، دنیا سے نسبت رکھنے والا. مرتبہ انسان کامل کا اس سے مراد ہے کہ وہ تمام مراتب الٰہیہ اور کونیہ کا جامع ہے. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۱۵). چوتھا مرتبہ مثال کا ہے جس میں اشیاء کونیہ مرکب لطیفہ کا ظہور ہوا. (۱۹۰۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۲۳). ان کے عقیدے کی رُو سے انسان حقیقتِ قدریہ یا حقیقتِ کونیہ کے ہاتھوں مجبور محض ہے. (۱۹۹۹ ، المعارف ، اکتوبر ، ۲۰). [کون + یہ ، لاحقۂ نسبت].

کُووا (و مج) امذ (قدیم).
رک : **کنواں.** یعقوب پیغمبر کہے یوسف کے پیرہن کی باس آتی ہے پر کووئے میں پڑے سو خبر نہیں ہے. (۱۷۶۵ ، جو سرہار ، ۹۹ الف). کووا سے چار طرح پر سجاتی ہوتی ہے. (۱۸۸۶ ، کیمیت کرم ، ۹). [کوا (رک) کا اشباعی املا].

کووریج (و مج ، فت و ، ی مج) امث ، سکوریج.
حکمہ : کسی اشتہاری ذریعے سے باخبر کیا جانا ، شہرت دینا ، دکھایا جانا. دنیا کے بہت سے اخبارات میں اس سانحے کو غیر معمولی کووریج ملنے لگی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۶۶). [انگ : Coverage].

کَوّوں (فت ک ، شد و ، و مج) امذ ، ج.
کوّا (ایک سیاہ رنگ کا پرندہ جو ہندوستان و پاکستان میں عام ہے) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. لونڈیاں شہزادے کے ماتم میں ماسیوں کی طرح سیاہ پوش تھیں ، کوّوں کی جورو ان کے سامنے صف بستہ کھڑی ہوئیں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰۷).

کبھی چہچہاتے ہیں کچھ کچھ طیور
کہیں شور کوّوں کا ہے دور دور

(۱۹۳۶ ، بے نظیر ، کلام بینظیر ، ۳۰۹). [کوا (رک) کی جمع].

--- کی بَرات امث.
۱. **کوّوں کا ہجوم (اطفال)** جھائیں مائیں جھائیں مائیں ، کوّوں کی برات آئی. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۹۷). پھر اللہ کر کوٹھے پر گیا تو کوّوں کی ایک برات کو بھی اسی وقت آنا تھا. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۳۸). ۲. **بے ڈھنگے آدمیوں کا مجمع ، جس میں بہت زیادہ شور و غل ہو ، جہاں بے تکا شور و غل ہو.** بھائی یہ کوئی شادی ہے ، کوّوں کی برات اتر رہی ہے. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، مئی ، ۳۶).

--- کے کوسے / سے بَیل / ڈھور نہیں مَرتے کہاوت.
کسی کے برا چاہنے سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا. اور مثل ہندی کی یہ بیان کی ، کوّوں کے کوسے سے بیل نہیں مرتے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱۷). مثل ہے ، کوّوں کے کوسے سے ڈھور نہیں مرتے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۱).

کوہ (و مج) امذ.
۱. **پہاڑ ، جبل.**

سیمرغ اندر قاف قرار
پکڑیا جا کر کوہ کہسار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).

پلنا زیں کے کوہاں میانے سوار
جو بازو تھے اس کوہ سنی استوار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۰).

ڈالے اکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے ولی
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳).

بیمار راہِ عشق کسی سے نہ طے ہوئی
صحرا میں قیس کوہ میں فرہاد رہ گیا

(۱۷۹۵ ، بیدار (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۸۳)).

تو دکھلا یہیں مدت سے سنا کرتے ہیں
اے جنوں کوہ کسے کہتے ہیں صحرا کیسے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۰). روشن امیائر کی وسعت ... کو پیشِ نظر رکھ کر مسلمانوں کی حالت پر غور کرو تو معلوم ہو گا کہ ایک برکاہ کا کوہ سے مقابلہ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۵). اسے دور دامنِ کوہ میں ایک بانگ آتی ہوئی دکھائی دی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۷). ۲. **(کنایۃً) عظیم ، بڑا.**

رقیب اس سنگ دل سے منتظر ہیں ہم کلامی کے
سخن کرتا ہے کب وہ کوہ تمکین ان خفیفوں سے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۵). ایک مرکب کوہ سرین کوہ کفل پا گئی گئی ہوتی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۰۹).

اٹھے کوہِ الم ٹوٹ پڑا ، احباب کے دل پر
اٹھے آہِ حسرت سرِ اغیار پہ چل جا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۰۳). [ف].

---اَخضَر کس صف(---فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ.
کوہ قاف (جامع اللغات). [کوہ + اخضر (رک)].

---اِضَم کس صف(---کس ا ، فت ض) امذ.
ایک پہاڑ کا نام جو مضافات مدینۂ منورہ میں واقع ہے.

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحاب شب
کوہ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۱). [کوہ + اضم (عَلَم)].

---اَلبُرز کس صف(---فت ا ، سک ل ، ضم ب ، سک ر) امذ.
ایران کے شمال میں ایک بلند اور مشہور پہاڑ کا نام.

مہر پرنور کہاں اور کہاں ذرۂ خاک
کوہ البرز کہاں اور کہاں جنۂ کاہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۱). ایک طرف کوہ البرز کی برفانی چوٹیوں اور دوسری طرف افریقہ کے تپتے ہوئے ریگ زاروں میں لہرا رہا تھا (۱۹۸۷ ، آخری چٹان ، ۱۰۱). [عَلَم].

---اَلَم ٹُوٹ پَڑنا محاورہ.
سخت رنج و غم ہونا ، بڑی مصیبت آ جانا ، بہت بڑا صدمہ پہنچنا.

اے کوہ الم ٹوٹ پڑ احباب کے دل پر
اے آہ حسرت سر افلاک پہ چل جا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۰۳).

---اَلَم ڈھَنا محاورہ.
بہت تکلیف پہنچانا.

اسی غم نے باقی سا دل کر دیا
اسی غم نے کوہ الم ڈھ دیا

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۸۰).

---اَلَم گِرنا محاورہ.
مصیبت ٹوٹ پڑنا. الہ دین پر تو کوہ الم گرا غش کھا کے زمین پر گر پڑا (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۶۸).

---اَلوَند (---فت ا ، سک ل ، فت و ، سک ن) امذ.
ایران کا مشہور پہاڑ. کوسوں سے یہ مسجد سر بلند رشک کوہ الوند نمایاں ہے (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۵).

جوہر کردار سے شمشیر سکندر کا طلوع
کوہ الوند ہوا جس کی حرارت سے گداز!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۰۱). [عَلَم].

---آتَش فِشاں کس صف(---کس ت ، سک ش ، کس ف) امذ.
وہ پہاڑ جس میں سے آگ کے شعلے اور لاوا نکلتا ہے.
کرۂ قمر کو دیکھیے تو اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور مغاک اور کوہ آتش فشاں وغیرہ کی علامتیں نظر آتی (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۶۹). اتفاق سے یہ وہ زمانہ تھا کہ یورپ میں عقلیت کا کوہ آتش فشاں پھٹ چکا تھا (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۶۶). قومیت کی آگ مسلمانوں میں کوہ آتش فشاں کے لاوے کی طرح اندر ہی اندر سلگ رہی تھی (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۹۳). [کوہ + آتش فشاں (رک)].

---آدَم کس اضا(---فت د) امذ.
سری لنکا کے پہاڑوں کی ایک چوٹی جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہاں حضرت آدم علیہ سلام بہشت سے نکالے جانے کے بعد اُترے تھے.

وہاں ہے یا کوہ آدم یا کہ سنگدیب ہے
وہاں ہے یا اژدہا ہے یا کہ طاؤس جہاں

(۱۸۳۱ ، کلیات قدر ، ۹۳). [کوہ + آدم (عَلَم)].

---آفَت گِرنا محاورہ.
مصیبت پڑنا ، کسی بڑی مصیبت کا آنا.

بھول کو دل میں جلا جاتا ہے
کوئی کوہ آفت گرا جاتا ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---بَرفانی کس صف(---فت ب ، سک ر) امذ.
ایسا پہاڑ جس پر ہمیشہ برف جمی رہے ، گلیشیر (جامع اللغات و پلیٹس). [کوہ + برفانی (رک)].

---بے سُتُوں کس صف(---ی مج ، ضم س ، و مع) امذ.
وہ پہاڑ جسے فرہاد نے کھود کر نہر نکالی تھی.

ہے تجھ میں دشت جنوں ، فارس میں کوہ بے ستوں
لیلیٰ کی آنکھوں کا فسوں ، شیریں کا حسن بے اماں

(۱۹۱۲ ، نقوش مانی ، ۲). اس طرح آب حیات ... کوہ بے ستون ، کوہ کنی ... وغیرہ تلمیحات اردو زبان کا ذخیرہ بن کر اسکے اظہار کا وسیلہ بن جاتی ہیں (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۱). [کوہ + بے ستون (عَلَم)].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
کُبڑا (جامع اللغات). [کوہ + پشت (رک)].

---پَیکَر (---ی لین ، فت ک) صف.
پہاڑ جیسے جسم والا ، بڑا ، قوی جثہ. بھلا جوتیاں چٹخاتا ہوا بکر ابن تصور میں تھا کہ قبل کوہ پیکر مع ہودج زر اسکی سواری کے لئے آ رہا ہے (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). لشکر ایران میں ایک کوہ پیکر ہاتھی تھا (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۹۲). یہ حوصلہ نہ تھا کہ آنکھیں کھول کر کشتی کو کوہ پیکر لہر کی نوک پر لرزاں دیکھ سکیں (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۶). [کوہ + پیکر (رک)].

---پَیما (---ی لین) صف مذ.
پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے والا ، پہاڑ پر مہم کے طور پر چڑھنے والا. اس زمانے میں یہاں یورپ کی ایک کوہ پیما پارٹی آئی (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۸۱). ہزج ایک تجربہ کار کوہ پیما کی طرح معتدل مگر باقاعدہ رفتار سے چلتا جا رہا تھا (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۰۲). [کوہ + ف : پیما ، پیمودن - طے کرنا ، پہنچنا].

---پَیمائی (---ی لین) امث.
پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنا ، پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنا ، پہاڑ پر چڑھنا. پنڈت جی تو کوہ پیمائی کا بڑا جسد اور شوق تھا (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۶۱). [کوہ پیما + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹوٹنا محاورہ
یکایک مصیبت پڑنا.

لے لیں جوہیں بلائیں رنجش کا کوہ ٹوٹا
کم بخت ہاتھ میرے کیوں ہو گئیں نہ لوٹے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱۶۸).

---جگر (---کس ج، فت گ) صف.
دلیر ، شجاع ، بہادر ، باحوصلہ ، باہمت ، نڈر (جامع اللغات).
[کوہ + جگر (رک)].

---جُودی کس صف (---و مع) امذ.
وہ پہاڑ جس پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے ختم ہو جانے پر ٹھہری تھی (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [کوہ + جُودی (علم)].

---دَرْ کوہ (---فت د، سک ر، و مج) م ف.
پہاڑوں کے سلسلہ میں ، پہاڑوں کے درمیان.

تک جلد پھرا کیا وہ انبوہ
صحرا صحرا و کوہ در کوہ

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۲). [کوہ + در (حرف جار) + کوہ (رک)].

---رَحْمَت کس اضا (---فت مج ر، سک ح، فت م) امذ.
رحمت کا پہاڑ، جبل رحمت ، مکۂ معظمہ کے پاس ایک پہاڑی (ماخوذ: جامع اللغات ، فیروزاللغات). [علم ؛ کوہ + رحمت].

---رَوان / رَوَنْدَہ کس صف (---فت ر / فت ر، و ، سک ن ، فت د) امذ.
چلنے والا پہاڑ ؛ (مجازاً) گھوڑا ، ہاتھی (ماخوذ: جامع اللغات؛ فیروزاللغات). [کوہ + رواں / روندہ (رک)].

---سار / کوہْسار (---و مج ، سک ہ) امذ.
سلسلۂ کوہ ، پہاڑوں کا سلسلہ ، پہاڑی علاقہ ، جہاں بہت سے پہاڑ ہوں.

پلکوں نے کوہسار سے راہ لی
پھنکوں نے دریا کی جا نباہ لی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۰۸).

تیرا کمال ہستی ہر جاندار میں
تیری نمود سلسلۂ کوہسار میں

(۱۹۰۰، بانگ درا، ۳۰). [کوہ + سار ، لاحقۂ ظرفیت].

---سِتان / کوہِسْتان (---کس س / و مج ، کس ہ ، سک س) امذ.
پہاڑی علاقہ.

امتحان دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تو
پاسباں اپنا ہے تو دیوار ہندستاں ہے تو

(۱۹۰۴، بانگ درا، ۳). [کوہ + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سِتَم کس اضا (---کس س ، فت ت) صف مذ.
مصیبت کا پہاڑ ؛ (مجازاً) بہت زیادہ تکالیف.

حال اس کا بیاں سے باہر
اک کوہ ستم گرا تھا اس پر

(۱۸۸۶، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات)). [کوہ + ستم (رک)].

---سُرین (---ضم س ، ی مع) صف ؛ امذ.
پہاڑ جیسے پٹھوں والا (گھوڑے کی تعریف): ایک مرکب کوہ سرین ، کوہ کفل ، بالکی کنی ہوئی ... جڑے میں مشروف. (۱۸۹۱، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۸۰۹). [کوہ + سرین (رک)].

---سَعِیر کس صف (---فت س ، ی مع) امذ.
کوہِ آتش فشاں ، ایسا پہاڑ جس سے آگ اُگلتی ہو: کوہ سعیر کا مقدس آنے والا (حضرت عیسیٰ) ... روز و شب بھوکا اور پیاسا رہا. (۱۹۳۵، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۹۱). [کوہ + سعیر (رک)].

---سیلان کس اضا (---ی مج) امذ.
سری لنکا کا ایک پہاڑ.

بحر جود و رحم نے کی کوہ سیلاں کی مدد
جوش ابر فیض نے عماں کو بخشا جزر و مد

(۱۸۵۸، سحر ، بیاض سحر ، ۳۹). [کوہ + سیلان (رک)].

---سِیَہ کس صف (---کس س ، فت ی) صف مذ.
کالا پہاڑ.

پھلجڑی مسکن کی گہری رات میں چھوٹی نہیں
جوئے خوں کوہ سیہ کی آنکھ سے پھوٹی نہیں

(۱۹۸۶، کلیات منیر نیازی ، ۵۳). [کوہ + سیہ (سیاہ (رک) کی تخفیف)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
پہاڑ توڑنے والا ، بہت طاقتور ، بہت زوردار ، پُرجوش ، تباہ کن ، تہہ و بالا کر دینے والا.

وہ ضرب اگر کوہ شکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولت پرویز

(۱۹۳۶، ضرب کلیم ، ۱۲۷). کوہ شکن انداز میں ٹھوکتی اور ٹانپیں پھڑا ہی دی تھیں مگر ستارہ کمال چابک دستی سے الٹ ہو گئی. (۱۹۸۷، غالب ، جولائی تا جون ، ۲۰۵). [کوہ + ف : شکن ، شکستن - توڑنا].

---شِگاف کس صف (---کس ش) صف مذ.
رک : کوہ شکن.

کوہ شگاف تیری ضرب تجھ سے کشاد شرق و غرب
تیغ ہلال کی طرح عیش نیام سے گزر

(۱۹۳۵، بال جبریل ، ۴۷). [کوہ + شگاف (رک)].

---صَفا کس اضا (---فت ص) امذ.
مکۂ معظمہ کی ایک مشہور پہاڑی ، یہ پہاڑی اس وقت بیت اللہ کے اندر ہے ، اس کے مقابل تھوڑے فاصلے پر مروہ نامی پہاڑی ہے ، ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان حاجی سعی کرتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا. (۱۹۱۰، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۹۵). [کوہ + صفا (علم)].

---طُور شکی امذا (---و مع ا) امذ.

۱. ملک شام کی وہ مشہور پہاڑی جس پر خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی تجلی دکھائی تھی ، جس کے اثر سے حضرت موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور جل کر سُرمے کی مانند سیاہ ہو گیا تھا.

مجھ دل نے کوہ طور کوں سرمہ کئے ہو تم
باقی ہیں اب تلک بھی وہی لن ترانیاں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۱).

کب فرق ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). کوہ طور کی سربفلک چوٹیاں ، کھنڈر اور میدان ، کسی نے ان سوالوں کا جواب دیا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۷).

آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی
چھوڑو یہ باتیں جنت و حور و قصور کی

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیِ تحریر ، ۱۳۷). ۲. ایک مشہور ہیرے کا نام جو کوہ نور کے مقابل کا تھا. میرا بدن کوہ طور کا ایک پتھر ہوتا تو اس پر یہ مقدس نقطے کندہ ہوتے چلے جاتے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۱). [کوہ + طور (رک)].

---غم توڑنا ف مر ؛ محاورہ.

مصیبت اور پریشانی برداشت کرنا ، مصائب کا جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کرنا.

عشق خارا تراشی میں کرے ہے عمر کو ضائع
جو تجھ چاہے تو کوہ غم کبھو فرہاد کو توڑے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۷).

---غم ٹُوٹنا محاورہ.

بے حد غم ہونا ، سخت صدمہ پہنچنا.

نالے یہ نالہ ہے اور فریاد ہے فریاد پر
کوہ غم ٹوٹا ہوا ہے خاطر ناشاد پر

(۱۸۳۴ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۳).

دکن ہی پر نہیں ہندوستان پر کوہ غم ٹوٹا
دکن ہی کی نہیں سارے وطن کی آنکھ بھر آئی

(۱۹۵۳ ، بوئے وسعت ، ۳۸۶).

---غم کٹنا محاورہ.

مصیبت کا دور ختم ہونا ، پریشانی کا خاتمہ ہونا. الٰہی کیوں کر یہ کوہ غم کٹے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷۷).

---قاف کس امذا ؛ امذ.

۱. ایک مشہور پہاڑ جو ایشیائے کوچک کے شمال میں ، ریاست آرمینیا میں واقع ہے . یہاں کی عورتیں اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہیں . اس پہاڑ سے بہت سی اساطیری روایتیں بھی وابستہ ہیں.

کہیں کوئی درجن سو انصاف سوں
کہ عفرت آیا ہے کوہ قاف سوں

(۱۶۵۷ ، حسن شوق ، د ، ۸۰).

دیوا دئے ہیں گنج کے چھندان سوں کوہ قاف پر
ہوتی کے جالے سایہ بان جوڑیا ہے حالاں عند کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵).

سیمرغ تب سوں غم تجے چھپا کوہ قاف میں
دیکھیا جو شہ کی ذات ہو جب سوں وفا ہوا

(۱۶۷۵ ، بلدتی مراق ، ۱۱۸).

عزلت نشیں کے نام کوں شہرت ہے خلق میں
اس بات کا گواہ ہے عنقائے کوہ قاف

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۹۵). تلوار اٹھا کر عنقا لاف کہیں لا کہ لشکر اس کا کوہ قاف سے بھی نہیں اٹھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۵). کوہ قاف کے پرستان کے وجود پر ہم کو یقین نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۶۱). اسی طرح آب حیات ... تخت طاؤس ، کوہ قاف ، کوہ بے ستون ... اس کے اشیاء کا وسیلہ بن جاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۶۱). ۲. (مجازاً) وہ جگہ جہاں انسان کا گزر ممکن نہ ہو ، پرانے قصے کہانیوں میں پریوں کا مسکن بتایا جاتا ہے.

دیوانی ہو کے جب نکل گئیں کوہ قاف میں
ملتی اجی نہیں پری خانم کہیں مجھے

(۱۹۷۸ ، بجاگ صاحب ، د ، ۲۰۳). [کوہ + قاف (رک)].

---قاف کی پَری صف ؛ مث.

(مجازاً) خوبصورت و انتہائی حسین عورت ، جیسے دیکھو کوہ قاف کی پری تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰۱). اگر خاتون لا کھ روپیہ کا جہیز لے کر اور کوہ قاف کی پری بن کر آئی تو میری نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہ ہوتی. (۱۹۲۳ ، وقائع خاتون ، ۱۰۲).

---کا خُم کدہ امذ.

پہاڑ کے وہ پُرفضا مقامات جہاں پر جمی ہوئی برف سورج کی شعاعوں سے پگھلتی ہے.

جام شراب کوہ کے خمکدے سے اڑاتی ہے
پست و بلند کرکے طے کھیتوں کو جا پلاتی ہے

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۳۵).

---کار صف.

بڑی محنت سے کام کرنے والا. غیر مستند کوہ کار معلمین جن سے معجزات دکھانے کی توقع وابستہ کی جاتی ہے اپنی کوتاہیوں کی حقیقت بیان کرنے لگے تو ان کی خطائیں ناقابل معاف معلوم نہ ہوں. (۱۹۵۵ ، تعلیم و تہذیب ، ۷۴). [کوہ + کار (رک)].

---کَن / کوہکَن (---فت ک/ و مج ، سکہ ہ ، فت ک) امذ ؛ صف.

۱. پہاڑ کھودنے والا ، فرہاد کا لقب.

نہ ہوتے کوہ کن کیوں آ کے عاشق
جو وہ شیریں ادا کی کوں فدا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۲).

کوہ کن گرسنہ مزدور طرب گہ رقیب
بے ستون آئینۂ خواب گران شیریں

(۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۷۹). یہ کام اتنا ہی صبر آزما اور

حوصلہ طلب ہے جتنا کسی کوہکن کے لئے بے ستون کا تراشنا. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۳۳). ۲. (مجازاً) **سخت محنت کرنے والا ، اپنے زور بازو پر بھروسہ کرنے والا.** احسان دانش نے عمر بھر شعر و ادب کا کوہکن رہنا پسند کیا. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۸۰). [کوہ + ف : کن ، کندن ـ کھودنا].

ـــــ کَنْدَن و کَاہ بَرْآوَرْدَن کہاوت.

ایسا کام کرنا جس میں محنت بہت زیادہ اور فائدہ نہ ہونے کے برابر ہو ، کھودا پہاڑ نکلا چوہا. اس مطلع میں خیال ہے دقیق مگر کوہ کندن و کاہ برآوردن یعنی لطف زیادہ نہیں. (۱۸۶۴ ، خطوط غالب ، ۵۲۳). کام (۲) ... ایک ایک حدیث کے لئے کوہ کندن و کاہ برآوردن تھا. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۸۴). سنگلاخ زمینیں بھری پڑی ہیں ، اگرچہ اس سے شاعر کی قادرالکلامی کا ثبوت ملتا ہے مگر کوہ کندن اور کاہ برآوردن کا مضمون ہے. (۱۹۳۱ ، رسوا ، مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ۹۷). انہیں کبھی کبھی کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہونا پڑا. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۸۲).

ـــــ کَنْدَنی (ـــــ فت ک ، سک ن ، فت د) امث.

بہت محنت کرنا ، پاپڑ بیلنا ، بہت زیادہ مصیبت اٹھانا ، آفت جھیلنا ، کوہ کنی. بڑے بڑے لوگوں کو وزیر اعظم سے ملنے کے لئے بہت کچھ کوہ کندنی کرنی ہوتی ہے. (۱۹۴۴ ، نقش فرنگ ، ۹۹). [(رک) کوہ کنی].

ـــــ کَنی (ـــــ فت ک) امث.

پہاڑ کھودنا ، سخت محنت ، مشقت ، کوشش ، دشوار کام انجام دینا ، ناممکن کام کر دکھانا.

جنوں نے جب سیں دیا مجہ کوں دل کی کوہ کنی
تبھی سیں منصبِ فرہاد کوں تغیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۱). بڑی کوہ کنی سے شیشہ عصمت اوس کے ہاتھ سے بچایا ہے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۰۶).

لازم عشق نہیں کوہ کنی اے اسمر
یہ غلط ہے کہ کوئی غیرتِ فرہاد نہیں

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۲۳۹). [کوہ کن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کو کاہ جاننا / سَمَجْھنا محاورہ.

سخت سے سخت کام کو بھی آسان سمجھنا. تماشائے قوت سے کوہ کو کاہ جاننا چشم قتوت سے پسر رستم وش کو پیر زال پہچاننا. (۱۷۵۵ ، مینا بازار (اردو) ، ۱۰۳).

غیظ آئے تو شیروں کو ہیں روباہ سمجھتے
ہم وقتِ وغا کوہ کو ہیں کاہ سمجھتے

(۱۸۷۳ ، انیس (نوراللغات)).

ـــــ کی کَمَر پلا ڈالنا محاورہ.

ناممکن کام کر دکھانا.

ہجوم و جوش سے ہر کوہ کی کمریں پلا ڈالیں
تو پھر اس کوہ و صحرا میں عجب دھومیں مچا ڈالیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۳).

ـــــ گَراں کس صف (ـــــ فت گ) امذ.

۱. **بھاری پہاڑ ، بلند پہاڑ.**

خاک میں مِل جانے کا کوہ گراں
خاک سی اُڑ جانے کی آخر کو واں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۱).

کبھی پھولوں سے بھی نازک تر ہیں
اور کبھی کوہ گراں ہیں ہم لوگ

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۵۹). ۲. (أ) **بلند قامت ، عظیم المرتبت.** مختصر قد و قامت کے مالک مگر علم و اخلاق کے کوہ گراں. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۳۳). (آ) (مجازاً) **اٹل ، ناقابل عبور.**

ایک کوہ گراں ہے عشق لیکن
اس کو دلِ ناتواں بہت ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۳). وہ سوالوں کے تیشوں سے زندگی کے کوہ گراں کو کاٹتا ہے تا کہ حرف و معنی کی جوئے شیر دریافت کر سکے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵). [کوہ + گراں (رک)].

ـــــ نِدا کس اضا (ـــــ کس ن) امذ.

ایک داستانوی پہاڑ جس میں سے کہتے ہیں کہ یا اخی کی صدائیں آتی ہیں. فلاں شخص کی کوہ ندا سے طلب ہوئی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۹).

وہ میرا گھر وہ میرا کوہِ ندا
یا اخی یا اخی پکارتا ہے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۳۰). [کوہ + ندا (رک)].

ـــــ نُور کس اضا (ـــــ و مع) امذ.

ایک مشہور ہیرے کا نام جس کے برابر دنیا میں اب تک کوئی ہیرا نہیں ہے ، اس کے وجود کا سراغ مہابھارت کے زمانے سے ملتا ہے ، ہندو راجاؤں کے پاس سے مسلمان حکمرانوں میں منتقل ہوا ، ابراہیم لودھی کے ایک گورنر نے ہمایوں کو نذرانے میں دیا ، مغل بادشاہوں سے یہ ہیرا نادر شاہ کے تصرف میں آیا اور غالباً اسی نے اس ہیرے کا نام " کوہ نور " اس کی چمک دمک دیکھ کر رکھا ، نادر شاہ کے بعد شاہ شجاع والیٔ قندھار کے پاس رہا وہ بھاگ کر ہندوستان آیا تو یہ ہیرا اس کے ساتھ تھا ، یہاں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع سے حاصل کر لیا ، رنجیت سنگھ کے پاس سے انگریزوں کے ہاتھ لگا اور اب تاج برطانیہ کی زینت ہے ، اس کی عظمت ، چمک وغیرہ کی بنا پر اکثر اشیاء کا نام " کوہ نور " رکھ لیتے ہیں. نادر شاہ کھیلے درد ازوں داخل دہلی ہوا ... کوہ نور ، دریائے نور بیش قیمتی جواہر تاج شاہی سے اتار لئے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۹۲۳). ایسے ہیرے جن کے ہر گوشے پر صدہا کوہ نور قربان کئے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۳). زیور بھی سبھی تھے شاہ شجاع بھی نہیں تھا ، کوہ نور بھی نہیں تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۹۴). [کوہ + نور (رک)].

ـــــ نَوَرْد (ـــــ فت ن ، و ، سک ر) امذ.

پہاڑوں پر پھرنے والا ، پہاڑوں میں گھومنے والا.

دشت پیما ہوا اور کوہ نورد
دیکھی دنیا کی خوب گرم و سرد

(۱۸۶۳ ، پیرانِ طوطا ، حقیقت ، ۱)۔ [کوہ + ف : نورد ، نوردن ۔ لپیٹنا ، طے کرنا ، گھومنا پھرنا ، چکر لگانا]۔

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
مارا مارا پھرنا ، پہاڑوں میں گھومنا. گردش روزگار مجھے دنیا میں کہاں کہاں لے گئی کوہ نوردی اور دشت پیمائی کے شوق نے کیسے کیسے خطروں کے منہ میں ڈالا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۰)۔ [کوہ نورد + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---وار م ف : صف.
پہاڑ کی طرح ، پہاڑ کی مثل.

بہت فیل استادہ تھے کوہ وار
لے خرطوم میں اپنے فولاد خار

(۱۸۶۰ ، گلشن سیوستان ، ۳۷)۔ [کوہ + وار (رک)]۔

---و دَمَن (---و مج ، فت د ، م) امذ.
پہاڑ اور پہاڑ کا دامن ، وادی.

تا کہ در تا کہ مچلتے ہوئے شیریں چشمے
مسکراتے ہوئے یہ کوہ و دمن کیا کہیے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۰۵)۔ [کوہ + و (حرف عطف) + دمن (رک)]۔

---وَقار (---فت و) صف.
۱. **پہاڑ جیسے وقار والا ، بڑی متانت والا.** اس بادشاہ کوہ وقار کے دل اور حوصلہ میں کچھ تغیر نہیں ہوا ، بلکہ اس کی شگفتگی اور بشاشت میں ... جو کم ظرفوں کی دل باختگی کا نشان ہے دخل نہیں دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۵۹)۔ ۲. **بلند ، عظیم ، جاہ و جلال والا.** ہم سب ان کی کوہ وقار شخصیت سے اس قدر متاثر تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰)۔ [کوہ + وقار (رک)]۔

کوہ (۲) (و مج) امذ.
غصّہ ، کرودھ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : क्रोध]۔

کُوہا (و مع) امث.
رک : **کہر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : कुहर]۔

کوہا (و مج) امذ.
۱. (کاشت کاری) **کھیت کی حد بندی کی منڈیر ، مینڈ** (ا پ و ، ۶ : ۹۳)۔ ۲. **بغیر دال والے اناج کے بیج کا پھٹاؤ جو سوئی کی شکل کی طرح پھوٹتا ہے ،** (کاشت کاری) **کلا** (ا پ و ، ۶ : ۹۳)۔ [کوہان (رک) کا مخفف]۔

کوہاب (و مج) امذ.
غصّے ہونا ، ناراض ہونا ؛ نفرت کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [ا پ : کوہ ، س : کرودھ क्रोध ۔ غصّہ + او ۔ پ : राश्रवत]

کوہار (۱) (و مج) امذ.
(کاشت کاری) رک : **ڈھیکلی** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۲)۔ [مقامی]۔

کوہار (۲) (و مج) امذ (قدیم).
رک : **کہر**.

یہ صدقے مرشد چھوٹا
یہ کوہار اندھارا ٹوٹا

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶)۔ [کہر (رک) کا اشباعی املا]۔

کُوہاڑا (۱) (و مع) امذ ؛ سہ کہاڑا (قدیم).

نہ مبریج ہریو معما پڑیا
کہ مجھے ادکہ تس کوہاڑا گھڑیا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۵)۔

مدت سے کوئی لکڑہارا جنگل میں
کوہاڑا جا کے او مارا شجر میں

(۱۷۸۱ ، قصہ لیلی و مجنون (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۰۹))۔ [کلہاڑا (رک) کا اشباعی املا]۔

کُوہاڑا (۲) (و مع) صف.
مشکل ، فکر ، اندیشہ ، غم (علمی اردو لغت)۔ [مقامی]۔

کُوہاڑی (و مع) امث ؛ سہ کوہاری.
رک : **کلہاڑی**.

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھورپی و کھوریہ کوہاری کا ہوش

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵)۔ جس کوہاڑی سے کہ اس نے بتوں کا سر کاٹا تھا ، اسی کو بڑے بت کے منہ میں رکھ کر کہنے لگا. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [کلہاڑی (رک) کا اشباعی املا]۔

کوہان (و مج) امذ.
۱. **اونٹ یا بیل وغیرہ کی پشت کا اُبھرا ہوا حصّہ.** سو مہار شتر جنگلی پشم اور سیہ چشم اور کوہان بلند حاتم سے مانگے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۷)۔ قبر کو بغل کھودا بعد ازاں بہجو کوہان شتر بنایا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۸)۔

غذا کا کام دیتا رہتا ہے کوہان بھی اس کا
پگھل کر آتی ہے چربی وہ جس کو کھا کے جیتا ہے

(۱۹۰۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۲)۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اونٹ ان میں پانی جمع کر لیتا ہے اور خوراک اپنی کوہان کی چربی سے حاصل کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۴۳)۔ ۲. **زین کے آگے اور پیچھے کا اوپر کو اٹھا ہوا حصّہ ، پرنا.**

پلنان زین کے کوہان میانے سوار
جو بازو تھے اس کوہ ستی استوار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۴۰)۔ [ف]۔

---دار صف.
کوہان رکھنے والا. ایک شخص نہایت عمدہ کوہان دار اونٹنی لے کر حاضر ہوا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۷)۔ وھیل کی کئی قسمیں ہیں مثلاً ... قاتل وھیل ، پہلا وھیل ، پردار وھیل ، کوہان دار وھیل وغیرہ. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۳۹)۔ [کوہان + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

---نکل آنا عف ل.
پشت پر گوشت کا اُبھر آنا. بیٹھنے کی حالت میں مینڈک کی پشت کے بیچ میں ایک کوہان سا نکل آتا ہے اس حالت میں جسم زمین پر اٹھا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ء ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰۰).

---نُما (---ضم ن) صف.
کوہان جیسا ، کوہان کی طرح. جن کی پشت آگے کی طرف سے اُبھری ہوئی کوہان نما ہوتی ہے. (۱۹۷۱ء ، حشریات ، ۱۰۸). [کوہان + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

کوہانی (و مج) صف.
کوہان والا ، جس کے کوہان نکلا ہوا ہو. اگر نر (اونٹ) دو کوہانی ہے تو اسے گوبغر کہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۷). [کوہان + ی ، لاحقۂ صفت].

کوہچہ (و مج ، سک ہ ، فت چ) امذ.
اُبھری ہوئی زمین ، ٹیلا ، پہاڑی ، ٹیکری ، چھوٹا پہاڑ.

ہوئے چند آدمی حمزہ کے ہمراہ
نظر اک کوہچہ سا آیا ناگاہ

(۱۸۷۲ء ، طلسم شاہانہ ، ۲۳۶). اس سے پہلے بھی تو ملتبی چھتا ایک دفعہ کوہچہ سورنا پر ہوئے تو ہوس اور دوسری مرتبہ کوہچہ زیتون پر لمبا لمبا گر تار تار ہو چکا ہے. (۱۹۳۳ء ، نظریات و مقالات ، ۳۵۷). [کوہ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

کوہچی (و مج ، سک ہ) امث.
چھوٹی پہاڑی.

کہ شاہ گیگ کا ہے حال ابتر
پڑا پھرتا ہے وہ اک کوہچی پر

(۱۸۹۱ء ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۳). [کوہ + چی ، لاحقۂ تصغیر].

کوہَر (و مج ، فت ہ) امذ ؛ امث.
رک : کُہر. وہاں انہوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ کوہر اوس جگہ بہت پڑتی ہے. (۱۸۸۳ء ، مزید الاسرار ، ۳۹). لوگ کوہر و دھند وغیرہ کو بخارات کہتے ہیں. (۱۹۰۶ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۵۳). [کُہر (رک) کا اشباعی املا].

کوہسار (و مج ، سک ہ) امذ ؛ ــــ کہسار.
پہاڑ ، پہاڑی سلسلہ ، پہاڑی علاقہ ، جہاں بہت سے پہاڑ ہوں.

ہیں وہ دل ہے جو جھیلے ہے یہ ستم تیرے
مجال کیا ہو ترے غم سے کوہسار طرف

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۷۷).

آہو ہے شیر عہد میں تیرے پلنگ پر
سحرائی وحشیوں کو ہے تا کوہسار عیش

(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۹۳).

بریاد لا سکا نہ جسے کوہسار سے
وہ جوئے شیر وادی پنجاب میں بہائے

(۱۹۲۵ء ، بہارستان ، ۳۲۶). یہ موسیقی قریب چرواہوں اور کسانوں کے دلوں سے اُبھر کر جنگلوں اور کوہساروں میں رواں جاری ہے (۱۹۸۷ء ، سندھ اور نکہ قدر شناس ، ۱۰۲). [کوہ (رک) + سار ، لاحقۂ ظرفیت].

کوہستان (و مج ، کس ہ ، سک س) امذ.
پہاڑی علاقہ یا سلسلہ ، وہ مقام جہاں پہاڑ بکثرت ہوں. انہیں دنوں ... سرکشوں نے راجہ بیلہ کے کوہستان سے نکل کر رعیت آزاری شروع کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۴). قندھار کے کوہستان ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹۹). کوئی قافلہ ... کوہستانوں سے ہو کے شاہراہ خطا اور خوزستان کو جا رہا تھا. (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۱۷). [کوہ + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

کوہِستانی (و مج ، کس ہ ، سک س) صف.
پہاڑی ، پہاڑ کا باشندہ ، پہاڑ سے متعلق. شہر ... کے درمیان جو کوہستانی سلسلہ چلا گیا ہے. (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۳). ایران میں ایک طرف وسیع سطح مرتفع ہے جس کے بعض حصے کوہستانی ہیں اور دوسری طرف بحیرۂ خزر اور خلیج فارس کے ساحلی خطے ہیں. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۰). [کوہستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بُخار (---ضم ب) امذ.
ایک قسم کا بخار جو بعض پہاڑی علاقوں کے بلند مقامات پر پہنچنے کے بعد چڑھتا ہے. گلمرگ پہنچتے ہی وہ ایک خاص قسم کے کوہستانی بخار میں مبتلا ہو گئے. (۱۹۰۸ء ، عروج اقبال ، ۹۶). [کوہستانی + بخار (رک)].

---راستَہ (---سک س ، فت ت) امذ.
پہاڑی ڈھلوان ، پہاڑی راستے. پہاڑ سایہ فگن رہتا ہے جس کے کوہستانی راستوں پر سے گزر کر ہم یہاں آئے تھے. (۱۹۸۸ء ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۳۱). [کوہستانی + راستہ (رک)].

---سِلسِلَہ (---کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) امذ.
پہاڑی سلسلہ ، پہاڑوں کی قطار ، پہاڑ در پہاڑ. شہر قسطنطنیہ اور کوہ قسطلہ کے درمیان جو کوہستانی سلسلہ چلا گیا ہے اس میں اکثر پہاڑ ایسے ہیں جن پر قدیم الایام کی کچھ نہ کچھ یادگاریں ضرور نظر آتی اور یاد دلاتی ہیں. (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۳). [کوہستانی + سلسلہ (رک)].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
پہاڑی ہوا. ہوا کا رخ دن کی ہوا کے برعکس ہوتا ہے اسی لیے اسے کوہستانی ہوا کہتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۷). [کوہستانی + ہوا (رک)].

کُوہَک (و مج ، ضم ہ) امث.
کوئل کی آواز ، کوک.

کوہک کوئل بسنت کے راگ گائی
کہ بانی ہے لطف رت میں سنگ بنسی

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۸). [کوک (رک) کا محرف].

کوہکن (و مج ، سک ہ ، فت ک) امذ ؛ = کوہ کن
پہاڑ کاٹنے کا کام کرنے والا ، فرہاد کا لقب ، شیریں کا عاشق .

تن سنگیں خسرو پر بھی ضرب اے کوہکن پہنچے
اگر تیشہ سر کہسار پر مارا تو کیا مارا
(۱۷۵۴ء ، قوی ، د ، ۳۴).

تھے بعیر ہر نہ سلا کوہکن اسد
سرگشتۂ خمار رسوم و قیود تھا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۰).

کیا غضب ہے کوہ کن کو حسرت شیریں رہی
اور شیریں کو رہا ارمان جوئے شیر کا
(۱۹۰۳ء ، نقوش مانی ، ۴۱).

یہ دور کس طرح سے کٹے گا پہاڑ سا
بازو بتاؤ ہم میں کوئی کوہکن بھی ہے
(۱۹۶۴ء ، سکوت شب ، ۱۹۵). [کوہ (رک) + ف : کن ، کندن - کھودنا ، زمین سے نکالنا].

کوہکنی (و مج ، سک ہ ، فت ک) امث.
۱. پہاڑ کاٹنا

جنوں نے جب سوں دیا مجکوں دل کی کوہکنی
بھی سیں منصب فرہاد کوں تغیّر کیا
(۱۷۵۴ء ، حدیقت سراج ، ۱۸۰).

بے مزدگی ہے فرہاد سے نسبت مجھے کرنا
اجر یہ جگر دوزی ہے وہ کوہ کنی تھی
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۵۷).

اس قدر کوہ کنی عشق نے دی اس کو کہ بس
آخر اک موت کی لی سر پہ اٹھا سل بھاری
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۲۰۸).

مزدوں کو یہ دشواری تو کیا پھیلتی
سر پھوڑ چلے کوہکنی کیا چلتی
(۱۹۳۳ء ، ترانۂ بخیہ ، ۶۸). ۲. (کنایۃ) **کوشش کرنا ، مشکل کام کرنا** بڑی کوہ کنی سے تیشۂ عشق اس سنگ دل کے ہاتھ سے بچایا ہے. (۱۸۴۶ء ، سرور سلطانی ، ۱۰۶). [کوہکن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کنی اور کاہ برآری کہوت
پہاڑ کھودنا اور گھاس برآمد کرنا یعنی فضول کام کرنا ، وقت ضائع کرنا عاص التحاس کو ان کے کاروبار اجازت نہیں دیتے کہ اپنا بیہا وقت کو کوہ کنی اور کاہ برآری میں صرف کریں. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۷۶).

کوہلا (و مج ، کس ہ مج) امذ.
رک : کونلا ، کولا

دامن صحرا میں کوہلوں کی تیرے انگیٹھیاں
سبزۂ تر ہو وہ تیری چادر آب رواں
(۱۹۰۸ء ، مخزن ، جنوری ، ۹۱). [کولا ، کونلا (رک) کا بگاڑ].

کوہنی (و مج ، سک ہ) امث
رک : کہنی (مع تحتی الفاظ) (بلیشن). [کہنی ، کا اشتقاقی املا].

---- چلانا محاورہ
رک : کہنی چلانا (فرہنگ آصفیہ).

---- دار صف.
رک : کہنی دار (بلیشن). [کوہنی + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

---- دار کُرسی امث.
رک : کہنی دار کرسی (بلیشن). [کہنی دار + کرسی (رک)].

---- دار ہتّی / ہتّھی (---- فت ہ ، شد ت / شد تھ) امث.

مڑا ہوا دستہ ، خمیدہ دستہ (ماخوذ : بلیشن). [کوہنی دار + ہتی/ہتھی (رک)].

---- مارنا محاورہ.
رک : کہنی مارنا (بلیشن).

کوہَہ (۱) (و مج ، فت ہ) امذ.
رک : **کویہ**. اس واسطے کہ کویہ ابریشم میں سے بعد مرنے کرم پیلہ کے ریشم کو نکال کر اشرن پر لپیٹ لیتے تھے اور بعد ازاں اوسکے آلی بناتے تھے. (۱۸۳۵ء ، مزید الاموال ، ۲۰۱). [کویہ (رک) کا ایک املا].

کوہَہ (۲) (و مج ، فت ہ) امذ.
رک : کوہان.

دیکھے شست دشمن تھے جوں ہو نہیب
آئے کوہۂ زین پر یک رکیب
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۶۴۸). بالا حصے پر ناک کی ہڈی کے قریب ایک ہلکا ابھار یعنی کوہۂ انف دکھائی دیتا ہے. (۱۹۲۱ء ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۳). [ف].

کوہی (و مج) (الف) صف.
رک : ، کوہ ، جس سے یہ منسوب ہے ، پہاڑی ، پہاڑ پر رہنے والا. لالہ زار کوہی اور ترکستان کواکب روشندہ ایک جنس معلوم ہوتے تھے. (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۱۰). آج ایسے لڑنے کوہیوں کے پیر اٹھا دیتے. (۱۸۹۶ء ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۵۷).

رخسار پہ کوہی میدان کے
اک اشک ہوں چشم فطرت کا
(۱۹۴۳ء ، ثریا (تذکرۂ شاعرات اردو ، ۳۰)). (ب) امذ
شاہین کی ایک قسم ، بہری ، ایک قسم کا شکرہ جو کبوتر وغیرہ کو پکڑ لیتا ہے. باز ، شکرا ... چرا ، کوہی ، ترمتی یعنی کل جانور شکاری ... تیار. (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۴۴).

کوہی ہے وہ تدرو ہے کیا اس کی چال کیا
طاؤس کیا ہائے سعادت خصال کیا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۵). حکم کی دیر تھی کہ میر شکار نے ... چرہ ، باشی ، کوہی ... درست کر ... حاضر ہوئے. (۱۹۴۳ء ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۲). [ف : کوہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُوبِیلا / کُوبِیلَہ (و مج نیز مع ، ی مع / فت ل) امذ.
شاہین کا نر، شاہبچہ یا کوبیلہ شاہین کا نر ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹)۔ شاہین: اسے کوہی اور نر کو کوبیلا بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۷۹)۔ [کوہی + لا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کُوئِز (۔۔۔و مع ، کس ء) امذ.
معلومات عامہ کا امتحان سوال و جواب کے ذریعے۔ یادگاری جلسے بھی منعقد ہو رہے ہیں اور تحریری و تقریری نیز کوئز مقابلے بھی۔ (۱۹۸۷ء ، صحیفہ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۳۳)۔ [Quiz]۔

کوئل (و مج ، کس مج ء) امث ؛ ← کویَل.
سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ جو کوّے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے، مگر اس کی دُم کوّے کی طرح لمبی ، اکثر آموں کے موسم میں نظر آتا ہے اور کوکو کی آواز لگاتا ہے۔

سو کوئل کالی پری کتھہ سوئی
سو توریاں و دانوں و کاکا توئی

(۱۵۶۶ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶)۔

پریاں کوئلاں طوطیاں ناز سوں
کریں نغمہ کوئل خوش آواز سوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰)۔

عاشق بہار دیکھ کے موسم کی من گیا
کوئل کے منھ میں بن میں اڑے مرسیا بسنت

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱ : ۱۳)۔

مور کا شور و فغاں غوک کی جھینگر کی جھنکار
پی پی پر آن پپیہے کی ہے کوئل کی صدا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۶۹)۔ مینھ کی جھم جھم ، پانی کا شور ، ہوا کی سائیں سائیں ، کوئل کی کوک ، پپیہے کی آواز۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۸)۔ کیا سماں تھا ، سبز سبز گھاس لہرا رہی تھی ، مور جنگار رہے تھے ، کوئل کوک رہی تھی ، پپیہا الاپ رہا تھا۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۷)۔

دیکھ کر یہ حال بولا باغ کا ایک باغباں
آم پر بُور آگیا کوئل نظر آنے لگی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۷)۔ [س : کوکل कोकिल]۔

۔۔۔بولے سہ بَندی ڈولے کہاوت.
برسات کے آنے پر سہ بندی کے ملازم موقوف ہوتے ہیں (ماخوذ: نجم الامثال)۔

۔۔۔پِدّا آم (۔۔۔فت پ ، شد د) امذ.
وہ عمدہ آم جس پر سفید سفید کوڑے سے بڑ گئے ہوں ، یہ ایک قسم کی بیماری ہے (عوام کا خیال ہے کہ یہ کیفیت کوئل کے پادنے سے ہو جاتی ہے)۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے پھل پر کوئل کے پاد دینے یا ہگ دینے سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے لکھنؤ میں ایسے آم کو کوئل پدّا کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۴ : ۸۵۷)۔ [کوئل + پدّا ، پادنا (رک) کے حالیہ تمام «پادا» کی تخفیف + آم (رک)]۔

۔۔۔پُوچھا (۔۔۔و مع) صف.
کوئل جیسی دم والا۔ ہاتھی میں مثل گھوڑے کے زیادہ عیب نہیں ہوتے ، خوبیاں یہ ہیں کہ مستک بلند ہو ... دم کا جوڑا ستھا ہو ، کوئل پوچھا ، منجی دبا ، جھاڑو پوچھا نہ ہو۔ (۱۹۰۸ ، بہادر شاہ ظفر کا مولا بخش ہاتھی ، ۵)۔ [کوئل + پُوچھ - پُونچھ (رک)۔ ا ، لاحقۂ صفت]۔

۔۔۔کے پادے کا آم امذ.
رک : کوئل پدّا آم.

کھلواؤ نا رقیب بدوڑا نہال ہو
کوئل کے پادے آم پڑے ہوں جو پال میں

(؟ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ))۔

کوئل (و مج ، کس ء) امذ ؛ ← کوائل.
(برقیات) بل دیا ہوا تار جو برقی رو گزارنے اور خصوصاً انجن میں شعلہ پیدا کرنے کے لیے مستعمل ہو۔ دوسرا طریقہ کوئل (Coil) اور بیٹری کے ذریعہ شعلہ پیدا کرنے کا ہے۔ (۱۹۰۳ ، آئینۂ موٹر، ۳۷)۔ [انگ : Coil]۔

کوئلا (و مج ، کس نیز خف ء) امذ ؛ ← کولا ، کوئلہ ، کوئلا ، کوہلا.
جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا ٹکڑا جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور جو دوبارہ جلانے کے کام میں استعمال کیا جاسکتا ہے نیز کان سے نکلا ہوا وہ سیاہ نباتی مادہ جو جلانے کے کام آتا ہے اور عموماً پتھر کا کوئلہ کہلاتا ہے۔

اسماناں تیں سورج جل جل ہوا ہے آگ کا شعلہ
جلایا ہے ایس کوں کوئلے تنے بھم بھر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔

ٹیسوں کے پھول نہیں اسے دیکھے ہیں کوئلے
آئی جنوں میں آگ برہ کی لگا بسنت

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱ : ۱۳)۔

کوئلے سے ملے یہ وسلی کو
کہ وہ کالے ہوں حرف بھی سارے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۵)۔ جس قدر باورچی خانہ میں لکڑیاں جلا کریں ، ان کے کوئلے روز بجھا لیا کریں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء، ۱ : ۸۷)۔ گوبر ، کوئلے ، ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۲۸)۔ یہ کوئلے بالکل برابر کے نہایت سڈول کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۸۱)۔ [س : کوکل + ک कोकिल + क]۔

۔۔۔کَرنا محاورہ.
پوری طرح جلانا ، سوختہ کرنا۔ کسی نے ایک خاص پھل کو کوئلہ کرکے تیل میں ملا کر لگانے کو بتا دیا تھا۔ (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۳۳)۔

۔۔۔ہونا محاورہ.
۱. پوری طرح جلنا ، پھنکنا ، سوختہ ہونا۔ برسوں ہی ذرا بخار میں پڑ گئی تھی پنڈیا تک کی کوئلہ ہوگئی۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷)۔ خدا فرمائے گا کہ جس دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو

اس کو نکالو ، تو وہ کوئلے ہو کر نکلیں گے۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۷۵)۔ ۲. **جل کر سیاہ ہو جانا۔**

دو کتبہ لکا پکڑے آگ
جلیل کوئلا ہوئی پلا لے
(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۹)۔

اتنی ٹھنڈی ہو گئی لاگے کی آگ
کوئلا بجھ کر ہوا داغ جگر
(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۲۰۹)۔ وہ تو دوزخ میں جل بھن کر کوئلے ہو گئے (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۰۶)۔ ۳. (کنایۃً) **سخت غصے ہونا ، نہایت رنجیدہ ہونا۔** اور اس کی بہار دیکھ کر کاشتکار تو باغ باغ ہو جائے ، لیکن کفار حسد کی آگ سے جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ (۱۹۲۶ء ، غلبۂ روم ، ۱۹۹)۔

کوئلا (۱) (و مج ، سک ء) امذ۔
چھوٹا سنگترہ ، ایک قسم کی نارنگی۔ ہندوستان و بنگالہ کے النانس و کوئلے خوب ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۹۹)۔ [کولا (رک) کا ایک املا]۔

کوئلا (۲) (و مج ، سک ء) امذ۔
شاہین کی ایک قسم ، کوہی۔ ہندی میں شاہین کو کوئلہ کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ء ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۳)۔ [کوہیلا (رک) کا عرف]۔

کوئلن (و مج ، کس مج ء ، فت ل) امث۔
کوئلے کی اصل ، کاربن۔ وہ ہونے کے اندر کوئلے کی صورت میں پائی جاتی ہے ، اس کو کوئلن (کاربن) کہتے ہیں۔ (۱۸۹۳ء ، اردو کی بالجویں کتاب ، اسمعیل ، ۴۰۹)۔ [کوئلہ (بحذف ہ) + ن ، لاحقۂ اسمیت]۔

کوئلوں (و مج ، کس خف ء ، و مج) امذ ج ، کوئلوں ، کوئلوں ، کوئلوں۔
کوئلا (رک) کی جمع ، مرکبات و محاورات میں مستعمل۔

---پر لوٹنا محاورہ۔
تڑپنا ، بہت بے چین ہونا۔ حاسد یہ اوج موج دیکھ کر کوئلوں پر لوٹ رہے ہیں۔ (۱۸۹۹ء ، ہیرے کی کنی ، ۳۰)۔ جب سنو گے کہ ہماری کیا عزت جلد ہے ہاتی ہے تو کوئلوں پر لوٹو گے۔ (۱۹۳۱ء ، ترائی کا گھر ، ۲)۔

---پر مُہر ہونا محاورہ۔
معمولی باتوں میں کنجوسی کرنا ، بڑے خرچوں کی پروا نہ کرنا مگر معمولی اخراجات پر ناک بھوں چڑھانا ، رک : اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر

مُہر اب کوئلوں پہ ہونے لگی
دولت حسن جب لٹا بیٹھے
(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۳)۔

---کا گُل امذ۔
ٹکیا جو کوئلوں کو پیس کر چاولوں کی پیچ ملا کر بناتے ہیں ، یہ بہت جلد آگ پکڑ لیتی ہے ، اسے حقہ پینے والے استعمال کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---کی دلّالی میں مُنہ بھی کالا کپڑے / ہاتھ بھی کالے کہاوت۔
بُرے کام میں پڑنے سے انجام بدنامی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ محاورات ہند)۔

---کی دلّالی میں ہاتھ کالے کہاوت۔
بُرے کام میں پڑنے کا انجام بدنامی ہے ؛ جس کام کے کرنے سے ناحق بدنامی ہو اس کی نسبت بولتے ہیں۔ کاجل کی کوٹھری میں جو جائیگا وہ منہہ کالا کرکے آئے گا ، کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے ہی ہوتے ہیں۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۰)۔ تمہارے ہی بچوں کا لیا ہے اور کسی کا تو نہیں بنا لیا ، میری تو وہی مثل ہے کہ کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے۔ (۱۸۹۵ء ، حیات صالحہ ، ۶۴)۔

دلالی میں کوئلوں کی ہوں کالے ہاتھ
کیا کرتا ہے یہ خیال ہی دل سے نکال
(۱۹۱۰ء ، کلام مہر ، ۹۶)۔ مثل مشہور ہے کہ کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے۔ (۱۹۸۳ء ، کاروان زندگی ، ۱۰۳)۔

---کے مول ہونا محاورہ۔
بہت سستا ہونا ، بہت ارزاں ہونا ، بے قدر ہونا۔

سودا گری ہے دودۂ گیسوئے یار کی
اب کوئلوں کے مول ہے نافہ غزال کا
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۱)۔

کوئلہ (و مج ، کس خف ء ، فت ل) امذ۔
رک : **کوئلا۔** بہت سی انگریزی کانیں تو اتنی گہری ہو گئی ہیں کہ ان سے کوئلہ نکالنے کی لاگت انتہائی حدود تک پہنچ چکی ہے۔ (۱۹۳۳ء ، آدمی اور مشین ، ۳۳۰)۔ یہاں کی عورتیں چونکہ بہت سرد ملک میں رہتی ہیں ، اس لئے وہ لکڑی اور کوئلہ کا استعمال بہت کم جانتی ہیں۔ (۱۹۹۲ء ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۰)۔ [کوئلا (رک) کا ایک املا]۔

---ہوئے نہ اُوجلا ، سَجنی صابُن لائے کہاوت
جھوٹ کبھی سچ نہیں ہو سکتا چاہے کتنی ہی کوشش کی جائے (ماخوذ : جامع اللغات)۔

کوئلی (و مج ، کس مج ء) صف۔
رک : **کوئل کے بادے آم** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کوئل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کوئلے (و مج ، کس خف ء) امذ ، ج کوئلے۔
کوئلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل۔

---کا خَط امذ۔
وہ سیاہ لکیر جو مجرم کا سر کاٹنے سے پہلے اس کی گردن پر کھینچی جاتی تھی۔ اسد نامدار کو ان کا قتل ہونا ناگوار ہے ، خواجہ کے جلادوں نے چاہا ان کے ہاتھ پکڑ کر کھینچے گردن پر کوئلے کے خط دیں یکایک زمین تھرائی صدائے نسیب آئی۔ (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۰۳)۔

کوٹلیا (و مج ، کس مج ہ ، سک ل) امث ، ستکوٹلیا۔
کوٹل (رک) کی تصغیر (نوراللغات)۔ [کوٹل (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر]

کوٹنائن (و مج ، کس خف ہ ، کس ہ) امث۔
رک : کوئنن ، مشہور تلخ دوا۔ لنائس نے عرصۂ دراز کے بعد باعزاز کونٹس کل اقسام کے درختوں کو جس سے کونٹائن پیدا ہوتی ہے سنکونا نام رکھا۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، جولائی ، ۵۵)۔ [انگ Quinine]۔

کوؤ (فت ک ، و مج) امر (قدیم)۔
کہو۔

طاقت ارے صبر تول بھی کچھ اُبریا نیں
اب کو ملے کا کوؤ میرا یار منجے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۸)۔ [کہنا (رک) کے فعل امر کہو کا ایک قدیم املا]۔

کوؤ / کہو (و مج ، و مع) حرف۔
کوئی (رک) کی قدیم شکل۔

کُوؤ چلیے مانگ نکھار کُوؤ زین مال
کُوؤ بھوین وانسه کُوؤ دھانان دھولار

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۹۳)۔

تجھے چھوڑ کہیں اور نہ جاہوں
تجھ بن اور نہ کوؤ سلاہوں

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۱۹۱)۔

کاری رین ڈراؤنی ، گھر نہیں ہوتے تراس
جنگل میں جا سوئے ہیے کوؤ آس نہ پاس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۷)۔ کوؤ کا کو کھائے کے ، کوؤ کیسے کی باٹے ہے۔ (۱۸۹۲ ، خزینۃ الامثال ، ۱۵۹)۔

بوئی گوا ، بسار بڑھوا ، تم چلے ہو جوٹ دے
کال بکرا ، ہم نہ جاویں اب کہو کا ہوٹ دے

(۱۹۳۰ ، دیوان جی (ظریف) ک ، ۳۲۸)۔ [پ : कोऊ نیز कोऊ]۔

کُوئی (۱) (و مع) امث۔
گلی ڈنڈا کھیلنے کی لمبی نالی جس پر گلی رکھ کر ڈنڈے سے پھینکتے ہیں ، گچھی ، گولک ، گولیوں کے کھیل کا گڑھا ، گولک ، گل گچھیا (ماخوذ : اب و ، ۸ : ۱۰۲)۔ [مقامی]۔

کُوئی (۲) (و مع) امذ۔
شاہین کی ایک قسم ، کوہی ، بہری۔

کڑہ بنگھ ٹھنک اور باز کوئی سارس بگلا کوئل تیتر
سرخاب ترمتی زاغ و زغن سیمرغ اور سارس مور سفر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲ : ۹)۔ [کوہی (رک) کا ایک املا]۔

کُوئی (ضم ک ، غم و نیز و مع) امث۔
چھوٹا کواں ، کنواں ، چاہ۔

پانیں کیری پکڑ آس
کھودے کوئی کر پیاس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۹۲))۔ برہمن تھکماندہ ایک قصبہ کے کنارے پہونچا کوئی کی جگت پر غمگین ہو کر بیٹھا۔ (۱۸۵۰ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۳۰)۔ [کوا (رک) کی تصغیر]۔

کوئی (۱) (و مج) صف۔
۱. (۱) **ایک بھی (شے)**۔

نہیں کوئی شے کی یہاں ہے کمی
عجب وصف کی یہ زمیں ہے بنی

(۱۸۴۳ ، صدق البیان ، ۳۵)۔ اس سبب ہولی کی خونتابہ افشانی سے دنیا کا کوئی حصہ نہیں بچا ہوا تھا۔ (۱۹۱۵ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۱۹)۔ لونگ بوشس سے لے کر سلیم شاہی تک کوئی قسم جوتی کی نہیں بچی تھی۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۹)۔ (۲) **ایک بھی (شخص)**۔

رتش سیلت ہے تو ترے ہوتے
یو گرواں سے نہ کوئی بڑے ہوتے

(۱۲۶۵ ، بابا فرید شکر گنج (اردو کی نشو نما ، ۱۱))۔

سلطن دار سردار جیتے وزیر
نہ گھر میں رہیا کوئی برنا و پیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳)۔

نہیں یم میں کوئی شہنشہ مثال
سخی مانے یہ بات کوئی شیخ و شباب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳)۔

خوباں جہاں میں ہے ترے حسن سے خوبی
تو خوب نہ ہوتا تو کوئی خوب نہ ہوتا

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) د (عکسی) ، ۹۳)۔

اس وقت کوئی آکے حمایت نہیں کرتا
جاہل بھی کوئی ایسی حماقت نہیں کرتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵)۔

جز درد جس میں کچھ بھی نہ ہو کوئی کیا سنے
عاشق کی داستان بھی کوئی داستاں میں ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۶۵)۔ جن لوگوں کے لئے یہ قالین بنا ہے ان میں سے کوئی بھی پھاڑنے یہاں نہیں آتا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۷۱)۔ ۲. (۱) **نامعلوم یا معین شخص یا ذات ، ایک (شخص یا وجود)**۔ تیرے وجود میں جتنے فعل ہر اس کا محاسبہ لین ہارا کوئی ہے۔ (۱۵۸۲ ، جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۴۴)۔ خدا کی صفت کرے کوئی کیک۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰)۔ امیدوار ہوں کہ میدان میں جاؤں ، حضرت فرمائے اے حر تو مہمان ہمارا ہے صبر کرتا کوئی اور جاوے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲)۔

میں نے کہا مرتا ہوں تو کہنے لگے کیا خوب
کیا کھیل سمجھتے ہیں یہ مرنا کوئی دیکھو

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۸۳)۔ کسی کو خبر بھی نہ ہوئی کوئی اسے زبردستی گھسیٹ رہا ہے۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۷)۔ (۲) **غیر معلوم یا نامعلوم یا غیر معین شے ، بات یا امر ، ایک (چیز یا بات وغیرہ)**

نور سے خالی نہیں نہ خاکداں
کوئی ہے ذرہ بے اپنی خاک کیا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۷).

پاس ہے اور پھر ضرورت ہے
زہد کی یہ بھی کوئی صورت ہے

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۹۶).

نہ آنے میں نظر آیا طویل سانہ ، کوئی
پھر آئی صدا کہ ، وہ دیکھو ادھر سے آیا کوئی ،

(۱۹۲۷ ، لوح دل ، ۹۶). **۳. تخمیناً ، اندازاً ، تقریباً (مقدار یا تعداد کے لیے)** ہر ایک کوئی دو پیالے پیا. (۱۹۰۰ ، سب رس ، ۲۲).

بہت اپنی تاخت بعد بھی کوئی بیس گز کی کمند تھی
پر اچھال بیاند وہ نہ تھی ترے چوبداروں کی چاک سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۵). بنارس سے کوئی چودہ کوس پر ایک بستی ہے (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۷). ایک ڈھیری میں کوئی آٹھ آنے من غلہ ہوتا ہے (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۸۳). **۴. گویا کہ ، یا کہ (بطور سوال).**

بے چراغ اس کو نہ رکھ داغ الم سے اے عشق ،
خانۂ دل کوئی ویرانہ ہوا گھر نہ ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۶).

ہزار رنگ دکھائے گا داغ داغ جگر
مری بہار نہ ٹھہری کوئی خزاں ٹھہری

(۱۸۷۰ ، گلزار داغ ، ۱۹۲). **۵. (استفہام انکاری کے لیے) کیا ، کیا ممکن ہے (یعنی نہیں).**

فرنگی کوئی آئیں تیغ کے جھمکے سے بر آویں
اگر باندھیں پہاڑ آ کر وہ روز جنگ آتش کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۴۰).

کیا دل کو تاب ہو بت سرکش کے روبرو
سیماب کوئی ٹھہرے ہے آتش کے روبرو

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۱۰).

یہ بھی کوئی بات ہے ہر وقت دولت کا خیال
آدمی ہیں آپ اگر تو آدمیت دیکھیے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۸۶). وہ جل کر بولی ، تم میرے عاشق کب سے بن گئے؟ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے ، لالی نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۴۶).
۶. تعلق رکھنے والا ، کوئی شناسا ، یگانہ ، قرابت

میں نے کہا کبھی تھے ہمارے بھی کوئی تم
بولے کبھی نہیں ہمارے تم کوئی بھی نہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۹). سچ بتا تیرا بہنوئی جو میرا ہوتا ہے کوئی کچھ وفادار ہے یا نہیں میرا تابعدار ہے یا نہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵). لالی نے پوچھا تیرے ماں باپ نہیں ہیں؟... ٹرنی پر بیٹھتے ہوئے بولی اپنا تو کوئی بھی نہیں. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۷۰). **۷. (نفی کے لیے) کبھی نہیں ، ہرگز نہیں (بطور استفہام انکاری).**

عروس معنی کی تصویر کھینچ آتی ہے سودا کو
کوئی خاطر میں اس کے مانی و بہزاد آتا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۸۰).

کاوش غم دور ہو میرے دل ویراں سے کیا
خار جاتے ہیں کوئی صحرا کا داماں چھوڑ کر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸).

مٹتا ہے فوت فرصت ہستی کا غم کوئی
عمر عزیز صرف عبادت ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳). **۸. تھوڑا سا ، کسی قدر ، ذرا**

دے رہا ہوں فریب ترک وفا
کاش یہ تو اثر کرے کوئی

(۱۹۳۷ ، سہا ، د (ق) ، ۱۲۲). **۹. کسی طرح کا.** یعقوبؑ صاحب نے بھی اس کی رخنہ بندیوں میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۵). اس نے کوئی بات اٹھا نہ رکھی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۳). اہل میاں تو جیسے بہرے ہو گئے تھے کہ کسی کی چیخ و پکار کا ان پر کوئی اثر ہی نہ ہوتا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۹). **۱۰. کچھ بھی ، بالکل.**

اس کا پانا نہ کوئی جان سے جانا مشکل
ہے فقط شوق کی تمہید اٹھانا مشکل

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۰۸). میرے باپ کو مخالف پارٹی نے اٹھا کر نہر میں پھینک دیا تھا ، اب تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۶۵). **۱۱. تحقیر کے لیے.** یہ کوئی امتحان میں امتحان ہے. (۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۵۳). ممکن ہے رنگ زاہدہ جیسا ہو مگر زاہدہ کی بھی کوئی شکل و صورت ہے کسی دبلی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۷۲). **۱۲. کچھ ، بعض (تعداد وغیرہ کے لیے).** مقام تعمیر پر یہ لکڑیاں کوئی تو گاڑی جاتی ہیں کوئی چنی جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۵۰). **۱۳. کتنا ، کس قدر ، بڑا.**

گھر کے گھر بہ چلے تھے مثل حباب
کوئی طوفان ، اشک باری تھی

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۵۴).

جور سے باز آ کے دیتے ہو تغافل کی سزا
تم ستم ایجاد ہو کوئی ستم ایجاد ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۰). **۱۴. کسی (شخص ، شے یا امر).**

الله رضا سوں جگ میں سوتے ہیں ہوں اندان
غم کا نشان کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵).

ہجر کی شب کروٹیں کیوں کر نہ لوں
کوئی پہلو دل کو چین آتا نہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳). کہا بھائی پھر کوئی صورت سے اس کی خوشامد کرو. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۱). مرزائی بیگم ، میں نے صورت دیکھتے ہی کہہ دیا تھا کہ کوئی بڑے گھرانے کی صاحبزادی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۱). کوئی دوسرے خاندان کی بہو آتی تو ایک ہی دن میں سسکے جا بیٹھتی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۸۶). **۱۵. ہرگز.**

دوبارہ تو وہ کوئی مرتے نہیں
گئے نوحہ مرنے کو ڈرتے نہیں

(۱۶۸۵ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۹)). **۱۶. حیثیت یا حقیقت یا مرتبہ وغیرہ معلوم کرنے یا متعین کرنے کے لیے.**

خدا کو بھی پسند آتا نہیں ناز و غرور اتنا
نہ بولو گے کسی سے تم تو کیا کوئی خدا تم ہو
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۰۹)۔ ۱۷. **بہت ، اس قدر ، اتنا۔**

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲)۔

جنوں نے کیا مری رگ رگ میں بھر دیا سیماب
کوئی طپش سی طپش جان بے قرار میں ہے
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۹۸)۔

حسن بے پردہ مگر پردہ نشیں ہے اے شوق
اب تو مدفن کو جنازہ کوئی کم جاتا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۸۱)۔

یعنی سو جرائیں ہو جائینگی عرضِ تمنا کی
کوئی آسان نہ سمجھو لے کے دل بیگانہ ہو جانا
(۱۹۳۷ ، سہا ، د ، ۳۹)۔ ۱۸. **صرف ، مشکل سے۔** کوئی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہی بربزاد پھر آیا۔ (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۸۲)۔ ۱۹. **کچھ ، چند ، (وقت یا زمانے کی کمی ظاہر کرنے کے لیے)۔**

ایک دم میں تو جی ہی جاتا ہے
زیست اب کوئی آن ہے پیارے
(۱۷۸۸ ، درد ، د ، ۹۲)۔

مُنعم نے بنا ظُلم کی رکھ گھر تو بنایا
پر آپ کوئی رات ہی مہمان رہے گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷)۔ آنسوؤں کے پھول جھڑ رہے ہیں ، کوئی دم کا یہ تماشا ہے ، پھل جھڑی جل چکے گی۔ (۱۹۰۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۹)۔ ۲۰. **کچھ (رتبہ یا حیثیت کے لحاظ سے) ، اہم (شخص یا شے)۔**

فرمایا کہ میں وراثِ پیغمبرِ دیں ہوں
تم دوست پیمبر کے ہو میں کوئی نہیں ہوں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۲۰۹)۔

سن کے وصف اس کی چشم کا نرگس
رشک سے بولی میں نہ کوئی نہیں
(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۱۸)۔ ۲۱. **شاذ و نادر ، خال خال۔** کوئی ہوگا جو وہ حالت دیکھ کر نہ رویا ہو۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۸۵۰)۔ ۲۲. **(اظہار حیرت کے لیے) کیسا۔**

یہ کوئی گھر ہے کہ ہے عرش زمیں پر پیدا
یہ کہ پر دوپیہ ہے بیت الشرف ہفت اختر
(۱۸۷۱ ، کلیات تسلیم ، ۱۳)۔ ۲۳. **بعض جیسے : مشہور کہاوت : ادمی آدمی انتر ، کوئی ہیرا کوئی کنکر۔** کوئی اس مچھلی کے گرد گھومتے رہے ، کوئی دوسری مچھلی کے گرد جا کر گھومنے لگے (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۴)۔ [پ : کوو कोउ س : کوپ कोऽपि]۔

ـــ آپ بولے کوئی جب بولے میری نکٹی شپاشپ بولے کہاوت
نہایت بے غیرت اور بے حیا کی نسبت کہتے ہیں ، جو بولتا ہی چلا جائے (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات)۔

ـــ اِتنا نہیں فقرہ
کسی کو اتنی توفیق نہیں۔

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے بعد
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۔

ـــ اَویر کوئی سَویر فقرہ
کوئی جلدی کوئی دیر میں۔ آپ رنج نہ کیجیے اور دل کو سنبھالیے ... انشاءاللہ رفتہ رفتہ سب درست ہو جائیں گی بھی ہے کہ کوئی اویر کوئی سویر۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۱)۔

ـــ اَیسے ہی داتا دیں گے فقرہ
ہندوستان کے رذیل فقیروں کی صدا جو وہ قافلے کی گاڑیوں کے سامنے لگاتے ہیں (دریائے لطافت ، ۷۸)۔

ـــ آگے نَہ کوئی پیچھے کہاوت
لاولد ، بے اولاد ، لاوارثا ، جس کا کوئی والی وارث نہو اس کی نسبت کہتے ہیں۔ اس بوڑھے کی بیکسی اور بے بسی کی حالت کو جب دیکھیے کہ نہ کوئی آگے ہے نہ کوئی پیچھے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ زمانہ ... کس عبرتناکی کا سماں دکھا رہا ہے۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۳)۔

ـــ آن کا مِہمان امذ
چند لمحوں کا مہمان ، جلد رخصت ہونے والا ، قریب المرگ ، عنقریب فوت ہونے والا ، جلد دنیا سے جانے والا۔

بھائی تمہارے عزم کے قربان الوداع
ہم بھی ہیں کوئی آن کے مہمان الوداع
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۵)۔

ـــ آنکھوں کا آندھا ، کوئی ہِیے کا آندھا
کوئی بے بصارت ہے کوئی بے بصیرت ، کسی کی آنکھیں بے نور کسی کا دل بے نور ، کوئی جہالت اور بے علمی کے سبب بیوقوف اور کوئی پڑھا لکھا ہو کر جاہل سے بدتر ، یعنی پڑھے لکھے بھی بیوقوف ہوتے ہیں (نوراللغات ، نجم الامثال)۔

ـــ آنے میں آتا ہے فقرہ
ذرا سی دیر کے لیے آ کر چلے جانے پر بطور شکایت کہتے ہیں۔

تسلی ہے نہ تسکیں یہ کوئی آنے میں آنا ہے
عیادت کو مری وہ چند بار آئے تو کیا آئے
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۳۰)۔

ـــ آئینے میں دیکھے کوئی آرسی میں کہاوت
بات ایک ہی ہے کسی نے کسی طرح کر لی کسی نے کسی طرح (جامع اللغات)۔

ـــ آیا نہ گیا فقرہ
کسی غیر کو آتے جاتے نہیں دیکھا ، دو کے سوا تیسرا شخص آیا نہ گیا ، عموماً جب مال چوری ہو جائے اور چور کا پتہ نہ چلے تب یہ فقرہ کہتے ہیں۔

میرا دل کس نے لیا نام بتاؤں کس کا
میں ہوں یا آپ ہیں گھر میں کوئی آیا نہ گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵).

---بات امث.
۱. **اہم کام ، بڑی بات ، مشکل امر.**
رشتۂ دوستی اوروں سے جو چاہوں توڑے
پر کوئی بات ہے تجھ سے مری الفت چھوٹے
(۱۸۹۷ ، بیدار ، د ، ۱۰۳).
جا کہ دانائی یوسف تو کوئی بات نہ تھی
ہائے وہ چاک زلیخا کے جو دامن میں رہا
(۱۹۰۱ ، تاج سخن ، ۵۳). ۲. **(استفہام انکاری) ، کیا یہ بات ممکن ہے ، کی جگہ.**
میں اور نہ چاہوں اسے یہ بھی ہے کوئی بات
ناصح سے کہو دل میں تو کچھ خوفِ خدا کر
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۶۵).

---بات اُٹھا نہ رَکھنا محاورہ.
۱. **کوئی کسر باقی نہ رکھنا ، سب تدبیریں کر لینا.** اُس نے کوئی بات اُٹھا نہیں رکھی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۳). ۲. **سب کچھ کہہ لینا.** زبان نے باری دی بھلی یا بُری کوئی بات اپنے وطن اور اپنی قوم کی اٹھا نہ رکھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳).

---بات پُوچھنا نہیں فقرہ.
(بے قدری کے موقع پر) **کوئی خبر نہیں لیتا ، کوئی پروا نہیں کرتا ، کوئی پرسانِ حال نہیں.** او ناتی فہیمن ، دیکھ مرا جوبن ، مگر کوئی بھو کتا نہیں ، کوئی بات پوچھتا نہیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۲۳).

---بات مُنْھ سے نِکَل جانا محاورہ.
کوئی بے موقع بات منہ سے بے اختیار نکل جانا ، کوئی سخت یا ناخوشگوار بات منھ سے نکل جانا.
نہ کھلواؤ میری زباں چپ رہو
کوئی بات مُنْھ سے نکل جائے گی
(۱۸۴۴ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۷).

---بات نَہیں فقرہ.
کوئی حرج نہیں ، کیا مضائقہ ہے.
خطا کے بعد ندامت بھی عشق کو نہ ملی
نگو ناز یہ کہتی ہے کوئی بات نہیں
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، ۲۷). کوئی بات نہیں سلمان بھائی ، بھلا آپ کیوں معذرت کریں؟ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۱۵).

---بھی ماں کے پیٹ سے تو لے کر نہیں نِکَلتا ہے کہاوت.
ہر شخص کو سیکھنا پڑتا ہے (جامع اللغات).

---پانوں سے آتا ہے وہ سر کے بل آئے کہاوت.
عجز و انکسار کے اظہار کے لیے کہتے ہیں ، اپنے کو بطور عاجز کم تر اور گھٹا کر پیش کرنا. کوئی پانوں سے آتا ہے وہ سر کے بل آئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (فرہنگ آثر ، ۲ : ۳۸)).

---پَل م ف.
بہت تھوڑی دیر ، ایک لمحہ.
وہ آ گئے تو بند آنکھ اپنی وقتِ واپسیں ہوئی
کوئی پل اور ابھی کم بخت کو بیدار رہنا تھا
(۱۹۰۹ ، جلال لکھنوی (مہذب اللغات)).

---پَل کا مِہمان امذ.
جلد مرنے والا ، چند گھڑی کا مہمان (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پُوچھتا نَہیں فقرہ.
کوئی پرسانِ حال نہیں ، کوئی توجہ نہیں دے رہا ، کوئی خبر نہیں لیتا. اب کیا تیرے لئے آسمان سے شہزادہ اترے گا؟ کوئی پوچھتا تو ہے نہیں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۳).

---پُوچھے نَہ پُوچھے ، میرا دَھن سُہاگَن نام کہاوت.
آپ ہی آپ اترائے جانا چاہے کوئی پوچھے یا نہ پوچھے (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---تاپے کِسی کا گَھر جَلے کہاوت.
ایک کو تکلیف ہو دوسرا خوشی منائے ، کسی کا نقصان کسی اور کے لطف یا خوشی کا سبب ہو ، (رک : کوئی مرے کوئی ملاریں گاوے). تم ہمارے رونے پر ہنستی ہو ، کوئی تاپے کسی کا گھر جلے. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۱۸).

---تَقدِیر کے لِکھے کو نَہیں مِٹا سَکْتا کہاوت.
کسی کو یہ قدرت نہیں کہ نوشتۂ تقدیر کو بدل دے ، قسمت کو کوئی نہیں بدل سکتا.
خط ترا اے بت تو خط کوئی لا سکتا ہے
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتا ہے
(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)).

---تُم بھی تَماشا ہو فقرہ.
تم بھی عجیب آدمی ہو.
ہے جو قصدِ سیرِ بستاں چلیں ہم بھی ساتھ اے جاں
کہا سن کے یہ اپنے میاں کوئی تم بھی ہو تماشا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

---تَن دُکھی کوئی مَن دُکھی دُکھی سارا سَنسار کہاوت.
دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی تکلیف یا رنج میں مبتلا ہے ، دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی اذیت میں گرفتار ہے ، دنیا دارالمحن ہے. یہ جو کچھ سامان آپ نے دیکھا یہ سب ظاہرداری ہے ، ورنہ دراصل مجھ سے زیادہ کوئی بدنصیب نہ ہو گا ، سچ ہے کوئی تن دکھی کوئی من دکھی ، دکھی سارا سنسار میں تو یہ ہی سمجھتا ہوں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳۳).

---تو پُوچھے گا کہاوت.
کسی کو تو ضرور رحم آئے گا ، کوئی تو دریافت کرے گا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---تولوں بھاری / بڑا ، کوئی مولوں بھاری / بڑا ، کوئی تولوں کم کوئی مولوں کم کہاوت.
ہر شخص اپنی اپنی حیثیت کے موافق عزت رکھتا ہے ، یعنی کسی میں کوئی صفت زیادہ ہے اور کسی میں کوئی دوسری صفت (فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات).

---تولوں کم کوئی مولوں کم کہاوت.
۱. کوئی مادی خوبیوں کیوجہ سے بڑا ہوتا ہے کوئی معنوی خوبیوں کیوجہ سے ، ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق عزت رکھتا ہے (نجم الامثال). ۲. عزت و حرمت میں سب یکساں نہیں ہوتے (محاورات ہند).

---ٹھیک نہیں فقرہ.
کچھ معلوم نہیں ، کچھ بھروسہ نہیں ، کچھ نہیں کہہ سکتے.
کوئی ٹھیک نہیں خدا جانے کس وقت خط آ جائے. (۱۹۲۳ ، خدا کرات مراز ، ۱۶۷).

---جلتا ہے تو جلنے دو میں آپ ہی جلتا ہوں کہاوت.
میں آپ ہی مصیبت میں ہوں ، کسی کی مصیبت سے مجھے کیا غرض (محاورات ہند).

---جئے کہ مرے اُن کو اپنے کام سے کام کہاوت.
خودغرض آدمی کی نسبت کہتے ہیں جس کو کسی کے رنج و راحت کی پروا نہ ہو ، کسی کے خودغرضانہ رویے کو ظاہر کرنے کے لئے بولتے ہیں.

کسی کا ناز سے کہنا وہ یاد ہے شب وصل
کوئی جئے کہ مرے ان کو اپنے کام سے کام
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۱۵).

---چیز ہے فقرہ.
۱. (i) اہم شے یا بات ہے. تدبیر بھی تو آخر کوئی چیز ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۸). (ii) اہم شخص ہے. ابا جان کی بوکھلاہٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بی اختری بھی کوئی چیز. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۴۴). ۲. (بطور استفہام انکاری) بیکار شے ہے ، بے معنی بات ہے کی جگہ.

تو میرے بوسہ لینے پر اتنا خفا ہوا
بوسہ بھی کوئی چیز ہے تو لاکھ بار لے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۹۳). جب آپ کی ہر بات کی ہم تصدیق کرتے ہیں تو یہ سورا کوئی چیز ہے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۵).

---حاضر ہے فقرہ.
خدمت گار کو اس طرح پکارتے ہیں.

عاشقوں کو بھی سمجھتے ہو مگر خدمتگار
نام لیتے نہیں کہتے ہو کوئی حاضر ہے
(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

---حال مست ، کوئی مال مست کہاوت.
کوئی اپنی غریبی پر قناعت کئے ہوئے ہے کوئی اپنی دولت کے نشے میں چُور ، ہر ایک اپنے حال میں خوش ہے (فیروز اللغات).

---دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا / نہ اُٹھا رکھنا محاورہ.
کسی قسم کی کمی نہ کرنا ، کوئی کسر نہ چھوڑنا ، ہر ممکن کوشش کرنا. اوقاف کے واضع کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا (۱۸۹۲ ، دست سالہ عہد حکومت ، ۷). پیغمبر صاحب نے بھی اس کی رخنہ بندیوں میں کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۵). ڈاکٹر منگر نے اس کی جان بچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۹۲).

---دم (---فت د) م ف.
لمحہ بھر ، ذرا سی دیر.

سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک
اور تو یاں کچھ نہ تھا ایک مگر دیکھنا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۰).

---دم کا (---فت د) صف.
لمحے بھر کا ، ذرا سی دیر کا.

یہ دور عالمِ فانی ہے اے منعم کوئی دم کا
(۱۸۶۶ ، رشک (نور اللغات)).

---دم کا دمامہ ہے کہاوت.
زندگی بہت تھوڑی ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---دم کا / کی مہمان صف.
جلد رخصت ہونے والا ، عنقریب مرنے والا ، قریب بہ مرگ.

دودھ میرا سوکھا ، اصغر بھوک سے
جاں بلب کوئی دم کا اب مہمان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۷).

مہمان کوئی دم کا ہے وارفتہ عشق کا
ظاہر ہے حال سے کہ یہ بیمار کب تلک
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۷). وہی بی جو رات بھر دھڑ دھڑ جل رہی تھی حسرت سے دم توڑ رہی ہے اور کوئی دم کی مہمان ہے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۴).

---دم کو م ف.
عنقریب ، ذرا سی دیر میں ، بہت جلد.

قفس تو یاں سے گئے پر مدام ہے صیاد
چمن کی صبح کوئی دم کو شام ہے صیاد
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۹).

گھوڑوں سے زمیں یاں کی ہلے گی کوئی دم کو
دو لاکھ سواروں کی جگہ چاہیے ہم کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۳).

---دم میں م ف.
لمحہ بھر میں ، عنقریب ، تھوڑی دیر میں.

جاتے ہیں وہ پاس سے ہمارے
اب دیکھئے کوئی دم میں کیا ہو
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۵۱). کبھی تو یوں معلوم ہوتا جیسے اب کوئی دم میں گر پڑے گا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۸۰).

---دم میں سرسوں پھولتی ہے کہاوت.
تھوڑی سی دیر میں مدہوش ہو جائے گا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---دم میں سُرلیا باجیگی کہاوت.
تھوڑی دیر میں حقیقت معلوم ہو گی ، تھوڑی دیر میں سزا ملے گی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دمڑی کو نہ پُوچھے گا فقرہ.
بہت ناقدری ہوگی ، بہت ذلت ہوگی . یہ مستی دماغ سے اتر جائے گی کوئی دمڑی کا نہ پوچھے گا . (۱۸۹۲ ؟، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

---دن (۔۔۔ کس د) م ف.
چند روز ، تھوڑے دنوں کے لیے

کئی بیاد نہ اب کی تو بخت میں اپنے
کوئی دن اور بھی دنیا کی یاد کھانا تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰۶). اگر کوئی دن جئے بھی تو بدن کی طاقت کم ہوگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹).

آ ہی جاتا وہ راہ پر ، غالب
کوئی دن اور بھی جیے ہوتے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

---دن تک یاد کَرو گے فقرہ.
گو اب ہماری قدر نہیں کرتے ہو ، مگر مرنے کے بعد ہمیں بھی مدت تک یاد کرو گے ، کچھ عرصہ تک یاد رہیگا (مخزن المحاورات).

---دن جاتا ہے فقرہ.
عنقریب ، بہت جلد ، مستقبل قریب میں ، کچھ دیر نہیں لگے گی . ہماری خفگی تم کو بے شک بری معلوم ہوتی ہوگی ، لیکن اب کوئی دن جاتا ہے کہ اس خفگی کو یاد کرو گی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۵). اکثر کہہ رہا تھا کہ جنگ کوئی دن جاتا ہے کہ چھڑ جائے گی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۵۰).

---دن کا امذ.
چند روزہ ، عارضی.

کوئی دن کے ہیں یہ جدائی کے صدمے
اثر سے ہماری دعا مل رہی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---دن کا / کی مہمان صف.
چند روزہ ، دوچار دن رہنے والا ، قریب الزوال ، مرنے کے قریب.

زمانہ میں ہے جو کوئی دن کا مہماں
نہ پاؤ گے ڈھونڈا جسے پھر مسلماں
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۳۰).

مہماں ہے بہار کوئی دن کی
بلبل ہے نہ ہے چمن ہمیشہ
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۸۳).

کبھی ملتفت بھی ہو ہم اہلِ غم سے
کوئی دن کے ہیں مہماں محبت
(۱۹۳۷ ، مشعل ، ۸۵).

---دن کو م ف.
چند روز میں ، عنقریب ، بہت جلد.

اگر یہی ہے شب و روز گریہ و زاری
تو کوئی دن کو ترا چشم تر خدا حافظ
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۹۹).

بس جی چکی میری بھی ہے رخصت کوئی دن کو
اصغر مجھے چھوڑیں گے نہ میں چھوڑوں گی ان کو
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۸۱).

---دن کی ہَوا کھانا محاورہ.
تھوڑے دن جینا ، زندگی کے آخری دن گزارنا. اری کمبختو کوئی دن کی ہوا کھا رہی ہوں ، صبح گئی تو شام گئی ، سر پر ہاتھ رکھ کر روؤگی ، اس وقت یاد کرنا کہ پھوپھی سچی تھی یا جھوٹی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۷).

---دن کی ہَوا ہونا محاورہ.
چند روزہ عروج ہونا.

کھیرے ہیں رقیبوں کے تو کچھ غم نہیں ہم کو
نکلیں گے سبک ہوکے کوئی دن کی ہوا ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۱۸).

---دن میں م ف.
چند روز میں ، جلد ، عنقریب.

طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی
چڑھی ہے یہ آندھی اتر جائے گی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۵).

---دِنوں م ف.
چند روز ، بہت کم عرصے

کیا میرے حال پر تھی عنایت کوئی دنوں
اگلے پھر وہ آئے تو پچھلے پھر گئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).

---دن یاد کَرو گے فقرہ.
ہماری قدر کچھ دن بعد ہوگی ، کچھ دن افسوس کرو گے ؛ اگر کچھ روز باقی رہے گا (نوراللغات).

---روز کا مہمان صف.
رک : کوئی دن کا مہمان.

مژدہ اے عشق کہ مہماں ہیں کوئی روز کے ہم
گر رکھے گا تو اسی طور سے رنجور ہمیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲).

---روز کو م ف.
رک : کوئی دن کو.

گریہ ہی گریہ محبت ہے تو بس لیجو تو
نہ کوئی روز تو کشتی مری طوفانی ہو
(۱۷۷۱ ، دیوان محبت ، ۳۰۱).

---روز میں م ف.
رک : کوئی دن میں.
عید کے جاند ہوئے تم ہی بس جاہ کا تم
دیکھیں اب اور کوئی روز میں کیا ہوا کہ نکے
(۱۷۹۵ ، قائم ، ۲ : ۱۶۱).

---زور خُدا کے بَندے ہو فقرہ.
(طنزاً) بہت احمق ہو (دریائے لطافت).

---سا صف مذ (ست : کوئی سی).
کئی میں سے ایک (نوراللغات).

---سُنے نَہ سُنے مَیں کَہتا ہوں کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو ہر وقت باتیں کرتا رہے (جامع اللغات).

---سی صف مث.
کوئی ، کسی قسم کی. تم کوئی سی بھلائی بھی کرو گے تو اللہ خوب جانتا ہے. (۱۹۶۸ ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، ۳۶ ، ۵ : ۱۳).

---عِلْم کو دوست رَکھتا ہے ، کوئی روپے کو کہاوت.
بعض آدمی علم کو پسند کرتے ہیں ، بعض آدمی روپیہ جمع کرتا (جامع اللغات).

---قَہر / غَضب / سِتَم ہو فقرہ.
خوب آدمی ہو (دریائے لطافت ، ۷۰).

---کام کَرے دام سے ، ہم دام کریں کام سے کہاوت.
کوئی روپے کے ذریعے روپیہ کماتا ہے ، ہم کام کرکے کماتے ہیں (جامع اللغات).

---کُچھ کَہتا ہے کوئی کُچھ کَہتا ہے کہاوت.
جتنے منہ اتنی باتیں.
کوئی کچھ کہتا ہے دنیا میں کوئی کہتا ہے کچھ
معنیٔ اشعار مہمل خواب کی تعبیر ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۰).

---کِسی کا دَرد بانَٹ نَہیں لیتا کہاوت.
اپنا رنج و غم خود ہی برداشت کرنا پڑتا ہے.
بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں
بارِ غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۱).

---کِسی کا نَہیں ہوتا کہاوت.
کسی کے دکھ میں کوئی شریک نہیں ہوتا.
مرگ کے وقت کسی کا نہیں ہوتا کوئی
گور میں ساتھ نہ بھائی نے دیا بھائی کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹).

---کِسی کی آگ/آنچ میں نَہیں گِرتا/جَلتا کہاوت.
کوئی شخص دوسرے کی بلا اور مصیبت اپنے سر نہیں لیتا.
سہمان لٹھا ہی ، کا بجا کر چلتے پھرتے نظر آئے ، کوئی کسی کی آنچ میں نہیں جلتا. (۱۸۹۰ ، امامی ، ۴۲).

---کِسی کی قَبر پَر نَہیں لوٹتا کہاوت.
کوئی کسی کو یاد نہیں کرتا ، کوئی کسی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے پھول چڑھانے تو کیا سوتے بھی نہیں جاتا (فرہنگِ آصفیہ).

---کِسی کی قَبر میں نَہیں جاتا / سوتا ، جائے گا / سوئے گا کہاوت.
۱. ہمیشہ کوئی کسی کے ساتھ نہیں رہتا ، کوئی کسی کے بدلے نہیں مرے گا ، ہر ایک اپنی ہی جوابدہی کرے گا (نجم الامثال).
۲. کسی عزیز یا دوست کی خاطر سے جھوٹ نہ بولنے اور ایمان نہ کھونے کے محل پر بولتے ہیں ، یعنی ہر ایک اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتے گا ، کسی کے واسطے بے ایمانی نہیں کی جا سکتی (نوراللغات). ۳. کوئی کسی کے بدلے نہیں پکڑا جاتا ، کوئی کسی کی بلا اپنے ذمہ نہیں لیتا (محاورات ہند).

---کَل سیدھی نَہیں کہاوت.
ہر بات میں پیچ ہے ، کوئی پہلو ٹھیک نہیں.
کیوں نہ ہو قفلِ خموشی لب پر
کوئی سیدھی نہیں کل کیا کہئے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کَل نَہ بَیٹھنا محاورہ.
کسی طرح چین نہ لینا (نوراللغات).

---کَم نَہ سَمجھیے کہاوت.
ہجو ملیح ہے یعنی آپ بڑے بدذات ہیں ، بڑے ہوشیار ہیں ، بڑے چلتے ہوئے ہیں ، دور کی کوڑی لاتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کور کَسَر باقی نَہ رَہی فقرہ.
کسی قسم کا تعلق نہ رہا (مہذب اللغات).

---کَوڑی کے دو بیر بھی ہاتھ سے نَہ کھائے کہاوت.
سخت ذلیل و بے وقعت ہے (مہذب اللغات).

---کوئی (--- و مج) صف ا م ف.
اِکا دُکا ، ایک آدھ ، خال خال.
صحنِ گلشن میں ہے مے پینے کا ساقی اب لطف
برق ہو کوئی ، کوئی ابر گہربار کی بوند
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۶). اتفاق سے کوئی کوئی بچ گیا تو بچ گیا. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۳۶).

---کَہاں سے لائے کہاوت.
مل نہیں سکتا ، مجبوری ہے ، نایاب ہونے اور مجبوری ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں.

انھیں نفرت ہوئی سارے جہاں سے
نئی دنیا کوئی لائے کہاں سے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۰۵).

---کہہ کے سُنائے ، ہم کَر کے دکھائیں کہاوت.
ہم باتیں کرنے والے نہیں کام کرنے والے ہیں (جامع اللغات).

---کیا جانے کہاوت.
کسی کو نہیں معلوم ، کوئی سمجھ نہیں سکتا.
اسکی باتوں کو کوئی کیا جانے
اسکے ہیں کچھ عجب افسانے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵).

---کیا کَرے کہاوت.
۱. مجبوری ہے ، چارہ نہیں ، بس نہیں چلتا.
ہو عاشق ہے عشق کی بان کوئی کیا کرے
بیکانے کون ہو عشق بلا آشنا کرے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳). ۲. بیکار ہے ، کسی کام کا نہیں.
شرع و آئین پر مدار سہی
ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۲).

---کھینچے لانْگ لنگوٹی ، کوئی کھینچے مُونچھریاں کوئیے چڑھ کے دی دہائی ، کوئی مت کریو دو جُنیاں کہاوت.
دو بیویوں کے خاوند کی مٹی خراب ہوتی ہے (جامع اللغات).

---گھڑی (---ف کھ) م ف.
ایک لمحہ ، دم بھر کو.
یہ چشم نہ تھی تجھسے ہمیں اے شب ہجراں
کمبخت ہماری نہ لگی کوئی گھڑی آنکھ
(۱۸۳۸ ، چمنستان سخن ، ۱۷۶).

---گھڑی جاتی ہے فقرہ.
تھوڑی سی دیر میں.
چھیڑنا زلف پریشاں کا بلا تھا اے دل
آئی شامت ترے اب کوئی گھڑی جاتی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۱).

---گھڑی کا / کی ، مِہمان (--- کس مع م ، سک ہ) صف.
رک : کوئی دم کا مہمان.
یہ قوم کہ تاج آسمان تھی
اب کوئی گھڑی کی میہماں ہے
(۱۹۰۰ ، شبلی ، ک ، ۷).

---لحظہ / لمحہ (---ف ل ، سک ح ، فت ظ / فت ل ، سک م ، فت ح) م ف.
تھوڑی سی دیر (جامع اللغات).

---لے کے اوڑھے بچھائے کہاوت.
کوئی کیا کرے ، کس کام میں لائے ، کس مصرف کا ، بیکار ہے.

بچھونا ٹاٹ کمل اوڑھنا ٹھیرا ہے ان روزوں
کوئی اوڑھے بچھائے لے کے ایسا رحم سلطاں
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۶۰۹).

---مال (میں) مَسْت کوئی حال یا خیال (میں) مَسْت کہاوت.
کوئی کسی بات میں لطف اٹھاتا ہے کوئی کسی میں ، کوئی دولت کا مزا اٹھاتا ہے کوئی اپنے خیالات کا (جامع اللغات).

---مُجھ کو نہ مارے تو میں سارے جہان کو ماروں کہاوت.
بزدل کو طنزاً کہتے ہیں (جامع اللغات).

---مرتبہ (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) م ف.
متعدد بار ، کئی دفعہ. اپنے بزرگوں کی طرف سے کوئی مرتبہ اس کا مشاہدہ کیا ہو گا (۱۹۳۳ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۱۰۶).

---مرنے پہ مرتا ہے کہاوت.
جو خود کسی پر عاشق ہو اس سے دل نہ لگانا چاہیے
ہے مثل یہ جان سچ مرنے پہ مرتا ہے کوئی
لعل جاں پر لعل سی جندری لگواؤں کیا غرض
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۲).

---مرنے پیچھے نہیں مرتا کہاوت.
کسی دوسرے کی خاطر مصیبت مول نہیں لی جاتی. مثل مشہور ہے کوئی مرنے پیچھے نہیں مرتا اس کی اجل یوں ہی آئی تھی (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۹۹).

---مرے کوئی ملاریں گاوے کہاوت.
ایک کو صدمہ ہو اور دوسرا خوشی منائے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ نوراللغات).

---مولوں بھاری کوئی تولوں بھاری کہاوت.
ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق عزت رکھتا ہے ، کسی میں کوئی صفت ہے تو کسی میں کوئی (گنجینۂ اقوال و امثال).

---نہ پُوچھے بات میرا دَھن سُہاگن نام کہاوت.
کوئی پوچھے نہ کچھ آپ ہی آپ اتراوے (محاورات ہند).

---نہ کوئی ء ف.
کوئی سا ، یہ نہیں وہ ، ایک نہ ایک. اب تو ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ چھڑ جائے (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۹).
جب ہو کے اکیلے جب بیٹھے
پھر الجھن کوئی نہ کوئی ہوتی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۶). اگر زیادہ ٹریفک ہو تو سپاہی یا کوئی نہ کوئی شخص ان بچوں کو ضرور سڑک پار کروا دیتا ہے (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۶۳).

---نہیں پُوچھتا کہ تیرے منْھ میں کَے دانت ہیں کہاوت.
۱. نہایت امن و امان کا زمانہ ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات).
۲. کسی قسم کی پوچھ گچھ نہیں (نجم الامثال ؛ نوراللغات).

۔۔۔ہو فقرہ.
کسے باشد ، کسی کی خصوصیت نہیں.

جو عدوے باغ ہو برباد ہو
کوئی ہو گلچیں ہو یا صیاد ہو

(۱۸۵۳ء ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۹).

۔۔۔ہو گا فقرہ.
شاید یہ کوئی ہو ، یعنی کوئی نہیں.

دل زمانے کے ہاتھ سے سالم
کوئی ہو گا کہ رہ گیا ہو گا

(۱۷۸۴ء ، درد ، د ، ۲۵).

۔۔۔ہے فقرہ.
ملازم کو بلانے کی آواز.

محفل میں مجھے دیکھ کے کہنے لگا اپنی
جانے یہ بلا گھر سے مرے کوئی ارے ہے

(؟ ، نازک (نوراللغات)).

کوئی (۲) (و مج) امذ.
قلی ، مزدور ؛ قب : پہاڑی. ایک کوئی (قلی) کو جس کے پاس ہمارا لنچ تھا ہمراہ لے کر ہم درۂ کوہ ... پر چڑھے. (۱۹۰۳ء ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۳۴). [کویی (رک) کا بگاڑ].

کوئی (۳) (و مج) امث.
(ڈھلائی) سوت یا کپڑے کو کرارا کرنے کی چاول یا اسی قسم کی کسی چیز کی بنائی ہوئی پیچ ، کانجی ، مانڈھی ، کلپ ، کلف (اب و ، ۶ ، ۳۳ : ۳۴). [مقامی].

کوئی (۴) (و مج) امث.
ایک قسم کی ترکاری ، بوئی. بوئی جس کو ہندوستان میں کوئی بھی کہتے ہیں یہ ایک قسم کی پیداوار بھاجی ہے. (۱۹۰۱ء ، ترکاری کی کاشت ، ۲۰). [رک : بوئی ، جس کا یہ متبادل املا اور تلفظ ہے].

کُوے (و مع) امث ؛ امذ ؛ ـــ کوے.
رک : کُو (= کوچہ) جس کی یہ اضافی شکل ہے نیز کُو + ئے / ے (حرف اضافت) ، مرکبات میں مستعمل. [ف].

۔۔۔جاناں امث ؛ امذ.
کوچۂ محبوب ، معشوق کی گلی.

جب کبھی لوٹے ہیں خاک کوئے جاناں پر تو ہم
کیا معطر ہو کے عطر گل سے گھر میں آئے ہیں

(۱۸۴۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۴۰).

پاؤں لیکن بڑھ رہے ہیں کوئے جاناں کی طرف
بے قراری کھینچتی ہے راحت جاں کی طرف

(۱۹۱۵ء ، نقوش مانی ، ۴۳).

• کوئے جاناں میں کھلا میرے لہو کا پرچم • الفاظ کا بلیغ اور نئے واسطوں میں استعمال ہے. (۱۹۸۸ء ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۶۷). [کوئے + جاناں (رک)].

۔۔۔خُوباں (ـــ و مع) امث ؛ امذ.
حسینوں کی گلی. مسافران کوئے خوباں اپنی تڑپ کے لیے قرار ڈھونڈتے. (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۱۰۷). [کوئے + خوباں].

۔۔۔دوست (ـــ و مع ، سک س) امث ؛ امذ.
محبوب کی گلی ، کوچۂ یار.

بے وجہ پائے شوق میں لغزش نہیں ہے آج
شاید کہ آ چلا ہوں میں نزدیک کوئے دوست

(۱۹۳۶ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۴۱).

۔۔۔سِتَم (ـــ کس س ، فت ت) امث ؛ امذ.
ظلم کی جگہ ، راہ عقوبت.

دیکھیں ہے کون کون ، ضرورت نہیں رہی
کوئے ستم میں سب کو خفا کر چکے ہیں ہم

(۱۹۵۲ء ، دست صبا ، ۱۱۹). دکھ خود کلامی کی شاعری پیدا کرنے لگا ہے اور کوئے ستم کی خاموشی کھلنے لگی ہے. (۱۹۸۸ء ، فیض شاعری اور سیاست ، ۱۱۰). [کوئے + ستم].

۔۔۔مُغاں (ـــ ضم م) امث ؛ امذ.
(تصوف) کوئے عالم باطن اور مغاں مرشد کامل کو کہتے ہیں جس کی صحبت سے عشق اور شوق پیدا ہوتا ہے اور اسرار الٰہی حاصل ہوتے ہیں (مصباح التعرف). [کوئے + مغاں (رک)].

۔۔۔یار امث ؛ امذ.
محبوب کی گلی ، دوست کا کوچہ.

اپنے جاڑے یوں بسر کرتا ہوں کوئے یار میں
خاک کا بستر ہے کمّل سایۂ دیوار کا

(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۶).

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

(۱۹۵۴ء ، زنداں نامہ ، ۱۱۴).

قدم رکھے مری خوشبو کہ گھر کو لوٹ آئے
کوئی بتائے مجھے کوئے یار کا موسم

(۱۹۷۶ء ، خوشبو ، ۱۱۳). [کوئے + یار (رک)].

کوئے (و مج) ضمیر ؛ صف ؛ (قدیم).
رک : کوئی.

وہ آوے تب شادی ہوئے
اس بن دوجا اور نہ کوئے

(۱۳۲۵ء ، امیر خسرو (آب حیات ، ۷۳)).

کیوں کر کہوں نہ کہ کوئی تو کوئے
قدرت ہے عظیم ہوئے تو ہوئے
قدرت ہے عظیم ہوئے تو ہوئے

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۸). [کوئی (رک) کا ایک قدیم املا].

کُوئیں (ضم ک ، غنہ و نیز و مع) امذ ؛ ـــ کوئے.
رک : کوا = کنواں (رک) کی مغیرہ حالت مرکبات میں مستعمل.

کوئیں میں پڑے چڑیا یا چوہا
تاپا کی کوا تحقیق ہوا

(۱۵۰۳ء ، لازم المبتدی (ق) ، ۳). اور دراز گوش کوئیں میں

گر کے ہلاک ہو گیا۔ (۱۸۰۳ ، مولود شریف ، شہید ، ۵۱)۔ ہندو گنگا جمنا یا کسی دریا یا تالاب یا ندی یا کوئیں کے پانی سے ہر روز نہاتے ہیں (۱۸۶۴ ، رسالہ چند پند ، ۱)۔

---جھکانا محاورہ۔
پریشان کرنا ، آوارہ پھرانا ، دیوانہ وار پھرانا ، تھکا مارنا ، (رک : کنویں جھکانا)

کوئیں کیا کیا جھکاوے عشق اُس آہ
جسے چاہ زنخ کی اُس کے ہو چاہ
(۱۸۰۱ ، محبت (گلشن ہند ، ۱۷۰))۔

---کی آواز ہے کہاوت۔
جیسی کہو گے ویسی سنو گے (محاورات ہند)۔

---کی مٹی کوئیں کو لگ گئی کہاوت۔
جو کمایا سب کھایا یا آخر ہو گیا (محاورات ہند)۔

---کے پاس پیاسا آتا ہے کُوا نہیں جاتا کہاوت۔
غرض مند کو چاہیے کہ جہاں غرض نکلے وہاں جائے ، بیغرض کو کیا پڑ پڑی ہے (محاورات ہند)۔

---میں بھنگ پڑی کہاوت۔
سب مست و بیوقوف ہیں (محاورات ہند)۔

---میں ڈوب مرو فقرہ۔
غیرت کرو (محاورات ہند)۔

---میں گرنا محاورہ۔
کنویں میں کود پڑنا (خودکشی کے لیے) ، مصیبت میں پڑنا۔ جو بات بُری ہے سو تو بُری ہی ہے اس میں پڑنا اور جان کے کوئیں میں گرنا برابر ہے۔ (۱۷۶۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۹۲)۔

جان کر جو کوئیں میں گرتا ہو
اوس زنخدان کی چاہ کیجیے کا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۴۳)۔

کُوئیاں (و مع ، کس ء) امث۔
چھوٹا کنواں۔ قلم کا ڈنڈا ہاتھ میں لے کر دوات کی کوئیاں میں غوطے لگانے لگیں۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۲)۔ آنگن میں چھوٹی سی کوئیاں (کنواں) تھا۔ (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۲۷)۔ [کوئیا (رک) کا انثی تلفظ]۔

---جھکانا محاورہ۔
رک : کوئیں جھکانا۔

مجھکو وہ چاہ نگوڑی نے جھکائیں کوئیاں
تن بدن میں ہیں مرے چبھ رہیں غم کی سوئیاں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات))۔

کُوئیک مارچ (ضم ک ، غم و ، ی مع ، سک ر) امر۔
(فوجی) تیز رفتار ، تیز قدم ، قدم بڑھا کے تیز چلنے کا حکم جو ان الفاظ میں دیا جاتا ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے بھی اوپر دیکھا اور فوراً عملے کو آواز دی «بندوبست ایکدم کوئیک مارچ!!»۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۰۲)۔ [انگ : Quick March]۔

کونیلا (و مع ، ی مع) امذ۔
رک : کونلا۔

زنار عشق جل جل کر رہا ہوں کونیلا ہو سو
جلے کوں آہ کا پھڑکا ہتوں لالا جلانا کیا
(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان شاہ ثانی ، ۱۰)۔

بنا آن و پانی ہوا تین دن
برہ نے کیا تن کو کونیلا برن
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۳)۔ [کونلا (رک) کا اشباعی املا]۔

کُوئِین (ضم ک ، غم و ، ی مع) امث۔
ملکہ ، بادشاہ کی بیگم۔ کوئین وکٹوریہ نے زمام سلطنت ہند اپنے ہاتھ میں لی۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴۳)۔

کوئین زندہ سلامت بخیر و بااقبال
یہی دعا ہے ہماری خدا سے آٹھ پہر
(۱۹۱۷ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۰۳)۔ [انگ : Queen]

کُوئیں (و مع نیز ضم ک ، غم و ، ی مج) امذ ؛ = کُنویں۔ **کُواں (رک) کی مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل۔**

---بھر گئے اور پیاسے آئے کہاوت۔
جہاں بڑے فائدے کی امید ہو وہاں سے محروم رہنا ، محرومی و تشنہ کامی (نجم الامثال)۔

---جھکانا / جھنکانا محاورہ۔
حیران کرنا ، آوارہ پھرانا ، دربدر پھرانا ، تھکا مارنا۔

کبھی اسیر ذقن اور گاہ قیدی رخ
اب اپنے دل کو بریرو کوئیں جھکانا ہوا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۳)۔ جلدی قلعی کھل گئی اور میں سستا چھوٹا ورنہ خدا جانے کیا کیا کوئیں جھکاتے اور دربدر پھراتے۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۰۷)۔

---کا تارا امذ۔
گہرے کوئیں کی تہ میں چمکتا ہوا پانی۔

یارب کوئیں کا تارا ہوں یا آسمان کا ہوں
نام آسماں پہ میرا ہے زیر زمین ہوں میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۴۳)۔

---کی تہ میں تارا ہو جانا محاورہ۔
گہرے کوئیں کی تہ میں پانی کا چمکنا۔

ہوں تیر خاک میں دل روشن ہمارا ہو گیا
جس طرح پانی کوئیں کی تہ میں تارا ہو گیا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۵)۔

---کی مٹی کوئیں میں کہاوت۔
جہاں کی آمدنی اسی میں خرچ ، آمد و خرچ برابر۔ استعفیٰ دے کر چلا جانا چاہیے ، مگر ایسی جگہ کہاں ملے گی ... کوئیں کی مٹی کوئیں میں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۷۸)۔

---کی بنی کوئیں ہی کو لگنا محاورہ۔
آمدنی اور خرچ کا برابر ہونا (نجم الامثال)۔

---کے پاس پیاسا آتا ہے کہاوت۔
کسی شے کا طالب خود اس کے پاس پہنچتا ہے۔

کہ مثل سچ ہے کوئیں کے پاس پیاسا آتے ہے
کیوں نہ آپہنچی زلیخا مصر سے کنعان تلک

(۱۸۵۲ ، مومن ، د ، ۱۲۲)۔

---میں بھنگ پڑی کہاوت۔
مدہوش ہونا ، سب نشے میں دھت ہو گئے ، سب بےوقوف ہو گئے (ماخوذ : نجم الامثال)۔

---میں دھکا دینا محاورہ۔
مصیبت میں پھنسانا ، آفت میں ڈالنا۔ لنبیہ نے ادریس کو جان بوجھ کر کوئیں میں دھکا دیا ، بھولپے میں ڈالا بھٹی میں جھونکا۔ (۱۹۰۲ ، گرداب حیات ، ۳)۔

کوی (فت ک) امذ۔
شاعر ، شعر کہنے والا۔ میں نے اپنی سندر اور نوجوان کوی کو داسیوں اور اپنی سہیلیوں کے بڑے مجمع میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ (۱۹۳۷ ، جیو ، ۵۲۲)۔

ککڑ مشکینہ و چشم غزال
کون کوی ہے جو غزلخواں نہیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۵)۔ [س : कवि]۔

---سمّیلن (---فت س ، شد م ، ی مج ، فت ل) امذ۔
مشاعرہ خصوصاً ہندی مشاعرہ کوی سمیلنوں (ہندی مشاعروں) کا رواج ہمارے زمانے میں زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ (۱۹۳۰ ، دستورالاصلاح ، ۳۰)۔ عرصہ ہوا کہ ہندی کے ایک کوی سمیلن میں شرکت کا موقع ملا۔ (۱۹۷۵ ، اردو تحقیق اور مالک رام ، ۱۳۲)۔
[کوی + س : सम्मेलन]۔

کوّے (و لین مشد) امذ۔
کوا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل۔

---اڑانا محاورہ۔
فضول شغل میں وقت گزارنا ، بےکاری میں وقت کاٹنا۔

کنہاں [illegible] کی [illegible] باغ جوانی کی
[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کوّے اڑاتے ہیں

(۱۹۵۹ ، [illegible] ، ۱۹۸)۔

---اڑانی (---ضم ا) صف ؛ امث۔
۱. وہ عورت جس کی خدمت کوّے اڑانے کی ہو ، نہایت ادنیٰ درجے کی ملازمہ۔ (اگلے زمانے کی ایک سزا تھی کہ راجا اپنی رانی سے ناراض ہو تو اس کا سر منڈوا کر کوّے اڑانے کو بٹھا دیا کرتے تھے)۔ دن بھر کوّے اڑانیوں کی طرح اکیلی بیٹھی رہتی ہوتی۔ (۱۸۹۳ ، افسانۂ نادر النساء ، ۹۷)۔ ۲. ذلیل اور بےعزت عورت کا خطاب ؛ پاگل عورت (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [کوّے + اڑانا (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی مونث]۔

---اُڑ جا فقرہ۔
شگون ، جب کوئی پردیسی آنے کو ہو اور کوا گھر میں آ بیٹھے تو عورتیں یہ فقرہ کہہ کے اس امر کا شگون لیتی ہیں کہ اگر وہ آنے والا ہو گا تو کوا اڑ جائے گا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---بولنا محاورہ۔
صبح ہونے کی علامت ہونا ، دن نکلنے کے قریب ہونا۔ دیکھو کوّے بھی بول رہے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۷۶)۔

---کوسا کریں کھیت پکّا کریں کہاوت۔
ناحق کی بددعا کچھ اثر نہیں رکھتی (نجم الامثال ؛ نوراللغات)۔

---کی چونچ میں انار کی کلی کہاوت۔
انمل بےجوڑ شے ، بےتکی بات۔ یہ ہوا صدقے کہ دوپٹہ اس پر یہ بھاری مصالحہ پا ہا! کوّے کی چونچ میں انار کی کلی۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۵)۔

---کی گانڑ میں انار کی کلی کہاوت۔
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کا رنگ کالا ہو اور سرخ لباس پہنے (نوراللغات)۔

---کے بیاہ میں گیت گاوَت مَسیت کے کہاوت۔
نالائق کے سامنے علمیت اور قابلیت کی باتیں کرنا بےمحل ہیں (نجم الامثال)۔

---کھانی امث۔
بڑھیا عورتوں کے چڑانے کا فقرہ یعنی عمر بڑھانے کی امید پر کوا کھانے والی عورت (فرہنگ آصفیہ)۔ [کوّے + کھا ، کھانا (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی مونث]۔

---کھائے ہیں فقرہ۔
بڑی عمر کا ہے ، اس عمر پر بھی بال سیاہ ہیں (عوام کا اعتقاد ہے کہ کوّے کھانے سے عمر بڑی ہوتی ہے اور بال سیاہ رہتے ہیں) (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---نے دیا ٹُکڑا تو سِرا گیا بُھکڑا کہاوت۔
تھوڑی آمدنی سے گزارہ کرنا (نجم الامثال)۔

---ہکنی (---فت ہ ، سک ک) صف ؛ امث۔
رک : کوّے اڑانی۔ سنا ہے کہ یہ نواب لوگ جس حرم سے خفا ہوتے ہیں اسے کوّے ہکنی بنا دیتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۰۹)۔ [کوّے + ہک / ہانک (رک) + نی ، لاحقۂ فاعلی مونث]۔

کویا (۱) (و مج) امذ ؛ --- کویہ۔
۱. آنکھ کے ڈھیلے کا کنارہ ، گوشۂ چشم۔

بتاتا آنکھ کے کوئے کا ہے نام
بتاتا اس کو یوں میرا ہی تھا کام

(۱۷۹۵ ، قرسنامۂ رنگیں ، ۹)۔

ہے مصحفی خون رونا ہے جب جب
ہیں سرخ اب تلک اس کی آنکھوں کے کوئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی (رسالہ تحریر دہلی ، ۸ : ۱ : ۱۰۴))۔

اگر وہ سونیوں سے آنکھوں کو کویوں میں لکھا جائے تو (۱۸۰۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۸۸)۔ ۲. کوئیل ، اکھوا۔ اس سے ہر قسم کی روئیدگی کے کویے نکلے (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۰۳)۔ یہ مربہ تاڑ کے کویوں کا ہے جسے حیدرآباد میں تنجل کہتے ہیں (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۵۳)۔ ۳.(i) ریشم کے کیڑے کا خول۔ ریشم ایک ریشہ دار شے ہے جو اقسام کی تیتریوں کے کویوں سے حاصل ہوتا ہے (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۵)۔ ریشم کے کیڑوں کی پرداخت ، ان کی زندگی ، ان کی قسمیں اور ان کے زردی مائل کویوں سے وہ دھاگے کو الگ ہوتے دیکھنا (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۷)۔ (ii) ریشم کے تاڑ کی ککڑی (ا ب و ، ۲ : ۲۷)۔ ۴. شریفے یا بڑھل اور کٹھل کا دانہ (بیج) جو گودے کے اندر ہوتا ہے نیز گودا۔ دل کے اندھیرے گھر میں اجالا نہیں ، شریفے کا کویا ہے ، باہر دن ہے اندر رات (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۲ : ۶)۔
[س : کوش + ک कोष+क]

کَویت(۱) (فت ک ، ی مع) امذ۔
شعر ، شاعری ، نظم۔ تو کویت آ کہیں ابراہیم سونسار کُرپتی (۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۹)۔ [کویتا (رک) کا مخفف]۔

کَویت(۲) (فت ک ، ی مع) امذ۔
(دکنی) رک : کتھ (= کیت) ، ایک درخت اور اس کے پھل کا نام (ماخوذ : پلیٹس)۔ [مقامی]۔

کَویتا (فت ک ، ی مع) امث۔
شاعری ، نظم۔

حسن کی بیٹی تھی تو
ایک کویتا تھی تو

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۹۷)۔

تیری کویتا میری تری دھرتی کی سچائی
تیرے بول ہیں سارے گونگے شہروں کی گویائی

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۲۷)۔ [س : कविता]۔

کَویٹ (فت ک ، ی مع) امذ۔
رک : کویت (۲) ، ایک آتش بازی جو کویت سے مشابہ ہوتی ہے۔ جب آتش بازی مثل کویٹ ہوائی ڈھیلہ جو ساتھ تھے چھوڑے گئے (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جون ، ۶۳)۔ [کویت (۲) کا ایک املا]۔

کُویر (ضم ک ، ی مع) امذ۔
دولت کا دیوتا ، خزانوں کا دیوتا۔ اندر ، کویر ... جو سرگ ، دولت ، ترائی اور شہوت کے دیوتا ہیں (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۳۰)۔
[س : कुबेर]۔

کَویراج (فت ک ، ی مع) امذ۔
ملک الشعراء ، بہت بڑا شاعر۔

چھن چھن چھن چھن چھن چھن چھن گھنگھرو جیسی باج
چال دکھائے کویتا رانی دھن سوجھے کویراج

(۱۹۵۸ ، لاحاصل ، ۲۰۹)۔ مغلوں کے دربار میں ہندی کے سب سے بڑے نامور شاعر کو ، کویراج ، کا خطاب دیا جاتا ہے (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۲۱۷)۔ [س : कविराज]۔

کَوَیرَن (فت ک ، ی لین ، فت ر) امث۔
گنواری ، بدسلیقہ ، پھوہڑ ، غیرمہذب عورت۔

دختر رز کہتی ہے سبزی تو مجھے لگتی ہے زہر
ہائے تم جانیے اس سوت کویرن کو لگے

(؟ ، احسان (فرہنگ آصفیہ))۔ [غالباً کویر ، گنوار (رک) کا بگاڑ + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

کُویری (ضم ک ، ی مع) امث۔
(دکنی) چھلا جو پاؤں میں پہنتے ہیں ، بچھوا (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

کُویری (ضم ک ، ی مع) امث۔
ایک پھل ہے کہ جس پر چکنا سیاہ رُواں ہوتا ہے ، گوشت میں پکانے سے مزہ دار معلوم ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۷)۔ [مقامی]۔

کُویس (ضم ک ، ی مع) امث (قدیم)۔
تکلیف ، مصیبت۔

کہاں لگ اُڑوں دوس یک دکھ دیس
کرے کون اب دور تیری کویس

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۹۱)۔ [کلیس (رک) کا متروک املا]۔

کوئیل (و مع ، فت ی) امث۔
رک : کوئل۔

کوئیل ایسی یوں دکہ دھر
پھرے کایڑ نکلے کر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۹۷))۔

برم کی بھید بن میں کوکی کوئیل
سونا وال سوں پنکھیرو سب ریجھائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۹)۔

چلی سو دھن کمر دیکھت دیکھت ناسک گلا سُن کر
ڈریا جا ہنس چھپا شرزہ اڑا راوُن چلی کوئیل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۸)۔

مور ناچے کوئلیں کوکیں پپیہے بول اٹھے
وصل کے دن آ گئے فصل آئی کیا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۳)۔ شیر کا ہمہمہ ، طاؤس کی جھنکار ، کوئیل کی کوک (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۳۸)۔
[کوئل (رک) کا قدیم املا]۔

کوئِلا (و مع ، کس خف ی) امذ۔
رک : کوئلا ، کوئلہ۔

آتش عشق جانے دوزخ میں
حال دل کوئلے کا حال ہوا

(۱۸۹۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۹۱)۔ [کوئلا (= مبدل بہ ی)]۔

کَوبِلُو (فت ک ، ی مج ، و مع) امذ.
(اینٹ سازی) کھپریل تیار کرنے کے لیے اینٹ کی طرح ہلکے اور پتلے قسم کے بنائے ہوئے نال دار یا چپٹے کھپرے ، نالی.

بوئے بکتراں کی کھپر سرپسر
شعلاں چھائے کوبلو کے کھپر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۹۵). یہاں آپ کو ... چھوٹے چھوٹے کوبلو کے ڈھالنے نظر آویں گے. (۱۸۸۸ ، حسن ، نومبر ، ۶۸). کھوکھلے جلی ہوئی مٹی کے کوبلو سرے سے سرا ملا کر قطاروں میں رکھے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۳۹۳). [مقامی].

کَوبِلَہ (و مج ، کس خف ی ، فت ل) امذ.
رک : **کوئلا . کوئلہ**. جب سب کوبلہ نکال لیا جائے تو بھٹی میں اور لکڑیاں بھر کر روشن کر دیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۱۷). [رک : کوئلہ (ء مبدل بہ ی)].

کَوبِلی (فت ک ، ی مج) امث.
رک : **کوبلو**. یہ وہی معمولی سلیٹ کا پتھر ہے ... یورپ میں چھتوں کے پاٹنے کے لئے کوبلی کی جگہ مستعمل ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، طبقات الارض ، ۱۴۳). [کوبلو (رک) کا ایک املا].

کُوبِلی (ضم ک ، ی مج) امث.
رک : **کوپری ، ایک قسم کی پھلی**.

کوبلی ہور چجنڈی جو رکھے لا
کلدوری کا ہوا سر سبز ملوا

(۱۷۳۱ ، تہ دراز (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۸)). [مقامی].

کوبِلْیا (و مج ، فت ی ، سک ل) امث.
کوبل (رک) کی تصغیر. امیوا کی ڈال پہ کوبلیا کوکت ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵). [کوبل (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

کُوبِیں (ضم ک ، ی مج) امذ.
رک : **کُونیں ، کُنوئیں**.

کوبیں یوسف کو الفت نے جھکائے
زلیخا نے نہ کیا کیا رنج پائے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۲۳). [کنوئیں کا غیر انفی املا].

کوبیو (و مج) ضمیر ، صف (قدیم).
رک : **کوئی**.

دریاسا باشسٹ تولہ تویں کرشن تویں رام
تجھ بن کوبیو اور ناں تو راون کہیں کس نام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۷).

ناہیں اس بن کوبیو میرا
اس کا ہول میں اس کا چیرا

(۱۷۹۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ۲۰). [کوئی (رک) کا ایک قدیم املا].

کوبِیَہ (و مج ، فت ی) امذ.
رک : **کوبا**. بیروفی کوبیہ چشم میں سلائی داخل ہونے کے مطابق شکل دے کر سلائی کو داخل کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب ، ۲ : ۳۲). [کوبا (رک) کا ایک املا].

کَہ (۱) (فت مع ک) امذ.
ریاضی و سائنس کی ترقیمات میں یونانی چھوٹے حرف **(Kappa)K کا اردو بدل** (ماخوذ : ترقیمات ریاضی و سائنس ، ۲). [ک + ہ].

کَہ (۲) (فت مع ک) امذ.
۱. کاہ (رک) کی **تخفیف ، مرکبات میں بطور جزو اول (سابقہ) مستعمل، جیسے کہربا ، کہکشاں وغیرہ**. ہندی اور فارسی مرکبات کے اجزا میں اگر حرف علت ہوں تو ترکیب کے وقت وہ حروف پہلے جز میں سے یا دوسرے جز میں سے یا دونوں جزوں میں سے گر جاتے ہیں ، جس کی مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں : اصل الفاظ ترکیب کی حالت میں : کاہ ؛ حروف علت گرنے کے بعد : کہ. (۱۹۰۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۳۶). ۲. **(مجازاً) چھوٹا ، کم رتبہ (عموماً "مہ" کے ساتھ مستعمل)**. علاج کو اس نے دریافت کر لیا ہے اور ہر ایک کہہ اور مہ کو اس کی تعلیم کرنے پر آمادہ ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۵۶). [ف].

---تَر (---فت ت) صف ، ---کہتر.
زیادہ چھوٹا ، بہت حقیر ، نہایت کم تر ، پست ، کم رتبے کا ، کم درجے کا ، کم حیثیت کا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [کہ + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

---تَرِین (---فت ت ، ی مع) صف ، ---کہترین.
سب سے چھوٹا ، سب سے حقیر (نوراللغات) [کہہ + ترین ، لاحقۂ تفضیل کل].

---و مِہ (---و مع ، کس م) امذ.
چھوٹے بڑے ، خرد و کلاں ، ادنیٰ و اعلیٰ ، عام و خاص.

حسن ترے کا اے صنم ، ہے کہہ و مہ پہ نقش آج
تیری ادا پہ شیفتہ ، دل ہے گدا و شاہ کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

جنگل میں عطش کا تھا جو صدمہ کہہ و مہ پر
چہرے پہ چھڑکتا تھا کوئی ، کوئی زرہ پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳). یہ کہ و مہ کی زبان پر رائج ہے اور کسی تشریح کی محتاج نہیں. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۵).

ہر کہ و مہ کے لیے تھے وہ رفیق دل بند
ہر رفیق چمن افروز کی نظروں میں بلند

(۱۹۸۶ ، تماشا طلب آزار ، ۱۸۹). [کہ + و (حرف عطف) + مہ].

کِہ (کس ک) حرف ، حرف بیان.
۱. **یہ کسی بات کی وضاحت یا بیان کے لیے جملۂ بیانیہ کے شروع میں آتا ہے**.

کہیں رانے سب وو ترک کون ہے
کہ جس سکھ کے جل میں پتالوں ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۰). بعضے وقت یوں ہوتا ہے کہ عالم غیب کا مدد ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

میں نے کہا کہ "بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی"
سن کے ، ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں ؟

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۸). ہم نے یہ سنا کہ جو بابو ہماری فائل کے مالک تھے ان کے کان میں کوئی یہ کہہ گیا کہ اس آدمی کے ارادے اچھے نہیں. (۱۹۵۵ ، دھوپ کنارا ، ۳۷). اب منہ میں گھنگنیاں ڈال کر بیٹھ گئی ہو ... بولتی کیوں نہیں ہو کہ میں یہ سب کچھ غلط کہہ رہی ہوں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرلب ، ۱۳۰). ۲. "گویا" ، "جیسے" کے محل پر.

زمیں کے اوپر ڈیرے شہ بھر دئے
کہ دریا میں جہازاں کو لنگر دئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹).

ہوئے ہیں ہر ہر بن موئے مژہ سے جاری اشک
کہ بند کھول دیا مشک کے دہانے کا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۵). ۳. "جو" کے معنی میں.

میں کیا تھا کہ تجھ تھیں
ناتوں نشانیں کچھ نہیں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)). آیا اُمید رکھتے وہ لوگ کہ حسین کو شہید کیے شفاعت اس کے دادا کی سے قیامت میں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۷).

تاراجِ کاوشِ غمِ ہجراں ہوا اسد
سینہ کہ تھا دفینہ گہرہائے راز کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). تاہم جہاں تک وہ خوشی ہے کہ ہمیں حاصل ہوتی ہے ... وہ ایک معین شے ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۶۸). ۴. "یا" کی جگہ.

ہے خبر یہ نانا کی مقدم مجھے جانا
کیا جانیے پھر ہو کہ نہ ہو شہر میں آنا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳).

آپ کے ہاتھ سے کرم کہ ستم
جو ہوا مجھ پہ بے حساب ہوا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۶۲).

کوئی دیوا جلا کہ آئی صبح
کوئی غنچہ کھلا کہ شام ہوئی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۶۳). ۵. چونکہ کے معنی میں. اسی کی بہت سی باتیں حیوانوں سے ملتی ہیں کہ ان ہی کی طرح وہ کھاتا پیتا سوتا چلتا پھرتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۷). اب کہ ہمارے کام کا یہ جزو ختم ہوا ذرا اس نقطہ کا پتہ چلائیں جہاں سے ہم لوگ ادھر مڑے تھے. (۱۹۳۳ ، ریاست (ترجمہ) ، ۲۷۳). ۶. برائے علت و سبب ، کیونکہ ، اس لیے کہ ، کی جگہ.

وقتِ سحر وقتِ مناجات ہے
خیز دراں وقت کہ برکات ہے

(۱۲۶۵ ، فریدالدین گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱)).

لو مقبول حق کے سر مقبول ہو
کہ فردوس جنت کے سب پھول ہو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۶۷).

کجل نین تجے مستی سہاوے
کہ تج نینال تھے لٹے لعل تارے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۵).

نبیؐ صدقے لے توں نام اے عبداللّٰہ علیؓ کا
کہ جم فتح و ظفر تج کوں وہی نام دوبکا

(۱۶۷۲ ، عبداللّٰہ قطب شاہ ، د ، ۲).

سب سے سوا جو ہیں سو ہمیں ان کے پیارے ہیں
آگے نہ بڑھیے آپ کہ نانا ہمارے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴). تاریخ فرشتہ جس کے حوالہ جات نقل ہوئے ہیں نولکشور کے مطبع میں بار بار طبع ہو چکی ہے ، اس کی کونسی بار طبع کا نسخہ تھا یاد نہیں رہا کہ وہ نسخہ میرے پاس سے جاتا رہا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی (دیباچہ)). ہم نے یہ تمام ہدایات نہایت غور سے پڑھیں اور نوٹ کر لیں کہ نہایت اہم تھیں. (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۲۰). ۷. "بلکہ" کے معنی میں.

ترے رخ پر ہجوم خال و خط نیں
کہ ہیں مصحف میں آیت بے نہایت

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۷).

ایک میں کیا کہ سب نے جان لیا
تیرا آغاز اور ترا انجام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۶). ۸. ربط کے لیے.

پوچھا کہ سبب ، کہا کہ قسمت
پوچھا کہ طلب کہا قناعت

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۱). ۹. ناگاہ ، اچانک ، یکایک ، فوراً ، اسی دم کے معنوں میں.

ہم آئے کہ تم منہ چھپا کر چلے
تدبدے کو چینک لگا کر چلے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۸). چاہا کہ ایک جھوڑی (جھاڑی) کے اندر سے نکل جاوے کہ اس کے سینگ کانٹوں میں الجھ گئے. (۱۸۳۵ ، جوہرِ اخلاق ، ۵۶).

آئے میدان میں جو یہ فوجِ ستمگر چلی
رَن میں گھوڑے کا ٹھہرنا تھا کہ تلوار چلی

(۱۹۱۷ ، گلزار رشید ، ۵۴). جہاں ہوا کانوں میں گھسی کہ زکام شروع آ لیتا ہے. (۱۹۵۹ ، وہمی ، ۳۴). ۱۰. جملۂ معترضہ کی ابتدا میں.

کس قدر ہرزہ سرا ہوں کہ عیاذاً باللّٰہ!
یک قلم خارجِ آدابِ وقار و تمکیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۴). ۱۱. کسی بات کا نتیجہ ظاہر کرنے کے لیے. بارے صاحبِ مال بھی ہوتا ، کہ تجہیز لشکر و تہیۂ اسبابِ جنگ کر سکتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۳).

کرتے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلا
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۹). جہاں بدگمانی اور بدخیالی پیدا ہوئی کہ دوستی دشمنی سے بدل گئی. (۱۹۳۰ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). ۱۲. (قواعد) صلہ کے طور پر.

پھر جو سخن کہ نکلے ہے مولہہ سیتی ہے سخن
نعت رسولؐ میں وو سخن با کمال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲).

حضوری تکیوں کو دیدار سے تھی
کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیاں تھا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۳). **۱۳. برائے تقابل (دو چیزوں کی صفات وغیرہ میں)**

اپنا کہاں حباب کوئی چشمِ تر کہ ہو
لبِ خشک یہ محیط ہے کب اس قدر کہ ہم

(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۴۹).

تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا
ہم کہ نا کردہ گنہ اور پشیمان بہت

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۷۸).

معلوم ہو چکا ہے دُنیا کا راز پھر بھی
ہم ہیں کہ مستِ غفلت ، دل ہے کہ بے خبر ہے

(۱۹۱۹ ، انجم کدہ ، ۱۶). **۱۴. مبادا ، کہیں ایسا نہ ہو کے معنی میں**

مرے دل کو آتا ہے اس سے حذر
کہ ان کو نہ لاگے سورج کی نظر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۲).

نہ رویا میں کہ اشکوں سے کہیں طوفاں نہ ہو برپا
خیال اُس بے وفا کا جب کنارِ آب جُو آیا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۶۰). خداوندا ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارے قدم ڈگمگا جائیں یا ہم بے راہ ہو جائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۹۱). اس بات کا خیال رکھنا کہ سموسے ہماری بہاری کچ لوندے نہ ہوں. (۱۹۵۰ ، افشاں ، ۵۵). **۱۵. جب، جس وقت (اب کے بالمقابل).**

پہلے نہ ٹال دیا تم نے حالِ دل نہ سُنا
اب آئے سنے کہ طاقت مری زباں میں نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۶۲). **۱۶. برائے اظہار مقصد ، تا کہ کے معنی میں.**

کریں منجھ اپر پیار لے ہو جگ
کہ تجھ پیار تھی ہوئے مندھر جگ

(۱۵۶۳ ، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۰)).

مراد ہے ہر ایک خوب ہور زشت کا
کہ دیکھیں تماشا تری بہشت کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

آ مجھ آغوش میں اے شاہِ بتاں
کہ کروں تجھ پہ دل و جاں قرباں

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳).

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۸). ذرا گوشت کسنی جانا اور جلو جلو پھر پانی ڈالتی رہنا کہ بسانندا باقی مر جائے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۹). میں نے ٹوپی اٹھا کر اس طرح سلام کیا کہ ... دونوں خوش ہوگئے. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۶۳). **۱۷. برائے تاکید ، پھر بھی ، ... بھی ، کے معنی میں.**

کیا کہوں بیماریٔ غم کی فراغت کا بیاں
جو کہ کھایا خونِ دل بے منتِ کیموس تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۴).

بے خبر ہے دلوں سے دورِ زماں
ساز ٹوٹے ہیں ، رقص ہے کہ رواں

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۹). **۱۸. جس کی بنا پر ، جس کے ذریعے کے معنی میں.**

عرضِ سرشک پر ہے فضائے زمانہ تنگ
صحرا کہاں کہ دعوتِ دریا کرے کوئی؟

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۸). **۱۹. جس کے سبب ، جس کے باعث ، جس کی وجہ سے ، چنانچہ کی جگہ.** اگرچہ میں نے اپنے تئیں غم زن و فرزند سے دور رکھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہوئی کہ اس شخص کی محبت اپنے فرزندوں سے سوا نہ دی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۶).

فیضِ خلق اس کا ہی شامل ہے کہ ہوتا ہے سدا
بوئے گل سے نفسِ بادِ صبا عطر آگیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳). **۲۰. مرکب کلمے میں بطور جزو آخر ، بس ، بل ، جب ، جو ، جوں ، کیوں وغیرہ کے ساتھ.**

ترش روئی چھوڑ دے اور تلخ گوئی ترک کر
اور کھانا جو کہ ہو خوشگا تری سو کر غذا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱). تاہل باس جو سوال کرتا ہے ، وو جیوتا نیں مرتا ہے ، بلکہ مرنا بہتر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵۱).

ہیں بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے
ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). لیکن یہ کیفیت بہت جلد ختم ہو گئی ، کیونکہ ایک سال کی مدت میں امراض گونا گوں اور ضعف نے یہ حال کر دیا تھا. (۱۹۶۸ ، غالب کون ہے؟ ، ۸۷). ان کو یہ سمجھانا ہوگا کہ دام اقبالہ ، چونکہ دمِ تحریر ہمارا کوئی گواہ یا حمایتی ... موجود نہیں تھا. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرلب ، ۱۳۰). [ف]

---تا حرف.

کسی امر کا سبب یا مقصد ظاہر کرنے کے لیے ، تا کہ کی جگہ.

اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ تا ہو جائے لذت آشنا تلخیٔ دوراں سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۶).

---کرد کہ نیافت کہاوت.

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) جس نے کیا اس نے پایا ، ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ ملتا ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

کہہ (ف مع ت) امر.

کہنا (رک) کا فعل امر ، مرکب افعال و تراکیب میں مستعمل.

---اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.

بے سوچے سمجھے کچھ کہہ دینا ، بے اختیار کہہ دینا.

کشتیاں دیکھ حوایز کی ہیں کہہ اٹھا
کس کے آئے ایسی عرض منت کرے جو کہتے کہتے
(۱۸۸۸ء ، ایضاً ، ک ، ۲۰۹)۔ تمہارے دماغ میں بھی وہ سب خیالات جمع ہو جاویں اور سما جاویں جو میرے دماغ میں ہیں جو آپ کو بھی ہمدردی ہو ، کہہ اٹھنے کا مطلب معلوم ہو (۱۸۹۸ء ، مترشد ، مضامین سرسید ، ۳۹)۔

ـــ بولنا محاورہ.
کہہ دینا ، بیان کر دینا.

جو ناز تو ہیں کہہ بولو
ورنہ اپنی جیب نہ کھولو
(۱۷۹۸ء ، سوز ، د ، ۲۹۱)۔

ـــ بیٹھنا ف م ، محاورہ.
بُرا کچھ کہنا (بیشتر بُرا بھلا کہنے کے معنی میں مستعمل).

دھک جا کے اس کی باتھ کو پکڑا میں ہاتھ سوں
کہہ بیٹھی بادی مارے کرتا ہے مسخری
(۱۷۰۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۰)۔
نہیں ہاں زاہد و ملا تو بہتر ہے کہ کچھ منہ سے
خدا جانے نشے میں ساقیا ہم کس کو کہہ بیٹھیں
(۱۸۶۲ء ، دیوان ظفر ، ۴ : ۸۵)۔ مگر ایک آدھ منہ پھٹ ایسے بھی تھے جو کہہ بیٹھے کہ ، عبدالقدیر کی بی بی کے یہاں چوری ہوئی تو ہم کیا کریں ، (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۱۵۵)۔

ـــ بھیجنا محاورہ (قدیم).
کہلا بھیجنا ، پیام بھیجنا ، کسی کے ذریعے سے اطلاع دینا.

او لشکر تھے یک نامور کوں چُنیا
سوار کے اُتے ہاتھ کہہ بھیجا
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۶۵۷)۔

ـــ جانا محاورہ.
برجستہ کہنا ، بتا دینا ، پیغام دینا.

اٹھ گیا دنیا سے وہ افسانۂ غم رہ گیا
آہ لیکن مرتے مرتے آپ سے یہ کہہ گیا
(۱۹۰۳ء ، نقوش مانی ، ۱۳۰)۔
کہہ گئے ہیں شاعر جزویست از پیغمبری
ہاں سناوے محفل ملت کو پیغام سروش
(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۰۹)۔

ـــ چلنا محاورہ.
کہنے لگنا ، بیان کرنے لگنا.

بُرا کہہ رہے ہو بھلا کہیے کہیے
یہ ہم کہہ چلے کیا ہے کیا کہیے کہیے
(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۱۱)۔

ـــ دینا ف م.
کہنا (رک) کی تاکید یا تکمیل فعل کے لیے. جب اہل خانہ خوف دامنگیر ہو تو کہہ دیا کر کہ ساحر نے روکا تھا (۱۸۶۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۵۷)۔ ہم پہلے ادراک کے متعلق بعضے امور کہہ دیتے ہیں ، (۱۹۰۶ء ، سائنس و کلام ، ۱۵۵)۔ عابد اپنی بڑی بات کہہ دے گا یہ تو ان کے فرشتوں نے بھی نہ سوچا تھا۔ (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۸۳)۔

ـــ دیں گے فقرہ.
کسی امر کے ٹالنے اور انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں یعنی پھر کسی وقت بتائیں گے ، موقع آنے پر بتائیں گے ، کیا جلدی ہے.

وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہہ دیں گے
غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہیں
(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۵۰)۔

ـــ ڈالنا محاورہ.
جو کچھ دل میں ہو اس کا برملا اظہار کر دینا ، کہہ گزرنا ، کہہ دینا ، بُرا کچھ کہنا ، بیان کر دینا. بولی کہ صاحب آپ کو کچھ خبر بھی ہے سمجھتے بھی ہو یا یونہی جو جاہتے ہو کہہ ڈالتے ہو ، (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۱۲۲)۔ بلا سمجھے بوجھے کوئی بات نہ کہہ ڈالا کرو (۱۹۳۷ء ، مشیر حسین ، جذب دل یا مرہ بے بیاری کا ، ۳۸)۔ جو کچھ دل میں ہے وہ کہہ ڈالو۔ (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۳۰)۔

ـــ سُنانا محاورہ.
بیان کرنا. میں نے اپنی حقیقت ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۹۱)۔ گنوار کی دوکان کی ساری سرگذشت کہہ سنائی کہ یوں مشہوریں توڑیں اور بوتلوں کے اوٹے ہوئے کیے (۱۸۹۳ء ، پشو ، سرشار ، ۳۲)۔

ـــ سُن دینا محاورہ.
فہمائش کرنا ، سمجھا بجھا دینا ، ڈانٹ ڈپٹ کر دینا. تم کہتے ہو چلو میں اپنی طرف سے کہہ سن بہتیرا کچھ دوں گی۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح (نوراللغات))۔

ـــ سُن رکھنا محاورہ.
کسی کو فہمائش کرنا ، وصیت کرنا (نوراللغات)۔

ـــ سُن کر/کے م ف.
سمجھا بجھا کر ، بات چیت کر کے ، منت کر کے ، خوشامد کر کے.

دل کا شک ان کے سب نکال دیا
یوں کہہ سن کے اون کو ٹال دیا
(۱۸۶۸ء ، زہر عشق ، ۳۳)۔
خدا نے دن یہ دکھلایا کہ وہ بُت میہماں آیا
ملے تو شیخ سے کہہ سن کے دو دن کو حرم لے لو
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۱)۔ ، کہہ سن کر انہیں اس پر تیار کرلیں گے کہ وہ ہم دونوں کو لے جائیں ، ! اولیا نے جلدی جلدی کہا۔ (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۸۳)۔

ـــ سُن لو فقرہ.
خاطر جمع کر لو ، معاملہ طے کر لو (محاورات ہند)۔

ـــ سُن لینا محاورہ.
بات چیت کرنا ، سمجھا بجھا دینا. بعد میں کہہ سُن لینا (۱۹۸۸ء ، تبسم زیر لب ، ۸۷)۔

---کوا دینا محاورہ.
کہہ دینا ، بتا دینا ، واضح کر دینا ، گوش گزار کرنا. کہیں ایسا نہ ہو کسی سے کہہ کوا دے ، لگے میری منت خوشامد کرنے. (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۳۲).

---کے پھر جانا محاورہ.
کہہ کے مکر جانا.

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱٦۱).

---کے گنہگار ہونا محاورہ.
بیجا بات کہنا ، بے نتیجہ بات کہنا ، کہہ کے پچھتانا.

کوئی سنتا نہیں یہ پند و نصیحت ناصح
آپ کیوں کہہ کے گنہگار ہوا کرتے ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۳).

---کے مکرنا محاورہ.
ایک بات کہہ کر پھر اس سے انکار کرنا ، وعدہ کر کے پھر جانا.

کیوں کہہ کے مکرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کہہ جو تجھے کہنا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۰).

امید وصل میں یاں بک گئی سب جائداد اپنی
وہاں ان کے لیے اک کھیل تھا کہہ کر مکر جانا

(۱۹۰۰ ، سنگ و خشت ، ۴۱).

---گزرنا محاورہ.
رک : کہہ ڈالنا ، بیان کر دینا ، بتا دینا.

جو دل کی بات تھی سو شمع پروانے میں کہہ گزری
کہ اس عقل میں آپس بیچ یہ سودائے رہ گزری

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸). وہ ابھی نہ سمجھیں گے مگر تم کہہ گزرنا. (۱۸۷۷ ، منیر ، طلسم گوہربار ، ۱۷۳).

ہم سے کیا شرم تھی تجھ کو ایسی
بیتیاں کہہ گزری ہیں جی کی

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۳۰).

---گیا بہہ گیا کہاوت.
ضائع ہو گیا ، اکارت گیا (خصوصاً جب بات یا نصیحت وغیرہ کی پروا نہ کی جائے تو بولتے ہیں) (پلیٹس).

---لینا ف م.
کہنا (رک) کی تاکید یا تکمیلِ فعل کے لیے ، کسی بات کو طے کر کے اس کا اظہار کر دینا.

پری ماہتاب ہور قطب شہ سجان
اپس میں اپی کہہ لئے پیان پیان

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ٦۵). اسے ہم اپنی آسانی کے لیے اسلامی کلچر کہہ لیتے ہیں،اس اصول کا ظہور زمانی سطح پر ایک تسلسل کو جنم دیتا ہے ... حقیقت مطلقہ سے وابستہ ہو. (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ ، تہذیب و تقدیر ، ۱۰۲).

---مکرنی (---ضم م ، فت ک ، سک ر) امث.
ایک قسم کی پہیلی جس میں ایک بات کہہ کر اس سے مکر جاتے ہیں اور دوسرا مطلب بیان کرتے ہیں ، گویا ایک ہی پہیلی کے دو جواب ہوتے ہیں اور دونوں صحیح ہوتے ہیں ، مثلاً :-
وہ آوے تو شادی ہووے اس بن دوجا اور نہ بھاوے میٹھے لاگیں وا کے بول اے سکھی ساجن ناسکھی ڈھول (حیات امیر خسرو ، ۸۸). اس کی ایجاد امیر خسرو سے منسوب ہے. کہانیاں پہیلیاں ، اٹمل ، کہہ مکرنیاں ، مثلیں ... سن سن کے اچنبھا ہوتا تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۲٦). کہہ مکرنی بھی ایک طرح کی پہیلی ہوتی ہے جو اس کا مطلب اس میں سوالاً جواباً موجود ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ ، ۴۴). [کہہ + مکرنی ـ مکرنا (رک) کی تانیث].

---مکری (---ضم م ، سک ک) امث.
رک : کہہ مکرنی. کہہ مکری ایک قسم کی پہیلی ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴۲ ، ۹۱ : ٦). [کہہ + مکری (مکرنا (رک) کا فعل ماضی مؤنث)].

کُہ (ضم ک) امذ ؛ ـ کہہ.
کوہ ، پہاڑ ، مرکبات میں بھی بطور جزوِ اول مستعمل ، جیسے : کہسار ، کہستان وغیرہ میں.

کہہ طور پر سدا ہے سبحان کا اجالا
تو خلق سرمہ کرتی رحمان کا اجالا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۱۹).

موسیٰ کلیم اللہ جیوں دیکھ نور تیرا دور تھے
بے تاب ہو کر گر پڑیا منج جیو دل کہہ طور تھے

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱٦۱).

پری نے کہیں طیش کھا لاف میں
دیا ہو نہ پھینک اس کو کہ قاف میں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۴).

تیری آنکھیں فاختائیں دو تہِ دام نقاب
بال تیرے بکریوں کے گلے کی مانند ہیں
جو اترتی ہوں کہ جلعاد سے

(۱۹۰۱ ، غزل الغزلات ، ۲۹). [ف : کوہ (رک) کی تخفیف].

کَہا (۱) (فت ک) امذ.
۱. کہا ہوا ، بات ، قول ، مقولہ. کسی کا نہیں سنتا کہا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵). آپ کے چرن کمل چھوڑ کیسے گھر جائیں ہمارا لالچی من تو کہا مانتا ہی نہیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۵٦). اے پیغمبر کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو ... خدا پر بھروسہ رکھو. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ٦۲۲).

حسرت وصل بری ہوتی ہے اے حضرت دل
کہہ دیا ہم نے ہمارا یہ کہا یاد رہے

(۱۹۳٦ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۳۵). ۲. پیغام ، فرمان ، حکم. اے محمد توں اس لوگاں کوں پند دے جو میرا کہا مانے. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۷۵). جو نوکر کہا نہ مانتا ہوئے ... تس کوں مدعی سے زیادہ جانئے. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۱).

نبیؐ پاس ایک دن جبریل آیا
کہا مالک کا حضرت کو سُنایا
(۱۸۰۰ ، معجزۂ نبوی ، ۳).

وہ چاہے تو پھر رات کو دن بنا دے
سِکھا دے جو ان کو کہا مان جانا
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳۰).

انفاس کی موجوں کے تسلسل کا کہا مان
آفاق کے اس گہرے سمندر میں اتر جا
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۲۲). ۳. **کلام ، شعر.**

کلامِ میر سمجھے اور زبانِ میرزا سمجھے
مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے
(۱۸۷۹ ، عیش (آبِ حیات ، ۵۱۷)). [کہنا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام].

---بَدی (---فت ب) صف.
شرط کے مطابق ، طے شدہ ، قول و قرار و عہد و پیمان کے مطابق. لڑائی کہا بدی اوسکو کہتے ہیں جو ایک سرکار سے دوسری سرکار کو کہہ بد کر ہو. (۱۸۶۹ ، عہد نامہ جات ، ۲ : ۲۲۹). [کہنا + بدی (بدنا (رک) کا فعلِ ماضی مونث)].

---بھیجنا محاورہ.
کہلا بھیجنا ، کسی کے ذریعے پیغام پہنچانا ، کسی کی معرفت پیغام بھیجنا. مالکِ عدالت نے سوسنی بیگ کو یہ کہا بھیجا کہ تم نے یہ کیا کیا. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۲۵).

---ٹالنا محاورہ.
کہا نہ ماننا (جامع اللغات).

---چاہیے فقرہ.
کہنا چاہیے.

تھا دہن تنگ نہ تھی قوتِ تقریر اسے
بے زباں سے کہا چاہیے تصویر اسے
(۱۸۶۵ ، ناظم (نوراللغات)).

---سُنا (---ضم س) امذ.
۱. **جو کچھ بُرا بھلا منہ سے نکلا یا کسی کی نسبت اپنے کانوں سے سنا ہو ؛ خطا ، قصور ، جرم ، تقصیر ؛ گلہ ، شکوہ** (فرہنگِ آصفیہ). [کہنا + سُنا (سُننا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

---سُنا بَخشنا محاورہ.
قصور معاف کرنا (کسی سے رخصت ہوتے وقت یا مرتے وقت کہتے ہیں).

دمِ مرگ آکے پوچھتے ہیں نظام
اب تو بخشنا کہا سنا میرا
(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۳۶).

تم چلے میری جان مرتا ہوں
بخش جاؤ کہا سنا صاحب
(۱۸۸۶ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۹۸).

---سُنا بَخشْوانا محاورہ.
کسی سے اپنا قصور معاف کروانا ، خطا بخشوانا (رخصت ہوتے وقت یا مرتے وقت).

کیا یونہیں مر گئے ترے عاشق
بخشوایا کہا سنا بھی ہے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۲).

---سُنا مُعاف کَرانا محاورہ.
رک : کہا سنا بخشوانا. ان غریبوں کو میرے ہر سفر پر یہی یقین ہے کہ گئے نہیں کہ مرے ، اس لئے ان سے اجازت لینا گویا مرتے وقت کہا سنا معاف کرانا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رموزی ، ۳۹).

---سُنا مُعاف کَرْنا محاورہ.
رک : کہا سنا بخشنا.

دیت بھی بخشی لہو بھی بخشنا جھکا کے سر آنکھ ڈبڈبا کر
کہا جو اس بت نے وقتِ رخصت معاف میرا کہا سنا کر
(۱۷۹۸ ، بیان ، د (انتخاب) ، ۲۳۱).

دمِ اخیر ہے بیچارہ جاں بلب ہے آج
معاف کیجئے اب تو کہا سنا دل کا
(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۳۷). ان سے کہہ دینا میرا کہا سنا معاف کر دیں. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۸). میں آپ کا کہا سنا اور لینا دینا جواب کا انتظار کیے بغیر معاف کرتا ہوں. (۱۹۳۹ ، مکتوب ملا واحدی ، منادی ، ۳۰ : ۱۱).

---سُنا مُعاف کَرْوانا محاورہ.
رک : کہا سنا بخشوانا. آمنہ مجھ سے ناخوش گئی اور میں نے چلتے وقت کہا سنا معاف کیوں نہ کروا لیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۱). پھر اماں ، شیرنیا اور حشمتیا سے اپنا کہا سنا معاف کروا لیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مُسافر ، ۱۲۰).

---سُنی (---ضم س) امث.
۱. **بحث مباحثہ ، تکرار ، حجت.** بہت کہا سنی اور مول جول کرنے کے بعد وہ اس بات پر راضی ہوا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک ، ۶۲). داروغہ جی سے ایک بار کچھ کہا سنی ہوگئی تب سے اس کی گھات میں لگے ہوئے تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۵). ۲. **غیبت ، لگائی بجھائی ؛ ادھر کی ادھر کہنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کہنا + سنی (سُننا (رک) کا فعلِ ماضی مونث].

---کَرْنا محاورہ.
بات ماننا ، کہے پر عمل کرنا ، کہنے کے موافق کرنا.

تو بھی تو کوئی بات محبت کی کر قبول
اب تک تو اس نے بار ترا ہی کہا کیا
(۱۷۸۲ ، محبت ، د ، ۳).

جو پہلے دن ہی سے دل کا کہا نہ کرتے ہم
تو اب یہ لوگوں کی باتیں سُنا نہ کرتے ہم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۰).

ندامت کیوں نہ ہوتی ان سے ہر بار
کہا ہم نے کہا ہر بار دل کا
(۱۹۳۸ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۵۰).

ـــ کہی (ـــ فت ک) امث.
بات ، گفتگو ، بحث ، جھگڑا ، تکرار (پلیٹس). [کہا + کہی ، کہنا (رک) کا فعل ماضی مونث].

ـــ مان صف.
کہنا ماننے والا ، مطیع ، فرمانبردار. کچھ تو اس دور کی کہنا مانی اولاد اور کچھ ماں باپ کی تنبیہہ. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۵). [کہا + مان (ماننا (رک) کا فعل امر)].

کَہا (۲) (فت ک) حرف استفہام ؛ رک : کیا.
(پورب) کیا. سپاہی بولے "ہاں تو کہا جانے ، جلانی کی باتیں کرتا ہے؟" (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۱۶۱). [کیا (رک) کا ایک عوامی تلفظ].

کَہار (فت ک) امذ.
ہندوؤں کا ایک نیچ خدمتی فرقہ جس کا کام پانی بھرنا ، پانی پلانا ، برتن مانجھنا ، ڈولی یا پالکی اٹھا کر چلنا ہے نیز اس فرقے کا فرد ؛ دھینور ، مہرا ، ڈولی یا پالکی اٹھا کر چلنے والا ، ادنیٰ خدمت گار.
غلامی نے جلدی سے بھیجے کہار
رنالے سے لاویں اسے کر سوار
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲۹).
پیش میں گزرتے ہیں وہ کوچے سے جو میرے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).
رکھے اللہ آپ کا کندھی کا جوڑا برقرار
آپ کے ہوں خانساماں اور ان کے ہوں کہار
(۱۹۲۱ ، اکبر ، کندھی نامہ ، ۴۹). ڈولی بھی استعمال ہوتی تھی جسے دو کہار اٹھا کر چلتے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۹۱). [کہ ، کندھا (رک) کی تخفیف + ہار ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ لگانا محاورہ.
(حمّالی) **کہار کو سواری اٹھانے یا کسی دوسری خدمت کے لیے اجرت پر مقرر کرنا** (ا پ و ، ۵ : ۱۵۸).

کُہار (ضم ک) امذ.
(آب پاشی) **بلا ، ڈھیکلی ، کوہار** (ا پ و ، ۶ : ۱۹۲). [مقامی].

کَہارا (فت ک) امذ.
ایک ناچ اور ایک راگنی کا نام جو کہاروں سے متعلق ہے.
کیوں ادا ہوئے کہارے کا بہار
راجا مہرہ ہو گیا تھا ہر کہار
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۱). [کہار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُہارا (ضم ک) امذ (قدیم).
کلہاڑا ، تبر.
سن ہے تاتبا روئیں کانسا آہن لوہ
تیشہ بسولا تبر کہارا غدر دروہ
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۳۷). [کہاڑا (رک) کا ایک قدیم املا].

کَہارَن (فت ک ، ر) امث.
کہار ذات کی عورت ، کہار کی بیوی ؛ ڈولی وغیرہ اٹھانے والی عورت. رام گنگا کے گھاٹ پر آنے والی کہارنوں اور اہیرنوں کے ساتھ راس لیلا رچانے پروان چڑھے. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۱۸). [کہار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کَہارْنی (فت ک ، سک ر) امث.
رک : **کہارن** (نوراللغات). [کہار (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَہاری (فت ک) امث.
۱. **کہار کی مزدوری ، ڈولی اٹھانے کی اُجرت.** تم جو یہاں سے بیگم صاحبہ کو میٹا بازار لے جاؤ تو کہاری کیا لو. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۵). وہاں سے سوار ہو کر آیا ، دو کوس پر لا کے چھوڑا ، ٹکا کہاری کا نہ دیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۹۰۷). جہاں بیبیاں جمع ہوتی ہیں وہاں یہی حال ہوتا ہے ، سواریاں اتر رہی ہیں ، ایک شخص ڈیوڑھی پر بیٹھا کہاری چکا رہا ہے. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۷). ۲. **کہار کا پیشہ یا کام** (پلیٹس). ۳. رک : **کہارن.** کہاریوں نے تخت اوٹھا کے شاہزادے کے متصل بچھایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۰۲). وہ کہاری تو نامہ دے کر چلی گئی. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۱۸). [کہار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

کُہاڑا (ضم ک) امذ (قدیم).
کلہاڑا ، تبر.
عرفاں کی رہ کٹھن ہے کیوں نہ کھلے کہاڑا
اس خوف سوں تڑپتا ہے تن مرا ہیا تو
(۱۷۳۷ ، دیوان عزیی ، ۳۵ ب). [کلہاڑا (رک) کی تخفیف].

کَہالَت (فت ک ، ل) امث.
سُستی ، کاہلی.
انہوں سا کہالت کا مارا جو ہو
وہ کیوں کر جلادت میں آوتے کہو
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵). بہتیرے سلاطین کہالت کے سبب حقیر ہوئے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰۹). جب چرخ رواں کی رفتار میں کہالت پڑے. (۱۸۶۷ ، بحر حکمت ، ۵۹).
جائز نہیں نماز کبھی بے حضور قلب
حیلہ سکھاتی ہے یہ کہالت نماز کی
(۱۹۱۸ ، گلزار بادشاہ ، ۹۷). [ع : (ک ہ ل)].

کَہاں (فت ک) حرف استفہام.
۱. **کس جگہ ، کس طرف ، کدھر.** سوال - کہ کیوں تھا و کہاں تھا (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۰).
جس بار کو میں منگتی ہوں وہ بار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی ولے تھار کہاں ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵).

مدینے سے ایک شخص نکلے بھلا
اوسے لوگ پوچھیں کہاں توں چلا
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۵).

اس کو بھی ہجر میں نہ ہماری خبر رہی
کمبخت موت آج کہاں جا کے مر رہی
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۲۳۹).

کہاں جائیں ٹھکانا ہی کہاں ہے
زمیں دشمن مخالف آسماں ہے
(۱۹۳۲ ، دیوان صفی ، ۱۳۷). تم کہاں کھڑی تھیں. (۱۹۸۸ ، نسیم زیر لب ، ۱۵۹). ۲. کب.

آپس اپن دیکھیں کہاں
میں من لیج کوں دیتا جاں
(۱۶۹۶ ، کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۱)).

ناز حوروں کے اوٹھائیں یہ کہاں ہم کو دماغ
ہو ہمارا در فردوس سے بستر باہر
(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۶). وہ کہاں مانتے تھے جب تک حساب ٹھیک نہ بیٹھتا انہیں اطمینان نہ ہوتا. (۱۹۳۰ ، جلد یم عصر ، ۱۱۵). ۳. (**استفہام انکاری کے لیے**) **نہیں**.

لطفی ترے جلن کی ہاک کہاں ہے اس میں
جیوں پانچ پانڈواں کے کیہنے مو دھر پتی ہوں
(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)). جو کچھ نہیں وہاں انکی کہاں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۱).

کسے پیار کرنا کہاں ہے پیارا
ہمیج ہیں ہمارے نہیں کئی ہمارا
(۱۶۲۶ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۳).

کہاں ملتا ہے جاں عنقا ہے ایسا بے نیاز عاشق
کہ جاں اور مال دیتا ہے سب اوڑا اور پھر نہیں پروا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، (۱) ، ۱).

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

کچھ ہے تو میرے دم سے مرے ہی نصیب سے
اس دہر سست گام کو گردش کی خو کہاں
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۲۹۵). رات کو یہ سوچ کر لیٹے کہ دن بھر کے تھکے اور جاگے ہوئے ہیں خوب جی بھر کر آرام کریں گے مگر کہاں. (۱۹۸۸ ، نسیم زیر لب ، ۴۴). ۴. (**مقابلے کے لیے دو چیزوں میں تفاوت یا دوری و بُعد ظاہر کرنے کے لیے**) **کوئی نسبت نہیں ، کچھ تعلق نہیں وغیرہ کے مفہوم میں**.

کہاں رام راجا کہاں شہ حسین
کہاں بحر قلزم کہاں قلتین
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱). خدا آرسی بندہ کی تو دیکھ بندہ کہاں ہور خدا کہاں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۷).

پھر کہاں میں اور کہاں تم اور کہاں یہ صحبتیں
تنہ یہ آ پہنچی بچھڑنے کی نصیب الوداع
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۷).

کہاں میخانے کا دروازہ غالب اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۰).

کہاں تلاش حقیقت کہاں جہان مجاز
کہاں پہنچ گیا نکلا تھا میں کہاں کے لیے
(۱۹۳۵ ، عیاں ، د ، ۱۵۳). ۵. **کیسے ، کس طرح ، کیوں ، کیونکر**.

نہ ہووے کس طرح سے مجکو رونے زار سے الفت
کہ بلبل کی کہاں جاوے بھلا گلزار سے الفت
(۱۷۸۲ ، محبت ، د ، ۳۳).

حیا دیکھو وہ نرگس زار میں گھبرا کے کہتے ہیں
ادھر آنکھیں اُدھر آنکھیں نقاب الٹے کہاں کوئی
(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۷). ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر کانپ رہا تھا کہ ایسے یہ آسمان کہاں زمین پر گر رہا ہے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۸). [غالباً س : کم + ستھانے **कि + स्थाने**].

ـــــ بڑھیا کَہاں راج کَنیا کہاوت.

امیر اور غریب کی نسبت کیا (نجم الامثال ، قصص الامثال).

ـــــ بی بی کَہاں باندی کہاوت.

ادنیٰ کو اعلیٰ سے کیا نسبت (جامع اللغات).

ـــــ بُھول پڑے / گئے فقرہ.

کیسے آنا ہوا ، جب کوئی دوست عرصہ کے بعد اتفاقاً آ جاتا ہے تو ازراہِ شکایت کہتے ہیں.

شب کو آئے تھے تم اے رشکِ قمر میرے گھر
آج دن کو جو ادھر آئے کہاں بھول گئے
(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۱۳۹). اخاہ آپ ہیں ، آئیے کہاں بھول پڑے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

ـــــ تک / تلک (ف ت/ل) م ف.

۱. **کب تک ، کتنی دیر تک ، کتنی عرصے تک ، تا بہ کے**.

دم جب تلک ہے دم میں سہوں گا ترے ستم
دیکھوں تو ظلم وجود کرے گا کہاں تلک
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۴۷).

خدایا دل کہاں تک دن بصد رنج و تعب کاٹے
غم گیسو ہو شمشیر سیہ تاب اور شب کاٹے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۹۷).

کئے جاؤ نالے تم اے حضرت دل
کہاں تک نہ ہو گی رسائی کسی کی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۹۱). غرض کہاں تک ان دنوں اور ان باتوں کو یاد کرتا. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۱۰۶). ۲. **کتنی دور تک ، کتنے فاصلے یا مسافت تک**. کہاں تک ساتھ چلو گے. (۱۹۲۹ ، نور اللغات ، ۳ : ۸۹۳).

میں تو بچے دلوں کی کھوج میں ہوں
تو کہاں تک چلے گا میرے ساتھ
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ۱۳۱). ۳. **کتنا ، کس حد تک کس قدر**.

گرو تو گل کہ عاشقی میں نہ یوں کروگے تو کیا کروگے
الم جو یہ ہے تو درد مندو کہاں تلک تم دوا کروگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴). غرض کہاں تک بیان کروں ، چوتھے برس جب ابا جان دکھن سے واپس آ گئے ان کے آتے ہی نکاح کی تاریخ مقرر ہو گئی. (۱۸۹۰ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۲۳).
نہیں تو جان لے کر بھی نہیں چین
وفا تم سے کرے کوئی کہاں تک
(۱۸۹۵ ، نازو(میر علی نواز)، ک ، ۱۰۷). ۳. **کس قیمت پر ، کتنے میں** ، **بھا کر** ، یعنی ضرور خریدینگے ، بھلا کہاں تک مل جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۹۶۱). [کہاں + تک / تلک (رک)].

---جاتا ہے فقرہ.
۱. **کس سے رابطے پیدا کیے جا رہے ہیں ، کس سے ساز باز ہو رہی ہے**.
بات چوری کی نہیں ہے تو چھپاتے کیوں ہو
کس کو خط لکھتے ہو قربان کہاں جاتا ہے
(۱۹۰۶ ، راسخ دہلوی (نوراللغات)). ۲. **ضرور سزا پائے گا کہاں بچ کے جائے گا**.
یہ جاتا کہاں ہے اے خوش اسلوب
اس کو بھی چکھاؤں کا مزہ خوب
(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات)).

---جاؤں فقرہ.
کیا علاج کروں ، کیا تدبیر کروں.
کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں
انال اسکوں اس لہار میں کیوں دھروں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷).

---جاؤں ، چُوہے کا بِل نہیں مِلتا کہاوت.
سخت ناچاری ظاہر کرنے کو کہتے ہیں ، کہیں بھی پناہ نہیں ملتی (جامع اللغات).

---چلے فقرہ.
جب کوئی شخص مدت کے بعد یا بے وقت آتا ہے تو اس سے کہتے ہیں ، کس غرض سے آئے ، کس کام سے تکلیف کی ، بے وقت کہاں آئے (نوراللغات).

---چلے آتے ہو فقرہ.
تمہارے آنے کا کام نہیں ہے ، پردہ ہے ، پردے والے بیٹھے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

---راجہ بھوج اور کہاں گنگا / گانگا / گنگوا / گانگنا / بھجوا / تنوا / تیلی کہاوت
چھوٹے کا بڑے سے کیا مقابلہ ، ادنیٰ کو اعلیٰ سے کیا نسبت ، اچھے کا بُرے سے کوئی مقابلہ نہیں. میں نے جواب دیا اے نادانو ... کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۰). مگر گھوڑے کی اور دخانی گاڑی کی رفتار میں کیا نسبت کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی. (۱۸۶۷ ، بحر حکمت ، ۵۶). تم اپنی ہستی کو کیوں بھولتے ہو ... کہاں راجا بھوج کہاں بھجوا تیلی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۵). یوروپین اقوام کی اور ہماری کیا ریس ، کہاں راجہ بھوج اور کدھر تنوا تیلی. (۱۹۰۹ ، حرز ظفلاں ، ۳۱). کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا (گنگوا ، گانگا) تیلی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳۵). یہ آپ نے لندن کا موازنہ کراچی سے خوب کیا ، کہاں راجہ بھوج کہاں گانگنا تیلی. (۱۹۶۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۴ : ۳۶).

---رام رام ، کہاں ٹیں ٹیں کہاوت.
رک : کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی (نجم الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---سَر پھوڑُوں فقرہ.
(بے بسی ظاہر کرنے کے لیے) **کہاں جاؤں ، کیا کروں ، کدھر جاؤں ، کچھ تدبیر بن نہیں آتی**.
اسی حسرت میں کٹی عمر کہاں سر پھوڑوں
کوئی سر کا مرے اب تک نہ خریدار ملا
(۱۸۴۶ ، معروف (فرہنگ آصفیہ)).

---سو رہا فقرہ.
کہاں دیر لگائی ، کیوں غفلت کی ، کیوں دیر کی (نوراللغات).

---سے م ف.
کدھر سے ، کیسے ، کس طرح ، کیونکر.
پھر پھر کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں میں قدم
آئی کہاں سے گردش پرکار پاؤں میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۸).
سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). خداوندا کہاں سے وہ زبان پاؤں کہ تیرے احسانات کا شکر بجا لاؤں. (۱۹۰۰ ، خیابان آفرینش ، ۲). سوال یہ ہے کہ یہ شعور حقیقت آتا کہاں سے ہے. (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ ، تہذیب و تقدیر ، ۳۴).

---سے ٹپک پڑے فقرہ.
اچانک کہاں سے آ پہنچے (اتفاقاً کوئی آ جائے تو کہتے ہیں).
گم کی جو راہ ناقہ نے ، لیلیٰ نے یوں کہا
تم یاں کہاں سے حضرت مجنوں ٹپک پڑے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۲).

---سے رَنگا کے آئے ہیں فقرہ.
(طنزاً) **آپ میں کونسی خوبی ہے** (فرہنگ اثر).

---سے کَہاں م ف.
۱. **کس مقام سے کس مقام تک ، پستی سے بلندی تک یا بلندی سے پستی تک ، بُری حالت سے اچھی حالت تک یا اچھی حالت سے بُری حالت تک (تبدیلی ظاہر کرنے کے لیے)**.
کہا یہ دل نے چلو آج کوئے قاتل میں
اجل کہاں سے کہاں لے گئی لگا کے مجھے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۰). ذرا غور فرمائیے کہ استاد کی

اصلاح نے شعروں کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا ہے۔ (۱۹۳۷ء، فرحت، مضامین، ۳ : ۹۹)۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ (۱۹۸۸ء، تبسم زیرلب، ۱۶۷)۔ ۲. **بہت دور تک، بہت آگے۔**

نوجوں میں جن کسی نے بھی گھوڑے اڑائے ہیں
دیکھو تو ہم کہاں سے کہاں لڑ کے آئے ہیں

(۱۸۷۳ء، انیس، مراثی، ۳ : ۱۸۷)۔ اسٹاپ پر کھڑے رہنے کے بجائے چل کر کہاں سے کہاں پہنچتے۔ (۱۹۷۰ء، انگنائی فکر اپنی، ۲۰۷)۔ ۳. **بہت دور، نامعلوم جگہ۔** جس پل پر کل کھڑے تھے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے معلوم نہیں کہ کہاں سے کہاں پہنچاتا۔ (۱۸۹۰ء، جغرافیۂ طبعی، ۱ : ۶)۔ جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ ان کے معنی کی کھوج میں جانا شروع کیا تو بھٹک کر میں کہاں سے کہاں جا نکلا۔ (۱۹۵۶ء، آگ کا دریا، ۰)۔ پھر سیڑھیاں چڑھ کر ایک نہایت طویل Corridor میں پہنچ گئے جو نہ معلوم کہاں سے کہاں جاتا تھا۔ (۱۹۸۱ء، دھوپ کنارا، ۳۵)۔

---کا صف ند (مث : کہاں کی ؛ ج : کہاں کے)۔

۱. **کیسا، کس کام کا۔**

وفا کیسی؟ کہاں کا عشق؟ جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۲۰۰)۔ یہ کہاں کا دین ہے کہ دنیا میں اتنے کیڑے ڈالے جائیں کہ اس میں رہنا حرام اس کو طلب کرنا منع ہے۔ (۱۸۹۹ء، رویائے صادقہ، ۱۳۷)۔

کہاں کے لالہ و گل، کیا بہار توبہ شکن
کھلے ہوئے ہیں دلوں کی جراحتوں کے چمن

(۱۹۵۳ء، آتش گل، ۹۳)۔ ۲. **کس جگہ کا، کس علاقے کا۔**

ہے گھوڑا ہند میں اچھا جہاں کا
جو پوچھے تو بتاؤں ہے کہاں کا

(۱۷۹۵ء، فرسنامۂ رنگین، ۸)۔ کہاں کا راجہ ہے نامعقول۔ (۱۹۳۱ء، بہرام کی رہائی، ۱۱۵)۔ ۳. **کس حیثیت کا، کس مرتبے کا، کیا حقیقت ہے (عموماً اظہار تحقیر کے لیے)۔** خدا کہا جو کوئی کہتے ہیں اس کہاں کا پیغمبر ہے، چنانچہ ایسا نہیں۔ (۱۹۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۳۰)۔

قلم بھی اپنا وہ جادو بیاں ہے
کہاں کا سامری قابل جہاں ہے

(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نو منظوم، ۳ : ۴۸۲)۔

کہاں کے غمزہ و شوخی کہاں کے ناز و ادا
وہ تیر اور ہی تھا جو جگر کے پار ہوا

(۱۹۳۳ء، شعلۂ طور، ۶۸)۔ ۴. **کب، کونسا، کس زمانے کا (برائے نفی)۔**

کیسی صورت ہے کون ہے اچھا
وہ میرا آشنا کہاں کا ہے

(۱۷۹۸ء، سوز، د، ۱۰۹)۔

وہ تو بیگانہ وار کہنے لگا
اپنا تو آشنا کہاں کا ہے

(۱۸۰۹ء، جرأت، ک، ۲۳۶)۔

ہم کہاں کے دانا تھے، کس ہنر میں یکتا تھے
بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں اپنا

(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۱۵۹)۔

شائستۂ غم تھا دل آوارہ کہاں کا
اس سنگ سر رہ کو ملی آپ کدھر سے

(۱۹۵۸ء، تار پیراہن، ۹۱)۔ ۵. **نہیں۔**

بہت بے تاب ہے دل، دل میں کچھ تاب نیں اُبرا
جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب نیں اُبرا

(۱۹۳۵ء، سب رس، ۱۲۷)۔

---کا ارادہ ہے فقرہ۔

کدھر جاتے ہو (فرہنگ آصفیہ)۔

---کا آنا کہاں کا جانا فقرہ۔

کیسا آنا جانا کیسا ملنا جلنا، کیسی ملاقات، کیسا واسطہ، مراد : نہ کہیں آنا ہے نہ کہیں جانا ہے۔

کہاں کا آنا کہاں کا جانا وہ جانتے ہی نہیں یہ رسمیں
وہاں ہے وعدے کی بھی یہ صورت کبھی تو کرنا کبھی نہ کرنا

(۱۸۷۸ء، گلزار داغ، ۱۳)۔

---کا رہا فقرہ۔

ناکارہ ہو گیا، بے کار ہو گیا، کسی کام کا نہ رہا۔

کہاں کے رہے وہ محبت میں یارب
سہارے سے جو بے سہارے ہوئے ہیں

(۱۹۰۵ء، یادگار داغ، ۳۳)۔

---کا کہاں م ف۔

بے ٹھکانے، کالے کوسوں، کس مقام سے کس مقام پر (فقرہ) بڑھتے بڑھتے کہاں کا کہاں پہنچا (نوراللغات)۔

---کا مُردہ اور نانا مئو کا گھاٹ کہاوت۔

بلاوجہ کسی کو تکلیف دینے یا کسی کی بلا کسی کے سر ڈالنے کے موقع پر کہتے ہیں۔ اتنی سی بات کے واسطے غریب ہندوستان کو خون پانی ایک کرنے کی تکلیف کیوں دیتے ہیں۔ کہاں کا مردہ اور نانا مئو کا گھاٹ۔ (۱۹۲۷ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۲، ۵ : ۱۰)۔

---کہاں م ف، کلمۂ استفہام۔

۱. **کس کس جگہ، ہر جگہ۔**

اس ترک کو ہے خط و کتابت جہاں تہاں
کاغذ کے گھوڑے دوڑ رہے ہیں کہاں کہاں

(۱۸۶۷ء، رشک (نوراللغات))۔ کتنے بازاروں کی خاک چھانتا ہے کہاں کہاں سے سیج لاتا ہے۔ (۱۹۸۲ء، پرانا گھر، ۱۰۷)۔

۲. **اظہار تعجب کے لیے، بطور انکار۔**

دل آپ سے ہی لوگا ہزار آپ ٹالیے
کیا آپ جھوٹ جانیں گے کہہ کر کہاں کہاں

(۱۸۶۶ء، ہزبر، د، ۸۰)۔ ۳. **کسی کو آنے یا جانے سے دفعۃً روکنے یا ڈانٹنے کے لیے۔**

کہیں جگہ تربت مردود کو نہیں دیتی
ہر اک طرف سے ہے اس پر کہاں کہاں ہوتا
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۵۳).
دل نا کہاں جو گیسوئے خمدار میں گیا
بولا یہ شانہ ہو کے پریشاں کہاں کہاں
(۱۸۵۸ء ، منتظر ، ک ، ۶۵). [کہاں + کہاں (رک)].

---کی صف مث.
کہاں کا (رک) کی تانیث ، کیسی ، تراکیب میں مستعمل.
مجھ سے مے کش کو کہاں صبر کہاں کی توبہ
لے لیا دوڑ کے جب سامنے ساغر آیا
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۵۱). مگر پھر سوچا کہ یہ کہاں کی عقل مندی ہے. (۱۹۵۸ء ، خون جگر ہونے تک ، ۶۳).

---کی بات کہاں لے جانا محاورہ.
کسی بات کا غلط مطلب نکالنا ، غلط مفہوم لینا. میرا مطلب یہ نہ تھا کہاں کی بات کہاں لے جاتی ہو. (۱۹۹۰ء ، الکتاں فکار ابنی ، ۲۳۰).

---کی بلا پیچھے لگی کہاوت.
کوئی شے ناگوار ہوتی ہے تو تنگ آ کر کہتے ہیں.
جوں سایہ لگ چلا میں تو وہ مجھ کو دیکھ کر
بولا یہ میرے پیچھے کہاں کی بلا لگی
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۵۸۰).

---کے تیس مار خاں ہیں کہاوت.
کہاں کے زبردست دلاور ہیں (جامع اللغات).

---کے ہیں فقرہ.
کون سی سرزمین اور کون سے مُلک کے رہنے والے ہیں ، کس مخفی شہر کے ہیں ، ایسے کون ہیں.
جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۳۹).

---کانگلا / گنگا ، تیلی اور کہاں راجہ بھوج کہاوت.
رک : کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا / گنگوا ، تیلی. مرحبا بل حمد مرحبا ان پر اور ان کے مشیروں پر جنھوں نے ان کو یہ سمجھایا کہ کہاں کانگا (گنگا) تیلی اور کہاں راجہ بھوج ... ان کو جواب دینا عین خرافات ہے. (۱۸۷۵ء ، اوسعاند شعرائے دہلی ، ۳۰).

---گنگو / گنگوا ، تیلی اور کہاں راجا بھوج کہاوت.
رک : کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا / گنگوا تیلی. یہ وقوعۂ قتل لارڈ صاحب کا ایک ایسے ادنیٰ قیدی کے ہاتھ سے ہونا ایک نمونہ قدرت الٰہی کا تھا ورنہ کہاں گنگو تیلی اور کہاں راجہ بھوج (۱۸۸۲ء ، تواریخ عجیب ، ۱۶۷). بھلا اس ناچیز سے اور آپ سے امیر کبیر سے کیا واسطہ ... کہیں افلاس و دولت میں میل ملاپ ہوا ہے ، کہاں گنگوا تیلی کہاں راجہ بھوج (۱۹۱۵ء ، دھوکا ، ۹۶). میری ان کی ملاقات یا خط و کتابت کا کیا امکان تھا ، کہاں گنگوا تیلی ، کہاں راجہ بھوج. (۱۹۳۹ء ، دید و شنید ، ۲۳۸).

---گئے تھے ، کہیں نہیں ، کہاں سے آئے ، کہیں سے نہیں کہاوت.
کرنا نہ کرنا سب بیکار ہوگیا ، نہ کہیں آئے اور نہ کہیں گئے ، وہیں کے وہیں رہے. خدا جانے کہ صبح کو بھی میاں فقیر بخش نے اپنی تروڈ کہ بیجان یا طلسم فرنگ ہی سمجھے ہیں ؟ البتہ اسی دن سے یہ مثل زبان زد ہو گئی ، "کہاں گئے تھے ، کہیں نہیں ، کہاں سے آئے کہیں سے نہیں". (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۹ : ۱۰).

---لا کر پھنسایا فقرہ.
بُرے سے پالا ڈالا ، بُری جگہ گرفتار کرایا ، کسی عذاب میں ڈالا ، کس بلا میں مبتلا کیا.
ملاؤں آنکھ تک اوس سے تو میں جی سے جُدا ہووے
کہاں لا کر پھنسایا اے مرے دل کا بُرا ہووے
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱۹۳).

---لگ م ف (قدیم).
رک : کہاں تک.
دیوانے دل کو سمجھانا ہوں لیکر
کہاں لگ ہوئے کوئی حائل کسی کا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۵۱).

---مر رہا فقرہ.
کہاں دیر لگائی ، کیوں دیر لگائی (نوراللغات).

---مر گیا فقرہ.
کہاں ناپید ہوگیا ، کہاں غائب ہوگیا ، کہاں چلا گیا. تمہارے یہاں کتا بھی تو تھا ، وہ کم بخت کہاں مر گیا تھا اس وقت. (۱۹۸۸ء ، تبسم زیرلب ، ۱۵۵).

---منھ فقرہ.
کسی لائق نہیں ، کسی قسم کی لیاقت نہیں ، جرأت یا حوصلہ نہیں.
بجز الحمد للہ اہلِ دیں کے
کہاں منہ وصفِ ربُّ العالمیں کا
(۱۸۳۶ء ، معروف ، د ، ۱۰۵).
کہاں منہ میرا اور منصور کی دار
کہاں تو اور کہاں اسرار ابرار
(۱۸۶۶ء ، تیغ فقر برگردن شریر ، ۲۰).

---نتوا تیلی ، کہاں راجہ بھوج / بھوگ کہاوت.
رک : کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی. سلکہ اور دراج کا جوگ ! کہاں نتوا تیلی کہاں راجہ بھوگ. (۱۹۰۸ء ، مخزن ، فروری ، ۳۵).

---ہے فقرہ.
(کلمۂ استفہام انکاری) یعنی علم و فکر ، دانائی ، ساز و سامان ، ذہانت ، لیاقت وغیرہ کہاں ہے ، کہیں بھی تو نہیں ہے.
بستاں کے بازار میں میں سجتی ہوں جیو
دلال کدھر ہور خریدار کہاں ہے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۸۵).

کنوائی عشق میں سب عقل تو نے
محبت تیری دانائی کہاں ہے
(۱۸۹۲ء ، دیوانِ محبت ، ۱۸۱).
رستے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہے وہ بندوبست
کس نے یہ روم و شام کی فوجوں کو دی شکست
(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۷). وہ کہاں ہے جس کا لڑکی کو انتظار ہے۔ (۱۹۸۲ء ، پرانا کھیل ، ۱۲۰).

--- یہ کَہاں وہ فقرہ.
ان کا کیا مقابلہ ، ان کا کوئی مقابلہ نہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کُہان (ضم ک) امذ.
(شتربانی) رک: **کوہان** (۱ ب و، ۵ : ۷). [کوہان (رک) کا مخفف].

کَہانا (۱) (فت ک) (قدیم). (الف) ف ل.
کہلانا ، موسوم ہونا ، مشہور ہونا.
قاف قلندر ہوکر آیا
ق والقرآن آپ کہایا
(۱۵۶۵ء ، جواہر اسرارالله ، ۱۳۸).
کوئی شاہ کوئی گدا کہاوے جیسا جس کا بنا نصیبا
جو کچھ ہوا انسی یہ خوش رہ قسمت میں اب رونا کیا
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۹۳).
ہزار اب مجھکو تو چھوڑے یہ چھوڑوں تجھکو میں کیونکر
مجھے تو فخر ہے بارے ترے عاشق کہانے کا
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱ : ۷۷).
اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیر
اور سب میں جو برا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۷).
نہیں کوئی میرا کہاں اب میں جاؤں
تم اپناؤ مجھ کو تمہارا کہاؤں
(۱۹۰۹ء ، مظہرالمعرفت ، ۱). (ب) ف م. **کہلوانا ، پڑھوانا.**
تمہیں نے خلق سے کلمہ کہایا
تمہاری شان میں قرآں آیا
(۱۸۳۱ء ، معجزۂ نبوی ، ۹). [کہاونا (رک) کی **تخفیف**].

کَہانا (۲) (فت ک) امذ (قدیم).
کہانی ، ضرب المثل ، کہاوت (پنجابی). [س : کتھانکم [illegible]].

کَہانت (فت نیز کس ک ، فت ن) امث.
فال گوئی ، غیب کی بات بتانا ، پیش گوئی کرنا ؛ وہ علم جس کے ذریعے پیش گوئی کرتے یا غیب کی باتیں بتاتے ہیں مثلاً علم نجوم وغیرہ.
کہ بقربِ کہانت وہ علام
یہ کہاں پیدا کیا ہے وہ طعام
(۱۷۹۱ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۷).
جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۲۳). کہانت ایک سخت بلا تھی جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی تھی۔ (۱۹۳۲ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹۳). رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ کہانت کا یہ الزام برائے نام بھی کوئی مناسبت نہ رکھتا تھا۔ (۱۹۸۰ء ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۲۶۷). [ع : (ک ہ ن)].

کَہانتی (فت نیز کس ک ، فت ن) صف.
غیب کی باتوں سے متعلق ، غیبی.
یہاں وجود میں تاباں بداہتی مہ وش
وہاں سجود میں براں کہانتی کُل فام
(۱۹۵۰ء ، سموم و صبا ، ۲۱۷). [کہانت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَہانی (فت ک) امث.
۱. **(ادب) قصہ ، افسانہ ، داستان ، حکایت.**
لاسیک ات کہانیاں کیج مختصر بیاموز
سب بھول علم ورق حرف دیگر بیاموز
(۱۶۷۹ء ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۰).
جس سے کھوئی تھی نیند میر نے کل
ابتدا پھر وہی کہانی کی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۰۰). علم بطور کھیل اور قصہ اور کہانی کے سکھلانا کہ لڑکوں کی طبیعت کھیل کود کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ (۱۸۸۹ء ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۹). کہنے والی اور لکھنے والی کہانی جدا ہو گئی۔ (۱۹۵۲ء ، جوش (سلطان حیدر)، ہوائی ، ۵). ۲. **زندگی کا کوئی واقعہ یا واقعات ، سرگزشت ، بیتی ہوئی بات ، حال احوال.**
پیداریہ تن سوں ہماری کہانی ہے
او چشم ساحرانہ ترا ٹونہ ٹالنہ کر
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۲).
ہماری بات محبت سیں تم جو گوش کرو
تو اپنی پریم کہانی تمہیں سناؤں کا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۸).
سنی مری سرگزشت وہ بولا
کس دوانے کی یہ کہانی ہے
(۱۸۰۱ء ، جوشش ، د ، ۱۷۱).
کہا میں نے ٹھہرو تو بولے یہ سُن کر
کبھی پھر سنیں گے کہانی تمہاری
(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۸).
رکھو گے لہجہ یہ راز نہانی
کہو گے کسی سے نہ تم یہ کہانی
(۱۹۰۹ء ، مظہرالمعرفت ، ۲۳).
یاد کتنی کہانیاں آئیں
حال ماضی کا اقتباس ہوا
(۱۹۷۵ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۳). ۳. **ہوائی بات ، من گھڑت بات ، بے بنیاد واقعہ.**
ہوئے عاشقاں روپ لیلیٰ نہ مجنوں
ولے ہوی ہمارے وقت او کہانی
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۶).

کسے ہے چین اے سفاک تیری حکمرانی میں
ستم وہ آنکھ سے دیکھے جو سنتے تھے کہانی میں
(۱۹۰۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۶). ۴. (مجازاً) **قصہ کہانی ، غیر ضروری بات ، بیکار بات ، بہلاوا.**
غالب کہ دل خستہ شب ہجر میں مر جائے
یہ رات نہیں وہ جو کہانی میں گزر جائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۰).
محبت ہے سرمایۂ زندگانی
حقیقت میں اتنی ہے باقی کہانی
(۱۹۰۲ ، نوبہاراں ، ۵۶). ۵. **خواب و خیال ، موہوم بات ، کالعدم بات.**
مرے ہو جو تھا عالم شوق تب
کہانی سی معلوم ہوتی ہے اب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۱).
بے قراری یار جانی ہو گئی
طاقت و تسکین کہانی ہو گئی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۰۹).
آزادی و مطلق العنانی
اس دور میں ہو گئی کہانی
(۱۸۶۸ ، مثنوی مادر ہند ، ۱۳).
گواہ ہیں داغ دل کہ یہ غم فقط کہانی نہ ہو سکے گا
یہ نقش جاں آفریں شریک نقوش فانی نہ ہو سکے گا
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۵۰). ۶. **طویل بات ، داستان.**
وہ فرماتے ہیں مجھ پر مہربانی
جو لکھوں وصف گل تو ہو کہانی
(۱۸۶۲ ، طلسم شاباب ، ۵). [رک : کہانا (۲) کی تصغیر].

---اُٹھانا محاورہ.
قصہ بیان کرنا ، ذکر چھیڑنا.
سجوگ بیوگ کی کہانی نہ اٹھا
پانی میں بھیگتے کنول کو دیکھا
(۱۹۸۶ ، مشعل ، ۱۳۳).

---بَنْنا ف س ، محاورہ.
مشہور ہو جانا ، شہرت پانا ، زبان زد عام ہو جانا ، قصے کی حیثیت اختیار کر لینا.
دفتر بنی کہانی بنی مثنوی ہوئی
کیا شرح سوز عشق کروں میں زباں نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۱). ہماری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ ہم کہانی بن جائیں اور ہماری شہرت ہر طرف بکھر جائے. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۸).

---بُنْنا محاورہ.
(ادب) کہانی تصنیف کرنا ، کہانی لکھنا ، داستان رقم کرنا. افسانے کی ایک تعریف یہ ہے کہ یہ زندگی کے کسی ایک پہلو ، ایک نکتے پر کہانی بُننے کے فن کا نام ہے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۲۱۲).

---پَن (---فت پ) امذ.
(ادب) کہانی کی خصوصیت ہونا ، افسانویت. آرائش محفل میں ... ایک بات یقیناً باغ و بہار سے بہتر ہے اور وہ یہ کہ اس میں کہانی پن کی کمی نہیں". (۱۹۸۶ ، فورٹ ولیم کالج ، تحریک اور تاریخ ، ۷۷). [کہانی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جوڑْنا محاورہ.
جھوٹی باتیں ملانا ، جھوٹ سچ کی آمیزش کرنا ، قصہ بنانا ، افسانہ گھڑنا. جن کی عادت تاریخ کے ساتھ کہانیاں جوڑنے کی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۶۳).

---چھیڑْنا محاورہ.
ذکر شروع کرنا ، تذکرہ کرنا ، بیتی بات کہنا ، سرگزشت سُنانا ، قصہ بیان کرنا.
کوئی چھیڑوں کہانی اور تازہ
ملو روئے بیاں پر جلد غازہ
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۱).
ہائے ظالم نے یہ کیا بات پُرانی چھیڑی
ہائے کس دور کی کس وقت کہانی چھیڑی
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۳۲).

---رَہْنا ف م ، محاورہ.
ذکر باقی رہنا ، تذکرہ جاری رہنا.
وہ ہو عدل جس کی کہانی رہے
زمانے میں نوشیروانی رہے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ ، ۵ ، ۱۲۳)).

---سُنانا ف م ، محاورہ.
۱. **قصہ بیان کرنا ، سرگزشت بیان کرنا ، حال احوال بتانا.**
اب کس طرح نہ آنکھ لگے گی نہ ناصحا
تو نے کہانی اس کی سنائی تمام شب
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۳۰). ۲. **ذکر کرنا ، یاد کرنا ، یاد رکھنا.** آخر کیوں ہیں وہ کہانی سنانے کے لیے پیچھے چھوڑ گئے ہیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۵۹).

---سُنْنا ف م ، محاورہ.
قصہ سُننا ، سرگزشت سُننا ، کہانی سنانا (رک) کا لازم.
سنوں سکھیاں بکٹ میری کہانی
بھئی ہوں عشق کے مارے دوانی
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱).
ندامت جو ہوئی دیں گالیاں افسانہ گویوں کو
وہ سُنتے تھے کہانی ذکر کچھ میرا نکل آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۶). رؤسا بستر سوتے وقت کہانی سنتے ہیں تا کہ نیند آ جائے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۸۶۶).
یہ تو مانا کہ سن کے سوئیں گے آپ
اور کہانی تمام اگر نہ ہوئی
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، ساز حیات ، ۳۰).

---کار صف.
(ادب) **کہانی لکھنے والا ، افسانہ نگار**۔ کیوں بھائی۔ یہ سیام تمہاری جی کیا ہی مکھ ہے نا۔ وہ جو کہانی کار ہیں؟" (۱۹۷۰ ، رنگ روتے ہیں ، ۳۰)۔ اُسے کہانی کار کی بات میں بھی کچھ منطق نظر آئی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۷۵) [کہانی + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کہنا ف م ؛ محاورہ.
قصہ بیان کرنا ، داستان سُنانا ، سرگزشت سُنانا۔ بارے کہانی کہی ساری رات ، آخر وہیج بات۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹۲)۔

سہواً کسی سے اپنی کہانی اگر کہوں
طاقت جواب دے کہ جو بار دگر کہوں

(۱۸۵۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۰)۔ ایک سال بھر مشا برج میں رہی تھیں وہ کہانی خوب کہتی تھیں۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۲)۔ جو بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے وہ کہانی کہنے اور لکھنے کا سلیقہ ہے۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۰)

---گو (---و مج) صف ؛ امذ.
داستان گو ، کہانی سنانے والا ، کہانی کہنے والا ، (کہانی کہنا بھی ایک فن تھا اور اس کے اُصول و ضوابط ہوتے تھے ؛ ان کے مطابق کہانی کہنے والا کہانی گو کہلاتا تھا ، جو عموماً رؤسا کے ہاں ملازم ہوتا تھا ، شوقیہ کہانی کہنے والے بھی کہانی گو کہلاتے تھے)۔

کچھ میں قصہ گو کہانی گو نہیں
میں ہوں ناخواندہ معانی گو نہیں

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۵۵)۔ [کہانی + ف : گو ، گُفتن = کہنا]۔

---گھڑنا ف م ؛ محاورہ.
اپنے دماغ سے کوئی بات یا قصہ بنانا ؛ قصہ گھڑنا ، جھوٹ بولنا ، بزرہ سرائی کرنا ، بے بنیاد بات کہنا۔ اب وہ کوئی نئی کہانی گھڑ رہا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۱۰)۔

---لکھنا ف م ؛ محاورہ.
کہانی تحریر کرنا ، قصہ کہانی تصنیف کرنا۔ ایک خاص کیفیت مجھ پر خود بہ خود طاری ہوجاتی ہے اور میں کہانی لکھنا شروع کردیتی ہوں۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱)۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف ؛ امذ.
فلموں کے لیے کہانی لکھنے والا ، افسانہ نویس۔ کہانی نویس اگر فلم سائنسی بنائیں گے تو اس اچھوتے موضوع میں بھی محبت کو ٹھونس دیں گے۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۱۸۲ : ۵)۔
[کہانی + ف : نویس ، نوشتن = لکھنا]۔

---ہے فقرہ.
غلط ہے ، صرف کہنے کی بات ہے ، سب جھوٹ ہے (نوراللغات)۔

کَہاوَت (فت ک ، و) امث.
۱. (ادب) **کسی واقعے یا قصے وغیرہ کا نتیجہ جو لگے بندھے الفاظ میں بطور مثال بیان کیا جائے ، کوئی فقرہ ، مصرع یا مقولہ جو بطور نظیر زبان زد اور مشہور ہو ، مثل ، ضرب المثل**۔

وایں کہاوت بر جا یاد آمد ؛ نکٹی بانکھا نھوتیا
ہنسی کیا لیجیے دیجیے

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، کت ، ۷۱)۔ تم اس دیو کا دل ہی دل میں غم کھاتی ہو یہ کہاوت تم پر پھب گئی ، مثل ، ہاتھوں مہندی پاؤں مہندی اپنے لچھن اوروں دیندی۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۷۵)۔ میری وہی کہاوت ہوئی کہ جس لے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۰)۔ وہی کہاوت ہے جب چلی نہ سواد آیا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۲)۔ کہاوت کی بنیاد مسلمہ تمثیل یا تلمیح ہوا کرتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۹)۔ ۲. **قول ، کہنا ، بات ، کہن**۔ صبا رفتار کی کہاوت کہ قران نظر ترتیب اور بادشاہ زنگبار ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۷)۔ فلسفے کے بارے میں ایک کہاوت مشہور ہے کہ ہر آدمی پیدائشی طور پر فلسفی ہے۔ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳)۔ ۳. **کہانی ، قصہ**۔

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو
کہاوت منے بات جو آئی سو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸)۔ بس بیان کرو اس کے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی امت کو خبر کرے۔ (۱۹۳۰ ، تنبیۃ الغافلین ، ۶۱)۔ جب مریم کے بیٹے کی کہاوت بیان کی گئی تو تیری قوم اس سے چلانے لگتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۸۳)۔ ۴. **مثال**۔ اس کی کہاوت کتے کی سی کہاوت ہوگئی۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۳۳)۔ ۵. **گھڑی ہوئی بات ، بے حقیقت بات ، کہنے کی بات**۔ رواج یا جی میں تری کہاوتیں اور کہانیاں ہی نہیں۔ (۱۹۲۸ ، باقر علی (داستان گو) ، کانا باتی ، ۱۰)۔ یہ کہاوت صرف کہاوت ہی ہے۔ (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۷۰)۔
[س : کہاوت कथा + वत]۔

---کہنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **ضرب المثل بیان کرنا ، کوئی مشہور مقولہ بطور مثال دہرانا ، گول مول بات کرنا**۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا پہنچے جب تم آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کوئی حدیث سنو تو کہاوتیں نہ کہا کرو۔ (۱۹۱۰ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۸)۔ بات بات پر کہاوتیں کہتی تھی۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰)۔ ۲. **کہانی بیان کرنا ، قصہ سُنانا**۔

بھڑوا ہے زن جلب ہے اور قلتبان بے شک
لا تھوں تکی کے اندر اس کی کہی کہاوت

(۱۹۶۱ ، زٹلی ، ۲ : ۱۸)۔

کَہاوَن (فت ک ، و) امذ ؛ = کہاون.
۱۲۸۰ **کوڑیوں کا مجموعہ نیز اس کے برابر مالیت کا ایک سکہ جو روپے کا دسواں حصہ ہوتا تھا**۔ چار کوڑیوں کا ایک گنڈہ ہوتا ہے ، پانچ گنڈوں کی ایک بودی اور چار بودیوں کا ایک پَن اور سولہ یا بیس پن کا ایک کہاون اور دس کہاون کا ایک روپیہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۲۹۷)۔ [س : کارشاپن یا کرشاپن काषाप॑ण یا कषाप॑ण]

کَہاوَنا (فت ک ، سک و) ف م (قدیم).
کہلانا ، موسوم ہونا.

معجزہ ہے صفائے حسن تمام
اس میں آدم کہاونا ہے جفی

(۱۷۰۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸). [کہانا (رک) کا ایک قدیم املا].

کَہاوَنْت (فت ک ، و ، سک ن) امث (قدیم).
رک : کہاوت.

آیے برس ہو گور ہوا اسنس بھولیا اوتار
دوست بھاو کر آپ ہے کہاونت سنگھار

(۱۸۵۹ ، گنج شریف ، ۱۷). [کہاوت (رک) کا انفی املا].

کَہْبَت (فت ک ، سک ہ ، فت ب) امث (قدیم).
رک : کہاوت. بیہودہ قصانی کیا جائے بیہ برائی ، از استماع این کہبت باز بیہم برتنم. (۱۷۳۲ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۲). [کہہ (کہنا) + وت ، لاحقۂ کیفیت].

کُہْبَت (ضم ک ، سک ہ ، فت ب) امث.
(طب) سیاہی مائل بھورا رنگ ، نیل. گڑ بیچنے والے اکثر اوقات گردوں اور جگر کی کہبت میں مبتلا ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۷). [ع : (ک ہ ب)].

کَہْتَر (فت مع ک ، سک ہ ، فت ت) صف.
زیادہ چھوٹا : کمتر ، چھوٹا ، ادنیٰ ، بہت حقیر.

بخش ہمناں اے سرور مہتراں
ہو بخشش لے عیوب بر کہتراں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۳).

پہنچے گر شعر اب ترے دفتر تلک
پہنچے ہے کہتر سے لے مہتر تلک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۷). زبور میں مسطور ہے کہ جو بلائیں زاں پر مسلط ہیں ان میں سے کہتر یہ ہے کہ اس کی روزی سے برکت اٹھ جاتی ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۸۱). کہتروں سے بھی ارشاد فرمائیے کہ آپ کی خوشی سے ہم بھی خوشی کریں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۷).

یہ تو سب سچ ہے مگر اس تمری کے عشق نے
کاؤں کے پنجوں میں ہر مہتر کو کہتر کر دیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۰۳).

یہ تو وضعداری تھی ہماری جھک کے ملے ہم سب سے
لوگ ہمیں کم مایہ سمجھے ہم کو کہتر جانا

(۱۹۸۸ ، جاند ہر بادل ، ۱۳۵). [کہ (کَہ (رک) کی تخفیف) + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض].

ـــو مِہْتَر (ـــو مع ، فت مع م ، سک ہ ، فت ت) امذ.
چھوٹا بڑا ، اعلیٰ و ادنیٰ ، عام و خاص.

دیکھو خاتون دوراں کا اسے شوہر کیا حق نے
او سر کا تاج بنتی ہے دیکھو کہتر و مہتر کا

(۱۹۸۵ ، معظم بیجاپوری ، د ، ۱۵).

کہتا ہے کہ تو مدح کبھی اس کی کہ کہ عدل
جس در پہ ہر اک کہتر و مہتر ہے برابر

(۱۸۱۳ ، پروانہ ، ک ، ۲). [کہتر + و (حرف عطف) + مہتر (رک)].

کَہْتَری (فت مع ک ، سک ہ ، فت ت) امث.
۱. **چھوٹا ہونا ، خُردی ، چھوٹا پن ، گراوٹ ، گھٹیا پن ، عاجزی.**

کہا جان وہاں مہتری کیتا ہوں
کسی تھار نیں کہتری کیتا ہوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۵). کہتری کے الجھاؤ کا مریض اس خیال کا شکار ہوتا ہے کہ میں دوسروں سے کمتر ہوں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۲). [کہتر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَہْتَرِین (فت مع ک ، سک ہ ، فت ت ، ی مع) صف.
سب سے چھوٹا ، سب سے حقیر (نوراللغات). [کہ (رک) + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کُل].

کَہْتے (فت مع ک ، سک ہ) ف م.
کہنا (رک) کا حالیۂ ناتمام **بحالت جمع یا مغیرہ مرکبات میں مستعمل.**

ـــبَن نہ پڑنا محاورہ.
کچھ کہہ نہ سکنا ، کچھ جواب نہ دے پانا. تمہیں کچھ کہتے نہ بن پڑے گا اور جواب معقول نہ سوجھے گا. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۱). اور بڈھا جیسے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر کہتے بن نہ پڑا. (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۴۰).

ـــسُنْتے (ـــضم س ، سک ن) : (الف) م ف.
شدہ شدہ ، آہستہ آہستہ ، رفتہ رفتہ. بہت کتابیں کہتے سنتے حفظ ہو گئیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۲۰).

کہتے سنتے جھوٹی شہرت شرف ہوتی ہے دنیا میں
جس کو قسمت سمجھا میں دراصل اس کا ہے کالنگ نام

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۲). (ب) صف. **سنی سنائی بات پر یقین رکھنے والے ، بغیر تصدیق کے بات مان لینے والے.** میرے دشمن عقل سے معذور ہوں کہتے سنتوں کے دماغ میں فتور ہوں. (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۱۹). [کہتے + سنتے (سننا (رک) کا حالیۂ ناتمام بحالت جمع یا مغیرہ)].

ـــسُنْتے نہ بنی فقرہ.
کچھ جواب نہ بن پڑا ؛ (فقرہ) صورت دیکھتے ہی ایسی ٹانگ لی کہ کچھ کہتے سنتے نہ بنی (نوراللغات).

ـــکَہْتے زُبان دبا جانا محاورہ.
کسی بات کو کہتے کہتے رہ جانا یا چھپا جانا ، باتیں کرتے کرتے کسی بات کو ٹال جانا ، کوئی بات کہتے کہتے رک جانا.

یا تو مجھ سے بدگماں ہو یا تو شرماتے ہو تم
کہتے کہتے کچھ زباں اپنی دبا جاتے ہو تم

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۵).

ـــکی زُبان نہیں پَکْڑی جاتی کہاوت.
کسی کو کچھ کہنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا ، کسی کی

زبان کو بند نہیں کیا جا سکتا ، کہنے والے کو کوئی نہیں روک سکتا. کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی ، لیکن تاویل کا تو یہ شخص بادشاہ ہے. (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۲۰). مارنے کا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں مگر کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی. (۱۹۲۸ ، انشائے بشیر ، ۲۰۷).

---کے ساتھ ہی م ف.
۱. **فوراً ، اسی وقت ، جھٹ پٹ** (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **بہت آسانی سے ، بلادقت** (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---ہی م ف.
رک : کہنے کے ساتھ ہی (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ہیں فقرہ.
روایت ہے ، لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے ، کہا جاتا ہے.

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۷). لیکن کہتے ہیں کہ **یہ لوگ چھوٹے** چھوٹے آدمی تھے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۵۵).

کُہنڈ (ضم ک ، فت ہ) صف.
(عو) **بے ڈھب ، بے ڈول ، بے ڈھنگا ، بھونڈا.** اصل تو یہ ہے کہ منشی سیراج علی صاحب کا نام اپنا کہنڈ اور کاوا کٹ ہے کہ شعر میں موزوں ہی نہیں ہو سکتا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۷). [غالباً کڈھب (رک) کا بگاڑ].

کَہَر (فت ک ، ہ) امذ.
گھوڑے کا ایک خاص رنگ (نوراللغات). [ف].

کُہَر (ضم ک ، سک نیز فت ہ) امث ؛ امذ.
فضا کے وہ آبی بخارات جو سردی کے موسم میں صبح اور شام کو دھند سی پیدا کر دیتے ہیں ، کہاسا ، کُہرا. کُہر برس رہا ہے جاڑے کے مارے لحاف سے مونہ باہر نکالنے کو جی نہیں چاہتا. (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۳۲). کیسی گہری اور اندھیری کُہر جس میں خون کے جلتے ہوئے دھبے ناچ رہے ہیں. (۱۹۳۲ ، انارکلی ، ۱۳۷). سردی اچھی خاصی ہے اور کُہر سڑک پر دور تک پھیلے دھوئیں کی طرح اٹا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۱۱). [س : کوہا + ر ، لاحقۂ کیفیت (بحذف و)].

---آلُود (---و مع) صف.
جس پر دُھند چھائی ہوئی ہو ، کُہر میں ڈھانپا ہوا ، دھند سے بھرا ہوا ، دھندلا. نیم تاریک فضا تھی ... کُہر آلود رات تھی ، اتنے میں وہ اجنبی واپس آگیا. (۱۹۵۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۶۷).

کُہر آلود موسم کی سختی سے بجتی رہی
بانو کی بھیگی چاندنی میں

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۸۹). [کُہر + ف : آلود ، آلودن = لتھیڑنا].

---پڑنا ف م ؛ محاورہ.
کُہر کا نظر آنا ، کُہر کا نمودار ہونا ، اوس گرنا. شام سے کُہر پڑنا شروع ہو گئی تھی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۸۵).

---چھانا ف م ؛ محاورہ.
کُہر کے سبب سے فضا کا دُھندلانا. میری آنکھوں کے سامنے کُہر سی چھا گئی. (۱۹۳۳ ، سرگذشت عروس ، ۸۶). بیوگی کی اداسی اور بے کسی کا کُہر اس پر چھا گیا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹۷).

کُہْرا (ضم مع ک ، سک ہ) امذ.
رک : کُہر.

برس میں دو دن میں کھل بھی گیا
ولیکن ہے کُہرا لطیفہ نیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۸). موسم نے بھی عالم کو اپنا کُہرے کا لحاف اڑھا دیا تھا. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۶). نو بج چکے تھے سارا منظر کُہرے کے غلاف میں ڈھکا ہوا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۹).

اوس کی آنچ سے پتّاں جل اٹھیں
نرم کُہرے کی ضو جھلملاتی رہے

(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۳). [کُہر (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---اُٹھنا ف م ؛ محاورہ.
کُہرا بُلند ہونا ، کُہر کا نمودار ہونا ، کُہر چھا جانا.

میرے جلنے سے کھلے گا راز گریہ خلق پر
اٹھ کے کُہرا سوزشِ دل کا دھواں ہو جائیگا

(۱۸۸۳ ، قدر (نوراللغات)).

---پڑنا ف م ؛ محاورہ.
رک : کُہر پڑنا. لوں کی شدت ، آفتاب کی حدت ، سردی کی کثرت ایک کو نہ مانیں چاہے برف گرے چاہے کُہرا پڑے ... قدم پیچھے نہ ہٹے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۴۹).

---چھانا ف م ؛ محاورہ.
رک : کُہر چھانا. آٹھ بج چکے تھے لیکن ابھی چاروں طرف کُہرا چھایا ہوا تھا ... لوگ الاؤ کے پاس بیٹھے ہوئے کل کے وقوعہ پر رائے زنی کر رہے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۱۲).

یہ معلوم ہوتا ہے ، ہے وقتِ شام
قیامت کا چھایا ہے کُہرا تمام

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۹). یہاں تک کہ زوال کا کُہرا چھا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۲۲).

کُہْرام (ضم مع ک ، سک ہ) امذ.
۱. **بہت سے آدمیوں کی ایک ساتھ گریہ و زاری ، رونا پیٹنا ، بہت سے آدمیوں کا ایک ہی مصیبت پر اکٹھا رونا دھونا.**

اور ہمراہ اک گروہِ عوام
سر بُرِہنہ اِدھر اودھر کُہرام

(۱۸۰۰ ، سحر و داد ، ۱۱).

گونجتی رہتی تھی جس میں سر خوشی و زندگی
آج ارمانوں کی اس محراب میں کہرام ہے

(۱۹۳۷ ، سموم و صبا ، ۵۷). ہائے ابا حضور کہاں چلے گئے! کہرام کے بے ہنگم شور میں محل سرا گونج رہی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۸). ۲. ہنگامہ یا شور و غل. جس مجلس میں ان کا کلام پڑھا گیا کہرام ہو گیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۳۶).

ایک کہرام ہے زنداں میں کہ چھٹ کر قیدی
کہتے ہیں جائیں کہاں پاؤں تو زنجیر میں ہے

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۵). اس کہرام میں خود بھی ایک کہکشاں کی طرح گھبرائے ہوئے اندھادھند بھاگ رہے تھے. (۱۹۸۶ ، شام کی منڈیر سے ، ۲۷۵). [غالباً س : کُل + رام राम + ا یا ، ع : قہر عام کا بگاڑ].

ـــــ اُٹھنا ف ل ; محاورہ.
(گریہ و زاری کا) شور بلند ہونا.

چشمِ گردوں نے دیا ساتھ اس کا
دل سے نالوں کا جو کہرام اٹھا

(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲).

ـــــ بپا ہونا / برپا ہونا ف ل ; محاورہ.
رک : کہرام پڑنا.

جب سے مری ہوئی ہیں ، تمھیں رونے سے ہر دم کام ہے
مرنے نہ ہونے سے بھرے گھر میں بپا کہرام ہے

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۵). مکے میں ہر طرف ایک کہرام برپا ہو گیا ، گھر گھر سوگ اور گلی گلی فریاد و ماتم کی سی کیفیت. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۵۲).

ـــــ پڑنا ف ل ; محاورہ.
واویلا مچنا ، ماتم ہونا ، رونے پیٹنے کا شور بلند ہونا. پھر تو محل میں کہرام پڑ گیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۰).

عترتؑ نے شبیر کو پہونچایا یہ پیغام
گھر میں دو اماموں کے پڑا ماتم و کہرام

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۷۱). آج محلوں میں کہرام پڑ رہا ہے. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، دہلی ، فروری ، ۲۳). محل سرا میں کہرام پڑ گیا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۸).

ـــــ ڈالنا ف ل ; محاورہ.
واویلا مچانا ، بلاپ کرنا ، پیٹنا ڈالنا ، شور و غل مچا دینا ، دہائی ڈالنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کرنا ف ل ; محاورہ.
ماتم کرنا ، رونا پیٹنا ، شور برپا کرنا.

کیا عجب ہے کہ اُدھر تمھیں اغیار اڑائیں
ہم ادھر نالہ و فریاد سے کہرام کریں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۰).

ـــــ مچانا ف ل ; محاورہ.
۱. **ماتم برپا کرنا ، واویلا مچانا.** نسیمہ کی رحلت معمولی موت نہیں ایک قیامت تھی جس نے شہر بھر میں کہرام مچا دیا. (۱۹۲۹ ، شب زندگی ، ۳۰).

چیخیں فریادیں میری بے گھر شاموں میں
کہرام مچاتی رہتی ہیں

(۱۹۸۳ ، سحر دو نیم ، ۶۹). ۲. **شور مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، تہلکہ مچا دینا.** اور پھر بتاؤ کہ یہ کیا معاملہ ہے جس نے گھر بھر میں ایک کہرام مچا رکھا ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۱). یہ نظریہ دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا اور ... سائنسی حلقوں میں کہرام مچا دیا. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۵).

ـــــ مچنا ف ل ; محاورہ.
۱. **ماتم بپا ہونا ، واویلا ہونا ، رونے پیٹنے کا شور بلند ہونا.**

غرض کہ گھر میں میرے مچ رہا ہے یہ کہرام
کہ جس کے لکھنے سے ہوتی ہے شق زبانِ قلم

(۱۸۳۰ ، امتحانِ رنگیں ، ۸). اندر سے باہر تک کہرام مچ گیا محل سرا ماتم سرا نظر پڑا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۶). کسی نے لکھا ، لالہ جی اجمیر گئے ، اور پڑھا گیا کہ ، لالہ جی آج مر گئے ، گھر میں کہرام مچ گیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۶۷).

مرنے کا میرے راز چھپایا نہ جا سکا
کہرام مچ گیا تھا اتر اُن کے گھر سے آج

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۶۱). ۲. **تہلکہ پڑنا ، ہنگامہ برپا ہونا.** دو چار عجیب سی آوازیں ایک دم بلند ہوئیں اور ختم ہو گئیں ، اس کے بعد گویا ایک کہرام مچ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۹۳).

کَہْرُبا (فت ک ، سک ہ ، ضم ر) امذ.
۱. **ایک درخت کا منجمد گوند جو پتھر کی طرح سخت ہوتا ہے ، اس کا رنگ عموماً زرد ہوتا ہے ، اسے کپڑے یا چمڑے وغیرہ پر رگڑنے سے اس میں مقناطیسی یا برق قوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ گھاس کے تنکوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے.**

دشمنِ علیؑ کے کہربا جوں پیلے ہوئے
حُبِ علیؑ تھے سکھ مجال ہوئے لال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸).

عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھ کھینچے
کہ تجھکوں کاہ تن عشق نے کیا ہے ضعیف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۵).

اے درد چھوڑتا ہی نہیں مجھ کو جذبِ عشق
کچھ کہربا سے بس نہ چلے برگِ کاہ کا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۹).

تم دلربا ہو دل کو اگر لے گئے تو کیا
جب کہ ہجر کے میں اثر کہربا کروں

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۶۷).

کانپے طبق زمیں کے ہلا چرخِ لاجورد
مانند کہربا ہوا مٹی کا رنگ زرد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۱). کہربا کو ضعفِ قلب اور خفقان کو دور کرنے کے لیے کھلاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۰۹).

۲. (نگینہ گری) ایک سرخی مائل نیلے رنگ کا قیمتی پتھر (ا پ و ، ۲ : ۹۶).

ہاتھ میں کہربا کی سمرن دیکھ
رنگ عاشق کا آج کاہی ہے

(۱۷۰۸ ، دیوان آبرو ، ۵۶). کہربا ڈھونڈتا تھا یاقوت پایا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۰). کہربا : اس پتھر کو انگریزی میں امبر ، فارسی میں کہربا ، ہندی میں امبر اور عربی زبان میں عنبر کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱). [کہ (کاہ (رک) کی تخفیف) + ف : رُبا ، رُبُودن - اچک لینا ، لے جانا].

---ئے شمعی کس ا ضا (---فت ش ، سک م) امذ.
مونگیا رنگ کا کہربا جو اکثر بطور دوا استعمال ہوتا ہے. کہربائے شمعی ، کتیرا ، باریک کرکے شربت انجبار میں ملا کر صبح کو کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۷). [کہربا + ے (حرف اضافت) + شمع (رک) + ی ، **لاحقۂ نسبت**].

کَہْرُبائی (فت ک ، سک ہ ، ضم ر). (الف) صف.
۱. **کہربا کا بنا ہوا ، کہربا کا.**

سمجھ کر کہربائی پیرہن کو
لپٹ جاتے تھے خار و خس بدن کو

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۳۰). اک جھڑا اور کنٹھ کہربائی اور ایک رومال سبز کاہی اپنے مرید میاں توکل حسین شاہ صاحب سے طلب فرمایا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹). ۲. **کہربا جیسے رنگ کا ، پیلا ، زرد.**

رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
کہربائی نہ کر خدا سوں ڈر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳). تاسف سے اپنے یاقوت لبوں کو گوہر دندان سے کاٹنا اور غایت افسوس سے اشک عقیقی چہرہ کہربائی پر بہانا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۶۱). ۳. **مقناطیسی ، کشش رکھنے والا.** اور بے انتہا دیکھنے کو جی چاہا آخر اسی وقت کوئی کہربائی کشش تھی جو یہاں تک کھینچ لائی. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۲۳). ان کی شخصیت میں ایک عجیب کہربائی کیفیت پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). ۴. برق ، **بجلی کا.** ایک مشہور اختراع کہربائی کا اور نتائج اس کے اور تار بجلی کی ڈاک اور لوہے کی سڑک. (۱۸۹۲ ، خط تقدیر ، ۱۷۰). برق کئی اسی حالت میں بن سکتا ہے جب انسان قوت برق یا کہربائی کے اصول سے کچھ واقف ہو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۱۶). سادھو کے پہلو میں سے بیٹے کے دو ہاتھوں نے کہربائی انداز میں برآمد ہو کر باپ کو دبوچ لیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۶). (ب) امث. ۱. **برق قوت ، برق رو ، بجلی.** اس کہربائی کا نام جو تانبے کی تختی میں ہو کر اس کے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہے کہربائی سالبہ رکھا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۹۶). ۲. **کشش ، جاذبیت.**

اللہ اللہ عشق کی وہ جھجک
حسن کی کہربائیاں توبہ

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۷۴). [کہربا (رک) + ی ، **لاحقۂ نسبت و کیفیت**].

---سالِبَہ (--- کس ل ، فت ب) امذ.
منفی برق رو. اس کہربائی کا نام جو تانبے کی تختی میں ہو کر اس کے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہے کہربائی سالبہ رکھا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۹۶). [کہربائی + ع : سالبہ (رک)].

---مُوجِبَہ (---و مع ، کس ج ، فت ب) امذ.
مثبت برق رو. اس کہربائی کا نام جو جست کی تختی میں ہو کر اس کے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہے کہربائی موجبہ رکھا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۹۶). [کہربائی + ع : موجبہ - مثبت].

کَہْرُبائیت (فت ک ، سک ہ ، ضم ر ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
۱. **برق قوت ، بجلی.** آبشار نیاگرا کو دیکھ کر مغرب کا باشندہ صرف یہی سوچ سکتا ہے کہ کیونکر اس کی قوت سے کہربائیت پیدا کی جائے. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ ، ۲ : ۹۰). ۲. **کشش ، جاذبیت.** اپنی سادہ معاشرت اور سب سے زیادہ اس مخفی کہربائیت سے جو ایک پرشباب نسائیت کا جزو لاینفک ہے ، سارے روم کو اپنا گرویدہ بنا لیا. (۱۹۵۱ ، حسن کی عیاریاں ، ۱۵). [کہربائی (رک) + یت ، **لاحقۂ کیفیت**].

کَہْرُبائیَہ (فت ک ، سک ہ ، ضم ر ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
برق قوت ، بجلی. بارش کے ساتھ کہربائیہ کا خروج ، نہیں معلوم کہ کہربائیہ بارش کی علت ہے یا بالعکس. (۱۹۳۱ ، رسوا ، المغالطات ، ۲۰۶). [کہربائی (رک) + ہ ، **لاحقۂ تانیث**].

کَہْرُبی (فت ک ، سک ہ ، ضم ر) صف.
مقناطیسی ، برق.

کہربی قطبین ہیں اے مہ تری تسبیح میں
کوکب سیارہ شان روشن پر اک دانہ ہوا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۳). [کہربائی (رک) کی **تخفیف**].

---کَل (---فت ک) امث.
بجلی کی مشین ، برق مشین. موزجہ کے بالمقابل کچھ فاصلے پر ایک کہربی کل ... رکھی جائے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۷۱). [کہربی + کل - مشین].

کَہْرَوا (فت ک ، ہ ، سک ر) امذ.
۱. **کہاروں کا ناچ اور گانا (جو اکثر صبح کے وقت گایا جاتا ہے).**

اٹھنا دوپٹے کا دبدبے کی تال
وہ بوٹا سا قد اور کہروے کی چال

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۹). ادھر کہروا شروع ہوا ادھر نوبتی نے صبح کی نوبت بجائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۵). رات کو صدر دالان میں محفل رقص و سرود جم جاتی جو مجرے سے شروع ہو کر چار بجے صبح کہروے پر ختم ہوجاتی. (۱۹۶۳ ، نشتری ، ۱۰۶). ۲. **ایک تال کا نام جس کے ماترے چار بول کے وقفے کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور اصل میں کلا آٹھ ہی ہیں** (ماخوذ : تحفۂ موسیقی ، ۱۰۰). دھن پیلو ، تال کہروا ، طرز ... میں تو بیاہی تھی گبرو جوان ... (۱۸۷۵ ، سلیاق تلوار (حباب کے ڈرامے ، ۳۲۲). ہمارے قومی ترانے کی تال کا آہنگ

تین تال اور کھروا تال کے مترادف ہے۔ (۱۹۶۱ء، ہماری موسیقی، ۱۸۷)۔ [کھر (کھار (رک) کی تخفیف) + وا، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

۔۔۔ ناچنا محاورہ۔
چکر لگانا، لوٹنا تڑپنا، بیچین ہونا۔ وہ چار چوٹ کی مار بتاؤں کہ بند بند ڈھیلا ہو جائے، کھوپڑی بڑی کھروا ناچے (۱۹۰۸ء، پس پردہ، ۹۰)۔ کوئی کھروا ناچتا اور کوئی لوٹن کبوتر کی طرح نظر آتا ہے۔ (۱۹۷۳ء، جہان دانش، ۱۷)۔

کَھُری (کسر مع ک، سک ھ) امذ؛ سے کھری۔
شیر ببر۔ آخرالذکر تین جانور بمقابلہ کھری کے انسان کے لئے کم اندیشہ ناک ہیں۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۶۰)۔ شیر یا کھری زیادہ تر ہندوستان، ہند چینی اور چین میں ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ء، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۲ : ۱۰۶)۔ [س : کیسری]

کَھُریز (فت مع ک، سک ھ، ی مج) امذ۔
زمین دوز نہر یا نالی جو اوپر سے بند ہو۔ کھریز کی چھت ... میں ہر ایک میل پر ایک سوراخ ہوتا ہے جہاں سے مسافر ڈول ڈال کر کھریز سے پانی نکال کر پی سکتا ہے۔ (۱۹۶۳ء، آپ بیتی، ظفر حسن، ۱ : ۸۸)۔ [کاریز (رک) کا ایک املا]۔

کُہسار (ضم مع ک، سک ہ) امذ۔
پہاڑ، پہاڑی سلسلہ، پہاڑی علاقہ، پہاڑی جگہ۔

سیمرغ اندر قاف قرار
پکڑیا جا کر کیہ کہسار

(۱۵۰۳ء، مثنوی نوسرہار، ۹۳)۔

تدرو اب دیکھ کر وو قد و رفتار
گیا ہے جا کے جا کہ اپنی کہسار

(۱۷۴۷ء، تصویر جاناں، ۹۶)۔

دل سنگین خسرو پر بھی ضرب اے کوہکن پہنچے
اگر تیشہ سر کہسار پر مارا تو کیا مارا

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۶۶)۔ کبھی سفید پوش کہسار کی سیر کبھی شکار (۱۹۲۲ء، گوشۂ عافیت، ۱ : ۱۸۳)۔

فاصلے قدموں میں دنیا کے سمٹ کر آئے
ایک ہی رنگ تھا کہساروں میں ویرانوں میں

(۱۹۸۳ء، زاد سفر، ۳۴)۔ [کوہسار (رک) کی تخفیف]۔

کُہساری (ضم مع ک، سک ہ) صف؛ سے کوہی۔
پہاڑ کا، پہاڑی؛ پہاڑی علاقے کا رہنے والا۔ گھاٹیوں سے ... جھرنا جھڑتا تھا، تدرو کہساری کے قہقہے تھے، بلبل شوریدہ کے چہچہے تھے۔ (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۵۹)۔ [کہسار (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

کُہستان (ضم مع ک، کس ہ، سک س) امذ۔
پہاڑوں کا سلسلہ؛ پہاڑی علاقہ، پہاڑ۔

دکھن ہور مغلاں کے درمیان
وطن دہر کہستان میں تھا اونہان

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۳۶)۔

وہ جوئے کہستان اچکتی ہوئی
اٹکتی لچکتی سرکتی ہوئی

(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۱۶۶)۔ [کوہستان (رک) کی تخفیف]۔

کُہستانی (ضم مع ک، کس ہ، سک س) صف۔
پہاڑی، پہاڑ کا؛ پہاڑی علاقے کا رہنے والا۔

حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں ملے شیریں بچن
شوق میں دل کوں جو فرہاد کہستانی کرے

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۳۰۰)۔ ظفر علی کی سیاسی شاعری تیز و تند کہستانی ندی کی طرح دشوار راہوں سے گزرتی ... اور شور مچاتی میدانوں کی طرف رواں دواں ہے۔ (۱۹۷۲ء، آواز دوست، ۱۳۷)۔ [کوہستانی (رک) کی تخفیف]۔

کَہف (فت مع ک، سک ہ) امذ۔
۱. غار، کھوہ، پہاڑ کے اندر ایک قسم کا خلا یا جوف۔

سناٹوں کی طرح سے رُکتے ہوا اڑتا پھرے
کہف جبل میں یوں جیسے گذرے ہیں ایام و سنیں

(۱۹۱۶ء، نظم طباطبائی، ۱۰۳)۔ **۲. پناہ، پناہ گاہ۔**

امیر اب ہو ذکر خدا و محمدؐ
وہ کہف متیں ہے یہ حصن حصین ہے

(۱۸۷۲ء، محامد خاتم النبیینؐ، ۱۳۱)۔

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷ء، حدائق بخشش، ۲ : ۲۰)۔

ملاذ و موئل و معقل، معاذ و کہف و کنف
امید ربنا سبھی ہے مؤتمن میرا

(۱۹۷۶ء، حمطایا، ۳۹)۔ [ع]۔

۔۔۔ اُلْاَنام (۔۔۔ ضم ف، غم ا، سک ل، فت ا) امذ۔
تمام انسانوں کی پناہ گاہ؛ مخلوقات کی پناہ گاہ۔

ہر درد و غم میں باعث آرام ہے یہ نام
کہف الانام و دافع آلام ہے یہ نام

(۱۸۷۵ء، مونس، مراثی، ۳ : ۱۰۳)۔ [کہف + رک : ال (۱) + انام]

۔۔۔ اُلْوَرا (۔۔۔ ضم ف، غم ا، سک ل، فت و) امذ۔
فانی مخلوقات کی پناہ گاہ، دنیائے فانی کی پناہ گاہ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سلمو، صلّو علی، کہف الورا، نورالہدا
چارہ ساز بے کساں، رحمت لقب ملجا (کذا) لنا

(۱۹۸۳ء، بیرے القا، ۱۳۲)۔ [کہف + رک : ال (۱) + وَرا / وَریٰ ۔ تمام مخلوق]۔

۔۔۔ وَرا (کس اضا ۔۔۔ فت و) امذ
رک : کہف الورا

وہی جو کہف ورا ہے، عماد کاف الامم
عقول و صادق الاقرار و استوار رسم

(۱۹۶۶ء، منحنا، ۱۷۰)۔ [کہف + ورا / وریٰ (رک)]۔

کَہفَک (فت مع ک ، سک ہ ، فت ف) امذ.
رخنہ ، چھوٹا جوف (ہڈی یا اعصاب وغیرہ میں). اس بافت کے خلیوں میں کہفک (Lacumae) ہوتے ہیں لہذا خود اس بافت کے اندر نالیوں کا ایک نظام پایا جاتا ہے. (١٩٦٣ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ١ : ٥١٥). [کہفہ (بحذف ہ) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

کَہفَکی (فت مع ک ، سک ہ ، فت ف) صف.
چھوٹے چھوٹے گڑھوں سے بھرا ہوا ، سوراخ دار ، مسام دار. کہفکی جوف کی سرائتی عقبت کے پیدا ہونے کا ... امکان ہوتا ہے. (١٩٣٧ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ٩). [کہفک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَہفَہ (فت ک ، سک ہ ، فت ف) امذ.
چھوٹا غار یا گڑھا ، کسی شے کا کھوکھلا حصہ ، جوف ، خلا. وراثی حیات میں تجربہ اس کہفہ یا خلوی فضا کو جس میں وہ قالب کے اندر مسکن رکھتا ہے ، بالکل پر کر دیتا ہے. (١٩٣١ ، نسیجیات ، ١ : ٣٠١). یہ لوہی ایک کہفے کو گھیرے ہوتی ہے ، جیسے کیھڑوں کا کہفہ کہتے ہیں. (١٩٧٠ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ٣٥٢). [ع : (ک ہ ف)].

کُہُک (ضم ک ، ہ) امث.
کوئل کی کوک ، مور کی آواز (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کہکنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَہکَش (فت مع ک ، سک ہ ، فت ک) امث (قدیم).
رک : کہکشاں.

دسیں نقش جوں نجم جلد ہور پھان
کہ دوراہی کہکش کرے آسمان
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢١).

لکھا اس پر کہکش کا خطِ غبار
کھینچا تس دھنک جدول زرنگار
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ١). [کہکشاں (رک) کی تخفیف].

کَہکَشاں (فت مع ک ، سک ہ ، فت ک) امث ؛ سے کاہکشاں.
وہ لمبی سفیدی جو اندھیری رات میں سڑک کی مانند آسمان پر دور تک گئی ہوئی نظر آتی ہے ، وہ اصل میں بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی قطار ہے ، کہکشاں اس وجہ سے نام رکھا گیا کہ اس کی شکل ایسی ہے کہ گویا کوئی گھاس گھسیٹتا ہوا چلا گیا ہے اور نشان پڑ گئے ہیں ، آکاس گنگا.

لیتے ہات میں چندر کی آرسی
کاڑتے مانگ جیوں کہکشاں سارکی
(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ٥٧). ہر تک جھاڑ کی بیل اس پر جوں کہکشاں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٩). آنکھ سے جو صرف ابر روشن نظر آتا ہے جسے کہکشاں کہتے ہیں اس میں بہت سے ثوابت کا اجتماع ثابت ہوتا ہے. (١٨٣١ ، مقاصد علوم ، ٥٦).

کہکشاں کہتی ہے قسمت کا ستارہ چمکا
ہو گا اس راہ سے حضرت کا گزر آج کی رات
(١٩٠٠ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ٩١). لاہور کی روشنیاں تقریباً غائب ہو چکی تھیں دور سے اب وہ زمین پر بچھی ہوئی ایک مدھم سی کہکشاں لگ رہی تھی. (١٩٨٧ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ٩). [کہ (کاہ (رک) کا مخفف) + ف : کشاں ، کشیدن - کھینچنا کا حالیۂ ناتمام].

کَہکَشانی (فت مع ک ، سک ہ ، فت ک) صف.
کہکشاں (رک) سے منسوب یا متعلق ، کہکشاں کا ، کہکشاں جیسا ، رنگا رنگ ، گنگا جمنی.

سوں چاند تارے جگ روشن لے کہکشانی مانگہ کا
چند نانہ ہوتے تابش ہے ہو گوری کے گوپے آنگ کا
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٦).

ذوق نکھرا کہکشانی بام و در بنے لگے
سنگ ریزے آئنے قطرے گہر بنے لگے
(١٩٦٦ ، الہام و افکار ، ٢٥٨). [کہکشاں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کُہُکنا (ضم ک ، ہ ، سک ک) ف ل.
١. پرندوں کا بلند آواز سے بولنا ، خاص کر کوئل کا کوکنا ، مور کا بولنا.

کہکتا ہے تن پنجرے میں جوں کبوتر
کہکنا ترا صبح کا ہو گا دلکش
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٣٠). کوکل و کوئل بسنت مالا کے کہکنے لگیں. (١٦٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٣٧). آموں کی ڈالیوں پر کوئل کہک رہی. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٣٣).

درختوں پہ طاؤس تھے جلوہ گر
کہکتے تھے بالبہجہ خوب تر
(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٢٣٦). **٢. (مجازاً) کھڑکنا ، ڈانٹنا ، کرخت آواز سے بولنا ، سختی سے بات کرنا ، چیخنا ، چلّانا.** اے ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازیں ... اس سے نہ بولو کہک کر جیسے کہکتے ہو ایک دوسرے پر. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ٦٩٦). [س : کُہُ + کر कुहुक + कर].

کُہکا (ضم ک ، سک ہ) امذ.
کھیڑا ، چھوٹا سا گانو جو پہاڑی کی تلیٹی میں نظر سے اوجھل ہو ، کھوکا. (اے و ، ٨ : ١٩٩). [غالباً کہ (کوہ (رک) کا مخفف) + گا (گانو کا مخفف)].

کَہگِل (فت مع ک ، سک ہ ، کس گ) امث.
١. بھوسا ملی ہوئی مٹی جس سے دیوار پر پلاسٹر کرتے ہیں. بالفعل مبلغ یک صد من بھوسہ واسطے مصرف کہگل بنگلہ ... مطلوب ہے. (١٨٣٩ ، کتاب الآغاز ، ٣٣٩).

ہوا ہوں خاک میں کاہیدہ ہو کر اس تمنا میں
درِ دولت سرائے یار کو حاجت ہے کہگل کی
(١٨٧٣ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ٨٩).

بلی کھچڑی کیوں نہ بیماروں کو دی جائے ظریف
یہ غذا بھی قصر تن کے واسطے کہگل بھی ہے
(١٩٣٧ ، ظریف ، ک ، ١١٥). **٢. لپائی ، پلاستر.**

شکستہ دل ہیں اس کی خاک در پہ رو کے لوٹیں گے

ارادہ چار دیوار عناصر پر ہے کہگل کا

(۱۸۵۲ ، مظہر عشق ، ۱۸۰). چونہ اور کہگل ذرا بھربری بلکہ خشک ہوجائے. (۱۸۹۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۰۲). [کَہ (کاہ (رک) کا مخفف) + گل (رک)].

---- کرنا ف م ؛ محاورہ.
پلستر کرنا ، لیپا پوتنا پھر کہگل کر دیں اس لحاظ سے کہ ویران اور خراب نہ ہو جائے. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۹۲). مٹی کا چبوترا ... اس پر لوہر کی کہگل کی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹۰ : ۸).

---- لگانا ف م ؛ محاورہ.
رک : کہگل کرنا (نوراللغات).

---- ہونا ف م ؛ محاورہ.
لپنا ، پلاستر کیا جانا. یہ کوٹھا مٹی سے کہگل ہوا ہوا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۹۲).

کَہَل (فت ک ، ہ) امث.
سستی ، کاہلی.

آمد گریہ قیامت ہے اگن میں جی کی

مارے ڈالے ہے یہ برسات ہماری کی کہل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷۹). [ع].

کَہْل (فت ک ، سک ہ) صف ؛ امذ.
ادھیڑ ، ادھیڑ عمر کا آدمی ، مرد میانہ سال ، تیس برس سے پچاس برس تک کا آدمی. ایک بوڑھا ایک جوان ایک کہل یعنی دو مونہہ ، سو میں نے جوان کی طرف دیکھا. (۱۸۰۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۹۶). پھر کہل اکاون برس تک ، پھر آخر عمر تک شیخ. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۶۳). [ع].

کَہْلا بھیجنا ف م ؛ محاورہ.
۱. کسی سے زبانی پیغام بھیج دینا ، کسی کی معرفت پیغام دینا ، دعوت دینا ، پیغام پہنچوانا.

سگل عالم کوں دعوت خاص ہور عام

کہلا بھیجیا ہے وو شاہ تکو نام

(۱۶۵۷ ، ننمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲ ، ۳۳ : ۱۶)). اس لئے لڑکوں کو کہلا بھیجا کہ آؤ چلو ، پل پر چل کر دریا کا تماشا دیکھو. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۲). میں نے اپنے اس قصد سفر کی اطلاع پاکستان کے وزیر اعظم کو دے دی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ دہلی سے واپسی پر میں بذات خود ان سے ملنے کے لیے آؤں گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۵). **۲. کہلوانا.** دریاں کی زبانی کیفیت خط کی کہلا بھیجی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۹).

کَہْلا دینا ف م ؛ محاورہ.
کسی کی معرفت پیغام دے دینا ، کہلوا دینا.

چندہ جب لینے گئے کہلا دیا بیمار ہیں

ٹل گئے جس دم کہا پہلے سے کچھ آرام ہے

(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیات اقبال ، ۱۰۱).

کَہْلا لینا ف م ؛ محاورہ.
اقرار کرا لینا ، اقرار لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کَہْلانا (۱) (فت مع ک ، سک ہ). (الف) ف م.
۱. رک : کہلوانا ، کسی عبارت کو منْھ سے نکلوانا ؛ کوئی بات اگلوانا. باری تو امۃ اللہ کی ہے ، لیکن فضیلت سے (کہانی) کہلانیے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۱۷). **۲. موسوم کرانا ، نام رکھوانا ، مشہور کرانا.** نیز وہ اپنے کو عامل بھی کہلاتے تھے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۶۲). اپنے کو میراثی اور پھر قریشی کہلانا شروع کر دیا. (۱۹۹۰ ، تاریخ بہقی ، ۶۳). **۳. کسی کی معرفت کہنا ، پیغام بھیجنا** (نوراللغات). (ب) ف ل. **موسوم ہونا ، مشہور ہونا ، زبان زد ہونا.**

میں یہ گھوڑا ہوا نگوڑا اب

کس کا کہلاؤں گا میں گھوڑا اب

(۱۹۳۲ ، گربل کتھا ، ۲۱).

جو دیوانہ ترا نہ عاشق مضطر نہ کہلاتا

تو خوبان جہاں میں تو پری پیکر نہ کہلاتا

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ ; ۳). عملی جدوجہد ... جو دکن کی سیاسی تاریخ میں تلنگانہ تحریک کہلاتی ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۹). [کہنا (رک) کا تعدیہ].

کَہْلانا (۲) (فت مع ک ، سک ہ) ف ل.
۱. الکسانا ، سست ہونا ، کاہلی کرنا ، کسل کرنا ، نڈھال ہونا.

جوانوں میں غزل کے آبرو کیوں کسل کرتا ہے

تو اک ادنیٰ توجہ بیچ کہہ لیتا ہے مت کہلا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

ترے چہرے کی گرمی سے ہوئیں بیمار یوں انکھیاں

کہ جوں خورشید کی تابش سے جاتے ہیں ہرن کہلا

(۱۷۵۳ ، مخزن نکات (دانا) ، ۳۰). کاہلی سے کہلانا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۳). **۲. ڈرنا ، خوف زدہ ہونا ، خائف ہونا ، ہڑبڑانا.**

تو جواں مرد ایسا کہلاتا ہے یار

نیند میں پھر کیوں تو کہلاتا ہے یار

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)). [ع : کَہْل (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَہْلْنا (فت ک ، ہ ، سک ل) ف م.
برباں کرنا (ماخوذ ؛ نوراللغات). [غالباً س : کاہل काहल - خشک ، پژمردہ ، سے].

کَہْلْوانا (فت مع ک ، فت نیز سک ہ ، سک ل) ف م.
۱. کوئی عبارت یا بات منْھ سے نکلوانا. پھر اون سے بعد وسول اذا اصابتھم (الخ) ... کہلوانا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰). بھی سے اسلام ہے اور میرا ہی دم مسلمانوں کو مسلمان کہلواتا ہے. (۱۹۱۷ ، نرینہ نامہ ، ۲ ; ۸). میں نے آپ کو ماموں خود نہیں کہا بلکہ مجھ سے کہلوایا گیا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۳۷). **۲. شعر تصنیف کرانا ، نظم لکھوانا.**

سودائی مجھے بنا کے چھوڑا
آخر کو کہلوا کے چھوڑا

(۱۸۸۲ ، تفسیر عشق ، -). ۳. **پیغام دلوانا ، کسی کی معرفت کہلانا** ۔ ابن عباس نے اپنے بیٹے علی کو عبدالملک کے پاس شام روانہ کیا اور یہ کہلوایا. (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۲۹۲) .
[کہنا (رک) کا متعدی المتعدی].

کہنا (فت مع ک ، سک ہ) ؛ سم کہتا . (الف) ف م .
۱. **(کسی مفہوم یا مطلب کو زبان سے) ادا کرنا ، منھ سے بامعنی آواز نکالنا ، بولنا .**

لطفی ترے جلن کی باکی کہاں ہے اس میں
جیوں پانچ پانڈواں کے کہنے مو دھرتی ہوں

(۱۵۰۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)).

نہ کے جانا نہ آنا ہے کئے میں
نہ کئے میں فائدہ نا چپ رہنے میں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۰).

بولا لڑکا کہیے اس کو یقیں
بات یہ ہرگز کہی میں نے نہیں

(۱۸۱۳ ، مجالس رنگیں ، ۲۲). تکبیر و قرات اپنی زبان سے اس طرح کہیے کہ اپنے کان سے سنے (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۷).

نئے انداز سے افسانۂ درد نہاں کہیے
نہ ہوں الفاظ جس میں اس زبان سے داستاں کہیے

(۱۹۳۰ ، احسن رہروی ، احسن الکلام ، ۱۷۱). وہ سراپا محبت تھیں ، سب پر جان چھڑکتی تھیں مگر غلط لفظ کی سہار نہیں تھی ، ادھر آپ نے کوئی غلط لفظ کہا اور انہوں نے ٹوکا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۷). ۲. **خبر دینا ، آگاہ کرنا .**

جوش بوجھے کی کہو میراں جی عالم اچھے کیتے
ہر کہیں سن جیتے تن اچھیں عالم تیتے

(۱۴۹۶ ، میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۳)).

اے سچ کہتے اشرف تجہ
مرتاں حق ہے اتنا بوجھ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)).

کمینہ ہنر کیع جو ہے سچ میں ایک
کہوں گا تسوں کوں آزما کے دیک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳).

بیتابی دل آج میں دلبر سوں کہوں گا
ذرّے کی طپش مہر منور سوں کہوں گا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۵). خورشید بہو نے کونسی جھوٹ سچ بات کہنے سے اٹھا رکھی تھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۹).
۳. **بتانا ، ظاہر کرنا ، عرض کرنا ، احساس دلانا .**

اتا میں کہوں نیک مرداں کی بات
دیا تھا خدا نے جن کو نجات

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۷۱).

منجے اپنا کہہ تیں کئے آپنا
کہو گا کہو پلچیا تیرے منتر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۸).

حاجت اپس کی کہہ وتواس سوں کہہ ولی
محتاج جس ترک ہیں قدیم و جدید یاں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱). ایک حجام طبیب کے پاس گیا ، کہا حکیم جی! میرے پیٹ میں درد ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۵).

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۸). قیاس تو یہی کہتا ہے کہ سنجیدہ ایسی جلدی یاں کرنے والی نہ تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۳). ۴. **پوچھنا ، سوال کرنا ، دریافت کرنا .**

جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی
گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کہ یوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸).

میرے آنسو میری آہیں بھی تو کچھ کہتی ہیں
میری افسردہ نگاہیں بھی تو کچھ کہتی ہیں

(۱۹۳۹ ، سخن مختصر ، ۱۷). ۵. **جواب دینا .** بادشاہ زادے نے کہا کہ میں جاؤں ہی گا ، پر ایک مرتبہ تم مجھ سے کہو کہ یہ باغ کس کا ہے اور تم کون ہو. (۱۷۶۹؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۵).

گھبرا کے سکینہ نے کہا تب بہ بصد یاس
کیا کہتی ہو تم مجھ کو تو جانے دو چچا پاس

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۳). ۶. **(شاعری) تصنیف کرنا ، لکھنا ، موزوں کرنا ، جوڑنا ، گھڑنا ، شعر وغیرہ بنانا .**

کہوں حمد میں یا کت رحماں کا — کہ او حمد زیور ہے ایمان کا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۰۷۸)).

مشکیں رقم قلم کا ہو توحید و نعت بعد
باعث کتاب کہنے کا لکھنا خیال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶).

غزل کہنے میں اب یہ مرتبہ ہے سوز کا یارو
کہ صائب اس سے جا بچے تو ہوکر لاجواب آوے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۳).

بجا ہے گر فلک پر فخر سے پھینکے کلاہ اپنی
کہے جو اس زمیں میں میر یک مصرع برجستہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۳).

نہیں ملتا کسی مضمون میں ہمارا مضمون
طرز اپنا ہے جدا سب سے جدا کہتے ہیں

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۵۰). یہ دور دستو نہ سنگ میں جیل میں کہی ہوئی آخری نظم اور آخری غزل کے بعد شروع ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۹۷). ۷. **(نام وغیرہ) رکھنا ، پکارنا ، کہلانا .**

فوج کفار سے حُر سبط نبی تک پہونچا
اس کو تقدیر اسے بخت رسا کہتے ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۸). دنیا میں دو قسم کے حقوق ہیں ، ایک خدا کے جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں اور ایک بندوں کے جنہیں حقوق العباد کہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۸). اسی قسم کی ایک اور دلچسپ مثال ایک مچھلی کی ہے ، ایک چھوٹی مچھلی جسے آرچر کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۳۳). ۸. **ثابت کرنا .**

ہمارے قتل کرنے کو تری آنکھوں سے لے ظالم
نگاہیں خود یہ کہتی ہیں ذرا ہم کو اشارہ ہو
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۸). یا تو یہ احکام یہ کہیں گے کہ یہ یکتا خاصہ ہمیشہ زیر بحث شے میں موجود ہوتا ہے یا پھر کہیں گے کہ زیر بحث شے ان چیزوں کی ایک علت یا لازمی شرط ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۵۹). **۹. سوچنا ، طے کرنا ، تہیہ کرنا ، خیال کرنا.** سو ہم نے کہا کہ ہم اور تُو باہم ہم قسم ہو جاویں اور تیرے ساتھ عہد کریں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۹۵). میں نے کہا تھا کہ کھانے پینے سے فراغت ہو کر پھر اس کے ساتھ سر ماروں گی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۵). کہتا کچھ ہے اور زبان سے نکلتا کیا ہے ، یہی کیفیت اس وقت بھگت کی تھی. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۴۳).

خدا جانے یہ انداز مزاج دوستاں کیا ہے
کہ دل کچھ اور کہتا ہے زباں کچھ اور کہتی ہے
(۱۹۵۶ ، صد رنگ ، ۱۱۵). **۱۰. سمجھنا ، رائے قائم کرنا.**

کہیے تو نہ ہوتا سو ہوئے کام سب
کہیے تو چھپیا بھید ہوئے فام سب
(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸).

بتا بھی بنے کو جب نہ پایا
کہنے لگی کیا ہوا خدایا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۹).

سوتا ہے لڑائی کے دن ایسا کوئی غافل
جو تمہیں کیا سن کے کہیں گے شہِ عادل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۸). **۱۱. سمجھانا ، تلقین کرنا ، بتانا.** کوئی کیوں اسے کہے کہ یوں ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

کہا تم نے کہ کیوں ہو غیر کے ملنے میں رُسوائی
بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہاں کیوں ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰).

یہ دن شباب کے ہیں کوئی کیا کہے ان کو
ابھی وہ کچھ نہیں اچھا بُرا سمجھتے ہیں
(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۲۰۹). میں جو کہہ رہا ہوں وہاں تمہیں کسی قسم کی بھی تکلیف نہیں ہوگی. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۱۵).
۱۲. پیغام دینا ، پیام پہنچانا.

جبرئیل کہیا سن رسولؐ
جس دن ہوں گے اُنے مقتول
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۳)).

اُردو کے دوستوں کو میرا سلام کہنا
پھر اس کے بعد ان کو میرا پیام دینا
(۱۹۹۲ ، اُردو نامہ ، لاہور (ضیا اسلام پوری) ، جنوری ، ۳۱).
۱۳. الزام دینا ، تہمت لگانا ، جھوٹی بات منسوب کرنا.

کہتا واعظ کا مومنوں کو بے دین
ہے آج کل ایماں کے لئے شرط یقیں
(۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲۲).

ناروا کہیے ناسزا کہیے
کہیے کہیے مجھے بُرا کہیے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۹). **۱۴. قرار دینا ، ٹھہرانا.**

قاتل بنے ہم اپنا مسیحا کہیں جسے
بیجاں کرے وہ جان سراپا کہیں جسے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۲۰۲). **۱۵. آرزو کرنا ، دعا مانگنا.** اس کا عجب حال ہوا ، کہا ، "یاخدا مجھے موت دے اور جلد دنیا سے اُٹھالے". (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۱). **۱۶. حکم دینا ، تاکید کرنا ، ہدایت دینا.** حضور بیگم نے مشاطہ سے کہا ہوا تھا کہ وہ لڑکیاں نظر میں رکھے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۵). **۱۷. ماننا ، اقرار کرنا ، تسلیم کرنا.**

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). **۱۸. فرمانا ، ارشاد کرنا.**

جور سے باز آئے پر باز آئیں کیا
کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). **۱۹. بحث کرنا ، تکرار کرنا ، حُجّت کرنا.**

ہوئی مدت کہ غالب مر گیا پر یاد آتا ہے
وہ ہر اک بات پر کہنا کہ یوں ہوتا تو کیا ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰). **۲۰. روایت کرنا ، بیان کرنا.**

گُل رُو کوئی ان میں ہے ، کوئی غُنچہ دہن ہے
کہتے ہیں بڑے حسن یہ زہرا کا چمن ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۳۴). **۲۱. یاد کرنا.**

یہ عشق یہ جوانی کیا روگ لگ گیا ہے
ہم بھی کبھی کہیں گے ہم بھی کبھی جوان تھے
(۱۸۸۴ ، قدر ، ک ، ۲۹۳). **۲۲. جپنا ، وظیفہ پڑھنا ، ورد کرنا ، کسی بات کو بار بار کہنا.**

ترک کر کے سب کفر اسلام کو
کہے ہیں مرہی کے نکنام کو
(۱۷۸۵ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۵)). **۲۳. اعادہ کرنا ، دوہرانا ، اعلان کرنا.**

جلے کا اب نہ چراغِ ستم کہو کہ نہیں
کہیں گے ہم نہ جفا کو کرم کہو کہ نہیں
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۸۳). **۲۴. ماننا ، اقرار کرنا ، تسلیم کرنا.**

گیا دلوں سے محبت کا مان کب سے گیا
نہیں جہاں میں وفا کا بھرم ، کہو کہ نہیں
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۸۴). (ب) امذ. **۱. مدعا ، مطلب ، مقصد.**

بگڑ کر جو وہ کہتے ہیں وہی کہنا ہمارا ہے
جہاں میں بیچنے والے بہت جوبن کے بیٹھے ہیں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۳). خیراتی کی بیوہ کا کہنا تھا کہ سایہ ہو گیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۰). **۲. پند و نصیحت ، بات.**

قائل ہے رئیس اس پہ ہمیشہ نہیں رہنا
ڈرتے نہ ہو مظلوم کے ساتھ برا کہنا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۴). **۳. بیان ، سخن.** انتان یہ تو کارٹون پروگرام ہے... بس ہمارا یہ کہنا تھا کہ ا کھڑ گئیں. (۱۹۸۵ ، تبسم زیر لب ، ۱۲۹). **۴. بات ، قول ، مقولہ.** یہ نصیحت جب کتاب میں مطالعہ کی بادشاہ کو خردمند وزیر کا کہنا یاد آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۶).

حالِ دل تم سے مری جان نہ کہنا کون سے دن
میرے کہنے کو بھلا تم نے سُنا کون سے دن
(۱۸۶۲ ، نظام ، ک ، ۹۳). ۵. **طعنہ ، چڑانے والی بات**. مرزا کے دل کو یاروں کا کہنا لگ گیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۲۶). ۶. (کیا کے ساتھ) **اچھی بات ، دلکش امر ، لُبھاوا ، بیان سے بالا بات**.

سخن میں یہ مزہ بیخود ترے کہنے کا کیا کہنا
محبت کی بھی ہے اک چاشنی شیریں نوائی میں
(۱۹۰۹ ، دُرِ شہوار ، ۵۷).

پوشیدہ ادائے دلبری کیا کہنا
ظاہر میں وہی شعِ نظری کیا کہنا
(۱۹۳۳ ، ترانہ ، ۵۳). ۷. **فرمان ، حکم**.

تمہاری عزتیں تھیں ، اوج تھا ، رتبہ تھا ، شانیں تھیں
تمہاری بات تھی ، احکام تھے ، کہنا تھا ، آنیں تھیں
(۱۹۲۰ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۶). [ب : **कहना (क)**].

---اور شے ہے ، کرنا اور شے ہے کہاوت.
منھ سے کہنے اور عمل کرنے میں بڑا فرق ہے ، زبانی باتیں کرنا آسان ہے مگر کر کے دکھانا مشکل ہے (جامع الامثال).

---آسان ہے ، کرنا مشکل کہاوت.
کوئی وعدہ کر کے یا بات کہہ کر نبھانے میں دقت پیش آتی ہے ، وعدہ کرنا آسان ہے پورا کرنا مشکل. جب ہم کہتے ہیں ... تو وہ کہتے ہیں کہ کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۰۲).

---بجا لانا محاورہ.
کہنا ماننا ، حکم کی تعمیل کرنا ، بات پوری کرنا ، کہنے کے مطابق عمل کرنا.

شوق کعبے لئے جاتا ہے ہوس جانبِ دَیر
میرے اللہ بجا لاؤں میں کس کا کہنا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۵).

---پھیرنا محاورہ.
بات ٹالنا ، فرمائش یا عرض وغیرہ کو رَد کرنا.

کہا اس سے کہ تو بھائی ہے میرا
کبھی کہنا نہ پھیروں گا میں تیرا
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۷۶۲).

---ٹالنا محاورہ.
رک : کہنا پھیرنا.

دعا کیونکر نہ ہو مقبول حضرتؐ کے وسیلے سے
کبھی ٹالا نہیں اللہ نے کہنا محمدؐ کا
(۱۹۰۹ ، دُرِ شہوار ، ۳).

---ڈالنا محاورہ.
کسی کا حکم نہ ماننا ، بات نہ ماننا (مخزن المحاورات ؛ نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---(اور) سُننا ، (الف) محاورہ.
۱. **ڈانٹ ڈپٹ کرنا**.

دل میں اس شوخ کے جو پاسِ وفا سو معلوم
کہنے سُننے کے لئے بات بنا رکھتا ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۶). ۲. **بہکانا ، سکھانا ، ورغلانا**. ہر وقت کے کہنے سُننے سے اپنا بھی مزاج بہک گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰). اگر کسی طرح کی خبر وحشت اثر آپ کو پہونچے تو اس کا بھی اعتبار نہ فرمائیے گا ، کسی کے کہنے سُننے میں نہ آ جائیے گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۳). ۳. **جواب دینا ، وکالت کرنا**. میں آپ کے ایجنٹ کے طور پر کہنے سُننے کو حاضر ہوں. (۱۹۲۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۱۰). ۴. **بات چیت کرنا ، بولنا چالنا ، گفتگو کرنا**.

چو شُد مدت بیا کے سات رہنے
مِرم باہک دیگر کہنے و سُنّنے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳). ۵. **گلہ شکوہ کرنا**.

کہنے سُننے نہیں کچھ ہم تو شمیم بحر میں ہر
نالۂ دل کا جواب آہِ جگر دیتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۶). ۶. **بیان کرنا ، اظہار کرنا**. مُشک کی بُو اس کی خو پر دال ہے ، کہنے سُننے سے کیا ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۴۷). ۷. **منت سماجت کرنا ، سمجھانا بجھانا**. کسی کے کہنے سُننے کا اس پر اثر نہ ہو گا. (۱۹۲۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۰۲). آخر بہت کہنے سُننے سے راضی ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). (ب) امذ. **اثر و رسوخ ، رسائی ، دخل ، اختیار ، پہنچ ، سفارش**. محل میں سب اختیار انہیں کا ہے ، آج جو کہنا اور سُننا ان کا ہے کسی کا نہیں. (۱۸۶۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۱). نہرو کو پھر پاکستان کی دوستی کا خیال آیا ، کچھ تو اپنی سرحدوں پر پاکستان کا دباؤ کم کرنے کے لیے اور کچھ مغربی طاقتوں کے کہنے سُننے پر. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۵).

---سُننا چلنا محاورہ.
دخل ہونا ، رسائی ہونا (نور اللغات).

---کرنا محاورہ.
حکم بجا لانا ، بات پوری کرنا ، کہنے کے مطابق عمل کرنا ، کہنا ماننا.

میں نے کب اوس کا نہیں کہنا کیا
طیش کیوں مجھ پر جنوں کھائے گا
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۹).

دکہا کر نہ دل تم مری جان جاؤ
یہ کہنا کرو ، یہ کہا مان جاؤ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۹۹).

حالِ دل جس نے سُنا گریہ کیا
ہم نہ روتے ہاں ترا کہنا کیا
(۱۹۲۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۵۵).

---گرنا محاورہ.
بات رد ہو جانا ، بات بے وقعت ہو جانا. مایا نے یہ الفاظ اتنی

(کہانی ، اس بے رحمی سے کہی کہ ایشور داس کا کہنا گر گیا ، اس نے دوبارہ کچھ نہ کہا جھکے سے چلا گیا۔ (١٩٣٦ ، پریم چالیسی ، ٢ : ١٣٦)۔

---ماننا محاورہ۔
بات ماننا ، حکم ، صلاح یا نصیحت پر عمل کرنا۔

ہمارے حق میں نادانی ہوئی کہنا غیر کا ماننا
گلا اب کیا کروں اس شوخ کی میں خوردہ سالی کا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٢٠١)۔

نہ میری سُنے وہ نہ میں ناصحوں کی
نہیں ماننا کوئی کہنا کسی کا
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٩١)۔ سیاسی امور میں کسی کا کہنا نہیں مانا جا سکتا۔ (١٩٢٥ ، مینا بازار ، ٩٣)۔

کہاں دونوں میں اپنے بس کی تھی بات آرزو لوٹی
نہ کہنا مانتے ان کا کہ اپنی آن پر جاتے
(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ١٠١)۔

---نہ سُننا محاورہ۔
چُپ رہنا ، خاموش رہنا (مہذب اللغات)۔

---نیچا ڈالنا محاورہ۔
بات کو نظر انداز کرنا۔ خان صاحب کا کہنا نیچا نہ ڈالیے۔ (١٩٣٤ ، اصلاح حال ، ٩٦)۔

---ہونا محاورہ۔
بات پوری ہو جانا ، بات کا اثر ہونا۔ کچھ ان کا کہنا ہوا رفتہ رفتہ سارا کام باورچی خانے کا اپنے ہاتھ سے کرنے لگی۔ (١٨٧٤ ، مجالس النسا ، ١ : ٣٠)۔

---ہی کیا ہے فقرہ۔
کیا ہی بات ہے ، تعریف کیا ہو سکتی ہے۔

اگر سن لیں وہ حال زار اے داغ
تو ترے کہنے کا پھر کہنا ہی کیا ہے
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٨٢)۔

کُہْنا (ضم مع ک ، سک ہ) صف۔
رک : کہنہ۔ دونکر پر ایک کہنا بدھا اچھتا ہے۔ (١٩٣٥ ، سب رس ، ٩٠)۔ [کہنہ (رک) کا ایک املا]۔

کَہْناں (فت مع ک ، سک ہ) ف م (قدیم)۔
رک : کہنا۔ کہو کہناں اور کہو کہاناں ، کہ سوونان عادت لی۔ (١٨٠٣ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ٣٠٨)۔ [کہنا (رک) کا اٹکی تلفظ]

کَہْناوَت (فت ک ، سک ہ ، فت و) امث (قدیم)۔
رک : کہاوت (بیس)۔ [کہنا (رک) + وت ، لاحقۂ کیفیت]

کُہْنَگی (ضم مع ک ، سک ہ ، فت ن) امث۔
پرانا پن ، قدامت ، قدیم ہونا ، بوسیدگی ، کہن سالی۔ اس میں سے جھناسی بڑا اسلوک ... کتنے مختلف مذہب و ملک کے روپوں کو

اور کہنگی عالم کی کیفیتوں کو باقی ہے۔ (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٥٠)۔ کاغذ کی کہنگی یا خط کی شان سے کتابت کا ٹھیک زمانہ متعین ہو سکتا ہے۔ (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ٧٠)۔ جب اس کا اپنا بیٹا اس کی پرانی اقدار کو ریجکٹ کر دیتا ہے تو اسے قدروں کی پائمالی اور کہنگی کا احساس ہوتا ہے۔ (١٩٨٤ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ١٥٠)۔ [کہنہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُہْنَہ (ضم مع ک ، سک ہ ، فت ن) صف۔
پرانا ، قدیم ، سال خوردہ ، دیرینہ ، فرسودہ۔

ڈھلیں دین کے زود دیول قدیم
گریزاں ہوئے دیو کُہنے عظیم
(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١١٣)۔

دیا عشق کی بات کوں تو سواد
کیا کہنہ قصہ زمانے نے یاد
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٢٨)۔

حاجت ایس کی کہنہ و نو اس سوں کہہ ولی
محتاج جس لزک ہیں قدیم و جدید یہاں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣١)۔ عجب خالق ہے کہ بعد موت کے استخوان کہنہ ... کو زندہ کرتا ہے۔ (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٦٥)

جو کُہنہ ہوئے تو پھر آرزو
ہر اک گھونٹ میں ہے لذت نئی
(١٩٥١ ، آرزو لکھنوی ، ساز حیات ، ٣٢)۔ اور چاہتے ہیں کہ اس جدید عہد میں کہنہ اور فرسودہ بلاؤں کو پتھر کا بنا دیں۔ (١٩٨٦ ، آنکھ اور چراغ ، ١٨٣)۔ [ف]۔

---اِدْراکی (---کس ا ، سک د) امث۔
تجربے کی منزلوں سے گزرا ہوا شعور۔

فروغ شمع نو سے بزم مسلم جگمگا اُٹھی
مگر کہتی ہے پروانوں سے میری کہنہ ادراکی
(١٩٢٣ ، بانگ درا ، ٢٥١)۔ [کہنہ + ادراک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث۔
قدیم رسم و رواج پر سختی سے قائم رہنے کا عمل

ملت رومی نژاد کُہنہ پرستی سے پیر
لذت تجدید سے وہ بھی ہوئی پھر جواں
(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ١٣٥)۔ [کہنہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---پوش (---و مع) امذ۔
پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ؛ مراد : فقیر ، درویش۔

آیا اک اس شہر پر کُہنہ پوش
جو پہنے تھے اس خرقہ تھے کفن و دوش
(١٩٠٠ ، خاور نامہ ، ٧٤٧)۔ [کہنہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا]

---سال صف۔
بڑی عمر والا ، کُہن سال۔ عابد صد سالہ اس کے سامنے چشم کو

دیکھیے ہی خرابات ہو جاوے اور زاہد کہنہ سال سومنات. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٦٠).

محفل میں آج شیخ کہن سال ناچ جائیے
دو گھونٹ ایسے پلاؤ مئے کہنہ سال کے

(١٩٣٢ ، ریاض رضواں ، ٣٦١). [کہنہ + سال (رک)].

---سالی اث.

بُڑھاپا ، پیری ، ضعیفی ، پُرانا پن.

کہنہ سالی میں ہے جیسے خرد سال
کیا فلک پیری میں بھی جاہل ہے میاں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٤٣). کہنہ سالی میں اس کی ذہنی قوت کے دونوں متضاد عناصر ... باہم مل کر شیروشکر ہو گئے. (١٩٣٠ ، معیار افکار ، ٢٥). [کہنہ سال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَمَل (---فت ع ، م) صف.

تجربہ کار ، خرانٹ ، گھاگ ، گُرگ باراں دیدہ ، پُختہ کار ، ماہر. یہ برائے سردار کہنہ عمل سپاہی تھے کہ ہمیشہ بیرم خان کی آنکھیں دیکھتے تھے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٢٠٨). [کہنہ + عمل (رک)].

---فروش (---فت ف ، و مج) صف.

پُرانا مال بیچنے والا ، کباڑی ، کباڑیا. ہر روز شام کو کہنہ فروشوں اور سستا مال بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں. (١٩٣٧ ، زندگی نقاب چہرے ، ٣٨). [کہنہ + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---کار صف.

چالاک ، تجربہ کار ، مشاق ، پُرانا پاپی.

سو ایسے میں روباہ ایک کہنہ کار
ملیا سو دیکھیا اوس کوں دلگیر ابار

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٥٠). [کہنہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---لَنگ (---فت ل ، غنہ). (الف) امذ.

وہ گھوڑا جو پیدائشی لنگ کرتا ہو اور اس کا یہ عیب یا نقص لاعلاج ہو ، پیدائشی لنگڑا گھوڑا.

وہی ہوتا ہے کہنہ لنگ گھوڑا
کہ جو کرتا ہے اول لنگ تھوڑا

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٨). جو گھوڑا کہ چلتے وقت تھوڑا تھوڑا لنگ کرتا ہو ایسے گھوڑے کو کہنہ لنگ کہتے ہیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٣٨). او تو سن ٹوٹے ، تجھ میں سب طرح کا عیب ہے ، حشری ، کموی ، کہنہ لنگ. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ١ ، ٩ : ٣٥٣). (ب) صف. **لنگڑا ، سُست رفتار.** مرہم مکی کو لکھتے ہیں کہ ٢٥ برس سے یہ کہنہ لنگ مہم اسی طرح چلی جاتی ہے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٦٣٢). [کہنہ + لنگ (رک)].

---مَشّاق (---فت م ، شد ش) امث.

مہارت ، تجربہ کاری. اس لئے باوجود کہن سالی اور کہنہ مشاق کے آخر عمر میں کلام اپنا مرزا جان جاناں مظہر کو بھی دکھاتے تھے. (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٢٠٦). [کہنہ + مشاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشْق (---فت م ، سک ش) صف.

ماہر ، تجربہ کار ، پرانے ، منجھے ہوئے.

ہر غزل میں تازگی مشکل ہے اے طبع رسا
کہنہ مشقوں کو بھی ہاتھ آتے ہیں مضموں کم نئے

(١٨٤٢ ، مرآۃ الغیب ، ٣٠٨). البتہ شاذ مواقع پر کہنہ مشق اساتذہ کے لیے مرزا غالب کی پیروی بھی قابل اعتراض نہیں. (١٩٨٣ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ٣٠). [کہنہ + مشق].

---مَشْقی (---فت م ، سک ش) امث.

مہارت ، تجربہ کاری.

کہنہ مشقی انہیں ایجاد سکھا دیتی ہے
ہر ستم لطف میں دیکھا تو نیا ہوتا ہے

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٢١٨). جو غزلیں لکھی ہیں ... ان کی پختگی اور کہنہ مشقی پر دلالت کرتی ہیں. (١٩٨٨ ، مزاج اور ماحول ، ١٠). [کہنہ مشق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَہَنْہار (فت ک ، ہ ، سک ن) صف (قدیم).

کہنے والا ، بیان کرنے والا ، راوی.

کہنہار ہو قصۂ دلپذیر
کہی کھول کر بات یوں بے نظیر

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٢٨).

ہو نقش ہے کیا تو میں کہنہار
اس تن مٹی میں نیا جیونہار

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٨٦). [کہن (رک) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

کَہْنی (١) (فت مج ک ، سک ہ) امث.

بیان کرنے کے قابل بات. پھر جو لکھا توزک ہیں تو ہوا کوئی کہنی ان کہنی اٹھا نہیں رکھتیں. (١٩٥٣ ، اپنی موج میں ، ١٠٩). [کہن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

کَہْنی (٢) (فت ک ، سک ہ) امث (قدیم).

رک : کہانی.

عشق سُہنے میں ہیں دیکھیا ایک سُہنا
سا تو کہانیاں کہتے سنتا میری کہنی

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٠٨). [کہانی (رک) کی تخفیف].

کُہْنی (ضم ک ، سک ہ) امث ؛ ج : کوہنی ؛ کونی.

١. کلائی اور بازو کا درمیانی جوڑ جس کے ذریعے ہاتھ مُڑتا اور حرکت کرتا ہے ، مرفق ، آرنج. تکیے پر کہنی دھرے ... کنارے نہر کے بیٹھی تھی. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، ٥٦). ان مشلہ کا انتہائی کمال یہ تھا کہ جب داہاں ہاتھ کٹ گیا تو کہنی میں کھنچی باندھ کر لکھا تھا. (١٩٥٩ ، خطاطی اور ہمارا رسم الخط ، ٤٣). غلام محمد نے کہنی سے باہر کی طرف اشارہ کیا. (١٩٨٨ ، شب ، ٢٠٩). **٢. آستین کا درمیانی حصہ.** اچکن کی کہنی مسک گئی دو ایک دن میں اور نکل جائے گی. (١٩١٨ ، سراب مغرب ، ٥١). **٣. کسرت کرنے کا ایک سہ گوشہ آلہ ، ورزشی آلہ ،**

ورزش کرنے کا بکونا آلہ . قریب ہی ... بڑیوں پر ہر چہار سمت ، ان پر لیزم ... کہنیاں وغیرہ قاعدے سے رکھی تھیں . (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٥٤) . ٣ . (بھنڈے برداری) جفے کے نیچے سائسنی کے بیچ کا جوڑ جس کی وجہ سے نے حسب خواہش ہر طرف موڑی جا سکتی ہے : قلفی (ا ب و ، ٤ : ١٠٢) . [کوہنی (رک) کا مخفف] .

ـــــ اُکھڑنا محاورہ .

کُہنی کے جوڑ کا الگ ہو جانا ، کہنی کے جوڑ کا اُتر جانا . قیس کی کہنی اکھڑ گئی تھی اور بائسکل ٹوٹ گئی تھی . (١٩٣٠ ، سجاد حیدر ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ٣) .

ـــــ توڑ (ـــــ و مج) امذ .

کُشتی اور فن ضرب کے ایک داؤں کا نام جس میں حریف کی کہنی پر جوابی ضرب لگائی جاتی ہے . سامنے کے آٹھ بیچ یہ ہیں ... کہنی توڑ ... چکر سلطانی . (١٨٤٣ ، عقل و شعور ، ٣٣٦) . کہنی توڑ کی یہ ترکیب ہے کہ اپنی چھری اس کے ہاتھ پر سے اتار کے اس کا بایاں ہاتھ لے جا کے اس کے دائیں پاؤں کے پنجے پر رکھیے . (١٩٢٥ ، فن تیغ زنی ، ٨٣) . [کہنی + توڑ (توڑنا (رک) سے حاصل مصدر)] .

ـــــ توڑ کرنا محاورہ .

کُہنی توڑ کا داؤں چلانا . کہنی توڑ کرے تو ... پاؤں کے پنجے پر رکھیے . (١٨٩٨ ، آئین حربیہ و قوانین ضربیہ ، ١٤٨) .

ـــــ توڑ کی چھین امث .

(بنوٹ) ایک داؤں کا نام جس سے حریف کے کہنی توڑ داؤں کی کاٹ کی جاتی ہے . بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... کہنی توڑ کی چھین . (١٨٤٣ ، عقل و شعور ، ٣٣٨) .

ـــــ چلانا محاورہ .

رک : **کُہنی مارنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) .

ـــــ دار صف .

١ . **کہنی کی شکل کا ، زاویہ دار ، وہ اقلیدسی شکل جس میں دو خطوط مستقیم ایک نقطے سے مختلف سمتوں میں نکلتے ہوں .** ان کے محاس (Antennae) زانو دار (Beniculate) یا کہنی دار (Elbowed) ہوتے ہیں . (١٩٤١ ، حشریات ، ١٠٦) . ٢ . (املا) **اردو رسم الخط میں ہائے ہوز لکھنے کا ایک طریقہ جس میں عام طور پر لکن نہیں ہوتی .** لفظ " گھر " میں دو چشمی " ھ " لکھی جائے گی یا کہنی دار ؟ (١٩٤٣ ، اردو املا ، ٥٥) . ترکیب طرفین میں اس کی صورت بدل جاتی ہے اور اس صورت کو کہنی دارہ کہا جاتا ہے . (١٩٨٤ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ٦٠) . [کہنی + ف : دار ، داشتن = رکھنا] .

ـــــ دار بیل (ـــــ سک ر ، ی مج) امث .

ایسی کڑھت کی بیل جس کا کام خم دار ہو (ماخوذ : فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات) . [کہنی دار + بیل (رک)] .

ـــــ دار گوٹ (ـــــ سک ر ، و مج) امث .

نکیلے خم والی ، کنکری کی گوٹ ، زنانے پائجامے کی ایسی گوٹ جس کے کام میں کہنی کی طرح خم ہوتے ہیں (فرہنگ اثر) . [کہنی دار + گوٹ (رک)] .

ـــــ کھانا محاورہ .

کُہنی کی مار سہنا ، دھکا برداشت کرنا ، کہنی کی ضرب سہنا . جب ذرا طبیعت سنبھلی تو اپنی جگہ سے اٹھے اور لوگوں کی کہنیاں کھاتے ، دھتکاریں سہتے گیلری کے جنگلے تک پہنچے . (١٩٣٤ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ٤٠) .

ـــــ مارنا ف مر ؛ محاورہ .

١ . **کسی کو سامنے سے ہٹانے یا پہلو میں بیٹھے ہوئے کو اشارہ یا تنبیہہ کرنے کے لیے کہنی سے ہٹانا ، دھکیلنا ، دھکا دینا .** انبوہ کو چیر کر اور سب کو کہنیاں مار کر آگے نکل گیا . (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٦٠٨) . دوسرے کو کہنی مار کر آگے بڑھ جانے کی ہر دم مشق سہنا ہے ، ساتھی کو سہارا دے کر آگے بڑھانے کا کبھی نام نہیں . (١٩٣٦ ، تعلیمی خطبات ، ١٩٨) . ٢ . **کہنی سے اشارہ کرنا ، آگاہ کرنا ، متوجہ کرنا** (علمی اردو لغت) .

کَہْنے (فت مع ک ، سک ہ) امذ .

رک : **کہنا جس کی یہ تعریفی شکل امالہ ہے ، تراکیب میں مستعمل .** میں کیا کہوں میرا تو کچھ کہنے کا منہ نہیں ، نہ کہنے میں منہ دکھانے کی جگہ ہے . (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٩١) .

ـــــ پَر / پَہ جانا محاورہ .

کسی کے کہنے پر عمل کرنا ، کہے میں آنا ، بہکانے میں آنا .

> پچھتائے گا آخر تو مجھے چھوڑ کے اے یار
> کہنے پہ تو ہر ایک مخالف کے نہ جا دیکھ

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٢٤٠) .

ـــــ پَر / پَہ چلنا محاورہ .

رک : **کہنے پر جانا .**

> سوت کے کہنے پہ دن رات ہیں چلتے اب تو
> ان کو دینا میری منظور اذیت ٹھہری

(١٨٤٩ ، جان صاحب ، د ، ٢ : ٢٦٥) .

ـــــ سُنّے امذ ؛ ج .

کہنا سننا (رک) کی محرف شکل ؛ تراکیب میں مستعمل .

ـــــ سُنّے پَر / میں آ جانا محاورہ .

بہکانے پر کاربند ہونا ، دشمن وغیرہ کی بات کا اعتبار کر لینا ؛ کسی کی شکایت یا چغل خوری پر بغیر تحقیق یقین کر لینا . اگر کسی کے کہنے سنے پر آ گئے ہیں تو خدا حافظ . (١٨٩٣ ، نشتر ، ١٣١) .

> آنے جانے کو جہاں چاہنا آنا جانا
> کہنے سننے میں کسی کے نہ کہیں آ جانا

(١٩٢٢ ، قمر ، د ، ١٠٥ : ١٠٥) .

---سننے پر جانا محاورہ.
بات قبول کرنا ، بہکاوے میں آ جانا ، ورغلانے پر عمل کرنا ، ورغلانے میں آنا.

کہنے سننے پر نہ جاؤ تم کو بھی الفت تو ہے
شوق سے تم پاس جرأت کے اٹھا بیٹھا کرو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۰).

---سننے کو م ف.
شمار کرنے میں ، دیکھنے میں ، بظاہر.

یوں کہنے سننے کو تو میاں مرد ہیں سبھی
پر سچ کہوں تو ایک جواں مرد ہے سو ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۷).

کہنے سننے کو گو ہوئی اولاد
پر نہ پھولی پھلی وہ حسب مراد
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۵).

---سے بات پرائی ہوتی ہے کہاوت.
منہ سے بات نکل جائے تو مشہور ہو جاتی ہے.

ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یارو پرائی بات
پر ہم سے تو تھمی نہ کبھو منہ پر آئی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۱).

---سے باہر ہونا محاورہ.
حکم نہ ماننا ، اختیار میں نہ رہنا ؛ کہنے پر عمل نہ کرنا ، مطیع و فرمانبردار نہ ہونا

مجھے اعتبار ان کا دم بھر نہیں
یہ یاں تیرے کہنے سے باہر نہیں
(۱۸۶۹ ، بہار عشق ، ۱۶).

---سے دھوبی/کمہار گدھے پر نہیں چڑھتا کہاوت.
محض منہ سے بولنے یا مانگنے سے مراد بر نہیں آتی ، ہر خواہش پوری نہیں ہوتی. جی چاہتا تھا کہ زور کا بخار ہو جائے ، یا کہیں چوٹ لگ جاوے ، لیکن کہنے سے دھوبی گدھے پر نہیں چڑھتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند پریم چالیسی ، ۱ : ۲۰۱).

---سے ضد سوا ہوتی ہے کہاوت.
آدمی کو جس قدر سمجھاؤ اسی قدر وہ زیادہ ہٹ کرتا ہے (ماخوذ: علمی اردو لغت).

---کا/کے صف.
۱. دکھاوے کا ، نام کا ، قول کی حد تک کا. میر کلو کہنے کے مسلمان نہ تھے. (۱۹۰۸ ، سرات مغرب ، ۲). ۲. فرمانبردار ، مطیع ، حکم ماننے والا ، تابع دار. اور ہمارے کہنے کے لوگ اور کچھ کھانے پینے کی قسم سے کچھ چیز لاؤ. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۰۰).

---کو م ف.
۱. بظاہر ، دیکھنے میں برائے نام ، قول کی حد تک ، عرف عام میں مشہور ، محض نام کا.

یہ آپس میں کچھ حال دل سے اُٹھی
وہ کہنے کو سوتی تھی پس سو اٹھی
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۲).

اگرچہ کہنے کو خوں کم کیا
لیا لوہو اتنا کہ بے دم کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸).

بے نیازی کچھ نہیں بندہ نوازی جب نہ ہو
بت خدائی کر نہیں سکتے خدا کہنے کو ہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۳). کہنے کو مزدور ہیں لیکن بچے کو ذراسی گھوڑی چڑھانے میں سو روپے کے پھیر میں آ گئے. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۵۱). ۲. عیب نکالنے کو ، الزام دینے کے لیے.

کیوں سر بزم اٹھ کے میں نے بوسہ اُنکا لے لیا
لو تو اسکی پوچھنے میں بے حیا کہنے کو ہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۳).

---کو آندھی ، کرنے کو خاک کہاوت.
بے عمل باتونی ، جو باتیں بنائے اور کچھ بھی نہ کرے دھرے ، نکما ، زبانی جمع خرچ کرنے والا. کسی اور کے کام آئیں ، کہنے کو آندھی کرنے کو خاک ، میں تو ان کے خلوص کا اس وقت قائل ہوں گا ، جب آپ کے لئے یہ کہہ سے کم اس کے مصداق ہوں. (۱۹۱۹ ، مکاتیب مہدی ، ۱۳۶).

---کو بات رہ جانا محاورہ.
شکوہ و شکایت باقی رہنا اور وقت نکل جانا ، وقت گزر جانے کے بعد بھی شکوہ و رنج کا باقی رہنا.

وعدہ پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے
کہنے کو بات رہ گئی اور دن گزر گئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۱).

تلخئ نزع سے نہ عنایت نجات کی
کہنے کو بات رہ گئی تم نے نہ بات کی
(۱۸۵۸ ، (کرنواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۲۴۱).

---کو منہ میں زبان رکھتے ہیں کہاوت.
سوال کا جواب دے سکتے ہیں ، جیسا کہو گے ویسا سنو گے؛ برائے نام زبان ہے ، گویائی کے قابل نہیں (علمی اردو لغت).

---کو ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. الزام دینے یا عیب نکالنے یا بات بنانے کا بہانہ مل جانا. اگرچہ بنگالیوں کو بھی کچھ نہیں ملا مگر انہیں کہنے کو ہو گیا کہ آج ہم ہی جیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳ ، ۹۳).

---کی بات/باتیں ، ہے/ہیں فقرہ.
۱. بے اصل بات ، بے حقیقت قول یا دعویٰ ، حقیقت سے لاتعلق بات ہے ، غلط بات ہے ، زبانی جمع خرچ ہے ، ڈھکوسلا ہے.

کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا
یہ کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۶).

اوس سرو قد کی یاد جگاتی ہے رات بھر
سوں پر آئی نیند یہ کہنے کی بات ہے
(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۱۲).

فقط کہنے کو گویا اور خوش گفتار ہے قاصد
کہے جا کر وہاں کچھ ان سے یہ کہنے کی باتیں ہیں
(۱۹۳۹ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۱۷).

رنج و غم سے کس کو حاصل ہے نجات
شادمانی ہے فقط کہنے کی بات
(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۶۲). ۲. **ظاہری امر یا حالت ، دکھاوا.**

رخصت ہوئی شباب کے ہمراہ زندگی
کہنے کی بات ہے کہ جئے جا رہا ہوں میں
(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۸۸). ۳. **قابلِ بیان امر ، کہنے کے لائق بات.** کہنے کی بات ہے تین سو سے زیادہ کا تو باقی اوس میں صرف ہوا ہوگا ، اینٹ مصالح کی گنتی نہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۷۱).

---کے ساتھ م ف.
کہتے ہی ، زبان سے نکلتے ہی. ملکہ بیگم نے ارشاد کیا ، «ہیں» ہیں کہنے کے ساتھ ایک کنیز دوڑی اور اس نے ایک تولہ کا منہ کھول کر صبح ازل پر اونڈیل دیا. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۲۳).

---کے لیے م ف.
رک : کہنے کو.

بنتے ہیں کہنے کے لئے خیرخواہ
ان کی شرارت سے خدا کی پناہ
(۱۸۸۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۰).

---کے واسطے م ف.
رک : کہنے کو.

اللہ وہ زمانۂ تاثیر کیا ہوا
کہنے کے واسطے مرے لب پر فغاں ہے اب
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۱).

---میں م ف.
قابو میں ، اختیار میں ، بس میں ، مطیع ، فرمانبردار.

یاروں میں خاک بیٹھئے کیا بات کیجئے
کہنے میں دل نہیں ہے طبیعت اداس ہے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۳۸۱).

خدا جانے کہوں کیا اس کے آگے
مرے کہنے میں کب میری زباں ہے
(۱۹۳۳ ، انجم کدہ ، ۱۳۱).

---میں آ جانا محاورہ.
فریب میں مبتلا ہو جانا ، جھانسے میں آ جانا ، دھوکے میں پھنس جانا ، بہکائے میں آ جانا. خدا جانے کیا بات ہوئی ورنہ بھائی اتنی جلدی کسی کے کہنے میں آنے والے نہ تھے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۰۹).

آ گیا کہنے میں واعظ کی ، جہالت کے سبب
کیا ہی نادم ہو رہا ہوں جام دنیا چھوڑ کر
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۵۲).

---میں ہونا محاورہ.
اختیار میں ہونا. نفس پر فتحیاب ہوئے اور اس کو دبا لیا ہے اور نفس ان کے کہنے میں ہوگیا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۸۵).

نہیں ایسے بھائی کے کہنے میں ہو تم
جو ہو بات دل میں وہ منہ سے کہو تم
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۶۳).

---والا صف.
شعر کہنے والا ، قصہ گو ، راوی ، بیان کرنے والا. سیر میں چار درویش کی یوں لکھا ہے اور کہنے والے نے کہا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸). وہ اپنے اپنے استادوں کے بعد ممتاز کہنے والوں میں ہیں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دسمبر ، ۱۶).

کہو (فت ک ، و مج) انشائیہ.
۱. **رک : کہنا جس سے یہ امر ہے اور بطور استفسار مستعمل ، بتاؤ ، فرماؤ.**

شکوۂ غیرزباں تک کہو لائیں کیونکر
اون کا دل دکھتا ہے دل ان کا دکھائیں کیونکر
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۹۳).

پڑھنے والوں کو کیا مزہ دے
کچھ بدمزگی کہو بڑھا دے
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۳۰). ۲. **سوچو ، سمجھو ، خیال کرو.**

کچھ خبط ہوا ہے عشق کیا ہے
یہ بھی کہو اک ڈھکوسلا ہے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۰۵).

---آم کی سنے اِملی کی کہاوت.
رک : کہو دن کی سنے رات کی. تم ہر دم کھونے سے کیوں رہتے ہو کہو آم کی سنے املی کی. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۹۹).

---تو سہی کیا ہو فقرہ.
خوب آدمی ہو (دریائے لطافت ، ۷۳).

---دن کی سنو رات کی کہاوت.
سوال کچھ جواب کچھ ، جواب سوال کے برعکس دینا (ماخوذ : نجم الامثال).

---زمین کی سنے آسمان کی کہاوت.
رک : کہو دن کی سنے رات کی (نوراللغات).

---کھڑے کی سنے کات کی کہاوت.
جو بات ہے سو الٹی ہے، کم فہم کی نسبت کہتے ہیں (ماخوذ : محاورات ہند).

---کھیت کی سنے کھلیان کی کہاوت.
رک : کہو دن کی سنے رات کی (نجم الامثال).

کُہُو (ضم ک ، و مع) امذ.
کوئل کی آواز.

بدھ میں بیٹھے کوئلیں ہیں کیسی چارسُو
آفت وہ ہی کہاں وہ قیامت کُہُو کُہُو

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۶).

کہاں نکلی کوئل کہو بولتی
نہ اس وقت کم بخت تو بولتی

(۱۹۰۱ ، قاسم اور زہرہ ، ۵۳). [حکایت الصوت].

کَہْوا (فت مع ک ، سک ہ) ف م.
کہوانا (رک) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

حالِ دل اپنا میں ہر ایک سے کہوا دیکھا
وہاں کسی ڈھب سے یہ ہوئے نہ پذیرا دیکھا

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۹۰). غزلیں کہوا کر اکثر مشاعروں میں اپنے نام سے پڑھ کر داد لیتے تھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۶۶).

ـــ دینا ف مر.
قبولوانا ، تسلیم کرانا ، منوا لینا.

تو سہی حشر میں تجھ سے جو نہ یہ کہوا دوں
دوست وہ ہوتے ہیں جو وقت پہ کام آتے ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۰).

کَہْواتاں (فت مع ک ، سک ہ) امث ؛ ج (قدیم).
کہاوتیں ، مقولے.

یہ قصہ بنایا ہوں میں اس سبب
کہ کہواتاں دنیا کی ہوئی جمع سب

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۷۸).[کہوات ـ کہاوت + اں ، لاحقۂ جمع].

کَہْوانا (فت مع ک ، سک ہ) ف م (قدیم).
رک : کہلوانا ، کہلانا.

نبیؐ صدقے قطب ہو کے سوں کر سنیھوگ بھاگوں مل
قطب کی داس ہوں سچ کر اپس کہوائے بھی سر تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۱). مسلمانوں میں آئے جائے ، مسلمان کہوائے اگر ہو ہے مسلمانی تو کافراں کی کیا ہے نشانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

یوں تو ہرگز نہیں آنے کی تمہیں نیند مگر
مجھ سے قصّہ مرا کہوائیے اور سو رہیئے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۳).

تمہیں شرما کے کہدو کچھ زباں سے
نہ کہواؤ کہ آئے ہو کہاں سے

(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۸۰). مجھے کچھ یاد آتا ہے اور عقل چکراتی ہے ، چوتھے صاحب کو بُلائیے اور مجھ سے کچھ نہ کہوائیے. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۷).

دل جو بجھوا کی حرارت کا تمنّائی ہے
موسیات سے کہواؤ یہ بُروائی ہے

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۲۵۳). [کہلوانا (رک) ایک املا].

کَہُوک (فت ک ، و مع) امث (قدیم).
رک : کُوک.

اپنی پیلی لال رنگ کر بھیس دکھاوُں
کلا اپنے کنتھ کا آپ کہوک سناوُں

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۶). [کُوک (رک) کا ایک املا].

کُہُولَت (ضم ک ، و مع ، فت ل) امث.
۱. ادھیڑ عمری ، آغازِ پیری ، جوانی اور بڑھاپے کے درمیان کا زمانہ ، بڑھاپے کا آغاز. جب گشتاسپ پیر ہوا عارضۂ شیخوخت تلاتے کہولت میں اسیر ہوا. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی ، ۲۳۹). بچپن اور جوانی اور کہولت کے زمانہ کے واقعات اور معلومات ازبر تھے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۳۷). کیونکہ کہولت (پختہ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اُٹھالیے گئے. (۱۹۰۱ ، مولانا نعیم الدین ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۲۰۰). اب آپ بیمار رہنے لگے تھے اور کہولت اور پیرانہ سالی کی وجہ سے زیادہ چاق و چوبند نہیں رہے تھے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۶۱). **۲. سُستی ، کاہلی ، الکسی.** اُن کی سنجیدگی ، نیکی ، دھیما پن اس کہولت کا پتہ دیتا ہے جو لکھنؤ میں بچّوں کی شرارت دور کرنے کے لئے افیون کے استعمال سے پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز ، ۱۵۹). [ع].

کُہُولی (ضم ک ، و مع) امث.
رک : کہولتا.

جب آویگی درجۂ کہولی
گر جائے جوانی کی ہنڈولی

(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۱۳ (الف)). [کہولت (رک) ؛ ع : کہولۃ (ک ہ ل) کا اردو متبادل].

کَہُوں حرف استفہام.
کہنا (رک) کا مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ تو ماں ماری جائے نہ کَہُوں (نہیں) تو باپ (باوا) کتا کھائے کہاوت.
ایسی بات جس کے بیان کرنے میں بھی مصیبت اور ظاہر نہ کرنے میں بھی آفت ہو ، کسی طرح چین یا چُھٹکارا نہیں. ایک مصیبت آن پڑی ہے ... نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے بنے کہوں تو ماں ماری جائے نہیں تو باپ کتا کھائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۳). اس کا بیٹا جو پانچ چھ برس کا تھا اس کیفیت کو دیکھ رہا تھا اس وقت اس کی زبان سے بیساختہ یہی نکلا کہوں تو ماں ماری جائے نہ کہوں تو باوا کتا کھائے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳۹).

کَہی (۱) (فت ک) امث.
کہا (رک) کا متبادل صیغہ تانیث ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ بَدی (ـــ فت ب) امث.
قول و قرار ، دو اشخاص کا آپس میں عہد و پیمان ، طے شدہ امر. تیسرے دن میاں گئے باہر ... بندی نے جو موقع پایا تو زیور لیکر نکل کھڑی ہوئی پہلے سے کہی بدی تو تھی ہی ساتھ ہو کر بھاگ گئی ... کہیں پتا ہی نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۷).

حکمِ قضا ہو جیسا سرزد ہو فعل ویسا
بندہ کا دخل بھی ہے پھر اس کہی بدی میں
(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزّل ، ۳۰)۔ [کہی + بدی ، بدنا (رک) کا فعل ماضی مؤنث]۔

---سُنی (---ضم س) امث۔
رک : کہا سنا نیز بے بنیاد بات ، غیر یقینی امر۔
کسی پری کا ہو دیوانہ خلد میں کیا ہے
کہی سنی پہ تو شیدائے حور ہوتا ہے
(۱۸۵۷ ، رند ، د ، ۱۳۷)۔ بھولی بسری وارداتوں اور کہی سُنی کہانیوں نے سرگوشیاں شروع کر دیں۔ (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۳)۔ [کہی + سُنی ـ سُنا (رک) کا فعل ماضی مؤنث]۔

--- کرنا محاورہ۔
رک : ، کہا کرنا ، جو کہا وہ کرکے دکھانا ، اپنی کہی کرنا ، کہنے پر چلنا ، مرضی پر عمل کرنا ، بات کا پکّا ہونا ، قول و فعل میں یکسانیت ہونا ، دوسرے کی بات نہ ماننا اور اپنی سی کرنا۔
معشوق ہے وہی کہ جو اپنی کہی کرے
فوجیں منع کریں تو نہ مانے وہی کرے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰)۔

کَہی (۲) (فت مع ک) امذ۔
گھاس اور چارہ لانے کا کام ؛ (عسکری) فوج کا وہ عملہ جو یہ انتظامات کرتا ہے۔ گھاس اور چارہ لانے کا کام کہی کہلاتا تھا اس کے لیے جو فوج مخصوص ہوتی تھی وہ کہی کے نام سے موسوم ہوتی تھی۔ (۱۹۳۵ ، دیباچہ مسافرنامۂ مخلص ، ۱۱۸)۔ [ف : کہ برداری کی تخفیف]

---مارنا محاورہ۔
کہی فوج یا عملے پر حملہ کرنا ، فوج کی بھیڑ کو فوج سے جدا کر دینا۔ قزاق پیشہ دکنی ... بادشاہی فوج سے لڑنے کو آگے بڑھے اور اس سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر بےخبر کہی مارنے لگے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۸۳)۔

کُہی (ضم ک) امث۔
باز بحری کی قسم کا ایک شکاری پرندہ۔
کیا ترمتی کیا کُہی کیا جرّا
یک بیک اُسے زمانہ یوں پھرا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۹۳)۔
شکرے کی باز آوے نہ اُس جا کبھی نگاہ
بحری ، کُہی بھی دیکھ یہ کہتی ہے ، واہ واہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، کہ ، ۲ : ۸۳)۔ [کوہی (رک) کی تخفیف]۔

کَہے (فت ک) امذ۔
رک : کہا ، جس کی یہ محرف شکل ہے ، یعنی کہنا۔ وہی عورت بھلی جو مرد کے کہے میں چلی۔ (۱۹۳۵ ، مستِ رتن ، ۸۷)۔ مروان ملعون حاکم تھا مدینے کا اور حاکم شام کے کہے سے ... مارنے کی فکر میں تھا۔ (۱۹۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳)۔

کہہ جب بنا لیا ترے در پر کہے بغیر
جانے گا اب بھی تُو نہ مرا گھر کہے بغیر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۔ دوسرے انہیں اپنی نئی رعایا میں بےشمار کاریگر ایسے مل گئے جو کہے کے مطابق ہر قسم کے نقشے پر عمارت بنانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں (ترجمہ) ، ۱۷)۔

---بَدے (---فت ب) امذ۔
رک : کہا بدا ، جس کی یہ محرف شکل ہے۔ آٹھ سیر دودھ دینے والی گائے ، کہے بدے ، مجمع عام میں بولی بُلا کر بارہ روپیہ میں خریدوا دی۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۳)۔

---پر جانا محاورہ۔
کسی کے کہنے میں آ جانا یا نہ آنا ، دوسروں کی بات کا بلاتحقیق اعتبار کر لینا۔ وہ اپنے باپ پر پڑا ہے تم وقت پر آئے ہو ، تیرے میرے کہے پر مت جاؤ۔ (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، جولائی ، ستمبر ، ۲۰)۔

---پر چلنا محاورہ۔
رک : کہنے پر چلنا۔ جے کوئی مرید ہے پیر کا تو اوس کے کہے پر چلنا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۵)۔

---پر لگ جانا محاورہ۔
کہی سُنی باتوں پر یقین کر لینا ، کسی کے کہنے میں آ جانا ، تحقیق نہ کرنا۔
کہے پر دشمنوں کے لگ جانا
سانچ اور جھوٹ چھانٹے بھی ہو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹)۔

---تو کَہے نہیں جاتا ، کَہے بِن رہے نہیں جاتا کہاوت۔
بڑی مشکل میں پھنسے ہیں ، گوئم مشکل وگرنہ گوئم مشکل ، جان عذاب میں ہے مثل مشہور ہے ، کہے تو کہے نہیں جاتا کہے بن رہے نہیں جاتا۔ (۱۸۳۵ ، پنچ مثال ، ۳)۔

---جانا محاورہ۔
لگاتار و مسلسل کوئی بات کہنا ، بار بار کسی بات کو دُہرانا (جامع اللغات)۔

---چلو فقرہ۔
کہتے چلو ، سُنائے چلو
منزل عدم کی ، راہ کٹھن ، رات کا سفر
ناصح دمِ افسانۂ ہستی کہے چلو
(۱۹۳۷ ، مشتعل ، ۲۸)۔

---دینا محاورہ۔
ظاہر کرنا ، بتانا ، آگاہ کر دینا ، آشکارا کر دینا۔ مضامین بالا کہے دیتے ہیں کہ بھائی کا غم بھائی کو کس طور پر ہونا چاہیے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۵۹)۔

شفق سرخ کی سج دھج یہ کہے دیتی ہے
کہ جوانی میں حسین کچھ فلکِ پیر بھی تھا
(۱۹۳۰ ، ریاض رضوان ، ۵۹).

---رکھنا محاورہ.
پہلے سے اطلاع کر دینا ، آگاہ کرنا ، خبردار کرنا ، جتا دینا.
نہ ہوتا کوئی ان خوباں پہ عاشق
کہے رکھتے ہیں سب سے برملا ہم
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۱).
دیکھو کہے رکھتی ہوں ہے نقش یہ دل پر
پہلو سے نہ ماموں کے جدا ہو جیو دم بھر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۵۲).

---سُنے (پر) سے امذ.
۱. لگائی بجھائی سے ، سکھائے پڑھائے سے ، ورغلانے سے. بوجھنا بچارنا ، ایکس کے کہے سُنے پر کیا ناحق بکس کوں جیوں مارنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۶).
کہے سنے سے حسینوں کو دل جو دیدیئے
ہماری جان پہ بنتی کسی کا کیا جاتا
(۱۸٦۸ ، شرف ، د ، ۱۹). ۲. سمجھانے بُجھانے سے.
کہے سنے سے ذرا پاس آکے بیٹھ گئے
نگاہ پھیر کے تیوری چڑھا کے بیٹھ گئے
(۱۸۳٦ ، آتش (نوراللغات)).
ناصح کہے سنے پہ ہمارا نہیں عمل
جو جی میں آگیا وہ کیا کوئی کچھ کہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۰).

---سے باہر ہونا محاورہ.
رک : کہنے سے باہر ہونا ، قابو میں نہ رہنا ، بے کہا ہوا جانا ، بات یا نصیحت کی پروا نہ کرنا.
رفتہ رفتہ یہ ہوئے میرے کہے سے باہر
بے اجازت چلے جانے لگے ہر شخص کے گھر
(۱۸۲٦ ، واسوختِ امانت ، ۱۸).

---سے پھرنا محاورہ.
ہدایت ، قول ، حکم وغیرہ پر عمل نہ کرنا ، بات نہ ماننا ، بات ماننے سے انکار کر دینا ، قول سے پھرنا ، وعدہ خلاف کرنا ؛ ہدایت کے خلاف کرنا. ہمارے کہے سے پھرو گے تو آزردگی اور رنج ہوگا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ٦۲۹).

---سے دھوبی / کُمہار گَدھے پَر نَہیں چَڑھتا / سَوار ہوتا ہے کہاوت.
کسی کے کہے سے تو کام نہیں کرتا اور پھر کام خود ہی کر لیتا ہے ، کہنے پر عمل نہ کرنیوالا اور اپنی مرضی سے کام کرنیوالا ہے (نوراللغات).

---سے ضد سِوا ہوتی ہے کہاوت.
اصرار کرنے سے ضد اور بڑھتی ہے (نوراللغات).

---سے کوئی کُنویں میں / کُونیں / کوئے ، میں نَہیں گِرتا کہاوت.
ہر ایک اپنی بُرائی بھلائی خوب سمجھتا ہے ، کوئی بھی کسی کے کہنے سے اپنا نقصان نہیں کرتا.
نہیں عقل مندوں کا ہے کام بجُو
کنُویں میں نہیں گرتا کوئی کہے سے
(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۳).

---پَر / پَہ لَگْنا محاورہ.
بہکانے میں آ جانا ، (کسی کی) بات پر عمل کرنا.
کہے پر دشمنوں کے لگ جانا
سانچ اور جھوٹ چھانٹے بھی ہو
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۳۹).

---میں آنا محاورہ.
بہکانے میں آنا ، دام میں آ جانا ، بہلانے پُھسلانے میں آ جانا ، دھوکے میں آنا.
کوئی نادان ہوں یاروں کے کہے میں آؤں
جس کو تدبیر بتاتے ہیں وہ تدبیر بھی ہو
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۴۹). بہت لوگوں نے اس کے کہے میں آ کر اپنی نا ک کاٹ ڈالی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳).

---میں ہونا محاورہ.
قابو میں رہنا ، بس میں رہنا ، اختیار میں ہونا. میں تو اسیجہ کے کہے میں تھا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۳٦). وحشے کے مارے میری انگلیاں کہے میں نہیں ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۷).

کَہیا (فت ک ، سک ہ) امذ (قدیم).
رک : کہا.
پیا کوں پاووں پر جینا مناووں
نہیں وو مانتا کہیا ہمارا
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۵۳). کہیا سنا راس کرتے سو دھتیارے ہیں ، ایسے دھتیاریا کوں توجہ لوکاں مارتے ہیں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۷۸).
ط ، طالب مطلوب پچھان
کہیا ہمارا دل سوں مان
(۱۷٦۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ۵۲). [کہا (رک) کا قدیم املا].

کَہیتھے (فت ک ، ی مج) حرفِ استفہام (قدیم).
کیسے ، کیونکر ، کس طرح.
کہیتھے پیا بن صبوری کروں
کہیا جائے اتنا کیا جائے نا
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳). [کیسے (رک) کا قدیم املا].

کَہیں (فت ک ، ی مع) م ف.
۱. کسی جگہ ، کسی مقام پر.

اللہ رضا سوں جگ میں سوتے ہیں یوں آنندان
غم کا نشان کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۳). الہیٰ مجھ سا کمترین مخلوق تیرا کوئی نہیں اور تیرے در بُرامید سوا میری جا نہیں کہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳).

ہے عاز نہیں قرار لے والے کہیں
یارب جلدی سے اب وہ بُلوائے کہیں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۴۴۲). میری وہی مثل ہوئی ، کہاں گئی تھی کہیں نہیں ، کہاں سے آئی ہوں کہیں سے نہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۷۱).

کہیں ساری انسانیت کا ہے کورس
فقط ایک نغمہ ، فقط ایک لے تو نہیں ہے
(۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۹۰). **۲. کسی جگہ بھی، کسی ایک جگہ بھی.**

بات قاصد کی غلط جھوٹ جواب نامہ
لے کے خط بیٹھ رہا گھر کہیں آیا نہ گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۴۴).

وہ کہیں ہوتے ، کہیں تو نظر آ ہی جاتے
گر فقیر سر رہ ہوتا ، مسافر ہوتا
(۱۹۹۲ ، افکار (شہرت بخاری)، کراچی ، جون، ۳۷). **۳. مبادا، اتفاقاً ، ایسا نہ ہو ، شاید.**

دیکھ دل کو چھیڑ مت ظالم کہیں دکھ جائے گا
میاں بغیر از قطرۂ خوں اور کیا تو پائے گا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳).

نظر لگے نہ کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۷). کہیں میری سہیلیاں بھی اس کی بوجھا نہ کرنے لگیں تو میری پڑھنا ہی فضول جائیگی. (۱۹۱۱ ، بھولا بھالا ، ۴۰). نینا ڈر گئی کہ کہیں کمل دھاڑیں مار کر رونا نہ شروع کر دے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۷). **۴. (استفہام انکاری) ہرگز نہیں ، بھلا.** ایک جھٹکا دیا کہ ہاتھ چھوڑا لیں مگر ہاتھ کہیں چھڑائے چھوٹتا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۹۲۹).

بٹتا ہے بتائے سے اب شوق کہیں تیرا
ہے پیش نظر ہر دم حُسن تمکیں تیرا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۸).

اس مشغلۂ غم میں کیا لطف حیات آئے
ملتی ہے کہیں فانی مر جانے کی فرصت بھی
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۰۴). **۵. (تنزل یا ترقی اور ترجیح ظاہر کرنے کے موقع پر) مقابلے میں ، بہت زیادہ.**

بہتر دکھاتی ہیں کہیں شمس و قمر سے آپ
دیکھیں جو آئنہ کو ہماری نظر سے آپ
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۵). ہماری نظر میں وہ ان نام کے بڑے لوگوں سے کہیں بڑا تھا ، جو زمانہ سازی ... سے بڑے بڑے مناصب پر پہنچے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۶۵). مسلمانوں کی تاریخ ... کا فہم ہمارے نام نہاد دانشوروں سے کہیں بہتر محسوس ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ، تہذیب و تقدیر ، ۱۹۳).

۶. (تاکید کے لیے ، تنبیہ و ہدایت کے طور پر) سمجھ لو ، جان لو ، دیکھ لو. دیکھو کہیں انگور کی ٹٹی تو نہیں ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۰).

آنے جانے کو جہاں چاہا آنا جانا
کہنے سُننے میں کسی کے نہ کہیں آجانا
(۱۹۳۱ ، قمر ، د ، ۱ : ۱۵). **۷. کسی طرح ، بہر طور (اظہار تمنا ، دعا یا بددعا کے طور پر مستعمل).**

بھیج اوس کوچے میں اوس کے میں بہت نادم ہوں
قاصد آوے کہیں یارب میں خبر سے گزرا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۹).

آنکھوں میں ہے دم تیرے بیمار محبت کا
دکھلا دے کہیں صورت کیا دیر لگتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۶). بیگم کو صاحبزادی کا یہاں رکھنا منظور نہیں کہیں چالوں سے فرصت ہو جائے تو بیٹی داماد کے رہنے کا وہیں بندوبست کریں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵). کل کلاں کو آنکھوں کے علاوہ کہیں ہمارے دوسرے اعضاء کا بھی ایسا حشر ہونا شروع نہ ہو جائے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۳). **۸. کسی حال میں ، بہر نوع ، کسی حالت میں.** تیں تو بندہ کہیں خدا کہواتا ہے ، بندے ق خدا کہوایا جاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).

کیا فسوں پڑھ کے خدا جانے کھلا دے تجھ کو
غیر کے ہاتھ سے تو کھائیو مت پان کہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۳۹). **۹. صرف ، ذرا ، کچھ.**

قتل عاشق پہ کمر باندھ نہ آ جانے دے
بانکپن خوب نہیں اتنا کہا مان کہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۳۶).

ایک نالہ تو مرے منہ سے نکلنے دو کہیں
آپ گھبرا کر نکل آؤ گے گھر سے دیکھنا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۳۲). **۱۰. کبھی ، کسی وقت ، گاہے.**

کہیں ٹک تسلی ، کہیں بے قرار
کہیں شوق سے میرے بے اختیار
(۱۸۱۰ ، میر ، کلا ، ۹۷۹).

جو سرگرم فغاں میں جوش الفت میں کہیں ہوتا
فلک بھی خاک ہوکر داخل جزو زمیں ہوتا
(۱۹۱۹ ، اعجاز نوح ، ۱۵). **۱۱. کیا.**

چھپا کے پان یہ کس کے لئے بنائے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا کہیں اٹھائے ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۰). **۱۲. بدقت تمام ، بڑی مشکل سے.**

دہر میں مل نہ سکی اہل محبت کو اماں
کن حوادث سے گزر کر سر دار آئے کہیں
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۹۵). **۱۳. تب جا کر ، اس وقت ، اس طرح ، اس صورت میں ، اس نوعیت سے.**

منتظر اک نگہ گرم کا ہے جوش بہار
چوم لیں گل کو نگہیں تو نکھار آئے کہیں
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۹۵).

---اَور م ف ؛ صف ؛ ءمـ اور کہیں.
کسی دوسری جگہ ، کسی دیگر مقام پر ، کسی دوسرے کے پاس.

میں تحفہ سمجھ نذر کیا دل کو یہ وہ بانے
بولا کہ یہ لیجائیے سوغات کہیں اور
(۱۸۴۲ء ، عجب ، د ، ۴۲).

اس ڈھب سے کیا کیجے ملاقات کہیں اور
دن کو تو ملو ہم سے رہو رات کہیں اور
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۰۹).

پھر کوئی آیا دلِ زار نہیں کوئی نہیں
راہرو ہو گا کہیں اور چلا جائے گا
(۱۹۳۲ ، نقش فریادی ، ۸۰). اس کے ملک میں ایسے سوتی کپڑے بوتے ہیں جو کہیں اور جگہ نہیں ہوتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۹).

---اوس سے بھی / چاٹے ، پیاس بُجھتی / بُجھی ہے کہاوت.

چیز ضرورت کے مطابق ہونی چاہیے ، زیادہ کی ضرورت کو تھوڑی چیز پورا نہیں کر سکتی. کئی طرح کے جتن کرنے سے کئی برس میں اونٹ کے موتہ (منہ) میں زیرہ کچھ روپیہ بھی جمع ہوا ، مگر کہیں اوس سے بھی پیاس بجھتی ہے. (۱۹۰۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۵۵۳). کہیں اوس چاٹے پیاس بُجھتی ہے. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۳ : ۱۰).

---ایسا نہ ہو جائے فقرہ.
خلاف توقع بات نہ ہو جائے عموماً اندیشے کے موقع پر بولتے ہیں

ارادے باندھتا ہوں ، سوچتا ہوں ، توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے ، کہیں ایسا نہ ہو جائے
(۱۹۳۳ ، سوز و ساز ، ۲۰۵).

---بُوڑھے طوطے بھی پڑھتے ہیں کہاوت.
ہر بات اپنے وقت پر مناسب ہوتی ہے ، بوڑھوں کی تربیت نہیں ہو سکتی ، ہر کام یا ان کی تحصیل کا زمانہ مقرر ہے ، اس کے گزرنے کے بعد اس کا حصول مشکل ہوتا ہے. ہمارے ہندوستانی کہا کرتے ہیں کہ کہیں بوڑھے طوطے بھی پڑھے ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۵۲).

---پانو رَکھتے ہیں کہیں پڑتا ہے فقرہ.
ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ، نشہ یا ضعف سے یہ حالت ہے کہ ہر قدم پر لڑکھڑے پھرتے ہیں.

رکھتے ہیں کہیں پاؤں تو پڑتا ہے کہیں اور
ساقی تو ذرا ہاتھ تو لے تھام ہمارا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۳).

---تِل دھرنے کو / کی ، جگہ نہیں فقرہ.
بالکل جگہ نہیں یعنی بڑی کش مکش اور ہجوم ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ اثر).

---تو سوہی چُنری اور کہیں ڈھیلے لات کہاوت.
شادی شدہ عورت کے متعلق کہتے ہیں ، کبھی تو عیش و آرام کی زندگی بسر کرتی ہے اور کبھی سخت مصیبت میں ہوتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---تولَہ ، کہیں ماشہ کہاوت.
رک : کبھی تولہ ، کبھی ماشہ نیز گھڑی تولہ گھڑی ماشہ. ماماں نے کہا کہ خطاب سردار بھو ملا ہے اور مزاج کی نہ پوچھو کہیں تولہ کہیں ماشہ. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۰).

---تھوک سے بھی سَتّو سَنتے ہیں کہاوت.
ضروری سامان کے بغیر کام نہیں ہو سکتا ، چھوٹی پونجی سے بڑا کام نہیں ہو سکتا (جامع اللغات).

---جا کَر / کے م ف ؛ فقرہ.
بڑی مشکل سے ، بہ دقت تمام. سالہا سال کے غور و فکر کے بعد کہیں جا کر میرا ایمان ٹھکانے سے لگا. (۱۹۰۷ء ، اجتہاد ، ۳۰). لسان العصر حضرت اکبر مغفور زمانۂ حال کے اُن چند بزرگوں میں تھے جن کا مثل و نظیر کہیں مدتوں میں جا کر پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، اکبر نامہ ، ۹).

---خَیر خُوبی ، کہیں ہائے ہائے کہاوت.
دنیا میں کہیں خوشی ہوتی ہے کہیں غم ، زمانے کے عجیب رنگ ہیں ، کہیں عیش و آرام کہیں رنج و ملال (محاورات ہند).

---دائی سے پیٹ چُھپتا ہے کہاوت.
خاص خاص لوگوں سے کوئی راز کی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی (علمی اردو لغت).

---ڈُوبے بھی ترے ہیں کہاوت.
بگڑی ہوئی چیز نہیں سنورتی (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---راستَہ / رَستَہ ، تو نہیں بُھول گئے فقرہ.
بوقت ملاقات دوست سے اظہارِ اشتیاق و شکایت کے لیے اس قسم کی عبارت مستعمل (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ)

---سائی / کہیں بدھائی کہاوت.
اس کے قول و قرار پر کوئی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے ، بہت ہی بے اعتبارا ہے ، ایک بات پر قائم رہنے والا نہیں ، کسی کو سائی کسی کو بدھائی.

بات کا اس کی اعتبار نہیں
کہیں سائی کہیں بدھائی ہے
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۴).

---سُنا ہے! فقرہ.
تعجب کی بات ہے ، کبھی ایسا ہوا ہے!

گناہ کیا جو بھروں میں سے شیشۂ ناموس
کہیں سُنا ہے کہ تر دامن آبرو سے ہوا
(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

---سُوکھے دَرَخت بھی ہَرے ہوتے ہیں کہاوت.
ناممکن بات کبھی ممکن نہیں ہوتی ، جو ایک دفعہ برباد یا تباہ ہو جائے پھر عروج حاصل نہیں کرتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے م ف.

کسی اونچے مقام سے (بطور طنز)، کسی جگہ سے.

دل کو از بر ہیں محبت کے مطالب سارے

بے تامل یہ بتانے کہ کہیں سے پوچھو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۳).

ایسی آئی ہیں یہ کہیں سے

نخرے کرنا ابھی انہیں سے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۹).

کہا افسانۂ غم ڈرتے ڈرتے

سنایا کچھ کہیں سے کچھ کہیں سے

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۱۸۷). ایک دن ہم دونوں کہیں سے واپس آرہے تھے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۵۷).

---سے کہیں م ف.

خلاف توقع مقام پر ، غلط جگہ ، بے ٹھکانا ، جگہ سے بے جگہ.

پریشانی لائی کہیں سے کہیں

بجز بے کسی ساتھ کوئی نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲۷).

یہ کہہ کے تیغ کی غضب آیا لعین پئے

دریا بڑھے جو تھے وہ کہیں سے کہیں پئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۲).

دوپٹہ کہیں سے کہیں جا رہا ہے

مزا دے گئی پردہ داری تمہاری

(۱۹۰۹ ، تیر و نشتر ، ۶۷).

---سے کہیں پہنچنا محاورہ.

بہت ترقی کر جانا ، آگے بڑھ جانا ، بہت زیادہ بڑھ جانا. کیا وجہ ہے کہ جاپان اس عرصے میں کہیں سے کہیں پہنچ گیا. (۱۸۹۵ ، چند ہمعصر ، ۳۲). بھائی ممتاز تم کو اچھی طرح معلوم تھا کہ زمانہ کہیں سے کہیں پہنچ گیا ، آج وہ دور جہالت نہیں. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۷). بندے کو اللہ تعالیٰ پر اس درجہ پر یقین ہو تو بے شک قوت ارادی کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸).

---سے کہیں ہونا محاورہ.

تتر بتر ہو جانا ، بکھر جانا ، ادھر سے اُدھر ہونا ، تلپٹ ہونا.

ہم آسماں کے جور سے فرقت میں ہٹ گئے

برہم یہ ساز عیش کہیں سے کہیں ہوا

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۲۲).

---کا صف (مث : کہیں کی).

۱. **بہت زیادہ ، اوّل نمبر کا ، بڑے درجے کا ، بہت بڑا (بطور طنز و تحقیر اور ہلکی سی تنبیہ).** جاؤ یہاں سے نہیں تو ہم کان لیتے ہیں تمہارے ، بیوقوف کہیں کا. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۳۰). چندن : کہاں دیکھ رہی ہے؟ چنچل : آپ کو! چندن : جھوٹی کہیں کی. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۲۲). لو اور سنو ، بدذات کہیں کا ، یعنی ہمارے سامنے ... آنکھیں لڑانے کی بات کر رہا ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۳۹). ۲. **کیسا ، کسی طرح کا ، کہاں کا.**

لو بھلا شکل تو دکھلاؤ ذرا روز وصال

کیا نکلا ہے ابھی تم نے کہیں کا پردہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۷۳).

---کا کہیں م ف ؛ (مث : کہیں کی کہیں).

ادھر اُدھر ، بہت دور.

خواصیں جو تھیں پاس وہ نازنیں

سو سب کچلی کہیں کی کہیں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۱۶).

وہ پہلو میں بیٹھے ہیں اور بدگمانی

لیے پھرتی مجھ کو کہیں کا کہیں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹). رستہ ملے تو چار چوکڑیوں میں دشمن کی زد سے کہیں کا کہیں نکل جائے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳۲).

---کا کہیں پہنچانا محاورہ.

بہت دور کر دینا ، بھٹکا دینا. الٹا اگلے کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۱).

---کا کہیں پہنچنا محاورہ.

بہت زیادہ بڑھ جانا ، بہت دور تک چلا جانا. بھائی! تم جلدی کسی حکیم یا ڈاکٹر کو بلاؤ ، دیکھو تو سہی اتنی سی دیر میں کہیں کا کہیں پہنچ گیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۶۷). آسماں کائنات بیناتیل کے لکچر کی اس قدر مشتاق تھی کہ چشم زدن میں مجمع کہیں کا کہیں پہونچ گیا. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۳۰).

---کا نہ/نہیں رکھنا فقرہ.

۱. **کسی کام کا نہ چھوڑنا ، تباہ کر دینا ، برباد کر دینا.**

اوّل کے سلوک میں کہیں کا نہ رکھا

آخر کو ٹھکانے ہی لگایا تو نے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۵). صفیہ : بڑا غضب ہوا یہ سب باتیں کھڑے سن رہے ہونگے ، زینب : تم نے مجھے کہیں کا نہیں رکھا. (۱۸۹۰ ، شہید وفا ، ۹۹). جھوٹی عزتوں کی حرص و ہوس نے تیرے بندوں کو کہیں کا نہ رکھا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸). ۲. **بے عزت کرنا ، بے آبرو کرنا.** ایک کالج کی لڑکی کو دو لڑکے دھوکا دے کر لے گئے بیچاری کو کہیں کا نہ رکھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۵۵).

---کا نہ/نہیں رہنا محاورہ.

۱. **تباہ و برباد ہو جانا ، کسی گون کا نہ ہونا ، کسی کام یا جگہ کے لایق نہ ہونا ، ذلیل و رسوا ہو جانا ؛ مقصد کو نہ پہنچنا.**

الغرض عشق سے محفوظ رکھے سب کو خدا

اس بلا میں جو پھنسا پھر وہ کہیں کا نہ رہا

(۱۸۴۶ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۸۶)).

وائے ناکامی جاوید کہیں کے نہ رہے

دل بھٹنے کے لیے گر کوئی تو ساماں ہوتا

(۱۹۰۲ ، گلکدۂ عزیز ، ۳۶). آپ کے اصولوں کے مطابق تو کوئی بھی نقصان نہ ہو گا مگر میں تو کہیں کا نہ رہوں گا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۸۹). اچھے بھلے شریف ... آدمی تھے

چھوڑے ہی دنوں میں کہیں کے نہ رہے۔ (۱۹۸۸ ، تیشہ زیر لب ، ۲۵)۔ ۲. فنا ہو جانا ، مر جانا۔ وہاں تو ذری سی پگ ڈنڈی ہے ... ایک ذری پاؤں پھسلے تو انسان کہیں کا نہ رہے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵)۔

---کا نہیں فقرہ۔
آوارہ ہے ، بے ٹھکانا ہے ، برباد ، نامراد ہے۔

تمہارا ہے جو دونوں عالم ہیں اس کے
کہیں کا نہیں جو تمہارا نہیں ہے
(۱۹۹۳ ، انوار ، ۷۸)۔

---کا ہونا محاورہ۔
یکسو ہونا ، ایک طرف کا ہو جانا۔

حالیؔ کونسل بھی شیخ کو ہے پاس مسجد بھی
یہ بےچارہ دو عملی میں کہیں کا ہو نہیں سکتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵)۔

---کوؤں کے کوسے سے ڈھور مرتے ہیں کہاوت۔
کسی کے برا چاہنے سے برا نہیں ہوتا۔ کہیں کوؤں کے کوسے سے ڈھور ہوڑے مرے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، بیسے کی کلی ، ۳۷)۔ حضور ذرا خیال تو کیجیے کہ کہیں کوؤں کے کوسے سے ڈھور مرتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۱۴)۔

---کہیں م ف۔
خال خال ، بہت کم ، شاذ و نادر ، بعض جگہ۔ کہیں کہیں سے نقط کلیاں تک اوسی طرح لکھی نہیں۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۸)۔ کہیں ان کو پیچھے دھکیل دیا ہے اور کہیں کہیں ختم کر دیا ہے۔ (۱۹۷۷ ، رشید احمد صدیقی ، جدید اردو غزل ، ۳۹)۔

---کی م ف۔
رک : کہیں کا جس کی یہ تانیث ہے۔ خیرخواہ نمک حلال قطامہ کہیں کی۔ (۱۹۲۴ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۳۸)۔

---کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا کہاوت۔
ان مل ، بے جوڑ ، بے میل رشتہ ، غیرمتعلق باتوں کا ایک جگہ جمع ہو جانا ، مختلف چیزوں کا مجموعہ۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا اپنی کمال ... شکم پری کر دیتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۷ : ۳)۔ اردو میں جو مثل سنی تھی کہ کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا ، بھان متی نے کنبہ جوڑا ، وہ مثل اس پر صادق آتی تھی ، آپ غور کیجیے کہ اس پوری یونیورسٹی میں صرف ایک استاد ملائی ہے باقی کوئی انگریز۔ (۱۹۶۳ ، ادب و لسانیات ، ۱۶۹)۔

---گیا نہیں فقرہ۔
ضائع نہیں ہوا ، بےکار نہیں گیا۔ یقیناً پانچ سو صرفہ کہیں گیا نہیں۔ (۱۹۵۲ ، زیر لب ، ۲۰۸)۔

---لیے جانا ہے! فقرہ۔
قریب ہی ہے ، پاس ہی ہے ، دور نہیں ہے (مہذب اللغات)۔

---ناخن سے بھی گوشت جدا ہوتا ہے کہاوت۔
اپنوں کو چھوڑنا مشکل ہے ، رشتہ کسی طرح نہیں چھوٹتا ، اپنوں سے اپنے نہیں چھوٹ سکتے (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال)۔

---نظر نہ لگ جائے فقرہ۔
(طنزاً) ایسے شخص کی مذمت یا ہجو جس کا فعل ، متکلم کی طبیعت یا توقع کے خلاف ہو (دریائے لطافت ، ۷۵)۔

---نہ کہیں م ف۔
کسی نہ کسی جگہ ، کسی نہ کسی مقام پر۔

ضبط کرتا دل حزیں نہ کہیں
چوٹ لگ جانے کی کہیں نہ کہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۵)۔
چوٹ کھاتا ، دل حزیں نہ کہیں
درد رہ جانے کا کہیں نہ کہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۳)۔

---نہیں گیا فقرہ ؛ کہیں گیا نہیں۔
ضرور ایسا ہوگا ، یقیناً ایسا ہی ہوگا ، ضرور ملے گا ، لازمی ہے۔ اسلام کے احکام کیسے سخت کہ ذرا سی بات میں کفر کا الزام کہیں نہیں گیا۔ (۱۹۰۸ ، مقالات ناصری ، ۲۸۶)۔ منہ مانگے دام بھی نہیں ملے تو دوچار روپے کہیں نہیں گئے۔ (۱۹۵۹ ، پیرامن طوطا ، اشرف صبوحی ، ۵)۔

---ہاتھوں کی لکیریں بھی ٹلتی / مٹتی ہیں کہاوت۔
کہیں تقدیر بھی خطا کرتی ہے ، کہیں رشتے بھی چھوٹتے ہیں ، اپنوں کا اپنوں کو چھوڑنا ممکن نہیں ، اپنوں کا چھوٹنا اور رشتہ ٹوٹنا دشوار ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

---ہتھیلی پر بھی سرسوں جمتی ہے کہاوت۔
کہیں اتنا مشکل کام اتنی جلد ہوسکتا ہے ، دقت طلب کام اتنی آسانی سے نہیں ہوسکتا۔ کہیں ہتھیلی پر بھی سرسوں جمتی ہے۔ (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۴)۔

---ہو کلمہ تمنائیہ۔
کاش ایسا ہو ، خدا کرے ، ایسا ہو ، کاش۔

ہم تو دم بھی کرو نالۂ شبگیر کریں
ہو کہیں ہو کہ ترے دل میں یہ تاثیر کریں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳)۔

کہین (کس ک ، ی مع) صف ؛ ف کہینہ۔
بہت چھوٹا ، اصغر۔ کہین برادر حقیقی حکیم نصراللہ خان صاحب کے ہیں۔ (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۵۰)۔ ایک شہزادہ کہین اور ایک مہین تھا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱)۔ [ف]۔

---و مہین (---و مع ، کس مع م ، ی مع) صف۔
۱. چھوٹا اور بڑا ، جوان اور بوڑھا۔

رئیس شاہزادہ بہت تھا حسین
ہوئے دیکھ عاشق کہین و مہین
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۷۶)۔

اُنھیں شور سے خفقاں زمیں
صغیر و کبیر و کنھیں و مہیں
(۱۸۲۵ء ، تقویۃ الایمان ، ۲۹۶).

تفوّق ہے اِن کنھیں و مہیں پر
مدار آدمیت کا ہے اب انہیں پر
(۱۸۷۹ء ، مسدسِ حالی ، ۵۲). ۲. **(مجازاً) نوکر چاکر ، ملازموں کی ٹولی.**

پوچھا کسی نے اس سے حسن ہے تیرا غلام
اس کو بھی گن تو اپنے کنھیں و مہیں میں
(۱۸۸۶ء ، میر حسن ، د ، ۳۰۳). [کنھیں + و (حرف عطف) + مہیں [۱].

کَنھیں (فت ک ، ی مع) امد ؛ ج.
کنھا (رک) سے مضارع صیغہ جمع ، **تراکیب میں مستعمل** .
بکس تھے بک کنھیں ، ہیں دو تو کچ نہیں.(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۸).
لوگ تم سے بھی ستم پیشہ کہاں ہوتے ہیں
جو کنھیں کا نہ رکھیں اور پھر اپنا نہ کنھیں
(۱۹۵۸ء ، تار پیراہن ، ۱۱۵).

ـــــ تو ماں ماری جائے نہیں تو باپ کُتّا کھائے کہاوت.
رک : کنھوں تو ماں ماری جائے الخ. کہنے لگے کہ کیا غضب میں ہے ، کنھیں تو ماں ماری جائے نہیں تو باپ کتا کھائے ... سے کام پڑے تو معلوم ہو. (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۲۱۷).

ـــــ کھیت کی سُنیں کَھلیان کی کہاوت.
رک : کہو کھیت کی سنے کھلیان کی. کتنے بے تکے ہو میاں ، سوال دیگر جواب دیگر کنھیں کھیت کی سنیں کھلیان کی. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۶). کنھیں کھیت کی سنیں کھلیان کی. (۱۹۹۱ء ، نکر ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۴).

کَنھیے (فت ک ، ی مع) کلمۂ فجائیہ ؛ فقرہ.
۱. **یوں سمجھیے کہ ، غنیمت ہے کہ.**
حرایہ لا چکا تھا حُسن ، کنھیے خیریت گزری
مجھے ٹھنڈا سمجھ کر جوش کا کافور ہو جانا
(۱۹۵۱ء ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۳۰). ۲. **رک : کہنا ، جس سے یہ جمع تعظیمی ہے ، بتائیے ، جواب دیجئے.**
لے کے دل آنکھ چرانے لگے پھر کنھیے تو
کہ بھلا بات میں اب کس کی یہ شر نکلے ہے
(۱۹۴۶ء ، دیوان عیش دہلوی ، ۴۸). یہ سن کر وزیر کا رنگ فق ہوگیا اور بادشاہ کو ہنسی آ گئی ، وزیر سے پوچھا ، کنھیے اب کیا مصلحت ہے .. (۱۹۴۰ء ، اردو گلستان ، ۵۹).

کَئی (۱) (فت ک) صف.
چند ، دوچار ، کتنے ہی ، متعدد ، بہت سے.
دیکھا آ تماشا کتنے دھات کا
ملیا تھا خلق بہوت کئی بھانت کا
(۱۹۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۸۸). ایک درخت پیپل کا ہے ... جس کے تلے کئی ہزار سوار کھڑے رہیں. (۱۸۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۳).

جان بلب اوس زلف کے قیدی ہیں دیوانے کئی
مر گئے بستر پہ غم کے مار کر نالے کئی
(۱۸۰۹ء ، جرات ، د (عکسی) ، ۳۰۵).
ناوک انداز جدھر دیدۂ جاناں ہوں گے
نیم بسمل کئی ہوں گے ، کئی بے جان ہوں گے
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۳۱).
یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتوں میں
آزمایا ہے تمہیں ہم نے کئی باتوں میں
(۱۸۸۶ء ، آفتاب داغ ، ۹۵). قرآن شریف ویسے ... مل جائیں تو کئی لوگ پڑھ سکیں. (۱۹۶۳ء ، نورمشرق ، ۱۸۹). [ب : कइ س : कति].

ـــــ ایک (ـــــی مع) صف.
چند ، دوچار ، متعدد. مسلم قدم کئی ایک چلتے تھے کہ صبح روشن ہوئی. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۸).
لکھ کنبے کے خط پڑھ کر کئی ایک گالیاں دی ہیں
جو میں پوچھا یہ قاصد سے کہ کچھ انعام لے آیا
(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۹). سوائے ان عورتوں کے اور کئی ایک ایسی ہیں جو حرام ہیں. (۱۸۷۵ء ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۱۳). خصوصاً کئی یا کئی ایک کا لفظ جس کو آپ بعض یا اکثر کی جگہ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۰۸ء ، مکاتیب حالی ، ۹۱). [کئی + ایک (رک)].

ـــــ ہاتھ م ف ؛ صف.
کئی ہاتھ کے فاصلے پر ، دور ، فاصلے پر.
ہد ہاتھ میں شکست ، ظفر نیک ہاتھ میں
ہاتھ اُڑ کے جا پڑا کئی ہاتھ ، ایک ہاتھ میں
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۹). [کئی + ہاتھ (رک)].

کَئی (۲) (فت ک) صف.
کَیے (فارس کے بادشاہوں کا لقب) سے منسوب ، کیانی ، شاہانہ ، بادشاہی.
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں
(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۲۲).
زندگی کو دکھائے شانِ کئی
موت کے سامنے مگر مجبور
(۱۹۷۵ء ، خروش خم ، ۱۵۶). [کَے (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت (ے مبدل بہ ہمزہ)].

کُئی (ضم ک) کلمۂ تنکیر.
رک : کوئی (مع تحتی الفاظ).
سہوزن ہے کلا چند تھے اے شا کئی
تو سب جگ پر شا ہے اب اُجالا
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۹۵).
جن کے طویلے بیچ کوئی دن کی بات ہے
ہرگز عراق و عربی کا نہ تھا شمار
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷). [کوئی (رک) کا مخفف].

کئے (فت ک) امد (قدیم).
کہنا ، حکم. جو عاشقاں دیکھیں ہیں انو کی بات بوجھنا انو کے کئے میں اچھنا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۱۳). [کہے (کہنا (رک) کا ماضی مغیرہ) کا محرف].

کئے (کس ک) امد.
کیا (کرنا (رک) کا ماضی) کی جمع ، حروف مغیرہ سے پہلے تراکیب میں مستعمل.

> تو سہی اس کا تانجیے سے تمہیں دیویں جواب
> کیوں جی کیوں منع کئے پر بھی ادھر دیکھ لیا
> (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۵).

> سودائے زلفِ یار سے ہیں منتشر حواس
> جیسے طیورِ شب کو پریشاں کئے ہوئے
> (۱۹۰۹ ، دیوان صفی ، ۱۳۰). [کیے (رک) کا قدیم املا].

--- پر پچھتانا محاورہ.
بُرے فعل پر پشیمان ہونا. جب ہوش میں آیا تو اپنے کئے پر بہت پچھتایا. (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). وہ اپنے کئے پر پچھتاتا تھا کہ کیوں جوان کے پاس سے چلا آیا. (۱۹۷۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۹).

--- دھرے پر پانی پھر جانا محاورہ.
محنت اکارت جانا ، کوشش کا رائیگاں ہونا. معاملہ نازک ہے ذرا سی بھی لاپروائی ہو گئی تو سب کیے دھرے پر پانی پھر جائے گا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱۱).

--- دھرے پر پانی پھیرنا محاورہ.
محنت اکارت کرنا. آخری لمحات میں مسٹر بھٹو کی بیرون ملک روانگی کے بعد پیدا ہونے والا یہ وہ "ڈیڈلاک" تھا جس نے سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۱).

--- کا بھوگ بلنا محاورہ.
کیے کی سزا پانا ، بُرے کام کی سزا بلنا. آج دشمن کو کئے کا بھوگ مل رہا ہے. (۱۹۵۸ ، بیلہ گھومتی ، ۱۳۰).

--- کو بھرنا محاورہ.
بُرے کام کی سزا بھگتنا. آوارہ مزاج بیٹی نے کئے کو بھرا. (۱۸۹۹ ، بیرے کی کنی ، ۵).

--- کو پانا محاورہ.
بُرے کام کی سزا بھگتنا.

> ہر نیکی ومروت میں مشتاق ہیں
> دونوں اپنے کیے کو پاتی ہیں
> (۱۹۱۷ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۴).

--- کو پہونچنا محاورہ.
بُرے کام کی سزا پانا ، اپنے انجام کو پہنچنا. میر لکھنؤ تو اپنے کئے کو پہونچ چکا. (۱۹۳۰ ، غالب شکن ، یگانہ ، ۱۰۱).

--- کو رونا محاورہ.
بُرا کام کر کے پچھتانا ، بُرے فعل پر نادم ہونا

> جبکہ پیش ہول کے وہ تجھ سے مقابل ہووے
> دل میں کچھ سوچ کے تو اپنے کئے کو رووے
> (۱۸۰۹ ، جرأت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۰۰)).

---کی سزا بھگتنا / پانا محاورہ.
رک : کیے کو پانا.

> جو جیتے رہیں گے تو مل جائیں گے
> نہیں تو کئے کی سزا پائیں گے
> (۱۸۵۳ ، اِندر سبھا ، امانت ، ۳۷).

میرے ملازم جھڑپے تو بلا کہ نہ کرنے تو بچی کی جان مفت میں جاتی اب اپنے کئے کی سزا پا چکے ہونگے آنکھوں سے آنسو بہا بہا چکے ہونگے ، بلب کنیزیے ہوں گے کہ پائے میں نے اپنی نورچشم کو آج ہی دیکھا تھا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۰۶).

کئیں (فت ک ، ی مع) م ف (قدیم).
رک : کہیں (۱) کی قدیم صورت ، کہیں ، کسی جگہ.

> برت ہیں عشق کہیں اچھا نہیں
> کہ مرنا و جینا سمجھا نہیں
> (۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱). [کہیں (رک) کا محرف].

کئیوں (فت ک ، کس ء ، و مع ، غنہ) صف ؛ ج.
بہتوں ، متعدد لوگ ، کئی لوگ ، چند. اب باتیں کئیوں کوں دکھلاتی دیتی ہے اور اپنی حقیقت سبھوں سے کہتی ہے. (۱۷۹۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۳). کئیوں کے سر اور پیشانیاں زخمی تھیں. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اگست ، ۹۵). کہتے ہیں کئیوں کو بلڈ پریشر کا عارضہ ہی سرداریے کے باعث ہوا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۹۰). [کئی (رک) کی جمع].

کی (۱) (ی مع) حرف ، حرف جار.
حرف اضافت ، عموماً مضاف (جو مؤنث ہو) اور مضاف الیہ (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) کے درمیان آتی ہے.

> عشق کی سرفرازی اس کے کیسو میں تھے بندا ہے
> تو اس کے ہاتھ تھے اپنے محبت کے نگاراں خوش
> (۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

> کرتک ایک دفعہ کدورت ، اس گھڑی لڑکے نہ جا
> تجکو اپنے پیر کی سوں اے جوان لڑکے نہ جا
> (۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (شفیق) ، ۳۴۳).

> مرے کیوں نہ دنیا زلیخا کی طرح
> خدا نے تمہیں رشکِ یوسف کیا
> (۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۷).

مرنا ہے سدا یہاں رہنا نہیں کہ تم غریب کی امانت ہضم کر لوں. (۱۹۰۷ ، طوفان حیات ، ۳۸). نصف گھنٹہ کے بعد اشفاق نے پھر مجھے کلمۂ شکر پڑھنے کی تلقین کی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۶). [کا (رک) کی تانیث].

--- خاطر (--- کس ط) م ف.
کے لیے ، کے واسطے. ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں

جو دوسروں کی مسرت اور آسودگی کی خاطر اپنی ناکامی کو ایک ایسا حربہ بنا لیتے ہیں جس سے ... کچھ اور غرآمد نہیں ہوتا. (۱۹۷۰ء ، نقوشِ قلم ، ۱۰۵). [کی + خاطر (رک)].

ـــ سی م ف.
جیسی ، مانند ، طرح ، مماثل ، مشابہ.

زندگی ہے سراب کی سی طرح
باو بندی حباب کی سی طرح

(۱۷۳۳ء ، شاہ مبارک (نکات الشعرا ، ۱۲)). ہمارے خیالات کی حالت توتوں کی سی ہے ، کہ جب تک لوگ لیتے ہے انکار نہیں کرتے یہ چلتے رہتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۰۵). باتیں وہ اب بھی خواب و خیال ہی کی سی کرتے ہیں. (۱۹۸۵ء ، شہاب نامہ ، ۳۵۰).

کی (۲) (ی مع) حرف (قدیم).
کیوں ، کس لیے.

کی توں ہوا یوں مخمول

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (دکھنی اردو کی لغت ، ۲۰۹)).

اسے واں تکٹ چھوڑ کی آئی توں
سنگات اپنے کی نا اسے لائی توں

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۳).

جگ منجے ہوتا کہ تو کیاں کی ہوا اس گوار پر قربان

(۱۷۱۲ء ، بحری ، ک ، ۱۷۵). [س : کیم किं کی تخفیف].

کی (۳) (ی مع) حرفِ استفہام (قدیم).
کیا.

نہیں کوئی دیکھیا سو اس پائیے کوں
کی ہوئے گا او تیرے ماں باپ کوں

(۱۷۶۹ء ، قصۂ ابو شحمہ ، ۲۱). اس آواز کے سوا دسرا کچھ خطرہ ہے کی. (۱۷۹۵ء ، انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت ، ۲۹۷)). [کیا (رک) کا بگاڑ].

کی (۴) (ی مع) حرف.
علامتِ تصغیر ، جیسے : بُوند سے بُندکی وغیرہ ؛ علامتِ حاصل مصدر یا علامتِ اسم آلہ ، جیسے : چُوسنا سے چُسکی ؛ علامتِ وصفیت ، جیسے : بھرنا سے بھرکی وغیرہ (وسیع اصطلاحات ، ۱۰۰). [س : इक ؛ ف : ک].

کی (۵) (ی مع) ف ماضی ، مث (مذ : کیا).
کرنا (رک) کا ماضی.

اُس کے ابقائے عہد تک نہ جیے
عمر نے ہم سے بےوفائی کی

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۰۷).

بر بُوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۳). روپیہ رومال میں باندھ سلام علیک بھی تو نہ کی اور یہ جا وہ جا. (۱۹۱۷ء ، طوفانِ حیات ، ۱۵). [کرنا (رک) کا ماضی مونث].

ـــ کرائی (ـــ فت ک) صف مث.
کیا کرایا (رک) کی تانیث ، ساری ، وہ تمام جدوجہد اور دوڑ دھوپ جو کسی کام کی تکمیل کے لیے کی گئی ہو. دیکھیے کہیں کی کرائی محنت برباد نہ ہو جائے. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۰). [کیا کرایا (رک) کی تانیث].

کی (۶) (ی مع) ف (قدیم).
نہ معلوم ، نہ جانے ، میں نہیں جانتا ، کیا ہے کی.

منجے کوں آ پہاڑ کھاتا ہے کی
میرا جیو لے کوں جاتا ہے کی

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷). [کیا ہے کی کی تخفیف].

کی (۷) (ی مع) امث.
چابی ، کنجی. کی : کنجی ، چابی یا چاوی کے معنی میں صرف بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۵). [انگ : Key].

ـــ بورڈ (ـــ و مع ، سکنہ ر) امذ.
۱. ٹائپ رائٹر پر بنے ہوئے حروف کے نشانات جن کو انگلیوں سے دبایا جاتا ہے تو مطلوبہ حروف چھپتے ہیں ، کلیدی تختہ ٹائپ رائٹر ہی کی طرح اس کا کی بورڈ بھی ہوتا ہے. (۱۹۶۳ء ، فنِ صحافت ، ۱۹۳). وزیر اعلیٰ نے ... کمپنیوں کو ہدایت کی کہ اپنے کی بورڈ اس معیار کے مطابق تیار کریں جو حکومت کی طرف سے منظور ہو چکا ہے. (۱۹۷۵ء ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵). **۲. (ساز کے) پردوں کا تختہ** ہارمونیم جیسے آلاتِ موسیقی میں کی بورڈ ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، آواز ، ۲۰۵). [انگ : Key Board].

کی (۱) (ی مع) صف.
کئی (رک) کا قدیم املا ، کتنے ہی.

کی مدت لگ وہ پاک از ریب
کرتا تھا سیر عالمِ غیب

(۱۷۷۱ء ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۰). [کئی (رک) کی تخفیف].

کی (۲) (ی مع) امذ.
نیوزی لینڈ کا سبز پہاڑی توتا جو بھیڑوں کو ہلاک کر کے ان کی گردن کی چربی کھاتا ہے. کی عطرناک حد تک نڈر ہے جوں کوئی چمکتی ہوئی شے نظر آتی ہے ان کے جھنڈ کے جھنڈ اس کے گرد اکھٹے ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۵۸). [انگ : Kea].

کَیّ (فت ک ، شد ی) امث.
ایک طریقۂ علاج ، گرم لوہے کے داغ بدن کے اوپر ڈالنا ، گرم لوہے سے جسم کو داغنا. میں کہتا ہوں کہ کی بد سوء مزاج میں نفع دیتی ہے. (۱۹۳۷ء ، جراحیاتِ زہراوی ، ۳). [ع].

کے (۱) (ی لین) (الف) م ف.
استفہام عددی ، کتنے ، کتنے حضرت امام حسین کوں دیکھ

پوچھے ... اے فرزند اس چاند کے کَے دن باقی ہیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳). حضرت الیاس نے ... پوچھا کہ تیرا بیٹا یونس کے دن سے مر گیا. (۱۸۹۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۵۵).

اچھا کرو گے کیا کسی بیمار عشق کو
کَے دن ہوئے ہیں تم کو مسیحا بنے ہوئے

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۹۳).

آ عقل جُپ جُپ بیٹھی ہے ، آ عقل کا جی شاد کریں
وہ لوگ کہ تیرے عاشق ہیں کَے روز سے تجھ کو یاد کریں

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۹). (ب) صف. کئی.

پس کے سنبلہ سام میں سُنّے کی زورق لیا
ڈبنے میں ترنے لگے بُوبُڑے کے لکھ ہزار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸).

میرے بعد کے دن گزر جاویں گے
معنیِٔ عجائب نظر آئیں گے

(۱۹۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، کبرا ، ۱۰). [ب: कति : س ، कइ].

---رَکْعَت کا فائدہ! فقرہ.
کوئی فائدہ نہیں ، کوئی نفع نہیں ، کَے رکعت کا ثواب. بیٹی یہ تو سوچو بچھے کَے رکعت کا فائدہ؟ گھر بگڑا تو تمہارا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۲۵).

کَے (۲) (ی لین) م ف (قدیم).
رک : کیا.

تم معانی کے کناہاں کا رقم کرتے ہیں کَے
میں محمد ناؤں تھے دونوں جہاں سیانے جکیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷). [کیا (رک) کا قدیم املا].

کَے (۳) (ی لین) م ف.
کب (پلیٹس). [ف].

---آمَدی (و) کَے پیر شُدی کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) اس آدمی کی نسبت مستعمل جو تھوڑے سے تجربے پر نازاں ہو. کانگرس بیچاری تو کَے آمدی و کَے پیر شدی کسی کے وہم و خیال میں بھی نہ تھا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۷). شادی کو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ، کَے آمدی ، کَے پیر شدی ، دو ہفتے ہوئے ہیں ، آپ ابھی تیل دیکھیے ، تیل کی دھار دیکھیے. (۱۹۱۷ ، نانی عشو ، ۳۵).

کَے (۴) (و لین) امذ.
شہنشاہ ، بڑا بادشاہ ، ایران کے شہنشاہوں کا لقب.

نامۂ کہتہ کیا گردشِ افلاک نے طے
نہ سکندر ہے نہ دارا ہے نہ جمشید نہ کَے

(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۲۵). بزمِ طرب میں وہ سماں باندھا کہ بزمِ جم و کَے کا نقشہ نظروں کے سامنے کھچ گیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶).

ہاتھ میں جب قدح ہے ہو گا
کوئی جمشید کوئی کَے ہو گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۶). [ف].

کَے (۵) (ی لین) امذ (قدیم).
کہا (رک) کی مغیرہ حالت ، کہے کی قدیم شکل.

قدم کو اپنا سر توں ، گزر معشوق کی دھر توں
کہ تُو کچ ملت میں پھر توں وو تیرے کَے میں آیے تا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۱). [کہے (رک) کی تخفیف].

کے (۱) (ی مج) حرف.
اسماء جمع سے پہلے بجائے کا ، کے استعمال ہوتا ہے.

بنایا خلائق کیتے دھات کے
کیتے نیک مردان اتم ذات کے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۱). تمام بسم اللہ کا معنی بسم اللہ کے ایک نقطے میں رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱).

سامنے اس کے تفاوت سے نہ ہے جامی
کس مؤدب سے یہ سیکھا ہے ادب آئینہ

(۱۷۶۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۶۵).

ہوگا کسو دیوار کے سائے میں پڑا میر
کیا ربط محبت سے اس آرام طلب کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۸۸). بدنظمی کا یہ عالم تھا کہ کبھی رسالہ مہینہ کے مہینہ شائع نہیں ہوا. (۱۹۲۳ ، نگار ، نومبر ، ۳۲۲). گنگوتہ کے بیٹا ہوا جس کا نام چاچا جی نے ستان رکھا اور ایک کھلائی رکھ کر جیسے تیسے اسے پالا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۲). ۲. « کیا » اور « کون » کے معنی میں.

ہنس کے لگا پوچھنے کے ہے جی یہ جانور
پر مکھیا ہم سے کنہو لے چلے اس کو کدھر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۲). ۳. **(برائے عطف) دو فعلوں کے درمیان بجائے کر.**

یاقوت ادھر پیالیاں میں بھر کے بخ محبت
شاہ نول محمد نبی بھی پلاؤ سکیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰۲). ہم نے لفٹنٹ گورنر کی ملازمت اور خلعت پر قناعت کر کے انبالے جانا موقوف کیا. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۱۹۳). دوسرے کو ... لوٹ کھسوٹ کے بھی اپنا فائدہ ہوتا ہو تو اس میں بھی باک نہیں کرتے. (۱۹۵۳ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۴۳). [رک : کا جس کی یہ مغیرہ صورت ہے].

کے (۲) (ی مج) حرف (قدیم).
رک : کہ.

کبھی بول کہے شاہ کا کیا حال ہے
کہے رنجہ ہے یا کے خشحال ہے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲). [کہ (رک) کا ایک قدیم املا].

کَیا (فت ک) امذ (قدیم).
کہا ، جاتا.

چلے کہاں اگر قیس کیا کر بلا
اوڑے آپ لیا جب کے سر بلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳). [کہا (رک) کا بگاڑ].

کیا (فت مج ک ، ی مخت) کلمۂ استفہام.
۱. (استفسار امر کے لیے) آیا ، چہ.

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

کیا ہور کرنا کرے گا سو ہونے
تیرے باج ہرگز کرے نا سو کونے

(١٦٣٥، حسن شوق، د، ٦٤). غفار کا کیا معنا، گناہ نا بخشے تو غفار کیوں کہواتا. (١٦٣٥، سب رس، ٣٢).

گر نام عاشقی ترے نزدیک ننگ ہے
کریے نہ مجکو قتل تو پھر کیا درنگ ہے

(١٧٨٣، درد، د، ٩٢).

ناچار ہم تو تجھ بن جی مار کر رہیں گے
پر اس روش کو تیری یہ لوگ کیا کہیں گے

(١٨١٠، میر، ک، ١٣٣٩).

دلِ ناداں، تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

(١٨٦٩، غالب، د، ٢٣٨).

کیا کر گیا اک جلوۂ مستانہ کسی کا
رُکتا نہیں زنجیر سے دیوانہ کسی کا

(١٩٣٣، شعلۂ طور، ١٢). **٢. (استفسار شے کے لیے، حقیقت جاننے کے لیے) حقیقت کیا ہے، ماہیت یا حیثیت کیا ہے.**

سبزہ و گل، کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

(١٨٦٩، غالب، د، ٢٣٨).

باندھی تُٹ رات تو دل بول اٹھا
بال بچے صبح کو کھائیں گے کیا

(١٩٣٠، اردو گلستان (ترجمہ)، ٩٣). **٣. کون سا، کون سی.** اے مامنا کیا ارادے سں آج تم میرے محل میں آئی ہو. (١٨٠٠، قصۂ گل و ہرمز، ٥).

اٹھائے کو رکھا ہے لاشہ کسی کا
یہ کیا وقت ہے آئنے آرسی کا

(١٨٨٨، صنم خانۂ عشق، ٥٦). **٤. کیسا، کس طرح کا، کس نوعیت کا.** ایک شور و فغاں اطرافِ کوفہ سے بلند ہوا ... میں اوس سے پوچھا: یہ کیا شور ہے؟ (١٧٣٢، کربل کتھا، ٢٣٩).

یہ کیا خیالِ خام کہ ہم سا حسیں نہیں
دنیا میں سینکڑوں ہیں فقط اک تمہیں نہیں

(١٨٩٦، احسن الکلام، ١١٣). **٥. کس قدر، کتنا.**

بیٹھا تھا کیا مزے میں ترے پاس بوالہوس
آتے ہی میرے دیکھیو کیسا وہ کٹ گیا

(١٧٨٢، دیوان محبت، ١١).

بحرِ غم میں اک آشنا کے لیے
میں نے کیا ہاتھ پاؤں مارے ہیں

(١٨٣٢، دیوانِ رند، ١ : ٣٠١). اس بات پر تم کو حیرت بھی آتی ہے کہ قادر قیوم نے کیا آفتاب کو قدرت عطا کی ہے کہ آن کی آن میں جہان میں اجالا کر دیتا ہے. (١٨٩٠، جغرافیۂ طبعی، ١ : ١٥).

دمِ آخر وہ چلے آتے تو احسان ہوتا
مشکل نزع کا کیا مرحلہ آسان ہوتا

(١٩٠٣، نظم نگارین، ٩١). **٦. کچھ کا کچھ، جدا، الگ، مختلف.** تو کیا سمجھتا ہے ہم کیا کہتے ہیں. (١٨٩٩، ہیرے کی کنی، ٣١).

شوخی، ادا، حجاب، تجاہل، دغا، فریب
سب کچھ ہے ایک کیا ہی ستم کیش کیا نہیں

(١٩١٩، درِ شہوار بیخود، ٨٣). **٧. نہ صرف، نہ فقط، نہ محض.**

لو سیدِ مظلوم کے دلدار کو مارا
مارا اسے کیا احمدِ مختار کو مارا

(١٨٧٤، انیس، مراثی، ٣ : ٣٣). اول اللہ کو شریف اور آخراللہ کو پولیٹکل اور ترکوں کا کیا بلکہ مسلمانوں ہی کا سخت دشمن ہے. (١٩٢٠، بریدِ فرنگ، ٣٠). **٨. (زورِ بیان کے لیے یا کسی عجیب بات کے اظہار کے لیے) بیانیہ کلمہ.** اب کیا دیکھتے ہیں کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہے. (١٨٨٩، سیرِ کہسار، ١ : ٣٣). گھوڑا کیا ہے بجلی ہے. (١٩٧٣، جامع القواعد، ڈاکٹر غلام مصطفٰے، ٣٦). **٩. کیوں، کس لیے، کس واسطے.**

شرحِ حالِ دلِ عاشق وہ سنے کیا
اے ستم گار تو یہ گفتار سنا یا نہ سنا

(١٧٩٨، میر سوز، د، ٣٣).

غیرتِ یوسف ہے یہ وقتِ عزیز
میر اس کو رائیگاں کھوتا ہے کیا

(١٨١٠، میر، ک، ١٣٥).

یہ کیا انہیں یہ لطف و عنایت ہے دم بہ دم
معلوم ہو گیا انہیں پیارے نہیں ہیں ہم

(١٨٧٤، انیس، مراثی، ١ : ٦).

اتار لی سرِ بازار جس نے رخ سے نقاب
حجاب آئے اسے سو میں کیا ہزار میں کیا

(١٩٣٢، ریاضِ رضواں، ٥٣). **١٠. (أ) (اظہارِ کثرت یا شدت کے لیے) کس قدر، کتنا، بہت زیادہ، زیادہ سے زیادہ.**

اگر وہ شوخ محبت کے گھر میں آ جائے
تو اور کیا ہے مگر جان و دل نثار کرے

(١٧٨٢، دیوانِ محبت، ١٥٩). اگر اس دم میرے ساتھ کچھ باتیں کرے تو کیا خوش ہوں. (١٨٠٢، ہفت گلشن، ٢٠).

بات پوری وہ کر نہیں سکتے
زور ہے کیا ہزا کسو لب کا

(١٨٩٢، مہتابِ داغ، ٥٥).

وہ ہے اسراف اور وہ کیا
رسمِ کاموں میں صرفِ بےجا

(١٩٢٨، تنظیم الحیات، ١٠٢). کچھ نہ پوچھو کہ ان انقلابات میں کیا کچھ جاتا رہا. (١٩٩٢، افکار، کراچی، اپریل، ٢٦). **(أأ) (اظہارِ عظمت کے لیے) تعریف کے قابل.**

رنگِ گل و بوئے گل ہوتے ہیں ہوا دونوں
کیا قافلہ جاتا ہے جو تو بھی چلا چاہے

(١٨١٠، میر، ک، ٥١٨).

جانتے ہیں تمہارے شیدائی
تم نہیں جانتے کہ کیا ہو تم

(١٩١٥، جانِ سخن، ١٤٣). **(أأأ) (تحسین و آفریں کے لیے) خوب، عمدہ، بہت اچھا.**

دلبر آ سحر گہ کے ہمراہ نکل چل
کیا ساتھ ہے کیا ساتھ ہے کیا ساتھ ہے واللہ
(۱۸۰۹ ، جرات (نوراللغات)).

زینب سے شاہ کہتے تھے کیوں ہشیر مرتضیٰ
چوتھے پہر کی پیاس میں عباس کیا لڑا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۵۵).

چومے کیوں نہ اس کے ہاتھوں کو
کیا مٹاتا ہے کیا بناتا ہے
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۷۷). ۱۱. **(اظہار قلت کے لیے) معمولی ، خفیف ، تھوڑی سی ، کم.**

بانو نے کہا دونوں کی عمریں ہی ابھی کیا
نے گھر سے وہ نکلے نہ کوئی معرکہ دیکھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۰). اس کی آمدنی کیا ، زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۸). ۱۲. **کیوں کر ، کیسے ، کس طرح.**

صفت کیا کروں تیرا
سو جیب ہوئے تو تھوڑا
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۹).

تیری گلی میں میں نہ چلوں اور صبا چلے
یوں ہی خدا جو چاہے تو بندے کی کیا چلے
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۹۲).

سُن اے غارت گر جنس وفا سن
شکست قیمت دل کی صدا کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷). ۱۳. **بہت کچھ ، سب کچھ.**

اب نہ دل ہی ہے نہ صبر و طاقت و ہوش و حواس
دور تھے تم ہم سے جب تک پاس اپنے کیا نہ تھا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹). اگر اس کو ذرا بھی شبہ ہو جائے تو پھر وہ کس قدر بگڑے گا ، لوگوں سے کیا کیا کہے گا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۲۹). ۱۴. **(اظہار نفی کے لیے) نہیں ، کبھی نہیں.** لاعلاج کوں کیا علاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

پھر مجھے کیا غم کسی بےدرد کی بیداد کا
حق تعالیٰ سننے والا ہے اگر فریاد کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

گر کیا ناصح نے ہم کو قید ، اچھا یوں سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھُٹ جاویں گے کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).

وہ لُچا ہے ، کیا اس کی اوقات ہے
کمینہ ہے ، پاجی ہے بدذات ہے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۷). ۱۵. **(طنزاً) بےحقیقت ، کچھ نہیں.**

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳).

مرے سمجھانے کو تو ناصحا تشریف لائے ہو
اسے جا کر اگر کچھ آپ سمجھاتے تو کیا ہوتا
(۱۸۹۹ ، کلیات نظام ، ۷۳).

کیا شاعری میں حقِ تلمّذ ادا کیا
پہلا قصیدہ ہجو میں استاد کی لکھا
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۹۱). ان کا کیا وہ تو ہیں ہی جنگلی ، وحشی ، بن مانس لوگ. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۵۷).
۱۶. **بےاعتباری اور بےوقعتی کے لیے.**

قسم کھاتے ہو میرے سر کی جھوٹی
ابھی جاؤ بھی جھوٹوں کی قسم کیا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۶).

رنج کیا رنج کہ جس کی نہیں کچھ اصل و نمود
شکوہ کیا شکوہ کہ جس کی کوئی بنیاد نہ ہو
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۱). ۱۷. **غرض ، مطلب ، حاصل.**

ان سے بیان کیجیے حال خراب کیا
سو بار بھی کہو تو وہاں سے جواب کیا
(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۳۹).

یہیں کیا جو پھرتے ہو تم عرش پر
کبھی جلوہ گر بام پر بھی تو ہو
(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۱۴۳). ۱۸. **کیا مطلب ، کیا غرض ، کیا واسطہ.**

اگر کوئی جوگن کی کرتا ثنا
تو کہتا رشک کہتا کہ پھر تم کو کیا
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحر البیان ، ۱۰۹).

کس کا کعبہ ، کیسا قبلہ ، کون حرم ہے ، کیا احرام
کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶).

بےرحم تجھ کو حالت دل کے بیاں سے کیا
تو بےوفا ہے تجھ کو مری داستاں سے کیا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۳).

نہ ٹوکو ہمیں خضر لو راہ اپنی
تمہیں اس سے کیا ہم کہیں جا رہے ہیں
(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۱۱۷).

تم نے تو تھک کے دشت میں خیمے لگا لیے
تنہا کٹے کسی کا سفر تم کو اس سے کیا
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۹۵). ۱۹. **بےفائدہ ، بےکار ، فضول.**

بیمار عشق یوں مرا کرتا ہے کیا علاج
اے چارہ گر سمجھ کہ مرض ہے یہ لاعلاج
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۷).

آرزو اپنے کیے کو بھگتو
اب پچھتانے سے ہوتا کیا ہے
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۲۲۳).

فقط ایماں ہی کیا پامال ہیں ایماں شکن لاکھوں
دلوں کی وہ متاع کافری کیا ہو گئی آخر
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۸). ۲۰. **سُنی اَن سُنی کر دینے کے موقع پر ، بطور نقل.**

بےنیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرماویں گے کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).

واہ کیا کہنا ہے سب کہہ سُن گئے
پھر تجاہل سے ہوا ارشاد ، کیا ہے

(۱۹۳۰ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۸)۔ **۲۱. (تنفر ، بے زاری یا لاتعلقی کا اظہار کرنا) مضائقہ نہیں ، پروا نہیں.** بزاروں ملچھ (مسلمان) مارے جائیں مجھے کیا ! ہاں روز ایک کنور کو گدی پر بٹھائیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۲)۔ **۲۲. (کسی بات کے انحصار کے لیے) جیسے ہی ، جونہی ، چونکہ.**

لطف پیچاں نہ رہا دل ہی مرا بیٹھ گیا
تم مرے پہلو سے اے رشکِ قمر کیا اٹھے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۰)۔

بسنت رُت کیا جہاں میں آئی پیام دورِ بہار آیا
نظر ہے مستِ شرابِ جلوہ کہ روئے گل پر نکھار آیا

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۰)۔ **۲۳. خواہ ، چاہے.**

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸)۔ **۲۴. کچھ نہیں.**

جی رالہ لبوں پر آ رہا تھا
مرنے میں ہمارے کیا رہا تھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۸)۔

رندوں کا ہے یہ واعظ منبر نشیں سے قول
ناقص ہے جس قائدہ اونچی دکاں سے کیا

(۱۸۵۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۹)۔ اس کے پاس کیا رکھا تھا جو جیجی کی شرط پوری کرنے کی حامی بھرتا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۵۲)۔ اس تاج و تخت کا مالک بننے سے پہلے میں کیا تھا ، ایک بے یار و مددگار لڑکا. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۱۳)۔ **۲۵. کس طرح ، کسی طریقے سے ، کیسے ، کیونکر.**

آہ کو تو سوس بھی ڈالوں
کیا چھپاؤں یہ چشم خوں مالا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۲)۔

رونے نے میرے بند کیا کاروبار دہر
ساون کی ہے جھڑی کوئی نکلے مکاں سے کیا

(۱۸۵۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۶)۔

جب یہ عالم ہے تو ہم رشوت سے کیا توبہ کریں
توبہ رشوت کیسی ہم چندہ نہ لیں تو کیا کریں

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۱۵۹)۔ سب خاموش تھے ، جس کا پورا خاندان ختم ہو گیا ہو اسے کیا تسلی دی جا سکتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۹)۔ [ب : **कीदृश ! कद्देहो**]۔

---اجارہ ہے فقرہ.
کیا دخل ہے ، کیا دعویٰ ہے (مہذب اللغات).

---اچھا ہو فقرہ.
کتنا اچھا ہو ، کتنا لطف آئے ، مزہ آ جائے.

وہ مری جاں مرے پاس آئے تو کیا اچھا ہو
اور لبوں جاں نکل جائے تو کیا اچھا ہو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۸)۔

---اُدھار کی ماں مَری ہے کہاوت.
لین دین کا دستور دنیا سے اٹھ نہیں گیا ہے تم نہیں دو گے تو دوسرے سے لیں گے ، اس موقع پر مستعمل جب کوئی قرض دینے میں حیلہ حوالہ کرتا ہے (نوراللغات).

---اَصل ہے فقرہ.
کیا حقیقت ہے ، یعنی کچھ وقعت نہیں ، کوئی بساط نہیں.

لالے کی ہے کیا اصل جمالِ گل تر کیا
اس نور کی آئینۂ روشن کو خبر کیا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۶۲)۔

---اُکھاڑ لیا/اُکھاڑے گا فقرہ.
کیا بگاڑ لے گا ، کیا ضرر پہنچا سکتا ہے ، کچھ نہیں کرسکتا.

آہ تو اوس کے در تلک نہ گئی
کیا اُوکھاڑے گا نالۂ شبگیر

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۰۹)۔

---اِمکان فقرہ.
کیا مجال اور جرأت ، ممکن نہیں ہے ، کسی کو یہ کام کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی.

کان دھر بات کسی کی نہیں سنتا کوئی
آنکھ سے آنکھ ملانا تو یہاں کیا امکان

(۱۷۵۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۵۲)۔

---اُنھیں کے سَر ٹیکا/سَہرا ہے فقرہ.
یہ کام انھیں پر موقوف نہیں ہے ، کچھ اُنھیں پر اس کام یا بات کا دارو مدار نہیں ہے (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---آدمی ہو فقرہ.
عجیب آدمی ہو ، خوب آدمی ہو (تحسین و طنز دونوں کے لیے).
یہ اونھوں نے مجھے دیکھا نہ میں نے اونھیں دیکھا ، اور سب بات ٹھیک ٹھاک ہو گئی ، تم بھی کیا آدمی ہو ... جب آپ ہم کے پاس کھڑے تھے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۱)۔

---آدمی ہے فقرہ.
اچھا آدمی ہے ، غنیمت آدمی ہے ، خوب آدمی ہے.

برائی مری میں کے غیروں سے بولے
یہ سب سچ مگر ہائے کیا آدمی ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۰)۔

---آسمان کے تارے ہیں فقرہ.
کوئی ایسی دنیا سے نرالی یا نایاب چیز نہیں.

مصحفی کیوں نہ ہاتھ آویں گے
ایسے کیا آسماں کے تارے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۶)۔

---آگ لگاؤ گے فقرہ.
کیا کرو گے ؛ مراد : کچھ نہ کرو گے. یہ جلسہ بھی یادگار ہے یہاں بیٹھو گے تو لطف اٹھاؤ گے ، گھر جا کر کیا آگ لگاؤ گے. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۹۹)۔

---آگ لگاؤں فقرہ.
(عور) کیا کروں (سخت کراہت ، تحقیر اور بیزاری کے موقع پر مستعمل) نیز ناپسندیدہ چیز کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کو کیا آگ لگا دوں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---آگ لگائے فقرہ.
کیا کرے (عورتیں بیزاری یا تحقیر سے کہتی ہیں).

سرد مہری سے زمانے کی ہوا ہے دل سرد
رکھ کر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی

(١٨٨٣ ، آفتابِ داغ ، ١٣٣).

---آگ لینے آئے تھے فقرہ.
جب کوئی شخص آکر فوراً چلا جاتا ہے اس کے بارے میں طنزاً کہتے ہیں (نوراللغات).

---آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو فقرہ.
کیا کھلم کھلا دھوکا دے رہے ہو ، کیوں چندراتے اور مکراتے ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---آئے کیا چلے فقرہ.
جب کوئی دوست آتے ہی جانے لگے اس موقع پر کہتے ہیں.

وعدہ عدو کا آپ کی تکرار سے کھلا
میں نے یوں ہی کہا تھا کہ کیا آئے کیا چلے

(١٨٥٥ ، کلیاتِ شیفتہ ، ١٠٣).

---بات فقرہ.
١. کیا کہنا ، کیا خوب (تحسین و طنز دونوں کے لیے مستعمل).

کیا بات بھائی اُن کی بھلا بول چال کی
گویا زباں ہے مصحفِ ناطق کے لال کی

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٢٣٦). ٢. ممکن نہیں ، ناممکن ہے، کیا مجال.

کیا بات ایک بال کٹے ، یا تراشے کوئی
یاں تنگ ہے اُسترے و تہری کی دھار بند

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢٠٢ : ١٠٠).

---بات تھی فقرہ.
کوئی بڑی بات نہ تھی ، معمولی سی بات تھی.

کیا بات تھی کسی نے جو بوسہ طلب کیا
ہونٹوں نے قتلِ عام پہ بیڑا اُٹھا لیا

(١٨٣٦ ، ریاضِ البحر ، ٣٧).

---بات رہی فقرہ.
کیا آبرو رہی.

زخمی ہوں تو ہوئے دو کیوں یار بسوروں میں
کیا بات رہی کہا کر تلوار جو میں رویا

(١٨٧٠ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ١٨).

---بات ہے فقرہ.
١. کیا سبب ہے ، کیا باعث ہے.

کیا بات ہے خیر ہو الٰہی
رُکتی ہے زبان نامہ بر کی

(١٩٠٥ ، داغ (نوراللغات)). ٢. کیا کہنا ہے ، واہ وا ، کیا خوب (تحسین و طنز دونوں کے لیے). بات ہی کیا غیر ذات ہے ، یہ کیا بات ہے. (١٩٣٥ ، سب رس ، ٢٨).

واعظ نہ تم پیو ، نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شرابِ طُہور کی

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٤٣).

برکتیں سب ہیں عیاں دولتِ روحانی کی
واہ کیا بات ہے اس چہرۂ نورانی کی

(١٩١٨ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ١٥٠). ٣. آسان ہے ، مشکل نہیں. اے حاتم یہ کیا بات ہے کس خوبی کی خاک ہے جو وہاں دعبان کرے. (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ٧٠).

آنکھیں کہتی نہیں کہ کیا بات ہے دشمن کی شکست
پلکیں کہتی نہیں بہت سہل ہے بلاؤں کی شکست

(١٨٩٥ ، ناظم رامپوری (نوراللغات)).

---باعث فقرہ.
کس لیے ، کس وجہ سے ، کس سبب سے.

غم نہ کر کس کا ہجر ہے اختر
رنج کرتا ہے بار کیا باعث

(١٨٩١ ، کلیاتِ اختر ، ٣١٩).

---بالو کی بھیت ، کیا اوچھے کی پریت ، پریت گمبھیر سے ، جنم جنم جا پیت کہاوت.
اوچھے کی دوستی ریت کی دیوار کی طرح ہے ، شریف کی دوستی تمام عمر قائم رہتی ہے (جامع الامثال).

---باؤلے کُتّے نے کاٹا ہے فقرہ.
سر نہیں پھرا ہے ، پاگل نہیں ہوں جو فضول کام کروں (ماخوذ : مہذب اللغات).

---بتاؤں/بتائیں فقرہ.
ناقابلِ بیان ہے ، میں بتا نہیں سکتا ، مجھ سے اس بات کی وضاحت نہیں ہو سکتی.

کیا بتاؤں تجھے کیا شے ہے ولا
اس میں اکثر کو ہوا ہے دھوکا

(١٩٣١ ، رُسوا (مہذب اللغات)).

کچھ پتریاں ہیں خالی کچھ پاؤں بے سکت ہے
فی الحال کیا بتائیں رُخ ہے کدھر ہمارا

(١٩٨٨ ، آنگن میں سمندر ، ٥٠).

---بُرا ہو/بُرائی ہے فقرہ.
کیا قباحت ہے ، کچھ عیب نہیں ، کوئی مضائقہ نہیں.

کل کے عوض بھی آج ہی آؤ تو کیا بُرا ہو
وعدہ خلاف کرنا سرکار کی تو خُو ہے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٥٣).

کوئی کہے کہ شب مہ میں کیا برائی ہے
بلا سے ، آج اگر دن کو ابر و باد نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

---بڑا کام ہے فقرہ.
آسان کام ہے ، اس کام میں کوئی دشواری نہیں.
مجھ سے پہلے دے رقیبوں کو اگر پیغام موت
کیا بڑا یہ کام ہے تجکو قضا کے سامنے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲۵).

---بڑی بات ہے فقرہ.
آسان ہے ، مشکل نہیں اگر آدمی میں عقل اچھی تو ہو بات کیا بڑی بات ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۲). جب ہوا کا یہ حال معلوم ہو گیا تو اس کی چال کا جاننا کیا بڑی بات ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۲۹).

---بڑی عمر ہے فقرہ.
اس موقع پر کہتے ہیں جب کسی شخص کا ذکر ہو رہا ہو اور وہ آ جائے.
مذکور کے ہوتے ہی میں آیا تو وہ بولا
کیا خضر کی مانند تری عمر بڑی ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ)).

---بساط ہے فقرہ.
کوئی حیثیت نہیں ہے ، کوئی ہستی نہیں ، معمولی سی بات ہے.
کیا ہوں گا مسند میں اوس بےنیاز کا
قطرے کی کیا بساط ہے دریا کے سامنے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۳۸).
کھیل تھا ، سب امید کا ، یہ نہ رہی تو کچھ نہ تھا
آرزوؤں کی کیا بساط ، شوق کا کاروبار کیا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۷۷).

---بکتا ہے فقرہ.
۱. **(تحقیراً) جب کوئی فضول اور بیہودہ بات کر رہا ہو تو اُسے خاموش کرنے کے لیے کہتے ہیں ، غلط کہتا ہے ، بیہودہ کہتا ہے.**
بڑھ کر کہا کیا بکتا ہے او ظالم غدار
ہاں کچھ ترے حاکم کی حقیقت نہیں زنہار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۶). ۲. **(شاذ) ہیچ ہے ، معمولی ہے ، حقیر ہے ، بےحقیقت.** مشتری جمالوں کے گلوں سے ساز کی سازش میں یہ آواز آتی ہے کہ موسیقار کیا بکتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح الدرسیھا ، ۸۰).

---بک بک لگا رکھی ہے فقرہ.
(تحقیراً) جب کوئی شخص یا کئی آدمی بیکار اور فضول بولے جاتے ہیں اور خاموش نہیں ہوتے تو غصے سے جھڑکی کے طور پر کہتے ہیں (مہذب اللغات).

---بگاڑا تھا فقرہ.
کیا نقصان پہنچایا تھا (جب بلاوجہ نقصان پہنچے تب کہتے ہیں).
آہ یوں شیشۂ دل اُن نے جو توڑا میرا
کیا بگاڑا تھا میں اس گنبد مینائی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲).

---بگاڑ لو گے فقرہ.
(ضمیر کے ساتھ) تم ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے (مہذب اللغات).

---بگڑتا فقرہ.
کیا نقصان ہو جاتا.
ہاں ، اے فلک پیر ، جوان تھا ابھی عارف
کیا تیرا بگڑتا ، جو نہ مرتا کوئی دن اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).

---بلا فقرہ.
۱. **غضب کا ، قیامت کا ، بلا کا.**
کیا بلا شوق کی پیا ہوں شراب
ہوش جاتا ہے دمبدم میرا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۵).
دیکھ کر مجھ کو اکڑتے ہیں بہت بالابلند
کیا بلا ان پر بھی سایہ پڑ گیا شمشاد کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۹). ۲. **بگر کے معنی میں (اب متروک ہے).**
تو کیا ہے بھول اُس کو کیا بلا
تھا جو پہلے دن کہا تو نے بھلا
(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).

---بلا ہوئی فقرہ.
کیا ہو گیا ، کیا مصیبت آگئی ، کونسی بلا نازل ہوئی.
اے داغ کسی کو دیکھ لیا تو نے خیر ہے
اب تک تو ہوش میں تھا تجھے کیا بلا ہوئی
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۹۸).

---بلا ہے فقرہ.
۱. **سخت مصیبت ہے ، بڑا مشکل کام ہے.** دراصل کسی پاس سکنا بھلے آدمی کو معلوم ہے کہ کیا بلا ہے ، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵). ۲. **بے حقیقت ہے ، ہیچ ہے ، ناچیز ہے ، کچھ نہیں.**
نہیں اس بت پرستی سے بھلا ہے
خدا موجود ہے بت کیا بلا ہے
(۱۷۹۶ ، یوسف زلیخا ، نگار ، ۳۷).
تو تو کیا ایسی بلا ہے وہ ٹلے ہو جو پہاڑ
وصل کا روز جو میں اے شب ہجراں مانگوں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۵). اس نے کہا جانم جان کیا بلا ہے اگر دیکھو لے گی میری کون سی جا کر شستہ کرلے گی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۵).

---بعید ہے فقرہ.
کوئی دور نہیں ، ہو سکتا ہے ، ممکن ہے ، کوئی بھروسا نہیں.

رحمت اگر قبول کرے ، کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۳).

---بلّی نے چھینک دیا فقرہ.
تم اس کام سے کیوں باز رہے (بعض لوگ چھینک کو بدشگونی اور نحوست خیال کرتے ہیں) (ماخوذ : جامع اللغات).

---بناسکتے ہیں / بنالیں گے فقرہ.
کیا بگاڑ سکتے ہیں ، کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے. اُن کے دشمن بہت ہیں مگر کیا بنا سکتے ہیں ، چاند کو کہیں خاک سے چھپا سکتے ہیں.(۱۹۰۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۰).ملّا صاحب ہیں ، تو اپنے گھر کے ، تمہارا کیا بنالیں گے ، بس اچھا کیا تم نے جو پوچھ لیا کہ ٹھیٹ میں چلیے گا.(۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۲۰۱).

---بنالیتا فقرہ.
کیا بگاڑ لیتا ، کیا نقصان پہنچاتا. دشمن تو میرا کوئی تھا ہی نہیں اگر ہوتا تو کیا بنالیتا. (۱۹۹۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۹۳).

---بنے فقرہ.
کیا گزرے ، کیا حال ہو ، نہ جانے کیا ماجرا پیش آئے.
دیکھیں عدم میں بادہ پرستوں پہ کیا بنے
مے کی وہاں دکان نہ ٹھیکہ نبیذ کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۶).

---بوجھ ہے فقرہ.
کیا فکر ہے ، کیا پریشانی ہے ، کیا تکلیف ہے (جب کوئی کسی کام میں مداخلت کرے تو کہتے ہیں). یاالٰہی ، تو تمہیں کیا بوجھ ہے ، شاید دو ایک روز رہنا پڑے. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۹۰).

---بور کے لڈو ہیں فقرہ.
کچھ نایاب چیز نہیں ہے کیوں پچھتاتے ہو (ماخوذ جامع اللغات ، علمی اردو لغت).

---بیل چلے گا کہاوت.
کیا کام آوے گا (محاورات ہند ؛ علمی اردو لغت).

---بھاڑ میں جھونکیں فقرہ.
بیکار ہے ، فضول (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بھروسا ہے فقرہ.
کوئی اعتبار نہیں ، ناقابل اعتبار ، کچھ ٹھکانا نہیں ، اعتبار کے قابل نہیں (علمی اردو لغت).

---بھروسا ہے زندگانی کا ، آدمی بُلبُلا ہے پانی کا کہاوت.
(ایک مطلع جو بطور ضرب المثل مشہور ہے) انسان کی زندگی پانی کے بلبلے کی طرح ناپائیدار ہے (جامع الامثال).

---بھنگیر خانہ مچایا ہے فقرہ.
کیوں فضول غل غپاڑا کر رکھا ہے (محاورات ہند).

---بھولا ہے فقرہ.
کتنا کم فہم ہے (تعجب کے واسطے بھی کہتے ہیں یعنی بھولا نہیں ہے چالاک ہے) (جامع اللغات).

---بھیڑ ، کیا بھیڑ کی لات کہاوت.
۱ اس کی کوئی حقیقت نہیں ، یہ بے حقیقت شے ہے (نجم الامثال ؛ علمی اردو لغت). ۲ کمزور کیا کرے گا ، کمزور کی کسی بات کا اثر نہیں ہوتا (جامع الامثال).

---پانو میں مہندی لگی ہے کہاوت.
جب کوئی آنے میں حیلہ و حوالہ کرتا ہے تو اُس کی نسبت کہا کرتے ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ علمی اردو لغت).

---پانی متھنے سے بھی گھی پیدا ہوتا ہے کہاوت.
فضول کام سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ، بلاوجہ خوش فہمی میں مبتلا رہنا مناسب نہیں (جامع الامثال).

---پتا فقرہ.
نہیں معلوم ، میں نہیں جانتا ، کیا خبر ، نہ جانے.
آج پتا کیا ، کون سے قصے کون سا طوفاں جاگ اٹھے
جانے کتنی درد کی صدیاں گونج رہی ہیں دل دل میں
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۳۰).

---پتا کہ پڑے تھے کہاوت.
کیسا غل ہنگامہ ہوتا تھا ، کیا رونق یا خوش حالی ہوتی تھی ، کچھ بھی نہ تھا (ماخوذ : محاورات ہند).

---پدّی / پدّڑی ، کیا پدّی / پدّڑی ، کا شوربا / پلاؤ کہاوت.
بے حقیقت اور بے حیثیت شے کے لیے بولتے ہیں ، انتہائی کم حیثیت ، انتہائی بے حقیقت. کیا حاتم اور کیا اوس کا مقدور وہ مثل ہے کہ کیا پدّڑی اور کیا پدّڑی کا پلاؤ.(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۱). واہ ہم کیا اور ہمارے شعر کیا ، کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵). بولے ابھی رہنے بھی دو ، کیا پدّڑی اور کیا پدّڑی کا شوربہ خان صاحب کے آگے نہیں ٹک سکتے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۲۱). دل میں شرمندہ بھی ہوا ، کیا پدّی اور پدّی کا شوربا.(۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۰).

---پردیسی کی پیت ، کیا پھوس کا تاپنا ، دیا کلیجہ کاڑھ ، ہوا نہیں اپنا کہاوت.
پردیسی کی محبت اور پھوس کی آگ ناپائیدار ہے ، پردیسی کو اپنا کلیجہ بھی نکال کر دے دو تو وہ اپنا نہیں ہوتا (جامع الامثال).

---پروا ہے فقرہ.
کچھ فکر نہیں ، کچھ مضائقہ نہیں ، کوئی تردد نہیں ، کوئی تامّل نہیں (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت).

---بڑا پایا فقرہ.
کون سی ایسی عمدہ چیز مل گئی کہ تم اس قدر خوش و مسرور نظر آ رہے ہو (مہذب اللغات).

--- بڑی ہے فقرہ.
کیا فکر ہے ، کیا غرض ہے. جمعدار : نہیں جی نہیں کیا بڑی ، چپڑاسی بھی بڑی یہ کہ اب ان صاحب سے ٹھہری خصوصیت ان کا روز کا نہیں تو تیسرے چوتھے دن کا پھیرا ضرور ہوا کرے گا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۵۷). ہمیں ایسی کیا بڑی ہے کہ اپنی فوجوں کو عرب کے اندر بھیج کر مفت کا خطرہ مول لیں . (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۲۰).

--- بکار کرے گا فقرہ.
کیا مدد کرے گا ، کیا کام آئے گا (محاورات ہند).

--- پوچھنا ہے فقرہ.
(تعریف و تحسین کے موقع پر نیز طنزاً مستعمل) کیا کہنا ، واہ واہ ، سبحان اللہ.

دل پر قطرہ ہے ساز انا البحر
ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷).

کیا پوچھتے ہیں ان کے اسیران زلف کے
شوریدگی سے انس ہے آشفتگی سے ربط
(۱۸۹۲ ، وحید الہ آبادی ، انتخاب وحید ، ۶۳). آپ کی تحریر کا کیا پوچھنا. (۱۹۱۷ ، خطوط اکبر ، ۲۸).

کیا اس کی شان بندہ نوازی کا پوچھنا
بخشا ہے مفلسوں کو غم شاہوار تک
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۹۰).

--- پھبن ہے فقرہ.
کیا زیب زینت ہے (محاورات ہند).

--- پھولا پھرتا ہے فقرہ.
کیوں مغرور ہو رہا ہے ، کیوں اس قدر مغرور ہے ؛ اتنا غافل کیوں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پھولا ہے فقرہ.
کس قدر موٹا ہو گیا ہے (جامع اللغات).

--- تاب فقرہ.
کیا مجال ، مجال نہیں ، طاقت نہیں.

کیا تاب جو گھوڑا کوئی جھکا کے نکل جائے
کیا منہ ہے جو تلوار کوئی کھا کے نکل جائے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۲).

--- تاڑ بیٹھتا ہے کہاوت.
یہ کام کیوں کر ہوتا ہے ، کیا پیش آتا ہے (محاورات ہند).

--- تاک لگائی ہے کہاوت.
کس قدر عزت آبرو اور توقیر پیدا کی ہے (فرہنگ آصفیہ).

--- تعلق فقرہ.
کوئی تعلق نہیں ، کیوں ، کس وجہ سے ، کیا واسطہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- تماشا ہے فقرہ.
حیرت کی بات ہے ، تعجب کی بات ہے (علمی اردو لغت).

--- تماشے کی بات ہے جس کا جائے وہ چور کہلائے کہاوت.
جس کا نقصان ہو اس کے سر الزام ہو ، پولیس والے جب چوری کا سراغ نہ ملے تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مدعی نے مال ادھر ادھر کر دیا (جامع اللغات).

--- تمہارا خدا ہے ، ہمارا نہیں کہاوت.
جب کوئی شخص ظلم و ستم کرے تو کہتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- تیر مارا فقرہ.
کون سا کارنامہ انجام دے دیا ، کیا کرلیا ، کون سا معرکہ سر کرلیا (کسی کی ہجو کے موقع پر مستعمل).

نام آور ، نام ور ہیں اپنی سعی و جہد سے
تیر کیا مارا جو دفتر اس نے کالا کر دیا
(۱۹۱۸ ، سحر بھوپالی ، بیاض سحر ، ۱۰۲).

--- تھا فقرہ.
کیا ضروری تھا ، غیر ضروری تھا.

ایسی آندھی میں نہیں گھر سے نکلنا کیا تھا
خاک اڑتی ہے جھپالو تہہ داماں گیسو
(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۴۳).

--- تھا اور کیا ہو گیا کہاوت.
زمانہ دگرگوں ہو گیا ؛ بنا ہوا کام یا بات بگڑ گئی.

حال دل سن کر وہ بگڑے تھی مجھے امید لطف
ہائے میں سوچا دم اظہار کیا تھا کیا ہوا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۰). کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا. (۱۹۰۱ ، راقم ، ۵۷).

--- ٹونکا کرنے آئی تھیں فقرہ.
جب کوئی عورت آ کر فوراً یا تھوڑی ہی دیر بعد جانے لگے تو عورتیں طنزاً یہ فقرہ چست کرتی ہیں (فرہنگ آصفیہ).

--- ٹھکانا ہے فقرہ.
(شدت ، کثرت اور افراط کے اظہار کے لیے) کوئی حد نہیں ، انتہا نہیں ، نہ پوچھیے ، کوئی بھروسہ نہیں.

کیا ٹھکانا ہے آتش غم کا
سینہ اک طبقہ ہے جہنم کا
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۹۹). جب رعایا بھر گئی پھر کیا ٹھکانا (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۲) سلام کیا ، ہاتھ ملایا ، مگر ہی انجم کے غصے کا کیا ٹھکانا تھا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۶۰). ایسے ایسے بھرے ہوئے ہیں کیا ٹھکانہ ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۶).

--- ٹھیک ہے فقرہ.
کوئی بھروسا نہیں.

گزری بہت تھوڑی رہی ، وہ دن بہت نزدیک ہے
جس دن ملیں گے جا کے ہم کیا اس خوشی کا ٹھیک ہے
(۱۹۰۳ ، دیوانِ بشیر ، ۱۸۶).

---جاتا فقرہ.
کیا بگڑتا ، کیا نقصان ہوتا. دل کیوں مجھ پر عاشق کیا تو تیرا کیا جاتا (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹۳). اوج کی کھٹیا رات دن برستی میں نامراد ترستی تمہارا کیا جاتا میرا مدعا جاتا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۶).

---جانی دُنیا دیکھی کہاوت.
کیا دنیا کے فانی ہونے کا احساس ہو گیا جو تمہارے رویے میں اتنی تبدیلی آ گئی (کسی کی خلاف عادت نیکی یا حُسنِ عمل دیکھ کر کہتے ہیں).
یہ کیا جانی ہوئی دیکھی ہے دنیا
وہ آئے ہیں ادھر کیا جانے کیا ہے
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۵۳) آج بھی خدا جانے اس نے کیا جانی دنیا دیکھی تھی کہ اتنا کچھ ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۳).

---جان پانی فقرہ.
مجال نہیں ، تاب نہیں ، کیا مجال ، کیا مُنھ ہے جو ہمسر اور مقابل ہو سکے.
غضب چہرا پایا ستم آن پانی
تجھے پائے تصویر کیا جان پانی
(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (فرہنگ آصفیہ)).

---جان رَکھتا ہے فقرہ.
کیا مجال ہے ، کیا تاب و طاقت ہے.
عدم کی راہ میں لوٹے کوئی کیا جان رکھتا ہے
خدا ہے حافظ و ناصر مجھے رہزن سے کیا مطلب
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸۲).

---جان ہے فقرہ.
مجال نہیں ، تاب و طاقت نہیں ، کیا مجال ہے.
کیا دخل جو قابو میں سوار آ کے نکل جائے
کیا جان جو بھاگڑ میں جگہ پا کے نکل جائے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۲). کیا جان ہے جو صاحبقران بہرام ضراب کا معادل ہوسکے.(۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۶۹).

---جانوں / جانے / جانیے فقرہ.
معلوم نہیں ، خبر نہیں ، میں نہیں جانتا ، خدا جانے (لاعلمی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل) . یک پلکنہ میں کیا جانے کیا ہوتا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱).
سودا جو ترا حال ہے اتنا تو نہیں وہ
کیا جانیے تو نے اسے کس آن میں دیکھا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶).
کیا جانوں دل کو کھینچے ہیں کیوں شعر میر کے
کچھ طرز ایسی بھی نہیں ایہام بھی نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳).

شرماتے ہیں دیکھ کر وہ ہم کو
کیا جانیے آ گیا ہے کیا یاد
(۱۸۸۳ ، مضامینِ رفیع ، ۲۵).
آغاز جدائی نے جینے نہ دیا ہم کو
انجام محبت میں کیا جانیے کیا ہوتا
(۱۹۱۹ ، درِ شہوار بیخود ، ۲۰).

---جانے گَنوار ، گُھونگَٹوا کا پار کہاوت.
گنوار کیا جانے عشق بازی کیسے ہوتی ہے (جامع الامثال).

---جائے فقرہ.
کیا نقصان ہو ، کوئی نقصان نہیں.
اور اسی راہ پر چلا جائے
خود لٹے وہ کسی کا کیا جائے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۸۸).

---جِگَر فقرہ.
کیا مجال ، حوصلہ نہیں.
حکمِ خدا ہے حکمِ شہنشاہِ بحر و بر
اب کچھ کہوں زباں سے کیا تاب کیا جگر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۱).

---جَلْدی پَڑی ہے فقرہ.
دیر ہونے میں کچھ نقصان نہیں ، اتنی عجلت کی کیا ضرورت ہے (جامع اللغات).

---جوڑ فقرہ.
کیا نسبت ، بے جوڑ ہے ، کوئی جوڑ نہیں (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---جَھک مارتے ہو فقرہ.
جب کوئی بیہودہ اور فضول بکواس کرے تو کہتے ہیں. کیا جھک مارتے ہو ، کیا فتنہ لگایا ہے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۲).

---چاہیے فقرہ.
۱. **کس چیز کی حاجت ہے ، کیا ضرورت ہے** (علمی اردو لغت).
۲. **کیا کہنا ہے ، کیا پوچھنا ہے ، واہ واہ ہے.**
چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے
یہ اگر چاہیں ، تو پھر کیا چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۲).

---چَٹک ہے فقرہ.
کتنا خوش نما ہے (محاورات ہند).

---چَلائی فقرہ.
کیا کہنا ہے ، کیا بات ہے ، کیا خوب کہا ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

---چَلی تھی فقرہ.
کیا ضرورت تھی.

نہ تھا اس وقت میں تو غیر کوئی اے بہالہ جُو
تجھے پھر کیا جلی تھی پاس سے میرے سرکنے کی
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۱).
کہ حدیث آنے کی اس کے جو کیا شادیٔ مرگ
نامہ بر کیا جلی تھی ہم کو خبر کرنے کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۲).

---جلے گا فقرہ.
تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ، مقابلہ نہیں کر سکتا.
دل تجھ ہجر کی آگ میں کیوں کر نکل سکے
شعلے میں کیا جلے گا کبھو برگ کاہ کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۷۱).
جدھر دیکھو ادھر چرچا ہے ان ہنگامہ سازوں کا
جلے فتنہ کی کیا یاں دور ہے دامن درازوں کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۴۷).

---چندن کی چٹکی کیا گاڑی بھرکاٹھ / بھری کاٹی کہاوت.
اچھی شے تھوڑی سی بھی بہت سی بُری شے سے اچھی ہوتی ہے ، ایک شریف سو کمینوں سے بہتر ہے (جامع اللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---چوری فقرہ.
کیا ڈر ، کوئی ڈر نہیں ، کیوں لحاظ کیا جائے ، کیوں چھپا جائے.
بھلا سُنے آشکارا ہم کو کس کی ساقیا چوری
خدا کی جب نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۴).

---چوڑیاں ٹوٹ جائیں گی فقرہ.
کوئی نقصان نہیں ہو جائے گا ، ہاتھ نہیں دُکھ جائیں گے (جب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے کسی کام کے کرنے میں کاہلی یا اکراہ سے کام لے تو اس موقع پر طنزاً کہتے ہیں) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---چیز ہے فقرہ.
۱. **بے حقیقت ہے ، کوئی وقعت نہیں رکھتا.**
کیا مرندے چیز جیتا تمام
کہ جس جیو ہوا خرچ صاحب کے کام
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۹۷).
عمران کیا ہے چیز تمہیں اک گمان ہے
دشمن سے کیا ہو دوست اگر مہربان ہے
(۱۸۸۶ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۰۷)).
آئینے میں یہ آب و تاب کہاں
وہ ترے رخ کے روبرو کیا چیز
(۱۹۰۳ ، طوفان نوح ، ۴۰). ۲. **کیسی اچھی چیز ، کس قدر موزوں ، حسین یا پُر لطف چیز.**
کچھ دیر نہ تھی شراب انگور
کیا چیز حرام ہو گئی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۶). ۳. **کس مرتبے کا ہے ، کتنا اہم ہے ، کس پائے کا ہے ، کس قدر ضروری ہے.**
دشمن حیدر کہے گا ہاتھ مل کے حشر میں
ہائے اب سمجھا کہ دامانِ علی کیا چیز ہے
(؟ ، لا اعلم (مہذب اللغات)).

---چھاتی ہے فقرہ.
کیا حوصلہ ہے ، بہت حوصلہ ہے.
اور بات اس سے نہیں بڑھ کے کبھی جاتی ہے
اس کے پستاں پہ یہ بھنتی مری کیا چھاتی ہے
(۱۸۵۸ ، امانت (نور اللغات)).

---چُھپاؤں فقرہ.
پوشیدہ رکھنے کی وجہ نہیں (آپ تم وغیرہ کی ضمیروں کے ساتھ).
چھپاؤں واعظو کیا منے پڑی ہے میری گھٹی میں
وہ میخوارِ ازل ہوں دختر رز کا جس نے سر ڈھانکا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱).

---حاصِل فقرہ.
کیا نتیجہ ، کیا فائدہ ؛ بے کار ہے ، کوئی خاص فائدہ نہیں.
نہ منہ کھلواؤ سب کے سامنے جانے دو کیا حاصل
سبب تم جانتے ہو میری رنجش ہائے پنہاں کا
(۱۸۸۹ ، دیوان سخن ، ۵۱).

---حال کَروں / کَریں / کَرلیں فقرہ.
کیسا سلوک کروں ، کس طرح پیش آؤں ؛ کیسی دُرگت بناؤں.
او گیسو بریدہ تو نے یہ سحر بھی میرا ستایا اب کہہ کہ تیرا کیا حال کروں. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۷۳).
غموں کی دنیا کو روند ڈالیں نشاطِ دل پائمال کرلیں
نئی محبت ، نیا جنوں ہے خدایا کیا اپنا حال کرلیں
(۱۹۳۵ ، فروزاں ، ۵۹).

---حال کیا فقرہ.
کیسا ظالمانہ برتاؤ کیا ، کیسا بُرا حال کیا ، کیا دُرگت بنائی.
عشق میں رشک ہمیشہ سے چلا آتا ہے
دیکھو قابیل نے کیا حال کیا بھائی کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶).

---حال ہو گا فقرہ.
کیسی گزرے گی ، کیسی حالت ہو گی ، کیا نتیجہ ہو گا.
خدا جانے کہ ہو گا حال کیا ہم بادہ نوشوں کا
لڑا کر جام سے توڑا ہے بدمستی میں مینا کو
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳).

---حال ہے فقرہ.
کیسا حال ہے ، اچھا ہے یا برا حال ہے ، کیسی گزر رہی ہے.
مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۸).

---حساب ہے فقرہ.
کیا بھاؤ ہے ، کس بھاؤ سے ہے ، کیا قیمت ، کیا نرخ ہے ، کیا مطالبہ ہے ، کتنا باقی ہے ، بے شمار ہے ، کوئی حد ہی نہیں ، بے حد ہے (نوراللغات ، مہذب اللغات).

---حُصُول فقرہ.
کیا حاصل ، کیا فائدہ.

یثرب سے کیا علاقہ ہے بطحا سے کیا حصول
لذ جائیں گے نجف نہ سوئے روضۂ رسول
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۲).

---حق ہے فقرہ.
کوئی حق نہیں ، کوئی اختیار نہیں (مہذب اللغات).

---حَقِیقَت ہے فقرہ.
بے وقعت ہے ، کچھ حیثیت نہیں.

کس قدر پُرنور ہے سایہ مرے محبوب کا
چاندنی کی کیا حقیقت ہے کہ شرماتی ہے دھوپ
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۵).

کیا حقیقت یہاں سہاروں کی
سخت ہے سیل زندگی کا بہاؤ
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۳۲).

---خاطِر م ف ؛ فقرہ (قدیم).
کس واسطے ، کس لیے. محبوس ہے تو یو بیتابی کیا خاطر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹).

---خا ک فقرہ.
خاک نہیں ، کچھ نہیں ، کیوں کر ، کیسے ، کس اُمید پر. خاک سوں جیو لاوے گا ، وو کیا خاک پاوے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۲).

بے فائدہ آرائش تن کرتے ہیں انساں
اس خاک کے انبار سے ہاتھ آئے گا کیا خاک
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۷). کیا خاک بجاتا ہوں پادری صاحب ایک زمانے میں شوق ہوا تھا (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۳).

---خاک تیری اَرْواح چُولھے میں سے نِکل بھاڑ میں جا کہاوت.
اسے کہتے ہیں جو کوئی باوجود سمجھانے کے نقصان والا کام کرے (جامع اللغات).

---خاک رَہا فقرہ.
(طنزاً) کچھ نہیں بچا ، کچھ نہیں رہا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---خاک ہے فقرہ.
۱. بے حقیقت ہے ، کچھ بھی نہیں ہے (کم قدر اور حقیر شے کی نسبت بولتے ہیں) (نوراللغات). ۲. کچھ بھی نہیں ہے ، کچھ میسر نہیں ، بالکل خالی ہے (انتہائی محرومی کے عالم میں کہتے ہیں).

بحرِ عشاق میں کیا خاک ہے جز خرمنِ اشک
تخمِ الفت کی زراعت کا ہے حاصل باقی
(؟ ، کیف لکھنوی (مہذب اللغات)).

---خَبَر فقرہ.
کچھ خبر نہیں ، معلوم نہیں ، کیا معلوم.

کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کیے تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی میں ہے وہ بے ریب و شک تیرا
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

سرِشتہ بے خبر مجھے کیا خبر مرا سلسلہ کوئی اور ہے
جو مجھی کو مجھ سے بہم کرے وہ گریز پا کوئی اور ہے
(۱۹۹۱ ، تشکیل ، کراچی (نصیر ترابی) ۹۱).

---خُدا ہے کہاوت.
ایسا شخص نہیں جس سے سرتابی نہ ہو سکتی ہو.

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا
وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسی کا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴۹).

---خُدائی ہے کہاوت.
خدا تعالیٰ کی کیسی شان اور قدرت ہے ، کیا شانِ الٰہی ہے (حیرت ، طنز اور طعنے کے موقع پر بولتے ہیں).

کیا خدائی ہے منڈانے لگے اب خط کو وہ لوگ
دیکھ کر ڈھوڑی میں چھپ رہتے تھے جو نائی کو
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۱).

---خُوب فقرہ.
۱. (اُ) واہ ، کیا کہنا ہے ، سبحان اللہ (تحسین یا تعجب کے موقع پر مستعمل).

میٹھا لگے ہے مجھکوں تیرے لباں سے کیا خوب
اک بار پھر کے کہہ لے اپنی زباں سے کیا خوب
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۲). کیا خوب ابھی سے بھول گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۶).

ہم تو تمہیں سمجھتے ہیں سید کا خیرخواہ
کیا خوب میہمانوں کی دعوت ہے واہ واہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸). (اُا) ہوش میں آؤ ، چہ خوش (کسی کے طور یا رویّے پر اظہار حیرت کے طور پر).

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا
بس چپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳).

سنبھلو سنبھلو کہ نکل جائے نہ ہاتھوں سے مزاج
تم تو آپے سے ہوئے جاتے ہو باہر کیا خوب
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۸). ۲. کتنا اچھا ، کس قدر موزوں ، بالکل درست.

کوئے جاناں میں بس مرگ ہوا دفن اسیر
لوگ کہتے ہیں کہ کیا خوب زمیں پائی ہے
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۸۰).

کیا خوب چشم و ابرو جاناں کی ہے مثال
بجلی چمک رہی ہے یہ نیچے ہلال کے
(۱۹۴۶ ، جلیل مانک پوری (نوراللغات)). ۳. بیشتر شعر کی تعریف میں مستعمل.

سحر سازی غزل جب سن چکے وہ
جھکا کر سر کہا کیا خوب کیا خوب
(؟، سحر (نوراللغات)).

---خوب آدمی تھا فقرہ۔
کسی اچھے آدمی کا اس کے مرجانے کے بعد ذکر کرتے ہیں تو یہ کلمہ اس کی تعریف میں کہتے ہیں (بعض ذوق کا پورا مصرعہ پڑھتے ہیں)۔

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۵۰). ایک مسلمان اپنے ایک خوش اطوار مسلمان مرنے والے دوست کی نسبت کہتا ہے ... کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے. (۱۹۲۳، مضامین شرر، ۱ : ۲۲۸).

---خوب آدمی ہے فقرہ۔
کتنا اچھا آدمی ہے، بہت عجیب آدمی ہے۔

ہنس دے ہے دیکھتے ہی کیا خوب آدمی ہے
معشوق بھی ہمارا کیا خوب آدمی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۴۵۰).

---خوب سمجھتے ہو/ ہیں فقرہ۔
بہت احمق ہو، (آپ کے ساتھ) حماقت اور نادانی کے اظہار کے لیے بجائے "آپ نہیں سمجھتے ہیں، آپ بالکل نہیں سمجھتے ہیں" مستعمل ہے (نوراللغات؛ دریائے لطافت).

---خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کہاوت۔
(نظیر اکبرآبادی کا مصرعہ بطور مثل مستعمل) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، ہر کام کا نتیجہ نکل کر رہتا ہے، اس دنیا میں ہر کام کا بدلہ فوراً ملتا ہے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---خوب ہے فقرہ (قدیم).
کتنا اچھا ہو، کیا ہی اچھا ہو، مزہ آ جائے۔

کہی شہ عجب خوب محبوب ہے
اچھے دل جو سچ پر تو کیا خوب ہے

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۹۱).

---خو نکالی ہے فقرہ۔
بری عادت سیکھی ہے

کہتے ہو روز ہم سے بھی کل کو آئیو
کیا خو نکالی ہے یہ ستاتے ہو ہم کو کیا

(۱۸۲۴، مصحفی، ک، ۱ : ۳۵).

---دال بھات کا نوالہ ہے کہاوت
کوئی آسان کام نہیں ہے، کوئی معمولی بات نہیں ہے (علمی اردو لغت؛ نوراللغات؛ نجم الامثال)

---دخل فقرہ
کیا مجال، کسی کی ہمت نہیں۔

یہ کیا دخل آواز دے جو گدا
چٹکنے کی گل کے نہ ہووے صدا

(۱۷۸۴، مثنوی سحرالبیان، ۲۵).

قاتل وہ ناتواں ہوں ابرو کی یاد میں
کیا دخل جو بدن پہ ہو تلوار باریاب

(۱۸۶۱، کلیات اختر، ۲۳۳).

اے پردہ نشیں تنگ ہیں سب اہل بصیرت
کیا دخل ترے ناخن پا کو کوئی دیکھے

(۱۹۰۵، داغ (نوراللغات)).

---درجہ کر رکھا ہے فقرہ.
کیسی بری گت بنا رکھی ہے، کیسی خراب حالت میں ہو (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---درزی کا کوچ (اور) کیا قیام کہاوت.
قلندر صفت آدمی کے لیے سفر و حضر یکساں ہے، مرد درویش یا فقیر آدمی جہاں چاہے بے تکلف چلا جائے کوئی مزاحم نہیں ہوتا (دریائے لطافت؛ فرہنگ آصفیہ).

---دم فقرہ.
کیا مجال، اتنی ہمت نہیں.

کیا دم ہوا جو چلنے میں اوس کے جلو آئے
آئے تو مثل گرد قدم دور دور آئے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۵ : ۷۶).

---دم کا بھروسہ ہے کہاوت.
زندگی کا کوئی اعتبار نہیں (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

---دم ہے فقرہ.
(اظہار حیرت کے لیے) بہت دم ہے، اچھی طاقت ہے (علمی اردو لغت؛ جامع اللغات).

---دن تھے فقرہ.
کیسا اچھا زمانہ تھا، عجب زمانہ تھا.

کیا دن تھے کہ خون تھا جگر میں
رو اٹھتے تھے بیٹھ دوپہر رات

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۶۸).

---دور ہے فقرہ.
کچھ تعجب نہیں، کچھ بعید نہیں، ایسا ہو سکتا ہے.

کیا دور جو بخشش پہ کریں ناز جرائم
جس روز کہ شائع ہو نو اعمال اسم کا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۳).

دو دشمنوں میں میل جو جھٹ پٹ ہو جائے
کیا دور ہے کہ رنج بھی چٹ پٹ ہو جائے

(۱۹۳۰، احسن مارہروی، احسن الکلام، ۲۱۲).

---دھاڑا کر رکھا ہے فقرہ.
بری گت بنا رکھی ہے، کیا حال کر رکھا ہے (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---دھاند ہے فقرہ.
کیا حرص ہے ، کیا شوق یا ہوس ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---دھرا ہے فقرہ.
کیا رکھا ہے ، کچھ نہیں ہے.

ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

بیمار میں تیرے کیا دھرا ہے
اوپر کے دم وہ بھر رہا ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۸). تغلق اور خلجی دور میں کیا دھرا ہے کہ چند بادشاہ ایک دوسرے کو مارتے کاٹتے آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۵).

---دھوپ میں بال سفید کیے ہیں کہاوت.
بوڑھے اور عمر رسیدہ ہونے پر بھی کوئی تجربہ نہ ہوا (علمی اردو لغت).

---ڈر ہے فقرہ.
کوئی پروا نہیں ، کچھ اندیشہ نہیں ، کچھ حرج نہیں ، کوئی مضائقہ نہیں

کہا ناکام الفت ہوں تو بولے خیر کیا ڈر ہے
کہا کب کام آؤ گے تو فرمایا کہ عقبے میں
(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۰ : ۲۵).

---ڈری ہے فقرہ.
(عور) کیا خوف ہے ، کون سا اندیشہ ہے ، کیا ڈر ہے ، کچھ پروا نہیں (فرہنگ آصفیہ).

---ذکر ہے فقرہ.
قطعاً انکار کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ، کوئی پروا نہیں ، ذکر تک نہیں.

رات دن تن پروری کی فکر ہے
اور کا غم کھائیں ہم کیا ذکر ہے
(۱۸۱۳ ، ایجاد رنگین ، ۱۵). لیکن یہ جو چاہیے کہ اپنی کرنی سے باز آئیں کیا ذکر ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰۹). بھائی کا کیا ذکر ہے اور بھائی بیچارہ کس شمار میں ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۶۹).

نالۂ غم بھی نہیں شور قیامت کا کیا ذکر
شہر کے شہر ہیں سنسان بیابان کی طرح
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۷۵).

---رات تھی فقرہ.
کیا عمدہ مبارک اور مسعود شب تھی جس کا اب افسوس آتا ہے.

وہ بھی کیا رات تھی کہ سوتا تھا
سر رکھے اس کنار میں کوئی
(۱۷۹۸ ، بیان (فرہنگ آصفیہ)).

---راڑا ہے فقرہ.
کیا بحث و تکرار ہے کچھ بڑی بات نہیں (جامع اللغات ، محاورات ہند).

---رکھا ہے فقرہ.
۱. کچھ باقی نہیں.

آپ آئے ہیں عیادت کو دم نزع عبث
جوہر خستہ میں اب کچھ بھی تو کیا رکھا ہے
(۱۹۲۳ ، کلام جوہر ، ۳۵). ۲. کوئی انوکھا پن نہیں ، کچھ نہیں ، کوئی خصوصیت نہیں.

کہدو رضواں سے یہی پھل پھول سبزہ واں بھی ہے
اور کیا جنت میں رکھا ہے جو دکھلائیں گے آپ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۱).

ہو سکے تو کبھی الفت کی نظر سے دیکھو
اس نگاہ غلط انداز میں کیا رکھا ہے
(۱۹۰۳ ، معارف جمیل ، ۱۳۰).

آپ کہتے ہیں ترے عشق میں کیا رکھا ہے
کچھ نہیں ہے تو یونہیں روگ لگا رکھا ہے
(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۱۰۱).

---رنگ ہے (ہو) فقرہ.
کیسی حالت ہے ، کیا حال ہے.

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

جانے اس جان تزا کت کا رہا ہو کیا رنگ
ہو گئی یاد میں جس کی مرے جی پر بن کے
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۷۶).

---رہا فقرہ.
کچھ حالت باقی نہیں رہی ، آس ٹوٹ گئی ، کچھ کسر باقی نہیں رہی.

جی رات لبوں پر آ رہا تھا
مرنے میں ہمارے کیا رہا تھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸).

---رہ جائے فقرہ.
رسوائی ہو جائے ، عزت جاتی رہے ، بے آبروئی ہو.

یہ چلن اچھا نہیں رہ جائے پھر کیا اے پری
ہاتھ اگر اک دن سر بازار دس میں کھینچ لیں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۶).

---رہے گی فقرہ.
کیا عزت رہے گی ، بے عزتی ہو جائے گی ، بے آبروئی ہو گی.

صدائے خندۂ گل بھی اگر بلند ہوئی
بتا تو بلبل نالاں رہے گی کیا تری
(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۵۰۲).

---ری فقرہ.
(عو) تو کیا کہتی ہے (پلیٹس).

---زمانہ ہے فقرہ.
کیا زمانے کا انقلاب ہے ، کیسا برا وقت ہے ، کیا انقلاب ہے.

کیا زمانہ ہے وہیں اب آفت جاں ہو گئے
کہتے تھے جو ہے کوئی آرام جان میری طرح
(۱۹۰۹ء ، جلیل مانک پوری (نوراللغات)).

---زندگی کا بھروسہ ہے کہاوت.
زندگی کا کچھ اعتبار نہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سانپ سُونگھ گیا کہاوت.
کیوں نہیں بولتے (جامع الامثال ، علمی اردو لغت).

---سانپ کا پانو دیکھا ہے کہاوت.
جب کوئی ناممکن بات ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---سبب فقرہ.
کس وجہ سے ، کیوں ، کس غرض سے.

بہوت سُچ کوں لگتا اہے ہو عجب
کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۸).

کیا سبب کیا واسطہ کیا کام تھا بتلائیے
گھر سے جو نکلے نہ اپنے تم ظفر دو دن تلک
(۱۸۵۴ء ؟ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹۰).

---ستم ہے فقرہ.
اندھیر ہے ، قہر ہے ، کیسا ظلم ہے ، کیا زیادتی ہے.

نہ اوتباط نہ انصاف نے سخن شنوی
یہ کیا ستم ہے کہا بھی کسی کا مان عزیز
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۱).

---سُرخاب کا پر لگا ہے کہاوت.
کیا آپ کو کوئی فضیلت خاص حاصل ہوئی ہے ، کیا کوئی نرالی یا نایاب چیز ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).

---سگے کیا پرے فقرہ (قدیم).
کیا کمزور کیا طاقتور ، سب کے سب ، تمام ، ہر کوئی ، کیا غریب کیا امیر. کیا سگے کیا پرے جسے خدا ہمت دیوے سو کرے.
(۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۵۶).

---سمجھا تھا فقرہ.
شاید کچھ اور سمجھا تھا ، جیسا تجربے اور مشاہدے میں آیا ویسا نہیں سمجھا تھا.

جانے کو دیرے کیا سمجھا تھا دل
ہائے اب اس سے بھی سمجھا چاہیے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۲۲).

---سمجھ کر م ف.
کس بنا پر ، ناحق ، عبث ، خلافِ حقیقت.

کیا سمجھ کر مجھ سے فرماتے ہیں آپ
میرے گھر میں کیوں تُو اب آتا نہیں
(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۳).

---سو روپے کی پُونجی ، کیا ایک بیٹے کی اَولاد کہاوت.
سو روپے کی پونجی تھوڑی ہوتی ہے اور ایک بیٹا ناکافی ہوتا ہے ، سو روپے بہت تھوڑی پونجی اور ایک بیٹا کافی اولاد نہیں ، کس وقت مر جائے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---سووے راجا کا پُوت ، کیا سووے جوگی کا اوبہوت / ابدھوت کہاوت.
آرام سے یا تو راجا کا بیٹا سوتا ہے یا فقیر کا کیونکہ ان کو کوئی فکر نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---سے کیا م ف ؛ فقرہ.
۱. انقلاب کے لیے بولتے ہیں ، کچھ سے کچھ ، کایا پلٹ.

عشق اگر معجز نما ہو کیا سے کیا پیدا کرے
دل میں عالم عالم ایجاد کا پیدا کرے
(۱۸۹۷ء ، رشک (نوراللغات)). ۲. کیا کیا ، کیسے کیسے.

معلوم ہوا ہیں دل کے سادے
کیا جانے ہیں کیا سے کیا ارادے
(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۷۳).

---سے کیا کرنا محاورہ.
انقلاب لے آنا ، بدل کے رکھ دینا. ایک یہ چھوکری ہے کہ کیا سے کیا کرتی چلی جا رہی ہے. (۱۹۸۸ء ، تبسم زیرلب ، ۱۴۰).

---سے کیا ہو جانا / ہونا محاورہ.
کچھ کا کچھ ہو جانا ، انقلاب عظیم ہو جانا ، بالکل بدل جانا.

کسو کے نہ انداز پر جا سے جا
صبا ہوئے کیا جانیے کیا سے کیا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۸۴). انہوں نے فوراً تعمیل کی اور جو خدمت ہوئی بجا لائے وہ کیا سے کیا ہوگیا. (۱۸۸۳ء ، دربارِ اکبری ، ۵۸۴).

اے داغ عشق آفتِ جاں ہے ذرا سنبھل
دو دن میں کیا سے کیا یہ ترا حال ہو گیا
(۱۹۰۵ء ، یادگارِ داغ ، ۷).

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے ، لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
(۱۹۲۴ء ، بانگِ درا ، ۲۱۵).

کفِ خاک تھے آئنہ ہو گئے ہم
ترے عشق میں کیا سے کیا ہو گئے ہم
(۱۹۶۹ء ، ماجرا ، ۹۷) ابھی دوسرے لمحے نہ جانے کیا سے کیا ہو جائے. (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۸۸).

---شہر شملہ ہے کہاوت.
کیا اندھیر نگری ہے. ایسے یارو کیا شہر شملہ ہے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۱۷). اول تو یہ ہے کہ ... اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی ، یہ لوگ نہ گنہگار ، نہ خطاوار ، ایسا کیا شہر شملہ ہے. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۳۶).

---شے ہے فقرہ.
حقیر ہے ، کوئی چیز نہیں ، معمولی چیز ہے (حقارت سے کہتے ہیں).

سرور و نور میں ڈوبی ہوئی تقدیر کیا شے ہے
کوئی کہتا ہے ، اب کوئین کا ہر فاصلہ طے ہے
(۱۹۵۹ ، لہو کے چراغ ، ۷۰).

---صَرافے کا ٹکا ہے کہاوت.
مفت کا مال سمجھ کر بیدریغ خرچ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ، بلامحنت حاصل کردہ سرمایہ سہی لیکن یہ فضول خرچی مناسب نہیں (ماخوذ : محاورات ہند).

---صَلاح ہے فقرہ.
کیا مشورہ ہے ، کیں اس میں مصلحت سمجھتے ہو.
ٹھہری ہے ان کے آنے کی اب کل یہ جا صلاح
اے جانِ بر لب آمدہ تیری ہے کیا صلاح
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷).

---ضَرُور ہے فقرہ.
کیا ضروری ہے ، ضروری نہیں ہے.
ڈوبا ہے حسن سانپ نے ڈالی ہے کیچلی
موباف کیا ضرور ہے گیسوئے یار میں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۰).
خیر ، امتحاں کا دن بھی کچھ ایسا نہیں ہے دُور
جانے دو چابیوں سے یہ تکرار کیا ضرور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۰).

---طاقَت فقرہ.
کیا مجال ، کیا قدرت.
کر سکوں اس یہ محبت کی نظر کیا طاقت
بزم میں پیار سے دیکھوں جو ادھر کیا طاقت
(۱۹۰۵ ، داغ (محاورات داغ ، ۳۰۶)).

---عَجَب ہے فقرہ.
عجب نہیں ، ایسا ہو سکتا ہے ، کون سی نرالی بات ہے ، کون سی انوکھی بات ہے ، کون سی حیران کُن بات ہے.
اس ہو کے لیانا سو ہے جھوٹ سب
خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).
کر تجکوں وصال کا طلب ہے
تو حق کے کرم سوں کیا عجب ہے
(۱۶۸۰ ، مثنوی محمد امین (ق) ، ۵).
ہے ترے ہر مو سوں روشن ہند کر زنگِ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس تب تکیں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).
رات کی طرح سے ہے روزِ جدائی تاریک
کیا عجب دن کو نکل آئیں جو اختر باہر
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۲).
وہ غنی دولت سے ہے اور حُسن سے زلیخا غنی
کیا عجب ہو جائے گل مفلس جو دولت کا غنی
(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (روس کے ڈرامے ، ۵ ، ۱ : ۳۷)).

---عِلاج فقرہ.
کیا کیا جائے ، کیا تدبیر کی جائے ، کیا سزا دینی چاہیے ، کوئی تدبیر نہیں
لو ، ہم مریضِ عشق کے بیمار دار ہیں
اچھا اگر نہ ہو ، تو مسیحا کا کیا علاج ؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۵). مگر اس کا کیا علاج کہ سلیم کھانا کھانے بیٹھا اور سانس ، تندوں نے کہا " مرض بلا کی ہیں ".
(۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۲).

---غَرَض فقرہ.
(تنفر یا بیزاری یا لاپروائی سے) کیا پڑی ہے ، کوئی غرض نہیں.
کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے
اُن کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۲).

---غَضَب فقرہ.
(بطور داد و تحسین) خوب ، غضب کے.
کیا غضب آئے ہیں آنکھوں کو تری چھل نئے
لے پری یہاں ستی بھی یہ ہنر کیا جانے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲).

---غَضَب کِیا فقرہ.
اچھا نہیں کیا ، بڑا ظلم کیا ، بہت ستم کیا (حیرت و افسوس کے موقع پر مستعمل).
مل کے مسّی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۰).
تو نے کیا غضب کیا ! مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۹).

---غَضَب ہو فقرہ.
کون سا ظلم ہو ، کیا ستم ہو جائے.
تکلیفِ نالہ کر نہ مجھے ، آہ ، خدا کو مان
کیا جانے کیا غضب ہو ابھی ایک دم کے بیچ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷).

---غَضَب ہے فقرہ.
کیا اندھیر ہے ، قہر ہے ، ستم ہے.
کیا غضب ہے شکرِ محسن کا بشر کرتے نہیں
بے زباں برگ سے ہر گل ثنا خوانِ بہار
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۷).

---غَم ہے فقرہ.
کچھ پروا نہیں ، کوئی فکر نہیں.
پھر مجھے کیا غم کسی بیدرد کی بیداد کا
حق تعالیٰ سننے والا ہے اگر فریاد کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

خوشا حوادثِ پیہم خوشا یہ اشکِ رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے
(۱۹۳۳ ، سرودِ زندگی ، ۱۰۲).

---**فائدہ** فقرہ.
۱. بے فائدہ ، بے نتیجہ (ماخوذ : نور اللغات). ۲. (قدیم) کیوں ، کیا باعث ، کس لیے ، کس وجہ سے بطور استفہام انکاری . خدا شہرگ تی نزدیک تر ہے ، ولے کیا فایدہ کہ آدمی بے خبر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰).

---**فرض ہے** فقرہ.
ضروری نہیں ، یہ کچھ فرض نہیں ، یہ کوئی کلیہ نہیں.
کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ، ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).

---**فوں فاں کرتے ہو** فقرہ.
کیا دھمکاتے ہو (جامع اللغات).

---**قاضی کی گدھی چرائی ہے** کہاوت.
کیا ہم نے کچھ قصور یا خطا کی ہے ؛ کوئی جرم یا گناہ نہیں کیا تو پھر کیا ڈر ہے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---**قاضی گلہ کرے گا** کہاوت.
کوئی طعن و تشنیع نہیں کرے گا ، کوئی نام نہیں دھرے گا ، کوئی منھ پر بات نہیں لائے گا (فرہنگ آصفیہ).

---**قدرت** فقرہ.
اتنی قدرت نہیں ہے ، کیا مجال ، کیا تاب.
مرا ہم چشم بازو ابر ہو سکتا ہے کیا قدرت
کوئی میرے برابر آج ہو سکتا ہے کیا قدرت
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۵).

---**قصہ لگایا ہے** فقرہ.
کیوں مغز کھاتے ہو ، کیوں بےہودہ اور فضول بکواس کرتے ہو (دریائے لطافت ، ۸۲).

---**قہر ہے** فقرہ.
رک : کیا غضب ہے ، کیا ستم ہے.
کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت سے رکے ہے
اتنا ہی سے چاہے ہیں ہم اور زیادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۹).

---**قیامت کی** فقرہ.
رک : کیا غضب کیا.
کیا قیامت کی ترا اے سخت جانی ہو برا
تھک گئے شانے مرے قاتل کا بازو رہ گیا
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۲۹).

---**قیامت ہے** فقرہ.
۱. کیا قہر ہے ، کیا ستم ہے ، کیسا غضب ہے.
سنبھلنے دے مجھے ، اے ناامیدی ، کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۵). میں رو رہی ہوں ، تم مسکرا رہے ہو ، یا اللہ یہ کیا قیامت ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۳۵). ۲. کس قدر حسین ہے (نور اللغات).

---**کابل میں گدھے نہیں ہوتے** کہاوت.
بیوقوف ہر جگہ ہوتے ہیں (جامع اللغات).

---**کا کیا سمجھ لینا / سمجھنا** محاورہ.
اور ہی کچھ سمجھنا ، غلط مفہوم لینا ، غلط معنی پہنانا. ہر سنگ کی سیاست اور احتیاط الفاظ کو معنی دینے میں مہارت تامہ رکھتی ہے ، نہ جانے کیا کا کیا سمجھ لے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۴۷).

---**کا کیا ہو جانا / ہونا** محاورہ.
حالات کا الٹ پلٹ جانا ، کچھ نہ کچھ ہو جانا ، صورتِ حال میں انقلاب رونما ہو جانا.
دمِ حساب نہ جانے کہ کیا کا ہو گیا کیا
یہاں یہ حشر ہوا آپ اِدھر اُدھر میں ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۳۰).

---**کام** فقرہ.
کچھ کام نہیں ، واسطہ یا غرض نہیں. بیکرے حلال محبت حرام ، محبت سوں انو کوں کیا کام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۸).
جیوں غنچہ اپس لب کوں کرو بند
خاموشی اسرار میں گفتار سیں کیا کام
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۸).
ہو گا کسو دیوار کے سائے میں پڑا میر
کیا کام محبت سے اس آرام طلب کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۳).

---**کانٹوں میں ہاتھ پڑتا ہے** کہاوت.
کیا عیب لگتا ہے ، کیا نقصان ہوتا ہے (محاورات ہند).

---**کتا ہے** فقرہ.
کیا پاجی ہے (دریائے لطافت ، ۹۳).

---**کتے نے کاٹا تھا** فقرہ.
سر نہیں پھرا تھا ، دماغ نہیں چل گیا تھا. میں اپنے باپ ہی کے گھر سے کلبے کو آئی ، کیا مجھے کتے نے کاٹا تھا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۷).

---**کچھ** م ف ؛ صف.
۱. بہت کچھ ، کس قدر ، کیا کیا ، کتنا.
لجاویں تو بھر بھر جو لک جام جم
تو کیا کچھ او دریا سوں ہووے کا کم
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۱).
ہوا ہے کیا کچھ اہلِ بیت پر سودا نہ دم مارا
خدا ہی کون ہے آگہ آداب محمدؐ کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

گرچہ کچھ بھی نہیں ہوں میں لیکن
اس پہ بھی کچھ نہ پوچھو کیا کچھ ہوں
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۷).
اکبر خدا کے فضل سے کیا کچھ نہیں یہاں
کنگل نہیں کہ پاس مرے بوریا نہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۸۲). ایک ظریف نے پوچھا ، کیا کچھ اجرت ملتی ہے . (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۳۹). کچھ نہ پوچھو کہ ان انقلابات میں کیا کچھ جاتا رہا . (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۶). ۲. **کیا کیا بُرائی ، کیسا دھڑکا ، کیسا اندیشہ.**
مُنھ کر بھی میری جانب سوتا نہیں کبھو وہ
کیا جانوں اس کے جی میں ہے اس طرف سے کیا کچھ
(۱۸۱۰ ، میر ، کـ ، ۱۷۷).

--- کُچھ سُنا چاہتے ہو فقرہ.
کیا بُرا بھلا سننے کو جی چاہتا ہے ؛ کیا گالیاں سننے کو جی چاہتا ہے جو غلط کام کر رہے ہو.
جو کہتا ہوں اوس سے کہ سن شعر میرے
تو کہتا ہے کیا کچھ سُنا چاہتا ہے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۱).

--- کَرْتا کیا نہ کَرْتا فقرہ.
(مجبوری و بے بسی کے موقع پر مستعمل) چارہ نہیں تھا.
اگر رہتا نہ جُب بیشِ نکیرین
میں کیا کرتا اکیلا کیا نہ کرتا
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۲۲).

--- کَرْتا ہے فقرہ.
ایسا نہ کر ، بے جا فعل کرتا ہے ، نہ کر ، باز رہ ؛ کیا مشغلہ رکھتا ہے ، کیا کام کرتا ہے (نوراللغات).

--- کَرْ لیا فقرہ.
کیا نقصان پہونچا یا کیا بگاڑ لیا ، کچھ نہ کرسکا.
ہر گل کی بلبلوں نے بھر لی دماغ میں بُو
گلچیں نے کر لیا کیا صیاد کیا کرے گا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۷۷).

--- کَرْ لے گا فقرہ.
کچھ نہیں کر سکتا ، کیا نقصان پہنچائے گا (مہذب اللغات).

--- کَرْنا فقرہ (قدیم).
کوئی قصور نہیں ، کوئی خطا نہیں ، کچھ نہیں کیا. آدمی بُرا اچھے تو شراب نے کیا کرنا . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

--- کَرُوں فقرہ.
۱. **حیران ہوں ، کچھ سمجھ میں نہیں آتا ، مجبور ہوں.**
وہ نہیں بھولتا جہاں جاؤں
ہائے میں کیا کروں کہاں جاؤں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۳). میں تو اس قسم کی فضولیات کی طرف توجہ بھی نہ کرتا ، مگر کیا کروں ، ضرورت سب خیالات پر حاوی ہو گئی . (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۰۰). ۲. **کس کام میں لاؤں ، بے کار ہے ، کس مصرف میں لاؤں.**
مے کھینچے سے ان میں رہی اے حضرتِ واعظ
میں لے کے تبرک کے یہ انگور کروں کیا
(۱۸۸۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۱۳). ۳. **کیوں کروں ، کس لیے کروں.**
تھا روز مرا تجھ سے بھی تارِ زنگ زیادہ
میں تیرا گلہ اے شب دیجور کروں کیا
(۱۸۸۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۱۵).

--- کَرے فقرہ.
۱. **مقام مجبوری ہے.**
یہ خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کیوں نہ عشق بُلا آشنا کرے
(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳).
چاہتا ہے دل کے جسم صاف سے ہو جائے ایک
کیا کرے پاتا نہیں اے جان قابو آئنہ
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۱).
یک در پر روئے رحمت بستہ دور شش جہت
ناامیدی ہے ، خیالِ خانہ ویراں کیا کرے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۱). ۲. **کیا علاج کرے.**
سوزِ دل کا کیا کرے بارانِ اشک
آگ بھڑکی ، مینھ اگر دم بھر کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۰). ۳. **(استفہام کے لیے) کیا کرے گا ، باز نہ رہ سکے گا.**
گر ہو شراب و خلوت و محبوب خوب رُو
زاہد تجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے
(۱۷۸۰ ، سودا ، کـ ، ۱ : ۲۱۰).

--- کَرے گا فقرہ.
رک : کیا کر لے گا ، کچھ نہیں کر سکتا.
ہر گل کی بلبلوں نے بھر لی دماغ میں بُو
گلچیں نے کر لیا کیا صیاد کیا کرے گا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۷۷).

--- کَرے گا دُولہ جیسے دے تیسے مُولا کہاوت.
اللہ کی دین میں کسی کو اختیار نہیں ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات)

--- کَریں فقرہ.
کیسے کریں ، نہیں کر سکتے ، مجبوری ہے.
بے اختیار در پہ ترے آئے کیا کریں
اپنا تو اختیار کبھی ہے کبھی نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوان محبت ، ۱۲۶).
سو بار بندِ عشق سے آزاد ہم ہوئے
پر کیا کریں کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰).

دل ہے خود آمادۂ ترکِ رفاقت کیا کریں
کیوں اسے روکیں مسافر سے محبت کیا کریں
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۹۷).

--- کِسی کا گھر لے گا فقرہ (شاذ).
کیا کنگال کر کے چھوڑے گا ، کیا سب کچھ لے لے گا. ارے نامعقول چہرہ شاہی تو ابھی ابھی دے چکا ہوں اب کیا کسی کا گھر لے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۳).

--- کلام ہے فقرہ.
کوئی پس و پیش نہیں ، کچھ مبالغہ نہیں.
مذہب کے فلسفے کی سچائی میں کیا کلام
جس سے بقدرِ فہم ہے تسکینِ خاص و عام
(۱۹۰۲ ، فروغِ ہستی ، ۶۶).

--- کَم تھا / تھی / تھے فقرہ.
پہلے ہی بہت تھے ، کافی تھا ، اب اور ہو گیا (زیادتی ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل).
طالعِ منحوس کیا کم تھی تباہی کے لیے
چرخ کیوں در پہ ہوا مجھ خانماں برباد کے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۸۳).

--- کَم ہے فقرہ.
پہلے ہی بہت کچھ ہے ؛ غنیمت ہے ، کیا موجودہ ظلم کافی نہیں جو اور کرتے ہو.
ناتواں ہوں رسّیوں سے نہ جنوں میں جکڑو
تنِ لاغر کو مرے تارِ نفس کیا کم ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۳).

--- کَمی ہے فقرہ.
کوئی کمی نہیں ، سب کچھ ہے ، بہت کچھ ہے (نوراللغات).

--- کَندہ کَر سکتا ہے فقرہ.
کیا ضرر پہنچا سکتا ہے (نوراللغات).

--- کوسُوں فقرہ.
(نہایت خفگی اور حسد کے موقع پر کہتے ہیں) کیا برا بھلا کہوں ، کیا دعائیں دوں.
ڈبا دیا مجھے اس چشمِ تر کو کیا کوسُوں
جلا دیا مجھے سوزِ جگر کو کیا کوسُوں
(۱۸۰۹ ، معروف ، د ، ۹۴).

--- کونلوں کی ناؤ ڈُوب جائے گی کہاوت.
معمولی نقصان ہوگا (جامع اللغات).

--- کوئی آگ لگائے فقرہ.
بالکل بیکار ہے ، بے مصرف ہے.
سرد مہری سے زمانے کی ہوا ہے دل سرد
رکھ کر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۳۳).

--- کوئی شاخ نِکلتی ہے کہاوت.
کوئی انوکھی بات ہے کیا ، کیا سرخاب کا پر لگا ہے.
کھنچی رہتی ہے اس ابروئے خم سے
کوئی کیا شاخ نکلی ہے کماں میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳).

--- کَہا فقرہ.
(جب کوئی بےموقع بات کہتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں) پھر سے کہنا ، درست نہیں کہا
بے دہنی ہو تو ہو ، چشمِ سخن گو تو ہے
کیا کہا اے جانِ من ، پھر تو ادھر دیکھنا
(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۶۳).

--- کَہا ہے فقرہ.
(داد و تحسین کے موقع پر) کیا خوب شعر کہا ہے ، واہ واہ ، سبحان اللہ. یہ ایک شعر بڑے بڑے دیوانوں پر بھاری ہے ، ہاں کیا کہا ہے سبحان اللہ. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵۹).

--- کَہتا ہے فقرہ.
(تردید کے موقع پر مستعمل) یہ بات درست نہیں ، کیا بات کہتا ہے یا کیا الزام لگاتا ہے (نوراللغات ؛ محاوراتِ ہند).

--- کَہہ کے م ف.
کیا کلماتِ تشفی کہہ کے ، کس منھ سے.
میں کیا کہہ کے سمجھاؤں گا اپنے دل کو
زباں مجھکو پھر خدا دیتے جاؤ
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱۶۱).

--- کَہہ کے کوسُوں فقرہ.
رک : کیا کوسوں (فرہنگِ آصفیہ).

--- کَہنا ہے فقرہ.
(تحسین نیز طنز کے لیے مستعمل) سبحان اللہ ، واہ واہ ، کوئی جواب نہیں ، بہت خراب ہے ، بہت خوب ہے.
دل سے میرا بھلا دیا کہنا
ہاں یہی چاہیے تھا کیا کہنا
(۱۸۶۸ ، زہرِ عشق ، ۳۹).
آسماں دیتا ہے مجکو رنج غیروں کو خوشی
واہ کیا کہنا ہے کیا کہنے ہیں اس تقسیم کو
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۳۷).
نظر ہے وقفِ غمِ انتظار کیا کہنا
کھنچی ہے سامنے تصویرِ یار کیا کہنا
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۲۲۷).

--- کَہنے (ہیں) فقرہ.
رک : کیا کہنا ، کیا بات ہے (بیشتر طنزاً مستعمل).
ہے اگر کچھ وفا تو کیا کہیے
کچھ نہیں ہے تو دل لگی ہی سہی
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلی میرٹھی ، ۱۶۳).

ترے رخسارۂ رنگیں کی رنگت کے ہیں کیا کہنے
کھلا ہو شاید ایسا پھول کوئی باغ جنت میں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۱۳).

--- کہُوں فقرہ.
۱. **مجبور ہوں ، کچھ نہیں کہہ سکتا.**

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش
تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸). کیا کہوں مجھے تو اس موئے کی آواز سے ڈر لگتا ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷۳). ۲. **کیسے بتاؤں ، نہیں بتا سکتا ، ناقابل بیان ہے.**

نیزہ بازانِ مژہ میں دل کی حالت کیا کہوں
ایک نا کسی سپاہی ڈ کھنیوں میں گھر گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۷).

کیا کہوں تاریکیٔ زندانِ غم ، اندھیر ہے
پنبہ ، نورِ صبح سے کم جس کے روزن میں نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۵).

--- کہیے فقرہ.
۱. **کیسے کہیں ، نہیں بتا سکتے ، بیان کے قابل نہیں.**

یہ ضد کہ آج نہ آوے ، اور آئے بن نہ رہے
قضا سے شکوہ ہمیں کس قدر ہے ، کیا کہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۷).

کچھ روزِ وعدہ یاس کی حالت عجیب تھی
کیا کہیے کس قدر نہ ہوئی کس قدر ہوئی
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۳).

تجھے کیا کیا چراغِ خانماں افروز کیا کہیے
کہ جن کی یاد سے دل میں اک آتش خانہ روشن ہے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۶۲). ۲. **(مجبوری اور بے بسی کے لیے) کچھ نہیں کہہ سکتے ، جانے دیجیے.**

دیا ہے دل اگر اس کو ، بشر ہے ، کیا کہیے
ہوا رقیب ، تو ہو ، نامہ بر ہے ، کیا کہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷).

--- کہے گا فقرہ.
لعن طعن کرے گا ، ہنسی اُڑائے گا ، شرمندہ کرے گا.

شورِ محشر بھی جو اولٹھا تو نہ نکلے گھر سے
کیا کہے گا ترے کوچے میں زمانہ ہم کو
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۷).

--- کہیں گے فقرہ.
کیا خیال کریں گے ، کیا شبہ کریں گے ، بُرا کہیں گے.

روتے ہو تم آتے جاتے میرا مدفن دیکھ کر
کیا کہیں گے اپنے دل میں دوست دشمن دیکھ کر
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۷۲).

--- کیا / کیے فقرہ.
۱. **بڑا غضب کیا ، بڑی حیرت ہے ، بڑی شرم کی بات ہے ، بُرا کیا**

(تاسف ، تعجب اور انفعال کے موقع پر مستعمل). عشق سونے سل چلے تو چہ نفا ہے ، نہیں تو جفا ہے ، عشق کی لڑکر کیا کیا.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹۰).

اس بیوفا کو پیار کیا ہم نے کیا کیا
اس دل کو مفت خوار کیا ہم نے کیا کیا
(۱۸۶۲ ، عاشق (نور اللغات)).

حُسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۳). ۲. **کس صرف میں لایا ، کس کام میں لے آیا.**

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴). ۳. **کوئی بے جا بات نہیں کی** (نور اللغات). ۴. **(استفہامیہ) کس طرح پیش آیا ، کیا سلوک کیا ، کوئی اچھا برتاؤ نہیں کیا.**

کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲).

--- کیا م ف.
۱. **(استفہام کے لیے) کیا کچھ ، کون کون ، کون سا کون سا (چیز ، کام وغیرہ).**

فکر معاش و عشقِ بتاں ، یادِ رفتگاں
اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۰). ۲. **(اظہارِ کثرت و افراط کے لیے) کس قدر ، کتنا ، بہت کچھ.**

سُنے لیں کے مجنوں دکھیں تب سبا
سو لیلیٰ کی خاطر وو کیا کیا کیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

تو نے وہ کیا جو نہ ہوا تھا کبھی ورنہ
معشوقوں سے عشاق پہ کیا کیا نہ ہوا تھا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۱).

کیا کیا بے طاقت ہوتا ہے
ہر دم جی رخصت ہوتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۵۷).

چلی آتی ہے اتراتی ہوئی کچھ کوئے جاناں سے
بسی ہے رشک کی بُو میں نسیمِ بوستاں کیا کیا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۵۶).

ہے ترے فتنۂ رفتار کا شہرہ کیا کیا
گرچہ دیکھا نہ کسی نے سرِ راہے جاتے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۰). ۳. **(انواع و اقسام ظاہر کرنے کے لیے) کیسا کیسا ، کیسے کیسے.**

دکھایا عشق نے کیا کیا کیاری
ہمیں دیکھ مجھے سکھرا دیاری
(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۹).

زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
(۱۸۷۹ ، آتش ، ک ، ۱۵۱). واللہ اعلم بختِ نافرجام کہاں کہاں

لے جائے کیا کیا مصیبت پیش آئے ، مقدر کس کس آفت میں پھنسائے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷).

اب وہ باتیں نہ وہ راتیں نہ ملاقاتیں ہیں
محفلیں ، خواب کی صورت ہوئیں ویران کیا کیا

(۱۹۳۶ ، ظہور آوارہ ، ۳۷).

کبھی تھی' ٹوٹے سنس اور کبھی تھی ہوئے گلاب
شمیم زلف پہ کیا کیا گماں نہیں گزرے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۵). ۴. کس کس طرح ، کس کس انداز سے ، سو سو طرح سے ، ہزار طرح سے .

بہار آتے ہی چٹکا ہے جب کوئی غنچہ
لو پھول پھول کے بیٹھا ہے باغباں کیا کیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۵۰). ۵. کیسے کیسے ، کون کون .

دشت بلا سے شام تلک تنگیے سر گئی
کیا کیا جوان مر گئے اور یہ نہ مر گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۳).

حوادثات کی لہریں ہیں کتنے ماتھوں پر
نظر کو آئینے کیا کیا دکھائے ہیں چہرے

(۱۹۷۷ ، نبض دوراں ، ۲۰۸). ۶. کہاں کہاں .

ہوائے دوست میں ہم بھی پھرے ہیں اے صبا کیا کیا
حرم میں دیر میں بُت خانے میں صحرا میں گلشن میں

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۳). ۷. تجاہل کے لیے .

تجاہل پیشگی سے مُدعا کیا
کہاں تک ، اے سراپا ناز ، کیا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶). ۸. کس کس . اس لونڈی کا حال سنیے کہ کیا کیا کے ناز میاں اٹھاتے ہیں . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۷۰۰). ۹. (شاذ) بے دلی ، لاپروائی یا مجبوری سے بات یا حال پوچھنے کے موقع پر مستعمل .

کس سے ہم حال کہیں دل کا کوئی سُنتا ہے
بعض منہ دیکھ کے کہہ دیتے ہیں ہاں ہاں کیا کیا

(۱۹۳۳ ، دفتر حسن ، ۲۰۰).

--- کیا ارادے تھے کہاوت .

بہت ارادے تھے ، حسرت نہ نکلی (جامع اللغات).

--- کیا اَرمان رَہ گئے کہاوت .

بہت ارمان رہ گئے ، حسرتیں نہ نکلیں (جامع اللغات).

--- کیا اَرمان ساتھ لے گیا کہاوت .

زندگی میں حسرتیں پوری نہ ہوئیں ، مرنے والے کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات).

--- کیا کُچھ م ف .

رک : کیا کچھ ، بہت کچھ .

وصل اس کا خدا نصیب کرے
میر دل چاہتا ہے کیا کیا کچھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۰). سُن چکے اور سن لو گے کہ کیا کیا کچھ ہوتا تھا . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۰). کون شخص اس بات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ کیا کیا کچھ نہ کر گزرے گا . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۱ : ۹۰).

--- کیا کُچھ کہا کہاوت .

کون کون سی بات نہ کہی ، کون کون سی گالی نہ دی ، بہت کچھ بُرا بھلا کہا .

ہر کبھوں کیا رقم شوق کی اپنی تاثیر
ہر سر حرف پہ وہ کہنے لگا کیا کچھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۸).

--- کیا کہے گا فقرہ .

سب کچھ کہہ دے گا ، کچھ نہیں چھپائے گا ، بڑھا چڑھا کر کہے گا (بھید کُھل جانے کے ڈر سے کہتے ہیں). اس کو ذرا بھی شبہ ہو جائے تو پھر وہ کس قدر بگڑے گا لوگوں سے کیا کیا کہے گا . (۱۹۶۶ ، افسانہ کر دیا ، ۲۲۶).

--- کیا کہیں گے فقرہ .

کیا کہیں گے ، بُرا کہیں گے : بہت کچھ کہیں گے . اپنے مرنے کیا جب رہیں گے کیا جانے کیا کیا کہیں گے ، ہو رمز نکات بولتا ہوں ، خدا کے راز کی بات بولتا ہوں . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۹).

--- کیا گُزرا / گُزری فقرہ .

کیا کیا مصیبت پیش آئی ، کیا کیا واقعہ پیش آیا ، کیا مصیبت آئی .

کس سے کہیے کون سنے گا
کیا کیا گزرا کیا کیا گزری

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸).

--- کیا نَہ کیا کہاوت .

کون سی کسر باقی رکھی ، سب کچھ تو کیا ، کون سی کسر اُٹھا نہ رکھی .

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبر ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

(۱۷۳۵ ، مضمون (شیخ شرف الدین) (نوراللغات)).

--- کیا نہ ہوا / ہو گیا کہاوت .

کون سی بات رہ گئی ، کون سی رُسوائی نہ ہوئی ، بہت کچھ ہوا .

کیا کیا نہ تیرے عشق میں اے یار ہو گیا
رُسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا

(؟ ، تشنہ (نوراللغات)).

--- کیجے / کیجیے فقرہ .

حیران ہیں ، کچھ سمجھ میں نہیں آتا ، کیا کریں ، مجبور ہیں .

دل مرا بے دل ہو کیا جانے کدھر جاتا رہا
یار تھا کیا کیجیے اب جستجو کرتا لگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۰).

درد ہو دل میں ، تو دوا کیجے
دل ہی جب درد ہو ، تو کیا کیجے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۸).

کیا کیجے بیاں صفت فضا کی
پھلواری جناب کبریا کی
(۱۹۱۵ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۹).

---کھا کر/کے م ف.
کس برتے پر ، کس طرح ، طبیب تو کیا کھا کر مریض عشق کو چنگا کرے گا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶). بھلا ہندوستانی کیا کھا کے مقابلہ کرتے ، دروازہ بند کرلیا (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۱۰). کوئی کیا کھا کے بگاڑے گا (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۰).

---کھٹ راگ گاتے ہو فقرہ.
کیا بکواس کرتے ہو ، کیا بیہودہ بکتے ہو (دریائے لطافت ، ۸۲).

---گاتے ہو فقرہ.
کیا کھٹ راگ گاتے ہو ، کیا رٹ لگائی ہے.
جب کہا میں نے میرے پاس بھی اب آتے ہو
بولا وہ زہرہ جبیں طنز سے کیا گاتے ہو
(۱۸۵۸ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۹۹)).

---گپ چپ کے لڈو کھائے ہیں کہاوت.
بولتے کیوں نہیں ، خاموش کیوں ہو (مہذب اللغات).

---گت ہو گئی فقرہ.
کیا حالت ہو گئی یعنی بُرا حال ہے (جامع اللغات).

---گزرتی ہے فقرہ.
کیا ماجرا پیش آتا ہے ، کیسی مصیبت آتی ہے ، کیا آفت نازل ہوتی ہے ، کیسی مشکل پیش آتی ہے.
جاہت میں کیا گزرتی ہے بندے سے پوچھیے
دل ٹوٹتا ہے صدمۂ جانکو عشق سے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۹۷).

---گزری فقرہ.
کیا بیتی ، کیوں کر بسر ہوئی ، کیا واقعہ پیش آیا ، کیا وقت پیش آئی (جس وقت کوئی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو لوگ اس کا حال پوچھنے کے وقت اس کلمہ کو زبان پر لاتے ہیں). شاعر کے اپنے دل پر کیا گذری (۱۹۸۰ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۸۰).

---گزرے فقرہ.
نہ جانے کیا ماجرا پیش آئے ، کیا حال ہو ، کیا وقت پیش آئے.
وعدۂ وصل سے کیا بے خود
دیکھیے کیا وصال میں گزرے
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (نوراللغات)).

---گزرے گی فقرہ.
کیا بیتے گی ، کیا حالت ہو گی ، کیسا حال ہو گا.
سہل تھا مسہل ، ولے یہ سخت مشکل آپڑی
مجھ پہ کیا گزرے گی ، اتنے روز حاضر بن ہوئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۹).

---گل پھولا/کھلا ، ہے فقرہ.
کیا فتنہ برپا ہوا ہے ، کیا طوفان اٹھا ہے ، کیا خرابی نکلی ہے ، کون سی عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے (فرہنگ آصفیہ).

---گنتی فقرہ.
کیا شمار ، کوئی شمار نہیں.
بھلا نشانہ ناوکِ خُو کا پناہ نہیں
کیا گنتی اک پناہ کی تودہ سیاہ نہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۲۷).

---گومتی کا پانی پیا ہے کہاوت.
عموماً اس شخص سے کہتے ہیں جو زنانہ پن کی باتیں کرتا ہے (نوراللغات).

---گونگے کا گڑ کھایا ہے کہاوت.
کیوں نہیں بولتے ؛ کیوں خاموشی اختیار کی ہے ، کس لیے گونگے سے بن گئے ہو (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---گوہ کھاتے ہو فقرہ.
بیہودہ اور فضول بکواس کرتے ہو (دریائے لطافت ، ۸۲).

---گیا (ہے) فقرہ.
کیا نقصان ہوا ، کچھ نقصان نہیں ہوا ، کیا بگڑ گیا.
جلے نہ کیجیے یہ نادان دوست کی کوئی
ہماری جان گئی مفت کیا گیا دل کا
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۳).
اب کیا گیا ہے دور ہے دریا نہ ہم ہیں دور
فرمان مجھکو پانی کے لانے کا دیں حضور
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۹).

---گھاس میں سانپ نہیں چلتا کہاوت.
یہ ناممکن بات نہیں ہے (جامع الامثال).

---لال لگے ہوئے ہیں کہاوت.
کیا سرخاب کا پر لگا ہے ، ایسی کیا خوبیاں ہیں ، کوئی خاص بات نہیں (منازل السائرہ ، ۲۹۲).

---لڑائی میں پان پھول بٹتے ہیں کہاوت.
جھگڑے فساد میں خاطرداری تھوڑی ہوتی ہے (مہذب اللغات).

---لطف م ف ؛ فقرہ.
کوئی لطف نہیں ، مزہ نہیں ، لطف نہیں ہو گا.
کیا لطف کہ میں اپنا پتہ آپ بتاؤں
کیجئے کوئی بھولی ہوئی خاص اپنی ادا یاد
(۱۹۵۸ ، آتش گل ، ۶۹).

---لطف ہو فقرہ.
بڑا لطف ہو ، بہت مزہ آئے (نوراللغات).

---لعل لگے ہیں کہاوت.
(طنزا) کیا خوبیاں ہیں ، کوئی خوبی نہیں.

بیٹھ تُو چھپ کے ، بہت پھول ہیں گلزاروں میں
ایسے کیا لعل لگے ہیں ترے رخساروں میں
(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، د ، ۹۳).

---لگتا ہے فقرہ.
کیا خرچ ہوتا ہے ، کچھ خرچ نہیں ہوتا ، مفت میں ہوتا ہے.
کچھ تعجب نہیں گر سر گیا سائل تیرا
یار کیا لگتا ہے انسان کے سر جانے کو
(۱۸۵۳ء ، مخزن نکات ، ۹۹).
ہمدمو دل کے لگانے میں کہو لگتا ہے کیا
پر چھڑانا اس کا مشکل ہے لگانا سہل ہے
(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۳).

---لو گے فقرہ.
کیا فائدہ حاصل کرو گے ، کچھ ہاتھ نہیں آئے گا.
اے مخبّر بُتوں سے کیا لو گے
اللہ اللہ کیا کرو بیٹھے
(؟ ، مخبّر (فرہنگ آصفیہ)).
مر کے کیا لو گے یار سیّد تم
واں بھی حوریں تمہیں ستائیں گی
(۱۸۹۸ء ، فرہنگ آصفیہ (سید احمد دہلوی)).

---لیا (تھا) فقرہ.
۱. **کیا نقصان کیا ، کیا بگاڑا تھا.** غریب اِکّے والے نے بھلا کیا لیا تھا ، جوان حضرت نے اس کی کھال ادھیڑ کے دھر دی. (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۲۳).
ہائے کیسا دل نادان نے پھنسایا مجھ کو
میں نے کیا اس کا لیا تھا کہ ستایا مجھ کو
(۱۹۰۰ء ، امیر مینائی (نوراللغات)). ۲. **کیا پایا ، کچھ نہ پایا ، کیا فائدہ حاصل کیا.**
غیر سے مل کے کیا لیا تم نے
ہم سے ملتے تو کچھ مزا ملتا
(۱۸۹۲ء ، مہتابِ داغ ، ۲۸).

---لیتا ہے فقرہ.
کچھ نقصان نہیں ، آپ کا ، میرا ، وغیرہ کی ضمیر کے ساتھ مستعمل (نوراللغات).

---لے گیا شیر شاہ ، کیا لے گیا سلیم شاہ کہاوت.
مال و دولت کسی کے ساتھ نہیں جاتا (نجم الامثال).

---لینا (ہے) کہاوت.
کوئی غرض نہیں ؛ بے مصرف ہے ، بے کار ہے. یہ الفتے تو کیا جائیں گے بکے دس روپے کا بکواں ، دور کرو بھلا اِتنوں کو بُلا کر کیا لینا ہے. (۱۹۵۴ء ، پیر نابالغ ، ۳۵).

---مال ہے فقرہ.
۱. **(اظہار تحقیر کے لیے) اس کی کوئی حقیقت یا حیثیت نہیں** سنجوگ کیا مال ہے کہ میں اُس کو اُس کے رُتبے سے گرا نہ سکوں گا. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۶). تو اور تیرا ساری اور شہپال مسخرا کیا مال ہے (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱). تمہارا کدھر خیال ہے وہ لعین مطرود کیا مال ہے. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۲). ۲. **(بازاری) حسین مرد یا عورت کو دیکھ کر کہتے ہیں ، بہت حسین ہے ، خوب رُو** (مہذب اللغات).

---مَجال (ہے) کہاوت.
کیا مقدور ، کیا حوصلہ ، ہمت نہیں ہے.
کہ جس ٹھار پر ہوئے شرزے کی چال
تو اس ٹھار گج کا چلے کیا مجال
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۳).
آنکھوں کا عاشقوں کی ، رو بار میں ہے فرش
دامن پر اس کے اُڑ کے پڑے کیا مجال خاک
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲۵۸).
مجال کیا ہے نہ سیدھا ہو چرخِ کج رفتار
کہ قہرمان و شہِ کجکلاہ ہے محبوب
(۱۸۹۲ء ، مہتابِ داغ ، ۵۸). ایک مرتبہ جگہ آپ نے ان ریلوے اسٹا ک ایکسچینج والوں سے خرید لی تو کیا مجال کوئی دوسرا اس جگہ پر بیٹھ جائے. (۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۵۷).

---مَچھلیاں سڑی جاتی ہیں کہاوت.
میری مچھلیاں سڑ نہیں جائیں گی جو جلدی کروں ، مجھے کوئی جلدی نہیں ، خصوصاً جب کوئی لڑکی کے بیاہ میں جلدی کرے تو کہتے ہیں.
نکاح جلنے جھٹ جالیے سے نوح کروں
مثل ہے کیا سڑی جاتی ہیں مچھلیاں میری
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۶۳).

---مَچھلیاں ہیں جو سڑی جاتی ہیں کہاوت.
رک : کیا مچھلیاں سڑی جاتی ہیں ؛ کیا جلدی ہے ، اُس وقت مستعمل جب کوئی کسی کام میں خصوصاً لڑکی کے بیاہ میں جلدی کرتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال).

---مَحَل ہے فقرہ.
یکسر بے موقع ہے ، کیا موقع ہے ، کوئی موقع نہیں (مہذب اللغات).

---مذکور (ہے) فقرہ.
۱. **کیا ذکر ہے ، ذکر کا کچھ موقع و محل نہیں ، جگہ نہیں ، نام نہیں ، ذکر بے محل ہے ، تذکرہ بے معنی ہے.**
شمع کا مذکور کیا میرے سیہ خانے میں ہے
کوئی جگنو بھی شبِ تاریکِ ہجراں میں نہیں
(۱۸۵۴ء ، گلستانِ سخن ، ۲۶۱).
یہ وہ گھر ہے کہ خوشی کا تو یہاں کیا مذکور
غم بھی آیا میرے دل میں تو بہت سا آیا
(۱۹۰۵ء ، داغ (نوراللغات)). ۲. **کیا کہنا ، کیا خوب نیز (طنزاً) ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کا کوئی فعل طبیعت یا توقع کے خلاف ہو** (دریائے لطافت ؛ نوراللغات).

---مزہ رہ جائے فقرہ.
مزہ جاتا رہے ، کس قدر بے لطفی ہو.
بڑھے بڑھتے میں ہے بہتر ہم سے اون سے جھڑ جھاڑ
کیا مزا رہ جائے جس دم برملا ہونے لگے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۷).

---مزہ ہو فقرہ.
رک : کیا لطف ہو (نوراللغات).

---مزے کی بات ہے فقرہ.
کس قدر حیرت انگیز ہے ، کس قدر پُر لطف بات ہے.
شکوے کے بدلے کیا شکر ستم
پھر خفا ہیں کیا مزے کی بات ہے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۸۷).

---مُصیبت ہے فقرہ.
کیا مشکل ہے ، بڑی مشکل یا مصیبت میں پھنسے ہیں (بیزاری یا اُکتاہٹ کے موقع پر مستعمل).
خواہشِ مرگ ترے شوقِ جفا سے نہ رہی
کیا مصیبت ہے کہ جینے پہ میں مجبور ہوا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۴۳).

---مُضایَقہ فقرہ.
رک : کیا تنگی ، کیا پریشانی ، کیا غم ، کچھ پروا نہیں (پلیٹس).

---معرَکہ مارا فقرہ.
بڑی فتح حاصل کی.
صفائی ہو گئی شب کو نُمو خورشید طلعت سے
خدا کے فضل سے کیا معرکہ مارا ہے گردوں کا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳).

---معلُوم فقرہ.
ہم نہیں جانتے ، خدا جانے ، خدا معلوم.
فنا سے پہلے غمِ دل کی انتہا معلوم
مگر یہ دل بھی مٹے گا کبھی یہ کیا معلوم
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۷).

---معنی/معنے فقرہ.
۱. **کیا مطلب ہے ، کیا سبب ہے ، کیا وجہ ، کیوں ، کس لیے.**
یمن سوں روس لیہو بے سبب سو کیا معنی
کبھو یمن نے ترا کیا گنہہ کبیر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۳).
خفا رہتا ہے تو اس بندگی پر مجھ سے کیا معنی
کریں ہیں پاس اس کا جس سے تک صاحب سلامت ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰).
ہم سے تُو بولے تُو کے کیا معنی
ہم سے اس گفتگو کے کیا معنی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگِ آصفیہ)).
نہ دیکھیں وہ مجھے ہنگامۂ محشر میں کیا معنے
لباسِ بیکسی آلودۂ رنگِ ملامت ہے
(۱۸۹۵ ، دیوان رنگ ، ۱۳۹). کیا معنی کہ ہم نے اپنے "خیال" میں یہ طے کر لیا تھا کہ آج کل ... ہر طرف جلسے ہو رہے ہیں (۱۹۳۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۱). ۲. **کیا موقع ، کیا بات ، کیا مراد ، بے موقع ہے ، فضول ہے.**
جاہ میں چاہیے ہے بدنامی
عزّت و آبرو کے کیا معنی
(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگِ آصفیہ)).
چاہیے رنگِ طبیعت کی رعایت ہم کو
موسمِ گل میں علاجِ خفقاں کیا معنی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۷). ۳. **بے معنی ، بے کار ، مہمل.**
تو ہی دل میں ہے ورنہ آ تو سکے
عزّت و آبرو کے کیا معنی
(۱۸۲۶ ، معروف (مہذب اللغات)). ۴. **کیا ممکن ، ناممکن.**
سب کو معلوم ہے صورت جو ہوئی یوسف کی
کبھی نیکی کریں ابنائے جہاں کیا معنی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۷).

---مقدُور فقرہ.
کیا مجال ، کیا تاب ، کیا حوصلہ.
پھرتا ہے اہتمام میں شادی کے رات دن
مقدور کیا کہ ٹھیر سکے دم بھر آسمان
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۲). کیا مقدور جو بیٹھ کے کھیلتی ہو یا ایک جائے ٹکتی (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۳۰).

---مکّھی نے چھینک دیا کہاوت.
کام نہ کرنے کا کیا کوئی بہانہ ہاتھ آ گیا ، کیوں کام نہیں کرنا چاہتے (جامع الامثال).

---مِلا/مِل گیا فقرہ.
کیا فائدہ ہوا ، کیا حاصل ہوا.
او فلک دل تھا گوشوارۂ عرش
کیا ملا خاک میں ملانے سے
(۱۸۸۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۶).
سودائیوں کو چھیڑ کے کیا تجھ کو مل گیا
پوچھے تو کوئی جا کے یہ فصلِ بہار سے
(۱۸۷۷ ، دُرۃ الانتخاب ، ۱۵۳).

---مِل جائے گا/ملے گا فقرہ.
کیا فائدہ ہو گا ، کیا حاصل ہو گا.
کیا تجھکو ملے گا دردِ الفت
فرقت میں جو زار ہو گئے ہم
(۱۸۷۷ ، دُرۃ الانتخاب ، ۸۳).
کھینچ کر تلوار مجھ پر غیر کو کرتا ہے قتل
میرے للچانے سے کیا اے تیغ زن مل جائے گا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---مُمکِن فقرہ.
محال ہے ، ناممکن ہے۔

مرغِ دل پھندے میں اون کے نہ پھنسے کیا ممکن
کہ اوکت کے وہ لیا کرتے ہیں صیّادی میں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ بیخود (ہادی علی) ، ۶۸)۔

اے آرزو اب میں ہوں اور عشق کی رسوائی
خاموش بھی گر بیٹھوں چرچا نہ ہو کیا ممکن
(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۳۵)۔

---مُنْہ (ہے) فقرہ.
کیا حقیقت و حیثیت ہے ، کیا مقدور ہے ، کیا مجال ہے (مقابلے یا مسابقت کے اظہار کے لیے)۔

جُز شکرِ قلم صفحہ پہ خلّاقِ جہاں کا
جاہے جو کرے وصف تو منہ کیا ہے زباں کا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱)۔

تیرے دہن سے غنچہ کیا مونہہ جو ہو برابر
کھینچے عدم تلک یاں ایک انفعال اوس کا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷)۔

آئینہ کا کیا منہ جو جبیں سے ہو مقابل
مہتاب کہوں گر تو وہ ناقص ہے یہ کامل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹۶)۔

مرا کیا منھ ہے جو دعویٰ کروں اس کی محبّت کا
خدا جس کا ثنا خواں ہے خدائی جس پہ قرباں ہے
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۳۳)۔

---مُنْہ اَور کیا مَسالا کہاوت.
جب کوئی ایسا کام اپنے ذمے لے جس کو وہ نہ کر سکے یعنی وہ اس کا اہل نہ ہو تو ایسے کہتے ہیں (جامع الامثال)۔

---مُنْہ پَر پِھٹکار/لَعنت ، بَرَسْتی ہے کہاوت.
کیا بے رونق اور اداس چہرہ ہو رہا ہے ، کیا بے نور چہرہ ہو گیا ہے ، چہرے پر بہت پھٹکار اور لعنت برستی ہے (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

---مُنْہ دِکھاؤ گے کہاوت.
کیا جواب دو گے ، کس طرح سرخرو ہو گے ، کیوں کر سامنے آؤ گے (فرہنگِ آصفیہ)۔

---مُنْہ دِکھائیں/دِکھلائیں فقرہ.
سامنا نہیں کر سکتے ، بڑے شرمندہ ہیں ، بہت شرمسار ہیں۔

جور سے باز آئے ، پر باز آئیں کیا
کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱)۔

---مُنْہ سے پھول جَھڑتے ہیں کہاوت.
(تعریف کے لیے) کس قدر خوش بیان ہے ، کیسا فصیح ہے نیز جب کوئی شخص بدکلامی کرتا ہے تو اس سے طنزاً بھی کہتے ہیں (نوراللغات)۔

---مُنْہ کا نِوالَہ ہے فقرہ.
کیا آسان کام ہے ، یہ کام مشکل ہے اور دیر طلب ہے

لاکھ غمّاز سے کرتا ہے قبول دعوت
کھانا کھلوانا اسے منہ کا نوالہ کیا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

---مُنْہ لے کَر م ف.
کس منھ سے ، کس برتے پر . کیا مونہہ لیکر ہم گورنمنٹ سے اُن حقوق کا مطالبہ کر سکتے ہیں جن کے ہم مستحق نہیں ہوئے (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۳۰)۔

---مُنْہ لے کَر جاؤں فقرہ.
(شرمندگی کے موقع پر مستعمل) کس مُنْہ سے جاؤں ، مُنْہ دکھاتے شرم آتی ہے (نوراللغات)

---مُنْہ میں پَنْجیری بَھری ہے کہاوت.
بولتے کیوں نہیں ، کیوں چُپ ہو (جامع الامثال)۔

---مُنْہ میں گُھونگْنِیاں ہیں کہاوت.
رک : کیا مُنْہ میں پنجیری بھری ہے (جامع اللغات)۔

---مَوقُوف (ہے) فقرہ.
ان ہی کی یہ حالت نہیں ، ان ہی پر مدار نہیں (جامع اللغات)۔

---مَیں تیری بَغَل کے نیچے پَیدا ہوئی ہوں فقرہ.
میں تجھ سے کم تر نہیں ہوں کہ دبوں (جامع الامثال)۔

---ناک لے کَر بولتے یا بات کَرتے ہو فقرہ.
کس مُنْہ سے بات کرتے ہو ، شرماؤ، اپنے گریبان میں مُنْہ ڈالو (فرہنگِ آصفیہ)۔

---نام (کہ)/(ہے) فقرہ.
ایک تکیہ کلام ، کیا کہتے ہیں . کیا نام کہ سانچ کو آنچ نہیں۔ (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۳۵)۔ کیا نام کہ بڑا بھاری سرقہ ہو گیا . (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۱)۔

---نِسْبَت فقرہ.
کیا واسطہ ، کوئی واسطہ نہیں ، کوئی نسبت نہیں

کبھی تلاطمِ دریا ، کبھی ہے حسرتِ دل
بھلا ہے دشتِ طلب کو دعا سے نسبت کیا
(۱۹۶۱ ، لہو کے چراغ ، ۱۰۷)۔

---نِکْلے فقرہ.
کیا ظاہر ہو ، کیا خبر لائے ، کیا شگون نکلے

کبھی تو وصل ہو گا اسی توقع پر میں جیتا ہوں
نہ میری فال کھلواؤ خدا جانے کہ کیا نکلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۱)۔

---نَنگی نَہائے (گی) کیا نِچوڑے (گی) کہاوت.
مفلس کے پاس کیا دھرا ہے۔

کانو تو لہو نہیں بدن میں
کیا لنگ نہانے کیا نچوڑے
(۱۸۲۸، سخن بیمثال، ۱۵۴).

---نہ چاہیے فقرہ؛ کہاوت.
کون سی چیز ہے جس کی ضرورت نہیں؛ کیا کہنا ہے، کیا بات ہے سب کچھ چاہیے، سب ہی چیز کی ضرورت ہے، سب کچھ موجود ہے پھر بھلا کس چیز کی ضرورت ہے (فرہنگ آصفیہ).

---واسطہ/واسطے فقرہ.
۱. کیا تعلق، کیا علاقہ.
شکوۂ آزردگی سُن کر کہا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیوں خفا ہونے لگے
(۱۸۸۳، آفتاب داغ، ۱۰۶). ۲. کیا سبب، کیوں، کس لیے.
کیا سبب کیا واسطہ کیا کام تھا بتلائیے
گھر سے جو نکلے نہ اپنے تم ظفر دو دن تلک
(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۶۰). ۳. اس لیے کہ، کیونکہ. کیا واسطہ کہ وو پیغمبر تھا اُسے بو اسرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۱۰). کیا واسطے یہ چال نہیں اس شہر میں. (۱۷۶۵، انوار سہیلی، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت، ۴۹۸)). لیکن یہاں یہود مراد ہیں، کیا واسطے یہ کام وہی کرتے تھے. (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۵۵۹).

---وجہ فقرہ.
کیا سبب ہے، کس لیے، کس واسطہ.
رونے میں تجھے دیکھ کے حیران ہوا ہوں
کیا وجہ کہ اس ابر میں سورج نظر آیا
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۴۳).
ممکن نہیں اون سے اب صفائی
کیا وجہ سنا کئی برائی
(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۱۶۰).

---ہاتھوں میں مہندی لگی ہے کہاوت.
(عور) کوئی کام سے بچے تو کہتی ہیں (جامع الامثال).

---ہاڈوں ہی ڈھیری، کیا داموں ہی ڈھیری کہاوت.
تخت یا تختہ یا نفع ہے یا نقصان یا مر گئے یا مالا مال ہو گئے (جامع الامثال؛ نجم الامثال).

---ہجڑوں نے راہ ماری ہے کہاوت.
آنے سے کیوں ڈرتے ہو، ڈرنے کی کیا بات ہے(جامع الامثال).

---ہرج ہے فقرہ.
کون سا نقصان ہے، کوئی مضائقہ نہیں، کوئی اندیشہ نہیں، کوئی پروا نہیں.
رام بولے سوگند بھی کر دوں بھرت پر میں نثار
کیا ہرج ہے گر اجودھیا کے ہیں وہ تاجدار
(۱۹۸۳، اردو مثنوی رامائن، ۳۵۰).

---ہستی ہے فقرہ.
کیا حقیقت ہے، کچھ حقیقت نہیں، کوئی حیثیت نہیں.
دنیا میری بلا جانے، مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے
(۱۹۳۱، فانی، ک، ۲۹۳).

---ہم تُم سے باہر ہیں فقرہ.
ہم تمھارے تابعدار ہیں، ہم تمھارے ساتھ ہیں (مہذب اللغات).

---ہو فقرہ.
۱. کیا حقیقت ہے، کیا چیز ہو، کیا حیثیت ہے.
نامہ بر مجھ سے یہ کہتا ہے کہ تم تو کیا ہو
بادشہ بھی تو وہاں قابل القاب نہیں
(۱۸۲۸، گلزار داغ، ۱۰۶). ۲. کیا فرق پڑے (عاجزی یا کچھ طلب کرتے وقت مستعمل). تم کھاتے ہو، کیا ہو جو مجھے بھی تھوڑا سا دو. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۷۵). ۳. کیا کیفیت ہو، کیا نتیجہ ہو، کیا انجام ہو.
کیا ہو جو یہ جھپ کے تاب مان سے
چل دے کسی سمت کو یہاں سے
(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۶۵).
نہیں ہو جائے طے آپس میں جھگڑا کل خدا جانے
تمھارے واسطے کیا ہو ہمارے واسطے کیا ہو
(۱۹۰۵، یادگار داغ، ۵۸).

---ہُوا فقرہ.
۱. کیا پیش آیا، کیا حال ہوا، کیا بیتی.
کہ وا اس تھی کون یہاں کیا ہوا
بری چندلی کون یہاں کیا ہوا
(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۷۷).
عشق ہی کیا شے ہے جس میں بے خبر یاں تک ہوئے
جانتے یہ بھی نہیں ہم تو کہ ہم کو کیا ہوا
(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۸).
اس عہد میں الہیٰ محبت کو کیا ہوا
چھوڑا وفا کو اُن نے مُروّت کو کیا ہوا
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۵).
حیرت ہے جوشِ رحمتِ باری کو کیا ہوا
دورِ خزاں ہے فصلِ بہاری کو کیا ہوا
(۱۹۲۸، مطلعِ انوار، ۱۲۶). ۲. یوں ہوا کی جگہ (عموماً کسی واقعہ کو دہراتے وقت مستعمل). ایک روز کیا ہوا کہ اس نے اس کی بیوی کے مارنے کو سوداگر بچہ کے گھر میں جادو کی پڑیا پھکوا دی. (۱۹۳۷، قصص الامثال، ۲۰). ۳. (طنزاً) کیا بگڑ گیا، کچھ نقصان نہیں ہوا، کیا کر لیا، کچھ فرق نہیں پڑا. ہزار کیف کھائے تو کیا ہوا شراب کی کیف آئی ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۸).
شمع کا بھی اوس پہ تو جلتا ہے دل
کیا ہوا پروانہ اگر جل گیا
(۱۷۸۲، دیوان محبت، ۲۵).

آزردہ کیوں ہوئے جو میں آیا تو کیا ہوا
کچھ دردِ دل جو تم کو سنایا تو کیا ہوا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۷).

ایمان کچھ وضو تو نہیں ہے کہ ٹوٹ جائے
اے شیخ کیا ہوا جو میں توبہ شکن ہوا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۷).

بُرا جانتے تھے تو پھر کیا ہوا
بُرے ہی سہی ہم تمھارے تو تھے
(۱۹۵۸ ، اختر (ہری چند) ، کفر و ایمان ، ۳۳۳). **۴. کیا معاملہ ہوا ، کیا طے پایا.**

کسے فام خلوت میں واں کیا ہوا
خدا ہور حضرت ہیں واں کیا ہوا
(۱۹۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰). **۵. کہاں چلا گیا ، کہاں گم ہو گیا ، کہاں رہ گیا.** وو سہر وو بنار کیا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷).

اُمیدوارِ وعدۂ دیدار مر چلے
آتے ہی آتے یارو قیامت کو کیا ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵).

حیرت ہے جوشِ رحمتِ باری کو کیا ہوا
دورِ خزاں ہے فصلِ بہاری کو کیا ہوا
(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۱۲۶). **۶. گویا کی جگہ مستعمل.**

رونا ہے اب یہ آٹھ پہر بار کیا ہوا
آنکھوں کو روگ لگ گیا دیدار کیا ہوا
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۵). **۷. کچھ تعجب نہیں ، کوئی انوکھی بات نہیں.** عورت کی ذات ہزار ایسی کوں بنوائے تو کیا ہوا ، بھولے چوکے یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸). **۸. کیا بات ہے ، کیا معاملہ ہے ، سمجھ کیوں زائل ہوگئی (عموماً حیرت اور افسوس کے موقع پر مستعمل).**

کہتے ہیں بات بات پہ کافر ہر ایک کو
پروین ستم ہے اہلِ شریعت کو کیا ہوا
(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۲۲). **۹. کیا مضائقہ ہے ، کیا ڈر ہے** (مہذب اللغات).

ـــــہوا تھا فقرہ.

کس خیال میں تھا ، عقل کہاں تھی ، حواس کہاں تھے.

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں
گر میں نے کی تھی توبہ ، ساقی کو کیا ہوا تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸).

ـــــہوتا فقرہ.

۱. کیا اثر ہوتا ، کیا فائدہ ہوتا ، کچھ بھی نہ ہوتا ، ذرا اثر نہ کرتا.

کیا ہوتا جو سمجھائے اسے جا کے مرے دوست
دشمن کا سخن ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۶).

کچھ اور جھیلتے تکلیف ناامیدی کی
جو جیتے ہم کسی امید پر تو کیا ہوتا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۹). **۲. کس مرتبے پر ہوتا ، کون شے ہوتا ، کیا چیز ہوتا.**

نہ تھا کچھ تو خدا تھا ، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے ، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). **۳. کیا بگڑ جاتا ، کس بات میں فرق آ جاتا.**

نہ ہوئی وصل کی شب مختصر تو کیا ہوتا
جو ایک روز نہ ہوتی سحر تو کیا ہوتا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۶). **۴. کیسی مصیبت ہوتی ، مصیبت پڑ جاتی ، غضب ہو جاتا.**

نگہ مژگاں و ابرو قتل کو کیا کم تھے اے قاتل
سناں و تیر اور تیغہ اگر ہوتا تو کیا ہوتا
(؟ ، عاشق (نوراللغات)).

بھری محفل میں بھی شوخی وہی تھی ان کی چتون کی
کوئی پوچھے اگر مجکو غش آ جاتا تو کیا ہوتا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۸). **۵. حسرت اور تمنا کے واسطے ، کیا خوب ہوتا ، کیا اچھا ہوتا.**

ہوئی مدت کہ غالب مر گیا ، پر یاد آتا ہے
وہ ہر یک بات پر کہنا کہ یوں ہوتا ، تو کیا ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

مری قسمت میں یہ لکھا اگر ہوتا تو کیا ہوتا
مرا مہمان وہ اک دن آ کر ہوتا تو کیا ہوتا
(؟ ، عاشق (نوراللغات)).

ـــــہوتا ہے فقرہ.

۱. کچھ نہیں ہوتا ، کچھ فرق نہیں پڑتا ، کچھ نہیں بگڑتا.

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک (ق)). ہرن نے جو کڑی بھری ساتھ ہی اس نے بھی گھوڑا اوڑایا مگر کیا ہوتا ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۷). **۲. کیا معاملہ ہے ، کیا بات ہے.**

روز اس شہر میں اک حکم نیا ہوتا ہے
کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کیا ہوتا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۹) **۳. کیا گزرتی ہے ، کیا حال ہوتا ہے.**

ہُوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰).

ـــــہو جائے گا فقرہ.

کیا بگڑ جائے گا ، کون سا نقصان ہو گا ، کچھ نہیں ہو گا.

جاتی ہے اک خلق عاشق کے جنازے کو لیے
دو قدم ساتھ آؤ گے تم بھی تو کیا ہو جائے گا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۲۳).

ـــــہو گا/ہونے گا فقرہ.

۱. (اُ) کیا پیش آئے گا ، کیا حال ہو گا ، کیا بیتے گی.

ڈرتے نہیں کر شکوۂ بیداد کرو گے
کیا ہو گا جو اللہ سے فریاد کرو گے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۶). **(اُا) بُرا ہو گا ، غضب ہو گا.**

بھروسا کس قدر ہے تجھ کو اختر اُس کی رحمت پر
اگر وہ شیخ صاحب کا خدا نکلا تو کیا ہو گا
(۱۹۵۸ ، اختر (ہری چند) ، کفر و ایمان ، ۷۶). ۲. **کچھ اثر نہ ہوگا، کچھ فائدہ نہیں.**

کیا ہووے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی
میں لوں گا ترے سر کی قسم اور زیادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

جانے دے قتل مجھے کر کے نہ غم کر قاتل
تھا جو ہونا وہ ہوا رونے سے اب کیا ہو گا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳).

جو دیکھ جاؤ دلِ بےقرار کیا ہو گا
چلے جو آؤ اِدھر ایک بار کیا ہو گا
(۱۹۳۰ ، سائل دہلوی ، د ، ۱ ; ۹). ۳. **کیا بگڑے گا، کچھ نقصان نہیں ہو گا ، کیا فرق پڑ جائے گا ، کچھ نہیں ہو گا**

تسہاں عجز ہیں دل کیرے زور تے
تو کیا ہوے گا اب کسی ہور تے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).

سیھوں کے گھر میں جاتے ہو مرے بھی گھر کبھی آؤ
یہ ویرانہ بھی اے پیارے بساؤگے تو کیا ہو گا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۶۶).

---ہو گیا فقرہ.
۱. **افسوس ، تعجب اور حیرت کے موقع پر کہتے ہیں.** بیٹی کیا ہوگیا ، دھوبن کے ہاں پھٹا ہوا کپڑا جانا کیسی بے غیرتی ہے.
(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۷). ۲. **خبط ہو گیا ، دیوانہ ہو گیا ، سودا ہو گیا.**

کوئی نظر سے گزرا معشوق خوش ادا کیا
کیا جانے بیٹھے بیٹھے یہ مصحفیؔ ہو گیا کیا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۶). ۳. **انقلاب عظیم ہو گیا کی جگہ مستعمل.**

دیدہ سمندر سے سوا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۴. **کیا مرض ہو گیا ، کیا نقصان ہو گیا ، کیا فائدہ ہوا کی جگہ** (نوراللغات).

---ہونا ہے فقرہ.
۱. **کچھ فائدہ نہیں ہو گا ، بے کار ہے.**

چھوڑ دنیائے دنی کا پیچھا
اِس سے کیا سود ہے کیا ہونا ہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۸). ۲. **کیا نتیجہ ہو گا ، کیا انجام ہو گا.**

خشک لب ہو گئے رُخ زرد ہے کیا ہونا ہے
دل میں بےساختہ کچھ درد ہے کیا ہونا ہے
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (نوراللغات)). ۳. **کیا انقلاب ہونا ہے کی جگہ مستعمل.**

وہ صنم سخت ستم گر ہے کیا ہونا ہے
بڑے کافر سے سروکار ہے کیا ہونا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱).

---ہی م ف.
۱. **(اظہار کثرت و افراط کے لیے مستعمل) بہت ہی ، بکثرت ، بہت زیادہ ، بے حساب.**

کج ادائی مجھ سے بھی کرنے لگا اوروں کی طرح
کیا ہی یار اغیار کی صحبت سے بدخو ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ ; ۱۳).

کیا ہی رضواں سے لڑائی ہوگی
گھر ترا ، خلد میں گر ، یاد آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۳).

ان کی ہمت کے میں قربان تمھیں لے آئے ہیں
کیا ہی رہ رہ کے دلاتے ہیں مجھے پیار قدم
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ ; ۷۳). ۲. **تعجب و افسوس اور مبالغہ کے اظہار کے لیے.**

سلام کعبہ کے بہس تم گئے جو گھر کی طرف
تو زخم کیا ہی لگا ، ناگہاں جگر کی طرف
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۱۲). ۳. **(تعریف و تحسین یا طنز کے لیے) نہایت عمدہ ، مبارک.**

ٹک منہ ادھر کو کیجیو ، قربان جاؤں پیارے
کیا ہی بہار نام خدا آپ پر ہے آج
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ ; ۲۷۷).

کہتے ہیں مجھ سے کیا ہی بیٹھا ہے
جیسے کچھ گویا جانتا ہی نہیں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۹).

ٹھنڈی ٹھنڈی یہ ہوا اور یہ برسات کی رُت
کیا ہی دشمن کو سزاوار ہیں ساون بھادوں
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ ; ۸۱).

---ہی مٹھی پکڑی ہے فقرہ.
بہت طاقت ور ہے (جامع اللغات).

---ہے کلمۂ استفہام.
۱. **(أ) کیا چیز ہے، اصلاً کیا ہے.** محمدؐ کا نور اپنے دکھلاتے ہیں بڑاں سالک پوچھتا ہے نور میں لا الٰہ الا اللہ کیا ہے.
(۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۱).

سبزہ و گُل کہاں سے آئے ہیں
اَبر کیا چیز ہے؟ ہوا کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). **(أأ) کس چیز کا نام ہے.**

عشق کیا ہے کرکے بچھاں ہے توں
گُڑیاں کا مکر کھیل جاں ہے توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).

آپ ہیں دوست تو دشمن کیا ہے
خضر ہمراہ ہے رہزن کیا ہے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ ; ۱۸۳).

تمھاری طرز و روش ، جانتے ہیں ہم ، کیا ہے
رقیب پر ہے اگر لطف ، تو ستم کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). ۲. **کیا تعلق ہے ، کیا واسطہ ہے.**

دیکھ بچھتائے گا مائل نہ ہو اُس پر اے دل
ہم کسے دیتے ہیں تو جان ہمارا کیا ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۸).

تم رہو ، خیر ہے ، تم کو مبارک عشرت
ہم چلے جائیں گے محفل سے ، ہمارا کیا ہے
(۱۹۱۰ ، راقم دہلوی (تلامذۂ غالب ، ۱۱۶)). **۳. کس بات کا ہے.**

بہت سہی غمِ گیتی ، شراب کم کیا ہے
غلامِ ساقیِ کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). **۴. (i) نہیں ہے کی جگہ مستعمل ، کچھ نہیں ہے.**

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی
یقیں ہے ہم کو بھی لیکن اب اُس میں دم کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). **(ii) بطور استفہام انکاری ، کیا رکھا ہے ، کچھ نہیں رکھا ، فضول ہے.**

بھلا دو رنج کی باتوں میں کیا ہے
اِدھر دیکھو مری آنکھوں میں کیا ہے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۳). **۵. بطور استفہام انکاری یعنی کچھ بھی نہیں ہے ، بے حقیقت ہے ، بے وقعت ہے.**

ہوا ہے شہ کا مُصاحب ، پھرے ہے اِتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۲). **۶. کیسا ہے ، کس طرح کا ہے.**

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ "تو کیا ہے"
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۱). **۷. کیا مضائقہ ہے ، کیا ڈر ہے ، کیا اندیشہ ہے.**

محبوب ہیں محبوب کی ہر بات بجا ہے
اب مجھ سے تغافل بھی وہ فرمائیں تو کیا ہے
(۱۹۳۸ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۵۹). **۸. بھی ہے کی جگہ (استفہام اقراری).**

"ہاں ، بھلا کر ، ترا بھلا ہوگا"
اور درویش کی صدا کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). **۹. کیوں ہے ، کس واسطے ہے.**

جانِ عزوں نزار سی کیا ہے
عشق میں بے قرار سی کیا ہے
(؟ ، عاشق (فرہنگِ آصفیہ)).

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ ، اے خدا ، کیا ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). **۱۰. جب کوئی نام لے کر پکارتا ہے تو جواباً کہتے ہیں ، کیا کہتے ہو ، کیا کام ہے** (نوراللغات).

--- بچھڑے راہ مارتے ہیں کہاوت
آنے سے کیوں ڈرتے ہیں (نجم الامثال).

--- یاد کرو گے فقرہ.
بہت یاد کرو گے ، مدت تک یاد رکھو گے. ایک نکتہ بتاتا ہوں کیا یاد کرو گے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۶).

--- یاد کریں گے فقرہ.
بہت یاد رکھیں گے ، مدت تک یاد رکھیں گے ، یاد کیا کریں گے.

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری ، غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

کیا (کس ک). (الف) مذ.
۱. تخلیق کیا ، بنایا ، پیدا کیا.

وہ معبودِ یکتا خدائے جہاں
کہ جس نے کیا کُن سے کون و مکاں
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۸). **۲. سرانجام دیا.**

پلکوں سے رفو اُن نے کیا جا کے دلِ میر
کس زخم کو کس نازکی کے ساتھ سیا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۱). **۳. فعل امدادی کے طور پر کسی کام کی تکمیل کے لیے.**

مرحبا غرق کیا تو نے جہاں کو اکثر
تجھ سے طوفان بلا دیدۂ تر کیا الجھے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۱). بس الدھا دھند عقیدہ سے انہیں کی کرامت پر محمول کیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۰۳). **۴. پیش آئے ، کردار ادا کیا ، برتاؤ کیا.**

جو کچھ کیا ہے آپ نے اس مبتلا کے ساتھ
کرتے ہیں آشنا بھی کیا آشنا کے ساتھ
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۳). (ب) امذ. **عمل ، کام.**

مگر عقل کے کام کون ہے جیا
تو جُگ جگ بیچ عاقلاں کا کیا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۳).
آرزو اپنے کیے کو بھگتو اب پچھتانے سے ہوتا کیا ہے
(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۲۲۳). [کرنا (رک) کا ماضی مطلق صیغہ واحد غائب].

--- اور کَر نہ جانا کہاوت.
کام کو انجام دیا مگر سلیقے سے نہیں (مہذب اللغات).

--- اور کَر نہ جانا ، میں ہوتی تو کر دکھاتی کہاوت.
کام انجام دیا مگر سلیقے سے نہیں کیا ، ہماری صلاح مانتے تو یہ نقصان نہ ہوتا. کمہاری نے کہا بس زبان نہ کھلواؤ ، وہی مثل ہے کیا اور کر نہ جانا میں ہوتی تو کر دکھاتی ، اے بی بی تم کیا نتھی ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۶۷).

--- آگے آنا محاورہ.
بُرے عمل کی سزا ملنا ، بُرے فعل کا خمیازہ اُٹھانا.

محشر میں بھی ہے خواہش خلوت مجھے ایسی
کہتا ہوں کیا میرا نہ آئے مرے آگے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۸).

سر کاٹ کے عاشق کا نہ اترائیے اتنا
اک دن یہ کیا آئے گا سرکار کے آگے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۹۱).

ـــــ دَھرا (ـــــ فت دھ) امذ.
۱. **کرتُوت ، اعمال**۔ سستی ہوئی یہ سب کیا دھرا اُسی کا ہے۔ (۱۸۸۷ ، مُقدّس نازنین ، ۲۲)۔ جو کچھ کرتا ہے وہ سب مفسدہ پرداز فوج کا کیا دھرا ہے۔ (۱۹۱۹ ، غدرِ دہلی کے افسانے ، ۳ : ۱۶۱)۔ یہ سب تیرا کیا دھرا ہے۔ (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۱)۔ ۲. **محنت کا حاصل ، محنت**۔ یہی ہیں جن کا سارا کیا دھرا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اَکارت۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۷۳)۔ کوئی ایسی بات پیدا کر دی کہ پوران اور بادشاہ کا سب کیا دھرا بیکار گیا۔ (۱۹۵۷ ، طوفان کی کلیاں ، کرشن چندر ، ۱۸)۔

ـــــ دَھرا اَکارَت جانا / ہونا محاورہ.
جو کچھ کیا تھا سب بیکار جانا ، محنت ضائع ہونا۔ اُن کا سب کیا دھرا اکارت گیا ، انہیں کیا بدلہ ملے گا۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمۂ قرآن مجید ، ۲۷۱)۔ سب کیا دھرا اکارت ہوا ، دوبارہ تقسیم ہوئی تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹۵)۔

ـــــ دَھرا خاک میں مِل جانا / مِلنا محاورہ.
رک : کیا دھرا اکارت جانا۔ اس نے نکاح کی ایسی قید لگائی ہے کہ میرا سب کیا دھرا خاک میں مل گیا۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۸۱)۔ سارا کیا دھرا خاک میں نہ مل جائے۔ (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۳۶)۔ اقبال ہمیشہ خلافِ توقع کوئی نہ کوئی حرکت ایسی کر بیٹھتے ہیں جس سے سارا کیا دھرا خاک میں مل جاتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۲۰)۔

ـــــ سامنے آنا محاورہ.
اپنے اعمال کی سزا ملنا ، کیے کا پھل ملنا۔

بانی ہے جرمِ عشق کی انجام کو سزا
آیا ہے عمر بھر کا کیا دل کے سامنے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۱۷)۔

ـــــ سو کیا فقرہ (قدیم).
جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔

تجھی مگر نہ کچھ نہ ہوتے بھلا
کیا سو کیا پور ہوا سو ہوا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۹۵)۔

ـــــ کَرایا (ـــــ فت ک) امذ.
رک : کیا دھرا۔

اور کا لکھا پڑھا کیا کرایا
جنتر منتر تنتر کا عمل کرایا
(۱۹۵۳ ، گنجِ شریف ، ۲۲۶)۔ ایسے لوگوں کا کیا کرایا (کیا) دنیا اور کیا (آخرت) (دونوں) میں اکارت۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۶۹)۔

تبرئہ بلانے کہ سُبھل
سب بھول گئے کیا کرایا
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۲۲۹)۔ آپ واقعی اپنے کیے کرائے پر پشیمان ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۸۶)۔ [کیا (رک) + کرایا (کرانا (رک) کا ماضی) بطورِ تابع]۔

ـــــ کَرایا خاک میں مِل جانا / مِلنا محاورہ.
رک : کیا دھرا خاک میں مل جانا۔ اگر میں بے کار رہا تو میرا سب کیا کرایا خاک میں مل جائے گا اس بڑے شہر بابل (پیرس) میں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۳)۔

ـــــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
علی الاتصال یا ہمیشہ کوئی کام کرنا۔

ہوتی ہے آفت خط قہرِ خدا سے نازل
یہ ستم ہم پہ جو بیداد کیا کرتے ہیں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹)۔

یہ دردِ نارسا فریاد بن کر
کیا کرتا ہے خود توہین اپنی
(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۲۳)۔

کُیّا (ضم ک ، شد ی) امث.
چھوٹا کنواں ، کنواں (رک) کی تصغیر۔ یہ مرزا گوہر کی کُیّا مشہور ہے۔ (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۵۵)۔ [کنیا (رک) کا غیر اغلبی املا]۔

کیاچ (کس ک ، ی مخت) امذ.
رک : کیچ۔ کیاچ شاذ ہے ، البتہ کرکٹ کے کھلاڑیوں میں عام ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۷)۔ [انگ : Catch]۔

کَیّاد (فت ک ، شد ی) صف.
بڑا مکّار ، دغا باز ، فریبی۔

کہا شہ نے جلدی نہ کیّاد کر
کہوں جس طرح میں قسم یاد کر
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۹۳)۔

مکّار ستمگار ، دغا پیشہ و کیّاد
سادات کو کعبہ میں کریں ذبح وہ جلّاد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۳)۔ یہ حاسدہ اور کیّاد عورت ... تہمت لگا رہی ہے۔ (۱۸۹۸ ، ایامِ عرب ، ۱ : ۲۹)۔

پھر یہ کہنے لگا غازی سے وہ کیّاد و پلید
نہیں اس امر میں گنجائشِ جرح و تردید
(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۲۵)۔ ا کید میں کیّاد کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کفر ہے۔ (۱۹۷۳ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۳۵)۔ [ع]۔

کَیّادی (فت ک ، شد ی) امث.
دغا بازی ، فریب کاری ، مکر و فریب ، دھوکا۔ اب تک فتنہ پردازیوں اور کیّادیوں سے باز نہیں آیا۔ (۱۸۸۷ ، مقدّس نازنین ، ۵۳)۔

کس کے آیا ہے کمر دین کی بربادی پر
فخرِ الحاد یہ ہے ناز ہے کیّادی پر
(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۵۶)۔ [کیّاد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کیارا / کیارہ (کس ک ، فت ر) امذ (شاذ).
رک : کیاری۔ لالہ لعل سے بہتر سبزہ زمرد کا ہمسر کیاروں کے

کیارے کی ہری دوب کاشانی مخمل سے زیادہ خوب. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۴۷). کھیتوں کے کیارے اور بند حسب پسند افسران کاہل بنائے ہوں گے. (۱۹۰۵ ، اپریل فول ، ۳۵). ربیع کی فصلوں کے لئے ایک ایک کنال کے کیارے بنانے چاہیں اس طرح آبپاشی کرنے سے ... بچت ہوجاتی ہے. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۸۲). [کیاری (رک) کی تکبیر].

کیاری (کس ک) امث.
۱. **کھیت یا باغ کا وہ ہر ایک چھوٹا حصہ جو پانی دینے کے واسطے بنالیتے ہیں ، قطعۂ باغ ، تختۂ باغ ؛ وہ چھوٹا سا قطعہ جس میں پودے اور پھلواریاں لگی ہوں.**

جواہر کی روشوں اندر کیاریاں
بہے ہر طرف پھول پھلواریاں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۹۶).

روتے ہی گزری ہمیں ہے شب تشبیبی باغ کی
اوس سی اڑتی رہی ہے رات ہر کیاری کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ک ، ۶۸۰). اس کے چمن اور کیاریوں کے خاکے اور ان کی روشوں کی حد بندی ... گھانس اور اس کی مٹی ہم کو لاہور کے شالامار باغ اور لکھنؤ کے قیصر باغ سے زیادہ دلکش اور دلکشا معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۳۲).

سایہ ، سبزہ ، اور لپک نہروں کی پیاری تھی
دیکھنے والے کے دل کو کھینچتی ہر کیاری تھی

(۱۹۲۲ ، پریم ترنگنی ، ۶۱). کچی زمین کے ایک ٹکڑے پر ایک لمبی سی کیاری بنی ہوئی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۲). ۲. **وہ مستطیل یا مربع گڑھا جس میں نمک یا شورہ جماتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

--- بندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
کیاری بنانا ، کھیت یا باغ میں پانی پہنچانے کے لیے کیاریوں کو درست کرنا. اہل زراعت کو بھی چاہیے کہ اپنی اپنی زمینوں کی کیاری بندی اسی دستور سے کریں. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۷). [کیاری + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کیاست (فت نیز کس ک ، فت س) امث.
دانائی ، فہم و فراست ، زیرکی ، سُوجھ بُوجھ ، سمجھ داری. اگر بیٹی صاحب فراست و کیاست ہو تو بیٹے پر فخر رکھتی ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۳۶). کیاست اور فراست اس فرق کی کہاں تک بیان ہو سکے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۰۵). شیر شاہ فراست و کیاست و کاردانی میں ... ایک ہی تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۴۳۹). قدرتی بات ہے کہ عرب مصنفین بڑے فخر سے ابن عبداللہ کے محاسن اخلاق اور فراست و کیاست کا تذکرہ کرتے ہیں. (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۲۰۸). [ع].

کیاسکٹ (فت ک ، ی مخ ، سک س ، کس ک) امذ ؛ کاسکٹ
صندوقچہ ، زیور کا ڈبا جو عموماً قیمتی اور منقش ہوتا ہے. کیاسکٹ وہ قیمتی ڈبہ جس میں اڈریس رکھ کر پیش کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۷). [انگ : Casket].

کیاش (فت ک ، ی مخ) امذ.
رک : کیش ، **نقد روپیہ پیسا.** یہ کیاش اکونٹ پٹہ خانہ جات کا اصل حساب ہو گا. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱۵۸). [کیش (رک) کا بگاڑ].

کیاک (فت ک) امذ.
اسکیمو (قوم) کی ایک وضع کی کشتی جس پر دریائی کتے (سیل) کا چمڑا منڈھتے ہیں. کھلے سمندر پر شکار کے لیے ہر شخص خود اپنا کیاک (مخصوص قسم کی ڈونگی) استعمال کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۶۱). [انگ : Kayak].

کیالوری (فت ک ، ی مخ ، و مج) امث.
(طبیعیات) **کیلوری ، حرارت کی اکائی.** کیالوری طبیعیات کی اصطلاح میں حرارت کی ایک اکائی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۵). [انگ : Calorie].

کیّال (فت ک ، شد ی) امذ.
تولنے یا ناپنے والا شخص ؛ اناج کا ایک پیمانہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

کیّالی (فت ک ، شد ی) امث.
۱. **اندازے سے پیمائش کرنے کا عمل** (پلیٹس ؛ ذرائع محاصل سلطنت مغلیۂ ہند ، ۲۳). ۲. **تولنے والے کی اجرت** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کیّال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کیالیہ (فت ک ، سک ل ، فت ی) امذ.
ایک مذہبی فرقہ جو افغانستان کے علاقہ بلخ میں منظم ہوا (فرق اور مسالک ، ۲۳۷). [عَلَم].

کیامپ (فت ک ، ی مخ ، سک م) امذ.
رک : کیمپ ، ڈیرا ، لشکر گاہ. کیمپ بھی عام ہے انگریزی داں لوگ اس کا تلفظ "کیامپ" کرتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۸). [انگ : Camp].

کیان (فت ک) امذ.
کَے (رک) کی جمع ، **بادشاہان عظیم الشان ، ایران کے قدیم شہنشاہوں کا لقب.**

وہ ممتاز نسل کیاں ہوئے گا
وہ فرمان روائے جہاں ہوویگا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، مثنوی ، ۲۹). سامانی خاندان ، نسل کیان کا یادگار تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵). [کَے (عَلَم) + ان ، لاحقۂ جمع].

کیان (فت ک ، ی مخ) امذ.
رک : کین. کیان رقیق چیزیں رکھنے کے لیے دھات کا بنا ہوا برتن جسے پکڑنے کو اوپر ایک دستہ لگا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۷). [انگ : Can].

کیاں (کس مج ک) فقرہ.
کے ہاں ، کے یہاں.

حضرت دانیال پیمبر تھے واں
قید میں اُس کافر ملعون کیاں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۵۰). اللہ ناجی دو چار بتوں کا کیڑا ابی ہے ام (بیگم) صاحب کیاں ... سے لا دو. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۹۰). [کے + ہاں (یہاں (رک) کی تخفیف) کا مخفف].

کیانگ (کسر ک ، ی مغ ، غنہ) امذ.
تبت کا جنگلی گدھا جو گدھوں میں سب سے بڑی قسم کا ہوتا ہے ، اس کے کان چھوٹے ہوتے ہیں ، دم لمبی ہوتی ہے ، رنگ سرخ یا کتھئی ہوتا ہے. کیانگ ... یہ تبت کے پہاڑوں پر پندرہ ہزار فٹ اونچائی تک پایا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۰۳). [تبتی].

کَیانوِیس (فت ک ، ی مغ ، سک ن ، ی مج) امذ.
رک : کنوس ، کرمچ ، ولایتی ٹاٹ. ولایت سے جو چھڑے کیانویس کی تھیلیوں میں آتے ہیں وہ ہر طرح قابل اطمینان ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۵۹). [انگ : Canvas].

کَیانی (فت ک) صف.
کیان (رک) سے **منسوب ، ایران کے قدیم بادشاہوں سے نسبت رکھنے والا.**

توں آتش پرستی سوں دل شاد کر
کیانی کیری رسم بھی یاد کر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۰).

جلوہ گر دوش مبارک پہ کیانی وہ کماں
دور سے کرتی ہے تسلیم جسے کاہکشاں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۳۷). تاج کیانی نادر شاہ افشار کے سر پر رکھا گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲۰). پیشوادیوں کے بعد کیانی سلسلے کا آغاز ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۵). [کیان (کے (علم) کی جمع) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کیب (ی مج) امذ.
ایک گھوڑے کی بگھی. ہزارہا گاڑیاں کیب ... فٹن وغیرہ ہیں صدہا اونی بس چلتی ہیں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۱). [انگ : Cab].

ـــ مَین (ـــ ی لین) امذ.
بگھی ہانکنے والا ، گاڑی چلانے والا ، کوچوان. یہاں یہ کیفیت ہے کہ ہر کیب مین اور ادنیٰ بس کے گاڈ کے ہاتھ میں ٹائمز و ٹیلی گراف موجود ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷). [انگ : Cabman].

کیبرا / کیبریے (ی مج ، کس ب) امذ.
۱. شراب خانہ وغیرہ جہاں تفریحاً ناچ گانا ہوتا ہے. اِتنے میں نیچے سے پیغام آیا کہ کیبرے جانے والی مس انتظار کر رہی ہے. (۱۹۷۵ ، سلاخت روی ، ۵۹). **۲. ایک ناچ جو خصوصاً یورپ کے شراب خانوں میں عورتیں برہنہ ہو کر کرتی ہیں.** وہیں آرام کرسی پر لیٹے لیٹے اسے نیند آ گئی ، کیونکہ اسے گھنٹوں کیبرے کی نئی نئی تلا بازیاں سیکھنی پڑتی تھیں. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۴۲۵). میں سوچ رہا تھا کہ مجھ سے کوئی فلم دکھانے کی فرمائش کرے گا ، کسی ہوٹل میں کیبرے دیکھنا چاہے گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۷۳). [فرانسیسی : Cabarat].

کیبل (ی مج ، کس ب) امذ.
۱. وہ تار (برقیہ) جو سمندر پار بھیجا جائے. کیبل بحری تار کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۵). **۲. تاروں کی بٹی ہوئی رسی (ریڈیو ، ٹیلیفون وغیرہ کی).** ٹیلیفون کے کیبل نظر آتے ہیں جن میں ایک ایک کیبل پر چوبیس سو تار ہوں گے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵۱۴). اب آپ کوئی ایسی کیبل لیجیے جس میں چھ یا اس سے زیادہ تاریں ہوں. (۱۹۷۳ ، ٹرانسسٹر سے تجربات ، ۹۵). [انگ : Cable].

ـــ گرام (ـــ کس گ) امذ.
بحری تار ، برقیہ. کیبل گرام بحری تار کے لیے رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۵). [انگ : Cablegram].

کیبِن (ی مج ، کس ب) امذ.
۱. جھگی ، کوٹھڑی ، مراد : لکڑی کا عارضی چھوٹا مکان جو عموماً ساحل پر سیاحوں کے لیے بنایا جاتا ہے ، ہٹ. یہ کیبن دیکھ لیجے جو گرمیوں میں سیاح یہاں آکر رہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، سہ حقہ ، ۸۰). **۲. لکڑی کی چھوٹی سی دکان ، کھوکھا.** مارکیٹ کو نیلام کر کے کیبن والوں کی مالی امداد کی جائے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۸). **۳. (خصوصاً) بحری جہاز کا پرائیوٹ یا پبلک کمرہ ، حجرہ.** کمرے جو کیبن کہلاتے ہیں درحقیقت چھوٹے ہیں. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۵۸). صرف یہی ایک کیبن خالی ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۳۹). کراچی سے مغل لائن کے اسلامی جہاز سے جدہ روانگی ہوئی ... ایک پورے کیبن کی سہولتیں ہم کو حاصل ہو گئیں. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۳۳۰). [انگ : Cabin].

کیبنٹ / کیبِینٹ (ی مج ، کس ب ، کس مج ن) امث.
۱. رک : کابینہ ، مجلس وزراء ، وزراء کی جماعت. کیبنٹ کے عہدہ داروں کی تفصیل یہ ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۲ : ۱۳). ایران نو کا پرچہ بڑا اور ٹائپ کا چھپا ہوا تھا ... موجودہ کیبنٹ کو مژدہ لکھا تھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۷۶). کوریا کو عوامی جمہوریہ قرار دیے جانے پر وہ کیبنٹ کے وزیراعظم چنے گئے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۰۰). **۲. چھوٹی الماری یا بکس جس میں دراز یا خانے بنے ہوں (عموماً کتابیں یا مسودات وغیرہ رکھنے کے لیے).** کیبنٹ کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ آپ وہیں بنوا لیجیے. (۱۹۳۰ ، مکتوبات عبدالحق ، ۸۷). بکسوں کو جرائم

سے علاحدہ کرنے کے بعد انہیں ... ایک ایسے مستطیل ڈبے (کیبنٹ) میں کھولا جائے گا جس سے ہوا خارج کر دی جائے گی۔ (١٩٩٦ء، جنگ، کراچی، ٢٧ جولائی، ٥)۔ ٣. **صندوقچہ، خول** (ریڈیو وغیرہ کا)؛ **چھوٹا کمرہ، کوٹھڑی** (علمی اردو لغت)۔ [انگ : Cabinet]۔

---ڈویژن (---کس ڈ، ی مج، فت ژ) امذ۔
کابینہ کے افسران کا بڑا محکمہ، حکومت کا ایک اہم سرکاری دفتر، صدر مقام یا دفتر. قوانین کی اصل کاپیاں کیبنٹ ڈویژن ... کو تحفظ کے اصول کے تحت بھیج دی جائیں۔ (١٩٨٣ء، دفتری طریقۂ کار، ٩٠)۔ [انگ : Cabinet Divison]۔

---رُوم (---و مج) امذ۔
وہ کمرہ جہاں عموماً کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے۔ مذاکرات کے سبھی اجلاس کیبنٹ روم میں ہوئے جو وزیراعظم کے دفتر کے ساتھ ملحقہ کمرہ تھا۔ (١٩٨٧ء، اور لائن کٹ گئی، ١٨٥)۔ [انگ : Cabinet Room]۔

---سیکرٹیریَٹ (---کس مج س، سک ک، ی مج، فت مج ٹ، کس ر، فت مج ی) امث۔
رک : **کیبنٹ ڈویژن**۔ کیبنٹ سکریٹریٹ (کیبنٹ ڈویژن) کے خبری ... میں کہا گیا ہے کہ صدر اور ناظم اعلیٰ مارشل لا نے مسرت کے ساتھ ... وائس ایڈمرل ایس ایم احسن ... کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ (١٩٦٩ء، جنگ، کراچی، ٢٧ اگست، ١)۔ [انگ : Cabinet Secretairiat]۔

--- کونسِل (---و مج، سک ن، کس س) امث۔
مشیروں کی کونسل، **مجلس کابینہ، مجلس وزراء**۔ اب یہ رپورٹ کیبنٹ کونسل میں جائے گی۔ (١٩٠٢ء، مکاتیب شبلی، ١ : ٣٣٥)۔ اس جدید اصلاحات کی اسکیم میں بہت کچھ تغیرات ہوئے اور ایک کیبنٹ کونسل یعنی مجلس وزراء بھی قائم ہوئی۔ (١٨٣٣ء، حیات محسن، ٩٠)۔ [انگ : Cabinet Counsil]۔

کیپ (ی لین) امث۔
١. **ٹوپی**. ہر طالب علم کیپ اور گون پہنے ہونا چاہیے۔ (١٩٠٧ء، مخزن، جولائی، ٣)۔ ٢. **وہ خول جو قلم کی نب کو محفوظ کرنے کے لیے اس پر چڑھایا جاتا ہے نیز ٹوپی کی طرح کا غلاف، ٹوپ** (جو بوتل یا شیشی پر چڑھایا جاتا ہے)۔ وہ کرسی پر جا بیٹھی اس کے ہاتھ میں قلم تھا اور قلم کی کیپ کو ایک ہاتھ سے برابر چڑھاتی اتارتی تھی۔ (١٩٦٦ء، افسانہ کر دیا، ١٣٩)۔ ٣. **کارتوس کی ٹوپی**. ان کو یہ چاہیے کہ پھول دار بندوق پر صرف ایک کیپ رکھیں۔ (١٩٠٣ء، ہندوستان کے بڑے شکار، ١٢٢)۔ ولایت سے ایک اس قسم کی بندوق لائے ہیں کہ اوس کے کارتوس میں کیپ لگا ہوا ہے۔ (١٩٣٢ء، اسرار السلک، تفنگ بازی، ٥٣)۔ ٤. (انجینیرنگ) کنکٹنگ راڈ کے بگ اینڈ کا وہ مختصر سا حصہ جو آسانی سے الگ کیا جا سکتا ہے ... کیپ، کہلاتا ہے، اسے دو مضبوط لمبے قسم کے بولٹوں سے جوڑا جاتا ہے (موٹر انجینئر، ٢٨)۔ [انگ : Cap]۔

---نَٹ (---فت ن) امذ۔
وہ ڈھبری جو ٹوپی سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ نٹ کیپ (Cap) کی قسم کے ہوتے ہیں یعنی کیپ نٹ کہلاتے ہیں۔ (١٩٢٣ء، آئینۂ موٹر، ٢٠)۔ [انگ : Capnut]۔

کیپ (ی مج) امث۔
رک : **لیف** (پلیٹس)۔ [لیف (رک) کا بگاڑ]۔

کیپِٹَل (ی مج، کس پ، فت ٹ) ا ← کیپٹل(الف) امذ۔
(معاشیات) **اصل زر، سرمایہ**۔

دولت کا ذریعہ کیپٹل ہے
ہر شخص کو جس کی ہے ضرورت

(١٩٣٥ء، فلسفۂ اخلاق، ١٠٢)۔ (ب) صف. جلی، بڑا (عموماً **انگریزی کا بڑا حرف**)۔ ہمیشہ ہر سطر ایک کیپٹل حرف سے شروع کرنی چاہیے۔ (١٩٢٨ء، علم الادویہ (ترجمہ)، ١ : ٢٠٦)۔ بعض اوقات تحریر میں ویکٹروں کو ظاہر کرنے کے لیے کیپٹل رومن حروف سے کام لیا جاتا ہے۔ (١٩٦٧ء، مادے کے خواص، ٢ : ٣٠)۔ [انگ : Capital]۔

کیپِٹَلِزْم (ی مج، کس پ، فت ٹ، کس ل، سک ز) امذ۔
نظریۂ سرمایہ داری، سرمایہ داری نظام۔ ریگن کٹر قسم کے کیپٹلزم کے دلدادہ ہیں۔ (١٩٨٩ء، جنگ، کراچی، ٢٧ فروری (جمعہ ایڈیشن [انگ : Capitalism]۔

کیپْٹَن (ی مج، سک پ، فت ٹ) امذ۔
رک : **کپتان، ایک فوجی عہدہ**۔ تنویر جہاں بیگم بیٹیوں میں سب سے بڑی ہیں ... کیپٹن ضیاالدین خان سے شادی ہوئی۔ (١٩٧٥ء، ڈاکٹر محمود حسین، خطبات محمود، ٧)۔ [انگ Captain]۔

کیپَسِٹی (ی مج، فت مج پ، کس س) امث۔
گنجائش، سمائی۔ کنڈنسر کی کیپسٹی یعنی گنجائش تبدیل کر دیتے ہیں۔ (١٩٨٠ء، تاسیاتی کیمیا، ٣٥)۔ [انگ : Capacity]۔

کیپْسُول / کیپْسیول (ی مج، سک پ، و مج) امذ۔
١. (طب) باریک جھلی کا خول جس میں بدمزہ دوا بھر دی جاتی ہے تاکہ آسانی سے نگلی جا سکے۔ اس ڈبیہ میں سرخ رنگ کا ایک کیپسول بھی تھا، یہ کیپسول دراصل موت کی پڑیا تھی۔ (١٩٨٧ء، شہاب نامہ، ١٠٥٣)۔ ٢. (أ) (نباتیات) **خشک بیج کا خانہ جو پکنے پر کھل جاتا ہے، ڈوڈا، فیہ**۔ اس میں کثیر خلوی ڈنڈی اور گلوب نما سپورم پیدا کرنے والا حصہ یعنی کیپسول میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ (١٩٧٠ء، برائیوفائٹا، ٩)۔ (ا ا) (نباتیات) ایک خشک پھل جو ایک یا کئی خانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور کئی جانب سے پھٹتا ہے، اس کی مثال بھنڈی اور دھتورا ہے (آسان نباتیات، ١٠٢)۔ ٣. راکٹ کا وہ اگلا حصہ جس میں خلا باز کے بیٹھنے کی جگہ کے علاوہ اس کا کیبرا، آکسیجن کا ذخیرہ اور حفاظتی سامان ہوتے ہیں. راکٹ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے : پہلا وہ، کیپسول، جس میں خلانورد بیٹھتا ہے۔ (١٩٧٣ء، خلا میں پرواز، ٨٠)۔

۲. کسی مشین کی دھاتی ٹوپی یا ڈھکن. سب سے پہلے کیپ سول کو اس کے اسٹینڈ پر رکھنا چاہیے. (۱۹۵۹ ، طبیب مرغی خانہ ، ۹۱). [انگ : Capsule].

کیپْشَن (ی مج ، سک پ ، فت ش) امذ.
(طباعت) کسی تصویر کے نیچے لکھا جانے والا بیان یا عبارت. اردو اخبارات میں تصاویر اور ان کے کیپشن الگ الگ تیار ہوتے ہیں. (۱۹٦۹ ، فن ادارت ، ۲۲۲). [انگ : Caption].

کیپِٹَل (۱) (ی مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
دارالسلطنت ، راجدھانی ، دارالخلافہ نیز رک : کیپٹل (جامع اللغات). [انگ : Capital].

کیپِٹَل (۲) (ی مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
کوہ ٹارپی جس پر جیوپیٹر دیوتا کے نام پر ایک رومی مندر ہے. اونچے گھرانوں کی بیویاں ... دلوں میں صدق و خلوص کا جذبہ لیے ننگے پاؤں جیوپیٹر سے بارش کی پرارتھنا کرتی کیپٹل پر چڑھا کرتی تھیں. (۱۹٦۵ ، شاخ زرّیں ، ۱ : ۳۲۵). [انگ : Capitol].

کیپُول (ی مج ، کس پ ، ی مخت ، و مع) امذ.
(نباتیات) کاسہ نما یا پیالہ نما جسم جو کو پائے والی راسوں سے ذرا پیچھے درمیان رگ کے ساتھ ساتھ پایا جاتا ہے (براٹنوفائیٹا ، ٦۹). [انگ : Cupule].

کیتَھل (ی مج ، فت تھ) امذ ؛ امذکاتھیل.
ایک درخت نیز اس کا پھل. کھیت میں یہاں جو ، گیہوں ، چاول ... مکو ، رس بھری ، کیتھل ، تاڑ ، کھجور ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۵۵). [کاتھل (رک) کا محرف].

کَیت (ی لین) امذ.
ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جو بیل کے پھل کے مانند سخت مگر ذائقہ میں کھٹ مٹھا یا ترا ترش ہوتا ہے. کیت معدے کے میل کچیل کو کچے تک صاف کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۴۸). کیت ایک کھٹا پھل ہے ، بچے اسے بڑے شوق سے کھاتے ہیں. (۱۹٦۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۲۴۲). [کیتھ (رک) کا ایک املا].

کیت (ی مج) کلمۂ استفہام.
کس کا ، کس کی.

کہا اے خدایا قہر ہے یو کیت
دنی میں ایسا کون میرا ہے میت

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۳). [مقامی].

کیت (۱) (ی مج) امذ.
۱. رک : کیتو جو فصیح ہے ، دُم دار ستارہ ، جھاڑو تارا (پلٹس).
۲. نواں ستارہ ، نواں گرہ (سورج ، چاند ، منگل ، بدھ ، برہسپت ، شکر ، سنیچر ، راہو اور کیت ، یہ نو ستارے گرہ کہلاتے ہیں).

اوتھا واں کیت و زحل کا عمل
کڑے دن جو تھے وہ گئے سب نکل

(۱۸۹۳ ، شاہ و اختر ، ۱۳).

پڑا اس میں ہے مشتری اور کیت
نہ ہرگز نہیں اوس کے رہنے کا کھیت

(۱۹۰۲ ، سیرالافلا ک ، ۱ : ۱۰). [کیتو (رک) کی تخفیف].

کیت (۲) (ی مج) امث.
ایک مشہور پھل (فرہنگ آصفیہ). [کیتکی (رک) کی تخفیف].

کَیت (ی مج نیز لین) امذ.
مجرم کے مارنے کا تازیانہ (پلٹس ؛ نوراللغات). [مقامی].

کیتا (۱) (ی مج) صف مذ (قدیم).
کتنا.

کیتے آب بخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

صفت اسکی تجہ پاس کیتا کروں
نہ سر ہے صفت اس کی جتا کروں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ٦۱). [کتنا (رک) کا قدیم املا].

کیتا (۲) (ی مج) امذ (قدیم).
کیا کرنا (رک) کا ماضی.

نبیؐ مبعث جو کوئی کیتا ہے یک جت ہور یک دل سوں
سو اسکے دل اوپر ہوتا ہے طٰہٰ کا بیاں روشن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۹).

کیتا ہوں ترے ناؤں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ہوں ترے شکر کوں عنواں بیاں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

کافراں آلِ محمدؐ پہ ستم کیا کیتا
ہائے ثمنا نے اُنہاں اُپر ظلم کیا کیتا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۵). [کرنا (رک) کا ماضی].

کیتاں (ی مج) م ف (قدیم).
کتنوں.

کیتاں کوں دیا مال ، دھن سروری
کیتاں کوں دیا فقر سوں سہتری

(۱۹۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۱۸)). [کیتا (۱) کا انفی تلفظ].

کیتَک (ی مج ، فت ت) م ف.
کتنی ، کتنے ، کس قدر. خدا کی صفت کرے کوئی کیتک ، وحدہ لاشریک ، ماں نہ باپ ، آپہی آپ. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱). کیتک دنوں خطا شہر کے بیچ میں پہنچتا ہے. (۱۷۸٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸۱).

اسی کو بکوں کا بازار میں
کیتک روز کھاوں کا گھر دار میں

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور ، ۱۰۰). آج سکارے سے جا کہوں ناتیں اتنی گھاس کاٹی کہ ڈیر لاگو ہے سانج کو د کھاوں کا کیتک پیسہ لاوت ہوں. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۰). [کیتا (۱) + ک ، لاحقۂ نسبت].

---- دن پچھیں م ف ؛ فقرہ (قدیم).
کچھ عرصہ بعد ، ایک عرصہ کے بعد.

کیتک دن پچھیں لشکری نام دار
اسی شہر پر تے چلیا اپنے ٹھار

(١٧٠٩ ، من سمجھاون (دکھنی اردو کی لغت)).

کیتک (ی مج ، فت ت) امذ.
رک : کیتکی.

تس میں خوش باس تے کیتک بو ہوا ہے اچپل

(١٦٧٢ ، شاہی (دکھنی اردو کی لغت)) [کیتکی (رک) کی تخفیف].

کیتکی (ی مج ، فت نیز سک ت) امث.
ایک خوشبودار پودے کا نام جو کیوڑے کے پودے سے مشابہ اور اس کا پھول انڈے کی مانند ہوتا ہے.

کوئی کیتکی اور کوئی گلاب
کوئی مہرتی اور کوئی ماہتاب

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٣٠). اس جواق کے عالم میں کیتکی کی شراب یا گل کھنچوائے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢١).

دیکھا کرے ہر بشر ہر اک دم
داؤدی و کیتکی کا عالم

(١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ٥).

جو کیتکی کے درختوں کے پاس آتے ہیں
تو جُھوم جُھوم کے ہر شاخ کو جھلاتے ہیں

(١٩٠٣ ، اکسیر سخن ، ٣٩) . کیتکی کی کلیاں اور زرد پھول کام دیو کے بان کی مانند جگمگاتے ہیں. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ١٧٨). [س : केतकी].

کینکی (ی مج ، فت نیز سک ت) امث.
رک : کیتکی.

جب اس میں پڑے کیوڑا کینکی
مٹے قلب کی اوس سے ہی تشنگی

(١٨٤٣ ، صدق البیان ، ٦١). آئین اکبری میں لکھا ہے کہ کینکی کا درخت چھ سات سال کی عمر میں پھول لاتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٨٠). [کیتکی (رک) کا ایک املا].

کیتلی (ی مج ، سک ت) امث.
ایک ٹونٹی دار اور ڈھکنے دار برتن جس میں چائے یا پانی کو جوش دیتے ہیں. جب بھاپ کیتلی کی ٹونٹی میں سے نکلتی ہے تو اس قدر گرم ہوتی ہے کہ اگر تمہاری انگلی کو لگے تو جلا دے. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٥٥).

چائے پینے کے لئے جب اُس نے مانگی گول میز
کیتلی میں لائی پانی بھر کے وہ بھی کُتکنا

(١٩٢٨ ، بہارستان ، ٥٧٨) . پوری کیتلی میں ایک آنہ والی آدھی چائے کی پڑیا ڈال گئی تھی. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٧٦). [انگ : Kettle کا مورّد].

کیتنا (ی مج ، سک ت) صف.
رک : کتنا (پلیٹس). [کتنا (رک) اشباعی املا].

کیتو (ی مج ، و مع) امذ.
١. رک : کیت ، دم دار ستارہ.

ہیں سترہ برس بدھ کے اے ہوشیار
برس سات کیتو کے کرتے شمار

(١٩٠٢ ، سیرالافلاک ، ٢ : ١١). **٢. نشان ، جھنڈا ، علم ، کوئی عجیب مشاہدہ ، شہاب ثاقب** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : केतु].

کیتتی (ی مج ، فت ت ، ی مع) م ف (قدیم).
کتنی ہی. یہ بندر کیتتی دور تاتیں تو غار میں لیتے جاتا ہے پھر آکوں میدان آوتا ہے. (١٧٣٦ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ٥٣). [کیتا (١) + ی ، لاحقۂ صفت و تمیز].

کیتی (١) (ی مج) م ف.
رک : کتنی. توں مست وو ہشیار دعا دیتے کیتی بار. (١٦٣٥ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). [کیتا (١) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کیتی (٢) (ی مج) مث.
١. کوتی.

طرح صحبت باغ میں کیتی ہے توں وضعی توا
جانتی توں کیچ بوجیا ہوں تیرے سب چالے و شانت

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٨١). **٢. کی (کرنا).**

اسم اعظم کی ڈھونڈھ میں کیتی بھئے تمام
ملا مرشد تو کل پڑی جو کلمہ ہے بڑا نام

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١٨٩).

آتش نے تجھ جمال کے جلوے کوں دیکھ کر
کیتی ہے زندگی کوں اپس کی کفن میں جا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٧).

غزالوں سے کیا کیتی چشم اس کی باج
طلب کرتی تھی شیر نر سے خراج

(١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، نہال چند ، ٣). [رک : کیتا (٢) کی تانیث].

---- کَرائی (---- فت ک) صف مث.
رک : کیا کرایا. سہر جیوتی کو اگر ذرا سا بھی شک ہو گیا تو ساری کیتی کرائی پر پانی پھر جائے گا. (١٩٨٠ ، وارثہ ، ١٢٠). [کیتی + کرائی (کرایا (رک) کی تانیث)].

کیتے (ی مج) م ف ؛ صف (قدیم).
رک : کیتا (١) کی جمع ، کتنے.

بنایا خلائق کیتے دھات کے
کیتے نیک مرداں اسم ذات کے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧١).

کیتے پھول اپنے کھولایا ہے ہور
انھوں ہی میں تس بلبلاں کا ہے شور

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٠).

ملنے کے تقور شاید خورشید رو تس نکلے
آتا نہیں نظر وہ دن ہو گئے ہیں کیتے

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٦٦). [رک : کیتا (١) کی جمع].

کیتِک (ی مج ، ی مج) صف (قدیم).
کتی ، کتی ایک ، کتنے ہی ، متعدد.
سو رنگ رنگیلی مہندی بہو رنگ سوں لاکر
کیتک چاواں سیتی شہ ہاتوں کوں لگائے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۷). [کیتک (رک) کا اشباعی املا].

کیتیں (ی مج ، ی مج) م ف.
رک : کے تئیں.
تس و تاہیں کوئی دن ناہیں دعا منگنے کیتیں
مرتضی تیں مصطفے ہیں عہد میں دیتے سریر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷).
یکساں ہے خلق کا دوزخ پر
یعنی ہے وہ سب کیتیں راہ گزر
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۴). [کے تئیں (رک) کی تخفیف].

کَیتھ / کَیتھا (ی لین) امذ.
رک : کیت ، ایک درخت نیز اس کا پھل (Feronia Elephantum :لاط).
کیتھ جامن کا سا درخت ہوتا ہے اور بیل کے سے پھل ہوتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۰۰). بڑے قوی پہلوان تھے جو سر سے کیتھا توڑ ڈالتے تھے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۱۳). ان باغوں میں علاوہ امرودوں اور آموں کے کمرخ ، کیتھ ، نیبو ، جامن ، بیر اور کسیرو بھی پیدا ہوتے تھے. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۱۰۲). [پ : काइत्थ ؛ س : कपित्थ].

کَیتھا (ی لین) امذ.
ایک قسم کی شراب جو کیتھ سے بنائی جاتی ہے (جامع اللغات).
[کیتھ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَیتھارسِس (ی مج ، سک ر ، کس س) امذ.
۱. (ادب) تزکیۂ نفس ، جذبات کی تسکین ، روح کا آلائشوں سے پاک ہونا. بعض افسانے لکھ کر اس نے اپنا کیتھارسس کیا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۳). ۲. (طب) صحت و اصلاح : طب کی ایک اصطلاح کیتھارسس (جس کے معنی ہیں ، صحت و اصلاح) کو شاعری میں تزکیہ بنا دیا. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۳۷۱). [انگ : Catharsis].

کَیتھانا (ی لین) امذ.
کایستھوں کی سکونت کا محلہ (نوراللغات). [کے (کایستھ کی تخفیف) + تھان (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کَیتُھلک (ی لین ، ضم تھ ، کس ل) صف ؛ امذ ، اسے کیتھولک.
عیسائیت کے یونانی یا مشرقی اور لاطینی مغربی فرقوں میں تقسیم ہونے سے پہلے کے عیسائی مذہب کا پیرو یا اس سے منسوب ؛ راسخ الاعتقاد عیسائی خصوصاً رومن کیتھولک جو دیگر فرقوں پروٹسٹنٹ لوتھرن وغیرہ سے مختلف ہے. کیتھلک مشنری نے پہلے ہی یہ سمجھا دیا کہ اس وعظ و نصیحت سے مسلمانوں کے قلوب عیسائیت کی طرف مائل نہیں ہوسکتے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵۶). فلورا بکی رومن کیتھلک عیسائی تھی. (۱۹۳۳ ، عزیمی ، انجام عیش ، ۱۵). [انگ : Catholic].

کَیتُھوڈ (ی لین ، و مج) امذ.
(برقیات) زیر برقیہ ، برق موزجہ ، برق رو کا منفی قطب (اینوڈ کی ضد). انتشار کی اثر کیتھوڈ تار کے سرے کے بالکل قریب میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۵۵). کرومنا سگنل ... ایمپلی فائر کے ذریعے بڑھا کر پکچر ٹیوب کی کیتھوڈ کو دے دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۳۹). [انگ : Cathode].

کَیتُھولک (ی لین ، ضم تھ ، و غم ، کس ل) امذ.
رک : کیتھلک. پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک دو دوست بلکہ دو بھائی ... کے مذہب بھی الگ الگ ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۵۴) یورپ میں پاپائے روما کی حقیقت سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ کیتھولک مذہب کی محدود دنیا سے نذرانہ وصول کیا کرتے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، قاضی عبدالغفار ، ۵۷). انجیل کا کیتھولک سلسلے میں اولین ترجمہ ... سینٹ جیروم نے کیا تھا. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۱۱۱). [انگ : Catholic].

کَیتھی (ی مج) امث.
رک : کائتھی ، دیوناگری رسم الخط کی ایک تبدیل شدہ شکل جو کائستھ وغیرہ استعمال کرتے ہیں (عموماً بہار اور یوپی کے شرقی اضلاع میں). لڑکے پہلے کیتھی یا مہاجنی حروف یاد کرتے ہیں. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم ، ۹۷). ۱۸۸۱ء میں ... اردو بہ خط فارسی کی جگہ ہندی بہ خط ناگری یا کیتھی جاری ہوئی. (۱۹۱۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۴۷). صوبۂ بہار میں اردو کی بجائے کیتھی رسم الخط استعمال کرنے کی سرکاری اجازت مل گئی. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۸۸). [کائتھی (رک) کی تخفیف].

ـــــ ناگَری (ـــــ فت گ) امذ.
رک : کیتھی. ہندوستانی سپاہی ... دیوناگری نہیں بلکہ کیتھی ناگری کو استعمال کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۲). [کیتھی + ناگری (رک)].

کَیتھیڈرَل (ی مج ، فت ڈ ، ر) امذ.
عیسائی مذہب کے کلیسائی نظام میں ضلع کا مرکزی اور صدر گرجا جس میں اسقف کی تخت نما کرسی بچھی ہوتی ہے. دنیا میں سب سے بڑا کیتھیڈرل روم (Rome) میں ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۲۷). [انگ : Cathederal].

کَیٹ (ی لین) امذ.
رک : کیت ، ایک درخت نیز اس کا پھل.
سٹ جال اپس نظر ستی کاڑ
کیٹ قدرت کوں علم کے پہاڑ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۵). درختوں میں ببول و جامن و کیٹ و پیلو ہوتے ہیں. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۳۴۷). [کیت (رک) کا بگاڑ].

کیٹ (۱) (ی مج) امذ ؛ امث.
۱. **چیکٹ ، چراغ کی گاد ، حقّے کا میل ، ہر وہ میل جو روغن کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے.** سیاہی حقہ جس کو کیٹ کہتے ہیں مخلوط کرکے آنکھ میں لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱). اگر اس سے فائدہ نہ پہنچے تو ... حقّہ کی کیٹ آنکھوں میں لگا دیویں. (۱۹۲۵ ، عجب الدواتی ، ۱۹). پسینے اور تیل سے جمی ہوئی کیٹ کو مسل مسل کر کھرچ کھرچ کر دیر تک کریدتا رہا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۳). ۲. (تبادی) **چاندی کا میل جو پگھلانے میں جل کر علیحدہ ہو جائے** (ا پ و ، ۳ : ۲۰). ۳. (آتش بازی) **بارود کا گل ، شورے یا گندک کا جلا ہوا کوئلا یا مادہ ؛ پھلجھڑی یا مہتابی کی بارود کا جلا ہوا مادہ** (ا پ و ، ۸ : ۷۵). [س : किट्ट].

کیٹ (۲) (ی مج) امذ.
کیڑا ، حشرہ ، کیڑے کا پہلا روپ. رام جی یہ سب جیو جو تم دیکھتے ہو سو سب کیٹ (کیڑے) ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). [س : कीट].

کَیٹ (ی مج نیز لین) امذ.
رک : کیت ؛ تازیانہ.

دکھا کے سرمۂ دنبالہ دار و گردشِ چشم
عجب یہ حسن فرنگی پسر نے مارا کیٹ

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۳۵). [کیت (رک) کا ایک املا].

کیٹا (ی مج) امث.
(جراثیم پیشہ) **شراب کی تلچھٹ یا ادنیٰ درجے کی ایک شراب** (ا پ و ، ۸ : ۹۹). [رک : کیٹ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کیٹ فِش (ی مج ، کس ف) امث.
بل مچھلی خصوصاً امریکا کی دریائی مچھلی. دریائے نیل کی کیٹ فش میں چند عجیب باتیں پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۷۹). [انگ : Cat Fish].

کیٹَرْ پِلَر (ی مج ، فت ٹ ، سک ر ، کس پ ، فت ل) امذ.
تتلی یا پتنگے کا پہلا روپ ، لاروا ، عوغا ، جھانجھا. ہر شخص نے تتلی کی تغیّر شکل کو ضرور دیکھا ہو گا ، انڈے سے یہ ایک بالکل چھوٹے کیڑے کے شکل کی نکلتی ہے اس وقت اسے عوغا (کیٹر پلر) کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۹). لاروے عام طور پر کیٹر پلر کہلاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۵۰). [انگ : Cater Piller].

کیٹْزْ آئی (ی مج ، سک ٹ ، ز) امذ.
(لفظاً) **بلی کی آنکھ ؛** (اصطلاحاً) **ایک قسم کا بلوری پتھر جو لعل کی طرح بیش قیمت ہوتا ہے ، یہ پتھر آبی اور کئی رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے.** کیٹز آئی ... کانوں سے دستیاب ہوتا ہے اور بہت قیمت پاتا ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۲۶). [انگ : Cat's Eye].

کیٹکِن (ی مج ، سک ٹ ، کس ک) امذ.
بید مجنوں ، نوکیلا جھڑ یا سریا. کیٹکن : یہ ایک لمبا اور زمین کی طرف لٹکا ہوا (Spike) ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۵۷). [انگ : Catkin].

کَیٹلاگ (ی لین ، فت مج نیز سک ٹ) امذ.
کتب و رسائل کی فہرست جو ترتیب تہجّی یا کسی معقول اُصول پر حوالے کے لیے مرتب کی گئی ہو ، کتابوں کے بارے میں معلومات کا اشاریہ. ان کا علم زیادہ تر ان کیٹلاگوں (فہرستوں) پر مبنی ہوتا ہے جو یورپ کے علما نے مرتب کر دی ہے. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۲۲). انہوں نے مختلف ماخذوں ، کتابوں اور کیٹلاگوں کو چھانا تو ان میں خیام کی کتابوں کا ذکر ملا. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۵۳). [انگ : Catalogue].

ـــ کارڈ (ـــ سک ر) امذ.
موٹے کاغذ کا وہ ٹکڑا (کارڈ) جس پر کسی کتاب کے متعلق مکمل معلومات درج کی جائیں. کیٹلاگ کارڈ پانچ انچ لمبا ... اور تین انچ چوڑا ... ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۸۳). [انگ : Catalogue Card].

کیٹلوگِنگ (ی مج ، فت مج نیز سک ٹ ، و مج ، کس گ ، غنہ) امث.
فہرست سازی ، کتابوں کی فہرست تیار کرنا. اعلیٰ طریق پر قدیم و قلمی کتب خانوں کی فہرست سازی (کیٹلوگنگ) کی تعلیم دینا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۱۷). [انگ : Cataloguing].

کیٹھ (ی مج) امث.
گھوڑے کے گلے کے نیچے کی بھونری. گھوڑے کے گلے کے نیچے جو بھونری ہوتی ہے اہل ہند اس کو کیٹھ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۶). [مقامی].

کیٹھا (ی مج) امذ.
رک : کنٹھا ، کنٹھ مالا.

کنٹھا　موتی　کا　ہے　گلے　بیچ　لپٹائے
چیل چاند کے چو طرف جیسے رہتے ستارے چھائے

(۱۹۲۲ ، طالب بنارسی ، راجہ گوپی چند ، ۲۸). [کنٹھا (رک) کا بگاڑ].

کیج (ی مج) امذ.
پنجرا ، کٹہرا. چار پنیوں (Pineon) کا گچھا جو ایک کیج میں ہوتا ہے ڈفرنشل گیر کہلاتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۱۱۱). [انگ : Cage].

کیجا (ی مج) امذ.
بچوں کے لہجے میں کلیجے کو کیجا کہتے ہیں. اس کیجا پر جو نظر عنایت ہوئی وہ ضرب المثل ہوگئی ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۸۰). [کلیجا (رک) کا بگاڑ].

ـــ جان امث.
۱. **دائی ، دایہ.**

بیری لیتی ہے بلائیں کس مزے سے آن کے
صدقے ہوتے اور میں ہوں قربان اپنی کیجا جان کے

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)). ۲. **جان کے برابر عزیز ،**

مثل جان و جگر ، وہ عورت جسے دایہ کے مثل سمجھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)۔ [کیجا + جان (رک)]۔

کیچ کَڑا (ی مع ، فت ک) امذ۔
رانگا۔ ڈاکٹر نے ... کیچ کڑے کی موٹی کمانی گاڑی کے ہم سے مشابہ کانوں کے چکر پر رکھ دی۔ (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٣٣ : ٣)۔ [مقامی]

کیجے / کیجیے (ی مع / کس ج) اس۔
(احتراماً) کروں یا کریں کی جگہ مستعمل۔

اللہ بارے مانڈیا یوں
تدبیر اس کی کیجے کیوں

(١٥٠٣ ، مثنوی نوسرہار ، ٩٥م)۔

کیجیے پامال تا آسودگاں خاک کو
سیکھتا ہے اس لیے وہ سرو گل اندام رقص

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٦٨)۔

ان بتوں کو خدا سے کیا مطلب
توبہ توبہ ، خدا خدا کیجے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٣٠٨)۔ آگے کبھی ان پر کھل کر بات ہوگی ، آپ ہی بھول کیجیے نا۔ (١٩٧٥ ، بازگشت و بازیافت ، ٥١)۔ [کرنا (رک) سے صیغۂ امر]۔

---تو کیا کیجیے فقرہ۔
(احتراماً) کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔

ذرا بھی حال دل سن لے تو کچھ تو مہرباں ہو جائے
نہیں سنتا وہ میری داستاں ، کیجے تو کیا کیجے

(١٨٧٢ ، نظام ، ک ، ٣٠٨)۔

کَیچ (ی لین) امذ۔
١۔ **پکڑ ، گرفت ، (کرکٹ) کرکٹ میں گیند گونجنے کا موقع یا کامیابی**۔ اپنی زندگی میں انہوں نے دو کیچ بھی کیے تھے۔ (١٩٣٨ ، پرواز ، ١٠٢)۔ سلپ کے فیلڈر تو گویا زمین میں دھنس جاتے ہیں اور وقت پر کیچ نہیں کرتے۔ (١٩٨٠ ، لہریں ، ١٦١)۔ ٢۔ **(انجینئرنگ) بریکٹ ، روک ، بلی ، اڑانی**۔ اس کی ورٹیکل راڈ پر ایک بلاک یا کیچ ہوتا ہے۔ (١٩٠٦ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ٢ : ٣٣٣)۔ [انگ : Catch]۔

---آؤٹ (---و مع) امذ۔
(کرکٹ) اگر بلے باز کے بلے یا دستانے سے لگ کر گیند اچھلے اور مقابل ٹیم کا کھلاڑی اسے فضا میں پکڑ لے تو بلے باز کیچ آؤٹ قرار دیا جاتا ہے یعنی اس کی باری ختم ہوجاتی ہے۔ ٥١ ، وکٹیں بولڈ آؤٹ کر کے حاصل کیں جبکہ ٣٢ کھلاڑی کیچ آؤٹ ہوئے۔ (١٩٩١ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ١٦ تا ٢٢ ستمبر ، ٥٢)۔ [انگ : Catchout]۔

---پکڑنا ف م ، محاورہ۔
(کرکٹ) بلے یا دستانے سے لگ کر اچھلنے والی گیند کو پکڑنا (جس کے بعد کھلاڑی کھیل سے الگ ہو جاتا ہے)۔ کسی بھی فیلڈر نے کیچ پکڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ (١٩٧٣ ، جنگ ، کراچی ، ٥ مارچ ، ٣)۔

---ڈراپ کرنا محاورہ۔
(کرکٹ) گرفت میں آتی ہوئی گیند کو سنبھال نہ سکنا ، کیچ چھوڑ دینا۔ عامر سہیل کو ابتدا میں ڈومینک کارک کی گیند پر ایک چانس ملا جب ایلن لیمب نے ان کا کیچ ڈراپ کر دیا۔ (١٩٩٢ ، جنگ ، کراچی ، ٢٥ اگست ، ٣)۔

---فلائی (---فت ف) امذ۔
(نباتات) مکھی چوس پودا ، ایک پودا جس کے تنکے چپک دار ہوتے ہیں۔ قرنفلیہ ... اس میں حسب ذیل پودے ہیں ، لہسن ، پیاز ، حسن یوسف (سوئیٹ ولیم) مخملیہ (قرنفل کی ایک قسم ہے) اور سراج القطرب (کیچ فلائی) وغیرہ۔ (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٦٣)۔ [انگ : Catch Fly]۔

---کرنا ف م ، محاورہ۔
١۔ **(کرکٹ) رک : کیچ پکڑنا**۔ سلپ کے فیلڈر تو ... وقت پر کیچ نہیں کرتے۔ (١٩٨٠ ، لہریں ، ١٦١)۔ ٢۔ **(مواصلات) وصول کرنا ، اپنی جانب کھینچ لینا (پیغام ، آواز وغیرہ)**۔ روس کا کوئی راڈر اسے کیچ نہ کرسکتا تھا۔ (١٩٦٨ ، کیمیاوی ، سامان حرب ، ١٠٣)۔ ٣۔ **پکڑنا ، گرفت میں لینا (کسی بھی چیز کو)**۔ جاکیٹ کا ٹکڑا ... میں نے لپک کر کیچ کر لیا۔ (١٩٨٧ ، مد و جزر ، ١٠٧)۔

---ہونا ف م ، محاورہ۔
(کرکٹ) کیچ کرنا (رک) کا لازم ، کیچ پکڑا جانا ، کھلاڑی کا کھیل سے الگ ہو جانا۔ سلیم محمود ... اعجاز مرزا کے ہاتھوں کیچ ہو گیا۔ (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ١٩ اپریل ، ٢)۔

کیچ (ی مع) امث (قدیم) : سمکیچڑ۔
١۔ **گیلی مٹی ، گارا ، دلدل ، غلیظ مٹی ، سڑی مٹی**۔

چمن بیچہ جو کیچ و سنگ ہم اچھے
سُگند مشک عنبری کچھ کم نچھے

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٥٢)۔

کیا کہیں کس طرح سے جیتے ہیں
خاک کھاتے ہیں کیچ پیتے ہیں

(١٧٧٦ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات میر حسن ، ١ : ١٦١))۔ اس میں جسودھا دودھ اتار آئے دیکھیے تو آنگن اور دالان میں دہی مہی کی کیچ ہو رہی ہے۔ (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٣٣)۔ ایک دفعہ موسم برسات میں جابجا کیچ اڑیس تھی۔ (١٨٥٥ ، بھگت مال ، ٢٩٥)۔ عمر بھر کیچ ہی میں پڑے کتوں سے منہ چٹوایا کیے۔ (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٣٠ : ٣)۔

ایک تو نیل گگن کی راتی سرخ کنول کے بیچ
دوجی اک برسات کا نالا جس میں کیچ ہی کیچ

(١٩٦٠ ، موج میری صدف صدف (کلیات مصطفٰے زیدی ، ١٠٠))۔
٢۔ **میل جو آنکھوں کے گوشوں میں جمع ہوجاتا ہے**۔ آنکھوں میں میل یا کیچ بھری رہتی ہے۔ (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٣٠٢)۔

۳. (کاشت کاری) کھیت کی مٹی جو پانی سے کُھل گئی ہو اور ہل چلانے کے قابل نہ رہی ہو (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۹۴).
[چیک (رک) کا محرف].

---گارا امذ.
گیلی مٹی ، گندگی ، غلاظت. مگر ہاں ، ایک بات ہے ، اُچھل کود چاہے جتنا لے ، کیچ گارے کے پاس نہیں پھٹکتی. (۱۹۳۷ ، قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ، ۴۷). [کیچ + گارا (رک)].

کیچاٹ (ی مع) امذ (قدیم).
جھگڑا.

ہوا دیک مہالے نے فارغ کیچاٹ
چلے ویں وو تیتو پکڑ تین باٹ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۳). [مقامی].

کیچَپ (ی لین ، فت چ) امذ.
چٹنی عموماً ٹماٹر کی چٹنی. تھوڑا کیچپ اور سفید شراب اس میں ملاؤ. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۱۵۸). [انگ : **Ketchup**].

کیچَر (ی لین ، فت چ) صف ، امذ.
(لفظاً) پکڑنے والا ؛ (کرکٹ) کیچ لینے والا کھلاڑی.

کیا ہے منتخب وہ ٹیم اس کی قدردانی نے
کہ کیچر ، بولر و بٹر نہ ایسا دوسرا دیکھا

(۱۹۰۶ ، مخزن (پیرزادہ محمد حسین) ، ۱ اکتوبر ، ۵۹). [**Catcher**].

کیچَڑ (ی مع ، فت چ) امث ؛ امذ ؛ =کیچڑ.
۱. رک : **کیچ ، گیلی مٹی ، دلدل ، کل.**

دنیا کے یار سیتی لٹ کا اودام بہتر
کیچڑ میں بیٹھنے نے رہنا قیام بہتر

(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۳).

قید میں جو کوئی سو ہیں آزاد اور آزاد قید
قمریاں پرواز میں اور سرو کیچڑ میں گرے

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (سہی) ، ۳۰۳). کپڑے بدن سے اتارے اور اس نجس کیچڑ میں اترا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۸). ایک شخص کیچڑ میں بھرا ہوا مسجد میں چلا گیا . (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۴۷).

شکایت ہے گلیوں میں کیچڑ کی عام
ہیں پر صاف بستی کی سڑکیں تمام

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۹۹). وہ دھول ، مٹی اور کیچڑ کی پروا کیے بغیر کوّں کی کچی ، ناہموار اور بےآب و گیاہ پگڈنڈیوں اور ٹیڑھی میڑھی سڑکوں پر میلوں میل پیدل سفر کرتا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۶). ۲. **آنکھوں کا میل ، چیپڑ.** آنکھوں سے کیچڑ نکلتا ہے روشنی کی برداشت نہیں ہوتی. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۴۴۸). تیسرے درجہ کے علامات و نشانات یہ ہیں ، دانتوں کا ڈھیلا ہو جانا ... آنکھوں سے کیچڑ کا نکلنا. (۱۹۲۵ ، عجب العلاج ، ۳۹). ۳. **تلچھٹ ، گاد ، دُرد** (فرہنگ آصفیہ). [چیکڑ (رک) کا ایک املا].

---اُچھالنا محاورہ.
کسی کو عیب لگانا ، بدنام کرنا ، کسی پر تہمت لگانا. ہم عیں ... دلدل میں پھنسے ہوئے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۴۹). اس اختلاف کی سزا بھی انہیں ملی ، ان کے خلاف کیچڑ اچھالی گئی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۶۳).

---آلود (---و مع) صف.
کیچڑ میں لتھڑا ہوا ، غلاظت بھرا ، گندہ.

پیر گندے کیے کیچڑ آلود رستے نے میرے
مگر کچھ بھی ہو چلتے رہنا ہے مجھ کو

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۱۱۶). [کیچڑ + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا ، آلودہ ہونا].

---چپکنا محاورہ.
بدنامی ہونا ، رُسوائی ہونا. اس کار کی بڑے طنطنے اور دھوم دھام کے ساتھ لاٹری کرائی گئی ، تاکہ کچھ نہ کچھ کیچڑ مجھ پر چپک ہی جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۳).

---کی اینٹ امث.
گندی جگہ رہنے والا ، غلاظت میں پھنسا ہوا ؛ (کنایۃً) مجبور ، بےبس. یہاں کے لوگ کیچڑ کی اینٹ بنے بیٹھے ہیں. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۲ : ۱۶۰).

---کی کوڑی دانتوں سے اُٹھانا محاورہ.
کمال بخیل ہونا ، نہایت کنجوس ہونا.

کیچڑ میں کوڑی دیکھیں تو دانتوں سے لیں اُٹھا
ایسا زمانہ اے ہوا کنگال ہو گیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳).

---میں پھنسنا ف ل ؛ محاورہ.
دلدل میں دھنسنا ، کسی الجھن میں گرفتار ہونا ، کسی مصیبت میں گِھرنا ؛ کسی جھگڑے میں مبتلا ہونا.

یہ مجھ دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے
وہ کیچڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زندان میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۰). فیل مدہوش سیہ مستی سے بیہوش ہوا ... کیچک ایسے لگے کہ گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنسا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۳۰).

---میں گڑنا محاورہ.
رک : **کیچڑ میں پھنسنا.**

تم اوس سرو کے پاؤں پڑنے لگے
خیاباں کے کیچڑ میں گڑنے لگے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷).

---میں لوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
بھینس کا کیچڑ میں لیٹنا ؛ شراب کے نشے میں کیچڑ میں جا گرنا (جامع اللغات).

کینچڑی (ی مج ، فت چ) صف ؛ امث.
کیچڑ جیسی ، بہت گاڑھی (پھنگ) (ماخوذ : جامع اللغات).
[کیچڑ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کینچڑیلی (ی مج ، فت چ ، ی لین) صف مث.
رک : دلدلی. جنس ایو پوما میں بھی جو کینچڑیلی دریائی جنگلات میں پیدا ہوتا ہے بڑی بڑی جڑوں کا ہجوم نشو و نما پاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۳). [کیچڑ + یلی ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

کینچُل (ی مج ، ضم نیز کس چ) امث.
ایک قسم کا سفید جِنّی دار پوست جو سانپ کے بدن سے اُترتا ہے نیز کینچلی.

یہ تقرئی نہیں موباف جعد مشکیں میں
سیاہ سانپ کی گویا سفید کینچل ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۹۹).

وہ محفوظ سانپوں کی کینچل سے تھے
جو تھے گرد شاخوں کے لپٹے ہوئے
(۱۹۵۵ ، مندرا را کھشس ، ۲۳۶). [کینچلی (رک) کا مخفف].

---جھاڑنا محاورہ.
کینچلی بدلنا ، نئی کینچلی نکلنے پر سانپ کا اپنی پرانی کینچلی گرانا.

زلفِ پیچاں اوس کی بے موباف ہے
ناگنی نکلی ہے کینچل جھاڑ کے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۷).

---لیٹ (---ی مج) امث.
کپڑے کی ایک قسم جو باریک اور چکنا ہوتا ہے ، چکن. ایک سمت تن زیب ... کے تھانوں کی قطار... دوسری جانب چکن یا کینچل لیٹ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۶). [کینچل + انگ : Let].

کینچُلی (ی مج ، سک چ) امث ؛ ← کینچلی.
۱. رک : کینچل.

دل کو استغفار سے معمور کر
کینچلی عصیاں کی تن سے دور کر
(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۲۳).

کونسی کینچلی میں ہے ناگن کہ یارب
وہ لچکے کا موباف ڈالے ہوئے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۷). ۲. چکن ، ایک قسم کا کپڑا. کینچلی کا شلوکا پھنسا پھنسا ، سرخ گرنٹ کا پائجامہ. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۹). سہین آب رواں کا فالسائی دوپٹہ کندھوں سے ڈھلکا ہوا ، کینچلی کا شلوکا پھنسا پھنسا گلابی اطلس کا پاجامہ. (۱۹۲۳ ، دور فلکنہ ، ۱۸). [کینچلی (رک) کا غیر الفی املا].

---اُتارنا محاورہ.
سانپ کا اپنی کینچلی گرانا ، کینچلی اُتار پھینکنا (مہذب اللغات).

---بَدَلنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. سانپ کا پرانا پوست اُتار کر نیا پوست لانا. سانپ اپنی کینچلی بدل دیتا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۲۹). ۲. نیا روپ اختیار کرنا ، رنگ یا عادت و اطوار بدلنا. انٹیلیجنٹ آدمی وہ ہے جو کینچلی بدل سکے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۸). ۳. (مزاحاً) پوشاک بدلنا ، لباس بدلنا ، روپ نکالنا (مہذب اللغات).

---بَھرْنا محاورہ.
سانپ کے جسم پر سے کینچلی کے اُترنے کا زمانہ آنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---جھاڑْنا محاورہ.
رک : کینچلی اُتارنا. نتیجۂ ہلالی کھینچا یہ معلوم ہوا کہ کینچلی جھاڑ کر ناگن نکل آئی یا ابر سے بجلی چمکی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۱).

کُھل گیا موباف تو عاشق چلے دل وار کے
سانپ کی سی کینچلی جھاڑی ہے زلف یار نے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۳).

---چھوڑْنا محاورہ.
رک : کینچلی جھاڑنا.

جس طور چھوڑ جاتا ہے سانپ اپنی کینچلی
جامے سے اپنے یوں ترے عریاں نکل گئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۶).

یوں جلووں سے تیرے جگمگتی ہے زمیں
ناگن جس طرح کینچلی چھوڑتی ہے
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۵۲).

---ڈالْنا محاورہ.
کینچلی جھاڑنا ، نیا روپ اختیار کرنا ، نیا سوانگ بھرنا. پھر ایک بار ناگن کی طرح کینچلی ڈال کے نود سالہ بارہ برس کی ہوئی. (۱۸۳۶ ، قصہ اگر گل ، ۲۰).

خوش غلاف میں جدا میان سے یوں ہوتی ہے
کینچلی ڈال کے جیسے نکل آئے ناگن
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۷).

---سی اُتَر جانا محاورہ.
کسی پوشاک کا ڈھیلا ہونے کی وجہ سے آسانی سے اتر جانا (مہذب اللغات).

---سی ڈالْنا محاورہ.
رنگ بدلنا ، نئی صورت اختیار کرنا ، روپ نکالنا. فراغت اور خوش خوری کے سبب سے اس کا رنگ و روغن کچھ کا کچھ ہو گیا اور کینچلی سی ڈال دی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳).

---کا لَچکا امذ.
ایک قسم کا لچکا جب اسے کھینچتے ہیں تو سانپ کی کینچلی کی طرح لمبا ہو جاتا ہے (مہذب اللغات).

---کا مُوباف امذ.
کینچلی کی وضع کا بنا ہوا موباف.

چوٹی میں اوس صنم کی جم خم ہے ناگنی کا
ناگنی کی کینچلی ہے موباف کینچلی کا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵)۔

---کی طرح اُتر جانا محاورہ۔
کسی پوشاک کا ڈھیلا ہونے کی وجہ سے آسانی سے اُتر جانا۔
ڈھیلی ہوئی قبا جو میرے جسم زار پر
بے قصد کینچلی کی طرح سے اُتر گئی
(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات))۔

---میں آنا محاورہ۔
سانپ کا نئی کینچلی بدلنے کو ہونا (مہذب اللغات)۔

کینچوا محاورہ۔
۱. **ایک لمبا اور سرخ رنگ کا پتلا کیڑا جو عام طور پر برسات میں نم ناک زمین میں پیدا ہو جاتا ہے ، اس کے پیٹ کی مٹی رات میں چمکتی ہے (عام طور پر مچھلی پکڑنے کے چارہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)، شکند ، خراتین ، شحم الارض۔**
سلاطاں سب ہوی مچھلیاں یہ جالے
جکڑ میں کینچوے توڑے تھے کالے
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، سومن ، ۱۳۳)۔
گر جو میں کیچوا کہ کچھ بھڑکا اُٹھے تیوں بول اٹھوں
آگ اسپند تیوں چٹ کھا کر اچھلتا نیں پھوڑ
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۹)۔
سُن اس ماجرے کو سبھوں نے کہا
کہاں کینچوے یہ کہاں اژدھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۷)۔ حیوانات صورت اور قد دونوں میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں مثلاً ایک آدمی ، وھیل مچھلی مکھی ، ہاتھی ... مکڑی اور کیچوا۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲)۔ ہر قطعے کے وسط میں سیٹی (Satae) ہوتے ہیں جو کینچوے کو حرکت کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۱)۔ ۲. **ایک قسم کا پیٹ کا کیڑا جو معدے کی خرابی کے باعث پیدا ہو جاتا ہے اور جس کی شکل اور لمبائی مٹی میں پائے جانے والے کینچووں کی طرح ہوتی ہے ، کرم شکم ، حیۃ البطن** ، فالج ... بچوں میں کینچوے یا دانت نکلنے کے ہرج سے ہوتا ہے۔ (۱۸۶۱ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۳۳)۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے پیٹ میں کینچوے پڑ گئے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۸)۔ ۳. **(استعارۃ) کسی کمزور و لاغر شخص کو حقارت سے کہتے ہیں۔** ایے یہ کیچوا یہاں بھی پہنچ گیا ، کالی اچکن والے ایک نوجوان نے حیران ہو کر کہا ، یار بڑا ڈھیٹ ہے یہ۔ (۱۹۲۹ ، خاک و خون ، ۲۷۵)۔ [مقامی]۔

کینچہ (ی مج ، سکن چ) م ف (قدیم)
کے ہی۔
توں صاحب ہنر اور ہنرور پسند
ہنر کینچہ دھن سوں جتم تجھ انند
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۹)۔ [کے + چ / چھ ، لاحقۂ دکنی]۔

کیچی (ی مج) امذ۔
کیچ کا رہنے والا ؛ مراد : پنوں (سسّی کا محبوب)۔
پیار نہ جانے یار سکھی ری جہاں بھی الکچے جی
ورنہ کیچی کو کیا جانے دھوبی کی بیٹی
(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا (ترجمہ) ، ۸۰)۔ [کیچ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَیخُسْرو (ی لین ، ضم خ ، سکن س ، و مج) امذ۔
ملک فارس کا بادشاہ خسرو پرویز جو شیریں پر عاشق تھا، (ادبیات میں مستعمل)۔ کیخسرو نے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے افراسیاب سے مقابلے کی ٹھانی۔ (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۷۷)۔ [ر کے : کَے (شاہوں کا لقب) + خسرو (عَلَم)]۔

کَیخُسْرَوی (ی لین ، ضم خ ، سکن س ، فت ر) صف۔
کیخسرو (رک) سے منسوب ، کیخسرو کا ؛ (مجازاً) شاہی۔
ستوں گر اس لب شیریں سیں دلدہی کی صدا
ہزار نوبتہ کیخسروی بجاؤں گا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۸)۔ [کیخسرو + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کَید (ی لین) امذ۔
۱. **مکر ، فریب ، حیلہ ، دھوکا ، بداندیشی۔**
اس دنیا کے مکر کیو
کیسے کیسے شاہ نپید
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۱۹۵۷ء ، ۶ ، ۲ : ۵۰))۔ کیا جانے کوئی کس کے لکھن ، کید کلھنگ ، اولکھن ، بدنیت بُرے آدمی کوں کیتا کرتا جتن۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷)۔
زیادہ رگِ جاں سے نزدیک ہے
فقط کید ہے جن کو تشکیک ہے
(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۶)۔ ہاں داروغہ کی رائے اور قیروں اور کید کی باتوں کو البتہ مجذوبہ بھی مانتی تھی۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۲۲۲)۔
مجھ کو دنیا سے خوفِ کید نہیں
میں کہ پابند عمرو و زید نہیں
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۰۳)۔ یہ کید نفس ہے کہ لوگوں سے اپنی مدح کرا کے خوش ہونا چاہتا ہے جس کی سبیل یہ نکلی ہے کہ خود اپنی مذمت کرنے لگے۔ (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۸۷)۔ ۲. **داؤ ؛ خفیہ تدبیر۔** خدا کا کید (داؤ یا خفیہ تدبیر) اسی کو کہا ہے۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ۳۰۲)۔ ۳. **غداری ؛ کینہ ، عداوت ؛ جنگ** (پلیٹس)۔ [ع]۔

کیلہ (ی مج) امث۔
خوشی (قدیم اردو کی لغت)۔ [مقامی]۔

کیدار (ی مج) امذ۔
کھیت جس میں پانی بھرا ہو یا زیر کاشت ہو ؛ کیاری (کھیت یا باغ میں) ؛ چراگاہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : केदार]۔

کیدارا (ی مج) امذ.
(موسیقی) دیپک راگ کی ایک راگنی نیز کلیان ٹھاٹھ کا ایک راگ. ایک دفعہ بضرورت سادھو سیوا کے راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گروی کر دیا. (۱۸۵۵ء ، بھگت مال ، ۲۳۱). کیدارا تشاد کیہہ نی سا گا ما پا ، دھ ، وقت رات کو ... شجاعت پیدا کرتی ہے. (۱۹۱۳ء ، ہندوستانی موسیقی ، ۸۲). آپ صرف اسے اتنا بتا دیں کہ کیدارا گایا جا رہا ہے. (۱۹۸۴ء ، اوکھے لوگ ، ۲۸۵). [کیدار + ا ، لاحقۂ نسبت].

کیداری (ی مج) امث.
(موسیقی) رک : کداری ، دیپک راگ کی ایک راگنی. کیداری ، کُسُم ، ایپری ، اساوری ، کیہ ، سرو. (۱۹۳۹ء ، تحفۂ موسیقی (نقشہ نام راگ راگنیاں)). [کیدارا (رک) کی تصغیر].

کیدُو (ی مج ، و مع) امذ.
وارث شاہ کی مشہور لوک داستان ہیر رانجھا کا ایک بُرا کردار (بطور تلمیح مستعمل).

زندگی ہیر آدمی رانجھا
فکر کیدو ہے ، عقل سہتی ہے
(۱۹۸۰ء ، شہر سدا رنگ ، ۵۲). [عَلَم].

کَیدی (ی لین) صف.
مکّار ، حیلہ باز ، فریب کار.

دروے تے روتا بکستا ہوا
او نامرد کیدی شکستا ہوا
(۱۶۸۱ء ، جنگ نامۂ سیوک (سانگرو قلمی) ، ۱۰۳).

ہر چند کہ مرغ دل کفّار تھے کیدی
ہر جوہر شمشیر کے تھے دام میں صیدی
(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۵۲). بولا بانی ہانی اے شامیل خیرہ سربرگشتہ بخت گردن زدنی کیدی تو نے یہ جرأت کہاں سے پائی. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۴ : ۸). [کید + ی ، لاحقۂ صفت].

---گَری (---فت گ) امث.
مکّاری ، فریب کاری ، دغابازی.

خو تری عقربی و رُوباہی
طبع ، کیدی گری و قلّابی
(۱۹۶۲ء ، برگ خزاں ، ۹۳). [کیدی + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کیدَھر (ی مج ، فت دھ) م ف.
رک : کدھر.

جیہاں جاتا توں تیہاں جائے ہر
بتھاوے ترائیں تجاووں کیدھر
(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۲۹).

ملیا پوچھی اسکوں بات
کے اے موسی کیدھر جات
(۱۵۰۳ء ، مثنوی نوسرہار ، ۵).

درد کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے
(۱۷۸۵ء ، درد ، د ، ۸۶).

تو کہاں اس کی کمر کیدھر ، نہ کریو اضطراب
اے رگِ گُل دیکھیو کھانی ہے جو تو پیچ و تاب
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۹۹).

جاتا ہے دل مرا مجھے کیدھر لیے ہوئے
ایدھر لیے ہوئے کبھی اُودھر لیے ہوئے
(۱۹۳۷ء ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۰۹). [کدھر (رک) کا اشباعی املا].

کیدھی (ی مج) م ف.
رک : کیدھر.

خدا جانے کہ شب کیسی تھی کیدھی جانکہ نکلا تھا
کہ محفل میں برابر سب کے اوٹے میری عزّت کی
(۱۷۹۵ء ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۳). [کیدھر (رک) کا بگاڑ].

کیڈِت / کیڈِٹ (ی مج ، کس ڈ) امذ.
فوجی کالج (بحری ، ہوائی اور برّی) کا طالب علم. اگر ان سے کیڈت طلب کیا جائے تو وہ ایسا طالب العلم دیں کہ اس میں افسر ہونے کی قابلیت ہو. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۴۸). تین سال تک کیڈٹ کو تعلیم کے لگتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۲۰۹). [انگ : Cadet].

---کورز (---و مج ، سک ر) امذ.
زیرتربیت فوجی سپاہیوں کا گروہ یا دستہ ، فوجی اسکول کے زیرتعلیم نوجوانوں کا دستہ. شاہ انگلینڈ قیصر ہند کے حکم سے انہوں نے امپیریل کیڈٹ کورز قائم کیا جس میں راج کمار کالجوں کے طلبہ منتخب ہو کر داخل کیے جائیں گے. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۴۹). [انگ : Cadet Corps].

کَیڈَر (ی لین ، فت ڈ) امذ.
لائحہ عمل ، اسکیم ، متعین درجہ. کیڈر ماہوار کے اعتبار سے ملازمتوں یا عہدہ کے درجوں یا اسکیم کے معنی میں اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۸). [انگ : Cadre].

کَیڈِس مکّھی (ی لین ، کس ڈ ، فت م ، شد کھ) امث.
پروانے کی ہم شکل مکھی جس کا جسم ملائم ہوتا ہے ، ایک موسمی کیڑا. بعض حشرات ... مثلاً پتھر مکھی ، مئی مکھی اور کیڈس مکھی اپنے بچپن کا زمانہ آبی حشرات کی طرح بسر کرتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، محشر عابدی ، ۱۹). کیڈس مکھیاں پروانے کی ہم شکل ملائم جسم والے حشرے ہوتے ہیں ، ان کے دہن ٹکڑے کاٹنے چبانے والی بناوٹ رکھتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۱۰۱). [انگ : Caddis + مکھی (رک)].

کَیڈْمِیئَم (ی لین ، سک ڈ ، ی مع ، فت ء) امذ.
ٹن کی طرح سفید نیلگوں دھات. کاپر کو نکل مس اور چاندی یعنی

سلور کو کیڈمیم میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۳۵)۔ [انگ : **Cadmium**]۔

کَیر (ی لین) امذ۔
رک : کریر ، ایک خاردار پودا جس کے پتے نہیں ہوتے نیز اس کا پھل ؛ بانس کا شگوفہ (لاط : **Capparis Aphylla**)۔
مدبتہ اپنے اندر کی نجاست کو نکال دے گا جیسے کیر ... لوہے کے گوہ کو نکالتا ہے۔ (۱۸٦۰ء ، فیض الکریم ، ۵۹۵)۔ [کریر (رک) کا بگاڑ]۔

کیر (۱) (ی مع) امث (قدیم)۔
لکیر۔

کوئی بالوں درمیان یوں مانگ چیر
اسی جیوں کسوٹی میں سونے کی کیر

(۱۷۰۳ء ، ابراہیم نامہ ، ۳۵)۔ [لکیر (رک) کا بگاڑ]۔

کیر (۲) (ی مع) امذ۔
۱. ایک قسم کا چھوٹا طوطا جس کی دُم لمبی ہوتی ہے ، لم دما طوطا۔

جس دیکھنے کیر دل میں گڑ جائے
یا دھار کہنڈی کی سو ای مڑ جائے

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۰۹)۔ ۲. گوشت (جامع اللغات)۔ [س : **कैरो**]۔

کیر (ی مع نیز مج) امذ۔
ذکر ، قضیب ، آلۂ تناسل (مرد کا)۔

فایدہ کچھ نہے سے اور رنگین جامے سے اُسے
کیرو خایے کے سوا کچھ مرد کی زینت نہیں

(۱۸۰۱ء ، باغ اردو ، افسوس ، ۱۹۵)۔

دیکھے بغیر تو نے کیوں کیر کو جا ڈبو دیا
اپنا مزہ تو کھویا تھا اس کا بھی لطف کھو دیا

(۱۹۳۸ء ، کلیاتِ عُریاں ، ۱۰)۔ [ف]۔

---خَر / خَرا (---فت خ) امذ۔
وہ شخص جس کا عضو تناسل گدھے کی طرح بڑا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [کیر + خر / خرا (رک)]۔

---سے آنْلے نَہیں ہوتے فقرہ۔
بُری چیز عمدہ نہیں ہوتی اور کمینہ شریف نہیں ہو سکتا (جامع اللغات)۔

---سَگْس ، چِہ خُفْتَہ چِہ بیدار کہاوت
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **ہوا نہ ہوا برابر ہے ، کمزور کی چستی اور سستی یکساں ہے ، کمزور کا ہونا نہ ہونا برابر ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

کیر (۱) (ی مج) حرفِ ربط۔
کر ، کا (پلیٹس)۔ [پ : **कुल** ؛ س : **कीर**]۔

کیر (۲) (ی مج) امث۔
رک : کیڑ ، **ایک قسم کی مچھلی** (انگ : **Skates**)۔ شارک ، کیر اور پٹن ... کی روزمرہ استعمال میں کم اہمیت ہے۔ (۱۹۷۳ء ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۱)۔ [مقامی]۔

کَیرا (ی لین) صف ؛ امذ۔
۱. **بھینگا**۔ یہ قاعدہ مشہور ہے ، جیسے کے بال میرا کیرے کے بال کیرا (۱۹۰۱ء ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۳۷)۔ ۲. **کریر (رک) کے رنگ کا ، وہ جس کی آنکھ نیلی یا فاختہ کے رنگ کی ہو ، ہلکا نیلا ، خاکستری** (آنکھ وغیرہ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : **कद्देर** ؛ **केकर** ؛ **कविरार**]۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
بھینگا پن نیز نیلا ہونا۔ اگر اُسکی آنکھوں کا کیرا پن زردی مائل ہو ، وہ اعلیٰ درجہ کا بد اخلاق ہو گا۔ (۱۹۳۷ء ، جامع العلوم و حدائق انوار (ترجمہ) ، ۵٦۱)۔ [کیرا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

کیرا (ی مع) امذ۔
(کاشت کاری) **بوائی کا ایک طریقہ جس میں ایک آدمی آگے آگے کھیت میں ہل چلاتا ہے اور دوسرا اس کے پیچھے ہل سے بنائی گئی لکیر میں ہاتھ سے بیج گراتا جاتا ہے**۔ کھاد کو لائنوں کے ساتھ ساتھ کیرا کر سکتے ہیں۔ (۱۹۷۴ء ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۳۳)۔ [مقامی]۔

کیرا (۱) (ی مج) حرفِ ربط (قدیم)۔
کا۔

چھندر کیرا ہوت آکھور تات
اَت پدیا جانتا اوتھ تات

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۳۷)۔

ابھنگ راوت سا رنگ چڑ
بیری کیرا رُخ پکڑ

(۱۵۰۳ء ، مثنوی نوسرہار ، ۵۷)۔

بندا ہوں گنہگار خدا میرا گنہ بخش
تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش

(۱٦۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳)۔ [کیر (۱) کا محرف]۔

کیرا (۲) (ی مج) استفہامیہ۔
کون سا (جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۵۲)۔ [گجراتی]۔

کیراٹ (ی مج) امذ۔
رک قیراط ، سونے اور جواہرات تولنے کے لیے وزن۔ خالص سونا یا ملاوٹ کا سونا ۲۴ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ کا نام کیراٹ ہے۔ (۱۸۵۹ء ، علم حساب ، ۱۱۰)۔ [انگ : **Carat**]۔

کَیراٹک (ی لین ، فت ٹ) امذ۔
ایک قسم کا نباتاتی زہر ، زہر کی ایک مخصوص قسم (پلیٹس)۔ [س : **करैलक**]۔

کیرت (ی مع ، کس ر) امث۔
۱. **نیک ، حُسنِ خلق ، اخلاق خوبی**۔ جنگ میں سورما اور پرکاجی یعنی غیروں کا کام کرے اور جو کیرت کرے خلق میں بخوبی مشہور ہو۔ (۱۸۸۰ء ، کشاف النجوم ، ٦۷)۔ ۲. **ذکر خیر ، شہرت ، تعریف**۔ جو دان نہیں کرتے تنکی کیرت نہیں ہوتی۔ (۱۸۰۳ء ، بیتال پچیسی ، ۵)۔ [غالباً کیرتی (رک) کا مخفف]۔

کیرتَن (ی مع ، فت ت) امث.
۱. (ہنود) بھجن . گیت نیز سکھوں کی قوالی جس میں گرو گرنتھ کے اشلوک گائے جاتے ہیں.

شاید کوئی متی ہے
مصروف کیرتن میں

(۱۹۳۹ ، نغمۂ حرم ، ۱۰۱).

ایک ہی مذہب تھا ، بس انسانیت ، انسانیت
وعظ ، خطبہ ، کیرتن ، اشلوک ، آیت ہی نہ تھی

(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۱۸۶). **۲. تقریر ؛ بلند آواز سے گانا ؛ خوشی کے نعرے لگانے کا عمل نیز کہنا ، بتانا** (پلیٹس). [س : कीर्तन].

کیرَتی (ی مع ، سک ر) امث.
۱. کیرتن ، **بھجن**. جگمات جگ انوپ روپ دیکھ کر کیرتی گاویں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۵). **۲. ذکر ، شہرت ، ناموری ، تعریف.** اس برکار لڑائی سے منھ موڑنا آریوں کو نہیں سوہتا ، اس سے نہ سرگ ملتا ہے نہ کیرتی پھیلتی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۳). [س : कीर्ति یا : कीर्त].

کیرَٹ (ی مع ، فت ر) امذ.
رک : کیراٹ عام طور پر ہیرے کا وزن قیراط ، کیرٹ یا ماشوں میں معلوم کیا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، جولائی تا دسمبر ، ۲۳۵). [کیراٹ = قیراط ، کی تخفیف].

کیرِکٹَر (ی لین ، کس مع ر ، سک ک ، فت ٹ) امذ ؛ ج کیریکٹر.
۱. **کردار ، چال چلن ، سیرت ، سرشت.** ان علاج بمعالجوں کو ... مفصل بیان کرنے سے پہلے اس شخص کے کیریکٹر اور اخلاق پر کہ جس کے دماغ میں وہ پیدا ہوتے ہیں ... غور کرنا ضروری ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹). جس چیز نے ان کو اس مرتبہ و منصب پر پہنچایا وہ صرف ان کا کیرکٹر اور خالص مذہبی زندگی ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۸). پیدائش کے وقت بچہ کا کوئی کیرکٹر نہیں ہوتا. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۱۶). **۲. اداکار یا اداکار کا مجموعی کردار یعنی پارٹ ، سیرت ، کردار.** خواجہ صاحب نے آپ بیتی میں اپنے کیرکٹر کی ایک کمزوری یہ بیان کی ہے کہ وہ واقعات کی ظاہر شکل ... سے جلد متاثر و مرعوب ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۱۰). **۳. اداکار ، فرد تمثیل.** شیکسپیر کے جتنے کیرکٹر ہیں وہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں. (۱۹۰۳ ، اکسیر سخن (مقدمہ) ، پریم چند ، ۱۰۳). بعض کیرکٹروں کے ناموں میں بھی اختلاف ہے. (۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۹). [انگ : Character].

---نگاری (---کس ن) امث.
(ادب) **کردار نگاری.** فردوسی کی کیرکٹر نگاری کا عکس دکھایا جا چکا ہے اسی کے ساتھ ہومر کی کیرکٹر نگاری کی خوبیاں بھی ... حوالۂ قلم ہو چکی ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۳). [کیرکٹر + ف : نگار ، نگاشتن = نقش کرنا ، لکھنا ، تحریر کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کیرَل (ی لین ، فت ر) امذ.
خوشی کا گیت (خواہ انسان یا پرند کا) ، **بالخصوص عیسائیوں کے بڑے دن یا عید کا گیت.** کہیں دور رات کے سناٹے میں کیرل گانے والوں کی ٹولیوں نے اپنے نغمے شروع کر دیئے. (۱۹۷۴ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۳۱). [انگ : Carol].

کیرَم (ی لین ، فت ر) امذ.
ایک کھیل جو ایک چکنے چوکور تختے پر کھیلا جاتا ہے جس کی دیواریں کم و بیش دو انچ کے بقدر اٹھی ہوئی ہیں اور اس کے چاروں کونوں میں خانے ہوتے ہیں جن کے نیچے جالی دار تھیلیاں لگی ہوئی ہیں ، اس کھیل میں سفید و سیاہ رنگوں کی نو نو گوٹیں اور ایک سرخ گوٹ ہوتی ہے (جسے کوئن کہتے ہیں) اس کے علاوہ ایک بڑی گوٹ (اسٹرائیکر) ہوتی ہے جس کی ضرب سے اپنے رنگ کی گوٹوں کو سوراخ میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے ، یہ کھیل ایک وقت میں دو یا چار آدمی کھیلتے ہیں . جو ٹیم اپنی گوٹوں کو خانوں میں پہلے ڈال دے وہ ایک بورڈ جیت جاتی ہے اسی طرح جس ٹیم کے نمبر پہلے ۲۹ ہو جائیں وہ کھیل جیت جاتی ہے. یہ رات کو کیرم کے تختے کے پاس کیوں جا بیٹھا تھا. (۱۹۴۳ ، ضدی ، ۱۳۰). وہ انہیں بے طرح جھکتی ، وہ آئے تو بیٹھی بچوں کے ساتھ تاش یا کیرم کھیلا کرتی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۵۸). نہ وہ اب کرکٹ کا دھنی تھا اور نہ ہی کیرم پر گھنٹے صرف کرتا تھا. (۱۹۸۸ ، پھول پتھر ، ۹۹). [انگ : Carom].

---بورڈ (---و مع ، سک ر) امذ.
ایک تختہ جس پر قرص نما **گوٹوں** سے کھیلتے ہیں. ڈرائنگ روم جس میں ... سینٹر میں کیرم بورڈ سامنے کی دیوار پر ڈرافٹ بورڈ لگا ہوا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۱۲). [انگ : Carom Board].

کیرَن (ی مع ، فت ر) امث (قدیم).
رک : **کرن ، شعاع.**

جھلکت نکلیا تیں چاندا
آپس ہارڑی ہوئیا کیرن کا پھاندا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۵۷). [کرن (رک) کا اشباعی املا].

کیرُو (ی لین ، فت ر) امذ.
سفید کنول (لاط : Nymphaea Lotus) نیز جواری ، قمار باز ؛ دغا باز ، مکار ، دشمن (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कैरव].

کیرو آر (ی مع ، و مع) امذ.
(کشتی بانی) کشتی کھینے کا چپو (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۷۸).
[رک : کیرو + آر (رک)].

کیروٹین (ی مع ، و مع ، ی مع) امذ.
ایک سرخ یا نارنجی رنگ کا مرکب جو گاجر اور کئی دیگر سبزیوں میں پایا جاتا ہے اور جسم میں پہنچ کر حیاتین اے میں بدل جاتا ہے. حیاتین اے تمام گھریلو جانوروں کے تغذیے کے لیے اہم ہے ، یہ حیاتین نباتی انسانی خوردنی میں بطور پیش حیاتین

(Provitamin) کیروٹین کے پایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۲۱)۔ [انگ : Carotene]۔

کیروسین (ی مج ، و مج ، ی مع) امذ.
مٹی کا تیل ، گھاس لیٹ. پٹرول اور کیروسین کی تلاش جاری ہے۔ (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۳۷)۔ [انگ : Kerosene]۔

کیری (۱) (ی لین) امث.
۱. **چھوٹا کچا آم ، امبی ، امیا.**

ادرک منہ جب کھانڈ میلائے
کیری منہ جب سا کر بھائے

(۱۵۶۵ ، جواہراسرارالله ، ۲۸)۔ ایک آم کے درخت کے نیچے گئے اور اس کو کیریوں سے لدا ہوا دیکھ کر ڈھیلے مارنے لگے۔ (۱۸۲۳ ، حیدری (سید حیدر بخش) ، مختصر کہانیاں ، ۵۰)۔ بس اتنے میں ایک پیڑ سے شہار نے ایک چھوٹی‌سی کیری توڑلی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۰)۔

خام ہیں آم جس قدر ان میں
کیریاں ہیں یہ باغِ جنت کی

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۰۸)۔ شمی نے کیری کا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۵۵)۔ ۲. **ایک زیور جس میں عطر رکھ کر گلے میں لٹکاتے ہیں ، یہ کیری کے مشابہ ڈبیا کی وضع کا بنایا جاتا ہے.** چندن ہار ، کیری ، زنجیر ، جوشن .... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئی۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱)۔ ۳. **پھول جو کیری کی شکل کے بنائے جاتے ہیں.** حوشہ کے چاروں کونوں پر کیریاں اور پتیاں بنائی گئی ہیں۔ (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۰)۔ [س : करीर+इका]۔

ـــ پتوں کی آڑ میں کب تک چھپے گی کہاوت.
برائی چھپ نہیں سکتی ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے. اسٹاسب کسی نے بنائے اور ڈیڑھ سو دو سو برس سے بیچتے چلے آئے مگر اب بگڑے گئے ، کیری پتوں کی آڑ میں کب تک چھپے گی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۱)۔

کیری (۲) (ی لین) صف مث.
۱. **کرنجی ، نیلی یا خاکستری (عموماً آنکھ).** جس کی آنکھیں کیری ہوں وہ بے شرم اور عورت پرست ہوگا۔ (۱۷۹۳ ، جامع العلوم و حدایق الانوار (ترجمہ) ، ۱۵۶)۔ کیری ، دیکھو کرنجی آنکھ۔ (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۲ : ۵۹۹)۔ ۲. **(کنایۃً) بے‌شرم ، بے‌حیا ، بے‌غیرت.** خالہ صاحبہ! یہ مولانا تو بڑا کیری نکلا ، مجھے پہلے ہی شک تھا۔ (۱۹۵۷ ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۱۳۷)۔ [کیرا (رک) کی تانیث]۔

ـــ آنکھ / آنکھیں (ـــ غنہ) امث.
نیلی یا خاکستری آنکھ. دلیلی چشموں کی سمجھ کہ کیری آنکھیں سب سے بدتر ہیں۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷۵)۔ [کیری + آنکھ / آنکھیں (رک)]۔

کیری (ی مج) حرف ربط (قدیم).
رک : **کونسی**.

بازاں دبہ دبہ چلے چھڑ
کولے کیری باٹ بکڑ

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۳۱)۔

کس دل میں کچھ خوشی نئیں شہ کے فراق ستی
اس غم کیری اگن سوں سلطان حشم جلیا ہے

(۱۷۰۵ ، اعتقادی (بیاض مراقی ، ۱۰))۔ [رک : کیرا + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

کیرے (ی مج) حرف ربط (قدیم).
رک : **کونسے**.

ادک قرب کی بزم کامل تھی
سیادت کیرے باغ کا گل تھی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰)۔

کہا مجھ ہے نزدیک نامہ مہر
لیجاتا ہوں میں چین کیرے شہر

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۱۰)۔ [گجراتی]۔

کیریبو (ی مج ، ی مع ، و مع) امذ.
شمالی امریکا کے برفانی علاقے کا ہرن. سفید بھالو ، کیریبو ، لیمنگ اور برفانی الو ... خشکی پر ملتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۹۶)۔ [انگ : Caribou]۔

کیریر (۱) (ی مج ، کس ر ، فت ی) امذ.
۱. **معاش ، پیشہ ، روزگار ، ملازمت ، ترقی کرنے کا ذریعہ.** کوچۂ ماسکیاں کے سامنے ایک چھوٹی سی دوکان میں اپنے کیریئر کی ابتدا کرنے والا گمنام مجسمہ ساز آج بین‌الاقوامی شہرت یافتہ آرٹسٹ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۵)۔ ۲. **دور ، زمانہ ، ماضی یا حال کے کام کی رفتار.** ایک معمولی سی چال ، ایک کرتے اور پاجامے میں ان کا یونیورسٹی کیریئر بڑے آرام سے چل رہا تھا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۲)۔ ۳. **(برقیات) رفتار ، رو.** ۳۳۰۳ میگا ہرٹز کے کیریر کو موڈولیٹ کرتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۲۱)۔ [انگ : Career]۔

ـــ بنانا محاورہ.
(معاش یا فن میں) ترقی کرنا ، حالات سدھارنے کے لیے دوڑ دھوپ کرنا ، مستقبل سنوارنا. کیریر بنانے کے سلسلے میں اپنے تحقیقی مقالوں میں معمولی قسم کی تاریخی معلومات فراہم کر دیتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اعلیٰ تعلیم ، ۲۵)۔

کیریر (۲) (ی مج ، کس ر ، فت ی) امذ.
بائسیکل کا وہ حصہ جس پر اسباب یا سامان رکھ سکتے ہیں. موٹر ایکسیسریز میں مندرجہ ذیل چیزیں اور قابل بیان ہیں .... ونڈ اسکرین وائپر ، کیریر۔ (۱۹۳۳ ، آئینۂ موٹر ، ۲۰۳)۔ ان سائیکلوں کے پچھلے حصے جنھیں کیریر کہا جا سکتا ہے ان پر رسیوں کی مدد سے بڑی بڑی رسیاں کسی ہوئی تھیں۔ (۱۹۷۲ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۱۸ اکتوبر ، ۹)۔ [انگ : Carier]۔

کَیریکٹر (ی لین ، ی مج ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
۱. رک : کیرکٹر. ان علاج معالجوں کو ... مفصل بیان کرنے سے پہلے اس شخص کے کیریکٹر اور اخلاق پر کہ جس کے دماغ میں وہ پیدا ہوئے ہیں ... غور کرنا ضروری ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۶). محمود غزنوی کا کیریکٹر اور نیز ہندوؤں کا کیریکٹر جن جن لوگوں نے اس عہد کی تاریخیں زیادہ غور سے پڑھی ہیں وہ سمجھ جائیں گے کہ کتنا ہوا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۰). یہ الفاظ جو انہوں نے ڈپٹی صاحب کے بھائی سے کہے انکے کیریکٹر کی مکمل عکاسی کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۵۷). ۲. اداکار یا فرد تمثیل کا مجموعی ، کردار ، پارٹ. یہ کیریکٹر یورپ میں اسقدر مقبول ہوا کہ اب بواری ازم اس عادت کو کہتے ہیں کہ آدمی ... اپنے تخمینہ پر جما ہے. (۱۹۲۵ ، لقمان قاری ، ۲۳). مصنفوں نے اس نام کو ایک ایسا بامذاق اور عجیب و غریب کیریکٹر بنا دیا ہے کہ ممکن نہیں ... ہنسی نہ آ جائے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳:۳ ، ۱۲۵) [انگ : Character].

کَیریے کُمْہار (ی لین ، کس ر ، ضم ک ، سک م) امذ.
(کمہاری) صرف کھلونے بنانے والا کمہار (ا پ و ، ۳ : ۱۵). [کیریے (مقامی) + کمہار (رک)].

کَیری کَیچَر (ی لین ، ی مج ، فت چ) امذ.
کسی شخص یا کردار کی مضحکہ خیز تصویر جس میں اس کی خصوصیات نمایاں کرنے میں مبالغہ کیا گیا ہو ، تحریر یا تصویر کے ذریعے خاکہ اُڑانے کا عمل. آپ نے انگریزی اخباروں میں مشہور اور معروف چہروں کی بگڑی ہوئی مضحکہ خیز تصاویر دیکھی ہونگی، جنھیں کیری کیچر کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۲۱۶). اس افسانے میں انسانوں کے کیری کیچر بنانے کا عمل دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۰۶). [Caricature].

کَیریلین (ی مج ، ی مع) امذ.
ایک کرم کیڑا جو مصنوعی (قالین) ریشوں سے بنایا جاتا ہے. یہ لیجیے! بکرا اور یہ لیجیے پمپ سے ہوا اس میں خود بھر لیجیے کھال اس بکرے کی کیریلین کی ہے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۵۲). [غالباً ، انگ : (عَلَم) Caroline].

کیٹر (ی مع) امذ ؛ امث.
رک : کیڑا جو زیادہ مستعمل ہے.

دنیا کی نہ کس جھاڑ کوں کیڑ لا
نہ وسواس شیطاں کی پیڑ لا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۱) [س : कीट].

--- کھایا صف مذ.
کرم خوردہ ، چہرہ یا جسم جس پر چیچک کے داغ ہوں ، وہ جس میں کیڑے پڑ جائیں ، وہ جس کے جوئیں پڑ جائیں ؛ چیچک رو ؛ اجڈ ، گنوار (پلیٹس). [کیڑ + کھایا (کھانا (رک) سے ماضی بطور صفت)].

--- کھائی صف مث.
کیڑ کھایا (رک) کی تانیث (پلیٹس). [کیڑ + کھائی (کھایا (رک) کی تانیث)].

--- لگنا محاورہ (قدیم).
رک : کیڑا لگنا ، کیڑے کا کسی چیز کو خراب کر دینا یا کھا جانا.

لگی کیڑ کیوں اس ترے باغ کوں
قبولیا ہے یو لالہ کس داغ کوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۳).

کیڑ (ی مج) امث.
(ماہی گیری) چھوٹی ذات کی بےچھلکار سبزی مائل سفید رنگ مچھلی ، آدھ پاؤ تک وزنی ، اس کے پہلوؤں اور پشت پر پروں کے ساتھ کانٹا ہوتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۶۰). [رک : کیڑ بمعنی کیڑا].

کَیڑا (ی لین) صف.
سخت ، درشت ؛ تند مزاج ؛ سخت گیر ، مستحکم ، مضبوط (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

کیڑا (ی مع) امذ.
۱. رینگنے والا جانور ، حشرہ ، کرم ، گھن ، سنڈی وغیرہ. مکوئی اس تھار محنت کا بیج ہوتا ہے ، رتنے بتنے بھنگے پھر اس کیڑے کا قصا ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۷).

غذا جب کرے گا دعایاں قبول
ہووئیں اون کی گردن میں کیڑے نزول

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۵۳).

پتھر کے کیڑے کو بھی دیتا ہے رزق رازق
ہوتا ہے سبز پتا ایک اوس کے بھی دہن میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۷۰). معلوم ہوا کہ اس عہد نامہ کو جو کعبہ میں لٹکا ہے کیڑے نے کھا لیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۲). پھول کو کھا جانے والے کیڑے ، تُو نے اس کی جان کو اپنی جان کیا تھا. (۱۹۲۲ ، آثار کلی ، ۱۸۳). دل کا قلمی دیوان بھی ہجرت کر کے پاکستان آ گیا اور برسوں یونہی پڑا کیڑوں کو غذا پہنچاتا رہا. (۱۹۷۳ ، مقدمہ دیوان دل ، ۹۳). ۲. سانپ ، ناگ نیز بچھو ، کثردم وغیرہ ، کوئی زہریلا جانور.

بچھو کسی کو کاٹے کیڑا کسی کو کھوبے
آنکھ میں کسلائی کوئوں میں کھنکھجورے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۳۸). ۳. جوں ، کھٹمل (اس معنی میں جمع کے ساتھ مستعمل (نوراللغات). ۴. بہت چھوٹا ، ننھا بچہ ، نوزائیدہ بچہ. اے ہے منجھلی بیگم وہ تو ابھی کیڑا ہی ہے ، چیلیں نامرادیں تو بڑے بڑے مردوں کے ہاتھوں سے چیزیں لے جاتی ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۲). ۵. (کنایۃً) خبط ، تمنا ، شوق. اس کے دماغ میں دو کیڑے تھے ، ایک ڈرائیونگ کا کیڑہ دوسرا ڈریسنگ کا کیڑہ. (۱۹۷۰ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۵). ۶. جرثومہ. ایک گولی ... دانت کے کیڑوں کو فنا کرنے کے لیے نہایت مجرب و مفید ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۸). ۷. وہ کیڑا جس کی وجہ سے علت ابنہ ہو جائے (ماخوذ : جامع اللغات).

۸. (کنایۃً) کسی ایک ہی کام میں مشغول یا کسی ایک ہی مقام یا ماحول میں رہنے والے کے لیے مستعمل، کسی چیز میں کیڑے کی طرح لگے رہنا. ملک کے لوگ اسی برف کے کیڑے ہیں انہیں یہ سردی کچھ بہت دکھ نہیں دیتی. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۰). خاکسار دفتر میں دماغ کو چرخہ بنانے کے بعد اپنے فرصت کے اوقات میں بھی کتاب کا کیڑا بنا رہے یا لکھتا ہے. (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۸۹). [س : कीट].

---اُچھلنا محاورہ.
علتِ اُبنہ کا زور کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دبانا محاورہ.
جو علتِ اُبنہ میں مبتلا ہو اس کی خواہش مٹانا ، چُل مٹانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---رینگنا محاورہ.
دورہ پڑنا ، مالیخولیا ہونا ، بےچینی ہونا. آپ ہی آپ نہ جانے کیا دماغ میں کیڑا رینگا کہ الٹی سیدھی بالکنے لگا. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۱۶۶).

---سا صف مذ.
کیڑے کی طرح کا ، چھوٹا سا ، دُبلا پتلا ، ننھا منا. کیڑا سا چھوڑ کر ماں مری ... آپ دکھ اٹھا کر تمہیں سکھ دیا. (۱۹۱۷ء ، طوفان حیات ، ۳۸). [کیڑا + سا ، حرف تشبیہ].

---سی صف مث.
دُبلی پتلی ، چھوٹی سی ، ننھی سی. کوئی خون تو ملا ہوا نہیں ہے جو دودھ کی للک اور جوش رو کے تھامے کیڑا سی جان لے کے پالی اور وہ بھی پھٹک کے الگ ہو گئی. (۱۹۲۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۸ : ۱۰). [کیڑا + سی / سا (رک) کی تانیث].

---کُلبلانا محاورہ.
۱. علتِ اُبنہ کا زور ہونا ، خواہش نفسانی کی شدت ہونا ، چُل مٹوانے کو جی چاہنا ، ہوس ہونا (فرہنگ آصفیہ). ۲. دورہ پڑنا ، بےچینی ہونا ، پریشان ہونا ، تکلیف ہونا. ہمیں کیا پتہ تھا کہ شہر آ کر اس کے دماغ میں پھر کیڑا کلبلانے گا اور وہ اس لڑکی کے جال میں پھنس جائے گا. (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۳۸).

---کھایا صف مذ.
رک : کیڑ کھایا ، وہ جسے کیڑے کھا جائیں ، وہ جس کے جونس پڑ جائیں ، اُجڈ ، گنوار (علمی اردو لغت). [کیڑا + کھایا (کھانا (رک) سے ماضی بطور صفت)].

---لگنا محاورہ.
۱. دیمک یا گھن لگنا ، کیڑے کا کسی چیز کو خراب کر دینا.

جب لشکر کرماں کی چڑھائی ہو شب و روز
دہلی کے لگے کیوں نہ بھرا ورنگ میں کیڑا

(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۱ : ۹۰). ۲. کتاب ، ریشمی یا اونی کپڑے یا دانت وغیرہ کو کیڑے کا کھا جانا.

خط نکل آیا ترے چہرے پر افسوس ہوا
کیڑا لگنے لگا اے دوستو پشمینہ میں

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۵۶۷).

---مار صف مذ مث.
۱. کیڑے مارنے والا ، جراثیم کُش (عموماً دوا کے ساتھ مستعمل). بنزین ہیکسا کلورائڈ ... ایک بہت ہی مؤثر کیڑا مار دوا ہے. (۱۹۸۰ء ، نامیاتی کیمیا ، ۸۲۵). ۲. ایک بوٹی ہے کہ سیاہ مٹی میں اُگتی ہے اور ایک بالشت سے دو بالشت تک اونچی بڑھتی ہے پتے اروی کے پتوں کی طرح مگر چھوٹے ہوتے ہیں اور پھول زردی مائل بہ درازی اور قاش دار ہوتا ہے ، گندھانی. (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۳). [کیڑا + مار (مارنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---مارگندن (---سک ر ، فت گ ، سک ن ، فت د) امذ.
رک : کیڑا مار معنی نمبر ۲ ، ایک پودے کا نام. نشاستہ کے دانوں کا امتحان کرو جو (کنیر) یا (کیڑا مار گندن) یا کسی اور پودے کے تنے کی عرضی تراش کے خلیوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، عملی نباتیات ، ۲۵). [کیڑا مار + گندن (گندنا (رک) کا مخفف)].

---ماری امث.
رک : کیڑا مار معنی نمبر ۲ ، ایک بوٹی ، ایک پودا. کیڑا ماری ... ہندی اور گجراتی کا بھی محاورہ ہے ، مرہٹی میں گندھانی کہتے ہیں (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۳). [کیڑا مار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کیڑُو (ی مج ، و مع) امذ.
ایک قسم کا سانپ جو آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک کا لمبا ہوتا ہے ، سر کا رنگ سبز سرخی مائل اور بدن پر گردن سے دم تک سفید و سیاہ اور سرخ اور طلائی متوازی دھاریاں ہوتی ہیں. کیڑو دو قسم کا ہوتا ہے. (۱۸۷۳ء ، تریاق مسموم ، ۳۹). [مقامی].

کیڑُو کیڑُو (ی مج ، و مع) امث.
تیتر کی آواز.

کیڑو کیڑو ، کلپ کرے
کسے پکارے کارا

(۱۹۷۹ء ، حلقہ میری زنجیر کا (ترجمہ) ، ۵۸). [حکایت الصوت].

کیڑوں (ی مج ، و مع) امذ ؛ ج.
کیڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. رطوبات لزج کو مقاصل سے نکالتی ہے ، پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۵).

---بھرا کباب امذ.
رک : چیونٹیوں بھرا کباب ، وہ کباب جس میں کیڑے پڑ گئے ہوں ؛ مراد : بدشکل. صورت تو دیکھو چھڑوس کی ، میری ناک بھی کو ہیں یہ کیڑوں بھرا کباب ہی رہ گیا ہے. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۲۰).

---کی گھریا اث.

رک : **کیڑوں کا گھر ، مکھی یا بھڑ کا چھتہ ، چھتہ**. پھر ایک شدید جھپٹا مارا ، پر رونگٹے کی جڑ میں کیڑوں کی گھریا بج بجا پڑی. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ١٤).

کیڑی (ی مج) اث.

١. **جونک کی طرح کا ایک کیڑا**. یہ رُت برسات کیا آئی ، مینڈکوں نے جال کھائی ، کیڑیاں لپٹنے لگیں ، چوڑیاں چھٹنے لگیں. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ١٤). سوڈان گھاس کی ... فصل کو سب سے زیادہ نقصان کیڑی یا گڑوواں (Stemborer) سے پہنچتا ہے. (١٩٦٦ ، چارے ، ١٥٨). ٢. **چونٹی**.

لباس گل ماتی ہونے تھے اس کے ہاڑ
کیڑیاں اس میں بھری تھیں بے شمار

(١٨٩٦ ، قصۂ جنجمۂ بادشاہ (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ٣٣٣)). کیڑی اگر ہاتھی کے منہ آئے گی تو کونسا پہاڑ ڈھائے گی. (١٩٨٠ ، وارث ، ٣٠٤). [کیڑا (رک) کی تصغیر و تانیث].

---کی چال بڑھنا محاورہ.

چونٹی کی چال چلنا، نہایت آہستگی یا خاموشی کے ساتھ چلنا. غرض اسلام باوجود سخت سے سخت مزاحمتوں کے صرف اپنی سچائی کے بل بوتے پر کیڑی کی چال آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا. (١٩٠٧ ، امہات الامہ ، ٨٥).

---والی اث.

وہ عورت جس کا پیشہ جونکیں لگانا ہوتا ہے ، جونک والی ، کلرن (فرہنگ آصفیہ). [کیڑی + والی (والا ، لاحقۂ فاعلی کی تانیث)].

کیڑے (ی مج) امذ ، ج.

١. **کیڑا (رک) کی جمع اور اس کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل**. نباتات جب ترقی کر کے حیوان کے درجہ پر پہونچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں. (١٩٠٢ ، علم الکلام ، ١ : ١٣٢). ٢. **عیوب ، نقص ، خرابیاں**. مرنے والا ہمیں صرف خوبیوں ہی کا مجموعہ نظر آتا ہے لیکن وہی جب زندہ ہوتا ہے تو ہمیں اس میں کیڑے ہی کیڑے نظر آتے ہیں. (١٩٨٩ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ١٨٠).

---بہنا محاورہ.

سر میں کثرت سے جوئیں پڑنا (نوراللغات).

---پڑنا محاورہ.

١. **کسی چیز میں سڑ جانے کے سبب کرم پیدا ہو جانا**.

پڑے کیڑے بدن میں سیر کر تو
غذائے داغ ہے مرغوبِ ایوب

(١٨٩١ ، کلیاتِ اختر ، ٨٥). ذرا سی بے احتیاطی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ١٢٣). پیٹ کی بیماریاں جیسے کیڑے پڑ جانا ، پیچش ہو جانا ، بدہضمی ہو جانا یا نزلہ خرخری وغیرہ. (١٩٥٦ ، مرغی خانہ ، ١٣). ٢. **نقص پیدا ہونا ، عیب ہونا ، خرابی واقع ہونا**. حسن آرا ... آخر منہ کوئی نہ کوئی گوندھے گی ہی میرا ہاتھ لگ جائے گا تو کیا کیڑے پڑ جائیں گے. (١٩٢٩ ، بنات النعش ، ٨٢). وہی جلال آباد کے سید جن میں اس وقت ہزاروں کیڑے پڑ رہے تھے آج لالوں کے لال ہوگئے. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ٦٣). ... اماں سامنے ہی بیٹھی کہن لگیں آنے کو ... صاف کر رہی تھی (ماں)! تیری بیٹی کے جسم میں بھی کیڑے پڑ گئے ہیں. (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ٦٥).

---پڑی (---فت پ) صف مث.

(حقارت سے) **خراب ، گندی ، بے ہودہ (عورت)**. تم سر کیوں پھراؤ ، کتیا کو کیوں بھونکاؤ ، جھگڑا بکھیڑا رہنے دو ، کیڑے پڑی کو کہنے دو. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ١٠٥). [کیڑے + پڑی ، صیغۂ ماضی یا حالیہ تمام مؤنث].

---پڑ جائیں / پڑیں فقرہ.

(بددعا) **گلے ، سڑے ، برباد ہو ، ناکارہ ہو جائے**.

کیڑے پڑیں اس کوہ کنی میں تری فرہاد
شیریں نے کہا اس لیے ہے سنگ میں کیڑا

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١ : ٤٦). الٰہی جس زبان سے کہا تھا اس میں کیڑے ہی پڑیں. (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٤٠).

نہ دل سے ہم کوستے ہیں مگر
کہ اگلی کی توپوں میں کیڑے پڑیں

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ٨٩).

---پیدا کرنا محاورہ.

عیب ڈھونڈ لینا ، خرابی نکالنا. کوئی بھی عورت خواہ مخواہ اچھی بھلی ساس میں بھی سوچ سوچ کر چند کیڑے پیدا کر ہی لیتی ہے. (١٩٨٧ ، ساتواں پھیرا ، ٢٤).

---جھڑنا محاورہ.

درست ہونا ، سیدھا ہونا (عموماً دماغ).

بھتی ہے آپ پر بُز اخفش کی واعظو
کیڑے تمام مغز خلائق کے جھڑ گئے

(١٨٦٦ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ٣٨٣).

---ڈالنا محاورہ.

عیب یا نقص نکالنا (کسی چیز میں).

لاکھ تم کیڑے ڈالو کیا ہوگا
چاند پر خاک ڈالو چھپتا نہیں

(١٨٤١ ، عنبر ہندی ، ٢٠١). سید صادق نے تاویل میں تو بہتیرے کیڑے ڈالے ، لیکن انھوں نے ان قباحتوں پر بھی نظر کی جو تجرد کو لازم ہیں. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٢٨). خدا محفوظ رکھے دہلی والوں سے جو باہر سے آیا اس کے حسب و نسب میں انھوں نے کیڑے ڈالے. (١٩٢٨ ، مضامین فرحت ، ١ : ١٣٨). اپنے ماں باپ کی تربیت میں کیڑے ڈالتی جو اسے ایسے گھر میں جھونک گئے تھے. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٣٩).

---کلبلانا محاورہ.

کیڑا کلبلانا ، خواہش پیدا ہونا ، شوق پیدا ہونا. اس کے ذہن میں ہندسوں کے کیڑے کلبلا رہے تھے. (١٩٨٧ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ٦٢).

---مار صف مث.
کرم کش، کیڑے مارنے والی (دوا)۔ مناسب زمین ، بیج ، آبپاشی اور کھادوں اور کیڑے مار دواؤں کے استعمال سے فی ایکڑ پیداوار میں خاطرخواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم اگست ، ۸)۔ [کیڑے + مار (مارنا (رک) کا امر بطور لاحقۂ فاعلی)]۔

---مغز کے اُڑنا محاورہ.
دماغ کا پریشان اور پراگندہ ہونا ، سر میں درد ہونے لگنا.

اڑ گئے مغز کے کیڑے تو ادھر کیوں ہے کھڑی
میری چندیا یہ کھڑی ہو کے ادھر آری چیخ

(۱۸۳۵ ، رنگین ، (دیوانِ رنگین و انشاء ، ۳۰)).

---مکوڑے (---فت م ، و لین) امذ ، ج.
۱. چھوٹے چھوٹے کیڑے ، حشرات الارض.

بیزار اجگر اندوہ سے جانئے لٹ
ولے ایسے کیڑے مکوڑے ہیں جٹ

(۱۶۱۱ ، میر ، کہ ، ۱۰۳۷). بلی ... نجس نہیں ... باوجودیکہ وہ چوہے اور کیڑے مکوڑے کھاتی ہے . (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۸۱). کیڑے مکوڑے (Insects) کیڑے مکوڑوں کی تعداد آرتھروپوڈا فائیلم کی تمام جماعتوں کے جانوروں سے زیادہ ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۳)۔ ۲. باریک باریک ، اُلٹے سیدھے الفاظ یا تحریر جو پڑھے نہ جا سکیں . بچوں نے کوئلہ سے دیواروں پر لکیریں کھینچیں ، دروازوں پر پینسل سے کیڑے مکوڑے بنائے. (۱۹۷۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۶)۔ [کیڑے + مکوڑے (تابع)]۔

---مکوڑے خور (---فت م ، و لین) صف ، امذ.
کیڑے مکوڑے کھانے والا ، وہ حیوان جس کی غذا کیڑے مکوڑے ہوں (انگ : Insectivore) پیرامی لی ڈی (Peramilidae) خاندان کے تھیلی دار بینڈی کوٹ بھی خرگوش اور کیڑے مکوڑے خور حیوانات کی طرح عادات و اطوار اور بود و باش رکھتے ہیں . (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۵۷). [کیڑے مکوڑے + ف : خور ، خوردن - کھانا سے امر بطور لاحقۂ فاعلی]۔

---مکوڑے کاڑھنا محاورہ.
باریک باریک آڑا ترچھا لکھنا. احمد ... ایک لمبا سا کاغذ لیے قلم سے کیڑے مکوڑے کاڑھ رہا ہے. (۱۹۷۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۰)۔

---مکوڑے گھسیٹ لینا محاورہ.
تھوڑا بہت لکھ لینا ، اُلٹا سیدھا لکھ لینا. میاں نے بیوی کو چند ہی روز میں پڑھا لکھا کر ایسا کر دیا کہ چھوٹی موٹی اردو کتابیں پڑھنے لگیں اور کچھ کیڑے مکوڑے بھی گھسیٹ لیتی تھیں. (۱۹۲۰ ، فغانِ اشرف ، ۱۰۲)۔

---نزُول ہونا محاورہ (قدیم).
رک : کیڑے پڑنا.

خدا جب کرے گا دعایاں قبول
ہووین اون کی گردن میں کیڑے نزول

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۵۳).

---نکالنا محاورہ.
نقص نکالنا ، عیب نکالنا. امپائرز ... پاکستانی کھلاڑیوں کی ہر بات پر کیڑے نکالتا رہا . (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۷ ، اگست ، ۵).

کیڑیاں (ی مع ، کسر ڑ) امث ، ج.
کیڑی (رک) کی جمع ، جونکیں.

کیا غضب ہے جس کھڑی اُس کو بلانا گھر کے بیچ
طشتری میں پہلے پانی سے دھلائیں کیڑیاں

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۳۳)). [کیڑی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

---لگانا ف م ، محاورہ.
جونکیں لگانا

بتلی پتلی جن کے پھر ہاتھوں سے اپنے بےدھڑک
ساری گدی میں مری پھر کر لگائیں کیڑیاں

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشاء ، ۳۳)).

کیڑی کاڑا (ی مع) امذ.
دیہاتوں میں مقبول ایک کھیل ، اسے کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ آٹھ کھلاڑی کھیل سکتے ہیں . میدان یا صحن وغیرہ میں چاک یا کوئلے کی مدد سے زمین پر خانے بنا لیے جاتے ہیں اور صرف ایک ٹھیکری سے کھیلا جاتا ہے . کھلاڑی نمبر ۱ خانے سے شروع کر کے ٹھیکری ہر خانے میں پھینکتا ہے اور پھر ایک پاؤں اٹھا کر ہر خانے کو پھلانگتا ہوا اسی حالت میں ٹھیکری کو صرف ایک ٹھوکر میں باہر نکالتا ہے اس دوران نہ تو اس کا پاؤں کسی لائن پر آنا چاہیے اور نہ ہی ٹھیکری پر ، اگر کوئی کھلاڑی بغیر کسی غلطی کے کھیلتا جائے تو سب خانوں سے ٹھیکری گزارنے کے بعد وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور ناکام کھلاڑیوں کو باری باری اپنی سواری بنا کر خانوں کا ایک چکر لگاتا ہے ، اسے شاہ تاپو بھی کہتے ہیں (گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۲۰۸). [مقامی]۔

کیژُوئل (ی لین ، و مع ، فت ء) صف.
عارضی ، اتفاق ، حادثاتی. رانی ایک کیژوئل آرٹسٹ تھی اس کا ذکر ہورہا ہے. (۱۹۸۷ ، سفردرسفر ، ۲۰). [انگ : Casual]۔

کیس (ی مع) امذ.
۱. تھیلی ، تھیلا ، بٹوا ؛ جھلی جو جنین کو رحم کے اندر ڈھانکے رہتی ہے ؛ عضیہ دار تیز تہ ؛ شکن ، جھری (ماخوذ : پلیٹس). ۲. (طب) جسم کی کوئی طبعی یا غیرطبعی تھیلی نیز بدن دھونے یا ملنے کا دستانہ (مخزن الجواہر ، ۱۹۰۹). [ع]۔

---الدمع (---ضم س ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک م) امذ.
(لفظا) آنسوؤں کی تھیلی ؛ (طب) مجری انف کا بالائی حصہ جو تھیلی کی مانند ہوتا ہے اور آنکھ کے کونے اور ناک کے درمیان

حفرۂ دمعیہ کے اندر واقع ہے (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۲۰۹)۔ [کیس + رک : ال (۱) + دمع (رک)]۔

ـــ دَمْعی کس صف (ـــ فت د ، سک م) امذ.
(طب) رک : کیس الدمع. کیس دمعی ، آنکھ کے کونے اور ناک کے درمیان حفرۂ دمعیہ کے اندر واقع ہے (؟ ، کتاب العین ، ۱۲۸)۔ [کیس + دمع (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

کیس (۱) (ی مج) امذ.
۱. **معاملہ ، وقوعہ ، قضیہ**. الغرض ہمارا کیس ایک اسپشل کیس ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۵)۔ آپ کا کیس ہم نے ویلفیئر صاحب کے پاس پُٹ اپ کر دیا ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۷)۔ ۲. **حال ، صورت ، حقیقت ، نظیر ، حوالہ** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳.(أ) (طب) کسی بیمار کی حالتِ مرض ، **واقعہ یا حادثۂ مرض ، بیماری کی نوعیت کا کوئی حادثہ**. اسے معمولی بخار تھا ... آپ کے محکمے نے اسے پلیگ کا کیس قرار دے دیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۵۰)۔ سائیکوسس کے اکثر کیسوں میں نفسیاتی اور جسمانی دونوں عوارض کارفرما دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۰۳)۔ **(ii)** (طب) **مریض ، روگی؛** (عموماً) **نفسیاتی مریض ، ذہنی مریض**. جب کوئی مریض ہاسپٹل آتا ہے تو بطور مذاق کے کہتے ہیں کہ کیس آیا ، کیس آیا. (۱۸۸۴ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۳)۔ ایک لفظ کیس ہے جب کہ اس کا مفہوم عدالتی ہو تو اس کا ترجمہ مقدمہ ہو گا ، طب میں مریض. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۹۶)۔ ۴. **مقدمہ ، دعویٰ ، مقدمۂ زیرِ عدالت میں بیان واقعہ جو عدالت بالا کے لیے تیار کیا گیا ہو ، نالش**، رضیہ ، تو بیرسٹر صاحب میں بحیثیت ایک جج آپ کے کیس کو ڈسمس کرتی ہوں. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۱۰۲)۔ تم نے اس کیس میں خوب سراغ رسانی کی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۹)۔ ۵. **معاملہ ، مسئلہ نیز الجھن ، گتھی وغیرہ**. بورڈ کے روبرو پیش کی جانے والی فائل یا کیس کے متعلق درج ذیل ہدایات کا خیال رکھا جائے. (۱۹۸۳ ، دفتری طریقۂ کار ، ۹۱)۔ ۶. مراد : **زچگی یا زچگی کا معاملہ**. بہت سی عورتیں ... گھر پر کیس کروانا زیادہ بہتر سمجھتی ہیں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۶۱)۔ ۷. (قواعد) **حالت ، تعلق ، نسبت ، رشتہ** (فرہنگ آصفیہ)۔ [انگ : Case]۔

ـــ اِسْٹَڈی (ـــ کس ا ، سک س ، فت ٹ) امث.
فراہم شدہ معلومات کی بنیاد پر کسی شخص وغیرہ کو سمجھنے کی کوشش ، علاج کے لیے مریض کی کیفیات کا مطالعہ. کلینکی تحقیق ... اس میں کیس اسٹڈی پیش نظر ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۲)۔ [انگ : Case Study]۔

ـــ بَنْنا محاورہ.
مقدمہ قائم ہونا. اب تک جہازوں میں پٹرول کے غلط استعمال کا کوئی کیس نہیں بنا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جنوری ، ۸)۔

ـــ تارِیخ (ـــ ی مع) امث.
رک : **کیس ہسٹری جو زیادہ مستعمل اور صحیح ہے**. جوابات کی روشنی میں اور دوسری کیس تاریخوں کو ساتھ ملا کر نفسیات کے بہت سے حقائق کی پردہ کشائی کی جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۶۰)۔ [کیس + تاریخ (رک)]۔

ـــ ہِسْٹَری (ـــ کس ہ ، سک س ، فت مج ٹ) امث.
زیرِ علاج مریض کے متعلق معلومات جو ضروری علاج معالجے کے تعین میں مددگار ہوں نیز کسی فرد کے شجرۂ نسب ، ذاتی تاریخ یا کوائف کی دستاویز. میر نے ... جزئیات نگاری کا جو انداز روا رکھا اس کی بنا پر یہ اچھی خاصی «کیس ہسٹری» بن جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰)۔ [انگ Case History]۔

کیس (۲) (ی مج) امذ.
۱. **خانہ ، پیٹی ، بکس ، ڈبیا ، ڈھکنا ، تھیلی ، دان**. اگرچہ شیشے کے کیس جن کے ڈھکن سوراخ دار جست کے ہوتے ہیں اور فرن کیس ان جانوروں کے لیے بہت دلکش کیس ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۸۱)۔ اس نے سگریٹ کیس نکال کر ایک سگریٹ مجھے پیش کیا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۵)۔ ۲. **چھاپے کے حروف جمانے کا خانہ دار بکس ، ٹائپ جمانے کا فریم ، سانچا ، حروف دان**. چھاپہ خانہ جاری ہو گیا ہے ، مگر کیس نہیں ہیں اس سبب سے بڑا ہرج ہوتا ہے. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۵)۔ کیس کے حرفوں کی تعداد (مع ہندسوں کے) ایک سو بارہ ہو گئی ہے. (۱۹۳۷ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۰۳)۔ اردو ٹائپ کے اوپر نیچے دو کیس ہوتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ، جنوری تا مارچ ، ۱۰۷)۔ [انگ : Case]۔

ـــ دینا ف م ، محاورہ.
(آہن گری) **قلیل کاربن اسٹیل کو کاربن کے ماحول میں چند گھنٹے ہوا کی غیر موجودگی میں گرم کرنے سے اسٹیل کی بیرونی سطح پر کاربن جذب ہو جاتی ہے اور باقی اسٹیل کی بہ نسبت بیرونی سطح پر کاربن کی فی صد مقدار بہت بڑھ جاتی ہے ، اس کو کیس دینا کہتے ہیں** (انگ : Carburizing) (فن آہن گری ، ۱۰۳)۔

کیس (۳) (ی مج) امذ.
۱.(أ) **سر کے بال**.

> سور سحر سر کے کور تھے ظاہر ہوا
> کیس لکاریں کے دیس جلایا اگن
>
> (۱۵۰۸ ، لطفی (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۳))۔
>
> شعر بود موئے بداں کیس بال
> بیخ جڑ و میوہ پھل و شاخ ڈال
>
> (۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۸۵)۔
>
> نا کیس ، کنگی ، ندی نہ تڑوا
> نا دودھ ، دہی ، کھیرا نہ کڑوا
>
> (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲)۔
>
> کیس اس رنگ ہوتے ہیں محسوس
> جوں گلستاں میں ہووے تاجِ خروس
>
> (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۰)۔
>
> اونھیں جب نہا کر تو اوڑھیں وہ کھیس
> پہن کر لباس اپنے سکھلائیں کیس

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۵)۔ سر پر لاتے کیس رکھو یا نہ رکھو

قربتِ الٰہی سے اس کو کوئی تعلق نہیں . (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۸۱). اس کی نظر اس کے لمبے کیسوں اور پھر کرپان پر گئی. (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۱۳۸). (آآ) مراد : لمبے بال.

باس پھولاں کا نمن کیس نہیں ہے محرم
کنگھی اب شوخی سوں تم کیس میں رہنا گستاخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳).

رین کو دن کا کبھی کرتا ہے کیس
روز کو شب کا کبھی کرتا ہے بھیس

(۱۷۳۳ء ، پنچھی نامہ ، ۲). ان کا فرق سکھوں سے بس یہ ہی ہے کہ وہ کیس رکھتے ہیں اور یہ گدی والے سر منڈاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۴۲۸ء). اس کے کیس پر سامنے کی تیز ہوا تھپیڑے مار رہی ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۶۲). سرگل دیوتا کا یہ چیلا بھیڑ مونڈنے والی قینچی سے اپنے کیس کتروا ڈالے گا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹). ۲. مرغ کی کلغی.

چشمِ اربابِ قناعت میں تفاوت کچھ نہیں
تاجِ شاہی ہیں خروسِ خانگی کے کیس میں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۷). «مانتارکا» بالعموم سیاہ رنگ کی ہوتی ہے ، اس کے کیس بڑے ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۹). چیچک کی تشخیص چنداں مشکل نہیں بشرطیکہ کلغی ، کیس اور جلد پر نکلے ہوئے خاص قسم کے دانے دیکھ لیے جائیں. (۱۹۴۷ ، بستہ معلومات مرغبانی ، ۵). [س : केश].

کیس گھن (ــــ فت گھ) امذ.
موٹے بالف ، بالوں میں لپیٹنے کا کپڑا. بادشاہ نے پوشاکوں کے نام بدل دیئے ... موٹے بالف کا نام کیس گھن ، پنکھے کا نام کت زیب ... اور ایسے ہی بہت سے نام. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۳۶). [کیس + س : घन].

کَیِّس (فت ک ، شد ی بکس) صف.
عاقل ، فہیم ، چتر ، سمجھدار ، ذہین.

اے سید السادات اے مظہر الکرامت
اے مصدر الفراست اے کیس الکیاست

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۳۲۷). صاحبِ السیاست کا زیادہ ذکی و کیس ہونا ایک قسم کا عیب ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمہ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹). [ع].

کَیسا (ی لین) صف مذ.
۱. کس قسم کا ، کس طرح کا. اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ہے ، توں بول کہ جیسے سوں ویسا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

جلوۂ حسنِ بتاں کی ہے نمائش کیسی
اے دل اس باغ کا ہو گا چمن آرا کیسا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۸).

ماضی کی شکست ، فتحِ مستقبل ہے
وہ دیکھ ، اڑا ہوا میں پرچم کیسا

(۱۹۳۷ء ، لالہ و گل ، ۵۷). اینٹ گارا کیسا لگوانا ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۲۲). ۲. کس چیز کا ، کس بات کا.

ذوقِ دیدار میں بیخود ہوں نہ کر مجھ سے حجاب
اوٹھ گیا بیچ سے جب میں ہی تو پردا کیسا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۸). ۳. کس قدر ، کتنا.

گلے پڑتے ہے جو ہر ایک کے یہ دخترِ رز
لگایا تو نے یہ منہ او کلال کے کیسا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۲).

روز و شب وہ مرے مرنے کی دعا کرتے ہیں
آ گیا تنگ وہ نالوں کے اثر سے کیسا

(۱۸۸۳ ، ارمغانی ، ۸).

دیا کیسا جواب تلخ حرفِ وصال آیا
تجھے کمبخت اپنی زندگی دشوار کیسی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۳). سولہ کی لڑکی دیکھو پہاڑ جیسی لگے گی اور سولہ کا لڑکا! کیسا معصوم ، بھولا بھالا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۸). ۴. کس کام کا ، کس مطلب کا ، بے سود ، بے فائدہ ہے.

اٹھ سر بالیں سے میرے جا بھی گھر اپنے طبیب
اب دمِ آخر ہے یاں کیسی دوا کیسا علاج

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور ، ۷۶)).

خونِ دل پیتے ہیں دورِ مے و ساغر کیسا
دل ہی ہے چین جب اپنا ہو تو دلبر کیسا

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۲۱). ۵. کس طرح کا ، کس ڈھنگ سے ، کس انداز سے.

نہیں ہے فرصت اکدم یہ آہ اس کو نظر
حباب دیکھے ہے آنکھیں نکال کے کیسا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۲).

جوبن بڑھا دیا عرقِ شرمِ وصل نے
کیسا پسینے میں وہ نہا کر نکھر گیا

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۲۵).

ایہاالناس! گزرتا ہے زمانا کیسا
اہلِ اسلام کو آزار ہے کیسا کیسا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۸). ۶. کیا ذکر ، کیا مذکور.

میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصہ سن کر
کہتے ہیں یہ بھی اک انداز ہے سودا کیسا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۸).

قفس کیسا مجھے رکھا گیا تنکوں کے زنداں میں
بہت مشہور تھا میں نغمہ سنجانِ گلستاں میں

(۱۹۱۹ ، درِ شہوار بیخود ، ۶۰). ۷. کہاں کا ، کاہے کا.
کس کا کعبہ ، کیسا قبلہ ، کون حرم ہے ، کیا احرام کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹). کہاں کا وہم ، کیسا قیاس اپنی حد اپنا سپاس. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳).

آئے بھی وہ جو شبِ وصل تو سونا کیسا
خود مرا طالعِ بیدار ہے بیٹھے ہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بےنظیر ، ۱۱۳). ۸. (استفسار کے لیے مستعمل) کیوں ، کس لیے ، کس وجہ سے.

کسی کے رُخ پہ ہے جوگی جو چشم ہندو زاد
تو اس کو گھیرے ہیں مژگاں بال کے کیسا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۹). بیگم صاحب پوچھتی ہیں یہ غُل کیسا مچا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۳).

تم تو کہتے ہو نہیں بولتے ہم جھوٹ کبھی
لے کے دل پھر یہ مُکرنا مرے دلبر کیسا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۲۲). ۹. کہاں ، دورکنار

جب بھی وہ بیٹھتے ہیں بزم میں اس پر بھی ہیں تنگ
لب ہلا سکتے نہیں ، بات کا کہنا کیسا
(۱۸۹۹ ، کلیات نظام ، ۷۷). ان سب روایات سے ہمارے ناظرین واقف ہوں گے لیکن ہم ان واقعات سے استشہاد کرنا کیسا ، ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کرتے. (۱۹۰۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۱۱).
۱۰. مانند، جیسا، مثل. اخبار کی ایڈیٹری یا وکالت مثل بھیک مانگنے یا نقالی کے ایسا پیشہ ہے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، ۱ اکتوبر ، ۳۹۵).
۱۱. اظہارِ تعجب کے لیے ؛ عجیب و غریب ، حیرت انگیز.

بغل سے لے گئے دل کو نکال کر وہ صریح
جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷).

ہم تو بے موت مریں آپ خبر تک بھی نہ لیں
عجز اعجاز میں لے غیرتِ عیسیٰ کیسا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۸). اس نے اپنے اتنے اچھے باپ کا کیسا بھیانک نقشہ تمہارے سامنے کھینچا تھا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۴). ۱۲. کس طرح کا ؛ عموماً مزاج پُرسی کے لیے (جیسے : اب آپ کا مزاج کیسا ہے)

غیر کے گھر میں وہ خاموش تھے میں نے پوچھا
[illegible] کیسا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۰). ۱۳. قرار واقعی سزا دینے کے موقع پر مستعمل ، کیسی سزا دیتی ہوں.

پھر بولی اوس کو بلاتی ہوں
کیسا دیکھوں ٹھیک ناچتی ہوں
(۱۸۰۵ ، نظم بکٹ ، ۶۱). [پ : कैसा].

--- علاج کرتا ہوں فقرہ
قرار واقعی سزا دینے کے موقع پر مستعمل (نوراللغات).

--- کیسا م ف
طرح طرح سے ، کیسی کیسی طرح ، کس کس ڈھنگ سے.

کیسا کیسا نہ کیا آ کے خوشامد سے برباد
[illegible]
(۱۸۵۴ ، فصیحۂ آزاد ، ۱۰).

کہتے ہیں خوب کہیں ہم یہ ستائیں ہم کو
ہم جو نہ جائیں ستاویں کیسا کیسا
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۴۰). [کیسا + کیسا (رک)].

--- ہی م ف
کتنا ہی ، کیسی قدر ، کسی قسم کا ہی ، کسی بھی طرح کا (نوراللغات). [کیسا + ہی (رک)].

کَیسانِیَہ (ی لین ، کس ن ، فت ی) امذ.
امیر مختار ثقفی کے پیرو ، وہ گروہ جو حضرت علی کے فرزند محمد ابن حنیفہ کو امام مانتا تھا اور جس نے مختار ثقفی کی موت کے بعد کیسان کی اطاعت کرلی تھی. تیرا کیسانیہ ، کہتا ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ افعال مخلوق ہے یا غیر مخلوق. (۱۸۰۲ ، دقایق الایمان ، ۷۰). مختار ثقفی کے متبعین نے کیسان کی اطاعت کرلی اور مختار یہ نام چھوڑ کر کیسانیہ کہلانے لگے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۳۳). [کیسان (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

کیسِٹ (ی مج ، کس س) امث ؛ امذ.
ایک طرح کی چھوٹی مستطیل ؛ (عموماً) پلاسٹک کی بنائی ہوئی چیز جس میں مقناطیسی فیتہ لپٹا ہوا ہوتا ہے جس میں آواز یا تصویر بھری یا محفوظ کی جاتی ہے. اس کے سارے کیسٹ میز پر کھلے پڑے تھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۸). [انگ : Cassette].

--- کَہانی (--- فت ک) امث.
(عموماً بچوں کے لیے) وہ کہانی جو صدا کاروں کی آواز ، صوتی اثرات اور موسیقی کے ساتھ کیسٹ میں بھری گئی ہو (ریڈیائی ڈراموں کے انداز پر). وہاں اردو میں کیسٹ کہانی کا تجربہ کیا جا رہا ہے یعنی کسی افسانہ نگار کی دس بارہ کہانیوں کو وہ کسی کی آواز میں پس منظر کی موسیقی کے ساتھ ٹیپ کرواتے ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۸۲). [کیسٹ + کہانی (رک)].

کیسَر (ی مج ، فت س) امث.
۱. ایک قسم کا نہایت خوشبودار زردی مائل پھول ، مثل زعفران (لاط : Crocus Sativus). کیسر کا چھاپا ہاتھ سے ایک آکوں دیا ہے. (۱۷۹۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۲).

پیری میں یہ اندوہ ، ضعیفی میں یہ دکھ درد
صدمے سے رُخِ پاک ہے کیسر کی طرح زرد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۵).

سرسوں کے کھیت بن گئے کیسر کی کیاریاں
گویا بسنت رُت ہے زمانہ بہار کا
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۵). جب بیوہ عورت اپنے مُردہ خاوند کا سر زانوں پر رکھ کر چتا پر بیٹھتی تو اسے صندل میں حل کیا ہوا کیسر یعنی زعفران پلایا جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۱۹).
۲. زرد رنگ ، زعفرانی رنگ.

ڈوبے نورتن ماننہ سر تا قدم
سو کونکم و کیسر سو سر کھند کدم
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۵).

وو بادشا کا مغز کر خاطر کسی نہ لاسی وو
جو کوئی کیا ہے دل لگا اس کے سو کیسر سوں رجوع
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۵).

چکّی خاک مٹی کے کیسر پڑی
رہی اوس میں ناخوش نہ ہوویں کبھی
(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۱۷۵). سب کونپوں کے ماتھوں پر کیسر اور چندن کے ٹیکے لگے ہوں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۷). یہ خون اس کے ماتھے پر کیسر کا تلک بن کر چمکے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۳). [غالباً ، س : केसर].

--- پھولنا محاورہ.
زردی چھانا ، پیلا پڑ جانا ؛ (کنایۃً) پژمردہ ہو جانا ، رنگ اڑ جانا. جہانگیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی چہرے پر کیسر پھولی ہوئی تھی. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۳۳).

--- ہونا محاورہ.
زرد ہونا ، زرد پڑ جانا ، مرجھا جانا (چہرے وغیرہ کا).
بلبلان پھر گئیں کیسر ہوئے گل سے رخسار
دم رکا ہچکیاں آنے لگیں تڑپا تنِ زار
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۲).

کیسری (۱) (ی مج ، سک س) (الف) صف.
زعفرانی ، زرد.
او کسوت کیسری کرتن چمن مبانے جلی ہے آ
پیے کھلنے کنول تنوں دستی او چنپے کی کلی ہے آ
(۱۵۰۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)).
وہ تماشا وہ کھیل ہولی کا
سب کے تن رخت کیسری ہے یاد
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۷).
ہنسی کیونکر نہ ہو یاقوتِ تر میں
کہ ہے گی کیسری پوشاک بر میں
(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۴۸).
دل میں نیلوفر کے تھا بس ذوقِ آب
کیسری جوڑا رنگا کیسر شتاب
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۵). خلاصہ یہ کہ ابر آفتاب کے محاذات میں ہو اس میں سات رنگ ہوتے ہیں احمر ، کیسری ، اصفر ، کبودی ، نیلگوں ، اخضر ، بنفشی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۵). میں فیروزی لے لوں بھابھی ایک کیسری رنگ بھی ہے بنھاتی کے پاس. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۶۳۶). (ب) امذ. (مرغ بازی) **زعفرانی رنگت کا جاوا نسل کا مرغ. رک : جاوا** (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳). [کیسر + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بانا امذ.
زعفرانی رنگ کی پوشاک ، زرد پوشاک جو ہندوؤں میں دولھا کو پہناتے ہیں (نوراللغات). [کیسری + بانا (رک)].

--- بھات امذ.
(باورچی گری) **زردا ، مزعفر ، زرد رنگ کے پکائے ہوئے چاول** (ا ب و ، ۳ : ۱۹۳). [کیسری + بھات (رک)].

--- رنگ (--- فت ر ، غنہ) امذ.
زردی مائل سرخ رنگ ، زعفرانی رنگ ، جو زعفران کے رنگ سے مشابہ ہو. سفید دھوتی جو راستے کی سرخ مٹی سے اٹ کر کیسری رنگ میں تبدیل ہو چکی تھی. (۱۹۸۴ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۵۶). [کیسری + رنگ (رک)].

کیسری (۲) (ی مج ، فت س) امذ.
شیر (پلیٹس). [س : **केशरी**].

کیسریا (ی مج ، فت س ، کس ر) (الف) صف.
زرد رنگ کا.
ساہوکاراں کے امرد نوجواناں
ہر یک دلبر کا کیسریا تھا باناں
(۱۷۳۰ ، طالب و موہنی ، ۶۰).
کیسریا سب کے جوڑے ہیں اور تاج کے آفت توڑے ہیں
بالوں کے رخ پر چھوڑے ہیں ہر ایک جنس انسانی ہے
(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۳). کیسریا جامے پہن کر ... حملہ آور ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۰). (ب) امذ. ۱. **رک : کیسری.** رنگ مرغ اصیل کے یہ ہیں ، لاکھا ... کیسریا ... دو باز ، سیاہ. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۹۱). ۲. **کاٹھیاواڑی گھوڑے کی ایک قسم.** کاٹھیاواڑی گھوڑوں کی یہ گیارہ قومیں عمدہ تر مشہور ہیں بالدریا ، بانکیا ، مانگلیا ، تاجنا ... کیسریا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۸). [کیسر + یا ، لاحقۂ صفت].

--- باگا امذ.
رک : کیسری بانا ، زرد پوشاک جو ہندوؤں میں دولھا کو پہناتے ہیں. ہر ایک ... کیسریا باگا پہنے ... نظر پڑا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۳). [کیسریا + باگا (رک)].

--- بانا امذ.
۱. **ہندوستانی راجپوتوں میں قدیم سے دستور چلا آتا ہے کہ جب وہ کسی لڑائی پر عہد و پیمان کرکے جاتے ہیں تو اس عہد و پیمان کے اظہار کے واسطے زرد لباس پہنتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یا تو جیت کر آئیں گے یا جان دیدیں گے.**
صد برگ و جعفری و گل اشرفی نے اب
کیسریے بانے کر کے یہ باہم کیا قرار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۰۸). ۲. **رک : کیسری بانا** (پلیٹس).

--- بانا پہننا / کرنا ف م ؛ محاورہ.
زرد پوشاک پہننا ، زعفرانی پوشاک زیبِ تن کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- بانے والے امذ ؛ ج.
وہ زعفرانی پوشاک والے جو اگلے دستور کے موافق لڑائی کے لیے جاتے وقت زرد پوشاک زیبِ تن کر کے جاتے اور فتح کے بغیر پھر کر نہیں آتے تھے (فرہنگِ آصفیہ).

کیسک (ی مج ، فت س) امذ.
۱. (لفظاً) **چھوٹی تھیلی ؛ غشائی ظرف نما جو حیوانی اور نباتاتی اجسام میں پایا جاتا ہے.** کیسک کندیدگی کے ابتدائی درجہ میں چھوٹے ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، طب قانونی اور سمومیات ، ۲۳۳). کیسک اور خانۂ تیہ اپنی دو ساختیں ہوتی ہیں ... جنھیں عمومی طور پر کیسے کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۲۲). ۲. **رک : کیپسول ، غلاف.** کیسک ایک جلاتینی تاجہ ہے جس میں کسی بدذائقہ یا ناخوشگوار دوا کی خوراک ملفوف ہو. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۸۹). [رک : کیسہ (بحذفِ ہ) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

--- گوش (--- و مج) امذ.
(کان کے اندر کی) چھوٹی سی تھیلی (انگ : **Saccule**).

نیم مدور قنائیں خالہ تیہ اور کیسک گوش جسم کے تعادل سے متعلق ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۰۹). [کیسک + گوش (رک)].

کَیسُکی (ی لین ، سک نیز ضم س) امذ.
(موسیقی) **ایک قسم کا راگ**. پانچویں راگ کے اقسام ملّار ... اساوری ... کیسکی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). [مقامی].

کیسَل (ی مج ، فت مج س) امذ.
قلعہ ، کوٹ. یہیں سر لانس مٹکاف صاحب کی بھی قبر ہے جنہوں نے مٹکاف کیسل کی عمارت بنائی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۵۶). کیسل (Castle) منفرد شکل میں بات چیت میں بھی رائج نہیں البتہ تھری کیسل سگریٹ سے بعض سگریٹ پینے والے حضرات اچھی طرح واقف ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶). [انگ : Castle].

کَیسَن (ی لین نیز مج ، فت س) صف.
(عو) **رک : کیسا** (پلیٹس). [کیسا (رک) کا قصباتی تلفظ].

کیسِن (ی مج ، کس س) امذ.
(معماری) **فولاد ، لکڑی یا کنکریٹ کا صندوق نُما خانہ جس کے اوپر پل پایہ تعمیر کیا جاتا ہے جس کے بعد پُل کے اوپر والے حصّے کی تعمیر شروع ہوتی ہے**. کیسن زمین کی تہہ میں مقررہ گہرائی تک بیٹھ جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، پُل ، ۱۳). [انگ : Casing کی تخفیف].

کیسِنگ (ی مج ، کس س ، غنہ) امذ.
لکڑی کا غلاف یا خول جو بجلی کے تار پر لپٹا ہوتا ہے نیز صندوق ، غلاف. کائل یا ورم بیئر: اس سے بائیلر میں پانی بذریعہ پائپوں کی کائل کے پمپ فورس کرتا ہے یا ورم ہوتا ہے اور یہ ایک کیسنگ میں بند ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیئرز ، ۲ : ۳۲). کیسنگ (Casing) بطور اسم لکڑی کے اس غلاف یا خول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو بجلی کے تار کے اطراف لگائی جاتی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۵). [انگ : Casing].

کَیسُو (ی لین ، و لین نیز مج) صف.
رک : کیسا (پلیٹس). [کیسا (رک) کا قصباتی تلفظ].

---ہی (---و مج) م ف.
رک : کیسا ہی (پلیٹس). [کیسو + ہی (رک) کا قصباتی تلفظ].

کیسُو (ی مج ، و مج) امذ.
ایک پھول جو پانچ پنکھڑیوں کا ہوتا ہے اور ہر پنکھڑی شیر کے ناخن سے مشابہ ہوتی ہے ، ڈھاک. کیسو پھول پنج برگی ہوتا ہے اور ہر پنکھڑی شیر کے ناخن کے مثل ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۶۴۰). ہلدی میں کیسو کے پھول اگر پیس کر ملا دیے جائیں تو فائدہ ہی ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۲۱). [مقامی].

کَیسَوں (ی لین ، و لین) صف نیز م ف.
رک : کیسو (پلیٹس ، جامع اللغات). [کیسو (رک) کا انفی تلفظ].

کَیسُووَیری (ی لین ، وُ مج ، ی لین) امذ.
آسٹریلیا کا ایک پرندہ جو شتر مرغ سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے (جامع اللغات). [انگ : Cassouary].

کِیسَہ (ی مج ، فت س) امذ.
۱. **تھیلی ، خریطہ ، جیب ، پاکٹ**.

تجھے دھرتے ہیں سو خالی نہیں سب کچھ دھرتے ہیں
اگرچہ ظاہرا کیسے میں پیسے کچ وو دھرتے ہیں

(۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۳).

تو ہے وہ ابر سخا ، تو ہے وہ دریائے کرم
جس میں ہولہ فلس کی جا کیسہ و ماہی پہ درم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰). کندھے پر بندوق ، کیسہ دارو کمر سے باندھ کر قاصدوں کی طرح جنگل میں سواری کے ساتھ لڑتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۹).

خالی سمجھ کے پھینک نہ اے موج رائیگاں
پر کیسۂ حباب میں بند اک خزانہ ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۳). اشرفیوں کا کیسہ اُٹھا کر جمعہ کے مُنھ پر مارا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۷). ۲. **ایک وضع کی کڑھی ہوئی تھیلی جس کو ہاتھ میں پہن کر بدن کا میل صاف کرتے ہیں ، کپڑے کا جھانواں ، کھیسا**. کوئی شخص مختلف طریقے نہلانے کیسہ سے جسم ملنے کے جو ہند کشمیر ترکی میں برتے جاتے ہیں احسن طریقہ سے نہیں جانتا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳). کفن کے کپڑے میں سے نہانے کے کیسے سلوائے گئے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی (سید احمد دہلوی) ، ۱۰۷). نہلا دھلا کر کفن پہنایا گیا ، بیری کے پتے ڈال کر پانی غسل کا گرم ہوا صابن ، ملتانی مٹی ... ہاتھوں پر منڈھنے کے لیے دو کیسے سلے ہوئے موجود تھے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۷۰). ۳. (حیاتیات) **جھلی دار لفافہ یا غلاف**. قالب کے اس حصہ کو جو سب سے آخر بنتا ہے خلیہ کا کیسہ کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۰۸). کیسک اور خانۂ تیہ ایسی دو ساختیں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مسلسل ہوتی ہیں اور جنھیں مجموعی طور پر کیسے کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۰). ۴. (نباتیات) **خشک بیج کا خانہ جو پکنے پر کھل جاتا ہے ، سماروغ کا اندرونی خانہ ، ڈوڈا ، بذرہ دان**. تنے کے راس پر جو جسم ہے کیسہ کہلاتا ہے ، اس کے اندر بیج (بذرے) ہوتے ہیں ، تنا بالکل سادہ ساخت کا ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۷). کیسہ ... یہ ایک کثیر بیجوں والا خشکہ پھل ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱ : ۲۳۰). [ف].

---بار امذ.
(نباتیات) **پیالہ ، کرہ یا تھالی سے مشابہ جسم جو بیضہ دانوں پر مشتمل ہوتا ہے** (انگ : **Ascocarp**). ان اجسام کو کیسہ بار (**Ascocarp**) کہا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۱۳). [کیسہ + بار (رک)].

ـــ بندرے (ـــفت ب ، سک ن) امذ ، ج.
(نباتیات) وہ بندرے جن کی تیاری کیسہ یا بذرہ دان میں ہوتی ہے ، یہ عموماً آٹھ یا چھ یا چار ہوتے ہیں اور مرکزے کی تخفیفی تقسیم سے تیار ہوتے ہیں (ماخوذ بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۱۳).
[کیسہ + بندرے (بذرہ (رک) کی جمع)].

ـــ بُر (ـــضم ب) صف ؛ امذ.
جیب کترا ، گٹھ کترا ، اُچکا. جتنی مال و اسباب کی کثرت ہے اُتنی ہی کیسہ بُروں کی قلت. (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی ، ۱۸۶).
[کیسہ + ف : بر ، بریدن ـ کاٹنا].

ـــ بَردار (ـــفت ب ، سک ر) امذ.
(نباتیات) رک : کیسہ بار (ماخوذ : بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۱).
[کیسہ + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ بُری (ـــضم ب) امث.
جیب کاٹنا ، جیب کترنے کا کام. کوئی آدمی تنگ دست نہیں رہتا جو چوری یا کیسہ بری کرے . (۱۸۶۳ ، نتائجُ المعانی ، ۵۱).
[کیسہ بُر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَندی (ـــفت ب ، سک ن) امث.
غلاف چڑھانے کا عمل ، پلاستر چڑھانا. کولھے کے جوڑ کے گرد سنبہ اور پلاستر آف پارس کی کیسہ بندی. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۸۳). [کیسہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تَراشی (ـــفت ت) امث.
جیب کترنا ، جیب کاٹنا. دس دس بارہ بارہ سال کے بچوں کو کیسہ تراشی کی تعلیم دیتا ہے. (۱۹۸۳ ، جہان دانش ، ۵۲۸).
[کیسہ + ف : تراش ، تراشیدن ـ کترنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دار صف.
تھیلی دار ، تھیلی رکھنے والا ، (اصطلاحاً) وہ جن کے تھیلی لگی ہوتی ہے (عموماً ان جانوروں کے لیے مستعمل جو اپنے بچوں کو تھیلی میں رکھتے ہیں). کیسہ دار جانوروں کے بچے ماں کے رحم سے ایک نا تکمیلی حالت میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۰). سر کے بالوں کا رخ پیچھے کی طرف ہوتا ہے ، پیٹھ کا رنگ نارنجی ہوتا ہے ، گالیں کیسہ دار ہوتی ہیں. (۱۹۹۹ ، مغربی پاکستان کے میمل ، ۱ : ۵۶). [کیسہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دَلّا ک کس صف (ـــفت د ، شد ل) امذ.
بدن ملنے کا دستہ ، حمامی کی تھیلی.

تن یہ اس غم سے نکل آئی رگیں تو بھی ہے آہ
اس سے لگ چلنے کی جوں کیسۂ دلاک ہوس
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۶۲).

دولتِ دنیا سے ہیں محروم اربابِ ہنر
سیم و زر دیکھا نہ ہم نے کیسۂ دلاک میں
(۱۸۶۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۹). [کیسہ + دلاک (رک)].

ـــ زَر کس اضا (ـــفت ز) امذ.
اشرفیاں یا روپے رکھنے کی تھیلی. خاکروب کے ٹوکروں میں کیسۂ زر سفید و سرخ نکلنے لگے. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۹۳). [کیسہ + زر (رک)].

ـــ شَحمِیہ (ـــفت ح ش ، سک ح ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(اعضائیات) چربی دار غلاف جس میں گردہ اور اس کے عروق ہوتے ہیں یہ نہایت دبیز ہوتا ہے (انگ : Fatty Capsule). کیسۂ شحمیہ ... یہ کیسہ گردہ کے کناروں پر دبیز ترین ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، اعضائیات ، ۵۰۷). [کیسہ + شحمیہ (رک)].

ـــ قِطرے (ـــکس ق ، سک ط) امذ ، ج.
(نباتیات) ایک نوع یا ایک طرز کے سماروغ ، لقی قطرات ، (انگ : Ascomycetes) (بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۲).
[کیسہ + قطرے (قطرہ (رک) کی جمع)].

ـــ کَرانا ف م ؛ محاورہ.
جھانویں سے بدن کا میل صاف کرانا ، بدن ملوانا. ہفتے میں دو تین بار خوب صابن مل کر نہانا چاہیے کیسہ کرانا بہت مناسب ہے. (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۸۰).

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
جھانویں سے بدن کا میل صاف کرنا یا بدن ملنا ، مساج کرنا.

کیسہ کیا جو آپ کے تلووں میں سیخدم
مہتاب چھپ گیا کفِ دلاک کے تلے
(۱۸۵۴ ، کلیات منیر ، ۲ : ۵۱۶). ایک ایک آدمی کو کئی کئی حمامی لپٹ جاتے ہیں ، کوئی پانی ڈالتا ہے ، کوئی کیسہ کرکے ملتا ہے ، کوئی مُشتمال کرتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۶۸).

ـــ کُنڈی (ـــضم ک ، غنہ) امث.
(نباتیات) انکڑے کے مثل یا اس سے مشابہ لوڈا یا بیضہ دان (انگ : Ascos Hook). یہ دو مرکزی نسیجے بالآخر ترسول یا کیسہ کنڈی بن جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۹۷).
[کیسہ + کنڈی (رک)].

ـــ مارنا محاورہ.
رک : کیسہ کرنا. کام سے فارغ ہو کر حمام کے اندر پہونچے تو حمامی سب اعضا پر کیسہ مارتا ہے اور پھر مُشتمال کرتا ہے. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۳).

ـــ میں رُوپِیہ مُنْھ میں گُڑ کہاوت.
اگر آدمی کے پاس پیسہ ہو تو زندگی کا لطف ہے ، روپیہ پاس ہوتا ہے تو دل تازہ منھ شیریں رہتا ہے (محاورات ہند).

ـــ میں نہیں کَھیلی کی ڈلی بانکا چھیلا پھرے گلی گلی کہاوت.
مفلسی میں اترانے کے موقع پر کہتے ہیں (نجم الامثال).

کیسی (ی لین) صف مث (مذ : کیسا).
۱. **کس طرح کی ، کس قسم کی.** عشق کی صورت کیسی ہے کہ کیوں کہا جاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵).

تیری طفلی سے تو نازل ہے بلا جانوں پر
دیکھیں لاتی ہے جوانی تری آفت کیسی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۵). ۲. **کسی شخص یا چیز کی مختلف حالت دکھانے یا ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل.**

چھیڑ ہر وقت کی اچھی نہیں یہ یاد رہے
کبھی کیسی ہے کبھی اپنی طبیعت کیسی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۵). ۳. **کس طرح ، کس ڈھنگ سے.**

نظر آتی ہے جب سے دیوار ان کی
کڑی ہے نظر جا کے روزن میں کیسی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۰۳).

یہ باتیں دل سے مت پوچھو کہ وہ چشم حیا پرور
کبھی خلوت میں کرتی ہے نظر کا سامنا کیسی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۰۲). ۴. **کس کام کی ، محض بیکار ہے.**

اوٹھو سر بالیں سے میرے جا بھی گھر اپنے طبیب
اب دم آخر ہے یاں کیسی دوا کیسا علاج

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷۹). ۵. **تعجب کے موقع پر مستعمل.** آخر کار ساری عمر کی تفتیش اور تلاش کے بعد قاموس بنائی تو کیسی بنائی کہ ساری دنیا اس کی سند پکڑتی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸). ۶. **کتنی ، کس قدر ، نہایت.**

کیسی بھاگونتی سو توں ، اے سکی
ایس تی کوں کیوں کر جلا کر رکھی

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۴)). وہ سامان آنکھوں کے سامنے موجود ہو جو ذہن میں تھا تو اس وقت طبیعت کیسی خوش ہوتی ہے. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۲). بتانا کہ تمہاری ماں کیسی بے قرار ہے. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۳). ۷. **چاہے جس طرح کی ، کتنی ہی.**

جی لڑا دینا ہے کیسی ہو زمین سنگلاخ
خامۂ تیشہ ہے تو ناسخ کوہکن سے کم نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۷). ۸. **کہاں کی ، کس کی.**

کوچۂ عشق میں آوارہ ہیں غیرت کیسی
آبرو روبرو آئی نہیں عزت کیسی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۵).

کہاں کا ہوش کیسی آگہی اس بزم امکاں میں
مگر اک نیم بیداری سی ہے خواب پریشاں میں

(۱۹۳۱ ، انوار ، علی اختر ، ۵۷). ۹. **مراد : جیسی.**

دل نالاں مجنوں کیسی کرتی ہو کہاں اس میں
یہ باندے ناقہ ، لیلیٰ باندھ دے گو زنگو آتش کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳). برودت تھی کہ جاڑے کو بھی جاڑے کیسی تپ بہ شدت چڑھے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۹). نشانی کے واسطے چاہے کیسی نُوتی ڈال دو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۳). ۱۰. **کیا ذکر ، کیا مذکور.**

خزاں کے ہاتھ سے گلشن میں خار تک نہ رہا
بہار کیسی نشاں بہار تک نہ رہا

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۳). [کیسا (رک) کی تانیث].

---بنے فقرہ.
کیا معاملہ پیش ہو ، کیسے معاملہ دُرست ہو.

آن کر دنیا میں کیا کیا کر چکے ہیں کام ہم
دیکھیے کیسی بنے واں ہم کو اک وحشت سی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۸۶).

---دھڑیٹ اُڑی فقرہ.
ذلیل ہوا ، خوب پٹا (جامع اللغات).

---رہی فقرہ.
کسی اچھے کام کی داد طلب کرتے وقت کہتے ہیں نیز بدلہ لینے کے لیے کسی کو نقصان یا تکلیف پہنچانے کے موقع پر مستعمل. اے میرے آقا، کہو ان خوشبودار پھولوں کی کیسی رہی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۰۲).

---سے کیسی م ف.
چاہے کتنی ہی ، جیسی بھی ، جتنی بھی. مشہور ہے کہ کیسی سے کیسی حسین لڑکی سر سے پاؤں تک زیور میں لد کر آدھی رات کو جنگل میں چلی جائے ... کوئی اندیشہ نہیں. (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۸۱).

---کیسی م ف.
ہر طرح پر ، کس کس طرح سے. نل کو دمن کے عشق میں کیا مصیبت پیش آئی کیسی کیسی ستھ کی کھائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵). انہوں نے رجعت پسندوں کے ہاتھوں کیسی کیسی سختیاں جھیلیں. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۴۷). اسی صدی میں بھی کیسے کیسے امام آئے اور انہوں نے کیسی کیسی قیامتیں برپا کیں. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹).

---گزری فقرہ.
کس طرح بسر ہوئی.

یہ نہ پوچھو کہ غم ہجر میں کیسی گزری
دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھانے کوئی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۳۲).

---مسجد کیسا مندر جو دیکھو وہ دل کے اندر کہاوت.
یہ وحدت وجود والوں کا قول ہے یعنی دل میں سب کچھ موجود ہے (نوراللغات ؛ نجم الامثال).

---ہو فقرہ.
بہت بُرا ہو ، بُرا نتیجہ ہو ، تماشا ہو.

فریادی فرقت ہیں بہت جاننے والے
کیسی ہو جو آ جائے اثر سب کی دعا میں

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۶۹).

---ہی صف.
کتنی ہی ، کتنی بھی. اگر پھکری اور گندھک کو چراغ میں تیل کے

آس پاس چھڑک دیجیے تو کیسی ہی ہوا چلے، چراغ گل نہ ہوگا.
(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۶).

کَیسے (ی لین) حلف مذ ، ج ؛ م ف.
۱. کیسا (رک) کی مغیرہ صورت اور جمع ، تراکیب میں مستعمل ، کس بنا پر ، کیوں نہیں ہے ، کیسے نہیں ہے ، ہے . دوا کی ضرورت نہیں ... ضرورت کیسے نہیں برابر ضرورت ہے پینا پڑے گا.
(۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۳۱). ۲. کس طرح ، کس حالت میں ، کیوں کر.

یاد میں اوس صبح رُخ کی اور شام زلف کی
دن کو روئے ہی کیا شب دیکھیے کیسے ہے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۹۹). شمع : بتلیے یہ بتائیے کہ آپ آئے کیسے اور واپس کیسے گئے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۹۲).
نفیسا ، اٹھ کر بیٹھ اور سوچ تو یہاں کیسے آئی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰۰). ۳. کس قدر ، کتنے ، نہایت.

کسی ہیں انھیں کیا وہ بھی قتل کریں گے
کشتوں کا لہو دیکھ کے ڈر جاتے ہیں کیسے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۳۳). ۴. کس طرح کے ، کس کام کے (افسوس کے طور پر) کیسے باپ ہو ہم، اس کی آواز رندھ گئی.
(۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۱).

--- کالے تِل جاتے ہیں فقرہ.
اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس کے بال سن رسیدگی کے باوجود سفید نہ ہوئے ہوں (محاوراتِ ہند).

--- کَیسے (ــــی لین) صف مذ ؛ م ف ؛ ج.
۱. کس کس طرح کے.

اس دنیا کے مکر کید
کیسے کیسے شاہ قید

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۰)). کس کس خاک پر کیسے کیسے جھنڈا گھولیا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۸۰).

زمین جس گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۲).

نشیب و فراز ان کو سمجھائے کیا کیا
ملائے زمین آسماں کیسے کیسے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۸۳).

ملے داغِ عشقِ بتاں کیسے کیسے
خدا نے دیے مہرباں کیسے کیسے

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۳۱). کیسے کیسے کرداروں اور کیسی کُھلی نگاہوں سے وہ تنی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۲۰). ۲. قابل قدر یا نادرۂ روزگار لوگ.

سرکش نہ ہو زیرِ چرخ اُن نے
پامال کیے ہیں کیسے کیسے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹). [کیسے + کیسے (رک)].

کَیش (ی لین) امذ.
نقد ، نقدی ، روپیا پیسہ.

کم نہ تھا جھاڑو سے ان کا التفاتِ خاص بھی
گھر میں جو کچھ کیش تھا سب کا صفایا کر دیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۹). وہ تو ایک لاکھ کیش دیتے کو کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۳۰). [انگ : Cash].

--- بُک (ـــــ ضم ب) امث.
(بینکاری ، حساب داری) نقدی کے حساب کی بیاض ، کتاب زرِ نقد ، روکڑ بہی. کیش بُک یعنی کتاب زرِ نقد ... باقی نکال دی جائے گی. (۱۸۹۴ ، انگشت ، ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۹ ، ۱۸۲). [انگ : Cash Book].

--- بَکس (ــــ فت ب ، سک ک) امذ.
نقدی رکھنے کا صندوقچہ. چند روز میں پاندان عورتوں کو صندوق خزانے اور کیش بکس کا کام دینے لگا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۲۹۹). اسی وقت نفیسا ایک لوہے کا کیش بکس لے کر آئی. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۸۵). [انگ : Cash Box].

--- سَرٹیفِکیٹ (ــــ فت س ، سک ر ، ی مع ، کس ف ، ک) امذ.
کرنسی نوٹ جو حکومت یا سرکاری بینک کی طرف سے زرِ نقد یا اس کے بدل کے طور پر جاری کیا جائے ، تمسک نقدی ، زرِ کاغذی. ڈاک کے مختلف شعبے ہیں ، کارڈ ، خط ، پارسل ، بُک یا پیکٹ پوسٹ ، رجسٹری ، انشورنس (بیمہ) منی آرڈر ، وغیرہ بے ایبل (قیمت طلب) کیش سرٹیفکٹ ، تار برقی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۳). [انگ : Cash Certificate].

--- کَرانا ف مر ؛ محاورہ.
چیک ، ڈرافٹ یا تمسکات وغیرہ دے کر نقدی حاصل کرنا ، بُھنانا. دوسرے روز شوکت صاحب نے یوسفی صاحب کو چیک کیش کرانے کے لیے بھیجا. (۱۹۴۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۶۴). یہ لڑکا ایک لاکھ روپے کا چیک ہوتا ہے کہ جب چاہو کیش کرا لو. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۶۹).

--- میمو (ــــ ی مع ، و مج) امث.
نقد خریداری کی رسید یا یادداشت ، رسید (بل کے بالمقابل). یار دوستوں سے کپڑوں کے کیش میمو جمع کر لیے اور دکھا دیئے سیٹھ کو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۲). ایک جوڑے کو فٹ کر کے اشارے سے اس کی تعریف کرتی ہے ، کیش میمو بناتی ہے.
(۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۵۵). [انگ : Cash Memo].

کِیش (۱) (ی مع) امذ.
۱. مذہب ، دین ، اعتقاد.

اے یار خدا اپنے درویش کوں بخش
بھکوں محمدؐ علی کے کیش سوں بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸).

وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم اے ولی
تجھ سے کماں ابرو اپر جو جیو سے قرباں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹). مہمان چاہے کسی کیش و آئین کا ہو

ہم اس کے خادم ہیں. (۱۰۲۹ ، جوہائے حق ، ۳: ۴). کلام عرب میں لفظ دین مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے ... (۳) شریعت، قانون ، طریقہ ، کیش و ملت ، رسم و عادت (۱۹۰۷ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۳۶۹). ۲. (أ) **تیردان ، تیروں کے رکھنے کا تلوا ، ترکش.**

پھر لے چلے پانچ مرداں ہی پیش
دو مرداں چلے لیکر ازبال و کیش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۶).

جان لے ہے کوئی موجود مجانے والا
رہے کتا قوس ہے کتا تیر ہے کیا کیش ہے کیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۱). (آ) **تیر پھینکنے کا آلہ ، کمان.** کیش حقیقِ فارسی کے منہ پر ایک چھوٹا سا مزفرہ ہے جس کی شکل کمان کی سی ہے اسی سے کمان کو کیش کہنے لگے (۱۹۰۲ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۲۰۱). ۳. **فوج کشی کا ایک عصری آلہ جو دبابہ کی شکل کا ہوتا تھا اور اس سے دیواریں منہدم کی جاتی تھیں.** قلعہ شکن آلات میں منجنیق دبابہ اور کیش تھے کیش بھی دبابہ سے مشابہ تھا اس آلہ سے دیواریں منہدم کی جاتی تھیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۸۰). ۴. **مرکبات میں بطور جزو دوم صفت فاعلی کے معنوں میں مستعمل.**

کب وفا کرتا ہے مری اور ، جفا کیش نگاہ
میں تو ہرچند بگڑا ہی کیا پیش نگاہ

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۲۵).

کوئی بندہ خدا کا جان دیوے اور تو دیکھے
ارے بے رحم کافر کیش یہ کیا تجھ کو بھاتا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۸۲). اے درویش صفا کیش نیک اندیش میرے حق میں دعائے خیر کیجیے. (۱۸۴۳ ، گلستان ، حسن علی ، ۱۳۲). ایک وفا کیش معشوقہ کا عاشق آیا ہے. (۱۹۱۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۹۸). [ف].

کیش (۲) (ی مج) امذ.
سر کے بال ؛ رک : کیس (۱). سکھ صاحبان کے پانچ ککے ، کیش (بال) ، کنگھا ... گھٹنوں تک پاجامہ. (۱۹۰۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۸۰). اس رسم کے ادا ہو جانے کے بعد وہ شخص سنگھ کہلانے کا مستحق ہو جاتا تھا اور کچھ کرپان ، کیش ، کنگھا اور کڑے کی پانچ پابندیاں اس پر عاید ہو جاتی تھیں (۱۹۳۶ ، نگار ، دسمبر ، ۳۶). [کیس (رک) کا ایک املا].

کیشیئر (ی لین ، ی مج ، فت ء) صف.
خازن ، خزانچی ، خزانہ دار. کمیٹی کے چندے کے کیشیئر اور پریذیڈنٹ محمود بیگم صاحبہ ... یا ... دوسری بی بی مقرر کی جائیں. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۲۰). مجلس خلافت کے کیشیئر جعفر علی خان بھوپال کے رہنے والے تھے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۳۹). [انگ : Cashier].

کیفَ (ی لین ، فت ف) م ف.
کیسا ، کیونکر ، کس طرح (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). چار پانچ سالہ بچہ اگر لکڑی کے چند ٹکڑے ادھر ادھر جمع کر کے اور انہیں کیف ما اتفق جوڑ کر ، چاند گاڑی ، بنا لے تو یہ کھیل اس کی ذہانت کی دلیل ہے. (۱۹۷۳ ، بیانات ، کراچی ، ۱ اگست ، ۳۶). [ع].

کَیف (ی لین) (الف) امذ.
۱. **وہ عرض جو بذاتِ خود تقسیم قبول نہ کرے جیسے سیاہی یا سفیدی وغیرہ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **مستی ، نشہ ، سُرور.**

عجب کچھ فرح بخش ہو کیف ہے
ولے بار وو لے سو صد حیف ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶).

انگوری عرق کی ہوا کیف جب
کریں کیف میں سب کلولیں عجب

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).

ساقی نے اپنے کف سے دیا جام زہر سوز
اس زندگی کے کیف کا ٹوٹا خمار آج

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۰۰). اور حالتِ کیف میں وہ فقیر سماع خانے سے بیخود و مدہوش سڑک پر نکل آئے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۰۳). یہ شیشہ خالی ہے یا اس شراب میں کیف نہیں. (۱۹۴۴ ، نقش فرنگ ، ۴). حمید اللہ خان نے حافظ شیرازی کی ایک غزل کیف میں ڈوب کر اس طرح ترنم سے پڑھی کہ میں اس کے تاثر میں بالکل کھو گیا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۹۶). ۳. **حالت ، کیفیت ، نشاطی کیفیت.** ہر کوئی کتا اپنا کیف بہت مست. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۷).

ہو کیف کرے یو کیف کتا سیف
جو سب گون کئے سجن کے بن حیف

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۷).

کیف شگفتگی دے ، افسردہ خاطری کو
ہو جا ذرا ادھر بھی او عشوہ ساز ہو جا

(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۷۷). سر عبدالقادر نے بھی اس کیف کا حال جو جلسے پر چھایا ہوا تھا لکھا ہے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۷). ۴. **کسی شے کی وہ صفت یا حالت جس کی کمی بیشی کی تمیز صرف عقل سے تعلق رکھتی ہو جیسے گرمی ، ٹھنڈک ، مزہ ، بو ، رنگ یا علم و جہل وغیرہ.**

ماسوا سے سوا ہو کم جس کا
کیف جس کا ہو روح برق سے تیز

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۹). (ب) است. **نشہ آور چیز ، نشیلی چیز.** اگر زیادہ ہوشیار ہو اور کہہ یاد کرتا ہو اوس کو کیف دیوے یعنی افیون دانۂ خشخاش کے برابر گولی بنا کر کھلاوے. (۱۸۸۳ ، سیدگھ شوکتی ، ۲۲۳). [ع].

ـــ آگیں (ـــ مد ا ، ی مج) صف.
سُرور سے بھرا ہوا ، نشہ آور ، نشاط آور. بکھلا دینے والی کیف آگیں موسیقی ہمارے کانوں میں آ رہی تھی. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۶۸). [کیف + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

ـــ آور (ـــ مد ا ، فت و) صف.
رک : کیف آگیں ، نشہ لانے والا ، سرور پیدا کرنے والا

اس آہنگ کو مر النسادلا اور کیف آور بنانے کے لیے احساس ، خیال اور تجربہ کی فسوں کاری مفقود ہے . (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ۱۴۳) [کیف + ف : آور ، آوردن - لانا].

---چڑھنا محاورہ.
نشہ ہونا ، خمار ہونا.

سبزہ خط کی ترے کیف چڑھی ہے مجکوں
جاہتا ہوں لب شیریں کے شکر پاروں کو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۴۷).

---دان امذ (قدیم).
خانہ دار بیبی ، وہ ڈبا جس میں نشہ کی معجونیں وغیرہ رکھیں.

عقیق تالی کیرے مرتبان
سو لعل بدخشاں کیرے کیف دان

(۱۶۵۷ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰). [کیف + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---طاری ہونا محاورہ.
نشہ چڑھنا ، سرشاری میں مدہوش ہونا. خانۂ خدا نے اس کے دل میں گھر کرلیا وہ کشاں کشاں وہاں پہنچ جاتا اور داخل ہوتے ہی اس پر ایک کیف طاری ہو جاتا. (۱۹۷۲ ، آواز دوست ، ۹۹).

---کا کھیل ہونا امذ.
جانور کو نشہ آور شے پلا کر لڑانا. اور جو کہیں کیف کا کھیل ہوا تو بس ستم ہی ہو گیا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۲).
ف : کرنا ، ہونا.

---کھانا محاورہ.
نشہ کرنا. جو کوئی اس کتاب کا سمجھکا سانا ، کیا حاجت ہے اسے کیف کھانا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). نادان شراب پینے کی یا اور کیف کھانے کی پہلی خوشی اور فریب سے بھول جاتا ہے. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۶۸). کیف کھانا - شراب پینا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲).

---و کم (---و مع ، فت ک) امذ.
کیفیت و کمیت ، کس طرح اور کتنا.

کیف و کم کو دیکھ اے بے کیف و کم کہنے لگے
جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے

(۱۶۸۳ ، درد ، د ، ۹۱). آج یہ سرد کو بہت گرمجوشی کرتی ہے یہ حالت کیف و کم کیونکر دریافت ہو نشۂ بادۂ محبت سے سرمست پاتا ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰۷). کیونکہ میری حقیر ذات پر ان کے جو احسانات ہیں وہ کیف و کم کے احاطہ سے باہر ہیں. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۱). ایک ایسے دور میں ... شاعر کا کام زمانۂ حال کے اضطراب کو زندگی کے کیف و کم کو ایک دوام دینے کا رہ گیا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۰۵). [کیف + و (حرف عطف) + کم (رک)].

کَیفاً (ی لین ، تن ف بفت) م ف.
کیفیت میں ، شرور میں. جہنمیوں کا عذاب بھی کماً کیفاً نوعاً متفاوت ہو گا. (۱۹۳۲ ، تفسیر قرآن مجید ، شبیر احمد عثمانی ، ۶۷۷).

ایک شخص کے عمل سے جو محرک ظاہر ہوتا ہے وہ ان جذبات سے درجۂ شدت کے اعتبار سے نہیں بلکہ کیفاً بھی مختلف ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفہ اخلاقیات ، ۱۰۰). [کیف + اً ، لاحقۂ تمیز].

کیف (ی مع) امذ ، امث.
بوتلوں میں رقیق چیز بھرنے کا ایک آلہ جو اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے ، قیف ، پیک. پٹرول سہت ہوا میں تقسیم ہو کر کاؤ دم یا کیف نما میں داخل ہوتی ہوئی ہوا سے مل کر مکسچر میں تبدیل ہو جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۳۳). [قیف (رک) کا بگاڑ].

کَیفَر (ی لین ، فت ف) امذ.
بدی کا بدلہ ، پاداش ، سزا ، برائی کا بدلہ ، مکافات.

کیفی ہے تول جب کیف ہی ہوتا ہے کیفر قلب کوں
کیفی سو لب کوں کیف لگ ہوئے کیف کا معنی الخ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۷).

ذکر میں انتظام حق کی ترے
مترادف ترحم و کیفر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹۷). ورنہ کیفر اعمال ناشائستہ میں گرفتار ہو گے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۰۳). [ف].

---کِردار کس اضا (---کس ک ، سکر ر) امذ.
کیے کی سزا ، عمل کی پاداش.

جو سر اوٹھائیں عدو اوس کے خاک میں مل جائیں
ہر ایک حال میں پائیں وہ کیفر کردار

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۸). اس نابکار نابنجار سے میں خود بدلہ لوں گا اور سزائے کیفر کردار دونگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۹). [کیفر + کردار (رک)].

---کِردار تک / کو پہنچانا محاورہ.
بدی یا برائی کے انجام تک پہنچانا ، بدلہ لینا ، سزا دلوانا. وہ اس موقع کی تاک میں رہتی ہے کہ ... انہیں کیفر کردار تک پہنچا دے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی و تحقیقی جائزے ، ۱۹۳).

---کِردار کو پہنچنا محاورہ.
سزا کو پہنچنا ، کیے کی سزا پانا. اس حکم کی تعمیل سے ... بہت سی بے ایمانیوں کا پردہ فاش ہو جاوے گا اور بہت سے بدچلن عہدے دار کیفر کردار کو پہونچیں گے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۶۷). راجپوتوں کو شکست دینے کا تصور کیا تھا اس راجپوتی ستار میں اسی طرح کیفر کردار کو پہنچ گیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۲۲).

کیفی (۱) (ی لین) صف.
۱. کیفیت یا خاصیت سے متعلق ، نوعی ، نوعیتی (کمی کی ضد). ہم ان کے کمی اور ان کے کیفی خواص پر تفصیلی بحث کرتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۵۵). خم A اور خم E میں قدرے مشابہت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تخمینہ شدہ توانائی کم از کم کیفی طور پر (Qualitatively) درست ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۹۸). ۲. سرشار ، مست ، مخمور.

عمرا شراب پیا اتھا کیفی ، اپنے لشکر پر پڑ پھونکیا دعائے سیفی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۶۶).

پیا شہ پیالا اپے باس کنی
سو موہن بھی کیفی ہولی باس انی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۸).

اپنے شرابِ خرد کے کیفی ، نہ کرتوں دعوئے پختہ مغزی
نئے محبت کا جام پی توں کہ اب تلک ظرف خام ہے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).

کیفی ہو کیوں تو ناز سے پھر گرم رہ ہُوا
بَرسوں سے صوفیوں کا مصلّیٰ تو تہ ہُوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۱).

میں وہ کیفی ہوں کہ پانی ہو تو بن جائے شراب
جوشِ کیفیت ہے میری خاک کے پیمانہ میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۸).

خمخانۂ جاوید کے جو کیفی ہیں
وہ موت کو قاصدِ بقا کہتے ہیں

(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۱۳۱). [کیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَیفی (۲) (ی لین) ، (الف) امذ.
تھیلا ، تھیلی ، کُپّی. پیٹ پہ موکھا جو پیالہ یا کیفی کی شکل کا ہوتا ہے اسے جوالا مُکھ کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۲). (ب) صف. **تلوار رکھنے کی نیام ، خول.** زہرہ نے بھی جواب نہ دیا بلکہ خاموش خالد کی کیفی لی اور تلوار اتار کر الگ رکھ دی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۸۵). [کیف (ع : کہف = غار) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَیفے (ی لین) امذ.
چائے خانہ ، ریستوران ، قہوہ خانہ. زلزلہ ریستوران کے خانساماں نے اپنے گاہک جلال کو اپنے کیفے کے نزدیک رُکتے ہوئے دیکھ کر کہا. (۱۹۳۲ ، دانہ و دام ، ۱۸۶). خاص کر بمبئی کے کیفے ، کافی اور چائے خانہ اور نوجوان طبقے کی گھٹیا مغربی موسیقی ... دھنوں پر تیار کرنی پڑی ہوگی. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۶۵۶). [انگ : Cafe].

---ٹیریا (---ی مج ، سک ر) امذ.
وہ ہوٹل جہاں گاہک خود ہی ضرورت کی چیز نکال کر استعمال کرتا ہے ، اپنی خدمت خود کرتا ہے ، وہ ہوٹل جہاں کوئی بیرا نہیں ہوتا. بس سے اترے تو سب سے پہلے کیفے ٹیریا نظر آیا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۱). [انگ : Cafeteria].

کَیفِیَّت (ی لین ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
۱. (اُ) **کسی شے کی حالت (کمیت کی ضد).** اس کی کیفیت ہولو ، اپنے ذات میں کیوں رکھیا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۶). اب نہ تفرقانی کر تکمیت و کیفیت مضامین و بہندی اصطلاحات و استعارات و رنگین اصطلاح دیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). دو چیزوں کے اندازہ کی مقدار متناسب یعنی کمیت ، دوم کیفیت ، سوم مقدار حرارت جو اُس کو پگھلائے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۰). اس کی کیفیت معلوم نہیں اور سوال کرنا بدعت ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۵). دقیق فلسفیانہ مسائل مثلاً ... کمیت و کیفیت وغیرہ پر بحث ہوتی تھی. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۰۷). لیکن اس کو ،افسوس بدوش، کہنا خیال کو بجائے کیفیت کے کمیت کی طرف مائل کر دیتا ہے. (۱۹۹۱ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۷). (اُا) **حال ، احوال ، ماجرا.**

مخمور ہے ہنسے نہ ہنسے گل وہ صبح کوں
کیفیت آج یار سیں تابھی تو اپنی کہہ

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۰۳). جب ارادہ کیا ہے تو چند روز اور بھی کیفیتِ سفر دیکھنی چاہیئے. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۰۰).

کیفیت پوچھتے ہو کیا دل کی
آج ہر شے یہاں کی مُبہم ہے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۸). ۲. **مستی ، نشہ.** عجب کیفیت سے لڑ رہا ہے تمام آدم خوروں کو قتل کر رہا ہے. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۳). ۳. **تفصیل ، توضیح ، تشریح.** ورقہ نے حضرت سے پوچھا ... آپ نے ساری کیفیت بیان کی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۲). دو سو دو فرماں رواؤں کی کیفیت نہایت تحقیق اور جانفشانی سے قلمبند کی ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۳). ۴. **بہار ، رونق ، جوبن ، سُرور ، لطف ، مزہ.**

کیا مدہوش مجھ دل کوں انیدی نین ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیّت زمانہ نیم خوابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

بیان کیا کروں کیفیت اسقدر ہے کہ آج
ہر ایک دل کو ہے جوشِ سُرورِ عالم میں

(۱۸۲۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۴۰). طوائف ناچنے والیوں کو انعام میں دو شالے مل رہے ہیں بڑی کیفیت کا مکان ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۲۷). ۵. **لطف ، مزہ ، نشہ ، سُرور نیز لطف یا سُرور کی حالت ، بے خودی ، محویّت کا عالم.**

ہے بس کہ تری نین میں کیفیتِ مستی
یک دید میں کونین کوں بے ہوش کرے توں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).

تنکِ حُسنِ سبز سے اے میر
ساری کیفیتِ شراب گئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۳).

کب تک حجاب آنکھ ملاؤ پیو پلاؤ
کیفیت انجمن میں ہے ناؤنوش کی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۹).

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی
نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۶). پہلا تامّل فراق کا یہ شعر فارسی میں منتقل کیا جا سکتا ہے ترجمہ میں کیفیت اُردو سے کہیں زیادہ ہوگئی ہے. (۱۹۶۴ ، غالب کون ہے ، ۱۵۵). مگر اس کیفیت کے ساتھ یہ بھی ہوا کہ ایک عورت ڈانس کرنے کھڑی ہوئی. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۰۳). ۶. **وجد اور حال کی وہ حالت جو عموماً صوفیوں پر طاری ہوتی ہے.** خدا کا شکر کہ دل تمہارا معرفت کے نور سے

روشن ہوا اور کیفیت کا مزا ملا. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۳۸). لڑکے کا جسم مبارک پر ہونا کیفیت کے آثار سے تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۷). ۷. **طبیعت کی ترنگ ، جوش ، ولولہ.** اقبال مجھے اپنی اس کیفیت کا ایک لمحہ دے دیتے یا دے سکتے جس نے ان سے کبھی وہ نوحہ لکھوایا تھا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۹). ۸. **تفصیل.** اس کے پہلے ۲۸ جون کو سرے سوال پر کوتوال شہر سے کیفیت طلب ہوئی تھی. (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۳۶). ۹. **کتاب کے اجزا کی ترتیب ، درستگی.** کیفیت (Collation) جو جلدیں ، صفحات ... پر مشتمل ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۸۸). ۱۰. **آواز کی نوعیت جو ہر باجے میں الگ ہوتی ہے.** بہترین مثال موسیقی کی آواز کے اس فرق میں ملتی ہے جس کو کیفیت کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۵۱). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
لطف حاصل کرنا ، حظ اُٹھانا. مبتدی اس سے بڑا مزا پائیں گے ، اور تو مشق کیفیت بہت اُٹھائیں گے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۳). اب تک بڑی سیر دیکھی کیفیت اٹھائی ذلت نہیں پائی. (۱۸۶۶ ، شبستان سرور ، ۱ : ۳۸).

---اُٹھنا محاورہ.
مزہ ملنا ، لطف حاصل ہونا.

> ساقی پلا شراب جو کیفیں اُٹھیں
> مجکو بھی ہو سرور وہ بُت بے حجاب ہو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۶).

> محفلِ وعظ میں سنتا ہوں جو ہو حق اے شاد
> کیفیت اُٹھتی ہے مرغوں کی مجھے پالی کی

(۱۸۶۸ ، سخن بیمثال ، ۱۳۹).

---اُڑانا محاورہ.
عیش کرنا ، مزہ اُڑانا. دو کمرے تھے ایک تو دربار عام کے لیے اور ایک وہ کمرہ تھا جس میں وہ تنہا کیفیت اُڑایا کرتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۱۷).

---آنا محاورہ.
۱. **لطف محسوس ہونا ، مزہ آنا.** اس سمندر میں ہم کو بڑی کیفیت آئی ... شہر کے مکانوں اور باغوں سے زیادہ فرحت بخش ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۱۱). دیر تک ایک عالم میں وہاں بیٹھا رہا حضرت استاد ہمراہ ہوتے تو کیفیت آجاتی. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جنوری ، ۳۲). ۲. **بہار یا رونق کا عالم ہونا.**

> تجھ بہ شب جاگے ہے کیفیت جو کچھ آتی ہے صبح
> حُسنِ نورِ شمع کب اس طرح دکھلاتی ہے صبح

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷).

---بَنْد و بَسْت کس اضا (---فت ب ، سک ن ، و مع ، فت ب ، سک س) امث.
تحقیقات مکمل ہونے کی رپورٹ ، بندوبست کی رپورٹ (علمی اردو لغت ، مہذب اللغات). [کیفیت + بند + و (حرف عطف) + بست (رک)].

---پانا محاورہ.
لطف حاصل کرنا ، مزہ پانا. نہ زبان کچھ کیفیت نہ پاتی بلکہ آمیزش پا کر کچھ زبان اور کی اور ہو جاتی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶).

---دِکھانا محاورہ.
لطف دکھانا ، تماشا دِکھانا.

> پی پی کے مست ہوتے ہیں پیالے شراب کے
> کیفیت اس سے بڑھ کے بھلا کیا دکھائے عید

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۵۸).

---دینا محاورہ.
لطف یا مزہ دینا.

> جو جرعہ کش ہیں چشم سیہ مست یار کے
> کیفیت ان کو کیا یہ مئے خوشگوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۲).

---رَکْھنا ف م ، محاورہ.
بامزہ ہونا ، لطیف ہونا.

> ٹوٹے مئے رکھتی ہے اس میکدے میں کیفیت
> محتسب توڑ کے شیشے کو پشیماں ہو گا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۶).

---رَہْنا محاورہ.
رک : کیفیت ہونا. اور جو کچھ ہو آدمی مزے کا تھا دو گھڑی کیفیت رہتی تھی. (۱۸۸۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۶۳). کھانے کے بعد کچھ دیر تاش اور ہارمونیم باجے کی کیفیت رہی. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۸).

---طاری ہونا محاورہ.
بے خودی چھانا ، وجد طاری ہونا. سلمان شمعون کے پاس گئے اور واقعہ دہرایا شمعون پر ایک کیفیت طاری ہوئی. (۱۹۳۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۳۶). میں جب بھی تشیمن پڑھتا ہوں مجھ پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۳).

---طَلَب کَرْنا محاورہ.
(قانون) استفسار کرنا ، سرکاری طور پر دریافت کرنا ، بازپرس کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---کَرْنا محاورہ.
لطف دکھانا.

> کیفیت تو مرے غبار نے کی
> جب ہوا سے اُڑا سحاب ہوا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵۳).

---کی جَگَہ امث.
سیرگہ ، خوش نما و قابل سیر مقام ، بہار کی جگہ ، نظارہ گہ (فرہنگ آصفیہ).

---لُوٹنا محاورہ.
مزہ اُڑانا ، مزہ لُوٹنا.

فصلِ گُل ہے لُوٹیے کیفیت میخانہ آج
دولتِ ساقی سے مالامال ہے پیمانہ آج
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٣٣٩).

---میں رہنا محاورہ.
نشہ میں رہنا ، مدہوش رہنا ، بے خود رہنا ، نشے میں دُھت رہنا (علمی اردو لغت).

---نامہ (---فت م) امذ.
تحقیقاتی رپورٹ ، وہ تحریر یا وہ رپورٹ جس میں تمام حال احوال اور ماجرا درج ہو. صوبہ کے حساب کتاب سے متعلق آڈیٹر جنرل کے کیفیت نامے صوبہ کے گورنر کو بھیجے جائیں گے. (١٩٧٣ء ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ١٠٣). [کیفیت + نامہ (رک)].

---نویس (---فت ن ، ی مع) صف مذ.
واقعات و حالات قلم بند کرنے والا. ہر لشکر کے ساتھ ایک کیفیت نویس بھی ہوتا تھا. (١٩٦٠ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ١٠٢). [کیفیت + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
کیفیت لکھنا ، حالات لکھنا. (ب) مسل پر کیفیت نویسی اور مسودہ نویسی. (١٩٨٦ء ، اسلوب دفتری زبان ، ٥). [کیفیت نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
خوشی ہونا ، لطف یا مزہ ملنا ؛ وجد یا حال آنا ، بے خود ہو جانا. بادل پھٹ گیا اور چاند نکل آیا بعینہ جیسے ... معشوق نظر آ جاتا ہے بڑی کیفیت ہوئی. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ٥٥).
سبزہ ہو ، تم ہو ، شبِ مہ ہو ، شرابِ ناب ہو
پھر تو کیفیت ہو ، آئے اک مزہ برسات میں
(١٨٧٠ء ، الماس درخشاں ، ١٥١).

کیفین (ی لین ، ی مع) امذ.
قہوے یا چائے کے درختوں کا نباتی قلوی جُز ، کافین ، قہوین. اسپرین اور کیفین کھائی ، اس سے دماغی اذیت کم ہوئی. (١٩٢٣ء ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ٣١). جسم کیفین اور نکوٹین کی بے تحاشہ طلب سے سسک رہا ہے. (١٩٧١ء ، دیوار کے پیچھے ، ٨٥). [انگ : Cake Pan].

کیفیّہ (ی لین ، سک ف ، فت ی) امث.
(ادب) شاعری یا نثر کی وہ قسم جو رومانی ہوتی ہے اور جس میں انسانی جذبات اور کیفیات کی ترجمانی کی جاتی ہے. انشائیہ اور کیفیہ دونوں اصناف اپنی نوعیت کے موجب تاثراتی ہوتے ہیں. (١٩٨٨ء ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ١٣٣). [رک : کیف + یہ ، لاحقۂ تانیث].

کیقُباد (ی لین ، ضم ق) صف ؛ امذ.
عادل ، برحق ؛ عجم کا بادشاہ جس نے سو سال تک حکومت کی ؛ دہلی کے بادشاہ معزالدین کا لقب جو امیر خسرو کا ممدوح تھا.

مانا کون رتبۂ کیخسرو
رتبۂ کیقباد کیا ہونا
(١٨٧٠ء ، الماس درخشاں ، ١٠٠).
قدح کشاں صفت کیقباد و جم آئے
بہار مسندِ گُل سے اُٹھی کہ ہم آئے
(١٩٦٨ء ، غزال و غزل ، ٦٩). [ف].

کیک (ی لین) امذ.
ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بردار موذی کیڑا جو اکثر مرطوب مقامات پر پایا جاتا ہے یہ جانداروں کا خون چوستا ہے ، پسّو.
پشہ و کیک اور کھٹمل بھی
جن کے کاٹے اچھلی پھرتی تھی
(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ١٠٠٣). آدھی رات گزر گئی سبب کیکوں کے سونا نہیں ملتا. (١٩٠٨ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٩٦). [ف].

کیک (ی مع) امث.
چیخنا ، دیوانوں کی طرح چیخنا (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

---مارنا محاورہ.
کیکنا ، چیخ مارنا ، چیخنا (جامع اللغات).

کیک (۱) (ی مع) امذ.
١. **ایک ولایتی مٹھائی جو انڈا اور میدہ ڈال کے سانچے کے ذریعے تنور میں مختلف طرح کی پکائی جاتی ہے نیز کوئی کھانے کی میٹھی چیز جو روٹی کی شکل کی ہو.** ان کے یہاں تو آج ایک کیک بنوایا گیا ہے. (١٩٠١ء ، سنا ، ٢ : ٢٩٦). تمہارے لیے ایک ناشتہ دان سے کیک کا ایک ٹکڑا اور ٹھنڈی پھنکی جانے کی ایک پیالی مانگ لایا تھا. (١٩١٨ء ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ٩٥). دیکھیے بھائی جان باجی نے آپ کے لیے کیک بنا کر رکھا ہے آپ کو ضرور پسند آئے گا. (١٩٣٩ء ، شمع ، ٢١). یہ جکھیں یہ کیک اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے. (١٩٨٩ء ، جنگ ، کراچی ، ١٠ فروری). ٢. **کسی چیز کی ٹکیا.** کوئلہ فشارندہ میں لایا جاتا ہے جہاں پچک کر اس کے کیک بن جاتے ہیں. (١٩٣٨ء ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ٢٠٧). [انگ : Cake].

---پیسٹری (---ی مج ، سک س ، کس مج ٹ) امث ؛ ج.
بیکری کی میٹھی اشیا ، پیسٹری اور بسکٹ وغیرہ. کیک ... کا مرکب کیک پیسٹری بھی زبان زد خاص و عام ہے. (١٩٥٥ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٠٣). [کیک + پیسٹری (رک)].

---پین (---ی لین) امذ.
وہ پرات یا پرات جیسا برتن جس میں کیک بنائے یا گرم کیے جائیں. تیار شدہ آمیزہ کیک پین میں ڈال دیں اور چھری سے برابر کر دیں. (١٩٧٠ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٥٩٠). [انگ : Caffeine].

کیک (۲) (ی مج) امث.
ایک مکڑی جس کے کاٹنے سے سرخی پیدا ہوتی ہے. تیسری کو کیک کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے ... سر میں درد ہونے لگتا ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٠٢). [مقامی].

کَیک (فت ک ، کس مع ی) صف.
کئی ایک . کتنے . اسی طرح سے کیک مہینہ وس مکتب میں تربیت ہوتا تھا . (۱۸۰۱ ، قصہ گل و ہرمز ، ۱۵) . [کئی ایک (رک) کی تخفف].

کیکا (۱) (ی مج) امث.
سور کی آواز یا چیخ (پلیٹس) . [حکایت الصوت].

کیکا (۲) (ی مج) امذ.
بچہ ، لڑکا . سوالر میں کیکا اکثر بچوں کو کہتے ہیں . (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۸۰) [غالباً ؛ کاکا (رک) کا بگاڑ].

کیکانتی (ی مج ، فت م) امث (قدیم).
رام چندر جی کی سوتیلی ماں جس نے انھیں بن باس دلایا ؛ مراد : بات کا بتنگڑ بنانے والی جھوٹی عورت . جھوٹیاں باتاں کتی ، کیکانتی ، لوتری ، چاڑی خور ، دل میں کچھ ہور موں سیں کچھ ہور . (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۹) . [مقامی].

کیکاؤ (ی مج ، و مج) امذ.
کوکو ، کوکو کا درخت . کوکو کے درخت کو کیکاؤ (Cacao) کہتے ہیں . (۱۹۶۷ء ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۷۳) . [انگ : Cacao].

کیکاؤس (ی مج ، و مج) امذ.
(لفظاً) عادل و نجیب ؛ (مجازاً) ایران کا ایک مشہور بادشاہ جو رستم کے زور پر ساری عمر افراسیاب سے لڑتا رہا .

شاد ہے دل گردش چشم بتاں سے واسطی
دور ساغر کو سمجھتا ہے یہ کیکاؤس رقص

(۱۸۹۷ء ، کلیات واسطی ، ۱ : ۹۵) . اس کا بیٹا کیکاؤس سربرآرائے عجم ہوا . (۱۹۲۹ء ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۲) . [ف].

کیکَڑا (ی مج ، فت ک) امذ.
جھینگا مچھلی کی ایک بڑی سمندری قسم جس کے دس پیر اور ایک لمبی دم ہوتی ہے ، ایک قشریہ جو کھایا جاتا ہے . ابتدا میں اس کا رنگ نیلگوں سیاہ اور ابالنے کے بعد سرخ ہو جاتا ہے . لابسٹر (انگ : Lobster) . کیکڑے (Crabs) کیکڑے (Lobsters) اور جھینگے (Prawns) ایسے قشریے ہیں جن سے کم و بیش ہر انسان واقف ہوتا ہے . (۱۹۶۹ء ، قشریہ ، ۱۳) . [مقامی].

کیکٹس (ی مج ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
ایک خاردار پودا ، ناگ پھنی . کیکٹس کے کانٹے اسے پھول دکھائی دینے لگے تھے . (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۷۸) . [انگ : Cactus].

کیکَر (ی مج ، فت ک) امذ.
درمیانے قد کا ایک درخت جس کی اونچائی عام طور پر چالیس فٹ اور قطر چار پانچ فٹ ہوتا ہے ، اس کے پتے باریک ، کانٹے لمبے اور پھول زرد رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں اور چھال پتلی صاف اور سرخی مائل ہوتی ہے عموماً ریتلی اور کنکریلی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے ، ببول.

تھا حدیبیہ میں یک کیکر کا جھاڑ
شہ سے وہاں بیعت کئے وہ یانوں کاڑ

(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۲) .

ناسازی و خشونت جنگل ہی چاہتی ہے
شہروں میں ہم نہ دیکھا بالیدہ ہوتے کیکر

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۲۸) . مسلمان (ایک کیکر کے) درخت کے تلے تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے (۱۸۹۶ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳۱) . کھیت ہوتا ہوں اور اس کے آس پاس کیکر اور بیری کے کانٹوں کی باڑ لگاتا ہوں . (۱۹۱۸ء ، جھگیاں اور کدکدیاں ، ۹) . اکا دکا لوگ خاموشی سے کیکر کی داتن چباتے ہوئے آ جا رہے تھے . (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۱۵۱) . [مقامی].

کیکَر (ی مج ، فت ک) . (الف) صف.
بھینگا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . (ب) م ف . کچھ ، جو کچھ (جامع اللغات) . [س : किंकिर].

ـــ کیکر ڈھرو ناؤں کنڑا اوڑھ لے سارا گانو کہاوت.
بات ایک ہی ہے ، کسل کو کسی نام سے پکار لو سارا گانو اسی کو استعمال کرتا ہے ، نام میں کیا رکھا ہے اہمیت کام کو ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

کیکڑا (۱) (ی مج ، سک ک) امذ (قدیم).
رک : کیکڑا (پلیٹس) . [کیکڑا (رک) کا ایک املا].

کیکرا (۲) (ی مج ، سک ک) صف (قدیم).
دوسرا کوئی اور (جامع اللغات) . [مقامی].

کیکَری (ی مج ، فت نیز سک ک) امث.
۱. چھوٹا کیکر ، کیکر کا پودا . اس کی ٹہنیاں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اور چھتر سرو نما ہوتا ہے بعض اس کو سرد کیکر یا کیکری کہتے ہیں . (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۱ : ۳) . ۲. ایک قسم کی سلائی جو کپڑے کو کتر کر کلی دار شکل کی پھلکاری یا کنگرے بیچ اس کے اندر بنا دیے جاتے ہیں (یہ کیکر کے پتے یا آرے کے دندانوں سے مشابہ ہوتی ہے) پائنچوں میں بیل دار کنارہ ، کناریے پر کیکری ، کیکری پر بانکڑی کی پینک . (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۲) . میری خوشی کے لئے باریک باریک کام تم بناتی ہو ، کیکری تمہاری مجھے پسند ہے (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۳۰) . نی زنیب کا چوڑی دار پائجامہ جس کی سیونوں پر ہاتھ سے کیکری کی سلائی ہوتی تھی . (۱۹۸۷ء ، سدا کر چلے ، ۱۸) . ۳. (سنگ تراشی) سنت کاری کے کام میں سہرے کے اوپر حاشیے کی کگور پر بنے ہوئے تکونے نقش (امید ، ۱ : ۷) . ریتوں کا قطر اور مطلوبہ تعداد زنجیری اور کیکری دونوں ریوٹ جوڑوں کے لیے معلوم کرو . (۱۹۳۰ء ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۹۱۶) . [کیکر (رک) کی تصغیر].

ـــ بنانا / کاڑھنا ف م.
کپڑے پر کنگرے بنانا (نور اللغات) .

کیکڑ (ی مج ، فت ک) امذ (قدیم).
رک : کنکر (پلیٹس). [کیکر (رک) جس کا یہ متبادل ہے].

کیکڑ (ی مج ، فت ک) امذ.
ایک قشریہ جو جھینگے کی قسم کا اور کیکڑے (لابسٹر) سے مشابہ اور چھوٹا ہوتا ہے ، اس کے سامنے کے پیر چنگال کی شکل کے ، رنگ عام طور پر سبزی مائل اور جسم پر بڑے اور چھوٹے اُبھار موجود ہوتے ہیں ، میٹھے پانی میں پتھریلی جگہوں پر ملتا ہے (انگ : Cray fish) کیکڑ اصل (Lobster) نہیں ہے بلکہ اس کو (Cray Fish) یا (Craw Fish) کہتے ہیں یہ جسامت میں زیادہ سے زیادہ ایک فٹ ہوتے ہیں (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۶۷). [مقامی].

کیکڑا (ی مج ، سک ک) امذ (سـ کیکڑہ).
۱. ایک آبی کیڑا جس کے دس پیر ہوتے ہیں ، عام طور پر سمندروں میں پایا جاتا ہے صاف پانی اور بعض حالات میں خشکی پر بھی ملتا ہے ، (عموماً) کتھئی اور نیلے رنگ کا کیکڑا پایا جاتا ہے
کیکڑا اور کُتّا دریائی اور مینڈک اور سُور دریائی لیکن سور دریائی اونکے نزدیک مکروہ ہے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۸).
کیکڑوں کو نکلنے سے پہلے اُن کے دانت اور پیر توڑ دیے جائیں . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۸). جھینگا ، کیکڑا اور کیکڑ جن کا ذکر اس جگہ کیا جائے گا وہ مچھلی سے کوئی تعلق نہیں رکھتے . (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۶۶). ۲. برج سرطان.
کیکڑا ... اس برج کی علامت ہے جس میں سورج ۲۱ جون کو داخل ہوتا ہے . (۱۹۶۷ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۸۰). [س : कर्कटक].

---مَنڈل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
خط سرطان (علمی اردو لغت). [کیکڑا + منڈل (رک)].

کیکڑہ (ی مج ، سک ک ، فت ڑ) امذ.
رک : کیکڑا. دریائی سرطان یعنی کیکڑہ. (۱۸۴۳ ، مفیدالاجسام ، ۸۵). [کیکڑا (رک) کا ایک املا].

---جُوں (---و مع) امث.
(حشریات) ایک طفیلی کیڑا جو انسانی جسم پر پایا جاتا ہے (لاط : Thirus Pubis). ایک اور نوع تھائی رس پیوبس (Thirus Pubis) بھی جسے عام اصطلاح میں کیکڑہ جوں (Card Louse) کہتے ہیں انسانوں پر پائی جاتی ہے . (۱۹۶۸ ، حشریات ، ۳۰). [کیکڑہ + جوں (رک)].

---سَحابِیَہ کس صف (---فت س ، سک ب ، فت ی) امذ.
(فلکیات) ایک گیس کا گرد جو ایک ستارے (سوپرنووا) کے پھٹنے سے پیدا ہوئی تھی (انگ : Carb Nebula). ایک سوپر نووا (Super Nova) دھماکہ کے ساتھ پارہ پارہ ہو گیا تھا ، اس سے جو گیس کا گرد پیدا ہوئی اسی کو کیکڑہ سحابیہ (Crab Nebula) کہتے ہیں . (۱۹۶۵ ، فروائد سائنس ، ۲ ، ۳ : ۲۰). [کیکڑہ + سحابیہ (رک)].

کیکنا (ی مج ، سک ک) ف ل.
چیخنا ، چلانا ، کُوکنا ، کلکاری مارنا (بندر کے بولنے کو کہتے ہیں) (پلیٹس ، فرہنگ آصفیہ). [کیک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کیکواسہ (ی لین ، سک ک ، فت س) امث (سـ کیکواسہ).
ایک قسم کی گھاس جس سے کھٹمل اور پسّو بھاگ جاتے ہیں (عموماً بستر پر ڈالتے ہیں). کیکواسہ ، یہ مشہور گھاس ہے ، اگر اسکو بستر میں رکھدیں تو کھٹمل پرجس ہو جاتے ہیں . (۱۸۷۵ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۰۴). [کیکواسہ (رک) کا ایک املا].

کیکواس / کیکواشہ (ی لین ، سک ک / فت ش) امث.
رک : کیکواسہ . کیکواس بغیر ہائے آخر کے بھی آیا ہے ، یہ لفظ فارسی زبان کا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۶). کیکواشہ ... ایک جداگانہ روئیدگی ہے اس کو بچھا دینے سے پسّو بھاگ جاتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۶). [ف].

کیکُون (ی مج ، و مع) امذ.
ابریشم کا کویا . غوغاہ (کیٹرپلر) بعض صورتوں میں ایک ریشمیں سنہ اپنے لیے تیار کر کے جسے لحاف (کیکون) کہتے ہیں ... ایک خواب کی حالت میں غافل ہو جاتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۱). [انگ : Cacoon].

کیکَتی (ی لین ، فت ک) امث.
رک : کیکٹی (د کھنی اردو کی لغت ، فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

کی کی امث.
بعض پرندوں کی آواز . یہ خوش الحان اگن ، یہ کرسل ... یہ کھٹ بڑھئی اور ڈومنیاں ڈیک پر چڑھتی ہوئی کی کی کر رہی ہیں . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۳). [حکایت الصوت].

کیکی (۱) (ی مج) امذ.
مور (پلیٹس). [س : केकी].

کیکی (۲) (ی مج) امث.
پتلی تیز نوک.

ڈھلے تجہ نین میں کیکی سنو بن ڈوری جکڑ پھرتا
نول نرگس کنول میں اس و مانا ہو بھنور پھرتا
(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۴۴).

دلبر کے مکھ میں کیکی نین سحاب خوش نیاز
تو حسن کے چمن کول دتنا ہے آب خوش نیاز
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۹ (ب)).

آنکھوں میں کیکیاں کالیاں سے مس بھوڑ ڈالوں گی
ترے سر کے یہ سب بالاں سبھی میں توڑ ڈالوں گی
(۱۸۰۰ ، قصہ کال اور گوری کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۹۳۷)). [مقامی].

کے گا ف (قدیم).
کبھی گا (قدیم اردو کی لغت). [کبھی گا (رک) کا قدیم املا].

کیگل (ی لین ، کس گ) امث.
(اینٹ سازی) بُھس ملا کر تیار کیا ہوا گارا ، آلن (ا ب و ، ۱ : ۸۹). [کہگل (رک) کا بگاڑ].

کَیل (ی لین) امذ.
۱. (خصوصاً) غلّہ تولنے کا ایک پیمانہ نیز وہ پیمانہ جس سے خشک چیزیں اور مائعات تولتے ہیں.

کیل دو رکھتا تھا یک کیل کلاں
جس سے غلّہ مول لیتا تھا تہاں

(۱۸۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۸۶). معاوضہ تنی سالانہ دو سو کیل غلّہ اور سو درہم مقرر تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۳).
۲. ناپنا ، تولنا. اصحاب مدین اور ایک دو گروہ تھے اصحاب ایک بت پرست تھے اور کیل و وزن میں خیانت کرتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۹). [ع].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
تولنا ، ناپنا.

کر جو کبھا ہر چیز تول
غلّا اچھی تو کیل کر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۷۲).

کِیل (ی مع) امث.
۱. (اَ) دو چیزوں میں جوڑ بٹھانے والی سلاخ خواہ دھات کی ہو یا کسی اور شے کی ، لوہے کی کھونٹی ، میخ ، کوکا. مقراض کہ اس میں کیل مرکز حرکت ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۷).

نکالے اسے کوئی ایسا لُہار
مرے دل میں الفت کی اک کیل ہے

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۲). کبھی یہ کیل گھماتے کبھی وہ کیل ڈھیلی کرتے کہ اتنے ہی میں گیان شنکر کمرہ میں داخل ہوئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵۶). بجے بڑے ہنرمند تھے کیل ٹھونک کر کچھ آبیرے لگا کر کسی نہ کسی طرح لکڑیاں جوڑ لاتے. (۱۹۸۸ ، طوبیٰ ، ۳۸۶). (اَا) دو نوکی کیل (پلیشی).
۲. لوہے یا لکڑی کی میخ جو چکی میں لگی ہوتی ہے ؛ (کنایۃً) مرکز.

فتنے کیل پہ گیان کے کھڑے ہیں
کیوں یا سکیں ان کوں جے بڑے ہیں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵). ۳. جمی ہوئی پیپ کا ڈورا جو پھوڑے پھنسی یا مہاسوں سے نکلتا ہے ، اس کے نکل جانے کے بعد پھوڑا ٹھیک ہونا شروع ہوتا ہے.

افشاں کے ذرّے جلد سے پیوستہ ہو گئے
کیا کوفت کا ہے کام مہاسے کی کیل میں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۰). کورینی بیکٹیریم ایکنی یہ جراثیم انسان کے چہرے اور جسم پر ہونے والی پھنسیوں (کیلوں ، مہاسوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۸۷). ۴. ناک کے نتھنے میں جڑاؤ یا سادہ زیور ، لونگ ، پھلی.

حُسن دس حصّے بڑھا نقطہ میں سمجھا اور الف
کیل کا جب تک نظر آیا تمھاری ناک پر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۰). ناک میں ہیرے کی کیل؟ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۶۳).
کلی یہ بیلے کی کس ادا سے ، پڑا ہے شبنم کا ایک موتی
نہیں یہ ہیرے کی کیل پہنے ، کوئی پری مسکرا رہی ہے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۳). دل کی مہترانیوں کا قیاس آج کل کی مہترانیوں پر نہ کیجیے ، ان کی زبان ہی ستھری نہ تھی کپڑے بھی صاف ستھرے پہنتی تھیں ... کانوں میں نئے بالیاں ، ناک میں سونے کی کیل. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۲).
۵. لمبی کتری ہوئی چھالیا یا لونگ وغیرہ جو گلوری بند رکھنے کے واسطے لگا دیتے ہیں. لکھنؤ کی کیل خود پان میں پوشیدہ رہتی ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳۰). بالائی کے اوپر کی پرت کی گلوری بناتا تھا اور پستہ کی کیل لگاتا تھا. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۵۳). ۶. آموں میں سب سے چھوٹا آم (جو سب سے پہلے پکتا اور ٹپکتا ہے). (نوراللغات).
۷. (نیاری) صاف شدہ چاندی کی اینٹ ، پنجر ، تھوبی (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۰). ۸. (سورج کی) پہلی کرن. ابھی دھوپ کی کیل نہ پھوٹی تھی کہ مُشقیں باندھے فرانسیسی پل پر نظر آنے لگے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۰). ۹. (جہاز رانی) پال کا رسّا جس سے بادبان کا کوئی گوشہ باندھ دیا جائے نیز وہ گوشہ جس سے یہ رسّا بندھا ہو (انگ : Tack). جہاز اپنے بائیں کاندھے کا بوجھ بھی سمندر کی نذر کر کے اپنی کیل پر سیدھا کھڑا ہوچکا تھا. (۱۹۷۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۹۰). ۱۰. مراد : کنجی.

ایسے میں یکّہ گیانی آوے
سد گیان کی کیل کوں لگاوے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۸). ۱۱. کاجر کے اندر کی جڑ پہلے کاجروں کو چھیل کر ان کی کیل نکال ڈالو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۹۵).
۱۲. سلاخ نما میخ جو سائیکل یا گاڑی کے پہیے کی بٹی پر لگی ہوتی ہے. ایک کیل جو گاڑی کے پہیے کی بٹی پر نصب ہو. (۱۸۸۳ ، مقاصد علوم ، ۷۲). ذرا آگے بڑھے تو ایک صاحب بائیسکل پر جا بیٹھے تھے لہٰذا ہم اُچک کر کیل پر پیچھے کھڑے ہو گئے. (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ چغتائی (نگار ، کراچی ، مارچ ۱۹۸۸ ، ۱۳)). ۱۳. (معماری) لوہے یا لکڑی کی بے نوک کی کھونٹی (انگ : Dowel). پتھر کے ستون ... ہر دو پتھروں کے درمیان کیل (Dowel) دے کر بنائے جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۷). ۱۴. وہ میخ جو جوتے کے تلے میں لگائی جاتی ہے تاکہ پھسلنے سے بچ جائے (انگ : Spike). جرمن کیلیں بھاری جوتوں میں کیاریٔے سے احاطے اور احاطے سے واپس کمرے میں آتے جاتے تھے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۳۱۸). ۱۵. تارکول ، ڈامر ، قیر (انگ : Tar). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۱۰۵).
۱۶. بسلم (ماخوذ : جامع اللغات). ۱۷. منتر ، نشتر (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : कीला].

---بلونجے (---فت ب ، و مع ، مغ) امذ ا ج.
کیڑے مکوڑے ، گھسیٹواں خط ، خراب لکھائی ، آڑھا ترچھا ، بے ترتیب ، بے ڈھنگا. کیل بلونجے کچھ نہ کچھ لکھنا اُن کا فرض اور اس پر تیر دینا ممتحن کا کام. (۱۹۳۰ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۹۰). [کیل + بلونجے (تابع)].

---بھیڑی (---ی مع) امث.
(دباغت) اس بھیڑ کی کھال جو مذبح میں ذبح کی گئی ہو. کیل خانے میں ذبح ہونے کے بعد اس کا نام کیل بھیڑی ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تباقی دباغت ، ۱۰۳). [کیل = بھیڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پُرزے (---ضم پ ، سک ر ، ی مج) امذ ا ج.
کسی مشین کے اجزا ، کل پرزے ؛ (کنایۃً) انسانی اعضا. گویا گھر ایک کل تھی جس کے کیل پرزے سب درست اور اس کل کی کنجی اصغری کے ہاتھ میں تھی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۸۲). اس حکومت کی کل اور اس کے کیل پرزوں سے ... واقفیت پیدا کی. (۱۹۰۳ ، تمدنِ ہند (مقدمہ) ، ۹). [کیل + پرزے (پرزہ (رک) کی جمع)].

---ٹُھکنا ف ل.
کیل ٹھونکنا (رک) کا لازم ، کیل لگنا (علمی اردو لغت).

---ٹھوک دینا / ٹھوکنا / ٹھونکنا محاورہ.
کسی سخت چیز میں کیل گاڑنا ، چھلنی کرنا ؛ بندش لگا دینا. جب ترکوں نے قلعے کو خالی کیا تو صف شکن میں کیل ٹھوک دی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۸). قبا کا بند اگر ہوا سے جنبش کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ کوئی شخص کلیجے میں کیل ٹھوک رہا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۹۸). بچے اُڑنے ہنرمند تھے کیل ٹھونک کر کچھ آبیڑے لگا کر کسی نہ کسی طرح لکڑیاں جوڑ لائیں. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۸۹).

---خانہ (---فت ن) امذ.
مذبح ، ذبح کرنے کی جگہ. کیل خانے میں ذبح ہونے کے بعد اس کا نام کیل بھیڑی ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تباقی دباغت ، ۱۰۳). [کیل + خانہ (رک)].

---دار صف.
جس میں کانٹے یا کیلیں لگی ہوں ، خاردار. مملکت میں رہنے والی مخلوق اس دیو کے کیل دار جوتوں کی ٹاپوں کے نیچے کچل رہی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۸۶). [کیل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
۱. **کیل گاڑھنا ، جادو یا منتر کے زور سے کسی شخص کو اپنے خلاف بولنے سے باز رکھنا ، منہ بند کرنا.**

مانس جھیلتے ہیں ظلم سہتے ہیں مگر چپ ہیں
کسی نے کیل دی ہے کیا زباں اہلِ محبت کی

(۱۸۹۸ ، تجلیات عشق ، ۲۵۵). ۲. **مکان کے کونوں میں منتر پڑھ کر کیلیں گاڑنا تا کہ وہاں آسیب کا اثر نہ ہو.** سارے مکان کو کیل دو. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۹۰). ۳. **کیل جڑنا یا ٹھوکنا ، کیل لگانا ؛ قابو میں لانا ، بس میں کرنا ، دو چیزوں کو کیل سے جوڑنا.**

ہیں یہ سوار یوں ہوا فیل
جس طرح کسی کو کوئی دے کیل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۷). دوسری کہتی ، واہ! میں نے اُسے کیل دیا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۹). ۴. **آنے جانے سے روک دینا ، کسی چیز میں گاڑ دینا ، منجمد کر دینا.** واہ تم تو اندھا بنانے میں جا لگی تو موؤں کے لیے کیل دیتی. (۱۹۰۱ ، راحت زمانی ، ۵۹). شادی کا لفظ سن کر ، جیسے اُسے کیل دیا گیا ہو. (۱۹۸۸ ، یوروکریٹ ، ۹۷).

---ڈالنا محاورہ.
۱. **قابو میں کرنے کے لیے عمل پڑھ کر کیل گاڑنا ، بس میں لانا ، قابو کرنا.**

جنھوں کوں ہات لگا اسمِ اعظمِ اصلی
خیالِ غیر کے سایے کوں کیل ڈالے ہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۶). ۲. **سانپ کو منتر کے زور سے کاٹنے یا ڈسنے کے قابل نہ رکھنا.**

وصل کی شب یار کی کاکل کا کالا کیا ڈسے
ہم نے پڑھ کے سحر اُس کو کیل ڈالا کیا ڈسے

(۱۸۸۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۱۷۱).

---رکھنا محاورہ.
روک رکھنا ، بند رکھنا.

زباں کیل رکھی ہے میری محبت نے
زمانہ دوست سہی رازدار کیونکر ہو

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی) ، ک ، ۱۲۹).

---کا کھٹکا نہ / نہیں ہونا محاورہ.
کسی طرح کا کھٹکا نہ ہونا ، ذرا بھی خوف و اندیشہ نہ ہونا.

دُر دہن کے لیے خامشی مناسب ہے
یہی ہے قفل نہیں جس میں کیل کا کھٹکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). یہ رات بھر اُسی باغ میں باآرام تمام رہا ، کیل کا کھٹکا نہ ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۳). بارہ سال کی مدت میں ان کے انتظام کی خوبی سے دہلی اور نواحِ دہلی میں کیل کا کھٹکا بھی نہ ہوا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۸۸).

---کا کھٹکا نہیں فقرہ.
ذرا بھی اندیشہ نہیں ؛ ایسا انتظام اور رعب داب ہے کہ کوئی کیل تک نہیں چرا سکتا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کانٹا / کانٹے (---مغ) امذ.
۱. **ہتھیار ، اوزار ، اسلحہ نیز طور طریقے.** غرض درجۂ خاص کی طوائف ہونے کا کوئی کیل کانٹا ایسا نہ تھا جو اُن کے ہاں درست نہ کیا گیا ہو. (۱۹۳۰ ، عزمی ، انجام عیش ، ۳۸). ۲. **بچوں کا ایک کھیل جس میں چھپ کر اور چھپا کر دیواروں ، کواڑوں اور**

ٹھیکیوں وغیرہ پر لکیریں یا نقطے ڈالتے ہیں پھر میعادِ مقرر کے بعد انہیں گنا جاتا ہے جس فریق کی لکیریں زیادہ ہوتی ہیں وہ جیت جاتا ہے ، جو چھوٹے چھوٹے بچے ...... کبڈی ، کیل کانٹا ..... کھیلتے تھے ... اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے . (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۹). ۳. ایک قسم کا زیور (نوراللغات). ۴. گھسیٹ ، گھسیٹواں لکھا ہوا ، خراب لکھائی (فرہنگِ آصفیہ). ۵. (أ) پُرزے ، یہ بحیثیت اپنے کمال کو پہنچ کر اس قوی جہاز کے تمام تختوں کو جس کے کیل کانٹے نہایت ڈھیلے ہو رہے ہیں پاش پاش کر دینگی . (۱۸۷۹ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، علیگڑھ ، ۳). (اا) عناصر ، اجزا . دیندار آدمیوں میں بھی ... ہوں یا خود اپنے مذہب کے کیل کانٹوں سے مورخانہ یا فلسفیانہ واقفیت رکھتے ہوں . (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۲۰۸). ابھی تک آپ کی سمجھ میں ہمارے یہاں کے رسم و رواج کے کیل کانٹے نہیں آئے . (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۴۷). ۶. اختیار ، انتظام . ارے بھئی اوس کے ہاتھ میں تو سارا کیل کانٹا تھا . (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۳۸). [کیل + کانٹا / کانٹے (رک)].

---کانٹے دُرُست کرنا ف م ؛ محاورہ.
کل پرزے ٹھیک کرنا ، مرمت کرنا نیز ہتھیاروں یا اوزاروں کو نئے سرے سے ٹھیک کرنا . تقریباً ایک ہفتہ اسباب لادنے اور جہاز کے کیل کانٹے درست کرنے میں صرف ہوا . (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۱۲۹).

---کانٹے سے دُرُست / لیس ہونا محاورہ.
ہتھیاروں یا اوزاروں سے لیس یا اپنے متعلقہ ساز و سامان کے ساتھ تیار ہونا ، مسلح ہونا ، ہر طرح پر تیار ہونا . جوان سب ہتھ چھٹ کل جلے کیل کانٹے سے درست . (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۷۸). ریل پر بڑی ہوشیاری لازم ہے مسافرت خالہ جی کا گھر نہیں کیل کانٹے سے درست آٹھوں گانٹھ کمیت ہونا چاہیے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲).

---کانٹے سے لیس م ف.
مسلح ہتھیار بند ؛ ضروری ساز و سامان یا اوزاروں کے ساتھ تیار . ریاست کے چلتے پرزے کیل کانٹے سے لیس ہوئے . (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج (خط بنام نظام دکن) ، سجاد حسین ، ۵۲). دس ہزار جاں نثاروں کو ... دشمن پر آگ برسانے کے لیے کیل کانٹے سے لیس کر دیا گیا . (۱۹۵۹ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۵۰). پولیس کیل کانٹے سے لیس ہو کر پہنچ گئی . (۱۹۸۸ ، تبسم زیرِ لب ، ۱۵۶). اف : کرنا ، ہونا.

---کانٹے سے ہُشیار / ہوشیار م ف.
رک : کیل کانٹے سے لیس . سب اپنے کیل کانٹے سے ہوشیار دیکھو کسی بات کی کمی نہ ہو . (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۳۹).

وہ دن اڑ گئے ، ہوں خبردار اب
رہوں کیل کانٹے سے ہُشیار اب

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۷۷).

---گاڑنا ف م ؛ محاورہ.
کسی چیز میں کیل داخل کرنا ، بندش لگانا .

کہاں صنعت ہیں ایسی ہُنر کی تمثیل
قلم ہی میں قلم کی گاڑ کر کیل

(۱۹۸۵ ، غزل (مجروح سلطان پوری) ، ۱۰۱).

---گڑنا ف م ؛ محاورہ.
کیل گاڑنا (رک) کا لازم ، کیل داخل ہونا ، بندش ہونا.

سب سُوئیاں چُن لیں مری پلکوں سے کسی نے
اک کیل ابھی تک مرے ماتھے پہ گڑی ہے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۹۳).

---گھر (---فت گھ) امذ.
وہ جگہ جہاں مویشی ذبح کیے جاتے ہیں ، مذبح ، مذبح خانہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [کیل + گھر (رک)].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
کیل گاڑنا ، کیل ٹھونک کر بند کر دینا . قسم کھاکے کہتا ہوں تا جب سنیے گا یہی سنیے گا کہ خواجہ بدیع صاحب نے توپ میں کیل لگا دی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۷۷).

---لگنا ف م ؛ محاورہ.
کیل لگانا (رک) کا لازم ، کیل ٹھکنا (جامع اللغات).

---نکالنا ف م ؛ محاورہ.
۱. پھنسی یا مہاسے کو دبا کر اس کے اندر سے پیپ کا خشک مادہ نکالنا ؛ گڑی ہوئی میخ کو باہر کھینچنا . زینہ کی چھاتیوں کے دونوں سرے ملتے اور کیلیں نکالتے ہیں . (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۰). ۲. مار مار کے پھر کس نکال دینا ، خوب ٹھیک بنانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

کیل (۱) (ی مع) امذ.
دیودار کی قسم کا ایک درخت جس کا کوئلہ (ہمالیہ میں) لوہا پگھلانے کے لیے اور لکڑی عمارتی سامان بنانے کے کام آتی ہے.

ہرا بھرا وہ کیل بن قریب کوہسار ہے
وہ داہنے ہے چشمہ اور وہ بائیں آبشار ہے

(۱۹۱۳ ، نیرنگ جمال ، ۳۲). [س : कील].

کیل (۲) (ی مع) امث.
کھیل ، تماشا ، تفریح ، ناز نخرے ، مباشرت (ماخوذ : پلیٹس). [کھیل (رک) کا محرف].

کیلا (۱) (ی مع) امذ.
۱. کھونٹا ، بڑی میخ . سوراخ دار زخم ... تیز نوکدار چیزوں کے گوشت میں گھس جانے سے پیدا ہوتے ہیں ، اس کی مثال یہ ہے کہ جب لکڑی کی چیپ یا کیلا پیر میں چُبھ جاتے . (۱۹۱۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۲۷). ۲. انچ کی سلیٹ کی صورت میں کیلے کا سُوراخ سرے سے ... ہٹ کر ہوتا ہے . (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۷۳). ۳. (بیلداری) چونا چکی کی لاٹ کا سرا اٹکانے کی میخ ، مال ، کیلی (اب و ، ۱ : ۸۹).

۲. گوشت خور جانوروں کے وہ دونوں بڑے نکیلے دانت جن کے ذریعے وہ گوشت کاٹتے یا شکار پکڑتے ہیں ، داڑھ اور دانت کے درمیان کا دانت ، کچلی. گوشت خور جانوروں میں خاص دانت ہوتے ہیں جن کو کیلے کہتے ہیں (۱۸۹۵ء ، فزیالوجی ، ۲۹). کاٹنے والے دانتوں کی قطار کے دونوں جانب ایک ایک کیلا ہوتا ہے (۱۹۳۲ء ، عالمِ حیوانی ، ۱۰). شیر نے تڑپ کھائی ... اور دانتوں کے کیلے ریچھ کی کمر میں ... کھبا دیے (۱۹۴۳ء ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۹). ۳. (موچی) سینے سے پہلے کُھری میں چھیونے کا آلہ (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۶ : ۱۶۳). [کیل (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کیلا (۲) (ی مج) اسث.
۱. چھوٹی میخ ؛ چھوٹی کھونٹی (پنبش). ۲. پتلی ، چپٹی ، چھوٹے سر کی کیل ، کوکا ؛ انگ : Brad (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۰). [رک : کیل (۱) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کیلا (۳) (ی مج) اسذ.
(حیوانیات) جھینگے ، کیکڑے یا بچھو وغیرہ کا پنجہ. بعض چلنی ٹانگوں کے آخری دو ٹکڑے کیلا (Chela) یا تحت کیلا (Sub Chela) بناتے ہیں (۱۹۹۹ء ، قشریہ ، ۱۸). [انگ : Chela].

کیلا (ی مج) اسذ.
ایک مشہور پھل اور اُس کے درخت کا نام ، اس کا تنا قدرے موٹا اور نرم ہوتا ہے اور ایک ایک پتا کرکے سرے سے پھوٹتا ہے ، پتے بہت بڑے بڑے چوڑے اور لمبے ہوتے ہیں ، آخر کو پھولوں کا گچھا اور لمبا پھل نکلتا ہے ، پکا کیلا بطور پھل اور کچا بطور ترکاری کھایا جاتا ہے ، موز (لاط : Musa Sapientum).

سہیں ساق زانا سوں رہنے میں تھالیں
بھرا کر رکھی جونکہ کیلے کی کھالیں
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۷).

وہ کیلوں کی اور مولسریوں کی چھانوں
لگی جانیں آنکھیں لیے جس کا ناؤں
(۱۷۸۴ء ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰).

جاکے کیلوں میں چھپو سب سے اکیلے ہوکر
کاڑ لے کوئی تو تن جانیوں کیلے ہو کر
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۹۳).

کیلے دیکھیے اکیلے خندق پر
باڑھ کی باڑھ گرد سر تا سر
(۱۸۹۱ء ، مثنوی غالب ، ۹۰).

انارون میں کلیاں بھی لو آ گئیں
ہوئیں کیلوں کی پھلیاں بھی گورا گئیں
(۱۹۳۷ء ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۲). وزن گھٹانے کی خاصیت کے بارے میں واضح کیا جاتا ہے کہ کیلا دیر سے ہضم ہوتا ہے جس کی وجہ سے بھوک نہیں لگتی (۱۹۸۱ء ، متوازن غذا ، ۲۵). [پ : कदल+क ، س : कदलक्षी].

کیلاری (ی مج) اسث.
(طبیعات) حرارہ ، حرارت کی اکائی ، کیلوری. گرمی کی مقدار کو ناپنے کے لیے کیلاری کو بطور اکائی کے استعمال کیا جاتا ہے (۱۹۷۰ء ، فولاد پر عمل حرارت ، ۳۳). [انگ : Calorie].

---- زا قیمت (---- ی مج ، فتح م) اسث.
(طبیعات) ایک کلو گرام ٹھوس یا مائع ایندھن کو پوری طرح جلانے پر جتنی کیلوری حرارت پیدا ہوتی ہے اس کو اس ایندھن کی کیلاری زا قیمت کہتے ہیں (فولاد پر عمل حرارت ، ۳۳). [کیلاری + زا (رک) + قیمت (رک)].

کَیلاس (ی لین) اسذ.
۱. کوہ ہمالیہ کی ایک اونچی چوٹی کا نام جس پر ہندو دیومالا کے مطابق دیوتا رہتے ہیں ، کیلاش. اس مندر کی چوٹ مانند کیلاس کے تھی (۱۸۰۱ء ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶). اصل ٹھکانا تو مُرشد کا کیلاس پر ہے جہاں رات بھر پریوں کا ناچ ، جنوں کا جمگھٹا رہتا ہے (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۸۷). ۲. عالمِ بالا ، بہشت ، جنّت. تینوں لوک میں کیلاس سب سے زیادہ عمدہ ہے (۱۸۹۷ء ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۱۸). ۳. ایک مندر کا نام ؛ (کنایۃً) مندر.

مگر وہ تیرھویں کیلاس میں تھا
کرے ہے گوری اور شنکر کی پوجا
(۱۸۶۰ء ، لوائے ادب (رسالۂ علمِ جوتش) (ق) ، ۲۸). [س : कैलास].

کیلاس (ی مج) اسذ.
ایک وضع کا بڑا آلوچہ ، شاہ آلو. ان کے علاوہ کیلاس جن کو جہاں پناہ ، شاہ آلو کے نام سے یاد فرماتے ہیں ... ہندوستان میں بھی پیدا ہوتے ہیں (۱۹۳۸ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۰۱). [مقامی].

کَیلاش (ی لین) اسذ.
۱. پہاڑوں کا ایک سلسلہ ، کانگری ، ماورائے ہمالیہ. کوہستان کے اسی شمالی پہلو پر پہاڑوں کا ایک اور مشہور سلسلہ ہے جسے کیلاش ، کانگری یا ماورائے ہمالیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں (۱۹۲۳ء ، جغرافیہ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). ۲. رک : کیلاس معنی نمبر ۱.

شیو کی لٹوں میں آئی آکاش سے اُتر کر
بھارت میں دھار پھیلی کیلاش سے اُتر کر
(۱۹۲۹ء ، مطلعِ انوار ، ۲۰۹). [کیلاس (رک) کا ایک املا].

---- باسی اسذ.
کیلاش (رک) کا رہنے والا. سری جارج جیا جی راؤ مہاراجہ گوالیار کیلاش باسی کی ولادت ۲۶ جون ۱۹۱۶ء میں ہوئی (۱۹۶۶ء ، اردو ادب ، ۱ : ۱۰۱). [کیلاش + باسی (رک)].

کیلاوَر (ی مج ، فتح و) اسذ.
تین پتی کا درخت ہوتا ہے اور کاشت اس کی عموماً چارے کے واسطے ہوتی ہے (رسالہ علمِ فلاحت ، ۶). [مقامی].

کیلِپْٹرا (ی مج ، کس ل ، سک پ ، کس مج ٹ) امذ.
(حیاتیات) ایک غلاف یا جھلّی جس میں جنین لپٹا ہوتا ہے ، یہ رحم جنین کے گرد ایک قسم کا غلاف بنا دیتا ہے جسے کیلپٹرا کہتے ہیں . (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۹). [انگ: Calyptra].

کَیلَجَہ (ی لین ، فت مج نیز سک ل ، فت ج) امذ.
غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ ، مکیال. کیلجہ ایک پیمانہ ہے کہ چار رطل کی گنجائش رکھتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۴). [ع].

کَیلْچَہ (ی لین ، فت مج نیز سک ل ، فت چ) امذ.
رک : کیلجہ ، ایک پیمانہ. کیلجہ ... ایک پیمانہ ... ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). [کیلجہ (رک) کا مفرّس].

کَیلْچی (ی مج ، سک ل) امث.
چھوٹی کیل (جامع اللغات). [رک : کیل (۱) + چی ، لاحقۂ تصغیر].

کَیلَس (ی مج ، فت ل) امذ.
(گھڑی سازی) جیبی دستی گھڑی کی کوک بھرنے والی چابی جو گھڑی کے ساتھ اندر کے رُخ لگی رہتی ہے اور بیرونی سرے میں ایک گھنڈی جڑی ہوتی ہے جو اصطلاحاً بٹن کہلاتی ہے ، گھنڈی ، لونگ (اب و ، ۱ : ۱۶۸). [رک : کیل + س ، لاحقۂ نسبت].

کیلسائٹ / کَیلسایْٹ (ی لین ، سک ل، کس مج) امذ.
چونے کا کچا کاربونیٹ. کیلسائٹ کی قلم میں سے نور گزرنے سے معمولی اور غیرمعمولی ... دو خیال پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۷۰). سلیکا (Silica) یا کیلسایٹ (Calcite) کے ذرات گھونگھوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۹). [انگ: Calcite].

کَیلْسِیَم / کَیلْسِیَم (ی لین ، سک ل ، ی مج ، فت ء / کس س ، فت ی) امذ.
۱. رک : کیلشیم جو زیادہ مستعمل ہے. سٹریٹ ... ملحات بنا کر کیلسیم کو غیر معمّل کر دیتا ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸). انسانی جسم میں ہڈی وہ حصہ ہے جس میں زیادہ بھاری عناصر مثلاً کیلسیم اور فاسفورس موجود ہوتے ہیں . (۱۹۷۰ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۳۰۵). ۲. ایک زرد رنگ کی دھات جو سونے کے رنگ سے مشابہ اور سخت ہوتی ہے . کیلسیم ایک دھات ہے جس کو ۱۸۰۷ء میں مسٹر ڈےوی ایک کیمیادان نے دریافت کیا تھا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۰). [انگ : Calcium].

ـــ آکْسائِڈ (ـــ سک ک، ی مج) امذ وسم کیلشیم آکسائڈ
ان بُجھا چونا ، چونے کے پتھر کا سفوف. کیلسیم آکسائڈ رہ جاتا ہے جس کو ان بجھا چونا کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، انسانی تعمیر (ترجمہ) ، ۹۰). [انگ: Calcium Oxide].

ـــ فاسفیٹ (ـــ سک س ، ی مج) امذ.
(کیمیا) کیلشیم کے مرکبات میں سے ایک جو ہڈیوں ، دانتوں اور جانوروں کے نسیجوں میں پایا جاتا ہے ، یہ دواؤں ، میناکاری ، شیشہ اور صاف کرنے کی عامل چیزوں وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے . کیلشیم ہائیو فاسفیٹ ... کے افعال کیلسیای فاسفاس یا کیلسیم فاسفیٹ ... کے افعال کے مشابہ ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۰). [انگ: Calcium Phosphate].

کَیلْشِیَم (ی لین ، سک ل ، کس ش ، فت ی) امذ ؛ سم کیلسیم.
(کیمیا) ایک کیمیاوی عنصر ، چونے کی اساس ، چونا. کیلشیم ... کم ہو یا نہ ہو تو ہڈیاں حسب سابق معمول ہی اور بڑھ نہیں سکتیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۸). اسفنج ... ان کا ڈھانچہ کیلشیم یا سیلیکا (Silica) کا بنا ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۰۶). [انگ: Calcium].

ـــ کارْبونیٹ (ـــ سک ر ، و مج ، ی مج) امذ.
(کیمیا) کنکریوں کی شکل میں پایا جانے والا چونے کا مرکب جو زیادہ تر چونے کے پتھر سنگ مرمر اور کھریا وغیرہ میں اور ہڈیوں ، دانتوں اور گھونگھوں میں بھی ہوتا ہے. کیلشیم کاربونیٹ اور چند دوسرے مرکبات اکثر ... خلوی دیواروں میں جمع ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵). [انگ: Calcium Carbonate].

کَیلِکْس (ی لین ، کس ل ، سک ک) امذ.
(نباتات) غلافی پتیوں کا مجموعہ ، پیالۂ گل ، پھول کٹورا. اگر پیالہ گل (کیلکس) تاج گل (کوروُلا) اور سلائیاں (اسٹیمن) گر جائیں تو یہ بیجدان بڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۸). [انگ : Calyx].

کَیلْکُولیٹَر (ی لین ، سک ل ، و مع ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
حساب لگانے والا آلہ ، حسابی مشین ، حساب گیر. حساب کی ایسی مشین سے تو آپ خوب واقف ہوں گے جسے کیلکولیٹر کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، کمپیوٹر کی کہانی ، ۱۰). دن رات میرے دماغ میں ایک کیلکولیٹر اسی سوال کو سلجھانے جاتا . (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۲۰۳). [انگ : Calculater].

کَیلْکیرِس (ی لین ، سک ل ، ی لین ، فت ر) صف.
چونے کا ، چونے دار (مٹی وغیرہ). ڈھروں کی مٹی الوزّل کیلکیرس (چونا دار دریائی مٹی) ہے . (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۶). [انگ : Calcareous].

کَیل کیُولیشَن (ی لین ، کس ک ، و مع ، ی مج ، فت ش) امذ.
گنتی ، حساب ، شمار ، تخمینہ. بارھویں صدی عیسوی میں سیھاسکر چاریہ نے اس طریقۂ حساب کی طرف جس کو کیل کیولیشن کہتے ہیں اشارہ کیا ہے. (۱۹۳۵ ، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں ، ۵۰). [انگ : Calculation].

کَیلْما (ی لین ، سک ل) امذ.
(حیوانات) ایک نیم طفیلی جو مچھلی کے انڈے کھاتا ہے (مولسکا ، ۳۸). [انگ : Calma].

کیلمْبا (کس ک ، غنہ ی ، فت ل ، سک م) امذ.
کلمبا ، ایک بیلدار درخت کا نام جس کی جڑ دوا کے طور پر استعمال

ہوتی ہے ، رمی الحمام. کیلبا کا بیندار درخت ... افریقہ کے جنگلوں میں ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۱). [مقامی].

---کی جڑ امث.

رک : **قلسطاریون ، ایک دوا کا نام.** کیلبا کی جڑ ... اس دوا کا یونانی نام قلسطاریون ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۱).

کِیلْنا (۱) (ی مع ، سک ل) ف م.

۱. کیلیں جڑنا یا ٹھونکنا (فرہنگ آصفیہ). ۲. **کیل پر منتر پڑھ کر سانپ کو کاٹنے سے باز رکھنا ، منتر سے سانپ کو قابو میں کرنا (تا کہ وہ کاٹ نہ سکے).**

زلفوں کی ناگنیں تو تری ہم نے کیلیاں
پر ابرواں سے بس نہیں چلتا کہ ہیں بنکیت

(۱۷۰۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲).

کیلا کرور طرح سے ، منتر پڑھے ہزار
آیا مگر نہ افعیٔ گیسوئے یار ہاتھ

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۱). افراسیاب نے کھڑے ہو کر خوب سحر کیے اژدہے کو کیلا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۲۲). ۳. (أ) **مکان کے کونوں میں عمل پڑھ کر کیلیں گاڑنا تا کہ وہاں آسیب یا جن پری کا اثر نہ ہو.**

شیو بحرال میں وہ آسیب دیتے ہیں ستاتے ہیں
در و دیوار جن کے واسطے جا جا کے کیلے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۰۲). (أأ) **مکان کے کونوں میں عمل پڑھ کر کیلیں گاڑنا ، جادو ٹونے کے ذریعے مکان سحرزدہ کرنا.** بھائی جان وہ مکان تو جادو کے منتروں سے کیلا ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۴۹). ۴. (أ) **جادو یا منتر سے کسی شخص کو اپنے خلاف بولنے سے باز رکھنا** (جس شخص کو اپنے خلاف بولنے سے روکنا ہوتا ہے اس کا نام کیل پر منتر کے ساتھ پڑھ کر کیل دبا دیتے ہیں)، **منھ بند کرنا** ؛ **(مجازاً) کسی کام یا ارادے سے روکنا ، باز رکھنا.** ہم خوب جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کاموں میں ہمارے ارادوں کو کسی نے کیل نہیں رکھا. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۳۳). ہم مخالفوں کی زبان اس کی روزمرہ نمایاں ترقی اور حالت موجودہ سے کیل سکتے ہیں. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۸). ۵. **آنے جانے سے روک دینا ، بند کر دینا ، مقفل کرنا.** حضرت اکبر الہ آبادی نے تو ہیگل کے سارے سمندر کو اس طرح اس شعر میں بند کیا ہے جیسے انگریزی بیڑے نے جرمنی بیڑے کو نہر کیل میں کیل رکھا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۲۰).

کسی نے آج تک اس کو حصار بند کیا
کسی نے آج تک اس کی اڑان کو کیلا

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۱۰۳). ۶. **چبھنا ، لگنا (کیل کانٹے وغیرہ).** تس پیچھے تمہارے چرن کومل کا دھیان کرنے سے بن کے کنکر کانٹے آ کیلتے تھے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۵۳). [رک : کیل + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کِیلْنا (۲) (ی مع ، سک ل) ف ل.

کراہنا. اس بیماری میں رحم کا پیندا مقعد کی انتڑی کو دباتا ، جس سے کیلنے کی رغبت اور پیٹ میں قبضیت ہوتی. (۱۸۳۸ ، اُصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۴). [غالباً ، کیکنا (رک) کا بگاڑ].

کَیلَنْڈَر (ی لین ، کس ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ ؛ ج کیلنڈر.

۱. **سالانہ تاریخوں کا نقشہ جو دنوں کے حساب سے مرتب کیا جاتا ہے ، جنتری ، تقویم.** سامنے ایک بڑا کیلنڈر لٹک رہا ہے. (۱۹۲۲ ، باپ کا گناہ ، ۱۱۷). اس کا کیلنڈر بھی صحیح دن اور مہینہ دکھاتا. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۸۷). ۲. **جدول ، نظام الاوقات (عموماً درس گاہوں کا) نیز حساب کا رجسٹر** . یونیورسٹی کالج کے ان کیلنڈروں ان رپورٹوں سے جو ہم کو دستیاب ہو سکے ہیں ، اطلاع ضروری نہیں مل سکی. (۱۸۸۰ ، مکاتیب سرسید ، ۱۵۷). [انگ : Calender].

کَیلَنْڈْس (ی لین ، کس ل ، سک ن ، ڈ) امث (شاذ).

(رومی تقویم میں) ہر ماہ کی پہلی تاریخ ، یکم . ہر ماہ کی پہلی تاریخ یعنی کیلنڈس کو سود کا حساب کیا جاتا تھا ، اس حساب کے رجسٹر کا نام ہی بعد میں کیلنڈر ہوگیا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۵). [انگ : Calends].

کیلو (کس ک ، ی مع ، و مج) امذ ؛ کیلو.

ہزار ، (عموماً) مرکبات میں مستعمل. دیسی گھی آتے تو کسی آتے جاتے کے ہاتھ بھیجے بھی دو چار سیر بھجوا دیں اور باریک سوئیاں دو چار کیلو. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۳۲). کلیات بیدل بڑے اہتمام سے چار جلدوں میں کابل سے شائع ہوا ہے جن کا وزن تقریباً آٹھ کیلو ہوگا. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۲۹). [انگ : Kilo].

---گرام (--- کس مج گ) امذ ؛ ج کلوگرام.

ہزار گرام ، ایک سیر آٹھ تولہ کے برابر وزن . ایک کیلوگرام ... معیاری یا بین الاقوامی کیلوگرام ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹). ایک کیلوگرام = ایک سیر ایک چھٹانک یا ۲۰۲ پونڈ (تقریباً). (۱۹۷۴ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ستمبر ، ۲). [انگ : Kilogram].

---میٹر (--- ی مع ، فت ٹ) امذ ؛ ج کلومیٹر.

ایک ہزار میٹر (۳۲۸۰٫۸۹ فٹ) کا پیمانہ. فاصلہ کیلومیٹر میں درج ہے جو کم و بیش میل کا دو ثلث ہوتا ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳۰۳). اس کو ریال لائبریری میں جو اسپین کے دارالحکومت میڈرڈ سے چالیس کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۱۳۶). [انگ : Kilometre].

کیلُو (ی مج ، و مع تیز مع) امذ.

رک : **کیل (۱) ، ایک پہاڑی درخت** . گرم ملک کے درخت ... بان ، پراس ، چیل ، کیلو ، دیودار وغیرہ دکھلائی دینے لگے. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۲۹). [رک : کیل (۱) + و ، لاحقۂ صفت].

کیلْواسَہ (ی لین ، سک ل ، فت س) امث.

رک : **کیکواشہ ، پسو مار گھاس.** کیلواسہ گھاس اگر بستر پر چھڑک دیں تمام پسو مر جائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۷). [کیکواشہ (رک) کا بگاڑ].

کیلوری (ی مج ، و مج) امث.
(طبیعیات) حرارت ، حرارہ ، حرارت کی اکائی. تقریباً ...۳۰ کیلوری کے برابر توانائی روزانہ ضائع ہو جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۶۳). [انگ: Calorie].

کیلوریائی (ی مج ، و مج ، کس ر) صف.
کیلوری (رک) سے منسوب ، کیلوری کا. دونوں کیسوں کی کیلوریائی (Calorie) اہمیت خاصی زیادہ ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۶۳) [انگ: کیلوری (Calorie) + ائی ، لاحقۂ صفت].

کَیلُوس (ی لین ، و مع) امذ.
۱. معدے میں پہنچ کر غذا کا معدے کی حرارت سے پکنے کا عمل ، غذا کا معدے میں پہلا ہضم ، ہضم معدی ، غذا ہضم ہونے کی حالت کا پہلا درجہ. غذا معدے میں پہنچ کر حرارت معدہ سے جو طبخ قبول کرتی ہے یعنی پکتی ہے ... اس کو کیلوس کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۵).

شخصیتیں جو اکثر تم دیکھتے ہو باقی
کیلوس ہو رہا ہے لقمے بڑے بڑے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸۳). ۲. وہ غذا جو معدے میں پہلے پکتی ہے. روٹی سے کیلوس ، کیلوس سے خون ، خون سے نطفہ ... اور لاش سے پھر مٹی. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۱). [یو].

کَیلومَل (ی لین ، و مج ، فت م) امذ.
(طب) ایک دست آور دوا جو دانتوں کو نقصان پہنچاتی ہے ، زیبق ، مرکیورس کلورائیڈ ، رس کپور (جامع اللغات). [انگ: Calomal].

کیلوں (ی مج ، و مج) امذ ، ج.
کیل (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. لوہے کا آلہ جو دونوں کواڑوں میں کیلوں سے جڑا ہوتا ہے ... بعضے اہل ہند اوس کو کیٹھا کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵).

---والی دیوار امث.
حفاظتی دیوار (جو جابجا کیلیں لگا کر بنائی جائے جن پر منتر پڑھ کر پھونکا گیا ہو تا کہ سانپوں سے محفوظ رہیں). ناگوں سے بچنے کی خاطر گہری خندق بھی کھدائی ، شیشے کا محل بنوا کر اس کے گرد کیلوں والی دیوار بھی چنوائی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۳۶۷).

کَیلَہ (ی لین ، فت ل) امذ ؛ اسے کیلا.
پیمانہ ، ایک وزن جو تین سو درم کے مساوی ہوتا ہے. کیلہ تین سو درم ... کا ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). کیلہ ... ان چیزوں میں نویں حصے سے لیکر چہارم تک سرکاری مالگزاری میں داخل ہوتا تھا. (۱۹۰۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۲۰۲). [ع].

کیلَہ (ی مع ، فت ل) امذ.
رک : کیل ، میخ. پٹواری کو کسی ہموار زمین پر ... ایک کیلہ لکڑی کا جو موٹائی میں برابر ہو گاڑنا چاہیے. (۱۹۰۳ ، مساحت پٹواریاں ، ۵). [کیلا (رک) کا ایک املا].

کَیلی (ی لین) صف نیز امذ.
تلنے یا نپنے والا ، وہ چیزیں جو تپ کر پیمانے میں بکتی ہیں (عموماً اناج). آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو گیہوں کھجور نمک کو کیلی قرار دیا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۲). اسلامی فقہا اس امر پر متفق ہیں کہ عروض اور حیوانات اور ہر وہ مال جو غیر کیلی اور غیر وزنی ہے اسکا بوجہ قیمت ہے. (۱۹۳۳ ، جنایات بر جائداد ، ۲۰۵). [رک : کیلہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

کیلی (ی مع) امث.
۱. لکڑی کی کھونٹی ، وہ کھونٹی جو کنواں چلانے والے جوت جوڑے میں لاؤ کی رسی اور جوئے کے درمیان لگا کر کنواں چلاتے ہیں ، چرس کے رسے کی بیلوں کے جوئے میں جوڑنے والی چوبی میخ. اے بیارے کیلنے چرس کو کھینچ کر لا ، اپنے خدا کو اس کا نام لیکر منا اور جھولا دے کر کیلی کھول دے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۲۲). ۲. وہ کیل جو دھرے کے سوراخ میں لگاتے ہیں تا کہ پہیے باہر نہ نکل جائیں (نوراللغات). ۳. (قدیم) کنجی ، چابی. پیغمبر کہے وضو کیلی ہے نماز کی اور نماز کیلی بہشت کی ہے. (۱۴۹۶ ، میراں جی شمس العشاق ، مرغوب القلوب ، ۱۹).

ہزار ایک ہے نانوں جس ذات کوں
سو ہر یک ہے کیلی مہمات کوں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۳).

ادھر کی مد کی ہر کوں کُلف تھا سو سکڑا
سو کئی کیلی کھل دل عمارت دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۲).

علی اس شمامہ طرف دیکھ کہے
کیلی قفل زر کی کہاں ہی لہے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۲۹). کیف کھانا ، شراب پینا ، کیلنا ، بند کرنا ، مقفل کرنا ؛ کیلی ، چابی ، کنجی ، کیتو ، کیا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصۂ صرف) ، ۵۲). ۴. لوہے کی لاٹھ ؛ (کنایۃً) وہ لاٹھ جو رائے پتھورا نے اپنے نجومیوں کے کہنے سے راجا باسک کے سر پر کھڑی کی تھی. رائے پتھورا کی لاٹ تو صرف مختلف دھاتوں کی کیلی ہے. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۱۷). اس کے باون زمانہ کے ہر زلزلے اور بھونچال میں قطب لاٹ اور پتھورا کیلی کی طرح جمے ہیں. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۳۰). ۵. (کشتی) ایک داؤ جو ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر کیا جاتا ہے نیز بنکیتی کے ایک پیچ کا نام جس میں حریف کے ہاتھ سے ہتھیار چھین لیتے ہیں. آزاد پینترا بدل کر اس کے طرف جھپٹے اور کیلی کرکے چھری چھین لی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۲). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دودستی ، آنٹی سونت ... جھولی ، کیلی ، تاک پیچ. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). سنجر صاحب نے گھونسا مارا ہم نے کیلی کرکے انہیں پچھاڑ دیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۳). ۶. (أ) چکی کے نیچے کے پاٹ کے مرکز پر جڑی ہوئی چھوٹی میخ جس کے ذریعے اوپر کا پاٹ گھومتا ہے ، کلوا ، مانی (اب و ، ۲ : ۱۰۸). (اا) وہ کھونٹی جس پر کوئی چیز

گردش کرتی ہے ، محور. جس طرح لٹو کیلی و ڈنڈی کے گرد پھرتا ہے اسی طرح زمین بھی ایک خیالی خط کے گرد ... پھرتی ہے . (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۸۰). ۷. مطلق کیل. ایک ہو کا میدان کیلی کا کھٹکا نہ تنے کا کھڑکا. (۱۹۰۹ ، مخزن ، جون ، ۳۰). ۸. پن (Pin) کھونٹی ، میخ یا کیلی کو کہتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۰). ۸. ایک گیت جو عام طور پر مالی گاتے ہیں (کنویں سے ڈول کھینچتے ہوئے).

سماں بندھا ہے جو گاتے ہیں کیلیاں مالی
کہ بل ہے کاسۂ طنبور رسیاں ہیں تار

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۰). [کیل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بارا چلانا ف م ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) لاؤ چلانا ، کنواں چلانا ، کنویں کا پانی بیلوں کے ذریعے نکالنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پابند (---فت ب ، سک ن) امث.
(کشتی) حریف کے بدن میں ہاتھ یا ٹانگ کا اڑنگا ڈالنے کا داؤ اس طرح کہ وہ گٹھری کی شکل بن جائے ، گٹھری ، پابند (اب و ، ۸ : ۳۰). [کیلی + پابند (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
رک : کیل خانہ ، مذبح. کچھ چیزیں جو چلانے کے قابل نہیں ، وہ جلا دیں ، مثلاً دوائی خانہ ، کیلی خانہ ، فرش اور خیمے وغیرہ. (۱۹۳۷ ، واقعات الظفری ، ۸۰). [کیلی + خانہ (رک)].

---کا کھٹکا نہ ہونا محاورہ.
ذرا سا بھی اندیشہ یا ڈر نہ ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کا کھٹکا نہیں (ہے) فقرہ.
کسی شے کا ذرا خوف و اندیشہ نہیں. میں نے اپنا اطمینان کرلیا تھا کہ اب مجھے کچھ کیلی کا بھی کھٹکا نہیں ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۰). بہت کہا تھا کہ مجھے کیلی کا کھٹکا نہیں اب خالی سپاٹ رہ گیا اور کوئی کھونٹا مضبوط نہیں. (۱۹۲۲ ، گڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۱۲).

---کانٹا (---مغ) امذ.
نقش کاری یا اتوکاری کی ایک قسم. بیل گنگا جمنی کیلی کانٹے کی کنگورے دار تھی ، کیلی کانٹے میں جرمنی کے سنہری مصالح کے ستارے تھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۴۷). [کیلی + کانٹا (رک)].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
(کشتی) پہلوانوں کا کشتی کے وقت وہ پیچ کرنا جسے کیلی کہتے ہیں، ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر مارنا. میاں آزاد پینترا بدل کر اس کے طرف جھپٹے اور کیلی کرکے چھری چھین لی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۲). منجر صاحب نے کھونسا مارا ہم نے کیلی کرکے انہیں بچھاڑ دیا ، البتہ اتنی رعایت کی کہ ان کا ہاتھ سلامت رہا. (۱۹۴۷ ، غبار کارواں ، ۳۰).

---سوعود (---و لین ، و مع) امث.
(بنوٹ) ایک داؤ کا نام جس میں داہنے ہاتھ سے حریف کی کلائی کے نیچے سے لے جا کر لکڑی کا سرا پکڑ کے نیچے کو زور سے دباتے ہیں یا دوسرا سرا جو اپنی طرف ہے اپنی بغل میں لیکر بائیں ہاتھ سے اپنی داہنی طرف اس لکڑی کو مار دیتے ہیں ، کیلی سوعود :- آڑ پر ہوتی ہے بائیں ہاتھ سے لکڑی کا سرا پکڑ کے. (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۹). [کیلی + سوعود (رک)].

---والا امذ.
(کاشت کاری) وہ شخص جو کنویں کے بیل جوڑتا ہے ، پانی کا چرس ڈالنے اور نکالنے والا ، بارنے والا ، آب کش (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---والا لال امذ ؛ فقرہ.
(کاشت کاری) کنواں چلانے والے کی آواز جو راگ کے ساتھ نکالی جاتی ہے ، پانی کھینچتے وقت باغبانوں کی آواز ؛ لاؤ کھینچنے والوں کا ایک بول (فرہنگ آصفیہ).

کیلے (ی مع) امذ ؛ ج.
کیلا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---گانٹھ (---مغ) امث.
(آرا کشی) لکڑی کے جگر کی ایسی گانٹھ جس کے اوپر چھلکا ہو ، یہ گانٹھ آرپار ہوتی ہے علیحدہ نکل آتی ہے جس سے لکڑی میں سوراخ پڑ جاتا ہے (اب و ، ۱ : ۲۰). [کیلے + گانٹھ (رک)].

کیلے (ی مع) امذ ؛ ج.
کیلا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---کی گوب یا گیل (گود) امث.
کیلے کی پھلیوں کا گچھا (اول دہلی میں دوسرا لکھنؤ میں مستعمل (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

کیلیا (ی مع ، کس ل) امذ.
(کاشت کاری) لاؤ والا جو بیل ہانکے اور چرس کا رسا بھی کھنچوائے اور اس کو کھولے باندھے ، کنویں کے بیل چلانے والا ، جوتیا. دونوں کیلیے لاؤ پر بیٹھے ہوئے ، بیٹرے پر بیلوں کی دم پکڑے اپنی اپنی جوتوں کو ہانکے جلدی جلدی لڑکتے جا رہے ہیں. (۱۹۰۸ ، رسالہ مخزن ، اکتوبر ، ۱۸). [کیل (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کیلے بازین (ی لین ، سک ز ، ی مع) امث.
ایک روئیدگی جس کی بیل بہت بھاری ہوتی ہے اور جس کے بیجوں کو دواؤں میں استعمال کرتے ہیں ، بالقلائے کالا بار (افریقہ میں دریائے کالا بار کے ساحلوں پر کثرت سے پیدا ہوتی ہے). کیلے بازین کی بڑی بھاری بیل ہوتی ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۲). [کیلے بار (علم) + انگ : Bean].

کیلِپٹرا (ی مج ، ی مع ، سک پ ، ٹ) امذ.
رک : کیلیٹرا. اس کھیرنے والے جسم کو کیلپٹرا (Calyptra) کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۰). [انگ: Calyptra].

کیلِیپَر (ی لین ، ی مع ، فت پ) امذ.
دو نوکوں کی پرکاز ؛ ایک آلہ جو قطر اور طول کی پیمائش کے لیے ہوتا ہے. آہن گر کا کیلیپر دو بیرونی کیلیپر پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، فن آہن گری ، ۳۷). [انگ: Cal(l)iper].

کَیلیڈو سکوپ (ی لین ، ی مع ، و مج ، کس خف س ، و مج) امذ.
ایسی نلکی جس کے ذریعے سے سڈول اور متناسب صورتیں دکھی جاتی ہیں جو رنگین شیشے کے ٹکڑے کے عکس سے پیدا ہوتی ہیں اور جن میں نلکی کے پھرانے سے تغیر و تبدّل واقع ہوتا ہے ، عکسی بین. ان کی تماثیل ، کیلیڈو سکوپ کی صورتیں اختیار کرلیتی ہیں. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۵۷).
[انگ: Kaleidoscope].

کَیلی کو / کَیلیکو (ی لین ، ی مع ، و مج) امث.
ایک سادہ سوتی کپڑا. کیلیکو کو صفائی کے ساتھ چسپاں کر کے کتاب شکنجہ میں دے دی جائے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۵۷). اعلیٰ اقسام کا سوتی کپڑا ، ریشمی کپڑا ، جامہ دار ، کیلی کو اور دیگر دست کاری کی اشیاء بڑی مقدار میں بنتی تھیں. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۳). [انگ: Calico].

کیم (ی مج) امث ؛ امذ.
موٹر کے انجن کا ایک پرزہ جو پسٹن کے آگے لگا ہوتا ہے جس میں پہیہ کا راڈ لگا ہوتا اور گاڑی کو حرکت ہوتی ہے. جونہی والو کے اٹھنے کا وقت آتا ہے تو کیم (Cam) خودبخود ٹھیک وقت پر والو کو اٹھا دیتی ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳).
[انگ: Cam].

ـــ ڈھرا (ـــ ضم ڈھ) امذ.
کیم کی راڈ یا سلاخ والا حصّہ. شرارہ کے نقاط کے درمیان تماس ایک سلاخ یا بیرم کے ذریعے بنایا یا توڑا جاتا ہے جس پر انجن کا کیم ڈھرا عمل کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۵۰۱).
[کیم + ڈھرا (رک)].

کَیمْبرِج (ی لین ، سک م ، ب ، کس ر) امذ.
برطانیہ کا ایک شہر جو اپنے تعلیمی اداروں کے باعث دنیا بھر میں مشہور ہے ؛ بطور تلمیح مستعمل. میں نے کیمبرج یا آکسفورڈ کے کالجوں کے نمونے کا کالج سوائے محمڈن کالج کے کہیں نہیں دیکھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۲). [انگ: Cambridge].

کَیمْبِیَم (ی لین ، سک م ، سک خف ب ، فت ی) امث.
(نباتیات) گردہ دار درختوں کی چھال کے نیچے خانہ دار رگ جہاں سالانہ چھال پرت بنتی ہے ، برسا پرت ، فارقہ. اولیں خشبے اور اولیں رس ریشے کے درمیان خلیوں کی نہایت ہی نازک پرت جو ایک موج کا سا خط بناتی ہے اور جو کیمبیم کہلاتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۰۹). [انگ: Cambium].

کَیمْپ (ی لین ، سک م) امذ.
۱. **فوجیوں کے ٹھہرنے یا تربیت حاصل کرنے کی جگہ ، چھاؤنی ، پڑاؤ ، لشکرگاہ.** سکندر نے اپنے کیمپوں کو توڑ دیا اور حکم مراجعت کا دیا. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۰۹).

کیمپ میں پاتا ہوں یاروں کو جو کو دل بیشتر
یہ اثر ہے اسطبل کا ورنہ خر کوئی نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳). ۲. **مسافروں ، خانہ بدوشوں اور بنجاروں کی عارضی قیام گاہ ، وہ جگہ جہاں خیمے اور دیگر عارضی رہائشی مکان بنائے جائیں.** ایک نیا شہر بسا کے اس میں ... کیمپ قائم کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۰۲). اسٹاپ پر ... ایک خلقت کھڑی نظر آئی جیسے بےگھر بےدر لوگوں کا کوئی کیمپ ہو. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۸۷). ۳. **افراد کا گروہ جو ایک عام رائے یا مقصد کی حمایت کرتا ہے یا اُسے آگے بڑھاتا ہے ، حلقہ ، پارٹی ؛ عبوری دفتر.** جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہم دفتری اقتدار کے کیمپ میں شریک ہوکر اپنی حالت بہتر بنا سکتے ہیں وہ اس کیمپ میں شریک ہو جاتے تھے. (۱۹۳۸ ، خُطبات قائداعظم ، ۱۶۲). [انگ: Camp].

ـــ اُٹھنا / اوٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
پڑاؤ ختم ہونا ، ڈیرا اُٹھنا ، عارضی قیام ختم ہونا. بہت چیتل نظر آئے مگر مارنے کے قابل کوئی نہ تھا ، چوتھے روز تمبوروائی سے کیمپ اوٹھا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۰۰).

ـــ ٹُوٹنا محاورہ.
رک : کیمپ اُٹھنا. شاہان متفقہ کا کیمپ ٹوٹ گیا اور ہر ایک اپنی دارالسلطنت کو گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۷۲).

ـــ فائر (ـــ کس خف ء) امذ.
(سماجی مقصد کے لیے) الاؤ کے گرد جمع ہونا یا بیٹھنا. الاؤ کے گرد بیٹھ کر خوش گپیاں کرنا چاہیں ، جس کو انگریزی اصطلاح میں کیمپ فائر کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، ظلیمہ ، ۴۹). [Camp Fire].

ـــ لگنا ف ل ؛ محاورہ.
پڑاؤ پڑنا ، خیمے نصب ہونا. ایک روز بستی کے نواح میں کچھ نئی وضع کے کیمپ لگے. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، سالنامہ ، ؟).

ـــ ہونا محاورہ.
پڑاؤ پڑنا ، خیمہ انداز ہونا ، کیمپ لگنا. مچان تیار کیا کہ میں مع دو شکاری ملازمین کے اوس پر بہ آسانی بیٹھ نہیں سو سکتا تھا ... پھنڈاپے سے (یہ دوسرا موضع ہے ... کیمپ ہوا).
(۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۲۰۰).

کَیمْپَس (ی لین ، سک م ، فت پ) امذ.
احاطہ ، میدان ؛ کسی تعلیمی ادارے کا علاقہ (عموماً یونیورسٹی کا). آپ نے ان کیمپس کے بارے میں جو خط و کتابت میکس ویل سے کی ہے ، میں اس سے بہت خوش ہوں. (۱۹۴۲ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۰۲). کیمپس میں قدم رکھا اور جانا کہ علی گڑھ کا رنگ گلابی ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۶). [انگ: Campus].

کَیمپنگ (ی لین ، سک م ، کس پ ، غنہ) امث.
پڑاؤ ڈالنا ، رہنے کے لیے عارضی مکان بنانا یا خیمے لگانا.
دونوں ہنس کر بولیں : یقین کریں ، نہ یہ کیمپنگ ہے اور نہ ہم جیسی ہیں ، دونوں اسسٹنٹ لائبریرین ہیں . (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۱۹۳). [انگ : Camping].

---سائٹ (---کس مع ء) امث.
پڑاؤ ڈالنے کی جگہ ، خیمے نصب کرنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں عارضی مکان یا خیمے موجود ہوں یا نصب ہونے والے ہوں.
سچ پوچھیں تو آپ کو دیکھ کر شک ہوا ، میں سمجھا کہ کوئی کیمپنگ سائٹ ہے. (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۱۹۳). [Camping Site].

کَیمپونوٹس (ی لین ، سک م ، و مع ، فت ٹ) امذ.
ایک قسم کا سیاہ چیونٹا جو مکانات میں غذا اور لکڑی کو نقصان پہنچاتا ہے (بنیادی حشریات ، ۱۲۱). [انگ : Camponotus].

کیمُخت (ی مع ، ضم م ، سک خ). (الف) امذ.
گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ کی کھال یا گورخر کی پیٹھ کا چمڑا جسے دانہ دار بنا کر زنگاری رنگ لیتے ہیں اور برسات کے موسم میں اسکی جوتیاں پہنتے ہیں ، یہ چمڑا بہت سخت ہوتا ہے اور مصنوعی بھی بنایا جاتا ہے.

کیا ترے قطعاں کوں دیکھے زمیں
ہو جرداں کیمخت یعنی کئی

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۰۹). دو جوڑے جوتیوں کے ایک جوڑا تو کیمخت کا سبز دوسرا بھورے چمڑے کا ، اس میں لعل بھی لگے ہوئے ہوں گے. (۱۸۹۱ء ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۵۲). مغرق کرکابیاں ، کیمخت کے موزے ... لکھنو کی دستکاریاں تھیں. (۱۹۳۶ء ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۰۹). (ب) صف.
ناہموار ، کھردرا ، دانےدار (عموماً چہرے کے لیے مستعمل جبکہ جلد کی سطح کیل مہاسوں سے خراب ہو گئی ہو). منہ پر ڈاڑھی نکل آئی چہرہ پکا کیمخت ہو گیا ، وہ رنگ و روغن وہ نرمی و نزاکت کوئی چیز باقی نہیں رہی. (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۵). [ف].

---ساز امذ.
(چرم سازی) **کیمخت بنانے والا ، کارِیگر** (ا ب و ، ۶ : ۱۶۵).
[کیمخت + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

کِیمُختی (ی مع ، ضم م ، سک خ) صف.
کیمخت کا بنا ہوا. کیمختی کو پسند کرنا ہر امیر یا تمیز ہے (۱۸۳۵ء ، مرقع بیستہ وزاب ، ۱۳۱). عدن میں سندھ اور ہندوستان ... کی بیش بہا چیزیں آیا کرتی ہیں ، مثلاً تلواروں کے جوہردار پھل ، کیمختی چمڑے . (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۳۹). [کیمخت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِیمخوابی (ی مع ، سک م ، و معد) صف (قدیم).
رک : کمخوابی ، کمخواب کا بنا ہوا.

دھرے تکیے ورق کے کیمخوابی
کوئی نہا قربری کوئی گلابی

(۱۶۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۲۰). [کیمخوابی (رک) کا قدیم املا].

کَیمُرا / کیمرہ (ی لین ، سک م) امذ.
تصویر یا عکس اتارنے کا آلہ ، فوٹوگراف کا آلہ ، عکس گیر ، عکاس. ہم نے دولت گلفار کے کیمرے سے مدد لیکے آپ کے جو فوٹو اتارے ہیں وہ ہماری نظر شوق میں بےمثل ہیں. (۱۹۰۳ء ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۰۱). میرا سر اپنے شانے سے لگا کر آہستہ سے بولے ، تصویر لے لو ، میں نے کہا کیمرہ نہیں ہے. (۱۹۸۲ء ، نیم رخ ، ۲۰). [انگ : Camera].

---اوبسکیورا (---و مع ، سک ب ، ضم س ، کس ی مخ ، و مع) امذ.
وہ آلہ جس سے دور کی چیزوں کا عکس ایک تاریک کمرے میں کاغذ پر پڑتا ہے ، تاریک عکاسہ. اس نے سب سے پہلے کیمرہ اوبسکیورا یعنی تاریک کمرے میں سوراخ سے آنے والی روشنی کے ذریعہ خارجی چیزوں کی تصویریں پردے پر منعکس کرنے کا طریقہ ایجاد کیا. (۱۹۷۰ء ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۳۱۰). [انگ : Camera Obscura].

---مین (---ی لین) امذ.
عکس اتارنے والا ، تصویر کھینچنے والا شخص ، فوٹوگرافر. سب ایڈیٹروں اور نیوز ایڈیٹروں کو بھی کیمرہ مین کے طریق کار کا پورا علم ہونا چاہیئے . (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۲۱۸). [انگ : Camera Man].

کیمِسٹری (ی مع ، کس م ، سک س ، ت) امث.
رک : کیمسٹری جو زیادہ مستعمل ہے. مراد اس سے خالص تیزاب الکوحل کیمسٹری والوں کا ہے. (۱۸۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰۱). [کیمسٹری (رک) کا ایک املا].

کیمِسٹ (ی مع ، کس م ، سک س) امذ.
کیمیاداں ، دواساز ، دوافروش. برنھالٹ نے جو جرمن کا ایک مشہور کیمسٹ گزرا ہے فلسفۂ آف سلور ... کی ماہیت دریافت کی. (۱۹۳۲ء ، اسرارالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۳۵). معاف کرنا سنگھ بابو ، منیجر کنٹرولر ، کیمسٹ ، پوئینٹ وغیرہ جو آئے دن یہاں دورہ میں رہتے رہیں گے آپ کی طرح اخلاق اندیش تو نہ ہوں گے. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۳۱۰). [انگ : Chemist].

کیمِسٹری (ی مع ، کس م ، سک س ، ت) امث.
کیمیا ، علم کیمیا. اسٹرانمی ... کیمسٹری ... شاید ہی کوئی علم ہوگا جس میں فلاسفۂ یورپ نے یونانیوں کی غلطیاں نہ پکڑی ہوں. (۱۸۹۷ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۷۰). کیمسٹری کی اصطلاحات کے متعلق یہ رائے دی گئی تھی کہ تمام اصطلاحی الفاظ کو بجنسہ اردو میں لے لینا مناسب ہوگا. (۱۹۳۳ء ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۳۰). یہ کتاب پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی ایس سی (کیمسٹری) کے نصاب کے مطابق مرتب کی گئی ہے. (۱۹۸۰ء ، نامیاتی کیمیا ، ۷). [انگ : Chemistry].

کَیمفیونوٹس (ی لین ، سک م ، کس ف خف ، و مع ، فت ٹ) امذ.
رک : کیمپونوٹس. کیمفیونوٹس کی انواع میں البتہ بڑی بڑی بستیوں میں متعدد ملکائیں ہوتی ہیں. (۱۹۷۳ء ، حیوانی کردار ، ۸۲). [انگ : Camfeonotus].

کیمنڈھیا (ی مج ، فت م ، غنہ ، سک ڈھ) امذ.
چھوٹے قد و قامت کا ہاتھی. لنکن ہیاں کے جنگلوں میں ہاتھی عجیب الخلقت ہے ... چھوٹے کو کیمنڈھا ... کہتے ہیں (۱۹۷۵ ، اوائلی عقل ، انسویز ، ۱۰۰). [کیمنڈھا (رک) کا نکل].

کی مُو / کیمُو (ی مع ، و مع) امث.
ایک لکڑی جس سے فرنیچر تیار کیا جاتا ہے (کوہ ہمالیہ کے علاقے میں بہت استعمال ہوتی ہے). کی مو ، فرنیچر اور باریک کام کے لیے اچھی لکڑی ہے (۱۹۰۱ ، مصرف جنگلات ، ۱۳۸). [مقامی].

کیموتھیراپی (ی مج ، و مع ، ی مع) امث.
(طب) کیمیائی ذرائع سے بیماری کا علاج. ان دنوں کیموتھیراپی ہو رہی ہے (۱۹۸۹ ، رنگ روال ، ۱۰۲). [انگ : Chemotherapy].

کیموس (ی لین ، و مع) امذ.
۱. (طب) وہ رطوبت جو معدے میں کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہو . غذا کی وہ صورت جو دوسرے ہضم کے درمیان صاف پانی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے نیز وہ جبر جو جگر اور عروق میں پک کر دودھ کے جھاگ کی صورت اختیار کر لیتی ہے. ورزش کرنے اور حمام میں نہانے سے وہ مادے جو رک گئے ہیں اور مدہ کیموس میں شامل ہو جاتے ہیں (۱۹۰۸ ، مقالات حکیم ، ۲ : ۳۰۳).

چال ہے آپ رواں چال ہے سیلانی
حلق فرش سے مثال رنگ ہے کیموس کا

(۱۹۰۹ ، نظم طباطبائی ، ۸۲). جو کیموس ان کے اندر ہوتا ہے وہ بہت تیزی سے چلتا ہے (۱۹۶۸ ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، کراچی ، ۳۶ ، ۵ : ۵۰). ۲. معدے میں غذا کے ہاضمے کی دوسری منزل یا دوسرا مرحلہ.

کیا کہوں بیماری غم کی فراغت کا بیاں
جو کہ کھایا خون دل بے منت کیموس تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، ۲ : ۱۵۳).

غذا مرض جو پوچھے کسی کہ غم کھاؤ
یہ وہ غذا ہے نہیں جس کو حاجت کیموس

(۱۹۰۰ ، انیوستانی ، ذکر حبیب ، ۲۰۰). [ع].

کیموسات (ی لین ، و مع) امذ ؛ ج.
(طب) کیموس (رک) کی جمع ؛ فضلات. کیموسات غلیظ سے بدن جب بھر جاتا ہے ان رطوبات کیموسہ سے بخار جدا ہو کر بتدریج ثقبہ کی طرف پہونچتا ہے (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۰). درد میں سکون پیدا کرتا ہے نیز شراب و ردی کیموسات (فضلات) سے امعاء کو اپنی قوت جلا و غسل کے باعث پاک و صاف رکھتا اور امعا کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۶). [کیموس + ات ، لاحقۂ جمع].

کَیمُوسَہ (ی لین ، و مع ، فت س) صف.
کیموس (رک) سے متعلق یا منسوب ، کیموس کا . کیموس سے پیدا شدہ. رطوبات کیموسہ سے بخار جدا ہو کر بتدریج ثقبہ کی طرف پہونچتا ہے (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۰). [کیموس + ہ ، لاحقۂ تانیث].

کَیمُوفلاج (ی لین ، ضم م ، و غم ، کس مج ف) امذ.
(فوج) دوران جنگ میں اپنے سامان حرب اور فوجی مقامات کو دشمن کے ہوا بازوں کی نظر سے چھپانے کی ایک تکنیک ، اس میں مکانوں کی چھتیں ، موٹر لاریاں اور جہاز وغیرہ پر ہرا رنگ چڑھا کر اس پر سیاہی مائل مٹیالے دھبے ڈال دیتے ہیں اور میدان میں کھڑی ہوئی گاڑیوں پر جالی لگا دیتے ہیں تا کہ چیزوں کی آسانی سے شناخت نہ ہو سکے اور نقصان یا تباہی کے امکانات کم ہو جائیں ؛ ماحول کے مطابق اپنا رنگ بدل لینا جیسا کہ گرگٹ اور مینڈک وغیرہ کرتے ہیں ، دام ہم رنگ زمین (ماخوذ : اردو انسائیکلو پیڈیا ، ۱۱۸۳). [انگ : Camouflage].

--- کَرنا محاورہ.
چھپا لینا. شیخ صاحب کو اتنا صدمہ ہوا کہ مہینوں تک نیم مردہ حالت میں رہے ... یہ گھاؤ ابھی تک بھرا نہیں ہے ، گو انہوں نے حسب عادت اسے کیموفلاج کر لیا ہے (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۱۶۱).

کیموفلاژ (ی لین ، ضم م ، و غم ، کس مج ف) امذ.
رک : کیموفلاج ، چھپانا ، چھپنا. قدرت نے کیموفلاژ کے لیے ایسا رنگ اور شکل بنائی ہے کہ درخت پر بیٹھا اُلّو میں بالکل نظر نہیں آتا ... کوئی طاقت اسے جوہنچ کھولنے سے باز نہیں رکھ سکتی (۱۹۷۶ ، روگزشت ، ۴۳). [انگ : Camouflage].

کیمونسٹ (ی لین ، و مج ، کس ن ، سک س) امذ.
رک : کمیونسٹ جو زیادہ مستعمل ہے ، کمیونزم کا حامی ، اشتراکی ، اشتمالیت پسند شخص.

اور ایک اُس کی بیٹ کی بچی قمر جبیں
اور کیمونسٹ ہے مرا فرزند نکتہ بیں

(۱۹۷۵ ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۶). [انگ : Communist].

کیمُونو (ی مج ، و مع ، و مج) امذ.
ایک وضع کا جاپانی لباس. سرخ جاپانی کیمونو میں لپٹی ہوئی کونپن روز آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں روپہلے ستارے لگا رہی تھی اور موسیقی کی دھن پر اِدھر اُدھر قدم رکھتی جاتی تھی (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۸۷). پہنانے لیے کیمونو تہ کیا ہوا رکھا ہے (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جولائی ، ۵). [جاپانی].

کیمیا (ی مج ، کس م) (الف) امث.
۱. وہ جوہر جو جسم کی ماہیت کو بدل دے مثلاً رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا دے ، ایک اکسیر جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس سے سونا بن جاتا ہے.

ترے دور غم میں تو جوں کیمیا
سنا ہی گیا نام مہر و وفا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۶).

تو وہ گُل ہے ہو اگر تجکو تلاشِ کیمیا
بوٹیاں جنگل کی خود بولیں عنادل کی طرح
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲۳).

یہ اگر سچ ہے کہ علم اک صیقلِ ادراک ہے
پھر تو شاعر کیمیا ہے اور عالم خاک ہے
(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۵۸).

جلی امیدوں کی را کھ
شیشی میں بند یہ کب سے سوچتی ہے
کہ اس کی تاثیر کیمیا ہو
(۱۹۹۲ ، افکار (قمر ہاشمی) ، کراچی ، اپریل ، ۳۱). ۲. **(مجازاً) اکسیر ، رسائن ، (کنایۃً) راکھ ، خاکستر.**

جب ہوا جل کر جگر سب کیمیا
نقد خالص عشق کا حاصل ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۷). ۳. (أ) **ادنٰی دھات کو اعلٰی دھات بنانے کی روایتی صنعت ، جیسے : رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنانا ، صنعت زرسازی.**

کیمیا جانئے تو تجھے قائم
لیک اپنے سے دل کا مس نہ گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).

یہ جنون دیکھو کہ ان سیمیں تنوں کے عشق میں
رفتہ رفتہ مجھکو شوقِ کیمیا ہونے کو تھا
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۵). انکو اخیر عمر میں کیمیا کا شوق ہوگیا تھا. (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۳۳). (آ) **(مجازاً) ادنٰی کو اعلٰی یا ناقص کو کامل بنانے والی کوئی شے.**

کیمیا دِشت ، دمِ عیسیٰ و پور بھاگ میں فتح
ایسے دُردانہ کے ہے ہاتھ میں میرا سو کلید
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۱).

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہِ گُل رخاں
گُل رخاں سوں جگ میں پایا ہوں ولی یہ کیمیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹). ۴. **اشیاء کے خواص معلوم کرنے اُن کے اجزا کو ملانے اور جدا کرنے کا علم ، وہ علم جس سے مادوں کو ملانے ان کے تبدیل کرنے نیز ان کے مفرد اور مرکب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے ، کیمسٹری.** علم کیمیا کے اصولوں کے ایجاد کا فخر مسلمانوں کو نصیب ہوا. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۶). جب کیمیا پڑھو گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۷). کیمیا ، طب ، جراحت ، طبیعات کے علوم و فنون میں نام پیدا کیا. (۱۹۷۵ ، آخری چٹان ، ۴۴). فلسفہ ، ریاضی ، کیمیا اور طبیعات جیسے علوم ... علوم معقول میں شمار ہوئے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۹). ۵. **(کنایۃً) نایاب ، نادر شے.** ہم لوگ کیونکر آپ کا پتہ پائیں گے ... حضور ہمارے نزدیک کیمیا ہو جائیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۳۷). آج اس کی تصنیفات اس طرح مفقود ہیں کہ کہیں دوچار ورق ہاتھ آ جاتے ہیں تو شائقین تو سمجھتے ہیں کہ کیمیا ہاتھ آ گئی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۶۳). ۶. **(تصوف) موجودہ چیز پر قناعت کرنا ، ترکِ طلب ، مرشد کامل کی نظر نیز عشق** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۲۰۸). ۷. **مکر و حیلہ**

لا کیمیا جب گگن بھوتری
زحل لے گیا لے گیا مشتری
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۵۷). ۸. **(کنایۃً) اصلیت ، جوہر.** اس نے جنون کی کیمیا تو نہیں مٹایا بلکہ فروغ دیا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۲۰). (ب) صف. **نہایت مفید ، تیر بہدف نیز حصول مقاصد کا ذریعہ.**

جوھی ہے بیتی ڈال میں بتان کی آبرو
اوسکا اثر فن میں جو نسخا ہے سو ہے اک کیمیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱). (ج) امذ. ۱. **کیمیاوی شے ، وہ شے جو کیمیاوی عمل سے حاصل ہو یا اس میں استعمال کی جائے ، کیمکل.** حیوانات میں کئی رنگ دار مادہ اور رنگ پیدا کرنے والے کیمیے ... ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۳). ۲. **سونا ، چاندی وغیرہ.**

کیمیا ہوں آپنے باطن میں سب
ظاہرا دستے میں گرچہ مس ہوں میں
(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۴). کیمیا بنانے کے واسطے انواع و اقسام کی دھاتیں پھونک ڈالیں. (۱۸۸۶ ، لالِ چندرکا ، ۹۰).

تم اگر چشمِ لُطف وا کر دو
مس کو چاہو تو کیمیا کر دو
(۱۹۱۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۳). [ع]

--- اثر (--- فتحہ ا ، ث) صف.
کیمیا کا اثر رکھنے والا. اگر زر خالص نکل آیا تو دیکھ لینا کہ تیری مشتِ خاک بھی کسی کی نظر کیمیا اثر سے اکسیر اعظم کی چٹکی بن جائیگی. (۱۹۷۳ ، عقل و شعور ، ۵). [کیمیا + اثر (رک)].

--- بنانا محاورہ.
۱. **رسائن بنانا ، چاندی سونا بنانا ، معمولی چیز سے قیمتی چیز بنانا.**

بیگانہ خُو کو اپنے جو آشنا بناؤں
اپنا کبھی نہ خوش گر کیمیا بناؤں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۰۱). اتنا روپیہ سادھو کو کیوں دیا ، کیا اب کیمیا بنانے کا شوق پیدا ہوا ہے. (۱۹۳۲ ، تصویر ، ۲۷). ۲. **مطلب حاصل کرنا ، نہایت آسانی سے روزی حاصل کرنا** (نوراللغات).

--- داں صف.
علم کیمیا کا عالم ، کیمیا کا ماہر جس کے آگے بڑے سے بڑے کیمیا داں اور کیمیاساز مع اپنی ساری تجربی کارگاہوں کے دنگ و حیران رہ جائیں. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۲۶۷). ایک مورخ اپنے موضوع کا اس طرح مشاہدہ نہیں کرسکتا جس طرح ایک کیمیادان کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، تاریخ اور آگہی ، ۳۵). [کیمیا + ف : داں ، دانستن - جاننا].

--- دِشت (--- کس د ، سکش) صف (قدیم).
کیمیا نظر ، کھوٹے کو کھرا بنا دینے والی نظر ، تانبے کو سونا بنا دینے والی نگاہ ، کندن بنا دینے والی توجہ ، قدر و قیمت بڑھا دینے والی توجہ ، مراد : فیض بخش ذات یا شخصیت.

کیمیا دشٹ دم عیسٰی وا ہور بھاگ میں فتح
ایسے دردانہ کے بہ ہاتھ میں ہیرا سو کلید
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۱)۔ [کیمیا + دشٹ (و ک)]۔

---ساز صف۔
کیمیا بنانے والا ، کیمیا گر ، سونا بنانے والا۔

ملی کیمیا ساز سے تیری خو
کہ پارے کا کشتہ بناتی ہے تو

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳)۔ جس کے آگے بڑے سے بڑے کیمیادان اور کیمیاساز مع اپنی ساری تجربی کارگہوں کے دنگ و حیران رہ جائیں۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۷)۔ [کیمیا + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا سے لاحقۂ فاعلی]۔

---سازی امث (شاذ)۔
کیمیاساز کا کام یا فن ، کیمیاگری ، سونا بنانا۔ ایک مفلس آدمی کی خوشی کیمیاسازی پر مبنی ہوتی ہے ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ سونا بنائیں۔ (۱۹۸۷ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۳۸)۔ [کیمیاساز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سمجھنا محاورہ۔
اکسیر جاننا ، مفید اور حسبِ مراد خیال کرنا۔

وہ ہم سے خاکساروں کو گر اپنا خاک پا سمجھیں
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۵)۔

---گر (---فت ک) صف۔
۱. کیمیا بنانے والا ، سونا بنانے والا ، رسائنی۔

ہوس یا ہاشمی تجھ سا رہا ہے کیمیا گر ہو
اے زنہار بھاتا نیں سونا کرنے کے بالے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱)۔

غم نے پیلا کیا ہمارا رنگ
کیمیا گر نے زر کیا مس کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۷)۔ ان کے علاوہ اور بہت سے فریق دولتمند اشراف صاحب مروّت اہل علم ... نجومی کاہن ... کیمیا گر ساحر ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳۹)۔

کیمیا گر آگ سا دیکھا نہیں
تار سونے کے دیے تنکے لیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۷)۔

ہو کے قانع آدمی مستغنی زر ہو گیا
اس گلی کی خاک پا لی ، کیمیا گر ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰)۔ **۲. (مجازاً) مکار ، چالاک** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [کیمیا + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گر کیسا جو (یہ) مانگے پیسا کہاوت۔
دھوکے باز کے لیے بولتے ہیں کہ یہ دھوکے باز ہے ورنہ کیمیا گر کے پاس تو پیسہ کی کیا کمی جو وہ پیسے مانگے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---گری (---ب ک) امث۔
کیمیاگر کا کام یا پیشہ ، سونا بنانے کا فن ، کیمیاسازی۔ خدا کہا کہ ... روح خدا کے امر تے ہے ... امر کہا ہے ہور کس پر ہے امر کیمیا گری کرتا ہے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۲۵)۔

ترک خواہش زر کر کیمیا گری یہ ہے
دل میں رکھ خیال دوست شیشہ و پری یہ ہے

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۸۵)۔ اسی صنعت کو سہوسی کیمیا گری کہتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۵)۔ بدقسمتی سے کیمیا گری کا بے حد اشتیاق تھا۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۸)۔ ہر طرح سے خوشحالی کی زندگی بسر ہو رہی تھی معلوم نہیں کیسے کیمیا گری کا لپکا پڑ گیا۔ (۱۹۸۹ ، کھوٹے ہوؤں کی جستجو ، ۲۳)۔ [کیمیا گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ہو جانا/ہونا محاورہ۔
سونا ہو جانا ، کندن ہونا ، برگزیدہ ہونا ، بیش قدر اور آبرومند ہونا۔

جو عاشقی میں خاک ہوا کیمیا ہوا
کہتا تھا آج خاک میں کوئی ملا ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳)۔ حضور سیماب ہیں اڑ جائیں گے ہم لوگ کیونکر آپ کا پتہ پائیں گے ، مسلمان آپ کا کشتہ بنائیں گے حضور ہمارے نزدیک کیمیا ہو جائیں گے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۵)۔

کیمیاوی (ی مع ، کس م) صف۔
۱. کیمیا (رک) سے منسوب یا متعلق ، کیمیکل۔ شئ قبر کی علت خواہ تنویم کی طرح کوئی نفسی قانون ہو یا کیمیاوی جذب و اتصال کی طرح۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۸۲)۔ فلسفۂ کربلا اپنی بحر اور آہنگ کے لحاظ سے اس کے ساتھ ہی فکر اور احساس کی کیمیاوی جادوگری کے لحاظ سے اقبال کی نظم مسجد قرطبہ سے براہ راست متاثر محسوس ہوتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۹)۔ **۲. وہ اشیا جو عمل کیمیا سے حاصل ہوں یا اس میں استعمال کی جائیں ، کیمیاوی اشیا۔** کیمیاوی غذاؤں کا مزہ بھی پہلے جیسا نہ رہا تھا۔ (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۶)۔ ایک کیمیاوی مرکب کی طرح اس رگ پر بہت مطالعہ کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، قرض دوستاں ، ۸۵)۔ [کیمیا (ء مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---انسداد (---کس ا ، سک ن ، کس مع س) امذ۔
(سائنس) Chemical control کا ترجمہ۔ وگلس ورتھ کی تحقیقات اور اس کے معاصرین کے مطالعہ نے کیوٹیکل کی طبعی اور ترکیبی ساخت کی تشریح اور وضاحت کردی ہے جس کی بنا پر کیمیاوی انسداد (Chemical Control) کے کئی مسائل کے حل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۹)۔ [کیمیاوی + انسداد (رک)]۔

---علاج (---کس ع) امذ۔
طب کیمیائی عمل سے تیار کردہ ، دواؤں کے ذریعے مرض کا علاج۔

کیمیاوی علاج ... اس طریق علاج میں مرض آور نامیوں کو کیمیاوی مرکبات کے ذریعہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۶ ، ابتدائی جراثیمیات ، ۷۰)۔ [کیمیاوی + علاج (رک)]۔

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ۔
سائنسی عمل ؛ **کیمیائی عمل ، کیمیا بنانے کا کام**۔ عفانت ایک کیمیاوی عمل ہے۔ (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۹۱)۔ [کیمیاوی + عمل (رک)]۔

--- کھاد امث۔
(کاشت کاری) **مختلف کیمیاوی مرکبات سے تیار کردہ کھاد ، مصنوعی کھاد (قدرتی کھاد کا بدل)**۔ کسی زمانے میں ہندوستان کو تمام دنیا میں نائٹرس کی رسد کا عملی اجارہ حاصل تھا جو دھنا کو اشیاء اور کیمیاوی کھاد کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ)، ۱ : ۴۷۳)۔ اور ساتھ ساتھ کیمیاوی کھادوں کا سلیقہ اور ترویج ہوئی۔ (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ (سالنامہ) ، لاہور ، ۹۰)۔ [کیمیاوی + کھاد (رک)]۔

---مُرَکَّبات (---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ ؛ ج۔
کیمیائی عمل کے ذریعہ حاصل کی ہوئی اشیاء۔ بنیادی انکشاف مثلاً میکانکی عمل ، کیمیاوی مرکبات اور ارتقا کے قوانین کے بارے میں یہ صحیح نہیں جن پر آخرکار سائنس کی ترقی کا دارومدار ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۰۰)۔ [کیمیاوی + مرکب (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

کیمیائی (ی مع ، کس م) صف ؛ امذ ؛ = کیمیاوی۔
۱۔ **سونا بنا دینے والا ، کندن کر دینے والا ؛ (استعارۃً) قدر افزائی کرنے والا**۔

نظر کی مرحمت سوں دیکھ منج مسکین کوں یک پل
پیا کی کیمیائی دشت سوں تفنور کر ساق
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۵)۔

کیا ذات کوں خوب تیری وفا سوں
ہوا کیمیا عوش کیمیائی کمایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۲)۔

کرنوں نے دکھلائی کیمیائی
سونے کی بچھی سیہ ستی
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۷)۔ الذکی الدویات اور ان کی کیمیائی تحقیقات کی تفصیل کو دفتر چاہیے (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۵۱) بائریڈین ... کے کیمیائی خواص بنزین کے کیمیائی خواص سے بہت حد تک مشابہ ہیں۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۳۷)۔ [رک : کیمیا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَجْزا (---فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج۔
کسی کیمیائی عمل کے ذریعے ان مفردات کو علیحدہ کرنا یا ان کا تجزیہ کرنا جو مرکبات میں شامل ہوں۔ ان مرکزی میدانوں کی تراب مخصوص ساخت اور مناسب کشادہ بافت ہونے کی وجہ سے اب کافی حد تک اس کے کیمیائی اجزا ڈھل گئے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۷۳)۔ [کیمیائی + اجزا (رک)]۔

---اِمْتِحان (---کس ا ، سک م ، کس مج ت) امذ۔
رک : **کیمیائی تجزیہ**۔ میں نے جا کر نواب عاشق علی خاں کے ہاں سے گولیوں کی شیشی لی ان کا کیمیائی امتحان کرایا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۴۳)۔ [کیمیائی + امتحان (رک)]۔

---اِمْتِزاج (---کس ا ، سک م ، کس ت) امذ۔
کیمیاوی عمل کے ذریعے مُفردات کا امتزاج ، مفردات کا باہم آمیز ہونا ؛ (مجازاً) مختلف اشیاء کا باہمی ملاپ ، یکجا ہونا۔ امیرخسرو نے ریختہ کی جس روایت کو فروغ دیا تھا اب اس کی جڑیں زمین میں گہری اتر چکی تھیں اور دونوں زبانوں کا کیمیائی امتزاج عمل میں آ چکا تھا۔ (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۸۹)۔ [کیمیائی + امتزاج (رک)]۔

---اِنْہِضام (---کس ا ، سک ن ، کس مج ہ) امذ۔
معدے کے ذریعے خوراک کا جزوِ بدن بنتا ، کیمیائی طریقے سے ہضم کرنا۔ کیمیائی انہضام میں خوراک کو خامروں کی مدد سے ہضم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۰۱)۔ [کیمیائی + انہضام (رک)]۔

---اَیْٹَم (---ی لین ، فت ٹ) امذ۔
جوہر ، مادے کا جزو ، جزوِ لایتجزیٰ جسے علمِ کیمیا نے کیمیائی تجربات کے ذریعے دریافت کیا۔ جوہر ... جو کیمیا دانوں نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے بعد کیمیائی تعاملات کی تشریح کے لیے تجویز کیا جس کو ہم آج کیمیائی ایٹم کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۵۵)۔ [کیمیائی + ایٹم (رک)]۔

---بانْڈ (---سک ن) امذ۔
(کیمیا) **دو جوہروں کی باہمی کشش سے پیدا ہونے والا تعلق جس سے دونوں جوہر باہم یکجا ہو جاتے ہیں**۔ ایٹموں کے مجموعے مضبوطی سے اس ربط کی مدد سے یکجا رہتے ہیں جنہیں کیمیائی بونڈ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۹۷)۔ [کیمیائی + بانڈ (رک)]۔

---تَجْرِبَہ (---فت ت ، سک ج ، کس ر ، فت ب) امذ۔
سائنسی تجربہ گاہ میں کسی چیز کی جانچ پڑتال کا عمل۔ ڈاکٹروں نے ابھی اپنی رپورٹ نہیں دی ... کیمیائی تجربہ سے پتہ نہیں چلتا۔ (۱۹۲۳ ، خوفی راز ، ۵۷)۔ [کیمیائی + تجربہ (رک)]۔

---تَجْزِیَہ (---فت ت ، سک ج ، کس ز ، فت ی) امذ۔
کسی چیز کے عناصر ترکیبی کی جانچ سائنسی طریقے سے۔ آکسن کے کیمیائی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ درحقیقت انڈول ایسیٹک ایسڈ (Indole Acetic Acid) ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۰۳)۔ [کیمیائی + تجزیہ (رک)]۔

---تَرکِیب (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث۔
کسی مادے کی ساخت جو مفرد اجزا پر مشتمل ہو۔ توانائی کا کچھ حصہ متعلقہ خامرات کی کیمیائی ترکیب میں کام آتا ہے۔ (۱۹۹۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۹)۔ [کیمیائی + ترکیب (رک)]۔

---تعامُل (---فت ت ، ضم م) امذ.
مختلف اجزا یا عناصر کا باہمی عمل اور ردِ عمل ، عناصر پر کیمیائی اثرات (**Chemical Reaction**) کا عمل و ردِ عمل. پیشوں اور کیمیائی تعاملوں (**Chemical Reaction**) کے تجربوں کو کنٹرول کرنے میں یہ سیل ایک بہت کارآمد آلہ ہے. (۱۹۷۱ ، الکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۵۰). [کیمیائی + تعامل].

---توازُن (---فت ت ، ضم ز) امذ.
(**Chemical Balance**) کا ترجمہ ، مختلف اجزا میں باہمی آمیزش سے پیدا ہونے والی کیمیائی تبدیلیاں. دیگر کیمیائی تعاملات کی طرح خامرائی تعامل بھی قوانین کیمیائی توازن (**Chemical Balance**) اور عمل کمیت (**Mass Action**) کے تابع ہے. (۱۹۷۶ ، بنیادی جزو حیاتیات ، ۲۰۸۸). [کیمیائی + توازن (رک)].

---جنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
زہریلی گیس اور کیمیاوی بموں کے ذریعے جنگ ، ایسی جنگ جس میں کیمیاوی عمل سے تیار کردہ ہتھیاروں یا بموں کا استعمال ہو. کیمیائی جنگ میں گیس نقاب بچاؤ ایک نہایت موثر آلہ ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ۹۰). [کیمیائی + جنگ (رک)].

---جُزو (---ضم ج ، سک ز) امذ.
کیمیائی عمل سے پیدا کردہ جزو. ہر خامرہ خوراک میں شامل مخصوص کیمیائی جزو پر عمل کرتا ہے اسے ہضم ہونے کے قابل بناتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۳). [کیمیائی + جزو (رک)].

---حِس (---کسر ح) امث.
جسمانی ملاپ کی حس ، وہ حس جو کسی دوسرے جسم میں موجود کیمیائی عنصر کو شناخت کرتی ہے. نر اور مادہ کا ایک دوسرے کو تلاش کرنا اور ملاپ کرنا زیادہ تر کیمیائی حس کا محتاج ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۰۱). [کیمیائی + حس (رک)].

---خَواص (---فت خ) امذ ، ج.
(کیمیا) (**Chemical Properties**) کا ترجمہ ، کسی مادے کی ساخت یا ترکیب سے مخصوص کیفیات یا حقائق. حلقہ ، سائز و ہندسی اشکال اور کیمیائی خواص میں نسبت کا ذکر بعد میں کیا جائے گا. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۵۳). [کیمیائی + خواص (رک)].

---رابِطَہ (---کسر ب ، فت ط) امذ.
(**Chemical Communication**) کا ترجمہ ، کیمیائی اجزا کو شناخت کرنے والی حس کے ذریعے باہمی میل جو مخلوقات میں پایا جاتا ہے. حشرات کے اندر کیمیائی رابطوں کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھنا خاصا عام ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۹۷). [کیمیائی + رابطہ (رک)].

---رطُوبَت پیما (---فت ر ، و مع ، فت ب ، ی لین) امذ.
فضا میں نمی کی پیمائش کرنے والا آلہ. اس آلے کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے کیمیائی رطوبت پیما یا کیمیکل ہائیگرومیٹر (**Chemical Hygrometer**) ریبو کا رطوبت پیما یا ریبوز ہائیگرومیٹر ... ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۹). [کیمیائی + رطوبت (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا سے اسم آلہ].

---ریشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
کیمیائی مرکبات کی مدد سے تیار کیا ہوا مصنوعی ریشہ (اون یا سوت کے مقابل). برطانیہ نے اس صنعت کو ترقی دینے کی غرض سے کیمیائی ریشہ کی صنعت کو بڑی بڑی ٹیکسٹائل اور کیمکل کارخانوں سے منسلک کر دیا. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۵۹). [کیمیائی + ریشہ (رک)].

---عِلاج (---کسر ع) امذ.
علم افعال الادویہ ، وہ علاج جو دواؤں کی فعلیاتی تاثیر سے تعلق رکھتا ہے ، کیمیائی عمل سے تیار کردہ دواؤں سے علاج جو مختلف اجزا کے خواص اور جسم پر ان کے اثرات کے مشاہدے پر مبنی ہوتا ہے. کیمیائی علاج ... ادویہ کی فعلیاتی تاثیر سے تعلق رکھتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳). [کیمیائی + علاج (رک)].

---عَلامَت (---فت ع ، م) امث.
(کیمیا) کسی کیمیائی عنصر کی مقررہ علامت جو اختصار کے لیے وضع کی جاتی ہے ، مثلاً پانی کی علامت H O ہے. عنصر کی کیمیائی علامت اس کے ایک ایٹم کو ظاہر کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۹). [کیمیائی + علامت (رک)].

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
(کیمیا) دو یا زیادہ عناصر کے ملاپ سے پیدا ہونے والا اثر ؛ مختلف مادی اجزا کے مخصوص حالات کے زیر اثر پیدا ہونے والے اثرات. رطوبات میں خامرے (**Enzymes**) ہوتے ہیں جو کہ کیمیائی عمل میں مدد دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۳). [کیمیائی + عمل (رک)].

---عَناصِر (---فت ع ، کسر ص) امذ ، ج.
وہ اجزا جس سے مل کر مادی اشیا وجود میں آتی ہیں ، وہ مادی اجزا جو اشیا یا اجسام کی ساخت یا ترکیب میں شامل ہوں. روئے زمین کی تمام اشیا ایک یا ایک سے زیادہ اجزا سے مل کر بنی ہیں ان اجزا کو کیمیائی عناصر (**Chemical Elements**) کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، فوٹوگرافی ، ۳۳). [کیمیائی + عناصر (عنصر (رک) کی جمع)].

---فِعْلِیات (---کسر ف ، سک ع ، کسر ل) امث.
نباتی اجسام کے اندر ہونے والا کیمیائی عمل ، یہ فعلیات کی وہ شاخ ہے جس میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیوانوں کے جسم کے اندر کون کون سے کیمیائی فعل انجام پاتے رہتے ہیں (ماخوذ : حیوانات ، ۹۰). [کیمیائی + فعل (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

---قُوَّت (---ضم ق ، شد و بفت) امث.
(کیمیا) وہ طاقت یا کشش جو سالموں میں ایٹموں کو متحد رکھتی ہے.

ان مختلف کیمیائی کیفیتوں میں سے کوئی جس کے ذریعے مادے میں ٹھیراؤ پیدا ہوتا ہے. کیمیائی قوتیں جو سالموں میں ایٹموں کو یکجا رکھتی ہیں اتصالی قوتیں جو مادی اجسام کے حصوں کو جکڑے رکھتی ہیں. (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن سٹائن ، ۱۰). [کیمیائی + قوت (رک)].

--- کھاد امث.
رک : کیمیاوی کھاد. فی ایکڑ حاصل بڑھانے کے سلسلے میں ... کیمیائی کھاد وغیرہ ... ضروری ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۸۸). [کیمیائی + کھاد (رک)].

--- گیس (---ی لین) امث.
کیمیائی عمل مثلاً احتراق سے پیدا ہونے والی گیس اور مختلف اشیاء کے جلنے سے خارج ہونے والا دھنواں. بے شمار چمنیوں سے جو کیمیائی گیسیں خارج ہوتی ہیں وہ من ہائیم کی ہوا کو بھی متاثر کرتی ہیں. (۱۹۸۸ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۹۳). [کیمیائی + گیس (رک)].

--- مادّہ (---شد د) امذ.
رک : کیمیائی عنصر. ملائم کیونکل میں ... کچھ نامعلوم کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۰). [کیمیائی + مادّہ (رک)].

--- مُرَکَّب (---ضم م ، فتر ، شد ک بفت) امذ.
مختلف عناصر کے کیمیائی عمل کے ذریعے حاصل کی ہوئی اشیاء ، وہ مرکب جو مختلف عناصر کے کیمیاوی عمل و رد عمل سے حاصل ہوتا ہے. یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیمیائی مرکب وقت اور حالات کے مطابق اپنی تحریکی توعیتیں بدل لیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۷۷). [کیمیائی + مرکب (رک)].

--- مُرَکَّبات (---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ ؛ ج.
کیمیائی مرکب (رک) کی جمع. علم کیمیا میں کیمیائی مرکبات سے بحث ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۶). [کیمیائی + مرکب (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

--- مُساوات (---ضم م) امث.
کیمیائی مساوات دراصل کسی کیمیائی عمل کو **کیمیائی علامت اور فارمولوں سے بیان کرنے کا طریقہ** ہے (کیمیا ، ۷). [کیمیائی + مساوات (رک)].

--- مِلاپ (---کس م) امذ.
دو یا زیادہ چیزوں کا سائنسی اصولوں پر مبنی ملاپ ، مختلف مادی اجزا کا باہم مل کر ایک نیا مرکب بنانا. ہائیڈروجن اور آکسیجن کے کیمیائی ملاپ سے پانی بنتا ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۷). [کیمیائی + ملاپ (رک)].

کیمیائیات (ی مع ، کس م ، ۹) امث.
علم کیمیا. ہمارے تمام تجربے اور مشاہدے بلکہ طبیعیات ، کیمیائیات ... ریاضیات وغیرہ ... صرف علامات شناسی کا مجموعہ ہیں. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۶). [کیمیائی + یات ، لاحقۂ جمع].

کیمیکل (ی لین ، ی مع ، فت ک) صف.
۱. **علم کیمیا یا کیمیائی عمل سے متعلق ، کیمیاوی.** وہ تمام فزیکل اور کیمیکل تبدیلیوں میں اصل عنصر کے ہمراہ رہتا ہے اور اس کا ساتھ بھی نہیں چھوڑتا. (۱۹۲۷ ، نباتاتی ، ۱۱۸). ۲. **کیمیائی یا کیمیاوی اشیا سے حاصل کردہ چیز یا شے ، کیمیائی عمل سے حاصل کردہ اشیا.** تیل کو ایسی صورت میں کیمیکل کی مدد سے تبدیل کیا جاتا ہے جو پانی میں گھل کر مل جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، جرم سازی ، ۲۵). [انگ : Chemical].

--- اَنرجی (---کس ا ، فت ن ، سک ر) امث.
کیمیائی اجزا سے تیار کردہ قوت مثلاً جو بیٹری سیل میں ہوتی ہے. بیٹری میں ... جیسی کیمیکل انرجی کرنٹ پاس ہونے سے ایک قسم کی الکٹرو کیمیکل انرجی میں خارج ہو جائے گی. (۱۹۲۳ ، آئینہ بوئر ، ۵۶). [انگ : Chemical Energy].

--- اِیگزامینر (---ی مج ، سک گ ، ی مع ، فت ن) امذ.
مرکبات کا کیمیائی تجزیہ کرنے والا. یہ دونوں چاہیے کہ کیمیکل اگزامینر کے پاس بھیج دیے جائیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جورس پروڈنس ، ۶۵). سب کی نگاہیں کیمیکل ایگزامینر کی رپورٹ کی منتظر تھیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۰۹). [انگ : Chemical Examiner].

کَیں (فت ک ، کس ی) حرف (قدیم).
کسی جگہ ، کہیں.

کہیں کون پیدا ہے جو مانگی باج
نہیں کیں ہو پر تم پہ ایسا رواج
(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، ۲۱).

جھیے چوری کدھیں منڈ میں نکٹ باقی جو ہوں کیں تج
تو دیکھ تج مست ہو جیوں میر اس میں اپ ٹھمکتی ہوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۲).

رکھیا کیں نہ تھا رونے گئی یہ آب
مگر تھی ندیاں سے ہوا پر سراب
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۰).

تجہ کوں کہیں تو احمد محمود کیں کہے ہیں
ہے اسم ذات تیرا رحمٰن یا محمد
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۸). پھر بیٹا اپنا مانگیا اور کہا کیں بڑھیا و بانجھ بھی جنتی ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۰). [کہیں (رک) کی تخفیف اور قدیم صورت].

--- کا کَیں م ف.
رک : کہیں کا کہیں. دو وبج جہاں مسئلا کیسو ہو کر یام کیں کا کیں ہوتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۲).

کَیِن (ی لین) امذ.
فرج ، فرج کا اندرونی گوشت ، فرج یاوہ، (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ فیروز اللغات فارسی). [ع].

کِین(۱) (ی مع) امث ؛ ← کینہ.
دشمنی ، بیر ، عداوت ، بغض ، کپٹ.

سنیا توں تو یو رسم و آئین من
بداندیش تھے میرے منگ کین من

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۱).

باندھے کمر سحر کہ آیا ہے میرے کیں پر
جو حادثہ فلک سے نازل ہوا زمیں پر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۵).

اے ہم‌نشیں معاملہ تو جانیے تھا یوں
ہو مہر اہل مہر سے کیں اہل کیں کے ساتھ

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی (حکیم آغا جان) ، د ، ۱۵۳). [ف].

ـــ تُوزی (ـــ و مج نیز مع) امث.
دل میں کینہ رکھنا ، کینہ پروری. بابا نے کین توزی کا ہنگامہ آراستہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۷۱). [کیں + توز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کین (ی مج) امذ.
بانس کا شگوفہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، انگ : Cane].

کِینا (ی لین) ف م (قدیم).
رک : کہنا.

کیا ہوں قصا میں عجب توز میں
کیا ہو قصا آج کے دور میں

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۵۹). [کہنا رک کی تخفیف و قدیم صورت].

کینا(۱) (ی مع) امذ ؛ ← کیناں.
رک : کینہ. بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ جو کسی طرح کا کیناں رکھتا ہو یا دشمنی رکھتا ہو تس کا کسی طرح اعتبار نہ کرے (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۱).

کیوں نہ خوش ہوں کہ بھرا ہے یہ مرے کینے سے
کہ مرے دوست کی جا اب دل دشمن میں نہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۰).

کینا کے مقابل آج مشکل میرا جینا ہے
کہ غیروں سے اسے غصہ ہی ہے مجھ سے تو کینا ہے

(۱۹۰۱ ، ا کبر ، گاندھی نامہ ، ۲۵). [کینہ (رک) کا ایک املا].

کینال (ی لین) امث ؛ ← کنال.
نہر یہ بڑی نہل کینال سے سیراب ہوگی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ فروری ، ۵) سنتھارجہ سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر روہڑی کینال میں ... شگاف پڑگیا. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۳ اکتوبر ، ۱). [انگ : Canal].

کیناں (ی مع) امذ (قدیم).
رک : کینہ. بادشاہوں کوں یہ لازم ہے کہ جو کسی طرح کا کیناں رکھتا ہو یا دشمنی رکھتا ہو تس کا کسی طرح اعتبار نہ کرے ، نہ اس کے دوستوں کا اعتبار کرے. (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۱). [کینا / کینہ (رک) کا انفی تلفظ].

کَینْبَرا (ی لین ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
برطانوی ساخت کا ہوا سے زیادہ تیز رفتار ایک جنگی ہوائی جہاز. کینبرا ، یہ طیارہ برطانیہ کا بنا ہوا ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۳۴). [انگ : Camberra].

کینْتار (ی مع ، سک ن) امذ.
ایک قسم کا لباس ؛ بنگال میں پہنے جانے والے ایک لباس کا نام. اس نے کپڑوں کے جو اقسام لکھے ہیں ان کے بعض نام یہ ہیں پیرام ، تموٹے ، لذاق ، کینتار ، دو ازار ، سینہ باف ان کی نوعیت کا اندازہ نہیں ہوسکا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۱). [مقامی].

کَینْٹ (ی لین ، سک ن) امذ.
فوجی چھاؤنی ، کسی شہر سے ملحق انتظامی تقسیم کے لیے چھاؤنی کا علاقہ (سٹی City کا نقیض) کینٹ پر مال گاڑی سے ۳۰ کروڑ روپے کی چرس برآمد. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ ستمبر ، ۱). [انگ : Cantt (Cantonment کا اختصار)].

کینْٹ (ی مع ، غنہ) امث (قدیم).
رک : کینٹ.

نہ پنچی توں سیمرغ کے پنٹ تہیں
نہ نکلے کچھ کنیں لوہے کینٹ تہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳). [کینٹ (رک) کا انفی تلفظ].

کینْٹِین (ی لین ، سک ن ، ی مع) امث ؛ ← کنٹین.
کسی دفتر یا ادارہ کے لیے اپنی دوکان جہاں کھانے پینے کی چیزوں خصوصاً چائے کا انتظام ہو. کینٹین ... یہ لفظ انگریزی زبان میں ۱۷۴۳ء سے پایا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۳۱). چائے پی کر کانٹین میں زخمی کی رپٹ درج کرنے چلے گئے. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۵۳). [انگ : Canteen].

کینْٹو (ی لین ، سک ن ، و مج) امث.
(ادبیات) طویل نظم کا ایک حصہ ، نظم کا ایک قطعہ یا ٹکڑا ، کانٹو. چند قطعے ۱۹۳۷ء کے لگ بھگ بعض رسالوں میں چھپے تھے تو آپ نے انہیں قطعے کے بجائے کینٹو کہا تھا. (۱۹۶۶ ، لا ۔ انسان ، ۱۴). [انگ : Canto ؛ لاط : Cantus ۔ گانا].

کینْجَل (ی لین ، مغ ، فت ج) صف.
بڑے قد کا ہاتھی. یہاں کے جو پاؤں میں ہاتھی عجب خلقت ہے ... چھوٹے کو کینڈھیا اور بڑے کو کینجل کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۰). [مقامی].

کینْچا (ی لین ، مغ) امذ.
(بیل بانی) وہ بیل جس کا ایک سینگ کھڑا اور ایک لٹکا ہوا ہو (ا ب و ، ۵ : ۹۰). [قینچا/قینچی (رک) کا محرف].

کینْجْری (ی مع ، غنہ ، سک ج) امث (قدیم).
رک : کینجل.

نہ نے پر سانوی برہان بوری بوجھ
نہ کالے پر تو کالی کینچری بوجھ
(۱۶۳۹ء ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۰۱). [رک : کینچلی (ل مبدل بہ ر)].

کینچڑ (ی مع ، مع ، فت چ) امث.
رک : کیچڑ. نوعمر گھوڑے کو کینچڑ ... میں چلانا بہتر نہیں. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۷). [کیچڑ (رک) کا انفی تلفظ].

کینچ کی پھلی امث.
رک : کونچ کی پھلی. اہل یورپ نے کیڑوں کا علاج کینچ کی پھلی سے کرنا ویدوں سے سیکھا ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۳۷).

کینچل (ی مع ، مع ، فت چ) امث.
رک : کینچلی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کینچلی (رک) کی تخفیف].

---- کا لچکا امذ.
ایک وضع کا لچکا جو کھینچنے سے لمبا ہو جاتا ہے ، مرغولے دار لچکا (ماخوذ : جامع اللغات).

کینچلی (ی مع ، غنہ ، سک چ) امث ؛ ج کینچلی.
۱. وہ سفید جالی نما شفاف جھلی یا پوست جو سانپ کی جلد پر ہوتی ہے. فراغت اور خوش خوری کے سبب سے اس کا رنگ و روغن کچھ کا کچھ ہوگیا اور کینچلی سی ڈال دی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۳۹). پھر اس نے وہ کینچلی اتار دی تو شیطان اس کے پیچھے لگا. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۷۵). جوان ہونے تک ان کے بدن کی کھال چار مرتبہ گرتی ہے ... چوتھی تیسویں روز سانپ کی کینچلی کی طرح گر جاتی ہے. (۱۹۰۶ء ، مخزن ، ستمبر ، ۳۶). یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے جزیرے نما وجود کی کینچلی کو منتشر کر سکے. (۱۹۸۹ء ، مطالعہ اقبال کے چند پہلو ، ۱۳). ۲. (مجازاً) چولا ، مصنوعی خول. اگر آپ اپنی کینچلی اتار پھینکیں اور دنیا کو اپنا اصلی روپ دکھائیں تو یقین کیجئے مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہے گا. (۱۹۷۵ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹۹). [پ : कञ्चुलिका س : कचलिका].

---- اُتارنا محاورہ.
پرانی جھلی یا کھال جھاڑنا ؛ (مجازاً) نیا روپ دھارنا. یہ لو مالک نے ٹھاٹ بدلا تو نوکر نے بھی پرانی کینچلی اتار دی. (۱۹۰۹ء ، خوب صورت بلا ، ۲۰). بھنبیریاں خشکی میں آ کر اپنی کینچلی کسی پودے پر اتارتی ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۱۰۳).

---- اُترنا محاورہ.
کینچلی اُتارنا (رک) کا لازم ، کھال اُترنا ، جھلی اترنا ؛ اصلیت پر آنا ، نیا روپ نکلنا. میری کینچلی اتر گئی ہے میں انسان سے شئے میں منتقل ہو رہا ہوں ، مجھے اس سے بچایا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ء ، دیوار کے پیچھے ، ۳۷).

---- بدلنا محاورہ.
۱. سانپ اور بعض دیگر حشرات کا پرانا پوست چھوڑ کر نیا پوست لانا. انڈوں سے بچے نکل کر ... پانچ یا چھ بار کینچلی بدل کر جوان حشرہ بن جاتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۹۱). ۲. (مجازاً) چولا بدلنا ، نیا روپ دھارنا ، نئی وضع اختیار کرنا. دوستوں کی صحبت ، احباب کا رنگ ، ان سب سے متاثر ہوکر ... کینچلی بدل گیا. (۱۹۱۸ء ، منازل ترقی ، ۳). عمر کے اس حصے میں ... نئی کینچلی بدلنے کا آخری زمانہ طلوع ہوتا ہے اور آدمی سانٹھا پاٹھا کہلاتا ہے. (۱۹۸۲ء ، برشِ قلم ، ۳۵۷).

---- ڈالنا محاورہ.
سانپ کا کینچلی جھاڑنا یا گرانا ، اچھی صورت نکلنا یا نکل آنا ؛ روپ نکھرنا.

کہ جس طرح سے کوئی سانپ کینچلی ڈالے
نکل کے بھاگتی ہے یوں نیام سے شمشیر
(۱۸۲۶ء ، دیوان گویا ، ۱۲).

تنہا دھو کے گل سی نکل آتی ہیں
گویا سانپ نے کینچلی ڈالدی
(۱۸۷۱ء ، عبیر ہندی ، ۳۹).

---- سی اُتر جانا محاورہ.
کسی پوشاک کا ڈھیلا ہونے کی وجہ سے آسانی سے اُتر جانا (نوراللغات).

---- کا لچکا امذ.
ایک وضع کا لچکا کہ جب اسے کھینچتے ہیں تو سانپ کی کینچلی کی مانند لمبا ہو جاتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---- میں آنا محاورہ.
سانپ کا نئی کینچلی بدلنے کو ہونا ، کینچلی کے جسم پر سے اترنے کا زمانہ آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

کینچن (ی مع ، سک ن ، فت چ) امذ.
سونا ، طلا.

لوہ بھیوتر کیلو کینچن پارس کوں جب سنگ لگو ہے
سوں برے سب روگ بیوگ اربابِ سراپ ایک بھگو ہے
(۱۸۵۳ء ، گنج شریف ، ۹۷). [کنچن (رک) کا محرف].

کینچوا (ی مع ، غنہ ، سک چ) امذ.
رک : کیچوا.

کچھ کینچوے ، کچھ بچھو ہیں ، کچھ ناگ ہیں کالے
بھورے ہوئے جونٹے بھی کئی سیر ہیں ڈالے
(۱۸۳۰ء ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۶۷).

عیاں ہے ضعف و نقاہت بیان کی حاجت کیا
مرے وجود کو وہ کینچوا سمجھتے ہیں
(۱۸۸۹ء ، دیوان عنایت و سفلی ، ۹۳). اکثر چڑیاں غلہ کے دانوں اور کیڑے مکوڑوں ، کینچووں پر بسر کرتی ہیں. (۱۹۵۳ء ، حیوانات قرآنی ، ۱۰۹۶). [کیچوا (رک) کا انفی تلفظ].

کینچی (ی لین ، مع) امث. (قدیم).
رک : قینچی.

خط کتروا کے آج کینچی سے
ہم سے ملنے میں جاتے ہے کترا

(۱۷۷۳ء ، طبقات الشعرا (میر سجاد) ، ۳۱). [قینچی (رک) کا محرّف].

کینڈھو (ی مع ، مغ ، و مع) امذ.
رک : آبنوس. انگریزی میں اسے ابونی (**Ebony**) اور ہندی میں کینڈھو یا کھندا کہتے ہیں. (۱۸۴۹ء ، مخزن علوم و فنون ، ۳۱). [مقامی].

کینڈا (ی لین ، مغ) امذ.
۱. **ڈول ، نمونہ ، انداز ، ڈھنگ.**

کینڈا ہی زمانے سے نیا ہے
شکل اس کی ہے کیا یہ کیا بلا ہے

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۵). میاں امجد کا کینڈا کہے دیتا تھا کہ ان کو روپیہ کی ہر وقت ضرورت تھی. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۲۰). اردو لکھنے کا جو کینڈا تم نے نکالا ہے وہ اردو املا کے یورپ رائج کا طریقہ ہے. (۱۹۵۶ء ، شیخ نیازی ، ۶۴). ۲. **ڈھانچا ، جسامت ، ڈیل ڈول ، جثہ.** ہمارا کینڈا ہی گواہی دیتا ہے جی کہ ہم فوج کے جوان ہیں. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۲). ہاتھ پیر باپ کے سے زبردست پالے تھے ، وہی کینڈا تھا. (۱۹۰۱ء ، سیتا ، ۱ : ۹۶). ان کی شخصیت اور ان کا فن ایک ہی کینڈا رکھتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۹۹). ۳. (i) **سانچا ، قالب.** اردو گیتوں کے لیے ہندی شاعری کا کینڈا مناسب سمجھا گیا. (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۹۱). (ii) **نقشہ ، خا کہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). (iii) (چلمن سازی) **بانس کی تیلیاں تراشنے کا چوبی سانچہ** (اب و ، ۱ : ۱۷۲). ۴. **پیمانہ ، اندازہ ، ناپ.** کھینچ تان کر قانون شرعیہ کے کینڈے پر لے آئے ہیں. (۱۹۰۳ء ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۶). ۵. (معماری) **سول (ساہول) کے لٹو کے وتر میں ناپ کی لکڑی یا کسی دھات کی بنی ہوئی پٹی جو لٹو کے ساتھ ڈورے میں پڑی رہتی ہے ؛ ڈول ڈالنے کا اوزار ، وہ اوزار جس سے کسی چیز کا نقشہ درست کیا جائے** (اب و ، ۱ : ۱۳۷). ۶. **سلیقہ ، قرینہ.** چھاپا بڑے کینڈے کی عورت ہے ، اپنی من مانی کرنا چاہتی ہے. (۱۹۴۲ء ، شکست ، ۹). گلاس کی پہلی چسکی کے بعد کھانے کا کینڈا ہی بدل گیا. (۱۹۸۹ء ، ترنگ ، ۳۰۷). [مقامی].

--- تیار ہونا محاورہ.
ساخت بننا ، ابتدائی ڈھانچہ بننا ، ہیولیٰ. ہندی زبان کی آمیزش سے ایک نئی زبان کا کینڈا تیار ہو رہا تھا. (۱۹۷۹ء ، تناسخ ، ۱۸).

--- کرنا محاورہ.
سرسری پیمائش کرنا ، تخمینہ لگانا ، ناپنا ، ڈول ڈالنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- لینا محاورہ.
خا کہ اُتارنا ، ڈول ڈالنا ، نمونہ لینا ، اندازہ لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

کینڈل (ی لین ، سک ن ، کس ڈ) امث.
موم بتی ، شمع ، قندیل. کینڈل (**Candle**) شمع یا موم بتی کے مفہوم میں بول چال میں رائج ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶). [انگ : **Candle**].

--- پاوَر (--- فت و) امث.
(طبیعیات) **موم بتی کی روشنی جتنی طاقت ، نور کی پیمائش کی اکائی ، بتی طاقت.** طبیعیات کی ایک عام اصطلاح بتی طاقت جو اردو تحریر میں مروج ہے ... کینڈل پاور کا لفظی ترجمہ ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۶). چودھری صاحب نے دور دور لگے ہوئے ایک ایک کینڈل پاور کے دو بلبوں کے درمیان اپنے لیے ایک کرسی پسند کی. (۱۹۶۳ء ، کپاس کا پھول ، ۱۵۱). [انگ : **Candle Power**].

کینڈی (ی لین ، سک ن) امث.
چاکلیٹ اور بسکٹ کے آمیزے سے بنی ہوئی ایک مٹھائی جو بچے شوق سے کھاتے ہیں ، چوسنے کی میٹھی گولیاں. انسانوں کے کھانے پینے کی اشیاء ... بسکٹ اور کینڈی سے لے کر قیمہ ، روسٹ ، اسٹو اور ڈیزرٹ تک ملتا ہے. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۳ اپریل ،). [انگ : **Candy**].

کینڈے (ی لین ، مغ) امذ ؛ ج.
کینڈا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. آنکھیں کھول کے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک معمر پیر مرد میرے کینڈے بشرے خط و خال اور قیافے کا ... خواجہ خضر کے سائیس سے ہمسری کرتا. (۱۹۱۵ء ، ہماری دنیا ، ۱). غالب کے آگے بھی نہ چلنا ان کی خود پرستی کے لیے قطعاً ناقابل برداشت تھا اس لیے کہ غالب اسی کینڈے کا شاعر تھا جس کینڈے کے وہ خود تھے. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۲).

--- پر آنا محاورہ.
ڈھب پر آنا ، کسی ضابطے کے مطابق ہونا ، درست ہونا. اب جا کے خدا خدا کر کے میرے تمام منصوبے ایک کینڈے پر آئے ہیں. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۹۳).

--- پر لانا محاورہ.
کینڈے پر آنا (رک) کا تعدیہ. کمراج شیر کو کسی خاص کینڈے پر لانا چاہتا ہے. (۱۹۳۱ء ، تنہا راانا ، ۲۰).

--- پر لگنا محاورہ.
ڈھب پر آنا ، راہ پر آنا ، ڈھرے پر آ جانا. اپنے گرد ہزاروں خوب صورت ... ناز بردار دیکھیں گی تو آپ ہی کینڈے پر لگ جائیں گی. (۱۹۱۰ء ، انقلاب لکھنؤ ، ۲۰۳).

--- ڈالنا محاورہ.
خا کہ کھینچنا ، نمونہ بنانا ، ابتدا کرنا ، ڈول ڈالنا. اسی سادے تختے پر ... طرح طرح کے کینڈے ڈالے گئے. (۱۹۲۶ء ، شرر ، سفر نامۂ ہستی ، ۱ : ۱۷).

کینڈیڈیٹ (ی مج ، سک ن ، ی مع ، کس مج ڈ) امذ ؛ ۔۔۔ کینڈیڈیٹ.
کسی انتخاب یا مقابلے وغیرہ میں شریک ہونے والا اُمیدوار ، درخواست گزار.

حسن میونسپلٹی کے کینڈیڈیٹ نہ تھے
میں ووٹ دے کے انھیں انتخاب کیا کرتا

(۱۹۳۷ء ، ظریف لکھنوی ، د ، ۱۵۳). [انگ : Candidate].

کینّرا (ی مج ، مغ) امذ.
(ہندو دیومالا) کِنر دیوتا سے منسوب ایک ساز جو سندھ کا دیومالائی کانک بجل بجاتا تھا اور نغمے کے عوض سننے والے کا سر مانگتا تھا.

آک ہے تیرے گیان کی ، تاروں کی پہچان
کیا کیا پتہ نشان تجھ کو دیتا کینرا

(۱۹۷۶ء ، حلقہ مری زنجیر کا (ترجمہ) ، ۸۳). [کِنر (عَلَم) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کینڑا (ی مع ، مغ) امذ.
رک : کیڑا. تیسرا کینڑا جو مٹر کا نہایت دشمن ہے لگ نہیں سکتا ہے. (۱۸۸۵ء ، دولت ہند ، ۵۲). [کیڑا (رک) کا انفی تلفظ].

کَینسَر (ی لین ، سک ن ، فت س) امذ.
مرض سرطان. ان میں سے کچھ ... مارے گئے کچھ کار کے حادثے میں زخمی ہو گئے یا حلق میں کینسر نکل آنے کی وجہ سے ختم ہوئے. (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۵۰۱). یہ منصوبہ کینسر کی طرح پھیلتا چلا گیا. (۱۹۹۰ء ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۱۰). [انگ : Cancer].

کَینِس فیمیلیَرِس (ی لین ، کس ن ، ی مج ، ی مع ، سک ل ، فت ی ، سک ر) امذ.
(حیاتیات) کُتّے کے خاندان کا سائنسی نام. سائنسی تحقیق میں بجائے کتے یا ڈاگ کے کینس فیملیرس (Canis Familiars) لکھا جائے تو دنیا کے کسی حصّے میں بھی حیاتیات کا طالب علم یہ سمجھ جائے گا یہ تحقیق کس جانور سے متعلق ہے. (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۲۷). [انگ : Canis Familiars].

کَینسِل (ی لین ، سک ن ، کس س) امذ.
منسوخ ، کالعدم. میں نے ٹکٹ ان کے سامنے رکھ دیا آج کا تور کینسل ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۲۸۹). **اف : کرنا ، کرانا ، ہونا.** [انگ : Cancilled کی تارید].

کینکَر (ی مع ، مغ ، فت ک) امذ.
رک : کیکر.

اٹھے ھات اوتن جھاڑ کینکر کے سار
دین غار بنیا سیس تھا جوں پہاڑ

(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۳۸).

اگا کر اس پہ تب کینکر کا ایک جھاڑ
کیا ہے اس کون ان کفّار کا آڑ

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۵ : ۱۳۰). [کیکر (رک) کا انفی تلفظ].

کینکڑا (ی مج ، غنہ ، سک ک) امذ.
رک : کیکڑا. ایک کینکڑے نے اسے اس طرح سے بیٹھا دیکھ کر پوچھا کہ آج میں تمھیں نہایت مغموم دیکھتا ہوں اس کا کیا سبب ہے. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۷۰). ہندی میں کینکڑا کہتے ہیں مذاہب امامیہ اور حنفی اور مالکی میں حرام ہے اور مذہب امام شافعی میں حلال ہے. (۱۸۸۳ء ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۸۸). کینکڑے کی راکھ ... رُبّ السوس کے ساتھ مرض سل کے لیے بہت نافع ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۹۷). [کیکڑا (رک) کا انفی تلفظ].

کیں کیں (ی مج ، مغ ، ی مج) امث.
کُتّے وغیرہ کی آواز ، کتے کے بلّے کے رونے کی آواز. کتا کیں کیں کرتا دم دبائے بھاگنے لگتا ہے. (۱۹۳۳ء ، نقش و نقاش ، ۱۳۰). [حکایت الصوت].

کینگری / کینگڑی (ی مج ، غنہ ، سک گ) امث.
کئی تاروں پر مشتمل گز سے بجایا جانے والا ایک ساز.

لعل تیرے سر پہ کرتے ہیں مدام
لے رباب و بین سے تا کینگری

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۷) قانون میں رباب ، چنگ ... جھانجھ کینگری ... بج رہے تھے. (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۸). کینگڑی کے تار لگاتار دل کو لبھائیں گے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۱). [مقامی].

کینگُل (ی مع ، مغ ، ضم گ) امذ.
ایک قسم کا میوہ جو جڑ کی شکل میں زمین میں بڑھتا ہے (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

کَینَل (ی لین ، فت ن) امث ؛ ۔۔۔ کنال ، کینال.
نہر ، کینال. کینل میں ایک دخانی بوٹ میں سوار تھے یہ کینل دو پہاڑوں کے بیچ میں ہے. (۱۸۸۰ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۶۸). مغربی جمنا نہر سے جو ۵۰ میل تک اضلاع میں چلی گئی ہے اور ... علی مردان کینل سے مل گئی ہے. (۱۹۰۳ء ، چراغ دہلی ، ۳۷). [انگ : Canal].

کینَن (ی مج ، فت ن) امذ.
پادریوں کی مجلس کا رکن ، کلیسائی قانون شریعت کا ماہر ، کلیسائی قانون. ۲۳ سال کی عمر میں فراوین برگ کے کلیسا میں داخل ہوا اور کینن کی حیثیت سے اس نے عمر کا تقریباً باقی حصہ وہیں گزار دیا. (۱۹۳۷ء ، جدید مقدمات سائنس ، ۱ : ۱۵). [انگ : Canon].

کینَنی (ی مع ، فت ن) صف.
(گھوڑوں کے دلال) نو ، ۹ (مجمع الفنون ، ۲۳۳). [مقامی].

کینُو (ی مع ، و مع) امذ.
سنگترہ کی طرح ایک ترشاوہ پھل جس کا چھلکا اُتار کر پھانکیں کھائی جاتی ہیں (خیال ہے کہ یہ مالٹے اور سنگترے کے ملاپ سے تیار کیا گیا ہے). سنگترہ کی اقسام میں کینو اور

اول فروٹر بہت مشہور ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۳). کینو یا موسمی کے خشک چھلکوں کو اگر انگاروں پر ڈال دیا جائے تو بہت اچھی مہک آتی ہے. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲ ستمبر ، ۳). [مقامی].

کَینْواس (ی لین ، سک ن) امذ.
کینوس. یہ ... ایک مستطیل فریم ہے جو کینواس سے ڈھانک دیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، جیبربات ، ۱ : ۱۶). [کینوس رک کا ایک املا].

کَینْوَس (ی لین ، سک ن ، فت و) امذ ؛ امث.
ولایتی ٹاٹ جس سے بادبان اور خیمے تیار کیے جاتے ہیں اور جس پر تصویر بنائی جاتی ہے ، کرمچ ، پلاس. جہازوں کے بادبانوں کی کینوس کو جب پھیلا دیا جاتا تھا تو یہ ایک حسین لیکن خطرناک چیز بن جاتے تھے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۱). ان دنوں زیادہ تر گاڑیاں کینوس کی چھت والی ہوتی تھیں. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۲). [انگ : Canvas].

کَینُونَت (ی لین ، و مع ، فت ن) امث.
ہونا ، پایا جانا ، وجود. نفس ناطقہ کے لیے ایک قسم عقلی کینونت (پیدائشی) ثابت ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱۳). [ع : کینونۃ].

کَینْویس (ی لین ، سک ن ، و مج) امذ.
رک : **کینوس.** کینویس کے کام کو پسند کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۳۶۱). [انگ : کینوس (رک) کا ایک املا].

کَینْویسِنگ (ی لین ، سک ن ، ی مع ، کس س ، غنہ) امذ.
قائل کرنا ، بحث و مباحثہ کے ذریعے آمادہ کرنا، کینویسنگ کرنا ، الکشن میں بات چیت ، بحث مباحثہ یا پروپیگنڈہ کے ذریعہ ووٹ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۲۲). اف : کرنا ، ہونا. [انگ Canvassing].

کِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
۱. **عداوت ، دشمنی ، بیر ، حسد ، کھوٹ ، کَپٹ ، نفاق.**

دل میں کینہ ہوے تاں باہر ہووے پاک
جیو دکھے نہ تاہ سوں ہوں ہووے جوں خاک
(۱۶۵۲ ، گنج شریف ، ۱۶۰).

کینے کوں ترک اپس کے سینے
ہوز کیر ہی وونچہ جوں کمینے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۶۰). اوس وقت قابو نہ پایا پر دل میں کُنہ اور کینہ رکھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۷). ہم نے ان کے آپس میں بھی عداوتیں اور کینے ڈال دئیے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۵۸). الحمداللہ میں بُغض اور کینے سے محفوظ ہوں یہ باتیں میرے لیے سزاوار بھی نہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۵).
۲. **بدلہ ، انتقام.**

لیوں کینہ سرپال کا میں نخست
شکستہ مرے پن نہ ہوے درست
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۷). [ف].

---آوَری (---مد ا ، فت و) امث.
دل میں عداوت رکھنا ، بغض و بیر رکھنا. عرب میں پچھلی کینہ آوریوں کو تازہ کر دینا نہایت آسان کام تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۶۹). [کینہ + ف : آور ، آوردن ـ لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھَرْنا محاورہ.
کینے کو دل میں جگہ دینا ، بغض رکھنا.

دل ہے آئینہ صفا چاہئے رکھنا اس کا
زنگ سے بھرتا ہے کیوں اس میں تو کینہ بھر کے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۸).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بغض رکھنے والا ، کینہ پرور. اس زمانے میں لوگ سادگی کے باعث اس قدر کینہ پرست ، اس قدر بغض پرور اور اپنی سفا کیوں میں اس قدر ہٹرمند اور چالاک نہیں تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۲). [کینہ + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، سراہنا ، سے لاحقۂ فاعلی].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
دشمنی رکھنے والا ، بیری ، دُشمن. ان کے ہاں زہرناکی اور کینہ پروری کے عناصر بہت کم ہیں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۵). [کینہ + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا ، پرورش کرنا ، سے لاحقۂ فاعلی].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
دُشمنی رکھنا ، بیر رکھنا ، بغض رکھنا. کینہ پروری کا تقاضا ہے کہ مخالفوں کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸). تین ہزار روپے کی ضمانت ... کینہ پروری کے زمرے میں آ جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مئی ، ۱۵). [کینہ پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَکَڑْنا محاورہ (قدیم).
بغض رکھنا.

سکھی روس کر رہئے ہے کیا واسطہ کہ
توں کیں دل میں پکڑی ، جب کیج کیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۶).

---توز (---و مج) صف.
دل میں دشمنی اور عداوت رکھنے والا ، دشمنی سے بھرا ہوا ، بدلہ لینے والا. سکندر کی ماں ... کینہ توز اور مغرور عورت تھی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۳۶).

سفاک کینہ توز ستمگر ستیزہ جُو
بے رحم سنگدل متمرّد درشت خُو
(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۸). ایسی حالتوں میں یہ بات قریبِ قریب ناممکن تھی کہ آنحضرتؐ یا آپ کے پیرو اپنے کینہ توز دیرینہ دشمنوں پر حملہ کرنے کا خیال کریں. (۱۹۱۲ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۵). سب اپنے کینہ توز نظروں سے گھور رہے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۷). [کینہ + ف : توز ، توختن ـ جمع کرنا ، رکھنا ، کا امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---توزی (---و مج) امث.
کینہ توز ہونا ، بغض و عداوت رکھنا ، بیر رکھنا. دیوانگی اور کینہ توزی کی تیزی کے ساتھ ان لوگوں میں ... پھیل رہی ہے۔ (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۰۰). وہ کینہ توزی پر مبنی الزامات لگاتے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، جواب الجواب ، ۹۲). [کینہ توز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جُو (---و مع) صف.
دشمن ، بیری.

بہ عقدہ مثل ابروئے خوباں کینہ جو
ہے ڈالتا یہ ناخن عقدہ کشا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). اب تہیّا تھا ، کینہ جو بدخواہ پکڑ کر لے گئے۔ (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۰۷). [کینہ + جُو (رک)].

---خُو (---و مع) صف.
رک : کینہ پرست. ہاتھی ایک کینہ خُو اور کینہ نواز جانور ہے۔ (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۸). [کینہ + خُو (رک)].

---خواہ (---و معد ، غم ہ) صف.
رک : کینہ پرور.

نہیں جنگ کرتا ہے کوئی بامہاہ
جو ہوتا ہے او جس انگے کینہ خواہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۸).

وہ سمجھے کیا فلک کینہ خواہ کی گردش
اوٹھائی جس نے تمھاری نگاہ کی گردش

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۷). [کینہ + ف : خواہ ، خواستن - چاہنا ، خواہش کرنا].

---دوز (---و مج) صف.
رک : کینہ پرور. کینہ دوز عقرب کی پھنکاروں نے تونس کے پہاڑ پرزہ پرزہ کیے۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۲۰). [کینہ + ف : دوز ، دوختن - سینا].

---رکھنا ف م ، محاورہ.
بغض و عناد رکھنا ، بیر رکھنا ، دشمنی رکھنا.

صدقے اس سینے پہ ہیں عاشق صادق سینہ
خاک اس دل پہ جو اس سینے سے رکھے کینہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۱). محمود خاں کے چچا کا بیٹا اشرف جو اس لیے دل میں کینہ رکھتا تھا کہ محمود نے اس کے ... باپ کو قتل کیا تھا۔ (۱۹۶۷ ، تاریخ ایران ، ۲ : ۳۵۹).

---ساز صف.
بغض و کپٹ رکھنے والا ، عداوت اور دشمنی سے کام لینے والا.

جو طہماس لے لشکر کینہ ساز
جوں خاور کے جھگڑے تھے پھر آیا باز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۳).

ساز یہ کینہ ساز کیا جانیں
ناز والے نیاز کیا جانیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۲).

کس بات پر غرور انھیں کینہ ساز ہے
کیا پست و بود ہے تری جس پر یہ ناز ہے

(۱۹۰۹ ، مطلع انوار ، ۵۹). [کینہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---کار صف.
بغض و کپٹ رکھنے والا.

حیران ہوا کہ یار خدا ماجرا ہے کیا
دیتا ہے کس کو یہ فلک کینہ کار عیش

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۸). [کینہ + ف : کار ، کاشتن - بونا ، جوتنا].

---کپٹ (---فت ک ، پ) امذ.
بغض اور عناد. اپنے آپ کو اچھا آدمی بنانا اور اپنے دل کو کینہ کپٹ سے خالی کرنا لازمی ہے۔ (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات، ۴۴). [کینہ + کپٹ (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
دشمنی رکھنے والا. کاربار اور دادستد میں بہت راستباز ، الائند مزاج اور کینہ کش. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۳۰). میں مغرور ہوں کینہ کش ہوں بے باک ہوں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۴۴). [کینہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
کینہ رکھنا ، بیر یا دشمنی رکھنا. اہل ہند ... چستی و چالاکی میں مشہور لیکن بسبب عجب و پندار و کینہ کشی اور مکر کے مذموم ہیں۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۱). [کینہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گر (---فت گ) صف.
رک : کینہ ساز.

لے دیس رہے دوزخ بہتر
جو ہو برا نیتو کینہ گر

(۱۹۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۷۷). [کینہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---لُش / لُوش (---ضم ل / و مع) صف.
دشمنی رکھنے والا ، بیر رکھنے والا.

گھیرے ہوئے ہے چار طرف فوج کینہ لوش
ہے اقتلوالحسین کا ہر صف میں اک خروش

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۰). [کینہ + لُش / لوش (رک)].

---لینا محاورہ.
بدلہ لینا ، دشمن بنانا.

لیوں کینہ سرہال کا میں نخست
شکستہ مرے ہیں نہ ہوے درست

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۷).

کہا جا کے لوں شاہ توران سے اب
سیاوش کا کینہ بالطاف رب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۶۲).

ـــٔ ماراں کس اضا ؛ امذ.
(لفظاً) سانپوں کا کینہ ؛ مراد : موذی جانوروں کو مارنے کا جذبہ ، موذی کو مارنے کا عزم.

دیکھیں گے گداؤں کو تو سگ چپ نہ رہیں گے
جیوتش کے لئے کینۂ ماراں تو ہے کا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۵۲). [کینہ + مار رک + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ نواز (ـــ فت ن) صف.
کینہ رکھنے والا ، عداوت اور دشمنی رکھنے والا. ہاتھی ایک کینہ خُو اور کینہ نواز جانور ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۸). [کینہ + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا ، عزت دینا].

ـــ وَر (ـــ فت و) صف.
بُغض و عداوت رکھنے والا ، دُشمن ، بیری ، حاسد.

توں یوں جان دل میں کہ او کینہ ور
نہیں لینا یک اژدرا در زہر پر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۱). وہ معبود جابر نہیں سخت گیر نہیں اکینہ ور نہیں مگر ہے کیا کہ غیور بڑا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۵۸). نیچی جاتوں کے عوام میں کینہ ور دیوتاؤں ... کی نذر و نیاز ان کے مذہب کا غالب عنصر ہے. (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۹۰). [کینہ + ف : ور ، لاحقۂ صفت].

ـــ وَرزی (ـــ فت و ، سک ر) امث.
دُشمنی کرنا ، کینہ سازی.

وہ کینہ ورزیِ غارت گرانِ بے پروا
اور اس پہ ظلم گنواروں کا وہ کہ واویلا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۷۵). [کینہ + ف : ورز ، ورزیدن ـ مشق کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ وَری (ـــ فت و) امث.
کینہ ور ہونا ، دشمنی ، بیر ، عداوت.

جب توں ہے روبہ کسی شیر کا لے آسرا
نفس ہے کینہ وری میں سخت مانند پلنگ

(۱۷۳۲ ، دیوانِ قربی ، ۳۱).

سو اس ظلمت کے پردے میں کئے ظلم
اپنے ظالم تری کینہ وری نے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲).

وہ تری کج روشی ، کج کلہی ، کینہ وری ، دلبری ، عشوہ گری
کون غش کھا کے گرا ، کون مُوا ، پھر کے دیکھا نہ ذرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰۰). [کینہ ور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کینی (۱) (ی مع) امذ.
ایک پرندہ جو ہمیشہ ہوا میں اُڑتے ہوئے ہوائی کیڑے ، تری خشکی کے کیڑے اور چھوٹی مچھلیاں کھایا کرتا ہے ، یہ زمین پر بیٹھ کر کچھ نہیں کھاتا اور نہ درخت پر بیٹھتا ہے ، اس کی تین چار قسمیں ہیں ، کینی کلاں دیسی آبی ، کینی اوسط دیسی آبی کینی خورد دیسی آبی (چوتھی قسم ہوا کے سوائے پانی میں تیر کر بھی کھاتی ہے اور نہایت تیز پرواز ہوتی ہے). بعضے تمام دن بھی دریا ہی میں رہتے ہیں اور رات کو بھی دریا ہی میں مثلاً ہر قسم کا ٹھٹوا خورد اور کینی. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۵۱). [مقامی].

ـــ کِرنانی (ـــ کس ک ، سک ر) امذ.
کینی پرندے کی تینوں قسموں میں سب سے بڑی قسم ، اس کا رنگ سفید ، سر سیاہ ، چونچ اور پنجے زرد ، اُڑتے وقت دریا کے اوپر پانی کے قریب قریب جاتی ہے اور اپنی چونچ پانی میں مارتی جاتی ہے اور کیڑے کھاتی جاتی ہے ، زمین پر بیٹھ کر کچھ نہیں کھاتی دن بھر اُڑتی رہتی ہے (سیرِ پرند ، ۳۳۸). [کینی + کرنا ـ قرنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

کینی (۲) (ی مج) امث.
(باجا سازی) پھیلے ہوئے منہ کی پتلی ، کٹوریوں کی جوڑی جن کو ٹکرا کر ساز کے طور پر بجایا جاتا (ا ب و ، ۳ : ۱۳۱). [مقامی].

کینِیا (ی مع ، کس ن) صف ؛ امذ.
مکّار ، خود غرض ، فریبیا (علمی اردو لغت ؛ مہذب‌اللغات ؛ نوراللغات). [کینہ (بحذف ہ) + یا ، لاحقۂ نسبت].

کِیُو (کس ک ، ی مخت ، سک و) امذ.
قطار ، رو ، لائن. کیو دوسری جنگ عظیم کے بعد سے لائن یا قطار کے لئے اردو میں چل پڑا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۱). سینکڑوں لوگ ایرپورٹ پر کیو لگائے اُڑے تھے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۱۰). [لاط : Queue].

کِیُوپرِک آکسائیڈ (کس ک ، ی مخت ، سک و ، پ ، کس ر ، مد ا ، سک ک ، کس ہ) امذ.
تانبے کا آمیزہ یا تیزاب. دیئے ہوئے نامیاتی مرکب کو خشک کیوپرک آکسائیڈ کے ساتھ ملا کر ایک سخت شیشے کی احتراقی نلی ... میں گرم کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا (بارہویں جماعت کے لئے) ، ۳۷). [انگ : Cupric Oxide].

کیواڑ (ی مع) امذ ؛ ـــ کواڑ.
رک : کواڑ.

تہاراں کھنڈل ہور بڑا پھر کیواڑ
بیٹھا کال پر آج جھگڑا نباڑ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

ملک سب فلک کے کیواڑوں کوں کھول
لگے دیکھنے مرحبا بول بول

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ ، سیوک ، ۸۱).

تس پہ لے ہے کواڑ دامن اینچ
کھونیچ رکھتا ہے اور سب اڑ پیچ

(۱۷۷۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۵۶)). جو اتنی بات کہی تو سب بیڑی ہتھکڑی کھل پڑیں جاروں اور کے کیواڑ کھل گئے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۵). اس میں دو کیواڑ تھے. (۱۸۳۵ ، احوال‌الانبیا ، ۲ : ۸۷). [کواڑ (رک) کا اشباعی املا].

کیواڑا (ی مع) امذ.
رک : کواڑ.

دیکھتا کیا ہوں کہ کھڑکی کا کیواڑا کھٹکا
دلِ بیتاب کو میرے ہوا پیدا کھٹکا

(۱۸۹۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت میں) ، ۲ : ۵۳۹). [کیواڑ + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کیواڑی (ی مع) امث.
(جراحی) سینے کی پسلیوں کا ہر ایک رُخ (ا ب و ، ۷ : ۱۳۲).
[کواڑی (رک) کا اشباعی املا].

کَیوان (ی لین) امذ.
۱. زحل ستارہ جو قدیم ہیئت کے مطابق ساتویں آسمان پر ہے ، سنیچر.

گرے نت بلندی میں کیواں سوں بات
کنگورے جھٹے بام ہفتم کوں ہات

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۲).

حکم ہو برجیس و کیواں کارواں ہر چین و ہند
تا کہ تیر و ماہ روم و بلخ پر رکھیں مقام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۴).

کیواں کا بام چرخ پہ ایواں گرا گئی
بہرام کو یہ گور کنارے لگا گئی

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۹۲). ۲. (مجازاً) ساتواں آسمان ، فلکِ ہفتم.

کاں ہے عزیز خسرو کیواں کوں مرتبہ
فغفورِ چین و کشورِ سلطاں کوں مرتبہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۹).

سر جا ملا جو شمسۂ کیواں جناب کا
سونا اتر گیا ورقِ آفتاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳). اس سے بہتر قصہ سنائے گا اور حضور شاہ جم جاہ کیواں بارگاہ کو وجد میں لائے گا.
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۵۹). [ف].

کیُوب (کس ک ، ی مخت ، و مع) امذ.
ایسی ٹھوس شے جو یکساں لمبائی ، چوڑائی اور بلندی رکھتی ہو ، مکعب. سہولت کی خاطر تین حوالے کے محور کیوب کے کناروں کے متوازی منتخب کئے گئے ہیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۵۷). [انگ : Cube].

کیُوبِٹ (کس ک ، ی مخت ، کس ب) امذ.
لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ جو اٹھارہ سے بائیس انچ کے برابر ہوتا ہے. بغداد کی سڑکیں بہت چوڑی تھیں ... ان میں سے کوئی بھی چالیس کیوبٹ سے کم چوڑی نہ تھی. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۳۴۳). [انگ : Cubit].

کیُوبِزم (کس ک ، ی مخت ، و مع ، کس مع ب ، سک ز) امذ ؛
مصوری و ادب کا ایک جدید فنی انداز جس میں جیومیٹری سے بنیادی مدد لی گئی ہے ، ایسا طرز جس میں مادی اشیا کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ ان میں اقلیدی اشکال کے اجتماع کا اثر ہو جائے. ۱۹۳۷ء کے بعد اردو شاعروں نے ... شعور کی رو اور کیوبزم وغیرہ کی طرف توجہ کی. (۱۹۷۰ ، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت ، ۲۷۴). یہ کیوبزم کا دور تھا اس کے بعد تجریدی مصوری بہت مقبول ہوئی. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۹۳). [انگ : Cubism].

کیُوبِک (کس ک ، ی مخت ، و مع ، کس ب) امذ.
مکعبی ، مکعب کا ، مکعب سے متعلق ؛ ایسی مقرون شے جو لمبائی ، چوڑائی اور موٹائی رکھتی ہو ، لمبائی (چوڑائی اور موٹائی کی پیمائشوں کا حاصل ضرب). ۱۹۶۵ء میں جنگلات سے ... سوا چھ لاکھ کیوبک میٹر سوختنی لکڑی اور چھبیس ہزار ٹن لکڑی کا کوئلہ حاصل کیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۷). [انگ : Cubic].

---اِنچ (--- کس ا ، سک ن) امذ.
ایک کیوبک انچ اس کو کہتے ہیں جس کی لمبائی ، چوڑائی ، اونچائی ایک انچ سطحی ہووے (بحر حکمت ، ۴). [انگ : Cubic Inch].

کیُوبی (کس ک ، ی مخت ، و مع) صف.
رک کیوبک. راک سالٹ ایک کافی سادہ کیوبی نظام Cubic System سے تعلق رکھتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۱۴). [انگ : کیوب + ی ، لاحقۂ نسبت].

کیُوپِڈ (۱) (کس مع ک ، ی مخت ، و مع ، کس پ) امذ.
یونانی دیومالا میں عشق کا دیوتا جس کی شکل تیر کمان ہاتھ میں لیے ہوئے لڑکے کی بنائی گئی ہے (بطور تلمیح مستعمل). جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے فرشتوں اور یونانیوں کے عشق کے دیوتا کیوپڈ کی صورت میں کوئی فرق نہیں باقی رہا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲ ، ۱ : ۲۷۴). [انگ : Cupid ؛ لاط : Cupido (علم)].

کیُوپِڈ (۲) (کس مع ک ، ی مخت ، و مع ، کس پ) امذ.
(نباتیات) میٹھے مٹر کی ایک قسم جو جھاڑیوں کی شکل میں اگتا ہے. ایک بونی قسم جس کو کیوپڈ کہتے ہیں چند سال قبل کثرت سے اگائی جاتی تھی. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۵۳) [انگ : Cupid].

کیوَٹ (ی مع ، فت و) امذ.
ناؤ یا کشتی کھینے والا ، کھوّیا ؛ مچھلیاں پکڑنے والا.

اٹھتے ہی پوجا جو کی تڑکے ہی تڑکے رام نے
ایک کیوٹ ناگہاں آیا نظر کے سامنے

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۳۵). [کھیوٹ (رک) کا محرف].

کیُوٹ (کس ک ، ی مخت ، و مع) صف.
ہوشیار ، طرار ، خوبصورت ، پُرکشش ، جاذب نظر. موٹی بلیاں اپنے جسم پر لمبائی میں عمودی سیدھی دھاریاں بنا لیں تو ان کا مٹاپا چھپ سکتا ہے اور وہ چھریری اور کیوٹ معلوم ہونگی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۷۰). [انگ : Cute ، فر : Acute].

کیُوٹِکس (کس ک ، ی مخت ، و مع ، کس مع ٹ ، سک ک) امث.
ناخنوں کو رنگنے والی پالش جو خوبصورتی کے لیے لگاتے ہیں ؛

نیل پالش۔ انگلیوں کے اگلے پورے سرخی سے سجے ہوئے تھے اور ناخنوں پر سرخ رنگ کی کیوٹکس چمک رہی تھی۔(۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۹)۔ [انگ : Cutex]۔

کیوٹی (کس ک ، ی مخت ، و مج) امث۔
وہ دال جو سب قسم کی دالیں ملا کر پکائی جائے ، بیچ میل دال۔ قلیہ اور پوری اور ترکاری اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دال دو طرح کی ہوگی کیوٹی اور اریر کی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد۲،۳:۱۲)۔ رقیہ ، کیوٹی کی دال پکاؤں گی۔ (۱۹۳۳ ، چت نگاہ ، ۱۳۶)۔ [مقامی]۔

کیُوٹیکل (کس ک ، ی مخت ، و مع ، ی مج ، فت ک) امذ۔
(نباتیات) **بشرہ ، پودے کا بالائی حصہ یا پرت۔** ان پودوں کے بہت سے ہوائی حصوں پر کیوٹیکل یعنی بشرہ ہوتی ہے۔(۱۹۷۰ ، براہیو فائیٹا ، ۳)۔ [انگ : Cuticle]۔

کیوڑا (ی مج ، سک و) امذ۔
رک : کیوڑا۔

کیورے تھے ہوئے کات جدا
خشبوئی سکتی ہے سدا

(۱۶۳۰ ، کشف الجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۹))۔ قیمتی درخت سندری اور کیورا ، باڈا وغیرہ اگتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، تربیتو جنگلات ، ۱۹)۔ [کیوڑا (رک) کا ایک املا]۔

کیورکنتھا (ی مج ، فت و ، سک ر ، فت ک ، سک ن) امذ۔
ایک جنگلی جھاڑی۔ پتال اور کیورکنتھا گنجان جھاڑی بناتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، تربیت جنگلات ، ۱۹)۔ [مقامی]۔

کیُوریٹر (کس ک ، ی مخت ، و مع ، ی مج ، فت ٹ) امذ۔
نگران ، مہتمم ، محافظ ، رکھوالا۔ ایک خاص افسر ملقب بہ کیوریٹر آثار قدیمہ مقرر کرنا تجویز کیا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۸)۔ کیوریٹر نے گھوم پھر کر بہت سی تفصیلات بتائی تھیں مگر اب کچھ یاد نہیں۔ (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۶۹)۔ [انگ : Qurator]۔

کیُوریَم (کس ک ، و مع ، کس ر ، فت ی) امذ۔
(کیمیا) **۹۶ واں عنصر۔** ۱۹۴۶ء میں کیلی فورنیا یونیورسٹی میں عنصر نمبر ۹۶ دریافت ہوا اس کا نام کیوریم رکھا گیا۔ (۱۹۶۸ ، فتوحات سائنس ، ۱۳۶)۔ [انگ : Qurium]۔

کیوڑا / کیوڑہ (ی مج ، سک و / فت ڑ) امذ۔
ایک پودا اور اس کا پھول جس کی خوشبو بہت تیز اور عمدہ ہوتی ہے۔

آبرو جب وصف تیرے خلق و خوبی کا لکھے
تب صفا برگ سمن ہو جا قلم ہو کیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۸)۔

کیوڑا گلزار ہو فضا میں غوث الثقلین اولیا میں

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۹۷)۔ کیوڑہ ، مولسری ، ہار سنگار ، چندن ، کافور ، الائچی ... وغیرہ۔ (۱۹۰۳ ، رسالۂ باغبان ، ۱۳)۔ اس میں پست ٹھنگنے درخت اور جھاڑیاں ہوتی ہیں جن میں کیوڑا اسکرُو پائین کی کئی انواع شامل ہیں۔(۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (مولوی محمد سعید الدین) ، ۲ : ۷۰۵)۔ ۲. **کیوڑے کا عرق۔**

بس کیس میانے کیوڑے دستے ہیں بھریں (پھنوہے) کے جیوں
تالاں پھٹاک نادان آنند گگن گجانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳)۔ حکم دیا تھا کہ کیوڑے سے سڑک پر چھڑکاؤ ہو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۲)۔ پانی کی جگہ شربتو کیوڑہ پیو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳)۔ تین ماشہ زعفران کیوڑہ میں حل کر کے دودھ یا پانی سی خوب پھینٹ کے گھی میں تلتے ہیں۔(۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۹۲)۔ [س : केतक+र+क]۔

کیوڑی (ی مج ، سک و) صف۔
کیوڑے کے پھول کے رنگ کا۔ رنگریز ... کپڑا رنگنے میں کمال رکھتے ہیں ... کرنجی ، کیوڑی ، کاہی ، گندی ، لاکھی ، مونگیا۔ (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۳۳)۔ [کیوڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

کیوڑے (ی مج ، سک و) امذ ؛ ج۔
کیوڑا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---کی کلی امث۔
کیوڑے کا پھول یا بھٹا (نوراللغات)۔

---کے بال امذ ؛ ج۔
کیوڑے کے بھٹے میں سے نکلنے والے بال جو بہت باریک خوشبودار اور خوش رنگ ہوتے ہیں۔ سنبلہ نے ہزار بار دیگ خورشید میں اپنے کیوڑے کے بال رکھ کے شفق کی آگ اوس کے نیچے جلائی۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۳۵)۔

کیُوسک (کس ک ، ی مخت ، و مع ، کس س) امذ۔
پانی کے بہاؤ کو ناپنے کی اکائی جو ایک مکعب فٹ فی سیکنڈ شمار کی جاتی ہے۔ کدو اور سکھر براجوں میں پانی کا اخراج گیارہ لاکھ کیوسک تک ہوگیا۔(۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اگست ، ۱)۔ جامشورو میں جمعرات کو ... نیچے کی جانب ۳ لاکھ ۸۲ ہزار ۳۲۹ کیوسک پانی کا اخراج ہوا۔ (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ ستمبر ، ۱)۔ [انگ : Cusec (Cubic Fit Per Second) کی تخفیف]۔

کیُوکا (کس ک ، ی مخت ، و مع) امذ۔
زچگی کا سامان یعنی گوند ، بادام مصری ، چھوارے ، اجوائن ، گھی وغیرہ۔ نویں مہینے کے نو دن گزرنے پر سنجیری بنی زچہ گری کا سامان یعنی کیوکا بھی منگا لیا گیا۔ (۱۸۹۷ ، زینت العروس ، ۱۵)۔ جب نوماسا ہو چکتا ہے تو دائی کو نوکر کے ساتھ کر کے کیوکا ... سامان منگایا جاتا ہے۔(۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی سید احمد دہلوی ، ۸)۔ جب اس نے بتایا کہ خیر سے پورے دن لگ گئے ہیں تو بیگم نے کیوکا منگوایا۔ (۱۹۹۳ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل ، ۹)۔ [مقامی]

کیُوکی دال (کس ک ، ی مخت ، و مع) امث۔
بیچ میل دال ، کیوٹی ، ملی جلی دالیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [رک : کیوکی ـ کیوٹی + دال (رک)]۔

کیوَل (۱) (ی مج ، فت و) امذ.
کنول نما قندیل ، کنول کا پھول.

کیول تھے نصب اوس گھر میں چپ و راست
ہر اک دیوار اور در میں چپ و راست

(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵٤۸). ان پر بوجا کرنے کا سامان رکھا ہے کیول کے پھول کے بہت سے ڈھیر ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ٦۰). [کنول (رک) کا متبادل املا].

کیوَل (۲) (ی مج ، فت و) صف ؛ م ف.
صرف ، فقط.

یک دیو رہیا نہ ایک دیول
ہے سنگ سیاہ کشن کیول

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰).

جس نے کیول تمھارا سہارا لیا
کون ہے جس کو تم نے اٹھایا نہیں

(۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۳۸). ۳. **تمام ، بالکل ، کامل** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **علم وحدانیت ، آتم گیان** (فرہنگ آصفیہ). ۵. **قرعہ اندازی کا فن ، فال نکالنے کا فن.** ہندوستان کے دانشمند پوشیدہ حال پانچ چیزوں کی مدد سے کہہ دیتے ہیں نجوم ، سُر ، شگن ، افسون ، کیول. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۷). [س : केवल].

ـــــ گیان (ـــــ کس گ) امذ.
(جین) **وحدانیت ، توحید ، یکتائی ، ایک ہونا.** بنا کیول گیان کے بھی مکت نہیں ہوتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳). [کیول + گیان (رک)].

ـــــ گیانی (ـــــ کس گ) امذ.
موحد ، توحید پرست (فرہنگ آصفیہ). [کیول گیان + ی ، لاحقۂ نسبت].

کیوْلری (ی لین ، سک و ، فت ل) امث.
سواروں کا رسالہ ، گھڑ سواروں کی فوج ، گھڑ سوار دستہ. لگ تو ہمارے پاس نہیں اور ہم کیولری افسر ... مقرر ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۳). ہم نے ایک نعرہ سنا جو سکھوں کا سا نہ تھا تب کیولری کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک ، ۱۸۰). کیولری Cavalry سوارہ فوج. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۸). [انگ : Cavalrry].

کیُولکس (کس ک ، ی مخت ، و مع ، کس ل ، سک ک) امذ.
مچھر کی ایک قسم جو انسانوں میں ملیریا کے جراثیم پھیلانے کا سبب ہے. کیولکس (Culex) اور انا فلز (Anophlese) جنس کے مچھر خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ مچھر پانی میں انڈے دیتے ہیں. (۱۹٦۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۲۳). [انگ : Culex].

کیوَلی (ی مج ، فت و) امذ.
(جین) **وہ شخص جسے توحید کی معرفت حاصل ہو گئی ہو ، موحد ؛ نجات پانے والا ، مرنے اور پیدا ہونے کے چکر سے نجات پایا ہوا ؛ جنم پترا ، زائچہ ، لگن ، کنڈلی** (فرہنگ آصفیہ). [کیول + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

کیوَلِیَہ (ی مج ، فت و ، کس ل ، فت ی) امذ.
مکتی ، نجات ، خصوصیت ، خدا کی روح کے ساتھ مل جانا (جامع اللغات). [کیول + ی ، لاحقۂ نسبت].

کیُوں (کس ک ، ی مخت ، و مع) حرف استفہام.
۱. **کس لیے ، کس واسطے.** غفار کا کیا معنا گناہ نا بخشے تو غفار کیوں کہوانا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳۴). یہ کل کا پتلا جو اپنے اوس کھلاڑی کی سدہ رکھے تو کھٹائی میں کیوں پڑے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱).

شکوۂ آزردگی سن کر کہا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیوں خفا ہونے لگے

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۰٦).

تیرے دل میں درد اگر ہے آنکھ میں آنسو بھی ہیں
آگ سے ڈرتا ہے کیوں جب پاس ہی پانی بھی ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ٦۵). بڑے تردد سے پوچھا یہ اتنی دہلی کیوں ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۵۹). ۲. (**تخاطب یا استفسار کے موقع پر) کیا بات ہے ، کیا سبب ہے.**

یوں کہنے لگی زوجۂ عباسِ دلاور
کیوں خیر تو ہے کیا ہوا اے شاہ کی خواہر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۵).

ناامیدی یہ ستاتی ہے شبِ فرقت میں
کیوں قریبِ اثر دستِ دعا دیکھ چکے

(۱۹۰۷ ، نظم ارجمند ، ۲۱۱). میں نے کہا کیوں تم افسردہ کیوں ہو. (۱۹۱٦ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۷). ۳. **کیسے ، کیونکر.** تخت کون دیکھنے نہ پاوے سلطان کیوں دیکھیا جاتا ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۵۱).

تجھ نین کے چمن میں کیوں آسکوں کہ یاں
خاراں کے جھاڑ خنجر مژگاں کی باڑ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹).

جس جس طرح سے چاہا مرا امتحاں کیا
اب تو یقیں ہوا تجھے کیوں دل سے شک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹).

میں نہ دکھاؤں گر خواب تقدیر کے
کیوں جہاں اپنی گردش پہ قائم رہے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱٦۷). ۴. **اس لیے کہ ، کیونکہ.**

قصۂ حسن و عشق میں چپ رہ
کیوں یہ قصہ ہے عیش آہس کا

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی (حکیم آغا جان) ، د ، ۸۱). ۵. (**کیا خیال ہے) کی جگہ ، یہ تو بتاؤ ، ذرا غور تو کرو ، انصاف سے کہو.**

نام مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۲۵). ٦. کہا.

بُلا فاضلاں بہانج کھولیں گے فال
دیکھیں کیوں نکلتا ہے ہو حسب حال
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸).
قریش اسوقت کرتے تھے نظر سب
کہ کیوں ہوتا ہے انجام عمل اب
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۲۸).
کیوں پالنے کا حق یہی ہوتا ہے میں نثار
اللہ واری بھول گئے سب ہمارا پیار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۴).
کیوں شرطِ وفا اسی کا ہے نام
تم تو کرو ترک میں نباہوں
(۱۹۰۷ ، کلیاتِ امیر اللہ تسلیم ، ۱۶۸). ۷. کیسا، محمود ایاز ... ایاز کون ہوجھے میں کیوں دستا ہوں ہور توں کیوں دستا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۷). ۸. استفہام انکاریہ کے موقع پر.
تخم خوب نیں کچھ بھی کشت میں
عمل ایسے کیوں جائیں گے بہشت میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).
آگیا برسات کا موسم وہ اب کیوں آئیں گے
اون کے ہاتھ آیا ہے عذرِ بادِ باراں آج کل
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۰۶). [پ : कि ؛ किसी].

---آندھا نیُوتا جو دو جَنے (کھانے) آویں/آئیں کہاوت.
ایسا کام کیوں کرے جو دُگنا نقصان ہو یا بالائی خرچ آ پڑے (نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہندوستان ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---آندھا نیُوتا ، کیُوں دو بلائیے کہاوت.
نہ اندھے آدمی کو بلاؤ گے نہ ایک کی جگہ دو آئیں گے ، کیونکہ اندھا دوسرے شخص کی مدد کے بغیر نہیں آ سکتا (اُس موقع پر مستعمل جب کوئی شخص اپنی بے وقوفی سے دُگنا نقصان اٹھائے). سوچا کہ کیوں اندھا نیوتا کیوں دو بلائیے ، پیاس زور کی لگ رہی تھی تھوڑی دیر اور بیٹھ رخصت ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۰۷).

---آسْمان پَر ڈھیلے پھینکتا ہے فقرہ.
کیوں بے کار باتوں میں وقت گنواتا ہے ؛ ایسی خواہش کرتا جو پوری نہ ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---آنکھوں میں خا ک ڈالتے ہو فقرہ.
کس لیے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہو (جامع اللغات).

---آتے ہو فقرہ.
ملاقات کے وقت دوست سے اشتیاق اور شکایت کے اظہار کے لیے اس قسم کی عبارت مستعمل (دریائے لطافت ، ۴۷).

---بہشْت میں لاتیں مارتے ہو کہاوت.
کیوں بُرے کام سے باز نہیں آتے ، کیوں گناہ کرتے ہو ، عاقبت کیوں خراب کرتے ہو (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

---بے ندائیہ فقرہ ؛ کلمۂ استفہام.
تنبیہ و تحقیر کے لیے تخاطب کے موقع پر مستعمل ، کمتر درجے کے آدمی کی ندا کا جواب بھی ہوتا ہے ، بے تکلّف دوستوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور اگر کوئی کام قول کے مطابق ہو جائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---جان جاتی/نِکَلْتی ہے فقرہ.
اتنی سی بات پر کیوں بے چین اور مضطرب ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---جان کھاتا ہے فقرہ.
کیوں تنگ کرتے ہو ، کیوں پریشان کرتے ہو (جامع اللغات).

---جی فقرہ ؛ استفہامیہ کلمہ.
اپنے برابر والے سے پُوچھنے کے وقت کہتے ہیں ، بے تکلفی کا کلمہ ؛ کیا بات ہے.
کیوں جی یہ اکیلے شب کو جانا
اوپر اوپر مزے اڑانا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۷). تمہاری فتح ہو گئی تو تم سے کہنے لگتے ہیں کیوں جی کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۰۹).
لیے ہیں ہم نے جو بوسے تو بے شمار اون کا
پر اپنی گالیوں کا کیوں جی کچھ حساب نہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۰۴).

---چِھڑتا ہے فقرہ.
کیوں افسوس کرتا ہے (جامع اللغات).

---چَبا چَبا کَر باتیں کَرْتا ہے/ کَرتے ہو فقرہ.
کیوں طنز کرتے ہو ، کیوں اتراتے ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چیں چیں کَرْتا ہے/ کَرْتے ہو فقرہ
کیوں بے وجہ شکایت کرتے ہو (جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند).

---دانْت نِکالْتا ہے فقرہ.
بے موقع کیوں ہنستے ہو (جامع اللغات).

---دَم نِکَلْتا ہے فقرہ.
کس لیے مرا جاتا ہے ، کس لیے گھبرایا جاتا ہے ، تُجھے کیا پڑی ہے ، تُجھے کیا غرض ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---رے فقرہ ؛ کلمۂ استفہام.
رک : کیوں بے. کیوں رے ابر تو آیا ، میرے پیارے کو نہ لایا. (۱۹۰۳ ، سنی پارہ دل ، ۱ : ۳۰). کیوں ری پرچھائی پری جگہ تو رات بھر عالمِ سفلی کی سیر کرتی ہے ... مگر ... ہمیں کوئی قصہ نہیں سناتی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامینِ فراق ، ۳۰).

---سیر (---ی مج) م ف ؛ فقرہ.
کس بھاؤ پر ہے ، کتنے سیر ہے.

بڑی آج لائی جو ہے کاچھن چکاؤ
تو دیتی ہے کیوں سیر کاچھن

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات ، ۳ : ۹۳۰)).

---صاحِب فقرہ.
رک : کیوں جی. کیوں صاحب وہ دن یاد ہے بھیرپور میں رخصت کے وقت بہت مضطرب ہو ہو کر ایک ایک سے کہتے تھے کہ یارو دعا کرو. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۷۰).

---کا امذ ؛ فقرہ.
کبھی کا ، تحقیراً مستعمل. بس اسے تو کوئی ہنسائے جائے ، ڈھینھ کیوں کا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۹).

---کانٹوں میں گھسیٹتے ہو فقرہ.
بلاوجہ کیوں شرمندہ کرتے ہو ؛ کوئی زیادہ تعریف کرے تو جواباً کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کَر/کے م ف.
رک : کیونکر. کیوں دلگیر ہو اور آج یہاں کیوں کر آئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۹).

---کِر ری تُو اُتری پار ، کیونکر ری تُو چالی بات ، کیونکر ری تُو نے یہ گھر جانا ؛ کیونکر ری تُو نے مجھے پہچانا کہاوت.
عورتوں کے باتیں کرنے پر طنز ہے کہ کوئی مہمان آئے تو بجائے خاطر تواضع کرنے کے سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتی ہیں (جامع اللغات).

---کہ م ف ؛ سمہ کیونکہ.
اس لیے ، اس طرح پر ، اس واسطے ، اس وجہ سے ، کیوں کر ، کیوں.

کیوں کہ اب رم کرسکو گے ہم سیں تم اے من ہرن
اب تو ہم نیں تم ستی باندھا اپنا جیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷).

بتا کیوں کہ اوس کوں جلاتی نہیں
کہے دوزخ اوس کوں جلاؤں نہیں

(۱۸۶۹ ، آخر گشت ، ۳۳). اکثر انہیں گھر کے سامنے سے گزرتا دیکھتی کیوں کہ ان کا مکان برابر والی گلی سے اندر جا کر تھا. (۱۹۶۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۵۷).

---کہی کیُوں کہانی کہاوت.
جیسی کہو گے ویسی ہی سنو گے (جامع اللغات).

---کے/کہ م ف.
رک : کیونکر.

کیوں کے جیوں تجھ جدائی میں اے بابا میں دو کھیا
کاش مر جاؤں میں ہی تجھ آگے لے تیری بلا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۷).

کس طرح دل اُداس رہتا ہے
کیوں کے جی بے حواس رہتا ہے

(۱۷۷۹ ، خواب و خیال ، ۶۶). [کیوں + کہ/کے (رک)].

---کیسی کہی فقرہ.
کیسی نرالی بات کہی ، کیسی انوکھی بات کہی ، کیسی بات پر داد وصول کرنے کے موقع پر بولتے ہیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---گڑے مُردے اُکھڑواتا ہے فقرہ.
کیوں پوشیدہ عیب ظاہر کرواتا ہے (محاوراتِ ہندوستان).

---گُو کھاتا ہے/کھاتے ہو فقرہ.
جان بُوجھ کر کیوں غلط کام کرتے ہو ، کیوں جُھوٹ بولتے ہو (جامع اللغات).

---گُولَر کا پیٹ پَھڑواتا ہے فقرہ.
پوشیدہ عیوب کیوں ظاہر کراتا ہے (محاوراتِ ہند ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گُوہ میں ڈھیلا ڈالو کیوں چھینٹیں لو کہاوت.
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ، بُرے کام کا بُرا انجام ہوتا ہے ، بلاوجہ اپنے سر کیوں مصیبت مول لو (جامع اللغات).

---مَرا جاتا ہے/جاتے ہو فقرہ.
کیوں جلدی کرتے ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---مَغز کھاتے ہو فقرہ.
کیوں بے کار کی باتیں کرتے ہو ، کیوں فضول بکتے ہو (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---نَہ ہو فقرہ.
شاباش ، کیا کہنا ، بے شک ، ضرور ، واہ واہ ، ایسا ضرور ہو. کیوں نہ ہو جب ایسے ہو تب ایسے ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۷). عمرو نے کہا اے بدیع الزماں کیوں نہ ہو آخر پھر یہ شاہزادی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۵).

خون حسرت کر دیا کیا کچھ کسی سے کم ہے تُو
کیوں نہ ہو آخر تو اُن کی تیغ کی ہمدم ہے تُو

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۳). جبھی یہ آواز اور صفائی ہے ، کیوں نہ ہو اس کی ماں بھی تو ستم ڈھاتی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۶).

---نہ ہوئے چُڑیل نَنْیاں / نَینی ، جِس کے بُڑے سہاجن ہیں کہاوت.
جیسے بزرگ ویسی اولاد ، جس کے بزرگ بڑے جن ہونگے وہ یقیناً چڑیل ہو گی ؛ بنیوں سے مذاق ہے کہ بنیے کی بیوی چڑیل کیوں نہ ہو گی کیونکہ اس کے بزرگ سہاجن یعنی بڑے جن ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نَہیں ف م.
ضرور ، ایسا ہی ہے یقیناً ، بے شک ، کیوں نہیں سراہتا.

قمر ہاں کیوں نہیں تم سے زیادہ کون ہے ان کو
تمہیں تو ایک ان کے چاہنے والے ہو دنیا میں
(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۲ : ۲۶).

---واہی ہوا ہے فقرہ.
کیوں دماغ خراب ہوا ہے (جامع اللغات).

---بتیا دیتا ہے فقرہ.
کیوں گناہگار کرتا ہے (جامع اللغات).

کیونکر م ف ؛ = کیوں کر.
۱. کیسے ، کس وجہ سے ، کس بنا پر ، کس لیے ، کس دلیل سے.
ہیے (بھیے) کیونکر نہ اون کو ٹن کے اب بنجوں کے بل چلتا
کہ گدرایا ہوا جوبن ہے اور اولھتی جوانی ہے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۰۷). کیوں ، کیونکر ، کیونکہ قریب قریب ایک ہی معنی میں مستعمل ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۱۶).
۲. کس ڈھنگ سے ، کس انداز سے ، کس طور سے ، کس طرح.
ظلمات کوں نور سوں کوئی کیونکر ملائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۴).
چھوڑ تنہا مجھے یارب انہیں کیونکر گزری
غم جنہیں آٹھ پہر تھا مری تنہائی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷). جو کوئی اپنی جان کسی آدمی کی رائے پر چھوڑے اس سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے. (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۲۳۸). کیونکر ہو کہ ہماری بدنصیب قوم بھی دینی دنیوی برکتوں سے نہال ہو. (۱۹۰۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۲۲).
۳. اس لیے کہ ، اس وجہ سے کہ ، کیونکہ. اے ملعون یہ لڑکا کیونکر ہے فرزند حسن مجتبیٰ کا ، پوتا شیر خدا کا ، نواسا محمد مصطفےٰ کا کئی سو بہادروں کوں ابھی تجھ آگے مار چوکا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷). **۴. کب ، کیسے.**
روح اپنی تو نے پھونکی ہے جو میرے جسم میں
خبط ہے واعظ کو میں تجھ سے جدا کیونکر ہوا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲۲).

---ہو فقرہ.
کیا سامان ہو ، کیا تدبیر ہو ، کیا کیفیت ہو ، کیا سے کیا ہو جائے ، کیسا ہو.
الجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷).

کیونکہ م ف ؛ = کیوں کہ.
۱. اس لیے کہ ، اس سبب سے کہ.
یارب اس سروِ رواں کوں نا دکھا بادِ سموم
کیونکہ اس کا نور دستا دل کے درپن میں عجب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۸).
مہر شباب کا زوال ہو گیا جب تو کیا رہا
گرمئ عشق الوداع کیونکہ وہ دھوپ ڈھل گئی
(۱۹۱۶ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۰۵). **۲. کس طرح ، کیسے.**
کیونکہ دیکھوں گا تڑپھتا بنا سر دھڑ اوس کا
کیونکہ دیکھوں گا کٹے حلق سے لوہو بہتا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۹).
کیونکہ پڑتے ہیں ترے پانوں نسیم سحری
اس کے کوچے میں ہے گنج شہیداں یک جا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳).
کیونکہ بزم دہر میں اگلی سی وہ رونق نہیں
اب عزیز و اقربا پر کوئی میرا حق نہیں
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۲۱). [کیوں + کہ (رک)].

کیونیفارم (کس ک ، ی مخت ، و مع ، ی مع ، سک ر) امذ.
خط میخی ، خط پیکانی. ان تختیوں کو ... سکھا کر پائیدار بنالیا جاتا تھا اس تحریر کا نام کیونیفارم (خط میخی یا خط پیکانی تھا). (۱۹۷۵ ، انسان کی کہانی ، ۲ : ۲). [انگ : Cuniform].

کیونیکولس (کس ک ، ی مخت ، و مع ، ی مع ، و مع ، فت ل) امذ. (حیوانیات) **خرگوش کی نوع کے جانور ، نوعِ خرگوش کا اجتماعی نام.** معمولی خرگوش کا نوعی نام کیونیکولس ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۳). [انگ : Cuniculus].

کیونلّہ (کس ک ، ی مخت ، مع ، فت ل) امذ ؛ = کیولہ ، کولا.
سنگترے کے خاندان سے ایک درخت کا پھل ، ایک ترشاوہ پھل. کیونلہ بطور میوہ کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۱۵). [کیولہ (رک) کا انفی تلفظ].

کیوی (ی مع) امذ.
ایک پرندہ جس کی چونچ اور پر لمبے ہوتے ہیں ، پرواز کی طاقت کم ہوتی ہے ، مورخور جانوروں میں اس کا شمار ہوتا ہے. نیوزی لینڈ میں کیوی کی طرح نہ اڑنے والے پرندے پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۷). [انگ : Kiwi].

کیوی ٹی (ی مج) امث.
خلا ، جوف کہراؤ ، غار ، قعر (اُبھار کی ضد). پدریہ کے تمام جسم میں صرف ایک حفرہ (کیوی ٹی) ہوتا ہے جسے حفرۃ الجسم کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۸). ہر اِنتھریڈیم کی ایک کثیر خلوی ، ڈنڈی ہوتی ہے جس سے وہ اپنی کیویٹی کے فرش سے جڑا ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۸۰). [انگ : Cavity].

کَیہر / کَیہری (ی لین ، فت ہ) امذ ؛ = کیہری.
شیر نیر اور جو اس کی کمر کوں کیہری کی کمر کی مناسبت دیجیے تو کیہری کی کمر تو موٹی ہے ، بدڈول ہے. (۱۷۷۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۴۲). [ب : केसरी ؛ س : केसरी].

کیثو (کس ک ، ی مخت ، و مع) م ف (قدیم).
رک : کیوں.
میں نعت کہاں کہوں یو ناداں
ناداں جو نہیں تو کیثو ہے شاداں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸). [کیوں کا قدیم املا].

کھ

کھ (فت کھ) حرف.
صوتی اعتبار سے اردو حروفِ تہجی کا چالیسواں حرف ، ہندی کا دوسرا حرف ، یہ کلمے کی ابتدا ، آخر یا وسط میں آتا ہے ، جیسے : کھانا ، دیکھنا ، راکھ وغیرہ میں ، اس کی صوت کبھی کبھی عربی کی صوت ،خ، سے بدل جاتی ہے اور اس کا بدل بھی ہے'جیسے : خر ، کھر ، خرانٹ ، کھرانٹ وغیرہ میں ، ہندی میں ش سے بدل جاتا ہے'مثلاً : سکھ (سُش) ، دکھ (دش). اردو حروف پر اعتراض ہے کہ ہائیہ بسیط آوازیں ہیں اردو میں انھیں ،ھ، ... اور وقفہ کی ترکیب سے بھ ، پھ ، ... چھ ، جھ ، کھ ، گھ لکھا جاتا ہے. (۱۹۶۶ء ، اردو لسانیات ، ۵۶).

کھا صیغۂ امر.
کھانا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

---بَدنا محاورہ.
ضبط کر جانا ، خاموش ہو جانا ، جواب نہ دینا ، برداشت کر لینا. آغا: ،اب وہ کیا بولے گا منہ بدا ہے، ؛ نوابند ،جی اور کیا کھا بدا ہیں-، (۱۸۹۰ء ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۳۳۵). انہوں نے کہا وہ کاٹا ، ہم کٹ گئے اور کھا بدے. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۹ : ۳).

---بیٹھنا محاورہ.
غبن کرنا ، رقم دبا لینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---پی برابر کرنا محاورہ.
سب خرچ کر ڈالنا ، کچھ نہ رکھنا (جامع اللغات).

---پی ڈالنا محاورہ.
خرچ کر دینا ، اُڑا دینا ، صرف کر ڈالنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پی کر م ف.
نوش کر کے ، سیر ہو کر ، اچھی طرح کھانا کھا کر ، خرچ کر کے ، صرف کر کے (جامع اللغات ، مہذب اللغات).

---جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. **نگل جانا ، ہڑپ کر جانا ، چٹ کر لینا.** چند منٹ بعد شیر گاڑی کے قریب آیا اس کا چکر لگایا ، وہ مجھ کو ڈھونڈ رہا تھا میں وہاں ہوتا تو خدا معلوم کھا جاتا یا مار ڈالتا. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱۷۸). مجھے اکثر یوں لگتا ہے کہ ہجوم مجھے کھا جائے گا. (۱۹۸۷ء ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۰۷).
۲. **مال مار لینا ، ہضم کر جانا.** روپیہ جو میں نے پہلے لیا تھا وہ تو وکیل کھا گئے . (۱۹۲۵ء ، لطائفِ عجیبہ ، ۲ : ۳۰). ۳. (أ) **گلا دینا ، ختم کر دینا.**

کب سے تیرا نیام ہے خالی
تیغ ہندی کو کھا گیا ہے زنگ

(۱۸۹۵ء ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۱۰). ہیرا کسیس جو گوشت کو کھا جاتا ... ہے. (۱۹۳۶ء ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹). اس ایسڈ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ شیشے کو کھا جاتا ہے. (۱۹۶۶ء ، حرارت ، ۱۳۰). (اا) **(کسی اثر یا کسی کے اثر سے) ختم کر دینا ، مٹا دینا ، زائل کر دینا ، نظر لگ جانا.** ہندوستانیو تمہاری بصارت کو کس کی نظر کھا گئی. (۱۹۳۷ء ، اشارات ، ۹۳). ۴. **تباہ و برباد کر دینا ، ختم کر دینا.**

ممکن نہیں کہ جان بچے ہجرِ یار سے
کھا جائے گا فراق کا رنج و تعب مجھے

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۳). ۵. **مار ڈالنا ، قتل کر دینا :** ارے مردِ خدا جو ہوا ہو بتا دے ، کوئی کھا نہیں جائے گا. (۱۸۸۷ء ، جامِ سرشار ، ۷۶).

اے غمِ عشق مرے دل کا صفایا کر کے
مجھکو کیوں چھوڑ دیا مجھ کو بھی کیوں کھا نہ گیا

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۳۳). ۶. **تباہ کر دینا ، مٹا دینا ، ملیا میٹ کر دینا ، اُجاڑ دینا.** اوّل تو ساحرانِ طلسم دنیا کو کھا جائیں. (۱۸۷۷ء ، طلسم گوہر بار ، ۱۶۱). ۷. **دیکھ لینا ، بیوں اصل نسل** کی سیدانی موتی کو اٹھوا ڈالا نہ گزرے گا کوس کوس کے کھا جاؤں گی. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۳۶). ۷. **مزہ چکھانا ؛ خبر لینا ؛ قہر و غضب کی نظر ڈالنا ؛ سختی و درشتی سے پیش آنا؛ زندہ نہ چھوڑنا.** اگر کوئی ماتحت میری رعایا پر ظلم کرے تو کھا ہی جاؤں ، دل لگی نہیں ہے ، ہر بات میں انصاف کو ترجیح دوں گا. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۱۳). ۸. **پریشان کرنا ، طعنے دے کر ستانا ؛ پیچھے پڑ جانا ، نام رکھنا ، تکّو جانا ، ستانا.** میں ثارِیے میں زیادہ اسی واسطے نہیں ٹھہرنے کا کہ میرا کھانا دیکھ کر وہاں کے لوگ مجھے کھا جائیں گے. (۱۹۰۸ء ، انشائے داغ ، ۹۳). ۹. **خرچ کرا دینا ، لگ جانا.** تو کی لکڑی ٹوٹے کا خرچ وہاں سے یہاں تک ان ڈھانچوں کا منگانا کتنا روپیہ کھا جائے گا. (۱۹۵۴ء ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۳). ۱۰. **چھوڑ جانا ، بھول جانا.** تم لکھنے میں ایک مصرع کھا گئے. (۱۹۲۹ء ، نوراللغات ، ۳ : ۸۶۰). ۱۱. **غائب کر دینا ، اڑا لے جانا.**

غصہ کیا کہ قہر ڈھا گیا کون
آہر طویلے کو کہا گیا کون
(۱۸۷۷ء ، ترانۂ شوق ، ۱۰۲)۔

۔۔۔کے پچھتاتا ہے ، نہا کے نہیں پچھتاتا کہاوت۔
نہانا نقصان نہیں پہنچاتا کھانا بعض وقت نقصان پہنچاتا ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔کے جلد چلیے کوس ، مرے آپ دیب کے دوس کہاوت۔
کھانے کے بعد جلدی جلدی نہیں چلنا چاہیے (جامع اللغات)۔

۔۔۔کے ڈکار نہ لینا کہاوت۔
پرایا مال بالکل ہضم کر جانا (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔گیا سو انگ لگ گیا ، دے گیا سو لے گیا چھوڑ گیا سو کھو گیا کہاوت۔
جو خرچ کیا اس سے مزے اڑائے ، جو خیرات کیا وہ آخرت میں کام آئے گا ، جو چھوڑ گیا وہ دوسرے کھائیں گے (ماخوذ : جامع اللغات)۔

۔۔۔لے پہن لے ، سو اپنا کہاوت۔
اس دنیا میں جو کچھ آدمی کھا یا پہن لے سو اس کا ہے ، باقی دوسرے لے جائیں گے ، جس کی اولاد نہ ہو اسے بھی کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

کھاب امث۔
میان ، نیام۔

سبز بابان کتل کھاب
جوبن عالی انا انب
(۱۵۰۳ء ، نوسرہار ، ۶۹ ، الف)۔

سورج کھاب دے تیغ ہو بے اختیار
کھوڑے کھیت مرنا سو کیتے قرار
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶)۔ [کھاب (رک) کا ایک املا]۔

کھابر (فت ب) امث (قدیم)۔
خبر ، اطلاع۔ ایکم تب کھابر ہوئے۔ (۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۳))۔ [خبر (رک) کا قصباتی املا]۔

کھابڑ (۱) (فت ب) صف۔
ناہموار ، اونچا نیچا ، کھردرا (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کھرپر (رک) کا ایک املا]۔

۔۔۔بدّو (۔۔۔فت ب ، شد د ، و مع) صف۔
اونچ نیچ میں پڑ جانے والا ، پشت پناہ۔ جب وہ ہم سب آدمیوں کی کھابڑ بدو بنا تو یہ کہاں کا نیاؤں ہے کہ ... اسے آگ میں جھونک دیں۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۳)۔ [کھابڑ + بدّو (رک)]۔

کھابڑ (۲) (فت ب) امذ۔
موٹی رسیوں کا جال جس میں سوئر ، ہرن ، بارہ سنگھے وغیرہ گراں ڈیل جانور پھانسے جاتے ہیں۔ چہرہ پر ایک ذرا رونمائی سی آگئی تو وشنو سنگھ اور اس کے ہم عمر ساتھیوں نے کھابڑ کے شکار کا پروگرام بنایا۔ (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۱۱)۔ [مقامی]۔

کھاپ (۱) امث۔
کھپاچ ، کھپچی ، بانس کا ٹکڑا۔ وہ ... چمکتی ہوئی سفید بل کھاتی ہوئی کھاپوں سے مرصع تھوتنی کو جھٹکے دیتا ہوا چلا۔ (۱۹۴۰ء ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۰۷)۔ [کھپاچ (رک) کا مخفف]۔

کھاپ (۲) امث ؛ اسم کیفیت۔
۱. نیام ، میان ، درمیانی خلا ، جس میں کوئی چیز کھپائی جاسکے۔

کرب پھل نہ پھول ڈاری کرب کیں کھاپ ہے
(۱۶۵۲ء ، گنج شریف ، ۲۵۳)۔ ۲. قبیلہ ، قومیت ، جماعت۔

یہاں تو شیخی و مرزائی ہے نہ ساداتی
یہ عشق باز ہیں اس قوم کی جدی ہے کھاپ
(۱۸۶۳ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۵)۔ ۳. کیلے کا تنہ ، کسی پھل کی پھانک (قدیم اردو کی لغت ؛ جامع اللغات)۔ [کھپانا (کھپانا (رک) کا قدیم املا) کا حاصل مصدر]۔

کھاپٹ (۱) (فت پ) صف۔
۱. کرگ باراں دیدہ ، پرانا ، تجربہ کار ، گھاگ ، کائیاں۔ یہ ترکیب ایک بڑے پرانے کھاپٹ شکاری نے نکالی تھی۔ (۱۹۳۳ء ، بن باسی دیوی ، ۱۰۲)۔ وہ نئے زمانے کے ناتجربہ کار نہیں بلکہ پرانے زمانے کے کھاپٹ قسم کے تحصیلدار ہیں۔ (۱۹۷۱ء ، ذکر یار چلے ، ۲۶۸)۔ ۲. کمزور ، بوڑھا (پلیٹس)۔ ۳. (کاشت کاری) دھتوریں کے رنگ کی مٹی والی زمین جو بارش میں لئی کی طرح نرم اور دھوپ میں لوہے کی طرح سخت ہو جائے۔ لاوے کی زمین ، اس قسم کی سطح جلد خشک ہو جاتی ہے اور پانی سطح سے کچھ نیچے جمع رہتا ہے جو پودوں کی جڑوں کو خراب کر دیتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۹۳)۔ [س : खपट]۔

کھاپٹ (۲) (فت پ) امذ ؛ اسم کیفیت۔
(لوہاری) دھونکنی کے پیٹ کا منہ جس سے ہوا لی جاتی ہے کھلانت ، کھپت (ا ب و ، ۸ : ۸)۔ [کھپت (رک) کا معرّف]۔

کھاپرا (فت پ) امذ (قدیم)۔
ناریل ، کھوپرا۔

سو کبریت احمر کیا کرنے
سنیا پیس ناری نہ کل کھاپرے
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۷۵)۔ [کھوپرا (رک) کا قدیم املا]۔

کھاپڑ (فت پ) امث۔
(کاشت کاری) ٹیلوں والی زمین جو کھیتی کے لائق نہ ہو ، عموماً بنجر رہتی ہے ، راپڑ (ا ب و ، ۲ : ۹۳)۔ [مقامی]۔

کھات (۱) امذ ؛ امث۔
رک : کھاد (۱)۔

یہ سارا جان اُجان بنان
ہور روڑا کوڑا کھات کیہان
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۲۷).
گوبر کی ڈل پیٹ کی کھائیں بھی پڑی ہیں
سر کوؤں کے اور چیل کی آنتیں بھی پڑی ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۳). ہر طرح سے ہاتی اور کھات اور ہل سے زمین کو بنایا. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۵). [ب : खाद].

--- بنانا ف م.
کھات بننا (رک) کا تعدیہ. وہ کارخانہ بھی ہماری نظر سے گزرا جہاں کھات بنائی جاتی تھی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۹۹). پہلے جانوروں کی ہڈیاں کھیتوں میں دبا دی جاتی تھیں کو ان کا کھات بنا کر ڈالنا نہیں آتا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۸۳۲).

--- بننا ف ل.
اشیاء کا گل سڑ کر اس قابل بن جانا کہ وہ کھیت میں پڑ کر پیداوار میں اضافے کا سبب بن سکے. سیکڑوں روپے کی ہڈیاں بکتی ہیں وہ ولایت کھات بنتے جاتی ہیں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دہلی ، ستمبر ، ۳۰).

--- پڑے تو کھیت نہیں تو (بھوڑ) ریت کا ریت کہاوت.
خرچ کرے تو کام بنے گا نہیں تو بگڑے گا ، جب تک کھیت میں کھات نہ پڑے زمین قابل زراعت نہیں ہوتی (نجم الامثال).

کھات (۲) امذ.
کھائی ، کھدی ہوئی زمین ، گڑھا ، غار.
دو بلا ہیں مجھ پہ کب آئے مرے ہاتھوں میں بند
گر گئی گویا کہ گہرے چاہ اور کھاتوں میں نیند
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۸۳). پربت سے اُتر کر نیچے اس کھات میں جا پڑے وہ کھات بھی پربت کے شکھر پر تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۰). [س : खात].

کھاتا (۱) امذ ؛ ← کھاتہ.
۱. حساب کی کتاب ، آمد و خرچ کے حساب کا روزنامچہ ، لین دین کے حساب کتاب کا رجسٹر. کھاتا تو میرا کچہری کھاتا ہے اور بہی بھی بہی کے شبہ میں اکثر جاتا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۵). بانچ منصدی بھی کھاتہ کھولے بیٹھے ہیں لیکھا ڈیوڑھا لگا لیے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۳۳). وہ بیج اور ادھار کے کھاتے میں چڑھا لیجیے ... قرضہ کی مد میں روپیہ وصول ہوا لیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۹). دیکھیے جود سیٹھ جی آ گئے ، کس ادا سے کھاتا بغل میں دبائے توند سہلاتے دکان کی طرف چلے ہیں. (۱۹۳۵ ، موت سے پہلے ، ۳۳). ۲. (استعارۃ) حصّہ ، شعبہ ، سلسلہ. اس پر بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کھاتے میں ایک بڑی مد ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ تعلیمات (ترجمہ) ، ۹۵). ۳. (اَ) پٹواری کی وہ کتاب جس میں گانو کی زمین کا حساب مع کیفیت تقسیم درج ہو. یہ ایسے نوح کسی نے نہیں رائج دی تھی کہ طوفان اٹھاؤ زمیندار ہوکر اب ایسا تماشا نظر آ رہا ہے نواب کھاتا سراب کھوٹ. (۱۹۳۱ ، اعجاز نوح ، ۹۵). (آ) زمین کا وہ رقبہ جس کا اندراج پٹواری کی کتاب میں کسی کے نام ہو ، محال کا حصّہ ، ایک ایسا کھاتہ زمین کا مراد ہے ، جو ... کسی رعیت کے قبضہ میں ہو (اردو قانونی ڈکشنری). ۵. حساب کا رجسٹر ، حساب کتاب کا رجسٹر ، لین دین ، بیوپار. پہلے شمس العارفین کی دوکان پر ٹھہرے یہاں بھی ان کا حساب کتاب تھا ، وہاں کا کھاتہ دیکھا ، جو کچھ لینا دینا تھا لیا دیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۲۰). ان میں معاہدے ... فہرستیں ، حساب کتاب کے کھاتے ... اور دوسری قانونی و انتظامی تحریریں شامل ہیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۶۸). [س : खत].

--- بند کرنا محاورہ.
حساب کتاب ختم کر دینا ، لین دین وغیرہ کا سلسلہ منقطع کرنا. آخری قسط وصول ہوتے ہی ... کھاتہ بند کیا جائے گا. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۲۲۵).

--- بندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
سال تمام ہر پٹواری کا اسامی وار کھاتہ تیار کر کے باقی و فاضل نکالنے کا عمل. سوائے اس کے ایک ہی کھاتہ بندی اسامی وار پٹواری کو بنانی چاہیے. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۹). [کھاتا + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بہی (--- فت ب) امث.
۱. (دکانداری) تجارتی حساب کتاب لکھنے کا کتابچہ (رجسٹر) (ا ب و ، ۷ : ۸۹). ۲. ہر اسامی کی جُدا جُدا حساب کی کتاب جس میں تفصیل وار کچھ نہیں ہوتا بلکہ روکڑ بہی کا خلاصہ ہوتا ہے (اردو قانونی ڈکشنری). [کھاتا + بہی (رک)].

--- پڑنا محاورہ.
حساب کتاب یا لین دین شروع ہونا (نوراللغات).

--- دار امذ.
۱. زمیندار ، زمینداری میں شریک ، تعلقے میں حصّہ دار. کسانوں اور کھاتے داروں کو نقصان پہنچ رہا ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۹۲ : ۶). ۲. وہ آدمی جس کا لین دین کسی بینک یا ساہوکار وغیرہ سے چلتا ہو. بنکاری میں توسیع کے ساتھ ناخواندہ کھاتہ داروں کی تعداد بڑھ گئی ہے. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۲۰۲). [کھاتا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- ڈالنا محاورہ.
لین دین یا حساب کتاب کسی سے جاری کرنا (نوراللغات).

--- رعیتی (--- فت ر ، شد ی مع بفت) امذ.
زمین کا ایسا کھاتا جو پٹہ واحد کی رُو سے یا ایک ہی شرائط کے مجموعہ کی رُو سے کسی رعیت کے قبضہ میں ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [کھاتا + رعیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- رکھنا محاورہ.
لین دین کا حساب قائم کرنا. ہر تاجر کو کسی نہ کسی بنک میں کھاتہ رکھنا ضروری ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۲۹).

---قَبْضَہ (---فت ق ، سک ب ، فت ض) امذ.
جائداد کا ایک ایسا حصّہ جس پر ایک مالک اراضی یا دو یا زیادہ مالکان اراضی مشترک قابض ہوں (اردو قانونی ڈکشنری). [کھاتا + قبضہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
روزنامچے سے چھانٹ کر بک بہی میں چڑھانا (نوراللغات).

--- کُھلنا محاورہ.
۱. لین دین ہونا ، حساب کتاب چلنا ، اُدھار کا سلسلہ قائم ہونا. ہمارا کھاتا ان کے اسسٹنٹ ، ڈاکٹر شفاعت اللہ صاحب سے کھلا ہوا تھا. (١٩٥٦ ، آشفتہ بیانی میری ، ١٣٦). ۲. حساب کتاب دیکھا جانا.

جب کُھلے حشر میں میرا کھاتہ
لاج رکھنا سوالی کی داتا

(١٩٨٣ ، الحمد ، ٨٣).

--- کھولنا ف م ؛ محاورہ.
۱. کسی تاجر یا ساہوکار کے ساتھ لین دین کرنا ، کاروباری تعلق رکھنا. مکشوف اور محجوب دونوں نے اس کا کھاتہ کھول رکھا تھا. (١٩٨٢ ، حصار ، ٨٨). ۲. بنک میں حساب کتاب رکھنا ، بنک سے حساب کتاب شروع کرنا. نیا کھاتہ کھولتے وقت نامزدگی کا فارم ضرور حاصل کیا جائے. (١٩٨٦ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ٢١٤).

---مِلْکِیَّت کس امذ(---کس م ، سک ل ، کس مع ک ، فت ی) امذ.
کسی محال کا وہ حصّہ یا جزو جس پر ایک مالک زمین یا دو سے زیادہ مالکان بالاشتراک قابض ہوں (اُردو قانونی ڈکشنری). [کھاتا + ملکیت (رک)].

کھاتا (۲) امذ.
رک : کھتا ، وہ گڑھا جس میں غلّہ بھر کر رکھتے ہیں ، غلّے کا گودام.

بزاز آدمی کا رسالہ لیا
اجا یوں کے کھاتے یہ ڈیرا کیا

(١٨٩٣ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ١٠٢). [کھات + ا ، لاحقۂ تکبیر].

--- باڑی امث.
کھتا جو تہ خانے میں ہو (پلیٹس). [کھاتا + باڑی (رک)].

کھاتا (۳) صف ؛ امذ.
کھانا (رک) سے مشتق ، تراکیب میں مستعمل.

---بھی جائے اَور کَراتا بھی جائے کہاوت
کھاتا ہے اور کھانے میں نقص بھی نکالتا ہے (جامع اللغات).

--- پیتا (---ی مع) صف.
خوش حال ، فارغ البال ، آسودہ حال. حسن ... امیر کا لڑکا ، خود امیر کھاتا پیتا ، فکر و غم سے دور اور رنج سے الگ ... تھا. (١٩٠٩ ، شب زندگی ، ۲ : ٥). اپنوں کو کھاتا پیتا یا ہنستا بولتا دیکھ کر غم و غصّہ کے انگاروں پر لوٹنے لگیں گے. (١٩٣٢ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ١٦٤). [کھاتا + پیتا (پینا (رک) سے حالیۂ ناتمام)].

---دَھن (---فت دھ) امذ.
وہ چیز جو ہمیشہ خرچ کرنی پڑے (جامع اللغات). [کھاتا + دھن (رک)].

کھاٹری (سک ٹ) امث.
(بُنائی) ریشم اور سُوت کا ملواں بُنا ہوا کپڑا (ا پ و ، ۲ : ٨٣). ۲. وہ فصل جو لبِ دریا پانی دینے سے اُگائی جائے ، اس کا خراج برائے نام ہوتا ہے (اُردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

کھاتک (۱) (فت ت) امذ.
کھانے والا ، قرض لینے والا ، استعمال کرنے والا ؛ مقروض (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھادک (رک) کا ایک املا].

کھاتک (۲) (فت ت) امث.
تان کی دوسری قسم جس میں آروہی ، ادروہی کے طریقے پر دو دو سُر آئیں جیسے ، آروہی ، سا ، رے ، ادروہی ، رے ، سا (نغمات الہند ، ۱ : ١٠٩). [مقامی].

کھاتی امذ.
بڑھئی ، نجار ، سُتار ، لکڑی میں پچی کاری کا کام کرنے والی ایک ذات. ایک کو لوہار ایک کو کھاتی اور ایک کو موچی بنانے کا اور چوتھے کو ہل پر لگانے کا. (١٩٢٦ ، دیہاتی اصلاح ، ١٩٥).

کھاتے (۱) امذ.
کھاتا (۱) (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل. اس کے کھاتے میں دفتری زبان کے ارتقا کے ضمن میں خاصا بنیادی کام موجود ہے. (١٩٨٥ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۱).

--- باقی امذ.
(بقال) باقی ، بقایا (نوراللغات).

--- پَر چڑھنا محاورہ.
حساب کتاب میں لکھا جانا ، حساب کی کتاب میں درج ہونا.

تُو جانتی ہے مفت کی ہے سب یہ مال دال
کھاتوں پہ چڑھ رہا ہے اری ایک ایک بال

(١٩٣٥ ، سُنبل و سلاسل ، ٦٢).

--- پَڑنا محاورہ.
حساب میں درج ہونا ، روزنامچہ سے بک بہی میں اُتارا جانا (نوراللغات).

--- میں ڈالْنا محاورہ.
حساب کتاب میں درج کرنا ، حساب میں لکھ لینا ، حساب میں لکھ دینا. ان کی خاطر پانچ روپیہ اور بڑھائے دیتے ہیں ، ہم بھی کھاتے میں ان کے نام ڈال دیں گے. (١٩٥٤ ، پیر نابالغ ، ٣٠).

بدنام زمانہ پرنس اینڈ پبلکیشنز آرڈی نینس کا نفاذ بھی میرے ہی کھاتے میں ڈالا گیا (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۵).

کھاتے (۲) مذ ، ج.
کھاتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل.

---پیتے صف مذ ، ج.
خوشحال ، آسودہ حال ، صاحبِ مقدور اللہ ... سیکڑوں کھاتے پیتے مقدور والے رہتے ہیں (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲). ایک نوابی داماد ہے ، وہ بھی کھاتے پیتے گھرانے کا ہے (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۳) . ذاتی حیثیت سے وہ کھاتے پیتے درمیانی حیثیت کے زمیندار تھے (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۲۱۲). [کھاتے + پیتے (پینا (رک) کی جمع)].

---پیتے جگ ملے ، او سر ملے نہ کوئے کہاوت.
خوشی کی حالت میں سب رفیق ہوتے ہیں اور مصیبت میں کوئی نہیں ، عیش میں سب رفیق ہوتے ہیں اور بے فائدہ کوئی نہیں ملتا (نجم الامثال ، محاورات ہند).

---پیتے رہو فقرہ.
(دعا) بے نواؤں کی دعا (محاورات ہند).

---پیتے لاتیں مارنا محاورہ.
خوشحالی میں شکایت کرنا ، باوجود آسودگی کے شکایت کرنا (نوراللغات).

---تو کھا گئے پر اَب اُگلنا پڑا کہاوت.
اب مال پھیرنا پڑا (نجم الامثال).

---کَماتے (---فت کنا) صف ، م ف.
خوشحال روزگار سے لگے ہوئے . یہ اپنے کھاتے کماتے عزیز کو غاصب سمجھتے ہیں (۱۹۸۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱٦۵).

---کھاتے مُنْھ پھر جانا محاورہ.
رغبت نہ رہنا ، کٹ جانا ، کھنچ پڑنا ؛ بُرا مان جانا ؛ شرمندہ ہو جانا (محاورات ہند).

---کِھلاتے رہو فقرہ.
(دعا) بے نواؤں کی دعا (محاورات ہند).

---ہیں نانی کے ٹُکڑے کَہلاتے ہیں دادی کے پوتے کہاوت.
کھائے کسی کا کہلائے کسی کا ، خرچ کسی کا نام کسی کا. نانی بھی ایک خاص کشش رکھتی ہے خصوصاً ان حضرات کے لیے جو ، کھاتے ہیں نانی کے ٹکڑے ، کہلاتے ہیں دادی کے پوتے (۱۹۰۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۸ : ٦).

کَھاٹ امث.
۱. پلنگ ، چارپائی.

جھٹے باواں کوں آدنگے جڑتے اُڑتے تھے
کہ لئی اوبجا بندھا ہے بچ برہ کا کھاٹ سینے منے
(۱٦۴۹ ، غواصی ، ک ، ۱۲۰).

پک کھاٹ نہ دھڑ نہ ماٹ پک دھڑ
نس پر نہ نمد کی لاٹ پک دھڑ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷).

سہرے کے تئیں سرے سے کھاٹ کے باندھے
اس طرح چڑھا بنا یہ شہزادہ مدن کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۴).

لڑکیاں بٹھلائیاں کھاٹوں تلے
اس طرح جوں دیکھی پلی کم پلے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰٦٦).

سو اُس روز قریہ پوری جلد آ
کمنہ کھاٹ شہ کو کتی لے اٹھا
(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۴۲۷)). جب مدرسے میں پہنچ جاتا ہوں تو مدرّس کو کھاٹ پر نیم غنودگی کے عالم میں لیٹے پاتا ہوں (۱۹۳٦ ، پریم چند ، واردات ، ۹۴). ان کے سامنے میں کھاٹ پر بیٹھ کر ان دونوں نے نمک والی لسی کے کٹورے ہیے (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۸۵).
۲. وہ تختہ یا پلنگ وغیرہ جس پر لاش کو لے جاتے ہیں ، جنازہ.

پہلے اپنے سامنے ارتھی رکھ یا کھاٹ
کفن باندھ لے سیس پر پھر مصری کو چاٹ
(۱۹۲۱ ، بیتی بیتا ، ۹۲). ۳. خارش (نوراللغات). [س : खट्वा].

---بچھانا محاورہ.
بستر لگانا ، آرام و آسائش کا سامان بہم پہنچانا ، خدمت کرنا. جب وہ چلنے لگے تو ان کے گلے لپٹ کر روتی تھی اور کہتی تھی ، مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو ، میں تمہارا کھانا پکاؤں گی ، تمہاری کھاٹ بچھاؤں گی (۱۹۳٦ ، پریم چند ، زاد راہ ، ٦).

---(پر) پڑ کے کھانا محاورہ.
بیماری پر اُٹھنا ، بیماری میں صرف ہونا ، بیماری پر لگنا ، صاحبِ فراش ہونا.

نہ کھا تو جبر سے حق اور کا ، اور جبن سے چل پھر
کہ جو یہ مال یہ کھاتے ہیں پڑ کر کھاٹ کھاتے ہیں
(۱۸۵٦ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۸۴).

---(پر) پڑنا محاورہ.
اس قدر بیمار ہونا کہ اُٹھنے بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہے ، سخت بیمار ہو جانا ، چارپائی پر پڑنا (مخزن المحاورات).

---پر پڑے رہنا محاورہ.
کاہل ہونا ، آرام طلب ہونا ، کام کاج نہ کرنا. ہمارے دیسی جا کم کھاتے تو بہت ہیں پر کھاٹ پر پڑے رہتے ہیں (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ٦).

---پکڑنا محاورہ.
مجبور و لاچار ہو جانا ، بہت کمزور ہو جانا ؛ سخت بیمار پڑ جانا. اوروں کے تو چار برس میں اپنے بچے تیار ہو جائیں گے ، تم تو دس سال میں کھاٹ پکڑ لو گے ، یہ سب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا (۱۹۳٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۹۳).

---توڑنا محاورہ.
بیکار بیٹھے رہنا ، نِکمّا پڑا رہنا ، کچھ نہ کرنا. آپ کے یہاں ہمیشہ دو چار مفت خورے رشتہ دار پڑے کھاٹ توڑا کئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۵۷).یہ بات ہے تو اکیلی کھاٹ توڑو ، میری جوتی کو بھی پروا نہیں. (۱۹۳۱ ، بیاری زمین ، ۲۹۵).

---سے اُتار لینا محاورہ.
(ہندوؤں کے یہاں) مریض کا نزع کی حالت میں نیچے لٹا دینا ، مریض کا مرنے کے قریب ہونا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---سے لَگ جانا محاورہ.
بیمار ہو جانا ، بہت کمزور ، دُبلا پتلا ہو جانا. سوامی کی موت کا ایسا جھٹکا لگا کہ رہی سہی طاقت بھی طاق ہو گئی اور وہ کھاٹ سے لگ گئی. (۱۹۴۳ ، جنّت نگاہ ، ۲۲۲).

---سینا محاورہ.
رک : کھاٹ پر پڑنا (مخزن المحاورات ، فرہنگ آصفیہ).

---کَباڑ (---فت ک) امذ ؛ = کاٹھ کباڑ.
گھر کا ٹوٹا پھوٹا اسباب ، نِکمّا سامان ، بےمصرف اشیاء ، کاٹھ کباڑ. رات کے سبب سے جو کھاٹ کباڑ باقی رہا ، دن کو چینی بازار کے تھانےدار کی تاکید سے اُٹھا. (۱۸۵۶ ، طلسم لکھنؤ (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۰۶)) [کھاٹ + کباڑ (رک)].

---کَٹ جانا/ کَٹنا محاورہ.
بہت بیمار ہو جانے کی وجہ سے بول و براز کے لیے چارپائی کا کچھ حصّہ کاٹ دیا جانا ، اتنا کمزور ہوجانا کہ پلنگ ہی پر پیشاب پاخانہ کرنا پڑے (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کَٹنا محاورہ.
۱. مجبوری لاحق ہونا ، مجبور لاچار ہونا ، بیماری ہونا. خدا تجھے غارت کرے جُھوٹے ، لو صاحب بھلا ایسی میری کیا کھاٹ کٹی تھی جو اس سے اشارے کرتی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۳). ایسی میری کیا کھاٹ کٹی تھی جو اُن کی بندہ بندی اُٹھاتی. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۲۰۰). ۲. کمبختی آنا ، مصیبت آنا ، شامت آنا. نگوڑی رنڈی کی کیا کھاٹ کٹی ہے جو ایسی بدتمیزی کرے گی.(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۶).

---کَھٹولا (---فت کھ ، و مج) امذ (امت ؛ کھاٹ کھٹولی).
وہ ساز و سامان جو لیٹنے اور سونے کے کام آتا ہے ، جیسے : تخت اور پلنگ وغیرہ ، گھر کا ساز و سامان ، اسباب ، بوریا بندھنا ، انگڑ کنگھڑ. برتن بھانڈے ، کپڑے لتے ، کھاٹ کھٹولے ، سب بہہ گئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳). [کھاٹ + کھٹولا (رک) بطور تابع].

---لَگ جانا محاورہ.
بیمار ہو کر ضعیف ہو جانا ، اُٹھا بیٹھا نہ جانا (محاورات ہند).

---نِکلنا محاورہ.
جنازہ اُٹھنا ، ارتھی نکلنا.

اور تب سیں وفا کیا ہے اوچاٹ
نکلے یارب مخالفوں کی کھاٹ

(۱۷۳۹ ، شا کرناجی ، د ، ۹۷). اللہ کرے تیرا مُردہ دیکھوں ، تیری کھاٹ لچکتی ہوئی نکلے ، تجھ پر بجلی گرے ، آسمان پھٹ پڑے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵۷). عورتوں کا گھروں سے نکلنا بڑے عیب کی بات گنی جاتی تھی ، ان کی تو سر کے ہی کھاٹ نکلتی تھی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۴).

کھاج (۱) امذ.
خوراک ، کھانا.

نوبیں کھاج سوں رکت بنائے
رکت بند کر گربھ سوں بانئے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۹). «کھاج» کے معنی کھانا ہیں چنانچہ اُردو میں اس سے ایک لفظ «کھاجا» (بہ معنی غذا) بنا ہے ... کھانے کی اشیا کو «کھاجیہ پدارتھ» بولتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۹۵). [کھاجا (رک) کا مخفف].

کھاج (۲) امث.
۱. (عموماً جلد کی خرابی کے سبب) کھجلی ، خارش ، ایک قسم کی خشک کھجلی. ایک گدھا دبلا سا مارے کھاج کے بیٹھ اس سنگل سے کھسنے لگا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۵).

حسب استعداد بیش و کم ہے فیضِ وصلِ یار
یا کسی کو کوڑھ ہے یا داد ہے یا کھاج ہے

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵۸). کہنیوں پر کھاج بھی شروع ہوگئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۷). ۲. مویشیوں خصوصاً کتے کی کھجلی جو سخت قسم کی اور ناقابلِ علاج ہوتی ہے (اب و ، ۵ : ۱۰۱). ۳. خواہش مجامعت (فرہنگ آصفیہ). [ب : खाज].

---اُٹھنا محاورہ.
کھجلی کا زور کرنا ؛ (مجازاً) کسی شرارت یا برائی کا خیال پیدا ہونا ، چُلبلاہٹ پیدا ہونا ، شرارت سوجھنا (پلیٹس ، جامع اللغات).

---مارنا محاورہ.
خواہش ، رغبت ، چُل کو ختم کر دینا ؛ کھجلی دور کر دینا ، خارش کی بیماری کا علاج کر دینا (پلیٹس).

---ہونا محاورہ.
رک : کھاج اُٹھنا (پلیٹس).

کھاجا (۱) امذ ؛ = کھاجیہ.
۱. تلے بھنے ہوئے میدے کا گھی میں جھنجھنایا ہوا موٹا چیلا جو تلنے میں اسپنج کی شکل کا بن جاتا ہے ، ایک مزےدار مٹھائی ، کھجلا. کھپور جھاڑ بہار جل جھڑک کھپور ... کھاجے ، گوجے ... یُوں رکھے دیتے. (۱۸۰۳ ، نثر سا گر ، ۴۳). کسی دکان پر شیرینی ... لڈو ، جلیبی ... برفی ، کھاجیہ ، امرتی ، قسم قسم کی مٹھائی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۴۴).

خوان نعمت چُنے ہوئے ہر جا
بُرز تلی و اِمرتی و کھاجا

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۱۰). لڈو ، پیڑے ، کھاجا ، اِمرتی

بعنوان شائستہ بُنے ہوئے ایک عجیب لطف دے رہے تھے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۹۷). ۲. **کھانے جانے کے قابل*، غذا، خوراک ، کھائی جانے والی چیز.**

میں نے اس سے کہا یہ باجا ہے
لگا کہنے یہ میرا کھاجا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۵) جانور ہوں اور بل کا کھاجا مگر جو یہ نظر عنایت کرے ابھی تیرا ہاتھ پُر زر ہو . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۲). بادشاہ نے دیکھا کہ وہ دانہ بالکل نہیں کھاتی کہنے لگا معلوم نہیں اس کا کھاجا کیا ہے . (۱۹۳۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۳۱). اور تمہاری چونکہ ہے ہی اصلاً دلی والوں کا کھاجا اس لیے گھر پر پکوائے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۲۲). [س : **खाद्य**].

کھاجرُو (سک ج ، و مع) امذ.

کھانے والا ، جاندار ، جانور ، بیل ، بھینس وغیرہ. گبھو نے گبھو سے کہا اری میں تو دیکھوں ہوں کہ اس گھر میں کون کھاجرو رہے ہیں . (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۲). [کھاج (۱) (رک) کا اسم فاعل].

کھاچَر (فت چ) امث.

چھکڑے کی قسم کی چھوٹی اور ہلکی بیل گاڑی ، کھچر کھچر کی آواز کے ساتھ چلنے والا چھکڑا. بیل گاڑی کو بنڈی کہتے تھے کھاچر میں یہ بھی بیل گاڑی ہوتی ہے مگر اس میں صرف ایک بیل جوتا جاتا ہے اور اس کی چھت بھی ہوتی ہے. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۶). [مقامی].

کھاد (۱) امذ ، امث.

۱. **حیوانی فضلہ یا بعض نباتاتی و جماداتی اجزاء جنہیں سڑا گلا کر یا کسی کیمیائی عمل سے تیار کرکے کھیت وغیرہ میں مٹی کو طاقتور بنانے کے لیے ڈالتے ہیں اور یہی پودوں کی غذا بھی بنتا ہے.** ہر جگہ زمین کی ایسی صورت ہے کہ گویا نہایت عمدہ کھاد ملی ہوئی ہے. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۱۰۹). عمدہ زراعتی پیداوار کے لیے کھاد کا استعمال ضروری ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۶۶). ف : پڑنا ، ڈالنا. ۲. **وہ قرض جو کاشت کار زمین کی تیاری کے واسطے تاجر یا ساہوکار سے لیتے ہیں اور پھر قسطوں میں اس کی ادائیگی کرتے ہیں .** تین بھانت کا خرچ اسامیوں کو ہوتا ہے ، ایک کھانے و تیاری ہل و خرید لوہا وغیرہ کا ، اس کو کھاد کہتے ہیں ... ان تینوں بھانت کا خرچ بیوہرہ سے لیتے ہیں. (۱۸۸۶ ، کھیت کرم ، ۱۶). [پ : **खित्त**].

--- چھینا ف م ، محاورہ.

(کاشت کاری) پھولوں کے پودوں کی جڑوں میں کھاد پھیلانا (اب و ، ۶ : ۱۶۲).

--- کاری امث.

کھاد ڈالنے کا عمل. جاپان میں شہتوت کے پودوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ لگاتے ہیں اور کھاد کاری کی جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۹۹). [کھاد + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرنا محاورہ.

کھاد کے طور پر استعمال میں لانا ، کھاد بنانا.

مجھ کو سڑا کر اپنی گلی میں
کھیت کی اپنے کھاد نہ کرنا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۳).

کھاد (۲) امذ ، کھات.

گڑھا ، غار ، کھائی ، کھات. چار جزن مول و چار جزن پوریا کھاد. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۰۲). [رک : کھات (۲) کا ایک املا].

کھادر (۱) (فت د) امذ.

۱. **(کاشت کاری) دریا کی ترائی کا حصّہ ، دریا کی تلیٹی جس میں نمی رہتی ہے ، جس کے سبب گھنی جھاڑیاں اور چھوٹے پودے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے وہ کھیتی کے لائق نہیں رہتی ، کچھار.** کھادر میں ایک دو بیگھے کا کھیت بھوبا لوٹنے کا ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷۲). جس روز ہم اور آپ کھادر سے گزر رہے تھے سب میرے ساتھ تھے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۱۰). دریا کا مشرق حصّہ اس کا سیلمنٹ مقابلتاً زیادہ پرانا نہیں اور اسے کھادر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۸). ۲. **نشیبی زمین جس میں برسات کا پانی اِدھر اُدھر سے آکر جمع ہو جائے ، پانی جذب ہونے کے بعد قابل کاشت اور اچھی قسم میں شمار ہوتی ہے ، چاولوں کی کاشت کے لیے کارآمد زمین.** واضح ہو کہ ہندوستان کے کاشتکاروں کی اصطلاح میں زمین کی قسموں کے جُدا جُدا نام ہیں . زمین بلند کو بانگر کہتے ہیں اور نشیب کی زمین کو کھادر کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۲). شمالی ہندوستان کے قریب قریب تمام علاقے ہی کھادر یا دریائی میدان ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۷۱). دریاؤں سے ملحق پست زمین کو جو سیلاب کے وقت زیر آب ہو جاتی ہے کھادر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۲۱). [رک : کھاڈر ؛ قب : س : **खाद्**].

کھادَر (۲) (فت د) صف (شاذ).

۱. **موٹا سفید دیسی کپڑا ، کھدّر** (پلیٹس). ۲. (کنایۃً) **موٹا ، سُست ، کم کام کرنے والا.** ٹھنٹھ یا خشک کانٹے اور کھادر بیل ہمیشہ ان کی نظر میں ... کھٹکھتا رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۳). [کھدّر (رک) کا اشباعی املا].

کھادَڑ (فت د) امث.

کھڈ ، گڈھا ، نشیب. وہاں سے تھوڑے فاصلے پر پہاڑیاں اور کھادڑیں ہیں جہاں آسانی سے لاشوں کو چھپایا جا سکتا ہے. (۱۹۵۰ ، نھنگ ، ۱ : ۹۶). [کھاد ـ کھاڈ (کھڈ (رک) کا اشباعی املا) + ڑ ، لاحقۂ کیفیت].

کھادَک (فت د) صف مذ.

کھانے والا ، قرض لینے والا ، استعمال کرنے والا ، مقروض (پلیٹس). [س : **खादक**].

کھادی (۱) امذ ؛ امث (شاذ).
رک : کھدّر.

کھادی کے اُپر نہ صاف سِیلا
یوں دوست ہوا ہو دل پٹیلا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

خاک پر ڈال دیا اُس تنِ عریاں کے تئیں
نہ کفن کے لیے دی اُس کو کزی نے کھادی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۸). خود کو مفتی اعظم فلسطین کا بڑا بھائی تصور کرتا ہے ، گھر کی عورتوں تک کو کھدّر اور کھادی میں دیکھنا چاہتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رموزی ، ۳۲). انہوں نے ایک بزنس کارڈ مجھے دیا اور کھادی کے کُرتے پر اپنے اخبار کا تعارفی فیتہ چسپاں کرکے ہدایت کی کہ اب دو ہفتے تم روز ان جلسوں میں شرکت کرو. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۶۰). [کھدّر (رک) کا اشباعی املا].

ـــ پوش (ـــو مج) صف.
کھدّرپوش.

اک کھادی پوش نیتا سے میں نے کیا سوال
رو کر منا رہے تھے جو گاندھی شتابدی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۵). [کھادی + ف : پوش ، پوشش - پہننا].

کھادی (۲) امث.
تالاب کے ایک طرف ڈھلواں پکی جگہ جہاں سے فالتو پانی نکل جاتا ہے ، کوڑی. اس مکان کے باہر گوشۂ غربی و شمالی میں دیوار بدیوار ایک اور چاہ چرخ چوب والا تھا. اب عرصہ تین ماہ سے اس میں کھادی پڑ گئی. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۵۵). [کھاد ـ کھاڈ (کھڈ کا اشباع) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کھادی (۳) صف مذ ؛ ـــ کھاتی.
ایک قوم جس کا پیشہ گاڑی بنانا اور نجاری ہے ، کھاتی. میری دعوت میں بڑے باعزت بزرگ شامل ہونگے مثلاً زلتوت حمامی .... اور حمید کھادی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱۵). [کھاتی (رک) کا ایک املا].

کھاڈ امذ (قدیم).
رک : کھاد (۲) ، کھات. ایک چرن اوترا کھاڈ .... و بقیہ تین چرن آخر اوترا کھاڈ. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۰۲). [کھڈ (رک) کا اشباعی املا].

کھاڈو (و مج) امث.
(موسیقی) چھ سُروں سے بنایا جانے والا راگ ، راگنی ، سُر خواہ تیور ہوں یا کومل. کھاڈوپنے کنایہ ان راگ راگنی پر اور پھارجا سے ہے جن میں چھے سُر بولیں خواہ وہ سُر تیور ہوں یا کومل. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۲۹). [مقامی].

کھار (الف) امذ.
۱. **وہ معدنی یا کیمیائی مادّہ جس میں شورئیت ہو اور جو مختلف کاموں میں ہلکی تیزابی خاصیت کے لیے استعمال کیا جاتا ہو ، شور ، سجی ، ریہ ، پوٹاش ، نمک ، سوڈا.**

رفت ، ابتین ، پرت ، جکّن ، شور ، کھار
تیز چرچر جیب جانے یہ بچار

(۱۹۲۰ ، خالق باری ، ۷۵). کھار جو شورے کا ایک جز ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، مقاصد علوم ، ۶۹). فاسفٹ ایک قسم کا کھار ہے جو نباتات کی راکھ کے اجزاء کو تفریق کرنے سے نکل آتا ہے. (۱۸۶۵ ، علم فلاحت ، ۱۰). جڑ زبان کی طرح پانی چوستی ہے مٹی سے اور اس میں چُونا ، سوڈا ، کھار اور سجّی بھی ہے. (۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳). سوڈا (Soda) عام لفظ ہے اسے کھار بھی کہتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۷). ۲. (طباخی) **گوشت وغیرہ گلانے کا نمک ، نوسادر وغیرہ ملا کر بنایا ہوا مسالا** (ا ب و ، ۲ : ۱۶۳). (ب) صف. **نمکین ، شوربلا ، کھارا ، کھاری.**

سمندر دکھوں ہوا کھار
قاف ات گیا پہلی بار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۳).

توں جیوں توج پاتال جل کھار ہے
دھرت جہاز اثر سو اوزار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵). (ج) امث. ۱. **نمک یا شورے کی خاصیت یا تاثیر ، شورئیت.**

جن کوئی کیا تیرا نمک تیری وفا میں لا اچھے
نکلے پھٹ اس کی ذات میں ترت اس نمک کا کھار آج

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۴۴).

جس سے پھٹ جائے لہو وہ کھار اس پانی میں ہے
لے لو ماتھے سے پسینا ہاتھ دھونے کے لیے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۵۷). اس طور سے جو پانی حاصل ہوا اس کو فصلوں کی جڑوں کے نیچے سے کھار کو چوسنے اور آبپاشی کے واسطے استعمال کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۳۳). ۲. (کنایۃً) **ملاحت ، نمک.**

پرت آمن میں سنجر ناتہ کرتا ہے سو سب کرتا
انکھیاں میں کھار لیا پھرتا کسترا روپ ہے اللوتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۰). [س : क्षार].

ـــ قلیا (ـــفت ق ، سک ل) امث.
سوڈے ، چُونے اور پوٹاس وغیرہ کا ایک کیمیاوی مرکب جو تیزاب کی طرح جلاتا اور گلاتا ہے ، الکلی. معدنی تیل کی کھار قلیا (الکلی) کی صابون کی دوائیات ... ذہن میں آتی ہے. (۱۹۰۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۵۳). [کھار + قلیا (الکلی)].

ـــ لگنا محاورہ.
شورئیت کے اثر سے خرابی پیدا ہو جانا ، لونی لگنا (ماخوذ : پلیٹس).

کھار (۲) امث.
خلیج ، کھاڑی ، کھال (پلیٹس). [رک : کھال (ل مبدّل بہ ر)].

کھار (۳) امث.
ناہموار زمین ، بارش سے کٹی ہوئی زمین ، بیہڑ (ماخوذ : پلیٹس). [س : [illegible]].

کھار (۴) امذ.
ایک خودرو پودا. کھارے اونٹ کا اس پر گزر ہے ، یہ خود رو پودا صحرائے چولستان میں کثرت سے پھیلا ہوا ہے . (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۶۳). [مقامی].

کھارا (۱) صف مذ.
۱. **نمکین ، شور.** تلّی کا پانی ہے کھارا ، پتی کا پانی کڑوا جان (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، جانم ، ۳).

پھر تیک ہنّی کے جاؤ سوں کِتی کندوری بھاؤ سوں
سو تس کندوری نون ہیں سمندور سب کھارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).

رکھ نہ آنسو سے وصل کی امید
کھارے پانی سے دال گلتی نہیں

(۱۶۷۹ ، قدرت اللہ قدرت (تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۱۶)).

ہزاروں نعمتیں قربان کیجے ایسی نعمت پر
تری لذت نہیں دیتا ہے کیا میٹھا ہو کیا کھارا

(۱۸۷۲ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۳) . پانی کی حقیقت ... پیاس بجھانے والی ہے اور بعض اوس سے شور اور کھارا ہے (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۷۳).

سسکتے دیکھو چکھ کے پہاڑے
آدھے میٹھے آدھے کھارے

(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۰). کھارے پانی کے نکاس کے لیے ۱۵۵۰ ٹیوب ویل لگیں گے (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۳۳). ۲. **تلخ ، ناگوار.**

جہاں اوس لکھے سب اندھارا ہوا
جنم اوس بغیر اس ہو کھارا ہوا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۲).

بے جا ہے تو بے نمک ہے جس
گو کہ نمکین ہے پہ کھارا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸). [کھار (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کھارا (۲) امذ ، نیز کھالا.
وہ جگہ جہاں بہت ندی نالے ہوں ، کھار (۲) ، کھالا. جہاز ... وہاں سے روانہ ہوا ، بسبب موافق ہونے ہوا کے جلد ہم کھارے سے نکل کر دریائے شور میں پہونچے (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۱۰). [کھار (۲) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کھارا (۳) امذ.
۱. **ہندوؤں کی ایک رسم جس میں دولھا کو نہلا کر کپڑے بدلوائے جاتے ہیں** (نوراللغات). ۲. **سرکنڈوں یا سرے کی تیلیوں کا بنا ہوا ٹوکرا.** دوسرے روز صبح ہی مشیر آیا اور اس کے کہنے سے عورتوں نے کمہاری کے ہاں سے ایک کھارا منگا کر اس پر کرواری مل کو بٹھایا (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۷). [مقامی].

کھارا (۴) امذ.
۱. **جال جس میں گھاس ، خربوزے وغیرہ رکھتے ہیں** (پلیٹس).
۲. (گلہ بانی) **گھسیارے کا جال یا ٹوکرا جس میں وہ گھاس اکھٹی کرکے منڈی میں لاتا ہے** (اہ و ، ۵ : ۸۷). [س : खारक].

کھارَپ (فت ر) امذ.
(موسیقی) **کھرپ ، چھ سُروں والا راگ ،** کھاڈو یہ تمام راگ دو قسم پر ہیں ، اوڑپ اور ایک کھارپ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۰۲). [مقامی].

کھارَک (فت ر) امذ.
چھوارہ ، خرما. فارسی میں خرما اور ہندی میں چھوارہ اور کھارک کہا جاتا ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۶). [گجراتی].

کھارْکے (سک ر) امت.
وہ بھینس یا گائے جو پہلے پہل بیائے ، بچہ دے ، پہلے نہ بیائی ہو (محاورات ہند). [مقامی].

کھارُو (و مع) امت.
لکڑیاں اوپر کی کہ جس کو لگ اور کھارو اور رتھا کہتے ہیں (ماخوذ : توصیف زراعات ، ۳۱). [مقامی].

کھارْوا (۱) (سک ر) صف مذ.
نمکین ، شور ، تلخ ، کڑوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھار (رک) + وا ، لاحقۂ صفت].

کھارْوا (۲) (سک ر) امذ.
موٹا گاڑھا ، موٹا سوتی کپڑا. ہزار یا سقہ ... کمر میں کھاروے کی لنگیاں ، شانوں پر بادلے کی جھنڈیاں (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۵). حرم سرا سے ننگے منگے ایک کھاروے کی لنگی باندھے آپ دوڑے آئے (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۹۳). ہلدی پر لال کھاروا پانی میں تربتر پڑا ہوا ہے (۱۹۹۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [س : क्षार+क+व].

کھاروگ (و مج) امت.
(کاشت کاری) **وہ پڑتی کھیت جو آنے والی فصل خریف میں گنے کی کاشت کے لیے تیار کرکے چھوڑ دیا گیا ہو ، بلوج ، بانوج** (ا پ و ، ۱ : ۹۸). [مقامی].

کھاری (۱) صف.
نمکین ، شور ، ناگوار حد تک نمکین.

تیرے بچن شیریں انگے شکر دیکھو کھاری لگے
مکھ میں اوجا کاڑی لیا ڈر کر پیا تابان گا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۲).

کوئی کہے اپنے زمیں تونہیں اب کہیں دھنس جا
دیکھا نہ قلبہ ہوا کوئی شیریں یا کھاری

(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۸). ہمارے یہاں کا پانی کھاری ہے آپ دعا فرمائیں کہ شیریں ہو جائے (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۷۹). لال ڈگی کے کنوئیں یک قلم کھاری ہو گئے (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۴۴)). صاحب ذوق کے سوا اور کون پہچان سکتا ہے ، وہی تمیز کر سکتا ہے کہ یہ پانی میٹھا ہے اور یہ کھاری (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۰). ہر شے میں نمک کم ڈال کر چکھنا چاہیے ، کم ہونے پر زائد کرلیا کریں تو کھاری ہونے سے محفوظ رہے گا (۱۹۹۰ ، ناشتہ ، ۱۹).

دریا کے کنارے ایک جگہ گھاٹ بنی تھی اور پمپ لگا تھا ، میں نے پمپ چلا کر پانی پیا جو کھاری تھا (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۰۳)۔ [کھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اِسْری (---کس ا ، سک س) امث۔
(نباتی) بھاگل پوری لُسری ، باریک قسم اور عمدہ بناوٹ کا کپڑا (ا پ و ، ۲ : ۸۳)۔ [کھاری + اِسری (رک)]۔

---پانی امذ۔
وہ پانی جس میں نمک یا شورے کے اجزا ملے ہوئے ہوں اور بعض قسم کے پودوں کے لیے مفید نہ ہو ، نمکین پانی (میٹھا پانی کے مقابل)۔ شیریں دریا تھوڑے سے گدلے اور کھاری پانی کو چھپا لیتا ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷) ، کھاری پانی بطور تحفہ لے جانا۔(۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲)۔کہیں کہیں زیر زمین کھاری پانی کے حلقے اور حالے بھی موجود ہیں (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۳۵)۔ [کھاری + پانی (رک)]۔

---پانی کی بوتل امث۔
ایک ہاضم مشروب جو سوڈے کی آمیزش سے تیار کر کے گیس کی شمولیت کے ساتھ مخصوص بوتل میں بھرا ہوتا ہے ، سوڈا واٹر ، کھاری سوڈا۔ اگر غذا ابھی تک ہضم نہ ہوئی ہو اور وہ ہضم ہونے کے قابل نہ ہو تو کھاری پانی کی بوتلیں پلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳)۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
کھاری ہونے کا مزہ ، نمکینی ، شوریت (بلینس)۔ [کھاری + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پِنگا (---کس پ ، غنہ) امذ۔
(کاشت کاری) کسی قدر کھریانا پانی جو ذائقے میں اچھا اور پودوں کے لیے مفید ہو (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳)۔ [کھاری + پنگا (رک)]۔

---تیلیا (---ی مج ، سک ل) امذ۔
(کاشت کاری) ایسا کھاری پانی جس میں کسی قسم کے تیل کے اجزا بھی ملے ہوئے ہوں (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳)۔ [کھاری + تیل (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

---جَربل (---فت ج ، ی مج) امذ۔
(کاشت کاری) بہت کھاری ، نہایت خراب قسم کا کھاری پانی (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳)۔ [کھاری + جربل (مقامی)]۔

---چُھری (---ضم چھ) امث۔
پرانی اور کند چھری جس پر ہوا کے نمکین اثرات موجود ہوں۔

کیا تم نے کھاری چُھری سے حلال
حقوق نمک سب ادا ہو گئے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۳۳)۔ [کھاری + چھری (رک)]۔

---دَھرْتی (---فت دھ ، سک ر) امث۔
(کاشت کاری) شوریلی زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو ، کلر۔

چھڑیلا کھاری دھرتی پہ نہ بوئے
وہاں پر بیج کو ضائع نہ کر تو

(۱۸۸۳ ، ترجمہ گلستان ، ۱۶)۔ [کھاری + دھرتی (رک)]۔

---کُنْواں (---ضم ک ، مغ) امذ۔
۱. وہ کنواں جس کا پانی کھاری ہو۔ ایک کھائی میں دو کھاری کنوئیں تھے۔ (۱۹۰۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۱۰۶)۔ ۲. (کنایۃً) بے فیض آدمی (نوراللغات ، مخزن المحاورات)۔ [کھاری + کنواں (رک)]۔

---کُنْویں پَر ڈول ڈال دینگے ، بَھرو اَور پیو کہاوت۔
غریب آدمی اپنی بیٹی کے بیاہ کی نسبت کہا کرتا ہے کہ دینا لینا تو کجا مجھکو پانی پلانے تک کا مقدور نہیں ہے ، نہایت غریب ہوں (نجم الامثال ، مخزن المحاورات)۔

---کُنْویں میں جانا محاورہ۔
بکنا ہونا ، بے فائدہ ، تلف ہونا (محاورات ہند)۔

---کُنْویں میں ڈال دینا/ڈالْنا محاورہ۔
ضائع کر دینا ، برباد کر دینا ، کھو دینا ، پھینک دینا ، فائدہ سے ہاتھ اُٹھا لینا۔

بھیجیں پیام ہم تو اسے سُن کے ٹال دو
کھاری کنوئیں میں نامہ جو لکھیں تو ڈال دو

(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۲۲)۔

---کُنْویں میں ڈُوبْنا محاورہ۔
ضائع ہونا ، برباد ہو جانا۔

اب سنیے کا چوچلے کی خوبی
محنت کھاری کنوئیں میں ڈوبی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۶)۔

---نَمَک (---فت ن ، م) امذ۔
نمک کی ایک قسم جو عام استعمال سے تیز ہوتا ہے اور بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

نمک ڈال اِس میں کھاری آدھا تُو
تلے کر آنچ اور اُس کو پکا تُو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۷)۔ نمک یا کھاری نمک لگا کر یا ویسے ہی زمین پر کھوشی لگا کر تان کر خشک کر دیتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، تباتی دباغت ، ۲۱۷)۔ [کھاری + نمک (رک)]۔

---ہَوا امث۔
سمندری ہوا۔ کتابوں میں کھاری ہوا نمک کی تیزابیت پیدا کر دے۔ (۱۹۶۱ ، انتظام کتب خانہ ، ۵۳)۔ [کھاری + ہوا (رک)]۔

کھاری (۲) امث۔
بھاری ٹوکری۔

پہلی بار بنجارن آئی
خوشیوں کی لیے کھاری

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۶۳)۔ [مقامی]۔

کھارے (۱) امذ (ج)۔
۱. (سنگ تراشی) ستون کی ڈنڈی کی پھوں کے درمیان گور دار

اُبھرواں دھاریاں ، چپی (اپ و ، ۱ : ۲۷)۔ ۲. وہ شکنیں جو عورتوں کے پیٹ پر بعد وضعِ حمل ہو جاتی ہیں (نوراللغات)۔ ات : بڑنا [مقامی]۔

کھارے (۲) امذ.
کھارا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

۔۔۔ پر بٹھانا محاورہ۔
ایک رسم جس میں دولھا یا دلہن کو نہلا کر کپڑے بدلوائے جاتے ہیں اور پھر سرکنڈوں کے ٹوکرے یا چوکی پر بٹھا کر رسم ادا کی جاتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات)

۔۔۔ سے اُترنا محاورہ۔
دلہن کا اُس چوکی سے اُترنا جس پر اس کو رسم کی ادائیگی کے وقت بٹھایا جاتا ہے. مہندی کی رسم کا دن ہو یا کھارے سے اُترنے کا موقع ، یہ گیت بیاہی جانے والی لڑکی کو تو رُلا دیتا ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفۂ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۸۰)۔

کھاڑنا (سک (ا) ف م (قدیم)۔
نکالنا ، کاڑھنا۔
ہر یک صفت جیوں آرسی میں دوسری کوں دیکھتے ہے وہاں نے نظر کھاڑتے میں او سب صفتاں آپس میں آکر ملیاں (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۵)۔

> ہاں سٹ کے لگی کنکر کچھ بد کور نہ کھاڑ سوں میں
> وو رد بدل ملے ہر ہرگز نہ باڑ سوں میں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۰)۔ [کاڑھنا (رک) کا ایک املا]۔

کھاڑُو (۱) (و مع) امذ.
۱. (ٹھگی) ٹھگوں کی جماعت یا ٹولی ، ٹھگوں کا قافلہ (اپ و ، ۸ : ۱۹۹ ؛ مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۲۸)۔ ۲. (شکاری) ہرن اور اسی قسم کے دوسرے جانوروں کا گلہ ، غول (اپ و ، ۳ : ۷۷)۔

> پھریں کھاڑو کھاڑو وہ سارس وہاں
> کہ سینگھ اونکے ہیں سربسر نیزہ ساں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۰)۔ [مقامی]۔

۔۔۔ پھوٹنا محاورہ۔
ٹھگوں کا جماعت سے متفرق ہو جانا (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۲۸)۔

کھاڑُو (۲) (و مع) امذ.
کھاک ، بوڑھا یا ضعیف آدمی. ان میں جو پرانا کھاڑو تھا سو بولیا (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۸۷)۔ [س : कबाड़+उक]۔

کھاڑی امث.
سمندر کا وہ حصّہ جو تین اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو اور دُور تک چلا گیا ہو ، خلیج ، کھار ، کھاری۔

> کھاڑی زمین کا گنج وو اپنی انکھیا کو لا کے وو
> دھن گرد تیرے باؤں کی لاوکب ہے انجن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰)۔ جہاز بخیر و عافیت کھاڑی کو طے کر کے سمندر میں داخل ہو گیا۔ (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۳)۔

ولائتی قسم کے مرغ بھی تھے اور بڑی رقم صرف کر کے کھاڑی کے اس پار سے منگوائے گئے تھے۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۰)۔ [کھاری (رک) کا ایک املا]۔

کھاس امث.
وہ جال جس میں اُپلے پھاندے جاتے ہیں ، وہ جالی دار گون جس میں اُپلے بھر کر گدھوں پر لادتے ہیں ، اُپلوں کی جالی دار بوری ، جالی دار بورا (فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

کھا کَر / کھا کَھر (فت ک / کھ) امث ؛ ← کھاکر ، کھاکھر
وہ دستہ دار لکڑی کا تختہ جس میں زنجیریں لگی ہوئی ہیں اور جس سے گھوڑے کو دوڑنے اور جُتنے کی مشق کرائی جاتی ہے (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [کھڑکھڑ (رک) کا ایک املا]۔

کھاکْ سی (سک ک) امث.
وہ موٹی موٹی سفید لکیریں یا بدن کی رنگت کے برخلاف نشان جو زچہ کی رانوں اور پیٹ پر پڑ جاتے ہیں ، کھارنے۔

> نہیں ہے کھاک سی اے دل یہ جسمِ ناز پیکر پر
> کہ ہیں یہ نقش تحریر اتو گویا نشتر پر

(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (نوراللغات ، ۳ : ۸۶۲))۔ [مقامی]۔

کھاگ امذ.
۱. گینڈے کی پیشانی کا سینگ جو چھُرے وغیرہ کے دستوں پر لگایا جاتا ہے۔

> خاصے گینڈے ہیں جو پیشانی میں اک کھاگ لگے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۱)۔ اس کے ماتھے کا کھاگ یہ سخت و قوی کہ سنگ اس کے آگے حکم باجڑ کا رکھتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۹)۔ ۲. حلق میں کانٹا نکلنے کی بیماری ، کاگ. ترجمہ : افسوس سارس کے جوڑے کو کس نے جدا کر دیا وہ کھاگ کی بیماری سے کیوں نہ مر گیا۔ (۱۹۷۶ ، پدماوت (اُردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ ، ۱۹۷۵ ، ۱۵۱))۔ ۳. سؤر کا باہر نکلا ہوا دانت ، سرحد (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : खवगो]۔

کھال (۱) امث.
۱. انسان یا حیوان کے جسم کی بیرونی پرت ، جلد ، پوستِ بدن۔

> دیا ہوں اسے ہی تو ہوں گوشمال
> بھلی ہونے تک اس کے کانان کی کھال

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۶)۔

> اس کھال کوں ڈال جیو جانا
> سٹ دیہ یہ ڈھول دل بسانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۵)۔ کھال بمعنی پوستِ حیوان۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷)۔

> تڑپو گے جتنا جال کے اندر
> جال گھُسے گا کھال کے اندر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵)۔ وہ شعلہ والی آگ ہے منہ کی کھال اُدھیڑنے والی۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۰۶)۔ جولستانی لومڑی کی کھال پر بال کم ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، جولستان ، ۲۰۰)۔ ۲. حیوان کا چمڑا ، چرم۔

زمانہ ترے برد کے طبل کاج
گگن پر مڑی نور کی کھال آج

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳). ان کی کھال اور بال سے پوشش گرم بناؤ. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۰). دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۱۱). لوگوں نے جو سلطنتِ روما کی مدمقابل سلطنت تھی ، بھیڑ اور بکریوں کی رنگی ہوئی کھالوں کو کاغذ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۳۳۴). **۳. بالائی پرت ، چھلکا ، چھال.** بیلی سلاخوں کی کھال تکسید کی مدافعت زیادہ اچھی طرح کرتی ہے. (۱۹۷۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۶۳). **۴. چمڑے کی دھونکنی ، وہ مشک یا مشکیزہ جو آگ دہکانے کے کام آتا ہے.** کھال اوس کی اگرچہ بکھال ہے لوہے کے حق میں گویا کال ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۸۶).

ہیں اسی امت میں جو ڈھوتے ہیں دن بھر ٹوکری
ہیں اسی امت میں جو ہیں دھونکتے دن رات کھال

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۵). [س : खाल].

ـــ اُباڑ (ـــ ضم ا) صف ؛ ـــ کھِل اُباڑ.

بدن سے کھال اُتارنے والا ؛ رقم وغیرہ زبردستی چھین لینے والا ؛ گاہک سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنے والا (پلیٹس). [کھال + اُباڑ (اُباڑنا (رک) کا حاصل مصدر)].

ـــ اُباڑنا محاورہ.

کسی کے جسم سے کھال الگ کرنا ، گوشت سے پوست جُدا کرنا ، (سزا دینے یا بدلہ لینے کے لیے) چمڑی اُدھیڑ دینا ، جان سے مارنا ، جان لینا ؛ گاہک سے بہت زیادہ دام وصول کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــ اُتارنا محاورہ.

۱. کینچلی بدلنا ، بعض جانوروں کا ناقص پوست کو دُور کرنا. کاکروچ سن بلوغت میں پہنچ کر پانچ بار کھال اُتارتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۷). **۲. کچھ نہ چھوڑنا ، خوب لوٹنا ، گاہک سے زیادہ دام وصول کرنا.** یہ طریقہ کسی تاجر ، آجر ، صنعتکار ، دوکاندار سے پوچھ لیا ہوتا ، انہیں سلیقے سے کھال اُتارنے کی ترکیب معلوم ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲ جولائی ، ۳). **۳. کھال اُدھیڑنا ، گوشت سے پوست کا جُدا کرنا.** مرغ کی کھال اُتار کر پکاؤ تو ... وہ لذت اور چکنی نہیں رہتی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۷). شکاری ہزاروں کی تعداد میں پھندے لگا لگا کر اسے (اودبلاؤ) پکڑتے یا مار مار کر کھال اُتار لیتے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۰). پی سی ایس آئی آر نے عوام اور قصابوں کی آگاہی کے لیے قربانی کے جانور کی کھال اُتارنے کی کتابچہ یعنی ، رہنما اصول ، جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جولائی ، ۲). **۴. سزا دینا ، تکلیف پہنچانا ، نقصان کرنا.**

شاعر شاعراں کو بھی ، لات مکّا دھول دے
شاعری کے صلے میں کھال اس کی لے اُتار تو

(۱۸۸۳ ، بہارستانِ عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ ، ۱ : ۱۰۵)).

پیر نے اپنے تذکرے میں خاکسار کو مغرور کہہ کر اس کی کھال اُتارنے اور اسے ذلیل و رسوا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادب اردو ، ۲۰۰ ، ۲ : ۸۳۰).

ـــ اُچیڑ (ـــ ضم ا ، ی مج) صف.

رک : کھال اُباڑ (محاوراتِ ہند). [کھال + اُچیڑ (اُچیڑنا (رک) کا حاصل مصدر)].

ـــ اُدھڑ جانا / اُدھڑنا محاورہ.

۱. سخت سزا ملنا ، سخت مار پڑنا. اُن پر کوڑے بازی شروع ہوئی ، جب خوب کھال اُدھڑی تو آخر کو قبول دیئے کہ ہاں اتنے ڈپو کیٹ لیے ہیں اور لیجیے یہ موجود بھی ہیں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۸۵). **۲. سخت سزا کی وجہ سے پوست کا گوشت سے الگ ہو جانا ، جلد کا بدن سے جُدا ہونا.** سرکز نے اس کے کپڑے اتروائے اور ہنٹر لے کر اس قدر مارا کہ تمام کھال اُدھڑ گئی. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۳۷). **۳. زیادہ قیمت پر چیز خریدنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ اُدھیڑنا محاورہ.

۱. بہت مارنا ، چمڑی اُدھیڑنا. غریب اکے والے نے بہلا کیا تھا جو ان حضرت نے اس کی کھال اُدھیڑ کے دھر دی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۳). چُپ مردار چلی جا ، ورنہ مارے قمچیوں کے پیٹھ کی کھال اُدھیڑ دونگا. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴). دالان کے کھمبے سے باندھ کر چابکوں سے منصور علی کی کھال اُدھیڑنے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۵). **۲. پوست کا گوشت سے جُدا کرنا ، کھال اُتارنا.** چُھری کو اوس کی گردن پر پھیرا ، جب کھال اودھیڑی فقط پوست و مشتِ استخوان تھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۰). **۳. بہت زیادہ دق کرنا ، ازحد پریشان کرنا.** وہ تو ہمارے جامۂ حیات کے بخیہ کو دم بھر میں کھول ڈالیں گے کھال تک اودھیڑ دیں گے. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۳۶). **۴. زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنا ، بُری طرح لوٹ کھسوٹ مچانا.** بنگال میں لُوٹ مار کا بازار گرم کر دیا ، ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندو گماشتوں اور کارندوں نے بھی نہایت سنگ دلی سے غریب عوام کی کھال اُدھیڑی. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۲۲۵).

ـــ اُڑا دینا / اُڑانا محاورہ.

۱. پوست کا گوشت سے جُدا کرنا ، خوب مارنا ، سخت سزا دینا.

اتنا مقدور مجھے دیجو تو اے مہدی دیں
مارے کوڑوں کے اُڑا دوں خرِ دجال کی کھال

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۲۳)). تو کیا یہ قصور بھی اپنا تھا کہ اس کی کھال اُڑا دیتے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیتِ نسواں ، ۲۹). **۲. دھجیاں بکھیرنا.** غالب پر تہمت رکھنے والوں کی کیسی برابر کھال اُڑا رہا ہے. (۱۸۶۵ ، لطائفِ غیبی (افاداتِ غالب) ، ۱۶).

ـــ اُڑ جانا / اُڑنا محاورہ.

کھال اُڑا دینا (رک) کا لازم.

انہیں چکروں میں کٹے دن کئی
میرے دونو تلووں کی کھال اُڑ گئی
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۰).
جی ڈوب گیا روتے روتے ، اب آنسو پوچھتے بیٹھے ہو
دکھ میں نہ کہیں دکھ بڑھ جائے ، اُڑ جائے نہ کھال کھوئی ہوئی
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۹۸).

---اُوچانا محاورہ.
رک : کھال اڑانا ، کھال اپاڑنا.
کتنے خارجیاں تیغ تل مار مار
اوچا کھال دی دل ہو دل مار مار
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴).

---بچانا محاورہ.
اپنا تحفظ کرنا. دنیا میں ہر شخص اپنی کھال بچانے کی کوشش کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳).

---بگڑنا محاورہ.
شامت آنا ، پٹنے کو جی چاہنا. تیری کھال تو نہیں بگڑی جو اسے جھڑتا ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۹۰۳).

---دھونکنا محاورہ.
دھونکنی چلانا ، آگ تیز کرنا ، بھٹی دہکانا ، آنچ تیز کرنا. میاں ڈھالو ایک ہاتھ سے زیرہ بھر رہے ہیں دوسرے ہاتھ سے کھال دھونک رہے ہیں کہ میاں بیوی میں تعلیم کے متعلق گفتگو شروع ہوئی. (۱۹۲۳ ، اہل محلّہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۷).

---ڈھلنا محاورہ.
کھال کا ڈھیلا ہو جانا ، بدن سے جلد کا الگ ہو جانا ، کینچلی اُترنا ، پوست جھڑنا.
غضب سوں تو لک جھانک دیکھے بتال
ڈھلے دھاک سوں شیش ناسکھ کی کھال
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳).

---کی جُوتیاں بنا کر/کے پہننا محاورہ.
بہت سخت سزا دینا ، بے حد ذلیل کرنا ، بُرا حشر کرنا. آپ میری جان مال کی مالک ہیں ، میری کھال کی جُوتیاں بنا کے پہنیں تو مجھے اس میں عذر نہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۳۸). اگر میری کھال کی جُوتیاں بنا کر بھی حضور پہن لیں تو میری خوش قسمتی ہوگی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۸).

---کھچوانا/کھنچوانا محاورہ.
سخت سزا دلوانا ، جسم سے پوست الگ کروا دینا.
ابتدا سے بیان کر احوال
ورنہ کھچواؤں گا میں تیری کھال
(۱۸۹۱ ، مثنوی عالم ، ۱۰۱). وہ تو ان بادشاہوں میں سے تھا جو ایسے مواقع پر غلطی کرنے والے کی کھال کھچوا دیتے ہیں. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۸۳).

---کھسوٹ (---فت کھ ، و مج) صف.
بڑا دق کرنے والا ، پیچھا نہ چھوڑنے والا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات). [کھال + کھسوٹ (کھسوٹنا (رک) کا حاصل مصدر) بطور فاعل].

---کھنچنا محاورہ.
کھال کھینچنا (رک) کا لازم.
آسماں جو کچھ کہ ایذا دے اوسے کم جانیے
کھال کھنچتی ہے ہمیشہ خانۂ قصّاب میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۶).
کرسکتے ہیں چاہ تری اب سرمد یا منصور
ملے کسی کو دار یہاں اور کھنچے کسی کی کھال
(۱۹۷۳ ، گفتگو ، ۳۵).

---کھوسیا (---و مج ، سک س) صف مذ.
حجام ، نائی ، بال کترنے اور مونڈنے والا کسبرا (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۲۸ ؛ ا پ و ، ۸ : ۱۹۹). [کھال + کھوسیا (کھوسنا (رک) سے واحد مذکر بطور صفت)].

---کھینچ کر بُھس بھرنا محاورہ.
(پرانے زمانے کی ایک سزا جس میں کھال کو بدن سے جُدا کر کے بُھس بھر دیتے تھے) سخت سزا دینا ، انتہائی ذلیل کرنا.
جو کیسا ہی وہاں شیر تھا منکرا
تو کھال اُس کی بھی کھینچ کر بُھس بھرا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۲). اس مردود کے بند بند جُدا کرو اور کھال کھینچ کر بُھس بھرو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷).

---کھینچنا محاورہ.
۱. کھال اتارنا ، پوست کا جلد سے الگ کرنا.
ایک دن تیری بھی یوں ہی کھال کھینچی جائیگی
پوستِ آہو کا نہ لے صیاد آہوگیر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۱). بکری جب ذبح ہو چکتی ہے تو پھر اس کو کھال کے کھینچے جانے کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳). یہ مار مار کر ان بے چاروں کی کھال کھینچ لیا کرتا تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۵). **۲. جان سے مار دینے کے لیے کھال اُتروانا ، سخت سزا دینا ، بُری گت بنانا ، جان سے مار ڈالنا.**
رسمِ قلمروِ عشق مت پوچھ کچھ کہ ناحق
ایکوں کی کھال کھینچی ایکوں کو دار کھینچا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹).
انگور کی کھینچ لوں گی کھال آج
سنبل ترے نوچ لوں گی بال آج
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۱). بتلا یہ غل و شور کیوں ہے ورنہ میں تم سب کی کھال کھینچ لونگا. (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۱۹۳). شہر میں رہ کر کھال بچانے کے لیے دوسروں کی کھال کھینچنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳).

ـــ گرانا محاورہ.
سخت سزا دینا، چمڑا اُڑا دینا، پوست کا جسم سے الگ کر دینا۔ جس طرح سے بنے گرفتار کرکے لا، مارے کوڑوں کے حرام زادی کی کھال گرا دوں گا۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۳۷۷).

ـــ مَسْت (ـــ فت م، سک س) صف.
غریبی اور مفلسی میں ہنسی خوشی بسر کرنے والا، موجودہ ردی یا خراب حالت پر صبر و شکر کرنے والا؛ مال کے بجائے جان بنانے میں مگن رہنے والا (مال مست کے مقابل). امید و یاس اور تعمیر و تخریب نے ... متنازعہ فیہ رویوں کو جنم دیا ہے، پہلے رویے کو دیکھیں تو کہا جائے گا کہ پنجابی خال مست اور کھال مست ہوگئے ہیں۔ (۱۹۸۵، پنجاب کا مقدمہ، ۳۰۹). [کھال + مست (رک)].

ـــ موٹی ہونا محاورہ.
کسی بات کا اثر نہ ہونا، بےحسی ہونا. مانا کہ ان کی کھال بہت موٹی ہوتی تھی اور انھیں اپنے اس فراڈ پر وہی خوشی ہوتی تھی جو ایک نانک منڈلی کے لونڈے کو کرشن کنھیا بن کر. (۱۹۷۰، برشِ قلم، ۳۲۲).

ـــ میں رَہْنا محاورہ.
حد سے نہ بڑھنا، حیثیت و مرتبے کے مطابق رہن سہن رکھنا، آپے سے باہر نہ ہونا. پچھلے وقتوں میں ہر آدمی کھال میں رہتا، جس رنگ میں ہوتا وہی رنگ نو کھاتا، جس قوم کا ہوتا وہی بتاتا. (۱۹۳۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۶۶). شاعر وہی اچھا جو اپنی کھال میں ہے. (۱۹۸۵، نقدِ حرف، ۱۰۹).

ـــ میں مَسْت رَہْنا/ہونا محاورہ.
موجودہ حالت میں خوش رہنا، مفلسی میں خوش رہنا، غریبی کو ہنستے کھیلتے ٹالنا. یہ مسلکِ خیال عموماً ان جماعتوں میں پایا جاتا ہے جو مادی ترقی اور خوش حالی کی کھال میں مست ہوں. (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۱۰۷). ان کی زندگی میں جو ریاضت اپنے کردار پر قائم رہنے، اپنی کھال میں مست رہنے اور اپنی چادر سے باہر پاؤں نہ پھیلانے کی ملتی ہے ... نظر نہیں آتی ہے. (۱۹۸۵، نقدِ حرف، ۵۷).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
اعتراض کرنا، تہمت لگانا، مین میخ نکالنا، عیب لگانا، لے دے کرنا. اگر سیاحِ جہاں دیدہ ہے تو اُس کی بھی کھال نکالتے ہیں کہ دیوانگی سے سر پھرا ہے۔ (۱۸۸۲، بوستانِ تہذیب، ۹۳).

ـــ نوچ لینا/نوچْنا ف م، محاورہ.
۱. کچھ بھی نہ چھوڑنا، سب کچھ لے لینا. اس کے کپڑے بلکہ کھال تک نوچ کر لے جائیں. (۱۸۸۳، دربارِ اکبری، ۷۷۰).
۲. جان سے مار ڈالنا، پریشان کرنا، دق کرنا.

چیونٹیاں کر ہجوم آور ہوں
شیر کی بھی تو نوچ لیں کی کھال

(۱۹۳۰، اُردو گلستان، ۱۲۸).

کھال (۲) امث ؛ امذ.
۱. خلیج، کھاڑی.

راہ میں آتی کنہیں گر آڑ کھال
ڈھالتے تھے ناؤ کی تب لکی ڈال

(۱۸۳۷، مثنوی بہاریہ، ۳۲). ۲. (أ) نہر، کھائی.

ہر ہر حلے ہر ہر کھاے
لوہو کیری کھال بہاے

(۱۵۰۳، نوسرہار (اردو ادب، ۶، ۲ : ۶۸)). (أأ) پانی کے بہاؤ کا کٹاؤ. بھاری مینھ کے برسنے سے سڑک پر کھال تو پڑ جاتی ہے مگر تھوڑے دنوں بعد وہ سڑک خشک ہو جاتی ہے (۱۹۰۸، جغرافیۂ طبیعی، ۱ : ۶۷). ۳. آبپاشی کے لیے کھیتوں کے درمیان بنائی جانے والی چھوٹی کیاری یا نالی، اکثر ان کیاریوں میں پانی بھرا رکھا جاتا ہے تا کہ نمکیات پانی میں حل ہو کر زمین کی نچلی گہری تہوں میں چلے جائیں۔ چھوٹے کھال ہر کھیت کے درمیان میں سے گزارے جاتے ہیں. (۱۹۷۰، وادی مہران میں زراعت، ۵۵). [کھار/کھاڑ (رک) بہ تبدیلِ بہ ل)].

کھالا/کھالَہ (فت ل) امذ ؛ امث.
۱. نالا، ندی؛ تشبیہی علاقہ، دریا کا تشبیہی علاقہ. اور جو کھالہ و نالہ سے زمین نکل آوے اور ہوتی جائے اس کو نیہل ... کہتے ہیں. (۱۸۳۶، کھیت کرم، ۴). اب ندی ہو کہ نالا، اُونچا ہو کہ کھالا، گھوڑا فرفر آگے دھرتی سرسر پیچھے. (۱۹۵۳، اپنی موج میں، ۲۳). ۲. (کاشت کاری) پہاڑی نالے کی راہ کی زمین جس کو کبھی کبھی پانی کی رو کاٹتی رہے اس لیے اس مقام کی کھیتی کو نقصان کا خطرہ رہتا ہے (اب و، ۶ : ۹۳). [کھال + ا، لاحقۂ تکبیر].

کھالْنا (سک ل) ف م.
۱. ڈالنا.

بھی یک جھاڑ کے پات کا رس نکال
او جڑ کا صندل کاڑ رس اس میں کھال

(۱۶۸۲، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا، ۹۵). ۲. حفاظت کرنا، رکھنا، باندھنا.

نبیؐ صدقے قطبا کی پیاری ہو سرسوں
جو بن ناد نا رنج چولی میں کھالی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۰۳).

شمر کوں اس آہن کے پنجرے میں کھال
گلے بیانے لعنت کے دے طوق ڈال

(۱۶۸۱، جنگ نامۂ سیوک، ۳۲). ۳. چھوڑنا، موقوف کرنا.

نکو آج کا کال پر کھال کام
ترت جا کہ ہو کر توں در حال کام

(۱۶۸۱، جنگ نامۂ سیوک، ۱۰۳). [کھالنا (رک) کا ایک املا].

کھالُو (و مع) امذ.
(کاشت کاری) اناج کے دانے جو کھونڈنے پر چھلکے یا خول کے اندر سے نہ نکلیں، خول میں اٹکے ہونے دانے (ماخوذ : اب و، ۶ : ۹۳). [رک : کھال + و، لاحقۂ صفت تذکیر].

کھام اند.
۱. **کھمبا ، ستون ، تھم ، رکن.**

سلاطین دین سیدی خاص و عام
یوہیں دین کے کھام بارا امام

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۰). مکے کے چہار کھام ... جوتھا برہان کہتے ہیں . (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلیات ستہ نوریہ (رسالہ) ، ۳ : ۳۷). میں نے اسے پکڑ کر مشکیں چڑھا کر ایک کھام سے ... جکڑ دیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۸). جب پہاڑ کے پاس پہنچے تو اس پر ابر کا کھام سا اترا کہ اس سے تمام پہاڑ پوشیدہ ہوا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰). ۲. **جہاز کا مستول ، بادبان ، پردہ** (پلیٹس). [کھم (رک) کا اشباعی املا].

کھان (۱) امث.
زمین کے نیچے کا وہ طبقہ جہاں سے کوئی دھات وغیرہ نکلتی ہو ؛ کان ؛ (کنایۃً) معدن ، مخزن ، پوٹ.

لعل تیرے کھان تھے یاقوت کا پیالا پلا
قفل ادھر کا سکہ ہے منج جیوں اے دلستان

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۱).

نہ شہ سار سورج کس اسمان میں
نہ شہ سار تن ہے کسی کھان میں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱).

کہتا ہے شعر شکر کے گوہر سیں خوب تر
باتی ہے آبرو نیں جو نعمت کی کھان آج

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۶).

زر کھان میں گڑا ہے تو واں بھی بہار ہے
شمشیر پر چڑھا ہے تو واں بھی بہار ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۰۳). مقام کرارا کی سنگ مرمر کی کھان میں ... استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۸۴). [س : खानि ؛ قب ، ف : کان].

کھان (۲) اند (قدیم).
کھانا (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.

دانت بتیسی تیسی جان
جیسے پیر نہ کیری کھان

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۷۷)). حضرت ... گئے تھے مہمان ، وہاں لہوا نہیں دیکھے تو نیں اس کے گھر میں پرکر کھانے کھان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹). کھان = کھانا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲). [کھانا (رک) کی تخفیف].

ـــ پان اند.
۱. **کھانا پینا.**

تجھ بن کھان پان لے
سب سپاؤ میں تو ہی بسے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۶). ابن الوقت سے صاحب سلامت تو تھی مگر کھان پان کی نوبت نہیں آئی تھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۳). تیسرے پہر گھر والے اور قریبی عزیز جمع ہونے شروع ہوئے ، کھان پان ہوتا (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۳). ۲. **خوشحالی ، فارغ البالی.** سب جاگہ کھان پان اور آبادان ہے. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۸۵). [کھان + پان (پینا (رک) سے بطور تابع)].

ـــ پان کرنا محاورہ.
کھلانا پلانا ، دعوت کرنا ، تواضع کرنا. تمہارے ساتھ کھان پان کرنے کو تیار ہیں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۲ : ۳). اعلیٰ ذاتوں کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کھان پان کرسکتے ہیں. (۱۹۰۸ ، ازمنۂ وسطیٰ ، ۶۰).

ـــ پان ہونا محاورہ.
کھان پان کرنا (رک) کا لازم ہے. مسلمانوں کے ساتھ اس کا کھان پان سب کچھ ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانہ پدمنی ، ۶۹).

ـــ پانی کرنا محاورہ.
کھانا کھلانا ، دعوت کرنا ، تواضع کرنا.

شہیداں کیرا کھان پانی کیئے
دئے فاتح درود خوش روحانی کئے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۰).

ـــ پارا صف مذ (ث : کھان پاری) (قدیم).
بہت کھانے والا ، کھاؤ.

سُلکھن رات شب رات آبراتیاں لیانی ساربان کی
لکھیا خوش عیش اللہ عشرت سو روزے کھان پاریاں کی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۸۸). [کھان + پارا ، لاحقۂ فاعلی].

کھانا (الف) امذ.
۱. **طعام ، غذا ، خوراک.** خوب عورت ، خوب کھانا ، خوب لہوا ، خوب کھوڑا ، یو سب کسے میسر ہے تھوڑا تھوڑا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱). اور کھانا دسترخوان پر گرنے نہ دیوے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵). روز صبح اور شام کو زیر درخت کچھ کھانا ... ان کو مل جاتا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۲۵). ایک دن بابائے اردو کو معلوم ہوا کہ علی شیر حاتمی کو بخار ہو گیا ہے تو ایسے بےچین ہوئے کہ دن میں تین بار دیکھنے گئے اور رات کے وقت کھانا بھی نہیں کھایا (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۱). ۲. (دکن) **خشکا ؛ (لشکری) ضیافت ، دعوت** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۶۳ ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
(ب) ف م. ۱. **کسی شے کو چبا کر حلق سے نیچے اتارنا ، نگلنا.** خدا دیا سو مال اپنا آپے کھانا ، ہور اپنا ناؤں آپے جگنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۳).

تری دی ہوئی کھا بہے ہیں سبھی
مدد دے رہا ہے زمانے کو تُو

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۱۱۱). منو تو شام کو اپنے ہاتھ سے کھانا بھی نہیں کھاتا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۰۳). ۲. (مجازاً) **غم سہنا ، مصیبت اُٹھانا.**

کہی بھاگونتی ، جلو تیرا بھاگ
جو کھاتی توں اپنی جوانی کی آگ

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۱)).

پلنگ کوں چھوڑا خالی گود سیں جب اُٹھ گیا میتا
چتر کاری لگے کھانے ہمن کوں گھر ہوا چیتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹ (ب)).
فرقت میں ہزار رنج کھائے
وصلت کے بھی تو مزے اوڑائے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۲۱).
اشک پیتا ہوں تو کھاتا ہوں میں غم آٹھ پہر
اور اوقات بسر ہونے کی صورت کیا ہے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۶۷). ۳. (مجازاً) گنجائش رکھنا ، سمائی ہونا ، کھپ جانا. اس کے گرد چھوٹی توپیں جو ڈیڑھ ڈیڑھ سو پونڈ کا گولہ کھاتی تھیں. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۱ : ۱۳۴). ۴. (تلوار ، لکڑی یا کسی اور چیز کی) ضرب کھانا ، زخم کھانا ، چوٹ یا مار کھانا.
کس طرح مارتے ہیں عاشق کو
ایک دن کوئی مار کھا دیکھے
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (قلمی) ، ۲۸۹).
بدن پر اس لیے دو چار گل ہر روز کھاتے ہیں
کہ نہ معلوم ہو الفت ہمیں اک گلبدن سے ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۲۰۲).
زخم جس سے تری تلوار کا کھایا نہ گیا
سر کبھی اس سے شہیدوں میں اٹھایا نہ گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳). ۵. (نصیب یا مقدر کی گردش) سہنا یا برداشت کرنا ، ٹھوکریں کھانا.
واماندگی سے جا نہ سکے کارواں تلک
کھائی تھیں ٹھوکریں جو مقدر میں رہ گئے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۷۸). غرور کی انتہا ہو گئی دماغ میں اس کے سودا ہے ... زمین مذلت میں ٹھوکریں کھائیگا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۳۲).
راہ پر خود آ جائے گا آخر ٹھوکریں کچھ دن کھانے دو
دیوانہ ہے دل سے نہ الجھو آؤ بھی ہو گا جانے دو
(۱۹۲۶ ، دیوان صفی ، ۳۶). ۶. (مجازاً) تباہ برباد کرنا ، مٹانا ، معدوم کر دینا.
کہ سیمرغ آ کر وو کھاوے تجے
چھپے نہ اگر باں تو کھاوے تجے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳).
میں نے چاہا تھا ترے عشق ہی میں غم کھاؤں
لیکن افسوس تیرے غم ہی نے کھایا مجکو
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۳۶).
جیتے تو غم گردش افلاک نے کھایا
اور مر کے چھٹے اس سے تو پھر خاک نے کھایا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۸۱).
جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے ، غم دل کو کھا رہا ہے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۴۳). ۷. استعمال میں لانا ، صرف کر ڈالنا. حضور ہمارے صاحب کے جوتے فس کلاس چمڑے کے ہیں ، زیادہ پالش کھاتے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۴۳). ۸. ہڑپ کرنا ، نگل جانا ، قبضہ کر لینا ، ہضم کر لینا. اب سننے میں آ رہا ہے کہ ناگپور کے بھونسلا خاندان کی مرہٹہ ریاست کو بھی کھانا چاہتا ہے. (۱۹۳۷ ، جھانسی کی رانی ، ۲۱). ۹. ڈسنا ، ستانا ، تکلیف پہنچانا.
بغیر ہو سنج سیج کھاتی دسے
کوڑاتی ہے جب آس کاٹی بنج
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)). جو شخص اس لئے لوگوں سے بھیک مانگے کہ اس ذریعہ سے اپنے مال کو بڑھائے تو یہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرہ پر ایک زخم ہو گا اور دوزخ میں گرم پتھر بن کر اس کو کھائے گا. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۳۳۴). ۱۰. (جی یا جان کے ساتھ) پریشان کرنا ، تنگ کرنا.
میں بس کہتا ہوں اپنے گھر جاؤ
حضرت عشق تم نہ جی کھاؤ
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۲۶۴). ۱۱. (قسم یا حلف) اُٹھانا ، عہد کرنا. نادانی کے غرور سے سوگند مغلظ طلاق یاد کر کے کھا بیٹھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۷).
تیرے ہمارے بیچ میں ہے روئے مصطفیٰ
کھا تو قسم نہیں ہیں یہ گیسوئے مصطفیٰ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۰).
تازہ غم کھایا کئے ہم وہ ہیں پاکیزہ مزاج
اور تم کھاتے رہے جھوٹی قسم کھائی ہوئی
(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۱۳۲). ۱۲. مطابقت رکھنا ، ملنا. علماء دین لکھتے ہیں کہ ملک و ملکوت میں کوئی جگہ اوسکے رتبہ کو لگا نہیں کھاتی. (۱۸۷۵ ، مرج البحرین ، ۱۳۵). یہ ... تمام عناصر مسلسل اور علی الترتیب مرتب نہیں ہوں گے بلکہ مجموعوں میں بٹ جائیں گے اور ان میں بعض دوسروں سے موافقت کھاتے معلوم ہوں گے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۰۸). ۱۳. رشوت لینا ؛ اثر قبول کرنا (سردی یا اوس وغیرہ کا) ؛ چاٹنا ، کھوکھلا کر دینا ؛ الٹنا ، صرف ہونا ؛ سننا (کالی) (نوراللغات). [پ : खखयख].

ـــــ اُترْوانا محاورہ.
کھانا نکلوانا ، کھانا لگوانا ، کھانے کی پلٹنوں یا قابوں میں کھانا ڈلوانا ، دسترخوان یا میزوں پر کھانا چنوانا. خود جعجی رحمت کے پاس کھانا اُتروانے نعمت خانے کے قریب جا بیٹھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۰).

ـــــ اُڑانا محاورہ.
بے دریغ کھانا ، خوب مزے سے کھانا ، کھانے پر ہاتھ صاف کرنا. پیر جی نے ، اُن کے مریدوں نے ، اُس بھوری نے خوب ڈٹ کر کھانے اُڑائے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۸).

ـــــ اَور اُگھانا محاورہ.
رک : کھانا اور غرّانا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــــ اَور سونا حَرام کَرْنا محاورہ.
زندگی اجیرن کر دینا ، بُری طرح ستانا ، پریشان کرنا.

کمر باندھ آئی شمامہ رَقام
کتی کھانا ہو سونا مجھ پر حرام
(۱۴۲۶ ، خاورنامہ ، ۸۱۳).

---اَور غرّانا محاورہ.
محسن کُشی کرنا ، احسان فراموش کرنا ، احسان بُھلا کر احسان کرنے والے کو دھمکانا. مثال تال اُڑاؤ ، کھاؤ اور غرّاؤ. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۹۷). کھانے والے کھاتے ہیں اور غرّاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عصرِ جدید ، اگست ، ۱۸۲).

---اَور کُھرّانا محاورہ.
رک : **کھانا اور غرّانا** (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بانا امذ.
کھانا کپڑا ، کھانے اور پہننے کی چیز.
ساتھ رکھے جانے نہ دیوے
کھانے بانے کی خبر نہ لیوے
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۷). [کھانا + بانا (رک) بطور تابع].

---بَڑھانا محاورہ.
(احتراماً) **کھانا کھانے کے بعد برتن اُٹھانا ، کھانا اُٹھانا.** روٹیوں کے ٹکڑے کرکے چراغ گُل کر دیا اور کھانے کو بیٹھے ، جب کھانا بڑھایا تو معلوم ہوا کہ سب کا سب موجود ہے ، کسی نے نہیں کھایا. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۹۱).

---بَنْنا محاورہ.
خوراک تیار ہونا ، کھانا پکنا.
دیا ماں کو کیا مطلب سے آگاہ
بنے کھانا بجا کے حسبِ دلخواہ
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۸۰). کشتیاں جو برگد کے سائے میں بندھی تھیں ، ان میں چولھے روشن کئے جا چکے تھے اور ان میں رات کا کھانا بننا شروع ہو چکا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۹).

---پانی امذ.
کھانے پینے کا سامان ، آب و طعام ، سامانِ خورونوش. پور ننے روتے سوں محنت رکھنا تو اس سوں کھانا پانی ملتا ہے. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۷).
جزیرہ و دریا ہے سب باٹ میں
نہیں کھانا پانی ہے اس گھاٹ میں
(۱۴۲۶ ، خاورنامہ ، ۵۷). [کھانا + پانی (رک) بطور تابع].

---پانی حَرام کَرْلینا محاورہ.
قطعاً کچھ نہ کھانا (نوراللغات).

---پَچانا ف م ؛ محاورہ.
غذا ہضم کرنے کی سبیل پیدا کرنا ، ورزش وغیرہ کے ذریعے کھانا ہضم کرنا (نوراللغات).

---پَچْنا ف ل ؛ محاورہ.
کھانا پچانا (رک) کا لازم ، کھانا ہضم ہونا (نوراللغات).

---پَرایا ہے پیٹ تو پَرایا نہیں کہاوت.
بہت زیادہ کھانے والے شخص کی نسبت بولا جاتا ہے جو کھا کے تکلیف پائے ، **کھانا پیٹ سے زیادہ نہ کھانا چاہیے اگرچہ کیسا ہی عمدہ اور نفیس ہو کیونکہ بدہضمی کا اندیشہ ہے** (نجم الامثال ؛ نوراللغات).

---پَکانا ف م ؛ محاورہ.
کھانا تیار کرنا ، غذا تیار کرنا.
کیا ہے جو کھانا پکانے کوں یار
او آنچ سں پک سکتا ہے مار
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۱)). ان کے لیے کھانے سے پہلے کھانا پکانے کے لیے چوکا لگانا ضروری تھا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۰۳).

---پَہْنْنا ف م ؛ محاورہ.
زندگی بسر کرنا ، زندگی گزارنا ، زندگی کے لوازم کے ساتھ زندگی گزارنا ، لوازماتِ حیات ، روزمرّہ کی استعمالی اشیاء. اس میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی یعنی کھانے پہننے کی طرف سے اطمینان مگر اسی کے ساتھ خوفِ جان بھی. (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۳۶).

---پینا (الف) امذ.
رک : **کھانا پانی ، خوراک ، غذا ، طعام ، دانہ پانی.**
انے بھیجا واں کھانا پینا بسے
چلے لے کر اس ٹھاو پر ہر کسے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۲). روپیہ پیسہ ، گہنا پاتا ، کپڑا لتّہ ، کھانا پینا ، گھی تیل نون ، غلّہ ، ترکاری ہر چیز افراط سے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۸). (ب) ف م . ۱. **کھانا اور پینا ، خورونوش.** جس کے واسطے تم سر دھنتی تھیں اور کھانا پینا چھوڑ کے دیوانی ہو رہی تھیں ، اب تمہارے سامنے ہیر پھر سبی جُھکے کھڑا ہو رہا ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۸۸). انگریزوں کے ساتھ بشرطیکہ کھانے پر کوئی حرام چیز نہ ہو کھانا پینا درست ہے کہ نہیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۳۰). ۲. **دعوت و مدارات میں شرکت.** ان کے ساتھ شادی بیاہ ، کھانا پینا موقوف کر دیا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳). [کھانا + پینا (رک) بطور تابع].

---پینا تَھک جانا محاورہ.
خوراک کی طرف مائل نہ ہونا ، غذا کی رغبت نہ پیدا ہونا ، کچھ نہ کھایا جانا. چالیسویں سے پہلے ہی پہلے بتی جیسا ڈیل سوکھ کر کانٹا ہوگیا ... کسی نہ کسی خیال میں محو ہے ، کھانا پینا تھک گیا ، ہنسنا بولنا چھُٹ گیا. (۱۹۱۸ ، گوہرِ مقصود ، ۲۵).

---پینا حَرام ہونا محاورہ.
کھانا پینا چُھوٹ جانا. اس پر ایک دم سے ایسی مصیبتیں

پڑ گئیں ... کمر توڑ دی ، عقل گُم کر دی ... کھانا پینا حرام ہوا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷۲).

---پینا گانٹھ کا بَری سَلام عَلیک کہاوت.
سب سے ملنا مگر کسی قسم کی غرض نہ رکھنا. کھانا پینا گانٹھ کا بری سلام علیک. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۹).

---پینا لَہُو کَرْنا محاورہ.
کھانے کا مزہ خاک میں ملا دینا ، کھانے کے بعد یا دوران میں ایسی بات پیش آ جانا جس سے رنج پہنچے یا غصّہ آ جائے جس کے سبب کھانے کا سارا مزہ کرکرا ہو جائے.

لال پیلے مجھے غصّہ کے دکھا کر دیدے
کھانا پینا مرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۵۶).

---پینا ہونا محاورہ.
کھانا کھانے کا دور چلنا ، دعوت ہونا. دولت مندوں کے یہاں تین بار کھانا پینا ہوتا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۲۳).

---جوڑا (---و مج) امذ.
وہ طعام اور دولہا کا بیش قیمت جوڑا (لباس) جو دلہن کے گھر سے آتا ہے ، وداع کے روز کا کھانا اور جہیز و نقدی وغیرہ جو اس نام سے دی جائے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھانا + جوڑا (رک)].

---چُننا ف مر ؛ محاورہ.
(احتراماً) دسترخوان پر کھانا لگانا ، کھانے پینے کی اشیاء کو دسترخوان یا میز پر قرینے سے لگانا. دسترخوان بچھایا اور عمدہ عمدہ کھانا چُنا اور ان کو کھلایا. (۱۸۲۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۲). اتنے میں ملازم نے کھانا چُننا شروع کیا کھانے کی میز اسی حال میں تھی ، (۱۹۶۰ ، سرسید احمد خان ، ۲۸). تھوڑی دیر میں نفیسہ نے کھانا چُن دیا. (۱۹۸۶ ، سہ حلقہ ، ۸۰).

---چھاتی پَر رَہْنا محاورہ.
کھانا ہضم نہ ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---حَرام ہو جانا/ہونا محاورہ.
کھانے کی طرف سے طبیعت میں کراہت پیدا ہو جانا.

زخم ہیں غم ہیں اور غصّہ ہیں
اپنا کھانا حرام ہوتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۵). جس وقت تمہارا بوہلا منہ اور سفید بھوں ... گنجی چاند اور منحوس صورت یاد آتی ہے کھانا حرام ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷).

---دانا/دانَہ (---/فت ن) امذ.
۱. خوراک ، طعام. کسی مسافر نے وہاں آن کر کھانا دانہ کھایا تھا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳۳). بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لٹایا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۵). ۲. شادی بیاہ کی دعوت جو برادری کے لوگوں کو دی جاتی ہے ، ولیمہ ، ضیافتِ شادی ، باجے گاجے ، ناچ رنگ . کھانا دانا باہمن کی برات نے نوابوں اور رئیسوں کو بھی مات کیا. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۲۰). [کھانا + دانا (۲) بطور تابع].

---دانا ہونا محاورہ.
کھانا پکنا ، کھانا پکانے اور کھلانے کا بندوبست کیا جانا ، ضیافت ہونا. اس محل میں ایک عرصہ سے گروہ فوج کا کھانا دانا ہونے لگا ہے. (۱۹۳۰ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۶۳).

---دینا محاورہ.
کسی تقریب میں کھانے کا انتظام کرنا ، دعوت کرنا ، اکل و شرب کی بجائے کھانا کھلانا. شہر میں برادری کو کھانا دینے کی ممانعت کی گئی تھی. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۹۳).

---زَہر کَرْنا محاورہ.
کھانا بے لطف کر دینا ، کھانا حرام کر دینا.

زہر کر دیتی ہے وہ کھانے کو لڑکر مجھ سے روز
آج سے میں ساتھ اُس کے کھانا کھاؤں دُور پار

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۳۳)).

---زَہر مار کَرْنا محاورہ.
جبراً کھانا کھانا ، غصے میں کھانا ، مجبوری سے کھانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---شَرا کَت ، رَہنا فراغَت کہاوت.
کھانا دوست احباب کے ساتھ مل کر کھائے مگر رہے اکیلا (جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
دعوت دینا ، کھانا دینا (رک). عمل زحل میں ... کھانا کرنا و سواری اسپ و فیل کرنے کو نیک ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۲).

---کَمانا ف مر ؛ محاورہ.
محنت مزدوری کر کے روپیہ حاصل کرنا اور گزر اوقات کرنے لگنا ، پیٹ بھر لینا. اگر ایک شخص ... دولت مند نہ ہو ، پیغمبر کے خاندان سے نہ ہو ، کھانے کمانے کے قابل نہ ہو. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۰۲). یہ اپنے کھاتے کماتے عزیز کو غاصب سمجھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۱۶۷).

---کھا کَر انگڑائی لیں تو کھایا پیا کُنْبے کے پیٹ میں چلا جائے گا کہاوت.
عورتوں کا وہم ہے ، کھانے کے بعد انگڑائی سے روکنے کے لیے کہتی ہیں تا کہ بچے کھا کر فوراً نہ سو جائیں (نوراللغات ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کھانا ف مر ؛ محاورہ.
روٹی کھانا ، طعام کھانا. کھانا کھا ہی جس وقت ہم بیٹھے

تھے ... جہاز کی میز کرسیاں سب جنبش کرتی تھیں۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۹)۔

---کھلانا ف م ؛ محاورہ۔
کھانا کھانا (رک) کا تعدیہ ؛ دعوت کرنا ، ضیافت دینا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---لگانا محاورہ۔
کھانا چُننا ، طعام کو قاعدے قرینے سے مقرّرہ جگہ پر رکھنا۔ نوکر نے میز پر کھانا لگایا اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر مَیں لیٹ گیا۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۰)۔

---نوش کرنا محاورہ۔
(احتراماً) کھانا تناول کرنا ، کھانا کھانا (علمی اُردو لغت)۔

---نہ کپڑا سینت کا بھتیرا / بھڑا کہاوت۔
عورت نکھٹو خاوند کے متعلق کہتی ہے کہ خرچ کو کچھ دیتا نہیں نام کا خاوند ہے ، بے دیے لیے کام لینا (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---وہاں کھانا / کھاؤ تو پانی یہاں پینا / پیو فقرہ۔
جلد واپس آنے کی تاکید کے موقع پر بولتے ہیں ، فوراً چلے آؤ ، بہت جلد پہنچو ، ترت آ جاؤ ، ذرا بھی دیر نہ کرو ، جس حالت میں ہو اسی حالت میں چل دو۔

شرف کھانا وہاں کھاؤ یہاں پانی پیو آ کے
یہ مژدہ مجھکو یارب یار کی تحریر میں آئے

(۱۸۴۷ ، شرف (آغا حجو) ، د ۰ ، ۲۳۸)۔ خط لکھا اور تاکید کے ساتھ کہا کہ کھانا وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو ، (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۴۴)۔

---وہاں کھاؤ تو ہاتھ یہاں دھوؤ فقرہ۔
رک : کھانا وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو (جامع الامثال)۔

---ہَضم نہ ہونا محاورہ۔
چین نہ پڑنا ، صبر نہ آنا ، اطمنان نہ ہونا۔ جب تک کچھ پڑھ نہ لوں کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ (۱۹۴۳ ، پنہ یاراں دوزخ ، ۸۲)۔

---ہونا محاورہ۔
کھانا کرنا (رک) کا لازم ، کھانا کھلایا جانا ، ضیافت ہونا۔ تیم بلے شادی کا کھانا ہوا تھا۔ (۱۹۶۸ ، ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۳۵)۔

کھانان امذ (قدیم)۔
رک : کھانا۔

عبداللہ کو پاس بلاؤ
کھانان کندوری پان کھلاؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۰)۔ بنانے تائیں کھانان تکین فلانے درخت کے نیچوں روز رکھ آیا کرو۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۰)۔ [کھانا (رک) کا انفی تلفظ]۔

کھانْب / کھانْپ (غنہ) امذ (قدیم)۔
رک : کھم ، کھمبا

رہنا گھر دکھن کا عمارے نے نہالب
کہ ہیں سلطنت کے تمیں آج کھانب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۷)۔

اسی سرو سے قد کوں منجہ سوں لڑنے
رن کھانب کے سار کاڑنا تا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۵)۔ [کھمْب (رک) کا اشباعی املا]۔

کھانْبہ (مغ ، ف ب) امذ (قدیم)۔
رک : کھمبا۔

دسے محل درمیان ایروپ سنگار
ہر ایک کھانبہ پر جنس جڑق نگار

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۲۰۶)۔ [کھانب + ہ (زائد)]۔

کھانْپ (غنہ) امث۔
۱. قاش ، ٹکڑا ، پھانک۔

کھڑے ہوکے کچ دنت کیلے کے کھانپ
دسیں نیشکر تس پہ پھالیاں کے لانپ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۰)۔ وہ لالے ہی اور دبلے ہی کی وجہ سے کھیرے کی کھانپ معلوم ہوتی تھی۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۳۷)۔ آنکھوں کی پُتلیاں استرے سے خربوزہ کی کھانپ کی طرح کاٹ کر نکال لیں۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۵۳۰)۔ ۲. (آہن‌ورزی) پکھال یا مشک کا معمول سے بڑا پیوند ؛ توا (ا پ و ، ۱ : ۲۰۲)۔ ۳. (جوتا سازی) انگریزی جوتے کے پنجے میں ٹھوکر (نوک) کے بعد کی دوسری پٹی (ا پ و ، ۲ : ۲۲۳)۔ [کھاپ (رک) کا انفی تلفظ]۔

کھانْچ (غنہ) امث۔
رک : کھانْچا (پلپٹس)۔ [کھانْچا (رک) کی تخفیف]۔

کھانْچا (مغ) امذ ؛ سہ کھانْچہ۔
۱. (اَ) مرغ کے بند کرنے کا بانس وغیرہ کی تیلیوں کا بنا ہوا مخروطی شکل کا بڑا ٹوکرا ، ٹاپا ، جھابا۔

کھانچے سر پر بغل میں مارے مرغ
لے گئے جیتے ہاںے سارے مرغ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۱)۔ کئی ہزار کھانچے ... ان میں ایک ایک خروس ... بیٹھا۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۹)۔ اصیل مرغ جو پرانے کھانچے میں بند تھا۔ (۱۹۲۳ ، اہلِ محلّہ و نااہل پڑوس ، ۱۳)۔ (اَاَ) کبوتروں کی چھتری ، اَڈّا۔ یہی حال کبوتروں کا ہے ... اپنے اپنے کھانچے پر اُتر آتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، ۶۵ ، ۵ : ۷۴)۔ ۲. پنجرہ ، قفس۔ مجھے بندر سے وہم ہے اگر یہ بندر ناچا پھر دیکھو یہ کھانچا ڈوب جانے کا تو پچتائے گا۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۰۰)۔ ٹوکری والے نے بڑے بڑے کھانچے تیار کیے ، پھر اِن ہاتھیوں کو کھانچوں میں بند کر کے ... مصلب میں لے گئے۔ (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۶۳)۔ ۳. مخروطی شکل کا ٹوکرا ، ایک خاص قسم کے زنبیل نما بانس وغیرہ کی تیلیوں سے بنا ہوا ٹوکرا ، گہوارہ۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کی عورتیں بھرے ہوئے بڑے بڑے کھانچے اپنی

پیٹھ پر ... لیے ہوئے ... سفر کرتی ہیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۰۲). ۴. بانس وغیرہ کی تیلیوں سے بنا ہوا ڈھکن ، سرپوش. خوانوں میں رنگترے ، سنگترے ، آڑو ، کولے ، ان سب پر کھانچے رکھے گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲۹). بانس کی کھپچیوں کا بنا ہوا ایک کھانچہ ڈھک بھیری والا ... فروخت کر سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۸). چینی یا تانبہ کے برتن ، شطرنجیاں ، چاندنیاں ، مسند ، گاؤتکیہ ، غالیچہ ، قالین ، پیٹی ، صندوق ، جامہ دانیاں ، دسترخوان ، خوان پوش ، کسنے ، توبرے پوش ، خوان کشتیاں ، کھانچا ، گھڑونچی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اپریل ، ۳). ۵. (اَ) گڑھا ، شگاف ، کھونچ ، دراڑ. ڈھلوان پہاڑ پر جاڑے میں پالا پڑتا ہے تو ان پر نئے کھانچے پڑ جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۵). ہموار راستوں پر یوں تاریکی میں ... کھانچے سے بھری سڑکوں پر بجلی کی روشنی کام آتی تھی. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۲۱۹). کتابوں کی قطاروں میں جابجا کھانچے پڑ گئے جیسے دانت ٹوٹ گئے ہوں. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۲۵). (اا) خانہ. پہلے گیٹ چینج سنشم ہوتا تھا اسمیں ہر ایک اسپیڈ کے لیے کھانچے بنے ہوئے ہوتے تھے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۰۶). ہر شوکا جسم سے گیند اور کھانچے (Ball & Socket) کے انداز پر لگا ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، عائلہ اے کاپنو ڈرپٹا ، ۳۸). ۶. (اَ) کمی ، گنجائش ، درمیانی فصل ، ڈھیل ، خلا. دونوں کے بیچ میں کہیں ایسا کھانچا باقی نہ رہ جائے کہ جب تک کچھ عبارت مقدر نہ مانی جائے تب تک کلام جیسا کہ چاہیے مربوط اور منظم نہ ہو. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۹۳). انگریزی داں ابھی دل خواہ نہیں ملا اس لیے بہت سے کھانچے باقی ہیں. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۲۰۹). معنوی اور لفظی اعتبار سے نثر میں خلا اور کھانچے تو نہیں. (۱۹۶۶ ، اشاراتِ تنقید ، ۲۷۳). (اا) تاخیر ، وقفہ ، ردّ و بدل. حالانکہ جنتریوں میں ستاروں کی چال بھی درج ہوتی ہے اور دوبیج کی جدول بھی ، تاہم رویتِ ہلال میں کھانچا پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). ۷. دیوار کی کجی ، کپ ، اُبھار ، خالی جگہ ، درز. زنانے مکان میں پورب کی طرف جو کھانچا سا نکل گیا ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۱۵). اس کے وسطی حصّے میں ایک اونچا محراب دار کھانچا ہے. (۱۹۷۰ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۷۷:۹۱۲). ۸. گوشہ ، پہلو. آج کل کے زندہ مرثیہ گویوں نے اپنے لیے ساقی نامہ کا ایک نیا کھانچہ پیدا کیا ہے. (۱۹۰۸ ، سلیم ، افاداتِ سلیم ، ۲۹۰). ۹. سڑک کے موڑ ، کٹاؤ. چوک کے مغربی اور مشرقی پہلو پہاڑیوں کو کاٹ کر قوسی بنائے تھے ، اور سامنے کے رُخ مستطیل کھانچے چوک کی حد بندی کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۶۶۷). ۱۰. (نجاری) لکڑی کی سطح پر چھوٹا ترچھا کٹاؤ یا دو لکڑیوں کے درمیان تختہ یا لکڑی پھنسانے کا چھوٹا سا کٹاؤ ، کٹاؤ ، دندانہ (اپ و ، ۱ : ۴۴). کھانچہ پیدا کرنے کے لیے بہترین چیز غالباً ایک کروی گولہ ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا ، ۲ : ۹۰۰). [س : खञ्ज].

---پڑنا محاورہ.
خلل واقع ہونا ، تسلسل ٹوٹ جانا ، سلسلہ منقطع ہو جانا ، فاصلہ یا رکاوٹ پیدا ہو جانا. مثنوی نویس کا مقدم فرض یہ ہے کہ اس کا ایک مصرع دوسرے مصرع سے اور ایک بیت دوسری بیت سے بالکل چسپاں ہوتی جائے اور بیچ میں کھانچے نہ پڑنے پائیں. (۱۹۲۷ ، روحِ تنقید ، ۲۲۹).

---دینا محاورہ.
(نجاری) لکڑی میں کٹاؤ بنانا (اپ و ، ۱ : ۴۴).

---ساز امذ.
کھانچا بنانے والا ، کھانچے کا کام کرنے والا. کھانچہ ساز اوزار بنائے گئے ہیں اور پیمائش کے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا ، ۳ : ۸۹۸). [کھانچا + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

---سازی امث.
کھانچا بنانا ، کھانچا بنانے کا کام. ان کو کھانچا سازی (Indentation) کے امتحانات اور چھیلنے یا کُھرچنے کے امتحانات کہا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا ، ۲ : ۸۹۸). [کھانچا ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.
کٹاؤ ڈالنا ، چھوٹا سا گڑھا بنانا ، شگاف ڈالنا ، لکڑی کی سطح پر چھوٹا ترچھا کٹاؤ بنانا. پہلی تہ کو کھانچے لگا کر کھردرا کر لینا چاہیے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۴۴).

---مارنا محاورہ.
کھونچ لگانا ، چھوٹا سا شگاف ڈالنا ، کٹاؤ کا نشان ڈالنا ، گڑھا بنانا. بیلچے یا پھاوڑے سے کھانچے مار کر داغ بیل یا خط کا نشان ڈالتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۲۹).

کھانْچْنا (فتحہ ، سکے ج) ف م.
(نجاری) چول بٹھانے کے لیے سروں کی کور تراشنا ، سطح میں چھوٹا سلامی دار کٹاؤ بنانا (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۴۴). [کھانچ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کھانْچُو (بغ ، و مع) امذ.
(جرائم پیشہ) گٹھ کترا ، جیب کترا (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۱۹۹). [کھانچا (رک) کا اسم فاعل].

کھانْچی (بغ) امث.
۱. چند کھپچیاں جوڑ کر بنائی ہوئی پھیلے منھ کی ٹوکری.

کھانچیاں ساجن کی جب آئیں نظر
یوں ہیں ٹھہری دل پر اپنے سر بہ سر

(۱۷۹۹ ، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنویاتِ حسن ، ۱ : ۳۹). اسٹیشن پر ریل ٹھہری تو خربوزے اور آم بنے ہوئے کھانچیوں کی کھانچیاں لدی پڑی ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۴۲).

پھر میں نے دیکھا کہ ایک جوان عورت سر پر ایک کھانچی رکھے قدم بڑھاتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۵)۔ ایک عورت تنگ پائجامہ پہنے آم کی کھانچی سر پر اٹھائے آواز لگاتی نیچے سے گزری۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۷۵۱)۔ ۲. رک : کھانچا۔ بعد اس کے گھر میں لا کر مرغی کو کھانچی خورد میں بند کرکے مرغ کو چھوڑے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۹۳)۔ گھی کے پلئے مرغوں کی کھانچیاں۔ (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۶۵)۔ سکھیا نے افسوس کے لیے ایک چھوٹی سی کھربی اور چھوٹی سی کھانچی بنوا دی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۶۱)۔ ۳. (کھنساری) راب کے تھیلے رکھنے کا پختہ بنا ہوا ہودہ جس کی منڈیر پر راب کے تھیلے باقی ماندہ شیرہ نتھرنے اور خشک ہونے کو رکھتے ہیں ، کنڈی (ا پ و ، ۳ : ۳۰۰)۔ ۴. (تفنگ بازی) بندوق کی نال کے پچھلے سرے کے قریب اوپر کے رُخ زاویے کی شکل کا لگا ہوا پُرزہ جس میں سے نظر مکھی پر جما کر نشانے سے ملائی جاتی ہے ، دیدبان ، تکنی (ا پ و ، ۸ : ۹۰)۔ [کھانچا (رک) کی تانیث]۔

---والا امذ۔
مزدور ، بوجھ اٹھانے والا ، حمال ، بیگاری ، جھلی والا۔ جہیز کا نکلنا ، کھانچی والوں سے سامان کا سنبھالنا ، عصر کا وقت ہو گیا۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۲)۔ [کھانچی + والا ، لاحقۂ فاعلی]۔

کھانچے (مع) امذ ، ج۔
کھانچا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل۔ ایک جانب دو طولی کھانچے ... پائے جاتے ہیں جن پر بیج نما چھلکے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۶۵)۔

---دار صف۔
۱. پھنواں ، چرا ہوا ، شگافتہ ، زاویے نما ، پہلودار۔ عابد حشرہ (Prayin Gmantis) ... پہلی صدری ٹانگیں چاقونما پھل اور کھانچے دار شکل رکھتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۹۱)۔ ۲. غیر مسلسل ، بے ربط۔ ترجمے کی عبارت گنجلک اور کھانچے دار ہو جائے گی۔ (۱۹۷۳ ، فن صحافت ، ۸۵)۔ [کھانچے + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

کھانڈا (مغ) امذ۔
رک : کانڈھا ، کندھا۔

لیکر آوتا نبی پاس
کھانڈے دھر کر خوشی الاس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۱ ب)۔

کیا فرش انہیں چاند پاواں تل اس کے
لیا عرش کھانڈے پر اس کا پھرارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵)۔

بہت غم اس کی اوس حالت پہ کھایا
اوٹھا کھانڈے پر اپنے گھر کو لایا

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۶۳)۔ سب لوگوں میں بلند قد تھا سب اس کے کھانڈے کو لگتے تھے۔ (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۱۸۰)۔ کھانڈا - کندھا ، کانڈھا۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲)۔ [کانڈھا (رک) کا ایک املا]۔

کھانڈکھو (فتحہ ، سک د ، و مج) امث۔
گھوڑے کی گردن کی ایک بھونری کا نام جو مبارک خیال کی جاتی ہے۔ کھانڈکھو ، یہ بھونری گردن پر ہوتی ہے ، اہل ہند اس کو محبوب سمجھتے ہیں۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱)۔ [مقامی]۔

کھانڈنا (۱) (فتحہ ، سک د) ف ل (قدیم)۔
رک : کوندنا ، بجلی کا چمکنا۔

کھانڈے بجلی تیغ ارسال
لوہان جلیں جیوں کے ابھال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۹ ب)۔ [کوندنا (رک) کا قدیم املا]۔

کھانڈنا (۲) (فتحہ ، سک د) ف م۔
ایک جگہ سے کھود کر دوسری جگہ درخت لگانا، درخت لگانے کے لیے زمین میں گڑھا کرنا (نوراللغات)۔ [کھودنا (رک) کا ایک املا]۔

کھانڈ (فتحہ) امث۔
۱. گڑ کی شکر ، بورا ، کچی شکر نیز شکر۔

ادرک منہ جب کھانڈ میلا لے
کیری منہ جب سا کر پھالے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۴۸)۔

میٹھا نام نہ کھانڈ کا توشہ میٹھی کھانڈ
اچرج حق کا نام ہے جا میں یہ مشتانڈ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۳۲)۔ جا چھوکریوں کو جگا ، کچھ سامان گھر سے نکلوا ، کھانڈ لے ، میدہ لے ، بیسن لے۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۰۳)۔ بچے کے دودھ کے لئے چُٹکی چُٹکی بھر کھانڈ روزانہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۳)۔ ۲. نالی جو کنویں سے کھیت تک جاتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : खांड]۔

---اور رانڈ کا جوبن رات کو کہاوت۔
میٹھی چیز کا لطف رات کے کھانے کے بعد ہوتا ہے اور رانڈ اگر بدچلن ہو تو رات کو بناؤ سنگار کرتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---بنا سب رانڈ رسوئی کہاوت۔
بغیر میٹھی چیز کے کھانے کا کوئی مزا نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---ساری صف مذ۔
کھانڈ بنانے کا پیشہ یا عمل ، کھانڈ بنانے والا (جامع اللغات)۔ [کھانڈ سار - سال (لاحقۂ ظرفیت) ی ، لاحقۂ صفت ، کیفیت]۔

---سال امذ۔
کھانڈ کا کارخانہ (جامع اللغات)۔ [کھانڈ + سال ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---کی روٹی جہاں توڑو وہاں میٹھی کہاوت.
اچھی چیز ہر جگہ سے اچھی ہوتی ہے، اچھی چیز کا ہر جُز اچھا ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے کِھلَونے امذ ؛ ج.
۱. شکر سے بنائے ہوئے کھلونے (ہاتھی گھوڑے وغیرہ) جو عموماً دیوالی یا کسی تہوار کے موقعوں پر فروخت ہوتے ہیں ؛ (مجازاً) کوئی میٹھی چیز. حلوائی کہ صرف کھانڈ یعنی شکر کے کھلونے بناتے ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۲۸). ۲. (دہلی) گجروں کے بیچنے والے گجروں کو کہتے ہیں (ماخوذ: نوراللغات ؛ نوراللغات ؛ محاوراتِ ہند).

--- کھاری کا ایک بھاؤ ہے کہاوت.
سخت بدانتظامی کے موقع پر کہتے ہیں، ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کھونڈے گا سو کھانڈ کھانے گا کہاوت.
جو محنت کرے گا سو مزے اُڑائے گا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گلانا ف م ؛ محاورہ.
کھانڈ کو اُبال کر سخت کرنا (جامع اللغات).

کھانْڈا (مع) امذ.
۱. تلوار کی ایک قسم جو سیدھی اور دو رُخی ہوتی ہے ، اس کی نوک مثلث نما ہوتی ہے.

باتن کھانڈے ترکش باند
محزم کیرے توپی چاند

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۸).

خنجر و شمشیر و صمصام است تیغ
ہندوی کھانڈا کہاوے انوی سیخ

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷).

سال ہمارا جب پہنچے گا ہم رن ڈال دکھاویں گے
سنکھ ہوئے دلوں کنکوں کے کھانڈے کی دھار جلاویں گے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۳). قتل کا حکم دیا جلّاد نے جوں کھانڈا کھینچا ... حیران ہوکر پکارا اے امیر مجھے مت قتل کرو. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۲).

ہر منزل میں اب ساتھ ترے یہ جتنا ڈیرا ڈانڈا ہے
زردام درم کا بھانڈا ہے بندوق سپر اور کھانڈا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۹۹). خنجر کا تلوار سے اور کھانڈے کا کٹار سے مقدمہ آ پڑا. (۱۸۸۰ ، قصص ہند ، ۲ : ۶). چوبیس سرداروں کے کھانڈے میان سے نکل پڑے .... دشمن کی طرف باگیں اُٹھا دیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۳).

لٹھک لٹھک کر قرنا چیخے ، دل کے تئیں ہلوان کرے
کھن کھن کھن کھانڈا باجے کیا کیا کتھا بیان کرے

(۱۹۵۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶). ۲. قصائی کا بُغدا ؛ بھیل کا قتلا ، کھنڈلا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س: खड्ग].

---باجے رَن پڑے اور دانتا باجے گھر پڑے کہاوت
آٹھ پہر کی کلکل اچھی نہیں ہوتی (نجم الامثال).

کھانْڈْنا (غنہ ، سکِ ڈ) ف م.
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، کُچلنا ، روندنا ، پامال کرنا.

علی جنگ کھانڈے بن باجے
ذوالفقار دلال جن تاجے

(۱۹۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی جتر ریکھا ، ۵). [پ: खांडना].

کھانْڈی (مع) امث.
چھوٹا کھانڈا ؛ ایک وضع کی تلوار.

ہر نفس اپن کو ہووے کھانڈی کی دھار
پھوڑ جھاتی روٹے تامل زار زار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۹۵). اور کڑکھیت کڑکھانس بجھیے ، بھری کھانڈی جھری کٹاری ... دل لیڑی دل سا چلا جاتا تھا. (۳۰۱۹ ، بوجھ ساگر ، ۱۶۳). [کھانڈا (رک) کی تصغیر].

کھانڈے کی دھار پر چلنا محاورہ.
بہت ہی ہوشیاری سے اور دیکھ بھال کر چلنا ، خطرناک مقام پر جانا ، بے غرض اور بے لگاؤ ہونا (پلیٹس ؛ نوراللغات).

کھانڑ (غنہ) امث (قدیم).
رک : کھانڈ (پلیٹس). [کھانڈ (رک) کا ایک املا].

کھانْڑا (مع) امذ (قدیم).
(سیف بازی) رک : کھانڈا (اب و ۸۷ : ۶۱). [پ: खांडा].

کھانْس (۱) (غنہ) امث.
(ایندھن باری) اپلوں کا تھیلا جو بیل یا گدھے پر لادنے کے لیے بنا ہوا ہو ، خُرجی ، کھاس (اب و ، ۳ : ۱۰۵). [کھاس (رک) کا انفی تلفظ].

کھانْس (۲) (غنہ) امث.
ایک قسم کی گھاس ، کانس. قدرے کھانس سرخ و سیاہ و لوبیا و اپرن اور تھوڑی لکڑی اور دھونکنی اور چمٹا لا کر حضرت صفی اللہ کو دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۷). [کانس (رک) کا املا].

کھانْسْنا (غنہ ، سکِ س) ف ل.
سانس کی رکاوٹ یا گھٹن دور کرنے کے لیے کُھر کُھر کی آواز نکالنا ، کھنکارنا ، کھانسی کی آواز نکالنا ، گلے کی خراش دور کرنے کے لیے آواز نکالنا.

یہ دق کی شکل جو دربان کھانستا ہے ترا
الٰہی اس کو ابھی موت ہو کے سل لگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۱). تمھیں شکایت شکوہ رہتا ہے کہ میں ہر دم کھانستی ہوں. (۱۹۶۵ ، جوالا ، ۸۰). ہمارے قریب بیٹھے دو بوڑھے جس طرح کھانس رہے تھے انہوں نے کھانسنا بند کر دیا. (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۵۹). [پ: खांसना (ख)].

کھانْسی (مع) امث.
سانس کی رکاوٹ اور تنگی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری ،

سرفہ ، گلے کی کھاج یا خراش ، کھرا.

کتنے زوروں میں ہوتی ہے کھانسی
ایسے جیسے گلے میں دیں پھانسی

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٧٤٠ : ١). دن کو خفیف بخار اور شب کو کھانسی کا زور رہتا ہے. (١٨٩٩ ، انشائے خرد افروز ، ١٠٠). سید حسین خاں کو کھانسی ہوئی ... علاج رہا ... مگر کھانسی نہ گئی. (١٩٠٣ ، مکتوبات شاد ، ٥٨). سارے کھانسی کے ان سے سانس نہ لی جاتی. (١٩٦٢ ، آنگن ، ٨٥). بہرحال ہم نے کئی قسم کے علاج کرانے کے بعد کھانسی پر قابو پا لیا. (١٩٨٥ ، تماشا کہیں جسے ، ٣٠). [پ : खांसिका].

کھانکر (سغ ، فت ک) امذ.
کھانکھر ، غار ، کھڈ.

روکھوں سیتی پالت بکھر
دوکھوں ہوئے دھس کھانکر

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٣ ب). [رک : کھانکھر (١) کا ایک املا].

کھانکڑ (سغ ، فت ک) صف.
سوکھا ہوا ، مرجھایا ہوا ؛ (مجازاً) کمزور ، ناتواں ، کھنکھڑ.
دائیں پہلو ایک سیاہ فام بندر کا کھانکڑ ایسا بچہ منہ بال بھینچے سو رہا تھا. (١٩٦٣ ، آبلہ پا ، ١٠٩). [کھانکھڑ (رک) کا ایک املا].

کھانکھ (غنہ) صف ؛ امذ.
خشک یا سوکھی ہوئی چیز ، کمزور ، ناتواں. چار مہینے سے دست لگے تھے سوکھ کے کھانکھ ہو گیا تھا. (١٩٨٩ ، بارش کا آخری قطرہ ، ١٥٥). [کھانکھر (٢) کی تخفیف].

کھانکھر (١) (سغ ، فت کھ) امذ.
غار ، کھڈ (جو کان یا دوسرے کاموں کے لیے کھودا جاتا ہے) (پلیٹس). [کھانکھ + ڑ ، لاحقۂ نسبت].

کھانکھر (٢) (سغ ، فت کھ) صف.
خشک درخت ، سوکھا ہوا درخت ، مرجھایا ہوا ، کھنکھڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھنکھڑ (رک) کا اشباعی املا].

کھانگڑ / کھانگڑا (سغ ، فت گ / غنہ ، سک گ) امذ.
(گھوڑ بانی) کھنکے یا آواز کا ڈر نکالنے کو نئے گھوڑے کے سامنے بجانے کا ایک قسم کا جھانج جو کھوکلے بانس وغیرہ کا بنا لیا جاتا ہے اور سدھاتے وقت گھوڑے کے پاس اچانک بجا دیا جاتا ہے (اب و ، ٥ : ٢٨). [رک : کھانکھر (١) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کھانی امث.
وہ جگہ جہاں سے معدنی اشیا برآمد ہوں ، کھان ، کان ، معدن.

دکھت تج روپ اے گوری شگفتا نت دیا ہوتی
جھلکتہ لئی تج دستی جوتی تجے جھلکے نورتن کھانی

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٩٨). یہ مثل موتر کا بھاجن ملنے کی کھانی ہے. (١٩٢٠ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ٣٦). [کھان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

کھانے امذ ؛ ج.
کھانا (رک) کی جمع اور محرف شکل ؛ تراکیب میں مستعمل

---فرعونی اَور طَرِیقَہ مَسنُونی کہاوت.
ظاہر و باطن میں فرق ہے ، خلاف معمول امور وہی ٹھیک مثل آپ پر صادق آتی ہے ... کہ کھانے فرعونی اور طریقہ مسنونی. (١٨٩٤ ، تہذیب الاخلاق ، ٣ : ١٠٢).

--- کَمانے کا ٹھیکرا امذ ؛ امث.
روزی کا وسیلہ (اوزار ، ٹھیہ ، دکان وغیرہ) ؛ (بازاری) وہ لڑکی جسے کسب کمانے کی نیت سے پالا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کَمانے کے ڈھنگ امذ ؛ ج.
(مجازاً) کسی کو بےوقوف بنا کر پیسہ بٹورنے کے ہتھکنڈے یا طریقے. اشتہار پڑھ کر ہر شخص اپنی اپنی بولیاں بولنے لگا ، کسی نے کہا میاں کھانے کمانے کے ڈھنگ ہیں. (١٩٢٥ ، عروس ادب ، ٣١).

--- کَمانے لَگنا محاورہ.
گزر اوقات کے قابل ہو جانا (جامع اللغات).

--- کو اُونٹ کَمانے کو مَجنُوں کہاوت.
کام کاج میں سست کھانے پینے میں چست ، کام چور ؛ جو نوکری چاکری نہ کرے مفت میں مال اڑائے ؛ کام چور اور سست آدمی کھانے کو ہر دم تیار ہوتا ہے اور کام سے گریز کرتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کو بِسمِ اللہ کام کو اَستَغفِرُاللہ / نَعُوذُ بِاللہ کہاوت.
کام چور ، کام سے بچنے کے لیے بہانے بازی اور کھانے کو سب سے پہلے موجود. کھانے کو بسم اللہ ، کام کو نعوذ باللہ یہ ہمارے ملک کا اثر ہے. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٨٤).

--- کو پَہلے نَہانے کو پیچھے کہاوت.
محنت سے پہلے مزدوری مانگنا (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

--- کو جَچَّہ / زَچَّہ ، کَمانے کو نَنّا / نَنھا بَچَّہ کہاوت.
کام میں سستی کھانے میں چستی ، کام چور. عورتیں عبادت میں کمی کریں تو ان کی وہی کہاوت ہے ، کھانے کو جچہ اور کام کو ننا بچہ. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٠٥).

--- کو دَوڑنا محاورہ.
بدمزاجی سے پیش آنا ، بدسلوکی کرنا ، تند مزاجی دکھانا ، بےجا طور پر ستانا.

میں جو نرمی کی تو دونا سر چڑھا وہ بدمعاش
کھانے ہی کو دوڑتا ہے اب مجھے حلوا سمجھ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٨٩). ادبار کی گھٹا ہر طرف چھائی ہوئی ہے

خون سفید ہو گیا ہے ، بھائی بھائی کے کھانے کو دوڑتا ہے . (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۲۱) . بچوں کے عید کے کپڑے بنانے کو کہا تو کھانے کو دوڑا . (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۸۰) .

--- کو سب سے پہلے موجود کام کے نام موت کہاوت.
کام چور ، کھانے کو تیار کام سے بیزار . کھانے کو سب سے پہلے موجود کام کے نام موت . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵۷) .

--- کو شیر کمانے کو بکری / بھیڑ کہاوت.
کھانے میں سب سے زیادہ کمانے میں سب سے کم ، کام چور نوالے حاضر ، کام میں پیچھے کھانے میں آگے . یہ ان لوگوں میں نہیں جن پر "کھانے میں شیر کمانے میں بھیڑ" کی مثل صادق آتی ہو . (۱۹۰۳ ، مضامینِ محفوظ علی ، ۱۱) .

--- کو مَوا ، پہننے کو اَمَوا کہاوت.
مفلسی میں ظاہری نمود رکھنا ، کھانا نصیب نہیں ہے مگر عمدہ لباس ہے (نجم الامثال ؛ محاورات ہند) .

--- کو نہ ملے خالی / کھلی ، نام کو بخت بلی کہاوت.
نام بڑا درشن چھوٹے ، نام حالات کے برعکس (نجم الامثال ؛ جامع الامثال) .

--- کو نہ ملے خیر پر نشے کو ملے کہاوت.
نشے کے عادی آدمی کو کھانے کی اتنی پروا نہیں ہوتی مگر نشے کے بغیر نہیں بچتا (جامع الامثال) .

--- کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور کہاوت.
ظاہر کچھ اور باطن کچھ ، ظاہر و باطن میں تضاد ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں . بس بس دیکھ لیا دیکھی ، تری کالی اور باون پورے اعاذ ، یہی کہتی نہیں کہ ہمکو تم سے بڑی محبت ہے ، کھانے کے دانت اور ، اور دکھانے کے دانت اور . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۹۰۱) .

دل شرق میں پڑا ہے یہ کہتے ہیں غرب کی
کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہیں
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۲۶۳) .

لوگ رکھتے ہیں اس زمانے کے
دانت کھانے کے اور دکھانے کے
(۱۹۶۰ ، موج مری صدف صدف (کلیاتِ مصطفیٰ زیدی ، ۱۰۶)) .

--- کے گال ، نہانے کے بال چھپے نہیں رہتے کہاوت.
عیش و آرام کی حالت چھپی نہیں رہتی (محاوراتِ ہند ؛ نوراللغات) .

--- کھیلنے کے دن امذ ؛ ج.
بے فکری کا زمانہ ، بچپن اور لڑکپن کا زمانہ ، عنفوانِ شباب کا زمانہ ، عیش و آرام کا زمانہ .

ابھی تھے کھانے کھیلنے کے دن
تھا فقط سترہ برس کا سن
(۱۸۸۷ ، منیر شکوہ آبادی (نوراللغات)) .

--- میں چٹنی ، پلنگ پر نٹنی کہاوت.
چٹنی کھانے کو مزے دار بنا دیتی ہے اور نٹنی کی ادائیں دل فریب ہوتی ہیں (جامع الامثال) .

--- میں شرم کیا اور گھونسوں میں اُدھار کیا کہاوت.
بے تکلف ہو کر کھانا چاہیے اور لڑائی میں وار کرنے میں جھجکنا نہیں چاہیے (جامع الامثال) .

کھاوڑا (سک و) صف (قدیم) .
کھا جانے والا ، بہت کھانے والا ، کھاؤ .

جگا جوت جگ جھاتپ جگ باوڑا
طبل دیس دیوتیاں نہ جگ کھاوڑا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹) . [کھا - کھانا (رک) + وڑا ، لاحقہ تصغیر] .

کھاوَن (ف و) امذ.
عہد مغلیہ میں رائج ایک سکّہ جو روپے کا دسواں حصّہ ہوتا تھا . سولہ یا بیس پن کا ایک کھاون اور دس کھاون کا ایک روپیہ ہوتا ہے . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۶۴) . [مقامی] .

کھاوے : --- کھائے .
کھانا (رک) کا فعلِ مضارع ؛ مرکبات و محاورات میں مستعمل .

--- بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح کہاوت.
باوجود اچھا اور زیادہ کھانے کے دبلا پتلا ہے ، بہت کھاتا ہے لیکن فربہ نہیں ہوتا (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- پان ، ٹکڑے کو حیران کہاوت.
تن پہ نہیں لتہ پان کھائیں کے البتہ ، مفلسی میں بڑا مزاج ؛ غریبی میں شوقین اور غربت میں امیروں کی ریس کے موقع پر کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- تو آوے کہاوت.
کچھ امید ہو تو اطاعت کرے ، فائدہ کی امید ہو تب ہی کوئی کسی کے پاس آتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال) .

--- جیسے بکری ، سوکھے جیسے لکڑی کہاوت.
رک : کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- چنا ، رہے بنا کہاوت.
کھانے پر کم خرچ کرنے سے آدمی امیر ہو جاتا ہے ؛ چنا کھانے والا طاقتور ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- گھوڑا یا کھاوے روڑا کہاوت.
گھوڑے اور مکان پر بہت خرچ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- موٹ ، توڑے کوٹ کہاوت.
موٹھ کھانے والا بہت طاقتور ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

---مونگ رہے اونگ کہاوت.
کمزور غذا کھانے والا ، کمزور ہی رہتا ہے ؛ جیسی غذا ویسی ہی طاقت اور اثر ؛ مونگ کھانے والا سست ہو جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال ؛ محاورات ہند).

کھانڈ (فت ھ ، سک ن) امذ.
ایک قسم کی سیدھی دو دھاری تلوار جس کا آخری حصہ مثلث نما ہوتا ہے ، کھانڈا ، سروہی ، تیغہ ، کھانڈ ... بھالا یہ سب سرے (زور پر ہیں) (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲). [کھانڈا (رک) کا ایک املا].

کھاؤ (و مع) صف.
۱. بہت کھانے والا ، پُرخور ، پیٹو. یہ ہمارا بیٹا گردن کش اور مکرا ہے ہرگز ہماری بات نہیں مانتا ہے ، بڑا ہی کھاؤ اور کبفی ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۰).

جتنے اوروں میں ہیں کھاؤ اتنے ہی واں ہیں کماؤ
یاں کماؤ ایک ہے تو کھانے والا قافلا

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۹۹). ایسا لالچی کھاؤ باتوف بے وقوف فرانسیسی میں نے کم دیکھا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۰۸). ۲. رشوت لینے والا ، رشوت خور. میرا انچارج برہمن ... یہ باطن بڑا پاپی ، بڑا کرودھی بڑا فطرتی اور بڑا کھاؤ تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳). [کھانا (رک) سے اسم فاعل].

---اُڑاؤ (---ضم ا ، و مع) صف.
فضول خرچ ، بے تحاشا خرچ کرنے والا. مرنے کے بعد ان کی کمائی یا تو زمین ہی میں رہتی ہے یا کسی کھاؤ اڑاؤ کے ہاتھ لگتی ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۶۰). [کھاؤ + اُڑاؤ (اُڑانا (رک) سے اسم فاعل)].

---پیر (---ی مع) صف.
بہت کھانے والا ، پیٹو ، کھانے کا میت ، بسیار خور. سولو سب سے زیادہ بےصبرا اور کھاؤ پیر تھا. (۱۹۳۰ ، پریوں کی ہنڈیا ، ۲). ان کے دوستوں میں کوئی چھچھورا ، کھاؤ پیر ، اول جلول اور کھنادڑ قسم کا انسان نہ تھا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۹). [کھاؤ + پیر (رک)].

---کِھلاؤ (---کسر کھ ، و مع) صف.
جو اپنے پر بھی مال خرچ کرے اور دوسروں پر بھی ، اوروں کو مال کھلانے والا ، سخی (ماخوذ : نوراللغات). [کھاؤ + کِھلاؤ (کھلانا (رک) سے اسم فاعل)].

---گُھپ (---ضم گھ) صف.
بالکل ہڑپ کر جانے والا ، کھا کر ڈکار نہ لینے والا. چند مرکبات ... ملاحظہ ہو : منہ پھٹ ... کھاؤ گھپ ... گھن چکر وغیرہ وغیرہ. (۱۹۳۳ ، منشورات کیفی ، ۴۳). [کھاؤ + گُھپ (رک)].

---میت (---ی مع) صف.
کھانے پینے کا دوست ، مطلب کا یار ، خود غرض (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

کھاؤ (و مع) امر.
کھانا (رک) کا فعل امر ؛ مرکبات و محاورات میں مستعمل.

---پیو گھر آپنے ، رہو ہمارے ساتھ / سنگ کہاوت.
خرچ اپنا کرو اور کام ہمارا کرو ، خود غرض آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو کام نکال لیتا ہے مگر دیتا دلاتا کچھ نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تو کدّو سے ، نہ کھاؤ تو کدّو سے کہاوت.
(عو) یہی ہے کھاؤ تو نہ کھاؤ تو یعنی کھاؤ یا نہ کھاؤ ہمیں کچھ پروا نہیں (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---مَن بھاتا ، پہنو جگ بھاتا کہاوت.
کھانا اپنی پسند کا اچھا ہوتا ہے اور کپڑا دوسرے کی پسند کا ؛ کھانا اپنی مرضی کے مطابق کھانا چاہیے اور پہننا فیشن کے مطابق چاہیے.

کھاؤ پیو من بھاتا
پہنو سب تم جگ بھاتا

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۷).

کھاؤنا (سک و) ف م (قدیم).
رک : کھانا.

نہ کھاوے کدھیں ماس توں گائے کا
جیسے سیس پستک ہوا رائے کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

لگیا اوس کے نزدیک جیوں آونے
سگیا پنگڑیاں سوں اوسے کھاونے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۹). [کھانا (رک) کا قدیم املا].

کھاؤں کھاؤں (و مع ، مغ ، و مع) امث.
۱. ڈرانے دھمکانے یا غصہ ظاہر کرنے کے وقت دانت کچکچا کر نکالی جانے والی آواز ، غراہٹ. لوںڑیوں کی کھاؤں کھاؤں سن کر راستہ کا کلیجا دہلا جاتا تھا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۵۲). ۲. تکا فضیحتی ، تو تو میں میں دنگا فساد. اپنی بےجا خواہشوں ، نفسانیتوں اور خواہ مخواہ کی کھاؤں کھاؤں سے زقن مار کر آگے نکل جانا ... اعلیٰ مقصد حیات ہے. (۱۹۰۰ ، مقتضیات قاری ، ۹). [حکایت الصوت].

--- کرتا ہے فقرہ.
بہت غصے میں بھرا ہے (محاورات ہند ؛ نوراللغات).

کھائی (۱) امث.
۱. گہرا گڑھا ، کھڈ.

وہاں پر لکڑیاں صحرا سے لا کر
کسی کھائی میں اب رکھنا چھپا کر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۸). اس پہاڑ کو میری پیٹھ پر رکھ دو تو میں اسے فوراً بہت دور لے جا کر کسی کھائی میں ڈال دونگا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۶۸). مخبر ملٰی ایک لمحے کے لئے سوچ میں پڑ گئے ، ایسا محسوس ہوا جیسے مگرمچھ اور کھائی کے درمیان پھنس گئے ہوں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۸).

۲. قلعہ اور شہر پناہ یا باغ وغیرہ کے گردا گرد کھودا ہوا گڑھا ، خندق.

نہیں مقدور کوئی کھائی سے باہر نکلے
بسکہ ہے شہر کا ہر خرد و کلاں پھیرے میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲). ہیشہ سے سد نگر ... اس تین ہزاری باغ کی مشرقی کھائی تھی. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷۶). پہاڑوں کے حصار ندیوں کی کھائیاں کوئی رکاوٹ اس عالی حوصلہ سپہ سالار کو بڑھنے سے نہ روک سکی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۵۳). ۳. گڑھا جو عمارت کی بنیاد ڈالنے کے لیے کھودا جائے . کھدائی کرنے والے مزدور تقریباً نصف گہرائی تک بنیادوں کی کھائیاں کھود کر چلے گئے تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۸). [س : کھاتکا खातिका].

---پھلانگ (---فت پھ ، غنہ) امث.
(ورزشی کھیل) ایک میدانی کھیل جو گڑھے نالے خندق یا کھائی کو پھلانگنے کی مشق کے لیے کھیلا جاتا ہے ، گھوڑے پر سوار ہو کر بھی یہ مشق کی جاتی ہے (ا ب و ، ۸ : ۱۰۱). [کھائی + پھلانگ (رک)].

کھائی (۲) امث.
کھانا (رک) کا حاصل مصدر نیز ماضی مونث ؛ مرکبات و محاورات میں مستعمل.

---بھلی کہ مائی کہاوت.
کھانا ماں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے ، ماں کی محبت نہیں بلکہ اس کے نازونعم کی محبت ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---پکائی (---فت پ) امث.
کھانا پکانا ، خور و نوش کا سامان تیار کرنا ، طعام ، اشیائے خور و نوش کی تیاری. کل کے واسطے کچھ روٹیاں اور کھائی پکائی کا سامان ہے. (۱۹۳۰ ، حکایات رومی ، ۲ : ۱۸). [کھائی + پکائی (پکانا (رک) کا حاصل مصدر].

--- کھلائی (--- کس کھ) امث.
دعوت و ضیافت ، خاطر مدارات ، کھانا پینا ، طعام اور لوازمات، رہن سہن. بی بی کو ، نکاح کرے تو مہر بہت دینا پڑتا ہے اور اس کے کھائی کھلائی کے اخراجات بہت لگتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۰۲). [کھائی + کھلائی (کھلانا (رک) کا حاصل مصدر ، بطور تابع].

--- کھیلی (---ی مع) صف مث.
چالاک ، عیار ، حرافہ ، جنسی معاملات میں آزمودہ کار (عورت) ، کھلاڑ، او ہوپلے منہ والی ، ڈھڈو اور کھائی کھیلی ... او سال خوردہ ترکھل. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۰). انھوں نے تین مرتبہ کی بھاگی ہوئی اور دو دو پیٹ گرائے ، کھائی کھیلی لونڈیاں ، کنواری کنیا اور ستی سیتا بن کر بیاہ رچائی تھیں. (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۳۷). [کھائی + کھیلی (کھیلنا (رک) کا فعل ماضی مونث].

---مغل کی تھری (طاہری) اب کہاں جانے گی بھٹری / باہری کہاوت.
مال دار کے نمک کا بڑا لالچ ہوتا ہے یا وہ شخص اسی چاٹ پر لگا ہوا ہے کہ اب کہیں جا نہیں سکتا. چلو بیٹھو سسرال سے میکے میں جا چکیں یہ وہی مثل ہے، کھائی مغل کی تہری اب کہاں جانے کی بہری یہ تو بادشاہوں کا کارخانہ ہے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۸۰).

کھائے امذ ؛ ج.
کھانا (رک) کا فعل مضارع اور ماضی مذکر کی جمع ؛ مرکبات و محاورات میں مستعمل.

---بکری کی طرح ، سوکھے لکڑی کی طرح کہاوت.
بہت کھانے کے باوجود لاغر رہنے والے کی نسبت کہتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بیٹھنا محاورہ.
ہڑپ کر جانا ، ختم کر دینا ، دبا لینا.

بڑے سخی ہیں بھرا گھر لٹائے بیٹھے ہیں
ہم اپنے سارے عزیزوں کو کھائے بیٹھے ہیں

(۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۶۱).

---پان ، ٹکڑے کو حیران کہاوت.
مفلس تاہم فضول خرچ ، تن پہ نہیں لتہ پان کھائیں کے البتہ (ماخوذ : فرہنگ اثر).

---پر کھایا ، وہ بھی گنوایا کہاوت.
زیادہ حرص کرنے والا آدمی اصل سرمایہ بھی کھو دیتا ہے (نجم الامثال ؛ نوراللغات).

---تو پچھتائے ، نہ کھائے تو پچھتائے کہاوت.
شادی بیاہ کے بارے میں کہتے ہیں ، جو کرے وہ پچھتائے جو نہ کرے وہ بھی پچھتائے ، کسی طرح انسان کی تسلی نہیں ہوتی ہے ، یہ مثل بور کے لڈو کے ساتھ بھی استعمال ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تو منھ لال ، نہ کھائے تو منھ لال کہاوت.
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو جرم کرے یا نہ کرے ہر حالت میں الزام اسی پر لگایا جائے ، بدنام شخص کوئی قصور کرے یا نہ کرے الزام اسی پر آتا ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---جانا محاورہ.
۱. تباہ کرنا ، برباد کرنا ، نیست و نابود کرنا ، کتا جھبی ہونا.

کیا دیکھتا ہے وہ دنیا میں نفرت کا نشان ٹھہراتا ہے
انسان کا انسان دشمن ہے ایک ایک کو کھائے جاتا ہے

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۵۳). یا تو ایک کو ایک کھائے جا رہا تھا یا یہ صورت ہو گئی کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پینے لگے تھے. (۱۹۹۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۶). ۲. ستانا، تنگ کرنا ، پریشان کرنا.

مجھے کھائے جاتے ہیں اب طعنے دے دے کر
میرے حال پر تھے جو غم کھانے والے
(۱۹۰۵ ، داغ (محاورات داغ ، ۳۱۰)) . دن میں وہ چھوٹی
اماں کھائے جاتی ہیں،اس لئے میں ان سے الگ ہو جاتی ہوں.
(۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۹). **۳. بیقرار کرنا ، بے چین کرنا.**
شیرانی نے جوں توں کر کے کھانا پکایا اور محلہ میں نکل کھڑی
ہوئی نوواردوں کا حال احوال جاننے کی فکر اُسے کھائے جا
رہی تھی. (۱۹۶۷ ، جوتھی دنیا ، ۱۰). **۴. نوچا کھسوٹی کرنا ،**
تو تکار کرنا ، آپا دھاپی کرنا.

دیکھنا رشک اس کی محفل میں
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۰). **۵. غیظ و غضب سے دیکھنا ،**
ڈرانا ، خوف و ہراس پیدا کرنا.

اوس تُرک کی محفل میں ہے کیوں جسم میں رعشہ
ایسا تو کوئی کھائے بھی جاتا نہیں مجھ کو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور)، ۱۷۹) . گویا آنکھوں
کے رستے کھائے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، **محصنات** ، ۲۳).

یہ جان فروز مناظر کہ دل لُبھاتے ہیں
بچھڑ گیا ہوں کسی سے تو کھائے جاتے ہیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۰). **۶. کھلانا ، گھلانا ، گلا دینا.**
اس رنج نے جو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا ، سیّد صاحب
کو نڈھا دیا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۱). **۷. اثرانداز ہونا ،**
کھپ جانا. یہ سادگی بھی کھائے جاتی ہے ، لاکھ لاکھ بناؤ
دیتی ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۰۸).

---جیسے بکری، سُوکھے جیسے لکڑی کہاوت.
کھانا پینا انگ نہیں لگتا (فرہنگ اثر).

--- (کھائیے) دل بوڑ، لڑیے / لڑائیے ، سَر پھوڑ کہاوت.
دونوں باتوں میں کمی نہ کرے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---ڈالنا محاورہ.
کھائے جانا ، پریشان رکھنا ، مصیبت میں مبتلا کرنا.

دانت اور بھی کھائے ڈالتے ہیں
ہونٹوں کو چبائے ڈالتے ہیں
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۰).

---کے گال / کا مُنہ اَور نہائے کے بال نہیں چھپتے کہاوت.
آسودگی اور خوش حالی کی حالت چھپی نہیں رہتی.

کھائے کا منہ نہ نہائے کے کبھی چھپتے ہیں بال
خود بتا دیتی ہے یہ اپنی صفائی صورت
(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۴).

--- کھائیے / مَن بھاتا اَور پہنیے / پہنیے جگ بھاتا کہاوت.
کھانا اپنی پسند کا اچھا ہوتا ہے اور کپڑا دوسرے کی پسند کا،
لباس زمانے کی روش کے مطابق ہونا چاہیے. نئی اردو ہوں پر جان
دیتے ہیں، سہم کے بیچ کھانے کا عشق ہے کھائیے من بھاتا
اور پہنیے جگ بھاتا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۰). ان کو
جس طرح آرام ملتا اسی طرح رہتے،جی چاہتا پہنتے نہ جی چاہتا
نہ پہنتے البتہ جب باہر جاتے تو کھائیے من بھاتا پہنیے جگ
بھاتا پر عمل کرتے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۰۷).

---نہ کھلائیے خالا دیدوں آگے آئیے کہاوت.
جو کھائے نہ کھلائے لیکن اظہار محبت میں مبالغہ کرے اس کی نسبت کہتے ہیں ؛ مراد : کنجوس ، بڑا بخیل (ماخوذ : نجم الامثال ؛ محاورات ہند).

کھائیں (ی مج) امث.
رک : **کھائی(۱)**. اسی کے نیچے کھائیں میں پانی بھرا ہوا
تھا جس میں اوپر کے آسمان کا عکس نمودار تھا. (۱۸۸۹ ،
نرگسی تمدن ، ۲۴۴). بارے بڑی دوا دوش کے بعد ایک باغ کی
کھائیں میں سبزہ چرتے دکھائی دیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ،
دھوکا ، ۶۹). [کھائی (۱) کا انفی املا].

کھائیں (ی مج) امر.
کھانا (رک) کا فعل مضارع صیغہ جمع ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بکری کی طَرح سُوکھیں لکڑی کی طَرح کہاوت.
بہت زیادہ کھانا اور پھر بھی کمزور اور دبلا رہنا ؛ قب: کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح . یہ بکرا باوجود جوع البقر
ہونے کے ہمیشہ لاغر نظر آتا ہے مثل سچ ہے کھائیں بکری کی
طرح سوکھیں لکڑی کی طرح. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۵ : ۳).

---پئیں گھر اَپنے ، رہیں خِضر کے پاس / گھاٹ کہاوت.
مفت میں کسی سے خدمت لینا (نجم الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---تو کھی سے نہیں تو جائیں جی سے کہاوت.
ضدی اور ہٹیلے آدمی کے متعلق کہتے ہیں ، ہو تو اچھا ہو نہیں تو بھوکا مرنا منظور . آپ زندم جہاں زندم آپ مُردم جہاں مُردم
کھائیں گے گھی سے نہیں تو جائیں گے جی سے. (۱۹۶۷ ،
اجڑا دیار ، ۳۷).

---(گے) کسی کا گائیں (گے) کسی کا / کو کہاوت.
احسان کوئی کرے اور شکرگزاری کسی کی کریں (نجم الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---نانا کے روٹے / ٹکڑے کھلائیں گے دادا کے پوتے کہاوت.
احسان کوئی کرے نام کسی کا ہو ؛ حق ناشناس ، احسان فراموش (فرہنگ اثر ؛ نجم الامثال).

کھائیے بڑیاں ٹانگیں رہیں کھڑیاں کہاوت.
مقوی غذا کھانی چاہیے (نجم الامثال).

کھایا امذ ؛ صف.
کھانا (رک) کا فعل ماضی یا حالیۂ تمام ؛ مرکبات میں مستعمل.

ـــ اُگلنا ف م ؛ محاورہ.
قے کرنا ، راز کی بات ظاہر کرنا.

غم جو کھایا ہے کیا کہوں تجھ سے
میں یہ کھایا اوگل نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۸).

ـــ بڑی کہ سایا کہاوت.
کھانا اچھا یا روپیہ جمع کرنا ، دولت کی بڑائی اور برتری ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

ـــ پیا (ـــ کس پ) امذ.
خوراک ، غذا ، نوش کیا ہوا کھانا پینا ، ہضم کیا ہوا.

غم عشق سے ہے مری آبرو
صفی اس کا کھایا پیا چیز ہے

(۱۹۶۸ ، فردوس صفی ، ۱۹۱). [کھایا + پیا (پینا (رک) کا فعل ماضی یا حالیۂ تمام) بطور تابع].

ـــ پیا اُگل دینا ف م ؛ محاورہ.
قے کرنا ؛ چھپایا ہوا یا عمر بھر کی کمائی پیش کر دینا ، سب کچھ بتا دینا یا ظاہر کر دینا.

یہ خلفشار حشر کا منظر سے کم نہیں
کھایا پیا تمام زمیں نے اگل دیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۷).

ـــ پیا اُگلوانا محاورہ.
نکلوا لینا ، پائی پائی وصول کرلینا ، سب راز پوچھ لینا یا معلوم کرلینا. بہن یہ خط تو ایسے ہیں کہ منٹ بھر میں مولوی صاحب کا کھایا پیا سب اگلوا لوں گا. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷: ۹۵).

ـــ پیا اَنگ لگا فقرہ.
جو خرچ کیا اس سے فائدہ ہوا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ پیا اَنگ نہ لگنا محاورہ.
غذا کا جزو بدن نہ بننا (نوراللغات).

ـــ پیا جِسْم (ـــ کس پ ، ج ، سک س) امذ.
صحت مند جسم ، پلا کلا بدن. کھایا پیا جسم اب ہڈیوں کا ڈھانچا تھا. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۲ : ۸۶). [کھایا پیا + جسم (رک)].

ـــ پیا نِکالْنا محاورہ.
خوب پیٹنا یا ایسی محنت لینا جس سے آدمی بہت زیادہ تھک جائے (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

ـــ پیا نِکَل جانا محاورہ.
کمائی ختم ہو جانا ، نقصان ہو جانا. ان بے چاروں کا سارا کھایا پیا کسی نہ کسی صورت سے نکل جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۸).

ـــ سو اَپْنا ، رَہا سو بیگانہ کہاوت.
انسان جو خرچ کرے اس کا اپنا ہوتا ہے ، اس کے مر جانے پر دوسرے اس کا مال کھائیں گے ، خرچ کریں گے (محاورات ہند).

ـــ سو کھویا کہاوت.
(خرچ کیا ضائع ہوا) خیرات کرتے تو بہتر ہوتا ، کام آتا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

ـــ مُنْھ نَہائے بال نَہیں چُھٹتے کہاوت.
خوش حالی نہیں چھپتی (نوراللغات).

ـــ ہُوا اُگلنا پَڑا فقرہ.
جو رقم مار لی تھی وہ دینا پڑی (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

کَھب (فت کھ) امذ.
۱. (اَ) (دکن) شکن ، پیچ ، خم ، گھونگھر.

کُھب کُھب رہی ہے من میں تری زلف کی کھب کھب
مج جیو کے گلے میں پڑیا ہے طوق غضب

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۱).

پیاری ہے نازک کلی ہوں جیسے کی
تو ریشم تھے آلے ہیں بالاں کے اس کھب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۸).

ہر شے یہ جیو دوڑا کے میں دیکھیا تو لذت نیں لگی
کوئی چیز نیں لگتی مجھے تجھ زلف کے کھب سوں لذیذ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۸). (اا) جھری (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
۲. خم ، لپیٹ ، گھیر.

یاد کر کے جامہ زیبوں کی چنے دامن کا کھب
ہاتھ دوڑاتا ہوں وحشت سے بیاباں کی طرف

(۱۸۴۷ ، تاباں ، د ، ۲۳). اور چاہیئے کہ اس کے لگانے میں پھندوں کی عجب دھار مکھیں ہڈی کے کھب میں ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۰۸). ۳. علامت ، نشان ، لکیر (ماخوذ : جامع اللغات). [مقامی].

ـــ دار صف.
۱. شکن درشکن ، پیچ و خم والا ، گھونگھریالا ، لہریا.

عشق پیچ میں لید بھنوں کے ڈال
سنبل سج لے لیلی کے کھب دار بال

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۷). ۲. تہہ دار ، گہرا ، گڑھے دار ، گھیر والا. اور وہ سامھنے وار کھب دار یعنی مقعر اور پیچھے تیغ تا یعنی محدب ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۹۰). ۳. جس پر کسی قسم کی لکیریں یا نشان پڑے ہوں ، نشان والا. ایک طرف سانڈنی سوار ... سیرتی کھب دار پشتوں پر. (۱۹۰۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۳). [کھب + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

کَھبّا (۱) (فت کھ ، شد ب) صف مذ (مث : کھبی).
۱. بایاں ، الٹا ، الٹے ہاتھ کی طرف کا (دایاں کی ضد). کھبا بکل عجیب بے ڈھنگے پن سے مارے ... آن ، سلام کر بیٹھ گئی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). دن بھر وہاں رہ رات کو جک کی طرف نکل جا کھبے ہتھ کو ہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۰۷). ۲. بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا ، کھبو (سجا کی ضد). سوسائٹی اس کو مطعون کرتی ہے ، بیں ہتھا ، الٹا لیڑا ، کھبا اور نہ جانے کن کن خطابوں سے وہ مخاطب کیا جاتا ہے کیوں ؟ (۱۹۳۵ ، الناظر ، تاریخ (صلائے عام ، ۱۰۳۵)). [س : ہن ؛ قب : سوی सव्य].

کَھبّا (۲) (فت کھ ، شد ب) امذ.
کھمڑا ، قصبہ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۹)۔ [مقامی].

کَھبالا (فت کھ) صف مذ.
پُرشکن ، گھونگربالا ، پیچ دار.

کھبالے بال میں صورت سہاتی تج دے روشن
تیا پرکاش تس مہائے کنس مشعل نہیں دیکھیا
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳).

او کھبالے بال اگر پھناں سوں فارغ بال ہیں
ہم تو اپنے ست یہ ہیں کرتے ہیں ہر کھب کوں سلام
(۱۷۱۰ ، بحری ، ک ، ۱۶۶). [کھب (رک) + الا ، لاحقۂ صفت].

کُھباوَٹ (ضم کھ ، فت و) امث.
کُھب جانا ، موزونیت ، مطابقت ، رچاؤ. سُروں کی ملاوٹ ، ٹٹ کی کھباوٹ ... گویا ہر تان کے ساتھ جی اور جان کا آنا اور جانا تھا. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵۳). [کُھبنا (رک) کا حاصل مصدر].

کُھبْ جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **چبھ جانا ، گڑ جانا ، جم جانا ، گُھس جانا.**

جب لڑے ہیں وہ نگہِ عاشقِ دلگیر سے
چبھ گئی ہیں برچھیاں سی کُھب گئے ہیں تیر سے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۹).

اترتے جاتے ہیں دل میں کُھبے جاتے ہیں نظروں میں
خدنگِ نازِ پنہاں رازِ پنہاں ہوتے جاتے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷۸). نوکیلے پتھر میرے جسم میں کھب گئے ہیں. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۷۸). ۲. **نقش ہو جانا ، سما جانا ، بس جانا ، مرتسم ہو جانا.**

دل بیچ کھب گیا ہے تیری کمر کا کسنا
پنکھے کے آنچلوں کا یہ اس طرح اوڑسنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

اب تو جو ہوئی ہو سو ہو قائم
کھب گئی جی میں اس جوان کی طرح
(۱۷۹۵ ، قائم ، ۵ : ۳۸).

کھب گیا چشمِ صنم کا جو خمار آنکھوں میں
پی گیا خوب سا پھر کھہ کے بہار آنکھوں میں
(۱۸۳۶ ، واسوخت ، امانت ، ۷).

کھب گئی جس آنکھ میں تو مثلِ نور
بدنگاہی سے رہی وہ آنکھ دور
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۸).

ہر طرف ہیں سیم و زور کی دلدلیں
کیوں نہ کھب جائیں سیاست میں ادیب
(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۱۸۰). ۳. **پسند آنا ، اچھا لگنا ، بھا جانا.**

کھب گئی آنکھوں میں کل جلوہ نمائی تیری
مجھکو کیا جانے کہ کیا بات خوش آئی تیری
(۱۸۷۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۰).

اس قدر کھب گئی ہے تیری سنہری رنگت
اے پری اب تو سہانا نہیں زر آنکھوں میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵). کون نہیں جانتا کہ لوگ اس کے رنگ و روپ کی تعریف کریں کون دوسروں کی نظر میں کھب جانا نہیں جانتا. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۵). نور بابا کی بات میرے دل میں کھب گئی. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۰۳).

کَھبَر (فت کھ ، ب) امث.
(سوقیانہ) خبر. دھوبیوں کا چودھری ... بولا کپڑے بنا رہا تھا کہ کھبر ملی بھاگا آ رہا ہوں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۰۸). تم کا کچھ کھبر ہے کہ آج کون دن ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۷).
[خبر (رک) کا بگاڑ].

کَھبڑ کَھبڑ (فت کھ ، ب) امث ؛ م ف.
سر کھجانے کی آواز ، زور زور سے سر کھجانا. تیرا کھبڑ کھبڑ سر کھجانا بدن توڑتی اٹھی . (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۲) ، ہاں ، ہاں بیٹا، وہ اپنا سر کھبڑ کھبڑ کھجانے لگی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۳). [حکایت الصوت (ذہنی)].

کَھبَّل (فت کھ ، شد ب بفت) امذ.
(کاشت کاری) ایک باریک اور نرم گھاس ، دوب. اب صاحبانِ عالیشان نے اس چبوترہ پر تمام گھاس کھبل لگوایا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۹۳). لوسن کو سب سے زیادہ نقصان کھبل گھاس سے پہنچتا ہے. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۵۰۵). [مقامی].

کُھبَن (ضم کھ ، فت ب) امث.
پھنس جانے کا مقام ، کُھبنے یا گھسنے کا مقام ؛ (مجازاً) بھنور ، گرداب. ایک سوداگر مرید آپ کا واسطے تجارت کے عرب کو جاتا تھا بحر اسود میں جہاز پر متاع اس کا کسی کھبن میں پھنس گیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۳۹). [کُھبنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

کُھبْنا (۱) (ضم کھ ، سک ب) ف ل.
۱. رک : **کُھب جانا ؛ چبھنا ، گڑنا ، گُھسنا.**

اچت جوں کہ مغرب میں دسنے لگیا
شفق جتا دامن میں کھبنے لگیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۸).

فغاں طوقِ محبت کیا مبارک ہو گیا تجکو
گلے میں کھب رہی ہیں آہ سب زنجیر کی کڑیاں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۵).

جھکی کچھ کہ جی میں چبھی سیھی ہلی ٹک کہ دل میں کھبی سیھی
یہ جو لاگ پلکوں میں اس کے ہے نہ چھری میں ہے نہ کٹار میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۱).

قبضہ خنجر کا ہے اپنے قوی پنجے میں
اور سینوں میں تمہارے ہو کھبا پھل اس کا
(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۷۰). نیلی برف کی کرچیاں تیز رفتاری سے اس کے بازو میں کھبنے لگیں. (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۷۵). ۲. **نشنا ، سمانا ، گُھلنا ملنا ، گھر کرنا.**

نظارہ جو کیا میں تجھ مبارک حسن کا موہن
کھبا مجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آ کر
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۸۴).

کھبا چمن میں کل ایسا وہ یار آنکھوں میں
نظر سے گر گئی اپنی بہار آنکھوں میں
(۱۸۳۸ء ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۸).

دید کے قابل ہے ان کافر بتوں کا رنگ روپ
کھب چکی ہے جس میں بارش ڈس چکی ہے جس کو دھوپ
(۱۹۳۶ء ، نقش و نگار ، ۴۸). آخر وہ میرے من میں اس طرح کیوں کھبا چلا جا رہا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، اور انسان مر گیا ، ۱۰۸). **۳. پسند آنا، اچھا لگنا ، بھانا.**

کُھب کُھب رہی ہے من میں تری زلف کی کھب کھب
سج جیو کے گلے میں پڑیا ہے طوق غب غب
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۵۱).

زمیں کھب گئی اس کی رنگیں ادا
فلک نے زمیں کو دوشالا دیا
(۱۷۸۳ء ، میر حسن ، مثنوی ، ۱ : ۲۶۴).

کسی خوب کی دل میں کھبتی نہ آن
نہ ہوتے جہاں میں اگر پھول پان
(۱۸۰۵ء ، آرائشِ عفل ، افسوس ، ۴۴).

کسے دے ترجیح کس پہ کوئی کھبی ہے آنکھوں میں جامہ زیبی
کسی کی پوشاک ہے شہاتی کسی کا ملبوس اگرئی ہے
(۱۹۳۷ء ، عروسِ فطرت ، ۹۳). **۴. سجنا ، زیب دینا ، موزوں ہونا.**

جو دیکھنا تو مست ہے بی کالا پانی یا گلاب
جو دیکھنا شیشانچ سوں پر یک تو کھب کھبتا ہے طاق
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲).

چلو یونہی سہی مرتے ہیں اپنی موت سے عاشق
تمہارے سن پہ کھبتا بھی نہیں بیداد گر ہونا
(۱۹۰۵ء ، دیوان انجم (نوراللغات)). [س : کشُھ क्षुभ].

کُھبنا (۲) (ضم کھ ، سک ب) صف مذ (مث : کُھبنی).
کھب جانے والا ، دل میں گھر کرنے والا ، طرح دار. اس وقت کیا جانے کسی موئی کھبتی کی بغل سے آئے ہو. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۴). [کھب (کُھبنا (رک) کا امر) + نا ، لاحقۂ فاعلی].

کُھبونا (ضم کھ ، و مج) ف م.
چبھونا. اپنی کمر سے برچھی نکال کے مارے غصے کے دیوانہ وار شیر کے پیٹ میں پوری کھبو دی. (۱۹۰۸ء ، خیالستان ، ۳۵). انہیں لگا ہوگا جیسے اس کے ہاتھ میں بڑی سی سرنج ہے جسے اس نے بازو میں کھبویا ہے. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۰۳). [کُھبنا (رک) کا متعدی].

کَھبی (فت کھ ، شد ب) امث.
وہ عورت جسے بائیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو ، چپ دست (فرہنگِ آصفیہ). [کَھبا (رک) کی تانیث].

کَھبیل (فت کھ ، ی مج) امث.
اصل میں ملاوٹ ، نسل میں خلط ملط ، خاندان میں ملاوٹ. اس خاندان میں کھبیل کبھی نہ ہوئی. (۱۹۵۰ء ؟ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۱۳۰). ان کی ذات میں ظاہر ظہور کھبیل ہے ان کے پردادا نے میراسن کر لی تھی اس سے نسل چلی. (۱۹۶۳ء ، نور مشرق ، ۱۸). [کھب (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

کَھبیلا (فت کھ ، ی مج) صف مذ (مث : کھبیلی).
شکن در شکن ، خمدار ، گھونگھریالا.

کھبیلی زلف دیدیاں کے نظر کوں بیچ بھاتو ہے
کہ بھویے کشتی جیوں موجاں طمانچے ہور سیلی سوں
(۱۵۲۸ء ، مشتاق (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ : ۳۶)). [کھب (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت مذ کر].

کَھپ (۱) (فت کھ) امث.
۱. خلل ، کھنڈت ، فساد.

بے تکے انداز میں بالکل الل ٹپ کیجیے
کام اپنے جن سے ڈالی جا سکے کھپ کیجیے
(۱۹۷۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۸). **۲. شور و غوغا ، ہنگامہ.**

کھپ کرتی ملی جو بیتا
میں بھتیں اس لک کیتا
(۱۵۳۳ء ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۳۰). اف : ڈالنا ، مچانا ، مچنا ، ہونا. [ہن].

--- کَھپڑ (---فت کھ ، پ) امث.
شور و غل ، ہنگامہ. ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے اس گزرگاہ کھالے میں زیادہ آدمی ہوں اور بہت کھپ کھپڑ مچے. (۱۹۸۹ء ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۵۵). اف : ڈالنا ، مچانا ، مچنا ، ہونا. [کھپ + کھپڑ (تابع)].

کَھپ (۲) (فت کھ) امذ.
ایک خودرو پودا جس کی چھال سن کی طرح استعمال کی جاتی ہے. جن کے تنے یا پتلی ڈالیاں استعمال کی جاتی ہیں ، حسبِ ذیل بہت اہم ہیں ... کھپ ، لال جھا. (۱۹۰۷ء ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۶). کھپ ایک خودرو پودے کی صورت میں اُگتا ہے. (۱۹۶۹ء ، زندگی ، لاہور ، ۵ دسمبر ، ۳۴). [مقامی].

کَھپاٹ (فت کھ) صف.
بوڑھا ، بوڑھی ، عمر رسیدہ. لکانہ کھپاٹ پرانی جادوگرنی ہے مگر وہ بھی گھبرائی. (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۱۱). [کھاپٹ / کھپٹ (رک) کا عرف].

کَھپاچ (فت کھ) امث.
۱. بانس کا لکڑا ، پھانس. دلوں پر فتنوں کے اک دوسرے کے بعد آنے کو تشبیہ چٹائی کی کھپاچوں سے دی ہے. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان ، ۱۰۳). غلیل ... بانس کی کھپاچ کے دونوں سروں پر تانت باندھ کر تیار کی ہوئی ایک کمان کو کہتے ہیں جس میں غلہ رکھ کر نشانے پر مارا جاتا ہے. (۱۹۸۸ء ، اردو ، کراچی (جولائی تا ستمبر) ، ۶۴ ، ۳ : ۱۰۸). **۲. نہایت دبلا پتلا ،**

ہڈیوں کا ڈھانچا. ایک تو لاغر اندام تھی ہی اور بھی دُبلی ہو کر کھپاچ ہو گئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۲). اس کھپاچ کو گردنا دے کر باہر نکال دیتے. (۱۹۶۱ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۹). [کھپچی (رک) کا ایک تلفظ و املا].

کَھپا کَرْنا محاورہ.

شرمندہ ہونا (نوراللغات).

کَھپا کَھپ (فت کھ ، کھ) امت.

نوکدار اسلحوں کی ، کسی جسم میں دھنسنے کی آواز ، کسی دھاردار چیز کے کسی اور چیز میں زور سے گھسنے کی متواتر آواز.

جھٹکہ شہپر اوڑی تیراں شباشب
دھسے بکتر کے کھر یا تیں کھپا کھپ

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، ۱۳۴). [کھپ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + کھپ (رک)].

کَھپانا / کَھپا دینا (فت کھ) ف م.

۱. (اُ) سلیقے سے صرف کرنا ، قرینے سے خرچ کرنا ؛ لگانا ، صرف کرنا. کام بڑا دشوار ہے ... اس میں تو زندگی ہی کھپانی چاہیے. (۱۹۲۶ ، تعلیمی خطبات ، ۲۲۸). عطر کی یہ وہ انوکھی اور لازوال قسم ہے جو نواب ساری عمر کھپانے کے بعد بھی تیار نہ کر سکے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۳۲۴). (اُا) استعمال کرنا ، کام میں لانا ، مصرف میں لے آنا. اس میں شاعر نے حسب ذیل محاورے کھپائے ہیں. (۱۹۲۸ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۴۳). شاعر کا مقصد کچھ کہنا نہیں ہوتا تھا بلکہ ... قافیہ ردیف کھپا دینا اور محاوروں کا نباہ دینا رہ گیا تھا. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۵). وہ انہیں اپنی غزلوں میں کھپا چکے تھے یا کھپاتے رہتے تھے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۸۲). ۲. سمانا ، بھر دینا ، سمویا جانا.

جیوں ساگر سوں اگن ہے ہَل ہَل جل بھسمائے
تیوں من ساگر دیہ سوں ہو نمان اگن کھپائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۸۵).

یک میں کوں لے توں سے چھپائے
یک توں کوں لے میں سے کھپائے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۴). ایک ایک سطر میں ایک ایک صفحے کے مطالب کھپا دیے گئے ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۱۵۷). کوشش یہ کرتے ہیں کہ ایک ہی شعر میں مضمون کو کھپا دیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۵۰). ۳. جذب کرنا ، شامل کرنا ، یک جان بنا دینا.

دل میں لگن بس اپنی لگا دے
سارے غم اپنے غم میں کھپا دے

(۱۸۸۳ ، مناجات بیوہ ، ۲۷). دودھ کھپا ہوا تھوڑا تھوڑا جس قدر باریک چاقی پکانا منظور ہو لے کر توے پر پھیلا دے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۸). وہ تخلیقی اظہار پر صرف اس وقت قادر ہو پاتا جب وہ اس ردعمل کو اپنے خون اور اپنی شخصیت میں کھپا لے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۰). ۴. فروخت کرنا ، بیچنا کھپتا ہے میں نے کھپایا مال ڈھیروں. (۱۹۰۷ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۲۹). گاہک دیکھ کر مال کھپانا چاہیے. (۱۹۶۶ ، معصومہ ، ۹۲). وہ مشرق کو پہلے کی طرح خدا کی زمین کا ایک حصہ نہیں سمجھتا جس کے مقدر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مغربی کارخانوں کے لیے اجناس خام مہیا کرنا اور مغربی صنعت کاروں کے مال کو کھپانے کی منڈی ہونا لکھا جا چکا ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جویر ، ۱۲۴). ۵. تکلیف دینا ، گھلا دینا ، برا حال کرنا.

اس واقعہ نے شہ کو کھپایا
آتش نے غم کی سینہ جلایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۳).

کھپائے رشک سے یا آپ کو جلائے چراغ
ضیائے چہرۂ انور کہاں سے لائے چراغ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۴۷). ۶. گنوانا ؛ ضائع کرنا ، تلف کرنا. انہیں کے حکم کی تعمیل میں یوں اپنی جان کھپا رہی ہوں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۸).

شیر غرایا ابے احمق میاں
کیوں کھپاؤں جنگلوں میں اپنی جاں

(۱۹۸۲ ، چراغ و کنول ، ۱۶۸). ۷. برباد کرنا ، تباہ کرنا ، ختم کر دینا ، کام تمام کر دینا ، مار ڈالنا.

کہ تو کس واسطے زنگیوں کو مارا
کیوں ناحق کھپایا بھائی میرا

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۵۱).

سج اے تن من برہ اگ سوں جلا کھپا سلطان من
تج نے دیا ہوں مال تیرا توں کھپانا ہے دریغ

(۱۶۳۰ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۵۴). اور کتنی بستیاں ہم نے کھپا دیں کہ پہنچا ان پر ہمارا عذاب راتوں رات. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۳۹).

بہت پہلوانوں کو میرے کھپائے
مرے ہاتھ سے اب تو جیتا نہ جائے

(۱۸۵۲ ، قصہ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۴۳۶)). کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپا دیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۲۰۶). ۸. ہجی کرنا. لٹریچر تہذیب اور تمدن کے اوپر اپنا دماغ اس قدر کھپا چکا ہو. (۱۹۸۲ ، رُوداد چمن ، ۱۲۵). ۹. کام پر لگا دینا ، ملازمت میں لینا. لایا شخص ، حضور میں ایک شاعر ہوں ، اور میں کیا کر سکتا ہوں ؛ ایک وحشی ترکمان ؛ پھر تو کس مد میں کھپانے کے قابل ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۹). مشرقی پاکستان سے آنے والے ایسے ملازمین جنہیں پاکستان ریلوے میں کھپایا گیا تھا. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۱۳۸). [کھپنا (رک) کا متعدی].

کَھپانْچ (فت کھ ، غنہ) امث.

رک : کھپاچ ، کھپچی.

مرے رقیب کی ٹوٹی ہے ٹانگ اے جراح
خدا کے واسطے اس کو نہ باندھیے تو کھپانچ

(۱۸۶۴ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۴). مسافر بیچارہ ایک لگا لیے

ہوئے کھٹا کھٹ ہاتھ صاف کر رہا ہے مگر کہیں کھپاچوں سے اتنے بڑے جانور مانتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۰۱). [کھپاچ (رک) کا املا].

کَھپاؤ (فت کھ ، و مج) امذ.
استعمال ، مصرف ، کھپت ، بھرت. سلمے کا کھپاؤ ستاروں کی بھرتی ہے ، زردوزی پر نگاہ نہیں کام کرتی ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۸۱). [کھپانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

کَھپَت (۱) (فت کھ ، پ) امث.
۱. (i) **سمائی ، گنجائش ، جگہ.**

ہے شرح سے زیادہ اقلیمِ دل کی وسعت
کتنی کھپت ہے اس میں جنسِ غم و بلا کی

(۱۸۲۶ ، **معروف** ، د ، ۱۰۲).

بنائی ہے تو نے یہ کیا خوب چھت
کہ ہے سارے عالم کی جس میں کھپت

(۱۹۱۱ ، **کلیاتِ اسمٰعیل** ، ۲). پہلے شعر میں ”کھپنا“ کی کھپت کہاں دوسرے میں ”رہنا“ کیا بلا ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۲۳). (ii) **کام سے لگنا.** چار چھے مہینے کے عرصے میں تمہاری کھپت ہو ہی جائے گی. (۱۹۴۷ ، حرف آشنا ، ۲۳۶). اور دو چار مزدور آ جاتے تو کھپت ہو جاتی لہذا یکایک سب سے پہلے آ کر جٹ گیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۸). ۲. **گزارہ ، نباہ.** غریبوں کی کھپت غریبوں میں ہوسکتی ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۶۶). ۳. **فروخت ، بکری.**

واں کھپت ہی نہیں کیا جنسِ وفا لے جائیں
ان کی سرکار میں اک جور و ستم کا ہے بناؤ

(۱۸۹۸ ، **مجروح** ، د ، ۱۳۵). آخر آپ کے ترجموں کی کھپت کہاں ہو گی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۸۶). سائنس کی ترقی نے کارخانوں کو نیا رنگ دیا ، مال کی زیادہ پیداوار کے ساتھ ساتھ اس کی کھپت کا مسئلہ پیدا ہوگیا. (۱۹۷۱ ، تعلقاتِ عامہ ، ۲۸). ۴. **استعمال ، صرف ، خرچ ، لگ جانا ، مصرف میں آنا.** افیون ... کچھ ہندوستان میں کھپت کے لیے محکمۂ آبکاری کے ذریعے نیلام کی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۲۲۳). عام طور پر تعمیر کے ذیل کاموں میں اس کی کھپت ہوتی ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۵). ۵ **مانگ ، طلب.** بازاری قیمت آمد اور کھپت کے قوانین کے عین مطابق بڑھ اور کم ہو رہی ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۷ ستمبر ، ۳). سارے ملک میں جتنی اُن کی مانگ اور کھپت ہے ریاست کے کسی دوسرے طبقے کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۰۳). [کھپنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
کام پر لگانا ، ملازمت دلانا. تعلیمی درسگاہیں ہی ایسے ادارے ہیں جہاں جغرافیہ دانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو کھپت کیا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۹۱).

کَھپتی (فت کھ ، سک پ) امث.
رک : **کھپت** (بلتی). [کھپت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَھپَٹ (فت کھ ، شد پ بفت) صف.
کھوسٹ ، بہت بوڑھا ، بہت بوڑھی ، کھاپڑ. اے یہ موئے کھپٹ کیا جلدی جائینگے. (۱۸۹۳ ، بی کہان ، ۳۰). مجھ کھپٹ بوڑھیا کو جس کے منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ہے کبھی بھول کر نہ پوچھے گا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵۸). پانچ فٹ دس انچ کے قریب ایک لمبی کھپٹ سی خاتون جھاڑویں لگاتی اور ٹانکیاں مارتی نظر آئی. (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۲۵). [کھاپٹ (رک) کی تخفیف].

کَھپْٹا (۱) (فت کھ ، سک پ) امذ.
(دھنائی) **دُھنتے کا سانٹا یا لمبی چھڑ جس سے وہ روئی کے کھوے کھولتا ، گالے کو پھیلاتا اور ہموار کرتا ہے ، پٹا** (ا ب و ، ۲ : ۳). [مقامی].

کَھپْٹا (۲) (فت کھ ، سک پ) امذ.
۱. **لکڑی یا اینٹ کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا** (نوراللغات). ۲. **مٹی کا پکا ہوا ٹکڑا یا ٹھیکرا جو کھپریل کی چھوائی میں استعمال ہوتا ہے، کھپرا.** ہندوستانی کھپرے کی چھوائی میں کھپٹے ۲۵۰ .... مربع پر خرچ ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۲۳). مکو کے کھپٹی ایسے جسم اور کھپٹا ایسے داغ دار چہرے میں ان کو ہمیشہ کی طرح ... دکھائی دیا. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۸). ۳. **کچے آم کا خشک کیا ہوا ٹکڑا جو کھٹائی کے کام آتا ہے** (نوراللغات). ۴. **کھرنڈ.** آنکھ کے بالائی پپوٹے میں کھپٹے سے جم جاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، استاد جراحی ، ۱ : ۳۷). [کھپرا (رک) کا محرف].

کَھپَچ (فت کھ ، پ) امث.
بانس کا ٹکڑا ، کھپچی. اول چار پانچ کھپچ بانس کی چھیل کر رکھ لو بعد اس کے کھال میں شگاف لمبا دے کر اور کرچوں کو ملا کر یہ دوا لگاؤ. (۱۹۲۵ ، محب البواشی ، ۲۷). مقناطیسی سوئی کو کسی نرسل یا چوبی کھپچ پر رکھ کر پانی میں تیرایا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۸۱). [کھپاچ (رک) کی تخفیف].

کَھپْچا (فت کھ ، سک پ) امذ ؛ ــــ کھپچہ.
لکڑی کی پھیلے ہوئے منھ کی ڈوئی ، لکڑی کا کفگیر ؛ ، بڑا چمچا جس سے دیگ سے سالن وغیرہ نکالتے ہیں. کڑاہی کھپچا پھکنی دست پناہ ،کام ہو چکا کونے میں رکھ دیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۱). باورچیوں نے دیگوں کے دم توڑے اور کھپچے سے سالن کو پھرا دیا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نااہل پڑوسی ، ۳۹). [کفچہ (رک) کا بگاڑ ؛ کھپچ (رک) + ا ، لاحقۂ ظرفیت].

کَھپْچار / کھپْچَر (فت کھ ، سک پ / فت چ) امذ.
(چھپر بندی) **بانس کی سولان کا چوتھائی حصہ جو چھپر کے ٹھاٹ کی بندش کے لیے بانس کو پھاڑ کر بنا لیا گیا ہو** (ا ب و ، ۱ : ۱۰۶). [کھپاچ / (بحذف ا) + ار / ر ، لاحقۂ نسبت].

کَھپْچَر (فت کھ ، سک پ ، فت چ) امث.
(ٹوکری سازی) **ٹوکری بنانے کے لیے بانس کی تراشی ہوئی پتلی پتلی پٹیاں** (ا ب و ، ۳ : ۳). [رک ، کھپچی + ر ، لاحقۂ تانیث].

کَھنْچَہ (فت کھ ، سک ن ، فت چ) امذ.
رک : **کھنچا.** لوہے کا کھنچہ اٹھا کر پٹھان صاحب کے مارا. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۳۱) . ایک جالی دار کھنچہ ... بیس اس میں ڈال کر کھی پر جھڑ کیں موتی کی طرح کھی پر گرتا جائے گا. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۵۹) .
[کھنچا (رک) کا ایک املا].

کَھنَچّی (فت کھ ، ن ، شد چ) امث.
۱. **بانس کا چرا ہوا یا لمبائی میں کٹا ہوا ٹکڑا ، بانس کی تیلی جسے عموماً چیزیں بنانے اور تعمیر وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں ، کھنچا ، کھنچر ، کھنچ ، کھناچ .** کھنچیوں کا اپنے ہاتھ سے بنا کر رکھ دینا. (۱۸۲۳ ، ہدایت المومنین ، ۵۴) . ایک امیر کے یاں پتہ (غلیل کا) لگا دوڑا ہوا گیا ، کھنچی موجود پائی. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۲۰۱) . لوہے کی میخوں یا بانس کی بنی ہوئی کھنچیوں پر لپیٹ دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۰۲) . چھوٹے چھوٹے دو کمروں کے مکانوں کے سامنے بانس کی کھنچیوں کے جنگلے تھے . (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۶۱۵) . ۲. **قمچی.** تڑاتڑ تھپڑ پڑنے شروع ہوئے ہاتھ تھک گئے تو سامنے ایک کھنچی پڑی تھی اُس سے مارنا شروع کیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵۰) . ۳. **(مجازاً) دبلا پتلا ، لاغر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) .
[کھنچا (رک) جس کی یہ تصغیر ہے].

کَھنْچی (فت کھ ، سک ن) امث.
گود ، **آغوش ، بغل** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھنچ (کھینچنا (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ بھَرْنا محاورہ.
دونوں ہاتھوں سے کمر پکڑنا ، آغوش میں لینا ، گود میں اُٹھا لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کَھنْچے بَھرْنا محاورہ.
آڑے ہاتھوں لینا (منیرالبیان ، ۱۰).

کَھپَّر (۱) (فت کھ ، شد پ بفت) امذ.
۱. **جوگیوں اور فقیروں کا تونبا ، کشکول گدائی ، کاسۂ گدائی ، کشکول.**

بھکاری کا کھپّر کیوں جائے خالی
کہ اَمَّاالسَّائِلَ آیا حکم عالی

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۸۲) .

نین کے ہاتھ لے کھپر بھریں درش کی بھیکاں کو
نہ پائی ایک در پر بھی بھکاری دربدر نکلے

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (احمد) ، ۲۳) .

اُٹھائی چاہ کی جھولی پیالا چشم کا کھپّر
بنا کر عشق کا کنٹھا ، طلب کا سر پہ رکھ چکّر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۱) . لوازے اس کے ... فقیر و جوگی ، وزیر و بادشاہ کھپّر اور اینڈوا ... ویسا ہی بنوایا. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۰۲) . ۲. **ٹھیکرا ، بخوردان.** سامنے منڈھی کے کھپر سلگتا ، دھونی رہی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۸۶) . نیم کے گھوٹنے سے گھوٹتے جائیں اور کھپّر کے نیچے تیز آنچ بتی رکھیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۸ : ۱۸۲) .
۳. **کھوپڑی ، کاسۂ سر ، کپال.**

سب سے بڑا ہے تیرا کھپّر
بوڑھے دادا !

(۱۹۳۲ ، دو نیم ، ۱۲۲) . ۴. **وہ طشت جس میں مجرم کا خون اکٹھا کرکے بہایا جاتا یا دیوتا کو چڑھایا جاتا ہے.**

لیکن کیسے بھر پاؤنگا ، ساتوں کھپّر
خون کہاں ہے سوچ رہی

(۱۹۳۲ ، دو نیم ، ۱۲۲) . [س : کھپّر खप्पर].

ـــــ بھَرْنا محاورہ.
(ہندو) خون کی بھینٹ چڑھانا ، قربانی کرنا ، قربانی دینا : جوگیوں کو شیو یا مہا دیوجی کے نام کی خیرات دینا (فرہنگ آصفیہ).

کَھپَّر (۲) (فت کھ ، شد پ بفت) امذ.
چھال ، چھلکا ، پوست ، پتر. بانے اس کے بہت چوڑے تھے ، اس کے کھپر اوتارے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۵۹).
[کھپرا (رک) کی تخفیف].

کَھپْرا (فت کھ ، سک پ) امذ.
۱. (أ) (معماری) **اینٹ کی طرح کا چوڑا مستطیل نما مٹی وغیرہ کا ظرف جس کے طول میں کنارے ڈول دار ہوتے ہیں اور عرضی کناروں پر داب کے لیے نشان بنے ہوتے ہیں ، یہ کھپریل کی چھت میں استعمال ہوتا ہے ، کھپریل کا نیچے کا چوڑا حصّہ.** سنگین مکانات اور دیوہیرے اور بنگلے جن کے کھپرے کے چھائے ہیوں کی بود و باش کے قابل. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲) . رنگین کھپرے جن سے نمائش گاہ کی چھوائی کی گئی تھی . (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاجپوشی ، ۱۳۸) . تھوڑی دیر میں گوداموں کے کھپرے چٹک رہے تھے . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۰) . (أأ) **مٹی یا پتھر یا کسی مسالے وغیرہ کا چوکور اور مستطیل ظرف جو چھتوں کے چھانے اور دیواروں یا فرشوں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے ، ٹائل.** ایک طرف ایک بنگلہ فیروزہ کا ستون اور گھونگھیاں بلور کی ہیں اور کھپرے چاندی کے ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۰۲) . یہ کھپرے مشین میں دبائے ہوئے اور عمدہ جلائے ہوئے خالص سفال مٹی سے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۵۳) . فصیلیں عام طور سے اینٹوں اور کھپروں کی بنائی جاتی ہیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۹٦) . ۲. **ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں کو لگ جاتا ہے.** اب وہ تھا اور اس کے اردگرد ... کھپرا سرسری ، سکڑے راستے . (۱۹٦۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۵) چونے اور گندھک کا ایسا محلول ... کھپرا اور پرت دار کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹٦۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۳۵۰) . ۳. **چوڑے پھل کا تیر.** کھپرا .... (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۱۹) . میں نے تیرے ہرن کی ٹانگ میں کھپرا مارا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۷) .
۴. **چھال ، پوست ؛ مچھلی اور سانپ وغیرہ جانوروں کی جلد کے**

اوپر کے گول گول پتر ، فلس. اس وقت اس (سانپ) کے کھپرے جو آپس میں گھسا کھاتے ہیں ان سے آواز پیدا ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۱۸). ارمادلو ... اس کے جسم پر کھپروں کی ایک عجیب زرہ قدرت نے بنائی ہے. (۱۹۲۸ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). مچھلی کے سے کھپرے تھے ، لوہے کے نہیں تو کسی ایسی سخت چیز کے جس میں کوئی چیز گھس ہی نہ سکے. (۱۹۵۵ ، حیرت ناک کہانیاں ، ۲۰). ۵. بالائی تہ ، چھلکا ، پرت ، پتر. جن سلوں پر اب جابجا چٹیں پڑی ہوتی ہیں اور ان کے کھپرے کے کھپرے اتر گئے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۵۳). ۶. مٹی کا ٹھیکرا.

بڑاں لیک ڈھیلا توں ہووے کھپرا

سچ احتیاط اس میں ہے بڑا

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۶۹). ایک عورت نے کوٹھے پر سے ایک بڑا سا کھپرا اس کو کھینچ مارا. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۲ : ۵۵). [س : کرپر + ک खर्पर + क].

کَھپْرَہ (فت کھ ، سک پ ، فت ر) امذ.

رک : کھپرا معنی نمبر ۱. چاروں طرف محلّے کے پاپخانے اور سنڈاس اور ازادلہ کے کثیف کھپرہ پوش مکانات. (۱۸۸۱ ، خیالات آزاد ، ۱۸۰). [کھپرا (رک) کا متبادل املا].

کَھپ رَہنا محاورہ.

مر جانا ، فنا ہو جانا ، دیر لگا دینا ، بیٹھ رہنا (محاورات ہند).

کَھپْری (فت کھ ، سک پ) امث.

۱. تونبی ، بھیک مانگنے کا پیالہ ، کشکول گدائی.

لکا کاناں کوں مدری پور چکری

سکی بک ہت منے بک ہاتھ کھپری

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۳). ۲. کچھوے کی پیٹھ کے اوپر کا سخت توا. کچھوؤں کے ... چار پیر اور ایک کھپری ہوتی ہے جس میں یہ بند رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۸۳). ۳. مٹی کا چھوٹا ٹھیکرا ، مٹی کا ٹھیکرا جس پر روٹی پکاتے ہیں (نوراللغات). [کھپر نیز کھپرا (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــمُنْھ میں لگانا محاورہ.

تہمت لگانا ، رسوا کرنا (نوراللغات).

ـــمُنْھ میں لَگْنا محاورہ.

کھپری منھ میں لگانا (رک) کا لازم (نوراللغات).

کَھپْرِیا (فت کھ ، سک پ ، کس ر) امث.

(کاشت کاری) بھاری ہل جو سخت زمین میں چلایا جاتا ہے. ہل دو قسم کا ہوتا ہے ... دوسرا کھپریا واسطے کاشت مضبوط پہاڑا کے اور جب ہل تیار ہو کر چلتا ہے اس کی یہ صورت ہوتی ہے. (۱۸۷۶ ، کھیت کرم ، ۶). [کھپری (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَھپْرَیل (فت کھ ، سک پ ، ی لین) امذ ؛ امث.

۱. (معماری) مکان کی چھوائی میں استعمال ہونے والا مٹی وغیرہ کا ظرف. کھپریل دو قسم کا ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، انجینرنگ بک ، ۴۳). بنگلہ ... قدیم وضع کا تھا اور اس کی چھت بھی کھپریل کی تھی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۳۹). ۲. کھپروں سے بنی ہوئی چھت. کوٹھے پر چڑھ گئی اور کھپریل پھاڑ کے اسے بستر سمیت بیچ میں عیسیٰ کے آگے لٹکا دیا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل مقدس ، ۱۵۵). صبح کو آنکھ کھلی تو ... کھپریل کے چھوٹے چھوٹے گھر ... دکھائی دیے. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۳۰). اسی محلے میں ایک کھپریل کا مکان لے کر رہتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۳). لڑکی گھاٹ پر سے اٹھ کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو گئی جس کی کھپریل پر نیلے پھولوں کی بیلیں چڑھی تھیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۳۲). ۳. وہ مکان جس کو کھپروں سے پاٹا گیا ہو ، کھپروں کی چھت والا مکان.

دروازے میں زنجیر کی جا بار سیاہ

کھپریل میں کھپرا جو ہے سو ہیں کھپرا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹۵). داروغہ اور بزاز چلے ، جب داروغہ صاحب کی کھپریل میں دونوں کے دونوں جا کر بیٹھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۲). دوپہر کو جب میاں سوتے تو کھپریل میں بیٹھ کر پنکھا بھی جھلتی. (۱۹۳۵ ، دکھ بھری کہانی ، ۷). [کھپرا (بحذف ا) + یل ، لاحقۂ صفت].

ـــڈالْنا محاورہ.

کھپروں سے چھت یا مکان بنانا. بھٹیاروں اور دوکانداروں نے کھپریلیں ڈال لی ہیں ، مسافر لوگ وہیں ٹھہر جاتے ہیں. (۱۸۸۶ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۱۸).

ـــکی جالی امث.

کھڑکی جو نصف گول کھپروں سے بنائی جائے (جامع اللغات).

ـــنُما (ـــضم ن) صف.

کھپریل کی شکل کا ، قبہ دار ، محدب ، بیچ میں سے اُبھرا ہوا. چھت بھی جو ماہی پشت یا کھپریل نما تھی وہ بھی بالکل اسی طرح شیشہ کی تھی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۶ : ۳۱). [کھپریل + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

ـــوالا صف مذ.

جس پر کھپرے لگے ہوں (بنگلہ وغیرہ) (جامع اللغات).

کَھپْرَیلی (فت کھ ، سک پ ، ی لین) (الف) امث.

کھپریل ڈالنے کا کام یا پیشہ. پیشہ چھپر بندی و کھپریلی. (۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ۸). (ب) امذ (چھپربندی و کھپریلی) کھپریل چھانے والا مزدور (اب و ، ۱ : ۱۰۹). [کھپریل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و فاعل].

کَھپَّڑ (۱) (فت کھ ، شد پ بفت) امذ.

پیالہ نما ظرف. لوگ باڑ سے بچے ہوئے ترپوز رینت میں سے نکلوا کر لاتے ... انھیں پھاڑ کر بڑے بڑے کھپڑ بناتے ہوئے اپنے بیہ اس میں گاڑھ دیتے ہیں. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۶۸). [کھپر (رک) کا بگاڑ].

کھیڑ (۲) (فت کھ ، شد ی بفت) صف.
سوکھا ہوا ، بہت بوڑھا ، بہت بوڑھی ، سالخوردگی کی وجہ سے بد تما. اپنے حسن اور خوبی کی خالم تعریف کرتی رہی لیکن جب میں نے دیکھا تو بڑھیا کھیڑ جھرے کی معلوم ہوئی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۲۲). [کھیٹ (رک) کا محرف].

کھپڑا (۱) (فت کھ ، سک پ) امذ.
رک : کھپرا. اور ڈیل دیکھا کیسا بے ہنگم تھا؟ پھاوڑا ایسے پاؤں کھپڑا ایسے ہاتھ. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۳۵). مچھلی کی جلد پر موٹے موٹے کھپڑے (Scales) ہوتے ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ ، ۲۷). [کھپرا (رک) کا ایک املا].

کھپڑا (۲) (فت کھ ، سک پ) امذ.
(کاشت کاری) ہر قسم کا ملا جلا گیہوں کا انبار جس میں ادنیٰ اعلیٰ سرخ سفید سب طرح کے دانے ملے ہوں ، گنگا جلی (اپ و ، ۶ : ۹۰). [رک : کھپ (۱) + ڑا ، لاحقۂ نسبت و تصغیر].

کُھپَسْنا (ضم کھ ، فت پ ، سک س) ف م (قدیم).
گھسیڑنا ، داخل کرنا ، چبھونا (جامع اللغات). [کھپنا (رک) کا قدیم املا].

کُھپکُھپ (ضم کھ ، سک پ ، ضم کھ) امث.
تیزی سے چلنے کی آواز ، تیز قدم جس میں آواز پیدا ہو ، کھٹ کھٹ.

> کھیا مرد نایڑ گیے رہ توں چپ
> بعد دیکھ اٹھ دو لیا کھپ کھپ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳). [حکایت الصوت].

کُھپکُھپاٹ (ضم کھ ، سک پ ، ضم کھ) امث (قدیم).
کھپکھپاہٹ ، رشک ، حسد ، کھٹک (ماخوذ : جامع اللغات). [کھپکھپانا (رک) کا حاصل مصدر].

کُھپکُھپانا (ضم کھ ، سک پ ، ضم کھ) ف ل.
غصہ میں آنا ، رشک و حسد کرنا ، جھینپ کرنا ، کُھسنا ، گھبرانا ، بے چین ہونا (جامع اللغات ، فیروز اللغات). [کھپ = کُھپ ، س : کشبھ क्षुब्ध + کُھپ + انا ، لاحقۂ مصدر].

کھپلا (فت کھ ، سک پ) امذ.
۱. رک : کھپرا ، سنّے جو مچھلی کی پشت پر ہوتے ہیں.

> دیکھے جل سند کا وو لک انکہ تل
> تو مچھلی کے کھپلے ہوتی پھول کھل

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۴۳ ب). ۲. کھرنڈ ، پپڑی (نوراللغات). [رک : کھپرا (ر مبدل بہ ل)].

کھپلی (فت کھ ، سک پ) امث.
وہ پپڑی جو زخم کے مندمل ہونے کے بعد اس کے اوپر جم جاتی ہے ، کھرنڈ. اس عرصہ میں آبلے شق ہو کر کھپلیاں بنتے (۱۸۹۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۵). جس حالت میں کہ وہ خشک ہوجاتا ہے تو کھپلی بن جاتی ہے اس کا دور کرنا مشکل ہے تکلیف دہ ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۰۸). دس اور بیس دن کے درمیان زخموں پر کھپلی بن جاتی ہے عموماً تیس دن پر یہ کھپلی جھڑ کر جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۵۰۲). [کھپلا (۱) کی تانیث].

کھپ مرنا محاورہ.
رک : کھپنا / کھپ جانا ، جذب ہو کر فنا ہو جانا. فاتح قوم اپنی پوری حفاظت نہ کرے تو وہ بہت جلد مفتوح اقوام میں کھپ مرتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۱۱).

کَھپنا / کَھپ جانا (فت کھ ، سک پ) ف ل.
۱. استعمال ہونا ، کام میں آنا ، صرف ہونا ، خرچ ہونا. پرندوں کے پر انسان کے بھی بہت کام آتے ہیں ، بعض کلغیوں اور ٹوپیوں میں لگتے ہیں بعض زیور و سامان کی زینت میں کھپ جاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۵۳). فولاد کی صنعت روز افزوں ترقی پر ہے لہذا اس کی بیشتر پیداوار ملک ہی میں کھپ جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۵۰). ۲. گزر جانا ، ختم ہونا.

> کہ ترا قبض و غم کھپے گا اب
> ہونے کا حق سے تجھ کو فرح و طرب

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۳۳) آج کی دنیا مضامین و موضوعات سے لدی پھندی ہے ، یہی سبب ہے کہ ایک ہی مضمون میں عمر کھپ جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۳۵). ۳. سمانا. وہ کاڑا زیادہ استعمال کرتے تھے اور اسی پر ایسا باریک لکھتے تھے کہ بڑے لفافہ کا مضمون کھپ جاتا تھا. (۱۹۲۲ ، حسن نظامی ، خطوط اکبر ، ۸). آپ کے پیٹ میں تو کوئی بات کھپتی ہی نہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۳۳). ۴. (i) جذب ہونا ، گھل مل جانا ، یک جان ہو جانا. ۲ کروڑ میں ۴۰ لاکھ کا کھپ جانا یا چالیس لاکھ میں ۲ کروڑ کا جذب ہو جانا کوئی ناممکن بات نہیں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۳۱). وہ لفظ جو اردو میں کھپ گیا ... وہ لفظ اردو کا ہے. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۵۰). (ii) جذب ہونا ، خشک ہونا. گھی چمچے میں لے کر پھیل کے منہ میں ڈالتے جاؤ ، جب دیکھو کہ تمام گھی بخوبی کھپ گیا ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۱۲). (iii) گھل مل جانا ، تباہ ہونا ، گزارہ ہونا. خواجہ کے دربار میں اچھے برے سب کھپ جاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۷). وہ سماج میں نہ تو کسی وجہ سے بھی کھپ سکتے تھے اور نہ کسی طور پر سود مند ثابت ہو سکتے تھے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۴). ۵. بک جانا ، فروخت ہو جانا ، کھپت ہونا.

> سوداگر کشور فنا ہوں
> کھپتا ہے عدم کو مال میرا

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۱). ہندوستان میں سب سے عمدہ سگار ... تمباکو سے بنتا ہے کثیر مقدار جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے یہیں کھپ جاتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیہ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۴). چاول ، جوار ... سبزیاں اور دوسری پیداوار جن اضلاع میں پیدا ہوتی ہیں وہیں کھپ جاتی ہیں. (۱۹۵۴ ، خطے اور انکے وسائل ، ۵۱). ۶. رنج و غم میں تحلیل ہونا ، گھلنا ، برا حال ہونا.

> دیکھا ہے میں زندگی کا جب سے سپنا
> جلنا ہی سدا ہے مجھکو نت ہے کھپنا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۰۳).

ہم وہ چکے جو ایسے ہی غم میں کھپا کئے
معلوم جی کی چال سے ہوتا ہے جائے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۰). بتی کماتے کماتے کھپ گیا مگر دھرم بتی جی کا زیور کا صندوقچہ بشہا منہ بھرا ہی نہیں . (۱۹۱۷ء ، مراری دادا ، ۲۵). ے. مر جانا.

یک یک ٹھار گھائل تلپتے ہزار
یک یک روز زخماں میں کھپتے ہزار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۳).

مرنے اور کھپنے کی اوسکے اور جل جانے کی طرح
تو نے دیکھی شمع اپنے ہائے پروانے کی طرح

(۱۷۸۰ ، گل عجائب (افسر) ، ۱۱۰).

درندے پرندے چرندے کھپے
گزندوں کے منہ گرد نیچے ڈھپے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۲). سیکڑوں آدمی اس میں کھپ جائیں اور خبر نہ ہو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۵). یہ کالج انڈسٹری اندر ہی اندر گھن کی طرح چاٹ جاتی ہے کتنا مزدور کھپ جاتا ہے ، آپ اندازہ نہیں لگا سکتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۰). ۸. شرمانا ، جھینپنا ، منفعل ہونا ، پشیمان ہونا.

کوئی کہتا تھا جو عاشق تو میں کھپ جاتا تھا
اچھی صورت پہ کبھی دل نہ تڑپ جاتا تھا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۶).

نام سے عاشق شیدا کے وہ کھپ جاتے ہیں
سب حسینوں سے کچھ ان کا ہے نرالا انداز

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۸۰). مولانا بیچارے دل میں اتنا کھپے کہ «ترک وطن گفتہ» کی ٹھہرائی. (۱۹۳۷ء ، قصص الامثال ، ۲۶۹).

اندر ہی اندر کیوں کھپ رہے ہو
کر بیٹھے کوئی ناکردنی کیا

(۱۹۵۷ء ، یگانہ ، گنجینہ ، ۴۰). ۹. زیب دینا ، موزوں ہونا ، جچنا.

تصویر یگانہ آپ بول اٹھے گی
ہاں ایسے ہی منہ پہ بانکپن کھپتا ہے

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یگانہ ، ۱۳۹). میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اس موضوع پر کچھ لکھوں کیونکہ یہ کتاب کے مضمون کے ساتھ کھپتا نہیں ہے. (۱۹۳۵ ، میری کہانی ، ۱ : ۱۱). ۱۰. چل جانا ، کامیاب رہنا. ہر ملک کی ایک رسم الگ ہوتی ہے جو اسی ملک میں کھپ سکتی ہے ، دوسرے ملکوں میں اسے رواج دینا سخت غلطی ہے. (۱۹۰۶ ، معلمہ ، ۹۵). ۱۱. ٹھکانے سے لگنا ، مناسب جگہ پہنچ جانا. ہزاروں لاکھوں خدا کی بندیاں اچھی بری ، سگھڑ پھوہڑ ، کانڈی کھدری ، لنگڑی لولی ، صبح شام کھپی چلی جا رہی ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱).

کھپنا / کھپ جانا (فت کھ ، سک پ) ف ل.

۱. چبھنا ، گڑنا.

نے طرح کھپی جی میں اسے داغ پلک اوس کی
یہ پھانس کوئی دل سے ناداں نکلتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۰). ہر حرف کلیجہ میں گڑا اور دل میں کھپا (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۶۰). ۲. سمانا ، بس جانا ، نقش ہو جانا.

تصور میں ہمیشہ جس کے اپنے دم سے لڑتا ہوں
خدا جانے نظر میں کھپ رہا ہے بانکپن کس کا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶).

یہ بناوٹ مری آنکھوں میں کھپی جاتی ہے
آج پھرتا ہے کوئی بال سنوارے کیا کیا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۰۹). ۳. گھل مل جانا. سبز اور سرمئی رنگ ایک دوسرے میں کھپے جا رہے تھے. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۷۲). [کھپنا (رک) کا ایک املا].

کھپوہ (فت نیز ضم کھ ، سک پ ، فت و) امذ (قدیم).

سیدھی دو دھاری تلوار جس کی نوک مثلث نما ہوتی ہے ، کھانڈا. اسپ خاصہ و شمشیر مرصع و کھپوہ مرصع مع پھول کٹارہ بدو مرحمت نمودم. (۱۵۳۰ ، تزک جہانگیری (مقالات شیرانی ، ۲ : ۳۳)). [کھپ (کھپنا (رک) کی تخفیف) + وا / وہ ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

کھپیٹھ (فت کھ ، ی لین) امث (قدیم).

کینہ ، بغض ، کدورت ، دھوکا.

او کر مشورت اپنے دل میں کھپیٹھ
مقرر اندیشہ کئے سب نے بیٹھ

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۸). [کھپٹ / کپٹ (رک) کا محرف].

کھت (۱) (فت کھ) امذ (قدیم).

بل ، بانبی ، سوراغ ، گڑھا.

اد ک داٹ پھیداں سوں دل پٹ ہوا
رہے عشق کے ناگ کا کھت ہوا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۱). [س : کھات खात کی تخفیف].

کھت (۲) (فت کھ) امث (قدیم).

کھاٹ ، پلنگ ، چارپائی. شرف نامہ احمد منیری : (اصل لغت) کت (ہندی مرادف) کھت (کھاٹ). (۱۴۷۳ ، شرف نامہ ، احمد منیری (پنجاب میں اردو ، ۲۱۷)). [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) کی تحریف].

ـــ چھپر (ـــ فت چھ ، شد پ بفت) امذ (قدیم).

رک : **چھپر کھٹ.** مویدالفضلا : اصل لغت (پشہ خانہ) ، ہندی مرادف (کھت چھپر). (۱۵۱۹ ، مویدالفضلا (پنجاب میں اردو ، ۲۱۹)). [کھت + چھپر (رک)].

کھت (کس کھ) امذ (قدیم).

کھیت (قدیم اردو کی لغت). [کھیت (رک) کی تخفیف].

کتھا (۱) (فت کھ ، شد ت) امذ ؛ ـــ کھتہ.

۱. **گڑھا ، کھائی.** سب مردود بدانجام کچھ ہی عرصے میں روبفرار لائے بہت سے واصل دارالبوار ہوئے بہت کنوؤں کھتوں میں گر گئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۴۴). یہاں کھتے بالکل نہیں ہوتے پالتو جانور گھروں میں اور مرغیاں اور سور بانس کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے باڑوں میں رکھے جاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، خطے اور انکے وسائل ، ۴۰). ۲. **وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں کام آئے یا گراں ہو کر بکے ، زمین دوز ، کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے.**

وہ گڑھے سارے کھتے اناج کے تھے
برسوں سے تھے پڑے نہ آج کے تھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). راکی ... قحط کے حفظ ماتقدم کے لیے کھتوں میں بھرلیتے ہیں (۱۹۳۲ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۰).

اپنے گیہوں کو تو کھتے میں کرے گا بک جا
آگ بھوسی کو لگا دے گا جو بجھنے کی نہیں

(۱۹۹۰ ، سلوبی ، ۱۰۳). **۳. برف محفوظ کرنے کے لیے زمین میں بنا ہوا گڑھا.**

پل کے جرے ہیں پٹائے برف کے
برف کے کھتے کنوئیں میں سربسر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۰). میں تین روز تک برف کے کھتوں کے قرب و جوار میں روپوش رہا. (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۱۰۰). **۴. کھاد بنانے کی جگہ ، کھاد بنانے کے لیے کوڑا کرکٹ اور میلا وغیرہ جمع کرنے کا گڑھا.** کھیت کی جو کیاری دیکھی کھتے کی کیاری پائی. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۳۰۱). گھر کا کوڑا کرکٹ گوبر ، الابلا ، انہی گڑھوں میں ڈالتے رہتے ہیں اور گڑھا کھاد کا کھتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۵۹). اے امیر میں بھنگڑی ہوں کھتے پر نوکر ہوں ، خون اور گندگی ادھر سے ادھر لے جانا اور لانا میرا کام ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۶۹). **۵. ذخیرہ کرنے کی جگہ ، گودام ، کوٹھا.** تو اپنے کھتے میں سے اور اپنی شراب اور تیل میں سے جو پہلے حاصل ہوتا ہے اسے دیجیو. (۱۸۲۲ ، موسٰی کی توریت مقدس ، ۲۵۸). عورت نے سوچ کر یہ تدبیر نکالی زیرِدیوار مودی سرکار کا رہتا تھا وہیں گیہوں کا کھتا تھا کیڑے کو رسی باندھ کے لٹکا دیا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۳۳). ان کے بلند مواضعات جن کے اوپر غلے کے کھتوں کے حصار بنے ہوئے ہیں ابھی تک جماعۃ بنی پنجانت کے پورے اختیار میں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸). **۹. مقتولین کی لاشوں کو ڈالنے کا گڑھا ؛ گدھا.** دشمنوں کے مردوں کو ... فصیل شہر کے باہر ایک کھتے میں ڈالنے کے لیے لے جا رہے تھے. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۵۲). [س : کھات खात گرتک गर्तक].

کھتّا (۲) (فت کھ ، شد ت) امذ.
آنکھوں کے لیے لیپ جس میں افیون پھٹکری ، املی ، لیموں کا رس وغیرہ ملا کر پکاتے ہیں (جامع اللغات). [مقامی].

کھتار (فت کھ) امذ.
وہ مٹی جس میں نباتات کی پرورش کے لازمی اجزا شامل ہوں ، قابل کاشت مٹی. آپس میں اچھی طرح مل جاتی ہیں تو وہ مٹی بنتی ہے جس کو کھتار یا مزروعہ مٹی کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، ۱۰۹). [کھیت (کھیت (رک) کی تخفیف) + ار ، لاحقۂ ظرفیت].

کھتالی (فت کھ) امث.
(باجا سازی) **آہنی سلاخوں کا جوڑا جو ساز کے ساتھ بطور مجیرے کے بجایا جاتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۳۲). [کھت (حکایت الصوت) + الی ، لاحقۂ نسبت تانیث].

کھتان (فت کھ) امذ.
کھاتے کی جانچ پڑتال ، روزانہ کے حساب کتاب کی دیکھ بھال کا کھاتا ، روزنامچہ کے حساب کی باقی نکالنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھتیان (رک) کی تخفیف].

کھُتان (ضم کھ) امذ.
بیس فٹ لمبا دس فٹ چوڑا اور ایک فٹ گہرا قطعۂ زمین کھودنے اور ڈھونے کو مزدوروں کی اصطلاح میں کاہا کھودنا کہتے ہیں اور کہیں کہیں اسے کھدان یا کھتان بھی کہا جاتا ہے (جہان دانش ، ۸۸). [کھدان (رک) کا محرف].

کھتانا (۱) (فت کھ) امذ.
(گلہ بانی) **رات کے وقت گلے کے مویشیوں کو بند کرنے کی محفوظ جگہ ، احاطہ ، مکان ، باڑا ، توبرا ، یا کھر ، یا کھل** (اپ و ، ۵ : ۸۷). [مقامی].

کھتانا (۲) (فت کھ) ف م.
(ڈھلائی کاری) **ڈھلے ہوئے برتن کی سطح کو چمکانا ، چکنانا** (اپ و ، ۳ : ۲۶). [مقامی].

کھتانا (۳) (فت کھ) ف م.
(کاشت کاری) **ڈھوروں یا بھیڑ بکری کے گلوں کو کھیت میں رین بسیرا کرانا تا کہ ان کا گوبر وغیرہ کھیت میں کھاد کا کام دے** (ماخوذ : اپ و ، ۹ : ۹۵). [کھت (کھات (رک) کی تخفیف) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھتانا (۴) (فت کھ) ف م.
(ٹھگی) **ٹھگوں کا بھید عام لوگوں پر ظاہر کر دینا** (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۱۹۹). [کھت ــ کہت (کہنا (رک) سے) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھتاؤنی / کھتاونی (فت کھ ، سک و/و مج) امث.
۱. (کاشت کاری) وہ کاغذ جس میں گانو کی زمین کا حساب کتاب مع کیفیت تقسیم وغیرہ درج ہوتا ہے. اس چٹھی کے وصول ہونے پر اس کا اندراج رجسٹر موصولہ کھتاؤنی میں ہوگا. (۱۹۶۱ ، انتظام کتب خانہ ، ۷۳). **۲. (مجازاً) رجسٹر ، کھاتا.** ابن خلدون پہلا شخص ہے جس نے .. بتایا ہے کہ تاریخ ... محض سنین و شہود کی کھتاؤنی یا سلاطین کے احوال سے عبارت نہیں. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفرین ، ۱۱۳). [کھتا (کھتانا (رک) سے) + ونی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ کرنا ف مر ، محاورہ.
رقم کو کھاتے یا رجسٹر میں درج کرنا. رجسٹر تنقیح برآوردات منظورہ میں برآوردات کی کھتاونی کی جاینگی. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۳۲).

کھتائی (فت کھ) امث.
(ڈھلائی کاری) **کھتانے کا عمل ، برتن کی سطح کو چمکانا ، چکنانا** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۲۶). [رک : کھتانا (۲) جس سے یہ حاصل مصدر ہے].

کَھتَر(۱) (فت کھ ، ت) امذ (قدیم).
۱. (سوقیانہ) **خطرہ**.

با دو ستارے دوم کے اِت جوت سوں لت جگنگیں
تس دیک جوسی یوں کہیں عشاق کا ہویگا کھتر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۸). ۲. **میدانِ جنگ** (قدیم اردو کی لغت). [خطر (رک) کا بگاڑ].

کَھتَر(۲) (فت کھ ، ت) صف (قدیم).
کھٹا ، ترش.

مدھر نہ کھتر ہوے کھتر نہ مدھر
مدھر سو مدھر ہوے کھتر سو کھتر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۹). [کھٹا (رک) کا ایک قدیم املا].

کَھتَر(۳) (فت کھ ، ت) امث ؛ م ف.
صبح ، فجر ، سویرے.

کہ درویش کا روپ لے میں کھتر
ترے گھر میں آتا ہوں اے بخت ور

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۶۳). [مقامی].

کِہتَر (کس مع کھ ، فت ت) صف (قدیم).
حقیر ، ادنیٰ ، چھوٹا.

الہی توں نصرت دے دشمن اوپر
ہمیشہ کروں دشمناں کوں کھتر

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۷). [کہتر (رک) کا بگاڑ].

کَھتّر (فت کھ ، شد ت بفت) امث (قدیم).
(سوقیانہ) **خاطر** (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [خاطر (رک) کا بگاڑ].

کُھترا (ضم کھ ، سک ت). (الف) امذ.
بل ، سوراخ ، پوشیدہ جگہ (عموماً کونا (رک) کے ساتھ مستعمل.
انہوں نے کہا تمہاری آنکھیں جڑبڑ ہوویں جو تم آنکھیں کھولو ، یہ کہہ کر کونوں کھتروں میں جا چھپیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۹۰).

تا ک رہا ہے کونا کھترا
کچھ دیکھا تو نیچے اترا

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۳). بلی چوہیا دبا کر کونے کھترے کی تلاش میں جاتی ہے. (۱۹۲۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۴ : ۵).
(ب) صف. **جس کے منھ پر چھوٹے چھوٹے دانے یا داغ ہوں ، کھدرا ، (مجازاً) عیب دار ، خراب ، ناقص**. ایک ہی درخت کے پھلوں میں کوئی ... کچا ہوتا ہے کوئی پکا ، کوئی کانا ہوتا ہے کوئی کھترا. (۱۹۳۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۹ : ۳). [کھدرا (رک) کا ایک املا].

کَھترانی (فت کھ ، سک ت) امث.
کھتری (رک) ذات کی عورت.

(پری سی) نظر میں ہیں کھترانیاں
ملاحت کے اقلیم کی رانیاں

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۲).

پھریں کھترانیاں سکھیوں کے ہمراہ
کہیں ہندو بچے بھڑے پھریں آہ

(۱۸۴۷ ، گلزارِ ارم ، ۱۵۲). ان میں کھترانی جیسی رنگ نہایت چالاکی و بےباکی سے پیش قدمی کرتی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ عقل ، افسوس ، ۱۰۰). وہ تمام کھترانیاں ساہوکار بچیاں ... اپنے اپنے گھروں کو گئیں. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۹۹). لیکن ان کی یہ جوانی کھترانیوں کی طرح زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۸۸). [کھتر (کھتری (رک) کی تخفیف) + انی ، لاحقۂ تانیث].

کُھترنا (ضم کھ ، فت ت ، سک ر) ف ل.
(اصطلاحاً) **کسی مقام یا جگہ پر اُترنا** (مصطلحات ٹھگ ، ۲۸۱). [مقامی].

کَھتری (فت کھ ، سک ت) امذ ؛ ـــ چھتری.
ہندوؤں کی چار ذاتوں میں سے دوسری ذات جو سپاہی ہوتی ہے ، اس ذات کا ایک فرد.

کدم راو ایسا ہوا کھتری
جو سنجہ کال سوں لیہ وہ اُسری

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۷).

بولتا ہے شیخ سید کھتری
بولتا ہے صدر بہمن چھتری

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۱۳). لوٹ کا مال کھتریوں میں بک گیا. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کا روزنامچہ غدر ، ۲۹)). ایک نئی ذات ویش قائم کی گئی تھی جس کا درجہ برہمنوں اور کھتریوں کے بعد تھا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۷۰). لالہ کندن لال کپور ایک کھتری زمیندار شام کے وقت مرا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۴۳). کھتری اور برہمن طبقے کے بچوں کو ابتدائی تعلیم ، ہندی اور دیوناگری رسم الخط کے ذریعے دی جاتی. (۱۹۷۴ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۷۹). [س : کشتری क्षत्री].

ـــ بِتَرم ، کبھی نہ مِتَرم ، جَب دیکھو جَب دَگم دَگا کہاوت.
کھتریوں کی بے وفائی مشہور ہے کسی کا دوست نہیں ہوتا ، موقع ملتے ہی دغا دیتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ سے گورا سو پنڈ روگی کہاوت.
جو شخص کھتری سے زیادہ گورا ہو اسے برص کا مریض سمجھنا چاہیے ، کھتریوں کے حسن کی تعریف کا مقولہ (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

کُھتری (ضم کھ ، سک ت) صف مث ؛ ـــ کھدری.
داغدار ، چیچک دار ؛ (مجازاً) عیب دار ، ناقص. بھائیوا اسکیم بری ہے کالی ہے ، کھتری ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۹ : ۱۰). دلہن ایسی کھتری چڑیل ہو کہ ڈائن کو بھی دیکھ کر غش آئے. (۱۹۶۸ ، شکست ، ۷۸). [کھترا (رک) کی تانیث].

کَھتریٹا (فت کھ ، سک ت ، ی لین) امذ.
(حقارتاً) **کھتری بچہ ، کھتری زادہ ، کھتری والا ، کھتری کا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [کھتری (رک) + یٹا ، لاحقۂ تصغیر].

کَھٹ کَھٹ (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) م ف.
آواز سے ، زور سے.

کیا دکھ ہوا ہے اب بولتا کھٹ کھٹ ہسیکیاں لوگ سب
کل یک برس کی رات کئی سہیے کا یک یک ٹاس تھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۸). [حکایت الصوت]

--- پُھوٹنا محاورہ.
کھد بدانا ، کھدبد ہونا. نمک اور پانی اندازے سے ڈال کر ڈھانک دیں ہے. کھٹ کھٹ پھوٹتا رہے تو کوفتوں کو ڈال کر چھٹانک بھر شکر دے کر دم پر رکھ دیں. (۱۹۳۲ ، مشرق و مغربی کھانے ، ۱۱۹).

کَھٹکَھٹانا (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) ف ل.
آواز کرنا ، شور کرنا.

سن آد کا آواز تت بیتاب ہوئیں سب ہی یاں
کرتیاں ہیں آیا کھٹ کھٹا مجھ آہ ہور بھلکٹ پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۲). [کھٹ کھٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَھٹَل (فت کھ ، ٹ) امذ (قدیم) : سہ کھٹیل.
ایک دھات کا نام ، رانگ ، رانگا.

کہوں وجہ دسرا تو تانبے کا جدر
بھی لوچن کھٹل کا لیا دو حضور

(۱۵۰۳ ، ۲ بھوگ بل ، ۱۰۰). [مقامی].

کَھٹوا (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
(ٹھگی) ٹھگوں کے بھید اور معاملات کو عام لوگوں پر ظاہر کر دینے والا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۹). [کھٹ = کھٹ ، کھٹا (رک) + وا ، لاحقۂ فاعلی].

کَھٹوارا (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
کھورا کھٹا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھٹ (کھات (رک) کی تخفیف) + وارا ، لاحقۂ ظرفیت].

کَھٹونی (فت کھ ، و لین) امث.
۱. (کاشت کاری) پٹواریوں کا وہ رجسٹر جس میں گانو کی زمین کا حساب کتاب مع کیفیت تقسیم وغیرہ درج ہوتا ہے ، پٹواری کا بہی کھاتا ، خسرہ ، بہی کھاتہ کا نمونہ کہ اس کو کھتونی بھی کہتے ہیں ، کھتونی اسامی وار موضع فلاں ، پرگنہ فلاں. (۱۸۳۵ ، جمع الفنون ، ۱۷۹). اگر وہ عشقیہ کتب کی دلدادہ تھی تو خسرہ اور کھتونی سے بھی جی نہیں چراتی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۳). ہاں والد صاحب کبھی کبھی کچھ خسرہ یا کھتونی قسم کی چیز دکھایا کرتے تھے لیکن مجھے اس وقت اس کا اور اس کی اہمیت کا علم نہیں تھا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۰). ۲. تجارتی لین دین وغیرہ کی کتاب ، بہی کھاتہ ؛ (مجازاً) مختلف واقعات کا تذکرہ یا روداد ، روزنامچہ بحالت مجموعی ، کتاب براون کی کھتونی سے کہیں بہتر ہے. (۱۹۰۷ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۲۱۲). حقیقت یہ ہے شعرالعجم واقعات کی کھتونی بھی ہے اور حسن و عشق کی داستان بھی. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، مقدمات ، ۲ : ۱۰۰). [کھٹ کھاتا (رک) سے + ونی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

--- عام امث.
(کاشت کاری) ایک کتاب جس میں سیاہے کی ہر رقم درج ہوتی ہے اور پٹواریوں کے پاس رہتی ہے (فیروزاللغات ؛ مہذب اللغات). [کھتونی + عام (رک)].

--- کرنا محاورہ.
(کاشت کاری) کھاتے میں لین دین کا حساب چڑھانا ، رقم کو کھاتے میں درج کرنا. آپ ان چار مدوں کی کھتونی کر ڈالیے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۹۳).

کَھٹونی (فت کھ ، و مع) امث.
ایک پودا جس کی شاخیں لچکدار ہوتی ہیں اور ٹوکریاں وغیرہ بنانے کے کام آتی ہیں. جن کے تنے یا پتلی ڈالیاں استعمال کی جاتی ہیں جیسے ذیل بہت اہم ہیں ... شنبھالو ، کھٹونی ، کھپ ، لال جھاو ، ہار سنگار. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۲۹). [مقامی].

کَھٹّہ (فت کھ ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : کھٹا (۱) ، گڑھا. قدآدم یا جس قدر مناسب سمجھا جائے ایک گڈھا یا کھٹہ بنایا جائے. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۷). بعض اردو الفاظ جیسے کہ پتہ ، مہینہ ، گھونسلہ ، کھٹہ ، بارہ ، پندرہ ، پیٹہ ، بھٹہ ... ہائے مختفی کے ساتھ لکھے جائیں تو زیادہ اچھی طرح شناخت ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۳). [رک : کھٹا (۱) کا متبادل املا].

کَھٹّی (۱) (فت کھ ، شد ٹ) امث.
۱. (کاشت کاری) اناج وغیرہ کا ذخیرہ رکھنے کے لیے زمین کے اندر بنی ہوئی محفوظ اور بند جگہ ، زمین دوز گڑھا. وہ اپنے کھلیان کو صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو کھٹی میں جمع کرے گا. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۶). ۲. (مجازاً) خلا ، گڑھا. جو کچھ میاں چھوڑ گئے تھے وہ کچھ دن کام آیا ... پھر بازوبند اور بچوں کے زیور بھی پیٹ کی کھٹی میں اتر گئے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۷).

غم کھا کر اور غصہ پی کر
بھر لیتا ہوں پیٹ کی کھٹی

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۳۵). [رک : کھٹا (۱) کی تصغیر].

--- بھرنا محاورہ.
کھٹی میں اناج کا ذخیرہ کرنا ، غلہ جمع کرنا ، اناج محفوظ کرنا. وہ لاکھوں من غلہ ایسے اتفاقات کے بھروسے پر جو اس کے اختیار سے باہر ہیں بے دھڑک خرید کر کوٹھے اور کھتیاں بھر لیتا ہے. (۱۸۹۲ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۲).

--- کا اناج امذ.
(کنایۃً) خراب غلہ (نوراللغات).

کَھٹّی (۲) (فت کھ ، شد ٹ) امث.
(کنگھی سازی) کنگھی کے دانتوں کی لمبائی کے برابر بن (دانتے کاٹنے کی آری) کی باڑ پر دونوں طرف لگی ہوئی چوبی پٹیاں جو آری کی کاٹ کو دانتوں کی حد سے آگے نہیں بڑھنے دیتیں اور بطور روک کام دیتی ہیں ، ضابس (ا پ و ، ۸ : ۹۳). [مقامی].

کَھتّی (۳) (فت کھ ، شد ت) امث.
جانوروں کی ایک بیماری جو داد سے مشابہ ہوتی ہے. داد کبھی مویشی میں دیکھا نہیں گیا البتہ بچوں میں اسی کے مشابہ ایک مرض ہوتا ہے گاؤں کے لوگ اس کو کھوایا کھتی کہتے ہیں ، (١٩٢٥ ، محب المواشی ، ٣٣). [مقامی].

کُھتّی (ضم کھ ، شد ت) امث.
(عور) خزانہ ، دولت ، روپیوں کی تھیلی. کون سی ایسی کھتی میرے پاس رکھی ہے. (١٨٩٨ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٦٠٩). [کھتی (رک) کا ایک املا].

ـــ گڑی ہونا محاورہ.
خزانہ موجود ہونا ، دولت جمع ہونا. آغا نے پوچھا وہ کھتی کہاں گڑی ہے. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ١٥ : ٣). میرے پاس کیا کھتی گڑی ہے. (١٩٢٩ ، نوراللغات ، ٣ : ٨٩٩).

کَھتّے (فت کھ ، شد ت) امذ.
کھتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل.

ـــ بھرنا محاورہ.
اناج کا ذخیرہ کرنا ، کھتے میں غلّہ بھرنا. خشک سالی کے اندیشے سے ارزانی کے زمانے میں کھتے بھرنے کی فکر میں ہے. (١٩٢٩ ، مضامین فرحت ، ٢ : ١٥٩).

ـــ کا صف.
وہ غلّہ جو کھتی سے نکلا گیا ہو ، بُھکراندا ، بھکر ، بودار (فرہنگ آصفیہ).

ـــ میں پڑ جانا / میں پڑنا محاورہ.
تاخیر کی نذر ہونا ، کھٹائی میں پڑ جانا ، غیر معینہ مدّت کے لیے ملتوی ہو جانا ، بے اتفاقی اور بے توجہی کی نذر ہو جانا. نہیں تو جہاں دیوان کی نقل کھتے میں پڑی ہے ، وہیں یہ ادھورا مضمون بھی پڑا رہے گا. (١٩٢٩ ، مضامین فرحت ، ٣ : ١٣٣).

کَھتِیان (فت کھ ، کس مع ت) امث.
بہی ، کھاتا ، بہی میں اندراج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھتیانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

کَھتْیاں (فت کھ ، سک ت) صف مث.
(کاشت کاری) ایسے پھل یا ترکاریاں جو سال بھر تک خراب نہ ہوں ذخیرہ کرنے کے قابل عمدہ پھل (١ پ و ، ٦ : ٩٥). [کھتی ـ ذخیرہ + اں ، لاحقۂ صفت].

کَھتْیانا (۱) (فت کھ ، کس مع نیز سک ت) ف م.
زمین میں کھاد ڈالنا ، مٹی میں کھاد ملانا. لاس صاحب نے... اس زمین کی قوت پیداوار کا امتحان کیا جو کھتیائی نہ گئی تھی (١٨٦٥ ، رسالہ علم فلاحت ، ٣). کھاد سے زمین کھتیا کر کسانوں کو دکھائی گئی. (١٨٩١ ، کسان کی پہلی کتاب ، ٣ : ٢٣). مٹیار زمین اگر بخوبی کمائی جائے اور کھتیا دی جائے تو کھات کا زور اس میں بہت زمانے تک باقی رہتا ہے. (١٩٢٠ ، رسائل عمادالملک ، ١٦٨). [کھت (کھات (رک) کی تخفیف) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھتْیانا (۲) (فت کھ ، کس مع نیز سک ت) ف م.
١. ہر مد کا حساب روزنامچے سے چھانٹ کر ، کھاتے میں ڈالنا ، ہر مد کے ذیل میں درج کرنا ، رقم کو کھاتے میں درج کرنا ، کھاتے میں پیسوں کا اندراج کرنا. جو وصول جنس آثامی (کذا) کا بہی روزنامچہ میں درج ہے ، دن دن مقابل بیٹھ کے نام بنام آثامی کے کھتیایا جاوے گا. (١٨٣٥ ، پٹواری کی کتاب ، ٢٩). کھتیانا (کھاتہ سے). (١٩٢١ ، وضع اصطلاحات ، ١٥١). ٢. (مجازاً) درج کرنا. مگر شرر نے واقعات کا تانا بانا اس طرح کھتیایا ہے کہ جس کے دیکھنے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے. (١٩٠٥ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ٣٣٩). [کھت (کھاتا (رک) کی تخفیف) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھتْیاؤنی (فت کھ ، سک ت ، و) امث.
وہ کاغذ جس میں آمد و خرچ وغیرہ روزانہ بلا ترتیب لکھ لیتے ہیں ؛ یادداشت. کھتیاؤنی : وہ کاغذ مسودہ ہوتا ہے کہ جس میں آمد یا خرچ وغیرہ روز کا روز جب کاتب بے ترتیب لکھے جاتے ہیں ... فارسی مترادف اس کا یادداشت ہے. (١٨٦٨ ، اصول السیاق ، ٨). [کھتیا ـ کھتیانا (رک) + ؤنی ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

کِھتیج (کس مج کھ ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) کھیت میں فصل کاشت کرنے ، ہل چلانے اور کھیتی کا کام شروع کرنے کی پوجا (ماخوذ : ا پ و ، ٦ : ٩٥). [کھیت (کھیت (رک) کی تخفیف) + تیج (رک)]

کَھتیل (فت کھ ، ی مع) امذ (قدیم) ؛ سـ کَھنَل.
ایک دھات کا نام ، رانگ ، رانگا.

> ترے کوں نگسے سو کوئی خوب کرنے
> کھتیل اپنا زرگر کوں کلپے دکھانے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٣٦). [مقامی].

کَھٹ (۱) (فت کھ) . (الف) امث.
دو سخت چیزوں کے باہم ٹکرانے کی آواز ؛ ٹکرانے کی مانند ؛ کھٹکا ، عموماً مرکبات میں مستعمل. انتہا سے زیادہ بے چین اور بیزار ، ہر دم انتظار ، کھٹ ہوا اور یہ سمجھیں وہ آئی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٠٢). تیل لیمپ کا کھٹکا دبائی ہوں ، کھٹ ادھر کھٹ ادھر بلب جلتا ہی نہیں. (١٩٧٣ ، زنگ رنگے ہیں ، ٦٤). (ب) م ف. جلدی ، فوراً ، تیزی سے ، ترت.

> کھٹ جیو کر جاتا رے

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٨٩)).

> کثافت کفر کا دھو سٹ کیا سب کافراں کو جٹ
> تو باقی ہو اُجایا کھٹ خوشی اپنے دین کا پایا

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٢). [حکایت الصوت].

ـــ پَٹ (ـــ فت پ) امث (امذ ؛ قدیم).
١. متواتر ٹکراؤ کی آواز ، دو چیزوں کے باہم ٹکرانے کی مسلسل صدا ، باہمی تصادم سے پیدا ہونے والی آواز.

وہ آپس میں باجوں کی کھٹ پٹ کا غل
وہ تنبور کی گڑگڑاہٹ کا غل

(١٨٣٤ ، صیدیہ ، ١٣٣). جنگل میں ایک گھاس کے میدان سے مجھ کو عجیب قسم کی کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢ : ٣٣٣). ٢. بھاری قدموں سے چلنے کی آواز ، جلد جلد اور متواتر ٹاپ پڑنے یا جوتوں کی آواز ، چاپ ، آواز پا. یکایک کان میں میرے کھٹ پٹ کی آواز آئی میں سمجھی کوئی کنیز میری تنہائی پر خیال کر کے والدِ نامدار نے بھیجی ہے وہ آتی ہو گی. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ١٠٥). ٣. گڑ بڑ ، برہمی.

اک منٹ میں جلائے دس سگریٹ
آج کچھ ہے مزاج میں کھٹ پٹ

(١٩٣٦ ، بیگ بیتی ، ٥٣). ٣. لڑائی ، جھگڑا ، مار پیٹ.

تجھ عشق عالم سوز جب مجھ گھٹ منے پر کھٹ ہوا
دوزخ منے ہور مجھ منے اس روز تے کھٹ پٹ ہوا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٣٦).

ہمارے نین ہور دل میں لگے کھٹ پٹ تمن دیکھت
عجب یو ہیم کا جھگڑا کدھیں فیصل نہیں دیکھیا

(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٥٣).

تھی سانجھ تے تا سحر یو کھٹ پٹ
یو جھنج یو جنگ تھا یو جھٹ پٹ

(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٣٢).

دونوں اس سے بھر ہیں کھٹ پٹ میں
شیخ شیخی میں برہمن مٹ میں

(١٨٢٠ ، میخانۂ وحدت ، ١٣).

پستوں کے ساتھ کھٹ پٹ ہی رہی
سر کو ٹکرایا کیا پٹکا کیا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٩٠).

جب کہ دو موذیوں میں ہو کھٹ پٹ
اپنے بچنے کی فکر کر جھٹ پٹ

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٣٣٨). رات سے میاں بیوی کی کھٹ پٹ چل رہی تھی. (١٩٨٤ ، روز کا قصہ ، ١٨٧). ٥. کوشش ، بھاگ دوڑ ، کد و کاوش.

جیسی ظاہر کی کھٹ پٹ
ویساچ باطن ہوے لٹ پٹ

(١٦٣٠ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ١ : ٣١٧)).

کھٹ پٹ میں عبث یو عمر کھٹ گئی
یوں پٹ کی بیراں ہی پھٹ گئی

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٥).

خواب میں دیکھا جو گرو کو گئی نیند اُچٹ
نہ ملا منیج کو کی لا کہ طرح کی کھٹ پٹ

(١٨٣٣ ، شادان ، خ ، ١ : ٢٩). [کھٹ (حکایت الصوت) + پٹ (حکایت الصوت)].

---پٹ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.

١. ٹاپوں کی آواز نکلنا ، چلنے میں جوتوں یا کھڑاؤں وغیرہ کی آواز نکلنا ، بھاری قدموں سے چلنا. کھٹ پٹ کرتے ڈبل چال چلے جاتے ہیں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١). جی چاہتا تھا کہ پٹ لگائے بوٹ پہنے کھٹ پٹ کرتا ہندوستان واپس آؤں. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ١٥ : ٤). بیگم رضا سوچتی رہ گئیں اور غفور کھٹ پٹ کرتا گیٹ کی طرف چلا گیا. (١٩٤٣ ، ماہم ، ٣٠٤). ٢. جھگڑا کرنا ، لڑنا.

منے ارغوانی نے پٹ تٹ کرے
شرابا طہورا سے کھٹ پٹ کرے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٣٢). وہ باہم موافقت اور اتحاد رکھتے ہیں اور آپس میں کھٹ پٹ نہیں کرتے ہیں. (١٨٩١ ، مکارم الاخلاق ، ٣٤).

نہیں کرتا کسی برتن سے کھٹ پٹ
پر اک سانچہ میں ڈھل جاتا ہے جھٹ پٹ

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٣٣). ٣. شور مچانا. چل چل نٹ کھٹ جھٹ پٹ جا یاں کھٹ پٹ مت کر. (١٨٤٨ ، دلفروش ، ٨). اویس دن بھر کھٹ پٹ کرتا رہتا ہے ، تم سے ایک موٹر کی فرمائش ہر روز کرتا ہے. (١٩٥١ ، زیر لب ، ١٩٤).

---پٹ لَگْنا محاورہ.

ہلچل مچنا ، ہنگامہ اُٹھنا ، ہیجان پیدا ہونا.

تم بن اب آہ دل میں غم کی لگی ہے کھٹ پٹ
آنکھوں سے اشک ہل ہل کرتے ہیں لال پٹ پٹ

(١٧٦٣ ، عاجز (گلِ عجائب ، ٨٦)).

---پٹ ہو جانا/پَٹ ہونا ف مر ؛ محاورہ.

لڑائی جھگڑا ہو جانا ؛ ان بن ہو جانا ، ناراضگی ہونا.

یا عشق وحشت مرے پاؤں کی آہٹ ہو گئی
جاگ اُٹھا وہ جنگجو بے وجہ کھٹ پٹ ہو گئی

(١٨٧٠ ، کلیات واسطی ، ٢٣٣). ثریا بیگم اور تھانہ دار میں کھٹ پٹ ہوگئی رہتے تو دونوں ایک مقام پر تھے مگر بول چال ترک. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٤٦٣). آہ وہ کتنی منحوس گھڑی تھی جب زبل میں ناتھن سے میری کھٹ پٹ ہوئی کیا کیا بدسلوکیاں میں نے ناتھن سے کیں. (١٩١٧ ، راج دلاری ، ١٥٦). آپس میں کھٹ پٹ ہوئی ہو گی. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١٨٦).

---پٹیا (---فت پ ، کس مع نیز سک ٹ) صف.

شور مچانے والا ، جھگڑالو ، فسادی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹ پٹ + یا ، لاحقۂ نسبت].

---دیتی سے م ف.

فوراً ، جلدی سے ، تُرنت ، جھٹ سے. جناب اس نے جو لڑکی تجویز کی اسی کو کھٹ دیتی سے ناپسند کر دیا. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٦١١).

---سے م ف.

١. **فوراً ، جلدی ، تُرنت.** بھیڑیے کے حلق میں ... گردن ڈال کر ہڈی کو کھٹ سے الگ نکال دیا. (١٨٦٨ ، منتخب الحکایات ، ٨). اس کے جیتے جی سے بندہ درگاہ واقف تو تھے ہی ، کھٹ سے ایک دریچی کی راہ سے داخل. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٩١).

وہاں کچھ ہوا اور یہاں کھٹ سے خبر ہوئی۔ (١٩٥٨ ، خونِ جگر ہونے تک ، ٢٧١)۔ مجھے ٹھنڈی ہوا لگتے ہی کھٹ سے نمونیہ ہو جاتا ہے۔ (١٩٨٠ ، پرواز ، ١٠٧)۔ ٢. **آواز کے ساتھ ، کھٹکے کے ساتھ۔** اگر پلنگ پر اچانک اٹھ کھڑی ہوتی ہو سان کی پتلی کھٹ سے سر میں لگی۔ (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٨٩)۔ اس نے کھٹ سے دروازہ بند کر دیا۔ (١٩٨٧ ، کولیس ، ٣٧)۔

---سے اُٹھ بیٹھنا محاورہ۔
بچے کا جاگنے کے بعد بستر پر لیٹے رہنے کی بجائے فوراً اٹھ بیٹھنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

--- کَھٹ (---فت کھ) امت ؛ م ف۔
١. (أ) **دو سخت چیزوں کے متواتر ٹکرانے کی آواز۔**

الٰہی دافعِ سودا ہو زلف کا لٹکا
جنوں دور ہو زنجیرِ در کی کھٹ کھٹ کا

(١٨٤٤ ، نسیم لکھنوی ، د ، ١١١)۔ تم بیٹھی کھٹ کھٹ چھالیہ کترے جاؤ۔ (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٠١)۔ چھری کانٹوں سے برابر کھٹ کھٹ کی آوازیں آتی رہتی تھیں۔ (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٩٩)۔ (ii) **کسی چیز کے متواتر کوٹے جانے یا بجنے کی آواز۔** ہتوڑے کی کھٹ کھٹ ... سنائی دیتی۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ٣٧)۔ ڈھولک کی گت کی یکسانیت اور اس پر کھٹ کھٹ کی مسلسل ٹھیک نے دماغ پلپلا کر دیا۔ (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ١٨٦)۔ (iii) **جوتے پہنے ہوئے چلنے کی متواتر آواز ، پانو کی آہٹ ، چاپ۔** سیڑھی لگائی گئی ، ہم کھٹ کھٹ اوپر چڑھ گئے۔ (١٩٠٣ ، مضامینِ محفوظ علی ، ٩)۔ اس کے بعد وہ کھٹ کھٹ سیڑھیوں پر سے چڑھ کر اوپر آئے۔ (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ١٦٠)۔ کھٹ ، کھٹ کھٹ! وہ بالکل نزدیک آگیا۔ (١٩٣٢ ، کرنیں ، ١٣١)۔ فضا میں بندوقوں کی دھپ دھپ اور بوٹوں کی کھٹ کھٹ گونجی۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ٣٠٧)۔ ٢. **مشین کے چلنے کی آواز یا شور ، ٹک ٹک۔** تمام رات گھنٹے کی کھٹ کھٹ سے نیند نہ آئی۔ (١٩١٣ ، حالی ، مقالات ، ٢ : ٦٣)۔ سٹیشنوں پر جو تارگھر میں تم کھٹ کھٹ کی آواز سنتی ہو وہ حروف کے اشارے ہیں۔ (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٣)۔ ٣. **جلد جلد (چلنے کی آواز کے ساتھ) ، تیزی سے۔** ہر طرف کھٹ کھٹ تصاویر کھنچ رہی تھیں۔ (١٩٧١ ، الکلیاں فگار اپنی ، ١٦٥)۔ ٤. **جھگڑا ، لڑائی ، کلکل ؛ جھنجھٹ۔**

کام کچھ فرہاد کا شیریں نہ پوچھ
جو کیا کام اُس نے کھٹ کھٹ کا کیا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٩٢)۔

شبِ فراق میں نالوں کے ساتھ دم نکلا
چلو نجات ہوئی ہر گھڑی کی کھٹ کھٹ سے

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٣٢)۔ [کھٹ (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

--- کَھٹ سُنار کی ایک چوٹ لوہار کی کہاوت۔
کمزور کی بہت سی تدبیروں پر زور آور کی ایک تدبیر غالب آ جاتی ہے ؛ قب : سو سُنار کی ایک لوہار کی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- کھٹ کَرْنا ف م ، محاورہ۔
١. **کھٹ کھٹ کی آواز نکالنا۔**

جب دیکھو تب لاٹھی ٹھینگے کھٹ کھٹ کرتے پھرتے ہیں
اوڑنے ہیں کوئی شیخ جی صاحب اونکو فرشتہ بھول گئے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧٣)۔ وہ اس قدر جوش اور محنت سے دوگنی تگنی محنت سے کام کر رہی تھی کہ لکڑیاں کھٹ کھٹ کرتی ہوئی چاروں طرف بکھر رہی تھیں۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٣٩٣)۔ ٢. **تیز تیز چلنا (جس سے جوتوں کی آواز آئے)۔** سفید لباس میں کھٹ کھٹ کرتی اپنا سخت اور سفید چہرہ اٹھائے پاس سے گزری چلی گئی۔ (١٩٦٩ ، وہ جسے چاہا گیا ، ١٠٦)۔ ٣. **لڑنا ، جھگڑنا۔**

تجھ قد کے نیشکر اوپر جاتی ہوں میں فدا
دوتن کی بات سن تمہیں کھٹ کھٹ نکو کرو

(١٦٥٩ ، فاضل ، د ، ٣٩)۔

کشتیاں دیکھ جواہر کی یہی کہہ اوٹھنا
کس کو ہے ایسی غرض مفت کرے جو کھٹ کھٹ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٣٩)۔ اصل بات یہ تھی کہ رینا سے ان کا دل بھر چکا تھا "بڑی کھٹ کھٹ کرتی ہے"۔ (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٣)۔

--- کَھٹ ہونا ف م ، محاورہ۔
کھٹ کھٹ کرنا (رک) کا لازم ؛ دو چیزوں کے ٹکرانے کی آواز ہونا (جامع اللغات)۔

کَھٹ (٢) (فت کھ) امذ۔
کھاٹ (رک) کا مخفف ؛ عموماً مرکبات میں مستعمل۔

راجا ہے تو پٹ اور یہی کیان
پرجا ہے تو کھٹ اور یہی گیان

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٥٢)۔ شاہی ملازمین نے شاہی حکم کے مطابق ہر ایک کے لیے "کت" مہیا کیے تاکہ وہ رات کو اُن پر سو سکیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے علاوہ بھی کھٹ کا رواج تھا۔ (١٩٨٢ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ١ : ١٥٧)۔

---بُنا (---ضم ب) صف ؛ امذ۔
کھاٹ بُننے والا ، چارپائی بُننے والا۔ کوئی چمار تھا ، جوڑا تھا کھٹ بنا تھا ، غرض بڑے کم اور چھوٹوں کی بھیڑ تھی۔ (١٩٢٥ ، سی پارۂ دل ، ٢٠٦)۔ کنجڑے ، قصائی ، کسیرے ، قلعی گر ، کھٹ بُنے ... سودا بیچتے پھرتے تھے۔ (١٩٦٨ ، اجڑا دیار ، ٢٠)۔ [کھٹ + بُن (بُننا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

---پَلَنگا (---فت پ ، ل ، غنہ) امذ۔
معمولی چارپائی۔ کچی چاردیواری ... موٹا جھوٹا کپڑا ، بانس کا کھٹ پلنگا یہ اسبابِ تعیش کا خلاصہ ہے۔ (١٩٢٧ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٢ ، ٢٢ : ٣)۔ [کھٹ + پلنگ (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

---جال امذ۔
پلنگ کا وہ بنا ہوا حصّہ جس کے ذریعہ سے خاک چھانتے ہیں ، مٹی چھاننے کا چھلنگا

خاک چھنوائی کدورت نے تری دنیا کی
رہ گئے سکوں بھی مرے واسطے کھٹ جال ہوا
(١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)) [کھٹ + جال (رک)].

---سال صف.
چارپائیاں بنانے والا کاری گر (ا ب و ، ۱ : ١٨٣)۔ [کھٹ + سال ~ سار ، لاحقۂ صفت].

--- کَڑْوا / کیرا / کیڑا / گیر (--- کس ک ، سک ر / ی مع ، ی مع / ی مع) امذ.
کھٹمل (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کھٹ + کروا ~ کیرا ~ کیڑا (رک) ؛ ف : گیر ، گرفتن ~ پکڑنا].

---مُتْوا (---ضم م ، سک ت) صف.
وہ بچہ جو رات کو چارپائی پر پیشاب کرے (جامع اللغات)۔ [کھٹ + مُت ~ مُوت (مُوتنا (رک) سے) + وا ، لاحقۂ فاعلی].

---مَل (---فت م) امذ ؛ ← کھٹمل.
ایک قسم کا کیڑا جو چار پائیوں میں ہوتا ہے (پلیٹس)۔ [کھٹ + مَل ، لاحقۂ اسمیت].

---مُوتَل (---و مع ، فت ت) صف.
رک : **کھٹ مُتوا** ۔ ال ، ل ، یل ، یلا ، بھی وصفی لاحقے ہیں ، جن میں فاعلیت کا پہلو نمایاں ہے جیسے گھٹال ... کھٹ مُتَیل ، کھٹ موتل ... وغیرہ. (١٩٦٥ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٢٢ : ٥٩)۔ [کھٹ + مُوت (مُوتنا (رک) سے) + ل ، لاحقۂ صفت و نسبت].

کَھٹ (۳) (فت کھ) امذ.
١. ایک راگ کا نام ، سری راگ کا پانچواں پتر.

نٹ کبھی دیکھ تری میں تو اچھنبے میں رہا
دل چھٹ پانو سے جھٹ راگ سنایا کھٹ کا

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ١٠)۔ آپ نے انہیں کا کر سمجھایا کہ دیکھو جن کا نام تمہاری اصطلاح میں رکت اور غزل ہے اس کا نام ہم نے کھٹ رکھا ہے. (١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ١١٥)۔ غزل کی مناسبت کھٹ اور دھناسری ہندی راگوں سے پائی جاتی ہے. (١٩٦٠ ، حیات امیر خسرو ، ١٧٦)۔ **٢. چھ ، شش** (مرکبات میں مستعمل) جیسے کھٹ راگ. [س : شٹ षट्].

---پَر (---فت پ) امذ.
چھ پیروں والا یعنی بھونرا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [کھٹ + رک : پَر (۱)].

---پورا (---و مع) امذ.
ایک آلہ جس سے کھیت کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرتے ہیں یا جس سے کھیتوں میں کیاریاں بنائی جاتی ہیں ۔ کھٹ پورا ، چندرا لکڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے واسطے بنانے کیاریوں کھیت کے کہ ... اور اس آلے سے دو آدمی کیاری بناتے ہیں. (١٨٣٦ ، کھیت کرم (ق) ، ٧)۔ [کھٹ + پورا (رک)].

---راگ امذ ؛ ← کَھڑاگ.
١. چھ راگ یعنی بھیروں ، مالکوس ، سری ، میگھ ، ہنڈول ، دیپک (فرہنگ آصفیہ)۔ **٢. سری راگ کا پانچواں پتر نیز مرکب راگ جس میں کئی راگنیاں شامل ہوں.**

جو نچایا ناچ ہم کو ہو نے وہ مانا سبھی
پر سدا کھٹ راگ ہی ہم ساتھ تم گاتے رہے

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ١٠٥ : ١٦)۔

مطرب اپنا کچھ سُنا جس سے کہ ہو دل کو کشود
ایک سن کر ہی ترا کھڑاگ آئے ہم تو ہیں

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٨٢)۔

اپنے پیپل کے وہ پتوں کا ترنم دلکش
ترے کھڑاگ سے لئے شاخ چنار اچھا ہے

(١٩٣٧ ، نغمۂ فردوس ، ٢ : ٢١٠)۔ **٣. (مجازاً) بکھیڑا ، جنجال ، جھنجٹ ، جھمیلا** ۔ اس کھڑاگ سے درگزرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٩٠)۔

کر کے دکھا کچھ لے کے نہ بیٹھ
خوشی اور غم کا کھڑاگ

(١٩٣٣ ، شبستان ، ٥٩)۔ یہ جانے کا سارا کھڑاگ اس ایک لمحے ہی کے لیے تو تھا. (١٩٨٩ ، بارش کا آخری قطرہ ، ١٣٠)۔ **٤. جھوٹی باتیں ؛ جھگڑے کی باتیں ؛ لغو بات ، بے ہودہ بات.**

جاتے ہو تو میخانے مسجد میں بھی یک ساعت
واعظ کا عبث سنتے کھڑاگ چلے جانا

(١٧٩٢ ، محب ، د ، ٦٥)۔ اپنے مذہب کو کھٹ راگ اور وسوسہ اور وہم باطل جان کر ہنسنے لگے. (١٨٩٣ ، تعلیم الاخلاق ، ١٥٥)۔ ہمارا کبھی اس کریہہ منظر طائفہ کے کھٹ راگوں سے پیچھا نہیں چھوٹے گا جو اپنے وقت کو انڈیا کی مفلسی اور بدبختی کے لیے رونے پیٹنے میں صرف کرتا ہے. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٣٢٩)۔ **٥. (تحقیراً) ساز و سامان ، الابلا** ۔ جس میں ان کے گانے بجانے کا سامان ایک ستار ... اور جانے کیا کیا کھڑاگ بھرا پڑا ہے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٣٥)۔ لیڈروں کی بیویاں گھروں میں سیاست کا کھڑاگ جمع کرتی ہیں تا کہ میاں جی سیاست چلا سکیں. (١٩٧٠ ، جنگ ، کراچی ، ٩ اپریل ، ٣)۔ **٦. قصہ ، واقعہ ، کہانی.**

اب یہاں سے سنو نیا کھڑاگ
دیکھو تقدیر لائی اور ہے راگ

(١٨٨٥ ، مثنوی عالم ، ٨٨)۔ **٧. (مجازاً) کام دھندا ، مشغلہ ، کاروبار** ۔ جنگلا پیلو ، بروا ایسا گایا کہ گورو گوزن اور ہرن اوس جنگل کے ... مستانہ وار راگ خمار سے جھوم رہے تھے اپنا کھڑاگ سب بھول گئے. (١٨٥١ ، بہار دانش (ولایت علی) ، ١٥٨)۔ **٨. تماشا ، ہنگامہ ، دھوم دھڑکا** ۔ اگر سلطان المعظم نے عیسائی سلطنتوں سے دب کر یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے ... تو یہ ظاہری کھڑاگ اسلامی حکومت کا ہی کلیجہ کو بنا رکھا ہے. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٢٦٦)۔ برات کی یہی دھوم دھام راستے میں ہوتی تھی ... حضرت نے کبھی اس کھڑاگ کی مخالفت نہیں کی. (١٩٠٥ ، عصر جدید ، ٣٩٣)۔ یہی ہے وہ انجام جس کے لیے ہست و بود کا یہ عظیم الشان کھڑاگ تیار کیا گیا ہے. (١٩٦٨ ، غالب ، ١٨)۔ **٩. چھے ملکات ردیہ** ، جیسے :

حسد ، غضب ، حرص ، کبر ، شہوت ، بغض (فرہنگِ آصفیہ) .
[کھٹ + راگ (رک)].

---راگ پَھیلانا محاورہ.
بکھیڑا پھیلانا ، جھنجھٹ کرنا. یہ سارا کھٹراگ اس لیے پھیلایا گیا ہے کہ کوئی شے گم ہوگئی ہے . (۱۹۸۶ ، اُردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۹۷).

---راگ پَھیلنا محاورہ.
بکھیڑا شروع ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا ، جھنجھٹ ہونا. ذرا سی دیر کا وقفہ ہیلا کہ شام کے کھانے کا کھٹراگ پھیلا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۰).

---راگ چِھڑنا محاورہ.
جھمیلا شروع ہونا ، جھگڑے کی بات کا آغاز ہونا ، ناخوشگوار ذکر چھڑنا. بھارت جی کا سراپ رنگ لایا اور اروسی کو اندراسن سے نکالنے کا کھٹراگ چھڑا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۹).

---راگ کَرنا محاورہ.
بے ضرورت ساز و سامان بہم پہنچانا ، غیر ضروری اہتمام یا بندوبست کرنا. بیٹا بیسویں کا کھٹراگ زیادہ نہ کرنا ... معمولی کھانا پکوا کر اللہ کے نام دے دو. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۵).

---راگ کَھڑا کَرنا محاورہ.
جھمیلا پیدا کرنا ، شوشہ چھوڑنا. یہ کون لوگ ہیں جنھوں نے بوم عبدالحق کا کھٹراگ کھڑا کر دیا. (۱۹۳۳ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۶۷).

---راگ کَھڑا ہونا محاورہ.
جھمیلا پیدا ہونا. گندھارا انڈسٹریز کی منتقلی کا کھٹراگ کھڑا ہوا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۶۳).

---راگ لانا محاورہ.
شرارت کرنا ، فیل لانا ، شور مچانا.

لا کہ کھٹ راگ اگر لائے تو ہم سے شب کو
اٹھنے دیتے ہیں کوئی تم کو چھپرکھٹ میں سے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۹۰).

---راگ مَچانا محاورہ.
شور مچانا ، شور و غل کرنا (جامع اللغات).

---راگ میں پَڑنا محاورہ.
لغو باتوں میں مشغول ہونا ، بکھیڑے یا جنجال میں پھنسنا.

پڑے ہیں عشق کے کھٹراگ میں ہم اے مطرب
کسے خیال ہے دھرپت ترانہ تروٹ کا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۱).

---راگ میں پَھنسنا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، اُلجھن یا پریشانی میں گرفتار ہونا. تمہیں میری بھی کچھ خبر ہے کہ میں کس کھٹراگ میں پھنسی ہوئی ہوں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۴۳).

---راگ نِکالنا محاورہ.
شرارت کرنا ، فیل لانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---رَس (---فت ر) امذ ؛ صف.
چھے ذائقے ، یعنی تلخ ، نمکین ، کسیلا ، کھٹا ، میٹھا ، چرپرا ؛ چھے مزے یا قسم کے کھانے . کوئی اُپٹن لگوائے نہلائے کوئی کھٹ رس بھوجن بنائے . (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۸).
[کھٹ + رَس (رک)].

---شاسْتَر (---سک س ، سک نیز فت ت) امذ.
(ہندو) چھ مقدس کتابیں جو وید سے ماخوذ ہیں ، رک : شاستر. اس کے بیٹوں پوتوں نے کھٹ شاستر یعنی چھے کتابیں اسی بید سے اخذ کرکے بنائیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۷).
[کھٹ + شاستر (رک)].

---شاسْتْری (---سک س ، سک نیز فت ت) صف.
چھے شاستروں کا عالم ، ہندوؤں کا بہت بڑا عالم . پنڈت راج نراین صاحب ارمان کھٹ شاستری کے علاوہ اور بھی متعدد ہندو شرفاء ساتھ تھے . (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ خواجہ حسن نظامی ، ۲۳۲). [کھٹ شاستر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---کَرْم (---فت ک ، سک ر) امذ.
برہمنوں کے چھ فرض یعنی اشنان ، دھیان ، گیان ، جپ ، ترپن ، پوجا ؛ (اصطلاحاً) وید پڑھنا اور پڑھانا ، جگ کرنا کرانا ، دان دینا اور لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [کھٹ + کَرم (رک)].

کَھٹ (۴) (فت کھ) امذ.
کاٹھ (رک) کا مخفف ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بانوڑی (---غنہ ، سک و) امث.
(کاشت کاری) کھلیان کو اُلٹ پلٹ کرنے کی پنج شاخہ جھڑ ، پچ انگا ، پچ انگورا ، پچ انگڑا ، بن چنگوڑ (ا پ و ، ۶ : ۹۵).
[کھٹ + بانو (رک) + ڑی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

---پھوڑا (---و مج) امذ.
رک : کھٹ بڑھئی ، ہدہد پرندہ . دشت کورۂ آہنگراں تھا ... کھٹ پھوڑے کی آواز تھی ، جنگل بولتا تھا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۷۲). [کھٹ + پھوڑ (پھوڑنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

کَھٹ (۵) (فت کھ) امذ.
کھٹا (رک) کا مخفف ، عموماً مرکبات میں مستعمل.

تجھ بنا اب نہیں مجھے طاقت
کب تلک جیو کروں ایس کا کھٹ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۴) کھٹ رس سواد شکر سے مل کر میٹھے ہو جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۶۸).

---مِٹھا (---کس م ، شد ٹھ) : (الف) صف مذ (مث : کھٹ مِٹھی) ترشی مائل میٹھا ، چاشنی دار ، کھٹے اور میٹھے مزے والا خوش ذائقہ.

کوئی کڑوی ہے کوئی ہے میٹھی
نکی کوئی کوئی ہے کھٹ مٹھی
(١٨٤٧ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٥٠). اس کے پھل کا مزہ کھٹ مٹھا ہوتا ہے . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٦٨). ذرا سا نمک ذرا سی شکر ، آدھا لیموں کا عرق شامل کرکے کھٹ مٹھا بنالیں . (١٩٦٧ ، شاہی دسترخوان ، ٣٦). (ب) امذ. **چکوترے کی مانند ایک پھل کا نام جس کا مزہ کھٹا اور میٹھا ہوتا ہے ، کھٹمٹھڑا**. کھٹ مٹھے میں دو مزے اس واسطے تھے کہ ... ان کو تلخ کاموں کی یاد دلائے . (١٨٥٤ ، مینا بازار ، اردو ، ٣١). اس میں قسم قسم کے میوے تھے مثلاً انجیر اور انار اور انگور اور نارنگیاں اور کھٹ مٹھے اور سنگترے . (١٩٣١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ٢٠٠). [کھٹ + مٹھا (میٹھا (رک) کی تخفیف)].

---مِٹھڑا (---کس م ، سک ٹھ) صف مذ.
رک : **کھٹ مٹھا ، وہ میوہ جو ترش و شیریں ہو ، کھٹمٹھرا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [کھٹ + مٹھڑا (میٹھا (رک) کا بگاڑ)].

---مِٹّھل (---کس م ، شد ٹھ بفت) صف.
رک : **کھٹ مٹھا**. «ال ، ل ، یل ، یلا» بھی وصفی لاحقے ہیں ، جن میں فاعلیت کا پہلو نمایاں ہے جیسے کھٹال ... کھٹ مٹھل ، کھٹ موتل ... وغیرہ . (١٩٦٥ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٢٢ : ٥٩). [کھٹ + مٹھ (میٹھا (رک) کی تخفیف) + ل ، لاحقۂ نسبت].

---مِٹّھے بیر (---کس م ، شد ٹھ ، ی مج) امذ ، ج.
بیر کی ایک قسم جس کے ذائقے میں ترشی کے ساتھ شیرینی شامل ہوتی ہے (فرہنگ اثر). [کھٹ + مٹھے (مٹھا - میٹھا کی جمع) + بیر (رک)].

کِھٹ (کس کھ) امث.
١. میل ، گندگی ، نجاست (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . **٢. گندگی کا نشان ، داغ ، دھبا**.
کھوڑ عاشق میں تو کیا کھٹ آپ اوروں کوں بدہائیں
اے عجب ہو کھوڑدس آنی صندل کی کھوڑ سی
(١٦٧٨ ، بحری ، ک ، ٢١). [مقامی].

کُھٹ(١) (ضم کھ) امث.
کھوٹ (رک) کا مخفف ، مرکبات ہیں مستعمل.
بندے نے بھی کھٹ کی ٹھانی
کیسی چمگادڑ کی سہانی
(١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٢ : ٣).

---چال / چالی امث.
کھوٹی چال ، عیاری ، مکر و فریب ، دھوکے بازی.
اپنی کھٹ چالیوں سے باز نہ آئی آخر
دم مرا ناک میں لائی نہ اری بے انصاف
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٩٩). بی مغلانی تم نہیں سمجھیں یہ مسِ آرا کی کھٹ چالیں ہیں . (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٥٥٦). [کھٹ + چال (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُھٹ(٢) (ضم کھ) امث.
کونا ، گوشہ.
یاں رکت کُھٹ اُدھر کوں لال کرے
نہ کہ ترنیاں نمن تنبول سیتی
(١٦١٨ ، بحری ، ک ، ٢٠٣). [کُھونٹ (رک) کی تخفیف].

کُھٹ(٣) (ضم کھ) امث.
١. کسی چیز کے کھٹکنے کی آواز ، کسی چیز کے ٹکرانے کی آواز (نوراللغات). **٢. بچوں کے کٹی کرنے کا اعلان یا اشارہ ، رک : کٹ** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). **٣. (مجازاً) دوستی کا خاتمہ ، ترک تعلق ، کٹی.**
بات کوئی نکل ہی جائے گا کہ میں منہ سے رہونہ
«آپ سے بات چیت کھٹ» یہ تو ضرور ہی کہوں
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ٣١). سیب خوش رنگ دیکھتے ہی مت پلٹ گئی نہ «کھٹ» یاد رہی نہ کھدر یاد رہا . (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ١٠ : ٩). [حکایت الصوت].

---بڑھئی / بڑھیا (---فت ب ، ڑھ ، ی مع / فت ب ، ڑھ ، شد ی) امث.
ایک چھوٹے پرند کا نام جس کی چونچ لمبی ہوتی ہے اور جو درخت وغیرہ میں سوراخ بنا کر رہتا ہے ، ہدہد ، کٹھ پھوڑا. کھٹ بڑھئی ، کیونکہ یہ درخت کے تنے پر بیٹھا ہوا کُھٹ کُھٹ کرکے اس کو کھودا کرتا ہے . (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ٣٩٨). چگی کدال نما ڈاڑھی اس پر اوندھی سیدھی لٹ پٹی دستار ، خاصے کھٹ بڑھئی نظر آتے ہیں . (١٩١٥ ، مرقع زبان دہلی ، ٦١). چنانچہ ان کہانیوں میں وہ ... کوّا ، کھٹ بڑھئی اور مور دو دو مرتبہ ... بنتا ہے . (١٩٦٨ ، نکتہ اور نقطے ، ٣٠). کھٹ بڑھیا اُڑتے اُڑتے اونچے نیم پر اُتری تو دکھائی دیتی کہ وہ ملکۂ سبا کے محل میں خط چھوڑ کے آ رہی ہے . (١٩٧٨ ، بستی ، ٩). [کھٹ + بڑھئی (رک) / بڑھیا (بڑھئی کی تصغیر)].

---بَجْرا (---فت ب ، سک ج) صف مذ.
فسادی ، فتنہ انگیز ، سرکش ، تند مزاج ، زود رنج. انھوں نے کہا خداوندا یہ بڑا کھٹ بجرا اور فتنہ انگیز ہے . (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١٠٧). کھٹ بجرا آدمی ہے یعنی تندمزاج یا زود رنج یا بدمعاملہ سرکش ہے . (١٨٨٦ ، محاورات ہند ، ١٣٦). [کھٹ + بجر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---بَجْری (---فت ب ، سک ج). (الف) صف مث.
(عو) **رخنہ انداز ، کام بگاڑو** (محاورات نسواں). (ب) امث. **فتنہ انگیزی ، رخنہ اندازی.**
کھٹ بجریاں ہی کی ہیں سراف کے لے ہم سے
پیسے تبے بیرونی کی بھر لے گئے کھری کی
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٤٣). رک : کھٹ بجرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---کرنا محاورہ.
دوستی ختم کرنا ، ترک تعلق کرنا ، کٹی کرنا ، کٹ کرنا.

وہ مجھ سے ٹوٹ کے گھر اپنے جا نہیں سکتا
کوئی تراب ہے کھٹ کرکے یار جائے کہاں

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۳۳). آج ہندو شریک نہیں ہوئے تو کھٹ کرنے والوں میں اُن کا شمار ہوگیا ... عجیب دنیا ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۳۰ : ۶).

ـــــ کُھٹ (ـــــضم کھ) امث.
دو چیزوں کے متواتر ٹکرانے یا کوٹے جانے کی آواز. کھٹ بڑھئی ، کیونکہ یہ درخت کے تنے پر بیٹھا ہوا کھٹ کھٹ کر کے اس کو کھودا کرتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۹۸). [کُھٹ (حکایت الصوت) کی تکرار].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
دوستی ختم ہو جانا ، ترکِ تعلق ہو جانا ، کُٹّی ہونا. پھر ہم آج سے نہ بولیں گے بس ہمارے آپ کے کھٹ ہو جائے گی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۲۹). اب مولوی نصیر الحق صاحب اور سٹر جانسن سے کھٹ ہوگئی نہ یہ اون کے تابع نہ وہ ان کے حاکم. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۶).

کُھٹا (ضم کھ) امذ.
(معماری) ترچھاپن ، کھانچہ ، ریخ (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۱۳۷).
[مقامی].

کَھٹّا (۱) (فت کھ ، شد ٹھ) : (الف) صف مذ (مث : کَھٹّی).
۱. **ترش ، کھٹائی والا ، جس میں کھٹاس یا تیزابیت ہو.** پانی یک اما خصلت جیسے کی صحبت وہی ، کہیں کھٹا ، کہیں مٹھا ، کہیں کڑوا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹).

عذب شیریں است میٹھا کھانے دیکھ
تلخ کڑوا ترش کھٹا چاکھ دیکھ

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۵).

نہ کھایا کبھی دُود وہ پاک ذات
نہ کھٹے نہ الٹے نہ بھجّی کے سات

(۱۷۷۱ ، پشت بہشت ، ۷۸).

رو کبھی پھیکی کڑوی کسیلی ہوتی ہو جو ہم سے تم
چاہے ہے جی میٹھا کھٹا ہے یہ دوگانا بات کلاجب

(۱۸۱۸ ، انشا (دیوان رنگین و انشا ، ۱۰۶)). لقمہ حلق سے نیچے اترا اور میٹھا اور کھٹا اور کڑوا اور پھیکا اور سلونا سب ایک. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۰). اُووہ: کتنا کھٹا ہے ، میرا مطلب ہے مٹی ، وہ کیری چباتے میں بولی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۵۶). ۲. **خراب ، بدمزہ.**

دل میرا اے شوخ گندم رنگ تیرے ظلم سے
کھا کے قرص داغ ہے کھٹے خمیرے کی طرح

(۱۷۶۳ ، عاجز (گل عجائب ، ۸۷)). (ب) امذ. **ایک ترش پھل کا نام جو چکوترے کی مانند ہوتا ہے ، لیموں کی ایک قسم.**

مزا شیریں لباں کا کوئی نہ پایا ہو تو بتلا دے
کہ ہے نارنگیوں کی قدر جب ناخوش ہوں کھٹے میں

(۱۷۳۲ ، ثنا کرناٹکی ، د ، ۱۸۳).

انگور ، سنگترہ ، نارنگی ، بربسو ، سدا پھل ، سیتا پھل
نارنج ، جھیلی اور کولے ، کھٹے ، میٹھے ، کمرکھ ، کٹکل

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۲ : ۸). کوئی چکوترا کھینچ مارتی ہے کوئی کھٹا پھینک مارتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰). ان کے علاوہ رنگترا ، کھٹا ، میٹھا ، چکوترا ، بیسیوں قسم کے پھل ہندوستان میں ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۷). [س : شٹ + ک खट्टक].

ـــــ انگور کون کھائے کہاوت.
مشہور کہانی ہے کہ ایک لومڑی درخت میں انگور کا خوشہ دیکھ کر بہت للچائی اور اس تک پہنچنے کی کوشش بھی کی لیکن نہ پہنچ سکی. آخرکار بولی جانے بھی دو ، کھٹا انگور کون کھائے ، یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کام میں کوشش کرے اور ناکامیاب ہونے پر اس میں عیب لگا کے چھوڑ دے ، اب ایسے موقع پر "انگور کھٹے ہیں" بولتے ہیں (مہذب اللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

ـــــ پالک (ـــــفت ل) امذ.
پالک کی ایک قسم جس کا مزہ ترش ہوتا ہے. ان بھوت چکنا ساگر میں بھی کھٹے پالک کا ذکر آیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۵). [کھٹا + پالک (رک)].

ـــــ پَن (ـــــفت پ) امذ.
کھٹاس ، کھٹائی (علمی اردو لغت). [کھٹا + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چُوک / چُونا (ـــــو مع / و مع) صف.
نہایت تُرش ، ایسا تُرش جو چُونے کی طرح کاٹ ڈالے. اصغری نے وہی چکھا تو کھٹا چونا کئی دن کا باسی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۲۲). [کھٹا + چُوک / چُونا (رک)].

ـــــ ساگ امذ.
کھنیڑ ، کھنیڑ کا ساگ ، ایک قسم کا ساگ (ماخوذ : نوراللغات).
[کھٹا + ساگ (رک)].

ـــــ کَھا رَہنا محاورہ.
کسی سے ناراضگی و عناد ہونا ، کسی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنا (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

ـــــ کَھانا محاورہ.
۱. **بیزار ہونا ، متنفر ہونا ، ناراض ہونا ، خفا ہونا.** دوبارہ آنے کا انتظار ہوا کہ اس کی خاطر کریں مگر وہ ایسا کھٹا کھا کر گیا تھا کہ اس نے ادھر کا رخ بھی نہ کیا. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۲۸۳).

بی بی با با ، چیل جھپٹا کیا جانیں کب کھائے کھٹا

(۱۹۶۷ ، الدھیرنگری ، ۱۰۹). ۲. **زک پانا ، زچ ہونا.**

زیچ نا زیج سے حاصل ہے یہ حاصل ہے مزہ
منہ لگائے کوئی میٹھے کو تو کھائے کھٹا

(۱۸۶۵ ، ناظم ، واسوخت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۹۱)). ۳. **سخت سُست باتیں سُننا ، گالیاں کھانا.** مجھ سے بولے تو کھٹا کھاؤ گے. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۳۰۲).

---مٹھا/میٹھا (---کس م ، شد ٹھ/ی مع) صف ، امذ.
رک : کھٹ مٹھا ، جھاڑی بوٹی کے بیر جو کھٹ مٹھے ہوتے ہیں.
کھٹا مٹھا بہت نہ کھانا. (١٨٥٩ء ، تاریخ ممتاز ، ٥٠).

کہیں آم ہیں اور کہیں انار
کہیں کھٹے مٹھے ہیں دیتے بہار

(١٨٦٤ء ، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ٩١). [کھٹا + مٹھا / میٹھا (رک)].

---میٹھا کھانا محاورہ.
کھٹی اور میٹھی چیزیں کھانا ؛ تکلیف اور آرام دونوں صبر سے برداشت کرنا (جامع اللغات).

---میٹھا ہونا محاورہ.
١. **دل للچانا ، منھ میں پانی بھر آنا.**

جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینے کی بہار
کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا دل اک بار

(١٨٣٠ء ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٦٨). ٢. (ہندو) **شکررنجی ہونا ، اَن بن ہونا ، رنجش ہونا** (فرہنگِ آصفیہ).

---ہو جانا/ہونا ف م ؛ محاورہ.
١. **مزے کا ترش ہو جانا ، اچار اُٹھ آنا ، اچار کا تیار ہو جانا.**

آچار ہوا کھٹا باپڑ لیتی ہے مجھی
سرکا بنا تو آگے سونی سلوق اپھی

(١٨٠٣ء ، میر حفیظ الدین (مقالات الشعراء ، ١٨٢)). ٢. **شرمندہ ہو جانا ، جھینپ جانا.**

ایسے بستاں ہیں ترنج شجر قامتِ یار
کھٹے ہو جائیں جسے دیکھ کے جنت کے انار

(١٨٦٨ء ، راحت (شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٣٨٩)). ٣. **بے قدر ہو جانا ؛ سڑ جانا.**

کیا ہی دوکاں گرم ہے بستانِ یار کی
کھٹے انار ہو گئے جب سے یہ پھل چلے

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ٢٠٩). ٤. (دل یا جی کے ساتھ) **بے کیفی ہو جانا ، رنج پہنچنا ، مایوس ہو جانا ، افسردہ ہو جانا.**
حاتم کا دل اس قدر کھٹا ہوا کہ اس کا عشق بھی اُڑن چھو ہو گیا. (١٩٣٨ء ، پرواز ، ٣٩).

کھٹّا (٢) (فت کھ ، شد ٹ نیز بغیر شد) امذ.
بڑا پلنگ جس کے پائے عام چارپائیوں سے بلند ہوں ، اونچے پایوں والی چار پائی. یہ مشکل تمام لاشہ کلاب اٹھایا اور ایک کھٹے پر ڈال دیا. (١٨٩١ء ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٠٦). دادی جان اپنے کھٹے پر بیٹھی حقہ پی رہی تھیں. (١٩٧٠ء ، یادوں کی بارات ، ٥٧). [کھٹ ~ کھاٹ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کھٹّا (٣) (فت کھ ، شد ٹ) صف (قدیم).
سالم ، باہم پیوستہ ، ٹھوس. یہ ہوا کھٹا آکاس و پھٹا آکاس سب میں ہے. (١٥٨٢ء ، کلمۃ الحقائق ، ٥٠). [ا کھٹا (رک) کی تخفیف].

کَھٹاپَٹ (فت کھ ، پ) امث ؛ م ف.
ہتھیاروں یا کسی چیز کے متواتر ٹکرانے کی آواز ؛ اَن بن ، تکرار ، لڑائی جھگڑا ، کھٹ پٹ (نوراللغات). [کھٹ (حکایت الصوت) + ا (حرفِ اتصال) + پٹ (حکایت الصوت)].

کَھٹاپٹی (فت کھ ، پ) امث.
١. **ہتھیاروں کا باہم ٹکرانا ، کسی چیز یا ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ** (نوراللغات). ٢. **لڑائی ، جھگڑا ، تکرار ، تُو تُو میں میں ، کھٹ پٹ.**
دیکھ بیٹے! یہ بڑے آپس میں ٹکراویں نہیں جو ایسا ہوا تو من سکھی اور جیجا میں سدا کھٹا پٹی رہے گی. (١٨٦٨ء ، رسوم ہند ، ٣٢).

---رَہنا محاورہ.
اَن بن رہنا ، لڑائی جھگڑا ہونا. جن کے وعظ و نصیحت سے ... اہلِ قبلہ میں ہمیشہ کھٹاپٹی رہے ... کوئی نتیجہ پیدا ہوتا نظر نہیں آتا. (١٨٩٩ء ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٥٥٧).

---ہونا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، لڑائی ہونا ، اَن بن ہونا. ایسی کھٹاپٹی ہوئی کہ اللہ دے اور بندہ لے. (١٩٣٢ء ، ہرن کا دل ، ٩). [کھٹاپٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَھٹارا (فت کھ) امذ.
١. **سامان یا پتھر وغیرہ ڈھونے کا چھکڑا ، ٹھیلا.** اب ہم نے سنا ہے کہ کمشنر صاحب نے بمبئی سے پتھر ڈھونے کے چھکڑے منگوائے ہیں جنھیں کھٹارا کہتے ہیں. (١٩٣٣ء ، محفوظ علی ، مضامین ، ١٣٧). ٢. **خراب و خستہ یا پرانی گاڑی ، وہ گاڑی جو چلنے میں چرخ چوں قسم کی آواز نکالے ، چھکڑا.** بڑے بھیا غصے میں بڑبڑاتے ہوئے کھٹارا سائیکل اٹھا کر باہر چلے گئے. (١٩٨٧ء ، روز کا قصہ ، ١٨٥). [کھٹ (حکایت الصوت) + ارا ، لاحقۂ اسمیت].

کَھٹاس (فت کھ) امث.
١. **کھٹا ذائقہ ، کھٹا پن ، تُرش ذائقہ ، تُرشی.** بھونتے وقت تھوڑا دہی یا کھٹائی کے پانی کا چھینٹا بھی دو تا کہ چقندر کی مٹھاس کے ساتھ دہی کی کھٹاس سے سالن بامزہ ہو جائے. (١٩٠٦ء ، نعمت خانہ ، ٤٤). گھر میں نوابی ٹھاٹھ اور اسلامی رنگ یوں ملے جلے تھے جیسے مالٹے میں کھٹاس اور مٹھاس ملے جلے ہوتے ہیں. (١٩٨٣ء ، اوکھے لوگ ، ١٩١). ٢. (کنایۃً) **خفگی ، ناراضگی ، بدمزگی** (فرہنگِ آصفیہ). [کھٹا (رک) کا اسمِ کیفیت].

---کو جی چاہنا محاورہ.
حاملہ عورت کا تُرشی کی طرف رغبت کرنا (فرہنگِ اثر).

کَھٹّاس (فت کھ ، شد ٹ نیز بلا شد) امذ.
ایک قسم کا نیولا ، مشک بلاؤ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : کھٹاش खट्टाश].

کَھٹاک (فت کھ) امذ.
دو سخت چیزوں کے ٹکرانے کی آواز ، کسی چیز کے گرنے یا ٹوٹنے کی آواز ، کھٹکا ، کڑاکا. جیسے ہی ہمارے قدموں کی آواز اُبھری اوپر سے کھٹاک سی آواز آئی اور ساتھ ہی پہریدار کی آواز گونجی. (۱۹۶۹ ، اشک مژگاں ، ۶۷). [کھٹ (حکایت الصوت) + اک ، لاحقۂ اسمیت].

---سے م ف.
۱. **کھٹ کی آواز کے ساتھ ، کھٹاکے سے.** وہ اس کے گٹوں پر کھٹاک سے چھڑی مارتے. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۶۶). ابھی اس کی بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ کھٹاک سے کمرے کا پٹ بھڑا. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۷۳). ۲. **فوراً ، جھٹ پٹ.** یہ تصویر کسی نے دیکھ لی تو کھٹاک سے تمہارا چالان کر دیں گے. (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن ، ۱۳۰).

---کَھٹاک (---فت کھ) صف ، م ف.
۱. **متواتر آواز کے ساتھ ، بار بار کڑاکے سے.** چنانچہ جہاں کہیں اُس کی انگلیاں غلط چلتیں ، وہ کھٹاک کھٹاک اپنی بانسری سے اس کی انگلیوں پر مارتا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۳). ۲. **جلدی جلدی.** وہ یوں کھٹاک کھٹاک فیصلے کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۸). [کھٹاک (رک) کی تکرار].

کَھٹاکا (فت کھ) امذ.
رک : **کھٹاک.** اس طرح چپکے سے دروازے کھولے کہ ذرا سی آہٹ نہیں ہوئی نہ چول کی آواز آئی نہ کھٹاکا ہوا. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۹۸). یکایک کھٹاکے کی آواز اور بھال دیو کی تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۲۹). [رک : کھٹاک + ا ، لاحقۂ اسمیت و نسبت].

کَھٹا کَھٹ (فت کھ ، کھ). (الف) امث.
۱. **دو سخت چیزوں کے باہم ٹکرانے یا کسی چیز پر چوٹ پڑنے کی آواز.** تال سُر ڈنڈوں کی کھٹا کھٹ عجیب مزا دے رہی تھی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۰). کئی بار تو میرے یہاں ریل گاڑی کے پہیوں کی کھٹا کھٹ اور انجن کے دھوئیں کی بھکابھک نے اشعار کا لباس پہن لیا ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۰۱). ۲. **چلتے وقت جوتوں سے متواتر نکلنے والی آواز.** ان کی جوتیاں کھٹا کھٹ بولیں مگر گناہ کی ذلت اونکے دلوں میں ہے. (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان ، ۵۳۸). ۳. **گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز.** سڑک اوپر چڑھتی تھی گھوڑے کے سم پتھروں پر کھٹا کھٹ پڑ کر ان سے رگڑ کھانے لگے. (۱۹۲۷ ، بپتا کہ افسانے ، ۱۶۶). (ب) م ف. **متواتر آواز کے ساتھ ، جلدی سے ، تیزی کے ساتھ.**

کہیں شب جو دلہن سے کھٹ پٹ ہوئی
کھٹا کھٹ موے نے دیئے توڑ پٹ

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۷). ہر وقت تسبیح گھومتی رہتی تھی ، باتیں بھی کرتے جا رہے ہیں اور دانے بھی کھٹا کھٹ چل رہے ہیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۱). [کھٹ (حکایت الصوت) + ا (حرف اتصال) + کھٹ (رک)]

کَھٹانا (۱) (فت کھ) ف م.
روکنا ، مزاحمت کرنا ، حائل ہونا ؛ کھڑا کرنا ، کھڑا کرنے کا موجب ہونا ، کھڑا کرانا ، بکا کرنا ؛ کمانے کا موجب ہونا (جامع اللغات). [کھٹ ـ ب : کھٹ ـ نا کن + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھٹانا (۲) (فت کھ) ف م.
(ٹھگی) کسی ٹھگ کا گنو والوں سے ٹھگوں کا حال بیان کر دینا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۲۸). [مقامی].

کُھٹانا (۱) (ضم کھ) ف م.
(ٹھگی) ساتھ سفر کرنے کو ٹھگ کا مسافر سے دوستی گانٹھنا ، مسافر کو ملا کر اخیر شب سفر کو ساتھ لے جانا (ا ب و ، ۸ : ۱۹۹ ؛ مصطلحات ٹھگی ، ۱۲۸). [مقامی].

کُھٹانا (۲) (ضم کھ) ف م.
(کاشت کاری) چندوانا ، ہل کی پھار کی نوک تیز کرانا (ا ب و ، ۶ : ۹۵). [مقامی].

کَھٹاہی (فت کھ) امث.
باندھنا ، روکنا ، ٹھہرانا ؛ کھڑا رہنا ؛ بکا رہنا (جامع اللغات). [کھٹانا (۱) کا اسم کیفیت].

کَھٹاؤ (فت کھ ، و مج) امذ.
وہ بانس یا کھونٹا جس سے کشتی باندھتے ہیں ، کھٹیاو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹیاو (رک) کی تخفیف].

کَھٹائی (فت کھ) امث.
۱. **ترشی ، کھٹاس ، کھٹا پن ، حموضت.** دشمنی دوستی ہو آئی ، کھٹائی میں میٹھائی بھائی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

اے ناصح عبث کرتا نصیحت ترش رو ہو کر
کھٹائی کا مجھے پرہیز ہے مت بیچ اچار اپنا

(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستان شعرا ، ۳۶۷)). سب کے دانت کند ہوتے ہیں کھٹائی سے ، مگر قاضی کے مٹھائی سے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۵۸). اگر پسند ہو تو تھوڑی کھٹائی بھی آلو میں ملا لیں. (۱۹۸۳ ، ناشتہ ، ۳۳). ۲. **کیری کی خشک کی ہوئی پھانک یا پھانکیں یا اُن کا سفوف ، امچور.**

کیوں نہ مسی وہ لگا کر ہو ترش رو مجھ پر
بوجھنے کے لیے چاہیے ہے کھٹائی پہ مسی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۲). کھٹائی کو پیس کر ہمراہ تمام مصالحہ کے ملاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳). ایک کلھیا میں سے کھٹائی یا املی کا پانی پتے ہی کے جمچے سے نکال کر ڈالا. (۱۹۶۵ ، شاق ، جولائی ، ۳۵). ۳. **وہ چیز جس میں کھٹاس ہو ، کھٹی چیز.** تم جہاں تک ممکن ہو کھٹائی ، اچار اور چٹنی وغیرہ سے پرہیز کرنا. (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۰۰). ۴. **کسی ترشی سے تیار کیا ہوا محلول ، میل کاٹنے کے لیے تیزاب ملا ہوا پانی.**

کھٹائی کا دیکھا چانک لگائی رنگ بٹھانے کے
اڑانے ہٹ لگا جوتا دینے کا تھا دیتی قوقل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۰).

سلاخ باندھ کے اتنا ترش نہو دیکھو
کبھی کٹنے نہ کھٹائی سے بانکپن کا رنگ
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢٨). دیکھو سُنار کے پاس جب جاؤ تو کہہ دینا کہ ابھی کھٹائی میں رکھے ہیں. (١٨٤٨ ، دلفروش ، ٣٩).
[کھٹا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
(ٹھگی) کسی ٹھگ کا کانو والوں کا حال بیان کر دینا ، ٹھگ کا بستی والوں کی مخبری کرنا (مصطلحات ٹھگی ، ١٢٨).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
زیور کو صاف کرنے کے لیے تُرشی میں ڈالنا.
نہ آئی چمپا کلی نہ بالا ہے کب سے چمپت نکوڑا لالہ
ہمارا زیور کھٹائی ڈالا ہو نوج کوئی سنار کے بس
(١٩٢١ ، دیوان ریختی ، ٥٠).

ـــ کا زَبان کاٹْنا محاورہ.
انار ، کیری یا میوے وغیرہ کی تُرشی کا زبان پر چرکا دینا (نوراللغات).

ـــ کے بیچ پَڑْنا محاورہ.
رک : کھٹائی میں پڑنا.
مجھ سے کبھی زرگری نہ چھوڑی اس نے
مدت سے پڑا ہوں میں کھٹائی کے بیچ
(١٩١٧ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٦٥٣).

ـــ کھانا امذ (امث : کھٹائی کھانی).
تُرشی سے رغبت رکھنے والا ، کھٹائی کا عادی ؛ نامرد ، جس کی بدولت ترشی کھانے کے سبب جاتی رہی ہو ؛ کمر کا ڈھیلا ؛ کم شہوتا ، ہیجڑا ؛ (مجازاً) کُٹن ، بھڑوا ، دلّہ ، قرمساق ؛ بے غیرت ، بے حیا ، بے شرم (فرہنگِ آصفیہ). [کھٹائی + کھا ، کھانا (رک) + نا ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ میں پَڑْنا محاورہ.
١. تاخیر کی نذر ہونا ، ملتوی ہو جانا ، جھمیلے میں پھنسنا ، کام میں توقف یا تاخیر ہونا ، کسی چیز کے ملنے میں دیر ہونا. یہ کل کا پتلا جو اپنے اوس کھلاڑی کی سُدھ رکھے تو کھٹائی میں کیوں پڑے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١). (?)
چرب و شیریں جو کلام ان کے بھی ہیں پر یار
کچھ دنوں اب تو کھٹائی میں تنگ عوار پڑے
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٠٧).
سُنار سے جو ہے ان کے معاملہ دل کا
پڑا ہوا ہے کھٹائی میں فیصلا دل کا
(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ١ : ٢٠). اور یہ عمل مسئلہ خالص سیاسی سطح پر طے ہو گا یا ہمیشہ کے لیے کھٹائی میں پڑ جائے گا. (١٩٨٦ ، اردو ذریعۂ تعلیم اور نفاذ اردو ، ١٠٠). ٢. زیور کا اجالنے کے لیے کشتوں میں ڈالا جانا ، ترشی میں پڑنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ میں ڈال دینا/ڈالْنا محاورہ.
١. دیر لگانا ، ملتوی کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، بہانہ کرنا ، جھمیلے میں پھنسانا. بچہ کے دشمنوں کو تین برس سے مُلّا نے کھٹائی میں ڈال رکھا ہے. (١٨٧٣ ، مجالس النساء ، ١ : ٢٠). آنکھوں کا معاملہ ہے کھٹائی میں نہ ڈالو. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٦١). اس وقت اس معاملے کو کھٹائی میں نہیں ڈالا جاسکتا (١٩٦١ ، خطبات قائداعظم (ترجمہ) ، ٦٣). ٢. زیور کو نکھارنے کے لیے تیزاب وغیرہ سے بنے ہوئے مسالے میں ڈالنا (ا پ و ، ٣ : ٥٠).

ـــ میں ڈَلْوانا محاورہ.
کھٹائی میں ڈالنا (رک) کا متعدی المتعدی ، ٹال مٹول کروانا ، جھمیلے میں پھنسوانا. تم سے تو وہ بات کرے جس کو بات کھٹائی میں ڈلوانا ہو. (١٩٦٣ ، قاضی جی ، ٢٢٣).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
بہت پیٹنا ، سخت سزا دینا. ابھی میں ایسی کھٹائی نکالتی ہوں کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا. (١٩٣٦ ، بیسوا ، ٢٣).

کُھٹائی (ضم کھ) امث ؛ ــــ کھوٹائی.
کھوٹ ، کھٹ ؛ قصور ؛ دغا ، فریب ؛ کھوٹا پن ، دوش ، عیب.
کیتا کنہہ رکھہ کھٹائی سوں کہا ہے ہاشمی کھٹ ہو
تُہی کھٹ ہو رہے گا نیں موہن تجھ باج کھٹ میں دل
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٢٣). میں نے سوچا کہ جو اتنی جستجو اور اختلاف جاننے کے پیچھے اور زمانے کی کھٹائی معلوم ہونے کے بعد ان میں سے ایک کی پیروی کروں اور کسی خودغرض بیگانے کی باتیں سچ جانوں. (١٨٠٢ ، خرد افروز ، ١٨). [کھٹ (کھوٹ (رک) کی تخفیف) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
بُرائی کرنا ، بدی کرنا ، تٹ کھٹی کرنا ؛ دغا کرنا ، فریب دینا ، دھوکا دینا ؛ عیب لانا ، کھوڑ دلانا (فرہنگِ آصفیہ).

کُھٹَب (ضم کھ ، فت ٹ) امذ.
(ٹھگی) پچھلی رات سفر کو روانگی (ا پ و ، ٨ : ١٩٩). [مقامی].

ـــ اَکاسی (ـــ فت ا) امث.
(ٹھگی) پچھلی رات کو چیل کے بولنے کی آواز کا شگون یا وہ چیل جو پچھلی رات کو بولے (ماخوذ : ا پ و ، ٨ : ١٩٩) ؛ [کھٹب + اکاسی (رک)].

کَھٹَرپَٹَر (فت کھ ، ٹ ، سکن ر ، فت پ ، ٹ) امث ؛ ــــ کھٹ پٹ.
کھٹ پٹ کی آواز ، شور و غل. اس کے لہجے میں شرارت تھی تم کیا کھٹرپٹر کر رہی ہو. (١٩٨٧ ، پھول پتھر ، ٣٠١). اف : کرنا ، ہونا ، لگانا. [کھٹر (حکایت الصوت) + پٹر (حکایت الصوت)].

کَھٹْرَس (فت کھ ، سک ٹ ، فت ر) امذ ؛ ــــ کھٹ رس.
١. (اچار سازی) کئی مختلف قسم کی کھٹی چیزیں ملا کر بنائی ہوئی چٹنی یا اب شورہ ، سرکہ (ا پ و ، ٣ : ١٨٦). ٢. چھ طرح کے مختلف کھانے ، چھ طرح کے پکوان ، چھ مختلف پکی ہوئی سبزیاں ،

کھٹرس بھوجن۔ کوئی کھٹ رس بھوجن بنائیے۔ (۱۸۰۳ ، بریم ساگر ، ۱۳۸)۔ جب کوئی مہمان یا مسافر کہیں پہنچتا ہے تو اس کی تعظیم و تواضع کے سامانوں میں کھٹرس بھوجن یا شٹرس بھوجن ضرور کھلایا جاتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۹)۔ [کھٹ (۳) + رس (رک)]۔

کَھٹَر کَھٹَر (فت کھ ، ٹ ، سک ر ، فت کھ ، ٹ) امت.
کھٹ کھٹ کی آواز ، بےمعنی شور ، کھٹرپٹر۔ کوئی کھڑائویں پہنے کھٹر کھٹر کرتی ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۷)۔ صبح سے جو کھٹر کھٹر شروع ہوتی ہے تو رات تک کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ (۱۹۰۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۶)۔ اف : کرنا ، لگانا ، ہونا۔ [کھٹر (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

کَھٹْرِیا (فت کھ ، فت نیز سک ٹ ، کس ر) امذ.
ایک وضع کا کیڑا ، کھٹمل (پلیٹس)۔ [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + ر ، لاحقۂ صفت + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَھٹَک (فت کھ ، ٹ) امث.
۱. **کسی کھردری چیز کی چبھن ؛ (مجازاً) خلش ، ٹیس**.

بےخود خلش غم سے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں
اے دل یہ کھٹک کیا ہے مژگاں کسے کہتے ہیں

(۱۸۵۷ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۱)۔

ایک کانٹا دل کی گہرائیوں میں گڑ چکا
جس کی کھٹک باقی تھی

(۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۲۶)۔ ۲. **(موسیقی) سُریلی آواز کا موزوں جھٹکا ، کٹکری**.

اس وضع پہ جرأت گر اس کا گانا سنیے تو ہے ظالم
اک نکہتِ سُرکی اوڑتی ہیں تانوں کی کھٹک پھر ویسی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۰)۔ ۳. **ملال ، رنج ، گلہ ، شکوہ ، رنجش**.

ہو صاف جو اس کے دل سے شک جائے
کانٹا نکلے تو یہ کھٹک جائے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۸)۔

ہم تو قائل ہوئے تم صاف ہو اس میں نہیں شک
تم بھی اب صاف کرو دل میں جو رکھتے ہو کھٹک

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات))۔ ۴. **دھڑکا ، اندیشہ ، فکر**۔ ہر ایک کے دل میں خودبخود یہ کھٹک پیدا ہوئی کہ سامانِ عیش و آرام کا جو کچھ ہے میرے ہی کام آئے۔ (۱۸۸۷ ، نیرنگ خیال ، ۲۳)۔ گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۱۸)۔ اعمال بالغیب کے ذریعے ہی انسان کے دل کی یہ کسک بلکہ کھٹک مٹ سکتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۱۲)۔ [کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

ـــــ جانا ف ل ، محاورہ.
۱. **چبھ جانا ؛ دل میں اتر کر جانا**.

کھٹک جاتی ہے اُن کے دل میں ایسی بات کہتے ہو
ظفر کیوں کر نہ ہووے آپ کی تقریر کا کھٹکا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹)۔

رخ کو چھوا تو وہ مژہ دل میں کھٹک گیا
گل توڑنے میں خار سے دامن اٹک گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶۰)۔ ۲. **ناگوار گزرنا ، بُرا لگنا**.

لبِ نازک کے تصور میں ترے گلشن میں
گل کی بھی پنکھڑی آنکھوں میں کھٹک جاتی ہے

(۱۸۳۸ ، نصیر (فرہنگِ آصفیہ))۔ ۳. **شک میں پڑ جانا ، بدظن ہو جانا ؛ ہوشیار ہو جانا ، چوکنا ہو جانا**.

وحشی وہ ہوں کہ خانۂ زنجیر میں بھی شاد
پایا ذرا جو کیل کا کھٹکا کھٹک گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۹)۔ ایسی کارروائی نہ کرنی چاہئے کہ وہ دل میں کھٹک جائے فی الحال اس کو اسی کے حال پر رہنے دیجئے۔ (۱۹۲۵ ، لعبتِ چین ، ۱۳۸)۔ میں اس کے رویہ سے کھٹک گیا تھا کہ یہ ... اچانک آ کر میری تعریف میں کیوں مرا جا رہا ہے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۱)۔ ۴. **ٹکرا کر آواز پیدا کرنا ، ٹکرا جانا ، کھڑک جانا**۔ دو برتن جہاں ہوتے ہیں وہ بھی کھٹک جاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۶۹)۔ ۵. **بیزار ہو جانا ، دل اُچاٹ ہو جانا**۔ نہیں یار اب ہم عورت کی طرف سے کھٹک گئے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۸۳)۔ ۶. **بگاڑ ہو جانا ، تکرار ہونا ، اَن بن ہو جانا (اس معنی میں عموماً کھٹک گئی مستعمل ہے)**۔ ایک دفعہ سہرہ پر باہم دونوں شاعروں کی کھٹک گئی تھی۔ (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۳۳)۔

ـــــ چَلْنا محاورہ.
کنارہ کش ہونا ، بیزار ہو چلنا۔ مکتب کی لڑکیاں تو حُسن آرا کا طرز مدارات دیکھ کر کھٹک چلی تھیں اور ایک عام نفرت حُسن آرا کی طرف سے سب کو ہو گئی تھی۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳)۔

کَھٹِک (فت کھ ، کس ٹ) امذ.
۱. **ہندوؤں کی ایک ذات کا نام جس کا پیشہ مختلف قسم کے پرندوں اور جانوروں کا پالنا ہے**۔ آس پاس گاؤں کے بساطی ... کھٹک ... چیزیں لے کر پہونچ گئے۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۷)۔ ۲. **آم ، امرود ، بیر کے باغات یعنی کھڑی فصلوں کو خرید کر اُن کے پھل فروخت کرنے والا**۔ باغ تھا قلمی آموں کا ، اب کے فصل اچھی آئی تھی ، گاؤں کا کھٹک اسے پہلے ہی خرید چکا تھا۔ (۱۹۵۵ ، ہمارا گاؤں ، ۷۶)۔ ۳. **چمڑا رنگنے والا ، دباغ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [کھٹک (رک) کا ایک املا]۔

کُھنَک (ضم کھ ، فت ٹ) امث.
چونچ مارنا ، کُھٹکُھٹانا (ماخوذ : پلیٹس)۔ [کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

ـــــ بَڑھنی (ـــــ فت ب ، ڑھ ، ی مع) امذ.
رک : **کھٹ بڑھئی ، ہدہد**۔ انہی کی تجویز سے جگی داڑھی رکھی ، سر منڈا کر تکو عمامہ باندھا اور اس طرح خاصے کھٹک بڑھنی ہو گئے۔ (۱۹۲۸ ، دہلی کی آخری شمع ، ۳۸)۔ [کھٹک + بڑھنی (رک)]۔

ـــــجانا ف م:
سطح کا تڑق جانا ، چٹخ جانا. عمدہ موتی عموماً گہرے پانی میں لے ہیں جہاں اس وقت غوطہ لگانے کا موقع ہوتا ہے جب موتی تھنک جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۳۱).

کَھٹکا(۱) (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
۱. وہ ہلکی اور مدھم آواز جو چیزوں کے ٹکرانے یا کسی چیز کے گرنے سے پیدا ہو ، کھٹ کھٹ کی خفیف آواز ، کھڑکا.

دل کو یوں لیتے ہو کھٹکا نہیں ہونے پاتا
تربیت پائی ہے تم نے کسو عیّار کے پاس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۳۰). کہو سب خیریت ہے ، کچھ کھٹکا نہیں ہوا پھرا کیسا رہا؟ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۲). ایک روز میں پڑا سو رہا تھا کہ یکایک کھٹکے سے ایک دم آنکھ کھل گئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۹ : ۱۳۳). **۲. پانو کی چاپ ، آہٹ.**

چھپ کر مخالفوں سے آ اس طرح پلنگ پر
کوئی سنے نہ پیارے تیرے قدم کا کھٹکا

(۱۷۵۴ ، مخزن نکت ، ۲۱).

آنے کا منتظر ترے بیدار ہی رہا
کھٹکہ پر ایک پا کا گراں بار ہی رہا

(۱۷۹۸ ، دیوان چندا ، ۱۸).

تیرے کوچے میں چوری سے بھی میں تو آ نہیں سکتا
کہ کھٹکا پاؤں کا تیرے خلل انداز سنتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۷). **۳. خلش ، کھٹک ، چبھن.**

خلش خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود
دیکھ گل دعوئے نازک بدنی خوب نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۳).

جان کی تہ میں کوئی بیٹھا ہے
ایک بے چینی اور کھٹکا ہے

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۹۰). **۴. پھل دار درخت میں باندھا ہوا کھوکھلے بانس کا ٹکڑا یا ٹین کا ڈبہ وغیرہ جسے رسّی یا ڈور کے ذریعے ہلاتے رہتے ہیں تا کہ اس کی آواز سے ڈر کر کوئی پرندہ درخت پر بیٹھ کر پھل نہ کھائے.**

نہیں باندھ اپنا اوس دھانی قبا پر
درخت سبز میں کھٹکا لگا ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۷). پالیزوں میں کھٹکے کھٹک رہے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۲۵). **۵(اَ)زنجی جو دروازے وغیرہ میں لگاتے ہیں ، چٹخنی ، کنڈی.** لوہے کا آلہ جو دونوں کواڑوں میں کیلوں سے جڑا ہوتا ہے دروازہ کھولنے اور بند کرنے کے واسطے ، بعضے اہل ہند اوس کو کھٹکا کہتے ہیں اور بعضے بیلن. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵).

دروازہ نہ کھولیئے ہوتی ہے سحر ہونے
ایسا نہ ہو کھلتے ہی کھٹکے کے چلے جاؤ

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۱۵). ہاتھ بڑھا کر اس نے کھڑکی کا کھٹکا کھولا. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۱۹۸). **(اا) سوئچ ، بٹن.** بجلی کی روشنی کا یہ حال ہے کہ ایک کھٹکا کھولا سارا گھر روشن ہو گیا. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۵۵). **(ااا) (قفل ، بندوق وغیرہ کا) کتا ، کمانی ، اسپرنگ.** حضور ان کی گردن میں تو کھٹکا لگا ہے وہ کیا تھکے گی مگر مجھ کمبخت کا پاجہ جڑ سے ٹوٹ کے گر پڑے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۸). ہمارے زمانہ کی توپوں کے بریچ میں کئی قسم کی پکڑ ہوتی ہے بعض میں کھٹکا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۹). **(iv) پک ، کانٹا.** بکس کا کھٹکا بگڑ گیا ہے. (۱۹۵۶ ، زادھا اور رنگ محل ، ۳۵). **۶. ایک اسپرنگ دار بٹن جسے انگلی دبا کر کھٹ کھٹ کی آواز پیدا کرتے ہیں.** اگر آپ ٹیلی گراف کوڈ کی مشق کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے جو آلہ ملتا ہے اور جسے «کھٹکا» بولتے ہیں ، سوئچ کی بجائے لگا لیں. (۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۱۰۳). **۷. (چھتری سازی) چھتری کو کُھلا رکھنے والی کمانی یعنی وہ ٹیکا جس پر کھلی ہوئی چھتری کا مُنھا رکھا رہتا ہے**(ا ب و ، ۱ : ۸). **۸. پرندوں یا جانوروں کو پکڑنے کا کمانی دار آلہ.** افریقہ کے قدیم باشندے ہیر کو اکثر کھٹکوں کے ذریعہ سے پکڑا کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۱۵۵). **۹. (سُناری) کانوں میں پہننے کا ایک قسم کا جڑاؤ زیور ، جھمکا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۳۲). **۱۰. کھٹ کھٹ کی آواز ، ٹک ٹک کی آواز ؛ دھڑکن.**

دل کے کھٹکے جو سنے بولے چورا کر شاید
تو نے رکھ لی ہے مری جیب گھڑی سینے میں

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۵۵). پہلے گھڑی نے اپنا کھٹکا دل کے کھٹکے سے ملا دیا ، اور اس طرح گویا اس نے دل کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۲۰۵). **۱۱. (ا) (موسیقی) سُریلی آواز کا موزوں جھٹکا ، گٹکری.**

سُنائی اپنی گٹک بادلوں نے اے ساقی
سراحیوں کے گلے کا بھی میں سنوں کھٹکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

بے حال کر دیا مجھے گانے نے آپ کے
لے ہے بلا کی قہر کا کھٹکا گلے میں ہے

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۶۳). نوجوان اور لڑکے جن کے گلے میں ذرا سا کھٹکا ہوتا تھا بے بلائے مولانا کی خدمت میں آتے تھے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۷۷). **(اا) ضرب ، جھٹکا ، ٹھیکا ، تھاپ.** ہماری طرز بیان اپنی چست بندش اور قافیوں کے مسلسل کھٹکوں سے کانوں کو اچھی طرح خبر کرتی ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶۲) ؛ یہ الفاظ کس طرح کانوں کو ایک خاص متناسب کھٹکا دیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۵۱). **(ااا) گڑگڑاہٹ ، کھڑکھڑاہٹ ، مسلسل آواز جو کبھی اونچی اور کبھی نیچی وقفوں کے ساتھ ہوتی ہو.** ہماری زندگی کا آہنگ بدل گیا ہے اس تبدیلی کو ... ریل کی آواز کے کھٹکوں ... میں محسوس کر سکتے ہیں. (۱۹۴۳ ، آج کل ، دہلی ، ۱۵ جولائی ، ۲۴). **۱۲. (ا) ڈر ، خوف ، اندیشہ ، خطرہ.**

پڑیا آؤ بھارت کے تیں سیام داس
کہیا رام کھٹکا جتا رام داس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷).

نہیں جاتا جو کھٹکا اوس مژہ کا دھیان سے اپنے
تو ساری رات پیں اک پھانس سی دل میں کھٹکتی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۷).

ادبار کا کھٹکا حشم و جاہ میں ہے
جاگو جاگو کہ خوف اس راہ میں ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۳۷۰)۔ جنوب میں مرہٹوں اور خاص کر ٹیپو سلطان کا کھٹکا تھا۔ (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۲)۔ انہیں یہ بھی کھٹکا ہےکہ صراف کے بعد ان کی باری بھی آنے والی ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۹۰)۔(اا) **فکر ، تردد ، الجھن.**

آنے کا جو اسکے لگ رہا ہے کھٹکا
آنکھوں میں دم آن کر اپنا اٹکا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۲)۔

نہ آیا خواب رہا رات بھر یہی کھٹکا
کہ در پہ یار کے زنجیر ہل گئی تھی کیوں
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۸۶)۔ قحط سالیوں جیسی آفتوں کے اثر کا بھی ... کھٹکا ہندوستان ... کو ہر آن لگا رہتا ہے ۔(۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶)۔ ۱۳۔ **خبردار کرنے والی چیز ، الارم.** اللہ تعالیٰ نے ... ایک کھٹکا دل میں ایسا لگا دیا کہ جہاں آدمی ذرا صراطِ مستقیم سے ڈگمگایا اور اس نے ٹوکا۔ (۱۹۰۹ ، حکمت عملی ، ۱۳۹)۔[کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

---باندھنا ف س ، محاورہ.

(کاشت کاری) پھل دار درخت میں بانس کی پور وغیرہ پرندوں کے اڑانے کے واسطے باندھنا.

ہوگا ضرور بلبلوں پر جور باغبان
کھٹکے کے باندھنے سے مرا دل کھٹک گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲)۔

---بندھنا ف ل ، محاورہ.

۱۔ **دھڑکا پیدا ہونا ، خوف طاری ہونا ، ڈر ہونا.**

زمیں پر اُس نے اپنا پانوں پٹکا
بندھا تھا بچھڑوں کا اُس کو کھٹکا
(۱۸۶۴ ، طلسم شایاں ، ۱۹۳)۔ ۲۔ **کھٹکا باندھنا (رک) کا لازم.**

درختوں میں اگر کھٹکا بندھا بلبل کو کیا پروا
اسے ہے باغباں پر اور کچھ تدبیر کا کھٹکا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸)۔

---پڑ جانا محاورہ.

خوف یا اندیشہ پیدا ہو جانا ، تشویش ہونا ، وہم ، خلش.

باتیں کرتے کرتے ہمارے دل دھڑکنے کیوں لگا
سن کے کچھ آہٹ کہو کیا دل میں کھٹکا پڑگیا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۹۹)۔

--- کرنا محاورہ.

کھڑکانا ، خبردار کرنے کے لیے کسی چیز سے آواز پیدا کرنا ، کھنکھنانا ، ہوشیار کرنا ، چوکنا کرنا.

اے گل نہ چاہیے تجھے پرخاش باغ میں
راتوں کو غیر آئے تو کھٹکا کریں گے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۵)۔

---گُزرنا محاورہ.

خوف محسوس ہونا ، ڈر لگنا ، اندیشہ ہونا.

کھٹکا مجھے بھی گزرتا ہے آنے کا غیر کے
دل وصل کے نہ دیکھ تو جاناں اِدھر اُدھر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۶۳)۔

جاننے والوں سے پھر کچھ انہیں کھٹکا گزرا
پھر وہ پھرنے لگے ہوشیار خدا خیر کرے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۸)۔

---لگا رہنا محاورہ.

فکر و تشویش رہنا ، اندیشہ رہنا ، دھڑکا لگا رہنا.

کھٹکا خزاں کا باغِ جہاں میں لگا رہا
دیکھا کبھی نہ گلشنِ دنیا بہار پر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۹)۔ سازش اور فریب کا ہر دم کھٹکا لگا رہتا تھا۔ (۱۸۸۴ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۱۴)۔ ملکہ کے دل میں خدا جانے کیا بات تھی مگر لوگوں کو ہر وقت کھٹکا لگا رہتا۔ (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۸۱)۔

---لگا ہونا محاورہ.

دل میں اندیشہ ہونا ، خوف غالب ہونا.

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
اڑنے سے پیشتر ہی مرا رنگ زرد تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۴)۔ ہمیں بھی یہی کھٹکا لگا ہوا تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷۴)۔

---مٹا دینا/مٹانا محاورہ.

۱۔ **اندیشہ دُور کرنا ، فکر رفع کرنا ، خطرے کو ٹالنا.** ضحاک کو مطابق تحریر اول قید کر کے کوہ دماوند میں لٹکا دیا سب کھٹکا مٹا دیا۔ (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۳۸)۔ ۲۔ **خلش دُور کر دینا ، چُبھن ختم کر دینا.**

سب حسرتوں کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا
جن سے خلش تھی دل میں وہ کانٹے نکل گئے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۳)۔

---مِٹنا محاورہ.

اندیشہ دور ہونا ، ڈر و خوف جاتا رہنا.

سنتے ہیں حشر ہویگا پھر بعد خوابِ مرگ
کھٹکا کہیں مٹے یہ قیامت بھی ہو چکے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۹)۔

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ.

ڈرا ہوا ، چونکا ہوا.

کھٹکا ہوا ہوں خار تمنا سے اس قدر
ڈرتا ہوں یاس سے بھی کہیں آرزو نہ ہو
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۲۰۰)۔ [کھٹکا + ہوا (ہونا (رک) کا حالیہ تمام)]۔

کھٹکا ہونا ف ل ، محاورہ.
١. **آہٹ ہونا ، کھٹ کھٹ کی آواز ہونا.** جیز تھوڑی سالیت بہت ، ذرا سا کھٹکا ہوا کبھی کوئی کھدڑے میں دبا یا نیفے میں اُڑس چلتے پھرتے نظر آئے. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ١٠١).

تیری گلی میں یہ ترے دربان کا حال ہے
کھٹکا ہوا مکاں کی زنجیر دیکھ لی

(١٩١٩ ، طوفان نوح ، ٨٧).

اپنے کمرے میں سو رہی تھی
کھٹکا ہوا سخت اس سے جاگی

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٣٧). ٢. **فکر ہونا ، تردّد ہونا ، اندیشہ ہونا.**

گل کے ہنسنے پر جو شبنم رونی کھٹکا ہو گیا
خاک خوشنودی چمن سے ہو دل ناشاد کو

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٩٧). مجھے تو بہت بڑا اندیشہ ہے اوس کے اس گھر تک پہونچنے سے کھٹکا ہو گیا. (١٩٢١ ، خونی شہزادہ ، ٥٣).

کھٹکا (٢) (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
لکڑی کی ناند ، لکڑی کا بڑا اور چوڑا ظرف ، کٹھرا. اگرچہ میں بھوکا نہیں ہوں مگر آپ کی مہربانی سے انکار کرنا ناشکری سمجھتا ہوں یہ کہہ کے جس لکڑی کے کھٹکے کے گرد حلقہ باندھے وہ لوگ کھا رہے تھے اس میں ہاتھ ڈال ڈال کے کھانے لگا. (١٩١٧ ، جوبائے حق ، ١ : ١٠٨). [کھٹ ~ کٹھ + کا ، لاحقۂ ظرفیت].

کُھٹکا (ضم کھ ، سک ٹ) امذ.
(ہندو) **آہٹ ، نقصان ، ضرر ؛ اندیشہ ، دغدغہ ، گمان ، شک** (ماخوذ ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [رک : کھٹکا (١) جس کا یہ ایک تلفظ ہے].

کھٹکار (فت کھ ، سک ٹ) امث.
١. **کھٹ کھٹ کی آواز ، کھڑکنے کی آواز ، سخت چیزوں کے باہم ٹکرانے کی آواز ، کھڑکا.** پیتل کھیروں میں ہانڈی میں کفگیر اور ڈوئی کی کھنکار اور کھٹکار کے بھوکے ہیں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ١٠٩). ٢. **ایسی آواز جس میں موسیقیت کے ساتھ کھنک ہو** (فرہنگ اثر). [کھٹک (رک) + ار ، لاحقۂ اسمیت].

کُھٹکار (ضم کھ ، سک ٹ) امث.
شست کو جنبش دینے سے پیدا ہونے والی آواز ، کسی جھٹکے یا ڈور کے ٹوٹنے کی آواز. ڈور جو نکہت نے پھینک تھی اس کو ایک کچھوے نے کاٹ دیا کھٹکار ہونے سے نکہت بہت خوش تھی. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٢ : ١٧٩). مچھلی پکڑنے کی جھڑ لگائے بیٹھے ہیں نہ جانے کب مچھلی کے کانٹا لگ جانے کی کھٹکار ہو جائے. (١٩٧٠ ، یادوں کی بارات ، ٦٠٠). [کھٹک (رک) + ار ، لاحقۂ اسمیت].

کُھٹکارنا (ضم کھ ، سک ٹ ، ر) ف م.
مچھلی کا شست کو جنبش دینا (نوراللغات). [کُھٹکار (رک) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھٹکانا (فت کھ ، سک ٹ) ف م.
١. **زنجیر ہلانا ، دستک دینا ، دروازہ کھٹکھٹانا.**

راہ تو کس کی دو بار پہ دیکھے ہے نصیر
کس کا کھٹکا ہے تجھے شوق سے کھٹکا زنجیر

(١٨٣٨ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ٩٣). میں نے زنجیر کھٹکائی دروازہ کھلا. (١٩٣٣ ، دودھ کی قیمت ، ٨٧). ٢. **کھڑکانا ، ٹکرا کر آواز پیدا کرنا ، دو چیزوں کو ٹکرا کر آواز پیدا کرنا.** ایک کرسی پر بیٹھ کر اُس نے پیالی اور چمچے اپنے سامنے کھٹکائے. (١٩٣١ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ٢٢٩). [کھٹک (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھٹکاؤ (فت کھ ، سک ٹ ، و مج) امذ.
کھٹک ، خلش ، چُبھن.

کیوں کر نکالے سوزن تدبیر دل سے پھانس
جب اطلاع ہی اُسے کھٹکاؤ پر نہیں

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٧٧). [کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھٹکے رہنا محاورہ.
کنارہ کرنا ، کترانا ، پہلوتہی کرنا ، الگ تھلگ رہنا.

بے تابیٔ دل تھی وہ مری آہ جنوں خیز
کانٹے بھی کھٹکے رہے مجھ آبلہ پا سے

(١٩٣٣ ، شعلۂ طور ، ١٩٢).

کھٹکن (فت کھ ، سک ٹ ، فت ک) امث.
کھٹک (رک) ذات کی عورت. ایک تھی کیڑن ایک تھی کھٹکن دونوں میں ہوئی جھونٹم جھاٹا ، مار کٹائی. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٩ : ٣). [کھٹک (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

کھٹکن (٢) (فت کھ ، سک ٹ ، فت ک) امث ؛ امذ.
کھٹکنے کی حالت و کیفیت ، خلش ، چُبھن.

وو ہوئے دل کے مرے کھٹکنوں سے کچھ واقف
بغل میں دشمن جانی کو جس نے پالا ہوئے

(١٨٨٠ ، گلِ عجائب ، ٨٢). [کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھٹکن (٣) (فت کھ ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
پالک کی ایک قسم. پالک کی دو بڑی اقسام دستیاب ہیں کھٹکن اور خاردار. (١٩٧٠ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٢٠٣). [مقامی].

کُھٹکن (ضم کھ ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
(بیل بانی) وہ بیل جو کھونٹے سے سر مارے ، منحوس سمجھا جاتا ہے (اب و ، ٥ : ٦٠). [کھٹکنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھٹکنا (فت کھ ، ٹ ، سک ک) ف ل.
١. **کھڑکنا ، بجنا ، کھٹ کی آواز نکلنا.** نوجوان پھر اسی کمرے میں داخل ہوا مگر اب کی اس کے اندر آنے میں کچھ دروازہ کھٹکا. (١٩٣٢ ، انور ، ٥١٧).

اب کسے قدر کھٹکتے ہوئے پیمانوں کی
بند ہے کارگہ شیشہ گراں میرے بعد

(١٩٣٨ ، سموم و صبا ، ٣٣). ٢. **(مجازاً) چبھنا ، خلش کرنا ،**

خلش کا اثر ظاہر ہونا ؛ کسی نوک‌دار چیز کا گھسنا ، ٹیس پیدا ہونا.

نہیں جاتا جو کھٹکا اس مژہ کا دھیان سے اپنے
تو ساری رات ہیں اک پھانس سی دل میں کھٹکتی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۲۷). سو یہ دوستوں کی سیر کے لئے گلزار ہمیشہ بہار اور حاسدوں کی نگاہوں میں کھٹکتا ہوا خار ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵۷).

اے راہ رو عشق ٹھکرا نہ کسی دل کو
کانٹے بھی اگر ٹوٹے تو پاؤں میں کھٹکیں گے

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ٦٧). اپنی سدابہار تروتازگی کی وجہ سے کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱٦۸). ۳. دردرا یا کرکرا معلوم ہونا ، رڑکنا. ان کی کنپٹیاں جل رہی تھیں آنکھوں میں بھوبھل کھٹک رہی تھی. (۱۹٦٦ ، دو ہاتھ ، ۲۲۲). ۴. ناگوار ہونا ، بُرا لگنا ، خار گزرنا.

تدعاں سوں مانند کر کٹے کے
انکھیوں میں اوس کی کھٹک رہا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۸).

یہ ملاقاتیں کھٹکتی ہیں فلک کی آنکھ میں
دیکھنا یعنی اوس پری کا مغتنم ہو جائے گا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۲). میری ماں کا مجھ سے ... بے الفتی سے پیش آنا بہت ہی کھٹکتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۰۸). غیرمانوس الفاظ کا استعمال کانوں کو کھٹکتا ہے. (۱۹۰٦ ، مضامین پریم چند ، ۱۹٦). موسیقی کے اعتبار سے اس کی ردیف مجھے کھٹک رہی تھی. (۱۹۸٦ ، فیضان فیض ، ۵۲). ۵. اَن بن ہونا ، لڑائی جھگڑا ہونا ، کھٹ پٹ ہونا. نہ آپ نے کبھی سنا ہو گا کہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں کبھی کھٹکی ہو. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۳۲۲). ٦. خوف زدہ ہونا ، ڈرنا ، دبنا ، ہچکچانا ، گھبرانا.

بغل میں لے کے یوسف کو اکیلا واں سے گزرا میں
قدم رکھتے ہوئے جس راستے میں کارواں کھٹکا

(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۲۳).

تیر تیرا بڑھ کے مژگاں سے نہیں
کچھ کھٹکتے ہیں اسی نشتر سے ہم

(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۳). ہم حرز طفلاں لکھتے وقت کھٹک رہے تھے اور جانتے تھے کہ یہ اچھوتا مضمون ہے. (۱۹۲۱ ، نشاط عمر ، ۸). ۷. چوکنا ہونا ، ہوشیار ہو جانا ، خبردار ہونا ، تاڑ لینا ، چونک پڑنا.

شب وصال میں ازبسکہ تھا رقیب کا خوف
ہوا ذرا کہیں کھٹکا تو دل مرا کھٹکا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۷). ابن الوقت لوگوں کی یہ مدارات دیکھ کر جی ہی جی میں کھٹکا تو سہی مگر نہ کسی نے منہ پھوڑ کر اُس سے کچھ پوچھا اور نہ اُس نے اپنی طرف سے ابتداء کا کرنا مناسب سمجھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۳). ۸. تردد اور تذبذب کے ساتھ کوئی بات دل میں گزرنا. اس قضیے کا افسانۂ محض ہونا بعض دیدہ‌ور مورخین کو پہلے بھی کھٹکا ضرور تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳). موضوع (زیر بحث کے سلسلے میں دو باتیں ذرا کھٹکتی ہیں. (۱۹٦۳ ، غالب کون ہے ، ۱۸۰). ۹. بچنا ، کترانا ، دور بھاگنا ، دشمنی کرنا ، جلنا ، حسد کرنا.

کیوں خار سمجھتے ہیں مجھے کیوں ہیں کھٹکتے
غماز ہوں بلبل کا نہ میں پردہ در گل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۰).

اب دل سے کھٹکتا ہے الگ خار تمنا
کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہیں ہوتا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۳).

نواسنج چمن ہوں میں ہوا خواہ گلستاں ہوں
فراق اتنا بتا کیوں باغباں مجھ سے کھٹکتا ہے

(۱۹۵۸ ، غزلستان ، ۱۳۳). ۱۰. بدظن ہو جانا ، شک میں مبتلا ہو جانا ، شبہ میں پڑ جانا.

محبت دل نے کی کس بے‌بقیں غدّار سے آتش
جو کچھ نیکی کی بھی ہم نے کہیں وہ بدگماں کھٹکا

(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۲۳). میں اس سے کھٹک گیا اور ایک دن میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میری معشوقہ کا خط وہ چوم رہا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱٦۱).

کھٹک جاؤ گے غیروں سے نہ چھیڑو مجھ کو جانے دو
چھپا ہے دل کا ہر کانٹا مرے منہ میں زباں ہو کر

(۱۹۳۵ ، ناز ، ک ، ۷۷). [کھٹک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ مصدر ؛ پ ، کھٹک (ا) (ہ) खटकना].

کُھٹکنا (۱) (ضم کھ ، فت ٹ ، سک ک) ف م.

۱. **کسی جانور کے بچے کا انڈے سے باہر نکلنے کے لیے اسے اپنی چونچ سے پھوڑنا.** جب تم ناند میں غوطے لیتے ہو گے ایسا معلوم ہوتا ہو گا جیسے انڈا کھٹکا ہوا ہوتا ہے. (۱۷۹۲ ، لطائف السعادت ، ۵۹). پھر بچہ کس طرح انڈے کو کھٹک کر نکلتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۵).

مُرغی نے کہا خوب کسی کُمپ میں لُٹ کے
انڈا وہی اچھا ہے کہ بچا جسے کُھٹ کے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸۸). ۲. (اَ) (باغ بانی) **بیج کا غلاف یعنی اوپر کا چھلکا پھٹاؤ کی نوک کے پاس سے پھٹنا یا چٹخنا** (ا ب و ، ٦ : ۱۳۲). (اا) (باغ بانی) **بڑھنے والے پودوں کی اوپر کی کونپل توڑنا ، بدھیانا** (ا ب و ، ٦ : ۹۵). ۳. (اَ) **کسی بیج کی گری نکالنے کے واسطے دھنوں سے دبا کر چھلکا جدا کرنا تا کہ گری ثابت نکل آئے** (نوراللغات). (اا) **چونچ مار کر اڑا دینا ، چونچ سے توڑ لینا.** چڑیا نے نئی کونپل کھٹک لی بکریاں انگور کی بیلوں کو جن میں انگور کے خوشے لٹک رہے ہیں ساگ پات کی طرح چبا رہی ہیں. (۱۹۱۰ ، مقامات ناصری ، ۸۹). ۴. **ضرب لگا کر پھوڑنا ، تڑخانا ، توڑنا.**

کیوں نہ کھٹکوں آسماں کو رات دن میں ناتواں
آبلے کی شکل اپنی میں مجھ میں عالم خار کا

(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۳). حضرت نے کچے انڈے ہی غنیمت سمجھے چاہا کہ زمین پر کھٹک کے پی جائیں. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱٦ : ۳). ۵. **کسی چیز کا اگلے دانتوں سے کاٹنا یا توڑنا.** جب کسی معزز لیڈی کو بیف کے ٹکڑے پر ہاتھ صاف کرتے دیکھتا ہوں تمہارا چیانیوں کو حنائی انگلیوں سے کھٹکنا یاد آتا ہے. (۱۸۷۸ ، خیالات آزاد ، ٦۹).

جیب سے ایک میٹھی ٹکیا نکال کر بچے کو دی کہ اس کو کھٹکے (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۰). ۹. **متواتر ضرب لگا کر یا ٹکرا کر کھٹ کھٹ کی آواز پیدا کرنا ، کسی چیز کو ٹکرا ٹکرا کر وقفے وقفے سے آواز نکالنا ، ضرب لگانا یا ضرب سے آواز پیدا کرنا.** چھڑی کو آہستہ آہستہ بجری پر کھٹکاتا فقیر باہر آ کر بابو جی کی آواز دیتا. (۱۹۶۷ ، بت جھڑ کی آواز ، ۹۷). [کھٹک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ تعدیہ ؛ س : کھڈیا کھنڈ खुट یا खटराव].

کُھٹکنا (۲) (ضم کھ ، فت ٹ ، سک ک) ف ل.
مستی کے وقت کبوتر کا غوں غوں کی آواز نکالنا.

کبھکتا ہے تن پنجرے میں جیوں کبوتر
کبھکیا ترا سیج کا ہو گا دلکش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۰).

کوئی کبوتر کو مارتی تھی کنار
پھر کھٹکنے کو ہوتا وہ تیار
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) طوطی نامہ ، ۱۰۷). [غٹکنا (رک) کا محرف].

کَھٹکنے (فت کھ ، سک ٹ ، فت ک) امذ ، ج.
وہ حرف جو لڑکوں کو لکھائی کی مشق کرانے کے لیے معلم بغیر سیاہی کے تختی پر بطور نمونہ لکھ دیتے یا نقطے لگا کر حرفوں کا خا کہ کھینچ دیتے ہیں ، نمونہ ، خا کہ.
کس نے یہ تختی پڑھائی کھٹکنے (کھٹکنے) کرتے ہو ، جب نام لکھتے ہو ہمارا پائے نام عام خاص (۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۵۰). [کٹ کھنے (رک) کا ایک املا].

کَھٹکہ (فت کھ ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
رک : **کھٹکا.** ایک کھٹکہ اس طور جڑتے ہیں کہ وقت رفع ثقالے کے اس چرخ کے دندانوں میں بے ساختہ گرا کرے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۹۷). ہندوستان کے برخلاف ... مکانات کے دروازے ہمیشہ بند رہتے ہیں ، اندر ایک کھٹکہ ہوتا ہے جو دروازہ بند کرنے کے وقت خودبخود لگ جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۳). [کھٹکا (رک) کا ایک املا].

ـــــ دار صف.
وہ چیز جس میں کھٹکا لگا ہو ، آواز پیدا کرنے والا ، اسپرنگ والا ، کل. کھٹکہ دار گھڑیال سے ازروئے حساب کے اندازہ ارتفاع ہر شے کا کر سکوں گا. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۲). [کھٹکہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

کَھٹکی (فت کھ ، سک ٹ) امث (قدیم).
خلش ، رنج ، غم ، فکر.

افسوس کہوں میں کس سے اپنی کھٹکی
قالب سے پھرے ہے روح ہوکی بھٹکی
(۱۷۸۳ ، طبقات الشعرا (عندلیب) ، ۳۸۳). [کھٹک (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُھٹکی (ضم کھ ، سک ٹ) امث.
۱. **ڈور پر پڑا ہوا چوٹ یا گھسنے کا نشان ، کُنکی.**

دانت پیسو نہ عو دندان پر
کھٹکیاں دو نہ رشتۂ جاں میں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳). ۲. **جانور کے بچے کا انڈے سے باہر نکلنے کے لیے چونچ مار کر تڑقانا ، توڑنا.** پاس ہی تکیے پر سیمرغ کا انڈا رکھا تھا مگر بیچوں بیچ سے تڑخا ہوا تھا ، جیسے اندر سے بچے نے نکلنے کے لیے کھٹکی لگائی ہو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۶). اف : دینا ، لگانا. [کھٹکنا (رک) حاصل مصدر].

کَھٹکے (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
۱. **کھٹکا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل.**
۲. **(زرگری) جڑاؤ بالے جو کان کی لو میں پہن کر بجائے لٹکانے کے اوپر کو پلٹ لیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کا جڑاؤ رخ ہورے کان کے حصے پر سامنے رہتا ہے ، چھپکے** (ا پ و ، ۳ : ۳۰). کرن پھول ، جھمکے کھٹکے ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱). سونے کا زیور ، چندن ہار ، کھٹکے ، بھوج بند ، پاؤں کے سونے کے لچھے پہنائے دولھا کی اماں نے مونھ دیکھا بلائیں لیں. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۱۵).

ـــــ کا لنگور امذ.
بیوقوف ، احمق ، غبی. مولوی صاحب کو کھٹکے کا لنگور بنا دیا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۵۴).

کَھٹکَھٹ / کَھٹ کَھٹ (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) امث.
رک : **کَھٹ** (۱) کے تحتی الفاظ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

کِھٹ کِھٹ (کس کھ ، سک ٹ ، کس کھ) امث ؛ م ف (قدیم).
زور سے ہنسنے کی آواز ، قہقہہ ؛ کھلکھلا کر. اوسی دیک کھٹ کھٹ ہنسا ... منجے دیکھ ہرگز نہ او مسکرائی. (۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۲۱۰). ہور عقل اس کی بیدولی ہو کھٹ کھٹ مار کر ہنستی تھی. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۹۳). اف : مارنا. [حکایت الصوت].

کَھٹکھٹا (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) امذ.
۱. **کھٹ کھٹ کی آواز نکالنے کا لکڑی کا گراری دار آلہ یا کھلونا.** مولانا پنچ آپ کو لازم ہے کہ اپنے اس اونٹ کی گردن میں کھٹکھٹا باندھیے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴ : ۳).
۲. (أ) **(مجازاً) جھگڑا ، بکھیڑا ، جھمیلا.**

تعویز و نقش کچھ نہیں کرتے اثر وہاں
سارے یہ کھٹکھٹے ہیں ہمارے کئے ہوئے
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۷). (اا) **کام ، دھندا ، کاروبار.** جب تک کوئی راجہ یا نواب یا بہت سے سوداگر مل کر اسکا کھٹکھٹا نہیں کرتے ، جب تک یہ کام نہیں چل سکتا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۶۳). اف : کرنا. ۳. **(مجازاً) جنگجو.**

کٹیلے بہت کھٹکھٹیے سورماں
لڑائی میں موت اون سے مانگے اماں

(١٧٩٣ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٥٣). [کھٹکھٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کھٹکھِنا / کھٹ کِھنا (کس کھ ، سک ٹ ، کس کھ) امذ.
زور کی ہنسی ؛ قہقہہ.

تیرا قہہ قہا ہنسا کھٹ کھنا
ہن تبسم سب میں افضل اور میٹھا

(١٧٥٣ء ، رباض غوثیہ ، ٣١٣). [کھٹ کھٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَھٹکَھٹانا (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) ف م ؛ ← کھٹ کھٹانا.
١. دروازے کی کنڈی وغیرہ ہلا کر آواز پیدا کرنا ، دروازہ کھڑکھڑانا ، دستک دینا. میں دروازے پر کھڑا ہوں کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے. (١٨١٩ء ، انجیل مقدس ، ٦١٦). میں نے کوٹھری کا دروازہ کھٹ کھٹایا اور آواز دی. (١٨٩٦ء ، سیرت فریدیہ ، ٥٥).

ناگہاں آنکھ کھل گئی میری
کھٹکھٹائی کسی نے یوں کنڈی

(١٩٣٢ء ، رنگ بست ، ٦). اپنی حق طلبی کے لیے منشی کمال شیر خان مختار عام در عدالت کھٹکھٹائیں گے. (١٩٨٦ء ، آئینہ ، ٣٥٩). ٢. آگاہ کرنا ، جتانا ، خبردار یا ہوشیار کرنا. کئی سال سے منافع نہیں ملا ، یہ انجمن کا نقصان ہے ، ذرا بنک والوں کو کھٹ کھٹاؤ. (١٩٣٣ء ، خطوط عبدالحق ، ٢٠١). اسی لئے میں نے بھی انہیں نہیں کھٹکھٹایا ، اب تم اخیر جون میں ہی آ جانا. (١٩٥٠ء ، زیر لب ، ٦٠). ٣. ضرب لگا کر آواز پیدا کرنا ، اس طرح ہلانا کہ آواز پیدا ہو ؛ کھٹ کھٹ کرکے مشین وغیرہ چلانا. تم اب بھی کتے ، بلی ، سانپ وغیرہ جانوروں کے ڈرانے یا ہٹانے کے لئے لکڑی کھٹ کھٹا کر کام لیتے ہو. (١٨٨٧ء ، سخندان فارس ، ١ : ٨). تار میں خبر بجلی کے زور سے تار کی مشین کے ذریعے سے اس طرح پہنچائی جاتی ہے کہ یہاں کھٹکھٹایا اور وہاں ہلا. (١٩٢٣ء ، انشائے بشیر ، ٢٢). تھوڑی تھوڑی دیر بعد میزان لگانے والی مشین کو بھی کھٹ کھٹانا رہتا ہوں. (١٩٣٣ء ، آدمی اور مشین ، ٥). [کھٹ کھٹ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھٹ کَھٹاہَٹ (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ ، ہ) امث.
کھٹکھٹانے کی آواز ، کھڑکھڑاہٹ. پھاٹک کی طرف کھٹ کھٹاہٹ اس کے بعد چوکیدار کی آواز ، اور پھر پھاٹک کھلنے کی چرچراہٹ سنائی دی. (١٩٧٤ء ، آخری چٹان ، ٢٩٣). [کھٹ کھٹ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کِھٹکِھٹی (کس کھ ، سک ٹ ، کس کھ) امث.
ہنسی ، ہنسنے کی آواز ، کھلکھل (پلیٹس). [کھٹ کھٹ (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَھٹکَھٹِیا (فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ ، کس مع تیز سک ٹ) صف.
شور کرنے والا ؛ بے چین ، بیقرار ؛ جھگڑالو ، لڑاکا ، جنگجو (پلیٹس). [کھٹ کھٹ (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

کَھٹکَڑ (فت کھ ، سک ٹ ، فت گ) امذ.
کٹھکڑ ، کٹھرا ، کنگر ، جنگلا. قلعہ والوں نے ... ہلا کر کہا ، ان کھٹکڑوں کو تو جل لینے دو. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ٣٣٩). [کنگر (رک) کا محرف].

کُھٹَّل (ضم کھ ، شد ٹ بفت) صف.
وہ جس کی دھار کند ہو ، کُند ، کھنڈا. تیر نظر کند اور ابروؤں کی دھار کھٹل (١٩٣٢ء ، ٹیڑھی لکیر ، ٢٩٣) سوکھی ہسلیاں کھٹل چھریوں کی طرح اس کے سینے میں گھسنے لگیں. (١٩٤٣ء ، ضدی ، ١٥٨). [س : कुण्ठ].

کَھٹلا (فت کھ ، سک ٹ) امذ.
شور و غل ، نااتفاق ، ان بن ؛ جھگڑا ، لڑائی ؛ روک ، رکاوٹ ؛ چیزیں جو قبضے میں یا ملکیت ہوں ، مال و اسباب ؛ سامان سفر ، سامان خانہ داری ، میز کرسیاں وغیرہ ؛ ڈھیر ، انبار ؛ بیوی بچے ، خاندان ، گھربار ؛ نوکر چاکر ؛ محنت مشقت ، کام ، دھندہ ، کاروبار ؛ مشکل کام ، پیچیدہ امر ؛ معاملہ ، مقدمہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹ (١) + لا ، لاحقۂ صفت نیز س : کلتر कलत्र].

کُھٹلی (ضم کھ ، سک ٹ) امث.
اناج رکھنے کی کوٹھری ؛ (مجازاً) بڑا ظرف. غلہ رکھنے کے لئے کھٹلیاں یا بڑے مٹکے نصب تھے. (١٩٥٩ء ، وادئ سندھ کی تہذیب ، ٦٦). [کُھٹلا (رک) کی تصغیر].

کُھٹلے (ضم کھ ، سک ٹ) امذ ؛ ج.
(ہندو ؛ عور) کان کے اوپر کے سوراخ جو زیور کے واسطے عورتیں چھدواتی ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کھٹلا (رک) کی تحریف و جمع].

کَھٹمَل (فت کھ ، سک ٹ ، فت م) امذ.
١. ایک سیاہی مائل سرخ رنگ کا کیڑا جو چارپائیوں وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے اور آدمی کا خون چوستا ہے ، کھٹ کیڑا. کھٹمل : جانورے است از عالم کیک و شپش اما بزرگ ترازاں ، خون مردم خورد. (١٧٥١ء ، نوادرالالفاظ ، ٣٢٠).

کھٹملوں سے سیاہ ہے تن بھی
چین پڑتا نہیں ہے شب کو بھی

(١٨١٠ء ، انشا ، ک ، ٣٥٧).

اس قدر تھا کھٹملوں کا چارپائی میں ہجوم
وصل کا دل سے مرے ارمان رُخصت ہو گیا

(١٩٢١ء ، اکبر ، ک ، ١ : ٣٦٧). اس گروہ کی مثال عام کھٹملوں (Common Bed Bugs) کی جنس سائی مکس کی انواع سے دی جا سکتی ہے ان کا تعلق خاندان سائی می سیڈی سے ہے ، یہ بیرونی طفیلی ... حشرات ہیں جن کی خصوصیات ان کے باقیاتی پر ، چپٹا جسم اور قابل رویت جنگل ہیں. (١٩٧٠ء ، حشریات ، ٥٣٥). ٢. ایک سیاہ رنگ کے پہاڑی پھل کا نام جسے کھاتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) مُل ــ مِل (رک) یا س : मल].

ـــــ دانی امث.
چارپائی پر بچھانے یا لگانے کا ایسا کپڑا وغیرہ جو کھٹملوں کو بستر تک نہ پہنچنے دے ، ایک قسم کی جھبرداں جس کے حاشیے موٹے کپڑے کے ہوتے ہیں اور انہیں دری وغیرہ کے نیچے چارپائی پر دبا دیا جاتا ہے تو کھٹمل اندر داخل نہیں ہو سکتے ؛ لکڑی کی چوڑی سوراخ دار پٹی جو سرہانے اور پائنتی میں رکھ دی جاتی ہے تا کہ کھٹمل اس کے سوراخوں میں آ جائیں ، اسے صبح اٹھا کر اور جھاڑ کر کھٹمل مار دیے جاتے ہیں۔ بہت ہی میٹھا خون تھا ان کا یارو سبھی کھٹمل دانی لگا کر سوتے تھے۔ (١٩٣٧ ، ہم اور تم ، ٥٠)۔ [کھٹمل + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَھٹ مَنڈَل (فت کھ ، سک ٹ ، فت م ، سک ن ، فت ڈ) امث۔
جھجھک ، چخ چخ ، لڑائی ، جھگڑا ، تکرار۔

> کھل بلی ، کاؤں کاؤں ، کھٹ منڈل
> ہونک ہنگامہ ، ہم ہمہ ، ہل چل

(١٩٠٩ ، سرود و خروش ، ١٣٢)۔ [س : کھر + खट+मराडल]۔

کَھٹنا (فت کھ ، سک ٹ) (الف) ف ل۔
رُکنا (آدمی یا کام کا) ؛ کھڑا ہونا ، بات پر اڑا رہنا ، ضد کرنا ؛ اڑنا ، ٹھیرنا ، جاری رہنا ؛ بچنا ، فائدہ ہونا (جامع اللغات) ؛ (ب) م ف۔ کمانا ، حاصل کرنا ؛ بٹنا ؛ فروخت کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [س]۔

کَھٹ کَنے کَماؤ (کُچھ کَھٹ کے بھی لائے) کھٹ کے کیا لائے ، باٹو بیوی شیرں میاں خیر سے تو آئے کہاوت۔
جو کوئی اوروں کا نکالا ہوا کمائی کو جائے گا اس سے کمائی کی تو کیا توقع ہے ، سلامت ہی آ جانا غنیمت ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

کَھٹُو (١) (فت کھ ، شد ٹ ، و مع) صف مذ۔
کمانے والا ، کماؤ ؛ محنتی ، مزدور (فرہنگ آصفیہ)۔ [کھٹ ، کھٹنا (رک) + وُ ، لاحقۂ صفت تذکیر]۔

کَھٹُو (٢) (فت کھ ، شد ٹ ، و مع) امذ۔
١. (چھپائی) مقام جیسلمیر کی کان کا ایک قسم کا زردی مائل پتھر جو چھاپنے کے کام آتا ہے (ا پ و ، ٣ : ٢٢٦)۔ ہندوستان کے پتھروں میں زرد رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے ، اس کو کھٹو کہتے ہیں۔ (١٨٥٣ ، مجمع الفنون ، ١٢٥)۔ ٢. (چھپائی) چھاپے کا پتھر دھونے کا ایک قسم کا تُرش مسالا (ا پ و ، ٣ : ٢٢٦)۔ [کھٹ (کھٹا (رک) کی تخفیف) + وُ ، لاحقۂ صفت تذکیر]۔

کُھٹُو (ضم کھ ، شد ٹ ، و مع) صف۔
شرمندہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [مقامی]۔

کَھٹوا (١) (فت کھ ، سک ٹ) امث۔
کھاٹ ، چارپائی ، پلنگ ؛ جھولا۔ اس کی لکڑی کا کھٹوا بڑھا دیتا۔ (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٣١)۔ [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَھٹوا (٢) (فت کھ ، سک ٹ) صف۔
آم یا اور کوئی پھل جو ترش ہو ، بیشتر آم کے لیے مستعمل ہے (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کھٹ (کھٹا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ صفت]۔

کَھٹوا (٣) (فت کھ ، سک ٹ) امذ۔
ایک زرد رنگ کا پتھر۔ یہ مسجد رنگ آمیزی سے بالکل معرا ہے ، البتہ سقفوں میں زرد پتھر (کھٹوا) دیا گیا ہے۔ (١٩٢٩ ، تخت طاؤس ، ٣٦)۔ [رک : کھٹو (٢) جس کا یہ ایک املا ہے]۔

کَھٹواٹ (فت کھ ، سک ٹ) امث۔
چارپائی پر جا کر غصے میں لیٹ رہنا ، بیماری کا بہانہ کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کھٹوانی (رک) کی تخفیف]۔

کَھٹوائی (فت کھ ، سک ٹ) امث۔
رک : کھٹواٹ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [اٹوائی (رک) کا تابع]۔

ـــــ پاٹی لے کَر پَڑ رَہا ہے فقرہ۔
بحالت خفگی ایک کونے میں پانو پھیلائے بیٹھا ہے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ٨٨)۔

ـــــ پَٹوائی (ـــــ فت پ ، سک ٹ) امث۔
رک : اٹوائی کھٹوائی (نوراللغات)۔ [کھٹوائی + پٹوائی (تابع)]۔

ـــــ لینا محاورہ۔
غم یا غصے کی حالت میں سب سے الگ تنہائی میں پڑ رہنا ، (رک) اٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ رہنا۔

> اس قید فرنگ کی بڑی تھی کھائی
> لی تھی ترے غم میں خلق نے کھٹوائی

(١٧٨٦ ، میر حسن (نوراللغات))۔

کَھٹوارا (فت کھ ، سک ٹ) امذ۔
رک : کھٹوارا (پلیٹس)۔ [کھتوارا (رک) کا ایک املا]۔

کَھٹوانا (فت کھ ، سک ٹ) ف م۔
دلوانا۔

> کہتے ہو ہے ہیٹی مشتاق لکچر دیر سے
> طاعة ، پر یہ تو فرماؤ کہ کھٹوائیں گے کیا

(١٩٠٣ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ١٣٢)۔ [کھٹنا کا متعدی المتعدی]۔

کَھٹوانگ (فت کھ ، سک ٹ ، غنہ) امذ۔
پلنگ کے پائے کی شکل کا عصا (جو شیو کا ہتھیار سمجھا جاتا ہے اور جوگیوں کے پاس ہوتا ہے) جس کے سرے پر ایک کھوپری ہوتی ہے۔

> لگا پیر تَپُوڑ کا جو کھٹوانگ
> لگے ہوش و خرد اک ضرب لے مانگ

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ١٩٩)۔ [س : खट्वाङ्ग]۔

کَھٹوتا (فت کھ ، و لین) امذ.
کالھ کا بڑا ظرف ، ناند ، ٹب. اس نے کھٹوتے سے پانی بڑی اور تیزی سے اندر چلی گئی. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا ، ٣٤٣).
[کھٹوٹ ـ کھٹوت + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کَھٹوٹ (فت کھ ، و لین) امذ.
لکڑی کا بڑا پیالہ ، چوبی ظرف ؛ (دباغت) کھال بسانے کا چوبچہ. ویداس ایک تکہ لیکے اپنے کھٹوٹ کے کنارہ کھڑا ہوا. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٣٠٣). من چنگا تو کھٹوٹ ہی میں گنگا. (١٩٣٠ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ٢ : ٢١٥). [کٹنوق (رک) کا محرف].

کَھٹوئی (فت کھ ، و مج) امث (قدیم).
کھاٹ ، پلنگ (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + وئی ، لاحقۂ تصغیر].

کَھٹور (فت کھ ، و مج) صف.
سنگ دل ، بے رحم. آپ ایسی کھٹور نہیں کہ انہیں بھائی کی قبر دیکھ کر بھی رونا نہ آیا. (١٩٨٣ ، اُجلے پھول ، ٢٧).
[کٹھور (رک) کا بگاڑ].

کَھٹورا (١) (فت کھ ، و مج) امذ (قدیم).
کٹورا ، پیالہ (دھات کا).

کہ جوڑے بلاخ ہور ہیں غار لب
کھٹورے مثال ہیں انکھاں دو عجب

(١٦٤٩ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ٢٣). [کٹورا (رک) کا قدیم املا].

کَھٹورا (٢) (فت کھ ، و مج) صف (قدیم).
ترش و شیریں ، کھٹا مٹھا ، کھٹ مٹھا (قدیم اردو کی لغت).
[کھٹ (کھٹا (رک) کی تخفیف) + ورا ، لاحقۂ صفت].

کَھٹول (فت کھ ، و مج) امذ (قدیم).
کھٹولا ، چھوٹا پلنگ (قدیم اردو کی لغت). [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + ول ، لاحقۂ تصغیر].

کَھٹولا (فت کھ ، و مج) امذ ؛ ــــ کھٹولہ.
١. چھوٹا پلنگ ، چھوٹی چارپائی ، چوکور چوکی نما نیچی نشست.

جنس اعلٰے کوئی کھٹولا کھاٹ
بانے بٹی ہے ہیں جن کے پھاٹ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٢).

اے پری تیرے کھٹولے میں ہیں جو نقّاشیاں
نقش یہ رکھتا نہ تھا تختِ سلیمان پاؤں میں

(١٩٠٣ ، نظم نگارین ، ٩٦). ہمارے باریوں نے جلدی جلدی اپنے گھروں کے باہر کھٹولے اور چارپائیاں بچھا دیں. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ٤٣). **٢. پالنا ، جھولا ، ہنگوڑہ.** دیسی ہنڈولے میں چاروں سمت صرف چار کھٹولے ہوتے ہیں. (١٩٣٣ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ٨ : ١٠٥). **٣. گاڑیوں وغیرہ میں بیٹھنے کے لیے بُنا ہوا چوکھٹا ، کسی سواری وغیرہ میں خاص انداز سے بنی ہوئی نشست.** یہاں بیلوں کے پیچھے ایک کھٹولا سا لگا ہوا ہے اوس پر بیٹھ کر آدمی ہانکتا ہے. (١٩١٢ ، روزنامچۂ سیاحت ، ٢ : ١٥١). جس میں ہم سوار ہیں دو لمبے چوڑے کھٹولے ہیں. (١٩٣٣ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ٣١٢).
٤. جانوروں کے پکڑنے کا ایک قسم کا جال یا پنجرہ ، کٹھرا. جنگل میں جا کر لاسہ لے جا کر کھٹولہ بانس کی (تیلیوں کا) بنائے اور اوس پر لاسہ لگائے. (١٨٨٣ ، صیدگاہ شوکتی ، ٢٥٢).
[کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + ولا ، لاحقۂ تصغیر].

کَھٹُولنا (فت کھ ، و مج نیز مع ، سک ل) امذ.
چھوٹا پلنگ ؛ بچوں کے لیے بنا ہوا کھٹولا ، پالنا ؛ ایک قسم کا جال (پلیٹس). [کھٹ (کھاٹ (رک) کی تخفیف) + ول ، لاحقۂ تصغیر + نا ، لاحقۂ اسمیت].

کَھٹولی (فت کھ ، و مج) امث.
بنی ہوئی چھوٹی چارپائی ، چھوٹا کھٹولا. عورت نے اُس لڑکی کو ایک کھٹولی دی. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ١٥٢). جانوران چرند کے شکار کو چیتوں کی کھٹولیاں تانگوں پر لد گئیں. (١٨٨٨ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ٣٨٦). کوئی کھیت والا کھٹولی لے آیا اور اس کھٹولی پر بچہ کو ڈال کر گھر کی طرف لے چلے. (١٩٣٠ ، چارچاند ، ٨٠). [کھٹولا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ اُلٹنا محاورہ.
(«پر» کے ساتھ) بے بس کر دینا ، قابو میں لے آنا ، ٹھیک بنانا. جمیلہ بیچ میں بولی ، بیگم اس پر اُلٹوں کھٹولی ہونی بڑبڑاتی ہے. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٦١).

ـــ جانا محاورہ.
جنازہ نکلنا. تمہارے در پر میری پالکی آتی ہے ، کھٹولی جائے گی ، جیوں تو تمہاری اطاعت میں اور مروں تو تمہاری خدمت میں. (١٩١٧ ، شام زندگی ، ٦١).

ـــ دار صف.
وہ جھولا جس پر کھٹولی لگی ہوئی ہو. ایک گھنٹہ مرغ کو جھولی کھٹولی دار پر بٹھا کر جھولا دے. (١٨٨٣ ، صیدگاہ شوکتی ، ١٩٥). [کھٹولی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

کَھٹُومَر / کَھٹُومْرا (فت کھ ، و مع ، فت م / سک م) امذ.
(اچارسازی) چھ سروں کی چٹنی کی طرح تیار کی ہوئی کھٹی چیز ؛ کھٹی اور چٹ پٹی قسم کی کھانے کی چیزیں وغیرہ تیار کرنے والا پیشہ ور ؛ چھ طرح کے اناج ملا کر اور خاص طریقے سے کھٹا کرکے پکائی ہوئی ایک قسم کی غذا (ماخوذ : ا پ و ، ٣ : ١٨٩).
[کھٹ ـ شش ـ چھ نیز کھٹا + ومر / ومرا ، لاحقۂ صفت].

کَھٹی (فت کھ) صف مث.
میلی کچیلی ، پھٹی پرانی ، بساندی.

لنگوٹی کھٹی ہور سڑیا گودڑا
بچھانے کوں کی یک پھٹیا بوریا

(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٢٤)). [مقامی].

کَھٹّی (فت کھ ، شد ٹ) صف.
کھٹا (رک) کی تانیث ، مرکبات میں بھی مستعمل.

---بُوٹی (---و مع) امث.
ایک چھوٹے گول پتوں والی بوٹی جس کے پتے کھٹے ہوتے ہیں. جملہ ادویہ کو باریک کرکے کھٹی بوٹی کے افشردہ میں کھرل کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۵). مثلاً اتیوں یا کھٹی بوٹی. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۵۵). [کھٹی + بُوٹی (رک)].

---پیالی/چیز کو جی چاہنا محاورہ.
حاملہ عورت کا ترشی کی رغبت کرنا (نوراللغات).

---چھاچ سے بھی جانا محاورہ.
تھوڑے سے فائدے سے بھی جاتا رہنا یا محروم ہو جانا (کھٹی چھاچ اکثر محلے والوں کو بانٹ دیا کرتے ہیں) (ماخوذ : مخزن المحاورات).

---ڈکاریں آنا ف مر ؛ محاورہ.
بدہضمی کی وجہ سے ڈکاریں آنا. مجھے تو صبح سے کھٹی ڈکاریں آ رہی ہیں یہ آپ سے کہا کس نے کہ آپ کھانا پکوائیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۷۹). غذا ترش ہو جاتی اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰).

---میٹھی باتیں سُننا محاورہ.
بُری بھلی باتیں سہنا ، سخت و سست سننا (مخزن المحاورات).

کُھٹّی (۱) (ضم کھ ، شد ٹ) امث.
دوستی ختم کرتے وقت کہا جانے والا لفظ ، الفظ ، قطع تعلق. اچھا صاحب تو ہم تم سے تین دفعہ کہواتے ہیں ، اگر تینوں دفعہ تم نے انکار کیا تو ہماری آج سے کھٹی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۹۱). [کُٹّی (رک) کا ایک املا].

کُھٹّی (۲) (ضم کھ ، شد ٹ) صف مث.
کھوٹی (نوراللغات). [کھوٹی (رک) کی تخفیف].

کَھٹّے (فت کھ ، شد ٹ) صف ؛ امذ.
کھٹا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

---پیالے پر/کو جی چاہنا/چلنا محاورہ
(زنان. فاحشہ) مباشرت و مجامعت کی خواہش ہونا ، ہم صحبت ہونے کی رغبت ہونا.

پھر چلا کھٹے پیالے پر زناخی یہ جی
یاد آیا جو زباں کا وہ لبھرانا تیرا

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).

---چنے (---فت چ) امذ ؛ ج.
کھٹائی اور نمک مرچ لگے ہوئے چنے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھٹے + چنے (چنا (رک) کی جمع)].

---میٹھے دن امذ ؛ ج.
۱. کڑوے کسیلے دن ، بُرے دن ؛ خراب موسم (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۲. ایام حمل ، حمل کا زمانہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---میٹھے کو جی چاہنا محاورہ.
۱. لذیذ غذا کی خواہش ہونا (نوراللغات). ۲. حاملہ عورت کو کھٹائی کی رغبت ہونا. عورتوں میں مشہور ہے کہ آغازِ حمل میں ... ان کا کھٹے میٹھے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۵).

کَھٹْیا (فت کھ ، سک ٹ) امث.
چھوٹا پلنگ ، چھوٹی چارپائی ، پلنگڑی ، چھوٹی کھاٹ. آپ جانیں بلکہ کھٹیا سمیت دفان ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷).

جانکی کو دیا تھا جو کمرا
اک دری اس میں ایک تھی کھٹیا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۵). ایسے پڑے کہ جان دے کر ہی کھٹیا چھوڑی. (۱۹۸۸ ، بیورو کریٹ ، ۱۰۳). [کھاٹ (رک) کی تصغیر].

---اُٹھنا محاورہ.
جنازہ نکلنا. اس موئے ختنانے کی کھٹیا اُٹھے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۷).

---پر پڑ کر کھانا محاورہ.
(عور) کھٹیا پر پڑنا ، بیمار پڑنا ، بیماری پر خرچ ہونا ، بیماری میں صرف ہونا. آلہی بھوٹ بھوٹ کے نکلے کھٹیا پر پڑ کر کھائیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۶).

---پر پڑنا/پڑ جانا محاورہ.
بیمار پڑنا ، صاحب فراش ہونا. بیوی بیچاری نیم جان کھٹیا پر پڑ گئیں. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲۱۸).

---جھیلنا محاورہ.
بیماری میں بسر کرنا ، بیمار رہنا ، صاحبِ فراش ہونا. کمبخت آج تو مجھے مار ڈالے گا ، ابھی تو میں کھٹیا جھیل کے اوٹھا ہوں ، تو دماغ چاٹے جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۸ : ۵). رابعہ اور ہمایوں کی کوشش سے ان کی جان تو بچ گئی لیکن پورے تین مہینے تک کھٹیا جھیلتے رہے. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۳۹).

---سے لگانا محاورہ.
صاحبِ فراش کرنا ، بہت زیادہ محنت کرانا ، نحیف و نزار کر دینا ، بیمار کر دینا. مرنے کے قریب پہنچایا کھٹیا سے لگایا افسوس نصیب نے تجھے کس قصائی کے پالے ڈالا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۹).

---سے لگ جانا/لگنا محاورہ.
بیمار پڑنا ، صاحبِ فراش ہو جانا ، نحیف و نزار ہو جانا. دو تین دن میں تو یہ حال ہوا کہ کھٹیا سے لگ گیا ، اٹھنا بیٹھنا دوبھر ہو گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۹).

ـــــ سینا/سِنہنا محاورہ.
بیمار پڑنا ، صاحبِ فراش ہونا ، ہمیشہ بیمار رہنا ؛ چارپائی سے نہ اُٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

ـــــ کٹنا محاورہ.
صاحبِ فراش ہونے کے سبب بول و براز کے لیے چارپائی کا کاٹ دیا جانا ، صاحبِ فراش ہونا کہ پاخانہ پیشاب تک پلنگ ہی پر کرنا پڑے، بیماری کے سبب اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہونا. مرنے والی اچانک تو مری نہیں ... ڈیڑھ مہینے کھٹیا کٹی تھی (١٩١٧ ، طوفان حیات ، ٣٨). احسان کی کھٹیا کٹ رہی ہے ، میں تو جانوں ہو بھی چکا. (١٩١٩ ، شب زندگی ، ٢ : ١٢).

ـــــ گوڑنا محاورہ.
بیماری میں گزارنا، بیمار رہنا، صاحب فراش ہونا. احسان صاحب لوٹ کر آئے تو معلوم ہوتا تھا نہ جانے کتنے برس کھٹیا گوڑ کر آئے ہیں ، بے حد لاغر. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٨٥).

ـــــ مَچ مَچائے فقرہ.
کوسنا) جنازے کی چارپائی لچک جائے ، گر جائے ، مرجائے. اسی اتھوارے میں اس کی کھٹیا مچ مچائے موئے کو کبھی پیشہ ہی کھا جائے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٠٥).

ـــــ نکلنا محاورہ.
جنازہ نکلنا. اللہ کرے اتھوارے ہی میں کھٹیا مچماتی نکلے کٹنے کی موت مرے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٢٢٨).

کُھٹیا (ضم کھ ، سک ٹ) امث.
چھوٹی ریوڑی ، ریوڑی کی ایک قسم جو بہت چھوٹی ہوتی ہے ، گٹے کی طرح کی ایک مٹھائی جس کے بنانے میں کُھٹ کُھٹ کی آواز نکلتی ہے. اکثر جاہل پیرزادے جنھوں نے ریوڑی ، کھٹیاں ... کو اپنی روزی مقرر کی تھی. (١٨٢٢ ، تضحیت المسلمین (ق) ، ٤٧). کھٹیاں کتنے سیر ، برف کا کیا بھاؤ ، لڈو پیسے کے کے ، بولو جھٹ پٹ ورنہ ریل چلی جائے گی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٢). کسی اندھی کی ریوڑی اندھیرے میں گر گئی ، بیچارے ایک کھٹیا کا نقصان کیونکر گوارا کرتے ... اور ریوڑی ڈھونڈھی. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣٩ : ١٠). ہزاروں روپیہ ہے اس کے پاس جمع ، جاڑوں میں گجک یئی کھٹیاں سب بناتا ہے. (١٩٨٧ ، پھول پتھر ، ٢١٩). [کھٹ (حکایت الصوت) + یا ، لاحقۂ نسبت].

کَھٹیال (فت کھ ، سک ٹ) صف.
تلخ مزاج ، ترش رُو ، بدخُو ، سخت ، تند ، زود رنج (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹ (کھٹا (رک) کی تخفیف) + یال ~ ال ، لاحقۂ صفت].

کِھٹیال (کس کھ ، سک ٹ) صف.
میلا ، گندا ، ناپاک (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹ (رک) + یال ~ ال ، لاحقۂ صفت].

کَھٹیانا (فت کھ ، کس ٹ) ف م.
اعتبار کرنا ، ادھار دینا ، پلنگ پر بٹھانا ، ساتھ بیٹھنا ، ایک پلنگ پر بیٹھنا ، تعلقات اچھے ہونا ، دوستانہ طریقے پر رہنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھٹیا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کُھٹیانا (ضم کھ ، سک ٹ) ف م.
(معماری) ٹکورے کی نوک سے ٹھوک کر پتھر کی سطح کو کھردرا کرنا ، ریانا ، ٹانکنا ، اصطلاحاً سِل بٹے اور چکی کے پاٹ کے کھردرا کرنے کو کہتے ہیں (اب و ، ١ : ٢٥). [کھٹ ~ کھونٹ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

کَھٹیاں کھانا محاورہ.
زک اُٹھانا.

دانت غیروں کے تو کھٹے کیے اے شکّر لب
کھٹیاں کیا ہیں ترے ہاتھ سے کھانا چوکا
(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

کَھٹیاؤ/ کَھٹیاؤ (فت کھ ، کس مع ٹ ، سک و/و مع) امذ.
اتحاد ، میل ملاپ ، موافقت ، دوستی ، اچھے مراسم (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھٹیانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ ہونا محاورہ.
گزارہ ہونا ، گزر ہونا ، میل جول ہونا (مخزن المحاورات).

کَھٹیک (فت کھ ، ی مع) امذ.
١. ایک ادنیٰ ذات ہندو قوم جو جانور پالنے اور بیچنے کا کام کرتی ہے. اس کو اپنا ٹھینگ بتاؤں گی ، چماری کو کھٹیک بناؤں گی. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ١٦٦). ویدھی ریاست رام پور کے قصبہ شاہ گنج کے ساکن ہیں قوم کے کھٹیک ہیں. (١٩٨٧ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ١٥٧). ٢. (دباغت) کھال کمانے اور بکنے والا کاریگر ، چمڑا رنگنے والا ، دباغ (ماخوذ : اب و ، ٢ : ٢١٥ ؛ فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). ٣. ہندوؤں کی ایک چھوٹی قوم جس کا پیشہ پھل ترکاری وغیرہ بونا اور بیچنا ہے (ماخوذ : شبد ساگر). [س : کھٹیک खट्टिक].

کَھٹیکنی (فت کھ ، ی مع ، سک ک) امث ؛ =کھٹکنی.
کھٹیک قوم کی عورت ، کھٹیک کی بیوی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھٹیک + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَھٹیلا (فت کھ ، ی مع) امذ.
ایک خاردار گھاس کا نام.

وبا پائی کھٹیلوں کا سڑا لے
بدن پر اس کو دن دو تین مل لے
(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٦). [کٹیلا (رک) کا ایک املا].

کَھٹیون (فت کھ ، سک ٹ ، و مع) امث.
(رنگائی) کسی قسم کا کھٹا عرق جو رنگ نکھرنے کے لیے بطور لاگ استعمال کیا جائے (اب و ، ٢ : ٣٩). [کھٹا (رک) سے مشتق].

کَھج (فت کھ) امذ.
(قصاب) سُرین سے ملی ہوئی ران کا گوشت (اصطلاحات پیشہ وراں ، متبی). [پنجابی یا کج ؟].

کِھج (کس کھ) امث.
چڑ ، ناراضگی کا سبب ، کسی کو چڑانے ، شرمانے کی بات ، چھیڑ ، خفگی کی بات ، ایسی بات جس کا سننا یا دیکھنا بےحد ناگوار ہو ، ایسی بات جس کا بار بار ذکر کرکے کسی کو غصّہ دلانے کی کوشش کی جائے.

دور ہو یاں سے تو نہ چھیڑ مجھے
کیا نکالی ہے تو نے میری کھج

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۷۵). چچا اس قدر ناشناسی سے کھج جاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، چچا چھکّن ، ۳۷). [کھجنا (رک) سے حاصل مصدر].

کِھجالی (کس کھ) صف ، مث (مذ : کھجالا).
غصّہ والی ، ناراضگی کی.

کھجالی صورت کا نٹ ہے کٹر
سنیا نٹ دستا ، ہجر کی سپر

(۱۹۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۰ (الف)). [کھج (رک) + ال ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُھجالی (ضم کھ) صف ، مث.
خارشتی ، کھجلی والی.

زنگیاں میں کوئی ایسی کالی نہ تھی
ہو کالی کیں ایسی کھجالی نہ تھی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۰). [کھجا (کھجانا (رک) کا امر) + لی ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کِھجانا (کس کھ). (الف) ف م.
۱. چھیڑنا ، چڑانا ، ناراض کرنا.

عاشق کو کھجایا ہے پھر چھاتی لگاتا ہے
اس شوخ ستمگر کا ہے پیار بہت تحفہ

(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۳). میرے کھجانے کے لیے ایک ایک دانہ کو بھی بدیر اوٹھا کر کھانے لگی. (۱۸۰۳ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۴ : ۳۲۵). مکّے میں سومناں جو تھے اُن کو کھجانے لگے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۳۹). آپ ریختہ کی سگی جورو ریختی کہہ کے اسے کھجاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۵ : ۴). **۲. شرمندہ کرنا ، جھینپ دلانا.**

اس گیان کون گیان ہیں رجھاوے
اس گیان کون گیان ہیں کھجاوے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۱). گاندھی غریب تو پھر بھی لنگوٹی باندھے رہتے ہیں ... اسی وجہ سے ہم انہیں کھجاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۸ : ۳). (ب) ف ل. **شرمندہ ہونا ، خفا ہونا ، بگڑنا ، ناراض ہونا ، شرمانا ، جھینپنا.**

عطارد ہو بات اس تے بولیا کھجا
کہ دیکھے دل اس نار کانک تجا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹).

قطب شاہ کی سیج سنگرام پر
نول سل کہ دوتی کھجاتے اہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۶). [کھجنا (رک) کا تعدیہ].

کُھجانا (ضم کھ). (الف) ف م.
۱. جلد کی بے چین کرنے والی خلش یا سلسلاہٹ کو ناخنوں یا نکیلی یا کھردری چیز سے سہلا کر یا ہلکے ہلکے کھرچ کر مٹانا.

نہ کھجاتے کھجاتے سارے گھسے
چپٹے چپٹے ہوتے جو دانے پسے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). کھجانے کے حیلے سے بالوں کو بگاڑ سیدھا ہو بیٹھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۰۵).

کھجا رہا ہے تو زخموں کو اپنے اے اکبر
پر اس کا لطف کوئی زخم اگر چھلے تو ملے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۳۵۵). برابر بازو کو سہلاتا رہا کھجاتا رہا. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۳۸). **۲. سراہنا ، تعریف کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) ف ل. **کھجلی پیدا ہونا ، خارش اُٹھنا ، کھجلانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : खाज + खज्].

کِھجاوَٹ (کس کھ ، فت و) امث.
رک : **کھج** (پلیٹس). [کھجنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھجڑا (فت کھ ، سک ج) امذ.
رک : **کھجورا** (پلیٹس). [کھجورا (رک) کا مخفف].

کَھجڑی (فت کھ ، سک ج) امث.
دانہ نکالی ہوئی باجرے کی بالی یا گلّی جو چارے کے طور پر مویشیوں کو دی جاتی ہے. مکئی کے سِٹّھے ، باجرے کی کھجڑی ... ہر چیز چارہ کی مد میں آ کر پیٹ کے دہکتے ہوئے بھاڑ میں جھونک گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۰۵). [کھجرا (رک) کی تانیث].

کُھجڑے مُجڑے توڑنا محاورہ.
خوشامد یا لالچ سے کسی جگہ کے چکّر کاٹنا ، کسی طرح اپنا کام نکالنے کی کوشش میں رہنا. تجھے آتا ہی کیا ہے اس کے سوا ، میری تیری پیانا سلامی کرنا ، منگنی بیاہ ٹھیرانا ، پھر دولہا دلہن کے سہرے کے پھول کھلنے تک سمدھیانوں میں کھجڑے مُجڑے توڑنا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۰۷).

کَھجلا (فت کھ ، سک ج) امذ.
۱. کھاجا ، کھجور ؛ میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی پرت‌دار خستہ اسفنجی مٹھائی. کھجلے اس ترکیب سے ایک سو ایک پرت کے بنائے کہ ہر پرت میں شیرہ انگور کا بھرا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۸۹). کھاجا : خورا ک اور ایک مٹھائی کا نام بھی ہے جو بطور سنبوسے کے پرت‌دار میدے سے بنائی جاتی ہے ، کھجلا بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۵). **۲. خستہ ، پرت‌دار پراٹھے کی قسم کا ایک پھیکا پکوان جسے عموماً رمضان کے مہینے میں سحری کے وقت استعمال کرتے ہیں.**

روزیاں نہیں کھجلے ہیں جو بھی ایک تو میں نے رات کو کھائی۔ (۱۹۵۰ ، غبار کارواں ، ۱۵۲)۔ [کھاجا (رک) کی تصغیر]۔

کُھجلانا (ضم کھ ، سک ج)۔ (الف) ف م۔
رک : کُھجانا ، جلد کی خلش یا سلسلاہٹ مٹانا۔

لجاتا ہوں خاور کے ساحل سیاہ
سنتیاں سوں کُھجلاتا ہوں رُونے ماہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۹)۔ ہر ایک کے حضور اپنے تائیں کھجلاوے مت۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۷)۔ ایک لکڑ جو خراب کسی رستے میں پڑا ہو ، اگرچہ خلال یا کان کھجلانے کے لائق نہو تو بھی ایندھن کے لیے چاہیے۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۵۹)۔ آپو ہمارا ضعیف جسم اپنے سینگوں سے کھجلاویں۔ (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۹۷)۔

بہ حالِ اضطرابِ شوق تھا فصلِ بہاراں میں
کہ دل کے زخم کھجلاتے رہے ہم نوکِ نشتر سے

(۱۹۱۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲۲۷)۔ لڑکی صوفے کے بجائے فرش پر بیٹھ گئی اور اپنی پنڈلی کھجلانے لگی۔ (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۲۹)۔ (ب) ف ل۔ کھجلی پیدا ہونا ، خارش اُٹھنا ، چُل اُٹھنا ، چُلچُلانا۔

اے جنوں آبلۂ پا مرے کھجلاتے ہیں
اب کی دکھلا کوئی پُرخار بیاباں مجکو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۲)۔ زبان کھجلاتی ہے اور کوئی بہانہ نہیں کہ اس کو برا کہوں۔ (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ سرسید ، ۱ : ۵۰)۔ [کھجانا (رک) کا متبادل املا]۔

کُھجلاہٹ (ضم کھ ، سک ج ، فت ہ) امث۔
خارش ، کھجلی۔ جب سب پربت پھوڑ چکا اور اس کے ہاتھوں کی سرسراہٹ کھجلاہٹ لہ گئی۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۵۳)۔ [کھجلانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

کُھجلی (ضم کھ ، سک ج) امث۔
۱. جسم یا کسی عضو میں کسی وجہ سے پیدا ہونے والی سوزش جس میں کھجانے کی خواہش زور کرتی ہے ، خارش ، چُل۔ اونٹلے دانے ... جن میں کھجلی بڑی دو ایک روز میں مرجھا کر بھوسی نکل جاتی۔ (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۱۱۱)۔ یہ دیکھتے رہو کہ اس جگہ پر تنفخ یا کھجلی تو نہیں ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۲۰۸)۔ اپنی لمبی الجھی ہوئی داڑھی میں کھجلی کی ، مسکرایا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا ، ۶۹)۔ ۲. ایک متعدی بیماری جس میں سارے بدن پر سرخ مہین دانے یا ہاتھوں کی گھائیوں اور جنگاسوں میں موٹے پیپ دار دانے نکل آتے ہیں۔ ان میں چُل اُٹھتی اور کھجانے سے پانی یا پیپ نکلتی ہے ، اوّل کو خشک یا سوکھی اور دوسری کو تر کھجلی کہتے ہیں۔ بخار ، درد سر ... پُھنسی ، کھجلی ... اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۵)۔ ایک لڑکی کو کھجلی کا مرض تھا۔ (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۰۷)۔ ۳. (مجازاً) وہ چُل جو عورت کو خواہشِ جماع پر آمادہ کرے (فرہنگِ آصفیہ)۔ ۴. سزائے جسمانی پر آمادہ کرنے والی بات (فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : खर्जुडिका]۔

ـــــ اُٹھنا محاورہ۔
ہنسے یا مار کھانے کو جی چاہنا ، چُل ہونا ، خارش ہونا ، کھجلانا ، خواہشِ جماع کا زور کرنا ، شامت آنا (مخزن المحاورات؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــــ ماتا امث۔
ہندوؤں کی ایک دیوی جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ کُھجلی پیدا کرنے اور اسے اچھا کرنے کا کام اس کے سپرد ہے ، سیتلا کے مندر کے پاس اکثر مٹی کے ڈھیر یا پتھر پر کھجلی ماتا کا نشان پوجا کے واسطے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایک نے کہا ، کھجلی ماتا کا بھی پیسہ رکھتی جا۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۹)۔ [کھجلی + ماتا (رک)]۔

ـــــ مچنا محاورہ۔
رک : کُھجلی ہونا۔ اس بیماری میں ... تمام جسم پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ابھر آتے ہیں جن میں کھجلی مچتی ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۹۵)۔

کَھجَن (فت کھ ، ج) امذ۔
ایک سست رفتار پرند جو پانی میں رہتا ہے۔

بعدازاں آیا کھجن زار و نزار
سر سے پا لگ مثل آتش بے قرار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۲۰)۔ [مقامی]۔

کِھجنا (کس کھ ، سک ج) ف ل (قدیم)۔
رک : کھجانا ، چڑنا ، غصہ ہونا ، ناراض ہونا۔

کڑتا جوتے بہتر ہو تیرے ہجر کے غم سوں
کتا جھجنا ، کتا کھجنا ، کتا تپجنا ، سدا تلمل

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۶۶)۔ [کھجنا (رک) کا مخفف]۔

کَھجُور (۱) (فت کھ ، و مع) امث۔
۱. ایک ریگستانی تناور درخت کا نام جس کا تنا لمبا ، سیدھا قدرے خمیدہ ہوتا ہے ، چوٹی پر چھتری ہوتی ہے جس میں شاخیں لگی ہوتی ہیں ، کچھ کا رخ اوپر کو اور کچھ کا نیچے کی طرف ہوتا ہے ، انہی کے نیچے اس کا پھل لگتا ہے جو نہایت میٹھا ہوتا ہے ، اس کی بڑی قسم کو سُکھا کر چھوارے بناتے ہیں ، اس سے شکر اور شراب بھی بنائی جاتی ہے ، اس کا تنا بڑھتا ہے تو شاخیں سُوکھ کر جھڑ جاتی ہیں ، درخت خرما۔

اُڑیں روپ برجم ہو دیسی نگار
ڈولیں باؤ لگ نل کھجوروں کے جھاڑ

(۱۶۱۳ ، ابراہیم نامہ ، ۸۷)۔ بائیں ہاتھ اور کے ایک میدان کھجوروں کا تھا اودھر گئے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰)۔ بوستر کھجور سب کو جلائے اور ... بطور مسّی کے ملے۔ (۱۸۳۳ ، نقید الاجسام ، ۱۷)۔

دکھاتے ہیں جوتی وہ زریں کھجور
گیا بھاگ کر سایہ تاڑوں کا دور

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۳۰۷)۔ ۲. کھجور کے درخت کا پھل ، خرما ، ثمر۔

لیا کوئی میوے لے کوئی کھجور
غرض لا رکھے سب بلی کے حضور
(۱۸۵۲ ، قصہ چوہے اور بلی کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲ : ۲۹۱)). وہی تمہارے لیے پانی سے کھیتی ، زیتون ، کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۳۰). غذائیں جن میں حیاتین ب کم مقدار میں پایا جاتا ہے ... کھجور ، ترنج ، لیمو. (۱۹۰۳ ، ہماری غذا ، ۶۸). دعا کیلئے ہاتھ بھی اٹھائے اور چلتے ہوئے مدینہ منورہ کی کھجوریں بھی عطا کیں. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۳۳). **۲. میدے وغیرہ سے بنی ہوئی ایک قسم کی مٹھائی ، بڑی کھجور کے برابر میدے کی بنی ہوئی ایک خستہ اور لذیذ مٹھائی.** سموسے کلچے کھجوروں کا انبار تھا. (۱۸۵۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۹). کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ سوا دو برس میں بچے کا دودھ چھڑایا جاتا ہے ، اس میں کھجوریں تلتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۴۳). دس منٹ کے بعد اتار کر کھجوریں بنالیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۱۳). [پ : खजूरो].

---اُٹھوانا محاورہ.
(شگون) بچے کے دودھ چھڑانے کے موقع پر نیاز کے لیے کھجوریں پکائی جاتی ہیں ، نیاز کے بعد کسی رکابی میں چند کھجوریں رکھ کے بچے سے کہتے ہیں کہ اس میں سے جتنی کھجوریں تمہارا جی چاہے لے لو ، وہ بچہ جتنی کھجوریں اٹھاتا ہے خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ دودھ پینے کے لیے اتنے ہی دن ضد کرے گا. بادشاہ زادی نے ... شگون کھجور اٹھوانے کا بادشاہ زادے سے کیا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۴۴).

---پایَہ (---فت ی) امذ.
مرغ کی ایک قسم جس کی ٹانگوں کے کھردرے حصے کی چتیاں کھجور کے تنے کی طرح پرت دار ہوتی ہیں. فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ، اور کیا کیا نہیں پالے ، اثار ... کھجور پائے ... مگر حضور پر پھر کے الف ہی پر آ گئے ، یعنی ... اصیل. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۷). [رک : کھجور + ف : پا (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---چھَڑی (---فت چھ) امث.
۱. ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس پر کھجور کی ٹہنیوں سے مشابہ چھڑیاں بنی ہوتی ہیں. تہبہ ، گوکھرو ، کرن ... کھجور چھڑی ... ولایتی توئی لگی ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۰). **۲. (چھیپ کاری) کھجور کے تنے کی وضع کی چھپی ہوئی بیل** (ا پ و ، ۲ : ۱۷۰). [کھجور + چھڑی (رک)].

---سے اُکتا کر املی پر آنا محاورہ.
اعلٰی چیز کو چھوڑ کر ادنٰی کی طرف رجوع کرنا ، مزیدار چیز سے بدمزہ چیز کی طرف آنا. اوہو! رانیوں کو چھوڑ کر دل بھنسا بھی تو کہاں ، اماں کھجور سے اکتا کر املی پر تو نہ آئے ہوتے. (۱۹۳۸ ، شگفتہ (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۷).

کَھجُور (۲) (فت کھ ، و مع) امث.
(سلائی بنائی) سن کے ریشوں کی جھبچ یا جھری (ا پ و ، ۲ : ۲۷). [مقامی].

کَھجُورا (۱) (فت کھ ، و مع). (الف) امذ.
۱. نر کھجور جس میں پھل نہیں لگتا ، چھپر کی سگری ، سکھ جوڑ ، کن کھجورا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف. **کھجور سے منسوب ، پلیٹ پڑا ہوا ، گندھا ہوا** (جامع اللغات). [کھجور (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر و نسبت].

کَھجُورا (۲) (فت کھ ، و مع) امذ.
ایک مرتبہ کا برسایا ہوا اناج جس میں بھوسا باقی ہو (ا پ و ، ۲ : ۹۵). [مقامی].

کَھجُوروَاں (فت کھ ، و مع ، سک ر) صف.
کھجور کے ناہموار تنے کی مانند ، گندھا ہوا ، تراکیب میں مستعمل.

---چوٹی (---و مع) امث.
رک : کھجوری چوٹی. ڈھیل ڈھیل کھجوروں چوٹی ، پیٹھ پر ناگن سی لہرائے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۰۷). [کھجور (رک) + واں ، لاحقۂ صفت + چوٹی (رک)].

کَھجُوری (فت کھ ، و مع). (الف) صف.
کھجور سے منسوب ، کھجور کی وضع کا ، کھجور کے پتوں سے بنا ہوا.

ان نرم سے ہاتھوں کا ترس چاہیے پر آن
پنکھے کو کھجوری کے نہ لو ہاتھ میں اے جان
(۱۸۳۰ ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۲ : ۹۱). (ب) امث. **ایک قسم کی مٹھائی** (جامع اللغات). [کھجور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُتُّو (---ضم ا ، شد ت ، و مع) امذ.
اتو کاری کا وہ کام جس میں کھجور کے پتوں یا تنے کی مانند یا لہریا نقش بنائے جاتے ہیں. آگے سہ انگشتی ٹھپے کی گوٹ ، ٹھپے پہ گڑھل اور کھجوری اتو بڑا اچھا مال ، معلوم ہوتا تھا کہ کندن کا ڈلا کھینچ کر ٹانک دیا ہے. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۱۹۹). [کھجوری + اتو (رک)].

---چوٹی (---و مع) امث.
خاص وضع کی لہریا گندھی ہوئی چوٹی جس کی گندھاوٹ کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ٹٹی کی بناوٹ سے مشابہ ہو ، مینڈھی.

کھجوری وہ چوٹی زری کا موباف
کہ جوں دود کے بعد شعلہ ہو صاف
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۳).

دیکھ لے آہ یہ دھواں دھار کھجوری چوٹی
کر نہ دیکھی ہو کسی شخص نے اوڑتی ناگن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۵).

وہ چوٹی کھجوری کہ لہراتی ناگن
وہ بچپن کی سی تازگی چھایا جوبن
(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۱۸۹). بہار آ جاتی کھجوری چوٹی میں

جنبلی کا گجرا لپیٹے ... آیا تمکنت سے مسند پر آ بیٹھیں. (۱۹۷۸ ، فصل گل آئی یا اجل آئی ، ۵۹). [کھجوری + چوٹی (رک)].

---ڈورا (---و مج) امذ.
دو بل کا تاگا ، دو دھاگوں کو بل دے کر بنایا ہوا دہرا دھاگا. یہ جو آیا تو میرے سے ہر ایک کے ہاتھ میں ڈورا کھجوری باندھنے لگا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۷). [کھجوری + ڈورا (رک)].

کَھجُوریا (فت کھ ، و مع ، سک ر) امذ.
۱. وہ مرغ جس کے بازو سفید ، سَر زردی مائل سرخ اور باقی جسم کے پر سیاہ یا کسی اور رنگ کے ہوں (اب و ، ۸ : ۱۲۳). **۲. چھوٹی کھجور اور اس کا درخت** (پلیٹس). [کھجور (رک) + یہ/یا ، لاحقۂ نسبت].

کُھجیلا (ضم کھ ، ی مع) صف ؛ مذ ؛ مث : کھجیلی.
کھاج میں مبتلا ، کھجلی میں مبتلا ، کھجلی کا مریض. نکھٹو میاں اور کھجیلا کتا کسی کو نہیں بھاتا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۶۲). [کھج (کھجا ـ کھجانا (رک) کا امر) + یلا ، لاحقۂ صفت].

کَھچ (فت کھ) امث ؛ مـ کچھ.
۱. کسی گیلی یا بلبلی چیز کے اندر کسی شے کے داخل ہونے کی آواز ، جسم میں کسی آلے کے کھبنے یا کھسنے کی آواز. میرے سینے میں کھچ سے چبھ جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۰). **۲. بھیڑ کی حالت ؛ مجمع ، بھیڑ ، ڈھیر پھلوں پتوں وغیرہ کا ؛ ضرب ، دھماکا** (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

---پَچ (---فت پ) امث.
کثرت کے باعث جگہ کی تنگی ، کھچ بچ (رک). گرمی تو پہلے ہی تڑاقے کی پڑ رہی تھی عورتوں کی کھچ پچ نے اور بھی غضب کر دیا. (۱۹۱۰ ، زیور اسلام ، ۱۳). [کھچ + پچ (حکایت الصوت) بطور تابع].

--- کَھچ (---فت کھ) امث.
۱. کچ کچ ، قینچی چلنے کی آواز. ادھر سے میں قینچی لے کر آیا اور کہا لو دیکھو اور کھچ کھچ کھچ سب صاف کر دیں. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۸). **۲. مشین کی ہلکی آواز جو اس کی عمدگی کی نشانی ہوتی ہے.** انگلش کلاک کی آواز کھن کھن یا کھچ کھچ ہو گئی. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۲). **۳. کیچڑ میں چلنے کی آواز** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کھچ (حکایت الصوت) کی تکرار].

کِھچ (کس کھ) امث ؛ امذ.
کھچنا (رک) کا امر تراکیب میں مستعمل.

---جانا محاورہ.
کشیدہ خاطر ہونا ، ناراض ہونا ، خفا ہونا ، کنارہ کش ہونا ، کھچنا ، رُک کے ملنا.

کیا کہہ ایسا ہوا اس کی کھچوائی شبیہ
کھچ گیا کیوں یار مجھ سے ہے یہ حیرانی مجھے
(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

---کے مِلْنا امذ.
صاف دل سے نہ ملنا (جامع اللغات).

--- کھچا کَر/کے م ف.
بدقت تمام ، بڑی مشکل سے ، کھینچا تانی کے بعد ، حیل و حجت کے ساتھ. باقی مانندہ کوئلے ، لکڑی و شراب کو خریدنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا ، کھچ کھچا کر چھ ہزار دینار قیمت طے ہوئی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکماء ، ۱۶۰).

کَھچا (فت کھ) صف.
جُڑا ہوا ، ملا ہوا ، لگا ہوا ، اکٹھا ہوا ہوا ؛ مجمع (جامع اللغات). [کھچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَچ / بَھچ (---فت پ ، بھ)۰(الف) صف.
رک : کھچا کھچ. کل اسٹیشن لوگوں سے کھچا پچ بھرا ہوا تھا. (۱۸۸۲ ، سفر نامۂ پنجاب ، ۱۳۲). (ب) م ف. **لگاتار ، متواتر ، مسلسل.** ہم نے اس سے نکالے پرے (پودے) اس میں سے ہم نکالتے دانے کھچا بھچ. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۶۹). [کھچ (حکایت الصوت)+ا ، لاحقۂ اتصال + پچ / بھچ (حکایت الصوت)].

--- کَھچ (---فت کھ)۰(الف) صف.
۱. بہت زیادہ مجمع ہونا ، اتنی کثرت سے بھرنا کہ پھر اور لوگوں کی گنجائش نہ رہے ، گنجائش سے زیادہ. ڈوبیاں کھچا کھچ بھری اپنے اپنے کرتب میں ناچتی ... تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۰).

دل کھچا کھچ بھرا ہے رنجوں سے
آئے حسرت اگر تری جا ہو

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۱۳۳). آج جو بھی ٹرین آ رہی ہے مسافروں سے کھچا کھچ بھری نظر آتی ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۶). اسٹیشن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۹۲). **۲. چقا چق ، ہتھیاروں کے جسموں پر چلنے اور گوشت میں کھسنے کی آواز** (فرہنگ آصفیہ). (ب) م ف. **۱. بہت دبا کر ، خوب ٹھونس کر ، سمائی اور گنجائش کے مطابق.** کئی ایک سونے کے تھال ہیرے موتی پکھراج کے کھچا کھچ بھرے ہوئے نچھاور کر کے لٹا دیتا ہے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). دونوں طرف راستوں پر خچر اور اونٹ اسباب سے کھچا کھچ بھرے ہوئے کھڑے ہیں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۲۳). **۲. دھنس دھنسا کر ، ٹھنس کر ، پوری طرح لد کر.**

کچھ نہیں معلوم پوچھو کونسا میلا ہے آج
جا رہی ہیں جو کھچا کھچ ڈولیوں پر ڈولیاں

(۱۸۶۸ ، انشا ، ک ، ۲). ماسٹر یک قلم برطرف ، جنابہ ماسٹر صاحبہ کام دیں ، لڑکیوں کو کھچا کھچ بھری کریں. (۱۹۸۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۷). [کھچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + کھچ (رک)].

کِھچا (کس کھ) صف.
کسا ہوا ، تنا ہوا ؛ گراں ، تیز ، مہنگا ، چڑھا ہوا ، کھچنا (رک) کا ماضی ترا کیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ).

---جانا محاورہ.
رک : کھچنا ، کشش محسوس کرنا ، مائل ہونا ، ریجھنا.
زلف کے پیچ پہ وہ ناز سے بل کھانے لگا
دیکھی آئینہ میں چوٹی تو کھچا جانے لگا
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٦٠).

---رَہنا محاورہ.
رُکا رہنا ، الگ رہنا ، کشیدہ رہنا ، آزردہ رہنا (جامع اللغات).

--- کِھچا (---کس کھ) صف ہند.
کشیدہ خاطر ، دُور دُور ، الگ تھلگ ، ناراض ، خفا ، آزردہ.
کچھ وہ کھچے کھچے رہے کچھ ہم کھچے کھچے
اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا
(١٩٠١ ، ارشد (فرہنگ آصفیہ)).
کچھ ہم رُکے رُکے رہے کچھ وہ کھچے کھچے
ارمان جی کے جی ہی میں کیا کیا بھاں رہے
(١٨٧٧ ، انور دہلوی ، د ، ١٠٩). اف : رہنا. [کھچا + کھچا (رک)].

--- کِھچا پھِرْنا محاورہ.
گھسیٹا جانا ، کشاں کشاں پھرنا (کسی مقدمہ یا بات میں ماخوذ ہو کر) ، پریشانی اٹھانا ، بلاوجہ مصیبت میں پھنسنا ، پریشانیوں کا سامنا کرنا. بڑھیا کی دل جوئی نہ کرتے تو سارا گھر کھچا کھچا پھرتا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٠٧). آہ میری یہی سزا تھی کہ میں تمہارے درمیان میں ذلت کے ساتھ کھچا کھچا پھروں. (١٩٦٥ ، خلافت بنوامیہ ، ١ : ٤٣).

کَھچاک (فت کھ) صف.
کسی ہتھیار یا آلے کے جسم میں پیوست ہونے کی آواز.
کیا منہ تھا کر سے ہڈیاں بولیں جو تن کٹا
جس پر پڑی کھچاک سے فربہ بدن کٹا
(١٩٠٠ ، مراثی ، فارغ ، ٦ : ٨٣). [کھچ (حکایت الصوت) + اک ، لاحقۂ نسبت و وصفیت].

کَھچاکا (فت کھ) امذ.
تلوار یا کسی اور ہتھیار یا کسی آلے کے جسم میں گھسنے یا گھسنے کی آواز. حبشیوں کے لڑنے سے جو اوپر پل کے درجے میں لڑ رہے ہیں ... کھچاکے کی صدا اور سر کٹنے کی آواز سنتا تھا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٦٤). چھری کے ایک کھچاکے کی آواز کانوں میں آتے ہی ... کمرۂ عدالت اس کے خون سے سرخ ہو گیا. (١٩٧٩ ، تحفۂ شیطانی ، ٨٠). [کھچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کِھچانا (کس کھ) ف م.
رک : کھچنا ، جس کا یہ متعدی ہے ، کھچوانا.

تصویر آپ ہی کی کسی سے کھچاؤں میں
تم ہی کو پھر دکھا کے تماشا دکھاؤں میں
(١٨٧٢ ، نظام ، ک ، ٢٠١). [کھچنا (رک) کا تعدیہ].

کِھچاوَٹ (کس کھ ، فت و) امث.
١. تناؤ ، کساؤ ، اینٹھن ، کھچاؤ. رانی کیتکی کا بھلا لگنا لکھنے پڑھنے سے باہر ہے ، وہ دونوں بھوؤں کی کھچاوٹ اور پتلیوں میں لاج کی سماوٹ ... کچھ کہنے میں نہیں آتا. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ٥٧). ہاں تمدد و کھچاوٹ کے اعتبار سے اس میں درد موجود ہوتا ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ١٣٣). ان کے اثر سے ... آنکھوں میں کھچاوٹ سی محسوس ہوتی ہے. (١٩٦٨ ، کیمیاوی سامان حرب ، ٥٦). ٢. لکیر ڈالنے کا عمل ، کاجل یا سرمے کی لکیر.
کاجل کی کھچاوٹ نے کیا دل پہ یہ طوفان ، جو ہوش اڑایا
بینی کی دھڑی نے وہ کیا ظلم نمایاں ، جو غش پہ غش آیا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٣٠). ٣. کشش ، جاذبیت. نخروں کی کھچاوٹ محسوس کرتے ہی وہ دھڑ سے انہیں گود میں اٹھا لیتے. (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ٧٠). ٤. رکاوٹ ، کشیدگی ، آزردگی.
خو ہو گئی یاں تک تری بیداد کی ظالم
اب مجھ کو کھچاوٹ ہے لگاوٹ کے برابر
(١٨٧٣ ، نشید خسروانی ، نواب ، ٨٨).
نیم جاں ہو کے تڑپتے رہیں بسمل کب تک
یہ رکاوٹ یہ کھچاوٹ تری قاتل کب تک
(١٩١٥ ، جان سخن ، ٨١). [کھچنا (رک) سے حاصل مصدر].

کِھچاؤ (کس کھ ، و مج) امذ.
١. تناؤ ، کساؤ ، کشیدگی.
ایک کو جستی سے کہتے ہیں کھچاؤ
دوسرا وہ جو ہے مشہور دباؤ
(١٨٩٦ ، مثنوی اُمید و بیم ، ٣٥). تجربۃً ہم ایک سیدھے سادے آلہ کے ساتھ محوری حرکت اور قلبی کھچاؤ کے تعلق کا مطالعہ کر سکتے ہیں. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ٧٦). ہر قسم کے دباؤ اور کھچاؤ کے باوجود یہ نظام درہم برہم نہیں ہوا. (١٩٨٦ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ٢٨٦). ٢. کشش ، کھینچ ، جاذبیت. میں نے پھول متی ... کی طرف اپنے دل کا زیادہ کھچاؤ دیکھا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ١٠). ٣. کشیدگی ، ناراضگی (جامع اللغات). [کھچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کِھچائی (کس کھ) امث.
کھچاوٹ ؛ کھینچنے کی مزدوری ، ڈانٹ ڈپٹ ، سزا (جامع اللغات). [کھینچنا ، کھچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کِھچَر (کس خف کھ ، فت چ) امذ.
آسمان میں پھرنے والا ؛ ہوا میں اڑنے والا ، فضا میں تیرنے والا ، مثلاً پرندے ، بادل ، سیارے ، سورج ، چاند وغیرہ. راجا بروجن کی سبھا میں جا کر اپنے اپنے کام میں لگے اور کھچر (آکاش میں پھرنے والے) ... اور پاتال کے رہنے والے اپنے اپنے استھان میں گئے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٣٨٩). [کھیچر (رک) کا مخفف].

کَھچَڑ کَھچَڑ (فت کھ ، ج ، فت کھ ، ج) امث.
کھچ کھچ کی آواز ، کسی چیز کے گھسٹنے کی آواز. کوٹھری کے سامنے سے دوڑتی ہوئی لال بجری پڑی ہوئی سڑک پر کھچڑ کھچڑ کرتی ہوئی تیزی سے پھاٹک کے نزدیک پہنچ گئی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۹۷). [حکایت الصوت].

کِھچَڑ (۱) (کس کھ ، شد چ بفت) امذ.
رک : **کھچڑی.** ماں جی نے بتایا تھا کہ ایک روز اس نے چڑیا کے ساتھ مل کر کھچڑ پکایا ، چڑیا دال کا دانہ لائی اور وہ چاول کا ، کھچڑ پک گیا تو چڑیا نے اسے کنوئیں سے پانی لانے کے لیے بھیج دیا. (۱۹۸۳ ، فنون ، ستمبر ، ۱۷۷). [کھچڑی (رک) کا بگاڑ].

ـــ سُوجْھنا محاورہ.
شرارت کرنا ، اُلجھن پیدا کرنا. کرتار نے کہا ، اس بڈھے کو بیٹھے بیٹھے اک کھچڑ سوجھتی رہتی ہے ، بھلا بتاؤ جو یہاں گاؤں کے جانور نہ چرنے پائیں گے تو کہاں جائیں گے؟ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۳۹).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
عیب نکالنا ، رکاوٹ ڈالنا ، کھنڈت ڈالنا ، کھڑپینچی کرنا. خواہ مخواہ کھچڑ نکالنا صابر جیسے حلیم شخص کے لیے غیر ممکن تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲).

کِھچَڑا (کس کھ ، سک چ) امذ.
گوشت ، گیہوں اور مختلف اناجوں کو ملا کر پکایا ہوا ایک نمکین کھانا جو کھچڑی کی طرح کھایا جاتا ہے ، حلیم (اکثر عشرۂ محرم میں پکا کر تقسیم کرتے ہیں). دسویں تاریخ فاتحہ امام حسین علیہ السلام کا ضرور جانا کھچڑا پکالینا ، فاتحہ کرنا ، بھائی بند مل کر بانٹ کھانا. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۲۷).

کیجو اور کھانا شیخ جی اس دم بجا نہیں
لے جائیں اس کو آپ یہ کھچڑا بسا نہیں

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۵۶). کھچڑا ... تیار ہو جائے تب ساری گھوٹی ہوئی چیزیں اس میں بگھار لیں. (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ ، ۶۸). [کھچڑی (رک) کی تذکیر].

ـــ نِکالْنا محاورہ.
خوب زد و کوب کرنا ، بُھرکس نکالنا ، کچومر نکالنا. سونٹا جو ہاتھ میں ہے اس سے ماروں گا کوئی پکڑ لاؤ تو اس کا کھچڑا نکالوں گا. (۱۸۸۳ ، آرام کے ڈرامے ، ۳ : ۲۴۳).

کِھچْڑی (کس کھ ، سک چ) ، (الف) امث.
۱. دال اور چاول ملا کر پکایا جانے والا ایک نمکین کھانا جو روٹی کے بغیر کھایا جاتا ہے. شام کے وقت کھچڑی معہ روغن اور دہی کھلاوے دوسرے دن بہدانہ دو ماشہ ریشہ خطمی چار ماشہ مصری ایک تولہ ملائے. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۳۶). یوٹ پلاؤ ، شولہ ، کھچڑی ... وغیرہ ... قرینے سے چُنی گئیں (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۴۳). ماش کی کھچڑی نکال ، کچھ پتے وغیرہ سلگا کر کھچڑی پکائی. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال ، ۲ : ۴۹). کھچڑی ارہر یا کھڑی یا دلی مسور یا مونگ یا ماش دھوئی دال کی ہو. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۰). اس نے طے کیا کہ ایسی حرکتیں کرو کہ بادشاہ سلامت ناراض ہو کر خود نکال دیں چنانچہ پہلے اس نے یہ کیا کہ کھچڑی پکائی تو نمک ہنڈیا میں انڈیل دیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۰). **۲. وہ سامان جو بچے کی ولادت کے چھٹے روز زچّہ و بچّہ کے لئے لڑکی کے میکے سے آتا ہے جس میں کھچڑی بھی شامل ہوتی ہے ، رک : چھٹی.** سُسرال سے اوس شاہ بلند اقبال کے سامان کھچڑی کا تجمل اور دھوم دھام سے .... کئی سو ہودج زر قیلوں پر اور کجاوے مرصّع شتروں پر کھچڑی سے بھرے ہوئے ... لیکر آئے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۰). بجلوس شاہانہ نہایت تزک و احتشام بڑی دھوم دھام سے کھچڑی آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۱). ف : آنا. **۳. ملے جُلے سیاہ و سفید بال ، تل چاولے بال.** اب بھی ادھیڑ دو مونہہ تھا جسے کھچڑی داڑھی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۹۰۴). داڑھی کھچڑی ، یک مشت و دو انگشت ، آتے ہی قرأت کے ساتھ فرمایا. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۵۳). داڑھی کے کھچڑی سفید بالوں پر حنا کا سرخ رنگ ایسا غالب تھا کہ سیاہ بال بھی ملگجے سرخ معلوم ہوتے تھے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۳). اس کے سر پر لمبے لمبے کھچڑی بال اور بھی بکھر گئے تھے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۱۱). **۴. سونا چاندی ملا ہوا ، روپے اور اشرفی ملے جُلے.** بے نواؤں کے مٹھے اور ننگ گداؤں کے جھلے اشرفی اور روپیوں کی کھچڑی سے بھر دئیے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰). بیٹی کی چھٹی میں سونے چاندی کی کھچڑی بھیجی تھی چاندی کے چاول سونے کی دال. (۱۹۹۷ ، اجڑا دیار ، ۳۵). **۵. درختوں میں پھول آنا ، بیری میں پھول آنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۶. ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۷. (عو) وہ بیعانہ جو کسی طوائف کو شادی وغیرہ میں ناچنے گانے اور کسی دوسری جگہ نہ جانے کا پابند بنانے کے لیے دیا جائے ، ناچ کی سائی.** آج ہی کم بخت اماں جان نے کانپور جانے کی ٹھہرا دی ، ایسی شادی بھاڑ میں جائے ، لے لو مجھ سے پوچھا بھی نہیں اور کھچڑی کا روپیہ بھی لے لیا ، میں تو قیامت ہو جائے تو نہیں جانے کی. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۹۲). **۸. مختلف قسم کے محصول اور اخراجات** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۹. چیل جھپٹے کے وہ چانٹے جو چیل بننے والے یعنی رسّی پکڑ کر بیٹھنے والے لڑکے کے سب لڑکے مل کر بٹھاتے وقت مارتے ہیں ، رک : کھچڑی کھانا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **۱. خلط ملط ، گڈمڈ ، ملا جُلا.** ہر فرقے نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا اور اسلام و کفر کھچڑی ہو گیا. (۱۸۷۷ ، ہدایت المومنین ، ۳). سب قوموں کو ... کھچڑی کر کے ایک قوم عثمانی بنانا چاہتی ہے. (۱۹۱۰ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۱۲). **۲. کئی زبانوں کو ملا کر بولنا ، دو یا زیادہ زبانوں کے الفاظ ملا کر بیک وقت استعمال کرنا.** میرا تو بچپن سے یہیں کی طرف رہنا ہوا تو میں بولی سمجھئے کھچڑی ہو گئی ، کھچڑی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۷۷). [س : खिचड़ी].

---بال امذ ، ج.
سیاہ و سفید ملے جلے بال. داڑھی کے کھچڑی سفید بالوں پر حنا کا سرخ رنگ ایسا غالب تھا کہ سیاہ بال بھی مل کچھ سرخ معلوم ہوتے تھے. (١٩٣٦ ، آگ ، ١٠٣). اس کے سر پر لمبے لمبے کھچڑی بال اور بھی بکھر گئے تھے. (١٩٨٧ ، سارے فسانے ، ١١١). [کھچڑی + بال (رک)].

---پکانا محاورہ.
پوشیدہ صلاح مشورے کرنا ، سازش کرنا. سید احمد خان اور مولوی مہدی علی دونوں کھچڑی پکاتے یعنی تعلیم مسلمان کے منصوبے سوچا کرتے تھے.(١٨٩٣ ، تہذیب الاخلاق، ١ ، ٥ : ٩١).

بھانجے قتل کا ہے شورہ یا اور جھگڑا ہے
سنا ہے مدعی آپس میں کچھ کھچڑی پکاتے ہیں

(١٩٠٥ ، داغ ، یادگار داغ ، ١٥٨). لڑکیوں نے مل کر کھچڑی پکائی ... اور سب علی الصبح اس کے مکان پر آنے لگیں. (١٩٨٩ ، بارش کا آخری قطرہ ، ١٢٩).

---پکنا محاورہ.
١. سازش ہونا ، خفیہ صلاح و مشورے ہونا ، چہ میگوئیاں ہونا.

پک رہی ہے یہ جو کھچڑی سی سبھوں میں جس سے
اوس کی اب تک نہ گلی دال نہ چانول و لسکا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٨٨). اصل حقیقت یہ ہے کہ اندر اندر مدت سے کھچڑی پک رہی تھی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ١٢٦). متعدد چوریوں کے سلسلے میں عام طور سے یہ کھچڑی پکنے لگی تھی کہ دوبے جی اور سنگھ جی چوروں سے ملے ہیں. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣ : ٥). چپکے ہی چپکے کھچڑی پکی اور مادھو کو کانوں کان خبر نہ ہوئی. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٢٨). ٢. بے چینی پیدا ہونا ، ہلچل ہونا ، کھلبلی مچنا ، افراتفری مچنا.

رنگ اُڑ گیا سمن کا نرگس بھی تک رہی ہے
گلشن میں گلبدن ہر کھچڑی سی پک رہی ہے

(١٧٦١ ، چمنستان شعرا ، محمد ضیاءالدین ، ٥٥٣). آج عملوں میں بڑی کھچڑی پک رہی تھی کہ دیکھیں ڈپٹی صاحب اس روبکار پر کیا کرتے ہیں. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٢٢٩).

کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی
کوند کچھ بجلی چمک رہی تھی

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٣٩). شاعر پر کئی کیفیتیں نازل ہوتی رہتی ہیں ... جذبات کے اعتبار سے ان کے اندر کھچڑی پکتی ہے. (١٩٨٩ ، افکار ، اگست ، ٩٠).

---پکے گھر بد کھیوں کہاوت.
ایسی اضطراری حرکت جس کے نتیجے میں پشیمانی اٹھانی پڑے (جامع الامثال).

---چلی پکاون کو چرخہ (دبا) توڑ ، چلا آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو کسی اور چیز کی خواہش میں اپنا نقصان کرے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---داڑھی امث.
وہ داڑھی جس میں سیاہ و سفید بال ہوں ، تل چاولی داڑھی. آپ بھی ادھیڑ دو مویہ تھا جسے کھچڑی داڑھی کہتے ہیں. (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ٢١٩).

---کا کھاچڑی بن گیا فقرہ.
بنا کام بگڑ گیا (جامع الامثال ، نجم الامثال).

---کرنا محاورہ.
خلط ملط کرنا ، گڈمڈ کرنا ؛ کھچڑی ہونا (رک) کا تعدیہ. سب قوموں کو کھچڑی کر کے ایک قوم عثمانی بنانا چاہتی ہے. (١٩١٢ ، روزنامچہ سیاحت ، ٣ : ٢١٢).

---کھاتے پہنچا اُترنا محاورہ.
جھوٹی نزاکت ظاہر کرنا ، معمولی چوٹ یا مار کو زیادہ محسوس کرنا ، بہت زیادہ نازک ہونا ، ناحق کی نزاکت جتانا. کھچڑی کھاتے پہنچا اترتا ہے ، اس مثل کا استعمال ایسے موقع پر ہوتا ہے جب کہ بہت ہی معمولی سا کام کرتے ہوئے کوئی بڑی تکلیف اتفاقاً پہنچ جائے. (١٩٣٥ ، اردو ، اپریل ، ٣٣٦).

---کھانا محاورہ.
(کھیل) چیل جھپٹے کا کھیل کھیلنے میں رسی پکڑ کر بیٹھنے والے کو سب کھلاڑیوں کا مل کر اول دفعہ جانٹے لگانا / اڑانا (مخزن المحاورات).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
١. بے ترتیب ہونا ، گڈمڈ ہونا ، الٹ پلٹ جانا ، کھچلت پڑنا. ہر فرقے نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا تراش لیا اور اسلام اور کفر کھچڑی ہو گیا. (١٨٢٧ ، ہدایت المومنین ، ٣). معاشرت کھچڑی ہو گئی اور دن بدن اور کھچڑی ہوتی جاتی ہے. (١٩٢٩ ، بہار عیش ، ٣١). ٢. (بالوں میں) سفیدی آنا ، (بالوں کا) سفیدی پکڑنا. کنپٹیوں پر سفید سفید بال غلبہ پا رہے تھے اور اس کا سر کھچڑی ہوتا جا رہا تھا. (١٩٣٦ ، آگ ، ٣٠٥). ان کے سر کے بال ابھی سفید تو نہیں ہوئے مگر کھچڑی ضرور ہو گئے ہیں. (١٩٨٧ ، قومی زبان جولائی ، ٣٣).

کھچم (کس کھ ، شد چ بفت) امث.
(پتنگ بازی) کھچائی ، پتنگ کی ڈوری کو کھینچنا خصوصاً جھٹکا دے کر ، پتنگ میں پیچ ڈال کر اپنی طرف کھینچنے کا عمل ، کھینچنا. پیچ لڑ گئے ... کوئی کھچم کر رہا ہے. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٥٧). اتنے میں ان کا پتنگ کسی سے پیچ لڑ گیا گھبرا کر کھچم کرنے لگے. (١٩٥١ ، احوال غالب ، ١١١). [کھچنا (رک) کا حاصل مصدر].

---کھچا (---کس کھ ، شد چ) امذ.
١. بھیڑ بھاڑ ، مخلوقات کی کثرت ، آبادی.

اس ارض و سما کے عرصے میں یہ جتنا کھچم کھچا ہے
یہ تھالھ تجھی نے باندھا ہے ، یہ رنگ تجھی نے رچا ہے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٧). ٢. چھوٹ چھٹاؤ ، علیحدگی ، دوری.

اس واردات کے اطمینان کے بعد ہم میں اور ہماری بیوی میں دنوں تک کچھ کھچم کھچا بھی رہی (۱۹۰۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹). **۳. دو آدمیوں کا ایک ہی چیز کو اپنی اپنی طرف کھینچنا ، کسی چیز کو جلدی کھینچنا** (نوراللغات). [کھچم + کھچا ، کھچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھچَن (کس کھ ، فت ج) امث.
تشنج ، اکڑن ، تناؤ. اوس کی آنکھوں میں اور بازو کے عضلات میں شدت سے پھڑک اور کھچن ہے. (۱۸۹۲ء ، میڈیکل جورس پروڈنس ، ۲۰۹). [کھچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھچْنا (فت کھ ، سک ج) ف ل.
جُڑنا ، بیلنا ، لگنا ، چسپاں ہونا ، جُڑا ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : खचना].

کِھچْنا (کس کھ ، سک ج) ف ل ؛ ← کھنچنا.
۱. تننا ، کسا جانا ، جکڑا جانا نیز نصب ہونا. اس دالان کے آگوں سائبان جو کھچا ہے سو زربفت کا ہے. (۱۸۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۲).

بلند اک شاہ برج اس میں بنا تھا
نیا اک اس پہ کنگرہ کھچا تھا
(۱۸۶۲ء ، طلسم شایاں ، ۱۷۰).

شامیانہ فلک نیلوفری کا ہے کھچا
خیمے ہیں اودی گھٹاؤں کے کھڑے دل بادل
(۱۹۰۳ء ، ریاض شفق ، ۲۳). **۲. کسی خارجی قوت یا اثر سے بے اختیار کی جانب حرکت میں آنا.**

کھچ کھچ کے روز آتے ہیں محبوب جنگ جو
کرتا ہے کام جذبۂ کامل کمند کا
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۶۵).

بفرمان یداللہ روز رجعت کھچ کے آیا تھا
پڑا ہے آجتک لرزہ سا جسم مہر تاباں پر
(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۸). **۳. کنارہ کش ہونا ، دور رہنا ، بچنا ، آزردہ ہونا ، کشیدہ ہونا.**

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر اُلٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۲۳). غدر کے بعد انگریز بھی مسلمانوں سے کھچنے لگے. (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۸۸).

کہ کیا نشہ میں شیشے سے لڑ ہی جاتے ہیں
مگر کھچنا نہیں زیبا کسی میکش کو میکش سے
(۱۹۲۷ء ، آیات وجدانی ، ۲۰۱). **۴. (عرق ، تیل وغیرہ کے لیے) نکلنا ، کشیدہ ہونا.**

داغ زاہد سے کہو کھچتی ہے مے
ہو شریک اس کار نیک انجام میں
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۶۱).

مجھ پہ بھی لیکن ہوا طرفہ اثر
روح کا ست پتیوں میں کھنچ گیا
(۱۹۲۰ء ، روح ادب ، ۳۰). **۵. لگنا ، طول پکڑنا ، دراز ہونا ، عرصہ لگنا.** اگر تم کو آنے میں عرصہ کھچے گا ، جہاز روانہ ہووے گا. (۱۸۴۷ء ، عجائبات فرنگ ، ۹۷). البتہ یہ ضرور تھا کہ سفر کھنچتا ہی جا رہا تھا. (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا ، ۳۷۸). **۶. (جان ، روح ، طاقت وغیرہ کے ساتھ) باہر آنا ، نکلنا.**

جاں جاں دم گھٹ رہا ہے کھچتی ہے رگ رگ سے روح
کس کشا کش میں پڑی ہے زندگانی وقت نزع
(۱۸۹۸ء ، شرف ، د ، ۱۳۴). **۷. مائل ہونا ، رجوع ہونا ، کسی کی کشش سے اس کی طرف مجبور ہو کر چلا جانا ؛ (مجازاً) مبتلا ہونا.**

کون ہے جو اس کی جانب کو کھچا جاتا نہیں
حُسن کی دولت سے وہ بت مرجع کل ہو گیا
(۱۸۴۹ء ، آتش ، ک ، ۵۲).

دل ہے کدھر کھچا ہوا ، محو ہے کس کی یاد میں
کیا کہیں اسکی وجہ ہم ، ترک ہوئی نماز کیوں
(۱۹۲۷ء ، شاد ، میخانۂ الہام ، ۱۹۰). **۸. اکڑنا ، اترانا ، بننا ، مغرور ہونا ، اکڑ دکھلانا ، کشیدہ خاطر ہی رہنا.**

زلف کے پیچ پہ وہ ناز سے بل کھانے لگا
دیکھی آئینہ میں جوڑی تو کھچا جانے لگا
(۱۸۵۸ء ، امانت ، د ، ۱۶۰).

ہمیشہ ہم سے تنے ہی رہے کھچے ہی رہے
ستم ہے ناز تمہارا غضب غرور گھمنڈ
(۱۹۳۶ء ، شعاع مہر ، ۴۳). **۹. مشکل سے بسر ہونا ، بدقت گزارا ہونا (عموماً زندگی کے ساتھ).** غرض اس طریقہ سے کسی نہ کسی طرح کھنچی چلی جاتی تھی. (۱۹۰۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹۰). **۱۰. تیزی یا بہتات سے کسی شے کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا.** دو سال اس طرف خشکی رہی کلکتہ تک سے غلہ کھنچا چلا آتا تھا. (۱۸۷۳ء ، بنات النعش ، ۱۸۵). **۱۱. بھاؤ کا بڑھنا ، نرخ کا زیادہ ہونا ، مہنگا ہونا ، چڑھنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۱۲. (نقشہ ، فوٹو ، تصویر) اترنا.**

بے نشانی سے نشاں بھول گیا مانی کو
کھنچ سکا یار کا نقشہ تو دہن یاد آیا
(۱۸۵۸ء ، امانت ، د ، ۷). اسلامی سلطنت کی عظمت و جبروت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ گیا. (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۲۷۳). [کھینچنا (رک) کا لازم].

کِھچْوا (کس کھ ، سک ج) امذ.
(ٹھگی) انھائی گیرا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۹). [مقامی].

کِھچْوانا (کس کھ ، سک ج) ف م ؛ ← کھنچوانا.
رک : کھینچنا جس کا یہ متعدی ہے. میاں مٹھن نے ٹمٹم کھچوایا اور نوروزجی کمپنی کی دکان پر آئے. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۶۳). جس نے مسلمانوں میں فساد کرائے ہوں اور انہیں عدالتوں میں بھی کھچوایا ہو. (۱۹۲۸ء ، حیرت ، مضامین ، ۳۰۲). [کھچنا (رک) کا تعدیہ].

کِھچْوائی (کس کھ ، سک ج) امث.
کھینچنے کا عمل ؛ نکالنے وغیرہ کی مزدوری (جامع اللغات). [کھچوانا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھجی (فت کھ ، شد ج) امث.
ایک قسم کی کھانچی ، وہ ٹوکری جس پر ڈھکن ہوتا ہے ، ڈھکن دار کھانچی. جھابے ٹاپے ٹوکریاں ... کھجیاں ، باندھ ... وغیرہ اودھ میں بنتے تھے. (١٩٣٦ ، پٹرستدان اودھ ، ١٨٦). [کھانچی (رک) کا مخفف].

کِھجی (کس کھ ، شد ج) امث.
رک : کھجڑی ، جیسے بچے اس طرح بولتے ہیں : بچے اسے کھجی کہتے ہیں یا پیا. (١٨٩٣ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٦١٦). [کھجڑی (رک) کا مخفف].

کَھجیانہ (فت کھ ، سک ج ، فت ن) امذ.
کھیت میں کھجی کے قسم کے مٹی کے ڈھیر یا قطعات ، باغبانی کے کام کا ایک طریقۂ کار (عموماً آلو ، پونڈا ، گوبھی وغیرہ کی بوائی کے لیے مستعمل). باغبانی میں ایک تو کھجیانہ ہے جس میں آلو ، پونڈا ، گوبھی وغیرہ قیمتی اجناس بوئی جاتی ہیں. (١٨٩٣ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ١٨١). [کھجی + انہ ، لاحقۂ نسبت].

کَھجیڑنا (فت کھ ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
کھینچنا ، گھسیٹنا. گھسیٹنے کو ہمارے نواح میں کھجیڑنا بولتے تھے. (١٩٧٥ ، اردونامہ ، کراچی ، ٥٠ : ٢٩١). [کھیچ (کھینچ کی تخفیف) + یڑ ، لاحقۂ نسبت + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

کُھدالی (ضم کھ) امث.
کھودنے کا آلہ ، چھوٹی کدال (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [کھدال = کدال + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

کَھدان (فت کھ) امث.
مٹی کی تہوں کے نیچے پتھر کی چٹان یا اور کسی قسم کے جمادات کا ذخیرہ ، کان ، کھان. موضع ملتر مٹیا میں لوہے کی کھدان ہے. (١٨٧٤ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ٣ : ٨٧). پانسو سنگ‌تراش کھدانوں سے پتھر نکالنے روانہ کیے گئے. (١٩٣٠ ، تیمور ، ٢٩٠). [کُھدانا (رک) کا حاصل مصدر].

---روپ (---و مع) امذ.
کھدان کی وہ شکل جس میں کان سے معدنیات کھود کر نکالی جائیں. ترشے پتھر کی تعمیر میں اگر کھدان روپ پتھر کام میں لائے جائیں تو ... حاشیہ بنانا چاہیے. (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی جنائی ، ٣٣). [کھدان + روپ (رک)].

کُھدان (ضم کھ) امث.
زمین کھودنے کا عمل. بیس فٹ لمبا دس فٹ چوڑا اور ایک فٹ گہرا قطعۂ زمین کھودنے اور ڈھونے کو مزدوروں کی اصطلاح میں کاٹا کھودنا کہتے ہیں اور کہیں کہیں اسے کھدان یا کھتان بھی کہا جاتا ہے. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ٨٧). ٢. برتن کی سطح پر فولادی قلم کی نوک سے پھول بنے کھودنے کا عمل ، کوفت (ا پ و ، ٣ : ٣٦). [کھدانا (رک) سے حاصل مصدر].

کَھدانا (فت کھ) امذ.
١. وہ گڑھا جہاں سے مٹی کے برتن بنانے ، دیوار یا زمین لیپنے یا دیگر کاموں میں استعمال کرنے کے لیے چکنی مٹی کھودی جاتی ہے ، کھندانا (ا پ و ، ١ : ٤٧). جو باقی کھدانوں میں کثرت سے جمع ہو جاتا ہے اس کا اخراج بلااعانت آلات دخانی کے ممکن نہیں. (١٨٦٨ ، رسالہ سیاست‌مدن ، ١٣٣). ٢. بجری کی کھان (فرہنگ آصفیہ). [پ : खड्डीय].

کُھدانا (ضم کھ) ف م.
رک : کھدوانا.

میری لوحِ تربت پہ یارو کھدانا
کہ اس سنگدل سے نہ کوئی دل لگانا

(١٨٣٨ ، تاباں ، د ، ٩). کنوؤں کا کھدانا ، بلکہ ان سے پانی بھی نکالنا بُرا جانتے ہیں. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٥٠).

فروغ چرخ کو میرا ذرا نہیں منظور
کھداؤں نام جو اپنا نہ ہو نگیں پیدا

(١٨٤٣ ، دیوان قدا ، ٦٧). تاکوں سے بچنے کی خاطر گہری خندق بھی کھدائی. شیشے کا محل بنوا کر اس کے گرد کیلوں والی دیوار بھی چنوائی. (١٩٦٢ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٣٦٧). [کھدنا (رک) کا تعدیہ].

کُھدائی (ضم کھ) : (الف) امث.
١. کھدنے کا عمل ، کھودنے کا فعل. ایک چمن میں پہنچا جس کی نئی کھدائی ہوئی تھی. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٤٣). کھدائی کرنے والے مزدور تقریباً نصف گہرائی تک بنیادوں کی کھائیاں کھود کر چلے گئے تھے. (١٩٨٦ ، انصاف ، ١٠٨). ٢. پتھر ، لکڑی وغیرہ میں نقش و نگار اور بیل بُوٹے ، نقش‌کاری ، میناکاری. ٹوڈیوں پہ گلابی رنگ بھرا ہے ، پتے کی کھدائی ہے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٢٦). وہ لکڑی کے کام میں اور لکڑی پر کھدائی کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے. (١٩٣٣ ، آدمی اور مشین ، ٥٧). ٣. کھودنے کی اجرت ، کھدوانے کی مزدوری (جامع اللغات). (ب) صف. وہ آلہ جس سے کھودنے کا کام کیا جائے ، کُھدائی کرنے کا آلہ. یہ کاوندہ ترجیحاً بمقابلہ کسی اور قسم کے کھدائی آلہ کے ... وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جاتا ہے. (١٩٣٨ ، جنائی ، ١٢٧). [کھودنا (رک) کا حاصل مصدر].

---کا کام امذ.
پتھر ، لکڑی وغیرہ پر اُبھرے ہوئے نقش و نگار اور پھول بُوٹے کھودنے اور تراشنے کی صنعت ، مداخل کا کام ، منبت‌کاری کا کام (ماخوذ : ا پ و ، ١ : ٤٧).

کُھدبُد (فت نیز ضم کھ ، سک د ، فت نیز ضم ب) امث.
١. کسی چیز کے اُبلنے یا پکنے کی آواز. اگر ایک دیگچی میں چونہ کا تازہ ڈلا رکھا جائے اور ... پانی ڈالا جائے تو بڑی کھدبد ہونی شروع ہو گی. (١٩٠٠ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ٦٩). ہانڈی ... آج تو بجے سے ہی کھدبد کر رہی تھی. (١٩٨٩ ، بارش کا آخری قطرہ ، ٢٢١). ٢. (مجازاً) کھلبلی ، کلبلاہٹ ، چلبلاپن ، چلبلاہٹ.

بالجسو سے زیادہ اٹھے تھے ، اتنے بڑے بڑے جن کے اندر ہم بچوں کی کھدبد سن سکتے تھے . (١٩٧١ ، اخبارِ جہان ، کراچی ؛ ان انشا ، ٥ مئی ، ١٠). ٣. خوف ، ہراس. گھر کی فضا کم سن بچوں کے لیے سازگار نہ تھی ... بچوں کے دلوں میں کھدبد ہوا کرتی. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٧٥). اف : مچانا ، مچنا ، کرنا ، ہونا. [حکایت الصوت].

کَھدْبَدا (فت کھ ، سک د ، فت ب) صف.
چلبلا ، ہلچل ڈالنے والا ، ہنگامہ پرور. عدم ان دنوں ابھی ایک پرت کے کھدبدے سے نوجوان تھے. (١٩٨٦ ، کتابی چہرہ ، ١١٩). [کھدبد (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

کَھدْبَداتا (فت کھ ، سک د ، فت ب) صف مذ.
اُبلتا ہوا ، جوش مارتا. وہ صراحی دار گردن ، وہ کسمساتا بدن ، وہ کھدبداتا جوبن. (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٣٩١). [کھدبد (رک) + اتا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کَھدْبُدانا (فت نیز ضم کھ ، سک د ، فت نیز ضم ب) ف ل.
اُبلنا ، جوش کھانا ، کھولنا. حجرے کے سامنے اسی کھدبداتی دلدل میں دس بارہ لڑکے اور مینڈک مثال صورت خورشید ادھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے ادھر نکلے. (١٩٨٦ ، زرگزشت ، ١٢٨). [کھدبد (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَھدْبَڈرا (فت کھ ، سک د ، فت ب ، سک ڈ) صف.
(مجازاً) ناہموار ، وہ چیز جس میں نشیب و فراز ہو اور صاف نہ ہو (نوراللغات). [کھدبد (حکایت الصوت) + را ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کَھدْبُدی (فت نیز ضم کھ ، سک د ، فت نیز ضم ب) امث.
ہلچل ، کھلبلی ، بے چینی.

یہ طور تیرے دیکھ کر ہے دل میں میرے کھدبدی
کر تو جدا سمجھے مجھے اس بات سے ہے لابدی

(١٩٧١ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ٥٥). اُسے ادھر اُدھر کی باتوں میں بہلا پھسلا دیا مگر اُس کے دل میں کھدبدی لگی ہوئی تھی. (١٩٠٩ ، حرزِ طفلاں ، ٢٠). اف : کرنا ، لگنا ، مچنا ، ہونا. [کھدبد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَھدَّر (فت کھ ، شد د بفت). (الف) امذ.
موٹا سفید کپڑا ، دیسی کپڑا ، دستی کھڈی پر بُنا ہوا موٹا کپڑا ، گاڑھا.

بس چرخا وہ کیوں دیتے ہیں ، کیوں کھدّر پہناتے ہیں
وہ بولے تم قل ہو ، شکل بھی ویسی بناتے ہیں

(١٩٢١ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ٦١). عینک لگائے کھدر کے کرتے پاجامے میں ملبوس. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ١٣٧). (ب) صف. **موٹا ، کُھردرا** (جامع اللغات). [کھادی کی تخفیف].

---- پوش (---- و مع) صف مذ.
١. (ا) **کھدّر کا لباس پہننے والا.** دونوں نووارد کھدر پوش ، عبا پوش ، ایک وجیہ ، خوش قطع ، دوسرا کریہ منظر و بد نواد... (١٩٣٩ ، افسانے ماجد ، ٢ : ٢٠٩). (آآ) **ہندوستان میں گاندھی جی کی تحریک کھدّر و چرخہ کے زیر اثر کھدّر استعمال کرنے والا ؛ (کنایۃً) کانگریسی.**

یوں کیا مسٹر سے کھدر پوش نے اک دن سوال
کیا دھرا ہے پینٹ میں رکھا ہے کیا پتلون میں

(١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣ : ٦). ہمیشہ بس میں سفر کیا آزادی سے قبل کھدر پوش رہے. (١٩٨٧ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ٣٧). [کھدّر + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا (بطور فاعل)].

---- و چَرْخَہ (---- و مع ، فت چ ، سک ر ، فت خ) امث.
ہندوستان کی ایک تحریک جو گاندھی جی نے شروع کی تھی اور جس میں غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ اور ملکی مصنوعات کے استعمال پر زور دیا گیا تھا اور اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ کھدّر کا کپڑا استعمال کیا جائے اور چرخہ کاتا جائے ، سودیشی تحریک. گاندھی جی کی تحریک کھدّر و چرخہ بھی خوب زوروں پر چل رہی تھی. (١٩٥٣ ، اکبر نامہ ، ٢٢٩). [کھدّر + و (حرفِ عطف) + چرخہ (رک)].

کُھدْرا (ضم کھ ، سک د). (الف) صف مذ.
١. **کُھردرا ، ناہموار ، اُونچا نیچا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ٢. **وہ شخص جس کے مُنہ پر چیچک کے نشان ہوں ، چیچک منھ داغ.** اے میرے خالق تیرے صدقے جاؤں کہ تو نے ناک نقشہ درست بنایا ، لولا لنگڑا ، کانا کُھدرا نہیں پیدا کیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٩٣). (ب) امذ. **کونا (کونے کا تابع).** آفتابِ علم و تہذیب مثل یورپ اس مُلک کے ہر کُھدرے کو منور کر دے. (١٩٢٣ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ٣). صرف کیلے کے پتوں میں کھانا کھاتی ہے جنھیں استعمال کرنے کے بعد کسی کونے کھدرے میں پھینک آتی ہے. (١٩٦٥ ، شاخِ زریں ، ١ : ٣١٨). [کھد (کھدا (رک) کی تخفیف) + را ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کَھدْڑ بَدْڑ (فت نیز ضم کھ ، فت د ، سک ڑ ، فت نیز ضم ب ، فت د) امث ؛ م ف.
رک : **کھدبد.** اگر تازے بُھنے ہوئے چونے کا ایک ڈلا رکابی میں رکھ کر ... پانی اس پر ڈالو گے تو اس میں کھدربدر ہونے لگے گی. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٩٥). جمال بیگم کے دل میں کھدربدر پتیلیا سی پکنے لگی. (١٩٦٣ ، دلی کی شام ، ١٣٩). اف : کرنا ، لگانا ، لگنا ، مچانا ، مچنا ، ہونا. [حکایت الصوت].

کَھدَّڑ کَھدَّڑ (فت کھ ، د ، سک ڑ ، فت کھ ، فت د) امث.
رک : **کھدربدر ، کھدبد.** جب کبھی کھدر کھدر کھولنے لگا تو پورا کڑھا اس کے منھ پر مار دیا. (١٩٣٥ ، بیگمات شاہانِ اودھ ، ١١٠). [حکایت الصوت].

کُھدَّڑ (ضم کھ ، شد د بفت) صف.
ناہموار ، کھردرا ؛ (کنایۃً) بے ڈھنگا. سب پر مستزاد یہ کہ گول آدمی اور بد قطع ، ہاتھ پاؤں کھدڑ کاوا کے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ١٧١). [کھدڑا کی تخفیف و تصغیر].

کھدڑا (ضم کھ ، سک د) صف مذ.
ناہموار ، کھردرا ، کھدرا.

سر بھی بالوں سے کھدڑا پڑا تھا
تھوڑا آگے سے نیفہ اودھڑا تھا

(۱۹۲۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہدنامہ ، ۲۳). [کھدرا (رک) کا ایک املا].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.
ناہموار ہونے کی حالت ، کھردراپن. ہٹ اینٹ سے چنائی کرنا چاہیے تا کہ آمد و رفت میں کھدڑا پن تکلیف نہ دے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۲۹). [کھدڑا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

کھدڑنا (کس کھ ، فت د ، سک ڑ) ف ل.
گھسٹنا ، چلنا ، تعاقب کرنا ، پیچھا کرنا. دوست کوں پتھرا پڑتا ہے ، دشمن کوں باہر کا باہر کھدڑتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۴۴).

یہی دم ہاتی گھوڑے ، پالکی ، ہودج پہ چڑھتا ہے
یہی دم بیکسی میں ننگے پاؤں سے کھدڑتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۲). [کھدیڑنا (رک) کا لازم].

کھدکانا (فت کھ ، سک د) ف م.
کسی چیز کو پانی میں پکانا ، پانی میں پکنے کی آواز ، کھدبدانا. دھیمی آنچ پر کھدکاؤ یہاں تک کہ چوزہ بالکل گل جائے. (۱۹۰۸ ، خوان یغمیٰ ، ۲). [کھد (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ وصفیت + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھدکنا (فت کھ ، د ، سک ک) ف ل.
کھولنا ، ابلنا یا پانی پڑنے سے ایک قسم کی ہلکی آواز پیدا ہونا ، کھدبدانا. اس وقت تک کھد کنے دو جب تک کہ گوشت نرم نہ ہو جائے. (۱۹۰۸ ، خوان یغمیٰ ، ۲۱). چونے کے کھد کتے ہوئے تھے جو بھٹی نما ہوزیوں میں تھے اس کے اہل خانے میں ڈالنا شروع کر دیتے. (۱۹۲۳ ، جہان دانش ، ۱۰۳). [کھد (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ وصفیت + نا ، لاحقۂ مصدر].

کھد کھدانا (فت کھ ، سک د ، فت کھ) ف م.
رک : کھد کانا ، کھدبدانا ، کھونٹنا. لوہے کے سوئے سے پلٹ کو ہلکے ہاتھ سے کھد کھداؤ. (۱۹۰۸ ، خوان یغمیٰ ، ۱۱۶). [کھد (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھدنا (ضم کھ ، سک د) ف ل.
۱. کسی آلے وغیرہ سے زمین یا کسی اور شے کی سطح کا ہٹایا جانا ، گڑھا کیا جانا ، کھودا جانا.

گور بھی کھد رہی ہے سہر کے ساتھ
آپ خوش ہو گئے خطاب ملا

(۱۸۳۰ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰۶).

پھکتے ہیں تیرے بزم کے پروانے جس جگہ
جب وہ زمیں کھدے گی تو نکلے گی کان دل

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۴۳).

کشتۂ غم کی جو کھدنے لگی مقتل میں لحد
گوشے گوشے میں چھپا گنج شہیداں نکلا

(۱۹۱۳ ، ریاض شفق ، ۲۷). قبر کھد گئی تو کلام اللہ کے حافظ بلوائے گئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۵). ۲. جوتا جانا. دو برس سے زمین پر کال ہے اور ابھی اور پانچ برس تک نہ زمین کھدے گی نہ کھیتی کاٹی جائے گی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۸۳). ۳. منہدم کیا جانا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا ، ڈھایا جانا ، مسمار ہونا.

بڑھ گئی ہے اور کھد جانے سے شان لکھنؤ
لامکاں سے کم نہیں کوئی مکان لکھنؤ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۲۳). ۴. جڑ سے نکالا جانا ، ختم کر دینا.

کوئی یہاں بنتا نہیں ، جب تک نہ بگڑے دوسرا
گھانس کھد جاتی ہے جب ، پڑتی ہے تب کھیتی میں جان

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۸). ۵. نقش کیا جانا ، لکھا جانا ، کندہ کیا جانا.

ہمارے دل پہ ہے نام اوس کا بن کھدائے کھدا
مشابہت اوسے ہم کیونکہ دیں نگینے سے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۵۷). ان نگینوں کی عجیب عجیب طرح کی شکلیں ہیں ، بعض پر پرند کھدے ہیں ، بعض پر چوپائے کندہ ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱).

سستے داموں لے تو آئے لیکن دل تھا ، پھر آیا
جانے کس کا نام کھدا تھا پیتل کے گلدانوں پر

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوت شب ، ۴۳). [کھودنا (رک) کا لازم].

کھدنی (ضم کھ ، سک د) امث.
۱. کھدائی ، کھدنے کا عمل ، انہدام ، گرایا جانا. اب برابر ان شہروں میں کھدنیاں ہوتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۵). خانقاہ توڑ کر گرجا بنا تو اسی کھدنی میں ان کا بھی گھر آیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۲). ۲. بھاڑ کی گرم بالو کو الٹ پلٹ کرنے اور کریدنے کی آنکڑے دار لمبی اور موٹی سلاخ ، کھونچا ، کونچا ، چلونی ، کھونٹی (ا پ و ، ۳ : ۱۱۰). ۳. کھودنے کا آلہ ، پھاوڑا ؛ خلال ، دانت کریدنی ؛ تلاش ، جستجو (نوراللغات ؛ پلیٹس). [کھدنا / کھودنا (رک) سے اسم کیفیت و اسم آلہ].

--- کرنا محاورہ.
دولت یا کسی سراغ کا کھوج لگانے کے واسطے زمین کھودنا (نوراللغات).

---ہونا محاورہ.
کھدائی ہونا ، کھودا جانا ، کسی چیز یا مال کی تلاش کے واسطے زمین کا کندہ کیا جانا (فرہنگ آصفیہ).

کھدو (کس نیز ضم کھ ، شد د ، و مع) امذ.
کیند. ابرج بات کھدو (کیند) کے گیتوں میں بھی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۴۸). [ہن].

کُھدْوان (ضم کھ ، سک د) صف.
کھدا ہوا. آبنوس کے دو تختے جن پر کھدوان بیل بوٹے بنائے گئے. (١٩١٦ ، خانہ داری ، ٣ : ٢٣). [کھد (کھدنا (رک) کا امر + وان ، لاحقۂ صفت].

ـــ کام امذ.
منبت کاری ، کھدائی کا کام. کمرے کے دروازے میں لکڑی کا کھدوان کام کا قفل لگا تھا ، جس کی کنجی بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھی. (١٩٠٨ ، مخزن ، فروری ، ٣٧). [کھدوان + کام (رک)].

کُھدْوانا (ضم کھ ، سک د) ف م.
١. رک : کھودنا، جس کا یہ متعدی ہے ایک شخص نے سہر کن سے بارا سو اُنسٹھ پندے کھدوائے. (١٨٥٧ ، تحفۃ الاحباب ، ٣
کوچے میں اس کے دفن تو ہوں میں پہ ہے یہ ڈر
کھدوا کے پھینک دے نہ کہیں استخواں تلک
(١٨٧٢ ، مظہر عشق ، ٩٨) - ٢. **(مجازاً) یوں توں کرانا ، زنا کرنا (فرہنگ آصفیہ)**. [کھودنا (رک) کا تعدیہ].

کُھدْوائی (ضم کھ ، سک د) امث.
کھدوانے کی اجرت ، کھدوانے کا عمل (نوراللغات). [کھدوانا (رک) کا اسم معاوضہ اور حاصل مصدر].

کَھدّی (فت کھ ، شد د) امذ.
رک : کھدڑ.
یہ موٹا یہ کھدّی یہ میلا کچیلا
کہاں سے اٹھا لایا دریاں جھولا
(١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ١١٤). [کھادی (رک) کی تخفیف].

کُھڈْیا (ضم کھ ، سک د بشد نیز کس) امث.
بھوک ، اشتہا ، کھانے کی چاہ ، خواہش طعام (فرہنگ آصفیہ).
[کھدھا (رک) کا غلط تلفظ].

ـــ لگنا محاورہ.
بھوک لگنا ، پیٹ کو لگنا ، اشتہا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

کَھدیرْنا (فت کھ ، ی مج ، سک ر) ف م.
١. **دوڑا لینا ، تعاقب کرنا ، پیچھا کرتے ہوئے باہر نکالنا ، ڈھونڈھنا.** چور چور... کھدیرو ، خوب کھدیرو یہی مسافرو ہشیار اپنے اپنے مال کی حفاظت کرو. (١٨٨١ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٤٠). ٢. **نکالنا ، باہر کرنا ، دھتکارنا.** وہ لکڑی لیے ہوئے پیچھے کھدیرتی اور مارتی جاتی. (١٨٨٣ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٣٢٦). برق انداز نے کہا تدبیر و دبیر بس یہی ہے کہ تم کو کھدیرتا لے چلیں. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٥٧). [کھدیڑنا (رک) کا ایک املا].

کَھدیڑ (فت کھ ، ی مج) امث.
پیچھا ، تعاقب ، تلاش کرنا ، ڈھونڈنا ، کھوج لگانا (نوراللغات).
[کھدیڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھدیڑا (فت کھ ، ی مج) صف مذ (مث : کھدیڑی).
نکالا ہوا ، راندہ ، دھتکارا ہوا. نکل یہاں سے مردود ، کھدیڑا ، جو کوئی ان میں تیری راہ چلا میں بھروں گا دوزخ تم سب سے. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ١٨٠). [کھدیڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کَھدیڑْنا (فت کھ ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
١. (ا) **بھگانا ، نکالنا ، ہنکانا ، دھتکارنا ، باہر کرنا.**
پڑی پڑی اجل پایہ تئیں آدمی کے
کہ تھی جان جہاں تک وہاں تک کھدیڑا
(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٣١). اور کھدیڑنے کے لئے ہر طرف سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٢ : ٦٥٦). اگر بات نہیں کرتے تو نہ کرو لیکن مجھ کو کھدیڑتے کیوں ہو. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ١٦٥). (ا ا) **پیچھا کرتے ہوئے بھگانا ، رگیدنا.**
کھدیڑے لگیا دلدل دیوسار
دنبالہ کرے شیر جوں دیکھ شکار
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٨٠).
وہ آنکھیں یاد آتی ہیں مجھے جب دشت وحشت میں
غزالوں کو رگیدا ہے چکاروں کو کھدیڑا ہے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣١). کوئی کوا یا بلی باورچی خانے کے پاس سے بھی گزر جاتے تو (کتا) تنہیے بھلا کر اس بری طرح کھدیڑتا کہ سارے چینی کے برتن ٹوٹ جاتے. (١٩٦٢ ، خدا کم بدین ، ٥٥). ڈاکوؤں کو مار بھگایا انہیں دور تک کھدیڑتا ہوا گیا. (١٩٧٨ ، جانگلوس ، ٥٣٨). ٢. **الٹ پلٹ کر دینا ، تلاش میں سارا سامان اجاڑ دینا.** انہوں نے اوپر سے نیچے تک سارا گھر کھدیڑ کر رکھ دیا. (١٩٨٨ ، اپنا اپنا جہنم ، ١٨٠). ٣. **کھرچنا ، کریدنا.** بیچ میں وہ (کتا) اگلے پنجوں کے بل تیجا ہو ہو کے زمین کھدیڑتا ہے. (١٩٦٧ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ١٣). ٤. **زبردستی نکالنا ، بھگانا ، نکال باہر کرنا.** مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرے اعتماد اور عزائم کو جابک سے کھدیڑا جا رہا ہے. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ١٣٦). [س : [illegible]].

کُھدیلی (فت کھ ، ی مج) صف مث.
(کاشت کاری) **ایسا قطعۂ اراضی جہاں کھاد پڑتی رہی ہو یا بنائی جاتی ہو ترکاریوں کی کاشت کے لئے بہت عمدہ ہوتا ہے ، گوہانی** (ا ب و ، ٦ : ٩٥). [کھد (کھاد (رک) کا مخفف) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

کَھڈ (فت کھ) (الف) امذ.
١. (ا) **غار ، کھائی ، گہرا گڑھا.**
اس کٹھن منزل میں ہے پنہاں یہیں اک سے خطر
ہیں اِدھر کھڈ اور چڑھائی ہے اُدھر البرز کی
(١٨٩١ ، دیوان حالی ، ١٧٨). ایک قدم داہنے بائیں جاؤں تو ایک ہزار فیٹ گہرے کھڈ میں پہنچ جاؤں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، واردات ، ٦٥). دوڑتے دوڑتے کیسی بہت بڑے کھڈ میں اتر جانے کی. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ٩٣). (ا ا) دو پہاڑوں کے بیچ کا خلا

اور اُترتے ہوئے کناروں کی جانب ان کی ڈھلانیں عمودی ہو جاتی ہیں اور اکثر کھائیاں و کھڈ بن گئے ہیں (١٩٦٧ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ٣٣). ٢. **ندی ، پہاڑی نالا** ، **کھالا** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. **بوڑھا آدمی** (نوراللغات). [س : खड्ड].

کھیڈا (کس مج کھ) امذ.
جنگلی ہاتھی کو پکڑنے کے لیے بنایا جانے والا کھڈ ، باڑا ، احاطہ یا جنگلا ، کھیڈا نیز اس طریقہ سے ہاتھی پکڑنے کا انداز یا طریقہ. حلقہ پورا ہو جانے کے بعد کھیڈا بنایا جاتا ہے ، یہ ایک مضبوط مورچہ ہوتا ہے جو بانسوں کی جنست کی لکڑیوں سے تعمیر کیا جاتا ہے. (١٩٠٧ ، مصرف جنگلات ، ٣٦٠). [کھیدا (رک) کا ایک املا].

کھڈّا (فت کھ ، شد ڈ).(الف) امذ.
١. **گڑھا ، غار ، کھائی**.

انکھیاں جوں رکت بھر رکھے جہ تجے
کھڈّے کاں کے کہیں بتھر کے سنجے

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٢٣).

تا پیاس سنی گر جاویں س
گر جاویں ان کھڈوں اندر

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ١ : ١٣).

کرو مصلحت سب وزیراں تمہیں
کھودو سات کھڈّے سو میدان میں

(١٨٥٢ ، قصہ زیتون و محمد حنیف (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ٣١٨)).

بھاگ پڑتی وہ پھر اندھیرے میں
تھی نہ تمیز ٹیلے کھڈّے میں

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٢٦). ٢. **تھوڑی کا گڑھا ، چاہ غبغب ، کُھٹنے کی چکی ، دندانہ ، دانتا** (ماخوذ : پلیٹس). (ب) صف. **کنڑا** ، **خمیدہ** (پلیٹس). [کھڈ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کھڈار (فت کھ) صف.
کھیلنے والا ، کھلاڑی.

آپے کھیل آپے کھڈار
آپے کرتی آپ کرتار

(١٩٥٣ ، گنج شریف ، ٢٢١). [کھڈ (ہن : کھیڈ (رک) کی تخفیف = کھیل + ار ، لاحقۂ صفت].

کُھڈلا (ضم کھ ، سک ڈ) امذ.
چھوٹا مکان ، کھنڈلا ، معمولی حیثیت کا گھر. وہ چھوٹے چھوٹے کھڈلے جن پر رات دن نکبت برستی ہے. (١٩٠٥ ، عصر جدید ، جون ، ٧٠). [کُھڈلا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

کھڈّو (فت کھ ، شد ڈ ، و مع) امذ.
کمبل یا ٹاٹ کی بوری کا ایک خاص انداز سے بنایا ہوا لبادہ جسے بارش یا دھوپ سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، گھونگا ، گھگی. پرانی سڑی کمبلی کا کھڈو لگا کے وہی سوسی بستہ ... بغل میں دبا کے ... چلے. (١٩١٥ ، گلدستۂ پنچ ، ٧٥). [کھڈ = کھد (کھدن) + و ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کھڈّی (فت کھ ، شد ڈ) امث.
١. (پارچہ بافی) **گڑھا** ، بالخصوص وہ گڑھا جس میں جولاہے پانو لٹکا کر کپڑا بُنتے ہیں (ا ب و ، ٢ : ٨٣). ٢. **کپڑا بُننے کا آلہ یا کل ، کرگہ**. ہندوستان میں کھڈیوں نے مشینوں کا بڑی دیر تک مقابلہ کیا ہے. (١٩٢٣ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ٢٥٠). جوتی جو کرتی کی جگہ پہنی جاتی ہے کھڈی کے سرخ کپڑے کی بنی ہے. (١٩٨٣ ، جولستان ، ٣٢). [کھڈ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---میں پانو لٹکائے بیٹھنا محاورہ
مرنے کے قریب ہونا ، قبر میں پانو لٹکائے ہونا. تندرستی کی حالت یہ ہے کہ کھڈی میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں. (١٩٢١ ، گاڑھے خان کا دُ کھڑا ، ٦).

کُھڈّی (ضم کھ ، شد ڈ) امث.
١. **پاخانے میں بیٹھنے کے لیے دونوں پانو رکھنے کی قدرے بلند جگہ اور درمیان کی خالی جگہ ، قدمچہ**.

او کھڈی میں ڈوب کر سو سیہڈی میں سیر
لگیا رات دن بولنا دستگیر

(١٦٦٩ ، محی الدین نامہ (ق) ، ٦).

ناگہ کھڈی اوپر گیدڑ لے جا پچھاڑا
تب رو کے اُس جگہ پر لونڈی کے تئیں پکارا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣١٢). کہا ابو ایوب انصاری نے کہ آئے ہم شام میں تو تھیں اوس میں کھڈیاں طرف قبلے کے ، سو پھرتے تھے ہم اوس سے اور استغفار کرتے تھے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٨١). آب دست کا پانی ... کھڈی سے انگنائی میں بہہ کر آیا ہے. (١٩٢٣ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ٢٦). ٢. (دندان سازی) **سامنے کے دو دانتوں کی معمول سے چوڑی ریخ ، جھری** (ا ب و ، ٧ : ١١٥). ٣. (تحقیراً) **سامنے کے دانت ٹوٹنے یا اُکھڑ جانے کے سبب سے خالی ہونے والی جگہ ، اُکھڑے دانت کی خالی جگہ**. انہوں نے وہ دانت ہی اُکھڑوا دیا تھا ، اور اب اس کی کھڈی میں حقے کی نقرئی منہنال فٹ کر کے گھنٹوں ... سوچا کرتے تھے. (١٩٦٨ ، خاکم بدہن ، ١٤٣). ٤. **سر کے بیچ میں مُنڈی ہوئی سیدھی پٹی ، چندیا کے بالوں کا سیدھا مُنڈا ہوا حصہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٥. **مرغیوں کا ڈربہ**. کھڈی ، مرغیوں کا ڈربہ مٹی کا بنا ہوتا ہے. (١٩٨٣ ، جولستان ، ٣٣٥). [کھڈ = کھڈ + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

کھڈیر (فت کھ ، ی مج) امذ.
رک : کھنڈر. وزیر محمد خان مع اپنے رفیقوں کے قلعے کے باہر کھڈیروں میں جا چھپے. (١٨٤٢ ، تاریخ بھوپال ، ١ : ٢٨). [کھڈ + یر ، لاحقۂ وصفیت].

کَھر(١) (فت کھ) امث.
١. (باغ بانی) **خودرو گھاس جو کیاریوں میں نکل آئے** (ا ب و ، ٦ : ١٣٢). ٢. **گھاس ، بھوسا ، لمبی گھاس جس سے چھپر چھاتے ہیں ، کوڑا کرکٹ ، جنگلی بوٹیاں**. اس کے اِدھر اُدھر باغ بغیچے تھے جو دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کھر جھاڑ ہوگئے تھے. (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ١١٥). [س : खर].

کَھر (۲) (فت کھ) امذ.
جا ک. اس لفظ کے لیے اُردو میں کھربا ، کھر ، مٹی ، رام کھلی وغیرہ رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۵). [کھربا (رک) کا مخفف].

کُھر (۱) (ضم کھ) امذ.
۱. چوپایوں کے پانْو کا وہ نچلا اور سخت حصہ جو ناخنوں کے بجائے ہوتا ہے ، سُم. یہ چرند ہے کیونکہ کُھر رکھتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲۴۳). پانچ چیزیں مردے کی پاک ہیں بال اور ہڈی اور کُھر اور سینگ اور پٹھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵۳). جنگلی بیل ... کے تیز کُھر ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۶). تا کہ کُھر اور باقی باریک بال (رُواں) وغیرہ جل جائیں اب سارے پائے پاک ہو گئے. (۱۹۴۳ ، ناشتہ ، ۵۷). کُھر سے لے کر سینگ تک ہر چیز پر بالیدگی سی اُبھتی ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۵۷). ۲. (تحقیراً) آدمی کا پانْو. ایک لڑکے نے ذرا پانْو پھیلا دیا ، باوا نے نکھو تھر سے دیکھ کر کہا ، بدتمیز کُھر سمیٹ ، دیکھتا نہیں ہمارے بادشاہ بیٹھے ہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۹۶). [س : खुर].

ـــ بَنْدی (ــــفت ب ، سک ن) امث.
گھوڑے کی نعل بندی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کُھر + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَکّا (ــــفت پ ، شد ک) امذ.
مویشیوں کی ایک بیماری جس میں ان کے کُھر زخمی ہو جاتے ہیں. بڑی بیماری شناخت یہ ہے کہ کُھر پکا میں نہ دست ہوتا ہے نہ پیچش ہوتی ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۱۴). [کُھر + پک (پکنا (رک) کا امر) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَلْٹا (ــــفت پ ، سک ل) امذ.
(بیل بانی) وہ شخص جو تھکے ہارے بیلوں کا تازہ دم بیلوں سے تبادلہ کرتا یا کراتا ہو ، بیکار ، مویشیوں کا بیوپاری (ا پ و ، ۵ : ۶۰). ۲. ایک خانہ بدوش قوم کا نام جس کا یہ پیشہ ہے کہ وہ بوڑھے بیلوں کو کُھر وغیرہ سے درست کرکے جوان بیلوں کی قیمت میں دھوکا دے کر بیچ جایا کرتی ہے (فرہنگ آصفیہ). [کُھر + پلٹ (پلٹنا (رک) کا امر) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَھٹا (ــــفت پھ) امذ.
۱. (سلوتری) گھوڑے اور مویشیوں کے سُم کی بیماری جس میں سُم پھٹ جاتے ہیں اور جانور چلنے پھرنے سے رہ جاتا ہے ، کُھر سپنا ، کُھر چنک (ا پ و ، ۵ : ۱۰۱). ۲. سُموں والے جانوروں کی وہ نوع جس کا سُم بیچ میں سے چرا ہوتا ہے یعنی ہر سُم بیچ میں سے دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے. کُھر پھٹے مویشیوں کا پیٹ میں بھرے ہوئے چارے کو تھوڑا تھوڑا اگل کر منہ میں لانے کا عمل. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۵ : ۸۳). [کُھر + پھٹ (پھٹنا کا امر) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پُھوٹا (ــــو مع) امذ.
مویشیوں کی ایک بیماری جس میں مویشی کے منھ میں آبلے اور پیروں کی کھاتیوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ لنگڑا کر چلتا ہے. اکثر زمانۂ چیچک و کُھر پھوٹا میں زبان و ہونٹ و مسوڑہ میں آبلہ و زخم پڑ جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۱۳). [کُھر + پھوٹ (پھوٹنا (رک) کا امر) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ تال / تار امث.
جانوروں کے سُموں سے پیدا ہونے والی آواز (ماخوذ : پلیٹس). [کُھر + تال / تار (رک)].

ـــ چَنَک (ــــفت چ ، ن) امذ.
۱. (بیل بانی) وہ بیل جس کے کُھر کے حصّے پھٹے ہوئے ہوں اور آپس میں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں ، ایسا بیل چلنے میں بودا ہوتا ہے اور نہ تیز چل سکتا ہے (ماخوذ ا پ و ، ۵ : ۶۰). ۲. (بیل بانی) گھوڑے اور مویشیوں کی سُم کی بیماری جس میں سُم پھٹ جاتے ہیں اور جانور چلنے پھرنے سے رہ جاتا ہے ، کُھر پھٹا ، سُم پھٹا (ا پ و ، ۵ : ۹۹). [کُھر + چنک ، چنکنا ، (رک) کا امر بطور حاصل مصدر].

ـــ چَرائی (ــــفت چ) امث.
(گلہ بانی) جنگل میں مویشیوں کے چرانے کا لگان جو زمیندار یا کاشتکار کو ادا کیا جائے (ا پ و ، ۵ : ۸۷). [کُھر + چرائی چرنا / چرانا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ دار صف.
وہ شے جس میں کُھر جیسی خاصیت پائی جاتی ہو. اس ہموار کنارے میں سول بھی بجوف مضبوط اور کُھر دار ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ۵۳). [کُھر + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــ کوٹ (ــــو مع) امذ.
(شال و کمبل بافی) شال بافی کے اڈے کی نچلی لکڑی (ا پ و ، ۲ : ۱۰۱). [کُھر + کوٹ].

ـــ والا صف.
وہ مویشی جس کے کُھر ہوں (پلیٹس).

کُھر (۲) (ضم کھ) امث.
کھانسنے کی آواز (عموماً تکرار کے ساتھ مستعمل). لڑے افسوس کے ساتھ آپ اپنے آقائے نامدار کے پیچھے پیچھے کُھر کُھر کرتے جاتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۷۷). نازک دست و پا شل ہو کر رہ جاتے ہیں ، کُھر کُھر کی سی آواز آتی ہے. (۱۹۲۰ ، مقتل غریب (مغربی مقتل خانے) ، ۹). [حکایت الصوت].

ـــ کھانسی پَنْھے کے جانے ، اُس کے کُھر گئے گُڑ کھانے کہاوت.
رک : کُھر کھانسی تیری دائی کے الخ (جامع اللغات).

ـــ کھانسی تیری دائی / دیا کے ، گلے میں پھانسی فقرہ.
بچوں کو کھانسی کی تکلیف میں بہلانے کے وقت یہ فقرہ کہتے ہیں

کھانسی ہوئی تو کہئے ، کھر کھانسی دانی کے گلے میں پھانسی .(١٩٦٧ ، اُردونامہ ، کراچی ، ٢٩ : ١١١).

کَھرا (۱) (فت کھ) صف ؛ امذ.

۱. **خالص ، بے میل ، ملاوٹ سے پاک ؛ (مجازاً) بے عیب ؛ خصوصاً بغیر کھوٹ کا سونا یا چاندی وغیرہ (کھوٹا کی ضد).**

جو چادر اتھی دو سَتی کی اپنے
بازو بند نقرئی باندھے کھرے

(١٦٩٣ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ٩). کھوٹے اور کھرے سونے کی تمیز کسوٹی کے بغیر نہیں ہوسکتی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٩٠). مال کھرا ، خریدار اتنا بڑا اور سودا خاطرخواہ نہ ہوا بلکہ گھاٹا آیا. (١٩٨٨ ، مقالات تحقیق ، ١١٠). ٢. **اصل نسل کا، جس کے شجرۂ نسب میں کسی غیرنسب کا میل نہ ہو، اصلی.** تُو اپنی تو پہلے ذات دیکھ پھر کسی اور کی ذات ضماد کو ا کُشتا، تو ایسا کہاں کا کھرا بن کر آیا ہے. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٨١١). کہتے تو سب ان کو کھرا پٹھان ہیں شجرہ وغیرہ دیکھو تو پتہ چلے. (١٩٦٣ ، نورِ مشرق ، ٢٣). ٣. **راست باز ، صادق ، سچا ، صاف گو.**

وفا کہتے تو امرت کا چھرا ہے
جیونگا او وفا میں جو کھرا ہے

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٥٧). بعد اس گفتگو کے ... سلطان شجاع کے پاس گیا اس کو بھی سب طرح آزمایا اس امر میں کھرا نہ پایا. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٢٥). لین دین میں بات کے کھرے اور پکے تھے. (١٩٦٣ ، محسن اعظم اور محسنین ، ١٢٦). وہ ہمیشہ اور ہر وقت سچے اور نہایت کھرے ادیب نظر آتے ہیں. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ١١). ٣. **پاکیزہ ، نفیس ، صاف ستھرا ، بہترین ؛ (مجازاً) بے عیب.** اچھے استاد کی بےمذاق زندگی میں وسعت بھی ہوتی ہے ... جس سے وہ دوسرے دلوں کو گرماتا ہے اور جس میں تپا تپا کر اپنے شاگردوں کی سیرت کو کھرا بناتا ہے. (١٩٣٦ ، تعلیمی خطبات ، ١٦٩). اسلام نے قیادت کا بڑا کھرا معیار رکھا ہے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٨٢). ٥. **نقدی کا ، فوری ادائیگی کا ، دغابازی سے پاک.** میں نے تم سے ایک کھرا سودا کرنا چاہا تھا. (١٩٣٣ ، سرگزشتِ عروس ، ١٩٨). ٦. **لین دین کا صاف ، خوش معاملہ ، حساب بےباق کرنے کے لیے ہر وقت تیار.** مرحوم کا یہ حال تھا کہ نماز روزے کے پابند ... معاملے کے صاف بیوپار کے کھرے . (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٣). جو کچھ مجھے بعض کھرے دوکانداروں سے فائدہ پہنچا ہے اس نے میرے نقصان کی تلافی ہی نہیں کر دی بلکہ کچھ نفع ہی پہنچا دیا ہے. (١٩٢٨ ، مضامین فرحت ، ١ : ٢١). ٧. **وہ مٹی کا ظرف جو زیادہ پک گیا ہو ؛ وہ مسالہ جو آگ پر رکھے جانے کے قریب ہو ؛ جائز ، مستحکم** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : खरा + क].

---پن (---فت پ) امذ.

۱. **خالص ہونا ، کھرا ہونے کی حالت یا کیفیت.** اس کا کھراپن ٹھوک بجا کر دیکھا جائے . (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ١٠).

وہ ایسے طریقے بھی بتاتا ہے جس سے اس کا کھراپن پہچان لیا جائے . (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٩٢٦) . ٢. **دیانت داری ، خوش معاملگی ، صاف گوئی ، سچائی .** سید صاحب اپنی صاف باطنی اور کھرے پن سے بعض کلمات ایسے کہہ اٹھتے ہیں جن کو سن کر بعض سامعین کا حوصلہ تنگ کرتا ہے. (١٨٧١ ، مقالات حالی ، ١ : ٣). ان کے طرز عمل ان کی پالیسی ہر چیز میں ایک کھراپن پایا جاتا ہے. (١٩٣٦ ، دید و شنید ، ٢٧٠). اس عبارت کا کھراپن اور اس کی بےلوث سادگی قابل ستائش ہے. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٩ اپریل ، ١٣). [کھرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پَن بَگھارْنا محاورہ.

خوش معاملگی کی ڈینگ مارنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---سِکّہ (---کس س ، شد ک بفت) امذ.

۱. **وہ سکّہ جس کی بناوٹ یا استعمال میں کوئی نقص نہ ہوا ہو** (ا ب و ، ٧ : ٢١). ٢. **(مجازاً) ایسی چیز جس کے قبول کرنے میں کوئی عذر مانع نہ ہو ، اصل اور اچھی چیز ، کام کی شے .** یہ ہے وہ زبان جو اپنی ٹکسال سے کھرا سکّہ بن کر نکلی. (١٩٧١ ، اُردو مصدرنامہ ، ٢٥). [کھرا + سکّہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.

۱. **روپیہ یا اشرفی پرکھنا ، پرکھنا ، چٹکی لگانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ٢. **کسی طرح فروخت کر کے پیسے وصول کرنا ، نقدی حاصل کرنا.** لکھنو میں جا کر دام کھرے کر لیے. (١٨٩٩؟ ، امراؤ جان ادا ، ٣٨). استاد اس گدھے کو فروخت کر کے دام کھرے کر چکے تھے. (١٩٢٨ ، سلیم پانی پتی ، افادات سلیم ، ١٥٦).

--- کھوٹا / کھوٹْنا (---و مج / مغ) صف.

بُرا ، بُرا بھلا ، ایسا ویسا.

اب پیشانی پہ دھریا داغ غلامی کا ترا
کھرا کھوٹا نہ گنو اس کوں کرو تم وافر

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٠٩).

لگے ہے آ کے قدموں سے اسی کے ہر کھرا کھوٹا
محک ہے سنگ مرقد کیا معین‌الدین چشتی کا

(١٨٩٣ ، کلام دلدار علی مذاق ، ١٩٥). حلال و حرام نیک و بد مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجے میں نہیں ہو سکتا. (١٩٢١ ، احمد رضا ، تفسیر القرآن الحکیم ، ١٩٩). [کھرا + کھوٹا / کھوٹنا (رک)].

--- کھوٹا پَرَکْھنا محاورہ.

اچھے بُرے کو آزمانا ، بُرے بھلے کی جانچ کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کھوٹا ہونا محاورہ.

نیت میں فرق آنا ، نیت خراب ہونا ؛ خوبصورت عورت کو دیکھ کر بدنیتی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ کھیل (ـــــ ی مج) امذ ؛ ـــ کھرا کھیل.
خوش معاملگی ، معاملے کی صفائی ؛ فوراً ، جلد (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [کھرا + کھیل (رک)].

ـــــ کھیل فرّخ آبادی کہاوت.
رک : کھرا کھیل فرخ آبادی (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ مال امذ.
اچھا مال ، صاف ستھرا مال. زمیندار سمجھتا ہے کہ گھر کی دولت گھر ہی میں رہنی چاہیے چنانچہ وہ ، کھرا مال ، اپنے ٹب میں رکھتا ہے. (١٩٩١ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ٥٩). [کھرا + مال (رک)].

کھَرا (٢) (فت کھ) امذ.
رک : خرگوش.

سب بجتے ہیں آ کر جیتے کھرے کا بجّا
ہم بجتے ہیں بارو لو اژدہے کا بجّا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩١). کھرا (خرگوش) رستہ کاٹ گیا دیہات میں بدشگونی کے لئے ضرب المثل ہے . (١٩٨٧ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ١٧). [کھرہا (رک) کی تخفیف].

کھُرا (ضم کھ). (الف) امذ.
١. وہ پکی جگہ جہاں بیٹھ کر نہاتے یا کپڑے وغیرہ دھوتے یا ہانی کے گھڑے رکھتے ہیں ، حوضی. وہ کھرے میں برتن دھو رہی تھی. (١٩٨٧ ، گلی گلی کہانیاں ، ١٦٦). ٢. جوتے یا سینڈل کی ہیل ؛ کھوج ، نشان ، اتا پتا (ماخوذ : پلیٹس). (ب) صف. کھروالا ، کھردار جانور (پلیٹس). [کھر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

کھَرّا (فت کھ ، شد ر) امذ.
١. طویل لکھا ہوا مضمون یا خط وغیرہ ، پھرّا.

پڑھ نہیں سکتے کراماً کاتبین
نامۂ اعمال کھرّا ہوگیا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ١٠٠). سید ہاشمی اس وقت موجود تھے جب آپ کا کھرّا پہنچا. (١٩٣٢ ، خطوط عبدالحق ، ١٠). جب انڈین ایکسپریس میں پریم بھاٹیہ آئے تو ... روزانہ لوگوں کے نام کھرّے جاری ہونا شروع ہوگئے. (١٩٨٧ ، خبرگیر ، ١١٣). ٢. مسوّدہ ، یادداشت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٣. ایک قسم کا سخت پھوڑا ، پانو کے اوپر کھرنڈ ؛ کھرکھرا (ماخوذ : جامع اللغات). [کھرر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کھُرّا (ضم کھ ، شد ر). (الف) صف.
١. کھردرا. اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کھُرّے اور سخت تھے. (١٩٦٠ ، سیب کا درخت ، ١٥). ٢. درشت ، سخت. بسا اوقات کھرا اور خشک جواب دے دیتے تھے. (١٩٢٥ ، تجلیات ، ٢ : ٨٠). ٣. اکھڑ ، بے مروت ، بدذوق. مگر ابن الوقت عجب کھرّے رو کھے کھردرے اکھڑ انگریزی مزاج کا آدمی تھا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٩٣). دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو نہ خود کوئی مذاقیہ فقرہ کہتے ہیں بلکہ جو شخص ہنسی مذاق کرتا ہے اس سے سخت آزردہ ہوتے ہیں ، ایسے شخص کو کھرّا یا اُجڈ کہتے ہیں. (١٩٣١ ، اخلاق نقوماجس ، ٣٣). اپنے حلقۂ رفقائے کار اور ماتحت عملہ میں کسی قدر خشک اور کھرّے مشہور تھے. (١٩٨٣ ، کاروان زندگی ، ١٠٩). ٣. بغیر بستر ، بے فرش کا (تخت یا پلنگ). آپا کھرّے پلنگ پر اوندھی پڑی تھیں. (١٩٦٢ ، آنگن ، ٤٧). ٥. خشک کھانسی ، سوکھی کھانسی ، سوکھی کھانسی کا مریض.

کانْجا ہے بے ہوگا تیرا شعور بڑا
اور جرس کے بیے سے تجکو لگے کا کھرّا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٥٥). پہلے نزلہ ، زکام کھانسی کھرّا دمہ اور بخار عام تھے. (١٩٧٦ ، حریت ، کراچی ، ١٢ فروری ، ٣). ٦. دم گھٹنے کی آواز ، جانکنی کے وقت حلق سے نکلنے والی آواز. سانس سُنا تو وہ بھی کچھ ٹھیک نہ تھا ، مختصر یہ کہ کھرا بولنے لگا. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، بیلہ میں میلہ ، ٢٣). (ب) امذ. ایک آلہ جس سے کھڑا چنتے ہیں ؛ ایک مصالحہ جس سے چھاپنے کے پتھر پر سے حرف اُڑاتے ہیں ، کھنگر ؛ خرانا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کھر (حکایت الصوت) + را ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پن (ـــــ فت پ) امذ.
اکھڑپن ، بدمزاجی. ایسی خودسری اور کھراپن بھی کس کام کا. (١٩٢٩ ، گرداب حیات ، ١١٠). [کھرّا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ چنا (ـــــ فت چ) صف.
چنے کے دانے کی طرح سخت اور خشک ؛ (مجازاً) درشت خو ، اکھڑ مزاج ، بدمزاج. افتخار عورت کیا کھرا چنا تھی. (١٩٢٠ ، طوفان اشک ، ٨٣). [کھرّا + چنا (رک)].

کھَرّانا (فت کھ ، شد ر) امذ ؛ ـــ خرانا.
گہری نیند میں سوتے وقت حلق سے نکلنے والی آواز ، خرخر کی آواز نکلنے کی کیفیت. لوگوں کے آگون سوتے تھیں اور جو ضرور اٹھے ، کھرانے لیتا ہونے تو چنا نہ سوئے. (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٣٠٥). [کھر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ کیفیت].

کھَراد (فت کھ) امذ.
(کھرادی) لکڑی کھرادنے کا اڈّا جس پر بیلن کی قسم کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں ، عام طور سے لکڑی کے گول ستون ، میز ، پلنگ وغیرہ کے گول قسم کے پائے تیار کیے جاتے ہیں (اب و ، ١ : ٣٠١). [خراد (رک) کا بگاڑ].

ـــــ پر چڑھانا محاورہ.
سنجھ جانا ، درست کرنا ، سنور جانا ؛ تربیت یافتہ ہونا. لیکن ناہموار کند ناتراشیدہ کو کھراد پر چڑھانا اوسی کو شایاں ہے. (١٨٣٥ ، بالی گلاث ، ٦٩).

ـــــ پر چڑھنا محاورہ.
سُلجھ جانا ، سدھ یافتہ ہو جانا. اور کیا ! کھراد پر چڑھی ہوئی ! ایک سے ایک بڑھ چڑھ کے. (١٨٩٠ ، سیر کہسار ، ٢ : ٥٨٢).

۔ اودھ پنچ ، وہ پرچہ ہے جس کا نظیر ہندوستان میں نہیں ، یہ سمجھ لیجیے کہ جس خوش نصیب کا مضمون اس نے قبول کر لیا وہ کھراد پر چڑھ گیا (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۹ ، ۷ : ۳).

کَھرادْنا (فت کھ ، سک د) ف م.
خراد پر چڑھا کر لکڑی یا دھات کو صاف اور درست کرنا ، خرادنا. جوانوں کی ورزش کو ایسے مکدر کھرادنا ہے (۱۸۳۵ ، بالی گاٹ ، ٦۹). [خرادنا (رک) کا عرف].

کَھرادی (فت کھ) امذ ؛ = خرادی.
کھراد کا کام کرنے والا کاریگر. کھرادی کی دوکان میں ہر کج و نا راست کو آراستگی کا سامان ہے (۱۸۳۵ ، بالی گاٹ ، ٦۹). کھرادی یا بڑھئی جو لکڑی کا کام کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، حقیقتِ مسلمانانِ بنگالہ ، ۱۳۳). [کھراد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پایا امذ.
(کھرادی) کھراد پر تیار کیا ہوا بیلن کی شکل کا پایا/پایہ جو عموماً میز ، کرسی اور پلنگ کے لیے تیار کیا جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۷۵). [کھرادی + پایا/پایہ (رک)].

کَھرارا (فت کھ) امذ.
لوہے کا دندانے دار آلہ جس سے گھوڑوں یا گدھوں کے جسم کو رگڑ کر صاف کرتے ہیں ، کھریرا ، کھرکھرا ، کھرہرا.

جو جھگڑے کے بارو بھی بیکار ہوئے
کھرارے تن پٹ میں ہتھیار ہوئے
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ٦۰۵).

کھڑک کوں کھڑک لگ کھرارے ہوئے
کھرارے سوں مانند آرے ہوئے
(۱٦۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۵۲).

دم دیہہ منے بھرے ہو آرا
کالج کے اپر تو جوں کھرارا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۲). [کھرکھرا (رک) کا ایک املا].

کُھرّانْٹ (ضم کھ ، شد ر ، غنہ) صف ؛ امذ.
بہت بوڑھا ؛ تجربہ کار ، مشاق ، مکار ، عیار ؛ پرانی مٹی ، وہ مٹی جو مویشی کے پانو سے روندی گئی ہو (جامع اللغات). [خرانٹ (رک) کا متبادل املا].

کَھرانْد (فت کھ ، غنہ) امث.
رک : کھرایند ، پیشاب کی بو ، کسی بھی چیز کی بری بو. وہ کون سے دماغ تھے جو انہیں کپڑوں کی کھراند سے بسے رہتے تھے. (۱۹۱۳ ، چراغ سخن ، ۱۲). بکریوں کی کھراند اور نابدان کی سڑاند مفید نہیں (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۱). سڑاند اور کھراند کے بارے میں کیا خیال ہے. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۱۲۳). [کھر ـ خر (خراب کی تخفیف) + اند ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

کَھرانْو (فت کھ ، نغ ، سک و) امث.
تھان پر بیل کو باندھنے کی رسی (ا پ و ، ۵ : ٦۰). [مقامی].

کَھرایَنْد (فت کھ ، ی ، سک ن) امث ؛ = کھراند.
بدبو خصوصاً پیشاب وغیرہ کی بو. حواس غائب ہو گئے اور عباسی خانم کے پاس سے کھرایند کے بھبکے آنے لگے. (۱۹۲۱ ، بانوں کی برات ، ۱۳۹). [س : खरगन्ध].

کَھرائی (فت کھ) امث.
اچھائی ، نیکی ، اصلیت ، سچائی ، وفاداری ، دیانت داری ، ایمانداری ؛ صاف دلی ؛ کھراپن ؛ پاکیزگی ، پاکی ؛ راستی ؛ صحت ، درستی (کمہاروں کی اصطلاح) ؛ گو ، براز (جامع اللغات). [کھرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

کَھرّائی (فت کھ ، شد ر) امث.
بھاری نشے میں ڈوبی ہوئی. نشہ کی کھرائی ہوئی آواز سے کہا خاں صاحب آپ نے کیوں بلایا ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۴۴). [کھر (حکایت الصوت) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کَھرَب (فت کھ ، ر) امذ.
۱. سو ارب کا حسابی عدد ، سو ارب کے برابر عدد ؛ (کنایۃً) بےشمار ، بےحساب. یہ کہہ کر شادیانے بجوانے اور ارب کھرب لٹائے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۱۷). آٹھویں میں کروڑ نوویں میں دس کروڑ اور ... بارھویں میں کھرب اور تیرھویں میں دس کھرب. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۳۷). کوکو کی بین الاقوامی تجارت ... ۵.۰۱ کھرب پونڈ تک محدود تھی. (۱۹٦۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۷۵). ۲. چھوٹے قد کا بونا (جامع اللغات). [س : खर्व].

کُھرْبَڑا (ضم کھ ، سک ر ، فت ب) صف مذ.
اونچا نیچا ، ناہموار ، کھردرا ، گرم دھات کے بالائی پرت یا پتلے چھوٹے چھلکے. پوست تانبہ (وہ کھربڑے جو تانبے کو گرم کرنے کے بعد کوٹنے سے اترتے ہیں). (۱۹۳۹ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷). [کھرنیا ـ کھرنیا کا حاصل مصدر].

کَھرَبَن (فت کھ ، سک ر ، فت ب) صف.
کھربوں ، کروڑں ؛ (مجازاً) بہت زیادہ. چونکہ یہ عبارت ا کن دہن ... ارین دہ ارین کھربن ... اسی قاعدہ کیطرف اشارہ ہے. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۳۷). کروڑ ارین دہ ارین کھربن دہ کھربن. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳). [کھرب (رک) + ن ، لاحقۂ جمع].

کَھرَپ (فت کھ ، ر) امذ.
کلپ یا اہار جو دھوبی کپڑوں پر لگاتے ہیں. اہار ... دوم کار گزران است و آنرا ہند کلپ و کھرپ گویند. (۱۵۱۹ ، مویدالفضلا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ٦۷ ، ۹٦)). [کلپ (رک) کا عرف].

کَھرْپا (فت کھ ، سک ر) امذ.
۱. کھڑاؤں ؛ کپڑے کی سیون جو بغل سے دامن تک ہوتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھرپا ، کھرسا (کھرسنا کا حاصل مصدر) کی تحریف].

کُھرْپا (ضم کھ ، سک ر) امذ ؛ = کھرپنا.
۱. گھاس چھیلنے کا آلہ ، چھیلنے اور تھالا بنانے کا اوزار جس میں لکڑی کا ٹکڑا اسے پکڑنے کے لیے لگا ہوتا ہے.

کُھرپا واسطے چھیلنے گھاس کے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷). اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور ایک کھرپے پر دم کر کے گڈھا کھودا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۷۶۳) . مٹر کی کاشت کے لیے ... زمین کو کھرپے یا کسی سے اس طرح الٹا پلٹا جاتے کہ ... مٹی اوپر نیچے ہو جائے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۸۲). ۲. (کنایۃً) کُندۂ ناتراش ، احمق ، بے وقوف. پولس لاٹین کا ماحول جاہلوں اور کھرپوں سے واسطہ کبھو زمین کی تو سمجھیں آسمان کی. (۱۸۹۸ ، عمر رفتہ ، ۹۹). [س : खुर+प].

---بہادُر (---فت ب ، ضم د) صف مذ.
(کنایۃً) احمق ، بے وقوف ، بھوندو ، وہ بے وقوف اور احمق جو اپنے آپ کو بہت بہادر سمجھتا ہو. آج کی ڈاک سے بھی ایک ایسے ہی کُھرپا بہادر کا خط وصول ہوا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۴ ستمبر ، ۳). [کُھرپا + بہادر (رک)].

---جالی اث.
گھاس کھودنے کا اوزار اور جالی جس میں گھاس باندھتے ہیں. اگر یہ روٹیاں اور سالن کا پیالہ منظور نہیں تو جاؤ سامنے کی جھاڑی میں تمھارا کُھرپا جالی موجود ہے. (۱۹۲۹ ، حیات جوہر ، ۲۳۸). [کُھرپا + جالی (رک)].

---جالی سَنبھالنا محاورہ.
گھاس کھودنے کا پیشہ اختیار کرنا ، گھسیارے کا کام کرنا (نوراللغات).

کُھرپائی (ضم کھ ، سک ر) اث.
کُھرپائی : پودوں کی جڑوں سے گھاس نکالنے اور زمین پولی کرنے کا عمل (ا پ و ، ۶ : ۹۶). [کھرپنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھرپَتوار (فت کھ ، سک ر ، فت پ ، سک ت) امذ.
(کاشت کاری) کوڑا کرکٹ ، خودرو پودا یا بُوٹی جو بے فائدہ ، بیکار ، تکلیف دہ یا فصلوں کے لیے نقصان دہ ہو ؛ بافراط اُگنے والا غیر ضروری پودا. گرمیوں کے زمانے کی کھدائی سے کھرپتوار اور کیڑے مکوڑوں کا بھی خاتمہ ہو کر فصل ابتدائی زمانہ میں بڑی خوبی سے بڑھتی ہے. (۱۹۳۶ ، گنّے کی کہانی ، ۱۳). [کھر (رک) + پتوار (رک)].

کُھرپَنا (ضم کھ ، فت ر ، سک پ) ف م.
کھرپے سے گھاس چھیلنا ، پودوں کی جڑوں سے گھاس نکالنا ، گھانس کھودنا ، جنگلی بُوٹیاں نکالنا. خان صاحب بیٹھے ہوئے گھاس کھرپ رہے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۰). [کھرپا (بحذف ا) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کُھرپی (ضم کھ ، سک ر) اث.
۱. چھوٹا کھرپا. پیلچے کُھرپیاں جواہر نگار ہاتھوں میں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۵۴). اس نے کھرپی عمرو کے ہاتھ میں دی کہ اے شخص کاروبار میں مصروف ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۲۷). ۲. چمڑا چھیلنے یا کاٹنے کا آلہ. رانپی یا معمولی کھرپی میں آری کی طرح دندانے ریتی سے بنائے جاتیں. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۳۷). بیچارہ بڈھا اس صبح ایک کاچھی کے چھوٹے سے کھیت میں کھرپی لے کر پیاز کھودنے کے لیے جا بیٹھا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۶). ۳. (عو) انگیا اور پشواز کے مونڈھوں کی تراش (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [کھرپا (رک) کی تصغیر].

کَھرتَل (فت کھ ، سک ر ، فت ت) صف.
۱. صاف گو ، سچّا اور دیانت دار ، لگی لپٹی نہ رکھنے والا. اپنا مستحکم ، صاف گو اور کَھرتل ممبر میونسپل کمیٹی دلی میں دوسرا کوئی نہ تھا. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۱۳۶). ۲. بے میل ، صاف ستھرا ، اصلی. کھرتل موم بہت مہنگا بکتا ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۹۱). [کھرا (رک) سے مشتق].

---رہنا محاورہ.
کھرا اور صاف رہنا ؛ سب سے الگ اور آزاد رہنا (فرہنگ آصفیہ).

---کہنا محاورہ.
صاف صاف اور کُھلی کُھلی کہنا ، لاگ لپٹ نہ رکھنا ، کسی بات کو دل میں نہ رکھنا ، آزادانہ بولنا (فرہنگ آصفیہ).

کَھرتُھوا (فت کھ ، سک ر ، ضم تھ) امذ.
ایک قسم کی گھاس جو بتھوے کے ساگ سے مشابہ ہے. چند قسم کی گھاس ایسی ہیں کہ ان کے پیدا ہونے سے زمین بگڑ جاتی ہے ... کھرتھوا. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۵). [کھر (رک) + تھوا (بتھوا (رک) کا مخفف)].

کَھرتی (فت کھ ، سک ر) اث.
ایک قسم کا پھل دار پودا یا غلہ جو مویشیوں کو بطور چارہ کھلایا جاتا ہے ، گوار. کھیت میں پھل دار جنس جیسے تِل یا سنئی یا کھرتی (گوار) کو جو سب سے بہتر ہے بوئیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۹۱). [کھرتوا (رک) کا ایک املا].

کَھرَج (فت کھ ، سک نیز فت ر) امذ.
۱. (موسیقی) ہندی موسیقی کا سب سے پہلا سُر جو سب سے پست ہے ، اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی اس لیے اچل یا قائم سُر کہلاتا ہے ، (مور کی آواز کی مانند آواز جس کا مخرج ناف ہے).

کبھی کھرج سے اور کبھی دون سے
کدارا بجے جیسے قانون سے

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۶۰). اول سرج کہ جسکو کھرج کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۶۸).

گاتے ہیں روس و اٹلی مل کر کھرج کی لے میں
پنچم کی لے میں جو راگ ابلیس نے الاپا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۳۷). فیاض نے کھرج ، رکھب ، گندھار اور مدم یہ چار سُر سرود پر نکلوائے. (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۵۹). ۲. دھیمے لہجے میں بولنا ، دبی ہوئی آواز. یہ مبالغہ نہیں ہے کہ آواز کی ورزش کے لحاظ سے چالیس برس تک معمولی

بات کھرج میں کیا کرتے تھے (کھرج آواز کو بالکل دبا کر بولنے کو کہتے ہیں). (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۸۲). یحییٰ خان کھرج میں اپنی زوردار آواز کے ساتھ بولے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۳۳). [س : षड्ज + आ].

ـــدار آواز امث.
دبی ہوئی آواز ، آہستہ آواز. یہ آج معلوم ہوا کہ موصوف موسیقی سے شغف رکھتے ہیں ، حسن نے تعجب سے انہیں کھرج دار آواز میں گنگناتے دیکھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۵). [کھرج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + آواز (رک)].

کَھرَج کاٹ (فت کھ ، و ، سک ج) امذ.
(نجاری) لکڑی کی سطح پر چوخانہ نشان ڈالنے کا رندہ (ماخوذ: اب و ، ۱ : ۴۴). [مقامی].

کُھرجی (ضم کھ ، سک ر) امث.
رک : خُرجی. مصری داخل ہوتی ہے ، بھولا بھوت کے سر پر ، بستر اور کاندھے پر کھرجی پڑی ہے. (۱۹۲۰ ، بنی پرتاپ ، ۴۲). [خرجی (رک) کا عرف].

کَھرچال (فت کھ ، سک ر) امذ.
لوہے کا سوراخ دار بڑا برتن جس میں راکھ چھانی جاتی ہے ، بڑا کرچھل یا کرچھا ، سوراخ.

یہ گرتا ہے ہر زخم دل سے غبار
چھنے جس طرح راکھ کھرچال میں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۳). [کھر (کھریا (رک) کی تخفیف) + چال (چالی/جالی (رک))].

کُھرچائی (ضم کھ ، سک ر) امث.
رگڑائی ، چھلائی (دیوار سے رنگ وغیرہ کو اُتارنا نیا رنگ کرنے کے لیے). دوسرے دن جب میں بھول خانہ میں گیا تو رمضان نے مجھے کھرچائی پر لگا دیا اور کئی دن کھرچائی کراتا رہا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۹۲). [کُھرچ (کھرچنا (رک) کا امر) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کُھرچَن (ضم کھ ، سک ر ، فت چ) امث.
۱. وہ چیز جو پکی ہوئی ہانڈی کے پیندے میں زیادہ خشک ہو کر لگ جاتی ہے. کوئی بولا ، زردے میں کھی بُرا تھا کوئی کہنے لگا کھرچن کا فساد ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). مزہ جیسے کھچڑی کی جلی ہوئی کھرچن کا ہوتا ہے. (۱۹۲۴ ، خلیل خان فاختہ ، ۵۹). دیگوں میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنے کے لیے چولہے پر رکھ دیا جاتا ہے تا کہ دیگوں کی کھرچن صاف کی جائے. (۱۹۷۱ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۸۳). ۲. مٹھائی بنانے کی کڑھائی میں کناروں پر جم جانے والی مٹھائی کی پرت. کسی طرف برف والے بڑے بڑے ہنڈے جن میں ربڑی کھرچن پستہ کی قلفیاں جمائے آوازیں لگاتے ، آنے والی ٹکے کو اور ٹکے والی پیسے کو. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۴).

دودھ کی ملائی ، ربڑی ، لڈو ، پیڑے کھرچن بن چکی ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۰۹). ۳. (مجازاً) خالی معدے میں بھوک کے سبب ہونے والی دُکھن ، تکلیف. ایک تو یونہی سارے رنج کے کھانا نہیں کھایا گیا دوسرے شراب سے اور بھی کھرچن ہونے لگی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۹۶). ۴. (کنایۃً) تکلیف ، دُکھن ، کسی صدمے کے سبب دل میں اٹھنے والی ہوک. تمہیں کیا معلوم کہ مجھ میں جانے کیسی کھرچن ہو رہی ہے ... سب لوگ سوال پوچھ رہے ہیں وہ جواب ہی نہیں دے پاتی. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۴۰). ۵. (کنایۃً) بچا کھچا پس ماندہ مال. پانچ پشتوں کا گھر برسوں کی جمع پونجی مدتوں کی کھرچن ... جس کی مالک ا کیلی بابرہ. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۲). تھوڑی سی جائیداد کی کھرچن تھی جو بے پروائی سے آئی جاتی رہی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۲). ۶. (کنایۃً) سب سے آخر کا بچہ ، پیٹ کی پوچھن. اور جب پیٹ کی کھرچن سب سے چھوٹا بچہ سال بھر کا تھا تو قیامت ٹوٹ پڑی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۰۶). [کھرچنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــباقی ہے فقرہ.
پہلا اندوختہ چلا آتا ہے ، ابھی کچھ باقی ہے ، جائداد میں کچھ ہے ، سب ختم نہیں ہوئی (علمی اردو لغت).

ـــمتھرا کی اور سب نقل کہاوت.
متھرا کی دودھ سے بنی ہوئی مٹھائیاں بہت مشہور ہیں ، پیڑے قلاقند وغیرہ (جامع اللغات).

کُھرَچنا (ضم کھ ، فت ر ، سک چ) ف ل.
۱. چھیلنا ، رگڑنا.

بڑے سونا کھرچتے ہیں کسی لوٹے سے چا کو سے
کہیں جو رہ گیا ہے پاؤ کوڑی بھر کٹالی میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۰). کریلوں کو اوپر سے کھرچ کر خوب صاف کرلو. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹). ناریل کے گولے رات کو بھگو کر رکھ دیں صبح اوپر سے کھرچ کر باریک پیس لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۸). ۲. کریدنا. ان کا صرف یہی مقصود ہوتا ہے کہ زمین کو ذرا سا کھرچ دیں اور اسی کھرچی ہوئی زمین میں تخم ڈال دیے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۱). ۳. مونڈنا.

کھرچیں اپنا سر کہ کر دیں پائمال
سیدھیاں جب سُن لیں تب لیں الٹے بال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۱). اس استرے سے جو دریائے فرات کے پار سے کرایہ پر لیا ... سر اور پاؤں کے بال مونڈے گا اور اس سے ڈاڑھی بھی کھرچی جائے گی. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۶۶۶). ۴. مٹانا ، ختم کرنا. جس کی سیاسی بساط کو کھرچا نہ گیا. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۲۰). ۵. چُبھن یا تکلیف پہنچانا. بھوک کی چمک نے اس کے معدے کو کھرچا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۶۰۹). [س : क्षुरे + तक्ष].

کُھرَچنی (ضم کھ ، فت ر ، سک چ) امث.
۱. کھرچنے کا آلہ. آدھ سیر لڈوؤں والی چاشنی میں ملا کر کھرچنی سے گھوٹنا چاہیے. (۱۹۲۸ ، حلوائی کی تعلیم ، ۵۰).

کھرچنی احتیاط سے استعمال کرنا کان دھونا (یا دھلانا) زیادہ محفوظ اور زیادہ موثر ہے۔ (١٩٧٠ ، کھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ٣٢٢)۔ ٢. **حرف چھیلنے کا آلہ ، رپٹر ، غلط بردار** (فرہنگ آصفیہ)۔ [کھرچ (کھرچنا (رک) کا امر) + نی ، لاحقۂ تانیث بطور آلہ]۔

کُھرْچوانا (ضم کھ ، فت ر ، سک چ) ف م۔
چھلوانا۔ پھر وہ اس گھر کو اندر سے چاروں طرف کھرچوائے۔ (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٣٣٣)۔ اس بازو کو وضو وغیرہ کے لیے کسی کے سامنے کھولتے بڑی شرم آنے لگی۔ آخر طے کیا کہ اس سب کو کھرچوا ڈالوں۔ (١٩٦١ ، معاصرین ، ١٣٨)۔ [کھرچنا (رک) کا تعدیہ]۔

کُھرْدَرا (ضم کھ ، سک ر ، فت د) صف۔
١. **ناہموار ، دانےدار ، اونچا نیچا**۔ جب ہم اسے ایک تیز خردبین سے دیکھتے ہیں تو وہ بورئیے جیسا موٹا اور کھردرا معلوم ہوتا ہے۔ (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٧٦)۔ اس کے جسم کے ڈھانچ اور کھردرے یا ترشے ہوئے ... سنگریزوں کے تودوں اور حشیش متحجر کے طبقوں میں پائے گئے ہیں۔ (١٩١٠ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ٢٧٠)۔ ترشے ہوئے پتھروں کے چہرے بعض اوقات چکنے رکھے جاتے ہیں اور بعض اوقات کھردرے بھی چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ٣٣)۔ برعکس کپاس کے اون کھردرا اور ریشہ دار ہوتا ہے۔ (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٣٥٠)۔ ٢. **درشت ، خشک ، سخت مزاج ، کسی کے کام نہ آنے والا**۔

عمر تو اس کا ہے زمانہ ہے کچھ ایسا کھردرا
ایک مجرم دوسرے مجرم کو کہتا ہے بُرا

(١٩٥٣ ، سموم و صبا ، ١٣٧)۔ لوگ انہیں کھردرا کٹھیل انسان تصور کرتے ہیں۔ (١٩٨٥ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ٢١)۔
[س : क + दृढ + खुर]۔

---پن (۔۔۔فت پ) امث۔
١. **ناہمواری ، کھردرا ہونے کی حالت ، کھردراہٹ**۔ جب تک سنگ تراش اس میں ہاتھ نہیں لگاتا ہے اس کا دھوندلا اور کھردراپن دور نہیں کرتا ... اس کے جوہر اسی میں چھپے رہتے ہیں۔ (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٨٦)۔ اس رطوبت میں کھردراپن عصبۂ مجوفہ کے کھردرے پن ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ (١٩٣٦ ، شرح اسباب ، ٢ : ١٣)۔ ریگ مال ... کھردرے پن کے لحاظ سے کئی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (١٩٦٧ ، لکڑی کا کام ، ٢٣)۔ ٢. **درشتی ، تراپن ، اکھڑپن**۔ اسلامی اخلاق اس روکھے پن اس کھردرے پن کو جائز نہیں رکھتا۔ (١٨٩٣ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٣٨)۔ انسان میں جو سختی کھردراپن اور دہشت و درندگی ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ (١٩٨٦ ، تاریخ و آگہی ، ٢٩٣)۔ [کھردرا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُھرْدْراہَٹ (ضم کھ ، سک ر ، فت نیز ضم د ، فت ہ) امث۔
کھردرا ہونا ، کھردرا ہونے کی حالت۔

ہے ان دنوں میں انکی جو آواز ڈوک میں
تو کھردراہٹ اور ہی ہے نوک جھونک میں

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٠١)۔ معروضی حقائق کی کھردراہٹوں کے ملاپ کے باوجود بے سمت وجودیت کا روپ نہیں دھار پاتی۔ (١٩٨٨ ، فیض احمد فیض ، ١٥٨)۔ [کھردرا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

کُھرْدَری (ضم کھ ، سک ر ، فت د) صف ؛ امث۔
ناہموار ، اونچی نیچی ؛ ناقص۔ بعد اس کے بہار تک پلیا کر کھردری حالت میں یعنی بدون توڑے ڈھیلوں کے چھوڑی جاوے۔ (١٨٦٥ ، رسالہ علم فلاحت ، ١٣٨)۔ اس کی عبا دیکھنے میں ذرا کھردری معلوم ہوتی ہے۔ (١٩١٧ ، سفرنامۂ بغداد ، ١٣٥)۔ اس کھردری زمین کی سطح پر بےشمار چوہے کے بلوں کے سیاہ سوراخ تھے۔ (١٩٨٨ ، تشبیب ، ٢٠٣)۔ [کھردرا (رک) کی تانیث]۔

---زُبان (۔۔۔ضم ز) امث۔
سخت دانےدار زبان (جامع اللغات)۔ [کھردری + زبان (رک)]۔

کُھرْدَھرا (ضم کھ ، سک ر ، فت دھ) صف۔
رک : **کھردرا**۔ جیسا یہ شخص کہتا ہے ہاتھی ویسا نہیں بلکہ وہ سخت ہے ، نرمی اس میں نام کو نہیں اور چکنا ہوتا ہے کھردھرا نہیں۔ (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٨)۔ [کھردرا (رک) کا محرف]۔

کِھرر (کس کھ ، کس ر) امث۔
(قالین باف) **معمولی اور موٹے قسم کا کھرا قالین** (ا پ و ، ٢ : ١١١)۔ [کھر (کھرا (رک) کی تخفیف) + ر ، **لاحقۂ وصفیت**]۔

کَھرَڑ کَھرَڑ (فت کھ ، ر ، سک ڑ ، فت کھ ، ر) امث۔
رک : **خرخر ، سانس لینے کی آواز**۔ وہ دوسرے تالے کا سوراخ ٹٹول رہا تھا کہ گھوڑی ... نتھنوں سے کھرڑکھرڑ کی آواز نکالنے لگی۔ (١٩٣٩ ، خاک اور خون ، ٨٣)۔ [کھرڑ (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

کُھرْڑِی (ضم کھ ، سک ڑ) امث۔
چھوٹا کھر ، کھر کی تصغیر۔

بندیا تھا جو رُوباہ کنوں اپنے پاؤں
کٹی اس کی کھرڑی نکل تھاؤں تھاؤں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٥٣)۔ [کُھر (رک) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر]۔

کَھرْسا (فت کھ ، سک ر) امذ۔
١. **خشک موسم ، گرم موسم**۔

پیاس تھی لُو تھی اور تھی کھرسا
اور دریا سے گزرنا پیاسا

(١٨٨٣ ، بیوہ کی مناجات ، ١٧)۔ کھرسا میں گدھا خوش ہو رہا ہے کہ برسات شروع ہوئی۔ (١٩٠١ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ٨)۔ ٢. **سوکھا ، خشک سالی ؛ قحط ، کال** (جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

---پڑنا محاورہ
بالکل مینہ نہ برسنا ، ہر طرف خشکی ہی خشکی نظر آنا ، سوکھا پڑنا (نور اللغات)۔

--- پیارا بیجنا سبالے پیاری آگ ، برکھا پیاری تین چیز کمبل ، چھاوا ، راگ کہاوت.
گرمی میں پنکھا اچھا لگتا ہے ، سردی میں آگ ، بارش میں کمبل ، سایہ اور راگ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کَھرسا (کس کھ ، سک ر) امذ.
۱. (گھوسی) گائے یا بھینس وغیرہ کے حمل کے زمانہ کا دودھ جو تھنوں میں آ جاتا ہے نیز بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلے دو تین روز کا دودھ جو گرم کرنے سے پھٹ جاتا ہے ، کورا ، نیا دودھ ، پیوسی ، کھیس (ا پ و ، ۳ : ۹۵). ۲. پیوسی سے تیار کیا جانے والا پکوان ، دہی سے تیار کیا جانے والا ایک قسم کا کھانا. میٹھوری بڑے سرکے میں بھگونے گئے اور سونٹھ ملا ہوا کھرسا پکوان تیار ہوا. (۱۹۹٦ء ، بقاوت (اردو ، کراچی ، ۵ ، ۱ : ۲۰۱). [س : खर + शाक].

کَھرسان (فت کھ ، سک ر) امث.
(نگینہ گری) نگینے ڈھالنے اور اُن کی موٹی گھسائی کرنے کی کرنڈ کی بنی ہوئی سان (ا پ و ، ۲ : ٦۲). [کھڑسان (رک) کا ایک املا].

کَھرسانی (فت کھ ، سک ر) امث.
چری یعنی جوار جو برسات سے پہلے بوئی جاتی ہے تا کہ گرمی کے موسم میں مویشیوں کو ہرا چارہ مل سکے. کھرسانی چری کا ایک بونیڑا علیحدہ اس کی کاٹنے کے لیے بوتا تھا. (۱۹۳۳ء ، زہرۂ مینا ، ۲۰۹). [کَھرسا (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت].

کَھرسَنبَل (فت کھ ، سک ر ، فت س ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
ایک قسم کی سیم کی پھلی نیز بیل جس میں یہ لگتی ہے لاط : Dolichos Lunatus (جامع اللغات). [کَھر (رک) + سنبل = سیم (رک) کا محرف) + ل ، لاحقۂ اسمیت].

کَھرسُو (فت کھ ، سک ر ، و مع) امذ.
(کاشت کاری) دھان کی اقسام میں سے ایک قسم جس کا چھلکا سیاہی مائل بھورا ، دانہ سرخ اور منہ خول سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے. تجارت اور کاشت کے نقطۂ نظر سے سولہ ۱٦ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے ... کھرسو. (۱۹۷۰ء ، چاول : دستور کاشت ، ۳۱). [مقامی].

کَھرسَیلا (فت کھ ، سک ر ، ی لین) صف.
خارش زدہ ، کھجلی والا ، گدھے یا اونٹ یا کتے کی خارش کی نسبت بولتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [کھر (کھار = خشکی کی تخفیف) + س ، لاحقۂ اسمیت + یلا ، لاحقۂ صفت].

کَھڑک (۱) (فت کھ ، ر) امذ ؛ — کھڑگ.
تلوار ، کھڑگ.

کھیا میں تر اس مادہ کا یوں لے راتے
ترے ہات کی کھڑک کی دم پو کھاتے
(۱٦۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۸).

عداوت ہو دشمن کے لشکر میں جد
کھڑک اپنی توں میاں کر ڈال تد
(۱٦۶۵ء ، دکنی انوار سہیلی ، ۲۷۳). [کھڑگ (رک) کا ایک املا].

--- گیان (--- کس گ) امذ.
عقل کی تلوار (قدیم اُردو کی لغت). [کھڑک + گیان (رک)].

کَھڑک (۲) (فت کھ ، ر) امذ.
(گلہ بانی) چراگاہ میں دوپہر کے وقت مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ جہاں کل مویشی تھوڑی دیر آرام کر سکیں ، تھان (ا پ و ، ۵ : ۷۹). [کھڑک (رک) کا املا].

کَھڑکا (فت کھ ، سک ر) امذ ؛ — کھڑکا.
دانتوں کا خلال ، کھڑکا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھڑکا (رک) کا ایک املا].

کِھڑکِن (کس کھ ، سک ر ، کس ک) امث.
رک : کھڑکی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھڑکن (رک) کا ایک املا].

کُھڑکنا (ضم کھ ، فت ر ، سک ک) ف ل.
ڈانٹنا ، جھڑکنا ، گُھرکنا. کبھی سینہ اُبھار دیا کبھی کسی آدمی کو گھرکنے لگی کسی کو کوسا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۴). [گُھرکنا (رک) کا ایک املا].

کَھڑکَنیا (فت کھ ، سک ر ، فت ک ، سک ن) امذ.
(ٹھگی) خرگوش کی آواز کا شگون جو ہر حال میں بُرا مانتے ہیں ، خرگوش لانگنا ، خرگوش کا راستہ کاٹنا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۹). [مقامی].

کُھڑکُھڑ (ضم کھ ، سک ر ، ضم کھ) امث.
کریدنے یا رگڑنے سے پیدا ہونے والی آواز. پھر اس نے پنجوں سے کھڑکھڑ کی اور بار بار روزن سے جھانکنے لگی. (۱۹۷٦ء ، زرگزشت ، ۲۱۳). [کھڑ (حکایت الصوت) کی تکرار].

کَھڑکَھڑا (فت کھ ، سک ر ، فت کھ). (الف) امذ.
۱. ایک کھریرا ، خرخرہ ، گھوڑے کا بدن ملنے کے لیے ایک قسم کا آہنی برش (فرہنگ آصفیہ). ۲. بانس کا وہ ٹکڑا جو پھل دار درختوں پر پرندوں کو ڈرانے کے لیے باندھ دیتے ہیں اور اسے ہلاتے رہتے ہیں تا کہ اس کی آواز سے کوئی پرند درخت پر بیٹھ کر پھل نہ کھانے ، کھٹکا. بڑے بڑے طیور اور دوسرے حیوانات کو باغبان مختلف طریقوں سے ڈرا دھمکا کر اڑاتے اور دور کرتے رہتے ہیں مثلاً درختوں پر کھڑکھڑے باندھتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، شفتالو ، ۷۹). (ب) صف مذ. کھردرا ، ناہموار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھڑ (حکایت الصوت) + کھڑ + ا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کُھڑکُھڑا (ضم کھ ، سک ر ، ضم کھ) صف.
ناہموار ، کھردرا. پوست خشک اور کھڑکھڑا ہوتا ہے اور بیشتر کچھ جلدی چھلتی ہے. (۱۸۹۰ء ، نسخۂ عمل طب ، ۱۰۴). بعض چھلکے کھڑکھڑے ہوتے ہیں جیسے لوکاٹ کے بیج کا چھلکا. (۱۹۰۹ء ، علم زراعت ، ۱۰۲). پتوں کی سطح کا کھڑکھڑا ہونا اور رنگ کی تیزی

ان کی پہلی علامت ہے. (۱۹۳۰ء، شفتالو، ۸۵). [کُھر کُھرا (رک) کا ایک تلفظ].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
۱. **کھردرا ہونا، ناہموار ہونے کی حالت.** اگر طلع کو کھر کھراپن اور سختی پیدا ہونے سے پہلے چھیلیں ... تو نافع ہوگا. (۱۹۰۷ء، فلاحۃ النحل، ۲۲۸). ۲. **اکھڑپن، درشتی، سختی، کھڑاپن.** ان کے مزاج میں جو خشونت و سختی، لب و لہجہ میں جو کرختگی اور فطرت میں جو کھر کھراپن ہے اس کے دور ہونے کی مجھے کوئی توقع نہیں ہے. (۱۹۶۶ء، نیاز فتح پوری، جمالستان، ۸۱). [کھر کھرا + پن، لاحقۂ کیفیت].

کَھر کَھرانا (فت کھ، سک ر، فت کھ) ف ل.
۱. **کھٹ کھٹ کرنا، کھڑکھڑانا.** شام کو جب کھر کھرانے کی آواز آتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آزمائی گاڑیوں میں سے سامان اتار رہی ہے. (۱۹۲۳ء، وید کو پلٹ، ۲۱۰). ۲. **کسی نوک دار چیز کا کسی دوسری چیز سے رگڑ کھانا.** جیسے بانو کی کسی انگلی کا ناخن کٹنے میں اونچا نیچا ہو جائے اور اس کی نوک اٹھ کر لحاف کے استر سے بار بار کھر کھرائے. (۱۹۶۹ء، سیپ، کراچی، ۱۳: ۵۳). [کھر کھر (حکایت الصوت) + انا، لاحقۂ مصدر].

کُھر کُھرانا (ضم کھ، سک ر، ضم کھ) ف ل.
غصے کی آواز نکالنا، غرّانا، خُرخُرانا. باپ غصے کے مارے دیوانے ہو گئے کھر کھرائے مجھے اندر لے گئے. (۱۹۴۰ء، بادلوں کی برات، ۷۴). [کھر کھر (حکایت الصوت) + انا، لاحقۂ مصدر].

کَھر کَھراہَٹ (فت کھ، سک ر، فت کھ، ہ) امث.
گاڑی یا مشین کی آواز. اس کے بعد کچھ اس طور کی کھر کھراہٹ اور کڑکڑاہٹ ہوتی جیسے ریڈیو سیٹ میں ہوتی ہے. (۱۹۵۶ء، شیخ نیازی، ۸۲). [کھر کھر (حکایت الصوت) + اہٹ، لاحقۂ کیفیت].

کَھر کَھرائی (فت کھ، سک ر، فت کھ) امث.
بھاری یا بھرّائی ہوئی (آواز). چودھری نے پنجوں پر سے سر تک نہ اٹھایا اور اسی کھر کھرائی آواز سے بکڑتا رہا. (۱۹۰۲ء، زلتی، ۲۲). اس نے کھر کھرائی آواز سے کہا کیسی طبیعت ہے آپ کی. (۱۹۴۳ء، جہانِ دانش، ۴۷۴). [کھر کھر (حکایت الصوت) + ائی، لاحقۂ کیفیت].

کُھر کُھری (ضم کھ، سک ر، ضم کھ) امث.
۱. **کھردری، ناہموار.**

سو بوتیے بہتر جانکہ سخت بھی
اچھے کھر کھری جیب جوں کٹّے کی

(۱۷۸۵ء، بھوگ بل (ق)، ۱۷۵). اگر نہ بھاگے تو ماں اوسکی اپنی زبان سے جو نہایت کھر کھری اور سخت ہے اس قدر چاٹتی ہے کہ کھال اوسکی گر پڑتی ہے. (۱۸۴۳ء، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۳۵). جسم کی جلد مثل پتھر کے سخت اور کھر کھری ہو گئی تھی. (۱۹۱۹ء، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ)، ۲: ۷۶).

۲. **کھردری؛ (مجازاً) دندانے دار.**

جان تو کٹک لے لک الک ستک پتک سوندل کیا
کھڑکاں کوں کھڑکاں لگ ادک ہر یک کھڑک ہوتی کھر کھری

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۱۹۲). ۳. **گلے کی خراش سے پیدا ہونے والی کھانسی، کھر کھانسی.** زیادہ عمر کے جانور کو خشک کھانسی ہوتی ہے ... اور کھانسی کھر کھری ہو جاتی ہے. (۱۹۲۵ء، محب المواشی، ۳۰). ۴. **کرخت، کھری (آواز).** ان کی آواز کچھ عجیب طرح سے کھر کھری ہو گئی ہے. (۱۹۶۰ء، خطوط عبدالحق، ۲۱۶). [کھر کھر (بحذف ا) + ی، لاحقۂ تانیث].

کَھرَگ (فت کھ، ر نیز سک ر) امث.
رک: کھڑگ، تلوار.

کلیجا مگر کھانیاں مرگ کا
جو پالی سکے پھوٹے کھرگ کا

(۱۵۶۴ء، حسن شوق، ۱۰۵).

دشمن ار منچ پر کرے گا دشمنی کی جب نظر
مرتضیٰ کے کھرگ تھے کھر بار اس ہوگا تباہ

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۲۳).

ہو جب حکم کی قضا پت دیا
درا عدل کاتب کھرگ کوں کیا

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۹). کھرگ ہاتھ میں لے دانت پیس پیس کر کہنے لگا کہ جس پیڑ کو جڑ ہی سے اکھاڑے پھول پھل کیسے کو لگے گا. (۱۸۰۳ء، پریم ساگر، ۱۱). [کھڑگ (رک) کا ایک املا].

کُھرگا (ضم کھ، سک ر) امذ.
(ٹھگی) گدھے کی آواز کی بدشگونی کا نام (ا پ و، ۸: ۱۹۹). [کھرگ (حکایت الصوت) + ا، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کَھرگَنجی (فت کھ، سک ر، فت گ، سک ن) امث.
رک: کھڑگنجی. ان کو یہ موئی کھرگنجی پہاڑ کی مزدورنیں ہی پسند ہیں تو بسم اللہ. (۱۸۹۰ء، سیر کہسار، ۲: ۱۷). [کھڑگنجی (رک) کا ایک املا].

کَھرَل (فت کھ، ر) امث.
۱. **(طب) دوائیں، زعفران یا مسالا پیسنے کا پتھر کی ناؤ کی شکل کا بنا ہوا اوکھلی کی قسم کا چھوٹا ظرف.**

چونہ پس کے کفر کوں ہو یعنے
پیسا ہے کھرل بن اور بنہ

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۲۰).

برابر لے تو چونا اور ہلدی
کھرل میں پیس کر پھر اس کو جلدی

(۱۷۹۵ء، فرسنامۂ رنگین، ۱۷). کھرل ایسی خوش قطع تیار بطرز جدید کرتا ہے کہ بید حکیم امیر رئیس واسطے کارآمد کے خرید کرتا ہے. (۱۸۸۵ء، بالی گائڈ، ۱۰۱). افریقہ میں تو کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں غلہ کوٹنے یا پیسنے کے لیے اوکھلی یا کھرل نہ استعمال کی جاتی ہو. (۱۹۱۶ء، گہوارۂ تمدن، ۳۱). زعفران علیحدہ گاڑھی سل یا کھرل میں چند قطرے پانی کے ڈال کر پیس لیں. (۱۹۴۷ء، شاہی دسترخوان، ۸۳). دن بھر انڈی کی

جھڑکیاں سُنتا ، ابّا میاں کی دوائیں کھرل میں کوٹنا ، ان کے بلغم بھرے اُگال دان کا دھونا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۹).
۲. وہ جلی ہوئی سخت مٹی جو چاندی کو جلا کر کھرا کرنے سے چاندی اور سیسے کے اجزا سے حاصل ہوتی ہے، ایک قسم کا کُشتہ. تکیہ کی جلی ہوئی مٹی جس میں چاندی اور سیسہ دونوں ملے ہوتے ہیں مردار سنگ کی سی ہو جاتی ہے ، اس سخت پتر کو ہندی میں کھرل اور فارسی میں کُشتہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). ۳. (لیاری) سونا پکایا ہوا تیزاب جس میں چاندی کے اجزا شریک ہوں (ا پ و ، ۳ : ۱۰). [کھر (کھار ـ خاک ، سفوف کی تخفیف) + ل ، لاحقۂ وصفیت].

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
(طب) کھرل میں باریک پیسنا. عمرو نے کہا کوئی اس کی قیمت بھلا کیا دے گا ، یہ ہمارا ہی کلیجہ تھا کہ اس کی جوڑی کا موتی کھرل کرکے کھا گئے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۹۸). مشہور زیرہ و سنگ گچ یا غیر مصفّیٰ صابون تین تین ماشہ لے کر ان کو پوری طرح کھرل کرو. (۱۹۳۸ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۳).

کُھرلی (ضم کھ ، سک ر) امث.
۱. مویشیوں کو چارہ ڈالنے کی مٹی یا لکڑی کا بنا ہوا مستطیل شکل کا ظرف نیز مویشیوں کے باندھنے کی جگہ ، آخور. سلیم گھوڑے کے سامنے کھرلی میں بیٹھا پچھلی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سو رہا تھا. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۱۳۵). آخور : مویشیوں کے چارہ کھانے کے لیے جو تھان لکڑی یا اینٹوں سے بنائے جاتے ہیں ، کُھرلی ، ناند. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۹۱). ۲. غرباء اور مزدوروں کے رہنے کا کوٹھری نما کمرہ. پہلونٹھی کا لڑکا جنی اور اُسکو کپڑے میں لپیٹ کر کھرلی میں رکھا. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۲۳). پریم چند نے اپنے فن کو محنت کش طبقے کی زندگی، ان کے مسائل ... مزدوروں کی کھرلیوں ، چماروں ، گوالوں ... کے لیے مخصوص کرکے ادب کو خواص کی نہیں عوام کی چیز بنا دیا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۳۰). ۳. مرغیوں کو دانہ ڈالنے کا خاص بناوٹ کا برتن. مرغیوں کو دلی ہوئی خوراک ہمیشہ فیڈر (کھرلی) میں دی جائے. (۱۹۵۹ ، طبیبِ مرغی خانہ ، ۳۸). [کھنڈلی (رک) کا محرّف].

ـــ میں ایک کُتّا کہاوت.
یہ مثل اس شخص کے لیے بولتے ہیں جو ایسی چیزیں دوسروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا جو اس کے لیے کسی صورت سے کارآمد نہیں ہے. ترقی یافتہ ممالک تمام بنی آدم کو ایک برادری تصوّر ہی نہیں کرتے جس سے نقل مکانی پر انہوں نے ایسی قیود عائد کر دی ہیں کہ ان پر « کھرلی میں ایک کتّا » کی مثال بالکل صحیح اترتی ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۷۵).

کُھرما (ضم کھ ، سک ر) امذ.
خُرما. وہاں جاتے برات کے چاروں اور جھاڑ بُہار جل چھڑک کھجور ، باٹڑ ، جلیبی ، لڈو ، کُھرمے ، امرتی ، بھتی ... اور بھانت بھانت کے بھوجن سجن چُن رکھ دیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۳). [خرما (رک) کا بگاڑ].

کَھرن (فت کھ ، ر) امذ.
(نگینہ گری) نگینے ڈھولانے اور اُن کی موٹی گھسائی کرنے کی کرنڈ کی بنی ہوئی سان (ا پ و ، ۳ : ۶۳). [کھرسان (رک) کا مخفف].

کِھرن (کس کھ ، فت ر) امث.
سیاہ حلقے جو طبلے پر بناتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھن (رک) کا محرّف].

کُھرنا (ضم کھ ، سک ر) ف ل.
۱. بکھرنا ، اُدھڑ اُدھڑ کر گرنا ؛ مٹی کا بتدریج جھڑنا. میری دیوار کو لونی لگ گئی جس سے یہ کُھر کُھر کے گر جائے گی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵). ۲. آہستہ آہستہ طاقت زائل ہو جانا ، کمزور ہونا. اگر سوجن ... ہو گی تو جانور کو سانس لینے میں دقت ہو گی اور اس کی سانس میں بو آئے گی اور جانور کُھرتے گا اور کمزور ہو جائے گا. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۱). ۳. (اچار سازی) اچار یا چٹنی کا خراب ہونا ، ذائقہ بگڑ جانا (ا پ و ، ۳ : ۱۸۶). [کُھر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَھرنجا (فت کھ ، ر ، سک ن) امذ ؛ ـــ کھڑنجا / کھرنجہ
۱. کھڑی اینٹوں کا فرش ، پتھرکا فرش یا سڑک ، کھنڈالے دار بنا ہوا فرش جو عموماً درز دار اور کھردرا رہتا ہے. گلیوں میں کھرنجے بنائے جاتے تھے، نالے نالیاں صاف کی جاتی تھیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۹۵). ۲. پکی ہوئی اینٹ ، سخت اینٹ. پاتھ کا مس وہ تکلیف دیتا ہے کہ کھرنجہ سے جسمِ انسان کو تکلیف ہو. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، دفتر ہفتم ، ۳۸۹). دریچوں کی دہلیز عموماً پتھر یا کھرنجے کی بنائی جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۲۷). اس پر خشتی ڈاٹ لگا کر کھرنجہ جمایا گیا. (۱۹۳۱ ، مولانا محمد علی ، وقائعِ راجپوتانہ ، ۲ : ۱۷۱). ۳. خراب اور ناکارہ مارا (ا پ و ، ۲ : ۱۸۸). [کھڑنجا (رک) کا ایک املا].

ـــ اینٹ (ـــ ی مع ، غنہ) امث.
پکی ہوئی اینٹ ، پختہ و مضبوط اینٹ. خاک اور دھول میں اٹھیڑ کر پکی کھرنجہ اینٹ کی طرح مضبوط کر دیا ہے. (۱۹۳۹ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۶۶). [کھرنجا + اینٹ (رک)].

کُھرنچ (ضم کھ ، فت ر ، سک ن) امث.
کُھرچنے کا نشان یا لکیر ، کسی قسم کی خراش یا رگڑ سے پڑنے والا نشان ، کھرونٹ ، خراش ، کھرنچ. اس بات کا اطمینان کر لو کہ گلاس سلیکر کے شیشے میں کسی قسم کا کھرنچ یا داغ نہ ہو. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۸۶). [کھرچ (رک) کا انفی تلفظ].

کُھرنڈ (ضم کھ ، فت ر ، سک ن) امذ.
۱. پپڑی جو زخم مندمل ہونے کے وقت چھلکے کی طرح جم جاتی ہے.

مہر سوزاں بن گیا اس کا کھرنڈ
جب ہمارے داغ پر آیا کھرنڈ

(١٨٨٩ ، رونقِ سخن ، ٦٧)۔ درکار ہیں مسالے چند ... زخموں کے کھرنڈ نوچیں اور مرہم والوں کو دکھائیں۔ (١٩١٥ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٢١٣)۔ گندھک ، زیتون کے ساتھ ملا کر اس جگہ پر لگاؤ حتیٰ کہ پوری طرح کھرنڈ اتر جائے۔ (١٩٣٧ ، جراحیات زہراوی ، ٣٣)۔ چیچک کی بیماری میں مرغیوں کی کلغی ، کنٹھ ، پر اور آنکھوں کے اردگرد چھالے نکل آتے ہیں جو بعد میں خشک ہو کر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ (١٩٨٠ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ٤٧)۔ ٢۔ **پودوں کی ایک بیماری جس میں پتوں پر کھرنڈ نما دھبے پڑ جاتے ہیں جو خشک ہوکر جھڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے پتوں میں سوراخ پڑ جاتے ہیں** (ماخوذ : وادی مہران میں زراعت ، ٣١٦)۔ ٣۔ **(مجازاً) رنج و غم یا تکلیف کی شدت یا غم کی حالت**۔ لبنان میں خفیہ سرگرمیوں میں شامل ہوکر میں نے کویت کے بے پناہ گرمی اور القاہرہ کی تنہائی کی کھرنڈ کو اُتارا۔ (١٩٨٢ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ٨٨)۔ ٤۔ **(مجازاً) جمی ہوئی گندگی یا میل جو جم کر سخت ہو گیا ہو**۔ کانوں کے کھوکھلوں میں کھرنڈ بھرا تھا۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کاتات ، ٣١)۔ ٥۔ **بڑے اور وزنی پتھروں کے خشک یعنی بغیر جوڑے یا گارے کے بطور پشتہ بندش جو عموماً** پانی کی مار کے موقع پر ندی ، نالے یا تالاب کے کناروں کے پشتے پر کی جاتی ہے (ا پ و ، ١ : ١٣٨)۔ [س : खर+अराक]۔

---آنا محاورہ۔
زخم پر خشک پپڑی کا جمنا ، انگور آنا۔ احمد بھائی سورت گئے ہوئے تھے ، وہاں سے لوٹے تو آنکھ کی سوجن اُتر چکی تھی ناک پر کھرنڈ آ گیا تھا۔ (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٥٥)۔

---بَنْدھنا محاورہ۔
رک : کھرنڈ آنا۔

کیونکر ہمارے زخمِ کہن پر بندھا کھرنڈ
ناسور پر تو بندھتے سنا بھی نہ تھا کھرنڈ

(١٨٧٤ ، دستنبوئے خاقانی ، ٩٠)۔ بعض اوقات سارے جسم پر سرخ سرخ دانے بھی پڑ جاتے ہیں جو گیارہویں دن مرجھانے لگتے ہیں اور اندر کا مواد گاڑھا ہوکر کھرنڈ بندھ جاتا ہے۔ (١٩١٨ ، تندرستی ، ٩١)۔ شکر ، کہ اب اچھا ہے اور کھرنڈ بندھ کر دانے ٹھیک ہو گئے ہیں۔ (١٩٣٦ ، حرفِ آشنا ، ١٥٥)۔

---جَمانا محاورہ۔
زخم مندمل کرنا۔ صبر کے مرہم نے کلیجہ کے زخموں پر کھرنڈ جما دیے۔ (١٩٤٧ ، کرشن چندر ، ٢٩)۔

---جَمْنا محاورہ۔
زخم مندمل ہونا ، انگور آنا۔

جمنے لگا تھا قوم کے جس زخم پر کھرنڈ
وا حسرتا ہمارے ہی ناخن سے چھل گیا

(١٩٢٩ ، بہارستان ، ٥١١)۔

---گِرْنا محاورہ۔
زخم کی پپڑی کا جلد سے اُتر جانا ، زخم کی پپڑی کا علیحدہ ہونا۔ جب کھرنڈ گر جائے تو زخم کے بھرنے کے لئے ... زردیِ بیضہ ملا کر استعمال کریں۔ (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ١٣٢)۔

کَھرَنْک (فت کھ ، ر ، سک ن) صف۔
سُوکھا ، خشک ، کھڑنگ۔ میری توقع کی کونپلیں کھرنک ہو کر ٹہنیاں چھوڑ گئیں۔ (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ٣٧)۔ [کھڑنگ (رک) کا ایک املا]۔

کَھرَنْگَل (فت کھ ، ر ، غنہ ، فت گ) امذ۔
(جراحت) **ایک اوزار کا نام جو سنسی یا پلاس کی وضع کا ہوتا ہے** ، نیز ، کھرنگل اوزار ۔ ناڑی برن کے وقت دھونے کے لیے ہ ۔ انگل لمبا اور دستی اوبن کی طرح گول ، کنڑ کی دم کی طرح دو قسم کا نشتر کام میں لایا جاتا ہے۔ (١٩٦٠ ، استاد جراحی ، ١٠٩)۔ [کھر (رک) + انگل (انگلی (رک) کی تخفیف)]۔

کِھرْنی (کس کھ ، سک ر) امذ۔
ایک درخت نیز اس کا پھل جو پکی ہوئی حالت میں پیلے رنگ کا ہوتا ہے ، مزہ شیریں لیکن کبھی کبھی ترش بھی ہوتا ہے ، آلوبخارے کے برابر اس کی ایک قسم بہت کمیاب ہوتی ہے ، یہ پھل لیسدار اور چپچپا ہوتا ہے ، اس کے درخت میں سے ایک قسم کا گوند نکلتا ہے اس کے بیجوں میں سے تیل نکالا جاتا ہے جس کو دھوکے باز لوگ گھی کی جگہ بیچ دیتے ہیں، لاط : **Momsusops Kauki**۔

میٹھا کیوں خوش لگے کا تُوت انبہ سیب کھرنیاں
کوئی واک بھیج دیتے کوئی نیشکر چھلا کر

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، ٧٧)

مجھے کچھ غم نہیں چرخ فلک کھایا کرے کھرنی
نظر بازوں کی ہرگز فضلِ مولا میں نہیں بھرنی

(١٨٣٧ ، دیوانِ قاسم ، ١٦٣)۔ فصل کی تازی ترکاریاں ، فالسے کھرنی ، شفتالو اور آڑو اسی قسم کی چیزیں قرینے سے لگائی گئیں۔ (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٢٨٣)۔ کھرنی مفرح اور مقوی قلب ہے۔ (١٩٢٩ ، کتاب الادویہ ، ٢ : ٣١٧)۔ میں خود بھی اس پھل کا کبھی زیادہ قائل نہیں ہوا مگر چونکہ ایک زمانے کے بعد میں نے کھرنی دیکھی تھی اس لیے میرے لیے اس میں اچانک بہت لذت پیدا ہوگئی تھی۔ (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ٢١)۔ [س : क्षीरिका]۔

کَھرْوا (فت کھ ، و مج ، مد ا) امذ۔
(ٹھٹیرا گری) **ہتھوڑے کی قسم کا آہنی اوزار جو برتنوں کے کھڑے ، کڑھے گوملڑے نکالنے اور حسبِ ضرورت توڑنے آڑنے اور گول منھ کا ہوتا ہے** ، فارسی لفظ سنبہ ، دکن میں سبّل اور شمالی ہند میں سبری ہو گیا (ماخوذ : ا پ و ، ٣ : ٢٠)۔ [س : کھرا खरा]۔

کَھرْوٹْنا (فت کھ ، و مج ، سک ٹ) ف م۔
رک : کھروچنا ، کھروٹنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [کھرونٹا (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

کَھروُج (فت کھ ، و مع) امذ.
خارش ، کھجلی ، کھاج.

میں بہت دنان سوں اسیچ کتا ہوں
ہور اس کھروج میچ سڑتا ہوں

(۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۱). [س : کھرجو **खुज**].

کَھروچا (فت کھ ، و مع) امذ.
خراش. چھوٹا زخم یا کھروچا ہو تو اس میں بھی یہ سیل ہوتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۰۲). ناخن سے اس کی سطح پر کھروچا یا نشان نہیں پڑ سکتا. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر ، ۲۷). [کھروچ (کھروچنا (رک) کا حاصل مصدر) + ا ، لاحقۂ تذ کیر].

ـــ لَگْنا ف مر.
کسی شے سے خراش پڑ جانا ، کسی نوکیلی چیز سے زخمی ہونا. اس کے سر میں کسی چیز کا کھروچا لگ گیا ہے. (۱۹۲۵ ، وجاہت حسین ، خوبی قسمت ، ۷۶).

کَھروچْنا (فت کھ ، و مع ، سک چ) ف م.
نوچنا ، کھسوٹنا ، خراش لگانا.

ہمیشہ دل کی آگ کے شرر کھروچتا رہا
جو بار گلستاں لگے وہ خار نوچتا رہا

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۱۵۳). [کھرچنا (رک) کا ایک املا].

کَھرورا (فت کھ ، و مع) امذ.
جانور کا پایہ ، ذبح شدہ جانور کا گھٹنے سے لے کر ہانو تک کا حصہ. سب جانوروں کے کھرورے اور گردن بالکل فضول ہوتے ہیں. (۱۹۰۹ ، ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۸). [س : کھروڑا = پاؤں ، پیر کا ایک املا].

کَھروشَتھی (فت کھ ، و مج ، فت ش) امذ.
رک : کھروشتھی. آرامی رسم الخط نے جن تحریروں کو جنم دیا ان میں عبرانی ، عربی ، پہلوی ، کھروشتھی اور براہمی ... قابل ذکر ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۸۳). [کھروشتھی (رک) کا ایک املا].

کَھروشَتی (فت کھ ، و مع ، فت ش) امذ.
رک : کھروشتھی. پراکرت اشوک کے پتھریلے کتبوں پر کھروشتی اور براہمی ... میں کھدی ہوئی ملتی ہے. (۱۹۷۰ ، اردو کی کہانی ، ۲۰۸). [کھروشتھی (رک) کا ایک املا].

کَھروشَٹھی (فت کھ ، و مج ، فت ش) امذ.
(لسانیات) ایک ہندی پراکرت زبان کا رسم الخط جس کے لغوی معنی ہونٹوں سے نکلا ہوا ، ہیں : بعض لوگ اس خط کو اس کے موجد کھروشتھا کے نام سے موسوم سمجھتے ہیں جس کے معنی گدھے کے ہونٹ والا کھر (خر) اوشتھا ، ہونٹ کے ہیں ، قرین قیاس یہ ہے کہ اس لفظ کا ماخذ آرامی کھروٹھا ہے جو سنسکرت کھروشتھا ہو گیا تھا. پرانے بدھ مت کارناموں میں اسے کھروشتھی ہی سے موسوم کیا گیا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۲۷۰). اشوک کے کتبوں میں دو قسم کے رسم الخط استعمال کیے گئے ہیں ، شمالی مغربی کتبوں میں کھروشتھی اور باقی میں براہمی. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۰۳). [کھروشتھا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَھرونْچ (فت کھ ، و مج ، غنہ) امذ.
کھرونچنا (رک) کا حاصل مصدر ، **تراکیب میں مستعمل.**

ـــ دینا ف م.
کھرچ دینا ، چھیل دینا ، خراش لگا دینا. تنہ کو کھرونچ دیتے ہی سے درخت مر جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، تربیت جنگلات ، ۳۷).

ـــ لَگانا محاورہ.
ناخن یا پنجوں سے خراش لگانا ؛ تنقید کرنا ، کچوکا لگانا ، نقص نکالنا ، عیب چینی کرنا. افسوس یہ ہے کہ بغیر کھرونچ لگائے یہ کام نہ کر سکا. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۰۸).

کَھرونْچا (فت کھ ، و مع ، مغ) امذ.
ناخن یا کسی چیز سے لگنے والی خراش. گال پھولے پھولے لیکن سردی کے سبب جابجا سے شق ، کھرونچے پڑے ہوئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۹۹). ناخن اس کے زرہ کی کڑیوں میں الجھے ایک آدھ کھرونچا سینہ پر لگ گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۱۵).

دور تلک چوڑی کے کھرونچے جن سے لہو سا رستا جائے
جھک سینہ ہو آگن پیار کی منہ کلونچ سے بھرتا جائے

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۲۷۷). [کھرونچ (کھرونچنا (رک) کا حاصل مصدر) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ لَگانا محاورہ.
رک : **کھرونچ لگانا ، ناخن یا پنجے سے خراش لگانا.** دوسری کوشش میری یہ رہی ہے کہ بغیر کھرونچے لگائے بات کہہ جاؤں. (۱۹۵۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۰۷).

ـــ لَگْنا محاورہ ؛ ف مر.
کھرونچ لگانا (رک) کا لازم ، خراش لگنا ، گہری رگڑ کا نشان پڑنا. دونوں طرف بے شمار کانٹوں دار جنگل واقع ہیں ، چلنے والے کے ہاتھ اور منہ کو کھرونچے لگتے ہیں. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۱۰).

ـــ مارْنا محاورہ.
رک : **کھرونچ لگانا ، خراش لگانا ، پنجہ سے کھروچ لگانا.** بلی نے پنجرے سے باہر نکلنے کے لئے اپنے آپ کو کھرونچے مارنے کا عمل آموز کر لیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۶۳). دروازے پر ناخنوں سے کھرونچے مارنے کی آواز آتی رہی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۳).

کَھرونْچْنا (فت کھ ، و مع ، غنہ ، سک چ) ف م.
۱. **ناخن یا پنجوں سے خراش لگانا.** ریچھ عام طور پر دوڑ کی حالت میں دشمن کو گرا کر سر اور چہرے کو اپنے پنجوں سے کھرونچتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۱). ۲. **کھرچ کر ہٹانا ، رگڑ کر صاف کرنا.**

کبھہ اس دھات وو کھوبری خوب بولنج
بیشانی ہو کے حرف سارے کھرونچ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۸). [کھروچنا کا الفی املا].

کھرونچہ (فت کھ ، و مع ، فت چ) امذ.
رک : کھرونچا. ان میں سے ایک کی تلوار کا کھرونچہ میرے بازو پر لگا (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۲۰۹). کلائی پر ذرا سا کھرونچہ تھا جس کو پہلے نہیں دیکھا تھا (۱۹۲۳ ، خون بہا ، ۸۷). [کھرونچا (رک) کا متبادل املا].

کھَرْبان (فت کھ ، سک ر) امذ.
گدھا باندھنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں پر گدھے باندھے جائیں ، خرواڑہ. بان کے معنی بندی میں جگہ کے ہیں جیسے گوبان اور کھربان (۱۹۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۱). [کھر (خر (رک) کا بگاڑ) + بان ، لاحقۂ ظرفیت].

کھَرْبَہ (فت کھ ، سک ر ، فت ہ) امث.
باغ بانوں کی اصطلاح میں ایسی بُہاری جس سے درختوں کے تنوں پر کی دھول جھاڑی جائے ، کڑکا (ماخوذ : اب و ، ٦ : ۱۳۲). [کھر (کھار - را کھ کی تخفیف) + بہ (بہا (رک) کی تخفیف)].

کھَرْبِک (فت کھ ، سک ر ، فت ہ) امذ.
(کاشت کاری) **وہ اناج جو فصل کے موقع پر کھیتوں سے متعلق گانو کے ان غریبوں یا پرجوں کو دیا جاتا ہے جو کسی نہ کسی طرح فصل اگانے میں مددگار رہے ہوں.** فصل کے انت میں ساڑھے سات سیر اناج بنام نہاد کھربک بانٹے ہیں (۱۸۳٦ ، نہیت کرم ، ۳۷). [مقامی].

کھَری (۱) (فت کھ) صف ؛ امث.
۱. (أ) **عمدہ ، صاف ستھری.**

خدایا عطا کر وہ نیت کھری
طمع سے منزّہ ریا سے بری

(۱۹۰۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۱). (اا) **خالص ، بے میل.**

مشکوک کیا جرم وفا نے مجھے ورنہ
چاندی تو مرے سکّۂ الفت کی کھری ہے

(۱۹۳۵ ، گلدستۂ ناز ، ۱۰۳). اُردو میں ایسی کھری کوئی داستان اب تک نظر نہیں آئی (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۳۱). ۲. (مجازاً) **سیدھی ، خوبصورت ، تصنع اور بناوٹ سے پاک.**

غمزہ غضب ، نگہ بلا ، چال ہے کھری
شوخی ہے کوٹ کر بدن چالاک میں بھری

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۰). ۳. **سچی ، صاف بات جس میں کسی کی طرف داری نہ ہو.** چنانچہ بکرے است جیوں کی کافور بور خوشبوئی در گل یا شیرین جیوں کی شکر یا بوئی اور ذوق نہ کنہیں کھری بک نہ کہی جائیں دو (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۰٦).

میں لیتا ہوں کنارہ تم سچ مرا بھی مانو
اب آ چواؤ ہانی بہہ بات اب کھری ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۸). [کھرا (رک) کی تانیث].

ـــــ اَسامی (ـــــ فت ا) امث ؛ امذ.
۱. **سچا گاہک ، اچھا خریدار ، لین دین رکھنے والا شخص ، لین دین کا صاف اور خوش معاملہ گاہک.** بہت خوب اسی کھری اسامی کہاں ملے گی (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۲۹). ۲. **مکمل اور پورے منافع والی شے.** دولت ہند کھری اسامی ہے رقم جب چاہے وصول کر لی جائے گی (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۵۸). [کھری + اسامی (رک)].

ـــــ بات امث.
صاف بات ، سچی بات جس میں کسی کی طرف داری اور لگی لپٹی نہ ہو ، دو ٹوک بات.

ہاں بے دھڑک اے آرزو اب کہہ دو کھری بات
رسی بھی نہیں رکھی ہے سولی بھی گڑھی ہے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳۸). شہاب بولا یہ ہمیشہ کھری بات کرتا ہے (۱۹۸٦ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۳). [کھری + بات (رک)].

ـــــ سُنانا محاورہ.
سچ سچ کہدینا ، حقائق بیان کر دینا ، صاف صاف سنانا ، صاف سنانا ، لگی لپٹی نہ رکھنا ؛ برا بھلا کہنا.

میرے نالے نے سنائی ہے کھری کس کس کو
منہ فرشتوں پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۳).

لگا چکا ہو تو اب دیجے فوراً استعفا
زیادہ اس سے کھری میں نہیں سنانے کا

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۵ : ۳).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
اطمینان کرنا ، خوش معاملگی کی تصدیق کرنا.

کھٹ پیجریاں ہی کی ہیں سراف کے تے ہم سے
ہنسے والے بیرونی کی بھر لے گے کھری کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳).

ـــــ کَمائی (ـــــ فت ک) امث.
محنت مشقت کی کمائی ، حلال کی روزی ، محنت مزدوری اور زور بازو سے حاصل کی ہوئی آمدنی ، اصلی کمائی ، خالص آمدنی.

جس کی گاڑھی کھری کمائی مفت میں تم نے کھائی
آج سے پہلے عالی جی تمہیں اس کی یاد نہ آئی

(۱۹۷۲ ، لاحاصل ، ۱۰۱). [کھری + کمائی (رک)].

ـــــ کَہْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کھری اور سچی بات کہنا ، حقیقت کا اظہار کرنا.** جب کہینگے کھری کہینگے دو ٹوک صاف صاف (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱٦۸۱).

حور سن کو ، مئے گل گون کو بری کہتے ہیں
شیخ خوش ہوں کہ خفا ، ہم تو کھری کہتے ہیں

(۱۹۲۷ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۹). ۲. **برا بھلا کہنا ، صاف صاف کہنا ، لگی لپٹی نہ رکھنا.** درمیاں میں اسے کوئی نہ کوئی کھری کہنی پڑتی (۱۹۸۹ ، ذ انصاف ، ۱۷۳).

--- کہے سو بُرا کہاوت.
سچ بات کہنے والا بُرا ہوتا ہے. ہم تو یہ جانتے ہیں اور کیا کھری کہے سو بُرا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٦٨١).

--- کہنا داڑھی جار کہاوت.
سچ کہنے والے کو لوگ پسند نہیں کرتے ، راست گو کو عموماً پسند نہیں کیا جاتا (مخزن الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کھری (---فت کھ) صف ، مث ؛ م ف.
سچ سچ ، ٹھیک ٹھیک.

منافق رکھیں جو ثواب تو ہمیں رخصت
ہے کھوٹی باتوں سے نفرت کھری کھری ہو جائے

(١٩٢١ ، دیوان ریختی ، ٨٢). یہ کھری کھری مسلمان کی زبان سے نہ نکلی تھی اور نہ ہی حکومت ہند یا حکومت کشمیر کے کسی بڑی نے کہی تھی ، سر ایلیئن بنرجی ... ہر بھی انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی تھی. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٥٠). [کھری + کھری (ر ک)].

--- کھری بات (---فت کھ) امث.
سچ سچ بات ، مبالغے سے بری اور کھری کھری بات اور حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ ... دکھیا بہن کی سرگزشت ہے. (١٩٠٦ ، نعمان اشرف ، ١٩). یہ کھری کھری باتیں پچھلے تین چار سال کی غلط فہمیوں پر محیط نہیں. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٥٥).

--- کھری سُنا دینا / سُنانا محاورہ.
سچی سچی بات کہہ دینا ، کھری سُنانا. غالب کی دیکھا دیکھی مجھے بھی کھری کھری سنا دینے کی عادت پڑ گئی. (١٩٣٣ ، غالب شکن ، ١٢). وہ کتنی کھری کھری سنا کر مجھ سے درخواست کر رہی ہے کہ میں اس گھر سے چلی جاؤں. (١٩٨٢ ، پرایا گھر ، ٦٩).

--- کھری کہنا محاورہ.
رک : کھری کھری سُنانا. سنجھلی کو بھی ساتھ ہی ایسی کھری کھری کہیں کہ کوئی دوسرا ہوتا تو چپنی بھر پانی میں ڈوب مرتا مگر بے غیرت ہو تو ایسی کہ اس کے بھاویں بھی نہیں. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٨٢). جواہر لال کے منہ پر اس طرح کی کھری کھری کہنا کاٹے دارو والا معاملہ تھا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٤٠٧).

--- کھوٹی (---و مج) صف.
اچھی اور بُری ، سچی اور جھوٹی.

لگایا تم نے بتا لقد دل کو
پرکھ سیکھو کھری کھوٹی رقم کا

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٢٨). [کھری + کھوٹی (کھوٹا (رک) کی تانیث)].

--- کھوٹی سُنانا محاورہ.
کھری کھری سُنانا ، بُرا بھلا کہنا. دفتروں کے ادنیٰ اہلکار شوں اتنے بے مروّت اور بیدرد ہوتے ہیں ، سیدھے منہ بات کرنا دور رہا کھری کھوٹی سنانے میں بھی تامل نہیں کرتے ہیں. (١٩٠٠ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٣٤).

--- مزدوری چوکھا کام کہاوت.
اچھی مزدوری ہو گی تو ہی اچھے دام ملیں گے ، اچھے کام کی اچھی مزدوری مل سکتی ہے. بدھو بولے جناب کھری مزدوری اور چوکھا کہ اب آپ ذرا ہٹ جائیے تو ہزار کوڑے اور گلا لوں. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٥٥). آخر راہ طے ہوئی گھر آیا ، سودا گر نے کہا کھری مزدوری چوکھا کہ لو بھئی اپنی پہلی قسط. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٣٥ : ٩).

کھری (٢) (فت کھ) امث.
رک : کھری (بشتی ؛ جامع اللغات). [کھڑی (رک) کا غلط تلفظ].

کھری (٣) (فت کھ) امث.
رک : کھلی (بشتی ؛ جامع اللغات). [کھلی (رک) کا غلط تلفظ].

کھری (٤) (فت کھ) امث.
(تیراکی) دریا کے پانی کی ایک خطرناک پٹی جس میں سطح آب کے نیچے بہت گہرا گڑھا ہوتا ہے جسے تیر کے عبور کرنا بہت دشوار ہوتا ہے.

برسات میں جو آ کر چڑھتا ہے خوب دریا
ہر جا کھری و چادر بند اور تانہ جکڑا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ٤٣). [کھری (کھاڑی (رک) کی تخفیف)].

کُھری (ضم کھ) امث.
١. بھیڑ بکری اور اس قسم کے دوسرے جانوروں کے سُم یعنی پیر کے تلے کے اوپر کا خول. تیر ہرن کی کھری کو توڑ ، مانس کو پھوڑ دم کی راہ سے نکل گیا. (١٨٠٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٢٠١). ٢. جُوتی کے تلے کا وہ حصہ جو ایڑی کے نیچے رہتا ہے ، جوتی کا وہ حصہ جہاں نعل لگاتے ہیں ، جوتے کی ایڑی.

حیوانیت بغیر گزارا نہیں یہاں
پاپوش میں بشر کے بھی آخر کھری ہی

(١٨٥٤ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٢٦). سلیم شاہی جوتی اس پر جو نہ رگڑ پڑی کتا چر گیا کھری الگ ہو گئی ڈاڑی کی سیون نے جدا دانت نکوسے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٤٨). بلو نے ستاری ٹانٹ کو اجلی کر کے ماتھے پر ایک جوتے کی کھری کے برابر بال چھوڑ دیے. (١٩٤٣ ، جہاں دانش ، ٣٥). [کھر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

کُھرّی (ضم کھ ، شد ر) صف.
١. بغیر بستر کی (چارپائی یا کھاٹ وغیرہ) ، بغیر فرش کی جوکی. ادھر یہ بے کسی و بدنصیب دل کے درد سے کھرّی چارپائی پر نہ تکیہ نہ بچھونا تڑپ تڑپ کر سرد ہو گیا. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٢٤٩). یمن سے شام تک صرف اسلام کی حکومت تھی ، فرمان روائے اسلام کے گھر میں صرف ایک کھرّی چارپائی اور چمڑے کا سوکھا مشکیزہ تھا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٣٢٩). مولانا محمد الیاس صاحب اس تحریک کے بانی تھے ... میں نے ہمیشہ ان کو زمین پر یا بان کی کھرّی چارپائی پر بغیر بستر لیٹے پایا. (١٩٨٧ ، ریگِ رواں ، ٢٠٣). ٢. بے مزہ ، روکھی پھیکی ،

جس میں کوئی لطف نہ ہو، جب ہم امریکہ کی سرکاری اور غیر سرکاری زندگی کے ظاہری اور خارجی پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ زندگی کھری بے لوچ ... ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ (۱۹۳۳ء ، آدمی اور مشین ، ۳۲)۔ [کھرا (رک) کی تانیث]۔

---چارپائی پر سو کر آئے ہو / ہیں کہاوت۔
خواہ مخواہ صبح صبح بدمزاجی کرے یا کوئی آتے ہی جھگڑنے لگے تو کہتے ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال)۔

--- کھاٹ امث۔
(سلاوٹ و کھٹ بُنا) بغیر بچھونے کی کھاٹ ، پلنگ یا چارپائی وغیرہ (اب و ، ۱ : ۳۸۰)۔ [کھری + کھاٹ (رک)]۔

--- کھاٹ پر سے سو کے آنا محاورہ۔
بغیر کسی سبب کے جھلانا یا غصہ کرنا۔ وہ تو آپ ہی جیسے کوئی کھری کھاٹ پر سے سو کے آتی تھیں ، سیکڑوں باتیں تو ان بچاری کو سنا کر رکھ دیں۔ (۱۸۹۹ء ، امراؤ جان ادا ، ۲۴۷)۔

کھرے (فت کھ) صف ، ج۔
۱. اصل ، خالص ، بے میل ، جن کے شجرۂ نسب میں کوئی کھوٹ نہ ہو ، تراکیب میں مستعمل۔ گوبردھن سنگھ کھرے چوہان تھے۔ (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۹۵)۔ ۲. سچے ، راست گو ، صاف صاف کہہ دینے والے ، لگ لپٹی نہ رکھنے والے۔ کیوں بھائی یار لیتے وقت تو ایسے کھرے بنتے تھے کہ فوراً روپیہ ادا کرنے کو ہو گئے تیار ، اب صاف انکار۔ (۱۹۲۱ء ، گورکھ دھندہ ، ۸۰)۔ انور سدید اس معاملے میں بہت کھرے ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۹)۔ [کھرا (رک) کی جمع]۔

--- پن (---فت پ) امذ۔
رک : کھرا پن ، خالص ہونے کی حالت۔

> ہمہ تن جوہر قابل ہوں مجھے زیبا ہے
> زر خالص کی طرح اپنے کھرے پن پہ گھمنڈ

(۱۹۰۰ء ، دیوان حبیب ، ۸۷)۔ زبان کا شوق مطالعہ کسی زبان سے مخصوص آوازوں کا حروف کی صورت میں اظہار ... اور کھرے پن کا احساس۔ (۱۹۸۷ء ، صحیفہ لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۱)۔ [کھرے + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دام امث۔
اصل قیمت ، خالص اور پوری قیمت ، مناسب دام۔ مشتری اس عیب کی نفی کر کے اس کو خرید لے تو ... کھرے دام مل گئے۔ (۱۹۲۷ء ، حکیم الامت ، ۳۱)۔ [کھرے + دام (رک)]۔

---سے کھوٹا ایسے / ایسے کو سراسر / ہمیشہ عرش کا ٹوٹا کہاوت۔
بدنیت کے کام میں کبھی برکت نہیں ہوتی ، جو شخص نیک سے بدی کرے وہ نقصان اٹھاتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

--- کرنا محاورہ۔
روپے بنانا ، حاصل کرنا ، دھوکا دے کر مال و دولت اینٹھنا۔ اس ملعون دین کے دشمن سے ایک ہزار دینار کھرے کر لے۔ (۱۹۳۵ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۰۹)۔

--- کھرے (---ضم کھ) صف۔
بالکل اصلی ، بے میل ، اصل نسل۔ اب تو یہ نواب بھی تھے اور کھرے کھرے خواجہ بھی۔ (۱۹۴۳ء ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۷)۔ [کھرے + کھرے (تابع)]۔

--- کھوٹے (---و مج) صف۔
اچھے اور برے ، نیک و بد ، کارآمد اور ناکارہ۔ یہ کہنا غلط نہیں کہ وہ اپنی حدوں میں رہتے ہوئے کھرے کھوٹے کے امتیاز میں مصروف نظر آتے ہیں۔ (۱۹۹۲ء ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۵۱)۔ [کھرے + کھوٹے (کھوٹا (رک) کی جمع)]۔

--- کھوٹے پر کھنا محاورہ۔
اچھے برے کو جانچنا ، پرکھنا ، ممیز کرنا ، برے بھلے کی تمیز کرنا ، کسوٹی پر کسنا۔

> مجھے اور غیروں کو یکساں نہ سمجھو
> کھرے کھوٹے پرکھو تو دینار الفت

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۱۵۹)۔

---ہونا محاورہ۔
۱. خوش معاملہ ہونا ، وعدے کا پکا ہونا ، صاحب کردار ہونا۔

> تم کون سے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے
> کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۰)۔ ۲. دانوں اور مسالے وغیرہ کا آگ پر رکھے رکھے جلنے کے قریب ہونا۔

> بھڑکی جو آگ دل کی ہوئے اشک چشم خشک
> دانے وہ جل گئے جو زیادہ کھرے ہوئے

(۱۸۷۸ء ، سخن بے مثال ، ۱۰۶)۔

کھریا (۱) (فت کھ ، سک ر) امث۔
ایک قسم کی سفید مٹی جس میں چونے کے اجزا غالب ہوتے ہیں عمدہ قسم کے برتن بنانے کے لیے مٹی میں ملائی جاتی ہے۔ بچھڑے بہرے کو چھوڑ لگے کھریا گیرو سے تن چیت چیت بن کے پھل پھولوں کے گہنے بناتے بناتے پہن پہن ... ناچنے گانے لگے۔ (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۲۷)۔ لڑکے تختی پر بجائے روشنائی کے کھریا ... دوات میں ڈال کر قلم سے لکھیں۔ (۱۸۸۶ء ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۱)۔ چاک (Chalk) ایک عام لفظ ہے جس سے ہندوستان کا ہر تعلیم پانے والا بچہ اچھی طرح واقف ہے ، اگرچہ اس لفظ کے لیے اُردو میں کھریا ، مٹی ، رام کھڑی وغیرہ رائج ہیں۔ (۱۹۵۵ء ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۵)۔ [س : खटिका]۔

---بتی (---فت ب ، شد ت) امث۔
کھریا مٹی کی بنائی جانے والی وہ پنسل نما بتی جس سے تختۂ سیاہ پر لکھا جاتا ہے ، چاک۔ فرض کیجیے آپ کے پاس سیاہ تختہ پر لکھنے کی کھریا بتی ہے۔ (۱۹۳۷ء ، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [کھریا + بتی (رک)]۔

---دار صف.
جس میں کھریا مٹی ملی ہو. ایک پودا جو ایک خطہ میں کھریادار یا سلیکانی (Siliceous) مٹی میں محدود ہوتا ہے .... دوسرے خطہ میں بلاامتیاز مختلف مٹیوں پر اُگتا نظر آئے (١٩٣٢ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٦٨٦). [کھریا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---مٹی (--- کس م ، شد ٹ) امث.
رک : کھریا. وہ زمین بد ہے کہ جس میں صرف کھریا مٹی ہے (١٨٣٥ ، دولت ہند ، ١٠)؛ بعض نہایت سخت و ثقیل ہیں جیسے لوہا ، سونا ، سنگ خارا ، بعض ایسی بھربھری اور بودی ہیں جیسے کھریا مٹی. (١٨٩٣ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ٧٠). گل ملتانی اور کھریا مٹی حل کر کے غرارے کرائیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ١٨٣). لوہے کی چادر کھریا مٹی لگا کر ڈرائنگ کے مطابق نصف قطر کا پرکار باندھ کر نشان لگانا چاہیے (١٩٧٦ ، فن آہن گری ، ٣٥)۔
[کھریا + مٹی (رک)].

---میں کوئلا/ کوئیلا کہاوت.
ناموزوں بات ، بدوضع چیز ، اچھوں میں بُرا ، حسینوں کے مجمعے میں بدصورت (مخزن المحاورات ؛ جامع الامثال).

کَھڑیا (٢) (فت کھ ، سک ڑ) امث.
١. (ماہی گیری) چھوٹی مچھلیاں رکھنے کی مچھیرے کی جالی‌دار بنی ہوئی مضبوط تھیلی (ا ب و ، ٣ : ٦٠). ٢. (باغ بانی) گھاس کا گٹھا باندھنے کی رسّی کی بنی ہوئی جالی (ا ب و ، ٦ : ١٣٢). [مقامی].

کَھڑیا (٣) (فت کھ ، سک ڑ) امث.
(رنگائی) نیل کے جوہجہ کو گھوٹنے کی ڈنی یا ڈونی ، ڈاہی ، سہوسنا (ا ب و ، ٢ : ٣٦). [مقامی].

کُھڑیا (١) (فت کھ ، سک ڑ) امذ.
١. کپڑے میں چُنٹیں ڈالنے کا ڈبیا کے ڈھکنے کی وضع کا اوزار جو عام طور پر چوبی ہوتا ہے ، چنوٹی. بیگم نے لپا کی چھپا کی تکئے پر جانماز لپیٹ کھریا سے کرتے کی آستینیں چُن دیں. (١٩٦٤ ، اجڑا دیار ، ٢٠). ٢. املی کا بیج جس سے چنٹ ڈالتے ہیں ؛ چھوٹا ظرف جس میں دہی رکھتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : कुट + हुका].

--- کرنا ف م ، محاورہ.
کھریا سے کپڑے میں چُنٹیں ڈالنا. ایک انگرکھا ادبرسہ کا آستینوں میں کُھریا کیے گئے میں. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٤٧). عمرو گوشۂ باغ میں گیا اور ایک مرچے کی صورت بنا شملہ تا بکری سر پر باندھی ، چکن کھریا کی ہوئی پہنی. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٣٣).

کُھڑیا (٢) (ضم کھ ، سک ڑ) امث.
کُھٹنے کی چپنی ، کُھٹنے کو ڈھانپنے والی ہڈی ، چپنی کی ہڈی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कपर + हुका].

کَھڑیالا (فت کھ ، سک ڑ) صف مذ.
کھریادار ، کھریا مٹی کی طرح ، کھریا مٹی سے مشابہ. مچھلیوں کی پڈیاں اور خول جو سمندر کی تہہ میں جمع ہوتے رہتے ہیں سخت ہو کر چونے کا پتھر یا طباشیر یعنی کھریالا پتھر بن جاتے ہیں. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ١ : ٥٠). [کھریا + لا ، لاحقۂ صفت].

کَھڑیالی (فت کھ ، سک ڑ) صف مث.
کھریا مٹی کی طرح کی. اگر بالائی تہہ کی مٹی کھریالی ہو تو فراش زمین کھریا کے ٹکڑوں سے مرکب ہوگا. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ١ : ٣٣). ٢. (چونا و سیمنٹ سازی) چُونا ، پر سرد یا سفیدی بجھانے کا جوہجہ یا پودک (ا ب و ، ١ : ٨٣).
[کھریالا (رک) کی تانیث].

کَھڑیان (فت کھ ، سک ڑ) امذ.
کھلیان ، وہ جگہ جہاں غلّہ کا ڈھیر لگاتے ہیں. جب گلّہ کٹے کھریان پر بھی آوا کرو. (١٨٩١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٥٣١).
[کھلیان (رک) کا محرّف].

کَھڑیانا (فت کھ ، سک ڑ) ف م.
(رنگائی) کپڑے کو نیل کے مٹکے میں غوطے دینا تا کہ نیل کی رنگت اس میں اچھی طرح جذب ہو جائے (ا ب و ، ٢ : ٣٦).
[رک : کھریا (٣) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَھڑیانی (فت کھ ، سک ڑ) امذ.
(ارضیات) حیاتیہ دور کے آخری عہد سے متعلق جو ستّر سے ایک سو گیارہ ملین سالوں تک جاری رہا اور جس میں دیو پیکر رینگنے والے یا خزندہ جانور معدوم ہوئے اور ممیل جانوروں کی پیدائش کا آغاز ہوا ، اس عہد کی ارضیاتی پرتوں کے متعلق جن میں بہت زیادہ چونا ہوتا تھا. ساحل کے بعض مقامات پر کھریانی اور ٹلاقی طبقات کا ایک حاشیہ نظر آتا ہے. (١٩٣١ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ٢). اسی عہد میں سہ‌طبقی ، جوراسی اور کھریانی دور بھی شامل ہے. (١٩٦٤ ، زمین اور زراعت ، ٣٩).
[کھریا (١) + نی ، لاحقۂ نسبت].

کَھڑیچ (فت کھ ، ی مع) امث.
اُوپری اجزا ، کُھلا ، کھلے ہوئے سکّے ، ریزگاری ، خوردہ. جب ہوٹل بھر گئی تو اس نے کہا کہ ایک اشرفی کی کھریچ واپس دے. (١٩٣٥ ، حکایت لطیفہ ، ١ : ٨٣). [ع : خرج (رک) کا محرّف].

کُھڑیر (ضم کھ ، ی مع) امذ.
کماد کی فصل کاشت کرنے کا ایک طریقہ جس میں تیار شدہ خشک زمین میں کماد بو کر بعد میں پانی دینے سے اکھُوا بڑھ جاتا ہے ، خشک بجائی. تیار شدہ خشک زمین میں کماد بو کر بعد میں پانی دینے سے اکھُوا بڑھ جائے گا ، اس طریقۂ کاشت کو کھریر کہتے ہیں. (١٩٧٠ ، وادیِ مہران میں زراعت ، ٢١٩).
[کھریرنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھربرا / کَھربرہ (فت کھ ، ی مج / فت ر) امذ.
گھوڑے کے بدن کی مٹی صاف کرنے کا ایک آہنی آلہ ، جو جلد کے بالوں کا میل مٹی صاف کرنے کو جھانویں کی طرح تمام بدن پر رگڑ کر پھیرا جاتا ہے ، کھرکھرا.

کبھی ہیں پاس ترے بیٹھی ہوئی سمدھیاں
داڑھی ہی ہے تری شانہ کھربرا ہے میاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۰۶). جو کوئی اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے وہ دونوں وقت ان کے نہلانے میں کھربرا کرنے سے غافل نہیں رہتا ہے کہ بدن اسکا میلا نہ ہووے. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۷). لگام دیتی ، زین باندھتا ... کھربرا بھی کرتی ، ان چیزوں میں سائیس کی محتاج نہ تھی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۲۳). سائیس کھربرا کرتا ہے بدن ملتا ہے ، چا کر پانی پھرتا ہے دانہ دلتا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۸). گدھے کو جو شاہی اصطبل میں رکھا تو وہاں کے ٹھاٹ باٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھر گئیں ، صاف ستھرے تھان زرق برق جھولیں تازہ گھاس ، بہترین دانہ ، کھربرا سائیس الگ ، کام کوئی نہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۸). [کھر (حکایت الصوت) برا / برہ ، لاحقہ صفت].

کُھربڑنا (ضم کھ ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
کھدیڑنا ، تعاقب کرنا ، پیچھا کرنا. بڑے باپ کا وہی بیٹا ہے جو کھربڑ کر دشمن کو مارے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰۷). چالاک سوار ہاتھوں میں نیزے لیے دونوں کھربڑ کھربڑ کر کے دونوں طرف سے ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کر دیتے تھے. (۱۹۰۰ ، شبابِ لکھنؤ ، ۱۰). [کھدیڑنا (رک) کا محرف].

کُھربل (ضم کھ ، ی مج) امذ.
(کاشت کاری) **باہ کھیتی کے لیے نئی زمین توڑنے کا عمل ... کھیتی کے لیے پڑتی زمین میں پہلی مرتبہ ہل چلانا** (اب و ، ۶ : ۹۶ ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [رک : کھربر (ر مبدل ل)].

کُھربلی (ضم کھ ، ی مج) امث.
(کاشت کاری) **وہ قطعۂ اراضی جس پر صرف ایک مرتبہ معمولی طریقہ سے ہل چلایا گیا ہو ، ایک سری جوت ، پہلی توڑ ، اک بہا ، ایک جوتی** (اب و ، ۶ : ۸). [کھربل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُھربنج (ضم کھ ، ی مج ، غنہ) امث.
کھروچ ، کھرونٹ. درخت کی کسی شاخ کی کھربنج اس زور سے لگی کہ تمام ران لہولہان ہو گئی. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۰۳). [کھروچ (رک) کا اتفی تلفظ].

کَھربنجا (فت کھ ، ی مج ، مغ) امذ.
(جوہری ، نہک) **نالا** (اب و ، ۸ : ۱۹۹). [کھربنج (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھربَہ (فت کھ ، سک ر ، فت ی) امث.
رک : کھربا. ایک مہنت بیٹھا ہے ماتھے پر کھربہ کا قشقہ کھنچا ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۰۹۳). [کھربا (رک) کا ایک املا].

کَھڑ (فت کھ) امث.
۱. **آبگینے کا ریزہ ؛ کانچ کے سہین ذرے جن سے سونے چاندی پر جلا کرتے ہیں.** برما میں یاقوت کی تھیلیاں نیلام میں بکتی ہیں ... کبھی کبھی اس میں کوئی بڑی کھڑ نکل آتی ہے. (۱۹۰۹ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۰۶). ۲. **گھاس ، ایک قسم کی گھاس** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. **کہر ، دھند.** آب روئے زمین پر سمندر و جھیل ... اور بالائے زمین کے بصورت بخار و ابر و مینہ و اولہ و برف و کھڑ و اوس وغیرہ کے رہتا ہے. (۱۸۷۰ ، علم طبیعیات ، ۲ : ۱). [کہر (رک) کا بگاڑ].

کُھڑ (ضم کھ) امث.
(کاشت کاری) **ہل کا پھالا ، پھار ، چوبن (کھوپا ، کڑاڑی ، پرہاری ، کھڑ ، کھود)** (اب و ، ۹ : ۱۰۰). [مقامی].

کَھڑا (فت کھ) صف مذ (مث : کھڑی).
۱. (۱) **استادہ ، پیروں پر قائم ، نمایاں.**

کھڑا کانٹا دھاک تے بہار مل
کہ او بچا کہاں تے ہوسونسار مل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۹). عاقلی بڑی ، دیوانگی کھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۰).

ایک مستنڈا مداری ہے کھڑا
اسکے کاندھے پر ہے اک سونٹا بڑا

(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین ، ۹).

میں جب کھڑا تھا تعلق میں اختصار جو تھا
اسی نے بات بنائی وہ ہوشیار جو تھا

(۱۹۸۱ ، بانی (راجیندر منچندا) (ادبی تنقید اور اسلوبیات) ، ۲۵۳). (۲) **مقابل ، سامنے ، ٹھہرا ہوا ، روبرو ، حاضر.**

برہ کی لہر جس کے دل میں پڑے
سمندر کھڑا جس کو شیوہ کرے

(۱۶۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۱). جادوگر پھوڑوں کے سبب سے موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۳۱).

یہ لطف و عنایت ہے تری کون ہے گھر پر
جبریل و سرافیل کھڑے رہتے ہیں در پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۱). (۳) **قائم (نماز کے لیے مخصوص).** میں اللہ ہوں ... سو میری بندگی کر اور نماز کھڑی رکھ میری یاد کو. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۱). اور کھڑی کریں نماز. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۵۵). (۴) **برقرار ، قائم.** تم کو لازم ہے کہ تم اپنے موروثی نام پر کھڑے رہو. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۳). (۵) **موجود ، باقی.** یہ مکان مدت سے مسماری کے پروگرام میں آ چکا تھا مگر ابھی تک کھڑا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۱۵). ۲. (۱) **بلاتوقف ، بوجھ کھوکھ کے بغیر ، بے روک ٹوک ، بے حساب کتاب.** اس پر موت میں آسانی کر دی جاتی ہے تا کہ عوض اپنی نیکی کا پا کر کھڑا دوزخ میں چلا جائے. (۱۸۹۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۹۸). اگر کوئی دینی کام اس اہتمام سے کرتا تو اب تک کئی دفعہ کھڑا اور بڑا جنت میں چلا گیا ہوتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۰۳). (۲) **اوپر کو اٹھا ہوا ، تنا ہوا.**

قد اوس کا جوں سرو سہی ، موچھیں اوس کی کھڑی. (١٨٣٧ ، عجائبات فرنگ ، ٣٣). ٣. حائل ، رکاوٹ ڈالنے والا ، درمیان میں موجود ، مزاحم ، روکنے والا ، بیچ میں آنے والا.

کھڑا تھا سو پردہ اڑیا دار کا
تیر بیس محرم ہوا یار کا

(١٦٦٥ ، قطب الدین فیروز (اردو ادب ، ٣ : ١٠٠). ٤. جھایا ہوا ، پھیلا ہوا ، چھتا ہوا.

کھڑا رحمت کا سر پر سائبان ہے
نوادر نور سے گوہر فشاں ہے

(١٨٥٧ ، مصابیح المجالس ، ٤٠). ٥. بغیر جھول کے تنا ہوا ، ایستادہ ، کسا ہوا.

لے دیکھ لے کب سے ہے لوڑا سرا کھڑا
در پر ہو جیسے مست قلندر کوئی اڑا

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ١٠٣). ٦. بغیر کٹا ہوا ، اُگا ہوا کھیت (فرہنگ آصفیہ). ٧. کچا ، ادھ کچا ، نیم پُختہ ، سخت ، کڑا ، جیسے : چاول کھڑے رہ گئے (فرہنگ آصفیہ). ٨. لنگر ڈالے ہوئے ، پانی میں ٹھہرا ہوا جہاز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ٩. کچی سلائی کیا ہوا ، ٹانکا ہوا. درزی نے قطع کیا سیا اور کھڑا کرنے کے بعد اس نے پہنا کر بھی دیکھ لیا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ١٣). شہزادے نے رات ہی رات مسعود کی اچکن کھڑی بھی کر لی اور تیار بھی. (١٨٩٥ ، حیات صالحہ ، ١١٦). ١٠. چلتا حساب (فرہنگ آصفیہ). ١١. بے تکان ، بے بوجھے (فرہنگ آصفیہ). ١٢. کوئی مقصد یا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے دوسروں کے مقابل میدان عمل میں آنے والا ، ٹکٹ کا امیدوار. ووٹ پکڑنے کے لیے دو چار آسامیاں تو کھڑی کرنی ہی پڑتی ہیں. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٠٦). ف : کرنا ، ہونا. [کھڑنا (قدیم) کا ماضی (بطور صفت)].

---بنیا بڑے برابر ، بڑا بنیا مرے برابر کہاوت.
کاہل انسان کی نسبت کہتے ہیں کہ بیکار کھڑا ہوا آدمی لیٹے ہوئے آدمی کی طرح ہوتا ہے اور بیکار لیٹے ہوئے آدمی کا شمار مُردوں میں کرنا چاہیے. ہماری بات جیت مقصود کھوڑے کے اس محاورے « کھڑا بنیا بڑے برابر ، بڑا بنیا مرے برابر» کے بعد تقریباً ختم ہو گی. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ١٢٥).

---بہشت میں جانا محاورہ.
سیدھا جنت میں جانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پانی امذ.
ایک جگہ ٹھہرا ہوا پانی ، بند پانی ، رُکا ہوا پانی ، تھما ہوا پانی. اگر ذرا بھی مجھ کو معلوم ہو تو میں اس کو کھڑا پانی نہ پینے دوں. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٢٤٨). جس طرح کھڑے پانی پر کائی چھا جاتی ہے. (١٩٣١ ، مقدمات عبدالحق ، ١ : ٣٩١). اس میں اس چاول کی نسبت غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور حیاتین (ب) بھی زیادہ ہوتا ہے جو کھیتوں میں پانی روک کر یا کھڑے پانی میں پیدا کیا جاتا ہے. (١٩٤٩ ، ہماری غذا ، ١٠٣). [کھڑا + پانی (رک)].

---پانی نہ پینا محاورہ.
(نفرت یا خفگی کے موقع پر مستعمل) فوراً چلا جانا ، ذرا دیر بھی نہ ٹھہرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---پیر جانا محاورہ.
کھڑے کھڑے تیرنا ، فوراً پار لگنا

روشن ہو جوشِ گریۂ عاشق شبِ فراق
دریائے اشک میں جو کھڑے پیر جائے شمع

(١٨٢٩ ، شعور (نوراللغات ، ٣ : ٨٤٩)).

---پچھاڑیں کھانا محاورہ.
١. (بچے کا) غصے یا ضد کے سبب اپنے آپ کو ہلکان کرنا ، کھڑے ہو کر گر پڑنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ٢. اچانک کوئی صدمہ پہنچنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پڑا م ف ؛ صف.
(مجازاً) ہر حالت میں ، بہر صورت ، بہر طور. اگر کوئی دینی کم اسی اہتمام سے کرتا تو اب تک کئی دفعہ کھڑا اور پڑا جنت میں چلا گیا ہوتا. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ٢٤٣).

---پڑا پیٹنا محاورہ.
(اضطراب کی حالت میں) کھڑے اور پڑے دونوں طرح اپنے جسم پر دوہتڑ مارنا ، ماتم کرنا (بلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

---تختہ پڑا شہتیر کہاوت.
کھڑا تختہ ، پڑا شہتیر ، دونوں قوت میں برابر ہوتے ہیں ، سیدھا الٹی حالت میں تختہ اور لیٹی ہوئی حالت میں شہتیر ؛ غیر مستعد اور آرام طلب آدمی (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---ترسنا محاورہ.
بہت خواہش کرنا ، للچانا ؛ کسی امر کے حاصل ہونے کے واسطے منتظر رہنا کہ کب حاصل ہوتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---چنوا دینا محاورہ.
جان سے مار دینا ، دیوار میں چنوا دینا. افشائے راز کروں تو کھڑا چنوا دیجیے. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ١٣٩).

---چوبینہ (---و مع ، ی مع ، فت ن) امذ.
درخت کی لکڑی جو ابھی درخت ہی میں ہو. لکڑی جب تک درخت میں ہی رہے اس کو کھڑا چوبینہ کہتے ہیں. (١٩٣٣ ، انسانی تعمیر (ترجمہ) ، ٩٦). [کھڑا + چوب (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

---چہرہ (--- کس مع ج ، سک ہ ، فت ر) امذ.
لمبوترہ چہرہ ، اُبھرے ہوئے خد و خال کا نقشہ.

خمار آلودہ آنکھوں میں چمک ہے چشمِ شاہیں کی
کھڑا چہرہ ، کھنچا نقشہ ، کُھبا آنکھوں میں جاتا ہے

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ٩٥). [کھڑا + چہرہ (رک)].

---چھوڑنا نہ بیٹھا محاورہ.
کسی طرح بھی نہ چھوڑنا ، نہ کھڑے کو چھوڑنا نہ بیٹھے ہوئے کو.

ہر حال میں تباہ کرنا ، ہر صورت میں ہلاک کرنا. عجیب للکارا کہ ... وہ تم میں سے ایک کو بھی نہ کھڑا چھوڑے گا نہ بیٹھا. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۶۰).

ـــــ داؤں / داؤں (ـــــ غنہ / و مج) امذ.
(جُواری) وہ داؤں جو چلتے چلتے لگایا جائے ، آخری داؤں ، فیصلہ کُن داؤں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).
[کھڑا + داؤں / داؤ (رک)].

ـــــ دَباؤ (ـــــ فت د ، و مج) امذ.
معمولی دباؤ (جامع اللغات). [کھڑا + دباؤ (رک)].

ـــــ دَونا (ـــــ و لین) امذ.
نیاز دونا ، بازار سے منگوائی ہوئی شیرینی ؛ مراد : ہاتھ کے ہاتھ ، فوراً کے فوراً نیاز دلوانا. کسی نے مشکل کشا کا کھڑا دونا مانا تھا کسی نے بی بی کی پڑیا مانی تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۸). بیگم صاحبہ ... صندوقچہ کھول کر ... بولیں ، لو یہ ڈھائی روپے کی پنچ میل مٹھائی منگا کر کھڑا دونا دو. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۸). [کھڑا + دونا (رک)].

ـــــ دونا دُوں گی فقرہ.
(عو) یعنی منت مانتی ہوں کہ مراد پوری ہونے پر فوراً نیاز دلواؤں گی. کھڑا دونا دونگی ، یعنی نیاز مشکل کشا دست بدست خواہم داد. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۰۲).

شرطی اوڑاؤں پڑیاں اور دوں کھڑا میں دونا
کر اب کے مجھ سے مل جا اے پیر میری باجی
(۱۸۳۵ ، رنگین ، د (انتخاب رنگین و انشا) ، ۵۵).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
حساب چلتا رکھنا ، باقی رکھنا ، بے باق نہ کرنا ، واجب الادا ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس).

ـــــ رَہنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. راہ دیکھتے رہنا ، منتظر رہنا ، راہ تکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۲. فاقہ اور بھوک پیاس کے باوجود برقرار رہنا ، بھوک پیاس برداشت کرنا، مراد استقامت ، پامردی اور برداشت سے کام لینا. اول بھوک پیاس پر کھڑے رہنا ، پچھیں مرداں میں بزرگ کی بات کہنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳). ۳. ٹھہرنا، قیام کرنا. اتنا درخت ہے کہ جس کے تلے کئی ہزار سوار کھڑے رہیں ، اس جگہ وہ دیوی رہتی ہے. (۱۸۰۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۳). ۴. رُکنا ، ٹھہرا رہنا (پانی وغیرہ کے لیے ، بہنا کے مقابل). شہر پر چند بام کے ارتفاع تک پانی کھڑا رہا اور چند پہاڑ جو ندیوں کے کنارے پر تھے باہم ملکر ایک ہوگئے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۳۶). ۵. مقابل ٹھہرنا ، جمنا ، ڈٹا رہنا ، جم کر مقابلہ کرنا. اب وہ زمیندار تو ہوا دستبردار ان میں کھڑا رہنے کا بوتا نہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳۷). آپ نے ہمارے خلاف جو جنگ کی ہے ہم اس سے ایسے تنگ آ گئے ہیں کہ آئندہ آپ کے مقابلہ میں کھڑے نہیں رہ سکتے. (۱۹۰۲ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۲۸).

ـــــ زَبَر (ـــــ فت ز ، ب) امذ.
(املا و قواعد) فتحہ ، وہ چھوٹا الف جو عربی رسم الخط میں بعض حروف کے اوپر زبر کی جگہ لکھا جاتا ہے ، جیسے رحمٰن ، یحییٰ وغیرہ میں، الف کا نشان بنا دیا جاتا ہے جسے عوام کھڑا زبر بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۶۳). [کھڑا + زبر (رک)].

ـــــ زیر (ـــــ ی مج) امذ.
(املا و قواعد) کھینچ کر پڑھا جانے والا کسرہ یا زیر ، وہ زیر جو کھڑی لکیر کی طرح کسی حرف کے نیچے بناتے ہیں اور یائے معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے کسرہ بشکل الف جو حروف کے نیچے لگایا جاتا ہے اور یائے معروف کی آواز دیتا ہے جیسے : بذاتہٖ ، بعینہٖ میں ، الف تحتی. ن نُو ، نون کے نیچے کھڑا زیر ، نام عطارد. (۱۸۹۵ ، مقالات سرسید ، ۶ : ۳۹). عمودی شکل کا زیر جو حرف کے نیچے لکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس حرف کی آواز یائے معروف سے ملتی ہوئی پڑھی جاتی ہے ، نمونہ بعینہٖ ، بجنسہٖ. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۲۰۸). [کھڑا + زیر (رک)].

ـــــ سُر (ـــــ ضم س) امذ.
(موسیقی) اونچی تان ، اونچا سُر (مدھم یا کومل کی ضد). اگر درد نا ک نغمہ ایک کھڑے سر گانے والی آواز میں پیش کیا جائے تو کانوں کو اچھا نہیں لگتا. (۱۹۶۶ ، نصرت ، لاہور ، فروری ، ۵۷).
[کھڑا + سر (رک)].

ـــــ قَد (ـــــ فت ق) امذ.
لمبا قد ، سرو قد جو خوبصورتی کی علامت خیال کیا جاتا ہے ، کشیدہ قامت ، دراز قد.

کھڑے قد کی بلالیونکی نظر بھر دیکھونگی جس دیس
ترے تیناں ترے سیاں ترا گفتار یاد آتا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱).

چلیا نین بادل کوں برساوتا
کھڑا قد اوانجواں سے نہاوتا
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۱۲). [کھڑا + قد (رک)].

ـــــ قورَمہ (ـــــ و مج ، سک ر ، فت م) امذ.
کترا ہوا یا ثابت مصالحہ ڈال کر پکایا ہوا قورمہ ، کھڑے مصالے کا قورمہ. روزی آپا نے کھڑا قورمہ مرغی کے گوشت کا نہایت لذیذ پکایا. (۱۹۳۷ ، ساقی ، دہلی ، جنوری ، ۷۰). [کھڑا + قورمہ (رک)].

ـــــ کاٹ امذ.
(تیغ زنی) ایک داؤں یا وار جو ہاتھ اونچا اُٹھا کر ، تلوار کی دھار کو سیدھا نیچے کی طرف رکھتے ہوئے کیا جائے. بائیں پاؤں کا پنجہ سیدھا کر کے کھڑا کاٹ مارئیے پھر بایاں پاؤں ہاتھ سمیت آگے بڑھا کے ... سیدھا کاٹ مارئیے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۳۶). کھڑا کاٹ : سر کی ضرب جس طرح لگاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۱۰). [کھڑا + کاٹ (رک)].

ـــــ کاٹنا ف م ؛ محاورہ.
عموداً تراشنا ، عموماً اوپر سے نیچے کی جانب سیدھا کاٹنا.

اگر ہم خوردنی اناجوں میں سے کسی ایک کو بیج ہی سے کھڑا کاٹیں اور کسی آتشی شیشے کے نیچے رکھ کر دیکھیں تو اس کو چند حصوں پر مشتمل پائیں گے۔ (١٩٠١ ، ہماری غذا ، ٩٢).

--- کَر کے دِکھانا ف م ؛ محاورہ.
(بازاری) کوئی چیز مانگنے کے جواب میں انگوٹھا کھڑا کر کے دکھانا ؛ **صاف انکار کرنا ؛ قرضہ مانگنے پر صاف مکر جانا** (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

--- کَرنا ف م ؛ محاورہ.
١. بستر سے **اُٹھانا، اچھا کرنا تندرست کرنا بیماری وغیرہ سے.** قسم فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجکو اس بیماری سے کھڑا کرے گا تو میں تجکو سو کوڑے ماروں گا. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٢٦). ٢. **بلند کرنا** اس نشان کوں سر مبارک پر کھڑا کر فرمائے ، اے بھائی اب عَلَم داری ہماری قیامت پر پڑی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٦٦). ٣. **گاڑنا ، نصب کرنا، جیسے: خیمہ کھڑا کرنا.** ترازو عملوں کے تولنے کو کھڑی کی جاوے گی. (١٨٣٣ ، سعادت دارین ، ٢٦). وہاں کلیں آہنی توپ اور بندوق اور تلوار اور کاغذ اور کپڑے وغیرہ کی کھڑی کی ہیں. (١٨٣٧ ، عجائبات فرنگ ، ١٦٧). ٤. **عمارت وغیرہ بنانا ، عمارت تعمیر کرنا ، تعمیر کے لیے سیدھا گاڑنا ، جمانا.** بہت سے لکڑ ہاتھ آ جاتے تو کتھرے کھڑے کرتے. (١٨٨٧ ، سخندان فارس ، ٢ : ١٢٨). بنی جرہم نے ان ہی بنیادوں پر جو ابراہیم علیہ السلام نے بنائی تھیں کعبہ کھڑا کیا. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٧٨). تیسرے دن اس نے ایک پھونس کا جھونپڑا کھڑا کیا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، خواب و خیال ، ١٩٣).
٥. **کارخانہ وغیرہ قائم یا جاری کرنا** (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).
٦ (أ) **تان لینا ، سخت کرلینا.** دشمن کے سامنے ایکدم ساہی کی طرح گیند کے مانند گول ہو کر خاروں کو کھڑا کر لیتا ہے. (١٩٣٢ ، عالم حیوانی ، ٤٠). (أأ) (فحش) **ذکر کو استادہ کرنا** (نوراللغات). ٧. **مقرر کرنا ، مامور کرنا.** اگر تم لوگ ڈرو کہ دونوں ضد رکھتے ہیں آپس میں تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک منصف عورت والوں میں سے. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ٧٥). کتاب اللہ میں حکم ہے کہ باہمی اختلاف کے وقت ہر فریق اپنا ایک پنچ کھڑا کر دے. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ١٣٨). تم اپنی طرف سے کسی ایسے شخص کو کھڑا کر دو جو اپنی وکالت سے تمہارا نکاح کر دے. (١٩١٨ ، امت کی مائیں ، ١١). ٨. **گھڑ لینا ، وضع کر لینا ، بنانا.** ساتھ ہی یہ بھی عرض داشت کی کہ ان لوگوں نے اپنا ایک نیا مذہب کھڑا کر لیا ہے اور خانۂ کعبہ کے معبودوں کے خلاف یہ عوام کو برانگیختہ کرتے رہتے ہیں. (١٩٢٨ ، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ٣٣). ٩. **قائم کرنا ، اُٹھانا (مقدمہ یا جھگڑا وغیرہ) ؛ پیچھے لگا دینا.** کہیں مقدمے کھڑے کر دیئے ، کہیں بیگار میں پھنسا دیا ، کہیں آپس میں لڑا دیا. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٣٢٩). ١٠. **کچی سلائی کرنا ، سیدھی سلائی سے کپڑے کو تیار کرنا ، پختہ سلائی سے پہلے ٹانکے لگانا.** شاہدہ نے رات مسعود کی اچکن کھڑی بھی کرلی اور تیار بھی. (١٨٩٥ ، حیات صالحہ ، ١٠٦).

١١. **قائم کرنا ، ادا کرنا ، بجا لانا (نماز کے لیے مستعمل).** اور یہ کہ چھپاو سچ کو جان کر ، کھڑی کرو نماز اور دیا کرو زکواۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ٣٦). عبادت کریں اللہ کی نری کر کے اس کے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑی کریں نماز. (١٨٩٧ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ٥٥). ١٢. **اُگانا ، پیدا کرنا.** ہس کیا عجب اپنی قدرتا سوں یک تنا کھڑا کرے. (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ٦٢). ١٣. **مقابل لانا.** تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد جب کہا اپنے نبی کو کھڑا کردے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کریں اللہ کی راہ میں. (١٧٩٠ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ٣٦). ١٤. **خیال میں بنانا ، وضع کرنا ، گھڑنا (بُت وغیرہ کے لیے).** اسے مقصود وطن کی خدمت ہے ، وطن کی پرستش نہیں وطنیت کا جو بت فرنگیوں کا گڑھا اور کھڑا کیا ہوا ہے ، اس شرک کا اس نے تار تار الگ کر کے رکھ دیا ہے. (١٩٣٣ ، مضامین عبدالماجد دریا بادی ، ٥٢). آپ چاہیں تو اس کا ایک تماثیلچہ حافظے میں کھڑا کر لیں. (١٩٦٣ ، تجزیہ نفس (ترجمہ) ، ٢٧٨). ١٥. **پیدا کرنا ، لانا.** ہلاک کیا ان کو ان کے گناہوں پر اور کھڑی کی ان کے پیچھے اور سنگت. (١٧٩٠ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ١١٧). ١٦. **ٹھہرانا ، روکنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ١٧. **کمانا ، حاصل کرنا** (فرہنگ آصفیہ). ١٨. **بنانا ، قائم کر لینا (عمارت وغیرہ کے لیے مستعمل).** معضور ان کے کپڑے نہ اتاروں تو کپڑے کے نئے مل کہاں سے کھڑے کروں؟ قوم کی خدمت کیسے کروں؟. (١٩٧١ ، اردو کی آخری کتاب ، ٣٨).

--- کھانا امذ.
تقریبات میں کھانے کا مغربی طرز کا انتظام جس میں لوگ کھڑے کھڑے کھانا کھائیں ، بوفے. کھانے کا وقت ہو گیا ، لمبی میز پر کھانا چنا گیا ، کھڑا کھانا بھی ہوتا ہے اور بیٹھا کھانا بھی. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ٢٣١). یہ شائستگی اس کھڑے کھانے (بوفے) میں دیکھنے میں نہیں آئی جہاں لوگ میزوں پر ایک دوسرے کے منہ سے لقمے نوچتے رہتے ہیں. (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٢٠٣). [کھڑا + کھانا (رک)].

--- کَھڑا نَقْشَہ (---فت کھ ، ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
رک : **کھڑا نقشہ.** متوفی شولنگ چالیس پینتالیس سال کا ہو گا ، گول گول مضبوط شانے کھڑا کھڑا نقشہ اور... چہرے پر کہیں کہیں چھائیاں پڑی ہوئی. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا ترجمہ ، ١ : ١٣٨). اس زمانے تک بہت صحت مند تھی ، کھلا گندمی رنگ ، درمیانہ قد ، کھڑا کھڑا ناک نقشہ ، کم گفتار... روایتی شوہر پرست. (١٩٧٩ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٣). [کھڑا + کھڑا + نقشہ (رک)].

--- کَھڑی (---فت کھ) امث.
کرارا پن ، کڑک.

کنک کرلی سب لہو متی تھما کے بتوں
سو کھڑا و کھڑی نکل جائے توں

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٩٦). [کھڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + کھڑ + ی ، لاحقہ کیفیت و تانیث].

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

ـــ کھیت (ـــ ی مج) امذ.

(کاشت کاری) وہ کھیت جو ابھی کٹا نہ ہو ، لمبا میدان. اگر آگ بھڑکے اور کانٹوں میں جا لگے ایسا کہ اناج کے ڈھیر یا اناج کا کھڑا کھیت یا میدان کا نقصان ہو جائے (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٢٩٦). [کھڑا + کھیت (رک)].

ـــ کھیل (ـــ ی مج) امذ.

ترت کا معاملہ ، ہاتھوں ہاتھ کا کام (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). اف : کرنا ، ہونا. [کھڑا + کھیل (رک)].

ـــ کھیل فرّخ آبادی کہاوت.

زنا کاری ، بغیر نکاح یا عہد و پیمان کسی عورت سے تعلقات قائم کرنا، ناجائز تعلقات . تھوڑی دیر کا جنسی تعلق، بغیر کسی جھمیلے کے وقتی عیاشی. جب صاحب سو کے اٹھے مجھے بلوا کے کہا کہ میں نے عہد کر لیا تھا کہ آئندہ مستقل طور پر ہندوستانی عورت نہ رکھوں گا ، کھڑا کھیل فرخ آبادی کا مضائقہ نہیں (١٨٩٣ء ، نشتر ، سجاد حسین ، ٣٠). اسرار النکاح اور لذت النساء کے بجائے ان کی بکھانی ہوئی باتیں تھیں ، کھڑا کھیل فرخ آبادی انہیں کے دم قدم سے ہوس کاری کے اسٹیج پر دکھایا جاتا تھا (١٩٢٣ء ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ٩ ، ١٠ : ٣). اور شادی بیاہ ... ہوتو ... بس یہی کھڑا کھیل فرخ آبادی اچھا ہے ، ہڑ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے (١٩٥٨ء ، عطرا ، ١٠٥).

ـــ ماش امذ.

بغیر دلے ہوئے چھلکے دار اُڑد ، ثابت اُڑد ، ثابت اُڑد کی دال. جولاہے وغیرہ غربائے اہل اسلام کھڑے ماش اور خشکے پکا کر اپنی شادی بیاہ میں بانٹتے ہیں (١٨٧٢ء ، اخبار مفید عام ، ۵ ستمبر ، ٣). [کھڑا + ماش (رک)].

ـــ مُجْرا (ـــ ضم م ، سک ج) امذ.

ایسا مجرا جس میں رقاصہ کھڑے کھڑے ناچ گانا پیش کرے. ساٹھ ستر سال پہلے ایک مجرا "کھڑا مجرا" بھی کہلاتا تھا طوائفیں محفل میں بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑی رہ کر کیا کرتی تھیں (١٩٧٣ء ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ١٣٠). [کھڑا + مجرا (رک)].

ـــ مَسالا / مَصالحَہ (ـــ فت م / کس نیز سک ل ، فت ح) امذ.

(عو) وہ مصالحہ جو سالن وغیرہ میں سالم یا کتر کر ڈالا گیا ہو، **ثابت مصالحہ (پسے ہوئے کے مقابل).** پتیلی میں گھی ، دہی، کھڑا مصالحہ (کم) اور بوٹیاں ڈالیے (١٩٣٢ء ، مشرق مغربی کھانے ، ٣٠). [کھڑا + مصالحہ ـ مسالہ (رک) جو اس کا صحیح املا ہے].

ـــ نَقْشَہ (ـــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.

کھڑے نقوش یا خد و خال، ایسے خد و خال جن میں خمیدگی کم ہو اور "ترا کت" کی جگہ صلابت کا تاثر ملے خصوصاً لمبوترا چہرہ اور ستواں ناک. چہرے کا کھڑا مردانہ نقشہ بہت اچھی طرح اس کے جمال کو زنانے حسن سے علیحدہ کر رہا تھا (؟ ، اختر و حسینہ ، ١ : ۵). [کھڑا + نقشہ (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.

١. **کھڑا کرنا (رک) کا لازم ، استادہ ہونا.**

جب آئے ملوکاں ہوں مجلس بھراویں
کھڑے ہوئیں دو رست جوڑ ہت بندو راجان
(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١٠٠ : ٣٢).

سُن کے آواز مری گھر میں گیا ظالم نے
دیکھتا در پہ کھڑا ہے وہی سودائی گیا
(١٨٢٣ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٣٧). بیوی یہ تو خدمت کی عظمت ہے میرے ہی موکل کو لو ، ستر ہزار برس ایک ٹانگ سے کھڑے ہو کر اللہ اللہ جپا ہے (١٩١٠ء ، لڑکیوں کی انشاء ، ٣٢). یہ رات ایک سوگوار ماں کی طرح تفکر میں گم کھڑی ہے (١٩٦٢ء ، ہفت کشور ، ٢٠٩). جب تقریر کرنے کھڑا ہوتا ہوں تو اپنی عینک اتار دیتا ہوں (١٩٨٧ء ، رنگ رواں ، ٢٨٩). ٢. **خدمت میں حاضر ہونا ، موجود ہونا ، سامنے رہنا.**

کراماتی کرامات ہوں مرا
مرشد تج حضور ہے کھڑا
(١٦٥٨ء ، گنج شریف ، ١٣٩). عہدہ دار کوئی کھڑا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ دار ہی ہے (١٧٣٦ء؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ١١٦). ٣. **قائم یا برقرار ہونا.** یہ محکمہ مدت سے سرکاری کے پروگرام میں آ چلا تھا مگر ابھی تک کھڑا تھا (١٩٨٨ء ، نشیب ، ٣١٥). ٤. **ظاہر ہونا ، نکلنا ، ابھرنا.**

پڑیا پھول پر جب بھنور پنکھ پسار
چھپیا ترک رنگی کھڑا آشکار
(١٥٦٣ء ، حسن شوقی ، د ، ٧٦).

وہ یہ ہیں مرحبا ذوقِ تصور
نظر کے سامنے صورت کھڑی ہے
(١٨٩٥ء ، دیوان رَکی ، ١٨٢). جب الفاظ کو معنی کے رشتہ میں دیکھا جاتا ہے تو کلام کے اجزائے ترکیبی اور صرف و نحو کے ڈھانچے کھڑے ہوتے ہیں (١٩٣٨ء ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ٢٠). ۵. **اُٹھنا ، ہمت پکڑنا ، سنبھلنا.** ہمت کی تھنا بڑا ہوتا ، ہمت نے پڑیا سو کھڑا ہوتا (١٦٣۵ء ، سب رس ، ۵٣). ٦. **جھگڑا یا مقدمہ وغیرہ اُٹھنا ، بنیاد پڑنا.** یوں نہیں جانی تھی کہ یو قصہ یوں کھڑے گا ، یہی ایسا وقت پڑے گا (١٦٣۵ء ، سب رس ، ١۵٨). ایک بکھیڑے سے نجات نہیں ملتی کہ دوسرا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے ، وہ اسی طرح سے ہیے (١٩٣۵ء ، چند ہمعصر ، ٩٣). ٧. **متعین یا مقرّر ہونا ، فائز ہونا.** عاشق کے مراتب پر کون کھڑا ، عاشق کا مراتب سب مراتب سوں بڑا (١٦٣۵ء ، سب رس ، ٣٣). ٨. **گھوڑے کا جراغ یا ہونا ، الف ہونا** (فرہنگ آصفیہ). ٩. **شروع یا جاری ہو جانا ، چل پڑنا (رکی ہوئی چیز کا).** پھر رات بہے کولہو کھڑے ہو جاتے تھے (١٩٢٣ء ، گوشۂ عافیت ، ١ : ١٦٧). ١٠. **ٹھہرنا ، تھمنا ، رُکنا.**

خوش آواز قرآن ایسا پڑھا
کہ پانی بہتا سو ہوا تھا کھڑا
(١٦٧٩ء ، قصہ ابو شحمہ ، ١١). سو دیکھ اس چاندنی کا تھائیو اور حسن کے طلسمات اور راگ و ناچ کا بناؤ ، بے اختیار کھڑا ہو رہتا ہے (١٧٣٦ء؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ١٩٦).

بعض جگہوں سے بانی رس رس کر نشیبی علاقوں میں کھڑا ہو جاتا ہے۔(۱۹۶۶ء ، چارپے ، ۸۰)۔ ۱۱. ڈکو کا استادہ ہونا ، کھڑی ہونا۔

اور جب میرا کھڑا ہوتا ہے کسی کے سامنے
منھ یہ کس پتوں تولے لیتی ہے آنچل کی طرح

(۱۹۳۸ء ، کلیات عریاں ، ۱۸)۔ عیش و عشرت اور غفلت کے باعث اسلامی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ۔ ہندو مسلم صوبائی ریاستیں اور دور پاس کی تباہ غیرملکی طاقتیں کھڑی ہو گئیں ۔ (۱۹۳۳ء ، یہ دلی ہے ، ۳۰)۔ ۱۳. کمربستہ ہونا ، آمادہ ہونا۔

سپہ کے سپہ دار چھوٹے بڑے
گواہی یہ جھوٹی ہوئے سب کھڑے

(۱۷۹۲ء ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۸)۔ سو اگر وہ اس بات پر کھڑا ہو اور کہے کہ میں نہیں چاہتا کہ اسے بیاہوں۔ (۱۸۲۲ء ، موسی کی توریت مقدس ، ۷۸۳)۔ ۱۴. گڑنا ، نصب ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۵. چھانا ، نازل ہو جانا۔

کہ جس سربرہ کی اگن آ پڑی
یقیں ہے کہ مشکل اسے سر کھڑی

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷)۔ ۱۶. کسی شے پر قائم ہونے کی حالت میں ہونا ، اوپر ہونا ، سطح سے بلند ہونا۔ اگر گوشت نہ ہونے کے باعث دال پکتی تو اس پر بھی دو دو انگل گھی کا کھڑا ہونا ضروری تھا۔ (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۷)۔ ۱۷. حاصل ہونا ، ہاتھ لگنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۸. اسمبلی وغیرہ کی رکنیت کے لیے امیدوار بننا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۱۹. کچی سلائی سے قمیص وغیرہ کی صورت تیار ہو جانا ، سلنے والے کپڑے کا ڈول بننا ، شکل نکلنا۔ سیوں موڑ کر بس کرتہ کو ہاتھ سے صاف کردو اب کرتہ کھڑا ہوگیا۔ (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۱۶۱)۔

کھڑاکا (فت کھ) امذ۔
کھڑ کھڑ کی آواز ، کھڑکھڑاہٹ ۔ کھڑاکا ، کھڑبڑ ، کھڑبڑاہٹ ... وغیرہ پر نظر کیجیے تو یہاں حکایت صوت کی کارفرمائی صاف دکھائی دیتی ہے۔ (۱۹۶۱ء ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۳۹)۔ [کھڑ (حکایت الصوت) + اکا ، لاحقۂ نسبت و تکبیر]۔

---ہونا محاورہ۔
کھڑکنا ، بجنا

ناچ اور راگ کے کھڑاکے ہیں
گھنگرو اور تال کے جھناکے ہیں

(۱۸۳۰ء ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۲ : ۷۹)۔

کھڑالو (فت کھ ، و مع) صف (قدیم)۔
مسخرہ ، گنوار (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔ [مقامی]۔

کھڑام (فت کھ) امث۔
کھڑ کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ [حکایت الصوت]۔

--- کھڑام (---فت کھ) امث ، ام ف۔
کھڑ کھڑ کی آواز ، کھڑکھڑ ، کھڑاک ، نعرو کھڑام کھڑام کرنا اپنے تیز بھرے جوتوں سے موزیک کے چکنے فرش پر نشان بنانا ...

داخل ہوا۔ (۱۹۷۳ء ، رنگ روپ ہیں ، ۹۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [کھڑام (حکایت الصوت) + کھڑام (رک)]۔

کھڑاوان / کھڑاؤں (فت کھ / و مج) امث (ج : کھڑاویں)۔
لکڑی کی وہ چپل جس میں پانو اٹکانے کے لیے فقط ایک کھونٹی یا بٹنا لگا ہوتا ہے (اسے عموماً وضو کرنے یا نہانے وقت پہنتے ہیں) ، لکڑی کی چپل نما جوتی ، چوبی نعلین ، قبقاب۔

کھڑاویں زر کی پہنے پانو میں تھا
مرصع تاج رکھے سر پہ زیبا

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۸۱)۔ لرلد نام ایک بڑھئی تھا ... جیسے کھڑاؤں بیلن ... بیچا کرتا۔ (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۰)۔

موتیہ یہ جوگی کے کھڑاویں وہ پنک مایے ہے
بس توکل یہ فقط باندھ کمر لیتا ہے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۷۳)۔ عمرو ایک ساحر کی قطع بنا ... کھڑاؤں پانوں میں پہن کر قریب دروازے کے آیا۔ (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱)۔ لحاف ، توشک ، قالین ، کھڑاویں ... ضرور لانا۔ (۱۹۱۲ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۱)۔ ایک کے ہاتھ میں کھڑتال دوسرے کے گلے میں ڈھولک اور سب کے پاؤں میں کھڑاویں اور ہرے رام ہرے رام الاپتے جا رہے تھے۔ (۱۹۷۵ء ، بسلامت روی ، ۲۰۱)۔ بدن پر صرف بنیان اور پاجامہ اور پیروں میں کھڑاویں پہنے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اکتوبر ، ت)۔ [کھڑ (حکایت الصوت) + اوں (پانو کا مخفف)]۔

کھڑائی (فت کھ) امث۔
کپڑے کی کچی سلائی جو تیاری کی سلائی سے پہلے اس کے حصے جوڑنے کو کی جائے ، کپڑے کو کھڑا کرنا (پلیٹس ؛ اپ و ، ۲ : ۱۵۷)۔ [کھڑا کرنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

کھڑبڑ (فت کھ ، سک ڑ ، فت ب) امث ؛ --- کھڑبھڑ۔
۱. **کسی سوکھی چیز ، پتوں وغیرہ کی کھڑکھڑاہٹ** ۔ یہ تیتری اس جھاڑی سے نکلے تو کھڑبڑ کی آواز سن کر اس نے ترچھی چتون سے ان پر نظر ڈالی۔ (۱۸۹۲ء ، غدالی فوجدار ، ۱ : ۱۹۶)۔ سڑک سے ذرا پرے ایک اونچے درخت کی چوٹی سے کوئی بھاری چیز پتوں اور شاخوں میں کھڑبھڑ کھڑبھڑ کرتی دھم سے زمین پر آ رہی۔ (۱۹۷۳ء ، جہانِ دانش ، ۳۰)۔ ۲. (مجازاً) **شور و غل ، غل غپاڑہ ، اودھم** ۔ کیا پھندا ہے کیا دھندا ہے ... کیا گڑبڑ ہے کیا کھڑبڑ ہے۔ (۱۹۰۷ء ، سفید خون ، ۳۷)۔ ۳. **کسی ٹھوس چیز یا دھات کی چیزوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز** ۔ بیجا نے اپنے بیٹے کی تلوار کی کھڑبڑ آج جو سنی تو اس پر ایک رعشۂ عصبیہ طاری ہو گیا۔ (۱۹۳۱ء ، زہرا ، ۶۰)۔ [حکایت الصوت]۔

--- کرنا ف م ؛ محاورہ۔
کھڑکھڑ کی آواز پیدا کرنا ، برتن یا کسی بجنے والی چیز کا آپس میں ٹکرانا ، شور کرنا ۔ باورچی خانہ میں نیم خوابیدہ ملازم برتنوں کی کھڑبڑ کر رہا تھا۔ (۱۹۷۳ء ، ماہیم ، ۱۲)۔

---ہونا ف م ؛ محاورہ۔
کھڑکھڑاہٹ ہونا ، آواز پیدا ہونا ، کھڑبڑ کرنا (رک) کا لازم ۔

لوٹے میں پانی لے کر مزمّل وضو کرنے بیٹھا ہی تھا کہ کٹھل کے پیڑ کی ٹہنی ڈالیوں میں کھڑبڑ سی ہوئی اور کوئی صحن میں دھ سے کودا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۰)۔

کھڑبڑا (فت کھ ، سک ڑ ، فت ب) صف.
جس سے کھڑ کھڑ کی آواز نکلے ، کھڑنک. جوف کے سطح پر کلا اور کھڑبڑا اور منجمد رس لپٹا ہوا رہتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت ، ۱۸۶)۔ [کھڑبڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ وصفیت]۔

کھڑبڑاہٹ (فت کھ ، سک ڑ ، فت ب ، ہ) امث.
کھڑ کھڑ کی آواز ہونا ، کھڑکھڑاہٹ. میں نے کاغذوں کی کھڑبڑاہٹ سنی۔ (۱۹۲۳ ، سرگزشت عروس ، ۸۸)۔ ان کے کانوں میں سوکھے پتوں کی کھڑبڑاہٹ گونجی۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۲)۔ [کھڑبڑ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

کھڑبڑی (فت کھ ، سک ڑ ، فت ب) امث.
کھڑبڑ کی متواتر آواز ، کھٹ کھٹ ، کھٹاہٹ ہونا.

شب ماہ تھی اس طرح وہ کھلی
کہ گھوڑے دکھے اور سنی کھڑبڑی

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۰)۔ [کھڑبڑ (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کھُڑبیچ / کھُڑبینچ (ضم کھ ، سک ڑ ، فت ب / سک ن) امث.
عیب جوئی ، نکتہ چینی. اگر وہ جھوٹ تھا تو یہ فقرہ کب سچ ہے ، یہ تو نری کھڑبیچ ہے۔ (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۲۹)۔

تجھ کو کھڑبیچ انہیں سے لتی ہے
جو یہ کہتا ہے ان کو کہتی ہے

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۰)۔ [کھڑبینچ (کھڑ + بینچ) کا **محرف**]۔

کھڑبڑ / بھڑ (فت کھ ، سک ڑ ، فت ب/ بھ) امث.
رک : کھڑبڑ (مع تحتی الفاظ). میں نے تین آدمیوں کی طرف اشارہ کیا جو برتن کھڑبھڑ کر رہے تھے۔ (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۵۳)۔ ہاتھ میں بیچ لیے خزانے میں نہ جانے کیا کھڑبڑ کر رہے تھے۔ (۱۹۷۳ ، رنگ روٹے ہیں ، ۱۹۳)۔ [حکایت الصوت]۔

کھُڑبینچ / کھُڑپینچ (ضم کھ ، سک ڑ ، ی مج / غنہ) امث
۱. (عو) **عیب ، نقص ، نکتہ چینی ، خُخَشہ.** میری عادت ہر بات میں کھڑپینچ نکالنے کی نہیں ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۵۷)۔ یہ لڑکا ایسی ہی ایک نہ ایک کھڑپینچ نکال دیتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۸)۔ زندگی بھر سیدھی کہی اور سیدھی چلی ہے... کھڑپیچ مجھے آتے نہیں ہیں۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۱)۔ ۲. **ادھیڑبن.** یہ مختصر سا پتا بنا کر چلتا ہوا لیکن یہاں لڑکی کو کھڑپینچ لگ گئی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۳۰)۔ اف : کرنا ، لگانا ، لگنا ، نکالنا ، ہونا۔ [کھڑ (اکھاڑ (رک) کی تخفیف) + بیچ / بینچ (رک)]۔

--- پیچ نکال دینا / نکالنا محاورہ.
مین میخ نکالنا ، عیب جوئی کرنا ، نکتہ چینی کرنا. یہ لڑکا ایسی ہی ایک نہ ایک کھڑپینچ نکال دیتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۸)۔

کھڑپینچی (ضم نیز فت کھ ، سک ڑ ، ی مج ، مغ) امث.
(عو) **مین میکھ نکالنے کا موقع ، نکتہ چینی.** یہ صورت اس لیے ناقابل قبول ہوگی کہ اس میں بعض لوگوں کی کھڑپینچی قائم نہیں رہ سکتی۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ جولائی : ج)۔ [رک : کھڑپینچ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

کھڑتال (فت کھ ، سک ڑ) امث ؛ = کرتال.
(موسیقی) لکڑی کی وہ دو پٹیاں جنھیں تنہا یا دوسرے سازوں کے ساتھ بجایا جاتا ہے ، چکچکی.

بجے ہے ایک طرف بین ایک طرف قانون
کوئی رباب بجاتا ہے اور کوئی کھڑتال

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی (مضامین فرحت ، ۲ : ۲۰۲))۔ بھیروں کھڑتال کے ساتھ کیرتن یا بھجنوں کے بول ایک ہی لے میں دہرائے جاتے تھے۔ (۱۹۲۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳)۔ دو تین ... لڑکیاں بھی لمبے لمبے جھبر جھالے پہنے کھڑتالیں لیے ان میں شامل ہو جاتی ہیں ، لندن میں اس قسم کے ڈھونگ بہت ہیں۔ (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۳۵)۔ [کھڑ (حکایت الصوت) + تال (رک)]۔

کھڑتل (فت کھ ، سک ڑ ، فت ت) صف.
۱. **اکھڑ ، انگھڑ ، کھرا.**

یو بات بہت کٹھن ہے کھڑتل
پر کوئی ہی دیکھتا اہر تل

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۱)۔ وہ لوگ ٹھہرے دیہاتی کھڑتل۔ (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۵۳)۔ ۲. **لگی لپٹی نہ رکھنے والا ، صاف گو.** ایمان داری ، بھولی منسانی ، کھڑتل پن ، آپس داری ، بیت محبت ، سلوک سب کا خاتمہ۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۵۳)۔ ڈپٹی صاحب ... نہایت کھڑتل آدمی تھے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۳)۔ وہ بہت کھرے بلکہ کھڑتل ، صاف گو اور جری تھے اور بے لاگ رائے دینے میں کبھی بخل نہیں کرتے۔ (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۵۸)۔ [کھڑتال (رک) کی تخفیف]۔

کھڑدُمَہ (فت کھ ، سک ڑ ، ضم د ، فت م) امذ.
(مُرغ بازی) **وہ مرغ جس کی دم کے پروں کی نوکیں سیدھی اوپر کو اٹھی ہوئی ہوں** (اب و ، ۸ : ۱۲۳)۔ [کھڑ (کھڑی (رک) کی تخفیف) + دم + ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

کھڑدوڑ (فت کھ ، سک ڑ ، و لین) امث (قدیم).
ایک وضع کی کشتی جس کے کنارے کھڑے یعنی اوپر کو اٹھے ہوئے ہوں اور تیزی سے چلتی ہو.

آئی کھڑدوڑ اور پتیلا بھوتیا
سور بنکھی سات اون کے ہولیا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۰)۔ [کھڑ + دوڑ (دوڑنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

کھڑڑ (فت کھ ، ڑ) امث.
کھڑ کھڑ کی آواز سے ، خڑ خڑ کی آواز سے.

جور بک ان میں سو اس چھاتی پوہڑ
لے جھوری بت میں کا کالیا کھڑڑ
(١٧٥٣ء ، ریاض غوثیہ ، ٢٩٨). [حکایت الصوت].

---بڑڑ (---فت ب ، ڑ) امث.
رک : **کھڑبڑ کی متواتر آواز**. کھسر پھسر ، کھڑڑ بڑڑ ... سے گھر کے بچے جاگ جاتے ہیں. (١٩٣٠ء ، جزیرے ، ٥٦). کمپیوٹر نے خاصی کھڑڑ بڑڑ کر کے بل تیار کر دیا. (١٩٨٧ء ، ریگ رواں ، ١٥٢). [کھڑڑ (حکایت الصوت) + بڑڑ (حکایت الصوت)].

---کھڑڑ (---فت کھ ، ڑ) امث.
رک : کھڑبڑ. یہ آوازیں اکثر ریڈیو پر سنی جاتی ہیں مثلاً کھڑڑ کھڑڑ یا تیز سیٹیاں وغیرہ. (١٩٦٥ء ، کاروان سائنس ، ٢ ، ٣ : ١٧). کھڑڑ کھڑڑ چلتی ہوئی بن چکی کو جاودانی سکون دے سکتے ہیں. (١٩٦٨ء ، مالہ جی ، ٢٦). [کھڑڑ (حکایت الصوت) کی تکرار].

کھڑسُنبُل (فت کھ ، سک ڑ ، ضم س ، سک م بشکل ن ، ضم ب) امث.
(طب) ایک بیل جس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور اوپر کو چڑھتی چلی جاتی ہیں ، چما. کھڑ سنبل کے پتوں کا چھ تولہ یا کم زیادہ رس لے کر ... تین دن تک پینا اور پرالھا بے نمک کا کھانا کنٹھ مالا کے لیے مجرب ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٥٥٧). [کھڑ + سنبل (رک)].

کھڑک (١) (فت کھ ، ڑ) امث.
رک : کڑک.

فتح کے دمامے بجانے لگے
کھڑک بجلیاں جھلملانے لگے

(١٦٧١ء ، جنگ نامۂ سیوک ، ٣٠). [رک : کڑک جس کا یہ قدیم املا ہے].

کھڑک (٢) (فت کھ ، ڑ) امث ؛ ← کھڑنک.
۱. **کھڑکنا (رک) کا حاصل مصدر؛ تراکیب میں مستعمل.** تاج گنج کا سکا ابتدا نہ جہاں طبلے کی کھڑک سنی ہوئی ہوئی بھڑکنے لگی. (١٩٤٧ء ، غبار کارواں ، ١٣٠). قریب ہی کہیں ٹرک کے ان گنت پہیے کھڑکھڑا رہے تھے ، جیسے دوسری ریلوے کراسنگ کے تختوں پر کھڑک ہے ہوں جو اس حصے سے نظر نہیں آتی تھی. (١٩٧٤ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٢٩٧).
۲. **کدال کی آواز جو پتھریلی زمین پر پڑنے سے نکلے** (ا ب و ، ٨ : ١٩٩). [کھڑکنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جانا ف ل ؛ محاورۃً.
کھڑکھڑاہٹ کرنا ، بجنا

قائم شب اس کے گھر میں مرا جی دہل گیا
زنجیر در جو باد سے بھی لگ کھڑک گئی

(١٧٩٥ء ، دیوان قائم ، ١٥٦).

---سے م ف.
جلدی سے ، فوراً ، کھٹا کٹ سے ، جھٹ سے. صبح کو تڑکے ابا اٹھے ، نماز پڑھی ، اسی وقت میں کھڑک سے اٹھ بیٹھی. (١٨٩٩ء ، امراؤ جان ادا ، ٣٧).

کھڑک (٣) (فت کھ ، ڑ) امث.
وہ تکلیف جو آنکھیں دُکھنے یا آنکھ میں کوئی چیز پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے ، چبھن ، رڑک ، کھٹک ، پھڑک.

کہتے ہیں لوگ یار کا ابرو دھڑک گیا
تنکا سا کچھ نظر میں ہماری کھڑک گیا

(١٧٨٠ء ، سودا ، ک ، ١ : ٥٨٧). کتار کا ایک ٹکڑا سورج نکلنے سے پہلے نگل لیا جائے تو آنکھ کی کھڑک غائب ہو جائے گی. (١٩٣٦ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). [کھٹک (رک) کا قدیم املا].

کھڑک (٤) (فت کھ ، سک نیز فت ڑ) امث.
تلوار

بھوکوں پیاسوں حیراں مار
لیویں کھڑکوں سیتی اوتار

(١٥٠٣ء ، نوسرہار ، ورق ٤ الف).

ناسِک کی کھڑک اس کوں کاٹے
جاوے اپے دیکھ بل جکاٹے

(١٧٠٠ء ، من لگن ، ١٧). کام ایک ہے ، خواہ کھڑک کہیں ، خواہ تلوار کہیں. (١٩٠٦ء ، مخزن ، نومبر ، ٣٧).

شہ کے کھڑک کوں دیکھ اسیوں کانپتا ہے برق
اس تیغ بے بہا میں عجب آب و تاب تھا

(١٧٩٥ء ، بیاض مراثی ، ٢ : ٣٥). [مقامی].

کھڑک (٥) (فت کھ ، ڑ ، غنہ) امث ؛ کھڑنک.
۱. **پتھریلی یا کنکریلی سخت زمین ، بے آب و گیاہ علاقہ.** موضع کداس بزرگ ... پچاس کھڑک اور خرد میں چالیس داخل تھے ... یہ مقام بے آب تھا. (١٩٣٨ء ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب) ، ٩٣). ۲. **سوکھ کر سخت ہو جانے والا ، کھڑنک.** جس زمین میں چکنی مٹی یا ونڈ زیادہ ہو جو خشک ہونے پر کھڑک ہوجاوے البتہ اوس میں ریتی شریک کرنا نہایت ضرور ہے (١٩٠١ء ، ترکاری کی کاشت ، ٥). ۳. **پہاڑی اور بلند مقام پر پایا جانے والا ایک درخت.** جنگلات لگانے کے لیے موزوں درخت ، اونچے پہاڑی علاقوں کے لیے سالانہ بارش ٣٠ انچ سے اوپر ہے ... کھڑک ، سم ، چنار ، روبینا ، میھ ، کیل ، چلغوزہ وغیرہ. (١٩٦٧ء ، راہ عمل ، ٣٦). ۴. **قدیم زمانے کا ایک ریشمی کپڑا جس پر تصاویر منقش ہوتی تھیں اور خواتین کے استعمال میں آتا تھا.** ان کپڑوں میں چند تویا اور کھڑک نامی کپڑے بھی تھے اور بانس پور و جھملی قسم کی ساڑیاں بھی پھر کئی اقسام کے بیش قیمت زیورات نکالے گئے. (١٧٩٦ء ، پدماوت (اردو ، کراچی ، ٥ ، ١ ، ١٩٧٥ : ٩٨)). [مقامی].

کھڑک (کس کھ ، فت ڑ) امذ.
۱. **وہ مکان یا احاطہ جس میں چوپائے بند کیے جاتے ہیں ، باڑا ، گوسالہ ، کھرک** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. (شکاری)

وحشی چوپایوں کا مسکن یعنی وہ چھوٹا جنگل جو کھیتوں سے قریب ہو اور جہاں وہ فوراً جا چھپیں (ا ب و ، ۲ : ۷۷). [مقامی].

کَھڑْکا (فت کھ ، سک ڑ) امذ.

۱. کھڑکنا (رک) کا حاصل مصدر ، تراکیب میں مستعمل.

اک نفس کافی ہے دیوانے کا سارے قاف میں
کھڑکیاں پریوں کی کھولے باد کا کھڑکا اگر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۷۲).

نہیں گلشن میں پتے کا بھی کھڑکا
ذرا شاہین بلا طائر کو پھڑکا

(۱۹۰۰ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۰). ۲. کھڑکنے کی آواز ، کھٹکا ، کھڑکھڑاہٹ.

نہ کچھ زنجیر کا کھڑکا ہے نہ کچھ شور زنداں میں
بہار آنے کی دھوموں سے مگر غافل ہے دیوانہ

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۲۲).

جوں ہی کھڑکا پہنچا اس کے کان میں
ووہیں آئی جان اس کی جان میں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۲۶).

جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتے کا کھڑکا
تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۲).

ہر قدم پر ڈر اسے کھڑکے سے
چونکتا تھا وہ اور جھجھکتا تھا

(۱۹۰۰ ، بہارستان ، ۷۸۵). ۳. بانس کا جھوجڑا لکڑا یا ٹین کا خالی ڈبا جس کو درخت میں لٹکا دیتے ہیں اور اسے ہلا کر پرندوں کو اڑاتے ہیں ، کھٹکا (ماخوذ : نوراللغات). ۴. میدان جنگ میں یا بادشاہ اور امرا کی سواری کے آگے گایا جانے والا خاص قسم کا گیت یا نغمہ ، کڑکا. کڑکیت کھڑکا کہنے لگے اور مضبوطوں کو اُمنگ لڑنے کی آنے لگی. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸۰). [کھڑک (۲) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---ہوا ، چور اُبھرا ، کھچڑی کھاتے پہنچا اُترا کہاوت.

کسی اشارے سے مطلب کا تاڑ جانا ، ذرا سی آہٹ سے چور بھاگ جاتا ہے (نجم الامثال ، جامع اللغات).

---ہونا ف م ، محاورہ.

آہٹ ہونا ، کھٹکا ہونا ، آہٹ. ذرا سا کھڑکا ہوا اور جان نکلی. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۶۳).

کَھڑْکاڑ (فت کھ ، سک ڑ) امث.

رک : کھکیڑ.

ہم شب جو ان کے در کے بہے آڑ میں پڑے
درباں ہمارے واسطے کھڑکاڑ میں پڑے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۰). [کھکیڑ (رک) کا محرف].

کَھڑْکانا (فت کھ ، سک ڑ) ف م.

زنجیر ہلنا ، دستک دینا ، کنڈی کھٹکھٹانا ، زنجیر کو کسی دوسری چیز سے ٹکرا کر آواز پیدا کرنا.

رخصت اے زنداں! جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵).

زنجیر میرے بعد نہ کھڑکائے گا کوئی
سنانے میں یہ ترسے گی جھنکار کے لیے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۳۵).

اجل زنجیر در کھڑکا رہی ہے عیش کے بنگلے
جنگلے گُل ، ابلتی مُل ، کھنکتی چوڑیاں کب تک

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۱۲۰). ۲. جھڑکنا ، لعن طعن کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا.

خوب کھڑکائیں اسے لیکن یہیں ہے تیرا ڈر
تو کہے گا کیوں مرے درباں کے پیچھے پڑے

(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۳۶). ۳. ڈرانا ، چونکانا ، بدکانا ، ہوشیار کرنا ، متنبہ کرنا (فرہنگ آصفیہ). ۴. بجانا. جیسے : ٹورنگ کا کیڑ کے ٹلی کھڑکانے والے اٹھا کر پھرا کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۱۲). ۵. (مجازاً) حرکت دینا ، حرکت میں لانا ، استعمال میں لانا. اس نے ادھر اُدھر ٹیلی فون کھڑکائے بالآخر بھساول سٹیشن ماسٹر کو منایا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۷). [کھڑکنا (رک) کا تعدیہ].

کَھڑْکانیکی (فت کھ ، سک ڑ ، کس ن) امث.

قلت ، کم یابی یا کمی ، قحط آب. پانی کی کھڑکانیکی کا ٹوٹا میرے حق میں کتنا برا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۲۶). [رک : کھڑکنا (۲) + انگی ، لاحقۂ کیفیت].

کَھڑْکْنا (فت کھ ، ڑ ، سک ک) ف ل.

۱. کسی خشک چیز مثلاً سوکھے پتوں کا آپس میں ٹکرا کر آواز دینا ، کھڑ کھڑ یا کھر کھر کی آواز کرنا.

لخت دل سینہ میں نالے سوں مرے
پات سا جنبش صبا کی سے کھڑک کر رہ گیا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۸۷). درختوں کی پتیوں کا موج نسیم سے آہستہ آہستہ کھڑکنا. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۸۷).

شگون بد نہیں ہے وصل گل میں نوحۂ بلبل
چمن میں اس کے نالوں سے کبھی پتا نہیں کھڑکا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۹۶). ۲. کسی ٹھوس یا سخت چیز یا برتن وغیرہ کا آپس میں ٹکرانا. دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۴۷).

شحنۂ عدل کا وہ خوف ہے بازاروں میں
نہیں ممکن کہ جو برتن سے بھی کھڑکے برتن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۸). ۳. تلوار وغیرہ کے ٹکرانے کی آواز ہونا ، کھانڈا بجنا ، کھنکنا. آواز گھوڑوں کے سموں اور ہتھیاروں کے کھڑکنے کی میرے کان میں آئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۵).

خدا جانے کہ صورت عشق کی ہے تیر کی مانند
نظر آتا نہیں پر دل میں پیکاں سا کھڑکتا ہے

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۲۹).

ہو نہ ہو جنگ ترے کوچے میں قاتل لیکن
ڈھال تلوار تو واں روز کھڑک جاتی ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۸).

میری سنک بھی بڑھتی ہے انکی ہنسی کے ساتھ
جنگل گئی کہ باؤں کی بیڑی کھڑک گئی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۸). ۴. (مجازاً) ڈھولک وغیرہ کا بجنا ، گانا بجانا ہونا. مرنے کے بعد ان کے مزار پر پھولوں کی چادریں چڑھتیں ڈھولک کھڑکتی اور کسی کو حال آتا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۸۷). ۵. (مجازاً) آپس میں بگاڑ ہونا ، لڑائی ہونا. کھٹکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [پ : खड़कना (ख)].

کھڑکی (کسر کھ ، سک ڑ) امث.
۱. دریچہ ، جھروکا. اس جھجے کوں دو کھڑکیاں ہیں کاہان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰). ۲. مکان میں (دروازے اور روشن دان کے علاوہ) بنایا گیا چھوٹا سا دروازہ جو روشنی اور ہوا کے لیے اور کبھی معمولی آمد و رفت کے لیے ہوتا ہے. جوں وہ سر نزدیک دریچے کے پہنچا روشنی سے کھڑکی تمام روشن ہو گئی. (۱۸۰۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۴). ۳. (اَ) شہر یا قلعہ یا کسی محلے کا چھوٹا دروازہ ؛ کسی بڑے پھاٹک کا چھوٹا دروازہ ، عقبی دروازہ ، چور دروازہ. باب الاسلام ... میں تین کھڑکیاں یعنی چھوٹے چھوٹے دروازے قائم ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰۰). بعض کھڑکیوں کے نام بھی دروازوں کے ہی ناموں پر ہیں مثلاً کھڑکی اجمیری دروازہ. (۱۹۹۳ ، یہ دلی ہے ، ۱۷). (آ) وہ چھوٹا سا چور دروازہ جو غنیم سے چھپ کر نکل جانے یا اس پر چھاپہ مارنے کے لیے بناتے ہیں ، چھوٹا دروازہ ، چور دروازہ.

بوسہ جو دیتے نہیں مجھ کو ، تو جھڑکی ہی سہی
نہیں دروازہ جو کھل سکتا تو ، کھڑکی ہی سہی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). ۴. پنجرے کا دروازہ (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. چھوٹے کواڑ مع چوکھٹا. کھڑکی کا ایک پٹ جس کا ایک قبضہ ٹوٹا ہوا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالاپا ، ۸۳). ۶. پگڑی کے اوپر کا وہ حصہ جو کھلا رہتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : खटक्किका ؛ खटक].

---دار اَنگرکھا (---سک ر ، فت ا ، مغ ، فت گ ، سک ر) امذ.
ایک وضع کا انگرکھا جو سینے پر سے کھلا ہوا ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھڑکی + ف : دار ، داشتن - رکھنا + انگرکھا (رک)].

---دار پگڑی (---سک ر ، فت پ ، سک گ) امث.
مارواڑی وضع کی پگڑی جس کے بلوں سے خانے سے بن جاتے ہیں. جتے اور عمامہ کو اتار کر جامہ اور کھڑکی دار پگڑی اختیار کرلی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۷). کھڑکی دار پگڑی سر سے باندھی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۸). سبز کھڑکی دار پگڑیاں باندھے نیچی نیچی بانات کی اچکنیں پہنے تھے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۴۳). ہمارے قریب ہی کچھ ریاستوں کے اعلیٰ عہدیدار بھی تھے ، جو اپنی کھڑکی دار پگڑیوں اور موتیوں کی مُرکیوں سے پہچانے جاتے تھے. (۱۹۷۰ ، ساقی ، دہلی ، جوبلی ، ۳۰). [کھڑکی + ف : دار ، داشتن - رکھنا + پگڑی (رک)].

---کھولنا ف م ؛ محاورہ.
دریچہ کھولنا ، ہوکھا بنانا ، راہ بنانا (کھڑکی کھلنا (رک) کا تعدیہ)
سک آ بھول اجھالیں ہور سٹیں مد لبیہ ساغر میں
سورج کی کھول کر کھڑکی سٹیں تو طرح انبر میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۷).

---کُھلنا ف م ؛ محاورہ.
راہ پیدا ہونا ، راستہ نکلنا.

یقیں ہوا جو گرا دانت کوئی پیری میں
کہ آج کھل گئی کھڑکی قضا کے آنے کی
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۷).

---نکالنا ف م ؛ محاورہ.
کھڑکی بنانا ، راہ نکالنا ، ذریعہ بنانا.

شوق نظارہ ہو کاش اوسکو کہ بیٹھا وہ کرے
جھوٹی سی ، کوٹھے پہ کھڑکی سر بازار نکال
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۹۰).

یوسف کی خریداری میں پڑ جائیں گے رخنے
اوس شوخ نے کھڑکی سر بازار نکالی
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، مہر لکھنوی (آغا علی خاں) ، ۲۵۳).

کَھڑ کَھڑ (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) امث.
وہ آواز جو کسی سوکھی اور سخت چیز کے رگڑنے ، گھسنے یا ٹکرانے سے نکلتی ہے ، کھڑکھڑ یا گاڑی وغیرہ کے چلنے کی آواز ؛ ہتھیاروں کے ٹکرانے کی آواز ، کھٹ کھٹ. کہیں گھوڑوں کی وہ بڑبڑ کہیں سازوں کی وہ کھڑ کھڑ. (۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۷). یکایک ایک درخت سے کھڑکھڑ کی آواز آئی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۳۱). [حکایت الصوت].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
بجنا ، کھڑکھڑ کی آواز پیدا کرنا ، شور و غل کرنا. توپیں کھڑ کھڑ کرتی ادھر سے ادھر دوڑ رہی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵) چند کھڑ کھڑ کرتی رکشائیں ہیں جن کو نہ جانے کس سرزمین کے بوش لوٹنے چلا رہے ہیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۳).

کَھڑ کَھڑا (۱) (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) امذ.
وہ گاڑی جس میں بگی کے گھوڑوں کو سدھایا جاتا ہے ، اس کے چلنے سے کھڑکھڑ کی آواز پیدا ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھڑ کھڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَھڑ کَھڑا (۲) (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) امذ.
رک : کھٹکا ، کھٹ کھٹا (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۳۲). [کھڑ کھڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھڑ کَھڑاتا (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) صف مذ.
آواز کرتا ہوا ، بجتا ہوا ؛ (مجازاً) سخت کلف دار کول کی طرح

کھڑ کھڑاتا شور مچاتا کنوئیں میں لپک رہا تھا. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۰۳). [کھڑ کھڑانا (رک) کا فعل استمراری بطور صفت].

کَھڑ کَھڑاتی (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) صف مث.
رک : **کھڑ کھڑاتا جس کی یہ تانیث ہے.** سفید لٹھے کی کھڑ کھڑاتی شلوار ، سیدھا ہاتھ قدرے اوپر کی طرف پرچم بردارانہ اسلوب سے فضا میں بلند. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۴۴). [کھڑ کھڑاتا (رک) کی تانیث].

کَھڑ کَھڑا دینا ف م ؛ محاورہ.
رک : **کھڑ کھڑا ڈالنا.**

اے گُلو فصلِ خزاں آنے دو کیا بُھولے ہو
کھڑ کھڑا دیگی تمہیں برگِ شجر کی آواز

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۳).

کَھڑ کَھڑا ڈالنا محاورہ.
خبر لے ڈالنا ، آڑے ہاتھوں لینا ، دھمکانا ، جھاڑنا ، جھڑ کنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کَھڑ کَھڑانا (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ) ف م.
۱. **کھٹ کھٹ کرنا ، کنڈی یا کواڑ بجانا ، کھٹکھٹانا.** دروازے کو کھڑ کھڑایا. (۱۸۴۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۳۷).

زنجیر جو کھڑ کھڑا رہی ہے
وحشت کیا غل مچا رہی ہے

(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۱۳۴). ۲. **آڑے ہاتھوں لینا ، خبر لینا ؛ جھڑ کنا ، ڈانٹنا.**

درباں کو روکنے نہ مرے گر کرے نہ دور
خوب اس کو کھڑ کھڑانے بلا سے یہی سہی

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۹). تنقید اور بھی تیزی سے کھڑ کھڑانے لگے تو آدمی کو آفتِ زندگی کا احساس کیوں نہ ہو. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۹۷). ۳. **کسی خشک یا سخت چیز کا ، کھڑ کھڑ کی آواز پیدا کرنا.** عورت مکارہ ... بعد ایک گھڑی کے کسی پنساری کی دوکان پر جا بیٹھی اور بٹوہ کھڑ کھڑانے لگی. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۹۱).

کھڑ کھڑاؤں گا جو پتوں کو تو اوڑ جانا تو
دام لائے ہیں ترے چاہنے والے بلبل

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۰). وہ چھریاں کھڑ کھڑاتا ہے تو اونٹ سمجھ جاتے ہیں کہ آج ہم سے بہتوں کی موت آ گئی ہے. (۱۹۰۶ ، خاتون ، علیگڑھ ، مئی ، (حسن نظامی) ، ۲۱۲). پانسنگل تھوڑی دور چل کر خودبخود کھڑ کھڑائی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۳۲۵). میں سوکھے پتوں کی طرح کھڑ کھڑانے لگوں تب تم سکون کا سانس لے سکو. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۴۲). ۴. **(مجازاً) حرکت دینا ، حرکت میں لانا ، حرکت.** اور اس پورے وقت میں ٹیلیفون کھڑ کھڑاتے رہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷). یہی محسوس ہوتا ہے کہ مردے کھڑ کھڑا رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۱۳۷). [کھڑ کھڑ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَھڑ کَھڑاہَٹ (فت کھ ، سک ڑ ، فت کھ ، ہ) امث.
۱. **سوکھے پتوں یا سخت چیزوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز ، کھڑ کھڑ ، کھڑبڑ.** نیند آئی تھی وہ بھی اس قدر کمزور کہ ذرا سی کھڑ کھڑاہٹ خلل ڈال دیتی تھی. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۳۷). ۲. **کسی دھات کی یا سخت چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہونے والی آواز.** بادشاہ کے رانوں تلے گھوڑا چلد تھا اوس کی کھڑ کھڑاہٹ سے بھڑکا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۳). پانسوں کی کھڑ کھڑاہٹ سنتے ہی میں وہاں دوڑتا ہوا پہنچ جاتا ہوں. (۱۹۲۳ ، وید کو پتہ ، ۲۸۲). سچ ہے جن کو ایسے کولر کی کھڑ کھڑاہٹ بلکہ غراہٹ سننے کی عادت ہو چکی ہو وہ سبک رفتار ایئر کنڈیشنر خریدنے کا لفڑا ہی کیوں پالیں گے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرلب ، ۹۱). [کھڑ کھڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھڑ کَھڑیا (فت کھ سک ڑ فت کھ کس ڑ) امث ؛ ـــ کھڑ کھڑیہ
۱. **ایک وضع کی پہیےدار گاڑی جسے گھوڑا کھینچتا ہے.** امیرزادیوں کا اور انیسوں جلیسوں کی تین چار سے کھڑ کھڑیاں اور فنس پینس خدمتوں کا دو تین سومیانہ چوپہلا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۷). دوشالے انعام ملتے جاتے ہیں ، جھوپیاں ، کھڑ کھڑیاں رنڈیوں کی آتی جاتی ہیں ہر ایک کا مجرا ہو رہا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۷). ۲. رک : **کھڑ کھڑا (۱).**

سالک ہوا اجل کے جو کھڑ کھڑیہ پر رواں
بوجھا گیا ، نہ ساتھ سیانہ گیا ، میاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۷). ۳. **کھڑ کھڑ کرنے والی ؛ (مجازاً) پرانی گاڑی ، کھٹارا.** ابھی ۱۹۲۶ء ماڈل کی کھڑ کھڑیا فورڈ روک کر انہیں اسمیں بٹھا لیا. (۱۹۶۷ ، بت جھڑ کی آواز ، ۹۶). ۴. **خاص وضع کا پردہ جس میں چھوٹی چھوٹی تختیاں لگی ہوتی ہیں اور جو ہوا اور روشنی آنے کے واسطے گاڑیوں اور کوٹھیوں میں لگاتے ہیں ، جھلملی ، شٹر.** عورتیں ہوا کھانے نکلتی ہیں کھڑ کھڑیاں چڑھی ہوئیں گورے گورے ہاتھ اور پیاری پیاری انگلیاں صاف دکھائی دیتی ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰). گاڑی میں دو تین عورتیں کھڑ کھڑیوں میں سے جھانک رہی ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۵۲). [کھڑ کھڑ (حکایت الصوت) + یہ / یا ، لاحقۂ نسبت].

کَھڑگ (فت کھ ، ڑ) امث ؛ ـــ کھڑک.
تلوار کی ایک قسم.

او بات نہ چل جس میں جو باتاں اچھی آژناں
او کھڑگ نہ لے ہاتھ جس آڑے جوڑے ہیں

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۲).

پہنے گوندھے ہوئے ا ک ہار میں کچھ کاسۂ سر
کھڑگ ا ک ہاتھ میں ا ک ہاتھ میں خون کا ساغر

(۱۹۴۳ ، ہوئے شیر ، ۲۶۱). [کھڑک (رک) کا محرف].

کُھڑ کُنجا (ضم کھ ، سک ڑ ، فت گ ، سک ن) صف مذ.
کھردرا ، ناہموار ، نچا نچا ، اکھڑا اکھڑا. اگر کاغذ بھگویا نہ جائے گا تو حروف جابجا بالکل اڑے ہوئے اور کھڑ کنجے ہونگے. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۸۳). کھڑ کنجے پودوں کی

سے تو تیں پر سیاہ پردہ کھنچتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۹). [کھڑ (کھڑا (رک) کی تخفیف) + کنجا (رک)].

کُھڑکُنجی (ضم کھ ، سک ڑ ، فت ک ، سک ن) صف مث.
بُری بُچی ، اکھڑی اُکھڑی ، ناہموار ، **کھردری ، گنجی اور سیتلا منھ داغ عورت**. سب تو یہاں اک کھری کھڑکنجی لونڈیاں باندیاں بیٹھی ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۲۶). کھڑکنجی جھتسی (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۷). [کھڑکنجا (رک) کی تانیث].

کَھڑَل (فت کھ ، ڑ) امث.
رک : کھرل.

نہ برنالی پہ ڈربیتی سے لٹکا
کھڑل بنتا ہے دل کے پستے کا

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۳). [کھرل (رک) کا ایک املا].

کُھڑلا (ضم کھ ، سک ڑ) امذ.
دڑبا ، مرغی خانہ (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

کَھڑنا (فت کھ ، سک ڑ) ف ل (قدیم).
کھڑا ہونا ، واقع ہونا. کام ایسا کھڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶).

بحریا ! سر پاؤں کیوں کرتا حقیقت کا سو بول
گرتا کھڑتا سر پہ تیرے یو مجازی مار کا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۸). بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں... کھ - کھڑنا ، واقع ہونا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲). ۲. رُکنا ، ٹھہرنا. بہت سے اسما اور افعال جو اب اردو میں متروک ہیں اسی قبیل کے ہیں... کھ - کھڑنا ، رکنا ، ٹھہرنا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲). [مقامی].

کَھڑَنجا (فت کھ ، ڑ ، سک ن) امذ.
۱. رک : کھرنجا. ان پر اوپر سے برسا کھڑنجے کا پتھراؤ. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۹۷). قصبہ کی اکثر پرانی ... عمارتوں کی طرح سڑک بھی پرانی لکھوری اینٹ اور کھڑنجے کی ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۷۱). ٹرینیں ، کھڑنجے پر چلنے والے لوگ ... یہ سب چیزیں بڑی مانوس نظر آ رہی ہیں. (۱۹۳۸ ، آخری سلام ، ۳۳۹). ۲. رک : کھڑکنجا. ایک تگڑا نوجوان ناٹک جس کی گُدی اور کنپٹیوں پر سخت اور کھردرے بالوں کا کھڑنجا تھا ، فوجی ٹوپی آنکھوں پر جھکائے آگے بڑھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۳). [کھڑکنجا رک کی تخفیف].

کَھڑَنجڑا (فت کھ ، ڑ ، سک ن ، فت ج) امذ.
کھرنجا. کھڑنجڑا کھڑی اینٹ کی چنائی کو کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۴). [کھڑ (کھڑا (رک) کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ اتصال + جڑا (جڑنا (رک) کا ماضی)].

کَھڑَنک (فت کھ ، ڑ ، غنہ) صف.
۱. **بہت سوکھا ، کرارا ، کھانگر ، سخت ، خستہ ، بے لچک ، کھڑتل (نرم کی ضد)**. سرسبز پتے سوکھ کر کھڑنک ہو گئے تھے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳). کیسے سرسبز خوش نما درخت ... کھڑنک ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، بچہ کا تربیت ، ۷). کچھ پودوں کی آبیاری نہ ہونے کی وجہ سے وہ سوکھ کر کھڑنک ہوگئے. (۱۹۹۲ ، چنگ ، کراچی ، ۱۰ ، فروری ، ۳). ۲. (مجازاً) **کھڑتل ، بے باک**. سنیے جناب بندہ کھڑنک آدمی ہے ، اپنے کام سے کام رکھتا ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰۹). [مقامی].

ـــــ مُلّا (ـــــ ضم م ، شد ل) امذ.
ایسا شخص جو اپنے خیالات میں ذرا بھی لچک نہ رکھے ، **کٹ ملا**. اس لیے کہ وہ بے حد کھڑنک ملّا تھے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۵۵). [کھڑنک + مُلّا (رک)].

کَھڑَنگ (فت کھ ، ڑ ، غنہ) صف.
پورا ، مکمل ، سارے کا سارا. بیگم آپ کے ساتھ سارا گھر کھڑنگ فاقے سے پڑا ہوا ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۳). [کھڑنک (رک) کا محرف].

کَھڑَنگا (فت کھ ، ڑ ، غنہ) امذ.
الجھیڑا ، بکھیڑا. اس کے لیڈر اس کام کے اہل نہیں ہیں تو کاہے کو یہ سب کھڑنگا لگایا ہے (۱۹۰۶ ، خطوط محمد علی ، ۹۱). [رک : کھڑنجا (ج مبدل بہ گ)].

کَھڑوا (فت کھ ، سک ڑ) امذ.
(ہندو) **ہاتھ اور پانو میں پہنے کا زیور جو کڑے کی طرح کا ہوتا ہے**. ہاتھ پانوں میں کھڑوے مرصع کے اور گلے میں ہیکل نورتن کی پڑی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۸۱). اس شخص نے آدھے مثقال بھر سونے کی ایک نتھ اور دس مثقال سونے کے دو کھڑوے اس کے ہاتھوں کے لئے نکالے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۸۰).

بیٹھے ہیں سب آپس میں نہیں ایک بھی کڑوا
پھکاری اٹھا کر کوئی جھمکاوے ہے کھڑوا

(۱۸۵۱ ، احسان (مضامین فرحت ، ۶ : ۲۱۶)). [رک : کڑوا (کڑا (رک) کا مصغر) باضافت ھ].

کَھڑونجا (فت کھ ، و لین ، مغ) امذ.
کھرنچ ، کھونچا ، خراش. ٹوٹی چوڑی کا کھڑونجا لگ گیا ... لہو بہنے لگا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۴۴). [کھڑونچ (کھرونچ (رک) کا محرف) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھڑی (فت کھ) امث ؛ صف مث.
۱. **کھڑا (رک) جس کی یہ تانیث ہے**.

بیسنے میں اپنے نہائے ہوئے
کھڑی شرم سے سر جھکائے ہوئے

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۹).

بیچ میدان میں ایک چبوترا ،
اور اس پر تین بلیاں ، دو کھڑی ایک پڑی.

(۱۹۳۰ ، اردو ، اپریل ، ۱۸۷). کھڑی فصل کو یوں تباہ ہوتے دیکھ کر کسی کا دل نہ دکھتا ، نہ بولنے والے کا نہ پاؤں تلے روندنے والے کا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸).

۲. (پیراکی) ایک تیراکی جس میں سیدھے کھڑے ہو کر صرف پانو مار کر کھڑے رہتے ہیں اس طرح کہ جسم کا بالائی حصہ پانی سے باہر رہے. چلو اس وقت دریا میں کھڑی لگائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۸). یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیرا ک لوگ ... کھڑی لگا رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، پشنو ، ۲۶). ۳. جو دال پوری گلی نہ ہو ، ثابت جس کے دانے سالم ہوں (دلی کی ضد). چنے کی دال گوشت میں دو طرح پکتی ہے ایک تو سلواں اور دوسری کسی قدر کھڑی. (۱۹۰٦ ، نعمت خانہ ، ۵۲). ۴. وہ ہنڈوی جس کے دام وصول نہ ہوئے ہوں (فرہنگ آصفیہ). [کھڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ایڑی (---ی مج) امث.
جوتے کی اونچی ایڑی جس میں خم نہ ہو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کھڑی + ایڑی (رک)].

---اینٹ (---ی مع ، غنہ) امث.
(معماری) اینٹ جو چنائی میں پہلو کے بل رکھی جائے (پٹ یا پڑی اینٹ کے مقابل). تو وہ جھیرے کے سب پتھروں کو کھڑی اینٹ کی طرح جما دے گا. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۳۹). [کھڑی + اینٹ (رک)].

---بولی (---و مج) امث.
اردو زبان کا ایک نام (چونکہ اس زبان کے بیشتر مذکر اسمأ صفات اور افعال کے آخر میں الف ہوتا ہے اور اس کے مقابل اودھی ، قنوجی ، برج اور بندیلی وغیرہ پڑی بولی کہلاتی ہیں اس لیے کہ ان کے اسمأ اور صفات ''و'' پر ختم ہوتے ہیں). محترم خواتین نے اردو زبان کا نام کھڑی بولی رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۱ : ۳). امیر خسرو غالباً پہلے شاعر ہیں ، جنھوں نے برج کے ساتھ ساتھ کھڑی بولی میں بھی شعر کہے. (۱۹۵٦ ، اردو زبان کا ارتقا ، ۹۳). کوئی اسے کھڑی بولی قرار دیتا ہے ، کسی کے نزدیک شورسینی پراکرت کی شاخ ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۵). [کھڑی + بولی (رک)].

---بالٹ (---فت ل) امث.
(تیغ زنی) گھٹنے سے لٹنے تک تلوار کی سیدھی ضرب (ا پ و ، ۸ : ٦۱). [کھڑی + بالٹ (رک)].

---پڑی (---فت پ) امث ؛ م ف ؛ صف مث (صف مذ : کھڑے پڑے).
کھڑے اور بیٹھے ، ہر صورت میں ، ہر حالت میں ؛ (مجازاً) بے چین ، بے کل. دیکھتی جا وہ چار چوٹ کی مار پٹواؤں کہ بند بند ڈھیلا ہو جائے کھڑی پڑی کہروا نا چے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۹). [کھڑی + پڑی (رک)].

---پیرائی (---ی لین) امث.
(پیراکی) کھڑے پانی میں کھڑے تیرنا یعنی ایسا انداز تیراکی جس میں پیروں سے زیادہ کام لیا جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۹۳ ؛ نوراللغات). [کھڑی + پیرائی (رک)].

---پھڑی (---فت پھ) امث.
(کبوتر بازی) کبوتروں کو سر کے اوپر (گھر کے اوپر) تاوا دینے کا طریقہ. وقت معینہ پر کھول کر کھڑی پڑی دے کر تین حصہ دانہ دے کر بند کر دیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۸). [کھڑی + پھڑ / پھڑا - پھکانہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

---تال امث ؛ ←کھڑتال
(موسیقی) چلتی تال. گلے میں تلسی مالائیں پہنے وشنو جوگین کٹھل کے درخت کے نیچے بیٹھی کھڑی تال بجاتی ہیں. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۱۷۳). [کھڑی + تال (رک)].

---تڑی م ف.
کھڑے کھڑے ، تھوڑی سی دیر کے لیے. میں یہ سوچی کہ آج کو مہمان طریق کھڑی تڑی چلی آئے کل کو میاں گھر میں بٹھالیں گے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۹).

---جُوتی (---و مج) امث.
(جلت سازی) اڈی دار جوتی یا جوتا جس میں پیر جما رہے ، کھڑی ایڑی کی جوتی یا جوتا (ا پ و ، ۲ : ۲۲۳). [کھڑی + جوتی (رک)].

---چڑھائی (---فت چ) امث.
ایسی بلندی کی طرف چڑھنا جو ڈھلوان نہ ہو ؛ مراد : دشوار چڑھائی ، ایسی چڑھائی جس میں جھکاو یا سلامی کم ہو. محسوس بھی نہیں ہوا کہ میں کئی میل کی کھڑی چڑھائی طے کر رہا ہوں. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۳۹). [کھڑی + چڑھائی (رک)].

---چوٹ م ف.
فوراً ، ترت ، اسی وقت ، کھڑے کھڑے ، ہاتھ کے ہاتھ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---چھابا امث.
(ہیئت) دُم دار ستارے کا سر (فرہنگ آصفیہ). [کھڑی + چھابا (رک)].

---دال امث.
(طباخی) بغیر دلی ہوئی دال ، مسلّم پکی ہوئی دال (ا پ و ، ۳ : ۱٦۵). [کھڑی + دال (رک)].

---دوپہر (---ضم معکوس د ، غم و ، فت مج پ ، ہ) امث.
بھری دوپہر ، تیز دھوپ والی دوپہر ، عین دوپہر.

کھڑی دوپہر گورا روپ
کالے بال بھری برسات

(۱۹۳۱ ، شبستان ، ۳۵). کام کا جرگہ کھڑی دوپہر میں چل کر ہی شام کو رکتا ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۸). [کھڑی + دوپہر (رک)].

---سکی (---فت س) امث.
(کشتی) جب حریف داہنے پینترے پر کھڑا ہو کر اپنا داہنا ہاتھ بڑھائے تو ظفر کو چاہیے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے حریف کے

داہنے ہاتھ کی کلائی پکڑے اور اپنا داہنا ہاتھ حریف کے داہنے بازو کے اندر سے نکال کر اپنی طرف کو حریف کی کہنی پر رکھے اور اپنے بازو کو حریف کے بازو سے ملائے اور فوراً اپنے داہنے پیر کو حریف کے داہنے پیر میں اندر سے ڈال کر اپنی پنڈلی اور موڑے سے حریف کی پنڈلی کو اپنی طرف کھینچے اور بازو سے کسی قدر بائیں طرف مڑتا ہوا آگے کو زور کرے حریف چاروں خانے چت گرے گا (رموز فن کشتی ، ۱۰۰)۔ [کھڑی + سَک (رک)]۔

ـــــ سَلامی (ـــــ فت س) امث.
(معماری) ڈھال یا پہلوان سلامی جو بالائی پہلو دیوار کو سطحی نقشے میں ۴۵ درجے میں دیدی جاتی ہے ، عمودی زاویہ (نشیبی جھکاؤ کے مقابل)۔ اس کی کھڑی سلامی ۸ میں باہر والے چہرہ پر رکھی گئی ہے۔ (۱۹۳۹ء ، آبپاشی ، ۵۲۳)۔ [کھڑی + سلامی (رک)]۔

ـــــ سَواری م ف.
کھڑے کھڑے ، ذرا دیر کے لیے ، فوراً (جو سواری لائی ہو وہ کھڑی رہے اور وہی واپس لے جائے)۔

ہائے نانی مری نہیں جب تمہاری
اوس دن گئی تھی کھڑی سواری

(۱۸۸۲ء ، تفسیر عفت ، ۲۵)۔ گئی بھی تو کھڑی سواری .... (۱۹۵۹ء ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۷۳)۔ [کھڑی + سواری (رک)]۔

ـــــ فَصل (ـــــ فت ف ، س) امث.
(کاشت کاری) فصل جو کٹی نہ ہو ، کھڑی کھیتی ، کھڑا کھیت ، **کھڑی کاشت.** ہماری کھڑی فصل سوکھ کر برباد ہو رہی ہے۔ (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ ، ۲۰۲ : ۳)۔ اپریل کے آخر میں گندم کی کھڑی فصل میں پانی لگا کر وتر آنے پر فصل کاٹ کر اس میں ہل چلادیں۔ (۱۹۷۳ء ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۸)۔ [کھڑی + فصل (رک)]۔

ـــــ کاشت (ـــــ سک ش) امث.
(کاشت کاری) کھڑی فصل ، کھڑی کھیتی ، کھڑا کھیت. باغ کہیں کہیں ضرور ملے اور دو ایک جگہ ہل بھی چلتے تھے مگر اس وسیع زمین میں کھڑی کاشت معلوم نہ ہوئی۔ (۱۹۱۲ء ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۳۵)۔ [کھڑی + کاشت (رک)]۔

ـــــ کُرسی (ـــــ ضم ک ، سک ر) امث.
عام استعمال کی کرسی جس پر سیدھا بیٹھا جائے (آرام کرسی کے مقابل)۔ دس بارہ کرسیوں کے بیچ میں ایک آرام کرسی پر لیٹ کر بڑے نخرے سے حقہ پیتے جائیں اور جو ملنے والے آئیں انہیں کھڑی کرسی پر جگہ دیں اور پھر بھی خود کو لکھا پڑھا مشرق آدمی سمجھیں۔ (۱۹۳۳ء ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۹۷)۔ [کھڑی + کرسی (رک)]۔

ـــــ کَرنا ف م ، محاورہ.
قائم کرنا ، تیار کر دینا. ایک جماعت ایسی کھڑی کر دی جو اپنی قوم کے لیے کام کرنا شرافت اور انسانیت ہی نہیں بلکہ باعث نجات سمجھتی تھی۔ (۱۹۳۶ء ، خطبات عبدالحق ، ۹۳)۔

ـــــ کھیتی (ـــــ ی مج) امث.
(کاشت کاری) کھڑا کھیت ، کھڑی کاشت ، کھڑی فصل. مگر شیخ کے بیان میں اتنا لطف زیادہ ہے کہ کھڑی کھیتی کا خشک ہو جانا زیادہ حسرتناک ہے بہ نسبت اس کے کہ تخم زمین کے اندر ہی جل جائے۔ (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۱۲۱)۔ تقسیم پیداوار کے لیے کھڑی کھیتی کی جنس کے تخمینہ کرنے کا طریقہ۔ (۱۹۷۵ء ، لغت کبیر ، ۲ ، ۱ : ۵۹۱)۔ [کھڑی + کھیتی (رک)]۔

ـــــ گائے امث ؛ م ف.
پوری گائے ، سالم گائے ، پوری کی پوری گائے ، خون کی ٹوں. جو فقط گائے کھاتی مسلمانی ہوتی تو سب سے بڑے مسلمان چمار اور بھنگی ہوتے کہ یہ سب سے زیادہ کھاتے ہیں نہ حلال چھوڑیں نہ مردار بقول شخصے کھڑی گائے کھانے والے ہیں۔ (۱۸۷۴ء ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن قنوجی ، ۳۰)۔ [کھڑی + گائے (رک)]۔

ـــــ لَگانا محاورہ.
(پیراکی) پانی میں کھڑا ہو جانا ، پیرنے کا ایک انداز اختیار کرنا جس میں صرف پانو حرکت کرتے ہیں اور اوپر کا جسم پانی سے باہر رہتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیراک لوگ ... کھڑی لگا رہے ہیں۔ (۱۸۹۳ء ، بشو ، ۲۶)۔ تیراک بڑے بڑے کمال دکھاتے کوئی پانی کاٹتا کوئی ملاحی کوئی کھڑی لگاتا۔ (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۵)۔ کوئی پالتی چڑھائے بیٹھا ہے ، کوئی کھڑی لگا رہا ہے۔ (۱۹۹۷ء ، اجڑا دیار ، ۱۷۱)۔

ـــــ مارنا محاورہ.
(پیراکی) رک : کھڑی لگانا. کوئی چت تیرا تو اس طرح گویا تختہ بہا چلا آتا ہے ، کسی نے کھڑی ماری تو ایسی کہ گھٹنے تک پانی سے باہر نکل آیا۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۱)۔

ـــــ مَزدُوری ، چوکھا کام کہاوت.
اُجرت پوری اور اچھی ہو تو کام بھی اچھا ہوتا ہے ، اُجرت ہاتھ کے ہاتھ ملے تو کام دل لگا کر کیا جاتا ہے۔ کھڑی مزدوری ، چوکھا کام یعنی اچھی مزدوری دینا اور خوب کام لینا۔ (۱۸۰۸ء ، دریائے لطافت ، ۸۳)۔

ـــــ مُونچھیں (ـــــ و مع ، مغ ، ی مج) امث ، ج.
ایسی مُونچھیں جن کے کنارے اوپر اُٹھا رکھے ہوں ، تاؤ دی ہوئی مونچھیں. ایک جوان کی چڑھی ڈاڑھی اور کھڑی مونچھیں کمر سے تلوار اور تمنچے کی جوڑی لگی ہوئی۔ (۱۸۹۳ء ، بی کہانی ، ۷)۔ [کھڑی + مونچھ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــ نا ک امث.
ستواں نا ک جو خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی ہے (چپٹی نا ک کے مقابل) ستواں کھڑی نا ک خوشنما گٹ ... دیکھ پائیں تو فرط رشک سے جل جائیں۔ (۱۹۰۸ء ، خیالات آزاد ، ۱۳۳)۔

یورپ کے تمام باشندوں کی جلد گوری، نقشہ موزوں، کھڑی ناک، جبڑے متناسب اور بال ... بعض وقت گھونگر والے ہوتے ہیں. (١٩١٠ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ٢٢). [کھڑی + ناک (رک)].

---نیاز دلانا/دینا محاورہ.
مراد پوری ہونے پر فوراً نیاز دینا، کھڑا دونا دینا (جامع اردو لغت؛ جامع اللغات؛ نوراللغات).

---ہُنڈی (---ضم ہ، سک ن) امث.
(بنکاری، تجارت) وہ ہنڈی جس کا روپیہ ادا نہ ہوا ہو (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). [کھڑی + ہنڈی (رک)].

کَھڑے (فت کھ، ی مج) امذ؛ ج.
کھڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت؛ تراکیب میں مستعمل.

دل میں پچھتاتے کہ آخر کیوں ہوتے تھے ہم کھڑے
کیسے ایسے جاہلوں سے کیا کوئی کشتی لڑے
(١٩٣٢ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ١٧، ١: ٣).

---بازار م ف.
فوراً گئے فوراً آئے، اُسی وقت.

کھڑے بازار جا کر مول لایا
قیامت کی جو فتنہ کو پنھایا
(١٨٦١ء، الف لیلہ نومنظوم، ٣: ٦٤٨).

---بدَن (---فت ب، د) صف؛ م ف.
جسم کے، جسم پر اپنے ہوئے؛ تن کے (کھڑے). جس پر اُن لاکھوں نے دانت لگایا کھڑے بدن کے کپڑے تک اتروا لئے. (١٩٠٠ء، خورشید بہو، ٩٠). [کھڑے + بدن (رک)].

---پانو/پاؤں م ف.
١. فوراً، اسی وقت.

سیر کرنے کو کھڑے پاؤں اگر آپ آئیں
سرو کٹ جائے گلستاں سے صنوبر نکلے
(١٨٧٨ء، آغا اکبر آبادی (مرزا آغا حسین)، د، ١٢٩).
ابھی وہ ساحل سے دور تھا کہ وہ تختہ بھی ٹوٹ گیا ... لیکن کچھ ڈھب ڈھبانا آتا تھا، کہیں کھڑے پاؤں لگائے. (١٨٩٠ء، فسانۂ دلفریب، ١٢١). **٢. (پیراکی) پیروں سے تیرنا، ایک جگہ کھڑے ہو کر تیرنا.** وہاں بڑا حوض ہے کھڑے پاؤں پیرنے کی مشق کروں گا. (١٩٠٨ء، پیمبرانِ سخن، ٢٠٨).

---پانو بیٹھک دینا محاورہ.
(عو) مراد پوری ہونے پر فوراً حضرت علی کی نیاز دلوانا اور قوالی کرانا.

کھڑے پاؤں بیٹھک دوں گر آج پہنچے
سلامت وہاں لے کے کھانا رنّا
(١٨٣٥ء، رنگین، د، ٣٢).

---پانی نہ پینا محاورہ.
ذرا نہ ٹھہرنا، فوراً چلا جانا (نہایت نفرت یا خفگی کا اظہار کرنا).

سودا بیچے نہ بیچے اپنا بھلا چاہتی ہے تو وہاں کھڑے پانی نہ پی جس طرح بیٹھی ہے اسی طرح اٹھی چلی آ. (١٨٧٤ء، انشاء ہادی النساء، ٢٠٣). ویسے تو اس گھر میں کھڑے پانی نہ پیتی. (١٩٥٨ء، محل سرا، ١٦٥).

---پائنچوں کا امذ.
پائنچوں کی سیدھی تراش، کھڑی تراش کا (پاجامہ وغیرہ) (آڑی تراش کے مقابل). پنجاب کی شلوار کی طرح اس میں کپڑا بہت صرف ہوتا ہے ورنہ یوں تو ہے اچھی چیز اب اس کو گھٹا کر ایک کھڑے پائنچوں کا پاجامہ نکلا ہے. (١٩٢٣ء، انشائے بشیر، ٣١٣). بن بیاہی لڑکیاں ہندو اور مسلمان دونوں ساری کے بجائے کھڑے پائنچوں کا پاجامہ پہنتیں. (١٩٦٧ء، جلا وطن، ٣٥).

---پیر کا روزہ رکھنا محاورہ.
برابر کھڑے رہنا، بیٹھنے کا نام نہ لینا (کوئی مسلسل کھڑا رہے تو کہتے ہیں کہ کیا کھڑے پیر کا روزہ رکھا ہے). کسی نے پیر دیدار کے کونڈے مانے تھے کوئی کہتی تھی کہ میں کھڑے پیر کا روزہ رکھوں گی. (١٨٨٨ء، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ٣: ١٥٢).

---تڑے م ف.
١. گاہ گاہ، کبھی کبھی. میاں جو خدا تمہارا سیدھا ہو کا دیر سویر میں کھڑے تڑے بات پوچھ لینا. (١٩١٥ء، سجاد حسین، طرح دار لونڈی، ٥٧). **٢. کھڑے کھڑے، ذرا دیر کو، کھڑے چڑھے ایک سہری** ... آتے ہی مجرے کو جھکی اور کہنے لگی بیم (بیگم) صاحب کی پینس گلی میں ہے یہ گوریاں آپ کو بھیجی ہیں اور فرمایا ہے ذری کھڑے تڑے چلے آئیے. (١٩٣٣ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ١٩، ١٠: ١٠٩). کوئی آیا، ایک دن کھانا کھلایا، کھڑے تڑے آیا ایک ٹکڑا پان دے دیا. (١٩٢٣ء، اختری بیگم، ٨٥).

---رَسّی بیٹھے کوس، کھاتے پیتے تین کوس کہاوت.
سفر میں کسی سے کھڑے کھڑے باتیں کرنے سے اتنا وقت ضائع ہوتا ہے جتنے وقت میں رسّی بھر (ناپنے کا ایک پیمانہ دو سو فٹ کے قریب لمبا) چلا جا سکے، بیٹھنے میں اتنا وقت ضائع ہوتا ہے کہ اتنی دیر میں کوس بھر چلا جا سکتا ہے اور کھانے پینے میں تین کوس چلنے کے برابر وقت ضائع ہوتا ہے (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---رَہنا ف ل؛ محاورہ.
استادہ رہنا؛ قائم رہنا، برقرار رہنا (کھڑا رہنا).

مکان اونچے اگر بنائے کھڑے رہیں گے وہ سر اٹھائے
ملے گی دو گز زمین آخر بس اتنا حصّہ ہر ایک کا ہے
(١٩١٠ء، کلامِ مہر، ٢: ٣٠).

---قَد (سے) (---فت ق) م ف؛ صف.
انسان کے قد کی اونچائی کے برابر، پورے قد، پورے جسم پر؛ فوراً، کھڑے کھڑے.

کھڑے قد کی لے کر بلا بار بار
کہے بچہ اوپر سڑں عکوں دار

(١٦٨٧ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ٣٠)، [کھڑے + قد (رک)]۔

--- قد بجلی گرے فقرہ۔

(کوسنا) بیٹھے بھی نہ پائے کہ بجلی گر جائے ، **فوراً بجلی گر جائے**۔ یا میرے اللہ یہ اُس یوسف کا ذکر ہے جسے میں اتنا بھولا سمجھتی تھی ... بی بی مجھ پر کھڑے قد بجلی گرے جو میں جھوٹ بولوں۔ (١٩٨٧ ، صلائے عام ، ٢٠٠)۔

--- قد سے گرنا ف س ؛ محاورہ۔

١. **کھڑے کھڑے ، پورے قد کی اونچائی سے گرنا ، بغیر بیٹھے یا جھکے تڑ سے گرنا**۔ اب میری اور تیری تقدیر پھوٹ گئی کہ پنڈی کی گرہ بیچنے والے کے دروازے پر چلنا پڑا ، یہ سنتے ہی ہاتھی کھڑے قد سے دھم دے سی زمین پر گر پڑا اور جان بحق ہو گیا۔ (١٩١١ ، داستان غدر ، ٣٩)۔ ٢. **پورے قد کی اونچائی سے گر جانا ، غش کھانا ؛ فوراً گر پڑنا**۔ بادشاہ بیگم کھڑے قد سے گر پڑیں محل میں کہرام مچ گیا (١٩٦٣ ، ساڑھے تین یار ، ٢٢)۔

--- کا پیچ امذ۔

(کُشتی) **کشتی کا ایک داؤ**۔ مختلف تین پیچ یہ ہیں ، کمری ، دستی ، کھڑے کا پیچ۔ (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٣٦)۔

--- کا کھڑا رہ جانا محاورہ۔

حیران یا مبہوت رہ جانا۔ ابن الوقت یہ پیغام سن کر کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٣٣)۔ داستان امیر حمزہ کا لامتناہی سلسلہ اس زور و شور سے شروع کرتے کہ راہ چلتے کھڑے کے کھڑے رہ جاتے۔ (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ٣٣)۔

--- کرنا محاورہ۔

نقد وصول کرنا ، حاصل کرنا ، اُٹھانا ، دام کھڑے کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

--- کونے کا تکھونٹ امذ۔

مثلث قائم الزاویہ (جامع اللغات)۔

--- کھڑے م ف۔

١. **فوراً کے فوراً ، جلد ، بلا تاخیر ؛ اُسی وقت ، اُسی حالت میں** ، لوگاں بسر غیبت کھڑے کھڑے دیتے گالیاں۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٥٣)۔

قامت نے تیرے باغ میں جا خطِ بندگی
لکھوا لیا ہے سرو چمن سے کھڑے کھڑے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ١٧٦)۔ بس چلے تو کھڑے کھڑے شہر بدر کرا دوں۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٠)۔ بہتوں کو کھڑے کھڑے دیواروں میں چنوا دیا۔ (١٩٣٥ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ٣٣) وہ یہ سوچ کر چلا تھا کہ کھڑے کھڑے دو باتیں کرکے واپس لوٹ آئے گا۔ (١٩٥٤ ، خدا کی بستی ، ٣٦)۔ دودھ والے لے تو کھڑے کھڑے پیسے رکھوا لیے۔ (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٧ ،
کھڑے کھڑے ملک بدر کرا دینا ان کی عادت تھی۔ (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ٩١)۔ ٢. **لمحے بھر کو ، تھوڑی دیر کو**۔

پھرتے ہیں بیقراری کے مارے کھڑے کھڑے
ہو جا ہمارے پاس تو پیارے کھڑے کھڑے

(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ٢٠٨)۔ ابا جان آپ کے منتظر بیٹھے ہیں ، جائیے کھڑے کھڑے ہو آئیے۔ (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ١٥٨) ہاں تو اونھوں نے کہا ہے کہ ذرا کھڑے کھڑے یہاں ہو جائیے۔ (١٨٩٣ ، دلچسپ ، ١ : ٣٧)۔ جب سے بیمار پڑی ہوں دو مرتبہ کھڑے کھڑے آیا ہے۔ (١٩٣٩ ، شمع ، ٥٢)۔ ٣. **دیر تک کھڑے رہ کر یا دیر تک انتظار کر کے**۔ تمام جسم زخمہائے بستر سے فگار ہے اتنی طاقت نہیں کہ کھڑے کھڑے ان کی داستانیں سنوں۔ (١٩٨٧ ، صلائے عام ، ١٧٥)۔

--- کھڑے لے لینا ف س ؛ محاورہ۔

فوراً لے لینا ، اُسی وقت لے لینا۔ کل صبح میں اس قلعے کو کھڑے کھڑے لے لوں گا (١٩٠٨ ، آفتاب شجاعت ، ٥٠١ : ٣٣٧)۔

--- کھڑے ہو جانا محاورہ۔

تھوڑی دیر کے لیے آ کر مل جانا ، لمحے بھر کو آ جانا ، ذرا دیر میں واپس چلا جانا۔

صبر کہاں ہو تم کو کبھی لگ کے گلے سے سو جاؤ
بولو نہ بولو بیٹھو نہ بیٹھو کھڑے کھڑے تک ہو جاؤ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٧١٩)۔ تم کو کچھ محبت ہے اور مجھ سے ذرا بھی ہمدردی ہے تو میرے پاس کھڑے کھڑے ہو جاؤ۔ (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ١٥٩)۔

--- کھیت (---ی مج) امذ ؛ ج۔

کھڑا کھیت (رک) کی جمع ؛ ہرے کھیت ، تیار فصل یا کاشت۔ یہ ایسا ہو گا جیسا کوئی کھڑے کھیت کاٹ کر غلہ جمع کرے۔ (١٨٩٠ ، کتاب مقدس ، ٦٧٣)۔ [کھڑے + کھیت (رک)]۔

--- گھاٹ م ف۔

فوراً ، جلد سے جلد ، فی الفور ، ہاتھوں ہاتھ۔ پانچ اشرفیوں سے اس نے گھر پہنچنے سے پہلے کسی کسان کا بیل کھڑے گھاٹ مول لیا۔ (١٩٣١ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ١٩٩)۔ سیکڑوں نئے دفتر کھل گئے اور یہ ان میں سما گئے یا فوجی افسر بن گئے بھرتی کھڑے گھاٹ ہوتی (١٩٨٣ ، گرد راہ ، ١٥٣)

--- گھاٹ دُھلوانا ف س ؛ محاورہ۔

دریا یا تالاب وغیرہ پر جا کر اپنے لباس کو دھوبی سے دُھلوانا۔

قابل شوب اگر جسم کا جامہ ہوتا
تو کھڑے گھاٹ یہ گدڑی بھی دھلائی ہوتی

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٢٦)۔

--- گھاٹ دھونا محاورہ۔

ہاتھوں ہاتھ دھونا ، اُسی وقت جلدی جلدی دھونا۔ کپڑے کے لیے میں کھڑے گھاٹ دھو لاتی تو آپ کو پسند نہ آتے۔ (١٩٢٠ ، لخت جگر ، ١ : ٢٨٠)۔

ـــــکھاٹ کلپانا / کلپوانا محاورہ.
فوراً امتحان کرنا ، سر دست آزمانا یا کوئی کام کرانا ، فوراً یا کھڑے کھاٹ دھلوانا اور کپ دلوانا.
کھڑی بھر رو کے کوئے یار میں یوں زنگو دل دھویا
کہ کپڑا جیسے مفلس نے کھڑے کھاٹ آ کے کلپایا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵).

ـــــماش امذ ؛ ج.
چھلکے والی ماش ، سالم ماش. غربا اہل اسلام کھڑے ماش اور خشکہ پکا کر اپنی شادی بیاہ میں بانٹتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۰۰). [کھڑے + ماش (رک)].

ـــــمسالے کا گوشت امذ.
وہ گوشت یا سالن جس میں مسالا پیس کر نہیں بلکہ صرف کاٹ کر ڈال دیا جاتا ہے (علمی اردو لغت).

کھڑیا (۱) (فت کھ ، کس ڑ) صف.
اونچی اور چھوٹی چوکی اور چھوٹی چھتری کا یکہ ، کھڑکھڑیا. حضور یہاں تو بس کھڑیا یکہ چلتا ہے ، کچی سڑک کا یہ بادشاہ ہے. (۱۹۳۰ ، روح ظرافت ، ۵۰). [کھڑکھڑیا (رک) کا مخفف].

کھڑیا (۲) (فت کھ ، کس ڑ) مذ (قدیم).
واقع ہوا ، ٹھہرا ، قرار پایا. دل بادشاہ اس آبِ حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بے تاب ہو پڑیا ، کام ایسا کھڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). [کھڑنا (رک) کا ماضی].

کھڑیا (۳) (فت کھ ، کس ڑ) امث ؛ سـ کھریا.
۱. رک : کھریا ، سفید چاک ، وہ چاک جس سے تختہ سیاہ یا بورڈ پر لکھا جاتا ہے (پلیٹس). **۲. سفید چکنی مٹی ، سفیدی ، رام کھِلی ، گوپی چندن ،** اس میں چونے کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں. سمنٹ سازی کے لیے ... کھڑیا یا چونے کا پتھر اور چکنی مٹی درکار ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند ترجمہ ، ۱ : ۵۱). **۳. چونا مٹی کا پالپ** (پلیٹس). **۴. ایک قسم کی ابرق ؛ ابرق آمیز** (پلیٹس). **۵. کھڑی مٹی ، رنگین مسالا جو نقشہ کشی کی پنسلوں میں کام آتا ہے ؛ پالش میں استعمال ہونے والا مسالا** (پلیٹس). [کھریا (رک) کا ایک املا].

کھڑیا (فت کھ ، سک نیز کس ڑ) امث.
(کاشت کاری) رک : کھاڑ ، کھاڑی. پڑھی کے انتہا پر ایک گڑھا سا ہوتا ہے اس کو کھڑیا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۳). [کھاڑی (رک) کی تصغیر].

کھڑینچ (ضم کھ ، ی مج ، غنہ) امث ؛ سـ کھرینچ.
۱. چھل جانے سے جسم پر خفیف زخم آنا ، خراش ، کھرونٹ. اس لڑائی میں شکست کی کھڑینچ لگی تو بے دل مت ہو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۹۲). ادھر بچوں کی کھڑینچ ادھر دھکے کی چوٹ اوپر سے پڑا دو ہتڑ پھلا اٹھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۰). کسی کے کانٹا کسی کے کھڑینچ لگی. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۷۲). **۲. کپڑے وغیرہ کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے سے اُلجھ کر پھٹ جائے ، کھونچ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۳. کینہ ، بغض ، بیجا تکرار ؛ نکتہ چینی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھڑینچ (رک) کی تخفیف].

ـــــرکھنا محاورہ.
کینہ رکھنا ، عداوت رکھنا ، حسد رکھنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــلگنا محاورہ.
۱. کھونچ لگنا ، چھل جانا ، خراش لگنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات). **۲. گزند پہنچنا ، چوٹ لگنا.** اگر تم کو (اس لڑائی میں شکست کی) کھڑینچ لگی تو بے دل مت ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۳).

ـــــنکالنا محاورہ.
نقص نکالنا ، عیب جوئی کرنا ، جھگڑا مول لینا ، تکرار کرنا. یہود تو بات بات میں کھڑینچ نکالا کرتے تھے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید (حاشیہ) ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۱). آپ ان سے کھڑینچ نکالنا چاہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۳).

کھڑینچیا (ضم کھ ، ی مج ، غنہ ، کس چ) امذ.
بیری ، دشمن ، حاسد ، عیب جو ؛ خردہ گیر ، معترض شخص (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کھڑینچ + یا ، لاحقۂ نسبت].

کھس (۱) (فت کھ) امذ (قدیم).
رک : کس ، بل ، طاقت ، اختیار ، قوت.
من مولیٰ کا سر مرشد کا دیہ انھوں کے بس میں
توشہ ہمرا تو کچھ ناہیں ایہہ سبھی کچھ کھس میں
(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۱۲۹).
دونوں بھی تھکے ہوئے قدم کے
کھس کھائے ہوئے تھے اپنے دم کے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۲۰۰). [کس (رک) جس کا یہ قدیم املا ہے].

کھس (۲) (فت کھ) امث.
کھجلی ، خارش (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

کِھس (۱) (کس کھ) امذ (قدیم).
کھسکنا (رک) سے ماخوذ ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــپڑنا ف ل ؛ محاورہ.
کھسک جانا ، سرک جانا ، ہٹ جانا.
جھانکے یہ کچھ قرباں دیتے ہیں یوں دلاں کوں
کیا وقت ہوئے گا تو جو کھس اچھل پڑے گا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸).

کِھس (۲) (کس کھ) م ف.
چپکے چپکے ، خاموشی کے ساتھ ، غیر محسوس طور پر.
تاکھسنی کرتے کھس کتی پیشانی اظفری کی
آؤ ویسے نہ بیٹھو مڑ مڑ کے کھس ادا سے
(۱۸۰۸ ، اظفری ، د ، ۲۷). [مقامی].

کَھسّا (فت کھ ، شد س) امذ.
موٹی موٹی جھریوں کے نشان. سینہ پُر کینہ ، تنگ چھاتیاں مشک خالی کی طرح لٹکے لٹکے کَھسے پڑے جیسے بیگن اوبلا ہوا. (١٨٨٠ ، طلسم فصاحت ، ٣٠). [قب : کھسنا / کھسہ (کھوسنا (رک) کی تخفیف)].

کُھساٹ (ضم کھ) صف (قدیم).
رک : **کُھوسٹ.** کھسائیاں کا ناز ، توبہ استغفراللہ ایسے ناز ان تی جیو واز. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠٠). [مقامی].

کِھساری (کس کھ) امث.
ایک قسم کا اناج جس کی دال کھائی جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

کَھسانا (فت کھ) ف م.
دیوار کے کسی حصے کا گرانا (نور اللغات ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھسنا (رک) کا تعدیہ].

کِھسانا (١) (کس کھ) ف م (قدیم).
سرکانا ، ہٹانا ، کھسکانا.

سو لکھن چھند بھری چنچل کھسائے سینس تھے اپل
متی ہوئے مست جوں ہنگل سو بد ہی ہو کی پیاری کا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣٠٨). [س : खिसा].

کِھسانا (٢) (کس کھ) امذ (قدیم).
رک : **کھسیانا.**

لباس پستی کا گر کرے مول
کھسانا ہو کے پستہ موں رکھے کھول

(١٧٧٣ ، تصویر جاناں ، ٥٣). [کھسیانا (رک) کی تخفیف].

کُھس پُھس (ضم کھ ، پھ) امث.
رک : **کُھسر پُھسر.**

تھی کل اس میں ، نوکر میں کھس پھس بڑی
بہت ہو رہی تھی تمہاری بدی

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٣٩).

کھلی ہو بحث ہو کھس پھس سے ہے کٹی افضل
چھپانا عیب میں داخل ہے عیش و عشرت کا

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ٣). [حکایت الصوت].

ـــــ کرنا محاورہ.
کُھسر پُھسر کرنا ، سرگوشی کرنا ، کانا پُھوسی کرنا. تم نے سنا نہیں لوگ کھس پھس کیا کرتے ہیں کہ رانا کی اور میری شادی ہوگی (١٩٠٣ ، راج دلاری ، ١٠٢). جیسے کوئی بھیدی کھس پھس کرتا ہے ، اس طرح منہ اس کے کان کے پاس لے گیا. (١٩٣٩ ، حکایات روسی (ترجمہ) ، ٢٠٢). لڑکیاں بالیاں جھک سے لگی کھس پھس کر رہی تھیں. (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ١٠٥).

ـــــ ہونا محاورہ.
کھس پھس کرنا (رک) کا لازم. کچھ کھس پھس بھی ہوئی. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٣٣).

کُھسَٹْنا (ضم کھ ، فت س ، سک ٹ) ف ل.
رک : **کھسوٹنا ، جس کا یہ لازم ہے.**

اگر خلاف مزاج اوس کے ہو کوئی حرکت
تو جاویں شاہد جی کے بھی سر کے بال کھسٹ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٦٣). [کھسوٹنا (رک) کا لازم].

کُھسٹی (ضم کھ ، سک س) صف مث.
بے ترتیب ، بکھری ہوئی ، نچی ہوئی. اس نے بڑے میاں کے سوکھے مارے چہرے اور تمنا کو کے دھوئیں میں رچی ہوئی نچی کھسٹی داڑھی کی طرف دیکھا (١٩٠٧ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٢٧٤). کہے دیتی ہوں کہ اپنی یہ اجڑی کھسٹی شکل لے کر سب کے سامنے نہ پہنچ جانا. (١٩٤٣ ، ماہیم ، ٣٠٣). [کھسٹنا (رک) سے ماضی بطور صفت].

کَھسْرا (فت کھ ، سک س) امث ؛ اسم خسرہ.
(عموماً بچوں میں پائی جانے والی) ایک وبائی بیماری جس میں دو تین دن کے بخار کے بعد بدن پر باریک دانوں کا جال سا نمودار ہوتا ہے ، سخت بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوتی ہے لیکن مرض کا اصل سبب چیچک کی طرح کے مخصوص جراثیم (وائرس) کا حملہ ہوتا ہے. جب کبھی تم کو شدت سے بخار آیا کھسرا نکلی تو ... تمہارے ماں باپ نے اپنے آرام و آسائش کو تم پر قربان کر دیا. (١٩٠٩ ، حرز طفلان ، ٢٠). جذام ، چیچک ، کھسرا وغیرہ کی شکل و صورت اور خصائص وغیرہ کے متعلق عربوں نے تحریری سرمایہ پیدا کیا. (١٩٦٠ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ١٦). [س : खरप+र+क].

کُھسَر پُھسَر / پُسَر (ضم کھ ، ضم نیز فت س ، سک ر ؛ ضم پھ ، فت س ، ضم پ ، فت س) امث.
آپس میں ، چپکے چپکے باتیں کرنا تا کہ کوئی اور نہ سنے ؛ کانا پُھوسی ، کانا باتی ، سرگوشی. کُٹنی نے اس کے کان کے پاس اپنا منہ لگا چھوٹتے موتے کھسر پھسر کر رستا پکڑا. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٦٨). پس اے مخاطب ، کُھسر پُھسر کے سوا تو کچھ اور نہ سنے گا. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٢ : ٣٥٣). ڈیوڑھی ہی میں کھسر پھسر کی آواز کانا میں آئی. (١٩٢٩ ، طوفان اشک ، ٣٨). سیکے کی لڑکیاں ... کھسر پسر باتیں کر رہی تھیں (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ١١٣). [حکایت الصوت].

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سرگوشی کرنا ، کانا پُھوسی کرنا ، چہ مگوئیاں کرنا. بھائی بدمت کرنے کو اور کافر کیا کم ہیں ، اس بیچاری کو نہ ستائیں گے تو کیا نقصان ہو گا یہ باتیں تھیں کہ خواجہ عمرو آ کر پہونچے دیکھا چالاک و برق کُھسر پُھسر کر رہے ہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٧٠١). کھانا کھا کر اپنے کام پر چلا گیا ، شام کو جب میں گھر لوٹا تو باہر والی گلی میں محمود تیلی کی کوٹھری کی طرف میری نظر پڑی وہاں ایک دیا جل رہا تھا اور کچھ لوگ آپس میں کُھسر پُسر کر رہے تھے. (١٩٩٠ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٥٩).

ـــــ ہونا محاورہ.
کُھسر پُھسر کرنا (رک) کا لازم ؛ **چہ میگوئیاں ہونا.** پاکستان میں مسلم سائنسداں کے پہلے سیمنار میں جب جدید علوم کو مشرف بہ اسلام کرنے کی بات کی گئی تو خاصی کُھسر پھسر ہوئی. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۳).

کُھسْرْوا (ضم کھ ، سک س ، فت ر) امذ.
رک : خُسروا.

ہے تری رفتار کافر کھسروا
جو صدائے پا ہے وہ سارنگ ہے

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۸۰). [خسروا (خسرو + ا (حرفِ ندا) کا عوامی تلفظ)].

کَھسْرَہ (فت کھ ، سک س ، فت ر) امث ؛ خسرہ.
رک : کھسرا. خط آیا ، کیا بتاؤں جگر کا حال ، اچھا ہے ، بیوی کے کھسرہ نکلی تھی. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۶۹). عمومی لفٹ ... کو نوعی تپوں ، مثلاً کھسرہ ... وغیرہ میں طفحہ کے نمو میں مدد دینے کے لیے یا ... اس کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرنا مفید ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [کھسرا (رک) کا متبادل املا].

کَھسَڑ کَھسَڑ (فت نیز کس کھ ، فت س ، سک ڑ ، فت نیز کس کھ ، فت س) امث.
کسی چیز کے کھسٹنے کی آواز ، کھس کھس کی آواز نکلنا. بی خانم برقعے کے سموے کو الٹے ، کھیر کو سمیٹ اور بچھے سے لیجا ، بائیں ہاتھ پر نہ پوشی کے پائنچے کی طرح ڈالے کھسڑ کھسڑ کرتی آئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۸۱). [حکایت الصوت].

کِھسَک (کس کھ ، فت س) امذ.
کھسکنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے : **کھسک آنا ، کھسک جانا وغیرہ.**

ـــــ آنا ف م ؛ محاورہ.
۱. آنکھ بچا کر یا چپکے سے چلے آنا ، سرک لینا ، سٹک لینا. بیرلہ اسکی بارہ دری میں گیا اور کرکس وہاں سے کھسک آیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۰۰). شہزادی صاحبہ کہاں جاتی ہیں یہ قلعہ سے رات کو کیسے کھسک آئیں. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۱۰۳). ۲. **قریب ہونا ، نزدیک آنا.**

ایک دن اور قیامت کھسک آئے گی ادھر
اور کیا عرض کروں آپ سے کل کیا ہو گا

(۱۹۹۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۰۲).

ـــــ جانا محاورہ.
۱. (ا) سرک جانا ، ہٹ جانا.

ہزار کوس دلدر وہیں کھسک جاوے
کبھی جو اوس کے دیے پاؤں کی سنے آہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). وہ اسی ہلڑ میں چپکے سے کھسک گئی پھر کسی نے اسکو نہیں پایا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۵۵). چند ہی لمحوں بعد دونوں وہاں سے کھسک گئے (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۹۳). (ا) **پھسل جانا ، جگہ سے ہٹ جانا.**

قصر میں اس کے تو ایسی ہی صفا ہے کہ اگر
آنکھ اٹھا دیکھیے تو پائے نگہ جائے کھسک

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۱).

صاحب سنبھالو سر سے ڈوپٹہ کھسک گیا
لو پائیچہ الجھ گیا مقنع سرک گیا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ جی ، ۳ : ۲۱۰). ۲. **آنکھ بچا کر نکل جانا ، چپکے سے چلتا ہونا ، دبک کر چلا جانا ، سٹک جانا.** آڑے وقت میں ان سے کچھ کام نہ نکلے گا اور اسی طرح قیامت کے میدان میں بھی پاس سے کھسک جائیں گے (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۴۳۵). پادری کو اسی میں نجات کی شکل نظر آئی کہ امن و عافیت کے ساتھ کہیں کھسک جائے. (۱۹۱۲ ، محاربات صلیب ، ۵۳). کسی کو قتل کر کے کھسک جانے میں شہرت رکھتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲۵).

ـــــ لینا محاورہ.
خاموشی سے چلے جانا ، چپکے سے نکل لینا ، ٹہل لینا ، سٹک جانا. دادا ابا ہمیں ایک اشرفی دیتے اور ہم چپکے سے وہاں سے کھسک لیتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۶۳). باقی منت کے مالئے سمیٹ کر کھسک لیے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۱).

کِھسکا (کس کھ ، سک س) امر مذ.
کھسکانا (رک) کا امر اور ماضی ، **تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے : کھسکا دینا ، کھسکا لینا وغیرہ.**

ـــــ دینا ف م ؛ محاورہ.
ٹہلا دینا ، ٹالنا ، چلتا کر دینا ؛ کھسکانا ، سرکانا. تمہیں گھر پر مجرا کرنے کی ترغیب دی ادھر ڈولی والے ٹہلا دیئے ادھر طویلے والوں کو کھسکا دیا اور یہ بلا تمہارے سر منڈھی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۲). میں ... قنات کے پاس آگیا اور آہستہ سے قنات کھسکا دی. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۳).

ـــــ لینا ف م ؛ محاورہ.
سرکا لینا ، ہٹا لینا ، سرکانا ، کھسکانا. بولتے وقت عجیب انداز سے دائیں کان اور پنسل کا سرا ڈھانکنے کے لیے بڑی پھرتی سے ... آگے کھسکا لیتی تھیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۲۲). اس نے باپ کے قریب سے اسٹول تھوڑا اور الگ کھسکا لیا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۹۷).

کِھسکانا (کس کھ ، سک س) ف م ؛ کھسکھانا.
۱. **خاموشی سے ، چپکے سے ہٹے کرنا ، بغیر آواز کے ہٹا لینا.** اچکن کے بٹن کھول ڈالے پاجامہ اوپر کھسکایا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۸). ۲. **دوسری جگہ بھیج دینا ؛ چلتا کرنا ، ٹالنا.** تمہیں گھر پر مُجرا کرنے کی ترغیب دی ...

ادھر طویلے والوں کو کھسکا دیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۲). ۳. اڑا دینا ، غائب کر دینا ، چرانا. کسی مسلمان لونڈے نے ہندو حلوائی کے تھال سے دو جلیبیاں کھسکا دیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۳۳ : ۹). لکھنؤ کے ایک ذات پاک مقیم عراق نے مرحومہ کا گراں بہا تاج اور بیش قیمت اسباب کھسکا دیا. (۱۹۵٦ ، بیگمات اودھ ، ۱۲۳). ۴. نذرانے یا رشوت وغیرہ میں کچھ دینا. انھوں نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دس جہرہ شاہی ادھر کھسکاؤ تو اس سفرکی زحمت سے بچ سکتے ہو. (۱۹۳۹ ، تماشیات قومی (ترجمہ) ، ۳). ۵. نزدیک لانا، سرکانا قریب کرنا. شہزادی نے ایک قاب کباب خوبی کی طرف کھسکائی اور انھوں نے میاں آزاد کی جانب بڑھائی (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۵۹). شکیلہ نے اس کا بازو پکڑ کر آگے کھسکاتے ہوئے کہا یہاں میرے پاس بیٹھو. (۱۹٦۱ ، ہالہ ، ۲۷). [کھسکنا (رک) کا تعدیہ].

کھسکنا (کس کھ ، فت س ، سک ک) ف ل.
۱. جاتا رہنا ، زائل ہو جانا.

نظر آیا جو بھبوکا سا کوئی ہوش رُبا
حضرتِ دل وہیں رخصت ہوئے طاقت کھسکی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۰). ۲. سرک جانا، جگہ سے ہٹ جانا، ڈھے جانا ، گر پڑنا.

تھی دیوار کا یہ اچھا ڈھنگ کہیں کھسکی تو ہے قیامت لنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). اور کئی مقاموں میں پہاڑ کھسکنے سے بڑے بڑے غار پڑ گئے ہیں. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ٦۷). ۳. چلے جانا ، روانہ ہو جانا. آہستہ آہستہ کھسکتے کھسکتے ... غار میں چُھپ کر بیٹھ رہا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۵۳).

لاشے کے ساتھ بھی نہ مری قبر تک چلے
ہوتے ہی اذنِ عام کے گھر کو کھسک چلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷).

ادھر پھولتا اور بچکتا ادھر
رُخ اس سمت کرتا کھسکتا ادھر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۷). ۴. جگہ سے ہٹ جانا ، دوسری جگہ ہو جانا. میں مشکل سے لیٹے لیٹے کھسک کر مسہری سے نیچے گر پڑا. (۱۹۷۲ ، سید و سیاد ، ۱۰۷). ۵. نظر بچا کر چلے جانا ، رفو چکر ہو جانا ، آگے بڑھنا. وہ کھسکنا ہی چاہتے تھے کہ احمد بھائی نے انھیں بھانس لیا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۹۱). [پ : (ख) + खस س : ख].

کھَس کھَس (فت کھ ، سک س ، فت کھ) امث.
۱. گھاس کاٹنے کی آواز (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). ۲. خس خس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. پوست کا ڈوڈا (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

ــــــ رَس (ـــــ فت ر) امذ.
خشخاش کا رس ، افیون (جامع اللغات). [رک : کھس کھس + رس (رک)].

کُھس کُھس (ضم کھ ، سک س ، ضم کھ) امث.
۱. کھسر پھسر ، کانا پھوسی ، سرگوشی.

پلکاج کھس کھس کان میں کینگے تو راضی ہونے کی
کیوں ہونے کی وہ راضی سو کو جو ہووہں غلیل سوں بعد

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵٦). آپس میں ہاناں آواز سے یا کھس کھس کرتے نہ چلے. (۱۸۵٦ ، فوائد الصبیان ، ۵).

اے پھس پھس عقل بیانات
اے کھس کھس خلوت خیالات

(۱۹۸۸ ، شیر خانہ ، ۲۵۰). ۲. کسی چیز سے لگنے کی آواز ، دو چیزوں کی آپس میں مس ہونے کی آواز. کھرپی کی تیز اور چمکیلی دھار مٹی کے قلب میں کھس کھس کرتی گھستی جا رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۲) [کھسر کھسر (حکایت الصوت) کی تخفیف].

کھَسکھَسا (فت کھ ، سک س ، فت کھ) امذ.
دانتوں کے پیسنے کا عمل ، دانت پیسنے کی آواز (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھس کھس (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کِھسکِھسا (کس کھ ، سک س ، کس کھ) امذ ؛ صف.
کھس کھس کرتا ہوا ، کرکرا (جامع اللغات). [کھسکھسانا (رک) سے مشتق بطور صفت].

کِھس کِھساتا (کس کھ ، سک س ، کس کھ) صف مذ.
کھس کھس کی آواز کرتا ہوا ، ٹکراتا ہوا. اس کا کنڈاسا پہلی دفعہ بلدیو سنگھ کے سر میں کھسکھساتا ہوا چلا گیا تھا اس کے سیدھے ہاتھ کو تیز دھار کے زندہ ہڈی میں گھسنے کا احساس ہونے لگا. (۱۹۳۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۷). [کھس کھس (حکایت الصوت) + اتا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کِھس کِھسانا (کس کھ ، سک س ، کس کھ) ف ل.
کھس کھس کی آواز کرنا. یہ دونوں نفیر ایک پتے کو بھی پھڑپھڑائے یا کھس کھسائے یہاں آکر دیمک کی بنائی چھوٹی سی دیوار کی آڑ میں اس کُتے کی واپسی کے انتظار میں بیٹھ گئے. (۱۹۳۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۷). [کھس کھس (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کِھس کِھساہٹ (کس کھ ، سک س ، کس کھ ، فت ہ) امث.
کھسکنے کی آواز ، کھس کھس کی آواز. پنجوں کے بل بڑی احتیاط سے سرک رہا تھا لیکن بہرحال کھس کھساہٹ پیدا ہو رہی تھی. (۱۹۵۲ ، نمک پارے ، ۳۸). اف : کرنا ، ہونا. [کھس کھس (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کَھس گُوڈرا (فت کھ ، سک س ، و مع ، سک ڈ) امذ.
(کنایۃً) بے ڈھنگا ، گوڈڑ ، ڈھیلا ڈھالا (چُست کی ضد). جیسا کوڑھ مغز آدمی ہو گا ویسا ہی اس کا کھس گوڈرا کام ہو گا. (۱۸٦۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲۱). [کھس (مقامی) + گوڈڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کِھسَل (کس کھ ، فت س) امث.
رپٹ ، پھسل ، پھسلن ، رگڑ ؛ تراکیب میں مستعمل پندرھویں صدی کے دوران ایطالیہ میں لوگوں کو ... وزنوں کے توازن کے ابتدائی اصولوں سے واقفیت ہوئی مخصوصاً لیونارڈو ڈاونچی کے ایک رسالے سے جس میں اس نے کھسل مشین اور اس کے متعلق اپنے تجربوں کا ... ذکر کیا ہے، (١٩٥٧ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ١ : ٣٤٣). [س : खसल].

--- پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
پھسلنا ، پھسل کر گر جانا ، جگہ سے ہٹ جانا.

دوپٹہ اوڑھنا سر پر الٹ کر
کھسل پڑنا پھر اس کا واں سے ہٹ کر

(١٧٧٨ء ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ١ : ٢٠٢)).

کِھسْلا (کس کھ ، سک س) امر مذ.
کھسلانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے : کھسلا جانا ، کھسلا کر (ماخوذ : جامع اللغات).

کُھسْلا (ضم کھ ، سک س) صف مذ (مث : کھسلی).
جُھکے جُھکے کوئی کام کرنے والا ، کُھبنا. ہنس کر کہنے لگی واہ وا ری کھسلی کہاں جاکر سرنگ لگائی پناہ مانگیے اور ڈرئیے (١٨٠٣ء ، گل بکاؤلی ، نہال چند ، ٨٩). [کھس (حکایت الصوت) + لا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

کِھسْلانا (کس کھ ، سک س) ف م.
پھسلانا ، گھسیٹنا ، دھکیلنا. میرا ہاتھ پکڑ کے دوزخ کو کھسلاتا ہے کہ تیری جگہ یہی ہے قریب تھا کہ مجھ کو دوزخ میں ڈال دے کہ دو فرشتے مرد کی صورت آگے آگئے. (١٨٠١ء ، آرائش محفل ، حیدری ، ٦٦). [کھسلنا (رک) کا تعدیہ].

کِھسْلاہَٹ (کس کھ ، سک س ، فت ہ) امث.
پھسلنا ، رپٹنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : کھسل + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کِھسَلْنا (کس کھ ، فت س ، سک ل) ف ل.
آہستہ آہستہ حرکت کرنا ، جگہ سے ہٹنا ؛ رگڑ لگنا ، پھسلنا ، رپٹنا. پھر تھوڑی دور اور کھسلا اور یہ سوچا کہ بھینس دودھ دیتی ہے اس کے حلال کرنے میں بھی نقصان ہے. (١٨٦٨ء ، منتخب الحکایات ، ٨٧). جہاں تک ہو سکا ... چڑھی کہیں کہیں کھسل بھی گئی. (١٨٨١ء ، صورت الخیال ، ١ : ١١٥). [رک : کھسل + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَھسْنا (فت کھ ، سک س) ف م.
(قسائیوں کی اصطلاح) بھاگ جانا (جامع اللغات). [کھسکنا (رک) کی تخفیف].

کِھسْنا (کس کھ ، سک س) ف ل ، ف م.
١. ہٹنا ، اترنا ، ڈھلکنا ، سرکنا.

صدقے نبیؐ کے دیسے مرا بھاگ سور نھے
پنجتن کے جرت باج قطب سر کھسیا نہیں

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٩٨).

کہا تم آؤ سارے اب مرے پاس
گئے کھستے ہوئے کر حکم کا پاس

(١٧٩١ء ، ہشت بہشت ، ٧ : ١١٣).

مرے تن کئے ضعف دسنے لگیا
مرے منھ ہو کا رنگ کھسنے لگیا

(١٧١٣ء ، فائز دہلوی ، د ، ٣٦). رات کھسنے لگی ، نائلہ کی چارپائی کے اوپر تنے ہوئے سرکنڈے کے ترپال سے شبنم کے قطرے ٹپکنے لگے. (١٩٨٩ء ، ترنگ ، ١٨٦). ٢. تباہ ہونا ، برباد ہونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٣. بے عزت ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ٤. کم ہونا ، زوال ہونا (جامع اللغات). ٥. کانپنا ، غش ہونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٦. پرانا ہونا ، بوڑھا ہونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٧. گوشت گل جانا (جامع اللغات). ٨. گھس جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ٩. گرنا ، ڈھ جانا (ماخوذ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھسنا (رک) کا محرف].

کَھسُوٹ (فت کھ ، و مع) امث.
١. رک : کھسوٹنا ، نوچنا ، بال اکھاڑنا ، چھینا ، تراکیب میں مستعمل. سرواہ گلا گلوچ ، نوچم کھسوٹ ، جوتم جاتا ہو رہا ہے (١٨٩٩ء ، امراؤ جان ادا ، ٢٣٦). ٢. کشتی کا ایک داؤ ، کھوٹا اسے اپنی کھسوٹ پر بڑا ناز تھا اور واقعی اسکی پہلی جھپٹ شیر کی جھپٹ ہوتی. (١٩٤٠ء ، غبار کارواں ، ١٢٨). [کھسوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- دینا ف م ؛ محاورہ.
نوچنا کھسوٹنا.

تو نے شاخوں کے دیے نئے کھسوٹ
تو نے پیڑوں کو برہنہ کر دیا

(١٩١١ء ، کلیات اسمٰعیل ، ١٩٧).

--- ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
جھنجھوڑ دینا ، گھسیٹنا. سالے میرے باپ کا نام لیتا ہے ... بالو نے اسلم کو کھسوٹ ڈالا. (١٩٨٧ء ، روز کا قصہ ، ٩٣).

--- کَو/کے م ف.
نوچ کے ، جھنجھوڑ کے. وزیر نے سر کے بال کھسوٹ کے زیور دور کیا. (١٧٧٥ء ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ٢٣٥).

--- لینا ف م ؛ محاورہ.
نوچ لینا.

بال داڑھی کے لیے سارے کھسوٹ
کر دیا الفت نے اوس کو لوٹ پوٹ

(١٨٣٣ء ، داستان رنگین ، ٣٧). اور جو وہ پہلی ہی ٹھونگ میں ہوشیار نہ ہوتی تو اس کے پر کھسوٹ لیتی ہے. (١٨٧٤ء ، مجالس النساء ، ٥٩) بیگم صاحب نے سرکار کی داڑھی کھسوٹ لی. (١٩٢٣ء ، تین پیسے کی چھوکری ، ٤٣).

کَھسونا (فت کھ ، و مج) امذ ؛ ـــکھسونہ.
(کُشتی) **ایک داؤ ، کھسوٹ.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے ... کھسونا ... قلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رحشان کی کمر بند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [رک : کھسوٹ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ کَرنا محاورہ.
رک : کھسونا مارنا. پھر اس بانیٹ سے پہلوانوں کی طرح ایک کھسونہ کروں گا. (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۳۶).

ـــ مارنا محاورہ.
(کُشتی) کشتی کا ایک داؤ (کھسونا) مارنا ، گرانا ، پچھاڑنا. بادشاہ کو بہت ناگوار ہوا پانوں جما کر عقلا کی گردن پر ہاتھ رکھ کر ایسا کھسونا مارا کہ سر اس کا زمین سے مل گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۶۶).

کَھسوٹنا (فت کھ ، و مج ، سک ٹ) ف م.
۱. **نوچنا ، بال نوچنا ، بال اُکھاڑنا.**

قشقہ جوں کوں کر لہو میں لال
داڑھوں سیتی کھسوٹتا تھا بال

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۱).

اگر آکر ہم پر کرے کوئی جوٹ
ہم ہاتھوں سے بس اوسکی داڑھی کھسوٹ

(۱۷۹۲ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۳). تم اس کا مونھ کھسوٹنے کو موجود ہو جاؤ. (۱۸۹۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۷۶). لڑکیوں کو ایک دوسرے کے جھونٹے کھسوٹتے دیکھ رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۷۳). ۲. **زبردستی لے لینا ، چھیننا ، ہتیانا ، زبردستی تحویل میں لے لینا.** پس سب قوم نے زیور سونے کے ... کھسوٹ لیے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳۰).

دیکھا جو مجھ کو کورٹ میں کہنے لگے کلرک
یارو شکار آیا ہے اس کو کھسوٹ لو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۲). ۳. **پھول پتے وغیرہ سونتنا ، اُکھاڑنا ، توڑنا ، نوچنا ، تراشنا.**

تو نے شاخوں کے دئے پتے کھسوٹ
تو نے پیڑوں کو برہنہ کر دیا

(۱۹۱۰ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۹۷).

کِھسیانا (کس کھ ، سک س) (الف) صف مذ.
۱. **رو پانسا ، رو دینے والا ، رُنکھا ، ناراض.**

گیا تھانٹ سنان مردان کنے
کھسیانا ہو کر یوں لگیا بولنے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۸۶).

رات ہنس بول کے کیجے بسر اے بندہ نواز
تم تو باتوں میں ہوئے جاتے ہو کھسیانے سے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۳۳). وہ پنڈال میں پہنچے تو ان کے چہرے پر خوشی کی جھلک نہ تھی وہ کچھ کھسیانے سے لگتے تھے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، ۶۷ ، ۵۲). ۲. **شرمندہ ، نادم ، خجل ، خفیف.** دجلہ کے پانی کو دیکھتا اور پیتا تو اپنی حرکت سے اور اس پانی کے لانے سے کھسیانا ہوتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸). یہ سن کر علاؤالدین کھسیانا ہو کر وہاں سے اٹھ آیا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۷۷). (ب) ف ل. **جھینپنا ، شرمندہ یا خفیف ہونا ، چڑچڑانا.** اور یہ امداد تو خدا نے صرف تمہارے خوش کرنے کو کی ہے ... اور اس لیے کہ کافروں کو کچھ کم کرے یا ایسا ذلیل کرے کہ کھسیانے ہو کر بے نیل مرام واپس چلے جائیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۹۱). افسر ان کی شکست پر بہت کھسیانے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار تک ، ۱۹۹).

یاد ہے وہ خود ہی کرنا خود ہی کھسیانا مرا
پھر وہ تیرا گدگدانا اور وہ ہنس جانا مرا

(۱۹۲۲ ، فردوس تخیل ، ۱۵۸). [ب : खिसियाना].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
شرمندگی ، خجالت ، ندامت. فی الحقیقت اس کھسیانے پن کو برقرار رکھنا مشکل سے مشکل ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۸۰). [کھسیانا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **چڑانا ، رُلانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).
۲. **شرمندہ کرنا ، نادم کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.
رونے کے قریب ہونا ، روہانسا ہو جانا ، رنجیدہ ہو کر رونے لگنا ؛ نادم ہونا (کھسیانا کرنا (رک) کا لازم).

بہت آ گیا فرق اوقات میں
وہ کھسیانا ہو جانا ہر بات میں

(۱۸۶۹ ، بہار عشق ، ۳۶). کیوں صاحب یہ فرمائیے کہ اللہ میاں بڑے ہیں یا ، مولانا روم ، میں نے کھسیانا ہو کر کہا ، اللہ میاں (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۶۸).

کِھسْیانْ پَت (کس کھ ، سک س ، فت پ) امث ؛ ـــ کھسیاہٹ.
کھسیانا ہونا ، کھسیانا پنا. اور نہ اس کے ... ساتھیوں نے ہی مستحسن خیال کیا کہ کھلے میدان شکست کے کھسیاہٹ میں خانہ بدوش کو کوئی سزا دی جائے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۵). [کھسیان (کھسیانا (رک) کی تخفیف) + پت ، لاحقۂ کیفیت].

کِھسْیانْ پَن / پَنا (کس کھ ، سک س ، فت پ) امذ.
خجل ہونا ، شرمندہ ہونا ، نادم ہونا ، افسردہ ہونا ، پشیمان ہونا. تاڑنے والے تاڑ ہی گئے کہ واقعات اصل کے خلاف ان کی تحریروں میں کس قدر کھسیان پن برستا ہے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۳). [کھسیان (کھسیانا (رک) کی تخفیف) + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

کِھسْیانی (کس کھ ، سک س) صف مث.
رک : کھسیانا جس کا یہ مونث ہے.

بختوں میں تھا سو ہونچا کیا رووں کیا ہنسوں میں
جب دنگ ہو رہی ہوں جیو میں ہوتی کھسیانی
(۱۹۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۲۹).
جب کہ کھسیانی ہو گئی وہ قمر
ناز سے بولی آپ پھر ہنس کر
(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۲۰). ایک فلسفی ... محض یہ دیکھنے کو کہ کھسیانی دنیا کیا کرتی ہے ہر الزام کو قبول کر لیتا ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۷۰). [کھسیانا (بحذف ا) + ی لاحقۂ تانیث].

--- آواز امث.
بھرائی ہوئی آواز ، رُندھی ہوئی آواز. کھسیانی آواز میں بولے کہ وہ راجہ ہری کرشن کول کو زبان دے چکے ہیں . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۵). [کھسیانی + آواز (رک)].

--- بلی کھمبا نوچے کہاوت.
جسے غصہ آ رہا ہو وہ دوسروں پر اپنی جھلاہٹ اُتارتا ہے ، بے بسی میں آدمی دوسروں پر غصہ اتارتا ہے. کھسیانی بلی کھمبا نوچے اب جب قائل ہوئے تو مثلیں یاد آئیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۵). پادریوں نے بمصداق کھسیانی بلی کھمبا نوچے ، اس کی آزادی سلب کرنے کی ٹھانی. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۹۵). شیرزاد کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے لگتا ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۱).

--- ہنسی (--- فت ہ ، مغ) امث.
زبردستی کی ہنسی ، بناوٹی ہنسی ، ایسا ہنسنا جس میں غصے اور شرمندگی کی کیفیت ہو. مگر ملنے والوں کی دور بلا وہ اس کی کھسیانی ہنسی کو مذاق میں اڑا دیتے تھے اور مصیبت یہ تھی کہ ... کرید کرید کر اس کی رائے دریافت کرتے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۶). تمھاری کھسیانی ہنسی سے کیا ہوتا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۷). [کھسیانی + ہنسی (رک)].

--- ہنسی ہنسنا محاورہ.
زبردستی ہنسانا ، دکھاوے کے لیے ہنسنا ، خفت مٹانے کے لیے ہنسی کا منہ بنانا ، بلا سوچے سمجھے ہنسنا. یہ آواز جو اس میں سے آتی ہے سو یہ آواز نہیں کھسیانی ہنسی ہنستے ہیں. (۱۸۰۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۰).
اب کہاں وہ صاحبِ علم و عمل باقی رہے
صرف کھسیانی ہنسی ہنسنے کو ہم باقی رہے
(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۱۸). خاصی طویل صحبت میں ایک گالی ان کے منہ سے نہ نکلی انھیں خود اس تبدیلی کا کوئی احساس نہ تھا ، میں نے اس پر تعجب کیا تو چونکے اور کھسیانی ہنسی ہنسنے لگے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۶).

کھسیانے (کس کھ) امذ ؛ ج.
کھسیانا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

--- سے ہونا ف مر ؛ محاورہ.
رک : کھسیانے ہونا. پہنچے میاں کھسیانے سے ہو گئے اور انھوں نے یہ بارۂ سنگ پھر بمعہ لوٹا دیا میرے ہاتھ پر پڑنے کی دیر تھی کہ یہ پتھر پھر تابان ہوگیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰).

--- ہونا محاورہ.
خجل ہونا ، شرمندہ ہونا ، جھینپنا. ایدھے کھسیانے ہو گئے ، ایک کو معاً خیال آیا اور اس نے پوچھا یار مجھے بُجھ (بجھ) کہیں تم نے تو نہیں مارا تھا. (۱۹۸۴ ، جولستان ، ۲۵۹).

کھسیاہٹ (کس کھ ، سک س ، فت ہ) امث.
رک : کھسیان پن. آپ کہیں تو ... میں نے اپنی کھسیاہٹ کو دباتے ہوئے کہا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۳۷). [کھسیا (کھسیانا (رک) کی تخفیف) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کُھسّہ (ضم کھ ، شد س بفت) امذ ؛ ــــ کُھسا.
۱. ایک وضع کا جُوتا جو پنجاب سے منسوب ہے. سر پر سبز پگڑی اور گلے میں بڑے بڑے منکوں والی تسبیح ہوتی تھی ، پاؤں میں نیا کھسہ ہوتا تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۷۰). **۲. ایک وضع کا غلاف جو چوپایوں کے کُھروں پر چڑھا دیتے ہیں تا کہ چلنے میں ان کے نشان نہ پہچانے جاسکیں.** اس نے آہستہ آہستہ بھینس کے چاروں کُھروں میں چمڑے کے کُھسے چڑھا دیئے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۱۸۰). [کھوسہ (رک) کی تخفیف].

کُھسّی (ضم کھ ، شد س) امث.
گلے میں پہننے کے قدیم زیور کا نام. زیور جو اس زمانے میں رائج تھے وہ یہ ہیں ... کُھسّی ، چمپا کلی. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۰). [مقامی].

کُھک (ضم کھ) صف.
رک : کھکھ. اور کوششیں ہو رہی ہیں کہ یہ بیہودہ رسمیں ، جنھوں نے ہم کو اندر ہی اندر گُھن لگا کر کھک کر دیا ، کسی طرح ہم سے جدا ہوں. (۱۹۳۸ ، قریب ہستی ، ۱۵). اکثر بیوپاریوں کی نادہندی نے مجھ کو کھک کر دیا تھا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۰۳). [کھکھ (رک) کی تحریف].

--- بنانا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **کُھک کرنا.**
ہے نقد کہاں کدھر گئے نوٹ
ساہوکاروں کو کُھک بنایا
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۲۹).

--- کرْ دینا / کرْنا محاورہ.
خالی کرنا ، کسی کے پاس کچھ نہ چھوڑنا ، صفایا کر دینا ، مفلس کر دینا.
کھک کر دیا دونوں نے خزانہ
سب مٹ گیا میرا کارخانہ
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۲۱). یہ لوگ بادشاہ کو قائدہ پہنچانے تھوڑی آئے تھے ان کا مقصد تو شہر کا لوٹنا تھا ، وہ پورا ہوا اور انھوں نے دہلی کو کھک کردیا. (۱۹۴۴ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۵).

ـــــہو جانا / ہونا محاورہ.
کھک کرنا (رک) کا لازم ، بالکل خالی ہو جانا ، کچھ پاس نہ رہنا. سنہرے روپہلے الفاظ سب چُک گئے جیب کُھک ہو گئی. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹۷). القصّہ کوٹھی برسوں میں لٹتا ، بھولے نواب کی نان سپتوں بلکہ دونوں میں کُھک ہو گئیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الدین ، ۴۴).

کَھکّا (فت کھ ، شد ک) امذ.
۱. پنجابیوں کی فوج کا وہ آدمی جسے مغلیہ حکومت کے سقوط کے زمانے میں سرکاری خاکی پوشاک ملی تھی ، خاکی. (فرہنگ آصفیہ).
۲. بوڑھا ، بزرگ ، برگزیدہ ، سردار (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[کھک ـ خک (خا ک کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کَھکار (فت کھ) امث ؛ ــــ کھنکار.
کھانسنے یا کھانس کر گلا صاف کرنے کی آواز یا عمل. یہ زخم کلیے ذات الریہ کے بعد ہوتا ہے خصوصاً جب کہ ذات الریہ کا مادہ کھکار میں خارج نہ ہو. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۵). آلہ ہائے ترفیع الصّوت نے ایک ایک حرف یعنی کھانسی کھکار تک سنوا دی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۴۴).
[کھک (حکایت الصوت) + ار ، لاحقۂ کیفیت].

کَھکارْنا (فت کھ ، سک ر) ف ل ؛ ــــ کھکھارنا.
رک : کھنکارنا.

یا کھکھارے غور بن ہووے ضرر
یا پڑھے قرآن سنجہ دیکھ کر

(۱۸۳۷ ، فلاحت الفقہ ، ۱۳).

وہ گھر میں غیر کے سوتے ہیں جس دم یہ خبر پائی
کھڑا ہو کر پسِ دیوار میں ان کی کھکار آیا

(۱۹۲۶ ، خندہ ، د ، ۲). جب تک بزرگ دسترخوان سے فارغ ہو کر نہ اُٹھے ، اوروں کو تبعیت لازم تھی ، ہاتھ منّہ دھوتے وقت کھکھارنا بھی سخت معیوب تھا ، اپنی ناتوں کے لیے غسل خانہ موجود تھا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۲). [کھنکارنا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

کَھکائی (فت کھ) امث (قدیم).
ہنسی کی آواز ، ٹھٹھا ، قہقہہ.

کھکائیاں مار کر ہنستی دیکھو کیا شوخ عورت ہے
ہوا ہے مردوں میں چرچا ہنسا ہور اس کھکائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۶). [کھک (حکایت الصوت) + اٹ ، لاحقۂ کیفیت + ی ، لاحقۂ تانیث].

کَھکائیاں (فت کھ ، کس ئ) امث ، ج (قدیم).
کھکائی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــمارْنا محاورہ.
کھکھلا کر ہنسنا ، قہقہہ مارنا ، زور سے ہنسنا.

کھکائیاں مار کر ہنستی دیکھو کیا شوخ عورت ہے
ہوا ہے مردوں میں چرچا ہنسنا اور اس کھکائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۶).

کَھکانا (فت کھ) ف ل (قدیم).
ہنسنا ، کھلکھلانا.

زلف خوبوں سے مصاحب کنول کے ہوئی شانے کی طرح
ہم کو بس آئی کھکانے دانت دکھلانے کی طرح

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۳۶). [کھک (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کُھکَل (ضم کھ ، فت ک) صف مذ (قدیم).
رک : کھکھل.

ہنسے بند بل بل ہوئے سب کھکل
اندھارا ہوا اسپو سنسار کل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۳). [کھکل (رک) کا قدیم املا].

کَھکْری (فت کھ ، سک ک) امث.
گورکھوں کا ایک مشہور ہتھیار جو خنجر سے بڑا درانتی کی شکل کا ہوتا ہے. گورکھے نے کھکری مار کر سر اڑا دیا ، اب کھکری اور تلوار چلنی شروع ہوئی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۵). [نیپالی].

کَھکْڑا (فت کھ ، سک ک) امذ.
رک : مرکی کھکڑا ، ایک وضع کی مٹھائی.

ذائقہ کھکڑے کسی مرکی کا وہاں
دیکھ اولہ بھولے اہلِ بردوان

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰۹). [مرکی کھکڑا (رک) کی تخفیف].

کُھکَّل (ضم کھ ، شد ک بفت) صف ؛ ــــ کُھکّھل.
کھوکھلا ، اندر سے خالی ؛ فرسودہ ، ازکار رفتہ. ایسی اتنی خریدیں کہ ٹکے سیر سے سولہ روپیہ سیر بکنے لگی مالوا خالی جیب کھکھل. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۱۳۷).

اب ہو گیا سرسبز نخلِ آرزو
یہ تو کُھکّل خشک پولا ہو گیا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۱). انہوں نے یہ کہتے کہتے اپنے بے بوتی کے کھکل سینے پر ہاتھ مار کر کہا ہائے ہمارے جان عالم پیا اب کبھی نہیں پائیں گے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۱). [رک : کھک + ل ، لاحقۂ صفت].

ـــــبَنانا ف م ؛ محاورہ.
کھکل کرنا ، کھوکھلا کرنا ، خالی کرنا ، بے مایہ کرنا ، کنگال کرنا ، مفلس کر دینا.

عید آئی تھی ہمیں کُھکل بنانے کے لیے
کچھ نہیں اب جیب میں کھانے کھلانے کے لیے

(۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اکتوبر ، ۵).

کَھکوڑْنا (فت کھ ، و مع ، سک ڑ) ف م.
پنجوں سے کھودنا ، کریدنا ، اُلٹ پلٹ کر تلاش کرنا. فرہاد نے ... نعمت خانے کی جالی کو کھکوڑ مارا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۶۳). بچارے نے ... سارے صندوق پٹارے کھکوڑے. (۱۹۷۳ ، سرگشتہ ، ۱۰۲). [س : खखराह].

کھکیڑ (فت کھ ، ی مج) امث ؛ =کھکھیڑ.

۱. مشقت یا مصیبت ، سختی ، صعوبت ، رنج ، زحمت. جادوگر کو کیا ملا مفت جان بھی کھوئی اور اتنی کھکھیڑیں ناحق اٹھائیں. (۱۹۰۰ء ، ذات شریف ، ۵۹). ایک ضخیم لغات ... مرتب ہو رہی ہے جس میں بڑی محنت اور کھکھیڑ ... کے بعد ایک سو سے زائد پیشوں کے ہزارہا لفظ جمع کیے گئے ہیں. (۱۹۳۳ء ، خطبات عبدالحق ، ۱۸). **۲. لڑائی ، جھگڑا.** جس نے آپ کے ساتھ کھکیڑ شروع کی وہ فرقہ ضالۂ وافضیہ ہے. (۱۹۰۵ء ، لمحۃ الضیا ، ۴). [کھکوڑ (کھکھوڑنا (رک) کا حاصل مصدر) کا محرف].

---اُٹھانا محاورہ.

مشقت برداشت کرنا ، مصیبت جھیلنا ، خوار ہونا.

اے بھائی اس اِتقا کے بخیے کو اُدھیڑ

بے فائدہ کیوں اٹھا رہا ہے یہ کھکھیڑ

(۱۹۳۷ء ، سنبل و سلاسل ، ۱۸۲). سید احمد خان نے ۱۸۵۷ء کے طوفان میں خود بھی بڑی کھکیڑ اٹھائی تھی. (۱۹۶۰ء ، سرسید احمد خان ، ۱۸).

دل کو منظور نہ ہوتی جو کسی شخص سے چھیڑ

بخدا ہم تو اٹھاتے نہ محبت کی کھکھیڑ

(۱۹۸۸ء ، ضمیر خامہ ، ۲۹۹).

---دینا ف م ؛ محاورہ.

زحمت دینا ، تکلیف دینا ؛ الجھن میں ڈالنا ، پریشانی میں مبتلا کرنا. میری طلبی ہوئی اور یہ کھکھیڑ خواہ مخواہ دی گئی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۷).

کھکیڑیں (فت کھ ، ی مج ، ی مج) امث ؛ ج ؛ =کھکھیڑیں.

کھکیڑ (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---اٹھانا محاورہ.

صعوبتیں برداشت کرنا ، مصیبتیں جھیلنا ، بہت خوار ہونا. اس کام کے انجام دینے میں ظالم نے بڑی بڑی کھکیڑیں اوٹھائیں. (۱۹۰۲ء ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۵۰). اس میں جو جو کھکھیڑیں اٹھانی پڑیں ان کا ذکر فضول ہے. (۱۹۸۵ء ، دیباچہ انگلش اردو ڈکشنری ، ۱۵).

کُھکی کَرنا محاورہ.

(ٹھگی) ٹھگنا ، مسافروں کو ٹھگ کر کُھک بنا دینا (ماخوذ : اب و ، ۸ : ۹۹).

کُھکّھ (ضم کھ ، سکن کھ) صف ؛ امذ ؛ =کھک.

۱. کھوکھلا ، خالی.

اب دین کی جھولی میں دھرا ہی کیا ہے

کج ضابطے ، کھکھ صحیفے ، کھکّل ایمان

(۱۹۳۷ء ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۴). صدیوں پرانے پیڑ کے کروں جوڑے بھائیں بھائیں کرتے کھکھ میں کھڑا ہوں. (۱۹۸۷ء ، سارے افسانے ، ۳۵). **۲. نادار ، تہی دست ، مفلس ، قلاش ، مفلوک الحال ، بے مایہ.**

سب خزانہ کھو کے بیٹھا ہو کے کھکھ تحویل دار

جو کہ باقی تھی سو سب سرکار میں واصل ہوئی

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۸۱). جب تک مال رہا خوب میاں بیوی دونوں نے پھسلا پھسلا کر کھایا آخر کھکھ ہو گئی اب کون پوچھتا تھا. (۱۸۹۹ء ، امراؤ جان ادا ، ۲۳۷). جب روپیہ پیسہ چند دن میں اڑ جائے گا اور میاں کھکھ رہ جائیں گے اس وقت پھر تنی بھانی بندی والے بھی نہ پوچھیں گے. (۱۹۱۶ء ، اتالیق بی بی ، ۶۱).

ختم وہ اگلا فسانہ ہو چکا

کھکھ ہوئے خالی خزانہ ہو چکا

(۱۹۵۶ء ، ظفر علی خان ، نگارستان ، ۴۹). [کھوکھ (رک) کی تخفیف].

کَھکھَری (فت کھ ، سکن کھ) امث ؛ =کھکری.

گورکھوں کا ایک مشہور ہتھیار جو خنجر سے بڑا درانتی کی طرح کا ہوتا ہے. ہتھ کلا اور کھکھری اور بان ہمارا ہر دم کا ساتھی ہے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷۷). [نیپالی].

کُھکّھل (ضم کھ ، شد کھ بفت) صف.

رک : کھکل. حیا کے اپنی آرائش کو دیکھ ... ورنہ رہا سہا دماغ اور بھی کھکھل ہو جائے گا. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۰۵).

کُھکّھل میں اب تو اے نگہ یار ہو چکا

بس چھوڑ بھی خدا کے لیے ہار ہو چکا

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۴). [کھکھ + ل ، لاحقۂ صفت].

کُھکّھو (ضم کھ ، شد کھ ، و مع) صف مث.

رک : کھک جس کی یہ تصغیر و تحقیر ہے. نگو کی ماں میں دم درود بھی نہیں تھا ، پچیس برس کی عمر میں کھکھو ڈائن ہو کر رہ گئی تھیں. (۱۹۶۶ء ، دو ہاتھ ، ۲۰۰). [رک : کھکھ + و ، لاحقۂ صفت و تانیث].

کَھکھونا (فت کھ ، و مج) ف م.

جل بھن کر طے کرنا (تفتیش کے لیے) ، تلاش میں نکلنا ، ڈھونڈنے کے لیے جانا ، تلاش کرنا. تڑکے اٹھ کر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو جانا اور کوہ الپس کی پیچیدہ اور خوفناک گزھیاں کھکھونا پھرتا. (۱۹۰۷ء ، نپولین بونا پارٹ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹). [کھکھوڑنا (رک) کی تخفیف].

کَھگ (۱) (فت کھ) امث.

۱. وہ چیز جو بلندی میں حرکت کرے ؛ طرۂ دستار ؛ اڑنے والی چیز ، پرواز کرنے والی چیز ، ہوا میں معلق رہنے والی چیز.

ہمارے شیخ جی بھی آپ کو کتنا تراشے ہیں

سخاوت اوپر اس داڑھی کے اور پگڑی کی اس کھگ پر

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵۴). **۲. ہوا میں اڑنے والا کیڑا ، ہوا میں حرکت کرنے والا ، چڑیا ، پرند** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۳. سورج ، چاند ، ستارے ، اجرام فلک** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : खग].

کَھگ (۲) (فت کھ) امذ.

کوّا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : काक (مستعار)].

---جانے کھنگ ہی کی بھاشا کہاوت.
ہم جنس ہی ہم جنس کی بات سمجھ سکتا ہے (جامع الامثال).

کھنگیانا (کس کھ ، سک گ) ف م.
ذہنی مقصد سے ایسی آواز نکالنا جو بہت سے پک دینے میں نکلتی ہے ؛ (مجازاً) بکواس کرنا ، حد درجہ خوشامدانہ باتیں کرنا.

نہ جا تو غیر کے کھنگیانے پر مقصد ہے وہ لولی
وہ قابوچی بڑا ہے اسکی یہ مست زبانی ہے

(١٧٨٢ ، جرأت ، د ، ٢٨). [کھنگ (حکایت الصوت) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھل (۱) (فت کھ) (الف) امث.
١. تیل نکلی ہوئی سرسوں ، السی ، بنولے ، تل یا سرسوں وغیرہ کا پھوک ، کھلی جو چوپایوں کی غذا کے طور پر کام آتی ہے.

لگے ہر بے سمج کہنے نت مٹھائی شعر کی ناخوش
شکر بارہ نہ بھاوے ہوئے لذت جس بیل کوں کھل کا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٧٥). کھل بانٹ بنولے مجھے کھلانے موقوف رکھیے. (١٨٠٢ ، سیر عشرت ، ٢٣). ٢. تلچھٹ ، گاد (پلیٹس). ٣. گھاس ، جڑی اور پودے جو جانوروں کے چارے کے لیے کام آئیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امذ. ١. غلہ ، گودام (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٢. گڑھا (کان یا دیگر کاموں کے لیے کھودا جانے والا گڑھا) (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٣. کھیل ، تفریح ، تماشا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ٤. ڈوڈے (الزیقہ کے درخت کے) جو گرم مسالے اور دوا کے طور پر مستعمل ہیں (پلیٹس). ٥. کاہے کا فرش (پلیٹس). ٦. موٹی لکڑی کا ٹکڑا (پلیٹس). ٧. چمڑے کا پٹہ (پلیٹس). ٨. بیعانہ ، سرمایہ کاری (پلیٹس). ٩. کمینہ ، شرپسند ، خراب آدمی ، ظالم ، فساد انگیز (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : खल].

---بنولہ (--- کس ب ، و لین ، فت ل) امذ.
بنولے کی کھلی ، بنولوں سے تیل نکالنے کے بعد بچنے والا فضلہ یا پھوک. کراچی میں بنولہ اور کھل بنولہ مہنگے داموں فروخت ہوئے. (١٩٦٨ ، حریت ، کراچی ، ١٦ ، دسمبر ، ٥). [کھل + بنولہ (رک)].

---کھا ، کھل فقرہ.
عموماً سستا مال خریدنے والے گاہک کو چڑانے کے واسطے مستعمل یعنی تجھ میں اس چیز کے کھانے کی لیاقت نہیں ہے ، اس چیز کے بجائے کھل کھانے کے لیے خرید کر لے جا جو سستی ملے گی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ہو جانا محاورہ.
بودا ، پرانا ، نکما ، بوسیدہ ؛ کمزور (محاورات ہند).

کھل (۲) (فت کھ) امث.
کھال کا مخفف ؛ ترکیبات میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ).

---اُباڑ / اُوباڑ (--- ضم ا) (الف) صف مذ.
کھال کھینچ لینے والا ، کھال ادھیڑنے والا ؛ وہ قرض خواہ جو اپنے پیسے لے کر بھی پیچھا نہ چھوڑے ؛ ظالم ، مارنے والا.

لٹھوٹ کھل اوباڑ کے پالے پڑی ہوں میں
دم کیوں نہ الجھے بال کی اب کھینچی کھال ہے

(١٩٠٩ ، جان صاحب ، د ، ١٩٠). بعض جلے تنوں کا قول ہے کہ ایک مفلس کھل اباڑ اور کسی حلال زادے کے لوٹ کی تکرار ہوگی. (١٩٠٩ ، غبار کاروان ، ١٧). (ب) امث. کشمکش ، کھال کھنچائی ، کھینچا تانی. اس کھل اباڑ کا نتیجہ یہ ہونے والا ہے کہ ریاستیں بھی آگے چل کے اسی نظام عدل و حکومت کا جوا اٹھانے پر مجبور ہونا ہی گی. (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٣١ : ٣). [کھل + اباڑ/اوباڑ (رک)].

---اُباڑی (--- ضم ا ، سک ڑ) صف مث.
کھل اوباڑ (رک) کی تانیث. کھل اباڑی تجھے اپنے پچاس روپے کی فکر ہو گی. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢١٩). [کھل اباڑ + ی ، لاحقۂ تانیث].

کھل (۳) (فت کھ) امث.
مٹی کے برتن کے ٹوٹنے کی آواز ؛ تباہی بربادی ؛ دھماکے ، شور (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

---بل (--- فت ب) امث اسم کیفیت.
افراتفری ، بھگدڑ ، شور و غل. ارادہ کوچ کا تھا جا فوج میں کھل بل مچی. (١٨٣٥ ، نغمۂ عندلیب ، ٨٢). [کھل (حکایت الصوت) + بل (تابع)].

---بل پڑنا محاورہ.
بھگدڑ مچنا ، افراتفری ہونا ، بے چینی ہونا.

ہنستی تھی بجلی اور روتے تھے بادل
پڑی تھی جو طرف مستی کی کھل بل

(١٧٥٩ ، راگ مالا ، ٨٢).

---بل مچنا محاورہ.
رک : کھل بل پڑنا. ارادہ کوچ کا تھا جا فوج میں کھل بل مچی. (١٨٣٥ ، نغمۂ عندلیب ، ٨٢).

---بل ہونا محاورہ.
بھگدڑ مچنا ، افراتفری ہونا ، بے اطمینانی ، بے سکونی. طرق کے طرق رسالے بھاگنے لگے پیدلوں میں کھل بل ہوئی. (١٨٥٩ ، سروش سخن ، ٨٨).

---بلی (--- فت ب) امث.
رک : کھل بل.

کھل بلی پڑ جائے لشکر میں عدو کے دفعۃً
شہ اسکندر جو دیکھے قہر سے لشکر طرف

(١٨٠٣ ، دیوان شاداں ، ٢٨). [رک : کھل بل + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بلی پڑنا محاورہ.
بھگدڑ مچنا ، کھل بل مچنا ، افراتفری ہونا. تمام لشکر میں کھل بلی پڑ گئی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٥٤).

کَھل (۴) (فت کھ) امذ.
کَھلنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---جانا ف س ؛ محاورہ.
کھلنا ، ناگوار گزرنا. 15 کٹر تو آتا ہی رہتا تھا مگر اسی وقت اس کی آمد دونوں کو ہی کھل گئی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۲۰).

کَھل (۵) (فت کھ ، ل) امذ.
۱.(اُ) **چکّی ، آسیہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (اا) **کھرل یا سل جس پر دوائیاں پیسیں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **تھیلی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. **مفرد دوا ، بیہوشی کی دوا** (ماخوذ : جامع اللغات). ۴. **ناقابل فروخت** (جامع اللغات). [س : **खलल**].

کِھل (۱) (کس کھ) امذ.
کھلنا کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---اُٹھنا ف س ؛ محاورہ.
کھلنا ، کِھل جانا ، **خوش ہونا ، خوشی کا اظہار کرنا.** امتحان کے ہال میں عین اس وقت جب کہ آخری منٹ ختم ہوتا اچانک اعلان ہوتا کہ «اب صرف دس منٹ باقی ہیں» لڑکے کِھل اٹھتے ، خصوصاً لائق لڑکے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۶).

کِھل (۲) (کس کھ) امث.
ہنسنے کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل [حکایت الصوت].

---کِھل (---کس کھ) امث.
ہنسی یا قہقہے کی آواز ، کِھی کِھی ؛ بھونڈین کی ہنسی (ماخوذ : جامع اللغات). [کِھل (حکایت الصوت) کی تکرار].

---کِھلا کَر/کے ہَنسنا محاورہ.
قہقہہ مارنا ؛ زور سے ہنسنا ؛ بہت ہنسنا ؛ کِھلکِھلانا. میں نے جب اس کو الحق مر کے معنی بتائے تو طاہرہ کھل کھلا کر ہنسیں. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۱۶۷).

---ہونا ف س ؛ محاورہ (قدیم).
کھلنا ، شگفتہ ہونا.

تج زلف کی سہکار کا بارا بہیا دیکھ ناگہاں
دل جیوں کلی تھا دل مرا خوش پھول نمنے کِھل ہوا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۷).

کُھل (ضم کھ) امر.
کُھلنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بَنْدَن (---فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
گھوڑے کی نعل بندی اس طرح کہ نئے نعل کے بجائے وہی نعل کھول کر پھر لگا دیا جائے ، کھل بندی.

لگے گر میخ کھل بندن میں چڑھ کر
چپکے یا کھوپرہ بتلی میں بڑھ کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۸). [کُھل (رک) + بندن (باندھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
رک : کُھل بندن (ماخوذ ؛ نوراللغات). [کھل + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَیٹھنا محاورہ.
۱. **اطمینان و فراغت کے ساتھ کشادہ ہو کر بیٹھنا ، آرام سے بیٹھنا** (نوراللغات). ۲. **دل کی کدورت ظاہر کر دینا ، کُھل جانا** (نوراللغات).

---پَڑنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **بے حجاب یا بے تکلف ہو جانا ، منکشف ہو جانا ، شرم کو درمیان سے اٹھا دینا ، چُھپانے کی بات کہہ ڈالنا.**

ابھی نہیں یہ بات جو افشائے راز ہو
ہر اک سے کُھل پڑا نہ کرو قیل و قال میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۱). ایک دن نشے کے عالم میں تمیز نہ رہی ، کُھل پڑا ، سب داستان باپ کے روبرو بیان کی. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۱۷). فی الوقت کسی نہ کسی کو پیغمبر صاحب کا جانشین تجویز کرنا ضرور ہوا اور منافقت جو دلوں میں تھی کھل پڑی. (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۹۴). حضرت کھل پڑے کہ میرا نام ہے اکبر شاہ رہنے والا ہوں پاکستان کا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۹). ۲. **کسی چیز کا کھل کر گر جانا ، بکھر جانا.**

حسن کا اوس کے جہاں میں غل پڑا
عقل کے دامن سے مایہ کھل پڑا

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۳۲).

اس خاک در کا سرمہ جو اشکوں میں بہ گیا
گویا گرہ سے چشم کی اکسیر کھل پڑی

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۶).

---جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. رک : **کُھلنا ، پھٹ جانا ، چر جانا ، الگ الگ ہو جانا ، قلعی کھل جانا ، حقیقت واضح ہو جانا.** اور دوسرے پر دوڑ شمشیر ماری کہ چھاتی تمام کھل گئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۶).

جو باندھے تار اپنی چشم دریا بار رونے کا
تو اے ابر سیہ تیرا ابھی سب جوش کھل جاوے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۷۹). ۲. **بے تکلف ہو جانا ، کھل مل جانا.** فقیر کا ذکر چھیڑا نام سنتے ہی کھل گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۶). مولانا کسی سے کھل جائے تو باغ و بہار بن جاتے تھے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۳۸). ۳. **کسی بند چیز کا کھلنا ، وا ہونا ، بند نہ رہنا.** تالا ہمیشہ چابی کے پہلے پھیر میں کھل جایا کرتا تھا. (۱۹۸۶ ، جوراہا ، ۳۷). ۴. **دروازے یا کھڑکی کے پٹ کھلنا ، وا ہونا.** قبولیت کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۹۶).

---جا سِم سِم فقرہ ؛ امذ.
ایک داستانی منتر کے الفاظ جن کے پڑھنے سے بند دروازہ

خود بخود کُھل جانا ؛ (مجازاً) کسی مسئلے کے حل یا کُنجی کے لیے بطور تلمیح مستعمل۔ شاعر کے پاس صورت بندی کا کُھل جا سم سم والا منتر تشبیہ اور استعارہ ہے۔ (١٩٧٢ ، معاصر عظمت ، ٢ : ٨)۔ ١٩٥٣ء کے بعد ذاتی اغراض کے سوالوں نے کُھل کُھل چھوڑ کر اپنے لیے سستی مقبولیت کا کُھل جا سم سم دریافت کر لیا۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٩٨)۔

--- کر/کے م ف
١. پھیل کر ، چار زانوں ہو کر ، آرام سے ، بے تکلف ہو کر۔
تکلف بر طرف اب کُھل کے بیٹھو
قبا کے کُھول دو ، اے مہرباں بند
(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ١٥٦)۔ اچھی طرح بیٹھو ، میاں کُھل کے بیٹھو۔ (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ١٣٠)۔ اس نے اطمینان کا سانس لیا اور مسند پر خوب کُھل کر بیٹھ گئی۔ (١٩٣١ ، جزیرے ، ١٠٨)۔ ٢. جی بھر کے ، حسب دلخواہ ، جی کھول کے۔
آج ہی بس ہے کہ کُھل کر مے پرستی کیجیے
خوب پی کے بہکیے اور ذرا مستی کیجیے
(١٨٩٥ ، قالم ، ٤ : ١٥)۔ ٣. بے تکلفانہ ، بلا جھجک ، آزادانہ۔
مقابل آئیے کُھل کر بگڑیے
تکلف مجھ سے ازراہِ ستم کیا
(١٩٥٨ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ٣٧)۔ ان حالات میں کوئی بھی ملک کُھل کر سرمایہ کاری نہیں کر سکتا۔ (١٩٩٣ ، جنگ ، کراچی ، ٧ ، فروری ، ٣)۔ ٤. شرم یا لحاظ کے بغیر ، بے تکلفی کے ساتھ ، جرأت مندی سے۔
اپنا بھی ابرووں کو جوانوں میں کُھل کے ملنا
کیا خوب ہے یہ کہیے تو بات ہو برائی
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٦٧)۔
جو کُھل کے بات نہ کی تو زُلف ڈالا اس نے
وہ شرمگیں ہے ابھی بوٹے حجاب ہو ڈرے
(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ١٣٠)۔
کبھی نہ چاہنے والوں سے آپ کُھل کے ملے
اگر نقاب نہ منھ پر رہی حجاب رہا
(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٩٣)۔ ابھی تو بہت کُھل کے نہیں ملیں لیکن جب ملیں گی تو اچھی طرح ملیں گی۔ (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٥٣)۔ ٥. علانیہ ، علی الاعلان ، کُھلے طور پر۔
ابھی وہ کُھل کے بلاتے نہیں مجھے گھر میں
کُھلا ہے دام ملاقات چاک در کی طرح
(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٨١)۔
جو انا الحق نہ کہہ سکے کُھل کر
وہ ہے کفار کی جماعت کا
(١٩٥٦ ، قصیدہ عطار ، ٦٥)۔ ٦. صاف طور پر ، کُھلے الفاظ میں۔ اتفاق سے بات آ پڑی تو کُھل کر اس کے نکتے بیان کرتے۔ (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٢٠١)۔ روایات پر بھی کُھل کر گفتگو ہوتی۔ (١٩٨٨ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ٣٨)۔ چنانچہ فرانس نے پچھلے دنوں کُھل کر یہ کہا ہے کہ وہ پاکستان سے بھرپور تعاون کرنے کا۔ (١٩٩٣ ، جنگ ، کراچی ، ٢٥ ، فروری ، ٣)۔ ٧. بلا قبض و امساک کشادہ (اجابت کے لیے)۔ آج ہم کو پاخانہ کُھل کر نہیں آیا۔ (١٨٦٧ ، تیغ تیز (انشائے غالب) ، ٣١)۔ ایک بار کے سوا پھر کُھل کر اجابت نہیں ہوئی۔ (١٨٨٩ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٥)۔

--- کر بات کرنا محاورہ
واضح الفاظ میں گفتگو کرنا ، لگی لپٹی رکھے بغیر کہنا۔ ان سے کُھل کر بات کرنے کی جرأت کوئی نہ کرتا۔ (١٩٨٦ ، کتابی چہرے ، ٣٠)۔

--- کر/کے برسنا محاورہ
خوب جھما جھم برسنا ، زور سے مینھ برسنا۔ رنج و آلام کی گھٹائیں جھوم جھوم کر آئیں اور کُھل کُھل کر ہمارے دلوں پر برسیں مگر اس کی بوچھاڑ زبان تک نہ آئی۔ (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ٦٦)۔
اٹھی کیا گھر کے گھٹا آئی ہے دیکھا تم نے
میں تو کہتی ہوں برستا ہے تو کُھل کر برسے
(١٩٥٨ ، تار پیراہن ، ١٩٣)۔

--- کر رونا محاورہ
خوب رونا ، رو رو کر دل کی بھڑاس نکال دینا۔
جو ابر آ گیا ہے وہ کُھل کے رو گیا ہے
کل تک تھا ابر رحمت اب قہر ہو گیا ہے
(١٩٨٣ ، لطف آئینہ ، ٥٧)۔

--- کر سامنے آنا محاورہ
پوری طور پر ظاہر ہونا ، آشکارا ہو جانا ، واضح ہو جانا۔ کم از کم یہ بات ضرور کُھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ محمد علائی پندووں کے دوش بدوش ... کبھی جنگ آزما نہیں ہوا۔ (١٩٩١ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ٥٧)۔

--- کر/کے قہقہہ لگانا/ ہَنسنا ف مر ؛ محاورہ
کِھلکِھلا کے ہنسنا ، قہقہہ مار کر ہنسنا ، زور کی آواز سے ہنسنا۔
جوں صبح اس چمن میں نہ ہم کُھل کے ہنس سکے
فرصت رہی جو میر بھی سو اک نفس رہی
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٨٢)۔ وہ دیر تک کِھل کِھل ہنستی رہیں ، ہم بھی ذرا سا تکلفاً مسکرائے ، کُھل کر کون ہنس سکتا تھا۔ (١٩٨٨ ، تبسم زیر لب ، ٤٣)۔ وہ زیادہ سے زیادہ تبسم زیر لب کا اہتمام کرتا ہے لیکن کُھل کر قہقہہ لگانے کی اجازت نہیں دیتا۔ (١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ١٦)۔

--- کِھیلنا ف مر ؛ محاورہ
١. کُھلم کُھلا کوئی معیوب کام کرنا ، آزادانہ کسی فعل کا ارتکاب کرنے لگنا ؛ یکسر آزاد ہو جانا ؛ شرم و لحاظ اٹھا کر کوئی کام کرنا۔
خوب کُھل کھیلے تم بلانے سے
اچھے چل نکلے منھ لگانے سے

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۸۳). پھر شکار ہونے لگے ، شکار کھیلتے ہی کُھل کھیلے . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۷). ۲. بے حجاب ہونا ، بے تکلف ہونا.

ہم لیے بادۂ مستی سے مدہوش
وہ کُھل کھیلے وہاں ہوکر ہم آغوش

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۸۱).

اب تو کُھل کھیلو جوانی ہے لڑکپن وہ نہیں
منہ چھپاؤ گے حیا سے تہ دامن کب تک

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۷۱).

جو چاہو سزا دے لو تم اور بھی کُھل کھیلو
پر ہم سے قسم لے لو کی ہو جو شکایت بھی

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، کہ ، ۳۲).

کھلا (کسر کھ) صف مذ.
کلی سے پھول بنا ، کھلا ہوا ، شگفتہ ، تراکیب میں مستعمل. [کھلنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---جانا ف مر ؛ محاورہ.
بہت خوش ہونا ، باغ باغ ہونا ، پھولا نہ سمانا (جامع اللغات).

کُھلا (ضم کھ) صف مذ (مث : کُھلی).
۱. **بے بندھا ، بغیر کسا ہوا (بند کا نقیض)** (نوراللغات). ۲. **بے ڈھکا ، ننگے سر.**

صبح آیا جانب مشرق نظر
اک نگار آتشیں رخ سر کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). ۳. **بغیر بند کیے (سربستہ کی ضد).**

قاصد کُھلا لفافہ یہ تیرا قریب ہے
اوس کے تو دستخط نہیں خط کی رسید پر

(۱۸۶۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷). ۴. **لمبا چوڑا ، وسیع ، کشادہ.**

سب نے جانا کہ چلی تیغ کھلے میدان میں
اس ادا سے سر محشر وہ خراماں نکلا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۰). ۵. **ننگا ، عریاں ، بے حجاب** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۶. **بے ابر موسم ، جیسے : ایسے میں کُھلا ہے چلے جاؤ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. **بے قید ، آزاد ، آزادانہ ، بے روک** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۸. **تتر بتر ، بکھرا ہوا ، پھیلا ہوا (مقفل کا نقیض).**

سطح گردوں پر پڑا تھا رات کو
موتیوں کا ہر طرف زیور کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). ۹. **ظاہر (باطن کی ضد).**

خلقت کی آنکھ سے ہوں میں پوشیدہ اور چھپا
اللہ دیکھتا ہے مرا ڈھانپا اور کُھلا

(۱۸۸۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خاں ، ۵۲). ۱۰. **کُھلم کُھلا ، علانیہ ، صریح ، واضح.**

شیطان کا کام ہے جو کُھلے جعل کو چھپائے
لاحول ایسی باتوں کا پردا کریں گے ہم

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۸۳). ۱۱. **صباحت لیے ہوئے ، صاف (رنگ کے لیے).**

روشناسوں کی جہاں فہرست ہے
واں لکھا ہے چہرۂ قیصر کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹). ۱۲. **سفیدی مائل رنگ کا (رنگ کے لیے مستعمل).** ان کا کُھلا گیہواں رنگ تھا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۵). بہت صحت مند نہیں کُھلا گندمی رنگ ، درمیانہ قد ، کھڑا کھڑا ناک نقشہ. (۱۹۸۸ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۳). ۱۳. **مشہور ، معروف ، عام** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۱۴. **ہوا دار ؛ وسیع.** لوگوں کا قول ہے کہ کُھلے مکان میں ہوا آتی جاتی رہتی ہے. (۱۹۰۳ ، حالاتِ آزاد ، ۱۲۹). ۱۵. **بے سایہ ، بے سائبان (ڈھکا کا نقیض).** کُھلے میدانوں میں جہاں سایہ کم اور چارے پانی کی قلت ... ہو وہاں نہ تو گائیں موٹی تازی ... ہیں نہ بیل تاٹھے اور مضبوط. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۲۰۶). [کُھلنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---بازار امذ.
(بیوپار) لین دین کی آزادی ، بلا روک ٹوک خرید و فروخت یا اس کا مقام ، وہ بازار جہاں حصوں اور سرکاری قرضوں کا علانیہ لین دین ہوتا ہے. چنانچہ عبدالحق نے مشہور و معروف دلّالوں کی معرفت خریداری کا انتظام کیا اور ایک دلّال کی معرفت کُھلے بازار... میں دس ہزار حصے گورنمنٹ نظام کے لیے خریدے. (۱۹۳۳ ، حیات محسن ، ۲۸). [کُھلا + بازار (رک)].

---بھاؤ (---و مج) امذ.
(بیوپار) تجارتی مال کا عام بازاری نرخ جو سب کو معلوم ہو ، عام نرخ (ا پ و ، ۷ : ۹۷). [کُھلا + بھاؤ (رک)].

---پن / پنا (---ف پ) امذ.
بے باکی ، جرأت مندی ، جرأت اظہار. اس میں کسی اطالوی کی نسبت کُھلا پن پایا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن، فن اور فلسفہ ، ۱۳۵). [کُھلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---جانا محاورہ.
آشکار ہونا ، ظاہر ہونا ، واضح ہو جانا. نہ تقاندار والا قدر صاحبقران اصغر والا گھر ہے دیکھو خدا نے چاہا تو ابھی کُھلا جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۰۷).

---جعل (---ف ج ، سک ع) امذ.
کُھلا دھوکہ ، صاف فریب ، بیّن فریب.

شیطان کا کام ہے جو کُھلے جعل کو چھپائے
لاحول ایسی باتوں کا پردا کریں گے ہم

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۸۳). [کُھلا + جعل (رک)].

---جھوٹ (---و مج) امذ.
سفید جھوٹ ، ایسا جھوٹ جو بالکل عیاں ہو.

اس کُھلے جھوٹ کو ، ذہن کی لوٹ کو
میں نہیں مانتا ، میں نہیں مانتا

(۱۹۸۷ ، حرف سر دار ، ۱۳۳). [کُھلا + جھوٹ (رک)].

ـــــ خط (ـــــ فت ع) امذ.
خط جو بند نہ ہو ، وہ خط جو کسی خاص شخص کے نام ہو لیکن سب لوگوں کے پڑھنے کے لیے اخبار وغیرہ میں شائع کرا دیا جائے (مہر بند یا نجی کی ضد). درا ... خان عبدالولی خان کے نام بلوچستان کے سردار عطاءاللہ مینگل کا وہ کُھلا خط ملاحظہ کر لیجیے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [کُھلا + خط (رک)].

ـــــ دَرْوازَہ (ـــــ فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
(مجازاً) عام راہ ، جائز ذریعہ ، ٹھیک ، درست ، صحیح اور بجا راستہ (چور دروازے کی ضد). امریکہ یہ چاہتا تھا کہ پس ماندہ ملکوں کا استحصال «کھلے دروازوں» کی پالیسی کے تحت ہو. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۳۰۰). [کُھلا + دروازہ (رک)].

ـــــ دُشْمَن (ـــــ ضم د ، سک ش ، فت م) امذ.
علانیہ مخالفت کرنے والا دشمن ، ظاہر دشمن جو جرأت کے ساتھ سامنے آکر مقابلہ کرے. میں نے کہہ رکھا تھا تم کو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجیوں شیطان کو وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۴۳). بے شک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۳۷۷). [کُھلا + دشمن (رک)].

ـــــ ڈُلا (ـــــ ضم ڈ) صفت مذ.
۱. بے تکلف ، جو لیے دیے نہ رہے. ایک نہایت بے تکلف ، کُھلا ڈُلا ، یار باش ہنسوڑ ، ظریف ، ریا اور نمائش سے دور ، سیدھا سادہ وہ مسلمان تھا. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۴۴۳). ۲. جس میں کوئی ابہام یا اینچ پیچ نہ ہو ، صاف ، واضح ، صریح. کُھلے ڈُلے لفظوں میں کہہ دیا کہ ... آج تم معمول کے خلاف بالکل بدلے ہوئے دکھائی دیتے ہو. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۰۹). ایسے اشعار جو کُھلے ڈُلے طور سے فسق و فجور کی طرف طبیعت کو مائل کر دیں قابل احتراز ہیں. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۰۱). ۳. کُھلا کُھلا ، ڈھیلا ڈھالا (لباس). ایسا کُھلا ڈُلا اور جھاجھڑ لباس نہ تو پہنا جا سکتا ہے نہ ہی دا لوگوں کے پاس اتنا فالتو وقت ہوتا ہے. (۱۹۹۰ ، تبسم زیر لب ، ۱۷۶). [کُھلا + ڈُلا (تابع)].

ـــــ ڈھانْپا / ڈَھکا (ـــــ مع / فت ڈھ) امذ.
ظاہر و باطن ، عیاں اور نہاں.

غفلت کی آنکھ سے ہوں میں پوشیدہ اور چُھپا
اللہ دیکھتا ہے مرا ڈھانپا اور کُھلا

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۵۲).

میرے بُرے بھلے کی پڑوسی کو کیا خبر
میرے کُھلے ڈھکے کا خدا ہے علیم تر

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۸۸). [کُھلا + ڈھانپا / ڈھکا (رک)].

ـــــ ڈُھلا (ـــــ ضم ڈھ) امذ.
رک : کُھلا ڈُلا. ان دونوں اُمور کے بارے میں کچھ سربند اور کچھ کُھلا ڈُھلا علم کس طرح ہوا ، اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۲۰). [کُھلا + ڈُھلا (تابع)].

ـــــ رَہْنا محاورہ.
کُھلا رکھنا (رک) کا لازم ؛ راہ مسدود نہ ہونا ، بے رُکاوٹ رہنا. جس سلسلے میں ان (قومی) حیثیت کا لگاؤ نہ تھا وہ دشمنوں کے لیے کُھلا رہا. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۲۳).

ـــــ سَمَنْدَر (ـــــ فت س ، م ، سک ن ، فت د) امذ.
سمندر کا منجھ جہاں دور دور تک کوئی ساحل نہ ہو.

کُھلے سمندر کے سینے پر
لہرائے پرچم کی صورت
آوارہ بادل کے اوپر
ڈھلتے سورج کی کرنیں ہیں

(۱۹۸۹ ، گل صد برگ ، ۳۵). [کُھلا + سمندر (رک)].

ـــــ ظَفَرْ پَیکَر (ـــــ فت ظ ، ف ، سک ر ، ی لین ، فت ک) امذ.
(بنوٹ) ایک ٹھاٹ ظفر پیکر جس میں چلت پوری اور تیز ہوتی ہے (ا ب و ، ۸ : ۶۱). [کُھلا + ظفر پیکر (رک)].

ـــــ کُھلا م ف ؛ صف.
۱. واضح ، صاف صاف ، بیّن ، صریح. کیا اس کا یہ کُھلا کُھلا مطلب نہیں ہے کہ فراق صاحب نے اردو غزل گوئی پر حرف آخر لکھ دیا. (۱۹۵۰ ، جہاں بین ، ۲۰۲). اس بات کا بھی کوئی واشگاف ثبوت ، کوئی واضح اور کُھلا کُھلا اشارہ تاحال نہیں ملتا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۱۰). ۲. دور دور ؛ قدرے فاصلے سے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. فراخ ، دل کشا ، وسیع ، کُشادہ ، جیسے : کُھلا کُھلا صحن (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). ۴. کھرا ، بے لاگ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــــ کُھلا پِھرْنا محاورہ.
آزادانہ گھومنا ، بے روک ٹوک گھومتے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ کُھلی (ـــــ ضم کھ) امث ؛ م ف.
علانیہ ، برملا ، واضح طور پر ، کھلم کھلا ، دڑانہ ، بے باکی ، بے باکی سے ، بغیر پس و پیش کے. ان لوگوں میں جو کُھلا کُھلی بے پردہ فسق و فجور اور حرام چیزیں کرتے ہیں ... اون کی صورت قبر میں یا قیامت میں بدل جاوے گی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۹۳). اگر پھکڑ باز ہے تو کُھلا کُھلی اور علانیہ اس کے عیب جتانے سے باز نہیں رہتا. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۲۶۰). [کُھلا + کُھلی (کُھلا (رک) کی تانیث)].

ـــــ کُھلی کَرْنا محاورہ.
علانیہ کرنا ، بے باکی سے یا دڑانہ کوئی کام کرنا. جو جفا کرے گا وہ حق کو حقیر جانے گا اور باطل کو کُھلا کُھلی کرے گا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۹۷).

ـــــ ہونا محاورہ.
اچھی طرح حیض آنا ، حیض کے خون کا بخوبی خارج ہونا ، جسم سے گندے خون کا اخراج (فرہنگ آصفیہ).

کَھلّا (۱) (فت کھ ، شد ل) امذ (قدیم).
۱. کھلیان ، خرمن.

داغِ جفا ہیں سینۂ سوزاں میں بے شمار
جلتے کھلے کے بیچ انگاروں کی کیا کمی

(۱۷۵۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۸۸). ۲. اناج کے خوشوں سے تخم جدا کرنا ، گیہوں کا ذخیرہ کاہے کا فرش (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : खल+क].

--- پھرانا عاورہ.
(کاشت کاری) بھوسوں سے غلّہ کو الگ کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

کَھلّا (۲) (فت کھ ، شد ل) امذ.
کھال کا بنا ہوا جُوتا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھل (کھال (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَھلا بَلی (فت کھ ، ب) امث.
رک : کھلبلی ، بھگدڑ مچنا ، افراتفری ہونا ، گھبراہٹ ، ہلڑ ، بدحواسی. شریف حسین کی فوج میں کھلابلی پڑ گئی. (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور ، ۱۹۰). یہ سُن کر وہ گھبرا گئے اور ایک کھلابلی مچ گئی. (۱۹۲۲ ، حضرت رشید ، ۲۶). سلطان پور کے ہندوؤں میں کھلابلی مچ گئی. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیاتِ طیبہ ، ۱۰۳). ف : پڑنا ، ڈالنا ، مچانا ، مچنا. [کھلبلی (رک) کا ایک املا].

کَھلار (فت کھ) امث.
(کاشت کاری) دریا کے کناروں کی اونچی ڈھلوان زمین جو نمی کے باعث کھیتی کے قابل نہیں رہتی ، کنولا ، کنارا ، کچھار ، کھادر (اب و ، ۶ : ۹۶). [مقامی].

کِھلار (کس کھ) صف.
رک : کھلاڑ.

سہرنگ چتر کھلار سکھی ری موے کاہن آوے
آپ ہی کھیلے آپ کھلاوے مو کو اوٹ بتاوے

(۱۶۹۰ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۸۴).

چھوٹی سی بلی کو میں کرتا ہوں پیار
صاف ہے ستھری ہے بڑی ہی کھلار

(۱۹۰۲ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸۱). [کھلاڑ (رک) کا محرف].

کَھلاری (فت کھ) امث.
وہ مقام جہاں نمک سازی ہوتی ہے. کھلاریاں یا کارخانے پر ضلع میں پانچ سال کے لئے ٹھیکے پر دے جائیں. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۳۴). [رک : کھلار + ی ، لاحقۂ نسبت].

کِھلاریاں (کس کھ ، ل) امث.
کھلار (رک) کی جمع ، ہنسی مذاق ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے کھلاریاں کرنا ، کھلاریاں رہنا ، کھلاریاں ہونا وغیرہ.

--- کرنا عاورہ.
مذاق کرنا ، ہنسی مذاق کرنا. بلی نے چوہے سے کہا کہ اے میاں چوہے میں تو تم سے کھلاریاں کرتی تھی ، باہر آؤ. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۶۶).

کِھلاڑ (کس کھ) صف.
۱. کھلاڑی ، کسی کھیل میں بہت شوق رکھنے والا اچھا کھلاڑی ، کھیلنے کا شوقین.

رنگ اس کا حنا تو لا کے جوہر
کھیلی وہ کھلاڑ ، بازی بد کر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۶). ۲. کھیلنے والی ، مردوں کے ساتھ کھیلنے والی ، عیاشی میں ماہر ، شوخ ، چنچل ، کھلاڑن ، بدکار عورت ، چھنال عورت.

ایک ایک اوڈ میں تھی غضب کی کھلاڑ
کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۱۳). زبان بازاری ہو یہ فقرہ بہت کم چلتا ہے اس لئے کہ وہ خود کھلاڑ ہوتی ہیں. (۱۹۰۸ ، ذاتِ شریف ، ۹۳). ۳. وہ شخص جو لہو و لعب کی طرف مائل ہو (فرہنگِ آصفیہ). [کھل (کھیل (رک) کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ صفت].

--- پَن (--- فت پ) امذ.
چنچل پن ، اوباشی ، چھنال پن (فرہنگِ آصفیہ). [کھلاڑ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

کِھلاڑَن (کس کھ ، فت ڑ) امث.
۱. کھیلنے والی ، کسی کھیل کا شوق رکھنے والی. اس کھلاڑن نے آدھی رات کے عرصے میں قریب سو کروڑ جو اس کے نقد خزانے میں تھے ہار دیے. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۲۰).
ہزار پانسے پلٹ پلٹ کر کیے تھے کیسے یہ داؤں جس نے یہ وہ ”کھلاڑن“ کہ ”کورش“ کروا دیئے ہیں کاؤں کراؤں جس نے (۱۹۸۹ ، اندھیر نگری ، ۱۰). ۲. وہ عورت جو تماش بینی کے کھیلوں سے واقف ہو ، فاحشہ ، بدکار ، چھنال (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھلاڑی (رک) کی تانیث].

کُھلاڑہ (ضم کھ ، فت ڑ) امذ.
رک : کلہاڑا. اہلِ فوج غضنفر گھوڑے جھکا کر قریب آئے پھاٹک پر کھلاڑہ پڑنے لگا ، قراولوں نے پھاٹک گرایا. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال سکندری ، ۲ : ۵۹۰). ف : پڑنا ، چلانا ، چلنا. [کلہاڑا (رک) کا بگاڑ].

کِھلاڑی (کس کھ) صف.
۱. کھیل یا کرتب جاننے والا ، کھیل کا ماہر و شوقین. آپ خود بھی شطرنج کے اچھے کھلاڑی تھے ، اس رسالے میں انہوں نے ... بیان کیا ہے. (۱۹۰۵ ، تاریخ ادبِ اردو ، ۲ : ۲۰۳). (۱۹۶۷).

قرنوں سے کھلاڑی ہیں زمین کے پیوند
گیند ان کا مگر لڑھک رہا ہے اب تک

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۱). ۲. کسی فن یا ہنر میں طاق ، اچھا فن کار. کسی کھلاڑی نے کہا کسی کے دل کی کونپل کا جانے (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۳۳). اوس جگہ مرغ کا بنانا اور بگاڑنا کھلاڑی کا کام ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۱۹۱).

۳. **جُوا یا کوئی بازی کھیلنے والا، جُواری، قمار باز۔**

کھیرے ہوئے ہیں روح کو اس طرح چاروں نفس
جیسے کھلاڑی بیٹھے ہوں چوسر کے آس پاس
(۱۸۹۸ء، خانۂ خمار، ۵۱)۔

قمار خانہ ہے بزم دنیا بڑے کھلاڑی کا سامنا ہے
کنوائی پونجی گرہ سے اپنی یہاں ذرا بھی جو چال چوکا
(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۲۰)۔ ۴. **کھیل کود میں مشغول رہنے والا، کھلنڈرا** (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات)۔ ۵. **سانپ پکڑنے والا** (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۶. **بازی گر، نٹ، مداری۔** یہ کل کا بچہ جو اپنے اوس کھلاڑی کی سدھ رکھے تو تھیٹر میں کیوں پڑے (۱۸۰۲ء، رانی کیتکی، ۱۱)۔ ۷. **فریبی، عیار، شوخ**

کھلاڑی اب کے لائے ہیں نئے مہرے نئے پانسے
کہ تا اس بار کھیلیں پٹنے والوں کی رکھ جان سے
(۱۹۸۹ء، سرود و خروش، ۱۱۰)۔ [کھل (کھیل (رک) کی تخفیف) + اڑی، لاحقۂ صفت]۔

---پن (---فت پ) امذ۔
کھلنڈرا پن، لاابالی پنا، کھلاڑ پن، غیر سنجیدہ ہونا۔ وہی بلند نظری، وہی بے احتیاطی، وہی عجیب قسم کا کھلاڑی پن۔ (۱۹۸۶ء، فکشن فن اور فلسفہ، ۳۰)۔ [کھلاڑی + پن، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا کھیل امذ۔
(**کنایۃً**) **خدا کی قدرت کا کرشمہ**

کھیل کھلاڑی کے یہ دیکھو کیا ہی بہم یہ ہو گئے
ایک یہ ایک مہربان آتش و باد و آب و خاک
(۱۸۱۸ء، انشا، ک، ۲۳۰)۔

---کو دیکھ کر کھلاڑی نہیں رہ سکتا کہاوت۔
ترغیب و تحریص کا اثر ضرور ہوتا ہے (نجم الامثال؛ جامع الامثال)۔

کھلاڑیاں کرنا محاورہ۔
کلول اور شوخیاں کرنا، ہنسی ٹھٹھا کرنا۔ بولا مقرر وہی ہم تم اور تمہارے باپ دادے صریح غلطی میں بولے جو ہم پاس لایا ہے سچی بات یا تو کھلاڑیاں کرتا ہے۔ (۱۷۹۰ء، ترجمۂ قرآن، شاہ عبدالقادر، ۳۱۲)۔ ایک شخص لنگوٹی باندھے بیٹھا ہیں سے کلا تاک نکال کر کھلاڑیاں کرتا۔ (۱۹۰۹ء، مخزن، اکتوبر، ۳۵)۔ بھلا اس فن میں مقابل سے کھلاڑیاں کرنا کیا معنی؟ (۱۹۷۰ء، غبار کارواں، ۳۲)۔

کھلال (فت کھ) (قدیم)۔ (الف) صف؛ م ف۔
بھیگا ہوا، گیلا، ترتر

ہیں کا ہوا سیہوں کے دھانے کا حال
ہلانے نے سنگ کی چلا لہو کھلال
(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۳۵۵)۔

تھا نازک تن ایس کا کہ جیوں پھول چال
نکیج تار میں ہو لہو میں کھلال
(۱۹۷۹ء، قصۂ ابو شحمہ، ۳۸)۔ (ب) امث۔ **پانی بہنے کی آواز، پانی کے تھپیڑوں کی آواز، بہاؤ کی آواز** (جامع اللغات)۔ [کھل (حکایت الصوت) + ال، لاحقۂ نسبت]۔

کھلالا (فت کھ) امذ۔
۱. **عموماً اس طرح نہانا کہ سر سے یکبارگی پانی ڈالا جائے (بیشتر جمع میں مستعمل)** (نوراللغات؛ پلیٹس؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. **پرشور ندی یا نالا، چشمہ** (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [رک: کھلال + ا، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

کھلان (کس کھ) امث (قدیم)۔
کھلنا (رک) کا حاصل مصدر یا اسم کیفیت نیز کھلانا کی تخفیف، تراکیب میں مستعمل رہا۔

---ہارا صف مذ (مث: کھلان ہاری)۔
کھلانے والا، شگفتہ کرنے والا۔

چیا جیوں پھل گئے باندھے گئے تیوں تونہ بھی پا کر
ہوئی دل کل کھلان ہارا طرب کا موہیا ہے اب
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۳۳)۔ [کھلان + ہارا، لاحقۂ فاعلی]۔

کھلانا (۱) (کس کھ) ف م
۱. (**ا**) **کوئی چیز کھانے کو دینا، نوش کرانا، کھانا پیش کرنا۔**

بہوتیک دردمند ہوں منج کھلا
ترے لطف کا موہیا یا حفیظ
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۶)۔

نہ جانوں بعد میرے کون لے ان کی خبر مجھ بن
کھلاوے کون، نہلاوے انہیں کون آئے کر مجھ بن
(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۷)۔ (**آ**) **کھانا دینا، تواضع کرنا، دعوت یا ضیافت کرنا۔** بادشاہ نے ایمان کرن لیا دیا، کھلایا پلایا۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۶۰)۔ ۲. (**بازاری**) **کسی عورت کا اپنے یار کو کھلانا، مال چٹ کرانا** (نوراللغات)۔ ۳. **پٹوانا، ضرب لگوانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ [کھانا (رک) کا تعدیہ]۔

---پلانا (---کس پ) ف م۔
رک: **کھلانا۔**

کھلائیں گے پلائیں گے تو کھاؤں گا پیوں گا میں
میں ہوں کا بھوکا اور پیاسا معین الدین چشتی کا
(۱۸۹۳ء، کلام دلدار علی مذاق، ۱۸۸)۔ [کھلانا + پلانا (رک) بطور تابع]۔

کھلانا (۲) (کس کھ) ف م۔
۱. **بہلانا، کھیل کود میں لگا کر بہلانا۔** جیسے بچے بچی کو کھلاتے ہیں، اسی طرح تم مجھے کھلا رہے ہو... جب چاہے رلا دیا جب چاہے ہنسا دیا۔ (۱۹۳۲ء، میدان عمل، ۱۹۵)۔ ۲. **بچے وغیرہ کو کھیل میں لگانا؛ ماں یا دایہ وغیرہ کا بچے کو بہلانا۔** چلّہ کے بعد عورت کو آرام دینے کی سب سے آسان صورت یہ ہے کہ اس کے لڑکے کو کھلایا کرو۔ (۱۹۰۶ء، انتخاب فتنہ، ریاض خیرآبادی، ۳۲)۔ ۳. **سانپ کو منتر کے زور سے خوش کرنا، کسی طرح قابو میں لانا، سانپ کو رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا۔**

بھنسائی جان زلفوں میں کھلایا سانپ ہاتھوں میں
خطا آفت کے ماروں کی گنہ شامت کے ماروں کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۰). دراصل کسی غیر خاتون سے بات کرنا سانپ کا کھلانا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۳). ۳. بھوت پریت کا سر پر لانا ، عمل کے زور سے جن کو کسی کے سر پر بلا کر اس کے سر کو ہلوانا ، حال کھلوانا (فرہنگ آصفیہ). [کھلنا (رک) کا تعدیہ].

کِھلانا (۳) (کسر کھ) ف م.
۱. وا کرنا ، کھولنا ، شگفتہ کرنا (پھول ، گلزار وغیرہ کا).

یہ نعت سرور عالم محمد مصطفیٰ کا ہے
کھلایا گلشن ہستی اوّل جس نور کا بانی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰).

کن کھلا کر کے تجھے حسن کا گلزار کیا
کس کی نظراں کے سبب حسن نیں اپکار کیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۱). وہی ستاروں کو چمکاتا ہے اور پھولوں کی کلیاں کھلاتا ہے۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲). میں اپنے ہاتھ میں کدال لے کر صحن کی پتھریلی زمین میں پھول کھلانے کے لیے مصروف ہو جاتا۔ (۱۹۸۷ ، آتش چنار ، ۲۵). ۲. دانہ دانہ الگ کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. کھیلیں کرنا یا بُھلانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. خستہ کرنا ، بھربھرا کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۵. (رنگائی) کسم کے پھولوں سے نکالے ہوئے عرق کو سکھا کر سفوف بنانا (اب و ، ۲ : ۴۶). [کھلنا (رک) کا تعدیہ].

کُھلانا (ضم ک) ف م.
رک : کُھلوانا. حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاوے گا جو روزہ کھلاوے گا کسی شخص کو. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۵۵). [کھلنا / کھولنا (رک) کا متعدی].

کِھلانت (کسر نیز ضم کھ ، غنہ) امث.
دھوکنی کے پیٹ کا منھ جس سے ہوا لی جاتی ہے ؛ کھاپٹ ، کھپت. کوئلوں سے بھر کر کھلانت سے دھونک کر دوپہر آنچ دے کر سرد کر کے نکالیں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۴۲). [کھلا + انت ، لاحقۂ کیفیت].

کِھلاوَٹ (کسر کھ ، فت و) امث ؛ ــ کھلان (شاذ).
کھلنا ، شگفتہ ہونا ، پھول ہونا ، جھلکنا ، نمایاں ہونا.
وہ نکھڑا چاند کا ٹکڑا سا ، جو دیکھ پری کو غش آوے
گالوں کی دمک ، چوٹی کی جھمک ، رنگوں کی کھلاوٹ ویسی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ۲ ، ۱ : ۱۳۰). کلی جب چٹک کر کھل جاتی ہے تو اس کو پھول کہا جاتا ہے ، کھلاوٹ تو پھول کی عین ذات ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۳۵). [کھلنا (رک) کا حاصل مصدر].

کُھلاوَٹ (ضم کھ ، فت و) امث.
رک : کُھلنا. اس کا یہ سارا کلام اسی ایک روح کھلاوٹ کا کرشمہ ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۷۵). [کھلنا (رک) کا حاصل مصدر].

کُھلاوَن (ضم کھ ، فت و) امث.
(لوہاری) بھٹی کی آگ کریدنے اور اُلٹ پُلٹ کرنے کا آہنی کر یا کھیچہ ، آنکڑی (اب و ، ۸ : ۱۰). [کھولنا (رک) سے اسم آلہ].

کِھلاوے (کسر کھ) امذ ؛ ــ کھلائے.
کھلاونا ـ کھلانا (رک) کا امر : تراکیب میں مستعمل.

ـــــ بھات ، مارے لات کہاوت.
کوئی احسان کر کے طعنے دے تو اس کی نسبت کہتے ہیں (جامع الامثال).

ـــــ شکّر ، مارے ایک ٹکّر کہاوت.
رک : کھلاوے بھات مارے لات (جامع الامثال).

ـــــ گھی شکّر ، مارے ایک ہی ٹکّر کہاوت.
کوئی کسی پر احسان کر کے طعنہ دیتا ہے تو اس کی نسبت کہتے ہیں (نجم الامثال).

کِھلاؤ (کسر کھ ، و مج) امذ.
کھلانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : نوراللغات).

ـــــ سونے کا نوالہ، دیکھو شیر کی نگاہ سے کہاوت.
رک : کھلائیے سونے کا نوالہ دیکھیے شیر کی نگاہ سے
صادق الخیری کی تربیت بھی اسی اصول پر ہوئی ہے کہ کھلاؤ سونے کا نوالہ دیکھو شیر کی نگاہ. (۱۹۳۳ ، دھنک ، ۵).

کِھلائی (کسر کھ) امث.
۱.(i) غذا ، خوراک ، کھانا. فوراً انگلیاں ڈال کے حلق سے ساری اگلی پچھلی کھلائی پلائی نکال ڈالی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ۹ ، ۳۳ : ۳). (ii) کھانے کا عمل ، خورش. اس نے تلخی سے کہا ، آپ کی کھلائی پلائی میں تو کوئی فرق نہ آیا ہو گا. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۱۵۳). بعد مغرب پڑھائی نہیں ہوتی تھی ، کھلائی ہوتی تھی (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۲۸). (iii) خوراک کی قیمت ، کھانا کھلانے کی اجرت. بڑھیا کہنے لگی کہ واری گئی میں تجھے ڈھونڈتے مر گئی ... اپنا اونٹ لے اور میری کھلائی مجھے دے. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۳). ۲. بچوں کو پالنے پوسنے اور انہیں کھلانے والی ملازمہ ، دایہ ، انا ، آیا.

کوئی مامہ ہے کوئی دائی ہے
کوئی انا کوئی کھلائی ہے

(۱۸۶۰ ، زہر عشق ، ۱۶۶). گلگونہ کے بیٹا ہوا جس کا نام چاچا جی نے منان رکھا اور ایک کھلائی رکھ کر جیسے تیسے اسے پالا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۲۰). ۳. وہ لڑکی جو کسی کی پرورش کی ہوئی ہو ، گود کی کھلائی (نوراللغات) [کھانا / کھلانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ پلائی (ـــــ کسر پ) امث.
۱.(i) کھانے پینے کی قیمت ، کھانا کھلانے کی اُجرت (ماخوذ : نوراللغات) ۲. کھانے کا عمل ، کھانا پینا اس نے تلخی سے کہا

. آپ کی کھلائی پلائی میں تو کوئی فرق نہ آیا ہو گا۔ (۱۹۳۱ ، ساری زمین (ترجمہ) ، ۱۵۳)۔ [کھلائی + پلائی (رک)]۔

کِھلانے (کس کھ) امر ؛ = کھلائیے.
کھلانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---سونے کا نوالا دیکھے شیر کی نگاہ سے کہاوت۔
والدین کو چاہیے کہ بچوں کو اچھے سے اچھا کھلائیں مگر ادب و تہذیب سکھانے میں کوئی رعایت نہ برتیں۔ اس واسطے کہا جاتا ہے کہ بچے اتنے سے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں ، کھلانے سونے کا نوالہ دیکھے شیر کی نظر۔ (۱۹۰۳ ، تربیت نسواں ، ۰۶)۔ مگر وہ اس سلسلے میں کلاسیکی اصول کھلانے سونے کا نوالہ اور دیکھو شیر کی نگاہ سے ، کے قائل ہیں۔ (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۹)۔

---کا نام نہیں ، رُلانے کا نام ہے کہاوت۔
حسن سلوک اور حسن خدمت کی کوئی داد نہیں دیتا مگر بُری بات کی فوراً گرفت ہو جاتی ہے۔ کھلانے کا نام نہ ہونا رُلانے کا ہو جانا۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۲۸)۔ ہاں ہی کھلانے کا نام نہیں رُلانے کا نام ہو جاتا ہے۔ (۱۹۵۰ ، افشاں ، ۵۲)۔

کَھلبَل (فت کھ ، سک ل ، فت ب) امث ؛ = کھل بل.
رک : کھلبلی۔

ہنستی تھی بجلی اور روتے تھے بادل
پڑی تھی جو طرف مستی کی کھلبل
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۲)۔

ہے شجاعت میں نشانِ رستم
دھاک سے اسکی جگ میں ہے کھل بل
(۱۸۳۵ ، صاحب ، د ، ۱۰۲)۔ [کھل (حکایت الصوت) + بل (حکایت الصوت) بطور تابع]۔

---مچنا محاورہ۔
بھگدڑ مچنا ، افراتفری ہونا ، بے چینی پھیلنا۔ ارادہ کوچ کا ٹھن چکا فوج میں کھل بل مچی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۲)۔

کَھلبَلانا (فت کھ ، سک ل ، فت ب) = کلبلانا * (الف) ف ل.
۱. بے چین ہونا ، گھبرانا۔

دکھ آگ سوں جگ نہ جلے آکاس تا دھرتی ہلے
تھن ہر فرشتے کھلبلے سٹ اختیاری والے وائے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ ، ۵۸)۔ ۲. اُبل پڑنا ، طوفان برپا ہونا۔ تہاریں تہار خلق کھلبلیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹)۔

جب تشنگی سوں توں تلملایا
ساتوں سمندر تب کھلبلایا
(۱۷۵۵ ، (ہاشم علی ، اردو شہ پارے ، ۲۹۶))۔ (ب) ف م.
بے چین ، پریشان یا سراسیمہ کرنا ، کھلبلی ڈالنا۔ جنگل کو کھلبلا دینا اور جانوروں پر ہیبت طاری کر دینا اُس کا (شیر کا) کام نہیں۔ (۱۹۳۹ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۲)۔ [رک : کھل بل + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ]۔

کَھلبَلاہَٹ (فت کھ ، سک ل ، فت ب ، ہ) امث.
گھبراہٹ ، اضطراب ، کھلبلی پڑنے کی کیفیت ، بھگدڑ ، افراتفری۔ عورتوں میں کھلبلاہٹ کی مردانے میں خبر پہنچی۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۸)۔ [کھل بل + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

کَھلبَلی (فت کھ ، سک ل ، فت ب) امث ؛ = کھل بلی.
۱. شورش ، شور و شر ، ہُلّڑ۔

دنیا میں ہے اس تیغ تھے کھلبلی
او ہے پہلوان نام اس کا علی
(۱۶۶۹ ، خاور نامہ ، ۷۶)۔

کھلبلی تاکہ پڑی اس بزم میں
سب نظر کرنے لگے اس رزم میں
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷)۔ ایسی کیا آفت نازل ہوئی جس کی وجہ سے یہ تمام کھلبلی مچ رہی ہے۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۸)۔

کھل بلی ، کاؤں کاؤں ، کھٹ منڈلی
بونگ پنگانہ ہم ہنہ ہل چل
(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۱۸)۔ ۲. وہ اضطراب جو کسی پریشان کن امر یا حادثے کی وجہ سے پیدا ہو ، ہوکھلاہٹ ، بدحواسی ، بیقراری۔

ان کے عدو کے دل منیں ہے سخت کھلبلی
کرتا ہے اسکی زلف کی تعریف اے ولی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۳)۔

درد گھبرا کے تو جو یوں چونکا
کیا اٹھی جی میں کھلبلی ایسی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۱)۔ پٹو کے صدمے کی کھلبلی کچھ کم ہوئی ابھی کچھ دن اور انتظار کرنا ہو گا۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۳)۔ ۳. بھگدڑ ، افراتفری ، ہلچل۔ عمرو ہر چند تسکین دیتا ہے مگر سارے لشکر میں کھلبلی پڑ گئی اور کم اعتقاد بزدل جو تھے وہ بھاگنے لگے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۳)۔ ۴. مروڑ ، قراقر۔ سوداگروں اور صناعوں کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۱۷)۔ دوسرے ہی لمحے پیٹ میں ایسی کھلبلی مچی کہ بیت الفراغت تک پہنچنا دشوار ہو گیا۔ (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۲۱)۔ [رک : کھل بل + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---اُٹھنا ف مر ؛ محاورہ۔
گھبراہٹ یا بے چینی پیدا ہونا ؛ اضطراب پیدا ہونا۔

درد گھبرا کے تو جو یوں چونکا
کیا اٹھی جی میں کھلبلی ایسی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۱)۔

---پڑ جانا / پڑنا محاورہ۔
بھگدڑ مچنا ، افراتفری ہونا ، بے چینی ہونا ، بے قراری ہونا۔

پڑ گئی گھر بیچ کیسی کھل بلی
روزِ محشر کا گویا دیوان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۱)۔ اسی ہزار کوبلی کے گرنے سے لشکر میں کھلبلی پڑ گئی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۹۳)۔

زمیں آسماں میں پڑی کھلبلی!
مگر بچ گئے پھر بھی امجد علی
(١٩٨٥ ، شوخیِ تحریر ، ١٣٢).

---ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
بے چینی پیدا کرنا ، بھگدڑ مچانا. نورالدہر کو گھوڑا جو ملا لڑتے بھڑتے جنگ رستمانہ کرتے قریب میخوار کوہی کے پہونچے طہماس نے اتنی دیر میں کھلبلی ڈال دی. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٩٠). ایک پہلوان اپنے مقام سے اٹھا کہا کہ اے ملکۂ عالم جاتے ہی کھلبلی ڈال دونگا. (١٩٠٠ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ٥٧٨).

---مچا رکھنا محاورہ.
مسلسل بے چین کیے رکھنا ، ہیجان پیدا کرنا یا ہلچل مچانا ، اضطراب پیہم میں مبتلا کرنا. جب ہمارے اندر ایسے خیالات نے کھلبلی مچا رکھی تھی تو باہر مکتی باہنی والے سب کے لیے درد سر بنے ہوئے تھے. (١٩٧٥ ، ہمہ یاران دوزخ ، ٣٩).

---مچانا محاورہ.
بے چینی پھیلانا ، اضطراب پیدا کرنا ، افراتفری مچانا ، ہلچل پیدا کرنا. اس خبر وحشت اثر نے سارے ہندوستان میں کھلبلی مچا دی. (١٩٧٧ ، ہندی اردو تنازع ، ١٥٩).

---مچ جانا/مچنا محاورہ.
بے چین ہونا ، افراتفری ہونا. جس سے ڈیار بکر کے کبوتر خاتون (جھونپڑیوں) میں عجیب پھڑپھڑاہٹ اور کھلبلی مچ گئی. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٦٦). خود وہ کئی ایسی بدعتوں اور جدتوں کے بانی ہوئے کہ مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ٣٣٩). یہ فیصلہ کن بات کہہ کر ... دائیں جانب کی صفوں میں اس باہمی افتراق پر کھلبلی مچ جاتی ہے. (١٩٨٤ ، کتاب عشرِ خیال ، ٧). جنگ سے عامۃ الناس کی صفوں میں کھلبلی مچنے سے بہت پہلے ٹھٹھ اور اللہ والے گھرانوں میں زلزلہ آ گیا. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ٣٢).

---ہونا محاورہ.
بے چینی ہونا ، افراتفری مچنا. پروین یہ بات عقل سے نزدیک ہے اس دن سے میرے دل میں کھلبلی ہے لو اب امتحان بھی ہوا جاتا ہے. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٨٣٧). جب ان ریلوں کے چلنے میں التوا ہوا تو برٹش سوداگروں اور صناعوں کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٢١٢).

کُھلَت (ضم کھ ، فت ل) امث.
کھلنے کی حالت ، کشادگی ، بکھراؤ ، پریشانی (جماؤ کی ضد).
وہ رات اندھیری بالوں سے ، وہ مانگ چمکتی بجلی سی
زلفوں کی کُھلت ، پٹی کی جمت ، جوڑی کی گندھاوٹ ویسی ہی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢٠٠ : ١٢٨). [رک : کھل + ت ، لاحقۂ کیفیت].

کُھلْنا (ضم کھ ، سک ل) صف مذ.
کُھلنا (رک) سے صفت ؛ کُھلتا ہوا ؛ صاف (رنگ) ؛ ترا کیب میں مستعمل. حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ کا رنگ نہایت کھلتا تھا. (١٩١٠ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ١٩٧).

---بھاؤ (---و مج) امذ.
(تجارت) اشیا کا وہ بھاؤ جو بازار حصص وغیرہ میں صبح کے وقت طے پا جائے یا مقرر ہو جائے. جس کا کھلتا بھاؤ بھی سابقہ بند بھاؤ سے ... زیادہ ... تھا. (١٩٦٩ ، حریت ، کراچی ، ٥ مئی ، ٥). [کُھلتا + بھاؤ (رک)].

---رنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
کُھلتا ہوا رنگ ، سفیدی مائل رنگ ، روشن سانولا سلونا رنگ ، عام طور سے گندمی رنگ سے قریب.
اڑتا رنگ اور کھلتا رنگ
دو کے دونوں خواب و خیال
(١٩٣٠ ، روح کائنات ، ١٢٠). [کھلتا + رنگ (رک)].

---ہوا رنگ (---ضم ہ) صف مذ.
گندمی رنگ کی طرف مائل مگر جس میں سانولا پن ہو ، قدرتہ گورا رنگ ، سفیدی مائل رنگ ، نسبتاً صاف رنگ. میرا کھلتا ہوا رنگ اور ڈاڑھی بہاں کے اعتبار سے بالکل یہودیوں کی سی ہے. (١٩٣٣ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ٢٦٢). سفید کھچڑی ڈاڑھی ، آنکھوں پر پرانی وضع کی عینک اور اس پر جھکی ہوئی گھنی پلکیں ، کھلتا ہوا رنگ ، میانہ قد ... یہ تھے عمل ، خلوص اور لگن کے پُتلے اور اردو کے عاشق مولوی عبدالحق. (١٩٨٩ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ١٥). [کھلتا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی بطور صفت) + رنگ (رک)].

کَھلْدی (فت کھ ، سک ل) امث.
(پورب) عورتوں کے لباس کی چور جیب ، انگیا کی جیب (ا ب و ، ٢ : ٥٣). [مقامی].

کَھلَّڑ (فت کھ ، شد ل بفت).(الف) امذ.
١. (بیل بان) دبلا ، بوڑھا اور ناکارہ بیل (ا ب و ، ٥ : ٦٠).
٢. (کھوسی) بوڑھا اور ناکارہ بھینسا ، کھولا (ا ب و ، ٣ : ٩٥).
(ب) امث. وہ بڑھیا جس کے بدن پر گوشت کی جگہ فقط کھال رہ گئی ہو ، وہ مشک نما کھال جس میں کوہستانی لوگ آٹا وغیرہ رکھ کر لے جاتے ہیں ، چمڑے کی تھیلی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [کھل (کھال (رک) کی تخفیف) + ڑ ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

کَھلَّڑا (فت کھ ، شد ل بفت) امذ.
کھال کی تصغیر ، اقیروں کی چمڑے کی جھولی (جامع اللغات). [کھلڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھلْڑی (فت کھ ، سک ل) امث (اسم کھلڑی).
١. کھال کی تصغیر ، چمڑی ، پوست ، کھال ، پوست حیوانات.
آسمان و زمیں آپس میں چمٹے ہوئے تھے جیسے بدن پر کھلڑی. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢١١). ٢. عضو تناسل کے اگلے حصے کی کھال جس کا ختنہ ہوتا ہے ، قلفہ ، گھونگٹ. تب صفورا نے ایک تیز پتھر اٹھایا اور اپنے بیٹے کی کھلڑی کاٹ ڈالی. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٢٠٥). جس لڑکے کا ختنہ نہیں ہوتا اور سر ذکر کھلڑی میں پوشیدہ رہتا ہے اُسے مجامعت لازم

رہتا ہے۔ (۱۸۸۲ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۶۵)۔ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا جتنہ کرو۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۶۵)۔ [کھل (کھال (رک) کی تخفیف) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث]۔

کِھلْکاری (کس کھ ، سک ل) امث ، کِھلکِاری۔

بچہ کا کھلکھلانا ، بچے کا زور سے بے تحاشا ہنسنا۔ اس کی دونوں بہنیں جو پلنگ پر لیٹی کھلکاریاں مار رہی تھیں۔ (۱۹۱۰ء ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۳۳)۔ اب پھرنا ، مارنا۔ [کلکاری (رک) کا ایک املا]۔

کَھل کَھل (فت کھ ، سک ل ، فت کھ) امث ، م ف۔
کھدبد کی آواز ، کسی چیز کے پکنے یا ابلنے کی آواز۔

شعلۂ خوئی سوچ تیری آج تک
یکیں ہے جھاق مری کھل کھل پڑی

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۰)۔ [کھل (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

کِھل کِھل (کس کھ ، سک ل ، کس کھ) امث
ہنسی یا قہقہے کی آواز ، مراد : طنز یا تمسخر۔

گل کھل کھلا پڑے تری کھل کھل کو دیکھ کر
بلبل کے جل اٹھی تری جل بل کو دیکھ کر

(۱۸۸۹ء ، دیوان عنایت و شفق ، ۳۶)۔ چلمن کے پیچھے سے آواز آئی ، کھل کھل کھل ، اور ادھر یہ حال کہ ہم خود بھول گئے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۱۸۳)۔

روئی صورت عاشقوں کی دیکھ کر بے اختیار
غنچہ رو یوں کے لیے ہر وقت کھل کھل جانیے

(۱۹۳۷ء ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۱ : ۱۳۰)۔ [کھل (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

--- کر/کے ہَنْسْنا محاورہ۔
رک : کھل کھل ہنسنا۔

خبر ہے اپنے بھی رخسار زرد کی اوس کو
یہ ہم سے ہنستی ہے کھل کھل کے زعفران کیا خوب

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۲۷۵)۔

--- ہَنْسْنا محاورہ۔
زور سے ہنسنا ، قہقہے یا قہقہے کی آواز سے ہنسنا۔

کریں جب لال کا اوصاف مل مل
ہنسیں گل کی طرح سب دیکھ کھل کھل

(۱۷۶۳ء ، عاجز ، قصہ لال و گوہر (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۸))۔ کبھی ہاتھا پائی کبھی دھینگا مشتی ، ملکہ کا کھلکھل ہنسنا ، پلنگ پر لوٹنا ، سہیلیوں کا گدگدانا ، کبھی منہ بنا کر بسورنا۔ (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۹۵)۔

کِھل کِھلا (کس کھ) صف ، م ف۔
کھلکھلانا سے صفت ، تراکیب میں مستعمل۔

آئے گی ان دنوں کو زور کے
کھل کھلا کر بہت ہنسا نہ کرو

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۸۰)۔

کھلکھلا سکتی ہو جو خوش سیاست جس جگہ
مسکرا سکتی نہ ہو جھوٹی عبادت میں جگہ

(۱۹۳۸ء ، نقش دوراں ، ۴۲)۔

--- کِھل کِھلا (کس کھ) صف ، م ف۔
ہنس دینا ، زور سے ہنسنا ، خوش ہو جانا۔ ہم جب نہایت اداس اور غمگین بھی ہوں یا درد سے کراہ رہے ہوں تو کھلکھلا اٹھتے ہیں۔ (۱۹۳۹ء ، فکر سخن ، ۱۹۳)۔

بہار کھلکھلا اٹھی
جنوں نواز بدلیوں کی چھاؤں میں
جنوں نواز بدلیوں کی چھاؤں میں بہار کھلکھلا اٹھی

(۱۹۸۶ء ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۸۰)۔

--- پَڑْنا محاورہ۔
بے تاب ہو کر زور سے ہنس پڑنا ، خوشی سے بے قابو ہو کر ہنس پڑنا ، بے اختیار ہو کر ہنسنا ، بے ساختہ ہنسنا۔ سیڑھی پر قدم دھرتے ہی ... بے ساختہ کھل کھلا پڑا۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۶۲)۔ ہلکے ہلکے شوخ جھونکوں نے ... قلب میں گدگدی پیدا کرتے ہوئے شبنم لبوں کو بے اختیار کھل کھلا پڑنے پر مجبور کر دیا۔ (۱۹۴۳ء ، جنت نگاہ ، ۱۹۸)۔ محبوبۂ شیطان خوب ہنس رہی تھی ، شیطان کی ایک ایک بات پر وہ کھلکھلا پڑتی۔ (۱۹۳۸ء ، پرواز ، ۱۸۲)۔

--- کر/کے م ف۔
۱. زور کی ہنسی کی آواز کے ساتھ ، کھلکھلا کر ، یکبارگی۔ کھل کھلا کر ہنسے اور کہا واہ تنگ تو تو زندہ ہے پر اب مرے گی۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۳۶)۔

کھلکھلا کر نہ ہنسا کیجیے آپ
ایسی باتوں سے حیا کیجیے آپ

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۷۱)۔ وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگم ، ۲۱۲)۔ ۲. (قمار بازی) چوسر یا قمار کی کوڑیوں کو خوب ہلا کر بے لاگ پھینکنا (فرہنگ آصفیہ)۔

--- کر ہَنْس پَڑْنا محاورہ۔
رک : کھل کھلا کر ہنسنا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر فوراً اٹھی اور بھاگ گئی۔ (۱۹۸۷ء ، گلی گلی کہانیاں ، ۲۰۰)۔

--- کر ہَنْسْنا محاورہ۔
آواز کے ساتھ زور سے ہنسنا ، ٹھٹھا مار کر ہنسنا ، قہقہہ لگانا ، قہقہہ مارنا ، بہت ہنسنا۔

سنا بات راجہ ہنسا کھل کھلا
کہا میرے جی کا ٹوٹا حوصلہ

(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (ق) ، ۸۰)۔

میں وسکی طرف ہنس کے آکو چلا
مجھے دیکھ کر وہ ہنسا کھل کھلا

(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۹)۔

کبھی ہنستا ہوں کھل کھلا کر میں
کبھی روتا ہوں بلبلا کر میں

(۱۸۳۵ء ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۳۰۹)۔

کسی ہستی میں اتنا کھل کھلا کر تو نہ ہنس
ساتھ اس کھلنے کے اے گل دیکھ مُرجھانا بھی ہے
(۱۸۵۴ء، کلیاتِ ظفر، ۳ : ۱۷۸). وہ کسی حالت میں یادِ خدا سے غافل نہ ہونے یہاں تک کہ ساری عمر کھل کھلا کر نہ ہنسے. (۱۹۰۷ء، اجتہاد، ۹۹). مکھی پتنگے کی ان حرکتوں سے کھل کھلا کر ہنسی. (۱۹۲۱ء، لڑائی کا گھر، ۳۵). ڈاکٹر صاحب کمرے کے اندر اکیلے کودتے جاتے ہیں اور کھلکھلا کھلکھلا کر ہنستے جاتے ہیں. (۱۹۸۵ء، حیاتِ جوہر، ۳۹۹).

کَھل کَھلانا (فت کھ، سک ل، فت کھ) ف ل.
انتڑیوں کا گڑگڑ بولنا، قراقر ہونا، پیٹ بولنا (فرہنگِ آصفیہ). [کھل کھل (حکایت الصوت) + انا، لاحقۂ مصدر].

کِھل کِھلانا (کس کھ، سک ل، کس کھ) ف م.
زور سے ہنسنا، ٹھٹھا لگانا، ہی ہی، ٹھی ٹھی کرنا، بے قابو ہو کر ہنسنا، بہت ہنسنا؛ (کنایۃً) مسرور و شادماں ہونا.

سنا بات راجا ہنسا کھل کھلا
کھلا میرے دل کا تُنیا وسوسا
(۱۶۳۵ء، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱۲۸)).

گل نہیں ہنستے چمن میں تم یہ کچھ اے بلبلو
دیکھیے یک روز میرا کھل کھلانے ہے بسنت
(۱۷۹۸ء، میر سوز، د، ۹۳).

نمک چھڑکتی ہے شبنم گلوں کے زخموں پر
دکھا کے تم لب و دنداں جو کھل کھلاتے ہو
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۱۶۳).

سوسن بولی کہ آئے آئے
گل مارے خوشی کے کھل کھلائے
(۱۸۸۷ء، ترانۂ شوق، ۵۵). ایک قہقہے کی آواز آتی ہے کوئی خواجہ سرا کھل کھلاتا ہوا گزر رہا ہے. (۱۹۲۲ء، انارکلی، ۸۳) منو چچا یہ سمجھ کر کھلکھلا رہے تھے کہ شاید ہم بھی ان کی خوشی میں شریک ہیں. (۱۹۸۹ء، بارش کا آخری قطرہ، ۲۸). [رک : کھل کھل (حکایت الصوت) + انا، لاحقۂ تعدیہ].

کِھل کِھلاہَٹ (کس کھ، سک ل، کسر کھ، فت ہ) امث.
ہنسی، ٹھٹھا، مسکراہٹ، خوشی کی کیفیت؛ کھلنے کی حالت. ہنسی کی کھلکھلاہٹ سننے والوں کی پیشانیوں پر شکن قائم ہی نہ رہنے دیتی. (۱۹۳۶ء، اکبر نامہ، ۱۸۳). [کھلکھلانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

کُھلکا (ضم کھ، سک ل) امذ.
(دکن) **بھنسا.** کھلکا ھتی کے کام سارے گا. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۳۸). دس اور گیارہ کے درمیان آیا، دل کو وہ نصف کھلکے کو کھا چکا تھا. (۱۹۳۲ء، قطب یار جنگ، شکار، ۲ : ۱۱۸). [س : खल्वक+क].

کُھلَّم کُھلّا (ضم کھ، شد ل بفت، سک م، ضم کھ، شد ل) صف؛ م ف.
۱. **علانیہ، صاف، واضح، بیّن، بالاعلان.** (آنحضرتؐ نے) شرک سے ممانعت کی تھی اور اہالیانِ مکہ سے کھلم کھلا لڑائی اختیار کی تھی. (۱۸۷۰ء، خطباتِ احمدیہ، ۳۸۲). اس زمانے میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسروں کا کھلم کھلا یہ خیال نہ تھا کہ ہندوستان پر بحیثیت ایک خودمختار بادشاہ کے حکومت کرے. (۱۹۲۲ء، دہلی کی جاں کنی، ۸). حکومت کے ایک سیکرٹری کی طرف سے کھلم کھلا اس طرح کا اختلاف اچھا نہ لگا. (۱۹۸۷ء، اور لائن کٹ گئی، ۹۰). ۲. **سب کے سامنے، کھلے طور پر (چوری چھپے کی ضد).** کوئی ڈیڑھ سو دو سو برس سے بیچے تھے اور کوئی چوری چھپے نہیں کھلم کھلا. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۱۱) اس طرح چھپ کر گرفتار کرنے کی کیا ضرورت تھی انگریز تو کھلم کھلا پکڑتے ہیں. (۱۹۰۳ء، انتخابِ توحید، ۳۰). اخلاق اور سماجی قیود ... سے پیدا ہونے والی شرم و حیا کا احساس کھلم کھلا اعتراف میں مانع ہوتا ہے. (۱۹۸۵ء، کشافِ تنقیدی اصطلاحات، ۱۸۶). ۳. **کھل کر، سامنے آ کر.** ہر شخص اپنے نام سے کھلم کھلا اپنے خیالات ظاہر کرنے لگا. (۱۸۹۹ء، حیاتِ جاوید، ۲ : ۳۷۶). جنگ کے جذبے کی کھلم کھلا مخالفت بھی کی گئی. (۱۹۲۱ء، لڑائی کا گھر، ۲). میرا ... حکام سے کھلم کھلا تصادم ہو گیا. (۱۹۸۸ء، حیاتِ جوہر، ۶۷). [کُھل (کھلا (رک) کی تخفیف) + م (لاحقۂ تسلسل) + کھلا (رک)].

---- دُشْمَنی (---- ضم د، سک ش، فت م) امث.
کھلی دشمنی، واضح رقابت. یہ رشک و رقابت کھلم کھلا دشمنی بلکہ کبھی کبھی خانہ جنگی کی شکل بھی اختیار کر جاتی تھی. (۱۹۸۸ء، دو ادبی اسکول، ۲۸۰). [کھلم کھلا + دشمنی (رک)].

---- کَہْنا محاورہ.
بلا روک ٹوک کہنا، بے جھجھک کہنا، برملا اظہار کرنا. ان باتوں کو اکبر کھلم کھلا کہہ بھی نہ سکتا تھا. (۱۸۸۳ء، دربارِ اکبری، ۵۰م). شُتّلا کی ماں نے تو کھلم کھلا کہہ دیا کہ ... میں تو اس کو نہ پڑھاؤں گی. (۱۸۸۵ء، فسانۂ مبتلا، ۱۶).

کُھل مُنْدَن (ضم کھ، سک ل، ضم م، سک ن، فت د) امذ؛ ← کھلمندن.
مشین کا وہ پرزا جس سے گیس یا کسی سیّال شے کا راستہ کسی نالی میں سے خود بخود کھل جاتا اور بند ہو جاتا ہو، والو. سلنڈر اور پسٹن، سہ رخی ٹوٹی اور کھل مندن کے استعمال سے واقف تھا. (۱۹۳۳ء، آدمی اور مشین، ۷۳). لیکن کوئی ایسا پیچ پڑ گیا جس کی وجہ سے گیس کے کھل مندنوں (والو) والا رستا کھنچا گیا. (۱۹۶۶ء، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک، ۸۵). ہر ایسے آلے میں ڈھکنے کے ساتھ ایک کھلمندن ... لگا ہوتا ہے. (۱۹۶۶ء، حرارت، ۲۰۲). [کُھل (کھلنا (رک) کا حاصلِ مصدر) + مُندن (مُندنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

کُھل مُنْدَنی (ضم کھ، سک ل، ضم م، سک ن، فت د) امث.
کھل مندن (رک) کا کام یا عمل، کھلنا اور بند ہونا (پلیٹس). [کھل مندن + ی، لاحقۂ کیفیت].

کِھلنا (کِھل جانا) (فت کھ ، سک ل) ف ل.
ناگوار ہونا ، دوبھر ہونا ، بوجھ لگنا ، اکھرنا ، بُرا لگنا.

جدائی میں ترا جور و جفا ہم پر نہ تھا مشکل
و لیکن غیر پر الطاف تیرا ہم کو کھلتا تھا

(١٨٥٩ ، کلیات تراب ، ١٠) . پھر کسی قسم کی سختی نہ کھلے گی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٩) . یہ سخت جبریہ ٹکس بعض اوقات لوگوں کو بہت کِھلتا. (١٩٢٢ ، عاربات حلبی ، ١٣٦) . یہ سب باتیں شہزاد کو بے حد کِھل جاتیں اور جھڑپ شروع ہو جاتی. (١٩٨٥ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ٥٠) .
[قب : اکھرنا] .

کِھلنا (کس کھ ، سک ل) ف ل.
١. کلی کا پھولنا یا شگفتہ ہونا ، کلی کا پُھول بننا ، پھول آنا. غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کِھلیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٣)

کِھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٥) . کسی کا دل اس کے کھلنے اور مرجھانے کے انقلابات میں اسیر ہے. (١٩١٣ ، انتخاب توحید ، ٣٥) . **٢. (مجازاً) ہنسنا ، خوش ہونا.** بادشاہ پھول کی طرح کِھل گئے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٣٣٣) .

جھونکوں میں خزاں کے کِھل رہا ہوں
گلشن میں کہاں جواب میرا

(١٩٣٩ ، نبض دوراں ، ٣٨٢) . **٣. نکھرنا ، سنورنا.**

بناتی ہے تری گلشن طرازی
بہاروں کی زمیں تجھ سے کِھلی ہے

(١٩٨٣ ، سندر ، ١٠٦) . **٤. چاول یا دال کا پکنے کے بعد چھٹکا ہوا یا بھربرا ہونا.** چاول کِھلے ہوئے نہیں. (١٩٣٧ ، شاہی دسترخوان ، ١٣٣) . **٥. بُھربُھرا یا خستہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).**
٦. دیوار اور مکان وغیرہ کا شق ہونا ، مکان پھٹنا ، مکان میں شگاف پڑنا.

اے ضبط تو کہاں تھا کہ تڑپا میں اس قدر
گھر میں یہ زلزلہ تھا کہ دیوار کِھل گئی

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١٦٢) جس گھر میں رہتے تھے اس کی جڑ میں پانی مرنے لگا اور وہ بالکل کِھل گیا. (١٩٦٣ ، گنجینۂ گوہر ، ١٨٦) . **٧. روشنی یا چاندنی پھیلنا ، تاروں کا روشن ہونا.** ایسا ہی اثر رکھتا ہے جیسے شام کو... تاروں کا کِھلنا. (١٩١٦ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، ٥) . **٨. سرور ہونا ، نشے کا گہرا ہونا.**

ساقیا کیا تیز تھی کِھلتے ہی نشہ کِھل گیا
ہوش کہتے ہیں جسے بوتل کا گویا کاگ تھا

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ٢٩) . **٩. زیب دینا ، پھبنا ، نمایاں ہونا.**

آرسی لے کے ذرا تو بھی تو دیکھ اپنی زیب
لب کی مسّی پہ کِھلی پان کی لالی کیا خوب

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٦٩) .

وہ اور بھبوکا ہوئے جب عکس پڑا سرخ
کیا نام خدا رخ پہ دوپٹہ ہے کِھلا سرخ

(١٨٩٩ ، دیوان ظہیر ، ١ : ٤٣) . موتیوں کے جڑاؤ گہنے ، دوہرے ، تہرے ایک پہ ایک کِھلتے ہیں. (١٩٠١ ، قصۂ مہرافروز ، ٥٣) . ساڑھی ان پر کتنی کِھلتی ہے. (١٩٦٧ ، یادوں کے چراغ ، ٨٨) . **١٠. بالوں کا بکھرنا (فرہنگ آصفیہ). ١١. ٹکڑے ٹکڑے ، پارہ پارہ یا کِھیل کِھیل ہونا (فرہنگ آصفیہ). ١٢. اناج کا بُھن کر پُھول بننا یا چھلکا چٹخنا.**

یوں دل ہمارا عشق کی آتش میں خوش ہوا
بُھن کر تمام آگ میں کِھلتا ہے جوں چنا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٩) . [پ : (ک) खिलना] .

کُھلنا (ضم کھ ، سک ل) ف ل.
١. کسی بندھی ہوئی یا کسی ہوئی چیز کا وا ہونا ، کُھل جانا.

چمن میں جا کے گرہ تو نے غنچہ کی کھولی
پر اپنا عقدۂ دل تجھ سے اے صبا نہ کُھلا

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٥) . اگر رسّی کے کھلنے میں برائے نام بھی رکاوٹ ہو تو کشتی فوراً پلٹ جائے. (١٩٣٢ ، عالم حیوانی ، ٨٣) . **٢. کسی بند یا سربند چیز کا باز ہونا ، جیسے : صندوق کھلنا ، ڈبا کُھلنا.**

کتا کے خط اتھا اس کے اوپر لکھیا
ایسا شکل تھا جو نہ کس تھے کُھلا

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٤٨١) .

کیا چیز ہے عبارت رنگیں میں شرح شوق
خط کی طرح طبیعت بستہ اگر کھلے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٠٤) .

دل شکستہ کا مضموں لکھا تھا ہائے نصیب
سو پرزے پرزے ہوا اس سے خط مرا نہ کُھلا

(١٨٩٩ ، کلیات نظام ، ٨٦) . **٣. ظاہر یا عیاں ہونا ، آشکار ہونا ، منکشف ہونا ، سمجھ میں آنا ، معلوم ہونا ، واضح ہونا.** اگر کس پر کھلے ہیں ہور کس تی دیکھا جاتا ہے تو دانش کے انکھیاں سوں خدا سب میں ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١١٠) . نوکر چاکر جتنے ضرور ہوں ساتھ لے لیکن یہ بات کسو پر نہ کھلے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٢١) . بات کُھل پڑی تو میں اکیلا چنا بھاڑ کا کیا کر لوں گا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٩١) . یہ نہیں کھلتا کہ اس وقت مدرسے کی کیا حالت تھی. (١٩٣٣ ، مرحوم دلّی کالج ، ٢) .

سمجھ لوں میں تری جادوگری کو
ترا افسوں اگر کُھل جائے مجھ پر

(١٩٨٣ ، ستمگر ، ٢٦) . **٤. بے پردہ ہونا ، نمایاں ہو جانا.**

منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے منہ پر کُھلا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦١) . **٥. بخیہ یا سلائی اُدھڑ جانا ، سلائی کا ڈھیلا پڑنا ، اُدھڑ جانا.**

صہبے سرجن کا منہ پھر آج کچھ اترا ہوا سا ہے
یقیناً کُھل گیا ہے زخم دل کا پھر کوئی ٹانکا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٦٢) . **٦. معمّا حل ہونا ، کسی پیچیدہ یا مشکل بات کا سلجھنا ، واضح ہو جانا.**

جب دل نے مرے کیا نالش
تب پردۂ رنگ و بُو گیا کُھل
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۰۱).

کھلے مرے اوپر جمیع کلام
ہوں پر ہوا علم کا اختتام
(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، شمیر ، ۸۲).

سکھائے جلد تو علم و ہنر سب
کتابوں کے کُھلے سب مجھ سے مطلب
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۹۳).

کُھلنا نہیں عارف ہے کہ معروف ہے وہ
آپ اپنے مشاہدے میں مصروف ہے وہ
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۲۲۹). ۷. پھٹنا ، دراڑ پڑنا ، شگاف ہونا ، دو ٹکڑے ہونا ، ٹوٹ جانا.

چمک اٹھا ہے رنگِ خون سے سونے کی ڈلی بن کر
ہمارے سر کے کُھلتے ہی کُھلی تقدیر پتھر کی
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۰).

ہوں ملا دل کو ایک نکتۂ راز
جیسے زنداں میں کُھل گیا روزن
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۹۱). ۸. پھندے یا بندھن سے نکلنا ، رسی تڑانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۹. شروع ہونا ، جاری ہونا. ۱۹۰۵ء میں یہ ریل کھل گئی (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۵۲). ۱۰. بہنے لگنا (نہر نلکے وغیرہ کا) (فرہنگ آصفیہ). ۱۱. حجاب دور ہونا ، بے تکلف ہونا ، خاموشی دور ہونا ، بے تکلف ہو کر دل کی بات کہنا. جو ہوں عورت دل کی کھلے تو مرد کیوں نہ بھلے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰۹).

ہم سے کُھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذرِ مستی ایک دن
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۹).

نہ کُھلے ہم سے آپ ہر نہ کُھلے
نہ ہوا اعتبار پر نہ ہوا
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۹). قطعات میں ان کی طبیعت زیادہ کھلتی معلوم ہوتی ہے (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵). ۱۲. چوڑا ، وسیع یا فراخ ہونا. جب کہ کمانی کچھ کھل جاوے گی اور گھڑی کی طاقت کچھ کم ہو جاوے گی اسوقت بند ہو جاوے گی (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۸). ۱۳. بادل یا گھٹا کا چھٹنا ، مطلع صاف ہونا ، بارش تھمنا.

جو کل گرد آئی تھی سو کُھلی
واں ملائک کے بیرق کوں ہوئی کھلبلی
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۶). بعضے کہتے ہیں آسمان سے پانی برسا کہ سات ہفتے آسمان نہیں کھلا (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۹۸). بعنایتِ الٰہی بارش یہاں خوب ہوئی ، آج کھلا ہے (۱۸۹۹ ، انشائے داغ ، ۱۱۱).

آنسو تھمے تو آنکھوں میں یہ بات ہو گئی
میخانے جیسے کُھل گئے برسات ہو گئی
(۱۹۶۸ ، قمر جلالوی ، رشک قمر ، ۱۵۱). ۱۴. چھوٹنا ، رہا ہونا ، آزاد ہونا ، پابندی سے نجات پانا ، قید سے رہائی پانا ، بند سے آزاد ہونا (خصوصاً جانور کا) (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۱۵. پھبنا ، زیب دینا ، سجنا ، موزوں ہونا.

منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے منہ پر کُھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). ۱۶. (اٹکنا اور رُکنا کا نقیض) بحال ہونا ، سلسلہ جاری ہونا ، اٹاؤ نکل جانا.

کیا غیر تھی خوبی تقدیر کی
آج بحثِ حسرت و ارماں کُھلا
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلی مجنوں ، ۵۷). ۱۷. دروازے ، قفل ، پھندے یا کھٹکے وغیرہ کا وا ہونا.

کیونکر آہ سے قفلِ اسیر خاموشی کُھل جاوے
تو سر بستہ ہے پھر جو اپنے دل میں جوش کھل جاوے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۷۸). ۱۸. گرہ سے جانا ، کھویا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۱۹. (چوسر ، شطرنج) مہرے کا اپنے گھر سے چلنا ، مہرے کے سامنے سے رکاوٹ دور ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰. روک یا قابو نہ رہنا ، لگام نہ رہنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۱. گھوڑے کا بکنا ، فروخت ہونا ، جیسے : اس کے تھان سے آج کل چار گھوڑے روز کھلتے ہیں آج کل خوب کما رہا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۲۲. مہکنا ، خوشبو دینا ، معطر ہونا.

تا دل کو نہ واشد ہو تو کیا لطف ملے ہائے
کھلتی ہے جو ہر غنچۂ گل کی تو کھلے بو
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۲۸). ۲۳. رونق یا جوبن پر آنا ، نکھرنا.

باقی نہیں ہوا ہے فقرتی میں جس کا نال
وے آبرو بزبت کے رنگ میں نہیں کھلے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۷). ۲۴. کتاب ، فہرست یا رجسٹر نکلنا ، دفتر دیکھا جانا.

اے سوادِ عشق کُھلتی ہے بیاضِ حسن بھی
آنکھ دکھلانے سے اک جادو نظر آیا مجھے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۶۷). ۲۵. الگ یا جدا ہونا ، علیحدہ ہونا.

ہاتھ سے رکھ دی کب ابرو نے کماں
کب کمر سے شمشیر کی منہ کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱). ۲۶. (ہندو) خیال بٹنا ، چت اُچٹنا جیسے : سمادھی کُھلنا ، یا دھیان کھلنا وغیرہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲۷. جچنا ، قرار پانا ، موزوں ہونا.

لڑا کٹ اوس پری پیکر کی کُھلتی
کبھی پھولوں میں تُلوایا تو ہوتا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۰۶). ۲۸. کُلفت ، کوفت یا انقباض کا دور ہونا ، قید سے رہا ہونا.

پابند خارِ غم سے جو وہ گلبدن کُھلے
بشاش صورتیں ہوئیں یہ رنج و محن کُھلے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۷). ۲۹. جکڑن یا گرفتگی دور ہونا ، نرمی یا لچک پیدا ہونا. تھوڑی سی قوت آئی اور تمام اعضا اس کے مستحکم ہوئے اور کھلے (۱۸۸۳ ، ہفت گلشن ، ۴۴).

بند بند ا کڑا کھل گیا. (۱۹۰۰ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۹). بوس بھر کے ا بڑتے ہوئے رگ پٹھے کھلنا اور ازسرنو ان میں دوران خون ہونا آسان نہ تھا. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۶). ۳۰. (ا) گویائی یا نطق ہونا ، گویائی بڑھ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (آ) زبان کچھ کہنا جانا ، دعا یا بددعا نکلنا.

کہاں فلک نہ پہنچتی دعا اجابت کو
اسیر ہائے ہماری زباں ہی نہ کُھلی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۱). ۳۱. کسی چیز کو چلانے کے لیے بندش یا روک وغیرہ کا دُور کیا جانا ، چلنا ، جاری ہونا. ملاح نے کہا ، رات کو ناؤ نہیں کھلتی. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۷). سارنگ : اوہو بدمعاش لوگ بھا گتا لوگ تم ادھر بیوڑا پیتا ہے ادھر جہاز کھلتا ہے. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۳۷). بنارس کی گاڑی کُھلنے میں آدھ گھنٹے کی دیر تھی. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۰۰). ۳۲. طے ہونا ، قرار پانا. لڑکی کی نسبت ابھی تک نہیں کھلی. (۱۹۷۵ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۸۵). ۳۳. (تجارت) بولی لگانا ، کسی دام سے بڑھ کر بولی دینا. ڈیڑھ ہزار کی آنٹ جوہری لگا گیا ہے کوئی اس سے بڑھ کر دے تو کھل سکتی ہے. (۱۹۷۵ ، لعب کبیر ، ۲ : ۲۰۱ ؛ ۵۷). [پ : खुल (ा) : س : खला].

کِھلَنْتا (کس کھ ، فت ل ، سک ن) امذ (شاذ).
کھلت ، پھول کھلنے کی کیفیت یا حالت.

جب پھول کا سرسوں کے ہوا آ کے کھلنتا
اور عیش کی نظروں سے نگاہوں کا لڑنتا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۲). (اف : ہونا). [کھلت (کھلنا (رک) کا حاصل مصدر) + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر (نظم سے مخصوص)].

کِھلَنْدا (کس کھ ، فت ل ، سک ن) امذ (قدیم).
دل کی بات ، دلی خواہش ، آرزو ، جوش.

تو لیج ذکر سری لاکے ہزلوں شوق بدھایا
محبت سیتی جاؤ کھلندا بور برم کا آیا

(۱۵۹۱ ، جالیم (شاہ برہان الدین) ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۰۷). [رک : کھل (کھلنا (رک) کا حاصل مصدر) + ندا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کِھلَنْڈْڑا / کِھلَنْڈْرا (کس کھ ، فت ل ، سک ن ، د / ڈ) صف مذ (مونث : کھلنڈری).
۱. کھیل کود یا لہو لعب میں مشغول یا منہمک رہنے والا ، کھلاڑی. یا شاید کوئی کھلنڈرا ہو. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۹). کند ذہن محنتی لڑکے ذہین کھلنڈروں کو پرا دیتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۶۷). تعجب ہے یہ کھلنڈرا لڑکا اوّل کیسے آگیا. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۹۳). ۲. لاابالی ، بےفکرا ، غیر سنجیدہ ، ہنسنے ہنسانے والا ؛ کھیل کا شوقین. وہ بی بی جو صاحبزادی ہنسوڑ کھلنڈری ہے ہنسے گی. (۱۸۸۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۹۱). کسی نے پڑدنگی نام رکھ دیا ، کسی نے کھلنڈری ٹھہرایا ، کوئی ہوائی دیدہ کہنے لگی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۹). ۳. لاابالی پن ، بےفکرا ہونا ، غیر ذمہ دار ، غیر سنجیدہ ہونا. ایک انگڑائی لے کر کھلنڈرے سے انداز میں سلسلۂ کلام جاری رکھا. (۱۹۸۶ ، الصاف ، ۲۰۵). [کھلاڑ / کھلاڑی (رک) کی تصغیر].

----- پَن (---- فت پ) امذ.
کھلنڈرا ہونا ، لاابالی ہونا ، غیر سنجیدہ ہونا. بچپن کا کھلنڈرا پن اور معصومیت باقی نہیں رہی. (۱۹۸۶ ، شام کی منڈیر سے ، ۳۳). [رک : کھلنڈرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

----- مِزاج (---- کس م) امذ.
مزاج لطیف ، طنز لطیف. ان کی طرح دجلہ میں دھویا شائستگی میں سمویا ہوا ، کھلنڈرا مزاج کون لکھ سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۹). [رک : کھلنڈرا + مزاج (رک)].

کِھلَنْگا (کس کھ ، فت ل ، سغ) امث ، امذ.
شکار گاہ ، سیر گاہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھلن ، کھیلن (کھیلنا (رک) کا حاصل مصدر) + گا (گاہ (رک) کی تخفیف)].

کِھلُّو (۱) (کس کھ ، شد ل بضم ، و مع) صف مذ.
ہر وقت ہنسنے والا ، ہنسوڑ ، خواہ مخواہ ہنسنے والا (پلیٹس). [کِھل (کھلنا (رک) کی تخفیف) + وُ ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کِھلُّو (۲) (کس کھ ، شد ل بضم ، و مع) صف مذ.
بہت کھیلنے والا ، کھلنڈرا (پلیٹس). [کھل (کھیل (رک) کی تخفیف) + وُ ، لاحقۂ صفت تذکیر].

کِھلُّو (۱) (کس کھ ، شد ل ، و مع) صف مث.
ہر وقت ہنستی رہنے والی ، ہنسوڑ ، خواہ مخواہ ہنسے جانے والی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھل (کھلنا (رک) کی تخفیف + و ، لاحقۂ صفت و تانیث].

----- باوْلی (---- سک و) صف مث.
بے موقع اور بے محل ہنسنے والی ، پگلیوں کی طرح ہنستی رہنے والی ، بغیر کسی وجہ کے ہنسنے والی ہنسوڑ (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [رک : کھلو + باولی (رک)].

کِھلُّو (۲) (کس کھ ، شد ل ، و مع) صف مث.
کھیلتے رہنے والی ، کھلنڈری (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کھل (کھیل (رک) کی تخفیف) + و ، لاحقۂ صف و تانیث].

کِھلْواڑ (کس کھ ، سک ل) امث.
کھیل ، کھیل ، مذاق. بیاہ تو ہو گیا ہے مقیا! لیکن بیاہ کیا ہے کھلواڑ ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۳۰۳). [کھل (کھیل (رک) کی تخفیف) + واڑ ، لاحقۂ کیفیت].

----- کَرْنا محاورہ.
ہنسی مذاق کرنا ، ٹھٹھول کرنا. علی گڑھ جیسے مقدس اور سالمیت روایت دارالعلوم کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے مسلمانوں کی ذہنی اور روحانی صحت کے ساتھ دراز دستی کر رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، آتش چنار ، ۹۶۰).

کِھلْوانا (۱) (کسر کھ ، سک ل) ف م.
رک : کھِلانا.

وعدہ لے لیتا کہ کھلواتا نہ مجھ کو ٹھوکریں
عالمِ ارواح میں جس جا قضا تھی میں نہ تھا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۴۵). پہلے مردانے میں کھانا کھلوا دیا جاتا پھر زنانے میں. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۳۳۸). [کھانا (رک) کا متعدی المتعدی].

کِھلْوانا (۲) (کسر کھ ، سک ل) ف م.
رک : کِھلانا (۲).

آج گلشن میں سنا باد بہاری آئی
غنچۂ دل کو ہمارے بھی کوئی کھلوائے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۰۱). [کھِلنا (رک) کا متعدی المتعدی].

کِھلْوانا (۳) (کسر کھ ، سک ل) ف م.
رک : کِھلانا (۳). [کھیلنا (رک) کا متعدی المتعدی].

کُھلْوانا (ضم کھ ، سک ل) ف م.
رک : کُھلانا. حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاوے گا جو روزہ کُھلاوے گا کسی شخص کو ایک چلو لسی یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۵۵).

صندوق اسلحہ کے جو کھلوائے شاہ نے
پہنا منگا اپنا زرہبر عصمت پناہ نے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۲).

مُٹھیاں جب ترے دیوانے کی کھلوائی گئیں
خوں چکاں ہاتھ میں اک دشنۂ پنہاں نکلا

(۱۹۰۸ ، دیوانِ صفی ، ۲۲). اسی کالج کی کلاسیں کُھلوانے کی کوشش کرنی چاہیے . (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۲۰۳) . [کھولنا (رک) کا متعدی].

کَھلُوت (فت کھ ، و مع) امث.
ایک گوتھ یا نسل. قوم ان کی کھلوت لیکن اپنے گروہ کو اولاد نوشیروانِ عادل کی جانتے ہیں . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۷۶). [مقامی].

کِھلَورِیاں (کسر کھ ، و لین ، کسر ر) امث ، ج.
کِھیلیاں ، گلوریاں ، بُھنے ہوئے بیج وغیرہ جو منہ صاف کرنے کے واسطے کھاتے ہیں. کھلوریاں اور چکنی سپاریاں اور لونگ الائچیاں روپے کے ورقوں میں مڑھی ہوئیں لا کر رکھیں . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۶). [ب : کھلوری کی جمع].

کِھلَوڑ (کسر کھ ، و لین) امذ.
کھلاڑ ، کھلاڑی (جامع اللغات ، پلیٹس). [کھلاڑ (رک) کا محرف].

کِھلَونا (کسر کھ ، و مج) امذ.
۱. مٹی ، لکڑی یا دھات وغیرہ کی بنی ہوئی وہ چیز جس سے بچے کھیلتے ہیں.

پدر کل آوے گا اپنے پدر سے کل ملیو
بہت سا میوہ مٹھائی کھلونے لاتا ہے

(۱۹۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۹). جو کسی نے اس کے بدلے دوسری چیز یا کوئی کھلونا دیدیا چپ ہو رہے . (۱۸۷۳ ، عقلِ و شعور ، ۷). ان کو اون کے بنے ہوئے کھلونوں سے بہلاتے تھے . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹۳). ہر سال بچوں کی سالگرہوں پر ڈھیروں کھلونے آتے ہیں . (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۵۱) . **۲. (مجازاً) نمائش اور بہلاوے کی کوئی چیز ، دکھاوے کی چیز.** دنیا میں کوئی فلاح و سعادت نہیں بلکہ یہ تمام تر بے مقصد ارادہ کا ایک کھلونا یا تماشا ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۰). **۳. (کنایۃً) کوئی سہل اور آسان چیز جیسے جس طرح چاہیں برتیں.** قومی تہذیب ان ہی ذی نفوذ... لوگوں کے ہاتھوں میں ایک کھلونے کی طرح رہتی ہے . (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع (ترجمہ) ، ۲۳۶).

محبت کا سودا کھلونا نہیں ہے
ارے عشق کوئی تماشا نہیں ہے

(۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۱۸۶). **۴. شکر یا کھانڈ کا بنا ہوا گھوڑا یا ہاتھی وغیرہ جسے بچے کھاتے ہیں.** شہانی کے حسین اور باریک کھلونے بڑے سلیقے کے ساتھ چاروں طرف چُن دیے جاتے تھے . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۵). **۵. وہ خوش مزاج ، دلچسپ یا مسخرا شخص جسے لوگ پسند کریں اور اس سے دل بہلائیں.**

عاشقِ کامل کو دیکھا ہم نے معشوقِ جہاں
ایک مجنوں لاکھ لڑکوں میں کھلونا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳). گوہر مرزا بچپنے ہی سے رنڈیوں کا کھلونا تھا . (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۷۶). ستو چچا سے کچھ دن تو ہم سب کھلونے کی طرح کھیلے مگر پھر ایکدم بیزار ہوگئے (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۸۰). **۶. (بازاری) جھُنجھنا ؛ عضوِ تناسل** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نور اللغات). [کھیلنا (رک) سے اسمِ آلہ].

---- بَنا رَکْھا ہے فقرہ.
مسخرہ سمجھتا ہے ، کچھ وقعت نہیں دیتا ، بے وقعت سمجھتا ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہندوستان).

---- بَنانا محاورہ.
عزت یا وقعت نہ دینا ، غیر اہم سمجھنا ، کوئی اہمیت نہ دینا. زبان کو... سیاست دانوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنانے کا یہ نتیجہ ہے کہ دو طبقوں میں بجائے اتفاق کے نفاق اور بڑھتا جاتا ہے . (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۵۳).

---- بَنْنا محاورہ.
ہاتھوں میں کھیلنا ، کٹھ پتلی ہونا. عدالتی نظام کمپنی کے ہاتھوں کھلونا بن گیا تھا . (۱۹۷۳ ، نظم طباطبائی ، ڈاکٹر اشرف ، ۲۰۹).

---- گاڑی امث.
بچوں کے کھیلنے کی چھوٹی گاڑی (انگ : Toy Car کا ترجمہ). پڑوس میں ایک امیر کا گھر ہے اس کے بچے کو سونے کی کھلونا گاڑی ملی . (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۵۷). [کھلونا + گاڑی (رک)].

---ہونا محاورہ.
غیر اہم ہونا ، محض دل بہلانے یا کھیلنے کی چیز ہونا. فرد ان کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۸).

---ہے بھولے بھالوں کا فقرہ.
کھلونے بیچنے والوں کی صدا یعنی معصوم بچوں کے لیے ہے (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

کھلونے (کس کھ ، و مج نیز لین) امذ ؛ ج.
کھلونا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. وہ کھلونے کے اس راز کو جاننا چاہتا ہے جس کی بنا پر کھلونا رینگتا یا چلتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ فروری ، ۳).

---دے کر بہلانا محاورہ.
کوئی معمولی اور غیر اہم چیز دے کر بچوں کی طرح بہلانا ، کسی طرح دل بہلاوے کا سامان کرنا.

> تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
> کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، ۹). مہاراجہ ہری سنگھ ایک عید پر مسلمانوں کو کھلونے دے کر بہلانے کے لیے سرینگر کی عید گاہ چلا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶).

---کی طرح رہنا/ہونا محاورہ.
سنجیدہ مسئلے یا کام کو بہلاوے کی چیز سمجھنا ، غیر اہم یا غیر سنجیدہ سمجھا جانا. قومی تہذیب ان ہی ذی نفوذ اور صاحب اثر لوگوں کے ہاتھوں میں کھلونے کی طرح رہتی ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع (ترجمہ) ، ۲۳۶).

کھل (۱) (فت کھ) امث.
بنولہ ، تلہن یا سرسوں کا پھوک یا کھوجڑ جو تیل نکالنے کے بعد بچ جاتا ہے.

> ایک میں تل کی کھل دیتی مزہ تمام
> اب لذت کچھو دئے نان مصری اور بادام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۹۳).

> کوئی کہتا ہے کہ بھس آگے ہی کے ڈالو
> کوئی کہتا ہے کہ بوڑھا ہے کھل کوٹ کے دو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۰۸). جونپور کی خوشبودار کھلی آٹی بیش خدمت نے سٹر ملا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲۸). پہلے بیسن اور کھلی سے ہاتھ دھوتے تھے اب ... صابن ہاتھ صاف کرتا ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۳). وہ اپنے کولھو میں بیل پیل کر کھلی اور تیل کا کاروبار کیا کرتا تھا. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۶۸). [کھل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بھس (---ضم بھ) امذ.
کھل بنولہ اور بھوسا وغیرہ ، گائے بھینسوں کے کھانے کا چارا ؛ (مجازاً) روکھا سوکھا کھانا. اوسے کہا چرواہا جو آئے کھلی بھس جو لائے جلد اوٹھہ کے کھانا سنبھل جاتا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۱). [کھلی + بھس (رک)].

---والی امث.
سرمہ ، مِسّی ، مہندی اور کھلی بیچنے والی عورت ، عورتوں کے سنگھار اور بناؤ کی چیزیں فروخت کرنے والی جو گلی گلی یہ سامان بیچا کرتی. یہی کیفیت دھوبن ، چوڑی والی ، کھلی والی کی بھی تھی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۵).

کھلی (۲) (فت کھ) امث ؛ امذ (قدیم).
چاک ، چکی.

> ہر یک مدرا سو جیتوں سورج چندر تھا
> کھلی کے ناو اوس بت کا چکر تھا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۲). [مقامی].

کھلّی (فت کھ ، شد ل) امذ.
(ٹھگوں کی اصطلاح) مفلس ، کوڑی کوڑی سے محتاج شخص (اب و ، ۸ : ۲۰۰). [خالی (رک) کا بگاڑ].

کھلّی (کس کھ ، شد ل) امث.
۱. ہنسی مذاق ، ٹھٹھا ، تمسخر ، چُہل.

> رنش ہے یہ کہ شاخ شانا ہے
> جسکی زندوں کے بیچ کھلی ہے

(۱۷۵۳ ، دیوان زادہ ، ۱۲۳).

> نظر آویں گریباں چاک ہر کوچے میں اک دو کے
> جو اوٹھ کھلی سے دروازے پہ وہ گل رو نکل آئے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۷۷). بار بار لکھتے ہیں اور کھلی کرتے ہیں اور جگت بولتے ہیں. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب) ، ۷). ۲. بیجا ہنسی ، گندی گندی باتیں.

> وہ نگوڑی کونسی چڑیا تھی کہ اوڑ ہونچی یہاں
> ہاتھ کیوں کر لگی کھلی کے اوسے گھات غلط

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۷). ۳. گوری (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [ب : س : खीड्डिआ : खीड + हक्का].

---اُڑانا محاورہ.
احمق بنانا ، مذاق اڑانا ، ہنسی اڑانا ، مذاق کرنا ، چھیڑنا. لندن میں اگر ایسی تار شائع ہو تو اوس سے سلطان کی اور کھلی اڑے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۰۶). ممکن ہے وہ سب عورتیں سن کر ہنس پڑیں اس کی کھلی اُڑائیں. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۵۰).

---باز صف.
ہنسی اُڑانے والا ، ہنسی مذاق کرنے والا ، مسخرہ ، ظریف. کھلنڈری لڑکیاں ... کھلی باز لونڈے ہوٹل کے گرد جمع ہوگئے تھے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۳ : ۵۰). [کھلی + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

---بازی امث.
کسی کی ہنسی اُڑانا ، چھیڑ خانی کرنا ، ہنسی مذاق ، مسخرہ پن. اسی عامل کی باتیں مزے مزے کی یہ سگوتیاں کھلی بازیاں

تھنچے ہوئے جاتے ہیں کیوں نیچ کہنا کیسا اڑنگا دیا. (۱۸۸۸ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱۳). نا نُوا مجھے یہ کھلی بازی پسند نہیں ہے. (۱۹۶۸ ، اُجڑا دیار ، ۵۳). [کھلی باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا محاورہ.
چھیڑنا ، چھیڑ خانی کرنا ، مذاق اُڑانا. رسّندار بھی دیکھ کر جلے گا اور جیسے آج ہماری کھلی کرتا ہے کل ہم اس کی کھلی کریں گے. (۱۹۳۰ ، بریوں کی پنڈیا ، ۲۵).

--- میں اُڑانا محاورہ.
احمق یا بیوقوف بنانا ، ہنسی میں اڑانا.

منہ کو غنچے کے چڑایا نہ کرو
گُل کو کھلی میں اڑایا نہ کرو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۷).

--- میں ٹالنا محاورہ.
ہنسی میں اُڑانا ، ہنسی مذاق میں ڈال دینا.

کھلیوں میں ٹالتا ہے خندۂ گل کو وہ گل
جنگیوں میں صاف طاؤسوں کا اُڑ جاتا ہے رقص

(۱۸۳۶ ، دیوانِ سرور لکھنوی ، ۱۱۳).

--- میں لینا محاورہ.
مسخرہ پن کرنا ، ہنسی مذاق سے تنگ کرنا ، ہنسی اُڑانا.

شرم غنچے کو رہی تیرے دہن سے ورنہ
کھلیوں میں اُسے ہر اک گل خنداں لیتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴).

کُھلی (ضم کھ) صف مث.
کُھلا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل. [کُھلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- بغاوت (--- فت ب ، و) امث.
کھلم کُھلا بغاوت یا حکم عدولی ، علانیہ بغاوت. انہوں نے بادشاہ سے کھلی بغاوت اختیار کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۸). [کھلی + بغاوت (رک)].

--- آنت (--- مد ا ، غنہ) امث.
(حیاتیات) بڑی آنت (Large Intestine). اس کھلے اور سیدھے حصہ کو ریکٹم یا کھلی آنت ... کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۷۵). [کھلی + آنت (رک)].

--- آنکھ سے م ف.
اپنی آنکھوں سے ، بچشم خود ، بیداری میں خواب میں نہیں (حیرت کے موقع پر بولتے ہیں). نواب صاحب یہ تماشا اب کھلی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور دل ہی دل میں جلتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۳). ایک جشن ارضی انہیں اپنی طرف بلا رہی تھی وہ کھلی آنکھوں سے اپنے خوابوں کی تعبیر دیکھنے جا رہے تھے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۸).

--- آنکھوں (--- مد ا ، غنہ) م ف.
۱. جاگتی آنکھ ، آنکھ لگے بغیر ، جاگتی حالت میں ، جاگتے ہوئے. لیوتیکوف کی نجانے کتنی راتیں کھلی آنکھوں کٹ گئیں. (۱۹۳۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۶). ۲. ہوش و حواس کے ساتھ ، آنکھوں دیکھے. کھلی آنکھوں دہکتی آگ میں کودتی ہے اور مسکراتی ہوئی سولی پر چڑھتی ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ۲۰۷). کھلی آنکھیں اور کم کرنے ذہن ، دکھ کی نئی منزلوں سے روشناس کرتے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۷).

--- (ہوئی) بات امث.
واضح اور صاف بات ، سچی اور کھری بات ، روشن دلیل. کھلی بات میں دل کھول کے لکھنا کیا ضرور ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۲). یہ بھی کھلی ہوئی بات ہے کہ داماد ایسے بھی موجود ہیں جن پر بیٹے قربان ہیں. (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۱۷). [کھلی + بات (رک)].

--- پاپند (--- فت پ ، سک ن) امث.
(کشتی) ایک داؤ ، پاپند کی ایک قسم. کھلی پاپند بُھلا بیٹھا باندھ دے کھڑی بس اسی پہ چُھٹا چھٹور ہو گئی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۴۰). [کھلی + پاپند (رک)].

--- پیشانی سے مان جانا محاورہ.
خندہ پیشانی سے قبول کر لینا ، دل سے مان جانا ، خوش دلی سے تسلیم کر لینا. واسودتا کو عورت تھی ... اس لیے واسودتا کھلی پیشانی سے مان گئی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۷).

--- ٹٹّی (--- فت ٹ ، شد ٹ) امث (قدیم).
ظاہری آڑ ، دکھاوا ، نمائش.

ہے عشق کے ہاتھ میں حکومت کُلی
کرتا ہے نپٹ عمل یہ ہے کھلی ٹٹی

(۱۷۸۰ ، گل عجائب (ضیا) ، ۸۱). [کھلی + ٹٹی (رک)].

--- جارحیّت (--- سک ر ، کس ح ، فت ی) امث.
صریح چڑھائی یا صف آرائی ، علانیہ محاذ آرائی ، باقاعدہ نبرد آزمائی. وہ افغانستان میں کھلی جارحیت کے سخت خلاف ہیں. (۱۹۸۹ ، رنگِ رواں ، ۳۹۶). [کھلی + جارحیت (رک)].

--- چِٹھی (--- کس چ ، شد ٹھ) امث.
رک : کُھلا خط. تمدن عرب پر ایک کھلی چٹھی ہے. (۱۸۹۹ ، افادات مہدی ، ۲۰۹). [کھلی + چٹھی (رک)].

--- چھت (--- فت چھ) امث.
ایسی چھت جس پر کوئی سائبان نہ ہو.

روپہلی چاندنی نے رات کو کھلی چھت پر
ادا سے سوتے ہوئے بار بار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۶). زینہ چڑھ کر اوپر جاتے تھے جہاں بڑی بڑی کھلی چھتیں تھیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰). [کھلی + چھت (رک)].

---چَھتری (---فت چھ ، سک ت) امث.
(حیاتیات) **کھلا چھاؤ ، چھتر نما پھول.** افزائش نسل کے لیے اس کھلی چھتری میں لاکھ کالے رنگ کے اسپور (Spore) پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۸). [کھلی + چھتری (رک)].

---چُھٹی (---ضم چھ ، شد ٹ) امث.
رک : **کھلی چھوٹ.** سب درندوں کو ابھی تک کھلی چھٹی نہیں مل سکی. (۱۹۸۹ ، شاعری کی زبان ، ۲۰۹). ف : دینا ، ملنا ، ہونا. [کھلی + چُھٹی (رک)].

---چُھٹی مِلْنا محاورہ.
کُلی آزادی حاصل ہونا ، ہر طرح آزاد ہونا ، پوری آزادی ملنا. کسی طرح مجرمانہ ذہن رکھنے والے جعل سازوں کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ فروری ، ۳).

---چُھوٹ (---و مع) امث.
حد سے زیادہ آزادی ، مکمل آزادی. ان کی پوزیشن کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ دعوت کا اہتمام کرنے کے لیے چتر سنگھ کو کھلی چھوٹ دے دی گئی. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۲۱۶). [کھلی + چھوٹ (رک)].

---حَقِیقَت (---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
سچی حقیقت ، واضح سچائی.

> کہنا ہیں کہنا زندگی کی تفسیریں
> مگر وہ بات کہی جو کھلی حقیقت ہے

(۱۹۷۸ ، لطیف آئینہ ، ۱۲۳). [کھلی + حقیقت (رک)].

---خِلاف وَرزی (---کس خ ، سک ف ، فت و ، سک ر) امث.
کُھلم کُھلا حکم عدولی ، واضح نافرمانی ، صریح سرکشی. سپریم کورٹ کے فیصلے کی کھلی خلاف ورزی ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۳). [کھلی + خلاف ورزی (رک)].

---دَعْوَت (---فت د ، سک ع ، فت و) امث.
صلائے عام ، عام دعوت (کسی مسئلے پر اظہار خیال کے لیے). ذرائع ابلاغ نے ملک کے تمام سیاسی پنڈتوں اور عوام کے نمائندوں کو کھلی دعوت دی ہے کہ وہ اس آٹھویں ترمیم کے بارے میں اظہار خیال کریں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ فروری ، ۳). [کھلی + دعوت (رک)].

---دِل (---کس د) امذ.
چھیڑ چھاڑ ، کُشتم کُشتا.

> رات کتنی ہنسی خوشی کیا کیا
> ہوتی رہتی کھلی دل کیا کیا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۵). [کھلی + دل (رک)].

---دَلِیل (---فت د ، ی مع) امث.
روشن دلیل ، واضح ثبوت ، ٹھوس ثبوت.

> بتوں سے پردہ اٹھانے کی بحث ہے بیکار
> کھلی دلیل ہے کعبہ بھی بے نقاب نہیں

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۲۳). [کھلی + دلیل (رک)].

---دُھوپ (---و مع) امث.
بکھری ہوئی دھوپ ، دھوپ جو بغیر کسی رکاوٹ کے ہو. اگر وہ کھلی دھوپ سے محروم ہے تو اسے ... کاڈ لور آئل یا مچھلی کے دوسرے تیل استعمال کرنے چاہئیں. (۱۹۸۰ ، ہماری غذا ، ۲۷). [کھلی + دھوپ (رک)].

---ڈُلی (---ضم ڈ) امث.
رک : **کھلا ڈلا** جس کی یہ تانیث ہے. اقلیم عدم کی طرف ڈھرا لگا تھا کھلی ڈلی راہ گریز تھی. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۰). اگر فرض کر لیا جاوے کہ وہ بیسوا ہی ہے ، تو بھی اس کی گفتگو ایک شخص اجنبی مرد کے ساتھ ایسی کھلی ڈلی اور بے محابانہ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۰۵). ترقی پسندوں کے فن کو انتہا پسندانہ رونیے موضوع کی یکسانیت اور کھلی ڈلی معروضیت نے نقصان پہنچایا. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۷۶). [کھلی + ڈلی (ڈلا (رک) کی تانیث)].

---ڈولی پِھرْنا محاورہ.
بے پردہ پھرنا ، مارے مارے پھرنا. تم کیونکر کھلی ڈولی پھرتے ہو. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۳۳).

---ڈھکی (---فت ڈھ) صف مث.
ظاہری اور پوشیدہ ، ظاہر و باطن ؛ مراد : کلی کیفیت ، پوری صورت حال. وہ جو چاہے کرسکتا ہے اپنے بندوں کی کھلی ڈھکی سب باتوں سے واقف ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۰۹). [کھلی + ڈھکی (رک)].

---رِکابی (---فت ر) امث.
خالی پلیٹ ، کشکول یا جھولی جو سوال کا مظہر ہوتی ہے ؛ (مجازاً) دست سوال.

> اصل چیز نظر کی نیت ، چہرے کی خوش تابی
> موٹھ سسور کی دال بھی نعمت بھر دے کھلی رکابی

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۳۹). [کھلی + رکابی (رک)].

---زَنْجِیر (---فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
(کیمیا) ایسا سلسلہ جس میں اجزا ایک دوسرے سے برابر برابر ترتیب سے ہوں اور ان کے سرے آپس میں ملتے ہوں ، **کُھلا.** ایلی فیٹک ہائیڈرو کاربن ایٹموں کی کھلی زنجیر Open Chain پر مشتمل ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۱۰۹). [کھلی + زنجیر (رک)].

---سَڑک (---فت س ، ڑ) امث.
شاہراہ ، بڑی ، وسیع ، چوڑی سڑک ، شارع عام. اری ایسا گن ہیں تو ایک دن کھلی سڑک پر ہی مرتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹). [کھلی + سڑک (رک)].

---سَماعَت (---فت س ، ع) امث.
رک : **کُھلی عدالت** ، بند کمرے کی سماعت کے برعکس. اگر وہ کسی الزام کو غلط ثابت کرنا مناسب اور موزوں سمجھے تو اعلیٰ عدالتی کونسل کے سامنے ایسی کھلی سماعت کی درخواست

کر سکے گی (١٩٨٣ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ١١٢)۔
[کھلی + سماعت (رک)]۔

---سَنَد (---فت س ، ن) امث۔
واضح نشانیاں ، واضح دلیل ، بین ثبوت۔ ٭ کھلی سند، معجزات کے سوا دوسری قسم کے دلائل و براہین کو فرمایا۔ (١٩٣٢ ، تفسیر قرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ٨٠٥)۔ [کھلی + سند (رک)]۔

---سورٹھ کَہنا / گانا محاورہ۔
سب کو سُنا کر کہنا ، علی الاعلان کہنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---شَہادت (---فت ش ، د) امث۔
واضح ثبوت ، سچی گواہی ، کُھلی سند۔ یہ اندازِ بیان اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ اہلِ عرب بکثرت بحری آمد و رفت رکھتے تھے (١٩٣٥ ، عربوں کی جہاز رانی ، ٣٠)۔ [کھلی + شہادت]۔

---عَدالَت (---فت ع ، ل) امث۔
ایسی عدالت جو بند کمرے میں یا خفیہ طور پر سماعت نہ کرے۔ سندھ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے ... درخواست سماعت کے لیے منظور کر لی ہے جس میں استدعا کی گئی تھی کہ اس کا مقدمہ جیل کی بجائے کھلی عدالت میں چلایا جائے۔ (١٩٩٢ ، جنگ ، کراچی ، ١٢ نومبر ، ٢)۔ [کھلی + عدالت (رک)]۔

---فَضا (---فت ف) امث۔
گرد و غبار سے پاک فضا ، خوشگوار قدرتی فضا۔ جال سے نکل کر سڑک پر آ جانا کھلی فضا میں بازو پھیلا کر اطمینان کا سانس لینا۔ (١٩٨٨ ، یادوں کے گلاب ، ٢٠٧)۔ [کھلی + فضا (رک)]۔

---کار امث۔
کُھلی گاڑی ، بغیر چھت کی کار۔ وہ کھلی کار میں بیٹھنا پسند کرتے تھے (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٣٢)۔ [کھلی + کار (Car)]۔

---کِتاب (--- کس ک) امث۔
(مجازاً) **ایسے حالات جو سب کے سامنے ہوں ، واقعات جو کسی سے پوشیدہ نہ ہوں ؛ مراد : ہر طرح واضح ، نمایاں ، ظاہر اور عیاں صفحات۔** والیا کھلی کتاب تھی اکثر وہ والیا کے جذبات اور خیالات کی تہہ تک نہ پہنچ پاتی تھی (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٨٣)۔ اگر اس کی شخصیت کھلی کتاب ہوتی ... تو وہ اس فیصلے سے بےخبر نہ ہوتے۔ (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٣٢)۔ [کھلی + کتاب (رک)]۔

---کَچَہری (---فت ک ، فت مع چ ، سک ہ) امث۔
١. رک : کھلی عدالت۔ قانون کے موافق کھلی کچہری میں اس کی روبکاری کرے۔ (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٢٨٣)۔ ٢. **عام اجلاس جو سرکاری اہل کار یا عوامی نمائندے مختلف جگہوں پر جا کر کرتے ہیں ، دربارِ عام۔** اس بات کا اظہار محکمۂ اینٹی کرپشن ... کے دادو میں کھلی کچہری کے دوران کیا۔ (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ٢٠ اگست ، ٥)۔ [کھلی + کچہری (رک)]۔

---کَھٹَر کا امذ۔
خفیہ پولیس کا مخبر ، جاسوس ، وہ کانسٹبل جو وردی کے بجائے عام لباس پہن کر مجرم کا سراغ لگائے (فرہنگ آصفیہ)۔

---کَہنا ف م ؛ محاورہ۔
صاف کہنا ، برملا کہنا ، کُھل کر اظہار خیال کرنا۔

زلفِ رُخ جاناں پہ کُھلی منہ پہ کہی ہے
زنجیر درِ کعبۂ ایمان ہوئی میں بھی
(١٨٧٩ ، دیوان عیش دہلوی ، ١٧٧)۔

---کُھلی (---ضم کھ) صف۔
غیر مبہم ، واضح ، صاف صاف ، بالکل واضح۔

پردے ہی میں پہلے تھی رکاوٹ
ہے اب تو کھلی کُھلی رکاوٹ
(١٨٧٣ ، تشنہ خسرواتی ، ٦٧)۔ ان اشارات سے گزر کر زبور میں اس کی کھلی کھلی تعلیم بھی ملتی ہے۔ (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٨٩١)۔ [کھلی + کھلی (رک)]۔

---کُھلی سُنانا محاورہ۔
صاف صاف سُنانا ، برملا سُنانا۔

لو اور قاتیوں میں سُنو کچھ کُھلی کُھلی
پیارے ابھی سے کیوں لگے منہ اپنا ڈھانپنے
(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٢ : ١٨٨)۔

---کُھلی کَہنا محاورہ۔
صاف صاف کہنا ، بلا جھجک کہنا ، لگی لپٹی نہ رکھنا ، کُھل کر اظہار کرنا ، وضاحت سے بیان کرنا۔ میں بھی ایسا بدلہ لوں کہ تم بھی یاد کرو پھر مجھ سے گلہ نہ کرنا ، میں نے کھلی کھلی کہہ دی۔ (١٨٥٣ ، انشائے ہادی النسا ، ١٢٧)۔

---گاڑی امث۔
وہ گاڑی جس پر دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لیے چھت یا ٹوپ نہ ہو ، کُھلی کار۔ میں کھلی گاڑی میں بیٹھ کر اسکول آیا جایا کرتی تھی۔ (١٩٣٥ ، روپ سنگار ، ٥٧)۔ [کھلی + گاڑی (رک)]۔

---گُمراہی (---ضم گ ، سک م) امث۔
واضح بےراہ روی ، بین غلط روی۔ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ (١٩١١ ، تفسیر قرآن حکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ٣٤٢)۔ [کھلی + گمراہی]۔

---مارکیٹ (---سک ر ، ی مع) امث۔
(تجارت) **عام بازار جہاں اشیاء کی خرید و فروخت اور قیمتوں کی کمی بیشی پر کوئی پابندی نہ ہو اور مقابلے کا رجحان زیادہ ہو ؛ کُھلا بازار۔** ابلاغ عامہ ایک نجی معاملہ رہ جاتا ہے جیسے کھلی مارکیٹ میں مقابلہ درپیش ہوتا ہے۔ (١٩٩٨ ، ابلاغ عامہ ، ١٦١)۔
[کھلی + مارکیٹ (رک)]۔

---مَعذِرَت (---فت م ، سک ع ، کس مع ذ ، فت ر) امث۔
ایسی معذرت جو سب کے سامنے یا علی الاعلان کی جائے ،

بالاعلان معذرت خواہی. خنگی سر آنکھوں پر ، پرنالہ وہیں گرے گا ، اگر اپنے خلاف سمجھیے تو اس وضاحت کے ذریعے کھلی معذرت . (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ فروری ، ۳) . [کھلی + معذرت (رک)].

---نشانیاں (---کس ن ، ن) امث ، ج.
واضح اور سچی دلیلیں ؛ مراد : آیات قرآنی و مظاہر قدرت وغیرہ. اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۹۸) . [کھلی + نشانیاں (نشانی (رک) کی جمع].

---ننگی (---فت ن ، غنہ) صف مث.
عریاں ؛ عشقیہ جذبات و واردات پر مبنی. رہا سوال کھلی ننگی جنسی شاعری کا تو اسے ہمارے بزرگوں نے خوب خوب برت لیا ہے. (۱۹۷۸ ، اثبات و نفی ، ۱۸۵) . [کھلی + ننگی (رک) بطور تابع].

---ہوا (---فت و) امث.
قدرتی ہوا ، گرد و غبار سے پاک فضا. سب سے پہلے مسلمان ڈاکٹروں نے کھلی ہوا اور مکمل صفائی کے فوائد لوگوں کے ذہن نشین کرائے . (۱۹۹۶ ، طبی سماجی بہبود ، ۲۰) . [کھلی + ہوا (رک)].

کُھلے (ضم کھ) امذ ، ج.
کھلا (رک) کا صیغۂ جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. نوکر جا کر جتنے ضرور ہوں ساتھ لے لیکن یہ بات کسو پر نہ کھلے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۱) . دس فٹ کا صحن بھی تو میرے بچوں کے کھیلنے کے لئے نہیں وہ کھلے نیلے آسمان کو ترس جاتے تھے . (۱۹۸۶ ، آگ ، ۲۳۶).

---ارکان (---فت ا ، سک ر) امذ ، ج.
حروف علت اور حروف صحیحہ جن کے آخر میں حروف علت جڑے ہوں کھلے ارکان (Open Syllabus) کہلاتے ہیں (فن تحریر کی تاریخ ، ۱۰) . [کھلے + ارکان (رکن (رک) کی جمع)].

---بازار م ف.
بلاخوف و خطر ، کھلم کھلا ، بالاعلان ، سر عام.

کیا ہوا محتسب شہر کو اے بادہ فروش
کھلے بازار جو بے خوف و خطر بکتے ہیں
(۱۸۳۶ ، معروف (نوراللغات ، ۳ : ۸۸۷)).

---بالوں م ف.
۱. بغیر سوباف یا چوٹی کے بال ، شانوں پر پڑے ہوئے بال ؛ (مجازاً) پریشان حال.

مجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ لگ جاوے
پھرو نہ تم کھلے بالوں سے جان کوٹھے پر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، کا ، ۱ : ۲۸).

آتا ہے تصور میں کیا کوئی کھلے بالوں
ورنہ مجھے پھر شامل آشفتہ سری کیوں ہے

(۱۹۱۰ ، کلیات شائق ، ۳۱۳) . ۲. بے اندیشہ ، بے تکلف ، بے دھڑک (فرہنگ آصفیہ).

---بطن کی بھٹی امث.
(فولادسازی) بڑی وسیع بھٹی جس میں ٹوٹا پھوٹا لوہا اور کچ دھات کسی بھی تناسب سے ملا کر پگھلایا جا سکتا ہے. فولادسازی کی صنعت میں کوئی خاطرخواہ ترقی نہ ہوئی جب تک نہ سیمنز اور مارٹن نے کھلے بطن کی بھٹی (Open Heart Furnace) ایجاد نہ کی. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲).

---بندوں م ف.
بے دھڑک ، بے باکانہ ، آزادانہ ، کھلم کھلا.

کس طرف کو یوں کھلے بندوں چلے جاتے ہیں آپ
کس کے گھر اس آن سے تشریف فرماتے ہیں آپ
(۱۸۳۷ ، دیوان زادہ ، ۸۳).

کھلے بندوں جہاں چاہیں سیر کیا کریں (۱۸۰۲ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۳) . ایک روز میں لیے بام آئی اور کھلے بندوں ٹہلنے لگی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷۵) . ہمارے شرفا ... کھلے بندوں چاوڑی جایا کرتے تھے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۴۲) . انقلاب ان بے شرم وقتوں کا نام ہے جب سجائی کھلے بندوں تنگ دھڑنگ گلیوں میں گھومتی پھرتی تھی. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۰).

---بندھن م ف.
رک : کھلے بندوں ، آزاد ، آزادانہ . قید ہو جائے گا یا کھلے بندھن پھرے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۲).

---بندھے م ف.
پابند ، مکلف ، شائستہ ، باادب ، ذمہ دار.

کھلے بندھے کا ہمیشہ عذاب باقی ہے
سبہ بلا ہے کوئی یا عتاب باقی ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۷۴).

---بول (---و مج) امذ ، ج.
(موسیقی) ڈھولک یا طبلے پر پورے ہاتھ کی ضرب. پکھاوج کے بول کھلے بول کہلاتے ہیں . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۹) . [کھلے + بول (رک)].

---بھاؤ م ف.
۱. عام نرخ سے (نوراللغات) . ۲. بے دریغ . اچھا ہوا کہ اس طرح سے کھلے بھاؤ لٹتا ہے اس کا یہی علاج ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۷۹).

---خزانے م ف.
علی الاعلان ، کھلم کھلا ، علانیہ ، ظاہراً. تمہاری بیویں پیشاں ہاتھ سے ہاتھ رگڑیں اور کندھے سے کندھا پکڑیں کھلے خزانے زیارت کے بہانے پھریں. (۱۸۷۵ ، ہدایت المومنین (ترجمہ) ، ۱۳۰).

اسباب حجاب دور کرکے
عشرت تو کھلے خزانے بیٹھے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۷۶).

کبھی چوری چھپے ناچ رنگ میں

کھڑی آدھ گھڑی شریک ہو جاتا تو ہو جاتا اب کھلے خزانے اور بانگے بکارے جلسے ہونے لگے۔ (١٩٠٧ء، مخزن، مئی ١٢١)۔ رازداری اور اعتقاد کی تو حد ہی ان کے ہاں نہ تھی عیب و ہنر جو شے بھی تھی کھلے خزانے اور اعلانیہ رہتی۔ (١٩٥٣ء، محمد علی، ١ : ٣٣٦)۔

---دانْت ہَنْسنا محاورہ۔
بہت ہنسنا، مذاق اڑانا۔ آسمان عقل کے الدھوں پر کھلے ہوئے دانتوں سے ہنس رہا تھا۔ (١٩٤٩ء، آنسہ کا لال، ٩٦)۔

---دِل سے م ف۔
فراخ دلی سے، سخاوت کے جذبے کے ساتھ، عالی خیالی۔ صورتیں اپنی چال ڈھال ایسی بے تکلف دکھا رہی ہیں کہ کوئی زندہ انسان اس طرح کھلے دل سے کام نہیں کرتا۔ (١٨٨٠ء، آب حیات، ٥٥)۔ انہوں نے اس تقریب میں کھلے دل اور کھلے ذہن سے باتیں کیں جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئیں۔ (١٩٨٨ء، جنگ، کراچی، ٣ ستمبر، ٧)۔

---ڈُلے م ف۔
کھل کر، آزادانہ، کھلا ڈلا (رک)۔ ان کے مذہبی خیالات جو کھلے ڈلے طور پر انہوں نے اپنے رازدار دوستوں کو لکھے ہیں ... ترتیب کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ (١٨٩٩ء، حیات جاوید، ٢ : ٥٢٣)۔ اس میں باتیں جس لہجے سے ہوتی ہیں اور جس کھلے ڈلے دوٹوک انداز میں، وہ صرف محمد حسن ہی کرسکتے تھے۔ (١٩٨٩ء، قومی زبان، کراچی، مئی، ٣٠)۔

---ڈھکے (---فت ڈھ) م ف؛ صف۔
کھلی اور ڈھکی حالت میں؛ جسم کا پردہ اور بے پردگی۔
کوئی کھڑی ہے تحیر میں صورتِ تصویر
خیال، خبر نہ اپنے کھلے ڈھکے کی خبر
(١٩٠٠ء، نظم دل افروز، ٢٢)۔ [کھلے + ڈھکے (رک)]۔

---ذِہْن سے م ف۔
روشن خیالی کے ساتھ، فراخ دلی سے، کھلے دل سے۔ انہوں نے اس تقریب میں ... کھلے ذہن سے باتیں کیں جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئیں۔ (١٩٨٨ء، جنگ، کراچی، ٣ ستمبر، ٧)۔

---رَسْتے م ف۔
سیدھے راستے (چور راستے کی ضد) (نوراللغات)۔

---سَر (---فت س) صف؛ م ف۔
ننگے سر، ٹوپی، دوپٹہ یا چادر وغیرہ اوڑھے بغیر؛ (مجازاً) پریشانی یا بدحواسی کے عالم میں۔
کرے گا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری
پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی
(١٨٣٠ء، دیوان رند، ١ : ١٢٢)۔
تالے دیوانوں کے کچھ ایسے ہوا کرتے ہیں
ننگے پاؤں آپ نکل آئے کھلے سر باہر
(١٨٩٥ء، دیوان راسخ دہلوی، ٩٨)۔ [کھلے + سر (رک)]۔

---سَر رَہْنا / ہونا محاورہ۔
بے آسرا ہونا، بے سہارا ہونا۔
میں دشتِ زندگی میں کُھلے سر نہیں رہی
اک حرفِ آرزو کی ردا مل گئی مجھے
(١٩٨٢ء، سازِ سخن بہانہ ہے، ٢٣٠)۔

---طَور پَر م ف۔
١. **عام طور پر، واضح طور پر، نمایاں انداز میں۔** کسی چیز کو اختراع کرنا پڑتا ہے تو ہندوؤں کی کمی کھلے طور پر ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ (١٩١٣ء، تمدن ہند، ١٣٢)۔ ٢. **سرعام، کھلم کھلا، ظاہرا۔** اگر یوں کھلے طور پر سہیل کو قتل کر دیں گے تو رعایا ضرور بدگمان ہو جائے گی۔ (١٩٠٩ء، خوبصورت بلا، ٨١)۔

---عام م ف۔
١. **واضح طور پر، ظاہری طور پر، سرعام، کھلم کھلا، علی الاعلان۔** جدید دور میں کھلے عام مخالفت بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے (١٩٦٧ء، اردو، ١، ٧١)۔ ٢. **بلا روک ٹوک، کھل کر۔** قارئین کو سوچنے سمجھنے اور پرکھنے کی کھلے عام دعوت دی۔ (١٩٩١ء، اردونامہ، لاہور، ستمبر، ٢٨)۔ سرکاری دفاتر پر کھلے عام سیاسی رہنماؤں کی تصاویر جھنڈے منشور تقسیم ہونے لگے۔ (١٩٩٢ء، جنگ، کراچی، ٥ اگست، ٣)۔ [کُھلے + عام (رک)]۔

---کالَم کی غَلَطی امث۔
(طبیعیات) تھرمامیٹر کی پیمائش میں غلطی، حرارت پیما کی غلطی۔ تھرمامیٹر کی پیمائش میں غلطی پیدا ہو جاتی ہے جو کھلے کالم کی غلطی کہلاتی ہے۔ (١٩٦٦ء، حرارت، ٢٥)۔

---کانوں سُنْنا محاورہ۔
بہت توجہ سے سننا، احتیاط سے سننا۔ جو استادوں نے بتایا کھلے کانوں سنا اور پابندی کے ساتھ اس کے پابند ہوگئے (١٩٨١ء، بے مثالی، ٢١١)۔

---کُھلے صف؛ م ف۔
١. **واضح، صاف صاف۔** ایک طرف تو قرآن کے یہ کھلے کھلے معجزات ہیں ... دوسری طرف اس کے مضامین و مضمرات اور حقائق و معارف۔ (١٩٦٩ء، معارف القرآن (مفتی محمد شفیع)، ١ : ١٠٣)۔ ٢. **صاف دھلے ہوئے**
خواب دیکھوں کہ رتجگے دیکھوں
وہی گیسو کھلے کھلے دیکھوں
(١٩٧٥ء، جزیرہ، ٥٣)۔ ٣. **واضح طور پر، صاف صاف** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [کھلے + کھلے (رک)]۔

---گَلے کا امذ۔
بڑے گلے کا کرتا وغیرہ، ایسا کرتا جس کا گلا نسبتاً بڑا ہو۔ وہ کھلے گلے کے نوکرینی کرتے میں تھا جس کے گریبان ... پر کشیدہ کاری تھی۔ (١٩٧٠ء، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ١ : ٢٨٧)۔

---گھاٹ کا زیور امذ۔
ایسا زیور جس کے نگینوں کے گھاٹ (نشست گاہ) پیچھے سے

کھلے ہوئے ہوتے۔ اس قسم کے جڑاؤ میں نگینوں کے پیچھے سونے کی کوئی "پتری" نہیں ہوتی ... ان کو کھلے "گھاٹ کے زیور" کہتے ہیں۔ (١٩٦٩ء، عورت اور اردو زبان، ١٥٣)۔

---لفظوں میں م ف.

١. علانیہ، کھلم کھلا، کُھلے خزانے۔ دہریوں کو آپ کیا کہیں گے وہ تو کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ (١٩٠٤ء، اجتہاد، ٢١)۔ ٢. **صاف صاف الفاظ میں، وضاحت کے ساتھ**۔ اسے کھلے لفظوں میں کہہ دینا، سب سے بڑائی مول لے لینا ہے۔ (١٩٥٣ء، اکبر میری نظر میں، ٢٠٣)۔

---مُنْھ م ف.

بانگ دہل، کُھل کر، علانیہ۔ فوج داری کی عدالتیں تو کھلے منہ پکارتی ہیں کہ یہاں بگڑی اچھلتی ہے اسے بے خانہ کہتے ہیں۔ (١٩٨٩ء، ترنگ، ٣٨)۔

---مُنْھ کا امذ.

کھلے ہوئے منہ والا برتن جس کا کھلاؤ قدرے چوڑا ہو۔ سبز پر بلم سے تراشا ہوا ایک کھلے منہ کا چوڑا پیالہ رکھا ہوا تھا۔ (١٩٣٦ء، نگارستان، نیاز فتح پوری، ٢٣١)۔

---مَوسم میں م ف.

ایسی رت میں جب برسات نہ ہو (نوراللغات)۔

---مول م ف.

عام قیمت پر، کُھلے بھاؤ۔

اور یہ مال تو بکتا ہے کُھلے مول سدا
نگہ ناز کو دل عشوۂ انداز کو جاں

(١٩١٧ء، صلائے عام، دہلی، اگست، ٨ : ١٢)۔

---مَیدان (---ی لین)۔ (الف) امذ.

ایسا میدان جس پر کوئی سائبان یا رکاوٹ وغیرہ نہ ہو، بڑا میدان، وسیع میدان۔ رام لیلا ایک قسم کی خاموش تمثیل ہوتی ہے جو ہندوستان میں دسہرہ کے تہوار پر کھلے میدانوں میں پیش کی جاتی ہے۔ (١٩٨٥ء، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ٨٣)۔ (ب) م ف. **کھل کر، علانیہ، کھلم کھلا**۔ سیاسی تحریکوں میں شریک ہوتے تھے مگر خفیہ طور پر کھلے میدان میں نہ آتے تھے۔ (١٩٣٢ء، میدان عمل، ٣١)۔ [کھلے + میدان (رک)]۔

---ہاتھ سے م ف.

(موسیقی) ڈھولک یا طبلے پر ہوتے ہاتھ کی تھاپ کے ساتھ۔ قوالی کے ٹھیکے بھی الگ مقرر کئے گئے اور یہ ٹھیکے کھلے ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں۔ (١٩٦٧ء، ہندوستانی موسیقی، ١٥٣)۔

کَھلّے (فت کھ، شد ل) امذ، ج.

کُھلے ہاتھ سے لعنت کا اشارہ۔ ایک عورت جسے کو "کھلّے" دکھا رہی تھی دوسری "پنجے" تان رہی تھی۔ (١٩٧٥ء، لنگ، ١٣٨)۔ [ف: جانا، دکھانا۔ [پن]۔

کھلِیا (١) (کس کھ، سک ل)، (الف) امذ.

(کاشت کاری) گانو میں بسنے والا کمیرا، ہوجار (ماخوذ : اب و، ٦ : ٩٦)۔ (ب) امث. (کاشت کاری) **نو توڑ زمین جس میں پہلے سال بیج بویا گیا ہو اور دوسرے سال کے لیے تیار کی جا رہی ہو** (اب و، ٦ : ٩٨)۔ [مقامی]۔

کھلِیا (٢) (کس کھ، سک ل) مذ (قدیم).

کھلنا (رک) کا ماضی؛ کھلا، پھولا۔

کھلنا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پھل تازا
طرہ اس پھول کا گلد کر رکھیں ہے زیب افسر کوں

(١٦١١ء، قلی قطب شاہ، ک، ١ : ٥)۔ [کھلنا (رک) کا ماضی]۔

کَھلیت (فت کھ، ی لین) صف.

جواری، قماریاز، گرہ کٹ، چور (جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔ [کھل (کھلنا (رک) کی تخفیف) + یت، لاحقۂ فاعلی]۔

کُھلیتا (ضم کھ، ی مج) امذ.

(ٹھگی) ایسا گانو یا کھیڑا جو کُھلے میدان یا ٹیلے پر واقع ہو (اب و، ٨ : ٢٠٠)۔ [کُھل (کُھلا (رک) کی تخفیف) + یت، لاحقۂ صفت + ا، لاحقۂ تذکیر]۔

کَھلِیان (فت کھ، سک ل) امذ.

١. **(کاشت کاری) وہ جگہ جہاں غلے کا انبار لگا ہو، غلے کی کوٹھی؛ وہ جگہ جہاں غلے کو بھوسے سے الگ کرتے ہیں یعنی گاہتے ہیں، خرمن**۔

دہقان بسر تیر نے مار کے سب کوں رکھا ہے کھیت
کھلیان کے مثال دلوں کا الم ہوا

(١٧١٨ء، دیوان آبرو، ٤٠٠)۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھاج ہے اور وہ اپنی کھلیان کو صاف کرے گا۔ (١٨١٩ء، متی کی انجیل، ٤١)۔ کھلیانوں میں خوشۂ زریں کے انبار لگ گئے۔ (١٩١٣ء، اکسیر سخن، ٢١)۔ گیہو گیہوت کی سنے کھلیان کی۔ (١٩٣١ء، نجم الامثال، ٢٩٩)۔ دیہات میں گھر گھر کھیت کھیت کھلیان کھلیان چپہ چپہ پر کام اور حرکت نظر آنے لگی۔ (١٩٨٩ء، ترنگ، ١٣٥)۔ ٢. **انبار، ڈھیر، تودہ**۔ ایک دم میں کاٹ کر لوتھوں کے کھلیان کر دئیے۔ (١٨٠٣ء، گنج خوبی، ١٣٧)۔ [س : खले + धान्य]۔

---پَٹ جانا ف ل، محاورہ.

کھلیان ڈھک جانا، ڈھیر لگ جانا، انبار لگ جانا۔

دستر ہوا نے جیسے درانتی سنبھال لی
اب کے سروں کی فصل سے کھلیان پٹ گئے

(١٩٧٧ء، خوشبو، ٩٣)۔

---کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.

ستیاناس یا تباہ و برباد کر دینا، بڑی مقدار یا تعداد میں ضائع کر دینا۔ ایک دم میں کاٹ کر لوتھوں کے کھلیان کر دئیے۔ (١٨٠٣ء، گنج خوبی، ١٣٧)۔ ڈاکٹر حکیم اپنی اپنی حکمت دکھا رہے تھے روپئے کا کھلیان ہو رہا تھا۔ (١٩٥٠ء، غبار کارواں، ٢٢١)۔

---ہو جانا / ہونا محاورہ.

تباہ و برباد ہو جانا۔

دل جیسے خط کے سبزے میں کھلیان ہو گئے
پڑتے ہیں ایسے جنگ میں بھی کھیت گہ گہ
(۱۷۷۰ ، طبقات الشعرا (میر سوداؑ)، ۹۳).

کَھلیانا (فت کھ ، کس ل) ف م.
کھال سے متعلق ہونا ، کھال کا کام کرنا (پلیٹس). [کَھل (کھال (رک) کی تخفیف) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھلیج (فت کھ ، ی مع) امذ.
ایک پرند کا نام . پرندوں میں مثال ، جَجُورانا ، کَھلیج پَلاس ، کسُورا ، اونکار ، توری . (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۶۶) . [مقامی].

کَھلیل (۱) (فت کھ ، ی مج) امذ.
خوشبودار تیل اور کھلی کا ایک مرکب (ماخوذ ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [کَھل / کَھلی (رک) + تیل (رک)].

کَھلیل (۲) (فت کھ ، ی مج) امذ.
چھوٹا گڑھا جو گولیاں کھیلنے کے لیے بنایا جائے ، گل پل گُچی (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [س : केलि + खल्ल].

کَھم (فت کھ) امذ.
۱. (معماری) محراب کا پایہ یا ستون جو محراب کی چنائی اور اس کے اوپر کی عمارت کا وزن اٹھائے رہتا ہے ، تھم ، رکن ، کھمب ، استھم (ا پ و ، ۱ : ۶۰). ۲. لکڑی ، پتھر یا دھات کا مدوّر ، چوپہل ، شش پہل یا ہشت پہل ستون ، کھمبا.

جو اٹھی ہو تو کھم پڑیں ہشت سوں
رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۳).

آغاز نہ دھرت اسی نہ کھم ہوج
مثیاق نہ مائی کا شکم ہوج
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). اکثر شہروں میں رسم ہے کہ عام عورتیں برسات کی بہار میں کھم گڑواتی ہیں . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۴۷). گھروں میں کھم گاڑے جاتے ہیں ، جھولے ڈالے جاتے ہیں . (۱۹۳۰ ، چار چاند ، فراق دہلوی ، ۴۷). چاندی کے کھم سنہرے بادلے سے سجے کھڑے ہیں ... غرض باغ نہیں فردوسِ بریں ہے . (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۱) . یہ راستہ ایک کھم سے دوسرے کھم تک ہوتا ہے . (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۷۰) . [کھمب (رک) کا ایک املا].

---زَنجیر (---فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
لوہے کی تین لاٹھیوں اور زنجیر پر مشتمل جرثقیل کی ایک قسم جو گڑھے وغیرہ سے مٹی اوپر لانے یا بھاری وزن اٹھانے کے کام میں آتی ہے . کھم زنجیریں اور خاص قسم کے وزن بردار... استعمال کیے جائیں . (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چُنائی ، ۵۳) . [کھم + زنجیر (رک)].

---کا ہاتھ امذ.
(بنوٹ) ایک داؤ جو لاٹھی کی نوک سے کیا جاتا ہے ، بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی ... کڑک اَنی ، کھم کا ہاتھ ، گردن توڑ ، قلابا ، بکھو کے چھینٹ . (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۳).

---گڑانا / گڑوانا ف م ؛ محاورہ.
جھولے ڈالنے کے انتظامات کروانا ، خوشی منانا.

بیا ہوتے تو میں کھم گڑواتی
سیان ہوتے تو ڈوری منگاتی
(۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۵۳).

---گڑنا ف م ؛ محاورہ.
ستون نصب ہونا ، کھمبا لگنا.

ہر ایک سمت اور جا بجا کھم گڑے ہیں
درختوں پر ریشم کے جھولے پڑے ہیں
(۱۸۹۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۲۷).

کَھمّاج / کَھمّاچ (فت کھ ، شد م) امث.
(موسیقی) وہ راگنی جو کانھڑا راگنی میں اور راگنیوں کا راگ ملا کر بنائی گئی ہے . دھن کھماج ، تال دادرا ، طرز : «بھاگو جلد بھاگو سارے بھاگو جی». (۱۸۵۷ ، سلیمانی تلوار (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۰۸)) . کھماج کی ایک چیز اس نے گائی . (۱۹۰۱ ، مینا ، ۳ ، ۲ : ۷۰) . انہوں نے ٹیگور کی تصویر کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ «کھماج (راگنی) کی تصویر بالکل اسی طرح بنائی جاتی ہے». (۱۹۶۲ ، عرضِ نغمہ ، ۱۸).

غزل نے ساتھ دیا تو اندھیر نگری میں
کھماج عدل کے باجے پہ گنگنا لوں گا
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۳۲).

کَھمّاج سیم (فت کھ ، ی مع) امث.
سیم کی ایک قسم جو اودے رنگ کی ہوتی ہے . چھوٹی سیم کو کھیا سیم اور سکھن سیم اور سیمی سے بھی موسوم کرتے ہیں اودی سیم کو کھماج سیم بھی کہتے ہیں . (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۷۳) . [مقامی].

کَھمّاجی / کَھمّاچی (فت کھ / شد م) امذ.
ایک جنگجو نسل . اوبچی ان کے سات لاکھ سوار خونخوار کھماجی ، سندی ، بنگالی ... رکاب میں لے کر فیل بیہولہ پر سوار ہوا . (۱۸۸۷ ، داستان امیر حمزہ (سید محمد عبداللہ بلگرامی) ، ۱۴۰) . عقب میں نو لاکھ ہندی کھماجی ... فوج کوہستان پر گرے . (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۱) . [مقامی].

کُھمار (ضم کھ) امذ.
رک : کمہار.

پڑے نگوڑی چمار کے بس کھمار کے بس کہار کے بس
بجائے واحد ہزار کے ہیں مگر نہ برجائی یار کے ہیں
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۹۹) . [کمہار (رک) کا محرّف].

کَھما کَھم م ف.
بہت زیادہ ، لاتعداد (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

کَھمْب (۱) (فت کھ ، سک م) امذ.
کھم ، کھمبا. کیلے کے پتوں کی طرح کیلے کے کھمب کے ساتھ لپٹے لپٹے رہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۶۶). [کھمب (رک) کا ایک املا].

کَھمْب (۲) (فت کھ ، سک م) امذ.
پر ، پر پُرزے. نہ لے اب کیا ہو گیا ہے ، کوں سے کھمب (پر) جھڑ گئے ہیں زمانہ کے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۰۹). [پن].

کَھمْبا (فت کھ ، سک م) امذ.
رک : کھم.

صحن میں گاڑو لا کے کھمبے لال
لال ریشم کا جھولا دو اک ڈال

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۳).

ماہ تو ہیں دروں کی محرابیں
ساق عرش ایک ایک کھمبا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۳۹). جابجا اسٹیشن ، ریل کی لائن کے برابر تار کے کھمبے. (۱۸۹۴ ، اردو کی چوتھی کتاب ، محمد اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۲۷). برق ذخیرے کا خرقہ ان کھمبوں کو پہنا دیا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۳). اگر بجلی کا کھمبا ہے تو بلب ضرور ہو گا اور صحیح حالت میں جل رہا ہو گا. (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۱۰۳). [رک : کھمب + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ نوچنا محاورہ.
دور سے دھمکانا ، ڈرانا ، کمزوروں پر غصہ اتارنا (کھسیانی بلی کھمبا نوچے (کہاوت) سے استنباط) (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

کَھمْبات (فت کھ ، سک م) امذ.
(موسیقی) رک : کھماج. یہ راگ گجرات میں کھمبات اور کلاسیکل موسیقی میں کھماج کہلاتا ہے. (۱۹۷۳ ، عکس لطیف ، ۵۸). [کھماج (رک) کا محرف].

کَھمْباوَتی (فت کھ ، سک م ، فت و) امث.
(موسیقی) کھماج ٹھاٹھ کا ایک راگ. اس میں یہ راگ شامل ہیں کھماج ، جھنجھوٹی ، سورٹھ ، دیس ، کھمباوتی ، تلنگ درگا. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [مقامی].

کُھمْبور (ضم کھ ، سک م ، و مع) امذ.
(نباتیات) طفیلی پودوں کی ایک شکل جو دوسرے پودوں پر پرورش پاتے ہیں ، وہ پودے جو کھمبی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں. دوسری طرف بڑے بڑے کوڑے دار اور کھمبور اور پالیپور ... پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳). [کھمب (کھمبی (رک) کی تخفیف) + ور ، لاحقۂ صفت].

کُھمْبی (ضم کھ ، سک م) امث.
ایک قسم کی سفید نبات جو برسات میں خود بخود اُگ آتی ہے ، ککرمتا ، سانپ کی چھتری ، سماروغ. کچھ کھمبیاں ... چھپروں پر نکلی ہوئی. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۹). کھمبیاں وغیرہ اس گروہ کے بڑے ارکان ہیں جو بغیر خوردبین کے دیکھے جا سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۷۶). [س : **कम्मिका**].

ـــ اَنڈے (ـــ فت ا ، سک ن) امذ ، ج.
ککرمتے کے ریشے جو گچھوں کی شکل میں ہوتے ہیں. کھمبی انڈے Mushroom Spawn جو کھمبیوں اور ککرمتوں کی کاشت میں اس قدر زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (مولوی محمد سعید الدین) ، ۲ : ۸۱۵). [کھمبی + انڈے (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف ؛ ا م ف.
چھتری دار ، چھتری کی طرح کے ، کھمبی سے مشابہ. کھمبی نما خلیے ... بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن تعداد میں بہت زیادہ ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۳۳۲). [کھمبی + ف : نما ، نمودن - دکھانا].

کَھمْبھ (۱) (فت کھ ، سک م ، بھ) امذ.
(عو) کبھی ، کھم. اب تو لڑ کر دیکھ بل میرا ہوں سنائے کھمبھ ٹھونک سنمکھ ہوئے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۲۱). [کھم (رک) کا محرف].

کَھمْبھ (۲) (فت کھ ، سک م ، بھ) امذ.
گڑھا ، مراد : آنکھوں کے حلقے. جیسے کھمبھ میں پتلی ہے تیسے ہی آتما میں جگت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [کھمب (رک) کا ایک املا].

کَھمْبھا (فت کھ ، سک م) امذ.
رک : کھمبھ (۲). جو کھمبھا نہ ہو تو کاریگر پتلیاں کس میں خیال کرے. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۶). [کھمبھ (۲) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھمْبَٹ (فت کھ ، سک م ، فت ب) صف.
کھپٹ ، کھاپٹ ، کھاپڑ ، کھوسٹ. اری چل دو کھمبٹ. (۱۸۸۶ ، جشن کنوری (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۶)). [کھپٹ (رک) کا انفی تلفظ].

کُھمْٹا (ضم کھ ، سک م) امذ.
ایک قسم کا ناچ ، بنگالی ناچ. کھمٹا بنگالے کا ایک خاص قسم کا ناچ ، جس میں حسین عورتیں بیسوں انداز سے کمر کو ہلایا اور گھمایا کرتی ہیں. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۵۶). [بنگ ؟].

کُھمْٹے والا امذ.
کلاسیکل ناچ سکھانے والا. ناچ کا سکھانے والے استادوں سازندوں وغیرہ کی تعداد حسب ذیل تھی : مغنی ... ۱۵ ، ... سُرسنگھار والا ... ۱ ، کھمٹے والا ... ۱. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۲۰۱).

کَھمْروٹا (فت کھ ، سک م ، و لین) امذ ؛ = کھورانتا.
کھوڑا یا مویشی جس کے سُموں میں زخم پڑ گئے ہوں ، کھورانتا (ا پ و ، ۵ : ۱۰۱). [کھمر (مقامی) + وٹا ، لاحقۂ صفت].

کَھمَس (فت کھ ، م) امذ و — کھمس.
گرم ، اُمس ، گرمی ، **کھمسا** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).
[ہ : धम س : ध्मस].

کَھمسان (فت کھ ، سک م) امث.
کالک ، سیاہی.

کل کیچ کی کے کل منے دوڑی ہے موں پر کالکی
پرسوں تلک لئی فرق تھا اس رنگ اور کھمسان میں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۰). [مقامی].

کَھمسانی (فت کھ ، سک م) امث.
حبس ، اُمس ، کھمس ؛ گرمی کی کیفیت ، گرمائی (پلیٹس).
[کھمس (رک) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

کُھمسنا (ضم کھ ، فت م ، سک س) ف ل.
ٹھگوں کا ایک ٹولی سے دوسری ٹولی میں شامل ہونا ، ایک جماعت کا دوسری جماعت سے ملنا. کھم دروازہ اور کھمسنا ٹھگوں کا شامل ہونا اپنی جماعت سے. (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۱۲۹). [کھمس (کھم - دروازہ + س (زائد) + نا ، لاحقۂ مصدر)].

کُھمک (ضم کھ ، فت م) امث.
بھاری اور گونج دار آواز ، ٹُھمک.

جڑی لات و عزا کی وہ لات سر پر
کہ سُکّا نہ ہو رعد کا اوس کھمک کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹). [کھم (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

کُھم کُھم (ضم کھ ، ضم کھ) امث.
۱. **ڈولی کے لچکنے یا رتھ کے چلنے کی آواز.** ڈولی پھندا کھم کھم کرتی آن اُتری. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۵۶). ۲. **(مجازاً) رتھ** (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

کُھم کُھما کے م ف.
اچانک ، یکبارگی ، ایک ساتھ. تھانے والوں نے جو یہ بات سُنی سب کھم کھما کے گھر میں گھس آئے تلاشی لی. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۷).

کُھمنا (ضم کھ ، سک م) ف ل.
(ٹھگی) بچھڑے ، بچھے رہ ہوئے مسافر کا اپنے ساتھیوں سے جا ملنا (اب و ، ۸ : ۲۰۰). [مقامی].

کَھمیلَن (فت کھ ، ی مع ، فت ل) امذ.
اونگھ ، خواب آلودگی ، ٹھکاوٹ ، آلکس (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : क्षमीलन].

کَھن (۱) (فت کھ) امث.
۱. (کاشت کاری) **کھیتی کے لیے زمین کی کُھدائی کا عمل** (اب و ، ۶ : ۹۶). ۲. **وہ زمین جہاں سے دھات یعنی سونا ، چاندی ، لوہا وغیرہ نکالا جائے ، معدن ، کان.**

میرا سینہ خالیج یک کھن ہے ہی
بھرے فیض تجھ پل میں کئی لک رتن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸). ۳. **لمحہ ، پل.**

کیوں نہ ہوئے دل یاقوت لباں موم سراج
کام کرتا ہے مری آہ کا ہیرا کھن میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۶۹). [کھان (رک) کی تخفیف].

کَھن (۲) (فت کھ) امذ و — کھنڈ.
۱. **منزل ، درجہ ، بالا.**

جو خالی کرے بحر ہور بر کے کھن
بڑے تن کے کونے میں بیا یک رتن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۶).

اونچا مکان جس کا ہے بیچ کھنا سوایا
اوپر کا کھن لپک کر جب بالی نیچے آیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۸). ۲. **مکان یا دکان کا اندرونی حصہ ، جیسے دو کھنی دوکان ، دو کھنا مکان** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **مکان ، گھر ، ٹھکانہ.** آپ نے ... فرمایا کہ کسی نے جیوتیوں کے کھن کو جلایا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۶). ۴. **آسمانی ، ایک دکنی کپڑا جس کی زمین آسمانی رنگ کی ہوتی اور اس سے چولی تیار کی جاتی ہے.**

سخن طبع کے کھن کا داماں ہے
سخن چشمۂ غیب آسمان ہے

(۱۶۸۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۶).

اگر پوشاک ابری پہنے تن میں
چمک بجلی کی ہوئے جیوں کالے کھن میں

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۵۴). بتوںکر ان ہندوؤں کو کنھے تھے جو سلک کی سازھیاں رومال اور چولی کے کپڑے بنتے جو چولی کے کھنی کہلاتے تھے. (۱۹۷۹ ، ذکر یار چلے ، ۱۰). ۵. (شاعری) **نظم کا بند.**

سن ہو بارا کھن کہیں اہل سخن یا کر اُس
ہو عبارت خوب ہور مضمون ہے سارا سرس

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۹). ۶. **آسمان.**

بدل رنگ سیام کھن کنٹل ہیں ابلق نیت اجیل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے اوجھلتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹). ۷. **لمحہ ، لحظہ ، ثانیہ ، پل** (ماخوذ: جامع اللغات). [مقامی].

—— آنہ (—— فت ن) امذ.
(دلالی) اعشاری سکّہ سے قبل رائج نصف آنہ قیمت کا سکّہ جبکہ ایک روپے میں ۱۶ آنے ہوتے تھے ، آدھ آنہ ٹکا (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [کھن + آنہ (رک)].

کَھن (۳) (فت کھ) امذ.
آسمان ، فلک ، ہوا

سورج ولایت کھن کے ہور صاحب سو دنیا دین کے
جگ کے سنگار ہور عرش کے اب گوشوارے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کہ ، ۱ : ۱۷).

ستاریاں سوں کھن کوں یو زینت دیا
چنفر سوز کو اس میں عزت دیا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳).
زمین کا کیا آئینہ کھن پہ چاند
قندیلاں رکھیا کھن سوں تاریاں کی پاند
(۱۷۷۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۵). کرۂ آفتاب یا کرۂ قمر جو آنکھوں سے نظر آئے ... کھن کی پیمائش کے واسطے ضروری ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۷۵). [س : [illegible]].

کَھن (۳) (فت کھ) امث.
ٹاٹ برتن یا کھرے سکے کی آواز ؛ چوڑیوں کے باہم ٹکرانے کی آواز ؛ خوشی کی ہنسی ؛ خوبصورت ہنسی. کھن سے وہ ہنس دی (اس کی ہنسی کا یہی انداز تھا ، جیسے سونے کے دو موٹے موٹے کڑے آپس میں ٹکرا کر بج اٹھیں ... کھن سے). (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۶). [حکایت الصوت].

ـــــ سے م ف.
چھناکے سے ؛ بجا کر ؛ پرکھ کر ؛ نقد.
بانچ انعام کے مانا ابھی کھن سے گن لو
آج کرواؤ کسی ڈھب سے جو درشن ان کا
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۰۵).

ـــــ کھن (ـــــ فت کھ). (الف) امث.
کھن کھن ، چھن چھن کی آواز ، چھن چھن ، کھرا پن.
نبی صدقے میں لے دھن سلیا عبداللہ من موہن
دو تن جھل تھے جیو کھن کھن جیا ہوں پکڑے ہے کونا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۱۷).
کوروں پر جو نظر جوہن ہے
جوجرے میں کہاں وہ کھن کھن ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۲ : ۱۶۳).
غرور بے جا ہے مال و زر کا یہ قول سچ ہے کسی بشر کا سدا زر کا ہے قول کھن کھن کھری میں کچھ ہے کھری میں کچھ ہے (۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۱). (ب) م ف. **چھن چھن کی آواز کے ساتھ ، چھناچھن.** اس کے مہندی رچے ہاتھوں میں چوڑیاں اور ہاتھی دانت کے کڑے کھن کھن بولتے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۶۸).
لہک لہک کر فوراً بیٹھے ، دل کے تئیں بلوان کرے
کھن کھن کھن کھن کھنانا باجے کیا کیا کتھا بیان کرے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۹). [کھن (حکایت الصوت) کی تکرار].

ـــــ کھنا اُٹھنا ف مر ؛ محاورہ.
کھن کھن کی آواز دینے لگنا ، بجنے لگنا. لوٹے پر ڈھکا ہوا کٹورا کھن کھنا اٹھتا تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۹).

ـــــ کھنانا ف ل ؛ = کھنکھنانا.
بجنا ، آواز دینا ؛ (کنایۃً) غنغناہٹ سے بات کرنا.

بات کرنے میں کھن کھناتی تھی
بھتنی کی طرح منمناتی تھی
(۱۸۹۱ ، مثنوی عالم ، ۷۶). [کھن کھن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کِھن (کس کھ) امذ.
تھکا ہوا ، تکلیف میں مبتلا ، گھبرایا ہوا ؛ جس کا دل بیٹھا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھنۃ (رک) کا مخفف].

کَھنا کَھن (فت کھ ، کھ). (الف) م ف.
۱. کھنکھناہٹ سے ، کھن کھن کی آواز کے ساتھ.
کھنا کھن نے کھڑکاں کے یوں شور اٹھیا
جو تن میں پہاڑاں کے لرزہ چھوٹیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۰). **۲. مسلسل ، متواتر ، لگاتار ، تیزی سے.** حق یوں ہے کہ انعام کا بہانہ ہی بہانہ ہے اصل طلب اپنا اپنا جوبن دکھانا ہے کہ باہر والے ریجھیں اور چہرہ شاہی کھنا کھن برسنے لگی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۴). **۳. چھن چھن کی آواز سے ، بجا کر ، چٹکی لگا کر.**
برستی ہے جہاں دولت چھناچھن
پرکھتی ہے جیسے جاتی کھنا کھن
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۳۷). (ب) صف مث. **کسی برتن وغیرہ یا کسی کھری چیز کے بجنے کی آواز.** برتنوں کی کھنا کھن قہقہوں اور باتوں کے ساتھ متواتر سنائی دے رہی تھی. (۱۹۷۰ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۱۸۹). [کھن (حکایت الصوت) + ا (لاحقۂ اتصال) + کھن (رک)].

کَھنْب (فت کھ ، سک م بشکل ن) امذ.
ستون ، کھم ، ~ یا ، عماد ، رکن. جیوں اس جہان کی پیدائش کی چار بست کھنب ہیں ، آگ ، باؤ ، پانی اور خاک ان (چاروں) ستون میں ضد ہے. (۱۷۹۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۶). کسی دیوار یا کھنبے پر ایک آئینہ پتلا لگا دیا جائے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۲۸۰). [کھنبھ (رک) کی تخفیف].

کُھنْب (ضم کھ ، سک م بشکل ن) امذ.
رک : کھمبی / کھنبی. نباتات میں درخت پودے جھاڑیاں آبی پودے کھنب ، فنگس سب شامل ہیں. (۱۹۹۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۸۰۶). [کھنبی (رک) کی تخفیف].

کَھنْباج (فت کھ ، سک م بشکل ن) امث.
رک : کھماج. جتنے راگ اور راگنیاں تھیں ... سندھ کلیان ... جوتی کانھڑا ، کھنباج ... روپ پکڑے ہوئے سج سج کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹). [کماج (رک) کا ایک تلفظ].

کُھنْبی (ضم کھ ، سک م بشکل ن) امث.
رک : کھمبی. کھنبی ایک قسم کی پھپھوندی یا کائی ہے ... جسے انگریزی میں کامن رائی کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۶۲). [کھمبی (رک) کا متبادل املا].

کُھنْبھاری (فت کھ ، سک م بشکل ن) امث ؛ ← کھمباری.
ایک درخت جو ہمالیہ میں خشک پہاڑوں پر پیدا ہوتا ہے ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے تنا سیدھا چھال سفید یا بھورے رنگ کی اور صاف ہوتی ہے اس کے پھل ایک انچ لمبے ہوتے ہیں پہاڑی لوگوں کے کھانے کے کام میں آتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۳۳). [مقامی].

کُھنْتی (فت کھ ، سک ن) امث.
۱. تقریباً دو فٹ لمبا لوہے کا سریا جس کی نوک چپٹی ہوتی ہے اور جو چھوٹا اور گہرا گڑھا کھودنے کے کام آتا ہے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. گڑھا. بعض چیزیں لمبائی چوڑائی کے ساتھ گہرائی رکھتی ہیں جیسے مٹی کی کھنتی. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۴۴). [کھن (کھنب ← کھم کی تخفیف) + تی ، لاحقۂ تانیث].

کُھنْٹ (ضم کھ ، غنہ) امذ.
فاصلے کی نشاندہی کا سنگ میل ؛ گجرات (بھارت) میں رائج قدیم لمبائی کا پیمانہ جو پنال کا نصف ہوتا تھا. ۲ کھنٹ ← ۱ پنال. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۱۸). [کھونٹ (رک) کی تخفیف].

کُھنْٹا پَل (ضم کھ ، سک ن ، فت ہ) امذ.
(کاشت کاری) ایسا پل جس کے آہنی پھل کی نوک گھس کر سوئی ہو گئی ہو یا کند پڑ گئی ہو (ا ب و ، ۲ : ۹۶). [کھنٹا (کھنڈا (رک) کا محرف) + پل (رک)].

کَھنْٹلا (فت کھ ، سک ن ، سک ٹ) امذ.
کان کا ایک زیور. کھنٹلا مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور کانوں میں پہنا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). [کھن ، کن (کان (رک) کی تحریف) + ٹ (زائد) + لا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کُھنْٹنا (ضم کھ ، سک ن ، ٹ) ف م.
(کاشت کاری) رک : کھنٹکا (ا ب و ، ۲ : ۹۶).

کُھنْٹی (ضم کھ ، مغ) امث.
۱. رک : کھونٹی. سلیپنگ سوٹ اور گون کھنٹی پر لٹکی ہوئی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۷). ۲. فاصلے کی نشاندہی کرنے والا سنگ میل. میل دو تین کھنٹی فاصلہ اور لیٹ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۵). [کھونٹی (رک) کی تخفیف].

کُھنْجَر (فت کھ ، سک ن ، فت ج) امذ.
کھنگر پتھر ، کنگوڑ (نوراللغات). [کھنگر (گ مبدل بہ ج)].

کَھنْجَری (فت کھ ، سک ن ، فت ج) امث.
۱. خنجری ، ڈگڈگی ، ڈفلی.

دف ہوا ہے دائرے میں غم کے قید
کھنجری کے بند ہیں چشم امید

(۱۸۷۹ ، مثنوی خزانہ ، ۲۰). انہو گنگا کے کنارے بیٹھ کر کھنجری بجانے اور نہ گانے سے مطلب نہیں نکلے گا کہ ، گنگا توری لہر بہارے من بھائی ، . (۱۹۸۹ ، سبز کہسار ، ۱ : ۹۱). بے جتنی سے کمرے میں پھرتا ہے ہارمونیم کے اوپر رکھی ہوئی کھنجری کو زور سے چھڑی مارتا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۵۹). ۲. چھوٹا خنجر (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. ایک قسم کی لہردار دھاری جو ریشمی کپڑے میں ہوتی ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [ف : خنجری (رک) کی تارید].

کَھنْجَڑ (فت کھ ، مغ ، فت ج) امذ.
کھنگر ، کھنگر پتھر. اکثر اوقات اینٹیں خام رہ جاتی ہیں اور ، کھنجڑ ، ہو جاتی ہیں. (۱۹۱۶ ، تاریخ گڑھ مانکپور ، ۴). [رک : کھنگڑ (گ مبدل بہ ج)].

کَھنْجَڑی (فت کھ ، سک ن ، فت ج) امث.
(عو) رک : کھنجری معنی نمبر ۱. بھجن گانے کھنجڑی بجاتے ایک نئی بستی میں وارد ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۶۹). [کھنجری (رک) کا محرف].

کَھنْجْڑیلی (فت کھ ، غنہ ، سک ج ، ی مع) صف مث.
جلی ہوئی اینٹ ، کھنجڑ. کھنجڑیلی اور سیاہ اینٹ کا روڑہ بھی اچھا ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۷). [کھنجڑ (رک) + یلی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

کَھنْجَن (فت کھ ، سک ن ، فت ج) امذ ؛ امث.
ایک چھوٹا پرند جس کے پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں دُم کو ہلا کر اور پُھدک پُھدک کر چلتا ہے ، ممولا ، شامانا ، شیاما.

عجب چنچلائی ہے تیرے نین میں
کہ کھنجن تھی ایک تل کس نہ تھارے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۳).

کھنجن جیسے نین میانے دے کاجل سول سو کا جو
صفا کاغذ یہ اس خوبی سوں میں جدول نہیں دیکھیا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۲). کھنجن میں کی جو مناسبت دیجیے چنچلا پن کی تو اس میں چنچلا پن نہیں ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۳).

کھنجن میں کُلنگوں میں بھی چاہت کی بھی جنگ
دیکھا جو طُیوروں نے اسے حُسن میں خوش رنگ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱). اس کی چشم آہو مثل کھنجن کے تھیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، درگیش نندنی ، ۵). [س : **खञ्जन**].

کِھنْچ (کس کھ ، سک ن) امر ؛ ← کھیچ.
کھنچنا (رک) کا حاصل مصدر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ آنا ف ل ، محاورہ.
جمع ہو جانا ، سمٹ آنا ؛ تیزی سے پہنچنا ، لپکنا.

بطن ہستی میں تڑپتی ہے نئی موج حیات
ایک ہی منزل میں کھنچ آئی ہے ساری کائنات

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۸).

وکلاء اور گواہان عدالت پہنچے
جوق در جوق عوام ایک طرف کھنچ آئے

(۱۹۸۳ ، مسطور ، ۷۳).

--- جانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **دور ہٹنا ، تعلق کم ہو جانا ، تعلقات کشیدہ ہو جانا.**

نازک جو تھے قلم کے اشارے میں کھنچ گئے
تصویر کا تو نام ہے اپنی خبر نہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۵۷). کچھ دنوں سے ان کے دوست بھی ان سے ذرا کھنچ گئے ہیں. (۱۹۲۸ ، دہلی کی آخری شمع ، ۷۷). ۲. **اکٹھا ہو جانا ، جمع ہو جانا.**

وہی نشتر ہے اب رگِ جاں میں
کھنچ گیا درد ایک مرکز پر

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۸). ۳. **باہر نکل آنا ، تلوار کا نیام سے کھنچا جانا.**

کیا ہی چلتا ہے تمہارا نقش ابرو بعض پر
کھنچ گئی تیغ عداوت مانی و بہزاد پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷).

--- کر ملنا محاورہ.
فاصلہ رکھ کر ملنا ، تکبّر سے ملنا.

اللہ جس کو جوہر ذاتی عطا کرے
کھنچ کر ملے نہ خنجر فولاد کی طرح

(۱۹۲۵ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۲۲).

--- کے رہ جانا محاورہ.
سمٹ کر رہ جانا ، بے بس ہو کر رہ جانا.

جو ہاتھ دلبروں کے دامن کو کھینچتے تھے
وہ کھنچ کے رہ گئے ہیں کیسے کفن کے اندر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۹۶).

--- کھنچ کر م ف.
آ آ کر ، سمٹ کے. سرزمین ایران کے بہترین شعرا کھنچ کھنچ کر ہندوستان پہنچ گئے. (۱۹۶۶ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۱).

--- کھنچاؤ (--- کس کھ ، و مج) امذ.
بے تعلقی ، عدم رغبت ، کشیدگی. لیکن پھر یہ سوچا یہ سب کھنچ کھنچاؤ کالے تیل کی وجہ سے تھا. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۷۳). [کھنچ + کھنچاؤ (رک)].

کھنچا (کس کھ ، مغ) امذ.
کھنچنا (رک) کا ماضی ؛ تراکیب میں مستعمل.

---تنا رہنا محاورہ.
کسا بنا رہنا ، بنا ٹھنا رہنا ، بنا سنورا رہنا.

تھی جوانی کھنچی تنی رہتی بہنے اوڑھے سے وہ نہیں رہتی

(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق ، ۱۳).

---جانا محاورہ.
پرے ہٹنا ، گریز کرنا ، دور دور رہنا.

جب لگاتا ہوں گلے مجھ سے کھنچے جاتے ہو
کھنچا کھانچی نہ کرو اور یہ تانی تانا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۶۲).

--- کھنچا پھرنا محاورہ.
کشاں کشاں پھرنا ، گھسٹے پھرنا ؛ مصیبت اٹھانا. کس کی شامت آئی ہے کہ بیٹھے بٹھائے کھنچا کھنچا پھرے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۳).

--- کھنچا رہنا محاورہ.
ناراض ناراض رہنا ، الگ الگ رہنا. البتہ ہر ایک اپنے اپنے طور پر قدسیہ بیگم سے کھنچا کھنچا رہنے لگا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۶۳).

کھنچاوٹ (کس کھ ، مغ ، فت و) امث.
۱. **تناؤ ، کساوٹ ؛ کس کر بندھے ہوئے کی حالت.**

تیرے جوڑے کی کھنچاوٹ ہے کوئی کافر بلا
نازک ہے یہ غضب کا کھنچ کر سرکا مجھے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۲۶). نبض ... اس ڈورے کے مانند محسوس ہوتی ہے جسے ایک طرف سے کھینچ لیا جائے اور ڈورا اس کھنچاوٹ سے کھنچ کر تن جائے. (۱۹۳۲ ، رسالۂ نبض ، ۵۷). ۲. **رکاوٹ ، کشیدگی.**

ہو تعلق گل رخوں سے تو مزا ہر بات میں
کیا بناوٹ کیا کھنچاوٹ کیا لگاوٹ کیا بگاڑ

(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۱۳۵). [کھنچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھنچاؤ (کس کھ ، مغ ، و مج) امذ.
۱. (أ) **تناؤ ، اینٹھن ، کھچاؤ ، کساؤ.** سوزش ورم کے کھنچاؤ سے دانتوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۰). جمالیاتی لذت ، مسرت اور آسودگی کو تناؤ اور کھنچاؤ ... کا مقصد بنا دینا معمولی کارنامہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۱۰۶). (ب) **بڑھنے کے عمل میں تیزی.** جب پودے کے اوپر کے سرے میں کھنچاؤ اور خلا سا پیدا ہوتا ہے تو اس کا اثر نچلے سرے تک پہنچ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نباتیات ، ۶۵). ۲. **علحدگی ، لاتعلقی.** آخر کو عشق اور اس کے بعد جنون ہوگیا ادھر خانم نے کھنچاؤ کیا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷). میرا اس کی طرف سے کھنچاؤ اور اس کا میری طرف رجحان کیا کہوں کہ جونیئر مہارانی کیا ہوگئیں. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۳۵). ۳. **تناؤ ، تندی ، ہیجان.** فضا میں بڑا کھنچاؤ موجود تھا ... تیور بدلے بدلے نظر آ رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۷). ۴. **(مجازاً) کمی ، قلت ، رکاوٹ.** اس کے بعد دوسرا یا تیسرا برس تھا کہ بارش کا کھنچاؤ ہوگیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۵۸). [کھنچنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھنچائی (کس کھ ، مغ) امث.
۱. **(مجازاً) کسی پر چوٹیں کرنے یا طنز کرنے کا عمل ، زچ کرنے کا عمل ، سرزنش.** اپنے اے ، ایس ، بی (احمد شاہ بخاری) امریکی اخبار والوں کی کھنچائی کر رہے تھے. (۱۹۵۱ ، صلیبیں میرے دریچے میں ، ۲۰). شام کو میں ملا تو میری بہت کھنچائی کی (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۶۷). ۲. **قلت ، کمی.** کام کا تو آج کل مندا ہو رہا ہے گھر میں پیسے کی کھنچائی ہو رہی ہے میں نے

ابا سے نانواں مانگا تو صفا انکاری ہوگئے۔ (۱۹۲۷ ، عراقی اردو ، ۲۰۹)۔ [کھینچنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

کھِنْچَن (کس کھ ، مغ ، فت چ) امث۔
تناؤ ، اینٹھن۔ یہ کھنچن خالصتہً عقلی تھی۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۵۰۷)۔ [رک : کھنچ + ن ، لاحقۂ کیفیت]۔

کِھنْچْنا (کس کھ ، غنہ ، سک چ) ف ل۔
۱۔ کسا جانا ، تننا ، جکڑا جانا۔

بلند اک شاہ برج اس میں بنا تھا
لیا اک اس پہ تکیرہ کھنچا تھا

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۷)۔

خاکساروں کی طرف سے جب گزرتا ہے کبھی
یوں اکڑ جاتا ہے گویا کھنچ رہا ہے بند بند

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۷۵)۔ ۲۔ اینچا جانا ، گھسٹنا۔

بفرمانِ یدُاللہ روزِ رجعت کھنچ کے آیا تھا
پڑا ہے آج تک لرزہ سا جسمِ مہرِ تاباں پر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۸)۔ ۳۔ رُکنا ، دُور رہنا ، کنارہ کش ہونا ، الگ رہنا ، اجتناب کرنا۔

تہاں تنہوں سوں کیوں جب کھنچے
گلیاں دیکھ تس اپنا کنچے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۲۶)۔

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر اُلٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳)۔

اِن سے ملئے تو عافیت برباد
ان سے کھنچئے تو زندگی بیکار

(۱۹۲۳ ، نقش ونگار ، ۱۳۱)۔ ۴۔ گزرنا ، بیتنا۔ غرض اسی طریقہ سے کسی نہ کسی طرح کھنچی چلی جاتی تھی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۹۰)۔ ۵۔ عرق نکلنا ، کشیدہ ہونا۔

ساقی کا دور کھنچنے سے رُکتا ہے دم مرا
انگور سے خوش آتا ہے کھنچنا شراب کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۳)۔

مجھ پہ بھی لیکن ہوا طُرفہ اثر
روح کا ...... شیشوں میں کھنچ گیا

(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۴)۔ ۶۔ طول پکڑنا ، دراز ہونا ، عرصہ لگنا۔

شاید کہ کام صبح تک اپنا کھنچے نہ میر
احوال آج شام سے درہم بہت ہے یاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۹)۔ البتہ یہ ضرور تھا کہ سفر کھنچتا ہی جا رہا تھا ... کہ دادی کا گھر کب آئے گا۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۳۷۸)۔ ۷۔ بزور نکالا جانا ، کھینچا جانا ، گھسیٹا جانا۔

جان جاں دم گھٹ رہا ہے کھنچی ہے رگ رگ سے روح
کس کشاکشی میں پڑی ہے زندگانی وقتِ نزع

(۱۸۶۷ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۴)۔ ۸۔ صورت پذیر ہونا ، بننا ، نقل ہونا ، اترنا ، عکس اترنا۔

بے نشاں سے نشاں بھول گیا ماں کو
کھنچ سکا یار کا نقشہ تو وہیں یاد آیا

(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۷)۔ اسلامی سلطنت کی عظمت و جبروت کا ... نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ گیا۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۷۰)۔ ۹۔ روانہ ہونا ، باہر جانا ، کسی طرف تیزی سے جانا۔

پیچھے سب لشکر کیں سیلِ ہوا جاتا تھا
کیا شناور تھے کہ دریا پہ کھنچا جاتا تھا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۶۲)۔ انگریزی اسکول اور کالج میں مسلمان لڑکے کھنچ رہے تھے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۰۲)۔ ۱۰۔ کشش ہونا ، کسی کی کشش اور جاذبیت کے باعث اس کی طرف رجوع ہونا۔

آ جائیں گے وہ کھنچ کے محبت کی کشش سے
ایسے دل ہے اگر دیکھئی تقدیر میں صورت

(۱۸۵۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۰)۔ کسی داخلی تحریک و ترغیب سے میں اردو شاعری کی طرف کھنچتا تھا۔ (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۸)۔ ۱۱۔ نقش ہونا ، مرتسم ہونا ، لکھا جانا ، ثبت ہونا۔ خان صاحب کا آخری جواب یہ تھا مجھے دلائل سننے کی ضرورت نہیں کھنچی ہوئی لکیر مٹنے کی نہیں۔ (۱۹۲۵ ، مجالسِ حسنہ ، ۱ : ۸۱)۔ ۱۲۔ (لسانیات) (آواز کا) طویل ہونا ، کشیدہ ہونا۔ اس نئے طریقے میں ایک اور دشواری حروفِ علت کی کھنچی ہوئی آواز کیلئے ایک مقررہ نشان لگانے کی ہے۔ (۱۸۵۸ ، خطباتِ گارساں دتاسی ، ۲۵۸)۔ [کھنچنا (رک) کا اتفی املا]

کِھنْچْوانا (کس کھ ، غنہ ، سک چ) ف م۔
رک : کھچوانا۔

زلف کیوں برہم ہے پھانسی دے کے کس ناشاد کو
تیر کشیدہ کیوں ہے کھنچوائے گا کس کو دار پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۰)۔ میں نے تم تم کھنچوایا اور نوروز جی کمپنی کی دکان پر آئے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۶۹)۔ [کھنچوانا (رک) کا اتفی تلفظ]۔

کَھنْ چُوہا (فت کھ ، سک ن ، و مع) امذ۔
چوہے کی ایک قسم ، برفانی علاقوں میں پایا جانے والا چوہا جس کے جسم پر چربی کی موٹی تہہ ہوتی ہے۔ خوراک اور نسل کشی کے لحاظ سے یہ بھورے کھن چوہے کی مانند ہے۔ (۱۹۶۹ ، مغربی پاکستان کے ممالیہ ، ۱ : ۸۱)۔ [کھن (کھان (رک) کی تخفیف) + چوہا (رک)]۔

کِھنْچی (کس کھ ، مغ) امث۔
کھنچا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــ چلی آنا محاورہ۔
بے اختیار چلی آنا ، بے ساختہ چلی آنا ، کشش محسوس کرنا۔ بہرتقدیر ایک دنیا ہے کہ کھنچی چلی آتی ہے اور ایک عالم ہے کہ ٹوٹا پڑتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۱۱۹)۔

ـــ کھنچی سی رہنا محاورہ۔
کٹی کٹی رہنا ، دور دور رہنا۔ ان کے صاحبزادے بیزار ہیں کہ

جن خاتون کو وہ چاہتے ہیں وہ اب کھنچی کھنچی سی رہتی ہیں۔ (١٩٨٠ ، تُمبرس ، ١٣٩)۔

کھنچے (کس کھ ، غنہ ، مج) امذ ؛ ج.
کھنچا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ، تراکیب میں مستعمل۔

---رہنا محاورہ.
دور رہنا ، کٹے رہنا ، بے تعلق رہنا۔

حسن بت دہر میں کھنچے لیے جاتا ہے انہیں
کیا نتیجہ ہے برہمن سے کھنچے رہنے کا
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٣)۔

--- کھنچے پھرنا محاورہ.
مارے مارے پھرنا ، دربدر پھرنا ، تکلیف اٹھانا۔ دیکھتے نہیں ، آئے دن تھانے اور تحصیل میں کھنچے کھنچے پھرتے ہیں۔ (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٣٠)۔

--- کھنچے رہنا محاورہ.
دور دور رہنا ، کٹے کٹے رہنا ، بے رُخی برتنا ، کبیدہ خاطر رہنا۔ آخر سچ بتاؤ کہ مجھ سے کھنچے کھنچے کیوں رہتے ہو آج کل۔ (١٩٣٣ ، حرفِ آشنا ، ٤٠)۔ وہ کچھ عرصے سے مسلم کانفرنس سے کھنچے کھنچے رہتے تھے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٠٩)۔

کھنجیا (فت کھ ، غنہ ، سک ج) امث.
چھوٹا کھانچا، مرغیوں کے بند کرنے کا ڈربہ ، چھوٹی ٹوکری (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کھانچی (رک) کی تصغیر]۔

کھنڈ (١) (فت کھ ، غنہ) امذ.
دیوار کا چھوٹا طاق ، گڑھا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [کھانڈ (رک) کی تخفیف]۔

---گولا (---و مج) امذ.
(کاشت کاری) وہ نشیبی مقام جہاں پانی کی روانی کم ہو جائے اور پانی کی لائی ہوئی مٹی اسی جگہ جمنے لگے (ا پ و ، ٦١ : ٦٣)۔ [کھنڈ + گولا (رک)]۔

کھنڈ (٢) (فت کھ ، غنہ) امذ.
(موسیقی) پانچ حرفی بول۔ جات کے معنی ... قوم کے ہیں اس کی آٹھ قسمیں ہیں ... چوتھا سمپورن چار حرف سے ادا ہو... پانچواں کھنڈ پانچ حرف سے ادا ہو تکٹ تک۔ (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ١ : ٨٩)۔ [کھنڈ (رک) کا عرف]۔

کھنڈا (فت کھ ، غنہ) امذ.
دیوار کا چھوٹا طاق ، طاقچہ ، چھوٹا گڑھا۔ اس کے سینگ عجیب ہوتے ہیں ... ان کے اوپری کنارے نہایت ناہموار ہوتے ہیں کیونکہ ان میں گہرے گہرے کھنڈے ہوتے ہیں۔ (١٩٣٢ ، عالمِ حیوانی ، ٢٣٥)۔ حضرت ابوالفیض ... نے اپنے ملفوظات معدن الاسرار میں حضرت ... مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا ایک فقرہ نقل کیا ہے "کھنڈا ہے پھندا کنہاں"۔ (١٩٦١ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ٣١)۔ [کھانڈا (رک) کی تخفیف]۔

کھنڈا (فت کھ ، سک ن) امذ.
آبنوس کی لکڑی اور اس کا درخت۔ ہندی میں کیندھو یا کھندا کہتے ہیں یہ درخت دنیا کے گرم منطقوں خصوصاً ہندوستان سیلون اور ملایا میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ (١٩٣٣ ، مخزن علوم و فنون ، ٣١)۔ [سندھی]۔

کھنڈانا (١) (فت کھ ، مغ) امذ ؛ ــــ کھنڈانہ.
١. کنجی کے منہ کا کٹاؤ جو قفل کے ہڑ کے آگے بڑھانے اور پیچھے ہٹانے کے لیے بنایا جاتا ہے ، دانت ، دانتا ، دندانہ جو تلوار یا چھری کی دھار میں پڑ جاتا ہے۔ اس لوہے کے ٹکڑے کے نیچے بھی ایک کھنڈانہ ہوتا ہے جو کہ تیل قبول کرتا ہے۔ (١٨٦٣ ، رسالہ اصول کنوں کے باب میں ، ٥٠)۔ ٢. لکڑی یا دیوار وغیرہ کا چھوٹا سا سوراخ۔ دیکھنا کیسے موٹے موٹے جھوٹے ہیں ، کونے کونے میں کھنڈانے ، پانی کے مٹکوں کا کیا پوڑا کیا ہے ، پھپھوندی لگی ہوئی۔ (١٩٤٠ ، غبار کارواں ، ١٠٩)۔ ٣. گڑھا ، غار ، کھو۔ عمیق کھنڈانے اور پیچدار غار اور پہاڑ ہیں اور ان میں درختان ایسے ہیں کہ جن میں گزارا نہیں ہو سکتا۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ١٣٥)۔ پُل ہے کہ موت کی گھاٹی جا بجا کھنڈانے کھلے ہوتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، جھروکے ، ٦٠)۔ [کھدانا (رک) کا انفی تلفظ]۔

کھنڈانا (٢) (فت کھ ، مغ) ف م.
بھگانا ، دوڑانا ، بھیجنا ، روانہ کرنا (مہذب اللغات ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کھدانا (رک) کا انفی تلفظ]۔

کھنڈانے پڑنا محاورہ.
(موسیقی) آواز کا صاف نہ ہونا ، آواز کا کھرکھرانا (نغمت کبیر)۔

کھنڈر (ضم کھ ، مغ ، فت د) صف.
بنجر ، ناقابل زراعت ، کھنڈر ، غیر آباد۔ ایک شہر مدت سے کھنڈر پڑا تھا کہیں کہیں کچھ گھر چھدرے چھدرے بستے تھے۔ (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ٥٢)۔ شروع شروع میں تو زمین کا کٹاؤ بہت معمولی ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زمین ناکارہ بنجر اور کھنڈر بن جاتی ہے۔ (١٩٤٣ ، زراعت نامہ ، ١ اگست ، ١١)۔ [کھنڈل (ل مبدل بہ ر)]۔

کھنڈک (فت کھ ، سک ن ، فت د) امث.
رک : خندق (پلیٹس)۔ [خندک (رک) کا بگاڑ]۔

کھنڈل (ضم کھ ، مغ ، فت د) صف.
کھنڈنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے : کھنڈل ڈالنا ، کھنڈل کر وغیرہ۔

جتے کار ہور کار پرمل صندل
لیا مار کر خوار کرپل کھنڈل
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٩٨)۔

دلدی دانا ہو دیکھو قابو سہم کر چار سہیے لک
کھنڈل میرا ملک دل کا کیا ویراں تھنڈ کالا
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٢٣)۔ دشمن کو گھوڑوں کے سم تلے کھنڈل کر پامال کر ڈالا۔ (١٨٦٣ ، سیر عشرت ، ٣٨)۔

ـــــ ڈالنا محاورہ۔
روند ڈالنا ، پائمال کر دینا۔

شاہ جب ہاتھ سیف پر ڈالے
تب علی مد سوں دل کھنڈل ڈالے

(۱۹۷۵ ، بیاض مراثی ، درویش ، ۱۷۷)۔

کُھنْڈلاٹ (ضم کھ ، غنہ ، سک د) امذ (قدیم)۔
کھنڈل ڈالنا ، پائمال کرنا ، روندنا۔

جناور سم کیچ کچلاٹ سوں
ہتی ہور گھوڑیاں کے کھنڈلاٹ سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۳)۔ کوئی زمین نہ چھٹکی مگر اس کے کھنڈلاٹ میں آئے گی۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۹۵)۔ [کھندلنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

ـــــ مارْنا محاورہ۔
رک : کھندلنا (فرہنگ آصفیہ)۔

کُھنْدَلْنا (ضم کھ ، غنہ ، فت د ، سک ل) ف م۔
پانو کے نیچے روندنا ، پائمال کرنا ، زیر و زبر کرنا ، کچلنا۔

رکھ پھول کھندلے گئے ان کے رانے بہاراں تھے
آلاپتی ہیں کونلاں مستی سوں الحاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳)۔

لہو سوں کیا تھا ک میداں لعل
کھندلتا تھا سر نامداراں کے نعل

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶)۔ دشمنوں کو گھوڑوں کے سم تلے کھندل کر پایمال کر ڈالا۔ (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۸)۔ وہ اپنا لاؤ لشکر ... لے کر ستدروں کو کھندلتا ہوا ایک چھوٹی سی چٹان سے جا بھڑا۔ (۱۹۰۵ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۸۱)۔ مجھے میرے ماضی نے اس قدر کھندلا ہے کہ کہیں تو پنڈلیاں کھا کھا کر میرا بدن نیلا پڑ گیا۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۱)۔ [س : खुन्द]۔

کَھنْڈُھوڑا (فت کھ ، غنہ ، و مع) امذ۔
روٹی کی طرح کی ایک مٹھائی (چینی کا قوام پکا کر سانچے میں ڈھالتے ہیں)۔ یہ لوگ ریت میں ... کھنڈھوڑے تقسیم کرتے ہیں۔ (۱۸۵۳ ، یادگار چشتی ، ۱۰۳)۔ [کھنڈھ (کھانڈ (رک) کی تخفیف) + وڑا ، لاحقۂ وصفیت]۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
کھندھوڑا (ایک مٹھائی) بطور کھانے کے دعوت میں کھلانا ، مٹھائی کی روٹی کرنا۔ اصل میں کھندھوڑا کرنا ہندوؤں کی رسم ہے۔ (۱۸۵۳ ، یادگار چشتی ، ۱۰۳)۔

ـــــ کی بھاجی امث۔
مٹھائی کی روٹی؛ دعوت میں کھانوں کی جگہ مٹھائی (کھندھوڑا) کھلانا۔ اگر دولت مند ہوا تو کھندھوڑے تقسیم کرتے ہیں اس کو کھندھوڑے کی بھاجی کہتے ہیں۔ (۱۸۵۳ ، یادگار چشتی ، ۱۰۳)۔

کَھنْڈ (۱) (فت کھ ، غنہ) امذ۔
۱۔ حصّہ ، بھاگ ، کُل کا جزو ، ٹکڑا۔

میزاں کی صفت سب تج بات میں سمج ہے
دو کھنڈ اچھے برابر شمشیر کے کیا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۲)۔ تیرا لڑکا کھنڈ پرتھی کو جیت راج کرے گا۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸)۔ ہر ایک تاج میں سات کھنڈ تھے۔ (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۵۱)۔ بورنگ کا سوراخ زیادہ گہرا ہوتا ہے تو ٹکڑوں کو باہم اسی طرح جوڑ دیا جاتا ہے جس طرح چمنی کے کھنڈ ایک دوسرے کے اوپر۔ (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۷۸)۔ ۲۔ **منزل ، درجہ ، مکان پر مکان ، مالا۔**

عمارت سات کھنڈ اس میں بنائی
کہوں کیا تم سے میں اسکی صفائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۰۳)۔

دو تین دن تو ہو چکے اب پھر چلو وہیں
فیروز شہ کی لاٹ کی اوس چوتھی کھنڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱)۔ قطب مینار یا قطب صاحب کی لاٹھ کہتے ہیں ... اسکے پانچ کھنڈ یا منزلیں ہیں۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۳)۔ ہر مینار میں تین کھنڈ ہیں جو کھلے ہوئے اور کٹھہرے دار ہیں۔ (۱۹۸۳ ، پشت بہشت ، سید یوسف بخاری ، ۷۹)۔ ۳۔ **مکان کا اندرونی حصہ** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴۔(أ) **زمین کا کوئی حصہ ، قطعۂ زمین ، خطۂ زمین ، خطّہ۔**

ایک دم میں عاشقاں کرتے ہیں سیر ہفت چرخ
برق رفتاروں کے آگے کیا ہے چڑھنا سات کھنڈ

(۱۷۳۵ ، دیوان زادہ ، ۷۴)۔ شاستر میں تمام روئے زمین کو نو کھنڈوں پر تقسیم کیا ہے۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۸۵)۔ (أأ) **خطّہ ، ملک ، دیس ، ضلع ، جیسے: بندیل کھنڈ ، روہیل کھنڈ ، بھارت کھنڈ۔** سر پٹرن نے روہیل کھنڈ پر اپنے حقوق کا دعوٰی کیا (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۸)۔ ۵۔ **کتاب کا کوئی حصہ ، باب** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۶۔ **بھٹاوت کے گیت۔**

نقلیں قصے کہانی سناکے ہیں
کھنڈ دھرپے گیت کتھا کے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۲ : ۷۹)۔ کسی جگہ کھنڈ ہو رہے ہیں کہیں گیت کہنے والوں کا جماؤ ہے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نو خیز جمشیدی ، ۳ : ۳۲۰)۔ بدھ گوش ... کہتا ہے کہ کھنڈ کا دھیان بطور کھنک کیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۲۳۲)۔ ۷۔ **دھوبیوں وغیرہ کے بنائے ہوئے گیت ، راگ۔**

نہ مطربوں کی کسی نے سنی تو وہ ناچار
شروع دھوبیوں کی طرح کھنڈ کرتے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۳)۔ جھٹپٹے تک پانی پلانے کٹورا بجانے اور رات کو ... کھنڈ الاپتے اور بگل بجاتے (۱۹۴۳ ، دلی کی عجیب ہستیاں ، ۲۵۷)۔ ۸۔ **سات آسمانوں میں سے کوئی آسمان ، فلک ، طبق۔**

تو بلی کہ قد سم سرو کو نہ ہووے
کہ تو کھنڈ منے ہے پیاری عجائب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۲۵)۔

عشق سوں فارغ جو کئی رو بخش اکبر ہے مدام
ساتوں کھنڈ پر اگر ایوان کیوان کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۹)۔

وے سالوں کھنڈ کا ہر اک جدا رنگ
کوئی تھا کیسری اور کوئی کرنگ
(۱۷۹۲ ، عشق نامہ ، نگار ، ۳۰ : ۱)۔ ۹. **طرف ، جانب۔**
نبیؐ کی غلامی میں ہے قطب شاہ
صفت اسکے ہے ناتوں کی چاروں کھنڈ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۶)۔ ۱۰. **قتلہ ، قاش۔** جب کھنڈ خوب صاف ہو جاتے ہیں تو کپڑے سے پونچھ کر گھی میں بغیر مسالے کے تلتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۲۷)۔ کھنڈ ٹکڑے کو کہتے ہیں ... اور یہ دو طرح کی ہے۔ (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۳۶)۔ [س : खण्ड]۔

---الاپنا ف م ؛ محاورہ۔
کسی گانے کی تان لگانا ، گیت گانا۔ جھٹپٹے تک پانی پلاتے کٹورا بجاتے اور رات کو اپنی منڈلی میں بیٹھ کر کھنڈ الاپتے اور مگن رہتے۔ (۱۹۸۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۵۷)۔

---بھومی (---و مع) امث۔
ملک کا حصہ ، ضلع ، پرگنہ ، ریاست ، مملکت (جامع اللغات)۔
[کھنڈ + بھومی (رک)]۔

---پرلے (---فت پ ، سک ر) امذ۔
قیامتِ صغریٰ ، قیامت جیسی مصیبت ، پرلے کا سکت پانا۔ بیماری اور موت ہر ایک ان میں سے شیر اور چیتا ہے جو اس شکار گاہ میں چھوڑ دیتے اور ہرن کے شکار کا قابو ہاتھ سے نہیں دیتے اور یہ کھنڈ پرلے ہے۔ (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۳۶)۔
[کھنڈ + پرلے प्रलय]۔

---جمانا ف م ؛ محاورہ۔
نظم لکھنا ، نظم کے بند لکھنا ، شاعری کرنا۔
سکھیوں کی بحث ڈالی اور کھنڈ بھی جمائے
جب جھولنے نہ پائے پھر تو مزے اڑائے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۷)۔

--- کھنڈ م ف۔
۱. **جابجا ، جگہ جگہ ، شہر شہر ، قریہ قریہ** (متبرک مقامات سے متعلق)۔ نرادھی کو جب ہووے کا جب تعبد سے ملوں کی کھنڈ کھنڈ تیرت کرو اور کاشی میں بھی کروٹ لو۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۲۵)۔ ۲. **ٹکڑے ٹکڑے ، رکھیل رتھیل ، پاش پاش۔** وہی پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے ارتھات کھنڈ کھنڈ کر سکتا ہے ایسی سامرتھ ہو جاتی ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲)۔

--- کھنڈ کرنا ف م ؛ محاورہ۔
پاش پاش کرنا ، منتشر کرنا ، تباہ و برباد کرنا۔ وہی پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے ارتھات کھنڈ کھنڈ کر سکتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱)۔

--- کھنڈ ہونا ف م ؛ محاورہ۔
کھنڈ کھنڈ کرنا (رک) کا لازم ؛ ریزہ ریزہ یا پارہ پارہ ہونا ، کھیل کھیل یا پاش پاش ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)

کھنڈ (۲) (فت کھ ، غنہ) امث۔
کھانڈ کی (۲) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---پال امذ۔
حلوائی (جامع اللغات)۔ [کھنڈ + س : پال पाल]۔

---سار امث ؛ ← کھنسار۔
(کھنساری) شکر بنانے کا کارخانہ ، کھانڈ بنانے کا کارخانہ ، دیسی شکر بنانے کی جگہ۔ مولانا سعادت علی صاحب نے اس زمینداری کے ضمن میں چند سال تک کھنڈ سار کے ذریعے سے شکر کی تجارت بھی کی تھی۔ (۱۹۰۲ ، حیات النذیر ، ۹)۔
[کھنڈ + سار ← سال (بدل بہ ر) ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---سار میں دھکا لگنا محاورہ۔
ٹوٹا ہونا ، گھاٹا پڑنا ، نقصان ہونا۔ اگر مناسب شرائط پر اوس کو روپیہ قرض دیا جائے تو کیا کھنڈ سار میں دھکا لگے گا۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۰ : ۹)۔

---ساز امذ ؛ ← شکر ساز۔
(کھنساری) کھانڈ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بنانے والا پیشہ ور ، کاریگر یا اجارہ دار (ا ب و ، ۳ : ۲۰۰)۔ [کھنڈ + ف : ساز ، ساختن ــ بنانا]۔

---سال امث ؛ ← کھنڈ سار۔
کھانڈ یا شکر وغیرہ بنانے کا کارخانہ۔ جتنے راج بھر میں کنوئیں تھے کھنڈ سالوں کی کھنڈ سالیں لے جا اون میں اونڈیل گئیں۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰)۔ گھر میں موروثی اندوختہ کے سوا ستاجری کھنڈ سار اور تجارت ہوتی تھی۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۵۱)۔ ان کے کھیت کھلیان تھے شکر اور گڑ کے کھنڈ سال تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۲)۔ [کھنڈ + سال (سالا (رک) کی تخفیف) ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---سالی صف۔
شکر بنانے والا ، کھنڈ سال کا مالک یا اجارہ دار۔ بورڈ ماشی پر دیونھان ہوگا ... آپ کی مرتبہ ... کاشی کرن کے کسی مال کھنڈ سالی سے۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۵۸)۔
[کھنڈ سال + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---سالیا (---سک ل) صف مذ۔
شکر ساز ، شکر بنانے والا ، کھنڈ سال کا مالک یا اجارہ دار۔ کسی کھنڈ سالیے کے ہاں شادی میں ایک طوائف ناچ رہی تھی۔ (۱۹۲۵ ، لطائف عجیبہ ، ۳ : ۴)۔ [کھنڈ سال + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

کھنڈ (۱) (کس کھ ، غنہ) امث۔
۱. **سوراخ ، چھید ، ناہموار جگہ۔**
ڈوب کر چاہِ زنخداں میں نہ ابھرا کوئی
ہے عجب طرح کا اس کھنڈ میں گہرا پانی
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۰۹)۔
کچھ کھنڈ میں بکھر گئے اسباب کی طرح
کچھ بےقرار ہو گئے سیماب کی طرح
(۱۹۳۷ ، ظریف ، ک ، ۳ : ۲۰۷)۔ ۲. **دراڑ ، ٹوٹی ہوئی جگہ ، گڑھا۔**

کبھی خندق کبھی کھنڈ ، نہ جانے کا راستہ نہ رسائی کا ذریعہ. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲ : ۵ ؛ ۵۳۱). ۳. نشان ، دندانہ (پلیٹس). [س : खरहरा].

ـــ شیلا (ـــ ی مع) امث.
بدکار بیوی (جامع اللغات). [کھنڈ + شیلا (رک)].

کِھنڈ (۲) (کس کھ ، غنہ) مذ.
کھنڈنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں **مستعمل**.

ـــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **بکھر جانا**. پھول اتنے بہت سارے کھنڈ جائیں جو ندیاں جیسی سج سج پھولوں کی بہتاں ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۷). ۲. **پھیل جانا ، بکھر جانا ، تتر بتر ہونا**. داناؤں ... کو رخصت کیا اور کہہ دیا کہ اپنا آدمی ... کہیں سے پیدا کرو ، ہر ایک ملک اور شہر میں کھنڈ گئے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۸). ۳. **نمایاں ہونا ، نمودار ہونا ، عیاں ہونا ، سج جانا**. جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جاویں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جاویں کھڑا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۳۹). موت اس پر ایسی کھنڈ گئی تھی کہ مصنف اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے. (۱۹۳۳ ، پھانسی (ترجمہ) ، ۲۳). ابا میاں ہنستے ہنستے ہو رہے تھے چہرے پر زردی کھنڈ گئی تھی. (۱۹۸۶ ، پھول پتھر ، ۲۷).

کَھنڈا (۱) (فت کھ ، سک ن) امذ.
۱. **(کاشت کاری) کھیت میں ہل کی نوک کی کھدائی کا نشان یعنی وہ نالی جو بیج بونے کو ہل کی نوک سے بنائی جائے** (ا ب و ، ۶ : ۹۶). ۲. **ٹوٹا ہوا چاول جو دھان صاف کرنے ، ٹوٹ جانے ، چاولوں کا چورا ، ٹوٹا ، کنکی ؛ (مجازاً) معمولی غذا**.

مصری مٹکانے کھنڈا تو ساجھے میں آئے کھیر
شیریں کے پاس دودھ ہے شکر ہمارے پاس
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۸). جنہیں باسمتی کا سیلہ نہ ملے وہ کھنڈا ہی کھا لیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲). [کھنڈ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کَھنڈا (۲) (فت کھ ، سک ن) امذ.
کھانڈا ، **دو رُخی تلوار**.

سیوا سیو تل تل کرے دن مانُ
یکس پت کھنڈا ، یکس پتّ دانُ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷).

ہوں حیران اس نہار اپنی گیان میں
کہ کیوں دو کھنڈے مائیں گے یک میان میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۶).

بغیر عاشق نہ رکھ سکے قدم کوئی باٹ میں میری
کہ بارک باٹ میں جیسی کھنڈے کی دھار بکڑیا ہوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۰۰). کھنڈا ماروں یا چھری؟ اگر اس نے کہا ، کھنڈا ، تو وہ کہے گا ، تیری ماں کا پیٹ ٹھنڈا. (۱۹۰۹ ، یہ دلی ہے ، ۲۰۶). [کھانڈا (رک) کی تخفیف].

کُھنڈا (۱) (ضم کھ ، سک ن) صف.
جس کی دھار کند ہو ، جو تیز نہ ہو. یہ گر ... میں ان کے حق میں اسقدر استعمال کر چکا ہوں کہ یہ ہتھیار بھی اب کھنڈا ہو گیا ہے. (۱۹۳۱ ، مکتوبات عبدالحق ، ۳۶۳).

ـــ ہتھیار ، اور کا ہتھیار کسی کام نہیں آتا/آتے کہاوت.
کند ہتھیار اور دوسرے کا خاوند وقت پر کام نہیں آتے (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال). [س : खुंड].

کُھنڈا (۲) (ضم کھ ، سک ن) امذ.
کندا ، **لکڑی کا ٹکڑا ، ایک گانٹھ سے دوسری گانٹھ کے درمیان کا حصّہ**. اس شہتیر کے ہر کھنڈے پر ایک سہجے کا نام تحریر ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). [کھنڈ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کُھنڈا (۳) (ضم کھ ، سک ن) امذ.
پیٹھا کدو ، پیٹھا جس کی مٹھائی بھی بنتی ہے ؛ میٹھا کیا نیز اس کی بیل. کدو اور کدیہ اور کھنڈہ ان تینوں کے لئے چکنی مٹی بہتر ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۳۳). کھنڈے کو بھوننے کے بعد اسی کا پانی اس میں ڈالو. (۱۹۰۸ ، خوان یغمی ، ۷۵). [مقامی].

کُھنڈال (ضم کھ ، غنہ) امذ.
ٹُنڈ مُنڈ ، بے برگ و بار درخت ، لکڑی کے ڈھانچے ، کُندا. پرانے درختوں کی کھنڈالوں ہی میں تو بڑے بڑے اجگری بس کھڑے رہتے ہیں. (۱۹۸۹ ، آئینہ ، ۱۲۰). [کھنڈ + ال ، لاحقۂ وصفیت].

کَھنڈالا (فت کھ ، سک ن) امذ.
بر ، زمین کا ٹکڑا ، حصہ خشکی (سمندر یا تری کے مقابل).

کیا کھنڈالا کیا سمندر سب ہیں حیرت کے مقام
اک تحیّر گہ ہے قرب و جوار ہستی
(۱۹۳۵ ، کیف سخن ، ۱۱۳). [کھنڈ + الا ، لاحقۂ نسبت].

کَھنڈالیات (فت کھ ، غنہ ، کس ل) امذ ؛ ج.
رک : کھنڈ معنی نمبر ۳ (ا) کی جمع. اس صنف کے عجیب ترین اقسام الزیسہ کے سلفتی ورتیلے ہیں جنکو ... کھنڈالیات سے نامزد کیا تھا. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵). [کھنڈ + ال ، لاحقۂ وصفیت + یات ، لاحقۂ جمع].

کِھنڈانا (کس کھ ، مغ) ف م.
۱. **(دیہات) بکھیرنا ، پھیلانا ، صاف کرنا ؛ (مجازاً) کشتوں کا ڈھیر لگا دینا ، لاشوں پر لاشیں گرانا**. وہی ہے جس نے کھنڈایا تم کو زمین میں اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۵۳۹).

کوکب جسے سمجھتے ہیں مردم سو یہ میری
اک آہ نے کھنڈائے شرار آسمان پر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۹۷). ۲. **گرانا ، ضائع کرنا کھانا وغیرہ**.

کھاتا تو کیا ہے کچھ بڑیوں کو کھلاتا ہے ، کچھ کھنڈاتا ہے ، اپنا جی بہلا لیتا ہے. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۰۶). ۳. **پراگندہ کرنا ، تتر بتر کرنا ، در بدر کرنا ، بھٹکانا.**

ہزاروں کو دی تو نے راہ رضا
ہزاروں کو کھوتا کھنڈاتا ہے تو

(۱۹۰۱ ، نذر خدا ، ۱۰۹). [کھنڈنا (رک) کا تعدیہ].

کَھنڈانا (سم کھ ، مع) امد (ع : کھنڈائے).
کُنھل ہو جانا ، کند پڑ جانا ، کھونڈا کرنا. کھنڈائے پڑ گئے ہیں کہ روٹی تک نہیں چبتی. (۱۹۰۱ ، نشاط عمر ، ۲۰). اس کی دھاردار دانتوں سے ضرور کٹے میں ککڑی کے کھنڈائے پڑ گئے ہوں گے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۰ : ۴). [کھونڈا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کَھنڈَلَت (فت کھ ، سک ن ، فت نیز کس ڈ) امث.
۱. **بگاڑ ، شکست و ریخت ، خلل ، انتشار.** اس نوجوان کو سمجھایا کہ ... ہندوؤں میں کوئی کھنڈلت نہ ہونے دینا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۲۸). ۲. **بکھرا ہوا ہونا ، پراگندگی ، تتر بتر ہونا.**

مری کھنڈلت وصل کی پوچھو شب مہتاب سے
داغ ہیں آواز مرغان سحر کے چاند میں

(۱۸۸۶ ، دیوان مہر ، ۲۴۰). ۳. **خلل ، خلل اندازی ، رکاوٹ ، حرج ، مزاحمت ، دست اندازی.**

نکلے گر ان کی بھلائی کی صورت
تو ڈالیں جہاں تک بنے اس میں کھنڈلت

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۴).

نہ کھنڈلت تو میری ریاضت میں کر
جدھر سے تو آئی چلی جا ادھر

(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۷). لتا کی آواز بیچ میں کھنڈلت ڈال دیتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۶). ۴. **تردید ، تنسیخ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : کھنڈلت खण्डित].

--- پڑنا محاورہ.
خلل واقع ہونا ، رخنہ پڑنا ، کسی کام میں حرج ہونا ، رکاوٹ پڑنا. وہ بات جس سے کھنڈلت پڑ گئی اس قدر ہے کہ تمام امور تعلیم مذہبی تنہا جناب ممدوح کے کیوں نہ سپرد کئے گئے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۰۷). میری ڈاکٹری میں کھنڈلت پڑ جائے گی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۷). مسلم لیگ میں ایسی کھنڈلت پڑی کہ ایک کے ریتا جناح صاحب اور دوسرے انگریزوں کے سرغنہ میاں محمد شفیع قرار پائے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۱).

--- ڈالنا محاورہ.
۱. **خلل ڈالنا ، رکاوٹ ڈالنا ، مزاحمت کرنا.** کاہے کو آئی؟ پرائے مزے میں کھنڈلت ڈالتی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۰۹). شہزادہ سے بیاہ کا راز مخفی رکھا جائے تا نہ ملاقات میں یہ خیال کھنڈلت نہ ڈالے. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۷۶). کوئی کھنڈلت نہ ڈالے اب اس شادی میں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست ، ب). ۲. **نقص نکالنا ، عیب نکالنا ، خرابی پیدا کرنا ، بگاڑنا.** اس نے ذات پات میں کھنڈلت ڈالنے کی کوشش نہ کی. (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۳۰۳). ایک ہی جلے ہندو نوجوان نے بنے بنائے کام میں کھنڈلت ڈال دی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۷).

--- کرنا محاورہ.
۱. **خلل ڈالنا ، دخل اندازی کرنا ، رخنہ پیدا کرنا ، دلائل سے غلط ثابت کرنا ، کھنڈلت ڈالنا.**

ہاں اے شب فراق یہ کھنڈلت نہ کیجیو
ہوئے پلک پلک سے نہ چسپیدہ دیکھنا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیات مصحفی ، ۱۷) ہادی بیگم بوڑھی عورت کو کیا مناسب تھا کہ ان کی مشورتوں میں کھنڈلت کرے. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۹۹). جس چاؤ سے ہم نے اس کتاب کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا اسی نے آخرکار ختم کی خوشی میں کھنڈلت کی. (۱۹۰۹ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۸۲). ۲. **توڑنا ، کھنڈن کرنا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **رد کرنا ، منسوخ کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

--- مچانا محاورہ.
رک : **کھنڈلت ڈالنا ، انتشار پیدا کرنا ، افراتفری پیدا کرنا.** بادشاہ کے بساولوں ... نے ... لڑائی میں ایسی کھنڈلت مچائی کہ مہابت خاں و راؤستر سال بے رخصت و بے اطلاع اکبرآباد کو متوجہ ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۳۸۴).

--- ہونا ف س ؛ محاورہ.
۱. **کھنڈلت کرنا (رک) کا لازم ، کسر ہونا ، خرابی ہونا ، خلل پڑنا یا منسوخ ہونا ، کھنڈلت پڑنا.**

تماری صفت کوں جو کھنڈلت نہیں
کرے وصف روں روں ہورے نہیں

(۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۰). ۲. **شکست ہونا ، ہزیمت ہونا.** یہاں راجپوت کھانڈوں کی کھنڈلت ہوئی ، بہت سے مارے گئے ، بہت سے بھاگ کر پہاڑوں میں ٹکرائے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۳).

کَھنڈَر (فت کھ ، غنہ ، فت ڈ) امذ.
۱. (**أ**) **ٹوٹا پھوٹا مکان ، ویران مکان ، ویرانہ ، خرابہ.**

اچھے ہوں گے کھنڈر بھی اس گھر سے
برسے ہے اک خرابی گھر در سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱). آگرہ میں اس کی ایک جامع مسجد بنائی ہوئی ہے جو کھنڈر پڑی ہوئی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۰۱). خود جس کے آگے چار چار نوکر تھے وہ ایک کھنڈر میں زندگی بسر کر رہی ہے. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۲۳). اندر قدم رکھو تو سب کھنڈر نظر آئے گا در و بام میں سے اب کچھ سلامت نہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۱). (**آ**) **ٹوٹی پھوٹی عمارتوں کے نشان ، کسی اُجڑی ہوئی بستی کے آثار ، اُجڑی بستی ، ویرانی.** قوم لوط کے کھنڈر بھی تم سے کچھ ایسے زیادہ دور نہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۶۹).

مصر و غرناطہ و بغداد کا ایک اک پتھر
اور وہ دہلی مرحوم کے بوسیدہ کھنڈر

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۲۰). اب اس محل کے کھنڈر بھی باقی

نہیں تھی۔ (۱۹۸۸ء، لکھنو بالی ادب ، ۸)۔ ۲۔ (کاشت کاری) کھنڈ ، اونچی نیچی زمین ، غیرآباد زمین ، بنجر علاقہ۔ جو نشیبی زمین کی قسم ہے جس پر کچھ محصول نہیں لگتا ان کے نام حسب ذیل ہیں: آبادی ، کھیڑا ، کھنڈر ، جھاڑ ، جنگل۔ (۱۸۸۶ء ، کھیت کرم ، ۱۰)۔ ۳۔ کھوہ ، غار (پلیٹس)۔ [پ : खण्ड + श्राल س : खड़ाली]۔

ـــــ بسانا محاورہ۔
غیرآباد جگہ کو آباد کرنا ، ویرانے کو آباد کرنا۔ ارم سے نکالی گئی ، دنیا میں ڈالی گئی ، آپ نکلیں آدم کو نکلوایا ، معصوم معصوم کو نکلوایا دنیا کے کھنڈر بسانے ، بےوفائی کے مزے پائے۔ (۱۹۰۰ء ، راقم ، عقد ثریا ، ۶۵)۔

ـــــ بنانا محاورہ۔
ویران کر دینا ، تباہ و برباد کر دینا ، تخت و تاراج کر دینا۔ میں اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس محل کو اس قلعے کو کھنڈر بنا دوں گا۔ (۱۹۲۲ء ، انارکلی ، ۱۸۵)۔

ـــــ بن جانا محاورہ۔
ویران و برباد ہو جانا ، ٹوٹ پھوٹ جانا ، ناکارہ ہو جانا۔ میری ساس اور نندوں نجوں نے مل کر میری رگ رگ سے خون نچوڑ لیا تھا میرا رنگ روپ سب کھنڈر بن گیا تھا۔ (۱۹۸۲ء ، پرایا گھر ، ۱۰)۔

ـــــ بننا ف ل ؛ محاورہ۔
رک : کھنڈر بن جانا۔ زمانے کی تیز دھوپ سے جل کر ساری آب و تاب کھو کر قلعہ کھنڈر بنا کھڑا تھا۔ (۱۹۹۱ء ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۷۳)۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
ویران کر دینا ، تہس نہس کرنا۔

دستکاری کو مٹائی صنعتوں کو روندتی
علم و حکمت کی پرانی بستیاں کرتی کھنڈر
(۱۹۰۳ء ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۰)۔

ـــــ کھنڈر م ف۔
ویرانوں میں ، غیرآباد جگہ پر۔

کھنڈر کھنڈر یادگار عالم مکاں مکاں بزم داستاں
(۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۱۳۸)۔

ـــــ گردی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث۔
کھنڈرات کی سیر ، کھنڈروں میں گھومنا پھرنا۔ اس دو تین گھنٹے کی کھنڈر گردی سے خاصی بھوک سی محسوس کرنے لگا تھا۔ (۱۹۷۰ء ، وہ صورتیں الٰہی ، ۶۱)۔ [کھنڈر + ف : گردی ، گردیدن = پھرنا / پھرانا سے اسم کیفیت]۔

ـــــ مکان (ـــــ فت م) امذ۔
پرانا ، شکستہ ، غیرآباد مکان ؛ خالی گھر جہاں آسائش کا سامان زیادہ نہ ہو ، معمولی مکان (بھرے گھر کی ضد)۔ اونچے طبقے کے لڑکے بھلا اس کھنڈر مکان کا رخ کیوں کرنے لگے۔ (۱۹۷۸ء ، فصل گل آئی یا اجل آئی ، ۲۰۹)۔ [کھنڈر + مکان (رک)]۔

ـــــ ہو جانا / ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
ٹوٹ پھوٹ جانا ، شکست و ریخت کا شکار ہونا ، تباہ و برباد ہو جانا ، اصل حالت پر باقی نہ رہنا۔ اب اس (عمارت) کی خبر نہ لی گئی تو بالکل کھنڈر ہو جائے گی۔ (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۵۵)۔ مکان کھنڈر ہو گیا تھا اس کی مرمت کے لیے کانٹیری نے کارندے کو سینکڑوں روپے دیے تھے۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۶)۔

کھنڈرا (کس کھ ، سک ن ، ڈ) امذ۔
رک : کھنڈری (پلیٹس)۔ [کھنڈری (بحذف ی) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

کھنڈرات (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ ، ج۔
کسی عمارت کے بچے کھچے آثار ، عمارت یا بستی کے باقیات ، آثار قدیمہ۔ نیتر کے جیکے کھنڈرات کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی قدیم زمانے میں بڑا شہر تھا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۸۵)۔ سنگچی روشنی میں شاہی کھنڈرات کی صورت ایسی ہیبت ناک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی کہ کلیجہ کانپنے لگا۔ (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۶۲)۔ آپ بدھ مت کی قدیم یونیورسٹی ٹیکسلا آئے اور وہاں کے کھنڈرات کا مطالعہ کر کے بدھ تہذیب و تمدن پر روشنی ڈالی۔ (۱۹۹۲ء ، اردونامہ ، لاہور ، جولائی ، ۹)۔ [رک : کھنڈر + ع : ات ، لاحقۂ جمع]۔

کھنڈری (کس کھ ، غنہ ، سک ڈ) امث۔
گدڑی جس میں پیوند لگے ہوں ، پیوند لگے کپڑے۔ اے روٹی کھلا پانی پلا ، کھنڈری میں لپٹا سو رہی۔ (۱۸۲۴ء ، فسانۂ عجائب ، ۳۰)۔ پشمینہ پوشوں کے مقابلے میں جوؤں بھری کھنڈری پہن کر بیٹھنے کی جھیپ تو مٹی۔ (۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۱۱ : ۳)۔ [مقامی]۔

کھنڈک (فت کھ ، سک ن ، کس ڈ) امث۔
رک : کھنڈت (مع تحتی الفاظ)۔ کمبخت جو میں جانتی کہ یہاں یہ کرشمہ ہو رہا ہے تو کاہے کو آتی پرائے مزے میں کھنڈک ڈالتی۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۰۷)۔ دیکھو لیلیٰ کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے شادی کے گھر میں کھنڈک پڑ جائے۔ (۱۹۳۷ء ، بیوی کی تعلیم ، ۸۳)۔ اف : پڑنا ، ڈالنا ، کرنا ، مچانا ، ہونا۔ [س : کھنڈت (رک) کا ایک املا]۔

ـــــ ڈالنا محاورہ۔
رک : کھنڈت ڈالنا۔ غیرمانوس اور ثقیل الفاظ جان بوجھ کر اس میں ٹھونسنے پر کمر باندھی ہے ، کھنڈک ڈالنا اور جلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا اسے کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۳ ، ج)۔ کیا مزے مزے کی باتیں ہو رہی تھیں کہ آ گیا کھنڈک ڈالنے۔ (۱۹۳۷ء ، خان صاحب ، ظریف دہلوی ، ۱۳۰)۔

کھنڈکا (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ۔
نظم کا بند یا حصہ۔ میں نے بیوی سے کہا میری وہ فائل لے آؤ جس میں آدھا کھنڈکا لکھ رہا ہوں۔ (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی (میگزین) ، ۸ نومبر ، ۱۷)۔ [کھنڈ (رک) + کا ، لاحقۂ تکبیر]۔

کَھنڈَل (۱) (فت کھ ، مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : **کھنڈر** (مع تحتی الفاظ). افراسیاب نے سر اٹھا کے دیکھا سامنے ایک قریہ ہے ... چند مکانات خام کچھ کھنڈل زمین ناہموار نشیب و فراز. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۷۲۶). انہوں نے ایک شخص ہار کے دینے والے کے ہاتھ اینٹیں اور لکڑی اور جوڑیاں کھدوا کر بیچ لیں ، تب سے کھنڈل پڑا ہوا ہے. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۱۸). [رک : کھنڈر (ر مبدل بہ ل)].

کَھنڈَل (۲) (فت کھ ، مغ ، فت ڈ) امث.
رک : **کھندل ، پامالی ، بربادی.**

ہوا دو گھڑی لگ بڑا رن کھنڈل
چلی فوج سوں ہر سے ساری نکل

(۱۶۷۲ ، جنگ نامہ (عالم علی خان) ، ۳۳). [کھندل (رک) کا محرف].

ـــ مارْنا محاورہ.
پامال کرنا ، برباد کرنا.

قاش سے زمیں کے ذرہ جو اوچک جائے عنان
مارے جوں رولنے زیں پشتر فلک کو وہ کھنڈل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۳).

کُھنڈَل (ضم کھ ، مغ ، فت ڈ) امذ.
چھوٹا کونڈا ، کنڈلی. کھنڈل پاس رکھا تھا چلو میں پانی لے چھینٹا مارا. (۱۹۴۳ ، آج کل ، دہلی ، یکم جولائی ، ۲۵). [کونڈا (رک) کی تصغیر].

کَھنڈْلا (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
کسی چیز کا ٹکڑا ، گوشت کا ٹکڑا ، خصوصاً مچھلی کے گوشت کا قتلہ ، قاش ، پھانک. اسی طرح مچھلیوں کے کھنڈلے جس قدر لے جاتے تھے دیے. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۲۰۴). سنبل کی جڑ کو کاٹ کر کھنڈلے کر کے سکھا کر ... استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۱۶). [کھنڈ (رک) + لا ، لاحقۂ تصغیر].

کُھنڈْلا (ضم کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
۱. (تحقیراً) **ٹوٹا پھوٹا مکان ، جھونپڑا ، ٹوٹا پھوٹا گھر ، گھروندا.** وہ بھی ذرا خوش ہوا اور کہا اگر میرا کھنڈلا پسند نہیں تو اور جگہ نکالنا ہوں بحث ہو کر وہاں بیٹھو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۸). غربت مسلمان اپنے کھنڈلوں میں بیٹھے بری بری طرح کاٹ رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۱۲). مکان کا جو ایک کھنڈلا عزت کی یادگار تھا ختم ہوا. (۱۹۱۵ ، فریب ہستی ، ۲۰). گھنشیام کے کھنڈلے سے میرا ایسا کیا تعلق تھا جو اس کی دہلیز سے جدا ہونا شاق گزرتا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۶). ۲. **وہ لڑکا جس کے آگے کے دودھ کے دانت ٹوٹ گئے ہوں ، کھونڈا** (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **درخت کی کھوہ.** بچوں کی کچھ ہڈیاں درخت کے نیچے اور کچھ گدھ کے کھنڈلے میں پائیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲۳). ۴. **پودوں کو لگنے والا ایک کیڑا.** ترکاری چھوٹی بنانے میں یہ فائدہ ہے کہ سینچائی کے وقت ترکاری کھنڈلے سے بچے گی. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۶). [کھنڈل (کھنڈر (رک) کا محرف) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کَھنڈْلاٹ (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ ؛ ج (قدیم).
کھنڈلات ، کھنڈرات.

جو عقرب اٹھا راہ رن چک کا کال
کیا ہو کہ کھنڈلاٹ تل پائمال

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۹). [کھنڈلات (کھنڈل + ات ، لاحقۂ جمع) کا محرف].

کَھنڈَل ڈالْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : **کھندلنا ، پامال کرنا ، روندنا ، توڑ پھوڑ کرنا.** دو گھوڑے صبا رفتار برق کردار جن کی جھپٹ نسیم تندرو کو کھنڈل ڈالے ... جلد لا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۳۰). یہ نقشہ ہوا کہ زمین جہاں ساحران کو کھنڈل ڈالا ایک کو غار نیستی دکھا دیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۴۲).

کَھنڈْلی (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امث.
چھوٹا کھنڈلا (علمی اردو لغت). [کھنڈلا (رک) کی تصغیر].

کَھنْڈَن (فت کھ ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
۱. **توڑنے یا ٹکڑے کرنے کا عمل ، توڑ پھوڑ ، ہرانے کا عمل ، ہزیمت ، شکست.**

جہاں سے وہ اک شے کا کھنڈن ہیں کرتے
وہیں سے اسی کا وہ منڈن ہیں کرتے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۶۶).

کر لیا حالی نے جب اپنا تو شکتی آگئی
آگئی شکتی تو ہو سکتا نہیں کھنڈن ترا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۱۱). ۲. **تنسیخ ، تردید ، مذمت.** وہ مورتی پوجن کو کھنڈن کرتے ہیں اور میدان وحدت کو وسعت دیتے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۲۷). ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دوسروں کے مذاہب کا کھنڈن کرنا ہی اپنے مذہب کی خدمت کا اہم ذریعہ سمجھتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۳). ف : کرنا ، ہونا. [کھنڈنا (رک) کا حاصل مصدر].

کِھنْڈْنا (کس کھ ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
پراگندہ ہونا ، بکھرنا ، نمایاں ہونا ، تتربتر ہونا ، پھیلنا.

اد ک خرخرا تاج الکٹ سوں
لگیا جیو کھنڈنے بری دھات سوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۷). پھر اسکی چیونٹیوں کی مانند یوں کھنڈ رہی ہے کہ جس کی سیاہی سے ساری زمین کالی ہو رہی ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۵). اکبر نے آواز دی کہ نہ گھبراؤ کیوں کھنڈے جاتے ہو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱).

زردی کھنڈی ہوئی ہے رخ آفتاب پر
آیا تھا میرے کلبۂ احزاں کے سامنے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۱۵). ہم میں بحث ہوئی کہ کون زیادہ دور تک جاتا ہے ہم سب پاس پاس کھنڈ گئیں. (۱۹۳۳ ، السانحہ ، ۱۵۸). [مقامی].

کَھنڈوا (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
۱. (کاشت کاری) وہ کنواں جس کا گولا کورے پتھر جما کر بغیر چونا بھرے بنایا گیا ہو اور جس میں پانی کے ساتھ ریت بھی آتی رہے (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳). ۲. (کاشت کاری) ایک کیڑا جو گیہوں کی بالی کھا جاتا ہے ، گیہوں کے پودے کی ایک بیماری جس سے بالی میں بھوری یا سیاہ خاک پیدا ہو جاتی ہے (ا پ و ، ۲ : ۹۷). ۳. درختوں کی جڑوں کے گرد پانی کی روک کے لیے بنایا جانے والا دائرہ ، تھانولا ، تھالا. درختوں کے تھالے کہ ان کو کھنڈوا بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۹۳). [کھنڈ + وا ، لاحقۂ تصغیر].

کَھنڈوانا (کس کھ ، غنہ ، سک ڈ) ف م.
نکلوانا ، جاری کروانا (نہر وغیرہ کے لیے مستعمل). ندی اور بہن لٹی کھنڈوانے میں رعیتوں کی مدد کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۵). [کھنڈنا (رک) کا تعدیہ].

کَھنڈوی (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امث.
۱. (لفظاً) ٹکڑے ٹکڑے ، قتلے ، قاشیں (عموماً جمع میں) (نوراللغات). ۲. (مجازاً) بیسن سے تیار کیا جانے والا ایک سالن ، نمک مرچ اور بیسن کو تھوڑے سے پانی میں گھول کر پکاتے ہیں اور پھر اسے سینی میں جماتے ہیں اور قتلے بنا لیتے ہیں . قتلوں کی تقریباً آدھ انچ چوڑی اور ایک یا ڈیڑھ انچ لمبی قاشیں بنا کر شوربے دار سالن پکاتے ہیں ، کھنڈویوں کا سالن

کھانڈ ہو سکتا نہیں کھنڈوی کا مول
چھولتے ہیں آگ پر تیلھل پنڈول

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹۱). ساگ کی بھجیا ... کھنڈویاں ... غرض بیس طرح کے کھانے موجود ہیں .(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۹). [کھنڈ + وی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

کُھنڈہ (ضم کھ ، مغ ، فت ڈ) امذ.
کدو کی نسل کا ایک پھل جس کا شمار ترکاری میں بھی ہوتا ہے ، پیٹھا. کدو ، کدیہ اور کھنڈہ ان تینوں کے لئے چکنی مٹی بہتر ہوتی ہے. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۳۲). [مقامی].

کَھنڈہار (فت کھ ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
رک : کھنڈر. یہ آبادی ایسی ویران ہوئی کہ کہیں کہیں نشان عمارت کا رہ گیا اور بالکل کھنڈہار ہوگیا. (۱۸۵۸ ، یادگار چشتی ، ۱۷). [کھنڈر (رک) کا محرف].

کَھنڈی (۱) (فت کھ ، سک ن) امث ؛ ← کنڈی.
ایک وزن جو ایک سو بیس سیر کے مساوی ہے نیز بیس من کا پیمانہ یا وزن.

غلامان کیتک خوب صاحب جمال
سنا باندے کھنڈیاں کیتک کر رومال

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۱۵).

کنکر ہور موتی سوں پوں رول کر
کھنڈیاں سوں سنا ہور روپا تول کر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۶). ایک بیگہ سے زیادہ سے زیادہ کھنڈی اور کم سے کم ایک کھنڈی ثمرہ حاصل ہوتا ہے. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۴۸). سابق میں دونوں سے فی کھنڈی دس روپے محصول لیا جاتا تھا. (۱۹۰۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۹). [مقامی].

کُھنڈا (۳) (ضم کھ ، سک ن) امذ.
(بیل بانی) رات کو بیلوں کے بندھنے کی جگہ (ا پ و ، ۵ : ۹۱). [کھنڈ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کَھنڈی (۲) (فت کھ ، سک ن) امث.
۱. تلوار.

جس دیکھتے کبر دل میں گڑ جائے
یا دھار کھنڈی کی سو ہی مڑ جائے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۱). وہ کھنڈی کہ فقیروں کے پاس ہوتی ہے بہ قوت تمام بادشاہ کے زانوں پر ماری. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا ، ۱۸۰). ۲. ایک چھڑی جس کا سرا چوگان کی طرح خمدار ہوتا ہے. ایرانیوں کی تقلید میں چوب مختصر ... سب کے ہاتھ میں نظر آنے لگی ... یہ کھنڈی کے نام سے مشہور تھی. (۱۹۳۵ ، سفرنامہ مخلص (دیباچہ) ، ۱۸). [کھنڈا (کھانڈا) کی تصغیر].

کَھنڈی (۳) (فت کھ ، سک ن) امث.
آرائش کے لیے گھوڑے وغیرہ کی پشت پر ڈالنے کا ریشمی کپڑا. یا کھر پر ایک کے بڑی کھنڈیاں پٹھوں پر چڑھیں سائیس مکسں رانی کرتے پیدا ہوئے. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۲۰۲). [مقامی].

کَھنڈی (۴) (فت کھ ، سک ن) امث (ج کھنڈیاں) (قدیم).
۱. رک : کھڑ.

کیا ماں ہو اجڑیا ہوے مجھے ساق نزدیک آجھے تو میں
سوتا روپا موتی ہیرا کھنڈیاں سو ووتی الماس تھا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، ۵ ، ۳). ۲. (دکنی) ایک وزن ، ایک پیمانہ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

کُھنڈی (ضم کھ ، سک ن) صف مث.
۱. چھری یا تلوار جس کی دھار کند ہو گئی ہو. دانت ہو یا ناخن ان میں عادةً کھنڈی چھری جتنی بھی تیزی نہیں آ سکتی کہ رگ کے کاٹنے میں جلدی اور آسانی ہو. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۹). ۲. مڑے ہوئے سینگوں والی بھینس یا گائے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کنڈا (رک) کی تانیث].

---چُھری سے ذَبح کَرْنا محاورہ.
لوٹ لینا ، تباہ و برباد کر دینا. ناتجربکار شخص کو تو یہ لوگ گائے بکری سمجھ کر کھنڈی چھری سے ذبح کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، روزنامہ سفر ، مصر ، شام و حجاز ، ۳۰).

---سُوئی (---و مع) امث.
(خیاطی) سوئی جس کی نوک کثرت استعمال سے گھس کر یا گر کر خراب ہو گئی ہو اور کپڑے کو آسانی سے نہ چھیدے ، کھٹل سوئی (ا پ و ، ۲ : ۱۱۲). [کھنڈی + سوئی (رک)].

کُھنڈے (ضم کھ ، سک ن) امذ ؛ ج.
کھنڈا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---اُسْترے سے سَر مُونڈْنا محاورہ.
ذلیل کرنا ، رسوا کرنا ، اذیت پہنچانا. نرگس خانم تو کھلم کھلا کہتی ہیں کہ ... کھنڈے استرے سے ان کا سر مونڈ دوںگی اور ان کے میاں کے بھرے بازار میں جُوتے لگواؤں گی. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۸۱).

کَھنڈیر (فت کھ ، مغ ، ی مج) امذ.
رک : کھنڈر.

کسی کا درد نا جو ہر خون ہے
کہ کھنڈیر سے بشھ مجنوں ہے

(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸).

جہاں لگ ہے ایسے مرشان کے بھیر
پڑے ہیں اجڑ گھر ہور محلاں کھنڈیر

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۳۹).

کہاں میں عمارت کہاں تو کھنڈیر
کہاں میں سمن اور کہاں تو کنیر

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۷). حویلیوں کے کھنڈیروں اور عمارتوں اور مناروں پر مٹی کے تودے چڑھے ہوئے اور جھاڑ جڑ سے ... کھود کر دور کیے. (۱۸۸۹ ، حسن ، جون ، ۵۰). [رک : کھنڈر (باضافت ی (امالہ)].

کَھنڈے کَھنڈ (فت کھ ، مغ ، ی مج ، فت کھ ، غنہ) م ف ؛ متف.
ہر طرف ، قریہ قریہ ، چاروں اور ، چارسو.

کھنڈے کھنڈ ڈھونڈنے کوں جو پان نے جانیں
سوتیوں سب خبر لے کے پھر بانجھ آئیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷). [کھنڈ + ے (حرفِ اضافت) + کھنڈ (رک)].

کَھنڈیل (فت کھ ، مغ ، ی مج) امث.
(نجاری) لکڑی کا ڈیڑھ فٹ لمبا چوپہل ٹکڑا جس کے بیچ میں لکڑی نکالنے کا لمبا بنا ہوتا ہے ، وہ لکڑی جس پر بڑھئی لکڑی رکھ کر بسولے سے گھڑتا ہے (ا ب و ، ۱ : ۴۴). [رک : کھنڈ + یل ، لاحقۂ صفت].

کَھنڈْھر (فت کھ ، مغ ، فت ڈھ) امذ.
رک : کھنڈر.

جس طرف دیکھئے ہیں کھنڈھر ہے
جغد و زاغ و زغن ہی کا گھر ہے

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۳۳۵). [کھنڈر (رک) کا ایک املا].

کَھنڈْھل (فت کھ ، مغ ، فت ڈھ) امذ.
رک : کھنڈر ، کھنڈر کی ایک شکل. تم کچھ بتا سکتے ہو کہ اس کھنڈھل کو لوگ کس نام سے موسوم کرتے ہیں (؟ ، خونیں قسمت ، ۲۰۶). [رک : کھنڈر (ر مبدّل بہ ل)].

کُھنڈْھلا (ضم کھ ، غنہ ، سک ڈھ) امذ.
رک : کُھنڈلا. بچوں کی کچھ پڈیاں درخت کے نیچے اور کچھ گدھ کے کھنڈھلے میں پائیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲۰۳). [کھنڈلا (رک) کا متبادل املا].

کَھنڈْھور (فت کھ ، مغ ، و مع) صف.
گھبرایا ہوا ، بے چین ، خلل پڑا ہوا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

کُھنَّس (ضم کھ ، شد ن بفت) امث.
حسد ، دلی عداوت ، کرودھ ، غصہ ، دل میں نفرت ، دشمنی.

عشق مشک کھانسی کھنس کھیر چون اور پان
یہ ساتوں ناہیں چھپیں ظاہر ہوئیں ندان

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۸). اس کا مقام بلند تھا اسے کسی سے کھنس تھی نہ رقابت ... اور نہ کبھی اس کے کھیل میں کھنڈت پڑنے دی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۶). [س : घसस].

کُھنْسا (ضم کھ ، سک ن) امذ.
چڑچڑا ، کینہ ور ، غصیلا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [رک : کھنس + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

کَھنْسار (فت کھ ، سک ن) امث ؛ ـــ کھنڈسار.
شکرساز (ا ب و ، ۳ : ۲۰۰). [کھنڈ سارا (رک) کی تخفیف].

---میں دھکّا لَگْنا محاورہ.
نقصان ہونا ، گھاٹا ہونا. طنزاً کہتے ہیں دو آنے کے پیسے دے نکلتے تو کھنسار میں دھکا نہ لگ جاتا. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۳۵).

کَھنْساری (فت کھ ، سک ن) امث.
شکرسازی کا پیشہ یا صنعت پیشہ کھنساری (شکرسازی) (۱۹۳۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۸۷). [کھنسار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُھنْسانا (کس نیز ضم کھ ، سک ن). (الف) ف ل.
۱. کھنچنا ، دور دور رہنا ، جلنا ، حسد یا بیر کرنا ، دشمنی کرنا.

وے اسے دیکھ رُکے اور یہ انہیں دیکھ رکا
جیسے کھنسائے ہوئے ہوں کہیں دو یار ملے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۶). ۲. تیوری چڑھانا ، مُنْھ بنانا ، بدمزہ ہونا ، ترش رو ہونا. وہ اس حال سے کھنسایا اور بڑا سا ایک پتھر اٹھا کر اس خیال سے کہ مکھیاں دب کر مر جائیں گی باغبان کے منہ پر دے مارا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۰۳). میرے سامنے آپ کے بچوں سے کھنساتی یا کسی کام میں حیل حجت لاتی تو سردار کی چھاتی پر چڑھ کر اڑھائی چلو لہو پی جاتی. (۱۸۷۳ ، اتالیق بادی النساء ، ۳۰). (ب) ف م. کان بھرنا ، لگائی بجھائی کرنا ، چُغلی کھانا (فیروز اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [پ : खनसाना].

کَھنسنا (کس کھ ، غنہ ، سکہ س) ف ل.
رک : کھنچنا.

سہیلی زلف ڈھل کھنستا جو تیرے کان کن آیا
کتا کیا کان میں ناہا وو کیا کیا تج کوں سنکلایا

(۱۶۷۰ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸). [رک : کھنچنا (چ مبدّل بہ س)].

کُھنسنا (ضم کھ ، غنہ ، سکہ س) ف ل.
اٹکایا جانا. مانگ پر ایک کنول کا پھول جس کی ڈنڈی گردن کے پیچھے لٹک رہی تھی کھنسا ہوا تھا . (۱۵۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۱۵۹). سب سے نیچے ایک سینگ کی نلکی سی ہوتی ہے جو کھال میں کھنسی رہتی ہے.(۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۶۳). کچھد نکلا ، کان میں کھنسی ہوئی پنسل ہاتھ میں لی اور فسانے کی کڑیاں یوں جوڑیں . (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۱۱). [کھونسنا (رک) کا لازم].

کُھنسی (ضم کھ ، سکہ ن) صف.
لڑاکا ، چڑچڑا ، خفا ، حسد کرنے والا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [رک : کھنس + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَھنک (فت کھ ، ن) امث.
۱. **دھات کے برتن وغیرہ کے ٹکرانے کی آواز ، روپے کی باج یا پرکھنے کی آواز ، مٹی یا کانچ کے ثابت برتن کی آواز.** چھلا سہر نور قمر ، ہوا کی سنک گھڑیال کی کھنک . (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۷).

ساغر کی کھنک سے حال عقل تو سنا
ٹوٹے ہوئے ساز کا گلہ بھی سن لے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۲۳۲). ۲. **(مجازاً) موسیقیت ، ترنم.**

آج نالوں میں کھنک ہے یہ نئی بات سنو
دل یہ ٹوٹے ہوئے شیشے کا گماں ہوتا ہے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۰۵).

بھی لہجہ بھی لہجہ کی کھنک
یہ سجاوٹ یہ سجاوٹ کی جھمک

(۱۹۸۲ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۵۶). ۳. **(مجازاً) رسیلا پن ، خوش آہنگی.** ان کے کلام میں وہ کھنک ہے جو مدھر جذبات کا حقیقی آہنگ اور سچا روپ ہے . (۱۹۷۸ ، سکوت شب ، ۹). [کھنکنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ دار صف.
مترنم ، خوش آئند ، جھنکار رکھنے والا. اس محبوبیت کی آواز ایسی کھنک دار ہے جیسے چینی کے برتن پر اشرفی جھنکار پیدا کرتی ہے . (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، ۲۶). [کھنک + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

کَھنکا(۱) (فت کھ ، مغ) امذ (قدیم).
رک : کھنک.

زبانوں کے پر اک کھنکے میں خوش وقتی نرالی ہے
جو دستک ہے سو دل کے قفل کوں گویا کہ تالی ہے

(۱۸۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷). [کھنک + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھنکا(۲) (فت کھ ، مغ) امث.
ضعیف عورت (علمی اردو لغت). [مقامی].

کَھنکار (فت کھ ، مغ) امث.
۱. **گلا صاف کرنے کی آواز ، کھانس کر اشارہ کرنے کی آواز.**

ہم گزرتے اس گلی میں تو ہم رقیب سے
آہستہ تک گلی میں ہی کھنکار رہ گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۵۳۵). لاؤڈ اسپیکروں نے ایک ایک حرف یعنی کھانسی کھنکار سنوا دی . (۱۹۳۶ ، محمد علی ، ۱ : ۲۹۵). اگلا کنہار پچھلے کو خاص طرح کی پکار یا کھنکار کے ذریعے آگاہ کرتا جاتا . (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۰). ۲. **کھانسی اٹھنا ، کھانسی کی آواز.** شاذ و نادر کھنکار میں خون آتا . (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۷). ۳. **برتن یا روپے بجنے کی آواز ، کھنک ، برتن ٹوٹنے کی آواز ، روپے کی آواز.** عمرو نے کھنکار روپے کی جو سنی لے چین ہو گیا . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۷۹). کھروں میں پانڈی میں گھنگھرو اور ڈونی کی کھنکار اور کھنکار کے بھوکے ہیں . (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۲۶). [رک : کھنک + ار ، لاحقۂ کیفیت].

کَھنکارنا (فت کھ ، مغ ، سکہ ر) ف م.
۱. **کھانسنا ، کھانسی اٹھنا.** ایک نے ڈکار زور سے اور دوسرے نے فوراً ہی کھنکار کر قالین پر ایک تولہ بلغم رسید کیا . (۱۹۰۳ ، خیالات آزاد ، شہپار ، ۸۹). وہ کھنکارا اور کھانسی کی یہ آواز نانیا کو بڑی عجیب اور مانوس سی معلوم ہوئی . (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۳۵). ۲. **دانستہ کھانسنا ، گلا صاف کرنا.**

کیا سن کے شہر نے رج سوں کھنکار
کہ میں مرد صیاد ہوں دیو مار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۵).

رات جو اپنے گھر میں کھنکارے
چور دروازے پر یہ بتکارے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۰). جو شخص پہلے کہا چکا ہے اس نے ہاتھ دھونا کھنکار کھنکار کر گلا صاف کرنا ... شروع کیا ہے . (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۰۷). کھنکار کر گلا صاف کیا اور اس طرح داستان شروع کی . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۸۱). پھر اس نے کھنکار کر گلا صاف کیا ... سب کے چہرے حیرت زدہ نظر آنے لگے . (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۳۴). ۳. **(کنایۃً) کسی امر کی طرف اشارہ کرنا ، وجود کا احساس دلانا ، اظہار موجودگی.**

غیر کے گھر سے نکلتے دیکھ انہیں ہنگام صبح
سامنے سے میں جو کھنکارا تو شرمانے لگے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۳۷). ایک روز جان محمد نے عرض کیا کہ حضور جسم مبارک پر ضعف غالب ہے جب حاجت ہو تو آپ کھنکار دیا کریں . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۱۲). نمازیوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سن کر کھنکارنا شروع کیا تا کہ حضرت ابوبکر کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری معلوم ہو جائے . (۱۹۱۶ ، محرم نامہ ، ۹۰). ۴. **کھانس کر آواز دینا ، آگاہ کرنا.**

ہم گریۂ اس گلی میں تو ہیم رقیب سے
آہستہ تک گلی میں ہی کھنکار رہ گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۵۰۵). ہندوستان میں عام لوگوں میں کھنکھنانے کے بجائے کھنکارنے کا رواج ہے. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ ، مضامین ، ۲ : ۲۲۰). کتنا ہی وقت گزر گیا وہ اسی طرح کھڑا رہا میں ایک بار کھنکارا پھر دوسری بار پھر تیسری بار آخر مجھ سے رہا نہ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳). [کھنکار + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کھنکانا (فت کھ ، سک ن) ف م.

جھنکار پیدا کرنا ، بجانا. جیب میں ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر روپے نکالے اور انہیں کھنکا کر کہا. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۰۷). [کھنک + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھنکتی (فت کھ ، ن ، سک ک) صف مث.

کھنکتا (کھنکنا (رک) سے صفت) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے : کھنکتی آواز ، کھنکتی پایل ، کھنکتی ہنسی.

--- ہوئی آواز امث.

وہ آواز جس میں گھونگھرو بجنے کا تاثر ہو ، کھنک دار آواز ، خوش آئند آواز.

اس جب سے تو جھڑکی ہی وہ دیتا مجھے اے شوق
لطف اس میں کھنکتی ہوئی آواز کا ہوتا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳). [کھنکتی + آواز (رک)].

کھنکڑ (فت کھ ، مغ ، فت ک) صف.

۱. بالکل خشک ، جیسے : کئی روز کی سوکھی ہوئی (روٹی وغیرہ). اس میں ایک گلی ہوئی ایک سوکھی کھنکڑ ایک البتہ کھانے کے لائق تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳۶). ۲. بہت لاغر ، بہت دبلا. سر سے پاؤں تک کھنکڑ ہے اور وہ یہاں گویا غیب دان اور بہت ہی ولی مشہور ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۷۷). [کھنک + ڑ ، لاحقۂ تحقیر].

کھنکڑی (فت کھ ، غنہ ، سک ک) امث.

بیسن کی تلی ہوئی کراری ٹکیا جو بہت چٹ پٹی ہوتی ہے ، ایک قسم کا پاپڑ. خاصے والیوں نے بڑے کلکلے کھنکڑیاں ، تل تلاؤ اللہ میاں کا رحم کچے چاول لا کر ہی دئیے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۲). کلکلے اور کھنکڑیاں تلی جاتیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۷). [کھنکڑ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کھنکنا (فت کھ ، ن ، سک ک) ف ل.

برتنوں وغیرہ کا ٹھنٹھنانا ، جھنکار ہونا ، پرکھتے وقت روپوں کا بجنا ، آواز نکلنا ، کھڑکنا.

نرے ہر ایک دکاں میں ہیں کھنکتے
کٹورے رات بھر ہیں کے جھنکتے

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۷). خرید و فروخت کے معاملہ میں روپیہ کھنک رہا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۲۸). ہر وقت دیگیں ان کے مکان میں کھنکتی رہتی ہیں. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۹۶).

سُن اے پیرمغاں رندوں سے منہ موڑا نہیں کرتے
کھنکتے ہیں اگر ساغر تو یوں توڑا نہیں کرتے

(۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۳۶) [کھنک + نا ، لاحقۂ مصدر].

کھنکھ (فت کھ ، غنہ ، سک کھ) صف.

۱. بہت خشک ، سوکھا ، کمزور ، لاغر بوڑھا ، غریب ، مفلس ، بدنصیب ، دکھیارا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). ۲. (کاشت کاری) زمین جس پر کاشت نہ کی جائے. جو زمین کمزور ہو جائے اور ضرورت ایک دو سال ڈال رکھنے کی ہو تاکہ مضبوط ہو جائے کی اس کو کھنکھ (ل) ، بھنبھ ... کہتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۵). [کھنکڑ (رک) کی تخفیف].

کھنکھار (فت کھ ، غنہ نیز سک ن) امث.

رک : کھنکار.

مرغی اس وقت نہ ہو اور کھنکھار آجائے
جمع کر منہ میں لئے رہتا ہے جب تک آوے

(۱۹۱۷ ، غلام عیسیٰ حضور (سوغات بہار اور اردو ، ۲۰۰)).

کھنکھار جاگنے کا نہ مطلق اثر رہا
آنے سے بھی جو ہو گئے جور و جفا بند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۹). کھنکھار میں خون آئے علاج اس کا یہ ہے کہ ... دو درم خرفہ کے پانی کے ساتھ لعوق سماق میں دیں. (۱۹۰۳ ، مجمع الفنون ، ۹۳). [کھنکار (رک) کا متبادل املا].

کھنکھارنا (فت کھ ، مغ ، سک ر) ف ل نیز ف م.

رک : کھنکارنا. اتفاقاً ان کی آہٹ سے وہ سپاہی چونک اٹھا اور کھنکھارنے لگا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۳۵). شہزادہ ایرج کھنکھارا شیشہ جادو نے دیکھا کہ آفتاب تاباں درہ میں بیٹھا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۶۳). اطلاعاً کھنکھار کر جو کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو کتاب والا ہاتھ غزاب سے لحاف کے اندر. (۱۹۳۶ ، سودیشی ریل ، ۱۰۷). استاد نے کھنکھار کر حلق صاف کر کے بھرائی بھرائی روہانسی آواز میں کہا. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۵۹). [کھنکارنا (رک) کا ایک املا].

کھنکھجورا (فت کھ ، سک ن ، فت کھ ، و مع) امذ.

ایک زہریلا کیڑا جو ۶ یا ۸ انچ لمبا ہوتا ہے ، جس کے بہت سے پاؤں یا پنجے ہوتے ہیں اور جب وہ چمٹتا ہے تو پنجے گاڑ دیتا ہے اور ہٹانے پر گوشت نوچ کر نکلتا ہے ، صد پایہ ، ہزار پایہ.

سر سے ہی دم نکل گیا جو ڈھانپ
ان گئے کھنکھجورے سارے سانپ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۹). حسن آرا ، بھلا یہ کھنکھجورے کی طرح کیا بنا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۲۷). ادب کی کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ عرب کھنکھجورا ، کوے ، گرگٹ ، سہی اور جانوروں کا چمڑا کھاتے تھے. (۱۹۱۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۳). [کنکھجورا (رک) کا متبادل املا].

کھنکھجورے کی بیل امث.

ایک قسم کی بیل جس کے پتے کھنکھجورے کی طرح ہوتے ہیں (مہذب اللغات).

کَھن کَھن (فت کھ ، سک ن ، فت کھ) امث.

۱. **دھات سے بنی ہوئی کسی چیز کے بجنے کی آواز ، ٹھن ٹھن ، چھن چھن.**
غرور بیجا ہے مال و زر کا یہ قول سچ ہے کسی بشر کا
صدا زر کا ہے قول کھن کھن گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
(۱۹۰۱ ، دیوان ریختی ، ۸۱). مجیروں کی کھن کھن طبلوں کی ٹکوروں اور گھنیری زلفوں کی مہکتی چھاؤں میں پینگ لیا کرتی تھیں. (۱۹۷۱ ، یادوں کی برات ، ۳۰). ۲. **ایسی چیز کے بجنے کی آواز جو سُوکھ کر سخت ہو گئی ہو ، مٹی کے ثابت برتن کی آواز.**

تشنہ تیغ دل کرے ٹکڑے زمیاں کے پیٹ کے منکے
ڈھلی یک دھر نہیے کھن کھن کے ہلے دریائے عقاق

(۱۶۵۸ ، غواصی ، کـہ ، ۴۸).

کوزوں پر جو تقلیر جوبن ہے
جوجرے میں کہاں وہ کھن کھن ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶۳). سڑے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگتا ہے آدم کو پیدا کیا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۰۹). [حکایت الصوت].

کُھنْ کُھن (ضم نیز کس کھ ، سک ن ، ضم نیز کس کھ) امث. **بچے کا بیماری کے سبب ناک میں رونا اور اس کی آواز** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [حکایت الصوت].

کَھنکَھنا (فت کھ ، مغ ، فت کھ) صف ؛ امذ.

۱. **مٹی وغیرہ کا خالی برتن کہ جب اس پر ہاتھ ماریں تو اس میں سے ایک ایسی آواز نکلے جو اس کے خالی ہونے پر دلالت کرے ، جھوجھرا ؛ (مجازاً) جھوٹا.** میر صادق مضمحل سے کچھ سوچتے گھر آئے ... شبہ ہوا کہ اعتبار کچھ کھنکھنا ہوگیا. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۷). ۲. **مشکوک ، بے وزن ، ساقط.** جھوٹ بولتی ہوں تو روزہ کھنکھنا ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، ۱۰ ، ۱۰ : ۳). [کھنکھنانا (رک) سے صفت].

---کَرْ دیکھنا محاورہ.
ٹھونک بجا کر دیکھنا ، پرکھنا. تکلیف سے بچانے کی خاطر اپنے اجتماعی اور ثقافتی لین دین میں کھنکھنا کر دیکھے بغیر قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۱۰۸).

کَھنکَھناتا (فت کھ ، سک ن ، فت کھ) صف مذ ؛ مث : کھنکھناتی.
سریلی آواز والا ، خوش آہنگ ، گھنگھرو کی طرح بجتا ہوا. بھئی خوب ہم نے تو ایسے مہمان نہیں دیکھے جو خود ہی جائے سانک لیں یہ کہتے کہتے کھنکھناتا ہوا قہقہہ لگایا. (۱۹۹۶ ، نوتن ، ۳۸۸). [کھنکھنانا (رک) سے صفت].

---قَہقَہَہ (---فت مج ق ، سک ہ ، فت مج ق ، فت ہ) امذ. **خوش آہنگ قہقہہ.** ساتھ ہی لڑکیوں کے کھنکھناتے ہوئے قہقہے بھی سنائی دینے لگے. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۲۳۱). [کھنکھناتا + قہقہہ (رک)].

---ہُوا صف مذ (مث : کھنکھناتی ہوئی).
۱. **بجنے والا ، کھرا ، سچا (سکہ وغیرہ).** ایک چمکتا اور کھنکھناتا ہوا سکہ جیب سے نکال کر ... ہوا میں اچھال دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳۲). ۲. **(مجازاً) چھناکے دار ، کھنک دار ، سریلی اور دلکش آواز والا.** اردو فارسی شاعری کا وہ رنگ آپ کو بے چین کر دے گا جس نے اردو کے سبب سے شگفتہ اور کھنکھناتے ہوئے لہجہ کی تخلیق کی ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۵۳). [کھنکھناتا + ہوا (ہونا (رک) سے ماضی) بطور صفت].

کَھنکَھناتی صف مث.
رک : کھنکھناتا جس کی یہ تانیث ہے ، جیسے : کھنکھناتی آواز ، کھنکھناتی پایل ، کھنکھناتی چوڑیاں ، کھنکھناتی مٹی وغیرہ. اگر آواز صاف اور کھنکھناتی ہوئی ہو ... تو اس سے اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ باہر کے رخ میں صحیح لکڑی کا بہت دبیز حصہ ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۹۶). زبان ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی ہے اور حروف اپنی کھنکھناتی آواز کے ساتھ ان کی عظمتوں کو ادبی موسیقی کا نشہ بار و بنا دیتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری ،). [کھنکھناتا (رک) کی تانیث].

کَھنکَھنانا (فت کھ ، سک ن ، فت کھ) ف م ؛ ف ل.

۱. **بجانا ، روپیہ بجانا ، جھنجھنانا.** عورت منہ پھیرے بیٹھی تھی عمرو نے کچھ روپے کھنکھنائے عورت آواز سن کر فرش ہو رہی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۷۷۵). صبح کو وہ دوالی کا اقبال مند مسلمان مجھے جیب میں کھنکھناتا ہوا بازار میں آیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۵۳). چائے کے برتن دھیرے سے کھنکھے اور وانیا کی آنکھ کھل گئی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۹). ۲. **مٹی ، چینی یا شیشے کے ظرف کا ٹولنے سے آواز دینا ، کھن کھن کی آواز کرنا.** اس کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر بیشر اعظم کی عظام رمیم قبر میں کھڑ کھڑائیں اور کھنکھنائیں گی. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۲۷). ۳. **کسی دھات سے بنی ہوئی چیز کا جھنجھنانا نیز چوڑیوں کا بجنا.**

دیکھیں جو نرم و نازک اس حسن کی کلائی
سنہار بن کے چوڑی ہاتھوں میں کھنکھنائی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۹). ساتھیے اور کان کے بے شمار پیتل کے زیور کھنکھنائے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۰). [کھن کھن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کِھنکِھنانا (کس کھ ، سک ن ، کس کھ) ف ل ؛ ف م.
بچے کا ناک میں رونا ، ٹھنٹھنانا (وضع اصطلاحات ، ۱۳۸). [کھن کھن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کَھنکَھناہَٹ (فت کھ ، سک ن ، فت کھ ، ہ) امث.
جھنجھنانے ، ٹھنٹھنانے یا کھڑکنے کی آواز ، جھنکار. اصوات کا تقابل کرنے وقت ہم انہیں باریک بھرپور ، نرم کھنکھناہٹ دار نیز بھدی یا میٹھی کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۸). اس کا تعلق زیادہ تر سماعت سے ہوتا ہے جیسے مختلف قسم کی آوازیں ، سرسراہٹ ، گنگناہٹ ، کھنکھناہٹ ... وغیرہ. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۵۰). [کھن کھن (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کھنکھنی (کس کھ ، سک ن ، کس کھ) صف مث (مذ ج). (مجازاً) **بے اعتبار.** اکٹر کی سخت ابھی تک کھنکھنی ہے پرچہ میں ایک روز کی تاخیر ہو جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲٦ : ۱۰). [کھنکھنانا (رک) سے اسفت مث].

کھنک (فت کھ ، غنہ) امذ (قدیم).
سوکھا ، خشک.

کر کھنک ہور رُخام کی سہمائی برف کا
... جہاں کے ابر خوش گلاب تھنڈ
(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۷). [مقامی].

کھنکار (فت کھ ، مغ) امث.
بلغم ، کف ، کھانسی ؛ ہندوؤں کی نیچ ذات (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھنکار (رک) کا بگاڑ].

کھنکارنا (فت کھ ، مغ ، سک ر) ف م (قدیم).
رک : **کھنکالنا** (پلیٹس). [کھنکالنا (رک) کا محرف].

کھنکالا مُوسَل (فت کھ ، مغ ، و مع ، فت س) امذ ؛ صف. (مجازاً) **چکنا گھڑا ، بے حیا ، ناکارہ ، نکھٹو.** مسافر صاحب ... مال اسباب سے معرا کھنکالے موسل ہیں ، لعنت بھیجو اور دریچہ تا کو. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۹). [کھنکالا (کھنکالنا (رک) کا ماضی بطور صفت) + موسل (رک)].

کھنکالا ہُوا (فت کھ ، مغ ، و مع) صف مذ ؛ م ف.
دیکھا بھالا ، جانچا پرکھا ، مانوس ، جانا پہچانا.

کھنکالا ہوا ان کا سب بحر و بر تھا
جو لنکا میں تھے ان کا ہر بر میں گھر تھا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۱). [کھنکالا (کھنکالنا (رک) کا ماضی بطور صفت) + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

کھنکال ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
کھنکالنا کی تکمیل فعل ، چھان ڈالنا ، پوری طرح جانچ پڑتال کرنا. جب سے تو نے میرے کھوجانے کا سنا ہوگا افریقہ کے چپّہ چپّہ کا نقشہ کھنکال ڈالا ہو گا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱٦۸). اس نے اپنے ذرائع و ذخائر کو کھنکال ڈالا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۳۹).

کھنکالنا (فت کھ ، مغ ، سک ل) ف م.
۱. **برتن کپڑے یا کسی اور چیز کو ایک یا دو بار صرف پانی ڈال کر دھو لینا یا غوطہ دے کر نکال لینا ، کسی ظرف میں پانی ڈال کر ہلانا.**

چولی تھیہ بختوں کوں کیا دھوئے نیو گوند سوں
تھا کر سرور بیٹا کروں پانی میں جب کھنکال کر
(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۹).

جب بحر اشک میرا کرتا ہے جوش طوفاں
ساتوں فلک کی چادر تر کر کھنکالتا ہوں
(۱۷۹۷ ، عاجز (چمنستان شعرا ، ۳۷۴)).

ساقی پلا دے مجھ کو پیالہ کھنکال کے
مائل کی جان ہے تری جوٹھی شراب میں
(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۳۲). کھنکالنے ... سے پہلے کچی دھات کو باریک کوٹا اور پیسا جائے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۳۳). ۲. **بدن یا اس کے کسی حصے پر پانی بہانا ، پانی سے سرسری طور پر دھونا.**

ہوا ہے خون جو تمام آب بحر دریا میں
گیا ہے کون یہ مہندی بھرے کھنکال کے ہاتھ
(۱۸۷۹ ، عشق (آغا جان) ، د ، ۱۵۲). اچھی طرح سر بھی دھولوں اور بدن بھی کھنکال ڈالوں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ٦۱). ۳. **روندنا ، چھان مارنا.**

ہٹائے جہاز اور کھنکالے سمندر
تسلط کیا جا کے جاوا کے اوپر
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۳۲). سمندر کو ہیرے موتیوں کے لیے کھنکال دوں وقت کی سیل روک لوں. (۱۹۸۵ ، بد و جزر ، ۸۱). ۴. **اچھی طرح تحقیق کرنا ، چھان بین کرنا ، پوری طرح ڈھونڈنا ، بالاستیعاب نظر ڈالنا.** انہوں نے بہت سی یورپین تاریخوں کو کھنکال کر نامور سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے مفصل حالات اس میں جمع کئے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۳۹). پہلی مرتبہ تہذیبی سرمایے کو کھنکالنے ، پرکھنے اور پیش کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، ۵۷). ۵. **ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالنا.** ایک حیلہ متعہ کا جو جاہلیت میں تھا اسلام میں پیدا کر کے عورتوں کو کھنکالنا شروع کر دیا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲٦٦). [کھنکارنا (رک) کا محرف (ر مبدل بہ ل)].

کھنگر (فت کھ ، مغ ، فت گ) امذ.
۱. **ٹوٹی پھوٹی یا جلی ہوئی اینٹیں ، کھنجڑ اینٹیں ، بدہیئت اور جلی ہوئی اینٹیں.** من دو ایک کے کھنگرے کا پیالا وزیر زادے کے آگوں دھرتی ہے. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۳). حسب وصیت ایک کھنگر سرہانے اور ایک پائنتی میں رکھ کر سب لوگ ... واپس ہوئے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳۵). پزاوے کی آنچ تیز ہو گئی اینٹوں کا کھنگر بن کر رہ گیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰۹). ۲. **مسالے کا بنا ہوا پتھر جس سے جھانوے کے پتھر صاف کیے جاتے ہیں** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **بہت خشک ، سوکھا ہوا ، سخت ، دبلا ، لاغر.**

تب اے جراح مرہم کے لگانے سے ہو کیا حاصل
لھٹر کر ہو گیا انگور جب سینے کا کھنگر سا
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۲۹). قبرستان میں ٹھٹھرو گے جم کے کھنگر ہو جاؤ تو سہی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۹۳). وہاں قصبے کے معززین کے علاوہ ایک ایک ولی کھنگر اور شہر خبرا ایسا پہنچتا تھا کہ خدا کی پناہ. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ٦٦). ۴. **دھات کا میل جو جم کر سخت ہو جاتا ہے ، سخت جما ہوا میل.** یہ ایسے ہوتے ہیں جیسے لوہے کی بھٹی میں بھاری کھنگر نکلتے ہیں. (۱۹۰٦ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱۲۳). اگر اسپارک پلگ میں ... کھنگر جمے ہوئے دکھائی دیں اور اسپارک پلگ قدرے تر نظر آئے تو سمجھئے کہ کمبجن چیمبر میں تیل آ رہا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۱ : ۲۲٦). [مقامی].

ـــ لگ جانا ف م ؛ محاورۃ.
پڈیاں نکل آنا ، سوکھ کر کانٹا ہو جانا ، پسلیاں نظر آنا ، دبلا ہو جانا (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

کَھنگْرانا (فت کھ ، غنہ ، سک گ) ف ل.
کھنگر ہو جانا ، کمزور ہو جانا ، زنگ آلود ہونا. کمیشن کے بانٹوں کا ایک جال بچھا تھا کچھ کمزور ہو گئے تھے کچھ کھنگرا گئے تھے.(۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۷). [کھنگر + انا ، لاحقۂ مصدر].

کَھنگَلْنا (فت کھ ، مغ ، فت گ ، سک ل) ف ل.
دُھلنا ، دھویا جانا ، صاف ستھرا ہو جانا.

شبنم سے یہ جوشِ میکشی ہے
ہر ساغرِ گل کھنگل رہا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۰۹). کبھی تھالوں اور پرانتوں کے منجھنے دھلنے کا شور کبھی کٹوریوں کے کھنگلنے کا شور اور میں حیران ہوتا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۸). [کھنگالنا (رک) کا لازم].

کِھنگْنا (کس کھ ، غنہ ، سک گ) ف ل.
خراب ہونا ، سکڑنا. دیکھو اچھے خاصے ہوں ، کپڑا کھنگے نہیں ، نہیں میں پھاڑ کے پھینک دونگی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۹۹). [کھنکنا (رک) کا اثنی تلفظ].

کَھنگولْنا (فت کھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف ل ، ف م.
پانی وغیرہ کا ہاتھ سے ہلانا ، کسی چیز کو پانی میں شامل کرنا ، پانی میں انگلی ڈالنا ،(پلید یا خراب) کرنے کے لیے کہتے ہیں. کشتی میں بیٹھ کر پانی کھنگولتے چلے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۷۳). [کھنگولنا (رک) کا محرف].

کَھنگَیل (فت کھ ، مغ ، ی لین) صف مذ.
بڑے دانتوں والا ، بڑ دنتا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [کھنگ + یل ، لاحقۂ صفت].

کَھننا (فت کھ ، سک ن) ف م.
کھودنا ، کریدنا ، کھرچنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [کھن (رک) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

کِھننا (کس کھ ، سک ن) ف ل.
لاغر ہونا (علمی اردو لغت). [کھنکنا (رک) کا محرف].

کَھنَن کَھنَن (فت کھ ، ن ، فت کھ ، ن) امث.
کھنکنے کی متواتر آواز.

بوندوں میں ہے کھنن کھنن کی آواز
ہوا میں ہے سنن سنن کی آواز

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۳۲). [کھنن (حکایت الصوت) کی تکرار].

کَھنَوْر (فت کھ ، مغ ، فت و) امذ.
ٹھپہ ، نشان. ان پر ساحران ارجمند بیٹھے کھنور سیندور و چندن کے تمام جسم پر لگے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۷۰). [کھور (رک) کا انفی تلفظ].

کَھنَّہ (فت کھ ، شد ن بفت) امذ (قدیم).
گوشہ ، کونا.

اس اندھارے میں ہے کا کب تلک
گھر کے کھنوں میں چھپے گا کب تلک

(۱۶۳۳ ، سنجھی نامہ ، ۶۵). [کھنڈ (رک) کی تخفیف].

کِھنی (۱) (کس کھ) امث (قدیم).
لاغر ، زار و نزار.

سنی بات اس دھات جب ماجھی
جو ساری تھی سو فکر سوں ہوئی کھنی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱). [کھینا (رک) کی تانیث].

ـــ چاپک (ـــ ـــ فت پ) امث.
ہنسلی کی ہڈی ؛ مراد : کمزور ہڈی. اگلی چاپک سامنے اور چاپک اور کھنی چاپک پیچھے واقع ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۵۹). [کھنی + چاپک (رک)].

کِھنی (۲) (کس کھ) امث.
اناج رکھنے کی جگہ یا کوٹھری (جامع اللغات). [کھن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کِھنّی (کس کھ ، شد ن) امث ؛ ←کھرنی.
ایک چھوٹا سا لمبوترہ پھل جس کا رنگ نبولی سے مشابہ اور جس کا مزہ میٹھا ہوتا ہے نیز اس کا درخت ، کھرنی. آگ بن میں جانے بھڑکی اور انب ، املی ... جامن کھنی ... سب برچھ جلنے لگے (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۹). جانب گوشہ مشرق و شمال کھنی کے درخت کے نیچے مزار ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور ، ۵۸). [کھرنی (رک) کی تخفیف].

کُھنیالی (ضم کھ ، کس ن) صف ؛ ←کہنیالی.
(نباتیات ، حیوانات) جوڑدار ، گرہ دار ، کہنی کے مانند. حشروں میں محاسوں کی کئی شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو باعتبار صورت ... کلابی ... کھنیالی ... اور مورچھلی ... کہا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۰). [کہنی (رک) + ال ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ نسبت].

کَھنْیانا (فت کھ سک ن) ف ل.
کنیانا ، کنی کاٹنا ، بچ کر نکلنا ، پہلو بچا لے جانا. کوئی شخص کھنیانا تو میں نے ایک ڈنڈا جمایا.(۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۶۹). [کھن (حکایت الصوت) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کَھنے کَھن (فت کھ ، فت کھ) م ف (قدیم).
باری باری سے ، وقفے وقفے سے ، گاہے گاہے.

ہو صاحب آئے توں ہے کس کی نشانی
کھنے کھن تمن برتیے جاوں کی واری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کلد ، ۹۱).

تن چار دیواری میں ہو گلشن کھنے کھن جب دیوے
نت ہو ستاریاں کا کگن شرمندہ ہو دیوار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۵).

کھو (و لین) ف م (قدیم).
کھو (قدیم اردو کی لغت). [کھو (کہنا (رک) کا ایک قدیم املا)].

کھو (۱) (و مج) امث اسکھوہ.
۱. **غار ، پہاڑ کے اندر کا کھوکلا حصہ ؛ پہاڑوں کے درمیان کا کھڈ.**

جو کھو کھر بچھے حال تک تھی سو بانی
سکا نرم بالو خوش اس میں بچھائی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰). حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تو انکی والدہ نے ایک پہاڑ کی کھو میں لیجا کر پوشیدہ کر دیا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۹۹). برف کو کاٹ کر اندر ہی اندر ایک کھوکھلی سی کھو میں ادھر آیا. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۲۱). گھنے جنگلوں سے ڈھکی ہوئی کھوؤں کی تہہ میں ابھی تک صبح کا خنک خنک دھندلکا چھایا ہوا تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۱ : ۲۸۱). ۲. **اناج ذخیرہ کرنے کا کھتا.** بوک : چاہ غلہ کہ اہل ہند آنرا کھو گویند. (۱۹۰۳ ، ادات الفضلا (اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ۱۹۶۷ ، ۱۹۰)). [غالباً س : کہا गहा یا کھات खात]

کھو (۲) (و مج) ف م نیز ف ل.
کھونا (رک) کا فعل امر نیز مادہ ؛ مرکبات میں مستعمل.

---آنا محاورہ.
گنوا دینا ، محروم ہو جانا ، ضائع کر دینا ، کھو کر آ جانا.

پائے اہلِ طلب ، کوئی سے طعنۂ نایافت
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).

سب سے کہا کہ جیتے نہ دے گا ہمیں یہ غم
جن سے جدا نہ ہوتے تھے کھو آئے ان کو ہم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲).

---بیٹھنا محاورہ.
ضائع کر دینا ، برباد کر دینا ، گنوا دینا ، کھو دینا.

بساط اپنی میں ہم تھے آپ سو اب تو نہیں ملتے
نتھا کچھ اور اپنے پاس جسکو کہیے کھو بیٹھے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۹). کان محنت سے کھو بیٹھا ، اب آنکھوں کو بھی رو بیٹھا. (۱۸۶۶ ، مکاتیب غالب ، ۵۰). کیسی برباد ہوئیں کہ ٹکا تک نہ رہا مال اور جان سب کھو بیٹھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۶).

تو بنتا اس سے کار گزار اور سرخ رو
میں ہوں سلوت اس میں تو کھو بیٹھوں آبرو

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۱۸۷).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **گم ہو جانا ، غائب ہو جانا.** آنو کوں باطن کا نظر کھو گیا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ ، ق) ، ۲۱۰).

پیارا جو نہ تھا تو کھو گئیں کیوں
نہ راہ بھی آپ ہو گئیں کیوں

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۹).

کیوں نگہباں ہے آپ پرائے دل کے
مفت کا مال ہے کھو جائیگا کھو جائیگا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۳۰).

کرنیں بادل میں جیسے کھو جاتی ہیں
لیکن اسے نور میں ڈبو جاتی ہیں

(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۲۳).

دور نہ جاؤ نظروں سے
دنیا میں کھو جاؤ گے

(۱۹۶۸ ، ماجرا ، ۸۹). ۲.(أ) **حیران ہو جانا ، دنگ رہ جانا.**

گل ہی کیا کھوئے گئے ہیں دیکھکر اوس گل کو آج
عندلیب باغ کو بھی آشیاں ملتا نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۷).

یہ حال سنا تو کھو گیا وہ
حیراں سے زرد ہو گیا وہ

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۵). (آ) **محو ہو جانا ، (خیال وغیرہ میں) ڈوب جانا.** ملا رموزی ... ایک ایسا نادر انداز بیان اختیار اور ایجاد کرتے ہیں جس سے قاری اور سامع صرف طرز ادا ہی میں کھو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۲).

نامۂ شوق پڑھ کے وہ کھو گئے یک بیک شکیل
منہ سے تو کچھ نہ کہہ سکے دل سے پیام لے لیا

(۱۹۷۰ ، شکیل بدایونی ، زیبائیاں ، ۹۰).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱.(أ) **ضائع کر دینا ، برباد کر دینا ، غارت کر دینا.**

امساک میں عزیز و اسراف خوب ہو ہے
اس کھو دینے سے بہتر یوں ہے کہ مال کھو دو

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹). پھر میں یہی کہوں گی اس فرنگی نے میرے بچے کو کچھ کر دیا ہے ، خدا اس کو کھو دے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸۰). (آ) **گنوا دینا.** نماز فجر جس کو تم نے محض غفلت سے نیند سے کھو دیا ، ایسی چیز ہاتھ سے گئی جو اب عمر بھر ملنے والی نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۳). اچھا ، اب مدثر کے جانے اور اماں کو کھو دینے کے بعد ساری توجہ مجھ ہی پر مرکوز کر لی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۴). ۲. **انہماک کی وجہ سے اپنے آپ کو گم کر دینا ، ہوش و حواس سے بیگانہ کر دینا ، بےخود کر دینا.**

الٰہی کہاں منہ چھپایا ہے تو نے
ہمیں کھو دیا ہے تری جستجو نے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۱۵).

عشق میں ہوش و خرد باختہ ہوں خود گم ہوں
کھو دیا مجھ کو محبت نے طرحداروں کی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۲).

مگر اک جھلک نے ہمیں کھو دیا
یہ صدمہ تو ہم نے اٹھایا نہ تھا

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۱۲). ۳. **(کسی چیز سے) اچاٹ کر دینا ، متنفر کر دینا ، نکما کر دینا ، (کسی کام کے) قابل نہ رکھنا ، برگشتہ کر دینا.**

محبت نے ہم کو تُو جو دیا
سو یہ ہے کہ سب کام سے کھو دیا
(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۳۷).
اک شوخ کفر کیش نے ایماں سے کھو دیا
گردن جھکی ہے حلقۂ زنار کی طرف
(۱۸۹۹ء ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۰۱). نہیں تو نہ جانے دیں ورنہ یہ بلا ان کو پڑھنے لکھنے سے کھو دیگی. (۱۹۱۹ء ، آپ بیتی ، ۵۰).
۴. مٹا دینا.
وہ بے دے جو کھو دے ریا کا نشاں
مشیخت کروں نذر پیر مغاں
(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلام بینظیر ، ۳۶۵).

ـــ کر/کے سِیکھنا محاورہ.
نقصان اٹھا کر تجربہ حاصل کرنا.
کھو کے سیکھا ہوں ، مجھے تم نہ سکھاؤ صاحب
مجھ سے اڑتے ہو ذرا ہوش میں آؤ صاحب
(۱۸۸۸ء ، قدر (نوراللغات)).
وہ نیانے کا جھٹکا ، غضب تھا غضب
بہت کھو کے سیکھا ہوں ، توبہ ہے اب
(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۷۷).

کھو (۳) (و مج) امذ.
رک : کھوا ، کھویا.
کھو جو کھایا سو (وہ؟) پایا ذایقہ
ذایقہ ابی تطق سوں میں لاحقہ
(۱۷۳۳ء ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۶). [کھوا (رک) کی تخفیف].

کَھوا (فت کھ) امذ.
کندھا ، مونڈھا ، شانہ.
نہ کیوں معتقد ہوئے سب جگ ترا
کہ حضرت کھوے پر لیے ہگ ترا
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۳).
عباس کے کھوے جو کٹے تیغِ ظلم سے
ہے ہے غضب جو ہو سپر مرتضیٰ علی
(۱۸۱۲ء ، گلِ مغفرت ، ۸۱). کچھ اس طرح سے کھووں کو اونچا نیچا کیا اور منھ اپنا لال ہو گیا ، جیسے پرانی ہندریا کے ....
(۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۹۸).
کھلے بال اور ہلتے کھووے سے
کیا دلچسپی لوگوں کو
اگر گریباں کھلا ہے
(۱۹۷۵ء ، لفظانے ، ۹۱). [س : سکندھ स्कन्ध].

ـــ دینا محاورہ (قدیم).
سہارا دینا ، کاندھا دینا.
باج حیرانگی منج تیں تلپی کچ نہ دسے
غم ہے سنگین مرا کو تلک اس دیوں کھوا
(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۹).

کُھوا (ضم کھ) امذ.
۱. جوش دیکر رطوبت جلایا ہوا دودھ ، کھویا (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات). ۲.(اَ) اینٹ کا چورا (جو چنائی کے چونے کی تیاری میں ڈالا جاتا ہے) ، کرکوا (اب و ، ۱ : ۸۲). (آا) کٹی ہوئی اینٹیں ، سرخی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. (مجازاً) چورا ، سفوف. قریب باغ پہونچ کر صورت اپنی ایک ساحر کی بنائی کھوے چندن کے تمام جسم پر لگائے. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۸۳). [س : کشود + ک [कोट+वाट:].

کَھواٹ (فت کھ) امث (قدیم).
رک : کھاٹ (پلیٹس). [کھاٹ (رک) کا قدیم املا].

کُھوا دینا ف م.
کھو دینا (رک) کا متعدی (نوراللغات).

کُھوارا (ضم کھ) امذ.
۱. مقررہ طریقہ ، طریقہ ، طرز ، رسم و رواج (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. طاقت دینے والی مقوی خوراک (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. چوکھٹا جس سے محراب کھل جائے ؛ (مجازاً) پھانسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

کِھواڑا (کس کھ) امذ (قدیم) بسکواڑا.
کواڑ ، دروازے کا پٹ ، دروازہ.
یو بات جن نہ پاوے اوس ہے بڑا کھواڑا
جب لگ لے در کھولے تانب لگ او نا اپڑے
(۱۶۷۹ء ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۹۵ (ب)). [کھواڑ (کواڑ (رک) کا محرف) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کُھوا کَھنڈَوا (ضم کھ ، شد و ، کس کھ ، مغ ، فت ڈ ، شد و) صف.
فضول خرچ ، غیر محتاط. لڑکی تو خیر اظہر من الشمس ہے مگر لڑکا بھی ماشاء اللہ کھوا کھنڈوا نہیں. (۱۹۰۶ء ، رسالہ خاتون ، ۳ ، ۳ ، ۴ : ۱۵۶). [کھوا ، کھونا (رک) سے اسم فاعل + کھنڈوا ، کھنڈوانا ـ بکھیرنا سے اسم فاعل].

کُھوا کھیڑی (ضم کھ ، شد و ، ی مج) صف مذ.
(دہلی) فضول خرچ ، بے احتیاط (جامع اللغات). [کھوا ، کھونا (رک) کا اسم فاعل ، کھیڑی (تابع)].

کُھوانا (۱) (فت نیز ضم کھ) ف م.
کھو آنا ، گم کر دینا ، بھلا دینا ، فراموش کر دینا.
شریعت کا یہ مسطر توں ، حقیقت کا ہے مظہر توں
ترے بن جو چلے کا راہ گمراں کھوایا ہے
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۲۰). اگر خدا کھوانے ہیں تو شریعت مارتا ہے یعنی پیر مارتا ہے. (۱۷۹۵ء ، چھ سرہار ، (الف) ، ۳۷). [کھونا (رک) کا تعدیہ].

کُھوانا (۲) (فت نیز ضم کھ) ف م (قدیم).
کھلانا ، کھانا دینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھلانا (کھانا (رک) کا متعدی المتعدی) کا محرف].

کھوانا (کس کھ) ف م.
(کشتی وغیرہ) چلوانا ، کھینے دینا ، کھینے کے عمل میں مدد کرنا.
کساتوں سے کار میں ہے تو ہواتی
جہازوں کو گرداب میں ہے کھواتی
(۱۸۷۹ء ، مسدسِ حالی ، ۹۵). [کھینا (رک) کا متعدی المتعدی].

کھُوانا (ضم بج کھ) ف م.
ضائع کرانا ، گم کرانا ، گنوانا ، دفع کرانا ، محروم کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھونا (رک) کا متعدی المتعدی].

کھِوائی (کس کھ) امث.
کشتی کھینے کی اُجرت یا کام ؛ (کشتی بانی) ناؤ کے یا کھیے کے سرے پر یا اس کے اندر چپو کی ڈانڈ ٹکانے کا کھانچا یا سوراخ جس میں چپو کی ڈانڈ حرکت کے وقت قائم رہے ، بھوانسہ ، بھگوڑی ، بھگوڑی ، کھینے کی اُجرت (ا پ و ، ۵ : ۱۷۸). [کھوانا (رک) سے حاصل مصدر].

کھُوآری (ضم کھ) امذ.
(کشتی بانی) کشتی میں سیدھا جڑا ہوا ایسا تلوا جس میں کشتی کا مستول پھنسا کر کھڑا کیا جا سکے ، ست ہونا (ا پ و ، ۵ : ۱۷۸). [مقامی].

کھوبار (و مج) امذ.
سوروں کا باڑا ، سور خانہ (پلیٹس). [س : کروڈ + واٹ **कोड वाट**].

کھُوبَر (و مع ، فت ب) امذ.
(ماہی گیری) ایک قسم کا جال جو چکر کی شکل میں باندھا ہوا اور جس کے کنارے پر سیسے کی گولیاں برابر برابر بندھی ہوتی ہیں ، تاپا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۶۱). [مقامی].

کھوبَڑ (و مع ، فت ب) امذ.
درخت کی لکڑی کی برآمدگی (نوراللغات).

کھوبَڑ کھابَڑ (و مج ، فت ب ، ب) صف ؛ — اوبڑ کھابڑ.
(عو) بد قطع صورت والا ، کریہہ المنظر (مہذب اللغات).
[رک : کھابڑ کھوبڑ].

کھُوب کھُوبا (و مع ، و مع) کلمۂ تحسین.
(عو) خوب خوب ، بہت اچھے
دنیا دو رنگی سکانا سر ائے
کہیں کھوب کھوبا کہیں ہائے ہائے
(۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۷). [کھوب ، خُوب (رک) کا بگاڑ + کھوبا (تابع)].

کھُوبنا (و مع ، سک ب) ف ل (قدیم).
رک : کھُبنا.
جو دیکھن لگے خوب ایکس کوں ایک
الکھیاں میں بہے کھوب ایکس کوں ایک
(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، غواصی ، ۱۳۶). [کھُبنا (رک) کا اشباعی املا].

کھوپ (و مج) امث.
غار ، کھوہ ، گڑھا ، کونا ، کھڈ ، جھلا ، درز ؛ لمبی سلائی ، لمبا بخیہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کُبہا **गुहा**].

—— بھرنا محاورہ.
لمبا بخیہ کرنا ، لمبی سلائی کرنا ، کچی سلائی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

کھوپا (۱) (و مج) امذ.
۱. بالوں کا جوڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. (گلہ بانی) کمبل کا بنا ہوا تکون جو گلہ بان دھوپ کے وقت سر پر رکھ لیتے ہیں ، جوڑی ، کھوگی (ا پ و ، ۵ : ۸۸). [کھوپ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کھوپا (۲) (و مج) امذ.
۱. کھوپرا ، ناریل کی گری (کلیہ عطاری ؛ پلیٹس). ۲. کھوپڑی ، کاسۂ سر (جامع اللغات). [کھوپرا (رک) کا مخفف].

کھوپا (۳) (و مج) امذ ؛ صف.
جانوروں کی آنکھوں پر چڑھانے کا غلاف یا ٹوپی. باز کی آنکھوں پر چمڑے کے کھوپے چڑھے ہوئے تھے (۱۹۷۰ء ، کپاس کا پھول ، ۲۸۵). کولہو کے بیل کی طرح آنکھوں پر کھوپے چڑھائے (۱۹۸۸ء ، لشیب ، ۲۲۳). ۲. (مجازاً) جس پر غلاف چڑھا ہو. جورس یا مستطیل لوہے کو کھوپے والی سنسی سے پکڑنا ضروری ہے (۱۹۷۶ء ، فن آہن گری ، ۶۱). [ہن : (س : کرپر **कर्पर**)].

کھوپڑا (۱) (و مج ، سک پ) امذ ؛ سکھوپڑہ.
۱. ناریل کی گری ، مغز نارجیل. کہتے ہوئے یہ بھی آئے اور کچھ ایک پٹھان تھے ، انو کو پکارے کہ ... چلغوزہ خاں و کھوپرہ خاں ... کشمش خاں وغیرہ سب آؤ تو (۱۷۰۳ء ، جنگ نامہ بنگی خاں بوستی (اردونامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۳ء ، ۱۵)). دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس میں ملا کے کوتا بنایا (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۹۳). قہوہ اور کھوپرا ... دساور بھیجے جاتے ہیں (۱۹۳۳ء ، جغرافیہ عالم ، ۱۹۲). سب سے بڑی برآمدی چیز ربڑ ہے اور اس کے علاوہ ٹین مسالہ اور کھوپرا وغیرہ (۱۹۸۳ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۰۷). ۲. کھوپڑی ، کاسۂ سر (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
ہوا سرد کھوپرا بھی میدان میں
پڑاں غلبلا آ۔ پڑیا کان میں
(۱۶۷۹ء ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۰). [س : کرپر + ک **कर्पर + कः**].

—— (—— کھوپڑی) کھا جانا محاورہ.
بھیجا کھانا ، دق کرنا ، سنا مارنا ، دوسرے کے مال پر گل چھرے اُڑانا ، غیر کی دولت پر فضول خرچی کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات).

کھوپڑا (۲) (و مج ، سک پ) امذ.
۱. (چابک سواری) گھوڑے کے سُم کا بیرونی حصہ جو پیچھے کے رُخ اندر کی طرف کے حصے یعنی پتلی یا تلوے سے ملتا ہے نیز سم کا پورا بیرونی حصہ (ا پ و ، ۵ : ۲۹).

لگے گر سنخ کھل بدن میں چڑھ کر
جبھے یا کھوپرہ ہٹی میں بڑھ کر
(۱۷۹۵ ، فرسنامہ رنگین ، ۱۸)۔ [رک : کھوپرا]۔

کھوپری (و مج ، سک پ) امث ؛ ← کھوپڑی۔
۱۔ **سر کے اوپر کا حصہ ، کاسۂ سر ، سر کی ہڈی ، جمجمہ۔**
دو سو جانجی سر اپر مارنا
جو پھٹ کھوپری سر کا بھیجا ہلا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۷)۔
خون دشمن کا ہے بجائے شراب
کھوپری اوس کے سر کی ہے پیالہ
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰)۔ یہ کس انسان کی کھوپری ہے (۱۸۴۸ ، دلفروش ، ۴۳)۔ تعبیر خواب حضرت یوسف علیہ السلام یہ دیتے ہیں کہ اسے سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور پرندے اسکی کھوپری نوچ نوچ کر کھائینگے۔ (۱۹۵۸ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۲)۔ ۲۔ سبو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : کرپر + ک {कर्पर+इका}]

۔۔۔چٹخنا / چٹکنا ف ل ؛ محاورہ۔
کھوپری کا پھٹا جانا (موسمی حرارت یا مزاج کی حدت سے) ، سر پھٹا جانا ، بہت زیادہ غصہ آنا۔
شراب عشق کی حدت سہارئیے کیونکر
یہ حال نشا کا ہے کھوپری چٹکتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۲)۔

۔۔۔چلچلانا محاورہ۔
مار کھانے کو دل چاہنا (نوراللغات)۔

۔۔۔سہلا دینا محاورہ۔
گستاخی پر تادیب کرنا (فرہنگ اثر)۔

۔۔۔کھا جانا محاورہ۔
بک بک کر کے بھیجا کھا جانا ، دماغ چٹ کر جانا ، دق کرنا ، جان کھانا ، ستانا ، تنگ کرنا ؛ دوسرے کے مال کو کھا جانا ، دوسرے کو موسنا ، لوٹ کر کھا جانا ، کچھ باقی نہ چھوڑنا ، سر مونڈنا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔گنجی کرنا محاورہ۔
اس قدر مارنا کہ سر کے بال اڑ جائیں ، بہت مارنا ، مار کر گنجا کر دینا ، سر پر بال نہ رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

کھوپڑ (و مج ، فت پ) امذ (قدیم)۔
کھوپڑی۔
پامہ کا چک سجہ کپال جانے ہے ٹھانو
جوں تو نہندوی مرانہ پر سی کھوپڑ بتانو
(۱۶۰۰ ، خالق باری ، ۷۳)۔ [کھوپڑی (رک) کی تخفیف]۔

کھوپڑی (و مج ، سک پ) امث۔
رک : کھوپری۔ تن سو زمین ، آسمان سو سر کی کھوپڑی (۱۷۸۵ ، زنجیر شاہ سلطان حسینی ، ۲)۔

ٹھوکر لگا کر چلتے ہیں جس کھوپڑی کو لوگ
کس بادشاہ کا یہ سر پر غرور ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۳)۔ مغز کا حجم بھی عادۃً کھوپڑی کے حجم کے برابر ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، فطرت نسواں ، ۳۵)۔ ابوزیدالحسن صوفی نے کئی ایسے سادھو دیکھے جو اپنے گلے میں انسانی کھوپڑیاں لٹکائے رکھتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۸۱)۔ [کھوپری (رک) کا متبادل املا]۔

۔۔۔اُدھیڑنا محاورہ۔
مار مار کر برا حال کر دینا ، خوب پیٹنا ، سخت سزا دینا۔ اعتراض کا پہلو نکلتا ہے تو وہ میری کھوپڑی نہ ادھیڑ ڈالتے (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۶۳)۔

۔۔۔پھٹا جانا محاورہ۔
(ضرب سے) سر چکرا جانا ، چندیا میں سخت درد ہونا ، شدید اذیت پہنچنا۔ یہاں وہ دھول پڑی کہ کھوپڑی پھٹا گئی (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸)۔

۔۔۔پلپلی کرنا ف م ؛ محاورہ۔
بہت مارنا ، خوب پٹائی کرنا۔ اب تو یہ پیٹ سے پاؤں نکالنے لگے اور خبر ہی نہیں کہ ہنٹر پھٹکار کھوپڑی پلپلی کرنے کو موجود ہے۔ (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۱۹۸)۔ فریق مخالف نے کھوپڑی پلپلی کر ڈالی۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۰ : ۵)۔

۔۔۔پلپلی ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
کھوپری ٹوٹ پھوٹ جانا ؛ بہت مار پڑنا ، بُرا حال ہو جانا۔ اگر بدھو صلاح معقول نہ دیتے تو فوجدار صاحب کی کھوپڑی پلپلی ہو جاتی۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۷)۔ دونوں طرف سے مار انھیں کے سر پر پڑتی تھی بچہ کی کھوپڑی پلپلی ہو گئی۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، جولائی ، ۱)۔

۔۔۔چاٹ کھا جانا محاورہ۔
بک بک کر کے پریشان کرنا ، دماغ کھا لینا۔
وہ بق بق اور زق زق ہی لگائی
کہ بالکل کھوپڑی تک چاٹ کھائی
(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۳۵)۔

۔۔۔گنجی کرنا محاورہ۔
اس قدر مارنا کہ سر کے بال اڑ جائیں ، بہت مارنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

۔۔۔گنجی ہونا محاورہ۔
کھوپڑی گنجی کرنا (رک) کا لازم (علمی اردو لغت)۔

کھوپی (و مج) امث (قدیم)۔
آتش بازی کی ایک قسم۔
کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جیوں نوکرماں کے جھلے
سب شمع مجلس اوپر او شمع کوں ہوا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳)۔ [مقامی]۔

کھوٹ / کھوٹا (و ین) امذ.
(بھاڑ بونجائی) ڈھبکی کی داب کا دُھرا (ا ب و ، ۳ : ۲۱۲).
[مقامی].

کھوٹ (و مج) امث ؛ امذ.
۱. **ملاوٹ ، میل ، آمیزش ، خصوصاً چاندی سونے میں کسی کم قیمت دھات کا ملاؤ نیز وہ کم قیمت دھات جو سونے یا چاندی میں ملا دی جائے.** بادشاہ کے دل میں یہ شک گزرا کہ شاید کاریگر نے سونے میں کچھ کھوٹ ملایا ہو. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۳۷). سونے کو تاؤ نہیں دیا گیا جس سے اس کی کھوٹ الگ ہو جاتی اور کندن نکھر جاتا. (۱۹۰۲ ، مقالاتِ شروانی ، ۶۰). وہ کھوٹ ایسا تھا جس کو حلیم بھائی ساری عمر کسوٹی پر کستے رہے. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۱۳). ۲. **کینہ ، کپٹ ، بغض.**

سودا جو ترے یار کے دل سے نہ گیا کھوٹ
کیسا ہی وہ کھوٹا ہو میاں ہم تو کھرے ہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۲۹). وہ ان کے دل کا کھوٹ ہے. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۴). اس کے دل میں بھیڑیے کی طرف سے کھوٹ تھا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۷۸). حسد کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور یہ تمہارے دل میں کھوٹ پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۱). ۳. **خرابی ، بُرائی ، نقص ، عیب ، سقم.**

کانا اندھلا دبلا ہوت
دیوانہ لنگڑا یہ سب کھوٹ

(۱۵۲۸ ، اشرف بیابانی ، لازم المبتدی (ق) ، ۵).

ہاں سے آگے سنو نصیب کا کھوٹ
ہوا جو اس کا باپ آنکھ کی اوٹ

(۱۷۹۵ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۹۰).

باں مرنا ہے تمہاری بات میں
کھوٹ ہے شاید تمہاری ذات میں

(۱۸۳۳ ، ریختۂ رنگین ، ۶۴). بہت سے تسامحات دور ہو گئے ہیں اور اس کے سارے کھوٹ نکل گئے ہیں. (۱۹۸۶ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۷). ۴. **شرارت ، بدذاتی ، دغا.**

سمجھیں نا کبھی سے داخل طبع میں ہوتا ہے کھوٹ
سیم میں ملنے سے مس کے مول اوس کا کم ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۳۱). بی بی زینب نے ... فرمایا بھیا تم نہ جاؤ کہیں پھر کوفیوں کے دل میں کھوٹ نہ ہو. (۱۹۷۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۰۲). ۵. **خطا ، قصور.** تو یہ میرا قصور نہیں خود ان کے دل کا کھوٹ ہے. (۱۹۱۰ ، افادات سیدی ، ۱۵۷). ۶. **(تجارت میں) نقصان ، گھاٹا.** بیاز میں کھوٹ آوے شادی غمی میں خرچ ہووے. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۷). ۷. **ناقص شے ، نکمّی چیز** سارا مال ولایت سے آتا ہے اور نرا کھوٹ. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۳۴). ۸. **(عو) کسی کے نام کی نذر نیاز مان کر بھول جانے کی وجہ سے یا ناپاکی کی وجہ سے خمیازہ اٹھانا.**

پریوں کا طلق چھوڑوں کی دیوانی نہ ہو جاؤں
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا

(۱۹۷۸ ، بیانصاحب ، ۱۰۲). [س : کوٹم یا کوٹ कूट ، कोट].

ـــــ بھرا (ـــــ فت بھ) صف مذ.
کھوٹا ، جھوٹا ، بددیانت.

اب اپنا دل ہے کھوٹ بھرا
دنیا کو بدلنے اٹھے تھے

(۱۹۸۷ ، زلزلہ یاں سچا ، ۶۰). [کھوٹ + بھرا ، بھرنا (رک) کا حالیہ تمام].

ـــــ پنا (ـــــ فت پ) امذ.
بددیانتی ، دھوکا ، فریب. جھوٹی گردن نشان مکر کا اور کھوٹ پنا کا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۰۳). [کھوٹ + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کرنا ف م ، محاورہ.
بُرائی کرنا ، بدی کرنا ، دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا ، قصور کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ کھپٹ (ـــــ فت کھ ، پ) امث.
مکر و فریب ؛ بغض و کینہ. میں ... صاف دل ہوں ، کھوٹ کھپٹ کچھ نہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۲۷). [کھوٹ + کھپٹ ، کپٹ (رک) کا بگاڑ].

ـــــ ملانا / ملا دینا ف م ، محاورہ.
خالص سونے چاندی میں کوئی ادنٰی دھات ملا دینا ؛ خلل ڈالنا ، ناقص کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ ملنا ف م ، محاورہ.
(ادنٰی شے کی) ملاوٹ ہونا ، آمیزش ہونا. موت کے اس پار والے عالم کے تصور میں بھی اس آرزو کی کھوٹ ملی رہتی ہے. (۱۹۲۵ ، مضامینِ عظمت ، ۶۳).

ـــــ نکالنا محاورہ.
عیب جوئی کرنا ، نکتہ چینی کرنا. اگر کسی انسان کی ذات شماد میں کوئی کھوٹ نکالنا مقصود ہوتا تو کہا جاتا بڑا ڈالڈا قسم کا آدمی ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۹).

کھُوٹا (و مج) امذ.
رک : کھونٹا (مع تحتی الفاظ). نہ سمجھی کہ بیٹے کی مرضی سے نہ ہوا ہے ، کھونٹے کے بل بچھڑا کودتا ہے. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۷۲). [کھونٹا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

کھوٹا (و مج) صف مذ.
۱. **جس میں کسی قسم کا کھوٹ یا نقص ہو ، کھوٹ ملا ہوا ، جو خالص نہ ہو ، زر غیر خالص ، جعلی** (کھرا کا نقیض).

درم سور کھوٹا چلے نا کہیں
کہ سکّہ قطب شاہ کا اس نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵).

کہیں امتحاں ہو تو جنجال ہے
تو کھوٹا ہے اور دیر ٹکسال ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۷). یہ تو شرمندگی کی بات ہے کچھ

خوشی کا مقام نہیں ، کھوٹے داموں کا بھی حال ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۳) . کھوٹے اور کھرے سونے کی تمیز کسوٹی کے بغیر نہیں ہوسکتی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۰).
۲. بُرا ، خراب ، شریر ، بدذات.

کھرا ایسا کہ وہ مٹی میں لوٹا
رقیبِ روسیہ کھوٹے کا کھوٹا

(۱۷۸۷ ، دیوانِ قاسم ، ۳۸).

بس کہ نقاد ہیں یاں کھوٹے ہیں سب ترے کھرے
قابلِ خدمتِ مستاں نہیں تو رہیو پرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸). اور کھوٹے ناشکروں کو شرم آتی نہیں ، آج انہوں نے قابو پا کر بلوہ کیا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲). سیٹھ جی موٹے بھی تھے چھوٹے بھی تھے ، کھوٹے بھی تھے صورت شکل ماشاءاللہ فطرت و مزاج سبحان اللہ. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۲۰۷). اس میں کھوٹے اور کھرے اور اچھے برے میں تمیز کرنے کی اہلیت نہ ہوتی. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۲۲۰). ۳. نکمّا ، ناقص ، ناکارہ ، بے کار.

کروڑوں بار آزمائے ہیں اپنے بخت یہ کھوٹے
نہیں سیجی تناں سیں آبرو ہرگز ہمیں لہنا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳).

اسی گھوڑے کو کیجو بھائی موٹا
سواری کا نہ ہووے جو کہ کھوٹا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱).

باوفا دل ہے قوی دل ہے توانا دل ہے
جس کو اس دل سے نہیں راہ وہ کھوٹا دل ہے

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۲۱). ۴. (اَ) جھوٹا ، دغاباز ، مکّار ، بے ایمان.

میں کہا اس سے تیری اے کھوٹے
بات یاں نظر نہیں آتی

(۱۷۹۵ ، حسرت ، جعفر علی ، ک ، ۲۰۷).

دم لا کھ محبت کا تری غیر بھریں یار
باور نہ کیا چاہیے کھوٹوں کی کھری کا

(۱۸۱۸ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۲۰).

کھرے ہیں حضور اور کھوٹا ہوں میں
انہیں کیا کہوں میں کہ جھوٹا ہوں میں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۷). چالیس سال کے ہر جھوٹے اور کھوٹے دعویدار عشق سے نجات حاصل کرنی ہوگی . (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۲۹). (اا) بدکار ، بدچلن.

کھوٹے لوگوں سے ملے ہم سے کھرے پن کی لی
لگ گیا وضع میں سرکار کی بٹا دیکھو

(۱۸۷۸ ، دیوانِ آغا ، ۱۰۲). ۵. بدباطن ، بدنیت ، دل کا کھوٹا. خدا سے جو اس کا کارساز (حقیقی) ہے ڈرے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اس کو چھپائے گا تو وہ دل کا کھوٹا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۹۲).

دل کھوٹا ہے ہم کو اس سے رازِ عشق نہ کہنا تھا
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے اتنا سمجھے رہنا تھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲). [کھوٹ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---آدمی (---سک د) امذ.
دغاباز ، مکّار ، شریر ، بدذات شخص. ہر ایک سے دوستی کرنا یہ نشان کھوٹے آدمیوں کا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۳). سب کی صلاح ہوئی کہ یہ کھوٹا آدمی ہے ، اس کو یہاں سے نکال دو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۱۵) [کھوٹا + آدمی (رک)].

---بیٹا (---ی مج) امذ.
نالائق بیٹا ، ناخلف ، کپوت (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [کھوٹا + بیٹا (رک)].

---بیٹا کھوٹا پیسا بعض وقت کام آجاتا ہے کہاوت.
عیب دار چیز سے بھی بعض وقت خوب کام نکلتا ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہند ، ۱۵۵).

---بیٹا کھوٹا پیسا (بُرے) وقت پر کام آتا ہے کہاوت.
ضرورت کے وقت ناکارہ اور نکمّی چیز بھی کام آ جاتی ہے. خواجہ عمرو ستون کی آڑ میں یہ باتیں سن کر ہنس رہے ہیں کہتے ہیں کھوٹا بیٹا کھوٹا پیسا وقت پر کام آتا ہے . (۱۹۰۱ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۰۵۲).

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
بدذاتی ، شرارت.

کس شاہ دیں کا سکّۂ دولت مٹا دیا
کھوٹا پنا لعینو تمہارے چلن میں تھا

(۱۸۷۱ ، ایمان ، د(ق) ، ۲۰۲). ان کے باطن میں سراسر کھوٹا پن ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۳۵). [کھوٹا + پَن / پَنا ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیسا / پَیسہ (---ی لین/فت س) امذ.
گھسا ہوا پیسہ ، جعلی پیسہ ، وہ پیسہ جو بطور سکّہ قبول نہ کیا جائے ، وہ پیسہ جو بازار میں قبول نہ کیا جائے.

کیونکر نہ ہو خرچی اس کی کھوٹا پیسہ
کوڑی کوڑی بکے ہے چھوٹا موتی

(۱۸۰۹ ، افسوس (طلوعِ افکار ، کراچی ، ۳۰ ، ۳۱ : ۱۳)).

ناداں ایسا ہے جیسے کھوٹا پیسا
دیس اور پردیس ہر جگہ بے قیمت

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۲۳). کوئی گاہک کھوٹا پیسہ دے جاتا تو یہاں بوجھکر اسے رکھ لیتے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۵۰). [کھوٹا + پَیسا / پَیسہ (رک)].

---پَیسہ بُرے وقت کے کام آتا ہے کہاوت.
یگانہ دشمن دوست بیگانہ سے بہتر اور کارآمد ہوتا ہے ؛ اپنی نکمّی اور ناکارہ چیز بھی ضرورت کے وقت پر کام دے جاتی ہے.

ہے مثل سچ کبھی کام آتا ہے کھوٹا پیسا
ستم دیر ہوئے طالب ایماں ہم سے

(۱۸۲۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۱).

---پیسہ بھی بُرے وقت میں کام آتا ہے کہاوت.
رک : کھوٹا پیسہ بُرے وقت کے کام آتا ہے.

کھوٹا پیسا بھی بُرے وقت میں کام آتا ہے
داغ دل میں ہے کیسے میں اگر دام نہ ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

---پیسہ کبھی کام آتا ہے / بھی کام آتا ہے کہاوت.
رک : کھوٹا پیسہ بُرے وقت کے کام آتا ہے.

ہے مثل سچ کبھی کام آتا ہے کھوٹا پیسا
سنو دیر ہوئے طالب ایمان ہم سے
(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۱).

بُری اولاد کو بھی بھرتے ہیں
کھوٹا پیسہ بھی کام آتا ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۸۷).

---پیسہ کھوٹا بیٹا وقت پر کام آتا ہے کہاوت.
رک : کھوٹا پیسا بُرے وقت کے کام آتا ہے. تم نے یہ مثل نہیں سنی ہے ، کھوٹا پیسا کھوٹا بیٹا وقت پر کام آتا ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ٦٨).

---زمانہ (---فت ز ، ن) امذ (قدیم).
خراب زمانہ ، بُرا وقت.

کھیا ہر یک جواں کو آزمانا
جو ہے کل جگ کا یو کھوٹا زمانا
(۱۷۳۰ ، ملک خوشنود ، ہشت بہشت (اردو شہ پارہ ، ۱ : ۲۰۲)).
[کھوٹا + زمانہ (رک)].

---سِکّہ (---کس س ، شد ک بفت) امذ.
وہ سکہ جو چلنے کے قابل نہ ہو ، جعلی سکہ ، ناقص سکہ.

داغ سرکار محبت نے دئیے
کھوٹے سکے کا رواج اچھا ہوا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱٦) . میں تو کھوٹے سکے کی طرح واپس آگیا تھا . (۱۹۸٦ ، دریا کے سنگ ، ۲۳۷) .
[کھوٹا + سکہ (رک)].

---سما (---فت س) امذ.
خراب زمانہ ، بُرا زمانہ ، کل جگ ، بُرا وقت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[کھوٹا + سما (رک)].

---سونا کَسْتا نہیں کہاوت.
جھوٹے کی قدر یا عزت نہیں ہوتی. جھوٹے موتی کی کیا قیمت ہے ، کھوٹا سونا کستا نہیں ، جو ابر گرجے برستا نہیں . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۳۱۳).

---شَہْر (---فت ہج ش ، سکہ ہ) امذ.
ایسا شہر جس میں ملاوٹ کی ہوئی چیزیں خالص کہہ کے بیچی جاتی ہیں اور کوئی بازپرس نہیں ہوتی ، ایسا شہر جس میں عدل و انصاف کا قحط ہو.

بیچ کھوٹے شہر میں بٹا نہیں لگنے کا کچھ
ہے اگر کندن کھرا سونا تری زنجیر کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۱۱٦). [کھوٹا + شہر (رک)].

---کام امذ.
ناقص کام. جس کسو سے کچھ کھوٹا کام ہو تو انکے واسطے لکھا ہے . (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۰) . صورت دیکھو تو بے ہنگم ، جوڑے دیکھو تو بھدّے ، جھوٹا مسالہ کھوٹا کام نہ سلائی درست نہ ٹنکائی . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳) .
[کھوٹا + کام (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
بنی بات کا بگاڑنا ، کام بگاڑنا ، حارج ہونا ، رکاوٹ ڈالنا.

ہے یہ کھٹکا کہیں منزل کو نہ کھوٹا کر دے
عشق کی راہ میں اس عقل سے بیزار ہیں ہم
(۱۸۹٦ ، تجلیات عشق ، ۱۳٦).

---کَھرا (---فت کھ) صف ؛ ==کھرا کھوٹا.
اچھا بُرا ، نیک و بد ، اصلی و نقلی.

کھوٹے کھرے کوں اب ذرہ پہچانتے لگا
ہم نے سکھائی یار کوں صرّاف کی نظر
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲٦۱).

کھوٹے کھرے کا حال نہ عشاق میں کھلا
افسوس بُت بنے نہ کسوٹی کے سنگ سے
(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۰۵) . کھوٹے کھرے روایات کے پرکھنے پر قادر ہو جائیں گے . (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳) . کھوٹے کھرے کی جو پہچان ہو گئی وہ اب تک نہیں بھولا . (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ٦٨) . [کھوٹا + کھرا (رک)].

---کَھرا پَرَکھنا محاورہ.
اچھے بُرے کا امتیاز کرنا.

ہر کسی کو نظر میں رکھ لینا
خوب کھوٹا کھرا پرکھ لینا
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۳) . وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے کے ساتھ کھوٹے کھرے کو پرکھنے کی بھی . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۳۷) .

---کَھرا دیکْھنا محاورہ.
بُرے بھلے کی آزمائش کرنا ، پرکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کَھرا ہونا محاورہ.
نیت کا ڈانوا ڈول ہونا ، نیت بگڑنا ، للچانا (فرہنگ آصفیہ).

---مال امذ.
ناقص مال ، خراب شے.

انشا جی ہاں تمہیں بھی دیکھا درشن جھوٹے نام بہت
چوک میں کھوٹا مال سجا کر لے لیتے ہو دام بہت
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۸) . [کھوٹا + مال (رک)].

ـــــ مسالا (ـــــ فت م) امذ.
جھوٹا مسالہ ، وہ گوٹا جو خالص سونے یا چاندی کے تاروں کا نہ ہو (کھرے مسالہ کی ضد). زری گوٹے کی ہر قسم اصطلاحاً مسالہ کہلاتی ہے اگر یہ مسالہ سونے یا چاندی کا ہوتا ہے تو کھرا یا سچّا اور اگر نہ ہیرے کا ہوتا ہے تو کھوٹا یا جھوٹا مسالہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۲۰۳). [کھوٹا + مسالا (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
بنی بات کا بگڑنا ، کام خراب ہونا ؛ کسی کام یا امر میں حرج واقع ہونا ، رکاوٹ ہونا.

اک سیم تن کو اشرفی پتل کی دی جو رات
اپنا سبھی حسینوں میں کھوٹا چلن ہوا

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۲۳). اس مداخلت سے خوامخواہ راستہ کھوٹا ہوتا تھا. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۵ : ۳). کوئی سفر ایک مرتبہ کھوٹا ہو جائے تو پھر کھوٹا ہوتا ہی چلا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۳).

کھوٹائی (و مج) امث.
کھوٹ ، کھوٹا پن ، بدی ، برائی ، خرابی ؛ بے ایمانی ، دھوکا بازی. مفسرین کہتے ہیں عورت مرد میں ... نااتفاقی جو ہوتی ہے یہ مرد کی کھوٹائی ہے یا عورت کی. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۳۷۲). جیسی اس مردار نے میرے ساتھ کھوٹائی کی ہے اپنے دیدے گھٹنوں سے پائے . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۷). [کھوٹ (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کُھوٹَن (و مع ، فت ٹ) امث.
(کاشت کاری) **وہ کھیت جس میں کٹی ہوئی کھیتی کی جڑیں لگی ہوئی ہوں** (ماخوذ : اب و ، ۶ : ۹۷). [کھونٹ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث و ظرفیت].

کُھوٹنا (و مع نیز مج) ف م.
چننا ، بیننا ، اکھٹا کرنا (پھل پھول یا سبزیاں وغیرہ) ؛ اُکھاڑنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کشوٹ‌ی (ے) **खोटय (ते)**].

کُھوٹی (۱) (و مع) امث ؛ ــــ کُھونٹی.
۱. **چھوٹی میخ ، کیل ، کھنڈی.** واسطے ہونے جنس دھان کے ایک تختہ بھاری لکڑی کا ہوتا ہے اس کے نیچے کھوٹیاں لگی ہوتی ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۹). ۲. **وہ کیل جو دیوار میں چیزیں لٹکانے کے لیے لگاتے ہیں.** ایک طرف کھوٹی پر خاکِ شفا کی تسبیح لٹکی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷۶). ۳. **سارنگی یا ستار وغیرہ کے کان جن میں تار یا تانت لپٹی رہتی ہے.** مدت ہوگئی کہ طنبورے کی طرح میں سازِ ہستی کی کھوٹیاں اتار چڑھا رہا ہوں. (۱۹۱۳ ، مقامات ناصری ، ۵۳۳). ۴. **سر اور داڑھی کے بالوں کی جڑ ، بُن مو ، بالوں کے چھوٹے چھوٹے معمولی سرے جو منڈنے کے بعد نکلتے ہیں.** ان کے سفید چونڈے کو سیاہ بنا دیتی ہے ، کہیں کہیں سے ان میں سفید کھوٹیاں سی نظر آتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۸۱). [کھونٹی (رک) کا ایک املا].

کُھوٹی (۲) (و مع) امث.
کھرنڈ ، پپڑی ، زخم کا نشان یا داغ (پلیٹس). [س : کشتھ + اکا **क्षत्+इका**].

کھوٹی (و مج) صف مث.
رک : **کھوٹا جس کی یہ تانیث ہے.**

سن اے بانی این بالے کے سینے پرتوں ہو بالا
نہ سن میری دوتن تھے کج کہ دوتی بہوت کھوٹی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۵۰). اگرچہ تینوں سے چھوٹی تھی لیکن تینوں سے زیادہ تر کھوٹی تھی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۹۶).

چھوٹی کھوٹی تڑ سے بول اٹھی کہ بس بک بک نہ کر
تیرے مٹ جائیں چھپے اور تیرے مر جائیں لال

(۱۸۹۶ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸۶).

شکایت آرزو کی ہے کئے ناصح نہیں بنتی
یہ سب دل جوئیاں ظاہر کی تھیں باطن میں کھوٹی تھی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۸۳). کاونٹر کے پاس استادہ مشین میں کھوٹی اکنی ڈال کر اپنا وزن لیے (۱۹۶۳ ، ہم کم بدین ، ۱۵۹). [کھوٹا (رک) کی تانیث].

ـــــ بات امث.
بری بات ، دھوکے کی بات ، جھوٹی بات.

روزِ احمق بنا کے رکھتی ہے
کھوٹی باتوں سے وہ پرکھتی ہے

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۸). [کھوٹی + بات (رک)].

ـــــ بولنا محاورہ.
۱. **گالی دینا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **جھوٹ بولنا ، چغلی کھانا ، برا بھلا کہنا.**

یہی رہتا ہے دھڑکا جب تلک اس کی بزم میں رہئے
کہ کچھ کھوٹی نہ اپنے حق میں کوئی بدخواہ بول اٹھے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۳۶).

ـــــ پُونجی (ـــــ و مع ، مغ) امث.
بے کار سرمایہ ، کھوٹے پیسے ؛ (مجازاً) ناقص لیاقت یا ملکیت. میں اپنی کھوٹی پونجی لے کر بازارِ جہاں میں نکلا ہوں جو چند ارادوں اور چند افکار سے زیادہ نہیں ہے (۱۹۲۳ ، حیاتِ جوہر ، ۱۷۸). [کھوٹی + پونجی (رک)].

ـــــ جَڑنا محاورہ.
کسی کے حق میں برا کہنا (جامع اللغات).

ـــــ چال امث.
ناقص وضع ، برا چلن.

سولہ کے پاس اشرفی خانم وہاں رہی
اے جان کھوٹے شہر کی کیا کھوٹی چال ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۸). پیٹ بھرے کی کھوٹی چال. (۱۹۰۲ ، نجم الامثال ، ۳۲). [کھوٹی + چال (رک)].

---دھات اسث.
ملاوٹ والی دھات ، ناقص دھات. جس میں محبت اپنی انفرادی حیاتیاتی مقام سے بلند ہوکر شخصی خواہش کی کھوٹی دھات کو کائناتی تخلیقی عمل کی سرمدی آرزو میں ڈھال دیتی ہے. (۱۹۸۷ء ، غالب ، کراچی ، ۱-۲ : ۱۳۶). [کھوٹی + دھات (رک)].

---راہ چلنا محاورہ.
غلط راستے پر چلنا ، بُرا طور طریقہ اختیار کرنا.

دولت تسا ہیں اشرق خانم سے بدچلن
کھوٹی ہی راہ چلتی ہیں حاکم کا ڈر نہیں
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۶۲).

---رَقَم (---فت ر ، ق) اسث.
کھوٹی دھات کی بنی ہوئی شے خصوصاً زیور ، کھوٹا زیور.

ہیں رقم نیکی کی سب ظاہر بیاضِ حال میں
دل نہیں ہے صاف اس کھوٹی رقم کا کیا علاج
(۱۸۶۳ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۱).

کیوں تقدِ دل کو ہاتھ میں لیتے ہی رکھدیا
پرکھیں تو اسکو آپ یہ کھوٹی رقم نہیں
(۱۹۳۶ء ، شعاع مہر ، ۹۰). [کھوٹی + رقم (رک)].

---سُنانا محاورہ.
گالی دینا.

بجھتائے چھیڑ کر سرِ بازار ہم انہیں
دو کھوٹیاں سنائیں وہ ایسے کھرے ہوئے
(۱۸۷۴ء ، مظہر عشق ، ۱۷۶).

---سُننا محاورہ.
گالی سُننا.

داغ اُٹھائے کھوٹیاں سنتے ہیں
ذلت اے دنیا تری دولت ہوئی
(۱۸۶۷ء ، رشک (نوراللغات)).

---قِسْمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) اسث.
بُرا مقدّر ، بدنصیبی ، کم بختی.

ایسے ناداتوں کی کھوٹی قسمت کو جھٹلانے کا
بندے اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلانے کا
(۱۹۸۳ء ، الحمد ، ۷۷). [کھوٹی + قسمت (رک)].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کھوٹ ملانا ، چاشنی دینا ، ملونی ملانا** (فرہنگ آصفیہ).
۲. **بدی کرنا ، بُرائی کرنا ، اچھا نہ کرنا.**

گر میں کہوں کہ ہم سے تو کھوٹی کی تم نے جان
تو کس ادا سے بولے ہے ہاں ہم میں کھوٹ ہے
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۱۹۱). ۳. **(راہ یا منزل وغیرہ کے ساتھ) روکنا ، حارج ہونا ، دیر کرانا.**

قتل کرنا ہے تو لو دیکھو نہ دو چار کی راہ
کھوٹی کیوں کرتے ہو جی اپنے گنہگار کی راہ
(۱۸۰۹ء ، جرات (فرہنگ آصفیہ)).

کی ہے ہماری آن نے کھوٹی ہماری راہ
ہم اپنے راستے میں ہیں خود ہی اڑے ہوئے
(۱۹۸۱ء ، حرف دل رس ، ۱۳۶). ۳. **راہ کھوٹی کرنا ، ہونی کھوٹی کرنا ، ضرر یا نقصان پہنچانا ، بددیانتی کرنا.** اے پتو میں جاؤں ، نہ جوڑیاں پہنو نہ کچھ ، بے لاف کو میری کھوٹی کری. (۱۹۷۴ء ، دھانی بانکیں ، ۳۲).

---کَرَنْسی (---فت ک ، ر ، سک ن) است.
جعلی نوٹ ، کھوٹا پیسہ. ظاہر ہے کھوٹی کرنسی سے کھوٹا ہی مال مل سکتا ہے. (۱۹۷۹ء ، مرحبا الحاج ، ۴۰). [کھوٹی + کرنسی (رک)].

---کَہْنا محاورہ.
کسی کے حق میں بُرا کہنا ، کسی کے برخلاف کہنا ، چغلی کھانا (فرہنگ آصفیہ).

---کَھری (---فت کھ) صف.
بُری بھلی ، اچھی بُری (مرکبات میں مستعمل).

سچ کہو اپنے صنم سے جو ہووے خفت
بات پوشیدہ کہیں کھوٹی کھری رہتی ہے
(۱۸۲۳ء ، دیوان شادان ، ۱ : ۸۲). [کھوٹی + کھری ، کھرا (رک) کی تانیث].

---کَھری سُنانا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا.

قیمت میں جنسِ دل کی مانگا جو ذوق بوسہ
کیا کیا پھر اس نے ہم کو کھوٹی کھری سنائی
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۲۵). پنڈت جی کو غصہ تو ایسا آیا کہ اس باجی کو کھوٹی کھری سنادیں مگر گلے سے آواز نہ نکلی. (۱۹۳۶ء ، خاک پروانہ ، ۳۶).

---گَھڑی (---فت گھ) اسث.
منحوس گھڑی ، بُری ساعت ، بُرا وقت. نجومیوں کے بغیر یہ معلوم ہونا بھی مشکل ہوا کہ اچھی ساعت کونسی ہے اور کھوٹی گھڑی کون سی. (۱۹۱۰ء ، مقامات ناصری ، ۳۸۰).

ڈرتا ہے دل مرا کوئی کھوٹی گھڑی نہ ہو
سوابی کے دشمنوں پہ کچھ آفت پڑی نہ ہو
(۱۹۳۶ء ، حرف ناتمام ، ۶۱). [کھوٹی + گھڑی (رک)].

---نِگاہ (---کس ن) اسث.
بُری نظر. تم راجا ہو کے ایسی پاپ کی کھوٹی نگاہ رکھو. (۱۸۲۳ء ، سیر عشرت ، ۱۱). [کھوٹی + نگاہ (رک)].

---ہُنڈی (---ضم ہ ، کس ن) اسث.
جعلی ہنڈی ، جھوٹی ہنڈی ، جعلی نوٹ یا بل (فرہنگ آصفیہ). [کھوٹی + ہنڈی (رک)].

---ہونا محاورہ.
(راہ یا منزل وغیرہ کے ساتھ) رکاوٹ پڑنا ، دیر ہو جانا.

مگر اک تمہیں ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت میں کھوٹی ہو منزل
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۸۱).

کھوٹی (۲) (و مج) امث.
گھوڑے کے پیٹ کے نیچے کی بھونری.
تلے جو پیٹ کے بھونری ہو چھوٹی
تو اس کو مرثیے کہتے ہیں کھوٹی
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). [مقامی].

کھوٹے (و مج) امذ.
کھوٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ مرکبات میں مستعمل.

---پیکے (---ی لین) امذ ؛ ج (قدیم).
وہ پیسے جو چلنے کے قابل نہ ہوں ، کھوٹے پیسے.
کھوٹے ہمارے پیکے بازار میں نہ چلتے
گر ہوتے نظر تمہارا ہم زر جلیگا سمار
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کد ، ۲ : ۱۲۱). [کھوٹے + پیکے پیکا (رک) کی جمع].

---چلن (---فت چ ، ل) امذ ؛ ج.
برے انداز ، بداطوار.
ٹکسال چڑھے کیوں نہ چلن جس کے ہوں کھوٹے
کی تو نے بدی اشرفِ عالم سے کھری ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۳۰۵). [کھوٹے + چلن (رک)].

---داموں م ف.
کم قیمت پر ، سستے داموں.
جنسِ ناقص ہوں وہ بازارِ جہاں میں اے دل
کھوٹے داموں بھی نہیں ہے کوئی خواہاں میرا
(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۳۵).
تم سے تا حشر ادا ہو گی نہ دل کی قیمت
کھوٹے داموں جو لگے ہاتھ تو سودا کیسا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۵).

---روپے (---ضم ر ، مج و) امذ ؛ ج.
وہ روپے جن میں نقص ہو اور نہ چلیں (نوراللغات). [کھوٹے + روپے (روپیہ (رک) کی جمع)].

---عمل (---فت ع ، م) امذ ؛ ج.
ناقص کام جو مقبول نہ ہو ، دکھاوے کے اعمال (نوراللغات). [کھوٹے + عمل (رک)].

کھوٹیلا (و مج نیز مع و ، ی مع) امذ.
(ٹھگی) ٹھپہ لگا ہوا سکہ ، سکۂ مضروب ، انگریزی سکہ (اب و ، ۸ : ۲۰۰). [مقامی].

کھوج (و مج) ؛ (الف) امذ.
۱. **پیروں کا نشان ، نقشِ قدم ، نقش.**
دونوں مل کر اس ٹھار تھے ہی چلے
چلے دونوں گھوڑے کے کھوج سوں ملے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۹). چکے چکے تلاش کیا کریں شاید کہیں کھوج ملے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۶۰). پہاڑوں اور ریگستانوں میں وہ پاؤں کے کھوجوں پر چل کر چوروں کا پتہ لگا دیتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۳۱)
کتنی گھنے جنگل میں پھرتے رہے
کتنی میل تک کھوج ملتے گئے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۱). ۲. **پتا ، نشان ، ٹھکانا ، سراغ.**
سو ہر حال سوں کھوج پا او جوان
گیا اس سپاہی کی عورت کے تہاں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰).
کہا کھوج اس کے تئیں معلوم مجھ کوں
کہا سرور بتا دے گا یہ تجھ کوں
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۲۱).
سایۂ زلف میں گم ہے کمرِ یار کا کھوج
اس اندھیرے میں کہاں ڈھونڈیے اک تار کا کھوج
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۸).
ہائے وہ دوت کھروں کی شامیں وہ انجانے کھوج
شیتل مدرا ، جلتی ناریں ، میٹھے میٹھے کھوج
(۱۹۵۷ ، لاحاصل ، ۳۵). (ب) امذ ؛ امث. ۱. (ا) **تلاش ، جستجو ، تجسس.**
اسی کھوج میں لوگ سب آپھرے
پوچھیں اور کھوجیں کہ رہ زن ملے
(۱۷۵۴ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۵۲). جب وے کھوج کو نکلے تو راہ میں کرتک نے کہا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۶۲). ایرج کا عیار شاپور شہزادے کی معشوقہ کے کھوج میں گھر سے نکلا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۳۱۵). حکمت کی حکمت اور غایت کی غایت کے کھوج میں نہ لگ جائیں. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۹۹). انھوں نے ایک کرائے کے مکان کی کھوج شروع کر دی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۰۳). (اا) **کرید ، جانچ پڑتال ، تحقیق ، ریسرچ ، چھان بین.** ابتدائی کھوج کے بعد کئی ممالک نے اپنے جدید آلات تحقیق سے آراستہ جہاز سمندر کی چھان بین کے لئے بھجوائے. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، جنوری ، ۲۰). ہندوستانی زبان کی مختلف شکلوں پر جتنی اچھی کھوج گزشتہ تیس سال میں مولانا عبدالحق نے کی ہے شاید کسی دوسرے نے نہیں کی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۰۶). ۲. **خبر ، واقفیت (فرہنگ آصفیہ).** ۳. **بیخ ، بنیاد (نوراللغات).** [کھوجنا (رک) کا حاصل مصدر].

---پانا ف مر ؛ محاورہ.
پتا لگنا ، نشان ملنا ، سراغ لگنا. اس بات کا کون پایا کھوج ، کہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھوج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱).
عمرِ رفتہ کا نہ پایا کھوج ہرگز اے کلیم
آپ کو جیوں شمع میں ہر انجمن میں گم کیا
(۱۷۶۱ ، کلیم (چمنستان شعرا ، ۲۳۰)).

ہم گرم رو ہیں راہِ فنا کے شرر صفت
ایسے نہ جائیں گے کہ کوئی کھوج پا سکے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۵).

سر کوہ آدم سے تا کوہ بیضا
بیاباں جاؤ گے کھوج پاؤ گے اُن کا

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۲۹).

---پڑنا محاورہ.
۱. پتا لگنا ، نشان ملنا (جامع اللغات). ۲. تلاش ہونا (نوراللغات).

---خَبر (---فت خ ، ب) امث.
خبر خیر ، پتا نشان. خدا جانے کدھر گئے کہ ابھی تک سال ہوا کچھ کھوج خبر نہیں ہے . (۱۹۳۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۵۸). [کھوج + خبر (رک)].

---خَبر لینا محاورہ.
خیریت دریافت کرنا ، حال چال پوچھنا ، خبر خیر رکھنا. متھرا سے ہاتھ جوڑ کر کہنا چاہتی تھی کہ میری کھوج خبر لیتے رہنا . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۵).

---ڈھُونڈنا ف مر ؛ محاورہ.
پتا لگانا ، سراغ لگانا ، خبر لگانا.

وہ راہ نہیں ایسی جو ہر ایک کو مل جائے
گمراہ کہاں ڈھونڈ سکے کھوج مکاں کا

(۱۸۲۳ ، دیوانِ شادان ، ۱ : ۲۳).

اس لئے ڈھونڈھتا پھرتا ہوں دل‌زار کا کھوج
کہ ملے دل تو ملے خانۂ دلدار کا کھوج

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷۷).

---کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
تلاش کرنا ، جستجو کرنا ، ڈھونڈنا ، پتا لگانا.

پریزاد سب گرد پھرنے لگے
کنور کا سبھی کھوج کرنے لگے

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۵). اس لیے فرعون کو چاہیے کہ ایک ہشیار عقل‌مند انسان کھوج کرے . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۳). سونے چاندی کے زیور پاتا ہے ... اکثر آدمی اوسکے آشیانہ میں کھوج کرکے چاندی اور سونا نکالتے ہیں . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۳).

---کھاج امث.
تفتیش ، دریافت ؛ بے‌حد کوشش ؛ پریشانی ، الجھن (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھوج + کھاج (تابع)].

---کُھجَر (---ضم کھ ، فت ج) امذ.
جستجو ، کرید ؛ (مجازاً) فکر و اندیشہ ، وسوسہ. کہنے لگیں «میاں سرسید کے مزار پر چراغ جلاؤ اور پھول چڑھاؤ اور بیوی سے کہو کھوج کھجر میں نہ رہا کریں» . (۱۹۴۰ ، مضامینِ رشید ، ۱۶۰). [کھوج + کھجر (تابع)].

---کُھرا (---ضم کھ) امذ.
اتاپتا ، سراغ. دوسری طرف ہوتا سکھ کا کوئی کھوج کھرا نہیں مل رہا تھا . (۱۹۸۶ ، سیارہ ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۶۰).
ف : پانا ، ملنا ، لگانا. [کھوج + کھرا (رک)].

---کھونا محاورہ.
نام و نشان مٹا دینا ، ستیاناس کرنا ، تباہ و برباد کرنا ، کسی کام کا نہ رکھنا نیز کھوجڑا کھونا.

ہمارا کھوج کھونے کے تئار ایسا وہ درپے ہے
اگر نقش قدم دیکھے مٹائے بن نہیں رہتا

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا (تئار) ، شوق ، ۳۸۷). گرو جی نے تو دونوں رانیوں کا کھوج کھویا . (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۵). کوتاہ‌اندیشی نے اپنا اور ہمایوں دونوں کا کھوج کھو دیا . (۱۹۰۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۵۲). طرہ یہ کہ عیش و عشرت اور بازبال کھیٹی میں پڑی ہوئی تھیں ان عادتوں نے رہا سہا بھی کھوج کھویا . (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۷۹).

---کھونی (---و مع) صف ؛ امث.
(کوسنا) خانہ خراب عورت.

اری تجھ پر تو عزت خوب رونی
کہاں سے آگئی گھر ، کھوج کھونی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۱). [کھوج + کھونی (کھونا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام مؤنث)].

---لَگانا محاورہ.
۱. پتا لگانا ، سراغ لگانا ، ٹھکانا معلوم کرنا. بازار اور گلی کے نلوں کا اگر تم کھوج لگاتے چلے جاؤ تو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح سڑک کے نیچے موڑ توڑ کھاتے ہوئے سب حوض میں جا ملتے ہیں . (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۴۷).

میراجی نے بات کہی جو گیان کھوج لگائیں گے
کہنے والے کی آنکھوں میں سُننے والے کے سپنے ہیں

(۱۹۴۹ ، میراجی ، ک ، ۴۹۷). کسی نے اکبر اور شاہ جہاں کے دربار اور لشکرگاہ میں اسکی اصل کا کھوج لگایا . (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے روابط ، ۲۷). ۲. تفتیش کرنا ، تحقیق کرنا. اس نے مخفی طور سے اس شخص کی حالت کا کھوج لگانا طے کیا . (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۲۳۸). اس کا نقطۂ‌نظر سائنسی ہے یہ وجوہات کا کھوج سائنسی طریقے سے لگاتا ہے . (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۵۲).

---لَگنا محاورہ.
بعد جستجو کے کسی بات کا معلوم ہونا ، پتا لگنا ، سراغ ملنا.

نہ اس نورِ مجسّم کا لگا کھوج
پھرے ایسے کہ ہارے چاند سورج

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۰).

---لینا محاورہ.
سراغ لگانا ، پتا دریافت کرنا ، تفتیش کرنا.

ٹرت کاٹ سر پاس منج بھیج دے
بزاں اسکے اند کند کی سب کھوج لے
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۵).
کھوج لیتا ہوا چلتا ہے زمیں پر مجنوں
کہ جہاں ناقۂ لیلیٰ ہے وہیں محمل ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۰) کتنی بار اس نے کھوج لینے کی کوشش کی. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۵).

۔۔۔مٹنا (۔۔۔ کس م) صف مذ (مث : کھوج مٹی).
خانہ خراب (نوراللغات). [کھوج + مٹنا (مٹنا (رک) کا ماضی لیز حالیۂ تمام)].

۔۔۔مٹانا محاورہ.
نیست و نابود کرنا ، نام و نشان نہ رکھنا ، بیخ کنی کرنا ، استیصال کرنا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔مٹنا محاورہ.
نام و نشان نہ رہنا ، نیست و نابود ہو جانا ، معدوم ہو جانا.
تیرے دنداں سے جو روکش ہو تو مانند حباب
صاف دریا میں مٹے گوہرِ شہوار کا کھوج
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۷) . ہندوستان بھر میں بہت سی بدعنوانیوں کا کھوج مٹ گیا ہے. (۱۹۳۰ ، خمارستان ، ۱۱۳).

۔۔۔مٹی (۔۔۔ کس م) صف مث.
خانہ خراب (عورت).
شوق مجھ کھوج مٹی کو جو ہے اس بات سے کم
بولتی مجھ سے دوگانا ہے بہت رات سے کم
(۱۸۱۸ ، انشا (دیوان رنگین و انشا ، ۳۹)). جس بے شعور کھوج مٹی کی ذہنیت شروع سے شکست خوردہ اور بچکنی ہو وہ میری بات کیا سمجھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۶).
[کھوج مٹا (رک) کی تانیث].

۔۔۔ملنا ف مر ؛ محاورہ.
پانو کے نشان کا مل جانا ؛ سراغ ملنا ، پتا لگنا ، خبر ملنا.
کاروان کو اس جگہ نہ پایا بیچارہ بہت پھرا پر کھوج نہ ملا.
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۵۰).
ڈھونڈ کر تیری کمر کو ہوئے ہم ایسے گم
مثلِ عنقا نہیں اب کھوج ہمارا ملتا
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵).
جولا کھ میں ایک پر کہیں کچھ کھلا بھی قسمت سے بھید تیرا
ملا نہ کھوج اس کا پھر کسی کو ہزار ڈھونڈا ہزار دیکھا
(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۵۹).
کہیں وحشی نہ کر دے مجھ کو یہ الجھاؤ عرفان کا
خدا کو ڈھونڈتا ہوں کھوج مل جاتا ہے انساں کا
(۱۹۰۳ ، لوحِ محفوظ ، ۸۹).

۔۔۔میں رہنا محاورہ.
کسی شخص میں نقص نکالنے کے درپے رہنا (جامع اللغات).

۔۔۔نکالنا محاورہ.
پتا لگانا ، سراغ لگانا.
ایک مشفق کو تھا ادھر کا خیال
مہربانی سے ان نے کھوج نکال
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۸).
ہے خلل پردۂ دلدار میں سوراخ نہیں
ہم نکالے ہیں گے اس روزنِ دیوار کا کھوج
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۸). دہلی سے تم کب گئے اور جب تک پولیس نے تمہارا کھوج نہ نکالا تم کیوں چھپے رہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۶۷). اس انقلاب کے مخارج کا کھوج نکالنے اور ان کے تعین کے لیے گہری تحقیق اور جگر سوزی سے کام لیا گیا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۹۹).

۔۔۔نکلنا محاورہ.
پتا لگنا ، سراغ ملنا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔ہاتھ آنا محاورہ.
پتا لگنا ، سراغ ملنا.
ہاتھ آئے کسی طرح سے دل گم شدہ کا کھوج
ہے چور وہ کہ جس پہ کسی کا بھرم نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۷).

۔۔۔ہونا ف مر ؛ محاورہ.
تلاش ہونا ، جستجو ہونا ، کرید ہونا ، معلوم کرنے کی خواہش ہونا.
سلیم کو بڑی کھوج ہوئی کہ اس سال مرگ نے اپنے لئے کونسی سواری پسند کی. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۹).

کھو جانا (و مع نیز غم و) ف م.
تلاش کرانا ، سراغ لگوانا ، تفحص کرانا (ماخوذ : پلیٹس).
[کھوجنا (رک) کا تعدیہ].

کھوجَڑ (و مع ، فت ج) امذ ؛ امث.
پھوک. اور کہیں گنے کی کھوجڑ کو کاغذ سازی میں استعمال کیا جانے لگا ہے. (۱۹۸۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱۷۴).
[س : کشور कुच].

کھوجڑا (و مع ، سک ج) امذ.
۱. **(تحقیراً) کھوج ، سراغ ، نام و نشان ، بیخ و بنیاد** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. **نصیب ، قسمت** (نوراللغات). [کھوج (رک) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر برائے تحقیر].

۔۔۔جانا محاورہ.
ستیاناس جانا ، اُجڑنا ، تباہ و برباد ہونا ، غارت ہونا.
کھوجڑا جائیو ان آنکھوں کا
نیند کیوں ان کو نہیں آتی ہے
(۱۸۳۳ ، مجالس رنگین ، ۹۷). کہا کرتے تھے کہ قلعے کا کھوجڑا انہیں ڈھنگوں سے گیا ، یونہی سارے بادشاہ زادے تباہ ہوئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۵).

ـــــ جائے فقرہ.
(بد دعا) غارت ہو ، برباد ہو ، ستیاناس جائے. پہلے تو یہ کچھ کر گیا اب اس کا کھوجڑا جائے جانے کیا کرے گا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۶۲). ڈکیہ نے کہا بڑھیا تیرا جائے کھوجڑا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۵۸). تیرا کھوجڑا جائے اور یہ ہے کی کیوں پھوٹ گئیں. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۳۶).

ـــــ کھونا محاورہ.
۱. ستیاناس کرنا ، بگاڑنا ، خراب کرنا.

مشتو بعر جنگ اب آخر پسیجے بعض بعض
کھوجڑا جب کھو چکے ہر خانماں برباد کا

(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۵۱). ۲. **نیست و نابود کرنا.** جانتے ہیں کہ یہی انگریزیہ ایک نہ ایک دن دنیا جہان سے مولویوں کا کھوجڑا کھو کر رہے گی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۸).

ـــــ نکلنا محاورہ.
ستیاناس ہونا ، حال تباہ ہونا (ا پ و ، ۷ : ۱۵۲).

کھوجڑاں جائے فقرہ.
(کوسنا) ستیاناس ہو ، غارت ہو. پھوٹ درگور تمہاری صورت ، کھوجڑاں جائے تمہاری رغبت کا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵).

کھوجڑے (و مع ، سک ج) امذ.
کھوجڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ پیٹا (ـــــ ی مع) صف مذ (مث : کھوجڑی پیٹی).
(عو) خانہ خراب ، نگوڑا ، موا (کوسنا).

دل کھوجڑے پیٹے کی مجھے کھل گئی قلعی
ہے خاک کیا لاکھ اسی نے تو گھر اپنا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۳). [کھوجڑے + پیٹا (پیٹنا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام)].

ـــــ گیا (ـــــ فت گ) صف مذ.
رک : کھوجڑے پیٹا (فرہنگ آصفیہ). [کھوجڑے + گیا (جانا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام)].

کھوجک (و مع ، فت ج) صف ؛ امذ.
رک : کھوجی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھوج (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر و توصیف].

کھوجنا (و مع ، سک ج) ف م.
۱. **ڈھونڈنا ، تلاش کرنا ، سراغ لگانا.**

ایسا بھا دیک کہارا کیوں کر کھوجیا جائے
کہے سے نہائیوں نہ ابڑے کھوجیں کھوج سمائے

(۱۵۹۱ ، جانم (شاہ برہان) ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۸).

کیف کیا کھوجنا اپس کوں سو توتجھ
کال اچھے ہو پر اس ترنگ میں رنگ

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۱). مہاراج اسی ہنر کو ڈھونڈنے کو گیا تھا سو اسے کھوج کر آپ کے پاس لے آیا ہوں. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۴۳). موکش چاہنے والا ست سنگ کو کھوجتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). میں اب اسے کھوجوں گا اور اس کے قدموں پر سر رکھ کر معافی مانگوں گا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۷). اب میں بیاباں میں کس کو چھوڑوں اپنی ایک بھیڑ کو کھوجنے کے لئے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۶۷). ۲. **دریافت کرنا** (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [س : کھج खुज].

کھوجن ہار/ کھوجنی ہار (و مع ، فت ج) امذ.
کھوجنے والا ، معلوم کرنے والا ، تلاش کرنے والا ، دریافت کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھوجن / کھوجنی ← کھوجنا (رک) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

کھوجی (و مع) امذ.
کھوج نکالنے والا ، سراغ لگانے والا ، سراغ رساں ؛ پاؤں کے نشانات سے سراغ لگانے والا. ان کھوجیوں نے اس کا کھوج لگا کر سر اس کا کاٹ کر ابو ثابت عامی مذکور کے پاس بھیجدیا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۰۶). میری بات تم آج سن رکھو کہ یہ بچہ ایک بڑا کھوجی ہو گا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۴۷). فکر نہ کرو قائم پور سے میں نے فدایا کھوجی کو بلاوا بھیج دیا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ جنم ، ۹۳). [کھوج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و فاعلی].

کھوجیا (و مع ، کس مج ج) امذ.
رک : کھوجی. ریگستان اور دیہات میں علیحدہ کھوجیے دوڑا دیے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۴۳). [کھوج (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کھوجھ (و مع) امذ.
رک : کھوج (پلیٹس). [کھوج (رک) کا ایک املا].

کُھوجھا (و مع) امذ.
تلچھٹ ، دُرد ؛ پھپھوندی جو سرکہ وغیرہ کو لگ جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : کُشذُر کَم कुष्ठ+कं].

کھوچ (و مع) امث ؛ ← کھونچ.
چیرا ، کپڑے کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے سے الجھ کر پھٹ جائے ، کھوپ ، کپڑے کا شگاف ، پھٹی ہوئی جگہ.

ہوائیں باندھتے پھرتے ہو تم یوسف لقائی کی
لگا لیتی تھی کوئی کھوچ بھی تو اپنے دامن میں

(۱۹۳۵ ، سائل (مہذب اللغات)). [کھونچ (رک) کا ایک املا].

کھوچا (و مع) امذ.
رک : کھونچا (پلیٹس). [کھونچا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

کُھوچڑ (و مع ، فت چ) امذ.
ہوتے ہوئے کام کو روک دینے والا ، مخل ، خلل انداز ، رخنہ انداز ، چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے والا ؛ فسادی ، مفسد ؛ کھوٹا ، بدسرشت ، بدباطن (فرہنگ آصفیہ). [س : کُچر कच्चर].

کھوچَل (و مج ، فت چ) صف.
کھوکھلا ، اندر سے خالی. شہر میں آ کر تیرا دماغ بھی کھوچل ہو گیا ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳۲). [ہن : کھوکھلا کی تخفیف].

کھوچنی (و مج ، سکن چ) است.
(نان بائی) تندور سے روٹی نکالنے کی آہنی سلاخ جس کا ایک سرا چپٹے منھ کا ہوتا ہے اور جو کونچے کے ساتھ روٹی کو پکڑ لیتی ہے (اب و ، ۳ : ۱۳۰). [کھوچ ‹ کھونچ (رک) + ی ، لاحقۂ فاعل].

کُھود (۱) (و مع) است.
تلچھٹ ، میل ، کھلی (ماخوذ : پلیٹس ‹ فرہنگ آصفیہ). [س : کشور खुड़].

کُھود (۲) (و مع) است.
خوید ، چری ، ہرے جَو (ماخوذ : پلیٹس ‹ فرہنگ آصفیہ). [خوید (رک) کا بگاڑ].

کھود (و مج) است.
۱. (کاشت کاری) ہل کی وہ گاؤ دُم لکڑی جس پر پھاڑ جڑی ہوتی ہے ، کڑاڑی (اب و ، ۶ : ۱۲۲). ۲. (کاشت کاری) کھیت میں پودوں کی نلائی یعنی ان کی جڑوں کے پاس گھاس نکالنا اور مٹی پولی کرنا ، پنٹار ‹ کھدائی (اب و ، ۶ : ۳۷). ۳. کھونچ ، کھونپ ، بھونک (ماخوذ : پلیٹس ‹ جامع اللغات). [کھودنا (رک) کا فعل امر].

---(کھود) کَر پُوچھنا محاورہ.
کسی بات کو طرح طرح کے سوالات کر کے پوچھنا ، کرید کرید کر پوچھنا ، خوب چھان بین کرنا ، اچھی طرح تحقیقات کرنا.

ہم نے پھر بات کھود کر پوچھی
کیا کسی نے نکالیا جھاتی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۵). بعض شریر لڑکیاں آپ ہی تو کھود کھود کر پوچھتیں اور آپ ہی محلے میں ڈھنڈورا پیٹتی پڑی پھرتی ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۲). وہاں کی ہر ریت رسم کو کھود کھود کے پوچھتا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۱۶).

--- کَر دَفنانا/دَفنا دینا محاورہ.
زندہ زمین میں گاڑ دینا ، نام و نشان مٹا دینا. کہیں مل جائے تو کھود کر دفنا دیں حرام زادی کو. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۶۳).

--- کُرید (---ضم ک ، ی مج) است.
تحقیق ، تفتیش ، چھان بین. چنانچہ بحث اسکی اس کتاب کے دوسرے حصے میں جہاں کھانوں کی کھود کرید کی گئی ہے تفصیل وار بہ کور ہوئی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۳۳). [کھود + کرید (کریدنا (رک) کا حاصل مصدر)].

--- کے گاڑنا/گاڑ دینا محاورہ.
جان سے مار دینا ، زندہ دفن کر دینا ، نام و نشان مٹا دینا ، نیست و نابود کر دینا.

او تخم بگاڑدوں کی تجھ کو
ہیں کھود کے گاڑدوں کی تجھ کو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۶۱).

--- کھاد است.
۱. کُھدائی. طبقات ارض کی کھود کھاد سے تحقیق ہوا ہے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۳۳). ۲. تحقیق ، تفتیش ، چھان بین. تم کو اسکی کھود کھاد اور تحقیقات ... سے کیا کام ہو گا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۹۰). [کھود + کھاد (تابع)].

--- کھاد کَر م ف.
کھود کھود کر ، تلاش و تفحص کر کے ، تحقیق و تفتیش کر کے. یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ پرانی تاریخوں سے کھود کھاد کر یہ معنی ہم نے پیدا کر لیے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۲۲).

--- کھود مَرے اوندرا اَور راج کَریں بُھجَنگ کہاوت.
محنت کوئی کرے اور فائدہ کوئی اور اٹھائے ، کوئی دوسرے کی ملکیت پر غاصبانہ قبضہ کرے تو کہتے ہیں. سانپ خود سوراخ نہیں بناتا بلکہ غیر کے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر اس کو غصب کر لیتا ہے... ہندی کی مثل مشہور ہے کہ کھود کھود مرے اوندرا اور راج کریں بھجنگ. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۷).

کھودا (۱) (و مج) امذ.
ٹہوکا ، دھکا. اپنے ڈنڈے سے اس کی پسلیوں میں ایک کھودا بھی دیا. (۱۸۹۲ ، اصول سراغ رسانی ، ۱۹۳). اف : دینا. [کھودنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھودا (۲) (و مج) مذ.
کھودنا (رک) کا صیغۂ ماضی ، مرکبات میں مستعمل.

--- پَہاڑ نکلا چُوہا/نکلی چُوہیا کہاوت.
محنت بہت کی اور حاصل بہت کم ہوا. اس رُخ سے یہ بھی کھودا پہاڑ نکلا چوہا ثابت ہوئے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۹). رضیہ ہنسنے لگی ، کھودا پہاڑ نکلی چوہیا. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳).

کھودانا (و مج) امذ.
رک : کُھدانا (پلیٹس). [کھودنا (رک) کا تعدیہ].

کھودائی (و مج) است.
رک : کھدائی (پلیٹس). [کھدائی (رک) کا ایک املا].

کھودَر (و مج ، فت د). (الف) صف.
کُھردرا ، اونچا نیچا ، چیچک رو (جامع اللغات ‹ پلیٹس). (ب) امذ. کھوڑے کی ایک چال ، دلکی ‹ دوگمہ (جامع اللغات ‹ پلیٹس). [کھود (رک) + ر ، لاحقۂ صفت لیز قب : کھدرا].

کھودنا (و مج ، سکن د) ف م.
۱. کسی جگہ کو گہرا کرنے کے لیے وہاں کی مٹی وغیرہ نکالنا ، گڑھا کرنا ، کھدائی کرنا. دراں پانچ گز زمیں کھودنے. (۱۹۳۲ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲ ، ۲۰)).

پانیں کیری پکڑ آس
کھودے کوٹی کر پیاس
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۱۹۵۷ء ، ۶ : ۲ ، ۶۶)۔
رکھے مال تھے کھود کر در زمیں
بہ‌کم ہو کام آگا کدھیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵)۔ ملعون ، حضرت زین العابدین کو باغ میں لے گیا اول مشغول قبر کھودنے کا ہوا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۱)۔
ترے مریض کی ہیں زندگی سے سب مایوس
جو گور اسکی ہے پہلے وفات سے کھدی
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۴)۔ کہیں بھی زمین کو کھودو پانی نکل آتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۱)۔ اپنی زمین کی سطح کو صرف ۹ انچ تک کھودا ہے۔ (۱۹۴۳ ، آتشِ چنار ، ۹۲۵)۔ ۲. **جڑ سے اکھاڑنا۔**
بنیادِ فساد کھود ڈالی
جاسوسوں نے کھود کر نکالی
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴۲)۔ ۳. **کھوکھلا یا خالی کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ ۴. **کھرچنا ، کریدنا ، کھودنا۔**
بے ستون کھودنے سے کیا آخر ہوئے سب کار عشق
بعد ازاں اے کوہکن سر ہے ترا اور سنگ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳)۔
پھر جگر کھودنے لگا ناخن
آمدِ فصلِ لالہ کاری ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳)۔ ۵. **مُہر یا چپراس وغیرہ میں حروف کندہ کرنا ، منبت کاری یا نقاشی کرنا ، نقش بنانا ، کندہ کرنا۔** ۱۸۳۰ء میں ایک شخص نے بطور نقش درخت پر کچھ نقش و نگار کھودے اور سیاہی لگا کر کاغذ چپکا دیا۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۲۳)۔ وہ پچھتے ہیں اور نہایت پشیمان ہوں جو کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۰)۔ پرانا پلاسٹر اکھڑا گیا تو پتا چلا کہ اس کے نیچے کئی زبانوں میں مختلف طالب علموں نے اپنے نام کھود رکھے تھے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۰۶)۔ ۶. **تلاش و تفحص کرنا ، تفتیش کرنا ، تحقیق کرنا۔** یہی حال ہمارے ہاں کے سوانح لکھنے والوں کا ہے جو اپنی تالیف کا حجم بڑھانے کے لیے کھود کھود کے گمنام لوگوں کا حال لکھتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۵۷)۔ ۷. (عور) **مجامعت کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : کنشد खुद]۔

کھودنی (و مج ، سک د) امث۔
کھدائی ؛ کھودنے کا اوزار ، پھاوڑا ، کسی ، بیلچہ ؛ کندہ کرنے کے اوزار ؛ تلاش ، تفتیش (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کھود ، کھودنا (رک) + نی ، لاحقۂ اسمیت کیفیت و آلہ]۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
۱. **دریافت کرنا ، تفتیش کرنا۔** جب بازندے سوں کے ملیا تو بہوت بدحال ہور ناقوت دیکھیا ہور کھودنی کرنے لگیا اسے میاں کنہاں گیا تھا۔ (۱۷۶۵ء ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۵)۔ ۲. **کھود کر** **تلاش کرنا ؛ خزانہ کی تلاش میں کھودنا ، تلاش کرنا ، ڈھونڈنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

کھودو (و مج ، و لین) امث۔
رک : **کھودنی** (پلیٹس)۔ [کھودنا (رک) سے اسم آلہ]۔

کھدْوانا (و مج ، سک د) ف م۔
کندہ کرانا ، نقش کرانا ، جڑ سے نکلوانا ؛ (مجازاً) ہول توں کرانا ؛ زنا کروانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کھودنا (رک) کا تعدیہ]۔

کھودی (و مج) امث۔
کھودنا ، اکھاڑنا ؛ کاشت (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کھودنا (رک) سے مشتق]۔

کھودے کُوا آپی ڈُب مُوا کہاوت۔
اپنی ہلاکت یا تباہی کے خود اسباب پیدا کرنا ، ایسے شخص کے لیے بولتے ہیں جو دوسروں کی تکلیف کا سامان کرتا ہے مگر خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنے حق میں جنجال کیا ، مثل مشہور ہے کھودے کوا آپی ڈب موا۔ (۱۸۳۵ء ، پچیس مثال ، ق ، ۳)۔

کُھودیلا (ضم و ، ی مع) امذ۔
(ٹھگی ، چوری) **ٹھپا لگا ہوا سکہ ، سکۂ مضروب ، انگریزی سکہ** (اب و ، ۸ : ۲۰۰)۔ [کھود (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

کھو دینا ف م۔
رک : ’’کھو‘‘ کے تحتی الفاظ نیز کھونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

کُھوڈ (و مع) امذ۔
کھیت میں ہل چلا کر بنائی ہوئی نالی جس میں بیج ڈالتے ہیں۔ ہل کے چلتے وقت بسبب ہلنے کے آپ سے آپ بیج کھوڈ زمین میں باندازہ مناسب کرتا جاتا ہے۔ (۱۸۸۶ ، کھیت کرم ، ۷)۔ سیتا کے معنی سنسکرت میں ہل سے ڈالی ہوئی لکیر کے بھی ہیں جس کو عام بھاشا میں کھوڈ کہتے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۱۸)۔ [رک : کھڈ ؛ س : کنشر खड्ड سے]۔

کھوڈر / کھوڈرا (و مج ، فت ڈ / سک ڈ) امذ۔
پرانے درخت کا کھوکھلا حصہ ؛ گڑھا ، غار۔
سو بائے ہاٹ وہیں کھاتا پچھاڑاں
گڑے ہور کھوڑے نا دیکھو کھاڑیاں
(۱۹۸۸ ، قصۂ کفن چور ، ۴)۔ [س : کوٹر कोटर]۔

کھَور (و لین) امذ ؛ امث۔
۱. **تلک کا نشان جو ہندو صندل زعفران وغیرہ سے پیشانی پر لگاتے ہیں ، صندل کا آڑا ٹیکا۔** برہمن اور راجوں کی پوجا کی رنگ رنگ کے جوڑے پہنائے چندن کیسر کی کھوریں پھولوں کے ہار پہنائے۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۵)۔ منڈیرے جواہر کے کانوں میں بڑے کھور سیندور کے لگائے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۹)۔ ۲. **عورتوں کا ایک زیور جو پیشانی پر پہنا جاتا ہے۔** زیوراتِ عورتوں کے ... کھور۔ (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۵۱)۔

۲. (ماہی گیری) چکر کی شکل میں باندھا ہوا جال جس کے کنارے پر سیسے کی گولیاں برابر برابر بندھی ہوتی ہیں ، ٹاپا ، کھوہر (ا ب و ، ۳ : ۶۱). [س : کشور یا کشر खोर छर سے ماخوذ].

کُھور (و مع نیز ضم و) امذ.
جڑے ہوئے سُم ، کُھر . پھر ایک رسی ... لے کر اس سے بند لگاؤ یعنی کھور کے قریب سے گھٹنے تک لپیٹو . (۱۹۲۵ ، عجب الموالشی ، ۲۰۹). [کھر (رک) کا بگاڑ].

کھور (۱) (و مع) امذ.
ببول کی قسم کا ایک اونچا اور خوشنما درخت ، اس کی لکڑی زردی مائل سفید ، بھاری اور سخت ہوتی ہے اور صاف کرنے پر خوب چکنی ہو جاتی ہے یہ زرعی آلات بنانے کے کام آتی ہے (لاط : **Acacia Senecal**). کھور سے اصلی تجارتی صمغ عربی نکلتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، معترف جنگلات ، ۲۸۳). [مقامی].

کھور (۲) (و مع) امث ، کنہور (قدیم).
۱. مویشیوں کے دانے کُتی کھانے اور پانی پینے کی ناند یا نالی. بیلوں کے بھوسا کھانے کو ایک نالی اونچی بناتے ہیں اس کا نام چرنی اور پچھانہہ میں کھور ہے . (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۶). ۲. **گلی ، راستہ**.

کمربند شتابی سیوں کر کام ہور
کئے آج لگ کسکی پکڑنا ہے کھور

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ۹۹). ۳. **غار ، کھوہ ؛ چھوٹی وادی**.

راجہ اگن سادھ ہیں نیر
کنہاں کھور ترگ کنہاں تیر

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۷). ۴. (پورب) **چپنی ، ڈھکنا ، سرپوش** (فرہنگ آصفیہ). ۵. **باریک جھلی جو آنتوں پر ہوتی ہے ؛ کانٹے پھیڑ کی آنتیں جو صاف کر کے زچہ کو دودھ اترنے کے لیے دیتے ہیں ، اوجھ ، اوجھڑی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۶. (سوقیانہ) **رضائی ، لحاف** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : کنہر कहर نیز خول (رک) سے].

کھور (۳) (و مع) امذ.
(چوری ، ٹھگی وغیرہ) **لشکر ، فوج** (ا ب و ، ۸ : ۲۰۰). [مقامی].

کھورا (و لین) امذ.
جگر کی بیماری جو بھیڑوں کو ہو جاتی ہے ؛ بالوں کا جھڑ جانا (پلیٹس). [ف : خورہ کا بگاڑ].

کھورا (۱) (و مع) امذ.
(سلوتری) **گھوڑے یا مویشی کی خشک کھانسی، خصوصاً بلی کی کھانسی** (ا ب و ، ۵ : ۱۰۱). [کھرا (کھر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت) کا اشباعی املا].

کھورا (۲) (و مع) صف مذ (مث : کھوری).
لنگڑاتا ہوا ، لنگڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کھوڑ खोड یا کھور खोर].

کھورا (۳) (و مع) امث.
(اینٹ سازی) **کوریں یا کونے جھڑی شکل کی بگڑی ہوئی اینٹ** (ا ب و ، ۱ : ۸۲). [مقامی].

کھورا (۴) (و مع) امذ (قدیم).
غار ، **کھوہ ، گڑھا**. یو عشق کا کھورا تیں باگاں کی گوی ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۰). [کھور (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کُھورانٹ (۱) (ضم کھ ، غم و ، غنہ) امذ.
(کاشتکاری) **ڈھوروں کے کھروں کے نشان جو کھیت کی ہموار بنائی ہوئی سطح پر ڈھوروں کے چلنے سے پڑ جائیں اور جمائے ہوئے بیج کو نقصان پہنچائیں** (ا ب و ، ۶ : ۹۷). [کھور (کھر (رک) کا اشباع) + آنٹ (رک)].

کُھورانٹ (۲) (ضم کھ ، غم و ، غنہ) امذ.
رک : **کھرانٹ** (پلیٹس). [خرانٹ (رک) کا محرف].

کھورانٹا (و مع ، مغ) امذ.
(سلوتری) **سموں کی بیماری والا گھوڑا یا جانور جس کے سموں میں زخم پڑ گئے ہوں ، کھرپھٹا ، سم پھٹا** (ا ب و ، ۵ : ۱۰۱). [کھور (کھر (رک) کا اشباع) + انٹا (رک)].

کُھوڑپہ (و مع نیز غم و ، سک ر ، فت پ) امذ (قدیم).
گھاس کھودنے کا آلہ.

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوڑپی و کھوڑپہ کوہاری کا ہوش

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۳). [کھرپا (رک) کا اشباعی املا].

کُھوڑپی (و مع نیز غم و ، سک ر) امث (قدیم).
چھوٹا کھرپا.

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوڑپی و کھوڑپہ کوہاری کا ہوش

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۳). [کھرپی (رک) کا اشباعی املا].

کھوڑچی (و مع ، سک ر) امذ.
(ٹھگی ، چوری) **بال تراش ، استرا ، کھرچی** (ا ب و ، ۸ : ۲۰۰). [کھور ~ کھر (کھرچنا کا حاصل مصدر) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

کھوڑنا (۱) (و مع ، سک ر) امث (قدیم).
بے مروتی.

نکھوری کی وہ کھوڑنا بھی سو پائیے
بورا بول سنا ہی تو خوش لگ آئے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۲). [مقامی].

کھوڑنا (۲) (و مع ، سک ر) ف م.
حل کرنا ، سلجھانا ، کھولنا. اپنے بر کی بپتا خدا ہی کھوڑنے پائے ... کیوں پیاری ! کچھ یہاں عزت بھی ہے یا نہیں ؟ اگر ڈیوڑھی پر کوئی دیکھ لیتا تو کیسے بنتی ؟ (۱۸۸۶ ، جنس ، کیوں سین (صاحب کے ڈرامے ، ۸ : ۳۳۲)). [کھولنا (رک) کا بگاڑ].

کُھورَنڈ (و مع نیز ضم و ، فت ر ، سک ن ، ڈ) امذ.
وہ پپڑی یا خشک چھلکا جو زخم کے اچھا ہونے کے وقت اس پر جم جاتا ہے ، کھرنڈ. اگر زخم پر کھورنڈ جم جاوے ... تو تنک... لگایا کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۹). [کُھرنڈ (رک) کا اشباعی املا].

کھورَنی (و مج ، سک ر) امث.
لوہے کا ایک چھوٹا سا گول ٹکڑا جس کے کنارے خاردار ہوتے ہیں اور جو ایک تختے پر جڑا ہوتا ہے ، ناریل وغیرہ کھرچنے کا ایک آلہ. ناریل کے کھرچنے کے لئے ناریل کی کھورنی ایک ضروری چیز ہے. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۵۱). [کھور ـ کھر (کھرچنا (رک) کا حاصل مصدر) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کَھورُو (و لین ، و مع) امذ.
۱. کھروں والے جانور مثلاً بیل وغیرہ کا کھر سے مٹی اڑانا یا کھر زمین پر مارنا ، گائے کا رمبھانا یا سانڈ کا دڑوکنا ، ڈکرانا. بیل اس شیر کو دیکھ کر مارے مستی کے کھورو کرنے اور سینگوں سے زمین کھودنے لگا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۰). ۲. (مجازاً) بدی ، دنگا ، فساد ، شرارت ، حرامزدگی ، لٹنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). اف : کرنا. [کھورو ـ کھر + و ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ لانا محاورہ.
۱. زمین پر کھر یا سُم دے دے مارنا ، پانو پیٹنا (فرہنگ آصفیہ). ۲. (مجازاً) غل کرنا ، شور مچانا. عصر کے وقت جو کتنے مبرف اڑانے پر کھورو لائے تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۵). ۳. فیل لانا ، جھگڑا کرنا ، فساد کرنا ، شرارت کرنا. اناں امین الرحمن سے بھی ذرا کھورو لائی تھیں. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۳۴). تیرا کیا اعتبار راستے میں کھورو لے آیا تو بنی بنائی بات بگڑ جائے گی. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۷۱).

کُھوری (و مع) امث.
بے رونق ، بُرائی ، بدی.

> ہشیار سنبال آپ کو دنیا ہے بوری
> اول جو بھولاتی پچھیں کرتی کھوری

(۱۶۷۹ ، خواص خان (چند نادر دکنی رباعیاں ، قدیم اردو ، ۱ : ۵۳۱). [کھورنا (۱) کا محرف].

کھوری (و مع) امث.
۱. تنگ وادی ، تنگ راستہ. ایک نالے کی کھوری سے نکل کر ایک چکارہ ... بھاگتا نظر آیا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱۶۶). سینکڑوں شکوک اپنی اپنی کھوریوں سے گردنیں اٹھا اٹھا کر میرے خیالات کے پیچھے پیچھے ہو لیتے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۲). ۲. گنے کے چھلکے ، گنے کے خشک پتے. خشک گھاس پھوس یا کماد کی کھوری کی ایک انچ موٹی تہہ بچھا دی جائے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۱۸۰). ۳. ڈھکنا ، سرپوش ، خول (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھور (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کھوڑیا (و مج ، سک ڑ) امذ و ــ کھوریا.
(چھپر بندی) کھپریل تیار کرنے کے لیے اینٹ کی طرح ہلکے اور پتلے قسم کے بنائے ہوئے نالی دار کھپرے (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۹). [رک : کھوری + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

کَھوڑ (و لین) امث.
صندل یا سندور کا تلک ، بندی.

> کھوڑ عاشق میں تو کیا کھٹ آپ اوروں کو بدھائیں
> لے محب جو کھوڑ دس آئی صندل کی کھوڑ سی

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۱۰). [کھور (رک) کا ایک املا].

کُھوڑ (و مع) امذ.
کھیت میں ہل چلا کر بنائی ہوئی نالی (پلیٹس). [کھوڈ (رک) کا ایک املا].

کھوڑ (۱) (و مج) امذ (قدیم).
سُوراخ ، گڑھا. روغن تارپین میں حل کر کے کیڑے لگے دانت کے کھوڑ میں بھر دینے سے درد کو تسکین دیتا ہے. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۳۰). [کھور (رک) کا بگاڑ].

کھوڑ (۲) (و مج) امذ ؛ امث.
۱. کھوٹ ، عیب ، نقص ، خرابی.

> یا بھوت کرے کھوڑ کر سو کیاں کی ہگ زنجیر ہے
> یا کچنہ تین کے موں میں تجھ کالی دیے ہیں لیشکر

(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۵).

> بولا کہ دل کوں توڑنا تج میں بڑی یہ کھوڑ ہے
> بولی کہ ہنسا ہے شرف اور جو لچھن بے جوڑ ہے

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۵۹).

> کوئی نہ تھا خوبی میں کو اوسکی جوڑ
> چاند کو تولیں تو اوس میں بھی ہے کھوڑ

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۰۰).

> آخر کار کہوں کیا میں زمانے کے کھوڑ
> دیکھ اس چھرے کو جو بدر سے رکھتا تھا ہوڑ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

> سوائے ہستی حق کے جو کچھ نظر آوے
> یقین جانو کے دیدِ خیال کی ہے کھوڑ

(۱۸۳۴ ، شاہ نیاز ، د ، ۱۸۵). ۲. دیوتا یا روح کا سراپ منحوس وقت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھوٹ (رک) کا ایک املا ایک املا].

کھوڑ (۳) (و مج) امذ (قدیم).
صندل یا کسی اور خوشبودار لکڑی کا ٹکڑا.

> بڑے ڈانگرے سار کے کان دو
> اجڑ گھر کبرے کھوڑ جو ران دو

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، غواصی ، ۵۸). [س : کشوڈ ( ].

کھوڑ (۴) (و مج) امث.
مٹی کی ناند جس میں مویشی کُٹی کھائیں (پلیٹس). [کھور (رک) کا ایک املا].

کھوڑا (۱) (و مج) صف.

۱. شریر ، اجڈ ، جھگڑالو ، خراب.

گھر میں جھڑے رہو تم کھوڑے نفر تمارے
رہنے کا کیا ہے عالی باہر بھی یک چھپر ہے

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۲۰۹). ۲. (ٹھگ) **اوگھڑ ، کھوڑنل** (کھوڑا) (ا ب و ، ۸ : ۲۰۰). [کھوڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

کھوڑا (۲) (و مج) امذ.

۱. **کاٹھ جس میں مجرموں کے پانو پھنساتے ہیں ، بیڑی ، پانو کی زنجیر ، ہتھکڑی ؛ (مجازاً) قید و بند.**

ہر یک تن کوں کھوڑا چہ کھوڑا ہوا
وہی بھار زنداں کا جوڑا ہوا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۱۵).

دائم الحال بند میں اچھنا
ہں کی طوق یک نے کھوڑا

(۱۷۰۷ء ، بحری ، ک ، ۱۰۷). ۲. **لکڑی کا ٹکڑا جو مویشی کے گلے میں باندھ دیتے ہیں** (جامع اللغات). [کھوڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کھوڑکا (و مج ، سک ڑ) امذ ؛ صف (قدیم).

درخت کا تنا جس کی شاخیں کاٹ دی گئی ہوں ، سوکھا ہوا (درخت) ، شہتیر. یوں دیکھیا تو کہا کہ ایک جھاڑ سکا کھوڑکا ہور بُڈّا ہوگیا ہے اسکے اندر شہد کے مکھیاں ہولی بنترے اندر گھستے اور بھار نکلتے ہیں. (۱۷۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۳).

بڑا اک کھوڑ کا خرمے کا تھا وہاں
ہے نام اس کا عرب میں جذع اے جاں

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۲ : ۱۱۵). [کھوڑ + کا ، لاحقۂ نسبت].

کھوڑل (و مج ، کس ڑ) صف (قدیم) ؛ ← کھوڑیل.

عیب دار ، نقص والا ، قابل اعتراض ، ناشائستہ.

ہی کج سونڈ اچائے جوں عجب کھوڑل ہیں دھن تیرنے
جنا منتری ہی رہتی ہیں پکڑ جالے کی جالے سوں

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۳۹). ۲. شریر.

اصل آنکس ہے لیکن مانتا نہیں
بہت کھوڑل ہے نیں آنکس کوں ڈرتا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۳). [کھوڑ (رک) + ل ، لاحقۂ صفت].

کُھوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف ل (قدیم).

کڑھنا ، رنج کرنا ، افسوس کرنا. ایسیاں خاطر کھوڑے اونے ہلاک ہوئے تو کیا تھا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۰۳). [کڑھنا (رک) کا اشباعی املا].

کھوڑی (۱) (و مج) صف (قدیم).

عیب دار ، نقص والا ؛ شریر.

ا کھوری و کھوڑی ہے کابری
ڈکنیر سیاسی نڑے تاپڑی

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۵). [کھوڑ رک + ی ، لاحقۂ نسبت].

کھوڑی (۲) (و مج) امث.

۱. **وہ جگہ جہاں کھجوریں سکھائی جاتی ہیں.** یہ لوگ تھکے ہارے ” کھوڑی “ یعنی کھجوریں سکھانے کی جگہ پر واپس آتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، چولستان ، ۲۲۲). ۲. **وہ گڑھا جس میں کھاد جمع کی جائے.** کھاد کی کھوڑی لوگ بناتے تو ہیں لیکن اچھی طرح نہیں بناتے. (۱۹۱۶ء ، علم زراعت ، ۲۵). [ہن].

کھوڑیل (و مج ، ی مع) صف.

رک : **کھوڑل.**

نہ توں کھوڑیل ہے کھوڑاں جو کریگا تو میں برسوں تا
سٹیگا ہاتھ سینے پر میرے سنبھال پانی میں

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۶۵). [کھوڑ (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

کھوسا (۱) (و مج) صف.

وہ شخص جس کے داڑھی مونچھ جوانی پر بھی نہ نکلے ، کوسہ. اپنے پر جو ٹھوڑی اسکی چھوٹی ہوئے اور کھوسا ہوئے اور نظر اسکی تیز ہوئے اور پیشانی اس کی چپٹی ہوئے اور سر پر بال بہت ہوں تو حکیموں نے کہا ہے ایسے آدمی سے کالے سانپ سے بھی زیادہ ڈریے. (۱۸۰۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۸).

یہ شکل سادہ روبان جہاں ہے روبرو تیرے
کہ جیسے صورتیں بدروپ سی ہوتی ہیں کھوسوں کی

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۲۲۶). [ف : کوسہ سے مورد نیز قب : کھوسنا].

کھوسا (۲) امذ ؛ ← کھوسن.

۱. **چھلکا ، کھال ، پوست** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **ایک قسم کا جوتا ؛ معمولی چمڑے کا بنا ہوا جوتا.** ڈیل ڈول متناسب ، نہ دبلے نہ موٹے ، چترالی چغہ زیب تن ، سر پہ دستار ، پاؤں میں دیسی جوتا جسے عرف عام میں ” کھوسا “ کہتے ہیں. (۱۹۸۹ء ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۵۹). [کھوسنا (رک) سے مشتق].

کھوسا (۳) (و مج) امذ.

سندھ کی سرحدوں پر رہنے والے ایک قبیلے کا نام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سندھی (عَلَم)].

کُھوساٹ (و مج) امذ (قدیم).

رک : **کُھوسٹ.**

نیٹ دل میں جاگا کیا کندراٹ
سو فاسی وو رنگین ڈائن کھوساٹ

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۱). [کھوسٹ (رک) کا اشباعی املا].

کھوسار (و مج) امث.

(شال بافی) **شال کی ایک قسم ، دُہرا حاشیہ کڑھی ہوئی شال اس میں معمولی شال کی طرح ترنج نہیں بنائے جاتے** (ا ب و ، ۲ : ۹۸). [مقامی].

کھوسانا (و مج) ف م.

بال نچوانا.

اک ایک بال کر کے لے جائیں گے دے بوسا

لڑکوں کے ہات زاہد ڈاڑھی رہا ہے کھوسنا

(۱۸۷۶ ، چمنستان شعرا (کلام سجاد) ، ۳۹). [کھوسنا (رک) کا متعدی المتعدی].

کُھوسَٹ (و مع ، فت س).(الف) صف.

۱. (i) **بہت بوڑھا ، بوڑھا پھوس ، کہن سال ، بہت ضعیف.** انہوں نے ... بڑھا ہوگا تو وہی گھر پر پرانے کھوسٹ میاں جی ہے ... گویا ماہقیان. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۹۷). نہ کہ اپنا بڈھا کھوسٹ جس کے منہ میں دانت بھی نہ تھے. (۱۹۳۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۳۳). وہ وقت بھی کسی قیامت کا ہوتا ہے جب ایک بڈھا کھوسٹ کسی دوشیزہ کے گلے کا ہار بن جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۹). (ii) **بہت بوڑھی ، کہن سال ، بہت ضعیف (عورت).** گھر میں تھا کون (میں میری بلیاں) اور ایک کھوسٹ ماما. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۷۳). ہاں یہ کیا کہ پہلے ایک کھوسٹ دائی کو بلوالیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۲). ۲. **بہت پرانی ، فرسودہ.** دقیانوسی کھوسٹ باتیں مجھے پسند نہیں. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۲۹). (ب) امذ. ۱. (i) **بہت بوڑھا آدمی ، پیر فرتوت ، بہت نحیف و نزار بوڑھا.**

شیخ سے عہد کو کیوں تاب ہم آغوش ہوئے

کوئی جاتا ہے بھلا ایسے بھی کھوسٹ سے لپٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸). اس اقیمی نکوڑے کو موت بھی نہیں آتی ہے قضا بھی اس کھوسٹ کو بھول بھول جاتی ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۵۰). ایک ان ہی کی طرح کے کھوسٹ ان کے کمرے کے پروانہ وار چکر لگاتے تھے. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۲). (ii) **آزمودہ کار بوڑھا ، گھاگ.** یہ ایسا حسین و کامیاب جال ہے جس سے بڑے سے بڑا کھوسٹ بھی نکل کر نہیں جا سکتا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۶). ۲. **اُلو ، چغد ، بوم.**

تجھ سے ہمسر ترا دشمن ہو خدا کی قدرت

زاغ بلبل سے مقابل ہو ہما سے کھوسٹ

(۱۸۷۴ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳). وہ خود کھوسٹ اور اس کا باپ دادا الو. (؟ ، دختر فرعون ، ۲ : ۶۷). ان کی آواز کو بدشگونی قرار دیا ہے مثلاً الو ، کھوسٹ ، کوا وغیرہ. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۱۰). [س : کوشک कौशिक ـ الو].

کھوس دینا ف م ؛ محاورہ.

۱. **اڑس دینا ، الجھا دینا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **چاقو یا چھری کی نوک جسم میں چبھو دینا** (مہذب اللغات). ۳. (بازاری) **مرد کا عورت سے مجامعت کرنا** (ماخوذ : مہذب اللغات).

کھوسڑا / کھوسڑا (و مع ، سک س) امذ.

پرانی اور ٹوٹی ہوئی جوتی. کمبل کہیں کی یہاں سے جاتی ہو ورنہ کھوسڑے لگوا کر نکلوا دوں گا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲). [کھوس (کھوسنا (۲) بحذف ا) + ڑا/ڑا ، لاحقۂ تصغیر برائے تحقیر].

کھوس لینا ف م.

چھین لینا ، جھپٹ لینا ، اُچک لینا ، زبردستی لے لینا (فرہنگ آصفیہ).

کھوسَن (و مع ، فت س) امث.

چمڑے کی باریک چھیلن. میں نے کھوسن بھتے ہوئے خون کی جگہ رکھا اور انگلی باندھ لی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۰۰). [کھوسنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھوسْنا (و مع ، سک س) ف م.

۱. **کھسوٹنا ، نوچنا.**

بو س معوی اولھیا روس

لیتا اپنی ڈاڑھی کھوس

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۸ ب). غرض کہ یہ طیش و غضب تمامتر یہ اپنا جوڑا کھوستے ہوئے آگے بڑھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۹۹). ۲. **چھینا ، جھپٹنا ، ہاتھ مارنا ، اچکنا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **کسی چیز کو کسی چیز میں اڑسنا ، گھسیڑنا ، اٹکا دینا ، الجھانا.**

جو کچھ ٹوٹے ہوئے بال اس نے کھوسے زلفِ مشکیں کے

تو عالم روزنِ دیوار میں ہے نافِ آہو کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۹). چھوٹا سا چشمہ ... کسی مردِ خدا کے کھوسے ہوئے کھگوار کے پتے پر سے دھار کی صورت میں سڑک کے کنارے کی نالی میں گر رہا ہے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۷). [غالباً ، س : کرش कृष].

کھوسَہ (و مع ، فت س) امذ.

رک : **کھوسا (۱).** سنان بن انس نخعی کہ کھوسہ اور میروس تھا بقصد قتل قریب حضرت کے آیا. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۵۱). [کھوسا (۱) کا متبادل املا].

کھوسی (و مع) امذ.

وہ شخص جس کے داڑھی موچھ نہ ہو. بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہو گا وہ مثل عام انسانوں کے ہیں ان میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ہے البتہ کھوسی ہوتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مقالات سرسید ، ۷۸). [کھوسا (۱) کا ایک املا].

کَھوش کَھوش (فت کھ ، غم و ، سک ش ، فت کھ ، غم و) امذ.

پوست کے دانے ، خشخاش. کھوش کھوش کہ لفظ عربی ہے بمعنی پوست آیا ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۳۵۸). [خش خش ـ خشخاش (رک) کا بگاڑ].

کُھوک (و مع) امث.

چرخا چلنے کی آواز. ساجباؤں نے اپنے اپنے چرخے ڈاہ رکھے تھے اور جن کے چرخوں کی کھوک سن کر بڑے بڑے رانجھے ، مراد ، مہینوال اور مرزے پہاڑوں سے اتر کے چلے آتے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۸). [حکایت الصوت].

کُھوکَر (و مع ، فت ک) امذ.

(موسیقی) مالکوس کا ساتواں سر یا پتر.

شکار اور دشت دیکھ اور سب سمایا

نکلا دل سے کُھرکر خوش ہو گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۸). [مقامی].

کھوکرا (و مج ، سک ک). (الف) صف.
۱. رک : کھوکھلا ، خالی ؛ (کنایۃً) محتاج. سکندر نے کہا جو میں ایک ہی سال کا خراج لوں تو ہولا اِس سے میری ریاست میں خلل نہ آوے اگرچہ میں کھوکرا ہو جاؤں پر میری جڑ بالکل نہ اُکھڑے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۵۰). ۲. دھندلا. اگر ایک گولی کو صاف آئینے سے اور دوسری کو کھوکرے آئینے سے جھٹکا ملے تو بھی حاصل ہوگا. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۱۶۳).
(ب) امذ. ایک قسم کا جال ؛ مُردہ یا کھوکھلی آواز جو ٹوٹے یا تڑخے ہوئے برتن کو ٹھوکنے سے نکلے (ماخوذ : پلیٹس).
[کھوکھلا (رک) کا بگاڑ].

کُھوکری (ضم کھ ، و مع ، سک ک) امث.
ایک خمدار چاقو جو بانس یا شاخیں وغیرہ کاٹنے میں استعمال ہوتا ہے. ہاتھوں کی اقسام میں نیپال کی کھوکری ، برما کا ڈا ... پنجاب کی دراتی اور اقسام کے دوسرے آلات داخل ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۸۱). [نیپالی : ککڑی کا ایک املا].

کھوکری (و مج ، سک ک) صف مث.
اندر سے خالی ، کھوکھلی. شکلیں مختلف رکھیں ... بعضی گول اور بعضی کھوکری یعنی درمیان اُس کا خالی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶). [کھوکرا (رک) کی تانیث].

کھوکڑ (و مج ، فت ک) صف ؛ امذ.
رک : کھوکل (پلیٹس). [کھوکل (رک) کا بگاڑ].

کھوکل (و مج ، فت ک) صف.
۱. اندر سے خالی ، بےمغز ، کھوکھلا. تا کہ وہ اُن سے اُٹھائی جاوے اور اس کو تختوں سے کھوکل بنایا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۶۸). تم کو وہ پُرانا کھوکل آم کا جھاڑ یاد ہے جو قصبے کے باہر واقع ہے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۲۷۶). ۲. (کنایۃً) نادار ، مفلس ، قلاش. کم بخت اپنا گھر بھرتے تھے اور قوم کو کھوکل کیے دیتے تھے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۳۷۴). [کھوکھلا (رک) کا مخفف].

--- کر دینا / کرنا محاورہ.
رک : کھوکھلا کر دینا جو زیادہ مستعمل ہے ؛ کمزور کر دینا نیز تباہ و برباد کر دینا. انھوں نے اخلاق کی بنیاد کو کھوکل کر دیا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۱۸).

کھوکلا (و مج ، سک ک) صف مذ.
کمزور ، بودا.

> اے کھوکلے آسماں شاہد رہنا
> اِس ٹھوس زمین کا مُصدّق ہوں میں

(۱۹۷۴ ، سنبل و سلاسل ، ۲۸۶). ایسے لفظ جن میں ایک ہائے مخلوط لکھی جانے کی ... کھکل ، کھوکلا ، کھک. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۳۱). [کھوکھلا (رک) کا ایک املا].

--- کر ڈالنا محاورہ.
رک : کھوکل کر دینا. تم نے کھوکلا کر ڈالا ہمیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۷).

کھوکلی (و مج ، سک ک) صف مث.
اندر سے خالی. لکڑیوں کے اطراف بندھن یا بٹی ہوئی گھاس لپیٹ دی جاتی ہے تا کہ ایک کھوکلی چمنی بن جائے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۰۳). [کھوکلا (رک) کی تانیث].

کُھوکھ (و مع) صف.
خالی ، کھوکھلا ؛ (کنایۃً) مُفلس ، کنگلا. اسے لُوٹ لُوٹ کے کھوکھ کر دیا. (۱۹۵۸ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۰۳). اف : کرنا ، ہونا. [کُھکھ (رک) کا ایک املا].

کھوکھ (۱) (و مج) امث.
(درخت کے تنے وغیرہ میں) خالی یا گہری جگہ ، گڑھا. درخت کے تنے کے دوسری طرف جا کر دیکھتا ہوں کہ تنے میں ایک بڑی سی کھوکھ ہے. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۷۹).
[کھوکھلا (رک) کا مخفف].

کھوکھ (۲) (و مج) امث.
(سیف بازی) شانوں سے کُولوں تک پوری کمر کو ڈھال کی طرح ڈھک لینے والی آہنی پوشش (ا پ و ، ۸ : ۶۱). [کھکھ (رک) کا اشباعی املا].

کھوکھا (۱) (و مج). (الف) امذ.
۱. (أ) وہ دکان جو سڑکوں کے کناروں پر صندوق کی شکل میں بنا لیتے ہیں ، (عموماً لکڑی کا) کیبن. دلی کی اس جامع مسجد کا صحن بہت وسیع تھا سیڑھیوں کے آس پاس کباب والوں کے کھوکھے تھے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۶۲).
(أأ) کوٹھڑی ، چھوٹا کمرہ. زینو کا خوف دور ہو گیا وہ میرے قریب سرک آیا اور کھوکھے کی پیٹی کے سہارے کھڑا ہو گیا. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۱۱). ۲. گتے یا ہلکی لکڑی کا صندوق جس میں سامان وغیرہ بند کرتے ہیں. جانتی والے کے گھر میں کسی قسم کا فرنیچر نہ تھا ، صرف سامان بند کرنے والے لکڑی کے صندوق تھے یعنی کھوکھے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۵۷).
۳. (فوج) کارتوس کا خول ، خالی کارتوس (انگ : Blank Cartridge). پاکستان کے بیشتر جوان فائرڈ کیس (کھوکھے) بھی چُن چُن کر پیچھے بھیجتے رہتے ہیں ... کہ یہ کھوکھے پھر کام آ سکتے ہیں. (۱۹۶۷ ، ہلال ، راولپنڈی ، ستمبر ، ظفر ، ۱۶۷). ۴. (باغ بانی) وہ تنا جو اندر سے خالی ہو جیسے بانس ، نرسل وغیرہ یا جس کے اندر کا حصہ گل یا سوکھ گیا ہو (ا پ و ، ۹ : ۱۳۳).
۵. (أ) سکاری ہوئی ہنڈی ، وہ ہنڈی جس کے روپے دیے جا چکے ہوں (فرہنگ آصفیہ). (أأ) ہنڈی کی ادائی کا پرچہ ، رسید (اردو قانونی ڈکشنری). (ب) صف. کھوکھلا ، پولا ، خالی (علمی اردو لغت). [کھوکھ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

--- ہُنڈی (---ضم ہ ، سک ن) امث.
(مہاجنی) وہ ہنڈی جس کی رقم ادا کر دینے کے بعد خارج یا منسوخ کر دی گئی ہو اور بطور فرد حساب یا رسید بے باقی رقم سمجھی جائے (ا پ و ، ۷ : ۲۸). [کھوکھا + ہنڈی (رک)].

کھوکھا (۲) (و مج) امذ.
لڑکا ، بچہ ، طفل (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [بنگ].

کھوکَھر (و مج ، فت کھ) امث ؛ امذ.
راجپوت قوم میں ایک قوم یا ذات نیز اسی قوم کا فرد. راجپوت بھی ایک قوم ہے ان میں بھی آگے کئی قومیں ہیں ایک چوہان دوسرا جینہ تیسرا کھوکھر. (۱۸۵۸ء ، یادگار چشتی ، ۱۱۳). [مقامی].

کھوکُھرا (و مج ، سک کھ) (الف) صف.
۱. کھوکھلا ، پولا. سات رات آٹھ دن نہایت نحس ، پس تو دیکھے لوگ ان میں بچھڑ گئے جیسے وہ ڈھنڈ ہیں کھجور کے کھوکھرے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۳). ۲. کھرکھرا ، کھردار ، ناہموار. کھوکھرا تولیہ یا بالوں کا دستانہ استعمال کرنا چاہیے. (۱۸۸۰ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۵۰). ۳. (کنایۃً) بوسیدہ. گھر بہت پرانا ہے اور کھوکھرا ہو رہا ہے. (۱۹۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۶۵). ۴. (مجازاً) کم عقل ، جھجھورا (قدیم اردو کی لغت).
(ب) امذ. (شاذ) قرنا ، بگل. جب کھڑکھڑا وے وہ کھوکھرا پھر وہ اس دن مشکل دن ہے. (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۵۹). [کھوکلا (رک) کا بگاڑ].

کھوکُھری (و مج ، سک کھ) صف مث.
۱. خالی ، کھوکلی.

بشنو بیان نوکری جب کانڈ ہووے کھوکھری
تب بھول جاوے جوکڑی یہ نوکری کا حظ ہے

(۱۷۱۳ء ، جعفر زٹلی ، ک ، ۶۵). ۲. (کنایۃً) بوسیدہ ، بُھربُھری ، خستہ. کہنے لگا کون جلاوے گا ہڈیاں جب کھوکھری ہو گئیں ، تو کہہ ان کو جلاوے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار. (۱۷۹۰ء ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۴۲۸). کہنے لگا کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کھوکھری ہوگئیں. (۱۹۱۷ء ، ترجمۂ قرآن ، مولانا محمود الحسن ، ۶۳۷). [کھوکھرا (رک) کی تانیث].

کھوکَھل (و مج ، فت کھ) (الف) صف.
۱. اندر سے خالی ، پولا ، بے مغز. آرائشی زیور محراب نما ... مرصع بنتا ہے ، یہ سونے کا ٹھس یا کھوکھل ... بنا کر سرخ ریشم میں گوندھ لیتے ہیں. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، ۲ ، ۷ : ۸). علاوہ سم کے انکی سینگ میں بھی قسمیں ہوتی ہیں کسی کے ہوتے ہیں کھوکھل کسی کے ٹھوس ہوتے ہیں (۱۹۰۶ء ، سائنس و فلسفہ ، ۲۵). ۲. جو سڑ کر اندر سے خالی ہو گیا ہو ، جو کرم خوردگی کی وجہ سے کھوکھلا ہو گیا ہو ، فرسودہ ، خراب (خصوصاً درخت ، دانت وغیرہ). کھوکھل تنہ ، درختوں کے قدیم الایام سے البتہ ذریعہ گزار کرنے کی دریاؤں سے ہوتی ہیں. (۱۸۳۵ء ، مزید الاحوال ، ۱۳). (ب) امذ ؛ امث. ۱. پہاڑ کے اندر کھوکھلا حصہ ، غار ، کھوہ. اندھیرے میں چلنے کے بعد وہ ایک خاصے بڑے پہاڑ کے کھوکھل میں پہنچے. (۱۹۳۳ء ، بن باسی دیوی ، ۱۶۳). ۲. درخت کے تنے میں خالی جگہ (سوراخ ، گڑھا). خولدار درختوں کے کھوکھلوں میں اُلّو بیٹھے نحوست و ادبار کی درد بھری داستان سنا رہے تھے. (۱۸۹۱ء ، یوسف و نجمہ ، ۶۳). کبھی کبھی پرانے درختوں کی کھوکھلوں سے الّو کی آوازیں آتیں (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۱۹۲). ۳. کھوکھلا درخت ، کیڑا لگا ہوا دانت (پلیٹس). ۴. ایک پہاڑی بوٹی کا نام (لاط **Myrsine Africana**). جڑی بوٹیوں میں ... کھوکھل ، بلوں ، سارپالا زیادہ اہم ہیں. (۱۹۶۹ء ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۲۲). [کھوکھ (رک) + ل ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
خالی کرنا ، مغز نکال لینا ، کمزور کر دینا. اندر ہی اندر سارا گوشت کھا کر مجھے کھوکھل کر دیا. (۱۸۸۰ء ، ربط ضبط ، ۲۱ : ۸). تربوز کو کھوکھل کر کے اس کے چھلکے کے اوپر ... طغرے بناتے. (۱۹۳۶ء ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۵۶).

--- ہونا محاورہ.
کھوکھل کرنا (رک) کا لازم ، خالی ہونا. جس قریہ جس دیہ میں ارزانی سی پہونچا لیکن پھر بھی پیٹ نہ بھرا ، دماغ کھوکھل ہو گیا. (۱۹۲۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱ : ۹).

کھوکْھلا (و مج ، سک کھ) (الف) صف.
۱. رک : کھوکھل ، اندر سے خالی ، جوف دار ، بے مغز ، پولا ، تھوتھا. عصا جس کے سہارے سے سلیمان مرے پیچھے کھڑے تھے کھوکھلا ہو گیا. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۶۳۱). پہاڑ کے کھوکھلے حصوں کو عمارت کی شکل دی گئی. (۱۹۵۱ء ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۰۳). ارکلا ایک کھوکھلا پہاڑ ہے جہاں تک رسائی بہت ہی مشکل تھی. (۱۹۸۶ء ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۶۳). ۲. (ا) خلا دار ، خراب ، ناقص ، فرسودہ ، خستہ ، اندر سے خالی. جو شخص خدا کے خوف اور اسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر یا وہ جو بھسبھسے کھوکھلے کگارے کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۸). (اا) برا ، بے مغز ضمیر ، وہ ضمیر جس میں برے بھلے کی تمیز نہ ہو ، گندہ ، خراب. کھوکھلے ضمیر والے ہمیشہ گردش ایام کے ہوٹوں سے ٹھکرائے جاتے ہیں. (۱۹۱۳ء ، انتخاب توحید ، ۸۰). ۳. (ا) بے جان ، بے روح ، بے معنی ، مہمل ، بے اثر ، بے فائدہ (عموماً لفظ اور نعروں وغیرہ کے لیے مستعمل). چند نوخیزوں نے پبلک میں صلح کل اور سوشل آمیزش کا کھوکھلا اور ناپائیدار رنگ دکھایا. (۱۹۰۹ء ، خطوط اکبر ، ۱۳۲). جب جیتے لوگ سماعت سے محروم ہو جائیں ، لفظ کھوکھلے ہو جائیں ... تو انسان اپنی انسانیت کی سطح سے گر جاتے ہیں. (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۱۱). (اا) بناوٹی ، ظاہری ، جھوٹا ، جذبات سے عاری ، دکھاوے کا. جانے کس بات پر اوپندر ناتھ اشک نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا کہ مجھے وہ کھوکھلا اور بناوٹی معلوم ہوا. (۱۹۸۸ء ، یادوں کے گلاب ، ۱۳۶). (ب) امذ (شاذ). (کنایۃً) ڈھانچہ ، پنجر ، جذبات سے یکسر عاری (ہڈیوں کا).

کھوکھلا ہو گئی تھی کھا کھا کے
پیڑ رکھتی تھی اپنے دادا کے

(۱۹۸۶ء ، کلیات اختر ، ۹۷۱). [کھوکھ + لا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

--- پن (---فت پ) امذ.
۱. کھوکھلا ہونا ، اندر سے خالی ہو جانے کی حالت. اگر آواز میں کھوکھلا پن پایا جائے تو وہ تہ میں سوراخ کی موجودگی کی علامت ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۹۶). ۲. کمزوری ، خرابی ، فرسودگی. اقبال کی زیرک نگاہ نے اس اتحاد کے کھوکھلے پن کو شروع ہی سے بھانپ لیا تھا. (۱۹۷۳ ، فکر سخن ، ۵۲). ۳. بناوٹی پن ، جھوٹ ، تصنع. اس میں وہی تصنع ، ... وضع داری اور کھوکھلا پن ہے. (۱۹۷۸ ، نئی تنقید ، ۱۶۳). [کھوکھلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : کھوکھل کرنا ، خالی کرنا نیز کمزور کرنا. رسوم کی پابندی نے ان کو کھوکھلا کر دیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۳). ذیابیطس نے میرے جسمانی قوائے کو کھوکھلا کر دیا تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۰۷).

کھوکھلی (۱) (و مج ، سک کھ) صف ؛ امث.
۱. اندر سے خالی ، بےمغز ، کیڑا کھائی ہوئی ، کرم خوردہ. وہ بولا کون ان سڑی کھوکھلی ہڈیوں کو جلائے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۷). (Syconus) ایک ایسا پھل ہے جو کہ کھوکھلی تاشیاتی نما (Receptacle) سے تیار ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۱۲۶). ۲. کمزور ، خستہ ، فرسودہ. سلطنت کی بنیادیں برابر کمزور اور کھوکھلی ہوتی چلی گئیں. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۳۰). ۳. بناوٹی ، مصنوعی ، جھوٹی. جتنی چمک دمک ہے سب کھوکھلی اور ظاہری ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۷). دیر تک وہ کھوکھلی ہنسی ہنستے رہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۲۳). [کھوکھلا (رک) کی تانیث].

کھوکھلی (۲) (و مج ، سک کھ) امث.
ایک چھوٹا سا پودا جو اکثر باغوں میں اور نرم و تر مقاموں پر اور سڑکوں کے کناروں پر اگتا ہے اور ایک دو فٹ اونچا ہوتا ہے ، کنی (خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۸۳). [مرہٹی].

کھوکھنڈا م ف.
کھو کر ، گنوا کر کے ؛ برباد کر کے. اب دنیا ایسی ہو گئی کہ ہم کو کھوکھنڈا پیچھے چھوڑ گئی اور ملامت کرنے لگی. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۱۸).

--- بیٹھنا محاورہ.
گنوا بیٹھنا ، گم کر دینا ، کھو دینا ، ضائع کر دینا ، برباد کر دینا. وہ اسے غفلت سے برباد کر دیوے یا کھوکھنڈا بیٹھے یا سب کا سب کھا جاوے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۷).

کھوکھو (و مع ، و مج) امذ.
(کھیل) بچے ، بچوں کا ایک کھیل جو دو ٹولیاں بنا کر کھیلا جاتا ہے ، ہر ٹولی میں کم از کم پانچ کھلاڑی ہوتے ہیں ، چار کھلاڑی زمین پر پانچ یا دس فٹ کے فاصلے سے ایک ہی لائن میں آمنے سامنے رخ کر کے بیٹھ جاتے ہیں پانچواں کھلاڑی مخالف ٹولی کے ایک کھلاڑی کو جو دوسرے سرے پر کھڑا ہوتا ہے بھاگنے کا اشارہ کرتا ہے اور پھر اسے پکڑنے کے لیے دوڑتا ہے اس دوران اپنے بیٹھے ہوئے کسی ساتھی کو پشت سے ڈھکیل کر "کھو" کہتا ہے اور اس کی جگہ بیٹھ جاتا ہے تا کہ وہ مخالف کھلاڑی کو پکڑ لے اس طرح پانچوں کھلاڑیوں کے پکڑے تک یہ کھیل جاری رہتا ہے کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی کھلاڑی پوری مخالف ٹیم کو پکڑ کر آؤٹ کر دیتا ہے. غیر نصابی سرگرمیوں میں گلی ڈنڈا ٹورنامنٹ ... کھوکھو ، آنکھ مچولی اور گڑیا گڈوں کے بیاہ کو اولیت ہوگی. (۱۹۷۶ ، ہفتہ وار ، معیار ، کراچی ، ۲۰ نومبر ، ۲۱). [حکایت الصوت].

کُھوکھی (و مع) امث.
ایک چھوٹا کیڑا جو زیادہ بارش ہونے کے بعد گیہوں اور جو کو لگ جاتا ہے (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

کھوکھی (و مج) امث.
بچی ، لڑکی ، چھوکری (پلیٹس). [رک : کھوکھا (۲) کی تانیث].

کھوکھیانا (و لین ، سک نیز کسر کھ) ف ل.
دانت پیس کر بندر کا بولنا یا دھمکانا نیز بندر کی طرح دھمکانا ، بندر بھبکی. جس وقت بیاری اس گھر میں آئی تو لڑکا اور لڑکیاں اسے دیکھ کر گھبرائیں اور بڑھیا بھی آنکھ نیلی پیلی کر کے اس پر کھوکھیاتی ہوئی اٹھی. (۱۹۰۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۹۹). [کھوکھی (حکایت الصوت) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

کھوکا (و مج) امذ.
(ٹھگی) چھوٹا سا گانو جو پہاڑی کی تلیٹی میں نظر سے اوجھل ہو ، کھیڑا ، کہگا (ا ب و ، ۸ : ۱۹۹). [کھوگا (رک) کا ایک املا].

کھوگس (و مج ، فت گ) امذ.
(معماری) قلعے کے دروازے کا کھونگٹ یعنی دروازے کے سامنے ایسا پشتےدار پیچیدہ بنا ہوا راستہ جس سے دروازہ سامنے سے نظر نہ آئے اور اس کی اوجھل میں رہے ، گھونگٹ (ا ب و ، ۱ : ۱۳۸). [مقامی].

کھوگی (و مج) امث.
(گلہ بانی) کمبل کا بنا ہوا تکون ، جو گلہ بان دھوپ کے وقت سر پر رکھ لیتے ہیں ، جوڑی ، کھوپا (ا ب و ، ۵ : ۸۸). [مقامی].

کھول (فت کھ ، و) امث.
ایک قسم کی مچھلی (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

کھول (و لین نیز مج) امذ.
فلس ماہی ، جنگلی چوہا ، ایک قسم کا کانٹوں والا چوہا ، خارپشت کا کانٹا نیز خارپشت (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

--- مانجر (--- مع ، فت ج) امث.
ایک دشتی جانور جس کے سارے جسم پر سیاہ سفید کانٹے ہوتے ہیں خوف کے وقت یہ ان کے ذریعے حملہ کرتا ہے ، خارپشت.

کتیاں شیر سیاں خرس سیاں کے درشت

کتیاں کھول مانجر کتیاں خارپشت

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۹۵)۔ [کھول + مانجر (رک)]۔

کھول (۲) (و مج)، (الف) امث۔

کھولنے کا عمل، کھولنا۔ واشگاف اون کی کھول اور موند ہر روز دو بار کیا کریں۔ (۱۸۸۳ء، صید گاہ شوکتی، ۲۴۴)۔ (ب) م ف۔ کھول کر، صاف صاف، واضح طور سے بات یا واقعہ کے ساتھ۔

تو سکلی سبج جاتی اس دھات کی

نہیں بولتی کھول تو بات کی

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۷۸)۔

کھول کتا ہوں تجے آج سنو میں ہوں کہ جان

جس کوں کہیں ہے ہو در صف مرداں کار

(۱۶۷۸ء، غواصی، کد، ۵۶)۔

مجکوں اس زلف نے سب کھول بتائے عقدے

جب کہا معنی مسطر خط سنبل کیا ہے

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۳۷۳)۔ [کھولنا (رک) کا امر و اسم مصدر]۔

ـــــ اُدھیڑ (ـــــ ضم ا، ی مج) امث۔

کھولنا ادھیڑنا؛ (مجازاً) پول کھول کے دھجیاں اڑانا، پوشیدہ عیب ظاہر کر کے رسوا کرنا۔

ہم سے ہی کھول ادھیڑ کی رہتی ہے جھیڑ جھاڑ

قینچی کی طرح چل گئی سب پر زباں یار

(۱۸۹۶ء، فیض حیدرآبادی، د، ۱۳۵)۔ [کھول + ادھیڑ (ادھیڑنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب، سک ن) امث۔

کھولنا بند کرنا (پلیتس)۔ [کھول + ف: بند، بستن ـ باندھنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بِتّی (ـــــ فت ب، شد ت) امذ۔

رک: آنکھ مچولی۔ کیا تم چاندنی رات کو بھی نہیں نکلتیں، سر بھی تو بھول گئی، کھول بتّی کھیلنے تو آیا کرو، دھیرو، سجتار، شراق اور بدھو سبھی تو آتے ہیں۔ (۱۹۸۷ء، حصار، ۹۹)۔ [کھول + بتّی (رک)]۔

ـــــ دینا ف م، ا محاورہ۔

۱. رک: کھولنا، ظاہر کر دینا، فاش کر دینا (راز وغیرہ)۔

سرکشی سے زاہدوں کو اس لیے انکار ہے

تاکہ ان بدباطنوں کے کھول دے جوہر شراب

(۱۸۱۶ء، دیوان ناسخ، ۱: ۳۱)۔

بنہ دلو کا دوں میں سب تجھ یہ کھول

کہ کہتے ہیں ہندی میں سب اسکو ڈول

(۱۸۹۳ء، صدق البیان، ۱۰۹)۔ ۲. وضاحت سے بیان کر دینا، واضح کر دینا۔ جہاں موقع پایا ہے وہاں الفاظ کی اصلیت اور اشتقاق کو بھی کھول دیا ہے۔ (۱۸۸۷ء، مقالات مولانا محمد حسین آزاد، ۲: ۹۴)۔ ۳. کھونٹے سے کھول کر دے دینا، حوالے کر دینا (مویشی وغیرہ)۔ کسان نے ڈیوڑھی قیمت پر بیل کھول دیا۔ (۱۹۳۱ء، پیاری زمین، ۲۰۷)۔ ۴. چیرنا، نشتر لگانا۔ یہ کہہ کر نشتر نکال سوزھا کھول دیا۔ (۱۸۸۵ء، فسانۂ مبتلا، ۱۸۶)۔

ـــــ ڈالنا ف م۔

کسی بندھی ہوئی چیز کو کھول دینا اتار دینا (عموماً جسم سے)۔ عمرے کو ترک کیا اوس نے کیونکہ طواف نہ کیا اور کھول ڈالا احرام۔ (۱۸۶۷ء، نورالہدایہ، ۱: ۲۲۹)۔

ـــــ کَر/کے م ف۔

۱. (i) واضح طور سے، صاف صاف، ظاہر کر کے۔

ترے دل میں ہے کیا اور کیا ہے مطلب

سنا مجھ کو شتابی کھول کر سب

(۱۷۹۳ء، عاجز (عارف الدین)، قصۂ لال و گوہر (اردو کی قدیم داستانیں، ۵۸))۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کے اصلی فرض کو کھول کے بتایا ہے۔ (۱۹۲۷ء، دنیا کے آخری پیغمبر، ۲۸)۔ (ii) آزادانہ، بے روک ٹوک نیز اچھی طرح، بخوبی۔

کھول کر دل جب میں رونا تھا فراق یار میں

چشم تر منبع تھی، ہر موئے مژہ فوارہ تھا

(۱۸۸۶ء، آتش، ک، ۱: ۱۳۴)۔ خیر یوں کھول کر بات کرنا ضروری نہیں۔ (۱۹۶۳ء، تجزیۂ نفس ترجمہ، ۱۱۲)۔ ۲. صاف صاف، واضح، خط بند کو رمیں اگرچہ کھول کر نہیں لکھا، مگر پوچھنا ہے کہ حکومت خطا کا حال مفت سے معلوم نہیں۔ (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۱۰۸)۔

ـــــ کَر کَہْنا محاورہ۔

واضح کر کے کہنا، صاف صاف کہنا، بے لاگ کہنا۔

کہ ہے راوٴ عہ کوں کہے کھول کر

کہوں بول کا بول دیوں اتر

(۱۴۳۵ء، مثنوی کدم راوٴ پدم راوٴ، ۹۱)۔

عطارد کوں شہ حال سب بول کر

کہے خواب دیکھے تھے سو کھول کر

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۳۹)۔

پھر دور آ کر کھڑے ہوئے کر

پوچھا کون ربہ تیرا کہہ کھول کر

(۱۶۹۳ء، وفات نامہ بی بی فاطمہ، ۲۵)۔ مجھ سے کھول کر کہو کہ مجھ سے کیا سلوک کرو گے۔ (۱۸۸۵ء، حکایات سخن سنج، ۸۰)۔

ـــــ کے دِکھلانا محاورہ۔

برہنہ ہو کے عضو مخصوص دکھانا، بے عزت کرنا، ذلیل و رسوا کرنا (سہذب اللغات)۔

ـــــ کِیسَہ کھا پَرِیسَہ کہاوت۔

روپیہ خرچ کرنے سے ہی لطف حاصل ہوتا ہے، گرہ کا زر خرچ کر اور دنیا کا مزہ اٹھا (علمی اردو لغت؛ فرہنگ آصفیہ)۔

ـــــ کھال م ف۔

رک: کھول کھال کے۔ اس مفہوم کا اصل منبع پہلا لفظ ہوتا ہے، جو متبوع ہے، امر کے صیغوں کے ساتھ جیسے کھول کھال، باندھ بولدھ۔ (۱۹۶۰ء، افعال مرکبہ، ۳۷)۔

ـــ کھال ڈالنا محاورہ.
کھول دینا ، بندھی ہوئی چیز کھولنا. ہم کیا جانیں نوکر آدمی ، ہمارے صاحب کا حکم ہوا کہ دیکھنا لاؤ تو لے جاتے ہیں ، کھول کھال ڈالیں گے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۲۲۳).

ـــ کھال کے م ف.
کھول کے ، بندھی ہوئی کسی چیز کو کھول کر.

اُتارتا ہے جو سر تیوریاں چڑھائے ہوئے
حسام بند کمر سے تو کھول کھال کے پھینک

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).

ـــ کھول کر/کے م ف.
نہایت وضاحت سے ، صاف صاف. لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے اللہ (اپنے حکم) تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۳۲). اللہ اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۳).

ـــ مُونْد (ـــ و مع ، سک ن) اسث.
۱. کھولنا بند کرنا.

مت دوڑنے سے میاں چھیڑے کو اتنا کھول موند
لانے کا اس ڈھب کے جھکجھوروں کی کب مہتاب تاب

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱). ۲. (مرغ بازی) **دیکھ بھال ، نگرانی ، پرورش** (پلیٹس ؛ مہذب اللغات). [کھول + موند (موندنا (رک) کا حاصل مصدر)].

کھول (۲) (و مج) امذ.
۱. **ٹھوس جسم کے اندر خالی جگہ ، (عموماً درخت ، تنے وغیرہ میں) سوراخ ، گڑھا.**

تمانشم چھڑے دیک اونچا درخت
بندے ڈال سوں آپس میں کھول سخت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). ۲. (جہاز ، کشتی وغیرہ کا) **ڈھانچا ، پنجر یا تہ خانہ ، گودام وغیرہ نیز خول ، غلاف ، نیام** (پلیٹس). ۳. **ایک طرح کا لمبا سا ڈھول جو بیچ میں سے چوڑا اور دونوں سروں پر سے پتلا ہوتا ہے.** سنگت کے لیے "کھول" ہوتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۴۲). [خول (رک) کا بگاڑ].

کھول (۳) (و مج) امذ.
کھولی ، کوٹھری ، حجرہ ، چھوٹا مکان (ماخوذ ؛ مہذب اللغات ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۵٦). [کھولی (رک) کی تخفیف].

کُھولا (۱) (و لین) صف.
کھولایا ہوا ، **اُبلا ہوا ، جوش دیا ہوا ، کھولتا ہوا ، اُبلتا ہوا ، جوش کھاتا ہوا.**

کیسے آنسو کیسا پانی اُبلا کھولا سوکھا پانی

(۱۹۳۵ ، عروس فطرت ، ۸۸). [کھولنا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام].

کُھولا (۲) (و لین نیز مج) امذ.
رک : کھول ، **فلس ماہی** (پلیٹس). [کھول (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مانْجا (ـــ مج) امذ.
رک : کھول مانجر ، خارپشت ، سیہہ (انگ : **Porcupine**). (پلیٹس). [کھولا + مانجا (مقامی)].

کھولا (۱) (و مج) امذ.
(کاشت کاری) **کھاس پھونس کھودنے کا ایک قسم کا پھاوڑا جو کُھرپے کی وضع کا لمبے اور کھڑے دستے کا ہوتا ہے** (ا پ و ، ٦ : ۹۷). [مقامی].

کھولا (۲) (و مج) امذ.
چھوٹی نالی جس سے کھیتوں میں پانی پہنچاتے ہیں. بناسپتی کو کھا کر پیٹ بھرا اور ندی کے کھولے کا پانی پی کر پیاس بجھائی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۰۷). جو منہائی زمین کی قسم ہے جس پر کچھ محصول نہیں لگتا ان کے نام حسب ذیل ہیں ؛ دریا ، نالا ... پہاڑی ، کھولا ، کھار. (۱۸۷٦ ، کھیت کرم ، ۵). [مقامی].

کھولا (۳) (و مج) امذ.
(کھوسی) **بوڑھا اور ناکارہ بھینسا ، کھڈّر** (ا پ و ، ۳ : ۹۵). [مقامی].

کھولا (۴) (و مج) امذ.
پھول یا جالی (جس میں روئی کی ٹوکری رکھتے ہیں). جنگریوں کے کھولے اتار ڈالو. (۱۹۰۸ ، خوان بندی ، ۱۱۵). [غالباً ، کھوکھا (رک) کا بگاڑ].

کَھولاً (و لین ، تن بفت) اسث.
جوش ، اُبال ؛ کھولاؤ ، تندی ، تیزی ، تپش. دریا میں کھولاً پیدا ہوئی پیزاروں پھپھلیاں نکلیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۳۷). [کھولن (رک) کا غلط املا].

کھولار/کھولارا (و مج) امذ.
خول ؛ (مجازاً) خشخاش کے پودے کا ڈوڈا جس کے پوست کے مد (رس) سے افیم بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۷ : ۹۳). [رک : کھول (۲) + ار / ارا ، لاحقۂ تصغیر].

کَھولانا (و لین) ف م.
۱. **اُبالنا ، جوش دینا.** پانی خوب کھولائیں. (۱۸۴۴ ، ناشتہ ، ۱۹). O، الزاق کے لیے ہموار کاشت کی یخنی کشت کو ایک گھنٹے تک کھولایا جائے تو اس طرح H، شد آور بالکل ضائع ہو جاتا ہے. (۱۹٦۹ ، امراضی خرد نباتیات ، ۲۳۹). ۲. (أ) (کنایۃً) **غصہ دلانا ، خفا کرنا.** اُن کی اس بے تکی فرمائش اور منہ کے بھبکوں نے اُسے کھولا کے رکھ دیا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۳۹). (أأ) **جلانا ، غم دینا** (نوراللغات). [کھولنا (رک) کا تعدیہ].

کَھولاو (و لین ، و مج) امذ.
۱. **اُبلنے یا جوش کھانے کی کیفیت یا حالت.** بخارات آبی کی خاص صورت جس کو بھاپ بولتے ہیں ، پانی کے کھولاؤ کے درجے پر یا اس سے اوپر ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ٦۰).

۲. اُبال ، جوش ، کھولن . ان کا یہ دماغی کھولاؤ اب ان کے چہرے تک سے نمایاں تھا . (۱۹۳۰ ، مضامینِ رسوری ، ۶۶) . ادھر وہ معاشرہ بھی ... اعصاب میں سستی اور عدودوں میں کھولاؤ چاہتا تھا . (۱۹۶۸ ، نگہ اور نقطے ، ۱۲۸) . [کھولا (رک) + وٗ ، لاحقۂ کیفیت] .

---- کا درَجَہ امذ .
(طبیعیات) حرارت جس پر مائع (خصوصاً پانی) اُبلنا شروع ہوتا ہے ، نقطۂ جوش (انگ : **Boiling Point**) . بھاپ ... پانی کے کھولاؤ کے درجے پر یا اس سے اوپر ہوتی ہے . (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۲) . زیر معائنہ شے ٹھوس ہوتی اور اس کا کھولاؤ کا درجہ یعنی نقطۂ جوش اُونچا ہوتا . (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۳) .

کَھولاہَٹ (و لین ، فت ہ) امث .
اُبال ، جوش تیز تندی ، تیزی . اپنی نرم پھیلتی ہوئی کھولاہٹوں سے ... تبدیل نہیں ہونے دے رہی تھیں . (۱۹۸۶ ، فکشن : فن اور فلسفہ ، ۶۹) . [کھول (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت] .

کَھولَت (و لین ، فت ل) امث .
جوش ، کھولن . جسمانی قوت میں چند اقوام سے قابل ترجیح ہیں لیکن مردہ دلی اور کھولت ضرور ہے . (۱۸۸۸ ، حسن (رسالہ) ، نومبر ، ۳ : ۱۶) . [کھول (کھولنا (رک) کا حاصل مصدر) + ت ، لاحقۂ کیفیت] .

کَھولْتا (و لین ، سک ل) صف .
اُبلتا ہوا ، نہایت گرم (پلیٹس) . [کھولت (رک) + ا ، لاحقۂ صفت] .

---- ہُوا (---- ضم ہ) صف .
اُبلتا ہوا ، گرم (عموماً پانی کے لیے مستعمل) . ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی (ملے گا) اور عذاب دردناک ہو گا . (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۸۳) .

کَھولْتی (و لین ، سک ل) صف مث .
نہایت گرم .

آج کا دن یاد ہے
کھولتی سر کو جلاتی
جسم میں آگ لگاتی
وہ دوپہر !

(۱۹۸۳ ، طوق و دار کا موسم ، ۷۴) . [کھولتا (رک) کی تانیث] .

---- ہُوئی (---- ضم ہ) صف مث .
۱ . پُرجوش ، غضبناک . اس ماحول کے خلاف مجسّم صدائے احتجاج تھا ، صرف صدا ہی نہیں عملی انحراف ، کھولتی ہوئی سرکشی ، علانیہ بغاوت . (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۳۵) . ۲ . نہایت گرم . فرض کرو کہ کھولتی ہوئی شیشی میں پانی اور بھاپ کے سوا کچھ نہیں رہا اس وقت تم اسکا منہ بند کر دو . (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۲) .

کھولَر (و مج ، فت ل) امذ .
(درخت وغیرہ کے) اندر کی خالی جگہ ، گڑھا (ماخوذ : پلیٹس) . [کھولڑ (رک) کا ایک املا] .

کھولَڑ (و مج ، فت ل) امذ .
۱ . درخت وغیرہ کے اندر کی خالی جگہ ، گڑھا . ایک بڑا درخت سیبل کا تھا اُس کے کھولڑ میں ایک بوڑھا ضعیف کدھ بر سول سے رہا کرتا تھا . (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۹۱) . ۲ . غار ، کھوہ (جامع اللغات) . [رک : کھول (۱) + ڑ ، لاحقۂ اسمیت] .

کھولْڑا (و مج ، سک ل) امذ .
رک : کھولڑ (پلیٹس) . [کھولڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر] .

کَھول کَھول اُٹْھنا محاورہ .
نہایت جوش کھانا ، گرم ہو جانا نیز غصّہ کرنا . شاعر اپنی نوا کو تلخ تر کر دیتا ہے فن کار کا خون جگر کھول کھول اٹھتا ہے . (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۳۰۷) .

کَھولَن (و لین ، فت ل) امث .
۱ . اُبال ، جوش . اس وقت قومیت اور آزادی کی کھولن انتہائی نقطے تک پہنچ گئی تھی . (۱۹۳۲ ، چند ہمعصر ، ۱۵۳) . ۲ . جلن ، سوزش نیز ٹیس ، کَسَک ، چبھن . ناسور بھر آیا ہے ... مگر کھولن اور کَسَک میں ذرا کمی نہیں . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۷۱) . میری ہتھیلی بھی پک گئی ، سخت کھولن اور جلن ، ایسی لپک اور چمک کہ توبہ . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۰) .

سب کے غصے ، دل کی کھولن
اُمیدوں کی راکھ میں دیکھیں

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مُورت ہوں ، ۳۲) . ۳ . (اَ) وہ حرارت جو جوش کھانے سے پیدا ہوتی ہے ، گرمی . پانی میں انتہا کی کھولن مرد مان آبی بد حواس . (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵) . (اا) جلانے کی خاصیت یا کیفیت .

گرم ہو تیزاب کی کھولن سے لالے کا ایاغ
غنچۂ نورس کا طاق اور ہو مکتب کا چراغ

(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۷۰) . ۴ . تاؤ ، غصّہ ، طیش . دربار شاہی کی کوفت اور کھولن یہاں نہ تھی . (۱۹۳۰ ، عروسِ ادب ، ۹۱) . [کھولنا (رک) کا حاصل مصدر] .

---- پَڑْنا محاورہ .
غصّہ آنا ، پیچ و تاب کھانا (مہذب اللغات) .

کھولَن (و مج ، فت ل) امث .
کھولنے کا عمل ، وا کرنا ، کھولنا (پلیٹس) . [کھولنا (رک) کا حاصل مصدر] .

کَھولْنا (و لین ، سک ل) ف ل .
۱ . اُبلنا ، پکنا ، جوش کھانا ، نہایت گرم ہونا . ایک جوش ہے ... پانی اُس کے اندر ہی اندر کھولا کرتا ہے . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۳) . اگر تیز آنچ ہو گی تو پانی کھولنے لگے گا . (۱۹۰۸ ، تندرستی ، ۱۲۸) . ۲ . غصّہ کرنا ، تاؤ کھانا ، پیچ و تاب کھانا ، جلنا . جعفری تو دل ہی دل میں کھول رہی تھی . (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۵) . ایک آدمی جس کے پاس راز حقیقت ہو اور اس کی وجہ سے اس کا دل اور دماغ کھول رہا ہو ... ایک بم

کی طرح محسوس کرتا ہے۔ (۱۹۸۵ء، حیاتِ جوہر، ۱۷۶)۔ **۳. زخم یا پھوڑے میں جلن یا ٹیس ہونا۔**

چھیڑ دو نشترِ مژگاں سے اسے
کھولتا دل کا ہے پکّا پھوڑا

(۱۹۰۵ء، یادگارِ داغ، ۱۳۲)۔ [س: क्ष्वेल (ति) क्ष्वेड (ति)]

کھولنا (و مع، سک ل) ف م۔

۱. کسی بندھی ہوئی چیز (پھندے، گرہ وغیرہ) کا باز کرنا، وا کرنا۔

کھولے بال سر کے سو کالے دراز
سنوارے بیٹھے لے کے اپنا سو ساز

(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د، ۷۵)۔ جیوں توڑے تیوں سانِدھے، جیوں کھولے تیوں باندھے۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۵۶)۔

جامۂ یار کی پائی نہ صبا نے خوشبو
بقچۂ غنچہ و گل باغ میں کھولا باندھا

(۱۸۵۶ء، غنچۂ آرزو، ۱۰)۔

آتے ہی چلے جاتے ہو عادت یہ بُری ہے
بیٹھو تو ذرا کھول کے تم بند قبا کا

(۱۸۸۶ء، دیوانِ سخن، ۴۶)۔ دولت علیہ عثمانیہ کو خدا کسر کرنے کی دھمکی دی تو ناچار یہ مُشیر کہ جھنڈا کھولا گیا تھا۔ (۱۹۲۸ء، حیرت دہلوی، مضامینِ حیرت، ۴۲)۔ **۲. (ا) کسی بند چیز کا وا کرنا (جیسے دروازہ، آنکھیں وغیرہ)۔**

جنت کیرے کھولے دوار   حوراں رضواں بہشت سنوار

(۱۵۰۳ء، نوسرہار (اردو ادب، ۶ : ۲، ۵۶))۔

نہ دیکھیں اپنس آنکھ کوں کھول کر
نہ کوئی کس بجھائے بچن بول کر

(۱۵۶۴ء، حسن شوق، د، ۱۰۸)۔ نظر اپنا قصہ قامت کوں بولیا، بہت نے مکتوب لکھیا تھا سو قامت کے آنکھے کھولیا۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۷۸)۔

دل کے غنچے کوں کھول جب دیکھا
شوق پایا تمام تجھ لب کا

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۱۰۲)۔

کن نیندوں اب تو سوتی ہے اے چشمِ گریہ ناک
مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۳۵)۔ جس اخبار کو کھولو جس میگزین کو پڑھو آزاد ہی آزاد کا ذکر خیر ہے۔ (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۳۷)۔

کھول آنکھ، زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ!
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ!

(۱۹۳۵ء، بالِ جبریل، ۱۷۸)۔ ان کے مزاج سے آشنا ہونے کی وجہ سے میں نے ان کے سامنے زبان نہیں کھولی اور نہ کوئی قدغن لگانے کی ہمت ہوئی۔ (۱۹۸۱ء، آسماں کیسے کیسے، ۳۰)۔ **(اا) (مجازاً) بیدار کرنا، جگانا۔**

نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر
کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر

(۱۹۰۵ء، بانگِ درا، ۳۷)۔ **۳. قید سے آزاد کرنا، رہائی دینا** (فرہنگِ آصفیہ)۔ **۴. (ا) ظاہر یا منکشف کرنا، پہچانت کھولنا**

جاینگا ولے یہاں تھوڑا پہچانت ترا کہتا ہوں۔ (۱۶۰۳ء، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۱۰۰)۔

میری سنی نہ اپنی کہی جُھک کے اُٹھ گئے
کھولا سبب خطا کا نہ باعث قصور کا

(۱۸۹۷ء، کلیاتِ راقم، ۱۰)۔ علم ... اسرارِ عالم کو کھول دے گا یا کم از کم اشیاء کی باہمی نسبتوں کو بتا دے گا۔ (۱۹۱۸ء، روح الاجتماع، ۴۸)۔

میرے جھوٹ کو کھولو بھی اور تولو بھی تم
لیکن اپنے سچ کو بھی میزان میں رکھنا

(۱۹۸۶ء، بے آواز گلی کوچوں میں، ۶۱)۔ **(اا) وضاحت سے بیان کرنا، تفصیل سے بتانا، کہنا۔**

جیو ہوا سب ڈانواں ڈول   کس دھر آکھوں یہ دوکھ کھول

(۱۵۰۳ء، نوسرہار (اردو ادب، ۶ : ۲، ۶۶))۔ اس کا حقیقت پوچھتا بو علی سینا کو ہی ولے اس کے معنی خوب وشا کھولے ہیں۔ (۱۶۰۳ء، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۲۶۰)۔

دیو بولیا کیا ہنر ہے تجھ میں بول
جو ہنر رکھتا اپے مجھ سے توں کھول

(۱۷۸۲ء، حاتم، مثنوی حُسن و دل، ۷)۔

سو یوں جبرئیل آ فرمان بولا   خدا کا امر جو فرمان کھولا

(۱۸۳۰ء، نور نامہ (ق)، میاں احمد سورتی، ۶۱)۔ **۵. فاش کرنا، بھانڈا پھوڑنا۔**

تمھارے پیامی نے سب راز کھولا
خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی

(۱۹۰۵ء، بانگِ درا، ۱۰۰)۔

چھپا رکھی تھیں دل نے کیسی کیسی راز کی باتیں
ذرا سے اشکِ خوں نے کھول کر یہ داستاں رکھدی

(۱۹۴۶ء، جلیل مانک پوری، روحِ سخن، ۵۰)۔ **۶. (ا) پھاڑنا، چیرنا نیز شگاف دینا۔** اگر ناسور کھلا ہوا ہو تو اس کو نچوڑ کر پیپ نکالو، اگر کھلا ہوا نہ ہو تو اس کو کھولو اور مواد نکالو۔ (۱۹۳۷ء، جراحیاتِ زہراوی، ۱۰۵)۔ **(اا) شق کرنا، کھودنا (عموماً قبر کے لیے مستعمل)۔** اصحاب نے بعد دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کر کے چاہا کہ اُس چادر کو نکال لیں لیکن مزارِ مبارک کا کھولنا مناسب نہ جانا۔ (۱۸۳۹ء، رفاہ المسلمین، ۴۹)۔ **۷. پردہ اُٹھانا یا ہٹانا، پوشش وغیرہ سرکانا، ننگا کرنا، لہرانا۔**

ادھر کو سیکڑوں اوراقِ دل کے کر دیے ابتر
اودھر ہونیہ پر جو کھولا تو نے اوس زلفِ پریشاں کو

(۱۷۸۲ء، دیوانِ محبت (ق)، ۱۴۳)۔

کیا ہوا غصہ نہ ہو، شدتِ سرما میں اگر
آ گئے ہم بھی جو تک کھول رضائی تیری

(۱۸۱۸ء، انشا، ک، ۱۳۰)۔ **۸. ادھیڑنا، سلائی دور کرنا** (فرہنگِ آصفیہ)۔ **۹. کسی پیچیدہ یا مشکل مسئلے کو حل کرنا** (نور اللغات)۔ **۱۰. میل کچیل دور کرنا، صاف کرنا، کوڑا کرکٹ نکالنا** (نور اللغات)۔ **۱۱. جاری کرنا، قائم کرنا، جیسے: نہر کھولنا، کارخانے میں کام کی ابتدا کرنا۔** متعدد (ڈگری) فارم

کھولے جائیں ، جس میں عمدہ قسم کے سالن بھی ہوں. (۱۹۲۵ ، اسلامی کنو رکھنا ، ۳۸). وہ وقت جب اعمال کے دفتر کھولے جائیں گے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۹). ۱۲. **بادل یا گھٹا کا دور کرنا** (نوراللغات). ۱۳. (ا) **حجاب دور کرنا ، بے تکلف بنانا.**

اگر اس کون باتاں میں کوئی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷).

بخدا یارو ظفر سے وہ بہت رُکتا ہے
کوئی باتوں میں مُنہ ہوشربا کو کھولو
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۳).

مری تقدیر میں ہنسنا نہ ہو تو کیا ہنسوں گا میں
یہ مانا ہر کسی کو وہ ہنسی میں کھول لیتے ہیں
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۰۱).

جب ہم سے نہیں وہ بولتے ہیں
باتوں میں ہم ان کو کھولتے ہیں
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۹۶). (اا) **ہمراز بنانا ، دل کا بھید لینا ؛ کسی خاموش آدمی کا گویا کرنا.**

پاس آکے ضعیفہ نے بہت باتوں میں کھولا
تیور وہ چڑھائے رہا کچھ منہ سے نہ بولا
(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۹۰). (ااا) **جھجک دور کرنا ، ڈر ختم کرنا (عموماً دل کے ساتھ مستعمل).** اپنا دل کھولنا ، جھجک اپنا مدعا اچھے کو سو ناز ہیں خدا سوں بولنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳). ۱۴. **چوڑا کرنا ، فراخ یا وسیع کرنا** (فرہنگ آصفیہ). ۱۵. **بحال کرنا ، سلسلہ جاری کرنا ، رکاوٹ دور کرنا (اٹکانا اور روکنا کا نقیض)** (فرہنگ آصفیہ). ۱۶. **ہتھیار وغیرہ کا جسم سے الگ کرنا.** شاہ ہوتے ہی ہتھیار کھول کر خواب غفلت میں سوگئے. (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۸۷).

کمر سے اُٹھ کے تیغ جانستاں آتش فشاں کھولی
سبق آموز تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۳). ۱۷. **کھٹکا ہٹانا ، تالے کو زنجیر سے دور کرنا ، کنجی کے ذریعے قفل وا کرنا ، مقفل چیز کو کنجی کے ذریعہ باز کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۱۸. **کسی بندھے ہوئے جانور کی چوری کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۱۹. **آنکھ فتح کرنا** (نوراللغات). ۲۰. **(احرام وغیرہ) اُتارنا.**

اعدا نے گزرنے نہ دیے حج کے بھی ایام
کھولا پسر فاطمہ نے باندھ کے احرام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶).

یہ روز عید ہے ہاں کر کے میکدے کا طواف
کبھو بکار کے اب کھولیں بادہ نوش احرام
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۳۵). ۲۱. **افتتاح کرنا.** ۵ مئی کو پرنس نے مینچسٹر میں صنعتوں کی نمائش کو کھولا. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۵۶۳). ۲۲. **ڈھکن وغیرہ ہٹانا (ہانڈی وغیرہ).** جب ہنڈیا سن سن کرنے لگے تب جبھی کھول کر دیکھو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۳). ۲۳. **کسی ہوئی چیز کو گھما گھما کر ڈھیلا کرنا یا باہر نکالنا.** دستے کو گھما گھما کر پیچ کھولنے کی ترکیب اس نے فوراً ہی سیکھ لی. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۷۷۷). ۲۴. **سلجھانا (زلفوں کے خم یا پیچ وغیرہ).**

شانہ لے کر کھولنے بیٹھے ہیں وہ زلفوں کے خم
ڈوبتی جاتی ہیں نبضیں عالم ایجاد کی
(۱۹۳۱ ، انوار ، علی اختر ، ۸۳). ۲۵. **دریافت کرنا ، معلوم کرنا.** اس ربع تحتانی میں بھی عمارت بہت ہے اور زمین وسیع کھولی ہوئی ہے ، اس زمین کو امریکا کہتے ہیں. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۸). [س : **खोलन (ति)**].

کھولنہار (و مج ، فت ل ، سک ن) صف.

کھولنے والا ، وا کرنے والا.

جنت و سقر قسم کرنہار علی
مشکل کے سو گانٹھاں کو کھولنہار علی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۳). [کھولن (رک) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

کھولو (بی بی) میاں مقنع اور گھر سنبھالو اپنا کہاوت.

بے حجابی یا بے تکلفی سے کام کرنے کے موقع پر کہتے ہیں. مغرب سے پہلے تو برقعہ برائے نام منہ پر رہتا ادھر آفتاب غروب ہوا اُدھر کھولو میاں مقنع اور گھر سنبھالو اپنا ، برقعہ تہ غلاف دھویا دھایا دیدہ صاف. (۱۹۰۸ ، منازل ترقی ، ۹).

کھولہ شکافی (و مج ، فت ل ، کس ش) امث.

شکست و ریخت ، ردو بدل. چالیس سال سے کھولہ شکافی کر کے بامراد تمام سر کی ہڈیاں بہ تکیہ آباد ہوا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۰۷). [کھولہ (کھولنا (رک) سے) + شکاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کھولی (و لین) امث.

ایک قسم کی سمندری چپٹی مچھلی (انگ: **Sole** ؛ لاط: **Pleuronectes Solea**) (پلیٹس ؛ بحرالمعانی ، ۵۳۰). [مقامی].

کھولی (۱) (و مج) امث.

چھوٹا کمرہ ، کوٹھڑی ، کٹیا. مسلمان لوگ تو برسوں سے ان کی بلڈنگوں ، چالیوں اور کھولیوں میں رہتے آ رہے تھے. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۱۵۹). میں نے آپ کو اس کھولی میں اب نہیں رہنے دینا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۰۶). [گجراتی نیز خولی (خول + ی ، لاحقۂ تانیث) کا محرف].

کھولی (۲) (و مج) امث.

۱. (ا) **(سلائی) تکیے وغیرہ کی تھیلے یا تھیلی کی وضع کی پوشش ، غلاف** (اب و ، ۲ : ۱۵۳). (اا) **تھیلی ، بٹوہ.**

افیون کی کھولی یہ بظر کی مس رات
فی الفور اسے دیکھتے ہی سوجھی یہ بات
(۱۹۰۷ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳). [رک : کھول (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کھولی (۳) (و مج) امث.

(لوہاری) گول منھ کی سنسی ، زنبور (اب و ، ۸ : ۱۰). [مقامی].

کھولی (۳) (و مج) امذ.
ایک ریگستانی پودا. کھولی ایک پودا ہے جس کی جڑیں پانی میں بھگو دی جائیں اور وہ پانی پیا جائے تو پانی کی طلب کم ہو جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، جولستان ، ۷۳). [مقامی].

کھولے کھیسا کھاوے پَرِیسا کہاوت.
رک : کھول کیسہ کھا پریسہ.

ہے یہ مثل کھولے جو کھیسا
کھاوے دنیا میں وہ پریسا

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۷۱).

کُھونڑا (و مج ، سک م) امذ.
رک : کُھم نیز (ٹھگی) مراد : دہن (ماخوذ : ا ب و ، ۸ ، ۲۰۰).
[کھوم ـ کُھم (رک) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

کھونا (۱) (و مج).(الف) ف م.
۱. **گنوانا ، گُم کرنا.**

ربی ابکم ، ہوں بیخود ہوئی حیران کھوئی سود

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۸۸)). اس دیوے کا مارے کچھ کھوے سو دیوے سوں جو دے کھویا سو پایا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۲).

شہباز اب خود کھوئے کر ہر دو جہاں دل دھوئے کر
اللہ کی جانب ہوئے کر تب پائے کا دیدار توں

(۱۶۰۶ ، شہباز حسینی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۶)). مجکو بھاگنا اور ملک کھونا قبول ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۶۲).

اقرار نامہ انکی محبت کا ہم انھیں
دکھلائیں کیا کہ ہم نے وہ قرطاس کھو دیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵).

تم بہت ہاتھ سے کھو کر مجھے پچھتاؤ گے
میں گیا وقت ہوں جا کر مرا آنا کیسا

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۲۰). سفر کیسے گزرا اور اس میں کیا کھویا ہے اور پایا کیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۷۳).
۲. (أ) **ضائع کرنا ، برباد کرنا ، جان سے کھونا**

ہاتھہ مانک کھویا واہ
دھائیں دھائیں روئے عبداللہ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۲)).

کیسا ہوت لگیا کی عطارد کوں اجنوبی
کھوتا اہے جنم تری تصویر کے بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۳).

بہت ملک پر جان کھویا کیا بہت فکر دُنیا میں سویا کیا

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۰). برق پوش آ پہنچا اور بولا ، کہ کیوں تو اپنی جان کھوتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۹).

ہمارے تشخص نے کھویا ہمیں ہماری خودی نے ڈبویا ہمیں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰). لوگ روح کی ضروریات سے بےنیاز ہوتے جا رہے ہیں ، ریاضت ، قناعت ، عبادت اپنے مفہوم کے بہت سے رنگ کھو چکے ہیں. (۱۹۸۳ ، سندر ، ۷).
(أأ) **دفع کرنا ، زائل کرنا ، دور کرنا ، مٹانا**

سبب کیا گنہ کر کے رویا ہے آپ
خدا نے فضل کر کے کھویا ہے پاپ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۲).

خونِ ناحق ہوں وہ کس طرح سے کھوئے مجکو
رہوں گردن پہ میں دامن سے جو دھوئے مجکو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۳).

جو اوس مسیح نفس نے ملی نہ تھا کی قدم
بھلا یہ کھوئے کا کیا تھا کب دردِ سر تعویذ

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۵).

نہیں اور جاڑے کا چارہ کوئی
اے روئی کھوتی ہے بس یا دوئی

(۱۹۳۷ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۳۰۵). الخبیر منہ کی بو کو کھو دیتا ہے. (۱۹۶۰ ، تفسیر سورۂ والتین اور والعصر ، ۷). ۳. **محو کرنا ، بیخود بنا دینا.**

مرے جی کو محویت اک ہو گئی
مجھے آج بھی آ کے تو کھو گئی

(۱۸۲۴ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۲۱). ۴. **بُھلانا ، بسرانا ، غفلت برتنا ، لحاظ سے کام نہ لینا.**

مگر شیخ ستعا ہوا یا رکھیا ہوا دین کھو کافراں سار کا

(۱۵۶۶ ، یوسف نامہ ، قطب الدین فیروز (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ء ، ۹۹)).

جب عاشقی میں دل نے مرا پاس کھو دیا
میں نے بھی اُس کا ایسا کیا ناس ، کھو دیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵). ۵. **بگاڑنا ، نقصان کرنا ، گھاٹا کرنا.** مطلب یہ ہے کہ ان حرکات ناشائستہ سے اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸).
۶. **بے قابو کرنا** (نوراللغات). ۷. **نکما کرنا ، کام کا نہ رکھنا ، ناکارہ بنا دینا.**

دشمنی نے میری کھویا غیر کو
کس قدر دشمن ہے ، دیکھا چاہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳). ۸. **پورا کرنا ، بِرلانا.** آج کی رات اور بھی رہ جا ، کہ پھر پھولوں کی سیج پر ہم بستر ہووس اور دل کی حسرتیں کھوویں. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۲۲).
۹. **رُسوا کرنا ، بد نام کرنا.** وہاں جا ، سہی ، اے دادا ، ہمارے وارثوں کوں مارے ، اور حرمت ہماری کھو ، سر پاؤں ننگے اونٹوں پر واز کر ، یزید پاس لائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۳).

سب مل کے رو گئے تمہیں اس نشنہ کام کو
کھوتے ہو معرکے میں بزرگوں کے نام کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

جب کسی نے حال پوچھا رو دیا
چشم تر تو نے تو مجھ کو کھو دیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۳). (ب) ف ل.
۱. **گم ہونا ، بھٹک جانا.**

اسے ڈھونڈھتے میر کھوئے گئے
کوئی دیکھے اس جستجو کی طرف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶).

حقیقت روایات میں کھو گئی یہ اُمت خرافات میں کھو گئی
(۱۹۳۸ ، باقیاتِ اقبال ، ۵۳۵). ۳. (أ) محو ہونا.

دیور ابھی ادھر بھرے اور میں جی میں کھو گئی
لیٹ کے آنکھیں موند لیں جس میں وہ سمجھیں سو گئی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۳).

تاروں کا کبھی نیند میں سونا ، دل کا کسی کی یاد میں کھونا
شوق کو یہ عہد سب کو حکایتیں ، اُف رے جوانی ، ہائے زمانے
(۱۹۳۹ ، اخترستان ، ۱۰۸). (ا ا) بہت معروف ہونا ، منہمک ہونا.
کاموں کے ہجوم میں اس طرح کھو گیا کہ اجمل خاں صاحب کو خط دینا بھول گیا. (۱۹۳۵ ، غبارِ خاطر ، ۳۰). ۳. بے قابو ہونا ، بے چین ہونا.

وہیں پر اپنی طبیعت بھی کھوئی جاتی ہے
اوٹھے ہوئے کو جو محفل میں تم بٹھاتے ہو
(۱۸۶۷ ، کلیاتِ اختر ، ۶۳۶). ۴. زائل ہونا ، مٹنا ، ختم ہونا ، فوت ہونا.

کھویا گیا جو مطلبِ ہفتاد و دو ملت میں
سمجھے گا نہ تو جب تک بیرنگ نہ ہو ادراک!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۳). [س : खिप (ति)].

کھونا (۲) (و مج) امذ.
پتے یا کاغذ کا دونا جس میں پان یا پھول وغیرہ رکھ کر کسی کو دیے جائیں (اردو نامہ ، ۳۴ : ۷۲). [کھوہ + نا ، لاحقۂ اسمیت].

کھونا مُوچی (و مج ، و مع نیز مج) امذ.
(شال باقی) شال کی سطح میں سے ٹوٹے اور غیر ضروری تار جو بنائی میں آ گئے ہوں کھینچنے کا موچنے کی قسم کا اوزار ، موچ ، موچیں (اب و ، ۲ : ۱۰۱). [کھونا (کھونچنا (رک) کی تخفیف) + موچی (موچنا (رک) کا محرف)].

کھونبڑ (و مع ، مغ ، فت ب) امذ.
ناہموار چیز یا راستہ ، مراد : بدہیئت چہرہ ، ہیبت ناک صورت (ماخوذ : فرہنگ فسانۂ عجائب ، رشید حسن خاں ، ۲۷۵). [کھوبڑ (رک) کا انفی تلفظ].

کھونپ (و مج ، غنہ) امث.
۱. لمبے لمبے ٹانکے ، لمبی لمبی سلائی ، تیپچی ، لوپا ، سیون ، تلنگا (فرہنگِ آصفیہ). ۲. کپڑے کی درز یا شگاف جو پھٹنے سے ہو جائے.

بچ گنہ سے ورنہ توبہ اور استغفار کر
کھونپ جب کپڑے میں آئی چارہ کیا غیر از رفو
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳۰۵). مخمل میں خاکی زین کا پیوند کیسے لگے اور ہر کسی کے بس کا روگ نہیں کہ میری طرح پار کر ہیں اور پار کر زائل دونوں ہی سے کھونپیں یکساں جڑی رکھیں. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، اپریل (ابوالفضل صدیقی) ، ۲۸۶). [کھوپ (رک) کا انفی تلفظ].

--- بھرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. موٹا موٹا سینا ، لمبی لمبی سلائی ... موٹی سلائی کرنا. سیاں کا پائجامہ پہنتے پہنتے کھٹنے پر سے نکل گیا پہنے ہی پہنے سیدھی کھونپ بھر دو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۷۷). ۲. کپڑے کے ٹوٹے ٹانکے یا پھٹے ہوئے حصے کو سینا ، رفو کرنا. یہاں گھر کی صفائی ... قمیص کے بٹن ٹانکنا یا کھونپ بھرنا ، حد ہے اپنا غسل خانہ تک خود صاف کرنا. (۱۹۸۸ ، جوزو تربیت ، ۳۷).

--- پھٹنا ف ل ؛ محاورہ.
کپڑے کی سیون کا کھل جانا ، سلے ہوئے کپڑے کا اُدھڑ جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- سینا ف م ؛ محاورہ.
کپڑے کی کُھلی ہوئی سیون کو پھر سے سینا (مہذب اللغات).

--- کُھلنا ف ل ؛ محاورہ.
کھونپ پھٹنا ، کپڑے کی سیون کھلنا (مہذب اللغات).

کھونپا (۱) (و مج ، مغ) امذ.
سر پر بندھے ہوئے بال ، چوٹی.

سہیلی کا کھونپا ہے یا کہ بُند خوبے جھڑے جوں سہوں نجھل
دیکھت چنچل نیناں چیل بجلی تو جاوے کڑ کڑا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

چھپ سوں کھاندے پہ ڈھلکتا جو ہے کھونپا تیرا
اس ڈھلکنے پہ ڈھلکتا سو ہے پارا شاکر
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۸). [کھوپ (رک) کا انفی تلفظ].

کھونپا (۲) (و مج ، مغ) امذ.
رک : کھونپ (بذیل). [کھونپ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کھونپا (۳) (و مج ، مغ) امذ.
(کاشتکاری) ہل کے آہنی پھل (پھار) کی چوبی پشتی جس پر پھل چڑھا رہتا یہ تلشی زمین کی کھدائی میں بڑی مدد دیتا ہے ، چوبن (اب و ، ۶ : ۵۹). [کھوپا (رک) کا انفی تلفظ].

کھونپری (و مج ، غنہ ، سک پ) امث.
رک : کھوپڑی (بذیل). [کھوپری (رک) کا انفی تلفظ].

کھونتا (۱) (و مج ، مغ) امذ.
کھونٹا ، دوپٹے کا کنارہ ، پلو. کمبخت آدھا دوپٹہ ہی پھاڑ کر لے گئے ان کا دایاں کان ایک کھونتے میں سے باہر نکلا ہوا تھا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۹). [مقامی].

کھونتا (۲) (و مج ، مغ) امذ ؛ سے کھونتھا.
رک : کھوندھا (بذیل). [کھوندھا (رک) کا غلط املا].

کُھونٹ (۱) (و مع ، غنہ). (الف) امث ؛ امذ.
۱. کونا ، گوشہ ، زاویہ ، سمت ، طرف ، جانب ، پہلو. اب جمنا اور گنگا چاروں کھونٹ میں دوڑی دوڑی پھرتی ہیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۲ : ۵). کوئی تکونی ہے ، کسی کا کھونٹ نکلا ہوا ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۹). یہ سنتے ہی پروانے دنیا کے چاروں کھونٹ پھیل گئے. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۳۳).

۴. چادر یا دوپٹے کا کنارہ ، پلو. خلاصہ یہ کہ اب میں ایک کمسن اور خوبصورت بھٹیاری کے دوپٹے کے کھونٹ میں بندھا ہوا تھا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۵۸). اس کے دامن کے کھونٹ میں کوئی چیز بندھی ہوئی تھی.(۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک، ۲۰۰). ۳. (ہنود) (ملک کا) حصہ ، خطہ ، قطعہ.

جو اللہ اور محمدؐ کسی کو کہتے ہیں

وہ ہیں کون اور کس کھونٹ رہتے ہیں

(۱۸۳۱ ، معجزۂ نبوی ، ۶).

کشا کشی جاری ہے ابراہیم و عبداللہ میں

قبضہ میں دونوں کے ہے کشمیر کی ایک ایک کھونٹ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۲). ۴. (ہنود) چکی کا ہتھا ؛ چول نیز درمیانی نقطہ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۵. کان کا میل ؛ چرم گوش (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۶. (قانون) وراثت جدی سے زمین میں اور تمام حصوں میں جو وارث کو حاصل ہو ، ایک حصہ داری (اردو قانونی ڈکشنری). ۷. (ہنود) دیوی دیوتا پر چڑھانے کی روٹیاں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۸. (معماری) نکڑ ، دیوار کا سامنے کو نکلا ہوا زاویہ نما کونا (ا ب و ، ۱ : ۱۳۸). ۹. رک : کھونٹا معنی نمبر ۱.

دے ہر گراں لک خدنگ دھس کہ اونٹ

اکھڑ مرغ ہر جیوں توٹے ہڑ کے کھونٹ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۶). ۹ کھونٹ ہیں اور ۱۰ اونٹ ہیں ہر ایک ہر طاق طاق باندھ دو.(۱۹۰۳ ، مسئلہ جبرو قدر ، ۵). ۱۰. (مجازاً) ڈنڈا ، سونٹا ، عصا. کھونٹ والا بابا اپنا کھونٹ سنبھالے ٹھیکے لگاتا ہوا عظیم اللہ کے قریب آ کھڑا ہوا. (۱۹۷۲ ، اوراق ، اکتوبر ، ۷۳). (ب) م ف. (کسی) کی طرف ، کی جانب (پلیٹس). [پ : खूंट].

---خط (---فت خ) امذ.

(قانون) ایک ایسا رہن نامہ جس کے ذریعے سے راہن حصہ کھونٹ اور کل حقوق سے دستبردار ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [رک : کھونٹ (۱) + خط (رک)].

--- کھونٹ (---و مع ، غنہ) م ف.

ہر طرف ، چار سو ، چاروں جانب ، ہر جگہ. تصنیف کی خوشبو کھونٹ کھونٹ پھیلنے لگی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۷).

کھونٹ (۲) (و مع ، غنہ) امذ.

(کاشتکاری) بیج کا سوئی نما پھناؤ (ماخوذ : ا ب و ، ۹ : ۹۷). [مقامی].

کھونٹ (۳) (و مع ، غنہ) امث.

کھوٹ ، خرابی ، خامی ، نقص.

گر میں کہوں کہ ہم سے تو کھوٹ کی تم نے جان

تو کس ادا سے بولے ہے ہاں ہم ہیں کھونٹ ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۱).

نہ کھونٹ کیوں ہو طبیعت میں خوب رو یوں کے

کہ چہرہ دار کی چاندی کھری چلن میں نہیں

(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۵۸). یہ کھونٹ صرف طالع کی ہے. (۱۹۲۶ ، اورنٹیل کالج میگزین ، اگست ، ۳). ماں کی جانب سے کھونٹ تھی جس کو پٹھان تسلیم نہیں کرتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸۲). [کھونٹ (رک) کا املائی تلفظ].

کھونٹ (۴) (و مع ، غنہ) امث.

چونچ ، منقار. پرند کی منقار چونچ بھی کہلاتی ہے اور کھونٹ بھی. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۲۲۶). [مقامی].

---مارنا ف م.

ٹھونگ مارنا ؛ چونچ مارنا. پرند جب اپنی چونچ سے وار کرتا ہے تو اس کو ٹھونگ مارنا بھی کہتے ہیں اور کھونٹ مارنا بھی. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۲۲۶).

کھونٹا (و مع ، مغ) امذ.

۱. گھوڑے مویشی وغیرہ کو باندھنے کی بڑی میخ نیز خیمے کی میخ.

کوئی کہتا ایسا کیا اس نے کیا

قصائی کے کھونٹے سے کیوں آ بندھا

(۱۷۸۶ ، میر حسن لکھنوی ، مثنوی میر حسن ، ۱ : ۲۵). اس کو بیوی سے تڑا چھڑا اپنے کھونٹے سے باندھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۷۳). جوان کے پانو زمین میں اس طرح جمے ہوئے ہیں جیسے ... دو گڑے ہوئے کھونٹے یا دو مضبوط پہاڑ. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۰۷). ۲. (عموماً لکڑی کی) کیل جو دیوار پر چیزیں لٹکانے کے واسطے لگاتے ہیں ، کھونٹی. گھروں میں استعمال کے لیے دروازے ، کھونٹے ، تخت ، کھلونے اور چوکیاں ... لکڑیوں سے بنا کرتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۹۳). ۳. کولھو کی لاٹھ ؛ چکی کا ہتا (فرہنگ آصفیہ). ۴. (مجازاً) وسیلہ ، سہارا ، آسرا ، کسی پر انحصار ہونا.

ہم درد کا گانا ہے تن بزم منے راگ

ہو نیہ کے کھونٹے بنا ہے میرا جیا تبلغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳). ہاں نوبل صاحب کا بھی بڑا زبردست کھونٹا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۵). کیا کیا جائے یوپی میں اردو کا کھونٹا ہی کمزور ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۲۶). [کھونٹ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---اُکھاڑ/اُوکھاڑ (---ضم ا/و مع) امث.

گھوڑے کی اگلی ٹانگوں کے گھٹنے کے اوپر کی بھونری جس کا منھ سوار کی طرف ہو (اسے منحوس خیال کیا جاتا ہے).

جو منھ اوپر کو ہے تو ہے بری قسم

سمجھ کھونٹا اکھاڑ اس کا ہے یہ اسم

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۵). رس کا عقل دنگ اجاڑ نہ کھونٹا اکھاڑ. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۳). کھونٹا اوکھاڑ ... یہ بھونری ہاتھ کی نل پر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۷). [کھونٹا (رک) + اکھاڑ/اوکھاڑ ، (اکھاڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

---نے بیٹھے رہنا محاورہ.

اپنی جگہ سے نہ ہلنا ، جمے بیٹھے رہنا (مہذب اللغات).

---تکڑا ہونا محاورہ۔
رک : کھونٹا مضبوط ہونا جو زیادہ مستعمل ہے ، سہارا پختہ ہونا (علمی اردو لغت)۔

---سا صف مذ۔
میخ کی مانند سیدھا اور مضبوط گڑا ہوا (مہذب اللغات)۔

---سا بیٹھ جانا محاورہ۔
مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جانا ، مستحکم ہو جانا ، جم جانا ، خوب جم کے بیٹھنا۔ میں کھونٹا سی بیٹھی ہی ہوں اور جان اور آبرو کا معاملہ ہے۔ (١٩٠٣ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٦٠)۔

---سا گڑ جانا / گڑنا محاورہ۔
رک : کھونٹا سا بیٹھ جانا ، جم کر بیٹھ جانا ، مستحکم ہو جانا (فرہنگ آصفیہ)۔

---گاڑ امث۔
(چابک داری) گھوڑے کی اگلی ٹانگوں کے گھٹنے کے اوپر کی بھونری جس کا منھ گھوڑے کے سم کی طرف ہو ، اسے مبارک خیال کیا جاتا ہے۔

جو رُخ نیچے کو اُس بھونری کا ہو یار
تو کھونٹا گاڑ نام اس کا ہے زنہار

(١٧٩٥ ، فرسنامۂ رنگین ، ٥)۔ کھونٹا گاڑ ... یہ بھونری برخلاف کھونٹا اوکھاڑ کے ہوتی ہے۔ (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٨)۔
[کھونٹا (رک) + گاڑ (گاڑنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

---گاڑ کر بیٹھنا محاورہ۔
رک : کھونٹا سا بیٹھ جانا۔ وہ سوچتی کہ بابا ہندوستان میں ایسا کیا کھونٹا گاڑ کر بیٹھے ہیں ، اچھے خاصے ہوائی جہاز سے چلے جاتے۔ (١٩٦٧ ، جلا وطن ، ٩٤)۔

---مضبوط ہونا محاورہ۔
سہارا قوی ہونا ، کسی زبردست شخص کی پشت پناہی حاصل ہونا ، پشت پر کسی بڑی شخصیت کا ہونا۔ کھونٹا ذرا مضبوط تھا اس کے بل پر کودنے کیے کو ہکر کود پھاندنے لگا۔ (١٩٣٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢١ ، ٣ : ٣)۔

کھونٹا (و مع ، مغ) صف مذ۔
رک : کھوٹا ، بے کار ، جس میں خامی ہو۔

کارخانہ یاں کا سب جھوٹا ہے پرکھا ہم نے خوب
یارو یہ غدار دنیا سخت کھونٹا شہر ہے

(١٨٥٨ ، کلیات تراب ، ٢١٧)۔

میرے دل کے داغ کی قدر اُس کی نظروں میں خاک تھی
اُلفت کے بازار میں گویا یہ اک کھونٹا پیسا ہے

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١٣٢)۔ [کھوٹا (رک) کا انفی تلفظ]۔

کھونٹائی (و مع ، مغ) امث۔
رک : کھوٹائی ، کھوٹاپن (سکے کا)؛ خرابی (ماخوذ : پلیٹس)۔
[کھوٹائی (رک) کا انفی تلفظ]۔

کُھونٹلا (و مع ، غنہ ، سک ٹ) امذ۔
ایک دوا کا نام (پلیٹس)۔ [کُھونٹ + لا ، لاحقۂ صفت تذکیر]۔

کُھونٹی (و مع ، مغ) امث۔
١. (i) گول اور نوکیلی زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ بالشت لمبی لکڑی جس کا کچھ حصہ دیوار وغیرہ میں کپڑے یا چیزیں لٹکانے کے واسطے گاڑ دیتے ہیں نیز چھوٹی میخ ، کیل۔

سونے کی جیوں کھونٹی گھڑ مانک موتی ہیرے جڑ

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٢١٦ : ٥١))۔

کھونٹی پہ الو کو باندھ بیٹھے تھے دوکان پر
صبح سے لے تابہ شام شام سے لے تا سحر

(١٧٨٠ ، سودا (مہذب اللغات))۔ اپنا نولکھا ہار موتیوں کا گلے سے اُتارکر کھونٹی پر لٹکا دیا تھا۔ (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٩١)۔ کسی ماما نے سوکھے ٹکڑے باندھ کر کھونٹی میں لٹکا رکھے تھے۔ (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ١٩٦)۔ مرزا ... کھونٹیوں پر گز رکھوائے جاتے تھے۔ (١٩٠٠ ، شریف زادہ ، ٩٣)۔ کپڑے لٹکانے کے لیے صرف ایک کھونٹی تھی۔ (١٩٨٨ ، صدیوں کی زنجیر ، ٣٧٥)۔ (ii) لکڑی یا چھڑی جس سے ڈھول وغیرہ بجاتے ہیں۔ کبھی ڈھول کے من میں موج آتی ہے تو وہ کھونٹی کو اوپر اُچھالتا ہے۔ (١٩٣٩ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ٥١)۔ ٢. (i) (موسیقی) سارنگی یا ستار کے کان جن میں تار یا تانت لپٹی رہتی ہیں اور اس کے ذریعے تار کو ڈھیلا کیا جاتا یا تانا جاسکتا ہے۔ اے کھنائی کے بھائی ، نشہ باز تجلی کا سرا لاپتہ ہے یا کھونٹیادابیٹھ کر ملاوں ساز۔ (١٩٢١ ، گورکھ دھندا ، ٢٣)۔ (ii) (موسیقی) ساز کے ایک سر کے برابر کا دوسرا اترا ہوا دھیما سر (اب و ، ٣ : ١٩٣)۔ (iii) (موسیقی) ہارمونیم کی آواز کو کم یا زیادہ کرنے والی چابی ، کم سرا (اب و ، ٣ : ١٩٣)۔ ٣. سر یا داڑھی کے بالوں کی جڑ ، بن مو ، بالوں کی جڑ ، سر یا داڑھی مونڈنے کے دو تین دن بعد نکلنے والے بال۔ یاں کیسے کھونٹی بھی کوئی نہ تھی صاف چکنا سارا۔ (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٠٢)۔ مونچھوں کی دم بے قاعدہ تو نہیں ہے گالوں پر کھونٹیاں تو نمایاں نہیں ہیں۔ (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ١٢ : ٣)۔ اس کی گردن اور گھٹا ہوا سر ، جس پر کالی کالی کھونٹیاں نکلنے لگی تھیں پیشانی سے بل بہے تھے۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ١٧٩)۔ ٣. گھوڑے وغیرہ کا قد۔ وہ گھوڑا چھوٹی کھونٹی کا ... اور بہت دبلا تھا۔ (١٨٧٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ٢٥٠)۔ ٥. (جہازرانی) لیٹی ، لپٹنے کی میخ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ٩٩)۔ ٦. دندانے دار چکر ، دندانے دار پہیا (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ٩٩)۔ ٧. (قدیم) لٹھنا ، پیر کا گٹا۔

جو تیسرا فرض پاؤ سر مسح ہو
ہے چوتھا فرض پانوں کھونٹیاں تے دھو

(١٦٦٦ ، شریعت نامہ ، شاہ ملک ، ٣٣)۔

بھی کھونٹی تلک پاؤ کو خوب دھو
کہیں یک رتی جائے سوکی نہ ہو

(١٨٣٩ ، سراج الفقہ ، ١٠٨)۔ [کھونٹا (رک) کی تصغیر]۔

ـــ اُکھاڑ (ـــ ضم ا) امذ.
رک : کھونٹا اُکھاڑ.

ہے وہ کھونٹی اُکھاڑ بے شک و ریب
شوم کہتے ہیں اُس کو باصد عیب

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ٦۱). [کھونٹی (رک) + اُکھاڑ (اُکھاڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

ـــ بندھنا محاورہ.
نکاح یا شادی ہونا. سوا لڈو گدھا ، تیری کھونٹی بندھا. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۵).

ـــ جھڑنا محاورہ.
بالوں کی جڑوں کا گرنا (جامع اللغات).

ـــ دار کَھڑاؤں (ـــ فت کھ ، و مج) امث.
ایک قسم کی کھڑاؤں جس میں پٹی کے بجائے انگوٹھے سے پکڑنے کے لیے کھونٹی لگی ہوتی ہے. پٹوا بھی انھی کی طرح چلتا ہے ، کھونٹی دار کھڑاویں بدقت تمام انگوٹھوں میں پھنسائے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳۲). [کھونٹی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + کھڑاؤں (رک)].

ـــ کَسنا محاورہ.
سارنگی یا ستار کا تار کھینچنا. سارنگی نکالی اور اس کے تار ملائے اور کھونٹیاں کسیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۹٦).

ـــ کی طرح جَمْنا محاورہ.
رک : کھونٹا سا بیٹھنا ، خوب جم کے بیٹھنا. کمر تک کا سیدھا کرنا مجھ پر حرام ہو گیا ، جب نہ تب دیکھو کھونٹی کی طرح جمی ہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱٦).

ـــ کاڑ امث.
رک : کھونٹا کاڑ.

نام اُس کا لکھا ہے کھونٹی کاڑ
کھاتا اُس سے نہیں ہے کوئی پچھاڑ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ٦۱). [کھونٹی + کاڑ (کاڑنا (رک) ـ حاصلِ مصدر)].

ـــ لینا محاورہ.
چھوٹے چھوٹے بال مونڈنا ، بال مونڈ کر جلد کو چکنا کر دینا.

تمہارے خطِ رُخ کی خوب لی حجام نے کھونٹی
رہا قرآن سادہ چھپ گئی تفسیر چُٹکی میں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۳۲۱).

ـــ مَروڑنا ف م ؛ محاورہ.
۱. سارنگی یا ستار کے تار کھینچنا. آواز بدلنے کو کھونٹیاں مروڑتے ہیں. (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۲۱). ۲. گوشمالی کرنا ، کان اینٹھنا (نوراللغات).

ـــ مَروڑی فقرہ.
ـــ کھینچا ، سزا دی (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۹۲).

ـــ مُونڈنا محاورہ.
چھوٹے چھوٹے بال مونڈنا (جامع اللغات).

ـــ نِکالنا محاورہ.
خط بننے کے بعد ہاتھ پھیرنے سے بالوں کی باریک جڑیں جو ہاتھ میں چبھتی معلوم ہوتی ہیں ان کو ایک ایک کرکے موچنے سے نکالنا یا الٹا خط بنانا (مہذب اللغات).

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
کھونٹی جیسا ، کھونٹی کی شکل کا ، بن مو کی طرح کا. ان خلیوں کی دیواروں پر سیلولوز کی متعدد کھونٹی نما دروں لیٹیں پائی جاتی ہیں. (۱۹٦٦ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۱۹). [کھونٹی + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

ـــ نہ چھوڑنا محاورہ.
خوب سر کھونٹنا ، بہت صفائی سے حجامت بنانا ؛ خوب لوٹنا ؛ لوٹ کر صفایا کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کھونٹی (و مج ، مغ) صف مث (قدیم).
رک : کھوٹی.

نت آتی ہور کھونٹی ہے وو بیگیج سوں آیروں خون وو
جو کوئی رہتی ہے جوتب سوں اجڑی اپس خاوند کے باج

(۱٦۹۷ ، ہاشمی (بیجاپوری) ، د ، ۳۹). [کھوٹی (رک) کا انفی تلفظ].

کُھونٹے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
۱. کھونٹا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ بندھنا محاورہ.
کھونٹے سے بندھنا ، نکاح یا شادی ہونا. میں کنواری نہیں ہوں ، میرا بیاہ ہو گیا ہے ... کیا جانے کس کے کھونٹے بندھی تھی اور وہ بیچارہ کہاں ہو گا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٦۱).

ـــ پر کُودنا محاورہ.
کسی کے بھروسے یا حمایت پر گھمنڈ کرنا. نگوڑے بے غیرت بھوتنی کے کھونٹے پر کودتے ہوئے شرم نہیں آتی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ٦۷).

ـــ پر مارنا محاورہ.
جوتی کی نوک پر مارنا ، پروا نہ کرنا ، ٹھینگے پر مارنا ، خاطر میں نہ لانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ دار صف.
جس میں کھونٹے ہوں ؛ مراد : چھوٹے قد اور کٹھے ہوئے جسم کا. ٹک کھونٹے دار اور ایک قصبہ اور ڈنٹھل پر مشتمل ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، حشریات ، ۹۹). [کھونٹے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ سے باندھنا ف م ؛ محاورہ.
سخ سے باندھنا ؛ (عموماً) کسی بے رحم آدمی کے ساتھ لڑکی کی شادی کرنا ، پابند کر دینا ، نکاح یا شادی کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سے بَنْدھنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. کھونٹے سے باندھنا (رک) کا لازم ، میخ سے بندھنا ؛ پابند ہونا. زوالِ حُسن کے بعد بھی جُن جُن کنکر کھانے کی عادت سے اسی کھونٹے سے بندھا ہے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۸). نئی فکر صرف کسی ایک کھونٹے سے بندھی نہیں ہوتی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). ۲. نکاح یا شادی ہونا. بیچاری کھونٹے سے بندھی بندھی مری جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۲۷). کل کھونٹے سے بندھے گی تو معلوم ہوگا. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۲۹).

---کے بَل پر کُودْنا محاورہ.
کسی کی حمایت پر گھمنڈ کرنا ،کسی کی پشت پناہی پر پھولنا ، کسی کے برتے پر اترانا.

تال پہ ناچے کہا کہا ہووے
کھونٹے کے بل پر بھینسا کودے

(۱۸۳۳ ، مثنوی داستان رنگین ، ۱۷۵). وہ وہی علوم ہیں جن کے کھونٹے کے بل پر یورپ امریکہ جاپان کود رہے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۷).

---میں بَنْدھنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : کھونٹے سے بندھنا نمبر ۱. میں نگوڑ ماری کیا جانوں یہ ! کالے بھینس کی طرح کھل بھوسی کھائی اور کھونٹے میں بندھی رہی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (ترجمہ) ، ۳ : ۲۸۸).

کُھونْٹیا (و مع ، غنہ ، سک ٹ) صف ؛ امذ.
جپے جپے سے واقف ، کھونٹ کھونٹ کا ، ہر زاویے اور ہر پہلو سے واقف ، جاننے والا (زمین یا ملک کا). میں اس زمین کا ابن مجند کھونٹیا واقف کار خبردار ہوں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۱۹). [کھونٹ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

کُھونْٹیا (و مع ، مغ ، کس ٹ) امذ.
۱. (کتائی) تکلا لگانے کی چاک کے مقابل دوسرے سرے پر جڑی ہوئی کھونٹیوں میں سے ایک (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۷). ۲. (آب براری) مشک کے پانچوں کے مقابل آنخر کی طرف چمڑے کا سلا ہوا حلقہ جس میں جوتے (مشک لٹکانے کا تسمے) کا دوسرا سرا باندھا جاتا ہے ، ہوچڑی (ا پ و ، ۱ : ۲۰۳). [کھونٹی (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کُھونْٹیاں (و مع ، مغ ، کس ٹ) امث ؛ ج.
کھونٹی (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

بڑاں اپنی کھونٹیاں پر ماریں سکیاں
جو پیدا ہونے درد تکہ اس نکال

(۱۶۰۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۱۸). اُن کے ذریعے اپنے راج کی کھونٹیاں مضبوط کروائی جاتی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۳). [رک : کھونٹی + اں ، لاحقۂ جمع].

---چَلْنا محاورہ (قدیم).
بچوں کا دونوں زانوؤں کے بل گھسٹ ہوئے چلنا گھٹنوں ، گھٹنوں چلنا (قدیم اردو کی لغت).

کُھونْٹیے (و مع ، مغ ، کس ٹ) امذ ؛ ج.
(کتائی) تکلا لگانے کی چاک کے مقابل دوسرے سرے پر جڑی ہوئی کھونٹیاں (ا پ و ، ۲ : ۱۷). [کھونٹیا (رک) کی جمع].

کُھونْچ (و مع ، غنہ) امث.
رک : کونچ ، ایڑی کی نس (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کونچ (رک) کا ایک املا].

---کاٹْنا / مارْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : کونچ کاٹنا ، ایڑی یا گھٹنے کے پیچھے کی نس کاٹ کر لنگڑا کر دینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

کھونْچ (و مع ، غنہ) امث.
۱. کھونپ ، کپڑے کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے سے اُلجھ کر پھٹ جائے ، پھٹن ، کھونچا.

تس پہ لے ہے کواڑ دامن اینچ
کھونچ رکھتا ہے اور سب اڑ پیچ

(۱۷۸۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۹۵)). کھونٹے سے کرتے میں کھونچ لگوائی ؛ چھر سے دامن الگ ہو گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۶). ۲. بدن کا وہ حصہ جو کسی صدمے سے پھٹ جائے ، خراش (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. (تشریح) ابھار ، کلغی (انگ : Promontory). اس کے سامنے اور اوپر واز اگا ہوا ہے سو ٹکڑے کو کھونچ کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۹). ۴. (بیل بانی) بیل کا نوک دار سینگ یا تیز نوک کا سینگ (ا پ و ، ۵ : ۶۱). [کھونچنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---آنا محاورہ.
کپڑے کا کسی چیز سے اُلجھ کر پھٹ جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---دینا محاورہ.
کھونپنا ، چبھونا ، داخل کرنا (سوئی کیل وغیرہ). جب سوراخ کافی گہرا ہو جاتا ہے تو اس میں بارود بھر کر ... زنجک سوئی ... سوراخ میں بار بھرنے کے بعد یہ کھونچ دی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۰).

---کھانچ (--- غنہ) امث.
رک : کھونچ ، چھید وغیرہ. لباس صلح کو ... فتنہ و فساد کی کھونچ کھانچ سے پھاڑ کر آتش فنا میں جلا دیتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۶۰). دونوں ڈالیوں کو نہایت صفائی سے یکساں تراشیں کہ کسی طرح کی کھونچ کھانچ نہ پائی جائے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۰۰). [کھونچ + کھانچ (تابع)].

---لَگْنا محاورہ.
رک : کھونچ آنا.

ماری بلبل نے جو تھوں ایک چونچ
دامن میں گل کے لگ گئی کھونچ

(۱۸۸۰ ، انشا ، ک ، ۳۸۱). اس اودھم میں کھونچ لگ گئی ... جی سبب نہ ہوا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۷).

شیروانی میں کھونچ لگ رہی ہے ، لاؤ میں سی دوں. (۱۹۳۲ء ، زندگی نقاب چہرے ، ۵۰).

کَھونْچا (و مج نیز لین ، مغ) صف ؛ ث.

ساڑھے چھے ؛ ساڑھے چھے کا پہاڑا. ڈھونچا : ۴ ½ م کی اصل کیلاگ جُراچگ (چار سے اوپر) بتاتے ہیں ... کھونچا کا کھو سنسکرت घ (ش) کا قائم مقام ہے. (۱۹۵۶ء ، اردو زبان کا ارتقا ، ۲۸). [س : घघ].

کھونچا / کھونچَہ (و مج ، سک ن/فت ج) امذ.
چھوٹی سینی ، وہ خوان جو پھیری لگانے والے اور حلوائی وغیرہ استعمال کرتے ہیں. کچھ لوگ کھونچے لگاتے ہیں ، کوئی ڈولی ڈھوتا ہے. (۱۹۳۲ء ، میدان عمل ، ۳۱۲). [خونچہ / خوانچہ (رک) کا بگاڑ].

کھونچا (۱) (و مج ، مغ) امذ.
۱. بڑی کھونچ ؛ کپڑے کی وہ جگہ جو کیل یا کانٹے وغیرہ لگنے سے پھٹ جائے ، خراش. بخوف اس بات کے کہ مبادا لکڑیوں کا کھونچا لگے. (۱۸۸۲ء ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۶۱). یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب کسی شاعر کے پائنچے میں اور وہ بھی گھٹنے کے اوپر کھونچا لگ جاتا ہے تو اس میں اصلاح دینے کی صلاحیت باقی نہیں رہ جاتی. (۱۹۷۰ء ، یادوں کی برات ، ۳۸۰). **۲. کھونپ ، بھونک.** سوئی یا نشتر سے کھونچا مار کر لہو نکالنا. (۱۸۳۸ء ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۰۲). **۳. کھونچے، چھونے یا بھس وغیرہ بھرنے کا عمل** (پلیٹس). [کھونچ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

--- کھانچی (--- مغ) امث.
دھینگا مشتی ، جھگڑا (پلیٹس). [رک : کھونچا (کھونچ + ا ، لاحقۂ اتصال) + کھانچ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

کھونچا (۲) (و مج ، مغ) امذ ؛ ج کھونچہ.
(بھاڑ بونجانی) بھاڑ کی گرم بالو کو الٹ پلٹ کرنے اور کریدنے کی ڈنڈی والی رِچھل. بھاڑ میں سرخ ریگ بقدر ضرورت کھونچہ سے کھینچ کر جلد دانوں پر ڈالے اور دانوں کو کھونچوں سے خوب بھرا دے. (۱۸۴۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۶). [کونچا (رک) کا ایک املا].

کھونچالنا (و مج ، مغ ، سک ل) ف م.
رک : کھونچنا (جامع اللغات). [مقامی].

کھونچَر / کھونچَڑ (و مج ، مغ ، فت ج) صف ؛ امذ.
جا بیجا اپنی اہمیت جتانے والا ، دخل در معقولات کرنے والا ، خود نما ، رخنہ انداز ، فسادی ، بدباطن ؛ کمینہ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [کھوچڑ (رک) کا انفی تلفظ].

کھونچنا (و مج ، غنہ ، سک چ) ف م.
۱.(أ) کسی نوک دار چیز سے پھاڑنا ؛ کھونچ لگانا ، شگاف دینا ، چیرنا ، درز ڈالنا.

نچھوڑیا ہے کانٹے نے کھونچا جسے
پر یک بیل سو پانوں داون دے
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۹۰). **(أأ) (مجازاً) اذیت دینا** (قدیم اردو کی لغت). **۲. ٹھونسنا ؛ بھونکنا ؛ گھسیڑنا ؛ چھیدنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کونچنا (رک) کا محرف].

کھونچنی (و مج ، غنہ ، سک چ) امث.
چھیدنے والی ، برمانے والی.
نظر مار جگ جیو کوں کھونچیاں
(۱۶۰۳ء ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت)). [کھونچ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

کھونچی (و مج ، مغ) امث.
۱. ایک چیز کو دوسری چیز میں ٹھونسنا (نوراللغات). **۲. اناج کا وہ حصہ جو بھوجی بھوننے میں نکال لیتے ہیں ، بھنوائی.**
آج اوس کے تبخالہ لب پر کھونچی کا سا عالم ہے
کام کرتے ہے مل کر کیا کیا سرخیٔ پان و رنگ مسی
(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۲۲۸). **۳. مٹھی بھر چیز جو بطور محصول چنگی بازار میں دیتے ہیں** (نوراللغات). **۴. (تیلی) ڈویا ، تلہن کو کولہو کے اندر الٹ پلٹ اور تلے اوپر کرنے کا کفگیر یا چمچے کی وضع کا لمبا بتا جو کولہو کی لاٹ سے بندھا رہتا ہے اور لاٹ کے ساتھ گھوم کر تلہن کو پلٹاتا رہتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۰۰). [کھونچ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

کَھونْدا (و لین ، مغ) امذ ؛ ج کھوندھا.
گھونسلا ، آشیانہ. کوا تو اسوقت وہاں نہ تھا اس کے بچوں کو کھوندے میں سے کھا لیا. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۶). [کھوندھا (رک) کا ایک املا].

کھونْدَر (و مج ، مغ ، فت د) امذ ؛ ج کھوندر.
(کاشت کاری) کھلیان کے اطراف بکھرا ہوا اناج جو بیلوں کے کھوندنے سے ادھر ادھر پھیل جائے (پلیٹس ؛ اپ و ، ۶ : ۹۷). [کھوندر (رک) کا ایک املا].

کُھونْدَلْنا (ضم کھ ، و غم ، مغ ، فت د ، سک ل) ف م (قدیم).
روندنا ، پانو سے کچلنا ، مسلنا.
تج غرمی کے باغ میں پھل قرب کے لاگے اتھے
سو کھا کھوندل و بران کیے غمزاں کے تج کنجر ستم
(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی (الف) ، ۶۸). [کھندلنا (رک) کا اشباعی املا].

کُھونْڈنا (و مج ، غنہ ، سک ڈ) ف م.
۱.(أ) کُھندلنا ، پامال کرنا ، روندنا ، پیروں سے مسلنا ، پانو سے کچلنا. اس لڑائی کے بعد ایشیائے کوچک کھونڈتا ... طرطوس میں پہنچا. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۵۰). انسان کے کارناموں پر تو ذرا نظر ڈالیے کہ اس نے پہاڑ کاٹے ، سمندر پاٹے ، ریگستان روندے ، برفستان کھونڈے. (۱۹۰۷ء ، علم المعیشت ، ۳۳).

میں نے اپنے پیروں سے کھوند کر کچل دینا چاہا. (١٩٨٧ء ، آخری آدمی ، ٣٠). (ii) (پانو سے زمین کو) کھودنا ؛ پانو سے کام کرنا ؛ کھوڑے کی طرح پانو مارنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ٢.(i) (مجازاً) ڈھونڈنا ، تلاش کرنا ، چھان مارنا. آس پاس سارے کوڑے کھدڑے کھوند مارے کہیں پتہ نہ ملا. (١٩٠٧ء ، امہات الامہ ، ١٠٩). جنگل کو کھوندا پر وہ لونڈے نہیں ملے. (١٩٨٧ء ، آخری آدمی ، ٨٧). (ii) کھومنا پھرنا.

بہت کھوندے ہیں کوہ و دشت تو نے
کیا بحرین کا گلگشت تو نے

(١٩١١ء ، کلیات اسمٰعیل ، ٥٧). تم تو بتا رہے تھے کہ تم نے وہاں بہت شہر کھوندے. (١٩٨٥ء ، خیمے سے دور ، ٨٣). ٣. (بیلداری) چونے یا مٹی کا گارا بنانے کو پیروں سے روندنا (اب و ، ١ : ٨٩). [س : कुण्ठ (ति)].

کَھونْدی (و لین ، مغ) است.
(لوہاری) بھٹی کی آگ کریدنے اور اُلٹ پلٹ کرنے کا آہنی کز اور کھبچہ ، آنکڑی ، سنگڑا ، کریدنی (اب و ، ٨ : ١٠٠). [کھوندنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَھونْدھا (و لین ، مغ) امذ.
رک : کھونڈا ، کھونسلا. بندر نے اس درخت پر چڑھ کر جتنے کھوندھے ان کے تھے سب اجاڑ ڈالے ، (١٨٠٣ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١٠١). [مقامی].

کُھونْڈ (١) (و مع ، غنہ) امذ.
١. خنجر ، کٹار.

اگرچہ بیل ہے گجرات کا بشکل بشر
ہو کہ مار نہ بیٹھے ہوؤں کا دل پر کھونڈ

(١٨٦٣ء ، دیوانِ حافظ ہندی ، ٣٠). ٢. ڈنڈا ، عصا ، لاٹھی ؛ (مجازاً) عضو تناسل.

حرف مطلب سُن کے وہ شعلہ بھبھوکا ہو گیا
کھونڈ میرے ہاتھ میں دیکھا تو ٹھنڈا ہو گیا

(١٩٤٧ء ، ہزلیات ، ٩٩). [مقامی].

کُھونْڈ (٢) (و مع ، غنہ) امذ.
(کاشت کاری) بیج کا سوئی نما پھناؤ ، کھونٹ (اب و ، ٦ : ٩٧). [رک : کھونٹ (٢) کا بگاڑ].

کَھونْڈا (و لین ، مغ) امذ.
کھونڈا ، کھونسلا.

خدا ان کو اوجاڑے ہاتھ سے ان باغبانوں کے
جنہوں نے اس موئی بلبل کے کھونڈے کو اجاڑا ہے

(١٨١٨ء ، انشا ، ک ، ٢٠٧). [کھونڈا (رک) کا ایک املا].

کُھونْڈا (و مع ، مغ) امذ.
ڈنڈا ، عصا ، سونٹا. جب مسجد میں تشریف لائے تو تمام لباس زیب تن فرما کر کوٹ ، پگڑی اور ایک کھونڈا. (١٩٣٣ء ، قادیانی مذہب ، ٣٣). [رک : کھونڈ (١) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

کھونڈا (و مع ، مغ) صف ؛ امذ.
١. وہ جس کے آگے کے دودھ کے دو دانت ٹوٹ گئے ہوں وہ جس کے سامنے کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوں.

ہر چند وہ ہے کھونڈا صورت میں نہیں بھونڈا
ہر موج تبسّم ہے اک سین کا دندانہ

(١٩٣٧ء ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ١ : ٦٩). ٢.(i) کمزور ، خراب ، کند (عموماً سامنے کے دانتوں کے لیے).

اب منادر چشم میں وہ کہاں نوک اور پلک
اور کھونڈے دانتوں میں نہیں موتی کی سی چمک

(١٩٣١ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٣٩ : ٣). چندر اپنا کھونڈا منہ سکیڑ کر ناک کی پھنگی سے ملا لیتا اور زور زور سے ... کھانے کی میز پر جھپٹا مارتا. (١٩٦٦ء ، سودائی ، ٥). (ii) کند ، کھردرا (تلوار وغیرہ) ؛ (کنایۃً) بےکار ، رائگاں. جہاں تک تاثیر کلام کا تعلق ہے جب انہی کی ہوتی ہے کوئی نشتر کھونڈا نہیں نکلتا. (١٩٥٢ء ، نکتۂ راز ، ٢٦٧). [رک : کھونڈلا].

کھونْڈَر (و مع ، مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : کھوندر (پلیٹس). [مقامی].

کھونڈْکَل (و مع ، غنہ ، سک ڈ ، فت ک) امذ.
رک : کھوڈر ، گڑھا ، سوراخ (درخت وغیرہ میں) (پلیٹس). [مقامی].

کھونْڈْلا (و مع ، غنہ ، سک ڈ) صف.
رک : کھوکھلا ، سڑا ہوا ؛ بے دانتوں کا (ماخوذ : پلیٹس). [ب : खोंडला].

کُھونْڈی (و مع ، مغ) است.
لاٹھی ، عصا ، چھڑی. سامنے فٹ پاتھ پر سیاہ شیروانی اور سرخ رومی ٹوپی میں ملبوس ہاتھ میں کھونڈی پکڑے ایک بزرگ سرپٹ بھاگے چلے جا رہے تھے. (١٩٨٥ء ، قومی ڈائجسٹ ، لاہور ، دسمبر ، ١٢٢). [کھونڈا (رک) کی تانیث].

کھونْڈی (و مع ، مغ) صف ؛ است.
١. خراب نیز کمزور. بدن کے پنجرے کی تیلیاں کھونڈی اور کمزور ہا کے طائر روح فٹ فٹ بولتا عالم بالا کو سدھار جاتا ہے. (١٩٣٥ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٢٣ : ١٠). ٢. کُند ، زنگ آلود (تلوار وغیرہ).

یہ ہو تو پھر نہ کھونڈی یہاں کوئی باڑھ ہو
اور ڈھال پر بھی پڑنے نہ پائے کوئی نشان

(١٩٨٣ء ، قہر عشق ، ١٦٢). [کھونڈا (رک) کی تانیث].

کَھونْر (و لین ، مغ) امذ.
کھوڑ ، صندل یا سیندور کا تلک. کھونر چندن کے لگے مثل مردہ سبروس تمام جسم داغ دار تھا. (١٨٨٠ء ، طلسم فصاحت ، ٤٠). [کھور (رک) کا انفی تلفظ].

کھونْسا (و مع ، مغ) صف.
رک : کھوسا ، چھلکا ، پوست (ماخوذ : پلیٹس). [کھوسا (رک) کا انفی املا].

کَھونس آنا محاورہ.
لوٹ آنا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۰).

کُھونسَٹ (و مع ، مغ ، فت س) صف ؛ امث.
رک : **کھوسٹ ، نحیف ، بوڑھا ، ضعیف ، لاغر ، کاہل**. وہ تنہا اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا جو خود بھی کھونسٹ ہوتی جا رہی تھی. (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۵). [کھوسٹ رک کا انفی تلفظ].

کُھونسڑا (و لین ، غنہ ، سک س) امذ.
پُرانی اور ٹوٹی ہوئی جُوتی ، **کھوسرا ، لیتڑا**. وہ ایک بحث برقع اوڑھے ہی اوڑھے کھونسڑا جوتیوں سے سڑ سڑ کر کے آگے آئیں. (۱۹۰۸ ، سراب مغرب ، ۱۸). میاں کے پاس باہر جانے کو کھونسڑا بھی نہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۴۸). [کھوسڑا (رک) کا انفی تلفظ].

کُھونس کھانس م ف.
ٹھونس ٹھانس کر ، اُڑس کر ، گھسیڑ کر. زری جلدی سے پیٹی کوٹ میں ساڑی کھونس کھانس باہر بھاگی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۸۸).

کُھونسنا (و مع ، غنہ ، سک س) ف م.
ٹھونسنا ، اُڑسنا ، گھسیڑنا.

> تج لکھ اوپر کی خط ہو یج دل میں آ بھرے ہوں
> سونکیاں قطار ہوں جیوں کھونسنے کنول کے بھتیر
> (۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (الف) ، ۳۷).

> بال زلفوں کے دیے کھونس اوس نے جو ٹوٹے ہوئے
> سانپ کی بانبی میں سمجھا رخنۂ دیوار کو
> (۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۰).

یہ پد گویا نامہ بر ہے جس نے خط کو اپنی پگڑی میں کھونس لیا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۰۶). پیلا نے اپنی ساری کا پلو کھونسا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۹۲). [کھوسنا (رک) کا انفی املا].

کھونسنا (۱) (و مج ، غنہ ، سک س) ف م.
۱. **توڑنا ، کھینچنا ، کھینچ کر گرانا**. او مرد ہو تیج گھر ہو چڑھ گیا اس کے گھونسلے کو کھونسنے لگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۹۳). ۲. (ٹھگی) **لوٹنا ، جھپٹ لینا ، بہلا پُھسلا کر دوسرے کا مال اینٹھ لینا** (ا ب و ، ۸ : ۲۰۰). [کھوسنا (کھسوٹنا (رک) کی تخفیف) کا انفی تلفظ].

کھونسنا (۲) (و مج ، غنہ ، سک س) ف ل.
کھانسنا. نیم کی مسواک کا کوئی بھونسڑا حلق میں چلا جاتا اور وہ کھونستے ہی چلے جاتے. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۵۶). [کھانسنا (رک) کا بگاڑ].

کھونکھنا (و مج ، غنہ ، سک کھ) ف ل.
کھانسنا ، کھنکارنا (پلیٹس). [س : खकखन].

کھوں کھوں (و لین نیز مع) امث.
۱. **کھانسنے کی آواز ، کھانسی کی آواز**. بڈھا بہیں تک کہنے پایا تھا کہ اُسے زور کی کھانسی اُٹھی کھوں کھوں ، کھوں کھوں. (۱۹۳۸ ، آنندی ، ۱۸۰). صاحب ... ! کھوں ... کھوں کھوں ... عبداللہ نے بات شروع کی ہی تھی کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی کھانسی نے اُن کی زبان پکڑ لی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، (جمعہ ایڈیشن) ، ۱۲ ، مارچ ،). [حکایت الصوت].

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
کھانسنا (محاورات ہند).

کُھوں کُھوں (و مع ، مغ ، و مع) امث.
ہنسنے کی آواز. ماسی فوراً بسور کر رونے لگیں ، انہیں روتا دیکھ کر چندر اور بنو کو بے حد خوشی ہوتی تھی ، دونوں کُھوں کھوں ہنسنے لگے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۵). [حکایت الصوت].

کھوں کَھیانا (و مج ، مغ ، کس کھ) ف ل.
۱. **کھونکھنا ، کھانسنا** (نوراللغات). ۲. **بندر کا غصے سے بولنا** (نوراللغات). [کھو کھیانا (کھوکھیانا) کا انفی تلفظ].

کُھونی (و مج) امث (قدیم).
کُہنی. وضو میں ... فرض ... ہات کھونیاں تک دھونا. (۱۸۳۹ ، دستورالایمان (رسائل حیات) ، ۳). [کہنی (رک) کا اشباعی املا].

کَھووا (و مج) امذ (قدیم).
جوش دے کر رطوبت خشک کیا ہوا دودھ ، دودھ کا ماوا ، کھویا. تنک شیشہ ... دودھ میں اس قدر پکاویں کہ تمام دودھ کھووا ہو جائے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۶۷). [کھویا (رک) کا ایک املا].

کُھوَہ (ضم کھ ، فت و) امذ.
رک : **کھووا ، کھویا**. کھوہ کو قوام میں ڈال کر خوب مریم و بریم کر دیں اور خوان میں پھیلا دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۲۱۷). اور خوان میں پھیلا دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۷). [کھویا (رک) کی تخفیف].

کُھوہ (و مع) امذ (قدیم).
رک : **کنواں**.

> یُوسف کھوہے را کھیا چخے سوں اترایہ
> توشہ را کھن بار ہے حاکم اور حکیم
> (۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۶۳). [ہن].

کھوہ (و مج) امث.
۱. **کھیا ، پہاڑ کا غار ، غار**. جب جا بیٹھے وے جوان اُس کھوہ میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۳۶۹). تن تنہا اپنی جان لیکر ایک پہاڑ کی کھوہ میں جا چھپا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸). پہاڑ کی کھوہ میں جو کچھ ہے سب تم پر آئینہ ہو جائے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۷). کسی پہاڑ کی کھوہ میں غالباً اس کا گھر بھی ہوگا. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۷۲). وہ سبز پوش سوار جانے کس کھوہ میں سے باہر نکل آئے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۶۳). ۲. **(تنے وغیرہ میں) خالی جگہ ، گڑھا ، سوراخ**.

انھیں آگ ، پانی اور جھکڑوں سے بچایا ہے
غاروں اور درختوں کو کھویوں میں چھپ کر
(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۳۵۲). [کھو (رک) کا ایک املا].

کھویا (و مج) امذ.
کھووا ، پکی اینٹ کا موٹا موٹا چورا یا اینٹ بنانے کا گارا. ایک روز اینٹوں کا کھویا ان لڑکوں نے بھگوت کے اوپر ڈال دیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۶۳). [کھووا (رک) کا ایک املا].

کھوباڑی (و مج) امث.
کلہاڑی (بحرالمعانی ، ۵۳۰). [کلہاڑی (رک) کا بگاڑ].

کھوؤ (و مج ، و مع) صف مذ.
لٹاؤ ، فضول خرچ ، بے جا صرف کرنے والا ، ضائع کرنے والا ، برباد کرنے والا (روپیہ وغیرہ) (فرہنگ آصفیہ). [کھو ۔ کھونا (رک) کا امر + ؤ ، لاحقۂ صفت فاعلی و تذکیر].

کھُونی (و مج) امث (قدیم).
چھوٹا کنواں. اب تک اسی کھونی پر لوگ منّت وغیرہ ماننے اور چڑھاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۵). اس نے کنویں کی جانب اشارہ کیا ، وہ رہی کھونی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۵۳۱). [ہن : کھوہ (رک) کی تصغیر].

کھونی (۱) (و مج) امث.
۱. (شکر سازی) گنے یا ایکھ کا پھوک جو رس نکالنے کے بعد باقی رہ جاتے ، اس پھوک کو رس پکانے کے لیے بھٹی میں جلایا جاتا ہے ، **چھوئی** (اپ و ، ۳ : ۲۰۰). ۲. **پھوک، سیٹھی ، فضلہ نیز چھلکا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : क्षपिता].

کھونی (۲) (و مج) امث.
۱. **گرسی ، کھونگی ، جھکوڑا ، کمبل ، موم جامہ ، بوریا یا اسی قسم کی کسی چیز کا مسوسہ نما یعنی تکونی شکل کا بنا ہوا آسرا جو چرواہے اور دیگر زراعت پیشہ مزدور بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھ لیتے ہیں نیز کوئی کپڑا جو اس کام آئے.**

اور جنکی مُفلسی نے شرم و حیا ہے کھونی
ہے ان کے سر پہ سرکی ، یا بوریے کی کھونی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲ ، ۱۵۰). ۲. **چھپر جو چھوٹے پودوں کے اوپر سردی سے بچانے کے لیے ڈال دیتے ہیں ؛ کپڑا جو بارش سے بچنے کے لیے پہنتے ہیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ؛ س : गुम्फिता].

کھونی (۳) (و مج) امث.
مُرمُرا ، بُھنا ہوا اناج (خصوصاً چاول) ، **کھیل ، لاوا.** مگر واقعی یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کی نازک کھونیاں حسینوں کی ناک کے لیے نازک کیل سے بڑھ کر ہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۱۹). [س : खदिका].

کھونی (۴) (و مج) صف مث.
کھویا (رک) **کی تانیث ، وہ جو گم ہو گئی ہو** (ماخوذ : پلیٹس). [رک : کھویا (۲) کی تانیث].

--- کھونی سی (---و مج) امث.
کسی خیال میں گم اپنے سے بے خبر ، ازخود رفتہ. رانی بھی بیٹھی ہے ، کھوئی کھوئی سی ، خود کو اجنبی محسوس کرتے ہوئے. (۱۹۷۵ ، خاک کہ نشین ، ۸۱).

کھونے (و مج) امذ ؛ ج.
کھویا (۲) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---جانا محاورہ.
۱. **گم ہو جانا ، غائب ہو جانا ، برباد ہونا ، ضائع جانا.**

کھونے گئے ہم ایسے ملتا نہیں ٹھکانا
جب سے ہوا ہے سودا اس بُت کی جستجو کا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۷۹).

متاعِ وصل تھی سرمایۂ نام و نشاں ہم کو
سراغ اب کیا ملے کھونے گئے تم سے جدا ہو کر

(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۸۹). ۲. **حیران و پریشان ہو جانا ، حواس اُڑ جانا ، سٹ پٹا جانا ، لاجواب ہو جانا.**

شب تم جو بزمِ غیر میں آنکھیں چُرا گئے
کھونے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶۲). ۳. **نکما ہو جانا ، خراب ہو جانا.**

پا کر تمہیں آپ میں نہ آئے
کھونے گئے تم سے راہ کر کے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۷۳).

--- کھونے (---و مج) صف مذ ؛ ج.
کسی خیال میں گم ، بے خبر ، ازخود رفتہ.

اٹھ کے اس بزم سے ہم اے شاعر
کھونے کھونے ، بُجھے بُجھے سے گئے

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۲۱).

--- کھونے سے رَہنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی خیال میں محو رہنا ، طبیعت کا بند ہونا ، انقباض ہونا. یہ بُجھے بُجھے رہتے ہیں ، کھونے کھونے سے رہتے ہیں ، جیسے انھیں کوئی جستجو ہے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۰۳). پرندے کٹ کٹ کر گرتے رہے مگر وہ کھونے ہی کھونے رہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۶).

کھونِیا (و مج ، کس نیز ہ). (الف) امذ.
(شکر سازی) **گنے کے پھوک کو جمع کرنے اور بھٹی میں جھونکنے والا مزدور** (اپ و ، ۳ : ۲۰۰). (ب) امث. رک : کھونی (۱) (پلیٹس). [رک : کھونی (۱) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

کَھوی (فت کھ) امث.
ایک ریگستانی گھاس جس کا ذائقہ ناخوشگوار ہوتا ہے. کھوی ، یہ گھاس ناخوشگوار ذائقے کا حامل ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۶۳). [مقامی].

کَھوے (فت کھ) امذ ؛ ج.
کھوا (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.**

---چھلنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : کھوے سے کھوا چھلنا جو زیادہ مستعمل ہے.

دہل فتح کی آواز سے دل ہلتے تھے
بھیڑ تھی خلق کی کثرت سے کھوے چھلتے تھے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۵).

پیسا جاتا ہے سایہ ہے یہ مجمع کوئے قاتل میں
سروں پر بھیڑ ہے تھالی کھوے لوگوں کے چھلتے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).

---سے کھوا بھڑنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : کھوے سے کھوا چھلنا جو زیادہ مستعمل ہے. کسی بے بردگی اور کس کا لحاظ کھوے سے کھوا بھڑتا اور سر سے سر ٹکراتا. (۱۹۰۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰۹).

---سے کھوا چھلنا ف ل ؛ محاورہ.
انبوہِ کثیر کے باعث کندھے سے کندھے کا رگڑ کھانا ، بہت بھیڑ ہونا ، بہت زیادہ مجمع ہونا. اور دن ہوتے تو اس مقام پر کھوے سے کھوا چھلتا ہوتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳). جب آپ میدان میں آئیں گے ، لوگوں کی بھیڑ میں گھسیں گے ، کھوے سے کھوا چھلے گا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۰). یہاں پر کھوے سے کھوا چھل رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۲۷).

---سے کھوا لڑنا محاورہ.
رک : کھوے سے کھوا چھلنا.

مجمع یہ عاشقوں کا ہے اس کی گلی میں شاد
جب سانس لی کھوے سے کھوا لڑ کے چھل گیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).

---سے کھوا ملا کر چلنا ف ل ؛ محاورہ.
شانہ بہ شانہ چلنا ، ساتھ ساتھ چلنا ، صف بندی کے ساتھ چلنا. نئی نسل اپنی بزرگ نسل کے کھوے سے کھوا ملا کر چلتی ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادبیاتِ اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۱۸).

---لگنا محاورہ.
(کُشتی) اکھاڑے کی زمین سے کندھا چھو جانا جو چت ہو جانے یا پچھڑ جانے کی علامت ہے ، ہار جانا.

بہرام گور کیا ہے اکھاڑے میں گور کے
جنکے کھوے کبھی نہ لگے وہ پچھڑ گئے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۸).

کھویا (۱) (و مج) امذ.
جوش دے کر رطوبت خشک کیا ہوا دودھ ، دودھ کا ماوا. پاؤ بھر چانول برابر کی کھانڈ فیرنی کیپ کو تھی اچھا خاصہ کھویا کہنا چاہیئے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۳). اب جو گھی بچا ہوا ہے اس میں کھویا تل لیں. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۲۳). رات کا رکھا ہوا کھویا نکالا اور گھر والوں کے مقررہ ناشتہ کے تھال تیار کر دیے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۸۳). [کھوا (رک) کا ایک املا].

کھویا (۲) (و مج) صف ؛ امذ.
گم ، ضائع ، برباد ، کوئی چیز یا شخص جو کھو گیا ہو نیز بے کار فضول چیزیں (پلیٹس). [کھونا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
ازخود رفتگی ، بے خبر ہونے کی حالت ، مدہوشی. انشا نے یادوں کا طاقچہ ہمیشہ کے لیے مقفل کر دیا اور خود پر کھویا پن طاری کر لیا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۳۳). [کھویا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جانا محاورہ.
۱. گم ہو جانا ، جاتے رہنا ، ضائع جانا ، پتا نہ چلنا ، غائب ہو جانا ، برباد ہونا ، محنت اکارت جانا. پس اگر صاحبِ مطبع نے ''مرزا نوشہ صاحب غالب'' لکھ دیا تو میں غارت ہو گیا ، کھویا گیا. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۵۸). ۲. سٹی گم ہو جانا ، سٹ پٹانا ، حیران ہو جانا ، ہکا بکا ہو جانا نیز آپے سے باہر ہو جانا ، بے خود ہونا.

مانندِ عکس آپ بھی کھویا گیا ہوں میں
پیشِ نگہ جب سے وہ آئینہ رو نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۷).

کھویا گیا ہوں دے کے پتہ نامہ بر کو میں
اپنی خبر کو جاؤں الٰہی کدھر کو میں

(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۹). دلی سے لکھنؤ تک ساتھ آنے اور ایک دوسرے کو خبر نہ ہونے کے معاملے میں کچھ ایسا کھویا گیا تھا کہ مجھے وزیر مرزا کی اوسوقت کی بدمیگوئی ناگوار معلوم ہوتی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۹). ۳. نکما ہو جانا ، خراب ہو جانا (نوراللغات). ۴. جواب نہ بن آنا ، لاجواب ہو جانا ، بند ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ).

--- کھویا (سا) (---و مج) صف مذ (مث : کھوئی کھوئی سی).
کسی خیال میں ڈوبا ہوا ، اپنے سے بے خبر ، مدہوش. مسیح نے میاں کو کھویا کھویا پایا تو اور بھی گھبرائیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۲). وہ غمزدہ نہیں ، بلکہ کھویا کھویا سا ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۸۰).

--- کھویا رہنا ف ل ؛ محاورہ.
کسی خیال میں محو رہنا ، انقباض رہنا ، پریشان ، فکرمند ہونا. اپنی رائے بھی لکھیے ... میں اچھا نہیں ہوں ، کھویا کھویا رہتا ہوں کاش آپ سے ملتا ہو. (۱۹۱۹ ، رقعاتِ اکبر ، ۳۱).

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
۱. از خود رفتہ ، اپنی حالت سے بے خبر ، کسی خیال میں محو. اس کا یہ عمل کچھ کھوئے ہوئے انداز میں ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۲۷). ۲. گم شدہ ، ضائع شدہ ، برباد کردہ. اپنا کھویا ہوا وقار پھر پا لیے تھے. (۱۹۵۵ ، نیم رخ ، ۹۱). جمہوری اداروں پر ان کا کھویا ہوا اعتماد پھر بحال ہو جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۰). [کھویا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی بطور صفت)].

ـــــ ہُوا سا (ـــــ ضم ہ) صف.
رک : **کھویا ہوا معنی نمبر ۱.**
کچھ سونچ میں ہیں کھوئے ہوئے سے ہیں آپ ہم
قاصد کو دے کے کوچۂ دلدار کا پتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۱).

کھویا (۳) (و مج) امذ.
(ظروف سازی) **برتن تیار کرنے کو پانی سے گوندھ کر لوچدار بنائی ہوئی مٹی ؛ خمیر کی ہوئی مٹی ، گوندا** (ا پ و ، ۳ : ۱۰۵).
[مقامی].

کَھوَیّا (فت کھ ، و ، شد ی) امذ.
کھلانے والا ، رزق دینے والا.
آپ ہی کھانا آپ کھویّا آپے سُنّا آپ گویّا
(۱۶۵۰ ، گنج شریف ، ۹۰). [ہن : کھوانا کھلانا سے اسم فاعل].

کِھوَیّا (کس کھ ، فت و ، شد ی) امذ.
کشتی چلانے والا ، ناؤ کھینے والا.
مُتّقی بت ہو کھویّا ، ہاشمی غیرت لنگر ہو
شریبوں کے بول ہی نہیں منجدھار میں پڑتے پڑتے ہیں
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۹۲).
اپنی کشتی آپ کھویّا محنت والا پیا پیا
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۲). [کھویا (رک) کا مخفف].

کھویَہ (و مج ، فت ی) امذ.
رک : **کھویا (۱)**. کھویہ کو آگ پر کڑہائی میں رکھ کر بھونیں
(۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۷). [رک : کھویا (۱) کا غلط املا]

کَھے (ی لین نیز مج) امث.
میلا ، گندگی ، گوہ ، نجاست ، خاک ، دھول ، کوڑا کرکٹ (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : کشے क्षेः].

ـــــ کھانا محاورہ.
جھوٹ بولنا ، جھک مارنا ، بیہودہ بکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

کَہیا (فت کہ) (قدیم). (الف) امذ.
بات کہنا.
حکم حال تھا سو کہیا ہوں تجے
کہیا سان میرا کہیا یا حفیظ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶). (ب) فعل ماضی. کہا.
خواجہ نصیرالدین جے سائیاں پیو بتائے
جیو کا گھونگھٹ کھول کر پیا سکھ آپ دکھائے
راکھے سید محمد حسینی ہور سکھ کہیا نہ جائے
(۱۴۲۲ ، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۳۰)).
کہیا وو مرا حال نا پوچھ توں
مگر عقل دھرتا نہیں کوج توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱). [کہا (کہنا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام) کا ایک قدیم املا].

کُھیّا (ضم کھ ، شد ی) امث.
مٹی کا بہت چھوٹا سا برتن جس میں عطار وغیرہ شربت یا عرق دیتے ہیں.
یکایک زلزلے نے غدر کے اک دم سے آ پٹکا
نہ اٹھے جس سے کھیّا اس کے سر پر دھر دیا مٹکا
(۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۷). [رک : کلھیا جس کا یہ بگاڑ ہے].

کِھیارا / کِھیارَہ (کس کھ / فت ر) صف (قدیم).
مکار ، عیّار ، دغاباز (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

کِھیاڑْنا (کس کھ ، سک ڑ) ف م (قدیم).
حاصل کرنا. جو کوئی خاص پیراں معرفت پانے سو ہیں اپنوں کوں دھنڈ کر کھیاڑنا کر. (۱۷۶۵ ، چھ سرپار ، ۱۵). [کاڑھنا (رک) کا ایک قدیم املا].

کِھیانا (کس کھ). (الف) ف ل.
۱. **پُرانا ہو جانا ، گھس جانا ، استعمال ہوتے ہوتے گھس جانا** (نوراللغات ؛ پلیٹس). (ب) ف م. **گھسنا ، رگڑنا ، کھرچنا** (پلیٹس ؛ जامع اللغات). [کھے ~ س : کشے क्षय + ا : انا ، لاحقۂ مصدر].

کِھیپ (ی مع) امث.
دانت یا لکڑی کا ٹکڑا (نوراللغات). [مقامی].

کھیپ (ی مج) امث.
۱. (اَ) **اینٹ یا مٹی وغیرہ کے بوروں کو کئی کئی چوپایوں پر بار بار لاد کر لانا ، کسی جنس کی ایک خاص مقدار جس کا اضافہ مجموعے میں کیا جائے ، بوجھ ، بار.** پیا جی نے فرمایا کہ ہزاروں بیل موجود ہیں کہ پرم دھام تک کھیپ پہونچا دیتے ہیں جس قدر مطلوب ہو لے جاؤ. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۷۶). غدر کے چوتھے دن کا ذکر ہے کہ ابن الوقت کوئی دو گھڑی دن رہے آخری کھیپ روانہ کرنے کے بعد قلعے کی طرف کو چلا آ رہا تھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۲). خوشنما کھلونے ... ان کی اچھی خاصی کھیپ اکبر کے زمانے میں بھی ولایت سے آ چکی تھی. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۵۰).
اے حب وطن سے بیگانے ڈالر سے جو تیری یاری ہے
گر تو ہے لکھپتی بنجارہ اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے
(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخئ تحریر ، ۳۹). (اا) **وقفے وقفے سے پہنچنے والی رسد.** سعید بن احمد نے لونڈی اور غلاموں کی کھیپ پوری کی. (۱۸۴۳ ، فسانۂ معقول ، ۷۹). ہندوستان میں جو کھیپ تازہ ولایت حافظوں لے توبہ خا کموں کی روزانہ آتی رہتی ہے موجودہ آزادی کی ہوا ان کے دھان پان جسم میں مخالفانہ اثر نہ کرے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۲ : ۳). بڑے لکھنے والوں کی ایک کھیپ میدان میں موجود تھی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۸). ۲. **جہاز میں لدا ہوا سامان ، رسد ، باری باری سے لادا جانے والا سامان.** بہت سے جہاز علم تہذیب

ترق کی کھیپ سے لد لدا کر منزل مقصود کو روانہ ہوئے ہیں . (۱۸۸۳ ، مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۲). مرکل ... نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ہندوستان کو کونین کی ایک بہت بڑی کھیپ بھیجی گئی . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳).

پھر کھیپ بھی میں گیہوں کی بھیجوں گا روم کو
یہ ہو تو پھر نہ کھونڈی یہاں کوئی باڑھ ہو

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۶۳). ۳. بحری سفر ، دریائی سفر ، جاترا (فرہنگ آصفیہ). ۴. دفعہ ، بار ، مرتبہ ، شمار.

نبی پور سہدی یکوں ایکیچہ پچھان
سو یکدات دو کھیپ آیا ہے جان

(۱۶۸۴ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۴).

لوٹا دل کو کھر سب دیوانیاں تمن
نہ بھوڑیا دوجے کھیپ پھر کھر کدھن

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۶۲ (الف)). ۵. کھوٹ ، غش (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : کشیپ क्षेपः].

---بھرنا محاورہ.
دساور کے واسطے بہت سا مال لادنا ، بیرون ملک برآمد کے لیے بوجھ لادنا.

یہ کھیپ بھرے جو جاتا ہے یہ کھیپ میاں مت گن اپنی
اب کوئی گھڑی پل ساعت میں یہ کھیپ بدن کی ہے کھپنی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۰).

---پر کھیپ امث ؛ م ف.
بہت سے گروہ ، بہت بڑی تعداد.

کھڑی کاٹیں گے یہ قانون سے زرداروں کی
کھیپ پر کھیپ چلی آتی ہے مختاروں کی

(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۳).

---ڈھونا ف م ؛ محاورہ.
بہت سا اسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---کی کھیپ امث ؛ م ف.
بہت سے گروہ ، بہت بڑی تعداد. خدمت گار چپراسی وغیرہ وغیرہ کی تو کھیپ کی کھیپ نکلے مگر عہدہ داری کے لائق گورنمنٹ سو (۱۰۰) مانگے تو مشکل سے دو بھی دے سکیں. (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۲۵). نوجوان خطیبوں کی ایک کھیپ کی کھیپ انھی کے اسلوب خاص میں داد خطابت دے رہی ہے. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۱۵).

---لادنا ف م ؛ محاورہ.
عموماً ڈھونے کے لیے اسباب ایک جگہ جمع کرنا ؛ بار برداری کا بندوبست کرنا ، مال بھرنا ؛ دساور کے واسطے بہت سے مال لادنا (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات).

---لدوانا ف م ؛ محاورہ.
کھیپ لادنا (رک) کا تعدیہ.

بیوپار تو یاں کا بہت کیا اب واں بھی کچھ سودا لو
جو کھیپ ادھر کو چڑھتی ہے اس کھیپ کو یاں سے لدوالو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۸).

---ہارنا محاورہ.
مال جو ایک موقع پر لے جائیں اس میں نقصان اٹھانا ، گھاٹا پڑنا (جامع اللغات).

---ہاری جَنَم نہیں ہارا کہاوت.
نقصان اٹھایا مگر دل نہیں ہارا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہونا محاورہ.
فنا ہونا ، پٹ جانا.

اب ان کو سہر قیامت کی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں
ہوئے جو کھیپ کسی کی حیا اٹھانے میں

(۱۹۲۵ ، شبستان ، ۹۹).

کھپیا (ی مج) صف مذ.
گھبرایا ہوا ؛ بے چین ؛ پاگل ، بے وقوف ، احمق (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کشپت + ک क्षिप्त + कः].

کھپینا (ی مع ، سک پ) ف م.
پیچھا چھڑانا ، چھوڑ دینا ؛ گزارنا (وقت) (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [کھیپ (س : کشپ क्षिप) + ا : نا ، لاحقۂ مصدر].

کھپیا (ی مع ، کس پ) امذ.
جو سفر پر جائے ؛ جاتری ؛ بحری مسافر (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [کھیپ (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کھیپیں کی کھیپیں امث ؛ م ف.
گروہ کے گروہ ، بہت بڑی تعداد. عزرائیل گروہ روحوں کی کھیپیں کی کھیپیں لا رہا تھا ، گنہگاروں کی کثرت سے متعلقین دوزخ گھبرا گئے تھے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲).

کھیت (ی مج) امذ.
ایک قطعۂ زمین جس میں زراعت کی جائے ، زیر کاشت زمین کا ٹکڑا ، کشت.

پھول و پھل کھیت ہمارے کوں لگے ہیں سر تھے
نین و دل بحث اپس آپ میں کرتے ہیں بجا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱). گویا بادشاہ زادے کا دل تو ہے کسان اور تن اس کا ہوا کھیت. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۲).

سہ زرد ہو کے رہ گیا ہر نوجوان کا
دشت نبرد کھیت بنا زعفران کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۷).

طرب فزا ہیں ہوائے بسنت کے جھونکے
عجب بہار دکھاتے ہیں کھیت سرسوں کے

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۹۸). حافظ کشت پر تھا ، دور پھولوں سے بھرے اس کھیت میں کیا اس نے دیکھا تھا! (۱۹۸۹ ، گل صد برگ ، ۳۹). ۲. (مجازاً) کھیت میں اگی ہوئی چیز ، کھیتی

اگر زمین کھیتی بونے کے لئے عاریت دی تو معیر کو یہ نہیں پہنچتا کہ قبل کھیت کٹنے کے زمین اپنی لے لیوے خواہ عاریت کی مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۵۳). گرمیوں میں جب گیہوں کے کھیت پک جاتے ہیں اس وقت گرمی کی دیوی کا شباب بھی نُت پر ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۱۰). ۳. میدانِ جنگ ، میدانِ کارزار.

وہ عاشقی کے کھیت میں ثابت قدم ہوا
جو کوئی کہ زخم عشق لیا دل کی ڈھال پر

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۲).

عشق میں آئی نہ دس بیس نہ دو چار کی موت
کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی موت

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۳). جفا اٹھانے سے اور حوصلہ بڑھا آج تک کھیت سے پاتوں نہیں ہٹایا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۶). ۴. خطہ ، دیس ، دھرتی.

کیا ٹھکانہ ہے کمداروں کا
کھیت ہے بند وضعداروں کا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۸۲). ۵. چوڑا میدان ، وسیع میدان (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. تلوار کا وہ حصہ جو قبضے کے اوپر اور نوک کے نیچے ہوتا ہے ؛ مراد : میدانِ جنگ.

جا کے براں پر اک گل کا بعینہ زخم ہے
کھیت ہے تلوار کا یارب کہ میدانِ بہار

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۱). ۷. جنگ و جدل ، کارزار (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۸. چاندنی ، زمین پر پھیلی ہوئی چاندنی ، مہتاب کی نور افشانی.

میں جوروؤں خرمنِ ماہِ درخشاں سبز ہو
چاندنی کا کھیت مثلِ کشتِ دہقاں سبز ہو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۰).

کیوں ڈھونڈتا ہے سایۂ دامانِ ماہرو
کیا چاندنی کے کھیت سے پھل پائے گا یہ دل

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۱). ۹. سانپوں کی پیدائش کی جگہ نیز ان کی اصل اور نسل.

ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو و کاکل
تمہارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۳۶). ۱۰. گھوڑے کی پیدائش کی جگہ ، گھوڑوں کا علاقہ نیز ان کی اصل اور نسل. بارہو کیسے ہی کھیت کا گھوڑا اچھا ہو بعضے وقت جو اڑتا ہے تو کیا برا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۲۰). شمال کی سرد ہوا ... جہاں صبا رفتار گھوڑوں کا کھیت ہے تیز و تند آتی ہے. (۱۹۰۱ ، مقاماتِ سلیم ، ۳ : ۸). ۱۱. (علم ہندسہ) سطح ، ہموار ہیرونی سطح (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۱۲. مقدس مقام ، برتھ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کشیتر क्षेत्र].

---اُٹھانا محاورہ.
(کاشت کاری) کھیت لگان پر دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---اُجاڑنا ف م ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) فصل کو تباہ و برباد کرنا. راکششوں نے آپ کا کون کھیت اجاڑا ہے جو آپ ان کی جان کے لاگو ہو رہے ہیں اور خوا مخواہ مرنے مارنے کو آگو ہوئے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۲۹۳).

---آنا محاورہ.
مارا جانا ، قتل ہونا.

کیا جوان مارا گیا خوباں کے ہاتھ
لاکھ حسرت کھیت آئی جس کے ساتھ

(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں (میرزا مظہر جان جاناں اور ان کا اردو کلام ، ۳۰۳)). جہاں دس ہزار جوان کھیت آئے ہیں وہاں ایک دھڑ بن سر کا اور ایک سر بن دھڑ کا رقص کناں و نعرہ زناں پھرتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۶۲).

---باڑانی ، جیسے بِیَم راجانی کہاوت.
باڑانی کھیت اسی طرح ناقابلِ اعتبار ہے جیسے راجا کی مہربانی دونوں کا اعتبار نہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---بانٹ / بَٹ (---غنہ / فت ب) امث.
گانو کی زمین کی تقسیم جو کھیتوں کے اعتبار سے ہو. بہت گانو کا بٹوارہ کھیت بٹ ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، کھیت کرم ، ۳۷). [کھیت + بانٹ / بٹ (رک)].

---بگاڑے کھرتوا اور سبھا بگاڑے دُوت کہاوت.
جس طرح کھیت کو جنگلی بوٹیاں خراب کرتی ہیں اسی طرح مجلس کو جاسوس یا چغل خور خراب کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بونا ف م ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) زمین کاشت کرنا ، زراعت کرنا.

دانۂ اشک سوا کچھ نہیں اس سے حاصل
عشق کا کھیت بہت ہم نے بوا جوتا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۱). عمل ثانی مشتری میں سفر کو جانا ، نکاح بیاہ کرنا ، کھیت بونا ، مالِ تجارت خریدنا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۱). میں نہ ڈاکٹر نہ شاعر ایک معمولی دہقان ہوں کھیت بوتا ہوں اور اس کے آس پاس کیکر اور بیری کے کانٹوں کی باڑ لگاتا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۹۷).

---بھر (---فت بھ) م ف.
ایک کھیت کے فاصلے سے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [کھیت + بھر (رک)].

---بِتّر (---فت ب ، سک ت) امذ.
(کاشت کاری) **زمین کا رہن نامہ ، خطِ زمین** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کھیت + بتر (رک)].

---پڑنا محاورہ.
۱. **جنگ ہونا ، میدانِ جنگ میں بہت سے آدمیوں کا مارا جانا.** عقل اور عشق کا کھیت پڑا تختہ وحشت حکمراں تھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۶۰). ہزاروں کا کھیت پڑا مگر دارا کو بھاگنے کا موقعہ ہاتھ آ گیا تھا. (۱۸۹۹ ، آئینۂ سکندری ، ۳۹).

تنہا ہے اب تو بھاگ جنگے کھیت پڑ چکا
کیوں بدحواس ہوتے ہو شبیر لڑ چکا
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن)، عروج سخن ، ۱۵۳) ۔
۲. (کاشت کاری) کھیت کا غیر مزروعہ رہ جانا (مہذب اللغات)۔

---پڑے کسنائی کہاوت۔
بن آئے کی ساری بات ہے۔ لندھور اپنے مقام سے اُٹھے کہا اے فولاد تم سہمان ہو میں خود جا کر سمجھا دوں گا کیا مجال ہے کہ کھیت کو پامال کریں ، بقول شخصے کھیت پڑے کسنائی ہے۔ (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۷۷۳)۔

---جوتنا ف م ؛ محاورہ۔
(کاشت کاری) کھیت میں ہل چلانا ، زمین کو قابل کاشت بنانا۔
دانۂ اشک سوا کچھ نہیں اس سے حاصل
عشق کا کھیت بہت ہم نے بُوا جوتا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۰ : ۱۷۱)۔ عمل آفتاب میں سواری اسپ و ہاتھی کرنا و کھیت جوتنا و غلام لونڈی خرید کرنا و آزاد کرنا و سفر کو جانا نیک ہے۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۱)۔

---چٹھا (--- کس ج ، شد ٹھ) امذ۔
پیمائش والوں کی کتاب جس میں زاویے کی پیمائش لکھی جاتی ہے ؛ (کاشت کاری) پٹواریوں کا خسرہ (ماخوذ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [کھیت + چٹھا (رک)]۔

---چھوڑنا محاورہ۔
میدان جنگ سے بھاگ جانا ، پیٹھ دکھانا۔
جانیں اس کوچے سے کہاں عاشق
کھیت چھوڑیں یہ وہ جوان نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۳)۔
مرد میداں کھیت کب چھوڑے ہیں اے دہقاں پسر
نیشکر سے کم نہیں ہے اوس کو کھانا تیر کا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰)۔

---دار صف۔
کاشت کار ، کھیت کا مالک (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [کھیت + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---رکھنا محاورہ۔
زندہ نہ چھوڑنا ، مار رکھنا۔
جی کو تو کھیت رکھا آنکھوں نے پر حسرتِ دل
متور رہی ہے صفِ مژگاں سے مرے یار ہنوز
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۷۰)۔
زہر غم کھیت رکھے کیوں نہ ہمیں اے ظالم
سیخ کے ہوتا کہ وہ ڈھالی ہو گیا پھر نہ پھرا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۲)۔ دس دس ہزار تعداد کو ... مہدیوں نے ایک ایک دن میں کھیت رکھا۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۹۷)۔ کھٹکا تک تو ہوا ہی نہیں ورنہ ہم اور جیتا جاتے دیتے ابھی ہمیں کھیت رکھتے۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۹)۔

---رہنا محاورہ۔
۱. (الف) لڑائی میں مارا جانا ، قتل ہونا۔
اچھیں تو مغل مرینے تو ہزار
تو رہیں کھیت رکھ تو ہزاراں کو مار
(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۵۵)۔
عاشقوں سے یہ اشارہ ہے تری مژگاں کا
اس صفِ جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳)۔ انگریزوں سے ایک معرکہ ہوا تھا جس میں پچاس سپاہی کھیت رہے۔ (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۳۳)۔ **(ب) مر جانا۔**
بھولا مجھے تو بھول گیا اپنا گھر بھی کیا
جنگل میں جا کے کھیت رہا نامہ بر بھی کیا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۱)۔ بعض اوقات تو ایسا بھی ہوا ہے کہ فنکار اسی کاوش اور مرحلے میں کھیت رہتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۲۵)۔ **۲. فریفتہ ہونا ، جان دینا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---سبز کرنا محاورہ۔
جنگ چھیڑ دینا ، میدان جنگ بنا دینا ، کسی کو کامیاب کرنا ، بارور کرنا۔ جس طرح ملک گیری کی تلوار میدان صاف کرتی ہے ، اسی طرح ملک داری کا قلم تلوار کے کھیت کو سبز کرتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸)۔

---سبز ہونا محاورہ۔
جنگ ہونا ، کامیابی ہونا ، پھلنا پھولنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کاٹنا ف م ؛ محاورہ۔
فصل کاٹنا ، کھیتی کاٹنا۔ اگر دیکھیے کھیت کاٹنا ہے تو ایسی جگہ سے فائدہ حاصل ہوگا جہاں سے امید نفع کی نہو۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶)۔ کھیت کاٹنے اور آبپاشی وغیرہ میں دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۷۰)۔ دریچے کے پار کھیت کاٹے جا چکے تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۱)۔

---کا لکھا پڑھا امذ۔
(لکھنؤ) گنوار ، کسان ، دہقان ، دیہاتی ، ہل چلانے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---کتایا ، اَن داتا پایا کہاوت۔
ساری برکت اناج کی ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کٹنا ف م ؛ محاورہ۔
فصل کٹنا ، کھیتی کٹنا۔ اگر زمین کھیتی بونے کے لیے عاریت دی تو معیر کو یہ نہیں پہنچتا کہ قبل کھیت کٹنے کے زمین اپنی لے لیوے خواہ عاریت کی مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۵۳)۔

---کرنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. رات کو چاند نکلنا ، چاندنی پھیلنا ، چاندنی چھٹکنا۔ اس رات

لباسِ سبز سے چاند نے کھیت کیا کہ آفتاب نے کانِ زمرد میں جلوہ لیا۔ (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۷۷)۔

یہ چالیسویں سال لطفِ خدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حرا سے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵)۔ تھوڑی دیر میں چاندنی کھیت کریگی۔ (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۲ : ۱۳۳)۔ اتنے میں چاند نے کھیت کیا ، چاند کے چڑھتے تک یونہی خوش گپیاں اور نوک جھونک ہوتی رہی۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۸۹)۔ ۲. پڑ رہنا

پردیس میں ساقی ہے یاں کیا راج اجڑا ہے مجھے
مل کر اچھے تو بس خوں ہاں کیسے ہو رہینگے کھیت کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰)۔ ۳. (کاشت کاری) بونا ، جوتنا ، زراعت کرنا۔ طالوت اولاد انبیا میں ہے کیونکہ سلطنت اس کے گھرانے میں نہیں ہوئی وہ تو کھیت کیا کرتا ہے اور قوم میں حقیر ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۲)۔ ۴. مار ڈالنا ، ہرا کر دینا (عموماً دینا یا ڈالنا وغیرہ امدادی فعل کے ساتھ)۔ اور ان کے تین چار سو آدمیوں کو کھیت کر ڈالا۔ (۱۹۱۹ ، محاصرۂ دہلی کے خطوط ، ۲۳)۔

بھلی شے نے ہے کہ کر دیتی ہے کھیت
اچھے اچھے اس اثر سے دنگ ہیں

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ،(منظومات قدیم)، ۱۳)۔

--- کمانا محاورہ۔
کھیت میں کھاد یا گھورا وغیرہ ڈال کر اسے زرخیز بنانا ، کھیت کی زمین کو محنت کرکے پیداوار کے قابل بنانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- کِیار کَرنا ف م ؛ محاورہ۔
کھیتی باڑی کرنا ، بونا جوتنا ، کھیتوں میں کام کرنا۔ کنواریوں کو دیکھو کھیت کیار کرتے کٹی کاٹتے ... سے کتنی طاقت آ جاتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۱)۔

--- کھائے چِڑی اور نُول کے سَر پَر بَدی / پَڑی کہاوت۔
نقصان کرے کوئی اور تاوان بھگتے کوئی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات)

--- کھائے گدھا ، مارا جائے جُولاہا کہاوت۔
کسی کی آفت کسی پر آنا ، قصور کوئی کرے سزا کسی کو ملے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)

--- کھایا ہے ، کاٹو تو لَہُو نہیں کہاوت۔
بے برکتی کی جگہ پر بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- کَھڑا ہونا ف م ؛ محاورہ۔
فصل کھڑی ہونا۔

عجب اشک آنکھ سے کچھ زیرِ مژگاں تیز بہتا ہے
کھڑا ہے کھیت خشک اور آبِ دہقاں تیز بہتا ہے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۸۸)۔

--- کھلاڑی کا ، بھگت بھیّا جی کا کہاوت۔
دوسرے کے نقصان سے تجربہ حاصل کرنا (نجم الامثال)۔

--- کَھلْیان (--- فت کھ ، سک ل) امذ۔
کھیتیاں ، زرعی اراضی ، مزروعہ زمینیں۔ ان کے کھیت کھلیان تھے ، شکر اور گڑ کے کھانڈ سال تھے حویلیاں تھیں۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۰۰)۔ [کھیت + کھلیان (رک)]۔

--- گام امذ۔
(کاشت کاری) کھیت زمین بالقبض (ماخوذ : اب و ، ۹ : ۹۷)۔ [کھیت + گام (رک)]۔

--- گنے کِسان کہاوت۔
انسان کا پیشہ اس کے کام سے معلوم ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- لَہلَہانا ف م ؛ محاورہ۔
کھیت کا سرسبز و شاداب ہونا۔

برق خرمن سوز ہے عالم میں ناقہمی تری
ورنہ کیا کیا لہلہاتے کھیت ہیں ہر دانہ میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۸)۔

--- مَزدُور (--- فت م ، سک ز ، و مع) امذ۔
اجرت کے عوض دوسروں کے کھیت پر کام کرنے والا کسان ، بے زمین کسان جو اجرت پر زمیندار کا کام کرے۔ وہ ساجد کی طرح ایک بے فکرا کھیت مزدور نہ تھا ، جس کی نہ زمین تھی نہ گھر تھا نہ کھاٹ تھا۔ (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۹)۔ [کھیت + مزدور (رک)]۔

--- میت گھر دائیں ، بائیں بَنج کرائے کہاوت۔
اگر کوئی شخص کھیت پر جانے کا ارادہ کرے یا کسی سے ملنے کو یا گھر کی طرف جائے تو دائیں طرف تیتر کا بولنا اچھا ہوتا ہے اور بنج بیوپار کو جائے تو بائیں طرف (رسوم دہلہ ؛ آشوب دہلوی ، ۱۳۳)۔

--- ناپ امذ۔
علم مساحت (جامع اللغات)۔ [کھیت + ناپ (رک)]۔

--- نَباشد کہ گیل سُکھ گئی کہاوت۔
جو کچھ تم سمجھے تھے یہ وہ بات نہیں ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

--- نَرانا / نَلانا ف م ؛ محاورہ۔
کھیت کو خودرو گھاس سے صاف کرنا ، کھیت میں سے جنگلی بوٹیاں اور گھاس نکالنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

--- نِکالنا محاورہ۔
اونچی نیچی زمین کو برابر کرکے کاشت کے قابل بنانا ، ہموار کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

--- وار صف ؛ م ف۔
فی کھیت ، ایک ایک کھیت کرکے ، کھیتوں کے مطابق۔ بالمقطع ادا کیا جاتا ہو اور کھیت وار شرح سے ادا کیا جاتا ہو۔ (۱۸۸۱ ، ایکٹ ، ۱۹ : ۵۱)۔ [کھیت + وار ، لاحقۂ صفت]۔

---ہاتھ رَہنا/ہونا محاورہ.
بالا جیتنا ، فتح یابی ہونا ، فتحیاب ہونا ، کامیاب ہونا. دیکھیے کون کام کا ہے کون ناکارہ ہے کس کے ہاتھ کھیت رہتا ہے. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۹۳).

کاٹ کر کوچے قدم رکھ سرزمین عشق پر
کھیت ہاتھ اوسکے ہے بھاگا جو نہ میدان چھوڑ کر

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۷۷). جب دو ہزار ہندو مارے گئے تو وہ پھر جنگلوں میں چلے گئے اور کھیت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۸۶).

---ہاتھ سے چُھٹنا محاورہ.
شکست ہونا ، میدان ہاتھ سے نکل جانا ، ہار ماننا ، ہزیمت اٹھانا. اس سے پہلے ہی پانے گریز کو کاٹ ڈالیے تا کہ کھیت ہاتھ سے نہ چُھٹنے گر سر کٹے تو کٹے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵۵).

---ہونا محاورہ.
لڑائی میں مارا جانا. ایک ایک دن میں دس دس لا کھ مسافروں کا کھیت ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۹۹). اتنا بڑا کھیت ہوا کہ زاغ و زغن برسوں وہاں آ کر گوشت کھائیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۳۲). دونوں طرف سے بیسیوں سپاہی کھیت ہوئے نتیجہ کچھ نہ نکلا. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۳۷).

کھیتَرپال (ی مج ، فت ت ، سک ر) امذ.
(کاشت کاری) **کھیت کا رکھوالا** (ا ب و ، ۹ : ۹۷). [کھیتر ~ س : کشیتر क्षेत्र ~ کھیت + پال ، لاحقۂ فاعلی].

کھیتُوا (ی مج ، سک نیز ضم ت) امذ.
(دیہات) **کھیت (پلیٹس).** [کھیت + وا ، لاحقۂ تصغیر].

کھیتوی (ی مج ، و مج) امث.
(کاشت کاری) **گنّو کے کھیتوں کے اندر اجات کی بیہی** (ماخوذ : ا ب و ، ۹ : ۹۷). [کھیتوی (رک) کا ایک املا].

کھیتی (ی مج) امث.
۱. **کاشت کاری ، زراعت ، اناج اُگانے کا کام یا پیشہ ، کسانی.** مہاجرین تجارت پیشہ تھے اور اس وجہ سے کھیتی کے فن سے بالکل ناآشنا تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۶۵). جب خصم خود کو خصم ہی نہ سمجھے یا خصم بننے کا اہل ہی نہ رہے تو پھر کلیے کی کھیتی ہوئی پیداوار ہر فصل کھیتی ہی چلی گئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۸۲). ۲. **فصل ، غلہ یا اناج کی فصل.**

پڑیا تن کی کھیتی میں جنگیاں کا بیج
ہوئے ہار چک نکا کے پھٹر سیج

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۲).

اوس کیکو خوش خرام کی طرز خرام نے
کھیتی ہمارے دل کی ہری پانمال کی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۲۵). راگ تفاق کو دل میں اگاتا ہے جیسا پانی کھیتی کو اگاتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۸۱).

مجلس ملّت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطاں غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۱۷). ان کی عدم موجودگی میں ان کی کھیتی کا بچنا ممکن نہیں کہ اسے تو حملہ آوروں کے گھوڑے چر جائیں گے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۸). ۳. (مجازاً) **آل اولاد ، متعلقین.**

بانوے نیک نام کی کھیتی ہری ہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۱). ۴. **پیداوار.**

وزیر شہنشاہ کی بیٹی ہوں
بلا میں اسی ملک کی کھیتی ہوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۹). ۵. (مجازاً) **فائدہ ، نفع.**

خوب دیکھا تو خوشامد کی بڑی کھیتی ہے
غیر کیا اپنے ہی گھر بیچ یہ سکھ دیتی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰). [کھیت + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---باڑی امث.
۱. **کاشت کاری ، زراعت.** کھیتی باڑی ان کے یہاں نہیں ہوتی تھی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۶). اسی میں عافیت جانتے تھے کہ اپنے اہل و عیال اور کھیتی باڑی کرنے والے بیلوں کو لے کر حملہ آوروں کی زد سے کہیں دور نکل جائیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۸). ف : کرنا ، ہونا. ۲. **کھیت ، کشت.** دریا کھیتی باڑی کو شاداب کرتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۴۴). انھوں نے دعا کی اور تباہی دور ہو کر کھیتی باڑی سرسبز ہو گئی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۲۱) [کھیتی + باڑی (رک)].

---باڑی ہَری بھری (رَہے) فقرہ.
(دعا) **آل اولاد کی خوشیاں نصیب ہوں.** الٰہی کامل کی کھیتی باڑی ہری بھری وہ اپنے بچوں کی بہار دیکھنے ... بہوئیں آئیں داماد آئیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۱).

---پاتی ، پِتّی اَور گھوڑے کا تَنگ اَپنے ہاتھ سَنوارِیے چاہے لاکھوں ہوں سنگ کہاوت.
اگر تم کام اچھا چاہتے ہو تو اسے خود کرو ، کھیتی ، چٹھی ، درخواست اور گھوڑے کا تنگ خود درست کرنا چاہیے چاہے لاکھوں آدمی ساتھ ہوں کسی پر انحصار نہیں کرنا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پھَلنا محاورہ.
کامیابی ہونا.

پلکوں پہ اشک دیکھ کے بولا وہ طنز سے
کھیتی تمہارے عشق کی اے شوق پھل گئی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۱).

---خَصم سیتی کہاوت.
کھیتی میں خود مالک کو کام کرنا چاہیے ، دوسروں پر چھوڑ دینے

سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ، کام مالک کی توجہ اور اس کی ذاتی دلچسپی ہی سے اچھی طرح ہوتا ہے. مثل مشہور ہے کھیتی خصم سیتی. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۳). کھیتی خصم سیتی (۱۹۳۳ ، گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۵۷). دیہاتی مثل مشہور ہے کھیتی خصم سیتی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۸۲).

---خَصَم سیتی اور دھن آس پاس کہاوت.
کھیتی میں خود مالک کے کام کرنے سے فائدہ ہوتا ہے. وہ مالک جو اس ہندی مقولے کا کاربند رہا ہوگا کہ کھیتی خصم سیتی اور دھن آس پاس ، زیادہ نفع اوٹھائے گا (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، حیدرآباد دکن ، ۱ اکتوبر ، ۳۷).

---خَصَموں سیتی کہاوت.
رک : کھیتی خصم سیتی. میں بانشکستہ گھر میں بیٹھی ہوں باہر نہیں جا سکتی ، (فرزند) کوٹھی کے کاروبار گماشتوں کے حساب کتاب کو دیکھتا بھالتا رہتا کہ کھیتی خصموں سیتی. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹).

---راج رَجائے ، کھیتی بھیک منگائے کہاوت.
جب پیداوار بہت ہو تو کسان مزے اُڑاتا ہے ، جب فصل نہ ہو تو بھیک مانگتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رَکھے باڑ کو باڑ رَکھے کھیتی کو کہاوت.
ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کَٹْنا ف ل ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) فصل کٹنا ، اناج حاصل ہونا. کھیتی کٹی تو بنیا ہمارے حصے کے تمام گیہوں ہضم کرکے بیٹھ گیا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۸).

---کَڑکے ہم مَرے ، بھورے کے کوٹھے بھرے کہاوت.
کسان کی محنت کی کمائی ساہوکار کے گھر جاتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
کاشت کرنا ، زراعت کرنا (رک) کھیتی باڑی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کرے نہ بَنَجے جائے بِدّیا کے بَل بیٹھا کھائے کہاوت
علم آموزی سب سے بہتر ہے ؛ صاحب علم سب سے اچھا ہے کہ اسے نہ کھیتی کرنی پڑتی ہے نہ تجارت ، علم کے باعث آرام سے وقت گزرتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَنْواں تو بِک پَنیا راس کَلجُگ کا یہی بِہْوار/بیوار کہاوت
اس دنیا میں ناحق بھی فساد ہو جاتے ہیں ،اس برے زمانے میں خواہ مخواہ فساد ہوتا رہتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کیاری (--- کس ک) امث.
رک : کھیتی باڑی (پلیٹس). [کھیتی + کیاری (بطور تابع)].

---لَگانا ف م ؛ محاورہ.
کھیتی بونا ، کاشت کاری کرنا ، فصل بونا (ماخوذ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ہَری ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. کھیتی کا سرسبز و شاداب ہونا.

آمد شباب کی ہوئی آغاز خط ہوا
آئی بہار حسن کی کھیتی ہری ہوئی
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۷۹).

سانس لیتا تھا جہاں وہ اژدہائے زورمند
روندتا تھا جس کو وہ کھیتی نہ ہوتی تھی ہری
(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۸). ۲. (مجازاً) آل اولاد کی خوشیاں حاصل ہونا.

گود پھولوں سے بھری میری دوگانا شاباش
تیری کھیتی ہو ہری ، میری دوگانا شاباش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۶).

کھیٹَک (ی مج ، فت ٹ) امذ.
شکار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : آکھیٹکم **आखेटक**].

کھیٹَکی (ی مج ، فت ٹ) امذ.
شکاری (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھیٹک + ی ، لاحقۂ فاعلی].

کَھیج (ی مج) امث (قدیم).
غصہ ، خفگی ، ناراضی. کھیج کیچھ جدا ہے ریج میں جدا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳). [س : کھید **खिद्**].

کَھیجَڑ / کَھیجَڑا (ی لین نیز مج ، فت ج ، سک ج) امذ؛ ـکھیجڑہ.
ایک درخت جس کی پتی ببول سے مشابہ اور چھال سفید ہوتی ہے، اس میں پھلی لگتی ہے جسے سانگر اور سانگری کہتے ہیں ، پھلیوں کو پہاڑی لوگ پکا کر کھاتے ہیں ، اس کی چھال چمڑے کی دباغت میں کام آتی ہے ، جنڈ ، سفید کیکر. خشک چارۂ جوار کو کڑبی کہتے ہیں ، درخت ڈھا ک کو جھولہ اور درخت جانڈ کو کھیجڑہ. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۱۵۲). کھیجڑا : اس کو رینجھڑا ، ریونجھا ، کھیجڑ بھی کہتے ہیں . (۱۹۳۹ ، نباتی دباغت ، ۱۳۷). [مارواڑی : کھیجڑی سے ماخوذ].

کَھیجَڑی (ی لین ، فت ج) امث.
رک : کھیجڑا. ان بہوت چکنسا ساگر میں لکھا ہے کہ کھیجڑی کڑوی چرپری سرد و خشک کسیلی بھوک بڑھانے والی اور ہضم ہونے میں ہلکی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۷۰). [مارواڑی].

کھیجنا / کھیجھنا (ی مج ، سک ج / جھ) ف ل.
چڑنا ، غصہ ہونا ، ناراض ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کھدی (ئے) **खिद्य** **(ते)**].

کھیچ (ی مج) امث.
نفرت ، کراہت ، حقارت (جامع اللغات). [کھیجنا ـ کھیجنا (رک) کا حاصل مصدر].

کھینچنا (ی مج نیز مع ، سک ج) ف م.
رک : کھینچنا (پلیٹس). [کھینچنا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

کھید (ی مج) امث و امذ.
۱. دکھ ، درد ، تکلیف.

آج کوئی ہو راج کو ہوایدھ میں کھید
دل دھڑکے پھڑکے میری دائیں آنکھ نشیدھ

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۸۶). ۲. سوچ ، فکر ، رنج و غم ، لوگ ، اندیشہ ، غم اندوہ ، ملال ، رنج و الم ، ماتم ، سوگ ، روگ ، بیماری ، مرض (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : खेद].

---- دینا محاورہ.
تکلیف دینا ، رنج پہنچانا (جامع اللغات).

---- کرنا محاورہ.
تنگ کرنا ، ستانا ؛ شکار کرنا ؛ رنج کرنا ، افسوس کرنا ؛ خطرناک ہونا ، مزاج کے موافق نہ ہونا (جامع اللغات).

---- مٹنا محاورہ.
غم دور ہونا ، تکلیف ختم ہونا.

کھید مٹا بھوتیے گیا من پایا بسرام
رادھا سوامی چرن میں کوٹ کوٹ پر نام

(۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۳).

کھیدا (۱) (ی مج) امذ.
۱. ہاتھیوں کے پکڑنے کا گڑھا جسے پتلی پتلی لکڑیوں اور گھاس پھوس سے پاٹ کر مٹی سے چھپا دیتے ہیں نیز اس طریقے سے ہاتھیوں کے پکڑنے کا طریقہ یا انداز. ولایت درنگ میں بےشمار ہاتھی ہوتے ہیں اور کھیدا یعنی ہاتھی کا شکار ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۱۰۰۲). انھیں جنگلوں میں ... ہاتھی پلے تھے ، راجن سالہا سال میں ایک بار کھیدا کے لیے وہاں آتے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰). ۲. (i) وہ زور آور پرند جو دوسرے پرندوں کو مار کر نکال دے. جو کام اپنی حدود میں دوسرے کو نہیں ٹھہرنے دیتا وہ کھیدا کہلاتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ بٹیر بازی ، ۱۲). (ii) (بٹیر بازی) لڑا کو ، لٹو ، بلبل یا بٹیر جو حریف کے پیچھے پڑا رہے اور اس کو بھاگنے بھی نہ دے (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳). (iii) (چڑی ماری) پرند کا مخالف پرند کو گھیر کر ڈرا کر اپنی جگہ سے باہر کر دینے کا عمل (ا ب و ، ۳ : ۲۷). [س : آکھیٹ + ا ک आखेट+हक].

---- کرنا ف مر ؛ محاورہ.
پتلی پتلی لکڑیوں اور گھاس پھوس سے پاٹے ہوئے گڑھے کے ذریعے ہاتھی وغیرہ جانوروں کو پکڑنا. کولیوں اور ... کھیدا کر کے ہاتھی سے مست جانور کو گرفتار کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۲۵).

---- لینا محاورہ.
۱. (بٹیر بازی) کسی کے درپے ہونا ، پیچھے پڑنا یا جھگڑنا (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳). ۲. (چڑی ماری) پرند کا مخالف پرند کو اپنے پاس سے بھگانے کے لیے پیچھے پڑنا ، اپنے دانے کی جگہ نہ ٹھہرنے دینا ، ستانا ، دق کرنا (ا ب و ، ۳ : ۲۷).

کھیدا (۲) (ی مج) امذ.
(بنائی) بنائی کے وقت تانے کے دم کے ساتھ نال کی حرکت جو جلاہے کے ہاتھ کی ٹھونگ سے تانے کے آرپار ہوتی رہتی ہے ، کھیوا (ا ب و ، ۲ : ۸۳). [کھیوا (رک) کا ایک املا].

کھیدا کھید (ی مج ، ی مج) امث.
دکھ ، رنج ، غم.

نج وصل کے آرام کا وقت قدر بوجھن ہار ہے
سو سیا ہے جن رگڑا تری برہ کی کھیدا کھید کا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۹). [کھید (رک) + ا ، (حرفِ اتصال) + کھید (رک)].

کھیدائی (ی مج) امث.
کھیدا کا یا اس کے متعلق (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھیدا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---- اقبال (---- فت ا ، سک ق) امذ ؛ ج.
اخراجات جو ہاتھیوں کے پکڑنے پر ہوں ، ایک محصول جو اس کام کے لیے لگایا جاتا تھا (جامع اللغات). [کھیدائی + اقبال (قبل (رک) کی جمع)].

کھیدڑنا (ی مج ، فت د ، سک ڑ) ف ل (قدیم).
بھاگنا.

یکن تنہا ستا ہے قیامت تلک
جو کھیدڑی دوجا و نچہ تیرے تلک

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۷). [کھیدڑنا (رک) کا لازم].

کھیڈا (ی مج ، سن ڈ) امذ.
(ٹھگی ، چوری) سرکاری پیادہ ، پیادہ جو سرکار کے طرف سے ہو (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۲۰۰). [مقامی].

کھیڈنا (ی مج ، سک ڈ) ف م.
۱. پیچھا کرنا ، نکالنا ، مار بھگانا.

توپ جھانک کر دیکھے یہ تک سکھی جن کیاں نوجاں کو لے
یک پل میں اب ماروں کا میں غم کے عنم کوں کھید کھید

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، د ، ۵۷).

یارب ایسا دستر قدرت دے مجھے
ان رقیبوں کو لتاڑوں کھید کھید

(۱۷۸۷ ، دیوان قاسم ، ۷۵). اسکی کہاوت کتے کی سی کہاوت ہو گئی کہ اگر اس کو کھیدو ، دیکھو تو زبان باہر لٹکائے رہے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۳۳). ۲. ہاتھی یا شیر وغیرہ کا شکار کرنے کے لیے ہانک لگانا ، ہانکا لگانا (ماخوذ : نوراللغات). ۳. (دیہات) ستانا ، دکھ دینا ، تکلیف دینا (فرہنگ آصفیہ). [س : کھِد खिद].

کھیدہ (ی مج ، فت د) امذ.
رک : کھیدا معنی نمبر ۱ . کھیدہ ، شکاری سوار اور پیادے موسم گرما میں اس عجیب و غریب جانوروں کی چراہ گاہ میں جاتے اور ڈھول اور بانسری بجاتے ہیں ، باجے کی آواز سے جانور بیحد خوف زدہ ہوتا اور بے اختیار دوڑتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۳۲۹). [کھیدا (رک) کا ایک املا].

---ہونا محاورہ.
ہاتھی کا شکار ہونا ، پکڑا جانا ، شکار کے لیے بچھائے گئے جال میں جانور کا پھنسنا. ہاتھی کچھار کی جانب سے جو کوہستان کے متصل ہے پہلے زمانہ میں بہت آتے تھے اور کھیدہ ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۱۰).

کھیدی (ی مج) صف.
متاسف ، پشیمان ، نادم (پلیٹس). [س : खेदी].

---کلوانت پیڑ کے (تلے ہی) نیچے آتی ہے کہاوت.
تھک تھکا کر انسان آخر کو گھر ہی آتا ہے ، ہر چیز اپنے ٹھکانے پر آتی ہے (جامع اللغات ، جامع الامثال).

کھیدے جانا محاورہ.
(گلہ بانی) چراگاہ میں مویشی کو گلے سے بھگا لے جانا ، گھیر کر زبردستی ہانک لے جانا (ا ب و ، ۵ : ۸۸).

کھیڈ (ی مج) امث.
کھیل ، بازی، یہ اُس کے لبوں سے بڑی اونچی کھیڈ ہے ماں جی. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۶۵). [پن].

کَھیر (ی لین) امذ.
کتھے کا درخت ، یہ ببول کی قسم کا ایک بڑا درخت ہے ، اس کی چھال کچھ سفید بھورے رنگ کی ہوتی ہے ، لکڑی اندر سے سرخ جوہردار اور نہایت سخت ہوتی ہے اور تعمیرات میں اور زرعی آلات بنانے میں کام آتی ہے نیز اس درخت کی لکڑی کے ٹکڑوں کو اُبال کر نکالا اور جمایا ہوا رس جو پان میں چونے کے ساتھ لگا کر کھایا جاتا ہے ، کتھا.

عشق سنگ کہانسی کہیں کہیر چون اور پان
یہ ساتوں ناہیں چھپیں ظاہر ہوویں ندان

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲۰۸). کھیر کا درخت پہاڑی ہے اور عموماً ہمالہ کی ترائی میں پایا جاتا ہے ، بھارت میں اس درخت کی چھال سے کتھا بنایا جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۶ جولائی ، ۳). [س : کھدِر खदिर].

کھیر (ی مع) امث.
۱. **ایک میٹھا کھانا جسے دودھ اور چاولوں سے مختلف طرح سے پکاتے ہیں ، شیر برنج ؛ فیرنی (کھانے کے بعد میٹھے کے طور پر مستعمل).**

بجائیں ٹھوٹرا ڈال کر او جو نیر
توا تنک مٹھائی سوں ہوئے کھیر

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۵۲).

پیالے کھیر کے جوں ماہ تاباں
کھلے یا جیسے نسرین گلستاں

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، مثنوی خوان نعمت (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)). ایک شخص جوان دو پیالے کھیر کے اور دو کوزے پانی کے ہاتھوں پر دھرے ہوئے غیب سے پیدا ہوا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۰). ایک ان میں سے بولی کہ مجھے کھیر کی بات کہہ کے دوسری نے چرخہ کا نام لیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۷). یہ ہمارا ہندوستانی بھات ہے ... اس کو اب کھیر سمجھیے یا فیرنی. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۵۲). اوّل درجہ کی کھیر میں چھٹانک بھر عمدہ قسم کے ٹوٹے بسے ہوئے چاول سیر بھر دودھ پاؤ بھر شکر پڑتی ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۹). ۲. **دودھ.** سوال ، انال میں بوجھ دستا ہوں جو لک فہم ہے جہاں تھے سماؤروپ تب میں دہی سروپ وہاں جوں نیر نیں نیر یا جوں کھیر میں کھیر. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳).

کھیر سا کر حق نام ہے جا میں لذت ڈھیر
تاں جل کے کھیر سوں توشہ مکن فقیر

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۳). ساگوان کا کھیر جب وہ خام ہو خوشبودار ... خشک ہونے کے بعد بھورا اور دھوپ اور بارش میں رہنے سے خاکی ہو جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، ترتیبِ جنگلات ، ۲۹۱). کھیر = دودھ. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۵۲۰). [گجراتی : کھیر ؛ س : کشیر खीर].

---بڑا (---فت ب) امذ.
(حلوائی) **اندرسے کی گولیوں کی قسم کی چاول کی تیار کی ہوئی ایک مٹھائی** (ا ب و ، ۳ : ۲۱۳). [کھیر + بڑا (رک)].

---پکوا کر گھونگٹ بڑھانا محاورہ.
دلہن کا سسرال میں پہلی بار کھیر بنانے کی رسم ، اس رسم کے بعد دلہن گھر کے کام میں مصروف ہو جاتی ہے. بس بی میں تو کہتی ہوں خیر سے گھونگٹ بڑھا دو ، اور جمعہ کو ساس نے بلقیس سے کھیر پکوا کر گھونگٹ بڑھانے کی رسم پوری کر دی ، اور اب وہ گھر والوں کی طرح گھر کے کام کاج میں حصہ بٹانے لگی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۹۲).

---چاٹنا محاورہ.
بطور رسم بچے کا کھیر کھانا.

شیریں اے بشیر کھلادیں نہ سلونا
چاٹی مری بچی نے ابھی کھیر نہیں ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۱ ، ۱ : ۱۸۸).

---چٹانا محاورہ.
دودھ چھڑانے پر بچے کو پہلی دفعہ اناج کھلانے اور پانی پلانے سے پہلے کھیر کھلانا جو ایک رسم ہے. اسی ہنسی خوشی میں چھ مہینے گزرے اور کھیر چٹانے کے دن آئے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۱).

---چٹائی (---فت چ) امث.
ایک رسم جو بچے کی دودھ چھڑائی کے وقت برتی جاتی ہے ،

جب تک بچے کی زبان پر کھیر نہیں رکھ دیتے اس وقت تک پانی یا اناج کی قسم میں سے کوئی چیز اس کے منھ تک نہیں جانے دیتے. ہماری ایک منہ بولی بہن کے ہاں ہوتا ہوا تھا اس کی کھیر چٹائی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵۰). کھیر چٹائی سالگرہ اور کیا کیا ، یہ سب داخل اسراف ہیں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۰۸). [کھیر + چٹائی (چٹانا (رک) کا حاصل مصدر)].

---کا دلیا ہو جانا محاورہ.
قسمت اُلٹ جانا ، زوال آنا ، بنا بنایا کام بگڑ جانا ، بھلائی کرتے برائی پلے پڑنا.

> اِدھر تو قرض ہوا اور اُدھر نہ آیا یار
> پکائی کھیر تھی قسمت سے ہو گیا دلیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۹).

---کھاتے دانت ٹُوٹا فقرہ ؛ کہاوت.
کوئی نزاکت سی نزاکت ہے (محاورات ہند).

---کھاوے باہمنی اَور پھانسی چڑھے شیخ کہاوت.
قصور کوئی کرے اور سزا دوسرے کو ملے تو کہتے ہیں. عشق بازی تو سروپ نکھا کرے اور بن آئی موت بیچارہ ماریچ مرے کھیر کھاوے باہمنی اور پھانسی چڑھے شیخ. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲۹۳).

---کِھلوانا محاورہ.
شادی کے موقع پر بطور رسم دولہا دلہن کو پاس بٹھا کر کھیر کھلانا ، کھیر کھلانا.

> مجکو اور اس کو پاس بیٹھا کے
> کھیر کھلوائی ساس نے لا کے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۳).

---میں لون ڈالنا محاورہ.
رنگ میں بھنگ کرنا. غرض کھیر میں لون ڈال کر تصوف کو تمسخر کر دیا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۸۶).

کھیر (۲) (ی مج) امذ.
لکڑی کا اندرونی حصہ جو باہر کے حصے سے زیادہ سخت ہوتا ہے. سفید رسیلی لکڑی کو کھیر تک کاٹ کر حلقہ بنا دیا جائے. (۱۹۰۹ ، تربیت جنگلات ، ۳۸). [س : پرد खैर].

کھیر (ی مج) امث.
مٹی کی ایک قسم جو بارش کے زمانے میں چپکنے لگتی ہے اور جب خشک ہو جاتی ہے تو پتھر کی مانند سخت ہو جاتی ہے. سبی سنگھڑ اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں کچھ اونچے علاقے ملتے ہیں ان کو مقامی زبان میں بارند کہتے ہیں ایسے مقامات میں جو مٹی پائی جاتی ہے اس کو کھیر کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۲۹). [س : کھر - سخت ، سے ماخوذ].

کَھیرا (۱) (ی لین) صف ؛ امذ ج—کھیرے.
۱. کتھئی رنگ کا ، بھورا رنگ ، خاکی رنگ. تشریح رنگ ٹیتی کی یہ ہے کہ نیلہ بھورا ، نقرہ ، کھیرا. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۱۰). ۲. گھوڑے کا ایک رنگ.

> کھیرہ اَور سبزہ اور شام کرن
> فاختائی اچنبھا اور ارجن

(۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). موے جسم مع دم و ایال ہمرنگ کتھ کے ہو وہی کھیرا کہلاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۸). ۳. ایک بلند پرواز کبوتر جو اکیلا اُڑتا ہے اور گھر کی سیدھ میں اوپر اُڑتا چلا جاتا ہے ، مادہ کو دیکھ کر کندھے جوڑ لیتا اور ایک دم نیچے آ جاتا ہے.

> کھیرے و پشت و جپ و نفتے و سکھیرے
> زرچے و گل آنکھ اور لل آنکھ اودے و زردے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). فدوی کا کبوتر خانہ تہی ابجد کی تختی ہے ملاحظہ کیجئے اصیل ، ہیرے ... کھیرے ، کابلی . (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۰). ۴. (شیر باز) گھیرے فاختئی رنگ کا بٹیر جو اچھی نسل میں شمار ہوتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳). ۵. یاقوت کی ایک قسم. کھیرا - یہ رنگت میں سرخ کتھئی ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۱). [کھیر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

کَھیرا (۲) (ی لین) امذ.
رک : کھیر (پلپش). [کھیر + ا ، لاحقۂ تذکیر].

کَھیرا (۳) (ی لین) امذ.
اُلٹا ہاتھ ، دستِ چپ ، کھبا ، بایاں ہاتھ کا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [برج].

کَھیرا (۴) (ی لین) امذ.
(بنگال) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [بنگ].

کَھیرا (۵) (ی لین) امذ.
دھان کی فصل کی ایک بیماری جس میں اس کی بالیاں پیلی پڑ جاتی ہیں ؛ (مجازاً) مطلق مرض.

> جب میں اس شغل بیچ آ ٹھیرا
> لگ گیا عشق درد کا کھیرا

(۱۸۱۳ ، مثنوی شاہ ندا (اردو ادب ، علی گڑھ ، ۱۹۶۶ ، ۱ : ۱۲۵)). ان : لگنا. [مقامی].

کھیرا (۱) (ی مج) امذ.
۱. ایک چھوٹی اور موٹی ککڑی جس کا چھلکا گہرا بھورا اور ہرا بھی ہوتا ہے ، اس کا کنارا کاٹ کر رگڑنے سے دودھ نکلتا ہے اور اس طرح اس کی کڑواہٹ دور ہو جاتی ہے ، یہ کچا کھایا جاتا ہے ، ایک قسم کی سبزی جس کا چھلکا گہرا بھورا یا ہرا ہوتا ہے. اسی تالیف سے بعض الفاظ درج کئے جاتے ہیں ... (۴۴) ککڑی (۴۵) کھیرا (۴۶) پھٹ (پھوٹ خیار بزشکل). (۱۶۳۷ ، فرح الصبیان (مقالات حافظ محمود شیرانی ، ۱ : ۱۴۳)).

ہر ایک سبزہ ہے ہندوستاں کا جو مشتاق
بجا ہے نام جو بالا ہوا ہے کھیروں کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷). پلنگ کے قریب کچھ لٹکتے ہوئے رکھے ہیں کھیرے کٹے پڑے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۳). کچی سبزیاں مثلاً ... کھیرے ککڑی جتنی زیادہ مقدار میں کھائی جاویں اتنا ہی اچھا ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۳). ایسے کھانے جو چبانے میں سخت ہوں ... کھیرا (دس سال کی عمر سے پہلے بالکل نہیں دینے چاہیں). (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۵۶). ۲. (تشبیہ) اَلہڑ (فرہنگ آصفیہ) ۳. جھو درخت کا پھل (فرہنگ آصفیہ). [س : کشیرک क्षीरक].

--- ککڑی کرنا محاورہ.
بے دردی سے کوسنا ، کھیرے ککڑی سے بھی کم تر سمجھ کر کسی کی موت چاہنا.

کل جن کو کھیرے ککڑی کیا کوس کاٹ کر
آج اوس پری نے ان کو دئیے زخم آرنے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰).

کھیرا ککڑی کیا بچوں کو مرے بھائی نے
ان کا وہ کوسنا اب تک نہیں بھیا بھولا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۱۶).

کھیرا (ی مج) امذ.
ملا جلا اناج (جامع اللغات). [کھیڑا (رک) کا بگاڑ].

کھیر کھیپ (ی مج ، سک ر ، ی مج) امذ.
ایک پھل دار درخت ، ایک جڑ سے بہت سی شاخیں تھوہڑ یعنی سینڈھ کی طرح نکلتی ہیں ، سیدھی شاخیں ہوتی ہیں جن میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گرہیں ہوتی ہیں ، ہر گرہ میں چھوٹا سا سفید پھول لگتا ہے ، پتے اور پھل نہیں آتے ، تمام اجزا میں دودھ تلخ مزہ قدرے حدت دار بھرا ہوتا ہے ، یہ درخت پہاڑوں میں ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۷۶). [کھیر + س : کشیر ـ دودھ + کھیپ (مقامی)].

کھیرنا (ی لین ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا کبوتر ، اس قسم کے کبوتروں میں نر کو مادہ کے ساتھ بے حد محبت ہوتی ہے ، نر اڑتا ہے اور اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ دکھائی نہیں دیتا ، مادہ کو ایک قفس میں بند کر کے اس کو دکھاتے ہیں ، مادہ پر نگاہ پڑتے ہی بیقرار ہو جاتا ہے اور فوراً زمین پر گر پڑتا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۶۲). آٹھویں قسم کا کبوتر کھیرنے کے نام سے مشہور ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۵). [مقامی].

کھیرو (ی مج ، و مع) امذ.
کھیل کود ، کلیل. جہاں کہیں کچھار میں ہرن کھیرو کرتے نظر آتے نشانۂ تیر ہوتے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۸۹). [کھیر ـ کھیل + و ، لاحقۂ اسمیت].

کھیروگ (ی لین ، و مع) امذ.
مرضِ دق ، تپ کہنہ ، بڑا روگ (فرہنگ آصفیہ). [س : کشے + روگ क्षय + रोग].

کھیرہ (ی لین ، فت ر) صف.
رک : کھیرا (۱).
کھیرہ اور سبزہ اور شام کرن قاختائی اچھا اور ارجن.
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). [کھیرا (رک) کا ایک املا].

کھیرہ (ی مج ، فت ر) امذ.
رک : کھیرا (۱).

کدو خربزہ ہر دو معروف میداں
خیار است ککڑی وہم کھیرہ میخواں
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۷). [کھیرا (رک) کا ایک املا].

کھیری (۱) (ی لین) صف.
بھورے رنگ کا ، کتھئی رنگ کا. ایک کھیری شیر دھاڑتا ہوا نکلا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دلہن مریم ، ۳۰). [کھیر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

کھیری (۲) (ی لین) امث.
مرض ، بیماری.

فلک کون اگر آہ میری لگے
عجب کیا جو سورج کون کھیری لگے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۱). [مقامی].

کھیری (۱) (ی مج) امث.
جانور کے تھنوں سے اوپر کا وہ گوشت جس میں دودھ بنتا اور رہتا ہے ، یا کھ کا گوشت نیز تھن. بوڑھی گائے کی کھیری خراب ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۰۱). موٹی ... بکریوں کی کھیری ... کے شوربے بنا کر کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۲). [س : کشیر + اکا क्षीर + इका].

کھیری (۲) (ی مج) امذ.
مولسری کی قسم کا ایک درخت. دن کی تیز دھوپ میں ... گھنے کھیریوں اور کلکوں کے تختوں میں یہ مارا مارا پھرتا ہے. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۹۴). [مقامی].

کھیری (ی مج) امث ، ـ کھیڑی.
وہ جھلی جس میں جنین لپٹا ہوتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھیڑی (رک) کا ایک املا].

کھیرے (ی مج) امذ.
کھیرا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- اُترنا محاورہ.
بار اترنا.

پہلا مقام شیطاقی کہنا منزل ناسوت کیرے
شریعت کی جیب باٹ لکھنا کیوں کر اترے کھیرے
(۱۵۹۱ ، شاہ برہان الدین جانم ، وصیت الہادی ، ۱۲ (ب)).

--- ککڑی کی طرح اُڑ جانا محاورہ۔
آسانی سے کٹ جانا۔ ایک تلوار ایسی ماری کہ کھیرے ککڑی کی طرح کلائی اس کی اُڑ گئی ، غلام نے غش کھایا تن سے ہاتھ جُدا ہو گیا۔ (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۹۰)۔

--- ککڑی کی طرح کاٹنا محاورہ۔
بے حقیقت سمجھ کر کاٹنا ، جلد جلد کاٹنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

--- ککڑی کی طرح کٹنا محاورہ۔
کھیرے ککڑی کی طرح کاٹنا (رک) کا لازم (نوراللغات)۔

کھیڑ (۱) (ی مج) امث۔
شکاری کا شکار سے خالی ہاتھ واپس آنا (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

کھیڑ (۲) (ی مج) امث۔
مجمع ، ہجوم ، انبوہ۔

کیا ہوا ساتھ جو اپنے ہیں غموں کی افواج
کیا ہوا پاس جو اپنے ہے دکھوں کی اک کھیڑ
(۱۹۵۷ ، ضمیر خامہ ، ۲۹۹)۔ [مقامی]۔

کھیڑا (ی لین نیز مج) امذ۔
(گنوار) **بچھڑا ، بچھیرا** (پلیٹس)۔ [کھیلا (رک) کا ایک املا]۔

کھیڑا (ی مج) امذ۔
۱. **چھوٹا گانو ، چھوٹی بستی ، اجاڑ علاقہ ، کھنڈر۔**

ہمارے دل کو لے شاہِ جہاں آباد کر جانا
تمہارے ملک میں مدت سے یہ ویران کھیڑا ہے
(۱۷۷۲ ، دیوان قاسم ، ۱۸۲)۔

چلا اوس کا لشکر بعزّو وقار
بھٹورے کے کھیڑے پہ پکڑا قرار
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۶۰)۔

ہاں رہا نام و نشاں کس کا بہت سے نامی
اپنا کھیڑے میں لیے نام و نشاں بیٹھے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۱)۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں بلکہ کھیڑا تھا۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۲)۔ ہمارے ملک میں دیہات ، گاؤں اور کھیڑے بکثرت ہیں۔ (۱۹۶۰ ، مبادیٔ صحیات ، ۱۲۵)۔ ۲. **وہ ٹیلا یا مٹی کا ڈھیر جس سے معلوم ہو کہ پہلے یہاں آبادی تھی ، کھنڈر** جس پر کچھ محصول نہیں لگتا ان کے نام حسبِ ذیل ہیں : دریا ، نالا ... بسکت ، بستی ، آبادی ، کھیڑا ، کھنڈر (۱۸۸۶ ، کھیت کرم ، ۵۰)۔ ۳. **زمین ، کھیت** (پلیٹس)۔ ۴. **کئی قسم کا ملا ہوا اناج جو کبوتروں کو کھلاتے ہیں** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [س : کشیتر + ک क्षेत्र+क اور کھیٹک खेटक]۔

--- اُجڑنا ف ل ؛ محاورہ۔
بستی یا گانو کا برباد ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ)۔

--- بسانا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **گانو آباد کرنا۔**

اجڑے کھیڑے تونے بسائے ڈوبے بیڑے تونے ترائے
(۱۸۸۳ ، مناجات بیوہ ، ۲۲)۔ ۲. **کامیاب کرنا ، آباد کرنا۔**

عمارت کا بسایا اس نے کھیڑا تجارت کا کیا ہے پار بیڑا
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۵)۔

--- پتی (--- فت پ) امذ۔
۱. **وہ برہمن جو خاص خاص مذہبی فرائض یا دینی رسوم بجالانے اور اپنا حق الخدمت گانو والوں سے وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے ، دہ خدا ، گانو کا سردار ، گانو کا چودھری ، مقدم** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [کھیڑا + پتی (رک)]۔

کھیڑالو (ی مج ، و مع) امذ۔
رک : **کھیڑبالو** (پلیٹس)۔ [کھیڑ (کھیت (رک) کا بگاڑ) + الُو ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

کھیڑہ (ی مج ، فت ڑ) امذ۔
رک : **کھیڑا۔** اس مخصوص زرعی حصۂ آراضی کے جس پر میری بستی کھیڑہ نوادہ آباد ہے ... حقوق ... حاصل چلے آ رہے تھے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۶۷)۔ [کھیڑا رک کا متبادل املا]۔

کھیڑی (۱) (ی مج) امث۔
ایک قسم کا سخت اور عمدہ لوہا ، فولاد ، اسپات۔ اُس ... سیخ کو دوسرے جسم پر کھیڑی کی سیخ کے مانند مارو۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ ، ۳ : ۶۳)۔ لوہا ۵ قسم کا ہے لوہا معمولی ، کھیڑی ... پارہ کو گرہ کرتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۹)۔ [ایک قصبے کا نام جس سے یہ لوہا نسبت رکھتا ہے]۔

کھیڑی (۲) (ی مج) امث۔
ایک قسم کی چپل جو مونجھ یا کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے۔ بدوی یا عام عرب پاؤں میں کھیڑیاں (Sandals) بھی پہنتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۱۹)۔ [مقامی]۔

کھیڑی (۳) (ی مج) امث۔
رک : **کھیری** (پلیٹس)۔ [کھیری (رک) کا عرف]۔

کھیڑی (۴) (ی مج) امث۔
ایک چھوٹا درخت یا جھاڑ جس میں سیدھے اور سخت کانٹے لگتے ہیں اس کے پتے چھوٹے اوپر والے پھول پیلے رنگ کے اور نیچے کے پھول جن سے پھل پیدا نہیں ہوتے سفید یعنی یا گلابی رنگ کے ہوتے ہیں ، اس میں دو سے آٹھ تک پھلیوں کے گچھے لگتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۹۶)۔ [مقامی]۔

کھیڑے (ی مج) امذ۔
کھیڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل۔

--- بسیں فقرہ۔
(دعا) **گانو آباد ہوں ، بہت سی اولاد ہو۔** تیرے کھیڑے بسیں ! تو اپنے چاند کی بہار دیکھے۔ (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۸۴)۔ الٰہی ، دونوں بچوں کی بڑاری عمر ، کھیڑے بسیں ، ان کی سہاریں دیکھوں۔ (۱۹۳۵ ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۱۵)۔

ـــــ کی ڈوب امث.
۱. کانو کے آس پاس یا اندر کی گھاس جو عموماً روندن میں آتی رہتی ہے. نوائتی دکھا ، کھیڑے کی ڈوب بنت ہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۶). ۲. (مجازاً) گنوار ، نہایت غریب ، مفلس ، مسکین ، ایسا غریب جسے ہر آدمی ستائے (فرہنگ آصفیہ).

کھیڑبالُو (ی مج ، سک ڑ ، و مج) امذ (قدیم).
کاشت کار ، کسان ، فصل بونے والا. معمول ہے کہ کوئی چھوکرا کھیڑبالو کا کھیت کی حفاظت کے واسطے رہتا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳). [کھیڑی (کھیتی (رک) کا بگاڑ) + الو ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کھیس (۱) (ی مج) امث (امذ ، شاذ).
وہ گاڑھا دودھ جو بچہ پیدا ہونے کے بعد مادہ مویشی کے تھنوں سے تین دن تک نکلتا ہے اور اُبالنے سے اس کی کھیلیں سی بن جاتی ہیں ، پیوسی. شیرداز جانور کے شیرخوار بچے کو اس کی پیدائش سے تین روز تک ایک ماں کی کھیس پلا کر ... معدہ میں کھیس بھری ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۸۲). بچے کی پیدائش کے بعد اس کو گائے کا کھیس پلانا چاہیے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۵۳). [سندھی : کھیس ؛ س : کشیرس **क्षीरस**].

کھیس (۲) (ی مج) امذ.
نقصان جو کسی چیز کے گھسنے یا استعمال کرنے سے ہوتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [خسارہ (رک) کی تحریف].

کھیس (۳) (ی مج) امث.
دانت نکال کر ہنسنا ، دانت نکالنا ، بندر کی طرح چڑ چڑانا ؛ غصے میں یا کھسیانے ہو کر ہنسنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھیسنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ خوری (ـــــ و مج نیز معد) امث.
کنجوسی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھیس + ف : خور ، خوردن - کھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کھیس (ی مج) امذ.
۱. **ایک وضع کا موٹا کپڑا جو اوڑھنے اور بچھانے کے کام آتا ہے ، اس میں بُناوٹ کے بیل بوٹے ہوتے ہیں ، دو سوتی کا چادرا.**

ساتی سنگاتی ہے تکر شالاں لگی ہوں اوڑنے
جاتی چلے اوڑوں کی تو ہو ناچ بھڑکا کھیس کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵).

بہن سیلی اور گیروا اوڑھ کھیس
چلی بن کے صحرا کو جوگن کے بھیس

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۷).

ہے تصور میں جو اپنے آج وہ گل پیرہن
چشم بلبل ہے جو بلبل چشم ہے یاں کھیس میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۷). اوڑھنے کو کھیس لیے چراغ لیے کوٹھری میں آئیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۳). اس پر سے رنگ کا سفید کھیس اونچا نیچا بکھرا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۱). ۲. **گیلے بال اور بدن پونچھنے کا خاص قسم کا بنا ہوا کپڑا ، تولیا.** نہا کر بدن پونچھنے کے کپڑے کو «لنگ» یا «چادر» کہتے ہیں ... «کھیس» اور «انگوچھا» خاص اہل ہند کی بولی ہے. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب) ، ۱۵). [ہن].

کھیسا (ی مج) امذ.
۱. (i) **تھیلی ، کیسہ.** آرسی ہاتھ میں ہور موں دیکھتے نیں آتا ، کھیسا کمر میں ہور نقد لیتے نیں پاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۱).

کھیسے میں را کھو زر کوئی باہر بیہاں وہاں جب
سو کھو ٹٹولنا کی سٹی ہو کور کر توں

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۴۷). کوئی کھیسے میں سے کارتوس نکالتا تھا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۸). (ii) **جیب ، پاکٹ.** باقی گھاؤ پر اپنے کھیسے سے ایک لیپا نکال کر کپڑوں میں باندھ رکھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۵). ۲. **وہ کڑھی ہوئی تھیلی جسے ہاتھ میں پہن کر بدن کا میل صاف کرتے ہیں ، ایک قسم کا کپڑے کا جھانواں.**

حماموں میں ململ اسکل رہا ہے کھیسا
یہ داؤ گھات دل کا لگتا ہے لالچی سا

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۰۶).

ایک لے آئی چینی کا جھانواں
ریشمی کھیسا ایک لائی وہاں

(۱۷۹۱ ، حسرت (میر جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۰۸). ایک حمامی نے کھیسا اٹھایا دوسرے نے دروازہ کھولا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲۴). میں پلنگ سے اتری نہا دھو کر ہوئی سُتھری ، کھیسے سے میل چھڑایا ، گرم پانی بدن پر بہایا. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۴۴). [ف : کیسہ کا بگاڑ].

ـــــ کرنا محاورہ.
بدن کو کھیسا پھیر کر صاف کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

کھیساری (ی مج) امث ؛ ← کھساری.
ایک قسم کی دال جو ارہر سے مشابہ ہوتی ہے (ماخوذ : پلیٹس). [کساری (رک) کا بگاڑ].

کھیسڑا (ی مج ، سک س) امذ.
ایک قسم کا بیل بوٹے دار کپڑا (پلیٹس). [کھیس (رک) + ڑا ، لاحقۂ تصغیر و تذکیر].

کھیسنا (ی مج ، سک س) ف ل.
دانت پیسنا ، دانت نکال کر ہنسنا ، کھسیانا ہو کر ہنسنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کِلِش **क्लिश्य (ति)**].

کھیسی (ی مج) امث.
چھوٹا کیسہ (پلیٹس). [کھیسا (رک) کی تصغیر].

کھیسی (ی مج) امث.
چھوٹا کھیس ، ایک قسم کی موٹی چادر. ایک ہاتھ میں سانٹا ہے ... اور دوسرے میں اس کھیسی کا پلو ہے جس نے اس کی

عاق شلوار سفید کرتے کے ملگجے پن کو اپنے اندر چھپا رکھا ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۸۰). [کھیس (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کھیسے (ی مع) امذ ، ج.
کھیس (۳) کی جمع نیز مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل.

---- کاڑھنا ف س ، محاورہ.
دانت نکالنا.

سوکھی لقات تھی اور بھوک سے کھیسے کاڑھے
لیکن آنکھیں تھیں دہکتے ہوئے دو انگارے

(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۱۹). امیروں کی زیب و زینت بالکل ایسی معلوم ہوتی ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کے کھیسے کاڑھے ہوئے ڈھانچوں کو زرق برق لباس سے آراستہ کر کے دعوت خرام دی جائے. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۵۳).

---- کھونسیاتا ف س.
دانت نکال کر ہنسنا. خضاب آلود سیاہ بالوں کی جڑیں مصنوعی جوانی کے انجام پر کھیسے کھونسیاتی معلوم ہو رہی تھیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۵).

---- نکالنا محاورہ.
دانت نکالنا. ماں ... اور کھیسے نکال کے کہنے لگی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۹).

کھیسیں (ی مع ، ی مج) امث ، ج.
رک : کھیس (۳) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---- کاڑھنا محاورہ.
رک : کھیسیں نکالنا. پھر کھیسیں کاڑھ کر ... بحث شروع کی. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۱۸۶). کئی بار انھوں نے بے رخی برتی مگر احسان صاحب ایک ڈھیٹ تھے کھیسیں کاڑھے ہنسا کرتے اور پیسہ لیے بنا نہ ٹلتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۲).

---- نکالنا محاورہ.
دانت نکالنا ، اس طرح ہنسنا کہ دانت نظر آئیں. لگے بھانجوں کے سامنے کھیسیں نکالنے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴ : ۳). کھیسیں نکال کر کہتا ، میرا چھوٹا بڑا خوش ہوتا ہے کھلونوں سے. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۵۳).

کھیکٹا (ی مج ، سک ک) امذ.
۱. سختی ، تکلیف ، مصیبت ، آفت. تدبیر ہور سمجھ بوجھ چھوڑ دینے سوں آخر اُلٹے کیا کھیکٹے پانا ہور اسکا بدلہ کینا اٹھانا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۹). ۲. تکلیف دہ معاملہ یا کام ، تکلیف دہ یا آزار رساں چیز یا شخص ، وبال جان ؛ پریشانی ، رکاوٹ ؛ وبائی مرض ، طاعون وغیرہ (ماخوذ : پلیٹس). [س : کرکٹک कण्टक].

---- پڑنا ف س.
رکاوٹ پیدا ہونا ، مصیبت یا آفت آنا (پلیٹس).

کھیکرا (ی مج ، سک ک) امذ ؛ ← کھیکڑا (قدیم).
رک : کیکڑا.

کہ جوں کھیکرا اپنے جوڑنے سوں مل
کرے سیج سنگرام خوش کرک دل

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۷۱). [کیکڑا (رک) کا ایک قدیم املا].

کھیکری (ی مج نیز مع ، سک ک) امث.
ایک قسم کی پتلی خستہ روٹی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کرکر + کا ककरि + इका].

کھیکڑا (ی مج ، سک ک) امذ.
رک : کیکڑا. سیاہ کھوپری کھیکڑے کے بعد ابالنے کے سرخ نظر آتی ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۶۲). [کیکڑا (رک) کا ایک املا].

کھیکوڑنا (ی مج ، و مج ، سک ڑ) ف م (قدیم).
کریدنا. مینڈک ... ایک دن پانی کے کنارے آ کر نرم نرم بکارتی تھی ہور لوکاں کے دلوں کو کھیکوڑتی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۲۰). [کھکوڑنا (رک) کا ایک قدیم املا].

کھیکھڑا (ی مج ، سک کھ) امذ.
سختی ، تکلیف ، مصیبت. اگر میری پنشن جاری ہوتی تو تمہیں اور دوسرے احباب کو زحمت دینے اور مجھے یہ سب کھیکھڑا اٹھانے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۶۰ ، عبدالحق ، خطوط ، ۲۰۳). [کھیکٹا (رک) کا ایک املا].

کھی کھی امث.
ہنسنے کی آواز خصوصاً ناگوار آواز. پاس ہی دو پنڈتانیاں کپڑے دھو رہی تھیں اور آپس میں کھی کھی کر رہی تھیں. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۶۰). پھر دل بھر خوب باتیں کرتیں کھی کھی کر کے ہنستیں. (۱۹۶۸ ، یاد شاہد ، ۱۲۳). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

کھیے کھیے (ی لین ، ی لین) امث.
جھگڑا ، ٹنٹا ، دانتا کل کل ، جیسے : کسی کی بے بے نہ کھیے کھیے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

کھیکھیر (ی مع ، ی مج) امذ.
لومڑی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کھنکھر खिङ्खिर].

کھیل (۱) (ی مج) امث.
۱. بھنے ہوئے چاول ، چنے ، جوار یا مکئی وغیرہ کا پُھلا ، کھلا ہوا چاول ، وہ بُھنا ہوا اناج جو پھول گیا ہو ، پُھلی.

تیری بار جو مسلم ہو نے لاگا ، موتیہ لگا
دانت سارے گر پڑے اوس پیالے میں مانند کھیل

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۳). اگر دھان کو بھگو کر اور ڈھکلی میں کوٹ کر بھاڑ میں بھناویں تو اس کو کھیل کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۷۵). ادرک ، خشخاش ، بھنے ہوئے چنوں کی کھیلیں ... تمام چیزوں کو پیس کر کٹے ہوئے پستوں پر خوب ملو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۰۲). دانے دھماکے سے پھٹتے ہیں

اور بڑی بڑی کھیلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۴۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۳۶)۔ ۲. پُھنا ہوا سہاگا ، پھٹکری یا کوئی دھات جو آگ کی گرمی سے کھل جاتا ہے۔

تمہارے دانت چمکا کر جلایا اوس کو منجن نے
ہوا ہے پھٹکری کی کھیل دانہ دُرِ مکنوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳)۔ ۳. قند کا تاربند قوام چڑھا ہوا ، الائچی ، چنا یا کسی قسم کے میوے کا دانہ جو بطور شیرینی تیار کیا جاتا ہے ، نقل۔

کھلونے کھیلوں بتاشوں کا گرم ہے بازار
ہر اک دکان پہ چراغوں کی ہو رہی ہے بہار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۷)۔ ۴. (مجازاً) تھوڑی سی چیز ، مقدارِ قلیل ، دانہ۔ ایک کھیل بھی اُڑ کر منہ تک نہیں گئی ہے۔ (۱۹۳۳ ، نقش و نقاش ، ۴۷)۔ [کھِلنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

---اُڑ کر/اُوڑ کر مُنْھ میں نہ پہنچنا/نہ جانا ف م۔
کوئی چیز نہ کھانا ، کچھ مُنہ میں نہ پڑنا۔

رات گزری دن کوں ایک مسجد خرابہ میں چھوپے
سارا دن گزرا پڑی نہ مونہہ میں اوڑ کر ایک کھیل

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۰)۔ تم کو اتنا خیال نہیں کہ رات کھیل تک میرے مونہہ میں اُڑ کر نہیں گئی۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۲)۔ بارہ بارہ چوبیس گھنٹے ہو گئے ایک کھیل اُڑ کر منہ میں نہیں گئی ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۶)۔ برسوں سے اس کے منہ میں اُڑ کر ایک کھیل بھی نہیں پہنچی تھی۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸۲)۔

---بتاشوں کا میل ہے کہاوت۔
اچھی جوڑی ملی ہے ، بہت موزوں ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---بتاشوں کا مینْھ کہاوت۔
شیخ چلی (ایک افسانوی کردار) ایک مرتبہ کچھ مال چُرا کر لایا ، اس کی ماں کو اندیشہ تھا کہ یہ چوری کا حال چُھپا نہیں سکے گا لہذا اس نے مال چھپا دیا اور کھیلیں بتاشے اس طرح گرائے کہ شیخ چلی سمجھے کہ یہ آسمان سے گرتے ہیں ، تحقیقات ہونے پر شیخ چلی نے چوری کا اقبال کر لیا اور بتایا کہ جس دن کھیل بتاشوں کا مینْھ برسا تھا اسی دن میں نے چوری کی تھی ؛ یہ مثل اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی غیر معین زمانہ بتائے یا اوٹ پٹانگ بات کرے (نور اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کا دانَہ اُڑ کَر مُنْھ میں نَہ جانا محاورہ۔
رک : کھیل اُڑ کر منہ میں نہ جانا۔ سارے ستارے دن گم سُم بیٹھی رہتی کھیل کا دانہ اُڑ کر منھ میں نہ جاتا۔ (۱۹۴۷ ، شامِ زندگی ، ۱۴۳)۔ آج دو ہفتے ہو گئے کہ ایک کھیل کا دانہ بھی اُڑ کر منہ تک نہیں گیا۔ (۱۹۵۲ ، سلطان حیدر جوش ، ہوائی ، ۵۹)۔

---کَرْنا محاورہ۔
بھاڑ میں یا توے پر تیز آنچ میں شگفتہ کرنا۔ کھلائی کو ہدایت کی گئی کہ وہ سہاگہ کھیل کرکے ... رکھ لے۔ (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۳۸)۔

---کھیل کَر دینا/کَرنا محاورہ۔
ریزہ ریزہ کر دینا ، خستہ کر دینا ، ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ، نہایت خستہ بنا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

---کھیل ہونا محاورہ۔
ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ، پارہ پارہ ہو جانا ، کھیل جانا۔ حرارت نمودار ہوگی ، پانی غائب ہو جائے گا اور چونا کھیل کھیل ہو کر نرم میدا سا بن جائے گا۔ (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۹۵)۔ مسیح کو بی زہرہ کی ٹھو کر لگی ٹکوڑی قلب کھیل کھیل ہو گئی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۸)۔ چھن سے گل دان نیچے گرا اور کھیل کھیل ہو گیا۔ (۱۹۷۳ ، زنگ روتے ہیں ، ۲۰)۔

کَھیل (۲) (ی مج) امث۔
رک : کیل (پیشں)۔ [کیل (رک) کا ایک املا]۔

کھیل (۱) (ی مج) امذ۔
۱. بازی ، لہو و لعب ، تماشا۔

آئینہ غماز ہے کہیے کا منہ پر سچ کہو
کھیل کس سے تکتکی کا تم ہو اکثر کھیلتے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۵)۔ وہ ایسا جھوٹا کھیل ہے جیسا ایک بازی گر کا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۳)۔ کھیل شروع اس طرح ہوتا ہے ، دونوں میرا آپس میں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ پہلے کوڑی کون چھپائے۔ (۱۹۲۸ ، کھیل بیسی ، ۱۰)۔ ۲. وہ تماشا جو کرتب کر کے دکھایا جائے ، نٹ بازی ، شعبدہ بازی ، سوانگ ، ناٹک وغیرہ۔

وہ تماشا و کھیل ہولی کا
سب کے تن رختِ کیسری ہے یاد

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۷)۔ قومی مجالس اور قومی وعظوں کو تھیٹر کا کھیل نہ کیا جائے۔ (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۶۳)۔ رادھا اور کنھیا کی داستان محبت پر مبنی ایک ناٹک لکھ کر اس کا کھیل تیار کیا۔ (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادب ، ۱۹۳)۔ ۳. کوئی تفریحی عمل یا مشغلہ ، دل بہلاوا ، سیر تماشا ، مشغلہ ، شغل۔

عشق بازی ہے کھیل انکے حضور
جن کا ادنیٰ غلام ہے منصور

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۹)۔ یہ کچھ ابھی نئے ارمان ہیں ، کچھ دنوں یہ بھی کھیل سہی۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۱۹)۔ نوجوانوں کا امتحان ہوتا تھا کہ دیکھیں کون ایک ہاتھ میں گردن جدا کرتا ہے ، یہ تو روزمرہ کا کھیل تھا۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۹)۔ ۴. سہل ، آسان ، سبج نیز معمولی کام ، بات یا چیز۔ جو بات کھیل تھی بہوت مشکل کسی میں کچھ دیکھتا تو ریجتا ہے دل۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷)۔

چھوٹے سے ہیں قد میں بھی تمہارا ابھی کم ہے
کھیل اس کو نہ سمجھو یہ محمدؐ کا علم ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۲)۔ ان کی ذات سے بچھے بڑی تقویت تھی اور بڑے بڑے کام کھیل معلوم ہوتے تھے۔ (۱۹۳۱ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۶۲)۔ ۵. کاری گری ، نیرنگ سازی ، نیرنگ ، کرشمہ۔ سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل جو کچھ وہ کرے

سو ہوے۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲)۔ کبھی کبھی کوئی چیز تم بھی اپنے ہاتھ سے پکا لیا کرو ... اس میں سارا کھیل آنچ کا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۰)۔

آگ سے پانی نکالے یہ لگی کا کھیل ہے

دوسرا پھالا اٹھا جب ایک پھوڑا بہہ چکا

(۱۹۳۸ ، سرِیلی بانسری ، ۱۵)۔ ڈراما محض الفاظ کا کھیل ہے اور نہ اس کا دائرۂ عمل صرف پڑھنے اور سننے تک محدود ہے۔ (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۱۳)۔ **۹. کام کاج ، مشغلہ ، دھندا ، مصروفیت ، شغل۔**

روٹھا ہوا وہ پیار اگر اپنے سے من جائے

بگڑا ہوا کھیل اپنا اک آن میں بن جائے

(۱۸۳۳ ، شاہ نیاز ، د ، ۲۳۵)۔

ہیں جبھی تک یہ کھیل دنیا کے

تن میں جب تک ہے اے برادر روح

(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۳۰)۔ ہیں تمہیں ایک ہی کھیل آتا ہے سال ، مٹی کی گڑیاں بناتی رہو۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۷)۔ **۷. سازش ، چال۔** مسلمان اس کھیل کو اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔ (۱۹۷۵ ، ہمارے قائداعظم ، ۳۸)۔ **۸. جماع ، بھوگ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [ب : खेल]۔

---اُوباڑ (---ضم ا) صف۔
کام بگاڑنے والا ، کھیل بگاڑنے والا۔ ان کی مسیحائی نے ایک مردہ بھی کبھی زندہ نہیں کیا ، کھیل اوباڑ کی مصیبت سہو۔(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۳)۔ [کھیل + اوباڑ (اباڑ ۔ اباڑنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

---بکھیڑا ہونا محاورہ۔
کام بگڑنا ، کام میں کھنڈت پڑنا ، کارخانہ بند ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---بگاڑنا محاورہ۔
کام خراب کرنا ، رنگ میں بھنگ ڈالنا ، بنا بنایا کام بگاڑنا۔

آدمی غیروں کی اغوا نے نہ رکھا اوں کو

کھیل سارا ہے بگاڑا انہیں شیطانوں کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۱)۔ سنہ ۵۷ء کا ہنگامہ برپا ہوا جس نے سارے کھیل بگاڑ دیے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۰)۔

---بِگڑ جانا / بِگڑنا محاورہ۔
کھیل بگاڑنا (رک) کا لازم۔

کیا مصحفی میں روؤں یاروں کی صحبتوں کو

بن بن کے کھیل ایسے لاکھوں بگڑ گئے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۵۷)۔ بعد کو ان ساعتوں میں جب کہ سب کھیل بگڑ گیا اور معاملہ لاعلاج ہو گیا تو اُسی واقعہ کی یاد سے میری ہمت بڑھ گئی تھی۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۲۶۲)۔ خوف ناک بغاوت رونما ہوئی جس میں قریب تھا کہ فاطمیوں کا سارا کھیل بگڑ جائے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵)۔

---بَنا دینا محاورہ۔
مذاق بنا دینا ، بے اثر کر دینا۔ ایسی باتیں بھی ہیں جو ہماری سمجھ میں مذہب اسلام کی عمدہ اور پُر اثر باتوں کو بے اثر اور کھیل بنا دیتی ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۰)۔

---بَنا لینا محاورہ۔
مشغلہ بنا لینا۔ سخندروں نے لفظوں کو کھیل بنا لیا تھا۔(۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۵)۔

---بَنانا محاورہ۔
۱. مذاق بنانا ، کھیل سمجھنا۔ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم غصہ میں بھرے ہوئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ کیا اس نے خدا کے حکم کو کھیل بنایا ہے۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۵)۔

بوڑھوں نے پہلے لڑکوں کو خود ہی بنایا کھیل

ان کی نظر میں آپ ہی اب کھیل ہو گئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۹)۔ **۲. کام بنانا ، کاربرآری کرنا ؛ جماع کرنا ، بھوگ بلاس کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---بَن بَن کَر بِگڑ جانا محاورہ۔
کام کا درست ہو کر خراب ہو جانا۔ بہت تدبیریں اور وسیلے درمیان آئے مگر سب کھیل بن بن کر بگڑ گئے (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۰۲)۔

---بَننا محاورہ۔
کام بننا ، کاربرآری ہونا۔ وہ مشرق میں ان کی توجہ جذب کرنے لگے تو پھر سارا کھیل بن جائے گا۔ (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۷۳)۔

---پھوڑ پھَنڈ کَر دینا محاورہ۔
بنا بنایا کام بگاڑ دینا ، کھیل خراب کر دینا (نوراللغات)۔

---پھَنڈیا پھَنگ کَرنا محاورہ۔
رک : کھیل پھوڑ پھنڈ کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

---پا امذ۔
(امراضیات) **ایک متعدی بیماری جو مرطوب علاقوں میں ایک قسم کی پھپھوندی سے پیدا ہو جاتی ہے ، پیروں کا داد** (کھیل پا نام اس لیے دیا گیا کہ اس کا شکار عموماً کھیلنے کودنے والے ہوتے ہیں)۔ کھیل پا ، یہ نام اس لیے دیا گیا کہ اس بیماری کے مریض زیادہ طرح مرد کھلاڑی ہوا کرتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۱۰۳)۔ [کھیل + پا (رک)]۔

---پُتلی (---ضم پ ، سک ت) امث۔
کھیل یا تماشے میں دکھائی جانے والی پتلی ، کٹھ پتلی۔ کٹھ پتلی کا بہروپ کھیل پُتلی ہے جس کا مطلب ہے ، کھیل یا تماشے میں دکھائی جانے والی پتلی۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۳۸)۔ [کھیل + پتلی (رک)]۔

---پھوڑنا محاورہ۔
کھیل خراب کر دینا ، بساط اُلٹ دینا (دکھنی اردو کی لغت)۔

---تماشا (---فت ت) امذ.

۱. وہ تماشا جو ترتیب کرکے دکھایا جائے اور کھیل کود وغیرہ. دس بجے سے کھیل تماشے اور آتش بازی وغیرہ شروع ہو جائے گی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۱). میرے ہم وطن اسے صرف کھیل تماشوں کے واسطے بناتے ہیں ، آدمیوں ہو پھینکنے کی اجازت نہیں. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۱۷). محمد علی شاہ اودھ کے بادشاہ ہوئے جو اپنے مزاج کے مطابق ناچ گانے اور کھیل تماشے کی طرف رجوع نہ تھے. (۱۹۸۸ ، لکھنو کا ادیب ، ۱۰۱). **۲. کھیل کی باتیں ، تفریح کا مشغلہ.** ہاں بیٹا اب جلدی گھر لوٹ چلو ، ہو چکا سب کھیل تماشا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۵۵). **۳. آسان کام ، سہل کام ، کھیل** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کھیل + تماشا (رک)].

---ٹھہرنا محاورہ.

مذاق ہونا ، تفریحی مشغلہ قرار پانا.

شکوۂ یار اور زبان رقیب
کھیل ٹھہرا کوئی گلہ نہ ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن (آخری شمع ، ۳۸)).

نہ ہوا ہائے پشیماں وہ ستمگر نہ ہوا
کھیل ٹھہرا یہ کوئی فتنۂ محشر نہ ہوا
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳).

---جانا محاورہ.

۱. ایسے کام کی جرأت کرنا جس میں ہلا کت کا خوف ہو، جان جوکھوں یا ہلا کت میں ڈال دینا (سر یا جان کے ساتھ مستعمل).

کھیل جاتا ہوں میں یوں آج تو سر پر قاتل
جس طرح نردکی پچو سر میں اڑی رہتی ہے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۳). **۲. ہلاک ہو جانا ، مر جانا.**

تم کھیل گئے ہاتھوں ہی ہاتھوں یہ صد افسوس
اے لاڈلے میرے ....
(۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۱۰۵). ننھا بچہ میری آغوش میں ... کھیل گیا اور مجھ سے کچھ بن نہ آیا. (۱۹۱۲ ، دوشیزہ لڑکی ، ۳۵).
۳. حواس باختہ ، بےحال ہو جانا ، جان دے دینا.

ناگنی بیچ میں آ اون کے نہ سانگھے بال
کھیل جائے وویں کالا جو ڈسے اسکی لٹک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۹). **۴. گنجفے کے سب پتوں کو کھیل جانا.**

کر گئے خانۂ اوراق زمانہ ابتر
گنجفہ کھیل گئے پر وہ بُرا کھیل گئے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). **۵. بازی لگانا ، خطرہ مول لینا.** اس میں سرمایہ لگانے والے کو اپنے تمام سرمایہ سے کھیل جانا پڑتا ہے. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۳۵۳).

---جاننا محاورہ.

آسان سمجھنا ، سہل جاننا ، کھیل سمجھنا.

گرفتاری میری تکو کھیل جان   کرے گا گرفتار تجھ آسمان
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۵).

بہت جانے لگا ہے اب جو بازیگاہ طفلاں میں
دلا تو جانتا ہے کھیل شاید عشق بازی کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۹).

وہ میری جان کے جانے کو کھیل جانتے ہیں
سکھایا اون کو خدا جانے کس نے کھیل دیا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷).

---ختم پیسہ ہضم فقرہ.

تماشا ہو چکا اب جائیے ، کسی کام ، بات یا امر کے مکمل یا ختم ہونے یا بچوں کو ٹالنے کے لیے کہا جاتا ہے ، کسی معاملے میں تشنگی رہ جانے پر بھی کہا جاتا ہے ، کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے بغیر اس کے ختم کر دینے کا اعلان. وہ بیٹھے سے اٹھنے نہ پائے ، اٹھ کر چلنے نہ پائے ، چلے تو ٹھکرانے تک کی سکت اس میں نہ رہے، گھبرایا گھبرایا اِدھر اُدھر دیکھتا ہو ، ٹوٹا پھوٹا خالی خولی ، کھیل ختم پیسہ ہضم. (۱۹۳۹ ، نگارخانہ ، ۱۰۰). یہی تو ایک محبت ہوتی ہے دنیا میں ، جب تک چلے چلے ، نہ چلے تو کھیل ختم پیسہ ہضم. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۷۷). لیجیئے سیمینار تو تمام ہو گیا ، کھیل ختم پیسہ ہضم. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۷).

---ختم کرنا محاورہ.

سلسلہ یا معاملہ ختم کرنا ، بات ختم کرنا. محاصرہ طول کھینچتا جا رہا ہے یہ کھیل ختم کر دو. (۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۳).

---ڈالنا محاورہ.

کام میں لے آنا ، شرمندہ کر دینا.

ہم بھی جب اُن سے یارو ملنے کا میل ڈالیں
دو چار کو لتاڑیں دس پانچ کھیل ڈالیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱).

---سمجھنا محاورہ.

۱. بےوقعت سمجھنا ، بےقدر جاننا ، مذاق سمجھنا ، تفریح جاننا

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ نہ دے بھول نہ جائے
کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). **۲. تماشا جاننا.**
سمجھ کے اک کھیل کیا غضب ہے ہمارے لاشے کو بعد مُردن سپرد کرتا ہے اب وہ قاتل کبھی بہ آب و کبھی بہ آتش (۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۵). **۳. کسی کام کو تفریح کا سامان سمجھ کر آسان یا سہل جاننا.**

کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں
ہے بڑا حیف ہمیں اپنی بھی ناداں کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳).

نہ مانا میرا کہنا عاشقی کو کھیل سمجھے تھے
تڑپتے کیوں ہو اے سائل کہو کیا حال ہے دل کا
(۱۸۹۷ ، دیوان سائل (احمد حسین) ، ۶۲). ایک نیم وحشی اور جنگ جو شخص مارنا اور مرنا کھیل سمجھتا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۳۱). فیلان نے ... مجھے مجبور کر دیا تھا کہ میں اسٹوڈیو کو کھیل نہ سمجھوں. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۵).

--- کا کھیل نفع میں بُخِّہ کہاوت.
مزہ مزے میں بجّہ نفع میں ، تفریح بھی اور فائدہ بھی ؛ جب کسی کام میں ہر صورت سے نفع یا دہرا فائدہ ہو تو بولتے ہیں. کھیل کا کھیل نفع میں بجّہ ، ایسا کھیل کھیل لے یار جس میں دونی نکل کر ایک بنا ہووے. (۱۸۳۵ ، بجین مثال (ق) ، ۳).

--- کرنا محاورہ.
۱. کھیلنا ، نقل کرنا. جنگ کے شروع ہوتے ہی یہ نظارہ رونما ہوتا ہے کہ اس کی انگلیاں قرطاس و قلم کی جگہ سیف و تفنگ سے کھیل کر رہی ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰). حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل کر رہا تھا. (۱۹۳۸ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۳۷۹).
۲. ہنسی سمجھنا ، مذاق سمجھنا ، کسی کام کو کام کی طرح سنجیدگی سے نہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کُود (---و مع) امذ.
کود پھاند ، اُچھل کود ، لہوولعب.

وہ کھیل کھیل جس سے بنے کچھ وہاں کا کھیل
کیا فائدہ یہاں کے ظفر کھیل کود میں

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۹۳). لڑکوں کی طبیعت کھیل کود کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرّسین دیہاتی ، ۱۹). فطرتاً وعیل کھلاڑی طبیعت کا ہوتا ہے اور گھنٹوں تک پانی میں کھیل کود کیا کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۷). جبل میں ہم اپنا وقت پڑھنے لکھنے ، دوست احباب کے خطوط کا جواب لکھنے یا کھیل کود میں گزارتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۸).
[کھیل + کود (کودنا (رک) سے حاصل مصدر) بطور تابع].

--- کُود کے دن امذ.
رک : کھیل کے دن.

یہ تو نام و نمود کے دن ہیں
ابھی تو کھیل کود کے دن ہیں

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شگفتیہ ، ۱۶).

--- کے دن امذ.
(کنایۃً) لڑکپن کا زمانہ ؛ ناسمجھی کا دور.

پر نہ باندھے پاؤں باندھا بلبل ناشاد کا
کھیل کے دن ہیں لڑکپن ہے ابھی صیاد کا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۹).

--- کھلاڑی کا فقرہ.
رک : کھیل کھلاڑی کا بھگت بھیا جی کی (فرہنگ آصفیہ).

--- کِھلاڑی کا بھگت بَھیّا جی کی کہاوت.
کھلاڑی مشق سے اچھا کھیلتا ہے اور عبادت دل سے ہوتی ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کِھلاڑی کا پیشہ مَداری کا کہاوت.
کام کرے کوئی فائدہ کوئی اٹھائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کِھلاڑیوں کے اَور گھوڑے سَوداگروں کے کہاوت.
پرانے مال سے نفع اٹھانا (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کِھلانا محاورہ.
دق کرنا ، ستانا ، بہت تنگ کرنا ، ناچ نچانا. کتنے بھانت کھیل کھلائیے ، کتنے اشیا سوں میل ملائیے. (۱۷۶۵ ، جو سرہار (ق) ، ۸۰).

یہی جہاں اب تو ہے اِسی کو جھیلنا پڑے
نصیب جو کھلائے کھیل اُسی کو کھیلنا پڑے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۳).

--- کھیل میں سِیکْھنا محاورہ.
دماغ پر زور دیے بغیر سیکھ لینا ، آسانی سے سیکھ لینا.

نکتہ ہائے ازل خدا کی قسم
سیکھ سکتے ہیں کھیل کھیل میں ہم

(۱۹۵۹ ، ضمیر خامہ ، ۲۵۳).

--- کھیلْنا محاورہ.
۱. بازی کرنا ، بازیچہ کرنا ، کرلی کرنا ، تماشا دکھانا ، کرتب ظاہر کرنا.

توں ہے پاک بے عیب سب عیب تے
توی کھیل کھیلے علم غیب تے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).

فیہ نفخت روحی اوس بیچ دم ڈھکیلا
آدم کو کرکے پیدا کس بھانت کھیل کھیلا

(۱۷۶۱ ، دیوان زادہ ، ۱۰).

شوق آیا تو دل نیازی کا کھیل کھیلے تو عشق بازی کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۳). بیٹی نے کہا ، اماں تو نے اب کیا کھیل کھیلا. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۵۷). دلّی کے مشاعروں میں میر نے وہ سارے کھیل کھیلے جو اپنی میریت کو قائم کرنے کے لیے ضروری سمجھے. (۱۹۸۵ ، محمد تقی میر ، ۳۶).
۲. وقت کاٹنے کے لیے کوئی شغل کرنا.

گھروندا ہولہ کھڑا کر تو لیا ہے آرزوؤں کا
تماشا ہے جو وہ کہہ دیں کہ میں اک کھیل کھیلا تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶). اب تک میں نے عورتوں کو گڑیاں سمجھ کر ان کے ساتھ محض کھیل کھیلا ہے. (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ (ترجمہ) ، اشفاق حسین ، ۶۷). ۳. کوئی کام بے توجہی اور بے پروائی سے کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- گھر (---فت گھ) امذ.
وہ مقام جہاں ناٹک ، فلم یا تماشا دکھایا جاتا ہے ، تماشاگاہ ، ہال. مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ گویا ہم کھیل گھر میں تماشا شکتی کر رہے ہیں. (۱۹۱۳ ، الف ، بیرنگ فرنگ (ترجمہ) ، ۹۱). جب کھیل گھر تیار ہو چکا تو بھرت اپنے اداکاروں کو ساتھ لے کر برمھا کے پاس گئے اور پوچھا کہ اب کون ڈراما کھیلنے کا حکم ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۲۰).
[کھیل + گھر (رک)].

---لڑکوں کا موت چڑیوں کی کہاوت
ایک شخص کے لیے تماشا ہوتا ہے دوسرے کے لیے مصیبت ہوتی ہے ، کسی کی جان پر بنتی ہے کوئی لطف اٹھاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں رو دے سو کوّا کہاوت.
کھیل میں رونے والا بُرا ہوتا ہے ، کھیل میں کوئی رو دے تو بچے اس وقت اسے کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---نہ جانے (مُرغ) مُرغی کا اُڑانے لگا باز کہاوت.
معمولی کام کو کر نہیں سکتا بڑے کاموں میں ہاتھ ڈالتا ہے ، لیاقت و استعداد سے زیادہ کام کرنا ، حد سے بڑھ کر کام کرنا جامع الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---نہیں / نہیں ہے فقرہ.
آسان نہیں ، سہل نہیں. ان معانی اور ذہنی صورتوں کا تعلق زیادہ تر قوموں کے موروثی مزاج کے ساتھ ہوتا ہے ، جس میں تغیر کرنا کچھ کھیل نہیں ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۵۹). فوجوں کے لیے رسد کا انتظام بھی کوئی کھیل نہیں ہے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۳۱).

---ہاتھ لگنا محاورہ.
کوئی مشغلہ یا دل کا بہلاوا ہاتھ آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
تماشا ہونا ، معمولی سی بات ہونا ، بہت سہل ہونا.

اک کھیل ہوئی الفت جاناں مرے دل کو
دشوار جو مجھکو ہے وہ آسان مرے دل کو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۱).

بوڑھوں نے پہلے لڑکوں کو خود ہی بنایا کھیل
ان کی نظر میں آپ ہی اب کھیل ہو گئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۹). ڈراما نہ محض الفاظ کا کھیل ہے اور نہ اس کا دائرۂ عمل صرف پڑھنے اور سننے تک محدود ہے. (۱۹۸۹ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۱۳).

---ہے فقرہ.
معمولی بات ہے ، تماشا ہے ، آسان کام ہے ، ادنیٰ بات ہے.

ہنسی ہے کھیل ہے دانست میں تری اے بت
ہے اپنی جان سے اک بندۂ خدا جاتا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۴۳).

کھیل (۲) (ی مج) اث.
(شکر سازی) آہنی کھبچی جس سے کولھو میں گنے کے ٹکڑوں کو الٹ پلٹ کرتے ہیں (ا ب و ، ۴۳ : ۲۰۰). [مقامی].

کھیل (۳) (ی مج) امذ.
چراگاہ کے قریب یا اس کے راستے میں مویشیوں کے پانی پینے کی جگہ. اس غسل خانہ کے جنوب رویہ کھیل پانی کی واسطے آسایش چار پایوں کے پختہ جو نہ کیج. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۹۰). [مقامی]

کھیلا (ی لین) امذ.
بچھڑا ، جوان بیل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : खेड्डऔ].

کھیلا (ی مج) صف.
کھیلنا (رک) سے حالیۂ تمام ، تراکیب میں مستعمل.

---جانا محاورہ.
تمثیلاً پیش کیا جانا ، کسی کہانی یا واقعے کو عملی صورت میں پیش کرنا ، ڈرامہ یا ناٹک کرنا ، سوانگ بھرنا. اندر سبھا کا ناٹک تیار کر کے ۱۲۷۳ھ ، ۱۸۵۶ء میں پہلی بار کھیلا گیا. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادب ، ۲۲۳).

---کُودا (---و مع) صف ؛ امذ (مؤنث : کھیلی کودی).
کھایا کھیلا ، تجربہ کار ، زمانہ دیدہ. وہ چھوکری ابھی چال سیکھتی ہے اور ہماری بیوی کھیلی کودی ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۹۳). [کھیلا + کودا (کودنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---کھایا صف ؛ امذ (مؤنث : کھیلی کھائی).
مشاق، عیش باز ، تجربہ کار ، جہاں دیدہ ، تجربہ کار آوارہ ، بدچلن.

اکیلی لحد میں ہے آئی ہوئی
قیامت بھی ہے کھیلی کھائی ہوئی
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۱۵).

کلوپطرہ : ضرور ، بڑا کھیلا کھایا ہے !
ماردین : کھیلا ہوں اور نہ کھایا ہیں ، اس سے تو دور ہوں
ہوں پاک باز گرچہ بہت پُر قصور ہوں
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۸۵). [کھیلا + کھایا (کھانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

کھیلانا (ی مج) ف م (قدیم).
رک : کھیلنا جس کا یہ متعدی المتعدی (پلیٹس).

کھیلتا (ی مج ، سک ل) صف.
کھیلنا (رک) سے حالیۂ ناتمام ، تراکیب میں مستعمل.

---مالتا (---سک ل) صف ؛ امذ (مؤنث : کھیلتی مالتی).
توانا ، تندرست ، چاق و چوبند. تماشا چار برس کا پالھا ہوا کھیلتا مالتا چل بسا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۴). ماں باپ کا ایک پیارا کھیلتا مالتا بچہ ہے. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۲۷۴). [کھیلتا + مالتا (تابع)].

کھیلَر (ی مج ، فت ل) اث.
(گھوسی) دودھ بلونے اور مکّھن نکالنے کی چو بارہ گنڈہ کی ڈوئی ، رئی ، متھانی (ا ب و ، ۳ : ۹۵). [مقامی].

کھیلْنا (ی مج ، سک ل) ف ل (قدیم).
کھلنا ، شگفتہ ہونا.

کلی من میا بالا پن تا کھیلی منج
جوتی پھول پن ساجنا کملاوے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۰).

تھی اس کے حسن کے گلدستہ کھیلی
نہ دیکھی تھی کوئی ایسی شکیلی
(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۶۰۶)). [کھیلنا (رک) کا اشباعی املا].

کھیلنا (۱) (ی مج ، سک ل) ف م.
۱. **بازی کرنا ، تفریحاً اُچھل کود کرنا ، بھاگنا دوڑنا.** روایت ہے کہ ایک دن حسینؓ بچے کے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۰). اے باجی بھیّا کب سے سو رہا ، ذری جگا دو ، دو گھڑی کھیلنے کو جی چاہتا ہے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۲). ۲. **وقت کاٹنے یا جی بہلانے کے لیے کوئی شغل کرنا ، دل بہلانا ، لطف لینے کے لیے کسی شے کو کھلونے کی طرح برتنا.** میں تو اپنی زندگی میں ہمیشہ کچھ بچہ ہی سا رہا ، شاید یہی بات تھی کہ لوگ ہزاروں رنگ سے مجھ سے کھیلتے رہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۱۶۳). ۳. **چھا جانا ، لہرانا.**

جوش برق آہ ہے اے طفل اشک ایسا نہیں
بے محابا ہوں ترا داماں تر پر کھیلنا
(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۲۲). حُسن کی ایک مجسّم تصویر جسکے دونوں رخساروں پر شباب کی مسکراہٹ کھیل رہی تھی. (۱۹۱۲ ، رسالہ تمدّن ، ۳ ، ۱ : ۶۶). ۴. **کوئی واقعہ یا حادثہ نظروں میں تصویر کی طرح آ جانا ، کسی کی شکل یا انداز نظروں میں گھومنا.** میرا عجیب عالم رہنے لگا ، اس کی صورت آنکھوں کے سامنے کھیلتی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۳). ۵. **کوئی فعل کرنا ، کام کرنا.**

ہشیار کھیلنا ، دکھ اپنا نہ سوجھنا
سب چھوڑنا نہ مال پرایا سمیٹنا
(۱۷۰۷ ، دیوان عطا ٹھٹھوی ، ۵۹). ۶. **بھوت پریت ، جن ، پری یا منتر کے اثر سے سر ہلانا ، جھومنا ، ہاتھ پیر چلانا ، وجد میں آنا.**

ڈیرو بجا کے وہ جو اتارے ہیں زہر مار
آپ ہی وہ کھیلتے ہیں ہلا سر زمیں پہ مار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۱). مولوی صاحب نے گوگل کی دھونی دی ، لڑکا کھیلنے لگا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۶۳). ۷. **کسی ریت یا رسم کو مقررہ طریقے سے بجا لانا.**

کلی اس طفل بھولی باز کی کیا برج سے کم ہے
جو عاشق کھیلتے ہر رنگ سے وہاں بھاگ جاتے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۷). ۸. **دل لگانا ، دل لگی کرنا ، معاشقہ کرنا.** ایک دن بولی کہ میں اگر آپ کے میاں سے کھیلوں تو آپ کو کیا لگے گا ، میں نے کچھ نہیں کہا ، میرے میاں بڑے لدبدے ہیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۵). ۹. **حالات یا حوادث کو کسی کھیل کی طرح برتنا ، مشکلات کا ہنسی خوشی مقابلہ کرنا ، داؤں پر لگانا.**

سخی مرد سوں راست بازی کوں چھوڑ
بنکیا کھیلتے ملک چھوٹے ہیں ہوڑ
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸).

ہم اپنے نقد جاں پر کھیلتے ہیں
ترا ہوتا ہے کیا اے سپہر خرج
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۰).

قوم تیری نے غم لاکھ جھیلی ہوئی
ہے بلاؤں سے دنیا کی کھیلی ہوئی
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۴۹). ۱۰. **موسیقی کے اثر سے لہرانا ، مست ہونا.**

سُن سُن کے بیگمیں ہُوا سب کھیلنے لگیں
عنقا نے ریختی جو بجائی رباب میں
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۸).

تیرے نغمے پہ ترا چاہنے والا کھیلے
جس طرح بین کی آواز پہ کالا کھیلے
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۶). ۱۱. **کبوتر کا حالت پرواز میں قلابازیاں کھانا** (جامع اللغات). ۱۲. **مکر و فریب ، دلربائی کی باتیں ، کوئی چال چلنا ، مکر کرنا ؛ چال چلن.**

آپیں چھپیا کھیلے چھند
ترکن ہندو نہ لایا دند
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۹)). ۱۳. **خواہ مخواہ عبارت آرائی کرنا ، لفاظی سے کام لینا.**

جس کا جی چاہے انہیں شعروں میں ڈھونڈھے اون کو
اختر زار ابھی قافیوں سے کھیلتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۶۹). کسی تحریر یا ادب کی پشت پر جب کوئی صحیح جذبہ یا خیال نہیں ہوتا تو لفظوں سے کھیلنا پڑتا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۸۳). ۱۴. **(رنگ) ایک دوسرے پر ڈالنا.**

کلی اس طفل بھولی باز کی کیا برج سے کم ہے
جو عاشق کھیلتے ہر رنگ سے وہاں بھاگ جاتے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۷). [کھیل (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

ــــ کُودْنا محاورہ.
مشغلوں میں لگے رہنا ، اُچھل کود کرنا ، لہو و لعب میں وقت گزارنا.

نہیں تو کچھ مجھے دیتی کبھو سب ملکے ایسے مس
ہرنے سے کھیلو کودو لوٹو ہوٹو پھر فراغت ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۶). بچپن میں سرسید کے کھیلنے کودنے پر بعض پابندیاں عائد تھیں. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۳). واحد ہمیشہ کا روگی تھا ، نہ پڑھنے لکھنے ، نہ کھیلنے کودنے کا ، بارہ مہینوں وہ کسی نہ کسی خوف ناک بیماری میں مبتلا. (۱۹۸۷ ، پرایا گھر ، ۱۴۹). [کھیلنا + کودنا (رک)].

ــــ کھانا محاورہ / ــ کھانا کھیلنا.
لطف اٹھانا ، بے فکری سے زندگی بسر کرنا چین کی بنسی بجانا.

عہد پیری نے بُھلایا دوڑ چلنا کودنا
ہائے طفلی ، کھیلنا کھانا ، اُچھلنا کودنا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۱).

تمہیں راز محبّت کیا بتائیں
تمہارے کھیلنے کھانے کے دن ہیں
(۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۷).

کھیلنا (۲) (ی مج ، سک ل) امث.
ایک وضع کی کشتی ، بجرا، نواڑے ... کھیلنے ، الاق ، پٹیلیوں پر مع سر انجام ، سوار کر کر رخصت کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۶). [کھیلنا (رک) سے مشتق].

کھیلَن ہار/ ہارا (ی مج ، فت ل) امذ ؛ کھیلنہار.
کھیلنے والا ؛ مراد : خدا تعالیٰ. باناں بہوت ولے تھار ایک کہیلاں بہوت ولے کھیلنہار ایک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵).
ایدھر تشبیہ اُدھر تنزیہ بیچ ہسے صاحب ہمارا
اوست از وست دو عمل رنگیلے نا میں کھیلے کھیلن ہارا
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۰۶). [کھیلن ـ کھیلنا + ہار/ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

کھیلنی (ی مج ، سک ل) امث.
ہرن یا کالے بیل کے سینگ سے بنا ہوا آلہ جسے ایڑی کے پیچھے رکھ کر جوتا پہنتے ہیں (جامع اللغات). [کھیل + نی ، لاحقۂ تانیث].

کھیلنے (ی مج ، سک ل) امذ.
کھیلنا (رک) کی مغیرہ صورت ، تراکیب میں مستعمل.

--- کُودنے کے دِن ہونا محاورہ.
رک : کھیلنے کھانے کے دن ہونا.
ابھی نام خدا نہ تھا کچھ سِن
کھیلنے کودنے کے تھے یہ دن
(۱۸۹۰ ، مثنوی عالم ، ۱۰۶).

--- کھانے کے دن ہونا محاورہ.
لطف اُٹھانے کا زمانے ہونا ، ناسمجھ ہونا. اب یہ ماشاءاللہ سیانی ہوئیں کھیلنے کھانے کے دن ہیں ، اب یہ بیاہ نہ ہو گا تو کیا جب سر پلنے لگے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۹). وہ عمر کے اعتبار سے بچی تھیں اور ان کے کھیلنے کھانے کے دن تھے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۰۹). تمہارے لئے دل کڑھتا ہے ، تیرے کھیلنے کھانے کے دن ہیں یہ ، تجھے ابھی بہت دن جینا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۲۲۰).

کھیلی (ی مج) امث ؛ مـ کھیل.
کوری ، پان کا بیڑا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ) [س : कहॅलि + खेल].

کھیلی (۱) (ی مج) صف مث.
کھیلنا (رک) کا ماضی مطلق صیغۂ واحد غائب مونث ، تراکیب میں مستعمل.

--- کُودی (---و مع) صف مث.
رک : کھیلی کھائی. وہ چھوکری ابھی چال سیکھتی ہے اور ہماری بیوی کھیلی کودی ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۹۳). [کھیل + کودی (کودنا (رک) کا ماضی مونث)].

--- کھائی صف مث ؛ ـ کھائی کھیلی.
جہاں دیدہ ، ٹھکی ٹھکائی ، تجربہ کار ، کھائی کھیلی ؛ فاحشہ ، آوارہ ، بدمعاش. کسی کھیلی کھائی نے کسی کنوارے کو زانو میں جکڑ کر توبہ دھاڑ بلوائی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۳۷). پکی چھنیسی عورت ، کھیلی کھائی ہوئی تو ناز و غمزہ جتاتی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۷۱). بانکی عورت کی طرح جو کھیلی کھائی ہو. (۱۹۱۸ ، مکاتیب مہدی ، ۱۶۹). اور تو اور کھر کھرانوں کی کنواریاں ، المومنات الغافلات نہیں شوخ و بیبا کھیلی کھائی ہوتی. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۰۲) یہ مسرت نگوڑی پھر آتی کھیلی کھائی چڑیل ہوجاتی اور اس وقفہ پر غور کیجئے جو کھیلی کھائی کے بعد پیدا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، سلانے عام ، ۵۹). [کھیلی + کھائی (کھانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

کھیلی (۲) (ی مج) امث.
چھوٹی نالی ، کیاری. اگر پیاز کھیلیوں پر لگائے جائیں ، تو کھیلی کے سرے پر اسغول یا پیتا اور نالیوں میں گندم لگائی جاسکتی ہے. (۱۹۷۰ ، وادی سہران میں زراعت ، ۳۷). [رک : کھیل (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کھیلے پُوت بَلا لے مَیّا کہاوت.
اولاد کی محبت کی نسبت بولتے ہیں ، فائدہ کوئی اٹھائے ، نقصان کسی کا ہو (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے کہاوت.
ضد میں نہ تو خود کرنا نہ دوسروں کو کرنے دینا ، کسی کے ساتھ جانب داری کرنا ، کسی کام میں ضد کرنا ، نہ خود کرنا نہ دوسرے کو کرنے دینا. کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے کی یہ روش صحت مندانہ نہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۶).

کھیم (۱) (ی مج) امث.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام. پانچ راگنیاں ہیں ... کنتھ ، کھیم ، سرنگھا ، سرستی. (۱۹۰۵ ، ترانہ موسیقار ، ۳۱). [مقامی].

کھیم (۲) (ی مج) امذ.
رک : کشیم (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت).

--- کُسَل (ضم ک ، فت س) امث ؛ ـ کوسل.
۱. خیر و عافیت ، صحت ، تندرستی. رام کی پرتاپ سے ہماری خیر و عافیت ہے تمہاری کھیم کوسل چاہتے ہیں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۱). آذر نے ... کہا بابا جی کچھ انہیں دیجئے غبار میرے فراق میں بھرتے ہیں کھیم کسل سے پاس افراسیاب کے پہونچ جاؤں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵). ۲. ہندوؤں میں مزاج شریف کی جگہ مستعمل.
قمریاں کہتی ہیں طوبیٰ سے مزاجِ عالی
لالۂ باغ سے ہندوئیے فلک کھیم کسل
(۱۸۷۶ ، کلیات نعت محسن ، ۹۸).
لگے کہنے کھیم کسل اسے جو علی کے دھیان کے بیچ ہے
تورے دُکھ دلدّر جنے تھے گئے بھاگ آپ کے بھاگ سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۵). [کھیم + کسل ـ کشل].

ـــــ کُشَل (ـــــ ضم ک ، فت ش) امث.
کھیم کُشَل۔ ہے پرماتما جو، اس بار کھیم کشل سے پہونچ گیا تو گنگا مائی کو ایک بہیتسا بھینٹ چڑھاؤں گا۔ (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۳ : ۹)۔

میں تو رہتا ہوں تمھارے دل میں
اپنی تکمیل میں مصروف سدا کھیم کشل

(۱۹۶۵ء ، دشت شام ، ۱۰۶)۔ [کھیم + کشل (رک)]۔

کھینٹا (ی مج ، سک م) امذ.
کولھو منگانے کا عمل۔

ہے کھینٹا بھی جاتی پر ناچتی نہیں
پورب کا کوئی لاج ادھر ناچتی نہیں

(۱۸۶۷ء ، مسدس بے نظیر ، ۶۵)۔ [مقامی]۔

کھینا (ی مج) ف م.
۱. **ناؤ چلانا ، چپو کے وسیلے سے کشتی لے جانا ، بانس یا چپو کی مدد سے کشتی چلانا۔**

دہن کون دخل کیا تیر و کمان میں سہما
ڈوبتے وقت سپاہی جو کوئی کھیتا ہے

(۱۸۷۰ء ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۰)۔ ملاح نے ... بادبان کشتی کا کھینچا اور بولا کہ تھوڑا چکر دے کر ابھی پہنچاتا ہوں ، کھینے میں بڑی محنت ہو گی۔ (۱۸۶۹ء ، مسافران لندن ، ۴۶)۔ عبدالمومن خود ان کو کشتیوں کو کھینے اور کسی خاص سمت لیجانے ... کے طریقے بتاتا تھا۔ (۱۹۱۴ء ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۳ : ۶۷)۔ اس کشتی میں وہی آدمی منھ پھیر کے بیٹھا ہوا ہے اور کشتی کھیے رہا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۷۵)۔
۲. **سہنا ، برداشت کرنا ، اٹھانا ، بھوگنا۔**

دکھی ہوں رنج و مصیبت کی کھینے والی ہوں
خدا کے ملکِ جلالی کی رہنے والی ہوں

(۱۹۰۸ء ، مخزن ، مئی ، ۶۷)۔

بھرے نظام کے شانے کشتی طفلی کے کھینے سے
کلی کھلتی رہی جلووں کی پیہم سانس لینے سے

(۱۹۳۶ء ، نقش و نگار ، ۳۵)۔

آج تو ہے کی کشتی کھے لیں
کل یہ سفینہ ڈوب نہ جائے

(۱۹۵۴ء ، ایک خواب اور ، ۵۱)۔ [کھیونا (رک) کا ایک املا]۔

کھینچ (ی لین نیز مج نیز مع ، غنہ) امث.
۱. (اُ) **کشش ، کھنچاؤ ، تناؤ۔** چونکہ دو رسی کے ہر ایک نقطے پر ایک ہی کھینچ ہے تو ہم ایک کیل رسی میں اوپر نقطۂ ی کے خط افقی ی م ا میں بغیر بدلتے معدلت کے گاڑ سکتے ہیں۔ (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۶۰)۔ تنشی زور کے زیر عمل آنے والی شے کی سادہ ترین مثال بندھی سلاخ ہے جو ایک کھینچ کو برداشت کرے۔ (۱۹۳۷ء ، مضبوطی اشیاء (ترجمہ) ، ۱ : ۲)۔ (اا) **کھینچنے کا عمل۔** کان پکڑوانا ، شدید و خفیف گوشمالی جس میں کھینچ اور مروڑ دونوں شامل ہیں۔ (۱۹۳۳ء ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۲۹)۔ ۲. **(مجازاً) گریز ، ناراضی ، نفرت۔**

دیکھتی ہے جب مری صورت کو بل کھاتی ہے زلف
اپنے دیوانوں سے کیا رکھتی ہے یہ زنجیر کھینچ

(۱۸۴۴ء ، امین (خواجہ امین الدین) ، د ، ۲۰۳)۔ ۳. **کمی ، قلت ، قحط ، کال۔** آج کل اناج کی بڑی کھینچ ہے۔ (۱۸۹۸ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۰۹)۔ ۴. (پتنگ بازی) **پتنگ کی ڈور کو پیچ لڑانے میں تیزی سے کھینچنے کا عمل (ڈھیل کی ضد)۔** پرانے استاد ان دنوں ان لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اپنے کنکووں کو ان سے الگ رکھتے مگر آخر کار کھینچ ہی کنکوے بازی کا اعلی ترین فن ہو گیا۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۰۷)۔ اسے حضور وہ جھرجھرانے لگا ، لیجیے وہ انہوں نے کھینچ شروع کر دی۔ (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۳۲)۔ ۵. **دیر ، تاخیر** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کھینچنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

ـــــ بُلانا محاورہ.
زبردستی بلانا ، جبریہ طلب کرنا۔ سالانہ اجلاس کی کشش دور دراز مقامات سے ... لوگوں کو کشاں کشاں کھینچ بلانے گی۔ (۱۹۰۶ء ، مقالات شبلی ، ۸ : ۶۲)۔

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
(مرغ بازی) کسی فطری عیب کو چھڑانے کے لیے لڑائی کے مرغ کو کچھ دنوں تک بند رکھنے کا عمل ، مرغ کے پیروں کے جوڑوں کے پٹھے کھچ جانے کی بیماری ، ایک قسم کی گٹھیا (ا ب و ، ۸ : ۱۲۳)۔ [کھینچ + بند (رک)]۔

ـــــ تان امث.
۱. **کشمکش ، کشا کش۔**

پڑا ہے کھینچ تان سے عجب کشمکش میں دل
محبت ان سے مستقل ہے ساتھ غیر مستقل

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۰)۔ کارخانوں کی کامیابی غیر ملکی منڈیوں پر موقوف ہوتی ہے ، اس لیے ان پر اپنا ضبط قائم رکھنے کے لیے مختلف ممالک میں کھینچ تان رہتی ہے۔ (۱۹۷۵ء ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۵۸)۔ ۲. **اکڑ ، اینٹھ ، تکبر۔** نہ غرور ہے نہ شیخی ہے نہ کھینچ تان ہے نہ تفاخر ہے۔ (۱۸۸۹ء ، گلگشت فرنگ ، ۱۰۹)۔ ۳. **زبردستی یا تکلف پر مبنی بات یا عمل ، توڑ مروڑ۔** یہ دعوی متعلم کو غیر حقیقی اور ایک طرح کی کھینچ تان معلوم ہو گا۔ (۱۹۳۵ء ، نفسیات جنون ، ۳۵)۔ [کھینچ + تان (تاننا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

ـــــ تان کَر/کے م ف.
دقت یا کوشش کے ساتھ ، زبردستی ، بہ تکلف ، توڑ مروڑ کر۔ سینکڑوں آیتوں کی تفسیریں اپنی مرضی کے موافق کیں اور آیات قرآنی کو کھینچ تان کر کہیں سے کہیں لے گئے۔ (۱۸۷۸ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۷۲)۔ ہندوؤں کے مذہبی طرز خیال نے کھینچ تان کر اس کا ماخذ بھی وید ہی کو قرار دیا۔ (۱۹۰۵ء ، وکرم اروسی ، ۶)۔ فصل کے فصل جو کپڑا ہمیشہ سے آتا تھا وہ سال دو سال میں کہیں کھینچ تان کر لا سکا۔ (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳۰)۔

--- تان کَرْنا محاورہ.
کسی امر میں تکلف یا زبردستی سے کام لینا ، کسی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا. لوگ بھی واقعات کی کیا کھینچ تان کرتے ہیں ، ان کی فقرہ بازیوں سے خدا بچائے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۹)، سرشار نے ترجمہ کیا ہی نہیں بلکہ اصل کہانی کو دیسی لباس پہنایا ہے ، اس میں انہیں کھینچ تان بھی کرنی پڑی ہے اور ٹھونس ٹھانس بھی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۰۴).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. کمی کرنا ، رکاوٹ کرنا ، تنگ کرنا. اور وہ جس وقت اس کو جانچے پھر کھینچ کرے اس پر روزی کی تو کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۷۸).
۲. بے رخی برتنا ، گریز کرنا ، اجتناب کرنا.

خم آ گیا تو قد نے وہیں ہم سے کھینچ کی
سیدھے چلے تو ابروئے خمدار سے الگ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۶۱).

اے داغ جذبِ عشق کی دیکھیں گے اب کشش
کی اوس کشیدہ رو نے تو ہم سے کمال کھینچ
(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخابِ داغ ، ۹۳).

--- کھانْچ کَر / کے ف م.
۱. کھینچ کھینچ کر ، زور لگا کر. اماں جان کبھی ادھر ... ہو بیٹھتیں کبھی ادھر بمشکل کھینچ کھانچ کر دلہن کے پاس لائے تو ایسا چمٹیں جیسے بچھڑی . (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۲۳). گدھے کو کھینچ کھانچ کر کشتی تک لے جانا چاہیے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۱۵۳). ۲. زبردستی ، بہ تکلف. کھینچ کھانچ کر غیر معروف غیر فہم لفظ کلام میں لا کر اپنے خیال میں فخر نہ کرو. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۵۶). آپ پر ایسی پابندیاں یا الزام لگائیں گے جس کے لیے قانون میں کھینچ کھانچ کر گنجائش نکل جائے گی. (۱۹۶۶ ، اتھیلو (ترجمہ) ، ۲۰۱).

--- لانا ف م ; محاورہ.
گھسیٹ لانا ، پکڑ لانا ، زبردستی لے آنا. دل کون ہور انو کے لشکر کون بانٹے باٹ بوتیجہ کھینچ لیاتے تھے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۲).

خطا میری نہیں صیاد میری آرزو لیجا
کہ مجکو کھینچ لائی تھی یہی دیوارِ گلشن تک
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۷). نواب مختار الملک بہادر مرحوم جو بلا کے مردم شناس اور قدردان تھے انھیں حیدرآباد کھینچ لائے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲). بدر کی لڑائی میں مشرکین مکہ انھیں زبردستی کھینچ لائے تھے ، اگر وہ نہ آتے تو ان کے رجحانات کا پتہ چل جاتا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۳۱).

--- مارْنا ف م ; محاورہ.
کوئی چیز کسی پر زور سے مارنا.

جھڑتے ہیں بار بار آ کر نصیحت کر مجھے
مار بیٹھوں گا کسی دن یا نو کی زنجیر کھینچ
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۳۰).

طبیعت جو ہوئی اوس کی مکدّر
اولٹ کر کھینچ مارا منہ پہ ساغر
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۹۱۲).

کھینچ مارا تیر اک سفاک نے
دل کی بیتابی کا پوچھا تھا علاج
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۷۶).

دل ہاتھ میں کسی کا لینا بہادری ہے
یہ کیا کہ کھینچ مارا گھونسہ کسی کے منہ پر
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۰۱).

کھینچا (ی لین نیز مج ، مع) ف م.
کھینچنا (رک) کا صیغۂ ماضی نیز حالیۂ تام ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- تانی امث.
۱. **ایک چیز کو دو شخصوں کا اپنی اپنی طرف کھینچنا ، کشا کشی ، اینچا کھینچی ؛ بحث مباحثہ ، باہمی کشمکش.**

کہیں ہوتی ہے دھینگامشتی کہیں ٹھہری کھینچا تانی ہے
کہیں لتیاں جھمکتی رنگ بھری کہیں جوتا کیچڑ پانی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۶). اس کھینچا تانی کا آخر کو یہ اثر ہوا کہ زمین ملا کر گیارہ ستارے آفتاب کے گرد گھومتے ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۶۷). آخر اسی کھینچا تانی میں لکڑی کی شام ہی صاحبہ کے ہاتھ میں رہ گئی اور لکڑی بدمعاش کے ہاتھ میں. (۱۹۰۸ ، انتخابِ فتنہ ، ۲۳۰). میں نے تمھاری روح کے ساتھ اپنی روح کا جو مضبوط دھاگہ باندھ رکھا ہے اسی کی کھینچا تانی سے تمھیں بےدم کر دوں گی. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی ، جون ، ۶۶). ۲. **زبردستی کی کوشش.** ہم نے اس عنوان کے خالی رہ جانے کے خوف سے بہت سی کھینچا تانی کے بعد ایک حدیث اور تین اثر لکھدیئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۳۲). ان کی کھینچا تانی کا یہ عالم ہے کہ جب انہیں یہ بحث محمد حسن عسکری کے یہاں مطلوبہ شکل میں نظر نہیں آتی تو ... زبردستی منڈھ دیا. (۱۹۸۷ ، زاویۂ نظر ، ۹۷). [کھینچا + تان ـ کھینچ تان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تانی کَرْنا محاورہ.
گھسیٹ لانا ، بلاوجہ متعلق کر دینا. دونوں ادب کے نام پر انسانی تعلقات سے کھینچا تانی کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ہندا کرات ، ۹۱).

--- تانی وہ بھرے جو پرائے بیچ میں پڑے / کھینچا کھینچا وہ بھرے جو پرائے بیچ میں پڑے کہاوت.
جو دوسروں کی باتوں میں دخل دے اسے مارا مارا پھرنا پڑتا ہے ، دوسروں کی باتوں میں دخل دینے والے کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے ، جو دوسروں کے معاملات میں دخل دیتا ہے اسے کھینچا تانی میں مبتلا ہونا پڑتا ہے یعنی کبھی ایک فریق اسے نشانۂ تنقید بناتا ہے کبھی دوسرا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

--- کھانْچی (--- مع) امث.
کشمکش ، کشا کشی ، اینچا تانی.

جب لگاتا ہوں گلے مجھ سے کھنچے جاتے ہو
کھینچا کھانچی نہ کرو اور یہ نانی نانا
(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۶۲) . اسی کھینچا کھانچی میں صبح ہو جاتی . (۱۸۰۳ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸۵) . [کھینچا + کھانچی (تابع)].

--- کھینچ (---ی لین نیز مج ، غنہ) امث .
کشا کش ، کشمکش ، اینچا تانی .

نہ یا (بھا) مجھ سیہ رو کوں جب پیچ میں
نہ سٹ جیوں قلم مجھ کھینچا کھینچ میں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، م) . مع نون لکھنا چاہیئے ، کھینچا کھینچ . (۱۹۷۰ ، اردو املا ، ۲۲۱) . [کھینچا + کھینچ (کھینچنا (رک) کا حاصل مصدر)].

--- کھینچی (---ی لین نیز مج ، مغ) امث .
رک : **کھینچا کھینچ** . بچھیں جماری کے کھینچا کھینچی ق جیو جاتا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰) . اُس کھینچا کھینچی میں سر پر سے گھڑا زمین پر گر کر پھوٹ گیا . (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۹۵) . [کھینچا کھینچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کھینچاوَٹ (یِ مج ، مغ ، فت و) امث .
کھنچاوٹ ، تشنج . ترتیب چوتھی جھکیوں میں تشنج یعنی کھنچاوٹ کا مرض واقع ہووے . (۱۸۳۸ ، اُصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۶۲) . [کھینچنا (رک) سے حاصل مصدر].

کِھینچنا (یِ لین نیز مج نیز مع ، غنہ) ف م .
۱. **کسی چیز یا شخص کو زبردستی کسی طرف لانا یا لے جانا ، گھسیٹنا ، اینچنا** . ترا نفس امارہ سو ترے تن میں جہ ہے ، ای دشمن تجھے کھینچتا ہے اپنی طرف . (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۰) .

مجھ گلے میں دوست نے ڈالی ہے ڈور
جاؤنا ہوں ، کھینچتا ہے وہ جس اور

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۰) .

جب رُکاوٹ ہوئی آپس میں تو ہم رندوں نے
دستِ ساقی طرفِ گردنِ مینا کھینچا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷) . جب تمہارا جہاز چلا تو وہ مجھے بھی کھینچتا چلا . (۱۹۳۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا ، ۱۰۷) . امینہ بھی بڑی مشکل سے اٹھتی ہے یوں جیسے کوئی انجانی طاقت اسے کھینچے لیے جا رہی ہو . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۹۱) . ۲. **کشید کرنا ، عرق نکالنا ، مقطر کرنا ، چوآنا** .

ہو دم بوسہ حلاوت اس لب تر سے ملی
کیوں اتنا رس نکالے نیشکر سے کھینچ کر

(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۲۲۵) .

لے اوڑے ہو جس کی اے پیر مغاں
ایک ایسی تند پرتاثیر کھینچ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۱) .

میخانہ کی اک روح مجھے کھینچ کے دیدی
کیا کر دیا ساقی نگہِ ہوش رُبا نے

(۱۹۲۵ ، نشاط روح ، ۹۲) . ۳. **لوہے وغیرہ دھات کو باریک بنانا ، تار بنانا ، معدنیات کو تار کی شکل دینا** . تار کھینچنے کی اب مشینیں نکل آئی ہیں . (۱۹۴۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جون ، ۳) . ۴. **چوسنا ، جذب کرنا ، سوکھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۵. (اَ) **نخوت یا غرور کے باعث علیحدہ رہنا ، غرور کرنا ، اکڑنا ، اپنے آپ کو کھینچنا** . وہ مال و متاع کے سبب اپنے تئیں کھینچتا اور فخر کرتا . (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۵۵) .

آپ سا رکھتا کہاں ہے روئے پرنور آفتاب
اپنے نزدیک آپ کو کھینچا کرے دور آفتاب

(۱۸۸۷ ، صابر (مرزا محمد قادر بخش) ، ریاضِ صابر ، ۹۳) . (اَا) **روٹھنا ، ناراض ہونا** .
خط «ان» کے اب کم آتے ہیں کھنچی سی ہیں خفا سی ہیں
«وہ» اپنے بےوفا کے ساتھ اب تو بیوفا سی ہیں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۱) . ۶. **گھسیٹ کر جلدی جلدی لکھنا** . پنڈت جی آئے اور نہایت بے تکلفی سے چار صفحے کھینچ کر پھینک دیئے اور کہا کہ آج کے پرچے میں بھیجدو . (۱۹۰۸ ، مضامین چکبست ، ۵۲) . ۷. **برداشت کرنا ، سہنا ، اٹھانا (مشقت ، کلفت ، الم وغیرہ)** .

الم بہوت کھینچا دریا میں بوتی
گیا غم نکل گر جو دیکھیا تتی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، م) .

ماہ نو سرگشتہ اس کے شوقِ ابرو کا جو تھا
ہو گیا کاہیدہ وہ کلفت سفر کی کھینچ کر

(۱۸۲۷ ، کلیاتِ پروانہ ، ۲۲۵) .

شمع جس دم کہ پگھلتی ہے ضیا دیتی ہے
نام کیا ہو جو پئے قوم نہ کھینچیں زحمت

(۱۹۱۱ ، گلزار بادشاہ ، ۱۲۰) . ۸. **بنانا ، تیار کرنا (تصویر ، فوٹو ، نقشہ وغیرہ)** .

جیو بنائے سروقد کھینچا تمہارا یا امیخ
ہات میرے سیس پر رکھ کر کرو سجدہ میں گبھیر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰) .

ادا کھینچ سکتا ہے بہزاد اُس کی
کھنچے صورت ایسی تو یہ ہم نے مانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹) .

قصد کر کے نہیں کھینچا قلمِ قدرت نے
خود بخود بن گیا بےساختہ نقشہ تیرا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲) . پھول کے غائب ہو جانے پر بکاؤلی کے اضطراب کی تصویر نسیم نے اپنے رنگ میں یوں کھینچی ہے . (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۰) . سید محمود کی سیرت کی بہت ہی دلچسپ تصویر کھینچی ہے . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۰۷) . ۹. **باہر لانا ، نکالنا** .

دیکھ کر ظرفِ وضو یاد آئے ہیں ظرفِ شراب
جلد مسجد سے مجھے اے خانۂ خمار کھینچ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱) .

سردار تھے صابروں کے سجّادِ حزیں
کانٹا بھی نہ جھک کر کفِ پا سے کھینچا
(۱۸۷۴ ، میر انیس ، رباعیات ، ۱۶۷).

یوں ہدف تنے کو ماتمِ دل سے میں
تیر ترکش سے کوئی اے یار کھینچ
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۳). **۱۰. تلوار وغیرہ میان سے نکالنا ، سونتنا.**

تھا بد شراب ساقی کتنا کہ رات مے سے
میں نے جو ہاتھ کھینچا اُن نے کٹار کھینچا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹).

کیوں کھینچ کے شمشیر لگاتے نہیں اک ہاتھ
مر جاؤں میں یہ بھی تو گوارا نہیں ہوتا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳). اپنے دائیں ہاتھ سے اُس کی تلوار کا پھلا مع نیام پکڑ کے آگے بڑھائے اور بائیں ہاتھ سے اپنی کٹار کھینچ کر اس کے پیٹ میں بھونک دے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲). **۱۱. پکڑوا بلوانا ، پکڑوانا ، عدالت میں لے جانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۱۲. رولنا ، بٹورنا ، سمیٹنا ، کمانا ، حاصل کرنا.** جو گنج قارون انہوں نے سالہا سال میں دفینہ کیا تھا ، دم میں کھینچ لیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۸۸). چلو بھائی بادشاہ سلامت کے پاس چلیں اور کچھ کھینچ لائیں. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۱۰۵).

جو دولت کمائی گئی بہرِ عید
وہ دولت بہرحال کھینچی گئی
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست (رئیس امروہوی) ، ۳). **۱۳. اپنی طرف یا کسی جانب کھینچنے پر مجبور کرنا.**

جذبۂ دل نے کیا تمھیں کھینچا
بے بلائے جو پاس آ بیٹھے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۹۳).

منظور کھینچنا ہے گر اپنی طرف مجھے
کیوں کھینچنے میں کرتے ہو تاخیر کھینچ لو
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۸۹). مجھے ان کی جانب جس چیز نے کھینچا وہ اِن کی ہمدردی تھی ، میں صرف اپنا قصۂ غم سنانے کے لیے روز اُن کے پاس جایا کرتا تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۶). **۱۴. ترک کر دینا ، چھوڑ دینا ، ہاتھ روک لینا ، سمیٹنا ، پھیلانے کا نقیض.**

وا حسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذّتِ آزار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

شیخ صاحب ساری دُنیا چومتی آ کر قدم
کھینچنا تھا ہاتھ تم کو پاؤں پھیلانے کے بعد
(۱۹۰۹ ، دُرِّ شہوار بیخود ، ۳۷). **۱۵. تیار کرنا ، بنانا ، اتارنا (زائچہ ، نقش ، لکیر وغیرہ).**

کھینچ یوں رمّال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱).

یہ سُرمہ مرے قتل کا محضر تو نہ ہو گا
دُنبالہ جو کھینچو گے وہ خنجر تو نہ ہو گا
(۱۹۰۹ ، دُرِّ شہوار بیخود ، ۲۰۶). **۱۶. اُکھاڑنا ، الگ کرنا ، جدا کرنا.** برق نے جھاڑی پر چڑھ کے سر اس مغرور خود سر کا کھینچ کر سامنے تاریک کے پھینک دیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۴۳). **۱۷. قلمزد کرنا ، کاٹ دینا (عبارت وغیرہ).**

شافعِ حشر نے کھینچا قلمِ عفو دبیر
حشر میں جب کہ ہوئے دفترِ عصیاں نکلے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۸ : ۳۳). میر صاحب اس کے کلام کو قابلِ اصلاح نہیں سمجھتے اور سب پر خط کھینچ دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۳۳۳). **۱۸. افسوں یا منتر پڑھ کر بنانا (حصار وغیرہ).**

لے کے دشمن سے خطِ تقدیر کھینچ
یہ حصار اے دل پئے تسخیر کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱).

ہزار کھینچ لے سورج حصارِ ابر مگر
کرن کرن یہ گرفتِ نظر تو اب بھی ہے
(۱۹۷۶ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۰). **۱۹. (سولی یا دار پر) چڑھانا ، لٹکانا.** زرگر غدار مکار ناحق شناس کو دار پر کھینچا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹۰).

ٹوٹے اے بدگماں ہزاروں کو دار پر امتحاں سے کھینچا
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۱). **۲۰. اوپر لانا ، اوپر چڑھانا.**

مگر کھینچ دوزخ کے درباں تیر
برستا اتھا جگ یہ جلتاج نیر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۹). چوروں نے پچھواڑی جمنا میں کھڑے ہو کر رسہ کھینچا کہ ہم خرچی باندھ آئے ہیں تمام اسباب کھینچ لیں گے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۸۱). ایک سپاہی نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۲). **۲۱. زور سے کش لگانا (حقہ وغیرہ کا).**

ہے دم ہوا میں شوق سے قلیاں کو تیرے کھینچ
بولے سبھی کہ مست ہوا ہے یہ دم لگا
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۳).

اٹھا منہ نال میں نے کھول کھینچا
لگا کر موتھہ سے ایکدم جوتھیں کھینچا
(۱۸۳۳ ، پنجۂ رنگین ، ۲۵۶). **۲۲. لمبا سانس لینا ، سانس کا طول کھینچنا (آہ و نالہ وغیرہ).**

ہجرِ ساقی میں بطِ مے ہو گئی جل کر کباب
جائے قلقل اے صراحی آہِ آتش بار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۵۱).

بڑھ کے آئے ہاتھ میں اے دل وہ زلف
اب کے ایسا نالۂ شبگیر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۰). «محبت» ہوا کے پر نرم جھونکے پر آہِ سرد کھینچتی ہے. (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۵۳). **۲۳. ڈالنا (پردہ وغیرہ).**

چندا نکھ ہو کھینچیا ایس کا نقاب
نورانا کیا سب جہان آفتاب
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۰).
کیا حیا ہے کہتے ہیں ماق سے وہ
کھینچ پردہ رُخ پہ جب تصویر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۷). **۲۴. درازی اور طوالت کے اظہار کے لیے ، عرصے تک کرنا ، سہنا یا رہنا ، جیسے :** طول کھینچنا ، حسرت کھینچنا.
قَسَ نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ
اگر شراب نہیں ، انتظارِ ساغر کھینچ
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۵). ہمارے شہر میں گرمیوں میں دن بڑھا تو اتنا کہ بالشتوں بڑھ گیا اور جاڑوں میں رات نے اتنی لمبی کھینچی کہ دن سے میلوں آگے بڑھ گئی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۹ : ۶). **۲۵. مہنگا کرنا ، گراں کرنا ، جیسے : جہاں مینہ کو دیر ہوئی بنیوں نے اناج کھینچا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲۶. اپنی کشش میں گرفتار کر لینا ، اپنی طرف کھینچنا.**
کھینچا ہے دل کوں عشق نے ، اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا رکھے کس نے ریتھارا نہیں
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).
چھوڑوں نہ تج کدھیں کوں توں چھوڑے تو کیا ہوا
پکڑیا ہوں کھینچ سب میں تجے انتخاب کر
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۰).
اس دہان تنگ پر عاشق نہ کر
یوں شکنجے میں نہ اے تقدیر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۷). **۲۷. کسی کو دانو پر لینا ، کسی پر دانو لگانا.**
کرنے جو وہ بت مجھ سے لگا دست درازی
میں نے اسے کشتی میں کلا رنگ پہ کھینچا
(۱۸۳۳ ، رنگین سعادت یار خاں ، پنجۂ رنگین ، ۲۱). **۲۸. جھول دور کرنا ، تاننا.** جس وقت کپڑے کو خشک ہونے کے لئے رکھا جائے تو تھوڑی تھوڑی دیر اوس کو کھینچتے رہنا چاہئے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۳۹۶). دو دھاگوں کی ڈوری ہوتی ہے جسے کھینچیے تو منہ کے پاٹ مل جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جولستان ، ۳۹۳). **۲۹. (سر وغیرہ) اونچا کرنا ، فخر کرنا ، غرور کرنا ، اٹھانا.**
کھینچا فلک پہ خیمۂ زنگار گوں نے سر
روشن ہوئے کسی کی تجلی سے دشت و در
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳). **۳۰. (آرہ وغیرہ) چلانا ، پھیرنا (عموماً سر یا گلے پر).**
جھکاؤنگا نہ سر اس چرخِ ناہنجار کے آگے
اگر کھینچے کی آرہ میرے سر پر کہکشاں برسوں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۵).
منتِ قاتل نہ احسانِ کمان و تیر کھینچ
ہاتھ سے اپنے گلے پر آپ ہی شمشیر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۷). **۳۱. بڑھا کر بولنا یا پڑھنا (لفظ) اضافت زیادہ کھینچنے سے (ی) پیدا ہو جاتی ہے** (نوراللغات). **۳۲. (زبان) جڑ سے نکال دینا.**
وہ ماہ آج رک گیا تیرے کلام سے
اختر بس اب زبان بھی اپنی ضرور کھینچ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۴۳). **۳۳. (کھال وغیرہ) ادھیڑنا.**
ایک دل تیری بھی یوں ہی کھال کھینچی جائیگی
پوست آہو کا نہ اے صیاد آہو گیر کھینچ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۷). **۳۴. (س) اندر کی طرف کرنا ، پٹا لینا** (جامع اللغات). **۳۵. (دیوار) اٹھانا ، بنانا ، تعمیر کرنا ، کھڑی کرنا ، بلند کرنا.**
پھر رہا ہے کیا ہی ظالم تیری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے اپنے بیچ میں دیوار کھینچ
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۱). **۳۶. (ساغر وغیرہ) پینا ، پلانا ، مے نوشی کرنا ، شراب یا کوئی نشہ آور چیز پینا.**
تری طرف ہے بحسرت ، نظارۂ نرگس
بکوریِ دل و چشمِ رقیب ساغر کھینچ
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۶). **۳۷. (فرش وغیرہ) بچھانا.**
بزم نظر ہیں بیضۂ طاؤس خلوتاں
فرشِ طرب بگلشنِ نا آفریدہ کھینچ
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۶). **۳۸. (بال) جڑ سے نکالنا ، نوچنا ، کاٹنا ، صاف کرنا ، الگ کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کرشن कर्ष].

کھینچْوانا (ی لین نیز مج ، غنہ ، سک چ) ف م (قدیم).
رک : **کھنچوانا** (پلیٹس). [کھینچنا (رک) کا تعدیہ].

کھینچُوں گا وہ بال کہ جس کی خَبَر دُور تَک ہو گی/ جائے گی کہاوت.
اُن پوشیدہ اور چھپے ہوئے عیبوں کا اظہار کروں گا جس سے تمام عالم میں ذلت و رسوائی ہو کر تمہارے بزرگوں کی عزت و آبرو خاک میں مل جائے گی ، ایسے عیب نکالوں گا کہ سخت رسوائی ہو گی. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

کھینچو نَہ کَمان بَنو نہ پَٹھان کہاوت.
جب تک کوئی بڑا کام نہ کرے عزت نہیں ملتی ، تکلیف اٹھائے بغیر بڑا نہیں بنا جاتا ، مصیبت یا دُکھ جھیلے بغیر راحت نہیں ملتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

کھینْچی (ی مج ، مغ) امث.
(شکر سازی) کھنساری کار خانے میں شکر صاف کرنے کی جگہ (اپ و ، ۳ : ۲۰۰). [مقامی].

کھینْچا کھینْچی (ی لین نیز مج ، غنہ ، سک چ ، ی لین نیز مج ، مغ) امث (قدیم).
رک : **کھینچا کھینچی.** امام کا سر پھوٹ کر لہو چلیا بعد از سب لوکاں مل کر امام کوں ماریا کر کھینچا کھینچی کیے ہور انو کوں ہات باند کر مارنا کھیے. (۱۷۶۵ ، چہ ہربار (ق) ، ۳۰). [کھینچا ← کھینچا (رک) + کھینچی ، کھینچا (رک) کا صیغہ ماضی مونث].

کھیند (ی مج ، غنہ) امذ.
پھٹا پرانا لحاف یا گدا ، نہالی ، سوزنی (نوادرالالفاظ ، ۳۵۷).

بار ہے کھیند ہے جھلکا ہے
خوب کٹتی ہے اب ہماری رات

(۱۸۸۹ء ، دیوانِ عنایت و سخی ، ۲۷). [س : کھیند ـــــ سے].

کھینڈڑی (ی مج ، غنہ ، سک ڈ) امث ؛ ـــ کھینڈڑی.
پھٹا پرانا لحاف یا گدا گدڑی ؛ شیرخوار بچے کا گدا یا رضائی ، فقیر کا بستر (پلیٹس). [کھیند (رک) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

کھینڈا (ی مج ، غنہ) صف.
پھیلا ہوا ، منتشر ، مشہور. ذکر اوسکی خوبیوں کا ... زبانوں پر جاری ہو کر جہان میں کھینڈا تھا. (۱۸۰۳ء ، گنجِ خوبی ، ۸۷).
[کھینڈنا (رک) سے حالیہ تمام].

کھینڈنا (ی مج ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
بکھرنا ، منتشر ہونا ، پھیلنا ، مشتہر ہونا ؛ شائع ہونا (ماخوذ : پلیٹس). [کھینڈنا (رک) کا ایک املا].

کھینس (ی مج ، غنہ) امث ؛ ـــ کھیس.
تمسخر ، استہزا ، مذاق ، طنزیہ ہنسی ، دانت دکھانا ، عیب ، نقص ، برائی ، خرابی. میں ان لوگوں میں سے ثابت نہ ہو کہ جو بیری کی کھینسیں نکالنے لگتے اور سپر انداختہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۷ء ، اشارات ، ۳۰). اف : نکالنا. [کھیس (رک) کا املا].

کھینکڑا (ی مج ، غنہ ، سک ک) امذ ؛ ـــ کھیکڑا.
رک : کیکڑا.

کوئی کجروی میں ہے جیسے کھینکڑے کے مانند
کوئی مینڈکیاں کے ٹمنے آتے ہیں لرزاں تے

(۱۷۳۷ء ، دیوانِ قربی ، ۳۷) کھینکڑے ... کے چھلکوں میں چونے ... کا بہت بڑا جزو شامل ہے. (۱۹۰۶ء ، طبقات الارض ، ۶۳).
[کیکڑا (رک) کا ایک املا].

کھینکھا (ی مج ، مع) امذ.
کینکھا ، گلے کے غدود کی بیماری ، ایک بیماری جس میں گلے کے غدود میں ورم آ جاتا ہے.

آئے دو تونبے نکل نس سے اور کھینکھے سے
خیر پھر آپ تو باقی نہ ہے بن ہونے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۶۳). [مقامی].

کھینوَلی (ی مج ، فت و ، سک ن) امث (قدیم).
نرم و نازک ، کومل (لڑکی).

خدا بن کس نہیں ڈرتی ہے کھینولی
تو ساریاں میں تلڑ کی سن کری رے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۸). [کومل کا بگاڑ].

کھیوا (۱) (ی مج) امذ.
۱. ناؤ کا کرایہ ، ناؤ کی اُترائی. یہ پار نہایت بیش قیمت ہے ، میں اسے کھیوے میں دیتی ہوں. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۹۰).
۲. دریا کے پار اترنا ، دریا عبور کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۳. کشتی ، بیڑا ، ناؤ ، وہ چھوٹی کشتی جو مسافروں کو جہاز پر سے کنارے پر لے جائے.

ہوش سے پہلے ہوتی میں ہیوہ
کب پہونچے گا پار یہ کھیوا

(۱۸۸۳ء ، بیوہ کی مناجات ، ۲۱). اس نے تختے جوڑ کر کھیوے تیار کرائے. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۳۰۳).
۴. (مجازاً) مسافروں کو لے کر کشتی کا دریا کو پار پار پار کرنے کا عمل ، مسافروں کو کشتی میں دریا پار کرانے کا پھیرا.

ساقی کدھر ہے کشتیٔ مے
اب کے کھیوے میں پار ہیں ہم

(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۵۳). گھاٹ مانجھی فوراً مستعد ہوا اور پہلے کھیوے میں عمرو کو پار اتار دیا. (۱۸۸۷ء ، داستانِ امیر حمزہ ، ۱۰۹).

کتنی حسرت سے ہوتے ہیں وہی گرداب نشیں
پہلے کھیوے میں جو تھے پار اترنے والے

(۱۹۳۲ء ، ریاضِ رضوان ، ۲۷۰). ۵. کھیوٹا ، ناؤ چلانے والا ، ملاح ، مانجھی.

چھوڑ کر ناؤ کو گردابِ بلا میں لرزاں
چل دیا کشتیٔ اسلام کا کھیوا ہو کر

(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۹). ۶. پھیرا ، چکر. اس بیل پر ... دن میں بلا کسی منت کے تین کھیوے ہوئے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۲). ۷. (کشتی بانی) کشتی رانی کا ضروری سامان و اسباب (ا ب و ، ۵ : ۱۲۸). ۸. (کشتی بانی) وہ وزن جو ہال میں کشتی کا توازن قائم رکھنے کو اس کی تہہ میں پھیرا جائے (ا ب و ، ۵ : ۱۲۸). [کھینا (رک) سے مشتق].

ـــ پار کرنا / لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. بیڑا پار لگانا ، کشتی کو کنارے پہنچانا.

میں اسی کون بلی کھیون جگ میں — عشق کا پار جو کرے کھیوا

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۳).

گھبرائیو مت کہ ہے مددگار خدا
ہمت ہے تو جا لگاؤ کھیوا اس پار

(۱۹۱۱ء ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۳۷). ۲. (مجازاً) عاقبت بخیر کرنا ، نجات دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ پار ہونا ف م ؛ محاورہ.
بیڑے کا کنارے پر پہنچنا ، ساحلِ مراد پر پہنچنا ؛ مراد بر آنا.

وہ کشتیٔ مے دے اب کے ساقی — جس میں کھیوا ہو پار میرا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۳).

پار کھیوا نہ ہو بآسانی — مجھ کو اندیشہ ہو نہ حیرانی

(۱۹۱۱ء ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۱۶).

ـــ کرنا ف م.
چپو چلانا ، کشتی کھینا.

جاتے تھے جب کہ ہو آگے رواں
دانڈ سے کرتے تھے کھیوا مانجیاں

(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۳۲).

کھیوا (۲) (ی مج) امذ.
۱. (بنائی) بُنائی کے وقت تانے کے دم کے ساتھ نال کی حرکت جو جُلاہے کے ہاتھ کی ٹھونگ سے تانے کے آرپار ہوتی رہتی ہے (ا ب و ، ۲ : ۸۳). ۲. (گوٹا سازی) گوٹے کی بُنائی میں بانے کے پھیر یا پھیر کے نشانات (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳). ۳. (گوٹا سازی) وہ سلائی جس کے ذریعے بانے کا پھیر ڈالا جاتا ہے اور جو برابر حرکت میں رہتی ہے (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳). [مقامی].

کھیوٹ (۱) (ی مج ، فت و) امث.
۱. وہ سرکاری بہی یا رجسٹر جس میں گانو کی کیفیت یا گانو کے مالکوں کے نام درج ہوتے ہیں ، گانو کے حصوں کے مسل ؛ کاغذات بندوبست. سید نگر کی کھیوٹ نکال کر دیکھو جھڑا موروثوں کے نام ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۸۰).

کبھی کبھی وہ لوگ بھی جن کا ناؤں لکھا ہے
کتنے موضعوں کے پٹواریوں کی کھیوٹ میں

(۱۹۶۸ ، لوحِ دل ، ۳۵). ۳. لگان کی رقم جو گانو کا ہر پٹی دار اپنے اپنے حصّے کی ادا کرے. زمیندار فی بیگہ زر کھیوٹ ٹھہرا کر ایک سال یا دو سال یا تین سال کے واسطے زمین آسامیوں کو دیتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۰). [کھیت (رک) + بانٹ (رک) کی تحریف و تخفیف].

ـــــ دار صف ؛ امذ.
گانو کا شریک ، شریکِ حصّہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [کھیوٹ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ کھتَونی (ـــــ فت کھ ، و لین) امث.
گانو کے بندوبست کا حساب کتاب ، مالکانِ اراضی اور ان کی زمینوں کا حساب کتاب. رجسٹر میں اندراج ہو کر کاغذاتِ مال میں فردِ حقیقت اور کھیوٹ کھتونی کے خانوں میں ... یہی نام بھر جاتا تھا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۱۹). [کھیوٹ + کھتونی (رک)].

ـــــ ہونا ف ل ؛ محاورہ.
گانو کے حصوں یا حصّہ داروں کی شراکت یا ورثے کا رجسٹر میں مندرج ہونا.

ملکِ حسن اسکو ملا اور ہم کو کشورِ عشق کا
اب ہمارا کیا اجارہ جبکہ کھیوٹ ہو گئی

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۳۳).

کھیوَٹ (۲) (ی مج ، فت و) امذ.
کھویا ، کشتی وان ، مانجھی ، ملّاح.

ایسے دریا سے کہ جس کی تھاہ کچھ ملتی نہیں
تو ہی کھیوٹ ہے مرا اللہ بیڑا پار کر

(۱۸۲۷ ، دیوانِ شادان ، ۲ : ۶۸). [کھیے (کھینا (رک) سے) + وٹ ، لاحقۂ فاعلی].

کھیوَٹیا (ی مج ، فت و ، کسر مج ٹ) امذ.
ملّاح ، مانجھی ، ناؤ چلانے والا ، کشتی بان (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [کھیوٹ + یا ، لاحقۂ نسبت].

کھیوَک (ی مج ، فت و) امذ.
رک : کھیوٹ (۲) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھیو (کھیونا (رک) سے) + ک ، لاحقۂ فاعلی].

کھیوْنا (ی مج ، سکو و) ف م.
کھینا ، کشتی چلانا. وہ بڑا تالاب ہے جس میں سخت اور بیوقوف لوگ کھیوتے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۴۳). [س : کشتی (ت) क्षिप्य (ति) ، مادّہ کشیپ क्षिप].

کھیوَن ہار/ہارا (ی مج ، فت و) امذ.
۱. کشتی کھینے والا ، کھویا ، مانجھی ، ملّاح.

کیسے منجدھار سے نکلے کی یہ ٹوٹی ہوئی ناؤ
نہ تو ڈانڈ اس میں نہ پتوار نہ کھیون ہارا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۵۹).

ہو سے پوچھو ساحل والو کیا بیتی دکھیاروں پر
کھیون ہارے بیچ بھنور میں چھوڑ کے جب اس پار گئے

(۱۹۸۷ ، حرفِ سر دار ، ۳۵). ۲. (مجازاً) مشکلوں سے نجات دینے والا ، مشکل کشا.

تمن بن مرا کون ہے یا علیؑ تمن کھیون ہارا خفی ہور جلی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۳). [کھیون ـ کھیونا (رک) + ہار / ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

کھیوَہ (ی مج ، فت و) امذ.
ناؤ یا کشتی کا چکر ، پھیرا. اس زمانہ میں برسات کا موسم اور دریا میں طغیانی تھی اس لئے رات دن میں صرف ایک کھیوہ لگتا تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۱). [کھیوا (۱) کا ایک املا].

کھیوَیا (ی مج ، فت و ، شد ی) امذ ؛ ـــ کھویا.
ناؤ چلانے والا ، مانجھی ، ملّاح.

لہروں سے پتواریں الجھیں آندھی بڑھتی ہی جائے
بیچ بھنور میں ناؤ کھیویا پار لگایا بھولے نام

(۱۹۸۳ ، مہرِ دو نیم ، ۱۶۰). [کھیے (کھینا (رک) کی تخفیف) + ویا ، لاحقۂ فاعلی].

کھیہ (ی مج نیز مع) امث (قدیم).
۱. خاک ، دھول ، مٹی.

تن من دھن جن بخشیو تا سوں کیا نہ نیہہ
سمان بار کا ہو چکا اب کیا ہوئے کھیہ

(۱۶۵۸ ، گنجِ شریف ، ۲۸۹). ۲. سجی ، ریہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کھے + ہ (زائد)].

کھیہا (ی مع) امذ.
ایک پرندہ کا نام. پرندوں میں چکور ، کوکلا ، چکوی ... کبوتر ، پنڈکی ، کھیہا ... وغیرہ کا ذکر ہے. (۱۹۷۵ ، پدماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۸۵)). [مقامی].

کھیٹی (ی مج) امث.
سوکھی کٹی ہوئی جھاڑی ، جھربیری کے وہ درخت جنھیں کاٹ کر بتے نکال لیے گئے ہوں اور صرف جھانکڑ یا کانٹے رہ گئے ہوں جو باڑ لگانے یا جلانے کے کام آتے ہیں (نوراللغات). [مقامی].

گ

گ (گف) حرف مذ.

اردو حروفِ تہجی کا (بشمول ہائیہ حروف) اکتالیسواں ، فارسی کا چھبیسواں اور ہندی کا تیسرا حرف صحیح (عربی حروفِ تہجی میں یہ حرف نہیں ہے) اسے کافِ عجمی یا کافِ فارسی بھی کہتے ہیں ، یہ کلمے کے شروع ، وسط اور آخر میں بھی آتا ہے کبھی ج سے اور کبھی ک سے بدل جاتا ہے ، جُمّل میں اس کے عدد بھی ک کے برابر یعنی بیس شمار کیے جاتے ہیں ، فارسی میں عربی تصرف کے تحت مندرجہ ذیل حروف کا بدل ہے :

ج کا بدل ، مثلاً : جیلانی اور گیلانی ، جولان اور گولان وغیرہ.

د کا بدل ، مثلاً : آرند اور آرنگ میں.

غ کا بدل ، مثلاً : غربال اور گربال.

ق کا بدل ، مثلاً : سرقین اور سرگین میں.

ک اور گ بعض صورتوں میں متبادل ہوتے ہیں عربی کے انتالیس حروفِ تہجی میں سے ث ، ح ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع اور ق الگ کر دیے جائیں تو ان کی تعداد بیس رہ جاتی ہے ، پھر پ ، چ ، ژ اور گ کا اضافہ کیا جائے تو وہ فارسی حروفِ تہجی بن جاتے ہیں. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۲۷). اردو میں یونانی الفاظ ... گ ، گرام ، گراموفون. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۶). اردو مصمتے ... ا ، ب ، پ ، ت ، ٹ ، د ، ک ، گ اور ق. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۳۲).

گَ (فت گ) امذ.

(موسیقی) سرگم کا تیسرا سُر ، گا. یہ حروف سر حرف ان ساتوں سروں کے ہیں چنانچہ س سرج کا اور ر رکھب کا اور گ گندھار کا اور م مدھم کا اور پ پنچم کا اور دھ دھیوت کا اور ن نکھاد کا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۹۶). گندھار ، یعنی گ یہ سُر کھماج کا لنگڑا اور برج میں اچھا اور سارنگ وغیرہ میں بُرا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۹). [گا (رک) کا متبادل].

گا(۱) امذ.

۱. (قواعد) فعل مستقبل کے صیغوں کے آخر میں مستعمل ، جیسے آئے گا ، جائے گا ، کھائے گا وغیرہ میں. ہندوی زبان کو (گا - میں - ہو - سے) (اس ، اُس ، جس ، کس) (تا - تا - گا) والی زبان کہا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۱۰۱). معراج العاشقین میں «گا» بڑھا کر فعلِ مستقبل بنایا گیا ہے تجھ ، مجھ کی جگہ میرا تیرا معیاری ضمیریں استعمال ہوئی ہیں. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۳۳). ۲. کلمات کے آخر میں نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے ، جیسے: اڑنگا وغیرہ میں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گ + ا (حرفِ علت)].

گا(۲) امذ.

(موسیقی) سرگم کے تیسرے سر گندھار کا قائم مقام اور اختصار ، گ. یہ سرگم دو قسم پر ہیں ... سا - گا - ما - پا - دھا - نی اور یہ حروف ... ساتوں سروں کے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۶۹). ما - گا - رے - سا - رے سب پیارا پیارا پرور غریب شکر و ستائش خداوند کرتے ہیں ہم بار بار. (۱۸۸۶ ، جشن کلوریس (حباب کے ڈرامے ، ۵ : ۳۴۶)). گا ، نی ، سا ، رے ، گا ، ما ، پا ، دھا ، نی سا ، رے ، دھا ، وہ اب سرگوشی پر اتر آئی تھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰). [حکایت الصوت].

گا(۳) امذ ؛ مذ.

گانا (رک) کا صیغۂ امر اور حرفی صورت مثلاً : گا بجا کر ، گا گا کر وغیرہ (ماخوذ : جامع اللغات). [گانا (مصدر) کا امر اور حرفی صورت].

---بجا کر/کے ، اپنا کیا فقرہ (شاذ).

(عو) جھوٹی چیز کر کے ہضم کر لیا ، کسی نہ کسی بہانے سے قبضہ کر لیا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---گا کر/کے م ف.

لہک لہک کر ، لحن کے ساتھ ، ترنم سے. اپنے وظیفے کی شان میں کرم بخش نے پنجابی کے کچھ بیت گا گا کر پڑھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۵).

گاب امذ.

۱. گودا.

دو پنڈریاں شہنشاہ کے اے شریف

تجے خربے کے گابے کے تیوں خوش لطیف

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۸). ۲. رک : گابھ.

سنے کا ہی گب اس پا ک تے

چھپیا نہیں بہتر رستم اس دھا ک تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲). خردافروز ... سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے گانٹی گب ڈالتی تھی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۲۰۸). ۳. پیڑ کا نیا پتا (پلیٹس). ۴. ایک درخت جس کے پھل میں سے لیس دار گودا نکلتا ہے جس سے کاغذ جوڑتے یا کشتیوں کے سوراخ بند کرتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۵. گائے ، بیل (فرہنگِ عامرہ). ۶. حمل (پلیٹس). [گابھ (رک) کی تصحیف].

ـــ دہار (ـــ فت د) امذ.
(موسیقی) ایک سر جو بکری کی آواز سے لیا گیا ہے ، یہ سر نویں سے تیرہویں درجے تک جاتا ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶). [کب + دہار (مقامی)].

ـــ ڈالنا محاورہ.
رک : «کابھ ڈالنا». خرد افروز لکھی پڑھی ... سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے کابن کب ڈالتی تھی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۸).

ـــ سٹنا ف ل ؛ محاورہ (قدیم).
رک : «کب ڈالنا».

سٹے کابن کب اس پا ک تے
چھپیا بھی بہتر رستم اس دھاک تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲).

کابا امذ.
رک : «کابھا» (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [کابھا (رک) کا ایک املا].

کابن (فت ب) امث.
رک : «کابھن».

سٹے کابن کب اس پا ک تے
چھپیا بھی بہتر رستم اس دھاک تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲). خرد افروز لکھی پڑھی ... سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے کابن کب ڈالتی تھی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۸). [کابھن (رک) کا ایک املا].

کابی امث ؛ ــــ کابھی.
(جہاز رانی) ایک پردہ.

کھولی آ نرگس وہاں اپنی زباں کابی جیسی سے ہوئی ہم داستاں

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۷). [مقامی].

کابیا (ی مع) امذ.
ایک وضع کا پتلا سانپ جو ڈیڑھ ہاتھ لمبا کابی رنگ کا اور سنک جیسا ہوتا ہے (تریاقِ مسموم ، ۳۰). [مقامی].

کابھ (سک بھ) امذ.
۱. مادہ چوپایوں کا حمل ، حیوانات کا حمل ؛ انسانی حمل. وہ گائے نہ بڑی عمر کی ہے جو جنتی نہیں اور نہ کم عمر جو ہنوز کابھ سے نہیں ہوئی. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۳۷). اکثر اس حیلے سے کابھ قرار پاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۳). وہ بھینس نے کابھ رکھوانے کے زمانے کی خبر دی وہ اونٹ بلبلایا ، وہ جھوجولدر چلچلائی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۳). ۲. کچی فصل ؛ نیم پختہ غلے کی بال (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. رک : کب بمعنی نمبر ۳. یہ درخت کب کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے یعنی پھل اور درخت میں کچھ تجاوز نہیں. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۲۰۱). ۴. (گھوسی) تھن ، کھیری (حیوانات کے لیے مخصوص) (ا پ و ، ۳ : ۹۵). [پ : गभ ؛ س : गभ].

ـــ آنا محاورہ.
(کاشت کاری) پھلوں کی کلی پھوٹنا (ا پ و ، ۲ : ۱۴۳).

ـــ ڈالنا محاورہ.
۱. کچا حمل گرنا ، حمل ساقط کرنا (عموماً حیوانات کے لیے مستعمل).

کہ کابھ ڈالتی ہے کابھی زمانے میں
یہی ہے آپ کے حکمِ قضا شیم کا فروغ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۴۲). ۲. (گھوسی) بچہ پیدا ہونے کے قریب کابھ کا بڑھنا اور لٹک جانا جو اس میں دودھ آنے کی علامت ہے (ا پ و ، ۳ : ۹۵).

ـــ گرانا محاورہ.
رک : «کابھ ڈالنا» جس کا یہ متعدی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ گرنا محاورہ.
رک : «کابھ گرانا» جس کا یہ لازم ہے. اس بیس برس میں جو میں تیرے ساتھ تھا تیری بھیڑیں اور بکریوں کا کابھ نہ گرا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۲۰).

کابھا امذ.
۱. نیا پتا بالخصوص کیلے کا پتا.

کیلے کے کابھے سے ملائم دو ہاتھ
دیکھ کے مرجھاتے تھے کیلے کے پات

(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۲۲). بدن کی نرمی اور صفائی کو کیلے کے کابھے اور نیلوفر کے پھول سے تشبیہ دیتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۴۲). ۲. (کاشت کاری) کیلے ، کھجور وغیرہ کی سربند کلی جس میں پھل یا بیج کے گچھے تہ در تہ لگے ہوتے ہیں ؛ درخت کا اندرونی نرم حصہ ، مغز ، گودا. کھجور کے درخت کے کابھے میں سے خوشے لٹکتے ہوئے اور باغ انگور اور زیتون اور انار کے جو ایک سے بھی ہیں اور ایک سے بھی نہیں. (۱۹۰۲ ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۶۹). اگر جذبات کی ذال مفتوح ہے تو یہ «جذبہ» کی جمع ہے جس کے معنی کھجور کے کابھے کے ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۶ : ۵). ۳. پسی ہوئی چیز کی گولی ، لگدی. جب ظہر کا وقت ہوا تو جسم پھٹا اور اس کے اندر سے ایک کابھا سا نکل آیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۱). ایک نوجوان آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ، چہرہ زرد جیسے ہلدی کا کابھا. (۱۹۱۵ ، سجادِ حسین ، دھوکا ، ۱۶). مقنع جو کھلا تو واہ سر روئی کا گالا ، چہرہ ہلدی کا کابھا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۵ : ۹). پرنس کا رنگ ہلدی کے کابھے کی طرح زرد تھا. (۱۹۵۵ ، منشور ، نمرود کی خدائی ، ۹۲). ۴. پرانی روئی جو لحاف سے نکالی گئی ہو (نقشِ ؛ علمی اردو لغت). ۵. (ٹھگی) روئی دار نرم بچھونا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۱ ؛ مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۱). ۶. وہ جگہ جہاں درخت کی دو شاخیں ہوں ، دو شاخہ (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). ۷. حیوانات کا عضو جس میں دودھ بنتا اور جمع ہوتا ہے ؛ تھن. (کاشت کاری) کھڑی کھیتی ، کچا اناج (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [پ : गाभरे ؛ س : गाभ].

ـــــ آنا محاورہ.
(کاشت کاری) بعض پھل دار درختوں کی کلی (جس میں پھل یا بیج کے گابھے نہ درتہ لگے ہوئے ہیں) کا پھولنا ، کِھل (ا پ و ، ۹ : ۱۳۳)۔

ـــــ ڈالنا محاورہ.
رک : گابھ ڈالنا (ا پ و ، ۳ : ۹۵)۔

گابھن (فت بھ) صف مث.
۱. مادہ حیوان جس کے پیٹ میں بچہ ہو ، حاملہ مادہ جانور.
وگرنہ ابتدا میں لے سخن ور　تمہی ہونے کی گابھن وہ مفرو (۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲)۔ اس کی نیت بدلی اور سوچا کہ اونٹنی تو گابھن ہے۔ (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۰۹)۔ یہاں تک کہ ایک مہینہ ختم ہوتے ہوتے دودھ بالکل بند ہو گیا معلوم ہوا کہ بکری گابھن ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۸)۔ ہوتا کیا بھیا چتری بھینس گابھن تھی۔ (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۲۰۰)۔
۲. حاملہ عورت (نوراللغات)۔ [س : गर्भिणी]۔

ـــــ کرانا محاورہ.
حاملہ کرانا ، نر چھڑوانا. جب کوئی گھوڑی والا اپنی گھوڑی گابھن کرانے لاتا تو استاد گھوڑی دیکھ کر سانڈ تجویز کرتے۔ (۱۹۶۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، اپریل ، ۹)۔

ـــــ کرنا محاورہ.
رک : گابھن کرانا ، حاملہ کرنا. نہیں جائز اُجرت لینا نر کے چھوڑنے کی مادہ پر گابھن کرنے کے واسطے (۱۸۰۶ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱)۔

ـــــ ہونا محاورہ.
گابھن کرنا (رک) کا لازم ، حاملہ ہونا. جب گھوڑی گابھن ہو جاتی ہے تب ہم اس کو لیکر شہر جاتے ہیں۔ (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۹۸)۔ بھینس اب گابھن ہو چکی ہے ، چھے مہینے بعد وہ ایک دو کھوبِ صورت بچے جنے گی۔ (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۳)۔

گابھنا (سک بھ) ف م.
رعب جھاڑنا ، ڈانٹ دینا ، جھڑکنا (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [گابھ + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گابھنی (سک بھ) صف مث ؛ سہ گابھی.
رک : گابھن ، مادہ حیوان جس کے پیٹ میں بچہ ہو ، حاملہ عورت.
کہ گابھ ڈالتی ہے گابھنی زمانے میں
یہی ہے آپ کے حکم قضا شیم کا فروغ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۹۹)۔ [گابھ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ گابھ ڈالتی ہے فقرہ ؛ کہاوت.
رعب کھاتی ہے ، لرزہ براندام ہوتی ہے ، حد درجہ خوف زدہ ہوتی ہے ؛ نہایت رعب اور دبدبہ ظاہر کرنے کے موقع پر مستعمل. خرد افروز لکھی پڑھی ... اور سلیقے کی بیوی تھی جس کے سامنے گابھنی گابھ ڈالتی۔ (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۸)۔

گابھی امث.
۱. ناؤ یا جہاز کا ایک پردہ جو بادبان کی قسم سے ہوتا ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۲. رک : گابھا. کھجور کی گابھی میں سے گابھے لٹکتے ہیں۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۱۲۹)۔ [گابھا (رک) کی تصغیر]۔

گابھیلن (ی مج ، فت ل) امذ ؛ امث.
(قبالت) وہ جھلی جس میں جنین لپٹا ہوا ہوتا ہے (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [گابھ + یل ، لاحقۂ صفت + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

گاپا اِسپنا مالی سوتی فقرہ.
(دلالی) چوبیس روپے (گھوڑے کی قیمت کے اظہار کے لیے) (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔

گاپا سوتا (و مج) صف مذ.
(دلالی) اسی روپے (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

گاپا سوتا مالی دینگا (و مج ، ی مج ، مغ) صف مذ.
(دلالی) نوے روپے (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

گاپا لانگ (غنہ) صف مذ.
(دلالی) چار سو روپے (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

گاپا مالی دینگا (ی مج ، مغ) صف مذ.
(دلالی) چودہ روپے (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

گاپا مالی سیری نیم (کس س ، ی مج) صف مذ.
(دلالی) انیس روپے (مجمع الفنون ، ۲۳۳)۔ [مقامی]۔

گات (۱)۔ (الف) امذ.
۱. عورت کی دونوں چھاتیوں کی پشت ، پستانوں کا اُبھار ، عورت کا سینہ.
ملنا ترا نیں ٹھیک ہو کل رات کوں اے شوخڑی
تم پیار ہوئیگا کر کے یوں جنتی لڑی ہے دیکھ گات
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴۳)۔
مجھ میں جرأت ہے بھلا دست درازی کی کہاں
دیکھ کر مجھ کو چھپا لیتے ہو تم گات عبث
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۴)۔
اے واہ ری بالیدگی اور چنپئی رنگت ہے گت یہ سج دھج اور جامۂ شبنم کے وہ چولی کی پھنساوٹ بازو کی گھلاوٹ (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶)۔
گت بانکی ، بدن سڈول تمام
فتنہ قد ، فتنہ چشم ، فتنہ خرام
(۱۸۸۳ ، فریاد داغ ، ۱۰۲)۔
نین نشیلے ، ہونٹ رسیلے ، زُلف مہکتی رات
اندر دھنش سا نرمل مکھڑا ، پھول سے کومل گات
(۱۹۵۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۲۷)۔ ۲. عورت کے اوپر کا دھڑ ، بدن. تکتی فریوا کر نات اس کی　لرزتی یہ ایسی گات اس کی (۱۹۶۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۹۴)۔ برہ کی تپ سے سب کی گات جلنے لگی۔ (۱۹۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۵۰)۔

ایسا قلم پھیرا ہے کہ مورت آنکھوں کے آگے آ جاتی ہے میری نگاہ تو بہن کے کندن سے گت میں کھوئی سی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۵۳). ۳. وضع ، اسلوب ؛ (جسم کی) خوشنمائی.

گت رانو کی وہ پاکیزہ طرحدار کہ بانئے
دھیان کے ساتھ جہاں بانئے نظر جائے رپٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸). سب صفات کی اچھی ، بات کی اچھی ، گت کی اچھی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۶).

پوچھو بتائے کیسی ہے اس کی نئی دلہن
دیکھت میں ، بات گت میں ، سن پوچھو اور چلن

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۵۵). ۴. (عو) حمل ، پیٹ (پلیٹس). (ب) امذ. ۱. جسم ، بدن. ان کا کومل گت تو اپنے ہی حصے کے کام سے نڈھال ہو چکا ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۵). ۲. پوشاک.

روشن ہوا تھا نور زمیں سے فلک تلک
شاید کہ کھل گیا تھا ترا سوتے گت رات

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۶). [ب : गात س : गात्र].

گت (۲) اسث.

پھبن ، خرام ، چال ، رفتار ، شوخی و طراری.

رخ و زلف و نگاہ و غمزہ سب اوس کے قیامت ہیں
ولے قامت کی اوس کے گت کہنے میں نہیں آتی

(۱۷۸۲ ، محبت ، د (ق) ، ۱۴۰).

بارک اللہ ترے حسن کی کیا بات کہوں
سج کہوں دھج کہوں چھب تختی کہوں گت کہوں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۰).

ہوں گے حوران بہشتی کے نرالے انداز
آپ کی بات نئی گھات نئی گت نئی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۲۹).

الٰہی کھپ گئی کس گلبدن کی گت آنکھوں میں
پھرا کرتی ہے پتلی کی طرح دن رات آنکھوں میں

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۱۱). [س : गति].

ـــ اُبھرنا محاورہ.

عورت کے بالغ ہونے پر چھاتیاں نمایاں ہونا ، گت اُسکنا.

کیا کڑی گت تری اوبھری ہے اللہ اللہ
اس سے ثابت ہے کہ ہے سخت ترا دل اے شوخ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۷۹).

ـــ اُسکنا محاورہ.

چھاتیاں اُبھر آنا ، عورت کے بالغ ہونے کی علامت ظاہر ہونا ، گت اُبھرنا (مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ سے ہونا محاورہ.

(عو) حاملہ ہونا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

گاتا (۱) امذ.

(بیل بانی) بیل کے گلے کا جوت یعنی وہ پٹا جو بیل کے گلے کے نیچے سے لے کر جوئے میں باندھ دیا جاتا ہے ، جمو (اپ و ، ۵ : ۶۱). [مقامی].

گاتا (۲) امذ.

کسی جلد یا کتاب کا پٹھا ، گتہ (پلیٹس). [ب : गाबक ، गात्तञा].

گاتَر (فت ت ، ر) امذ ؛ رک : گت.

۱. **عضو** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **بدن** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : गात्र].

ـــ وَت (ـــ فت و) صف.

جس کا بدن خوبصورت ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [گاتر + وت ، لاحقۂ صفت].

گاتْرَہ (سک ت ، فت ر) است ؛ امذ.

چمڑے کے وہ دو لمبے لمبے ٹکڑے جن کے سرے ملا کر اس میں خنجر یا تلوار ٹانگتے ہیں ، پیٹی کا پرتلہ. اتنے میں میاں اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہونے تو ... تلوار ، ڈھال پیش قبض ، جنبیا ، گاترہ وغیرہ قرینے سے رکھا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۸). [گاتر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

گاتی است.

(عو) سینے پر دوپٹہ باندھنے کا ایک انداز جس میں دوپٹے کو دونوں کندھوں کے اوپر اور نیچے سے گزار کر سامنے پر گانٹھ باندھ لی جاتی ہے نیز دوپٹہ ، دوپٹے سے سینے کو چھپانا یا ڈھانکنا.

زری کے دوپٹے سے چھاتی کو باندھ
بدن کو چھپا اور گاتی کو باندھ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۸).

جس نے باندھے ہوئے گاتی تجھے دیکھا پھڑکا
دل رُبا شے تھی مری جان تری گت نہ تھی

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۸). ان کی آرائش یہ تھی کہ سبز رنگ کی باریک چادروں کی گاتیاں بدن پر لپٹی ہوئی. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۷۳). [گت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ باندْھنا ف مر ؛ محاورہ.

(عو) **دوپٹے کو سینے اور کمر سے باندھنا.** ایک بار لے کے دوپٹے کی گاتی باندھی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۱). بربان لمبی پشواز اور کلی دار پائجامہ پہنتی ہیں اور دوپٹے کی گاتی باندھتی ہیں. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۲۸).

ـــ لگانا ف مر ؛ محاورہ.

رک : **گاتی باندھنا.** رقاص پشواز پہن کر اور دوپٹے کی گاتی لگا کر اور گھنگھرو باندھ کر ... نرت کے باؤنڈ سے نکلے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۹۲).

ـــ مارْنا ف مر ؛ محاورہ.

رک : **گاتی باندھنا.** اس کی نقاب اور گاتی مارنے کے انداز سے معلوم ہوا کہ باغ کھر کا ارادہ ہے. (۱۹۳۱ ، خونی راز ، ۳۰).

---گاتے گاتے آدمی عطائی / کلاونت / کلانوت ، ہو ہی جاتا ہے کہاوت۔
کام کرتے کرتے آدمی تجربہ کار ہو جاتا ہے ، ہر کمال مشق پر موقوف ہے۔ مشق اور استقامت شرط ہے ، گاتے گاتے عطائی بھی کلانوت ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۳۸)۔

گاتھ امذ۔
گانا ، راگ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गाथ]۔

گاتھا امث۔
۱. بند یا نظم ، گیت ، بھجن ، مذہبی گیت۔ زردشت کا صحیفہ سکندر کے نذر ہوا ، اب صرف گاتھا کا ایک حصہ بچا کھچا رہ گیا ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۲۷)۔ ۲. **وزنا** ، **بحر** ؛ **منتر** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गाथा]۔

گاتھک (کس تھ) صف ؛ ← گوتھک۔
۱. **ایک غیرمہذب قدیم قوم اور اس کے لوگ نیز ان سے منسوب چیز وغیرہ۔** جس لڑائی نے گاتھک کی سلطنت کی بیخ و بنیاد ہسپانیہ سے اوکھیڑ ڈالی۔ (۱۸۷۹ ، ستین الاسلام ، ۲ : ۸)۔ ... ایسی کتابیں ہیں جن میں گاتھک زمانہ یا سولھویں و سترھویں صدی عیسوی کے زمانے کی عمارتوں سے بحث کی گئی ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۷)۔ ۲. (معماری) **ایک قدیم طرز تعمیر جو مغربی یورپ میں بارھویں سے سولھویں صدی تک رائج تھا اور جس کی خصوصیت نوک دار محراب ہے۔** دروازے میں علاوہ ایک عظیم الشان گاتھک محراب کے ایک لمبی مسقف گزرگاہ ہے۔ (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۱۳)۔ [لاط : Gothic]۔

گاتھن (کس تھ) صف ؛ ← گادھن۔
گانے سے واقف ، گویا (جامع اللغات)۔ [س : گاتھی गाथिन्]۔

گاتھی صف۔
رک : **گاتھک۔** گاتھی یا نوک دار کمان کا شکم دو مساوی قوسین سے بنتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۷۷)۔ یہی نظر تشکیل میں ممکن ہے کہ ان کی قدیم شکل بہت کچھ بدل گئی ہو (یا پھر مصنف نے اسے قائم رکھنے میں احتیاط نہ برتی ہو) اور شاید اسی نے گاتھی یا رومانی کا روپ دھار لیا ہو۔ (۱۹۵۵ ، حیرت نا ک کہانیاں ، ۸)۔ [Goth (علم) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

گاٹ (۱) ۔ (الف) امث۔
۱. (کاشت کاری) **جوتنے میں دو بیلوں کو جوتنا ، دو بیلوں کا جوڑا جانا** (جامع اللغات)۔ ۲. **زمین کا ٹکڑا ، گانو کا حصہ** (جامع اللغات)۔ (ب) صفت۔ ۱. **گاٹا ، پٹا کرنے والا ، ضدی** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ ۲. **سخت دل ، سنگ دل** (جامع اللغات)۔ ۳. **برہمن یا بنیا جو کسی (عورت) سے ناجائز تعلق پیدا کرے** (جامع اللغات)۔ [گاٹا / گاٹہ (رک) کا مخفف]۔

گاٹ (۲) امذ۔
رک : **گارڈ۔** دکھنی میں فوجی گارڈ کے لئے گاٹ اور گارڈ کے لیے گاڈ استعمال کئے جاتے تھے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۱)۔ [انگ : Guard (رک) کا بگاڑ]۔

گاٹا / گاٹہ (---فت ٹ) امذ۔
رک : **گاٹ (۱)** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गात्र + क]

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث۔
(کاشت کاری) **گانو کی تقسیم ، گانوں میں تقسیم زمین کا ایک طریقہ جس کے بموجب مالکوں کے کھیت ایک جگہ نہیں ہوتے** (جامع اللغات ، ۱ ب و ، ۹ : ۹۸)۔ [گاٹا + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گاٹھ (۱) امث ؛ گٹھ۔
قطعۂ زمین ، گانو کا حصہ ، گاٹا (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات)۔ [گاٹ (رک) کا ایک املا]۔

گاٹھ (۲) / گاٹھی امث (شاذ)۔
(عو) **گانٹھی ، گانٹھ** (جامع اللغات)۔ [گانٹھ / گانٹھی (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

گاج (۱) امث۔
۱. **آسمانی بجلی ، برق ؛ بجلی کی کڑک ، بادلوں کی گرج۔** اس کا نام صاعقہ ہے جس کو اطراف ہندوستان میں گاج کہتے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۳)۔ گاج : بادلوں کی گرج۔ (۱۸۷۹ ، سندھی نامہ ، ۸۳)۔ ۲. (کنایۃً) **قہر ، غضب ، آفت۔** پھر آ پکڑا ان کو بجلی نے ان کے گناہ پر یعنی وے لوگ بےجا سوال کرنے سے ان کو گاج مارا۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۶۹)۔ تم خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے بڑھ بھس سے مجھ پر کیا گاج پڑی (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷)۔ ہر جھاڑو مار کے سہم سہ کرنے لگے بھلا ٹونکوں سے کہیں گاج ٹلتی ہے ، نتیجہ یہ ہو کہ ایک ہندوستانی قتیل خنجر ظلم ہوا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ۱۰ ، ۲۰ : ۱۰)۔ [پ : गज्ज ؛ س : गर्ज]۔

---پڑنا ف ل ؛ محاورہ۔
بجلی گرنا (فیروز اللغات)۔

---پڑے / گرے فقرہ۔
(کوسنا) **خدا کا قہر نازل ہو ، بجلی گرے۔** گاج پڑے ایسی عورت پر جو بےنکاح پڑھوائے میاں کو گود میں اٹھائے اور بازار میں پھروائے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۹)۔
اس نے مزاجی جلایا ہے آج بجلی یہ الٹی گر پڑے گاج
(۱۸۸۶ ، ترانۂ شوق ، ۹۵)۔

---گرنا ف ل ؛ محاورہ۔
خدا کا قہر نازل ہونا (فیروز اللغات)۔

---مارا صف مذ۔
۱. **جس پر بجلی گرے ، برق زدہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۲. (کنایۃً) **بدقسمت ، بدبخت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گاج + مارا (مارنا (رک) کا ماضی مذ کر بطور صفت)]۔

گاج (۲) امث.
کانچ کی چوڑی ، شیشے کی چوڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)
[س : काच].

گاج (۳) امث.
جھاگ ، کف ، پھین ، پھپھوندی ، خمیر (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : काक्षा].

گاج (۴) امث ؛ اسم کار.
(پارچہ باف) باریک قسم کا خانےدار اور کُھلی بناوٹ کا ریشمی یا سوتی کپڑا ، خانے چھوٹے چھوٹے مختلف وضع اور شکلوں سے بناوٹ میں بنے ہوئے ہیں عموماً زنانہ لباس کے کام آتا ہے

چاندنی بن گئی کُرتی جو تنہا کر پہنی
گاج کے پھول ہوئے ان کے بدن میں مہتاب

(۱۸۵۷ ، دیوان برق ، ۱۳۰). ریجو نے جو کُوٹلی میں لیا تھا تو آپ کی میلی پرانی جھانجی گاج کی ٹوپی بھوں پر اتنی آئی کہ ایک آنکھ ڈھک گئی. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۶). [انگ : گاز (Gauz) کا عرف].

گاج (۵) امث.
(کاشت کاری) پانی دے کر ایسی نرم کی ہوئی مٹی جس میں دھان کی پود لگائی جا سکے ، کیچ (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۹۸).
[پ : गाज्ज].

گاج (۶) امذ.
(مصوری) نوکیلا اوزار. نب کی طرح کے نوکیلے اوزار یعنی دو بڑی اور چھوٹی گاج. (۱۹۶۲ ، ہماری مصوری ، ۱۰۹). [س : गाच].

گاجا (۱) امث.
(کاشت کاری) چاول کی تین فصلوں میں سے پہلی فصل جو بیسا کھ میں بوئی اور بھادوں میں کاٹی جائے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گاجا (۲) امذ.
رک : باجا جس کا یہ تابع ہے. وہ نہ تو سہرا باندھیں گے نہ بھڑکیلے کپڑے پہنیں گے اور نہ ان پرانی رسموں، مثلاً: گاجا باجا گھوڑے پر چڑھنا ، چوتھی چالا وغیرہ کو ہونے دیں گے. (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۱۸۳). [باجا (رک) کا تابع].

---باجا امذ.
رک : باجا گاجا جو زیادہ مستعمل ہے. موسم بہار میں یہ یقین کر کے کہ وہ از سرِنو زندہ ہو کر اپنی معشوقہ سے جا ملاوے تاج رنگ ، گاجے باجے سے خوشی کرتی تھیں. (۱۸۴۷ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۹). [گاجا + باجا (رک)].

گاجَر (فت ج) امث.
نارنجی اور اودی رنگ کی ایک مخروطی جڑ والی ترکاری جو کچّی اور پکائی ہوئی دونوں طرح سے کھائی جاتی ہے اس کا مربہ اور اچار بھی بنایا جاتا ہے اور گاجر کا حلوہ بھی.

چار من گاجروں کا قلیہ تھا
دہ منی دیگ بیچ دلیہ تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۴). ان سخت زمینوں میں جہاں گاجر مولی وغیرہ نہیں بوئی جاتی تھیں اب گاجر مولی شلجم وغیرہ بوئے جاتے ہیں. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۹۰). کچی سبزیاں ، مثلاً : مولی، گاجر ، پیاز ، ککڑی جتنی زیادہ مقدار میں کھائی جاویں ، اتنا ہی اچھا ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۳). [س : गाजिर ; س : गर्जर].

---کا حَلْوَہ امذ.
کَسی ہوئی گاجروں ، گھی اور شکر وغیرہ کی آمیزش سے پکایا ہوا حلوہ (اس پر کھویا یا اُبلے ہوئے انڈوں کے ٹکڑے بھی ڈالتے ہیں). کل آپ لوگ آپنے آپ کو ایسی نہاری کھلائیں گے کہ ایسی کراچی میں بھی نہ ملتی ہو گی اور ساتھ ہی گاجر کا حلوہ بھی. (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۸۵).

---کی پُونگی بَجی تو بَجی نہیں تو توڑ کھائی کہاوت
بے بنیاد اور ضعیف شے کا کیا اعتبار ، ایسے موقع پر بھی کہتے ہیں جہاں کچھ نفع نہ ہو تو نقصان بھی نہ ہو (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کھا گَجْروٹا پھینکا ، ماں میرا لک تک سہاگ ہو پڑا کہاوت.
۱. جب وہ شوہر جو پہلے متوجہ نہ تھا زوجہ کی جانب ذرا بھی متوجہ ہوتا ہے یا کوئی بڑا آدمی غریب کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اس موقع پر کہتے ہیں (قصص الامثال ؛ فیروزاللغات). ۲. (معماری) صدردالان کی دیوار کے وسط کا بڑا طاق جو دوسرے طاقوں کی نسبت بڑا اور خوشنما بنایا جاتا ہے اس کے لب کے نیچے چنگیر بنائی جاتی ہے جس پر خوشنمائی کے لیے کٹاؤ کا کام بھی بنا دیا جاتا ہے ، چنگیر کی نوک کو جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے گاجر کہتے ہیں (ا ب و ، ۱ : ۱۳۸).

---مُولی (---و مع) امث.
(مجازاً) بےوقعت ، بے قدر یا کم قیمت چیز. جد بین الاقوامی گلیمرس ہستیوں سے یوں بھائی چارے کے ساتھ ملا کرے کی جیسے وہ سب گاجر مولی ہیں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۶۹).
[گاجر + مولی (رک)].

---مُولی کی طَرَح کاٹْنا محاورہ.
بیدردی سے قتل کرنا ، بےدریغ قتل کرنا ، قتل عام کرنا ، کُشتوں کا ڈھیر لگا دینا. تھا کرنے سیندھیا کے پیدلوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینک دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۶). انہیں ساتبہ کی طرف لے جایا گیا اور وہاں سولی سے اتار کر گاجر مولی کی طرح کاٹ کے رکھ دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۴۴).

---مُولی کی طَرَح کَٹْنا محاورہ.
رک : گاجر مولی کی طرح کاٹنا ، جس کا یہ لازم ہے. ترکوں کی آتش بازی قیامت خیز تھی ، بولانی گاجر مولی کی طرح کٹ گئے. (۱۹۲۳ ، تیغ کشائی ، ۵۳).

کاجروں (سک ج ، و مج) امث ، ج.
کاجر (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

جار س کاجروں کا قلیہ تھا
دہ منی دیگ بیچ دلیہ تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). اسی طرح اس زمانے میں کفر بھٹوں اور سنکھاڑوں اور مولیوں ، کاجروں سے زیادہ سستا ہے (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۶۸).

---میں گٹھلیاں ہلانا ف مر ؛ محاورہ.
بنا بنایا کام بگاڑ دینا (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

کاجل (فت ج) امذ.
کانچ کی جوڑیاں بجنے والا سنہار (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[کانج (۲) + ل ، لاحقۂ صفت فاعلی].

کاجن لگنا ف مر ؛ محاورہ (قدیم).
گاجنا ، بجنا ، بجنے لگنا.

دمامے ہو شادی کے کاجن لگے
ہر یک بھانت باجے بھی باجن لگے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۲).

کاجنا (سک ج) ف ل.
۱. گرجنا ، آواز دینا ، شور کرنا.

دمامے لگے پیٹ سوں کاجنے
بجنتر ہر یک جنس کے باجنے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۸).

بگل بھانی کل سے گھوڑے کے تئیں پھر بجتی
آواز اپنا تھا بلند جیسی کہ بجلی گاجتی

(۱۸۳۷ ، قصۂ روشن (بشت قصہ ، ۵۶)). گیت ، گجنا ، گنگری ، گرجنا ، کڑکڑا ، کڑکڑاہٹ وغیرہ سے گانا ثابت ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۴). **۲. خوش ہونا ، عیش کرنا.**

بزم کا مست ہوہیں مست ہو کر
کہ و بیگہ کاجے سو ہی ہیں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۵). **۳. (ٹھگی) لوٹ مار ، بلوہ فساد** (مصطلاحات ٹھگی ، ۱۳۱). [س : गर्जनीय].

کاجنگ روڈ (کس ج ، غنہ ، سک گ ، و لین) امذ.
(آب کاری) وہ آلہ جس سے پیپوں کی گنجائش ناپتے ہیں. اکثر جو اندازہ اس طرح پیپوں کا کرتے ہیں وہ آبکاری کے ملازم بذریعۂ آلات کے کرتے ہیں جن کو کاجنگ روڈ ... کہتے ہیں. (۱۸۹۸ ، رسالہ مساحت ، ۲ ، ۲ : ۱۲۶). انگ : Ganging Rod].

کاجنی (سک ج) امث.
رک : کلج (۵). چاندی کے باریک باریک ٹکڑے رکھ کر اس کے اوپر کاجنی سے صفائی دے دی تا کہ وہ ٹکڑے نظر نہ آویں. (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۵۹). آتشی شیشے میں ڈال کر کاجنی مٹی کا لیپ کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۶۹). [رک : کلج (۵) + ی ، لاحقۂ تانیث].

کاچے امذ ، ج.
کچا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے: کاچے باجے ، کاچے باجے سے وغیرہ.

---باجے سے م ف.
دھوم دھام سے ، بہت صرفہ کے ساتھ ، شاہانہ انداز سے. موسم بہار میں یہ یقین کر کے کہ وہ از سر نو زندہ ہو کر اپنی معشوقہ سے جلد ملاقات کا ناچ رنگ کاچے باجے سے خوشی کرتی تھیں (۱۸۷۴ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۹).

کاچ (۱) امث.
۱. رک : کانچ (۳).

بڑھ گئی حد سے زیادہ آب و تاب حسن یار
کاچ کی کرتی کف بھر لطافت ہو گئی

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۷۸). دھانی کاچ کے دوپٹے کی کئی پڑی ہوئی. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۲۸۸). **۲. بھاڑی مرچ :** اسلام چھوٹی موٹی کی کانچ نہیں ہے اور نہ کچی مٹی کا برتن کہ ہاتھ لگتے ہی ٹوٹ جائے گا. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۶۱). [کانچ (۳) کا عرف].

کاچ (۲) امث ، سـ کاج.
رک : کاج (۱) (پلیٹس). [کاج (رک) کا عرف].

---گرے فقرہ.
(کوسنا) بجلی گر جائے ، مر جائے. تجھ پر کاج گرے یہاں دل لگی کرنے آیا ہے. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۹۹).

کاچا امذ.
(کاشت کاری) رک : کچا. پیاز اکھاڑ کر منڈی میں فروخت کردیں اور اسی طرح پھر کھاد ڈال کر کاچا بودیں. (۱۹۶۷ ، وادی سہران میں زراعت ، ۹۰). [کچا (رک) کا عرف].

کاچنی (سک چ) امث.
چکنی مٹی جس سے تختی وغیرہ پوتی جاتی ہے ، ملتانی. پیڑ سے ذرا فاصلے پر ایک نل کے نیچے چھوٹے چھوٹے لڑکے اپنی اپنی تختی دھولے اور کاچنی ملنے میں مصروف تھے. (۱۹۹۲ ، شہر میری تلاش میں ، ۸۴). [کچ ـ کاچ (۵) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---مٹی (ــــفت نیز کس م ، شد ٹ) امث.
رک : کاچنی. آٹے کا چھان ، میدہ ، ٹیلکم پاوڈر ، کاچنی مٹی ... وغیرہ عام جاذب اشیاء ہیں. (۱۹۸۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۵۰۲). [کاچنی + مٹی (رک)].

کاچی امث.
(باغداری) کڑی تختے کی چھت پر ڈالنے کے لیے ملنے کی مٹی کا بنایا ہوا (ٹھوس) گارا ، دھابا. پودوں کی عمر ایک سال ہونی چاہیے کیونکہ ایک تو ان کی کاچی آسانی سے بغیر جڑیں کاٹے کے نکالی جا سکتی ہے. (۱۹۸۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۹۸). [کاچھی (رک) کا ایک املا].

گچھ امذ.
۱. درخت ، پیڑ. مانک چلو چودھری لگان جہاں ڈھیر سا آم ، کٹھل ، جامن اور امرود کے گچھ ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، جنوری ، کراچی ، ۵۶). ۲. لنگوٹ ، گچھا ، کچھا.

کس جگہ گچھ کے تئیں جس دم
پھر ہوا سامنے بچا کر خم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۸۸). گچھ اور بک اور لاہی اور باریک جھولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہننا درست نہیں. (۱۸۳۳ ، تذکیر الاخوان ، ۲۰۳). [گچ (۱) کا ایک املا].

----مرچ (---کس م ، سک ر) امث.
ایک قسم کی مرچ کے پودے ، خشک کی ہوئی اور پسی ہوئی لال مرچ ، تتیا مرچ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گچھ + مرچ (رک)].

----میں کٹھل ہونٹ پر تیل کہاوت.
کٹھل ابھی درخت پر ہی ہے اور ہونٹوں پر تیل ملا جا رہا ہے یعنی چیز ابھی ملی نہیں اور استعمال کی تیاری بھی شروع کر دی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گچھی امث.
(حمالی) ڈولی یا پالکی اٹھاتے وقت اس کے ڈنڈے کے نیچے کہار کے کندھے پر رکھنے کی کسی نرم چیز کی بنی ہوئی گدی جس کی وجہ سے کندھا ڈنڈے کی رگڑ سے محفوظ رہتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۵۸). [س : कच्छ + हस्त].

گاد امث.
۱. تلچھٹ.

دل خاک ہو رہا تھا زنس اہل بزم کا
تجھ بن شراب شیشے میں سب گاد ہو گئی

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۸).

خاک پر مت پھینک اے ساقی یہ دُردِ تہہ نشیں
چاٹ جاویں گے حریف اس کو یہ مئے کی گاد ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۷). شکر سازی کی صنعت سے دو اہم چیزیں حاصل ہوتی ہیں شیرے کی گاد اور گنے کا پھوک. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، ۳ : ۱۰). ۲. دریا کی تہہ میں بیٹھی ہوئی مٹی. دریا کی وادی میں ایک ایکڑ زمین بھی ایسی نہ نکلے گی جسے کسی نہ کسی دن دریا نہ کاٹ دے گا اور پھر .. وہ تلچھٹ اور گاد سے بھر نہ جائے گا. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳). جہلم اور سندھ بالائی علاقوں سے اپنے دھاروں میں پوری طرح گاد بھر کر لاتی ہے. (۱۹۶۸ ، برقاب ، ۹ ، ۱۰ : ۲۳). ۳. انسانی جسم میں زائد چکنائی یا چربی (جمی ہوئی حالت میں). شریانوں میں جمنے والی گاد کو طبی اصطلاح میں کولسٹرول کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری :). [س : कद्द].

----اٹھانا ف م ؛ محاورہ.
نیچے تہہ میں بیٹھی ہوئی کثافت ، تلچھٹ ، مٹی کو اوپر کی طرف حرکت دینا ، ہلانا ، گارا گھولنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

----بیٹھنا ف ل.
تلچھٹ کا ایک جگہ جمع ہونا یا تہہ میں بیٹھ جانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

گادا امذ.
(کاشت کاری) خام گیہوں اور جو کی پھٹی ہوئی بالی (ماخوذ : جامع اللغات). ۲. گیہوں اور جو جو خوشے میں قریب پختگی کے ہو گئے ہوں ، نیم پختہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گدا (رک) کا اشباعی املا].

گادر (فت د) صف.
۱. ادھ کچرا پھل یا غلہ ، نیم پختہ ، خام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. ڈھیر ، گھنا ، کھلیان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گدر ~ گدرا (رک) کا اشباعی املا].

گادُر (ضم د) امث.
بڑی چمگادڑ ، بڑباگل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [بادر (رک) کا محرف].

گادَڑ (فت د) امث.
۱. بھیڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. ایک قسم کی گھاس ، خس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گاڈر / گانڈا (رک) کا محرف].

----آئی اون کو بیٹھی چرے کپاس کہاوت.
کام فائدے کے لیے کیا تھا الٹا نقصان ہوا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گادنا (سک د) ف م.
۱. دبانا ، بھینچنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. بھرنا ، ٹھونسنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : गाथ یا गाध].

گادی امث.
رک : گدی جو زیادہ مستعمل ہے.

سرخ در ، اور سرخ دالان ، سرخ سب دیوار چھت
سرخ فرش اور سرخ گادی اوس پہ سب قالین سرخ

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۰۶).

کنوئیں والا گادی پہ لیٹا ہے مست
اپنی بنسی کی بیٹھی ، سریلی صدا میں

(۱۹۷۰ ، لوح دل ، ۵۹). [گدی (رک) کا اشباعی املا].

گادیت (کسر د ، فت ی) امث.
گاد جمنے یا جمع ہونے کی کیفیت ، تہہ نشین ہونا. بنیادی طور پر گادیت کے سبب جھیل کی گہرائی نسبتاً کم ہو جاتی ہے (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۹۲). [گاد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

گادیلا (ی مع) صف مذ (امث : گادیلی).
گاد والا ، دریا کی طغیانی کی مٹی والا علاقہ. وادی سندھ کا گادیلا علاقہ سرسبز و زرخیز ہے. (۱۹۰۲ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). [گاد (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گدیلی (ی مع) صف مث (مذ : گدیلا).
گد والی جس کی تہہ میں مٹی یا گد بیٹھی ہو ، تراکیب میں مستعمل. [گد (رک) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

---زمین (---فت ز ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) دریا کی لائی ہوئی مٹی کا علاقہ ایسی زمین کاشت کے لیے بہت زرخیز ہوتی ہے۔ تمام ساحلی میدان خصوصاً ڈیلٹا کی یہ گدیلی زمینیں نہایت شاداب و سرسبز ہوتی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عام (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸). [گدیلی + زمین (رک)].

گدھی امث رک گدی.
رک : **گدی**. کوئیں میں بیل جتے ہوں ... کسان گدھی پر بیٹھا ہو. (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۴۹). جب کنواں چل رہا ہوتا تو وہ ہمیشہ گدھی پر بیٹھ کر بیلوں کو چلایا کرتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۸۷). [گادی (رک) کا متبادل املا].

گاڈ امذ ؛ رک گوڈ (شاذ).
خدا ، **اللہ تعالیٰ**. اے اللہ ! ڈیر گاڈ ، تیرا شکریہ کس منھ سے ادا کروں ، کیا کیا نعمت تو نے ہم گنہگار لوگ کے لیے بنایا ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۲۱). [انگ : God].

گاڈر (۱) (فت ڈ) امذ.
(معماری) **لوہے وغیرہ کا بڑا شہتیر جو مکانوں اور پلوں وغیرہ پر** ڈالتے ہیں. ایک گاڈر سے دوسرے گاڈر کا یا ایک شہتیر سے دوسرے شہتیر کا فاصلہ چشمہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۹ ، انجینئرنگ بک ، ۵). اب میں نے چھت کی طرف دیکھا ، بہت بڑے گاڈروں پر چھت رکھی تھی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۱۸). [انگ : Girder کا بگاڑ].

گاڈر (۲) (فت ڈ) امث.
بھیڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गाडर].

گاڈرو (سک ڈ ، و مع) امذ.
۱. سانپ کے زہر یا کسی زہر کا منتر جاننے والا ، سپیرا ، مداری. یہ درخت گویا گاڈرو ہیں کہ اس کے برہ کے منہ کوں جھاڑتے ہیں. (۱۲۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۳). برہ کے سانپ نے اسے ڈسا ہے ، میں گاڈرو کو لے کر آتا ہوں. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۷). [س : गाडर+क].

گاڈری (سک ڈ) صف.
گڈریا ، **چرواہا** ، **بکریاں چرانے والا** ، راعی ، **گوالا**. ایک سال میری دس بارہ بکریاں ... مر گئیں تھیں تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک پیڑ ان میں زہردار بھی ہوتا ہے جو گاڈری پہچانتے ہیں. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۱۹۱). [گاڈر (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

گاڈی امث (قدیم).
رک : گاڑی جو زیادہ رائج و فصیح ہے. ایک مہتر کی گاڈی میں جوتا ہوا آہستہ آہستہ اسے کو گھسیٹتا ہوا چلا جاتا ہے. (۱۸۸۵ ، جوہر اخلاق ، ۵۰). شور و غل سے گھوڑے نے بد لگامی کی اور گاڈی جھیل کے اندر چلی. (۱۹۳۶ ، قدیم پیر میدان اودھ ، ۱۱۵). [گاڑی (رک) کا قدیم املا].

---بان امذ.
(عو) گاڑی بان ، گاڑی چلانے والا. پو پھٹنے کے وقت رتھ روک لیا ، گاڈی بان سے پوچھا یہاں سے سیرڈیہہ کتنے فاصلے پر ہے. (۱۸۸۱ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸۷). [گاڈی + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

گاڈھا صف مذ (قدیم).
(عو) رک : **گاڑھا**. ایسا پتر نے اپنا گاڈھا دکھایا. (۱۸۳۵ ، بال گکاٹ ، ۲). [گاڑھا (رک) کا قدیم املا].

گاذُر / گازُر (ضم ذ / ز) امذ.
کپڑے دھونے والا ، کپڑے صاف کرنے والا ، کپڑوں کا میل کچیل صاف کرنے والا ، دھوبی.

وہ جھنڈیاں نظر پڑیں ا ک دم میں اس طرح
گاذر بچھادیں پارچہ جوں نہر کے کنار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۷).

ہوا دل غرق دریائے تحیّر
سواری بیل کی ہے بہر گاذر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۴). گاذر روزگار نے پوشا کہ سیاہ رنگ نیلانے لیل کو دھو کر سفید کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۰۰).

جناب حضرتِ چرچل کو گاذر کی ملی خدمت
ہوا دھبوں سے پاک اب جامۂ احرام زائر کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۹۳). [ف].

گاذُرنی (ضم ذ ، سک ر) امث.
گاذر (رک) کی تانیث ، **دھوبن**. مرزا فریدوں بخت عرف منا جان جب پیدا ہوئے افضل محل شاہی سے اوسے بچہ گاذرنی مشہور کر دیا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۳۷). [گاذر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

گاذرونی (سک ذ ، و مع) امذ.
(تصوف) شہر گاذرون سے منسوب ؛ مراد : ابواسحق.

اور یازدہم ہیں گاذرونی اے یار
اسحاق سے سلسلہ ہوا یہ اظہار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار (ق) ، ۱۳). [گاذرون (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گاذُری (ضم ذ) امث.
دھوبی کا کام یا پیشہ ، دھلائی ؛ (مجازاً) صفائی. اور دیکھیے گاذری آج مولانا بن کر آئے ہیں یعنی گرگٹ کے سے رنگ بدلتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳۵). [گاذر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گار (۱) امذ (قدیم).
اولا ، ژالہ.

ہے ست بندے بند سب ہی جیو کیج منج ذات میں
تھنڈے ہو بات اور پانو کے جیوں کار سب تاژاں ہوئے
(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۵۹).
کار کے تیرے گایا ہے مرنے دیھنے کے تیں
لہو کیا ہے بلکہ ہر یک کاپا ہو مرتا
(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۲۲۹).
سات جنت کو نہیں وہاں کچھ وقار
سات دوزخ سرد ہیں مانند کار
(۱۸۳۳ء ، پنچھی نامہ ، ۸۹). [مقامی].

گار (۲) امذ.
ایک قسم کا چمکدار سفید پتھر جو حیدرآباد دکن کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے.
انکھیاں ڈونگیاں جیوں کھڈی سار کے
دو دیدہ بھیتر جوں پتھر گار کے
(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۹).
کہتے اپس گلی میں یکبار دوست درجن
کیا گار کا پتھر کیا نایات ، بلت بال ہے
(۱۷۱۷ء ، بحری ، ک ، ۲۰۰). بلور یا شفاف گار پتھر ان کی مشہور مثال ہے. (۱۹۳۹ء ، طبیعی مناظر ، ۳۰۰). بچے ریل کی روڑی میں سے گار کے پتھر چننے لگے. (۱۹۸۷ء ، مذاق ، دہلی ، جنوری ، ۱۷). [مقامی].

گار (۳) لاحقہ.
کسی لفظ کے آخر میں بطور لاحقہ استعمال ہو کر وصفیت کے معنی دیتا ہے ، جیسے : طلبگار ، پرہیزگار ، گنہ گار ، ستم گار وغیرہ میں (وضع اصطلاحات ، پلیٹس). [ف].

گار (۴) امذ.
(ٹھگی) حصہ (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۱). [مقامی].

--- بنگا (---فت ب ، غنہ) امذ.
(ٹھگی) حصے کرنے کا عمل (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۱). [گار + بنگا (رک)].

گارا امذ = گارہ.
۱. گندھی ہوئی مٹی جس سے اینٹیں چنتے ، پلستر کرتے یا برتن بناتے ہیں ، گاوا ، گلاوہ ، تعمیر کے لیے مٹی کا تیار کیا ہوا مسالہ.
وہاں کا ہر یک باغ ہے یک بہشت
سونے ہور روپے کے گارے میں خشت
(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۱).
دھری جائے گارے کی کستوریاں
بڑے کنگرہ کی جگہ موتیاں
(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۱۷۵).
جوش و خروش سے یوں دریائے خوں نہ بہتا
لوہو سے اقربا کے ہوتی نہ خاک گارا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۲۹). ان دیواروں کے پیچھے مکانات کا وسیع سلسلہ تھا جن میں سے بعض اینٹوں اور بعض پھونس اور گارے کے بنے ہوئے تھے. (۱۹۲۵ء ، غدر کی صبح شام ، ۹۱). میں نکما کھڑا رہ گیا ، اس فراغت میں گارے کی بنی ہوئی کھلی جھونپڑی میں گھس گیا. (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۹۵). ان کار ... اینٹ ، چونے اور گارے کی بے جان عمارتوں پر خون بہانے سے روکتا ہے. (۱۹۹۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ جنوری ، ۳). ۲. (شکاریات) شیر کے شکار کی غرض سے باندھا جانے والا جانور ؛ شیر کا مارا یا کھایا ہوا جانور جس کو وہ تھوڑا تھوڑا دو تین دن میں کھاتا ہے. ان لوگوں نے چار روز کے بعد چٹھی بھیجی کہ شیر موجود ہے گارے پر لیے ہی جلد آئیے. (۱۸۸۹ء ، حسن ، جون ، ۶۱). اکثر وہ آکر اس میں کچھ کھا جاتا ہے ، کچھ چھوڑ جاتا ہے دوسرے روز شام کو پھر کھانے کے واسطے آتا ہے جس کو شکاریوں کی اصطلاح میں "گارا" کہتے ہیں. (۱۹۰۴ء ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۷). [مقامی].

--- باندھنا ف م ؛ محاورہ.
(شکاریات) شیر کے شکار کے لیے گائے یا بھینس کا پاڑا یا بکرا رسی سے باندھ کر ایک خاص جگہ رکھنا تاکہ شیر شکار کرنے آئے تو اس پر گولی چلائی جا سکے. میں نے فوراً چہار نفر شکاریوں کو گارے باندھنے کو روانہ کیا. (۱۸۸۹ء ، حسن ، جون ، ۶۰). جب میں نے اپنے خیال کے موافق گارا باندھنے کا خاص طور پر انتظام کیا تو کبھی کبھی کامیابی ہوئی. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۸).

--- بنانا محاورہ.
(معماری) چنائی کے لیے مٹی میں پانی ملا کر نرم یا لوچ دار بنانا. معمار ایک مسجد کی تعمیر میں مصروف ہیں ، ایک مزدور تو گارا بنا رہا ہے ، دو تین سقے ... مشکیزوں سے پانی ڈال رہے ہیں. (۱۹۶۴ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱۶).

--- بندھوانا ف م ؛ محاورہ.
رک : گارا باندھنا ، جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. آپ کے کیمپ میں پہنچنے سے پہلے شکاری لوگ گارہ بندھوانے کا بندوبست کریں گے. (۱۹۳۲ء ، انسر جنگ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۵۹).

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. رک : "گارا بنانا".
ملا کے مانی میں جیسے پانی لحد کے بھرنے کو سانچے ہیں
چمن میں رو رو کے رات شبنم اسی طرح سے کرے ہے گارے
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۲۸). ایک دن میں پانی لا کر گارا کر کر گھر کی بنیاد درست کر دونگا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۹۲). ۲. (شکاریات) شیر کا اپنے مارے یا کھائے ہوئے شکار کو دوبارہ کھانے کے لیے آنا. شیر نے ابھی گارا کیا تھا ورنہ وہ اب تک بیس میل نکل گیا ہوتا. (۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۱۸۱). اس کے لیے کمزور رسی کام میں لائی جاتی تاکہ شیر گارا کرنے کے بعد جانور کو کھینچ کر لے جائے. (۱۹۳۲ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۳۰).

گانا محاورہ۔
لمبی کہانی کہنا ، طویل قصہ بیان کرنا ، گارا راگ گانا (فرہنگ اثر ؛ مخزن المحاورات)۔

---ہونا محاورہ۔
کیچڑ ہو جانا ، مٹی ہو جانا ، گارا بننا۔ اس کے لیے ایسی زمین چاہیے جس میں پانی پہونچا ہوا اور پانی مٹی میں مل کر گارا ہوگیا ہو۔ (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۱۵۵)۔ بارش ... سے کچی اینٹیں نہاں بچ سکتی تھیں ، وہ پھر سے گارا ہو گئیں ۔ (۱۹۸۵ء ، ایمرجنسی ، ۳۶)۔

گارٹر (۱) (سک ر ، فت ٹ) امذ۔
انگلستان کے نائٹ بنانے والے اعزازات میں سب سے اونچا اعزاز ، ایک قسم کا انگریزی خطاب۔ جب گارٹر پہنانے کی رسم ادا ہو چکی تو ایک سو اسی مہمانوں کی دعوت کی گئی۔ (۱۹۰۳ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۲۰۹)۔ [انگ : Garter]۔

گارڈر (۲) (سک ر ، فت ڈ) امذ۔
رک : **گاڈر (۱)**۔ دن بھر اینٹ ، مٹی ، چونا شہتیر گارڈر اور دوسرا عمارتی سامان ... لدکر اس بستی میں آتا۔ (۱۹۸۳ء ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۶۳)۔ [انگ: Girder]۔

گارج (کس ر) امذ۔
موٹر گاڑی وغیرہ کھڑی کرنے کی چھت دار سائبان یا جگہ ، موٹرخانہ۔ گارج ایک تھا نئی موٹر اس میں رکھی گئی ۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۲)۔ [انگ: Garrage کی ایک مورد شکل]۔

گارج (سک ر) امث۔
(جغرافیہ) **ایک ایسی تنگ وادی کو جس کی دیواریں عمودی ہوتی ہوں گارج کہتے ہیں ، سیدھی ، گہری گھاٹی ، کھڈ ، درّہ** (عمل جغرافیہ ، ۲۳)۔ [انگ : Garge]۔

گارجین (سک ر ، کس ج ، فت ی) امذ ؛ ج۔
وہ شخص جو کسی نابالغ کی ذات یا جائیداد یا دونوں کا محافظ ہو ، سرپرست ، ولی۔ گارڈ کا مشتق ... گارجین بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔ (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۲)۔ طلعت نے کہا ، کیا یہ ہمارے گارجین ہیں ؟ (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۳۳۸)۔ [انگ: Guardian]۔

گارد (فت ر) امذ ؛ امث۔
۱. **پہرے دار ، سنتری ، محافظ**۔ واسطے انسداد فساد کے یہ بندوبست کیا گیا کہ گارد کمپو کے دروازوں پر مقرر ہوا۔ (۱۸۷۲ء ، اخبار مفیدعام ، یکم ستمبر ، ۱)۔ حفاظت کے لیے زبردست گاردوں کا انتظام کیا گیا۔ (۱۸۸۹ء ، حرم سرا ، ۱ : ۱۶۱)۔ ۲. **چند سپاہیوں کی جماعت یا دستہ جو حفاظت کے لیے ہو**۔ گارد پر اس جوش و خروش سے جھپٹا کہ سارا کا سارا گارد تیمور کے آگے سے بھاگ نکلا۔ (۱۸۹۱ء ، حسن ، ۲ ، اپریل ، ۱۵)۔ اس کے ہمراہ ایک قومی گارد چلایا کرے۔ (۱۸۹۳ء ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۶)۔ داروغہ جی نے سوچا تھا کہ گارد منگوا لیں گے مگر ڈا تو کہیں ایک جگہ تو روزی نہیں (۱۹۳۶ء ، واردات ، ۱۳۸)۔ دروازے پر گارد کھڑی تھی۔ (۱۹۷۳ء ، پہ باراں دوزخ ، ۲۸۹)۔ ان کی تحریروں کے بارے میں سچائی سے لکھ دیا جائے تو وہ اپنا پورا گارد دے کر بچاؤ دوڑو کا ایک غل مچانے لگتے ہیں۔ (۱۹۸۲ء ، برش قلم ، ۷۸)۔ ۳. **سپاہیوں کے رہنے کی جگہ ، چوکی**۔ تلنگوں نے ان کو لے جا کر کشمیری دروازے کے گارد میں قید کیا۔ (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۱۰۵)۔ [Grard Room کی تارید و تخفیف]۔

---کمانڈر (---فت ک ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
رک : **گارڈ کمانڈر**۔ اور جب تک یہ چیخ چلا کر سنتری کو بلاتے ، گارد کمانڈر آتا ، کوٹھریوں کا دروازہ کھلتا ، یہ بارش زدہ افراد اپنے اپنے کمبل سمیت بھیگ چکے ہوتے۔ (۱۹۷۳ء ، پہ باراں دوزخ ، ۱۵۵)۔ [انگ: Guard Commander]۔

گاردا (سک ر) امذ۔
رک : **گارد**۔ صبح کے وقت جیل خانہ میں پھانسی آتی ، اور کانسٹبلوں کے کئی گاردے اور کئی افسر خاکی وردی پھڑکاتے سنگینیں چمکاتے ہوئے رپ رپ کرتے آن موجود ہوتے۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۹۶)۔ اب اس گاردے کے افسر اعلیٰ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ از خرداں خطا و از بزرگاں عطا ، ایک مشہور مسئلہ ہے۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳۲)۔

وہ دیکھو گاردے کا گاردا اک چھت پہ بیٹھا ہے
یہ گاڑی قیدیوں کی آتی ہے یا تھانہ آتا ہے

(۱۸۹۹ء ، دیوان جی ، ۱ : ۲۲۶)۔ [گارد + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

گاردن (سک ر ، فت د) امث۔
گارڈ کی تانیث ، گارڈ عورت۔ گاردن ... حیدرآباد دکن میں مستعمل ہے یعنی وہ عورتیں جو محلوں میں مرد سپاہیوں کا کام دیتی ہیں۔ (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۹۴)۔ گارد سے اردو میں ایک دلچسپ لفظ گاردن بنا ہے جو حیدرآباد دکن میں اس عورت خدمت گار کو کہتے ہیں جو ڈیوڑھیوں پر دربانی کے فرائض انجام دیتی ہے یہ گارد سے مونث بنانے کی عجیب صورت ہے۔ (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۱)۔ [گارد + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

گاردی (سک ر) صف۔
گارد سے منسوب یا متعلق۔ تاریخ ہند میں پیشواؤں کے عہد میں ہمیں ابراہیم خان گاردی (تاریخ گلزار آصفیہ ص ۷۳) کا نام ملتا ہے ، یہ گاردی فرانسیسی گارد سے مشتق ہے۔ (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۱)۔ [گارد + ی ، لاحقۂ صفت]۔

گارڈ (سک ر) امذ۔
۱. **محافظ ، دوران سفر ریل گاڑی کا ذمہ دار افسر ، ریل گاڑی کا نگراں**۔ ریلوے کے ان صاحب بہادر نے جو گارڈ کہلاتے ہیں ہم کو بجبر ایک بھنگی کے ساتھ بٹھلایا۔ (۱۸۷۳ء ، اخبار مفیدعام ، یکم اگست ، ۸)۔ ممکن ہے انجن ڈرائیور اور گارڈ صاحبان بھی دوچار ایسے ہی مسافر انجن یا ڈبے میں بٹھا لیتے ہوں۔ (۱۹۹۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۲ ، فروری ، ۳)۔ ۲. رک : **گارد** ، ۲۔ جب کسی بارک یا فوجی مقام کے پاس یہ مذہبی جلوس گزرتا ہے تو گارڈ راستہ کر دیتے ہیں۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہدحکومت ، ۵۰)۔

کپتان صاحب قلعہ کے گارڈ کے افسر تھے۔ (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۹۱)۔ پولیس کی پوری ایک گارڈ کا پہرہ لگا ہے۔ (۱۹۳۲ ، شکست ، ۳۱۹)۔ [انگ: Guard]

ـــ آف آنر (ـــ سک ف ، فت ن) امذ۔
سربراہان مملکت وغیرہ کو دی جانے والی سلامی یا وہ فوجی دستہ جو کسی بڑی شخصیت کو سلامی دیتا ہے۔ اس فوج کے بعد وہ خاص شاہی فوج تھی جو ہمیشہ گارڈ آف آنر یا باڈی گارڈ کا کام دیا کرتی تھی۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۰)۔ گاؤں والوں نے دیہاتی انداز میں گارڈ آف آنر دے کر رخصت کیا۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۳۶)۔ اف : دینا ، ہونا۔ [انگ: Guard Of Honour]

ـــ خزانہ (ـــ فت خ ، ن) امذ۔
ایک انتظامی شعبہ ، خزانے کی نگرانی کا دفتر۔ خاص خفیہ بابت جن کی نسبت یادداشت معائنہ صاحب کمشنر کو سالانہ لکھنی چاہیے حسب ذیل ہیں ، حالت عمارت و گنجائش دفتر ، حالت عمارت خزانہ ، گارڈ خزانہ ، مکان گارڈ۔ (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۹ ، (ترجمہ)، ۱۸۷۳ ، ۹)۔ [انگ: گارڈ Guard + خزانہ (رک)]

ـــ رُوم (ـــ و مع) امذ۔
وہ کمرہ جہاں پہرا دینے والے سپاہی ٹھہرے ہوں یا رہتے ہوں۔ گارڈ سے ایک دوسرا مرکب گارڈ روم بھی بن چکا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۲)۔ [انگ: Guard Room]

گارڈر (سک ر ، فت ڈ) امذ۔
(معماری) لوہے کا شہتیر ، کڑی۔ ان دونوں گارڈروں کے اگلے پچھلے سرے پر ایک خاص ... سپرنگ لگائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، موٹر انجینیر ، ۳۶۰)۔ [انگ: Girder]

گارڈن (۱) (سک ر ، فت ڈ) امذ۔
باغیچہ ، باغ ، چمن ، گلزار ، گلشن۔ گارڈن تنہا نہیں آتا ، لیکن گارڈن پارٹی ، پبلک گارڈن وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۱)۔ نوکر جا کر کچن اور باہر گارڈن میں کچھ سٹر پٹر کر رہے تھے۔ (۱۹۸۷ ، ساتواں پہرا ، ۱۰۰)۔ [انگ: Garden]

ـــ پارٹی (ـــ سک ر) امث۔
وہ دعوت جو پچھلے پہر باغ میں دی جاتی ہے اور جس میں چائے، مٹھائی ، پھل وغیرہ سے مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہے ، ضیافت بُستانی۔ اعلیٰ حضرت کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی بھی ہوئی جس میں بوجہ تکان شریک ہونے کی معذرت کی۔ (۱۹۳۲ ، حیات محسن ، ۱۲۳)۔ مسٹر رام رکھا کسی گارڈن پارٹی میں شریک ہونے کے لیے تیار تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۹)۔ [انگ: Garden Party]

ـــ ہاؤس (ـــ و مع) امذ۔
ضیافت وغیرہ کے لیے باغیچہ ، خانہ باغ۔ مانک تلہ میں اس کے گھر سے ذرا فاصلے پر ایک بڑا خوبصورت گارڈن ہاؤس تھا۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۶۷)۔ [انگ: Garden House]

گارڈن (۲) (سک ر ، فت ڈ) امث۔
دکن کے شاہی محلوں کی وہ عورت جو پولیس کے سپاہی یا فوجی گارڈ کی طرح کام انجام دیتی ہے۔ ایک فوج کی فوج گارڈنوں کی بھاگی آ رہی ہے۔ (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۴۸)۔ [گارڈن (رک) کا ایک املا]

گارڈنز (سک ر ، فت ڈ ، سک ن) امذ ؛ ج۔
گارڈن (رک) کی جمع ؛ باغات (بطور واحد بھی مستعمل)۔ انگریز بھی خوب آدمی ہے جہاں دو بتیاں گھاس کی ملیں اسے گارڈنز کا نام دے دیا۔ (۱۹۷۷ ، دنیا گول ہے ، ۲۰۰)۔ شاپ لفٹنگ کے ساتھ ساتھ گھروں کے ینگ گارڈنز سے الگنی پر پھیلے کپڑے بھی غائب ہو گئے تو اس سے ذرا ہی مہلے ہوئے۔ (۱۹۸۵ ، پہلی پوند سمندر ، ۹۷)۔ [انگ: Gardens]

گارڈو (سک ر ، و مع) امذ۔
سانپ پالنے والا ، مداری ، زہر کے اثر کو رفع کرنے والا ، زہر بیچنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گاڑرو (رک) کا محرف]

گارڈی (سک ر) امذ (قدیم)۔
۱۔ رک : گارڈو۔

یو عشق ناگ جس کو کاٹے اچھے کسے تو
کوئی گارڈی ملے تو بس کا اتار کرنا

(۱۶۸۵ ، معظم ، د (ق) ، ۱۹)۔ ۲۔ زہر کے اثر کو رفع کرنے والا (عمل یا دوا سے) (پلیٹس)۔ [رک : گاڑری]

گارڈین (سک ر ، کس ڈ ، فت ی) امذ۔
رک : گارجین۔ گارڈ کا مشتق گارڈین یا گارجین بات چیت میں رائج ہے تحریر میں نہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۲)۔ اس نے کہا ، میں اپنے آپ کو ثریا کا گارڈین سمجھتا ہوں۔ (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۲۷)۔ [انگ: Guardian]

گارڈینیا (سک ر ، ی مع ، کس ن) امذ۔
ایک پودا جس کا پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ، جھاڑی دار پودا جس کو باغوں اور کوٹھیوں میں باڑھ کے طور پر لگاتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [انگ: Gardinia]

گاڑلا (سک ر) صف (قدیم)۔
(دکن) ہلکی نیلی آنکھوں والا ، کنجی آنکھوں والا۔ اس نبی کا نکین چہرہ ، خوب بال ، سرمہ گوں آنکھ ، میانہ قد ، سو اس کے جگہ لکھدتے دراز قد گاڑلے دیدے ، سیدھے بال۔ (۱۷۶۲ ، فیض الکریم ، ۳۰)۔ [مقامی]

گارنا (سک ر) ف م۔
۱۔ کپڑے وغیرہ میں کسی چیز کو چھاننا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲۔ بھینچنا ، دبانا (ماخوذ: جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۳۔ دودھ دوہنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س: गालना (ति)]

گارنٹ (سک ر ، کس مع ن) امذ۔
رک : گارنیٹ۔ میں نے بازار جا کر کاسنی رنگ کی قیمتی کامدار ساڑی

اور گارنٹ کا ایک ہلکا سوئے کا سیٹ خرید لیا تھا۔ (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۲)۔ [انگ : Garnet]۔

گارنٹی (فت ر ، سک ن) امث.
ضمانت ، کفالت ، ذمہ داری۔ انڈیا کے محاصل ملک کے بے جا خرچ بچانے کے لیے ریل کی سڑکوں کا بنانا گارنٹی (ضمانت) کے نظام کے موافق اختیار کیا جائے۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۱۰۷)۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگر وہ بیمار یہاں آجائے تو میں گارنٹی کرتا ہوں کہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔ (۱۹۳۵ء ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۲۷)۔ لمبی رقم بطور انعام ملنے کی بھی سو فیصد گارنٹی تھی۔ (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۲۰۷)۔ اف : دینا ، کرنا ، ہونا۔ [انگ: Guarantee]۔

---لینا ف س ، محاورہ۔
ضمانت لینا ، ذمہ داری قبول کرنا۔ مٹی دینے کی کوئی گارنٹی نہیں لیتا آگے آپ جانیں آپ کے اعمال۔ (۱۹۶۷ء ، انشائیے ، ۲۷)۔

گارنیٹ (---سک ر ، ی مج) امذ.
زیورات میں استعمال ہونے والا ایک پتھر ، یاقوت۔ گارنیٹ بھورے ، نیلے ، ہرے اور کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۵ء ، حرف و معنی ، ۳۳)۔ اس پتھر کو انگریزی میں گارنیٹ سنسکرت میں پلک اور ہندی میں تامڑا کہتے ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۷)۔ [انگ : Garnet]۔

گارُود (و مع) امث.
(عسکری) گولا بارود وغیرہ (**Ammunation**) (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۳)۔ [گولا بارود (رک) کی تخفیف]۔

گارُوڑی (و مج) امذ (قدیم)۔
سانپ کا تماشا دکھانے والا ، مداری ، سپیرا۔

انھن سٹے کو دیکھیں گے اس ٹھار پر
بلا گاروڑیاں کو سنیں گے منتر

(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۹)۔ [رک : گاڑی]۔

٭ ٭ ٭ گاری لاحقہ۔
فارسی لاحقہ فاعلی "گار" اور لاحقہ نسبتی ی سے مرکب ، جیسے : پرہیزگاری ، رستگاری اور گنہ گاری وغیرہ میں۔

موسیٰ کوں کون جیت دلایا دشمن کی کُل گاری
یوسف کوں کنویں سوں کاڑھا بخشی تس سرداری

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۲۹)۔ اور جہاں حرف لفظ خط کا مذکور ہو وہاں خط مستقیم سمجھنا چاہیے دوسرے خط پر گاری اور وہ مشہور ہے تیسرے نمبر پر گاری اور اس سے ہمارا مطلب کچھ نہیں ہے۔ (۱۸۵۲ء ، تسہیل الحساب ، ۹۷)۔

گاڑ امذ.
گاڑنا (رک) کا امر نیز مغیرہ صورت بحذف علامت مصدر ؛ تراکیب میں مستعمل۔

خدا کی قدرتِ کامل سے ایک جہاز
نہایت خوبصورت ہے قدم گاڑ

(۱۸۵۷ء ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۸)۔ اپنی بہنتی کھیلتے بچوں کو مار کر اپنے ہی گھر کے پچھلے آنگن میں گاڑ چکے تھے۔ (۱۹۸۵ء ، پہلی بوند سمندر ، ۹۵)۔

---توپ دینا محاورہ۔
۱. دفن کرنا ، زمین میں گاڑ دینا۔ میاں حمید نے چند پیسوں کا منہ دیکھا اور باپ کو گاڑھے میں لپیٹ کر گاڑ توپ دیا۔ (۱۹۶۹ء ، علی عباس حسینی ، میلہ گھومنی ، ۲۳۲)۔ ۲. قبر ، مقبرہ ، مزار (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔

---دینا ف س ، محاورہ۔
۱. زمین میں دفن کرنا ، گاڑنا۔ ایک درخت کے تلے دونوں نے اون بتوں کو گاڑ دیا۔ (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۳۵)۔ یہ خزانہ ہو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے اسے بیچ دینا ہوگا اور فی الحال کسی محفوظ جگہ میں گاڑ دینا ہوگا۔ (۱۹۳۱ء ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۱۷۷)۔ ۲. رک : گاڑنا۔ اپنی ایڑی جس پر اسی طرح جکڑے بیٹھے تھے ، جیسے کسی نے ہیں میخوں سے گاڑ دیا ہو۔ (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۹)۔

گاڑا (۱) امذ.
۱. **کھات کی جگہ ، کمیں گاہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔
۲. **نومسلموں کا ایک گروہ جو عالمگیر کے زمانے میں راجپوت سے مسلمان ہو گیا تھا** (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔
۳. بندوق کی گولی (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات ؛ پلیٹس)۔
۴. گڑھا ، خندق ، غار (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔
۵. نشیبی زمین جس میں پانی دیر تک نہ ٹھہرے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [گاڑنا (رک) کا ماضی]۔

---/گاڑے ، بٹھانا محاورہ۔
پوشیدہ جگہ کسی کی تاک میں یا گھات میں بٹھانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---/گاڑے ، بیٹھنا محاورہ۔
شکاریوں کا گھات میں بیٹھنا ؛ چوروں ، ڈاکوؤں یا دشمن کی گھات میں بیٹھنا ، پوشیدہ جگہ کسی کی تاک میں بیٹھنا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---پڑنا محاورہ۔
گر جانا ، رک جانا ؛ بُرا وقت ہونا ، مصیبت پڑنا۔ گاڑے پڑے پر پیسے سے مانس نہیں ملتا۔ (۱۸۲۳ء ، سیر عشرت ، ۱۰۷)۔

---توپا / تھوپا (---و مع) صف مذ.
مدفونہ ، گڑا ہوا ، مٹی میں دبا ہوا ، جو پھنسا پھر نہ چھٹا ، سارا گاڑا توپا روپیہ اس سے رکھوا لیا۔ (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۹۱)۔ [گاڑا + توپا / تھوپا (تھوپنا (رک) کا ماضی)]۔

گاڑا (۲) امذ.
گارا ، مٹی اور پانی سے بنا ہوا اینٹیں جوڑنے کا مسالا۔ وہ سنگدل اسے پکڑ کر اینٹ گاڑا اوٹھانے لگا۔ (۱۸۲۳ء ، سیر عشرت ، ۱۲۷)۔ [گارا (رک) کا بگاڑ]۔

گاڑنا (سک ڑ) ف م.

۱. **زمین وغیرہ کے اندر دبانا ، قید میں رکھنا ، دفن کرنا.**

اتاتوی بات باڑیا گاڑیا سو گنج گاڑیا

(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

کون گاڑا ہے تیم بسمل یاں
زلزلہ جو اٹھے ہے عالم میں

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۶۷). میں اپنے دل میں مقرر یہ سمجھا کہ میرے ذبح کرنے اور گاڑ دینے کو یہ گڑھا اس نے کھودا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۱). نعش کو مع سر کے ایک سفید گزی کے کپڑے میں لپیٹ کر جنگل کی طرف لے گئے ، مجھ کو یاد نہیں گاڑا یا جلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۷). میں نے اپنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیا. (۱۹۱۸ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۹۲).

جس نے خیمہ یہاں پر گاڑا
اس کو مبارک ہو یہ اکھاڑا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۷). ۲. **(کنایۃً) ملیامیٹ کرنا ، دفن کرنا ، بھول جانا.**

سبب جو میری شہادت کا یار سے پوچھا
کہا کہ اب تو اسے گاڑ دو ہوا سو ہوا

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳۰).

کفّار میں جا دین کے ڈنکے کو بجایا
دینداری کو جاری کیا اور کفر کو گاڑا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۷). ۳. **دبا کر نصب کرنا ، داخل کرنا.**

باغ میں کرتے چمک چالے سکل سروان ولے
چل نہ سک تجہ چال ستم گاڑے گئے بن میں عجب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳). ہمت کیا ہوں رن کہام گاڑیاں ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۰).

اسی کے لیے کو کہ ہیں یہ پہاڑ
قدم اپنے رکھتے ہیں سب گاڑ گاڑ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۸).

کبھی نیزہ میاں سنگ گاڑا
کبھی دروازۂ خیبر اکھاڑا

(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۵). نیزوں کو بلند ہمتی اور شرافت کی سطح پر گاڑا. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۹۱). ۴. **ٹھہرانا ، جمانا.** رنجیت سنگھ زمین پر آنکھیں گاڑے سنتے رہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۵۶). اس نے نگاہوں سے خالی ، ٹھو کھلی آنکھیں روشن کے چہرے پر گاڑ دیں. (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۹۷). ۵. **آگ کو راکھ کے نیچے رکھ کر دبانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). ۶. **پودا لگانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). ۷. **گڑونا ، پیوست کرنا.** ایک کھدڑ اس کے پاوں کی ایڑی میں دانت گاڑے کچر کچر منہ مار رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰۱). [گاڑھنا (رک) کی تصحیف].

ـــ توپنا محاورہ.
دفن کرنا.

تردد کیوں ہے یاروں کو کہاں گاڑیں کہاں توپیں
جہاں وہ پاؤں رکھ دیں ہے ٹھکانا میرے مدفن کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۷). میاں حمید نے چند پیسوں کا منہ دیکھا اور باپ کو گاڑھے میں لپیٹ کر گاڑ توپ دیا. (۱۹۶۹ ، علی عباس حسینی ، میلہ گھومنی ، ۲۳۰).

ـــ دابنا ف س ، محاورہ.
مُردے کو قبر میں دفن کرنا. گاڑ داب کر گھر آئے ، کس قدر روئے پیٹے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۶۳).

گاڑوڑی (و مج) صف مذ.
رک : **گاروڑی.**

جلالت میں ہو عشق آیا نہ ہو سی کم قہر ہرگز
عقل کے گاڑوڑی تی ہو اوتر سی نا زہر ہرگز

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶). [گاڑوی (رک) کا ایک املا].

گاڑی امث ، س گاڑھی.

۱. **آدمیوں کے سوار ہونے یا سامان لادنے کے کام میں آنے والی سواری جسے کسی ذریعے سے کھینچ کر یا دھکیل کر چلایا جائے ، جیسے: بگھی ، چھکڑا ، تانگہ ، فٹن ، موٹر کار ، بیل گاڑی اور ریل گاڑی وغیرہ.**

اتھے گھوڑے و ہاتھی بھی معین
بھی اونٹاں ہور گاڑیاں تھے سکاس

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۴ : ۲۰)). جن کسی کے گھر پر یا دفینہ پر مسلط رہتا ہے ... دفینہ ہاتھ لگنے نہیں دیتا یا توپ کو گاڑی کو چلنے نہیں دیتا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰۹). اگر کسی ڈرائیور کی گاڑی رک جائے تو وہ اتر کر سب سے پہلے جنرل ماؤ کے کتابچے سے فال نکالتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۶۳۸). بلدیۂ عظمیٰ کو گاڑی چوری ہونے کی صورت میں خاصا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۳). ۲. **ہاتھ سے کھینچنے یا چلانے کی مغربی طرز کی ٹرالی یا چھوٹی گاڑی جو سامان لانے لے جانے کے لیے استعمال ہوتی ہے.** ان گاڑیوں میں سے جو ٹرام کی سڑک پر کام کرتی ہیں ، ایک گاڑی پایہ کے وسط پر دوڑتی ہے اور پمپ کو لے لیتی ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ راگ جانچی ، ۲۲۳). ۳. **ریل گاڑی کا ڈبا ، ٹرین ، ریل گاڑی.**

اگاڑی سب سے انجن اور پیچھے گاڑیاں اس کے
پھر اس کی چال سے حیران یہ بار بہاری ہے

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۲۱۷). اگر ڈاکٹر نے اجازت دی تو کل شب کی گاڑی سے یہاں سے پیرس کو روانہ ہونگا. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۵۳). تھوڑی دیر بعد پھر انجن نے سیٹی بجائی اور سیوئیا گاڑی کھجوروں کے جھنڈ سے باہر نکل آئی. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۱). [س : गाड़ी].

ـــ اَٹکنا ف س ، محاورہ.
کسی کام میں رکاوٹ پڑ جانا ، کسی کام کا دشواری کے سبب پورا نہ ہونا. دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کچھ ایسا زور مارا کہ

منہ سرخ ہو گیا ، بولے میر صاحب لکھو بنہ اب گاڑی اٹک گئی ، میر صاحب مسکرا کر بولے میاں تقدیر لکھوا تیے ہو یا قبالہ (١٩٥٣ ، پیرِ نابالغ ، ٣٣).

---اُٹھانا ف س ، محاورہ.
موٹر گاڑی اسٹارٹ کرنا ، چلانا ، احتیاط سے آگے بڑھانا. موڑ پر گاڑی کو سنبھال کر اٹھاؤ (١٩٦١ ، اردو زبان اور اسالیب ، ٣٩).

---اِسٹارْٹ کَرْنا محاورہ.
موٹر گاڑی چلانے کے لیے انجن میں چابی لگا کر انجن کو چالو یا گرم کرنا. جیسے گاڑی میں بٹھا کر تم نے گاڑی اسٹارٹ کر دی سگریٹ خرید کر تم گھر کی طرف نہیں آئے ، کسی اور سڑک پر ہولیے. (١٩٨٣ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ٢٠٦).

---اِسٹارْٹ ہونا محاورہ.
گاڑی اسٹارٹ کرنا (رک) کا لازم. راجو کی بیوی نے کوٹھی کا مین گیٹ بند کر لیا گاڑی اسٹارٹ ہوئی تو بوندا باندی ہو رہی تھی. (١٩٨٦ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٨).

---آنا ف س ، محاورہ.
گاڑی کا پہنچ جانا ، گاڑی کا منزل مقصود تک پہنچنا ، ریل گاڑی کا اسٹیشن پر پہنچنا، گاڑی کا اڈے پر پہنچنا، گاڑی کا جائے مقام تک پہنچنا. ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا ، ٹی ٹی آیا دھکے دے کر نیچے اتار دیا ، کوئی اور گاڑی آئے گی اس میں سوار ہو جاؤں گا. (١٩٨٧ ، سارے افسانے ، ١٠٥).

---بان/وان امذ.
گاڑی چلانے والا ، کوچوان (بیل گاڑی یا گھوڑا گاڑی چلانے والے کے لیے مخصوص). میرا آدمی نہ ملے تو جس گاڑی بان سے کہو گے لے آئے گا. (١٨٧٩ ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ١ : ١٣٥). ان کے قریبی دوست حامد سعید خاں ساحل کے گاڑی بان لکشمن اور ایک کوجر کے لڑکے بجرنگ لال کے علاوہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں. (١٩٧٦ ، اختر شیرانی اور جدید اردو ادب ، ٥٥). یہ بھاری جھکڑا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا اس کے گھوڑے تھکے ماندے ہوتے اور اس کے گاڑی بان کے کندھے بھی تھکن سے جھکے ہوتے. (١٩٩٢ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ٤٧). [گاڑی + بان/وان ، لاحقۂ فاعلی].

---بھر (---ف بہ) صف.
١. گاڑی کی لمبائی چوڑائی کے مطابق، گاڑی کے مطابق کشادہ. بس اتنے کھلونے کافی ہیں ، کیا کھلونوں کو کھاؤ گے جو یہ گاڑی بھر کھلونے خرید بیٹھے ہو. (١٩٣٣ ، زندگی ، ٢٠١). تو تاج بھنکنے کے لیے تجھے گاڑی بھر راستہ چاہیے ، چل ہٹا ست چیز. (١٩٦٧ ، جلا وطن ، ٥). ٢. گاڑی بھر کر ؛ (مجازاً) بہت زیادہ ، بہت سا ، بہت سی. گھر پر گاڑی بھر ہوم ورک لائیں اور پھر اردو بھی پڑھیں. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ١٢). [گاڑی + بھر ، بھرنا (رک) کا امر بطور صفت].

---بَھر اَحْسان جَتانا محاورہ.
تھوڑے سلوک پر بہت احسان جتانا (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---بَھر آشْنائی کام کی نہیں مَگر رَتّی بَھر ناتا کام آتا ہے کہاوت
ذراسی قرابت بہت سی دوستی پر غالب ہوتی ہے ، وقت پڑنے پر رشتہ دار ہی کام آتے ہیں ، بُرے وقت پر اپنے ہی ساتھ دیتے ہیں. سچ کہا ہے گاڑی بھر آشنائی کام کی نہیں اور رتی بھر ناتا کام آتا ہے. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٥٧).

---بَھرْ کا صف مذ.
(کنایۃً) خوب موٹا ، جسیم ، لحیم شحیم شخص جو پوری گاڑی میں سمائے. ان کا گاڑی بھر کا ڈیل کھل رہا ہے. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ٣٠ : ٦).

---پارْک کَرْنا محاورہ.
موٹر کار وغیرہ کھڑی کرنا ، کنارے لگانا. دوسرے دن وہ اکیلا ہی ڈاکٹر احمد کے کلینک کی طرف چل دیا ، گاڑی پارک کرتے کرتے دو چار آدمیوں نے اسے ہائے انکل کہہ کر وش کیا. (١٩٨٧ ، ساتواں پھیرا ، ٩٦).

---پَٹْری سے اُتَرْنا محاورہ.
غلط راستے پر چل نکلنا ، راہ سے بے راہ ہونا ، راہ سے بھٹک جانا. لکھنؤ میں عیش و عشرت کی جہاں افراط نظر آتی ہے وہیں گاڑی ذرا پٹری سے اتر جاتی ہے. (١٩٨٨ ، دبستان لکھنو کے داستانی ادب کا ارتقا ، ٢٣١).

---پَر سَوار ہونا ف س ، محاورہ.
گاڑی میں بیٹھنا ، سواری میں بیٹھنا ، سفر پر جانا ، گاڑی میں بیٹھ کر کسی مقام پر جانا. خیر سب کے سب گاڑی پر سوار ہوئے اور کنہا ہوٹل چلو. (١٩٣٠ ، روشنک بیگم ، ٥٩).

---پَر ہونا محاورہ.
گاڑی میں ہونا ، سفر کے لیے گاڑی میں بیٹھنا ، کہیں جانے کے لیے گاڑی پر سوار ہونا. اور خود ٹمٹم پر سوار ہوئے نرگس وغیرہ دوسری گاڑی پر تھیں. (١٩٣٠ ، روشنک بیگم ، ٢٣٣).

---پَکَڑْنا محاورہ.
ریل گاڑی کی روانگی کے وقت سے قبل اسٹیشن پر پہنچنا ؛ جلدی میں ہونا. چلو پھر پیدل چلتے ہیں کونسی ہمیں گاڑی پکڑنی ہے. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ١٢٥).

---پونْچھ (---و مع ، غنہ) صف.
گاڑی صاف کرنے والا ملازم ، گاڑی صاف کرنے والا ، گاڑی کی صفائی کرنے والا ، گاڑی دھونے والا.

وہ تھا گاڑی پونچھوں میں نوکر مرا
مرا ساتھ اس قید میں بھی دیا

(١٨٥٩ ، حزن اختر ، ٥٢). [گاڑی + پونچھ (پونچھنا (رک) کا امر بطور صفت)].

--- ٹھہرنا ف م ؛ محاورہ.
ریل گاڑی کا رُک جانا، کسی اسٹیشن پر رُکنا. اور پھپ پھپ کرتی ہوئی گاڑی اسٹیشن پر ٹھہری. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۲۳۸). پھر جب رات کی تاریکی بھیلنے لگی اور جنگل خوب گھنا ہو گیا تو اونچے اونچے سرکنڈوں کے بیچ گاڑی ٹھہر گئی. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۱۶۱).

--- جوتنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گاڑی میں گھوڑا یا بیل لگانا. تب اس نے اپنی گاڑیاں جوتیں اور اپنے لوگ ساتھ لیے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۶۳). اتنے میں چار بجے اور دو بالکی گاڑیاں مشکی جوڑی جتی ہوئی داخل ہوئیں. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۲۳۷). ۲. کرائے پر گاڑی چلانا (مخزن المحاورات).

--- چلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. کوچوانی کرنا ، گاڑی چلانا. تھوڑی دیر خاموشی رہی ، اندھیری سڑکوں پر تم آہستہ آہستہ گاڑی چلا رہے تھے. (۱۹۸۳ ، فنون لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۰۶). وہ اُسے واقعی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کیوں کہ اسے گاڑی چلانا تو سیکھنا ہی تھا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۸۶). ۲. کرائے پر گاڑی دینا یا خود چلانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- چلنا محاورہ.
کام کا جاری رہنا ، گزر ہونا.

عیش گریہ ہے نہ جو عشق کی گاڑی چلتی
نالہ و آہ کی میں اس میں لگاتا جوڑی

(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۲۳۱). اس کی طبابت بڑے زوروں پر تھی اور ہر وقت اس کی گاڑی چلتی ہی رہتی تھی. (۱۸۹۱ ، حسن ، جون ، ۷). ورنہ یہ گاڑی اب کسی طرح چل نہیں سکتی تھی گھر میں صرف دو عورتیں تھیں. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۵). پھر ان حالات میں اگر عورت مرد کا ساتھ نہ دے ... تو یہ گاڑی کیسے چلے گی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ ، فروری ، ۹).

--- چھوٹنا محاورہ.
ریل گاڑی کا کسی اسٹیشن سے روانہ ہو جانا (گاڑی روانہ ہو جانے کی وجہ سے کسی مسافر کے بیٹھنے سے رہ جانے کے موقع پر بھی بولتے ہیں). گھنٹے پر نظر دوڑائی علی گڑھ کی گاڑی چھوٹنے میں آدھ گھنٹے کی دیر تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۷).

--- خانہ (--- ف ن) امذ.
۱. گاڑی وغیرہ رکھنے کا مقام یا مکان ، بگھی خانہ (نوراللغات). ۲. (کنایۃً) گاڑیوں کی قطار. جلوس اس طرح سے جاتا تھا سب کے آگے آگے خدائی فوجدار صاحب کے ، گاڑی خانہ ، گاڑی بان گاڑی کو ہانکتا تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۰).
[گاڑی + خانہ (رک)].

--- دوڑانا محاورہ.
گاڑی تیز چلانا ، تیزی دکھانا. میرے پاس نہ تو ڈرائیونگ لائسنس تھا اور نہ ہی گاڑی کے کاغذات لہٰذا میں نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے گاڑی آگے دوڑا دی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۳).

--- دوڑنا ف م ؛ محاورہ.
گاڑی دوڑانا (رک) کا لازم. ہاں تو قصہ ریل کا تھا یہ دھوبی کی گاڑی کچھ دنوں تو کراچی اور ملیر کی لوکل کی طرح (اتنا ہی فاصلہ سمجھیے) دوڑتی رہی. (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۲۲۶).

--- دھکیلنا محاورہ.
کسی نہ کسی طرح کام چلانا. اس میں لالچ کا دخل نہیں تھا بلکہ زندگی کی گاڑی کو مارے باندھے دھکیلنا تھا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۸۹).

--- (کو) دیکھ کر (لاڑی کے) پانو پھولتے ہیں کہاوت.
ذرا سہارا پا کر محنت سے بچنے یا خود ہمت نہ کرنے اور دوسروں کے سہارے چلنے کے موقع پر مستعمل. اگر کوئی تہجد کو اٹھے اور اس کے قریب ایک پتھر بھی ہو جس پر تکیہ ہو سکتا ہے تو شیطان ضرور دل میں ڈالے گا کہ ذرا اس پر تکیہ لگائے اور اس ... پر تکیہ ممکن ہو تو ... رغبت نیند کی ہو جاتی ہے کہ گاڑی دیکھ کر پاؤں پھولتے ہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۸).

--- راہ سو گاڑی راہ کہاوت.
ہر بات اپنے قرینے سے ہوتی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- رُکنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گاڑی یا سواری وغیرہ کا تھم جانا یا ٹھہر جانا. گاڑی مسٹر مائیکل کی کوٹھی پر رُکی ، مسز مائیکل زینہ پر کھڑی تھیں. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۳۳۰). ۲. کام تلپٹ یا ٹھپ ہو جانا ، کام چلتے چلتے بند ہو جانا. سیاست کی گاڑی جو عارضی طور پر رکی کھڑی ہے پھر سے رواں دواں ہو جائے گی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ، فروری ، ۳).

--- روکنا ف م ؛ محاورہ.
چلاتے چلاتے گاڑی یا سواری ٹھہرانا (گاڑی رُکنا (رک) کا تعدیہ). میں نے آنٹی دینا کے گھر کے مقابل گاڑی روک. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۹).

--- رینگنا ف م ؛ محاورہ.
لشتم پشتم کام چلنا ، جُوں تُوں گزارہ ہونا. برسوں سے گاڑی اسی ڈگر پر رینگ رہی تھی. (۱۹۸۰ ، پہلی بوند سمندر ، ۴۲).

--- سا ڈیل (--- ی مع) امذ.
بڑا ڈیل ڈول یا جثہ.

کوئی کیسی تھی کیا ہوا یہ سبب
اس یہ گاڑی سا ڈیل کُھل گیا سب

(۱۹۲۰ ، شاہدنامہ ، عروج لکھنوی ، ۱۰۱).

--- کا ایک پہیہ سمجھنا محاورہ.
نصف حصہ جاننا ، لازمی حصہ یا اہم جُزو خیال کرنا ، مددگار جاننا.

لیڈروں کا فرض ہے کہ ... ان کو سیاسی گاڑی کا ایک پہیہ سمجھ کر اپنے ساتھ چلائیں۔ (۱۹۸۷ء، آتش چنار، ۵۰۵)۔

---کاٹنا محاورہ۔
۱. ریل گاڑی کے ڈبے یا کوئی لدا گاڑی سے علیحدہ کرنا (ماخوذ: نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ ۲. چلتی گاڑی میں سے کچھ چرا لینا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---کا وقت ہونا محاورہ۔
ریل کی روانگی کا وقت ہونا ، گاڑی چھٹنے کا وقت ہونا۔ میں نے کہا گاڑی کا وقت ہو رہا ہے تو تم نے ہاتھ ملایا اور کہنے لگا جب رزلٹ نکلے گا تو دیکھیں گے۔(۱۹۸۸ء، اپنا اپنا جہنم ، ۵۹)۔

---کٹنا محاورہ۔
گاڑی کاٹنا (رک) کا لازم (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---کرنا محاورہ۔
کرائے پر سواری لینا۔ اسٹیشن کے باہر قلی اور مزدور کھڑے رہتے ہیں ، اسباب ان کے سر پر رکھ کر ہوٹل یا سراؤں میں چلے جاؤ یا گاڑی کر لو۔ (۱۹۲۲ء ، سیر دہلی کی معلومات ، ۴)۔

---کو دیکھ کر پانو پھولتے ہیں کہاوت۔
رک : گاڑی دیکھ کر پانو پھولتے ہیں (نجم الامثال)۔

---کے دو پہیے ہونا محاورہ۔
ایک دوسرے کے لیے ناگزیر ہونا۔ میاں بیوی تو گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں ، پھر ان حالات میں اگر عورت مرد کا ساتھ نہ دے ... تو یہ گاڑی کیسے چلے گی۔ (۱۹۹۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۷ فروری ، ۹)۔

---کھڑی ہونا ف مر ؛ محاورہ۔
گاڑی کا ٹھہرنا ؛ چلتی گاڑی کا رُک جانا۔ وہاں گاڑی اس لیے کھڑی ہو گئی تھی کہ تمام مسافروں کی چیکنگ ہونا تھی (۱۹۸۸ء ، سارے افسانے ، ۴۰)۔

---کھسکنا ف مر ؛ محاورہ۔
رک : گاڑی رینگنا۔ ہماری پہنچوں میں رقت ہوئی اور کھچ کھچ کی آواز کے ساتھ گاڑی پلیٹ فارم سے کھسکنے لگی۔ (۱۹۸۸ء ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۲)۔

---کھولنا ف مر ؛ محاورہ۔
ریل گاڑی سے ڈبے کو علیحدہ کرنا ، گاڑی کاٹنا۔ معلوم نہیں ریل والے کیوں دیر کر رہے ہیں جھوٹ موٹ اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں یہ نہیں کہ جٹ پٹ گاڑی کھول دیں۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲۸۷)۔

---کھینچنا ف مر ؛ محاورہ۔
گاڑی چلانا ، بوجھ یا کسی کام کی ذمہ داری نبھانا ، لشتم پشتم گزارہ کرنا۔ غریب اور سفید پوش طبقہ جس حال میں زندگی کی گاڑی کھینچ رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔(۱۹۹۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۳)۔

---لیٹ ہونا محاورہ۔
ریل گاڑی کی روانگی یا آمد میں تاخیر ہونا۔ گاڑی تین گھنٹے لیٹ تھی لہٰذا شام کا دھندلکا چھا چکا تھا۔ (۱۹۵۴ء ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۳)۔ ایک اسٹیشن پر گاڑی لیٹ ہو جانے کے باعث نصف شب کے وقت ڈیڑھ گھنٹے بیٹھنا پڑا۔ (۱۹۹۳ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری ، ۳)۔

---میں جُتنا ف مر ؛ محاورہ۔
محنت طلب کام سنبھالنا ، مشقت کرنا ، محنت مشقت میں لگ جانا۔ وہاں کی تیز رفتار زندگی کو جیت سمجھ لو اور یہاں کی بیل گاڑی میں جتنا کیسے اچھا لگنے کا بھلا (۱۹۸۸ء ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۰۷)۔

---میں گھومنا ف مر ؛ محاورہ۔
سیر و تفریح کرنا ، ٹھاٹ باٹ ہونا ، شان و شوکت دکھانا۔ ایسے واہ ٹھاٹ ہیں پیاروں کے گاڑی میں گھوم رہے ہو۔ (۱۹۸۷ء ، ساتواں پھیرا ، ۹۰)۔

---نہ چلنا محاورہ۔
معاملت نہ ہونا ، موافقت نہ ہونا ، معاملت میں الجھاؤ ہونا۔ مگر میں نے ایلچی کو صاف صاف لکھ دیا تھا کہ مجھے اتفاق نہیں تمہاری تجویز سے اور یہ کہ گاڑی چلے گی نہیں۔ (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۹)۔

---ہانکنا ف مر ؛ محاورہ۔
۱. کوئی گاڑی (جس میں جانور جتا ہوا ہو) چلانا۔ باورچی گری اور خدمت گاری کرتے تھے ، مشکیں اٹھاتے تھے ، گاڑیاں ہانکتے تھے۔ (۱۸۹۹ء ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۴۴)۔ نصیر نے جلدی جلدی گاڑیوں پر بھوسہ لدوا کر انہیں گاؤں کی طرف تیز ہنکوا دیا۔ (۱۹۵۴ء ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۷)۔ ارے بابا ، دنیا میں دو ہی چیزیں تو ہانکی جاتی ہیں یا گپ یا گاڑی تم کسی کی بات کر رہی تھیں۔ (۱۹۸۷ء ، ساتواں پھیرا ، ۸۹)۔ ۲. کسی کام کا آگے بڑھانا۔ ایک شخص جو سرسید کے کاموں کا صرف مددگار ہی نہ تھا بلکہ اس گاڑی کے ہانکنے میں گویا برابر کی جوڑ تھا۔ (۱۸۹۹ء ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۱۹)۔

گاڑھ امث۔
۱. (عو) مصیبت ، آفت ، مُشکل۔ اگر میں اپنے لوگوں کو چھوڑ جاؤں تو خلق مجھ کو نامرد کہے گی کہ اس گاڑھ میں اور ایسے بُرے وقت میں ... چھوڑ کر چلا گیا۔ (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۱)۔ ات : پڑنا۔ ۲. کسی کی گھات میں رہنا (مہذب اللغات)۔ ۳. (پارچہ باف) کپڑا بننے کا گڑھا (فیروز اللغات)۔ [س : गाढ]۔

---پڑنا محاورہ۔
(پورب) مصیبت آنا (مخزن المحاورات ؛ پلیٹس)۔

گاڑھا (الف) صف مذ۔
۱. دبیز ، موٹا ، غف (کپڑے وغیرہ کے لیے)۔ فقط نام ہی دین کا سن لیا ہے ، حقیقت دین سے دل پر بڑا گاڑھا پردہ پڑا ہوا ہے۔ (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۶)۔ میت کو غسل دینے وقت

اس بات کی زیادہ احتیاط رکھیں کہ اس کا ستر کھلنے نہ پائے ، ستر پر ایک گاڑھا کپڑا ڈال دیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۷۷)۔ ۲. مائع جس میں پانی کی مقدار کم ہو ، غلیظ ، زیادہ کثافت والا ، پتلا یا رقیق کی ضد۔ پربالی نے دیکھا تو دودھ ہر روز جیسا گاڑھا اور چکنا۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۳)۔ وہاں کا دریا اس قدر غلیظ اور پانی اس کا نہایت گاڑھا ہے کہ کشتی اس پانی میں نہیں چل سکتی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۹)۔ شوربے کو گاڑھا کرنے کے لیے آٹا بھی گھول کر ڈالا جاتا تھا۔ (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰)۔ پیاز اور مسالے کا گاڑھا سیال الگ تیار رہتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۲۵)۔ ۳. (کنایۃً) اٹل ، قابلِ تسلیم ، محکم۔ حکم کیا کہ اس کو چھوڑ دو کہ حکم محکم اور فرمان گاڑھا لایا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۲)۔ چندری سے تار کھینچ لیا اور گاڑھے گاڑھے حکم اور لٹھ مار باتیں شروع کیں۔ (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۱)۔ ۴. (مجازاً) پکا ، پُرخلوص ، مخلص (دوست کی صفت کے لیے مستعمل)۔ تیرے دوست تجھ سے تیرا احوال پوچھیں تو بڑے گاڑھے دوست سے کہنا۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۱)۔ نواب ضیاالدین احمد خاں ان کے نہایت گاڑھے دوست تھے۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۲۵)۔ ۵. (کنایۃً) سخت ، کڑا ، مُشکل ، دُشوار (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ ۶. (کنایۃً) چالاک ، کائیاں۔ اے معلم بے ایمان والے تخم شیطان تو بھی اپنے کام کا بہت خاصہ اور بڑا گاڑھا ہے میری گبندن تن زیب لونڈی کو بھیجے بیٹھے کلام نافرجام سے اڑا لایا۔ (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰۶)۔ بسمارک ... عقل کا نہایت تیز اور تدبیر کا بڑا گاڑھا تھا۔ (۱۹۱۵ ، خطبات مشران ، ۱ : ۱۳۵)۔ ۷. (کنایۃً) شدید ، گہرا۔

جب تک نگہ نے کام چلے بھوں کو مت چڑھا

گاڑھا ہے زخم تیغ سے ظالم کٹار کا

(۱۷۹۵ ، دیوان قائم ، ۱۰)۔ جتنا ایمان ضعیف ہوتا ہے ، اسی قدر آدمی کو ان کا خوف گاڑھا ہوتا ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۳۱)۔

آپ پر بار صرف ڈاڑھی ہے

ہاں ریاست کی فکر گاڑھی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۳)۔ ۸. (کنایۃً) زورآور ، بہادر ، دلیر۔ اس مرد دلاور ... نے ... مجھ کو اپنے اوپر گاڑھا جان کر بہ سلوک و آدمیت پیش آیا۔ (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۲۸)۔

گاڑھے ہیں ہم اس سے بھی

جو خنگے کو ہلا کر ، للکارے تھا بوشی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴)۔ ۹. (کنایۃً) گہرا ، نمایاں ، واضح۔ پنڈت جی کے چہرے کی طرف اڑتی ہوئی مگر تلاش کی نگاہ سے دیکھا ، صداقت کی گاڑھی گاڑھی جھلک نظر آئی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۵۷)۔ (ب) امذ۔ ۱. ٹھونک کر بُنا ہوا ایک غف کپڑا ، کھڈی کا بُنا ہوا کپڑا ، کھدر وغیرہ۔

پٹکا گاڑھے کا کب تک باندھوں

موٹی شلوار تا کُجا پہنوں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۶)۔ عمرو نے ... ایک رومال گاڑھے کا نکال کر بطور علامت قرآن کے کندھے پر ڈالا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۵۱)۔ اس آب رواں سے گاڑھے کا کُرتہ اور دھوتر کی چادر ہزار درجہ بہتر ہے۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۷)۔ بازار میں تو زربفت اور کمخواب سے لیکر گاڑھا دھوتر تک ملتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۲)۔ ۲. (مجازاً) معمولی کپڑا ، موٹا جھوٹا کپڑا۔ ایک قسم کے موٹے اور مضبوط کپڑے کو کہتے ہیں جو عموماً کھڈی پر بُنا جاتا ہے اور لفظ ، گاڑھا ، کے ساتھ گزی گاڑھا کے مرکب کی شکل میں موٹے جھوٹے کپڑے کے لیے بولا جاتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ۳ : ۴۷)۔ ۳. لڑائی کا مست ہاتھی (نوراللغات ؛ سرمایہ زبان اردو)۔ [س : गाढ]۔

---پَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ۔

سخت پردہ ، گہرا پردہ۔

خوب تو پردوں میں افلاک کے رہنا سیکھا

سامنے آئیے اللہ رے گاڑھا پردہ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۶۸)۔ گاڑھا پردہ کبھی نہیں تھا ، آج بھی سڑک پر ماری ماری نہیں پھرتی تھی۔ (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۸۰)۔ [گاڑھا + پردہ (رک)]۔

---پَسِینَہ (---فت پ ، ی مع ، فت ن) امذ۔

(مجازاً) محنت و مشقت (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گاڑھا + پسینہ (رک)]۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ۔

کسی مائع محلول یا قوام وغیرہ کی موٹا یا کثیف ہونے کی حالت۔ یہ میل کے اوپر بوجھ اور گاڑھا پن ہوا کا کچھ نام ہی نام کو رہ جائے گا۔ (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۹۹)۔ اس محلول کے گاڑھے پن کے راست متناسب ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۳۰)۔ نشاستے کا گاڑھا پن کھانے کی رفتار کو بڑھانے کے بجائے گھٹا دیتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۶۳)۔ [گاڑھا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دِماغ (---کس لیز فت د) امذ۔

(کنایۃً) تکبّر ، غرور۔ یہ گبندن رشک چمن اپنے لباس فاخرہ بے بہا کی تمکنت میں ایسا گاڑھا دماغ رکھتی ہے کہ محرے کے صحن تک بھی نہیں آتی۔ (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۷۴)۔ [گاڑھا + دماغ (رک)]۔

---دھوتَر (---و مج ، فت ت) امذ۔

معمولی موٹا کپڑا ، موٹا جھوٹا کپڑا۔ بازار میں تو زربفت اور کمخواب سے لیکر گاڑھا دھوتر تک ملتا ہے (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۲)۔ [گاڑھا + دھوتر (بطور تابع)]۔

---کَپْڑا (---فت ک ، سک پ) امذ۔

دبیز ، موٹا یا غف کپڑا ، ٹھکی ہوئی بُناوٹ کا کپڑا۔ اس کے تخم پھل کے چھلکے اتارنے سے جو دودھ نکلتا ہے اس کو جمع کر کے بانس پر ایک گاڑھا کپڑا بچھا کر اس پر دودھ ڈال دیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۵)۔ [گاڑھا + کپڑا]۔

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
کسی مائع کو غلیظ بنانا ، شدت پیدا کرنا ، سختی کرنا ، مشکل کرنا. آدھا چمچہ میدہ لے کر ٹھنڈے پانی میں گھلا کر گاڑھا کر لیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۷۶). شوربے کو گاڑھا کرنے کے لیے آٹا بھی گھول کر ڈالا جاتا تھا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰).

---گاڑھا خُون (---و مع) امذ.
جمجاتا خون ، غیر منجمد خون. اس کے بعد یکایک غٹ غٹ کر کے نلکے سے گرم گرم گاڑھے گاڑھے خون کی دھار بہنے لگی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۰). [گاڑھا + گاڑھا + خون].

---گاڑھا دُودْھ (---و مع ، سک د ھ) امذ.
خالص دودھ ، اونٹایا ہوا دودھ. انہیں چوپال پر کئی کئی روز کھائی ہوئی نرم نرم پوریاں اور خستہ کچوریاں اور گاڑھے گاڑھے دودھ کے گھونٹ یاد آ گئے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۳۰۶). [گاڑھا + گاڑھا + دودھ (رک)].

---گزی (---فت گ) اث.
معمولی کپڑا ، موٹا جھوٹا کپڑا. بدنصیب بچی گاڑھے گزی کے موٹے کھدر کے کپڑے پہنے لو کے جھکڑوں میں بیٹھتی اور وہیں پڑ کر ڈھیر ہو جاتی. (۱۹۰۰ ، موؤدہ ، ۲۶). یہ گاڑھے گزی پہ گزارہ کرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۱). شہر میں بنئے نے... گھی ، شکر ، گاڑھا گزی کی قیمتیں من مانی کر دی تھیں. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۵۰). [گاڑھا + گزی (بطور تابع)].

---وَقْت (---فت و ، سک ق) امذ.
مشکل اور مصیبت کا زمانہ ، تنگی کے دن. میاں آزاد بڑے گاڑھے وقت میں کام آئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵۸). صرف معاملۂ خلافت کو دیکھو کہ اہل ہند نے مسلمانوں کا کیسے گاڑھے وقت میں ساتھ دیا. (۱۹۲۵ ، اسلامی کو رکھنا ، ۴۳). [گاڑھا + وقت (رک)].

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
کسی مائع میں رطوبت کم ہونا ، پانی کی وجہ سے پتلاپن کم ہونا. گاڑھا ہونے پر آدھ پاؤ بالائی ، آدھ پاؤ گھی ، آدھ سیر شکر ڈال کے بھونتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۹۳).

گاڑھنا (سک ڑ ھ) ف م.
۱. رک : گاڑنا جو زیادہ فصیح ہے. اسلام کے احکام اس پر جاری کرتے تھے اور مسلمانوں کے مقبروں میں گاڑھتے تھے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۵).

کیا جانیے مرنے میں بھی کیا رنج و محن ہیں
گاڑھے بھی گئے یا ابھی محتاج کفن ہیں

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۷۵). ۲. چھپانا ، اخفا کرنا.

جس کو محفل میں گاڑھنا چاہا
چرچا اس غم کا کم کم ہوا

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۰۷). [گاڑنا (رک) کا ایک املا].

گاڑھی اث.
موٹی ، گھنی ، گہری ، دبیز ، کثیف ، مضبوط ، پکی. بوری گاڑھی چاروں طرف باغ کے رکھی ہے کہ پرندہ پر نہیں مار سکتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۳). انتظام دنیا کے لیے ایسی گاڑھی محبت جو عشق اور شیفتگی کی حد کو پہنچ گئی ہو ، درکار بھی نہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۶). گاڑھی کالی سیاہ کائی اور طرح طرح کے مرہموں سے مداوات ہوتی. (۱۹۸۵ ، پہلی بوند سمندر ، ۹۹). [گاڑھا (رک) کی تانیث].

---چھَنْنا محاورہ.
۱. بھنگ کا خوب گاڑھا چھانا جانا.

ساقی کی عطا میں کوئی کیا شاخ نکالے
گاڑھی یہ چھنی بھنگ کہ سینک اس میں کھڑی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۵). ۲. آپس میں بہت محبت ہونا ، گہری دوستی ہونا. دونوں میں ایسی گاڑھی چھننے لگی تھی کہ گویا ایک جان دو قالب تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۵). مولوی محمد باقر سے ان کی بڑی گاڑھی چھنتی تھی. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۱). دونوں میں بڑی گاڑھی چھنتی تھی ، ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے تھے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۸). ۳. بے تکلفی اور مذاق میں کچھ کہنا ، یونہی دل لگی کے طور پر کچھ کہنا.

بھر دے عوض شراب کے ساغر کو بنگ سے
گاڑھی چھنی ہے ساقی اب اک سبزہ رنگ سے

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۷۹). ۴. خوب نشے میں ہونا اور اول فول بکنا.

کہ بگڑی ہے کہ بنتی ہے
نشہ بازوں میں گاڑھی چھنتی ہے

(؟ ، قلق (نور اللغات)).

گاڑھی چھنے گی آج تو قاضی کے سامنے
کس طرح منع کر دیا شرب شراب کو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۳۱).

چڑھا جب نشۂ بنگ خط سبز
جنابِ خضر سے گاڑھی چھنا کی

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۲).

---چھنے گی آج کِسی سَبْزَہ رَنْگ سے فقرہ.
بھنگ پینے والے بھنگ پینے ہونے گئے ہیں ؛ مراد : یہ کہ معشوق سے آج بہت بے تکلفی ہو گی.

بھر دے عوض شراب کے ساغر کو بنگ سے
گاڑھی چھنی ہے ساقی اب اک سبزہ رنگ سے

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۷۹).

---دوسْتی (---و مع ، سک س) صف مث.
بہت میل جول ، پکا یارانہ ، پکی دوستی ، پُرخلوص دوستی. دونوں میں گاڑھی دوستی نہیں تو چنداں اجنبیت بھی نہ تھی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۶).

شیخ کی وہ دھج نہیں وہ شیخ کی ڈاڑھی نہیں
دوستی مذہب سے ہے پر اس قدر گاڑھی نہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۹). ایک مرغ اور ایک کتے کی بڑی گاڑھی دوستی تھی. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ٤٦). [گاڑھی + دوستی (رک)].

---کمائی (---فت ک) امث.
وہ مال و دولت وغیرہ جو بڑی محنت و تگ و دو سے حاصل ہو ، گاڑھے پسینے کی کمائی.

قوم سے اس کی گاڑھی کمائی
آپ نے قرہ دے کے اڑائی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۹). اپنے خصموں کی گاڑھی اور رشوت کی پتلی کمائیاں خرچ کر کے یہ ریشمیں سلسلاتے نرم کپڑے نہیں خریدوگی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۳). ہم نے محنت شاقہ کرنے والوں کی گاڑھی کمائی کسی منصوبہ بندی کے بغیر خرچ کردی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳ فروری ، ۳). [گاڑھی + کمائی (رک)].

---گاڑھی صف ؛ امث.
واضح ، بہت نمایاں. پنڈت جی کے چہرے کی طرف اڑتی ہوئی مگر تلاش کی نگاہ سے دیکھا صداقت کی گاڑھی گاڑھی جھلک نظر آئی. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۵٤). [گاڑھی + گاڑھی (رک)].

---نیند (---ی مع ، غنہ) صف مث.
گہری نیند ، بہت غفلت کی نیند. اس قسم کی گاڑھی نیند ... بدرجہا بہتر ہے. (۱۹۹۰ ، انتخاب لاجواب ، لاہور ، ۲٤ اگست ، ۲). [گاڑھی + نیند (رک)].

گاڑھے امذ ؛ ج.
گاڑھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بیٹھنا عاورہ.
رک : گاڑے بیٹھنا (مخزن المحاورات).

---پسینے کا/کی پیسہ/کمائی امذ ؛ امث.
بڑی محنت اور مشقت سے حاصل کی ہوئی رقم وغیرہ. سخن کا طول سخت نامعقول ، جیسے کوڑی کا عرض ، گاڑھے پسینے کا پیسہ لگا. (۱۸٦۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹۱). چوری کے مال کے ساتھ مادھو پرشاد کے گاڑھے پسینے کی بھی کمائی جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۳). شاباش ہے ان بیویوں پر جو اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی اور اس کی محنت و مشقت کی قدر نہ کریں. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۸۳).

---کا کُرتہ امذ.
گاڑھے کے کپڑے سے تیار کیا ہوا کُرتا ، موٹے کپڑے کا کُرتا ، معمولی کُرتا. دکھانے کو دس بیس کرتے گاڑھے کے سوالیے. (۱۹۳۰ ، عین ، ۱۹۱). ایک بوڑھا گاڑھے کا سفید کرتا پہنے ... بیٹھا رہتا تھا. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۸۲).

---کی بروٹی امث.
بروٹی جو گاڑھے کے کپڑے سے تیار کی گئی ہو ، کھدر سے تیار کردہ بندی. مسافر نے فوراً اپنی گاڑھے کی بروٹی اتاری اور ... پانی میں کود پڑا. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱۹۲).

---میں کم خواب کا پیوند ہونا عاورہ.
بے جوڑ بات ہونا (رک : کمخواب/مخمل میں ٹاٹ کا پیوند ہونا). ہماری رائے میں زائیدہ اور تنصیر کا نکاح گاڑھے میں کمخواب اور لٹھے میں ململ کا پیوند تھا. (۱۹۰۷ ، سنجوگ ، ۱).

---وقت م ف.
گاڑھا وقت ، مشکل میں ، پریشانی کے وقت ، بُرے حالات میں. تم اتنا ضرور گاڑھے وقت کہہ دینا کہ یہ سوتیل کمشنر یہی میں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۳). تم نے ایسے گاڑھے وقت میری بانہہ پکڑی جب میں منجدھار میں جا رہا تھا. (۱۹۳۰ ، عین ، ۱۸٤).

---وقت آڑے/کام آنا عاورہ.
بُرے وقت پر کام آنا ، مشکل میں ساتھ دینا. آزاد نے اپنا سارا دکھڑا کہہ سنایا اور کہا کہ بھئی تو ہی اس گاڑھے وقت پر آڑے آیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲). میاں آزاد بڑے گاڑھے وقت میں کام آئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵۸).

گاز(۱) امذ (قدیم) ا---گیس.
رک : **گیس.**

حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۰). [انگ : Gas].

گاز(۲) امث ا---گج.
(پارچہ باف) کپڑے کی ایک قسم رک : گج (۳) (ماخوذ : اب و ، ۲ : ۸۸). [انگ : Gauz].

گازُر (ضم ز) امذ.
کپڑے دھونے والا ، دھوبی. غرب رویہ قبرستان دنیا کناری باف اور تیر تبور پترنگان و گازروں کی. (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۸۸). [گاذر (رک) کا ایک املا].

گازہ (فت ز) امذ.
وہ رسّی جس کے دونوں سرے کسی درخت کی ٹہنی سے تھوڑی دور پر باندھ دیے جاتے ہیں اور رسّی کا جو حصہ نیچے لٹکتا ہے اس پر گدی ڈال کر لڑکے لڑکیاں جھولتے ہیں ، جھولا ، پالنا (مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۸). [ف].

گازی صف مث.
گیسی ، گیس والا ، گیس سے منسوب یا متعلق. اجرام فلکیہ کا موجودہ نظام ایک فضائی گازی کی ارتقا یافتہ صورت ہے. (۱۹۳۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵). [گاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گیس امث ، امذ ؛ ←گاز ، گیس.
ہوا کی قسم کی سیال شے جو حجم اور شکل بدل سکے ، بعض گیسوں میں جلانے اور روشنی دینے کی خاصیت ہوتی ہے، مثلاً : آکسیجن ، نائٹروجن وغیرہ. حیوانوں کے سانس لینے اور لکڑیوں کے جلنے اور نباتات جلنے سے ایک لطیف جسم سیال یعنی گیس پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۰۹). پانی بسیط نہیں ہے بلکہ دو مختلف گیسوں یعنی آکسیجن اور ہائڈروجن سے مرکب ہے۔ (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۰).

ہیں ہنر تیرے زمانے کے بغایت روشن
روغن و موم کی جا جلنے لگی برق اور گیس

(۱۹۱۷ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۰۷). سوڈا واٹر کی طرح اس پانی میں بھی کوئی گیس ملی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔(۱۹۱۵ ، معاشرت، ۷). [انگ : Gas].

گیسی صف.
رک : گیسی. یہیں ایک متحرک چارج پر عمل کرنے والی میکانکی قوت کے لیے ایک عمومی فارمولا حاصل ہوتا ہے اس میں استعمال ہونے والے یونٹ گیسی ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، اضافیت کا نظریہ ، ۱۰۹). [انگ : گیس (Gas) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گیسیہ (کسر س ، فت ی) صف.
رک : گیس جس کی طرف یہ منسوب ہے. ابتدا میں آب گیسیہ کا وزن ۵، گرین ہو گا. (۱۹۰۰ ، تجربی طبیعیات کی ابجد ، ۵۰). [گیس (Gas) + ع : یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گاف (۱) امذ.
۱. اردو حروف تہجی کے (بشمول ہائیہ حروف) اکتالیسویں حرف گ (رک) کا تلفظی نام.

دال فے عین اے کتابتو قید
گاف میم اے حسابو سرکاری

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۹۷). عوام غین کو بھی اردو کے گاف سے بولتے تھے بلکہ یہ اب بھی بولتے ہیں جیسے گیر (غیر) گریب (غریب) گور (غور) بگیر (بغیر) چگتائی (چغتائی)۔(۱۹۸۸، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۰۳). ۲. (کنایۃً) **بکواس ، بیہودہ باتیں ، حد سے گری ہوئی باتیں ، غیر اخلاقی باتیں** (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات). ۳. **حد سے زیادہ بڑھ جانا** (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات). [رک : گ].

گاف (۲) امذ ←گالف.
ایک لمبی ڈنڈی کے خمدار بلے اور ربر کی چھوٹی ٹھوس گیند سے عموماً گھاس پر کھیلا جانے والا ایک بدیسی میدانی کھیل جو دو اشخاص کے مابین کھیلا جاتا ہے ، باری باری ہر شخص کھیلتا ہے اور گیند کو بلے سے مار کر ایک چھوٹے سے گڑھے میں ڈالتے ہیں. مثال کے طور پر ہم بینائی کے ذریعے معلوم کر سکتے ہیں کہ گاف کا گیند سفید ہے۔ (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن ، ۲۰). بدنظری ، گاف ، نئی نسل سے بیزاری، رقیق القلبی اور آسودہ حالی یہ عمر وسطیٰ کی بانی پہچان نشانیاں ہیں. (۱۹۷۰ ، خاکم بدہن ، ۸۰). چوگان کے کھلاڑیوں کی ضرورت کو بالکل نظرانداز کر دیا ، دوسرا بولا مجھے گاف کھیلنے کا شوق ہے۔(۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۱۷). [انگ Gas].

گاگر (فت گ) امث ←گاگری.
۱. پانی رکھنے کا مٹی یا دھات وغیرہ کا گلے دار بے پیندے کا گھڑا یا مٹکا

گاگریں لیویں اوٹھا اور یہ کہتی جاویں
دیکھیت ڈھونڈری جو دزم اوی ہے ہنگھٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹).

وہ بچھوؤں کی اپنے سنا کر صدا
اٹھاتی تھیں گاگر بطرز ادا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۷).

امرت بھری آنکھوں میں مدھر آنکھ کی پتلی
رادھا ہے کہ گاگر لئے پنگھٹ پہ کھڑی ہے

(۱۹۳۷ ، نوبہاراں ، ۱۰۰). یہ تالاب کل تک تو بارش کے پانی سے لبریز تھا آج لیکن نہ پنہاریاں گاگریں بھر رہی تھیں نہ مرغابیاں تیرتی تھیں. (۱۹۸۸ ، لوح خاک ، ۱۰۹). ۲. **عُرس کی ایک رسم جس میں مٹی کے گھڑے میں شربت بھر کر اور اوپر سے سرخ کپڑا باندھ کر پھول کے ہار اس پر ڈالتے اور سروں پر رکھ کر مزاروں پر چڑھانے لے جاتے ہیں**

پیر مُغاں کے عرس میں یوں آئیں اہل رند
گاگر کے بدلے سر پہ سبو ہو شراب کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۵).

چڑھی جو عرس میں کچے گھڑے کی سوتی کو
بنائی ڈھونڈھ کے گاگر شراب کی مٹکی

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۶). مزارات پر راگ ہے ... قوالی ہے ، سجدہ ہے چادر ہے گاگر ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، عبدالماجد دریاآبادی ، ۱۳۳). [س : गागरी].

گاگلز (فت گ ، سک ل) امذ ، ج.
سیاہ یا گہرے رنگ کے چشمے کے تال یا عینک جو آنکھوں کو ڈھانپ لے ، عموماً دھوپ سے بچاؤ کی عینک. وہی ناگزیر کیمرے گاگلز اور دوربین یہ سب دلی کے براق تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۸۰). آنکھوں پر چھائے ہوئے گاگلز اس کے اپنے چہرے کی جسامت سے بھی بڑے تھے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۸۳). [انگ : Goggles].

گاگ لی (سک گ) امث.
(کاشت کاری) **ساگ پات ، سبزی جو کھانے کے استعمال میں آتی ہو** (ا پ و ، ۶ : ۹۸). [مقامی].

گال (۱) امذ.
۱. **رُخسار ، عارض ، کلّا.**

سرگاں جیسے لمبے بال چندر سورج دونوں گال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ : ۷۷)). عاشق کوں معشوق کے گال بال پر بہت دل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۱).

آرسی دیکھ کر بھی کہتی ہے
خوب رُوئی ہے تیرے گالوں میں
(۱۷۹۱ء ، چمنستان شعراء (ساعی) ، ۳۳۵).
گال گدرائے ہوئے چوسنے کے لائق ہونٹ
غبغب اور سیب ذقن بوسوں کے قابل جٹ جٹ
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۷۲).
ماہ نے جمع کیا سیم ظفر مہر نے زر
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک گال کا مول
(۱۸۴۹ء ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۹).
یہ گُل سے گال یہ حسن و جمال یہ جوبن
کسی چمن میں کب ایسی بہار آتی ہے
(۱۹۱۵ء ، جانِ سخن ، ۲۰۲). کوئی روایتی قسم کی عورت گال پر انگلی رکھ کر ان سے کہتی ، اوئی یہ بے جوڑ شادی کیسے کر دی تمہارے والدین نے؟ (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۴). ۲. (کنایۃً) کلّا ، چہرہ ، منْھ. داہنا ہاتھ خوبصورت نازک گلاب کی شی جیسے گال کے نیچے ہے اور دوسرا ہاتھ دوسری جانب مخمل کے تکیے پر پڑا ہے. (۱۹۳۰ء ، روشنک بیگم ، ۲۰۶). تڑاخ سے ایک ننھا سا بھرپور ہاتھ اس کے گال پر پڑا. (۱۹۸۱ء ، جنا مسافر ، ۱۳۱). انہوں نے زور سے ایک تھپڑ میرے گال پر جڑ دیا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۱۳). ۳. (مجازاً) لقمہ ، روٹی کا ٹکڑا ، گھونٹ (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۴. (مجازاً) مٹھی بھر اناج جو چکی میں ڈالا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۵. (کنایۃً) گفتگو ، باتیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : गलला].

---بجانا محاورہ.
۱. منْھ سے بم بم کی آواز نکالنا. جیسے ہر کن گائے تیسے گال بجائے (کہاوت). (۱۸۸۶ء ، مخزن المحاورات ، ۶۲). ۲. بیہودہ بکنا ، بکواس کرنا ، بے موقع بولنا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات). ۳. شیخی بگھارنا ، ڈینگ مارنا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ پلیٹس).

---پشخی (---فت پ ، سک ش) امث.
جھڑ کنا ، بکواس کرنا ؛ شیخی بگھارنا ، احمقانہ گفتگو (پلیٹس).
[گال + پشخ = پشک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پشخی کرنا محاورہ.
جھڑ کنا ، تنبیہ کرنا (مخزن المحاورات ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---پچک جانا محاورہ.
کلے کی کھال کا اندر کی طرف پچک جانا ، دُبلا ہو جانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---پر گال چڑھ جانا / چڑھنا محاورہ.
گالوں کا پھول جانا ، بہت موٹا ہو جانا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---پر گال رکھ دینا / رکھنا ف م ؛ محاورہ.
پیار کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پھلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. گالوں میں ہوا بھر کر ابھارنا ، تاننا.
مشک کی طرح سے گال اپنے پھلانا کیوں ہے
اپنے او سفے کے نوٹے تو نہ باں جھلاؤ
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۸۸).
ادھر کو گاتی ہیں شہنا نواز شہنائیں
کہ ہووے شیرباں مبارک پھولا پھولا کر گال
(۱۸۷۹ء ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۳۰). اس نے ... باسپورٹ جمع کر کے آرام سے ڈیسک تلے پوشیدہ بیئر کی بوتل کو گال پھلا کر آدھا کردیا. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۱۰۱). ۲. رنجیدہ ہونا ، غصہ کرنا. مگر جب وہ کامران کے کمرے میں پہنچی تو وہ گال پھلائے کھڑا تھا. (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۹۰). ۳. ناراض ہونا ، برہم ہونا ، روٹھنا. اگر خود بھی گال پھلا کر منہ سجا کر ایک کونے میں جابیٹھیں تو اس کا غصہ اور بھی زیادہ تیز ہو جائے گا. (۱۹۱۶ء ، معلمہ ، ۱۳۳). مزدور الگ بیکار ، صناع جدا تباہ حال ، کاشتکار اپنی طرف گال پھلائے ہوئے ہیں. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰).

---توڑنا محاورہ.
۱. رُخسار پر دانت مارنا ، زبردستی بوسہ لینا.
لگے توڑنے بال ہور گال اونو
زمیں پر کیسے قد کھڑا کھال اونو
(۱۶۸۱ء ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۳۱).
یہ ٹانگ کھینچے ہے تو وہ کھینچے پکڑ بال
وہ ہاتھ مروڑے ہے تو یہ توڑے ہے کھڑا گال
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۶). ۲. نقصان پہنچانا ، ذلیل کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. چٹکی لینا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---چھونا محاورہ.
گال کو ہاتھ سے مس کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---سُجانا محاورہ.
روٹھ جانا ، ناراض ہو جانا ، چیں بہ جبیں ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---سُوجنا ف م ؛ محاورہ.
کسی کیڑے کے کاٹنے یا پھنسی پھوڑا ہو جانے یا تھپڑ لگنے سے گال کا متورم ہو جانا ؛ غصہ ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---سے گال جُدا نہ ہونا محاورہ.
وصل میں ہم آغوش ہونا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---سینکنا محاورہ.
۱. گال پر گرمی ، حدت کی ٹکور (ماخوذ : پلیٹس). ۲. طمانچہ کھانا (پلیٹس). ۳. (ہنود) مبارک باد دینا ، اصل میں ایک رسم ہے

جو دولہا کے پہلے پہل خسر کے گھر آنے پر اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ سسرال میں موجود رشتے دار اپنے ہاتھوں کو گرم کر کر کے اس کے رخساروں پر رکھتے اور اسے مبارکباد خیال کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

---کاٹ کھانا / کاٹنا محاورہ.
رک : گال توڑنا. نہ دیکھا نہ بھالا ایک نے اوچک کر بےدم کا گال کاٹ کھایا (١٨٣٥ ، نغمۂ عندلیب ، ٨٧). جانی بیگم کا غصہ فرو (فرو) ہو گیا سپہر آرا کا گال ہنسی ہنسی میں کاٹ کھایا. (١٨٨١ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ٣٢٠). اچھی سزا دی تم نے پہلے بنہ چومتے گال کاٹا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ٧٣).

---کا جیتے ، گالی کا ہارے کہاوت.
رک : گالوں والا جیتے مال والا ہارے. گال کا جیتے گالی کا ہارے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٣٥٥).

---کَنا محاورہ.
ہاتھ کو گال پر پھیرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---گال / گالوں میں چاول بَھرنا / بَھرے ہونا محاورہ.
بڑا بول بولنا ، کوئی شخص ڈینگ کی لے یا طعن و طنز کی گفتگو کرے تو کہتے ہیں کہ گال میں چاول بھرے ہیں (محاورات نسواں ؛ جامع اللغات).

---گالوں والا جیتے ، مال والا ہارے کہاوت.
زبان دراز کے آگے بھلے آدمی کا خاموش رہنا بہتر ہے ، جھوٹا آدمی سچوں کو جھٹلا لیتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---نیلے ہونا محاورہ.
زیادہ بوسوں کی وجہ سے گالوں کا نیلا ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گال (٢) امذ.
کُشتی کا ایک داؤں. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی دو دستی ... گال ... قفل ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٥٨). [مقامی].

گال (٣) امذ.
(نباتیات) **کسی بیماری کی وجہ سے پودے کے ورم کی طرح پھول جانے کی حالت.** بعض دفعہ جب پودے بیکٹیریا ... سے متاثر ہوتے ہیں ... ان ابھاروں کو گال کہتے ہیں. (١٩٧٠ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ٣٥٧). [مقامی].

گال (٤) امث.
رک : **گالی** (پلیٹس ؛ जामع اللغات). [س : गालि].

---کَرنا محاورہ.
بدکلامی کرنا ، گالیاں دینا ، بدزبانی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گال (٥) امذ.
١. **فرانس کا قدیم نام** (فرہنگ آصفیہ). ٢. **یورپ کی ایک وحشی قوم کا نام مزاحاً فرانسیسی** (فرہنگ آصفیہ). [علم].

گالا (١) امذ.
١. **دھنکی ہوئی صاف روئی کی تھوڑی سی مقدار کا گولا یا پہل.**

جو تھا روئی کے گالے فی دل نرم بو
سما تس میں یوں شعلہ گرم تر
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٨٧).

جب سیں ملائم گالوں کی دل میں دھن ہے
نرمی سے دل ہوا ہے تب سے یہ روئی کا گالا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٧).

ساتھ عشاق کے یہ پھر بھی نہ کرتا نرمی
آسماں گر ہمہ تن روئی کا گالا ہوتا
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٣). یہ وہ دن ہے جب لوگ پریشان پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوں گے. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٦٨٣). ٢. (کنایۃً) **نہایت سفید.**

چھپے چند سور اجیالا نہ چھپنے نور ہو گالا
دو تن کے من حسد بھالا کہ شر مع سات یاری ہے
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٧٣). تیرا منہ تو سفید گالا تھا ، اب تو نے کالا کیوں کیا. (١٨٦٥ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٣٢٤). ایک بڑھیا ظاہر ہوئی سر گالا منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٩٣١).

اب تو گالا ہوا سر ہو گئے سب بال سفید
ہو گیا نانکہ جی آپ کا تڑکا کیسا
(١٨٨٩ ، دیوان عنایت و سفلی ، ١٦). اس کی کالی زلفیں روئی کے گالوں کی طرح سفید ہو گئیں. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢). ٣. **کوئی گولا سی گیلی اور سفید شے.**

تپش گیلے کے گالے سے ملائم
ستوں دو سیم کے گویا ہیں قائم
(١٧٧٣ ، تصویر جاناں ، ٣٥). ہر گالۂ برف کہ رشاشۂ آب سے بسبب انجماد کے برف ہو گیا. (١٨٣٩ ، ستۂ شمسیہ ، ٥ : ٥٩). برف کے سفید سفید گالے دیکھ کر رسیکیہ رونے لگی. (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس ، ١٠٦٦). اس کی حالت اس اندھے کی سی ہے جو برف کے ایک گالے کی شکل و صورت اور ساخت کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہو. (١٩٦١ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن اسٹائن ، ٢٨). جیسے ٹھنڈے ملک کی کسی مسجد کے دروازے کی محراب میں آسمانی برف کا بڑا سا گالا لٹکا ہو. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٢١٩). ٤. (گھوسی) **دودھ کا چکنا جزو جو دودھ کو ٹھنڈ میں زیادہ دیر رکھے رہنے سے تھہر کر اوپر سطح پر آ جاتا ہے ، یہ ایک قسم کا کچا مکھن ہوتا ہے جس کے نکل جانے سے دودھ پتلا اور ہلکا ہو جاتا ہے ، بورا ، نیو** (اب و ، ٢ : ٩٥). [ف : گال + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---پَن (---فت پ) امذ (قدیم).
دھنکی ہوئی اور صاف کی ہوئی روئی کی نرمی اور ملائمت.

بالی کے لانبے بال ہیں مخمل کالے سوں نفس
ہیں نرم کلے بن سنے خوش باس بالے سوں نفس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۱). [کلا + بن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دار صف.
(حیاتیات) **Floccular** کا اردو ترجمہ یعنی گُپھے دار، **پھولا پھولا**. نوعی ایچ (**pH**) ضد عفونت کے ساتھ الزاق عمل ۵۵ سی درجۂ حرارت پر دوگھنٹے میں عمل پیرا ہوتا ہے اور مخصوص کلے دار الزاق نمایاں ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خردحیاتیات ، ۲۳۸). [کلا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ کلا کرنا محاورہ.
نرم و ملائم کر دینا ، بے ضرر و حقیر کر دینا.

کوہساروں کو چھو کر انہیں
کلا کلا کیے جا رہا ہے
(۱۹۸۱ ، لوح خا ک ، ۱۵۶).

کلا (۲) امذ (قدیم).
بندش (شرف نامہ احمد منیری (پنجاب میں اردو ، ۲۱۶)). [مقامی].

کلا (۳) امذ.
شکاری پرندے کو شکار پر چھوڑنے سے پیشتر جو جلاب دیا کرتے ہیں اسے کلا کہتے ہیں (سیر پرند ، ۴۳).

گالف (سک ل) امذ ؛ ← گف.
رک : **گف** (۲). مجھے تو یہ شبہ ہے کہ ان کا تناسب گالف کھیلنے والے اور خیمے کی زندگی بسر کرنے والے لوگوں کے باوجود بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۶۳)؛ چند غیرملکی خواتین اور بچے گالف کا سامان سنبھالے گرین کی طرف جا رہے تھے (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۴۵۹). [انگ : **Golf**].

ـــ اسٹیکس (ـــ کس ا ، سک س ، ی مج ، سک ک) امث.
گف کھیلنے کی چھڑی. زمان ... گالف اسٹیکس صاف کر رہا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۸۳). [انگ : **Golf Stick**].

ـــ کورس (ـــ و مج ، سک ر) امذ.
گف کھیلنے کا میدان یا سبزہ زار ، گف گراؤنڈ. اس کے ساتھ دنیا کا خوبصورت ترین گالف کورس ہے اور کاسی صاحب گالف کے دلدادہ ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷۹). [انگ : **Golf Course**].

گالم گُفتار (فت ل ، سک م ، ضم گ ، سک ف) امث.
رک : **گالم گلوچ**. میں جانتا تھا کہ سیدھے منھ دو چار باتیں کرلیں تو یہ پیچھے ہی پڑ جائے گا ، آج باتیں کی گالم گفتار. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷). [گال (گالی (رک) کی تخفیف) + م (لاحقۂ تسلسل) + ف : گفتار (رک)].

گالم گَلوچ (فت ل ، سک م ، فت گ ، و مج) امث.
گالی گلوچ ، گالی گفتار ، دشنام دہی ، فحش کلامی کرنا. لغو انشاپردازی کو جو کسبیوں کے بناؤ سنگار کی مانند تھی اور ... لونڈوں کی سی گالم گلوچ کو تحریروں سے بالکل دور کر دیا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۳۸۹). گمنام سیکڑوں خطوط گالم گلوچ کے آیا کرتے تھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۸۷). گالم گلوچ کی شکل میں آئے دن نظر نواز ہوتی رہتی ہے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی ، جون ، ۹۱). لیکن ہم ان کے چھوڑے ہوئے "قبضی پلاٹ" کو واگزار کروانے کا تہیہ کر کے آئے ہیں ، چاہے اس میں گالم گلوچ سے کام لینا پڑے یا کالا کلوچ سے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ فروری ، ۳). [گال (گالی (رک) کی تخفیف) + م (لاحقۂ تسلسل) + گلوچ (تابع)].

ـــ گلوچ کرنا محاورہ.
گالی گفتار کرنا ، گالیاں بکنا ، فحش کلامی کرنا. فیض اللہ خان نے مرزا احمد شاہ رخ بہادر کے خواص کے ساتھ گالم گلوچ کی. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۵).

ـــ گلوچ ہونا محاورہ.
گالم گلوچ کرنا (رک) کا لازم. بچہ چیخ و پکار میں پل رہا ہے ، گالم گلوچ ہوتی رہتی ہے تو یہ توقع عبث ہے کہ بچہ شریفانہ زبان بولے گا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اپریل ، ۱۱).

گالنا (سک ل) ف م (قدیم).
گلانا ، پگھلانا.

جب آیا غضب میں وو آتش مزاج
کیا آب عشاق کے دل کو گال
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۸). ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھے نے میاں کو کہا کہ اگر تو قلعی گال کر عجب کو اس پر ڈالے تو چاندی بن جائے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۲۷). [گلانا (رک) کا قدیم املا].

گالُو (و مع) صف (قدیم).
ہر وقت گال بجانے والا ، باتونی ، بکواسی.

برہ موس میں دوتی کوں بات کہ گالو
کہ گن اس کے پیو پیاری کے تیں سنائے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۳). [گال (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی].

گالوں امذ ، ج.
گال (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

اور میری صحت بلا کی تھی
میں ہر قدم پر خود اپنے ہی گالوں کو پلتا ہوا دیکھتا تھا!
(۱۹۸۱ ، لوح خا ک ، ۴۸). بیوی کے چہرے پر اس کی نظر ٹھہری تو وہاں آنسو موتی بن بن کر گالوں پر ڈھلک رہے تھے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۹۶).

ـــ پر جُھرّیاں ہونا محاورہ.
رخساروں پر بڑھاپے کی وجہ سے شکنیں پڑ جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کی جُھریاں چُھپانا محاورہ.
(عو) چہرے سے بڑھاپے کے آثار دُور کرنا، عمر کم ظاہر کرنے کے لیے میک اپ وغیرہ کرنا. بابو کی ممی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی گالوں کی جھریوں کو وینشنگ کریم سے چھپا رہی تھیں. (۱۹۸۷ء، روز کا قصہ، ۹۰).

---میں چاول/ بھرنا/ بھرے ہونا محاورہ.
۱. طعن و طنز سے باتیں کرنا، ڈینگ مارنا، بولنے سے گریز کرنا، ستھار ستھار کے باتیں کرنا.

وہ ایک دن تھا کہ میرے آگے فرشتوں کی تھی نہ دال گلتی
بھرے ہیں گالوں میں اب تو چاول کریں وہ باتیں چبا چبا کے

(۱۸۰۹ء، جان صاحب (مخزن المحاورات، ۳۰۹)). ۲. سکون و اطمینان ہونا، آسائش اور فارغ البالی میسر ہونا. اب تمھاری تن بڑی ہے، چاول گالوں میں بھرے ہیں چبا چبا کر باتیں کر رہی ہو. (۱۸۷۷ء، طلسم گوہربار، ۱۵۰).

---میں چاول بھرے ہیں چبا چبا کے باتیں کرتا ہے کہاوت.
صاحب مقدور ہے اس لیے ایسی باتیں کرتا ہے (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت؛ مہذب اللغات).

گالی امث.
۱. (۱) دشنام، بدزبانی، فحش بات.

گالیاں سنتے او نازنیں مجھ یاد کرتا کر سنیا
اپ دل کروں قربان اس دشنام کے انعام پر

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۱۵).

اس بار جفا جُو نے ہے کیا وضع نکالی
ہر بات میں ہیں جھڑکیاں ہر بات میں گالی

(۱۸۰۱ء، دیوان جوشش، ۲۰۷).

حکام یہ بم کے گولے ہیں اور مولویوں پر گالی ہے
کالج نے یہ کیسے سانچوں میں لڑکوں کی طبیعت ڈھالی ہے

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۲: ۱۰۰). بھلا توپ کا بیٹا بھی کوئی گالی میں گالی ہے. (۱۹۹۲ء، افکار، کراچی، اپریل، ۵۶). (۲) وکب: گالم گلوچ. عقل مند وہ ہوتے ہیں جو لڑائی جھگڑا گھر کے باہر کرتے ہیں اپنی گلی اور کوچے کو گولی گالی سے خالی رکھتے ہیں. (۱۹۹۳ء، جنگ، کراچی، ۳ فروری، ۳). ۲. وہ پتھر کا پیالہ نما ظرف جس کو زمین میں گاڑتے اور اس میں کوئی چیز رکھ کر موصل سے کوٹتے ہیں (نوراللغات). [پ: गारिखा س: गहै]

--- / گالیاں اور ترکاری / بھات کھانے کے واسطے ہیں کہاوت.
جب کوئی تحمل یا بزدلی کے باعث گالی کا جواب نہ دے تو مذاقاً کہتے ہیں کہ گالی کھانے کے لیے ہی ہوتی ہے. گویا پیٹ بھرنے کے لیے بھات کے علاوہ گالیاں کھانی بھی ضروری ہیں اور یہ بھی ایسا ہی. (۱۹۰۹ء، مضامین پریم چند، ۲۰۲).

---بکنا ف م؛ محاورہ.
کسی کو برا بھلا کہنا، بدزبانی یا فحش باتیں کرنا. غصے میں گالی بکیں دل لگی میں یہ گالی بکیں، گالیاں بک بک کر زور لیاقت ہم دکھائیں. (۱۹۰۹ء، مضامین، پریم چند، ۱: ۲۰۳). وہ جب جھنجھلا جاتا تھا تو گالی بکنے سے بھی نہیں چوکتا تھا. (۱۹۸۸ء، نیا قافلہ جاتا ہے، ۱۵۰).

---چٹخنا محاورہ.
ایک دوسرے کو گالی دینا، گالی گلوچ ہونا، اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنا. میاں ننھا اور گیندو میں ... گالی چٹخ رہی ہے. (۱۹۳۳ء، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی، ۲۳).

---چڑھانا محاورہ.
ایسا کوئی کلمہ کہنا جس سے سسرال کا کوئی فرضی رشتہ قائم ہوتا ہو. مجھے بار جی جی نے جو بر دیا تھا سو بر میں نے پایا، اب اسے چھوڑ اور کودھاؤں تو اپنے کو گالی چڑھاؤں. (۱۸۰۳ء، پریم ساگر، ۱۶۳). وہ بیچارہ مصیبت کا مارا خدا جانے آج کس مکان ویران میں بیٹھا ہو گا، تو مجھ پر ناحق گالی چڑھاتی ہے. (۱۸۱۳ء، نورتن، ۱۷۵). لالہ نے لاکھ اصرار کیا کہ بھائی یہ تمھاری نئی بھاوج ہے گالی نہ چڑھاؤ مگر انھیں... یقین نہ آیا (۱۹۳۱ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۳:۲).

---چڑھنا محاورہ.
گالی چڑھانا (رک) کا لازم؛ لڑکی کا رشتہ کسی خاندان میں طے ہو جانا. اے بی داماد تو نہ بناؤ، ناحق گالی چڑھتی ہے. (۱۸۹۱ء، ایامیٰ، ۱۳۸). مرتضیٰ حسین بگڑ گئے واہ صاحب واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ہماری بٹیا پر گالی چڑھ چکی ہے. (۱۹۳۷ء، میرے بھی صنم خانے، ۲۴۲).

---چلنا محاورہ.
آپس میں گالیوں کا تبادلہ ہونا، گالم گلوچ کرنا، دشنام طرازی. گھینو اور گھیبو میں کوسنا گالی چل رہی ہے. (۱۹۳۳ء، اہل محلہ اور نا اہل پڑوسی، ۲۳).

---چُھڑائی (---ضم چھ) امث.
شادی بیاہ میں سمدھنوں کو جب میراثنیں ہنسی مذاق کے طور پر گالیاں دیتی ہیں تو ان کو خاموش کرانے کے لیے وہ انھیں انعام کے طور پر پیسے دیتی ہیں، بدھائی. سمدھنوں کو خوب میراثنیں گالیاں دیتی ہیں، وہ گالی چھڑائی کا انعام دیتی ہیں. (۱۹۷۱ء، اردو نامہ، کراچی، ۳۹: ۸۷).

---دینا ف م؛ محاورہ.
بُری بات مُنھ سے نکالنا، دشنام، بدزبانی کرنا، فحش بکنا، لغو باتیں کرنا.

شفق کی نکل آئی لالی وہیں
دے اپنے نصیباں کوں گالی وہیں

(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۱۶۳).

کوئی چٹخارہ سے کا لیتی چناخ
گالی کیفی ہو کوئی دیتی پٹاخ

(۱۷۹۱ء، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۲۱).

یکشو کب رعد کی آواز ہے
محتسب کو دیتی ہے گالی گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۹). ہمارے دوست خواجہ نے ایک گالی دے کر کہا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۸۹).

---دینے سے گُونگا بولے کہاوت.
بُری بات کی کسی کو سہار نہیں ہوتی اس لیے جواب دینے پر مجبور ہو جاتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---سُنانا ف م ؛ محاورہ.
رک : گالی دینا.

وہ گالیاں سنائیں گے پوچھوں اگر مزاج
یارب بُرا کسی کا نہ ہو اس قدر مزاج

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۳).

بہت سے اعتراض بے محل کو جواب کر خوش ہیں
بہت سی گالیاں بے واسطہ ہم کو سناتے ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروشِ ہستی ، ۱۳۹). غریب کو گالیاں سنائیں اور زد و کوب کر کے اذیتیں پہنچائیں. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۰۰). تو میں پنجابیوں کے گالی دینے سے کافی جڑا ہوا تھا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ۵۹ ، ۵ : ۵۱).

---سُنْوانا ف م ؛ محاورہ.
رک : گالی سنانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے.

اعجازِ مسیحائی سے مجھ کو نہیں انکار
گالی لبِ سوفار سے سنواتے ہو ناحق

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۴ : ۸)).

---کَہْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : گالی دینا.

گالی نہ کہو کوئی مرے دلبر کو حسد سے
مجھ دل کے گلے میں یہ دعائے یمنی ہے

(۱۷۸۰ ، کلِ عجائب (آصف) ، ۲۴).

---کھانا محاورہ.
دشنام سُننا ، کسی کے منھ سے بُری یا فحش بات سُننا. جو منگنی نہیں وہ بہت بھائی اس کی گالی کھاتے ہوس آئی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳).

اس کو کھسیانا کروں گا اس کی گالی کھاؤں گا
خوب چھیڑوں گا جو وہ بدخو نظر آیا مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۸۰).

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بےمزہ نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲).

یارو میں تو یوں بھی گالی کھاؤں گا
چھوڑو بھی کیا رکھا ہے باراتوں میں

(۱۹۷۳ ، گفتگو ، ۷۲).

---گُفْتا (---ضم گ ، سک ف) امذ.
باہمی گالی گلوچ ، تُوتُو میں میں ، باہم ایک دوسرے کو دشنام دینا.

کہیں ساس سے ہو رہی ہے گالی گفتا
کہیں نند کی طعنہ باری کا جھگڑا

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۳۰). ہیں یہ گالی گفتا کیسا؟ (۱۹۰۹ ، خوب صورت بلا ، ۴۹). اف : کرنا ، ہونا. [گالی + گفتا (گفتار (رک) کی تخفیف)].

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) امث.
رک : گالم گفتار ، گالم گلوچ. وہ لوگ چیختے چلاتے بلبلاتے ... مگر کوئی نہ سنتا ، گالی گفتار دیتے ، یہ بیچارے روتے پیٹتے اپنا رستہ لیتے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۴). جب وہ مطلبی حس نے سلطان جی کے عقیدت مندوں میں پہنچ کر گالی گفتار کی تھی خاموش ہوا تو انہوں نے اپنے خادم کو اشارہ کیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۷). [گالی + گفتار (رک)].

---گُفْتار نِکالْنا ف م ؛ محاورہ.
گالم گلوچ کرنا ، گالی دینا. بس خبردار گالی گفتار مت نکال. (۱۹۲۴ ، پنجاب میل ، ۵۴).

---گَلوج / گِلوچ (---فت گ ، و مج) امث.
رک : گالی گفتار. ہرگز نہ مانا اور باور نہ کیا بلکہ گالی گلوچ پر آ گیا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۸۲). خورشید بہو معمولی عورت نہ تھی جو ... کوڑی مل کے برابر سے تکرار اور گالی گلوچ کرنے کو تیار ہو جاتی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۹۴). ہر منزل پر آپس میں گالی گلوچ اور مارپیٹ تک نوبت پہنچی جاتی تھی. (۱۹۳۴ ، تاریخ اسلام ، ۱ : ۵۳۸). [گالی + گلوچ (تابع)].

---گَلوچ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
گالیاں دینا ، فحش کلامی کرنا. جو کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید ، ۴). اگر کوئی شخص رمضان کے زمانے میں گالی گلوچ کر رہا ہو تو لوگ کہتے ہیں میاں رمضان میں یہ حرکت کر رہے ہو. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اپریل ، ۱۱).

---نہیں فقرہ.
ناگوار ہونے کے قابل بات نہیں ، معیوب نہیں ، بُری بات نہیں.

گالی نہیں ہے عطر لگانا سہاگ کا
جو چاہیے سنائیے مجھ کو سہاگ میں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

گالے امذ ؛ ج.
کالا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---تریں ، پَتّھر تریں کہاوت.
۱. نیک کامیاب ہوتے ہیں اور بد ناکام (جامع الامثال ؛ نوراللغات)
۲. الٹا زمانہ ہے شریف خوار ہوتے ہیں اور شریروں کی عزت ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات).

---ڈُوبیں گے ، پَتّھر تریں گے کہاوت.
یہ کلجگ کے آثار ہیں رذیلوں اور کمینوں کا کامیاب ہونا اور شریفوں کا محروم اور ذلیل خوار ہونا (نجم الامثال).

گالیاں (کس ل) امث ، ج.
گال (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل ، شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے وہ گیت جن میں سمدھیانے والوں کے لیے ہلکی پھلکی گالیاں نظم ہوتی ہیں اور جو صرف تفریح طبع کے لیے گائے جاتے ہیں ، وہ گالیاں جو شادی بیاہ میں میراثنیں سمدھیانے والوں کو گیتوں میں سناتی ہیں.

کہیں چٹکیاں اور کہیں تالیاں
کہیں قہقہے اور کہیں گالیاں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۱). ڈومنیوں نے مبارک باد اور گالیاں گائیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہرافروز ، ۵۰). اب انہوں نے اس قسم کے گیت گانے شروع کیے جنھیں گالیاں کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۰۲).

---بکنا ف ل ؛ محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، بدزبانی کرنا ، فحش باتیں کرنا. قصہ میں ہم گالی بکیں ، دل لگی میں ہم گالی بکیں ، گالیاں بک بک کر زور لیاقت ہم دکھائیں گیت میں گالی ہم گائیں. (۱۹۰۹ ، مضامین پریم چند ، ۲۰۳).

---پانا ف ل.
بُرا بھلا سننا ، گالیاں کھانا (کسی خدمت کے عوض).

گالیاں پائیں جو دابے ان کے پاؤں
مجھ کو خلعت مل گیا خدمت ہوئی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پڑنا ف ل.
گالیاں دی جانا ، بُرا بھلا کہا جانا.

دعائیں میں نے ان کو دیں تو بولے
ابھی یہ گالیاں کس پر پڑی تھیں

(۱۸۹۵ ، جوہر انتخاب ، ۳۱۷). زمینداریوں کو علیحدہ کرنے کی وجہ سے خاص طور پر گالیاں پڑ رہی تھیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۱۳).

---ٹکانا محاورہ.
گالیاں سنانا. احسان بھائی نے چڑ کر دوچار موٹی موٹی گالیاں ٹکائیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۵۲).

---داغنا ف ل ؛ محاورہ.
فحش باتیں کرنا ، بُرا بھلا کہنا ، فحش زبانی میں گالیاں دینا. چند موٹی موٹی گالیاں داغتے ہوئے ٹیک لگانے سے بھی منع کر دیا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۳).

---دینا ف ل ؛ محاورہ.
۱. بد زبانی کرنا ، بُرا بھلا کہنا.

کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوغنی
ہوتی ہے ادب شاہ کے بھوسنی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

میں نے جو دی دعا تو لگا دینے گالیاں
اوس نے مرے سخن کا دیا کیا جواب خوب

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۳۳).

لگے منھ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی ، خبر لیجے دہن بگڑا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۶). **۲. شادی کے موقع پر مذاقاً گالیوں بھرے گیت سنانا.** دولہا برات لے کر آوے ، گالیاں دیں اور گالیاں کھاویں تو باعث خوشی ہو. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۲). **۳. مذمت کرنا ، شدید اختلاف یا غصے کا اظہار کرنا.** اپنی وفاداری کا اظہار کرنے کے لیے سے بی کو گالیاں دینا ضروری ہیں تو میں اس مقابلے میں شریک ہونے کے لیے تیار نہیں ہوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۶۳).

---سرْ مکْھ / سَنْمکْھ سُنانا محاورہ.
سامنے گالیاں دینا ، روبرو گالیاں دینا ، منھ پر گالیاں دینا.

کھن آئے کئے کووں کو من گالیوں سے جی
سر مکھ سنائیں سوت وہ بنکر ہمارے پاس

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۸).

---سُنانا محاورہ.
گالیاں دینا ، بُرا بھلا کہنا ، بدکلامی کرنا ، سخت سست کہنا.

بوسے کے مانگنے پہ سناتے ہو گالیاں
صاحب یہی جواب ہیں اپنے سوال کے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۶۶).

وہ گالیاں سنائیں گے پوچھیں اگر مزاج
یارب برا کسی کا نہ ہو اس قدر مزاج

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۳). غریب کو گالیاں سنائیں اور زدوکوب کر کے اذیتیں پہنچائیں. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۰۰).

---سُنْنا ف ل ؛ محاورہ.
بُرا بھلا سُننا ، گالیاں کھانا.

حیران ہے عقل میری کل شیخ وقت اُس کی
کیا گالیاں مزے سے بیٹھا سُنا کیا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۷). ان کی دوستی کے جرم میں مولوی ہدایت رسول کی زبان سے مجھ کو گالیاں سننی پڑیں. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۱۵).

---سُہالیاں (---ضم س ، کس ل) امث.
معشوقوں یا پیاروں کے منھ کی گالیاں جو اچھی معلوم ہوتی ہیں. تمہاری گالیاں نہیں سُہالیاں ہیں. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵). [گالیاں + سہالیاں (سہالی (رک) جمع)].

--- کھانا محاورہ.
اپنے خلاف کسی سے فحش باتیں سُننا ، گالیاں سننا ، بُرا بھلا سُننا ، دشنام سُننا ، ہدف ملامت بننا ، سخت سست سُننا. ہو بے ایمانان لوگاں کا حق اڑاتے شرع پر حکم گالیاں کھاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۵).

یہ سن کر جھکاتے ہوئے اپنا سر
گئے گالیاں کھاتے وہ اپنے گھر

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، مثنوی نقل قصائی (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷)).

کھاتا ہوں گالیاں تری کیوں آپ جھیڑ جھاڑ
یہ کیا مزہ ملا ترے دشنام سے مجھے
(۱۸۰۹ ، کلیات جرأت ، ۱۸۰).
کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲).
غضب کے شوخ طبیعت ہیں حضرتِ بیخود
کسی کو چھیڑ کے کھاتی ہیں گالیاں کیسی
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۱۷). عوام نے انفرادی طور پر ... اب تک صرف گالیاں ہی کھائی ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۲۹).

۔۔۔ کِھلانا محاورہ.
کسی کو ورغلا کر اپنے مخالف کو گالیاں دلوانا ، مخالف پر گالیاں پڑنے دینا ، گالیاں کھانا کا تعدیہ ، بے عزتی کرانا.
باز آتا جو نہیں کوچے سے اس کے یہ دل
گالیاں ہی مجھے اک روز کھلا چھوڑے گا
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۹).

۔۔۔ گانا محاورہ.
شادی بیاہ کے موقع پر انعام لینے کے لیے میراثنوں کا وہ گیت گانا جس میں سمدھیانے والوں کو ہلکی پھلکی گالیاں دی جاتی ہیں (محض تفریح طبع کے لیے). ڈومنیوں نے مبارک باد اور گالیاں گائیں. (۱۹۰۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵۰). دولھا والوں کی طرف سے ڈومنیاں بھی آئی تھیں انہوں نے گالیاں گانی شروع کیں. (۱۹۵۴ ، افشاں ، ۲۳).

۔۔۔ گَڑھ گَڑھ کے دینا محاورہ.
نئی نئی گالیاں تراشنا ، نئی نئی گالیاں دینا ، مروجہ گالیوں کے علاوہ اپنی طرف سے وضع کر کے گالیاں دینا ، فحش اور غلیظ گالیاں دینا.
تیرا نقشہ کھینچ کر سودا ہوا بہزاد کو
طوق پہنا گالیاں گڑھ گڑھ کے دیں حداد کو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

۔۔۔ مِلْنا ف س ؛ محاورہ.
گالیاں پڑنا (نوراللغات).

گالِیوں (کس ل ، و مع) امث ؛ ج.
گالی (رک) کی جمع اور مغیرہ شکل ؛ مرکبات میں مستعمل.

۔۔۔ پر اُتَر آنا / اُتَر پَڑنا محاورہ.
یہاں تک بڑھ جانا کہ برا بھلا کہنے لگ جانا ، گالیاں دینے لگنا ، بد زبانی کرنے لگنا.
گالیوں پر جو اترتے ہو برس پڑتے ہو
ہم غریبوں پہ یہ بوچھار نہ آئے ہائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).
مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اتر آئے
بھرے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھرمار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۸).

۔۔۔ پَر چھُوٹْنا محاورہ.
رک : گالیوں پر اتر آنا (نوراللغات).

۔۔۔ پر زُبان / مُنْھ کُھلْنا محاورہ.
گالیوں کی عادت پڑ جانا ، زبان پر گالیاں چڑھ جانا ، گالیوں کا تکیہ کلام ہو جانا ، زبان سے گالیاں نکلنا.
تلخ کام اس لبِ شیریں کے کیا بوسہ نے
گالیوں پر جو زباں بت بے پیر کُھلی
(۱۸۳۸ ، نصیر (نوراللغات)).
واں گالیوں پہ منھ ہے ہمیشہ کھلا ہوا
یاں مہر خامشی رہے لب پر لگی ہوئی
(۱۸۵۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۲).

۔۔۔ پَر زبان / مُنْھ کھولْنا محاورہ.
گالیاں دینے لگنا ، گالیاں بکنا ، بدزبانی کرنے لگنا.
بات پوری بھی منھ سے نکلی نہیں
آپ نے گالیوں پہ کھولا مُنھ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۰).

۔۔۔ کا جھاڑ باَنْدھنا محاورہ.
لگا تار گالیاں دیے جانا ، مسلسل دُشنام دینا.
نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لیتا تھا
بھی ہر گالیوں کا جھاڑ تو نے بدزباں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷).

۔۔۔ کی بَوچھار / بَوچھاڑ کَرنا / لَگانا محاورہ.
رک : گالیوں کا جھاڑ باندھنا.
جھوڑتے ہیں اب کوئی دو چار بوسے ہی لیے
چٹکیاں لے گالیوں کی خواہ تو بوچھاڑ کر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶).
لگا دی گالیوں کی دیکھ کر مجھے بوچھار
برس پڑے مرے آتے ہی ابر تر کی طرح
(۱۸۸۰ ، قلق (مہذب اللغات)).

۔۔۔ کے لَچّھے امذ.
گالیوں کی بھرمار.
آئینہ وار غیر خموشی نہیں جواب
لچھے ہیں گالیوں کے وہاں بات بات میں
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

گام (۱) امذ.
۱. (i) ایڑی سے انگوٹھے تک کی لمبائی ، پانو کی لمبائی.
آہ اک دن بھی دیکھ کر نہ کہا
یہ بھی کوئی نقشِ گام ہے میرا
(۱۸۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۶۵).
چشم براہِ قدوم حشر ہے
ہے یہ نقشہ تیرے نقشِ گام کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۲) (ii) چلتے وقت دونوں پانو کے درمیان کا فاصلہ ؛ مراد : آدھ گز کا فاصلہ

راہ داراں لیویں ہر گام میں جیو کا حاصل
ہے گا اس راہ میں اے عمرِ ابد جاں کا خلل
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۷).
دو گام کے چلنے میں پامال ہوا عالم
کچھ ساری خدائی سے وہ چال نرالی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۹۹۳).
چلنے نہیں ہیں ساتھ مرے ہم سفر کے پاؤں
ہر گام پر دبانے پڑے راہبر کے پاؤں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۰).
سو گام ہوں کارواں سے آگے
منزل نہیں سدِّ باب میرا
(۱۹۷۹ ، نقشِ دوراں ، ۲۸۱).
جانے کس گام پر سب الگ ہو گئے
سچ کا جنگل ہے چاروں طرف اور میں
(۱۹۸۳ ، سروسامان ، ۲۰۱۵). **۲. گھوڑے کی ایک چال ، ہلکی رفتار.** گام اور دو گامہ اور شہ گام ... گھوڑے کی رفتاروں کے نام ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۰). پہلے گام پھر دلکی پھر سرپٹ اور اب تو ا کسپریس ... میں اڑے چلے جا رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۰۱). **۳. لگام ، لجام** (فرہنگِ آصفیہ). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
پانو بڑھانا ، جلدی چلنا ، جلدی جلدی قدم رکھنا.
یہ سنتے ہی حیدر نے دی رکھ ہاتھ سے صمصام
اور سیدھے چلے آئے اکھاڑے میں اٹھا گام
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵).

---اُٹھنا محاورہ.
پانو آگے بڑھنا ، قدم اُٹھنا ، پاؤں کا جنبش کرنا ، چلنا.
عاشق کے جنازے پہ تو کس ناز سے آئے
اوٹھا نہ عیادت کو کبھی گام تمہارا
(۱۸۷۳ ، تشبیہ خسروانی ، ۵۸).

---بہ گام (---فت ب) م ف.
قدم بہ قدم ، ہر قدم پر.
گام بہ گام سپہر و ماہ چاروں طرف شبِ سیاہ
دل کا کنول بجھا دے جو یہ نئی روشنی تو دیکھ
(۱۹۳۲ ، روحِ کائنات ، ۲۰۳). [گام + بہ (حرفِ جار) + گام].

---رکھنا محاورہ.
چلنا ، قدم رکھنا ، آمادۂ عمل ہونا ، عمل کرنا.
ترے گام میں گام رکھیا ہوں میں تو
دیا عشق شاہاں کی مسنج کوں چادر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۲).
دلاور نے مار لیا او بھی زقام
سوبیاں کے اپر گھوڑا رکھیا تھا گام
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷۶).

پاؤں پر جاں نثار وقتِ خرام
شمع پہ قربان ماہ جب رکھیے گام
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۵).
بلبلے کی خرابیٔ کا سب احوال کھلے گا
صاحب بھی رو عشق میں جب گام رکھیں گے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۶۱).

---زن (---فت ز) صف ؛ --- گامزن.
تیزرو ، تیز رفتار ، چلنے والا ، چلتا ہوا خصوصاً تیزی کے ساتھ.
ایک ہی راہ پر گامزن
لیکن اٹھتا ہوا ہر قدم اجنبی
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۰۷). یہ فکر جستجو ، عمل ، تحقیق اور عمق کی جانب گامزن نظر آتی ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، جون ، ۱۱). [گام + ف : زن ، زدن = مارنا].

---زن کرنا ف م.
راستے پر چلانا ، رواں کرنا. مسلمان قوم کو ترقی اور عروج کی راہ پر گامزن کرنا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۰۵).

---زن ہونا ف ل.
قدم بڑھانا ، چلنا ، رواں ہونا. جب ہم ... طہران کی راہ پر گامزن تھے تو ہم نے سواروں کا ایک بہت بڑا پرا دیکھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۵).
یہی آئینِ قدرت ہے یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن محبوبِ فطرت ہے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۶۶). اسی وقت سے آزاد مملکتِ ترکیہ کی بنیاد پڑی جو ... مصطفیٰ کمال کی قیادت میں ترقی اور استحکام کی راہوں پر گام زن ہوئی. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۳۰).

---زنی (---فت ز) امث ؛ --- گامزنی.
قدم رکھنا ، چلنا. اوس لڑکی نے کچھ ایسے ناز و انداز سے زمین پر گام زنی کی جو نہایت دلکش تھی. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۸۷). عزیز گرامی ... نے بچپن ہی سے میدانِ ادب میں گامزنی شروع کر دی تھی. (۱۹۷۳ ، میزانِ سخن ، ۱۱). [گام زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سنج (---فت س ، غنہ) صف.
اعتماد کے ساتھ قدم رکھنے والا ، احتیاط سے چلنے والا.
مقام پر وہ پہنچنے سے پیشتر پہنچے
کہ گام سنجِ رہِ وادیٔ بقا کے ہوئے
(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۲۳۹). [گام + ف : سنج ، سنجیدن = تولنا ، جانچنا ، پرکھنا].

---سنج ہونا ف م ، محاورہ.
چلنا ، تیز چلنا. ملکِ شام میں مانند بادِ سحر کے بسرعت گام سنج ہوویں. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۸۳).

---فرسا (---فت ف ، سک ر) صف.
رواں دواں ، چلنے والا ، تیز چلنے والا ، بہت چلنے والا.

وہاں گام فرسا ہیں اہلِ وفا
جہاں ذرہ ذرہ ہے دشتِ بلا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۰۷). اف : ہونا. [گام + ف : فرسا ، فرسودن - گھسنا].

----فرسائی (----فت ف ، سک ر) امث.
چلنا پھرنا ، حرکت میں ہونا ، تیز چلنا. عزیزاں تنی مانع گام فرسائی ہے (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۷۴). میرے لیے وقت کی جدید راہیں بھی ویسی ہی دیکھی بھالی ہیں جس طرح قدیم راہوں میں گام فرسائی کرتا ہوں (۱۹۴۹ ، آثار ابوالکلام ، ۲۸). اف : کرنا. [گام فرسا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

----گام م ف.
ہر ایک قدم ، ہر قدم پر.

یہ کس دیارِ محبت کا عزم ہے رہرو
کہ سر سجود میں جھکتا ہے گام گام کے بعد

(۱۹۸۳ ، تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۹) [گام + گام (رک)].

----گام پر م ف.
قدم قدم پر ، ہر قدم پر.

رُخ پر بکھرنا زُلف کا اور گام گام پر
گرنا چمک چمک کے وہ برقِ جمال کا

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۵۳).

----مارنا محاورہ (قدیم).
قدم رکھنا ، چلنا ، داخل ہونا ، در آنا.

اس بڑھاپے کی خدا ہی شرم رکھے اے بتاں
عشق کے کوچے میں مارا ہم نے بےہنگام گام

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۱۸).

گام (۲) امذ.
گانو ، دہ ، قریہ.

چلے کتنی منزل نہ آیا سو گام
ہم آخر کی منزل سے کیتا مقام

(۱۷۸۱ ، مجموعہ ہندی ، ۱۱۳). ہماری خوشی تو یہ تھی کہ آپ مہربان ہمرے گریب گام میں بسرام کرتے (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۳۰). [س : گرام ग्राम ، قب : گانو].

گاما امذ.
یونانی حروف تہجی کا تیسرا حرف ، کسی سائنسی درجہ بندی میں تیسرا مقام ، درجہ یا شق (ترکیب ابجد میں ج کا متقابل). حیاتین اے کا پیش حیاتین کیروٹین (Carotene) ایک ہائڈرو کاربن ہے ... یہ ایک زردی مائل سرخ مرکب ہے جس کی چار اہم قسمیں الفا ، بیٹا ، گاما اور ہائیڈروکسی بیٹا ... دریافت ہو چکی ہیں (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانیات ، ۱۲۱). اسی طرح (بیٹا) کے بعد والے کاربن ایٹم کو (گاما) اور اس کے بعد والے کو ڈلٹا ... کہتے ہیں (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۶۲). [یو < انگ : Gamma].

----ریز (----ی مج) امث ؛ ج.
رک : گاما شعاعیں. فوٹو الیکٹرک اخراج وہ مظہر ہے جس میں چند اشیاء خاص طور پر دھاتیں ... گاما ریز ، ایکس ریز ... کے اثر کے ماتحت الیکٹران خارج کرتے ہیں (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۱۰۶). [انگ : Gamma Rays].

----شُعاعیں (----ضم ش ، ی مج) امث ؛ ج.
تابکار مادے سے خارج ہونے والی اور اجسام میں نفوذ کرنے والی بہت چھوٹے طول موج کی شعاعیں جن کے خارج ہونے سے مرکزے کی توانائی کم ہو جاتی ہے. تابکار اشیاء سے جو تین قسم کی شعاعیں الفا شعاعیں (X-Rays) بی ٹا شعاعیں (B-Rays) اور گاما شعاعیں (z-Rays) خارج ہوتی ہیں وہ جس گیس میں سے گزرتی ہیں اسکے اندر آئن سازی پیدا کرنے میں بڑی مؤثر ثابت ہوتی ہیں (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۸۱). گاما (Y) شعاعیں ... یہ شعاعیں ماہیت کے اعتبار سے غیر مادی ہوتی ہیں نہ برق یا مقناطیسی فیلڈ سے منحرف نہیں ہوتیں لہٰذا ان پر کوئی چارج نہیں ہوتا (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۹۳). [گاما + شعاعیں (شعاع (رک) کی جمع)].

----لوہا (----و مج) امذ.
لوہے کی وہ بہروپی صورت جو بہت زیادہ درجہ حرارت پر بھی قائم رہتی ہے ، کاربن اسٹیل بنانے میں بنیادی تعمیری مادے کے طور پر استعمال ہونے والا لوہا. (بی ٹا) لوہے کی یہ حالت عمل حرارت پر قطعی اثر انداز نہیں ہوتی ... جب لوہے کو اس سے زیادہ گرم کیا جاتا ہے تو اگرچہ وہ غیر مقناطیسی ہی رہتا ہے ... اس حالت کو گاما لوہا کہتے ہیں (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۵). [گاما + لوہا (رک)].

گامْچی (سک م) امث.
۱. **گھوڑے کے سُم سے قریب کا حصّہ ، ٹخنے اور سم کا درمیانی حصہ.**

نیزۂ دم علم قدم بقدم
خرز و استادہ گامچی محکم

(۱۸۳۰ ، زینت الخیل ، ۱۸).

وہ چھوٹی چھوٹی گامچیاں گول گول سُم
سرعت وہ تھی کہ عقل تھی نوتانیوں کی گم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۵). سانڈنیوں کے بعد سواروں کا رسالہ آگے آگے ان کا رسالدار مشکی گھوڑی پر سوار جسکی ... گامچی چھوٹی ، سُم بڑے (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۵). ہاتھ پاؤں گامچی تیور سب ڈھنگ میں اصاف کی تصویر جھلک رہی ہے ... پل کر اور زندہ رہا تو نکلے گا بڑا بانکا جانور (۱۹۶۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۵).
۲. **ساز کا ایک ٹکڑا جو گھوڑے کی دم میں لگایا جاتا ہے ، کاٹھی کا پچھلا بند یا حلقہ یا گول پھیرا وغیرہ جو دم میں اٹکا ہوتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [رک : گام (۱) + چی ، لاحقۂ تصغیر].

گلسی بتی (فت پ ، شد ت) امث.
(گاڑی بانی) بیل گاڑی کی بھڑ (بم) کے اوپر مضبوطی کے لیے جڑی ہوئی لمبی آہنی پٹی (اب و ، د : ۱۳۱). [رک : گم (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت + پٹی (رک)].

گلسے شاہی جُوتی (و مع) امث.
پنجاب سے منسوب ایک جوتی جو مرد استعمال کرتے ہیں. پیروں میں نئی گلسے شاہی جوتی تھی ، وہ خوب بن سنور کر بیٹھا تھا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۹۵). [گلسے شاہ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت + جُوتی (رک)].

گان امذ.
گانا ، نغمہ. جب نادان سن لے تو اک گان. (۱۹۵۵ ، دونیم ، ۱۸۰).
[س : गान].

---- کرنا محاورہ.
(ٹھگی) مسافر کو قتل کرنے کے ارادے سے کسی جگہ بٹھا کر دھوکا بازی اور بہلاوے کی باتیں کرنا جس سے اس کا دھیان بھٹکے ، جھوکا دینا ، چوکارا دینا (اب و ، ۸ : ۲۰۱).

. . . گاں لاحقہ.
مرکبات میں آکر معانی ذیل میں مستعمل ہے ، حرف لیاقت جیسے شائگاں ، تعیّن عدد کے لیے جیسے دوگاں (نوراللغات). ۲. کسی اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو جمع کے واسطے ہ گرا کر یہ لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسے بندہ سے بندگاں. خواجگان میں سے ایک خواجہ باعظمت کو میر حاج مقرر کیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰).

حال دل سوختگاں ستم کم نظری
اے زیارت گہ ارباب نظر کیا ہوگا

(۱۹۱۰ ، دیوان اولین ، وحشت ، ۱۸۳). سیلاب زدگاں کی امداد کے لیے اخبارات میں اپیلیں شائع کرنے اور ریڈیو پر چندہ دینے کا مشورہ ... فلمی ستاروں کے ایک جلوس کا ہوگا. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۳۹). [ف].

گانا (۱) . (الف) ف م.
۱. منھ سے سُر یا سُریلی آواز نکالنا ، سریلے بول بندھے ہوئے سروں میں نکالنا ، نغمہ سرائی کرنا ، لہکنا.

پڑکنیاں و کنچنیاں بہوت ساز سوں
بجاویں و گاویں بہوت ناز سوں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

خوش ہو خوشی ہنستی لیے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاپ جب گایا انند

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

لگی گانے تب وہ اس آن سے
نکلنے لگی جان ہر تان سے

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۸۹).

گاویں بدھاویں شادیاں خوشوقت ہوتب اہل میں

(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، ۲۶). ایسی خوش الحانی سے گایا کہ اس کی آواز سے پرند اپنی پرواز سے باز رہ گئے. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۸۹). وہ سورج کے ساتھ ساتھ نیچے اترے ... سارا شہر روشنیوں سے جگمگانے لگا ... اگر آج وہ نہ گاتے تو ...؟ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۷). ۲. (کنایۃً) اپنے مطلب کی بات کہنا ، اپنی کہے جانا.

غضب کا راگ لاتے ہیں نہ آنے کا بہانہ ہے
یہی گاتے ہیں مجھ کو تاج گھر میں آج جانا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۳۵).

جو ناصح سے مجھ سے ملاقات ہوگی
میں اپنی وہ اپنی سی گاتا رہے گا

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۴۳).

یاراں چمن گاتے ہیں اپنی اپنی
میری سنتے تو دیر تک سر دھنتے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۴۴). ۳. (کنایۃً) بیہودہ باتیں کرنا ، بکنا ، بکواس کرنا.

دیکھیا اس دیوانے کوں آتا اہے
کہ بکتا بچن پوچ گاتا اہے

(۱۶۷۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۲).

کیا اوج دو روزہ ہے تو کیا گاتا ہے
پھر سوئے حضیض ، آسمان لاتا ہے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹۳). ۴. باتیں بنانا.

ہم تو مطرب پسر کے جاتے ہیں
گو رقیباں کچھ اور گاتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۸). (ب) امذ. نغمہ ، سرود ، نشید.

سرِ محفل بٹھا کر جاننے والوں کو رلوایا
نیا گانا نکالا آپ نے بے تال و بے سر کا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۴۳). چھمی کو گراموفون کے سارے گانے اور فقیروں کی گائی ہوئی ساری غزلیں یاد ہیں. (۱۹۶۳ ، آنگن ، ۱۳۱). تمام ڈبوں میں ساؤنڈ سسٹم نصب تھا اس پر گانے تو چل رہے تھے لیکن اسٹیشنوں کی آمد پر ان کے ناموں کا کوئی اعلان نہ کیا جاتا تھا. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ ، فروری ، ۳).
[س : گان गान].

---- اُتم ، بجانا مَدّھم کہاوت.
ساز کو آواز کی نسبت مدھم رکھا جاتا ہے ، گانا ، ساز بجانے سے بہتر ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- بجانا (ـــ فت ب) . (الف) ف م.
نغمہ سرائی کرنا ، گیت یا راگ گانا اور ساز بجانا.

لگے گانے بجانے راگ ہور ساز
ہوئے سب عاشقاں کے دل کے درباز

(۱۷۶۵ ، قصہ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۷۱)). قوال معرفت کی محفلوں میں انھیں کی غزلیں گانے بجانے لگے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۹۲). امیر خسرو اسی کام پر متعین ہوئے انہوں نے گا بجا کر حضرت کو خوش کیا. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشوونما ، ۱۵). (ب) امذ. راگ رنگ ، گیت اور موسیقی. دایم ہنسنا کھیلنا ،

لینا دینا ، پینا کھانا اچھا ، گانا بجانا اچھا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۷). دھومیں مچا رہے ہیں ، شادیانہ تانا ہے ، نوبت جھڑق ہے ، گانا بجانا ہو رہا ہے (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳). یہ احساس ان کے دل میں موجود تھا کہ اسلامی شریعت کی رو سے گانا بجانا ممنوع ہے (۱۹۸۸ ، لکھنؤ یات ادیبہ ، ۱۱۵). [گانا + بجانا (رک)].

--- رونا کسی کو/ کسے نہیں آتا کہاوت.
ایسی باتیں سب جانتے ہیں (نجم الامثال ؛ نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

--- نہ بجانا باد باد کے رجھانا کہاوت.
باتوں سے خوش کرتے ہیں ، عیش و عشرت کا کوئی سامان نہیں ، کام کوئی نہ کرنا محض باتوں سے خوش کرنا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گانا (۲) امذ (کَنْہا).
(سالوتر) گھوڑے کے سُم کے مرض کا نام جو سُم کی اوپر کی کھال کی رگوں کے پھولنے سے پیدا ہوتا ہے جس سے وہ لنگڑا ہو جاتا ہے (اب و ، ۵ : ۱۰۱).

جیے گا جب تلک یوں ہی رہے گا
جو دانا ہے اسے گانا کہے گا

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۶). [مقامی].

گانتھنا (عنہ ، سک تھ) ف م.
۱. پرونا. موتیوں کو ... دھات کی سیخ میں گانتھو (۱۹۰۸ ، خوان بندی ، ۳۲). ۲. جوڑنا ، ساتھ باندھنا ، گرہ لگانا ، ترتیب دینا ، ایک مربوط سلسلے میں منسلک کرنا (پلیٹس). ۳. ٹانکے لگانا ، ردا رکھنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گانٹھنا (رک) کا بگاڑ].

گانٹ (عنہ) امث.
رک : گانٹھ ، گرہ.

لے باتاں میں وس کس اکو یک گانٹ بھائی
وہ ڈوری بھیرا کب میں اپنے چھپائی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷).

اگر کچھ بول کڑوے مج سوں بولیں گے سریجن جو
پھر اوتر نہ دیوں گی کدہیں بھوں گانٹ بھارس سوں

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۰).

غنچہ کی طرح گانٹ گرہ میں نہیں کچھ آہ
اور ہے بھی تو اک خون جگر ہے خورش دل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۸). [گانٹھ (رک) کا ایک املا].

--- باندھنا ف م (قدیم).
گرہ لگانا ، گرہ باندھنا. دل میں گانٹ باندھیا تھا سو کھولیا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰).

--- پکڑ رہنا محاورہ (قدیم).
دشمنی رکھنا.

پکڑ رہیا من میں گانٹ   ایسا پایں مرد ک ناٹ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۹۳)).

--- کھولنا ف م (قدیم).
گرہ کھولنا ، عقدہ وا کرنا.

ایس دل کی توں گانٹ اب کھول نہ
تیرا حال یوں کی ہوا بول نہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

بولیا او جو تجہ سوں باپ بولیا
ہو گانٹ اپی ہو منج پہ کھولیا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۹).

--- گوبھی (--- و مج) امث.
گوبھی کی ایک قسم ، رک : گانٹھ گوبھی ، کرم کلا ، بندگوبھی. گوبھی کے اقسام چار ہیں ، بندگوبھی ، گانٹ گوبھی ، پھول گوبھی ، ولایتی گوبھی (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۶۳). [گانٹھ گوبھی (رک) کا ایک املا].

--- لینا محاورہ.
سوچ لینا. سونچ ایک بات گانٹ لے کر بولیا سن میں تیرا دوست ہوں (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۰).

گانٹھ (عنہ) امث.
۱. دھاگے ، ڈوری اور رسی وغیرہ کو بل دے کر بنایا ہوا بندھن یا حلقہ جو کسا جا سکتا ہو ، گرہ ، بند ، عقدہ.

نہ کن تو لیا مجہ اتو لے کے تیں
نہ دے گانٹھ رکنے تبولے کے تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۷).

تری کمر کوں سراہے ہیں باو تجے نازک
اوباو گانٹھ کنے عقل تجے کدیں نکشاد

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۰).

مجھ دل صد چاک ہی سے وا نہیں ہوتی وہ زلف
ورنہ کھلتی گانٹھ اس کی کب ہے شانے سے بعید

(۱۷۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۱۰۹).

ہوا میں وا نہیں اس زلفِ عنبریں کی گانٹھ
کھلی ہے نافۂ مشک تتار و چیں کی گانٹھ

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۲۶). رنگیلا نے ... بچھڑے کے گلے سے رسی کی گانٹھ نکال دی (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۴۷). اب وہ جس دھاگے کو چھوتی ، گانٹھ بن جاتا وہ ، دھیرے دھیرے وہ اونچا اٹھتا گیا ، ایک ماورائی طاقت کی طرح ہر طرف بکھر گیا (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱). **۲. گٹھڑ ، پارسل ، گٹھا ، بنڈل.**

جو ریشم کے گانٹھاں کیتک اوس منے
دیا لا مرے ہات میاں وتے

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیر ، ۳۳). تبتی ، کلکتہ ، کانپور سے گانٹھ کی گانٹھ مال آنے لگا (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۶). تینوں سے ریشہ ... گانٹھوں کی شکل میں

منڈی کو روانہ کر دیتے ہیں۔ (۱۹۶۹ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۷۰)۔ ۳. **ان بن ، عداوت ، کشیدگی**

سوتو دل میں گانٹھ رکھتی ہے
زلف بےوجہ آنٹھ رکھتی ہے

(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی (فرہنگ آصفیہ))۔ ۴. **ہاتھ پانو کی انگلیوں کی گرہ ، جوڑ۔** ہر انگلی میں ایک گانٹھ بہت ہی خاردار ہے۔ (۱۸۳۱ء ، مقاصد علوم ، ۹۳)۔ ۵. **گنے یا مکئی کے تنے کی پور یا گرہ**

نہیں پوریں جدا جتنے ہیں سب یہ آبو شیریں کے
نہیں گانٹھیں خدا نے بند آبو نیشکر باندھے

(۱۸۷۲ء ، عاشق ، فیض نشان ، ۲۵۵)۔ جوار کا پودا ایک سالہ ہوتا ہے ... ہر ایک گانٹھ پر ایک پتا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ء ، چارے ، ۹۸)۔ ۶. **لکڑی کی گرہ۔** جس لکڑی میں گانٹھ آرپار ہو وہ ردی ہے۔ (۱۹۱۳ء ، انجینیرنگ بک ، ۱۱)۔ ۷ (اً) **سونٹھ یا ہلدی کی گانٹھ ، ہلدی کی پور۔**

چیتا کسی کو چھوڑے نہ یہ گانٹھ زہر کی
زلف سیہ وہ سانپ ہے جس کا ہے من گرہ

(۱۸۸۳ء ، درد ، د ، ۹۸)۔

گانٹھ ہلدی کی ہیں یہ زہریلے
سانپ کی طرح ہو کے لہریلے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۵۹)۔ گانٹھ والے درخت یعنی جن کا پھل زمین کے اندر ان کی جڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۶۵ء ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۲)۔ یہ شہر ہلدی کے پودے کی طرح ہے جس کی گانٹھیں زیر زمین پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ (۱۹۸۹ء ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۷)۔ (اا) (کنایۃً) **بنا ، بنیاد ، جڑ ، اصل سبب ، علت۔** اے فساد کی گانٹھ حرامزادے کے چھانٹھ تو ایسا کہاں کا زبردست عرش کا تارا ہے جو مجھ سے ایک کا سوا کھائے گا۔ (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۱۸۲)۔ بہو آئی تو فساد کی گانٹھ ، لڑائی کی پوٹ۔ (۱۸۶۸ء ، مرآۃ العروس ، ۲۴۳)۔ ۸. **غدود ، گلٹی۔** عقاب میں ... وہ گانٹھ جہاں سے رگ بصارت نکلتی ہے کل دماغ کی مقدار کی ایک تہائی کے برابر ہوتی ہے۔ (۱۸۹۵ء ، فزیالوجی ، ۱۳۰)۔ ۹. **عہد و پیمان ، قول و قرار ، باہمی معاہدہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۱۰. **جیب ، کیسہ ، بٹوا ، ذاتی ملکیت یا قبضہ**

گلشن گیتی میں جو آئے گا کیا پاوے گا یاں
غنچہ ساں کچھ اور اپنی گانٹھ کا کھو جائے گا

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۰۱)۔

نہ کیوں دل کا ہو اس کاکل سے سودا
کہ اس کی گانٹھ میں دام و درم ہے

(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۵)۔ بازار نہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ مالا مال ہو جاؤں گا نہیں تو یہاں گانٹھ سے کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۳۹)۔ مگر اسکول کھولنے کے لیے گانٹھ میں رقم ہونا بنیادی شرط ہے۔ (۱۹۸۳ء ، کیمیاگر ، ۱۶۳)۔ ۱۱. **سدّہ ، جیسے : پیٹ میں گانٹھیں ہیں۔** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۲. (ٹھگی) **پھانسی کے رومال کی گرہ** (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۰)۔ ۱۳. **کٹھل کا گودا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۱۴. ناک (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۵. **مشکل وقت ؛ وہ محدود چارخانہ جسے عورتیں لکڑی کے اڈے پر چڑھا کر طرح طرح کے کشیدے کاڑھتی ہیں ؛ سازش ، اتفاق ؛ بیاہ ، شادی** (ماخوذ : جامع اللغات)۔
[س : گرنتھ ग्रन्थि]۔

---اُکھڑنا محاورہ۔
جوڑ ہل جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---باندھنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **گرہ لگانا ؛ یاد رکھنا ، خیال رکھنا۔**

سخن یکرنگ کے سب گانٹھ باندھو
کہ یے گوہر ہیں بحر آبرو کے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۷۵)۔

تیرے دہن کے آگے دم مارنا غلط ہے
غنچے نے گانٹھ باندھا آخر سخن ہمارا

(۱۷۵۶ء ، آرزو ، گل عجائب ، ۲)۔

پند میرا گانٹھ باندھ اور صبر سیکھ
شوق منزل گو ہے پر جلدی نہ کر

(۱۸۰۱ء ، باغ اردو ، ۱۹۶)۔ کبھی تمھیں کچھ کہہ اٹھتا ہوں تو کیا گانٹھ باندھ لیتی ہو۔ (۱۹۴۳ء ، ضدی ، ۷۵)۔ ۲. **قبضے میں لینا ، جیب میں ڈالنا ، ہتھیانا۔** چھوٹے بھیا ... اپنے آبائی زیور کو کسی گاہک کے ہاتھ بیچ کر جو رقم آئے گانٹھ باندھنے کا منصوبہ بنایا۔ (۱۹۸۳ء ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۱۳)۔ ۳. (ہندو) **جوڑا لگانا ، عقد باندھنا ؛ ستا کھت کرنا ، ازدواج کرنا ؛ باہم عہد و پیمان کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---بندھنا محاورہ۔
۱. **عقد ہونا ، بیاہ ہونا۔** پشپا نے جوش کے ساتھ کہا حق تو اسی لمحے ہو گیا جب میری گانٹھ تم سے بندھی۔ (۱۹۹۱ء ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۲۰۶)۔ ۲. (رقم) **قبضے میں رہنا ، محفوظ ہونا ، خرچ نہ ہونا۔** اس رقم کے ذریعے ہلکے پھلکے اور ذرا کم مگر یقینی منافع والے کاروبار کا منصوبہ بنا چکے تھے جس سے رقم کی گانٹھ بھی بندھی رہتی اور گذر اوقات کے لیے منافع ماہ بہ ماہ یا سہ ماہی ہاتھ میں آتا رہتا۔ (۱۹۷۱ء ، اردو ، کراچی ، ۳ ، ۳ : ۵۹)۔

---بیٹھنا محاورہ۔
ہتھیا لینا ، چھین لینا ، اپنے قبضہ یا تصرف میں کر لینا۔ سونا جدید لشکر کی تنخواہ میں تقسیم ہوا اور جواہرات آپ گانٹھ بیٹھا۔ (۱۹۰۹ء ، مرآت احمدی ، ۲۱۹)۔

---پڑنا / پڑ جانا محاورہ۔
۱. **گرہ لگنا یا لگ جانا ، رکاوٹ پیدا ہونا۔**

کلیجے میں پڑی ہے گانٹھ سی جو سانس آتی ہیں
غنیمت جانتے ہیں ہم کسی کی یہ نشانی ہے

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د ، ۵ (ق) ، ۳۷۰)۔ رشتہ کار میں کچھ ایسی گانٹھیں پڑ گئی ہیں کہ کھلنے کا نام نہیں لیتیں۔ (۱۹۳۲ء ، غبار خاطر ، ۸۳)۔

رحمٰن ڈور جو پیار کی ہے یہ دیکھ نہ ٹوٹنے پائے
ٹوٹے تو پھر جڑ نہیں سکتی گانٹھ پڑی رہ جائے
(۱۹۸۵ ، دریں دریں ، ۹۳). ۲. ان بن ہو جانا ، دشمنی ہو جانا.
پڑ گئی گانٹھ مگر ہم سے کچھ اس کے جی میں
بل جو کرتی ہے تری زلف کی تلوار بہت
(۱۸۵۱ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۲۸۹). دونوں میں کوئی گانٹھ پڑ گئی ہے ، نہ وہ ستی کی پروا کرتا ہے اور نہ ستی اس کی پروا کرتی ہے (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵۶). ۳. ملائم کھالے کا بکٹے بکٹے بستہ ہو جانا ، پھنکی پڑنا ، گٹھلیاں بن جانا. دلیے میں گانٹھیں پڑ گئیں. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۹).

---جُدا گھر ساجھلا کُنبہ بارہ بانٹ کہاوت.
اگر ایک گھر میں سب بھائی اکٹھے رہیں مگر کمائی جدا جدا رکھیں تو آپس میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جوڑنا محاورہ.
(ہندو) پھیروں کے وقت دولہا اور دلہن کے دوپٹے میں ملا کر گرہ دینا ، عقد باندھنا ، گٹھ جوڑا لگانا ، بیاہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---چڑھنا محاورہ.
ناف پڑنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دار صف.
جس میں گرہیں ہوں. قیاس کیا جاتا ہے کہ گانٹھ دار ستپانسی کل ستپانسی جماعت کے ابتدائی مورث اعلیٰ کا قایم مقام ہے. (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۸۰). گانٹھ دار کھال والے گینڈے اور دھاڑتے ہوئے شیر والی مہریں بھی مشہور ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۲۰). [گانٹھ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
۱. **کسی چیز میں گرہ لگانا.**
یہ دی جو گئی ہے رشتۂ عمر میں گانٹھ
ہے صفر کہ افزائش اعداد کرے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳). گھریلو اخراجات کا بڑھتا ہوا سیلاب ... رکے بھی کیسے؟ پیٹ کو گانٹھ نہیں دی جاسکتی ، اگر دی بھی جا سکے تو کیوں دی جائے. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۹۶). ۲. **گانٹھنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ڈالنا محاورہ.
گرہ ڈال دینا ، کسی چیز میں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سا ہے فقرہ.
موٹا تازہ زوراور آدمی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سر کٹنا محاورہ.
ناف پڑنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے جانا محاورہ.
ذاتی نقصان ہو جانا ، اپنی جیب سے روپیہ یا قیمتی اشیا کا نکل جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا صف.
اپنے پاس کا ، ذاتی ، اپنی گرہ کا.
بقول شاعر بنگالہ اظفری یوں رہ
کہ کھانا گانٹھ کا ان سے تری سلام علیک
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵).

---کا پکّا صف مذ.
کنجوس ، **بخیل ، خسیس ، شوم ، تنگ دل ، ممسک.** بنیا گانٹھ کا بڑا پکّا ہے! (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹۳).

---کا پُورا صف مذ ؛ (صف مث : گانٹھ کی پُوری).
دولت مند ، مالدار ، امیر.
زلف کو کہنا پریشاں عقل سے دوری ہے یہ
ہر گرہ میں دل ہے اس کے گانٹھ کی پوری ہے یہ
(۱۷۵۳ ، مخزن نکات (تاباں) ، ۲۸).
اگر تو گانٹھ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم
نہیں تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۵۸).
غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے پر صبا
جب تک لگے نہیں زر یکمشت کو ہوا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵۸).
خوش نہ ہو کیوں میکشوں سے مے فروش
جو ملے وہ گانٹھ کے پورے ملے
(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۳۸۱).

---کا پُورا آنکھوں/آنکھ کا اَندھا صف.
بے وقوف مالدار جسے آسانی سے اسامی بنایا جا سکے
دعا دیتے ہیں وہ میرے دلِ پُر داغ کو لے کر
الٰہی گانٹھ کا پورا ہو اور آنکھوں کا اندھا ہو
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۱۷). اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس بے نہادہ نادان کوئی نہ ہوتا کہیں ایسے گانٹھ کے پورے آنکھوں کے اندھے ہاتھ آتے ہیں. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۲۵).
بالے ان میں آنکھ لگی اور دل میرا للچایا
گانٹھ کا پورا آنکھ کا اندھا ، ایسا سیاں پایا
(۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۲۳۶).

---کا پُورا بیٹے/عَقل کا اَندھا صف.
بے وقوف مالدار ، سادہ لوح امیر آدمی. رئیس کو گانٹھ کا پورا اور بیٹے کا اندھا دیکھ کر ہم لوگوں نے ہر طرح اسے لوٹنا شروع کر دیا. (۱۸۹۹ ، شاہد رعنا ، ۱۲۸).

---کا پورا امذ.
گنے کا وہ پور جس میں گرہ ہو.
شیریں ہے مری شاخ زباں بھی تو مزہ کیا
گنے کی طرح گانٹھ کا پورا تو نہیں ہوں
(؟ ، شاد (نوراللغات)).

---کا پیسا/پیسہ امذ.
ذاتی روپیہ ، اپنا روپیہ ، ذاتی مال (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کاٹنا/ کترنا محاورہ.
جیب کترنا ، مال مارنا ، لوٹنا ، زیادہ قیمت لینا ، نہایت گراں بیچنا ، ٹھگنا ، کم تولنا ، گراں فروشی کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---کا دے دے پر بیچ میں نہ پڑے کہاوت.
ضامن ہونا اچھا نہیں ، ضامن بننے سے کچھ دے دینا بہتر ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا دینا اور لڑائی مول لینا کہاوت.
۱. اپنا نقصان برداشت کر کے جھگڑا مول لینا (نوراللغات). ۲. قرض دینا گویا جھگڑا پیدا کرنا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا کھونا محاورہ.
اپنی گرہ کا روپیہ برباد کرنا ، ذاتی روپیہ ضائع کرنا ، نقصان اٹھانا ، ٹوٹا بھرنا (فرہنگ آصفیہ).

---کترا (---فت ک ، سک ت) امذ.
جیب کترا ؛ گرہ کٹ.

دل نہ رکھو زلف میں اُچکا ہے
گانٹھ کترا اٹھائی گیرا ہے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۵۱). [گانٹھ + کتر ، کترنا (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلیت].

---کترنا محاورہ.
جیب کاٹنا ، ٹھگنا.

کھولنا کوئی جو چوری سے ترے دل کی گرہ
ہم نے دیکھے ہی نہیں گانٹھ کترنے والے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۳).

بڑے غضب کا ہے چور آدمی کا نفس شریر
ضرور گانٹھ کتر لے کا گھات میں ہے لگا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۵۳). تو نے کیوں بلاسبب ان کی گانٹھ کتری ... وہ خود تیرے پاس لے کے آئے تھے تو تجھے انکار کر دینا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین حیرت ، ۲۸۱).

---کٹنا محاورہ.
جیب کتری جانا ، جیب لٹنا ، ٹھگا جانا. زندگی بھر ہر چھوٹے بڑے سودے میں ان کی گانٹھ کٹتی رہی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۵۰).

---کٹوانا محاورہ.
گانٹھ کاٹنا کا تعدیہ ، چوری کروانا ، ٹھگا دینا ، لٹوا دینا ، نقصان پہنچوانا. میں کچھ ہو جاؤں اپنے لئے کچھ کروں کچھ بچوں کچھ خریدوں جھک جھک کر کے دوسرے کی گانٹھ کٹوا دوں اور یہ سب اپنے نفع کے لئے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۹۰).

---کٹھول بانسلی بھنبھیری میرا نام امذ.
بجوں کا ایک کھیل (دریائے لطافت ، ۷۶).

---کر م ف.
تاک کر ، نشانہ لے کر ، پوری طرح قابو میں لے کر.

جب اُن نے گانٹھ کے اک لات خلق پر ماری
شتر دلی کی شتر مرغ نے نئی باری!

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲۹). نورالدہر نے نیزہ گانٹھا ، گانٹھ کر تھپیڑا مارا ، نیزہ ہاتھ سے مقتول کے نکل گیا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۳۵۳).

---کرنا محاورہ.
۱. اپنی جیب میں رکھنا ؛ جمع کرنا ، جوڑنا (مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت). ۲. سازش کرنا ، اتفاق کرنا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---کھلنا ف مر ؛ محاورہ.
گرہ کھلنا ، سلجھنا ، آسان ہو جانا ، مسئلے کا حل نکل آنا.

مجھ دل صد چاک ہی سے وا نہیں ہوتی وہ زلف
ورنہ کھلتی گانٹھ اس کی کب ہے شانے سے بعید

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۹).

ہوا میں وا نہیں اس زلف عنبریں کی گانٹھ
کھلی ہے نافۂ مشکیں تتارو چیں کی گانٹھ

(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۲۶).

---کھولنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. گرہ کھولنا ، سلجھانا ، مسئلے کا حل نکالنا ، عقدہ حل کرنا ، تذبذب اور رکاوٹ دور کرنا.

میں اس گانٹھ کوں دیکھو کیوں کھولونگا
سنو بول میرا جکیج بولونگا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۸).

تک تبسم سے بار بولو تم
غنچۂ دل کی گانٹھ کھولو تم

(۱۸۲۳ ، دیوان شادان ، ۵۴). اس نے گھبراہٹ کے عالم میں گانٹھ کو کھولنے کی کوشش سے فوراً ہی مایوس ہو کر کانپتے ہاتھوں سے اس رسے کو توڑ ڈالنے کی کوشش کی. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۶۲). ۲. تعصب ، غلط فہمی یا کینہ دور کرنا ، صفائی کر لینا. ظفر اپنے دل کی گانٹھ کھولتا ، اس تازے آب حیات کا قصا بولتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۰).

پن پڑیا تھا فکر میں کیا بولنا
گانٹھ اپنے دل کی کیوں کر کھولنا

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ (ق) ، ۸۰).

---گٹھیلا (---فت ک ، ی مع) صف مذ (مث : گٹھیلی).
عیب دار ، وہ چیز جس میں بہت گرہیں ہوں.

لڑنے کے بعد جو ملوگی تم
دوستی گانٹھ گٹھیلی ہوگی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۹). [گانٹھ + گٹھیلا (رک)].

---گرہ (--- کس گ ، فت ر) امث.
کیسہ ، جیب ، پاکٹ ، مراد : روپیہ پیسہ ، رقم ، سرمایہ ، اثاثہ.

گانٹھ گرہ کا جو کچھ تھا پائی پائی نکال اور تنکہ تنکہ تک حاضر کر دیا (۱۹۱۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۸۱)۔ [گانٹھ + گرہ (رک)]۔

---گرہ میں کوڑی / پیسا نہیں ، بانکے پور کی سیر کہاوت۔
بے روپے پیسے حوصلہ مندی ، مفلسی میں شوقین مزاجی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---گرہ میں کچھ نہیں فقرہ۔
(دہلی) بالکل مفلس ہے ، قلاش ہے۔

غنچہ کی طرح گانٹھ گرہ میں نہیں کچھ آہ
اور ہے بھی تو اک خون جگر ہے خورش دل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۸)۔

---گرہ میں کوڑی نہیں گنے والے ہوت کہاوت۔
جیب خالی ہے مگر شیخی بگھارتے ہیں ، مفلسی میں شوقین مزاجی. گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں گنے والے ہوت ، تو یہاں کوئی ایسا نہیں کہ مفلسوں سے دل لگائے . (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۱۳۰)۔ گانٹھ گرہ میں کوڑی نہیں گنے والے ہوت مزدوری کس کے گھر سے لاؤں جو مرمت چھیڑوں۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۰ : ۳)۔

---گرہ میں ہونا محاورہ۔
نقدی پاس ہونا (بیشتر کچھ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے)۔

دل کا کیا مول بھلا زلف چلیا ٹھہرے
تیری کچھ گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھہرے

(۱۸۷۰ ، عروس الاذکار ، ۱۶۳)۔

زلف پرپیچ کا سودا اے دل
کچھ تیری گانٹھ گرہ میں ہے بھی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ع ، ۱۳۸)۔

---گوبھی (---و مج) امث۔
معروف ترکاری گوبھی کی ایک قسم اس میں تنہ بیچ میں سے پھول کر گول ہو جاتا ہے ، اس گول حصے کو سبزی کے طور پر پکاتے ہیں ، کرم کلا ، بند گوبھی (ماخوذ : جامع اللغات)۔

مثلاً اس طرح سمجھو کہ جو یہ گانٹھ گوبھی ہے
نکل کر روز انیس اونس اس سے اُڑتا پانی ہے

(۱۹۱۹ ، سائنس و فلسفہ ، ۳)۔ بعض اوقات تنوع کے اندر ہی ایسی شکلیں پیدا ہوتی ہیں جن کی خصوصیات کم و بیش یکساں ہوتی ہیں ، اس قسم کی شکلوں کو اقسام کہتے ہیں مثلاً بندگوبھی پھول گوبھی اور گانٹھ گوبھی۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۸۸)۔ [گانٹھ + گوبھی (رک)]۔

---لگانا ف م ؛ محاورہ۔
گرہ لگانا ؛ قول و قرار کرنا ، سودا پکا کرنا ؛ معاملہ طے کرنا۔ سودا گر صاحب کچھ قیمت فرمائیے ، گانٹھ لگاؤں ، بیعانہ دوں۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۶۳)۔

---لینا محاورہ۔
۱. قبضے میں کر لینا ، قابو میں کرنا۔

اس طرح لے ہے جھپٹ گیرائی اس مژگاں کی وہ
گانٹھ لے ہے صید کو جس طرح جنگل باز کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۳)۔

موئے زلف دراز گانٹھ لئے
اس کا مویاف کیوں نہ ہو بل میں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ ۲. ہم خیال کر لینا ، کسی کو ساتھ ملا لینا ، پرچا لینا۔

ملی بڑھیا کی اور جب اوس کی ساتھ
لیا دونوں نے باندی کو بھی گانٹھ

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار (ق) ، ۵۶)۔ باشندگان دمشق کو خط و کتابت کر کے باطن میں اپنے ساتھ گانٹھ لیا۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۷)۔ یہ لوگ بہت سے تحفہ تحائف ساتھ لائے اور امیروں کبیروں کو نذریں پیش کیں اور ان کو رشوت دے کر خوب پہلے ہی سے گانٹھ لیا۔ (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۴۴)۔ انہوں نے نانسری کو بھی اسی قسم کے سلوک سے گانٹھ لیا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۸)۔

---میں باندھنا محاورہ۔
۱. اپنے قبضے میں کر لینا ، اپنی جیب میں ڈالنا۔

باغ عالم میں اسی کے لیے ہے نشوونما
صورت غنچہ بنے گانٹھ میں جو زر باندھے

(۱۸۸۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۹)۔

مال دنیا سبب تنگ دلی ہے اے کیف
باندھوں غنچہ کی طرح گانٹھ میں زر کیا باعث

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۶۳)۔ ۲. نصیحت یا مطلب کی بات یاد رکھنا ، عبرت حاصل کرنا۔

مجھ سے یہ مثل سن کے رکھ گانٹھ میں باندھ
"دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی"

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ (ق) ، ۱۶۹)۔ انھیں کے منہ سے دنیا بھر کی اگلواتا تھا اور اپنے مطلب کی گانٹھ میں باندھتا جاتا تھا۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۲۸)۔

---میں پیسا / پیسہ رکھنا محاورہ۔
سب خرچ کر ڈالنا (نوراللغات)۔

---میں پیسا / پیسہ نہ رہنا محاورہ۔
سب خرچ ہو جانا (جامع اللغات)۔

---(گرہ) میں پیسہ (کوڑی) نہیں بانکے پور کی سیر کہاوت
مفلس شوقین کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات)۔

---میں پیسہ نہیں بُڑھیا کو دیکھ رُوائی آئے کہاوت۔
مفلسی میں رنڈی بازی ممکن نہیں ، شادی کرنے کو دل چاہے مگر پیسہ پاس نہیں ، ایسے کام کی خواہش کرنا جس کے وسائل نہ ہوں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــمیں دام تو سب کریں سلام کہاوت.
پیسہ پاس ہو تو سب عزت کرتے ہیں. بات یہی سچ کہا ... گانٹھ میں دام تو سب کریں سلام. (۱۹۳۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۶).

ـــــمیں رَکھنا ف م ؛ محاورہ.
ڈب میں رکھنا ، نقدی پلے رکھنا ؛ مالدار ہونا ؛ زردار ہونا ، صاحبِ ثروت و صاحبِ مقدور ہونا ؛ قبضے میں کرنا ، جیب میں ڈالنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــمیں زَر باندھ کے رَکھنا محاورہ.
روپیہ کو نہایت احتیاط سے رکھنا ، دولت کو خرچ سے بچا کر رکھنا ، روپیہ چھپا کر رکھنا ، دولت کو ہوا نہ لگنے دینا.

اے دلِ کھول کے کیسہ تو اڑا گل کی روش
کہ نہ رکھ غنچہ نمط گانٹھ میں زر باندھ کے تو

(؟ ، رفعت (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــــمیں زَر ہونا محاورہ.
پیسہ پلے ہونا ، نقدی پاس ہونا ، ڈب میں روپیہ ہونا ، گرہ میں مال ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــمیں زَر ہے تو نَر ہے ، نہیں تو خَر ہے کہاوت.
دولت ہے تو آدمی سب پر غالب ہے ورنہ گدھے سے بدتر ہے (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــمیں کَر لینا محاورہ.
گرہ میں باندھ لینا ؛ یاد رکھنا.

اس بات کو گانٹھ میں کر لو کہ یہ کیڑا ہے تو
کتنی جو کچھ جو کسی جنے کے پاس ، سچی کہوں ،
دنیا کی آس مت رکھیو

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۷۱).

ـــــمیں نَہ گرہ میں جونپور کا بھاڑا کہاوت.
بے روپے پیسے میں حوصلہ مندی ، مفلسی میں شوقین مزاجی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــمیں ہونا محاورہ.
پاس ہونا ؛ قبضے میں کچھ ہونا.

جب گانٹھ میں کچھ ہو کم زیادہ
تب جانے کا کیجیو ارادہ

(۱۸۳۵ ، رنگین ، چہار چمن (ق) ، ۲۰۸).

ـــــنہ مٹھی پھڑپھڑاتی اُٹھی کہاوت.
پاس کچھ نہیں خرچ کرنے کو دل چاہتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گانٹھا (مع) امذ.
لکڑی کا گرہ دار حصہ ؛ ڈنٹھل ؛ پور ؛ ڈنٹھل ملا ہوا اناج ؛ بھس کے ڈنٹھل ، بھوسہ اور اناج (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گانٹھ + ا ، لاحقۂ صفت].

گانٹھل (مع ، فت ٹھ) صف.
گرہ دار. پود کو زیادہ عرصہ زمین میں نہ رکھا جائے ورنہ پود گانٹھل ہو کر لاب لگانے کے بعد زیادہ شاخیں پیدا نہ کر سکے گی. (۱۹۷۰ ، چاول ، دستور کاشت ، ۹۳). [گانٹھ (رک) + ل ، لاحقۂ صفت].

گانٹھنا (غنہ ، سک ٹھ) ف م
۱. گرہ دینا ، باندھنا ؛ ٹانکنا.

مہر مرشد کشش کو کاٹے   مہر مرشد کی ٹوٹے گانٹھے

(۱۹۵۸ ، گنج شریف ، ۲۲۳).

اور بھی پرواز اگر منظور ہو تو زاہدا
گانٹھ لیجے دم میں اپنی پر کوئی سرخاب کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۸). عام طریقہ اس کی آراستگی کا یہ ہے کہ بذریعہ باگ کے اچھی طرح گھوڑے کا سر گانٹھا جاہیے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۲). ۲. سینا ؛ مرمت کرنا.

کپڑے پر پیوند لیتے خود لگا
کفش اپنی گانٹھ لیتے پرسلا

(۱۸۲۸ ، راو سنت ، ۲۷). اس سے تو چیتا چمار بنا بھی اچھا تھا کہ پھٹی ٹوٹی گانٹھ کر پیٹ بھر لیتا. (۱۹۲۱ ، پتی پرتاپ ، ۳۳). آپ ... اپنے جوتے آپ گانٹھ لیتے. (۱۹۳۲ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۰). ۳. (أ) کسی کو اپنے ساتھ ملا لینا ، ہم خیال کر لینا ، اپنے مطلب پر لانا (بیشتر ، کو ، کے ساتھ) ، پرچانا ، اپنے ڈھب پر لانا.

ہم سے ہر بات پہ ! کھڑے ہے تو یوں او ظالم
نہیں معلوم تجھے غیر نے کیونکر گانٹھا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۷). دو چار نمک حرام کارندوں کو گانٹھا ... اور استمراری پٹے کر دیئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۹). ڈیوڑھی پر جا کر پہلے ہی امامن مہری کو گانٹھیں اور ان کے ذریعہ سے نامہ و پیام شروع ہو. (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۵). وائسرائے نے راجواڑوں کو گانٹھنے کی کوششیں تیز کر دیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳۸). (أأ) ڈورے ڈال کر راغب کرنا ، پھانسنا ، پٹانا. وہ عورت بہت خراب ہے ... اب ڈپٹی صاحب بیچارے کو گانٹھنا چاہتی ہے. (۱۹۳۶ ، شمع ، ۶۸۸). ۴. کسی سازش میں ملوث کرنا ، سازش کرنا ، سازباز کرنا. ولید اور عیاش اور ربیعہ تینوں شخص بایک دگر گانٹھ لے کے قید سے بھاگے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۶۹). مرزا عبداللہ کو مع افسران فوج اپنی درخواست متفق کرنے کے لیے گانٹھا. (۱۹۱۹ ، فسانۂ غدر ، ۲ : ۸۳). ۵. بدسلیقگی سے کرنا ، کسی کام کو بے ڈھنگے پن سے کرنا ، بنانا (مضمون شعر ، منصوبہ وغیرہ).

مشورہ گانٹھ کر یہ اور تدبیر
آیا باہر وزیرِ پر تزویر

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۸۰). الغرض شیخ چلی کے سے منصوبے گانٹھنے لگے کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳). حامد مصطفیٰ آبادی ... ان لوگوں کی طرح شعر گانٹھتے نہیں تھے جو محض لفظوں سے ... کوس لمن الملک بجایا کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۳).

بادشاہ کے دل میں اس کے بعد ان منصوبوں کے اظہار و اعلان میں اب کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی جو انہوں نے اپنی دل میں گانٹھے تھے۔ (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۹۸)۔ ۶. **پیوند لگانا ، سلائی کرنا ، بری طرح سینا**۔ لنگڑے مانگنا اور پیوند پر پیوند گانٹھنا۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۷)۔ جابجا سے جال پھٹ گیا ... مجبور پھر اس کو گانٹھ کے پھینکا ، اس بار کیچڑ اور مٹی کے سوا کچھ خاک بھی ہاتھ نہ لگا۔ (۱۸۶۳ ، فسانۂ سرور ، ۲۰۶)۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اماں صاحبہ آپ کو پرانے کپڑے گانٹھ گانٹھ کر پہنا رہی ہیں۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۴)۔ ۷. **حریف کی ضرب یا وار کو ڈھال وغیرہ کسی چیز پر روکنا اور اپنے اوپر آنے نہ دینا**۔

　　شہ نے کوئی کیا نہ سکر پے پر یہ وار
　　خالی کبھی دیا کبھی گانٹھا سپر یہ وار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۱۰)۔ الدھورو نے نیزے کو اپنے نیزے پر گانٹھا ، بند بند ہلنے لگے۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۱۰۱)۔

　　پاس آئے ہیں ستمگر نے کیے وار پر وار
　　گانٹھتے جاتے تھے تلوار پہ حضرت تلوار

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۶۰)۔ ۸. **اس طرح گرفت کرنا کہ چھوٹنا مشکل ہو ، مضبوطی سے پکڑنا ، دبوچنا ، جکڑنا**۔ کشتی کے بیچ سے دونوں شانوں کو اوسکے مضبوط گانٹھا۔ (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۵۷)۔ ایک ہاتھ گردن پر رکھا ، دونوں ٹانگوں کو رانوں سے گانٹھا۔ (۱۸۸۷ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۱)۔

　　اِدھر تحریر اُدھر اسپیچ اِدھر سازش اُدھر بندش
　　اسے جھڑکا اسے ڈانٹا اسے گانٹھا اسے مارا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، کلیات ، ۱ : ۲۷۰)۔

　　سائل نہ تھا مگر مری صورت سوال تھی
　　گانٹھا گیا ہوں صرف اسی اشتباہ پر

(۱۹۵۷ ، فردوس صفی ، ۶۳)۔ ۹. **کاڑھنا**۔ گلوبند ... ریشم سے گانٹھ کر گلے میں باندھتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳)۔ ۱۰. **(رعب ، دھونس وغیرہ) جمانا ، قائم کرنا**۔ میں نے انہیں کبھی غصے کی حالت میں نہیں دیکھا ، نہ کبھی اونچی آواز میں کسی پر رعب گانٹھتے سنا۔ (۱۹۷۲ ، مقالات اختر (مقدمہ) ، د)۔ ان میں سے اکثر ہم لوگوں پر اپنے علم کی دھونس بھی گانٹھتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۱۶)۔ ۱۱. **موتی وغیرہ دانوں کو دھاگے میں ایک دوسرے سے برابر فاصلے پر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : گرنتھن ग्रन्थन]۔

کانجا / کانجہ (۱) (مغ / فت ج) امذ ؛ نیز کانجھا۔
بھنگ کی قسم کا ایک پودا اور اس پودے کے پتے اور بیج جو نشہ آور ہوتے ہیں اور چلم میں رکھ کر پیے جاتے ہیں نیز بھنگ کے پودوں کی پھولدار شاخیں جن کے پتوں پر رال دار مادہ لگا ہوتا ہے۔

　　کہوں وجہ دسرا کہ جاسوں کے پھول
　　تو کانجے منے پیس مت جانے بھول

(۱۶۰۹ ، بھوگ بل ، ۱۹۰)۔ شراب یا سبندی یا گانجہ یا بھنگ وغیرہ کا نام لینا ہووے تو یہ نام صریح نہ ہوئے۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۷)۔ سبندی کی قطاروں ، کانجے کے درختوں میں بھنگ کانجے کے بھی درخت لگے دیکھے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۷)۔ اسے کانجے چرس اور بھنگ کی چاٹ پڑ گئی۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۵۶)۔ بیلے پنے کے بلار ، حقول کی بہار ، کانجا چرس سب کچھ ہے۔ (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۷۱)۔ [س : گنجا गांजा]۔

ـــــ نوش (ـــــ و مج) صف۔
کانجا پینے والا ، کانجا پینے کا عادی۔ کانجہ نوش کا جو ایک بڑا مصاحب تھا۔ (۱۸۰۳ ، جنگ نامہ یوسفی ، ۱۶)۔ [کانجہ + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا]۔

کانجا (۲) (مغ) امذ۔
(بنوٹ) بنوٹ کی ڈانڈ کا داہنی طرف کا سرا جو مٹھی کی گرفت سے باہر نکلا ہوتا ہے۔ ڈانڈ بنوٹ کی کسرت کے واسطے ۸ گرہ کی ہوتی ہے جس کے داہنی طرف کے سرے کو کانجا اور بائیں طرف کے سرے کو انی بولتے ہیں۔ (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۲۸)۔ [مقامی]۔

کانجنا / کانجھنا (۱) (غنہ ، سک ج / جھ) ف م۔
۱. بد تمیزی سے کپڑے کی تہیں توڑ کر خراب کر دینا (ماخوذ : نوراللغات)۔ ۲. پکانے کے لیے ڈھیر لگانا ، اکٹھا کرنا۔ اسے ڈال سے توڑے ہوئے تازہ پھل پسند تھے ، کانجے ہوئے امرود اور پال کے آم ... پسند نہ تھے۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷۷)۔ ۳. ہلانا ، بھینٹنا ، بلونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : گرنج गञ्ज]۔

کانجنا (۲) (غنہ ، سک ج) ف م۔
جمع کرنا ، اکٹھا کرنا ، ذخیرہ کرنا ، ڈھیر کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : گنج गञ्ज ، قب : ف : گنج]۔

کانجو (مغ ، و مج) صف۔
کانجا پینے کا عادی ، بہت کانجا پینے والا (پلیٹس)۔ [کانج (کانجا (رک) کا مخفف) + و ، لاحقۂ فاعلیت]۔

کانجے (مج) امذ۔
کانجا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ کا دَم امذ۔
کانجے کا دھنواں ، کانجے کا کش (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ کی کَلی امث۔
وہ چلم جس میں رکھ کر کانجا پیا جاتا ہے (مہذب اللغات)۔

ـــــ والا صف۔
کانجا پینے والا ؛ کانجا بیچنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [کانجے + والا (رک)]۔

کانجیا (مغ ، کسر نیز کسی ج) امذ۔
کانجے کا نشہ کرنے والا شخص (ا ب و ، ۷ : ۹۳)۔ [کانج (کانجا (رک) کا مخفف) + یا ، لاحقۂ فاعلیت]۔

کانجھا (مع) امذ.
رک : **کانجا**. جھوٹ ہے سراسر جھوٹ، تمہارا بہنہ سایھ کبھی دیتا ہے کہ یہ بہانہ ہے تم جوئیں یا کانجھے کی توہ میں لگے تھے. (۱۹۳۰ ، تحیں ، ۲۰۰). [کانجا (رک) کا ایک املا].

کانجنا (فتہ ، سک ج) ف م.
(لکھنؤ ، عو) گھیرنا ، گرفت میں لے آنا ، قائل کر دینا (ماخوذ : مہذب اللغات). [مقامی : فت : کانجھنا].

کانڈا (مع) امذ (قدیم).
رک : **کانڈا** ، گنا.

موں میں تیرا لگے تھے سو دسے بولہ
ہتیاں گانڈے لئے ہیں موں سے جیوں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۹). [کانڈا (رک) کا ایک قدیم املا].

کاندھار (سک ن) امذ.
۱. (موسیقی) سات سُروں میں سے تیسرا سُر (گا) جو رکھب سے ایک درجہ بلند اور سینے سے نکلتا ہے ، جیسے : بکری کی آواز. گاندھار ... یہ سُر بکری کی آواز سے لیا گیا ہے ، یہ سُر ناف سے تیرھویں درجہ تک جاتا ہے (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). ۲. **قندھار کا ایک قدیم نام** . اس راجا کے ہاں جس نے گاندھار یعنی قندھار کے راجا کی بیٹی سے شادی کی تھی ، بہت سے بیٹے پیدا ہوئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۲۷). [س : **गान्धार**].

کاندھرب (سک ن ، فت دھ ، سک ر) امذ.
رک : **کاندھرو** جس کا یہ بگاڑ ہے. گاندھرب ... علم موسیقی گانا اور بجانا اور اصول قائم کرنا یہ علم تیسری بید سے نکلا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳). [رک : کاندھرو (و بیدل بہ ب)].

کاندھرو (سک ن ، فت دھ ، سک ر) (الف) صف.
گاندھار (رک) سے منسوب یا متعلق (پلیٹس). (ب) امذ.
۱. (ہندو) **شادی بیاہ کا ایک طریقہ جس میں صرف میاں بیوی کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے کسی گواہ یا ماں باپ کی اجازت ضروری نہیں سمجھی جاتی.** پہلے بھی بڑے بڑے رشی منیوں کی بیٹیوں نے اپنی مرضی سے گاندھرو بیاہ کر لیا اور ان کے ماں باپ نے برا نہ مانا. (۱۹۳۸ ، سکنتلا ، ۹۰). راجا کہتا ہے کہ ... ہم گاندھرو ریت کے مطابق شادی کر لیں. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۲۶). ۲. **گندھرووں کا فن یا ہنر ، گانا ، بجانا ، ناچنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : **गान्धर्व** گاندھار (بحذف ا) + و ، لاحقۂ صفت].

کاندھویت (سک ن ، دھ ، کس و ، فت ی) امث.
بھارت کے مشہور لیڈر مہاتما گاندھی جی کا نظریہ اور اصول. ان کا سفینۂ حیات گاندھویت کے خونیں گرداب میں ڈوب چکا ہوتا (۱۹۷۹ ، ہمارا قائد ، ۳۷). [گاندھوی (گاندھی (علم) سے منسوب) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

کاندھی (مع) امذ.
عطر بیچنے والا ، عطر فروش.

صحبت مرد درویش کی صاحب دے ملائے
بوشہ گاندھی کے ملے باس عطر کی آئے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۸۹). گاندھی : خوشبو فروش کہ بتازی عطار گویند ، بُو فروش. (۱۸۵۴ ، نوادرالالفاظ ، ۳۶۳). [س : گندھک **गान्धिक**].

--- گھانس (--- مع) امث.
ایک گھاس جو قدآدم تک اونچی ہو جاتی ہے اور نوک دار ہوتی ہے ، اس کے سِرے پر پھول ہوتا ہے جس کے اندر کثرت سے باریک اور خوشبودار بیج ہوتے ہیں جن سے عطر تیار کیا جاتا ہے نیز گھاس (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۷). [گاندھی + گھانس (رک)].

کاندھیت (سک ن ، کس دھ ، شد ی فت) امث.
رک : **کاندھویت**. ان کے سیاسی خیالات اور گاندھیت کی اساس ملتی ہے. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۱۹۷). [گاندھی (علم) + ت ، لاحقۂ کیفیت].

کانڈ (مع) امث وسـ گانڑ.
۱. **بدن کا وہ سوراخ جس سے پاخانہ خارج ہوتا ہے ، مقعد ، کون.**

رام کے آگے گوشے میں بس جا
کھول کر گانڈ پڑ گیا اوندھا

(۱۸۱۰ ، پشت گزار (ق) ، ۸۵).

پھاڑے کا گانڈ حشر کے دن او حرام خوار
دنیا میں پیٹ بھر کے تو کھا لے بیاج کو

(۱۸۲۳ ، دیوان فدا ، ۲۸۳). ۲. (عو) **عضو تناسل** ، ذکر ، فرج (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. **نیچے کا حصہ** ، پیندی ، تلا ، تلی ، جیسے : بیر کی گانڑ بھی نہیں جانتے (فرہنگ آصفیہ). ۴. (عو) **بھوسڑا ، بھوسڑی** ، کس (گالی کے موقع پر بولتے ہیں) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گرت **गर्त**].

کانڈا (مع) امذ.
گنا ، نیشکر.

مکوڑا ہتی سکھ دریا لجائے
جو پالی کرے سکھ گانڈا نہ کھائے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۴). کیا کام آوے رس نیں سو گانڈا جس میں پت نہیں سو خالی بھانڈا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳). سہج سو بھاؤ کھینچ یوں توڑ ڈالا کہ جیوں ہاتھی گانڈا توڑتا ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۱).

ترکاری بیگن ساگ بڑا کر گانڈا کنبر مولی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب جھوپہ دیکھت بھول ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۴۴). [س : گنڈک **गण्डक**].

کانڈر (مع ، فت ڈ) امث وسـ کانڈل.
لمبی پتی کی ایک گھاس جس کی جڑ خوشبودار ہوتی ہے اور خس کے نام سے معروف ہے ، اس گھاس سے ٹٹیاں اور پنکھے

وغیرہ بناتے ہیں۔ کانڈر ... کیے باشد کہ جیرہا ازاں و بیخ آن کہ خس می گوید خس خانہ سازند۔ (۱۷۵۰ ، نوادرالالفاظ ، ۳۶۲)۔ افادہ زمین کے حاصلات تو یہ ہیں کچھ باقی برسات کا بہ سبب بستی کے ٹھیرنا ہو وہاں کانڈر اور کھر وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۸۷)۔ [س : کنڈالی गन्धहाली]۔

کانڈل (مغ ، فت ڈ) امث.
۱. رک : کانڈر خس ... ایک قسم کی گھاس ہے جس کو کانڈل کہتے ہیں اس سے چھپر چھاتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۷۲)۔ ۲. سرسوں کا ساگ ، سرسوں پھولنے سے پہلے اس کی جڑ سے ایک بالشت اوپر کی شاخیں اور پتے وغیرہ جن کو کاٹ کر بطور ساگ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ سرسوں ... ربیع میں پیدا ہوتے ہیں اس کے ساگ کو کانڈل اور کنڈلی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۴۴)۔ [رک : کانڈر (ل مبدل بہ ر)]۔

کانڈُو (مغ ، و مع) امذ.
۱. (فحش بازاری) وہ مرد جسے فعل بد کرانے کا شوق ہو ، علت اُبنہ رکھنے والا ، ہوبسیا ، ایک گالی.

بچھڑے جتنے ہیں وہ ہوویںگے اب کس کے مرید
پیر اب کانڈوؤں کا شہر میں کہلانے کا کون

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲)۔ ۲. ڈرپوک ، بزدل ، نامرد ، مخنث (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [کانڈ (رک) + و ، لاحقۂ صفت]۔

---کا حمایتی بھی ہارا ہے کہاوت.
(فحش بازاری) کم حوصلہ اور نامرد کا طرف‌دار بھی زک اٹھاتا ہے ، بودے کا ساتھی بھی شرمندگی اٹھاتا ہے ، نالائق اور کمینے کا ساتھ دینا داخل حماقت ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات)۔

ہاتھی اپنی فوج کو مارتا ہے کہاوت.
(فحش) اس کی نسبت کہتے ہیں جو مقابلے میں حریفوں کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے اور اپنے ہی ساتھیوں کو نقصان پہنچائے.

مگر کانڈو ہاتھی ہے تو بے حیا
کہ ہے اپنی ہی فوج کو مارتا

(؟ ، تفضیح الشقی ، ۱)۔

کانڑ (غنہ) امث.
۱. (فحش ، بازاری) گانڈ ، مقعد ، دُبر.

سیکڑوں سے شیخ کوئی پھر لگا کرنے سکیڑ
خواب میں شیطان پھر اس کی کانڑ میں مُترل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵)۔ ۲. (کنایۃً) کولھے ، پچھایا.

جو تو چھوڑ پاس بُلاوے
چار کانڑ کا پیٹا پاوے

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۴۰)۔ [گانڈ (رک) کی تصحیف]۔

---اُلار کر/الا ہو کر پڑنا محاورہ.
(فحش ، بازاری) نہایت غافل ہو کر سونا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات)۔

---پھاڑ/پھاڑُو صف.
۱. (فحش ، بازاری) کانڑ پھاڑ دینے والا ، مراد : کٹھن ، بہت دشوار ، دشوار گزار.

کیا کانڑ پھاڑ منزلِ صحرائے نجد تھی
دو چار کوس بھی نہ چلا قیس تھک گیا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳)۔ ۲. ہیبت ناک ، خوف ناک ، دہشت انگیز

پھر وہی موجیں شرابِ عشق کی ہیں کانڑ پھاڑ
پھر وہی پھسٹ جل جل کر کباب دل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳)۔ [کانڑ + پھاڑ/پھاڑُو (پھاڑنا (رک) سے)]۔

---پھاڑنا محاورہ.
(فحش ، بازاری) ڈرانا ، خوف دلانا ، دھمکانا ، بُری طرح خبر لینا ، شرمنا کی سزا دینا.

محتسب کی کانڑ پھر پھاڑیں نہ کیونکر مغبچے
مے کشی پر آج پھر وہ بوالہوس مائل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵)۔

---پھٹ جائے مگر چوتڑ نہ ہٹے کہاوت.
(فحش) کچھ بھی ہو ضد اور آن میں فرق نہ آئے ، کچھ بھی ہو مستقل مزاجی میں فرق نہ آئے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---پھٹ کر حوض ہو جانا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) حد درجہ خوف زدہ ہو جانا ، بہت زیادہ خوف زدہ ہونا.

کانڑ پھٹ کر حوض ہو گی رستم و سہراب کی
خنجر براں اگر دیکھا مرے جلاد کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۹)۔ ۲. دیوالہ نکل جانا ، قلاش ہو جانا ، کچھ پاس نہ رہنا ، کنگال ہو جانا ، خرچ سے گھبرا جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

---پھٹنا محاورہ.
۱. (فحش ، بازاری) بہت زیادہ ڈرنا ، دہشت بیٹھنا ، خوف سے جان نکلنا ، حد درجہ خوف زدہ ہونا.

سن کے یورپ کو قلمرو فرج کی
کانڑ پھٹ جاتی ہے ڈر جاتے ہیں ہم

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲۹)۔ ۲. تنگ آجانا ، پریشان ہو جانا ، بوکھلا جانا.

کانڑ پھٹتی ہے ہمارے ساتھ چلتے چرخ کی
خلق دنیا میں نہ کوئی ہم سا آوارہ ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲)۔ ۳. خرچ کرتے ہوئے دم نکلنا ، خرچ سے گھبرانا ، دم خشک ہونا (فرہنگ آصفیہ)

---توے پر رگڑنا محاورہ.
(فحش ، بازاری) حد درجہ کوشش کرنا ، بےحد تن دہی سے کام لینا ، دقیقہ اُٹھا نہ رکھنا.

کتنی ہی رگڑی توے پر کانڑ افلاطون نے
عشق کے بیمار کا ہرگز نہ کچھ چارا ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳)۔

---جلنا محاورہ.
(فحش : بازاری) بُرا لگنا ؛ مرچیں لگنا ؛ جلن ہونا ، حسد ہونا.
جلتی ہے قیس و کوہکن کی کانڑ
جب ہمارے وہ ساتھ چلتے ہیں
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۰۷).

---جوڑ بخیہ (---و مج ، سک ڑ ، فت ب ، سک خ ، فت ی) امذ.
(فحش : بازاری) گہری دوستی ، پکا یارانہ ، دانت کاٹی روٹی.
غیر سے کانڑ جوڑ بخیا ہے
ان کو ہم سے نہ کیوں خوش آئے فراق
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۰۹). [کانڑ + جوڑ (جوڑنا (رک) سے) + بخیہ (رک)].

---جھپ (---فت جھ) امذ.
(فحش : بازاری) اپنے قول سے پھر جانے والا ، متلون مزاج ، بات کا کچا (فرہنگ آصفیہ). [کانڑ + جھپ (رک)].

---چاٹنا محاورہ.
(فحش بازاری) چوتڑ چاٹنا ؛ سخت خوشامد کرنا ، چاپلوسی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---چُرانا محاورہ.
(فحش : بازاری) دم دبانا ، خوف کی وجہ سے گریز کرنا.
سر بازار چرا کانڑ کھسک جاتے ہیں
سور چڑھتے نہیں منہ پر تری تلواروں کے
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۰).

---چِرنا محاورہ.
رک : کانڑ پھٹنا. اس جوان نے کہا واہ رے کچے ایک دم سے کانڑ چر گئی (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۱۷۶).

---چلنا محاورہ.
(فحش : بازاری) دست آنا ، اسہال جاری ہونا.
چلتی ہے کانڑ پھرنے کی طاقت نہیں رہی
لت پت ہے گو سے سارا بچھونا پلنگ کا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۸).

---چلے نَن بَختوں / بکھتوں ، کو کہاوت.
پیچش کے مریض ہیں مگر ثقیل غذا کے شوقین ، شوق کے مارے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز نہیں ، محتاجی میں حوصلہ مندی یا بیماری میں بدپرہیزی کے موقع پر کہتے ہیں (مخزن المحاورات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---چُھپا کر بھاگنا محاورہ.
(فحش : بازاری) دم دبا کر بھاگنا ، ڈر کر بھاگنا.
بہت اظہار دم بھرتے ہیں ہر دم جاں نثاری کا
چھپا کر کانڑ بھاگیں گے جو وقت امتحاں ہو گا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۷).

---دھونا ف م ؛ محاورہ.
۱. (فحش : بازاری) مبرز کو پانی سے صاف کرنا ، آب دست لینا ، بڑا استنجا کرنا.
پکتا تھا غیر کوچے صنم میں گیا جو میں
بن کانڑ دھوئے خوف سے میرے کھسک گیا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳). ۲. دوسرے کی خوشامد کرنا ، خصیے سہلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دھونا نہ آنا محاورہ.
(فحش : بازاری) بالکل بے تمیز ہونا ، ذرا شعور نہ ہونا ، ذرا سلیقہ نہ ہونا ؛ معمولی کام سے واقفیت نہ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---رگڑنا محاورہ ؛ رک : کانڑ گھسنا.
۱. (فحش : بازاری) سخت محنت کرنا ، نہایت کوشش کرنا ، خوب زور لگانا.
نہ ہوا صاف کانڑ تک رگڑی ۔۔۔ یار کے دل میں جب غبار آیا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۸). ۲. حد سے زیادہ چاپلوسی کرنا.
آگے اس کے کانڑ چرخ پیر رگڑے گا مدام
دیکھ لینا گر جواں مہتر پسر ہو جائے گا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳).

---سے گُل کَتَرنا محاورہ.
(فحش : بازاری) چوتڑوں سے اُتو کرنا ؛ ناممکن الوقوع امر کے لیے بے فائدہ محنت کرنا ؛ کوئی انوکھا عجیب اور مشکل کام کرنا ، کرتب دکھانا ، ناممکن بات کرنا ؛ ازحد کوشش کرنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---سے گھوڑا کھولنا محاورہ.
(فحش : بازاری) رک : کانڑ سے گل کترنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---غُلامی کَرنا محاورہ.
۱. (فحش : بازاری) غلاموں کی طرح پیچھے لگے رہنا ، نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. خصیے سہلانا ، ازحد خوشامد کرنا ، چاپلوسی کرنا ؛ بے حد محنت کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---غَلَط ہونا محاورہ.
۱. (فحش : بازاری) قافیہ تنگ ہونا ، بات نہ بننا ، عاجز آنا.
کریں گے بحث جو ہم شعر کے اصولوں کی
تو ہو گی کانڑ غلط سارے بوالفضولوں کی
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۷). ۲. نہایت بے خبر ہونا ، ازحد غافل ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---کاٹنا محاورہ.
(فحش : بازاری) ختنہ کرنا ، مسلمان کرنا ، سنت کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---کا ہوش نہ رہنا/ہونا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) بالکل بے خبر ہونا ؛ حواس بجا نہ ہونا ، آپے میں نہ ہونا.

قاصد و غم سے بہالہ کانڑ کا بھی ہوش نہیں
کس کا لکھنا کیسے خط کیسے ہیں کیسا کاغذ

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۳).

---کٹانا محاورہ.
(فحش ، بازاری) مُخنّث ہو جانا (جامع اللغات).

---کلیجے جھگڑا پڑنا محاورہ.
(فحش ، بازاری) مصیبت میں پھنس جانا ، جان ضیق میں ہونا.

غم کے دل ان کو پڑا کانڑ کلیجے جھگڑا
یہ نُشر پند عجب ناز و ادا رکھتے ہیں

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۸).

---کی چُل اسم.
(فحش ، بازاری) اغلام کی خواہش ، شہوت.

سر محفل شہاؤ میخ بر ہے غیر پرجاتی
علاج اس سے نہیں بہتر ہے اوسکی کانڑ کی چُل کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۷).

---کی خبر نہ رہنا محاورہ.
(فحش ، بازاری) نہایت غافل ہو کر سو جانا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. بالکل بے خبر ہو جانا ، ہوش جاتا رہنا ، مدہوش ہو جانا ؛ بھونچکا ہو جانا.

کانڑ تک کی بھی نہ حیرت سے رہے کی کچھ خبر
سامنے گر شیخ کے مہتر بسر ہو جانے کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳).

---کی خبر نہ ہونا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) مطلق بے خبر اور بے ہوش ہونا ؛ کچھ سدھ بدھ نہ رہنا ، مدہوش ہونا ، بالکل غافل ہونا.

افسوس آج ان کو نہیں کانڑ کی خبر
کل تک خراج لیتے تھے جو روم و فرنگ سے

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۳).

---کی راہ/رستے نکلنا/نکل جانا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) دستوں کے ذریعے سے فضلہ خارج ہونا ؛ (کسی حرکت یا عادت کا) خمیازہ بھگتنا

پیٹ بھرتا نہیں ہے آج بہت پیاری حرص
کانڑ کی راہ نکل جائے گی کل ساری حرص

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۰). ۲. قدر و عافیت معلوم ہونا ، حقیقت کھلنا.
گر بڑو چوتڑوں کے بل تم بھی کانڑ کی راہ دل لگی نکلے
(؟ ، راحت (فرہنگ آصفیہ).

---کی سُدھ نہ رہنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) رک : کانڑ کی خبر نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ).

---کے نیچے/تلے ، گنگا بہنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) بے انتہا دولت ہونا.

کیوں نہ اس کی کانڑ کے نیچے بہے گنگا سدا
دیکھتا ہے منہ ترے جاو ذقن میں آئینہ

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۷).

---کھولے پھرنا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) ننگا دھڑنگا پھرنا ، بے حجاب و بے پردہ پھرنا.

ہر اک کے سامنے تم کانڑ کھولے پھرتے ہو
تمہیں حیا نہیں مرتے ہیں اس حجاب سے ہم

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۷). ۲. بچپن کا زمانہ ہونا.

چھوکرے تھے میرے آگے کے یہ دونوں دشت میں
کانڑ کھولے پھرتے تھے وامق ہوا مجنوں ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳).

---گردن ایک ہو جانا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) تھک کر چُور ہو جانا ، سر پیر کی خبر نہ رہنا ؛ محنت کرتے کرتے تھک جانا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. بسلم منڈ ہو جانا ، نہایت موٹا ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گردن کا ہوش نہ رہنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) رک : کانڑ کی خبر نہ رہنا.
خواب میں آکے پول پر ایک گرا کانڑ گردن کا جو نہ ہوش رہا
(۱۸۱۰ ، بشت گلزار ، ۸۷).

---گلے میں آ جانا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) آنتیں گلے میں آ جانا ؛ اپنے ہاتھوں آپ آفت یا مصیبت میں پھنس جانا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. تنگ آ جانا ؛ عاجز آ جانا ، جی چھوٹ جانا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گنجفہ کھیلنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) جان پر بننا (فرہنگ آصفیہ).

---گھِسنا محاورہ.
رک : کانڑ رگڑنا.

نہ تک ہوا نہ غیر کو اس بُت کے دسترس
برسوں ہی گرچہ کانڑ گھسی در کے سنگ سے

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۳).

---گھِسوانا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) خوشامد درآمد کرانا ، منت سماجت کرانا (فرہنگ آصفیہ). ۲. نا ک چنے چبوانا ، نا ک میں دم کرنا ، تنگ کرنا.
طرفہ یہ چہل ہے رقیبوں کو کانڑ گھسواؤں گا بداؤں گا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۰).

---لپلپانا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) اغلام کرانے کو جی چاہنا ، خواہش کرنا ؛ للچانا ، ڈرنا ، خوف کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---لنگوٹی نام فتح خاں کہاوت.
مُفلسی میں شیخی یا بڑے بڑے دعوے کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) اغلام کرنا ؛ خلاف وضع فطری کام کرنا ؛ ستانا ، دق کرنا ، حیران کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---مَرانا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) اغلام کرانا.

جھپتی ہے آنکھ اوس کی سامنے جب آتا ہے
کانڑ غیر کے شاید آپ سے مراتی ہے

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۳۴). ۲. زنا کرانا (ماخوذ : جامع اللغات). ۳. چاپلوسی کرنا ، خوشامد کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---مَرانی (---فت م) صف مث؛ ــجُوت مرانی.
(فحش ؛ بازاری ؛ گالی) فاحشہ ، بدکارہ ، قحبہ ، کُس مرانی ، چُدو ، زانیہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [کانڑ + مرا (مرانا (رک) سے) + نی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

---مَراؤ (---فت م ، و مع) صف مذ.
رک : کانڈو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کانڑ + مرا (مرانا (رک) سے) + ؤ ، لاحقۂ فاعلیت (مذکر)].

---مَروانا محاورہ.
رک : کانڑ مرانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں اُنگلی کَرنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) دق کرنا ، ستانا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---میں پَتنگے لَگنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) بے حد ناگوار گزرنا ، بہت بُرا لگنا ؛ مرچیں سی لگنا (فرہنگ آصفیہ).

---میں تُھوک لَگانا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) ذلیل کرنا ، رُسوا کرنا ؛ دھوکا دینا.

رقیبوں کی لڑائے آنکھ ہم سے ڈِیڈھائی ہے
لگایا تھوک اپنا کانڑ میں سب بانکپن بھولے

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۳۵).

---میں تُھوکنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) نہایت ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا (فرہنگ آصفیہ)

---میں چُنچُنے لَگنا محاورہ.
۱. (فحش ؛ بازاری) مقعد میں چُل ہونا ، مبرز میں کُھجلی ہونا (فرہنگ آصفیہ). ۲. چُل بنوانے کو جی چاہنا

چنچنے کانڑ میں شاید کہ لگے ہیں اون کی
شیخ جی چھیڑتے ہیں آج جو بے جا مجھ کو

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۲۵). ۳. رک : کانڑ میں پتنگے لگنا.

میری باتوں سے اس کی کانڑ میں چنچنے لگ جاتے ہیں.
(۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۰).

---میں گُوہ بھی نَہیں مثل.
(فحش ؛ بازاری) کوڑی پاس نہیں ، نہایت مفلس ہے.

یار کی دعوت کریں کیا کانڑ میں گوہ بھی نہیں
یہ مثل سچ کہتے ہیں کیا حوصلہ کنگال کا

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۸).

---میں گُوہ نہیں اور کَوّوں/کَوّے مہمان کی سہمانی کہاوت.
مفلسی میں فضول خرچی ، اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں گُھسا جانا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) نہایت خوشامد کرنا ، لَلّو پتّو کرنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں گُھسا رَہنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) ہر دم ساتھ رہنا ، خوشامد کے مارے ہر وقت کسی کے پاس رہنا ، خوشامد کے لیے ساتھ ساتھ لگے پھرنا (فرہنگ آصفیہ).

---میں گُھس جانا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) جاتا رہنا ، دور ہونا ، نکل جانا ، زائل ہونا.

کانڑ میں گھس جائے گی ساری مشیخت شیخ جی
جب یہ عمامہ پرانا اور سڑا ہو جائے گا

(۱۸۳۲ ، جرکین ، ۵ ، ۱).

---میں گُھسنا محاورہ.
رک : کانڑ میں گھسا جانا ، رہنا (فرہنگ آصفیہ).

---میں لَنگوٹی تک نہ رَہنا/ہونا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) نہایت غریب ہونا ، بالکل مفلس و قلاّش ہونا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں مِرچیں لَگنا محاورہ.
(فحش ؛ بازاری) بے حد ناگوار گزرنا ، ازحد بُرا لگنا ؛ تنکنا ، تِر بِتر ہونا ، جھلّانا ، غضبناک ہونا (فرہنگ آصفیہ).

کانسا (مغ) امذ.
جسم کا وہ حصّہ جو انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان ہوتا ہے ، زاویہ ؛ کھانچ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [کانس (کانسنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ اسمیت و تذکیر].

کانس لینا ف س ، محاورہ.
پھانس لینا ، دبوچ لینا ، قابو کر لینا ، جکڑ لینا.

ہے کنگھی بھی کیا کوئی عمدہ فسوں
کہ بالے کو بس کانس لیتی ہے یوں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۰). بے رحم ناخدا ترسوں نے ایشیا اور افریقہ کو پھر اپنے فولادی پنجے میں کانس لیا. (۱۹۰۲ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲).

کانسنا (غنہ ، سک س) ف م.

١. **گھیرنا** ، **احاطہ کرنا**. جب تلک تم سب دروازے کانسے رہو گے سب تلک ہرگز ہرگز تو کھولوں گی نہیں (١٨٩٠ ، سیر کہسار ، ٢ : ٦٥٦). ٢. **پھنسانا** ، **دبوچنا** ، **جکڑنا**. چور چور چور اپنے میاں کہاں ، کدھر ، کس رخ ، لینا ، پکڑ لیا ہے دیکھو کانسے رہنا ... اپنے اپنے مال کی حفاظت کرو. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٤٠). ٣. **برمانا** ، **آر پار سوراخ کرنا** ، **پھوڑنا** (ماخوذ : نوراللغات). ٤. (کشتی رانی) کشتی کی درز کو جس سے پانی اندر آئے بند کرنا ، کشتی کے رساؤ کو روکنا (اب و ، ٥ : ١٤٨). ٥. (طلیعہ) ایک خاص طریقۂ سے رسّی میں گانٹھیں لگانا. کانسنا ، چونکہ یہ طریقہ نہ صرف سروں کے باندھنے اور مضبوط کرنے میں مستعمل ہوتا ہے بلکہ اس سے جھلے وغیرہ بھی بنائے جاتے ہیں (١٩٢٦ ، طلیعہ ، ٢١). ٦. **سیخ پر چڑھانا** ، **پرونا** (جامع اللغات). [س : کرس कास ؛ قب : کانٹھنا].

کانسی (مغ) امث.

لوہے کا پھل جو تیر میں لگاتے ہیں ، تیر کی انی ، **پیکان**. پانی اس کا گرم ہوتا ہے اور دستوں کو نافع اور تیر کی کانسی کو زخم سے نکال دیتا ہے (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٤٠٠). عشق کا تیر اس کی کانسی ایسی بھرپور بیٹھی تھی کہ سب کھنچ ہوا مگر وہ دم کے ساتھ رہی. (١٩٢٥ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ٨٢). ایسے زبردست تیر برسائے کہ ... (تیر) آنکھ میں اس طرح پیوست ہو گیا کہ کسی کے نکالے نہ نکل سکا اور آخرکار کانسی کاٹ کر آنکھ ہی میں چھوڑ دی گئی. (١٩٢٦ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ٢٣٧). [کانس ، کانسنا (رک) سے + ی ، لاحقۂ اسمیت].

کانگڑی (غنہ ، سک گ) امث.

ایک پودا جو گز بھر تک لمبا ہوتا ہے ، شاخ پتلی جھنکیا کے قریب ، کئی شاخیں زمین سے نکلتی ہیں ، پھل کا رنگ سرخ اور ہر پھل میں تین بیج نکلتے ہیں ، مزہ میٹھا اور چکنا ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ٦ : ٥). [مقامی].

کانگن (مغ ، فت گ) امث.

ایک قسم کا پھوڑا جس کا منھ بند ہو ، کھکرالی جو بغل اور جانگھ میں ہو جاتی ہے ، دنبل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [جانگ (ج مبدل بہ گ) + ن ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

کانو(١) (مغ ، و مع) امذ.

١. رک : گاؤں جو زیادہ مستعمل ہے.

میں تو کیا کہوں نظر آئی جو کچھ وہ تہاتو
جس جا کتا ہوا تھا رسول خدا کا کانو

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٢٣٨). اطراف و جوانب کے کانو اور شہر بھی نیست اور نابود ہو جاویں. (١٨٨٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ١ : ١٨). غرض کانو ہو یا قصبہ ... ہر جگہ انقلابات سماوی جو حادثات ارضی پیدا کرتے ہیں سمجھ میں آ سکتے ہیں. (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبیعی ، ١ : ٤). دو سو نفوس کے کانو میں شاید صرف ایک آدمی لکھا پڑھا ہوتا. (١٩٣٠ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ٨٠). ٢. **پردیس** ، **غیر وطن** ، **ملک غیر** (فرہنگ آصفیہ). [پ : गामी س : ग्राम].

ـــ باٹ/ بانٹ (ـــ/ غنہ) امث.

(کاشت کاری) تعلقے کی تقسیم (الگ الگ کانو میں) ، نمبرداری کی بٹی ہوئی حدیں (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [کانو + باٹ بانٹ (رک)].

ـــ باسی امذ ؛ ــ کانوواسی.

کانو کا رہنے والا ، **دیہاتی** ، **گنوار** ، **دہقان** ، **کسان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کانو + باسی ــ باشندہ].

ـــ بَٹ (ـــ فت ب) امث.

(کاشت کاری) رک : کانو باٹ (اب و ، ٩ : ٩٨). [کانو + بٹ باٹ (رک) کی تخفیف].

ـــ بَھر (ـــ فت بھ) صف.

سارا کانو ، کانو کے تمام رہنے والے.

کسے مدد کو پکاروں کہ کانو بھر ہے خلاف
امید کس سے لگاؤں دیا ہے سب کو فریب

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٦٨). [کانو + بھر (رک)].

ـــ خَرچ (ـــ فت خ ، سک ر) امذ.

(کاشت کاری) کانو کے عام اور مشترک اخراجات مثلاً مہمان نوازی ، خیرات ، چوکی داری وغیرہ کی مشترک رقم جو ایک آنہ فی روپیہ یا ایک سیر فی من کے حساب سے جمع کی جاتی ہے (اب و ، ٦ : ٩٨). [کانو + خرچ (رک)].

ـــ کا اُٹھاؤ امذ.

رک : کانو خرچ ، وہ خرچ جو نمبردار کو مال گزاری تحصیل کرنے یا کسی اور وجہ سے کانو کے متعلق کرنا پڑتا ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ کا جوگی جوگنا ان کانو کا سِدھ کہاوت.

وطن میں کوئی کیسا ہی ہنر پیدا کرے عزت نہیں ہوتی ، وطن میں انسان کی قدر نہیں ہوتی ، باہر ہوتی ہے ، اپنی چیز کی قدر نہیں ہوتی ، پرائی چیز کی قدر ہوتی ہے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

ـــ کاماں امذ ؛ ج.

(کاشت کاری) کانو کے معمولی مشترک کام یا مقررہ خدمتیں ، بیگار (اب و ، ٦ : ٩٨). [کانو + کام (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ کی بولی امث.

دیہات کی بولی ، گنواروں کی زبان ، وہ بولی جو کانو والے بولتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ کَنوِس (ـــ فت ک ، مغ ، ی مع) امذ.

قریہ ، دیہات (فرہنگ آصفیہ). [کانو + کنوس (تابع)].

ـــــ واسی امذ : ـــ گانو باسی.
دیہاتی ، گنوار ، دہقان ، کسان ، دیہات میں بسنے والا یا رہنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گانو + واسی ـ باشندہ].

ـــــ والا امذ.
گانو واسی ، دیہاتی ، گنوار (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گانو (۲) (مغ ، و مج) امذ.
(ٹھگی) کان کرنے والا شخص ، ہوشیار یا خبر کرنا ، ٹھگوں کے مخبر کا مسافروں کو دیکھ پانا یا دور ہی سے دیکھ کر خبردار ہو جانے والا شخص (ماخوذ ؛ ا پ و ، ۸ : ۲۰۱). [کان + و ، لاحقۂ صفت فاعلی].

گانواں پنچات (مغ ، فت پ ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) وہ پنچایت جو صرف اپنے گانو کی حد تک انتظام کرے (ا پ و ، ٦ : ۹۸). [گانو + اں ، لاحقۂ صفت + پنچات ـ پنچایت].

گانوں (مغ ، و مج ، غنہ) امذ.
رک : گانو ، گاؤں.

ہور ولایت کیتی گانوں ۔ مصر حوالی تھاتی ٹھیانوں
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۲۸).

اندھارے اوجالے کوں توں دھوپ چھانوں
خرابی کو ڈونگر و بستی کوں گانوں
(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

دکھن ملک وو کچھ عجب ٹھانوں ہے
دکھن میں سو اپنا ہر یک گانوں ہے
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱).

خدا تیں آج اے پیارے تکو آ چل مرے گانوں
کہ اپنے سوز میں جلنے اگن تجھے بھی تنا ہوں میں
(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۷). معمولی لوگوں کے بھیس میں وہ شہروں اور گانوں کی سڑکوں پر جائے خانوں میں لوگوں سے ملتے ملاتے اور ان کی باتیں سنتے. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۱۰). [گانو (رک) کا انفی املا].

ـــــ پٹرک (ـــــ فت پ ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
(کاشت کاری) وہ کاغذ جس میں گانو کے حدود ، رقبہ محاصل وغیرہ کی صراحت ہو (معیار لفاحت ، ۱۹۷۹). [گانوں + پٹرک (رک)].

ـــــ گنویں (ـــــ فت گ ، مغ ، ی مج) امذ.
رک : گانو گنویں ، دیہات وغیرہ. دیہات و قریات گانوں گنویں کے مسلمانوں کو فائدہ نہ پہونچا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۴۲). [گانوں + گنویں (تابع)].

ـــــ مارنا محاورہ (قدیم).
گانو پر قبضہ کرنا ، گڑھ فتح کرنا ، کامیابی حاصل کرنا.

سہاوت اگر چڑھ کے مارے کا گانوں
لیکن جس کا ہاتھی ہوا اس کا ناتوں
(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ٦۷).

گانوْنا (غنہ ، سک و) ف م (قدیم).
رک : ۰ گانا ، (۱). ہر ایک اس میں کیں کیا سانکت ... ناچنے والیں کیا گانونے والیں ، کیا نالدھاری ... صورت میں و کسب میں دہر ایک ... کہ دل لے جانے والیں ہیں. (۱۷۴۹ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۱). [گونا ـ گانا کا انفی تلفظ].

گانوٹی (مغ ، و مج ، مغ) صف ؛ امذ.
(کاشت کاری) گانو (رک) سے تعلق یا منسوب ، گانو کی بنی ہوئی اشیاء ، دیہات والوں کی صنعت ، دیہی صنعت (ا پ و ، ۲ : ۹۸). [گانو + وٹی (وتی (رک) کی تحریف) ، لاحقۂ صفت و تانیث].

۰ ۰ ۰ گانہ (فت ن) صف مذ.
بطور لاحقہ مرکبات میں اعداد کے بعد آتا ہے اور تعین یا شمار اعداد پر دلالت کرتا ہے ، جیسے : سہ گانہ ، پنج گانہ وغیرہ. ایک علم اخلاق ہے کہ مشتمل ہے اوپر فضائل چہارگانہ کے ان میں سے ایک حکمت بھی ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۵۴). داخل فلک معدل بروج دوازدہ گانہ و منازل بست و ہشت گانہ قمر ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۴۰). یہ وہ اصول سہ گانہ ہیں جن پر اقوام و دول کی حیات و زندگی کا انحصار ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، ۳ ، ۹ : ۴۳).

کتنے عشاق سر راہ پڑے ہیں گویا
شب یک گانہ و سہ گانہ و نہ گانہ کے بعد
(۱۹٦۹ ، لا ـ انسان ، ۱۰۳). [ف].

گانہار / گانہارا (سک ن) صف مذ (قدیم).
گانے والا ، گویا.

اٹھے بول جنتر دو تارے تمام
لگے گانے گانہارے تمام
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۸).

کلاں دیکھا ہے جسنے اوس مکاں میں
او آیا گانہارا اس جہاں میں
(۱۸۳۰ ، نورنامہ (میاں احمد گجراتی) (ق) ، ۲۲). [گاں (گانا (رک) کی تخفیف) + ہار / ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

گانہک (مغ ، فت ہ) امذ.
رک : گاہک ، خریدار.

گانہک نہ ہوا دل کا کوئی یوسف ثانی
اس جنس نے دیکھی نہ خریدار کی صورت
(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۳۵). غریب گانہک نے مال سے ہاتھ اٹھایا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۲ : ۱۰). [گاہک (رک) کا انفی تلفظ].

گانی امث.
سندھ کی ایک مخصوص مالا. من چیتا ہے کس کی مالا ، کون گلے میں گانی رے. (۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ٦۰). [سندھی].

گانے امذ ؛ ج.
بہت سے گیت ، نغمے نیز گانا (۱) کی مغیرہ حالت و جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

اب کہاں جلتا ہے یوسف تیری غزلوں کا چراغ
شعر گوئی بجھ گئی ہے خیر سے گانے کا نام
(۱۹۷۰ ، دامنِ یوسف ، ۷۳).

ـــ والا شُعْلَہ امذ.
(طبیعیات) تیس سینٹی میٹر لمبی اور تین اعشاریہ پانچ سینٹی میٹر چوڑی شیشے کی ایک ٹیوب لی جائے جو دونوں سروں پر کھلی ہوئی ہو اور اُسے آہستہ آہستہ گیس کے شعلے پر نیچے لایا جائے اور جب شعلہ ٹیوب کے وسط میں پہنچ جائے تو شعلہ متحرک ہو جاتا ہے اور اس سے سریلی آواز نکلنے لگتی ہے ، اسے گانے والا شعلہ کہتے ہیں (انگ : **Singine Flame** (آواز ، ۳۸۰).

ـــ والے کا مُنْھ ناچْنے والے کا پَیر نَہِیں رَہْتا کہاوت.
رک : گانے والے کا منھ نہیں رہتا، جو جس فن کا ماہر ہے اس کا اظہار کر کے رہتا ہے (محاورات ہند ، جامع الامثال).

ـــ والے کا مُنھ نَہِیں رَہْتا کہاوت.
محنتی اور کام کرنے والے آدمی سے خالی نہیں بیٹھا جاتا (گنجینۂ اقوال و امثال).

ـــ والے کا مُنھ نَہِیں رَہْتا (اور) ناچْنے والے کا پانو/ پیر نہیں رَہْتا کہاوت.
محنتی آدمی سے بیکار نہیں رہا جاتا ؛ جو جس فن کا ماہر ہے وہ اس کا اظہار کر کے رہتا ہے ؛ عادت چھپائے نہیں چھپتی (فرہنگ آصفیہ ، جامع الامثال).

گَاو (۱) ھ گاؤ (الف) امذ.
۱. ایک برج کا نام ، برج ثور.

آسماں سے تا زمیں اور گاو سے ماہی تلک
امتحاں کر کیجیے اس کو تو اک چورنگ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰). ۲. بیل ، نر گاؤ. اسپ اور گاو اور شتر اور خچر کو راس کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۴). (ب) امث. گائے.

کبھی رہتی باقی جو کچھ اشتہا
تو شیر اس کو دیتے بز و گاو کا

(۱۸۱۶ ، شمشیر خانی ، ۱۰۳).

آفت نشاں ہیں دیدۂ فتاں کی پتلیاں
تسخیر سامری کو کریں گے یہ گاو ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶). گجراتی گاؤ کی ایک جوڑی کی قیمت سو مہر دی جاتی ہے جو شبانہ روز میں اسّی کوس تک کی مسافت طے کرسکتے ہیں ، اس قسم کے بیل تیز رفتار گھوڑے پر بھی سبقت لے جاتے ہیں اور راہ میں بول و براز نہیں کرتے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۹۰). [ف]

ـــ بادْشاہ (ـــ سک د) امذ.
(ہیئت) ایک برج کا نام ہے جو بیل کی شکل سے مشابہ خیال کیا جاتا ہے ، برجِ ثور. شاخ مغربی کا گزار ذنب العقرب پر سے ہو کر الجوزا کی جانب راست اور گاو بادشاہ اور ثعلب پر سے ہو کر الدجاجہ کی گردن میں مل کر کہکشاں ایک ہو جاتی ہے. (۱۸۳۹ ، رسالہ کرے کے علم و عمل کا ، ۹۹) [گاو + بادشاہ].

ـــ بَحْر کس اضا (ـــ فت مع ب ، سک ح) امذ.
گائے کی شکل کا ایک دریائی جانور اس کی آنتوں میں خاکستری رنگ اور خوشبودار ایک مادہ ہوتا ہے جسے عنبر کہتے ہیں ، ماہی عنبر.

تھی گاو بحر تذرو کو عنبر لیے ہوئے
دوڑی صدف ہتیلی پہ گوہر لیے ہوئے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۰). [گاو + بحر (رک)].

ـــ پَرْواری کس صف (ـــ فت پ ، سک ر) امذ.
گھر کا پلا ہوا بیل ، موٹا تازہ بیل (جامع اللغات). [گاو + ف : پرْوار + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَیکَر (ـــ ی لین ، فت ک) صف ، امذ.
(لفظاً) بیل کا ڈیل ڈول رکھنے والا ، فریدوں کے گرز کا نام جس کا سر بیل سے مشابہ تھا (جامع اللغات). [گاو + پیکر (رک)].

ـــ تَرِیْ کس اضا (ـــ فت ث ، ی بشکل ا) امث.
رک : گاو زمیں جو زیادہ مستعمل ہے. گُرز گُرز پر روکا ایسی صدا پیدا ہوئی کہ زمین کو زلزلہ ہوا گاو ثری کو سنبھلنا محال ہوا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۰). [گاو + ثریٰ (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
مویشیوں کو باندھنے کی جگہ ، گئوشالہ ، باڑا. یانی کو گاو خانہ اور چڑیا خانہ اور طویلہ وغیرہ میں جا کر چھڑکے تاکہ کاربونٹ کا سلفٹ آف ایمونیا بن جائے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۵۹). [گاو + خانہ (رک)].

ـــ خَراس کس اضا (ـــ فت خ) امذ.
چکی یا کولھو کا بیل.

دیکھیے آہو کو جو ضیغم تو وہیں عدل ترا
ڈھانک دے آنکھوں کو اس کی روشِ گاوِ خراس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۹). [گاو + ف : خراس].

ـــ زَر/ زَرِّیں کس اضا/ صف (ـــ فت ز/ شد ر ، ی مع) امذ.
سونے کا پیالہ جس کی شکل گائے کی طرح ہوتی ہے نیز رک : گاوِ سامری (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گاو + زر (رک) + / یں ، لاحقۂ صفت].

ـــ زَمِیں کس اضا (ـــ فت ز ، ی مع) امث.
(ہندو) وہ گائے جس کے سینگ پر زمین کھڑی ہے اور جب تھک کر زمین کو ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر بدلتی ہے تو بھونچال آتا ہے ، گاو ثریٰ.

گاو گردوں نہ فقط خوف سے اس دم کانپے
بلکہ ہو زیرِ زمیں گاو زمیں بھی لرزاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶). [گاو + زمیں (رک)].

---سامِری کس صف (--- کس نیز سک م) امث.
وہ بچھڑا جو سامری نے سونے کا بنایا تھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پاؤں کی مٹی اس کے منھ میں ڈالی تھی جس کی وجہ سے وہ بولتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو اس نے بنی اسرائیل کو اس بچھڑے کی پوجا پر لگا دیا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گؤ + سامری (علم)].

---شِیر (---ی مع) مذ.
۱. ایک پودا جس کے پھول زرد اور جڑ ہلکے زرد رنگ کی ہوتی ہے کھانوں میں بطور سلاد استعمال ہوتا ہے ، پارسنپ (انگ Parsmap) پارسنپ اس درخت کا نام ہے جسے فارسی میں گو شیر کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۹۰). ۲. ایک درخت کا گوند جو عطرسازی میں استعمال ہوتا ہے (ماخوذ : اسٹائن گاس). [گؤ + شیر (رک)].

---عَنبَر / عَنبَرِیں کس اضا / صف (---فت ع ، سک ن بشکل م ، فت ب / ی مع) امث.
رک : گاؤ بحر ، سمندری گائے.

دانا یہ کوئی ناداں جو بول زادہ مارنے
ہے پھر گدھا وہ بے شک گو گاؤ عنبریں ہے

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان (حسن علی خاں) ، ۲۳۰).

مسیحائی اگر منظور ہوئی زلفِ مشکیں کو
تو بنا گاؤِ عنبر گاؤ تکیہ اپنی کی مسند کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳). [گؤ + عنبر/عنبریں (رک)].

---فَلَک کس اضا (---فت ف ، ل) امث.
برج ثور (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گؤ + فلک (رک)].

---گَردُوں کس اضا (---فت گ ، سک ر ، و مع) امث.
مراد : برج ثور.

گاؤ گردوں نہ فقط خوف سے اس دم کانپے
بلکہ ہو زیر زمیں گاؤ زمیں بھی لرزاں

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۹۷). [گؤ + گردوں (رک)].

---ماہی کس اضا ، امث.
۱. ایک قسم کی مچھلی جو مدور ہوتی ہے اور جس کی پشت پر عمود کی طرح ایک تیز کانٹا ہوتا ہے (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۰).
۲. ازروئے اساطیر ایک جانور جو نصف مچھلی اور نصف بیل ہے جس کے سینگ پر زمین کھڑی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گؤ + ماہی (رک)].

---مُشکی کس صف (---ضم م ، سک ش) امذ.
بھینسے سے مشابہ ایک جانور بھینسا عموماً گرم ملکوں میں پایا جاتا ہے لیکن گاؤ مشکی جو اس سے بہت مشابہ ہوتا ہے بہشنہ بحر منجمد کے پاس ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۱۲۶). [گؤ + مشکی (رک)].

گاؤ (۲) امذ (قدیم).
نغمہ ، راگ ، گانا.

کان ہے وو کنہاڑا اس گاؤ کو خوشی سوں
سیخ خالی کوں سر تھی اس وقت حال ہوتا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰). [گاونا (رک) کا حاصل مصدر].

گاوا صف.
گاؤ (رک) سے منسوب یا متعلق ، گائے کا ، تراکیب میں مستعمل (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [گاؤ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---گوشت (---و مع ، سک ش) امذ.
گائے کا گوشت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گاوا + گوشت].

---گھی امذ.
گھی جو گائے کے دودھ سے بنایا گیا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گاوا + گھی (رک)].

---مَکّھن (---فت م ، شد کھ بفت) امذ.
گائے کے دودھ سے نکلا ہوا مکھن (جامع اللغات). [گاوا + مکھن (رک)].

گاوارَہ (فت ر) امذ.
گہوارہ (پلیٹس). [ف].

گاواں امذ ، ج (قدیم).
بہت سے گانو ، دیہات ، قریے.

جو لے گئے ہیں گاواں کوں جتنے سوار
سو کوں کا کہ ہیں قبل تھے زور دار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۴).

اسے خوب گاواں مخاصے دیے
صندوقاں سوں تشریف خاصے دیے

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰). [گاؤں (رک) کی جمع بقاعدۂ فارسی بحذف ن].

گاؤدی (سک و) صف ؛ امذ ؛ ← گودی.
۱. احمق ، بیوقوف.

مُوا گاودی کچھ نہیں جانتا   پریاں کوں ہی آکے رتجانتا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

زاہدا دل میں نہ رکھ زہد ریائی کا خیال
کیوں تو اے گاودی مسجد میں گدھا باندھے ہے

(۱۸۵۰ ، احسان (عبدالرحمن خاں) ، مضامین فرحت ، ۶ : ۲۱۷). یہ باہر والے تو بالکل اُلّو کی دم فاختہ ، گاودی ، بیل نہ کسی بات کا سلیقہ نہ تمیز. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۶). ان سب میں واو پر ہمزہ نہیں لکھا جائے گا : باولا باولے ... گاودی. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۷۹). ۲. میگھ راگ کی ایک بھارجا کا نام. میگھ راگ اس کی ... پانچ راگنیاں ہیں اور کرناٹک ، گاودی ... ساونت بھارجائیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۵۸). [گاؤدی (رک) کا ایک املا].

گاوَرس (فت و ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا غلہ ، باجرا. پاؤ آثار کوٹ کر آرد گاورس میں ملا کر ... فرس کو کھلاویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۷). [ف].

گاؤڑی (سک و) امذ (قدیم).
گائے بیل کا نگراں (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

گاؤن (فت و). (الف) امث (قدیم).
گانے والی ، ڈومنی ، مطربہ ، گاین.

کہیں کتی گاون خوش آواز سوں
کہیں پاتراں ناچتیاں ساز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳). (ب) امذ. (قدیم). گانے والا ، موسیقار.

جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے
سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۵).

ہویاں گاوناں طوطیاں ناز سوں
کریں نغمہ کوئل خوش آواز سوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۲). [رک : گاو (۲) + ن ، لاحقۂ تانیث].

--- کار امذ. (قدیم).
گانے والا ؛ موسیقار.

کہتے ہیں آ تمہارے بوں اندر کی ہے سبا ان کناں
دساور اور ہیں سیاں کتی ہیں گاون کار کرتے ہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۲). [گاون + کار ، لاحقۂ فاعلی].

--- ہار / ہارا صف (قدیم).
گانے والا ، مطرب.

لے گئے مرغ بریاں و حلوا شراب
کو تمہارے لے گئے بجنگ و رباب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۶۹۰).

آپ ہوئے ساز و آپ گاون ہار
نے ہوئے آپ ، آپ ہوئے تالی

(۱۷۳۵ ، دیوان قربی ، ۵۸ (الف)). [گاون + ہار / ہارا ، لاحقہ فاعلی].

گاونا / گاوناں (سک و) ف م (قدیم).
رک : گانا ، گانا سنانا.

بھی ناچن و گاون سے چوتھی ہے نار
وہی خوب بہتر زناں میں شمار

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۱۵۴).
یہ گیان گنی نہ گاونا ہے تا سمجھ نہ سمجھ بجاونا ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵). اُنے اِس کا گاوناں و رووناں سے رحم آوتا ہے. (۱۷۳۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۵۱). [گانا (رک) کا قدیم املا].

گاہ (۱). (الف) م ف.
کبھی ، کسی وقت ، بعض وقت.

اب ہم گاہ پشیمانی

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، علی گڑھ ، ۱۹۶۰ ، ۲ : ۴۳)).

دیپے جو گہ سور کہیں ڈوبے کیا ہے ڈر
مکھ سور حور نور سدا دیپے میرے گھر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کُنہ ، ۲ : ۱۲۳).

کیا کہوں اپنے سیم تن کا حال
گہ تولہ ہے گہ ماشا ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۰).

آوارہ میر شاید واں خاک ہو گیا ہے
اک گرد اٹھ چلے ہے گہ اسکی رہگزر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۰).

وقت نوید قتل ذرا دل کو دیکھنا
قاتل کو گہ خنجر قاتل کو دیکھنا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۴۳).

گہ کسی سائے کی طرح مصروفِ خرام
اور کبھی وحشت میں جھومتے دیکھا ہے

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۸۱). (ب) امث. جگہ ، مقام ؛ وقت ؛ باری (پنپشں). (ج) لاحقہ. لاحقۂ ظرفِ زماں ، جیسے صبح گہ ، سحر گہ وغیرہ نیز لاحقۂ ظرفِ مکاں جیسے. خواب گاہ وغیرہ. دشمن کمیں گہوں سے نکلے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳). ہم تو دنیا بھر میں جس طرف نظر اٹھا کے دیکھتے ہیں کرشمہ گہ خیال ہی نظر آتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۰۳).

تھی یہ سرگوشی سحر کہاں کہ کشتی میں چلیں گے
صرف ہم دونوں ، کوئی اس راز کا محرم نہ ہو گا

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۱۳). [ف].

--- باشد فقرہ.
کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ، ممکن ہے ، ہو سکتا ہے ، اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص ایسی بات کہتا ہے جس کی اس سے توقع نہیں کی جاتی.

گہ باشد مزاج میں آ جائے
تجھ سے ناقدرداں بعید نہیں

(۱۸۳۴ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۴).

--- باشد کہ کُود کے ناداں ، ز غلط بر ہدف زند تیرے فقرہ
(شیخ سعدی کا شعر جو بطور فقرہ مشہور ہے) بعض اوقات ناداں بچہ غلطی سے تیر نشانے پر مارتا ہے ، جب کوئی شخص اتفاقیہ صحیح بات کرتا ہے یا صحیح رائے قائم کرتا ہے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- بگاہ / بہ گہ / بے گہ (بیگاہ) م ف.
کبھی کبھی ، وقت بے وقت.

خدا اس کو رکھیے سلامت بہم
خبر گیر دل گہ بگہ ہے

(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۸۵) خلیفے نے قاضی سے رشتہ دوستی کا بڑھایا یہاں تک کہ گہ بگہ اوس کے ساتھ بیٹھ کر ہم کلام ہوا کرتا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۹۰). نائوں کو کسی سایہ دار مقام میں رکھ کر حتی الامکان بچایا جائے اور گہ بگہ ان کو الٹ پلٹ بھی کرتے رہیں. (۱۹۰۷ ، نصرف جنگلات ، ۵۵). منصفانہ نفسی اور اخلاق براہیں کے گہ بہ گہ فوائد کے باوجود ... اعتراض کر سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۱۰). قدیم قبائل کا قرآن کریم میں گہ بگہ ذکر آتا ہے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۹).

---گہ / گاہی / گہے م ف ؛ صف.
کبھی کبھی ، کبھی کبھار ، بھولے بسرے.

حال دل ہر ولد کے اسے جانان — نظر لطف گہ گہ کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۰).

گہ گہے پیار کی انکھیوں سے کرتا ہے نگاہ
مہرباں ہوتا چلا ہے اب تو بارے اس قدر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۰). کوہر (کبھی) اوس جگہ بہت پڑتی تھی اور پالا بھی گہ گہ پڑتا ہے. (۱۸۳۵ ، مذید الاحوال ، ۱۳۷). یہ کام گہ گاہی نوشت کا نہیں ہے.(۱۹۸۸ ، دفتری مراسلت ، ۹۰).

---و بیگاہ م ف.
رک : گہ بگہ ، وقت بے وقت. تولک خاں تو گہ و بیگاہ انتقام کی کھات میں لگ رہتا تھا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۰۳).

گاہ (۲) (الف) امذ.
کوئی خونخوار آبی جانور ، مگرمچھ ، گھڑیال ، شارک (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امث. **بیتابی ، مصیبت** (جامع اللغات).
[س : ग्राह].

گاہ بار (سک ہ) امذ.
پارسیوں کے عقیدے کے بموجب چھ دن یا زمانے جس میں خدا نے دنیا کو پیدا کیا تھا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

گاہدی (سک ہ) امث.
کولھو یا رہٹ وغیرہ کی اس لکڑی کو کہتے ہیں جس پر بیٹھ کر بیلوں کو ہانکتے ہیں. رہٹ چل رہا ہے ، گاہدی پر لڑکا بیٹھا ہے. (۱۸۶۹ ، اردو کی دوسری کتاب ، آزاد ، ۲ : ۳۷). [مقامی].

گاہک (فت ہ) امذ.
۱. **خریدار ، مول لینے والا ، خریدنے والا.**

کسے دو دل کو میں باہم الجھتی ہیں تری زلفیں
کہ دو گاہک ہوں جب اک چیز کے سودا بگڑتا ہے

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۳۵). گو سچے دوکانداروں کو بھی سچا نہیں جانتے. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۶).

ہے زلیخا کا سا گاہک حضرت یوسف سا مال
دیدنی ہے آج رونق مصر کے بازار کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۵). استعمال شدہ فرنیچر کے لیے گاہک ڈھونڈنا اچھا خاصا درد سر ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۳۹). ۲. (مجازاً) **طلبگار ، خواہاں ، پسند کرنے والا.**

سب گاہکوں کے کیوں نہ بیاں ہووے آبرو
سر جن کا ہو غلام سدا واکئی سُرت

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵). چور دھن کے گاہک ہوتے ہیں جیو کے گاہک نہیں. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۰). ایسا نہ ہو ٹھیک ہوں تو سب کپڑے اور اسباب کے گاہک ہو جائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۰).

شوخی مغربی کے خریدار ہیں بہت
گاہک مگر خدا ہے حیا کی دکان کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۶۸). [س : ग्राहक].

---اور موت کا ٹھیک پتا نہیں کب آئے کہاوت.
گاہک اور موت کسی وقت بھی آ سکتے ہیں اس لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گاہکی (فت ہ) امث.
گاہک کا آنا ، دکانداری ہونا ، بکری یا فروخت ہونا.

اب گاہکی ہو کم ہے تو ہے یہ دل میں ٹھانا
اک بیچا روز لانا اور روز بیچ کھانا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹۲). اسکی گاہکی سے جیسے کچھ نفع نہ ہوتا تھا کیونکہ اداتگی میں وہ ٹھہرا نہ تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۰). بازار جنس کا نرخ اور معیار گاہکی بھی ایک نہیں. (۱۹۰۹ ، مخزن ، لاہور ، اگست ، ۷۰). اسکی گاہکی دن بدن بڑھ رہی تھی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۰). ۲. **طلب ، مانگ ، خریداری.**

قضا دونوں پلّوں پہ تب آ جھکی
کری موت نے جاں کی گاہکی

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ق ، ۶۳). [گاہک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پٹنا محاورہ.
سودا پٹنا ، خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

گاہن (فت ہ) امذ ؛ امث.
(کاشت کاری) **ہل کی ایک دندانے دار قسم کو کہتے ہیں جس سے کھیت کی جڑیں کھودتے اور گھاس صاف کرتے ہیں.** زمین کو ایک ہلکی گاہن سے کماتے ہیں اور بارہویں یا پندرھویں روز فصل کی نلائی شروع ہوتی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۲۲۵).
[س : ग्रहण].

گاہنا (سک ہ) ف م.
۱. (کاشت کاری) **کھلیان پر بیلوں کو گھمانا جس سے لانک ٹوٹ کر بھوسا بن جاتا ہے اور دانے نکل آتے ہیں ، کھلیان روندنا.**
نہ ہم نے بویا نہ ہم نے کاٹا ، نہ ہم نے جوتا نہ ہم نے گاہا
اٹھا جو دل سے بھرم کا پردہ تو اس کے اٹھتے ہی پھر آیا ہا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۶۳). کسانوں کی عورتیں ... جیٹھ ، بیسا کھ کی گرمی میں چار چار پہر ہل جوتتے اور اناج گاہتے میں کاٹ دیتی ہیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹۲). فصل کٹ چکی تھی اور اسے وہ آنگن میں گاہ رہے تھے. (۱۹۳۰ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ۳۹). مشین سے گاہنے کے وقت بھی ضروری ہے کہ دانے اڑ کر بھوسہ میں شامل نہ ہوں. (۱۹۶۷ ، وادیٔ مہران میں زراعت ، ۲۰۳). ۲. (مجازاً) **روندنا ، کھوندنا.**

دونوں لڑتے ہوئے گرے اس میں
کیچ کا گاہتے پھرے اس میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳ ، ۱۷). ۳. **ڈھونڈنا ، چھاننا** (فرہنگ آصفیہ).
[گاہن + ا ، لاحقۂ مصدر].

گاہ وارا / گاہوارہ (سک ہ / فت ر) امذ.
رک : گہوارہ.

کیا عدم کو سفر موسمِ بہار نے حیف
غنچوں کے دوش پہ ہے آج گاہوارۂ گل
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۰۹).
عجب کیا اضطرابِ دل جو مرنے پر گوارا ہے
زمیں ہلتی ہے میری قبر بچھ کو گاہوارا ہے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۷). [گہ + وار ، لاحقۂ صفت + ا/ہ لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گاہی امث.
پانچ کا مجموعہ ، پنجہ ، پانچ ، پچوترا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس).
[س : ग्राह + इका].

گاہی ہونا محاورہ.
(مرغ بازی) پالی میں حریف کے سامنے مرغ کا دیوانہ وار بھاگتے پھرنا ، وحشت پر آنا. کسی کا مرغ بڑھا ، دوانیاں کھاتے ہی گاہی ہوا ، حریف کے آگے نکتی کا ناچ ناچنے لگا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۸).

گاہے م ف.
کبھی کسی وقت.
گاہے اے عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جاں بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سراپا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).
باغباں کا نہ گیا حق نے پیش شرمندہ
کسی گلشن میں یک برگ گیا ہے گاہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۶).
گہ سرگزشت ان نے فرہاد کی نکالی
مجنوں کا گاہے قصہ بیٹھا کہا کرے ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۲). شربانوں کی یہ ذاتی حرکت گاہے ساہے بدن میں عام ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نیقں ، ۹).

---بگاہے/بہ گاہے م ف.
کبھی کبھی ، کبھی کبھار.
ہمارے پاس بھی گاہے بگاہے آئیے صاحب
وہاں کچھ راہ ملنے کی ہمیں بتلائیے صاحب
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۸۷). ابھرام سوامی ہمیشہ قلعہ میں نہیں رہتے تھے ، گاہے بہ گاہے سیاحت پر نکل جاتے تھے. (۱۸۸۶ ، دُرکیش نندنی ، ۴۱).
گاہے بہ گاہے وہ بھی کرتا تھا یاد ہم کو
کچھ زور اس کے دل پر اپنا بھی چل رہا تھا
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۹۹).

---چُنیں ، گاہے چُناں فقرہ.
کبھی کچھ کبھی کچھ.
کہوں کیا تجھ سے میں احوال اپنا
غرض گاہے چُنیں گاہے چُناں ہے
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۹۶).

---گاہے م ف.
کبھی کبھی ، کبھی کبھار.
پولے ہے سن کے جو آتا ہے مرا کچھ مذکور
اس کے آگے کسی تقریب سے گاہے گاہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۶).
اس طرف بھی تمہیں لازم ہے نگاہے گاہے
دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہیں گاہے گاہے
(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۸).
گاہے گاہے نفسِ شوق غزل خواں بھی ہے
راحتِ دل بھی ہے ، دوست پہ قرباں بھی ہے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۶۱). ان کے علم اور خیال کے خزانے سے شیلا بھی گاہے گاہے سیراب ہوتی رہیں. (۱۹۸۶ ، ن - م - راشد ایک مطالعہ ، ۲۸).

---ماہے م ف.
کبھی کبھار ، شاذ و نادر.
گاہے ماہے آئے بھی تو ساتھ لائے غیر کو
ایسے ملنے سے مجھے اے یار ہے انکار آپ
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۱۳۲). طبیعت کو ایک مرض یاوہ گوئی کا لگا ہوا ہے ، گاہے ماہے غزل کا اتفاق ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۸۱).
مہمانی تو ہوا کرتی ہے گاہے ماہے
کہہ دو آئے نہ مرے گھر شبِ ہجراں ہر روز
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۷۲). مالنتوس ایک بہادر اور شجاع انسان تھا لیکن گاہے ماہے مکر و فریب سے بھی کام لیتا تھا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۵).

گائتری (کسرِ ء ، سک ت) امث ؛ = گاتری.
(ہنود) رگ وید کا ایک منتر جو وظیفے کے ساتھ صبح و شام پوجا کے وقت دل ہی دل میں پڑھا جاتا ہے. ناف کاٹتے ہی نو مولود اور تمام گھر والے نجس ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں ہوم کرنے یا وید کی پرستش کرنے اور گائتری پڑھنے ... سے باز رہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۰). میں گائتری منتر ہوں میں اچھوں کی اچھائی ہوں اور اربعیں میرے الوہی مظاہر بیکراں ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۷۶). [س : गायत्री].

گائڈ (کسرِ ء مع ہ) امذ.
۱. راستہ دکھانے والا ، رہنما ، رہبر ؛ وہ شخص جو سیاحوں یا عجائب گھر کی سیر کرنے والوں کو تاریخی اہمیت کی عمارات اور عجائبات کی خصوصیات سے روشناس کراتا ہے. طریقہ میوزیم و گیلری وغیرہ دکھانے کا یہ ہے جب تھوڑے آدمی جمع ہو جاتے ہیں تو ایک گائڈ انکے ہمراہ ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۳). ٹورسٹ گائڈ ماحول سے بے خبر اپنے تعارفی الفاظ دہراتا رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۷). ۲. وہ کتابچہ جو کسی معاملے میں رہنمائی کرے. علی بے بہجت نے مصر کے عجائب خانے کے خزائن سے متعلق ایک گائڈ کے طور پر کتاب لکھی ہے. (۱۹۳۹ ، اسلامی کوزہ گری ، ۸). [انگ : Guide].

ـــ کارڈ (ـــ سک ر) امذ.
(کتب خانہ) معمولی سائز کے دبیز کارڈ جن کے اوپر کے حصے میں ایک تکمہ (دم چھلا) چسپاں کیا ہوتا ہے ، ان کو درازوں کے خانوں میں رکھے گئے کیٹلاگ کارڈوں میں لگایا جاتا ہے جو اندراج کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں یہ رنگت میں بھی کیٹلاگ کارڈ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں (نظام کتب خانہ ، ۳۶۰). [انگ : Guide Card].

ـــ لائن (ـــ کس ء) امث.
رہنما اصول ، ایسے ضوابط جن سے ہدایت حاصل ہو. ادیب اپنے معاشرتی کردار سے بخوبی واقف ہوتا ہے ... وہ تو دوسروں کے لیے بھی گائڈ لائن فراہم کرتا ہے. (۱۹۸۲ ، قومی یک جہتی میں ادب کا کردار ، ۹۶). [انگ : Guide Line].

گائڈز کور (کس مج ء ، سک ڈ ، ز ، و مج) امث
(فوج) راستہ دریافت کرنے یا جاسوسی کرنے والا دستہ. نویں تاریخ جون کو گائڈز کور یعنی جاسوسی کی پلٹن پنجاب سے کمپو انگریزی میں داخل ہوئی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۹۶). [انگ : Guides Corps].

گائسٹ (کس ء) امث.
(لفظاً) روح ، جوہر ؛ (فلسفہ) تصور مطلق ، قوتِ ادراک. تصور مطلق کے لیے ہیگل نے گائسٹ کی اصطلاح استعمال کی ہے (۱۹۷۶ ، سوشلزم سے مارکس تک ، ۲۵۲). [انگ : Geist].

گائک (کس ء) صف ؛ امذ.
گانے والا ، گاینک ، گویا ؛ (خصوصاً) وہ گانے والا جو موسیقی کے بیشتر رموز سے واقف ہو. بڑے گائک ٹھمری کو قابل توجہ نہیں گردانتے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۵۰). [گاینک (رک) کا ایک املا].

گائکہ (کس ء ، فت ک) امث.
گائک (رک) کی تانیث ، گانے والی. پیروسانسکی کی لڑکیوں کی سب سے زور دار گائکہ ساشا نے تان لگائی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۰۶). [گائک + ہ ، لاحقۂ تانیث].

گائکی (کس ء) امث.
گانا ، گانے کا فن. ہمارے زمانے سے بہت پہلے خیال کی گائکی سر چکی ہوتی. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۰). [گائک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گائل (کس ء) امث.
(ٹھگی) نقدی جو گلے میں جمع ہو (ا ب د ، ۸ : ۲۰۱). [مقامی].

گائن (کس ء) ؛ گاین (الف) امث
۱. گانے والی ، مطربہ ، ڈومنی.

اندر دولی گائن ناز و تولب شمار
سو شہ پاس گائن دیتے نوہزار

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۶۰).

مقابل گائنیں تھیں تین تنھیں
غرورِ حُسن سے جاوس نھیں اٹھتیں

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۰).

بیگماں نے ہی پایا شیشہ تو ساری گائنیں
کیا صراحی اٹکے ہیں اولی سے غٹاغٹ ہونٹیں

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۲۰۲).

گائنیں تھیں جو سپہر پرزور کی
خوف سے بن گئیں تھیں پتھر کی

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۳۰). گائنیں خوش گلو ساز ملا رہی ہیں. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۷۰). ۲. (طبیعیات) ایک آلہ جس سے بلند آواز پیدا ہوتی ہے اور صوتی تجربات میں (اور خبر دینے کے لیے) استعمال ہوتا ہے ، یہ مختلف شکلوں کا بنایا جاتا ہے (انگ : Siren). ہلمہولٹس نے ایک قیمتی گائن تیار کی اور اسکے ذریعہ ضربوں کے تجزیے کیے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۷۰). (ب) امذ. ۱. گانے والا ، ڈوم ، گوتا ، موسیقار. ناچ گانا شروع ہوا اس وقت عمر بھی گائن بن کر جا بیٹھا اور لے نوازی کرنے لگا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۹۳). سب سے چھوٹا درجہ گائن کا ہے ... اور سب سے بڑا درجہ نایک کا ہے. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو (محمد وحید مرزا) ، ۲۳۲). ۲. گانا ، راگ. آپ بہت اچھے گائن گاتی ہیں ، اگر دو ایک ہم کو سنائیں تو بڑی مہربانی ہو گی. (۱۹۲۵ ، خیالستان ، ۸۶). [س : गायन].

گائنا (کس ء) امذ.
(سلوتری) وہ مویشی جس کا کوئی عضو زائد ہو مثلاً پیر وغیرہ جس کی وجہ سے وہ ناقص الخلقت سمجھا جائے اور بےکار ہے (ا ب و ، ۵ : ۱۰۱). [مقامی].

گائنا کولوجسٹ (کس ء ، و مج ، کس ج ، سک س) امذ ؛ امث
نسوانی امراض کا معالج یا ماہر عام طور پر خاتون معالج کے لیے مستعمل). ڈاکٹر لالہ رخ جو ... گائنا کولوجسٹ ہیں انہوں نے اس معصوم کی زندگی بچانے کی انتہائی کوشش کی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اگست ، III). [انگ : Gynae Cologist].

گاؤ (۱) (و مج) امث.
۱. رک : گاو (۱) ، گائے

... ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم
ہو کدڑا لجا کر سنگو گاؤ تم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲).

وہ تھے گاؤ کے جرم کے کارتوس
اسی پر ہوئی تھی یہ بانگو خروس

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۳۴). گجراتی گاؤ کی ایک جوڑ کی قیمت سو سہو دی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۰).

سینگ بدلے ہیں زمیں گاؤ نے حیران ہو کر
یا سہادیو غضبناک ہوا چلایا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۳). ۲. بڑا ، کلاں (ماخوذ : جامع اللغات). [گاو (رک) کا ایک املا].

ـــ آمد خر رفت کہاوت.
کاؤ آمد و خر رفت. دراصل مشہور مصرعہ "مارا چہ ازیں قصہ کہ گاو آمد و خر رفت" کا ایک جزو ہے اور لاتعلقی ظاہر کرنے کے موقع پر بولا جاتا ہے. چودھری کو خواہ مخواہ ٹوہ لگ گئی اگرچہ گاو، آمد و خر رفت اس میں اس کی ذاتی دلچسپی یا نفع نقصان وابستہ نہ تھا. (۱۹۸۶، انصاف، ۱۳۰).

ـــ پچھاڑ (ـــ فت پ) امذ.
۱. (کشتی) ایک داؤ کا نام جس میں حریف کی گردن پکڑ کر زمین پر دے مارتے ہیں (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
۲. (قصابی) ایک طریقہ جس سے قصاب گائے کو پچھاڑتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [کاؤ + پچھاڑ (رک)].

ـــ پرسْت (ـــ فت پ، ر، سک س) صف ؛ امذ.
گائے کی پوجا کرنے والا ؛ مراد : ہندو.

کہیں یہ طعن کہ یہ سامری ہے گاؤ پرست
کہیں یہ شبہہ کہ خنزیر کھائے گایہ قاش

(۱۹۲۱، اکبر الہ آبادی، گاندھی نامہ، ۳۷). [رک : کاؤ + ف : پرست، پرستیدن = پوجنا].

ـــ پرِنْدہ (ـــ فت پ، کس ر، سک ن، فت د) امذ.
ایک پرندہ جس کا سر بادامی رنگ کا ہوتا ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی پہچان ہے (پرندے، ۱۰۱). [کاؤ + پرندہ (رک)].

ـــ پُشْت (ـــ ضم پ، سک ش) صف ؛ امذ.
مخروطی ؛ (کنایۃً) آسمان (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [کاؤ + پشت (رک)].

ـــ پَلَنْگ (ـــ فت پ، ل، غنہ) امذ.
زرافہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کاؤ + پلنگ (رک)].

ـــ پَیکَر (ـــ ی لین، فت ک) .۱(الف) صف.
گائے کی شکل کا ؛ جسیم، موٹا.

جو مالک لے لی کاؤ پیکر ستون
بھواتا ہے اس نہار دریائے خون

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۳۵۵). (ب) امذ. فریدون کے گرز کا نام جس کے اوپر کا حصّہ بیل کے سر سے مشابہ تھا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [کاؤ + پیکر (رک)].

ـــ چَرائی (ـــ فت ج) امث.
چراگاہ نیز چرانے کی فیس، محصول جو چراگاہ سے لیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کاؤ + رک : چرائی (۱)].

ـــ چَشْم (ـــ فت چ، سک ش) صف.
۱. (کنایۃً) بڑی آنکھوں والا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. پیلے رنگ کا ایک چھوٹا پھول جو بیل کی آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے نیز اس کا پودا (انگ : **Daisy**، لاط : **Bellis Perennis**). گور چشم (الدعا)، گاؤ چشم (ایک پھول کا نام). (۱۹۲۱، وضعِ اصطلاحات، ۲۹۰). [کاؤ + چشم (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. مویشیوں کو باندھنے کی جگہ، گئو شالہ. کلبِ الدولہ بہادر کو کاؤ خانہ سلطانی مبارک الدولہ کو تحفِ اشرف اور مقبرے مرزا نصیرالدین حیدر کی خدمت سپرد ہوئی. (۱۹۱۳، محلِ خانۂ شاہی، ۹۷). ۲. مرے ہوئے ڈھوروں کے ڈالنے اور ان کی کھال اتارنے کی جگہ. میں نے بیس روز کاؤ خانے میں رو کر تکلیف شاقہ اٹھائی. (۱۸۶۶، زکی (مہدی علی خان)، طلسم حکیم اشراق، ۳۳). ان لیل دیوتا ... کے بغیر نہ تو شہر ہوتے اور نہ کاؤ خانے، نہ بادشاہ ہوتے نہ مہا پجاری. (۱۹۸۶، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۱۶۷). [کاؤ + خانہ (رک)].

ـــ خَر (ـــ فت خ) امذ.
بڑا گدھا، بہت بے وقوف، نادان.

وو قبطی فراست میں ہیں زور ور
شمالی جتنے بے فہم کاؤ خر

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۳۷).

کابل جو ہوئے آدمی او آدمی ہیں کاؤ خر

(۱۹۳۵، تحفۃ النصائح، ۳۶).

احمقوں کو کہ دنیا نے دیا ظاہر وقار
فی الحقیقت ہر وہ لادا کاؤ خر پر بوجھ ہے

(۱۸۳۵، کلیاتِ ظفر، ۱ : ۳۳۹). [کاؤ + خر (رک)].

ـــ خورْد / خورْدہ (ـــ و معد، سک ر / فت د) صف.
مویشیوں کا خوردہ یعنی حساب کتاب برابر، نیست و نابود، تباہ و برباد، ضائع شدہ، ملیامیٹ (عموماً ہونا کے ساتھ بطور محاورہ مستعمل).

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ
بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ

(۱۸۷۹، مسدسِ حالی، ۳۳). تمام مطالبہ مصارف ناجائز ہیں کاؤ خورد. (۱۸۸۷، موعظۂ حسنہ، ۱۳۸). دیکھا کہ وہ دفتر ہی کاؤ خورد ہے. (۱۹۰۲، آفتاب شجاعت، ۱ : ۳۸۸). [کاؤ + ف : خورد / خوردہ، خوردن = کھانا].

ـــ خورْد کَرْنا محاورہ.
ضائع کرنا، ختم کرنا نیز تباہ برباد کرنا. وہ اس وظیفے ہی کو کاؤ خورد کر دینے میں کامیاب ہو گئے. (۱۹۳۳، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر، ۲۰۹).

ـــ خورْد ہونا محاورہ.
گیا گزرا ہونا، ضائع ہو جانا، ختم ہو جانا، غائب ہو جانا، تباہ و برباد ہونا. دفتر ان کی حکومت کا کاؤ خورد ہوا. (۱۸۴۷، حملاتِ حیدری، ۸۶). حقیقت ہی میں وہ قصہ ہی بالکل کاؤ خورد ہو جائے گا. (۱۸۸۱، سورۃ الخیال، ۱ : ۸۲). ملک کے اندر اور مقاموں میں بھی یہ کارخانے تو سب گاؤ خورد ہو گئے. (۱۹۰۳، آئین قیصری، ۹۳). وہ مُقدمہ بھی کاؤ خورد ہو گیا اور آج تک اس کے انجام کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۴۳۷).

---دَشتی (---فت د ، سک ش) امذ.
جنگلی بیل (ماخوذ : جامع اللغات). [گاؤ + دشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دِل (---کس د) صف.
بے وقوف ، احمق ، غبی ، کند ذہن (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گاؤ + دل (رک)].

---رَوغَن (---و لین ، فت غ) امذ.
روغن زرد ، گائے کا گھی (فرہنگ آصفیہ). [گاؤ + روغن (رک)].

---زَبان (---فت نیز ضم ز) امث.
۱. **ایک روئیدگی یا بُوٹی جو گز بھر کے قریب لمبی بلکہ اس سے بھی بڑی بڑی ڈالیاں زمین پر بچھی ہوتی ہیں. پتے اس کے کھردرے اور ان پر اُبھرے ہوئے اجزا گائے کی زبان سے مشابہ ہوتے ہیں ، لسان الثور** (لاط : **Anisomeles Malabarica**).
طباشیر چار ماشہ ، گاؤ زبان سوختہ چار ماشہ ... پیس کر لگائیے. (۱۸۳۳ء ، مفید الاجسام ، ۱۹). ہم بیمار ہوں تو ان کو بنفشہ گاؤ زبان یاد آتی ہے. (۱۹۱۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۴۲). امرود کے بیج ، نوشادر ، سونف ، گاؤ زبان ، دارچینی اور اسی قسم کے نام سنائی دیتے ہیں. (۱۹۳۸ء ، پرواز ، ۲۵۷). ۲. **ایک قسم کی لمبوتری روٹی جو گائے کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے.**

نکل تنور کے منہ سے کہی ہے گاؤ زبان
بکی ہوں تب میں کہ جب کاٹی حلق مکان

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). گاؤ دیدہ ، گاؤ زبان ، کلچہ ... یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چُنی گئیں. (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۱۰۲). [گاؤ + زبان (رک)].

---زَبان شیرِیں (---فت نیز ضم ز ، ی مع) امث.
ایک روئیدگی جس کے پتے زمین پر بچھے رہتے ہیں اور کھردرا پن اُن میں گاؤ زبان کی طرح ہوتا ہے اس کا پھول سرمئی رنگ کا ہوتا ہے جسے کحلا کہتے ہیں ، اذان الثور (خزائن الادویہ ، ۶ : ۷). [گاؤ زبان + شیریں (رک)].

---زور (---و مع) صف ؛ مذ.
۱. **بیل کی طرح تنومند اور طاقت ور لیکن فن جنگ سے واقف نہ ہو.**

بے شرم واسطے بازوں سے یہ کج ادائیاں
کیا تجھ سے گاؤ زور سے زور آزمائیاں

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۹). ۲. (کشتی) **جو کشتی کے داؤ پیچ میں مشاق نہ ہو لیکن طاقت ور ہو** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گاؤ + زور (رک)].

---زوری (---و مع) امث.
۱. **شہ زوری ، سینہ زوری ، طاقت آزمائی**

کمال انسان نے پیدا کیا جو گاؤ زوری میں
تفاخر کیا زمیں اک گاؤ کے سر پر اوٹھاتی ہے

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۰).

عاجز تھا ہر طرح وہ حسین دلیر سے
یہ گاؤ زوریاں کہیں چلتی ہیں شیر سے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸۱). اب ہتھیاروں کا وقت نکل چکا تھا اور محض گاؤ زوری تھی. (۱۹۱۲ء ، شہید مغرب ، ۹۲). دراصل ہنر اور فن میں گاؤ زوری نہیں چلتی. (۱۹۹۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). ۲. **کشتی کے ایک پیچ کا نام.** توی ہیکل ہاتھی کے ہاتھیے پنجابی پہلوان ... گاؤ زوریاں اور دھینگا مشتی کرتے نظر آتے ہوں گے. (۱۹۰۳ء ، رموز فن کشتی ، ۱۳۷). پہلوان نزدیک آئے ... پنکوں پر ہاتھ پڑے ، گاؤ زوریاں شروع ہو گئیں. (۱۹۳۲ء ، خیال ، داستان عجم ، ۲۰۳). [گاؤ زور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زوریاں دِکھانا محاورہ.
طاقت کا مظاہرہ کرنا ، طاقت آزمائی کرنا ، شہ زوریوں سے کام لینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---زوری کَرنا محاورہ.
گائے کی سی طاقت دکھانا ، بہت زور کرنا ، طاقت آزمانا. دونوں کے دم چڑھ گئے تھے ، جنگ زرگری گاؤ زوریاں کر رہے تھے. (۱۸۲۴ء ، فسانۂ عجائب ، ۹۳). کوئی خم ٹھونک کے میدان میں آئے گاؤ زوری کرے. (۱۹۲۴ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۵).

---زَہْرہ (---فت مع ز ، سک ہ) صف.
تکون پتھری جو گائے کے پتے میں سے نکلتی ہے یہ دواؤں میں کام آتی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گاؤ + زہرہ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سار (الف) امذ.
فریدوں کا گرز جو گائے کے سر جیسا تھا.

تونگر سے گھوڑے پر ہوا او بی سار
رکھیا گرز گردن اپر گاؤ سار

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۲۳۸). (ب) صف. **گائے کے سر کی شکل کا ، گائے کے سر سے مشابہ.**

دوش نحس پہ مثل ستون گرز گاؤ سار
تن سے دو چند لامہ و چار آئینہ کا بار

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۵). [گاؤ + سار (رک)].

---سالَہ (---فت ل) امذ.
رک : گئو سالہ ، بچھڑا.
گاؤ سالہ پرست ہے وہ پیر ... بزاخفش سے احمقی میں شریر (۱۸۵۷ء ، بحرالفت ، ۵۱). بنی اسرائیل نے حضرت ہارون سے نافرمانی کر کے گاؤ سالہ بنایا تھا اور اُس کی پرستش شروع کی تھی. (۱۸۹۷ء ، کشف الحقائق ، ۱ : ۴۳). [گاؤ + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---سَر (---فت س) صف ؛ امذ.
رک : گاؤ سار.

گوبر کرے اس آن میں رستم کا گاؤ سر
بیت الخلا کو یاد کرے سام بار بار

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

آیا تھا تو جو تولے ہوئے گرز گاؤ سر
کیونکر گرا یہ کٹ کے تجھے بھی ہے کچھ خبر

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۸۰). گاؤ سر ، فل سر ، شیر سر ،

ترسول ، پیچ سول باندھے ہوئے ... کفار سے ملحق ہوئے۔ (۱۹۰۳ء ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۳۵۹)۔ [گاؤ + سر (رک)]۔

ـــ سُرا (ـــ ضم س). (الف) امذ.
رک : سراگاؤ ، تاتار یا تبت کا بیل جس کی دُم پر گھنے بال ہوتے ہیں۔ گاؤ سرا اور خاموش کا ایک رنگ تھا ... گویا وہ سرزمین ظلمات کی تھی۔ (۱۸۵۷ء ، گلزار سرور ، ۱۰)۔ (ب) امث. تاتار یا تبت کی گائے جس کی دُم پر گھنے بال ہوتے ہیں ، سُرا گائے۔ گاؤ سرا گیدڑ بھبکی میں تحت الثریٰ سے نکل پڑی۔ (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۰)۔ [گاؤ + س : सुरभि]۔

ـــ سُم / سُمَہ (ـــ ضم س / فت م) امذ.
وہ گھوڑا جس کا سُم بیل یا گائے کے سُم کی طرح درمیان سے پھٹا ہوا ہو (ایسے گھوڑے کو منحوس خیال کیا جاتا ہے)۔

گاؤ کے سُم سے ہانپے وہ تشبیہ
ہے وہی گاؤ سم بلاتوجیہ

(۱۸۸۳ء ، زینت الخیل ، ۳۷)۔ گاؤ سُمہ ... مثل گاؤ کسی قدر سُم میں شگاف ہوتا ہے۔ (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۱)۔ [گاؤ + سُم (رک) / ہ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ شانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ گھوڑا جس کی گردن زیادہ لمبی ہو۔

جو پوچھے کوئی کیا ہے یہ بتانا
تو کہہ تو یہ ہے گھوڑا گاؤ شانہ

(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۷)۔ جس کی گردن بہت بلند ہو ایسے گھوڑے کو گاؤ شانہ کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ء ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [گاؤ + شانہ (رک)]۔

ـــ شُماری (ـــ ضم ش) امث.
مویشیوں کی گنتی ، مویشیوں پر محصول (پلیٹس ؛ ذرائع عامل سلطنت پٹنہ ، ۲۰)۔ [گاؤ + شمار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ شَنگ (ـــ فت ش ، غنہ) امث.
لاٹھی یا آر جس سے بیلوں کو ہانکتے ہیں۔ واہ ، کیا کہنا ہے؟ رام پور کے علاقے کو گاؤشنگ اور مجھ کو بیل ... بنایا۔ (۱۸۶۱ء ، خطوط غالب ، ۹۵)۔ [گاؤ + شنگ (رک)]۔

ـــ شِیر (ـــ ی مع) امذ.
ایک درخت کا گوند جو عطرسازی کے کام آتا ہے (ماخوذ : کلید عطاری ، ۸۹)۔ [گاؤ (۱) + شیر (رک)]۔

ـــ قَصّاب (ـــ فت ق ، شد ص) امذ.
گائے کا گوشت بیچنے والا نیز گائے ذبح کرنے اور کھال اتارنے والا۔ اوس نے بڑے بڑے عہدوں پر ہندوؤں کو مامور کیا اور گاؤ قصابوں کی ناک کٹوا ڈالی۔ (۱۸۷۰ء ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۱ : ۱۱)۔ [گاؤ + قصاب (رک)]۔

ـــ کُش (ـــ ضم ک) صف.
گائے کو ذبح کرنے والا ؛ مراد : ظالم۔

گاؤ کش ہوں اُس پہ ہندو بھی بُرا جانتے ہیں
آنکھوں کے سامنے بہتا ہے خدایا خونناب

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۲۰۰)۔ [رک : گاؤ + ف : کش ، کشتن - مارنا]۔

ـــ کُشی (ـــ ضم ک) امث.
گائے کو ذبح کرنا۔ نہ میں نے کوئی عرضداشت درباب گاؤ کشی لکھی اور نہ مجھ کو یہ علم ہے۔ (۱۸۸۳ء ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۲۱)۔ شروع شروع میں گاؤ کشی کی سزا موت تھی۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۳۷)۔ [گاؤ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کوہان (ـــ و مج) امذ.
وہ گھوڑا جس کا مُنھ اٹھا ہوا ہو (یہ گھوڑے کے عیب میں شمار کیا جاتا ہے)۔

گاؤ کوہان اُس کو کہہ اے جان
رکھ نہ پاس اس کو اپنے تا امکان

(۱۸۳۱ء ، زینت الخیل ، ۳۹)۔ [رک : گاؤ + کوہان (رک)]۔

ـــ کوہی (ـــ و مج) امذ.
بارہ سنگھے کا ایک نام ، بارہ سنگھا ، جنگلوں میں رہتا ہے رنگ اس کا زرد ہوتا ہے ... اس کو بقرالوحش اور گوزن اور گاؤ کوہی بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸۰)۔ [رک : گاؤ + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ گاہ گاہ ، ماہی ہر ماہ ، بُز ہر پگاہ کہاوت.
طبیبوں کا قول ہے کہ گائے کا گوشت کبھی کبھی مچھلی مہینے میں ایک بار اور بکری کا گوشت ہر روز کھانا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــ لَنگی (ـــ فت ل ، غنہ) امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس میں حریف نیچے لیٹا ہو تو اپنے داہنے ہاتھ کو حریف کی داہنی بغل سے نکال کر گردن پکڑنے اور بائیں ہاتھ کو حریف کی داہنی ران میں آگے سے ڈال کر بائیں ران پر جمانے اور سینے کا زور دیتا ہوا تھوڑا اوٹھا کر چت کر دے (رموز فن کشتی ، ۱ : ۹۱)۔ [رک : گاؤ + لنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ لوچَن (ـــ و مج ، فت چ) امذ.
سنگ گاؤ ، حجرالبقر ، گاؤ زہرہ (بعض گائے کے پتے سے پتھر نکلتا ہے جو تریاق کا کام کرتا ہے) (کلید عطاری ، ۸۹)۔ [رک : گاؤ + س : लोचन]

ـــ مُشتی (ـــ ضم م ، سک ش) امث.
رک : گاؤ زوری معنی نمبر ۱ ، طاقت آزمائی۔

اب عقل کی آنکھ کھول کر دیکھ ذرا
ہے زیر و زبر یہ گاؤ مشتی کہ نہیں

(۱۹۲۷ء ، میخانۂ خیام ، ۲۸۰)۔ [رک : گاؤ + مشت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ مکھ (ـــــ ضم م) امذ.
۱. (آب رسانی) **گائے کے چہرے سے مشابہ یا گائے کے چہرے کی طرح کی نالی جو اکثر پہاڑوں میں پانی نکلنے کی جگہ** بناتے ہیں. سرنگ ... کے شروع اور آخر حصے کی سطح میں جو شہر کے باہر کاؤ مکھ پاس ختم ہوتا ہے ، ایک سو چالیس فٹ کا فرق ہے. (۱۹۳۱ ، آب رسانی ، ۹). ۲. (پٹا بازی) **ایک خاص انداز سے کھڑے ہونے کی حالت کا نام.** سائل کا جھرجھری لینا تھا کہ آغا نے کاؤ مکھ کا داؤں کیا. (۱۹۷۰ ، عیار کاروان ، ۲۷). [رک : کاؤ + مکھ (رک)].

ـــــ مکھ دھج (ـــــ ضم م ، سک کھ ، فت دھ) امذ.
(سیف بازی) **سیف بازی کے ایک ٹھاٹ کا نام جس میں حریف کے سامنے خمیدہ کمر ہو کر سر اور سینے کو سپر کی آڑ میں کسی قدر آگے کی طرف بڑھا کر کھڑے ہوتے ہیں اور حریف پر ضرب لگاتے وقت گھٹنا ٹیک دیتے ہیں اور اسی طرح حریف کی ضرب کو خالی دیتے ہیں.** کاؤ مکھ دھج اس کا یہ دستور ہے کہ سیف و سپر کے دونوں ہاتھ برابر اور کشادہ ہوں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۳). [کاؤ مکھ + دھج (رک)].

ـــــ میش (ـــــ ی مج) امث.
بھینس.

رکھے ہیں وہاں گلۂ گاؤمیش
گئے میں ایسی ہی بزاریج تھے بیش

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۵۲). اسپ و شتر ، گاؤ ، گاؤمیش و جانور شکاری نہ تھوڑے نہ بہت. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۸). ایک رطل آدمی کا گوشت آدمی سے لیا ہوا نہ اتنا مرغوب ہے نہ قیمتی جتنا ایک بھیڑ کا یا گاؤمیش کا. (۱۸۸۳ ، تاجر وینس (ترجمہ) ، ۷۲). [رک : گاؤ + میش (رکھ)].

ـــــ نر (ـــــ فت ن) امذ.
بیل. ایک راس کاؤ نر ، جس کے سینگ اندر کو مڑے ہوئے ہیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۷). [رک : کاؤ + نر (رکھ)].

کاؤ (۲) (و مج) امذ.
گاول (رک) کی مخفّرہ صورت سے مشتق ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے ، کاؤ تکیہ ، کاؤ دم وغیرہ. تخلیہ کی صحبت ہے سامنے کاؤ سے لگے خود بدولت بیٹھے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳). ایک بھانڈ انہی عالم صاحب کی وضع قطع بنا کر آیا اور مسند پر کاؤ سے لگ کر بیٹھ گیا. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۳۱). بادشاہ کاؤ سے لگ کر بیٹھ جاتے ہیں تو بیگم کورنش بجا لاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۶۹). [کا (گاول (رک) کی تخفیف و عرف شکل) + و ، لاحقۂ صفت] .

ـــــ تکیہ (ـــــ فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ.
بڑا تکیہ جس سے کمر لگا کر فرش پر بیٹھتے ہیں.

بھی شطرنجیاں و سرنیاں ہور قالین
نہالیاں کاؤ تکیے نرم بالیں

(۱۶۶۵ ، قصۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، ۳۸ ، ۲ : ۱۹)) . آگے اوس کے ایک مسند بہت پرتکلف کاؤ تکیہ بھاری لگا ہوا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۶). کاؤ تکیہ جس سے لگی ہوئی بیٹھی تھی چھوڑ اپنی جگہ مبتلا کو بٹھایا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۱). اوپر قالین اور اس پر بڑا سفید کاؤ تکیہ لگا ہوا تھا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۳). بیویاں کاؤ تکیوں سے لگی بیٹھی ہوئی نزاکت سے باتیں کر رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۶۱). [کاؤ + تکیہ (رک)].

ـــــ دانہ (ـــــ فت ن) امذ.
مٹر ، بٹلا ، کرسنہ. مٹر - اس کو مرہٹی میں واٹانہ اور گجراتی میں بٹانا اور ہندی میں بٹلا ... اور دوسری کتب ہندیہ میں کاؤدانہ (ف) کرسنہ (ع). (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۲۱). [کاؤ + دانہ (رک)].

ـــــ دُم (ـــــ ضم د). (الف) صف.
وہ شکل یا چیز جو ایک سرے پر موٹی اور دوسرے سرے پر بتدریج پتلی ہو ، مخروطی ، لمونترا (جیسے گاجر وغیرہ) . اس کی انگلیوں کو (جو) اپنی بغل کی دیجیے تو بغل تو یکساں ہے اور وے کاؤ دُم ہیں. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۰).

وہ گوری کاؤ دُم رانوں کو اوس کی
بھلا کیونکر بہ نسبت شمع سے دے

(۱۸۳۳ ، پنجۂ رنگین (ق) ، ۲۵۴). صورت ان ممالک کی یہی ہے کہ شمال میں چوڑے اور جنوب میں کاؤدُم ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷). اتنے بھاری کولہوں کاؤ دُم رانوں والی ناری تو مجھ سے ملی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۶۵). (ب) امث. ۱. **ایک باجے کا نام ، ایک کاؤدم پتلی لمبی نلکی جس میں پھونک سے آواز پیدا کرتے ہیں ، قرنا ، بگل ، نرسنگھا.**

پھونکے دم کوں اس تہار دَرکاؤ دم
فلک پر کیا زہرہ بھی گاؤ گم

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۳۳). پنچہائے علم سلامی کے لیے لچکنے لگے ، صدائے کرّدم اور کاؤ دم نقاروں سے طاس فلک گونجنے لگا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۶۵). ۲. **تکونی ، مخروطی.** اگر ایک دائرہ اور ایک سطح کاؤدم جو ایک نقطے پر تمام ہوتی ہے ایک جسم کو گھیریں تو وہ مخروطِ مستدیر کہلاتی ہے. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۶۸). [کاؤ + دُم (رک)].

ـــــ دُم جال (ـــــ ضم د) امذ.
ماہی گیری کا ایک قسم کا جال جو سامنے سے کشادہ ہوتا ہے اور آخر آخر دُم کی شکل میں پتلا ہوتا چلا جاتا ہے. ماہی گیری بھی ہوتی تھی جس کے لیے ڈوری والے اور کاؤ دم جال (جنھیں عربی میں المقربہ کہتے ہیں) استعمال ہوتے تھے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۴۷). [کاؤدم + جال (رک)].

ـــــ دُمی (ـــــ ضم د) صف.
کاؤ دُم کی شکل یا وضع کا ، مخروطی. دائیں جانب اختلاف کے لیے ایک عجب مخروط دیکھتے ہیں جو آپ کی طرف کاؤ دمی ہے. (۱۹۳۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۴۳۳). [کاؤدم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دوش (ـــ و مج) امذ.
وہ ظرف جو دودھ دوہنے کے لیے استعمال ہوتا ہے؛ بڑا شیردان
(پلیٹس). [گاؤ + دوش (دوشہ (رک) کی تخفیف)].

ـــ دیدَہ (ـــ ی مع ، فت د).(الف) امث.
کاجے کی طرح کی بیضوی شکل کی لذیذ خستہ روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے.

خطائی اور کماج اور گاؤ دیدے
روے کے خشخشے شیرے ملیدے

(١٧٨٣ ، مثنوی درعنوان نعمت (مثنویات حسن ، ١ : ٢٧٦)).طرح طرح کے کھانے شیرمال ، باقر خانی ، گاؤ دیدہ ... وغیرہ کھاتے ہیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٣٣). شیرمال ، گاؤ دیدہ ، گاؤ زبان ... یہ سب چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٤٢). (ب) صف. **بڑی آنکھوں والا ، خوبصورت.** کوئی کل درست نہیں ، آنکھیں بڑی گاؤ دیدہ ، ایک ابرو صفا چٹ . (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٩٤٣). مسلمانوں کی جنت کو مع اس کی گاؤ دیدہ حوروں کے سات سلام. (١٩٣٣ ، سید محفوظ علی بدایونی ، مضامین ، ٣٠). [گاؤ + دیدہ (رک)].

گاؤ(٣) (و مج) امذ.
(شکاریات) **ایک گہرا گڑھا جسے ہاتھیوں کو پکڑنے کے لیے کھودا جاتا ہے اس پر گھاس پھوس بچھا دی جاتی ہے تاکہ ہاتھی اس میں گر جائے.** گاؤ ، ہاتھیوں کی گزرگاہ میں ایک گہرا گڑھا کھودا جاتا ہے ، خندق کی سطح پر سوکھی گھاس بچھا دیتے ہیں. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٣٢٩). [گا (گول (رک) تخفیف و محرف شکل) + و ، لاحقۂ صفت].

گاؤ(٤) (و مج) امذ.
گانا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ بجاؤ کَٹوری نہ پاؤ کہاوت.
ہزار خدمت کرو ، نفع کچھ بھی نہیں (نجم الامثال).

ـــ بجاؤ میاں کے وہی نُہیں کہاوت.
(عو) **بڑا پست ہمت ہے ، لاکھ کہو سنو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا** (نجم الامثال).

ـــ یا بجاؤ میاں/میراں ہَلکے ہی نَہیں ہوتے کہاوت.
جس شخص کا غصہ کسی طرح فرو نہ ہو یا جس پر کوئی نصیحت اثر نہ کرے ، کتنا ہی کہو وہ مانتا ہی نہیں ، کچھ کہو اس پر اثر ہی نہیں ہوتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گاؤلی (و مج) امث.
(پارچہ بافی) **موٹی جھوٹی قسم کا گنوارو کپڑا جس کی بناوٹ میں بُندکی ، موٹی اور آڑی ترچھی دھاریاں ہوتی ہیں** ، کمش (ا ب و ، ٢ : ٨٩). [مقامی].

گاؤچہ (و مج ، فت ج) امذ.
(کاشتکاری) **بڑی قسم کے درخت لگانے کو تیار کیا ہوا گڑھا** ، گوچہ (ا ب و ، ٦ : ١٣٣). [گاؤ (٣) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گاؤدی (و مج) صف.
بے وقوف ، احمق ، گھامڑ

کرتے ہے تربیت کیا خاک شیخ اپنے مریدوں کو
مگر یہ گاؤدی ہو ونہیں گدھے کو ہانک لیتا ہے

(١٨٥٦ ، کلیات ظفر ، ٤ : ١٣١).

شکوہ ظریف کیوں ہے قسمت میں یہ لکھا تھا
عشاق گاؤدی ہوں معشوق کائیاں ہو

(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ٤٧).

بندے میں خوبیاں ہوں تو کوتاہیاں معاف
گو گاؤدی ہے بات یہ کرتا ہے صاف صاف

(١٩٨٣ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ١٣٢). [ف].

ـــ پن/پنا (ـــ فت پ) امذ.
گھامڑپن ، حماقت ، بے وقوفی. آپ نے ایک آواز سنی کہ یا نور نوری یہ گاؤدی پن یہاں مت کر . (١٩٢٣ ، تذکرۃ الاولیا ، ٢٣٠).
[گاؤدی + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گاوڑا (سک و) امث.
(لسانیات) **مُنڈا گروہ کی ایک زبان.** اس نے پنجالی ، مالوہ ، گرجرا کے ساتھ گاوڑا ... کو بھی اب بھرتش بیان کیا ہے. (١٩٤٢ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ٧٦). [مقامی].

گاؤگُھپ (و مج نیز مع ، فت گھ) صف ؛ امذ.
کھاؤ ، اڑاؤ ، تغلب کرنے والا ، لوگوں کا مال کھا جانے والا ، فریبی ، دغا باز آدمی ؛ غبن ، تغلب ، خیانت ، تصرفِ بیجا (پلیٹس ؛ نور اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

ـــ کرنا محاورہ.
مال غائب کر دینا ، غبن کرنا ، تغلب کرنا. اگر انتظامی کونسل کے ممبران کی تنخواہ گاؤ گھپ نہ کی جائے تو حکومت کو بھی کال نہ ہوں. (١٩٢٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ١١ : ٦).

ـــ ہونا محاورہ.
گاؤ گھپ کرنا (رک) کا لازم ، ختم ہو جانا ، بے جا خرچ ہونا ، ضائع ہو جانا. الف لیلہ والے حجام کے پانچویں بھائی سوجے کی تجارت خود بخود گاؤ گھپ ہو گئی تھی . (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣٥ : ٦).

گاؤگھپو (و مج نیز مع ، فت گھ ، و مع) صف.
خوشامدی ؛ موہ لینے والا ؛ غبن کرنے والا ؛ دغا باز (پلیٹس).
[گاؤگھپ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گاؤلی (و مج) امذ.
گوالا ، گائیں چرانے والا (پلیٹس). [رک : گاؤ (١) + لی ، لاحقۂ نسبت].

گاؤن (و مع) امذ.
١. **خاص قسم کا جُبّہ جسے وکیل ، پروفیسر ، جج اور ڈگری لینے کے وقت فارغ التحصیل طالب علم پہنتے ہیں.** آپ کو علمیت کا

لباس بھی دربار علم سے عطا ہوا تھا جیسے آج کل گاؤن کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۵۱). ایک نوجوان ... سیاہ گاؤن پہنے ، ڈگری ہاتھ میں پکڑے بڑے اعتماد سے کھڑا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۱). ۲. ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا انگریزی وضع کا (خصوصاً زنانہ) لباس. تم ریشمی گاؤن پہنے پھولوں سے سجی ... سہیلیوں کے ساتھ ... چلو گی. (۱۹۳۳ ، روماتی شادی ، ۳۱). ۳. وہ پوشاک جو رات کو سوتے وقت یا غسل کرنے کے بعد پہنتے ہیں. جس وقت صفیہ غسل خانے سے باہر نکلی ... کاسنی گاؤن جس پر سفید کامدانی تھی ، گلے میں تھا. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۹). شب خوابی گاؤن میں ملبوس اصغر نے دہلیز پر ہی پردہ سرکا کر ترے پکڑ لی. (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۴۴). [انگ : Gown].

گاؤں (و مج) امذ ؛ = گانو.
چھوٹی بستی یا آبادی ، قریہ ، موضع ، دیہہ.

کہ اے جاں توں کاں تے آیا ہے کہ
کیہاں کیہاں نے کس گاؤں جاتا ہے کہ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۰).

قریہ کوئی قریب ہے نے کوئی گاؤں ہے
تیغوں کی سر پہ دھوپ ہے ڈھالوں کی چھاؤں ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۵۸).

اُنہیں کی بھینس ہے بھائی کہ جن کی لاٹھی ہے
اُنہیں کا گاؤں ہے اکبر جو بن سکیں ٹھاکر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۴۷۳). مولوی صاحب ... کام میں مشغول ہو جاتے تو ہم لوگ گاؤں چلے جاتے اور وہاں کے حالات بھی معلوم کرتے اور ترکاری بھی خرید کر لاتے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۴۹). [گانو (رک) کا ایک املا].

---اَستھان (---فت ا ، سک س) امذ.
گانو کی آبادی کی جگہ چاہے آباد ہو یا غیر آباد (جامع اللغات). [گاؤں + استھان ، لاحقۂ ظرفیت].

---اَور کا ، ناؤں اَور کا کہاوت.
چیز کسی کی اور نام کسی کا ، پرائی چیز سے اپنی شہرت (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بَستے بُھوتنے شَہر بَستے دیو کہاوت.
گانو میں بھتنے بستے ہیں اور شہر میں دیو ، دیہاتیوں کی شرارتوں اور جھگڑوں پر طنز ہے گنوار لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں مگر شہر والے تحمل سے رہتے ہیں (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---بھاگے پکھیا لاگے کہاوت.
فصل پکی ہے اور گانو والے غیر حاضر ہیں ، ضرورت کے وقت کوئی موجود نہیں ؛ زمینداروں کی لاپروائی کے لیے طنزاً کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تُمھارا ناؤں ہَمارا کہاوت.
خرچ کسی کا شہرت کسی کی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) امذ.
(کاشت کاری) **وہ خرچ جو نمبردار کو گانو کی تحصیل وصول میں کرنا پڑے یا کسی اور وجہ سے گانو کے متعلق کرنا پڑتا ہے** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [گاؤں + خرچ (رک)].

---ڈُوبا جانے سوانے کی لڑائی کہاوت.
زمیندار معمولی جھگڑوں میں بہت سا روپیہ لگا دیتے ہیں ، زمیندار فضول جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں اور گانو برباد ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا جوگی جوگنا آن گاؤں کا سِدّھ کہاوت.
وطن میں انسان کی قدر نہیں ہوتی ، وطن سے باہر ہوتی ہے ، اپنی چیز کی قدر نہیں ہوتی ، اپنوں کی نسبت غیروں کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کے گنویرے مُنھ میں خاک پیٹ میں ڈھیلے روڑے کہاوت.
دیہات کے لوگ عموماً غریب ہوتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---گاؤں م ف.
ہر گانو میں ، تمام قریوں میں ، ہر جگہ. کیا تم چپاتیوں کی بابت عدالت کو کوئی اطلاع دے سکتے ہو جو غدر سے چند ماہ قبل گاؤں گاؤں تقسیم کی گئی تھیں. (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۴ : ۵۸).

---گراؤں (---کس گ ، و مج) امذ.
گانوں ، قریہ ، دیہات. ان کے گاؤں گراؤں خالصہ میں شامل ہو گئے. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۳۷۶). [گاؤں + بن : گراؤں (بطور تابع)].

---گَنْوار (---فت گ ، مغ) صف.
اناڑی ، اجڈ ، ناشائستہ. تب بادشاہ زادے نے کہا کہ یے تو گاؤں گنوار ہیں سو کچھ نہ جانتے تھے. (۱۸۰۳ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۷۷). [گاؤں + گنوار (رک)].

---گَنْویں (---فت گ ، مغ) امذ.
قریہ ، دیہات ، گانو ، موضع. اس فضیلت سے ایک شہر کے لوگ مستفیض ہوئے ، دیہات و قریات ، گاؤں گنویں کے مسلمانوں کو فائدہ نہ پہونچا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل (ترجمہ) ، ۲ : ۴۲). راجپوتانے کے بنجارے ... اکثر گاؤں گنویں میں کبھی کبھی ضرور گشت لگاتے ہیں. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۰۳). [گاؤں + گنویں (تابع)].

---گونیں (---و مج ، ی مع) امذ.
رک : **گاؤں گنویں.** گاؤں گونیں میں ایک بڑی خرابی ہے جس سے بیگم صاحبہ کا دل نہیں ٹھکتا تھا. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۵۹). [گاؤں + گونیں (گنویں (رک) کا بگاڑ)].

---گَوِیں (---فت گ ، ی مع) امذ.
رک : **گاؤں گنویں جو فصیح ہے.** گاؤں گویں سے آم بھٹے ،

دودھ رس جو کچھ آیا کرے اس کو بھی اسی طرح بانٹ دیا کرو. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۹)۔ ترجمہ ایسا بلکا پھلکا ہے کہ کاؤں کویں کی ہر قوم کی عورتیں بھی سمجھ لینگی. (۱۹۲۶ ، عروس القرآن ، ۷)۔[کاؤں + کویں (گنویں (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

۔۔۔گنے کی بات ہے کہاوت.
جب تک جا کر دیکھ نہ لیں یقین نہیں آتا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔گیا سوتا جاگے کہاوت.
جس طرح سونے ہوئے کا پتہ نہیں کب جاگے کا اسی طرح مسافر کے واپس آنے کا کوئی پتہ نہیں ؛ مراد : غفلت کی نیند سے ہے کہ گانو ڈوب جائے تب بھی جاگے کہ نہ جاگے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ترا بَلا ہے ، ہاتھی تو دیکھا کہاوت.
ذرا سے نفع یا شوق کے لیے بڑے نقصان کی پروا نہیں ہے ، ذرا سے نفع کے واسطے بہت سا نقصان برداشت کرنا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔میں پَڑی مَری ، اَپنی اَپنی سَب کو پَڑی کہاوت.
مصیبت کے وقت کوئی کسی کی مدد نہیں کرتا ، سب کو اپنی اپنی پڑی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

۔۔۔میں دھوبی کا لَڑکا چھیل کہاوت.
دھوبی کا لڑکا گانو میں خوش پوش (بانکا) ہوتا ہے کیونکہ اس کے اپنے کپڑے اُجلے (سفید) ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔میں گھر نَہ جَنگل میں کھیتی کہاوت.
کچھ پاس نہیں ہے ، سخت مفلسی ہے ، نادار ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ناؤں تھاؤں کہاوت.
اپنا پتہ بتاؤ ، گاؤں ، نام اور مقام سے انسان کی شناخت ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گاؤں نا / نَہ گاؤں بَرہ / بَرِیا گاؤں کہاوت.
اوّل تو گاؤں کا نہیں اگر گاؤں کا تو پھر کا کیت ، اوّل تو کوئی کام نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو نقصان دہ ، اس سے جب ہوگی بیوقوفی ہوگی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

گانی (۱) امث (قدیم).
رک : گائے.

بھی گنیاں کتایا وہ نیک نام
الھیاں تین سو اونٹ دو سو تمام
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۵). [گائے (رک) کا غلط املا]۔

گانی (۲) امث
دو انگلیوں کا درمیانی حصّہ، دو انگلیوں کی جائے اتصال، گھائی.

بھاگی اوس جا مطلبی کھو کر سرور
گانی پر پھوکا تھا اسرافیل سور (کذا)
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۰). ماں نے حائل ہو کر ضرب اپنے پنجہ پر لے لی گانی پھٹ کر لہولہان ہو گئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۹۱). [گھائی (رک) کا ایک املا].

گائے. (الف) امث.
بیل کی مادہ.

خا ک لائے ہے کر خدا ہانس
گائے بیلاں بھی واصلاں ہو جانس
(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشوونما ، ۱۱))۔
نہ کھاوے کدھیں ماس توں گائے کا
جسے تیں پتنگ ہوا رائے کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).
بچا لے کر اپسکوں اوس خطر تے
چھپی پاتال میں جا گائے ڈرے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).
جو قرباں کریں سات مل اونٹ گائے
قیامت کوں دیں سب کوں اوس پر چڑھائے
(۱۷۶۹ ، آخرگشت (ق) ، ۲۰۰). محرم کو ذبح کرنا گائے بکری اونٹ بالتو مرغی کا درست ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۵)۔
بہتر یہی ہے بھیر لیں آنکھوں کو گائے سے
کیا فائدہ ہے روز کی اس ہائے ہائے سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۲). وہ آج بھی گائے کے گوشت سے رغبت نہیں رکھتے.(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۹)۔ (ب) صف (کنایۃً) غریب ، بے زبان ، بے چارہ ، سیدھا. شریر سے شریر گھوڑے کو بھنگ پلا کے گائے بنا دیتے تھے اور خریدار غریب جان کر خرید لیتے تھے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۲). بڑی شریف لڑکی ہے بالکل گائے سمجھئے گائے جی ہاں (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۹). [پ : س ، गाई : गावका]

۔۔۔جَب ڈُوب سے دوستی / سلوک کرے کیا کھائے کہاوت.
دوسروں کا لحاظ کرنے والا نقصان اُٹھاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔قصّاب (۔۔۔فت ق ، شد ص) امذ.
بقر قصاب ، بڑے کا قصائی ، گائے بھینس کا گوشت بیچنے والا (ا پ و ، ۳ : ۸۷). [گائے + قصّاب (رک)].

۔۔۔قصَابیچ کُوں پتیاوے کہاوت (قدیم)
گائے قصاب ہی پر اعتماد کرتی ہے ، اچھے آدمی کا کہیں ٹھکانا نہیں ، بُرا آدمی جس پر چاہے قبضہ کر لے. بڑے لوگاں کوں سب کِس ٹھار ہے ، بھلا آدمی کیوں بھاوے ، گائے قصابیچ کوں پتیا دے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

۔۔۔کا بَجھیا / بُھینس ، تَلے اَور بَجھیا / بُھینس کا گائے تَلے کہاوت.
ادھر کی چیز ادھر ، اُدھر کی چیز ادھر ، حکمت عملی یا تدبیر کے ساتھ کوئی کام چلانا (مخزن المحاورات ؛ جامع الامثال).

ـــ کا دُودھ سو ، مائے کا دُودھ کہاوت۔
گائے کا دودھ ماں کے دودھ کی مانند مفید ہوتا ہے (جامع الامثال)۔

ـــ کا لَوارا مَر گیا تو کھلڑا دیکھ پنہائی کہاوت۔
اگر گائے کا بچہ مر جاتا ہے تو اس کی کھال میں بُھس بھر کر گائے کے پاس کھڑا کردیتے ہیں اور وہ اپنے تھنوں میں دودھ اتار دیتی ہے اصل نہ ہو تو نقل سے کام لیا جاتا ہے (جامع الامثال)۔

ـــ کَرنا محاورہ۔
کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے گائے ذبح کر کے لوگوں کو کھلانا۔
کروں جو اپنے محلے میں گائے سِیّد کی
الہی تو ہندو ہوئے سب یہ رام رام کریں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۵۸)۔ سہاگنیں آتیں ، ندویں کھلاتیں سید جلال کی گائے کریں۔ (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۱)۔

ـــ کو اَپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے کہاوت۔
انسان کو اپنے اہل و عیال بوجھ محسوس نہیں ہوتے ؛ اپنی چیز ناگوار نہیں گزرتی (جامع الامثال ؛ محاورات نسواں)۔

ـــ کو سینگ دُوبَھر نہیں ہوتے کہاوت۔
گائے کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے ، انسان کو اپنے اہل و عیال بوجھ محسوس نہیں ہوتے۔ اچھی یا بری جیسی بیٹی ہوگی ، ماں باپ بھرتی ہی گے ، گائے کو سینگ دوبھر نہیں ہوتے۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۵)۔

ـــ کی طَرح کانْپنا محاورہ۔
بہت ڈرنا ، ڈر سے لرزنا ، خوفزدہ ہونا۔
کانپتی ہیں ڈر سے گایوں کی طرح سب رنڈیاں
صدر کا حاکم ہوا وہ مردوا قصاب اب
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳)۔

ـــ گائے کا بچہ ، گائے کھائے گُپ / گُڑ فقرہ۔
بچوں سے ایک کھیل کھیلا جاتا ہے جس میں کہنے والا گال پُھلاتا ہے اور مندرجہ بالا الفاظ کہتا ہے اس طرح کہ جب لفظ گُڑ پر پہنچتا ہے تو دونوں ہاتھ پھولے ہوئے گالوں پر مارتا ہے جس کی وجہ سے منہ سے بجائے گڑ کے گُپ نکلتا ہے اور بچے ہنستے ہیں (مہذب اللغات)۔

ـــ گُو / گوبَر کھائے گی اَور بیٹی / کنواری بَر مانگے گی کہاوت
چودھویں صدی کے متعلق کہتے ہیں کہ نہایت خراب زمانہ ہے ، نہایت بے شرمی کا وقت آ گیا ہے۔ سچ کہا ہے بزرگوں نے کہ چودھویں صدی میں گائے گو کھائے گی اور کنواری بر مانگے گی۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۶۶)۔ چودھویں صدی میں گائے گوبر کھائے گی اور بیٹی بر مانگے گی۔ (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۵۳۶)۔

ـــ گورُو (ـــ و مج ، و مع) امذ ؛ امث۔
سینگ والے جانور ، گائے بیل وغیرہ۔ یہ ممکن ہے کہ ایک قوم دوسرے کو طوطے مینا یا مرغے اچار کی طرح اپنے استعمال کے لیے رکھے ... یا اُس کو گائے گورو کی طرح ایک مقام پر بند کر رکھے۔ (۱۹۴۰ ، معلم السیاست ، ۲۷)۔ [گائے + س : गौ + रूप]۔

ـــ ماتا امث۔
(ہنود) گائے کو احتراماً کہتے ہیں۔ کرپن ہُوا یہ گائے ماتا کی بات نہ کیا کرو۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۶۹۳)۔ [گائے (رک) + ماتا (رک)]۔

ـــ میں سے غَدُود فقرہ ؛ م ف۔
اتنا دینا کہ نہ دینے کے برابر ، بہت ہی کم ، ذرہ برابر۔ بہت سے جاگیر خوار تخفیف میں آئے اور اس قربانی میں کسی کو دیا تو گویا گائے میں سے غدود باقی ہضم۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۴)۔

ـــ نہ آوے بچھوے لاج (لاگ) کہاوت۔
اپنی اولاد چاہے کیسی ہی بد شکل ہو بری نہیں معلوم ہوتی (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال)۔

ـــ نہ بَچھی نِیند آوے اَچھی کہاوت۔
جس کے پاس کچھ نہیں اسے کچھ فکر نہیں ہوتی (نجم الامثال)۔

ـــ نہ ہو تو بیل دو ہو کہاوت۔
جس طرح ہو گزارا کرنا چاہیے (جامع الامثال)۔

گائیدَن (ی مج ، فت د) ف م۔
جماع کرنا ، زنا کرنا ؛ اندر جانا (پلیٹس)۔ [ف]۔

گائیدَہ (ی مج ، فت د) امث۔
وہ (عورت) جس نے اپنی بکارت کھو دی ہو (پلیٹس)۔ [گائیدن (رک) کا حالیہ تمام]۔

گائیڈ (ی مج) امذ ؛ ـــ گائڈ۔
۱۔ رہنما ، سیاحوں کو سیر کرانے والا۔ گائیڈ منفرد معنوں میں نہیں آتا لیکن مرکبات میں مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۵۱)۔ میں بھی ایک محافظ ہوں اور دوسروں کی طرح یہاں کا گائیڈ بھی ہوں۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۹۵)۔ ۲۔ وہ کتاب جو کسی معاملے میں رہنمائی کرے (گائڈ بک (رک) کی تخفیف)۔ مختلف سماجی ، تہذیبی اور سیاسی علوم کی کوئی گائیڈ لکھی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، مجلہ فنون ، لاہور ، نومبر ، ۲۰۹)۔ ۳۔ ڈنڈا یا سلاخ وغیرہ جو کسی چیز کی حرکت یا رفتار کا نظام قائم رکھنے نیز مشین کے آلات کو قابو میں رکھنے یا ان کا رُخ بدلنے والا پُرزہ۔ جب پانی گائیڈوں کو چھوڑتا ہے تو بہت سارا کنٹریکشن (کشش یا سمٹاؤ) واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینرز ، ۲ : ۳۷)۔ [انگ : Guide]

ـــ بُک (ـــ ضم ب) امث۔
وہ کتاب جو کسی معاملے میں رہنمائی کرے۔ چند ہفتے یا چند ماہ کے ایسے حالات قلمبند ہوں جو آپ گھر بیٹھے کسی گائیڈ بک میں پڑھ سکتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۰)۔ [گائیڈ + بُک (رک)]۔

ـــ لائِن / لائین (ـــ کس ء / ی مج) امث ؛ ـــ گائڈ لائن
۱۔ رہنما اصول ، رہنمائی۔ اوپر سے کسی گائیڈ لائن کی گنجائش نہیں ہے۔ (۱۹۸۹ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۲۰۲)۔ ۲۔ وہ لائن یا روش جو ایک کم عرض پٹی کی صورت میں گھاس وغیرہ صاف کرکے اس غرض سے بنائی جاتی ہے کہ اس پر کھڑے ہوکر فائر لائن کو

آگ لگائی جاسکے ایسا جنگل کو مزید جلنے سے بچانے کے لیے کیا جاتا ہے ، وہ لکیر جو کسی حد کو ظاہر کرے ، حد بندی. گائیڈلائین یعنی وہ لائین جو ایک کم عرض پٹی کی صورت میں گھاس وغیرہ صاف کر کے ... بنائی جاتی ہے. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۱۸۲). [انگ : Guide Line].

گائیڈینس (ی مج ، ی مج ، سک ن) امث.
رہنمائی ، ہدایت. ڈاکٹر قدیر خان نے کہا کہ ان میزائل کی تیاری کے سلسلے میں الیکٹرونکس ، پروپیگیشن اور گائیڈینس سسٹم وغیرہ کے لیے ہمیں خاصی محنت کرنا پڑی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۱). [انگ : Guidance].

گائیک (ی مج) امذ.
رک : گایک جو فصیح ہے. بڑے بڑے گائیک اور نائک یہاں آئے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۹). [گایک (رک) کا غلط املا].

گائیکہ (ی مج ، فت ک) امث.
گانا گانے والی ، ڈومنی ، مطربہ. وہ ایک ماہر فن گائیکہ رہ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۵۱). [گائیک (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

گائیکی (ی مج) امث.
رک : گایکی. یہ وہم عسکری صاحب کے خیال میں موسیقی کی گائیکی خیال کی بنیاد بن جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۰۲). [گایکی (رک) کا غلط املا].

گایتری (فت ی ، سک ت) امث.
۱. **(ہنود) رگ وید کا ایک منظوم منتر جو صبح و شام کی عبادت کے وقت برہمن جپتے ہیں.** پوجا پاٹ ، گیتری ، جپ اور استھان وغیرہ کی رسومات ادا کرتے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۱۸).
۲. **ایک چھند کا نام جس کے ہر ایک پد (لفظ) میں چھے چھے حرف ہوتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : गायत्री].

گایک (فت ی) امذ.
گانے والا ، گوّیا. تنت کارین ، رباب قانون بجانے لگے اور گایک نترے ناچنے گانے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳). بہادر شاہ ظفر کے درباری گایک تان رس خاں کو گاؤں گراؤں انعام میں ملے ہوئے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۶). [س : गायक].

گایکا (کس ی) امث.
گانے والی ، مطربہ ، ڈومنی (پلیٹس). [گایک + ا ، لاحقۂ تانیث].

گایکی (فت ی) امث.
گانے کا انداز ، گانا. ان ہی نے خیال کی گایکی ایجاد کی ، نئی نئی اختراعیں کیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۵ : ۳). [گایکا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گاین (فت ی) ، (الف) امث.
گایکا ، گانے والی ، ڈومنی.

اندر دوئی گاین نارو نوتپ شمار سوشہ ہا
سوشہ پاس گاین وہیسے نو ہزار
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (ق) ، ۶۰).

مقابل گاینیں تھیں تین بیٹھیں
غرور حُسن سے جاویں تھیں اینٹھیں
(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۵۰).

لگیں سب گاینیں گانے شہانا
لگا طبلوں میں بجنے شادیانا
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۷). بہت سی ناؤں پر ، ہنڈولے بھی اوسی ڈھب کے ، اون پر گاینیں بیٹھیں ... گا رہی تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). پانچ ہزار گاینوں کو بطور نذر کے حضور میں بھیجا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۶۲). پریم سنگھ نے کڑی آواز میں کہا ... میری لڑکی گا رہی تھی مگر وہ گاین نہیں ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۳۹).
(ب) امذ. ۱. **گانے کا عمل ، نغمہ سرائی.**

آپ کے گاین کی کیا تعریف کیجے واہ واہ
کوئی دھوبی گھاٹ پر جس روپ گاتا ہووے کھنڈ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳). ۲. **گیت ، نغمہ ، گانا** (پلیٹس).
(ج) صف. **گانے والا** (پلیٹس). [س : गायन].

ــــ وِدْیا (ـــ کس و ، شد د بکس) امذ.
موسیقی ، موسیقی کا فن یا علم. اس کو گاین ودّیا یعنی فن غنا بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۳۶). [گاین (رک) + ودیا/بدیا (رک)].

گائیں (کس ی) امث.
(عو) رک : گائے.

پوچھا ہے شیخ کا نہیں میں نے کیا انکج
چھوڑ دیا (کذا) بوڑھا بیل ہے گائیں کلور پر
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). [گائے (رک) کا بگاڑ].

گِب (کس گ) امث.
پچر ، اڑانی ، فانہ. پتوان لوہے کی گب اور جائی بیٹھک اور بندھن سلاخ میں سے گزرتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۸۳). [انگ : Gib].

گَبّا (فت گ ، شد ب) امذ.
نرم بچھونا ، روئی دار نرم بچھونا ، گُبھا ، گدا.

کس طرح نیند آئے گی مٹی کے فرش پر
لے فیض گولا میں نہیں گبے سمور کے
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۳۳۱).

تیرے مخمل والے ہیں گبے
تیرے سنبل کے ہیں تکیے
(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۲۹).

گَبَد (فت گ ، ب) صف ؛ امذ.
۱. **موٹا تازہ ، بھرا ہوا بدن ، ملایم گوشت** (ماخوذ : نوراللغات).
۲. (کنایۃً) **بے وقوف ، کم عقل** (فرہنگ اثر). [گدا (رک) کا مخفف].

گَبدا (فت گ ، سک ب) صف.
موٹا ، گدرایا ہوا ، بدن بھرا ہوا. موٹے موٹے گبدے گبدے ، گورے بھبوکا سے ہاتھ ، سر بہ سرخ ترپوش. (۱۹۲۸ ، پس پردہ (آغا حیدر حسن دہلوی) ، ۳۸). [س : गभित°].

---پَن (---فت پ) امذ.
موٹاپا ، فربہی. جسم میں گبدا پن ، پیٹ تندیلا اور ہاتھ پاؤں بڑے بڑے ہوویں. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۶۹). [گبدا (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سا صف.
گدّے کی طرح کا ، نرم ، گول مٹول. آدمی کا بچہ بڑا پیارا سا ہوتا ہے ، ننھی منھا ، گبدا سا ، غاؤں غاؤں کرتا ہوا. (۱۹۶۲ ، خا کم بدہن ، ۴۶).

گَبدّی (فت گ ، ب ، شد د) صف.
گاودی ، بے وقوف ، احمق.

کس طرح سر انجام ہوں دنیا کے امورات
دانا وہ بنے جن کی ہے تصویر گبدّی

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۳۱۳). [گبد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گَبر (فت گ ، سک ب) امذ.
۱. زرتشت کا پیرو ، آگ کی پوجا کرنے والا ، آتش پرست ، پارسی ، کافر.

یا صنم کا ہے غمزۂ بے دیں
یا ولایت سوں گبر آیا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۸).

گبر ہیں صورت اسلام میں لا کھوں مخفی
وضع پر جائیو مت کوئی مسلمان میری

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷).

طرز نگہ اس کی دل لے گئی سبھوں کے
کیا مومن و برہمن کیا گبر اور ترسا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۶). سیار نے جوگ کا بھیس بنا کر سمت الراس کا رخ کیا اس دربند سے استھان اوس گبر خود پسند کا ایک دن کی راہ تھا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۷۹). قلعے پر اہل اسلام بد حواس ایک گبر قوی تن قوی من گرز ہاتھ میں چاہتا ہے کہ خندق کے پار جاؤں. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۵۲). یہ موسیٰ عیسیٰ کی کتاب تو ہے نہیں کہ ہر گبر و یہودی اسے پڑھ لے. (۱۹۳۶ ، شیرانی، مقالات ، ۹۲). ۲. خود ، زرہ بکتر (فرہنگ آصفیہ). ۳. (تصوّف) جو عالمِ وحدت میں یک رنگ ہو اور ماسوا اللہ سے اعراض کر کے سوادِ نیستی میں قیام کرے (مصباح التعرف ، ۲۰۹). [ف].

گَبّر (فت گ ، شد ب بفت) صف.
بھاری ، بیش بہا ، قیمتی ؛ مال دار ، بھاری بھرکم ؛ مغرور ، متکبر (فرہنگ آصفیہ). [ب : गव°र : س : गविठरी].

گَبرِستان (فت گ ، سک ب ، کس ر ، سک س) امذ.
آتش پرستوں کی آبادی ، پارسیوں کی بستی ، مراد : کفار. اس گبرستان میں مسلمان براجے ہوئے دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۰). [گبر (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

گَبَّر گَبَّر (فت گ ، ب) امذ ؛ م ف.
گپ گپ ، وہ آواز جو نگلنے میں پیدا ہو نیز نگلنے کی آواز کے ساتھ (پلیٹس). [حکایت الصوت].

گَبرُو (فت گ ، سک ب ، و مع) : (الف) صف مذ.
نوجوان ، نوخیز ، وہ جوان آدمی جس کی ابھی داڑھی نہ نکلی ہو ، لڑکا. وہ گبرو جوان جو زندان سلیمان میں قید ہے ، اس کا نام بہرہ مند ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۰). ایک خوبصورت حسین گبرو پر دل آیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸). نیلی گھوڑی پر ایک دبلا پتلا گبرو سوار ہے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۰۱). ایک جوان گبرو آگے بڑھا اس نے کہا کہ اسے چھوڑ دو ، یہ میرا شکار ہے. (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۱۲۷). (ب) امذ. (ہنود) دولھا ، نوشہ ، جس کی شادی ہو رہی ہو (پلیٹس). [ب : गब्भ+रूवो : س गर्भ°+रूप].

---جَوان (---فت ج) امذ.
نوجوان ، وجیہہ. تمہارا کیا ! تم ایک طرحدار گبرو جوان ہو. (۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۱۶۳). شاہ صاحب کو گبرو جوان پایا. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۴۱). آپ ہی جیسا گبرو جوان ہو جاؤں گا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۵). [گبرو (رک) + جوان (رک)].

---جَوان ، بڑی آن بان کہاوت.
خوبصورت اور شکیل کی بڑی شان اور بڑے دماغ ہوتے ہیں (جامع اللغات).

گُبرَوتا / گُبرَوٹا (ضم نیز فت گ ، سک ب ، و لین) امذ.
بھونرے کی مانند ایک پردار کیڑا جو گوبر میں پیدا ہوتا ہے اور گوبر کے گول ٹکڑے کاٹ کر لے جاتا ہے اور ان میں انڈے دیتا ہے (پلیٹس). [گبر (گوبر (رک) کی تخفیف) + وتا/وٹا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گُبرَورا (ضم نیز فت گ ، سک ب ، و لین) امذ.
رک : گبروٹا (پلیٹس). [گبرولا (رک) کا محرف (ل مبدل بہ ر)].

گُبرَولا (ضم نیز فت گ ، سک ب ، و لین) امذ.
رک : گبروٹا. سانپ کو اس سے الفت ہے جیسا کہ بچھو کو گبرولا کے ساتھ محبت ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۸). [گبر (گوبر (رک) کی تخفیف) + ولا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گَبرُون (فت گ ، سک ب ، و مع) امذ.
ایک وضع کا موٹا کپڑا جو استر وغیرہ لگانے اور کوٹ پتلون وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے. دھاری دار گبرون کا سیاہ تنگ پائجامہ پہنے ایک بڑھیا نے ... جھانکا. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۴۴۳). [کمبرون (علم) کا غلط املا].

گَبْرُونْدا / گَبْرَونْدا (ضم نیز فت گ ، سک ب ، و لین ، مغ) امذ.
رک : گبرونا (پلیٹس). [گبرونا (رک) کا معرب].

گَبْری (فت گ ، سک ب) امث.
ایران کے پارسی لوگوں کی زبان ، دری. متوسط ایران کی زبانیں گبری ، کاشانی ، نائن اور سیوند ہیں. (۱۹۷۲ ، آریائی زبانیں ، ۸۱). [گبر (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُبْریلا (ضم گ ، سک ب ، ی مع نیز مج) امذ.
رک : گبرولا. جائز نہیں بیع زمین کے کیڑوں کی جیسے چھپکلی ... اور گُبْریلا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۳ : ۳۶). گلاب کی خوشبو گبریلے کے حق میں مضر ہے (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸۰).

اک زمانہ ہو گیا سودائے آتر سر میں ہے
مدتیں گزریں یہ گبریلا اسی گوبر میں ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰۹). [گبر (گوبر (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گَبْرُھولا (فت گ ، سک ب ، و مع) صف.
رک : گبرو. سنا ہے کہ دو چار گبرھولے کسی عقل میں دوپہر رات گئے ، گئے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۹۹). [گبرو (رک) کی تصغیر].

گَبَڑ (فت گ ، ب ، سک ڑ) امذ.
گڈمڈ ، الٹ پلٹ. پنڈت جی کی باچھیں کھل گئیں ، باہر نکلے ، گنوار سے فرمایا ، بھیارے تنہ کی ہوتی تو سہرا جن سب گبڑ دیں (مخلوط کر دی) توں (ہیں) آج گبڑ جوتھ سمجھو. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۶ : ۹). [گبڑ (رک) کا غلط املا].

ـــ چَوتھ (ـــ و لین) امث.
رک : گبڑ چوتھ جو فصیح ہے ، وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے. جسٹس سکارڈی کا فیصلہ تو خدانخواستہ گبڑ چوتھ نہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۸ : ۶). [گبڑ (رک) + چوتھ (رک)].

گَبَڑْنا (فت گ ، ب ، سک ڑ) ف ل.
گڈمڈ ہو جانا ، آپس میں مل جانا ، خلط ملط ہو جانا. پنڈتانی نہیں طبیعت دار ، جلدی سے کہنے لگیں سب لکڑیاں ایک ساتھ گبڑ گئیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۸ : ۶). [گبڑ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَپ گَپ (فت گ ، سک ب ، فت گ) امث.
وہ آواز جو نگلنے میں نکال جائے ، گپ گپ (ماخوذ : پلیٹس). [حکایت الصوت].

گِبَن (کس گ ، فت ب) امذ.
سب سے چھوٹی قسم کا بندر ، قد و قامت کے لحاظ سے چھوٹا بندر. گوریلا ، گبن اور چمپانزی تو بالکل حضرت انسان سے ملتے جلتے ہیں. (۱۹۲۸ ، تحفۂ سائنس ، ۹۶). بن مانسوں میں چھوٹے قد کے صرف گبن ہی ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۵۸۶). [انگ : Gibbon].

گَبھیلَن کا دَرْد امذ.
(قبالت) بچہ پیدا ہونے کے بعد کا درد جو رحم کے اندر رکے ہوئے خون کے خارج ہونے کو دردِ زہ کی طرح ہوتا ہے ، کانپ کا درد (ا ب و ، ۲ : ۶۸).

گَبھ (فت گ) امذ.
رک : گبھا ، گدا.
گبھ مخمل کا اک بچھا کر تختے پہ وہ حور بیٹھی جا کر
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۱۳). بیگ نے پٹس کے گبھ کے نیچے سے تھیلی نکال پانچ سو روپیہ ... حوالے کیے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۱۳۹). [گبھا (رک) کا عفف].

گَبھّا (فت گ ، شد بھ) صف ، سـ گی.
روئی دار نرم بچھونا ، گدا. قس کے اندر سبز مخمل گبھے اور سبز ہی مخمل کے تکیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۹). کرسیاں ہیں تو پرانے ڈھنگ کی مگر مضبوط اور عجیب عجیب نقش و نگار سے منقش ، ان پر مخمل گبھے (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵). [پ : गवभछो].

گُبھانا (ضم گ) ف م.
چبھونا ، کھوبنا ، مہمیز کرنا ، آنکس لگانا (ماخوذ : پلیٹس). [گبھانا (کھوبنا (رک) کا تعدیہ) کا محرف].

گَبھّر (فت گ ، شد بھ بفت) صف.
رک : گبر (پلیٹس). [گبر (رک) کا ایک املا].

گَبھْرُو (فت گ ، سک بھ ، و مع) صف.
رک : گبرو. کنیزک نے جوان کے پاس آ کر کہا میاں گبھرو ! میری بی بی نے تمھیں سلام نیاز کہا ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۳۱۶). ایک جوان گبھرو سا مردوا کوٹھڑی میں سے باہر آیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۳). [گبرو (رک) کا ایک املا].

گَبھّن (فت گ ، شد نیز بلا شد بھ بکس) صف.
رک : گابھن (پلیٹس). [گابھن (رک) کی تخفیف].

گَبھْوارے (فت گ ، ضم بھ) امذ.
نوزائیدہ بچے کے بال (پلیٹس). [س : गर्भ+बाल+क].

گُبھونا (ضم گ ، و مج) ف م.
رک : گبھانا ، چبھونا (پلیٹس). [گبھانا (رک) کا محرف].

گَبھیر (فت گ ، ی مع) صف.
رک : گمبھیر (پلیٹس). [گمبھیر (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گُبھیلا (ضم گ ، ی مع) (الف) صف.
سخت گولیاں بنا ہوا ، سخت گولیوں سے مرکب (جامع اللغات). (ب) امذ. سخت گولی جیسے پاخانہ کی ، سُدّا (پلیٹس). [پ : गु[illegible]].

گَبھیلَن (فت گ ، ی مع ، فت ل) امث.
محبت جو رحم کی وجہ سے ہو ، محبتِ مادری ، قرابت. اس غضب کی مامتا آئی کہ ڈپلوسی کی گبھیلن پھڑکی ، کوکھ نہ کہی ، دودھ بہنے لگا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۵ : ۱۰). [پ].

گَپ (فت گ) امث.

۱. (اُ) **جھوٹی بات ، افواہ.** عقل دونو جگہ ایک سے حکم کی یہ ہے کہ قسم کھانے والا گپ کرتا ہے. (۱۸۹۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۹۰). خبریں اور بازاری گپیں انہیں کے ذریعے سے پھیلتی ہیں. (۱۹۱۲ ، تمدن ہند ، ۹۱). واقعی ایسے واقع ہو سکتے ہیں یا محض گپ ہے. (۱۹۳۶ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵). آپ مجھے یا تو پاگل کہیں گے یا پھر میری اس بات کو گپ کہہ کر نظرانداز کرنے کی کوشش کریں گے. (۱۹۸۶ ، روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست ، VIII). (اُاُ) **گفتگو ، بات چیت** (جامع اللغات).

۲. **بکواس ، بک بک ، بے تکی بات نیز سرگذشت ، داستان ، افسانہ.** میں ابتدائے آشنائی سے گپ تیری زیادہ تیرے پتر سے دیکھتا ہوں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۹۷).

یہاں بجائے نماز گپ ہے وہاں وہی عزت ہنسی ہے

یہاں مساجد اجڑ رہی ہیں وہاں کلیسا سنور رہے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۲). الاؤ کے گرد آدھی رات تک گپ ہوتی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۹۹).

۳. **شیخی ، ڈینگ ، بڑ ، مبالغہ آمیز گفتگو.** نادان آدمی بھی آزاد کی اس گپ کا یقین نہیں کرسکتا. (۱۸۸۹ ، یہ دل ہے ، ۲۰).

۴. **دل لگی کی بات ، ہنسی مذاق کی بات.**

آپ بیٹھے صدر میں وہ دست چپ

کرنے لاگے شاعری سے حرف گپ

(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۱۳۰۰). دو چار ہمسفروں کے ساتھ چہل قدمی اور گپ. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۹). ان سے بھی بہت محبت بھری ملاقاتیں ہوتی ہیں اور فون پر پنجابی میں لمبی لمبی گپ اکثر ہوتی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۰). [س : [illegible] (یا) ف : گفت سے ماخوذ]

---اُڑانا محاورہ.

۱. **جھوٹی خبر مشہور کرنا ، فضول بات کرنا ، بے پر کی اُڑانا.** جب دیکھو گپ ہی اُڑاتا ہے ، ڈینگیا زمانے بھر کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۰).

تو نے جو بھی گپ اُڑائی وہ زمیں پر ہی رہی

میں نے لیکن جو بھی چھوڑی وہ ہوائی اڑ گئی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۵۱).

۲. **ہنسی مذاق کی باتیں کرنا.**

تمہیں ملنے کی اب فطرت سے لے اُن کے ترانے کی

ہدایت مرشدوں نے کی ہے اُن کو گپ اُڑانے کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۴۸). یہ فقرے کیسی اڑا رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۰۳).

---اُڑنا محاورہ.

گپ اڑانا (رک) کا لازم ، **بے تکی باتیں ہونا ، بے سروپا باتیں ہونا ، ہنسی مذاق کی باتیں ہونا.**

خلوص اُن میں نہ تھا اس سبب سے دل نہ ملا

گپیں تو خوب اُڑیں اور چُناں چُنیں بھی رہی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۸).

۲. **جھوٹی خبریں مشہور ہونا** (ماخوذ : نوراللغات).

---باز امذ.

بے پر کی اُڑانے والا ، فضول باتیں کرنے والا ، بکواسی. محمود ہاشمی نے ہی بتایا تھا کہ آدمی گپ باز ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۹۳). [گپ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بازی امث.

گپ شپ ، فضول باتیں ، بک بک نیز جھوٹی بات مشہور کرنا. یہ تو مثل ہے مگر آپ کے نزدیک یہ کہاں تک اصل ہے ، کچھ اصلیت اس کی ہے یا خالی خولی گپ بازی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۰۹). جلیس کی اسی گپ بازی ... میں ایک ماہر امراض قلب نے اس سے یہ کہہ رکھا ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی دن تیرے منہ سے سچ نکل گیا ، اسی دن تیرا ہارٹ فیل ہوجائے گا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۵). [گپ باز (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---ٹھونکنا محاورہ.

ہنسی مذاق کی باتیں کرنا ، فضول باتیں کرنا. پارو سارا دن عورتوں سے گپ ٹھونکتی اور شام کو ... جلدی جلدی کچھ پکاریندھ لیتی. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۷۷).

---زَنی (---فت ز) امث.

۱. **گپ بازی ، ہنسی مذاق کی باتیں کرنا.** اسموکنگ روم میں بعض جہاں مرد بیٹھ کر گپ زنی کرتے ہیں اور جس کے برابر ہی لیڈیوں کا کمرہ ہے. (۱۹۰۸ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰۸).

۲. **گفتگو ، بات چیت.** میں چاہتا تو اس پر تھوڑی بہت علمی گپ زنی ضرور کرسکتا تھا. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۳۹). [گپ (رک) + ف : زن ، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سازی امث.

باتیں گھڑنا ، جھوٹ بولنا ، ڈینگیں مارنا. ایک مرتبہ جلیس کی اسی گپ بازی اور گپ سازی کے بارے میں طفیل احمد جمالی نے یہ کہا کہ ... کسی دن تیرے مُنھ سے سچ نکل گیا ، اسی دن تیرا ہارٹ فیل ہو جائے گا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۵). [گپ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَپ (---فت ش) امث.

۱. **ہنسی مذاق یا دل لگی کی بات ، گفتگو.**

ہنگام سخن سنجی آتش کے زمانے کو

شرمندہ کیا اے دل اوس شوخ کی گپ شپ نے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳). ارد گرد یار دوست کرسیوں پر موجود ہیں اور گپ شپ ہو رہی ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۳). کمرۂ اجلاس سے باہر کھڑے آپس میں گپ شپ کرنے لگے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹).

۲. **بکواس ، فضول بات ، جھوٹی بات.**

ناصح کی سنے نہ کوئی گپ شپ ہے گھر طوطی یہ بولتا ہے

(۱۸۷۲ ، عروس الاذکار ، ۱۳۵). اس کی گپ شپ یا افواہ بازی بھی ادنیٰ درجے کی اور معمولی ہوتی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵۳۷). ف : کرنا ، ہونا. [گپ + شپ (تابع)].

ــــ شَپ اُڑانا محاورہ۔
رک : **گپ اُڑانا ، ہنسی مذاق کی باتیں کرنا**۔ دو گھڑی ادھر اُدھر الھی بیٹھے ، گپ شپ اُڑائی تو دس بجنے کو آئے۔ (۱۸۷۴ ، رسالہ چند پند ، ۳۷)۔

ــــ شَپ اُڑنا محاورہ۔
گپ شپ اُڑانا (رک) کا لازم ، **دل لگی کی باتیں ہونا**۔ قہوہ خانوں میں گپ شپ اُڑتی ہے۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۲۲۰)۔

ــــ شَپ لڑانا محاورہ۔
رک : **گپ شپ اُڑانا**۔ اس سے گپ شپ لڑانے کو تو میرا بہت جی چاہتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۱۸)۔ نو بجے رات تک ادھر اُدھر دوستوں میں گپ شپ لڑاتا رہا۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳٦ : ۵)۔

ــــ شَپ لگانا محاورہ۔
دل لگی کی باتیں کرنا ، ہنسی مذاق کی باتیں کرنا۔ کئی افسر دو دو تین تین کی ٹولیوں میں ... گپ شپ لگاتے رہتے۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۰)۔

ــــ شَپ مارْنا محاورہ۔
رک : **گپ شپ اُڑانا**۔

تعذیب کہاں کدھر کی تنعیم
گپ شپ دن رات مارتے ہیں

(۱۸٦٦ ، فیض ، د ، ۲۱۹)۔ اکھٹے بیٹھے ، کچھ سُنا ، کچھ گپ شپ ماری اور اپنے اپنے گھر لوٹے۔ (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۳۰)۔

ــــ شَپ ہانکْنا محاورہ۔
رک : **گپ شپ اُڑانا**۔ غرض اس کے ساتھ ہوا اور ادھر اُدھر کی گپ شپ ہانکنے تھے۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۰)۔ بوالہی صحیح بات یہ ہے کہ داناؤں اور ذہین لوگوں کی جگہ نہیں بلکہ ان کی جگہ ہے ... جو گپ شپ ہانک کر لوگوں کو اپنی کارکردگی سے متاثر کرتے رہتے ہوں۔ (۱۹۷۰ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۵٦)۔

ــــ کَرْنا محاورہ۔
باتیں کرنا نیز جھوٹ بولنا ، افواہ پھیلانا۔ ذرا کھل کر گپ کرنے سے بھی کتراتا تھا۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵۳۷)۔

ــــ لڑانا محاورہ۔
رک : **گپ اُڑانا**۔ غوث خاں بولے تم لوگ یہاں بیٹھے گپ لڑا رہے ہو۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹٦)۔ بابا لائی ... میری بیٹی زینب کے ساتھ پڑھتی تھی وہ اس کے ساتھ کھیلنے ... یا محض یونہی گپ لڑانے کے لیے ہمارے گھر آیا کرتی تھی۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۷)۔

ــــ لگانا محاورہ۔
۱. **گپ اُڑانا ، ہنسی مذاق کی باتیں کرنا**۔ ہاشم نے کہا کہ اچھا اب تم میرے ساتھ چلو اور وہی گپ لگاؤ۔ (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰۵)۔ ۲. **جھوٹ بولنا ، ڈینگ مارنا**۔ تمہاری نظر میں کوئی اچھی سیکنڈ ہینڈ گاڑی ہو تو ... احسان صاحب نے گپ لگائی۔ (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۹۳)۔

ــــ مارْنا محاورہ۔
جھوٹ بولنا ، شیخی بگھارنا ، بکواس کرنا۔ کبھی زیادہ گپ مارنے جب کوئی اس کی بات تحقیق کرے تو وہ بہت شرمندہ ہوتے۔ (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۳۹)۔ اپنے کیا گپیں مارتی ہو چندا ماسی متھارن کی دیکھا دیکھی تمہیں بھی شوق چرایا۔ (۱۹۳۷ ، دھانی بانکیں ، ۳۱)۔ میں نے اس کو کبھی فارغ بیٹھے گپ مارتے یا غیبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (۱۹۹۲ ، پتھر میری تلاش میں ، ۲۰۱)۔

ــــ ہانکْنا محاورہ۔
۱. **گپ شپ ہانکنا ، دل لگی کی باتیں کرنا**۔ غل مچانے اور گپ ہانکنے کا بلند رتبہ۔ (۱۸۷۸ ، خیالات آزاد ، ۵)۔ جہاز پر سوائے کھانے سونے گپیں ہانکنے اور کتابیں پڑھنے کے اور کچھ کام نہیں ہوتا۔ (۱۹۱۷ ، سفر نامۂ بغداد (مولوی محبوب عالم) ، ۹)۔ عبداللہ اور میں جب ان کے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر گپ ہانکنے لگے تو میں نے جیب سے خط نکال کر ان کے حوالے کیا۔ (۱۹۸٦ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۳۴)۔ ۲. **فضول باتیں کرنا ، بکواس کرنا**۔ ریختہ کے اشعار نہایت باجیالہ ہوتے ہیں ، بہت گپ ہانکتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۵۳)۔ ۳. **جھوٹ بولنا ، شیخی بگھارنا**۔ یہ مجھے معلوم تھا کہ گپ ہانکنا بے نامعقول۔ (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۳۰۳)۔

گُپ (ضم گ)۔(الف) صف۔
۱. **گہرا ، گھپ ، بہت زیادہ (خصوصاً اندھیرے کے لیے مستعمل)**۔

شام کا وقت یا سویرا ہو
چاندنی ہو کہ گپ اندھیرا ہو

(۱۸۸۷ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۱۵)۔ ۲. **چھپا ہوا ، پوشیدہ ، مخفی** (ہلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۳. **خاموش ، سنسان** (فرہنگ آصفیہ)۔
(ب) امث۔ **وہ آواز جو حالتِ غشی یا نیم بےہوشی میں کان میں آتی ہے** (فرہنگ آصفیہ)۔ [گپت (رک) کا مخفف]۔

ــــ چُپ (ـــ ضم چ)۔(الف) صف۔
۱. **خاموش**۔

ذائقہ گپ چپ کا اُنہوں معلوم ہو
جس سے پوچھیں بولے وہ گپ چپ رہو

(۱۸۳۹ ، مثنوی عزانیہ ، ۲۱)۔ ایک جگہ عقل جواناں ہم سن میں ایک بڈھا گپ چپ بیٹھا تھا۔ (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۷۰)۔ وہ کام ایسا ہی ہے کہ گپ چپ ہونے میں اس کا مزہ ہے۔ (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۵۲)۔ بڑی دیر بعد جب وہ ٹنڈ منڈ درختوں کی طرح گپ چپ کھڑے ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سورج کی زرد کرنیں انہیں الوداع کہہ رہی ہیں۔ (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۹)۔ ۲. رک : **گپ معنی نمبر ۲** (جامع اللغات)۔ اف : رہنا ، کرنا ، ہونا۔
(ب) امث۔ ۱. **ایک قسم کی مٹھائی جو منہ میں رکھتے ہی گھل جاتی ہے**۔

لکھ نہیں سکتا ہوں گپ چپ کا مزا
جس نے اوس کو کھا لیا گپ چپ رہا
(۱۸۷۵، مثنوی بہاریہ، ۹۰).

گپ چپ کا مزا یار ملا کم سخنی سے
بنتی ہے مٹھائی تری شیریں دہنی سے
(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۳۳). ۲. خاموشی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ج) امذ. ۱. لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا منہ بند کر کے اپنے کلے پھلا لیتا ہے اور دوسرا دونوں ہاتھوں کو اس کے کلوں پر اس طرح سے مارتا ہے کہ اس کے منہ سے بے اختیار آواز نکلتی ہے. گپ چپ کا کھیل سب نے کھیلا ہو گا. (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۱۰۳). ۲. ایک کھلونے کا نام جو کھلتا اور بند ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ). (د) م ف. چپکے سے ؛ خاموشی کے ساتھ (نوراللغات). [گپ (رک) + چپ (رک)].

---چپ کی پہیلی امث.
وہ پہیلی جو اشاروں سے بتائی جائے.

مطلب دل ہے وہ گپ چپ کی پہیلی حقی
بوجھنا جس کا ہے آسان، بتانا مشکل
(۱۹۵۸، تار پیراہن، ۱۰۸). گپ چپ کی پہیلی جس کا بتانا مشکل ہے. (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۱۰۳).

---چپ کا/کے لڈو امذ.
رک : **گپ چپ (ب) اسث معنی نمبر ۱.** مذہب کو گپ چپ کا لڈو بنا دیا. (۱۹۸۵، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ، ۱۱). **گپ چپ کے لڈو بھی سنے ہیں. (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۱۰۳).**

---چپ کی شیرنی/مٹھائی امث.
رک : **گپ چپ (ب) اسث معنی نمبر ۱.**

قنبری کا مزہ مت پوچھ گپ چپ کی مٹھائی ہے
کعل پتوں بتی تیرے عشق جھگڑا کیا اپنا
(۱۷۳۱، شاکر ناجی، د، ۵۵).

گپ چپ کی شیرنی ہے وہ بوسے میں اے رقیب
اوس کی حلاوتیں تجھے بدذات کیا کہوں
(۱۸۴۹، کلیات منعت، ۶۳). گپ چپ کی مٹھائی بھی ... شاعروں نے برتی ہے. (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۱۰۳).

---چپ کے لڈو کھائے ہیں فقرہ.
جو آدمی بالکل چپ رہتا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں. یا الٰہی یہ آج ان سب نے گپ چپ کے لڈو کیسے کھائے ہیں کہ کسی طرح کوئی بات ہی نہیں کہلتی. (۱۸۹۹، ہیرے کی کنی، ۶۶). حضرت ان کی نہ کہیے یہ تو گپ چپ کے لڈو کھائے بیٹھی ہیں. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۱۰۹).

گپا (فت گ، شد پ) امذ.
بکسر جھوٹ، بڑا دھوکا، فریب، مکر، دغا (جامع اللغات). [گپ (رک) کی تکبیر].

---دینا محاورہ.
دھوکا دینا، غچا دینا. وہ تجھے ایسا گپا دے گا کہ ساری عمر روتی رہے گی. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۱۶۲).

---کھانا محاورہ.
دھوکے میں آنا، فریب کھانا ؛ (عو) کسی سے جماع کرا لینا (نوراللغات).

گپاشٹک (فت گ، سک س، کس ش) امث.
ادھر ادھر کی باتیں، جھوٹ سچ، گپ شپ. مزا جب آتا جس وقت ہم رات بھر شور شرابہ گپاشٹک پھر چند سہیتوں کی مختصر لیکن بھرپور نیند کے بعد صبح صبح تیار ہو کر کیفے ٹیریا بھاگتے. (۱۹۷۵، حریت، کراچی، ۲۹ اپریل، ۳). [گپ (رک) سے].

---لڑانا محاورہ.
رک : **گپ لڑانا، ہنسی مذاق کی باتیں کرنا.** تم ... پاس کھڑے اسلم سے گپاشٹک لڑا رہے تھے. (۱۹۷۳، زیب النسا، لاہور، اگست، ۳۵).

گپا کھانا (کس گ، شد پ) امذ.
بچوں کا ایک کھیل جس میں پانی پر پتلا ٹھیکرا اس طرح پھینکتے ہیں کہ ٹپا کھاتا ہوا یا جھجھلتا ہوا جائے (فرہنگ اثر). [مقامی].

گپا گپ (فت گ). (الف) امث.
جلد جلد کھانے اور نگلنے کی آواز، غپاغپ (پلیٹس). (ب) م ف. **جلدی جلدی آواز کے ساتھ (کھانا وغیرہ نگلنے کے لیے).** سرخ ساری میں جو محترمہ لیڈر نکس بنی اکیلے اکیلے گپا گپ پف اسنیک اور آلو اڑا رہی ہیں. (۱۹۶۸، خاکم بدہن، ۱۰۷). [گپ (حکایت الصوت) + ا (حرف اتصال) + گپ (رک)].

گپال (ضم گ) امذ.
چرواہا ؛ کرشن جی کا لقب (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت ؛ پلیٹس). [گوپال (رک) کی تخفیف].

گپت (ضم گ، سک نیز فت پ). (الف) صف.
۱. **مخفی، چھپا ہوا ؛ (کنایۃً) پُراسرار.**

اے باد مری بات اوسے چوری سوں کہہ
میری سو گپت بات توں اس چھوری سوں کہہ
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۹۳).

مرے طبع کے گل میں ہو رنگ رس
گپت ہور پرگٹ سدا تو تجھ بس
(۱۶۶۵، علی نامہ، ۸).

ہو گیان گپت ہو گیان پرگٹ
کیتا ہے ہو گیان پر کہنے گھٹ
(۱۷۰۰، من لگن، ۹۳). مدت تلک یہ بات گپت رکھی. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۵۱). جوتشی، پنڈت بات دیکھیں کرہ گوہر دیکھیں، گپت بات بتادیں. (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۳۹). شخصیت کے لحاظ سے محمد طفیل ایک معمہ ہیں ... وہ گپت شخصیت کے مالک ہیں. (۱۹۸۳، اوکھے لوگ، ۱۳۷). ۲. محفوظ، بچا ہوا ؛ مخفیہ

جو نظر نہ آئے ، نہاں (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ (ب) م ف۔ درپردہ ، مخفی طور پر۔

جو میں خط کروں رات ساری اُسوں
گپت پیشتر لاؤں پاری اسوں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٧٢)۔ (ج) امذ۔ ١۔ پوشیدہ بات ؛ راز۔ دشمن سوں اُس کے دل کے گُپت سوں ڈرنے اچھے کا بیان۔ (١٧٦٥ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت))۔ ٢۔ (قواعد) جو بیان نہ کیا جائے ، جو سمجھا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गुप्त]۔

---آمدنی (---سک م ، فت د) امث۔
بالائی آمدنی ، وہ آمدنی جو ظاہر نہ ہو ، جیسے : رشوت (جامع اللغات)۔ [گپت (رک) + آمدنی (رک)]۔

---دان امذ۔
١۔ خیرات جو خفیہ طور پر کی جائے۔

جیکے ہی کھڑی ہے کوئی حیران
کرتی ہے کھڑی کوئی گپت دان

(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، رنگین ، ١١)۔ رانڈ بیواؤں اور محتاجوں کی گپت دان سے کم مدد کی جاتی ہے۔ (١٨٢٥ ، نعلان قاری ، ٣٢)۔ ٢۔ (ہنود) نقدی جو سورج گرہن کے وقت نہانے کے بعد تالاب میں ڈال جائے۔ کسی نے مٹھی بند کر کے دریا میں کچھ چھوڑا ، بڑا کارثواب کیا ، گپت دان دیا۔ (١٩٠١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٧٣٦)۔ ٣۔ (ہنود) امانت یا کوئی سربند چیز جو کوئی شخص برہمن کے پاس رکھ کر اس کا دعویٰ نہیں کرتا (فرہنگ آصفیہ)۔ [گپت (رک) + رک : دان (٢)]۔

---رَہنا محاورہ۔
چھپا رہنا ، پوشیدہ رہنا ، غائب رہنا (پلیٹس)۔

---سُوں م ف۔
مخفی طور پر (قدیم اردو کی لغت)۔

---کَرنا محاورہ۔
پوشیدہ کرنا ، چھپا لینا۔ جوتی کو جھٹ اوس نے اُٹھا کر اپنی مٹھی میں گپت کیا۔ (١٩٠١ ، جنگل میں منگل ، ٣٣)۔

---مار امث۔
١۔ وہ مار جس کا نشان نہ پڑے ، بھیتری مار ، اندرونی چوٹ (پلیٹس)۔ ٢۔ طعن تشنیع ، طعنہ مہنہ (فرہنگ آصفیہ)۔ [گپت (رک) + مار (رک)]۔

---مال امذ۔
دفینہ ، چھپا ہوا خزانہ ، مال پوشیدہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [گپت (رک) + مال (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
چھپنا ، اوجھل ہونا ، غائب ہونا (پلیٹس)۔

گُپتی (ضم گ ، سک پ) (الف) امث۔
١۔ (أ) وہ پتلی تلوار جو دستی چھڑی میں پوشیدہ ہوتی ہے ؛ چھپی ہوئی تلوار ، قمچی کارد۔

کیوں مارنے ہو تیغ سجن ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاری یہ گپتی سوں کم نہیں

(١٧٠٧ ، ولی ، کپ ، ٢٦١)۔

جسے چاہے اسے آنکھوں ہی میں بس مار رکھتا ہے
رکھے نا تیر ، نا خنجر ، نہ گپتی تیغ نہ بھالا

(١٨٣٢ ، مرمت ، ک ، ٩)۔

جو اوس سے مجھ پہ گزری ہے اوس کی خبر کسے
گپتی کا زخم رکھتی ہے شرم و حیا کی چوٹ

(١٨٩١ ، دیوان ناظم ، ٩٢)۔ سیکڑوں کدالیں ، پھاوڑے ، بلچے اور گپتیاں کیتا کھٹ چلنے لگیں۔ (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٣ : ٣)۔ لاٹھی ، بلم ، تیر ، چاقو ، گپتی کی چولوں کے علیحدہ علیحدہ نشانات لگا کر داد تحسین لیتے۔ (١٩٨٨ ، قلمرو ، ٢١٨)۔ (آ) ایسا عصا جس کے اندر تلوار پوشیدہ ہو (پلیٹس)۔ ٢۔ (لکھنؤ) پوشیدہ مال و دولت ، خفیہ مال۔ کچھ مال گھر کا نہیں لے گیا ، مگر کچھ گپتی ہی لے گیا ہو تو اُس کو کوئی کیا جانے۔ (١٨١٣ ، لورتن ، ٧٨)۔ ٣۔ پوشیدگی ؛ چُھپا ہوا زمانہ ؛ حفاظت کا ذریعہ ؛ حفاظت ، بچاؤ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ (ب) صف۔ پوشیدہ ، مخفی ، خفیہ۔ بہت سی گپتی بیماریاں ایسی ہیں جنہیں آدمی کچھ چیز نہیں سمجھتا اور وہ اِس کا کام تمام کیے جاتی ہیں۔ (١٨٧٣ ، مجالس النساء ، ١ : ٦٨)۔ ایک شخص گپتی کرتا پہن رہا ہے اور اُس کے کرتہ میں ایک ہزار کے قریب روپیہ ہے۔ (١٩٠٨ ، عیاروں کا عیار ، ٣٣)۔ [گپت (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت]۔

---عَصا (---فت ع) امذ۔
وہ عصا جس کے اندر کوئی مہلک آہنی ہتھیار مثل تلوار پوشیدہ ہو۔ گپتی عصا ، دو روپے سے بیس روپے تک۔ (١٩٣٨ ، آئین اکبری ، ١ : ٢٠٠)۔ [گپتی (رک) + عصا (رک)]۔

---کارْد (---سک ر) امذ۔
رک : گپتی معنی نمبر ١ ، قمچی کارد ، گدکا۔ گپتی کارد - تین روپے سے ڈیڑھ مہر تک۔ (١٩٣٨ ، آئین اکبری ، ١ : ٢٠١)۔ [گپتی (رک) + کارد (رک)]۔

---مار امث۔
١۔ رک : گپت مار معنی نمبر ١۔ میں بھی وہ گپتی مار دوں گا کہ عمر بھر یاد رہے۔ (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٣٢٢)۔ ٢۔ رک : گپت مار معنی نمبر ٢۔ تیری باتوں سے ہار مانی ، تُو گپتی مار مارتی ہے۔ (١٨٧٤ ، ہادی النساء ، ٢٠٠)۔ [گپتی (رک) + مار (رک)]۔

گُپتھار (ضم گ ، سک پ) صف (قدیم)۔
پوشیدہ ، خفیہ (قدیم اردو کی لغت)۔ [گپتا (رک) + ہار ، لاحقہ صفت]۔

گَپچ لینا / گپچنا (فت گ ، پ ، سک چ) ف م۔
لپک لینا ، جھپٹ لینا۔ مگر کیا اس اعتماد سے وہ نہ بے جا

فائدہ اٹھائیں کہ اس کی بیوی کو گپچ لیں. (۱۹۰۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۳). [غالباً گپکنا (رک) کا بگاڑ].

گُپچُول (ضم گ ، سکہ پ ، فت چ ، شد و بفت) امث.
رک : **گپ چپ** ، لڑکوں کے ایک کھیل کا نام (پلیٹس). [مقامی].

گَپڑ (فت گ ، پ) امث
رک : **گپ** (جامع اللغات). [گپ (رک) + ڑ ، اضافہ].

---چوتھ (---و نیز) امث.
وہ بات جو سمجھ میں نہ آئے ، گڈ مڈ ، گول مول. دوسرے (مصرعے) میں تجلیات کی بسل گپڑ چوتھ کی گئی ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۵). [گپڑ (رک) + چوتھ (رک)].

---چوتھ کرنا محاورہ.
(عو) کسی معاملے کو صاف نہ کرنا ، خلط ملط کرنا ، گڈمڈ کر دینا (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۱۰).

---سَپڑ / شَپڑ (---فت س ، پ) گپڑسپڑ (الف) امث.
گپ شپ ، بیہودہ باتیں (نوراللغات). (ب) صف. گڈمڈ ، غیر واضح. ان کی مذہبی کتابوں میں اول تو توحید ہو گی ہی نہیں اور ہوگی بھی تو ایسی ہی گپڑ سپڑ ہوگی جیسی کہ یہ لوگ معتقد ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۶). [گپڑ (رک) + شپ (رک) + ڑ ، اضافہ].

گَپسا (۱) (فت گ ، سکہ پ) امذ.
سفید سخت مٹی (پلیٹس). [مقامی].

گَپسا (۲) (فت گ ، سکہ پ) امث.
(کاشتکاری) سیاہی مائل بھورے رنگ کی مختلف قسم کی مٹی کا قطعۂ اراضی (ا پ و ، ۲ : ۸۶). [مقامی].

گَپ سے م ف.
تیزی سے ، جلدی سے (کوئی چیز کھانے کے سلسلے میں). موہن نے مٹھائی لے لی ، بیٹا نے مٹھائی کے پاتے ہی گپ سے منہ میں ڈال لی تھی. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۱).

گَپکا (فت گ ، سکہ پ) امذ.
وہ لقمہ جو آواز سے نگلا جائے ؛ جلد جلد نگلنا ؛ رشوت جو ہضم کی جائے ؛ کسی چیز کے مارنے کی آہستہ آواز (پلیٹس). [گپکنا (رک) کا حاصل مصدر].

گَپکنا (فت گ ، پ ، سکہ ک) ف م.
۱. نگلنا ، جلدی جلدی کھانا ، آواز کے ساتھ نگلنا (نوراللغات ؛ پلیٹس). ۲. لپکنا ، پکڑنا (گیند وغیرہ کو). میں سوتی نہیں ، میں تمہاری آکا پورن کرنے کو تیار ہوں ، مجھے گپک لو ، مجھے گپک لو من کی کامنا پوری ہو جائے. (۱۹۶۶ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۹). [س : ग्रस + क].

گَپ گَپ / گَپاگَپ (فت گ ، سکہ پ) امذ نیز م ف.
رک : گپاگپ (پلیٹس). [حکایت الصوت].

---کھانا محاورہ.
الدھا دھند کھانا ، جلدی جلدی کھانا ، آواز کے ساتھ نگلنا. دولہا تو منتظر تھے ہی فوراً طباق ہاتھ میں لے کر گپ گپ کھانے لگے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۰۳). قریب ہی ایک عورت بیٹھی ... گپ گپ کھائے جا رہی تھی. (۱۹۸۱ ، قفس (فضل احمد کریم) سحر ہونے تک ، ۹۷).

گَپَّل (کس گ ، فت پ شد) امذ.
۱. گول ٹھیکرا (جس سے بچے کھیلتے ہیں) نیز اس کھیل کا نام ، جنو راں ، چرکی بلا. ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ، آتی پاتی جھلجلی ، کبڈی ، آنکھ مچولی ، ست گھڑا ، گپل ، گولیاں ... کا عام رواج تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۹۸). ۲. چاندی وغیرہ کا غیر منقش گول ڈلا. ایک پیر فرتوت گلے میں بارہ گپلوں کی ہیکل ڈالے گھوڑا اور پشت کی طرف سے ڈیوڑھی میں داخل ہو رہا ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). [مقامی].

گَپوڑے اُڑانا محاورہ.
(عو) رک : گپ اُڑانا. لوگ ایسی باتوں کی تحقیق تو کرتے نہیں اور گپوڑے اُڑایا کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵۳).

گَپّٹی (فت گ ، پ) امث.
ایک کھیل کا نام جسے ۸ لڑکے دن میں کسی میدان میں دو پالیاں بنا کر کھیلتے ہیں (کھیل نشی ، ۳۳). [مقامی].

گَپّی (فت گ ، شد پ) صف.
فضول باتیں کرنے والا ، شیخی باز ، جھوٹا. ان دونوں حالتوں میں وہ شخص گپی اور لاف زن ہو گا. (۱۷۹۳ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۶). بٹھو بڑا گپی ہے اپنے جھوٹ بولنے کی عادت کبھی نہ چھوڑے گا. (۱۸۳۳ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۳۹) ؛ شیخ صاحب شاعر اور گپی بھی واقع ہوئے ہیں. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۷). [گپ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گَپیں (فت گ ، ی مج) امث ؛ ج.
جھوٹی باتیں ، افواہیں ، گپ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ ترا کیب میں مستعمل. مجھکو ان لوگوں کی فہرست میں نہ داخل کریں جنکا یہ حال ہے کہ ... ادھر اُدھر کی گپیں سُن کر اسلام کے متعلق لکھنے بیٹھ جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۹).

---اُڑانا محاورہ.
گپ اُڑانا ، ڈینگیں مارنا. وہ جتنی باتیں کرتی ہیں کیا سب صحیح ہوتی ہیں ، اتنی گپیں اُڑاتی ہیں ، اتنی شیخیاں بگھارتی ہیں ، ہر وقت اپنی دولت کا رُعب. (۱۹۸۷ ، بھول بھلیاں ، ۲۹۳).

---اُڑنا محاورہ.
گپیں اُڑانا (رک) کا لازم ، گپ شپ ہونا.

> خلوص ان میں نہ تھا اس سبب سے دل نہ ملا
> گپیں تو خوب اُڑیں اور جناں جیس بھی رہی
> (۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵۸).

---لگانا محاورہ۔
گپیں اڑانا ، گپ مارنا ، گپیں ہانکنا. ایسے موقعوں پر میں ایاز کی کرسی پر بیٹھا منشی سے گپیں لگاتا رہتا (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۲۲۸)۔

---ہانکنا محاورہ۔
فضول باتیں کرنا ، دل لگی کی باتیں کرنا. بار بار کافی پینا اور گپیں ہانکنا محبوب مشغلوں میں شامل ہے۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۹)۔

گپھا (ضم گ) امث.
۱. غار ، کھو. اب تم یہاں سے اٹھو ، پہاڑ کے اتر جانب گپھا ہے اس میں بیٹھ کر دس برس تک تپ کرو. (۱۹۰۲ ، جوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۸۸)۔ اندھیری گپھائیں جگمگا اٹھیں ، پہاڑوں کی بلندیاں اور سمندروں کی گہرائیاں راجہ کے سامنے ایک سطح پر آ گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱)۔ ۲. **چھپنے کی جگہ.**

طبیعت ہوئی جوگ سادھن پہ مائل
گپھا کے بنانے پہ راغب ہوا دل

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۳۱)۔ یہ بجھتا ہوا چراغ کیا چیز ہے ... نہ یہ کسی تارک الدنیا کی گپھا کا دیا ، بلکہ یہ تو میرا ہی کمبخت بدنصیب دل ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۰۵)۔
[س : गुहा]

---میں بیٹھنا محاورہ۔
تارک الدنیا ہو جانا ، سنیاس لینا (پلیٹس)۔

گپھا (ضم گ ، شد پھ) امذ.
۱. **پھندنا ، جو ریشم یا چاندی سونے کے تاروں کو اکٹھا کر کے ٹوپی میں لٹکاتے اور بوٹ میں بھی باندھتے ہیں ، مانگ کے ارد گرد ابھار کر بنائے ہوئے بال ، گچھے دار بال بنانا.** گپھا مقیش کا ، تختی الماس کی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۹۷)۔ بڑے بڑے موتیوں کی مالائیں جن میں زمرد کے گپھے ہوتے تھے آویزاں ہوتی تھیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستان غدر ، ۳۶)۔ ۲. **پھولوں کا گچھا.**

اشک کے موتی ہوئے جب یاں گلے کے میرے ہار
پھول جو گپھے میں تھے واں موتیا کے ہنس پڑے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۱)۔ [س : गम्फित+क]

گپھنی (ضم گ ، فت نیز سک پھ) امث.
رک : گوپھنی جو زیادہ **مستعمل اور فصیح ہے.** اوس نے آگ کا ڈھیر سلگا کر گپھنی میں ان کو رکھ آگ میں پھینک دیا. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۱۰)۔ [گوپھنی (رک) کی تخفیف]۔

گپھے (ضم گ ، شد پھ) امذ ؛ ج.
گپھا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---دار صف.
وہ جس کے اوپر بالوں یا کسی چیز کا گچھا ہو، ابھار والا ، پھندے دار.

تقصیر کیا ہوئی تھی کہ انشا یہ رات کو
وہ گپھے دار آپ نے تولا ازاربند

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۳)۔ وہیا کے گھوڑے کی دم گپھے دار ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۶۰)۔ ایک چھوٹا سا جانور جس کی دم گپھے دار تھی ، غار کے منہ پر نمودار ہوا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲)۔ ریشمی جلد اور گپھے دار پونچھ والا. (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۱۳)۔ [گپھے (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

گت (فت گ) امث.
۱. **حالت ، کیفیت.**

جگ میں وہ تو ویسے دیوانا سیانی اس کی گت
ظاہر تو اس تقصیر لاگی ہن باطن دل کا ست

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۳۰)۔

وہ تیرے جو تجھ کو جانیں
جیوں گت مان کی تیوں مانیں

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸)۔

بحریا بل ہیں ہم تری گت کے
جو ہوا پاک ، شر سوں شرکت کے

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۲۳۸)۔ مہاراج جگت پرکاس نے اپنے سارے دیس میں کہا یہ پکار دیں ، جو یہ نہ کرے گا اوس کی بری گت ہو گی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰)۔

سریفوں کی اولاد بے تربیت ہے
تباہ ان کی حالت ، بری انکی گت ہے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۷)۔ تم نے ان کے سر پر ہاتھ نہ رکھا ہوتا تو آج انکی نہ جانے کیا گت ہوتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۹۵)۔ اس گت میں مطالعے کے علاوہ اہل علم و فضل کی صحبتیں بھی میسر آنے لگیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۷۵)۔ ۲. (۱) **(موسیقی) ساز کے پردوں کی بندش ، دھن خصوصاً رواں ، گردشی ، بار بار دہرائی جانے والی آواز ، سر ، بول ، راگ نیز ایک تال کا نام.**

جو گت لے اٹھے سنگلے پھر تمام
سنے ہوش جاگے ہوتے گھر تمام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۶)۔

کب تان سے ہر ایک کی سوتی کو رقص آئے
جو دل کو کھینچتی ہے وہ اور گت ہے یارو

(۱۷۸۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۰۲)۔

جہاں نے ساز بدلا ساز نے نغموں کی گت بدلی
کنوں نے رنگ بدلا رنگ نے یاروں کی مت بدلی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۶)۔ اندر بجتے ہوئے ساز کی گت نے میرا پیچھا کیا. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۳۷)۔ **(آ) تالی (جو ناچ کے وقت بطور تال کے بجائی جائے).** راگ اس کا قرآن ہے اور ناچ اور ہاتھوں کی گت یعنی سیٹی اور تالی اوسکی نماز ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۸۸)۔ ۳. **(موسیقی) وہ دھن جو رقص کے ساتھ بجائی جائے ، آواز کی چال.**

سرو پھید جوشھ جو پستک کی چھند
گتاں سات دکھلا جو کویت کی بندھ

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل بیجاپوری ، ۵۸)۔

ایک اُلّو ناچنے لگی کت سے
جھوسی اک آ کے شان و شوکت سے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۸). رقاصوں کی کتیں دیکھ زہرہ کو مورچھا کت آنے لگی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰۷).

کتیں ستم کی ، قیامت کے توڑے ، سحر کا ناچ
غضب کی جھانولیاں شوخ قہر کی چتون

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۰۵).

سب ایک ہی کت پر ناچیں گے سب ایک ہی راگ الاپیں گے
کل شیام کنھیا پھر بن میں مُرلی کو بجانے والے ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۶). ۴. **دھن کے ساتھ ایک قسم کا ناچ ، رقص کے ساتھ چلنے والی دھن.**

ترے بھنواں کے طاق میں سجدا کیا نہ جائے
یک رنگ کت میں دل کی مہارت کیے بغیر

(۱۶۵۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۹).

ناچنے والیاں جو ناچیں تھیں کت
نہ تھی اس ناچ کی پری کو سکت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۲).

ہوا سازِ طرب اس وقت ساری
لگی کت ناچنے ہر ایک ناری

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵).

رنڈی کت ناچے یہ اس کا مُنھ دکھائیں
یا یہ یا مشعل لئے مجلس میں جائیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲).

کسی نے دو چار پاؤں نکال کر پامال کیا
کسی نے کت ناچ کر بے چھری حلال کیا

(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۳).

آج کیوں جوش کوا کب میں ہے جوشِ انبساط
وجد میں آئے فرشتے مشتری ناچی وہ کت

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۵۳۵). کتھک ... ہندوستان کا اصلی خاص رقص یہی ہے ... جو ہندوستان میں ایک بہت بڑا وسیع فن بن گیا اس کی سینکڑوں گتیں اور بے شمار توڑے اور ٹکڑے ایجاد کئے گئے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۵۴). ۵. **ڈھنگ ، طرز ، انداز ، طرح.** عاشق ناؤں ہے ولے عاشق میں ہی تمام معشوق کی کت ہے ، عاشق معشوق دو نام ، ولے دونوں کا ایک کام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۲).

کیا بیاں کرسکوں میں کت اُس کی
فائز آت خوش ادا سریجن ہے

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۳).

شعر کہنے کی نہیں مجھ کو سکت
شاعروں کی نیں مجھے معلوم کت

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۲۵). للہ جی بولے ... ان کی کت کچھ جانی نہیں جاتی پر میں یہ جانتا ہوں کہ کنس کو مار بھوم کا بھار اتاریں گے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۰). وہی پیڑ کی لٹیں ہیں وہی پھر کیفیتیں ہیں ، وہی رندوں کی کتیں ہیں. (۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۳).

یہ گندھی صاحب بھی کچھ اس کت کے آدمی تھے کہ ... نظر خواہ مخواہ اُن پر پڑتی تھی. (۱۹۶۷ ، بزم خوش نفسان ، ۳۹). ۶. **شناخت ، پہچان.** ہران ہی میری کت ہے اور ہران کے بغیر میں کہاں تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۳۶). ۷. **دسترس ، پہنچ.** پھر لڑنے کا سکت نہیں ، تدبیر کوں بی کت نہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۵).

جتنی ایماں بیچنے والوں کے ہو ہارے ہیں آج
شیخ جی جو خرچ کرلیں سیٹھ جی کی کت نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۲۰). ۸. **خوشی ، لطف ، انبساط ، فرحت ، مسرت ، مزہ.** کھانے پینے کی حلاوت نہ پہننے کی کچھ کت. (۱۹۰۱ ، قصہ مہر افروز ، ۸۳). ۹. **حال ، حقیقت.** کون سمج سکتا خدا کی کت ، ایک اہے لا کی صفت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲).

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی کت
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۳).

ہے وہ اک دریائے عقل و معرفت
تم نہیں پہچانتے ہو اوس کی کت

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۸۸). ۱۰. **صناعی ، ہنرمندی ، مزاج ، طبیعت.**

کت کار توں سب ہو کت ہیں تیرے
نت سب کے دلاں کے ہت ہیں تیرے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). بھگوان کی کچھ کت جانی نہیں جاتی دیکھو وہ کنچن کو لکشمی دے کا ہیں کو بدیا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۹). ۱۱. (i) **اجرام فلکی کی مکمل گردش.**

نہ چرخ کج رو دھریا کت سعید
تس امید کے در کوں دیتے کلید

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲). (ii) **ستارے کی روزانہ حرکت** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۱۲. **سلیقہ.** نگوڑیوں کو اتنی بھی کت نہیں کہ تماشبین کی خاطر مدارات کیونکر ہوتی ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۸ : ۱۰). ۱۳. **رفتار ، چال.** گھنٹوں وہ دونوں چُپ چاپ ایک کت سے کام کرتے گئے. (۱۹۳۱ ، ہماری زمین ، ۳۵). ۱۴. **اختتام ، انجام ، خاتمہ.** اے گھوڑی تو فلاں سکھ سادھو کی جورو تھی ... تم کو لازم ہے کہ ہمارے یہاں حاضر ہو تیری کت یعنی خاتمہ بالخیر ہو جائے گا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۱۳). ۱۵. **ہندوؤں کے مُردے جلانے کی رسم ؛ کریا کرم** (نوراللغات ؛ پلیٹس). ۱۶. **حرکت ، حرکت کرنا ؛ جانا ؛ کوچ ، روانگی ، اُڑنا ، پرواز ؛ راہ ، راستہ ؛ ذریعہ ، کامیابی کا ذریعہ ؛ تناسخ ، آواگون ؛ زندگی کا زمانہ (بچپن ، جوانی ، بڑھاپا)** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۱۷. **کبوتر کا غٹرغوں کرنا ، کبوتر کا آواز نکالنا یا گونجنا ، آوازیں نکالنا** (مہذب اللغات). ۱۸. **زد و کوب** (وضع اصطلاحات ، ۱۰۷). [کَت / کاتی (رک) کی تخفیف].

ـــــ باقی نہ رکھنا محاورہ.
حلیہ بگاڑ دینا ، بری حالت کردینا ، خراب کردینا. یہ خیالات میرے ذہن میں کیوں ابھرے ، اگر اُس کی نانی یہ باتیں سُن لے تو میری کت باقی نہ رکھے. (۱۹۸۹ ، قطب نما ، ۱۰۵).

۔۔۔باندھنا محاورہ.
(موسیقی) خوبصورتی سے ساز کے سُر نکالنا ، ساز پر راگ یا لے چھیڑنا. وہ گت باندھتی ہے کہ مرغ کھنچ جائے.(۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۹۲).

۔۔۔بتانا محاورہ.
ناچنے یا اداکاری میں حرکات سے وہ کیفیت دکھانا جس کی لفظوں میں مصوّری کی گئی ہو ، بھاؤ بتانا.

بتاتی ہیں گت عشوہ و ناز سے
دکھاتی ہیں چھب طرز و انداز سے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰).

رقصاں ہوئیں رنڈیاں وہ آکر
پریوں کو نچائیں گت بتا کر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۶).

۔۔۔بجانا ف م ؛ محاورہ.
کسی باجے پر سرگرم بجانا ، سارنگی یا ستار کی لے چھیڑنا ، دھن بجانا ، ساز پر راگ سنانا. سازندے کے کان میں جھک کر کہا اگر تیری مرضی ہو تو ایک دو گتیں میں بجاؤں. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۷).

یہ کہہ کر پھر لگا وہ گت بجانے
کہ زہرہ کھائے سم گانے وہ گانے

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۰۳).

بگل اور طنبور سنکھ اور نوبت
بجانے لگے اپنی اپنی سبھی گت

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۰۹). دونوں نے سنا تو میں گن کری کی گت بجا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۵۷).

۔۔۔بجنا محاورہ.
گت بجانا (رک) کا لازم ، راگ چھیڑنا ، دُھن بجنا.

شب محفل ہولی میں جو وارد ہوا زاہد ، رندوں نے لپٹ کر
ڈاڑھی کو دیا اسکی لگا بدر قطونا اور بجنے لگی گت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). سازندے نے بانس کو کمکا ، پھوڑی سے ٹھونکا ، سارنگی کی طربیں مروڑی گئیں ، گت بجنا شروع ہوئی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۴۰). ایک سازندہ رباب بجا رہا تھا ، نہایت دلکش گت بج رہی تھی ، نہ جانے کیوں ایک پرانی یاد تازہ ہو گئی. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۱).

۔۔۔بنا دینا محاورہ.
ذلیل کرنا (قرار اللغات).

۔۔۔بنانا محاورہ.
۱. بری وضع اختیار کرنا ، بُری حالت کرلینا ، درگت بنانا (رک) کی تخفیف. اتنے بڑے باپ کے لڑکے اور تم نے اپنی یہ گت بنائی ، افسوس کا مقام ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۹). تم نے یہ کیا گت بنا رکھی ہے. (۱۹۳۸ ، دودھ کی قیمت ، ۹۰). ۲. کسی باجے کے سُروں کو گانے بجانے کے بولوں کے موافق کرلینا ، ساز بجانے کا نیا ڈھنگ نکالنا.

کبھی جو باجے کی لہر آئی حواس اوڑائے وہ شے بجائی
فسوں کے بولوں پہ گت بنائی چھلاوہ بن کر ستار آیا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۴۰). ۳. (اُ) بُرا حال کرنا ، دُرگت بنانا ، حلیہ بگاڑنا. تم بےہوش ہوجاؤ تو میں شیخ کی گت بناؤں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۱۳). ایک عورت نے طنز کی راہ کہا کہ ذرا اپنے بھتیجے کی تو خبر لو کہ لوگوں نے اُن کی کیا گت بنائی ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۸۶). احمد بھائی انتہائی بدشکل ، غیرمہذب اور جاہل سیٹھ تھا ، اس کی تیلوفر نے خوب گت بنائی. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، پاکستان ، ۷۰). (اا) مارنا پیٹنا ، سزا دینا. اگر تھانہ دار کو خبر ہو تو تیری کیسی گت بنائے. (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۱۵۰). میں تم کو نہ لے بھاگتا تو لوگ نہ معلوم کیا گت بناتے. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۱۸۹).

۔۔۔بننا محاورہ.
۱. گت بنانا (رک) کا لازم ، حالت بگڑنا.

نہ اُٹھ کے چلنے کی ہرگز رہی ہے میں طاقت
بنی ہے بھوک سے دربانوں کے یہ منھ کی گت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۹).

اہلِ غرض کو ناچ نچاتے ہیں جو یہاں
محشر کے روز دیکھیے کیا اون کی گت بنے

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۷۵).

گت بنی غیر کی دربان کے ہاتوں بےشک
کوچۂ جاناں سے پڑاپڑ کی صدا آتی ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۸۰). تمھیں تو پتہ ہے کہ نوکر کے ہاتھوں اُن کی کیا گت بن رہی ہے. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۱۱۱). ۲. درگت بننا ، حلیہ بگڑنا ، بُرا حال ہونا.

میخانہ میں یہ رات کو زاہد کی گت بنی
شالِ کمر کوئی کوئی دستار لے گیا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۵). زبان کی بھی گت اس ہندی اُردو جھگڑے میں بنی. (۱۹۳۷ ، خطباتِ عبدالحق ، ۱۰۷). اقبال اس زمانے کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر پہلے ہی تاڑ گئے تھے کہ ان کے پیغام کی کیا گت بننے والی ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۹۱).

۔۔۔بنوانا محاورہ.
گت بنانا (رک) کا متعدی المتعدی ، حلیہ خراب کروانا. تمہاری ایسی تیسی کی آج جو تمہاری گت نہ بنوائی تو نام اپنا بی سیوتی نہ پایا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۱). اسی دعوے نے تو ان کی یہ گت بنوائی تھی ... اسی دعوے نے ان کو شہر بدر کرایا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۳).

۔۔۔بھرنا محاورہ.
ناچنے کا ٹھاٹھ بنانا ، ناچ کا روپ سروپ دکھانا ، ناچتے وقت سولہ اعضاء کی حرکت دکھانا نیز ناچنا ، رقص کرنا ، چکر پھیری لینا (راگ کے اصول کے مطابق).

خوشی سے گت کیوں بھرے نہ سرو
کہ دیکھتا ہے وہ پھبک ہوا سا

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۱۳۰).

آپ جب بھرتے ہیں گت میری بُری ہوتی ہے گت
مول لیتے ہیں مجھے جب بھاؤ بتلاتے ہیں آپ

(۱۸٦٦ ، فیض ، د ، ۱۰۷)۔ پریوں نے ہنڈیا کے کناروں پر کھڑے ہو کر ایک گت بھری۔(۱۹۳۰ ، پریوں کی ہنڈیا ، ۲۱)۔طوائف ستار کی دو بول گائی ، گت بھری ... بڑھ جاتی ۔ (۱۹٦۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱)۔

---بھنگ رس (---فت بھ ، غنہ ، فت ر) امذ۔
(سالوتر) گھوڑے کی ایک بیماری جس میں کبھی ایک کبھی دو اور کبھی چاروں پیروں میں ورم زیادہ اور نرم ہوتا ہے اور اس ورم پر گرہیں نمودار ہوتی ہیں ، فیلپا ، گج چرن۔ گت بھنگ رس جس کو گج جرن بھی کہتے ہیں ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۲)۔
[گت (رک) + بھنگ (رک) + رس (رک)]۔

---پانا محاورہ (قدیم)۔
روش اختیار کرنا۔ جو بادشاہ اول نے جو گت نہیں پایا۔ (۱٦۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت))۔

---پھری (--- کس پھ) امث۔
ایک طرح کا ناچ ، چک پھیری ، گھومنا۔

کبھی گت پھری ناچنا ذوق سے
کہ تیورا کے عاشق گرے شوق سے

(۱۸۰۷ ، سحرالبیان ، ۱۲۹)۔ [گت (رک) + پھرنا (رک) سے]۔

---چلنا محاورہ۔
گت پر ناچنا ، چال دکھانا ، ایک انداز کے ساتھ قدم رکھنا۔

چلیں گت بدن کو مسکتی ہوئی
غضب تھیں وہ کمریں لچکتی ہوئی

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۹۲)۔

---کا صف مذ (مت : گت کی)۔
۱. وضع کا ، انداز کا ، طرح کا۔

پھانس لیتا ہے باتوں باتوں میں
نہیں اس گت کا مردوا دیکھا

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱٦)۔ ۲.(عو) اچھا ، خوش وضع ، عمدہ ، اچھی قسم کا ، قرینے کا (خصوصاً کپڑے کے لیے مستعمل)۔

ہونی جاتی ہو کیوں جامے سے باہر سمدھیانے میں
چڑھایا ہے بہو کو تم نے جوڑا کونسا گت کا

(؟ ، راحت (فرہنگ آصفیہ))۔

---کار صف (قدیم)=گتکار۔
۱. بنانے والا ، صناع ، ہنرمند۔

گت کار توں سب ہو گت ہیں تیرے
نت سب کے دلاں کے ہت ہیں تیرے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳)۔ ۲. الاپنے والا (قدیم اردو کی لغت)۔
[گت (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- کَرانا محاورہ۔
بُری حالت کرانا ، پٹوانا ، درگت بنوانا۔ بیتلا ڈیوڑھی کے بازو سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا ، کچھ ہنسی کچھ غصہ ، بیگم کو دیکھتے ہی بولا واہ اچھی اپنی گت کرائی۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۱)۔ اب مجھکو معلوم ہوا ، خیر دیکھ تو سہی کیا تیری گت کراتی ہوں۔ (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۸)۔

--- کَرنا محاورہ۔
۱. بُری حالت کرنا ، خستہ و خراب کر دینا۔

الٰہی مجھ سا چاہل اون کو مت کر
میں نہ ہوں اونکی میری سی نہ گت کر

(۱۸۷۳ ، قصۂ شاہ جمجمہ ، ۲)۔ اور خونخوار کی تو وہ گت زنان سے کی کہ اس کو غصہ آ گیا۔ (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۸۵)۔ ۲. مارنا ، پیٹنا۔ بادشاہ نے مسخروں کو حکم دیا کہ اس کی خاطر خواہ گت کرو۔ (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹)۔ ۳. (ہندو) کریا کرم کرنا۔ اب آپ اس کی گت کیجیے ہم جاتے ہیں ، یہ کہہ کر گیں تو چلے گئے اور برہمن اس مردے کو لے چلا مرگھٹ میں۔ (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۰۳)۔ ۴. (ہندو) اپنے بوتے بیچ ڈالنا (مہذب اللغات)۔ ۵. (قدیم) تدبیر کرنا۔ عاقل اتھا تو جیو بھلانے بو گت کیا۔ (۱٦۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت))۔ ٦. کام میں لانا (نوراللغات)۔

---کی صف مث (مذ : گت کا)۔
تراش کی ، وضع کی ، ڈھنگ کی ؛ اچھی ، عمدہ۔ غریب اوسی گت کی خوبصورت ٹوپیاں بناتے اور برسات میں پہنتے ہیں ۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۷۲)۔

---گت کی صف مث۔
طرح طرح کی ، مختلف انداز کی۔

آج دی تعلیم گت گت کی مجھے تالوں کے بیچ
اب نہ آوں گی کبھی استاد کی چالوں کے بیچ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۲)۔

---لگانا محاورہ۔
رک : گت بجانا۔

خوشی سے رعد بھی ڈھولک کی گت لگاتا ہے
ہوا کو ہولیاں گا گا کے کیا نچاتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۵۸)۔

---لگنا محاورہ۔
گت لگانا (رک) کا لازم ، دھن بجنا ، راگ چھڑنا۔

جو چاہیں سُنیں راگ جنت کے تب
لگے گت درختوں کے پتوں کی جب

(۱۷٦۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۷)۔ اس درخت کے پتوں میں ایسا رنگ ہے کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار کھلا ہو اور جب اوسکے پتوں میں ہوا لگتی ہے تو اس قدر آواز مست آتی ہے کہ گویا گت لگی ہو۔ (۱۸۳۸ ، بہشت نامہ ، ۹)۔

---لے جانا محاورہ۔
تان لینا (مہذب اللغات)۔

ـــ مَت ماری جانا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، بیوقوف بننا. اس سبھا میں ... سب بڑے بڑے گیانی مانی ہیں پر اس سے سب کی گت مت ماری گئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۵).

ـــ مَکَت بَنانا محاورہ.
خوب پٹائی کرنا ، زد و کوب کرنا. ہماری بڑی لڑکی نازو جان ایک نواب ہیں بشیرالدولہ انکے ساتھ نکل گئی ہے ہم نے اس کے میاں کو بلوایا ، وہ بشیرالدولہ کی گت مکت بنائے گا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۷۰).

ـــ ناچْنا ف ل ؛ محاورہ.
کسی خاص ڈھن کے ساتھ رقص کرنا. گلابی شراب کی نقل میں دہانی اور پیمانہ ہاتھ میں لیا اور گت ناچنا شروع کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳).

مٹکا تھرکا اور گت ناچا البیلا متوالا بانی

(۱۹۳۵ ، عروس فطرت ، ۸۵).

خوشبو ہے کر انبار ہوا گت ناچے
لوبان سلگتا ہے مہک اٹھتی ہے

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۹۲).

ـــ نِکالْنا ف م.
۱. ایجاد کرنا ، جوڑنا ، بنانا ، دھن نکالنا. پیانو پر کسی نکالنی شروع کیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳).

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
گت نکالنا (رک) کا لازم ، ڈھن بجنا.

چڑھا ایران میں منصور اناالحق کہہ کے سولی پر
مزا جب ہے کہ تارِ چند سے ایسی ہی گت نکلے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۱۵).

ـــ ہو جانا محاورہ.
کیفیت ہو جانا (قرار اللغات).

ـــ ہونا محاورہ.
۱. گت کرنا (رک) کا لازم ، حالت ہونا ، بُرا درجہ ہونا. رانی کا سنگار بگڑا دیکھ ایک سہیلی بول اٹھی کہ اتنی بیر تمہیں کہاں لگی اور یہ کیا گت ہوئی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۹۰). یا خدا جو گت میری ہوئی کسی شریف زادی کی نہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۷۰). اب ہماری یہ گت ہوگئی کہ معمولی کُتے ہم سے پکڑوائے جاتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۸). ۲. مکتی ہو جانا ، نجات ہونا. یہ کلنک کیسے چھوٹے گا کسی جنم میں میری گت ہو گی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۶). ۳. معلوم ہونا (قدیم اردو کی لغت). ۴. کام میں آ جانا ، خرچ ہو جانا ؛ نپٹ جانا ، کوڑے ہو جانا ؛ اچھی طرح کرنا کرم ہو جانا ؛ پِٹنا جانا (نوراللغات).

گُت (ضم گ) امث (ج : گتاں).
بالوں کی چوٹی ، چُٹیا. کل جب جنتی کتوئیں پر آئے گی تو وہ ... اُس کی گت سے اس کو پھانسی دیتے ہوئے کہے گا ، اب

کرنے کی مذاق. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۲۸). [پن].

گَتّا (فت گ ، شد ت) امذ ؛ ـ گتہ.
کاغذ کا موٹا پٹھا جس سے خصوصاً کتابوں کی جلدیں باندھتے ہیں. کاغذ سازی کے ... کارخانوں نے گورنمنٹ کے لیے ۶۳ ملین پوسٹ کارڈ ، ریلوے ٹکٹ ... گتا اور صفائی کرنے والا کاغذ تیار کیا. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۶۲). وہ کسی دوست کے گتے کی چھری پھونک دے گا بہ شرطے کہ اسے یہ معلوم ہو کہ یہ چھری گتے کی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۶۳). [ب : गत्ता].

گُتّا (ضم گ ، شد ت) امذ ؛ ـ گتہ.
بیچنے یا مہیا کرنے کی جگہ نیز بیچنے کا پورا حق ، ٹھیکہ ، اجارہ ، آمدنی کا ٹھیکہ ، زمین کا ٹھیکہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[ف : گت ، گتا (رک) کا اس + س : [illegible]+क].

گِتّا (کس گ ، شد ت) امذ.
کہل ، گول ٹھیکرا. دائرہ کی تعریف جو اقلیدس میں ہے کیا اس کے لیے ہم چکر ، کنڈل ، منڈل ، گھیرا ، گتا ... وغیرہ اقلیدس کی تعریف کے برخلاف ہر ایک جگہ مستعمل کر سکتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقاصدِ مرکز اردو ، ۳۵). گتے کو دکن میں بلا اور شمالی ہند میں رانی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وران ، ۸ : ۹۹).
[گتا (رک) کا محرف].

گِتار (کس گ) امذ.
رک : گٹار جو زیادہ مستعمل ہے ، چھ تارا. دوسرے ہر تو صرف ایک گتار ساتھ تھا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۳۰۷). فضا بھیگی بھیگی تھی اور لگتا تھا جیسے بہت دور اندھیرے میں گتار کی ڈوبتی ہوئی گونج کے ساتھ ساتھ کوئی اختر پیا کا گیت الاپتا ہو. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۷۷). [گتار (رک) کا مورد].

گَتا گَت (فت گ) امث.
تیزی سے آنا جانا ، گہما گہمی ، آمد و رفت ، آنا جانا. برگد تلے (اس سمت اشارہ کرتے ہوئے) وہاں میلہ کے میدان کے سرے پر راستہ کے اوپر ، کوئی گتا گت نہیں ، کون کیا پھینکتا نکلا چلا گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۵۳). [گت = جانا + ا ، لاحقۂ اتصال + گت (رک)].

گُتانا (ضم گ) ف م.
گتنا (رک) کا متعدی ، پرونا ؛ اُلجھانا ؛ دھاگا لپیٹنا ؛ (مجازاً) پریشان کرنا ، گھبرانا ؛ مشغول ہونا ؛ مقرر کرنا ؛ تدبیر کرنا ، جتن کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گتھانا (رک) کا ایک املا].

گَتاوا / گَتاوَہ (فت گ/فت و) امذ.
مویشیوں کو کھلانے کے لیے جہاں بورا کھل بھوسا وغیرہ کا مرکب ، کھل اور بنولا کا مرکب. میری نانی ... بہت ہی سگھڑ اور کام خاتون تھی ... نماز پڑھ کے توڑی میں کھل اور بنولے ملا کر بھینس کی کھرلی میں گتاوہ کرتی. (۱۹۹۲ ، پتھر میری تلاش میں ، ۱۵). اف : کرنا. [پن].

کٹری (فت ک ، سک ٹ) امث (قدیم).
قینچی.

ہے تیرا تیغ دو جیاں کی کٹری
او کٹری کفر کوں بکھرنے کٹری

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۷). [کتری (رک) کا بگاڑ].

کَٹ زِیب (فت ک ، سک ٹ ، ی مع نیز مج) امذ.
پٹکا (آلین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۷). [کٹ (کٹ (رک) کا مخفف) + زیب (رک)].

کٹک (فت ک ، سک ٹ) امذ.
ڈنڈا ، چھڑی (قدیم اردو کی لغت). [کٹنک/ ٹنک (رک) کا بگاڑ].

کٹکا (کس ک ، سک ٹ) امذ.
پستہ قد آدمی ، ٹھگنا (پلیٹس). [ٹکا (رک) کا بگاڑ].

کُٹکا (ضم ک ، سک ٹ) امذ ؛ ج-کٹکے.
رک : **گدکا جو زیادہ مستعمل ہے ، پٹا کھیلنے کی لکڑی یا ڈنڈا نیز ایک کھیل ، پٹا.**

جب کھیلنے پٹہ کی وہ رشک ماہ نکلا
سورج چھڑی و کٹکا لے طبع گاہ نکلا

(۱۷۷۲ء ، طبقات الشعرا ، شوق ، ۶۲۵). راجپوت اکھاڑے میں کودے اور کٹکا پھری پھینکنے لگے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۳۳۳). سب سے آگے بنیٹھی والے اپنے کمال فن کا ثبوت دے رہے تھے اس کے پیچھے کٹکے والے تھے. (۱۹۲۷ء ، مسلمان سہارانا ، ۲۰۹). یہی کیفیت بانک ، پٹہ ، چھری ، کٹکا اور علی مد کے ہنر مندوں کی تھی ، بجلی سی چمک اور حریف ختم. (۱۹۹۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). [گدکا (رک) کا ایک املا].

---باز امذ.
کٹکا پھیرنے والا. نویں ٹولی میں چوک متی کے کٹکا باز تھے. (۱۹۲۷ء ، مسلمان سہارانا ، ۲۰۹). اس جشن میں جلوس نکالے جاتے جن میں آگے آگے کٹکہ باز نوجوانوں کی ٹولیاں ہوتیں. (۱۹۸۶ء ، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۳۰). [کٹکا + ف : باز ، باختن = کھیلنا].

---بازی امث.
گدکے کا کھیل ، پٹا ، پٹا کھیلنا ، کٹکا پھیرنا. کچھ کٹکا بازی کرتے ، کئی واشقلوں کی طرح گلے بازی فرماتے. (۱۹۷۵ء ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۹۷). [کٹکا باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کٹکار (فت ک ، سک ٹ) صف ، امذ.
الاپنے والا (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [کٹ (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی].

کِٹکِری (کس ک ، سک ٹ ، کس ک) امث.
مُغنّی کی وہ تان جس میں ارتعاش بھی ہو ، لہراتی ہوئی آواز جس میں ارتعاش ہو.

ناچتے پھرتے ہیں اور آشوب صد آہنگ ساز
کیا مجال ، اک جاپ بھی ہو کٹکری سے بے نیاز

(۱۹۷۳ء ، مجید امجد ، لوح دل ، ۱۰۸). [کٹکری (رک) کا غلط املا].

کُٹّل دار (ضم ک ، شد ٹ بفت) صف.
جس میں گرہیں پڑی ہوئی ہوں ، گرہ دار ، تہ دار (عموماً پگڑی کے لیے مستعمل). جلو خانہ شاگرد پیشہ سے معمور ، چوبدار ، عصا بردار ، کٹل دار پگڑیاں سر پہ. (۱۹۵۳ء ، اپنی موج میں ، ۱۲). [کٹھن (رک) کا غلط املا + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

کُٹ لینا محاورہ.
طے کرنا ، سوچنا. اپنے سب معلوم کرنیکو دل میں کٹ لیکر جواب بولونگی. (۱۶۵۷ء ، گلشن عشق انوار سہیلی ، ۲۹۲).

کُٹنا (ضم ک ، سک ٹ) ف ل (قدیم).
رک : **گھٹنا جو فصیح ہے ، نتھی ہونا ، اپنی جگہ قائم رہنا.** ہارون الرشید نے ایک عالم سے پوچھا کوئی ایسا پھندا ہے کہ جسے دامن دولت ہاتھ سے نہ چھوٹے اور ہانے اقبال کٹا رہے. (۱۹۲۳ء ، سیر عشرت ، ۱۱۸). [گھٹنا (رک) کا محرف].

کَٹّہ (فت ک ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : **کٹا.** اسکے بعد مطلوبہ سائز کا کٹہ اور اس پر خوبصورت قسم کا کاغذ یا کپڑا لگا کر جلد بندی کا کام پورا کر دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ء ، نظام کتب خانہ ، ۲۸۳). [کٹا (رک) کا ایک املا].

کُٹّہ (ضم ک ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : **کُٹا ، ٹھیکہ ، اجارہ.** کاریگر اکثر پورے کام کا کُٹّہ خود ہی لے لیتا ہے. (۱۹۳۳ء ، مٹی کا کام ، ۱۰). [کُٹا (رک) کا ایک املا].

---دار امذ.
ٹھیکہ دار. اگر کٹہ دار کی غفلت سے کسی شخص کو مضرت پہونچے تو اوس کی ذمہ داری اصل مالک پر نہ ہو گی. (۱۹۲۲ء ، قانون ٹارٹ ، ۲۰). [کٹہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

گتی (فت گ) امث.
۱. رک : **گت ، حالت.** کہیں میری بھی وہی گتی نہ بنائی جائے جو اجدھیا لے جا کر بےچاری سیتا کی بنائی گئی تھی. (۱۹۳۱ء ، لہتا رانا ، ۹۲). ۲. **نجات ، مکتی.** یہ موڑھ متی جسکو پہال سکھ نہ پرلوک میں گتی کیکئی ہے جو مجھ بدنصیب کی ماں کہلاتی ہے. (۱۹۱۵ء ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۲۳۸). ۳. **راگ ، آہنگ ، آواز.** چرن (مصرعے) ، ورنوں (حروف) کی ترتیب اور گتی (آہنگ) کو ثانوی حیثیت حاصل تھی. (۱۹۹۰ء ، نگار ، کراچی ، جون ، ۹). ۴. **رسائی ، پہنچ.** کُلا نے ایسی ترقی کی ہے کہ میری متی کی گتی ماشہ بھر تیز کر دی ہے. (۱۹۲۲ء ، طالب بنارسی ، سبھوریجہ نوبی چند ، ۱۳۷). رس ، गति].

گتی (کس گ ، شد ت) امث.
ایک قسم کی چھوٹی پگڑی جو سپاہی استعمال کرتے ہیں ؛ بچوں کا ایک کھیل ، جھلجھلی (پلیٹس ؛ نورالغات). [مقامی].

کُنّی (ضم ک ، شد ت) امث.
رک : کنہی ، کانٹھ.

بستگی سے ہے دہن رشتۂ جاں کی کُنّی
سب یہ عقدہ یہ کُھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۸). [کنہی (رک) کا غلط املا].

کَتیا (فت ک ، کس ت) امذ.
ڈھول یا طبلہ بجانے والا (پلیٹس ، نوراللغات). [کت (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

کَتیلی (فت ک ، ی مج) امث.
ہاتھی کے پانو کا ایک زیور جس میں چار چھلّے باہم ملے ہوئے ہیں اور تین حلقے ان کے اوپر اور دو حلقے سب سے اوپر جوڑ کر اس کے پانو میں لٹکاتے ہیں. پائے رنجن چند گھونگرو کے مجموعے کا نام ہے جو کتیلی کی طرح پاؤں میں باندھے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۲۳۰). [کت + یلی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

کُتھ (ضم ک) امذ.
کتھنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ پُتھ (ـــ ضم پ ، سک تھ) صف.
گڈمڈ ، الجھا ہوا ، مدغم ، اکٹھا. لوٹوں کو کتھ پتھ ہو کر اٹھانے میں لوگوں نے وہ اچھل کود مچائی اور اس بری طرح گلغپ ہوئے کہ الاماں. (۱۹۶۶ ، الشجاع ، کراچی ، مارچ ، ۹۰). اف : کرنا ، ہونا. [کُتھ (رک) + پُتھ (تابع)].

ـــ جانا ف ل ، محاورہ.
۱. بھڑ جانا ، کتھم کتھا ہو جانا. (مسلمانوں اور کافروں کے) دو لشکر ایک دوسرے سے کتھ گئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۲۰۸). کمال بدحواسی کے ساتھ آپس میں کتھ گئے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۶۵). دو چڑوے لڑتے ہوئے چارپائی کے برابر زمین پر آ گرے اور کتھ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۸). ۲. آپس میں مل جانا ، گڈمڈ ہو جانا ، بھڑ جانا. بھیڑیے کی مادہ کسی کو اس راستے سے زندہ گزرنے نہیں دیتی جو پہاڑ پر اسی راستے سے چڑھنا چاہتا ہے / وہ اس سے کتھ جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، طربیۂ خداوندی ، ۷۵). ۳. الجھنا ، پھنسنا ، لپٹنا ، بدسلیقگی سے جگہ جگہ سیا جانا. جگہ جگہ سے برقعہ ایسا کتھ گیا ہے جیسے رنگریز چندری باندھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۲).

ـــ مُتھ (ـــ ضم م) امذ ؛ امث.
کتھم کتھا ، گتھ بٹ ، دونو گل مل ، گل بل ، کُتھ مُتھ ، کُتھ مُتھ ، اور زمین پر گرتے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۱). [کتھ (رک) + مُتھ (تابع)].

ـــ مُتھ ہونا محاورہ.
کتھم کتھا ہونا ، گتھ بٹ ہونا. وہ نونہال اقبال مند ان باتوں کو ذرا خیال میں نہ لایا ، جھٹ لڑنے کو آگے بڑھا لپٹ کر کُتھ مُتھ ہو گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰).

کُتھا دینا ف م.
ملا دینا ، مخلوط کرنا ، ایک دوسرے سے قریب رکھنا. دیواروں کی اینٹوں کو بالکل ایک دوسرے سے کُتھا دینا بھی مناسب نہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر ، ۷۵).

کُتھانا (ضم ک) ف م.
۱. الجھانا ، پھنسانا. کبھو سطور مشکیں اوس کے خم و پیچ زلف پُر شکن دکھا کر نظارہ کو دام میں اپنے کتھاویں. (۱۸۰۵ ، دیباچۂ گلزار عشق (صحیفہ ، ۱۹۷۳ ، ۱۱۱)). ۲. پریشان کرنا ، گھبرا دینا نیز الجھا دینا ، متفکر کر دینا.

دیکھنا نہ بدلمانغ بھی ہوئے گیسو اڑ سے
ناخنوں سے تو نے بےاثری جی کُتھا دیا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۰). [کُتھنا (رک) کا تعدیہ].

کُتھاوَٹ (ضم ک ، فت و) امث.
پرونے یا سینے کا عمل ، ملانا ، جوڑنا ، کتھاوٹ. کتھاوٹ ، بناوٹ سے زیادہ دیدہ ریزی کا کام ہے اور اس کا تعلق ہاتھ کی صناعی سے ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۸). [کتھنا (رک) کا حاصل مصدر].

کَتھاؤ (فت ک ، و مج) امذ.
وہ بناوٹ یا سلائی جو بہت قریب قریب یا بےترتیبی سے کی گئی ہو ، کتھاؤ بہت قریب قریب کی بناوٹ کا نام کتھاؤ ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۸). [کتھنا (رک) کا حاصل مصدر].

کُتھائی (ضم ک) امث.
(رفوگری) بےترتیب اور بھونڈے پن سے کپڑے میں رفو کرنا یا سینا جس میں نہ تانے بانے کی سیدھ کا خیال رہے اور نہ جوڑ صاف اور ہم سطح ہو (اب و ، ۲ : ۱۶۳). [کُتھ (کتھنا (رک) کا امر) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

کُتھَم کُتھّا (ضم ک ، شد تھ بفت ، سک م ، ضم ک ، شد تھ) (الف) ا امث.
(لڑنے میں) ایک دوسرے سے لپٹ جانے کی کیفیت ، کولی ، ہاتھا پائی. آپس میں کُتھم کتھا ، گلغپ ، مار دھاڑ ، لڑائی ، تکرار. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸). سردار بہو نے اس سے کُتھم کتھا شروع کی. (۱۹۰۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۲). (ب) صف ؛ م ف. بھڑے ہوئے ، آپس میں ملے ہوئے ، گڈمڈ. اتنے میں ایک بھرپور گھونسا میری گردن پر پڑا ، دو چار تاپڑے ناچے پھر جلد ہی ٹھہر گئے ، ہم دونوں کتھم کتھا تھے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۸). [کُتھ (رک) + م (حرف اتصال) + کُتھ (رک) + ا ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ ہونا محاورہ.
لڑنے میں ایک دوسرے سے لپٹ جانا ، بھڑ جانا یا جھٹ جانا.

گتھم گتھا ہوئے تھے کر کر جوش
شمع جو تھی کھڑی ہوئی خاموش

(۱۹۱۷ء ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۰)۔ اگر وہ لڑکی کو بحال خود چھوڑ کر پہلے آپس میں گتھم گتھا ہوئیں تو پھر لڑکی کے پون بارہ ہیں۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۸۲)۔ ڈیوڑھی کے دروازے پر ہاتھ ڈالا وہ مقفل نہ تھا فوراً اُس کمرے میں آیا اور اُس مرد سے گتھم گتھا ہوگیا۔ (۱۹۳۳ء ، افسانچے ، ۸۸)۔ عجیب لمبے لمبے سائے جیسے کوئی لنگوٹے چھوٹے ، آپس میں گتھم گتھا ہوتے ہوئے دو جن یا بھوت۔ (۱۹۹۲ء ، پتھر تیری تلاش میں ، ۶۹)۔

گُتھنا (ضم گ ، سک تھ) ف ل.

۱. **باہم لپٹ پڑنا ، لپٹ جانا ، بدن کو بدن سے مس کرنا۔** وہ گل بدن بھی اشتیاق میں بھری ہوئی تھی آپ کو روک نہ سکی گتھ ہی گئی۔ (۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۸۳)۔ ملکہ کے بانچے چڑھ گئے ہیں ، رانیں کھلی ہیں ، بغل سے بغل گتھی ہوئی ہے۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۷۹)۔ دونوں میں راز و نیاز اور ہنسی مذاق ہو رہا ہے اور دونوں ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ہیں۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰)۔ ۲. **پرویا جانا ، نتھی ہونا ، گندھ جانا ، جڑ جانا ، ملنا۔**

زلفوں میں اُس کی دانۂ تسبیح کی طرح
جوشش گتھے ہوئے نظر آئے ہزار دل

(۱۸۰۱ء ، دیوان جوشش ، ۹۰)۔ اس چہرۂ دلربا میں اُن سب کی خوبصورتی یکجا جمع ہے ... کانوں میں کنڈل کہ پھولوں کے گچھے اُن میں گتھے ہیں۔ (۱۸۵۵ء ، بھگت مالی اردو ، ۳۱)۔ خوب برابر برابر دانت جمے ہوئے جیسے سنگی ڈبی موتیوں کی گتھی ہوئی لڑی۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۸)۔ قصے سے قصہ پیدا کرنا ، بنیادی کہانی سے گتھے ہوئے کئی اور قصے۔ (۱۹۸۷ء ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۳)۔ ۳. **بھڑ جانا ، گتھم گتھا ہو جانا ، لڑائی میں دو آدمیوں یا دو مرغوں وغیرہ کا باہم لپٹ پڑنا۔** وہ لڑکا ایسا جید بار تھا کہ پھر خم ٹھوک کر سامنے آ کھڑا ہوا ، میں چاہتا تھا کہ پھر گتھ جاؤں ... میرے ہم جماعت نے آواز دی۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۹۰)۔ رستم اس وقت اپنا نام بدل کر میدان میں آیا ، سہراب ادھر سے بڑھا اور دونوں گتھ گئے۔ (۱۹۳۳ء ، خیال ، داستان عجم (تعارف) ، ۱۲)۔ قرون وسطیٰ کے پورے دور میں عشق اور آئین باہم گتھے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۶ء ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۱۵)۔ ۴. **محو ہونا ، غرق ہونا ، مشغول ہونا۔** سب اپنے اپنے کھانے میں گتھے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۰ء ، لخت جگر ، ۲ : ۱۲۱)۔ اکثر جذباتی انداز کا سہارا لیتے اور کئی غضبناک لہجہ یا خشمگیں آواز میں گتھے لیتے ہیں۔ (۱۹۷۵ء ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۹۷)۔ ۵. **پھنسنا (قدیم)۔**

انچھوں آگہ ستوری نر جو خاطر مرنے
سوا سجن کی کرنے جیو آگ میں گتھی ہوں

(۱۵۰۸ء ، لطفی بہمنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۰ء ، ۳۳))۔

سب دروازے ہڈیوں سے منڈھے ہوئے اور بال جیسے باریک سلاخوں سے گتھے تھے۔ (۱۹۲۰ء ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ ۹. **برباد ہو جانا** (نوراللغات)۔ [س : ग्रन्थ (ग्रथ)]۔

گُتھوان (ضم گ ، سک تھ) صف.

۱. **بٹا ہوا ، باہم الجھا ہوا۔**

لوہو لیکے آو سحر سے لالہ گتھوان لختِ جگر سے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۵۲)۔ فلسپارمن بعد اتنا بتجزا ہو جاتا ہے کہ محض گار کے گتھوان ذاتوں کا ایک مجموعہ باقی رہ جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ء ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۱۰۶)۔ ۲. **گندھا ہوا ، پرویا ہوا۔** ان میں اقسام اقسام کے عطر ... اور کناریوں کے گتھوان ہار تھے۔ (۱۸۰۲ء ، نثر بے نظیر ، ۱۳۰)۔ ریشے دو جداگانہ گروہ میں علحدہ ہو جاتے ہیں لیکن ان کے سرے کچھ عرصہ تک ایک دوسرے سے گتھوان رہتے ہیں۔ (۱۹۳۱ء ، تسبیحات ، ۱ : ۱۰۵)۔ [گتھنا (رک) سے اسم صفت]۔

گُتھوانا (ضم گ ، سک تھ) ف م.

پھٹے ہوئے کپڑے کا معمولی طریقہ سے سلوانا (مہذب اللغات)۔ [گتھنا (رک) کا تعدیہ]۔

گُتھی (ضم گ ، شد تھ) امث.

۱. **وہ گرہ جو دھاگے ، ڈور یا تار وغیرہ کے الجھ جانے سے پڑ جاتی ہے۔** کبھی کبھی ایسی گتھیاں ڈال دیتے کہ لنڈورے کی نوبت آ جاتی۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳)۔ ۲. (کنایۃً) **الجھن ، پریشانی۔** اس نے پھر اس تقریر کو طول دیا اور سلجھانے کے عوض اور گتھی ڈال دی۔ (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰)۔ وہ بیٹی چلی گئی مگر اپنے ساتھ دلی گتھیاں بھی لیتی گئی۔ (۱۹۵۳ء ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۰۸)۔ افلاطون اور ارسطو کا یونان جنھوں نے فلسفہ ، قانون ، شہریت اور ادب کی گتھیوں کو سلجھا کر آنے والے ادوار میں انسانی فکر اور تخیل کی راہیں آسان کردیں۔ (۱۹۹۲ء ، اردونامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۵)۔ ۳. **تھیلی۔** گتھی میں دو پتھر ہوتے ہیں اور ایک لوہے کا ٹکڑا جسے چکماک بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۷۶ء ، بلوچستان (ماضی ، حال ، مستقبل) ، ۱۰۸)۔ ۴. **چکتا ، پھٹکی ، نشان ، داغ ، دھبا** (انگ : Clot)۔ اگر ایک دو دن یہ مرض اور باقی رہتا تو اس میں گتھیاں بلند ہو کر لحاف تک پہونچ جاتیں۔ (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۷۵)۔ [گتھ + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

--- پڑنا محاورہ

۱. **تاگے وغیرہ کا الجھنا ، سوت میں گرہ پڑ جانا۔**

رشتۂ عشق کی ہر بار کشا کشی نہیں خوب
کہیں اس ڈور میں گتھی نہ مرے یار پڑے

(۱۸۳۰ء ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۷)۔ ۲. **معاملے میں پیچ پڑنا ، الجھاؤ پیدا ہونا۔**

سوذب بات کر نازک ہے رشتہ آشنائی کا
پڑی گتھی اگر اس میں تو پھر سلجھی کی مشکل ہے

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۰۶)۔

خیال زلف میں اولجھن سے رات کٹتی ہے
دل کی فکر میں پڑی ہیں گتھیاں کیا کیا
(۱۸۵۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳). اگر کسی معاملے میں وہ صلاح کی محتاج ہو تو اپنے تجربے سے واقعات سُن کر رائے دیں کہ جو گتھی پڑ گئی وہ کس طرح سُلجھے . (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۶۸).
۳. رنجش ہونا ، دل میں گرہ پڑنا.
ملتے تھے وہ کبھی تو نہ لڑتے تھے اس طرح
گتھی پڑی دلوں میں نصیبوں کی ڈھیل سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸). الفت کا سلسلہ مسلسل رہا ، وصلت کے لطف اوٹھے پھر کچھ ایسی گتھی پڑی کہ ہر دم طبیعت اولجھنے لگی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۳۹). بات اتنی بڑھی گتھی ایسی پڑی کہ طرفین کے عماموں میں جنبش کے دورے بہت تیز ہونے لگے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳۵).
۴. چکتے بننا ، خون جمنا. بعض اوقات کسی شریان میں ایسی گتھی پڑتی ہے کہ قلب پورا زور لگانے کے بعد کھڑا ہو جاتا ہے. اس کو ہارٹ فیل کہتے ہیں . (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۳).

ـــــ ڈالنا محاورہ ؛ ف م.
۱. معاملہ خراب کرنا ، اُلجھاؤ پیدا کرنا.
اُلجھ کے تم نے کچھ اس طرح ڈال دی گتھی
کسی غریب کو پھر بات کا سرا نہ ملا
(۱۹۵۳ ، صفی ، فردوس صفی ، ۱۳). ۲. گرہ لگانا. چار چار چھ چھ انچ کے فاصلے سے بل دئیے جائے یا تار میں گتھیاں ڈال دی جائیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰).

ـــــ سازی کرنا محاورہ.
گتھی ڈالنا ، پیچ پیدا کرنا ، جھگڑے کھڑے کرنا ، مسائل اور اُلجھن پیدا کرنا. منشی گلفندی لعل باوجود پشتینی پٹواری ہونے کے اور ساری عمر گتھی سازی کرنے کے یہ گتھی دیکھ کر چکرا گئے . (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۴۵).

ـــــ سُلجھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. عقدہ حل کرنا ، مشکل آسان کرنا ، مشکل دور کرنا. یہ گتھی جس طرح سُلجھائی گئی ہے مجھے حیرت ہے کہ آپ اس حد تک کامیاب ہو سکے . (۱۹۱۸ ، مکاتیب مہدی ، ۱۰۳).
درس ربط باہمی ہندو مسلمانوں کو دے
پھر کبھی فرصت میں سُلجھالیں گے اپنی گتھیاں
(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۳۰). ڈاکٹر شاہد حسین نے دنیا کے سارے مسائل حل کر ڈالے مگر عورت کی گتھی سُلجھانے کے لیے انہیں آج بھی قلم روکنا پڑتا تھا . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۳).
۲. پڑی ہوئی گرہ کھولنا (نوراللغات).

ـــــ سُلجھنا محاورہ.
رک : گتھی سلجھانا جس کا یہ لازم ہے.
آسان ہونے لگیں اور برسوں کی اُلجھی ہوئی گتھیاں سلجھ گئیں . (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۳). کاش ہمیں ان کا کچھ ایسا کلام مل جاتا تو بہت سی گتھیاں سلجھ جاتیں . (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۷). واقعات ارتقاء کرتے ہوئے بحران (Crisis) تک پہنچتے ہیں اور قصہ کی گتھیاں سلجھ کر انجام تک پہنچ جاتی ہیں . (۱۹۸۱ ، نئی تنقید ، ۱۵۳).

ـــــ کُھلنا محاورہ.
عقدہ کا حل ہونا ، مُشکل دُور ہونا ، حل نکل آنا. تاریخ و سیاسیات کے بعض تاریک گوشے ... روشن ہوگئے اور کتنی گتھیاں تھیں کہ کُھل گئیں . (۱۹۷۵ ، ڈاکٹر محمود حسین ، خطبات محمود ، ۹۳).

ـــــ مُتھی ہونا محاورہ.
گتھ پٹ ہونا ، اُلجھ جانا ، پھنس جانا. رومال پر دم کیا اور سانپ کے آگے پھینک دیا ، رومال کا پھینکنا تھا کہ سانپ رومال میں گتھی مُتھی ہو گیا . (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۳۰).

ـــــ ہونا محاورہ.
دست و گریباں ہونا ، ہاتھا پائی کرنا. اس زمانہ کا ہمارا کوئی امیرزادہ اتنا بے قرینہ نہ تھا کہ اس کی صحبت میں دو شریف یوں گتھی ہو جائیں. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۲۲).

گُٹ (۱) (فت گ). (الف) امذ.
گٹھ (رک) کا مخفف ، تراکیب میں مستعمل . (ب) صف (قدیم). وابستہ ، منسلک ، بندھا ہوا.
ہوتا نہیں گٹ بندیا ہوں آسا دیدار کے بن مرا دلاسا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱).

ـــــ بَندھن (ـــــ فت ب ، سک ن ، فت د ھ) امث ؛ گٹھ بندھن.
رک : گٹھ بندھن ، (ہنود) شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں دولہا دلہن کے آنچلوں میں پھیروں کے وقت گرہ لگائی جاتی ہے. برہمنوں کو طلب کیا ہے اسی باغ میں تمھاری گٹ بندھن ہو کر بھونری پھر جائے گی . (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۴۲). [رک : گٹ (۱) + بندھن (رک)].

ـــــ جوڑ (ـــــ و مج) امذ.
رک : گٹھ جوڑ (مع تحتی الفاظ) جو زیادہ مستعمل ہے.
کلی تھی بنفشہ کی لیلیٰ مگر
سو تاراں نے سنبل کے گٹ جوڑ کر
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۲). ف : کرنا ، ہونا. [رک : گٹ (۱) + جوڑ (رک)].

گُٹ (۲) (فت گ) امذ.
گروہ ، مجمع ، ہجوم ، غٹ. زار کے جلادوں اور سپاہیوں نے بعض موت کے گھاٹ اُتارا ، باختو اور انتولوف گٹوں نے صفایا کیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۸۹). [گٹھا (رک) کی تخفیف].

ـــــ باندھنا محاورہ.
گروہ تشکیل دینا ، گروپ بنانا.
ان لوگوں سے دو قدم پرے ہٹ بہتر جو الگ یہ باندھیے گٹ
(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۱۱).

ـــــ پٹ (ـــــ فت پ). (الف) امث.

۱. باہم گتھ جانا (لڑائی یا پیار سے)، گٹ پٹ ، گتھم گتھا.

مہت بھلا بہت تھے اوس کو یگانہ اور بیگانہ

ہوا ہے وہ بت طناز مبع سے آغوش گٹ پٹ

(۱۸۶۸ء ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۰). اس نے اسے اپنے پھیلی بٹے ہوئے بازوؤں میں دبا رکھا تھا اور وہ اس کے ساتھ گٹ پٹ ہوتی ہوئی ... جا رہی تھی. (۱۹۶۰ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۶). ۲. ڈھیر ، انبار ، تودہ ؛ خلط ملط ، بے ترتیبی ، الجھیڑا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف. گتھ کر ، ڈھیر ہو کر ، خلط ملط ہو کر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : گٹ (۲) + پٹ (تابع)].

ـــــ کے گٹ امذ ؛ ج.

کلدہاں کی کلدہاں ، ڈھیر ، انبار ، گروہ کے گروہ ، فوج کی فوج (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گٹ (۳) (فت گ) امذ.

صراحی وغیرہ سے پانی نکلنے کی آواز ؛ کسی رقیق شے کے جلد جلد پینے کی آواز ، نگلنے یا حلق سے اترنے کی آواز ، غٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایت الصوت].

ـــــ گٹ (ـــــ فت گ) امذ. (الف) امذ.

رک : گٹ (پلیٹس). (ب) م ف. غٹ غٹ کی آواز کے ساتھ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گٹ (حکایت الصوت) کی تکرار].

گٹ (۴) امث.

تالاب یا دریا کا کنارہ ، گھاٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھاٹ (رک) کی تخفیف ؛ س: घट].

گٹ (۵) (فت گ) امث.

تانت ، انتڑی. گٹ (Gut) جھلی کی آنت کے مفہوم میں تحریر اور تقریر میں رائج ہے جیسے ربا گٹ کی گٹ وغیرہ. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹). [انگ : GUT].

گٹ (۶) (فت گ) امث.

(آرا کشی) چوپہل موٹی لکڑی ، سلی (ا پ و ، ۱ : ۲۱). [مقامی].

گُٹ (۱) (ضم گ) امذ.

کسی کے خلاف متحد ہو جانے والا گروہ. ہر قسم کا لالچ دے کر ہار گئے سیٹھوں نے ایسا گُٹ کر رکھا ہے کہ کوئی ٹوٹتا ہی نہیں. (۱۹۳۰ء ، عین ، ۲۳۹). بالائی شمالی ہند کے خطہ کے باغ دار ایک گُٹ ہو جاتے اور آپس میں کھلی کتاب ہو کر مشورہ کیا کرتے. (۱۹۸۶ء ، آئینہ ، ۱۳۲). [س : गोष्ठ].

گُٹ (۲) (ضم گ) امذ.

(کشتی) ایک قسم کا داؤ. اور ... ، تعداد قریب قریب ہو کے لگ بھگ ہے ، جن کے نام یہ ہیں ، ایک ٹنگی ، اسواری ، گٹ ، ... اور گھٹنہ رکھنا. (۱۹۶۲ء ، رستم زماں گاماں ، ۱۹۵). [مقامی].

گُٹ (۳) (ضم گ) صف.

مدہوش ، دھت ، ٹن. چرس کا رسیا تھا اور سیتا کے جلوس میں ڈھول بجایا کرتا تھا ، چرس پی کر گُٹ ہو جاتا. (۱۹۸۸ء ، یادوں کے گلاب ، ۱۱۷). [مق].

گٹّا (فت نیز کس گ ، شد ٹ) امذ ؛ ج گٹّے.

ہتھیلی اور کلائی کے درمیان کی گول ہڈی. ٹخنے کے جوڑ یا کلائی کے جوڑ پر ابھرواں ہڈی ، کلائی کا جوڑ. مارے تھپڑوں کے تیرا حلوہ نکالوں گی اسی میں میرے ہاتھ کا گٹا اور کنگن کیوں نہ ٹوٹ جائے. (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۶۸).

گر دو قدم چلے گا مرے گلبدن کی چال

گٹے سے ٹوٹ جائیں گے سرو چمن کے پاؤں

(۱۸۷۰ء ، چمنستان جوش ، ۸۷). اگر وہ نہ چھوڑے تو پنجۂ دست گٹے پر سے اکھڑ جائے. (۱۹۰۲ء ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۷۲). سبحان نے عذر کیا کہ میرے ہاتھ کا گٹا اترا ہوا ہے اس لیے مجھ کو آسان کام دیا جائے. (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی ، جون ، ۲۹). ۲. حقے کے نیچے کا نچلا گاؤدم سرا جو پینے کے منھ میں ٹھونسا یا جمایا جاتا ہے اور اس میں سے نیچہ اور حقہ دونوں کی نالیاں گزرتی ہیں. میں نے جو ان باتوں پر خیال کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اور کچھ نہیں صرف یہ میرے نیچوں اور گٹوں کا نفع کم کرانے کی. (۱۸۹۱ء ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۵۰۰). حقہ پینے والوں نے جو گٹا دبا دبا کر پیا ہے ، گٹے کے دونوں طرف گڑھے پڑ گئے ہیں. (۱۹۳۲ء ، ریزۂ مینا ، ۱۵). ۳. (أ) ماتھے کا نشان جو سجدوں کی کثرت سے پڑ جاتا ہے.

ہے یہ زاہد کی تاک پر گٹا یا یہ گٹا ہے ناس ناق کا

(۱۸۰۵ء ، دیوان بیخبر (ق) ، ۲۸۰). اُن کی شناخت یہ ہے کہ سجدے کے گٹے اُن کی پیشانیوں پر ہیں. (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۷۶۶). دوسری کوشش میں دو چیزیں بُری طرح حائل ہوئیں ، اوّل ڈاڑھی کی طوالت اور دوم پیشانی کا گٹہ. (۱۹۱۸ء ، منازل ترقی ، ۳). ایک ذات شریف لمبی ڈاڑھی والے ... پیشانی پہ نماز کا گٹا بنائے مولانا صورت. (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۷). (أأ) ہر وقت کی رگڑ سے بدن کے کسی عضو پر سخت ابھرواں نشان یا داغ. اونٹ کے زانو اور سینے کے گٹے قابل غور ہیں. (۱۹۳۲ء ، عالم حیوانی ، ۲۲۱). پاؤں کے گٹے پر ٹھینٹ ابھر آتی تھی. (۱۹۸۳ء ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۳۳ ، ۵ : ۲۱۶). ۴. الماس یا زمرد کا بڑا ٹکڑا. ایک حوض مرصع یا کیزہ گلاب سے بھرا ہوا اس کی اطراف کی ناندوں میں جواہر خوش آب کے گٹے دیے ہوئے. (۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۴۴).

ترے پنجے نے بک دست اونگلیاں توڑی ہیں مرجاں کی

کلائی نے تری الماس کا گٹا او کھیڑا ہے

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۳۰). ۵. ڈاٹ ، کاگ ، روک ، بندش ، ڈھکن. گر لہو کے بہنے سے ... یت کی جان کا خطرہ ... دے تو زخم کے مجرے میں چندی کا گٹا لگانا اور ٹھنڈا پانی انڈیلنا. (۱۸۳۸ء ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۶۰). کاک مذکر (انگریزی سے مستند) بوتل بند کرنے کا گٹا. (۱۹۱۹ء ، معیار فصاحت ، ۱۷۸).

۶. (شیرینی سازی) ریوڑی کی قسم کی ایک مٹھائی جو بٹ کو پھینٹ کر قلموں کی شکل کے ٹکڑے بنانے اور ان پر تل چڑھا کر تیار کر لیتے ہیں ، بٹی (بغیر تل کی بھی ہوتی ہے)۔

نبات و قند و مصری اوسکوں جو اشراف زادہ ہو
ولے ناجی لولئے کون میں پھسلانا ہوں گٹے سبی

(۱۷۳۹ ، شا کر ناجی ، د ، ۱۸۳)۔ یہ بھی اپنی قبروں پر گنبد بنا کر ملیدہ اور ریوڑی اور گٹا اور چادر وغیرہ چڑھانے لگے (۱۸۷۴ ، ہدایت المومنین ، اولاد حسن قنوجی ، ۳)۔ یہاں کا عطر اور پھولیل اور گٹا مشہور ہے۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۱)۔ اگر تعویذ گنڈے ریوڑی گٹے سے حکومت ملتی تو آج سارے پیر سریر آرائے سلطنت ہوتے (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۸۳)۔ مُرمُرے ، چُڑوے ، گُھنیاں ، گٹے اور مٹھائی کے حسین اور باریک کھلونے بڑے سلیقے کے ساتھ ہر طرف چُن دیے جاتے تھے (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۵)۔ ۷. (کاشت کاری) جریب یا بیگھے کا بیسواں حصہ یا ۳ گز ، گٹھا ، گُٹھا (ا پ و ، ۶ : ۶۹)۔ ۸. (بیلداری) دیوار میں بنا ہوا بڑا موکھا جو توڑ کر یا از خود ٹوٹ کر بن جائے (ا پ و ، ۲ : ۱۳۸)۔ ۹. (ڈکیتی) نقب ، موکھا جو مکان میں گھسنے کے لیے چور دیوار پھوڑ کر بناتے ، کومل (ا پ و ، ۸ : ۱۹۸)۔ ۱۰. (سلوتری) گھوڑے کی ایک بیماری جس میں گھوڑے کے جسم پر ایک قسم کا بڑا پھوڑا نکل آتا ہے جس سے خون نکلتا رہتا ہے اور بڑی مشکل سے اچھا ہوتا ہے ، بدنام (ا پ و ، ۵ : ۱۰۱)۔ ۱۱. گرہ جو کلی کبوتر کی دم میں ہوتی ہے (نوراللغات ، علمی اردو لغت)۔ ۱۲. پرانا چُونا جس کی تہ بجھائی جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۳. (باجا سازی) طبلے اور اسی قسم کے دوسرے باجوں کی طنابوں کو تنگ ڈھیلا کرنے کے چوبی گٹکے جو طنابوں میں پھنسے رہتے ہیں اور حسب ضرورت اوپر نیچے کیے جاتے ہیں۔ پکھاوج ... ڈھول کی شکل کی ہوتی ہے مگر اس کے درمیانی تسموں میں گٹے چڑھے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۵۳)۔ ۱۴. (جراحی) نلی کی ہڈی کا گول سرا جو جوڑ پر باہر کو اُبھرا رہتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۳۲)۔ ۱۵. سخت ڈلا یا ڈھیلا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [گٹھا (رک) کا ایک املا]۔

ـــ بٹھلانا محاورہ۔
(جراحی) ٹخنے کی اُتری ہوئی ہڈی یا جوڑ کو درست کرنا۔ ایک بدو بلایا گیا جو جراحی کا کام کرتا تھا اس نے بدقت تمام اس کے گٹے بٹھلائے۔ (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۷۳)۔

ـــ سَر کنا ف ل ؛ محاورہ۔
ٹخنے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ پاؤں پھسلا کر بڑا گٹا سرک گیا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۳۲)۔

ـــ سی جان امث۔
مراد : پیاری جان ، جان شیریں۔

ریوڑی کی بڑی پھیر میں گٹا سی مری جان
حلوائی نے ارمان تو تل بھر نہ نکالا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۲)۔

گِٹّا (کس گ ، شد ٹ) امذ۔
(پارچہ باف) ربل ، تاگا لپیٹنے کی بیلن نما چوبی پھرکی جس کا بیچ کا حصہ گہرا اور سرے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں (ماخوذ: ا پ و ، ۳ : ۷)۔ [مقامی]۔

گُٹّا (ضم نیز کس گ ، شد ٹ) ؛ ــ گٹا (الف) امذ۔
کنکر یا اینٹ کا چھوٹا ٹکڑا ، کنکل ٹھیکرا۔ اُجلے اُجلے جزدان اب ان میں کتابوں کے بدلے چُنوراں کے گٹے اور کبھی بالے کی کوڑیاں بھری ہوئی تھیں (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۸۸)۔ (ب) صف۔ گٹا ، بونا ، پست قد ، ٹھگنا ، ٹنڈا ، لُنجا (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [س : गुट्ट्वी]

گٹ اَپ (کس مع گ ، سک ٹ ، فت ا) امذ۔
انتظامی ڈھانچا ، وضع قطع نیز کتاب کی طباعت ، جلد سازی وغیرہ جو کتابیں آپ کی نظر سے گزریں گی وہ موضوع ، مواد اور گٹ اپ ، ہر لحاظ سے اعلیٰ درجے کی ہوں گی۔ (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۹۶)۔ [انگ : Getup]۔

گٹا پارچہ / پرچا (فت گ ، سک ر ، فت چ / فت پ ، سک ر) امذ
جزیرہ نمائے ملایا کے ایک درخت (پرچا) کا گوند۔ انہوں نے گٹا پرچا سے لپٹی ہوئی برقی موجوں کا زیر زمین مسی تاروں میں پھیلنا معاینہ کیا تھا۔ (۱۹۱۰ ، برقابی (ترجمہ) ، ۱)۔ وہ کتاب مقدس کے پرانے نسخوں کو ہندوقوں کی ذات مصنوعی ریشم ، گٹا پارچہ اور نوٹوں میں تبدیل کر سکے گا۔ (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۷۶)۔ [انگ Gutta Percha]۔

گِٹار (کس گ) امذ۔
چھ تاروں کا ایک انگریزی ساز جو انگلیوں یا مضراب سے بجایا جاتا ہے۔ ہم لوگ گٹار کی دھیمی محویت سے سُن بیٹھے تھے (۱۹۶۰ ، دردلکشا ، ۹۹)۔ وہ گٹار بڑی اچھی بجاتا تھا (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۸۱)۔ [انگ : Gutter]۔

گَٹا گَٹ (فت گ) ؛ ــ غٹاغٹ (الف) امذ۔
جلد جلد پینے کی آواز ، قلقل مینا ، چھوٹے مُنھ کے برتن سے پانی انڈیلنے کی آواز (پلیٹس)۔ (ب) م ف۔ گٹ گٹ کی آواز کے ساتھ ، بہت جلد ، جلدی جلدی پینے میں مُنھ سے نکلنے والی آواز (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : گٹ (۳) + ا (حرف اتصال) + گٹ (رک)]۔

گُٹیٖنگن (ضم گ ، سک ٹ ، ی لین ، مغ ، فت گ) امذ۔
ایک قسم کا خاردار پودا ، بھٹ کٹیا (Solanum Melongena] (پلیٹس)۔ [مقامی]

گِٹ پِٹ (کس گ ، سک ٹ ، کس پ) امث۔
۱. انگریزی زبان کے لہجے اور اس کی بات چیت کی نقل نیز انگریزی زبان۔ انگریزی جس کو کہتے ہیں وہ بغیر ولایت گئے آ ہی نہیں سکتی ، یوں گٹ پٹ بولنا اور سٹرپٹر لکھنا کس کو نہیں آتا (۱۸۷۹ ، خیالات آزاد ، ۲۲۲)۔

خود تو گٹ پٹ کے لیے جان دیے دیتے ہو
ہم سے کہتے ہو کہ پڑھ بیٹھ کے قرآن مجید

(۱۹۲۷ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۷۰)۔ مسٹر نسیم جیسے سلجھے ہوئے تمیز دار انگریزی میں گٹ پٹ کرتے ہوئے شوفر! بیس روپے میں۔ (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۴۰)۔ ۲۔ **(کنایۃً) ایسی** بات جو سمجھ میں نہ آسکے ، نامانوس گفتگو کچہری کی گٹ پٹ اوس کی سمجھ میں نہیں آئی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۹ : ۳)۔ میں نے تو ابھی کیا اپنے سارے ملکی و قومی بھائیوں کی گٹ پٹ اور ہو حق کا اندازہ کر لیا ہے۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۰۰)۔ [حکایت الصوت]۔

ـــ پٹ کرنا محاورہ

۱۔ **انگریزی بولنا ، انگریزی بولی کی نقل اُتارنا** یہ چھوٹی بیگم آپ کو کس نے بتایا آپ اپنی گٹ پٹ کہیے وہ بھی غلط سلط۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۰)۔ ہماری آپ کی سمجھ میں اُن کی بولی کلیجہ کو آئے گی ، توبہ توبہ وہی گٹ پٹ کیا کرتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۱۲)۔ ۲۔ **نامانوس زبان کے الفاظ ، خصوصاً انگریزی کے الفاظ نکالنا ، نامانوس بولی بولنا ، ایسی بات کرنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آ سکے** حضور خدا جانے کیا گٹ پٹ کرتا ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲)۔ لڑکی نے ... کچھ گٹ پٹ کی۔ (۱۹۵۰ ، باد کی اک دھنک جلے ، ۱۵۰)۔

گٹّغ (کسر گ ، شد ٹ بفت) ـــ (الف) امذ

چھوٹا ٹھیکرا یا گل یا کولا جو چلم کے سوراخ اور تمبا کو کے درمیان رکھ دیتے ہیں ، گٹی ، گٹک ، چھوٹا توا ، مراد : ذیلی یا ضمنی چیز ، غیر اہم شے جب تک تم گٹغ بنی رہوگی مزا نہ آئے گا۔ (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۳۰)۔ (ب) **صف۔ بوتا ، ٹھیگنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گٹک (رک) کا محرف]۔

گٹر (فت گ ، ٹ) امث ؛ امذ۔

گندے پانی کی نکاسی کی پختہ نالی یا راستہ ، موری۔

جسم غلط میں «صدرالدنیا» میں ملو کی ملو
رکھتی ہے خود ہی کثیف ایک گٹر کی صورت

(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۱ ، ۹ : ۳)۔ سارا شہر گٹروں سے بھرا ہوا ہے۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۴۷)۔ [انگ : Guitar]۔

ـــ سسٹم (ـــ کسر س ، سک س ، فت ٹ) امذ۔

گندے پانی کی نکاسی کا نظام ، نظامِ نکاسی۔ بارش دو تین دن قائم رہی ... اس سے آبادی کا گٹر سسٹم مفلوج ہو گیا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۵)۔ [انگ : Gutter System]۔

گٹر گٹر سُنّا محاورہ۔

رک : غٹرغٹر سُنّا ، جواب دیے بغیر سنتے رہنا وہ یوں ہی عقل پر پتھر پھاڑتا ہے ، آوازے کستا ہے ، میں گٹر گٹر سُنّا ہوں اور چپ ہو رہتا ہوں۔ (۱۹۰۹ ، ذات شریف ، ۸)۔

گٹر گٹر گوں (ضم گ ، فت ٹ ، و مع) امث۔

رک : غٹرغوں کبوتر کی آواز۔

گٹر کے گٹرگٹر گوں سجوکے رس بلائیں
دل کی کسک بجھائیں کہتے کو کنوارپاں ہیں

(۱۹۹۳ ، فلک موج ، ۲۲۸)۔ [حکایت الصوت]۔

گٹرگوں (ضم گ ، فت ٹ ، و مع) امث۔

غٹرغوں ، کبوتروں کی آواز ، کبوتر کے بولنے کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [حکایت الصوت]۔

گٹک (کسر نیز ضم گ ، شد ٹ بفت)۔(الف) امذ ؛ امث۔

۱۔ **ڈاٹ ، کاک** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۲۔ **رک : گٹغ معنی نمبر ۱** (نوراللغات)۔ ۳۔ **سخت گٹھلی (خصوصاً کھجور بیر وغیرہ کی)۔**

زمیں پر لکیروں کا نقشہ بنا کر
ٹھیکروں کی گٹکوں سے کچھ کھیل کھیلیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۶۶)۔ (ب) **صف۔ بونا ، ٹھیگنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گٹا (رک) کی تصغیر]۔

گُٹکا (ضم گ ، سک ٹ) امذ

۱۔(آ) **ایک قسم کی سیمابی طلسماتی گولی ، کہتے ہیں ایسے جوگی لوگ بناتے اور منھ میں رکھ کر جہاں چاہتے ہیں اُڑ جاتے ہیں کیونکہ اس سے ان میں قوت پرواز آ جاتی ہے۔** گٹکا منہ میں لے کے اوڑتا ویے پہے ، اوس کو اور اور باتیں اس اس لعب کی دھیان میں نہیں جو کچھ کہتے سنتے سے باہر ہیں۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۱)۔ کہیں روحانی بلند پروازی سے جوگیوں کا گٹکا ہے ، کہیں غریب جاہل عورتوں کی تسکین کے لیے ٹوٹکا۔ (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، ۲۵۱)۔

جس تکیے پر رب رکھتا ہو ، لا کھوں پر وہ بھاری
جو بی بی پایل میں بھاوے گٹکے بن بھنڈاری

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۳۵)۔ (آآ) **بڑی گولی ، چھوٹی گیند** (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ ۲۔ **ایک قسم کا مسالا یا چبینا جس میں جوز جوتری ، کتھا ، لونگ ، الائچی ، چھالیہ وغیرہ ڈال کر بناتے ہیں۔** دائیں طرف کا گال بھی بائیں سے بہت زیادہ پھولا ہوا ہے جو گٹکا کھانے کی دلیل ہے۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲)۔ مُلّا صاحب کی جیب میں ایک بٹوہ رہتا جس میں بھوپال کا مشہور گٹکا ہوتا۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۲۰)۔ ۳۔ **پارے کی گولی ، انٹا۔** پارہ کو سخت کر کے گولی بنانا گٹکا کہلاتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، اکسیرالاکسیر ، ۲)۔ دیہاتی ویدوں کے چورنوں ، گٹکوں ، گولیوں اور کاڑھوں کے دھکوں سے زندگی آگے بڑھ رہی تھی۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۱۲)۔ ۴۔ **شطرنج کا مہرہ ، چوسر کی نرد ، گوٹ** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۵۔ **کتابچہ ، دستی کتاب ، چھوٹی تقطیع کی کتاب جو جیب میں ڈال سکیں۔** ہم نے اسی واسطے خاصے کی زرہ تمھیں دے دی ہے کہ فتح کا تعویذ اور اقبال کا گٹکا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷)۔ ۶۔ **ایک قسم کی شیرینی یا مٹھائی کا لڈو** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۷۔ (اینٹ سازی) **جدید وضع کی چھوٹی قسم کی اینٹ جو چکنی مٹی کو خوب کما کر اور خاص طریقے سے پکا کر تیار کی جاتی ہے** (اب و ، ۱ : ۹۰)۔ ۸۔ (نجاری) **رک : آڑی ، اڑنگا ، دروازے کے پٹ یا پٹوں کو کھلا رکھنے کی روک یا آڑ** (اب و ، ۱ : ۴۴)۔

۹. (قفل سازی) قفل کے اندر کا وہ پُرزہ جو کُنجی اُبھرائے سے قفل کے کٹرے کی ڈاڑھ میں اٹک کر کٹرے کو بند رکھتا ہے نیز کنجی کا علیحدہ علیحدہ حصّہ (ا ب و ، ۶ : ٦). ۱۰. (چھپائی) لکڑی یا سیسے وغیرہ کا مکعب کی شکل کا ٹکڑا جس پر عبارت یا تصویر کندہ کر کے چھاپا بناتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۲۲٦). ۱۱. لقمہ ، نوالہ ، گھونٹ ؛ کنکریاں جن سے بچے کھیلتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [غالباً ، س : गुटिका].

گٹکاری (کسر گ ، سک ٹ) امث.
رک : گٹکری جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گٹکری (رک) کا اشباعی املا].

گُٹک جانا (ضم گ ، فت ٹ) ف م.
نگل جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گُٹک چَوتھ (ضم گ ، فت ٹ ، سک ک ، و لین) امذ.
(ہنود) قمری مہینے کا چوتھا دن جس میں مزے مزے کی چیزیں یعنی حلوا پوریاں وغیرہ کھانے میں آئیں. تیری ماں کبھی چوتھ کا برت کیا کرے ہے ، گٹک (عتک) چوتھ کیا کرے ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، اپریل ، ۳۳). [گٹک (گٹکنا (رک) سے) + چوتھ (رک)].

گٹکری (کسر گ ، سک ٹ ، کسر ک) امث.
روڑا ، اینٹ یا کنکر کا چھوٹا ٹکڑا نیز ٹھیکری یا گٹا (جس سے بچے کھیلتے ہیں) (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). [گٹک + ری ، لاحقۂ تانیث].

گٹکری (کسر گ ، سک ٹ ، کسر نیز فت ک) امث.
(موسیقی) وہ پیچ دار آواز جو تان لیتے میں گویوں کے گلے سے لہرا کر نکلتی ہے نیز تان لینے میں ایک خاص انداز سے سُر کا لہرانا جس کے لیے مہارت درکار ہوتی ہے.

وہ بھی گٹکری یا لڑی نور کی
سلسلہ بھی اک پھلجھڑی نور کی

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۰۹). گٹکری متصل ایک نور کی تھی لڑی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۰). انھوں نے اپنے نغموں میں گٹکری ... کسی گویے سے لے کر نہیں ڈالی (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۱۱). ان سے اندازہ ہوسکے گا کہ گانے میں کس قسم کے سُر اور تان اور گٹکری ہیں. (۱۹۰۸ ، شبلی (مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۱۰۳)). جس غریب کے گلے میں برسوں حلوا باندھنے کے بعد بھی گٹکری پیدا نہ ہو وہ سوائے تحت اللفظ کے اور کسی طرح پڑھ سکتا ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، جنوری ، ۱۰٦). [गिटकिरी].

---دار صف.
جس میں گٹکری ہو ، جس میں لہریں یا کپکپاہٹ ہو (آواز کے لیے مستعمل). شام ہوتے ہی اس نے اتنے زور شور سے صدائے احتجاج بلند کی کہ گھر میں بیٹھنا مشکل ہو گیا ؛ گٹکری دار مہین مہین سی مبہم آوازیں آ آ کر کان کے پردوں کو مجروح کرنے لگیں. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۳). [گٹکری + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---لینا محاورہ.
(موسیقی) گویے کا تان لینے میں پیچ دار آواز نکالنا ، گانے میں آواز کو لہرانا ، مُرکی لینا.

سن گیا میں تو گٹکری ایسی
تو نے اے بُلبل سحر لی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۱۵). جس وقت یہ تان لے کر گٹکری لیتی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ اس کے گلے میں بلبل ہی بیٹھی ہے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۱۰۳).

---نکالنا محاورہ.
رک : گٹکری لینا.

جل کے تیرے سامنے جس نے نکالی گٹکری
پڑ گئی لکنت زبان شعلۂ آواز میں

(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات)).

گَٹ کَڑا (فت گ ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
(زرگری) ایک قسم کے خمدار کڑے جو پورب میں قصائی عورتیں پیروں میں پہنتی ہیں. ان کا خم ٹخنوں کے نیچے رہتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۴۰). [گٹ (گٹا (رک) کی تخفیف) + کڑا (رک)].

گٹکڑی (کسر گ ، سک ٹ ، کسر نیز فت ک) امث.
(موسیقی) گٹکری ، پیچ دار آواز ، لچھے دار آواز. گٹکڑی کی کسک راگ رنگ ترانے کا ترنگ. (۱۸٦۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵۳). [گٹکری (رک) کا بگاڑ].

گُٹکنا (ضم گ ، فت ٹ ، سک ک) (الف) ف م.
نگل جانا نیز پینا ، گھونٹ بھرنا. وہ شہر کی عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دیتا پھرتا تھا ، بہول سے شراب لے جا کر شہر میں بیچتا ، لیکن سب سے پہلے خود ہی گٹک لیتا تھا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، فروری ، ۵۸). (ب) ف ل. ۱. کبوتر کا غٹرغوں کرنا ، غٹکنا ، فاختہ کا کوکو کرنا. کبوتر کبوتریوں کو دیکھ کر گٹکتے ہیں (۱۹۰۷ ، لذت سنگ ، ۱۰۹). ۲. کبوتر کی طرح بولنا ، آواز نکالنا ، حلال لگی ، مگر تو کبھی کبھی میری بھی لگتی ہے بی بی مگر اس سے پہلے آپ کے شیشے کا ایک گلاس توڑ حلق ہوتا اور وہ مسکراتی ہوئی ایک طرف کو گھوم گئی (۱۹۷۷ ، نیلا شہر ، ۵۳). [گٹک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گٹکی (کسر گ ، سک ٹ) امث.
چھوٹا گٹا ، چھوٹا ڈھیلا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).
[گٹک + ی ، لاحقۂ نسبت و تصغیر].

گٹ گٹ (فت گ ، سک ٹ ، فت گ) امث.
۱. پانی کی آواز جو ایک برتن سے دوسرے برتن میں انڈیلنے سے ہوتی ہے ؛ وہ آواز جو کسی پانی سے کے حلد جلد پینے سے نکلتی ہے (نوراللغات). ۲. ٹیلی گراف سے نکلنے والی آواز. مختصر عرصے میں تار برق کارندوں (اپریٹر) نے تار برق مشین سے نکلنے والی گٹ گٹ کی آوازوں کو سمجھنا سیکھ لیا. (۱۹۷۰ ، رہنمائے سائنس ، ۲۲۹). [حکایت الصوت].

گٹ گر ، گرگرگٹ (فت گ ، سک ٹ ، فت گ ، سک ر ، فت گ ، سک ر ، فت گ ، سک ر ، فت گ) امث.
ٹیلی گراف سے نکلنے والی آواز. تار گھر میں تار برق ، ابجد کی گٹ گر ، گرگرگٹ کو بھی یہی شرف حاصل ہے . (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۰م). [حکایت الصوت].

گٹ مٹ (فت گ ، سک ٹ ، فت م) صف.
(عو) گڈمڈ ، خلط ملط. ان دونوں زبانوں کے گٹ مٹ ہونے سے ایک نئی زبان جس کو لشکر کی زبان کہا جاتا تھا پیدا ہو گئی . (۱۹۳۰ ، سیرالبیان ، ۱). [گڈمڈ (رک) کا بگاڑ].

گِٹ پِٹ (کس گ ، سک ٹ ، کس م) امث.
رک : گٹ پٹ

گٹ پٹ میں ہے مصروف تعاون کا تکلّم
اب اس میں برہمن ہوں کہ بہتر ہوں کہ جَینی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۱۷). علمائے اُمت کو کیا پڑی ہے کہ وہ قال اللہ اور قال الرسول کی پاکیزہ صداؤں کو چھوڑ کر انگریزی کی لایعنی گٹ مٹ میں وقت ضائع کریں . (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، مارچ ، ۷). [گٹ پٹ (رک) کا مخرّب].

گٹو (فت گ ، شد ٹ ، و مج) امذ.
رک : گٹا معنی نمبر ۱۳. طبلے ، ڈھول اور ایسے ہی دوسرے سازوں میں ڈوریاں اور گٹو لگے ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۸۲). [گٹا (رک) کا محرّف].

گٹورَن (کس گ ، و مج ، فت ر) امث.
ایک ہندوستانی روئیدگی . جس کی بڑی بھاری بیل ہوتی ہے ، کھاری یا پہاڑی زمین میں ہوتی ہے ، اس کے پھلوں کا اچار بناتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۹ : ۱۲). [مقامی].

گٹھ (فت نیز کس گ ، شد ٹ بفت) امذ.
پانو کی ہڈی کا جوڑ ، ٹخنے کی ہڈی. اپنے داہنے ہاتھ کی کلائی سے حریف کا داہنا پیر گٹھ کے قریب سے اٹھاتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ ملا کر زور کرتا ہوا اپنے بائیں طرف کو چت کر دے . (۱۹۰۳ ، رموز فن کُشتی ، ۳۰). [گٹا (رک) کا ایک املا].

گٹھ پَرچہ (فت گ ، ٹ ، پ ، سک ر ، فت چ) امذ.
گٹا پرچا (رک) کا ایک املا ، ایک گوند. ربر اور گٹھ پرچہ میں اختلافات طبعی ہیں کیمیائی نہیں . (۱۹۰۷ ، معرفی جنگلات ، ۳۰۱). [انگ : Gutta Percha].

گٹی (۱) (فت گ ، شد ٹ) امث.
۱. (معماری) پتھر ، اینٹ وغیرہ کے سخت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے. اس پر لھاروں کی اکھیری یا دوہری تہ بچھا دی گئی اور ان کے اوپر گٹی ڈال دی گئی . (۱۹۳۹ ، مٹی کا کام ، ۸۸). ۲. پتھر کا چونا ، بغیر بجھایا چونا. انھوں نے کہ اگر گچ کا کام بنوائیں تو ... ایک من سُرخی میں دس سیر گٹی چونہ کی اور ... آدھ سیر سن کترا ہوا ڈالیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). بعض جگہ پتھر کا چونہ جس کو گٹی کہتے ہیں سرخی ملا کر استعمال ہوتا ہے . (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۸). ۳. پیاز یا لہسن کی پوتھی یا گرہ. چھت کی شہتیروں سے پیاز اور لہسن کی گٹیاں قطار در قطار لٹک رہی تھیں . (۱۹۳۱ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ۵۰). ۴. نیل کا ٹکڑا جو مربع کاٹا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گٹھی (رک) کا ایک املا].

گٹی (۲) (فت گ ، شد ٹ) امث.
رک : گٹ (۳) ، (دریا یا تالاب کا) کنارہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : घट्ट جتی (رک) کا محرّف].

گِٹی (۱) (کس گ ، شد ٹ) امث.
۱. وہ نلی جس پر تاگا لپیٹا جاتا ہے ، تاگے کی پھرکی. تانوں کے سلسلے بند نہ ہوتے اور ان کے لچھے کے لچھے اسی طرح نکلتے چلے آتے جیسے گٹی میں سے سرر سرر تاگا نکلتا رہتا ہے ، اور وہ دنگ بیٹھا رہتا . (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵۵۸). ۲. چلم کی چھوٹی ٹھیکری یا چھوٹا توا ، چُغل. ہر ٹھیکرا اور گٹی ایم کا خزانہ چھاتی میں چھپائے ہوئے ہیں . (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۸۹). [گٹا (رک) کی تصغیر].

گِٹی (۲) (کس گ ، شد ٹ) امث.
(منہیاری) سینگ یا ہاتھی دانت کی چوڑی اور کور دار چوڑی جس کے گھیر پر سونے کی پتّی چڑھا دی جاتی ہے مارواڑی ہندو عورتوں میں اس کا بہت چلن ہے (اپ و ، ۴ : ۸۵). [مقامی].

گِٹی (۳) (کس گ ، شد ٹ) صف مث.
چھوٹے قد والی ، ٹھنگنی. لڑکیوں میں ایک تو وہ گٹی سی گول گول ... ریلا روز تھی . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۵۷). [گٹا (رک) کی تانیث].

گُٹی (ضم گ ، شد ٹ) امث.
ایک پودا جس کے پتے بڑ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں گُٹّی ... اس کے پتے بڑ کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳). [مقامی].

گُٹّے (ضم نیز کس گ ، شد ٹ) امذ.
گٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل. کھیلوں کے جو نام یاد آئے گنا دیتا ہوں ... ہاپو برہاپو ، جھنک جھکا ، گٹے ، ادا پدا ... وغیرہ . (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷).

ـــ کھیلنا ف ل ، محاورہ.
بچوں کا کھیل جو پتھر وغیرہ کے گول ٹکڑوں سے (زمین پر خانے بنا کر) کھیلا جاتا ہے ، گٹے کا کھیل کھیلنا (جامع اللغات).

گٹیا (فت گ ، کس ٹ) امث.
رک : گٹھیا ، بتھیہ (پلیٹس). [گٹھیا (رک) کا ایک املا].

گُٹیا (ضم گ ، فت ٹ ، شد ی) امث.
ٹھیکری ، اینٹ کا روڑا ، کنکر کا چھوٹا ٹکڑا ، گٹھیا ، گٹھی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گُٹی (رک) کی تصغیر].

کُٹیاں (کسر ک ، شد ٹ بکس) امث ، ج.
کٹیے جو نماز پڑھنے سے ماتھے یا ہاتھ پانو پر پڑ جائیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [رک : کٹی (۱) کی جمع].

ـــ کھیلنا ف مر ، محاورہ.
رک : کٹے کھیلنا. میں کٹیاں کھیلا کرتی ہوں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۴۰).

گٹھ (۱) (فت گ/سا(الف) امذ.
۱. **بڑا بقچہ** . **بندھا ہوا گٹھا** . **بنڈل**. ایک طرف سے برق بصورت بشور گٹھے تصویروں کے لئے ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۶۵). اناڑی سوار پشت توسن پر ایسا نظر آتا ہے گویا پشت پر گھوڑے کے گھاس کا گٹھ بندھا ہوا ہے کہ کبھی ادھر جُھک گیا کبھی اُدھر. (۱۹۰۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۳۶۶). اس طرح سے گٹھ اسباب کا اٹھائے اور شکر کرتے ہوئے باقی تین منزل طے کر کے داخل شہر لکھنؤ ہوئے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۰۱). ۲. **لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ جو تین گز کے برابر ہوتا ہے.** ایک جریب کے بیس حصّہ کر کے ہر حصّہ کا نام گٹھ رکھا ہے اور ہر گٹھ تین گز کا ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۶). (ب) امث رک : **گانٹھ** ، **روئی کپڑے وغیرہ کا بڑا بقچہ**. کنڈیری والے نے دل لگی سے کنڈیریوں کے ساتھ گھانٹیں بھی تول دیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۲۳). [گانٹھ (رک) کا مخفف].

ـــ بَنْدھ (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
سازش کا ، **مل کر کیا ہوا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گٹھ (رک) + بندھ (بندھنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

ـــ بَنْدھ چوری (ـــ فت ب ، سک ن ، و مع) امث.
بہت سے آدمیوں کا مل کر چوری کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گٹھ بندھ + چوری (رک)].

ـــ بَنْدَھن (ـــ فت ب ، سک ن ، فت دھ) امذ.
۱. (ہندو) **شادی کی ایک رسم یا طریقہ** ، **دولھا دلہن کے آنچلوں کی وہ گرہ جو پھیروں کے وقت لگائی جاتی ہے** ، **گٹھ جوڑا.** شیدیر بہت خوش ہے ، طریقے پر مذہب ہنود کے بھونری پھری ، گٹھ بندھن ہوا (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۶۶۹). تحقیقات کر کے صدر مقام کو اطلاع دیتے رہیں گے اور ہو سکے گا تو ایسے نکاح اور گٹھ بندھن بھی کرائے پھریں گے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۹۰). ۲. **گٹھ جوڑ** ، (**دو آدمیوں کا**) **یک دل ہونا** ، **ربط ضبط** ، **میل جول** ، **اتفاق و اتحاد**. ہندو مسلم گٹھ بندھن کے لئے ایسا موقع صدی بھر نہیں آئے گا. (۱۹۴۶ ، ہمارا قائد ، ۳۰). [گٹھ + بندھن (رک)].

ـــ جانا محاورہ.
۱. رک : **گٹھنا** ، **مل جانا** ، **شریک ہونا**.

ہے جو الزوالِ ستم شاید
گٹھ گیا اُس سے آسمان ہے آج

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۳۶). جب نفس دل کے ساتھ گٹھ جاتا ہے تو یہ بلا و آفت نازل ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۷۷). ۲. **پھنسنا** ، **بندھنا**.

لیا اُس چشم نے یوں پنجۂ مژگاں میں دل میرا
کہ جیسے چنگلِ شاہیں میں گٹھ جاتا کبوتر ہے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۸).

ـــ جوڑ (ـــ و مج) امذ.
(**عموماً سازش کے لیے**) **دو یا زیادہ آسیوں کا ربط ضبط** ، **میل جول یا اتحاد**. بھارت اگر روس سے یاری گانٹھے ... تو وہ گٹھ جوڑ نہیں ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰/۲۷ ، ۳). ابتداً میں انگریزوں اور ہندو بنیوں کا گٹھ جوڑ ... تجارتی لین دین سے ہوا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۳). [گٹھ + جوڑ (جوڑنا (رک) سے)].

ـــ جوڑا (ـــ و مج) (الف) امذ.
۱. رک : **گٹھ بندھن**. آپس میں جو گٹھ جوڑا ہو جائے تو انوکھی اچرج اور اچنبھے کی بات نہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۰۱). کنیا دان کی تیاری ہوئی ، بیدا سنگھ اور اس کی بیوی کا گٹھ جوڑا ہوا اور دولھا دولہن کے ہاتھ میں موتی باندھ دی (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۵۲). ۲. **ربط ضبط** ، **میل جول**.

جز ترے تھا نہ کسی اور سے گٹھ جوڑا ہائے
تو نے ناحق کو نکالا جو یہ تک توڑا ہائے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۲). ۳. (مُشاطہ گری) **میاں بیوی** ، **زوجین** ، **جورو خاوند** ، مراد : **دولھا یا دلہن کے ماں باپ** (اب و ۔ : ۸۹). (ب) صف. **ملا ہوا** ، **جُڑا ہوا** (پلیٹس). [گٹھ + جوڑا (رک)].

ـــ جوڑا باندھنا ف مر ؛ محاورہ.
دولھا دلہن کے آنچلوں کو ملا کر گرہ لگا دینا ، **بیاہ کرنا** ، **جوڑا لگانا** ، **نکاح کرنا** ، **عقد کرنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کَتْرا (ـــ فت ک ، سک ت) امذ.
جیب کترا ، **جیب تراش** ، **ہا کٹ مار**.

ناجوروں کے سدِّمقابل دیکھو ہے پیشانی
یہ وحشی یہ چور اچکّے ، گٹھ کتروں کے بھائی

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۹۱). [گٹھ + کتر (کترنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ صفت تذ کیر].

ـــ کَٹ / کَٹا (ـــ فت ک) صف ؛ امذ.
۱. رک : **گٹھ کترا**

نٹ کھٹ ، اُچکّا ، چور ، دغاباز ، گٹھ کٹا
سو سو طرح کے عیب لگاتی ہے مفلسی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱/۲ : ۴۰).

ایسے نہ جیب کترے کہیں رہیں نہ گٹھ کٹے
پہلو میں بیٹھتے ہی دل اس نے اُڑا لیا

(۱۸۸۷ ، الماسِ درخشاں ، ۱۲).

اُٹھائی گیرے اچکّے گھروں سے دھر بھاگے
جو گٹھ کٹے تھے وہ گٹھڑی تنک کے دھر بھاگے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۹۲). ۲. (مجازاً) **دغاباز** ،

حیلہ گر ، ٹھگ ، طرار ، طوے اور تشدید کی موجودگی کے پیش نظر یہ عربی زبان کا لفظ قرار پاتا ہے جس کے معنی فریب کار اور گلہ کٹنے کے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۶۳). [کٹھ + کٹ (کاٹنا (رک) سے) ، لاحقۂ صفت].

---کٹائی (---فت کٹ) امث.
جیب کاٹنا ، یا کٹ مارنا ، جیب تراشی (پلیٹس). [کٹھ کٹ + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---کٹی (---فت ک) امث.
گانٹھ کاٹنا ، جیب کترنا ، یا کٹ مارنا ، جیب تراشی

کسو کا کٹھ کٹی وتیرا ہے
کوئی بھڑوا اُٹھائی گیرا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۹).

دیکھیے کوئی ہے جن کا ، ہے کٹھ کٹی وتیرا
جانے یہ کہا رہا ہے لیجے کا دل جریرا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۳۲). جن افعال سے مال کی طرف سے آنی اُٹھ جاتی سب چوری ہیں ، ڈاکا ، ڈکیتی ، راہ زنی ، کٹھ کٹی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰۳). [کٹھ کٹ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کٹھ (۲) (فت ک) امذ ، سابقہ.
کھٹنا (رک) سے ماخوذ ؛ تراکیب میں مستعمل.

---کَر م ف.
مرتکز ، مربوط صورت میں ، اس طرح پیوست کر کے کہ جھول باقی نہ رہے ، اس طرح جوڑ ملا کر ترتیب دینا کہ بے ربطی کا شائبہ بھی باقی نہ رہے اب افسانے کو ایک مخصوص واقعہ ، ایک مخصوص تصور یا ایک مخصوص خیال کے گرد زیادہ کٹھ کر لکھنے کی طرف توجہ زیادہ ہو رہی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۲۸).

---کے کٹھ صف ، ج.
رک : کٹ کا کٹ جس کی مغیرہ صورت اور جمع ہے ؛ زیادہ ، لاتعداد. کبھی صاحب کھلونے لے گئے تو کسی خان بہادر نے کٹھ کے کٹھ کھلونے بھیج دیے. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۱۰۳).

کٹھ (کس ک) امث.
انگل بھر ، مٹھی برابر ، گرہ ، گز کا سولھواں حصہ. اس کا ماتھا کوئی تین چار کٹھ کا ہوگا. (۱۹۶۸ ، باگھ ، ۲۰۱). [ہن].

---مُٹھیا (---ضم م ، کس ٹھ) صف.
بالشتیا ، بونا ، ٹھگنا ، پستہ قد. اس نے بڑی توجہ سے کٹھ مٹھیا ، آٹے کا اندھا بونا بنایا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۹۳). [رک : کٹھ + مٹھی + ا ، لاحقۂ صفت].

کٹھا (فت ک) صف (شاذ).
رک : کٹھا ہوا جو زیادہ مستعمل ہے. وہ کٹھے جسم پر سلوٹوں سے اٹی وردی اور سیاہ چہرے پر بچھو کے ڈنک سے ملتی جلتی مونچھیں سجائے ہوئے تھا. (۱۹۷۳ ، یہ باراں دوزخ ، ۳۳).

[کٹھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
۱. مضبوط ، کسرتی نیز سخت (بدن کے لیے مستعمل). اکہرے کٹھے ہوئے جسم کا خوش شکل اور میانہ قد شخص ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۳۸). سنتری نے اس کے کٹھے ہوئے جسم کی طرف اشارہ کیا (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۷). ۲. چُست ، پُختہ (مصرع یا شعر وغیرہ). اس کے کٹھے ہوئے مصرعے اور ان مصرعوں کی تیز دھار سے ہمیں قوت چمکتی ہوئی ... معلوم ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۰۸).

کٹھا (کس ک) امث.
(عو) گانٹھ ، گرہ ، عقدہ (مہذب اللغات). [کٹھان (کٹھنا (رک) کا حاصل مصدر) کی تخفیف].

کٹّھا (۱) (فت ک ، شد ٹھ) امذ.
۱. گھاس یا لکڑیوں وغیرہ کا پشتارہ. ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک کٹھا لکڑیوں کا باندھ رہا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۹). ایک بوڑھا آدمی گھاس کا کٹھا سر پر رکھے چلا جاتا تھا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۷۰). ایندھن کی ڈھیریاں لکڑی سب کو رسی سے ایک کٹھے میں باندھ لوں گا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۰۳). شاخیں الگ کر لیں اور انہیں پہاڑ کے نیچے کٹھوں کی صورت میں یکجا کر دیا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۳). ۲. پیاز یا لہسن وغیرہ کی پوری گانٹھ یا گٹھی. پڈیوں کی حمایل گلے میں ڈالتی ہے اور پیاز کے کٹھے کمر سے باندھتی ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۱). ہر ایک قطعہ اس کا قابل ہونے کے بنا ، زعفران کے کٹھے بو دیتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۲). [کٹھی (رک) کی تکبیر].

کٹّھا (۲) (فت ک ، شد ٹھ) امذ.
پیمائش کا ناپ جو ۳ گز کے برابر ہوتا ہے ، جریب کا بیسواں حصہ. جریب کے معنی پیمائش کی زنجیر ، اس میں بیس کٹھے اور ہر کٹھا ۳ گز کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۸). [مقامی].

کٹّھا (۳) (فت ک ، شد ٹھ) امذ.
۱. بڑی گٹھڑی ، بڑا بقچہ ، بنڈل. ابن الجزار ... کی لائبریری سے بچیس کٹھے طبی اور غیر طبی کتابوں کے برآمد ہوئے. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۶۶). ۲. (کنایۃً) بوجھ ، بار ، وزن ، بہت وزن جو آسانی سے نہ اٹھایا جا سکے.

کی سفارش آپ نے کنجوسی سے منشی کے لیے
آپ کے احسان کا میرے سر پہ کٹھا ہو گیا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۲ : ۱۶۷). ۳. (ٹھگی) لاش (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۱). [گٹھرا (رک) کی تخفیف].

کٹّھا (۴) (فت ک ، شد ٹھ) امذ.
۱. رک : کٹا (۳).

گٹھے ہڑ بہ سخت پولاد ہو
کٹی نازکی تن کی برباد ہو

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۲).

کسی کا داغ جبیں دیکھیے جو مسجد میں
تو ہی کے ڈالیے دل میں شراب کا گٹھا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۲). رُخ سے نورِ اسلام ظاہر ، ماتھے پر سجدے کا گٹھا ، سر پر عمامہ باندھے ہوئے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۶۱۲). ۲. کھوڑے کا پُٹھا ؛ کلائی یا ٹخنے کا جوڑ (جامع اللغات). [گٹا (رک) کا محرف].

گُٹّھا (ضم گ ، شد ٹھ) امذ.
(سنگ تراشی) بڑے پتھر توڑنے کا دھار دار اوزار ، ٹانا ، پھانا (ا ب و ، ۲ : ۴۷). [مقامی].

گٹھانا (ف گ) ف م.
۱. جوڑنے یا ملنے کی وجہ یا عمل ؛ جوڑنا ، ملانا (پلیٹس).
۲. جُوتا سلوانا ، پیوند لگوانا یا مرمت کرانا.

اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانے کے ہاتھ سے
موچی سے کفش پا کو گٹھاتے ہیں وہ اُدھار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ۱ ، ۱ : ۳۷۰). مجھے بال بھی لادو ، پُھندے بھی لادو ، جوتا گٹھا دو موچی کے ہاتھ. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۸۳). [گٹھنا / گانٹھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گٹھائی (ف گ) امث.
ایک محصول جو زمیندار کاشت کاروں سے وصول کرتے ہیں (اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس) [گٹھان (گٹھانا (رک) سے حاصل مصدر) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گٹھاو (ف گ ، و مج) امذ ؛ ← گٹھاؤ.
۱. ڈیل ڈول ، ساخت. واضح ہو کہ اس نر و مادہ سے بچہ لیوے جو اصیل اور خوش رنگ ہو اور گٹھاو کا بہت اچھا ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۰). گٹھنا ، مل جانے ، سازش کرنے ، بُنتی کھانے وغیرہ کے معانی میں عموماً نون کے بغیر مستعمل ہے ... جیسے گٹھا ہوا ، گٹھاو ، گٹھیلا ... یہی نون کے بغیر دیکھنے اور سننے میں آیا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو املا ، ۲۰۳). ۲. جوڑ ، ربط ، معنوی گٹھاؤ کی یہ پیچیدہ کیفیت ساقی کی پوری شاعری میں جاری و ساری ہے. (۱۹۷۹ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ۲۰۷). ۳. ملانا ، جوڑنا ؛ بناوٹ ، تعمیر ؛ تدبیر ، مشورہ ؛ سازش (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- باندھنا / گانٹھنا محاورہ.
تعلق پیدا کرنا ، انجمن بنانا ؛ مشورہ یا سازش کرنا ؛ اپنا کام نکالنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گٹھاوٹ (ف گ ، و) امث.
رک : گٹھاو ، گٹھ جوڑ ، میل ملاپ ، صلاح. فرنگیوں نے یہ کہا کہ ستاٹہ بے وقوف ہے ، اس نے مسلمانوں سے کچھ گٹھاوٹ نہ کی ، اسی واسطے اوس کو بُرا جان کر سلطنت سے معزول کیا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷۹). [گٹھنا / گٹھانا (رک) کا حاصل مصدر].

گٹھاوَن (ف گ ، و) امث.
(کاشت کاری) کھلیان روندنے والے بیلوں کے گلے کی لمبی رسی (ا ب و ، ۶ : ۹۹). [مقامی].

گٹھائی (ف گ) امث.
جُوتے وغیرہ کی مرمت یا مرمت کی اُجرت ، سلائی کا معاوضہ ، موٹی سلائی جیسے جوتے کی (ماخوذ : نوراللغات). [گٹھنا / گٹھانا (رک) کا حاصل مصدر].

گٹھت (ف گ ، ٹھ) امث.
گٹھاؤ ، سازش ، گٹھ جوڑ. اس خفیہ سبھا میں وشنو کے بہتر سے بہتر دماغ جمع تھے ، مگر اسی گٹھت کا تھا کہ دیکھ کر سب چکر میں آگئے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۷). [رک : گٹھ + ت ، لاحقۂ کیفیت].

گٹھر / گٹّھر (ف گ ، ٹھ / شد ٹھ بفت) ؛ ← گٹھڑ (الف) امذ.
۱. (أ) بڑی گٹھڑی یا گٹھری. ایک سپاہی نے کسی طالب العلم کو بیگار پکڑا اور گٹھر کپڑوں کا اس کے سر پر دھر ہی دیا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۳۱). ایسے کمبختو ابھی بقیے عشرے کا ذکر ہے دھوبن چاندنیوں کا گٹھر لائی وہ سب ڈھیر کا ڈھیر کیا ہو گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۶). دھوبن نے کپڑوں کا گٹھڑ آگے ڈال دیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۵). سبز چارہ کا موسم ہوتا تو کھیت میں سے کاٹ کر جلدی گٹھر لیے واپس آ جاتے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۷). (ب) صف. گودار ، گانٹھوں والا ؛ موٹا ، فربہ ، مضبوط (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گٹھڑی (رک) کی تکبیر].

--- باندھنا محاورہ.
چیزوں کا ایک گٹھڑے میں باندھنا ، مال جمع کرنا (علمی اردو لغت).

گٹھری (ف گ ، سک ٹھ) امث ؛ ← گٹھڑی.
۱. بقچی ، پوٹ ، بڑی پوٹلی. چیکوٹی بیچ گٹھری میں باند کر ہور جیا! خدائے تعالیٰ کیا سکتے ہو کیوں ہوتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۰۵).

ٹھگ کی گٹھری یہ تاک ہے قائم
تو جو اپنی کسی جگہ سوئے

(۱۶۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹۱). جٹ پٹ ان سبھوں کی بقچیاں باندھ لیں اور گٹھریاں ان کے گلے میں ڈال دیں. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳). حکیم صاحب کی گاڑی کی روانگی کے وقت میں نے اپنی گٹھڑی بھیجی تھی. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۴۶). اس کے پاس اور کپڑے بھی ہیں لیکن اس نے گٹھڑی میں باندھ رکھے ہیں. (۱۹۴۸ ، روشنی ، ۲۳۹). ۲. (کنایۃً) بوجھ ، بار (گناہوں کا).

گٹھری ہی گناہوں کی کیا کم ہے گراں باری
جو اور زیادہ ہم کچھ بار گراں ڈھونڈیں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۵).

باہوں کی گٹھڑی کو ڈبوئے
ہم بھی پنجا دیس سے آئے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۶۵). ۳.(۱) **وہ شخص جس کے ہاتھ پانو سکڑ یا سمٹ کر گٹھڑی کی طرح ہو گئے ہوں ، جسم کا ایسا سمٹنا کہ گٹھڑی معلوم ہو** (نشے ، کمزوری یا بےہوشی کے باعث) ؛ (بطور بیٹھی) ہاتھ پانو سمیٹ کر لیٹا یا بیٹھا ہوا. بستر کر کے پڑے اور گٹھری ہو کر سکڑ رہے.(۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۱). وہ گندی وردی پہنے سٹول پر گٹھڑی بنا بیٹھا تھا. (۱۹۷۰ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۷۶). (ا) **ہاتھ پانو باندھ کر پانی پر بیٹھنے کا ایک انداز ، پیراکی کی ایک مردہ تیراکی.** کوئی ہے کہ گٹھری بنا بہاؤ پر چلا جا رہا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱). ۴. (کنایۃً) **جمع پونجی.**

جتنی اس کائنات کی گٹھری ہے
اور تیری بغل میں ہے دبی اے غنگی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۸). ۵. (کنایۃً) **رقم کی تھیلی.** تم مجھے اپنے گھر سے اس طرح نکال رہی ہو کہ گویا میں نے تمہاری کوئی گٹھری کاٹی ہے. (۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۲۱). جوہریوں کے ڈبے گم ہوتے ہیں بساط خانہ برباد ہو رہا ہے بزازوں کی گٹھریاں بدارد ہوتی ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۰۶). ۶. **میزان ، رقم ، دولت ، جائداد ، انجمن ، سبھا** (ماخوذ : جامع اللغات). [گٹھڑی (رک) کا عرف].

---**باندھنا** ف مر ؛ محاورہ.
۱. **سفر کے لیے تیار ہونا.**

بولتا ہوں کھول میں ہو قال گٹھڑی باندلے
ہے تجے جمعیت آخر ، اے پریشان ، غم نہ کہا

(۱۷۰۶ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۷)

گل ہی اس باغ سے جانے یہ نہیں بیٹھا کچھ
گٹھری غنچے نے بھی از بہر سفر باندھی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۸). ۲. **متفرق چیزوں کو ایک جگہ کرنا ، مال جمع کرنا** (نوراللغات).

---**بندھی ڈھول کی ، رہی پون سے ، پھول گانٹھ جتن کی کھل گئی ، رہی/انت ڈھول کی ڈھول.** کہاوت.
انسان کی طرف اشارہ ہے کہ انسان مٹی کی گٹھڑی ہے ، جس میں ہوا بھری ہوتی ہے ، جب یہ ہوا نکل جاتی ہے تو پھر مٹی ہی رہ جاتی ہے ، انسان بہت ناپائدار ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---**حلال بقچہ حرام** کہاوت.
معمولی مسئلے میں راست بازی اور اہم مسئلے میں بےایمانی ، تھوڑی چیز میں راست بازی ، بڑی چیز میں بےایمانی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---**کرنا** محاورہ.
۱. **اکٹھا یا جمع کرنا ، روپیہ جوڑنا ، مال جمع کرنا** (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). ۲. **کشتی میں حریف کو دوہرا کرنا** (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). ۳. **ہاتھ پانو باندھ کر ایک جگہ کر دینا.** ان کے اینوہ کو گٹھڑی کر کے پھینک دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۷۴).

---**مارنا** محاورہ.
لوٹنا ، ٹھگنا ، مال مارنا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---**مٹھری / مٹھڑی** (---ضم م ، سک ٹھ) امث.
رک : **گٹھری.**

گٹھری مٹھری پر تری بارے بتا
کون ہے دل ہاتھ میں ڈالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). گٹھری مٹھری کھولی ناگا بٹ کر سینے لگے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۸۰). نائی بستی جلدی جلدی اپنی گٹھڑی مٹھری سنبھالنے لگی. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۸۷). [گٹھری + مٹھری (تابع)].

---**مٹھری باندھنا** ف مر ؛ محاورہ.
رک : **گٹھری باندھنا.** دوسرے روز صبح کے وقت گٹھڑی مٹھڑی باندھ ، چلنے کو تیار ہوا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸۵).

گٹھڑیا (فت گ ، ٹھ ، سک ڑ) امث.
(تحقیراً) **گٹھری** (پلیتس). [رک : گٹھڑی + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گٹھل (ضم گ ، شد ٹھ بفت). (الف) صف.
۱.(۱) **بڑی گٹھلی والا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
(ا) **گانٹھ دار ، جس میں گانٹھیں بڑی ہوئی ہوں.** بیل کی انکھ لو اور اسکا پچھلا حصہ بھی اس طرح چھیل ڈالو کہ موٹی اور گٹھل نہ رہے بلکہ بہت پتلی ہموار سطح رہ جائے. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۳۶). ۲.(۱) **کند ، غبی ، کوڑھ مغز.** شاید کوئی گٹھل کند ذہن زاہد خشک یہ کہے کہ ان دونوں استادوں نے ایسے مضامین پر ذہنی قوت بےجا صرف کی. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۹ : ۶). بے تل کی لگنی ... دنیا بھر کی آنچوں ، کیسی کنوئیں میں بولہ رہی ہے گٹھل کہیں کی. (۱۹۶۰ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲۱). (ا) **کند ، سست (عموماً طبیعت کے لیے).**

تری نازک کمر کے باب میں چھلک بنا دیں گے
وہ کیا سمجھیں یہ باریک طبیعت جس کی گٹھل ہو

(۱۸۹۹ ، اسرار جان ادا ، ۲۷). بڑی گٹھل طبیعت کا آدمی تھا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۵). ۳. (کنایۃً) **غیر فصیح ، بوجھل ، ثقیل.** اجنبی ترکیبیں اور اسلوب بیان داخل ہو جائیں تو غزل ایسی ہی گٹھل ہو جائے جیسی کہ بعض شعرا کی غزل عربی اور فارسی کے غیر مانوس الفاظ اور ترکیبیں اختیار کرنے سے ہو گئی ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۵۰). اس عبارت کے الفاظ کسی قدر گٹھل ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۹ : ۵).
۴. **سخت ، بستہ ، جما ہوا.** بولے دیکھتی نہیں پاخانہ گٹھل ہو گیا اب تو گوشت کھانے کو ملے گا. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۰۳).
(ب) امذ. **بڑا ڈھیلا ، بڑی گانٹھ ، گومڑ ، آماس ، جماؤ ، غدود** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گٹھ (گٹھ/گانٹھ (رک) کی تخفیف) + ل ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ سُوئی (ـــ و مع) امث.
(سوئی سازی) وہ سوئی جو بیچ میں سے زیادہ موٹی اور ناکا چوڑا ہو اور باریک کپڑے کی سلائی کے لائق نہ ہو (ا ب و ، ۲ : ۱۰۹)۔ [کٹھل + سوئی (رک)]۔

کُٹھلا (۱) (ضم ک ، سک ٹھ) امذ.
بڑا ڈھیلا ، بڑی کٹھلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک ، کٹھلی + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

کُٹھلا (۲) (ضم ک ، سک ٹھ) صف.
کند (پلیٹس)۔ [کُٹھ (رک) + لا ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

کُٹھلانا (ضم ک ، سک ٹھ) ف م.
کند ہونا ؛ دانتوں کا ترشی کی وجہ سے کاٹنے کے قابل نہ ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [کٹھل ـ کٹھل + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ]۔

کُٹھلی (ضم ک ، سک ٹھ) امث.
۱. پھل کا سخت بیج جیسے آم ، آڑو ، بیر ، کھجور کا.

لکھا ہے کتابوں میں بارہ کروں
ہوئے طول میوہ کا کٹھلی نہ ہوں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۸)۔ اس حالت میں بھی ان کی شاعری اور انشا پردازی کہتی ہے کہ یہ کٹھلی کسی لذیذ میوے کی ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۶)۔ پرندہ انڈے سے اور درخت کٹھلی سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶)۔ اُسے جامن سمجھ کر مٹی کے کونڈے میں ڈال کے نمک چھڑک دیا گیا اور کسی وقت بھی زور سے ہلا کر زمین پر پھینکا گیا تو اپنی کٹھلی سے الگ ہو جائے گا. (۱۹۹۲ ، بتھر میری تلاش میں ، ۹۰)۔ ۲. (i) گرہ جو بدن کے کسی عضو میں پیدا ہو جاتی ہے ، گلٹی ، اُبھرا ہوا غدود.

کٹھلی کا بغل کی پھر کچھ احوال
تھا جس سے کہ دشمنوں کا بدحال

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ (ق) ، ۱۲)۔ شانے کے جوڑ میں پشت کی جانب کٹھلی پڑ گئی. (۱۸۸۶ ، زبان داغ ، ۲۷۲)۔ محترم بندہ ... امراض مول لیتا ہے اس کو خدا بیٹا دیتا ہے لیکن ہونے والے کے بدن پر بدنما کٹھلیاں ہیں. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۷)۔ (ii) آماس ، گومڑا ؛ سخت پھوڑا نیز عورتوں کے پستانوں کی گلٹی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. وہ گرہ (جو خمیر کرنے یا گوندھنے کے وقت) آٹے وغیرہ میں پڑ جاتی ہے. آٹا ... گوندھا تو ایسا کہ کٹھلیاں پڑگئیں ہوتیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۵)۔ کسٹرڈ پکانے وقت چلاتے رہیں ورنہ کٹھلیاں پڑ جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۵۳)۔ ۴. سُدّہ جو دستوں میں نکلتا ہے ؛ پیخانہ کی گرہ ؛ کانٹھ ؛ پھوڑے کا سخت حصّہ (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [کٹھ (کانٹھ کا مخف) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

کُٹھلے ہو جانا محاورہ.
دانتوں کا ترشی کی وجہ سے کُند ہو جانا (نوراللغات)۔

کُٹھنا (فت نیز ضم ک ، سک ٹھ) ف ل.
۱. (i) باہم مل جانا ، شریک ہو جانا ، جڑنا.

کاو کاو مژۂ یارو دل زار و نزار
کٹھ گئے ایسے شتابی کہ چھُڑانا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱)۔ (ii) ملنا ، مل جانا (عموماً کٹھ جوڑ کر کے ، سازش کر کے) ایک گروہ کے ساتھ کٹھ کر یہ تجویز کی کہ ناصرالدولہ کو مروا ڈالیے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷)۔ دو چار بابوؤں سے کٹھا ہوا بھی ہے ، اس کی معرفت لے لیتے ہیں. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۱۰۳)۔ (iii) ملا ہونا ، مرکب ہونا. تم نے کسی تیزابی یا تیزابے کو دیکھا ہے جب ایک دھات کی ڈلی ... جانچتا ہے کہ ایک مادہ ہے یا کئی مادے کٹھے ہوئے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۱۳)۔ ۲. بنتا ، تیار ہونا (منصوبے ، سازش وغیرہ). وہاں مشاطاؤں کا جھگڑا ، جہیز سلامی ، حسب نسب کا چرچا ، یہاں نکاح ثانی کا مسئلہ پیش کرنے کا ارادہ ، دونوں طرف ہزار منصوبے کٹھ رہے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۹۳)۔ ۳. سِلنا ، پیوند لگنا ، موٹا ٹانکا بھرا جانا

مجروح اپنی چھاتی کو بخیہ کیا بہت
سینہ کٹھا ہے میر ہمارا رفو کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۰)۔ مسجد کی سیڑھیوں کے سامنے ... پیوند لگا پاجامہ اور کٹھی ہوئی کٹنے لگی جوتی پہنے کون عورت بھیک مانگتی ہے. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۷۷)۔ ۴. میل ملاپ بڑھا لینا ، دوست بنا لینا.

کیا قحط خوبرویاں عالم میں پڑ گیا ہے
کٹھ جاوینگے ابھی ہم ایک اور ہی پری سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۲)۔ ۵. (i) چُست بندش والا ، مربوط ، ہم آہنگ. اس میں شک نہیں کہ ڈرامے کا پلاٹ کٹھا ہوا ہے اور رطب و یابس سے پاک ہے. (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۲۲۰)۔ (ii) بندھنا ، ٹھیک ہونا ، راسخ ہوجانا. (حواس خمسۂ باطنی) اول حس مشترکہ جو بات حواس خمسۂ ظاہری میں کٹھ جاتی ہے وہ انھیں قبول کر لیتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۹۰)۔ ۶. نشے کا چڑھنا. کچھ تو اور لیجیے کہ ذرا سرور تو کٹھے اور لوگوں نے بھی اتفاق کیا ، نئی بتے پھر کھولی اور تھوڑی تھوڑی سب کو پلائی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۰)۔ ۷. آواز ملنا ، ہم آہنگ ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔ [کاٹھنا / کانٹھنا (رک) کا لازم]۔

کَٹھنت / کَٹھنٹ (فت ک ، ٹھ ، سک ن) امث.
۱. (بانک بنوٹ) ایک داؤ ، نیز دھوکا عباسی کے طور پر مثلثی شکل لکڑی کی بنی ایک ساق مثلث کی اپنی کلائی کی اور دوسری ساق اپنی لکڑی کی بنا کر مخاصم کی کلائی لے کر دبا دینا. لکڑی کا سرا تھوڑا سا نیچے کر کے پیچھے سے اس کے پنجے لیجا کے لکڑی کا سرا اوپر لا کے کیلی بھر کے آگے کو مار دے ... کٹھنت کی صورت پیدا ہو جاتے گی. (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۱۱)۔ ۲. (کنایۃً) قابو ، بس. لوٹا بھاری تو سب کے لیے پڑی تھی مردار ہزار بش کے خوف سے دور کھڑی تھی ، بڑافنت کی کٹھنت پر نہ آتی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۳۸۲)۔ [کاٹھنا / کانٹھنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گٹھوا (ب گ ، سک نیز ضم ٹھ) (الف) امذ.
۱. **گانٹھ** (**دھاگے وغیرہ میں**). کم ظرف کی ساڑی لگا لگا کر متی کے کونچوں سے پانی مانجی اور شرارت کا گٹھوا گانٹھا (۱۹۲۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۵ ، ۱ : ۳). ۲. رک : **گٹھ بندھن** معنی نمبر ۱ (پلیٹس). (ب) صف. **بندھا ہوا** ، **گرہ دار** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گانٹھ (رک) کی تصغیر].

گٹھوانا (فت گ ، سک ٹھ) ف م.
سلوانا ، **درست کروانا** (**جوتا وغیرہ**). کوئی پھٹا پُرانا جوتا چمار سے گٹھواتا ہے (۱۸۹۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵). جوتی ٹوٹ گئی ... میں موچی کی دوکان پر گٹھوانے گیا (۱۹۰۱ ، آزاد محمد حسین ، نگارستانِ فارس ، ۲۷). [گانٹھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گٹھوانس (فت گ ، سک ٹھ ، غنہ) امذ.
(کاشت کاری) جریب یا بیگے کا بیسواں حصہ یا لین کر ، کٹا ، کٹھا (اب و ، ۲ : ۹۹). [مقامی].

گٹھوانسی (فت گ ، سک ٹھ ، مغ) امث.
رک : گٹھوانس ، گٹھے کا بیسواں حصہ (نوراللغات). [رک : گٹھوانس + ی ، لاحقۂ تانیث].

گٹھوائی (فت گ ، سک ٹھ) امث.
گانٹھنے کی اُجرت یا معاوضہ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گٹھوانا (رک) سے حاصل مصدر].

گٹھوت (فت گ ، و لین) امث.
۱. **گٹھاوٹ** ، **گٹھ جوڑ** ، **سازش** ، **پھانسا** جوہری بچے ... بکھراج نیلم لیے آپس میں عجب طرح کی گٹھوت سے لپٹتے ہیں (۱۸۶۱ ، فسانہ عبرت ، ۳۳). ۲. **ربط ضبط** ، **میل ملاپ** ، **ارتباط** ؛ **موزونیت** ، موزوں (فرہنگِ آصفیہ). [گٹھاوٹ (رک) کی تخفیف].

ـــــ کرنا محاورہ.
سازش کرنا ، باہم مل کر کوئی مشورہ کرنا ، **منصوبہ باندھنا** ، سازباز کرنا ؛ گٹھ جوڑ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ گانٹھنا محاورہ.
سازش کرنا ، سازباز کرنا ، **منصوبہ باندھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

گٹھوتی (فت گ ، و لین) امث.
گٹھ جوڑ ، سازش ، ملی بھگت. آپس میں گٹھوتی اور سب کی ملی بھگت ، چاہے سیاہ کریں چاہے سفید (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۸). [رک : گٹھوت + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

گٹھوند (فت گ ، و لین ، غنہ) امث.
تحویل ، **امانت جو تھیلی یا بنڈل میں رکھی ہو** (پلیٹس ؛ نوراللغات). [رک : گٹھ + وند ، لاحقۂ صفت].

گٹھونڈ (فت گ ، و لین ، غنہ) امث.
(دکان داری) **رقم امانت جو کسی مال کے لیے بہ طور ضمانت رکھی جائے** (اب و ، ۷ : ۹۶). [گٹھوند (رک) کا ایک املا].

گٹھی (فت گ ، شد ٹھ نیز بلا شد) امث.
۱. **گانٹھ** ، **گرہ** ؛ (کنایۃً) **جیب**. جس وقت کام شروع ہوا اس وقت صرف ہزار ڈیڑھ ہزار روپے کی رقم ہماری گٹھی میں تھی (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۲). ۲. **پیاز لہسن وغیرہ کی گرہ** ، **پوتھی**.

شکر نے اگرچہ ہے عورت مٹھی
ولے سرسر زہر کی ہے گٹھی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵).

ایک کنجڑے کی چار گٹھی پیاز
تس پہ اس کو ہزار فخر و ناز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۵). ٹوٹنہ لگنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ پیاز کی گٹھی پاس رکھیے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۲). دہی چکہ پاؤ سیر ، پیاز دو ڈلی ، لہسن ایک گٹھی (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۸). ۳. **جوڑ بند** ؛ **گدا جو گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ پر رکھتے ہیں** ؛ **گولا** (پلیٹس ؛ نوراللغات). [گٹھ (گانٹھ / گانٹھ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گِٹھی (کس گ ، شد ٹھ) امث.
ربل جس پر تاگا لپیٹا جاتا ہے ؛ **ٹھیکری خصوصاً چلم کی گٹی** (جامع اللغات). [گٹی (رک) کا ایک املا].

گٹھیا (فت گ ، سک ٹھ) امث.
۱. **جوڑوں کا درد** ، **وجع مفاصل**. اکثر لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں رہ جاتے ہیں کہ جس کو گٹھیا کہتے ہیں (۱۸۳۳ ، مقید الاجسام ، ۳۸). ہر قسم کے دردوں خصوصاً گٹھیا کے لیے بےحد مفید ہے (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۶۵). دوپہر گٹھیا کے مریض کی طرح گاؤں سے لگ کر بیٹھ گئی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گاؤں پر نہ صبح کبھی ہوتی تھی نہ شام کبھی (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، جولائی ، ۷). ۲. (أ) **چھوٹی پوٹلی** ، **کسی چیز کا چھوٹا بنڈل** (پلیٹس). (أأ) **بڑی گٹھری جس میں غلہ باندھتے یا روئی رکھتے ہیں** ، **بوری** ؛ **ٹوکرا** ؛ **کٹا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [رک : گٹھی + ا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ باو / بائی / بائے (ـــــ و مج) امث.
رک : **گٹھیا** (پلیٹس). [گٹھیا + باو / بائی (رک)].

ـــــ کُھلا بِنْیا پارَس کہاوت.
عورت جب حاملہ ہو تو اس کی بڑی قدر ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کُھلنا محاورہ.
حاملہ ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گٹھیلا (فت گ ، ی مع) صف مذ.
۱. **گرہ دار** ، **گانٹھوں والا**. بانس گٹھیلے ہیں ، رات دن میں بہ مشکل ایک پنجرا تیار ہوتا ہے (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۳۷). ۲. **خوب مضبوط** ، **قوی** ، **گٹھا ہوا** (جسم کے لیے مستعمل). ناظر دیہات میں پیدا ہوا ، دیہات میں پلا ، ہاتھ پاؤں کا تھلا ، گٹھیلا (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۵۰). جسم اتنا گٹھیلا تھا کہ ایک اچھے پہلوان کا بھی نہ ہوگا (۱۹۴۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۰).

گٹھیلے بدن کے چاق چوبند جاپانی ملّاح آتش یاروں کی طرح ادھر اُدھر بھاگ دوڑ رہے تھے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۸۲). [گٹھ + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گٹھیلی (فت گ ، ی مع) صف مث.
خوب مضبوط. چندر گپت کا ذاتی محافظ فوجی دستہ ایمزن خواتین کا دستہ تھا ، چوڑی چکلی ، گٹھیلی ، نسیلی اور جسیلی خواتین. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، آزادی نمبر ، جولائی ، دسمبر ، ۱۵). [گٹھیلا (رک) کی تانیث].

گٹھی ہُوئی (فت گ ، و مع) صف مث.
گٹھا ہوا (رک) کی تانیث ، سخت. پتہ چلا کہ گٹھی ہوئی ٹھوس چیزوں پر ہوا کی مزاحمت کا زیادہ اثر نہیں ہوتا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۵۰۵).

گج (۱) (فت گ) امذ. (الف) امذ.
۱. **ہاتھی ، فیل**.

نہ توں دیو مانس مگر دھج اہے
دھجا بھر چھتر تجہ مگر گج اہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۰).

لگن گج کا تو ا چند دانت ہے بیس گج اُپر چڑھ کر
خوشیاں کے فوج سوں شہ گھر منے مہماں آیا عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۶).

ہن او اونچ بلند ہو سیج نے
بچھر نے تھنا کھیا ہے گج نے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۸).

گج ، گینڈا ، ارنا ، شیر ، پلنگ ، آہو ، ہرن ، روبہ ، گیدڑ
سیہی ، نیولا ، سانڈا ، بچھو ، افعی ، چیتل ، چتی ، اژدر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). ہمارے یہاں ہاتھی کو گج بھی کہتے ہیں ، اسی سے گج باگ نکلی. (۱۹۳۳ ، خیال (نصیر حسین) ، داستان عجم ، ۸۵). ۲. **کولہے ، سُرین**.

ہیں مدّور خطوط سر تا سر جھاتیاں گول اور گج بھاری

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۱۰۲). ۳. (نباتیات) **ایک قسم کی پھول دار جھاڑی (انگ : Viburnum)**. جڑی بوٹیوں میں ... گج (Viburnum) ... زیادہ اہم ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۰). ۴. **عمل کے اطراف کے آٹھ ہاتھیوں میں سے کوئی ایک عدد ۸ ؛ ۸ کے ہندسہ کے لیے علامتی اصطلاح ، ایک ناپ ، وہ گز جس سے بندوق میں بارود بھری جاتی ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **کلاں ، بڑا ، عظیم**. علسرا کا مغلئی شان دار صدر دروازہ تھا جس کے بڑے بھاری کیواڑوں میں پیتل کی گج کیلیں جڑی ہوئی تھیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۳). [س : गज].

ـــــ باز امذ.
۱. **فیل بان**. پشتہائے فیل پر طلائی کجک ہاتھوں میں لیے ہوئے گج باز بیٹھے ہوتے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۱ : ۳۹۹). ۲. **پرندوں کی ایک بیماری**. علت گج باز شناخت یہ ہے کہ پیخال جانور کوتاہ و غلیظ بدشواری مانند کجکے ہوتے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۲۶). [گج + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

ـــــ باگ / بانگ (ـــــ/ غنہ) امث ؛ نیز گجباگ.
آنکس ، لوہے کا آنکڑا جس سے فیل بان ہاتھی کو قابو میں رکھتے ہیں ، ہاتھی کو ضرب لگانے کا آہنی آلہ. کمر میں پیش قبض یا کٹار ہاتھوں میں گجباگ جواہر نگار. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۳). فیلبان نے جسارت سے گجباگ ماری ہاتھی نے ٹھوکر کھائی. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۸۱). فرہاد خان نے ہاتھی اپنا اُسی طرف کر لیا اور پاؤں سے سہارا دیا اور گج بانگ ماری. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۷۹). فیل بان گردنوں پر سوار سنہری گج باگیں ہاتھوں میں گرد ہاتھیوں کے سانٹے مار بھالے بردار. (۱۹۳۸ ، باقر علی (داستان گو) ، کاناباتی ، ۳۳). [گج + باگ (رک)].

ـــــ بَنْدَھن (ـــــ فت ب ، سک ن ، فت دھ) امث.
(فیل بانی) **ہاتھی کے پیر میں باندھنے کی زنجیر** (ا پ و ، ۵ : ۷۶). [گج + بندھن (رک)].

ـــــ بَنْدَھنی (ـــــ فت ب ، سک ن ، فت دھ) امث.
وہ کھونٹا جس سے ہاتھی کو باندھتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس). [گج بندھن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ بھار امذ.
ہاتھی کی طاقت ؛ ہاتھی کا بوجھ (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [گج + رک : بھار (۱)].

ـــــ پال امذ.
فیلبان ، مہاوت (فرہنگ آصفیہ). [گج + رک : پال (۵)].

ـــــ پَت (ـــــ فت پ) امذ.
۱. **وہ بادشاہ یا شخص جس کے پاس ہاتھی بکثرت ہوں ؛ (مجازاً) بادشاہ ، راجا**. گج پت یعنی اپنا فرمان روا جس کی دولت کا مدار ہاتھیوں پر ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۲۳۳). گج پت یعنی وہ بادشاہ جس کے پاس ہاتھی بکثرت ہوں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۷۰). ۲. (گنجفہ) **وہ بارہ پتے جن میں ایک پر بادشاہ کی تصویر ، دوسرے پر وزیر کی تصویر اور باقی دس پتوں پر ہاتھیوں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۷۰). [گج + س : पति].

ـــــ پَتی (ـــــ فت پ) امذ.
وہ شخص جو ہاتھی رکھے ؛ فیلبان ؛ بہت بڑا ہاتھی ؛ ہاتھیوں کے گلے کا وہ بڑا ہاتھی جس کا سب حکم مانیں ؛ (مجازاً) راجا ، بادشاہ ؛ ہاتھیوں والے راجاؤں کا خاندان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گج + پتی (رک)].

ـــــ پُٹ (ـــــ ضم پ) امذ ؛ نیز گجپٹ.
(طب) **دھاتوں کے پھونکنے کا ایک طریقہ جس میں سوا ہاتھ لمبا سوا ہاتھ چوڑا اور اسی قدر گہرا گڑھا کھودتے ہیں اور**

اس میں گوبر بچھا کر آگ دیتے ہیں نیز وہ گڑھا جو اس طریقے کے لیے کھودا جاتا ہے. نوشادر ڈالکر پیسے اور انڈے سنجیٹ میں ڈال کر ... پھر گجپٹ کی آگ دیوے. (۱۹۰۶، اکسیرالا کسیر، ۷).
اس خا ک کو ... دو مٹی کے کورے چراغوں یا دیوں میں کپرمٹی سے بندھ کرکے گج پٹ کی آنچ دیویں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۱۸۳). [گج + س : गजपुट].

---پیپل (---ی مع ، فت پ) امذ (امث).
ایک صحرائی درخت ، چاب کا درخت نیز اس کا پھل. گج پیپل ہندوستان کے بہت سے حصوں میں اور خاص کر دکھن کی طرف ہوتی ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۱۴). [گج + پیپل (رک)].

---پیپلی (---ی مع ، فت پ) امث.
رک ، گج پیپل. گج پیپل ... اسے گج پیپلی بھی کہتے ہیں مالوے میں اسے لینڈی پیپل بولتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۶ : ۱۴).
[گج پیپل + ی ، لاحقۂ تانیث].

---جھنپ (---فت جھ ، غنہ) امذ.
(فیلبانی) یہ ایک پوشش ہے جو پاکھر کے اوپر ڈالی جاتی ہے، ولایتی ٹاٹ کو تین تہہ کرکے سیتے ہیں اور باہر کی جانب اس میں جوڑے بند ٹانکتے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۳۰).
[گج + جھنپ (مقامی)].

---چرم (---فت نیز کس چ ، سک ر) امث.
گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں سارے بدن کا چمڑا ہاتھی کے چمڑے کی طرح موٹا اور کھردرا ہوجاتا ہے اور یہ مرض لاعلاج ہے (زینت الخیل ، ۴۴). [گج + چرم (رک)].

---چرن (---فت ج ، ر) امذ.
(سالوتر) گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں پیروں پر ورم آجاتا ہے فیلپا (رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۲۴۲). [گج + چرن (رک)].

---دانت (---غنہ) امذ.
ہاتھی دانت (مہذب اللغات). [گج + دانت (رک)].

---دلان (---فت د) امذ ، ج.
ہاتھیوں کی فوج (قدیم اردو کی لغت). [گج + دلان (دل (رک) کی جمع].

---دنت (---فت د ، سک ن) امذ.
۱. ہاتھی دانت (پلیٹس). ۲. ایسا گھوڑا جس کے دانت ہاتھی یا سور کے دانتوں سے مشابہ ہوں ، ایسے گھوڑے کو معیوب خیال کیا جاتا ہے (زینت الخیل ، ۳۵). [گج + دنت (دانت (رک) کا مخفف].

---دنگ (---فت د ، غنہ) امذ ؛ ← گجدنگ.
ہاتھی دانت کا ایک باجا.

دین نسان جھلدے کجیں گجدنگ بجا جگ جوڑ دین ہیں
ساہنساہ پناہ ہوئے اب کفر کے کانا مروڑ دین ہیں

(۱۶۵۳، گنج شریف، ۳۰۱).[گج + دنگ (دانگ (رک) کی تخفیف].

---دھر (---فت دھ) امذ.
(موسیقی) ایک قسم کا راگ.

نظر کر حال اپنا اور سمایا
نکلا گج دھر اور خوش ہو کے گایا

(۱۷۵۹، راگ مالا ، ۷۹). بہت سے ایسے راگ ہیں جو اب بالکل بھلا دیئے گئے ہیں ، ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ، آسا ... گج دھر ... کوسم اور جھپک وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۰). [گج + دھر (دھاریہ ـ روپ کی تخفیف)].

---راج امذ.
ہاتھیوں کا راجا ، بڑا ہاتھی.

فیل فیلوں میں بڑا گج راج تھا
فیلباں اوس فیل کا لحلاج تھا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۴).

عبیر افشاں عماریوں میں جتے گجراج سے شہر
معصفر پہن بھیجے حسینوں کے پرے نکلے

(۱۹۵۹ ، سرود رفتہ ، ۳۵). [گج + راج (رک)].

---شاستر (---سک س ، فت ت) امذ.
علم الفیل ، ہاتھیوں کے بارے میں علم. گج شاستر ... علم فیل کو کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۷).
[گج + شاستر (رک)].

---کرن (---فت ک ، کس ر) امذ.
ایک جلدی بیماری. اُرّا رُوپا ... پرتگال ہند (گوا) کے دیسی عیسائی اس کو مرض گج کرن اور داد وغیرہ پر لگایا کرتے تھے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۴۳). [گج + س : गजकर्ण].

---کرنا (---فت ک ، کس ر) امذ.
رتن جوت ، ایک قسم کا ارنڈ. مغلائی ارنڈ ... گج کرنا اور بکھرینڈہ بھی کہلاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۹۵). [گج کرن (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---گامنی (---کس م) صف.
۱. باوقار ، شاندار ، شاہانہ ، مستانہ (عورت کی چال کے لیے مستعمل). انھوں نے مولود احمد ترمذی کا سیاہ کمبل اوڑھ کر بچان ہر ہی گج گامنی چال چل کر دکھائی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۶۶).
۲. جس کی چال ہاتھی جیسی ہو ؛ (ہاتھی کی طرح) شان سے چلنے والا (پلیٹس). [گج + س : गामिनी].

---گاہ امذ نیز امث.
ہاتھی کو پہنانے کا ایک آرائشی ساز جو پھندنوں کی شکل میں ہاتھی کے مستک کے دونوں طرف لٹکتا ہے ، ایک طرح کا زیور جسے ہاتھی کے چہرے کے دونوں طرف سجاوٹ کے لیے لٹکاتے ہیں.

اس کے گجگہ کی اللہ رے چہرے پہ لٹک
کہکشاں جوں شب یلدا میں نمایاں بہ فلک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۴). جھولیں زربفت کی ، نئے نئے

دیے کالابتوں کے ، ہیکلیں جڑاؤ ، مغرق کچکاہیں پڑیں ۔ (۱۸۹۳ ، فسانۂ عجائب ، ۳۰۱)۔ مختلف رنگ کی وردیاں ، جلاّن کوہ شکوہ مست و سر بلند مکلل جھولیں پڑیں ، گچکاہیں دونوں طرف چہروں پر لٹکتی ۔ (۱۹۲۸ ، باقر علی (داستان گو) ، کانا باتی ، ۳۳)۔ [گچ + س : साट]۔

ـــــ گمنی / گونی (ـــــ فت ک ، م / و لین) صف.
رک : گچ کمنی (پلیٹس)۔ [گچ + گمنی (کمنی (رک) کا مخفف) / (گونی (مقامی)]۔

ـــــ مانک (ـــــ کس ن) امذ.
بڑے موتی کی شکل کا ایک مُہرہ جو ہاتھی (ہیوا) کی پیشانی سے نکلا جاتا ہے ، بڑا موتی (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۹۳۸)۔ [گچ + مانک (رک)]۔

ـــــ مُکتا (ـــــ ضم م ، سک ک) امذ.
بہت بڑا موتی (ہندوؤں کا خیال ہے کہ سب سے بڑا موتی ہاتھی کے بھیجے سے نکلتا ہے) ۔ بادشاہ زادے کے تخت کے اوپر جڑاؤ شامیانہ ... اور اس کی جھالر گج مُکتاں کی ہے ، (۱۸۳۶ ، قصۂ سہرافروز و دلبر ، ۱۸۱)۔ [گچ + مُکتا (رک)]۔

ـــــ موتی (ـــــ و مج) امذ.
رک : گج مکتا.

دسن تے جگمگی جوتی انونک دھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹)۔ یہ تو آپ کے اقبال کے وقت کی سچی کہانی ہے کہ بال بال گج موتی پروئے جانے کے بعد ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے تو جوتیوں میں ٹانکے گئے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۶)۔ [گچ + موتی (رک)]۔

ـــــ نال امث.
ایک قسم کی بڑی توپ.

گجنال مثل رعد کے کڑکے تھی دمبدم
آواز شتر نال تھی طاؤس کی جھنکار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۸)۔ گجنال ، شتر نال ، دمامے اور نقارے نقرئی و طلائی ہاتھیوں پر اور اشتروں پر لدے ۔ (۱۸۸۳ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۷)۔ ہنرمند اُستاد نئی نئی توپیں تیار کرتے رہتے ہیں ، خاص کر گج نال و نرنال کی ساخت پر وقت اور بکثرت جاری ہے ۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۵)۔ گجنال یا ہتھنال ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی ۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰)۔ [گچ + س : नाल]۔

گچ (۲) (فت گ) امث.
رک : گچ (مع تحتی الفاظ) . یہ حصار نہایت استوار گچ و سنگ سے بنایا گیا ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۹۹م)۔ [گچ (رک) کا ایک املا]۔

ـــــ کاری امث.
چونے کا کام ، چونے گچی کا کام ، پلستر کرنا ، جب گچ کاری کا مضبوط بنوانا منظور ہوتا ہے تب بھی ماش کا آٹا اور گڑ اور سن کوٹ کر چونے میں ملاتے ہیں (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۰۰)۔ [گچ + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
پلستر کرنا. باشندوں نے کوہستان کے اطراف میں غار کھودے ہیں اور ان کو گچ کر کے ان میں نقاشی کی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۱۱۳)۔

گچ (کس گ) امذ.
رک : گِد. گد اس کو گچ بھی کہتے ہیں ... ایک بڑا پرندہ ہے ، رنگ اس کا سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۵)۔ [گد (رک) کا بگاڑ]۔

گچا (۱) (فت ک) امث.
ہتھنی (جامع اللغات)۔ [رک : گچ (۱) + ا ، لاحقۂ تانیث]۔

گچا (۲) (فت گ) امذ.
کاڑی کا ایک حصّہ : گھی میں تل کر ، شیرے میں ڈبوئی ہوئی میوے کی ایک مٹھائی ، بالوشاہی (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [مقامی]۔

گچّا (فت گ ، شد چ) امذ.
۱. بہت سا زر و مال ، نوٹوں کی گڈی. یہاں سے کچھ نذر نیاز عید بقرعید کا ہوتا ، اس کو بھی وہ ہاتھ نہ لگاتا سب گھر بھیج دیا جاتا ، آپ یہاں پڑا ہوا تھا اور گچّے وہاں پہنچ رہے تھے ۔ (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰۱)۔ جن کو بلا مشقت دولت کا گچا مل جاتا ہے ، وہ یونہی اللّے تللّے اُڑاتے اور گھر پھونک تماشا دیکھتے ہیں. (۱۹۲۱ ، شمعِ ہدایت ، ۶۸)۔ ۲. تودہ ، ڈھیر ، انبار. جلی ہوئی اینٹیں نہ تھیں اور ایک پورا گچا رام ڈول کی گروہ کی طرف کا آ کر میر صاحب کے سر پر پڑا. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۶۸)۔ ۳. رقم کی تھیلی. تحصیلدار کا بھی اس نے گچا بھر دیا پانسو روپے پہلے اس کو پہنچا دیے ، جب یہ کام بنا ۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰۱)۔ بی مغلانی گچا بغل میں مار سر پر برقع ڈال یہ جا وہ جا ۔ (۱۹۰۰ ، راحت زمانی ، ۳۷)۔ [مقامی]۔

گُچّا (ضم گ ، شد چ) امذ.
(شکرسازی) شیرہ نتھرنے کے لیے راب کے تھیلے رکھنے کو ایک قسم کی دریائی گھاس کا بنا ہوا کوتھا ، جونک (ا ب و ، ۳ : ۲۰۱)۔ [مقامی]۔

گُچارے کی باڑ امث.
(بندھاں) اُوپر کی منزل کی باڑ جس کا نیچے کی منزل یا سطح زمین سے کوئی تعلق نہ ہو اور اُوپر کی تعمیر میں اُوپر ہی اُوپر مختصر باندھی جائے (ا ب و ، ۱ : ۹۶)۔

گچال (۱) (فت گ) امذ.
ایک قسم کی مچھلی (پلیٹس)۔ [غالباً س : गाज़ + झार]۔

کَجال (۲) (فت ک) امذ.
ایک بڑی کیل یا کھونٹی جس پر چیزیں لٹکاتے ہیں (پلیٹس).
[رک : کج (۱) غالباً س : कज्जल].

کُجانا (ضم ک) ف ل (قدیم)
گونج پیدا کرنا. نالاں پھٹا ک نادان آنند لکی کجانے. (۱۶۱۱، م،
قل قطب شاہ (دکھنی اردو کی لغت)). [کُج (گونج (رک) کی
تخفیف) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

کِجائی (۱) (کس ک) امث.
(زر بافی سلما سازی) معمول سے موٹے اور وزنی تار کا بنا
ہوا سلما اصطلاحاً کجائی کہلاتا ہے ، زر دوزی میں پھولوں کی
ڈنڈی اور پتوں کی ٹہنیاں بنانے کے کام آتا ہے، پھوکی، کنکنی.
بیل میں سلمے ستارے نکورے اور کجائی کا کام تھا. (۱۹۳۱،
زہرۂ مینا ، ۶۵). [مقامی].

کِجائی (۲) (کس ک) امث.
ایک سیاہی مائل سرخ رینگنے والا کیڑا جو برسات میں پیدا
ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ کان میں گھس جائے تو دماغ میں
جا کر بہت تکلیف دیتا ہے ، کن سلائی ، کجھی.

اس ڈول کسی جال جو خوش آئی
چڑھ آئی کجائی پر کجائی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۱). کجائی کا دھواں نا کہ میں دینا.
(۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۹). کنکھجورے ، بیر بہوٹیاں اور ان
دونوں کے ہم وزن کجائیاں برسات کے موسم میں گاؤں کے نونڈوں
سے جمع کرا لیا کرتے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۰۹).
[کجھی (رک) کا اشباعی املا].

کِجبِجا (کس ک ، سک ج ، کس ب) صف مث.
رک : کچکچا (پلیٹس) . [کج بج (گجبانا کی تخفیف + ا ،
لاحقۂ صفت و نسبت].

کِجبِجانا (کس ک ، سک ج ، کس ب) ف ل.
کیڑوں کا ایک ہی جگہ اوپر تلے ہوکر حرکت کرنا ، کلبلانا ، بجبجانا.
ایک تہائی حصہ شہد ... سے بھرپور ہوگا ، نیچے دو تہائی میں
بینگے ہوئے کجبجاتے دکھائی دیں گے . (۱۹۳۰ ، شہد کی
مکھیوں کا کارنامہ ، ۶۲). [کجکجانا (رک) کا ایک املا].

گَجَر (فت گ ، ج) امذ.
۱. گھڑیال ، بڑا گھنٹہ.

کہوں کیا شب وصل گھڑیالیوں کی
گجر سے بلایا گھڑی کو جو کُوکا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰). اعلان وقت کے مختلف ذرائع
تھے کہیں نقارہ بجایا جاتا کہیں گھنٹہ کہیں گجر اور کہیں قرنا
پھونکتے تھے . (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۵۱). ۲. پہر کا
باجا ، چار ، آٹھ اور بارہ بجے گھنٹوں کا مکرر بجنا (پہلے
زمانے میں صرف صبح کے وقت گجر بجایا جاتا تھا اب ہر ۴ ، ۸ ،
۱۲ گھنٹوں پر بجایا جاتا ہے).

بجا ہے جگ میں جو ہر روز و شب ہو دھوم گجر
تری ہے نوبت و گھڑیال کی صدا اور ہی

(۱۷۰۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۹).

اب آئے ہو صدا سن کر گجر کی
کہو ہی شب کہاں تم نے بسر کی

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۹).

وداعِ روز روشن ہے گجر شام غریباں کا
چراگاہوں سے پلٹے قافلے وہ بے زبانوں کے

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۸۹). دلّی کے سیلانی تو بھیگتی رات
کے ساتھ پھریری لیتے ہیں اور عقیدت مند بارہ کے گجر کے بعد
جاتے ہیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۰). ۳. (مجازاً)
صبح صادق کا وقت. سرخروئی سے آرام کیا گجر سے پہلے
جن نے بدرالدین کو دلہن کے پہلو سے اوٹھا لیا . (۱۸۶۲ ،
شبستان سرور ، ۱ : ۱۱۲). ۴. الارم ، بیدار کرنے والی گھنٹی
(فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : गज्ज + र].

--- بجانا محاورہ.
صبح ہونے کا اعلان کرنے کے لیے گھنٹے کا کچھ دیر بجانا.

شب وصال جو آئے تو ہائے گھڑیالی
کوئی گھڑی میں لگا ہیں گجر بجانے کو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۴۹).

اضطراب شب فرقت کی نہ پوچھو حالت
ہر گھڑی اٹھ کے گجر آپ بجا دیتے ہیں

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۲۲). صبح سے لیکر نماز عشا تک
ہر نماز کے وقت گھنٹہ باآواز بلند گجر بجا دیتا ہے. (۱۹۲۸ ،
مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۱). اتنے میں گھڑیال نے چار بجے کا
گجر بجایا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷۳).

--- بجنا ف م ؛ محاورہ.
گھنٹے کا مکرر بجنا ، صبح کی گھڑیال بجنا ؛ (کنایۃً) صبح ہونا ،
تڑکا ہونا. اتنے میں گجر بجا اور مرغ بولا ، جانا اس کا اس روز
بھی موقوف رہا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۷). باہر سے گھنٹے
کے چار اسکے ساتھ گجر بجنے کی آواز کان میں آئی .
(۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۵۵).

یہ تو جناب موت کے چنگل میں جا چکا
آواز آئی ڈھول کی لو وہ گجر بجا

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۶۷).

--- بجے (---فت ب) م ف.
علی الصباح ، تڑکے ، صبح صبح تک ، گجر دم. صبح کے وعدہ
پر خلیفہ تشریف فرما ہوا گجر بجے تک شہزادہ کا مذکور رہا.
(۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۶۵).

--- پُھوٹنا محاورہ.
صبح صادق کا وقت ہونا ، پو پھوٹنا.

یوں تو اس وقت کے پھیلے ہوئے سناٹے میں
رات کے سینے سے کتنے ہی گجر پھوٹے ہیں

(۱۹۵۰ ، روشنی (کلیات مصطفٰے زیدی ، ۳۵)).

ـــــ ترنگ (ـــــ فت ت ، ر ، غنہ) امذ.
ایک طرح کا ساز جس کی آواز گجر کی یعنی گھنٹی کی آواز کی طرح ہوتی ہے. اس طرح کے ساز «گھنٹی ترنگ» اور «گجر ترنگ اور جھانجھ ترنگ وغیرہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۳). [گجر + ترنگ (رک)].

ـــــ دار صف.
وہ گھنٹہ جس میں الارم لگا ہوا ہو، کنی دار، گردادار (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). [گجر + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــــ دم (ـــــ فت د) م ف.
بہت سویرے ، منھ اندھیرے ، گجر بجنے کے وقت ، علی الصباح.

نکال اس میں سے تو پھر چار تولے
گجر دم بول میں اپنے بھگو دے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱). تڑکے گجر دم چار سوار بھی پھاٹک پر آئے ، گھوڑے قیمتی ساز و سامان سے لیس. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۷). تمہارے منہ میں گھی شکر میں گجر دم اٹھوں گی ، وہ غریب میرے لیے کیوں پانی گرم کریں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۷). البغدر کی لونڈی گجر دم البغدر کی جورو کی خواب گہ میں داخل ہوئی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵). [گجر + دم (رک)].

ـــــ کا وقت امذ.
صبح صادق کا وقت ، علی الصباح.

گھڑیاں ہی گنتے کٹ گئی وعدے کی شب ہمیں
وہ یار گھر سے غیر کے نکلا گجر کے وقت

(۱۷۹۲ ، مُحِب ، د ، ۱۰۸).

رخ پر بنایا حلقۂ کاکل گجر کے وقت
کب مہر رکھ کے نکلے ہے غشک سحر کے وقت

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۵).

ـــــ کی سُوئی امث.
(گھڑی سازی) الارم کی سُوئی ، وہ سوئی گجر بجنے کے وقت پر لگائی جاتی ہے ، یہ سُوئی عموماً ٹائم پیس میں ہوتی ہے (اب و ، ۱ : ۱۶۸).

گجر (۲) (فت گ ، ج) امذ.
گجر (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل [گجر (رک) کا مخفف].

ـــــ بھتّا / بھتّہ (ـــــ فت بھ ، شدت / فت بھ ، شدت بفت) امذ.
کدوکش کی ہوئی گجریں جو چاولوں اور دودھ کے ساتھ یا صرف دودھ میں اُبالی جاتی ہیں ، پکی ہوئی شکل میں گجریلا بھی کہا جاتا ہے. گجر بھتّہ جسے گجریلا بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۷). [گجر + بھت (بھات (رک) کا مخفف) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بھتّا بنانا محاورہ.
غلط ملط کر دینا ، اچھے بُرے کا ملا دینا (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ جامع اللغات).

گجر (۳) (فت گ ، ج) امذ.
گیہوں اور جو یا لال اور سفید ملے ہوئے گیہوں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گجئی (رک) کا محرف].

گُجَر (ضم مع گ ، فت ج) امث.
گوجر قبیلے کی عورت ، گجری ، گوجریا ؛ مراد : خوبصورت عورت

او ری گجری گجر ، بیر ہولے سے دھر
ہائے کاگر نہ چھلکے کہیں

(۱۹۷۹ ، حلقہ میری زنجیر کا (ترجمہ) ، ۵۶). [گُوجر (رک) کی تانیث].

گَجّر (فت گ ، شد ج بفت) امث.
(کاشت کاری) دلدلی زمین ، وہ کھیت جس میں گیہوں کی بوئی میں جو کا چھینٹا بھی دبا گیا ہو (اب و ، ۶ : ۹۹). [س : गज्जर].

گجرا (فت گ ، سک ج) امذ.
۱. قریب قریب گُتھا ہوا پھولوں کا ہار.

انگلی پکڑاؤ نہ اطفالِ چمن کو چھو کر
پھول پونہچا نہ پکڑ لیں کہیں گجرا ہو کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۱). شریف لوگ سفید براق کپڑے پہنے موتیا کے گجرے گلے میں ڈالے ... سڑک پر ٹہل رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹).

وہ پھولوں کے گجرے جو تم کل شام پرو کر لائی تھیں
وہ کلیاں ، جن سے تم نے یہ رنگیں سیجیں مہکائی تھیں

(۱۹۲۷ ، نوحِ دل ، ۳۹). **۲. پھولوں کا گہنا جو عورتیں کلائیوں میں پہنتی ہیں ، پھولوں کا کنگن.**

گجرا جو ہاتھ میں ہے تو بدّھی گلے میں ہے
لچکی کمر کبھی ، کبھی پونہچا لچک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲).

پس گئی پھولوں کے گجرے سے کلائی ان کی
نبض کی طرح تڑپتی ہے نزاکت کیسی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۸). **۳. موتی اور سونے سے بنایا جانے والا ہاتھوں یا گلے کا زیور.** جکنی گجرے کا توڑا ، موتیا کا توڑا ... سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). گجرا ... ہاتھوں کا زیور دستوانہ کی طرح ہے جو موتی اور سونے سے بنایا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). **۴. ایک قسم کا ریشمی کپڑا ، مشروع ، مشروع کی لہریے دار دھاریاں** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). **۵.** (باجا سازی) **طبلے کی طبلق یا گردے کا سر بند ، ڈھول اور اسی قسم کے باجوں کے منہ کا منڈھا ہوا چمڑا** (اب و ، ۴ : ۱۴۲). [پ : गजरा].

ـــــ ہار امذ.
دُہرا گندھا ہوا پھولوں کا ہار ؛ گلے میں پہننے والا سونے کا خوبصورت ہار (فیروز اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گجرا + ہار (رک)].

گُجراتن (ضم گ ، سک ج ، فت ت) امث.
گجرات کی رہنے والی عورت.

گجراتیں ایک سو ہیں بے غم
گھراتیاں ایک طرف ہیں باہم

(۱۸۰۵ء ، دیوان بیختہ ، ۱۰). سوچتے سوچتے اس کے ذہن میں وہ گجراتن ابھر آئی جو نچلی منزل میں اسے آتے جاتے عجیب عجیب نظروں سے دیکھا کرتی. (۱۹۳۳ء ، دھنک ، ۲۱۵).
[گجراتی (بحذف ی) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گُجْراتی (ضم گ ، سک ج). (الف) صف.
گجرات (علم) سے متعلق ، گجرات سے تعلق رکھنے والا ، گجرات کا باشندہ. اس نے اس خام خیال سے معلوم کیا کہ یہ کسی گھوڑے عمل سے آئی ہے ، شاید گجراتی الائچی ، چکنی سپاری ... لے. (۱۸۰۳ء ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۱). ایک طرف گجراتی موتیا کی لینیں آ رہی ہیں. (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، ۲۹). (ب) امث. ۱. **گجرات کی زبان ، کاٹھیاواڑی.** اہل گجرات کی زبان گجراتی ہے. (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۸). گجراتی ہند آریائی زبان کی ایک شاخ ہے. (۱۹۶۲ء ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۱). ۲. **تلوار کی ایک قسم.** اگر ہم کو گرفتار کرو گے تو گجراتی ہمارے پاس بھی ہے ، بے لڑے بھڑے ہم ہتھیار نہ رکھیں گے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۲ء). پہلو میں وفا دار گجراتی تھی ، ایک دو بار غیر ارادی طور پر قبضے پر ہاتھ گیا. (۱۹۶۷ء ، عشق جہانگیر ، ۱۶۱). ۳. **ایک ریشمی کپڑا جو گجرات میں بنتا تھا.** ابوالفضل نے ان میں سے جن کپڑوں کے نام اور قیمتیں لکھی ہیں ، ان میں سے بعض کی تفصیل حسب ذیل ہے ، مخمل ، زربفت ، فرنگی ، گجراتی ، کاشی ، پردی. (۱۹۱۳ء ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۶ : ۲۰۰). ۴. **ایک طرح کی آتشبازی.** گجراتی نیلہ تھوتھہ سے ہلکا سبز ... رنگ نکلتا ہے. (۱۹۰۳ء ، آتشبازی ، ۱۳). [گجرات (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَط (---فت خ) امذ.
گجراتی زبان کی لکھائی جو دیونا گری کی طرح بائیں سے دائیں لکھی جاتی ہے ، گجراتی زبان کا رسم الخط ، گجراتی لپی. گجراتی ہند آریائی زبان کی ایک شاخ ہے جس کے لیے تین خط استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۲ء ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۱).
[گجراتی + خط (رک)].

---قُفْل (---ضم ق ، سک ف) امذ.
قدیم وضع کا قفل جس کے اندر کوئی پرزہ نہیں ہوتا ، اس کے کڑے کا ہر ایک سرا لچک دار آنکڑے کی وضع تیر کے پھل کی شکل کا ہوتا ہے جو قفل کے منہ میں داخل ہوتے وقت دب جاتے اور اندر جا کر پھیل جاتے ہیں جس سے کڑا اٹک جاتا ہے یہ آنکڑے اصطلاح میں قفل کے کڑے کے پر کہلاتے ہیں ، فتح سندھ کے بعد اس کا رواج سب سے پہلے گجرات میں ہوا اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۶).
[گجراتی + قفل (رک)].

گَجْر بَجَر (فت گ ، ج ، سک ر ، فت ب ، ج) امذ.
اجر کجر یا الم غلم چیزیں ، متعدد بار کھانا. تم سے کتنا منع کیا کہ کھڑی کھڑی الم غلم چیزیں نہ کھایا کرو ، یہی گجر بجر کھانے سے پیٹ خراب ہو گیا. (۱۹۷۷ء ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۲۹۵).
[گجر (کجر (رک) کا محرف) + بجر (تابع)].

گَجْرَوٹ (فت گ ، سک ج ، و مع) امث.
(کاشت کاری) گاجر کا گندنا یا پتے (ا ب و ، ۶ : ۹۹).
[گجر (رک) + وٹ ، لاحقۂ اسمیت].

گَجْروٹا (فت گ ، سک ج ، و لین) امذ.
گاجر کی جڑ یا پیندی. ایک دن اس شخص نے گاجر کھا کر اس کا گجروٹا بطور حقارت کے اپنی بیوی کی طرف پھینک دیا. (۱۹۳۷ء ، قصص الامثال ، ۲۰۴). [گجر (۲) + وٹا ، لاحقۂ تصغیر].

گُجْری (۱) (ضم گ ، سک ج) امث.
۱. **گجرات کے علاقے کی اردو زبان.** یہ زبان گجری ، نام اس کتاب کلمۃ الحقائق. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱). اہل گجرات ایک زمانے میں اسے گجری یا گجراتی کہتے تھے اور اہل دکن دکنی ... یہ اس ملک کی زبان سے نکلی تھی اور اپنے وقت کی کھڑی بولی سے پیدا ہوئی تھی. (۱۹۳۶ء ، خطبات عبدالحق ، ۴۸). اس زبان کا ایک روپ ہمیں گجرات میں ملتا ہے جسے گُجری یا بولیٔ گجرات کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ء ، تاریخ ادب اردو ، ۱ : ۸۹). ۲. **گوجر ذات کی عورت.** ایک گجری سارنگی بجا رہی ہے ایک کچھ آگے بڑھی ہوئی گا رہی ہے. (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۸). عمار کی آہ و زاری دیکھ کر ایک گجری کو ترس آ گیا. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۳۷). ۳. **مٹی یا چینی کی بنی ہوئی گڑیا.**

گھروں میں ہندوؤں کی کل لڑکیاں
منگا کر بہت مٹی کی گجریاں

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۸۱). ۴. **(کنایۃً) خوبصورت گوری چٹی کم عمر لڑکی ، خوش شکل نوخیز لڑکی.** گجریاں سی کامنی عورتیں بھاری بوجھ کمر پر لیے پہاڑ پر چڑھی جاتی ہیں. (۱۹۸۵ء ، پرپرواز ، ۲۷). ۵. **ایک راگنی کا نام.**

جلسہ کسی طرف کو تو ہے پتلی والوں کا
وہ بانو گجری گاتے ہیں طبلہ بجا بجا

(۱۸۶۷ء ، مسدس تہنیت جشن بینظیر ، ۱۵). ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً ... چہارگہ اور گجری ... میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۵۸). ۵. **(سُناری) ہاتھ یا پانو کا ایک بھاری زیور جو گوجر عورتیں پہنتی ہیں ، پازیب کے اوپر پہننے کا ایک قسم کا زنجیر کی وضع کا زیور.**

جو ہے پاؤں میں تیرے گجری زر
لگاوے دھکدگی چھاتی پہ پتھر

(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۱۸). اس کے پاؤں کی گجری نقرئی اس واسطے اتار لی کہ یہ بوقت سحر منکر نہ ہو جائے. (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۹۳). رانگ ، کانسی ، پیتل کا زیور ... گجری ، تمی ... یہ سب زیور میلے اور گھسے تھے. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۷). [گوجری (رک) کا مخفف].

گُجری (۲) (ضم گ ، سکو ج) امث.
منڈی ، چوک ، بازار. ایک دن گجری میں میں دیکھا کوئی شکاری دو پدپد بیچتا تھا. (۱۸۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۹۹). [گذری (رک) کا املا].

گَجْرے (فت گ ، سک ج) امذ ، ج.
۱. گجرا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

زری کا کبھی جیرۂ نوکدار
ہیں بازو میں گجرے کبھی ہیچ ہار

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۰۲). ایسے صاحب انہوں نے تو ہمیں پھولوں سے نہلا دیا ، گلے میں اتنے گجرے کبھی کبھی کو بڑے تھے. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۵۸). ۲. کبوتر کی ایک قسم. میرے پاس کے کبوتر ، چوا خانی ، اودے ، گجرے اور سرائے والے ، آج بھی میرے شاگرد صابر عارق کے پاس موجود ہیں. (۱۹۶۷ء ، اندھیر نگری ، ۱۱).

ـــ پرونا ف م ؛ محاورہ.
پھولوں کو کسی دھاگے یا تار میں یکجا کرنا ، ہاتھ پر باندھنے یا بالوں میں لگانے کے لیے گجرا تیار کرنا ؛ بارش کی جھڑی سے قطروں کا لڑی کی صورت برسنا. ہمارے قدیم گیتوں میں فطرت اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ سانس لیتی ہوئی ملتی ہے جہاں برسات کی پہلی پھوار گجرے پروتی اور بارش کی جھڑی اندیشوں کو جنم دیتی ہے. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۰).

ـــ ڈلوانا ف م ؛ محاورہ.
پھولوں کے ہار پہنانا ، کسی کا پرتپاک استقبال روایتی انداز سے کرنا. ہم پاکستان کے تین دانے ہیں اور اہلِ دہلی کا جوشِ میزبانی ہے محفل محفل جاتے ہیں گلوں میں گجرے ڈلواتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، زمیں اور فلک اور ، ۹۷).

ـــ گُونْدھنا ف م ؛ محاورہ.
پھولوں کو نزدیک نزدیک کسی ایک دھاگے میں پرونا.
راول ، راولا کوٹ سے گوندھ لائے گجرے نیم بیدار چنبیلیوں کے دل ہیں شاہ عصدا کون پوچھے ، بہ جواب ، خراب پہیلیوں کے (۱۹۷۷ء ، من کے تار (ترجمہ) ، ۱۰۳).

گُجْرِیا (ضم گ ، فت ج ، سک ر) (الف) امذ.
گوجر ، دودھ والا ، گوالا. کھلونوں کی خرید شروع ہوتی ہے ، سپاہی اور گجریا اور راجہ رانی اور وکیل اور دھوبی ... بے امتیاز ران سے ران ملائے بیٹھے ہیں. (۱۹۳۳ء ، دودھ کی قیمت ، ۶۳). (ب) امث. گڑیا جیسی حسین خوبصورت لڑکی. جو یہاں گجریا نظر آ رہی ہے. (۱۹۶۱ء ، ہالہ ، ۱۰۳). [گجر (گوجر (رک) کا مخفف) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گَجْرِیلا (فت گ ، سک ج ، ی مج) امذ.
رک : گجر بھتا. گجر بھتہ جسے گجریلا بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۷). انہوں نے «بن باسی» لکھا ہے یہ «روہی» اور آتش رفتہ کی خالق ہیں اور کس آرام سے گجریلا پکا رہی ہیں. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۲). [گجر (۲) + یلا ، لاحقۂ نسبت].

گَجَک (۱) (فت گ ، ج) امث.
ہاتھی چلانے کا خمدار اور نوک دار آلہ ، گج بانک ، گج باگ.

شوکت و شان کہوں کیا میں ترے ہاتھی کی
چرخ پر جوں مہ نو ماتھے پہ یوں اس کے گجک

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۳). پشتبانے فیل پر طلائی گجک ہاتھ میں لیے گجباز بیٹھے ہوئے ہیں. (۱۹۰۲ء ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۹۹). فیل بان نے گجک لگائی ہاتھی آگے بڑھا. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۷ : ۹). [گج بانک (رک) کا مخفف].

گَجَک (۲) (فت گ ، ج) امث.
(عو) ایک شیرینی جو صاف تل اور گڑ یا کھانڈ کی چاشنی سے ملا کر تیار کی جاتی ہے : گزک ، تل شکری. گجک جو ہم تلوں سے بنا کر بیچ رہے ہیں یہ جاڑے کے موسم کی گزک ... کے مناسب حال ہے. (۱۹۱۵ء ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۷). ایک ٹوٹی پھوٹی دوکان ہوا کرتی تھی وہ گجک بڑی اچھی بناتا تھا. (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۲۰۹). [گزک (رک) کا محرف].

ـــ ساز امذ.
(شیرینی سازی) گجک بنانے والا پیشہ ور کاریگر (ا ب و ، ۳ : ۲۰۵). [گجک + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

گَجْکا (فت گ ، سک ج) امذ. ۱- گجکہ.
۱. ایک پودے کا بیج ، لاط : **Bigonia Suaveolens** . گجکے کا سفوف ... بخار میں استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ء ، مخزن مفردات ، ۳۰۶). بجائے ابٹنے کے گجکہ پیس کر دودھ میں ملا کر دلہن کو ملا جاتا ہے کہ رنگ گورا ہو. (۱۹۰۸ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۸ : ۱۳۵). ۲. ایک قسم کی آتش بازی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گجکہ (رک) کا ایک املا].

گِجْگِجا (کس گ ، سک ج ، کس گ) صف مذ.
۱. گیلا ، نم دار ، ایسا نرم جو ناگوار ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. نیم پختہ ، کچا کچا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گجگجانا (رک) سے مشتق].

گَجْگَجانا (فت گ ، سک ج ، فت گ) ف م.
۱. کھڑکنا ، بھنبھنانا ، بھن بھن کی آواز نکالنا

بڑھے سینۂ دشت پر گونجتے
گجگجاتے گرجتے ہوئے توپ خانے

(۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۲۶). ۲. جگمگانا ، چمکنا (قدیم).

ہر یک دریچہ بام کا ، تھا مطلعِ خورشید سا
ہر گجگجاتا سقف سوں تھا ہو کنگر ہر اختری

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۰۱). ۳. بیج کا پھلی میں آواز دینا ، آواز کرنا خشک بیجوں کا پھلی میں ؛ بہت کاروبار ہونا ؛ بہت آباد ہونا ؛ چہل پہل ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گج گج (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

کجکجانا (کس ک ، سک ج ، کس گ) ف ل.
کیڑوں کا کلبلانا ، رینگنا (فرہنگ آصفیہ)۔ [کج کج (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

گجگجنا (فت گ ، سک ج ، فت گ ، سک ج) ف ل.
گجگجانا (رک) کا لازم ، کھڑکنا ، زوروں پر آنا. فتح کا باجا بجنے لگا جنس کا بازار گجگجنے لگا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹)۔ [گجگجانا (رک) کا لازم]۔

کجکجی (فت گ ، سک ج ، فت گ) امث.
نرم ، لجلجی (نوراللغات)۔ [کجکجا (رک) کی تانیث]۔

ـــــ آنا محاورہ.
کسی نرم لجلجی چیز کو چھونے سے کراہت محسوس ہونا. تم نے کسی غلیظ چیز کا ذکر کیا ہے ... ایک بار غلطی سے اس پر میرا ہاتھ پڑ گیا تھا ، اب تک اس کے نام سے کجکجی سی آتی ہے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۳۰)۔

ـــــ روٹی (ـــــو مع) امث.
(نان بائی) ایسی موٹی روٹی جو دونوں رخوں کے بیچ میں ادھ پکی رہی ہو (ا پ و ، ۳ : ۱۳۰)۔ [کجکجی + روٹی (رک)]۔

گجگری (فت گ ، سک ج ، فت گ) امث.
ہاتھی دانت کے بنے ہوئے کنگن.
تمہیں ملتے سوں کر اپنے سہاگن نا کرو گے بجھ
تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸)۔ [گج (رک) + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گجم (فت گ ، ج) امث.
(سپاہ گری) گھوڑے کے چہرے اور گردن پر ڈالنے کی ایک قسم کی زرہ ، ارتک گجم (ا پ و ، ۸ : ۶۲)۔ [ت]۔

گجن (فت گ ، ج) امث.
۱. چھوٹی تازہ پانی کی مچھلی جو زیادہ تر یورپ میں پائی جاتی ہے اسے بآسانی پکڑا جا سکتا ہے اور کانٹے میں چارا لگانے کے لیے بکثرت استعمال ہوتی ہے. ہمارے ملک کے دریاؤں میں جو مچھلیاں پائی جاتی ہیں ... نام مچھلی ، کلپ ، ٹیغ ، باربل ، گجن ، بریم ، روش ، ڈیس وغیرہ. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۷)۔ ۲. ڈنڈے کے وہ مدور حصے جن پر کل پھرتی ہے ، پسٹن ، دھرا ، چول. جبکہ لوہے کے گجن لکڑی کے ڈنڈوں پر قائم کیے جاتے ہیں تو اس وقت قدرے توجہ وضع اون کی شمولیت پر کرنی چاہیے تا کہ پائیداری اور مضبوطی حاصل ہو. (۱۸۶۳ ، رسالہ اصول کلوں کے باب میں ، ۵۲)۔ [انگ : Gudgeon]۔

ـــــ پن (ـــــ کس پ) امذ.
رک : پسٹن پن. پسٹن پن جسے گجن پن بھی کہتے ہیں کنکٹنگ راڈ اور پسٹن کو آپس میں منسلک کرتی ... ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۱۰۹)۔ [انگ : Gudgeon Pin]

گجنی (فت گ ، سک ج) امث.
مٹی ، ملتانی مٹی ، جو بچے لکھنے کی تختیوں پر گیلی کر کے لگاتے ہیں (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گنجنی (رک) کی تخفیف]۔

گُجّو (ضم گ ، شد ج ، و مع) امذ.
کھلے منھ کا بڑا جال جو کشتیوں کی مدد سے کھینچ کر ماہی گیری کے ساحل تک لایا جاتا ہے. تیسرا طریقہ ٹرالر سے گجو (Trawl) استعمال کرنے کا ہے ، یہ جال کشتی کے پیچھے سے پھینکا اور اٹھایا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۶۷)۔ [مقامی]۔

گُجوا (ضم گ ، سک ج) امذ.
ناک کا سوکھا ہوا میل ، ناک کا چوہا. چار آدمیوں میں بیٹھ کے ناک میں انگلی نہ ڈالے گجوا نہ نکالے. (۱۹۷۳ ، تہذیب النسا ، ۳۸)۔ [مقامی]۔

گِجّی (کس گ ، فت ج ، ی مع) امث.
ایک برساتی کیڑا ، کن سلائی (فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

گُجّی (ضم گ ، فت ج ، ی مع) امث.
گیہوں اور جو ملا ہوا اناج ، ملواں گیہوں اور جو. ہمارے واسطے گجی کی روٹی اور دھوتی ماش کی دال مصالح دار ضرور پکے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۲۳)۔ صبح شام گجی کے دو روٹ ، چلو بھر دال دے کے اپنے حساب ماما کو مول لے کے چھوڑ دیا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۱۵)۔ [گوجئی (رک) کا مخفف]۔

گَجی (فت گ) امث.
ایک وضع کا موٹا سوتی کپڑا ، گزی. ”گجی“ کا بہروپ ”گجھی“ ہے جس کے معنی ہیں گجھا ہوا کپڑا ، دھاگے پاس پاس رکھ کر یعنی ان کے درمیان کم فاصلہ دے کر بُنا ہوا ، گف کپڑا. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ۶۴ ، ۳ : ۷۳)۔ [گزی (رک) کا بگاڑ]۔

گُجّی (ضم گ ، شد ج) صف مث و ـــــ گجھی.
اندرونی ، مخفی ، مرکبات میں مستعمل. چوٹ گجی لگی اور اس نے بے ہوش کر دیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۲۶)۔ [گجھی (رک) کا ایک املا]۔

ـــــ چوٹ (ـــــو مع) امث.
چھپا ہوا طنز. باتوں باتوں میں پیریوں پر گجی چوٹ کر گئیں کہ بیان سے باہر ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۷)۔ [گجی + چوٹ (رک)]۔

ـــــ گالی امث.
گندی گالی جسے دہرایا نہ جاسکے ، دل کو تکلیف پہنچانے والی بات ، پوشیدہ ہتک. ان کو جورو بیٹی کی گجی گالیاں دیں. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۱۳۸)۔ [گجی + گالی (رک)]۔

ـــــ گرمی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث.
(لکھنؤ) برسات کی وہ گرمی جو ہوا بند ہونے سے ہوتی ہے ، حبس (نوراللغات)۔ [گجی + گرمی (رک)]۔

ــــ مار امث.
ایسی مار جو بظاہر نظر نہ آئے ، بند چوٹ ، اندرونی چوٹ. بربالی کی بھی کندی خوب ہوئی مگر اس کو گچی مار لگی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۰۳). [گچی + مار (رک)].

گُجیا (ضم گ ، سک ج) امث.
۱. کان کا چھوٹا سا حلقہ نما زیور ، بالی ، کرن پھول (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. ایک قسم کی مٹھائی جس کی شکل سموسے سے مشابہ ہوتی ہے. مٹھائی ردیف وار ... گجیا. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۹۷). [گجیا (رک) کا ایک املا].

گَجھ (فت گ) امذ.
رک : گچ.

جو کوئی تول میں گجھ تی بھاری دے
تجھ اس سر کا بھیجا سو نھاری دے

(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۳). [گچ (رک) کا ایک املا].

گَجھّا (فت گ ، شد جھ) امذ.
۱. بہت سا زر و مال ، خزانہ. تمام جواریوں کو پترا کر دوں ، سارا گجھا مجھ ہی کو مل جائے لوگ منہ دیکھتے رہ جائیں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۸ : ۹). بھائی میرے پاس کون سا گجھا رکھا ہوا ہے ، بس ایک مکان ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۲). ۲. ڈھیر ، انبار (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : [illegible]].

ــــ دبا بیٹھنا محاورہ.
بے ایمانی سے کسی کا مال حاصل کرنا ، بد دیانتی سے کسی کی دولت لے لینا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

ــــ مارنا محاورہ.
رک : گجھا دبا بیٹھنا ، دولت پر زبردستی قبضہ کرنا ، مال و اسباب پر قابض ہونا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

گُجھّا (ضم گ ، شد جھ) صف مذ.
چھپا ہوا ، پوشیدہ ، خفیہ.

ہوں کشتہ ان کے گجھے اشاروں کی چوٹ کا
تھا جن کے سر دوپٹہ تمامی کی گوٹ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۱). ڈاکٹر نے مجھ پر ایسا گجھا اثر ڈالا کہ میں اس کے نشے میں رہنے لگی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۳۷). [گُجّا (رک) کا ایک املا].

گُجھّی (ضم گ ، شد جھ) امث ؛ مم گجی.
اندرونی ، گہری ، مخفی ، پوشیدہ ، (رک : گجی مع تابعات). بڑی بردبار عورت تھی گجھی مار دیتے اور اپنے مجرمانہ ارادے کی تکمیل کا مصمم ارادہ کر لیا. (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۶۷).
[گجھا (رک) کی تانیث].

گَجھّے (فت گ ، شد جھ) امذ ؛ ج.
گجھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ــــ کا گجھا امذ.
ڈھیر ، انبار ، خزانے ، شدت کے ساتھ بہت زیادہ مقدار کے تعین کے لیے جمع میں مستعمل. یہ وہاں سے گجھے کا گجھا بھر کے لائے اور مجھ سے کچھ اشارہ بھی نہ کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۶۳). ٹھیکیداروں کو گجھے کے گجھے ملتے ہیں اور ہم مزدوروں کو صرف چار آنے روز دیے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۹۰).

گُجھیا (ضم گ ، سک جھ) امث.
رک : گجیا. کھانا اب بھی پرپوری کھاتا ، بالائی ، ربڑی ... پیڑا کھرچن گجھیا وغیرہ. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۲۸).
[گجیا (رک) کا ایک املا].

گَچ (۱) (فت گ) ، (الف) امث.
۱. سفیدی اور دریا کی ریت سے تیار کیا ہوا چونا جو پلاسٹر میں استعمال کیا جاتا ہے.

سٹے یوں زمیں پر ہوا برف ریج
کیے ہیں مگر فرش بلور و گچ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۲). نقشہ ہر ایک مکاں کا جدا حویلیاں پختہ گچ کی برابر سڑکیں ستھری ہموار سراسر. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۱).

ظفر دل کا محل مضبوط ہوتا ہے تو ہمت سے
نہ موقوف اس کا استحکام چونے پر ہے نے گچ پر

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۷). کسی بزرگ کی گچ کی قبر کو بانی ابھار لایا معلوم نہیں کب سے یہ قبر دبی پڑی تھی. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۳۳). درگاہ سے بالکل متصل ایسٹ انڈیا کمپنی کے پنشن خوار ایک مغل بادشاہ کے گچ اور پلاسٹر سے بنائے ہوئے محلات کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۹۹). ۲. پکا فرش یا چھت. دروازے کے سامنے گچ میں تین چار انگل کا گہرا گڑھا تھا. (۱۸۹۰ ، مقالات شیروانی ، ۲۱۵). خربوزے والے اپنے پھلوں کو تر رکھنے کے لئے کاٹ کاٹ کر پتھر کی گچ پر بچھا دیتے تھے. (۱۹۷۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۱۱). (ب) صف. ۱. مضبوط ، مستحکم.

خودی میں بھی ششدر ہو مرغولا
تو وہ دل کی گچ گانٹ کیوں کھولتا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۸). عمارتیں گچ و پختہ بنی ہوئی ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۷۶۱). ۲. ہضم نہ ہونے والا ، سخت ، ثقیل ، دیر ہضم (نوراللغات ؛ جامع اللغات) [س : [illegible]].

ــــ کار امذ.
چونے گچی کا کام کرنے والا ، پلاسٹر کا کام کرنے والا ، راج ، مستری. ہر دروازے پر گچ کاروں نے دو مچھلیاں گچ سے بنا دی تھیں ، اس جہت سے اسے مچھی بھاون کہتے تھے. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۳۳). [گچ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ــــ کاری امث.
پتھر ، چونے اور گچی کا کام ، پلاسٹر کا کام. اس کے پاؤں

کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچ کاری اور اُس کی شفاف جرم آسمان کے مانند تھی۔ (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۵ : ۲۰۵)۔ یہاں پتھر پر پتھر کی گچ کاری ہے ، کاٹھ جوڑ نظر آتا ہے نہ پیوند۔ (۱۸۶۳ء ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۳۷)۔ مسجد ، صحن مسجد و روضۂ مبارک کی گچ کاری عمل میں آئی۔ (۱۹۰۱ء ، ارمغان سلطانی ، ۱۶۶)۔ بنی امیہ اور بنی عباس کے عہد میں سنگ تراشی اور گچ کاری کی مختلف صورتیں ایجاد ہوئیں۔ (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۳۰)۔ [گچ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ کرنا ف م۔

دیوار یا فرش وغیرہ پر پلاستر کرنا۔

ہر بیت رکھے ہے یہ غزل ایسی ہی مضبوط
سودا کوئی جوں ریختے کے گھر یہ کرے گچ

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۵۲)۔ آپ نے قبر پر گچ کرنے سے اور اوس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان ، ۲۲۵)۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے گچ کرنے اور اس پر عمارت و شامیانے تانتے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۸۳)۔

گچ (۲) (فت گ) امذ۔

جین مذہب کے فرقوں کا مجموعی نام۔ جینی مذہب کے چوراسی مذاہب ہو گئے ... ان مذاہب کو گچ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ء ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۷)۔ [مقامی]۔

گچ (۳) (فت گ) امث۔

۱. کیچڑ میں چلنے کی آواز ؛ وہ آواز جو دھار والے آلے کے ملائم گوشت میں گھسنے سے ہوتی ہے (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [حکایت الصوت]۔

گُچ (ضم گ) امث۔

(ماہی گیری) مچھلی کے پیٹ کی آلائش ، آنتیں وغیرہ (ا پ و ، ۳ : ۶۱)۔ [مقامی]۔

گچا گچ (فت گ ، گ) امث۔

رک : گچ (۳) (نوراللغات)۔ [گچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + گچ (رک)]۔

گِچ پِچ (کسر گ ، سک چ ، کسر پ)۔ (الف) امث۔

آدمیوں کی کثرت ، اژدہام (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ (ب) م ف ۱. بکثرت ، کھچا کھچ ، بہت زیادہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۲. پاس پاس ، ملا ہوا ، گنجلک۔ خط اتنا گچ پچ اور گھسٹواں تھا کہ پڑھا ہی نہ جاتا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، یادوں کے چراغ ، ۶۷)۔ [کھچ پچ (رک) کا ایک املا]۔

گُچْتا (ضم گ ، سک چ) امذ۔

(ماہی گیری) کونچ مچھلی کا بچّہ یا سیانا بچہ (ا پ و ، ۳ : ۶۱)۔ [گچ (رک) + تا ، لاحقۂ تنکیر و تذکیر]۔

گَچَک (فت گ ، چ) امذ۔

گجک ، آنکس ، ہاتھی چلانے کا گز ... تعاقب میں عمرو کے چلا ، گینڈے کو گچ مارتا ہوا۔ (۱۹۰۰ء ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۰۵)۔ [گجک (رک) کا ایک املا]۔

گُچَکّا (ضم گ ، فت چ ، شد ک) امذ۔

مکّا ، گھونسا۔ گڈو نیو اسکول کے لیے کس مشکل سے تیار ہوئے ، کتنی ہی بار کان مسلنے اور گچکّے لگانے کی ضرورت پیش آئی۔ (۱۹۶۹ء ، وہ جسے چاہا گیا ، ۶۲)۔ [مقامی]۔

گَچْکَرَن (فت گ ، سک چ ، فت ک ، ر) امذ۔

خارش کی طرح کی ایک جلدی بیماری جس میں سفید چتیاں بدن پر پڑ جاتی ہیں۔ ا کرپیا ، گچکرن ، داد ، خارش وغیرہ جو کسی طرح اچھے نہ ہوتے ہوں اسی کافور سے ہمیشہ کے لیے کافور ہوجائیں گے۔ (۱۹۳۷ء ، سلک الدرر ، ۱۲۶)۔ [گچ + کرن (رک)]۔

گَچْگیری (فت گ ، سک چ ، ی مع) امث۔

چونا رکھنے کی جگہ۔ سفید کپڑے پہن پہن آوتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے گچگیری کے طاق میں جلی لکٹی دھری ہے۔ (۱۷۳۶ء ، قصہ مہر افروز دلبر ، ۸۷)۔ [گچ گیری (رک) کا بگاڑ]۔

گُچُّو پارا کھیلنا محاورہ۔

عیاشی کرنا ، ناجائز لہو و لعب میں وقت گزارنا۔ بے پردہ جگہ میں گچو پارا نہیں کھیلا کرتے ، جرسی! ایسے کام آگا پیچھا بچا کر کیا کرتے ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۱)۔

گَچّی (فت گ ، شد چ) صف۔

گچ کا بنا ہوا ، جس پر پلستر ہوا ہو۔ برسات میں میری دیوار بچ گئی تو سال آئندہ چونا گچی کی بنوا لوں گا۔ (۱۹۰۶ء ، مرات احمدی (ترجمہ) ، ۱۲۳)۔ پرانے مکانوں کی پسی ہوئی گچی اور دو نو کرے گارے کے۔ (۱۹۴۷ء ، انگور ، ۲۳)۔ [گچ (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُچّی (ضم گ ، شد چ) امث ؛ رک : گُچھی۔

۱. چھوٹے منھ کا گول گڑھا جس میں بچے ایک مقررہ فاصلے پر کھڑے ہو کر گولیاں پھینکتے ہیں ، گلک ، گچک ، گولک ، گل ، کھبیا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۰۲)۔ ۲. (گلی ڈنڈا) پانچ چھ انچ لمبی نالی جو گلی کو دور پھینکنے کے لیے ڈنڈے کا منھ ٹکانے کو زمین پر کھود کر بنائی جاتی ہے۔ گلی ڈنڈا گلیوں میں نہیں کھیلا جاتا تھا ، قریب کے میدان میں گچی کھود لی جاتی۔ (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۶۵)۔ [مقامی]۔

ــــ پھوڑنا محاورہ۔

(ورزشی کھیل) گچّی پر گلی رکھنا یا گچّی میں گولیاں ڈالنا (ا پ و ، ۸ : ۱۰۲)۔

ــــ پالا امذ۔

بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک گڑھا کھود کر مقررہ فاصلے پر کوڑیاں پھینکتے ہیں اور جس قدر کوڑیاں ان گڑھوں میں آ جاتی ہیں وہ پھینکنے والے کی ہوتی ہیں اور جو باہر رہ جاتی ہیں ان میں سے بتائی ہوئی کوڑی کو مار دیتے ہیں تو وہ بھی اسی کی

ہوجاتی ہے۔ اُبلے اُبلے جزدان ، اب ان میں کتابوں کے بدلے جمنو زاں کے گچے اور گچی بالے کی کوڑیاں بھری ہوئی تھیں (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۸۸)۔ [گچی + بالا (رک)]۔

گُچیانا (ضم گ ، سک چ) ف م.
سکیڑنا ، گچھے کی طرح بنانا (ہاتھی کے کانوں کے لیے مخصوص)۔ اسد غازی نے اس فیل کو للکارا ... یہ جانور تو کہنے کی کب تاب لاتا ہے ، وہیں سے دم کو الف کر کے اور کانوں کو گچیا کر توپ کے گولے کی طرح اسد دلاور کی طرف چلا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۰۷)۔ [گچ - گچھ (گچھا (رک) کی تخفیف) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

گچھ (فت گ) امث ؛ امذ.
رک : گچ (۱)۔

کئی خشت ہور گچ کے جوڑے کے تہار
رواق و سقف ہور بلور آبدار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵)۔ سڑکوں پر پتھر کی چھوٹی چھوٹی ستوں کا گچھ ہے۔ (۱۸۸۹ ، کلگشت فرنگ ، ۲۳۱)۔ [گچ (رک) کا ایک املا]۔

---کاری امث.
رک : گچ کاری۔ مکانات موسمِ گرما کے مطابق بنائے جاتے تھے ، گول گچھ کاری کے کمرے بنائے تھے جن کے وسط میں ایک چشمہ ہوتا تھا۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ سیر المتقدمین ، ۱ : ۳۰)۔ [گچھ + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُچھا (ضم گ ، شد چھ)، (الف) امذ.
۱. چند پھولوں یا پھلوں کا درخت کی ایک شاخ میں پاس پاس لگا ہونا ، خوشہ۔ پھولوں کے گچھے بڑے جھوم رہے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۸)۔ وہ پورا کا پورا ایک بہت بڑا پھولوں کا گچھا بن گیا۔ (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۳۲)۔ ۲. اناج کی بالی۔ جہاں اور سب پھول تھے ایک گچھا سرسوں کے پھولوں کا بھی تھا بلکہ ایک گیہوں کی بالی بھی تھی۔ (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، نگارستان فارس ، ۸۷)۔ کھیت کے کنارے پر... دو فٹ کا گیہوں کا ایک گچھا جیسے کہ اکثر رہ جاتے ہیں ، اب بھی سبز ہے۔ (۱۹۷۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۶)۔ ۳. ایک نوع کی بہت سی چیزوں کا اکٹھا گندھا ہونا۔ شملہ کے سر پر رکھ کر پیچھے گوشوارہ آگے موتیوں کا گچھا اور پھر پھولوں کا سہرا باندھا۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۶۱)۔

موتیوں کا نہیں گچھا یہ ترے بالوں میں
آیا بالے میں نظر عقد ثریا مجکو

(۱۸۳۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷)۔ اتفاقاً اسی وقت شاہ کے سینے پر ایک گچھا چیونٹیوں کا گر پڑا۔ (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۳۰)۔ بالوں کے گچھے کو جو پیشانی پر ہوتا ہے ، بادل سے تشبیہ دی ہے۔ (۱۹۸۳ ، قہر عشق (حاشیہ) ، ۲۱۱)۔ ۴. پھندنا ، لچھا ، جھالر۔ شتر مرغ کے پروں کے بڑے بڑے گچھے آویزاں تھے۔ (۱۹۲۹ ، نگارستان ، نیاز فتحپوری ، ۲۳۱)۔ ۵. وہ حلقہ جس میں متعدد کنجیاں ہوں۔ باس اس نے کنجیوں کا گچھا شیخ رحیم کے پاس پھینک دیا (۱۸۸۶ ، دورکنس عنقی ، ۸۹)۔ میں نے کہا قفل ضرور پڑے ہیں مگر کنجیوں کا گچھا اللہ کے فضل سے بی اناہی کے پاس ہوگا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۵۳)۔ پس میں تو اپنی ساڑی کے جھول میں چابیوں کا گچھا اڑس کر گھر آنگن میں گھومنے والی ایک عورت کے سوا کچھ نہیں (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۵۵)۔ ۶. ستاروں کا جُھرمٹ ، جھمکا۔ مکانات اُس میں سہانے اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہو کر اس کی زمیں پر چھنکا تھا اور گچھا ثریا کا اس کے تاک میں لٹکا (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲)۔ ۷. لچھا ، لچھی ، تاگوں کا ڈھیر (فیروزاللغات)۔ (ب) صف. اکٹھا ، مجموعہ ، گندھا ہوا ، کسا ہوا ، مضبوط ، تر۔د ، چست ، چندھا ، خمار آلودہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [پ : गुच्छा]۔

---تارا امذ.
ثریا ، عقد ثریا ، پروین ، سات سہیلیوں کا جھمکا (جامع اللغات ، فرہنگ آصفیہ)۔ [گچھا + تارا (رک)]۔

گچھا گ (فت گ) امذ.
رک : گجبک ، آنکس ، ہاتھی چلانے کا ہتھیار ، گج باگ۔ ہاتھی کے سر پر مارنے کا آلہ ، اسی کو گچھا گ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۵)۔ [گج بانگ (رک) کا ایک تلفظ]۔

گُچھا مُچھا (ضم گ ، م) صف مذ.
مڑا تڑا ، دبا ہوا ، سکڑا سمٹا۔ پودے کی جڑ میں سگریٹ کی ایک خالی ڈبیا اور چوکولیٹ کا گچھا مچھا پیکنگ پیپر پڑا تھا (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۹۲)۔ [گچھا (رک) + مچھا (تابع)]۔

گُچھلی (ضم گ ، سک چھ) امث.
(کندلا کشی) کندلے کا ۲۲ گز فی تولہ کھنچا ہوا تار (اب و ، ۲ : ۸۰)۔ [مقامی]۔

گُچھم (ضم گ ، شد چھ بفت) امذ.
(باغبانی) رک : گچھا ، پھول کی پنکھڑیوں کا گچھا (اب و ، ۲ : ۱۰۳)۔ [گچھا (بحذف ا) + م (گچھم (رک) کی تخفیف)]۔

گُچھم گُچھا (ضم گ ، شد چھ بفت ، سک م ، ضم گ ، شد چھ) صف.
ملا ہوا ، گتھا ہوا ، مڑا ہوا۔ سانشا کشتی سے سہارا لگائے گچھم گچھا ہو کر ایک چھوٹی سی گیند بن گئی تھی۔ (۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علی خاں ، ستارۂ صبح ، ۳۹)۔ [گچھا (بحذف ا) + م ، لاحقۂ اتصال + گچھا (رک)]۔

گچھنا (فت گ ، سک چھ) ف م.
رک : پوچھنا ، جس کا یہ تابع ہے۔

بس میں دل کر لو کسی دم سے نہ پوچھو نہ گچھو
ہمیں کیا پوچھنے ہو ہم سے نہ پوچھو نہ گچھو

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۱)۔ وہ اسی طرح آگے سفر کرتا رہا اور پوچھتا گچھتا رہا یہاں تک کہ بالآخر وہ ایک ندی کے کنارے پہونچ گیا (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں (ترجمہ) ، ۱۲۹)۔
[پوچھنا (رک) کا تابع]۔

گُچّھی (۱) (ضم گ ، شد چھ) امث.
لچھی ، بالوں وغیرہ کو لپیٹ کر بنایا جانے والا چھوٹا گچھا. خورشید زمانی ... کنگھی میں سے بال نکال ان کی گچھی بنا گیسو دانی میں رکھ کنگھی کو شانہ پیچ میں رکھ رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۱). [گچھا (رک) کی تصغیر].

گُچّھی (۲) (ضم گ ، شد چھ) امث.
رک : **گچی** (جامع اللغات). [گچی (رک) کا ایک املا].

--- بھرنا محاورہ.
(ورزشی کھیل) گچھی پر گلّی رکھنا یا گچھی میں گولیاں ڈالنا (اب و ، ۸ : ۵۰).

--- پالا امذ.
بچوں کا ایک کھیل جس میں چھوٹا سا گڑھا بنا کر کھیلتے ہیں ، گچھی پالا. عمر سے پہلے لڑکے جیسے کوڑیوں سے اڑان چھلّا گچھی پالا ، تکہ موٹ ، طاق جفت ، جُوا کھیلا کرتے تھے. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۳۹). لڑکے ہیں وہ لونڈوں میں ناش ، گولیاں ، گلّی ڈنڈا ، کبڈی ، گچھی پالا کھیلتے پھرتے ہیں. (۱۹۵۳ ، کاشف الاسرار ، ۶۶).

گُچّھے (ضم گ ، شد چھ) امذ ، ج.
گچھا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. پھولوں کے گچھے گچھے ... ہوں گے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۸).

> کلید ییت ہے جب کنجیوں کے گچھے میں
> فراق بند ہیں کیوں زندگی کے میخانے

(۱۹۵۹ ، غزلستان ، ۱۳۲).

--- دار صف.
جس میں گچھے پڑے ہوں ، پُھندنے والا. ازاربند خاص لاہور کا بنا ہوا جوڑا جِھلّا ، کلابتوں کی گچھے دار بڑیں پڑی ہوئیں. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (نور اللغات)). دم چھوٹی مگر لومڑی کی سی گچھے دار ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۸۰). اب تک ایک شیر کی گچھے دار دم بالشویکی بڑے کے منھ سے نکلی ہوئی غصے اور حیرانی سے لہراتی رہتی ہے. (۱۹۸۹ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۷۲). [گچھے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

گُچّھی آنکھ (ضم گ ، مد ا ، غنہ) امث.
نیند کے خمار سے سِمٹی سِمٹی آنکھ ، خمار آلود آنکھ. یہ نوروس کے دن تھے جن میں نیند بہت آتی ہے ... اور اس کی وہ شدبالی اور گچھی گچھی آنکھیں. (۱۹۶۲ ، الف کا ٹکڑا ، ۲۶۶). [گچھی (گچھا (رک) کی تانیث) + آنکھ (رک)].

گَد (فت گ) امث.
۱. **مارنے کی آواز.** موکّل نے ... ڈھیلے بازی شروع کر دی ، اتفاق سے ایک ڈھیلا گد سے عین اس وقت اس لیمپ پر جا لگا. (۱۹۱۵ ، سجاد حُسین ، کایا پلٹ ، ۳۰). ۲. **زمین پر گرنے کی آواز دم ، لگاتار ، اناپ شناپ** (نور اللغات). [حکایت الصوت].

--- بَد (--- فت ب) م ف.
اوپر تلے گرنے کی آواز ، لگاتار یا پے در پے گرنے کی آواز. لٹیرے اس طرح گد بد گد بد گرے جیسے ٹپکے کے آم. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۶). سب بسٹ ہٹا گئے ، ادھر بیچ ادھر میاں بیوی گد بد ایک پر ایک گرا. (۱۹۰۸ ، نانی عشو ، ۳۰). [گد (حکایت الصوت) + بد (حکایت الصوت)].

--- بَگَد (--- فت ب ، گ) امث ؛ م ف.
(کُشتی) تلے اوپر گرنا ، دھر پٹک. دوسرے دن اکھاڑا جما اور استادوں کے ہاتھوں جھو ، گدبگد شروع ہوتی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۹). [گد (حکایت الصوت) + ب (حرف جار) + گد (رک)].

--- سے م ف.
بھد سے ، گد کی آواز کے ساتھ ، یکایک ، ایک دم سے. اس نے گد سے لٹھ جمایا اور پھر تان کر دوسرا دیا اور پھر تیسرا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۱). اتفاق سے ایک ڈھیلا گد سے عین اس لیمپ پر جا لگا جو آپ کے سامنے میز پر رکھا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حُسین ، کایا پلٹ ، ۳۰).

--- گَد (--- فت گ) مذ.
رُندھی ہوئی آواز

> وہی چھند گاتا بھی جاتا تھا ہر دم
> ہر آواز گد گد اور آنکھ اس کی پُرنم

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲ : ۲۳۹). اگر مٹی پر بہت زور سے دوڑیں تو گد گد کی آواز پیدا ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۳). جو لوگ اس پر سوار تھے وہ گد گد نیچے گرے. (۱۹۶۶ ، الشجاع ، کراچی ، مارچ ، ۶۱). [گد (حکایت الصوت) + گد (رک)].

گِد (کس گ) امذ ؛ سہ گدھ.
۱. **چیل کی قسم کا ایک پرند جو اس سے بڑا اور مردار خور ہوتا ہے ، کرگس ، گدھ.** اشرفیوں کو دیکھ کر ایسا اس پر جھپٹا کہ جیسے گد اپنے شکار پر گرتا ہے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۲). گدوں اور کوّوں اور جانوران صحرائی نے لاش آدمی کھائی تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳). ان کا ذکر عاشقانہ شاعری میں بہت آیا ہے ... باز ، الو ، گد ، شکرا. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افادات سلیم ، ۲۱۶). ۲. **(لکھنؤ) ایک قسم کی پتنگ جو گد کی شکل کی بنا کر اڑاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [گدھ (رک) کا مخفف].

گُد (ضم گ) امذ (قدیم).
ہر چیز کا مغز بالخصوص ہڈی کا گودا. یہاں باگیں ہیں ، پھاڑیں گے ہڈاں میں تے گد جھاڑیں گے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۰). ہور بھی ایک طریق سوں سن ، اوّل چمڑا ، دوم لہو ہوا گوشت ، سیوم ہڈاں ، چہارم رگاں ، پنجم مغز ہور گد ہے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۳۷). [گودا (رک) کا مخفف].

گَدا (۱) (فت گ) (الف) امذ ؛ صف.
مُفلس ، نادار ، غریب ، فقیر ، بھکاری ، گداگر.

ز آب بھنور تالیو تریدا
نہ چھوڑوں تونگر نہ چھوڑوں گدا

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۷).

اچھو عیش و عشرت سدا بزم میں
معاں گدا کوں دلاوو درم

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۰).

گنج ازل لگا ہے دل بے نوا کے ہات
آیا ہے کیا خزانۂ غیبی گدا کے ہات

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۱٦).

دیکھ اس کو مجھ کو یاروں نے حیران ہو کہا
کس ڈھب سے لگ گیا ہے یہ گوہر گدا کے ہاتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۲).

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹). اس کے دربار میں شاہ و گدا رئیس و عامی ، شریف و حقیر کا ایک درجہ تھا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۷).

نہ کوئی ایسا سخی ہے نہ کہیں ایسے گدا
ایک قطرے کی طلب کی ہے تو دریا پایا

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۸٦). (ب) امث . مراد : **گدائی**.

وہ ہیں دریوزہ گر اپنے عدا کے
کسی کے گھر نہیں جاتے گدا کو

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۹۷). [ف].

ـــــ زادہ (ـــــفت د) امذ.
فقیر کا بیٹا ؛ نہایت مفلس.

گدا زادہ جواں یک جار ابرو
نہایت خوش زباں خوش وضع خوش خو

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ٦۱). [گدا + ف : زادہ ، زادن - جننا].

ـــــ طَبع (ـــــفت ط ، سک ب) صف (قدیم).
وہ جس کی طبیعت میں فقیروں کی خصلت ہو ؛ (کنایۃً) خسیس ، حریص ، کمینہ.

سو چنداں وجاہت میں سیدھا نہ تھا
گدا طبع تھا کیچ رسدا نہ تھا

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۷). [گدا + طبع (رک)].

ـــــ طَبعی (ـــــفت ط ، سک ب) امث.
فقیرانہ طبیعت ؛ (کنایۃً) حرص و طمع. اکثر آدمی لوگوں کی بخالت کی شکایت کرتے ہیں لیکن اُن کو یہ خیال نہیں آتا کہ کسی شخص کی بخالت اور سخاوت پر توجہ کرنا گدا طبعی اور طماعی کی دلیل ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۳). [گدا طبع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ غازی امذ.
نَٹ ہونے دینے پر کرتب دکھانے والا ، بازی گر ، نٹ. ایک دن سواری کے دوران ایک شوخ ، فتنہ ساماں اور حسین گدا غازی لڑکا ... فوج خاص میں سے نکل کر نمودار ہوا. (۱۹٦۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۳۵۲). [گدا + غازی (رک)].

ـــــ کرنا محاورہ.
بھیک مانگنا ، بھکشا مانگنا ، گدائی کرنا. تمام فقرا گدا کرکے کھاتے ہیں. (۱۸٦۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۱۹).

ـــــ گَر (ـــــفت گ) امذ.
بھیک مانگنے والا ، پیشہ ور فقیر ، بھکاری ، گدا.

سرے ڈھوکے میں گداگر کی صدا پر یہ کہا
کل جنھیں ٹال دیا تھا وہی حضرت آئے

(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۱٦۱). سپاہی بید کی چھڑی گھما گھما کر بہت سے گداگروں کو منتشر کر رہا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸۰). [گدا + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گَر تواضع کُند خُوئے اوسْت کہاوت.
تواضع کرنا فقیر کی عادت ہے . فقیر اگر عاجزی یا انکساری سے کام لیتا ہے تو یہ اس کی عادت ہے کسی سے ڈر کر نہیں کرتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ گَری (ـــــفت گ) امث.
بھیک مانگنے کا کام ، فقیروں کا پیشہ ، فقیری ، بھیک مانگنا ، گدائی. اُس نے گدا گری کو خلاف شرع ... بتایا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۰). ان لوگوں کو اکثر راہ میں گداگری اور دوستوں کی دستگیری کا محتاج ہونا پڑتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۳). شعر و ادب کا ایک گہرا رشتہ اخلاق سے ہے ... جو گداگری اور کاسہ لیسی کو توہین انسانیت سمجھتا ہے. (۱۹۸۱ ، قلم حرف ، ۱۵۰). [گدا گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نواز (ـــــفت ن) صف مذ.
فقیروں کو نوازنے والا ، بھکاریوں کو بھیک دینے والا.

اے دل مضطرب ٹھہر ، وقت سوال بھی تو ہو
ہم کو بھی نام یاد ہے اپنے گدا نواز کا

(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میخانۂ الہام ، ۷). [گدا + ف : نواز ، نواختن - دینا ، نوازنا].

گدا (۲) (فت گ) امذ.
گرز ، لاٹھی ، سونٹا ، عمود اور ... گدا اور چکر ... دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینھ برستا ہے. (۱۷۳٦ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۹). کہیں کلہاڑے ، ترشول ، بھالے ، برچھی ، کٹاری ، چُھری ، چکر ، گدا ، آدک ہتھیار بڑے زور سے چلنے لگے جیسے برسات میں مینھ برستے ہیں . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). [س : गदा].

ـــــ دھر (ـــــفت دھ) امذ.
جس کے پاس گرز ہو ، گرز سے لڑنے والا (پلیٹس). [گدا + دھر (دھرنا (رک) کا حاصل مصدر)].

--- یُدھ (--- ضم ی) امث.
وہ لڑائی جو گرزوں یا سونٹوں سے لڑی جائے. ارجن فن تیراندازی میں یکتا اور بھیم سین گدا یُدھ میں بے پتا تھا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۰۸). [گدا + یدھ (رک)].

گُدا (ضم گ) امث ؛ امذ.
۱. **مقعد ، سرین ، کانچ.** اسے معلوم ہوا کہ اس پر ہنوماں جی بیٹھے ہوئے ہیں ان کی دُم ان کی گدا سے صاف نظر آتی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۶۰). ۲. **(مجازاً) کولھے ، سرین.** عورتوں کے لیے اس کی گولائی ۶ انگل کی ہوتی ہے کیونکہ ان کی گدا ایانک بڑی ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، استاد جراحی ، ۱۰۸). [س : गुद+गूद].

گَدّا (۱) (فت گ ، شد د) امذ.
۱. (ا) **بستر جو دہرے کپڑے میں روئی بھر کر تیار کیا گیا ہو.** بچھونا چمڑے کا گدّا ہوتا تھا ، جس میں روئی کے بجائے کھجور کے پتّے ہوتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۰۱). لیٹنے کے لیے سنہری اس پر گدّا اور چادر غرضکہ آرام کی تمام چیزیں مہیا کی جاتی ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۶). **(اا) گیا ، چھوٹی توشک جو بطور مسند بچھائی جائے.** کیا تم نے یہ گدّا اس غرض سے اٹھا لیا کہ میں اس پر نہ بیٹھ سکوں. (۱۹۰۷ ، اُمّہات الامہ ، ۱۳۱). ۲. **گیہوں وغیرہ کا خوشہ جو پک جانے کے قریب ہو ، چری کی پولی ، گھاس کا گٹھا ، ہاتھی کا چارجامہ** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. **قیاس ، انکل.** عقلی تحقیقاتوں اور عقلی گدّوں کے بعد بھی آج یقینی طور پر کچھ نہیں معلوم. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر)، ہوائی ، ۴۹). ۴. **فریب ، دھوکا.** میں ہر روز ہوتے سے خبر لیتی ہوں ، بولا اور میں نے گدا دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۴۲). [گادا (رک) کا مخفف].

گَدّا (۲) (فت گ ، شد د) امذ.
۱. (گیند بازی) **کسی اچھلنے والی چیز یا گیند کا بلندی سے زمین پر گر کر اوپر کی طرف اچک جانے کا عمل** (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۲۰۲). ۲. **پتنگ لڑانے کے ایک پیچ کا نام جس میں پتنگ کا سر نیچا کر کے زور سے کھینچنے اور حریف کی پتنگ کی ڈور کے جھول پر ڈور ملا کر ایک دم ڈھیل دے دیتے ہیں.** وہ ، وہ دیکھئے ڈھیل مانگ رہے ہیں گدّے کی ، آتا ہوں ، اور پیٹے سے پیٹا ملا کے چار ہاتھ ڈھیل کے دیتا ہوں. (۱۹۵۹ ، اپنی موج میں ، ۳۲). ۳. **(موسیقی) سارنگی کا ایک سر.** اچھے سنگار ایسی بات کو دیکھتے ہیں ، لجاؤ ، کھلاؤ ، مینڈسوتے ، گدا ، دھما کہ ، داب گانس کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۸۲). [گد (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- کھانا محاورہ.
۱. **لڑنے میں گر پڑنا ، مغلوب ہو جانا ، کشتی میں پچھڑ جانا.** بدھو نفر سہت کے ہاتھوں پٹ پٹا کے اور گدّا کھا کے دیر تک کراہتے رہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۳). وہ جھاڑی کے اسی طرف زمین پر گدّا کھا کر جھاڑی کو پار کرتا ہوا ، کانگرو کے جا لگتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوان ، ۵۳). ۲. **گیند کا زمین پر گر کر اُوپر کی طرف اُچھلنا ، ٹپّا کھانا.** لڑکوں کے پاس ربڑ کے دو گیند ہیں ، اونہیں اچھالتے ہیں ، وہ اپنی لچک کے سبب نیچے گر کر زمین پر گدّا کھا کر خودبخود کتنی بار اُچھلتے ہیں. (۱۹۱۳ ، جھلاوہ ، ۱۱۱). نگاہیں گدّا کھا کے واپس لوٹ آتیں. (۱۹۴۳ ، جہان دانش ، ۳۰۱).

--- لگانا محاورہ.
اپنے کنکوے کو مقابل کے کنکوے پر غوطہ میں کھینچنا (فرہنگ اثر).

گِدّا (۱) (کس گ ، شد د) صف مذ.
رک : **گاودی.** میں ڈیرے کا پردہ اٹھا کے دیکھوں تو ہتیار باندھ کے آتا ہے ، سب میں کالا گدّا اور بدصورت. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۶۲). [گاودی (رک) کا بگاڑ].

گِدّا (۲) (کس گ ، شد د) امذ.
۱. **ایک قسم کی چلتی ہوئی لَے کے گیت جن کو پورب میں نکٹا کہتے ہیں ، گھریلو گیت ، گرہستیوں کے گیت.** اس کے اردگرد ہزاروں گیت بکھرے پڑے ہیں ، پنجاب کے گیت ، ڈھولک کے نغمے ، گدّا اور جھومر ناچ کی تانیں ، ماہیا ، ڈھولا ، بالو ، جگ ... کانگڑہ اور کلّو کے دل کی دھڑکنیں. (۱۹۶۲ ، چنگ و رباب ، ۷۸). ۲. **ایک قسم کا ناچ جو شادی بیاہ کے موقع پر دولہن کے میکے کی لڑکیاں اور خواتین گانے کے بول کے ساتھ تالی اور چٹکی بجا کر دائرے کی شکل میں ناچتی ہیں.** گدّا ناچنے کے لئے کم از کم تین لڑکیوں کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۷۱). [پن : گدھا کا ایک املا].

گُدّا (ضم گ ، شد د) امذ.
۱. **درخت کی موٹی او مضبوط شاخ جو ادھر اُدھر پھیل گئی ہو.** درخت کا گدّا تڑاق سے ٹوٹ کر گرا. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۸۳). درختوں کے بڑے بڑے گدّے کاٹ کر دریاؤں میں بہا دیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۲۶۱). جب میجر آقا کے قریب پہنچا اور گھونسا ان کے منہ پر مارنا چاہا تو یکایک معلوم ہوا جیسے درخت کا گدّا ٹوٹا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۰). ۲. **مکّا ، گھونسا** بھی جاتا ہے ایک گدّا دوں پاجی کو ، ہر سنئے ہمارا ہی نام لیتا تھا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۸). اگر کسی نے چیں چپڑ کی تو دو چار گدّے رسید کر دیے بے چارے نے کان دبا کے دستخط کر دیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۰). ۳. **پٹخنی ، پٹخ دینا** (ا ب و ، ستیر ، ۱۰). تمہارے ننھے ننھے ہاتھ پاؤں پر رحم آتا ہے ورنہ گدّا دیتا کہ چھٹی کا دودھ آپ کو یاد آ جاتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۹). [مقامی].

گَدابَد (فت گ ، ب) م ف.
رک : **گدبد ، اُوپر تلے.** ایک کے اوپر دوسرا ... دونوں گدابد نیچے گرتے ہیں. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۹۲). [گد (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + بد (حکایت الصوت)].

گُداخت (ضم گ ، سک خ). (الف) امث.
۱. **کسی ٹھوس جسم کو آنچ کے ذریعہ پگھلانے یا مائع بنانے**

کا عمل ، پگھلاؤ. چند سو میل کی بیرونی غلاف چٹانوں میں مقامی گداخت (Fusion) کا عمل اس طرح کے میگمائی ابھار کا ماخذ رہا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس ، ۱ ، ۵ : ۵۳). ۲. خستگی ، لچک ، نرمی ، رطوبت. کرخت تنکوں میں ایک گداخت تھی ، اُبلے ہوئے ، گلے ہوئے پڑے تھے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۱۹). (ب) صف ، رک : گداختہ ، پگھلایا ہوا. سینہ سنگِ سکندری کا شگاف ہوا جاتا تھا اور یہ شیر صحرائی سبز سپہر کا گداخت ہوتا تھا. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۱۴۷). اف : کرنا ، ہونا. [ف : گداختن (پگھلنا ، پگھلانا) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ پذیر (ـــــ کسر نیز فت پ ، ی مع) صف.
پگھلنے کے قابل ، وہ جس میں پگھلنے کی صلاحیت ہو. لاوا کے کم گداخت پذیر ہونے کی صورت میں پہاڑ کا ڈھال زیادہ نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۹۳). [گداخت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

گداختانا (ضم گ ، سک خ) ف م.
(لفظاً) **پگھلانا** ؛ (طبیعات) **پگھلا کر مرکب بنانا.** اگر ڈیوٹیریم (ایک پروٹون ایک نیوٹرون) اور ٹرائیٹیم (ایک پروٹون دو نیوٹرون) کے مرکزوں کو گداختایا جائے تو نتیجے میں ہیلیم اور ایک نیوٹرون حاصل ہوگا. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۷۱). [گداخت + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُداختگی (ضم گ ، سک خ ، فت ت) امث.
پگھلنے کا عمل ؛ (مجازاً) نرمی ، سوز و گداز. جس کی طبیعت عاشقانہ رنگ یا گداختگی نہیں رکھتی ہے وہ کبھی غزل گو ہو نہیں سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۵۸). خارج اور باطن کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والی ہر جھنکار احساس کی گداختگی کا سبب بنتی ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۲۵). [گداختہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُداختہ (ضم گ ، سک خ ، فت ت) صف.
پگھلایا ہوا ، گلا ہوا ، نرم نیز گھلا ہوا ، تحلیل شدہ.

رہنا ایک جان وبال ہے کوئی دم جو ہے تو عذاب ہے
دل داغ گشتہ کباب ہے ، جگر گداختہ آب ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۷).

حسنِ فروغِ شمع سخن دور ہے اسد
پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۶). اس سیال میں یعنی پانی میں یہ سب چیزیں گداختہ و آویختہ یعنی گھلی ہوئی یا لٹکی ہوئی ہوتی ہیں. (۱۹۰۱ ، عربی طبیعات کی ابجد ، ۳۷). ایک نہایت ہی ہوشیار کاریگر گداختہ کر پتھر سے ایک کشیدی آلا تیار کر رہا ہے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۷۵). [گداخت (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

گداری (فت گ) امث.
ایک قسم کی کشتی جو لوگوں کو دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر لے جانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے ، مسافر کشتی.

گھنی کی کشتی گداری کی ہزار
حظ اوٹھانے سیر سے سب آر پار
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۱). [مقامی].

گُداز (ضم گ). (الف) امث.
۱. پگھلاہٹ ، پگھلنے کا عمل.

جو یاد آتا ہے روزِ شادی و ناز
اسی غم میں جو کھینچی ہوں گداز
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۹).

آسماں کے اُپر گداز ہے نت
شوق تیرے سوں ماہ سٹیں تن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲).

اسی آگ سے شمع کو ہے گداز
اسی کے لیے گل ہے سرگرمِ ناز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۲).

شمع رو آپ گو ہوئے لیکن
لطفِ سوز و گداز کیا جانیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۲).

وہ گدازِ روح ، دُنیا شعر کہتی تھی جسے
لحنِ سائل بن گیا دولت کمانے کے لیے
(۱۹۳۶ ، اختر ستان ، ۳۴). اس میں وہ زندگی ، جوش ، حرکت ، گداز اور بیداری پیدا نہیں ہوسکتی تھی جو اسے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۸). ۲. **(تصوف) اس سے مراد ہستی سالک کا ٹوٹنا ہے**(ماخوذ : مصباح التعرف). ۳. **نرمی ، ملائمت.** دوکان زرگر کس آراستگی سے مزین ہے انواع اقسام کا مال جمع ہا ک اور طب سے سیم تنوں کے دلوں کو گداز حاصل ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، ہانی گاٹ ، ۳۳). سارے جسم میں خون سا دوڑتے ہوئے محسوس کیا اور اس کے سینے میں نارنگی کا گداز. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۲). ۴. **(مجازاً) دل گداز ، جاں گداز**

بڑے غضب کا وہ جوبن گداز رکھتے ہیں
بلا کا حُسنِ قیامت کا ناز رکھتے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۸۳). (ب) صف یف. ۱. **پگھلا ہوا ؛ (کنایۃً) حساس.**

عقدۂ انگور میں ہے شوق کا اوس کے تشا
مست کب ہے جس کا دل نہ آگ سیں غم کے گداز
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱).

جوں موم نقلہ کس کو سنبھالے ہے تو کہ یاں
جتنا بدن ہے آتش غم سے گداز ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۶).

جلا کے غم نے کیا مثلِ شمع ہم کو گداز
بیاں اب اپنا ہے گویا بیانِ آتش و آب
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۳۵۱).

بچے پھوڑے سے زیادہ ہے گداز اپنا بدن
چھو گیا بانے بکس بھی تو میں نشتر سمجھا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۱).

اب اس کا ذکر کیا قاصد یہ جو گزری گزرنے دو
نہ کہنا اس خبر کو شاد سے دل ہے گداز اسکا
(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میخانۂ الہام ، ۱۰).
گداز ہوتا نہیں ہے یہاں میں رہ کے پتھر
ہمارے حلقے میں آ کے بدلا نہ وہ ذرا بھی
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۲۰). ۲. (مجازاً) کسی قدر موٹا اور نرم ، ملائم. گاڑھا نرم ، گداز اور مسام دار ہوتا ہے جب گاڑھے کے پہننے والے کو پسینہ آتا ہے تو گاڑھا ... پسینہ کو جذب کر لیتا ہے. (۱۹۰۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۴).
ابھی تو محبوب کا تصور بھی پتلیوں سے مٹا نہیں تھا
گداز بستر کی سلوٹوں ہی میں آ سمائی ہے پند رانی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۲۳). ۳. سوزاں ، سوختہ ؛ مراد : ستم رسیدہ (قدیم). جان معشوق کا ناز ہے ، وان عاشق گداز ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲). ۴. نزاکت ، نرمی.
لگی کہنے پھر کے یہ سرو ناز
بہت ہی (ہے) نام خدا سے گداز
(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۱۰). ۵. موٹا ، گدرایا ہوا پتلا (رک) کی ضد.
رشتۂ جاں سے بھی نازک ہے وہ باریکی میں
گل کی رگ پھر ہے گداز اوس کی کمر کچھ بھی نہیں
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۵۶). (ح) لاحقہ. بطور لاحقہ تراکیب کے آخر میں آ کر پگھلانے یا پگھلنے والا کے معنی دیتا ہے.
میں دل گداز ہوں ہمہ تن ہے گداز وہ
ہے شمع میری جاں تو میں بھی ہوں جاں شمع
(۱۸۳۹ ، اسیر اکبرآبادی ، د ، ۷۰). خدا خدا کر کے فیروز کرنا پڑتا کئی روز کی زہرہ گداز مشقت کے بعد منزل مقصود پر پہونچا. (۱۹۲۳ ، نگار ، ستمبر ، ۲۳۰). [گداختن (رک) کا حاصل مصدر].

---- **پذیر** (---- کس نیز فت پ ، ی مع) صف.
رک : گداخت پذیر. سالمے میں NH_4Cl کا اضافہ ہو جاتا ہے اور $HgCl_2 2NH_3$ بن جاتا ہے ، یہ گداز پذیر رسوب کہلاتا ہے. (۱۹۳۸ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۷۸). [گداز + ف : پذیر ، پذیرفتن + قبول کرنا].

---- **پکڑنا** محاورہ (شاذ).
پگھلنا ، جلنا ، حسد کرنا. اہل حسد نے خوامخواہ گداز پکڑا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۴۳).

---- **پن** (---- فت پ) امذ.
گداز ہونے کی کیفیت ، نرمی ، ملائمت. یہ تو سوتی نہیں نرم بستر تھا جو کبھی اپنے گداز پن کا مظاہرہ کرتا ہے تو ماں کی گود بن جاتا ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۷). [گداز + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---- **دینا** ف م ؛ محاورہ (قدیم).
رک : گداز کرنا.

دیتے عبث ہو شیشہ گراں سنگ کو گداز
پگھلائیے جو تم سے کوئی دل پگھل سکے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۳).

---- **غم سے پانی ہونا** محاورہ (شاذ).
گہرے صدمے سے دوچار ہونا ، وفور صدمہ سے بے حال ہو جانا (دل کا).
یہ دل نازک گداز غم سے پانی ہو گیا
گھر ہی گھر میں گھل گیا اندر ہی اندر آئینہ
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۶۶).

---- **کرنا** ف م ؛ محاورہ.
۱. **پگھلانا ، گھلانا.**
گھلا ہوں شمع نمط اس کے مکھ کے پرتو سے
کہ جس کی یاد کی آتش نے تن گداز کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۲).
بتلی اک دن گداز کر کٹی میں
اور کر کے ہزار رنگ جتن
(۱۸۰۱ ، ہشت گلزار ، ۹۰). سنگ ریزے اور سنگ قلی کو آرد کر کے اور اس کو گداز کر کے ایسے سانچے میں چھوڑتے ہیں جو کہ آگ پر خوب گرم ہو رہا ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۹۹).
بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہو ایسا کہ گداز
جگر شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۳۰۰). ۲. نرم کرنا ، ملائم کرنا ، حساس بنانا.
میں عشق سوں کیا ہوں تجھ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نئیں ہے آہن گداز کرنا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱).
اتنا گداز شیشۂ دل کیجیو فغاں
جس میں کہ پاس خاطر نازک دلاں رہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۰). جب ہم اس کے مقصد زندگی کا خیال بھی ذہن میں لاتے ہیں تو یہ چیزیں اور بھی دل کو گداز کرتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۷).
بدن کی آگ کو کہتے ہیں لوگ جھوٹی آگ
مگر اس آگ نے دل کو مرے گداز کیا
(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۸۲).

---- **گہ** امث.
دھاتوں کو پگھلانے کی جگہ ، لوہاروں اور سناروں کا آتش دان ، بھٹی. پولس پہلے قدیمی سکوں کو گلانے کے لیے گداز گہ میں بھیج دیتا اور ان کی قیمت خزانے سے تیر سکوک کی قیمت کے موافق منگا لیتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۷). [گداز + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---- **گر** (---- فت گ) امذ.
دھاتوں کو پگھلا کر مختلف سانچوں میں ڈھالنے والا. گداز گر خام ایک مٹی کے تختے میں چھوٹے چھوٹے گھر بناتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۲۰). گداز گر خام ، مٹی میں

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (H'cd)

چھوٹے بڑے تختے لکڑیوں کے رکھتا ہے اور اسے روغن سے چکنا کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳). [گداز + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.
گداز کرنا (رک) کا لازم ؛ **پگھلنا ، گھلنا ، نرم ہونا ، پسیجنا ، سیلنا ، نرماہٹ**.

جو کوئی عشق باز ہو جاہے وہ گداز ہو
شعلۂ دل فروز ہو شمع صفت جلا کرے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۹).

گداز ایسے ہوں جس طرح موم آتش سے
نگہ گرم سے دیکھے جو تو سوئے کہسار
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۸).

جوہرِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہِ الوند ہوا جس کی حرارت سے گداز
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۱).

تو شیشہ بنے کہ سنگ ، کچھ بن
اندر سے مگر گداز ہو جا
(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۱۹).

گُدازاں (ضم گ) صف.
۱. **پگھلتا ہوا ، گھلتا ہوا ، جلتا ہوا.**

یہ داغ دل سے اپنے ہر دم رہیں گدازاں
پروانے تجکو شمع آتش فشاں مبارک
(۱۸۷۶ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۲۸). ۲. **صاف ہوتا ہوا (سونا)** (پلیٹس). [گداز + اں ، حالیۂ ناتمام].

گُدازِش (ضم گ ، کس ز) امث.
گداختگی ، **پگھلاوٹ**.

ہوتی ہے فیضِ گدازش سے صفائی حاصل
جتنے آئینے ہیں سب اصل میں پتھر نکلے
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۵۸). ہمالیہ پہاڑ کے برفستانوں کی گدازش کا اور آسمان کے کشادہ دروں کا پانی پھر بھی اکارت جائے گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۰۱). [ف : گداختن (پگھلنا ، پگھلانا) کا حاصل مصدر].

گُدازْگی (ضم گ ، سک ز) امث.
گداختگی ، نرمی ، ملائمت. جس کے دل میں باوجود جیل خانے کا داروغہ ہونے کے سچی اسلامی ہمدردی ، محبت اور گدازگی تھی. (۱۹۲۸ ، روزنامچۂ خواجہ حسن نظامی ، ۱۶۷). جہاں تک گدازگی دل کا تعلق ہے یا دل کو گداز کرنے کے افسوں کا معاملہ ہے شمع سے سبق لیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۹۱). [گداز (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

گُدازْنا (ضم گ ، سک ز) ف م.
گلانا ، پگھلانا. شورے اور سہاگے کے ساتھ گدازنے سے ان کی علحدگی ہوتی ہے. (۱۹۰۱ ، فلزیات ، ۳۳۷). [گداز (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُدازِنْدَہ (ضم گ ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ.
(لفظاً) **پگھلانے والا** ، (مجازاً) **ایک مادہ یا دھات جس سے کسی دوسری دھات کو گلایا جاتا ہے**. سطح پر کسی محافظ محلول کو پھیر کر ٹانکا لگایا جائے ، اس محلول کو گدازندہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۰). اسے ٹانکا لگانے کے دوران بطور گدازندہ (Flux) استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۶۶). [گداز (رک) + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

گُدازَہ (ضم گ ، فت ز) صف.
پگھلایا ہوا ، گلایا ہوا نیز صاف کیا ہوا. حاصل شدہ مادہ کو دوبارہ گرم کر کے ہتھوڑے سے کوٹ کر گدازہ میل (سلیگ Slag) کو خارج کر دیا جاتا تھا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳). [ف : گداختن (پگھلانا ، پگھلنا) سے صفت].

گُدازی (ضم گ) امث.
فربہ اور سڈول ہونا.

ران سے لے پنڈلیوں تک کیا گدازی ہے سو دل
پاؤں ایسے ہو کڑے تک پاؤں پڑنے آئے ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۷).

اللہ رے ہاتھ کی گدازی
یہ ناچ ہے یا کہ سحر سازی
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۴). [گداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُدازِیَت (ضم گ ، سک ز ، فت ی) امث.
(آہن گری) **پگھلنے یا پگھلانے کی کیفیت ، ڈھلنے کی صلاحیت وغیرہ**. دوسرے گروہ کے سٹیل کو بھی یہی لاتعداد کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، اس میں بھی غیرمعمولی (Plasticity) گدازیت ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۲۲۱). [گداز (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

گَداکا (فت گ) (الف) امذ.
۱. **وہ آواز جو ایک چیز کے دوسری چیز پر گرنے سے پیدا ہوتی ہے**. لیڈی پست قدر کی خارا شگاف چیخ اور موٹر کے ٹائر کی بم باری اور نواب صاحب کا میرے اوپر گداکا. (۱۹۳۲ ، روحِ ظرافت ، ۸۸). ۲. (کنایۃً) **گداز بدن کا خوبصورت معشوق جو فربہ اندام اور سڈول ہو ، گدرایا ہوا ، نوخیز معشوق**.

ہے عشوہ و انداز و ادا ناز و کرشمہ اور گرمی و شوخی
ہر عضو پہ آنکھ الکے وہ کافر ہے گداکا اک موہنی مورت
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۶۹). ۳. **پنکا ، پھدکنا ، پٹخنا** (نوجوان لڑکے یا لڑکی کے) **بدن کی موٹائی یا نرمی** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. **گدرایا ہوا ، نیم پختہ ، نوخیز** (مجازاً) **فربہ اندام محبوب**.

جوانانِ رعنا بحسن یکتا
پری کا عالم غرض گداکا
(۱۸۱۸ ، انشا (فرہنگِ آصفیہ)). [گد (حکایت الصوت) + اکا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گداگد (فت گ ، گ) (الف) امث

بے در بے مارنے کی آواز ایسا نہ ہو کہ کہیں سے بھاؤ کی بڑے لکڑ اور گداگد کی آواز آنی شروع ہو. (۱۹۳۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰). (ب) م ف. **لگاتار ، بے در بے . اوپر تلے**. جب حوب کھل بل کر بیٹ تھے ، فون فون کر کے ایک پر ایک گداگد کرنے لگا (۱۹۰۱ ، راقم ، ۱۰۰). دولہا پر سے مٹھیاں بھر بھر کے زرنگاری کی بکھیر ہوتی جاتی ہے لنگیے لوٹنے جاتے ہیں ، ایک کے اوپر ایک گداگد کر رہا ہے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۸). [گد (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + گد (رک)].

گداگون (فت گ ، و مع) صفت.

(عور) بے ہوش و حواس (محاورات نسواں ، ۱۲۹). [مقامی].

گدالا (۱) (فت گ) امذ.

بڑی کدال جس سے زمین کھودتے ہیں ، ساہر ، سبّل. ایک چور نے عمران بانی کے اس زور سے گدالا مارا کہ سر پھٹ گیا. (۱۹۲۰ ، سراب عیش ، ۵۱). [کدال (کدال (رک) کا مخرب) + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

گدالا (۲) (فت گ) امذ.

۱. موٹا گدا ، روئی بھرا بستر. جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملنے جائے اور وہ گھر والا اس کی عزت کے لئے گدالا بچھائے یا اس کے اکرام کا خیال کرے تو اللہ تعالی مہمان کی عزت کرنے والے کی مغفرت فرماتا ہے. (۱۹۶۸ ، روشنی ، ۱۶۶). ۲. **ہاتھی کا گدا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گدیلا (رک) کا غلط املا]

گُدام (ضم گ) امذ.

رک : **گودام**. اب امام باڑہ قلعۂ حصن حصین ، بکلی بالوں کا ، گدام میگزین سرکار ہوا (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۱۲).

کیا پوچھتے ہو دل کو مرے کیا مقام ہے
فطرت کے کارخانے میں غم کا گدام ہے

(۱۹۰۰ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۵). فارسی لفظ انبار ... چھٹی صدی میں مروج ہوا اور اس کی وجہ قلعے کے گدام تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۵). [گودام (رک) کا مخفف].

گدان (کسر گ) امث.

آلودگی ، گندگی ، غلاظت. تیسری دفعہ جو گردآلود ہوا آئے گی وہ سیاہ رنگ کی ہو گی اس میں گدان ... اور گندار ... ہوں گی. (۱۹۷۸ ، براہوئی لوک کہانیاں ، ۳۰۰). [براہوی].

گُدانا (۱) (ضم گ) ف م ؛ رک : گدوانا.

بدن پر بیل بوٹے بنوانا. مستورات بھی اسی طرح کی بوٹنا ک سہتی ہیں اور بیل کے گودنے آنکھ سے ٹھوڑی تک گداتی ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹). سیندور لگانا ، پان کھانا ، گودنے گدانا وغیرہ یہ سب قدیم مراسم ہیں جن کو عورت نے اختراع کیا. (۱۹۰۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۵۳). [گودنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گُدانا (۲) (ضم گ) ف م (قدیم).

پھولوں وغیرہ کی لڑیاں بنوانا ، گندھوانا.

کنده سو کنده اس مالی کیری دیکھی جکایا نه
پھول جیر جیسی ہار گداؤں دیو دل نہ کل بھانا

(۱۷۰۷ ، دیوان محمود دریائی (ق) ، ۵۸). [گندانا (گندھانا / گندھوانا (رک) کا محرف) کا غیر الفی تلفظ].

گدائی (فت گ) (الف) امث.

۱. **بھیک مانگنے کا عمل یا پیشہ ، بھیک مانگنا**.

بہت مدت سوں میں کر کر گدائی
پیا کے وصل کی تب بھیک پائی

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۳).

کرے تا تجھ شکر لب سے طلب اک بوسۂ شیریں
مرے دل نے لیا ہے اس سبب شیوہ گدائی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

کاسۂ چشم لے کے جوں نرگس
ہم نے دیدار کی گدائی کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷).

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

(۱۹۱۹ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۰۶). اس کی نظر ... ایک فقیر پر پڑی جو فٹ پاتھ پر نیم دراز تھا اور اس کا ہاتھ گدائی کے لئے پھیلا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۰). ۲. **مفلسی ، محتاجی**.

شوق خدا ہور مصطفٰے شاہی گدائی تجھ دئے
یہ دین دنیاں ہے جسے تس کام ستی کام کیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۶).

شاہ کہلائے ہر طرح سے وزیر
بادشاہی نہ کی گدائی کی

(۱۸۴۳ ، خواجہ وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۲۰۰). واہ اچھی بادشاہی ہے اس سے بہتر تو گدائی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱). (ب) صف مذ. **بھیک مانگنے والا فقیر**. جب آپ سیّد ہیں تو شیعہ سنّی سے الگ ہیں کہ دونوں آپ کے گھر کے گدائی ہیں. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۲۷). [رک : گدا (۱) + ئی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

--- پیشہ (--- ی مع ، فت ش) امذ.

وہ جس کا کام بھیک مانگنا ہو ، پیشہ ور بھکاری ، گداگر ، ہاتھ پھیلانے والا ، دریوزہ گر.

کیا ہوا ہے اگر بادشاہِ حُسن تو کیا
گدائی پیشہ کو ہے سکۂ کہیں مرغوب

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۲۷۳). [گدائی + پیشہ (رک)].

--- کا ٹُکڑا امذ.

روٹی کا ٹکڑا جو بھیک میں ملے ، بھیک.

مجھے نعمت خلد ہووے جو پاؤں
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۰).

ـــ کا ٹھیکرا امذ.
وہ ظرف جس میں فقیر بھیک لیتے ہیں ، بھیک کا پیالا ، کشکول ، کاسۂ گدائی ؛ (مجازاً) کھانے کمانے کا ذریعہ.

تکیہ تقدیر پر فقیر کرے بھینک کر ٹھیکرا گدائی کا
(۱۸۸۱ء ، دیوان ماہ ، ۴۰).

ـــ منگنا محاورہ (قدیم).
بھیک مانگنا.

جو دل مفلس کہ منگتا تھا گدائی دربدر
دولت دیدار پا کر وقت کا قاروں ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۷۱).

گدایانہ (فت گ ، ن) صف ؛ م ف.
بھکاریوں کی طرح ، فقیرانہ.

وہ میں کہ مرا قصر ہرا ک رشک ارم تھا
بستر ہے گدایانہ سر رہگذر آج
(۱۸۸۸ء ، گلزار داغ ، ۹۷).

کیوں جاؤں گدایانہ میں اغیار کے در پر
جب رحمت شاہ دوسرا میرے لیے ہے
(۱۹۲۹ء ، چمنستان ، ۲۱۸). [گدا + یانہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

گدبد (فت گ ، سک د ، فت ب). (الف) م ف.
اوپر تلے ، پے در پے. ساتھ ہی جتنی بیٹھی تھیں گدبد اوپر تلے گرتی پڑتی چیختی مارتی بھاگیں. (۱۸۷۴ء ، انشائے ہادی النسا ، ۱۹۶). مسند چیختا رہا مگر نتھی کیا ڈرنے والی تھی دونوں گدبد نیچے آئے مسند کی گھگی بندھ گئی. (۱۹۲۹ء ، ولایتی نتھی ، ۸).
(ب) امث. **اوپر تلے گرنے کی آواز ، وہ آواز جو پیہم لکڑی مارنے سے پیدا ہوتی ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گد (حکایت الصوت) بد (حکایت الصوت)].

گدبدا (فت گ ، سک د ، فت ب) صف مذ.
موٹا ، جسیم ، فربہ اندام. پری ... ایک مقام پر بیٹھ کر ایک عورت بنا کر بدن دوھرا اور گدبدا ... بنایا کہ گویا پیشت ہی بدل ڈالی. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۰). [گدگدا (رک) کا محرف].

گدبدا کے م ف.
خوشی سے ، بسر و چشم کھلے طور پر ، آزادی سے ؛ ضرور ، یقیناً (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گدبدانا (فت گ ، سک د ، فت ب) ف ل.
رنج یا خوشی سے بول نہ سکنا ، خوش ہونا (ماخوذ : پلیٹس). [گدبد + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گدبدی (۱) (فت گ ، سک د ، فت ب) صف مث.
موٹی ، فربہ اندام ، جسیم ، بھاری بدن والی. آوارگی مزاج میں بڑھی ہوئی ... گھسیاری آئی ذرا جوان سی گدبدی اسی پر ڈورے ڈالنے لگے. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۱۳). بازار جانے پر سیروں گھنے ہاتے بھنے ایک گدبدی سی مہری باہر آئی (۱۹۰۷ء ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۵۴). ایک گدبدی سی سنہرے بالوں والی بچی کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالا ہوا تھا. (۱۹۸۳ء ، تلاش ، ۹۱). [گدبدا (رک) کی تانیث].

گدبدی (۲) (فت گ ، سک د ، فت ب) امث.
دوڑ. جب کسی کو دور سے بھی کوئی آدمی دکھائی دے جاتا تو گدبدی لگا دیتے اور اسکول میں آکر سانس لیتے. (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۳۷). اف : لگانا. [گدبد (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گدر (فت گ ، د) امذ.
۱. **گدی جس پر بیل ہانکنے والا رہٹ چلانے کے وقت بیٹھتا ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **ایک قسم کا جامہ جو قبا سے بڑا اور چوڑا ہوتا ہے اور اس میں روئی بھی زیادہ بھری جاتی ہے.** گدر ہندوستان میں پوستین کا کام دیتا ہے اس میں سات گز کپڑا ابرے میں ... ڈھائی سیر روئی بھری جاتی ہے. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۷۰). [گد (گدہ = گودڑ) + ر ، لاحقۂ نسبت].

گدّر (فت گ ، شد د بفت) صف مذ.
۱. **گدرایا ہوا ، نیم پختہ ، پکنے کے قریب ، ادھ پکا (پھل اناج وغیرہ).** نہیں جائز ہے بیع ... گدر کھجور کی یعنی بسر کی عوض رطب یعنی پختہ کھجور کے مگر برابر برابر. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۲).

جنبش مژگاں میں گدّر ولولوں کی جستکیں
جوش کے نغمات میں جس طرح موج زندگی
(۱۹۳۸ء ، سرود و خروش ، ۱۰۳). پہلا پھل گدر ہونے ہی لگتے سے پیشتر ان کی رال ٹپک پڑتی ہے. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۷۳).
۲. **بھرا بھرا ، موٹا ، فربہ ؛ نرم ، ملائم** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گادر (رک) کا مخفف].

گدرا (فت گ ، سک د) صف مذ ؛ ـــ گدر.
۱. **گدر معنی نمبر ۱.**

وہ چھپنا اون کچوں کا اس طرح سے
کہ گدرے آم ہووئیں جس طرح سے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۶۸).

ہرے پیلے گدرے لگے پان ہیں
بھرے بیلی البیلی گنجان ہیں
(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۸۳). ۲. **بھرا بھرا جسم ، موٹا ، فربہ**

میں لے بحر عشق میں گر کر نہ مارے ہاتھ پاؤں
دشت و یا بھونے جو وہ گدرا بدن یاد آ گیا
(۱۸۷۲ء ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۱۹).

اٹھتا جوبن گدرا گدرا آپ ہی من میں کھب جائے
(۱۹۷۳ء ، سریلے بول ، ۹۷). [گدر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ پن (ـــ فت پ) امذ.
ادھ پکا ہونے کی حالت ، نیم پختگی ، گدراہٹ. قسامی ... اس مرض کے لاحق ہونے کے بعد خرما کی پختگی گدرہ پن سے بدل جاتی ہے. (۱۹۰۷ء ، فلاحت النخل ، ۲۹۸). [گدرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پھل (ـــــ فت پھ) امذ
(باغ بانی) بیاری پر آیا ہوا پھل (منجوڈ ؛ ا ب و ، ۶ : ۱۴۳).
[گدرا + پھل (ر ف)]

ـــــ ڈیل (ـــــ ی مع) امذ.
(مشاطہ گری) بھرا بھرا جسم ، موٹا بدن (ا ب و ، ۷ : ۸۶).
[گدرا + ڈیل (رک)]

گدراتیا (فت گ ، سک د ، کس ت) امث.
(آہن گری) آہنی موٹی چادر (ا ب و ، ۸ : ۱۰). [گدرا + ت ، لاحقۂ السبت + یا ، لاحقۂ تانیث].

گدرانا (فت گ ، سک د) ف ل.
۱. پھل کا پک جانے کے قریب ہونا.
جوبن مری آنکھوں میں بھرا گل بدنوں کا
گدرائے ہوئے باغ میں دیکھے جو ثمر بھی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۹۰). آم کو دیکھو ... کوئی گدرا کر پھوٹ جاتا ہے کچھ پختہ ہو کر اترتے ہیں (۱۹۰۶ ، لخت جگر ، ۲ : ۱۳۳). پھر ذرا امرود گدرائے اور پھر دوسرے حملہ کی تیاری ہوئی (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۰). ۲. (کنایۃً) جوانی پر آنا ، جوبن پر آنا ، پھولنا پھلنا
بھاتتا حسن کا جوانی سے ذرا کچھ گدرایا
اس کی خالہ پھرے ہے رات کو پھاڑے ختنگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۱۱).
جوانی سے وہ گدرائی ہوئی تھی
جھنال میں غرض جھائی ہوئی تھی
(۱۸۳۵ ، رنگین ، چہار چمن (ق) ، ۲۰۳).
گدرا چلا ہے حسن تو ہے اوبھار کا
یہ دن امنگ کے ہیں یہ موسم بہار کا
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۷۰).
واہ کس جوبن پہ ہے اُٹھتی جوانی کا اُبھار
حسن ہے اُمڈا ہوا بازو ہیں گدرائے ہوئے
(۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۲۰۹).
ان کے پھیلاوں انہی اونچے درختوں سے ڈھکی راہوں پر انہی گدرائی ہوئی دھوپ میں لہراتی چراگاہوں پر (۱۹۷۵ ، مرے خدا مرے دل ، ۴۳). ۳. (مجازاً) موٹا ہو جانا ، فربہ ہو جانا
طفلی سے جوانی نے تصرف جو کیا ہے
گدرا گیا کافر کا بدن اور زیادہ
(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۰۰). اوّل اوّل خاصی دبلی تھیں ، بعد میں جسم ذرا گدرا گیا تھا (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۲). ۴. آنکھ دکھنے کو آنا ، آنکھ میں کدلا پن ہونا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. مشتعل ہو جانا ، بھڑک اٹھنا ، برانگیختہ ہو جانا (پلیٹس). [گدر (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]

گدراہٹ (فت گ ، سک د ، فت ہ) امث.
۱. فربہی جو سڈول اور جاذب نظر ہو
کیوں نہ مشتاق زمانہ ہو کہ ہے حسن شباب
کیا مزہ دیتا ہے میوے میں جو ہو گدراہٹ
(۱۸۷۰ ، مرآۃ الغیب ، ۳۱). یوں تو سکندھ پر امرود میں ہوتی ہے مگر جب چھپے والا پیس کھا کھا کر یقین دلاتا ہے کہ جناب یہ تو تو ٹرنے کی ڈاب ہے تو رہی سہی گدراہٹ بھی معدوم ہو جاتی ہے (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۶۱). ۲. (کنایۃً) سختی اور نرمی کی درمیانی حالت.
دیکھتا کیا ہوں سرہانے ہے کھڑی ایک پری
جس کے جوبن سے ٹپکتی ہے بری گدراہٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۷). ہاتھ پاؤں کی گدراہٹ ، جسم کی گولائی اور چمک حسن سے خوبصورتی اور جوانی کہاں ہے (۱۹۰۱ ، پہلا پیار ، ۶۰). یہ لڑکی فطرت سے اور زمین سے اتنی قریب ہے جیسے وہ کچی مٹی سے ابھی ابھی ڈھالی گئی ہو ، وہی گدراہٹ ، وہی جاذبیت ، وہی طراوت (۱۹۸۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۷). [گدرا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گدرائی (۱) (فت گ ، سک د) امث.
گداری ، گدرانے کی کیفیت ، گدرا پن.
گو ابھی کمسن ہے وہ ، سینے پہ گدرائی نہیں
جوش پر اس کی جوانی بھی ابھی آئی نہیں
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۱). وہ پلکوں کی جھپکوں میں بجتی شہنائیاں ، وہ لہروں میں ڈوبی گدرائیاں (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۳). [گدر (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گدرائی (۲) (فت گ ، سک د) امث.
بزدلی ، ڈر ، خوف.
کچھ دن کے واسطے ابھی دھیرج ذرا دھرو
گدرائی کو تیاگ دو شرن کیا کرو
(۱۹۲۰ ، سیتا رام ، ۸۵). [مقامی].

گدرایا (ہوا) (فت گ ، سک د) صف مذ.
جوانی میں بھرا ہوا ، گداز (بدن کے لیے مخصوص). معاذاللہ وہ گدرایا بدن وہ تن گرما گرم کی گرمی پہونچنا فوت حیوانی پیچان میں آئی (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۷۲). گدرایا ہوا جوبن سڈول جسم مل کر بھرپور سماں پیدا کر رہا تھا (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۰). میں روتے آدمی سے گھبراتی ہوں یہ کہہ کر اس طرح آنسو پاک کئے کہ وہ گدرایا جسم سینے سے مل گیا (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۰۰). [گدرا (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گدری (فت گ ، سک د) صف مث.
۱. قدرے موٹی ، گداز. روغنی روٹی ذرا گدری اچھی ہوتی ہے (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۷). ۲. ادھ کچری ، نیم پختہ. یہ سب جڑیا گدری جامنوں کا عرق چوسنے میں ایسی مصروف ہو گئی کہ گویا کسی معشوق کے لب شیریں ہیں (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی (ترجمہ) ، ۴۳). [گدرا (رک) کی تانیث].

ـــــ روٹی (ـــــ و مع) امث
(نان بائی) روٹی کی ایک قسم ، کسی قدر موٹی اور گداز روٹی (ا ب و ، ۳ : ۱۳۰). [گدری + روٹی (رک)].

گُدڑی (ضم گ ، سک د) امث (قدیم).
رک : گدڑی (قدیم اردو کی لغت). [گدڑی (رک) کا قدیم املا].

گَدڑ (فتح گ ، فت د) امذ (قدیم).
رک : گیدڑ

جو بھاڑیں ہیں بوڑیں کے اوپت جانور
جیسے ہو نہ بیذھی و تِنے گدڑ

(۱۷۰۹ ، آخر گشت ، ۱۳۵). [گیدڑ (رک) کی تحفیف].

--- بھبکی / بھبکی (--- فت بھ ، سک ب/سک ب) امث.
رک : گیدڑ بھبکی ، دھمکی ، ڈرا کر کام نکالنا. میں ان گدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرنے والا ہوں. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۷۰). موضوع کے معاملے میں گدڑ بھبکیوں کی شکست یہ اس سال کی ادبی کارگزاریاں ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۹). [گدڑ + بھبکی/بھبکی (رک)].

گَدڑا (فت گ ، سک د) امذ (قدیم).
رک : گدھا. اس کا معنا علم پڑ کر نیں بوجیا تو گدڑے پر عبیر لاوے یا صندل کیاں لکڑیاں لاوے تو اسے کیا فائدا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۳).

بھرے تھے وو اس میں جناور دلیل
کہ تھا یک گدڑا و دسرا سو بیل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). [گدھڑا (رک) کی تخفیف].

گُدڑا (ضم گ ، سک د) امذ.
پرانے کپڑوں کا بنا ہوا لباس ، فقیروں کی گدڑی

دیکھیو نہ حقارت سے پھٹے کپڑوں کو ان کے
ان گدڑوں میں جو لعل کہ گم ہیں انہیں پاؤ

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۱ : ۷۰). یاں کی سادگی یہ ہے اندریت کی پرانی شان و شوکت قربان اور یہاں کے گدڑوں پہ ہے بنارس کے زربفت اور کمخواب. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۲۸). [گودڑا (رک) کی تخفیف].

گُدڑ خَبلی (ضم گ ، فت د ، سک ڑ ، ی لین) صف.
بدصورت اور کم رو عورت ، نیچ ذات کی عورت. کیا کوئی گدڑ خبلی ہے جو ہر کس و ناکس کے بلانے سے چلی آئے گی. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۹). [گدڑ (گودڑ (رک) کی تخفیف) + خبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُدڑی (۱) (ضم گ ، سک د) امث.
۱. (أ) فقیروں کا جبہ جس میں رنگ برنگ کے پیوند لگے ہوئے ہیں.

بین دریا میں اُبلے ہیں موتی
عشق گدڑی بکھوے پائے ہات

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۸).

بنٹھے ابراہیم گدڑی اپنے ہاتھ
سیتے تھے سوزن جو تھی وہ ان کے ساتھ

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۳۲). تیری پیوندی گدڑی دیکھ کر میں نے جانا تھا کہ تو... کسی کے حق میں بدی نہ کرے گا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۷).

یہ کہہ کر وہ اوٹھا گدڑی کو لایا
کہ تھا صندوقچہ اوس کو بتایا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۰۱). میں توبہ کرتا ہوں کہ اب سے کمزور پر کبھی ظلم و جور نہ کروں گا اور گدڑی پہن کر پہاڑ کے اوپر جا بیٹھوں گا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۸۵). یہ اس نعمت سے سیراب ہوتے ہو خوش ہو کر اپنی گدڑی سے ایک دینار نکالا اور سقہ کی طرف بڑھایا. (۱۹۶۷ ، روشنی ، ۹۳). (ب) کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور کترنیں جوڑ کر بنایا ہوا بستر ، فقیروں کا پھٹا پرانا اوڑھنا بچھونا. گدڑی سیتا ہے اور ٹکڑے جمع کرتا ہے دل میرا اس کے حال تباہ پر بھر آتا. (۱۸۰۲ ، باغ اردو ، ۲۰۶). بجز ایک گدڑی اور ایک کشکول کے کچھ پاس نہیں رکھتے تھے. (۱۸۵۵ ، پھینک ..، ۱۲۶). ۳. مختلف بے میل چیزوں کا مجموعہ ، ادھر ادھر سے مانگی ہوئی چیزوں کا ذخیرہ ، مختلف النوع اشیا کا انبار.

شعر کی گدڑی میں اختر شاہ بھی سائل بنے
اس غزل کے بھیس میں شاید تونی شہزادہ ہو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۹۷). یہ میلی گدڑی ساری دنیا ہے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۱۲). میں نے اسے شیخ سعدی کی ایک گدڑی میں کئی درویش سمانے والی عادت سنائی. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۵۸). ۳. حوصلہ ، تاب ، طاقت ، مجال (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [گدڑ (گودڑ (رک) کا مخفف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بازار امذ.
پرانی چیزوں کا بازار ، لنڈا بازار ، کباڑی بازار. ایک شخص نے اس کو گدڑی بازار میں بھیج دو. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ...). معلوم ہوتا ہے کہ کسی مرحوم انگریز کا ترکہ ہم کو ملا ہے یا گدڑی بازار سے خرید کر لائے ہیں. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۸). [گدڑی + بازار (رک)].

--- پوش (--- و مج) امذ.
گدڑی پہنے والا ، موٹا جھوٹا پہنے والا ؛ (مجازاً) فقیر ، درویش ، صوفی. فرمایا کہ چاروں گدڑی پوشوں کو بلاؤ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰). نقطہ حسن گدڑی پوشوں میں پیدا ہوا ، مسکینوں میں پلا ، گور غریباں میں جا کر سو جائے گا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۰۹). گدڑی پوش ہوں مگر گدڑی کے نیچے شاہنشہی کا دبدبہ بھی رکھتا ہوں. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۱۰). [گدڑی + پوش (رک)].

--- کا لال / لعل صف ؛ امذ.
غریب گھرانے میں پرورش پانے والا شخص جو کسی علم و ہنر یا حسن و جمال میں آپ اپنی مثال ہو ، مراد : نالائقوں کے درمیان رہ کر بھی نہایت لائق ، ادنیٰ طبقے میں پیدا ہو کر بھی اعلیٰ ، غریب کا لائق بیٹا. اویس کے یہ خیالات گدڑی کے لال تھے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیت نسواں ، ۲). بیگم زمنٹر کو میلے کپڑوں میں اجڑی بچڑی تہمینہ کو دیکھ کر محسوس ہوا کہ شاید گدڑی کا لعل اسی کو کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، تہمینہ ، ۲۰۷).

کچھ گدڑی کے لال ایسے نکل آئیں گے جو مشاطۂ سخن کو ہاتھوں ہاتھ لینگے (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۷).

---کر دینا ف م ؛ محاورہ.

گدڑی بنا دینا ، پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا. بہنوں کے خلعت تا تو اتار لیے نہ پھاڑ چیر کر گدڑی کر دیے (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۰۷).

---میں لال مذ.

رک : **گدڑی کا لال.** ان کنکروں میں جواہر ریزے ، ان گدڑیوں میں لال اور اس سیاہی میں سفیدی بھی ہے (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۳۶).

---میں لال نہیں چھپتا کہاوت.

بُروں میں اچھا نہیں چھپتا ، سو پردوں میں بھی اچھی چیز نمایاں ہو جاتی ہے ، لائق آدمی اپنی اہلیت پر جگہ منوا لیتا ہے (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---والا امذ.

وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑے بیچتا ہو یا پہنے ہوئے ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گدڑی (۲) (ضم گ ، سک د) امث.

وہ بازار جو روزانہ شام کے وقت سر راہ پرانی چیزیں بیچنے کے لیے لگایا جاتا ہے ، گزری.

اے مصحفی گدڑی کی ذرا سیر تو کر لے
جاتا ہے کہاں دن ابھی دو چار گھڑی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رام پور) ، ۳۷۰). بیچاری ... سارے دن بیوت کٹی شام کو جا گدڑی میں بیچ آئی (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۰۳). [گدڑی (رک) کا بگاڑ].

---سے ہوئی آئیں شیخ جی کنارے ہوئے کہاوت.

سارا دن تو بازار میں پھرتی رہی گھر آ کر پردہ یاد آیا ، پچھتانے کے موقع پر مستعمل (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

گدڑیا (ضم گ ، فت د ، کس ڑ). (الف) صف ؛ امذ.

وہ شخص جو گدڑی پہنے رہے ، پھٹے حال رہنے والا ، پھٹے پرانے کپڑے بیچنے والا ، خیمے اور فرش کرائے پر چلانے والا (نوراللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. **(تحقیراً) گدڑی ، چھوٹی گدڑی ، بڑی گدڑی کی ضد.** گنج شکر کے لال میری میلی گدڑیا دھو دیے (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۰). [گدڑ (گودڑ (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت و تصغیر].

---پیر (---ی مع) امذ.

(تحقیراً) کسی گورگاہ کا وہ درخت جس پر مختلف قسم کے جھنڈے باندھتے ہیں اور اس کو پیر قرار دیتے اور منتیں مانگتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **(کنایۃً) وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑے پہنے رہے ، جھیٹڑے لگا ، وہ شخص جو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ہو** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گدڑیا + پیر (رک)].

---فقیر (---فت ف ، ی مع) امذ.

خرقہ پوش درویش (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گدڑیا + فقیر (رک)].

گدکا (فت گ ، سک د) امذ.

۱. (ا) **لکڑی کا سونٹا جو چمڑے سے مڑھا ہوا ہوتا ہے ، یہ عموماً پھری (ایک قسم کی ڈھال) کے ساتھ پٹا یا بانا کھیلنے میں استعمال ہوتا ہے.** میں نے تو چاہا کہ بھاگوں پر مارے لاج کے بھاگ نہ سکا گدکا پھری کھیلتا سنبھال جوٹ چلانے لگا (۱۸۰۳ ، نثر بے نظیر ، ۶۷).

انھیں کھیل بھی کھیلوں تو شوق نعت احمدؐ کا
پھری اک ہاتھ میں کاغذ ، قلم اک ہاتھ میں گدکا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۴). (ii) **بلا ، چھڑی نیز کندھار کی لکڑی کی تلوار جو پھکیتی اور پٹے وغیرہ میں مشق کے لیے استعمال ہوتی ہے** (پلیٹس ؛ مہذب اللغات). ۲. **ڈنڈے یا لکڑی کی تلوار سے کھیلا جانے والا ایک کھیل.** سید صاحب ... تیر ، گدکا ، کشتی رانی اور پیراکی میں بھی استاد تھے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۸۳). [گتکا (رک) کا محرف].

---کھیلنا ف م ؛ محاورہ.

سیکھنے یا مشق کرنے کے خیال سے شمشیر زنی کی مشق کرنا ، لکڑی چلانا ، گدکا پھری کی مدد سے مصنوعی جنگ کرنا. جس ورزش یا کثرت سے صحت اور پیر دونوں حاصل ہوں ... جیسے پہلوانی کرنا ، کشتی لڑنا ... گدکا کھیلنا جو وقت پڑے پر کام بھی آویں. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۸).

گدک لائن (فت گ ، د ، کس مع ہ) امث.

ایک نہایت سست رفتار ریل. کبھی کسی کی تحقیر کرنی یا مذاق اڑانا ہوتا تو کہتے ارے یہ تو گدک لائن ہے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۹۰). [گدک (مقامی) + انگ : Line].

گدکا (فت گ ، سک د) امذ.

رک : **گدکا** (پلیٹس). [گدکا (رک) کا غلط املا].

گدگد (فت گ ، سک د ، فت گ) امث.

۱. **ابلنے کی آواز (کھانا یا سالن وغیرہ پکنے وقت) ، کھدبد** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **سوجن** (ماخوذ : جامع اللغات). [گد (حکایت الصوت) کی تکرار].

---پیٹنا ف م ؛ محاورہ.

موٹی لکڑی سے مسلسل زور زور سے مارنا (مہذب اللغات).

گُدگُد (ضم گ ، سک د ، ضم گ) امذ.

رک : **گدگدی جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے.** ہم اس کو ستانے کا کباڑ خان نے کہا ، ہم اس کے گدگد کریے گا ، ٹان سین کا بیٹا ہنسے گا. (۱۹۳۵ ، زندگی نقاب چہرے ، ۹۸). [گدگدی (رک) کا مخفف].

گدگدا (فت گ ، سک د ، فت گ) امذ ؛ امث.

بھنی ہوئی مکئی یا جوار (جامع اللغات). [مقامی].

گُدگُدا (ضم گ ، سک د ، ضم گ) صف مذ.

۱. **نرم ، ملائم (بستر وغیرہ کے لیے) ، لچک دار.**

خواب کو زیر زمیں کے یاد کر ہشیار ہو
کیا بچھا کر سوئے ہے غافل بچھونا گدگدا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۲). نہ گدگدا بچھونا پاتا ہے نہ عمدہ غذا ، زمین پر سونا نصیب ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۵۷). پلنگ ... جو اس قدر نرم اور گدگدا تھا کہ بیان نہیں ہوسکتا. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۵۸).

جہاں آغوش مادر کی طرح راحت میسر ہے
ہوا کی لوریاں ہیں گُدگُدا سبزے کا بستر ہے

(۱۹۳۳ ، عروس فطرت ، ۳۷). اس کے ذہن میں مالک کا وہ نرم اور گُدگُدا بستر سدا ہی کپڑے کی مانند کھلایا کرتا. (۱۹۶۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۷۶). ۲. **موٹا ، فربہ ، گدرایا ہوا.**

بھبوکا بدن گُدگُدا رسیلا
اندھیرے میں ہو جوت جنکی فزوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۳). گد (گودا کی تخفیف) + گد (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.

ملائمت ، نرمی. نرم نرم ہاتھوں کا گدگدا پن اس ذلیل کام کی نذر ہوا جاتا ہے جس پر اس کی کمائی منحصر ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۶۰). نیم تاریک کمرے میں سہما سہما سا صوفے کے گدگدے پن میں دھنستا ہوا پاتال میں اترتا جا رہا ہوں. (۱۹۶۶ ، سویرا ، لاہور ، ۳۷ : ۲۸). [گدگدا (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گَدگَدانا (فت گ ، سک د ، فت گ) ف ل.

عجب یا جوش پیدا ہونا ؛ دم رُکنا ؛ بہت کانپنا ؛ سسکیاں بھر کر رونا ؛ گدگد کی آواز نکالنا ؛ کھد بدانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [گدگد (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُدگُدانا (ضم گ ، سک د ، ضم گ) ، (الف) ف م

۱. **انگلیوں سے کسی شخص کے جسم کے ایسے حصوں کو سہلانا یا آہستہ آہستہ چھونا کہ اسے ہنسی آ جائے**

جو گلے شکوہ کرتا ہوں تو لکڑی لے کے اوٹھتا ہے
جو چپ رہتا ہوں تو بغلوں میں آ کر گدگداتا ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۳۳۶).

ایک دن اس نے بوقت اختلاط
خوب ہم کو گدگدا کر ہنس دیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۱).

میں ہوں افسردہ ہنسی آئے کی کیوں کر لب پر
گدگداتے ہیں کف پا کو سر خار عبث

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۹).

گُدگداتے تھے زلفیں جو بنائے بیٹھے
دیر تک آج انہیں ہم نے پریشان کیا

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر ، ۱ : ۳۸). کسی نے پیچھے سے میری کمر کے دونوں طرف اپنی انگلیاں چھوئیں اور شاید گدگدایا بھی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۷). ۲. (**کنایۃً**) **شوق دلانا ، ابھارنا ، آمادہ کرنا ، اُکسانا.**

کبھو آ اوس امرِ دسادہ کو دل اہل سکر کو گدگدا
کہ مراد آس کا گل کھلا سر کوہسار ہرا ہوا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰).

بڑ جکے تھے دست گستاخ اس کمر کے درمیاں
شوق وصل یار دل کو گُدگدا کے رہ گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۱). اگر شیطان کے گدگدانے سے (انتقام وغیرہ کی) گدگدی تمہارے دل میں پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۵).

ہونٹوں پہ آئے کیا ہنسی جی ہے بہاں بجھا ہوا
پلکوں تک آنسو آ گئے اب تو نہ گدگدائے جا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳). ہر باب میں انشائیہ کے کسی نہ کسی پہلو کو گدگدایا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۲۲۰). ۳. **سواری کی حالت میں گھوڑے کے پیٹ کو پاؤں سے حرکت دینا کہ وہ جست و خیز کرے ، گھوڑے کو جست و خیز پر اُکسانے کے لیے سوار کا اس کے پیٹ کو پاؤں سے سہلانا**

رہوار کو اپنے گدگدایا آہو کو خیال جست آیا

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۳۳). (ب) ف ل. ۱. (**کنایۃً**) **جوش مارنا ، ترنگ میں آنا.**

وہ مسکرا کے پوچھتے ہیں معنی وصال
کیا دل میں گدگداتا ہے موسم شباب کا

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۵۲).

تنائیں سزے پر ہیں اراتے گدگداتے ہیں
خدا کا نام لے پھر بتوں سے دل لگاتے ہیں

(۱۹۰۱ ، ثمر فصاحت ، ۹۷). ۲. **بے محل ہنسی کے قابل خیال پیدا ہونا** (مہذب اللغات) [گدگد (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گُدگُداہٹ (ضم گ ، سک د ، ضم گ ، فت ہ) امث.

۱. رک : **گدگدی جو زیادہ مستعمل ہے.**

کیوں کر نہ گدگداہٹ ہاتھوں میں اوس کے اٹھے
وہ گوری گوری رانیں جس نے دبائیاں ہوں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۲).

باقی ہے خلقت جب تیری آہٹ
ہوتی ہے پیدا اک گدگداہٹ

(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۶۹). کبھی حالات اس طرح کے واقعات کو جنم دیتے ہیں کہ قارئین کو گدگداہٹ محسوس ہونے لگتی ہے. (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، ۶۰). ۲. **نرمی ، ملائمت ، گدازپن.**

گدگداہٹ یہ اگر ناف کی پڑ جائے نظر
جٹ کفر دست خیال اوس سے وہیں جائے لپٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۸). ۳. (**طب**) **ہلکی سی خلش ، خلش کا خوشگوار احساس.** سوداء معدہ پر نہیں گرتا تھا وہ گدگداہٹ بند ہو جاتی ہے جو سودا کی ترشی سے بھوک لگایا کرتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۹). ۴. **بیقراری** (دریائے لطافت ، ۹۳). [گدگدانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُدگُدائی (ضم گ ، سک د ، ضم گ) امث.
رک : گدگداہٹ (پلیٹس). [گُدگُدا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

گُدگُدائے وہاں تک جہاں تک ہنسی آئے کہاوت
مذاق اور دل لگی وہیں تک اچھی ہے جہاں تک ناگوار نہ گزرے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گُدگُدی (ضم گ ، سک د ، ضم گ). (الف) امث.
۱. **وہ کیفیت جو بغل ، تلوے یا پیٹ وغیرہ میں انگلیوں کے مس کرنے یا جھانویں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے اور عموماً ہنسی آجاتی ہے ، دغدغہ ، کلبلاہٹ.**

یک دھر تھے آج اپنے مکتب کے طفل کو
پیراں کون گدگدی کی پڑائے کتاب تھنڈ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۷).

خفا کر کبھی تو رلاویں مجھے
کبھی گدگدی کر ہنساویں مجھے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۶).

گدگدی جھانویں کی ذرا جو لگی
تو شکر پارا کھل کھلا کے ہنسی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳).

ہمارے دل میں وہیں گدگدی ہوئی پیدا
جہاں کسی کو سنا ذوق دلربائی کا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳). سکندر کے پیٹ میں گدگدی ہوئی اور وہ بے اختیار ہنسنے لگے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۰۵). ان تحریروں کے مطالعے سے گدگدی والی ہنسی کے علاوہ زیر لب تبسم دونوں کے نقطۂ اتصال پر پیدا ہونے والی مسکراہٹ ابھرتی ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۳). ۲. **شوق ، امنگ ، جوش ، آرزو.**

لگے سی گل کے چونکے کب ہو ہم دوش
قیامت اس سجن کون گدگدی ہے

(۱۷۰۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۶۹). ان کے دلوں میں زمانۂ حال کے مطابق ترقی کی گدگدی پیدا کی جائے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۷). انہی دنوں کے بعد بھائی سے ملنے کی خوشی نے دل میں گدگدی پیدا کر دی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۱). ۳. (طب) **تحریک ، کھجلی.** سر سے قصبۃ الریہ پر تیز و گرم نزلہ گر کر گدگدی پیدا کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۹). ۴. **شہوت کی خواہش.** اس کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی تھی مگر اس نے ابتلا کی مشکل سے لائی ہوئی نیند کو اُچاٹ کرنا مناسب نہ سمجھا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۲). (ب) صف مث. **گدگدائی ، گدرائی ، موٹی ، فربہ اندام (عورت کے لیے مستعمل).** ایک مرتبہ ایک بڑی موٹی گدگدی بھٹیاری ایک مجمع کو بڑی لسانی سے تاکید کر رہی تھی کہ ہرگز نہ منتشر ہوں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). ساتھ والی کرسی پر ایک گدگدی سی لڑکی ٹائپ رائٹر پر سر رکھے سو رہی تھی جب اس نے فلی کی آواز سنی ... تو ٹائپ رائٹر سے سر اٹھایا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۹۱). [گُدگُدا (رک) کی تانیث].

---اُٹھنا محاورہ.
۱. **خود بخود ہنسی آنا.**

اٹھی گدگدی لفظ پر پیار کے
تو ہنسنے لگی ٹھٹھے مار کے

(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۱۰).

میں رو رہا تھا ، دل میں مگر گدگدی اٹھی
کچھ اس ادا سے آئے کہ مجھ کو ہنسا دیا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۲۱). ۲. **شوق پیدا ہونا ، تحریک ہونا ، اشتیاق ہونا.**

صدقے اوں انکھیوں کے دل میں کیا کہوں بے اختیار
گدگدی اوٹھتی ہے اون کی نوک مژگاں دیکھ کر

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۹۳). کسی کے دل میں نہ معلوم کس قسم کی گدگدی اٹھے اور وہ تصویر خواہ مخواہ چرالے. (۱۹۳۲ ، کرتیس ، ۴۷).

---چھُوٹنا محاورہ (قدیم).
گدگدی ہونا.

گدگدی پھول کی پنکھڑی سے مجھے چھوٹے ہے
سوچ کچھ تیری کلی کے تو کبھی بار نہ ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۳).

---دینا محاورہ.
رک : **گدگدانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گدگدانا ، ہنسانے کے لیے انگلیوں کو بدن کے حساس اعضا سے مس کرنا.**

خفا کر کبھی تو رلاویں مجھے
کبھی گدگدی کر ہنساویں مجھے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۶).

کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب و روز کہ یوں
گدگدی دل میں کوئی آٹھ پہر کرتا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶۹). رانی روپ سنگھار کو بغل میں ... ایسی گدگدی کی کہ رانی روپ سنگھار بے تکلف کھل کھلا کے ہنسی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۵۹). ۲. **چھیڑنا ، اُکسانا نیز خواہش پیدا کرنا.**

ہوں تصور میں جو میں اک شوخ چنچل کے تو بس
گدگدی سی دل میں کر جاتا ہے کاولی آن کر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۳۳). صبح ہوتے ہی شوق سیر نے گدگدی کی اور میں باہر نکلا. (۱۹۰۳ ، مخزن ، ستمبر ، ۳). وہ خوشگوار واقعات ... ذہن میں ابھرا کرتے تھے تو محض فرائک کو گدگدی کرنے کے لیے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۸).

---لینا محاورہ.
۱. رک : **گدگدی کرنا معنی نمبر ۱.**

لالہ و سنبل کو جو مظاہر عاشق اور معشوق کے ہیں
میٹھی نیند سے گدگدی لے کر جلتے جلتے جگاتی ہوں

(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱). ۲. رک : **گدگدی کرنا معنی نمبر ۲.**

رفتہ رفتہ یہ خیال دل میں گُدگُدی لینے لگا کہ کیوں نہ اس کی جگہ لینے کے لیے عربی زبانوں کا ایک نیا سلسلہ مرتب کیا جائے۔ (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۲۱۳).

ـــــ ہونا محاورہ.

۱. **گُدگُدی کرنا** (رک) کا لازم ، **ہنسی پر مائل ہونا.** جتنی رانیاں مہاراج تجھسی ماس کے پیچھے چلی آئیاں تھیں سب کو گُدگُدیاں سی ہونے لگیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۱). سکندر کے پیٹ میں گُدگُدی ہوئی اور یہ بے اختیار ہنسنے لگے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۰۵). صبوحی صاحب نے اپنی تمام کہانیاں بچہ بن کر اس طرح لکھی ہیں جس سے بچوں کے احساس میں گُدگُدی ہوتی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۹). ۲. **خواہش پیدا ہونا ، اُمنگ ہونا.** رام غلام کے سینے میں گُدگُدی سی ہونے لگی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۰۰). شام کو علما آیا تو آپ ہی آپ ہمارے دل میں گُدگُدی ہوئی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۸۷).

گدگرا (فت گ ، سک د ، فت گ) امذ.

ناہموار زمین ، جس زمین میں گڑھے ہوں ؛ نم دار زمین (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گدگردا (رک) کی تخفیف].

گدگردا (فت گ ، سک د ، فت گ ، سک ر) صف.

کاڑھا (قدیم اردو کی لغت). [گد (گاد (رک) کی تخفیف) + گردا (رک)].

گدگڑا (فت گ ، سک د ، فت گ) صف مذ (قدیم).

گدلا ، گندا ، خراب. گدگڑا ہوے گا تیرا صاف پانی ، جمعیت تیری ہوے گی پریشانی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۷).

انصاف ہے صاف گدگڑا ظلم　　انصاف کوں چھوڑنا بڑا ظلم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۱).

عنصر کالا ہے گدگڑا اب ہو گیا آبِ حیات
گل کے ڈالیاں سکھ گئے پائیں بہاری کال گیا

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۷۹). یہ دست پتلے بھیکے رنگ کے نوعی غیر شفاف یا گدگڑے سیال کے ویسے ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۶). ٹماٹر کا سالن بھی گدگڑا ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۵۱). [گد (گاد (رک) کی تخفیف) + گڑا (رک)].

ـــــ پنا (ـــــ فت پ) امذ.

گدلا پن. جو اس میں کچھ گدگڑا پنا ہور کڑوا ہور کھارا پنا ہور نجاست ہور دیا کا عیب نہ ہوے. (۱۶۹۷ ، شمایل الاتقیا (دکنی اردو کی لغت)). [گدگڑا + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گُدگُلا (ضم گ ، سک د ، ضم گ) صف مذ (قدیم).

رک : گدگدا ، گداز ، بھرا بھرا.

بھر او پریشی تار کیج جال کی
لنے بال ہور گدگلے گال کی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰۱).

وو گُدگُلا نرا گلا ، دکھیا حلا نہ تنج رُلا
کلے کوں لا کلا ملا ، عمل کھلا نہ کر کلا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰۹). [گدگدا (رک) کا قدیم املا].

گُدگُلی (ضم گ ، سک د ، ضم گ) امث (قدیم).

رک : **گُدگُدی.**

کنہاں بات وو چنچل ہور چُلبُلی
کہ دل کوں تھواں سوں کرے گُدگُلی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).

ہوا سبات پر خوش وو دھن چلبلی
اُٹھی بول اوسے ہونے نیوں گُدگلی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۷). [گدگلا (رک) کی تانیث].

ـــــ اُٹھنا محاورہ (قدیم).

گدگدی اُٹھنا ، اُمنگ پیدا ہونا.

کتک اس منے پھول کیتے کہاں
دیکھیں تو تُن کوں اُٹھیں گدگلیاں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۷).

ـــــ چُھٹنا محاورہ (قدیم).

گدگدی اُٹھنا ، اُمنگ پیدا ہونا ، خواہش ہونا.

جوں اُس دھات سوں او بدھی بول اُٹھی
اوسے عشق کی گدگلی وہیں چھٹی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷).

ـــــ کَرنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).

رک : **گدگدی کرنا.**

نبی صدقے تکتل ہنسی میں اُتر
قطب نج کوں کر گدگلیاں پایں حظ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

ـــــ ہونا محاورہ (قدیم).

گدگدی کرنا (رک) کا لازم ، **بے چینی اور بے قراری ہونا** (اشتیاق کی وجہ سے).

جو یاد آئی اُنھی وہ چلبلی سنجھ
تو ہوئی تھی سنے میں گدگلی منجھ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۵).

گدگول (فت گ ، سک د ، و مج) (الف) امذ.

(آب پاشی) **گدلا پانی جس میں مٹی کے ذرات ملے ہوئے ہوں** (ماخوذ : اب و ، ۹ : ۱۹۳ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **میلا ، گدلا** (جامع اللغات). [گد (گاد (رک) کی تخفیف) + گول / گھول (گھولنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

گدگھڑا (فت گ ، سک د ، فت گھ) صف مذ (قدیم).

رک : **گدگڑا.**

تے چلتے تھے کشتیاں ہور نھڑتے تھے
دریا رگڑتے سوں تس کے گدگھڑے تھے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۳). [گدگڑا (رک) کا ایک املا].

گَدَل (فت گ ، شد د بفت) امث.
جنکادل ، گادر ، گدر و جنکادر جو مویٔد میں درج ذیل ہے ، گدل اور گادل کی جدید تر شکل ہے. (۱۹۷۲ء ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۹۰۱). [گادل (رک) کا مخفف].

گَدْلا (۱) (فت گ ، سک د) صف مذ (مث : گدلی).
۱. **گاد ، مٹی ، کیچڑ وغیرہ ملا ہوا ، غیر شفاف ، گندہ ناصاف پانی (پانی کے لیے مخصوص).**

نالے پانی کی آرزو کے بیچ
خواہ گدلا ہو خواہ اس میں کیچ
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵).

بڑا دریا نہ تھہرے جو گدلا
جو عارف ہو خفا وہ ہے تنک آب
(۱۸۰۲ء ، باغ اردو ، ۲۰۱). حضرت اگر پانی کھاری یا گدلا یا بوجھل یا ادھن ہوگا ... وہ ہرگز خوشگوار نہیں ہوسکتا اور ہرگز اس کی قدر نہیں بڑھ سکتی. (۱۸۹۳ء ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۵۵). جب پانی کا ایک گھونٹ پیا تو ... پتہ چلا کہ یہ پانی تو نہایت تلخ ، نمکین ، کڑوا اور گدلا ہے. (۱۹۰۳ء ، حالی ، مکاتیب حالی ، ۱۵۲). دوبائے ایراوتی کے گدلے پانیوں میں کشتیاں کھیتے ملاح ... دیکھنے کی مجھے بڑی حسرت تھی. (۱۹۸۸ء ، یادوں کے گلاب ، ۸۰). ۲. (کنایۃً) **مکدر ، میلا نیز رنجیدہ ، ناراض.**

دنیا جھوٹ ہے جھوٹا جھوٹٹ جان
نہ کر جیوت گدلا نہ نیر آنکھ اس آن
(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۰).

اب جس سے رہیں صاف ، تو ہوتا ہے وہ گدلا
اللہ نہ دکھلاوے کسی کو یہ بلولا
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۸). دولت دل کی صفائی اور روشنی کو گدلا کردیتی ہے. (۱۹۱۰ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۴۷). جب اس ملت نے ... اس چشمۂ صفا کو گدلا کردیا جو ... حیرت انگیز عروج کا باعث ہوا تھا. (۱۹۰۰ء ، عبدالحق ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۵۶). ۳. (أ) **کچھ میلا کچھ اجلا ، سلگجا ، گل‌جھوان (عموماً چہرے کے رنگ کے لیے).** جس طرح نظر ڈالو ایک ہی رنگ دکھائی دیتا ہے ، سفید اور گدلا سفید. (۱۹۸۸ء ، تشبیب ، ۳۰۴). (أأ) **دھندلا ، غیر واضح ، مٹا مٹا.** صرف ایک کاغذ بوڑھے کی جیب میں تھا ، اس کا رنگ بگڑ چکا تھا ، اس پر لکھے ہوئے حروف گدلے ہو چکے تھے. (۱۹۹۰ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۰). ۴. **گاڑھا ، غلیظ.** اس کے غلیظ و گدلا ہو جانے سے ... نقصان پہنچتا ہے. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹). [گد (گاد (رک) کی تخفیف) + لا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

—— پَن (--- فت پ) امذ.
گدلا ہونے کی حالت ، میلا پن ، آلودگی. ایسیٹک ایسڈ ڈالنے سے فاسفیٹ حل ہو جاتا اور پیشاب کا گدلا پن جاتا رہتا ہے. (۱۸۸۲ء ، کلیات علم طب ، ۱ : ۹۸). اگر تکدر رطوبت بیضیہ کے متفرق اجزا میں ہو تو اسی قسم کے تکدر و گدلا پن کے مطابق شکلیں نظر آئیں گی. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰). ذریعۂ اظہار ... یعنی الفاظ میں گدلا پن ، ناوابستگی ، بے اعتدالی ، ورم اور اسی قسم کی خرابیاں آ جاتی ہیں. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۰). [گدلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گَدْلا (۲) (فت گ ، سک د) امذ.
رک : **دگلا** (پلیٹس). [دگلا (رک) کا بگاڑ].

گَدْلانا (فت گ ، سک د) ف ل نیز ف م.
گدلا کرنا ، گدلا ہونا ، میلا کرنا ، میلا ہونا ، پانی یا کسی رقیق شے کا گاڑھا یا مٹی وغیرہ مل کر غلیظ ہو جانا. یہ سوال ... خزاں کی دھند کی طرح اس کے ذہنی افق کو گدلاتا رہا. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۸). [رک : گدلا (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَدْلاہَٹ (فت گ ، ہ) امث.
گدلا پن ، آلودگی. چاند فضا کی گدلاہٹ میں حل ہو کر اپنا وجود کھو چکا ہے. (۱۹۷۰ء ، دیوار کے پیچھے ، ۸). [رک : گدلا (۱) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گَدْلائی (فت گ ، سک د) امث.
رک : **گدلا پن** (پلیٹس). [رک : گدلا (۱) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گَدْلی (فت گ ، سک د) صف مث.
۱. **میلی ، گندی ، غلاظت آمیز.** میل ایک قسم کی گاڑھی ، گدلی اور جمی ہوئی چیز ہوتی ہے جو اکثر زخموں پر پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۲). رومال سے اپنی گدلی گدلی آنکھوں کی نمی صاف کی. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۶۳). ۲. **ملگجی ، کالی (رنگت).** میلی ڈاڑھی ، متغیر آنکھیں ، گدلی رنگت دوسروں کو دور کر سکتی ہو مجھے نہیں کر سکتی. (۱۹۳۷ء ، فلسفۂ تانیثیت ، ۱۲۹). [رک : گدلا (۱) کی تانیث].

گَدَم (فت گ ، د) امث.
(کاشت کاری) **دلدلی زمین ، نم دار زمین** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گد (گاد (رک) کی تخفیف) + م ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گُدْما (ضم گ ، سک د) امذ ؛ — گدمہ.
ایک قسم کا ملائم پشم دار پتلا کمبل جو اکثر برفانی ، پہاڑی علاقوں میں استعمال ہوتا ہے. ملازمین کمبل و گدمہ و غالیچہ کو ساتھ لائیں اور رونق عقل کو دوبالا کریں. (۱۹۲۲ء ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۶). وہ جرسی کا کھدّاری گدمہ پہن کر آرام کرسی پر بیٹھا. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۶). [گدگدا (رک) سے].

گَدَم پَٹخنا / پَٹخنی (فت گ ، شد د بفت ، فت پ ، ٹ ، سک خ) امذ.
دھول دھپا ، کشتم کشتا ، ہاتھا پائی. کپڑوں کی وہ درگت بنتی کہ شاید لندن واشنگ کمپنی بھی ان داغوں کے گدم پٹخنا کو صاف نہ کرسکتی. (۱۹۳۸ء ، بحر تبسم ، ۲۰۱). لات ، گھونسا ، طمانچہ کشتم کشتا ، گدم پٹخنی کا بازار گرم ہوگیا. (۱۹۵۱ء ، کشکول ، ۱۹۳). [گد (حکایت الصوت) + م ، لاحقۂ اتصال + پٹخنا (رک) / پٹخنی (رک)].

گَدَّم گَدّا (فت گ ، شد د بفت) امذ.
رک : گدّم پتختا. دونوں میں خوب ہی ہاتھا پائی ہوئی خوب گدّم گدّا (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۰۱). [رک : گد (حکایت الصوت) + م (حرفِ اتصال) + گدّا (رک)].

گَدّن (فت گ ، د) امذ.
(کاشت کاری) دانتوں دار پھار والا ہل جس سے کھیت کی جڑیں کھودنے اور گھاس صاف کرتے ہیں ، دنتیالا (ا پ و ، ۲ : ۹۹). [مقامی].

گَدِّن (فت نیز کس گ ، شد د بفت نیز بکس) امث.
مسلمان دہی گھی بیچنے والے کی عورت. تم لوگوں کی طبیعت بھی ماشاءاللہ سے کتنی ستھری ہے ، کپڑے بھی تو کنہاں جا کے ، واہ جوڑی والی ... دہی والی ، گھی بیچنے والی گدّن. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰۲). ستھری کھانا پکا رہی ہے دو عورتیں گھر کی ملازم سویاں اٹھا رہی ہیں ایک عورت گدّن سے گھی تولوا رہی ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۴۰). [گدّی (رک) کی تانیث].

گُدَن (ضم گ ، فت د) امث.
وہ عورت جس کا جسم گدرایا ہوا ہو ، موٹی عورت ؛ نیچ ذات کی عورت (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گد (گدگدا (رک) کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گُدْنا (ضم گ ، سکن د) ، (الف) ف ل.
سوئی سے ہاتھوں یا بازوؤں میں چھید کر کے نیل یا سرمہ بھرا جانا ، کھدنا ، کچوکے لگائے جانا. گدنا ٹھڈی پرگدا ، منہ پھاڑ سا کھلا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۰۹). رام رام پاں خوب یاد آیا ... اپلو موہنی کا لفظ گدنے سے گدا ہوا ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۹۲). کلائی سے کہنی تک ہاتھی دانت کی چوڑیاں ہیں اور انگوٹھے کے قریب سبز حرفوں میں اس کا نام گدا ہوا تھا. (۱۹۷۷ ، جب کھیت جاگے ، ۳۳). (ب) امذ.
۱. وہ نشان جو گودنے سے جسم پر پڑ جاتے ہیں. انگریزی سیاہی کے داغ ... نقش اور گدنے کے نشانوں کی طرح جو جماریاں اپنے بدن پر کراتی ہیں جلد میں پیوست ہے. (۱۸۷۸ ، مقامات ناصری ، ۳۳). پیشانی پر اس کے گدنا گدا تھا عنوان اختر حسین لکھا ہوا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۷۰).
۲. گودنے کا فعل ، کچوکا ، گودنے کی رسم (فرہنگ آصفیہ). [گودنا (رک) کا لازم].

ـــ گُدانا ف م ؛ محاورہ ؛ ← گدوانا.
گودنے کی رسم ادا کرنا ، جسم میں نیل یا سرمہ بھروانا ، بیل بوٹے بنوانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ گُدْوانا ف م ؛ محاورہ.
رک : گدنا گدانا. کہیں زیب و زینت کے لئے نیل کا گدنا گدوایا جاتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۵۳).

گَدّو (فت گ ، شد د ، و مع) امذ.
(کشتی رانی) درخت کے موٹے تنے کو کھوکلا کر کے معمولی استعمال کے لیے بنائی ہوئی کشتی جو اتھلے پانی میں کام دے ، مشرقی بنگال میں اس قسم کی بڑی کشتی کو مقامی بولی میں بتام کہتے ہیں ، سارنگ (ا پ و ، ۵ : ۱۴۸). [مقامی].

گُدْوَا (ضم گ ، فت د ، شد و) امث.
(گنوار) گود ، گودی (فرہنگ آصفیہ). [گد (گود (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

گُدْوانا (ضم گ ، سکن د) ف م.
جسم پر نقش و نگار نام وغیرہ کھدوانا ، بنوانا.

گدوائی آپ نے مرے ماتھے پر اپنی چاہ
اک اور سطرنامۂ تقدیر بڑھ گئی
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۵۳۰). جو عورت اپنے ... جسم کا کوئی حصہ خود گودتی اور جو دوسرے سے گدواتی ہے ، ان سب پر خدا لعنت کرے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۲). میں نے اپنی محبوبہ منگیتر کا نام انگریزی اور اردو میں گدوا لیا تھا. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۱۳۸). [گودنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گُدْوَنی (ضم گ ، و لین) امث.
(فیل بانی) پیتل کی ایک زنجیر جو ہاتھی کی دم کے قریب باندھی جاتی ہے. ہاتھی کا رخت یہ ہے ... گدیلہ مشہور گدونی ، پچوہ ، چوراسی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۴). [گد (گدا (رک) کی تخفیف) + ونی ، لاحقۂ صفت تانیث].

کِدُودَٹ (کس ک ، و مع ، فت د) امث.
گیدڑ کی آواز (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

ـــ مَچا دی فقرہ.
شور و غل مچا دیا (چور جنگل میں گیدڑ کی طرح بول کر اپنے ہمراہیوں کو اپنا آنا جتلاتا ہے) (جامع اللغات).

گَدّی (فت گ ، شد د) ، (الف) امث.
۱. کپڑے یا چمڑے وغیرہ کا روئی دار تکیہ نما گدا ، گدیلا.

اسیری کے یہ ٹھاٹھ کیونکر بنائے
یہ گدّی یہ تکیے کہاں سے لگائے
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۸۶). ۲. تہہ بہ تہہ کپڑوں کا دبیز پلہ. حضرت گدّی میں جھٹکا کس طرح پیدا کرتی ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۰۳). بعض قوموں کی عورتیں پیشانیوں کو مجروح ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک تاج نما گدّی بناتی ہیں جو اکثر چمڑے کی ہوتی ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۹۶). موباف کی جگہ اب بالوں کے اندر گدیاں رکھ کر بالوں کو ایسا پھلا لیا جاتا ہے ، یہ معلوم دیتا ہے کہ گویا کھوپڑی پر بالوں کی ٹوکری اوندھا دی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۸۹). ۳. (طباعت) پلیٹ یا پتھر پر کاپی جمانے کے بعد سیاہی پھیرنے کا تہہ بہ تہہ کپڑا ، حالی چھاپے خانے کی قدر لے لیتا ، پتھر پر گدی پھیر دیتا اور کاغذ کی دیتا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۱۸). ۴. پھول کا دبیز خطہ ، عرشہ ، زیرگی کہ جگہ گدی بن کر ایک جھلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۶۰).

اس دبیز مں گزی حصّے کو گدّی (Cushion) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۰۲)۔ ۵. بائسکل ، موٹرکار ، بگھی وغیرہ کی نشست گاہ جس پر سوار بیٹھتا ہے۔ صرف دو آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور اس کی گدّیوں میں اسپرنگ لگے ہوئے تھے (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۳)۔ ۶. کپڑوں کا گول لمبا سا پتلا تکیہ جسے عورتیں حیض کے دنوں میں استعمال کرتی ہیں

سمجھ مت اس مرے نسخے کو ردی
سگا لے حیض کی دس بیس گدّی

(۱۷۹۵ ، فرسنامہ رنگین ، ۲۰)۔ جب گذر جاویں وہ دن تو غسل کرے پھر گدّی لگاوے کسی کپڑے کی پھر نماز پڑھے (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۷)۔ ۷. روئی دار کپڑا جو گھوڑے یا ہاتھی کی پیٹھ پر ڈال کر سوار ہوتے ہیں۔ ہاتھی پر نہ گدّی ہے نہ جھول ہے فقط کلاوہ میں اس کے پاتوں اور پیٹھ پر ... جما ہوا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۳)۔ ۸. تہہ بہ تہہ کپڑا جسے کسی زخم یا فصد پر رکھ کر پٹی باندھتے ہیں۔ پٹیاں اور گدیاں ملائم اور پاکیزہ ہوں کہ اس ٹوٹے ہوئے عضو پر کچھ آسیب اور تکلیف نہ پہونچے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۵)۔ طب میں اس سے اس طرح فائدہ اٹھایا جاتا ہے کہ ایک دبیز گدّی استعمال طلب دوا کے محلول سے تر کر لی جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰)۔ ۹.(i) (کنایۃً) تخت شاہی ، مسند حکومت نیز اقتدار ، حکومت

کئی پشتوں سے نمک خوار ہیں اس گدّی کے
شکر ہے سابق الایمان ہیں پس پہلے پہل

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲)۔ اس کو گدّی اس غرض سے نہیں دی ... اس پر بیٹھ کر عیش و عشرت کرے بلکہ ... اس کو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی تکیہ گاہ بنائے (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۹۹)۔

یہاں میری جگہ گدّی پہ اب بھائی بھرت ہوں گے
انہیں کا جشن ہو گا شادیانے شش جہت ہونگے

(۱۹۸۳ ، رامائن (امتیاز الدین) ، ۸۳)۔ (ii) کسی پیر ، درویش یا سادھو وغیرہ کی مسند ، نشست گاہ ، سجادہ

جو کسی مالی گھرانے کے ہیں پیر
اور بڑی گدّی پہ ہی بیٹھے فقیر

(۱۸۲۸ ، راہِ سنّت ، ۵۰)۔ گرو امر داس جی اپنے چیلے کو گدّی سپرد کر گئے۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند (محمد حسین آزاد) ، ۱۸۹)۔ بابا جی نے گدّی کیسے پائی ، وہی تدبیر اب بھی ہوسکتی ہے (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۶۱)۔ نواب سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی لوہارو کی نوابی کے اصل وارث تھے مگر انگریزوں نے ، ان کے چچا کو گدّی پر بٹھا دیا تھا (۱۹۵۲ ، بزم خوش نفسان ، ۱۹۹)۔ (iii) دکان دار کی نشست ، پھڑ ، تھڑا۔ باقی عمارتی دکان کی گدّی پر بیٹھے بیٹھے پڑھ لیا کرے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۰۰)۔

مراد ؛ منصب ، ذمہ داری۔ میری امان اللہ بخشے جو دمرائتیں کی گدّی سنبھال چکی تھیں (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۱۱)۔ ۱۰. تنور میں روٹی لگانے کی گول یا جو کور گدّی جس میں پھونس بھرا ہوتا ہے ، رفیدہ (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۱. روئی دار سیا ہوا کپڑا جو گدّے یا سپر وغیرہ کی موٹھ میں لگا دیتے ہیں تاکہ ہاتھ میں لکڑی کی ضرب نہ پہنچے ، مالشھ (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۲. تلوے یا ہتھیلی کا گداز اور نرم حصّہ ؛ جانوروں مثلاً بلّی ، اونٹ وغیرہ کے پنجے یا پاؤں کا نچلا نرم حصّہ

خدا نے گدیاں بھی اس کے پنجوں میں لگائی ہیں
کہ جن سے چپکے چپکے آتی ہے آہٹ نہیں ہوتی

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۴۳)۔ آقا کے ہاتھ کی گدّی اس کی کلائی پر اس زور سے پڑی کہ ریوالور چھوٹ کر دور جا پڑا۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۵)۔ ۱۳. کاغذ کے دس دستوں کا بنڈل یا مُٹّھا (جامع اللغات)۔ (ب) امذ. ۱. سلطانوں کا وہ طبقہ جو دودھ ، دہی اور گھی بیچتا ہے ، گھوسی کی ایک قسم۔ شیر فروش اکر سلطان ہیں ان کو ہندی میں گدّی کہتے ہیں اور جو ہنود میں ہیں اُن کو اہیر اور گھوسی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۶)۔ کاشتکار ، چرواہے ، گدّی ... گلّہ بانی ، شتربان شام کے وقت اپنے جانوروں کو دیکھ دیکھ کر آنکھوں میں نور اور دل میں سرور حاصل کرتے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳)۔ ۲. ہندو پہاڑیوں کی قوم جو بھیڑیں رکھتے ہیں (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گادی (رک) کا مخفف]۔

---بحال کَرْنا محاورہ۔

دوبارہ گدّی پر بٹھانا ، دوبارہ برسر اقتدار لانا۔ یہ کُھلا تاثر قائم ہوتا کہ موتے مبارک کو کرن سنگھ کی گدّی بحال کرنے کے لیے غائب کر لیا گیا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۴۳)۔

---پَر رَہْنا محاورہ۔

حکومت برقرار رہنا ، راج قائم رہنا ، اقتدار باقی رہنا۔ دوسرے علاقوں میں راج بدستور قائم اور کھنبلیر میں گدّی بھی رہی۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۲۲)۔

---پَر بِٹھانا محاورہ۔

۱. مسند نشیں کرنا ، تخت پر بٹھانا ، کسی ملک یا ریاست کی حکومت سونپنا۔ یاں روز ایک کنور کو گدّی پر بٹھائیں ، چنور چھتر اور مورچھل اُس کے سر پر پھرائیں۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۷)۔ ۲. پیر یا گرو کا کسی کو اپنا جانشین مقرر کرنا ، سجادگی عطا کرنا۔ اس حق شناس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو گدّی پر نہ بٹھایا بلکہ اپنے چیلوں میں سے لہنا کھتری کو جانشین کیا۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند (محمد حسین آزاد) ، ۱۸۵)۔

---پَر بَیْٹھنا محاورہ۔

گدّی پر بٹھانا (رک) کا لازم ، تخت نشین ہونا۔ ہم کو مسند اتنا کی گدّی پر بیٹھنا مقصود نہیں ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۹۳)۔ اس کا بیٹا جواہر سنگھ پھر اس کا بھائی رتن سنگھ اور پھر بعد ازاں سورج مل کا پوتا کھیری سنگھ گدّی پر بیٹھے۔ (۱۹۷۰ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۰)۔

---چھِننا محاورہ۔

اختیار سے محروم کرنا ، اقتدار سے ہٹانا ، حکومت ختم کر دینا۔

کوئی آپ کی گدی چھیننا نہیں چاہتا البتہ ہم ریاست کا نظام حکومت ایک آئینی اور جمہوری طریقے سے چلانا چاہتے ہیں۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٨٧)۔

ـــــ دار صف۔
جس پر گدی رکھی یا لپٹی ہوئی ہو۔ اس کے بعد وہ بیٹھ جاتا اور اپنی گدی دار مڑی ہوئی بیسا کھی کا سہارا لئے سارے دن بیٹھا رہتا۔ (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ٢٣٣)۔ [گدی (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

ـــــ رکھنا ف م ، محاورہ۔
موٹا یا تہہ دار کپڑا استعمال کرنا (زخم یا حیض کے لیے) (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

ـــــ سنبھالنا محاورہ۔
کسی منصب پر فائز ہونا نیز تخت نشیں ہونا۔ راجہ ہری کشن کول نے کچھ دن پہلے ہی وزارت عظمیٰ کی گدی سنبھالی تھی۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٩١)۔

ـــــ سے اُتارنا محاورہ۔
حکومت سے معزول کرنا ، بادشاہی کے اختیارات چھین لینا ، منصب سے ہٹانا۔ وہاں تھوڑے ہی دن ہوئے ، کاشتکاروں نے راجہ کو گدی سے اُتار دیا ہے۔ (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٨٧)۔ تحریک نے اُن کے خاندان کا ایک سو سالہ راج ختم کر کے اُن کے باپ کو گدی سے اُتار دیا تھا۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٥٣٩)۔

ـــــ سے دستبردار ہو جانا محاورہ۔
اقتدار یا حکومت چھوڑ دینا۔ گاندھی جی نے مہاراجا کے گدی سے دستبردار ہو جانے کا خیال پیش کیا تو یہ لوگ جھٹ اُن کے پاس پہنچے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٣٣)۔

ـــــ نشیں (ـــــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف۔
١۔ وہ جو تخت حکومت پر بیٹھے ، تخت نشین ، برسر اقتدار ، فرمانروا۔ مہاراجہ جسونت سنگھ نے جو اب گدی نشین ہیں اور رانیوں کو اون کی پیروی کرنے سے باز رکھا۔ (١٨٧٣ ، اخبار مفید عام ، ١٥ / مارچ ، ٩)۔ مہاراجا ہری سنگھ نئے نئے گدی نشین ہوئے تھے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ١٥)۔ ٢۔ پیروں یا فقیروں کا اجازت یافتہ جانشین ، سجادہ نشین ، صاحب سجادہ۔ ابے الیاسف میں ان کا گدی نشین ہوں اور شیخ سلطان شکرا کے نام سے جانا جاتا ہوں۔ (١٩٨٧ ، حصار ، ٩٣)۔ [گدی + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا]۔

ـــــ نشینی (ـــــ کس نیز فت ن ، ی مع) امث۔
تخت نشین ہونے کا عمل ، تخت نشینی ، مسند نشینی۔ گدی نشینی جب جانے ہو گئی جلسہ وغیرہ آئندہ کے لیے اٹھا رکھا گیا۔ (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٩ : ٣)۔ جعفر خاں نے قلعہ ڈیراور پر قبضہ کرکے اپنی گدی نشینی کا اعلان کر دیا۔ (١٩٨٨ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ٧)۔ [گدی نشیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف۔
گدی جیسا ، مسند کی شکل کا۔ استادہ حصے کے متعدد رشتک آپس میں مل کر ایک کروی گدی نما ساخت تیار کرتے ہیں۔ (١٩٦٨ ، الجی ، ٦٧)۔ [گدی + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا]

گُدی (١) (ضم گ) امث۔
وہ سایہ دار اور محفوظ جگہ جہاں کشتیوں کی مرمت ہوتی ہے ، گودی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गाधि+इका]

گُدی (٢) (ضم گ) امث (قدیم)۔
رک : گدی ، گردن کا پچھلا حصہ

گدی سوں چیر کر تیری زباں کوں
بنفشہ کے نمن کاڑھوں قضا کوں

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٩٤)۔ [گدی (رک) کا قدیم املا]

گُدّی (ضم گ ، شد د) امث ؛ = گدھی
گردن کا پچھلا حصہ۔

وہ گدی وہ شانے وہ پشت کمر وہ چوٹی کا کولے پہ آنا نظر

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٦٨)۔ ابن نمیر نے ایک تیرہ ایسا مارا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے حلق مبارک میں آ لگا ، گدی سے گزر گیا۔ (١٨١٢ ، گل مغفرت ، ١١٢)۔ عورت کی مت گدی پیچھے ہوتی ہے۔ (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٩٠)۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو گدی کے بل لٹا کر اس کے ہاتھ کو پٹی کے ذریعہ گردن سے لٹکا دو۔ (١٩٤٧ ، جراحیات زہراوی ، ٢٠٧)۔ وہ زمین پر پڑا موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے اس کی گدی سے خون کا فوارہ اُبل رہا ہے۔ (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ١٧ مارچ ، ٧)۔ [پ : गलितिका]

ـــــ بہانا محاورہ۔
دھپے لگانا ، دھولیں جڑنا ، دھول جمانا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ)

ـــــ پر زور ڈالنا محاورہ۔
دماغ پر زور ڈالنا ، غور کرنا ، سوچنا۔ اپنے فلسفے کو سائنس اور واحد نظام فطرت اور نظام قدرت قرار دینے والوں کو اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں اپنی گدی پر ضرور زور ڈالنا چاہئے (١٩٧٠ ، برش قلم ، ٢٦٩)۔

ـــــ پر ناگن ہونا محاورہ
منحوس ہونا (جس کی گدی پر بھونری ہوتی ہے وہ منحوس خیال کیا جاتا ہے)۔

جس سے لڑتی ہے تری آنکھ وہ بچتا نہیں
ہے کہیں گدی پہ شاید تیری ناگن کوکا

(١٨٣٥ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٢٣))۔

ـــــ سہلا دینا محاورہ۔
گدی پر تھپڑ رسید کرنا ، گدی پر ہاتھ مارنا۔ چل یہاں سے نہیں تو گدی سہلا دی جائے گی (٢ ، ذلتوں کے مارے لوگ (ترجمہ) ، ١٨٩)۔

---سے زُبان کھینچنا محاورہ.
گُدّی سے زبان کھینچنا (رک) کا لازم ، سخت سزا ملنا.

رحمٰن ہی کی بات چلی اور نہ رام کی
گُدّی سے کھنچ گئی جو زباں تھی عوام کی
(۱۹۷۳ ، سرود و خروش ، ۳۸).

---سے زُبان کھینچ لینا / کھینچنا ف م ؛ محاورہ.
منہ سے زبان نکالنا تا کہ مجرم کو حد درجہ اذیت پہنچے (بدکلامی، بدزبانی یا بدقالی کی سزا جو بادشاہوں اور راجاؤں کی طرف سے دی جاتی تھی).

کھینچ لیں اپنی ، اُسی دم اُٹھ کے گُدّی سے زباں
بُھول کر بھی گر زباں پر اس کا آ جائے گِلا
(۱۸۸۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۴۳).

چھیڑتے ہیں تجھ سے کب ہم اُن گِلوں کی داستان
کھینچ لیں اپنی اسی دم اُٹھ کے گُدّی سے زبان
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۳۰). انگلیوں کے شکنجہ میں رابعہ کی سحرکی زبان پکڑ لی ، اور تسمہ کی طرح گُدّی سے کھینچ لی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۷).

---سے زُبان نِکالنا محاورہ.
رک : گُدّی سے زبان کھینچنا (نوراللغات).

---سے زُبان نِکلنا محاورہ.
رک : گُدّی سے زبان نکالنا (رک) کا لازم ، زبان بندی کا حکم صادر ہونا.

مُنھ سے کیا بات نکلے کوئی اُس کے آگے
واں تو اک حرف پہ گُدّی سے زباں نکلے ہے
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۴).

---کُھجانا محاورہ.
شرمندہ ہونا. سلطان ہوشنگ ...اپنی گُدّی کُھجاتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۸۵).

---میں عقْل ہے فقرہ.
دیر فہم ہے ، وقت نکل جانے کے بعد بات سمجھتا ہے ؛ احمق ہے ، بیوقوف ہے. کم عقل ، بدتمیز ، گُدّی میں عقل ہے باجی ، اے ہم کو سادہ لوح کہتا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۰۲). مسلمانوں کی گُدّی میں عقل ہے سمجھے تا یہ جو کام کرتے ہیں اس وقت کرتے ہیں جب وقت نکل جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۰ : ۳).

---ناپْنا محاورہ.
پھانسی دینا ، گلا گھونٹ دینا ، گردن مارنا. کچھ عرصے کے بعد نعیم کی گُدّی ناپی جائے. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۹۶). باجے پر ... جب اپنا دستِ شفقت پھیرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے جیسے انہوں نے باجے کی گُدّی ناپ دی. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۲۷).

گُدّے (فت گ ، شد د) امذ ؛ ج.
گدّا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

نسبت کے لیے گدّے پر گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۷).

---باز امذ.
قیاس آرائی کرنے والا ، فرضی باتیں کرنے والا ؛ (کنایۃً) فریبی ، دھوکے باز. چند گدّے بازوں نے ... بینک گھر سے جعلی چیک بھنا لائے تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۲۷). [گدّے + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
خیال دوڑانا ، قیاس آرائی ، اندازے لگانا. اپنی اپنی رائے کے مطابق سب گدّے بازیاں کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، کامنی ، ۵). [گدّے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.
قیاس کرنا ، خیالی گھوڑے دوڑانا ، اندازہ کرنا. ہم خدا جانے پہاڑوں کی نسبت دل میں کیا کیا سوچتے تھے گدّے لگاتے تھے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۷۵). معمولی لیاقت کے آدمی صرف قیاسی گدّے لگا سکتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۳ : ۳).

گَدْیا (فت گ ، سک د) امذ.
(لُغَک) رک : گداگر (ا پ و ، ۸ : ۱۰۲). [گداگر (رک) کی تصغیر].

گُدْیا (۱) (ضم گ ، سک د) صف.
عادی ، خوگر.

وہ گھی کے تار پر بسنے جن کے گُدیا شکم کے بندے
(۱۹۲۸ ، تنظیمُ الحیات ، ۷۳). یہ طرز انتقاد آج کل پسند بھی نہیں کیا جاتا گو میں اسی کا خوگر بلکہ ٹھیٹھ ہندی بول چال میں گُدیا ہوں. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۵ ، ۸۵). [مقامی].

گُدْیا (۲) (ضم گ ، سک د) امث.
کان کے نیچے کی نوک ، لَو. ذرا ان چھوٹی خوبصورت کانوں کی گدیوں کو چھید دیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۲۸۶). [مقامی].

گَدْیانا (فت گ ، سک د) ف م.
ہاتھ پیروں سے ضربیں لگانا ، مارنا پیٹنا ، دھکّے لگانا. اتنی جوتیں لگائیں کہ بوکھلا دیا اور پھر جھٹ کر اتنا گدیایا کہ یاد ہی تو کرتا ہو گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۴۴). [گد (حکایت الصوت) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

گَدیبَخْٹ (فت گ ، ی مع ، فت خ) امث.
ایک قسم کی گھاس جو دوب کی طرح کی ہوتی ہے اور زیادہ تر بطور چارہ استعمال کی جاتی ہے (پلیٹس). [مقامی].

گَدیڑ / گَدھیڑ (فت گ ، ی مج) امث.
(کاڑی بانی) بیل کے گلے کا گدّی کی طرح نرم بنا ہوا پٹا جو بطور جوت اس کے گلے میں باندھا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۰۴). [گدّا (بحذف ا) + یڑ (یر کا محرف) ، لاحقۂ صفت].

گدیڑا (فت گ ، ی مج) امذ.
(گاڑی بان) چمڑا چڑھے ہوئے بانسے جو بیل گاڑی کی پھڑ (م) کی نعلیوں میں بیلوں کو پھڑی رگڑ سے بچانے کے لیے لگے ہیں (اب و ، ۵ : ۱۰۳). [رک : گدیڑ + ا ، لاحقۂ نسبت].

گدیڑی (فت گ ، ی مج) امث.
نہایت بیوقوف ، بدسلیقہ اور پھوہڑ عورت (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گجراتی : گدیڑا (رک) کی تانیث].

گدَیل (فت گ ، ی مج نیز لین) امذ.
شیر خوار بچہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گد (گود (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گدَیلا (۱) (فت گ ، ی مج) امذ ؛ گدیلہ.
۱. (اُ) روئی کا موٹا گدا جو بطور بستر استعمال ہوتا ہے.

گر گدیلے کا اس پہ ہو بستر
تو بھی چبھتی ہیں پھانسیں جوں نشتر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۶۰۰). سفید گدیلے بچھے ہوئے ہیں ، ان پر تکیے دھرے ہوئے ہیں. (۱۹۰۳ ، مخزن ، لاہور ، جولائی ، ۳). تخت پوش پر ریشمی گدوں اور گدیلوں کے درمیان نیل کا خالی مٹکا جما کے رکھ دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۲). (اُا) (کپڑے یا چمڑے کا) غلاف جو روئی سے بھرا ہوا ہو (بیٹھنے کے لیے) ، مسند (پلیٹس). ۲. دوہرا کپڑا جس کے اندر روئی بھر کر بخیہ کرتے ہیں اور جاڑوں میں اس کا لباس بناتے ہیں ، دگلا. امرا سمور کے لبادے اور ریشم کے گدیلے پہنتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). ۳. روئی دار گدا جس کو ہاتھی کی پیٹھ پر رکھ کر نیچے طناب سے باندھتے ہیں. ہاتھی کا رخت یہ ہوتا ہے ... گدیلہ مشہور ، گدوف. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). وقت سواری گدیلہ کس کر کارخانے میں لے گئے (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۷). ۴. گدّی ، منصب ، عہدہ.

مسلماں کی طرح سر سے کفن کیا خاک باندھو گے
سنبھالو جا کے کونسل میں وزارت کے گدیلوں کو

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۲۰). [رک : گدا (۱) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گدیلا (۲) (فت گ ، ی مج) امذ.
ڈھاک سے مشابہ ایک درخت جس کی چھال پر باریک باریک نالی دار دھاریاں ہوتی ہیں . اس کی چھال کو جوش دے کر پلایا جائے تو سانپ کا کاٹا تندرست ہو جاتا ہے. گدیلے کی چھال اس کے واسطے بہت مفید ہے . (۱۹۲۵ ، عجب النواشی ، ۱۰۸). [مقامی].

گُدیلا (ضم گ ، ی مج) امذ.
گود کا بچہ (وضع اصطلاحات ، ۱۰۳). [گد (گود (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گدیلی (فت گ ، ی مج) امث.
۱. (اُ) پتلا گدا جو بستر پر بچھاتے ہیں. سونے کے لیے ٹاٹ کی گدیلی اور دو کالے کمبل ہوتے ہیں. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۳۷). (اُا) روئی بھر کر بنایا ہوا چھوٹا گدا یا تکیہ جسے کاندھے پر رکھ کر بوجھ اٹھاتے ہیں. اس پالکیوں کو سرخ پگڑیوں والے کہار اٹھائے ہوتے تھے جن کے کاندھوں پر سبز گدیلیاں رکھی تھیں. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۷ ستمبر ، ۲۵). ۲. تلوے یا ہتھیلی کے اوپر کا نرم حصہ ، تلوا ، ہتھیلی. کسی نے لوہے کے ہاتھ سے پکڑ لیا ، مجھ کو صاف صاف انگوٹھا اور انگلیاں اور ہتیلی اور انگوٹھے کی گدیلی محسوس ہوتی تھی. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی ، ۷۸). کلائی ہاتھ کی گدیلی سے پکڑ کر اگر بائیں طرف سے حملہ ہو تو دائیں ہاتھ سے حریف کی کلائی پکڑے (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۸). [گدیلا (رک) کی تانیث].

گدْیہ (۱) (فت گ ، سک د ، فت ی) امذ.
دریوزہ گری ، بھیک ، گدائی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ف].

---گَر (---فت گ) امذ.
بھیک مانگنے والا ، گدا گر ، بھکاری ، بھک منگا.

مفلس اور اپنے در سے پھرے بے غش ہوئے
جاندی پر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۹۲). [گدیہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
گدا گری ، بھیک مانگنا.

موتیوں سے مانگ تھی جن کی بھری
ان سے کراتی ہے تو گدیہ گری

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۸). [گدیہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گدْیہ (۲) (فت گ ، سک د ، فت ی) امذ.
باآہنگ نثر ، وہ نثر جس میں آہنگ یا موسیقی ہو ؛ (عموماً) نثر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गद्य].

---کَوِیتا (---فت ک ، ی مج) امث.
مراد : نثری نظم. جہاں تک نثری نظم یا گدیہ کویتا کا سوال ہے تو اس کو آزاد نظم یا مکت چھند کی ہی ایک ہیئت کی شکل میں پیش کیا ہے. (۱۹۸۳ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۴۲). [گدیہ + کویتا (رک)].

گِدْھ (کس گ ، سک دھ) امذ ؛ ــ گد.
ایک مردار خور پرند. گدھ ، گیدڑ ، کاگ لوتھوں پر بیٹھے ماس کھاتے ہیں اور آپس میں لڑتے جاتے ہیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۹۰). ہندی میں گدھ اور ترکی میں خراغوش کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، سید گھر شو کتی ، ۵۲). چیلوں اور گدھوں نے ان کی بوٹیاں نوچ کھائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۰). سرنے ارد گرد گدھ ہی گدھ تھے سر جھکائے تھے عجیب سی باس فضا میں گھلی تھی. (۱۹۸۶ ، جوزاہا ، ۹۰). [پ : गिद्धो].

گُدْھ (ضم گ ، سک دھ) امذ.
ہاتھ پاؤں کی نلیوں کے اندر کا مغز ، گودا. دو عورتیں ہوئیں کی نہایت حسین ، گوشت کے اندر سے ہڈی کا گدھ دیے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۵). [گودا (رک) کا مخفف].

گدھا (فت گ) (الف) امذ.
سفید یا خاکستری رنگ کا جانور جو گھوڑے اور خچر سے چھوٹا ہوتا اور بوجھ لادنے یا سواری کے کام آتا ہے. حضرت عیسیٰ کی سواری کے گدھے کا ایک سم ہے کہ سب فرنگی اسے سونے کے خلے میں رکھے (۱۸۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۶۳).

اور گھوڑے کا بھی چھوٹا ناک جان
گدھے اور خچر کا بھی مشکوک مان

(۱۷۳۳ء ، خلاصۃ الفقہ ، ۱ : ۷). یہ ایک شخص کی کہانی ہے جو قلب ماہیت ہو کر گدھا بن گیا تھا. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت رومتہ (ترجمہ) ، ۳۳۳). حضور نے ایک بار دیکھا کہ کسی شخص نے ایک گدھے کا منہ داغا تھا بیچارے کی ناک سے مسلسل خون بہہ رہا تھا. (۱۹۸۹ء ، روشنی ، ۱۵۳). ۲. **بوجھ جو گدھے پر لدا ہو** ، بار خر (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف مذ. **(مجازاً) احمق، بیوقوف ، نالائق ، بدسلیقہ.**

کیاں گدھا جیوں چالیں چلے
کیاں جیدھر چاہے رلے

(۱۶۵۸ء ، کنج شریف ، ۲۲۲).

آخر کوئی بوالہوس نہ سر بار غم میں کھینچا
نام عاشقی کے یاروں سب ان گدھوں نے بورے

(۱۷۴۸ء ، دیوان آبرو ، ۲۳).

سہل ہیں یہ بھی ٹل گئی جو بلا
تب بھی سمجھا نہ ہائے کچھ وہ گدھا

(۱۸۱۰ء ، ہشت گلزار (ق) ، ۹۰). لاتی اماں تم کو کیا جواب دوں، لکھنے والا گدھا تھا. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۰).

سب جانتے ہیں حضرت ناصح مآل عشق
سمجھائیے نہ آپ مجھے میں گدھا نہیں

(۱۹۰۹ء ، سنگ و خشت ، ۱۰۶). اونہہ گدھو یہ فیکٹری ہے ... یہ گاؤں ہے اندھے حماد نے جل کر کہا. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۰). [س : गदहा]

---برسات میں بھوکا مرے کہاوت.
بیوقوف آدمی اپنی بیوقوفی کی وجہ سے بھوکا مرتا ہے ، ریل پیل میں بھی بدقسمت کو کچھ نہیں ملتا (جامع الامثال ؛ قصص الامثال).

---برن (---فت ب ، ر) امذ.
(رک : گدھا لوٹن جو زیادہ مستعمل ہے. عقل میں ہنگامہ ہونے لگا ، سب پر گدھا برن کا اثر ہوا ، جو اٹھا وہ لڑکھڑا کر گرا. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۴۳۵). [گدھا + برن]

---بنانا محاورہ.
بیوقوف بنانا ، احمق بنانا.

گدھے کے ساتھ جو ایک اور پیچ لگاتے ہیں
وہ سب گدھے کو نہایت گدھا بناتے ہیں

(۱۹۷۹ء ، سید محمد جعفری ، شوخی تحریر ، ۱۰۹).

---بننا محاورہ.
گدھا بنانا (رک) کا لازم ، **بیوقوف بننا نیز سخت محنت کرنا.**

نہیں ضرور یہاں مرد باصفا بن جائے
جسے ہو نام کی حاجت یہاں گدھا بن جائے

(۱۹۷۹ء ، سید محمد جعفری ، شوخی تحریر ، ۱۶۰).

---پالی ہے گھنگھول کے کہاوت.
بیوقوف کام کرتا ہے تو خرابی ہے ، گدھے آدمی کو نصیحت کے طور پر کہتے ہیں (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---پن (---فت پ) امذ.
بیوقوفی ، حماقت ، نادانی. اس گدھے پن کو دیکھیے کہ شیر اور گدھے میں فرق نہ کر سکے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۸). یہ سخت بے دینی اور گدھا پن ہے یا نہیں کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا خواہ مخواہ منہ چڑایا کرے. (۱۹۰۳ء ، نگارہ لکھنؤ، جون ، ۱۰۳). حماقت ، اندھا پن بڑے درجے کا گدھا پن. (۱۹۵۲ء ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۱۰۳). [گدھا + پن [لاحقۂ کیفیت]].

---پیٹنے سے گھوڑا نہیں ہوتا کہاوت.
بیوقوف کوششوں کے بعد بھی عقل مند نہیں ہو سکتا ، اصلیت بدل نہیں سکتی. ایک احمق مطلق کو دانا نہیں کر سکتا ہوں اور ہندی مثل بھی مشہور اور معروف ہے ، مثل گدھا پیٹنے سے گھوڑا نہیں ہوتا. (۱۸۱۳ء ، توریت ، ۴۴۲).

---چند (---فت چ) امذ.
نادان ، احمق یا بیوقوف آدمی (جامع اللغات ، فرہنگ آصفیہ). [گدھا + چند (۲)].

---دلدل میں پھنسنا محاورہ.
کسی ایسے جھگڑے میں پھنسنا جس سے نکلنا بہت مشکل یا ناممکن ہو ، کسی بڑے قضیے میں الجھنا جس سے کوئی مفر نہ ہو (مہذب اللغات ، جامع اللغات).

---دھونے سے بچھڑا نہیں ہوتا کہاوت.
کمینہ لباس سے شریف نہیں بن سکتا ہے ، زیبائش و آرائش سے بری چیز اچھی نہیں ہو سکتی (نجم الامثال).

---کیا جانے زعفران کی قدر کہاوت.
نالائق ، نااہل اور بیوقوف کو اچھی چیز یا جاہ و منصب کی قدر نہیں ہوتی ، غیر متعلق شخص کسی چیز کی قدر و قیمت کیا جانے (دریائے لطافت ، ۸۹ ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کھائے کھیت ، نہ ہرلو کے نہ برلو کے کہاوت.
نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھجاون (---ضم کھ ، فت و) اث.
ایک احمق کا دوسرے احمق کو سراہنا ، ایک بیوقوف کا دوسرے بیوقوف کی خوشامد کرنا. ایسی ہزہ ہنسی اور گدھا کھجاون سے شیطان کو شرمندہ کر جاتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، انجام عیش ، ۸۷). [گدھا + کھجاون (کھجانا (رک) کا حاصل مصدر)].

---کُھرسا / کُھرسے میں موٹا ہوتا ہے کہاوت.
بیوقوف کو رنج کے موقع پر خوشی اور خوشی میں رنج ہوتا ہے ؛ احمق مفلسی میں بھی دبلا نہیں ہوتا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---گاڑی امث.
بوجھ ڈھونے کی گاڑی جس میں گدھا جوتا جاتا ہے. راشن ڈپو کی گدھا گاڑی پر چاول آٹے اور دالوں کی بوریاں ڈھونے کا کام شروع کر دیا (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۹۰ فروری ، ۱). [گدھا + گاڑی (رک)].

---گرے پہاڑ سے ، مُرغی کے مُوتے کان کہاوت.
نہ گدھا پہاڑ سے گرتا ہے نہ مرغی کے کان ہوتے ہیں ، ناممکن بات کے لیے کہتے ہیں ؛ کوئی بے پر کی اڑائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گیا تو گیا رَسّی بھی لے گیا کہاوت.
بڑے نقصان کی پروا نہیں چھوٹے نقصان کا افسوس ہے ؛ ایک نقصان تو ہوا تھا ، اس کی وجہ سے دوسرا بھی ہوا ، چیز بھی گئی اور دوسرا نقصان بھی ہوا (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گدھی (---فت گ) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے اور باقی لڑکے ادھر ادھر چھپ جاتے ہیں، آنکھیں بند کرنے والا لڑکا اس لڑکے سے جس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں ایک ایک مخفی لڑکے کا نام لے کر پوچھتا ہے کہ اس کی کہاں ہاتی ، اگر اس نے غلط بتایا تو وہ پکارتے ہیں فلاں گدھے . پس یہ پینچو کہہ کر نکل آتا ہے اور جو صحیح بتایا تو وہ پکارتا ہے فلاں گدھی ، یہ بھی نکل آتا ہے ، جب گدھے ایک طرف اور گدھیاں ایک طرف اکھٹی ہو جاتی ہیں تو جس قدر لڑکے گدھے نکلتے ہیں وہ سب گدھیوں کی چڈھیاں لیتے ہیں جو سب میں پہلی گدھی نکلتی ہے وہ پھول پان کی گدھی کہلاتی ہے اور اب کی دفعہ اسے آنکھیں بند کروانا پڑتی ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گدھا + گدھی (رک)].

---گدھے کی پیٹھ کُھجاتا ہے کہاوت.
رک : گدھے کو گدھا کھجاتا ہے جو فصیح ہے.

جس سے جس کی ہے جیں آتا
گدھا گدھے کی ہے پیٹھ کھجاتا

(۱۸۳۳ ، مثنوی داستان رنگیں ، ۱۷۳).

---گیا دُم کی تلاش میں ، کٹا آیا کان کہاوت.
احمق اپنے نقصان کی تلافی کے لیے کوشش کرتا ہوا نقصان کر بیٹھا (فیروز اللغات ؛ قصص الامثال).

---گھوڑا ایک بھاؤ/ برابر/ یکساں کہاوت.
اچھی اور بری چیز میں کوئی تمیز نہیں (بے انصافی اور ناقدر شناسی کے موقع پر مستعمل) (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---لوٹ (---و مج) امذ.
(کُشتی) کشتی کا ایک داؤ جس کے لگانے سے زمین پر گرا ہوا پہلوان اپنے حریف کی گرفت سے نکل کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے کبھی دوسرے سے کہتے ہیں ، ذرا کا بڑا رہ گیا ، اپے گدھا لوٹ لگا ، لو وہ نیچے سے نکل آیا دونوں پھر آمنے سامنے کھڑے ہو گئے (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [گدھا + لوٹ (لوٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---لوٹَن (---و مج ، فت ٹ) امث.
وہ جگہ جہاں گدھا تکان اتارنے کے لیے لوٹتا ہے (عوام کا خیال ہے کہ اگر کوئی اس زمین پر سے گزرے تو گدھے کی تکان اس شخص کو چڑھ جاتی ہے اور اس کے ہاتھ میں درد ہونے لگتا ہے) عام حاصل مصدروں کے ساتھ اسما کے مرکب ہونے کی مثالیں حسب ذیل ہیں ... گدھا لوٹن ... وغیرہ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۱). [گدھا + لوٹن (لوٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---مار امذ.
ایک آم کا نام جو بہت بڑا اور وزنی ہوتا ہے.

نہ گیا باغ میں بھی وہ لپکا
نہ گدھا مار چھوڑا نہ ٹپکا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۰۱). [گدھا + مار (رک)].

---مرے کُمہار کا دھوبن سَتی ہو کہاوت.
نقصان کسی کا ہو اور رنج کوئی اور اٹھائے (نجم الامثال ؛ محاورات ہندوستان).

---مکّے سے پھر آوے وہ حاجی نہیں ہو جاتا کہاوت.
یہ کہاوت شیخ سعدیؒ کے اس شعر کا ترجمہ ہے :

خر عیسی اگر بہ مکہ رود ؎ چو بیاید ہنوز خر باشد

بُرا شخص ہمیشہ برا ہی رہتا ہے (نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۹۰ ، ۵۰).

---پینچو (---ی مع ، غ ، و مع) امذ.
رک : گدھا گدھی ، لڑکوں کا ایک کھیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گدھا + پینچو (حکایت الصوت)].

گِدھا (کسر گ ، شد د) امذ.
رک : گدا ، ایک لوک ناچ اور اس کے ساتھ گایا جانے والا گیت. مشہور مہارانیہ صاحب گدھا میں مشغول ہیں اور دیہات کی عورتیں بلائی گئی ہیں جو رقص کر رہی ہیں اور گا رہی ہیں (۱۹۵۷ ، ناقابل فراموش ، ۳۳۳). [پ].

گُدھا (ضم گ ، شد ھ) امث.
رک : گُدا ، بیردار بڑے بڑے درختوں کو کلہاڑے سے کاٹ کر گدے اس کے تراشتے ہیں (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۵۸). اس نیچے کو الگ کر دیا ، اس گدھے کو چیر ڈالا (۱۸۹۹ ، پیرنے کی کتی ، ۵۷). [گدا (رک) کا ایک املا].

گُدھ بیری (فت گ ، سک دھ ، ی مج) امث
(فیل بانی) آنکڑو سے مشابہہ ایک زنجیر جو زورآور اور تیز رفتار ہاتھی کے پاؤں میں اضافہ کی جاتی ہے تاکہ وہ زورآوری نہ کر سکے (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۷)۔
[گدبیری (رک) کا ایک املا]

گَدھر (فت گ ، شد دھ بفت) امذ۔
(دری بافی) فرشی دری ، فرش پر بچھانے کی لمبی چوڑی موٹی دری آگرہ اور اودھ کے علاقے میں فرش اور گجرات میں گدھر یا گودھر کہتے ہیں (اب و ، ۲ : ۳۰۸)۔ [گدر (رک) کا ایک املا]

گدھڑا / گدھڑا (فت گ ، سک دھ) امذ (قدیم)
رک : گدھا۔

گھوڑے گدھڑے آدمی باتیں کیری کیا کہیں
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۹)۔ گدھڑے سر پکڑے ہیں جو کتاباں ڈھوتا ہے ہور کتاب تھے بے خبر ہے (۱۹۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)۔ [گجراتی گدھڑا کا مرف]

گَدھری (فت گ ، شد دھ بفت) امث
چنے کا کچا ڈوڈا (لاط : Cicer Arietinum) (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گدھر (گدر (رک) سے) + ی ، لاحقۂ تانیث]

گُدھڑی (ضم گ ، سک دھ) امث۔
(ام کا) کیڑا جو نیے کو کھا جاتا ہے آم کی گدھڑی کی مادہ درخت سے اتر کر زمین میں انڈے دیتی ہے (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور ویبل ، ۳۳)۔ [گدھا ـ تنا ، ڈال + ڑی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]

گدھڑے چڑوانا محاورہ (قدیم)۔
ذلت و رُسوائی کی غرض سے گدھے پر چڑھانا ، مُنھ کالا کر کے شہر میں پھروانا (جو ایک سزا تھی)۔

گدھڑے چڑاوے تو نے سو کسے
ناری (داڑھی) موچھ موڑے منہ مان تھوکتے

(۱۸۵۴ ، قصۂ نازنین و خان والاشان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲ : ۲۶۲))۔

گَدھوں (فت گ ، و مج) امذ
۱. گدھا (رک) کی جمع نیز اس کی مغیرہ حالت ، ترا کیب میں مستعمل ابھی مار مار کر گدھوں کو بیچ راستے میں سے ہنکانے لگا (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۳۶)۔ ۲. کثرت اور افراط کے لیے مستعمل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---بخار چڑھنا محاورہ
شدت سے بخار چڑھنا ، بخار کی شدید کیفیت ہونا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---پر بار ڈالنا محاورہ
نااہل انسانوں کو قربت دینا (مہذب اللغات)۔

---پہ علم لادنا محاورہ
رک : گدھے پر کتابیں لادنا۔ اُنہوں نے تو پڑھ کے بھی ڈبویا ، نکوڑا گدھوں پہ علم لادا (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰)۔

---سے بدتر صف
نہایت بُرا ، بہت کم عقل ، بہت ہی احمق بیوقوف گدھوں سے بدتر انسان ، میلے بدہنگم ، ٹوٹے ٹیڑھے جھونپڑے ، سڑاندی بکڈنڈیاں ، گندے نالے اور اُبلوں کی بھیانک قطاریں ... اور سلگتے بچے ، بھلا کیا دل لگے (۱۹۴۳ ، ضدی ، ۲۰)۔

---سے کھیت چڑوانا محاورہ
غیر مستحق لوگوں پر انعام و اکرام کرنا ، غیر مستحق لوگوں سے اچھا سلوک کرنا میں بیچ میں بولنے والی کون؟ دعوت دینا کرتی ہے مگر اس طرح گدھوں سے کھیت کوئی نہیں چرواتا (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۷)۔

---سے ہل چلیں تو بیل کاہیکو / کیوں بسائیں کہاوت
اگر نادانوں سے ہنرمندوں کا کام نکلے تو ہنرمندوں کو کون پوچھے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔

---کا / کے ہل پھروانا محاورہ
تباہ و برباد کروا دینا ، اُجڑوانا اور سری کا ہوتا تو ملک میں گدھوں کا ہل پھروا کر بھی بس نہ کرتا (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۰۹)۔ اُن کی تاتا کن مسجدوں میں گدھوں کے ہل پھروا دیئے (۱۹۰۳ ، تیغ کمال ، ۲۰)۔

---کا / کے ہل چلانا محاورہ
تباہ و تاراج کر دینا ، اُجاڑ دینا ، اینٹ سے اینٹ بجا دینا ، تباہی مچانا خلیفہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ سوار ہو جا اور ایک لاکھ سوار لے کر عراق جا ، وہاں گدھوں کے ہل چلا دے (۱۹۰۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۷)۔

---کا / کے ہل چلنا محاورہ
ویران ہونا ، اینٹ سے اینٹ بجنا شہر میں گدھوں کا ہل چلا ، آدمیوں پہ بیل پھرے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۳۰)۔ منڈاری کے بندر جیسی حرکتوں کے کہ ناطقوں ، دانش وروں اور ماہرین معاشیات و زراعت کی عقلوں پر گدھوں کے ہل چل گئے (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۷)۔

---کا / کے ہل چلوانا محاورہ
گدھوں کے ہل چلانا (رک) کا متعدی المتعدی اس کا خمیازہ یہ بھگتا کہ شہر میں گدھوں کے ہل چلوائے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۶۶)۔

---کو خُشکا کھلانا محاورہ
بیوقوف اور نااہل کو بڑا رتبہ دینا اللہ میاں کبھی اپنے گدھوں کو خشکا کھلاتے ہیں کبھی بڑے حکما و علما بے آب و دانہ رہ جاتے ہیں (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵)۔

گدھونی (فت گ ، شد دھ ، و مج) امث۔
قانون نشان حدود ، چہار دیواری (اردو قانون ڈکشنری ؛ پلیٹس)۔ [مقامی]

گدھی (فت گ).(الف) امث.
گدھا (رک) کی مادہ ، مادۂ خر. گھوڑا گدھی سے جفت ہوتا ہے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ١ : ٢٨٢).گھوڑی ہو کہ گدھی کوئی ان کی بھی رانے لی جاتی ہے. (١٩٦٥ ، کانٹوں میں پھول ، ١٠٣). (ب) صف مث. (مجازاً) **بیوقوف ، ناسمجھ عورت**. گدھی ، سانپ لوٹنے کی کون بات تھی. (١٨٩٣ ، بی کہانی ، ٥). کم بخت ، گدھی کہیں کی ، گنوارن ، تو وہاں گھسی کیوں تھی؟ جا کر صاف کر آ۔ (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١١). [گدھا (رک) کی تانیث].

---بھی جوانی میں بھلی لگتی ہے/معلوم دیتی ہے کہاوت.
جوانی میں بدصورت بھی خوبصورت لگتا ہے (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---چُرانا محاورہ.
کسی کا کچھ بگاڑنا ، نقصان کرنا. بیوی : خفا ہو کر کیا تمہاری گدھی چُرالوں گی ، میں تو صابر بندی ہوں ، میرا تو اللہ پر بھروسا ہے. (١٩٠٠ ، خمار کاروان ، ١٨١).

---کی بچّی صف مث.
بیوقوف ، نالائق عورت. «گدھی کی بچّی!» اس نے اپنے وجود کو گالی دی. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٨٠).

---گدھے کا بیاہ امذ.
جب دھوپ نکلی ہوئی ہو اور بارش ہو جائے تو بچے اس موقع کی مناسبت سے کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس).

گدھے (فت گ) امذ.
١. گدھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، **تراکیب میں مستعمل**. آقا کے لقات گھوڑے کے پیچھے پیچھے گدھے پر رہتے تھے. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٣). کبھی کبھی لنگڑے اور اپاہج گدھے سڑکوں پر نظر آ جایا کرتے تھے تو اب وہ بھی نظروں سے اوجھل ہو گئے. (١٩٩٣ ، جنگ ، کراچی ، ٢٣ فروری ، ٣). ٢. (کنایۃً) **بیوقوف ، کم عقل ، نالائق آدمی**. بدھو نفر ان کا نام تھا عقل سے بےبہرہ بالکل گدھے مگر مجنون نہیں. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٣). ہر متحدہ محاذ میں عموماً ایک شیر اور باقی گدھے ہوتے ہیں ... اس پر کوئی اعتراض کرتا ہے تو گدھا ہے. (١٩٤٠ ، اردو کی آخری کتاب ، ٦٨).

---اَسْوار (---فت ا ، سک س) امذ ؛ ج.
گدھے پر سواری کرنے والا ؛ (کنایۃً) ذلیل ، رُسوا ، بدنام آدمی ، بُرا آدمی. خدائی خوار اور گدھے اسوار دونوں اچھے بھلے (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٩). [گدھے + اسوار (رک)].

---پر اُلٹا سوار کرنا ف مر ؛ محاورہ.
برسر عام رسوا کرنا ، بےعزت کرنا ، بدنام کرنا (پُرانے زمانے کی ایک سزا ، کہ مجرم کا مُنْھ کالا کر کے اُلٹا گدھے پر سوار کر کے سارے شہر میں پھرایا کرتے تھے). اس کے منہ پر سیاہی لگا کر گدھے پر اُلٹا سوار کر کے شہر بدر کر دوں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، واردات ، ٩٥).

---پر چڑھانا/سوار کرنا ف مر ؛ محاورہ.
رسوا کرنا ، بدنام کرنا ، سزا دینا (پُرانے زمانے کی ایک سزا کہ مجرم کا مُنْھ کالا کر کے اُلٹا گدھے پر سوار کر کے سارے شہر میں پھرایا کرتے تھے).

میں تو باپ کی اپنی بیٹی کہلاؤں
کہ سر مونڈ تیرا گدھے پر چڑھاؤں
(١٧٨١ ، مجموعۂ ہندی ، ٦٦).

بھیجے   بھنکاریاں   الٰہی   مردار
کر کے جا کم گدھے پر اوس کو سوار
(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ٣ : ٥٦٦).

---پر چڑھنا/سوار ہونا ف مر ؛ محاورہ.
گدھے پر چڑھانا (رک) کا لازم نیز **گدھے کی سواری کرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پر دُم کی طرف مُنْھ کر کے سوار ہونا محاورہ.
بےعزت ہونا ، رُسوا ہونا (نکر ، کراچی ، اکتوبر ، ١٩٩١ء : ١١٥).

---پر کتابیں لادْنا محاورہ.
بےوقوف کو علم سکھانا ، ایسے کو علم سکھانا جو اس پر عمل نہ کر سکے.

نہ کر علم تحصیل تو بےعمل
گدھے پر کتابیں نہ لاد اے دغل
(١٨٠٩ ، نکہت دہلوی (نوراللغات)).

---پر کتابیں لَدْنا محاورہ.
گدھے پر کتابیں لادنا (رک) کا لازم ؛ **بےوقوف کو علم ہونا ، علم سیکھنا مگر عمل نہ ہونا ، نالائق کو اعلیٰ کام ملنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پر کتابیں لدی ہیں فقرہ.
بےوقوف یا بےعمل عالم کے لیے مستعمل (جامع الامثال).

---کا باپ ہونا محاورہ.
گدھے سے بڑھ کر ہونا ، بولی بولنے میں گدھے سے بڑھ کر ہونا. یہ تو معلوم ہوگیا کہ گدھے کی بولی بولنے میں تم بھی گدھے کے باپ ہی ہو. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٨٣).

---کا بچّہ امذ.
(کنایۃً) **نہایت بیوقوف ، کم عقل آدمی ، خود بھی بیوقوف اور باپ بھی بیوقوف**. تو ... گدھا ہے اور گدھے کا بچہ اور گدھے ہی کی موت مرے گا. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٩٥). ایک انگریز بہت بدزبان تھا نوکروں کو گدھے کا بچہ کہہ کر پکارتا تھا (١٩٢٥ ، لطائف عجیبہ ، ١ : ٣٦).

---کا بوجھ امذ.
(کنایۃً) **بےکار ، بےمصرف چیز**. پڑھنا نہ آتا ہو تو علم کا یہ خزانہ ترا گدھے کا بوجھ ہے. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا ، ٢٠٣).

---کا جینا تھوڑے دن بھلا کہاوت
نالائق یا مصیبت زدہ جلد مر جائے تو اچھا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا کھایا پاپ میں نہ پُن میں کہاوت.
رک : گدھے کا کھایا پاپ نہ پُن (نوراللغات).

---کا کھایا/ کھیت پاپ نہ پُن کہاوت.
بے موقع روپیہ اٹھانے اور نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا . ایسے کام کی بابت کہتے ہیں جس میں فائدہ ہو نہ نقصان. آپ نے بڑا پا روپیہ ہمارے ہی ہاتھوں ان لوگوں کو جِتا دیا اور وقت پر یہ لوگ طوطے کی طرح آنکھیں پھیر بیٹھے گدھے کا کھایا پاپ نہ پُن. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۵۰۳). ان پر خرچ کثیر پڑ جائے گا اور وہی مثل ہو گی «گدھے کا کھایا کھیت جس کا پاپ نہ پُن». (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۰۶).

---کا گدھا صفت.
جاہل کا جاہل ، بالکل بے وقوف ، نرا احمق. ہم نے اسے اچھی طرح سب کچھ سکھا پڑھا دیا تھا مگر پھر بھی گدھے کا گدھا ہی رہا. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۳۹).

---کا ماس کُتّے کے دانت کہاوت.
گدھے کا گوشت کتا ہی کھاتا ہے ، جب دو بُرے آدمی لڑیں تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا ہل پھرانا/ پھروا دینا محاورہ.
نیست و نابود کرنا ، تہس نہس کرنا ، مٹا دینا ، برباد کرنا ، تخت و تاراج کرنا. اس کے گڑھ اور ملک کو نیست و نابود کر کے گدھے کا ہل پھروا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷). گدھے کو لے جا ہل میں لگا وہ آقا کا ارشاد عمل میں لایا بیل کی عوض گدھے کا ہل پھرایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۱).

---کو افلاطون کہنا محاورہ.
اپنا مطلب نکالنے کے لیے بیوقوف کو عاقل کہنا ، خوشامد کرنا. لوگوں کا کیا ہے... بکری کو کتا اور ضرورت پڑے تو گدھے کو افلاطون بھی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۱۳۲).

---کو انگوری باغ (کی کیا قدر) کہاوت.
۱. نالائق کو بڑا کام ، بیوقوف کو بڑا رتبہ ، کم عقل کو بڑا درجہ. (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. بے وقوف کو اچھی چیز کی قدر نہیں ہوتی (جامع الامثال).

---کو آدمی بنانا محاورہ.
بیوقوف کو عقلمند بنانا ، نالائق کو لائق کر دینا ، تعلیم و تربیت کرنا.

صحبتِ عیسیٰ بنائے کیا گدھے کو آدمی
جس کے جوہر میں ہو نادانی وہ انسان کب بنے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۱).

---کو باپ بنانا محاورہ.
اپنی غرض پر ذلیل سے ذلیل آدمی کی بھی خوشامد کرنا. اسی کی بدولت بڑے بڑے شریفوں نے گدھے کو باپ بنایا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۷). اپنی غرض پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۲۰).

---کو بُوری حلوا کہاوت.
رک : گدھے کو انگوری باغ ، بے وقوف کو رتبہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کو حلوا کِھلا کر لاتیں کھانا محاورہ.
بُروں کے ساتھ بھلائی کر کے بُرائی پانا ، نقصان اُٹھانا ، نادان اور بے وقوف کو سر چڑھا کر خفت اُٹھانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کو خُشکا/ خُشکہ کہاوت.
رک : گدھے کو انگوری باغ (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کو خُشکا/ خُشکہ بھانا محاورہ.
نااہل ہوتے ہوئے بھی بڑا رتبہ پسند کرنا. یہ سُن کر گورن کہنے لگا کیا خوب یہ وہی بات پیش آئی کہ گدھے کو خشکہ بھانے اپنی فکر کر. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۷).

---کو خُشکا کِھلانا محاورہ.
۱. بیوقوف اور نااہل کو نوازنا ، غیر مستحق کے ساتھ حسن سلوک کرنا. خدا کے فضل و کرم کا شکریہ ادا کرو کہ اللہ میاں اپنے گدھے کو بھی خشکا کھلاتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۳۲). ۲. اسراف کرنا ، بے جا خرچ کرنا.

وافر اتنا کہاں سے پائے
گدھے کو خشکا کون کھلائے
(۱۸۳۳ ، مثنوی داستان رنگین (ق) ، ۱۷۸).

---کو دیا نمک اُس نے کہا میری آنکھیں پھوٹیں کہاوت.
رک : گدھے کی آنکھوں میں نون دیا الخ. گدھے کو دیا نمک اس نے کہا میری آنکھیں پھوٹیں پھر بڑی بات ہے کہ ناموس مرد کی امانت ہے. (۱۹۱۸ ، عفت المسلمات ، ۸۹).

---کو زعفران دی اُس نے کہا میری آنکھ پھوڑی کہاوت.
بُرے کے ساتھ سلوک کرنا بھی بُرائی ہے (خزینۃ الامثال).

---کو زعفران کی قدر نہیں کہاوت.
رک : گدھا کیا جانے زعفران کی قدر.

رقیبِ شوخ مرا رنگِ زرد دیکھ ہنسا
گدھے کو قدر نہیں زعفران کی ہے مشہور
(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۱۳۷).

---کو سر چڑھانا محاورہ.
کم ظرف کو اعزاز بخشنا.

گدھے کو لوگوں نے اپنا چڑھا لیا سر پر
کہ وہ سمجھتا ہے خود کو بہت بڑا افسر
(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۱۶۰).

---کو گدھا کُھجاتا ہے کہاوت.
احمق کو احمق ہی سراہتا ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کو نُون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں دُکھتی ہیں کہاوت.
رک : گدھے کی آنکھوں میں نون دیا الخ. وہی کہاوت ہے گدھے کو نون دیا اس نے کہا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں خدا دلواتا ہے تم کیوں انکار کرو. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۰۶). لو اور سنو وہی کہاوت ہے گدھے کو نون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں دکھتی ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۶۹).

---کی آنکھوں میں نُون دیا اُس نے کہا میری آنکھیں پھوڑیں کہاوت.
نادان کے ساتھ بھلائی کی اُس نے کہا اُلٹی تکلیف دی ، بیوقوف کے ساتھ احسان کرنا بھی بے فائدہ ہے. بھائی صاحب آپ کی بھی وہی مثل ہے کہ گدھے کی آنکھوں میں نون دیا اور اُس نے کہا کہ میری آنکھیں پھوڑ ڈالیں . (۱۹۶۷ ، فرحت ؛ مضامین ، ۶ : ۳۹).

---کی بچّی امث.
رک : گدھے کا بچّہ ایک گالی جس کی یہ تانیث ہے ، بیوقوف ، احمق ، کم عقل. اف یہ گدھے کی بچیاں ، سفنیاں جو کچھ نہ کریں سو تھوڑا ہے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۲۷).

---کی جُھول امث.
(کنایۃً) گدھے کا بچّہ ، احمق. اے گدھے کی جُھول مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں عمر بھر کے لئے کنوارا نہ رہ جاؤں جس سے زندگی دشوار ہو. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۲۶). موت کے قریب اس نے حصین ابن نمیر کو بلا کر کہا کہ اے گدھے کی جھول ! اگر امر میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں تجھ کو اس لشکر کا والی نہ بناتا. (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۱۹۲).

---کی دُم امث.
(کنایۃً) گدھے کا بچّہ ، احمق ، بےوقوف. اے گدھے کی دُم تو تو اُسے جانتا بھی نہیں ، کبھی دیکھا ہے . (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۲۹).

---کی دوستی یہی ہے کہ لاتیں مارے کہاوت.
بیوقوف کی دوستی میں نقصان ہوتا ہے. گدھے کی دوستی یہی ہے کہ لاتیں مارے . (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، ا کتوبر ، ۳۱).

---کی مَوت مَرنا محاورہ.
نہایت بُری حالت میں مرنا. تو ... گدھے ہی کی موت مرے گا اور مرتے وقت تجھکو معلوم ہوگا کہ تو اصل میں گدھا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹۵).

---کی یاری ، لات کی سَنسَناہٹ کہاوت.
بےوقوف کی دوستی میں بہت نقصان ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے سَر سے سینگ کہاوت
کسی چیز کا نام و نشان معدوم ہونا کی جگہ مستعمل ، اپنے غائب ہونا کہ کبھی تھے ہی نہیں . جبر اور تعدی اور ظلم کا نام دنیا سے ایسا دور کردے جیسے گدھے کے سر سے سینگ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲). اگر سب مذاہب کے لوگ اس نصیحت پر کاربند ہوں تو روئے زمین سے فساد ایسا جائے جیسے گدھے کے سر سے سینگ. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲۰۹). یا تو چوٹی لے کر بھی نہیں سرک رہی تھی یا ذرا دیر میں ایسی گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ. (۱۹۸۳ ، بے سمت مسافر ، ۸۹).

---کے کھائے کھیت نہ پرلُو کے نہ ہَرلُو کے کہاوت.
نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کوئی فائدہ نہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---کے / کِھلانے کا پاپ نہ پُن کہاوت.
رک : گدھے کا کھایا پاپ نہ پُن ، بےوقوف پر احسان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---کے مُنْھ کو/میں خُشکا/خُشکہ کہاوت.
نااہل کو کوئی چیز دینے کے موقع پر مستعمل (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---کے مُنْہ میں شَہد ڈالنے کا کیا فائدہ کہاوت.
نااہل کو رتبہ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا. گدھے کے منہ میں شہد ڈالنے کا کیا فائدہ. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، ا کتوبر ، ۶۵).

---کے ہَل چَلْوانا محاورہ.
رک : گدھے کو ہل چلوانا ، آباد جگہ کو اُجڑوانا یا مسمار کرانا ، قلع قمع کرانا. (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---گدھی کا بیاہ فقرہ.
جب دھوپ میں بارش ہو تو بچے کہتے ہیں (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---گھوڑے ایک بھاؤ چَلْنا محاورہ.
کسی چیز کی کوئی اہمیت نہ ہونا اچھے برے میں کوئی فرق نہ ہونا. یہاں گدھے گھوڑے ایک بھاؤ چل رہے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲ فروری ، ۳).

---گھوڑے برابر کہاوت.
رک : گدھا گھوڑا برابر. بعض لوگ گدھے گھوڑے کو برابر سمجھنے کی غلطی کر بیٹھتے ہیں. (۱۹۷۰ ، اُردو کی آخری کتاب ، ۱۰۷).

---گھوڑے کی تمیز اُٹھانا فقرہ.
ادنیٰ اور اعلیٰ میں تمیز نہ کرنا ، اہل ہنر اور بےہنر کو یکساں سمجھنا. بعض لوگ تو گدھوں کو ... تحقیر سے بھی دیکھتے ہیں اور اکثر تو گدھے گھوڑے کی تمیز بھی اُٹھا دیتے ہیں. (۱۹۷۲ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۶۸).

ـــ لوٹنا محاورہ.
ویرانی ہو جانا ، غیر آباد ہونا ، چہل پہل نہ رہنا. سامری کے سندروں میں گدھے لوٹیں گے. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٢٨٣). مکان میں تو گدھے لوٹ رہے ہیں. (١٩٠٧ ، سفید خون ، ٥٩)

گدھپنا (فت گ ، دھ ، شد ی) صف.
گدھے جیسا ، بے وقوفانہ ، احمقانہ. اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے تصور پر بھی اپنے خاص انداز کے گدھپنا مزاج کا مظاہرہ کیا ہے. (١٩٧١ ، برش قلم ، ٢٨٢). [گدھا (رک) سے صفت].

گدھیا (فت گ ، شد ی مع) امث (ج : گدھیاں)
١. (تحقیرا) **گدھی ، مادۂ خر.**

رخش کا ہم سر تھا جس کا اشہب شیغم شکار
شادمانی ہے زیر ران کالی گدھیا دیکھ کر

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٢٨). ٢. (کنایۃً) **بیوقوف عورت.** اوسمنڈ کے خیال میں ان کی بہن اعلیٰ درجے کی گدھیا تھی. (١٩٥٨ ، بھیں چراغ بس پروانے ، ٣٣٩). [گدھی (رک) کی تصغیر].

گدھیلا (فت گ ، ی مج) امذ.
وہ شخص جس کے پاس بکثرت گدھے ہوں (جامع اللغات). [گدھ (گدھا (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گد (١) (فت گ) امذ ؛ امث.
١. **دو یا زیادہ آدمیوں کا باہمی اتحاد.** مختصر یہ کہ بوا حُسینی حسین علی خدمت گار اور چٹھی نویس کی ایک گد ہو گئی. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٣٣٠). منی ، زمرد شاہ اور موہنی کا ایک گد تھا ، وہ بیماری ذرا ذرا سی بات کی خبر پہونچاتی تھی. (١٩٣١ ، خونی شہزادہ ، ٧٣). ٢. (أ) **کاغذوں کا مجموعہ ، بنڈل ؛ (کنایۃً) ڈھیر.** میز کے ایک طرف فاسول کا گد رکھا رہتا ہے دوسری طرف قلمدان. (١٩٧٣ ، رنگ روتے ہیں ، ٣١). (أأ) **مجموعہ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [مقامی ؛ قب : سندھی : گدجانی].

ـــ بد (ـــ فت ب) صف.
ملا جُلا ، مخلوط ، رلا ملا.

ابھی گدبد رہی ہے عقل اپنی سب فرشتوں سے
پڑے پھرتے ہیں ، باہم سیر کرتے قدسیاں اور ہم

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٨٧). ان کے میاں بدحواس ہو کر جو کودے تو انھی پر اب دونوں گدبد ہو رہے ہیں. (١٩٢٣ ، نیرنگ خیال ، اپریل ، ٩٧). [گد (رک) + بد (تابع)].

ـــ کی / کے گد م ف.
ڈھیر کا ڈھیر ، بہت زیادہ ، ڈھیروں. مولانا کے خطوط کی ڈاک گد کی گد ہوا کرتی. (١٩٤٧ ، حکیم الامت ، ٦). بیان مجنوں ... اپنی لیلیٰ کے خطوط گد کے گد جمع کرتے گئے. (١٩٥٣ ، اکبر میری نظر میں ، ١٥٨).

ـــ مد (ـــ فت م) صف.
رک : **گدبد.** ان میں تمام صحیح و موضوع جھوٹی اور سچی سند اور بے سند ، ضعیف و قوی ، مشکوک و مشتبہ روایتیں مخلوط اور گد مد ہیں. (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ١٢). انسانوں کے ایسے گدمد مجمع میں ... عورتوں اور مردوں کا سوشل میل جول کچھ معنی نہیں رکھتا. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٥٧). چاچا کی آنکھوں میں دہشت اور بے چارگی کے گدمد سائے دیکھ لیے تھے. (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ٦٣). [گد (رک) + مد (تابع)].

ـــ مد کرنا ف م ؛ محاورہ.
مخلوط کرنا ، غلط ملط کر دینا. جو خیالات ابھی تھوڑی دیر ہوئے اس کے پیش نظر تھے ... تخیلہ نے ان کو اگلے پچھلے تصورات سے گدمد کر کے ایک نئے پیرایے میں لا سامنے کھڑا کیا. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٠٣). ان کے سامنے اتنے مقیاسین گدمد کر کے رکھ دیے جاتے ہیں جن کا بار اٹھائے نہیں اٹھتا. (١٩٣٣ ، مرحوم دہلی کالج ، ٩٥). آزاد نے تاریخ و تنقید کو گدمد کر دیا ہے. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ٧).

ـــ مد ہونا ف ل ؛ محاورہ.
گدمد کرنا (رک) کا لازم ، **غلط ملط ہونا.** نہ یہ ہو سکتا ہے کہ رات دن گدمد ہو جاویں. (١٨٩٢ ، مکتوبات سرسید ، ١٣٨). فلسفہ ، کلام ، اصول عقائد سب گدمد ہو کر ایک معجون مرکب بن گیا. (١٩٠٢ ، علم الکلام ، ١ : ٩). سب آپس میں گدمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں. (١٩٨٨ ، تشبب ، ١٣٧).

گد (٢) (فت گ) امذ.
(فیل بانی) **لوہے کا دو زبانہ نیزہ جو بھونی کے ہاتھ میں رہتا ہے ، اس نیزے سے ہاتھی کو کج رفتاری سے روکا جاتا ہے.** ہاتھی کا رخت یہ ہوتا ہے ... گد ، بنگر ، جکاوٹ. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٦٩٣). [مقامی].

گد (٣) (فت گ) امذ.
حد کا نشان ، چاردیواری (پلیٹس). [س : गढ़].

گد (٤) (فت گ) امث.
مال لادنے کی گاڑی (جامع اللغات). [گاڑی (رک) کا مخفف].

گد (٥) (فت گ) امث.
جنگلی بھیڑ. اس کے علاوہ تمام پہاڑوں میں جنگلی بھیڑ یعنی گد ملتی ہے. (١٩٧٧ ، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ ، ١٦٠). [مقامی].

گد (٦) (فت گ) امذ (قدیم).
قلعہ ، گڑھی ، مکان (قدیم اردو کی لغت). [گڈھ (رک) کا مخفف].

گد (٧) (فت گ). (الف) صف.
خراب (قدیم اردو کی لغت). (ب) امذ. **غصّہ** (قدیم اُردو کی لغت). [مقامی].

گِد (کس گ) صف.
رک : **گِدّا ، گِدّا** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [گِدّا (رک) کا مخفف].

گُد (ضم گ) صف.
١. **اچھا ، شریف ، بھلا ، نیک ، پارسا ، بابرکت.** اگر رعایا گُد (اچھی) رعایا ہو اور گورنمنٹ گد گورنمنٹ تو رعایا ہی گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ ہی رعایا. (١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٤٠).

گڈ (Good) بات چیت میں شاذ ہے ، اس کا مرکب گڈ بائی خدا حافظ کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). ۲. (کلمۂ تحسین) **خوب ، عمدہ ، ٹھیک ، شاباش ، معقول ، مناسب.** آپ کی کچھ غیر مطبوعہ نظمیں دیکھنا چاہتا ہوں. کہنے لگے گڈ اور ہم باہر نکل آئے. (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۶۹). [انگ : Good].

---ایوننگ (---ی مج ، سک و ، کس ن ، غنہ) امث.
(انگریز) شام کا سلام ، شام بخیر. گڈ مارننگ صبح کا سلام ... گڈ ایوننگ شام کا سلام. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۰). [انگ : Good Evening].

---آفٹرنون (---سک ف ، فت ٹ ، سک ر ، و مع) امث.
(انگریز) سہ پہر کا سلام ، دوپہر کا سلام. گڈ مارننگ صبح کا سلام ، گڈ آفٹرنون تیسرے پہر کا سلام. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۲). [انگ : Good Afternoon].

---بائی امث.
(انگریز) **خدا حافظ ، اللہ نگہبان ، الوداع ، رخصتی کا سلام.** گڈ بائی ، خدا حافظ کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). [انگ : Good Bye].

---ٹرن (---فت ٹ ، سک ر) امذ.
(اسکاوٹ) **نیکی کرنا ، نیک عمل.** نیکی کرنا جس کو اسکاوٹ اپنی اصطلاح میں سروس اور گڈ ٹرن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۵۷). [انگ : Good Turn].

---ڈے امذ.
(انگریز) **دن کا سلام (خدا کرے دن اچھا گزرے).** اکبر کے عہد میں گڈمارننگ ، گڈنائٹ اور گڈڈے الفاظ بہت استعمال کئے جاتے تھے. (۱۹۸۸ ، مزاج و ماحول ، ۳۳). [انگ : Good Day].

---فرائڈے / فرائیڈے (---فت ف ، کس یح ء) امذ.
(عیسائی) **ماہ مارچ کا وہ جمعہ جب حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے ، عیسائی اس روز تہوار مناتے ہیں.** یہ مارچ کا مہینہ ہے تو میں گڈ فرائڈے ہوں. (۱۹۰۰ ، ترکی حور ، ۱۷). جمعرات کو مانڈی تھرس ڈے کہتے اور جمعہ گڈ فرائیڈے کہلاتا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲ اپریل ،). [انگ : Good Friday].

---لک (---فت ل) امذ.
(انگریز) **خوش قسمتی ، خوش بختی نیز کلمۂ دعائیہ.**

> لائی ہیں جو منجوں میں تمہارے لئے گڈلک
> وہ سنجریاں یاد رہیں سنچریوں تک

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۲۸۳). [انگ : Good Luck].

---مارننگ (---سک ر ، کس ن ، غنہ) امث.
(انگریز) **صبح کا سلام ، صبح بخیر ، سحر بخیر.** گڈ مارننگ (صبح کا سلام) ... گڈ نائٹ (رات کا سلام) عجب نہیں کہ جوں جوں زمانہ ترقی کرے آئندہ گھڑی اور گھنٹے کی سوئیوں کی طرح بقیہ گھنٹہ و منٹ ٹھیک وقت بتانے لگے. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۲). کالا تو کان عنبر سے لاک بھی جھنڈی ہوتی ہے ، گڈ مارننگ ہے نہ شیک ہینڈ ہے. (۱۹۲۷ ، انشائے بشیر ، ۲۸۱). اکبر کے عہد میں گڈمارننگ ، گڈنائٹ اور گڈڈے الفاظ بہت استعمال کئے جاتے تھے (۱۹۸۸ ، مزاج وماحول ، ۳۳). [انگ Good Morning].

---نائٹ (---کس یح ء) امث.
(انگریز) **رات کا سلام ، شب بخیر.** گڈمارننگ صبح کا سلام ... گڈنائٹ رات کا سلام. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۲).

> جھینگر نے کہا کان میں سے آئی کیہ
> اور نیند نے آنکھوں سے کہا گڈنائٹ

(۱۹۶۹ ، قطعات ، رئیس امروہوی ، ۱ : ۵۱). گڈنائٹ کہہ کر سونے کے لئے چلے گئے تو میں بھی اپنے نرم آرام دہ بستر میں لیٹ گیا (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۴۳). [انگ : Good Night].

---ول (---کس و) امذ.
شہرت الاذیت اور اہمیت کے اعتبار سے اور ساکھ ، ملکیت ، کسی کارخانے یا کمپنی کا نام اختیار کرنا اور اس کی تجارتی ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا حق نیز اس حق سے فائدہ اٹھانے کا معاوضہ وغیرہ ، پگڑی ، مٹھائی وغیرہ. گڈول تجارتی شہرت (کسی کارخانے یا کمپنی کا نام اختیار کرنا اور اس کی تجارتی ساکھ سے فائدہ اٹھانے کا حق) کے مفہوم میں ... تحریر میں آتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). اتنی سی بات سے بھی یہاں گڈول مل جائے تو کیا خرابی ہے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۳۴۲). [انگ : Good Will].

گُڈّا (۱) (فت گ ، شد ڈ) امذ.
۱. **کُنھا ، مٹھا ، ہتّل.**

> دانت تو تھی مگر اس منہ کی صفائی کے لیے
> لی ہیں ہر روز گڈے شیخ جی مسواک کے مول

(۱۹۵۷ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۰۹). یونہی غریب سنگ دوڑا گیا اور بڑا سا گڈا نوٹوں کا لے آیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۳). ۲. **جڑ کی گانٹھ ، گنٹھی (پیاز وغیرہ کی) ، کوئی بصلہ دار جڑ.** بہت سے ہندوستانی پودے بھی ایسے ہیں جن کے گڈوں میں بکثرت نشاستہ موجود ہوتا ہے اور غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۲۱). ریچھ کی غذا میں مختلف چیزیں شامل ہیں ... گڈے جیسے جمیقند ، اروی (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۱۴). ۳. (مٹی کا) **ڈھیلا ، ڈلا ، چھوٹا ڈھیر ، انبار ، ٹیلہ یا زمین کا کنارہ ، چاردیواری ، حد کا نشان ، سوجے ہوئے غدود** (جامع اللغات ، ۱ : پلیٹس). [گنّھا (رک) کا عرف].

---کیس / کیش (---ی مج) صف ، امذ.
(ہندو) **گندھے ہوئے بالوں والا ، مراد : ایش** ہے گڈا کیش سب جانداروں میں رہنے والی آتما میں ہوں سب جانداروں کا آغاز وسط اور انجام بھی میں ہی ہوں. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۲۰۸). [گُڈّا + کیش (رک)].

گدا (۲) (فت گ ، شد ڈ) امذ (قدیم).
(عو) گڑھا. گہرا گدا کھود کر ہڈی ، چمڑا وغیرہ اوس میں ڈال دیویں. (۱۸۳۶ ، مصطلحات ٹھگی ، ۵۹). [گڑھا (رک) کا قدیم املا].

گدا (۳) (فت گ ، شد ڈ) امذ.
(عو) چھکڑا ، بوجھ لادنے کی گاڑی. اس میں پانچ چھ گدّے گوبر کی کچی سڑی کھاد کی اکثر استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۸۰). گھوڑے ، اونٹ ، گدّے ، اونٹ گاڑیاں اور بگّے مسافروں اور مال و اسباب کی نقل و حمل کے لیے ہر جگہ مہیا ہوتے تھے. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۲). [گدی = گاڑی + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گِدّا (کس گ ، شد ڈ) صف.
پستہ قد ، چھوٹے قد والا ، بونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [گٹا (رک) کا بگاڑ].

گُدّا (۱) (ضم گ ، شد ڈ) امذ.
(پتنگ بازی) پھندنے دار بڑی پتنگ ، کنکوا. حبیب ... اوپر چھت پہ وہاں جا کر اڑاؤ گدّا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۳۰). [رکد : گدی (۱) کی تکبیر].

گُدّا (۲) (ضم گ ، شد ڈ) امذ.
۱. کپڑے وغیرہ کا بنا ہوا آدمی کی صورت کا پُتلا جس سے بچیاں کھیلتی ہیں. اس سے پہلے شادی کر دینا گدّے اور گڑیا کی شادی کا سا کھیل ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۹). جس وقت میں گڑیاں کھیلتی تھی اسی وقت آپ نے گدّے کے روپ میں میرے خانۂ دل میں قدم رکھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳۲). کھلونا اگر گدّی یا گدّا ہوتا تو اس کا بیاہ رچاتا. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۵۸). ۲. (مجازاً) تضحیک یا تحقیر کی چیز ؛ رُسوائی کی علامت (پلیٹس). [رک : گدا ؛ قب : س : गड्डक].

---- باندھنا محاورہ.
رک : گدّا بنانا جو زیادہ مستعمل ہے ، رُسوا کرنا. ایک میاں نبہان کوتوالی کر گئے ہیں بالکل خربے دم تھے اور حکومت کی مستی میں لوگوں کو خیال میں نہ لاتے تھے جبھی ان پر گدّا باندھا گیا. (۱۹۰۸ ، عیاروں کا عیار ، ۱۲۹).

---- بنانا محاورہ.
رُسوا کرنا ، بدنام کرنا.

> اڑانا گُدّی وہ باہر نہ آوے
> سیادہ مجھ کو بھی گُدّا بناوے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹). بیوی گناہ سے بچو بُری راہ سے بچو ، کیوں تم عورت کو ایسی بے حرمت کو گدّا بناتی ہو ، چھنٹے پر چڑھاتی ہو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۹۹). میں اُس کا للو اور گدّا بنا کر چھوڑ دیتی پھر وہ تہدید آمیز ہنسی دکھاتی ہوئی باہر نکل گئی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۴۶۰).

گداسا (فت گ) امذ.
(فیل بانی) ایک ہاتھ لانبا نیزہ یا آنکس جس سے ہاتھی بان ہاتھی کو اُکساتا اور تیز چلاتا ہے (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [گنداسا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گدّا کرنا محاورہ.
ایک دوسرے کو لپٹ جانا ، گتھنا.

> دبی میں تو دونوں کٹ کٹ لڑی نہیں کر کے گدّا
> جب تیسری کو چھوڑا پھر تو ہوا بکھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶).

گدّالکا (فت گ ، شد ڈ ، کس ل) امث.
وہ بھیڑ جو گلّے کے آگے چلے (پلیٹس). [س : गड्डरिका].

گدّامِتر (فت نیز ضم گ ، شد ڈ ، کس م ، فت ہ) صف.
رک : گدامی ، پاگل ، بیہودہ ، لغو. ترانچہ جو جھونک دیتا ہوں ... وہیں ڈھیر ہو گیا مردک ، لاش کی لاش ، آنتیں نکل پڑیں گدامتر کی. (۱۹۵۵ ، اپنی موج میں ، ۹۱). [گدامیر (رک) کا بگاڑ].

گدّامی (فت نیز ضم گ ، شد ڈ) صف.
۱. (لفظاً) تم پر لعنت ہو ؛ (کنایۃً) بیہودہ ، مردود ، ملعون ، پاجی. اپنے کو آپ کی طرح گدامی بنا دوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳). گدامی God Down You انگریزی اصطلاح کا مخفف ہے یہ لفظ اردو میں مردود ، پاجی ... تم پر لعنت ہو کے مفہوم ... میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). ۲. انگریزی آمیز اردو ، مخلوط اردو ، کرشتانوں کی اردو. چند ہی سال میں ایک ایسی گدامی اردو پیدا ہو گی کہ باید و شاید. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۶۹). ۳. مشرک ، کافر. گدامی ... یہ لفظ اردو میں مردود ، پاجی ، مشرک ... کے مفہوم ... میں مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). ۴. انگریزی وضع اختیار کرنے والا (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۱۰۲). [انگ Go Down You کا بگاڑ].

---- بولی (---- و مع) امث.
۱. (تحقیراً) انگریزی بولی. ایک زمانے میں انگریزوں کی بولی کو گدامی بولی ... کہتے تھے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). ۲. خراب انگریزی آمیز اُردو ، کرشتانوں کی اردو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گدامی + بولی (رک)].

---- جُوتا (---- و مع) امذ.
انگریزی جُوتا ، بوٹ. ایک زمانے میں ... انگریزوں کے جوتے کو گدامی جوتا کہتے تھے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۷). [گدامی + جوتا (رک)].

گدّامیر (فت نیز ضم گ ، شد ڈ ، ی مع ، فت ی) صف.
رک : گدامی معنی نمبر ۲. بندہ نواز یہ لکھنؤ کی اردو نہیں ہے اسے برائے لوگ گدامیر اردو کہتے تھے. (۱۹۰۵ ، معرکہ چکبست و شرر ، ۳۰). جن کی زبان کو لکھنؤ کے علماء گنگا جمنی اردو اور عوام گدامیر اردو کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، خطبات مشران ، ۱ : ۳۲۱). [گدامی (رک) انگ : یر (Er) لاحقۂ صفت].

ـــ جُوتا (ـــ و مع) امذ.
رک : گڈاسی جوتا. وہ گڈاسر جوتا کہ مارے ٹھوکر تو نوکر کی پنڈلی ٹوٹ جائے. (۱۹۳۱ ، مرزا عظیم بیگ چغتائی ، لفشٹ ، ۳). [گڈاسر + جوتا (رک)].

گڈامیہ (فت نیز ضم گ ، شد ڈ ، کس م ، فت ی) صف.
رک : گڈامی. بیہودہ ، لغو اور پاگل کے لئے یہ لفظ بطور صفت کے گڈامیہ کے روپ میں بھی پایا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). [گڈامی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

گڈاونا (ضم گ ، سک و) ف م.
گودنا ، گدوانا ، ہاتھ پیروں پر نشانات گدوانا ؛ سوئی سے گودنا (ماخوذ : نوادرالالفاظ ، ۳۶۶). [گوڈنا (رک) کا متعدی].

گُڈائی (ضم گ) امث.
(زراعت) گوڈی کرنا ، گوڈنے کا کام ؛ اس کی اُجرت. گندم کی چھوٹی فصل کے لئے گڈائی کا کام دیتا ہے. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۷۴). [گڈاونا (رک) کا اسمِ کیفیت].

گڈبڈ (فت گ ، سک ڈ ، فت ب) صف ؛ م ف.
رک : گڑبڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑبڑ (رک) کا قدیم املا].

گڈپال (فت گ ، سک ڈ) امذ.
ایک جنگلی بُوٹی جو قوتِ باہ کے کام آتی ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۹). [مقامی].

گڈریا (فت گ ، ڈ ، سک ر) امذ.
مویشیوں کے گلوں کو چراگاہوں میں لے جانے اور ان کو چرانے کی خدمت انجام دینے والا ، چرواہا. اس کا مددگار و رفیق مستقل نادر تھا کہ وہ بیٹا ایک گڈریا خراسان کا تھا. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۰۱). ایک گڈریے کا مسخرہ لڑکا بکریاں چراتے چراتے جھوٹ موٹ لوگوں کے بھٹکانے کو چلّا اُٹھتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۵). اون کو گڈریے کی قینچی سے کاٹ کر جمع کر لیا جائے. (۱۹۸۰ ، معدنی دباغت ، ۹۳). وہ دیکھنے میں خونخوار ہے لیکن پیار میں قابلِ اعتماد ، ایک کامیاب گڈریا ہے. (۱۹۸۷ ، معمار ، ۱۲۳). [ب : इक्को ـ س : इक्का].

ـــ پُران (ـــ ضم پ) امذ.
گوال کتھا ، گڈریوں کا افسانہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گڈریا (رک) + س : पुराण].

گڈرین (فت گ ، ڈ ، سک ر ، فت ی) امث.
چرواہے کی بیوی. ایک گڈرین تھی اس کا شوہر تھا خوبصورت لسان تھا. (؟ ، ذلتوں کے مارے لوگ ، ۳۸۹). [گڈریا (رک) کی تانیث].

گُڈز ٹرین (ضم گ ، سک ڈ ، ز ، کس مع ٹ ، ی مع) امث.
مال بردار گاڑی ، مال گاڑی. گڈز ٹرین مال گاڑی کو کہتے ہیں جس میں سامان تجارت جاتا آتا ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۹). [انگ : Goods Train].

گُڈس (ضم گ ، سک ڈ) امذ ؛ ج گڈز.
مال تجارت ، سامان ، اسباب نیز جائداد منقولہ. جمع کی صورت میں لفظ (گڈس) سامانِ تجارت اسباب یا جائداد منقولہ کے لیے آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۹). [انگ : Goods].

ـــ اِنجن (ـــ کس ا ، سک ن ، فت ج) امذ.
مال بردار گاڑیوں کو کھینچنے یا چلانے والا انجن. گڈس انجنوں میں سوختگی کوئلہ فی ٹرین میل اوسطاً ۴۵ سے ۵۲ پونڈ تک ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۱۳۸). [انگ : Goods Engine].

ـــ آفِس (ـــ مد ا ، کس ف) امذ.
ریلوے مال گودام کا دفتر ، مال کا دفتر (ماخوذ : فیروزاللغات). [انگ : Goods Office].

ـــ ٹرین (ـــ کس مع ٹ ، ی مع) امث.
مال گاڑی جس میں سامان تجارت وغیرہ آتا جاتا ہے (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). [انگ : Goods Train].

ـــ شَیڈ (ـــ فت مع ش) امذ.
وہ چھت دار جگہ جہاں بلٹی کیا ہوا مال رکھا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : Goods Shed].

ـــ کَلَرک (ـــ فت نیز کس ک ، فت ل ، سک ر) امذ.
محکمۂ مال کا بابو ، محکمۂ مال کا منشی یا کلرک ، محرر مال. علیم الدین ، کلیم الدین دو بیٹے ریلوے میں گڈس کلرک تھے. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۳۰۱). [انگ : Goods Clerk].

گڈمڈانا (فت گ ، سک ڈ ، فت م) ف ل.
باہم ملنا ، خلط ملط ہونا. کوٹھڑی سے ایسا تعفن آرہا تھا جیسے ہسپتالوں کی گڈمڈائی بدبودار دواؤں کی شیشیاں اور پھاہے جل رہے ہوں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۳۹). [گڈمڈ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گڈوا (فت گ ، سک ڈ) امذ.
آب خورہ جس میں سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ رکھ کر ڈوم ڈھاری بسنت پنچمی کے دن امیروں کے یہاں لے جاتے ہیں اور انعام پاتے ہیں ، گڑوا.

پھولوں کے گڈوے ہاتھ لے گاتا بجاتا ساتھ لے
جوہن کی موہ میں مست ہو ہو راگ گاتی ہے بسنت

(۱۸۳۴ ، شاہ نیاز ، د ، ۱۷۳). باغوں میں رنگ برنگ کے پھول کھلے ہیں ، مالی نے گڈوے سجائے ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۹۷). [گڑوا (رک) کا (قدیم) املا].

گڈونہ (فت گ ، و لین ، فت ت) امذ
پان کی بیل کی نئی پتی ، پان کی کونپل. سوائے گڈونہ کے ہر پتی کو ایک ماہ کے بعد بیل سے توڑ کر اس کی پرورش کرتے ہیں ، اکثر اشخاص آخری قسم کو کھانے کے لیے جدا کر لیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳۹). [مقامی].

کَدُونی (فت ک ، و لین) امث.
(فیل بانی) پیتل کی ایک زنجیر جو ہاتھی کی دُم کے قریب باندھی جاتی ہے ، یہ زنجیر دُم کو طناب کے گزند سے محفوظ رکھتی ہے. (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۳۶). [کَدّ (کدا ــ جوتڑ کا معرب) + ونی ، لاحقۂ نسبت تانیث].

کَدُوَرہ (فت ک ، و مع ، فت ر) امذ.
ایک پالتو سُؤر جس کی دُم جنگلی سُؤر سے قدرے بڑی ہوتی ہے. مشہور جانور ہے ... دو قسم کا ہے ایک اہلی جس کو بھنگی پالتے ہیں اس کی دُم بڑی ہوتی ہے اسے بھلورہ اور کدورہ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۰). [کَدّ (کدا ــ جوتڑ کا معرب) + ور ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

کَدُولْنا (فت ک ، و مع نیز مج ، سک ل) امذ.
بچے کو چلنا سکھانے کی گاڑی (لکڑی کے ایک جوکھٹے میں پہیے لگا کر اس کے سہارے بچے کو کھڑا کر دیتے ہیں ، جوکھٹا آگے کو لڑکتا ہے اور بچہ کو خود بخود پانو اٹھانے پڑتے ہیں). بچوں کی طرح اس کے پالنے میں پالا اور تعلیم کے کدولنے کے سہارے شاہراہ حریت پر اپنے پیروں چلنا سکھایا. (۱۹۲۷ ، عظمت،مضامین ، ۲ : ۱۷۹). جہاں آرا ڈیڑھ برس کی ہو گئی تھی ... کدولنے کے سہارے ایک آدھ قدم بھی اٹھا لیتی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۴۴). [کدوڑنا (کدّ ــ ساتھ + دوڑنا (بحذف و) کا محرف].

کَدُووان (فت ک ، و مع) امذ.
(زراعت) گندم کا ایک کیڑا جو فصل کے پکتے ہی حملہ آور ہوتا ہے جس سے تنے سوکھ جاتے ہیں. کدووان یہ کیڑا ماہ فروری ، مارچ میں ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۲۷۸). [مق].

کَدُوی (فت ک ، سک د) امث.
پانی کا چھوٹا برتن جو بڑے برتنوں میں سے پانی نکالنے کے کام آتا ہے ، لُٹیا.

پاریجے من میں خوشی اپار پھولے نہیں انگ سمائے
سودن کدوی ہاتھ رہیں کر سربت پیاوے

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲۸). ہر طرف پارلیمنٹری سکرٹریوں کی دھوتیاں اور پیتل کی کدویاں دھوپ میں پھیلی نظر آتی تھیں. (۱۹۳۷ ، سیرے بھی منہ جاتے ، ۲۲۱). [کدوا (رک) کی تصغیر].

گَڈی (۱) (فت گ ، شد ڈ) امث.
۱. ساگ اور پتے دار ترکاری ، پان ، گھاس یا تنکے وغیرہ کے جو پتے یا پتیاں جو یکجا بندھے ہوئے ہوں ، مٹھا ، بنڈل. تم زوفے کی ایک گڈی لو اور اسے اس لہو میں جو باسن میں ہے ڈبو کے دروازے کے سر دل اور دونوں بازو دروازے کے اس سے چھاپو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۵۰). کبھی خالی ہاتھ ڈیوڑھی کے اندر انہوں نے قدم نہیں رکھا ، کچھ نہیں تو دھنیا یا پودینے کی دو گڈیاں ہی لا کے اماں کے آگے رکھ دیں. (۱۹۰۶ ، الناظر بی بی ، ۳۲). پان کے کھیت کو بن ملا اور پان کی گڈی تو پان کی کنجی کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۰).

۲. تاش کے (۵۲) پتوں کا مجموعہ. جس احباب میں اس کو وہی درجہ حاصل ہے جو تاش کی گڈی میں جوکر کو. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۷۵). ۳. **کاغذ کے دس دستوں کا مجموعہ (چوبیس کاغذ کا ایک دستہ ہوتا ہے).** چوبیس تختوں کا ایک دستہ اور دس دستوں کی ایک گڈی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳).

لکھا لکھنے والے نے ایک ایک حرف
ہوئیں گڈیاں کتنی کاغذ کی صرف

(۱۹۱۰ ، کلیات اسمٰعیل ، ۴۴). ناولوں اور عاشقانہ افسانوں کے اوراق کا انبار ترازو میں تل کر یا گڈیوں اور جزوں کے حساب سے گن کر فروخت ہوتا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۹). ۴. **کرنسی نوٹ جو ایک جگہ تلے اوپر رکھے ہوں ، ایک ہی قسمت کے نوٹ.** بیوی نے سو سو روپیہ کی چھ گڈیاں بنا کر جیب میں رکھ لیں. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۵). میں نے کچھ کہے بغیر نوٹوں کی گڈی اس کے سامنے رکھ دی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری ، ۷). ۵. **سونے یا چاندی کے ورقوں کی تھئی جو ڈھائی سو ورق کی ہوتی ہے.** سونے چاندی کے ورق کی گڈیاں صرف ہو رہی ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵۵). ۶. **پھولوں کی گڈی.** مولسری ہے ، جوہی ہے ، چمپا کی گڈیاں ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰). ۷. **پتاخوں کی ڈھیری ، پتاخے جو ایک جگہ کر کے گڈی کی صورت میں باندھے گئے ہوں.** ایسی تمہاری تو وہ حالت ہوتی ہے جیسے پٹاخوں کی گڈی میں آگ لگا دی. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۲۰۶). [گڈّا (رک) کی تصغیر].

گَڈّی (۲) (فت گ ، شد ڈ) امث.
گاڑی. میں تو جاؤں ہوں ، جا ری جا گڈی والے سے کہو کہ گڈی لائے ، مجھے تو لاج پیسا پڑا ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۳۰). [پن].

کِڈّی (کس ک ، شد ڈ) صف مث.
تھنگنی اور موٹی عورت ، پستہ قد عورت (مہذب اللغات). [گٹی (رک) کا قدیم املا].

گُڈّی (۱) (ضم گ ، شد ڈ) امث.
۱. ایک وضع کی چوکور یا مربع پتنگ جس میں پنچھالا نہیں ہوتا نیز پتنگ کے معنی میں مستعمل.

کبابت گئی کب کہ اُس شوخ نے
بنا اُس کی گُڈّی اڑائی نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵). کنکوے سب اڑ گئے اب لنڈورے کنکوے بن پچھلے کے جنہیں گڈی کہتے ہیں انگریزی موٹے ریل کی ڈور پر مانجھا سونت کر کنکوے بازی ہوتی ہے. (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۸). اصغر کی پہلی گڈی نے ترقتے ہی تو پیچ کاٹے. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۸۲). ۲. **ایک چھوٹی گراری یا دت پہیہ ، ادنیٰ قسم کا ایک حلقہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **پرند کے پروں کو اس طرح آپس میں الجھا دینا کہ وہ اڑ نہ سکیں ، پروں کی گرہ.** پہلے جس وقت بٹیر خرید کریں احتیاطاً ایک ہلنہ گڈی باندھ رکھیں. (۱۸۹۷ ، رسالہ بٹیر بازی ، ۲۰). ۴. **ہڈیوں کے جوڑ** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

---اُڑانا ف م ؛ محاورہ.
پتنگ اُڑانا ، پتنگ بازی کرنا.

دل ہے گُڈی نہیں یہ جس کو اُڑا دیتے ہو
میں تو ناداں نہیں جو مجھ کو دغا دیتے ہو
(۱۸۳۳ ، حشمت (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۶۳)).

اُڑانا گُڈی وہ باہر نہ آئے
مبادا مجھ کو بھی گُڈا بنائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۶).

---بازی امث.
پتنگ بازی. ہمارا بھی گُڈی بازی کا شوق بڑھ گیا صبح سویرے ہی چھت پر چڑھ جاتے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۲۰۶). [گُڈی + ف : باز ، باختن _ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چڑھنا محاورہ.
بول بالا ہونا ، عروج حاصل ہونا.
اتنی چڑھی یاروں کی گُڈی ٹوٹ گیا سنگت کا تاگا
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۰۰).

---کا ٹھڈّا امذ.
پتنگ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک عموداً لگایا جانے والا ٹھڈّا ، سیدھا تنکا ؛ (کنایۃً) ریڑھ کی ہڈی. سوکھی الفن کمر سیدھی جیسے نیر گُڈی کا ٹھڈّا کھال ہڈیوں کو چمٹ رہی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳).

---کٹنا ف م ؛ محاورہ.
پیچ لڑاتے ہوئے پتنگ کی ڈور ٹوٹ جانا ، پیچ پڑنے کے بعد حریف کی پتنگ کی زد سے ڈور کا کٹ جانا. اُس کے مخالف کے زور سے اُلجھ کی اور بازی کی گُڈی کٹ گئی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۵۰).

---پِنْنی سے اُکھڑنا ف م ؛ محاورہ.
پتنگ کا ہاتھوں کے پاس سے ڈور سمیت کٹنا. گُڈیاں آپ کے پنّی پر سے اُکھڑنے لگیں تو لگے تار باندھ کر لڑانے. (۱۹۳۰ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۸).

گُڈّی (۲) (ضم گ ، شد ڈ) امث.
رک : گُڈیاں جو زیادہ مستعمل ہے ، گھٹنے کی ہڈی. نہاری ... میں بڑے گوشت کے صرف پارچے ہی ڈالے جاتے تھے ، ہڈیاں گُڈیاں نہیں ڈالی جاتی تھیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۵۱). [س गडिका].

گُڈّی (۳) (ضم گ ، شد ڈ) امث.
رک : گُڑیا. چھوٹی لڑکیاں گُڈیاں بنا کر اور دولھن دولھا ٹھہرا کر آپس میں انکا بیاہ کرتی ہیں. (۱۸۷۴ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۲۱). ہم نے انگلی سے اشارہ کیا تو بولا ایں گُڈی است یعنی اسے گُڈی کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۱۷۰). [گُڈّا (رک) کی تانیث].

گُڈّے (ضم گ ، شد ڈ) امذ.
گُڈّا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. میرے گُڈّے کا آپ کی گُڑیا سے بیاہ جو ہونا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک تشین ، ۱۱۷).

---گُڑیا کی شادی امث.
۱. (مجازاً) بچوں کا کھیل ؛ جلد بازی میں کیا جانے والا کام. اس سے پہلے شادی کر دینا گُڈے اور گُڑیا کی شادی کا سا کھیل ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۹). **۲. ایسی شادی جو بلا سوچے سمجھے قبل از وقت کی جائے.** ایسے گُڈے گُڑیوں کی شادی محض اوپر والوں کے خوش ہونے کا نتیجہ ہوتی ہے. (۱۹۰۱ ، قانونِ اشرف ، ۳۹).

گُڈّیا (ضم گ ، سک ڈ) امث.
رک : گُڑیا (نوادر الالفاظ ، ۳۶۷). [رک : گُڈّی (۳) کی تصغیر].

گُڈّیاں (ضم گ ، شد ڈ بکسر) امث ، ج.
بھیڑ بکری وغیرہ کے ٹخنوں کے جوڑ کی ہڈیاں اور نلیوں کی جولیں (جو پائے وغیرہ میں ڈالی جاتی ہیں). پہلے گُڈیاں یعنی پائے کچل کر بکانے کو رکھیے. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۳۰). نہاری ... میں بڑے گوشت کے صرف پارچے ہی ڈالے جاتے تھے ہڈیاں گُڈیاں نہیں ڈالی جاتی تھیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۵۱). [رک : گُڈّی (۲) کی جمع].

گَڈیرا (فت گ ، ی مج) امذ.
رک : گڈولنا. رحمان نے ایک چھوٹا سا گڈیرا بھی خرید لیا تا کہ اسحاق اسے پکڑ کر چلنا سیکھ جائے. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۳۳). [گڈ _ ساتھ + یرا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گَڈیرنا (فت گ ، ی مج ، سک ر) امذ.
رک : گڈولنا (نوادر الالفاظ ، ۳۶۷). [گڈ _ ساتھ + یر ، لاحقۂ صفت + نا ، لاحقۂ آلہ].

گَڈیریا (فت گ ، ی مج ، کس ر) امذ.
رک : گڈریا (پلیٹس). [گَڈریا (رک) کا قدیم املا].

گَڈھ (۱) (فت گ) امذ.
۱. قلعہ ، حصار.

آہن کا کہیں گڈھ ہو تو دروازوں پہ اس کے
قالب تہی سنتے ہی کریں جتنے ہوں سر بینگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۲). رام جی انک گڈھ تم سے لیتا ہوں جس میں کسی شتر کی کم نہیں اس میں اسیھت ہو ہم بھی اس گڈھ میں اسیھت ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۶). **۲. مکان ، مقام.** (ظرفیت) علی گڈھ ، فتح گڈھ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۰۹).

لفظ کشمیر و حُویا گڈھ کی بربادی کا ماتم کیا
نجانے اور ابھی کس کس کی شامت آنے والی ہے
(۱۹۸۸ ، قطعات ، رئیس امروہوی ، ۱ : ۷۰). **۳. ٹھکانا ، مرکز ، اڈہ.** سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے ایک ایسے غار میں پہونچی جو دیووں کا گڈھ تھا. (۱۹۷۳ ، لیا اور پرانا ادب ، ۹۴). [گڑھ (رک) کا (قدیم) املا].

---پَت (ــــفت پ) امذ.
(کنجفہ) اکبر بادشاہ نے کنجفے کے پتوں میں کچھ تغیر کر کے

ان کو نئے نام دئے تھے ، ان میں سے یہ چوتھا پتہ ہے جس میں ایک پتے پر بادشاہ تخت پر قلعہ کے اوپر بیٹھا ہے اور وزیر قلعہ کے اوپر صندلی پر بیٹھا ہے. گڈھ پت ـــ کلاں قلعہ ایک ورق پر ایک شخص تخت پر قلعہ کے اوپر بیٹھا ہے . (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۳۵). گڈھ پت اس پتے پر بادشاہ قلعہ کے اوپر تخت نشین ہے . (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۴۷۰). [گڈھ + پت (۳)].

ـــ پتی (ـــ فت پ) امث.
(گنجفہ) گڈھ پت (رک) کی تانیث.

وہ اسکر چلی اور چلی شہ پسند
چلی گڈھ پتی اور چلی فتح مند

(۱۹۳۷ء ، جنگ نامۂ دو ہوڑا ، ۳۰). [گڈھ پت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ جیتنا محاورہ.
۱. قلعہ فتح کرنا ، کوئی اہم کام سرانجام دینا ؛ کسی مشکل یا مصیبت سے نجات پانا. روشنی ، جشن ، جھنڈیاں ، شراب ، خورش جیسے کوئی بڑا گڈھ جیت لیا ہو. (۱۹۳۳ء ، شعلے ، ۱۳۳). ۲. ازالۂ بکر کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ فتح کرنا محاورہ.
رک : گڈھ جیتنا ؛ ناممکن کو ممکن بنانا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کپتان (ـــ فت ک ، سک پ) امذ.
قلعہ کا افسر. تین خون اس کو معاف ہوتے ہیں اور کوروں کے گڈھ کپتان ہوتا ہے. (۱۹۰۱ء ، مرزا عظیم بیگ چغتائی ، لفنٹ ، ۳۵). [گڈھ + کپتان (رک)].

گڈھ (۲) (فت گ). (الف) صف.
خراب (قدیم اردو کی لغت). (ب) امذ. غصہ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی]

گڈھ (۳) (فت گ) امث.
رک : گڈ (۳) ؛ گاڑی (جامع اللغات). [رک : گڈ (۳) کا ایک املا].

ـــ والا امذ.
گاڑی بان ؛ (مجازاً) چودھری (فرہنگ آصفیہ)

گڈھا (فت گ ، شد نیز بلا شد ڈھ) امذ.
رک : گڑھا ، غار ، کھڈ. زمین ... جس پر کچھ محصول نہیں لگتا ، ان کے نام حسب ذیل ہیں ... گڈھا ، غار ، اوسر. (۱۸۳۶ء ، کھیت کرم ، ۵). کون جانتا تھا کہ جو شخص ابھی گورنر تھا اور ہزارہا آدمیوں اور رعایا کا مالک تھا وہ آج گڈھے میں گرے گا اور یہ حال ہو گا. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۸). شہر فتح ہوا تو گڈھوں میں آگ دہکائی ... جس نے یہودیت کے قبول سے انکار کیا ، اس کو نذرآتش کیا. (۱۹۱۵ء ، ارض القرآن ، ۱ : ۳۰۲). زمین پوری طرح تر یا نم نہیں ہونے پاتی ، جگہ جگہ پھیل جاتی ہے اور باقی گڈھوں میں ... جمع ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ء ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). رات کو میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے باہر آیا تو ایک گڈھے میں گر پڑا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۹۳). [گڑھا (رک) کا (قدیم) املا]

گُڈھا (ضم گ ، شد ڈھ) امذ.
رک : گُڈّا (۲). جُنی کا نام نمائم ، گُڈھے کا اخفاء گڑیا کا رخصت (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۳۳).

مرا پوچھنا وہ کوک کے لیا ـــ میاں گڈھے گڑیا قبول ہے

(۱۹۲۷ء ، شریفے بول ، ۸۲). [گُڈّا (۲) کا عرف].

گڈھری (فت گ ، سک ڈھ) امث.
سفید رنگ کا پردار کیڑا جو درختوں کے پتوں اور شاخوں پر ہوتا ہے جس کے چوسنے سے درخت اور پودے کمزور ہوجاتے ہیں. درخت پر سفید سفید گڈھریاں نظر آتی ہیں اس کے نر پردار ہوتے ہیں جو کہ اپریل کے آخیر میں اڑتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، وادی مہران میں زراعت ، ۳۰۰). [مقامی].

گڈھری (فت گ ، شد ڈھ بفت) امث.
رک : گدھری ، چنے کا کچا ڈوڈا (پلیٹس). [گدھری (رک) کا ایک املا].

گُڈھل (ضم گ ، فت ڈھ) امذ.
ایک پودا اور اس کے پھول جو بہت خوبصورت عموماً سرخ مگر اور کئی رنگ کے اکہرے اور دوہرے ہوتے ہیں. گُڈھل ... سرخ ، زرد ، نارنجی ، بارش . (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳۸). [مقامی].

گڈھلا (فت گ ، کس ڈھ ، شد ل) امذ.
غار ؛ گڑھا ، کھڈ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڈھ (گڈھا) + لا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گڈھی (فت گ) امث.
چھوٹا قلعہ ، چھوٹا حصار. مہاراج کرشن بلرام اپنی سب سینا لے چڑھ آئے اور انہوں نے ہمارے دیس کے گڈھ گڈھی کوٹ ڈھائے. (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۱۶۵). یونان کے اکثر شہروں کی شہر پناہیں تھیں اور ایک اُس میں گڈھی ہوتی تھی. (۱۸۴۷ء ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۱ : ۳۰). ایک گڈھی کو ایک فوج قہار گھیرے پڑی ہے. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵۱۶). مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے اکثر اعزا و اقربا جاہل قسم کے پٹھان تھے اور ایک گڈھی سی بنا کر اس میں رہا کرتے تھے. (۱۹۹۲ء ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۹). [رک : گڈھ (۱) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

ـــ مانیہ (ـــ سک ن ، فت ی) امث.
وہ اراضی جو اس شخص کو عطا کی جاتی تھی جو راجا کے لیے عمدہ گڈھی یا قلعہ تیار کرتا تھا (احکام متعلق عطیات ، ۱۷). [گڈھی + ف : مان ، ماننتن ـ مشابہ ہونا سے اس + یہ ، لاحقۂ نسبت].

گڈھے (فت گ ، شد ڈھ) امذ.
گڈھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. رات کو میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے باہر آیا تو ایک گڈھے میں گر پڑا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٩٣).

ـــــ سے نکلنا محاورہ.
پستی سے نکلنا ، ذلت و خواری سے چھٹکارا پانا نیز قدیم رسم و رواج سے نجات حاصل کرنا. یہ ساری خطا ہمارے سماج کی ہے جو ہمیں سنبھلنے نہیں دیتا ہمیں اپنے ماضی کو تازہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے ہمیں گڈھے سے نکلنے نہیں دیتا. (١٩٣٩ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ٢ : ١٧٩).

ـــــ میں گرنا محاورہ.
پستی میں گرنا ، ذلیل و خوار ہونا ، بے عزت ہونا. کون جانتا تھا کہ جو شخص ابھی گورنر تھا اور ہزارہا آدمیوں اور رعایا کا مالک تھا وہ آج گڈھے میں گرے گا اور یہ حال ہو گا. (١٨٩٠ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٨٤).

• • • گذار (. . . ضم گ) لاحقہ ؛ ـــ گزار.
١. مرکبات کے آخر میں بطور لاحقہ ادا کرنے والا کے معنی دیتا ہے ، جیسے : شکر گذار ، سجدہ گذار وغیرہ.

چلا رہا تھا مری کار کو وہ کار گذار
کہ جس کی کار روائی سے تھی پولیس ہوشیار

(١٩٨٤ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ٣٥٨). ٢. رسائی ، گذر نیز آمد و رفت.

دوست تو کہتے ہیں اس کو ناخن شیر خدا
خاک ہیں اس کی عدو کے گر کسی کا ہو گذار

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ٦٤).

گذار شہر وفا میں سمجھ کے کر مجنوں
کہ اس دیار میں میر شکستہ پا بھی ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٢٥). [گزار (رک) کا ایک املا].

گُذارا (ضم گ) امذ ؛ ـــ گزارہ.
١. راستہ ، رہ گذار نیز آمد و رفت ، گذر ، رسائی.

اُس کا اس جا کہاں گذارا ہے
اب تو میں ہے اجل ہی مارا ہے

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ١٠٦).

پڑا جس جگہ سایہ چلنے میں اس کا
گذارا ہے پریوں کا اس رہ گذر پر

(١٨١٣ ، پروانہ ، ک ، ٢٠٨).

جلتے تھے جہاں خوف سے جبرئیل کے پر بھی
واں ہو گیا احمدؐ کا گذارا شب معراج

(١٩٨٣ ، ذکر خفی ، ٢٥). ٢. پہنچ ، سمائی ، گزرنے کا امکان.

تمنا ہے عبث دل کو ہمارے بات کرنے کی
دہان تنگ میں اوس کے سخن کا کب گذارا ہے

(١٨٣٣ ، خواجہ وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ١٩٤). ٣. گوارا ، برداشت ، گذر بسر ، نباہ.

مجنوں کی رفاقت میں کیا چندے گذارا
فرہاد کی صحبت ہے کچھ روزوں گوارا

(١٨٥٠ ، الماس درخشاں ، ٣٨٩). ایک آدھ ماہ گذارا کر لو تو اچھا ہے. (١٩٣٩ ، زیر لب ، ٢٥). ٤. گنجائش ، سمائی ، بود و باش.

غیر کو واں کہاں گذارا تھا
اور کا ہونا کب گوارا تھا

(١٨٧٦ ، خواب و خیال ، ٩٤).

عال اب مفسدوں کا بزم جاناں میں گذارا ہے
علاقہ کیا رقیبوں سے امانت کا اجارا ہے

(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٨٨). بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ ... ایک عمارت عالیشان تیار کی جائے کہ سرما اور برف میں جیحون میں گذارا نہیں ہو سکتا تھا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٦ : ١٥٢). ٥. گذر بسر ، گذر اوقات. اس شوالہ کا گذارا صرف چڑھاوے پر ہوتا ہے. (١٩٠٥ ، یادگار دہلی ، ١٢٠). ٦. ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، دریا پار کرنا ، پار اترنا.

بھیے گذارے کے وہاں کشتی ہزار
وہ گذاتی کو گئے دریا کے پار

(١٨٣٩ ، مثنوی خرابہ ، ٣٥). ٧. وظیفہ جو سرکار کی طرف سے گذارے کے لیے ملے ، وجہ معیشت ، ذریعۂ معاش. سب نے یہ رائے دی کہ اس مرتبہ رقم گذارا لے کر اظہار تشکر میں نانا حضرت کے سلام کو دیوان خانہ میں جانے کی نئی ریت ڈالو. (١٩٦٥ ، چار ناولٹ ، ٣٤). [گزارہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ خور (ـــــ و مج) صف.
تنخواہ یا وظیفہ پانے والا ، وظیفہ یاب ملازم ، نوکر. غریب اپنے دل میں خیال بھی نہ لا سکتا تھا کیونکہ گذارا خور کے لیے ایسا سوچنا بھی نمک حرامی تھا. (١٩٦٥ ، چار ناولٹ ، ٣٤).
[گذارا + ف : خور ، خوردن = کھانا سے صفت فاعلی].

گُذارانہ (ضم گ ، فت ن) امذ.
گذر اوقات کی رقم ، وظیفہ. بھاٹ بھکاری نائی کمہار وغیرہ علاوہ گذارانہ پانے والوں کی فہرست بیان کر کے تضحیک کیا کرتے تھے. (١٩٦٥ ، چار ناولٹ ، ٣٦). [گذارا (بحذف ا) + انہ ، لاحقۂ اسمیت].

گُذارش (ضم گ ، کس ر) امث.
١. عرض ، بیان ، پیش کرنا ، رک : گزارش (مع تحتی الفاظ). اس نے مجلس شریف آنحضرتؐ میں بار پایا اور اپنی آرزو گذارش کی. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٢٠٣). ٢. چھوڑنا ، ترک کرنا. گذارش ذال سے لکھا جائے تو اس کے معنی ہوں گے : چھوڑنا. (١٩٧٣ ، اردو املا ، ١٣٤). [گزارش (رک) کا ایک املا].

ـــــ گر (ـــــ فت گ) صف.
عرض پرداز ، بیان کرنے والا. ذہن رسا اسی طرح گذارش گر مدعا ہے کہ شعور سخن رس دربار شاہی میں ہمیشہ بصورت انسان حاضر رہا کرتا تھا. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٢٤). [گذارش + گر ، لاحقۂ فاعلی].

گذارنا (ضم گ ، سک ر) ف م ، ←گزارنا.
۱. (رک) : **گزارنا ، ادا کرنا.**

پھر بولے فرض مغرب کو گذار
اس طرف آنا کیا یوں اختیار

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۷). ۲. **بسر کرنا ، رہنا ، بود و باش اختیار کرنا.**

دیکھنی ہے ہم کو ہے ہوشی کی کیفیت اگر
تو گذارو اک برس برسات میرے پاس تم

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۶۹).

گذارو گناہوں سے بچ بچ کے مختصر
عقبا کو پڑے گا تمہیں منہ دکھانا

(۱۹۰۰ ، نذر خدا ، ۳۷). ۳. **آر پار کرنا.** اس کے شروع کے سوراخ میں آری گذار کر فریم میں حسب ہدایت مذکورہ بالا لگاؤ. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۰). ۴. **کرنا ، ڈھانا ، توڑنا (ظلم و ستم وغیرہ).**

کیوں زوق ہے تو زار زار اے دل آرا؟
ستم ایسا کس نے ہے تجھ پر گذارا

(۱۸۸۳ ، بہارستان عشق (زوق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۲۵)).
[گذار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گذارہ (ضم گ ، فت ر) امذ ، ←گزارا.
۱. **گذر بسر ، وجہ معیشت** (رک : **گزارہ مع تحتی الفاظ**). صرف تین سو روپیہ جو کالج سے ملتا تھا اسی پر گذارہ تھا. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۲). بکریوں کی پرورش پر ان کا گذارہ تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۰۷). جانوروں کی گذارہ ضروریات کا جسمانی وزن کے علاوہ سطحی رقبے سے بھی تعلق ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۸۳). ۲.(۱) **وظیفہ ، خرچ.** گذارہ کا رستہ ڈھونڈھنے لگا کہ کسی طرح دن بسر کرے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۰۳). مرزا سلیمان شکوہ کو پانچ ہزار روپیہ ماہوار بطور گذارہ ملتے تھے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۹۸). (۱۱) **تنخواہ ، اجرت.** خریف و ربیع کا گذارہ لینے جاتا تو مختار عام کے دفتر کی کوٹھری سے ہی پلٹ آتا تھا. (۱۹۰۵ ، چار ناولٹ ، ۴۷). ۳. **پہنچ ، رسائی.**

صبا کا گذر اس گلی میں نہیں
گذارہ ترا نامہ بر ہو چکا

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۵۷). ۴.(۱) **پُل یا کشتی سے دریا عبور کرنا.**

تری تلوار کے گھاٹ آشنا جتنے اترتے ہیں
گذارا خلق کا اتنا نہیں ہے آہنی پُل پر

(۱۸۵۷ ، گلستان سخن ، ۱۱۷). (۱۱) **دریا سے اترنے کی جگہ** (جامع اللغات). ۵. **چارہ ، چھٹکارا.** تین شخصوں کو بغیر تین چیزوں کے گذارہ نہیں بادشاہ کو فہمائش سے اور وزیر کو امانتداری سے اور رعیت کو تابع داری سے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰). ۶. **آمد و رفت ، آنا جانا.**

کیا رنج میری جان پہ گزرتا ہے الہیٰ
جو دم کا گذارا بھی مجھے خوش نہیں آتا

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، ۵۱ : ۲). ۷. **مشترکہ ملکیت ، شکمی جائداد.** مری کی پہاڑیوں کے گزارہ والے جنگلات میں جنہیں ترقی دینے کی ضرورت ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۶۵). [گزارہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ راشن (ـــــ فت ش) امذ.
(حیوانیات) **غذا کی اس مقدار کا نام جو کسی جانور کو اس مدت کے دوران میں کھلائی جاتی ہے جب وہ کوئی کام نہ کرتا ہو اور نہ ہی اس سے کوئی پیداوار حاصل ہو رہی ہو** (تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۸۱). [گذارہ + راشن (رک)].

• • • گذاری (... ضم گ) امث.
گذار (۱) کا اسم کیفیت بطور لاحقہ مستعمل ، جیسے : **کارگذاری ، خدمت گذاری ، اطاعت گذاری وغیرہ.** شیخ اگرچہ نوجوان نو دس برس کے نوکر تھے ... نہ کئی پشت کی خدمت گذاری تھی مگر مصلحت وقت ان کا اصول تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۹۶۷). انہوں نے وفد کو جانے کی دعوت دی تھی ، اپنی کارگذاریاں بیان کیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۲۱). اس کی حال کی کارگذاریاں مستقبل کے ارادوں میں مدغم ہو کر اپنی اہمیت کھو دیتی تھیں اور شاید یہی اس کی بےلوث فعالی کا سبب تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۰). [گذار (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گذاشت (ضم گ ، سک ش) امث.
چھوڑ دینا ، ضبطی یا قرق بحال کرنا ، واگذاشت. فہرست ان معاق داروں کی جو عہد انگریزی میں ضبط ہوئی ہیں واسطے گذاشت معافیات کے پیش کریں. (۱۸۵۸ ، مقالات سرسید ، ۲۴). [واگذاشت (رک) کی تخفیف].

گذاشتنی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) صف.
ترک کرنے یا چھوڑ دینے کے لائق. جو شئے گذشتنی اور گذاشتنی ہو اوس کا ملال نہ کرے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۹۷). ملک شہریار کے دل میں خیال گذرا کہ دنیائے دوں دار ناپائدار گذاشتنی و گذشتنی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). [ف : گذاشتن ـ چھوڑنا + ی ، لاحقۂ صفت].

گذاف (ضم نیز کس گ) امذ ، ←گزاف.
بیہودہ گفتگو ، بکواس ، جھوٹ ، شیخی ، ڈینگ (عموماً **لاف و گذاف** کی ترکیب میں مستعمل) (پلیٹس). [ف].

گذر (فت گ ، ذ) امث.
گاجر.

گر اجازت ہو یہاں تک بیٹھ کر
ایک درم کے بیچتا ہوں میں گذر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۲۰۱). گذر کا حلوا بھی بہت مقوی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۵). حلوائے گذر کھلایا اور ہر طرح خبر گیری کی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۳۳).

جور سے گردوں کے شلجم شل ہوا
دم گذرنے کا گذر کو بل ہوا

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰۹). [گزر (رک) کا ایک املا].

گُذَر (ضم گ ، فت ذ) امذ ؛ ← گزر.

۱. **رسائی ، پہنچ.**

کہیا شہ کوں ہا کس ہے اس تھار پر
نہیں واں کہیں آدمی کا گذر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).

نہ اس بن ہوں ہے آدمی کا گذر
کہاں سے نہ آئے ہو جاتے کدہر

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۳).

جہاں تک وہاں تھا نگہ کا گذر
ہیں آتا تھا کشتوں کا تودہ نظر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷۶). ایسے اخباری لوگوں کا یہاں کہاں گذر. (۱۹۲۷ ، حکیم الامت ، ۱۷). ۲. **رستہ ، گذرگاہ.**

پریرو کے گذر میں دل کو کھوے
بڑے ہم بھی کہاتے تھے نظر باز

(۱۷۷۳ ، فدوی ، محمد محسن (لاہوری) انتخاب فدوی ، ۱۶).

گذر میں پڑا قید ایدھر حُسن
ادھر ستے گوہر کا رنج و محن

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، ۶۵).

جس طرف جائے ناقۂ لیلیٰ
چشم مجنوں گذر ہے محمل کا

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۱۰). ۳. **گھاٹ ، کنارہ ، ساحل.** اورنگ زیب نے دوہائے نربدا کے گذروں ... کا بندوبست ایسا کر رکھا تھا کہ ... کوئی خبر رانجہ پاس نہیں پہنچ سکتی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۰). ایسے مقامات پر جہاں گذروں پر پل نہیں بنائے گئے ہیں وہاں چھوٹے نالوں کے پانی کے ساتھ عمق ۲½ سے زائد نہ ہوں تا کہ پایاب اترنے میں آسانی رہے. (۱۹۳۴ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۲۹۸). ۴. **پار کر جانا ، عبور کرنا ، جانا ، گزرنا.**

ہور دوستی اُن کی اے برادر
پنکی سب گذر پُل اوپر

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۶۲).

الٰہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا
پری کا گذر اس پہ یا ہو گیا

(۱۸۹۰ ، لوح محفوظ (فیروز علی اثر) ، ۳۴). بسااوقات ان جنگلات سے انسان کا گذر ممکن نہیں ہوتا. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۸). ۵. (کنایۃً) **دخل ؛ شائبہ.** خدا کے نیک بندے ہیں آپس میں بھائی ہیں ، ظلم کا پتہ نہ نخوت کا گذر. (۱۹۲۱ ، یاسمین شام ، ۸۸). ۶. (عو) **بازار ، ہاٹ.**

بالفعل نظر ایس پہ کر دیکھو
کے بھانت کے برت کی گذر دیکھو

(۱۷۰۷ ، من لگن ، ۳۳). نام اس گذر کا پہلے عقبہ حاجی سوائے مشہور تھا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۹). ۷. **جانا ، روانہ ہونا.** جب گذر اہل بیت کا مسجد جامع آگے ہوا ، ایک بوڑھا کھڑا تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۸). اسی زمانے میں آپ کا گذر لکھنؤ میں ہوا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۰). ۸. ← اوقات

نہ پوچھو کچھ مصیبت دردِ میدانِ محبت کی
خدا پر خوب روشن ہے گذر جس طرح کرتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۹). [گذر (رک) کا ایک املا].

ـــــ اَوقات (ـــــ و لین) امث.

۱. **گذر بسر ، وقت گذاری.**

گذر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کے لیے ذلت ہے کار آشیاں بندی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۰۱). ۲. **روزی ، معاش.** اُن کی گذر اوقات کی عجیب صورت تھی چار ٹکے لے کر حال کھیلا کرتے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹). [گذر + اوقات (رک)].

ـــــ بان صف.

چوکی پہرے والا ، چوکی دار ، پاسبان. اُس گذر کے سرے کے اوپر جو گذربان بیٹھتا ہے سب راہ چلنے والے اُس کے آگے ہو کر نکلتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۷۸). گذربانوں کو حکم ہوا کہ بغیر پروانگی ، چیونٹی باہر شہر کے نہ نکل سکے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۰). [گذر + بان ، لاحقۂ صفت].

ـــــ بانی امث.

پہرہ داری ، پاسبانی. بغور ورود پروانۂ ہذا محصول معمولی موری و معبری یا گذربانی یا سوز کا اون سے نہ لو. (۱۸۹۹ ، عہد نامجات ، ۷ : ۷۰). [گذربان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَسَر (ـــــ فت ب ، س) امث.

گذر اوقات ، ذریعۂ معاش. جن ممالک ... کے باشندوں کی گذر بسر کاشتکاری پر ہے ، وہاں کے لوگ عموماً ... قوت اتحاد و اختراع سے معرا ہوتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۲). ملک میں زراعت ایک کاروبار کی حیثیت سے نہیں بلکہ گذر بسر کے ذریعے کے طور پر اختیار کی جاتی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۳۰). [گذر + بسر (رک)].

ـــــ بُلَندی (ـــــ فت ب ، ل ، سکن ن) امث.

(معماری) **گذرنے کے راستے کی بلندی ، سیڑھی کی اونچائی.** زینے کی گذر بلندی کل منازل پر ۷ فٹ سے کم نہ رکھی جائے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۳). [گذر + بلندی (رک)].

ـــــ پَڑْنا محاورہ.

کسی جگہ پر جانے کا اتفاق ہونا.

پڑا آخر گذر اوس کا وہاں پر
جہاں تھی جلوہ گر وہ نیک اختر

(۱۸۹۱ ، مثنوی نل دمن ، ۳۰).

ـــــ جانا محاورہ.

۱. **بیت جانا ، نکل جانا ، چلے جانا.**

نظارۂ جمال سے جو کچھ گذر گیا
وہ ماجرائے دید ہے لائق شنید کے

(۱۸۹۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۵).

قدر ہنر تھی جن سے وہ اہلِ ہنر گئے
یہ دور اور ہے وہ زمانے گزر گئے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۵۶). **۲. مر جانا ، انتقال کر جانا۔**

جس طرح پیشِ نظر سارا زمانہ گذرا
میں بھی اک روز اسی طرح گذر جاؤں گا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۳). جب کوئی قوم کا محسن اور خدمت گذار گذر جائے تو اس کی زندگی کے حالات قلمبند کیے جائیں. (۱۸۹۲ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۶). **۳. آگے نکل جانا ، سبقت لے جانا ، کسی خاص درجے یا منزل سے گزر جانا.** یہاں تک شیفتہ و فریفتہ ہوئے کہ عاشقی اور معشوق کے درجے سے گذر گئے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴).

اس قدر تیز ہو احساس خود آگہ کی لو
عرش و کرسی سے گذر جائے زمیں کا پرتو
(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۲). **۴. بسر ہونا ، گذر اوقات ہونا.**

کیا تلخ زندگی رہی جب تک ہوس رہی
گذرے مزوں سے ہم تو مزے سے گذر گئی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۳).

اسیروں سے کبھو بھولیں نہ کمخواب و مشجر میں
گذر جائے کی عنایتوں کی بھی اک ایک چادر میں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۹). **۵. طاری ہونا ، حاوی ہونا ، چھا جانا.** جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوس پر خود بخود حالت اعلیٰ گذر جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۳۹). **۶. تکلیف پہنچنا ، رنج ہونا ، صدمہ ہونا.** مجھے آپ سے پوری ہمدردی ہے شاید میں سمجھتا ہوں کہ آپ پر کیا گزر گئی. (۱۹۲۳ ، خونِ راز ، ۱۰۳).

---چلنا محاورہ.
کام چلنا ، گذر بسر ہونا.

سبو و جام چاندی کے امیروں کو مبارک ہوں
فقیروں کا گذر چلتا ہے اک جامِ سفالی سے
(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۶۸).

---کرنا محاورہ.
۱. جانا ، پہنچنا ، رسائی حاصل کرنا.

اے بادِ صبا از لطف و یاری
کعبہ کی طرف یوں جا گذر کر
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱).

بڑھتے بڑھتے اشک دامن تک گذر کرنے لگے
رفتہ رفتہ گود میں لینا پڑا اطفال کو
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۹). **۲. چلا جانا ، جا نکلنا.**

بے ستوں پر کبھی ٹھہرے کبھی ہامونکو گئے
کون سی جا نہیں وحشت میں گذر ہم نے کیا
(۱۸۵۰ ، عنچۂ آرزو ، ۹۱). **۳. آ جانا ، رہنا ، قیام کرنا.**

کیا عشق نے جس کے دل میں گذر
نہ اپنی نہ ماتا پتا کی خبر
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۲). **۴. عبور کرنا ، پار ہونا.** پر سپاہیوں نے اُنہیں اپنی سرحد سے گذر نہ کرنے دیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۱۱).

---گاہ اسث ؛ امذ.
۱. گذرنے کی جگہ ، راستہ ، رہگذر.

بہت رنج اس بات میانے اتھا
جو یک چور کا واں گذرگہ تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۵).

موجۂ گل سے چراغاں ہے ، گذرگہِ خیال
ہے تصور میں زبس جلوہ نما ، موجِ شراب
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). تمام دروازوں اور گذرگاہوں پر پُرتکلف پردے لٹکائے گئے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۹ : ۶۷).

جوہر ، ازل سے ہے ، یہ گذرگہ اہل دل
وادی میں ، اشک و آہ کی تنہا نہیں ہے تُو
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۱۸۴). **۲. شارعِ عام ، عام راستہ.**

مگر اتنا کرے بادِ سحرگہ
کہ آخر تو وہ کوچہ ہے گذرگہ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۹۴). حج کا زمانہ آتا تو رؤسائے قریش عام گذرگاہوں پر خیمے لگاتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱). عرب آثارِ قدم سے اشخاص کے مقام و گذرگہ کا پتہ لگانے میں نہایت مشاق تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۲۴). اس کی گذرگہ پاکستان کے کوہستان مرتفعی خطے ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳۷). [گذر + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گئی گُذران ، کیا جھونپڑی کیا میدان کہاوت ؛ ---گزر گئی الخ.
جب زندگی گزر گئی تو یہ سوچنا حماقت ہے کہ اچھی گذری یا بُری ، جب عمر کا بڑا حصّہ گزر چکا ہے تو اچھا بُرا برابر ہے. ہماری تو وہی مثل بقول شخصے گذر گئی گُذران ، کیا جھونپڑی کیا میدان. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۲۳).

---نامہ (---فت م) امذ.
رک : گزرنامہ (فرہنگ آصفیہ). [گذر + نامہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
گذر کرنا (رک) کا لازم ، بسر ہونا ، گذارا ہونا. گاؤں میں زمین بہت تھوڑی ہے ، گجر (گذر) ناہیں ہوت (نہیں ہوتی). (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱).

گُذرا (ضم گ ، سک ذ) صف.
جو گزر گیا ہو ، جو چلا گیا ہو ، جو ختم ہو گیا ہو ؛ گیا کے ساتھ بطور تابع مستعمل (پلیٹس). [گذرنا (رک) سے].

گُذَرات (ضم گ ، فت ذ) امذ ؛ ج.
گذرگہیں ، راستے. حقوق گھلیاں مقامات کولہو کوٹھی ہائے نیل بزاوہ و گذرات کشتی ہائے وبنائے عبور. (۱۸۹۳ ، ایکٹ ، ۱۹ ، ۳۷۲ ، ۱۰۲). [گذر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

گُذَران (ضم گ ، فت ذ) صف ؛ ← گزران.

(رک : **گزران جو فصیح ہے) گزرتا ہوا ، گزر جانے والا ، ناپائدار ، فانی**.

بنیاد فسادوں کی ہے آغاز سے اس کی
انجام قیامت ہے جہانِ گذران کا
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۵۲).

عمر کو سارا زمانہ گذران کہتا ہے
دل جدائی کا مگر عمر میں محسوب نہیں
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۹).

مری موت کیا نئی ہے ، یونہی مرتے آئے ہیں سب
گذران ہے دار فانی ، کہ گزرتے آئے ہیں سب
(۱۹۲۵ء ، نیستاں ، ۱۱۷). [ف : گزشتن (گزرنا) کا حالیۂ ناتمام].

گُذَران (ضم گ ، فت ذ) صف ؛ ← گزران.

۱. **گزر بسر ، گزارا ، زندگی گزارنا**.

کنکری چنے پر ہے اب گذران
معدہ اس کا ہے مرغ کا سنگدان
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۰). سہ ماہی تیس روپے میں اس کی بڑی فراغت سے گذران ہوتی تھی - (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۹). ۲. **نباہ ، گزارہ**. خاوند اور بیوی میں ایسی بیزاری ہے کہ ان کی گذران موافقت سے نہ ہو سکے. (۱۹۳۲ء ، ترجمہ قرآن (تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی) ، ۶۰). ۳. **زندگی (قدیم)**.

لے بادشاہی کیا کرے پنج روز کا گذران ہے
کیا بادشاہ ہور کیا گدا سب خاک میں ہولیں گے عدم
(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۴۲).

واجھتے ہیں کس حال گذران میں
نہ معلوم ہوتا کریں کیا ہیں
(۱۶۸۱ء ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۲۸). [ف : گزشتن - گزرنا ، سے حاصلِ مصدر].

---- دینا محاورہ.

گزارنا ، پیش کرنا. میرے نزدیک آپ اس تحریر کو نواب عماد الملک بہادر کے ملاحظہ سے گذران دیجیے اگر وہ مناسب سمجھیں گے تو بندگانِ عالی کو اس مضمون سے مطلع کر دیں گے. (۱۹۰۷ء ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۶۲).

---- کرنا ف س ؛ محاورہ.

۱. **گزارنا ، بسر کرنا ، کاٹنا (وقت ، زندگی وغیرہ)**.

یوں ہی گذران کرتی تھی زلیخا
بپت میں دن بو بھرتی تھی زلیخا
(۱۶۹۷ء ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۹۳). اب ہم صرف وقت کو گذران کرتے ہیں. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ ، (ترجمہ) ۲ : ۳۷). ۲. **گزر بسر کرنا ، گزارہ کرنا**. کسی وقت فرصت پا کر دو چار بات جرائیے اور مزے سے بیچ کر گذران کیجیے. (۱۸۰۱ء ، طوطا کہانی ، ۱۲۳). یہاں ہمیشہ قلتِ آب کی شکایت رہتی تھی ، لوگ باولیوں کے پانی پر گذران کرتے تھے. (۱۹۰۲ء ، ارمغانِ سلطانی ، ۱۰۳).

گُذْرانْنا (ضم گ ، سک ذ ، ن) ف م.

۱. **پیش کرنا ، دینا**. سلام کر کے اس جواہر میں سے کچھ اس کو نذر گذرانا. (۱۸۰۳ء ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۶۷). برادرانِ یوسف نے پیراہن خون آلودہ گذرانا. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۶). ارشاد ہوا راضی نامہ گذرانا جائے اوس نے پیش کیا (۱۹۰۸ء ، محلِ خانۂ شاہی ، ۳۹). ۲. رک : **گزارنا ، بسر کرنا**. حیا کے لوگ اکثر رزق کے باب میں تنگی سوں گذرانتے ہیں. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۴۶). تمام رات بھوکے پیاسے ذکرِ الٰہی اور درود رسالت پناہی میں گذرانتے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۳۰). گنہگاران زیاں‌کار ... اپنے عصیان و نسیان و مخالفت فرمانِ الٰہی میں گذرانتے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۹). یونہی بیکار زندگی گذرانتے گذرانتے ایک دن ... پاؤں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی. (۱۹۴۳ء ، مضامین شرر ، ۱ : ۵۳). ۳. **ادا کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). [گذران (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُذْرانَہ (ضم گ ، سک ذ ، فت ن) امذ.

گزر بسر کی رقم جو سرکار کی طرف سے مقرر کی جائے ، تنخواہ ، وظیفہ وغیرہ. بقیہ دیگر ورثہ کے حق میں ماہانے فضلانے گذرانے مقرر کر دیں. (۱۹۶۵ء ، چار ناولٹ ، ۸۲). [گذر (رک) + انہ ، لاحقۂ اسمیت].

گُذَرْنا (ضم گ ، فت ذ ، سک ر) ف ل ؛ ← گزرنا.

۱. **جانا ، چلنا**. نظر کوں ایسے جاگا پرں گذرنا بہوت مشکل ہوا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۸۳).

ہم اب تو گذرے ہیں دونوں جہان سے اے زاہد
تجھے حصول بھلا کیا ہمارے کینے سے
(۱۷۸۶ء ، دیوانِ محبت ، ۱۶۸).

گذرے جو باغ میں وہ سوار سمندِ ناز
ٹکنوں بھی آگے بڑھ نہ سکے گل کے رنگ سے
(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۱).

دم آخر لبِ خاموش میں چھپ کر گذرا
یا کبھی قافلہ اپنا سرِ محشر گذرا
(۱۹۲۵ء ، وفا ، ک ، ۴۷). چودھری گھوڑی پر سوار شہر کے بازار میں سے گذر رہا تھا. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۱۳۳). ۲. **مرنا ، انتقال کرنا**. یہ دونوں اتفاق سے اسی سال میں گذرے ہیں (۱۸۴۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۱). ابوجہل کا گذرنا تھا ، کہ اوس کی جہالت کی گدی پر ابوسفیان بیٹھ گیا. (۱۹۲۳ء ، عہدِ نبوی کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۷۹). دیکھا جب جاپ لینی ہیں ہاتھ لگا کر ہلایا تو معلوم ہوا گذر گئی ہیں. (۱۹۸۸ء ، تبسم زیرِ لب ، ۵۰). ۳. **بیتنا ، مصیبت پڑنا**. خورشید مرزا کے دل پر جو کچھ گذر رہی تھی اس کو ہم نہ کسی زبان سے بیان کر سکتے نہ قلم سے لکھ سکتے ہیں. (۱۹۰۳ء ، اختری بیگم ، ۱۶). ۴. **گزرے ہوئے زمانے میں ہونا**. ابراہیم بن مہدی ... تو اس فن کا امام اور گویوں کا استاد گذرا ہے ، میں نے کہا کہ سبحان اللہ تم نے اس کے بات اور بھائی کی پیروی نہ کی. (۱۹۰۴ء ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵). ۵. **در آنا ، سمانا**

سہواً ہی تس کی بات میں نا بھیر ہوئے ظاہر گذھیں
گر یاد گذرے دل میں تک جس کے سچے اقرار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۷). پھر دل میں یہ گذرا کہ ایسے کام کرام کوں عقل چاہیے کامل اور مدد کسو طرف کی ہووے شامل. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳).

اِدھر خیال مرے دل میں زلف کا گذرا
اُدھر وہ کھاتا ہوا دل میں پیچتاب آیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹). ۶. **کھانے کا سودا کرنا ، نکما ہو جانا ، کسی کام کے لائق نہ رہ جانا.** تمہارے جی کی بوس مفرور ہو کر میں سارے جہان سے گذری. (۱۹۰۵ ، حرف آشنا ، ۱۰۵). ۷. **باز آنا ، ترک کرنا.**

جھکے ہو کیفیت سے سب تری آنکھوں کی جو پیارے
چمن میں منتر ساقی سے گذرے جام سے گذرے

(۱۷۹۹ ، دیوان چندا ، ۲۱۱).

وہ ماہرو نہیں ملتا کئی مہینے سے
الٰہی موت دے گذرا میں ایسے جینے سے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۳).

ہوش میں آ لاف گوئی سے گذر
تا نہ ہو اس راز کی شہ کو خبر

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی (نواب مرزا) ، خنجر عشق ، ۳۰). ۸. **بسر ہونا ، وقت بیتنا.** ان باتوں سے سوائے اس خوجے کے اور دو دائیوں کے ... کوئی واقف نہ تھا ، مدت تلک اسی طرح سے گذری. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵). سلامتی تھی تو ادھر مگر محلے کی مسجد میں آئے پانچ سات ہی روز گذرے تھے. (۱۹۲۶ ، ولایتی تتھی ، ۳۰). ۹. **ختم ہونا ، ہو چکنا.** اس جلیل القدر برادر رسول سے عباسہ تک فقط چار پشتیں گذری تھیں. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶). ۱۰. **سامنے آنا ، مطالعے میں آنا.** یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ میر کی نظر سے والہ کی طالب و موہنی گذری ہو. (۱۹۵۷ ، طالب و موہنی (تمہید) ، ۱۷). ۱۱. **تجاوز کرنا ، آگے جانا.** بس لازم ہے کہ مال پے محل صرف نہ کرے اور انصاف سے نہ گذرے. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۱۸۵). ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک نوبت آئے ہرگز قیاس میں نہیں آ سکتا. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). ۱۲. **وقوع میں آنا ، آتے جاتے رہنا ، پیش آنا.** دنیا میں جو واقعات پیش آتے اور گذرتے رہتے ہیں ، اون کے لیے خاص خاص طبائع و مواقع ہوتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۲). ۱۳. **مفہوم کی تکمیل کے لیے بطور امدادی فعل مستعمل (جیسے کر گزرنا وغیرہ).** زبان سے کچھ کہہ دینا آسان ہے ، اسلیے لوگ اس قسم کی باتیں کہہ گذرتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱). ۱۴. **معلوم ہونا ، افشا ہونا ، کھلنا ، لگنا ، محسوس ہونا ، خیال گزرنا ، اندازہ ہونا.** دیکھا تو درزیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا گھر کے کپڑوں میں پیوند پارہ کر رہا ہے ، سہدی کو نہ کچھ ناگوار گذرا. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰). [گذر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُذری (ضم گ ، فت نیز سکنہ ذ) امث.
شام کو سڑک کے کنارے لگنے والا بازار. جب گذری کا وقت ہوچکا اور دوکان بڑھائی ، خواجہ گھر کو چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). ہر جمعہ کو سعداللہ خان کے چوک پر گذری لگتی تھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۰۲). اس تھوڑے سے وقت میں سارے دن کا مزہ آ گیا ، دن ڈھلتے ہی ہوتا ہے تماشا گذری کا. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۱۲). [گذر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گُذَشْت (ضم گ ، فت ذ ، سک ش) امث.
گذرا ہوا واقعہ ، بیتا ہوا ماجرا وغیرہ.

گذشت اوپر اوس کی ہنسگی تیں
دنیا میں ہے ولے دل تنگی تیں

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۱).

قبول اس کو تینوں نے باہم کیا
گذشت اپنی ہر ایک کہنے لگا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش (مرزا جان طپش) ، ۹۷). [ف : گذشتن ــ گزرنا کا حاصل مصدر].

ـــ اَنْچِہ گُذَشْت کہاوت.
جو گذر گئی سو گذری گئی ، جو ہوا سو ہوا ، جانے دیجئے ، درگذر کیجئے

حاصل اس ذکر تغافل سے گذشت انچہ گذشت
فائدہ فتنۂ خفتہ کو جگانا شب وصل

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۹۹).

گُذَشْتگاں (ضم گ ، فت ذ ، سک ش ، فت ت) صف ؛ ج.
گزرے ہوئے لوگ ، گزر جانے والے اگلے لوگ ؛ مراد : مر جانے والے. کتابوں کے پڑھنے سے ... ایام گذشتہ اور سرگذشت گذشتگاں بوجۂ احسن معلوم کرتے ہیں. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۷). گذشتگاں جن کو قبروں میں سوئے ہوئے صدیاں گذر گئیں اور جن کا نام تک فراموشی نے ملیامیٹ کر دیا. (۱۹۲۳ ، سرگذشت الفاظ ، ۸). [گذشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ان ، لاحقہ جمع].

گُذَشْتَنی (ضم گ ، فت ذ ، سک ش ، فت ت) صف.
گزرنے کے لائق ، جانے والا ، (مجازاً) فانی ، ناپائیدار. جو شے گذشتنی اور گذاشتنی ہو اوس کا ملال نہ کرے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۷). میاں بی بی خوش خوش بسر کرو کہ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۶). یہ کسی مذہب اور اخلاق پر کاربند ہیں ، کہ اپنے مقصد کے سوا ان کے یہاں ہر چیز عارضی اور گذشتنی ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۰۳). [ف : گذشتن ــ گزرنا + ی ، لاحقۂ صفت].

گُذَشْتَہ (ضم گ ، فت ذ ، سک ش ، فت ت). (الف) صف.
۱. **گذرا ہوا ، بیتا ہوا ، جو ختم ہو گیا ہو (زمانہ وغیرہ).** ماہہائے گذشتہ کی تعزیت کے بعد باقیماندوں کی تہنیت زندگی کی دی سب خوش ہوئیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹۶). ۲. **پچھلا ، گزشتہ ،**

سابقہ ، گزرا ہوا۔ صاحب السلطنت قوم حضریت میں اپنے سے پہلی گذشتہ سلطنتوں کی تقلید کرتی ہے (١٩٠٢ ، مقدمہ ابن خلدون ترجمہ ، ٢ : ٣٣)۔ ایسی کتابیات جو اپنے وقت پر شائع نہ ہوئی ہوں بلکہ بعد میں گُذشتہ مطبوعات کی کتابیات مرتب کی جائے (١٩٨٠ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ١٩٠)۔ ٣۔ **چھوڑا ہوا ؛** پیش کیا ہوا ، دبا ہوا (پلیٹس)۔ (ب) امذ۔ **ماضی ، زمانۂ ماضی** (پلیٹس)۔ [ف : گذشتن - گزرنا ، کا حالیۂ تمام]۔

---را صلوٰۃ/صَلوات فقرہ

گذشتہ را صلوٰۃ ، آئندہ را احتیاط (رک) کا اختصار۔ خیر وہ تو سب کچھ ہو گیا گذشتہ را صلوات لیکن اب جو تو آمادۂ رزم افراسیاب ہے تو کس بھروسے پر۔ (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٢١٨)۔ جنون کے سوا اور کیا کہوں ، گذشتہ را صلوٰۃ جو ہونا تھا ، ہو گیا۔ (١٩٥٠ ، روشنک بیگم ، ١٠٤)۔

---را صلوات/صلوٰۃ آئندہ را احتیاط فقرہ ؛ کہاوت۔

جو گزر گئی سو گزر گئی ، جو ہونا تھا ہو گیا ، آئندہ کے لیے احتیاط رکھیں (فارسی کہاوت اردو میں مستعمل)۔ کار بکثرت ، تھوڑی مزدوری جو کہا کام ، گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٦)۔ خیر گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط ظاہر میں مذاق کر کے ٹال دیا۔ (١٩٣٢ ، پرن کا دل ، ١٢)۔

گر (١) (فت گ) حرفِ شرط۔

رک : اگر جس کا یہ مخفف ہے۔

> ریشم سیلک سے گر ٹرے ہوئے
> ہو کڑواں سے نہ کوئی ٹرے ہوئے

(١٢٦٥ ، بابا فرید (اردو کی ابتدائی نشو و نما الخ ، ١١))۔

> کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
> ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

(١٦٣٥ ، سب رس ، ١)۔

> چکونہ سند بستا یار سکھ سوں
> منادی گر میاں جھوک رہنا

(١٧٤٤ ، دیوان عطا ثلوی ، ٣٦٠)۔

> گر چکت بولے تو ہر کالۂ آتش ہو زبان
> اور رُک جائے تو رُکنے میں رکاوٹ خاصی

(١٨٣٥ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ٣٩))۔

> اپنی ہستی ہی سے ہو ، جو کچھ ہو
> آگہی گر نہیں ، غفلت ہی سہی

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٢٠)۔

> کیا ہوا گر ترے آنچل کا سہارا نہ ملا
> میرا آنسو ہی تو تھا ، عرش کا تارا تو نہ تھا

(١٩٦٢ ، پتھر کی لکیر ، ٥٠)۔ [ف : اگر (رک) کی تخفیف]۔

---بدولت بُرسی مَست نہ گَردی مردی ، جادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل است کہاوت۔

(فارسی کہاوت ادبیات میں مستعمل) **مرد وہ ہے جو دولت کے نشے میں مست نہ ہو ، شراب پی کر ہوشیار (ہوش مند) رہنا آسان ہے** (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال)۔

---برسَرو چشمِ مَن نشینی نازَت بکشم کہ نازنینی کہاوت

اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے تو اس پر فخر کروں کوئی عزیز یا ذی مرتبہ آئے تو اظہار احترام کے طور پر کہتے ہیں (جامع الامثال)۔

---جان طلبی مُضائقہ نیست ، زرمی طلبی سخن دریں است کہاوت۔

اگر تو جان طلب کرے تو مضائقہ نہیں مگر بات یہ ہے تو زر طلب کرتا ہے ، بخیل کو روپیہ جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ مہذب اللغات)۔

---چہ (---کس مع چ) حرفِ شرط۔

رک : اگرچہ جس کا یہ مخفف ہے۔

> لیا گرچہ جو با و برمائے آج
> دیا گرچہ سب گولکنڈہ خراج

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، ٢٣٩)۔

> گرچہ کب دیکھتے ہو پر دیکھو
> آرزو ہے کہ تم ادھر دیکھو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٣٩)۔

> گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق
> پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ پا جائے ہے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٢١)۔

> یہ موسمِ گل گرچہ طرب خیز بہت ہے
> احوالِ گل و لالہ غم انگیز بہت ہے

(١٩٧٥ ، شامِ شہرِ یاراں (نسخہ ہائے وفا ، ٥٣٩))۔
[اگرچہ (رک) کی تخفیف]۔

---ضرورت بود روا باشد کہاوت

ضرورت کے وقت سب کچھ جائز روا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---قبول اُفتد زہے عِزّو شرف کہاوت۔

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **نذر یا تحفہ پیش کرتے وقت کہتے ہیں کہ اگر قبول ہو تو یہ میرے لیے عزت اور شرف کی بات ہو گی۔** ہم نے منیجر صاحب سے کہا ، حضرت اس حجرے میں تو ہم نہیں رہ سکتے ، بولا جناب بھاڑ تو نہیں ہے ، گر قبول افتد زہے عِزّو شرف۔ (١٩٧٢ ، دنیا گول ہے ، ٣٠٠)۔

---نَبُودے چوب تر ، فرمان نبُردے گاؤ خر کہاوت

(فارسی کہاوت ادبیات میں مستعمل) **اگر ڈنڈا نہ ہو تو سرکش کبھی حکم نہ مانیں** (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال)۔

---نہ ستانی بہ ستم می رسد کہاوت۔

(فارسی کہاوت ادبیات میں مستعمل) **جب بغیر خواہش کے چیز مل جائے تو ایسے موقع پر کہتے ہیں** (جامع الامثال ؛ نوراللغات)۔

---ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا کارِ طفلاں تمام خواہد شُد کہاوت

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **استاد نالائق ہو تو شاگرد نالائق تر ہوں گے ، جب بڑوں ہی کی یہ حالت ہو تو خدا ہی حافظ** (جامع الامثال ؛ مہذب اللغات)۔

گر(۲) (فت گ) امذ.
بے کی جیز ، مانع ، زہر ، مصنوعی زہر ، بیماری (پلیٹس) [س : गर]

• • • گر (... فت گ) لاحقہ
گار (رک) کا مخفف ، تراکیب کے آخر میں آ کر بنانے والا ، کرنے والا نیز صاحب اور والا کے معنی دیتا ہے کہیں ٹھونٹے ہیں ، کہیں پھرتے ہیں ، کہیں کسمری ہیں ... کہیں بازی گر (۱۸۰۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۲).

اس شہر سے تم نوچ ستمگر کو نکالو
جعفر کی قسم ان کے محبوں کو بچالو
(۱۸۷۴ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۵۵). بادشاہی تو کیا چیز ہے بادشاہ گر تھے کہ جس کو چاہا بادشاہ بنا دیا (۱۹۱۰ ، مقامات ناصری ، ۲۷۳).

ہے مرض وہ کونسا جس کا نہیں ہوتا علاج
بس یہ کہیئے دردِ دل کو چارہ گر سمجھا نہیں
(۱۹۶۸ ، قمرجلالوی ، اوجِ قمر ، ۲۵).

گر(۱) (کس گ) امذ.
گرنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل

--- پڑ کر/کے م ف.
۱. **گرتا پڑتا ، افتاں خیزاں.**

بارے کھو کھا کے اپنے ہوش حواس
پہنچے گر پڑ کے اس درخت کے پاس
(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستۂ رنگین ، ۲۹۹). پھر سے گر پڑ کر گھٹیوں چلنا سیکھا پھر کھڑا ہونا لیکن چارپائی پکڑ کر (۱۸۶۹ ، مراۃ العروس (دیباچہ دوم) ، ۳). ۲. **بمشکل تمام ، جوں توں کر کے ، جیسے تیسے**

جس صنم کو دیکھیے بن کر خدا بیٹھا ہے وہ
دیر بھی اے بحر گر پڑ کر حرم ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).

اب بھی گر پڑ کے ضعف سے نالے
ساتواں آسماں لیتے ہیں
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۳۸). انھوں نے گر پڑ کر کچھ مقابلہ کیا (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۱۰۱۹).

--- پڑ کے ملنا محاورہ
بے وقتی سے ملنا ، جب کے میل جول رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پڑنا ف ل ، محاورہ
۱. (الف) **ڈھ جانا ، گر جانا ، منہدم ہو جانا ، ٹوٹ جانا (مکان وغیرہ)**

گڑھ خوشی ہوؤ خوشی کے گر پڑیں
آ کے جھٹنے میں نالاں ہائے ہائے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۸).

گنبد گردوں سے نکلو جس طرح سے ہو سکے
ڈر ہے گر پڑنے کا اس نہ مکاں گردش میں ہے
(۱۸۶۹ ، آتش ، ک (عشق) ، ۲ : ۲۸۲). (ب) **زمین پر آ پڑنا ، نیچے آ رہنا ، گر جانا ، مرنا**

عرش جو گنتی ہو سبھی گر پڑے
پھر اُٹھ کے جیں پاس میں ملے
(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۹۰).

گر گر پڑے فرات میں گھاٹوں کے پاسباں
کالی زمیں ہوا کہ سلامی ہوئے نشاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱).

رونے والے ہیں نہ اس کوچے سے اٹھیں گے کبھی
گر پڑیں گے ہم کسی دن بن کے آنسو دیکھنا
(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)). اجسام کا سطح زمین کی طرف گر پڑنا ناموس طبعی ہے (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۱۳۹). ۲. **حملہ آور ہونا ، ٹوٹ پڑنا.**

باقی دینا بھی نہ منظور ہو بیکس کو اگر
مجھ سے ایک ایک لڑے گر نہ پڑے سب لشکر
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۲). غصیلے مسلمان بھڑ کیں گے اور آنکھ بند کر کے بے پناہ آریسیوں پر گر پڑیں گے (۱۹۲۸ ، حسرت دہلوی ، مضامین حسرت ، ۶۹). ۳. **ٹوٹ پڑنا ، کسی چیز کے لینے پر نہایت مائل ہونا نیز لالچ کرنا**
شمع کو پروانہ جو دیکھے کہیں رہ نہ سکے گرپڑے اس پروانہ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۳).

ٹوٹ کر کس کان سے موتی کا دانہ گر پڑا
ڈھونڈھتے آنکھوں سے جو سارا زمانہ گر پڑا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۹). ۴. **مدہوش ہونا ، زمین پر آجانا.**

گر پڑا ہوں لکھ مست سے چکر کھا کر
ساقیا پہلے اوٹھا تو مجھے پیمانے سے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۹). ۵. **معطل ہونا ، غائب ہونا ، کھو جانا ، تلف ہو جانا.** نظر کی جو اس صورت پر نظر پڑی حیران ہوا عقل گر پڑی (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۸۹). ۶. **(عروض) حرف کا تقطیع سے خارج ہونا ، وزن میں نہ ہونا.** اس کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو گر پڑتی ہے (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۹۰). ۷. **بیہوشی یا کمزوری کے باعث بیٹھنے کی کوشش میں گر جانا.** آیا چند منٹ بعد واپس آ کر جیسے کرسی پر گر پڑے (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۸). ۸. **کٹ مرنا ، ہلاک ہونا (لڑائی میں).**

ویسے ترنگ پر سوار ہو جب صف نے آنکھے ہو چلیا
یک بات ہور یک وار سوں کتی لکھ عدو گر کر پڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۷). ۹. **پرندے کا نیچے اتر آنا.**

اُڑتے چلے جاتے ہیں منہ موڑ کر
باغ یہ گر پڑتے ہیں پر جوڑ کر
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۸۶). ۱۰. **تباہ و برباد ہونا ؛ نہایت کمزور و نحیف ہونا** (مہذب اللغات).

--- پڑے کی ہر گنگا کہاوت
جس کو تکلیف ہو وہ خدا کو یاد کرتا ہے ، عاجزی ظاہر کرنے والے کے لیے بولا جاتا ہے. آپ کے خط کے بعد یا کستان سے کوئی خط نہیں آیا ، ہم بھی تن بہ تقدیر بیٹھے ہیں ... یعنی گر پڑے کی ہر گنگا (۱۹۳۸ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۵۹).

---جانا ف ل ; محاورہ.
۱. رک : گر پڑنا ، نیچے آ رہنا.

فنا میں کوئے سبقت لے گیا وہ خالی انجم سے
ستارے گر گئے اشکوں کی صورت چشم مردم سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸).

طرح مکاں سے اس بُتِ ترسا کا ہے یہ قصد
گر جائے اوجِ عرشِ معلیٰ کسی طرح

(۱۸۹۵ ، رشک ، د ، ۱۱۵).

تھک کے گر جاتی نہ ہم دھوپ میں جلتے جلتے
اس بیاباں سے ہے اب دور گلستاں کتنا

(۱۹۶۱ ، غبار ماہ ، ۶۸). ۲. (i) کم تر ہو جانا ، بے وقعت ہو جانا ، ذلیل اور رُسوا ہونا. اور جو دیکھیے کہ سر اُس کا جھوٹا ہوگیا ہے تو اپنے مرتبہ سے گر جائے گا. (۱۸۰۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹). مُسلمان لاکھ گر گئے ہیں مگر اب بھی ایسے ضعیف نہیں جیسے شروع کے مسلمان. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۰). گیا تو اس درجہ گر گیا کہ شراب پینے لگا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۰۸). (ii) بھاؤ قیمت وغیرہ کا گھٹنا ، کم ہونا ، ارزاں ہوجانا.

ایک دو بوسوں پہ قیمت آ رہی
بھاؤ اپنا جنسِ دل کا گر گیا

(۲ ، لطافت (مہذب اللغات)). ۳. جُھک جانا ، زیر ہو جانا ، تابع ہو جانا. تمہارے اعدا تلوار سے تمہارے آگے گر جائیں گے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۹۹). ۴. تباہ و برباد ہو جانا ، پسماندہ ہو جانا. کسی ... کسی زمانے میں بحری تجارت کی بدولت نہایت مالدار شہر تھا لیکن اب بہت گر گیا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۰). ۵. گر کر گم ہو جانا ، گر کر کھو جانا.

دل چُرا کر مجھ سے فرماتے ہیں وہ
ڈھونڈیے کیا چیز ہو کیا گر گیا

(۲ ، لطافت (مہذب اللغات)). ۶. (بازاری) جلدی سے انزال ہو جانا ، جھڑنا (مہذب اللغات).

---رَہنا محاورہ.
پڑ رہنا ، رُکنا ، قیام کرنا ، پڑاؤ ڈالنا.

کیا پوچھتے ہو خانۂ عشاق کا نشاں
جس جا پہ گر رہے اسے منزل کہا کرو

(۱۷۸۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۵). بیچ میں ایک پہاڑ ملا رات کو وہاں گر رہا ، صبح کو شہر میں داخل ہوا ... نان بائی اور حلوائیوں کی دوکانیں نظر آئیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۳). ایک جا بے سروپا گر رہے صبح کو ہر طرف راہ کی جستجو میں تھے (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۸۹).

---کَر اُٹھنا ف ل ; محاورہ.
تنزل کے بعد ترقی کرنا ، ٹھوکر کھا کر سنبھلنا ، ناکامی کے بعد بھی ہمت سے کام لینا ، سنبھلنا ، حوصلہ کرنا. اگر ناکام رہو یا دوسروں کے جھانسے میں آ جاؤ تو ہار کبھی نہ ماننا گر کر اُٹھنا مردوں کا شیوہ ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۸).

---کَر سودا یا معاملَہ کَرنا ف ل ; محاورہ.
گھاٹے کا سودا کرنا ، (مجازاً) دب کر صلح کرنا ، زبردستی کوئی چیز کسی کو دینا ، خلاف مرضی کسی کے پاس کوئی چیز بیچنا (جامع اللغات).

---گئے دانت آم کھانے سے کہاوت.
جب کوئی عذر لنگ پیش کرتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں تعجب اور حیرت کے لیے ، خلافِ قیاس (نجم الامثال).

گِر (۲) (کسر گ) امذ ; — گری.
پہاڑ ، کوہ ، پربت ، ڈونگر ، چٹان ، بلندی ، اونچائی ، عدد ، بادل ، آنکھوں کی بیماری ; (نیز رک : گری مع تحتی الفاظ) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، پلیٹس). [س : گری गिरि]

گُر (۱) (ضم گ) امذ.
۱. اصول ، اُسلوب ، سلیقہ. فردوسی نے بھی گُر اختیار کیا تھا جس سے اوس کی مثنوی مقبول ہوئی. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۰۲).

چاٹ کے کھا کے اُڑ گئی پُھر پُھر
دوربینی کا اُس کو یاد ہے گُر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸۶). ان کے پاس کمھاری کمھیے کا گُر تھا. (۱۹۹۰ ، الفکر ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). ۲. نکتہ ، باریک بات. اُسی نے ان کو یہ گُر سوجھایا کہ نالائق اور بے تربیت اولاد کے لیے جائداد خرید کر چھوڑ جانا ان کو دین و دنیا سے کھو دینا ہے. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۳). شاہنامہ کے مقبول ہونے کا بڑا گُر یہ تھا کہ خود اپنی قوم کی داستان تھی. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲۲۹). ۳. حساب کا قاعدہ جس میں غلطی نہیں ہو سکتی ، کُلیہ ، فارمولا. ہندسی شکلوں کی مدد سے نئے نئے گُر نکالے گئے. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۱۵۳). ۴. ترکیب ، تدبیر ، طریقہ.

مجھ عقل کبھی سکھ کچھ کمیا گری
اور عشق کہا چھوڑ گُر بازی گری

(۱۶۵۵ ، معظم بیجاپوری (گفتارِ عشق و عقل (قدیم اردو ، ۱ : ۲۳۹)). مولویوں نے اپنی تفسیروں کے خریدار پیدا کرنے کا یہ گُر نکالا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۳۳). میں تم کو خرچ کرنے کا ایک گُر بتاؤں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۱۱). عورتوں کو ایک عجیب گُر سوجھا انہوں نے اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر خالی ٹین کے کنستر زور زور سے بجانا شروع کر دیئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۹۸). ۵. ہنر ، فن. ہاں یہ ضرور جان گیا ہوں کہ ان کی بار ہانسی کا اصلی گُر یہ ہے کہ نہ کسی دوسرے پر کبھی حملہ نہیں کرتے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۳). مجھ سے نہ کسی کی جھوٹی خوشامد ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کی منھ گرم کرنے کا گُر مجھے آتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶). ۶. (موسیقی) آٹھ ماتروں کا نام. آٹھ ماتروں کو گُر کہتے ہیں. (۱۹۲۷ ، نغماتُ الہند ، ۸۶). [س : گرو गुरु]

---براہ (---کسر ب) امذ.
(موسیقی) نو ماتروں کا نام (نغماتُ الہند ، ۸۶). [رک : گُر (۱) + س : विराम].

---درَت (---فت د ، ر) امذ.
(موسیقی) دس ماتروں کا نام (نغمات الہند ، ۸۹). [رک : گر (۱) + درت (مقامی)]

---درَت پرام (---فت د ، ر ، کس پ) امذ.
(موسیقی) گیارہ ماتروں کا نام (نغمات الہند ، ۸۹). [رک : گردرت + س : बिराम]

گُر (۲) (ضمو گ) امذ.
رک : گرو ـ پیر ، اُستاد

حضرت مُحمّدؐ جگ تر گُر گُسائیں
تُو درگہ جُھک پیر و مَن سار

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۹۳). گوالیر کے جاتراں ، گُن کے گُران ، اُنوں بھی بات کوں کھولتے ہیں ، یوں بولے ہیں . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

ست گر سوں توں کر تحقیق
ناں ہو ملحد ناں زندیق

(۱۷۹۹ ، رمز العشق (پنجاب میں اردو ، ۲۵۲)).

ابدال قطب اور غوث ولی ہے دھیان میں تیرے دل سب کا
کیا گیانی دھیانی ناردمُنی کیا جوگی جنگم گُر چیلا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). [گرو (رک) کا مخفف].

---بار امذ.
پنج شنبہ ، جمعرات (مخزن المحاورات). [گر + رک : بار (وار (رک) کا محرف)].

---بن پیا کُل چیلوا ، کنٹھ بن باور گیت کہاوت.
بغیر گرو کے چیلہ اس طرح ہے جیسے گیت بغیر آواز کے ، استاد کے بغیر شاگرد بے کار ہے ، جس طرح گلے کے بغیر گیت بے کار ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بن ملے نہ گیان ، بھاگ بن ملے نہ سمپت کہاوت.
بغیر اُستاد کے علم حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قسمت کے دولت نہیں ملتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بھائی امذ.
گرو بھائی ، پیر بھائی ، ایک ہی استاد کے شاگرد ، ہم جماعت ، ہم مکتب (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گر + بھائی (رک)].

---تو ایسا چاہے جوں صقلی/صیقل گر ہوئے جنم جنم کا سورچہ چھن میں ڈالے دھوئے/ کھوئے کہاوت.
گرو صقلی گر کی طرح ہونا چاہیے جو سالہا سال کے زنگار کو پل میں صاف کر دے ، گرو بہت قابل شخص ہونا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جن (---فت ج) امذ.
دینی اور اہم اشخاص ، دینی بھائی ، ایک مذہب یا مسلک کے پیرو کار ، ایک عقیدے کے ماننے والے افراد (فرہنگ آصفیہ). [گر + جن (رک)].

---دوارا/ دوارَہ (---فت نیز ضم د/فت ر) امذ.
۱. سکھوں کی عبادت گہ جہاں گرنتھ صاحب رکھا رہتا ہے.

گردواروں پر سکھوں کا تسلط ہو گیا
خانۂ نارکۂ نرائن داس کا بُت خانہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۳۲). ۲. گرو کے رہنے کا مکان (ماخوذ : جامع اللغات). [گر + دوارا/دوارہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---سے لَپٹ بِتُر سے چوری یا ہو نِردَھن یا ہو کوڑھی کہاوت.
گرو کو جو دھوکا دے اور دوست کی چوری کرے وہ غریب ہوجائے گا یا کوڑھی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گانٹھ (---غنہ) امث.
۱. (ٹھگی) رومال جس کے کونے میں روپیہ یا انگوٹھی ، چھلا وغیرہ کچھ روپ و رسن باندھ کر رومال کو بل دے کر شاگرد کو دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مسافر کو مار دیا جائے (ماخوذ : مصطلحات ٹھگی ، ۳۹). ۲. (جرائم پیشہ) پھانسی کی رسی یا پھندا (ا ب د ، ۸ : ۲۰۱). [گر + گانٹھ (رک)].

---گُر بِدیا ، سرسُر گیان کہاوت.
ہر گرو کا جداگانہ علم و عمل اور ہر ایک سر میں مختلف عقل اور ہر شخص کی رائے الگ ہوتی ہے ؛ ہر استاد کے سکھانے کا طریقہ الگ ہوتا ہے اور ہر انسان کی عقل مختلف ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گُر ہی رہے ، چیلے شکر ہو گئے فقرہ ؛ کہاوت.
شاگرد استاد سے بڑھ گئے ، ادنیٰ اعلیٰ مرتبے پر پہنچ گیا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گیان (---کس مع گ ، ی مخت) امذ.
وہ دینی علوم جو مرشد اپنے مرید کو بتائے ، مرشدانہ نصیحت ، پند بزرگاں (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گر + گیان (رک)].

---گیانی (---کس مع گ ، ی مج) امذ.
عقلمند آدمی ، دانا شخص (جامع اللغات). [گر گیان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ماتا امث.
گرو کی بیوی ، اُستانی ، پیر کی زوجہ (ماخوذ : جامع اللغات). [گر + ماتا (رک)].

---مُکھ (---ضم م ، سک کھ) امذ.
گرو کا چیلا جس نے گرو سے منتر لیا ہو.

نرک سے کس طرح نکلے وہ جانے کس طرح بیکنٹھ
جو گُر مکھ ہو کے جانے اپنے شنکر کا بھی جھوٹا

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۰۳). [گر + مکھ (رک)].

---مکھ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
گرو سے پہلا منتر سیکھنا (جامع اللغات).

---مُکھی (---ضم م) امث.
۱. سکھوں کی گرنتھ کا رسم الخط جس میں پنجابی زبان لکھی جاتی ہے. ٹیلر نے گرمکھی کو گجراتی اور دیوناگری کے درمیان کی منزل قرار دیا ہے. (۱۹۶۲، فن تحریر کی تاریخ، ۳۳۵). اس کے ترجمے گُرمکھی اور انگریزی زبانوں میں شائع ہو گئے اس وجہ سے اس کی اشاعت دو ہزار سے زیادہ ہو گئی. (۱۹۸۵، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۸۰). ۲. وہ زبان جو گرو بولتا ہے؛ وہ ہدایات جو گرو نے اپنی زبان سے دی ہوں (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [گُرمکھ (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---مَنتر (---فت م، سک ن، ت نیز فت ت) امذ.
پیر کی ہدایت، مُرشد کی تلقین، گرو کی نصیحت؛ وہ منتر جو برہمن پہلی دفعہ جنیو پہنا کر سکھائے (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [گر + منتر (رک)].

گرا (۱) (کس گ) صف مذ.
گرا ہوا، افتادہ؛ (کنایۃً) محتاج، ذلیل.

گروں کو زمیں سے اٹھانے کا کون
بگڑے کو تیرے بنانے کا کون

(۱۸۹۳، کلیات نعت محسن، ۱۰۷). [گرانا (رک) امر نیز گرنا (رک) کا ماضی].

---پڑا (---فت پ) صف مذ.
(لفظاً) زمین پر گرا یا پڑا ہوا، افتادہ؛ (کنایۃً) کم حیثیت، حقیر، معمولی، ناکارہ، بیکار. غدر سے پہلے بھی وہ گرے پڑے نہ تھے. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۰۱). اویس گرا پڑا آدمی نہیں مشہور شخص تھا. (۱۹۳۶، راشدالخیری، تربیت نسواں، ۱۰۷). [گرا + پڑا (۱) بطور تابع].

---پڑنا ف مر؛ محاورہ.
۱. گرنے کے قریب ہونا، اتنا کمزور یا نازک ہونا کہ بوجھ سہار نہ سکے، کسی چیز سے ٹوٹ کر زمین پر گرنا، بلندی سے زمین پر آنا.

بوجھ سے قطرۂ شبنم کے گرا پڑتا ہے
گل میں افراطِ نزاکت سے ہے یہ تاب کہاں

(۱۸۹۸، دیوان مجروح، ۲۳۰). ۲. کسی چیز پر حد سے زیادہ راغب ہونا نیز لالچ کرنا.

گری پڑتی ہے درختوں پہ صبا مستانہ
ننھے کنھیے ہیں جھٹک کر کہ سنبھل دیکھ سنبھل

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۱۱۲).

---جانا محاورہ.
گھبراہٹ محسوس ہونا، کمزوری محسوس ہونا (عموماً جی، دل کے ساتھ مستعمل) (جامع اللغات).

---جماؤ (---فت ج، و مج) امذ.
(کمہاری) لکھوری اینٹ کا کھرنجہ یا فرش (ماخوذ: جامع اللغات). [گرا + جماؤ (رک)].

---چاہتا ہے فقرہ.
گرنے کے قریب ہونا.

سمندر میں طوفاں ہے آہوں سے سابر
جہازوں کے پردے گرا چاہتے ہیں

(۱۸۹۵، خزینۂ خیال، ۱۲۸).

---دینا ف م؛ محاورہ.
۱. نیچے لانا، زمین پر ڈالنا، گرانا. تری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑا دونگا اور تیرے تیر تیرے دہنے ہاتھ سے گرا دونگا. (۱۹۵۱، کتاب مقدس، ۸۱۸). ۲. ڈھا دینا، مسمار کر دینا، توڑ دینا. اورنگ زیب کے حملے نے شمالی اور جنوبی ہند میں اہمیت کی دیواریں گرا دیں. (۱۹۹۰، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۵۲). ۳. تقطیع سے خارج کرنا، حذف کر دینا. وہ حروف علت جنہیں شاعر نے گرا دیا ہے، مکتوبی غیر ملفوظی میں شمار ہونگے (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۳۶).

---کا / کہ گرا فقرہ.
اب بہت جلد گرا چاہتا ہے (نوراللغات؛ جامع اللغات).

---لینا ف م؛ محاورہ.
زمین پر ڈال لینا، دے مارنا، پٹک دینا (جامع اللغات).

---نہیں سنبھلتا کہاوت.
ذلت پا کر وقار نہیں ملتا (نوراللغات؛ جامع اللغات).

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ.
۱. پست، رکیک، کمتر درجے کا.

ان زاہدان خشک کے پہلو میں بھی صفی
دل ہے، مذاق عشق سے لیکن گرا ہوا

(۱۹۲۱، دیوان صفی، ۳۵). فرائڈ نے ... اس امر کا پرچار کیا کہ سماج میں عورت کا درجہ مرد سے گرا ہوا ہے. (۱۹۶۸، مشترکہ قدریں، ۲۵). ۲. نیچے کی طرف جھکا ہوا، ڈھلکا ہوا. ایک بدھا گرا ہوا اور سر سامنے کی طرف جھکا ہوا. (۱۹۳۸، [illegible]، ۳۲). [گرا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

گرا (۲) (کس گ) امث.
گفتگو، بول چال؛ آواز؛ نظم؛ واقعہ؛ حادثہ (ماخوذ: پلیٹس). [س: गिरा].

گرّا (۱) (فت گ، شد ر) امذ.
۱. لاکھی رنگ کا کبوتر، گرّے رنگ کا گھوڑا.

ہے اُس کے بعد مشکی اور قُلّا
اثر دونوں سے ہے گرّا اور سبزا

(۱۷۹۵، فرسنامۂ رنگین، ۸). ایک جانب کوتل خاصے گھوڑے ... مشکی، نقرئی، اگرّے، سرخے. (۱۸۳۵، حکایت سخن سنج، ۵۷). ۲. سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی پر ایک درم سے زیادہ ہو؛ لاکھی رنگ؛ کبوتر کا ایک رنگ (ماخوذ: نوراللغات؛ جامع اللغات). ۳. (گھوڑ بانی) برابر کے سیاہ و سفید ملے جلے بالوں والا تِل چاولے رنگ کا گھوڑا (اب و، ۵: ۳۰). ۴. سرخی مائل سیاہ،

لا کھی رنگ کا (گھوڑا یا کبوتر)، دُم و ایال چاروں ہاتھ پانوں سیاہ ہوں باقی جسم گرّا ہو . (۱۸۷۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۵) .
[مقامی] .

--- کُمَیدی (--- ضم ک ، ی لین) امذ .
وہ گھوڑا جس کے چاروں پیر اور دم سیاہ ہو باقی جسم گرّا ہو . دم و ایال چاروں ہاتھ پانوں سیاہ ہوں باقی جسم گرّا ہو وہی گرّا کُمَیدی ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۵) . [گرّا + کمید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

--- گیا فقرہ .
جوان ہو گیا ، بالغ ہو گیا ، بڑا ہو گیا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات) .

گرّا (۲) (فت گ ، شد ر) امذ .
۱ . **پہیے کی شکل کا ایک پرزہ جو اکثر مشینوں میں ہوتا ہے اور جسے ہاتھ سے گھمایا جاتا ہے .**

پٹ جلائیں ، گرّا کھینچیں ، چکّی پیسیں ، مونج بٹیں
کوئی مشقت ہو لے احمق جیل میں ہم کو عار نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۲۲) . ۲ . **چار ہاتھ لمبی اور ایک بالشت چوڑی لکڑی جو پہیے میں دھری کی طرح کام کرتی ہے .** ایک لکڑی چار ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی اس میں ڈال دیتے ہیں اس کو گرّا کہتے ہیں اور وہ گرّا پہیے میں مثال دھری کے رہتا ہے . (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۹) . [مقامی] .

گِراب (کس گ) امذ .
توپ کا وہ گولا جس میں بہت سی گولیاں اور چھرے بھرے ہوئے ہیں نیز بڑا چھرا . سرکاری فوج نے توپوں کا گراب ان پر مارا . (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۶۳) . پہاڑ سے وہ گراب چلے گا کہ گہوارۂ زمین ڈانواں ڈول ہو جائے گا . (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۵۴۷) . تقریباً چالیس تلنگے اور ایک توپ گراب سے بھری ہوئی کوتوالی کے دروازے پر لگی ہوئی تھی . (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۲۷) . وہ اپنے بستر پر اس طرح گر پڑے جیسے کسی نے بڑے جانور کے قریب ہی سے گراب داغ دیا ہو . (۱۹۸۷ ، قلمرو ، ۵۳) .
[گراپ (رک) کا ایک املا] .

--- لگنا ف ل ، محاورہ .
چھرا یا گولا لگنا ، دھچکا لگنا ، صدمہ ہونا . احسن الدولہ کی تعلیم و تربیت ... سے فراغت حاصل نہ ہوئی تھی کہ یہ چیلس کالج کی انگریزیت کا گراب لگا . (۱۹۳۳ ، عزیزی ، انجام عیش ، ۸) .

گِراپ (کس گ) امذ .
رک : **گراب .** اس جنگ میں توپیں سر ہوئیں گراپ چھوٹے اور گولے بھٹے . (۱۹۰۵ ، خطبات بشیران ، ۳۳) . [انگ : Grape کا مورد] .

گِراج (کس مج گ) امذ .
رک : **گیراج** جو زیادہ مستعمل ہے . آپ چل کر گراج کھولیں میں آپ کے لیے پانی لے کے آتا ہوں . (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۰۳) .
[گیراج (رک) کا مخفف] .

گَرارِی (فت گ) امث .
۱ . (اَ) **پہیے کی شکل کا دندانے دار ایک پرزہ یا آلہ .** مناروں کے اوپر ... لکڑی اور پتھر پر دو لکڑیاں کہ ان کو چرخا کہتے ہیں نصب کر کے دولاب یعنی گراری کو ان لکڑیوں میں ... پہنا دیتے ہیں . (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳۰) . ایک بڑی بھاری کل بنا کے کھڑی کر دی جس میں زبردست گراریاں لگی ہوئی تھیں . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۷۷) . (اا) **وہ پہیا جس پر رسّی کے ذریعے سے کنویں سے ڈول نکالتے ہیں ، کنویں کی چرخی .** باؤلی پر پختہ پتھروں کا ایک کنواں بڑی اونچائی تک بنایا گیا تھا جس میں پانی کھینچنے کے لیے ایک گراری نصب تھی . (۱۹۹۲ ، میری نظر میں ، ۳۵۵) . ۲ . (اَ) **دھاگا لپیٹنے کی ریل ، ٹیپ لپیٹنے کی چرخی .** ایک گراری پر سے ٹیپ اترتا ہے اور دوسری پر چڑھتا ہے . (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۱۵۰) . (اا) **ایک آلہ جس سے دھاگا یا رسّی بٹتے ہیں** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . ۳ . **سڑک پر پہیوں کا نشان ، وہ نشان جس میں چونا باریک کرنے والا پہیا پھرتا ہے** (جامع اللغات) . [س : **मह + कारिका**] .

گُرارِی (ضم گ) امذ .
(کاشت کاری) **کھیت کی زمین ہموار کرنے کا بیلن جو ہل میں لگا کر چلایا جاتا ہے اس لیے اس کو ہل بھی کہتے ہیں ، زاری** (اب و ، ۶ : ۷۱) . [مقامی] .

گُراز (ضم گ) امذ .
۱ . **نر سُور ، خوک نر .**

ہے یہ بڑا گُراز نوکل کے گرز سوں
یہاں اس کی لے لے تیغ میں اگر ہے دلاوری

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰) .

کہ ارماں میں اے خسرو سرفراز
تعدی کناں ہیں ہزاروں گُراز

(۱۸۱۰ ، شاہنامہ (منشی) ، ۳۳۳) . دو دانت آگے کے مثل گراز کے نکلے ہوئے . (۱۸۹۵ ، صندل نامہ ، ۳۷) . وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور عجیب الخلقت تھی ... دو دانت مثل گراز کے منھ کے باہر پستانی مثل فیل . (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۳۰) .
۲ . (تحقیراً) **بہادر آدمی ، شجاع .**

روپوش درعہ پوش نہاں یکہ تاز ہیں
گرز گراں قلم ہیں گریزاں گراز ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۷۷) . [ف] .

گُرازِندَہ (ضم گ ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف .
مستانی چال چلنے والا ، خرامندہ .

نوازندہ بلبل کرے گفتگو
گرازندہ آہو بھرے چوکڑی

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۳۳) . [ف : گرازیدن ـ ناز و ادا سے چلنا ، سے اسم فاعل] .

گَراس (فت گ) امذ .
ایک سو چوالیس چیزوں کے مجموعہ کا نام ، بارہ درجن ، گروس .

ترک ... بے انتہا سامان حرب ... اور پانچ ہزار گراس ریفل اپنے ساتھ رکھتے تھے. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۱۱۵).
[انگ : Gross].

گراس (۱) (کس مج گ) امذ (شاذ).
گھاس ، ہری گھاس (ماخوذ : جامع اللغات ، علمی اردو لغت).
[انگ : Grass].

---فارم (---سک ر) امذ.
وہ مقام جہاں فوجیوں کے گھوڑوں اور مویشیوں کے لیے چارا اگاتے ہیں. یہ مقامہ سپرد قلم کرنے کے بجائے ہم کسی گراس فارم میں گھاس کھود رہے ہوتے (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۹۸).
[انگ : Grass-Farm].

---کَٹ (---فت ک) امذ.
گھاس کھودنے والا ، گھسیارا. عجب نہیں کہ چرکٹوں یا گراس کٹوں کی اولاد میں سے ہوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۹). اس کے ذاتی عملے میں ان گنت آدمی شامل تھے مالی اور گراس کٹ اور سائیس اور بہشتی ، چوکیدار. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۷۰۲). [انگ : Grass-Cut].

---ہاپَر/ہوپَر (---فت ب / و مج ، فت پ) امذ.
ایک پرندہ ، ٹڈا ، ٹڈا. گراس ہوپر جو کھیتوں میں دکھائی دیتا ہے ... یہ سب ٹڈے اسی صنف میں داخل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۳). گراس ہاپر ... یہ کیڑے زیادہ اہم نہیں ہیں تاہم ان کے انسداد کے لیے ... ڈسٹ کریں. (۱۹۷۰ ، چاول دستور کاشت ، ۱۰۳). [انگ : Grass- Hopper].

گراس (۲) (کس مج گ) امذ.
۱. **لقمہ ، نوالہ.**

> کہ مے جائے جیسے کسی پنکھ پاس
> سونی پنکھ لوڑے کرن منجہ گراس

(۱۶۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۰۱).

> جو گرہستہ ماتھہ آیا سونتی جسے سنیاس
> توشہ دلا ہے گیان کر تو کسے گراس

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۳). کرشن پچھ میں ایک ایک گراس (لقمہ) گھٹاتا جاؤں اور جب اماوس آوے تب نرا ہار رہ جاؤں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۶). میرے ہاتھ کا بھوجن آپ دو چار گراس بھی کھالیں گے تو میرا جی بھر جائے گا (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاب ، ۹۰). ۲. (ہنود) **روٹی کا ٹکڑا جو ہندو لوگ اپنے کھانا کھانے وقت گائے ، کتے اور کوّے کے واسطے توڑ کر رکھ لیتے ہیں کہ اگر ہمارے پتر ان کی جون میں ہوں تو ان کو خوراک مل جائے ؛ مویشی کا چارہ** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
[س : ग्रास].

گراسنا (کس مج گ ، سک س) ف م.
نگلنا ، کھانا (پشی). [گراس + نا ، لاحقۂ مصدر].

گراف (۱) (کس مج گ) (الف) امذ.
(ریاضی) **کاغذ پر ایک ہی جسامت کے چھوٹے چھوٹے چوخانوں کا مجموعہ جس پر لکیروں یا نقطوں وغیرہ کے اتار چڑھاؤ سے کسی کیفیت یا حالت کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو ظاہر کیا جاتا ہے ، ترسیم ، شرح.** اشیائے صرف کے ان شعبوں میں پیداوار کا گراف آبادی کے گراف کے مقابلے میں بالکل ہوائی جہاز کی طرح اوپر اٹھتا ہوا نظر آتا ہے. (۱۹۶۳ ، آدمی اور مشین ، ۳۰۵). ہم ان کی شاعری کے گراف پر نظر دوڑاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک خواب ٹوٹتا ہے تو دوسرا خواب سامنے آ جاتا ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۰). (ب) لاحقہ. **لکھی ہوئی چیز ، تحریر جیسے آٹو گراف ، کیبل گراف وغیرہ.** گراف یونانی لاحقہ کے طور پر تحریر یا تحریر سے متعلق کے مفہوم کو ادا کرتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۰).
[انگ : Graph].

---اوپَر کی طرَف جانا محاورہ.
شرح بڑھنا ، کسی مقدار یا تعداد میں اضافہ کا اظہار ہونا. کیا ہماری تہذیب کا گراف نیچے سے اوپر کی طرف گیا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۵۰).

---پیپَر (---ی مج ، فت پ) امذ.
وہ کاغذ جس پر گراف (رک : الف) بنا ہوتا ہے ، خانے دار کاغذ. ہسپتالوں کے ہر کمرہ میں گراف پیپر ہر مریض کے سرہانے موجود ہیں. (۱۹۲۱ ، ترسیمات ، ۲). گراف پیپر کے ذریعہ اس امر کی تفصیلی وضاحت کی جا چکی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۲۹۸). [انگ : Graph Paper].

---فارم (---سک ر) امذ.
رک : **گراف پیپر.** جدید نفسیات کا گراف ایک جیسا ہوگا اور گراف فارم کے لحاظ سے دونوں میں تفریق بے حد مشکل ہوجائے گی. (۱۹۸۸ ، سائنسی انقلاب ، ۱۷۱). [انگ : Graph Farm].

---گِرنا محاورہ.
کسی تعداد یا مقدار کی کمی کا اظہار ، شرح گھٹنا ، تنزل ہونا ، کمتر درجے پر آنا. ملکی مجموعی قومی پیداوار کا گراف گر رہا تھا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۳).

---نیچے ہونا محاورہ.
رک : **گراف گرنا.** سیاسی میدان میں اس وقت آپ کا گراف سب سے نیچے ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۰۶).

گراف (۲) (کس مج گ) امذ.
(کاشت کاری) **پودے یا درخت کی شاخ کا کوئی ایسا حصہ جو کسی دوسرے پودے میں شگاف یا جھری میں داخل کر کے دونوں کے ملاپ سے پھلے یا بڑھے ، پیوند کاری ، قلم لگانا ، شاخ لگانا یا جوڑنا.** وہ لفظ گراف کو بھی نہ سمجھ سکے اگر آپ مہربانی فرما کر بتلا دیں تو بہتر ہے. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۲ : ۵۱). [انگ : Graft کا بگاڑ].

---چڑھانا محاورہ.
(کاشت کاری) درخت کی ٹہنی کی قلم کو بجائے زمین میں لگانے کے درخت ہی کو چاقو وغیرہ سے چیر کر اس چری ہوئی جگہ پر لگانا، پیوند لگانا. ایک سال دوسرے سال سے کہہ رہا تھا کہ آج سیب اور ناشپاتی کے درختوں پر گراف چڑھانا ہے. (۱۹۱۶، علمِ زراعت، ۲ : ۵۱).

گرافری (کسر مع گ، سک ف) امث.
رک : **گراف (۲)**. گرافری میں اور قلم میں اتنا ہی فرق ہے کہ قلم زمین پر لگائی جاتی ہے اور گرافری درخت یا درخت کی ٹہنی پر. (۱۹۱۶، علمِ زراعت، ۲ : ۵۲). [رک : گراف (۲) + ری (زاید)].

---کرنا محاورہ.
(کاشت کاری) رک : **گراف چڑھانا**، **پیوند لگانا**. گرافری کرنے میں اس بات کا خیال چاہیے کہ قلم کی اور درخت کی چھال کا اندرونی حصہ مل جائے. (۱۹۱۶، علمِ زراعت، ۲ : ۵۲).

گرافک (کسر مع گ، کسر ف) صف.
تحریر، نقشہ کشی یا مصوری وغیرہ کے متعلق ؛ (مجازاً) تصویر بنانے والا، نقش کھینچنے والا.

قلم کھینچے کہاں تک صورتیں دنیا کی حالت کی
تصور ہی میں طاقت ہے وہی عمدہ گرافک ہے

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۷۱). [انگ : Graphic].

گرافین (کسر مع گ، ی مع) امث.
(طباعت) نقش و نگار بنانا، لکھنا، تحریر کرنا. یونانی زبان میں پتھر کو لیتھوس کہتے ہیں اور گرافین کے معنی ہیں لکھنا، نقش و نگار بنانا. (۱۹۸۷، اردو رسم الخط اور ٹائپ، ۳۰۱). [یو : Graphein].

گراگ (کسر مع گ) امذ.
(لفظاً) پانی ملی ہوئی شراب ؛ (ارضیات) جلائی ہوئی آتشی مٹی جس کو کوٹ کر ایسے ذرات حاصل کیے جاتے ہیں جو مٹی کے ساتھ اچھی طرح آمیزش کے لیے موزوں ہوں. کمہاری میں گراگ اور بھی مفید کام انجام دیتا ہے. (۱۹۴۳، مخزنِ علوم و فنون، ۵۲). [انگ : Grog].

گرام (فت گ) امذ ؛ امث.
ایک قسم کی گھاس جو مویشیوں کو بطور چارہ دی جاتی ہے. گرام یہ گھاس بھی کہیں کہیں دکھائی دیتا ہے ذائقے میں خوشگوار ہے. (۱۹۸۳، چولستان، ۱۴۴). [مقامی].

گرام (۱) (کسر مع گ) امذ.
وزن کرنے کا ایک انگریزی پیمانہ، ایک مکعب سنٹی میٹر مقطر پانی کا وزن جب وہ کامل کثافت رکھتا ہو اور خلا میں تولا جائے اگر آپ سونے کے ایک ٹکڑے کو جس کا وزن ہوا میں تولنے پر ۱۹ گرام ہو پانی میں تولیں تو اس کا وزن تقریباً ۱۸ گرام رہ جائے گا. (۱۹۱۸، تحفۂ سائنس، ۱۳۷). وزن کی اکائی گرام ہے روزمرہ زندگی میں گرام اور کلوگرام کے باٹ استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۸۸، ریاضی (چوتھی جماعت کے لیے)، ۹۳). [انگ : Gram].

گرام (۲) (کسر مع گ) امذ.
۱. (i) **چھوٹی بستی**، **گانو**، **قریہ**. باہر تو بارش ہو رہی ہے، موسلا دھار سارا گرام کیچڑ سے بھرا ہوا ہے. (۱۹۸۸، ایک محبت سو ڈرامے، ۵۵). (ii) **کھیت**، **مزرعہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **گنوار**، **دیہاتی**، **گانو کا باشندہ**. اس بارے میں بیسوں مثالیں امریکہ کے مزدوروں یا سوئٹزرلینڈ جرمنی اور روس کے یا کچھ فرانسیسی گراموں کی دے سکتے ہیں. (۱۹۲۱، آزاد سماج، ۸۸). ۳. (موسیقی) سُر کو بائیس سرتیوں پر **تقسیم کرنے کا اصول**، **راگ کی اٹھان جس کے تین درجے ہوتے ہیں**، **کھرج گرام** (درجۂ ادنیٰ)، **مدھ گرام یا مدھم** (درجۂ اوسط) **اور نکھاد گرام** (درجۂ اعلیٰ).

ست سر رخصت ہوئے تینو گرام
بخشو نائک سے کہیے جا رام رام

(۱۸۳۹، مثنوی خزالیہ، ۱۰). تو ٹھیک بائیس ہوئیں اب تینوں گرام کہہ دو. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۹۷). ان ساتوں سروں میں تین گرام ہیں ... یعنی سا، ما، پا. (۱۹۳۶، تحفۂ موسیقی، ۲ : ۸). جھیڑے گیت ذرا مالکونس میں تو بیچ اس کے اساوری لانے لگا سر سات الاپ کے بسری سے، انگلی پور، گرام پہ لانے لگا (۱۹۶۱، ہماری موسیقی، ۱۶۲). ۴. **بطور لاحقہ تراکیب کے آخر میں گروہ**، **جماعت**، **فوج**، **مجموعہ**، **ڈھیر وغیرہ کے معنی دیتا ہے** (پلیٹس). [س : ग्राम].

---سُدھار (---ضم س) امذ.
دیہاتوں کی عام زندگی کو بہتر بنانا، **گانو سدھار**. ایک نمونے کا خطبۂ صدارت تیار کیا ہے جو ہر کانفرنس میں خواہ وہ سیاسی ہو یا علمی ... یا گرام سدھار کی تھوڑی بہت ترمیم کر کے بے تکلف پڑھا جا سکتا ہے. (۱۹۴۷، مضامین عابد، ۲۸۹). [گرام + سدھار (رک)].

گرامافون (کسر مع گ، و مج) امذ.
رک : **گراموفون جو زیادہ مستعمل ہے**. میری مثال تو ایک گرامافون مشین کی سی ہے اس پر جو ریکارڈ لگے گا وہی بجے گا میری اپنی کوئی آواز نہیں ہے. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۲۰). [انگ : Gramo Phone].

گرامر (کسر مع گ، فت م) امث.
کسی زبان کی صرف و نحو، **عام قواعد**، **قطعۂ زبان**. شاعری ایک علم ہے کہ جس کے واسطے پابندی قاعدے کی چاہیے، اوّل **ہجے** گرامر کی، دوئم خوش بیانی، تیسرے (رعایت) عروض و قافیہ کی. (۱۸۸۲، شرر عشق (دیباچہ) (حباب کے ڈرامے، ۸ : ۳)).

مذہب سے بے خبر ہیں ؛ ہے ترک ان سے عربی
اسکول کی گرامر رٹنے میں عُمر گذری

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳ : ۷۷). انگریزی زبان کی گرامر، اس کا لہجہ اور اس کی تنقیدی صلاحیت کو سمجھنے کے لیے ہندوستانیوں کو سالہاسال صرف کرنے پڑتے تھے. (۱۹۸۵، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۷۶). [انگ : Grammar].

ـــ اسکُول (ـــ کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
ایسا ثانوی مدرسہ جس کا نصاب عموماً امریکی ہائی اسکول کے مطابق ہوتا ہے. میں طالبِ علم ہوں بقول جرمنوں کے گرامر اسکول کی طالبِ علم. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). [گرامر + اسکول (رک)].

گرامو فون (کس مع گ ، و مع) امذ.
ایک باجا یا مشین جس پر صدا بند ریکارڈ چلانے سے وہی آواز سنائی دیتی ہے. ایک گراموفون میں جب ایک کاریگر اور موجد چند بُری بھلی آوازیں بھرتا ہے تو اون کی پلیٹیں ایک خاص ترکیب سے ہی کام دیتیں اور قائم رہتی ہیں. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۳۱). میرے گھر میں ایک پُرانا گراموفون ہے بچے اس سے کھیلا کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۹۵). [انگ : Gramo Phone].

ـــ رِیکارڈ (ـــ ی مع ، سک ر) امذ.
پلاسٹک کی صدا بند پلیٹ جو گراموفون پر رکھ کر سوئی کی مدد سے بجائے ہیں. فلسفے کے بعد اُسے موسیقی سے دلچسپی تھی اپنے ساتھ گراموفون ریکارڈوں کے کئی ڈبے لایا تھا. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۹۷). [گراموفون + ریکارڈ (رک)].

گرامی (کس نیز فت گ) صف مذ.
۱. **بیش بہا ، قیمتی ؛ (مجازاً) بہت عزیز ، پیارا.**

نہ کیجو عمر گرامی تلاشِ فضل میں صرف
کہ میں یہ کر کے فضولی بہت زیاں دیکھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷).

پچھتایئے نہ کیونکر جی اس طرح سے دے کر
یہ گوہر گرامی ہم مفت کھو چلے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱).

تو مجھ کو گرامی تراز جاں رہا
کہ تیرے ہی دم سے یہ ساماں رہا

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۱۳). ۲. **بزرگ ، معظّم ، مکرّم ، معزّز.**

دنیا دے سر افراز نامی کروں
اسے شاہ کے کن گرامی کروں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۱).

مقرب کس کی ہے یہ ذاتِ نامی
تری درگہ میں مجھ سے گرامی

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۴۳). درود میں آنحضرت صلعم کے اسمِ گرامی کے ساتھ کیا امتیازی وصف شامل کیا گیا؟ صرف رسالت اور عبدیت. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۲۲). میں نے استادِ گرامی سے ایک مکالمے کی ضرورت محسوس کی. (۱۹۷۰ ، بُرشِ قلم ، ۲۱). ۳. **سن و سال میں بزرگ ، بڑا ، پہلا (بیٹے کے لیے).** دعا اس کی مقرون باجابت ہوئی اور فرزند ثانی اور پسر گرامی پیدا ہوا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۰).

فرزند گرامی مرا اکبر یہ تصدّق
چھوٹا میرا بیٹا علی اصغر یہ تصدّق

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۷۶). [ف].

ـــ مَنِش (ـــ فت م ، کس ن) صف.
بزرگ طبیعت.

بولایا انھیں جلد اپنے حضور
کہا اے گرامی منش پر شعور

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ آصف الدّولہ و نواب رام پور ، ۱۲). [گرامی + منش (رک)].

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
معزز آدمی کا خط ، کسی بزرگ اور محترم شخصیت کے خط کو تعظیماً لکھتے ہیں ، بڑے آدمی کا خط ، بزرگ کا خط. گرامی نامہ سراپا شفقت و تلطف موصول ہوا. (۱۹۰۳ ، انفاس العارفین ، ۲۶۱). [گرامی + نامہ (رک)]

گرامِیَہ (کس نیز فت گ ، شد ی مع بفت) صف مث.
عزیز یا بزرگ عورت ، قابلِ احترام خاتون. ہم بھی بشرطیکہ جُستگی سے خالی نہ ہو اگر حضور قمرن جان کی تجویز سامیہ گرامیہ میں شغل بے تمیں ہے تو بندے کو پذیرائی میں عذر ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۰۲). [گرامی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

گَراں (فت نیز کس مع گ) امذ (شاذ).
گانو ، دہ ، قصبہ. تمہارے چچا کے گھر ہمارے گراں کے جو لوگ آئے تھے وہ بھی اسی رنگ میں رنگے. (۱۹۶۵ ، چوڑایا ، ۹). [گراؤں (رک) کا مخفف].

گِراں (۱) (کس گ) امذ (قدیم).
گہن ، کسوف ؛ مراد : بوجھ ، دباؤ.

تب اس سات ناریاں کوں یکبار آں
سیہ کر سٹیا دھر کے غم کا گراں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۲). [گرہن (رک) کا بگاڑ].

گِراں (۲) (کس گ) امذ.
کٹائی (درخت کی) ، کاٹ چھانٹ ، کاٹ پیٹ ، چھال حاصل کرنے کے واسطے درختوں کا گراں مارچ اپریل میں کرنا چاہیے کیونکہ اس موسم میں رس بہت ہوتا ہے. (؟ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱۱ ، ۱ : ۲۲). [گرانا (رک) سے حاصل مصدر].

گِراں (کس نیز فت گ) صف.
۱. **وزنی ، بھاری ، ثقیل.**

جب تُلے میزانِ وحشت میں گراں نکلے ہمیں
اپنا پلہ دشت میں فرہاد کا کہسار پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۳).

برابر کب اُترتے حُسن و عشق اے شوق میزاں میں
جو یہ پلہ سبک ہوتا تو وہ پلہ گراں ہوتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱۰). ۲. **ارزاں کا نقیض ، مہنگا ، بیش قیمت ، بیش بہا.**

جوں کوئی سو کر ، میں تو رضامند ولے ہوں
ارزاں ہے ترا لب کا گراں قند نکو کر

(۱۹۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۳۶ (ب)).

الفت میں نہیں ہے صبر تاباب یہ چیز مگر گراں بہت ہے
(۱۸٦۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۳). گراں سے گراں اور عمدہ سے عمدہ شراب لاؤ. (۱۸۹۰ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ٤۹). مکانات کے کرائے عموماً تو کچھ ایسے گراں نہیں رہتے . (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۲۰٦).

جب تک بہے ہو ایک گراں سے گراں تھے تم
اتنا تو سوچنا تھا کہاں ہو ، کہاں تھے تم

(۱۹٤۳ ، دارین ، ۳٦). **۳. ناگوار ، تکلیف دہ ، اجیرن ، دوبھر ، (بیشتر پر کے ساتھ).**

گراں ہے شرم کے آدم کوں رکنی نکر کی تسبی (تسبیح)
ہر اک دانا ہوا ہے آبرو کے دل پہ سو من کا

(۱۷۰۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰).

اے فلک بوجھ دو عالم کا تو قائم پہ نہ ڈال
اپنی ہستی ہی کچھ ان روزوں گراں ہے اس کو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۵). یہ جواب دل پر سخت گراں معلوم ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۹).

دشنامِ یار طبعِ حزیں پر گراں نہیں
اے ہم نفس نزاکتِ آواز دیکھنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸). کسی کا بے ضرورت شدید سوال کرنا آپؐ پر سخت گراں ہوتا تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱۳). سفرنامۂ یورپ میں اعداد و شمار کی فراوانی ذہن پر گراں گزرتی ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۸٦). **۴. دشوار ، مُشکل.**

باقی نے کیا گراں ، قدم کو سوجیں ہوئیں بیڑیاں قدم کو
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۵۲).

سب کی سمجھ میں آ سکے کیونکر عبث کا سبق
انشا بلند ، املا گراں ، مضمون اہم معنی ادق

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۹۱). گنجائش ہے اس کی کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تھامنا ان کا. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۹). **۵. کسی چیز کی کثرت ، شدت اور اہمیت ظاہر کرنے کے لیے.**

میں کھنچا تھا اس پر سیلِ گراں
جو اس تھے لیوں دختِ شاہِ جہاں

(۱۹۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۸).

پیری میں بھی گیا نہ تغافل ہزار حیف
اتنا بھی کوئی مائلِ خوابِ گراں نہ ہو

(۱۸٦۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳۵). رومی حملہ آوری کے لیے عیسائی عربوں کی ایک فوج گراں ترتیب دے رہے ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰). ٹھیکیدار نانا کے گراں ترکے میں جزِ چہارم کا شریک تو نعیم دھرم کا تھا ہی. (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۱۹۱). [ف]

ـــ آنا محاورہ.
ناگوار معلوم ہونا ، کھٹکنا.

گو قدرِ محبت میں تھی سہل مری لیکن
ستا جو بکا میں تو مجھ کو بھی گراں آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ٦٦۹).

ـــ بار صف. رک : گرانبار.
بھاری بوجھ کا ، وزن دار ، بوجھ سے لدا ہوا ، باردار ، بہت متاثر ، مغلوب.

سر کُمیت دہنو کل انجر کے جو
گرانبار تلوے سو مجر کے جو

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).

سبک سیر تھا اس گراں بار سات
چلے جان کہے ہو من کی ہو میں بات

(۱٦۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ٦۸).

اڑنے سے شرر کے ہو رگِ سنگ میں کب فرق
تڑپے نہ گراں باروں کی ہنگامِ غضب لبقی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ٦۹).

گیا دل بغل سے نکلا کوہ غم بھی
گراں بار وہ ہے سبکسار میں ہوں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۰). ان کا گراں بار جوا کندھوں سے اتار دیا. (۱۹۰۷ ، اپریل فول ، ۵۵). بنگالی ... ہندو کلچر سے گراں بار رہی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۷). [گراں + بار (رک)].

ـــ بار کَر دینا / کَرنا محاورہ.
۱. بھاری بوجھ لادنا ، زیربار کرنا. بادشاہ نے بے تکلف اون کتابوں میں سے پانچ شتر گرانبار کرکے مامون کے پاس روانہ کیے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۸۷). **۲. باوزن کر دینا ، وزن دار بنا دینا ، اہم بنا دینا ، پُروقار کر دینا.**

سبک ہو چلی تھی ترازوئے شعر
مگر ہم نے پلّہ گراں کر دیا

(۱۸۷۴ ، انیس (میر انیس حیات اور شاعری ، ۱۷۷)). **۳. (مجازاً) زیربار کرنا ، ممنون کرنا.** ہمارے گراں بار کرنے کو یہ احسان کچھ کم نہ تھا. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ٦). وہ اپنے آپ کو بیکار گرانبار کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۰۸).

ـــ بار ہونا محاورہ.
زیربار ہونا ، لدنا ، بوجھ تلے دبنا.

اس کی مشکل کو خدا سہل کرے اے شہباز
قوم کے غم سے گرانبار ہوا جاتا ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۸).

ـــ باری امث.
بوجھ سے لدا ہونا ، بوجھل پن ، بھاری ہونا ، وزنی ہونا.

سر پہ اوّل تو اٹھایا ہم نے اپنے بارِ عشق
اٹھ سکا لیکن نہ سر بھی اس گراں باری سے پھر

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۲).

قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
ہاں کچھ اک رنجِ گرانباری زنجیر بھی تھا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). ناظرین کے ہاتھ ان اوراق کی گراں باری اور آنکھیں ان سطور کی کم سوادی سے تھک چکی ہوں گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۸۸). ان کے ذہن کی

گراں باری کا ایک نقش اس اقتباس سے عیاں ہے۔ (۱۹۸۷ء ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۰۹)۔ [گراں بار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بَہا (ـــ فت ب) صف۔
۱. بہت قیمتی ، بیش قیمت. یہ گوہر گراں بہا ذکر خواب کہ بتائید بحر رحمتِ الٰہیٰ صدفِ امید سے سلکِ عبارت میں منسلک ہوا۔ (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۱)۔ اس نے اپنے ایک معتمد کے ہاتھ لعلِ گراں بہا شہزادہ کی نذر کے لیے بھیجا۔ (۱۸۹۷ء ، کارنامۂ جہانگیری ، ۹)۔ انواع و اقسام کے اشیائے گراں بہا دکھائے کہ اس کا دل بہل جائے۔ (۱۹۰۸ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵)۔ اس انتھاہ سمندر کی جتنی غواصی کیجئے اتنے ہی گراں بہا موتی ہاتھ لگتے ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، غالب فکر و فن ، ۱۰۳)۔ **۲. (مجازاً) عمدہ ، قابلِ قدر.**

جو قدر دانِ سخن کے تھے وہ بار سر گئے
جنسِ گراں بہا کے خریدار مر گئے

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۲۶)۔ عقل خدا کی ایک گراں بہا نعمت ہے۔ (۱۸۹۳ء ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹)۔ یہ کتاب اردو ادب کی تاریخ میں ایک گراں بہا اضافہ ہے۔ (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۹۱)۔ [گراں + (رک) بہا (۱)]۔

ـــ بَہ حِکْمَت ، اِرْزاں بَہ عِلَّت کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) جو چیز بیش قیمت ہو اچھی ہوتی ہے اور جو شے کم قیمت یا ارزاں ہو اس میں خرابی ہوتی ہے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــ پائی امث۔
سست رفتاری ، سُستی ، کاہلی ، ناطاقتی کے سبب بوجھل محسوس ہونا. فتح اللہ کی کاردانی اور کوشش سے بہانہ ورزی اور گراں پائی کو جا نہیں رہی۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۸)۔ [گراں + پا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پایَہ (ـــ فت ی) صف۔
بلند مرتبہ ، بڑے رتبے والا ، صاحبِ قدر و منزلت. وہ ایک گراں پایہ مصنف اور لیکچرار کا درجہ رکھتے ہیں۔ (۱۸۹۹ء ، افادات مہدی ، ۳۸)۔ کسی قیمت اس گراں پایہ شخصیت کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھی۔ (۱۹۷۳ء ، حیات سلیمان ، ۵۶۷)۔ [گراں + پایہ (رک)]۔

ـــ تَر (ـــ فت ت) صف۔
زیادہ بھاری یا وزنی ؛ مراد : باوقعت.

جو مقصد ہے تو یہ ہے آج سے کل
گراں تر ہو ہمارا کفِ میزان

(۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۱۳۸)۔ [گراں + تر ، لاحقۂ تفضیل]۔

ـــ جان صف۔
۱. رک : سخت جان.

سبک روحاں معنی ہوئے گل ہیں باغِ عرفاں کے
پر اک خارِ گراں جاں کون خبر کیا ان لطیفوں میں

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۶۷)۔ اور جو ایک گراں جان بچا ہے چوں کہ جاہل ماں کی نگرانی میں تربیت پاتا ہے بڑا ہو کر کودن کندۂ ناتراش ہوتا ہے۔ (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۱۲۵)۔

شاد تف اس زیست پر اور زیست بھی لیلیٰ کے بعد
قیس عاشق تھا مقرر ، پر گراں جانوں میں تھا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹)۔ **۲. (مجازاً) فقیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گراں + جان (رک)]۔

ـــ جانی (امث ؛ ـــ گرانجانی۔
سخت جانی ، گرانباری ، دشواری ؛ عذاب ؛ آسانی سے نہ مرنا ، جیے جانا.

صدق میں ناجی نے تیری مدح میں ہیے ہیں در
فیض تیرا اس کی اب دفعِ گراں جانی کرے

(۱۷۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۵)۔

اے دل کہاں تلک یہ گراں جانیاں تری
چل دور ہو کہیں مری چھاتی کی سل نہ ہو

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۳)۔ مکر و فریب کی زندگی کا ہر ہر لمحہ ایک مستقل گراں جانی ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳ء ، مذا کرات نیاز ، ۶۲)۔

دے رہی ہے فاقہ کش پیٹ کا ساتھ
بے حیائی اور گراں جانی ہنوز

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۴۳)۔ [گراں جان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ خاطِر (ـــ کس ط) صف۔
۱. آزردہ ، بیزار ، مکدر ، اُکتایا ہوا.

نسیمِ صبح کے جھونکے سے ہو گراں خاطر
چمن میں جائے جو وہ خوش دماغ صبح کے وقت

(۱۸۴۹ء ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۱)۔ آخر ان لوگوں نے گراں خاطر ہو کر کہا کہ حضرت! انوری و خاقانی کا کلام سمجھتے ہیں۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۱۹)۔ مختار نے کہا ان سے کہدو کہ تم اس بات سے گراں خاطر نہ ہو تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں۔ (۱۹۶۵ء ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۲۰۷)۔ **۲. ناگوارِ طبع ، دوبھر** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گراں + خاطر (رک)]۔

ـــ خاطِری (ـــ کس ط) امث۔
آزردگی ، ناراضگی ، رنجیدگی.

مست کشِ وفورِ گراں خاطری ہے ضعف
ہم بیٹھ کر اٹھے نہ درِ یار کے قریب

(۱۹۱۹ء ، رعب ، ک ، ۶۸)۔ [گراں خاطر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ خواب (ـــ و معد) صف۔
دیر تک سونے والا ، گہری نیند سونے والا ؛ (مجازاً) غافل ، غفلت شعار.

ذرہ نواز و زہد نما صاحبِ امتیاز
طناز و شرمگیں و گراں خواب و سرفراز

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۸)۔

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے ابلنے لگے

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۱۶۷)۔ [گراں + خواب (رک)]۔

---خوابی (---و معد) امث.
دیر سے سونا اور دیر سے اٹھنا ؛ غفلت ، کاہلی.

گراں خوابی وہی ہے بخت خوابیدہ کی اے ظالم
مرا شور فغاں کہے کو سوتوں کو جگاتا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵۰).

دلیلِ صبحِ روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا گیا دورِ گراں خوابی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۳). اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمانانِ بلوچستان بھی اپنی گراں خوابی سے چونکیں. (۱۹۴۳ ، خطباتِ قائداعظم ، ۱۱۰). [گراں خواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوش (---و مج) صف.
بوجھ تلے دبا ہوا ؛ ممنون احسان (سبک بار یا سبکدوش کی ضد). وقتِ رخصت خلعتی دوشالہ سے مجھ کو اپنے دستِ مبارک سے گراں دوش فرمایا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۲۸). [گراں + دوش (رک)].

---ڈیل (---ی مج) صف ، گرانڈیل.
موٹا تازہ ، بھاری بھرکم ، لمبا تڑنگا ، لحیم شحیم. چنے ہوئے گراں ڈیل جوان سفید سفید پر تلے سیاہ توسداں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۷). گراں ڈیل ، خوبصورت ، چست و چالاک ، تنومند اور مضبوط جوان لڑائی پر جا رہے ہیں. (۱۹۱۵ ، خطبات مشران ، ۱ : ۱۸۵). سب مسلم ہندوستانی تھے سوا پیٹ ماسٹر ہورسٹ کے جو بلند قامت گراں ڈیل شخص تھے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۷). [گراں + ڈیل (رک)].

---رَو (---و لین) صف.
سست رفتار ، آہستہ چلنے والا ؛ (مجازاً) بھاری بھرکم.

میرے اقبال کا آجائے اگر دور قریب
تو ثوابت سے گراں رو ہوں نجوم سیار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۸). [گراں + رو (رک)].

---سالی امث.
قحط ، کال ، قحط سالی.

چشمِ تر سے اشک کی جا لختِ دل جھڑنے لگے
واہ کیا ارزاں ہوتے ہیں اس گراں سالی میں پھول

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۰۲). [گراں + سال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَر (---فت س) صف.
۱. **بھاری ، وزن جس کا ایک سرا بھاری ہو.**

مثلِ تنور خود تھا سر پر دھرے ہوئے
اور دستِ چپ میں گرز گراں سر لیے ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۶). ۲. **مغرور و متکبر** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گراں + سر (رک)].

---سَرِشْت (---فت س ، کس ر ، سک ش) صف.
متکبر ؛ باوقار (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گراں + سرشت (رک)].

---سَری (---فت س) امث.
غرور ، تمکنت.

جاہ و حشم کا کیا خمار زہد کی کیا گراں سری
خاطرِ دہر پر گراں بلکہ ہے ناز دلبری

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۸۷). [گراں سر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَنْج (---فت س ، غنہ) صف.
باوزن ، وزنی ؛ بیش قیمت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گراں + سنج ، سنجیدن - تولنا].

---سَنْجی (---فت س ، سک ن) امث.
وزن اور بھاری چیزوں کو تولنا. گراں سنجی کے لیے ایک دوسرا ترازو ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۳). [گراں سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَنْگ (---فت ب ، غنہ) صف.
بھاری ، قیمتی ، وزنی.

ہو مرا صبر ، گراں سنگ ستم سے اس کے
کوئی میزانِ عدالت میں ظفر گر تولے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳۴). یہ درست ہے کہ گراں سنگ فرض تھا اور گراں بہا فرض تھا جس نے آج میں ہلکا ہوا. (۱۹۱۲ ، بزم رفتگاں ، ۱۹). [گراں + سنگ (رک)].

---سَیر (---ی لین) صف.
۱. **جس کو چلنا اور راستہ طے کرنا مشکل ہو.**

ہے گراں سیر غم راحلہ و زاد سے تو
کوہ و دریا سے گزر سکتے ہیں مانند نسیم

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸۹). ۲. **دیر میں گزرنے والے ، مشکل سے کٹنے والے.**

آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۷۷). [گراں + سیر (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
بازار کے بھاؤ سے قیمت بڑھا کر بیچنے والا تاجر (ا پ و ، ۷ : ۵۰). [گراں + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---قَدْر (---فت ق ، سک د) صف ، گرانقدر.
۱. **جس کی قدر و قیمت زیادہ ہو ، زیادہ مالیت کا.** حمیدالدین صاحب کی تقرری کا مسئلہ گراں قدر مشاہرے پر طے پا رہا تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۸۳). ۲. **عمدہ ، نفیس ، بہترین.** نیاز نے میری لغت اور میرے ذخیرۂ الفاظ میں بیش گراں قدر اضافہ کیا. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۱۵). وہ ملک و قوم کی گراں قدر خدمت انجام دے سکتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مشاہیر سرحد ، ۱۱۰). ۳. **عالی مرتبہ ، معزز ، قدر و قیمت والا.**

آ کر یہ کہا کہ اے گراں قدر
کچھ وقفہ طلب ہے صاحبِ صدر

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۲۹). [گراں + قدر (رک)].

Library Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

ـــــ قدْری (ـــــ فت ق ، سک د) امث.
زیادہ قیمتی ہونا ، عمدہ و نفیس ہونا. گویا پرانی شراب ہے جس کی کہنگی اور بھی اس کے واسطے گرانقدری ہو گئی ہے. (۱۹۳۵ ، آسی ، عبدالباری (دیوان میر درد (مقدمہ) ، ۹)). [گراں قدر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ قیمَت (ـــــ ی مع ، فت م) صف.
جس کی قیمت زیادہ ہو ، قیمتی ، بیش قیمت.

بدلی زمانے کی ہوا ایسا تغیّر آ گیا
تھے جو گراں قیمت کبھی اب ہیں متاعِ کس مخر
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۷۳). [گراں + قیمت (رک)].

ـــــ گزَرْنا عاورہ.
نا گوار ہونا ، بُرا لگنا ، ناپسند ہونا.

اے بتو کم نہیں ہے پتھر سے
بات کوئی گراں اگر گذرے
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۹۲). میں تم کو بار بار ٹوکتا ہوں ممکن ہے کہ تم کو گراں گزرے. (۱۹۱۰ ، خطوط شبلی ، ۳۷). ان کے نازک دماغ پر جانوروں کا بولنا گراں گزرتا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۸). انسانی فطرت ہے کہ رشوت دینا گراں گزرتا ہے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۳۳).

ـــــ گوش (ـــــ و مع) صف.
اونچا سننے والا ، بہرا.

نالے سن کر مرے تنگ آ کے وہ بت کہنے لگا
مثلِ گل کیوں نہ کیا حق نے گراں گوش مجھے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۸۸). ان میں سے ایک شخص شدت سے گراں گوش ہے. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۸۰). گراں گوش تو ہمیشہ رہے اس کا ایک طبّی باعث ممکن ہے کہ لیموں کا زیادہ استعمال ہو. (۱۹۷۹ ، معاصرین ، ۱۶۵).[گراں + گوش (رک)].

ـــــ گوشی (ـــــ و مع) امث.
بہرا پن ، اونچا سننا ، ثقلِ سماعت. قویٰ بجز شدید گراں گوشی کے عام طور پر آخر تک اچھے رہے. (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۲۲). گراں گوش تو ہمیشہ رہے ... اب کئی برس سے گراں گوشی بہت بڑھ گئی ہے. (۱۹۷۹ ، معاصرین ، ۱۶۵). [گراں گوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گیر (ـــــ ی مع) صف.
۱. سختی کرنے والا ، سخت گیر ، جابر (نوراللغات؛ علمی اردو لغت).
۲. اڑیل جو اپنی مرضی کے بغیر نہ ہلے ، ضدی. گراں گیر ... ایک گھوڑا ہے جو اپنی جگہ سے جنبش مطلق نہیں کرتا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ، ۹۸). [گراں + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــــ مایگی (ـــــ فت ی) امث ؛ ــ گرانمایگی.
گراں مایہ ہونا ، بیش قیمت ہونا ، بڑائی ، توقیر و تکریم.

تب نازِ گراں مایگی اشک بجا ہے
جب لختِ جگر ، دیدۂ خونبار میں آوے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). اردو کی گرانمایگی صرف شعر و ادب اور اس مخصوص درباری تہذیب تک ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۵۵). [گراں مایہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مایَہ (ـــــ فت ی) صف ؛ ــ گرانمایہ.
۱. بیش بہا ، قیمتی ، نفیس.

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). گراں مایہ جواہر و مرصّع آلات ... غنیمت میں ہاتھ لگے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۰۵). حضرت احسان دانش ایک گراں مایہ تہذیبی متاع ہیں ... ہمیں ان کا احسان مند ہونا چاہیے. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۷۲).
۲. صاحبِ قدر و منزلت ، بڑا آدمی جو صاحبِ عزت ہو.
آیا دوڑ کر او گراں مایہ پیر   لرزتا اٹھا ڈر تھے رخ ہو زریر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۶).

اعلیٰ درجہ کو پہونچے وہ ہم رہ گئے
کیوں ہو نہ گراں مایوں کا پلہ بھاری
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹۵). منصب داران گراں مایہ و امرائے بلند پایہ نے بھی وزیر کی تقلید کی اور نذر پیش کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳). [گراں + مایہ (رک)].

ـــــ معْلُوم ہونا عاورہ.
گراں گزرنا ، نا گوار محسوس ہونا ، بُرا لگنا. امیر برید کو یہ بات گراں معلوم ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۳۶).

ـــــ نِشین (ـــــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
دیر تک رہنے والا ، دیرپا ، پائدار ، بالا نشیں ؛ (کنایۃً) رنج.

کبھی شکایتِ رنجِ گراں نشیں کیجے
کبھی حکایتِ صبرِ گریز پا کہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۳). شاعر رنج کو گراں نشیں اور صبر کو گریز پا کہتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۴). [گراں + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

ـــــ نَفَسی (ـــــ فت ن ، ف) امث.
رُک رُک کر سانس لینا ، ضیق النفس.

اے بت مری گراں نفسی کا گلہ عبث
کشتہ ہوں دل فریبی تمکینِ ناز کا
(۱۹۱۳ ، کلیات رعب ، ۳۷). [گراں + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نیوشی (ـــــ کس ن ، و مع) امث.
گراں گوشی ، اونچا سننا.

آنکھوں میں نالہ ہائے دل ، دل میں جہانِ آرزو
حلق کا کانٹا بن گئیں ان کی گراں نیوشیاں
(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۱۷۳). [گراں + نیوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ یاب صف.
کم یاب ، کم پایا جانے والا ؛ (مجازاً) قیمتی ، بیش قیمت ، مہنگا.

بہت رونے اب آنسو ہیں گراں یاب
کہاں ڈوبا ہے جا کے دل کا سیماب

(۱۹۰۸ء ، الف انشا ، دلِ وحشی ، ۴۴). [گراں + ف : یاب ، یافتن = پانا].

گرانا (کس گ) ف م.

۱. **اوپر سے نیچے ڈالنا ، پھینک دینا ، اونچی جگہ سے نیچے لانا ، بلندی سے نشیب میں پہنچانا.** جیسے زخموں میں چور کر کے گھوڑے سے زمین پر گراویں. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۰۳).

خلیل آگ میں جب گرائے گئے
کئی بار جبریل آئے گئے

(۱۸۳۸ء ، مثنوی ناسخ ، ۲۸).

الجھ پڑتے ہو آؤ دیکھو نہ تاؤ
گرائے نہ تم کو تمہارا ہی داؤ

(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۷۷). ۲. **اٹھے ہوئے پردے ، نقاب یا چلمن وغیرہ کو نیچا کرنا.**

ظاہر میں تو حجاب ہو درپردہ سامنا
پردا اب اس ادا سے گرائے نہیں ہو تم

(۱۹۲۹ء ، نقش و نگار ، ۱۵۳). ۳. **(مجازاً) مغلوب کرنا ، زیر کرنا ، پچھاڑنا.** جب یہ ایک کو گرا چکا تو دوسرے کا گرانا اسے کیا مشکل ہے ، امیر نصر کو اس نے توڑ ڈالا تو ہمارے آقا کو کب چھوڑے گا. (۱۸۴۳ء ، سیر عشرت ، ۸۸). یہ سچ ہے کہ زمانۂ گذشتہ کے واقعات نے ہم کو گرا دیا ہے لیکن موجودہ زمانے کے حالات ہم کو ابھار رہے ہیں. (۱۸۹۵ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۹۱). ۴. **کاٹ پھینکنا ، کاٹ ڈالنا.** پھر عباس مردانگی سے مشک بائیں کاندھے پر لیے ، آہ اوس ملعون نے وہ ہاتھ بھی گرایا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۱). ۵. **(مجازاً) مرتبہ گھٹانا ، نیچا دکھانا ، ذلیل کرنا.** حاسد ... باتیں مکر و فریب کی اس کے حق میں بنایا کرتے ہیں تا کسی طرح سے مزاج پادشاہ کا اس کی طرف سے متغیّر کریں اور پایۂ عزت سے اسے گرائیں. (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۵۳). آپس میں ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو گرانے کی کوششیں کرتے ہیں. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۱۹۴). ۶. **ڈھانا ، مسمار کرنا ، منہدم کرنا.**

سکھ نے گرو کے نام کو بٹّہ لگا دیا
مندر کو برہمن کے چلن نے گرا دیا

(۱۹۳۸ء ، سرود و خروش ، ۳۵). ۷. **حمل کا قبل از وقت ضائع کرانا ، اسقاط** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۸. **(قواعد) محذوف کرنا.** اگر اس مصرعے کے لفظ سے جس نہ گراؤ تو چھ حرف ہوں گے. (۱۸۷۲ء ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲). جس لفظ یا حرف کو گرا دیتے ہیں وہ محذوف ہے. (۱۸۸۹ء ، جامع القواعد ، آزاد ، ۸). رکن کے آخر میں سے دو سبب خفیف گرانا جیسے مفاعلین میں سے عیلن دور کیا تو مفاعہ رہا. (۱۹۱۴ء ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۶۲). اوّل اوّل مصدر پر (نا گرا کے یا اس کے الف کو ے سے بدلنے کے بعد) ہار ، ہارا (ہاری ، ہارنے ، ہاریوں) اضافہ کر کے اسم فاعل بنایا گیا. (۱۹۸۲ء ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۳۲).

۹. **مضمحل کرنا ، نڈھال کرنا.** جہاز کے روانہ ہوتے ہی متلی نے گرا دیا. (۱۹۳۴ء ، سوانح عمری و سفرنامہ ، ۸۳). ۱۰. **کھو دینا (روپے پیسے وغیرہ کے لیے)** (نوراللغات). ۱۱. **رواں کرنا ، بہانا (پانی ، دودھ ، خون وغیرہ کے لیے).** (نوراللغات ، جامع اللغات). ۱۲. **کھولنا ، کسی طرح راستہ بنانا.** نجم نے بڑھ کر پھاٹک گرایا ، نورالدہر قلعے کے اندر آئے. (۱۹۰۰ء ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۶۲۳). [گرنا (رک) کا تعدیہ].

گرانٹ (کس گ ، سک ن) امث.

امدادی رقم جو کسی ادارے خصوصاً سرکار کی طرف سے ماہانہ یا سالانہ یا ایک ہی مرتبہ دی جائے ، مالی اعانت ، مالی امداد. اب انگریزی گورنمنٹ نے بھی چار سو روپیہ سال گرانٹ مقرّر کیا ہے. (۱۹۱۱ء ، روزنامۂ سفر ، حسن نظامی ، ۴۴). ہماری جدید تعلیم گاہیں معمولاً سرکاری گرانٹ اور امرا کی امداد سے چلتی ہیں. (۱۹۳۶ء ، تعلیمی خطبات ، ۲۳۹). عزیز صاحب کسی نہ کسی ادارے سے ریسرچ گرانٹ لے کر سال میں دو تین دفعہ لندن ضرور آ جاتے تھے. (۱۹۸۲ء ، ہلا کشان محبت ، ۵۷) [انگ : Grant].

گرانی (کس نیز فت گ) امث.

۱. **بھاری پن ، وزنی ہونا (سبکی کا مقابل).**

بیکونی اس سکات سر گرانی کیا
سر اس تن کے اوپر گرانی کیا

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۷۱). جو گاڑی اوس پر سے جاتی سبکی و گرانی اوس کی اوس پُل سے دریافت ہوتی. (۱۸۳۷ء ، تاریخ یوسفی ، ۶۷). ۲. **پیٹ میں غذا ہضم نہ ہونے سے طبیعت میں بھاری پن ہونا ، بد ہضمی ، بوجھ.**

دکھ رہا ہے سر سودا زدہ پتھر کھا کر
درد ہوتا ہے گرانی غذا سے پیدا

(۱۸۴۷ء ، نسیم لکھنوی ، د ، ۶). دو دن سے میرا یہ حال ہے کہ کھانا بالکل تحلیل نہیں ہوتا اور پیٹ میں گرانی رہتی ہے. (۱۸۸۰ء ، کاغذاتِ کارروائی عدالت ، ۳۰). ایک شخص نے آ کر شکایت کی کہ میرے بھائی کے شکم میں گرانی ہے ، فرمایا شہد پلاؤ. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۹۶). انہوں نے عذر کر دیا کہ پیٹ میں گرانی ہے. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲). ۳. (i) **سر میں بھاری پن ہونا ، کسلمندی.** اوّل اوّل آٹھ دس دن خلاف عادت سویرے اٹھنے سے ایک خفیف سی گرانی اور درد معلوم ہوگا. (۱۸۷۴ء ، بنات النعش ، ۵۸). اثرات اس سے بالکل الگ ، نہ کسی قسم کا نشہ ، نہ زوالِ عقل ، نہ خمار ، نہ گرانی. (۱۹۳۷ء ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۲۵). (ii) **دل پر بوجھ کی کیفیت یا حالت ؛ (کنایۃً) بُرائی ، بدی ، بدگمانی.**

ترے دل پر نہ کسی ڈھب سے گرانی آئے
ترے دشمن کے بھی دشمن کو کچھ آزار نہ ہو

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۱۳).

نہ لا دل پر کسی ڈھب سے گرانی
مبارک چشم کو ہو ناتوانی

(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیل دمن ، ۱۱). ۴. **کانوں میں بھاری پن ہونا ،**

گراں گوشی ، بہرا پن. ایک بارگی کچھ آفت اونکی سماعت میں آئی اور گرانی کانوں میں پیدا ہوئی. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٩٠). ہمارے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی ہے (کہ جو کہیے ہو سنائی نہیں دیتا). (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٢ : ٧٠٣). **٥.** (کنایۃً) **ثقالت ، اشکال و ابہام.** بھاری بھرکم لفظ استعمال کرنے سے بیان میں الجھاؤ اور گرانی پیدا ہوجاتی ہے. (١٩٨٣ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٥٨). **٦. کم یابی ، قحط ، خشک سالی.** سوائے توڈۂ خاک اور باقی یہاں ہر جنس کی دیکھی گرانی (١٧٤٨ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ١ : ١٨٩)). سات برس ارزانی کے جو مصر میں تھے آخر ہوئے اور گرانی کے سات برس جیسا کہ یوسفؑ نے کہا تھا آنے شروع ہوئے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ١٦٦). جب برج حمل میں گرہن ہو تو قحط سالی و گرانی نرخ و بلا کت جانوراں و خوف ظلم حاکماں... ہو. (١٨٨٧ ، کشاف النجوم ، ١١٩). **٧. مہنگائی ، گراں فروشی.** وقت آیا اور اس نے دیکھا ایسا سستا سماں آج تک ملک میں نہیں ہوا تو اس گرانی کا بھی یقین ہوگیا. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٦٨). غریب عوام اس گرانی کے بوجھ تلے سسک رہے ہیں. (١٩٩٢ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ٢٨). [گراں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ خاطِر کس اضا (ـــ کس ط) امث.
بیزاریٔ طبع ، ناگوار گزرنا. سلطان کی گرانی خاطر سے عین الملک اور اس کے بھائیوں کا خوف بہت زیادہ بڑھ گیا. (١٩٦٩ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ٦٩٣). [گرانی + خاطر (رک)].

ـــِ گوش کس اضا (ـــ و مج) امث.
بہرا پن. روغن افستین گرانی گوش کے لیے ازحد مجرب ہے. (١٩٥١ ، کلید عطاری ، ١٦٣). [گرانی + گوش (رک)].

گِراوَٹ (کس گ ، فت و) امث.
پستی ، تنزل. سیاسی کشمکش کی گراوٹ کا بھی کوچھ نہ کچھ اندازہ اسی سے ہے. (١٩٦٦ ، منادی ، دہلی ، ٣١ : ١١). ان میں کوئی مرزا رسوا نہیں جو مسلسل گراوٹ کا شکار رہا ہو. (١٩٨٧ ، تنقید وتحقیق ، ٦٧). [گرنا (رک) سے حاصل مصدر].

گِراہ (کس گ) امذ.
مگرمچھ ، گھڑیال ، نہنگ. گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف.... آخر گراہ غالب آیا اور گج کو دریا میں لے چلا. (١٨٥٥ ، بھگت مال (ترجمہ) ، ٢٠٨).

گج کو اے گراہ کے پھندے سے چھڑانے والے
کنس کے ظلم سے دنیا کو بچانے والے

(١٩٣٦ ، حرف ناتمام ، ٦٥). [س : ग्राह].

گِراہَک (کس گ ، فت ہ) امذ.
خریدنے والا ، گاہک ، خریدار.

آئے ہیں کن کے گراہک اور کن کو دیکھتے ہیں
جو ہم کو دیکھتے ہیں ہم ان کو دیکھتے ہیں

(١٩٢١ ، بنتی برتانیہ ، ٣). مجھے ہی کونسے اپنے سارے گراہک (گاہک) یاد رہے ہیں. (١٩٨٧ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ٣١٠). [س : ग्राहक].

گِرائِش (کس گ ، ء) امث ؛ ← گرایش.
رغبت ، میل ، خواہش.

اگر ہو خیر پہ مائل فرشتہ سے اشرف
کرے جو شر سے گرایش تو دیو سے ارذل

(١٩٣١ ، بہارستان ، ١٢).

مرا ایمان ہے تیری گرائش
مرا اسلام ہے تیری نمائش

(١٩٦٦ ، نیاز فتح پوری (نگار ، کراچی ، اگست ١٩٦٧ ، ٩٢)). [ف].

گَراوُس (فت نیز کس بج گ ، و مج) امذ.
ایک قسم کا سرخی مائل پرندہ جو برطانیہ اور آئرستان میں پایا جاتا ہے. سب جانتے ہیں کہ برفانی گراؤس ... کے پر سردیوں میں سفید ہو جاتے ہیں. (١٩٨٣ ، کوریا کہانی ، ٢١٣). [انگ : Glous].

گِرائنڈ کَرنا ف م ، محاورہ.
رگڑنا ، گھسنا ، پیسنا. کمپریشن کو پھر ٹھیک بنانے کے لیے ضروری ہے کہ والو ... کو گرائنڈ (Grind) کیا جائے. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ١٩١).

گِراؤُ (کس گ ، و مع) صف.
١. گرا جانے والا ، جھکا ہوا ، گرنے والا. اس نے کہا یہ ... دروازہ گراؤ ہو رہا ہے اس واسطے آگے نہیں چلے. (١٩٢٨ ، مخزن ، لاہور ، اپریل ، ٣٥). **٢. کم ، گھٹا ہوا ، آدھا ، گرا ہوا.** لاؤ لاؤ پھر کے لاؤ ، آدھا نہیں ، گراؤ نہیں ادھر لاؤ پلا دو. (١٩٣٣ ، تین پیسے کی چھوکری ، ٣٧). [گرا (گرنا (رک) کا ماضی) + ؤ ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گِراؤ (کس گ ، و مج) امذ.
١. گرنے کی حالت یا کیفیت ، گراوٹ. گرنے کا احساس گراؤ کی سمت میں ہاتھ کی حرکت کو اکساتا ہے. (١٩٦٣ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ٣٦). **٢. درجۂ حرارت کا کم ہونا.** اس کے نقطۂ انجماد کا گراؤ اس محلول کے گاڑھے پن کے راست متناسب ہوتا ہے. (١٩٦٦ ، حرارت ، ٢٠٩). **٣. کمی ، گھٹاؤ ، خاص طور پر قیمت میں.** ویاں کی قیمت میں بہ اعتبار ١٨٧٦ کے ٩٠ فیصدی کا گراؤ ہونا چاہیے تھا یعنی ٢٣٤٣ کی کمی ضروری تھی. (١٩٣١ ، سکہ اور شرح تبادلہ ، ١٠٧). **٤. طبیعت کا بوجھل پن ، اضمحلال ، کمزوری.** میری طبیعت ایک دو دن سے بحال ہے ، خود بخود یہ ابھار اور گراؤ کے دور آتے رہتے ہیں. (١٩٥١ ، زیرلب ، ٢٠٧). **٥. پستی ، ذلت.** گراؤ یہی نہیں ہے کہ مسلمان مفلس ہیں ، گراؤ درحقیقت یہ ہے کہ ہم دین سے بالکل بیگانہ ہو گئے ہیں. (١٩٨٧ ، تاثرات ، ٢٩٨). [گرنا (رک) سے حاصل مصدر].

گراؤں (کسر گ ، و مج) امذ.
رک : **گانو**. گاؤں گراؤں قصبے ... ویران آباد ہیں. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۵۰۳). گاؤں ہیں گراؤں ہیں ، یہ پکی حویلی کھڑی آسمان سے باتیں کرتی ہے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۰۷).
[س : ग्राम ، قب : ہن : گراں].

گراؤنڈ (کسر گ ، و مع ، غنہ) امث ؛ ــ گراونڈ.
۱. **میدان** ، **زمین**. آج میں مذا کرۂ طبیہ کے جلسے میں جو شام کو اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں میرے زیرصدارت ہونے والا ہے ، حاضر نہیں ہو سکوں گا. (۱۹۲۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۳۵). یہ لڑکوں کا ہائی اسکول ہے. اس کے ساتھ ایک وسیع گراؤنڈ ہوگی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۵۳). ۲. (برقیات) **کسی برق کش کا زمین سے ملانا**. سوئچ کا دوسرا سرا گراونڈ نہیں کیا گیا. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنایئے ، ۱۲۳). [انگ : Ground].

ـــ اسٹیٹ (ـــ کسر ا ، سک س ، ی مج) امذ.
(طبیعیات) زمینی سطح ، **کسی ذرّے یا ذرّوں کے نظام کی ممکنہ سب سے نچلی توانائی کی سطح**. گراونڈ اسٹیٹ ... میں کاربن کی الیکٹران تشکیل اوپر کے مطابق ہوتی ہے . (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۹۳). [انگ : Ground State].

ـــ فلور (ـــ کسر ف ، و مج) امذ.
مکان کی سب سے نچلی منزل ، **زمینی منزل**. ادھر والی بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور میں پرتھوی راج رہتا ہے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۳۶). صبح صبح اپنے گراؤنڈ فلور کے مشترکہ غسلخانے کی طرف بھاگا غسلخانہ اندر سے بند پا کر .... گالیاں دیتا گیا. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۲۱). [انگ : Ground Floor].

ـــ گلاس (ـــ کسر گ) امث.
ایسا شیشہ جس کی سطح کو ریگ مال کے ذریعے دھندلا کرکے قدرے غیرشفاف بنا دیا گیا ہو، **دھندلا شیشہ** ، **مکدّر شیشہ** ، **نیم شفاف شیشہ**. بکس کو اوپر سے ایک گراؤنڈ گلاس ... پلیٹ کے ذریعے ایئرٹائٹ ... طور پر بند کیا گیا تھا. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۲۳). [انگ : Ground Glass].

گرانی (فت گ) امث.
(کاشت کاری) **ریت اور سرخ مٹی ملی ہوئی زمین** (ا ب و ، ۶ : ۹۹).
[مقامی].

گُرانی (ضم گ) امث (قدیم).
گورا پن ، **خوبصورتی**.

گرانی دیکھ مکھڑے کی دہی کے جل گئے بیگن
نکنداری سینی گویا کہ بورانی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸). [گورانی (رک) کی تخفیف].

گرانیں (کسر گ ، ی مج) امذ.
اپنے گانو کا آدمی ، **ہموطن** ، **ملکی**. اس کے پاس ہی اس کا ایک گرانیں بیٹھا ہے. گرانیں اس وقت زمان کے باپ کا افسوس کر رہا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۰۹). [ہن].

گَرَب (فت گ ، ر) امذ.
گرب : **بھینس کے چار کھاروں میں سے اگلے یا سامنے کے ڈنڈے کا کہار** (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۷ : ۶۲). [مقامی].

گَرْب (فت گ ، سک ر) امذ ؛ ــ گربھ.
۱. **پیٹ** ، **رحِم** ، **بچہ دانی**.

توں کالیاں مرغ کی گرب میں بھتر
پلدیا نیں رزق کا کواڑ اس اوپر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱).
لو سبھے گرب میں را کھا اب نہ را کھا جائے رے اولے رے کوئے گڑیاں جھوڑیں جھوڑا سکھونگا ساتھ رے (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۳). ۲. **حمل**.

گرب کی نہیں کل پڑیا مائی کا
لقا کیا ہے جگ میں برہ آئی کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷). [گربھ (رک) کا ایک املا].

ـــ سے ہونا محاورہ.
حمل سے ہونا ، **حاملہ ہونا**.

مہاراج کے سب دھرم پُن سیں
اونہو کی ہوئی استری گرب سیں

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۳).

گَرب (فت گ ، ر نیز سک ر) امذ (قدیم).
غرور ، **تکبر** ، **گھمنڈ**.

گرے گرب ہاتھی جو اپنے منے
مرے سنگھ کوں دیکھ سپنے منے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶).

اوّل تھے نبوجی میں پیا پھر پچتا کر
میں پیوا بن پاتاں تھے گربوں سوں گنوائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۲).

خاقاں میں ہے نہ خاں میں ہے
ے گرب جو آج کیاں میں ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۰). **تُو نے مجھکو جانکر بھی گرب** (غرور) کرکے لات ماری ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۸). [س : گرو गर्व (ب مبدل بہ و) کا ایک تلفظ].

گِرَب (۱) (کسر گ ، فت ر) امذ.
وہ توپ کا گولہ جس میں بہت سی گولیاں ، رال یا چھرا وغیرہ بھرا ہوا ہوتا ہے اور دشمنوں کو پراگندہ کرنے کو مارتے ہیں ، **گراپ** ، **گرپھ**. دشمن کو ڈرانے کے لیے بےضرر دھماکے ... گرب ... وغیرہ اکثر کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۱۳۳). [گراب (رک) کا مخفف].

گِرَب (۲) (کسر مع گ ، فت ر) امذ.
کیڑے کی ابتدائی شکل ، **پہلی روپ**. انڈے سے پندرہ دن کے بعد گرب نکل آتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۶۵).
[انگ : Grub].

گُرَب (ضم گ ، فت ر) امذ.
باجرے کے کھیت میں ہل چلانا جب باجرے کے پودے ایک فٹ اونچے ہوں ، کھودنا ، جنگلی بُوٹیاں اُکھاڑنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گربنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

گَرْبْنا (فت گ ، سک ر ، ب) صف مث.
حاملہ ، بوجھ اُٹھانے والی.

اوسی دن رانی ہوئی گربنا
نہ سکے ہوا خوش نگر تہا جنا

(۱۶۵۷ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۱). [گرب ، گربھ (رک) + نا ، لاحقۂ صفت تانیث].

گَرْبَڑی (فت گ ، سک ر ، فت ب) امث (قدیم).
رک : گڑبڑی.

سلیماں کی خاتم سے تھی وہ پڑی
نہ کیوں اس کے جانے سے ہو گربڑی

(۱۷۷۱ء ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۰). [گڑبڑی (رک) کا بگاڑ].

گُرْبُزی (ضم گ ، سک ر ، ضم ب) امث.
مکاری ، دغا بازی ، حیلہ گری. وہ . . . ابلہ طرازی اور گربزی اور لوگوں کے مال مارنے سے ... عوام الناس میں مشہور ہو گیا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۰). [ف].

گُرَبْنا (ضم گ ، فت ر ، سک ب) ف م.
کھیت سے جنگلی بُوٹیوں کو اکھاڑنا ، کھرپنا ، نلائی کرنا. کاشتکار نہایت سعی و کوشش سے ہل چلاوے اور زمین کو گربے. (۱۸۶۵ء ، رسالہ علم فلاحت ، ۳۳). [س : گربھ **गर्भ**].

گُرْبَہ (ضم گ ، سک ر ، فت ب) امث.
شیر کی نوع سے مگر بہت چھوٹا ایک گوشت خور گھریلو جانور جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں ، بلی ، بلاؤ.

یوں آدمی کہلاوے ہر گربہ و سگ لیکن
جس سے کہ عبارت ہے انسان وہ عنقا ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۸).

پنجۂ گربہ سر بچۂ موش و کنجشک
ہے حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۱۸).

جیسے ہو نوشہ ستان رایزنوں کا جمگھٹ
ہاتھ سے بولتے جنلول کو لے گربہ جھپٹ

(۱۹۱۷ء ، فردوسِ تخیل ، ۱۳۹). میں نے کئی خیال تراشے ، سیاہی بلی کی زیبائی کی ثنا خوانی کی اور گربہ پروری کے ثواب گنائے. (۱۹۸۳ء ، گردِ راہ ، ۱۱۰). [ف].

---آبی کس صف(---مد ا) امث.
پانی کی بلی ، اود بلاؤ ، دریائی بلی (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
[گربہ + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پائی سے م ف.
آہستہ چال سے ، دبے پاؤں. وقت گربہ پائی سے گزرا چلا جا رہا تھا. (۱۹۶۷ء ، عشقِ جہانگیری ، ۳۴). شائستہ نے ... پیشانی پر ایک ننھا سا بوسہ دیا اور اپنا پرس اٹھا کر گربہ پائی سے کمرے سے باہر نکل گئی. (۱۹۸۳ء ، سفرِ مینا ، ۱۷۳).

---چَشْم باضافت مقلوب(---فت چ ، سک ش) صف.
۱. **بلی کی سی آنکھوں والا ، نیلی آنکھوں والا ، کرنجا ، ازرق.** گربہ چشم ... بالاتفاق اہلِ اسلام و اہلِ ہند بد تا ہے. (۱۸۷۳ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۰). وہاں ایک شاہانہ ٹیکسی رکی جس میں لمبی سیاہ آنکھوں والی پیری بال ... اور اس کی سوتیلی بہن گربہ چشم گھروتا بال تھے. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳). ۲. **الماس کی ایک قسم جو سبزی مائل ہوتا ہے.** الماس ... اس کی بہت قسمیں ہیں ... باقی کہ سبزی مائل ہوتا ہے اسکو گربہ چشم بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۱۶۵).
[گربہ + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
۱. **بے مروّتی ، بے رُخی ؛ آنکھوں کا نیلا پن جسے بے مروّتی کی علامت کہا جاتا ہے.**

دل مضطر ہے خائف گربہ چشمی دیکھ حاسد کی
ہوا خواہند جب سے طفلِ بازی گر کبوتر کا

(۱۸۲۷ء ، کلیات پروانہ ، ۱۱۶). ۲. (طب) **آنکھوں کی ایک بیماری جس کی وجہ سے آنکھوں میں نیلاہٹ پیدا ہو جاتی ہے.** گربہ چشمی میں اور نزول الماء ازرق میں یہ فرق ہے کہ نزول الماء کے اندر خیالات دکھائی دیتے ہیں اور عمل قدح سے اس قسم کا نزول الماء زائل ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲). [گربہ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِعاری (--- کس ش) امث.
بلی کی سی عادت یعنی اِدھر اُدھر گھومتے پھرنا ، کوئی مستقل ٹھکانا اختیار نہ کرنا ، دربدری ، متلوّن مزاجی ؛ مراد : بے وفائی کرنا. ساتواں وہ جس نے گربہ شعاری اختیار کی یعنی دربدر پھر کر اعلیٰ و ادنیٰ سے میل جول اختیار کیا. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۹۵). [گربہ + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُرْسی (---ضم ک ، سک ر) امث.
(حرفت) فرنیچر کی کُرسی جو بلی کی شکل کی بنائی جاتی ہے. تختہ نمبر ۳۲ اور ۳۳ میں گربہ کرسی بطِ جھول کرسی کے نمونے دیئے گئے ہیں. (۱۹۰۷ء ، حرفتی کام ، ۵۹). [گربہ + کرسی (رک)].

--- کُشْتَن روزِ اوّل / نہ کہ بعد نہ ماہ کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **بغاوت یا سرکشی کو ابتدا ہی میں کُچل دینا چاہیے ، مخالف یا بُرائی کو پہلے ہی دن روک دینا چاہیے.** اب لڑکی کا لہو پانی ایک کرنا بیکار ہے ، پہلے تو اس کو چسکا کیلے رہنے کا ، پر کہیں پھرنے کا ڈال دیا ، آج روکنے سے کیا ہوگا ... مثل مشہور ہے کہ گربہ کشتن روز اول. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۳۲). دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہے ، گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد نہ ماہ. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۵). اتنی ضدیں نہ اٹھایا کرو ، گربہ کشتن روز اول ، آگے پچھتانا پڑے گا. (۱۹۲۱ء ، خونی شہزادہ ، ۱۸۲).

۔۔۔۔۔۔ِ لاوہ کس صف(۔۔۔۔ ف و) صف مذ.
بلی سے مشابہ چیل.

سدنے اُترے جھجھڑے جو ڈھیر ڈھیر
گربہ لاوہ نے کھائے ہو کے سیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۶). [گربہ + ف : لاوہ ۔ چیل].

۔۔۔۔۔۔ِ مِسکِین کس صف(۔۔۔ کس م ، سک س ، ی مع) صف.
(مجازاً) بھولا بھالا ، بظاہر بھلا مانس مگر بہت شریر ، مسکین صورت شریر ، ایسا شخص جو دیکھنے میں سیدھا سادا مگر حقیقت میں شریر ہو.

شیخ خرقے میں جب مراقب ہو
گربۂ مسکیں ہے مری جوں ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۳). جب آئے تو ایسے گربۂ مسکین تھے کہ اکبر نے خان خاناں کی صلاح سے اپنی بہن کی شادی کر دی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۱۶). میں نے ایک گربۂ مسکین بانو کو اپنے ڈبے کے دروازے پر ڈرتا اور ہچکچاتا ہوا دیکھا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۱۸). دیوان جی سر جھکائے گربۂ مسکیں کی صورت لکھنے بیٹھے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۳۹). [گربہ + مسکین (رک)].

۔۔۔۔۔۔ِ مِسکِیں اَگَر پَر داشتے تُخمِ کُنجشک اَز جہاں بَرداشتے کہاوت.
(فارسی کہاوت ادبیات میں مستعمل) اگر بلی کے پر ہوتے تو دنیا سے چڑیوں کی نسل ختم ہو جاتی ، اگر ظالموں کا بس چلتا تو وہ کسی کو زندہ نہ رہنے دیتے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔۔۔۔ِ مَوت کسی اضا(۔۔۔ و لین) اث.
رک : اجل.

گربۂ موت نے جو ڈھر دابا
کچھ نہ بولے سوائے نے نے کے

(۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اُردو ، ۱۸۶). [گربۂ + موت (رک)].

گَربی (۱) (فت گ ، سک ر) امذ.
(موسیقی) طرز کلام کی ایک صنف. گربی ، دھن برہنس ، تال چاچر. (۱۸۸۱ ، وقائع دلگیر ، ۱۸). گربی ، دھن سارنگ ، تال کروا. (۱۹۷۳ ، متفرق مصنفین کے ڈرامے (فسانۂ عجائب) ، ۳۳۳). [مقامی].

گَربی (۲) (فت گ ، سک ر) صف (قدیم).
رک : مغرور.

دُق دار تو مال مست حال مست فقیر
نوشہ نت گربیب ہے گربی ہوئے امیر

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۸۸). [گَرب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُربیل (ضم گ ، سک ر ، ی مع) اث.
ایک بیل جو بخار وغیرہ میں مفید بتائی جاتی ہے . گلو ، گلونے سبز ، کرنج ، گربیل ... بقدر دو تولہ پانی میں پیس کر پلانا فائدہ کرتا ہے. (۱۹۲۵ ، مجرب المواشی ، ۱۹). [مقامی].

گَربھ (فت گ ، سک ر) امذ.
پیٹ ، رحم ، بچہ دانی ، حمل.

بچہ را کھے گربھ موں دانتوں بیچ زبان
نوشہ را کھن بار پر میں قربان قربان

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۳). جب بالک اپنی ماتا کے گربھ میں ہوتا ہے تو اسکو درڑھ سکھیت کی جڑ اوستھا ہوتی ہے جیسے گیانی کو ہوتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲). جو راج کنیا اس وقت تمہارے گربھ میں ہے وہ اپنے باپ کے گھر جنم لے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۰). میرا اس طرح سے سوچنے کا عمل ویسا ہی تھا جیسے کوئی بے چین عورت اپنے محبوب کے ملنے کے تصور سے ہی اپنے گربھ میں اس کا بیج قبول کرنے کے لیے تیار ہو. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۳۳). [س : गर्भ].

۔۔۔۔۔۔ اِستھان (۔۔۔ کس ا ، سک س) امذ.
رحم ، بچہ دان (فرہنگ آصفیہ). [گربھ + استھان (رک)].

۔۔۔۔۔۔ آسَن (۔۔۔ فت س) امذ.
آسن کی ایک قسم جس میں پہلے ککٹ آسن کر کے پھر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے کان پکڑتے ہیں (آسن پرکاش ، ۳۳). [گربھ + آسن (رک)].

۔۔۔۔۔۔ پات ہونا محاورہ.
اسقاط حمل ہونا ، پیٹ گرنا ، حمل کا جاتا رہنا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔۔۔۔ رَہنا محاورہ.
حمل قرار پانا ، پانو بھاری ہونا. آخر کار چھ مہینے کے پیچھے راج کنیا کو گربھ رہا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۱).

۔۔۔۔۔۔ سے ہونا محاورہ.
حاملہ ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

۔۔۔۔۔۔ کیسَر (۔۔۔ ی مع ، فت س) اث.
(نباتیات) پھولوں والے پودے میں کسی پھول کا مادہ عضویہ جو بیج پیدا کرتا ہے ، بچۂ گُل ، پسٹل. سفید پوست کا نل جس پر زرد کھنڈیاں تھیں اسکو پراگ کیسر ہندی میں اور ... نل کے اندر کا ستول جس پر ایک بڑی کھنڈی لگی تھی اور اُسکا نیچے کا حصّہ کپاس کی کٹھی پھلی سے ملا ہوا تھا اس کو گربھ کیسر اور انگریزی میں پسٹل کہتے ہیں. (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۱ : ۲۰). [گرب + کیسر (رک)].

۔۔۔۔۔۔ گِرانا محاورہ.
اسقاط حمل کرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

۔۔۔۔۔۔ گِرنا محاورہ.
رک : ”گربھ گرانا“ جس کا یہ لازم ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

۔۔۔۔۔۔ میں آنا محاورہ.
حمل قرار پانا.

سبھ ساعت سے ہوئی دنیا میں اوتار گربھ میں آتے ہیں
جو ناردمن ہے دھیان بھلی سب ان کا بھید بتاتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۰).

---وَتی (---فت و) صف مث و ت گربھونی.
وہ عورت جو پیٹ سے ہو ، حاملہ. تم گربھ وتی ہو جہاں تمہاری اچھا ہو وہاں جاؤ ، پھر آنا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵). رام چندرجی نے مہا ستونتی سیتا کو گھر سے نکال دیا تھا اور ایسی حالت میں جب کہ وہ گربھ وتی تھی. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۲۸). [گربھ + وت (ونت (رک) کا مخفف) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ہونا محاورہ.
رک : گربھ رہنا ، حاملہ ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گَرَبھ (فت گ ، سک نیز فت ر) صف.
غرور ، تکبر ، گرب.
وہ ایسے ایسے کلتے ہی جو بول گربھ کے کہتا تھا
سب لوگ سبھا کے سنتے تھے کیا تاب جو بولے کوئی ذرا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۸). [گرب (رک) کا ایک املا].

---کا سَر نیچا کہاوت.
غرور کا سر نیچا ، تکبر کا انجام ذلت ہے ، غرور کرنے والا آخر میں ذلیل ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گَرَبھ (فت گ ، ر) امث.
رک : گربھک (ا پ و ، ۳ : ۲۰). [گربھک (رک) کا مخفف].

گَرَبھک (فت گ ، سک ر ، فت بھ) امث.
(سناری) بالوں میں لگانے کا کانٹا ، چوٹی کے جوڑے میں اٹکانے کا سوآ ، گربھ (ا پ و ، ۳ : ۲۰). [مقامی].

گَرَپ (فت گ ، سک ر) امذ.
کہاروں کی زبان میں پالکی کا اگلا ڈنڈا. اب جمعدار نے پالکی کے گرپ اور تھوپ کے ڈنڈوں میں گدیاں ڈالیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۲). [مقامی].

گِرِپ (کس نیز گ ، ر) امث.
پکڑ ، گرفت ، دستہ ، قبضہ. ان کی بندوق انہیں کے کندھے پر تھی اور اس کی گرپ (Grip) عقل کے مضبوط پنجہ میں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۶). [انگ : Grip].

گِرْتا پَڑْتا م ف.
۱. افتاں و خیزاں ، گر پڑ کر ، گرگر کر سنبھلتا ہوا.
ضعف دماغ سے افتاں خیزاں چلتے ہیں ہم راہ ہوس
دیکھیں کیا پیش آوے اب تو گرتے پڑتے جاتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۰). اتنے میں لنگڑا گرتا پڑتا آیا جو بڑا جلتا بُوڑا تھا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۸۵). ۲. جوں توں کر کے ، بمشکل تمام. گرتا پڑتا ڈھونڈتا شام کے وقت اس کوچے میں اسی ہٹی پر جا پہنچا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۹).
بے چارے چوری چُھپے رات بے رات نکل بھاگے اور کسی طرح گرتے پڑتے مدینے جا پہنچے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۱).

گِرتے کو تنکے کا سَہارا بہت ہے کہاوت. رک : ڈوبتے کو الخ.
مصیبت میں تھوڑی مدد بھی بہت ہے ، اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی آفت میں پھنس کر نجات سے ناامید ہو اور اس حال میں اس کو تھوڑی سی قوت کسی کی حمایت سے پہنچے.
مایوس نہ کیوں ہو اپنی امید پہ خوش
گرتے کو ہے تنکے کا سہارا بھی بہت
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۲۳).

گَرَج (فت گ ، فت نیز سک ر) امث ؛ امذ.
۱. بادلوں کے ٹکرانے کی آواز.
ترے حملے کوں ڈونگر تاب کیوں لیائے
کہ اس گرجن تھے بادل گرج دھرتا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۸۳). ایک کڑی اور گرج کا طوفان ان کو (نماز کے لیے) گھٹنوں کے بل جھکا دیتا تھا. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۳۱). میں آج کی گھٹا اور آج کے بادلوں اور آج کی گرج اور آج کی چمک کا خیرمقدم کرنے کے لیے دو گھونٹ شراب کے پیوں. (۱۹۲۶ ، کائنات بینی ، ۱۷). ایک دم بادل گھر آئیں گے گرج اور کڑک پھر شروع ہو جائے گی. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۰۳). ۲. (i) زور کی آواز ، مہیب آواز ، کڑک. پیران جادو نے ... جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک بیضۂ دندان فیل نکالا وہ پھینک مارا آسمان پر گرج ہوئی ، ایک گنبد شیشے کا آسمان سے اترا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰). مولانا کی گرج سے حکومت برطانیہ کے ایوانوں میں زلزلے پڑتے تھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۱). (ii) زور کی چنگھاڑ ، چیخ (شیر یا ہاتھی وغیرہ کی). شیر کی گرج ایک نہایت ہی مہیب آواز ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۸). ۳. (مجازاً) لون تان ، شیخی ، گھمنڈ.
ہو کر آئے شیر لندن میں اسیر کبر و تیش
جو یہیں کتے ہیں بن ٹھن انہیں اینٹھ ہے گرج ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۲). ۴. (مجازاً) رعب داب (قدیم).
نہ پہونت گرجے مرے راج میں
اہے گرج میرا ترے راج میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۶۹). [پ : गरज ؛ س : गर्ज].

---دار صف.
زوردار ، بارعب ، جس میں کڑک ہو ، ہیبت ناک. سیٹھ کسندی لال کی گرج دار آواز دوسرے کمرے سے آتی سنائی دی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۷۹). اس دفعہ وہ زیادہ گرج دار آواز سے بولا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۹۷). [گرج + ف : دار ، داشتن = رکھنا ، مالک ہونا].

--- کَر م ف.
چیخ کر ، چلا کر ، پکار کر ، زور کی آواز سے دھاڑ کر. ہر یک بات سنج کر کتا ہے ، ایس میں اہے گرج کر کتا ہے ، منصور محبت میں مست ہوا ، "انا الحق" اس کے مستی کا ابال تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۵).

--- کر بولنا ف مر.
(عو) بلند آواز سے بات کرنا ، چیخ یا چلا کر بولنا ، کڑاکے کی آواز ، ڈرا کر بات کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

گرجا (فت گ ، سک ر) امذ.
۱. گرجنا (رک) کا ماضی (جامع اللغات). ۲. وہ موتی جس میں بال پڑا ہوا ہو ، ناقص موتی.

گرجے گردوں کی طرح سے وہ بہ آوازِ مہیب
جوہری جس کو یہ بتلاتے ہے گرجا گوہر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، کلام ذوق ، ۷۲).

---سو برسا کیا کہاوت.
رک : جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں (خزینۃ الامثال).

---ہوا موتی امذ.
ٹوٹا ہوا موتی ، وہ موتی جو چٹخ گیا ہو ، گوہر شکستہ نیز وہ موتی جس میں آب و تاب باقی نہ رہے ، وہ موتی جس میں بال آگیا ہو.

ہے قصرِ فلک پیہم سلامی تیری جب سر ہو
وہ اک گرجا ہوا موتی ہو جو گردوں پہ اختر ہو

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۷۱).

گرجا (کس گ ، سک ر) امذ.
عیسائیوں کا عبادت خانہ ، کلیسا. اہلِ کتاب نے کھانا تیار کیا اور بلایا آپ نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے انہوں نے کہا کہ گرجا میں ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۸۳). مندر ، مسجد ، گرجا میں اسی کے دم سے روشنی ہے. (۱۹۱۸ ، سی پارۂ دل ، ۹۶). گرجا سے آنے والی «فادر فادر» «ہولی ہولی» کی آوازیں سنیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۶). [پُر].

--- کرنا محاورہ.
عیسائیوں کا اپنی عبادت گاہ میں جا کر نماز پڑھنا ، عبادت کرنا. ایک طرف گرجا کرنے کا ایک کمرہ ہے. (۱۸۸۳ ، سفر نامۂ پنجاب ، سید احمد خاں ، ۱۲۵).

---ہونا محاورہ.
رک : گرجا کرنا جس کا یہ لازم ہے. سال میں بڑا دن منانے کا ... کیک کھانے کا ... عجب نہیں کہ گرجا بھی ہو جائے. (۱۹۳۱ ، مقالات ماجد ، ۱۳۳).

---ئی صف.
کلیسائی ، گرجا سے منسوب. بیسوں راہب گرجائی حکومت سے آزاد ہو کر ادھر ادھر اب مانگتے پھرتے تھے. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۱). [گرجا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

گرجانا (فت گ ، سک ر) ف م (قدیم).
زور سے بجانا.

اب تال بنگل عیش سوں مولود کا گرجاو تم
سانو سُراں کے ناد سوں داؤد کا الحاں کرو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷). [گرجنا (رک) کا تعدیہ].

گرجتے ہیں سو / وہ برستے نہیں کہاوت.
شور کرنے والا کوئی کام نہیں کر سکتا ، شیخی بازوں کی باتیں ہی باتیں ہوا کرتی ہیں ، لاف زن کچھ نہیں کر سکتا ، جو ڈینگیں مارتے ہیں وہ کرتے کچھ نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گرجِندی (فت گ ، ر ، سک ج) امث.
(موسیقی) بھیروں راگ کی بھارجا. یہ پانچ راگنیاں ہیں اور سورٹھ ، کناری ، بھل ، گرجندی ... بھارجائیں ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵). [مقامی].

گُرجستانی (ضم گ ، سک ر ، کس ج ، سک س) صف.
گرجستان سے منسوب ، گرجستان کا. طہماسپ نے اپنی دوسری گرجستانی مہم کا آغاز کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۹). [گرجستان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُرجک (ضم گ ، سک ر ، فت ج) امذ ؛ ـ گرزک.
۱. (گھڑی سازی) لاٹ کے دانتے جس میں دوسرے پئے کے دانتے پیوست ہوتے ہیں اس طرح ایک چکر کی حرکت سے گھڑی کے کل چکر حرکت میں آ جاتے ہیں ، چکر ، گرزک (اب و ، ۱ : ۱۶۸). ۲. (لوہاری) دھات کی چیزوں کے سوراخ کا منہ چوڑا کرنے کا ایک خاص قسم کا برما جس کا منہ مخروطی شکل کا ہوتا ہے (اب و ، ۸ : ۱۰). [گرج (گرز کا محرف) + ک ، لاحقۂ نسبت].

گرجن (۱) (فت گ ، سک ر ، فت ج) امذ (قدیم).
عموماً چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہونے والی آواز ، شور ، غوغا ، چرچا ، گرج ، کڑک.

ہے محمدؐ بانوں تھے جگ میں محمد قطب شہ
تو طبل اُس ذاز پر گرجیں سو گرجن عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰). [گرجنا (رک) سے حاصل مصدر].

گرجن (۲) (فت گ ، سک ر ، فت ج) امذ.
ایک درخت جو ڈیڑھ سو سے دوسو فٹ تک بلند ہوتا ہے ، لاط : Diptercarpus Turbinatus . اس کی لکڑی سے تیل نکلتا ہے جسے سڑی ہوئی لکڑیوں میں ملا کر مشتعل بناتے ، لکڑی اور بانس کی بنی ہوئی اشیا کی حفاظت ، تیل کے رنگ اور وارنش کی تیاری اور ادویہ میں استعمال کرتے ہیں ، اس درخت کے پتے پت جھڑ میں نہیں گرتے. ان جنگلوں میں سب سے بڑے درخت ... جیسی گرجن ، جیسی ہیسی ... کو مشتمل ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۳۱). گرجن کے درخت بھی بہ کثرت ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۶). [بنگ].

--- کا تیل امذ.
گرجن کے درخت سے نکلنے والا تیل جو جذام کے مرض میں مفید ہے. ایک تولہ گرجن کے تیل میں تین تولہ چونے کا پانی ملا کر جلد بدن کے پرانے امراض پر اور کوڑھ پر لگانا چاہیے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۰).

گُرجَن (ضم گ ، سک ر ، فت ج) امث.
جارجیا کی رہنے والی. ایک ترک نے ایک خوبصورت گُرجن کو خرید لیا تھا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۱۳). [گرجی (رک) جس کی یہ تانیث ہے].

گَرَجْنا (فت گ ، ر ، سک ج) ف ل.
۱. (i) **تیز ہوا کی رگڑ سے بادلوں کا بجلی کے ساتھ غلغلہ پیدا کرنا ، کڑکا کرنا ، کڑکنا.**

چلی فوج جوں موج دریا اُبل
سو سونڈل جو بادل گرجتا نکل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

دریا عشق کا پھر کیا دیک جوش
گرجی بدل ساز کرتی خروش

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۰). ایک آواز مہیب آسمان سے آئی کہ ہرگز ویسی آواز نہ سنی تھی اور شور گرجنے اور بجلی کا سا اوٹھا. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۵). جب فرعون نے دیکھا کہ مینہ اور اولے اور گرجنا موقوف ہوا تو پھر سرکشی کی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۳۳). کاش یہ بادل ... جہاں برستا ہے وہیں جا کر گرجتا بھی. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۸۷).

کڑی کمانوں کی طرح کڑکوں گا
اور طوفانی بادلوں کی طرح گرجوں گا

(۱۹۳۷ ، اشارات جوش ، ۱۰۰). اتنے میں تیز ہوا چلنے لگی ابر گرجنے لگے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۸). (ii) (سمندر کی) **طوفانی موجوں کا کڑکنا ، آواز دینا.** پورا سمندر آسمان سے مل کر گرجنے ، چمکنے اور کڑکنے لگا. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۹۹). ۲. **چلا کر بولنا ، کڑک کر بولنا.**

نہ بلونت گرجے مرے راج میں لہے گرج میرا تورے راج میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). سنجھ ، بازو ٹھونک ، پور بادل ہو کر گرج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷).

گرجتا اس کا قیامت کے شور سے نزدیک
تڑپ ہے جس کے عدو کا جگر فگار فگار

(۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۹۳). توندیا ... ایسی گرجتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کہیں گدھی بول رہی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۷). کسی نے ذرا اختلاف مزاج بات کہی اور وہ گرجے. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۳۹). میری نے ٹھنڈے لہجے میں بات شروع کی ، پھر ایک دم گرجنے لگی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۶۰). ۳. **شیر کا دہاڑنا ، ہاتھی کا چنگھاڑنا.** جب شیر اور شیرنی دونوں ساتھ ہوتے ہیں تو ماند سے نکلتے ہی پہلے شیرنی گرجتی ہے اور پھر شیر. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۲۹). ۴. **ساز یا نغمے کا گونجنا.**

وہ ہند میں گونجا تو یہ آفاق میں گرجا
ٹیگور کا راگ اور ہے اور نغمہ مرا اور

(۱۹۳۰ ، چمنستان ، ۲۶۲). ۵. **تڑخنا ، بال آنا (موتی وغیرہ میں).**

اون دانتوں کی فرقت میں ہوں نالاں صفت رعد
گرجی ہوئی سیپی سے نکلتے ہیں گہر آج

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۵۰). یہ زمرد تھا تو اچھا مگر ذرا گرج گیا یعنی اس میں بال پڑ گیا. (۱۹۳۳ ، بغل اور اردو ، ۹۳). ۶. **غصہ ہونا ، خفا ہونا (پہ کے ساتھ).**

مزدور پہ سیٹھ جی بگڑ کر گرجے
محسن کُش ٹاٹ کے کمینے ٹکڑے

(۱۹۳۹ ، جوئے شیر ، ۳۸۰). چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر مولانا کوثر نیازی پر غیر معمولی طور پر گرجے برسے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۶). [س : गर्जनीय].

گُرَجْنا (ضم گ ، فت ر ، سک ج) ف ل.
غرانا ، غرش کرنا ، گھرکنا (جامع اللغات). [گھرکنا (رک) کا محرف].

گُرْجی (ضم گ ، سک ر) امذ.
۱. **گرجستان (جارجیہ) کا رہنے والا ، گرجستان سے منسوب.** لونڈی غلام حبشی گرجی چرکسی علانیہ فروخت ہوتے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳۲). چار مدنیے والیاں ، بیس رومی ، پچاس ترکنیں ... نوے گرجی عورتیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۹۵). خود پندرھویں صدی کے گرجی مآخذ اس بارے میں بہت مبہم ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۳). ۲. **کتے کی ایک قسم ، گرجستان کا کتا.** کتوں کی جوڑیاں شکاری ، تازی ، ترکی ... گرجی لیے ہوئے کھڑے ہیں. (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۵۱).

گرجی کتا ایک تھا ایک شخص پاس
اوس میں انسان کے سے تھے ہوش و حواس

(۱۸۱۰ ، ایجاد رنگین ، ۱۹). ۳. **گرجستان کا غلام.** لونڈی غلام حبشی گرجی چرکسی علانیہ فروخت ہوتے ہیں اون سے خدمت لیتے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳۲). [گرج (گرجستان (علم) کا مخفف) + ی ، لاحقہ نسبت].

گُرجی تو ڈَری / ڈولی پڑی تو سہی کہاوت
مصیبت کی دہشت ، مصیبت برداشت کرنے سے سخت تر ہوتی ہے ، جب تک کوئی مصیبت نہ آئے اس کا ڈر ہوتا ہے ، جب آ جائے تو انسان برداشت کر لیتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گُرْچ (ضم گ ، سک ر) امث.
ایک بیل جو تیزی سے بڑھتی اور پھیلتی ہے ، گربیل. گرچ ، تخم خیارین دو دو تولہ ... پانی میں جوش دے کر ... پلائیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۵۳). اس کا لڑکا گردھاری بھی نیم کی سینکیں پلاتا ، کبھی گرچ کا عرق ... لیکن اس کو کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۱). جب بسنت کی ہلکی گرم رو رستان کی مشکل چھوڑنے لگی تو اونچی گھاٹیوں پر گرچوں کا رنگ اودا ہونے لگا. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول، ۵). [س : गुडूची].

گَرْد (فت گ ، سک ر) امث.
۱. **غبار ، دھول ، مٹی.**

دھواں گرد میں مل کے گردوں ہوا
اسد خاں جو جگ میں ڈہانسوں ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۸).

ترے دوست کے ہات کی گرد تھے
دنے منج لین کوں لوتیا یا حنیلا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).
آلودگئ گرد کو منعم نہ بوجھ سہل
اکثر سنا ہے گنج تو پنہاں ہے زیر خاک
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).
اس خاکداں میں رہنے کا کیا لطف مصحفی
چھڑتی ہے قصرِ کہنۂ چرخِ بریں سے گرد
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۱).
عمرو تیز رو عاقل و فرد ہے
فنِ مکر یاپوشی کی گرد ہے
(۱۹۰۱ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۴).
اک گرد سر بسر ہے چھائی ہوئی اُفق پر
جس کو ہوائے صحرا ہر سو اڑا رہی ہے
(۱۹۶۱ ، صبح بہار ، ۱۵). کہیں راستے کی گرد نے نظر کو دھندلا ، تصور کو داغ دار ، قدم کو لغزش پر آمادہ نہیں کیا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۷). ۲. (مجازاً) بے حقیقت ، ہیچ ، مانند.
مرصع کے تختے اوپر نرد ہے
کہ جس پاس طاس فلک گرد ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵). حکمت میں افلاطون کا شاگرد ، سخاوت میں حاتم کا کھولے برد ، شجاعت میں رُستم گرد.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).
مرے پر عجب طرح کے درد ہیں
کہ سب درد اس درد کے گرد ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰).
دولتِ فقر کے حضور گرد ہے جاہِ سلطنت
کہتے ہیں جس کو یاں ہما اپنی نظر میں زاغ ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۳).
گرمی سے ابر کا اگر ہنگامہ سرد ہے
آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۴).
گرد ہے لطفِ ملاحت سے ترے رنگِ چمن
بے نمک ہیں ترے آگے گل و ریحاں دونوں
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۶۵) انسانوں پر بعض دفعہ ایسے واقعات گزر جاتے ہیں جنکے آگے آپ کے یہ چھوٹے افسانے گرد ہیں. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۶۲). ذمہ داری کا احساس ٹھوس تجربہ اور زندہ حقیقت کے آگے گرد ہو کر رہ گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۴). ۳. (شکار) آٹھ یا دس نمبر کے چھرے (شکار ، ۱ : ۱۲۲). ۴. نفیس ریشم کی ایک قسم ، دھلے ہوئے ریشم کا بنا ہوا کپڑا (ا پ و ، ۲ : ۸۵ ، لغات پیرا). [ف]

---اُٹھنا محاورہ.
ہوا کے زور میں غبار کا زمین سے بلند ہونا.
آیا شہر تھے بہار ، اٹھی واں تھے گرد
ستوارنا او لشکر کون کرنے نبرد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۸).

عزلت گزیں ہوتا ہے تجھ سے زمانہ صاف
اُٹھتی ہے رہروؤں کے سبب گرد راہ سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۶).
گری غش کھا کے سایہ کے برابر دھوپ میداں میں
بگولہ کی طرح سے گرد اُٹھی اور تیورائی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۳).

---اُڑانا ف م ؛ محاورہ.
۱. غبار کو ہوا کے زور سے فضا میں پھیلا دینا ، دھول اُڑانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. تباہ کرنا ، برباد کرنا ، خاک اُڑانا ، اندھیر کرنا.
ادکہ ہاتے مردی سوں ہو شیر مرد
اڑایا کھندل کر غنیماں کوں گرد
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۶). میں وہ طاقتور ہوں جو لڑائیوں کو ابھارتا ہے اور اپنی طاقت سے گرد اڑاتا ہے. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۳۸). ۳. اناج برسانا ، غلے کی خاک نکالنا (فرہنگ آصفیہ).

---اُڑائی (---ضم ا) امث.
سڑک پر چلنے کا محصول جو سابق میں مسافروں سے لیا جاتا تھا ، سڑک گھسائی (اردو قانونی ڈکشنری). [گرد + اُڑائی (اُڑانا (رک) حاصل مصدر)].

---اُڑنا ف م ؛ محاورہ.
۱. رک : گرد اُٹھنا.
ستاروں کا ہوا بازار سب سرد
اوڑی سورج کے لشکر کی جو سب گرد
(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، امین ، ۱۷۱).
چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے
گرد اوڑی اے ماہ جب تیری تجلی گاہ کی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۴۰). ۲. تباہ ہونا ، برباد ہونا ، منہدم ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---آفتاب کس اضا (---مد ا ، سک ف) امث.
باریک باریک ذرات جو سورج کی کرنوں میں نظر آتے ہیں (جامع اللغات). [گرد + آفتاب (رک)].

---آلود/آلودَہ (---و مع / فت د) صف.
جس پر دھول پڑی ہوئی ہو ، خاک سے اٹا ہوا.
ہے دلِ صاف کو عزلت میں بھی گردوں سے غبار
گرد آلود ہیں ہوا تنہا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۲ : ۳۸). چونکہ میری آنکھیں تمہاری جدائی میں گرد آلود ہو رہی تھیں اس لیے میں نے ان کو آنسوؤں سے دھو لیا. (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۸۳). عملے نے اسے پریشان دیکھا تو ہر رکن کسی قدر پریشان ہو گیا ، بال بکھرے ہوئے ، چہرہ گرد آلود اور آنکھوں میں مایوسی کے سائے سے لہرائے ہوئے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۵). [گرد + ف : آلود ، آلودن - بھرنا ، ، لاحقۂ صفت].

---آمیزی (---مد ا ، ی مج) امث.
گرد کی ملاوٹ ، گرد آلود ہونا. اس کے رنگ میں کسی قدر گرد آمیزی ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰). [گرد + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا ، ملنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باد امذ.
غبار آلود ، خاک آلود ، بگولہ ، غبار کا جھکڑ.

زمانے نے اسے درد جوں گرد باد
دکھائی بلندی و پستی مجھے

(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۹۹). ایک دم کے بعد غث فوج کا نمودار ہوا اور تمام زمین و آسمان گرد باد ہوگیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۳).

کوئی جائے جو گرد باد اودھر
جاؤں میں اس کے ساتھ اڑ اڑ کر

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۸).

رشک وہ ہے انحطاط ذرہ ہائے گرد باد
ایک ساتھ اٹھے ہوائے دہر کی تعظیم کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۷۲). تروازی صاحب نے گرد باد کی طرح سفر کرنے ... کی اصلاح بھی کر دی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۱۵). [گرد + باد (رک)].

---باد بیٹھ جانا محاورہ.
بگولے کا زور ختم ہو جانا.

غزال بانب اٹھے گرد باد بیٹھ گئے
نہ جست و خیز کے ہاتھوں مرے قدم ٹھہرے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۲).

---برد (---فت ب ، سک ر) صف.
(مجازاً) بے رونق ، تباہ ، برباد ، شکستہ خوردہ. فصل کی کیفیت گرد برد ہوئی. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۳۳).

ہو گیا دامان صحرا گرد برد
گھر گیا آفت میں وہ صحرا نورد

(۱۹۱۷ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۵). اف : کرنا ، ہونا. [گرد + برد ، بردیدن - بھٹک جانا ، گمراہ ہونا].

---بیٹھنا ف مر ؛ محاورہ.
غبار کا تہ نشین ہونا ، خاک کا نیچے جمنا ، گرد جمنا.

باواں بہ تیرے گرد لچھ بیٹھے تو جیو میں ہے مرے
لب کے رومالاں لے کو دت میں جھاڑنا ہو کر فراش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

آنسوؤں سے نہ فقط گرد زمیں بیٹھ گئی
کشتی چرخ بھی چکرا کے وہیں بیٹھ گئی

(۱۸۷۹ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۸). بعض لوگ کھانے پینے کی چیزیں برتن بغیر ڈھانکے رکھ چھوڑتے ہیں ، یہ غلط ہی نہیں بڑا مضر طریقہ ہے ، اس سے کھانے پینے کی چیزوں پر گرد بیٹھ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵۰).

---بھی نہ پانا محاورہ.
نام نشان نہ ملنا ، سراغ لگانے میں ناکام ہو جانا. ہر چند سوار گھوڑے ان کے پیچھے ڈالے لیکن ان کی گرد بھی نہ پائے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۲).

یہ مہر و ماہ چلے تھوڑی دور ساتھ مرے
پھر اس کے بعد مری گرد کو بھی پا نہ سکے

(۱۹۶۰ ، جگر مرادآبادی ، د ، ۴).

---پوش (---و مج) امذ.
۱. وہ کپڑا یا غلاف جو کسی چیز مثلاً پلنگ ، صندوق ، زین وغیرہ پر گرد سے محفوظ رہنے کے لیے بچھایا دیا جاتا ہے؛ گرد سے محفوظ رکھنے والا غلاف. خاصیوں کے غلاف باناتی ، سقرلاتی باغ و بہار گرد پوش مخمل کے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰۶). صدر کے مکان میں ہاتھی دانت کا بیش بہا تخت بچھا ہوا ، اس پر مُذہّب و مُطلا گرد پوش پڑا ہو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۷). کبھی کار چوبی گرد پوش پر نقرئی خاصدان رکھا تھا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۲۷). ۲. کتابوں کی جلد پر چڑھایا جانے والا وہ رنگین اور موٹے کاغذ کا کَوَر جو گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لیے چڑھایا جاتا ہے. اس کا ثبوت ان کی زیر نگرانی چھپے ہوئے کتابوں کے وہ گرد پوش ہیں. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۳۵). [گرد + ف : پوش ، پوشیدن - چھپنا ، چھپانا].

---تک نہ پہنچنا محاورہ.
رک : گرد کو نہ پہنچنا.

ترے نقش قدم کی گرد تک پہونچا نہ واماندہ
بہت پیچھا کیا اے کاروان کوسوں تلک تیرا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹).

---جمنا محاورہ.
کسی چیز یا جگہ پر دھول بیٹھ جانا ، غبار کا ایک جگہ بیٹھ جانا.

جمی صحرا نوردی سے یہاں تک گرد پاؤں پر
کہ اب معلوم ہوتی ہے مری زنجیر مٹی کی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۰).

---جھاڑنا محاورہ.
مارنا ، سزا دینا.

ظالم جو تو نہ ہووے مکدر تو جھاڑ دوں
سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰). لوگ اس گاڑی کے سائیس اور کوچبان کی گرد تو خوب جھاڑ رہے ہیں ، مگر غریب بچے کی مرہم پٹی کا کسی کو خیال نہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۹). ایک روز سر بازار اس بہاریں کی خوب گرد جھاڑی گئی. (۱۹۳۱ ، تیہتا رانا ، ۹۰). ۲. تنقیح کرنا ، چھانٹنا ، چھٹائی کرنا ، غیر ضروری انبار سے کام کی چیز نکالنا. واقعات کی گرد جھاڑنے کے بعد انہیں مخصوص سیاق و سباق کے ساتھ منسلک کر کے پیش کر دیا. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۵۰).

---جھڑنا محاورہ.
دھول صاف ہونا ، غبار یا کدورت کا دور ہونا ؛ پٹائی ہونا ، مرمت ہونا (گرد جھاڑنا (رک) کا لازم).

شاید کہ حق کے سینے میں دل خاک ہو گیا
جھڑتی ہے جو مرے نفسِ آتشیں سے گرد
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۸۱).
بیجھا مجنوں کا کوئی چھوڑتی ہے ہو للہ
جب تلک گرد نہ جاوے کی تیری وحشت جھڑ
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۵).

--- خورَہ (---و مع ، فت ر) امذ.
(گاڑی بان) گاڑی کے پیچھے لگا ہوا پردہ جو چلتی گاڑی کے پیچھے اڑنے والی گرد کو روکے (ا ب و ، ۵ : ۱۰۱). [گرد + ف : خور ، خوردن - کھانا ، پینا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- دینا ف م ؛ محاورہ.
غبار کا بال کے جھٹنے سے اُڑنے کے قابل نہ رہنا.
معدوم جوشِ گریہ سے کیا ہو بخارِ دل
کچھ گرد تو نہیں جو یہ باراں سے دب رہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۷).

--- راہ کس اضا ، امذ.
راستے کی دھول ، بے وقعت.
اک گردِ راہ تھا پئے محمل تمام راہ
کس کا غبار تھا پئے دنبالہ گرد تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۸).
شہر کے میدان میں ایسی بھی اک درگاہ تھی
بوسہ گہ حور و غلمان جس کی گردِ راہ تھی
(۱۹۰۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۹).
رنگِ بہارِ لالہ و گل ، نورِ مہر و ماہ
اک تیری رہگذار ہے اک تیری گردِ راہ
(۱۹۸۷ ، بوئے وسیلہ ، ۲۲۲). [گرد + راہ (رک)].

--- کا چکّر امذ.
آندھی سے زمین پر بننے والے دھول کے دائرے ؛ مراد : بگولے.
جتا کر خاک کا اڑنا ، دکھا کر گرد کا چکّر
وہیں ہم لے چلے اس گل بدن کو گھیر آندھی میں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۹).

--- کارواں کس اضا (---فت نیز سک ر) امذ.
قافلے یا گروہ کے چلنے سے اُڑنے والی دھول جو پیچھے اُڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے ، قافلے کی گرد ، غبارِ کارواں.
حضرت جابر کارواں میں نہیں گردِ کارواں میں چل رہے تھے۔
(۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۶۷). [گرد + کارواں (رک)].

--- کرنا / کر دینا محاورہ.
ماند کرنا ، بے وقعت کر دینا ؛ دھندلانا ؛ بازی ہرانا ، شکست دینا.
ترے دانتوں کی کیا معجزنما ہے پان کی سرخی
کہ دم میں گرد کر دیتی ہے یہ دانتوں کو گوہر کے
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۰۱). اگر پرانے زمانے کے سب نامی نامی پہلوانوں اور سورما سپاہیوں کو گرد نہ کردیا ہو تو سہی.
(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹).

--- کش (---فت ک) امذ.
فرش کی صفائی کا برقی آلہ جو خاک کو کھینچ لیتا ہے. گھر سے روانہ ہونے سے پہلے میرے کانوں کو گرد کش کی آواز سنائی دینے لگتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳). [گرد + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

--- کو نہ پانا محاورہ.
رک : گرد کو نہ پہنچنا. ہر چند سوار گھوڑے ان کے پیچھے ڈالتے لیکن ان کی گرد بھی نہ پاتے. (۱۸۰۲ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۲). تحت الثریٰ کے انتہائی حدود تک چلی جاتی ہوں. میرا دامن پکڑنا کیسا کوئی میری گرد کو بھی نہیں پاسکتا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۲ ، ۱۳۷).

--- کو/تک نہ پہنچنا / لگنا محاورہ.
ہمسری نہ کر سکنا ، مقابلہ نہ کر سکنا ، پیچھے رہ جانا.
اگر جل میں جل کر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانو کی گرد کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۶).
غرض وہ گرم عنان ہو کے جب چمکتا ہے
نہیں پہونچتی ہے برق اس کی گرد کو زنہار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۹). گھوڑا بھی باد سے باتیں کرتا تھا لیکن اس کی گرد کو نہ پہنچا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۵).
سایۂ طوبیٰ کا ہم دنیا میں کیا سنتے تھے وصف
گرد کو لگتا نہیں اس سایۂ دیوار کی
(۱۸۷۹ ، معروف (فرہنگ آصفیہ)). آریہ انگریزی تعلیم میں اس تیزی سے ترقی کر رہے ہیں کہ مسلمان ان کی گرد تک بھی نہیں پہنچتے. (۱۹۱۱ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۱۴۷). ابن خلدون کا مقدمہ فلسفۂ تاریخ سے لبریز ہے کوئی بھی وہاں تک نہ پہنچ سکا ... روم و یونان کے علماء بھی اس کی گرد کو نہ پہنچے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس جعفری ، ۷۷).

--- گیر (---ی مع) امذ.
گرد و غبار کو روکنے والا آلہ. گردگیر سے نکلنے والی گیس اگر پوری طرح صاف نہ ہو تو اسے ... مزید صاف کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۴۷). [گرد + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

--- ملال کس اضا (---فت م) است.
رنج و غم کی گرد؛ (استعارۃً) غم کی حالت ، مکدّر ہونے کی کیفیت ، تکدر ، رنجیدگی.
اکھڑا ہے دم مرا تو یہ حکمت ہے چارہ گر
دل پر سے اڑ نہ جائے کی گردِ ملال کیا
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۸).
وہ آئے ہر دم بچھڑنے کا خیال
چاند سے مکھڑے پہ اک گردِ ملال
(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۵۱). [گرد + ملال (رک)].

---میں ملنا محاورہ (قدیم).
مٹی میں مل جانا ، تباہ ہو جانا ، فنا ہو جانا.

تجھ آنگے ہے تاب کس مرد میں
پھریا جس یہ توں او ملیا گرد میں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۵).

---نا ک صف (قدیم).
گردآلود ، غبار میں اٹا ہوا.

کیا اپنے خاطر کوں او گرد نا ک
سنیا کان میں نالۂ دردنا ک
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۲۵). [گرد + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---نکالنا محاورہ.
بُری طرح انتقام لینا ، بدلے میں سخت سزا دینا ، بدلہ لینا.

بھبک شیر کی طرح قاسم سا مرد
نکالا لعیں کوفیوں سیتی گرد
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۶).

---نہ پانا محاورہ.
رک : گرد کو نہ پہنچنا.

دوڑا تو غزالوں نے مری گرد نہ پائی
وحشت میں رہا چار قدم آگے صبا سے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸).

وہ شہسوار اور وہ سمندِ فلک نورد
پائی کبھی صبا نے نہ جس کے قدم کی گرد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۹).

---و غُبار (---و مع ، ضم غ) امذ.
خا ک ، دھول ، مٹی.

وہ نقشِ قدم رہِ وفا میں　　نذرِ گرد و غبار ہوگئے ہیں
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۹۹). [گرد + و (حرفِ عطف) + غبار (رک)].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. ماند ہو جانا ، بے رونق ہو جانا ؛ بے حقیقت ہو جانا ، بے اثر ہو جانا.

آتی تھی صدا گرد ہیں ہاں نور تمہارے
تارے یہ وہ تارے ہیں کہ جو ہیں ہمیں پیارے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۸).

علم و تقویٰ پہ بڑا ناز تھا مجھ کو لیکن
آپ کے سامنے سب گرد ہوا جاتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۰).

سپاس ، کیا خبر ہے یہ آہیں کے وسوسے
ہو جائیں گرد اس بڑی شورش کے سامنے
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۱۰۱). **۲. ہوا ہونا ؛ غائب ہونا ، معدوم ہو جانا.**

مجنوں بھی دشت گرد تھا مانندِ گرد باد
جب خا ک اڑائی ہم نے تو وہ گرد ہو گیا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۸).

ہنگامۂ جفائے فلک گرد ہو گیا
نالے جو گرم میں نے کیے سرد ہو گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱).

لال یہ کہاں رہا زرد ہو کے رہ گیا
رنگ اب کہاں ہے رنگ گرد ہو کے رہ گیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۳۰). **۳. مر مٹنا ، فنا ہو جانا.**

گرد تو ہو گئے ترے عاشق
کیا ستم ہو زیادہ اس سے خا ک
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۴۴).

---یتیمی کس امذ (---فت ی ، ی مع) امث.
(لفظاً) یتیمی کی گرد ؛ مراد : عسرت ، بیکسی ، یکتائی ؛ (مجازاً) موتی کی چمک ، آبداری ، موتی کا صاف اور بےعیب ہونا.

غبار بیکسی ہے کیا ضرر پاکیزہ جوہر کو
کہ بخشے ہے جلا گردِ یتیمی آبِ گوہر کو
(۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، لطف ، ۱۳۹).

آبرو گرد یتیمی میں جو پیدا کرتا
گوہرِ اشک کو میں آنکھ کا تارا کرتا
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۸). [گرد + یتیم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

• • • گَرد (...فت گ ، سک ر) صف مذ.
پھرنے والا ، گھومنے والا ، بطور لاحقہ مرکبات میں مستعمل.

اے رئیس امروہوی کی جان اے جانِ رئیس
کوچ ہے درویش کوچہ گرد یاروں کو سلام
(۱۹۶۳ ، الف ، ۸۸). [ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا].

گِرْد (۱) (کس گ ، سک ر) امذ.
اکبری دور کا سونے کا گول سکّہ جس کا وزن دو تولے ۹ ماشے ہوتا تھا اور قیمت میں تین جلالی مہر کے برابر تھا ، ہر مہر کی قیمت گیارہ روپے تھی (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶). [مقامی].

گِرْد (۲) (کس گ ، سک ر) (الف) م ف.
آس پاس ، اطراف ، اِدھر اُدھر ، چاروں طرف.

بیٹھے گرد ہر گرد یوں سارے
توں کے گا کہ شہ چاند ہو تارے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۰).

دیکھی گرد اندکار ہے بے شمار
کہیں ہو ابھلاں رہنے کا ہے تہار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۰).

خطِ نورستہ چہرے پر ترے کیا خوب لگتا ہے
ہے گویا گرد ماہِ چاردہ کے دور ہالے کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴).

اُترے رفیق خاص قریبِ خیامِ شاہ
کچھ فاصلے سے گرد فروکش ہوئی سپاہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲).

بھولے تھے اس بُت کے گرد اب ساتھ ہے بچوں کی فوج
عشق میں دیوانہ تھا اب فکر میں دیوانہ ہوں

(۱۹۲۲ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۸). اس شہر کے گرد دائرہ در دائرہ تعمیرات بنے گئے اور قاری کو ... دیکھنے کے مواقع فراہم کئے گئے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۸). (ب) صف. **مدوّر ، گول.**

انھی خوب و خوش اور گرد و دراز
انھے کالے بال اس کے اے سرفراز

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۷). بادشاہ نے انگوٹھی مٹھی میں لی اور پوچھا ، کہو بابا ہمارے ہاتھ میں کیا ہے؟ کہا کچھ چیز گرد سی ہے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۵). [ف].

--- اُنُوث کس اضا (--- ضم ا ، و مع) امذ.
(نباتیات) ایسا پھول جس میں پھول کے بقیے حصوں کو گھیر لیتے ہیں اور جس میں مسند گل ، پتیاں اور حامل زر بیجے کے نیچے منسلک ہوتے ہیں ، ایسا پھول جس میں بیض خانہ عرشہ کے بالائی حصے پر اور دوسرے زیراوی نیچے بیض خانے کے نیچے واقع ہوتے ہیں. گرد انوث ... گلاب ، مٹر ، گل مہر اور اسی قسم کے کئی پھولوں میں عرشہ نمو پا کر پیالہ نما شکل اختیار کرلیتا ہے اور بیض خانہ پیالے کے درمیان ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۱۰۲). [گرد + انوث (رک)].

--- اُنُوثی کس صف (--- ضم ا ، و مع) امث.
(نباتیات) پھول کے گرد انوث (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت. دوسرے مخصوص خصائص؟ زیر انوثی ، گرد انوثی یا بر انوثی. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۸۹). [گرد انوث + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آوَر (--- فت و) صف.
۱. **گھیرنے والا ، احاطہ کرنے والا ، محیط ، گول ، چہار طرف سے یکساں.** یہ پہاڑ تمام دنیا کا گرد آور ہے. (۱۸۶۹ ، جادہ تسخیر ، ۸۷). ۲. **نظم و نسق یا مالیات کا نگہبان ، پٹواری.** رئیس قائم گنج ، گرداور ، قانون گو ، قائم مقام تحصیل دار ، صدر تحصیل فرخ آباد تھے. (۱۹۱۶ ، ایک نادر سفرنامہ ، ۲۰). [گرد + ف : آور ، آوردن - لانا].

--- آوَری (--- فت و) امث.
۱. **احاطہ کرنے کی صلاحیت ، جمع کرنے کی طاقت ؛ مراد : خاطر جمعی و جمع آوری.** عناصر میں میلان ان کا طبیعت کی گرد آوری سے مشابہہ کیا جاتا ... ارادی کی صورت ظاہر ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۵۳).

صنعتِ مصنوع و صانع ایک سی ہوتی نہیں
طاقتِ گرد آوری کب ہے سپہر کے چاند میں

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۲۳۳). سرسیّد اپنے اظہار خیال کے سامنے شستہ الفاظ کی گرد آوری میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۷). ۲. **فراہم کرنا ، مہیا کرنا.** یقین ہے کہ بعد گرد آوری کاغذات کے اگر عرضداشت مل گئی یا قضیہ نکل گیا تو جواب ملے گا. (۱۹۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۹۵). ۳. **محاصرہ ، گشت ، نگرانی.** حکیموں نے غرض کیا تمہارا مقصد اس گرد آوری سے یہی ہے سو موجود ہے اور تھوڑا کہ ہماری تمہارے لائق نہیں ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۸۵). چند اشخاص سرکار کے اس بات پر متعیّن ہیں کہ ایک وقت معیّن میں گرد آوری تمام شہر اور حوالی شہر کی کر کے نرخ اور اوزان وغیرہ موافق تقرر سرکار کے دریافت کریں. (۱۸۴۷ ، سنہ شمسیہ ، ۱ : ۸۵). افسر روز گشت اور گرد آوری رات کو کرتے رہیں. (۱۹۰۱ ، سپاہ ، ۲ ، ۲ : ۸۷). اس میدان میں ... گرد آوریاں کرنے اور وسیع میدان میں گھوڑوں کی جولانیاں دکھانے لگے. (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۱۱). [گرد آور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بار امذ.
(نباتیات) پکے ہوئے پھل کی تخم دانی کی دیوار جس میں ہمیشہ الگ الگ غیر ممیز تہیں ہوتی ہیں ، برثمرہ ، میان پوست ، اندرونی ثمر. تقریباً پکے ہوئے پھل کے گرد بار کا تازہ بیرونی حصّہ. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۳). [گرد + بار (رک)].

--- بالِش (--- کس ل) امذ.
(عموماً گول اور چھوٹا) تکیہ جو امیر لوگ سوتے وقت رخساروں کے نیچے رکھتے ہیں ، گل تکیہ ، پہلو تکیہ ، کُشن (فرہنگ آصفیہ). [گرد + رک : بالش (۱)].

--- بِینی (--- ی مع) امث.
آگے پیچھے سے واقف رہنا ، ماحول شناسی. جن اوصاف کی سب سے زیادہ ترغیب دی گئی ہے .... یہ ہیں ، گرد بینی ، دور اندیشی ، ثابت قدمی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۲۲). [گرد + ف : بین ، دیدن - دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- (و) پیش (--- ی مج) امذ.
آس پاس ، اطراف ، ماحول. فوج آئی ، گرد پیش سے اوس کے گھر کوں گھیرے میں لائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲). جتنے غلام شہ نشین کے گرد پیش حاضر تھے ، مجروں میں چُھپ گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). مصالح وقت ، ضروریات زمانہ ، مکروہات گرد و پیش سب کا خیال رکھنا پڑتا ہے. (۱۹۱۳ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۲۳). جو گرد و پیش کو خطرے کی زد میں آئے ہوئے خرگوش کی طرح دیکھ رہا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۸۳). [گرد + و (حرفِ عطف) + پیش (رک)].

--- پھِرنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **چکر لگانا ، اطراف کا گشت کرنا.**

جوں اس ناؤں کے گرد پھرتا قلم
خجل ہو رکھیا سر کوں او بر قدم

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۰).

گول پگڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد
گول پگڑی حسن کا سرپوش ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، کد ، ۲۳۵). ۲. **صدقہ وغیرہ ہونے کے لیے کسی کے گرد سات چکر کاٹنا.** جب ہوش میں آیا سات بار شاہزادہ کے گرد پھرا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۱۷).

---تُخم کس اضا(---ضم ت ، سک خ) امذ.
(نباتیات) بیج کے نوک دار سرے کی جانب جھلی نما غلافِ تخم ، غلافِ جنین.اس پرت کو گردِ تخم کہتے ہیں.(۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۳۳). [گرد + تخم (رک)].

---جُمجُمہ کس اضا(---ضم ج ، سک م ، ضم ج ، فت م) امذ.
غشائے جمجمہ ، وہ جھلی جس سے کھوپڑی کا بیرونی غلاف تشکیل پاتا ہے ، وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور مغز کے درمیان ہے ، سمحاق. نئی ہڈی پیدا کرنے کے لئے گرد جمجمہ میں ایک عمومی مغائرت پائی جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۵). [گرد + جُمجمہ (رک)].

---حاشِیَہ کس اضا(---سک ش ، فت ی) امذ.
(نباتیات) حولِ عروقیہ ، ستونِ عروقیہ کی بیرونی تہہ یا نسیج ، ان عروقی پودوں کی جڑ یا ڈنٹھل جس سے شاخ اور جڑیں نشو و نما پاتی ہیں. اندرونی جانب خلیوں کی ایک پرت جس سے گرد حاشیہ بنتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۴۷). گردِ حاشیہ مسلسل درون ادمہ کے ساتھ حاشیہ بناتا ہے اور دعائی خربوں اور دیگر بافتوں کو گھیرے رہتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۳۲۴). [گرد + حاشیہ (رک)].

---دَہَن کس اضا(---فت د ، ہ) امذ.
(نباتیات) حولِ فم ، حولِ منفس. اس کے ۳۲ دانت جن سے گرد دہن (Peristome) بنتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۵).گرد دہن پیش دہن کے پیچھے واقع ہوتا ہے اس کے بطنی جانب ایک شگاف نما دہن ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۶۰). [گرد + دہن (رک)].

---رُو کس اضا(---و مع) امث.
موتیوں کی وہ لڑی جو عورتیں سر یا چہرے کے گرد باندھتی ہیں.

گردِ رو باندھے تو چہرہ حور کا
چاندنی میں ہو تو بکّا نور کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۷). [گرد + رو (رک)].

---رَہنا محاورہ.
گھیرے رہنا ، چمٹے رہنا ، لپٹے رہنا ، ہر وقت ساتھ لگے رہنا.

وہ ناز کا لہنا گرد ہی رہنا ہن کے یہ کہنا غم جھیلے
وہ گال گل تر صدقے ہو جن پر لب کے سکرور ہوتے لے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۴۷).

---صُرَّہ کس اضا(---ضم ص ، شد ر بفت) امذ.
(نباتیات) بذرہ دانِ قطرہ ، قطر کا کیسۂ ثمر ، ایک کرہ نما یا ناشپاتی کی شکل کا کیسی ثمر یا بعض کیسی فطرات میں ایک قطعی چھوٹے سوراخ کی خصوصیت رکھنے والا حصہ، یہ سوراخ کشی صراحی نما کیھول کے ہیں جس کو گرد صرے (Perithecia) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۸). [گرد + صرہ (رک)].

---قَلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امذ.
غلافِ قلب ، پردۂ دل ، جھلی دار تھیلی جو قلب کو چاروں طرف سے ڈھاکے ہوئے ہے ، دل کی جھلی. سفاق کا ایک حصہ دل کو گھیرتا ہے یہ گرد قلب (Pericardium) کہلاتا ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ ، ۲ : ۲۵). [گرد + قلب (رک)].

---کَرنا محاورہ (قدیم).
۱. جمع کرنا ، اکھٹا کرنا ، مجتمع کرنا.

چلیا تنت لے نات تھالے کھیکھیر
کیا گرد کر راک سٹ میں نکھیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۵ ، ۷۶).

سبہ گرد کر اس کوں حلقہ کرے
بہوت جنس کا اس پر سارا کرے

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۰). ۲. گھیر لینا ، محصور کر لینا.

کیا گرد سالک کوں سارا سپاہ
اٹھیا غل بلاواں بدر کو شاہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۷).

---گُل کس اضا(---ضم گ) امذ.
(نباتیات) پھول کٹوری یعنی پھول پتیاں اور پنکھڑیاں مجموعی صورت میں بالخصوص اس وقت جب کہ ان دونوں کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں ہوتا. نر مخروطیہ پر صرف ضروری اعضاء ہی موجود ہوتے ہیں گرد گل نہیں ہوتا. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶). [گرد + گل (رک)].

---گُھمّا (---ضم گھ ، شد م) صف.
۱. منڈلاتے پھرنے والا ، آوارہ گرد ، گھومتے پھرنے والا ، سیر کا شوقین. اور جو حسین عورت دیکھ لی تو بس گرد گھما ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۷).

تیری خاطر ہلانے کو چونری
گرد گھما کنول کے ہے بھونری

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۰۳). ۲. مفلس تماش بین جو بار بار صرف گھوم کر رہ جائے (ماخوذ: اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۴۳). [گرد + گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ اسمیت].

---لَحم کس اضا(---فت ل ، ح) امذ.
(حیوانیات) سیکی یا قاطینی خول یا پوشش جس سے آبی حیوانوں کے نرم حصے اکثر ڈھکے رہتے ہیں. ایک غیر خلوی شفاف غلاف ہوتا ہے جسے گرد لحم کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۹۶). [گرد + لحم (رک)].

---مادَہ کس اضا(---فت د) امذ.
(نباتیات) وہ (زوہر یا حاملِ زر) جو بلعۂ گل یا بیضہ دان کے گرد محیط ہوتا ہے ، حولِ بلعی گرد مادہ (Perigynium) ... بھی جو باروری سے عین پہلے ... نمودار ہوتی ہے جلد بڑھ کر ثمین اور جنین کو گھیر لیتی ہے. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۴۲۲). [گرد + مادہ (رک)].

ـــمُشت کس اضا (ـــضم م ، سک ش) امث.
(تیر اندازی) قبضۂ کمان کی ایک گرفت جس میں کمان کے قبضے کو بائیں ہاتھ کی مٹھی میں اس طرح مضبوط پکڑتے ہیں کہ چاروں انگلیاں آپس میں مل رہتی ہیں اور اوپر انگوٹھا ہوتا ہے. قبضہ کی گرفت چار طرح پر ہے اول گرد مشت یعنی گول مٹھی. (١٨٣٥ ، جمیع الفنون (ترجمہ) ، ١٠٩). قبضۂ کمان کی گرفت چار طریق پر ہے اول گرد مشت، دوم چنگل باز، سوم بہرام مشت، چہارم شیر دہان. (١٩٢٣ ، عقل و شعور ، ٣٣٣). [گرد + مشت (رک)].

ـــنامَہ (ـــفت م) امذ.
ایسا نقش یا تعویذ جس کے گردا گرد مخصوص دعائیں لکھی ہوتی ہیں ، اس کے بیچ میں غائب شدہ کا نام لکھ دیتے ہیں اور اسے چرخے سے باندھ کر پھراتے ہیں یا اس جگہ دفنا دیتے ہیں جہاں وہ سوتا تھا ، مشہور ہے کہ اس تعویذ کی برکت سے گم شدہ واپس آ جاتا ہے (اس کے لغوی معنی شہر نامہ ہیں کیونکہ گرد زبان پہلوی میں شہر کو کہتے ہیں ، اس عمل سے بھاگا ہوا اپنے شہر یا مقام پر واپس لایا جاتا ہے).

گرد نامہ خط مشکیں ہے ترا اپنے لیے
تجھ سے کیا کر سکیں وحشت میں ہم اے یار گریز
(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٤٠).

مانع خلد اُس کو ہو گا رشکِ حور
گرد نامہ باندھیں گے طوبا میں ہم
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٥٣). [گرد + نامہ (رک)].

ـــ(و) نَواح (ـــفت ن) امذ.
آس پاس کا علاقہ ، پڑوس ، قرب و جوار. اُس گرد نواح کے تمام پرندے رات کو اس پر بسیرا لیا کرتے.(١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٤). اگر بچھو پکڑ کے آگ میں جلائیں ، اوس گرد و نواح میں جتنے بچھو ہوں گے ، بھاگ جائیں گے. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٨٥). یہاں پت میں خیریت ہے مگر گرد و نواح کی بستیوں میں... طاعون نمودار ہو گیا ہے. (١٩٠٣ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٣٥٤). جنوبی گرم ہوائیں ... نیل کے گرد و نواح میں اتنی ناخوشگوار تبدیلی لے آتی ہیں. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٢٦). [گرد + و (حرف عطف) + نوح (رک)].

ـــنَہ پَھٹَکْنا محاورہ.
پاس نہ آنا ، قریب نہ آنا ، واسطہ نہ رکھنا ، قریب نہ پھٹکنا.

یاد ہے غیروں سے ہوتے تھے اشارے نہ کبھی
دوسرا گرد پھٹکتا تھا تمہارے نہ کبھی
(١٨٦٤ ، واسوخت امیر مینائی (شعلہ جوالہ، ١ : ١٣٥)). مالِ یتیم کے گرد نہ پھٹکنا. (١٨٩٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٩٤).

ـــنَہ پِھرْنا محاورہ.
رک : گرد نہ پھٹکنا ، تعلق نہ رکھنا. جو کچھ اون نے کہا قبول کیا اور جس چیز سے کہ منع کیا گرد اوس کے نہ پھرا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٨٨). مطوفین اصل یہ ہے کہ آدمی کو بدکاری کی سزا دے کر اس طرح پر تنبیہ کرے کہ پھر بدی کے گرد نہ پھرے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ١ : ٣٠).

ـــنَہ چھوڑْنا محاورہ.
ساتھ ساتھ لگا رہنا ، دور نہ ہونا. کتا اپنے مالک کی خیر خواہی کرتا ہے کہ وہ اوس کو بھوکا رکھتے ہیں اور نکال دیتے ہیں مگر وہ انکا گرد نہیں چھوڑتا. (١٨٩٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ١٠٦).

ـــہونا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، سر ہونا ، درپے ہونا. اسی وقت سے ماں کے گرد ہو گئی کہ ہمسایے میں سے پانچ سات لڑکیاں جمع کر کے مجھے مکتب بنا دو. (١٨٦٨ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٥٣). ہمارے ہاں کنبے کی لڑکیاں آگئیں اور میرے بہت ہی گرد ہوئیں تو ان کے ساتھ گڑیاں کھیلنے لگی. (١٨٧٤ ، مجالس النسا ، ١ : ٣٩).

گُرْد (ضم گ ، سک ر) امذ.
پہلوان ، بہادر ، طاقت ور.

معاں تے تس قرب مرداں کوں دے
سکت جنگ جوئی کا گرداں کو دے
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٠).

کیا تماشا ہے کہ نکلے گوکلی پالشتیے
بتری دنگل کے گُرد پیل تن کے سامنے
(١٩٢٧ ، بہارستان ، ٣٨٩). [ف].

ـــگِیر (ـــی مع) امذ.
کُشتی کا ایک داؤ جس میں حریف پر کنٹھا ڈال کر اس کا موڑہ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے کھینچنے پر حریف خود بخود چت ہو جاتا ہے (رموز فن کشتی ، ١١٠). [گرد + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

گَرْدا (١) (فت گ ، سک ر) امذ.
(عو) دھول ، گرد ، غبار. میں ان کے حوصلوں کو ، ان کی بہادری کو گردے کی مانند اُڑادوں گی. (١٩٢٣ ، قوم پرست ، ١٢٠). [گرد (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــباد صف.
١. غبار آلودہ. بڑا تیکھا نقشہ ، کاکیں شانوں پر پڑی لیکن گردا باد. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ١٠١). ٢. (مجازاً) تباہ ، ویران. خانساماں کا مکان شاہ جہانی عمارت ہے... اس میں سے چونا اور مٹی اس درجہ گری کہ سب گردا باد ہوگئی. (١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ١١١). ٣. (مجازاً) بےخبر ، بےہوش (فرہنگ آصفیہ). اف : کرنا ، ہونا. [گردا + باد (رک)].

گَرْدا (٢) (فت گ ، سک ر) امذ.
تنبا کو اور چونے کو ملا کر بنایا ہوا سفوف یا بُرادہ جو تنبا کو کی جگہ استعمال کرتے ہیں ، زردہ (ماخوذ : جامع اللغات). [زردہ (رک) کا غلط تلفظ].

گِرْدا (کس گ ، سک ر) امذ.
١. گول حلقہ ، گول چیز ، گھیرا ، گھیراؤ ، پھیر ، چکر. یہ عنقا کی صورت بھی کچھ اہرام سے کم نہیں... طول ایک سو تینتالیس فٹ اور سر کا گردا ١٠٢ فٹ. (١٨٨٩ ، گلگشت فرنگ ، ٣١).

گھوڑے نے سکندری کھائی ، گردا سپر کا پٹا ، خود سر سے گرا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۳). اس صنف میں صرف اصلی تارا مچھلی (اسٹارفش) داخل ہے جس کے وسط میں ایک گردا سا ہوتا ہے جس میں سے ہاتھ نکلے ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۲۷). ناک بڑی اور آگے سے ذرا جُھکی ہوئی تھی ، دانت نہایت سفید اور چمکیلے تھے ، داڑھی گردے دار تھی جو .... بھلی معلوم ہوتی تھی. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۳۰۰). ۲. **خمیری اور موٹی چھوٹی روٹی.** گردا لیتے کو ہو کس و ناکس گرد پھرتا ہے. (۱۸۳۵ ، بالی گاث ، ۱۳۶). جب تو تنور کا پکا ہوا نذر کی قربانی کا چڑھاوا لائے تو وہ تیل ملے ہوئے میدہ کی بے خمیری گردے یا تیل چُپڑی ہوئی بے خمیری چپاتیاں ہوں. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۹۳). ۳. (سان گری) **سان کا چاک** (اب و ، ۸ : ۱۸). ۴. (نجاری) **تختے پر لکیریں ڈالنے کی گول منہ کی نہانی لگا ہوا رندہ ، گولک** (اب و ، ۱ : ۴۴). [گِردہ (رک) کا ایک اِملا].

--- **پیڑکا** (--- ی مع ، سک ڑ) امذ.
(نجاری) چوبی منبت کاری میں گولائی کاٹنے کا قوس نُما منھ کا دھاردار اوزار (اب و ، ۱ : ۴۴). [گردا + پیڑکا (رک)].

--- **گِرد** (--- کس گ ، سک ر) م ف.
اطراف میں ، اِردگرد ، چاروں طرف. سر مبارک نیزے ہی پر تھا ہم سب گردا گرد اس سر کی نگہبانی کرتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۷). تمام بیبیوں ... نے جناب علی اکبر کے گرداگرد ایک حشر برپا کیا. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۱۰۰). ان کے والد کے گردا گرد جو دروازے کے باہر بیٹھے ہیں ایک حلقۂ نور بنا ہوا ہے. (۱۹۳۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۱۲). [گرد + ا ، لاحقۂ اتصال + گرد (رک)].

گُردا (ضم گ ، سک ر) امذ.
انسان یا حیوان کے ایک اندرونی عضو کا نام ، گُردہ.

گُردا ، کلیجہ ، دل ، تلی   کھتے حلال سب عالمان

(۱۷۷۲ ، چار کرسی (ق) ، ۷۶). [گُردہ (رک) کا ایک اِملا].

گِرداب (کس گ ، سک ر) امذ.
پانی کا چکّر ، بھنوَر ، ورطہ ، گھمن گھیری.

او موتی کرے سب بھوآبہ میں   گرے سب گوں داب گرداب میں

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۱۸۷).

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۸).

موجِ گرداب کی طرح ہم نے   گھر سے باہر کبھو سفر نہ کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹). کشتی بڑے خطرناک گرداب میں جا پڑی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۹).

سلامت کس طرح رہتے نہ ہم بحرِ حوادث میں
کہ بیڑا اہلِ حق کا خوگرِ گردابِ طوفاں تھا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵). عشق ایک ایسا دریا ہے جس میں گرداب ہی گرداب ہیں ساحل نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۸۶). [ف].

--- **بَلا** کس اضا (--- فت ب) امث.
مصیبت ، آفت ، مشکل وقت.

چیرتے تھے سینۂ بحر کو جس کے جہاز
جُب ہے گردابِ بلا میں اپنی نیّا دیکھ کر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۸). [گرداب + بلا (رک)].

گِردابی (کس گ ، سک ر) صف.
گرداب کی طرح کا ، گرداب جیسا ، بھنوَردار. اس کے بہاؤ میں گردابی روئیں (Eddy Currents) پیدا ہونے نہیں پاتیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۱۷۴). [گرداب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَردان (فت گ ، سک ر). (الف) امث.
۱. **چکّر ، پھیری ، دَور ، پھراؤ** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **کسی عمل کی تکرار ، ورد ، اعادہ.** حکیم صاحب ... ہوالشافی کے بعد جب نسخہ لکھیں گے تو وہی آمیختہ و بیختہ و ریختہ کی گردان کی جائے گی. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۲۷). ۳. (صرف) **فعل کے صیغوں مثلاً ماضی ، مضارع ، حال اور مستقبل وغیرہ کی ترتیب.** ماخذ اور زمان مذکور میں تمام گردانیں مضارع ، حال ، استقبال وغیرہ کی اس سے آتی ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۲۱). ہماری زبان میں فعل کی گردان کا پیچیدہ نظام مبتدا کے اثر کا نتیجہ ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۲۲۸). ۴. **دُہرانا ، بار بار پڑھنا ، رٹ ، آموختہ کی تلاوت ، قرآن شریف کا دَور.** حافظ حسن جان سے کلام مجید کا گردان کر مکتب کا مرحلہ طے کر لیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۱). الف : کرتا ، ہونا. (ب) صف. ۱. **ہر طرف اُڑ کر پھر اپنے گھر لوٹ کر آنے اور دوسری جگہ نہ بیٹھنے والا ، دوسروں کو بھی ساتھ لانے والا (کبوتر کے لئے مستعمل).**

بازی بتا بتا کر کرتا ہوں صید سب کوں
یہ باز نہیں کبوتر گردان ہے گرہ باز

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۲).

جاؤں میں یاں سے کہیں آؤں گا پھر کر میں یہیں
میں ترے گھر کا کبوتر بن گیا گردان ہوں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۷۹). ۲. **گول ، مدوّر.** پھندے دار گردان ٹوپیاں کلابتوں کام کی پہنے ہوئے ... بانکتے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۶). (ج) امذ (نجاری) **دروازے کے پٹوں کو اندر سے بلند رکھنے والی اڑ جو ایک چوکور یا گول مضبوط لکڑی ہوتی ہے ، اڑڈنڈا ، سرکونڈا** (اب و ، ۱ : ۴۴). [ف].

--- **سٹ دینا** محاورہ (قدیم).
بند کر دینا ، لپیٹنا.

بادا بات کیں میرے پرت کی پھٹ پڑے گی کر
کُنکا ہو جب کون گردان سٹ دے بات پھرتا ہوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۳).

--- کَبُوتَر (---فت ک ، و مع ، فت ت) امذ.
(کبوتربازی) اُڑانے کا کبوتر جو ہر طرف اُڑ کر پھر اپنے گھر واپس آ جاتا ہے ؛ مراد : ہر پھر کر اپنے گھر ہی میں رہنے والا . گردان کبوتر دن بھر تاوے لگا کے اپنی کابُک میں واپس آتا ہے . (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۸۹). ۲. (کنایۃً) **ہوشیار و تجربہ کار**. بیاں یہ شہر کے بچے ہیں انہیں گردان کبوتر سمجھو . (۱۹۷۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۹). [گردان + کبوتر (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **چکر دینا ، گھمانا**.

گردان کرنے کا زیر زمیں گیسوؤں کا پیچ
سیدھی نہ کھودی قبر میری کوہکن درست

(۱۸۹۶ ، کلیات اختر ، ۳۰۸). ۲. **کسی کلمے کو بار بار دہرانا**. وہی آمیختہ و بیختہ و ریختہ کی گردان کی جائے گی . (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۷۲). میرے پہنچتے ہی گردان کر دی اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ بولیں . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۱).

--- لینا محاورہ.
سمیٹنا.

ہوتا ناحق خون آلودہ خوب کیا اُس قاتل نے
میرے وقتِ کشتن اُس نے دامن آ گردان لیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶).

--- ہونا محاورہ.
۱. **کبوتر کا اپنے گھر سے مانوس ہونا**. یہ چوک کبوتروں کے گردان ہونے کی امتحان کی جگہ تھی . (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۵۱). ۲. (کنایۃً) **گرویدہ ہونا**. ناظم یاشم میلے کے چکناؤ پر ایسے گردان ہو گئے تھے کہ اپنے مکان کو بالکل ہی بھول گئے تھے . (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۸۹).

گَرْدان (فت گ ، سک ر) صف.
۱. **پھرنے والا ، گھومنے والا**.

زمین پر سمٰوات گردان کیے
نجوم ان میں کیا کیا درخشاں کیے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵). بعض ستارے کے ساتھ ایک قمر بعض کے ساتھ چار اور بعض کے ساتھ سات قمر بھی گردان ہیں . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۶۲). ۲. **پلٹا ہوا ، اُلٹا ہوا** ، (مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل) . سرگرداں . حسینؓ اوس سے بے عظیم کہ جیوتا کربلا میں سرگرداں رہا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰). [ف : گرداں ، گردانیدن - لپٹنا ، پھرانا ، لوٹانا].

گَرْدانک (فت گ ، سک ر ، غنہ) امذ.
۱. (نجاری) **دروازے کے پٹوں کو اندر سے بند رکھنے والی آڑ جو ایک چوکور یا گول مضبوط لکڑی ہوتی ہے ، آڑ ڈنڈا ، گردان** . عموماً قفلوں ، دروازوں کی دستیوں ، قبضوں ... اور گردانکوں ... کے کام آتی ہے . (۱۹۳۸ ، ابتدائی تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۹) . ۲. (پارچہ بافی) **تُر (جلاہے کے ہاتھ تلے لگا ہوا بیلن جس پر وہ تیار شدہ یعنی بُنا ہوا کپڑا لپیٹتا ہے) کو گھمانے کا آہنی یا چوبی چھوٹا ڈنڈا جو بطور پتی اس میں لگا رہتا ہے یا بروقت ضرورت لگا لیا جاتا ہے** (ا ب و ، ۲ : ۶۱). ۳. (تارکشی) **چرخ اور تیرا کے درمیان پڑی ہوئی مال** (ا ب و ، ۲ : ۱۸۸). ۴. (شکرسازی) **راب کو ٹھنڈا کرنے کے لیے حرکت دینے والا کھپچا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۲۰۱). [ف].

گَرْدانْنا (فت گ ، سک ر ، ن) ف ل.
۱. (صرف) **کسی مصدر کے تمام صیغوں کو ترتیب سے پڑھنا ، صیغوں کی تعریف کرنا**. جس لفظ کا یہ حرف جزو ہوتا ہے اگر وہ گردانا جا سکتا ہے تو گردانی حالت میں یہ ساکن و متحرک ہو سکتا ہے . (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۵). ۲. **خیال کرنا ، سمجھنا** . وہ تبدیلی مذہب کو ان بکھیڑوں سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ گردانتا ہے . (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲۶). انہوں نے یہ بھی نہ گردانا کہ کون کتا بھونک رہا ہے . (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۸). جتنے بھی فرق معاشرے کے تعلقات میں دکھائی دیتے ہیں ان کو ناانصافی اور ظلم گردانا جاتا ہے . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۵۳). ۳. **تسلیم کرنا ، فرض کرنا ، ماننا** . اس کو مقسوم علیہ گردان کے اس زیادہ وزن کو جو ہوا میں تولنے سے ہاتھ آیا تھا اس پر تقسیم کرو . (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۸۱). ہم کو تو بڑی شکایت یہی ہے کہ اس نے ہم کو معبود ہی نہ گردانا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۷). وہ اپنے کو مجرم نہیں گردانتا . (۱۹۸۵ ، مشوِرتوری نہ ناری ، ۱۳۷). ۴. **لپیٹنا ، جُزدان کے اندر رکھنا ، غلاف میں رکھنا** . قرآن کو زری کے جُزدان میں گردان کے طاق پر رکھا . (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۸۷). یہ کہہ کر کتاب اللّٰہ کو گردانا تھا کہ آج سے مجھ میں اور تجھ میں کوئی بات ایسی نہیں ہے . (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۱۵). تلاوت ختم کر کے قرآن شریف گردان رہی تھی . (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۷۸). ۵. **لپیٹ میں لینا ، چکر میں پھنسانا** .

گرد نے ملتان تک اس طرح گردانا مجھے
میری بیوی نے بڑی مشکل سے پہچانا مجھے

(۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری ، ۶۷). ۶. **سمیٹنا ، کمر میں لپیٹ لینا (دامن کے لیے مخصوص)** . سواری پر سے اُترا ، سب فوج اسکے ساتھ پیادہ ہوئی اور یہ دامن گردان کر پانی میں اترا . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۵). ۷. **کُھلی کتاب کا بند کرنا** . خط کو جیب میں رکھ لیا اور کتاب گردان کے طاق پر رکھ دی . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲۸). ۸. **قرار دینا** . اگر غلامی خدا کی مرضی کے موافق ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا بندوں کو اپنا شریک گردانا پسند کرتا ہے . (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۹۸). سوجوں کی بیکراں کو ذات کا مظہر گردانتا تھا . (۱۹۷۷ ، تصورات عشق و خرد اقبال کی نظر میں ، ۳۶). ۹. **چھپانا** (قدیم).

مُنڈی شہیراں میں وو گردان کر
تجا تیج تیوں جب بہے جان کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰). ۱۰. **دہرانا ، دَور کرنا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گردان (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَرْدانَہ (کس گ ، سک ر ، فت ن) امذ.
انتقال حرکت کا ایک آلہ یا اوزار جو سادہ ترین شکل میں ایک محور یا دُھری پر زاویۂ قائمہ بناتے ہوئے ایک بازو یا دستہ پر مشتمل ہوتا ہے ، یہ بازو عمودی یا دوری دونوں قسم کی حرکتیں دے سکتا ہے ، چکر گھنی. یہ برم سیدھا ہو سکتا ہے یا گردانہ کی شکل (Crank Form) کا رکھا جا سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی تعلیات (ترجمہ) ، ۹۷). [گرد (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

• • • **گَرْدانی** (... فت گ ، سک ر) لاحقہ.
پھرانا ؛ مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل.

مے برستی ہے آسماں سے آج
تنہہ کرو شیخ سبحہ گردانی

(۱۸۹۱ ، غافل ، د ، ۱۳۷).

دلے ہیں دست و پا کوشش کو اور کسبِ معیشت کو
نہ بہر آنکہ بقعد ہی کے کیجیے سبحہ گردانی

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۳۶). [گردان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْدانی (کس گ ، سک ر) امث.
دوپٹے یا چادر کی وہ لپیٹ جو نماز پڑھنے میں ہوتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرد (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

گَرْدانِیَہ (فت گ ، سک ر ، کس ن ، فت ی) امذ.
(موسیقی) آواز ، آہنگ. چھ آوازوں کے نام کی تفصیل یہ ہے ، اول سلمک ... دوسرے گردانیہ ہے وہ مقام عشاق کو پست کرنے سے اور مقام راست کے بلند کرنے سے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۷۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۴). راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے مگر انہوں نے چھ ہی بتائے ہیں جن کو اپنی اصطلاح میں وہ آہنگ کہتے ہیں ... سلمک ، گردانیہ ، نوروز ، گوشت ، ساوہ ، شہناز. (۱۹۰۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۹). [گردان + یہ ، لاحقۂ نسبت].

گِرْداوَر (کس گ ، سک ر ، فت و) امذ.
۱. محکمۂ مال گزاری و بندوبست کا ایک عہدہ دار جو دورہ کر کے پٹواری کے کام کی جانچ کرتا ہے ، پٹواریوں کے حلقہ یا جنگل کا افسر گشت. حافظ محمد صدیق صدر قانون گو ... کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کی جگہ کوئی گرداور قانون گو مقرر ہونے والا ہے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۸). ایک معقول حصہ پٹواری کو جاتا ہے ، ایک حصہ برہمن کو جاتا ہے اور اسی طرح گرداور کو جاسوسوں کا کام تھا کہ وہ ٹھگوں کی نشان دہی کریں اور گرداور ان کو گرفتار کریں. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۲۶). یہ پٹواری اور گرداور قانون کے قلم سے طے ہونے والے معاملے ... مقدموں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۴۳). ۲. (ٹھگی) وہ ٹھگ جو لوٹ مار کے لیے ادھر ادھر مختلف مقامات پر پھر کر موقع تلاش کرے (ا ب و ، ۸ : ۲۰۱). [گرداور (رک) کا ایک املا].

گرد اوَری (کس گ ، سک ر ، فت و) امث.
۱. گرداور (رک) کا کام یا عہدہ. دوسرا محرک گرداوری اور پیمائش کی روز افزوں ضرورتیں تھیں. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۵۷). ۲. گشت ، دورہ. جہاں تک ممکن تھا گشت و گرداوری اور کنواروں کو رسیدِ ظاہری دکھانے میں کچھ تقصیر نہیں کرتے تھے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۳۹). ۳. نگرانی ، پاسبانی. اللہ تعالی نے بادشاہوں کو واسطے گرداوری خلائق کے پیدا کیا ہے. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت ، ۱۸). صرصر نے کہا شزادہ تو کہاں گئی تھی ، کہا بلا لوں خیمہ کی گرد اوری کرتی تھی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۴۰). ۴. اکٹھا کرنا ، فراہمی. مشاہیر کے رطب و یابس واقعات کی گرداوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہر وقت ان کے ساتھ رہا نہ جائے. (۱۹۳۱ ، احسن مارہروی (انشائے داغ (مقدمہ) ، ۱)). [گرداور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْدائی (کس گ ، سک ر) امث.
گولائی ، دور ، حلقہ. جس کے نور کی گردائی تین سو ساٹھ حصے دنیا کی زمین سے بڑی ہے. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۰). [گرد + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْدَڑ (کس گ ، سک ر ، فت د) امذ.
نیپال کے بدھ مذہب ماننے والوں کا دیوتا جو پرندوں کا بادشاہ مانا جاتا ہے. ان کے بعد برہمنی دیوتا شروع ہوتے ہیں ... اندر جو آسمان کا بادشاہ ہے ، گردڑ جو کل پرندوں کا بادشاہ ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۷۵). [مقامی].

گَرْدِش (فت گ ، سک ر ، کس د) امث.
۱. دوری حرکت ، چکر ، دور ، پھیر ، گھماؤ.

غنیمت ہے یک پل سکھی مل کے بیٹھیں
کہ گردش میں لیں دن ہے یو چرخ مینا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۷). نجومی بولے کہ ستاروں کی گردش کے سبب یہ صورت پیش آئی ہے. (۱۸۰۳ ، باغ و بہار ، ۱۰۳). بظاہر دنیا میں بہت سی باتیں آفتاب و ماہتاب کی گردش اور ان کے سبب سے اختلافِ موسم کے اثرات سے ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۹). وہ نقطہ ہے جس کے چاروں طرف آفاق کی گردش ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، اکائی ، ۹۹). ۲. انقلاب ، زمانے کا تغیر ؛ حالات کی تبدیلی. ہم چار سورتیں آسمان کی گردش سے اور لیل و نہار کے انقلاب سے در بہ در خاک بسر ایک مدت پھریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۷).

جو گردشیں ہمیں دکھلائیں اس کی آنکھوں نے
یہ پھیر نہ لیل و نہار میں دیکھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۳). گردش سے یہ وقت آ گیا کہ پیٹ بھرنے کو ... چار دانے بھی نہیں ملتے. (۱۹۰۶ ، مس بارہ دل ، ۳۲).

گھرا ہوا ہوں زمانے کی گردشوں میں مگر
کوئی تو راستہ آشفتہ سر نکالے گا

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۳۳). ۳. قسمت کی برگشتگی ، بدنصیبی ، بدبختی ، ادبار.

کیا کہوں اپنی گردشِ قسمت
بام سے ہو کے لب بلب لوٹا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۹).
گردش دکھا رہا ہے مجھے چرخ چنبری
کرتا ہے بات کھوٹی مری ہو اگر کھری
(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترک ، ۲۰۹). ۴. **مصیبت ، آفت ، ادبار.**
خالِ رخِ یار کا سرگشتہ ہوں
لایا ہے گردش میں ستارا مجھے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۵۹). ہم کو یقین ہے کہ اب گردش کے دن ختم ہونے والے ہیں. (۱۹۰۱ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۶). مثلاً ہم نے سوال کیا کہ ہم پر گردش کیوں آ رہی ہے. (۱۹۴۳ ، نفسیات و ما بعد النفسیات ، ۶۲). ۵. **کسی عمارت کے اطراف کا مسقف رستہ ، غلام گردش.** پہلو کی گردش میں کتابوں کی الماریاں، لکھنے کی میزیں ہیں. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۳۶۸). ۶. **(معاشیات) لین دین کے لیے ، بازار میں زر یا روپے کا چلن.** ہندوستان میں موجودہ روپیہ اس روپے سے بہت زیادہ ہے جو گردش میں رہتا ہے. (۱۹۳۱ ، سکہ اور شرحِ تبادلہ ، ۴۷). [ق].

ـــ ایّام کس اضا (ـــ فت ا ، شد ی) امث.
زمانے کی گردش ، وقت کی ستمگاری ، مصیبت و ابتلا کا زمانہ.
جب آ کے فنا ڈالے گی اک گردشِ ایّام
اک آن میں اڑ جائے گا سب چیز کا الزام
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۱ : ۲۰۲). گردشِ ایّام کی نسبت فقرے چست ہوئے. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۳۵). ان کا راہوارِ خیال گردشِ ایّام کی طرف کھینچے لیے چلا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۸۰). [گردش + ایّام (رک)].

ـــ بخت کس اضا (ـــ فت ب ، سک خ) امث.
قسمت کی خرابی ، بدقسمتی ، بدنصیبی.
گردشِ بختِ زبون جورِ فلک رنجشِ یار
درد کا کہوں تجھ سے میں کس کس کا مداوا کرتا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۹۹).
کب تری بزم میں اغیار نہیں رہتے ہیں
گردشِ بخت سے دور ایک ہمیں رہتے ہیں
(۱۹۰۹ ، احسن الکلام ، ۱۰۷). [گردش + بخت (رک)].

ـــ پڑنا محاورہ.
افتاد پڑنا ، مصیبت آنا.
گردش پڑنے کی اُلفتِ ابروئے یار میں
سنگِ فساں ہے کاسہ خنجر آئنہ
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۹).

ـــ چشم کس اضا (ـــ فت چ ، سک ش) امث.
آنکھ کا اشارہ ، اشارۂ چشم ، جنبشِ چشم.
گردشِ چشم دکھا مے کوں دیے ہیں پیالے
گوشۂ چشم ستی دیکھ بہت گھر گھالے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۲).
کب اوسے دھیان میں لاتی ہے تری گردشِ چشم
حادثے لاکھ کرے گردشِ گردوں پیدا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۹). [گردش + چشم (رک)].

ـــ خون کس اضا (ـــ و مع) امذ.
رگوں میں خون کا دوڑنا ، خون کی حرکت ، فشار خون. ذیابیطس اور گردشِ خون نے انہیں بے بس کر دیا تھا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۸). [گردش + خون (رک)].

ـــ دوران کس اضا (ـــ و لین) امث.
گردشِ ایام ، زمانے کا تغیر ، انقلاب.
کیا کروں کس سے کہوں اس گردشِ دوراں کو
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۲).
یا اس بتِ گمراہ کو لا راہِ وفا پر
یا پھیر دے اے گردشِ دوراں مرے دل کو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۱).
میرے لئے رفتارِ جہاں گردشِ دوراں
اک سلسلۂ شام و سحر ہو کے رہے گی
(۱۹۳۵ ، شاعر ، آگرہ ، جنوری (نگار (سالنامہ)، کراچی، ۱۹۹۱، ۶۶)). [گردش + دوران (رک)].

ـــ دوری کس اضا (ـــ و لین) امث.
(ہیئت) اجرامِ فلک کا کسی کرہ کے گرد گھومنا. یہ دونوں حرکتیں یکے بعد دیگرے کرۂ ارض کی گردشِ محوری و گردشِ دوری سے جو قریب تین سو پینسٹھ دن میں گرد آفتاب کے پوری ہوتی ہے ، تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲۶). [گردش + دور + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. **دربدر پھرانا ، اذیت پہنچانا ، مصیبت میں ڈالنا ، ستم ڈھانا.**
مجھی کو گردشیں دیتا ہے پھر پھر کر زمانے میں
بنا ہے مری مٹی کے لیے کیا چاک گردوں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳). ۲. **متحرک کرنا ، گھمانا ، چکر دینا.** دستے کو گردش دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر کا چکر حرکت میں آتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲).

ـــ زدہ (ـــ فت ز ، د) صف.
مصیبت کا مارا ، آفت رسیدہ.
یہ خاک کون سے گردش زدہ کی ہے جس نے
دیے بگولے کے پردے میں یوں ہوا کو چرخ
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۸۵).
آگے یہ گردش کہاں تھی پر کوئی گردش زدہ
آ گیا تری نگاہِ خانماں برباد میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۹). [گردش + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ زمانہ کس اضا (ـــ فت ز) امث.
گردشِ ایام ، زمانے کی گردش ، گردشِ دوراں.

نہ ہو سکے کی حریفِ جام و سبو کبھی گردشِ زمانہ
کہ ہم تک آ کر شرابِ امروز ہو گئی ہے مے شبانہ
(۱۹۸۲ ، چراغِ صحرا ، ۹۵). [گردش + زمانہ (رک)].

---زمین کس اضا(---فت ز ، ی مع) امث.
زمین کی حرکت، اس پر جو نقطے یا موضع ہوں وہ بھی گردشِ زمین کے ساتھ گھومنے میں ۲۴ گھنٹے لیں گے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [گردش + زمین (رک)].

---فلک کس اضا(---فت ف ، ل) امث.
آسمان کی گردش ، زمانے کی گردش ، انقلاب زمانہ ؛ (کنایۃً) قسمت کی خرابی. اس گردشِ فلک میں کیا جانے کیا ہوتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱). [گردش + فلک (رک)].

---کار امذ.
چکر یا حرکت دینے والا ، کسی مشین یا آلے کا گھومنے والا حصہ. طاس کی موسلی کو ایک گردش کار (Rotatur) میں لگا دیا گیا اور اس کی نلی کو ایک برف سے بھرے ہوئے بیکر میں رکھا گیا. (۱۹۹۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۶۳). [گردش + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کا مارا صف.
گردش زدہ ، زمانے کا ستایا ہوا.
وہ ہم گردش کے ماروں کے ہیں نالے جنکی سوزش نے
کیا اوپر تلے گردش میں لا کر آسمانوں کو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۴۰).

---کرنا محاورہ.
گھومنا ، چکر لگانا ، پھرنا.
میں پریشاں اور میری بزم برہم ہو چکی
گردشیں کرتا ہے اب یہ آسماں کس کے لیے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۵). یہ اشد تلاش معاش ملک بملک ... گردش کیا کرتا تھا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ترجمہ ، ۲ : ۱۲).
ہفت افلاک کو مدت ہوئی گردش کرتے
آج تک آصفِ سابع کا نہ ثانی دیکھا
(۱۹۴۸ ، سرتاج سخن ، ۹۳). وہ سب کے سب ایک ساتھ گردش کرنے لگے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۴).

---کھانا محاورہ.
۱. **گردش کرنا ، گھومنا ، چکر لگانا ، حرکت میں آنا.**
تو نے آنکھوں کو پھرا کر جو دکھائی گردش
اے صنم ، اہلِ ایام نے کھائی گردش !
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۳۵). جب کوئی گول جسم اپنے مقام پر گردش کھاتا ہے تو گو اس کے اجزاء اپنے مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں ، مگر یہ سارا جسم ہوسے مکان سے باہر نہیں نکلتا ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ منطق ، ۵).
۲. **مصیبت میں مبتلا ہونا** (نوراللغات).

---گردوں کس اضا(---فت گ ، سکو ر ، و مع) امث.
فلک کی گردش ، آسمان کا چکر ؛ (کنایۃً) قسمت کی خرابی یا بدنصیبی.
دیکھ اے گردشِ گردوں کہ میں اجمیر میں ہوں
کس قدر آج میں خوش ہوں کہ میں اجمیر میں ہوں
(۱۹۷۰ ، صد رنگ ، ۴۴). [گردش + گردوں (رک)].

---گیتی کس اضا(---ی مع) امث.
رک : گردشِ ایام. گردش گیتی سے اس پر ایک وقت ایسا پڑا کہ اس کا راج ضبط ہونے لگا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۷۵). [گردش + گیتی (رک)].

---لیل و نہار کس اضا(---ی لین،سکو ل،و مع،فت ن)امث.
گردش ایام ؛ (کنایۃً) آفت و مصیبت ، پریشانی ، خرابیٔ قسمت.
آتا نہیں قرار دلِ بے قرار کو
کیا ہو گیا ہے گردشِ لیل و نہار کو
(۱۹۵۵ ، صد رنگ ، ۹۷). [گردش + لیل + و (حرفِ عطف) + نہار (رک)].

---محوری کس صف(--- کس مع م ، سکو ح ، فت و) امث.
کسی کرے کا اپنے محور پر گھومنا. یہ دونوں حرکتیں یکے بعد دیگرے کرۂ ارض کی گردش محوری و گردش دوری سے جو قریب تین سو پینسٹھ دن میں گرد آفتاب کے پوری ہوتی ہے ، تعلق رکھتی ہے. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲۶). زمین کی گردشِ محوری کے سبب ایک مصنوعی سیارہ لاہور ، کراچی کا فاصلہ اس سیارے سے ۱۵ فی صدی زیادہ سفر کرتا ہے. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۳۸). [گردش + محور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---میں آنا محاورہ.
مصیبت میں پھنسنا ، چکر میں آنا ، ادبار میں پھنسنا.
جام ہی کے ساتھ گردش میں مقدر آگیا
آنکھ ساقی سے ملائی تھی کہ چکر آگیا
(۱۹۵۰ ، صفی ، د (مقدمہ) ، ۲۱).

---میں رہنا محاورہ.
پریشانی میں گرفتار ہونا ؛ مصیبت یا ادبار میں مبتلا رہنا. غرض اس شوق کی وجہ سے یہ ہمیشہ گردش ہی میں رہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۰).

---میں ہونا محاورہ.
گردش میں آنا ، مصیبت میں پڑنا.
مصحفی کے پاؤں میں چکر نہ ہو دیکھے کوئی
یوں ہی اک مدت سے یہ مسکیں جواں گردش میں ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۳۰).
آسماں کے ہاتھ سے کیا اک جہاں گردش میں ہے
اب بھی رہتا ہمیشہ آسمان گردش میں ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۶۳).

---نُما (---ضم ن) امذ.
(برقیات) ایک آلہ جس سے کسی (تیز رفتار) شے کی گردش کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ گھومتی شے ہر وقفے وقفے کے ساتھ ضیا پاشی کی جاتی ہے اور گھومتی ہوئی طشتری میں رکھے ہوئے روزنوں میں سے اسے دیکھا جاسکتا ہے نیز آلہ جو ستاروں کی گردش بتاتا اور ثابت کرتا ہے ، حرکت پیما. ۱۸۵۲ء میں اس نے گردش نما ایجاد کیا. (۱۹۰۵ ، طبیعات کی داستان ، ۱ : ۹۰). اگر گردش نما (Strobscope) کی تعداد ارتعاش ... اتنی ہی ہو جتنی گردشی ستمبہ کی ہے تو ہر تصویر ... میں گردشی ستمبہ اپنے اصلی مقام پر ہی آئے گی. (۱۹۷۷ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۰۳۵). [گردش + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

گَرْدِشا (فت گ ، سک ر ، کس د) صف مذ.
رک : گردش نما ، گردش کرنے والا. جائرو قطب نما ... برقی قوت سے چلنے والا گردشا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۳۶۵). [گردش (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گَرْدِشی (فت گ ، سک ر ، کس د) امث.
گردش سے متعلق یا منسوب ، چکر دار ، حلقہ دار ؛ تراکیب میں مستعمل. چوتھے جانب اوس کی پھاٹک تک چڑھاو اور گردشی راستہ ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مارچ ، ۶۷). [گردش + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَرکَت (---فت ح ، سک ر ، فت ک) امث.
(سائنس) کوئی بھی حرکت جو یکساں وقفوں کے بعد اپنے آپ کو دہرائے ، ایسی حرکت جو لگے بندھے وقفے کے بعد بار بار پیدا ہوتی رہے ، دَوری حرکت. گردشی حرکت (Rotatory Motion) میں پہلا امر جس پر زاویائی اسراع کا انحصار ہے قوت نہیں ہے (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱۵۳). توانائی گردشی حرکت کے باعث ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۹۵). [گردشی + حرکت (رک)].

---دِن (---کس د) امذ.
(ہیئت) زمین کی گردش کے حساب سے پورا ہونے والا دن جو شمسی دن سے چار دقیقہ کم ہوتا ہے. شمسی دن گردشی دن سے ۴ دقیقہ زیادہ طویل ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۱۱). [گردشی + دن (رک)].

---فَنْڈ (---فت ف ، سک ن) امذ.
ایسا فنڈ یا محفوظ سرمایہ جسے کسی خاص مقصد کے لیے قائم کیا جائے جیسے وظائف دینے کے لیے جو وصولیابیوں کے سبب مستقلاً جاری رہے. اس مقصد کے لئے ۶ کروڑ کی رقم (تین کروڑ ہر صوبہ کے لئے) بطور گردشی فنڈ رکھی گئی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۴۰۲). [گردشی + فنڈ (رک)].

گِرْدَگاں (کس گ ، سک ر ، فت د) امذ.
اخروٹ ، چار مغز.

نشانہ کرتے ہیں کیونکر وہ خال و ابرو سے
جو گردگاں نہیں ہو بل ، بھنویں غلیل نہیں
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۵).
گلہ ہے بخت کی نیرنگیوں سے لاحاصل
عبث ہے شکوہ کہ گنبد یہ گردگاں نہ رہا
(۱۹۲۱ ، بہارستان ، ۲۶۸). [ف].

گَرْدَن (فت گ ، سک ر ، فت د) امث.
۱. سر اور تن کا درمیانی حصہ ، جسم کا ایک بہت اہم عضو جو سر اور جسم کے درمیان ہوتا ہے ، گلو ، گلا ، عنق.

جو اوس دیو کوں بند سوں آزاد کر
چڑاتے بچے اوس کی گردن اوپر
(۱۶۷۰ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۳۳).
دو ہاتھ گردن میں دیں جکڑ
رکھے ٹخنوں گھٹنوں تلک جکڑ کر
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۸).
نانا کے ساتھ پیار میں دونوں کا ساتھ تھا
گردن میں ایک ان کا اور اک اُن کا ہاتھ تھا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴). کان کی لووں کے نیچے اور گردن پر میل کی پرانی تہوں پر نئی تہیں چڑھتی رہتیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۷۹). ۲. (ا) صراحی یا مینا وغیرہ کے اوپر کا تنگ حصہ جہاں سے خم شروع ہوتا ہے. آدمی میں برا فعل نا اچھنا ، صراحی کی گردن پر کنہ کا پھار نہ دھرنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).
جب رکاوٹ ہوئی آپس میں تو ہم رندوں نے
دستِ ساقی طرف گردنِ مینا کھینچا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷).
گردنِ شیشہ جو ساغر پہ جُھکی اے ساقی
کالی متوالی گھٹا جھوم اٹھی اے ساقی
(۱۹۳۸ ، غزلستان ، ۱۳۵). (آ) کسی ظرف کے اوپر کا تنگ حصہ. نل کی چوٹی بند ہوتی ہے اور قشارہ اس چوٹی کی ایک تنگ گردن میں سے بھرتا ہے. (۱۹۲۱ ، سکون سیالات ، ۲۶۱). ۳. (طب) رحم کے تنگ حصے کا نام ، عنق الرحم. رحم کے چار جانے ہیں یعنی ایک پیندا دوسرے بدن ، تیسرے گردن ، چوتھے منہ. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۳۴). ۴. (نباتیات) بیضہ کا اولین جو ایک صراحی نما عضو ہوتا ہے نسبةً زیادہ باریک حصہ. پودے کے راسی حصہ کو کھرچنے پر کئی اولین بیضے جدا ہوجائیں گے ، ایک کا انتخاب کرو اور اس میں دیکھو: (ا) گردن (ب) بطنی حصہ. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۴۳). [ف].

---اُتارْنا محاورہ (قدیم).
سر کاٹنا ، سر قلم کرنا.

پیادے بھی یک وار ماریا اوتے
سو گھوڑے کی گردن اوتاریا اوتے
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۷۳).
حکم جلاد کو کیا کہ ابھی ۔۔۔ تن سے گردن اُتار بڑھیا کی
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار (مہذب اللغات)).

ـــــ اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
١. **گردن اونچی کرنا ، سر اٹھا کر دیکھنا.**

جامِ شراب ناب ہے ساقی لیے کھڑا
گردن تو مثلِ گردنِ مینا اٹھائیے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٥١). ٢. **احسان‌مند نہ ہونا ، برابری کرنا ، سر اٹھا کے چلنا.** ایک شخص بھی نہیں جو سرسید کے بار احسان سے گردن اٹھا سکتا ہو. (١٨٩٨ ، مقالات شبلی ، ٢ : ٥٨).

اترا کے مرے حضور گردن نہ اٹھاؤ
یہ بارگہِ بلند ہے ہوش میں آؤ

(١٩٣٧ ، سنبل و سلاسل ، ٢٩٤).

ـــــ اُٹھنا ف م ؛ محاورہ.
گردن بلند ہونا ، سر اونچا ہونا ، (گردن اٹھانا (رک) کا لازم).

دبا ہیں گو کہ بارِ گراں ہے بہت مگر
گردن اٹھے نہ جس سے وہ احسان کا بار ہے

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٣٣٢).

نکل آئی پردے سے بنت العنب
صراحی کی گردن اٹھی ناک اب

(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ٣٥٦).

ـــــ اُڑا دینا / اُڑانا محاورہ.
١. **سر تن سے جدا کر دینا ، گردن کاٹنا ، سر قلم کرنا ، قتل کرنا ، مار ڈالنا.** تم جاسوس ہو ... اب تمہاری گردن اڑائی جائے گی. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٢٠٢). اگر تم نے فوراً اس کا علاج نہ کیا تو میں تم سب کی گردنیں اڑا دوں گا. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢٦). مامون رشید نے حکم دیا کہ ان سب کی گردن اڑا دو. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٣١٧). ٢. **غارت کرنا ، خاتمہ کر دینا ، ملیا میٹ کر دینا.** ایک صاحب بولے ، آپ موضوع زیر بحث کی گردن اڑا رہے ہیں. (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ١٠٠).

ـــــ اَزْمُو بارِیک فقرہ.
کسی حکم کو بلاچون و چرا مان لینے کے موقع پر بولتے ہیں ، سر تسلیم خم ہے. عنتر نے عرض کی گردن ازمو باریک ، کیا مجال جو حضور کے سامنے خلاف کہوں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٦٥٣).

ـــــ اَکْڑانا محاورہ.
رعب اور دبدبہ دکھانا ، اترانا ، غرور کرنا. راجا (مانی) جو آتے وقت پالکی میں گردن اکڑا کے بیٹھا ہوا تھا ، واپسی پر اوندھے منہ لے جایا گیا. (١٩٦٢ ، حکایاتِ پنجاب ، ١ : ٢٨٥). ہمیں تو گردن اکڑا کر ، سینہ تان کر اور ایک خاص رُعب دبدبے کے ساتھ چلنا چاہیے. (١٩٨٥ ، تماشا کہیں جسے ، ١٠٩).

ـــــ اَکَڑْ جانا ف م ؛ محاورہ.
گردن اینٹھ جانا ، گردن کے پٹھوں کا سخت ہو جانا (گردن اکڑانا (رک) کا لازم).

کسی کسی ادا سے نا ک چڑھاتا ہے دیکھیو
نکل ہو تک جو نیند میں گردن اکڑ گئی

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٠٣).

ـــــ اُونچی ہونا ف م ؛ محاورہ.
گردن اوپر اٹھنا (شرم یا ندامت سے) جھکا ہوا سر اونچا ہونا ، بارِ احسان سے نکل سکنا.

کرم سے اپنے وہ بخشیں دیکا ظفر ہمیں لیکن اسکے آگے
ہماری گردن نہوئے دیکی ہماری شرمِ گناہ اونچی

(١٨٥٣ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ١٣٢).

دیکھ کر آئنہ اونچی تری گردن نہ ہوئی
سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے

(١٩٠٥ ، یادگارِ داغ ، ١٤٢).

ـــــ اَینْٹھنا ف م ؛ محاورہ.
گردن کا اکڑ جانا ، گردن کے پٹھوں کا جکڑ جانا ، ہوائے سرد کے اثر سے اعصاب میں تشنج پیدا ہو جانا جس سے گردن کو جنبش دینے میں دشواری ہوتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ اَینْٹھی رَہْنا محاورہ.
کھنچا کھنچا رہنا ، خفا رہنا ، آزردہ رہنا.

کچھ نظر آتی ہے اَدھلی تری چتون کوکا
ان دنوں رہتی ہے اینٹھی تری گردن کوکا

(١٨٣٥ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).

ـــــ باندْھنا ف م ؛ محاورہ.
گلے میں رسّی ڈال کر باندھنا.

پہلا تو وہ تھا ظلم کہ باندھی مری گردن
اب بازوئے زینب میں رسن باندھیں گے دشمن

(١٨٧٤ ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــــ بَچْ جانا / بَچْنا محاورہ.
جان بچنا ، کسی کے ظلم و جبر سے محفوظ رہنا ، بچ جانا. کسی طرح فرعون کے ظالم ہاتھوں سے اس معصوم کی گردن بچ جائے. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ١٠).

ـــــ بَنْدھوانا محاورہ.
رک : گردن باندھنا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے ؛ شکست مان لینا.

ہوا آج ایک حملہ میں یہ انجام اس لڑائی کا
کہ خود گردن کشوں نے گردنیں بندھوائیں بڑھ بڑھ کر

(١٩١٦ ، نظم طباطبائی ، ٥٣).

ـــــ بُلَنْد کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
گردن اٹھانا ؛ (فخر سے) سر اونچا کرنا. گردن بلند کر کے کیا دیکھتا ہوں کہ تمد پارہ شق ہوا ہے. (١٧٧٥ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ٩٣). ہماری قوم ان کا نام لیتے ہوئے ہمیشہ فخر و ناز سے گردن بلند کرتی رہے گی. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٢٨).

ـــــ بَنْد (ـــــ فت بہ ، سک ن) امذ.
گلے کے ایک زیور کا نام ، گلوبند. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ... جب وہاں سے پھریں تو گردن بند جس میں مہرۂ یمانی پڑا تھا ،

لگے میں نہ پایا۔ (۱۸۷۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۹۹). [گردن + ف : بند ، بستن سے باندھنا].

---پر (--- ف ب) م ف.
ذمے ، سر پر۔ وہ لوگ اپنی زندگی آپ تلخ کرتے ہیں اور عورتوں کا سر اپنی گردن پر لیتے ہیں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۱۰٦). حقیقی حاجت مند کا عقاب تیری گردن پر ہوگا او مکار بڑھیا تو نے اپنی ہم جنسوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۲۲).

---پر احسان ہونا محاورہ.
مرہون منت ہونا ، بارِ احسان سے سر جھکا ہونا.

آزاد کئے قید سے تسبیح کی اس کون
ہے گردن زنار پہ احسان ہمارا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱٦۵).

جب سے اہلِ حسن کی گردن پہ ہے احسان عشق
حسن کے پیکر میں جب سے جلوہ گر ہے جان عشق
(۱۹۱۶ ، نقوش مانی ، ۳۰).

---پر بوجھ رہنا محاورہ.
۱. بارِ اعمال ذمے رہنا ، گناہوں کا وبال سر پر رہنا.

کہہ دو شیریں سے نہیں رہ جائے گا گردن پہ بوجھ
روز شب کہسار کے پتھر ہی ڈھوتا ہے کوئی
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۸۳). ۲. **بارِ احسان رہنا ، احسان مند ہونا ؛ گرانِ خاطر ہونا ، ناگوار ہونا ، سرگرانی کا موجب ہونا ؛ باردوش ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---پر بوجھ لینا محاورہ.
۱. کسی کام کی ذمہ داری اپنے سر لینا ، ذمہ داری قبول کرنا.

عاشق کے قتل نے وہ بوجھ لیا گردن پر
کہ سمجھتے تھے جسے عرش کے حامل بھاری
(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۱۴۲). ۲. **ممنون احسان ہونا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **گنہ گار بننا ، گناہوں کا وبال اپنے سر لینا.** اس نے میرا کیا قصور کیا ہے جو ذبح کروں ، مرتے مرتے اسکے خون کا بوجھ اپنی گردن پر لوں۔ (۱۸۹۴ ، شبستان سرور ، ۱۵۴).

---پر بوجھ ہونا محاورہ.
بارِ احسان میں دبنا ، کسی کا ممنون احسان ہونا ؛ گناہوں کا وبال سر پر ہونا ، ناگوار خاطر ہونا ؛ گراں بار ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پر جُوا رکھنا محاورہ.
۱. اہم کام کسی کے ذمے کرنا ، بار ڈالنا (نوراللغات). ۲. **کوئی بھاری کام ذمے لینا ، محنت کے لیے مستعد ہونا ، اپنی مدد آپ کرنا.**

بس اب اپنی گردن پہ رکھو جُوا تم
کرو حاجتیں آپ اپنی روا تم
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۰۵). ۳. **جورو والا بنانا ، عیالدار بنانا ، متاہل کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **اطاعت قبول کرنا ، تابعداری کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---پر چُھری پھیرنا محاورہ.
۱. ذبح کرنا ، گلا کاٹنا.

ذبح ہونے کا مزہ جانتا گر صید حرم
آپ گردن پہ چھُری پھیر کے بسمل ہوتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۷). ۲. **صریح ظلم کرنا ، سخت نقصان پہنچانا.** ایسے ایسے وفادار تو ان کے دوست ہیں جنہیں دوست کی گردن پر چھری پھیرنے میں بھی عار نہیں۔ (۱۹۳٦ ، پریم چند ، واردات ، ٦).

---پر چُھری چلانا محاورہ.
ذبح کرنا ، گلا کاٹنا ؛ **گردن پر چھری پھیرنا.** اگر کوئی ہماری گردن پر چھری بھی چلا دے تو اس کی آنکھوں میں آنسو نہ آئے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ٦۸).

---پر چُھری چلنا محاورہ.
۱. ذبح کیا جانا ، گلا کاٹا جانا.

کھول دے آنکھیں دم ذبح نہ دیکھوں گا تجھے
پر چھری اپنی تو گردن پہ میں چلتی دیکھوں
(۱۸۵۴ ، ذوق (نوراللغات)). ۲. **کمال ظلم ہونا ، حق تلفی ہونا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پر حق رہنا محاورہ.
کسی کی حق شناسی کا بار گردن پر رہنا ، کسی کے ذمے کسی کا حق رہنا.

نہ مارا جان کر بے وجہ قاتل تیری گردن پر
رہا مانند خونِ بے گنہ حق آشنائی کا
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۰۹).

---پر حق ہونا محاورہ.
کسی کے ذمے قرض ہونا. تیری خدمت کے حق ایسے میری گردن پر ہیں کہ جو تجھ سے ایسی حرکت ہوتی ہے تو معاف کرتی ہوں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ٦۱).

جنوں کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۹۸). ان کی گردن پر سب سے پہلا حق یہ ہے۔ (۱۹۰٦ ، حقوق الاسلام (ترجمہ) ، ۱۳).

---پر خط کھینچنا ف م ، محاورہ.
گردن اڑانے سے پہلے جلاد کا مجرم کی گردنوں پر نشان لگانا ؛ گردن اُڑانے کو تیار ہونا.

زندگی کیا جب نہ آئے خطِ یار
کھینچ دے گردن پہ اے جلاد خط
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۵). عدیل ظل نے حکم اولیٰ دیا ، جلاد نے گردن پر خط کھینچا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٦۸٦).

---پر خنجر چلانا محاورہ.
گلے پر چھری پھیرنا ، ناانصاف کرنا ، بہت ظلم کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- پر خنجر چلنا محاورہ۔
اذیت پہنچنا ، تکلیف پہنچنا (گردن پر خنجر چلانا (رک) کا لازم)۔

بزم سے اٹھ کر جو تم باہر چلے
گردن عشاق پر خنجر چلے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- پر خون رہنا محاورہ۔
کسی کے قتل میں ماخوذ کیا جانا ، قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا جانا۔

گرفتاری کروں گی تجھ کو کر تو
ہے گا خون میرا تیری گردن

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۱۶)۔

دو ٹکڑے ہو کے سر نہ فقط تن پہ رہ گیا
خوں بھی اجل گرفتہ کی گردن پہ رہ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۶)۔

--- پر خون سوار ہونا محاورہ۔
۱. (i) کسی کے قتل کرنے پر آمادہ ہونا ، کسی کی جان لینے کے درپے ہونا۔

کج رکھ کے وہ کلاہ جو چڑھتے ہیں اسپ پر
گردن پہ ان کی خون ہمارا سوار ہے

(۱۸۴۶ ، آتش (مہذب اللغات))۔

گردن جھکائے بیٹھے ہیں کیا بزم ناز میں
گردن پہ ان کی خون کسی کا سوار ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۵۹)۔ **(ii) خونی کا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر دوسرے کے پیچھے پڑنا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ **۲. کسی کے قتل کا وبال سر پر رہنا۔**

ہمیشہ سر نگوں دیکھا ندامت سے زمانے میں
سوار اب تک ہے خون کوہکن تیشے کی گردن پر

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۶۶)۔

--- پر خون لینا محاورہ۔
کسی کے قتل کا گناہ اپنے سر لینا ، قتل کا مجرم بننا۔

کھلا رنگ شفق سے یہ کہ ہر روز اپنی گردن پر
ہزاروں خون ناحق چرخ نیلی فام لیتا ہے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۵۵)۔

لیے انکار ساقی نے ہزاروں خون گردن پر
نگاہیں ڈوب کر رہ گئیں جام لبالب میں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۰)۔

--- پر خون ہونا محاورہ۔
کسی کے قتل کا گناہ سر پر ہونا ، قتل کا مجرم ہونا۔ ہمارا خون تماری گردن پر ، ہمنا بانی کا نگاہ کرنا نہیں تو سب لشکر پیاسے مرتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۹۰)۔ ہم نہیں جانتے جو فردائے قیامت یہ خون ہماری گردن پر ہووے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۶)۔

گردن گل جس پہ ہے بلبل کا خون
بیٹھ پر پھولوں کا گر پشتارہ ہے

(۱۸۳۸ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۵)۔

قربانی کا حکم ہے چلو یوں ہی سہی
گردن پہ کسی غریب کا خون ہی سہی

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۸۹)۔

--- پر سوار ہونا محاورہ۔
۱. کسی بات یا کام کے لیے مجبور کرنا ، پیچھے پڑنا۔

عبث ہے ہاں تو سر ملک و فوج شاہوں کو
کہ ہے اجل کا پیادہ سوار گردن پر

(۱۸۴۷ ، کلیات جسونت سنگھ پروانہ ، ۲۲۸)۔ فقیر کی گردن پر سوار ہو کر اردو کی غزل لکھوائی۔ (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۵۰)۔ **۲. سخت تقاضا کرنا ، درشتی سے مطالبہ کرنا۔**

نائی دھوبی کنجڑے بھٹیارے قصائی نابکار
ایک کوڑی کے لئے ہوتے ہیں گردن پر سوار

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۹۲)۔

--- پر لہو رہنا محاورہ۔
قتل کا وبال کسی کے ذمے رہنا۔

ابھی چل بسوں اٹھ کے چل دے جو تو
ہے تیری گردن پہ میرا لہو

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات))۔

--- پر لینا محاورہ۔
سر پر اٹھانا ، ذمے لینا۔ وہ لوگ اپنی زندگی آپ تلخ کرتے ہیں اور عورتوں کا صبر اپنی گردن پر لیتے ہیں۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۱۶)۔ وہ بولیں کہ مرتی ہوں قرض کی فکر ہے کہ گردن پر لئے جاتی ہوں۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۲۸)۔

--- پر وبال پڑنا محاورہ۔
کسی پر عذاب نازل ہونا ، گناہ کا بار کسی کے سر پڑنا۔

میں نے تو سر دیا پر اے جلاد
کس کی گردن پہ یہ وبال پڑا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸)۔

--- پر وبال لینا محاورہ۔
عذاب ذمے لینا ، گناہ کا بار اپنے سر لینا۔

دل وابستہ کا گردن پہ نہ لے اپنے وبال
آج جوڑے کو صنم بہر خدا کھول کے چل

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۹)۔

گردن پہ کیوں وبال لیا سر کو کاٹ کر
تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷)۔

--- پر وبال ہونا محاورہ۔
کسی عذاب وغیرہ میں گرفتار ہونا جب تک اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

--- (پر) پڑنا محاورہ۔
سر رہنا ، ذمے ہونا۔ کوئی سبب سے وہ بات الٹی ہو جائے تو پھر اس کی گردن پڑے۔ (۱۸۷۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶)۔

---پکڑ کر اُٹھوا دینا محاورہ.
بے عزت کر کے نکلوا دینا ، دھکّے دے کر نکلوا دینا.

اس میں کچھ اس سے ہو گئی ان بن
اس کو اُٹھوا دیا پکڑ گردن

(۱۷۸۰ ، سودا (مہذب اللغات)).

---پکڑ کر نکال دینا محاورہ.
گردن میں ہاتھ ڈال کر نکال دینا ؛ بے عزتی سے دھکّے دے کر نکال دینا ، بے عزت کر کے نکال دینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پکڑ کر نِکلوا دینا محاورہ.
رک : گردن پکڑ کر نکال دینا ، جس کا یہ متعدی المتعدی ہے. کسی اور صحبت میں ہوتے تو گردن پکڑ کر نکلوا دئے جاتے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۳).

---پکڑنا محاورہ.
گردن گرفت میں لانا ، گردن جکڑ لینا ، حاوی ہو جانا ، تابع کر لینا ، مسلط ہو جانا. گوڑے نے ہاتھ بڑھا بڑی بی کی گردن پکڑ لی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۲).

غیر ملکی ہاتھ نے گردن پکڑی قوم کی
غیر ملکی ہاتھ سے پنجہ کشی تو کیجیے

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۸ ، جولائی ، ۳).

---پھِرنا محاورہ.
گردن مڑ جانا.

پھری گردن ہے لقوہ سے جو متلق میں چمن کے اب
کلی لالہ کی گرد نرگس بیمار الحکر ہے

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۸۷).

---پھنسانا محاورہ.
گردن کو پھندے میں پھنسانا ؛ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا ؛ ذمہ لینا ، جواب دہ بننا ، ذمہ دار ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پھنسنا محاورہ.
بلا میں گرفتار ہو جانا ؛ مجبور ہونا ، مقید ہونا ؛ ذمہ دار ہونا ، جواب دہ ہونا (نوراللغات ، جامع اللغات).

---پھیرنا محاورہ.
سرکشی کرنا ، حکم نہ ماننا ، منحرف ہونا.

جو ناجی ڈر نہ ہوتا نعمت کا
نہ گردن پھیرتا فرماں سیں یوسف

(۱۷۸۱ ، ناجی ، د ، ۱۳۰).

---تابی امث.
سرتابی ، انحراف ، عدول حکمی ، نافرمانی. خواجہ عمرو کے حکم سے گردن تابی نہ کرے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۰۱). ہم حضور کے کسی حکم سے گردن تابی نہیں کر سکتے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۹). اف : کرنا ، ہونا. [گردن + ف : تاب ، تافتن = پھیرنا ، موڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توڑ (---و مج) امذ.
۱. گردن توڑنے والا ؛ (بنوٹ) ایک داؤ کا نام. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی علی ڈبرک ای ... گردن توڑ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [گردن + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

---توڑ بُخار (---و مج ، سک ڑ ، ضم ب) امذ.
(طب) دماغ کے پردوں کی سوجن اور سوزش ، التہاب سحائی (انگ : Meningitis) ، بخار کی ایک قسم جس میں گردن اکڑ جاتی ہے. گردن توڑ بخار (Meningitis) ، یہ اصطلاح یونانی لفظ کے مفہوم کو اردو میں ادا کرتی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴۰). گزشتہ دو ہفتوں میں ۱۵ گردن توڑ بخار کے مریض یہاں لائے گئے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ جولائی ، ۲). [گردن + توڑ + بخار (رک)].

---توڑ ڈالنا محاورہ.
ذلیل کرنا (دریائے لطافت ، ۹۲).

---توڑنا ف م ؛ محاورہ.
گردن مروڑنا ؛ مارنا ، سزا دینا ؛ مغلوب کرنا.

جو لشکر بھرے کا میری بات تھے
توڑوں گا ہی میں گردناں ہات تھے

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۸۸).

شیشہ کو توڑا اگر تو نے لڑا کر جام سے
محتسب رکھ دے تری گردن برابر توڑ کر

(۱۸۱۸ ، آتش ، ک ، ۷۶).

اس کا احسان اٹھانا ہے یہیں
گردن اے بار ندامت مت توڑ

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۱۰۰). اوہ میرے بہادر واہ تو اس کی گردن توڑنے نہ توڑنے ہوئی تو ایسی کترے گا جیسے قینچی سے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۱).

---توڑنے والا صف مذ (مث : گردن توڑنے والی).
بہت مشقت طلب ، تکلیف دہ ، بہت محنت کا کام. غلہ کی تجارت سپاہی کی گردن توڑنے والی اور امیروں کو خاک میں ملانے والی ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۰).

---تیار ہونا محاورہ.
گردن کا فربہ اور موٹا ہونا ؛ جان دینے پر آمادہ ہونا ، قتل ہونے کے لیے گردن جھکانے پر رضا مند ہونا.

اس قدر تنگ گریباں نہیں زیبا پیارے
پھانسی دیجے اسے گردن ہے ہماری تیار

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۸).

---ٹوٹ گئی فقرہ.
کمر ٹوٹ گئی ، حوصلہ نہ رہا ، ضعیف ہو گیا (جامع اللغات).

---ٹُوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
گردن کی ہڈی کا شکستہ ہونا ؛ تباہ ہونا. اپنے میں مرگئی ، اے میاں ... میری گردن ٹوٹی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۰).

ـــــ جُھکا کر چلنا ف س ؛ محاورہ۔
گردن نیچی کر کے چلنا ، خاموشی سے چلنا۔

پیشتر اس کے کہ ہم پھر سے مخالف سمت کو
بے خدا حافظ کہے چل دیں جُھکا کر گردنیں

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۹۶)۔

ـــــ جُھکا لینا ف س ؛ محاورہ۔
گردن نیچی کرنا ؛ شرمندہ ہو جانا ۔ وہ بار بار ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ، مگر جلد ہی گردنیں جھکا لیتے۔ (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۳۷)۔

ـــــ جُھکانا ف س ؛ محاورہ۔
۱. **گردن نیچی کرنا ، گردن خم کرنا ، سر جُھکانا۔**

گردن جھکائے برچھیاں کھایا کیے امام
خوں میں قبا رسول کی تر ہو گئی تمام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱)۔ سپاہی اس کا منہ دیکھنے لگا اس نے گردن جُھکا دی۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۸)۔
۲. **دوسرے کی گردن نیچی کرنا ، زیر کرنا ، مغلوب کرنا۔**

حسن اے حسن جھکا دی مری گردن تو نے
عشق اے عشق تو ہی بار سرِ دوش رہا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱۸)۔

کوئی دن میں تماشا دیکھ لیں گے
کہ ہم نے گردنیں ان کی جُھکائیں

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۳۳)۔ ۳. **حکم مان لینا ، سر تسلیم خم کرنا ، اطاعت کرنا۔**

جو انقلاب ہو شیب و شباب میں منظور
جھکائیں شام و سحر اپنی گردن تسلیم

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۶۳)۔ اس کے فیصلوں پر لوگ گردن جھکا دیتے تھے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۷)۔

گردن نہ جھکا اگر ہو دشمن رستم
احساں نہ لے دوست جو ہو حاتم طے

(۱۹۸۲ ، دشتِ زرفشاں ، ۱۲۱)۔ ۴. **شرمندہ ہونا ، نادم ہونا ، سر تسلیم خم کرنا۔**

گر اشارہ قتل روش پر نہ تھا کچھ آپ کا
غیر کی پُرسش پہ کیوں گردن جھکائی آپ نے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۳۰۰)۔ ان کی قابلیت و لیاقت کے سامنے گردنیں جُھکا دیں۔ (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۷)۔ ۵. **ادب کرنا ، لحاظ کرنا۔** عناصر سے "تو تو میں میں" پر ایک نظم ہے لیکن گردن جھکا کے کہنا پڑتا ہے "کہ یونہی سی ہے"۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۳ : ۹)۔ ۶. **ادب سے سلام کرنا ، آداب بجا لانا۔**

جناب سلطان عشق وہ ہیں کہتے جو اُسے داغ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہوں دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکا کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۰)۔ ۷. **شرمندہ کرنا ، زیر بار احسان کرنا۔**

کون عالم میں ہے ایسا جو نہیں سر بسجود
کس کی گردن کو جھکاتا نہیں احسان تیرا

(۱۸۵۶ ، آتش ، ک ، ۶۰)۔

ـــــ جُھکائے بیٹھنا محاورہ۔
خاموش بیٹھنا ، ادب سے سر جُھکا کر بیٹھنا۔ وہ مزار پر گردنیں جُھکائے بیٹھ گئے۔ (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۱۱)۔

ـــــ جُھکنا ف س ؛ محاورہ۔
۱. **گردن نیچی ہونا ، گردن خم ہونا ، سر جُھکنا۔**

مرے پرتو سے ہوا دیدۂ ساغر پُرنور
جھک گئی گردن شیشہ بھی باایں کبر و غرور

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۸)۔ گردن جُھک گئی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۱۰)۔
۲. **سر تسلیم خم ہونا ، سلام کے لیے سر کا خمیدہ ہونا ، مطیع ہونا۔**

بیٹھا ہو جہاں پاس سلیماں کے آصف
وہاں کیوں نہ جُھکے قیصر و فغفور کی گردن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۲)۔ اگر میں اسی روز اسے قتل کر دیتا جس روز میری گردن جُھکی تھی تو میں آج سے بہت پہلے آزاد ہو گیا ہوتا۔ (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۴۶)۔ ۳. **شرمندہ ہونا ، خجل ہونا۔** ایک خاتون محترم کے آگے تیری گردن ہمیشہ کے لیے جھک گئی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۸۳)۔ ۴. **زیر ہونا ، مغلوب ہونا۔** دنیا کی زندگی ایک مسلسل اور دائمی جنگ ہے جس کے ہولناک معرکوں کے سامنے بڑے بڑے تاجداروں کی گردنیں جُھک جاتی ہیں۔ (۱۹۰۳ ، المدینہ والاسلام ، ۱۱)۔

ـــــ جُھکوانا ف س ؛ محاورہ۔
سر خم کرانا ، اطاعت کرانا۔

غرور جاہ و حشمت عشق میں ہرگز نہیں رہتا
گدا کے آگے جھکواتا ہے یہ شاہوں کی گردن کو

(۱۸۹۷ ، دیوانِ غافل ، ۶۳)۔

ـــــ چُرانا محاورہ۔
مُنھ موڑ لینا ، بے اعتنائی کرنا ، بے توجہی کرنا ، جان چُرانا۔ جائز یا نیکی سفارش میں کسی صاحب حاجت مسلمان سے جو شخص گردن چراتا ہے اسے مولوی صاحب "مناع خیر" کہتے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۸ : ۳)۔

ـــــ چُھڑانا محاورہ۔
۱. **غلامی سے آزادی حاصل کرنا ، رہائی پانا ، آزاد ہونا ، نجات پانا ، خلاصی ہونا۔** دیوے مال اس کی محبت پر ناتے والوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ کے مسافر کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۵)۔ جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۳۱۵)۔ ۲. **مصیبت سے رہائی پانا ، نجات پانا۔** کشمیر نے ہندوستان کے نوآبادیاتی شکنجے سے اپنی گردن چھڑانے کے لیے سرگرم جد و جہد شروع کر دی ہے۔ (۱۹۶۷ ، دیدہ ور ، ۲۹)۔

---حلال کرنا محاورہ.
۱. گردن کاٹنا ، ذبح کرنا ، قتل کرنا.

کرو ایسے راجہ کی گردن حلال
بکھیڑا ہی جائے مٹے یہ وبال

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۸۸).

چُھری نکلی ہے مجھ پر عدو کی خاطر سے
برائے واسطے گردن حلال کرتے ہیں

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۹۱). ۲. حق تلفی کرنا ، ظلم و ستم کرنا ، معصیت میں مبتلا کرنا.

واعظ سے اور پیرِ مغاں سے مناسبت
ساقی نے دخترِ رز کی تو گردن حلال کی

(۱۹۰۹ ، قرار اللغات ، ۲۰۹).

---خم کرنا ف م ؛ محاورہ.
گردن جھکانا ؛ زیر کرنا ، مغلوب کرنا.

تیغ جہاں کشا سے جھکایا سرِ عجم
نوکِ سناں سے گردنِ رومنا کو خم کیا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۰).

---خم ہونا ف م ؛ محاورہ.
گردن جھکنا (گردن خم کرنا (رک) کا لازم).

چل گئی تیغ ادا میرے گلے پر نواب
اون کی گردن جو ذرا خم پئے تسلیم ہوئی

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۲۳۹).

---خمیدہ (---فت خ ، ی مع ، فت د) صف ؛ م ف.
جس کی گردن جھکی ہوئی ہو ؛ گردن جھکائے ہوئے.

اس چمن میں مثل نرگس آنکھ ہو نگی جنھیں
جب یہاں آئیں گے وہ گردن خمیدہ آئیں گے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۵). [گردن + خمیدہ (رک)].

---دابنا محاورہ.
گردن دبانا ، گردن سے پکڑنا ، مغلوب کرنا ، زیر کرنا ، قابو کرنا.

کیا چاہوں گردن دابوں تجھ کو جو دیوے آزار
تیرا کمتر میرے انیسر ، صدقے ہے تجھ پر ہر بار

(۱۸۸۰ ، روشن کے ڈرامے ، ۵ : ۱۹۰).

محشر میں ترا جور و ستم جب تیری گردن دابے گا
غافل شاید تجھ کو اس منحوس گھڑی کا دھیان نہیں

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۱۹۵).

---دبانا محاورہ.
۱. گردن دبوچنا.

جنبش کروں جگہ سے تو زنجیر کھڑ کھڑائے
نالہ کروں جنوں میں تو گردن دبائے طوق

(۱۸۷۰ ، مظہر عشق ، ۹۶). ایک نہ ایک دن میاں بیٹھے خان نازل ہوں گے اور آپ کی گردن دبائیں گے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۳ : ۱۰). ۲. مجبور کرنا ، زبردستی کرنا. بےچارے ادیب یا مصنف ہی کی گردن دبانا کہ «تو سہل لکھ» ٹھیک نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۹).

---دبوچنا ف م ؛ محاورہ.
گردن کو اس طرح پکڑنا کہ چھڑائی نہ جا سکے ؛ گرفت میں لینا ؛ مغلوب کرنا. ابھی سنسکرت سے بحث ختم نہ فرمائی تھی کہ پھر اُردو کی گردن دبوچی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۵ : ۹). وہ مصور یہاں ہوتا تو میں دیکھتا وہ میری گردن مروڑتا ہے یا میں اس کی گردن دبوچتا ہوں. (۱۹۸۸ ، طوبیٰ ، ۵۰۶).

---دبی ہونا محاورہ.
ممنون احسان ہونا ، مرہونِ منت ہونا (جامع اللغات).

---دراز (---فت د) صف.
لمبی گردن والا. یہ جسم قرمۂ گردن دراز کی صورت پر ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۹۹). [گردن + دراز (رک)].

---دراز ہونا محاورہ.
گردن لمبی ہونا ، کسی بات پر زور دینے کے محل پر سر اونچا کرنا ، شیخی جتانا.

کیا ہے واعظ میں بزرگی جانتا ہوں خوب میں
مثل اشتر وقت دعویٰ ہے فقط گردن دراز

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۷۷).

---دھرنا محاورہ (قدیم).
گردن جھکانا ؛ حکم ماننا ، سر تسلیم خم کرنا ، اطاعت کرنا

جوں آرسی تن دل کوں روشن کرے
حکم پر پیمبر کے گردن دھرے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۵).

---ڈالنا محاورہ.
۱. (تھکاوٹ ، شرمندگی ، عاجزی یا مجبوری سے) گردن نیچی کرنا ، سر جھکانا.

ڈالے ہوئے گردن جو مرا نامہ بر آیا
کچھ مطلب دلِ یار کا معلوم کر آیا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵). کسی کی اتنی مجال نہ تھی کہ منھ سے آنکھ ملا سکتا ، سب کے سب گردنیں ڈالے بیٹھے تھے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۹۷). اسکے پیچھے گردن ڈال کر روانہ ہو گیا. (۱۹۲۷ ، یادوں کی برات ، ۶۸). ۲. ہار ماننا ، شکست تسلیم کرنا. اگر پہلے ہی سے گردن ڈال دینے کا ارادہ ہے تو پھر خاموشی کے ساتھ تماشہ دیکھنا زیادہ مناسب ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۳). ارمینیہ والوں نے بغیر جنگ و جدال گردن ڈال دی اور یہ ملک رومی صوبہ بن گیا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۶۸۶).

---ڈھلکنا ف م ؛ محاورہ.
گردن کا لٹک جانا ؛ گردن کا منکا ڈھلنا جو مرنے کی علامت تصور کی جاتی ہے.

دو چار اب کسی طرح تجھ سے ہو ہم چشمی کے دعوے سے
کہ نرگس کی چمن میں دیکھ کر گردن ڈھلکتی ہے

(۱۸۷۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۰۳).

اب تک نہ عیادت کو گیا تو بت غافل
ڈھلکی ہوئی ہے ناسخ رنجور کی گردن

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۹). اتنا بولنے پائی تھی کہ زہر کا اثر خون پر چھا گیا ، گردن ڈھلک گئی ، منہ میں کف آنے لگے . (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۲۲۵).

۔۔۔ڈھلنا محاورہ.
رک : گردن ڈھلکنا.

شعلہ رُو جام بکف بزم میں آتا ہے سراج
گردن شمع کوں کیا تاب کہ ہے ڈھل جانے کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹).

راحت کہاں نصیب مریض فراق کو
سر تکیے پر ہے بھی تو گردن ڈھلی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

ڈھلتی ہے میری گردن خوش ہو رہے ہیں دشمن
ہاں آپ خوب ہنسئے موقع بھی ہے ہنسی کا

(۱۹۲۲ ، دیوان قمر بدایونی ، ۱ : ۱۳).

۔۔۔رکھنا محاورہ.
گردن جھکانا ، سر تسلیم خم کرنا ، فرمانبرداری کرنا.

یا اس کے حکم پر ہی گردن رکھیں
اُسے شکر میں جیب اپنا کھولیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۲۳). اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمان اور زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے اور اُسی کی طرف پھریں گے . (۱۹۱۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن ، ۹۶).

۔۔۔زدَنی (۔۔۔فت ز ، د) صف.
۱. **جس کی گردن اڑا دینا ضرور ہو ، مار ڈالنے کے قابل ، کشتنی ، واجب القتل.**

غیروں ہی کو کیا قتل کرے گی تری ابرو
ظالم یہ گنہ‌گار بھی گردن زدنی ہے

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۹۰). اگر بندوں کے گناہ پر اُس کی نظر ہوتی تو ہر متنفس کشتنی اور گردن زدنی تھا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۸). کسی کو ایک فرضی فروگذاشت کے لئے گردن زدنی ٹھہرا دینا چھچھورے پن کی انتہا ہے . (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۶). اس گردن زدنی انسان نے ایک کہانی شایع کی ہے . (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). ۲. **(مجازاً) قابل سزا ، مردود ، قابل مذمت .** طوائف الملوکی ہر طرح سے ... گردن زدنی ہے . (۱۹۱۰ ، مضامین چکبست ، ۲۰۳). ان ۲۵ غزلوں میں مشکل ہی سے ۵ شعر بھی ایسے نظر نہیں آئے جن کو جنسی لذتیت کے الزام میں گردن زدنی قرار دیا جائے . (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۵۱). [گردن + ف : زدن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت و لیاقت].

۔۔۔زمین کسر اضا (۔۔۔فت ز ، ی مع) امث.
(جغرافیہ) **خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو خشکی کے دو بڑے قطعات کو ملائے ، خاکنائے .** اور سویز کا گردن زمین افریقہ سے اور میڈیٹرینین اور بلاک سی نام سمندر کی کھاڑیاں جنھیں بحر روم اور بحیرۂ اسود بھی کہتے ہیں . (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۲۱). جس سے ملک افریقہ بذریعہ گردن زمین سوئیز کے عرب سے ملحق ہے . (۱۸۹۲ ، فسانۂ معقول ، ۲۰۳). [گردن + زمین (رک)].

۔۔۔زَن (۔۔۔فت ز) امذ.
گردن مارنے والا ، جلاد (ماخوذ : نوراللغات). [گردن + ف : زن ، زدن - مارنا].

۔۔۔زَنی (۔۔۔فت ز) امث.
گردن کاٹنا ، قتل کرنا ، قتل.

عدالت اسی کی تھی کیا مقتضی
کہ ہو مستغیثوں کی گردن زنی

(؟ ، تفضیح الشقی ، ۱۱). [رک : گردن زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سے جُوا اُتارنا محاورہ.
آزاد ہونا ، اطاعت اور فرمانبرداری سے نجات پانا (نوراللغات).

۔۔۔سیدھی ہونا ف مر ؛ محاورہ.
گردن میں خم نہ ہونا ، خمیدگی نہ ہونا.

دشمن کی تواضع سے کوئی دم میں نہ آئے
سیدھی نہیں ہوتی کبھی شمشیر کی گردن

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

۔۔۔شرم سے خَم ہونا محاورہ.
شرمندگی سے سر جُھک جانا.

ہیں تو دو چار حسیں اور بھی پر آپ سے کم
سامنے آئیں تو گردن ہو ابھی شرم سے خم

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)).

۔۔۔شکَنی (۔۔۔کس ش ، فت ک) امث (شاذ).
گردن توڑنا ، گردن مارنا ، مار ڈالنا.

بانگ گل باعث گردن شکنی ہے گل کی
غنچہ سالم ہے کہ جب تک اسے خاموشی ہے

(۱۷۹۸ ، بیدار ، د ، ۱۳۲). [گردن + ف : شکن ، شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔شیشہ کسر اضا (۔۔۔ی مع ، فت ش) امث.
شراب کے شیشہ کا وہ تنگ حصہ جس میں قدرے خمیدگی ہوتی ہے ، شیشے کے اوپر کا حصہ (ماخوذ : مہذب اللغات). [گردن + شیشہ (رک)].

۔۔۔فَراز (۔۔۔فت ف) صف.
۱. **گردن اٹھائے ہوئے.**

ترپی جل میں خوشی حال گردن فراز   بغولے ، بدق ، اولیا پور قاز

(۱۶۲۵ ، قصہ بے نظیر ، منعمی ، ۱۰۳). ۲. **سر بلند ، عالی مرتبہ.**

دلارام جنگے کنوں با زیب و ساز
بٹھاویں بدرگو گردن فراز

(۱۶۶۵ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵).

سپہ کے انگے او گیا پیش واز
بولیا جونکہ سالارِ گردن فراز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۵).

دلیران و گردان والا سران
وہ جتنے تھے گردن فرازان وہاں

(۱۸۰۱ ، شمشیر خانی ، ۲۸۰). اہلِ حجاز کے ایک شخص گردن فراز کو خدائے جہاں آفریں نے سما کتاں زمین پر برسالت بھیجا ہے۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۰۶). ۳. (مجازاً) سرکش ، متکبّر (نوراللغات). [گردن + ف : فراز ، فراختن نیز فرازیدن - بلند کرنا].

---فرازی (---فت ف) امث.
۱. سربلندی.

کدو کی ہوئی تھی گردن فرازی
نہ تھی رغبت کون اس کے بےنیازی

(۱۷۳۱ ، لیلہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۸)). ۲. (مجازاً) غرور ، سرکشی ، تکبّر. تیرے داتا نے اگر تجھے بن مانگے دے رکھا ہے تو گردن فرازی نہ کر. (۱۹۸۵ ، مہا بھارت کتھا مالا ، ۱۰۳).
ف : کرنا ، ہونا. [گردن فراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا بوجھ (---و مج) امذ.
۱. گردن پر لادا یا رکھا ہوا بوجھ ؛ (کنایۃً) تکلیف دہ بوجھ ، وبال جان ، اذیت ناک.

پھر بتاں میں جان سگِ تن کا بوجھ ہے
سر ناتوان عشق کی گردن کا بوجھ ہے

(۱۸۳۹ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)). ۲. وہ بار جو کسی کے ذمہ ہو : اعمال کا بار ؛ قرضہ کا بار ؛ احسان مندی کا بار (ماخوذ : نوراللغات).

---کا بوجھ اُتارنا محاورہ.
ذمہ داری سے سبکدوش کرنا.

گرانباری سے مجکو ہو گئی حاصل سُبکباری
اوتارا سر جو ظالم نے اوتارا بوجھ گردن کا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۶).

---کا بوجھ اُترنا محاورہ.
ذمہ داری سے سبکدوش ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---کاٹنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. سر کو بدن سے جدا کرنا ، قتل کرنا.

نہ تو نے سید کا کھایا ہے سالن
سزا ہے تیری کاٹی جائے گردن

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۸). ۲. حق تلفی کرنا.

روز ہے بند کر نہ وضیع و شریف کا
یہ ظلم ہے نہ گردن پر خاص و عام کاٹ

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کا ڈورا (---و مج) امذ.
۱. وہ سیاہ ڈورا جو نظرِ بد سے بچنے کے لیے گلے میں عموماً پہنتے ہیں.

ڈورا مرے صنم کی جو گردن کا دیکھ لیں
زُنّار رکھیں صاحبِ اسلام دوش پر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۹).

اے پری رو تیری گردن کا جو ڈورا ہاتھ آئے
اوسکو لپٹائیں گلے سے ہم رگِ جاں کی طرح

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، (احمد حسین خان) ، ۱۰۶). ۲. رگِ گردن (نوراللغات). ۳. گردن کی جنبش جو ناچتے وقت معشوقانہ انداز سے کی جاتی ہے نیز معشوق کی گردن کی رگیں اور ان کی حرکت.

چمکنا گلوں کا صفا کے سبب
وہ گردن کے ڈورے قیامت غضب

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷).

غبار ہستیٔ عاشق جو آج اس کو اوڑاتا ہے
سمندِ ناز کو گردن کا ڈورا تازیانہ ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۲).

خرامِ ناز میں کھنچتا ہے ڈورا اس کی گردن کا
نہیں اٹھتا مرے نازک بدن سے بوجھ دامن کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵).

---کا منکا (---فت م ، سک ن) امذ.
منکا ، گردن کی ہڈی ، استخوانِ گردن ، ہڈیوں کے مہرے جو سر کو پشت سے ملحق رکھتے ہیں.

ناتواں ہوں نہ گلے میں مرے باندھو تعویذ
توڑ ڈالے مری گردن کا نہ منکا کاغذ

(۱۹۰۵ ، داغ (فرہنگ آصفیہ)).

---کا منکا ڈھلکنا / ڈھلنا محاورہ.
گردن کی پچھلی ہڈی کا نیچے لٹک جانا ، موت کی علامت کا ظاہر ہونا ، قریب مرگ ہونا ، مرنے لگنا.

نظر کرنے طرف اُس کے دہن کے
گئے غنچوں کے ڈھل گردن کے منکے

(۱۷۸۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۷).

جو دیکھے ہے گردن کا ڈھلک جانے ہے منکا
گردن کے غضب ہیں بت بےپروا کنہ کے ڈورے

(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگ آصفیہ)).

جب ترے بیمار کی گردن کا منکا ڈھل گیا
ہمدموں کی آنکھ میں نقشہ کفن کا ڈھل گیا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳).

---کا ہار بننا محاورہ.
محبوب ہو جانا ، گلے کا ہار ہونا.

جہاں جہاں بھی لڑائی میں کام تم سے لیا
وہیں وہیں مری گردن کا ہار بن کے بہے

(۱۹۹۰ ، رئیس امروہوی (مہذب اللغات)).

---کٹنا محاورہ.
گلا کٹنا ، سر قلم ہونا ، سر اُڑنا ، مارا جانا ، قتل ہونا ، ذبح ہونا ؛ تباہ ہونا ، برباد ہونا ، مُسنا ، لٹ جانا ، زبردستی مال لیا جانا ؛ خوف جان ہونا ، ڈر لگنا ، دہشت آنا (فرہنگ آصفیہ).

---کش (---فت گ) صف.

۱. مغرور ، متکبر ، زورآور.

چلا جولی کہ جاتے ہیں گردن کشاں

دبا تھا اسے عنصر بھی جاں بنشاں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۳). وہ فاحشہ جو بادشاہوں اور گردن کشوں کی ہمنشیں ہے تیری فرمانبردار لونڈی ہو کر چاہیے کہ تجھ کو اپنے حسن و جمال پر لبھائے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۱۷).

زاہدوں سے راج چھینے شاہوں سے تاج چھینے

گردن کشوں کو اکثر نیچا دکھا کے چھوڑا

(۱۸۹۳ ، کلیات نظم حالی ، ۱ : ۶۶).

ہوا آج ایک حملہ میں یہ انجام اُس لڑائی کا

کہ خود گردن کشوں نے گردنیں بندھوائیں بڑھ بڑھ کر

(۱۹۱۹ ، نظم طباطبائی ، ۵۳). ۲. باغی ، سرکش ، نافرمان ، گستاخ. بعض (انسان) فطرۃً شریر ، بدکار ، سندی اور گردن کش ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶۰). [گردن + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کشی (---فت ک) امث.

۱. بغاوت ، نافرمانی ، سرکشی.

کریں گردن کشیاں تو وہیں گردن کٹ جائے

سر اٹھائیں تو کریں خا ک یہ وہ سر کے بھل

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰). بات بھی نہ مانی اور ... یہی دل میں ٹھانی کہ گردن کشی کروں گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷).

گردن کشی کریں گے عرب میں اب اونٹ بھی

اب تک تو بند ہی میں بھڑکیں تھی مجھ سے گئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۶۵). ۲. غرور ، تکبر ، گھمنڈ.

گردن کشی نہ چاہیے گلزار دہر میں

اے سرو سر وہی ہے جو ہو پائمال یار

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۸۳). تکبر اور استکبار کہتے ہیں گردن کشی کرنے اور بزرگی ظاہر کرنے کو اور ایک لفظ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۳). ۳. شرارت ، شوخی ، گستاخی.

چڑھی گردن کشی اے مطرب و ساقی ایسی

کہ ہمیں شیشہ و طنبور سے کچھ کام نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۱). [رک : گردن کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوہ کس اضا(---و مج) امث

(جغرافیہ) پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کا حصہ ، چوٹی کے قریب کا حصہ. جب کبھی کوہ پر پہنچے تو کچھ اور فضا آنے لگی ، جب گردن کوہ پر گئے تو کچھ اور ہی تماشا آنکھوں کے سامنے آیا. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۱۴). [گردن + کوہ (رک)].

---کی زنجیر (---فت ز ، سک ن ، ی مج) امث.

وہ زنجیر جو دیوانے کی گردن میں ڈالتے ہیں (جامع اللغات).

---گاہ امث.

سڑک جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو (جامع اللغات). [گردن + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گھونٹنا محاورہ.

کا گھونٹنا یا دبانا کہ سانس بند ہو جائے.

گردن کے گھونٹنے کو گریباں کم نہ تھا

طوق گراں جنوں میں کو کیو ہے عبث

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۶۸).

---لینا محاورہ.

دبوچنا ، گرفت میں لینا ، مغلوب کرنا. کل پھر جا کر لڑوں گی ، سرداروں کی گردن لونگی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳). سعد نے کہا اللہ مالک ہے میں کسی مقدمے میں کمی نہ کروں گا ، جاتے ہی ان کی گردن لونگا. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۹۶).

---مارا جانا محاورہ.

سر کاٹا جانا ، قتل کیا جانا ، ہلاک کیا جانا.

دار پر اہل کہ ہوتے ہیں انگشت نما

سر بیدار سے کو جاتے ہیں گردن مارے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگ آصفیہ)). قلعے میں منادی کرا دی کہ جو جا کر وقت کی اطاعت نہ کرے گا ، گردن مارا جائے گا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۰).

---مارنا محاورہ.

۱. سر اڑا دینا ، قتل کرنا ، ہلاک کرنا.

ہوت پر اس کون پکڑ آنی　　　جیون ماریا گردن تان

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۳). جکوئی خدائی کے دعوا کئے ... او کوں شریعت میں اسی وقت مارنے گردن ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰۲). ملعون ان باتوں سے خفا ہوا ایک پیادے کوں کہا اسے باغ میں لے جا اور گردن مار کر وہیں دفن کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹۱). اس وزیر کی گردن مارو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۸).

شوق دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے

ہو نگہ مثل گل شمع پریشاں مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱). جانوروں کے ہلاک کرنے کے اور طریقے بھی رائج ہیں ، گردن مروڑ دینا ، بجلی کی رو دوڑا دینا ، یک لخت گردن مار دینا. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۷۸). اس کی ان توہین آمیز باتوں پر ان کیڈو نے طیش میں آ کر ہواوا کی گردن مار دی. (۱۹۸۹ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۵). ۲. نیست و نابود کرنا ، ختم کرنا.

سرمنہ پہ ماتیوں کو سکھ ماریں گے

گردن اردو کی رام رکھ ماریں گے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۸). عظمت اللہ خاں نے بے تکلف غزل کی گردن مار دینے کا مشورہ دیا تھا اور لیرک (Lyric) لکھنے پر زور دیا تھا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۲۸). ۳. نقصان پہنچانا ، تکلیف دینا (نوراللغات).

---مارو اور گریبان میں منھ ڈالو کہاوت.

کسی کا نقصان کر کے چاپلوسی کرنے اور نیک بن کر لوگوں کو لوٹنے والے کی نسبت کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

۔۔۔مَروانا محاورہ۔
قتل کرانا ، ہلاک کرانا ، ذبح کرانا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔مَروڑنا / مَڑوڑنا محاورہ۔
۱۔ گلا گھونٹنا ، ٹینٹوا دبانا۔

بھونیا شیر زنجیر آہن کی توڑ
سٹیا خوک جنگل کی گردن مروڑ

(۱۶۹۵ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱)۔ ہم بھی دیکھیں گے کہ کون ان کو برا کہتا ہے اور اگر کوئی کہے بھی تو ہم اس کی گردن مروڑنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳)۔ میں اس ذلیل کی گردن مروڑ دوں گا۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۳۹)۔ ۲۔ **کسی جانور کو ذبح کیے بغیر گلا گھونٹ کر مارنا۔** ملکہ حیرت نے کوٹھے میں جا کر یہ سامان کیا ، ایک طائر منگا کر اس کی گردن مروڑی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۶)۔ جانوروں کے ہلاک کرنے کے اور طریقے بھی رائج ہیں ، گردن مڑوڑ دینا ، بجلی کی رو دوڑا دینا ، یک لخت گردن مار دینا۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۴۷)۔

۔۔۔مِینا کس امذ (۔۔۔ی مع) امث۔
شراب کی صراحی کی گردن ، صراحی کا اوپر کا تنگ حصہ جہاں سے خم شروع ہوتا ہے۔

جب رکاوٹ ہوئی آپس میں تو ہم رندوں نے
دستِ ساقی طرفِ گردنِ مینا کھینچا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۴)۔

آنسوؤں سے ہر سبو کی آنکھ ہے چھلکی ہوئی
گردنِ مینا ہے بار کربت سے ڈھلکی ہوئی

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۲۵۳)۔

پیتے نہیں شراب مگر پھر بھی رات بھر
سوتے ہیں ہاتھ گردن مینا میں ڈال کے

(۱۹۸۶ ، ط ظ ، ۱۱۶)۔ [گردن + مینا (رک)]

۔۔۔میں باہیں ڈالنا محاورہ۔
دونوں ہاتھوں سے کسی کو گلے لگانا۔

باہیں گردن میں تری ڈال کے وہ کہتے ہیں
اب بھی کہیے گا کہ نکلا نہیں ارمان میرا

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات))۔ سومل نے اس کی گردن میں باہیں ڈال دیں۔ (۱۹۸۳ ، جولستان ، ۱۶۱)۔ کل اس نے پیچھے سے آ کر ماں کی گردن میں باہیں ڈال دی تھیں۔ (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، جولائی ، ۴۶)۔

۔۔۔میں پڑنا محاورہ۔
گلے میں پہنایا جانا۔

یہ طوق اس واسطے چھوٹا ہوا قمری کی گردن میں
کہ تھا بلبل کی گردن کا ، پڑا قمری کی گردن میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸)۔

گردنِ دل میں تری زلف کی پھانسی جو پڑی
بے خطا جان دی بیچارے نے اس رسی میں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۰)۔

۔۔۔میں تسبیح ڈالنا محاورہ۔
زہد و تقویٰ کا جامہ پہننا ، اپنے کو متقی ظاہر کرنا۔

تسبیح تو لے ڈال کے گردن میں اے صنم
کھینچا ہما کو مرغ مصلے کے جال میں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۷)۔

۔۔۔میں ڈالنا محاورہ۔
گلے میں پہنانا (جامع اللغات)۔

۔۔۔میں ہاتھ پڑنا محاورہ۔
اختلاط و ہم آغوشی کے وقت خاص ادا سے گلے میں ہاتھ ڈالنا ، ہم آغوش ہونا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

۔۔۔میں ہاتھ دے کے نکالنا محاورہ۔
گردن پکڑ کر نکال دینا ، نہایت بے عزتی سے نکال دینا۔ بعد لینے رسید کے مختار کی گردن میں ہاتھ دے کے کچہری وزارت سے نکال دیا۔ (۱۸۳۵ ، تذکرہ خوش معرکہ زیبا ، ۱ : ۱۳۸)۔

۔۔۔میں ہاتھ دینا محاورہ۔
۱۔ **پیار کرنا ، محبت ظاہر کرنا** (نوراللغات)۔ ۲۔ **گردن پکڑ کر نکال دینا۔** تم کون ہو جو بے جان پہچان پرائے مکان میں گھس آئے ، یہ نہ سمجھے کہ کوئی گردن میں ہاتھ دے گا۔ (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۳۹)۔ اس پاجی کی گردن میں ہاتھ تو دو۔ (۱۸۸۴ ، جام سرشار ، ۱۳۷)۔ اس نے جھٹ چھپرے کی گردن میں ہاتھ دیا اور پکڑ کر دربار میں لے گیا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۱)۔

۔۔۔میں ہاتھ ڈالنا محاورہ۔
محبت سے کسی کے گلے میں باہیں ڈالنا۔ وس نے میری گردن میں ہاتھ ڈالدیا میں بھی وسے لپٹ گیا۔ (۱۹۲۷ ، تراثی اردو ، ۱۰۳)۔

۔۔۔ناپنا ف مر ؛ محاورہ۔
۱۔ **درزی کا گردن کی پیمائش کرنا** (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات)۔
۲۔ **گردن پکڑنا ، مارنا پیٹنا ، سزا دینا۔**

ہمسری کرتی ہے یہ ساقی کی گردن سے مدام
گردنِ مینا کو رندو بادہ پینا ناپنا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگ آصفیہ))۔ ایک نے کہا ابھی گردن ناپو اس مردک کی اور خوب پیٹو مردود کو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۳)۔ پولیس کے آدمی نے یہ کہہ کر گردن ناپی کہ ہاں تمہیں ہو جس نے فلاں بابے کی جیب کتری تھی۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۹ : ۹)۔ سر اٹھا کے چلنے والے ہر شخص کی گردن ناپنے کی ٹھان لی۔ (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۴۷)۔ ۳۔ **گردن کاٹنا ، قتل کرنا ، مار ڈالنا۔** لکھنؤ چند ہی سو ہوتے ہیں ۔۔۔ رانی کو پیٹ رہا اور ان کی گردنیں ناپی گئیں۔ (۱۹۸۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۰)۔ ۳۔ (لکھنؤ) **گردن پکڑنا ، مجرم گردانتا۔** یہاں گردن جھکا کر چلا کیجیے ورنہ کوئی پہلوان گردن ناپے گا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۷)۔

۔۔۔نہ اُٹھانا محاورہ۔
اف نہ کرنا ، دم نہ مارنا۔

اٹھانا نہیں اس کو سن کوئی گردن
وہ اس عرصے میں ایک سنگِ گراں ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، کـ ، ۱۲۰۰) ۔ ۲. **شرمندہ و خجل رہنا ، شرمندگی سے سر اونچا نہ کرنا ؛ بارِ احسان سے منھ سامنے نہ کرنا.** جوں جوں خط دیکھتی ہوں ، زمین میں گڑی جاتی ہوں ... گردن نہیں اٹھا سکتی. (۱۸۷۴ء ، انشا ہادی النسا ، ۲۰۰).

---**نہ اُٹھنا** محاورہ.
۱. **خوف سے سر جھکا رہنا ، دم مارنے کی جرأت نہ ہونا ، سکت نہ رہنا ، بے دم ہو جانا.**

اللہ رے جلالت و شوکت حضور کی
دہشت سے اٹھ نہ سکتی تھی گردن غرور کی

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰) ۔ ۲. **بارِ احسان سے گردن جُھکی رہنا.**

یہ بار منت شہ ہے کہ سارے عالم کی
جھکی ہے آنکھ بھی اٹھتی نہیں ہے گردن بھی

(۱۹۲۸ء ، سرتاج سخن ، ۹۵).

---**نیچی ڈالنا** محاورہ.
شرم سے گردن جُھکا لینا.

خاک کیا ڈالیے وہ تذکرۂ دشمن پر
نیچی گردن بھی کبھی شرم سے ڈالی نہ گئی

(۱۹۰۵ء ، یادگار داغ ، ۷۶).

---**نیچی رہنا** محاورہ.
(خوف یا شرم وغیرہ سے) گردن جُھکی رہنا ، مرعوب رہنا ، شرمندہ رہنا. جو کسی ایک کے آگے سر جھکانے سے پہلوتہی کرتا ہے اس کی گردن سب کے سامنے نیچی رہتی ہے. (۱۹۹۲ء ، نکور ، کراچی ، اپریل ، ۶).

---**نیچی کرنا** محاورہ.
شرم سے گردن جُھکا لینا. بدان شرمندہ ہو کر گردن نیچی کیے چلا گیا. (۱۸۰۲ء ، عقلیات ، ۷۰). یہ گفتگو سن کر بنو خزاعہ گردنیں نیچی کئے ہوئے پیچھے ہٹ گئے. (۱۹۰۷ء ، امہات الامہ ، ۱۳).

---**نیچی ہونا** محاورہ.
شرم سے گردن جُھک جانا ، شرمندگی ہونا. سچ کہہ تو نے دوشالے میں لپٹ کر کیا بھیجا تھا کہ اس سے میری گردن نیچی ہو گئی. (۱۸۷۴ء ، انشاء ہادی النساء ، ۲۰۰).

---**نیوڑھانا / نیہوڑانا** ف م ؛ محاورہ.
سر جُھکانا ، گردن نیچی کرنا.

کبھی پہلے حیا آتی نہ اپنے تن کے جلنے پر
بھلا ہو عہد پیری کا کہ گردن اپنی نیہوڑائی

(۱۹۱۶ء ، نظم طباطبائی ، ۵). بیگم صاحبہ نگہ ناز کیں ، گردن نیوڑھا کر بڑے نخرے سے بولیں. (۱۹۵۴ء ، پیر نابالغ ، ۳۳). وہ اور میں ایک دوسرے کے روبرو گردن نیہوڑائے بیٹھے تھے. (۱۹۸۸ء ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۱۰).

---**وہاں مارے جہاں پانی نہ ملے** کہاوت.
ذرا رحم کے قابل نہیں ہے ، ظالم شریر اور مفسد آدمی کی نسبت کہتے ہیں (نور اللغات).

---**ہلانا** محاورہ.
۱. **انکار کرنا ، نہیں کہنا (اس صورت میں گردن دائیں بائیں ہلاتے ہیں).**

جب سر محفل میں کی عرضِ تمنا کیا کہوں
منھ سے کچھ بولا نہ وہ گردن ہلا کر رہ گیا

(۱۸۹۲ء ، مسرور کاکوروی ، د (انتخاب) ، ۲) ۔ ۲. **اقرار کرنا ، ہاں کہنا (اس صورت میں گردن اوپر نیچے ہلاتے ہیں).**

جاتے تو ہو آنے کا پھر اقرار تو کیجے
گر منھ سے نہیں بولتے گردن ہی ہلا دو

(۱۸۳۸ء ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۷۷). تمہارے جو اعلیٰ حضرت رخش کا مزار اقدس ہے؟ تو گردن اثبات میں ہلا دی. (۱۹۷۵ء ، بدلتا ہے رنگ آسمان ، ۷۱) ۔ ۳. **تعریف کرنا (اس صورت میں گردن دائیں بائیں ہلاتے ہیں مگر آہستہ آہستہ).**

معجز بیاں بھی ہو تو نہ گردن ہلائیں وہ
تحسین و آفریں کا سبق جو پڑھے نہیں

(۱۸۹۲ء ، شعور (نور اللغات)).

---**ہلنا** محاورہ.
جُھومنا.

جو گلشن میں دیکھوں کہ ہیں گل کھلے
ترے ذوق میں میری گردن ہلے

(۱۹۱۷ء ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۸).

---**ہلنے لگنا** محاورہ.
بڑھاپے کے باعث گردن میں رعشہ ہو جانا ، نہایت بوڑھا ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گَرْدَنا (فت گ ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **نہایت موٹی اور فربہ گردن.** شیر ببر ... شیر سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے پچھاڑ پتلا اور گردنا بھاری ہوتا ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۷). ڈپٹی صاحب کا گردنا تیار ، چوڑا چکلا سینہ ، جھکا سی کمر. (۱۹۶۷ء ، ساقی ، مارچ ، ۳۳) ۔ ۲. (قصابی) **مذبوحہ بکری یا بھیڑ وغیرہ کی گردن کا گوشت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. (اَ) **چانٹا جو گُدی پر مارا جائے ، دھول ، دھپا.** جی تو چاہتا ہے کہ ، گردنے ، کے ایک دو ہاتھ تو جمکا ہی دوں. (۱۹۲۷ء ، نرالی اردو ، ۲۵). (ا) (کُشتی) **حریف کی گُدی پر کلائی کی ضرب** (ا ب و ، ۸ : ۳۲). اف ؛ دینا ، لگانا ، مارنا. ۴. (معماری) **دیوار اور اس کی منڈیر کے درمیان کسی قدر باہر کو نکل کر لگایا ہوا چنائی کا ردا جو دیوار اور منڈیر کی حدِ فاصل ظاہر کرے ، کنگنی.** بڑے محراب دار کے اوپر عراقی طاقچہ بنا ہوا ہے اور اس بام کے متصل گردنا ریختہ کا. (۱۸۹۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۳۹۳). گردنے سے لے کر بنیاد تک ایک انچ بھی جگہ نقوش سے خالی نہیں ہے. (۱۹۳۲ء ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۴۴).

۵. (جغرافیہ) خشکی کا تنگ قطعہ جو خشکی کے دو بڑے قطعات کو ملائے ، خاکنائے. تینوں کے تین طرف پانی ہے اور چوتھی طرف خشکی کا گردنا جو اسے ہندوستان کے جسم سے ملاتا ہے. (۱۹۶۷ء ، انشائیے ، ۱۹). [گردن (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر و تذکیر].

گِرْدِنْدَہ (فت گ ، سک ر ، فت نیز کس د ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **گھومنے والا ، گردش کرنے والا.** حکمت کاملۂ الٰہی نے اس عالم کے انتظام کا علاقہ ایک ایسی شے جو باعتبار اپنی ذات کے ثابت اور بنظر صفات کے متغیّر ہے ... یعنی چرخ گردندہ پر موقوف رکھا. (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). ۲. (حیوانیات و نباتیات) **جو کسی سہارے پر آزادی سے اِدھر اُدھر یا اوپر نیچے حرکت کر سکے.** زر ریشوں کے ... زیرین سرے پر سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے زیرہ دانے آزاد ہوتے ہیں ، زردان گردندہ (Versatile) ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ء ، سادی نباتیات ، ۲ : ۲۵۳). [ف : گردندہ ، گردیدن - گھومنا ، گردش کرنا سے صفت].

گَرْدَنَہ (۱) (فت گ ، سک ر ، فت د ، ن) امذ.
(معماری) **رک : گردنا (معنی ۳).** کسی اینٹ نے اپنے موقعہ سے جنبش نہیں کی گردنہ پر تلی جتی کی تختیاں لگی ہیں. (۱۹۰۴ء ، مقالات شروانی ، ۹۲). ڈاٹ کے نیچے بالعموم ستون ہوتے اور ہر محراب کے گردنے پر ابھرے ہوئے نقش و نگار سے پیش کی زینت بڑھائی جاتی تھی. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۲۱۶). [گردنا (رک) کا ایک املا].

گَرْدَنَہ (۲) (فت گ ، سک ر ، فت د ، ن) امذ.
گردن کوہ ، پہاڑ کی گھاٹی ، چڑھائی کا پیچدار و تنگ راستہ. وہ مشہور گردنہ جس پر سے تبت کا راستہ گزرا ہے نیالو کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۰۳ء ، تمدّنِ ہند ، ۳۳). [ف].

گَرْدَنی (فت گ ، سک ر ، فت د) امث.
۱. **گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا جو گردن سے لے کر پٹھوں تک پڑا رہتا ہے.**

جن کو نفرت ہے زین سے اے یار
گردنی کھینچ ہوں فقط اسوار

(۱۸۳۱ء ، زینت الخیل ، ۲۱۶). رعایا جاڑے میں سکڑے تا کہ شاہی اصطبل کے ہرٹل کے ٹٹو کشمیری شالوں کی گردنیاں اوڑھیں. (۱۸۸۸ء ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۸). امیروں میں گھوڑا چاندی کا گہنا پہنے ہوئے سُنہری زُہلی ساز پڑا ہوا زردوزی گردنی ڈالے ہوئے. (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۰). ۲. **کُلّی کا چانٹا ، گردن پر ہاتھ کی ضرب ، سیلی ، چپت لگوانا ،** جس میں لطمہ ، سیلی ، گردنی طپانچہ ... تھپڑ ، دھول وغیرہ اپنے شدید و خفیف درجہ میں شامل ہیں. (۱۹۳۳ء ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۳). ۳. **کشتی کے ایک داؤ یا پیچ کا نام.** میں نے بھوپے بھائی پہ بلتھم کا داؤں کیا ، گردنی دیتے چلے تھے ، میں نے ادھر ہی میں داؤں کھیل دیا. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۶۸). ۴. (ہندو) **گلے میں ڈالنے کا چاندی کا ہار** (فرہنگ آصفیہ). [گردن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تصغیر].

--- پُلاؤ کھانا محاورہ.
(دکن) **گردن میں ہاتھ دے کر نکالا جانا.** انہوں نے طے کیا کہ گردنی پلاؤ کھانا پڑے کوئی مضائقہ نہیں ، غلیظہ دیا جائے کوئی ہرج نہیں ... محفل میں ضرور جائیں گے ، گردنی پلاؤ کا مطلب تھا گردن میں ہاتھ دے کر نکلنا. (۱۹۷۱ء ، ذکر یار چلے ، ۳۰۳).

--- دِلْوانا محاورہ.
گردنی دینا (رک) کا متعدی المتعدی. ساقی تم نے اچھا کیا کہ اس بے ادب کو گردنی دلوانے لگی ہو. (۱۹۶۰ء ، ادیب ، اگست ، ۸۸).

--- دینا محاورہ.
گردن میں ہاتھ دے کر دھکا دینا ، کُلّی پر چانٹا لگانا.

پاسباں سمجھا نہیں ہے آپ کا عزت مری
گردنی دے کر اسے در سے نکالا چاہیے

(۱۸۹۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۹). ہاں اس حرام زادے کو گردنیاں دے کے خوب سنا مار کے بارگہ سے باہر نکال دو. (۱۸۹۳ء ، کوچک باختر ، ۳۵۰). اس پر ایک چپراسی نے اسے گردنی دے کر آگے دھکیلا. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۰۷). ذرا ٹھٹکیے کہ چوبدار وہ گردنی دیتا ہے کہ نذر گزار بارگہ کے باہر اپنے آپ کو پاتا ہے. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۱۰۵).

--- کھانا محاورہ.
۱. **کُلّی پر چانٹا لگنا ، سزا پانا ، صدمہ اٹھانا.** زیاں کاری کی آگ سے جلا اور زمانے کے ہاتھ خوب گردنیاں کھائیں. (۱۸۰۲ء ، خرد افروز ، ۹۱). تو نے کبھی بلو مرغ کی آواز پر توکّل کیا یہ گردنی کھائی. (۱۹۳۸ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۸۷). ۲. (کشتی) **گردنی کے داؤ پیچ میں آ جانا.** پھنک مارنے میرا اڑنگا اوچھا پڑ جاتا ، تو کھائی تھی گردنی. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۶۸).

--- مارْنا ف مر ; محاورہ.
کُلّی پر چانٹا مارنا ، گردن پر ہاتھ مارنا.

جو کوئی گردنی اوسکو مارتا ہے دھائی
خجالت کی اور جھی سوں او سر نوائی

(۱۶۸۷ء ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۳۶).

پور ڈھکیلتا تھا کسی کو وہ دھنی
مارتا تھا وہ کسی کو گردنی

(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۱).

گُرْدَنی (ضم گ ، سک ر ، فت د) امث.
(آبکاری) **بھٹی سے شراب نکالنے کا ڈونگا یا اسی قسم کا ظرف** (اب و ، ۷ : ۹۳). [مقامی].

گِرْدْوار (کس گ ، سک ر ، د) امذ.
گشت ، طلایہ پولیس یا محصول کا انسپکٹر (جامع اللغات ; پلیٹس). [گرداور (رک) کا بگاڑ].

گُرْدْوارا / گُرْدْوارَہ (ضم گ ، سک ر ، ضم نیز سک د / فت ر) امذ.
سکھوں کی عبادت گاہ. چنکور صاحب میں بہت سے گردوارے اور ایک خانقاہ تھی. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۵۹). [س : गुरुद्वार].

گِرْدْواری (کس گ ، سک ر ، د) امث.
گشت کرنے والوں کا فرض یا نوکری (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گردوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَرْدوڑا (فت گ ، سک د ، و مج) امذ.
چھوٹا گڑھا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : گرت गर्त - گڑھا + وڑا ، لاحقۂ تصغیر].

گَرْدُوں (فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
١. **آسمان ، فلک ، چرخ.**

دھواں گرد میں مل کے گردوں ہوا
اسد خاں جو جنگ میں دیالہوں ہوا

(١٥٦٥ ، حسن شوق ، د ، ١٠٨).

کیا گردوں نے فتنے کو اشارا بلا کو کربلا میں لا اُتارا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٢٤٣).

ہلالِ عید کو گردوں پہ تیرا بجز یک نعلِ کفش پا نہ پایا

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ١٤).

دائرے حرفوں کے تیرے واسطے بحرِ علوم
اور یہاں پہنائے گردوں پر چمکتے ہیں نجوم

(١٩٢٧ ، فکر و نشاط ، ٩٠).

گردوں کو اونچائی بخشی اور ترازو قائم کی
انسانوں میں پورا پورا تولنے کی خو قائم کی

(١٩٨٣ ، الحمد ، ٣٤). ٢. **چھکڑا ؛ بیل گاڑی ، رتھ ، بہلی.**

جو کوئی رتھ کے نیں کتے ہیں گردوں
یہ رتھ کا ظاہرا دیکھے نہیں موں

(٧٧٢٧ ، تصویرِ جاناں ، ٥٩).

کرو ایک تیار گردوں یہاں کہ ہووے بسانِ عرابہ رواں

(١٨١٠ ، شمشیر خانی ، ٣٦٣). سب کو گرفتار کر کے چھکڑے اور گردوں طلب کر کے سوار کیا. (١٨٨٢ ، طلسمِ ہوش ربا ، ١ : ٣٠٣). ایک گردوں پر سوار کر کے اس جانب روانہ کر دیا. (١٩٣٩ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٣١٣). ٣. **وہ گاڑی جس پر چھوٹی توپ رکھی جاتی ہے.** میں نے اونٹوں کے گردوں (چھوٹی توپ) سے سلامی کی آوازیں سنیں. (١٨٩١ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ٣٠٨). ٤. **چرخی ، پہیا ، جرثقیل کے ایک آلہ کا نام** (فرہنگِ آصفیہ). [رک : گرداں ؛ ف: گردیدن - گھومنا + (ا مبدل بہ و) ، لاحقۂ حالیہ ناتمام)].

ـــ آساس (ـــ فت ا) صف.
آسمان کی بنیاد والا ، جامع ، مستحکم ، رفیع (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گردوں + اساس (رک)].

ـــ اِقْتِدار (ـــ کس ا ، سک ق ، کس ت) صف.
فلک منزلت ، صاحبِ قدرت ، زبردست (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[گردوں + اقتدار (رک)].

ـــ پایَہ (ـــ فت ی) صف.
آسمان کا درجہ رکھنے والا ، بہت بلند مرتبہ رکھنے والا ؛ رفیع الشان.

ہے تو گورستاں ، مگر یہ خاک گردوں پایہ ہے
آہ! اک برگشتہ قسمت قوم کا سرمایہ ہے!

(١٩٢٤ ، بانگِ درا ، ١٩١). [گردوں + پایہ (رک)].

ـــ پَر دِماغ ہونا محاورہ.
آسمان پر دماغ ہونا ، نہایت مغرور ہونا.

ممکن نہیں کہ پاؤں وہ رکھیں زمین پر
گردوں پر اب دماغ ہے شہرت جلی کی ہے

(١٨٥٢ ، دیوانِ برق ، ٣١٦).

ـــ پَر/ پَہ کُلاہ/ کُلّہ پھینکنا محاورہ.
خوشی سے اترانا ، فخر کرنا.

جاڑ آئینہ دکھلانے لگا اوجِ سکندر
گردوں پہ کلہ پھینکتا تھا فخر سے مغفر

(١٨٧٤ ، انیس (نوراللغات)).

ـــ پَناہ (ـــ فت پ) صف.
ایسی عزت و منزلت والے جو آسمان کو پناہ دیں ؛ مراد : نہایت بلند مرتبے کے مالک ، بادشاہوں کی صفت میں مستعمل (ماخوذ: مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [گردوں + پناہ (رک)].

ـــ پَہ تُھوکا اُسی پَر پَڑْتا ہے کہاوت.
بے گناہ پر بہتان لگانے والا خود رُسوا ہوتا ہے.

سر افراز کو ڈر نہیں عیب جُو کا
اوسی پر پڑا جس نے گردوں پہ تھوکا

(١٨٦٨ ، سخنِ بے مثال ، ١٠).

ـــ دَوّار (ـــ فت د ، شد و) امذ.
گھومتے رہنے والا آسمان ، گردش کرنے والا آسمان ؛ (مجازاً) آفتیں لانے والا آسمان. فلکِ کج رفتار گردونِ دوّار نے اتنی جفا پر صبر نہ کیا یہاں بھی چین نہ دیا ، مناسب یہی ہے رضائے الٰہی پر راضی ہو مجھے حوالے کر دو. (١٨٢٤ ، فسانۂ عجائب ، ١٢٠). [گردوں + دوّار (رک)].

ـــ دُوں کس صف (ـــ کس ن ، و مع) امذ.
کمینہ آسمان ، (مجازاً) بلاؤں کا مرکز ، مصیبتوں کا منبع.

خدا جانے مجھے اس غم میں تو کب تک رلاوے گا
مرا دل تو ہے لہو ہو کے اے گردونِ دوں تپکا

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣).

نقارۂ وغا پہ لگی چوب ناگہاں
گردونِ دوں سے بار ہوئی طبل کی فغاں

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٨٣).

اُڑے جو گرد سواری سموں سے گھوڑوں کے
کرہ زمین کا گردونِ دوں ہو خاک میں اٹ

(١٩٢٧ ، شاد (مہذب اللغات)).

عصرِ رواں کو دیکھو گردونِ دوں کو دیکھو

(١٩٨٠ ، زرد آسمان ، ٧٧). [گردوں + دوں (رک)].

ـــرفعت (ـــ کس ر ، سک ف ، فت ع) صف.
آسمان جیسی بلندی والا ، آسمان کو چھونے والا ؛ (مجازاً) بہت بلند ، بہت اونچا یا قدآور.

کیا تیرے فیل کے اوصاف لکھوں میں کہ وہ ہے
ابر رفتار جبل پیکر و گردوں رفعت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸). [گردوں + رفعت (رک)].

ـــرکاب (ـــ کس ر) صف.
وہ ذات جس کے گھوڑے کی رکاب آسمان ہو ؛ مراد : نہایت عالی مرتبہ ، بادشاہوں کی صفت میں مستعمل.

جہاد کو شہ گردوں رکاب آتے ہیں
ادب پکار رہا ہے جناب آتے ہیں

(۱۸۸۵ ، عشق (مہذب اللغات)).

سفلہ پرور بنا کے گردوں کو
شہ کو گردوں رکاب کہتے ہیں

(۱۹۲۲ ، فردوس تخیل ، ۹۰). [گردوں + رکاب (رک)].

ـــسرشت (ـــ کس نیز فت س ، کس ر ، سک ش) صف.
آسمان کی سرشت والا ؛ (مجازاً) مغرور ، متکبر ؛ ناموافق ؛ باوقار (نور اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گردوں + سرشت (رک)].

ـــسریر (ـــ فت س ، ی مع) صف.
ایسی ذات جس کا تخت حکومت آسمان کی طرح اونچا ہو ؛ مراد : نہایت عالی مرتبہ ، بادشاہوں کی صفت میں مستعمل.

کہ جم جاہ سلطان آفاق گیر
سکندر نول شاہ گردوں سریر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).

قریش علی تھا تخت سلیماں کی طرح ابر
اللہ رے مرتبہ شہ گردوں سریر کا

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)). [گردوں + سریر (رک)].

ـــسے باتیں کرنا محاورہ.
نہایت بلند ہونا (پہاڑ یا محل وغیرہ کی اونچائی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل).

اس زمیں پر وحی نازل ہونے والی ہے ضرور
دیکھ لو گردوں سے باتیں کر رہے ہیں کوہسار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۶).

ـــکا چکر کھانا محاورہ.
انقلاب زمانہ ہونا ، حالات بدلنا.

گو اے شعور گردوں کھائے ہزار چکر
حالت زبوں کو میرے کب انقلاب ہوگا

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

ـــکا ستایا صف مذ (صف ست : گردوں کی ستائی).
گردش زمانہ کا شکار ، مصیبت زدہ ، پریشان حال.

قاتل کی طرف دیکھ کے زینب نے ستایا
گردوں کی ستائی کو عبث تو نے ستایا

(۱۸۷۵ ، دبیر (نور اللغات)).

ـــگردان کس صف (ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
چکر لگانے والا آسمان ، چرخ دوار.

مثل خورشید درخشاں جو کہ ہیں اہل کمال
روز و شب گردش میں ہیں گردون گرداں کے سبب

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۳۹).

تمہاری چال بھی کیا گردش گردوں گرداں ہے
کہ چل کر دو قدم صورت بدل دیتے ہو عالم کی

(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۸).

اجازت دوں اگر اے ہم دمو میں آہ سوزاں کو
تو اک دم میں ابھی دے پھونک اس گردون گرداں کو

(۱۸۷۳ ، عروس الاذکار ، ۱۵۹). [گردوں + گرداں (رک)].

ـــمدار (ـــ فت م) صف.
آسمان کی منزلت والا ؛ عالی مرتبہ. ایک رئیس گردوں مدار کے مصاحبوں نے دربار میں ذکر مذکور کیا کہ محلۂ امین آباد میں دو پریزاد حور نژاد یہودنیں ایک کمرے میں آن کے ٹکی ہیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۶). [گردوں + مدار (رک)].

ـــنشین (ـــ کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
آسمان پر بیٹھنے یا رہنے والا ؛ (کنایۃً) فرشتے.

مری فریاد سے گھبرائے ہیں گردوں نشیں برسوں
ہلے کیونکر نہ تیری رہگزر کی سرزمیں برسوں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۱). [گردوں + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

ـــنوَرد (ـــ فت ن ، و ، سک ر) صف.
آسمان کی سیر کرنے والا.

کس قدر بینا کہ دل اس ناتواں پیکر میں تھا
شعلۂ گردوں نورد اک مشت خاکستر میں تھا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۷). [گردوں + ف : نورد ، نوردیدن - لپیٹنا ، گھومنا پھرنا ، گشت کرنا].

ـــواژوں کس صف (ـــ و مع) صف.
اوندھا آسمان ؛ (مجازاً) مصیبتیں دینے والا آسمان. نیرنگی چرخ کج رفتار فتنہ پردازی گردون واژوں عیاں ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۳). [گردوں + واژوں (رک)].

ـــوقار (ـــ فت و) صف.
بڑی منزلت اور مرتبے والا ، عالی وقار ، صاحب جاہ و جلال.

خوبی جہاں تنگ ہے اس دنیا ہور دین میں
ہے ختم آج اس شہ گردوں وقار پر

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۵۸). اے شہریار گردوں وقار میں نے سنا ہے کہ شاہزادے کو کسی انسان نے نہیں شہید کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷).

اس زیاں خانے میں کوئی ملت گردوں وقار
رہ نہیں سکتی ابد تک بار دوش روزگار

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۶۳). [گردوں + وقار (رک)].

ـــــ ہمت (ـــــ کس ں ، ہ ، شد م بفت) صف.
بلند ہمت ، بلند حوصلہ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گردوں + ہمت (رک)]۔

گردوں کا ہار / تسبیح پہن / کر بلی حج کو چلی کہاوت.
ظالم کی پارسائی سے بھی ظلم ظاہر ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

گردونہ (فت گ ، سک ر ، و مع ، فت ن) امذ ؛ صف.
۱. رک : گردوں ؛ (مجازاً) روٹی یا توے کی مانند گول چیز ، گاڑی ، ہر وہ چیز جو اپنے مدار کے گرد گھومتی ہے صبح ہوئی اور گردونہ ککونہ آفتاب اپنے مطلع اختتام سے نکل کر آہستہ آہستہ اوپر کو بڑھا۔ (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۳۱)۔ شکل (۲۷۶) میں ایک مجتمع جھولنی اور گردونہ منسلک دکھائی گئی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۶)۔ ۲. (آواز بھرنے کا) ریکارڈ جو گول ہوتا ہے جیسے گراموفون ریکارڈ۔ پیرس میں ... مارسوزیل دیران نے تجرباتی صوتیات سے واقف ہوئے اور آلوں اور گردونوں پر اُردو زبان کو قلمبند کرنے میں بڑی رہبری کی (۱۹۳۰ ، ہندوستانی لسانیات ، ۱۲)۔ [گردوں (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

ـــــ صوتی کس صف (ـــــ و لین) امذ.
آواز بھرنے کا ریکارڈ ، پرانے طرز کا گراموفون ریکارڈ۔ ماہر لسان کتابی مواد استعمال کرے یا گردونۂ صوتی (فونوگراف ریکارڈ) ... اس کے طریق کار اور مناہج میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۲۳)۔ [گردونہ + صوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گردوی (ضم گ ، سک ر ، فت د) صف.
گردہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، گردے کا۔ جسموں میں گردوی غدود پڑے ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، دروں افرازیات ، ۳)۔ اس کے بغیر براور گردوی ورید کے ذریعے ادبین میں چلا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیواتی نمونے (غیر فقاریئے) ، ۲۶۴)۔ [گردہ (ہ بدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گردہ (فت گ ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. (مصوری) ایک قسم کا سفوف جو نقاش یا مصور سوئی سے چھیدے ہوئے کاغذ کے ذریعے نقش یا تصویر کا خاکہ اتارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، ایک قسم کا سفوف جو تصویر کو ایک کاغذ سے دوسرے کاغذ پر اتارنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

شکل ہم سے ناتواں کی کب مصور سے کھنچے
خاک مجنوں کی نہ جب تک گردۂ تصویر ہو
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۰۰)۔

اے مصور سوز غم کی بھی رعایت چاہیے
خاک گلشن سے بنا گردہ مری تصویر کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۳)۔

ہیں فنا بھی خموشی دکھانے کی تاثیر
رہے گی خاک مری صرف گردۂ تصویر
(۱۹۰۲ ، نظم دل افروز ، ۲۷)۔ ۲. (مصوری) خاکہ ، نقشہ ، گردہ کے ذریعے کاغذ پر اُترا ہوا خاکہ ، اسٹنسل پے پر۔

جب مصور نے لکھا گردہ تری تصویر کا
لالہ و گل کر کے حل صرف اس میں رنگ و بو کیا
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۵۷)۔

گر تو نہیں ہے پر تری مثال ہو تو ہو
ہے مہ کو اپنے گردۂ تصویر پر گھمنڈ
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳۷)۔ ۳. گرد ، خاک ، دھول۔ میں ان کے حوصلوں کو انکی بہادری کو گردے کی مانند اڑا دوں گی۔ (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۲۰)۔ ۴. ایک قسم کی بندوق نیز ڈھال ، سپر۔ ایک موروثی توپ جو دھریان ہلدوری جس کا نام کڑہ خان تھا مع تین جدائلوں اور دو گردوں کے نواب کی فوج نے چھین لیے۔ (۱۸۵۸ ، مقالات سرسید ، ۹ : ۲۰۵)۔ [ف]۔

گردہ (کس گ ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. (۱) کوئی مدوّر شے ، گول چیز ، قرص ، ٹکیا۔ ایک گھوڑے تیز رفتار برق کردار پر سوار ہو ... سپہر مکّی جوں گردۂ خورشید پیٹھ پر لگا ... قصد میدان کیا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۹)۔ جب جانچ کر ہاتھ مارا سپر گردۂ پنیر کی طرح کٹ گئی۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۵۱)۔ آہن خوار نے جو بہرام عاد کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ، وہیں سے گردہ سپر کا سنبھالا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۳۱۲)۔ (ii) حلقہ ، گول گچھا (پھولوں اور پتوں وغیرہ کا) مالی نے دو ایک گلدستے اور گردے بنا کر ٹوکری میں لگائے بیچ میں ان کے میوہ رکھا اور سامنے آکر کے ڈالی لگائی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳)۔ صندوق کے چمکتے ہوئے پہلوؤں کی تعریف کرتی اور حسین چہروں اور پتوں کے شاندار گردے کو سراہتی۔ (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۹۹)۔ ۲. دور ، احاطہ ، دائرہ۔ اہل کاروں نے ہزار کوس کے گردے میں ایک بھی قریہ اوجڑ نہ پایا۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۱)۔ شہر کی آبادی ۲۵ میل کے گردے میں ہے۔ (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۳)۔ بارہ کوس کے گردے کی زمین میرے اختیار میں ہے۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۵۱)۔ ۳. (۱) ایک وضع کی موٹی اور چھوٹی خمیری روٹی

جند نان در ہندوی روٹی   دوسک ہلی گردہ موٹی
(۱۵۵۹ ، مثل خالق باری (ق) ، ۳)۔ ایک عرب بدوی شہر بغداد میں آیا اور گردے نان بائی کی دوکان پر دیکھ کر مضطرب ہوا۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۳۳)۔ (ii) روٹی کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے ، اور ہر یک قسم کی شے کے رقم کے ساتھ الفاظ تمیز کا لانا ضروری ہوتا ہے اس واسطے ان الفاظ تمیز کا ذکر کیا جاتا ہے ... گردہ ، نان۔ (۱۸۹۸ ، اصول الشباق ، ۳۷)۔
۴. وہ گول کپڑا جس پر حقہ رکھتے ہیں ، حقے کا زیر انداز۔

بجا ہے گردا ہو اللّوی کے ہمراہ
کہ جس کی جوت سے تاریک ہے ماہ
(۱۷۳۶ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۲۱۲)۔ ۵. سر کے وہ بال جو تینوں طرف قائم اور بیچ میں سے ماتھے تک منڈے ہوتے ہیں سارے سر پر بال بچے نہیں گردہ نہیں۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۵)۔ ۶. وہ گول کپڑا جو عورتیں پاندان کی تھالی میں رکھتی ہیں

جو ماہ و مہر کے گردے پسند کرتا تو
اثر اثر کے بڑے پاندان میں آتے
(١٨٩٦ ، رشک (نوراللغات)]. ٧. **چھوٹا گول تکیہ ، گل تکیہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٨. **ڈفلی یا دائرے وغیرہ کا چوبی حلقہ جس پر کھال منڈھی ہوتی ہے ، ڈھول کا خول** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٩. **ایک چاندی کے سکے کا نام جو ایک آنہ چار پائی کی قیمت کا ہوتا تھا** (فرہنگ آصفیہ). ١٠. **پہلو ، بغل ، یا کھا.** بعض ... ساز موسیقی پر طبع آزمائی کر رہے ہیں اور اسکے گردے پر شیر ببر بارہ سنگا اور خرگوش کا تعاقب کر رہے ہیں. (١٩٣٦ ، اسلامی کوزہ گری ، ٢٠). ١١. **گول تشتری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ف].

---بالِش (---کس ل) امث.
چھوٹا گول تکیہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گردہ + بالش (رک)].

---ءِ چَرْخ کس اضا(---فت ج ، سک ر) امذ.
(آسمان کا قرص) **سورج یا چاند** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گردہ + چرخ (رک)].

---ءِ کَمان کس اضا(---فت ک) امذ.
(تیراندازی) **کمان کی لکڑی یا بانس** (ماخوذ : ا ب و ، ٨ : ٥٠).
[گردہ + کمان (رک)].

---ءِ نان کس اضا ، امذ.
گول روٹی ، ٹکیا. ایک پسابانہ لے دو گردۂ نان اور کچھ گوشت برسم ہدیہ حضرت فاطمہ کو بھیجا. (٥٠٧ ، احوال الانبیا ، ١ : ٩٩٥).
پڑ گیا ہے جن فقیروں کو قناعت کا مزا
خوان نعمت انکو خالی گردۂ نان ہو گیا
(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٣٨). [گردہ + نان (رک)].

گُرْدَہ (ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
١. **جسم میں موجود دو غدود نما اندرونی اعضا میں سے کوئی ایک جو پیٹ کے پچھلے حصے کے جوف میں واقع ہوتے ہیں ، دونوں گردوں کا کام جگر سے وریدوں کے ذریعے مائیت کو جذب کرنا اور پیشاب کو مثانے میں بھیجنا ہوتا ہے ، کلیہ.** چند روز پہلے مجھے درد گردہ کا عارضہ ہوا تھا. (١٨٩٩ ، انشائے خرد افروز ، ٨). ڈاکٹر نے جواب دیا کہ گردوں کا عمل ضعیف ہو گیا ہے. (١٨٩١ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٢٣٧). گردوں میں بول (پیشاب) کس طرح بنتا اور خارج ہوتا ہے. (١٩٢٠ ، حیوانیات ، ٥). خراب خون گردوں سے چھن کر صاف ہو جاتا ہے. (١٩٨١ ، متوازن غذا ، ٢٨).
٢. (مجازاً) **جرأت ، حوصلہ ، دلیری ، بہادری ، ہمت ، دل گردہ.**
منزل الفت میں رکھیں تو قدم
رستم و سہراب کا کیا گردہ ہے
(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٢٣١). مرد جب تک شہ نہ دے عورت کا اتنا گردہ ہو ہی نہیں سکتا. (١٩٣٥ ، دودھ کی قیمت ، ١٦٠).
٣. **ایک قسم کی چھوٹی توپ ، زنبور** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
٤. **کلمۂ تنفر جو کسی بات کے جواب میں عورتیں زبان پر لاتی ہیں جیسے : تیرا گردہ ، تیرا کلیجہ ، تیرا سر وغیرہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ٥. **ایک قسم کا کفگیر** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف].

---شِگافی (---کس ش) امث.
(جراحی) **گردے کا عمل جراحی ، گردے کا آپریشن.** پیپ کو نکالنے یا خارج کرنے کے لئے ممکن ہے کہ گردہ منکشف کرنے (گردہ شگافی) ... کی ضرورت پیش آئے. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٢٣٣). [گردہ + ف : شگاف ، شگافتن - چیرنا ، پھاڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشِین (---فت م ، ی مع) امث.
طب **گردے کا فعل انجام دینے والی مشین** ناکارہ گردے اگر تبدیل نہ کیے جا سکیں تو ان کا کام گردہ مشین Kidney Machine کر سکتی ہے. (١٩٨٥ ، جنرل سائنس ، ١٠٥). [گردہ + مشین].

---نُما (---ضم ن) صف.
گردے کی شکل کا ، گردے سے مشابہ. گردہ نما ... جبکہ ورقہ گردہ کی شکل کا ہو یعنی اساس پر چوڑا اور کٹاؤ دار ... ہو مثلاً برہمی بوٹی. (١٩٨٣ ، مبادی نباتیات ، ١ : ٧٨). [گردہ + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

• • • گَرْدی (...فت گ ، سک ر) مث.
١. **پھرنا ، گھومنا ؛ مرکبات میں بطور لاحقۂ مستعمل ، جیسے : دشت گردی ، آسمان گردی وغیرہ.**
اب کہیں فیض قدم سے میرے خارستاں نہیں
دشت گردی میں کیا کانٹوں نے یہ گھر پاؤں میں
(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ٣٧).
یہاں ہے نالہ ہائے دل کو شوق آسمان گردی
نزاکت کو ادھر آواز سے ہے میری بیزاری
(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٣). بارہ تیرہ برس کی بادیہ گردی کے بعد کوئی ترقی نہ مل سکی. (١٩٠٦ ، لیب تیموری ، آتش غنداں ، ١٦). ٢. **زوال ، تنزل ، ادبار.** اس اشراف گردی کے زمانے میں پاس وضع کو ہاتھ سے نہ دینا ان کی خاص خصلتیں نہیں. (١٩٠٠ ، مقالات حالی ، ٢ : ١٧٥). بابو صاحب گردی سے پہلے بادشاہ کے خاص چوبدار تھے اب سائیسی کرتے ہیں (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٢٧٩). ٣. **حملہ آوری ، طوائف الملوکی.** مرہٹہ گردی میں ان کا خاندان تباہ ہو گیا. (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٢٠٦). [ف : گرد ، گردیدن - پھرنا ، گردش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْدی (کس گ ، سک ر) امث.
پاندان کے اندر اچھاڑے کا گول کپڑا. صاف اُجلی گردی کتھے چونے کے دھبوں میں غارت ہو گئی. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣٣). اب پاندان صاف کیا تو گردی کے نیچے سے تعویذ برآمد ہوا. (١٩٧١ ، اردو نامہ ، کراچی ، ٣٩ : ٩٦). [گردہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گُرْدی (ضم گ ، سک ر) امث (قدیم).
پہلوانی ، بہادری.

پہر کا پہر سو پہر کا پہر
ہردی و گردی بر آوردہ سر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳) ۔ [گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گَرْدِیدَہ (فت گ ، سک ر ، ی مع ، فت د) صف۔
پلٹا ہوا ، پھرا ہوا ، مڑا ہوا۔
آنکھیں زرہ کی تیغ سے گردیدہ ہو گئیں
مانند کہ برچھیاں کابیدہ ہو گئیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۵۵)۔ [ف : گردیدن ـ پھرنا ، گردش کرنا ، پلٹنا کا اسم صفت]۔

گَرْدیزی (فت گ ، سک ر ، ی مج) امذ۔
سیدوں کا ایک قبیلہ جو گردیز سے تعلق رکھتا ہے۔ گردیزی ، گیلانی ، لاہوری ، مشہدی ہرگز کوئی یا ذاتیں نہیں ہیں۔ (۱۹۹۱ ، تاریخ بھٹی ، ۱۸)۔ [گردیز (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُرْدِینَہ (ضم گ ، سک ر ، ی مع ، فت ن) امذ۔
(حیوانیات) حلقہ دار یا صدفی اور دوسرے بے ریڑھ جانوروں میں ایک عضو جو گردے سے ملتا جلتا ہے اور جس کے ذریعے جسم کا فاسد نائٹروجنی مادہ خارج کیا جاتا ہے (انگ : **Nephridium**)۔ گردینہ ایک گردہ نما قیف یا گردینی دہانہ کی شکل میں ابتدا کرتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۲۳۷)۔ ہر گردینہ ایک کثیر مرکزانی ... مادہ کے اندر کھدی ہوئی پیچ دار سرنگ کی مانند ہوتا ہے۔ (۱۹۷۹ ، حیواتی نمونے (غیر فقاریے)، ۲۷۶)۔ [گردہ (بحذف ہ) + ینہ ، لاحقۂ صفت]۔

گُرْدِینی (ضم گ ، سک ر ، ی مع) صف۔
گردینہ (رک) سے منسوب یا متعلق۔ گردینہ ایک گردہ نما قیف یا گردینی دہانہ کی شکل میں ابتدا کرتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعیدالدین) ، ۲۳۷)۔ [گردینہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گِرْدھاری (کسر گ ، سک ر) امذ۔
پہاڑ کو اٹھانے والا ؛ کرشن جی کا لقب۔
سانولے تن پہ قبا کی جو ترے دھاری ہے
لالہ کہتا ہے چمن میں بھی گردھاری ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۷۵)۔
میں ہوں متھرا کا سدھو کر ، من پر
گویو ! نام مرا گردھاری
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۳۶)۔ [س : گردھارن गिरिधारिन]۔

گَرُڈ (فت گ ، ضم ر) امذ ؛ نیز گرڑ۔
۱. (ہندو) ایک اساطیری پرندہ جسے تمام پرندوں کا سردار ، وشنو کی سواری ، اور سانپوں کا دشمن مانا جاتا ہے ؛ ایک قسم کا بڑا بگلا ، ایک قسم کا بڑا گدھ ، کرگس ؛ نیل کنٹھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۲. فوج کو آراستہ کرنے کا ایک خاص طریقہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गरुड]۔

گِرِڈ (کسر گ ، ر) امذ۔
۱. (برقیات) خلائی نلی کے اندرونی اجزا میں سے ایک۔ عام طور سے گرڈ نمبر ۱ پر کیتھوڈ کی نسبت منفی وولٹیج ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۱۲۰)۔ ۲. ریل کی لائنوں یا بجلی کے تاروں وغیرہ کا جال۔ نیا گرڈ اسٹیشن مکمل ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۱۰۳)۔ [انگ : Grid]۔

گَرْڈَر (فت گ ، سک ر ، فت ڈ) امذ ؛ شہتیر۔
لکڑی کے فرش یا چھت کا افقی شہتیر جس پر کڑیوں کے سرے رکھے جاتے ہیں۔ لوہے کا شہتیر ؛ چھت یا پل کی ڈاٹ۔ اگر ایسی چھت بوجھ سنبھالنے کے قابل نہیں ہے تو ایک خاص گرڈر دیا جاتا ہے جو صدر دیواروں پر لگا رہتا ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۰)۔ اس فولاد کا استعمال نرم فولادی ریلوے پٹڑیاں ، پلیٹیں گرڈر وغیرہ میں بھی ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۰۹)۔ [انگ : Girder]۔

گَرْڈَل (فت گ ، سک ر ، فت ڈ) امذ۔
ایک قسم کا کمربند ، پٹکا ، پیٹی۔ اس نے نفیس کپڑے کا ایک گرڈل (پیٹی) بنایا۔ (۱۹۳۹ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۶۳)۔ [انگ : Girdle]۔

گِرْراج (کسر گ ، کسر نیز سک ر) امذ۔
گردھاری (رک) ، پہاڑوں کا راجہ ؛ کرشن جی کا لقب۔
پھر مگر قالبِ ثانی کو شرف بخشا ہے
اب کے گرراج کی رانی کو شرف بخشا ہے
(۱۹۳۵ ، کنارِ سمبھو ، ۸)۔ [س : گر + راج गिरि+राज]۔

گَرُڑ (فت گ ، ضم ر) امذ۔
۱. رک : گرڈ (معنی ۱)۔ وہ بھی گرڑ پر سوار سر پر مکٹ لگائے مکھ مرلی دھرے سامنے آگئے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۵۸)۔ گرڑ کے ڈر سے سانپ بھاگ جاتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲)۔ یہ سوچ کر وشنو گرڑ پر سوار ہو کر پاتال دیس کو گئے۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۸۰)۔ مالک میری عزت تیرے ہاتھ ہے، تو جو بھگتوں کا محافظ اور گرڑ پر سواری کرنیوالا ہے۔ (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۶۷)۔ ۲. رک : گرڈ (معنی ۲) (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : گرڑ गरुड]۔

گُرُز (ضم مج گ ، ر) امذ۔
رک : گرس۔ گرز (Gross) بارہ درجن کے لئے تحریر و تقریر میں آتا ہے، گرز کے علاوہ گرس اور گروس بھی مستعمل ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۷)۔ [انگ : گروس Gross کا بگاڑ]۔

گُرْز (ضم گ ، سک ر) امذ۔
۱. ایک آہنی وزنی ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے۔
منگا بھیج دے گرز روئیں تنی
منگا بھیج دے خنجر بہمنی
(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۱)۔

اٹھا یت میں اس آہنی گرز ایک
نہ او گرز تھا بلکہ البرز ایک
(۱۹۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۳۰). پھر ایک فرشتہ اُترا ، ایک ہاتھ میں شمشیر اور ایک ہاتھ میں گُرزِ آتش کا. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۶).
روئیں شیشہ پر ا کہ سنگ ہو ریزہ ریزہ
پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۷). فرشتے مُوذیے کو لوہے کے گرز سے مارتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴).
اور یوں مرتے وہ ہاتھ کہ جن میں تُلے ہوتے
وزنی ترین گُرز جو تھے اس جہاں کے
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۷۹). ۲. (حیاتیات) بعض کھمبیوں کا بذرہ دان یا تخمک خانہ جو اوپر سے گول اور موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے. یہ بذرے جب نمو پاتے ہیں تو ان کے ہر ایک سوراخ سے ایک نلی کا پیش نسیج (Promycelium) نمودار ہوتی ہے یہ دراصل گرز (Basidium) کی تبدیل شدہ شکل ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد نباتیات ، ۵۹۹). [ف].

---بازی امث.
گرز مارنے کا فن یا عمل ، گرز سے مقابلہ.
کمند از کوئی گرز بازی میں چست
تیر انداز کوئی نیزہ بازاں درست
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۸). بھیم سین ... کُشتی و گُرز بازی میں طاق اور زور و قوت میں یگانۂ آفاق ہوا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۶). صمصام نے عریب پر حملہ کیا ... دونوں میں گرز بازی ہونے لگی. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۰).
[گرز + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ.
گرز اٹھانے والا ، وہ سپاہی جن کا اصل ہتھیار گُرز ہوتا تھا جسے وہ کندھے پر رکھ کر چلتے تھے. جساول ، گرز بردار ، احدی ، چلے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور درمیان میں ایک تخت مرصع کا بچھا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۳). گرز برداروں نے اور جلوئے خاص کے آدمیوں نے گرز اور حربے لگائے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۵). [گرز + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---دار امذ (شاذ).
رک : گرز بردار. جس کے پیچھے دو ہزار سوار گرز دار ہیں. (۱۷۹۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۶). [گرز + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کاؤسَر / کاوْسَر کس صف (---سک و ، فت س / و مع ، فت س) امذ.
۱. **وہ گرز جس کے ایک سرے پر گائے کی شکل بنی ہو ، فریدوں بادشاہ کے گُرز کا نام ،** گرز. ایک جوان پیل پیکر ہاتھ میں گُرز گاؤسر ، نشۂ شجاعت میں مست ، جھومتا جھامتا چلا آتا ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۰۸). گرز گاؤسر جو اُسکے ہاتھ میں ہے تجھ پر لگائے گا. (۱۹۰۹ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰۹). نین ہرس کا ہوا تو گھوڑے پر سوار ہونے لگا اور دادا کا گرز گاؤسر اٹھا لیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۰). [گرز + گاو / گاؤ (رک) + سر (رک)].

---گَرا (---کس گ) صف.
گرز چلانے میں ماہر.
اے شہنشاہِ فلک تخت و جوان دولت و بخت
تیغ زن ، گُرز گرا ، صف شکن و شیر افگن
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۶۵). [گرز + ف : گرا ، گرائیدن - حملہ کرنا].

---گِیر (---ی مع) صف.
گرز پکڑنے والا ، گرز چلانے میں ماہر.
اٹھا زوروَر پہلوان گرز گیر
یہ کرتا تھا سنگیں گرز تھے گزیر
(۱۹۳۶ ، خاورنامہ ، ۲۳۳). [گرز + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---لَگانا ف م ، محاورہ.
گرز مارنا.
جو اس نے گرز بہمن پر لگایا
تو ہاتھ اس کا وہیں جھوٹا بنایا
(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۲۷۶).

---مار امذ.
(گداگری) (لفظاً) گرز مارنے والا ، گرز سے ضرب لگانے والا ؛ (اصطلاحاً) فقیروں کا ایک گروہ ، ان فقیروں کے پاس گرز ہوتا ہے اور جب کوئی ان کو بھیک نہیں دیتا تو وہ گرز سے اپنے آپ کو زخمی کرلیتے ہیں. ایک جانب گُرز مار ، دو ضربیں لگائیں ، پیسا لیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۱۵). ہندوستان میں چھری ماروں اور گُرز ماروں کا ایک گروہ ہے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید (میرٹھ) ، دسمبر ، ۵۱۹). [گرز + مار (مارنا (رک) سے)].

---نُما (---ضم ن) صف.
گرز کی شکل والا یعنی نیچے سے پتلا اور اوپر سے موٹا اور گول. زردانک ... یہ گرز نما اجسام ہیں جو قوی کثیر خلوی ڈنڈیوں پر واقع ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۷۴). بازو نامی فضا سے پانی جذب کر کے زرد انکوں کو فراہم کرتے ہیں ، زرد انک ایک گرز نما ساخت ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۷۷). [گرز + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

گُرْزَک (ضم گ ، سک ر ، فت ز) امث ؛ رک : گُرجک.
(گھڑی سازی) لاٹ کے دانتے جن میں دوسرے پہیے کے دانتے پیوست ہوتے ہیں ، اس طرح ایک چکر کی حرکت سے گھڑی کے کُل چکر حرکت میں آ جاتے ہیں. چوتھا پُرزہ جو کہ فرسٹ وہیل کہلاتا ہے اس کے دانت لیور وہیل کی گرزک میں لگتے ہیں. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۳۰). [گرز (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گُرُس (ضم مع گ ، ضم ر) امذ ؛ — گُرز.
بارہ درجن ، ۱۴۴ چیزیں. گرز (Gross) بارہ درجن کے لیے تحریر

اور تقریر میں آتا ہے گرز کے علاوہ گرس اور گروس بھی مستعمل ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٢٩٧). [انگ : گروس (Gross) کی تخفیف].

گِرَسْت (کس گ ، فت ر ، سک س) صف ؛ امذ.
۱. **وہ شخص جو فضول خرچ نہ ہو اور ضروری اسباب خانہ داری کے رکھتا ہو ؛ گھربار والا ، عیال دار مگر مطمئن.**

زاہد کی عقل مستوں میں بے آبرو ہوئی
بازار میں اوتر گئی چادر گرست کی

(١٨٣٦ ، کلیات منیر ، ١ : ٣٦٦). گھر ہر روز خانگیوں کی ڈولیاں آتی ہیں ، اوباش گرستوں کو لگا لاتے ہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ١١٦). بابا جی تو بیراگی ہیں پھر گرستوں کی طرح جوڑو کیسی. (١٩١٣ ، جھلاوہ ، ٨٥). ۲. **کاشت کار ، زمیں دار**. جس کے پاس زمین نہیں وہ گرست نہیں مزدور ہے. (١٩٣٥ ، گئودان ، ٤٧٥). [گرہست (رک) کا مخفف].

گِرَسْتی (کس گ ، فت ر ، سک س) امث.
۱. **گھر کا سامان ، اسباب خانہ داری**. وہ لوہار خانہ بدوش جو گاڑیوں پر اپنی تمام گرستی اور اہل و عیال لیے ہوئے شہربہ‌شہر ... اپنا پیشہ کرتے ہیں. (١٩٢٣ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ١٠٥).

لے گئے وہ داغ کا اک لیمپ بولی بول کر
خانۂ دل کی گرستی میں لے جب نیلام کی

(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ٩٨). ۲. (i) **عیال داری ، قبیلہ داری**. فوجدار صاحب ان کی گرستی کا حال پوچھنے لگے ، کہیے آپ کے کتنے لڑکے ہیں؟ (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٥٠). (ii) **گھر کا مال و اسباب**. عمرو نے کہا روپے اشرفیاں کچھ جھوٹے سچے دو چار نگینے گرستی میں سے ہی کچھ آدمی کے پاس ہوتا ہے. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٥٧٦). [گرہستی (رک) کا مخفف].

گُرْسَل (ضم گ ، سک ر ، فت س) امث.
ایک قسم کی چھوٹی مینا جس کی چونچ زرد ہوتی ہے ، گرانی ، گل گچا. مینا دیسی قسم خشکی مسافر ، یہ چار قسم ہوتی ہے دیسی مینا یا ڈھابڈو یا گرسل. (١٨٩٤ ، سیر پرند ، ٣٤٨). بعض ملکوں میں بند پانی استعمال میں لانے سے نہروا نکل آتا ہے جو گرسل کی بیٹ سے پیدا ہوتا ہے. (١٩٣٠ ، راحت زمانی ، ١٠٨). یہ خوش الحان آگئی ، یہ گرسل ... کھٹ بڑھتی اور ڈونیاں ٹیک پر چڑھتی ہوئی کی کی کر رہی ہیں. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٨٣). [مقامی].

گِرَسْنا (کس مع گ ، فت ر ، سک س) ف م.
نگلنا ، کھانا ، پکڑنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : گرس ग्रस].

گُرْسْنا (ضم گ ، ر ، سک س) ف ل.
دم بند کرکے رونا ، سسکیاں لینا (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [مقامی].

گُرُسْنَگی / گُرْسْنِگی (ضم گ ، ضم نیز فت ر ، سک س ، فت ن / ضم گ ، سک ر ، کس نیز سک س ، فت ن) امث.
بھوک ، اشتہا ، جوع. جب گرسنگی ہوتی ہے ، کھاس پات کھانا ہوتی. (١٨٠٣ ، باغ و بہار ، ١٩٠).

گرسنگی میں قناعت جو کی شرف پایا
ہما نے سیر کیا اپنے استخواں سے ہمیں

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٢١٠).

حالت گرسنگی میں جو حرص ہو بانی
جنت کی سیری طرف لے گئے ہیں اک انگڑائی

(١٩٣٧ ، رنگ بست ، ٢٩٠). اس کے فاقہ زدہ چہرے پر ایک عجیب ناقابل بیان گرسنگی اور حسرت ہوتی. (١٩٨٨ ، تشیب ، ١٢). [گرسنہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُرُسْنَہ / گُرْسْنَہ (ضم گ ، ضم نیز فت نیز کس ر ، سک س ، فت ن / ضم گ ، سک ر ، کس نیز سک س ، فت ن) صف.
بھوکا.

پوچھا میں تمیں کیوں ہوئے تین روز
نہیں کچ کھایا ہور گرسنہ پنوز

(١٩٩٣ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ١٨).

حشر تک گرسنہ رہے گا وہ
مرتے مرتے بھی نہ کہے گا وہ

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٦٥).

جو گرسنہ دل تھا اس دیدار کا
اپنے جینے ہی سے وہ اب سیر ہے

(١٨١٠ ، میر ، کس ، ٨٨٨).

گرسنہ کیا سیر ہو چرخ دنی کے ہاتھ سے
نان جو تک بھر تان دستر ناسک مل گیا

(١٨٨٨ ، سخن بے مثال ، ٤٥). ایک گرسنہ اونٹ نظر پڑا ، آپ کو دیکھ کر بلبلایا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبی ، ٢ : ٣٨٩). عورتیں گود میں گرسنہ بڑی بڑی آنکھوں والے بچے اٹھائے. (١٩٨٨ ، صدیوں کی زنجیر ، ٢٠٤). [ف].

ـــ چَشْم (ـــ فت چ ، سک ش) صف.
۱. **حریص ، لالچی ، ندیدہ ، بھکاری**.

اے بت گرسنہ چشم ہیں مردم نہ اُن سے مل
دیکھیں ہیں ہر سے بھوکے بتھر نظر سے بال

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦١٥). اگر مرغن کھانا ملے تو ضرور ذرا زیادہ کھاؤں گا ، گرسنہ چشم بندہ نہیں ہوں. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٢١٣). ۲. **بخیل ، کنجوس ، کمینہ**. سبحان اللہ کیسے بے حوصلہ گرسنہ چشم حاکم تھے کہ یادگار بادشاہان سلف کو یوں برباد کر دیا. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٨٨١). [گرسنہ + چشم (رک)].

ـــ چَشْمی (ـــ فت چ ، سک ش) امث.
۱. **لالچ ، حرص**. ابوالمعالی ... نگہبانوں کی بدنیتی و گرسنہ چشمی سے اول سال جلوس میں لاہور سے نکلکر کوتوال کی بند سے بھاگا تھا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٤٢١). ۲. **گدائی ، فقیری ، گداگری** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرسنہ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شِکَم (ـــ کس ش ، فت ک) صف.
بھوکا (فرہنگ اثر). [گرسنہ + شکم (رک)].

گُوسی (۱) (ضم گ ، سک و) امث.
۱. (**گھوسی**) **دودھ** رکھنے کا برتن ، **جھا کڑی** (اپ و ، ۳ : ۵۰). ۲. (معماری) آتش دان ، کمرے کی دیوار کے آثار میں بنی ہوئی انگیٹھی جو سرد ممالک میں جاڑے کے موسم میں کمرہ گرم رکھنے کو روشن کی جاتی ہے (اپ و ، ۱ : ۱۳۸). ۳. آگ جلانے کا مٹی کا برتن ، سنار کی انگیٹھی ، **بُرسی** (پلیٹس).
[س : گوری + ای **गोरस+ई**].

گُوسی (۲) (ضم گ ، سکو) امث.
(خیمہ سازی) کمبل یا موم جامہ وغیرہ کا تکونی شکل کا بنا ہوا آسرا جو چرواہے اور دیگر زراعت پیشہ مزدور بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھ لیتے ہیں ، **کھونی** (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۶). [مقامی].

گِرِفت (کسر گ ، کسر نیز فتح ر ، سک ف) امث.
۱. (**اَ**) **کسی چیز کو پکڑنے یا تھامنے کا عمل** ، **پکڑ**. وہ مہین باریک اور متناسب انگلیوں کی اپنی اپنی جگہ سبکی ، صفائی ، گرفت اور سہولت. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۰). یوسف کی گرفت بلکل پڑ گئی تو وہ اس کے قریب گیا اور بہت نرمی سے بولا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۱). (**اا**) **پکڑنے کا انداز یا طریقہ**. قلم کی صحیح گرفت بھی خوشنویس کے لیے ضروری ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۲۰۳). (**ااا**) **پکڑ** (گناہ اور خطا کے لیے)، **مواخذہ**.

جھگڑے پڑے ہیں میری گرفت و نجات کے
دوزخ میں اور رحمت پروردگار میں

(۱۸۶۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۰). ۲. **اعتراض** ، **حرف گیری** ، **نکتہ چینی**. جب تک بات کہنے والے کی بات کی گرفت نہ ہو ، اس کی بات ٹھیک نہ بیٹھے. (۱۸۳۳ ، ترجمہ گلستان ، حسن علی خاں ، ۱۳۱). میرا مطلب یہ ہے کہ ایسی عمدہ اسپیچ ہو کہ کسی کو مقام گرفت نہ رہے. (۱۸۸۵ ، مکتوبات سرسید ، ۲۸۹). صدرالشریعۃ کی یہ ساری تقریر صرف لفظی گرفتوں پر مبنی ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، مقالات (ترجمہ) ، ۲۸۰). ۳. **باز پرس** ، **سرزنش**.

حال دل گرفتہ لکھا خط میں ہے مرے
ہو گی ضرور تجھ یہ مرے نامہ پر گرفت

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۴۳). میں اپنی طرف سے کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جس سے میری گرفت ہو. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰). ۵. (**مجازاً**) **زبان کا لڑکھڑانا** ، **لکنت**. اب بھی کبھی کبھی بولنے میں گرفت ہوتی ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۰). ۶. (**مجازاً**) **ثقل سماعت** ، **گرانی گوش** ، **بہرا پن**. مشام ہونے غضب سے دماغ کے کوچے میں جا گھسا اور کان کی گرفت یا کسی وجہ سے سن کانہ کا الو ہو گیا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲). ۷. (**اَ**) **روک ٹوک** ، **دارو گیر** ، **پکڑ دھکڑ**. چوں کو جلدی سے چھپانے کی کوشش کی گئی کیونکہ اب قانون کی گرفت کا ڈر تھا. (۱۹۶۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۰). (**اا**) **پابندی**. اس وقت بھی ان لوگوں پر اسی دستورالعمل کی ویسی ہی سخت گرفت قائم رہتی ہے. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۱۵). ۸. (**اَ**) **قبضہ** ، **قابو** ، **دسترس**. آزادی کو ماں کی گرفت سے نکل بھاگنے کا موقع ملا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۸). جب انھیں یقین ہو گیا کہ حضور ان کی گرفت سے نکل گئے تو انھوں نے حضورؐ کی گرفتاری کے لیے سو اونٹ انعام میں دینے کا اعلان کیا. (۱۹۶۲ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۴۴). (**اا**) **تسلط** ، **غلبہ**. جب تک مسلمانوں کی سیاسی گرفت برصغیر پر مضبوط رہی اُسے ظاہر نہ ہونے دیا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳). ۹. **پکڑنے کی جگہ** ، **دستہ** ، **قبضہ** ، **موٹھ**. بسم اللہ کہہ کر مٹھر پر زور کیا ، گرفت نہ تھی کہ اسے بلند کرنے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۷۸۵). ۱۰. **جکڑاؤ** ، **اتصال** ، **پیوستگی**. پانی کے اجزا آپس میں اس طرح بے تکلف برتے بھرتے ہیں پھر یہ نہ سمجھنا کہ ان میں کچھ گرفت نہیں ہوتی. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۵). ۱۱. **گود** ، **آغوش** ، **کولی** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. (کیمیا) **ہائڈروجن کے ایک جوہر کی قوت ترکیبی** ، **کسی جوہر کی قابلیت امتزاج**. جوہری گرفت کے تصور میں وسعت پیدا کر کے مرکب اصلیے بھی اس میں شامل کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۳). کاربن کی الیکٹرانی ترتیب کے تحت کاربن کی گرفت (Valency) دو ہے. (۱۹۸۰ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۱). [ف : گرفتن = پکڑنا ، لینا ، کا حاصل مصدر].

ـــــ ڈھیلی پڑنا/ہونا محاورہ.
۱. **بندش کمزور ہو جانا** ، **پکڑنے کی قوت کم ہو جانا**. وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ، انگلیوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۳۵). ۲. **پابندی کم ہو جانا** ، **تسلط کمزور ہو جانا**. بظاہر حکومت کی گرفت ڈھیلی ہونے کا امکان تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۸). اور اسی طرح تقریباً ہر جگہ سامراجی حکمرانوں کی محکوم و مغلوب قوموں پر گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی تھی. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، جنوری تا مارچ ، ۵۲).

ـــــ ڈھیلی کرنا محاورہ.
ہاتھ سے چھوڑ دینا ، **رہا کرنا** ، **ڈھیل دینا**. سلیم ، گرفت ڈھیلی کر دیتا ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۸۶). یوں لگتا تھا جیسے اس نے میرے خیال کے اوپر ایک کمند پھینک دی ہے اور اب اپنی گرفت ڈھیلی کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۵۱).

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. **پکڑنا** ، **تھامنا** (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ). ۲. **روکنا** ، **ٹوکنا** ، **مزاحمت کرنا** ، **کھوٹ نکالنا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **اعتراض کرنا** ، **نکتہ چینی کرنا** ، **حرف گیری کرنا**.

بوالہوس ہو کب کرے ہے عاشق بیدل گرفت
نقص ہے اوسکا جو ناقص پر کرے کامل گرفت

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، ۷۰ ، ۳۸). آج تمہارا کلام وہ نہیں کہ کوئی اس پر گرفت کر سکے. (۱۸۵۲ ، خطوط غالب ، ۱۲۳). اس کتاب میں علامہ موصوف نے اشاعرہ کے علم کلام پر نہایت سختی سے گرفت کی اور ثابت کیا ہے کہ ان کا طریقہ نہ عقلی ہے نہ نقلی. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۹۸). فقہا و واعظین ان کے اقوال و افعال پر گرفت کرتے تھے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۵۳).

ـــــ میں آنا محاورہ۔
۱. **پکڑا جانا ، ماخوذ ہونا**. بدمعاش لوگ اوّل تو گرفت ہی میں نہیں آتے اور اگر کوئی شامت کا مارا قضارا ماخوذ بھی ہوا تو سپہ نگر والے اس کو سزا نہیں ہونے دیتے۔ (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا (نوراللغات)). ۲. **قابو میں آنا ، بس میں ہونا**.

وہ راحتِ جاں اگرچہ میری خاطر
آتا ہے ، گرفت میں نہیں آتا ہے

(١٩٠٨ ، رباعیاتِ امجد ، ۱ : ۳۹). وہ اپنے ہی جیسے خراب کردہ ماحول و معاشرہ نوجوانوں کی گرفت میں آ جاتا ہے۔ (١٩٨٧ ، رہگذر رواں ، ۲۰۳)۔

ـــــ میں لینا محاورہ۔
۱. **پکڑنا**. جن میں گرفت میں لے لینے والی ہنسیاں یا ہکس (Hooks) ہوتے ہیں۔ (١٩٧١ ، حشریات ، ٩٦). ۲. **مقید کرنا ، قابو میں لانا**. وہ بیتے ہوئے لمحوں کو اپنی گرفت میں لینا چاہتے تھے۔ (١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ۲۰). احساسِ تنہائی نے ہمیں اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ (١٩٨٨ ، تشبیب ، ٦٩). ۳. **مجازاً متاثر کرنا**. جب ہم سودا کی غزل پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں میر کی طرح اپنی گرفت میں نہیں لیتی۔ (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ٦٧١)۔

ـــــ و گیر (ـــــ و مج ، ی مع) امث۔
۱. **پوچھ ، احتساب**. حضور نے استفسار فرمایا ہے کہ خطوط کی گرفت و گیر کیوں ہوتی ہے۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٥٢٧). ۲. **پکڑ دھکڑ ، دار و گیر**. ابھی نہانے سے فارغ نہ ہوا تھا کہ گرفت و گیر کا غلغلہ ہوا۔ (١٨٩٧ ، بادشاہ نامہ ، ٢٧٩). [گرفت + و (حرفِ عطف) + گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا]۔

گِرِفْتار (کس گ ، کس نیز فت ر ، سک ف) : (الف) صف۔
۱. **پکڑا ہوا ، قیدی ، اسیر ، محبوس**.

چھڑوا دیے سیکڑوں گرفتار   آزاد کیے غلام دوچار

(١٨٧١ ، دریائے تعشق ، ٧). غزوۂ بدر میں دوسرے قیدیوں کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس بھی گرفتار ہو کر آئے تھے۔ (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۱). ایک لمبی مدّت تک گرفتارِ قفس رہنے کے بعد اسے آزادی ملی تھی۔ (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۳). ۲. **پھنسا ہوا ، گھرا ہوا ، مبتلا**.

آیا بیا پھوتی بر بہار   دھندے کا بھتر گرفتار

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۹)).

الہٰی الہٰی گنہ گار ہوں   گناہاں میں اپنے گرفتار ہوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥)۔

بلا کا مبتلا غم کا گرفتار
غریب و بے کس و بے یار و یارا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٢٧٣). یا میرے اللہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو گئی۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ٢١٦). رابعہ بھی بدخو تھی اور کچھ ایسے عوارض میں گرفتار تھی کہ طبیب جواب دے چکے تھے۔ (١٩١٨ ، انگوٹھی کا راز ، ۳٧). نہ وہ ملت کبھی عذابِ الہٰی میں گرفتار ہوگی بلکہ اس پر پیہم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی بارش ہوگی جن کو وہی جانتا ہے۔ (١٩٨٦ ، قرآن اور زندگی ، ۲۳). ۳. **(مجازاً) عاشق ، فریفتہ ، ناجائز تعلق رکھنے والا**. اس کے ذرزوینہ یوزکسو نجہ پر گرفتار تھا۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ۲۱۲)۔

جان و دل سب میں گرفتار ہوں ، کن کا ، اُن کا
بندۂ بے زر و دینار ہوں ، کن کا ، اُن کا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣٥). ایسی مکار خونخوار عورت سے گرفتار رہنا عقل مصلحت اندیش کے نزدیک بہت دور ہے۔ (١٨٣٦ ، سرور سلطانی ، ۲۱). میں بوڑھا ہوں اور یہ یاروں کے پیچھے خراب ہے ، جب میں اسے کسی سے گرفتار دیکھتا ہوں اور اسکے قتل کا ارادہ کرتا ہوں۔ (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٢٠٦)۔
(ب) امث (قدیم)۔ **مواخذہ ، پکڑ ، گرفتاری**.

ہوئے جب او ہوشت اوس لہار میں
تو سمجھا پڑیا میں گرفتار میں

(١٦٧٩ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۱)۔ [ف]۔

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف (ج : شدگان)۔
پکڑا جانے والا ، گرفتار ہونے والا. اور پانچواں حصہ یہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط۔ (١٩١٩ ، غدر دہلی کے افسانے ، ٥ : ۲)۔ ہم لوگوں کو گرفتار کرنے والے دستوں کو خصوصی ہدایات تھیں کہ گرفتارشدگان کا مکمل ادب و احترام ملحوظ رکھا جائے۔ (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۳)۔ [گرفتار + شدہ ، شدن ـ ہونا سے حالیۂ تمام]۔

ـــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **پکڑنا ، قید کرنا ، ماخوذ کرنا**. میرے تئیں کیوں ناحق خون میں گرفتار کرتا ہے۔ (١٧٧٥ ، نوطرزِ مرصّع ، تحسین ، ۱۸۸). چوکیدار ان کو گرفتار کرکے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٧۲). میرے غلام کو جو حجاز میں مدعیِ نبوت بنا ہے گرفتار کرکے میرے پاس بھیج دو۔ (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ٥). کئی اہم رہنما ... گرفتار کر لئے گئے۔ (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹۰). ۲. **مبتلا کرنا ، پھنسانا**.

اور مرے سوچنے کا خوف
تمہیں کن کن بلاؤں میں گرفتار کرے گا

(١٩٨١ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ٢٢٨)۔

ـــــ کُنَنْدَہ (ـــــ ضم ک ، فت ن ، سک ن ، فت د) صف۔
گرفتار کرنے والا ، پکڑنے والا. گرفتار کرنے کے وقت اہلکار پولیس یا اور شخص گرفتار کنندہ کو لازم ہے کہ اس شخص کے جسم کو جس کی گرفتاری منظور ہے فی الواقع چھوڑ دے یا قید کرے۔ (١٨٨٢ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ٣٧)۔ [گرفتار + کنندہ ، کردن ـ کرنا سے اسم فاعل]۔

گِرِفْتاری (کس گ ، کس نیز فت ر ، سک ف) امث۔
۱. **پکڑ ، مواخذہ**.

گنہ کی گرفتاری تھے دور کر
گناہاں سوں توں شمع کوں پرنور کر

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥)۔

پھنسایا اس بتِ بیگانہ وش کو   محبت کی گرفتاری تو دیکھو
(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۱۷۹)۔ ۲. **قید ، اسیری ، نظربندی.**

ترے کرم سوں خدایا نجات منج کو بخش
کہ بے قرار کرے منج کوں اے گرفتاری
(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۹۳)۔

گلے میں طوق ہے انگلی کوں انگوٹھی کے حلقے میں
تلاش نام واری سو گرفتاری کا ساماں ہے
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۵۱۰)۔

تھی جو قسمت میں گرفتاری وہی باقی رہی
مر گئے پر دل پھنسا زنجیرِ زلفِ حور میں
(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۳۹)، نمایاں قائدین کی گرفتاری کے بعد تحریک پوری طرح عوام کے ہاتھ سے چلی گئی۔ (۱۹۸۷ء ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۰)۔ ۳. **الجھاؤ ، جنجال ، مبتلاشدگی** او دو دنیاں کی گرفتاری میں پڑیا۔ (۱۶۳۴ء ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲ء))۔

نہ ہر دم ہر گھڑی اس ذلّت و خواری پہ روتا ہوں
میں ہوں آزادہ دل اپنی گرفتاری پہ روتا ہوں
(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۹)۔

آنکھیں تا عمر رہیں بند ترے کوچے میں
حال کھلنے نہ دیا دل کی گرفتاری کا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۱)۔ [گرفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ (قدیم)۔
رک : گرفتار کرنا.

گرفتاری کروں گی تجھ کو کرین
بہے گا خون میرا تیری گردن
(۱۷۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۶)۔

گِرِفْتَگی (کسر گ ، کسر نیز فت ر ، سک ف ، فت ت) امث.
۱. **انقباض ، رکاؤ ؛ ملول ہونا ، مبتلا ہونا.**

کھلا ہے کوئی بھی دنیا میں پھول مرجھا کر
رہا نہ غنچہ کہ جانے گرفتگی دل کی
(۱۸۶۱ء ، سراپا سخن ، ۲۸۹)۔ کئی مہینے کے بعد خط آیا ، اسے پریشان بنایا ، تحریر سے گرفتگی طبیعت کی کھلتی ہے ، ہر جملہ بے ناتمام ہے۔ (۱۸۸۶ء ، انشائے سرور ، ۸۱)۔ جب ہم سانس روکنا چاہتے ہیں تو سینے میں ایک طرح کی گرفتگی و درد محسوس کرتے ہیں۔ (۱۹۱۳ء ، فلسفۂ جذبات ، ۳۹)۔ اسی طرح اردو کے بہت سے پرانے الفاظ خارج کر دیئے گئے مگر زبان میں ایک قسم کی گرفتگی پیدا ہوگئی۔ (۱۹۶۱ء ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۳۶)۔ ۲. **لکنت ، تتلاہٹ ، آواز کا بھاری پن** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گرفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ آواز کسر امث ؛ امث.
آواز کا بھاری ہو جانا ، گلا پڑنا. خباری ... گرفتگیٔ آواز کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۵)۔ [گرفتگی + آواز (رک)]۔

ـــ شِکَم کسر اضا (ـــ کسر ش ، فت ک) امث.
(طب) **ایک مرض ، قبض** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [گرفتگی + شکم (رک)]۔

گِرِفْتَنْدَہ (کسر گ ، ر ، سکِ ف ، فت ت ، سک ن ، فت د) صف.
پکڑنے والا. دو قسم کے سادہ آلات اس کی بناوٹ کو معلوم کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک کو گرفتندہ (Grab) اور دوسرے کو سوراخ کرنے والا کہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ء ، سنگیات ، ۳۲)۔ [رک : گرفت + ندہ ، لاحقۂ فاعلی]۔

گِرِفْتَہ (کسر گ ، کسر نیز فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. **گرفتار ، بند ، گھٹا ہوا ؛ (مجازاً) افسردہ ، مغموم ، ملول.**

موجب گرفتہ رہنے کا عاشق کے کچھ نہ پوچھ
کیا خوش دلی ہے اوسکو سروکار تجھ بغیر
(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۱۱۳)۔

واشد دل نہ ہوئی اور گرفتہ سے ہوئے
رد کرو اب گل و گلزار کو صحرا دیکھو
(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۹)۔ ۲. **پکڑا ہوا ، اور گرفتار ؛ مرکبات میں بطور جزو دوم مستعمل.**

وہاں وہ خون گرفتہ آتے آتے دیکھتا کیا ہے
زمیں سے پھوٹ کر نکلا ہے اک نخلِ بیابانی
(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۵۳)۔ جب پت جھڑ اپنے عروج پر ہو اور ہوائیں گزرتے ہوئے سال کا نوحہ گا رہی ہوں ، کسی شب گرفتہ راہی نے دیکھا ہو۔ (۱۹۶۵ء ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۱)۔ [ف : گرفتن = پکڑنا ، لینا ، کا اسم مفعول]۔

ـــ خاطِر (ـــ کسر ط) صف.
رنجیدہ ، ملول ، ناخوش.

جیب گل چاک ادھر غنچہ گرفتہ خاطر
بلبلِ غم زدہ کرتی ہے ادھر نعرہ زنی
(۱۸۳۷ء ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۳)۔

کیا جانیں بجز خموشی تیرے گرفتہ خاطر
کہنے کو سو زبانیں ہیں غنچے کے دہن میں
(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۸)۔ [گرفتہ + خاطر (رک)]۔

ـــ دِل (ـــ کسر د) صف.
رک : گرفتہ خاطر.

مت ڈھونڈھ ہم گرفتہ دلوں سے کشادِ طبع
غنچے کو کیونکہ ہوئے میسر فراغِ گل
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۸۴)۔

گل ہیں جو سینہ چاک تو غنچے گرفتہ دل
یارب یہ کس چمن میں مرا آشیاں ہوا
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۸)۔

گرفتہ دل ہیں یہ غنچے بس اس تمنا میں
کسی طرح ترے لہجے میں گفتگو کرتے
(۱۹۸۴ء ، چراغ صحرا ، ۵۸)۔ [گرفتہ + دل (رک)]۔

---دلی (---کس د) امث.
رنج ، ناخوشی ، ملال.

اپنی اگر گرفتہ دلی ذکر کیجیے
ہو سبحہ وار خاطر یک انجمن گرہ

(۱۷۸۶ء ، درد ، د ، ۹۶). [گرفتہ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گرِفتی (کس گ ، کس نیز فت ر ، سک ف) صف.
۱. **گرفت (رک) سے متعلق ، گرفت والا.** گرفتی کیل جن کو بعض دفعہ بھٹے کیلے بھی کہا جاتا ہے ، چھوٹے کیلوں سے مشابہت رکھتے ہیں. (۱۹۳۷ء ، حرفتی کام ، ۲۰). لیتھیم میں صرف ایک گرفتی الیکٹران ہوتا ہے. (۱۹۷۵ء ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۵۲). [گرفت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گَرَفَن (فت گ ، سک ر ، فت ف) امذ.
ایک اساطیری پرندہ جس کا جسم عقاب کے مانند اور سر شیر سے مشابہ ہوتا ہے. سونا ان پہاڑیوں کی چوٹیوں سے دستیاب ہوتا ہے جہاں گرفن (عقاب نما پرندہ) رہتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۷ : ۳۱). [گر: پنکھ (رک) کا بگاڑ].

گُرکا (ضم گ ، سک ر) امذ.
اللہ والا.

آیے ہندو آیے تُرکا آیے بےسکھ آیے گُرکا

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۹۱). [گر (گرو (رک) کی تخفیف) + کا (رک)].

گَرکی (فت گ ، سک ر) امث.
کونج پیدا کرنے والی چرخی ، گَرّی. گرکی جس کی بہت دہشت ناک آواز ہوتی ہے وہ لوگ اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے آواز دیے رہے تھے. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، جون ، ۲۷). [گر/گھر (حکایت الصوت) + کی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گِرکیاں کھانا محاورہ (قدیم).
گردش کرنا ، چکر کھانا ، گھومنا.

لگیاں اُڑنے جلد کھڑکاں کیاں پھڑکیاں
سنپڑ بیانے اپل کھاتا تھا گرکیاں

(۱۶۸۲ء ، اسرار عشق ، مومن (دکھنی اردو کی لغت)).

گُرکَھتی (ضم گ ، سک ر ، فت کھ) امث.
ایک قسم کا رہن جس میں راہن کو رہن شدہ زمین کی تین چوتھائی مالگزاری دینی پڑتی ہے (پلٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [س : گر + کشے कष्य + ग्राह्य].

گَرگ (فت گ ، سک ر) امذ.
(ہندو) دس رشی منیوں میں سے ایک کا نام ، اس کے سلسلے کے برہمن.

جھگڑے تو بھلا ہو پیٹ ہو بیٹ
گرگیاں کی نیٹ پر ہے نیٹ

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۳). [س : गार्ग्य].

گُرگ (ضم گ ، سک ر) امذ.
۱. **بھیڑیا ، ایک مشہور درندہ.**

بچھانے نہیں او بیگانہ ز خویش
نہ معلوم ہونے گرگ یا ہے اومیش

(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۳۱۶).

نہ غافل رہ زمانے سے بستر لے جا بہ ہشیاری
کہ خوابِ پاسباں ہے گرگ کے طالع کی بیداری

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۱).

کچھ کوہی ، باڑا ، گرگ ، چرغ ، گرگٹ ، چلپاسہ ، موش ذکر
کیا جل مانس کیا بن مانس کیا ہاتھی کیا گھوڑا بیل شتر

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹).

زہر کا «اژدہوں» میں تھا ماتم
«گرگ» کھاتے تھے نُو بچوں کی قسم

(۱۹۳۷ء ، نبض دوراں ، ۱۰۳).

کانپتے تھے جس کے تیور دیکھ کر گرگ و پلنگ
موش کے بل میں دبکتا ہے بلّیا دیکھ کر

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۲۸). ۲. **(مجازاً) گھوڑے کا ایک رنگ (بھیڑیے کے رنگ سے مشابہ) ، خاکستری.**

گرگ مرکا بکھیری اور چل
یے کدان رنگ ہیں یہ سب لے دل

(۱۸۳۱ء ، زینت الخیل ، ۱۳). ۳. **(مجازاً) کبوتر کا ایک رنگ ، خاکستری.** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... گرگ ... پیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [ف].

---آشتی (---سک ش) امث.
وہ صلح جو دشمن کو دھوکا دینے کے لیے ظاہر میں کرلی جائے ، منافقانہ صلح.

قصہ نہیں سنا کیا یوسف ہی کا جو تو نے
اب بھائیوں سے چلنے تو گرگ آشتی کر

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۲۸). ترکمانوں نے ان کے بعض حرص کو تلقنا دے کر گرگ آشتی کی اور بادشاہ پاس چلے گئے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۵۷). [گرگ + آشتی (رک)].

---آشنائی (---سک ش) امث.
ظاہری دوستی ، بظاہر دوستی اور باطن میں دشمنی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرگ + آشنائی (رک)].

---باراں دیدہ کس صف (---ی مع ، فت د) امذ ؛ صف.
وہ بھیڑیا جس نے بارش دیکھی ہو (بھیڑیے کا بچہ بارش سے بہت ڈرتا ہے ، ایک دفعہ بارش میں بھیگ جائے تو اس کے دل سے ڈر نکل جاتا ہے اور وہ بہت دلیر ہو جاتا ہے) ؛ (مجازاً) تجربہ کار ، خرانٹ ، آزمودہ کار (بُرے معنوں میں مستعمل).

میرے رونے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے
ناصح عاقل پرانا گرگ باراں دیدہ ہے

(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۹۲). ان عورتوں نے ایک ہی نظر سے بڑے بڑے جہاں دیدہ اور گرگ باراں دیدہ لوگوں کو غلام بنا لیا ہے. (۱۹۱۳ء ، حالی ، مکاتیب حالی ، ۱۵۳). ایک گرگو باراں دیدہ

ہیڈ کانسٹبل اور دو کانسٹبل ایک گریٹ ہاؤنڈ کی نسل کا اور دوسرا لومڑی کا بچہ جتر سنگھ کو ساتھ لے کر چلے۔ (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۲)۔ [گرگ + باراں (رک) + دیدہ ، دیدن ۔ دیکھنا کا حالیۂ تمام]۔

---بَغَل / بَغَلی کس اضا/صف(فت ب ، غ/فت ب ، سک غ) امذ ؛ حنف۔
وہ شخص جو دوست بن کر دشمنی کرے ، چھپا ہوا دشمن ، مارِ آستین۔

کیا کیجیے خوش چشموں کے پہلو میں ہیں دشمن
گرگ بغل بھی ہیں چکاروں کے برابر
(۱۸۵۴ء ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۲۳)۔

رکھتے ہیں نفس دشمن آغوش پرورش میں
گرگ بغل ہم اپنی گودی میں پالتے ہیں
(۱۸۶۸ء ، سخن بے مثال ، ۵٦)۔

اک دوست تھا دشمن پہلو سے لگا پایا
دل گرگ بغل نکلا دشمن کا پتہ پایا
(۱۹۲٦ء ، فغانِ آرزو ، ۲٦٦)۔ [گرگ + بغل (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف۔
بھیڑیے کی طرح چیرنے پھاڑنے والا ؛ (مجازاً) سفاک ، ظالم ، دھوکا دے کر حملہ کرنے والا۔ صوفیوں نے بال بڑھا رکھے ہیں لیکن عملاً گرگ پیشہ ہیں۔ (۱۹۸۸ء ، اقبال سب کے لئے ، ۳۹۵)۔ [گرگ + پیشہ (رک)]۔

---جَہاں دیدَہ کس صف(---فت ج ، ی مع ، فت د) صف ؛ امذ۔
جہاں دیکھا ہوا بھیڑیا ؛ (مجازاً) رک : گرگ باراں دیدہ۔ رپورٹ چونکہ اس گرگ جہاں دیدہ نے تیار کی ہے اس لئے اسے داخل دفتر کرتا ہوں۔ (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۳۸٦)۔ [گرگ + جہاں (رک) + دیدہ ، دیدن ۔ دیکھنا کا حالیۂ تمام]۔

---دَوانی (---فت د) امث۔
شہر تبریز کا ایک مشہور کھیل جس میں بھیڑیے کی جیسی چال یعنی دلکی چلانے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ بادشاہ نے اول تبریز کی سیر کی یہاں کی گرگ دوانی اور چوگان بازی پیادہ کا تماشا دیکھا یہ دونوں کھیل اس ملک کے مشہور ہیں۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۹۹)۔ [گرگ + دوانی ، دوانیدن ۔ دوڑانا]۔

---زادَہ (---فت د) امذ۔
بھیڑیے کا بچہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [گرگ + زادہ ، زادن ۔ جنا کا اسم مفعول]۔

---شِکَم (---کس ش ، فت ک) صف۔
جس کا پیٹ بھیڑیے کی طرح ہو ، گرگ زادہ ؛ (مجازاً) درندہ صفت ، دہشت ناک ، خونخوار ، ظالم۔ بھیم سین جس کا خطاب تھا بھاپودر کودر بھی دراز دست گرگ شکم تھا سب سے زیادہ بہادر تھا۔ (۱۹۱۳ء ، تمدن ہند ، ۳۰۹)۔ [گرگ + شکم (رک)]۔

---کُہَن (سال) کس صف(---ضم ک ، فت ہ) صف۔
پرانا اور بوڑھا بھیڑیا ؛ (مجازاً) پرانا خرانٹ ، پرانا تجربہ کار (برے معنوں میں) ، بہت بڑا مکار۔

گو وہ ہیں گرگ کہن سال یہ بھولے بھالے
جنگ بھالوں کی بھی گویا ہیں یہ دیکھے بھالے
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۸۰)۔

المدد اے تکیہ گہ انساں! روحی فدا کہ
گو سفندوں کے لیے گرگ کہن رہبر بنے
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۲۸)۔ [گرگ + کہن (رک) ، سال]۔

گُرگا (۱) (ضم گ ، سک ر) امذ ؛ گرگہ۔
۱. (أ) **ادنیٰ درجے کا کارکن۔** درخواست بغرض تحقیقات ضروری ایک سی آئی ڈی کے گرگے کے سپرد کی جائے۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۵ : ۹)۔ (آ) **خدمت گار ، نوکر ، برتن دھونے والا اور مشعلچی وغیرہ معمولی ملازم۔** ایک نے جوئے خانے میں اپنا تمام مال ہار دیا ، اب .... وہاں گرگا بنا پڑا رہتا ہے۔ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۰۹)۔ ۲. **ہرکارہ ، جاسوس ، ایجنٹ۔** یہ خبیث انگریزوں کا پرانا گرگہ ہے۔ (۱۹۳۹ء ، کہانی کی کہانی (نگار ، جولائی ، ۱۹۸۷ء ، ۲۰۹))۔ وہ اور ٹیکسی والا ، دونوں بڑے خان کے گرگے تھے۔ (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۳۳)۔ ۳. (لکھنؤ) **شریر ، بدمعاش ، غنڈا۔**

کون ناحق کے خرخشہ میں پڑے
یہ تو گرگا ہے اس سے کون لڑے
(۱۸۳۵ء ، رنگین ، چہار چمن ، ۲۳۷)۔ ان کے والد نے ... اپنے سدھائے ہوئے کئی گرگے ان کے ساتھ کر دئے تھے۔ (۱۸۹۱ء ، ایامی ، ٦۲)۔ بس میں نے تین چار جتنے بھی اس کے گرگے تھے ، سب کو نکال باہر کیا۔ (۱۹٦۲ء ، معصومہ ، ۱٦٦)۔ پنجاب میں گورنر راج تھا لیکن وہاں یونینسٹ پارٹی کے گرگے موجود تھے۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۸۷)۔ ۴. **گرو کی ٹہل کرنے والا چھوکرا ، چیلا ، شاگرد** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : کنڈ + ک कण्ड + क یا کنتدرک कन्दरक]۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
شرارت ، بدمعاشی ، غنڈا پن۔ محلے والوں نے اس کے گرگے پن کی شکایت کی۔ (۱۹۴۳ء ، جنت نگاہ ، ۹۱)۔ [گرگا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُرگا (۲) (ضم گ ، سک ر) امذ۔
گھٹنے کا جوڑ۔ موسیٰ ونہیں کھڑا ہوئے ، ثلث شب جب ہوئی موسیٰ اوندھے کے گرگوں پر گر پڑے۔ (۱۸٦۰ء ، فیض الکریم ، ۱۹٦)۔ [س : گلڈ + ک गाड + क]۔

گُرگابی (ضم گ ، سک ر) امث۔
۱. **ایک وضع کا مردانہ جوتا جو بغیر بند کے ہوتا ہے ، موکیشن۔**

ہنس کی چال کسی وقت جو وہ چلتا ہے
موق چھوڑے ہیں مرے یار کی گرگابی سے
(۱۸۳۸ء ، ریاض البحر ، ۲۱۱)۔ بگڑے دل ہوتے تو پھر وہ اور ان کا سر اور گرگابی۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۱۳)۔

سلیم شاہی جوتی کا بڑا شوق تھا مگر آخر میں گرگابی بھی پہننے لگے تھے۔ (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۲۰۸)۔ ساری پارسنوں کی طرح باندھتی تھیں پاؤں میں گرگابی، ناپ تول کر قدم رکھتیں، آواز بڑی رعب دار۔ (۱۹۸۳، کیا قافلہ جاتا ہے، ۱۰۵)۔ ۲. ایک قسم کا موزہ (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]۔

گِرگِٹ (کس گ، سک ر، فت تیز کس گ) امذ.
بڑی چھپکلی کی نوع کا ایک جانور جو آفتاب کی طرف رخ کرکے بیٹھتا ہے اور اپنا رنگ سرخ، زرد، نیلا بدلتا رہتا ہے، حربا، آفتاب پرست.

حربا گرگٹ کژدم بچھو را سوتول
سک ہے کوتا ماہی مچھلی لقمہ کول
(۱۹۲۱، خالق باری، ۴۷)۔
رواں ساتھ اُس کے شبانہ ہوئے
کئی گرگٹ آگے روانہ ہوئے
(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۳۸)۔ گرگٹ بوجہ حرارت آفتاب کے کبھی زرد اور کبھی سبز کبھی سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۹۹)۔ ادب کی کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ عرب کھنکھجورا، گوہ، گرگٹ، سیہی اور جانوروں کا چنڑا کھاتے تھے۔ (۱۹۱۱، سیرۃ النبی، ۱ : ۱۱۳)۔ زولوجیکل سروے رپورٹ کے مطابق رنگ بدلنے والے گرگٹوں کی نسل اب ختم ہو چکی ہے اور ان کی جگہ ایسے گرگٹ لے رہے ہیں جن میں رنگ بدلنے کی صلاحیت بہت محدود ہے۔ (۱۹۸۷، خدا جھوٹ نہ بلوائے، ۲۳۳)۔ [س : کرکلاس कृकलास یا کلکٹ गलगति]۔

--- کا جَنَم لینا محاورہ.
(عو) ایک حالت پر قائم نہ رہنا.
گرگٹ کا کیا لیا مری خورشید نے جنم
سو سو بدلتی رنگ ہے ایک ایک آن میں
(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۵۶)۔

--- کی دَوڑ بَٹورے تک کہاوت.
ہر شخص اپنے مربی پر بھروسا کرتا ہے، ہر ایک کی کوشش اپنی حد تک ہوتی ہے، ہر ایک اپنے ٹھکانے پر جاتا ہے (نجم الامثال، جامع الامثال)۔

--- کی طَرَح رَنگ بَدَلْنا محاورہ.
۱. ایک حال پر قائم نہ رہنا، کچھ سے کچھ ہو جانا، حالت یا طور طریق تبدیل کرتے رہنا.
اک رنگ پہ ہیں ہم تو برنگ خورشید
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدلے
(۱۸۵۳، غنچۂ آرزو، ۱۹۲)۔ ہمارے مولوی صاحب گرگٹ کی طرح لاکھ رنگ بدل چکے تھے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۱۸۶)۔ لال نے بھدانی کو اس طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھا تو سخت حیرت ہوئی۔ (۱۹۴۸، جانگوس، ۳۰۶)۔ **۲. غصے کے مارے لال پیلا ہونا.** میں نے دیکھا ... فقیر کا چہرہ ہنس مکھ تھا ... یا یکایک مارے غصے کے سرخ ہوگیا ... اس کے رنگ گرگٹ کی طرح بدلنے لگے۔ (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی، ۵۹)۔

رنگ غصے میں بدلتے ہیں وہ گرگٹ کی طرح
حُسن کی اپنے دکھاتے ہیں کرامات عجب
(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی، دیوانجی، ۱۱۹)۔

--- کی طَرَح کبھی کالا کبھی لال ہونا محاورہ.
چہرے کا رنگ بدلنا.
گرگٹ کی طرح کالا کبھی لال ہو گیا
غصے سے مردوے کا عجب حال ہو گیا
(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۱۰۳)۔

--- کے سے رَنگ بَدَلْنا محاورہ.
رک : گرگٹ کی طرح الخ. تجربوں کی لکیریں بڑھاپے تک گرگٹ کے سے رنگ بدل بدل کر شعور کے نہاں خانہ سے ابھرتی ہیں. (۱۹۸۶، انصاف، ۲۳۷)۔

گِرگِٹی (کس گ، سک ر، فت تیز کس گ) امث.
گرگٹ جیسی حرکت، جلدی جلدی رنگ بدلنا، برتاؤ میں غرضمندانہ تغیر، حسب موقع کردار میں تبدیلی.
ناقدین نکتہ داں ہوں یا ادیب پختہ کار
جس کو دیکھو گرگٹی کرنے لگا ہے اختیار
(۱۹۸۷، خدا جھوٹ نہ بلوائے، ۲۳۳)۔ [گرگٹ (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

گَرگَج (فت گ، سک ر، فت گ) امذ.
۱. قلعہ. ابھی اس شہر کو زیادہ ترقی نہ ہوئی تھی کہ گرگج اور مضبوط فصیلیں تعمیر ہو گئیں. (۱۹۲۸، حیرت، مضامین حیرت، ۵۲)۔ **۲. برج، سہارے کا مقام.** جہاں شاہ کی عورات مقید رہتی ہیں یہ مقام ایک بلند پشت پہلو گرگج ہے، تیس گز اس کی بلندی ہو گی. (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی، ۲۱۵)۔ توپوں کے گرگج یعنی بروج بہت چھوٹے چھوٹے تھے. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۹۱)۔ **۳. مچان، پھانسی دینے کا تختہ یا چبوترا.** پھر نہ سارے ملک میں پھانسی دینے کے گرگج قائم ہوتے نہ بادشاہ اپنے تختوں پر لرزہ براندام ہوتے. (۱۹۰۷، نپولین اعظم، ۱ : ۱۱۵)۔ **۴. بلند ٹیلہ یا جگہ جہاں سے دشمن کے قلعے پر حملہ کیا جائے.** ساباط اور گرگج بنائے جائیں اور قلعہ گیری کی تیاری شروع کر دی جائے. (۱۹۶۹، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق)، ۳۲۹)۔ [گری کج (رک) کا محرف]۔

گُرگُرانا (فت گ، سک ر، فت گ)۔ (الف) ف ل.
۱. گرجنا، شیر کا دھاڑنا.
روئیں تنوں کے رونگٹے جسموں پہ جھرجھرائے
سہم گیا فرس کے اسد جیسے گرگرائے
(۱۹۰۰، فارغ، مراثی، ۲ : ۹۶)۔ **۲. قلل کی آواز نکالنا** (پلیٹس)۔ **۳. گڑگڑانا.** اس نابکار بدکار نے مجھے ہشیار اور بیٹھے کو مُردار دیکھا لرز کر گرگرانے لگا اور بڑی عاجزی سے بولا (۱۸۲۳، سیر عشرت، ۱۳۸)۔ (ب) ف م. **۱. زور سے بجانا.** تشکوں کی جلوسی پلٹیں سواری بجاتی اور طنبور گرگراتی قدم قدم بڑھیں (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۱۵۳)۔ **۲. حال کی طرف بشیروں کو ہنکانا** (نوراللغات)۔ [گرگر (حکایت الصوت) + انا، لاحقۂ تعدیہ]۔